دفتر آفتاب شجاعت

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہؒ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعلنامہ سے ملتا ہے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہے کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردار کے خانہ کعبہ روانہ ہوے اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر قتل آئینہ اندام جادو کی ہدایت کی چنانچہ وہ سب حال ناظرین جلد اول لغایت چہارم آفتاب شجاعت سے معلوم فرما چکے ہین اجمالاً احتیاطاً بطور یاددہانی پھر عرض ہے کہ جلد چہارم کی آخری داستانون مین کیفیت روانگی صاحبقران بجانب طاق و خروج خونخوار جادو اور اسکی متعلقہ داستانین مرقوم ہو چکی ہین اب اس جلد مین سلسلۂ سخن یون ہے روانہ ہونا اسد غازی کا بجانب طلسم نہ طاق بعد قتل خونخوار بن دجال و حالات سکندر رستم خود بیابان نیم سوختہ و تذکرۂ ملکہ نادرہ بانو و شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی و حال جمشید سرخ قبا بادشاہ اصلی طلسم نیرنگ قاف و حال شاہزادہ رفیع البخت و طلسم نور آگین و کیفیت مزار نوذر اور رنگ نشین پھر حالات روانگی اسد بن کرب دلاور مع غضنفر بن اسد و معروف بن اسد و اسد ثانی قلعہ ذوالامان سے بعد دفن خاتونان صاحبقران بقصد نصرت بدیع الملک نوجوان بجانب نہ طاق و حال مہتر سیارہ ثانی عیار و جھلیل زرہ پوش و نیرنگ حصار مع حال نقابدار سرخ پوش و کیفیت نقابدار ابلق سوار و طلسم نہ طاق و لشکر اسلام و حال ملک اصفر زرد پوش جادو و حال صاحبقران اعظم و صاحبقران کوچک و سکندر رستم خو مع حال عرس حضرت سلیمانؑ و کیفیت برجیس آفتاب پرست و سہراب جادو داماد سمندر جادو و ملکۂ افسونہ سحر ساز جادو و اجلال نقشبند و حال نقابدار یاقوت پوش و روانگی شاہزادہ امیر الزمان و سکندر فرخ نقا و آصف انجم طلعت بجانب طلسم نہ طاق مع تذکرۂ طلسم دار الضیا وغیرہ وہ داستان نقابداران قاف و کیفیت شاہزادۂ ایرج نوجوان و بیان نقابدار بادلہ پوش و شمہ حال دربند میرینہ و نقابدار ابلق سوار و طلسم باطن و حال بادشاہ طلسم ظاہر یعنی ملک کمن جادو مع دیگر داستانہاے رنگین و ضمنی سوانحات دلنشین چنانچہ

جلد پنجم حصۂ اول

حسب الحکم عالیجناب معلی القاب گوہر شاہوار تاج شہریاری اختر تابندۂ فلک جہانداری دارا حشمت سکندر صولت گوہر بحر سخاوت شیر بیشۂ شجاعت فریدون مرتبت نوشیروان معدلت حاتم دوران فیاض زمان جناب شوکت مآب ہز ہائینس **نواب محمدؐ بہاول خان** صاحب بہادر خامس عباسی مرحوم و مغفور زیر نگرانی نکو اعتقاد قدیم احقر الخدام اعلیٰ حضرت ممدوح الشان اعنی محمد عبدالرشید عبدالعزیز لاہوری مقیم لکھنؤ نے شیرین بیانان شیوا زبان شیخ تصدق حسین داستانگو سے باعانت مولوی محمد اسمٰعیل اثر لکھنوی بزبان اردو لکھوایا اور حسب ایماے ملک التجار سرآمد تاجران عالیوقار قدردان علم و فن مربی کاملان سخن جناب منشی **پراگ نرائن** صاحب مشہور دیار و امصار مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ بار اول واقع ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ع

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنہین بعض کتب قصہ جات نثر اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر اُردو	
داستان امیر حمزہ صاحبقران جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی جسکو ابوالفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گوؤن کے حسن بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ نسخے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جس کی قیمت درج ذیل ہے۔	
۱- نوشیروان نامہ جلد اول دفتر اول۔	عہ/ پ
۲- 〃 جلد دوم۔ 〃	عہ/ پ
۳- ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم۔	للعہ/ پ
۴- ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم۔	عہ/ پ ۸/
۵- کوچک باختر- دفتر دوم۔	عہ/ پ
۶- بالا باختر- دفتر سوم۔	عہ/ پ
۷- ایرج نامہ جلد اول- دفتر چہارم۔	عہ/ پ
۸- ایضاً- جلد دوم- 〃	عہ/ پ
۹- طلسم ہوشربا- جلد اول- دفتر پنجم۔	عہ/
۱۰- 〃 جلد دوم- 〃	عہ/
۱۱- 〃 جلد سوم- 〃	عہ/
۱۲- 〃 جلد چہارم 〃	سے/
۱۳- جلد پنجم کا حصہ اول- دفتر پنجم۔	عہ/ ۴/

نام کتاب	قیمت
۱۴- جلد پنجم کا حصہ دوم- دفتر پنجم۔	عہ/ ۴/
۱۵- 〃 جلد ششم 〃	سے/ ۸/
۱۶- 〃 جلد ہفتم 〃	سے/
۱۷- بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول۔	عہ/ پ ۱۲/
۱۸- ایضاً- حصہ دوم۔	عہ/ پ
۱۹- صندلی نامہ دفتر ششم	عہ/ پ
۲۰- تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم۔	سے/ پ
۲۱- تورج نامہ جلد دوم۔ 〃	صہ/ پ
۲۲- لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم۔	عہ/ پ ۴/
۲۳- ایضاً جلد دوم۔ 〃	عہ/ پ ۱۲/
۲۴- دفتر آفتاب شجاعت جلد اول 〃	للعہ/ پ
۲۵- 〃 جلد دوم 〃	للعہ/ پ ۸/
۲۶- 〃 جلد سوم 〃	للعہ/ پ ۸/
۲۷- 〃 جلد چہارم	عا/ پ ۸/
طلسم فتنہ نور افشان جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین صاحب قمر۔	سے/ پ
۲- 〃 جلد دوم۔ 〃	سے/ پ ۸/
۳- 〃 جلد سوم 〃	للعہ/ پ
ایضاً- کامل جلد یکمشت ہر سہ جلد کے لیے۔	لعہ/ پ
طلسم ہفت پیکر مصنفہ منشی احمد حسین صاحب قمر- جلد اول۔	عہ/ پ ۸/
۲- 〃 جلد دوم۔ 〃	عہ/ پ ۱۲/
۳- 〃 جلد سوم۔ 〃	سے/ پ
طلسم خیال سکندری- جلد اول مصنفہ منشی احمد حسین قمر۔	عہ/ پ

فہرست مضامین داستانہائے دفتر آفتاب شجاعت جلد پنجم حصہ اوّل

دفتر آفتاب شجاعت

منجملہ دفاتر

داستان امیر حمزہؑ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعلنامہ سے ملتا ہے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہے کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردار کے خانہ کعبہ روانہ ہوے اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر قتل آئینہ اندام جادو کی ہدایت کی چنانچہ وہ سب حال ناظرین جلد اول لغایت چہارم آفتاب شجاعت سے معلوم فرما چکے ہین بالجملہ احتیاطاً بطور یاددہانی پھر عرض ہے کہ جلد چہارم کی آخری داستانون مین کیفیت روانگی صاحبقران بجانب طاق و خروج خونخوار جادو اور اسکی متعلقہ داستانین مرقوم ہو چکی ہین اب اس جلد مین سلسلۂ سخن یون ہے روانہ ہونا اسد غازی کا بجانب طلسم نہ طاق بعد قتل خونخوار بن دجال و حالات سکندر رستم خود بیابان نیم سوختہ و تذکرۂ ملکہ نادرہ بانو و شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی و حال جمشید سرخ قبا بادشاہ اصلی طلسم نیرنگ قاف و حال شاہزادہ رفیع البخت و طلسم نور آگین و کیفیت مزار نوذر اورنگ نشین پھر حالات روانگی اسد بن کرب ولاور مع غضنفر بن اسد و معروف بن اسد و اسد ثانی قلعۂ ذوالامان سے بعد دفن خاتونان صاحبقران بقصد نصرت بدیع الملک نوجوان بجانب نہ طاق و حال مہتر سیارہ ثانی عیار و مہلیل زرہ پوش و نیرنگ حصار مع حال نقابدار سرخ پوش و کیفیت نقابدار ابلق سوار و طلسم نہ طاق و لشکر اسلام و حال ملک اصفر زرد پوش جادو و حال صاحبقران اعظم و صاحبقران کوچک و سکندر رستم خو مع حال عرس حضرت سلیمانؑ و کیفیت برجیس آفتاب پرست و سہراب جادو داماد سمندر جادو و ملکہ افسونہ سحر ساز جادو و اجلال نقشبند و حال نقابدار یاقوت پوش و روانگی شاہزادہ امیرالزمان و سکندر فرخ نقا و آصف انجم طلعت بجانب طلسم نہ طاق مع تذکرۂ طلسم دارالضیا وغیرہ وہ شان نقابداران قاف و کیفیت شاہزادۂ ایرج نوجوان و بیان نقابدار بادلہ پوش و شمہ حال دربند میمونہ و نقابدار ابلق سوار و طلسم باطن و حال بادشاہ طلسم ظاہر یعنی ملک کمن جادو مع دیگر داستانہاے رنگین و ضمنی سوانحات دلنشین چنانچہ

جلد پنجم حصۂ اول

حسب الحکم عالیجناب معلی القاب گوہر شاہوار تاج شہریاری اختر تابندۂ فلک جہانداری دارا حشمت سکندر صولت گوہر بحر سخاوت شیر بیشۂ شجاعت فریدون مرتبت نوشیروان معدلت حاتم دوران فیاض زمان جناب شوکت مآب ہز ہائینس **نواب محمد بہاول خان** صاحب بہادر خامس عباسی خلد اللہ ملکہ و دولتہ زیر نگرانی نمکخوار قدیم احقر الخدام اعلی حضرت ممدوح الشان اعنی محمد عبدالرشید عبدالعزیز لاہوری مقیم لکھنؤ نے شیرین بیان و شیوا زبان شیخ تصدق حسین داستانگو سے باعانت مولوی محمد اسمٰعیل اثر لکھنوی بزبان اردو لکھوایا اور حسب ایماے ملک التجار سرآمد تاجران عالیوقار قدردان علم و فن مرجع کاملان سخن جناب منشی **پراگ نرائن** صاحب مشہور دیار و امصار مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ بار اول واقع ماہ فروری سنہ ۱۹۰۸ع

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بحد بذات موجود — کین جملہ نبود واو بجا بود
حمدے کہ بہ آن یگانہ زیبد — کین جملہ نماند او بماند
حمدست سزای آن نکوکار — گر دی من و تو شدہ پدیدار
آن کو از خاک کردہ در دم — خلق ہمہ شدہ ہزار عالم
دل نیز و دماغ و دیگر اعضا — از خاک شدہ ہمہ ہویدا
زین رو کہ دماغ صدر تن بود — عقل آمدہ زیب صدر شان افزود
افراخت بنور عقل و عرفان — ازو او نی لواے انسان
یعنی کہ بلطف خاص بیحد — آورد بخلق چون محمدؐ
اول سببے بہ بود عالم — علت زپئے وجود آدم
ای در ہمہ آنچہ آفریدہ است — ذات تو ز ہر ہمہ گزیدہ است
آنی کہ ز ماہ تا بماہی — دادہ برسالتت گواہی
آنی تو کہ مثل تو بہ عالم — نی بود و نہ ہست و نی بود ہم

حمدے کہ بود سزاے آن یک — گر زوے ہمہ گشت واو ہمان یک
حمدش کند از بلند و از پست — گر دی ہمہ از عدم شدہ ہست
من یا تو ہر آنچہ در جہان ہست — آئینۂ امر کن فکان ہست
ہستی بشر نمود چون یافت — بے شبہہ و شک ز خاک دون یافت
از لطف ہم او بخاک جان داد — جان را بخرد دری توان داد
ظلمت کدہ بود خانۂ گل — افروخت چراغ معرفت دل
از ہر اعلاش برتری داد — بر جملۂ خلق سروری داد
مقصود تمام آفرینش — محمود تمام آفرینش
بہ زین چہ بود ثنای آن پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
آنی تو کہ چون تو آفریدہ — خود خالق و وجہان ندیدہ
آنی کہ بہ از تو ہیچ شاہی — نی شد نشود بہیچ گاہی

ہر اعلی اور افضل مرتبہ کی حمد کے لائق اُس صاحب کبریائی ذات بیمانند و بے ہمتا ہی جسنے بغیر دوسرے شخص کی مشارکت اور مددگاری کے ایک مشت خاک سے بیحد و حساب طبائع مخلوق کو بنایا خصوصًا انسان ایسے اشرف المخلوقات کو پیدا کیا اور انسان کے دل و دماغ کو مخزن علوم و فنون اور مجمع کمالات ہو جانیکا مادہ عطا فرمایا بلکہ خود انکے دماغون کو علوم کی کان اور فنون و کمالات کا منبع بنایا اور بدین نظر کہ اپنی قدرت کاملہ کے اعجوبہ و عجیب طلسم غیر مفتتح مین جسکا نام بلحاظ اور بمقابلہ اسکی نامتناہی قدرت کے دنیاے دون و خسیس رکھا گیا ہی اس صانع برحق اور فاعل مطلق کی مشیت کو لاکھون ہی علوم و فنون کا شائع کرانا مقصود تھا اسلیے طبائع انسانی کو بھی باہم مختلف مذاقون کا خواہان و جویان مخلوق کیا سبحان اللہ اس اختلاف طبائع کے اوصاف سے موصوف انسانون کا خلق فرمانا غور و تامل کی نظر سے دیکھا جاے تو بیشک و شبہہ کتنا بڑا مصلحت آمیز فعل کردگار ہی جس کام کی بڑائی اور اسکی مصلحت کا واقعی اندازہ کرنا بھی ایک امر دشوار ہی مگر ہان باانہمہ دشواری جہانتک مجھ ایسے معمولی دماغ و دل اور معمولی طبیعت کا ایک ہیچ میرز اور ہیچمدان انسان اس مصلحت عظیم کو سمجھ سکتا ہی وہ یہ ہی کہ اگر بالفرض تمام و کمال بنی نوع کے طبائع بایکدیگر مساوی اور موافق اور ہم مذاق اور ہم خیال مخلوق کیے گئے ہوتے تو اُس حالت مین ممکن ہی نہ تھا کہ تمام بنی نوع انسان مین باہمدگر فعل و انفعال کا مادہ جیسا کہ اب ہی پایا جا سکتا یا ایک اعلی خواہ ادنے درجہ کا انسان دوسرے اعلی خواہ ادنے درجہ کے انسان کی حکومت کا متحمل بن سکتا یا ایک انسان دوسرے انسان کی تعلیم و تادیب کرتا یا تمام انسان باہمدگر حفظ درجات کا لحاظ ملحوظ رکھ سکتے بلکہ انسانون مین باہم اختلاف درجات ہی کا وجود نہ پایا جاتا جیسا کہ اب ہی کیونکہ اعلی اور ادنے یا مختلف

درجات کا معین اور مشخص ہونا یا اعلیٰ اور ادنیٰ اور مختلف درجون کے مشخص اور معین کرنیکا امتیاز حاصل ہونا ان
سب امور کا باعث کمی اور زیادتی عقل و فہم ہی اور کمی یا زیادتی عقل و فہم کے مقتضیات کے سبب جو امور انسانون سے
ظہور مین آتے ہین انھین امور کا نام اچھے اور برے افعال ہین اور اچھے برے افعال ہی کے سرزد ہونے سے ہر ایک
انسان کا درجہ اور مرتبہ نیک و بد اندازہ کیا جاسکتا تھا پھر اگر سب کی عقل اور سب کا فہم صانع برحق ایک ہی مقدار پر
مخلوق فرماتا تو غیر ممکن تھا کہ تمام انسانون کی عقل کا مقتضی بھی ایک ہی مقدار پر اور یکسان نہوتا اور اُسی
مقتضائے عقل و فہم کا نام طبیعت ہی لہذا جب عقل و فہم سب کا یکسان ہوتا تو ضرور تھا کہ طبیعت بھی
سب انسانون کی بغیر ایک ذرہ بھر اختلاف باہمی کے ایک ہی سی ہوتی مثلاً سب کی عقلون کا مقتضی
چوری کو عیب نہ جانتا تو لازم ہوتا کہ سب چور ہوتے اور جب چور ہوتے تو ایک دوسرے کی چوری کا کوئی
مواخذہ بھی باہم نکرتا یا سب کی طبیعت مین سبکی عقل و فہم کا مقتضی برہنہ و عریان بدن رہنے کو عیب
نہ سمجھتا تو لازم ہوتا کہ تمام مخلوق انسانی کُل روئے زمین کی ابدالآباد عریان اور بے لباس رہتی کیونکہ برہنہ رہنا
عیب ہی نہوتا الغرض اگر عقل و فہم یکسان ہوتے تو مقتضیات بھی سب انسانون کی عقل و فہم کے قطعاً ایک
ہی جیسے ہوتے اور جب مقتضیات ایک ایسے ہوتے تو عیب و ہنر نیک و بد اعلیٰ و ادنیٰ کا اطلاق بھی باہم ایک
دوسرے کے افعال پر کوئی نکرسکتا اور اگر ایسا ہوتا تو جسطرح ہر انسان کے جسم عنصری کے ارکان مزاجی مین
اعتدال حقیقی ہونیکی تقدیر پر یعنی چارون عنصر آگ و پانی اور ہوا اور خاک بالکلیہ برابر اور بقوت ہونیکی حالت
مین مساوی ہوتے چارون عنصرون کا باہمدگر فعل و انفعال قبول کرنا بھی غیر ممکن ہوتا پس اسی مصلحت سے اُس حکیم مطلق
جل شانہ نے ہر ایک انسان کے جسم مین منجملہ چارون مذکورہ عنصرون کے ایک نہ ایک عنصر ضرور ہی کم و زائد مخلوق
فرمایا ہی تاکہ اُس عنصر کے غلبہ خواہ کمی کے سبب چارون مین فعل و انفعال بآسانی ہوکر ایک طرح کا اعتدال
پیدا ہوجاوے چنانچہ جب حکماء سلف نے کسی جسم انسانی مین اعتدال حقیقی جو چارون عنصرون کا بلا کم و بیش برابر پایا جانا
ہی متعذر جانا تو اسی مجازی اعتدال حقیقی کا نام جو ہر انسان کے جسم مین کسی ایک عنصر کی کمی زیادتی کے
ساتھ عقلاً تحقق ہوچکا تھا اعتدال حقیقی رکھدیا بعینہ اسیطرح کسی انسان کا کسی دوسرے کی اطاعت قبول کرنا
یا کسی انسان کا دوسرے کسی انسان کو اپنے آپ سے بہتر اور افضل جاننا یا ایک انسان کا دوسرے کسی انسان
کے کسی فعل کو بہتر خواہ بدتر سمجھنا بھی غیر ممکن ہوتا پس اسی غرض سے اس بیمثال و بے مانند لایزال ذات نے
ہر ایک انسان کی عقل و فہم کو کم و بیش باہمدگر مختلف درجات پر اور جداگانہ مخلوق فرمایا اور جب عقل کے
درجات ہر انسان کے جداگانہ مخلوق ہوئے تو اسکے مقتضیات بھی ضرور ہوا کہ جداگانہ ہون اور چونکہ
اُن مقتضیات عقل و فہم ہی کا نام طبیعت ہی اسلیے یہی مضمون یون بھی گزارش ہوسکتا ہی کہ اللہ پاک نے تمام
بنی نوع انسان مین ہر ایک انسان کی طبیعت کو باہمدگر مختلف اور جداگانہ خلق کیا تاکہ ہر ایک طبیعت اور ہر ایک
مذاق والا اپنی اپنی طبیعت اور اپنے اپنے مذاق کے موافق علوم و فنون کی مزاولت اور تحصیل کمالات کرے
جس سے ہر طرح کے اور مختلف علوم و فنون مین لوگون کو کامل درجہ کی دستگاہ اور مہارت بہم پہونچے
اور تمام علوم و فنون ہر ایک زمانہ مین ہمیشہ اپنے اپنے اہل مذاق مین منتقل ہوتے رہین اور ہر مشکل سے مشکل
علم یا فن کا کمال حاصل کرنا اُس علم یا اُس فن کے اہل اور سزاوار انسان پر کچھ دشوار اور مشکل نہوجاوے
اور ہر وقت اور ہر عہد کے لوگ ہر علم اور ہر فن کے کمال کی تحصیل سے بسبب اختلاف طبائع کے جس

اختلاف کا باعث اور علت کمی و بیشی درجات عقل و فہم ہوگا مستفیض اور مستفید ہوتے رہین ہر وقت اور ہر زمانہ مین شاذ و نادر طبائع دنیا مین ایسے اعلی درجہ کے بھی ہوا کرتے ہین جنکی اعلی درجہ کے فہم و ذکا سے موصوف طبیعت مین نہ صرف ایک ہی علم کا مذاق ہوتا ہی بلکہ اُنکے طبائع جامع علوم و فنون ہوتے ہین اور بمقتضاے مذاق فطری طبیعت یا یون عرض کیا جائے کہ بحیثیت مقتضیات عقل و ذکاء فطری وہ سب طبائع بالضرور اس امر مین کوشش بالغہ کرتے ہین کہ جہانتک ممکن ہی زیادہ تر علوم اور بہت سے فنون کے جامع ہو جائین کیونکہ اُنکے دماغ مین بافضال مفضل حقیقی اعلی درجہ کی قوت آخذہ اور مکتسبہ ہوتی ہی اور اُنکے خیالات بھی اُسی قوت کی حیثیت سے نہایت وسیع ہوا کرتے ہین لہذا اُنکی قوت حافظہ مین بھی اسدرجہ کی فطری قابلیت ہوا کرتی ہی کہ بہت سے علوم اور اکثر فنون کے مذاقہاے کامل کی دولت حاصل کرکے ہر ایک دولت کو علیحدہ علیحدہ اپنے خزانۂ خیال کے متعدد درجات مین محفوظ رکھ سکے مگر ع ۔ این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خداے بخشندہ ٭ واقعی جامعیت علوم ادب یا چند علوم کے مذاقون کا جامع کامل بننا کچھ اختیاری اور کسبی وصف نہین ہے بلکہ جامعیت علوم و فنون کی قوت اور مذاق ایک ہی فرد مین پایا جانا ایک فطری اور وہبی وصف ہی اور جسمین یہ صفت پائی جاتی ہی محض بمقتضاے افضال ایزدی ہی اور اسمین کچھ شک نہین اور بیشک تمام دنیا کے اہل الراے کا مسلمہ مسئلہ ہی کہ ع ۔ بزور و زر میسر نیست این کار ٭ باغبان کہن سال فلک صدہا باغ لگاتا ہی کروڑون پھولونکو اپنے شبانہ روز کے حسن تربیت سے کھلاتا ہی جب کہین جا کر چند گل سرسبد ایسے بھی پاتا ہی جو تمام دنیا کے عمدہ سے عمدہ گلون کی خوشبوئیون کے مجموعہ ہوتے ہین جنمین وہ بھینی خوشبو ہوتی ہی کہ صرف اُنکی خوشبو سے سارا باغ مہک جاتا ہی اور انمین سے ہر ایک کی آب و تاب کے پرتو سے ہر ایک باغ سراپا آئینہ بلکہ رشک آئینہ بنجاتا ہی اسکے جلوہ گاہ کی زمین کبھی اسکے پرتو نور سے منور ہوکر انا المشرق کا آوازہ بلند کرتی ہی اور کبھی ذرے اسکی آب و تاب کا پرتو پاکر انا الشمس کا دم مارتے ہین جیسا کہ فی زماننا اس احقر کے ملاذ و ملجا اور مربی اور مین کیا چیز ہون اور کیا حقیقت رکھتا ہون تمام ملک پنجاب کے ملاذ و ملجا اور مربی اور رجاے پناہ اعنی عالیجناب معلی القاب رکن الدولہ مخلص الملک نصرت جنگ حافظ الملک نواب ابن نواب ابن نواب ابن نواب نواب **محمد بہاول خان**صاحب بہادر خامس عباسی خلد اللہ سلطنتہ و سلطانہ والی ریاست دار السرور بہاولپور صانہ اللہ تعالی عن شر الشرور الی یوم النشور کی ذات فیض صفات ہی نظم

آنکه زر در گهر پاشی آن نامدار
صوبهٔ پنجاب هست از کفش صد نوبهار

آنکه گر ایثار وی بار شمارم تمام
بر صد و لک صد هزار بار بگردد شمار

آنکه با اهل هنر در همه اقلیم هند
داده بهر یک کسی زر و گهر گنجوار

حاتم طی گر بدی زنده و دیدی عطاش
جای جبل در دگر میداد از جبل هزار

کیست در اقلیم هند از همه اهل سخن
کو بستودش بجان آن نفر و دش وقار

پادشها حضرو مدح تو یا للعجب
کوزه چسان بر کشد آب همه جویبار

یکصد و سی سال باد عمر تو در روزگار
باد و لیکن از آن بیچو مهی هر نهار

بحر جهان ملک تو چون صدف و ذات تو
خاصه پی آن صدف بیچو در شاهوار

هر که نه اندر روش عز و وقارت بود
میرسد ار خواهمش وز زر عز و وقار

یک نظر مهر تو جان ده صد نیم جان
نیمه کن صد عدو دست نیم نگاهت بکار

ور بود اندر کف تیغ دو دم در نبرد
موج زند بحر خون بر سر اعدای خوار

آنکه ز اجداد آن سرور عالی همم
ابر شیم ارزدی کرم باز ناستد شمار

آنکه بگاه عطا از پی هر سالکی
بخشد و بازش کند سهو و بدینسان هزار

کیست که با وی زند در دهش و داد دم
کیست که آید بجود همسر آن کامگار

یک باین اهتمام هم نرسیدی گهی
از عدو وجود وی تا بعطایش شمار

کیست از اسلامیان کان نه دعاگوی اوست
وانکه نخواهد بدل یارب زیرش بدار

یک نگه چشم کرم سوی خلوصش نگر
کان بود از مطلع ثانی وی آشکار

قرهٔ سلطان تو آتش و هم آب خضر
آن پی سرکش ز حکم وین پی فرمان گذار

عز صدف در بود مایه دریا همان
زان پی ملک جهان عز توئی ای تاجدار

ای که دو چشمت دو سر چشمهٔ فیض آمده
هر که کنارش رسید بر شدش از در کنار

ارگه ز رمت بدست چوبک نرمی بود
تیغ دو دم گردد و در دم بکشد هزار

صیت جلالت بود بهر چنین عزوت
عرش ابری گز ز بار نهد بار دار

گرد و غبار رہت غازۂ رخسار جاہ
نسبتِ عدل تو با عدل انوشیروان
بار خدایا بآن جود و عطا کہ ہست
حافظ جانش بود ہیبت و اجلال تو

خار و خس در گہت تمغۂ تاج وقار
ہست بسال روان نسبت تقویم پار
سرور ممدوح را در ہر دو اند رشمار
حامی کار تش مدام فضل تو ای کردگار

چرخ ز قطرات نجم ہر شب اوراق خود
بس ادب آنگہ حقر ادب حد ادب ربابس
بار خدایا بآن لطف و عنایت کہ کرد
در یم انعام وی خلق جہان غرقہ باد

نم بکند تا کند جبہۂ نقشت نگار
دست ادب نہ بہر دست دعائی برآر
باہمہ ارباب علم سجدہ و مر بے شمار
ور زیم افضال خود مملکت وی بہر دوام

بالجملہ حضور ممدوح کی ذات معدلت صفات فطری شائق جامعیت علوم و فنون متنوعہ ہی لیکن چونکہ حضور محتشم الیہ کو انہماک انصرام مہمات ملکی اور ادائے وظائف حکمرانی اور پرداخت احوال وابستگان دامن دولت اور رعایا کی اصلاح امور اور رفاہ عام کے متعلقہ خاص خدمات مین استغراق اور اشتغال کے باعث اسقدر مہلت اور اسدرجہ فرصت کا بہم پہونچنا علی الخصوص اس قسم کے معمولی امور کے ملاحظہ مین وقت صرف فرمانا جیسے کہ مذاق داستان و قصص وغیرہ ہی یا اس ایسی تالیف و تسوید کے مشغلہ مین جسکا شوق و ذوق حضور محتشم الیہ کے بندگان ذی شان کو محض بسبب انسی مقتضیات جامعیت فنون کے اور صرف بحکم علم شی بہ از جہل شی کے ہی قریب قریب محالات کے ہی اور ایک نہایت درجہ کا دشوار امر ہی کہ یا در ہوا قصص کے طولانی کتب قدیم خواہ جدید کو تمام و کمال اور باستیعاب ملاحظہ فرما کر ان قصص کے اصول و فروع سے پوری آگاہی حاصل فرمائین لہذا اس خیر سگال دیرین بندہ کہن و کمترین نمکخوار علی الدوام احقر الخدام حقیر فقیر ناچیز محمد عبد الرشید عبد العزیز کی نسبت حکم محکم بندگان عالی حضور معزی الیہ دام اقبالہم نے بدین مضمون فصاحت مشحون عز و شرف نفاذ ارزانی فرمایا کہ خاص اس قصہ داستان کے انصرام اور تکمیل تالیف و طبع کے لیے شہر لکھنؤ مین بے تامل بسبیل استعجال جاکر فن داستان نویسی کے ماہرون سے بالکل ہی تلخیص اور خلاصہ در خلاصہ حالات کے طور پر کل مقاصد داستان کو نوٹ اور مسودہ کرا کے بطور خود بسلیس عبارت و عام فہم زبان اردو مین مرتب کرالیا جاوے اور بعد ترتیب کے ملاحظہ خدام عالی مقام کی غرض سے جہانتک جلد ممکن ہوسکے بسبیل ڈاک ارسال کر دیا جاوے تاکہ بعد ملاحظہ مسودہ اور بعد ترمیم ہدایات مناسب اور بعد منظوری کے طبع مسودۂ داستان مرسلہ کی نسبت حکم جہان مطاع نافذ فرمایا جاوے اس واجب التعمیل فرمان والا کی بجا آوری کو وسیلۂ جلیلۂ حصول افتخار و عزت اور ذریعۂ حصول علو مرتبت اور رحجت جانکر فوراً شہر لکھنؤ مین وارد ہوکر قیام پذیر اور قرار گزین ہوا مگر یہ احقر الخدام اور اس احقر الخدام کا جسم اور روح اس لازم الاذعان حکم کی تعمیل کے جزئی اور کلی لوازم اور اسباب بہم پہونچانیکے تردد ات مین دن رات ایک حال پر مضطر اور مضطرب اور بیقرار ہی کہ جسقدر اور جہانتک ممکن ہوسکے جلدی سے جلدی حضور محتشم الیہ کے بندگان برتر شان کی مفوضہ خدمت کو عمدہ سی عمدہ خوش اسلوبی اور خوش عنوانی کے ساتھ انجام دے دلا کر شہر لکھنؤ سے جسقدر جلد اور اسرع اوقات مین امکان پذیر ہو روانہ ہوکر حضور مین بندگان ہز ہائنس دام اقبالہم کے حاضر آکر عز زمین بوس خدام کرام حاصل کرون تاکہ نور خوشنودی مزاج وہاج بندگان عالی ہز ہائنس دام اقبالہم ہوون اور جب یہ امر ہر طرح سے مسلم اور متیقن ہوچکا تھا اور بے شائبۂ شک و شبہہ پورے پورے یقین کے درجہ تک پہونچ لیا تھا کہ اس خدمات کا عمدگی اور قابلیت اور حسن اہتمام کے ساتھ انجام کو پہونچ جانا احقر الخدام کیلیے موجب خوشنودی بندگان بلند مکان ہز ہائنس دام اقبالہم ہوگا اور نیز یقین تھا کہ احقر الخدام کا لکھنؤ سے روانہ ہوسکنا قطعاً اس خدمت کے انجام اور اتمام پذیر ہونے پر موقوف اور منحصر ہی تو ظاہر ہی کہ احقر الخدام خیر اندیش دیرین کو کسدرجہ شغف اور توغل اس خدمت کی انجام دہی کے باب مین ہونا لازم اور واجب ہوا ہوگا مگر باوجود

اسقدر شغف اور باوصف انتہاے مرتبہ توغل اور انہماک کے اور ہر طرح کی بواسطہ اور بلاواسطہ کوششون کے
جو اندازہ اس خدمت کے حد تکمیل تک پہونچ جانیکی نسبت کیا گیا تھا جسکی نسبت ہرگز غلط ہونے کا ایک
ذرہ برابر بھی شک و شبہہ نہ تھا آخر کار وہ اندازہ غلط ہی ہوکر رہا یعنی مفوضہ خدمت جسکے انجام کو پہونچنے اور جسکے
تکمیل ہوجانیکے لیے چار جزون کا کامل ہونا لازم تھا منجملہ ان چار جزون کے ایک جزو بھی پورے طور سے کامل
نہین ہوا گو شب و روز کی مسلسل خدمت اور کوشش کے بعد اب پوری امید ہی کہ عنقریب اور بہت جلد
کل اجزا مکمل ہوجائینگے بلحاظ ایک بندۂ درگاہ اور رتبہ صد فرمان متوسل اور نمکخوار ادنی ترین سگال دیرین ریاست
ہونیکے چونکہ اس احقر الخدام پر تفصیل اس اجمال کی بطور ایک سچی عذر خواہی کے عرض کرنا ضروری ہی اسلیے درازی
گذارش کی مودبانہ معافی مانگ کر فدویانہ عرض پرداز ہون کہ اس خدمت کے انجام اور تکمیل ہوجانیکے لیے
چار مرحلون کا پورا پورا طی ہوجانا ضروری تھا جنمین کا سب سے پہلا مرحلہ اصول و فروع مطلوبہ کے مسودہ کا
حد تکمیل تک پہونچ جانا دوسرا مرحلہ اصول اور مقاصد داستان مین دلچسپ اور نتیجہ خیز شاخون کا پیوند لگا کر داستان
کا وسیع اور دراز کرنا ہی جسکی نسبت اگر بنظر غور و تامل انصاف فرمایا جاوے تو سخن گسترانہ نکتہ سنج کو البتہ
یہ کہنا پڑے کہ بیشک اس دوسرے مرحلہ کا طی کرنا بہ نسبت پہلے مرحلہ کے بھی زیادہ تر کٹھن ہی تیسرا مرحلہ توسیع
دیے ہوے مکمل حصص داستان کا کاپی کی ہیئت مین آجانا مگر یہ وہ مرحلہ ہی کہ اگرچہ اس مرحلہ کا طی کرنا خواہ
طی کرادینا چندان دشوار امر نہین لیکن بااینہمہ اس مرحلہ مین بھی ایک ایسی شق لاحق ہوگئی جسکے سبب سے اسکا طی
ہونا پہلے اور دوسرے مرحلہ سے بھی زیادہ مشکل ہوگیا اور وہ شق یہ ہی کہ جبتک دوسرے مرحلہ کے طی کرنیوالے
اپنی منزل کی مسافت کو طی نکر چکین یہ بیچارے تیسرے مرحلہ والے ایک قدم بھی اٹھا نہین سکتے اور اس
شق کی وجہ سے اگرچہ یہ مرحلہ آسان تھا مگر بہت دشوار ہوگیا چوتھا مرحلہ جسکو مرحلۂ اخیر کہنا چاہیے داستان مطلوبہ کا
کتابت کاپی کے مرحلہ سے نکلکر فارغ الطبع ہوجانا یہ مرحلہ اگرچہ درحقیقت چارون مرحلون مین سب سے زیادہ
آسان اور سہل تر تھا مگر جسطرح پہلے اور دوسرے مرحلہ کی عدم تکمیل اور تاخیر نے تیسرے مرحلہ کو باوصف
اس مرحلہ کی آسانی کے دشوار بنا دیا تھا اسیطرح تیسرے مرحلہ کی مسافت کے طی ہونے مین درنگ اور توقف
وقوع پذیر ہونے سے چوتھے مرحلہ کو سب سے زیادہ دشوار گذار کردیا نفس الامر یہ ہی کہ مرحلۂ اول کے راہرو جنکی نسبت
اگرچہ اعلی درجہ کی تیز قدمی کا یقین نہ تھا مگر اسامر کا بھی احتمال نہین تھا کہ وہ اس مرحلہ کے طی کرنیکی نسبت اپنی معمولی
رفتار مین بھی اسقدر درنگ اور مکث کرینگے اور ٹٹو کی چال بھی احقر الخدام کی خوبی قسمت سے نہ چل سکینگے اور باوصف
علم و یقین اس امر کے کہ اگر ہم اپنی امکانی یا معمولی قوت راہروی کو اس مرحلہ کے طے مسافت مین سرگرمی کے ساتھ
صرف نکرینگے تو بیشک جسقدر کمی اور جتنی تاخیر ہمارے مرحلہ کی راہروی مین بروے کار آئیگی اسیقدر تاخیر
اور اتنی ہی کمی دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مرحلہ کے راہروون کو اپنے اپنے مرحلون کی طے مسافت
مین بھی بعینہ اسیطرح لابدی پیش آئیگی اور اگر ہم اپنے مرحلۂ اولین کو اپنی امکانی تیز قدمی کے ساتھ پوری پوری
مستعدی سے طی کرنے مین تہ دل کی کوشش اور سعی کو کام مین لائینگے تو بالضرور مرحلۂ دوم اور سوم اور چہارم
کے راہروون کو بھی اسیقدر جلدی اور تیزی کے ساتھ اپنے اپنے مراحل مین راہ پیمائی کرنیکا موقع ملے گا
لیکن بکمال درجہ کا حیرت افزا اور نہایت مرتبہ کا افسوس پیدا کرنیوالا ماجرا گذرا اور گذر رہا ہی کہ ان ہمہ تن اور
سراپا سست رو راہروون نے باوجود اس امر کے کہ ہر قسم کا زاد و راحلہ [illegible] بحیثیت انکی خواہش اور فرمائش کے

بہم پہونچا دیا گیا اور با وصف اس بات کے کہ ہر طرح پر اُنکی ناز برداری چار ناچار ہوتی رہی اور با اُنکو تاکید تر تاکید کرتے رہنے کے التزام میں فرق نہیں آنے پایا اور ہر پہلو سے اُنکے مستعد اور سرگرم بنائے رہنے میں برابر ہر قسم کی کوشش امکانی ہوا کی مگر کسی طرح اُن وضعدار اور وضع کے پاسدار راہرو حضرات سے اُنکی کمشت راہروی اور نامستعدی اور بے پروائی کو تیزی اور مستعدی اور سرگرمی سے نہ بدلا جس سے دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مرحلوں کے راہروں میں سے بھی کسی مرحلہ کے راہ پیما کو اپنی امکانی تیز رفتار سے قدم اُٹھا سکنے اور اپنے مرحلہ کو جلد طی کرنیکا موقع نہیں مل سکا بہر حال آخر کار چار ناچار جسطور سے بن پڑا اس طریقہ سے کہ طفل بمکتب نمیرود و لیکن می برندش اُن مرحلۂ اول کے اڑے ہوئے راہ پیمایوں کا قدم جسقدر جہانتک کی تیز رفتاری سے ممکن تھا آگے بڑھوایا جنکے بڑھنے سے دوسرے تیسرے چوتھے مرحلہ والوں کو بھی قدم اُٹھانیکا موقع ملا اور ان تینوں مرحلوں کی راہ پیمایوں نے تھوڑا ہی تھوڑا حصہ اپنی اپنی منزلوں کی مسافتوں کا طی کیا تھا کہ چوتھے مرحلہ والے کو بھی اُسکی منزل میں روانہ کرا دیا گیا اور ختمی وعدہ لے لیا کہ پوری سرگرمی سے تیز رفتاری کرکے ان تینوں راہروں کے ساتھ ہی ساتھ جا لگے تا کہ ایک ساتھ یہ بھی اپنی منزل پر پہونچ جائے باوے کریم کارساز کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس تدبیر کے بعد سے چاروں مرحلوں کے راہرو ایک ساتھ اور برابر اپنی اپنی منزلوں کی مسافت سرگرمی سے طی کر رہے ہیں بلکہ ہر ایک مرحلہ والا اپنی منزل کا بڑا حصہ طی کر چکا ہے اور اب وہ وقت گویا سر پر آ پہونچا ہے کہ ہر مرحلہ کا مرحلہ پیما اپنے سر منزل پر عنقریب جا پہونچے اور ان سبکے پہونچ جانیکے بعد احقر الخدام بھی اپنے آپ کو فائز المرام اور شادکام اپنے ملاذ و ملجا دام اقبالہم کے بندگان عالی کے قدمگاہ تک جا پہونچاوے تا کہ خدام والا مقام کی خوشنودی حاصل کرنے کا فخر و شرف پاوے اب احقر الخدام اس سبب تالیف کی عذر خیز گذارش کو اپنے عالیجناب معلے القاب ملاذ اور ملجا اور مربی اور رجاے پناہ دام اقبالہم و زیدت حشمتہم کی دعاے خیر ترقی دولت و حشمت و حکومت و اقبال پر جس دعا کو اپنے دل و جان کی زبان کا شبانہ روزی ورد و وظیفہ رکھنا احقر الخدام کا دلی فرض ہے اور قادر مطلق کی درگاہ سے امید ہے کہ تا دم مرگ رہیگا کمال ادب و تعظیم کے ساتھ ختم کرتا ہے یار خدایا۔

تو با اقبال و با اقبال تو پایندگی دارم	تو با دولت قرین و دولت تو پایداری
ہمیشہ چون بصد عزت چہ باشی کامران باشی	بہ ساعت کی و بزم عشرت بادہ پیمائی
بحسن انتظام تو ہمہ پنجاب چون جم شد	ثنا خوان تدابیر تو با دا جمع ترسائی

آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

آغاز داستان ندرت بیان اسد غازی کا روانہ ہونا بجانب نہ طاق بعد قتل خونخوار بن دجال کے اور حالات سکندر رستم خو یعنی وارد ہونا انکا ایک صحراے ہولناک مین مع دیگر حالات متعلقۂ داستان ہذا

راویان خبار گمگشتگان مراحل وادی عشق و محبت اور ناقلان آثار بیخود دستگان نشہ بادۂ ناب الفت نگار زندگان سرگذشتہاے از خود گذشتگان شوق لقاے شاہد آرزوے دل اور گزارندگان گشتہاے درود دشت خار در جگر شکستگان ذوق وصول بیداے ہرچہ ہست اوست و دیگر ہمہ باطل نے اس داستان ندرت عنوان کو اپنے قلم مانی رقم کے نقش و نگار تازہ سے یون زیب و آرائش دی ہے کہ جسوقت اسد غازی خونخوار بن دجال کو قتل کر کے بجانب نہ طاق رہگرا ہوے جنکا حال آیندہ حوالۂ قلم کیا جائیگا ناظرین نکتہ بین کو یاد ہوگا کہ صاحبقران اعظم ایک فوج جرار دیوان اپنے ہمراہ رکاب لیکر دیو نیر نگ کے مقابلہ کرنیکی غرض سے قاف کی سمت روانہ ہوے تھے کہ انکا ذکر بھی آیندہ حوالۂ قلم بے تکلف رقم کیا جائیگا۔ اور روانہ ہونا سکندر رستم خو کا بھی واسطے فتح کرنے نیرنگ قاف نامے طلسم کے معرض بیان مین آیا تھا۔ اور نیز آنا شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی کا اور ملکہ قریشیہ کا انکو انکے عقب مین روانہ کرنا اور یہ کہنا کہ وہ صاحبزادہ جو واسطے فتاحی طلسم کے روانہ ہوا ہے اسکی مدد کیجیے کیونکہ میرا فرزند دلبند ملقب بہ سلیمان کوچک اسی طلسم مین پھنسا ہوا ہے آپ اسکے باب مین کوشش بلیغ کر کے اس طلسم کے فتح کرادینے کی نسبت مدد کرین اور اس صاحبزادہ کے حالات سے آگاہ کرتے رہین کیونکہ وہ ابھی بالکل کم عمر ہے بچہ ہے چنانچہ یہ سب امور سماعت کر کے حکیم شمس جنی نے کوچ کیا تھا کہ انکا ذکر بھی آیندہ بیان کیا جائیگا الحاصل پہلے اس مقام سے سکندر رستم خو کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ نظم

گر پردہ رخ سے دور کرے وہ نقاب کا
دکھلاکے باغ سبز عذاب و ثواب کا
مین نے کہا کہ ہم بھی ہین یہ خوب جانتے
اور تب یقین آے ہمین اجتناب کا
گردن مین ہاتھ ڈالکے وہ شوخ بیحجاب
گر پی نجاے جلد یہ ساغر شراب کا
اور امتحان بغیر تو یہ آپ کا غلام

جلوہ ہر ایک ذرہ مین ہو آفتاب کا
کہنے لگا زراہ تبختر مجھے بطنز
پر کیا کرین کہ ہے ابھی عالم شباب کا
مے ہووے کنج باغ ہو ساقی ہو ماہ وش
دے ذائقہ زبان کو دہن کی لعاب کا
اسوقت ہم سلام کرین قبلہ آپکو
قائل نہین ہے قبلہ کسی شیخ و شاب کا

کل شیخ بنکے مجتہد العصر اسا قیا
معلوم ہوگا حشر مین پینا شراب کا
تقوی ہمارے آگے ہو تب یہ کا درست
اور کوئی وان مخل نہو باعث حجاب کا
منت سے یون کہے کہ ہمارا لہو پیے
گر کچھ بھی خوف کیجیے روز حساب کا
یارب غم حسین مین جب شگفتہ ہو خاک

سایہ ملے اسے قدم بو تراب کا ۵ بیا بشنواے ہمدم داستان + کہ باز آمدم بر سر داستان + گوشہای معنی طرازان فصاحت دستگاہ + کرشما آباد و باد اقلیم معنی پروری + ہر چند چمن عالی مدارج ارباب کی حضور مین اسوقت گزارش سخن ہے اس اپنی کج مج بیان کیطرف انکے برتر اور رسا خیالات کے رجوع ہونیکا آرزومند ہونا چھوٹا منھ بڑی بات کرنا ہے مگر مفہوم عرض جس سے مراد اس داستان کا لب مضمون ہے جو عرض کیجائیگی اس لب مضمون داستان کے لحاظ سے عرض کرنیوالے کو امید ہے کہ خواہ اس عرض کے الفاظ کیسے ہی بے ربط اور جملے کیسے اکھڑے اکھڑے اور بے ربط کیسے ٹوٹے پھوٹے کیون نہون ناظرین ذہین ہمکین جیسے ایک لربا عشوہ گر جا بکدا دانظر فریب محبوب کے جلوہ گر ہونے کے ساتھ ہی خواہ وہ کیسے ہی ناخوش آیندہ لباس مین جلوہ گر ہو بے اختیار اسی کے جمال جہان افروز کیجانب ہر طرف سے دال در آنکھونکی نظرین پھر کر ٹکٹکیان باندھ لیتے ہین جنھر کچھ مجھ زبان کی داستان سماعت فرمانے کیطرف

عطف عنان توجہ ضرور فرمائینگے ؎	بس اکبر ادب ادب نگہدار	روے سخنت بلکیست ہشدار
از حد ادب بردن منہ گام	تا حسن ادب ببخشدت کام	حفظ ادب ست کار پاکان
ورنہ چو بہائم است انسان	بس این قدرت نصیحتا نہ	تا دور نیفتی از فسانہ
واکن با دب در حکایت	وارد سر تو سر حکایت	ادب وتعظیم کے ساتھ پھر براو

مقصد حاضر ہوکر عرض پیرا ہون کہ سکندر رستم خو ایک صحراے ہولناک مین وارد ہوا جس صحرا کی راہ کاٹنی پہاڑ کاٹنے سے زیادہ دشوار تھی جسمین منزلون تک عمرانات کا نشان کیسا بوتک نہ پائی جاتی تھی جسمین ایک ہری پتی بھی نظر نہ آتی تھی تابش آفتاب کے سبب ہرچند اِس شیر دل مسافر کا دل ڈوبا جاتا تھا مگر ایک قطرۂ آب کا پتہ نہ پاتا تھا اِسپر طرہ یہ کہ سکندر کو طلسم کا راستہ بھی معلوم نہین تھا مگر باوجود ان سب دشواریون اور سختیون کے اپنی جرات اور پامردی سے طلسم کی راہ سخت کو طی کر لیا آخرکار ایک مندر جیسی بہت بڑی اور مرتفع عظیم الشان عمارت کی سواد نظر پڑی جان مین جان آئی خدا خدا کرکے اِس عمارت کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک عجیب وغریب عالیشان تعمیر ہی بے مثل و بے نظیر ہی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ صانع کردگار نے اِسکو اپنے دست قدرت سے تعمیر کیا ہی ہر در و دیوار مین اِس صنعت ونفاست کا جلوہ ہی کہ اللہ ہی اللہ ہی ؎ زہے صفاے عمارت کہ در تماشائش ✤ بدیدہ باز نگرد دنگاہ از دیوار کچھ دیر تک سکندر اِسکے حسن وصفا کا محو رہا جب محویت سے افاقہ ہوا اور آگے بڑھا معلوم ہوا کہ در حقیقت مندر ہی کی عمارت ہی اِسکا گمان وقیاس جو سواد عمارت دیکھتے ہی اِسکے مندر ہونے کی نسبت ہوا تھا صحیح تھا دروازۂ مندر پر کچھ لوگون کا مجمع دیکھا قادر مطلق کی درگاہ مین ہزار ہزار شکر بجا لایا کہ بارے اِس منزلون کے چٹیل میدان سے نجات پائی گو کسی طرح کے ہون لیکن آدمیون کی صورت تو نظر آئی کچھ دیر دروازہ پر دم لیا جب اچھی طرح حواس درست ہوئے مندر کے آنے جانے والون سے پوچھا کہ ایہا الناس مین بیچارہ تو محض ایک آوارہ وطن مسافر گم کردہ مسکن باختہ ہوش خانہ بدوش ہون آپ لوگ مسافر نوازی فرماکر اِسقدر تو آگاہ کرین کہ یہ کیسا معبد گاہ ہی اور کون اِس معبد گاہ کا مہتمم اور صاحب اختیار ہی سکندر کے اِس سوال کو سنکر اور اسکا سراپا حال دیکھکر ایک متبرک بڈھے شخص نے جو ایک واجب التعظیم ابیت کی صورت بنائے ہوئے تھا اِسکو اپنے قریب اشارہ سے بلایا اور باین تفصیل اِس معبد گاہ کا حال بیان کیا کہ یہ ایک معبد گاہ سامری ہی اور یہان ایک روز ملکہ نوبہار سرخ پوش جو بادشاہ طلسم کی دختر ہوتی ہی اُسوقت یہان بالکل تخلیہ ہوجایا کرتا ہی بس صرف وہی ملکہ اور ملکہ کی چند مصاحبین داخل ہوتی ہین اور اِس موقع پر طرح طرح کے راگ رنگ کا شغل بھی ہوا کرتا ہی اور مردون مین سے کوئی متنفس معبد گاہ کے اندر مجال نہین کہ اُسوقت موجود رہ سکے چنانچہ ملکہ موصوف کی سواری اب آنیوالی ہی اور ہم لوگ بھی جسقدر کہ موجود ہین سب کے سب تھوڑی ہی دیر مین یہان سے باہر چلے جائینگے سکندر نے اُس ابیت صورت پیر مرد کی زبان سے یہ تمام کہا سنکر متعجبانہ کہا کہ ای مرد بزرگ اگر آپ جیسی عمر والے لوگ ملکہ کے داخل ہونے کے موقع پر معبد گاہ کے باہر چلے جاتے ہین تو نہایت تعجب خیز امر ہی اور ملکہ انتہا درجہ کی پردہ دار ہی سکندر کا یہ جملہ سنکر یہ پیر مرد ہنسا اور کہا کہ ای صاحبزادے ملکہ ایک بلاے مبرم ہی ؎ یہ ساعدون کا ہی اِسکے عالم کہ جسنے دیکھے ہوا وہ بیدم ✤ نیام تیغ قضاے مبرم لقب ہی قاتل کی آستین کا ✤ سکندر

نے پوچھا کہ ملکہ کے باپ کا کیا نام ہی پیر مرد نے کہا کہ اُسے جمشید سرخ قبا کہتے ہین اور وہ بادشاہ طلسم
ہی اور گیرنگ شاہ جسکا نام آپ نے کبھی نہ کبھی سنا ہی ہوگا وہ اِسکا وزیر اعظم ہی اور حقیقت مین بڑا مدبر
اور منتظم ہی بلکہ طلسم جو طلسم گیرنگ کر کے مشہور ہی اِسی کے نام سے مشہور کیا گیا ہی۔ شاہزادہ سکندر رستم خو
پیر مرد کی زبانی یہ خبر فرحت اثر سنکر اپنے دل مین نہایت درجہ خوش اور مسرور ہوا اور پیر مرد اتیت
حلورت کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور چند دانہ سیب وغیرہ میوہ جات کے اور فواکہ تمغے نکال کر بکمال تہذیب
وادب کے ساتھ پیشکش کیے اور بلطائف الحیل در مخالطت و موانست باہمی کھول کر تھوڑی سی دیر مین بے تکلفی
کا موقع حاصل کر کے پیر مرد سے یون کہا کہ معاف فرمائیے گا آپ کے بشرہ اور اسا دیہ وجہ سے تو ایسا نہین
معلوم ہوتا کہ آپ ایک درجہ کے اتیت یا فقیر ہین پیر مرد شاہزادے کا یہ مقولہ سنکر مسکرا دیا اور بولا کہ ای صاحبزادے
چونکہ مجکو آپ کے قیافہ آپ کے بشرہ آپکی وضع آپ کے لباس آپکی گفتار آپکی رفتار سے اِس امر کا یقین
ہوا کہ بیشک آپ ایک والا نژاد پاک نہاد اور کسی برتر دودمان اور عالی خاندان کے ایک آفت رسیدہ
یادگار ہین اور باایں ہمہ معلوم نہین کس دُور دست مقام سے اور کس افتاد کی وجہ سے کسقدر مصائب اور کیسی
کیسی سختیان جھیلتے ہوئے اور کس کس طرح کے ہولناک اور جانگداز کوہ و دشت کی مسافتون کو طی کرتے ہوئے
اِس معبد گاہ کے پر خطر صحرا مین پہونچے ہین خلاف آئین انسانیت و آداب مروت اور کفر مشرب حُسن اخلاق
و محبت ہے کہ آپ کے سوال کا جواب نہ دون یا آپ کے میلان و التفات کے مقابلہ مین بے اعتنائی
اور ترش روئی اختیار کرون اور بلطف و محبت پیش نہ آؤن آپ تشریف لائے ہین تو کچھ دیر بیٹھیے ستائیے
جو خدمت میرے لائق ہو حکم دیجیے کہ تا امکان بجالاؤن من بعد بخیر و خوبی جہان جانا مطلوب ہو تشریف
لیجائیے اِس تحقیقات کے پیچھے نہ پڑیے کہ مین فقیر یا اتیت نہین معلوم ہوتا ہون یا کون ہون کون نہین
مگر جب اِس طولانی جواب کے سننے پر پیر مرد سے اِسکے واقعی حالات کی تحقیقات مین اور بھی اصرار
و استبداد کیا تو آخر کار پیر مرد نے اظہار کیفیت واقعی کے سوا چارہ نہ دیکھا اور کہا ای صاحبزادے
دراصل نام میرا نعمان ہی اور اِس معبد گاہ مین میرے آنے کا باعث یہ ہوا کہ مین نے اپنے ایک سخت
دشوار کام اور اہم مشکل حل ہو جانے کی غرض سے ایک نہایت درجہ کریم النفس خدا پرست بلکہ خدا
رسیدہ بزرگوار کا تلقین فرمایا ہوا ایک وظیفہ بطور چلہ کے پڑھنا شروع کیا تھا جس بزرگوار کے ساتھ
مجکو کمال حسن عقیدت تھا اور جنھون نے دعوی کے ساتھ یون فرمایا تھا کہ جب کبھی کوئی ایسی مشکل
پیش آئے جسمین دنیوی کوئی تدبیر کارگر نہو اور بغیر حل ہوئے اِس مشکل کے سر رشتہ حیات کا سلامت
رہنا یقینی دشوار جانتے ہو تو اِس صورت مین اِس وظیفہ کی مواظبت بطور چلہ کے چالیس روز تک کرنا
اور ہر روز نصف شب کو غسل کر کے دو رکعت نفل ادا کرنیکے بعد دو زانو بیٹھکر نماز صبح تک پڑھا کرنا
تو وہ مشکل حل ہو جانے کا غیبی اسلوب کوئی نہ کوئی پیدا ہو جائیگا اور حتماً تم کامیاب ہو جاؤگے چنانچہ اِسی
شرائط کی پابندی سے مین اِس وظیفہ کو تہ دل سے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھا کرتا اور ہر روز پردہ غیب
سے ظہور اسباب کشود کا منتظر رہتا تھا کہ ایک روز اثنائے وظیفہ خوانی مین بیساختہ و بے اختیار ایک
غنودگی کی سی حالت طاری ہونا شروع ہوئی اور ہر چند کوشش کرتا تھا کہ اِس غنودگی کا اثر کسی طرح
دفع ہو جائے تاکہ وضو ساقط نہو اور وظیفہ کی مواظبت مین نقصان و خلل نہ آنے پائے مگر وہ حالت غنودگی

کی بڑھتی ہی گئی تا آنکہ دار فتۂ خواب ہو گیا اور بیخبر سو گیا عالم خواب مین ایک ایسی اعجوبہ اور نرالی خلقت کی دنیا نظر آئی جسکا آسمان زمین چاند سورج تارے عمارات و باغات آدمی و جانور زبان آوازین وہان کی غرض دنیا اور تمام اسباب دنیا بہ نسبت اِس دنیا و اسباب دنیا کے جسمین مین اور آپ ہین رنگ ڈھنگ طرز روش صورت معاشرت ہر امر مین بالکل علٰحدہ اور ایک عجیب و غریب طرح کی شئی مین اُسی عالم خواب مین کچھ دیر تک تو اِس نئی طرح کے عالم و اسباب مخلوق عالم دیکھکر حیرت زدہ سا رہگیا بعد تھوڑی دیر کے جب وہ حیرت دفع ہوئی تو ایک جانب چلا اثناے راہ مین جس سے دریافت کرتا ہون کہ بھائی اِس شہر کا کیا نام ہی اور کیا مقام ہی حاکم یہان کا کون عجیب الخلقت بادشاہ ہی تو جس سے جو کچھ جواب ملتا ہی ایک حرف اُسکا سمجھ مین نہین آتا کیونکہ زبان کچھ عجب تحادر کی زبان تھی جسکا تلفظ سنسکرت ہندی اُردو فارسی عربی انگریزی لاطینی جرمنی فرانسیسی اتنی زبانون مین کسی زبان سے مشابہ اور ملتا جلتا ہوا نہ تھا اور نہ وہان کا کوئی متنفس میری زبان بلکہ زبانون سے واقف تھا ورنہ جس زبان مین میرا سوال ہوتا تھا ضرور مجکو اُسی زبان مین جواب ملتا غرض مین نے تا امکان انتہائی کوشش نام ونشان دریافت کرنے مین کی اور کسی سے اُردو اور کسی سے فارسی کسی سے عربی کسی سے انگریزی بعض سے ترکی زبان مین سوالات کیے لیکن کوئی شخص میری کسی زبان کا جاننے والا نہ ملا آخر کار اپنے اور وہان کے لوگون کی باہمی ناجنسیت سے اُکتا کر شہر سے باہر چلا آیا کہ آتے ہی دور سے ایک باغ کی سی سواد نظر آئی اُدھر چلا اور تیز قدمی کے ساتھ شہر سے باغ تک کی مسافت کو طی کر کے باغ کے اندر داخل ہوا باغ کے اندر قدم رکھتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ بہشت برین جسکی تازگی و طراوت و نضارت و نور و صفا کی حکایتون سے دین اسلام کی کتابین بھری ہوئی ہین غالباً یہی باغ ہی اے صاحبزادے اگر مین اُس باغ کے واقعی حالات اور اوصاف کو مجملاً بھی بیان کرونگا تو شام ہو جائیگی اور آپکی منزل کھوٹی ہوگی مگر تاہم بحکم آنکہ مشتی نمونہ خروارے بالکل ہی مختصر صرف دو چار جملے مجمل در مجمل کہتا ہون تاکہ آپ اِس بات کا اندازہ کر سکین کہ ایسے بیمثل دلکش منظر کو دیکھکر انسان پر کس قسم کا کیسا اثر آ سکتا ہی اور میری حالت اُسکی جلوہ گری سے کیا ہوئی ہوگی گو دنیا مین ایسا حسین اور خوش شکل کوئی پھول نہین ہی جو اِس باغ کے ادنیٰ تر پھول سے بھی ذرہ بھر مشابہت ہونے کی قابلیت رکھتا ہو مگر تاہم وہان کے پھولون کو یہان کے پھولون سے اس درجہ تغائر کی نسبت نہین تھی جیسی وہان کے انسانون کو یہان کے انسانون سے تھی کوئی پھول مخمل کے خواب سے خالی نہ تھا لیکن خواب مخمل کی نسبت عمدگی مین وہان کے پھولون کی ہر خواب کو اسقدر تغائر تھا جیسے خواب سے بیداری اور نور سے تاریکی اور اچھے سے برے کو قطرات شبنم کا جلوہ اُن خوابون پر بعینہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ زمرد اور لعل اور یاقوت اور لالڑی کے پیالون مین شاہوار موتی صانع قدرت کے ہاتھون سے سجائے ہین یا اِس دنیا کے مہر و ماہ کی آنکھ نے اِس باغ کے حسن و جمال پر شیدا اور فریفتہ ہو کر اُسکی آرزوے وصال مین اپنی اپنی آنکھ سے بے انتہا آنسو بہائے ہین یا آسمان نے اپنے گنج روان کر بیحد و لاتعد گوہر انجم اُس رشک فردوس برین باغ کی ہر ایک روش ہر ایک برگ شجر ہر ہر پھول پر برسم نثار لٹائے ہین سبھی سرو طناز جنکی رعنائی اور سربلندی کا یہ عالم تھا کہ گویا آسمان سے باتین کر رہے ہین یہ معلوم ہو رہا ہی کہ بزم شاہدان گل کے کنارہ محافظ غلام ایک جانب باقاعدہ پرے باندھے ہوئے ہم آغوش شرم و ادب کھڑے ہین

اور باوصف آزادی رعب سلطان حسن سے زمین مین گڑے جاتے ہین نرگس شہلا کی چشم شوخ ہمہ تن مشغول تماشاے حسن وجمال بہار جلوہ گری ریحان وسنبل اور سراپا محو نظارہ شان آن واداا ور شکوہ شوکت وتجمل رنگ زرد پوشان گل اور پھر محویت بھی ایسی کہ دن کا کیا ذکر رات کو بھی چشم براہ انتظار محبوب عشاق بیخواب کی آنکھون کے مانند صبح تک ایک حال پر ٹکٹکی باندھے ہوئے ہین گل سوری کے حسن جان نواز مین یہ وصف کمال تھا کہ ادھر نظارگی کی آنکھون مین جلوہ گر ہوا ادھر اسکا دل خواہ کیسا ہی افسردہ و پژمردہ وحزین وغمگین کیون نہو تازہ سبز وسر سبز سے مالا مال ہوا سوسن جسکے وصف دہ زبانی کو ہمیشہ سے حرف شاعرون کی لسانی اور طلاقت اور خوش بیانی ہی یقین کرتے چلے آتے ہین اور کبھی اسکی ایک زبان کو بھی نہ آنکھون سے بولتے دیکھا نہ کانون سے بولتے سنا اس لاثانی باغ مین اس کی ہر پتی کو زبان اور ہر زبان کو سخن دادی سے ذیل کے دلگزین اشعار کا ورد خوانی پایا

جو ہو خواہی کرے اپنی اگلی ۔ دل الٰہی اسکا عیش آباد ہو
زندگی کا لطف ہی اکبر یہی ۔ دم مین دم جبتک ہو اسکی یاد ہو
دیو ہو جن ہو کہ آدم زاد ہو ۔ بد سگال اسکا جو ہو برباد ہو
پانی خوشبو سے رہے وہ تر دماغ ۔ سرو کی صورت سدا آزاد ہو

گل لالہ گو کہ سوسن کی طرح زبان نہین رکھتا لال ہی مگر چونکہ شاہدان گل کا تہ دل سے غلام ہے انکی خدمتگذاری اور ہوا خواہی مین اسکا یہ استغفال ہے کہ ہمہ تن مجمر بنا ہوا سپند سوزی کر رہا ہے تاکہ خوبان گل کے حسن دلربا کو فلک بدبین کے چشم زخم سے کوئی گزند نہ پہونچنے پائے باغ کے ایک کنارے پر چنار کی قطار ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ قلندران نوری لباس کی ایک جماعت شاہدان گل کے عشق کی مفتون و دلدادہ زہد وتقوی بباد دادہ آرزو مند لقا اور امیدوار اجازت حاضری انجمن شاہدان گل کھڑی ہے کہ باریابی ہو یا ایک جماعت سفید پوش صوفی شعارون کی شاہدان چمن کے لیے کندھے سے کندھے ملائے بارگاہ مجیب الدعوات مین دست بدعا کھڑی ہے کہ انکا حسن وجمال آفت خزان سے محفوظ رکھیو یا سفید وردی کی پلٹن گرداگرد باغ دوش بدوش کھڑی پاسبانی کر رہی ہے کہ کوئی نامحرم انجمن شاہدان گل تک نہ پہونچنے پائے وسط باغ مین سنگ مرمر کی عجیب التعمیر ایک بارہ دری تھی جسکے حسن وخوبی عمارت کا بیان خارج از حیز امکان کہنا چاہیے اسکے ہر در مین کہین تو زرتاری اور عجوبہ صنعت کی زرتار چلمین پڑی ہین اور بعض درون مین بیش بہا زرنگار پردے پڑے ہوئے ہین جنمین ہزارون روپیہ کا انواع جواہر لگا ہوا ہے وسط کے ایک در کا پردہ منقش کی ڈوریون سے بندھا ہوا اٹھا ہوا ہے صاحبزادے گو میری حالت اس باغ کے اندر قدم رکھنے کے ساتھ ہی پہلے تو یہ ہوگئی کہ کچھ دیر تک بالکل حیرت زدہ سا بعینہ سکتہ مین رہگیا جب اس حالت سے کچھ افاقہ ہوا کسیقدر ہوش وحواس درست ہوئے تو پھر ایسی حالت ہوگئی کہ گویا ع پروانہ فتادہ در چراغان ٭ کبھی اس گل کا جلوہ مرغ نظر کا دام بنجاتا کبھی اس گل کی آب وتاب پاے نگاہ کی زنجیر ہوجاتی ایک عجیب بیتابی خیز اور بیقراری انگیز منظر تھا اور ایک منظر کیسا ہزارون منظر جنمین کا ہر

منظر دلفریب دشمن صبر وشکیب ۔ ع ۔ یک دیدہ کراگرا بہ بینم
یک ناظر و صد ہزار منظر ۔ صد جلوہ کجا کجا بہ بینم
یک ساقی و صد ہزار ساغر ۔ الغرض وارفتہ ذوق دید اور

جویاے کلید قفل امید بہ تکلف تمام آہستہ آہستہ ضعیف مریضون کی طرح کسی نہ کسی طرح اس در تک پہونچا جس در کا زرنگار اور مرصع پردہ اٹھا ہوا تھا اور در کے برابر کھڑے ہو کر غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہایت بڑی اور وسیع بارہ دری ہے مگر صرف ایک ہی در بارہ دری کی دوسری جانب کا بھی کھلا ہوا پایا

جو اس در کے محاذات مین تھا جسپر مین کھڑا ہوا تھا اب در پر پہونچکر یہ حالت ہوگئی کہ فرط خوف سے
در کے اندر قدم رکھنے کی ہمت اور جسارت نہین ہوتی ہرچند رہ رہ کے اپنے آپ کو مرد بناتا ہون خوف
کے خیالات سے دل و دماغ کو یکسو کرنا چاہتا ہون لیکن بے مبالغہ ایک ایک پانؤن گویا لاکھ لاکھ من کا
ہوئے جاتا ہی کسیطرح در کے اندر قدم نہین رکھ سکتا بلکہ بار بار پیچھے ہی ہٹنے کا ارادہ ہوتا ہی یہانتک کہ
جب کسی صورت قدم آگے بڑھانے کی ہمت نہ بندھی اور پیچھے ہی ہٹنے کا خیال بندھتا گیا تو جسطرح ہوسکا جی مضبوط
کرکے اُسی در پر ششندر ہوکر کھڑا ہو رہا اور دل مین یہ کہتا تھا کہ خدایا آخر یہ کیا معاملہ کیا اسرار ہی باغ کی لطافت
و نظافت آراستگی صفائی کا یہ عالم جس سے قطعی یقین ہوتا ہی کہ نہ دو نہ چار نہ پانچ بلکہ پچاس ساٹھ باغبان
روزمرہ اسکی آبپاری وغیرہ خدمات دو وقتہ بجالاتے ہونگے ورنہ اتنے بڑے اور ایسے آراستہ و
پیراستہ باغ کا اسقدر صاف و شُستہ و رفتہ رہنا کیونکر ممکن ہی اور حقیقت یہ ہی کہ اتنی دیر سے مین اس
باغ کی سیر کر رہا ہون نہ دروازہ پر کوئی متنفس ملا نہ تمام باغ کے اندر باغ کے کسی جانب مین کوئی نظر آیا
نہ کوئی اسباب اور نہ کوئی شئے اس قسم کی کہین دیکھنے مین آئی جس سے اس امر کا استدلال کیا جاسکے کہ اس
باغ مین کوئی ایک شخص بھی رہتا ہی نہ کوئی ایسا قرینہ پایا گیا جس سے یہ امر سمجھا جائے کہ اسکے رہنے والے چندروز
سے یہان کی بود و باش چھوڑکر چلے گئے ہین نہ کسی در و دیوار پر کوئی پتھر نصب ہی جس سے اسکی کچھ مجمل ہی
تاریخ معلوم ہوسکے یہ اندیشہ کرہی رہا تھا کہ اُس در کی محراب سے ہنگرو وگز کی ارتفاع پر ایک پتھر
نصب دیکھا جس مین بہت سی عبارت کندہ ہی اور نہایت درجہ خوشخط لیکن جب خوب غور کیا تو معلوم
ہوا کہ جس قدر خطون کو مین لکھ پڑھ سکتا ہون اُن خطون کے علاوہ کسی ایسی خط مین لکھا ہوا ہی جس
خط کی الف ب تک سے مین واقف نہین اس کتبہ کے نامعلوم خط مین ہونے سے طبیعت اور بھی
پریشان ہوئی اور سخت افسردگی طاری ہوئی کہ کیا تدبیر کیجیے جو اس باغ کی تاریخ سے آگاہی میسر ہو
اسی حیص بیص مین تھا کہ بارہ دری کے وسط دالان کے در کی جانب سے ایک بزرگوار سفید ریش
نے جھک کر میری طرف دیکھا اور دیکھتے ہی مجکو بلانے کا اشارہ کیا چونکہ مجھپر پیشتر ہی سے ایک درجہ خوف
اور افسردگی اور ایک عجیب طرح کی خلفشاری حالت طاری تھی ان بزرگوار سے چار آنکھین ہوتے ہی
اسدرجہ خوف بڑھا اور اسقدر رُعب طاری ہوگیا کہ ٹانگین تھرتھرانے لگین اور ٹانگین تھرتھرانا
کیسی ہاتھ پانؤن دل و دماغ ہوش و حواس سب مین اختلال پیدا ہوگیا اور قریب تھا کہ مین گر پڑون
کہ ان بزرگوار نے نہایت بلند آواز سے مجکو بکمال ملاطفت پھر بلایا اور یہ کہا کہ بیٹا خوف مت کھا
مین تو تیرا ہی ہمجنس ہون بے تکلف اور بے خوف و خطر میرے پاس چلے آؤ اس آواز تسفی بخش
کے سُننے سے گو میرا خوف بالکلیہ تو دفع نہین ہوا مگر ہان وہ جو حد سے زیادہ خوفناکی کا عالم تھا
اور ٹانگین تھرتھرانے لگی تھین اُس حالت مین بہت کمی ہوئی اور اسقدر ہوش و حواس
مجھ مین آگئے کہ مین نے قدم آگے بڑھایا اور آہستہ آہستہ جس طرح کوئی مریض کسی سخت مہلک
دورہ مین دفعتًہ مبتلا ہوکر بعد چند ساعت یا منٹ کے جب اُس دورہ سے نجات پاتا ہی تو
اپنے آپ مین اسقدر ناتوانی پاتا ہی کہ گویا مہینون کی سخت بیماری جھیل کر اُٹھا ہی ان بزرگوار کی
جانب چلنا شروع کیا جب اس در سے ان بزرگوار تک کی نصف مسافت طی کر چکا تو کیا دیکھتا ہون

کہ دفعتاً ایک شخص میری داہنی جانب بارہ دری کے اندرونی حصہ کے دَرون کی آڑ مین سے نمودار ہوا اور
ایک دوسرا شخص میرے بائین جانب بائین جانب کے اندرونی حصہ بارہ دری کے درون کی آڑ سے نکلا اور
داہنی جانب والے شخص نے آتے ہی نہایت ملائمت اور آہستگی کے ساتھ میرا داہنا بازو تھام لیا مگر یہ دونون
شخص ہماری اس دنیا کی مخلوق کے ایسے اعضا اور صورت والے نہ تھے بلکہ اس قسم اور اُس خلقت اور اُسی
حلیہ کے شخص تھے جس خلقت اور جس حلیہ کے لوگون کا حال مین ابتداے خواب مین بیان کر چکا ہون ان
دونون کے بازو پکڑ لینے کے سبب مجھ پر پھر بدستور وہی خوف طاری ہو گیا جیسا اُن بزرگوار کے پہلی بار
اشارہ طلب کرنے سے طاری ہوا تھا اور غالباً اُن بزرگوار نے خواہ اپنی کرامت اور بزرگی سے خواہ
تفرس اور تیز عقلی سے یا میرے چہرہ کے بدیہی تغیر سے میری اس دوبارہ خوفناک ہو جانے کی حالت کو
بہت جلد اک آن کی آن مین پہچان کر مجکو پھر آواز دی کہ دیکھو بیٹا تم پھر ڈرے کوئی خوف کا مقام
نہین ہے کیا تمکو میرے اس کہنے کا یقین نہین آیا کہ مین تمھارا ہمجنس ہون مین پھر تمکو اطمینان دلاتا
ہون کہ ہرگز ایک ذرہ خوف نہ کھاؤ مین تمھارا ہمجنس ہون اور یہ دونون اگرچہ تمھارے اور میرے
دونون کے ہمجنس نہین ہین لیکن میرے مطیع اور فرمان بردار غلام کے مانند بلکہ غلام سے بڑھکر
فرمان بردار ہین اور جب میرے غلام اور فرمان بردار ہین تو تمھارے بھی فرمان بردار ہین مین نے
انکو تمھارے لینے کے لیے حکم دیکر بھیجا ہے ان بزرگوار کی دوبارہ یہ تشفی بخش و تسلی دہ تقریر سنکر
پھر میری جان مین جان آئی اور وہ خوفناک حالت جو دوبارہ اُنکے بازوون کے تھامنے سے مجھ پر
پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ طاری ہونے لگی تھی بالکل دفع ہو گئی اور اس اثنا مین ان بزرگوار سے مین
اس قدر قریب ہو گیا کہ چند ہی قدم کا فاصلہ مجھ مین اور اُنمین باقی رہ گیا اُسوقت اُن بزرگوار نے
جس رخ وہ مُنھ کیے بیٹھے تھے اُسی طرف متوجہ ہو کر کچھ کہا اُنکا خطاب تمام ہوا ہی تھا کہ چار شخص اُسی
جنس کے جس جنس کے اشخاص میرے بازو تھامے ہوے تھے جسطرف ان بزرگوار نے خطاب
کرکے کچھ کہا تھا اُسطرف سے نکلکر میرے قریب آئے اور میرے پیچھے آکر میرے ہمراہ ہوے جب مین
ان بزرگوار کے پاس پہونچ گیا تو دیکھا کہ انکی نگاہ کے روبرو پندرہ سولہ قدم کے فاصلہ پر اُسی جنس کی مخلوق
کا ایک گروہ کا گروہ دست بستہ کھڑا ہوا ہے میرے قریب پہونچتے ہی اُن بزرگوار نے مجکو اپنے برابر اپنے داہنی
جانب نہایت محبت و شفقت سے بٹھا لیا اور بکمال تلطف اور الطاف کے ساتھ پیش آئے اور فرمایا
کہ تمکو بہت تکلیف اُٹھا کر یہان تک آنا پڑا مگر بیٹا مین کیا کرون تمھارا جو مقصود ہے اسکے بر آنے کو
پورا پورا سامان بہم پہونچنا بغیر اس تکلیف اُٹھانے اور بغیر یہان تک پہونچنے کے متعذر تھا چنانچہ
اس اجمال کی تفصیل مین تم سے بیان کرونگا جس سے تمکو کامل یقین ہو جائیگا کہ تمھاری اس
تکلیف دہی مین مین بالکل مجبور تھا بعد اسکے اُس تمام گروہ سے جو روبرو دست بستہ حاضر تھا
مخاطب ہو کر کسی ایسی زبان مین کچھ دیر تک تقریر کی جو قریب قریب ویسی زبان پائی جاتی
تھی جو مین نے ابتداے خواب مین اُس شہر والون کی زبان سُنی تھی جس شہر کا بیان مین
کر چکا ہون بعد اس تقریر کے اُس گروہ کے ہر شخص نے کچھ مختصر الفاظ مین بزرگوار سے کچھ کہا اسکے
بعد اُس گروہ کے ہر شخص نے فرداً فرداً میرے سامنے آکر میرے گھٹنون کو اپنے اپنے دونون

ہاتھون سے چھوکر اپنے ہاتھون کو بوسہ دیا اور اپنے اپنے مقام پر بدستور جاکر دست بستہ مؤدب کھڑے ہو رہے یہ سب عجوبہ خیز امور دیکھنے کے بعد مین نے ان بزرگوار سے بکمال آرزو مندی سوال کیا کہ یہ باغ کسکا ہی اور یہ لوگ کون لوگ ہین اور آپکا گذر ان تمام ناجنسون مین کیونکر ہوا جو کہ بالکل ناآشنا ہین اور خلقت انکی یہان کی مخلوق سے بالکل علیحدہ ہی جو آج تک میری نظر سے نہین گذری ان غیر مانوس اشخاص کو دیکھکر مجھکو کمال استعجاب ہوتا ہی اور ایک حیرت انگیز خیال کا تصور میرے آئینہ دل مین متمکن ہوتا ہی اور طبیعت مین ایک تشویش پیدا ہوتی ہی کہ یہ کون مخلوق ہی یہ کلام سنکے ان بزرگوار نے کہا کہ بیٹا تم ان خیالون مین پڑکر کیون اپنے آپ کو پریشانی مین ڈالنا چاہتے ہو اپنے کام سے کام رکھو مگر جب مین نے بزرگوار کے اس جواب پیچیدہ بھی تمام حالات وعجائبات گذشتہ کی دریافت اور آگاہی مین اصرار کیا تو بزرگوار نے فرمایا کہ ای فرزند مین ان ہادی راہ طریقت اور خضر جادۂ معرفت وحقیقت کے خدام عالیمقام مین سے ایک احقر اور ادنے نیازمند خالص اور ایک کمترین بندۂ درگاہ ومترصد فرمان ہون جنھون نے تمکو اس وظیفہ کو بطور چلہ کے چالیس روز تک پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی اور جس وظیفہ کی نسبت تمکو اس امر کا یقین دلایا تھا کہ جب کسی سخت مشکل اور دشوار امر کی آسانی کے لیے اسکی مداومت کروگے تو کوئی نہ کوئی ایسا اسلوب کشود کار کا پردۂ غیب سے ظہور مین آئیگا جس سے تمہارا تمام انتشار واضطرار رفع ہو جائیگا تمکو بشارت ہو کہ جس مقصود کے لیے تمنے اس وظیفہ کا چلہ کیا ہی وہ مقصود اب عنقریب حاصل ہوا چاہتا ہی تمہارے اس خواب دیکھنے اور عالم خواب مین یہ سب عجائب معائنہ کرنے اور مجھ سے ملاقات ہونے کا باعث وہی وظیفہ ہی مجکو ان بزرگ نے جو میرے ہادی طریقت ہین حکم فرمایا ہی کہ مین عالم خواب مین خواہ جس طریقہ سے مناسب ہو تمسے ملاقات کرکے تمکو عنقریب تمہارے فائز المرام ہو جانے کی نسبت خوشخبری دون اور ہر طرح سے تمکو تسلی وتشفی دیکر کامل طور سے مطمئن وخاطر جمع کردون جس سے تمہارا تمام موجودہ اضطرار وتردد وبیقراری رفع ہو جائے لہذا مین تمکو خوشخبری دیتا ہون اور پورا پورا یقین دلاتا ہون کہ اب بہت ہی قریب زمانہ مین تم اپنا مقصود دلی حاصل کروگے اور اسباب حصول مقصود کے یون پیدا ہونے والے ہین کہ معبدگاہ سامری جہان تم کسی نہ کسی باعث سے پہونچوگے اسی معبدگاہ مین جسطرح بن پڑے چند مدت تک قیام پذیر رہنا کیونکہ معبدگاہ سامری ہی وہ مقام ہی جہان سے تمہاری نظرون مین شاہد کشود کار اور پیکر محبوب حصول مقصود کی صورت جلوہ گر ہوگی اور یہی معبدگاہ ہی جس معبدگاہ کا طلسم توڑنے کی غرض سے اولاد امجاد صاحبقران کا ایک صاحبزادہ رونق افروز معبدگاہ ہوگا اور ادھر وہ صاحبزادہ طلسم کو توڑکر فتح کریگا ادھر تمہارے حصول مقصود کا شاہد تمہاری نظرون مین جلوہ گر ہونا شروع ہو جائیگا۔ اور یہ نئی طرز کا آسمان اور نئے طور کی زمین نئی طرز کے آدمی نئی طرز کے چرند نئی طرز کے پرند نئی طرز کی عمارت نئی طرز کے درودیوار نئی اور نرالی زبانون کے تلفظ

نئی طرز کی مخلوق نئے اور نرالے طور کی تمام دنیا اور اسباب و اشیاء دنیا جو سب تمھاری نظرون سے
گذر چکی یہ دیوان قصیر القامت قوی القوت کی دنیا اور وہ شہر جسمین سے گذرتے ہوئے
تم اس باغ مین داخل ہوئے ملک جادو و آفرین کوتاہ بالا کا دار السلطنت اور پایۂ تخت ہی جو
دیوان قصیر القامت قوی قوت کا اعلی شہنشاہ ہی اور یہ باغ جسمین تم اسوقت موجود
ہو ملک جادو و آفرین کی محبوبۂ جان بخش ملکہ روان جادو کا عیش گاہ ہی جسکی محافظت
کے لیے تین سو ساٹھ دیوان فتنہ انگیز سطح باغ کے اوج ہوا پر شب و روز حاضر رہا کرتے ہین
ای فرزند بنی نوع انسان کی تو اتنی مجال ہی کب ہی جو اس باغ کی ہوا تک بھی پہونچ سکین بڑے
بڑے عاملان کامل کو بھی یہ یارا نہین کہ اس باغ کا پتہ نشان تک دریافت کر سکین مگر ہان فقط
ایک ہمارے ہادی طریقت کو سیکڑون برس کی جانگداز عزائم خوانیون کے بعد یہ مرتبہ حاصل ہوا ہی
کہ شہنشاہ جادو و آفرین کو اپنا ایک ادنے بندہ مسخر کر چھوڑا اور انھین کے قدمون کی برکت سے
انکے ہر خادم کو یہ عزت حاصل ہی کہ جب کوئی خادم ہمارے ہادی طریقت کا حضور ممدوح کا
کوئی حکم لیکر شہنشاہ جادو و آفرین یا اسکے کسی صیغہ کے وزیر مملکت یا اسکے کسی رکن سلطنت
کے نام تعمیل کرانے کی غرض سے اس باغ مین آتا ہی تو منزلون کی راہ سے دیوان قصیر القامت
کا ایک جم غفیر برسم استقبال پیام آرندہ کی راہ کا خس و خاشاک صاف کرتے ہوئے پیام آرندہ
کو کمال ادب و تعظیم سے لاتے ہین اور خود شہنشاہ جادو و آفرین یا جس رکن سلطنت
کے پاس جانا مقصود ہوتا ہی لرزتے اور کانپتے ہوئے پہونچاتے ہین اور جبتک پیام آرندہ
کا دل چاہتا ہی خاص اسی باغ مین فروکش کرا کے پیام آرندہ کی میزبانی مین ہمہ تن مصروف
رہتے ہین اور دیوان قصیر القامت کی دنیا کے الوان نعمت اور انواع فواکہ و
اثمار اسی بارہ دری کے اس خاص درجہ مین جو پیام آرندگان ہادی پیر طریقت کا طعامگاہ
قرار دے رکھا ہی ہر دور و نزدیک مقام سے بہم پہونچا کر انبار کر دیتے ہین اور خود ملکہ روان جادو
کا فرض اکبر ہی کہ ہر پیام آرندۂ ہادی طریقت کی خدمت مین بتوسط اکابر دیوان سلطنت
بار بار حاضری حاصل کر کے ایک بار بالضرور بغرض عرض سلام حاضر ہوتی ہی اور جب پیام آرندہ
تعمیل حکم ہادی طریقت کر کے واپس جانے کا عزم ظاہر کرتا ہی تو وہی جم غفیر دیوان قصیر القامت
کا جو منزلون سے پیام آرندہ کی راہ کا خس و خاشاک جھاڑتا ہوا باغ تک لایا تھا اسی
مقام تک اسی طریقہ سے بکمال ادب و تعظیم پیام آرندہ کو پہونچا کر ہنگام رخصت وہ
تمام گروہ دیوان یک زبان ہو کر آرزومند ہوتا ہی کہ وہ اپنی خوشنودی کی کوئی سند
عطا کرین اور وہ سند دربار شہنشاہ جادو و آفرین مین پیش کرتے ہین اور جبتک پیام آرندہ
کی خوشنودی کی سند شہنشاہ تک پہونچ نہین لیتی تمام اراکین سلطنت اور خود شہنشاہ مع
ملکہ روان جادو فرط خوف سے بید کے مانند لرزان اور ہراسان رہتے ہین کہ مبادا کوئی
امر موجب آزردگی پیام آرندہ خدمتی دیوون سے سرزد ہو جاے اور کہین ایسا غضب
نہو جاے کہ اس آزردگی کی شکایت ہادی طریقت تک پہونچے اور وہ شکایت شہنشاہ

اور اسکی دار السلطنت اور تمام اراکین مملکت کی تباہی اور بربادی بلکہ سب کے خاک و راکھ ہو جانے کا باعث ہو جاے ای فرزند جسوقت سے تمنے شہر دار السلطنت دیوان مین قدم رکھا ہی اُسوقت سے اسوقت تک کہ تم اس بارہ دری مین مجھ تک پہونچے ہو میری خدمت گزاری کے مقررہ گروہ دیوان نے تمھارے بال بال کی خفیہ حفاظت کرتے ہوے تمکو مجھ تک پہونچایا ہی اور دیوان خدمتی مین سے کہاری کی خدمت کا خاص گروہ تمکو فی منٹ پانچ سو میل کی مسافت شاقہ طی کراتا ہوا یہانتک لایا ہی کیونکہ تمھارا اس باغ کی بارہ دری تک پہونچانا اور شہر دار السلطنت پاے تخت، ملک جادو و آفرین مین آپکو داخل کرا دینا اور اس شہر کی عام و خاص مخلوق دیوان کو تمھارا معائنہ کرانا اور نیز تمام اراکین سلطنت جادو و آفرین کو تمھاری شناخت کرا دینا یہانتک کہ خود ملک جادو و آفرین اور ملکہ روان جادو کو آپکی صورت دکھلوا دینا میرا فرض اعظم و اکبر تھا بلکہ فرض کے درجہ سے بھی بمرتبہا بڑھا ہوا تھا اسلیے کہ ترک فرض کی سزا کے لیے تو ایک خاص وقت مقرر کر دیا گیا ہی جسوقت کے آنے مین ہزارون برس کا توقف ہی مگر اس فرض کا ترک ہو جانا تو میرے لیے اسقدر خطرناک اور مصیبت خیز امر تھا کہ معاذ اللہ اگر اس فرض کی بجا آوری مین تھوڑی سی تاخیر اور بے پروائی ظہور مین آجاتی تو اسیوقت دنیا ہی مین سخت سزا ملجاتی اور بڑے غضب کا سامنا ہو جاتا ای صاحبزادے ان بزرگوار کے ان چند جملات کو سنکر مین نہایت متعجب اور متحیر ہوا اور انکا قطع کلام کر کے مین نے کمال تعجب سے سوال کیا کہ ای بزرگوار ایسا کونسا خطرہ اور کیا خوف تھا جسکو آپ نے اس شد و مد سے بیان فرمایا۔

بزرگوار نے جواب دیا ای فرزند ہمارے ہادی طریقت نے تمھاری نسبت مجکو دو حکم دیے تھے ایک کسی طریقہ مناسب سے تمھاری ملاقات کر کے تمھاری تسلی و تشفی و اطمینان کر دینا جو مین آپ سے مفصلاً بیان کر چکا ہون دوسرا اسی کے ساتھ یہ حکم تھا کہ دار السلطنت جادو و آفرین مین تمکو نہایت آرام کے ساتھ لیجا کر شہنشاہ اور ملکہ اور اسکے تمام اراکین سلطنت اور دار السلطنت کی عام مخلوق کو تمھارا معائنہ اور شناخت کرا دون پھر بھلا میری یہ مجال تھی کہ ان دونون حکمون کی تعمیل فوراً ہی نکرون کیونکہ ہادی طریقت نے ان دونون کی تعمیل کی نسبت وقت اور میعاد مقرر اور محدود کر دی تھی اور حکم تھا کہ فلان وقت تک اس خدمت کو انجام دیکر ہمکو اطلاع دیجیو کہ اس کام کا نہایت جلد انجام ہو جانا بہت ضروری ہی بس اگر ایک ساعت بھی تعمیل مین تاخیر کا اتفاق پیش آجاتا تو جسقدر تقرب اور خصوصیت اور جو کچھ درجات کمال و کرامتین پچاس برس کامل خدمات شبانروزی بجا لانے اور ہزارون عزیمتین بطور چلہ باوصف ترک لذات و حیوانات ٹھیک اوقات مقررہ پر دامن قاف مین صائم الدہر رہکر ختم کرنے کے بعد میسر ہوئی ہین بالکلیہ خاک مین ملجاتین اور اگرچہ مجھ سمیت میرے ہادی طریقت کی بارگاہ عالی مین تین سو ساٹھ ارادت مند ہین جنمین سے چند ارادت مند ایسے بھی ہین جنکا مرتبۂ عزت اور جنکے درجات کرامت اور پایۂ ریاضت مجھ سے کہین بڑھا ہوا ہی اور ہادی طریقت کے انتہا سے زیادہ مورد الطاف و عنایت

اور زیادہ سے زیادہ ذی تقرب ہین مگر ہمارے ہادی طریقت کے اصول یون واقع ہوے ہین کہ جو قواعد فرمانبرداری ہم سب ارادت مندون کے لیے قدامت سے قرار دے دیے گیے ہین کسی ارادتمند کی مجال ہی نہین کہ ایک ذرہ کے برابر بھی کسی قاعدہ سے تجاوز کر سکے اور نیز یہ اصول ہی کہ در صورت تجاوز جس درجہ نافرمانی ظہور پذیر ہونے کے لیے جو سزا اور تنبیہ قرار دی گئی ہی ممکن ہی نہین کہ اُس سزا کی نسبت کبھی کسی صورت کسی حال مین کسی ارادت مند کی سفارش یا خود جس سے تجاوز واقع ہوا ہو اسکا کوئی عذر قبول کرین اور سفارش اور عذر کوئی کرے اور از آنجا کہ سفارش اور عذر کی قطعاً ممانعت ہی بدینوجہ کسی کی اتنی مجال ہی نہین ہوتی اور کوئی اسقدر جسارت ہی نہین کر سکتا کہ سفارش خواہ عذر کرے اور اول تو کبھی کسی ارادتمند سے نظر بوجوہ مذکورہ کوئی تجاوز ظہور پذیر ہی نہین ہوتا اور اگر احیاناً بمقتضاے بدقسمتی اتفاقاً کسی سے کوئی تجاوز واقع ہوگیا ہی تو قطعاً فوراً اسکی مجوزہ سزا کا مورد ہو گیا۔ اور اگر بھولے سے بھی کسی ارادت مند کی زبان سے کوئی کلمہ از قبیل سفارش نکل گیا تو فوراً اس سفارشگر کو بھی بےکم و بیش وہی سزا دی گئی جو تجاوز کنندہ کے لیے تجویز تھی ای فرزند اب تھین بتاؤ کہ ایسی خوف و خطر کی حالت مین اس خدمت کا بجا لانا فرض سے بھی بمرتبہا بڑھکر تھا یا نہین تھا۔ اور مقصود ہادی طریقت کا اس خدمت کے انجام کرانے یعنی تمھارے اس مقام تک پہونچوانے اور شناخت کرا دینے سے یہ تھا کہ اکثر حصہ بنی نوع دیوان قصیر القامت قوی قوت کے پاے تخت کی مخلوق کا تمھارے حلیہ سے اچھی طرح واقف اور آگاہ ہو جاے اور جب کبھی جس موقع پر تمھاری کوئی ضرورت رفع کرنے کی غرض سے کسی افسر دیوان کو بھیجا جائے تو اسکو تمھاری تلاش اور تجسس اور تفرس مین ذرہ بھر دقت اور دشواری پیش نہ آئے خصوصاً وہ مقصود عظیم اور وہ مہم اہم جسکے حاصل اور حل ہونے کے لیے تمنے ایسا سخت چلہ کھینچا ہی اس مقصود کے حاصل ہو جانے مین مدد اور اعانت کرنے کے کسی موقع پر کسی افسر دیوان کو کسی قسم کی دقت تمھارے کامل درجہ کی شناخت نہونے کے سبب پیش نہ آئے۔ ای فرزند تم اپنے دل مین شاید ابھی تک یہی سمجھ رہے ہوگے کہ یہ جسقدر عجائب و غرائب مین نے دیکھے یا دیکھ رہا ہون ان تمام واقعات کے ظہور پذیر ہونے کا موقع عالم خواب ہی یعنی مین ایک طولانی خواب دیکھ رہا ہون اور حالانکہ ان سب واقعات کے موقع ظہور اور وقوع کو ہرگز ہرگز عالم خواب سے ایک سر کے بال برابر بھی مناسبت اور نسبت نہین ہی بلکہ بمقتضاے مصلحت اور بحسب ایماے ہادی طریقت بزور عزیمت ایک خواب کی سی حالت طاری کر دی گئی ہی تاکہ تم بسہولت و آسانی اس مکان تک جہان تم بیٹھے ہوے ہو پہونچ جاؤ اور دیوان قصیر القامت کی قربت سے جسکا یک ناگاہ اور دفعۃً تمکو اتفاق پڑا خائف اور ترسان نہو اور اس خوف و ترس سے تمھارے دل کو کسی طرح کی تکلیف اور صدمہ نہ پہونچے کہ ہادی طریقت کے دربار در بار مین ہاے اور اسلیے موجب عتاب ہو

کیونکہ ہمکو سخت تاکید کر دی گئی ہی کہ آغاز خدمت سے انجام خدمت تک انتہاے مرتبہ مین تمھاری راحت اور آرام ملحوظ رکھین اور سیر و معائنۂ دار السلطنت دیوان اس آسائش اور سہولت کے ساتھ کرا دین کہ تمھارے دل پر ایک ذرہ بھر غبار رنج و انقباض نہ آنے پائے اور بدین لحاظ ہمنے اس درجہ احتیاط کی کہ تمپر ایک خواب کا سا عالم بزور عزیمت طاری کرکے تمکو اپنے مقام سے منتقل کیا اور باینہمہ احتیاط تمام دیوان قصیر القامت جنکو تمنے اثناے راہ سے یہان تک دیکھا ان سبکی اصلی صورتین جو انتہا درجہ کی مہیب اور ہولناک ہین بزور عزیمت بنی نوع انسان سے ملتی جلتی باحسن و جمال صورتون سے متغیر کر دین بلکہ دار السلطنت کی تمام مخلوقات ذی روح اور غیر ذی روح کی واقعی صورتون کو متغیر کر دیا چنانچہ یہ گروہ جو تمھارے سامنے حاضر ہی افسران اور اراکین سلطنت دیون کا گروہ ہی اور وہ دونون شخص جنھون نے تمھارے اس بارہ دری کے اندر داخل ہونے کے بعد تمھارا داہنا اور بایان بازو نہایت ادب و تعظیم اور ملایمت اور محبت سے تھا مکر مجھ تک پہونچایا تھا ان دونون مین سے داہنے بازو والا خود شہنشاہ جادو و آفرین تھا اور بائین بازو والی اسکی محبوبۂ جان نواز ملکہ روان جادو وتھی۔ اور بازو پکڑنے کا سبب یہ تھا کہ بنی نوع دیوان مین دستور ہی جب کوئی انتہا درجہ کا معزز اور موقر مہمان آتا ہی تو خود شہنشاہ اور ملکہ چند قدم استقبال کرکے اور مہمان کا بازو پکڑ کر اور جس محفل مین وہ مہمان آیا ہی اُس محفل کے صدر مقام مین لاکر بٹھاتے ہین اور جب مہمان بیٹھ لیتا ہی اسکے بعد تمام اراکین سلطنت جو مہمان کے آنے سے پیشتر ہی حاضر کر رکھے جاتے ہین نوبت بنوبت مہمان کے قریب جاکر تسلیم بجالاتے ہین اور مہمان کے دونون گھٹنون سے دونون ہاتھ مس کرکے اپنے دونون ہاتھون کو بوسہ دیکر پھر تسلیم بجالاکر پچھلے پیرون ہٹتے ہوے اپنے اُس مقام پر جاکر کھڑے ہوتے ہین جس مقام پر باقاعدہ کھڑے کیے گئے ہوتے ہین۔ تمنے خیال کیا ہوگا کہ اس گروہ نے مجھ سے کچھ باتین کین وہ باتین اس امر کی درخواست تھی کہ اگر اجازت ہو تو مہمان کے واسطے کچھ انتظام رقص و سرود فورًا کیا جائے اعلی اعلے درجہ کے غنیاگر بحسب ایماے شہنشاہ و ملکہ پہلے ہی سے بلوا کر خاص مہمان کے لیے حاضر کر رکھے گئے ہین چنانچہ باغ کے اضلاع مین اپنے اپنے لائق درجہ کے مکانون مین حکم کے منتظر حاضر ہین اور شہنشاہ و ملکہ کی دلی آرزو ہی کہ مہمان رقص و سرود سنکر مسرور ہو مگر مین نے اراکین کی اس درخواست پر صرف اسیقدر جواب دیا ہی کہ ابھی صبر کرو مہمان سے سبکے پہلے خاص اس معاملہ کے متعلق گفتگو ہوگی جس کے باعث سے اس معزز مہمان نے دور و دراز مسافت طے کرکے یہانتک آنے کی نباقہ تکلیف گوارا کی بعد اختتام اس گفتگو کے رقص و سرود کی نسبت بھی منشاء مہمان معلوم کرکے تم سب کو مطلع کر دیا جائیگا۔ اور کھانے کے مہتمم

اراکین جنھون نے تمام دار السلطنت کے ممکنہ اعلے اعلے اور نفیس نفیس کھانے شیرین
ونمکین تمھاری دعوت کے لیے نہایت درجہ کے پُر تکلف بہم پہونچا کر بارہ دری کے اس
درجہ مین جو کھانا ہی کھانے کے واسطے مستثنے ہی نہایت سلیقہ شعاری اور بڑی تمیزداری
سے جنوا رکھے ہین کمال لجاجت اور تواضع آمیز خاص الفاظ مین آرزو ظاہر کی کہ مین
تم سے کچھ کھانا تناول کرنے کی نسبت استمزاج کرکے ان مضمون کو انھین کی زبان مین آگاہ
کرون مگر مین نے اس دوسری درخواست یعنی تمھارے کھانا کھانے کی آرزو کی نسبت
بھی وہی جواب دیا جو جواب رقص وسرود کی درخواست کی نسبت دیا تھا۔ یہ کہکر بزرگوار
اپنے مقام سے اُٹھے اور میرا ہاتھ نہایت ملاطفت کے ساتھ پکڑکر مجکو بھی اُٹھایا اور کہا ای
فرزند چلو تمکو بارہ دری کے تمام درجون کی سیر کرائین خصوصًا اُس درجہ مین چلین
جس درجہ مین اراکین نے الوان نعمت دار السلطنت اور انواع اثمار وفواکہ میری اور
تمھاری مہمانی کے لیے فراہم کیے ہین اور جنکو دیکھکر غالبًا تم بہت محظوظ ہوگے۔
الحاصل مین ان بزرگوار کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ چلا اور ہم دونون کے پیچھے
پیچھے بڑی تعظیم وادب کے ساتھ منجملہ اس گروہ کے جو روبرو حاضر تھا وہ اراکین بھی چلے
جنھون نے ہم دونون کے لیے تمام دار السلطنت سے انواع اقسام کے میٹھے
اور نمکین کھانے اور مٹھائیان اور طرح طرح کے عمدہ اور اعلے میوہ جات اور ہر ہر قسم
کے پھل تازے مہیا کر رکھے تھے جب کمرہ کے اندر داخل ہوے تو مشک وزعفران کی
خوشبوئیون کے نفحات سے دماغ جان معطر ہوگیا بے تحاشا درود شریف زبان پر آگیا
نظر اُٹھاکر دیکھا تو وہ نظر فریب اور دشمن صبر وشکیب جلوے نظر آئے جسکو دیکھکر نگارخانہ چین
بھی شرما جائے ہر چیز شاہانہ شان وشکوہ کے ساتھ اپنے اپنے مقام پر نہایت سلیقہ سے
سجائی ہوئی دیوارون کی گلکاری نمونۂ صنعت کردگار تھی ہر گل بوٹے کی نقاشی مین نرالے
رنگ انوکھی بہار تھی۔ چھت کی رنگ آمیزی کے ہر ہر رنگ مین اس درجہ صفائی ایسی
تیزی تھی کہ رنگ آمیزی نہین سراپا مرأت حیرت انگیزی تھی بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ بارہ دری کے اندر ایک دوسرا باغ کھلا ہوا ہی سنگ مرمر کی مصفا اور آئینہ تاب زمین پر
ریشمی مشجر کا بوقلمون فرش بچھا ہوا ہی جسکے ہر رنگ کی تازگی اور شادابی اس امر کی شہادت دے
رہی تھی کہ اسکا لاثانی چابکدست صنعت گر آج ہی اسکو بناکر فارغ ہوا اور تیار ہوتے کے ساتھ ہی
یہان لاکر بچھا دیا گیا اس مشجر پر سونے چاندی کے گنگا جمنی تارون سے بنی ہوئی زرنگار
مرصع کرسیون کی دورویہ قطار قطارون کے درمیان مین مرصع میزون پر سیکڑون قسم
کی نعمتین ہزار در ہزار بلکہ بیشمار جابجا بے ڈاڑھی مونچھون کے امرد سرو قد مغرق پوشاکین
پہنے زرین پٹکے کمرون سے باندھے شاہی داب وقاعدہ کے ساتھ دست بستہ
خاموش کھڑے ہوے کندھون پر تولیہ پڑے ہوے سب کے سب ایک انداز سے
گردنین جھکائے ہوے اپنے حسن وجمال کے تجمل سے خود ہی متاثر اپنے سے آپ ہی لجائے

شرمائے ہوئے ہر ایک کے دم بخود عالم سکوت مین ہونے کا انداز گویا صاف صاف یہ کہہ رہا ہی
کہ اسطرح ہمہ تن خاموش اور سراپا پیکر ادب بنکر کھڑا رہنا بیشک کسی معزز مہمان کے قدوم
کے انتظار کرنے کی ادا ہی وارفتہ شوق و آرزوے خدمتگزاری ہونے کا دال اور مدلل قرینہ ہی
ان بزرگوار سے اور مجھ نوگرفتار سے دوچار ہوتے ہی انجمن کا ہر فرد تسلیم و کورنش بجالائے
بزرگوار کیا تشریف لے گئے کہ اُنکے پیچھے خضر کے قدم مبارک آئے کمال ادب و تعظیم سے
بزرگوار کے قدم آنکھون سے لگائے اور حالت ذوق و شوق مین کسی کا ورد زبان یہ شعر تھا ؎

دمیکہ یار گذارد قدم بخانۂ ما
خوش لہجگی سے بار بار پڑھتا تھا ؎

سزد کہ کعبہ شود سنگِ آستانۂ ما
وہ آئین گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہی

اور کوئی اس شعر کو نہایت
کبھی ہم انکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہین

اور کوئی خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ کے اس شعر سے رطب اللسان ہو رہا تھا ؎
رواقِ منظرِ چشمِ من آشیانۂ تست * کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست ۸ جب وہ سب امر دمراسم قدمبوس
ادا کرچکے بزرگوار کمرہ کے صدر مقام مین ایک کرسی پر رونق افروز ہوے اور اپنی داہنی جانب
کی کرسی پر مجکو بیٹھنے کا اشارہ کیا چنانچہ اذعاناً للامر مین بھی بیٹھا اور بیٹھنے کے ساتھ ہی کھانے
کے مہتمم رکن سلطنت نے جو ہمارے ہمراہ ہی تھا بزرگوار کی خدمت مین دست بستہ باادب
و نیاز اپنی زبان مین کچھ عرض کیا بزرگوار نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا تمھاری نسبت کھانا
کھانے کی درخواست ہی میرے نزدیک مناسب ہی کہ انکی درخواست قبول کرو اور چند
لقمہ تناول کرلو کہ نہایت لجاجت سے مکرر اصرار کے ساتھ درخواست کی گئی ہی ۔ ہرچند مین
تمھاری حالات سے خوب واقف ہون کہ تمھارے سینہ مین کیسا پریشان اور مضطر قلب
ہی اور یہ امر مسلم ہی کہ ایسے پریشان دل کو الوان نعمت زہر سے بدتر معلوم ہوتے ہین مگر اول
تو دعوت کا رد کرنا عموماً کسی صورت مین اچھا نہین اور خصوصاً ایسے سائل کی دعوت کا رد جو
انتہا درجہ کے خلوص اور محبت سے بکمال اصرار دعوت کا ملتجی ہوتا ہو اگر بالفرض کسی ادنے
سے ادنے شخص کی جانب سے بھی ہو کسی حالت مین زیبا نہین اسلیے کہ اسکی سخت دلشکنی ہونیکا
احتمال ہی اور کسی کے دل کا توڑنا اس سے بڑھکر کوئی گناہ نہین ہی علے الخصوص ایسے مذہب
کے اشخاص مین جو محبت پرست اور عاشق تن ہون اور جنکی طینت اور سرشت ہی عشق و
محبت کے آب و خاک سے کی گئی ہو جیسے کہ تم ہو کیونکہ دل کا مرتبہ خواہ وہ کسی کا ہو بہت
بڑا ہی جسکی نسبت کسی اُستاد نے کیا خوب فرمایا ہی کہ ؎ کعبہ بنگاہ خلیل آذر ست
دل گذرگاہ جلیل اکبر ست اور پھر اس سے بڑھکر یون فرمایا ہی کہ ؎ از ہزاران کعبہ یکدل بہتر ست
دل بدست آور کہ حج اکبر ست یاد رکھو کہ ٹوٹا ہوا دل کسی طرح جڑ نہین سکتا اور جب جڑ
نہین سکتا تو جو صدمہ ٹوٹنے سے ہوا ہی وہ کسی طرح جا بھی نہین سکتا اور اسی لیے
کسی اُستاد نے اسی معاملہ مین فرمایا ہی کہ ؎ گر صد ہزار لعل و گہر میدہی چہ سود
دل را شکستۂ نہ کہ گوہر شکستۂ ۸ ای فرزند مین خوب جانتا ہون کہ تمھارے دل کو آلودگی
درد و غم عشق کی وجہ سے ہرگز کسی اچھے کھانے کسی اچھے کپڑے کسی اچھے سیرگاہ و تماشاگاہ

کی بلکہ دنیا کی کسی اچھی چیز کی رغبت و خواہش ہرگز نہین ہی کھانا اگر کھانے بھی ہو تو بمجبوری اور
وہ بھی بقدر سد رمق مگر اسکے ساتھ ہی مین اس امر کی بھی شہادت دیتا ہون کہ یہ مہتمم محض خلوص
اور محبت سے اور میرا ایک خاص معزز مہمان سمجھکر بلکہ مین کیا ہون میرے ہادی طریقت کا
تمکو ایک خاص مورد شفقت و مرحمت جانکر تمھاری دعوت کرتا ہی اور معلوم نہین کس کس
تلاش اور کیسی کیسی جستجویون سے اسنے اعلے اور عمدہ ہر قسم کے کھانے خاص تمھاری ذات
کے واسطے مہیا کیے ہین لہذا اگر دعوت رد کروگے تو اسمین شک نہین کہ اسکو سخت رنج و
افسردگی ہوگی اور ساری محنت اور کوشش جو فراہمی اطعمہ مین کی ہی برباد اور ضائع جائیگی
اسلیے آپکو لازم ہی کہ طوعاً و کرہاً کچھ نہ کچھ ضرور تناول کرین۔ ای صاحبزادے۔ بزرگوار کی
شفقت آمیز نصیحتانہ تقریر سُنکر ہر چند مین بہت کچھ متاثر ہوا اور حمیت اور مروت نے
یون کہا کہ اب کھانے کے تناول کرنے کی نسبت ہرگز ہرگز کچھ بھی عذر کرنا مستحسن نہین
ہی بلکہ الوان نعمت تو ایک طرف اگر یہ مہتمم در حقیقت ان کھانون مین زہر بھی ملاکر
پیشکش کرے تو کھا ہی لینا چاہیے چاہے کھاتے کے ساتھ ہی مر کیون نجائیے لیکن ادھر
بزرگوار نے یہ شفقت آمیز نصیحت خیز تقریر شروع کی اور ادھر مجکو اُس دشمن صبر و آرام
کی یاد آگئی جسکی بدولت مجکو یہ چلہ کشی کرنے کی نوبت آئی تھی جس چلہ کشی کے باعث
یہ تمام واقعات پیش آرہے تھے بس اسکی یاد آنا اور میرا وارفتہ مزاج اور نیم دیوانہ
ہوجانا یہانتک کہ اسی وارفتگی کی حالت مین بے اختیارانہ مین نے ایک ٹھنڈی
سانس بھر کر رونا شروع کردیا اور بے تحاشا یہ مصرع زبان سے نکل گیا کہ مصرعہ
عیش بے یار مہیا نشود یار کجاست + بزرگوار نے یہ مصرعہ سُنکر میری حالت پر
افسوس ظاہر کیا اور بجاے اسکے کہ میرے اس بے تکان مصرعہ پڑھنے پر مجکو ایک شوخ چشم
اور گستاخ دشمن تہذیب جانکر مجھ سے تنفر کرتے بے تامل یون رطب اللسان ہوے
کہ تم کھانا نوش کرو شاید ہمارا یہ کہا مان لینا ہی تمھارے حق مین جلد تر تمھارے فائز المرام
ہوجانے کا باعث ہو جائے بزرگوار کے اس امید بڑھانے والے اور حصول مرام کے یقین
دلانے والے جملہ نے مجکو کھانا کھانے پر مائل اور آمادہ کردیا اور چند لقمہ مین نے ان میزون
کے بعض بعض کھانون مین سے جن میزون پر ہزارون قسم کے عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے
نفیس کھانے سونے چاندی کے جواہر نگار ظروف مین چُنے ہوے تھے جنکا کھانا کیسا
دیکھنے سے انسان کا دل سیر ہو جائے نوش کیے ای صاحبزادے جو کھانے مین نے تناول کیے
انکی لذت کیونکر اور کسطرح بیان کرسکون کہ کس درجہ لذیذ اور کس قدر خوش مزہ تھے
کیونکہ مدت العمر مین نے کسی امیر کسی وزیر کسی بادشاہ کے دسترخوان پر اس قسم کے
کھانے آنکھ سے بھی نہ دیکھے تھے کھانا تو بڑی بات ہی پھر اب انکی لذت کا اندازہ
کون سے کھانے سے تشبیہ دیکر کم و زیادہ قرار دے سکون لہذا بجز اسکے اور کیا عرض
ہوسکے کہ جو جو کھانے کھائے کوئی انمین کا ایسا نہ تھا جسکو ہمارے دنیا کے کسی کھانے

کے ساتھ تشبیہ دی جا سکے بلکہ کچھ عجیب و غریب بارنگ اور خوش ذائقہ کے تھے اور اسقدر لذیذ
اور اسدرجہ لذت بخش دل و زبان کہ آج تک جب ان کھانون کی یاد آجاتی ہی بعینہ
اور بلا کم و بیش دل و زبان کو وہی لذت حاصل ہوتی ہی جیسی لذت انکے کھانے کے
وقت حاصل ہوئی تھی اور بے مبالغہ بالکل اُسی مقدار شکم سیر ہو جاتا ہون جیسا کہ
انکو کھا کر سیر ہو گیا تھا چنانچہ اسوقت بھی یہی حالت ہی کہ گویا وہ سب کھانے
میرے روبرو رکھے ہوئے ہین اور مین اسی طرح جسطرح اُس موقع پر کھائے تھے انمین کا
ہر ایک کھانا اُسی مقدار تناول کر رہا ہون جس مقدار اس موقع پر تناول کیا تھا
الحاصل جب کھانے سے فراغت حاصل ہوئی تو انھین سرو قد امردون مین سے
بعض نے مرصع سلفچی آفتابہ لا کر ہاتھ دھلوائے اور بعض چائے کا ایسا سامان لیے
ہوئے حاضر ہوئے اور چینی کی مثل کسی اعجوبہ چیز کی بنی ہوئی نہایت خوشنما پیالیان مع
تشتریون کے میرے اور بزرگوار کے روبرو رکھکر ایک اعجوبۃ الصنعت چائدان کے
مشابہ ظرف سے کسی قسم کا شربت ان پیالیون مین آنڈیلا شربت اس قدر
لذیذ تھا کہ وہ سب کھانے جو ہمنے تناول کیے تھے ان سبکی لذتین ملکر بھی اس
شربت کی لذت کا مقابلہ ہرگز نہین کر سکتی تھین جنہون نے جو میرے اور بزرگوار کے سامنے
کھانا کھانے کی ابتدا سے انتہا تک برابر حاضر رہے اور ہر کھانے پر اصرار کرتے رہے
تھے اس شربت کے پلانے مین انتہا سے زیادہ اصرار کیا یہان تک کہ پانچ پانچ پیالیان
بکمال اصرار پلائین اب میری اس شربت کے پیتے ہی یہ حالت ہو گئی کہ حد سے زیادہ
نیند کا غلبہ ہونے لگا اور ہر چند اپنے آپ کو روکر ہوشیار بناتا ہون اور نیند بہلاتا
ہون مگر کسی طرح غلبۂ نوم مین کمی نہین پاتا بلکہ دم بدم نیند کی کیفیت بڑھتی ہی چلی
جا رہی ہی اور بار بار بے اختیار پلک جھپک جاتی ہی بزرگوار نے جب میری یہ حالت
دیکھی تو یہ خطاب کر کے کہ اے فرزند اسوقت تمکو نیند کا غلبہ ہی چلو کچھ دیر قیلولہ کر لو
تاکہ طبیعت چاق ہو جائے اور تھوڑی دیر اس دار السلطنت کے خنیاگرون کی غم با
شادی آور طرب خیز خوش الحانیون اور نغمہ سرائیون کو بھی سنو جس سے
تمھارا غم غلط ہو یہ کہتے ہوئے کرسی زر نگار سے اٹھے اور بارہ دری کے اسی
جانب خرامان ہوئے جس طرف سے آئے تھے سرو قدان امرد اس کمرہ کے
دروازہ تک ہمراہ آئے دروازہ پر آ کر سب نے پھر قدمبوسی کی جب اس کمرہ کے
سب خدمتگزار مدارج رخصت مؤدبانہ ادا کر کے واپس گئے تو مین اور پیر مرد
اور وہ جو کھانے کے کمرے کا اور کھانون کی بہم رسانی اور نیز ہم لوگون کے کل امور متعلقہ
دعوت کا مہتمم اور منتظم تھا اور پیر مرد کی نشستگاہ سے باصرار تمام انتہائی منت
و سماجت کر کے مجکو اور پیر مرد کو لے گیا تھا ہم سب خرامان خرامان بارہ دری
کے اُسی درجہ مین جہان سے اٹھکر گئے تھے واپس آ کر بیٹھے اور ہنوز ایک منٹ کا

وقفہ نہ گذرنے پایا تھا کہ وہی دونون شخص جو بارہ دری مین آتے وقت داہنی اور بائین جانب سے نمودار ہوئے تھے اور میرا داہنا اور بایان بازو تھا مگر مجکو پیرمرد کے روبرو لے گئے تھے جنکا حال مین اوپر بالتفصیل بیان کرچکا ہون پیرمرد کے روبرو دست بستہ جاکر کھڑے ہوے اور ہر ایک نے اپنی زبان مین پیرمرد سے کچھ عرض کیا پیرمرد انکی عرض سُننے کے بعد میری طرف مخاطب ہوے اور بکمال ملاطفت اور شفقت آمیز الفاظ مین تبسم کنان مجھ سے کہا کہ ای فرزند یہ تو تمکو معلوم ہوچکا ہی کہ یہ دونون جنھون نے مجھ سے اسوقت کچھ باتین کین شہنشاہ جادو آفرین اور اسکی ملکہ روان جادو ہین اور کھانے کے کمرے مین جانے کے قبل جو تمنا ان دونون نے تمھاری نسبت مجھ سے ظاہر کی تھی وہ بھی مین تم سے بیان کرچکا ہون چنانچہ اب اسوقت ان دونون نے اپنی اس تمنا کے برآنے کی نسبت عرض کی ہی اور وہ یہ ہی کہ خاص تمھاری خوش کرنے کے لیے اور تم سے خوشنودی مزاج کی تحریر سنداً حاصل کرنے کی غرض سے شہنشاہ جادو آفرین نے اپنے تمام ممالک محروسہ کے جسقدر خنیاگر اعلےٰ درجہ کے خوش لحن جس جس مقام مین تھے اور نیز ہر قسم کے باجا بجانے والے اعلیٰ درجہ کے جہان جہان تھے سبکو مع اُنکے تمام ساز و سامان سرود سرائی کے طلب کرکے اسی باغ کے ایک عالیشان مکان مین حاضر رکھا ہی اور جادو آفرین و نیز اسکی ملکہ کی دلی تمنا اور آرزو ہی کہ تم ان سب کے لحن ہاے داؤدی سُنکر مبتہج اور مسرور ہو- لہذا مناسب ہی کہ ان دونون کی آرزو پوری کردو دو چار چیزین سُن لو- گو مین خوب جانتا ہون کہ تمھارا دل نہایت افسردہ ہی دوری و مہجوری مطلوب و مقصود کے سبب سے تمھاری طبیعت بدنراز مردہ ہی اور جو دل ہر طرح کے غم و الم سے فارغ اور آزادہ ہم آغوشی شاہد مقصود سے خرم و شادمان ہو اسکے حق مین نغمہ و سرود کی آوازین چاہے وہ کیسی دلکش کیون نہون نوحۂ ماتم سے بدتر ہین بحکم آنکہ اشعار

بے بادہ بہار خوش نباشد
صد نغمہ ہزار صوت دلکش
باغ و گل و مُل خوش است لیکن
حاشا بے یار خوش نباشد
گل بے رخ یار خوش نباشد
بے روے نگار خوش نباشد

لیکن چونکہ جادو آفرین نے بمقتضاے خلوص و نیازمندی بڑی سرگرمی اور بڑے اہتمام سے اعلی اعلے درجے کے سرود سرایون کو اسی امید پر جمع کیا ہی کہ جس طرح ممکن ہوگا تمکو انھین سُنوا کر تمھاری خوشنودی حاصل کریگا بدین لحاظ اسکی دلشکنی کرنا بہتر نہین گھڑی دو گھڑی طوعاً و کرہاً دو چار چیزین سُنکر خوش کردینا ہی مناسب ہی کہ دلداری کا بہت بڑا اجر ہی- اور نیز عجب نہین کہ لحن ہاے داؤدی اپنا اثر دکھائین اور تمھارے افسردہ دل کو شگفتگی اور انشراح حاصل ہو اور تھوڑی ہی دیر کے واسطے سہی گو غم غلط ہوجائے- ای صاحبزادے ہرچند یہ عالم خواب تھا اور مین خواب ہی کی حالت مین اس بات کے سر ہوچکا تھا کہ یہ تمام سمان جو اسوقت میری

آنکھون کے سامنے ہی عالم خواب کا جلوہ ہی اور سے یقین تھا دل کو بیشک خواب ہی یہ جشن شاہانہ سحر ہوتے نہ ساقی ہوگا نے شیشہ نہ پیمانہ ؂ لیکن باوصف اس آگاہی اور ایسی تیز حواسی اور اسدرجہ یقین خواب ہونے کے بھی اض و ور افتادہ مقصود اور نا کام کا مجھو دل مین اِس قدر سرمایۂ افسردگی اور انقباض تھا کہ باوجود اس قدر ترغیب پیر مرد کے بھی دل نے میری زبان کو کسی طرح خوشی سے اچھا یا ہان یا بہتر وغیرہ الفاظ جواب ترغیب پیر مرد مین لب تک لانے کی ہرگز اجازت نہ دی مگر چونکہ زبان بچپن سے ہر بزرگ کے مقابلہ مین حفظ مدارج ادب و تعظیم کرنے کی خوگر رہی ہی جب اسنے دیکھا کہ نہین کرنے مین شہنشاہ جادو آفرین اور ملکہ روان جادو کی دلشکنی کے علاوہ خود پیر مرد کا دل سخت آزردہ ہو جائیگا اسنے دل کی مطاوعت اور متابعت نہ کی اور بیساختہ بول اٹھی کہ بہت اچھا ع راضی ہین ہم اُسی مین جسمین تری رضا ہی الغرض زبان کے بہت اچھا کہتے ہی پیر مرد میرا ہاتھ پکڑ کر پھر اٹھ کھڑے ہوے اور خراماں خراماں شہنشاہ اور ملکہ کے ساتھ ساتھ بارہ دری سے نکلکر اس مکان عالیشان تک پہونچے جو غنیاگرون اور سرود سرایون کا فرودگاہ تھا۔حاضر ہوے۔ اس مکان کی سجاوٹ اور آرائش کہان تک بیان کرون سچ جانیے اگر بہشت بھی ایسا مکان عالم خواب مین دیکھ پائے تو سو سو جان سے اسکے ادنے ادنے منظر پر ہزار ہزار جان سے شیدا اور فریفتہ ہو جائے۔ جیسے ہی مکان کے اندر قدم رکھا حالانکہ طبیعت کو انتہا کا انقباض و افسردگی تھی اور فرط انقباض سے جسم کے زندانخانہ مین جان حزین کی بعینہ یہ کیفیت تھی کہ گویا کوئی عادی چور مشکین کسا ہوا ہی لیکن بستانسرا (خانہ باغ) کا شگفتگی بخش جلوہ جو خرمن اندوہ و الم کے لیے برق سوزان کا اثر رکھتا تھا دیکھتے کے ساتھہی سارا انقباض انبساط اور ساری افسردگی و پژمردگی شگفتگی ہوگئی اور ایک وجد کی سی حالت طاری ہوئی اور اسی شگفتگی اور وجد کی حالت مین بیساختہ اپنے یہ اشعار فی البدیہہ دل سے زبان پر آئے اشعار

ابر زدہ خیمہ ہا بر سرِ ہر شاخسار — میغ شدہ سائبان بر سرِ ہر گل زمین
ابر کہ این سوے وے برق نیارد گذار — ابر نہ کانسوے وے درگذرد ہر نظر
مفت نگیرد کسے نافہ مشکِ تتار — نفحۂ گل آنچنان کردہ معطر مشام
بردہ زتن ہا تعب رُفتہ ز دلہا غبار — فیضِ نسیمِ سحر روح فزاے د ہوا
نیست بجز سعد و نیک بہر زحل ہیچ کار — کار فلک جاے جور رحم شدہ مرحمت
خیزد از وہر جا آب بجاے شرار — سنگ کہ از جان وے حملہ شرر خاستی
حنظل و صبر آمدہ این شکر آن شہد بار — بسکہ ہمہ تلخ دہر شدہ بحلاوت بدل
سایہ گیسوے یار ہست برخسار یار — سایۂ سنبل بباغ بر رخ گل سفے المثل
لیک باین سادگی دشمنِ صبر و قرار — یاسمن و یاسمین سادہ قبا ہا بر بر
— سرو لب طرف چمن حلہ سبزے بہ بر

باہمہ طنازی ایستادہ چو رعنا نگار
وجد کنان خضر در جوے بجشن بہار
کشش ہمہ شب نیز چشم باز نہ استد ز کار
پرتوہ آن زہہر بر جمین آئینہ بار
کین چمن و سبزہ اش یاد ہمیشہ بہار
دست دعا از پے حفظ بہار از چنار
دست فراکردہ زی حضرت پروردگار
سوخت بمجمر سپند تا نکند چشم کار
نغمۂ قمری کہ باد این سرو این جوئبار
دورہ کن و بر کفش جام مے خوشگوار
مست کند ہر کرا بیند با ہوش یار
راحت چشم و دل این راحت جان آن نگار
بردہ ز خاطر شکیب بردہ ز دل اختیار

عکس قد سرو در آب روان در نظر
نرگس شہلا چنان گرم تماشاے باغ
از می یاقوت خام پر قدح ارغوان
سوسن آزادہ را در دو شب دریوزہ این
شاخ چنار بلند طرف چمن گوئیا
یا لبیاس چنین خرمی و تازگی
لالہ کہ دید این ہمہ فر و فروغ چمن
نالۂ بلبل کہ باد این چمن آباد و سبز
ساقی گلچہرہ بر ہر طرفے از چمن
تازگی چشم خود ہم بہ دو یک جام مے
جلوۂ گل یک طرف دورۂ مُل یک طرف
باغ و حسینان باغ الغرض از ہر کسے
کچھ دیر تک تو ایک بیخودی کا سا عالم طاری

رہا جہان کھڑا تھا وہین کھڑا رہ گیا اسقدر محویت اور حیرت زدگی ہو گئی کہ پچھلا قدم اگلے قدم تک نہ آسکا بستان سرا کے اندر تک بھی نہ جا سکا بعد تھوڑی دیر کے جب اس حیرت اور بیخودی نے چھوڑا باوجو دیکہ ایک ایک شاخ گل کا ہاتھ دامن نظر پکڑے ہوے اپنی اپنی طرف کھینچ رہا تھا ہر دستی ہر منظر سے رشتۂ تعلق دل توڑا دامن نظر کو جو ہر ایک گل کی شاخ مین الجھا ہوا تھا یون چھڑایا جیسے کوئی کسی خارستان مین الجھے ہوے کپڑے کا سلجھنا متعذر جانکر بے تحاشا کھینچ لے اس مینو جلوہ نگار خانہ کے دروازے تک پہونچا جسکے سب سے بڑے درمیانی کمرے کے اندر اور باجب نغمہ و سرود جمع کیے گئے تھے اُس کمرہ کے اندر نظر پڑتے ہی بستانسرا کی حیرت افزا اور ہوشربا کیفیت نے پھر ایک نئی ڈھنگ کے بیقراری بخش اثر سے دل اور دماغ دونون کو اپنے قابو مین کر لیا دروازے ہی پر ہکا بکا کھڑا رہ گیا حق تو یون ہی کہ اگر پیر مرد سے شفیق رفیق کا ساتھ نہوتا تو عالم خواب مین یہ دوسرا خواب وارفتگی جو اس کمرے کے منظرون کے نظارہ سے یکایک اس بستانسرا کے دشمن صبر و قرار منظرون کے نظارون سے تھکے ہوے دل اور دماغ پر مستولی ہو گیا تھا اس وارفتگی کے خواب سے بیدار ہونا بہت دشوار ہو جاتا دل اور دماغ دونون کا پورا انتشار ہو جاتا الغرض پیر مرد نے میری وارفتگی کے انداز کو فوراً ہی تاڑ لیا اور میرے ہاتھ کو جو پہلے ہی سے پیر مرد کے ہاتھ مین تھا اپنے ہاتھ کا اشارہ دیکر نہایت آہستہ زیر لب بڑی محبت سے کہا کہ ای فرزند ہائین یہ بدحواسی اور وارفتگی کیسی بڑے تعجب کا مقام ہی کہ میدان عشق و محبت مین قدم رکھنا اور ثبات و استقلال کا دامن مضبوط نہ پکڑے رہنا عاشق پیشہ لوگون کا پہلا فرض اپنے صبر و استقلال کے سرمایہ کا محفوظ رکھنا ہی اگر آپکی غیر مستقل مزاجی اور باختہ حواسی کا یہی حال ہی تو خدا ہی حافظ ہی

برا نہ ماننا مین نے جسوقت سے تم اس باغ کے اندر داخل ہوے ہو ہر موقع پر تمکو ناشکیب اور غیر مستقل اور مضطر دلایا یا جب چار ناچار یہ نصیحت آمیز جملہ بمقتضاے خلوص محبت زبان پر لایا اور بالخصوص اس لحاظ سے اور بھی اس جملہ کے کہنے کی حاجت سمجھا کہ واقعی اس کمرے کی ہر چیز دلفریب اور ہر ایک صورت یہان کی جنکو عنقریب تم دیکھوگے اعلی درجہ کی دشمن صبر وشکیب ہی اور ان صورتون پر انکی جادو ملی ہوئی آوازین وہ ستم ڈھاتی ہین کہ مین اور تم تو انسان ہون جن اور پری کو بھی وارفتہ وشیدا اور دیوانہ بناتی ہین ۔ وہ تو کہو خیر یہ ہی کہ اسکے ساتھ ہی اللہ پاک نے نوع انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہی اور اپنی ہر ایک مخلوق کے مقابلہ مین اس مخلوق کے مناسب ایسے ایسے اعلے تدابیر کا مادہ عطا فرمایا ہی جن تدابیر کے ذریعہ سے انسان ہی آخر کار ہر مخلوق کے مقابلہ مین ور رہتا اور غالب آتا ہی جس مخلوق کا کوئی متنفس کسی انسان کی بدخواہی اور زک دینے کے درپی ہوتا ہی خود ہی منھ کی کھاتا ہی اور انجام کار مین انسان ہی کا مسخر اور مغلوب ہو جاتا ہی چنانچہ یہی شہنشاہ اور ملکہ روان جادو جو حد سے زیادہ فروتنی اور تواضع تمھارے اور میرے مقابلہ مین ہر موقع پر کر رہے ہین خصوصًا تمھاری رضاجوئی اور خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے بدل وجان انواع تدابیر کو کام مین لا رہے ہین کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ بمقتضاے خلوص ومحبت کرتے ہین یا بدین لحاظ کر رہے ہین کہ یہ جب ہماری دار الحکومت مین وارد ہوے ہین تو ہمکو انکی میزبانی اور خاطر اور تواضع کرنی لازم اور ضروری اور مناسب ہی ۔ استغفر اللہ ہرگز اس لحاظ سے انکی تواضع اور میزبانی نہین اور نہ اس گروہ کی خلقت مین فطری اس قسم کا مادہ ہی کہ کسی غیر جنس سے بالطبع کبھی انکا کچھ میلان ہوتا ہی بلکہ یہ خاص شرف بھی اللہ پاک نے بنی نوع انسان ہی کو کرامت فرمایا ہی کہ ہر غیر جنس کے ساتھ بھی مدارج محبت وملاطفت اپنے ہمجنس سے بڑھکر مرعی اور ملحوظ رکھتے ہین اور ہر وقت اور ہر زمانہ مین لاکھون انسانون کے ہاتھون سے کرورون ہی غیر جنس مخلوقات افراد پرورش پاتے رہتے ہین اور یہی نوع انسان مین حق تعالے جل شانہ نے فطری مادہ مہر ومحبت کا اسقدر زائد اور قوی رکھا ہی کہ اپنے کمال مادۂ مہر ومحبت کی وجہ سے اپنے غیر جنس مخلوق کے دلون مین بھی اپنی سچی محبت کا اس درجہ اثر ڈال دیتے ہین کہ وہ مخلوق باوجود غیر جنس ہونے کے اپنی ہمجنس مخلوق کے تعلقات اور انس اور میل جول سے قطعًا اور یکقلم منھ موڑ لیتی ہی اور انسان ہی کی مطیع اور فرمانبردار اور ہمنشین اور مصاحب ہو جاتی ہی ۔ بلکہ بعض جنس مخلوقات مین تو انسانی مہر ومحبت کا مادہ یہان تک موثر ہو جاتا ہی کہ انسان کی محبت سے متاثر ہونے کے بعد پھر وہ فرد غیر جنس خود اپنی ہمجنس مخلوق سے بعینہ اسی قدر متوحش اور گریزان ہو جاتا ہی جس قدر اس کے ہمجنس وہ

افراد جنگلی ذات مین انسانی مہر و محبت کا مطلق اثر نہین ہوتا ہی انسانون سے متوحش اور گریزان اور نفور ہوتے ہین مثلاً بندر جو سراپا غیر جنس ہی مگر جب کسی بندر کی عمر کا ایک بڑا حصہ انسانون کی ہمنشینی مین بسر ہو چکتا ہی تو اس بندر مین انسانی مہر و محبت کے مادہ کا یہ اثر پیدا ہو جاتا ہی کہ وہ پالو بندر اگر جنگلی بندرون کو دیکھتا ہی تو بعینہ اپنے ہی ہمجنس بندرون سے اسی طرح متوحش اور خوفناک اور نفور ہو کر انسانون کی طرف بھاگ آتا ہی جس طرح انسان کا کوئی کم عمر بچہ کسی بندر کو دیکھتے ہی اس سے متوحش اور نفور اور خوفناک ہو کر اپنے والدین خواہ مربیون مین بھاگ جاتا ہی - حاصل یہ کہ فطری طور سے یہ مادہ ہوتا کہ بلا وجہ اور بغیر ضرورت اور بغیر کسی معقول سبب کے خواہ کوئی ہمجنس ہو خواہ غیر جنس ہو کسی کو تکلیف اور ایذا پہونچانی جائز نہ رکھے یہان تک کہ وہ مخلوقات جو قطعاً انسان کے حق مین ایذا رسان اور تکلیف دہ ملنے ہوئے ہین جیسے سانپ بچھو ریچھ بھیڑیا وغیرہ غیر جنس مخلوقات ان تک کو بھی بے ضرورت مارنا اور ایذا دینا جائز نہ رکھے اور برحم پیش آئے یہ مادہ مہر و محبت اور رحم اور نرم دلی کا اللہ پاک نے نوع انسان ہی کا خاص حصہ مخلوق فرمایا ہی اور انسان کے اس وصف مہر و محبت اور رحم دلی ہی کا ثمرہ اور نتیجہ ہی جو انسانون کے دل و دماغ مین ایسے تدابیر شائستہ پیدا کرنے کی قابلیت رکھی گئی ہی جن تدابیر کے ذریعہ سے یہ اپنے آپ کو ہزارون قسم بلکہ لاکھون قسم کی ایسی مخلوقات کے گزند اور ایذا رسانی اور انکی فطری برائیون کے اثر سے بالکلیہ محفوظ رہ کر زندگی بسر کر سکین اور باوجودیکہ دنیا کے ایک بے قید میدان مین انسان اور انکی تمام غیر جنس مخلوقات پیدا ہون اور ایک ہی میدان مین یہ اور وہ سب رہین لیکن انکی غیر جنسون کی ایک ذرہ برائی اور ایذا رسانی بھی ایسی نہو جس ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کی کوئی کافی تدبیر انسان کے دل و دماغ مین نہو - چنانچہ شہنشاہ جادو آفرین اور اسکی ملکہ روان جادو جیسے غیر جنس گروہ کی مخلوق کا میری خصوصاً تمھاری اسقدر آؤ بھگت کرنا اور اسقدر سرگرمی اور اس مرتبہ گرمجوشی کے ساتھ تمھاری رضاجوئی حاصل کرنے مین انواع سعی و کوشش کا کام مین لانا یہ بھی اسی قسم کی تدابیر کے نتائج کے قبیل سے ہی جو آفریدگار قادر و توانا نے بنی نوع انسان کو تمام غیر جنس مخلوقات کے شر سے محفوظ رہنے اور انکو مطیع و فرمان بردار بنا لینے کے لیے محض اپنے فضل و کرم سے القا اور الہام فرمائے ہین ورنہ دیوان قصیر القامت قوی القوت جیسی غیر جنس مخلوق اور بنی نوع انسان کی یون فرمان برداری کرے جیسی فرمان برداری میری اور تمھاری ہو رہی ہی نعوذ باللہ اگر ہمارے ہادی طریقت کے ایسے تدابیر نے اپنی زبردست قوت سے انکو مجبوری تمھارا مسخر نہ بنا دیا ہوتا تو

ہم اور تم ایسے ایک ہزار شخص متفق ہوکر بھی انمین سے ایک ادنے کی قوت کا مقابلہ نکر سکتے
الغرض گو یہ امر مسلم ہی کہ ہادی طریقت کی برکت سے شہنشاہ اور ملکہ خواہ انکا کوئی ہمجنس ہمکو
کسی طرح ایک ذرہ گزند و آسیب بھی نہین پہونچا سکتا مگر تاہم ایسی حالتون کے وقوع پذیر
ہونے سے جیسے کہ تمھاری بیخودی اور وارفتگی اور حیرت زدگی وغیرہ کیفیتون سے ظہور مین آئین
اس فطری بدخواہ انسان گروہ کی نظرون مین تمھارا دبدبہ اور جبروت کم ہوگا اور اسکے جی مین
انمین کے موجودہ گروہ کا ہر فرد واحد تمکو حقیر اور سبک سمجھے گا۔ اسلیے جہانتک ممکن ہی
انکے باغ اور مکان کے تمام ساز و برگ آرائش اور انکے حسن و جمال کے ہر ایک دلکش
جلوے کو گو کہ وہ درحقیقت ایک نوع مخلوق کے واقعی حسن و جمال کا جلوہ سہی (اور اگرچہ
تم جس حالت مین ان تمام جلوون کو دیکھ رہے ہو یہ حالت ہرگز خواب کی حالت نہین
بلکہ محض تمھاری سہولت اور آسانی کے لیے بحسب ارشاد ہادی طریقت طلسم و نیر نجات
کی حکمت عملی سے کہون خواہ کرامت اور خارق کی قوت سے بتاؤن جسطرح مجھو تمھارے
دل و دماغ اور تمھاری نظرون مین ایک عالم خواب کی سی حالت ظاہر کر رکھی ہی جیسا کہ
مین اس سے پیشتر بھی اسکی کسی قدر تفصیل کر چکا ہون) تم بعینہ ان تمام واقعات کو جو پیش نظر
آرہے ہین اور آتے جائین مثل واقعات عالم خواب کے نقش بر آب اور محض بے اصل
و وجود یقین کرکے کسی شئے سے اپنے دل و دماغ اور نظر کو متاثر ہونے دو اور امید ہی
کہ اگر تم ہر ایک منظر کو جو مشاہدہ مین آئے محض ایک خیالی مجسم صورت سمجھتے رہوگے
اور یہ تصور جما لوگے کہ یہ تمام منظر درحقیقت ہیچ اور لاشی اور عالم خواب کے نمودار ہین
جنکا وجود دراصل اور واقع مین کچھ بھی نہین ہی تو یقیناً یہان کی کسی چیز کے حسن و جمال کا
اثر تمکو وارفتہ اور حیرت زدہ نکر سکے گا۔ اے صاحبزادے۔ پیر مرد کے اس مخلصانہ اور مشفقانہ
نصیحت آمیز جملون نے میرے دل و دماغ پر ایسا قوی اثر ڈالا کہ ایک آن واحد مین میری
حالت کچھ سے کچھ ہوگئی اور وہ دل جو اس موقع کے ہر ایک منظر کے جلوہ کو دیکھکر اسطرح
پگھلے جاتا تھا جیسے آفتاب کی تیزی سے موم پگھلتا ہی اس سنگ مرمر سے بڑھکر ہوگیا جسپر
صبح سے شام تک گو کیسی ہی دھوپ پڑے مگر ایک ذرہ متاثر ہوا ور خنک کا خنک ہی
رہے بلکہ دل کے قابو مین آجانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ہر منظر کے جلوے کا لطف دوبالا حاصل
ہونے لگا ورنہ یا تو یہ حالت تھی کہ منھ سے ایک بات کا نکلنا دشوار تھا اور زمین سے ایک
قدم کا اٹھانا ایک پہاڑ کے اٹھانے سے کہین زیادہ بھاری تھا اور یا جب مین نے اپنے
دل و دماغ کو ہر طرح پر قابو مین اور مستقل پایا تو پیر مرد کی تقریر نصیحت آمیز سنکر نہایت
تیز حواسی اور متانت سے مؤدبانہ یون جواب دیا کہ جو کچھ ارشاد ہوا نہایت بجا اور
درست ارشاد ہوا اور انشاء اللہ جیسا ارشاد ہوا ہی اسکی پوری پوری تعمیل ہوگی اور
دامن استقلال تو کجا ایک تار بھی استقلال و تمکین و وقار کے ہاتھ سے ہرگز
نہ چھوٹنے پائیگا اور جس قدر وارفتگی اور تحیر کا ماجرا پیش آگیا اسکی وجہ یہ تھی کہ

انسان جہان اشرف المخلوقات اور حلیۂ عقل و ہوش سے آراستہ مخلوق ہوا ہی اسکے ساتھ ہی اللہ پاک
نے اسکو انتہا درجہ کا ضعیف البنیان بھی خلق فرمایا ہی جسکی دلیل بیّن خلق الانسان ضعیفا ہی
لہذا چونکہ انسانی دنیا مین کبھی کسی موقع پر کسی جلسہ کسی جشن مین یہان کے مانند دلکش اور
نظر فریب جلوون کے مشاہدہ کرنے کا اتفاق پیش نہین آیا اور اس درجہ ندرت خیز
دلآویز حسن و جمال والون کا ایسا کوئی جمگھٹا ان حسن پرست آنکھون کی نگاہ سے عالم بیداری
مین تو کہان بلکہ عالم خواب مین بھی ایک طرفۃ العین کے لیے حاشا و کلا نہین گذرا تھا
بمقتضاے ضعف فطرت دل و دماغ بے تحاشا متاثر ہو کر وارفتہ ہو چلے تھے مگر نہین
آپکی شفقت آمیز نصیحت نے واقعی گویا اس وارفتگی کے خواب سے یکایک یون بیدار
اور ہوشیار بنا دیا جیسے کوئی کسی گہری نیند کے ماتے کو یکبارگی دونون ہاتھون سے
جھنجھوڑ کر اٹھا دیتا ہی۔ آپ خاطر جمع فرمائین اب بالکل ہوشیار اور مستقل ہون۔ پیر مرد نے
میرا یہ جواب سُنکر نہایت خندہ پیشانی اور شگفتگی کے ساتھ میرا ہاتھ پکڑے ہوے
قدم آگے بڑھایا اُدھر تمام ماہ جبین ایک سے ایک بڑھکر حسین غنیاگرون مطربون
مغنیون نے ایک ساتھ سرو قد کھڑے ہو کر نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ رسم مجرا
اور کورنش ادا کی بعد اسکے شہنشاہ نے پیر مرد کو اور ملکہ نے مجکو جواہر نگار کرسیون پر
جو کمرہ کی جانب صدر مین پہلے ہی سے ہم دونون کے لیے لگائی گئی تھین بٹھایا
اور وہ اپنی جانب شہنشاہ اور ملکہ دست بستہ تھوڑے ہی سے فاصلہ پر کھڑے ہو رہے
ایک منٹ نہ گذرنے پایا تھا کہ تین چار پری جمال جنکے چہرے کی چمک دمک اگر مقابل
آجاتی تو چاند کی روشنی کو شرماتی انواع زیورات مرصع سے ہر ہفت ہر ایک نشئہ
حُسن و جمال سے سرشار دست کسی کے ہاتھ مین کشتی جسپر گوہر آمود کشتی پوش
پڑا ہوا کوئی مرصع چنگیر دان زرین جسپر سبز رنگ مینا کاری کی ہوئی لیے ہوے
ایک کے ہاتھ مین صندلی عطر دان جسکی نہایت ہی نازک الماس تراش شیشیان جن پر
سونے کے پانی کی عجیب و غریب صنعت کاری جنکی نزاکت نفاست اُنکی آب و تاب
استنبولی شیشیون سے ہزارون درجہ بڑھی ہوئی تھی سامنے آئے اور برسم معہود
آداب تسلیم بجا لا کر وہ سب سامان عطر و پان اس زر نگار میز پر رکھدیا جو ہمارے
سامنے کرسیون کے قریب ہی بچھا ہوا تھا۔ سامان عطر و پان رکھتے ہی شہنشاہ کی ملکہ
نے خود بانہ آگے بڑھکر اور کشتی کا کشتی پوش اور چنگیر اور عطر دان کا بلورین سرپوش
اور ڈھکنا کھولکر پیشکش کیا چونکہ مین ہر امر مین ہر موقع پر پیر مرد کا متبع تھا اور ہر فعل
مین پیر مرد کی تقدیم و تحریک کا منتظر رہا کرتا تھا اسوقت بھی مین نے کنکھیون سے
پیر مرد کی جانب نظر کی اور پیر مرد کا اشارہ پا کر پہلے چنگیر سے ایک گلوری اٹھا کر کھائی
من بعد عطر دان سے ایک شیشی نکالکر اسکا ڈھکنا کھولا اور چاہتا تھا کہ شیشی کی ڈاٹ
نکالکر بحسب دستور انسانی دنیا کے عطر کا استعمال کرون اسلیے کہ پان کی گلوری

تو مین نے پیرمرد کے اشارہ کی تعمیل کے لیے اور نیز بدین لحاظ کہ میزبانون کی دلشکنی نہو
کہائی تھی مگر عطر اور خوشبو سے تو مجکو فطری اور طبیعی شوق ہی اور باینہمہ اس عطر کی خوشبو اسدرجہ
خوش آئیندہ تھی جس نے سامنے آتے کے ساتھ ہی ایک عجیب طرح کی سرور افزا کیفیت کے
ساتھ دل ودماغ مین تغیر پیدا کر دیا تھا جسکے باعث مین نے کمال بے تکلفی سے بیساختہ اور بغیر انتظار
ایماے پیرمرد کے شیشی اٹھالی تھی اور یہ اشتیاق تھا کہ جلدی سے استعمال مین لاؤن کہ پیرمرد
نے ممانعت کا اشارہ کیا اور مین نے طرفۃ العین مین اس ممانعت کے ایما کو سمجھکر اور یہ کہکر کہ ع
بوے یار من ازین سست وفا می آید * شیشی کو ڈھکنا بند کرکے بدستور عطردان مین رکھدیا۔
اسپر پیرمرد نہایت ہی محظوظ ومسرور ہوے اور میرے تفرس اور ایماشناسی کی بہت
کچھ تحسین وآفرین کرکے بہت آہستہ زیر لب کہا کہ دیوان قصیر القامت کی تمام قوم اور
جنس مین عموماً اور انکی قوم کے معزز اور موقر افراد مین خصوصاً شہنشاہ اور ملکہ اور انکے
خاص اور متوسلین وارکین ذی اختصاص مین علی التخصیص عطر اور پھول بلکہ ہر قسم کی
خوشبو کا ناک لگا کر سونگھنا بہت عیب اور نہایت بد آئیندہ ہی اور عطر کو کسی ظرف شیشی خواہ
کنٹری وغیرہ سے کف دست پر لیکر ملنا اور اپنی پوشاک مین لگانا تو حد سے زیادہ عیب
اور داخل خصائص اور خصائل رذالت ہی پس عطر خواہ پھول خواہ کسی قسم کے
بخور وغیرہ کی نسبت اسی قدر استعمال مستحسن اور پسندیدہ سمجھا جاتا ہی کہ عطردان خواہ
گلدستہ خوشبو پھولون کا خواہ عود اور اگر وغیرہ کا بخور اہل مجلس کے روبرو لاکر رکھ
دیا جاے اور اسکی خوشبو سے ایک حد تک محظوظ ومسرور ہون تمنے بہت بڑی فراست
کی کہ میرے ایماے ممانعت کو فوراً ہی سمجھ گئے اور بلطائف الحیل شیشی کے کھولے ہوے
ڈھکنے کو بدستور بند کرکے شیشی ہاتھ سے رکھ دی ورنہ مین دیکھ رہا تھا کہ شہنشاہ اور ملکہ اور
تمام خواص مجلس کی تیوری پر تمھارے شیشی اٹھانے اور ڈھکنا کھولنے سے بل پڑ گئے
تھے خصوصاً شہنشاہ اور ملکہ کے چہرون مین تو اسقدر تغیر اور برافروختگی پیدا ہو گئی تھی
کہ اگر ہادی طریقت کی سخت آزردگی اور نارضامندی کا خوف اور لحاظ اور نیز میرے
موجود ہونے کا پاس نہوتا تو خدانخواستہ فرزند سخت ہلاکت مین پڑ جاتے۔ اور مجکو بارہ دری
سے اٹھتے وقت تک بھی خوب یاد نتھا اور بجاے خود اندیشہ کر رہا تھا کہ کمرۂ نغمہ وسرود مین
پہونچنے کے قبل تمکو اس دستور سے ضرور متنبہ اور خبردار کر دونگا لیکن یہاتنسرا مین پہونچکر
تمھارے مزاج مین تغیر پیدا ہونے سے اور اس تغیر سے تم مین جس انداز کی وارفتگی بڑھنے
لگی تھی اسکے انتشار اور زردرو نے میرے دل سے اس امر کو بالکل بھلا دیا ورنہ ظاہر ہی کہ مین
اس قوم کے تمام قاعدون سے اور تمام سے نہین تو اکثر رواجون سے بہت اچھی طرح واقف
اور آگاہ ہون اور کیون نہوان بارہا اس قسم کی مجلسون مین شرکت کا اتفاق پیش آیا ہی پیرمرد
یہ تقریر ہنوز تمام نہ کرنے پاے تھے کہ شہنشاہ جادو آفرین پیرمرد کے قریب آیا اور
اپنی زبان مین دست بستہ پیرمرد سے کچھ عرض کیا پیرمرد نے مجھ سے کہا شہنشاہ اجازت

چاہتے ہین کہ شغل نغمہ و سرود شروع کرایا جائے مین نے کہا بہتر مگر بہت ہی مختصر کیونکہ آپ تو خود روشن ضمیر ہین اور علاوہ برین مین خود بھی مجملاً اور اشارۃً ظاہر کر چکا ہون اس سبب کے قطع نظر آپکو ابتدا سے معلوم ہی کہ مین نے وہ جلہ جسکا نتیجہ میرا اس محفل تک پہونچنا ہوا کس غرض سے کھینچا ہی پھر آپ خود ہی انصاف فرمائین کہ میرے سینے مین کیسا مضطر و افسردہ اور کس درجہ پُر سوز و شررا اور پژمردہ دل ہونا چاہیے واقعی میرے دل کی حالت یہ ہی کہ غزل

ابیات اکبر تخلص

نہ گو کہنے کو دل ہی لیکن اک انگر ہی سینے مین
خلش ہی اُسکے غم کی دل مین یا خنجر ہی سینے مین
کہ خونِ دل سے دامن دل کا سارا تر ہی سینے مین
غم و رنج و الم کا مدتون سے گھر ہی سینے مین
دلِ بیتاب انگر سے کہین بڑھکر ہی سینے مین
دل اپنا سوزِ غم سے اسقدر مضطر ہی سینے مین
دلِ مفتون کہون کیا کسقدر مضطر ہی سینے مین
نشانہ یون اُڑایا دل کا اُسکے تیر مژگان نے
سرود و نغمہ عشرت سے کیا خوش ہو دلِ محزون
بیان کیا ہوے عالم اپنے سوزِ غم کا ای اکبر

مین سچ سچ عرض کرتا ہون کہ آپ ایسے مشفق کے حکم کی تعمیل سے سر پھیرنا خلاف ادب اور نیز میزبان کی دلشکنی کا لحاظ نہوتا تو ہرگز مین اس مجلس مین آنا ہی قبول نکرتا - میرا یہ جواب اشکریہ پر ہر دو نے شہنشاہ کو نغمہ و سرود شروع ہونے کی اجازت دی شہنشاہ نے اجازت پاتے ہی خنیاگرون کی طرف جو ہمہ تن چشم و گوش شہنشاہ کے اشارہ کے منتظر تھے اشارہ کیا اور اشارہ کے ساتھ ہی سازون کا چھیڑنا در گنگنانا شروع ہو گیا - ای صاحبزادے انکے نغمہ سرائی کی کیا تعریف کرون اور کہانتک تعریف کرون اور کس زبان سے تعریف کرون گانا شروع ہوتے کے ساتھ ہی یہ شعر انتہا درجہ کے شوق و ذوق کی حالت مین میرا ورد زبان ہو گیا ؎ دل تری چشمِ فسونساز سے گو بچ بھی گیا تیری آواز کے جادو سے بنا دیوانہ ✣ گانا کیا شروع ہوا میرے سر پر ایک اور تازہ بلا نازل ہوئی پھر وہی وارفتگی رہ رہ کے دامن دل پکڑ پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگی جس وارفتگی سے بہتا لشرا کے غارتگر ہوش و خرد جلوہ گاہون کے ہاتھون مر مر کے جان بچا پائی تھی بڑی مشکل سے طبیعت قابو مین آئی تھی اور وارفتگی نہ کیونکر ہوتی اول تو ہر خنیاگر اور سرود سرا کی وہ غارتگر متاع زہد و تقوی صورتین جنھین اگر زاہد صد سالہ بھی دیکھتا تو بلاشک و شبہہ سو برس کا اندوختہ سرمایۂ زہد انکے ایک نظارے پر قربان کر دینے کو تیار ہو جاتا پھر اسپر آوازین وہ جادو بھری ہوئی کہ لحن داؤدی کو شرمائین سب پر طرفہ تر یہ ہوا کہ شعر چھیڑنے کے ساتھ ہی خواجہ شمس الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ آفت جان صبر و سکون غزل بصد ناز و کرشمہ شروع کر دی غزل

که سر بکوه و بیابان تو دادهٔ ما را
غرورِ حسن اجازت مگر نداد ای گل
که غالِ مهر و وفا نیست روی زیبا را
چو با حبیب نشینی و باده پیمائی

شکر فروش که عمرش دراز باد چرا
که پرسشی نکنی عندلیب شیدا را
ندانم از چه سبب رنگِ آشنائی نیست
بیاد آر حریفان باده پیما را

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
تفقدی نکند طوطی شکرخا را
جز این قدر نتوان گفت در جمال تو عیب
سهی قدان سیه چشم ماه سیما را
بلطف و خلق توان کرد صید اهل نظر

بدام ودانہ نگیرند مرغ دانا را	برآسمان چہ عجب گر زگفتۂ حافظ
ابشکر آنکہ توئی بادشاہِ کشور حسن	سماع زہرہ برقص آورد مسیحا را
بیاد آر غریبان دشت وصحرا را	اے صاحبزادے یون تو اس غزل

کا ہر ایک شعر ہر ایک مصراع ہر ایک لفظ ہر ہر حرف ہم ایسے عاشق مزاجون کے خستۂ آلام درد عشق دل کے لیے ایک ایک ناوک جگر گزار سے کم نہین بگر بالخصوص یہ شعر تو میرے فرقت زدہ دل کے واسطے اسوقت ایسا جگر افگار تھا کہ ادھر منھ سے نکلا اور ادھر تا سوفار دل کے پار تھا کہ ع چو باحبیب نشینی و بادہ پیمائی + بیاد آر حریفان بادپیمارا + بس اس شعر کا خنیاگر کے منھ سے نکلنا تھا کہ ملکۂ دلنواز کی تصویر آنکھون کے سامنے آگئی قریب تھا کہ فرط اضطرار و بیقراری سے گریبان چاک کر ڈالون کہ پیر مرد کی نصیحت جسکو سُنے ہوئے گھڑی دو گھڑی سے زیادہ زمانہ نہ گذرا تھا یاد آگئی اور جسطرح اُسطرح اپنے آپ کو سنبھالا اور مستقل ہوکر پیر مرد سے اس غزل کے اشعار کی تعریف اور خواجہ علیہ الرحمۃ کے محامد اذکار بیان کرنے لگا۔ اسطرف پیر مرد کا بھی یہ حال ہوگیا کہ گو پیر مرد صاحب کا قیافہ اور انکے اسارير وجہ اس امر کے بدیہی اور صریحی شاہد تھے کہ انکی رگ رگ مین تورّع اور تزہّد کا مادہ قضا و قدر نے کوٹ کوٹکر بھر دیا ہی لیکن اسوقت جوش وجد و حال سے یہ کیفیت طاری تھی کہ ہر مصرعہ پر بیساختہ ایک متوالے کے مانند اسقدر جھومتے تھے کہ کرسی زمین سے اٹھ اٹھ جاتی تھی اور حق حق ورد زبان تھا۔ ہنوز اس غزل کی کیفیت اور حالت نے دل کا پیچھا نہ چھوڑا تھا کہ ایک دوسری ماہ طلعت رشک حور سرو دسرانے یہ غزل شروع کردی کہ غزل

اے بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مشتاقی و مہجوری دور از تو چنانم کرد
دل بے تو بجان آمد وقت است کہ باز آئی	کز دست بخواہد شد دامان شکیبائی

اور زیادہ ستم انگیز یہ امر ہوا کہ اس دوسرے خنیاگر کی آواز پہلے نغمہ سرا سے بمرتبہا دلکش تھی اور اسقدر سُریلی کہ جب سُر کھینچا تو یہ معلوم ہوا کہ اس کے کندھون سے شررون کی لوین اٹھ اٹھکر آسمان کی طرف جا رہی ہین آواز کیا نشتر تھی۔ پھر تو ہم دونون کی یہ حالت ہوگئی کہ گویا کسی نے دونون کے تن بدن مین آگ لگا دی تھی کبھی فرط اضطرار سے پروانہ کی مانند سراپا وقف بیقراری اور کبھی عالم استغراق و محویت مین شمع کی طرح ہمہ تن صرف سوز وگداز و اشکباری ہر شعر سے ایک عجیب ڈھنگ کا نیا تغیر پیدا ہوتا تھا اور جو تغیر تھا انوتا تھا حق تو یہ ہی وہ سبکے سب خنیاگر جس درجہ سرو دسرائی مین مشاق اور شہرۂ آفاق تھے اُسی قدر مسیحائی مین بھی طاق تھے اگر اپنے جاندے نغمون کی بدولت ہر ایک دل ربا حبیب تھا تو اپنی فراست اور موقع شناسی اور مزاجدانی کی صفت سے ہر ایک اُنین کا جان بخش طبیب تھا جب خنیاگرون کو اپنے کمال فہم و فراست سے اس امر کا یقین کلی ہوگیا کہ دونون غزلون کے تیز نشتر مانند مضامین

میرے دل کا کام تمام کیا چاہتے ہین بیقرار ہونے کی قوت ختم ہو چکی اب افسردگی کی باری ہے حد سے زیادہ اضمحلال طاری ہے ایک تیسرے خنیاگر نے انھین خواجہ شیراز رحمۃ اللہ علیہ کی یہ غزل بغیر گنگنائے ہوئے فوراً شروع کر دی غزل

یوسفِ گم گشتہ باز آید بکنعان غم مخور	کلبۂ احزان شود روزے گلستان غم مخور
این دلِ غمدیدہ حالش بہ شود دل بد مکن	وین سرِ شوریدہ باز آید بسامان غم مخور
در بیابان گر بشوقِ کعبہ خواہی زد قدم	سرزنش ہا گر کند خارِ مغیلان غم مخور
گر بہارِ عمر باشد باز بر طرفِ چمن	چترِ گل بر سر زنے اے مرغِ خوشخوان غم مخور
اے دل ار سیلِ فنا بنیادِ ہستی بر کند	چون ترا نوح ست کشتیبان ز طوفان غم مخور
ہر کہ سرگردان بعالم رفت و غمخواری نیافت	آخر الامر او بغمخوارے رسد ہان غم مخور
ہان مشو نومید چون واقف نۂ از سرِ غیب	باشد اندر پردہ بازیہاے پنہان غم مخور
حالِ ما در فرقتِ جانان و ابرامِ رقیب	جملہ میداند خدا اے حال گردان غم مخور
حافظا در کنجِ فقر و خلوتِ شبہاے تار	تا بود وردت دعا و درسِ قرآن غم مخور

اللہ رے خنیاگرون کی عقل و فراست سبحان اللہ رے فہم و درایت – اے صاحبزادے بلا مبالغہ عرض کرتا ہون کہ اس غزل کا مطلع سننے کے ساتھ ہی اس افسردگی اور اضمحلال کی حالت بدلنا شروع ہو گئی خصوصاً جب اس شعر کی نوبت آئی ع

ہان مشو نومید چون واقف نۂ از سرِ غیب	باشد اندر پردہ بازیہاے پنہان غم مخور

بس آپ باور کیجیے کہ جسطرح ان اگلی دونون غزلون کے مضامین نے بہت ہی جلد طبیعت کو جس افسردگی کی حد تک پہونچا دیا تھا جسکی تفصیل ابھی گزارش کی گئی ہے اسی طرح بہت ہی جلد اس غزل کے مضامین نے ساری افسردگی اور پژمردگی اور سارا اضمحلال آناً فاناً دور کر دیا جس سے مین نے دوبارہ یہ جانا کہ مین کہان ہون اور یہ کون مقام ہے اور کیا حالت تھی جو گذر گئی اور اس مسیحا نفس جماعت کے تفرس اور مزاجدانی اور محل شناسی پر دل عش عش کر گیا – جب ان جان بخش عیسی دم نغمہ سرائے یہ غزل تمام کی مین نے شہنشاہ جادو آفرین اور اسکی بلکہ روان جادو (کہ ان دونون پر بھی خنیاگرون کی رو کش لحن داؤدی نغمہ سنجی اور سرود سرائی کے اثر سے ایک درجہ کی محویت اور وارفتگی کا عالم طاری ہو رہا تھا اور باوصف اس امر کے کہ دونون مین ایک بھی زبان فارسی کا صاحب مذاق محاورہ دان نہ تھا اور محاورہ دان ہونا کیسا فارسی کا ایک لفظ جاننے سمجھنے والا نہ تھا صرف خوش الحانی کے اثر سے دونون کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ گو نور کی صورتین تھین لیکن بعینہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ محض بیجان مٹی کی مورتین کھڑی ہین – اور یا شاید ان غزلون اور اور چند غزلون کے معنے اور مطلب اس میرے جلسہ کے بیشتر کسی موقع پہ پیر مرد صاحب نے تلقین کر دیے ہون تو کر دیے

ہون لیکن نہین جہان تک مجھے علم تھا وہان تک ظن غالب اسی امر کا تھا کہ فارسی کے ایک حرف سے بھی آگاہ نہ تھے) کی نظر بچا کر بیرمرد سے بالکل آہستہ بلکہ زیر لب یہ درخواست کی کہ اگر خلاف طبع مبارک نہو اور میزبانون کے حد سے زیادہ تلخکام اور آزردہ ہو جانے کا احتمال قوی نہو تو اب یہ جلسہ ختم اور برخاست ہونے کی نسبت ایما فرمائیے اور بارہ دری سے تشریف لے چلیے کیونکہ مین پہلے ہی عذر کر چکا ہون اور آپ نے خود بھی یہی فرمایا تھا کہ میزبانون کے پاس خاطر کے لیے دو ایک چیزین سن لینا مناسب ہی۔ گو بیرمرد کا دل اسوقت گانے مین ایسا لگا ہوا تھا کہ ہمہ تن محو ہو رہے تھے مگر چونکہ ہادی طریقت کی ہدایت کی وجہ سے قدم قدم پر اور بات بات مین میری خوشی اور رضا جوئی ملحوظ خاطر رکھتے تھے باوجود اس امر کے کہ جلسہ کا ختم اور برخاست ہونا ان پر نہایت شاق تھا طوعاً او کرہاً شہنشاہ کو اشارہ سے آگے بلایا اور شہنشاہ کی زبان مین شہنشاہ سے میری رخصت چاہی مگر شہنشاہ نے کسی صورت رخصت منظور نہ کی اور نہایت لجاجت اور انتہا درجہ کی منت و سماجت سے کمال اصرار کے ساتھ مؤدبانہ عرض کیا کہ ہم دونون کی دلی آرزو یہ تھی کہ اسوقت تک جلسہ برخاست کرنے کی نسبت ایما نہ فرمایا جائے جبوقت تک حاضرین جلسہ تمام خنیاگرون اور سرودسرایون مین کا ہر ایک خنیاگر کم از کم ایک ایک غزل فارسی زبان کی ہمارے باعث افتخار و اعزاز مہمان کو نہ سنا چکے۔

بیرمرد نے شہنشاہ کے عذر برخاست جلسہ کی تقریر کا ترجمہ بزبان اردو مجھ سے بیان فرمایا تو میری زبان پر بیساختہ اور بلا تحاشا یہ مصراع آگیا کہ ع ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست + حضرت اور تو اور لیکن شہنشاہ کا اپنی تقریر مین یہ جملہ کہنا کہ جبتک ہر ایک خنیاگر کم سے کم فارسی زبان کی ایک ایک غزل نہ سنا چکے خالی از علت نہین یہ تخصیص زبان فارسی کی کیسی اور کس لیے اور کیون کیجاتی ہی کیونکہ مین جس اقلیم کا باشندہ وہ اقلیم ہندوستان اور ظاہر ہی کہ ہندوستان کی عام زبان اردو اس سے بھی قطع نظر کیجیے اگر شہنشاہ نے کسی میرے واقف حال سے میری زبان کی نسبت دریافت بھی کیا ہوگا تو یہی دریافت ہوا ہوگا کہ میری مادری زبان اردو تھی پھر اسپر زبان فارسی کی تخصیص یعنے چہ لہذا ضرور ہی کہ ہمارے ہادی طریقت مدظلہ العالی نے جہان خاکسار کے اور دیگر حالات آپ سے بمقتضائے شفقت بسبیل تذکرہ یا کسی خاص موقع پر کسی خاص ضرورت سے بیان فرمائے ہونگے وہان عجب نہین جو یہ جملہ بھی بمقتضائے کمال محبت زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہو کہ زبان فارسی کے مذاق کے حاصل کرنے مین اور محاورات زبان فارسی کی تحقیقات کرنے اور مہارت بہم پہونچانے مین اسنے ایک حصہ اپنی عمر کا ضائع کیا ہی اور ہادی طریقت کے اس ارشاد کے لحاظ سے حضرت نے بھی

بمقتضاے محبت و شفقت (اور یہ سمجھکر کہ جب اسکو مذاق زبان فارسی اور محاورات فارسی کے ساتھ اس درجہ دلچسپی اور اسقدر شوق ہی تو ضرور ہی کہ داؤدی لحنون کا فارسی الفاظ کے ذریعہ سے اسکے کانون تک پہونچنا زیادہ تر اسکے سرور و ابتہاج حاصل ہونے کا باعث ہوگا) شہنشاہ اور انکی ملکہ سے تذکرہ فرما دیا ہوگا کہ اسکو بنسبت اُردو کے باوجود اس امر کے کہ اُردو مادری زبان ہی فارسی زبان کے ساتھ زیادہ تر دلچسپی ہی ورنہ کوئی وجہ نہین پاتا ہون اور نہ کوئی قرینہ اس امر پر دال ہی کہ شہنشاہ کی زبان سے یہ جملہ تخصیص فارسی کے مضمون کا نکلنا ضروری کہا جاسکے۔ میری اس تقریر کو سنکر پیر مرد نے مسکرا دیا اور فرمایا کہ اے فرزند ہان بیشک یہ گمان تمھارا صحیح ہی مین نے بمقتضا تمھاری محبت کے اور یہ خیال کرکے کہ جب تمکو زبان فارسی مین اسقدر مذاق حاصل ہی جیسا کہ ہادی طریقت مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا تھا تو لازم ہی کہ بنسبت اُردو غزل یا ٹھمری وغیرہ کے فارسی غزلون کو سنکر زیادہ تر محظوظ ہوگے لہذا مین نے شہنشاہ سے اس حال کو ظاہر کر دیا تھا چنانچہ میرے اس کہنے کے سبب سے شہنشاہ نے انتہا درجہ کی کوشش کرکے انھین خنیاگرون کو ڈھنڈھوا ڈھنڈھوا کر بلوایا ہی جنکو اکثر فارسی غزلین حفظ یاد ہین۔ اے صاحبزادے پیر مرد کی یہ ساری داستان سنکر مجکو یہ مصرعہ یاد آگیا کہ مصراع اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔ اور قریب تھا کہ بلاتحاشا زبان سے بھی نکل جاے لیکن بمقتضاے پاس ادب مین نے اپنی زبان روک لی اور دل ہی دل مین اس مصراع کو پڑھکر چپ ہو رہا۔ میرے اور پیر مرد کے بیچ مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک اور خنیاگر نے ایک غزل خواجہ شیراز علیہ الرحمۃ کی شروع کر دی کہ غزل

بیا تا گل برافشانیم و مے در ساغر اندازیم | فلک را سقف بشگافیم و طرح دیگر اندازیم
اگر غم لشکر انگیزد کہ خون عاشقان ریزد | من و ساقی بہم سازیم و بنیادش براندازیم
یکی از عقل می لافد یکے طامات می بافد | بیا کین داوریہا را بپیش داور اندازیم
چو در دست است رودی خوش بزن مطرب سرودی خوش | کہ دست افشان غزل خوانیم و پاکوبان سر اندازیم
صبا خاک وجود ما بآن عالی جناب انداز | بود کان شاہ خوبان را نظر بر منظر اندازیم
بہشت عدن اگر خواہی بیا با ما بمیخانہ | کہ از پاے خمت یکسر بحوض کوثر اندازیم
سخندانی و خوشخوانی نمی ورزند در شیراز | بیا حافظ کہ ما خود را بملک دیگر اندازیم

ہرچند طبیعت برخاستہ ہو چکی تھی اور دل بھاگوں بھاگوں کر رہا تھا مگر اس غزل کا شروع ہونا تھا کہ پھر یک ناگاہ عنان اختیار دل کے ہاتھ سے نکل گئی نسیم بیخودی کے جھونکون نے پھر دماغ پر اگلی سی وارفتگی کے خواب کو مستولی کر دیا اور حالت یہ ہو گئی کہ جسقدر رکھ رکھ کے اپنے آپ کو سنبھالتا ہون اسی قدر حواس کے تیور بگڑتے چلے جاتے ہین اسطرف مین جہانتک ہو سکتا ہی دل کو اس امر کی کوشش پر ہر طرح سے آمادہ اور مستعد بنا رہا ہون کہ متانت اور

استقلال

استقلال دونون کے دامنون کو اپنے ہاتھون سے چھوٹنے نہ دے اسطرف جس جس انداز سے کرسکتی ہی بیتابی اس امر کی کوشش مین سرگرمی کر رہی ہی کہ اسکا مُنہ متانت اور استقلال دونون کی جانب سے پھیر کر اپنی طرف کھینچ لائے بیچارہ دل ہنوز اِس کشاکش سے نجات پاکر یکسو نہونے پایا تھا کہ ستم کی زمزمہ سنج آواز نے یہ شعر کانون تک پہونچا دیا کہ ؎

بیا جانان سرور کن ز رویت مجلس مارا	کہ در پیشت غزل خوانیم و در پایت سر اندازیم

بس اس شعر کا سُننا تھا کہ لفظ مجلس نے معلوم نہین کن کن موقعون کو اور کس کسکو یاد دلا کر بیقرار اور اشکبار کر دیا اور بیتابی نے وہ زور دکھایا کہ دامن تمکن و استقلال کی دھجیان اُڑ گئین اور گریبان صبر و شکیب پُرزے پُرزے ہو گیا۔ اور سُنیئے کہان تو اپنی یہ حالت ہو رہی تھی کہ لفظ رویت سے ایک ہی مرتبہ کان تک پہونچنے نے مرگ کے قریب کر رکھا تھا اور وہان خنیاگر نے جب دیکھا کہ میرے اس شعر نے انہین ایک اور کیفیت پیدا کی ہی تو ظالم نے اس شعر کی رٹ لگا دی کسی طرح اس شعر کا پیچھا نہین چھوڑتا آخر کار یہانتک نوبت پہونچ گئی کہ جون جون سرود کے تارون پر زخمہ مارا جاتا تھا و دن و دن دل تار تار ہوا جاتا تھا اُدھر اُسنے تان لگائی اِدھر جان بیقرار نکل جانے کو لبون تک دوڑ آئی۔ اُدھر اِسنے مُہر لگایا اِدھر سر مین سودے نے چکر کھایا۔ جون جون اسکی لَے بڑھتی جاتی تھی اپنے دل و دماغ کی شرت گھٹتی جاتی تھی اُدھر دست افشانی تھی اِدھر مشق تحیر و حیرانی اُدھر سرگرمی زخمہ زنی تھی اِدھر افسردگی جانکنی جب وہ تال دیتے تھے ہم تلملا کے دونون ہاتھون سے کلیجہ تھام لیتے تھے کیونکر بیان کرون کہ کیا حالت ہو جاتی تھی کہ اسی اضطرار مین دفعۃً کانون کے پاس سے کوئی شی سنسناتی ہوئی نکل گئی اور اسکے ساتھ ہی دل و دماغ دونون قابو سے جاتے رہے بیہوشی کہون یا بیخودی طاری ہو گئی دنیا و ما فیہا کی مطلقاً خبر نہین رہی اور آنکھین بند ہو گئین اور آنکھ بند ہوتے ہی کیا دیکھتا ہون کہ ہادی طریقت جنھون نے چلہ پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی تھی سبز پوشاک زیب تن کیے ہوئے ایک ہاتھ مین تسبیح دوسرے ہاتھ مین عصائے مبارک جبین مولا مشکلکشا شیر خدا جناب حضرت مرتضےٰ علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہٗ کا پنجۂ مبارک جڑاؤ سونے کا لگا ہوا تشریف لائے اور میرے روبرو ایک قدم کے فاصلہ پر عصائے شریف ٹیک کر کھڑے ہو گئے اور بآواز بلند یون خطاب فرمایا کہ السلام علیکم اے دلدادۂ سادہ نعمان اے صاحبزادے ہادی طریقت پر نظر پڑنا تھا کہ میری وہ ساری کی افسردگی اور وہ کیفیت جانکنی جو اس غزل کے سُننے سے لاحق حال ہو رہی تھی دور ہو گئی اور سکون کلّی حاصل ہو گیا مگر اب مجھ پر اس فوری تغیر سے انتہا کا تعجب بلکہ ایک حیرت کی سی کیفیت طاری ہونے لگی اور اپنے دل مین اندیشہ کرنے لگا اور آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ہادی طریقت کی صورت کو دیکھنے لگا کہ خدایا یہ کیا ماجرا ہی مین ابھی کس حالت مین [illegible] تھا اور

اب کہان ہون اور کیا حقیقت ہی آئی یہ عالم خواب ہی یا بیداری اگر بیداری ہی تو یہ وہ
مکان نہین جسمین مین بیٹھا ہوا وظیفہ پڑھ رہا تھا ہنوز طبیعت نے اس اندیشہ کا فیصلہ
نہین کیا تھا کہ مین نے اس اندیشہ سے اپنے آپ کو یکسو کر کے نہایت ادب اور تعظیم
کے ساتھ ہادی طریقت کے سلام کا جواب دیا اور فوراً دست بستہ تعظیم کے
لیے کھڑا ہوگیا اور چاہتا تھا کہ دینے اس بارہ دری مین جانے اور پیرمرد اور شہنشاہ
جادو آفرین اور ملکہ روان جادو سے ملاقات کرنے وغیرہ وغیرہ حالات
ہادی طریقت کے حضور مین دوہراؤن کہ ہادی طریقت نے بمقتضائے روشن ضمیری
میرے مافی الضمیر حال سے آگاہ ہو کر یون ارشاد فرمایا کہ ای نعمان جن حالات
کے بیان کرنے کا تو ارادہ کر رہا ہی ہمکو مفصلاً وہ سب حالات معلوم ہین چنانچہ تجھکو
خود بھی اس امر کی آگاہی اس بارہ دری مین پیرمرد سے حاصل ہو چکی ہی کہ خاص
ہمارے ہی حسب منشاء اور ہمارے ہی حکم سے تو اس بارہ دری تک پہونچایا گیا
اور جو کچھ تواضع تکریم تیری نسبت شہنشاہ اور ملکہ کی جانب سے وقوع مین آئی
یہ سب ہمارا ہی فرستادہ اور ہمارا ہی بھیجا ہوا مہمان ہونے کے باعث سے پیش
آئی سن ہماری غرض تجھکو اس بارہ دری مین بھجوانے سے صرف اسقدر تھی کہ
اول تو تجھکو اس امر کا یقین ہو جائے کہ ہمنے جو کچھ تجھکو تلقین کیا تھا وہ بیکار
اور ناقص نہین ہی اور دوسری غرض یہ تھی کہ پیرمرد اور ملکہ اور شہنشاہ کے
تمام اراکین اور اسکے دارالسلطنت کی مخلوق کا ایک بڑا حصہ یہ سب اشخاص
تجھکو اچھی طرح پہچان لین اور خود تو اُنسے تھوڑا بہت آشنا اور اُنکی معاشرت کا
کم و بیش واقف اور خوگردہ ہو جائے تاکہ جب کبھی جس موقع پر ہم خود یا
ہمارے ایما اور اشارہ سے شہنشاہ اپنے دارالسلطنت سے اپنے کسی رکن کو یا اپنی
فوج و سپاہ کے کسی حصہ کو تیری خدمت مین بھیجین تو اسوقت تو متعجب اور متحیر نہو
اور نیز شہنشاہ اور ملکہ پر یہ امر ثابت کر دیا جائے کہ تو ہمارا کس قدر مخصوص اور
چہیتا ہی اور جب کبھی وہ یا اُنکے بھیجے ہوے اشخاص اسکے ہمجنس تیری خدمت مین
آئین تو انکو کس قسم کے مدارج ادب اور تعظیم اور خاطر داشت تیری نسبت
ملحوظ رکھنا لازم اور ضروری ہین اور کس حد تک ان سب کو تیری رضا جوئی مین
سعی و کوشش کرنی چاہیے۔ اور ای نعمان سن۔ اور خوب کان لگا کر سن۔ تجھکو
شاید بجائے خود یہ منظنہ ہوا ہو یا آئندہ اس قسم کا منظنہ ہو کہ جب ہادی طریقت
مین اسقدر روشن ضمیری اور اس درجہ قوت اور حکومت ہی کہ دیوان
قصیر القامت قوی القوت کی قوم کی قوم یہانتک کہ خود انکا شہنشاہ
مع جملہ اراکین سلطنت اسکے بال باندھے غلام اور ہر طرح سے فرمان بردار ہین
اور دیوان قصیر القامت قوی القوت اس نوع کی مخلوق خدا تعا

جنکو یہ قوت حاصل ہی کہ سیکڑون میل کی مسافت منٹون مین طی کر سکتے ہین یا کسی نوع انسان
کو جہان لیجانا یا پہونچا دینا یا کہین سے لے آنا چاہین تو آن کی آن مین ہزارون
کوس کی مسافت پر لیجا اور لا سکتے ہین اور نیز انکے قبضۂ اقتدار مین بیحد و لاتعد
خزائن وغیرہ سامان و اسباب جاہ و حشم ہین اور نیز جس چیز کو چاہین ایک
مقام سے دوسرے مقام مین خواہ وہ مقام کتنا ہی دور و دست کیون نہو آن کی
آن مین منتقل کرکے پہونچا سکتے ہین پھر باانہمہ استطاعت و قدرت اور باوصف
اس قدر اقتدار کے مجکو ابتک فائز المرام کیون نہ کر چکے۔ اے نعمان اس مسئلہ کا
جواب یہ ہی کہ بیشک مجکو حق تعالے جل جلالہ و عم نوالہ نے اسوقت وہ قدرت
اور ایسی دستگاہ اور اس درجہ اقتدار اور اقسم کی قوت عطا فرمائی ہی
کہ اگر مغرب کا کوئی پہاڑ خواہ کوئی قطعۂ زمین مشرق مین پہونچوانا چاہون تو
بواسطہ مخلوقات دیوان قصیر القامت بات کی بات مین پہونچوا دون یا اگر
کسی شخص کو گنجہاے زر و گہر اور ہر قسم کا نقد و جنس دینا چاہون تو اسقدر
گنجہاے زر و جواہر اور ہر قسم کی نقد و جنس اسباب دنیوی پر قابض ہون کہ اگر
سبکو یکجا انبار کراؤن تو ایک بہت بڑے وسیع الفضا مقام مین بھی انکے انبار
لگانے کی گنجائش نہو مگر بھید اسمین یہ ہی کہ جہان جل شانہ نے مجکو یہ حکومت
اور ایسی ثروت و دولت عطا فرمائی ہی اسکے ساتھ ہی یہ وصف بھی اُسی
معطی مطلق نے عطا فرمایا ہی کہ احاطۂ رضا و تسلیم سے ایک سر کے بال کے
برابر بھی تجاوز نکرون اور تمام امور مین اُسی کی مشیت اور مرضی اور اسکی
تقدیرات کا متبع اور مطیع اور فرمانبردار رہون اور بندۂ درگاہ مترصد فرمان
رہکر ہر دم و ہر لحظہ ہر امر مین اسکے حکم اور اسکے قضا و قدر کا چشم براہ
و نگران رہا کرون اور یہی وجہ ہی کہ تو ابھی تک فائز المرام نہین ہونے پایا
ورنہ تیرا مقصد کوئی امر اہم و دشوار مقصد ہرگز نہین تھا جس مقصد کا تو
خواستگار ہی پانچ منٹ مین تیرا وہ مقصد نہایت آسانی اور سہولت کے
ساتھ پورا ہو سکتا ہی لیکن پورا کیونکر ہو سکے جبکہ قضا و قدر کا منشاء ہنوز
تیرا مقصد پورا کرنے کی نسبت نہین ہی۔ البتہ اسکے ساتھ ہی مین تجھے یہ
بشارت اور خوشخبری دیے جاتا ہون تاکہ تو شادمان اور مسرور رہے کہ اب
زمانہ تیری مقصد وری کا بہت قریب آگیا بلکہ گویا سر پر آ پہونچا اور یہ
بھی واضح رہے کہ وہ مقصد صاحبقران کی ایک اولاد کے ذریعہ سے
پورا ہوگا مگر اس وظیفہ کو نہ چھوڑنا برابر تا حصول مقصد پڑھتا رہنا
اور انھین شرائط سے اور انھین اوقات مین جو تلقین کر دیے ہین پڑھا کیجیو
یہ فرما کر ہادی طریقت نے مجکو اپنے قریب بلایا مین کمال ادب و تعظیم
تعظیم

سے فوراً وبرو بالکل قریب جاکر کھڑا ہوا پھر فرمایا کہ جھکو مین جھک گیا اور ہادی طریقت
نے میری پیٹھ پر نہایت شفقت سے تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور فی حفظ اللہ تعالیٰ فرماکر
تشریف لے گئے اور چند قدم تشریف لے گئے ہونگے کہ میری آنکھ کھل گئی اور اپنے
آپ کو اسی مقام پر جہان وظیفہ پڑھنا شروع کیا تھا اسی ہیئت کذائی سے بیٹھا
پایا جس ہیئت اور جس لباس سے پڑھنے بیٹھا تھا اور آثار انشراح وانبساط کے
اپنے ہر رگ و پے مین ساری پائے اور اس وقت سے مجکو جسقدر بیقراری اور
اضطرار اور بے استقلالی اور مایوسی اپنے حصول مقصد کی نسبت تھی سب بالکلیہ
دفع ہوگئی اور اسطرح کی امیدواری ہوگئی اور اسطرح کا یقین حصول مقصد کی نسبت
میرے دل مین جاگزین ہوگیا جسطرح صبح کو شام ہونے کا یقین اور شام کو صبح ہونیکا
یقین ہوتا ہی اور اب جسقدر اضطرار خواہ انتشار مجکو اپنے مقصد کے حاصل ہونیکی
نسبت ہی وہ صرف بمقتضاے شوق ہی یعنی شوق دل یہ چاہتا ہی کہ آج ہی
شاہد مقصد جلوہ گر ہوجائے اور کیون نہو یہ کلیہ ہی کہ انتظار کی ساعتین نہایت
دشواری سے کٹتی ہین اور یہ تو تاہم ایک درجہ تک اعلے مقصد ہی اسکا انتظار تو ضرور ہی
کسی قدر زیادہ سخت اور دشوار ہوتا ہی چاہیے صاحبزادے آپ غور و انصاف
فرمائیے انسان اپنے کسی ملازم کو کسی کام کی تعمیل کے لیے یا کوئی چیز معمولی سی
خریدلانے کو دو روز کی راہ پر بھیجتا ہی تو اسکے واپس آنے تک کا وقت باوجود
اسکے کہ ملازم کا تھوڑے ہی زمانہ کے بعد واپس پہونچ جانا اور بانیل مرام
آنا متیقن ہوتا ہی کسقدر دشواری سے بسر ہوتا ہی تو پھر میرا زمانۂ انتظار بسر ہونا کیونکر
سخت و دشوار نہو جائے ۔ ای صاحبزادے جس روز سے کہ مجھے یہ بشارت
ہادی طریقت نے دی ہی مین اپنی شکل کو بدلے ہوے اور یہ بھیس جو آپ
ملاحظہ کر رہے ہین بنائے ہوے یہان پڑا ہوا ہون کہ دیکھیے وہ اولاد صاحبقران
کب رونق افروز ہوتا ہی ۔ صاحبزادے میرا حال تو یہ تھا جو مین نے عرض کیا لیکن
اب آپ بھی مجھ سے پردہ نہ کیجیے گا اور اپنی حقیقت حال پوشیدہ نہ رکھیے گا
اور کل حالات واقعی بیان کر دیجیے گا کہ آپ کون ہین اور اس مقام مین
کس غرض سے اور کیونکر تشریف لائے ہین ۔ جب نعمان کا یہ سارا قصہ
سن چکے تو سکندر رستم خو نے اپنے دل پر درد سے ایک آہ سرد
کھینچی اور نعمان کی طرف مخاطب ہوکر بزبان حال کہا کہ ای نعمان ہمارا

حال پر ملال کیا پوچھتے ہو بقول شاعر — اے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون — ای آہ و نالہ مجھ سے نہ آگے چلو کہ مین
بچھڑا ہون کاروان سے ساغر جریدہ ہون — مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد
جو کچھ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون — آتش طلسم کے فتح کرنے کے واسطے

جو اولاد صاحبقران سے آنے والا تھا وہ مین ہی ہون اور نام میرا سکندر رستم خو ہے
نعمان (اتیت) نے سکندر رستم خو سے انکا اسم مبارک سنکر سکندر رستم خو
کے ہاتھون کو بوسہ دیا اور کہا کہ جسوقت ملکہ یہان ہو اسوقت آپ میرے اس حجرے کے
باہر نہ تشریف لائیے گا اسلیے کہ ملکہ اگر اس حالت سے خبردار ہو جائیگی تو اسمین شک
نہین کہ مجکو قتل کرڈالے گی لہذا آپ اسی حجرے کے اندر راحت و آرام سے بیٹھے
ہوے گانا سنتے رہیے گا اور جسوقت کہ وہ داخل ہوگی اس موقع پر بجز ایک
میری ذات واحد کے منجملہ مردون کے اس مقام مین کوئی متنفس نہین رہ سکیگا
سکندر رستم خو نعمان اتیت کی یہ شفقت انگیز اور مہربانی آمیز تقریر سنکر
نہایت درجہ مسرور اور خوش ہوئے اور حجرہ کے اندر جا بیٹھے اب دن بہت ہی
قلیل باقی رہ گیا تھا کہ اس اثناء مین تمام مہنتون نے اس معبدگاہ کو حسب دستور
اور باقاعدہ نہایت عمدگی کے ساتھ آراستہ کردیا اور بعد آراستہ کرنے کے
ہر ایک مہنت اپنے اپنے مقام سے نکلکر باہر چلا گیا اور معبدگاہ مین بالکلیہ تخلیہ
ہو گیا صرف نعمان اور سکندر رستم خو باقی رہ گئے اسوقت تخلیہ پاکر
شاہزادہ (سکندر رستم خو) نے نعمان اتیت سے دریافت کیا کہ یہ سب جو
تمنے بیان کیا مین نے سنا لیکن تمھارے اس مقام مین قیام پذیر ہونے کا خاص
باعث مجکو قرینہ سے کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے جب سکندر رستم خو سے یہ تقریر
سنی تو نعمان نے سر جھکا لیا اور یون بیان کرنا شروع کیا کہ حضور خیر اب مین
امر واقعی عرض کیے دیتا ہون اور وہ یہ ہے کہ محبوب جنگ نواز میری معشوقہ
تھی اور وہ خود بھی میرے ساتھ انتہا درجہ کی محبت اور عشق رکھتی تھی ایک روز
یہ اتفاق پیش آیا کہ گبرنگ جادو بتقریب دورہ وارد ہوا اسنے
محبوب جنگ نواز کو یہان سنا اور اپنے ہمراہ لے گیا اور ہر چند لاکھ لاکھ
طرح سے اسنے خود بھی آہ وزاری و بیقراری ظاہر کی اور مین بھی بہت کچھ
عذر خواہ ہوا کہ یہ میری محبوبہ ہے اور یہی میری زیست کا باعث ہے اسکو نہ لیجائیے
لیکن اس بیدرد اور بیدید نے ایک نہ مانی اور جبراً محبوب جنگ نواز
کو اپنے ہمراہ لے چلتا ہوا مین اسکی مفارقت مین اس روز سے شب و روز
بیقراری کے عالم مین گریہ و زاری کیا کرتا تھا کہ ایک روز عالم رویا مین
کیا دیکھتا ہون کہ ایک بزرگوار بکمال شفقت و مہربانی تشریف فرما ہوے اور
آتے ہی پہلے ہمکو تلقین و ہدایت کی اور کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا بعد اسکے یون فرمایا
کہ وہ طلسم کشا آتا ہے جو طلسم کو فتح کرے گا اور وہی تیری معشوقہ کو تجھ سے ملائیگا
یہ سنکر مین نے ان بزرگوار کی خدمت مین عرض کیا کہ یا حضرت مین اس
طلسم کشا کے لقاے مبارک سے کیونکر اپنی آنکھین منور کرونگا اور

کس طریقے سے مجکو یہ امر معلوم ہوگا کہ یہی طلسم کشا ہین ارشاد ہوا کہ فلان
فلان مقام پر جو معبد گاہ ہی جسکا نام معبد گاہ ساحری ہی وہ طلسم کشا اسی معبدگاہ
مین رونق افروز ہوگا اور سب کے پیشتر خاص تجھی سے اس سے ملاقات کا
اتفاق پیش آئیگا ای شہریار عرصہ کامل چھ ماہ کا ہوا کہ مین یہان اپنی صورت
بدلے اور یہ بھیس جسمین اب مجکو ملاحظہ فرمارہے ہو بنائے ہوئے صرف آپکے
قدوم مبارک کے انتظار مین پڑا ہوا ہون چنانچہ اس سے قبل جب اپنے خواب
کے آخر مین مین نے ہادی طریقت کے تشریف لانے اور بشارت دینے کا
ذکر کیا تھا اس مقام پر اتنا فقرہ جواب مفصل عرض کردیا مجملاً عرض کردیا گیا تھا
ہادی طریقت نے حضور ہی کی تشریف آوری کی بشارت دی تھی۔ الحمدللہ
علی احسانہ کہ اب آپ تشریف لائے اور فتح طلسم کا زمانہ قریب تر آگیا۔ شاہزادۂ
سکندر رستم خو یہ تقریر دلپذیر سنکر نہایت ہی مسرور و محظوظ ہوا اور
نعمان کے حجرۂ قیام مین جا بیٹھا اور نعمان نہایت شوق و ذوق سے
سرگرم خدمتگزاری ہوا۔ اب یہان گذارش کیا جاتا ہی کہ ملکہ نادرہ بانو کج ابرو
دختر اسرار جن و ملکہ نوبہار سرخ پوش اسکی وزیرزادی ہی
ایک روز کا ذکر ہی کہ اتفاق سے ملکہ نادرہ بانو درخت ہزار شاخ کے
قریب گئی اور اس درخت پر ایک سیمرغ آکر بیٹھا کرتا ہی اور اکثر لوگ اسرار
اور اپنے حالات اس سیمرغ سے دریافت کرتے ہین اور وہ سیمرغ
سب بتادیا کرتا ہی غرض جب ملکہ نادرہ بانو کج ابرو اس درخت کے قریب
اس سیمرغ کی زیارت کے لیے گئی تو دیکھا کہ سیمرغ اس درخت کی ایک
شاخ پر آکر بیٹھا اور اس درخت کے گرداگرد مجمع کثیر اور جم غفیر جمع ہوگیا
اسوقت ملکہ نادرہ بانو کج ابرو مجرا بجا لاکر قریب سیمرغ کے جا کھڑی
ہوئی سیمرغ نے اسکو دیکھتے ہی یون آواز دی کہ ای دختر اسرار جن تیرا
کونسا مطلب ہی اور کس مقصد کے لیے یہان آئی ہی نادرہ بانو نے
نہایت ادب سے دست بستہ عرض کیا کہ یہ کنیز مدت سے حضور کے محامد
و اوصاف سنا کرتی تھی نہایت اشتیاق اس کنیز کو حضور کی زیارت کا تھا
آج مراد دلی بر آئی حضور کی زیارت سے آنکھین منور ہوئین مطلب تو میرا
آپ پر روشن ہی ہوگیا ہوگا جو کہ دریافت کرنے حاضر ہوئی ہون۔ سیمرغ
نے ملکہ کی تقریر سنکر آواز دی کہ کل مجمع کنارہ ہو جائے اور سب کے سب
چلے جائین سیمرغ کا یہ حکم سنکر سب لوگ فوراً اپنے اپنے مکان کو واپس
چلے گئے مگر ملکہ نادرہ بانو اسی طرح جسطرح کھڑی ہوئی تھی زیر درخت
حاضر رہی۔ بعد تخلیہ ہو جانے کے سیمرغ نے کہا کہ ای نادرہ بانو تو وہ راز

دریافت کرنا چاہتی ہی جسکے بتانے مین البتہ مجکو تامل ہی مگر نہین باوجود اس کے مین تجکو وہ راز بتاتا ہون سن اول تو تیری مراد یہ ہی کہ آیا یہ طلسم نیرنگ فغان کسی وقت مین فتح بھی ہوگا یا کہ جس طرح ہی اسی طرح قائم اور برقرار رہے گا ای

نادرہ بانو سن جواب اسکا یہ ہی کہ ؎
یہ نسب بیٹھنگے تجھی پر رہے گا تو باقی
رہیگا غنچہ مین رنگ اور نہ گل مین بو باقی
بجز ایک ذات خدائے تعالے جل شانہ

کے جو وحدہ لاشریک لہ ہی اور دنیا مین کسی شی کو بقا نہین بلکہ خود دنیا ہی کو بقا نہین بس ایک ؎ ذات معبود جاودانی ہی باقی جو کچھ کہ ہی وہ فانی ہی اور جو قیدی کہ اس طلسم مین اسیر ہی وہ قیدی بھی ایک روز اس طلسم کی قید سے رہائی پائیگا اور جو قلعہ کہ اسوقت تیار اور سلامت ہی وہ قلعہ بھی ایک روز ایسا آئیگا کہ ٹوٹ جائیگا - ای نادرہ بانو جو انسان ہی اسکو بقا کب اور کہان ہی جسم سے روح ایک روز نکل جائیگی اور جب روح نکل گئی تو تن محض بیکار ہو جائیگا ؎ نازان شگفتگی پہ نہ ای گلعذار ہو ✣ آتی خزان وہین ہی جہان پر بہار ہو نادرہ بانو نے سیمرغ کی یہ عبرت خیز تقریر سنکر عرض کیا کہ حضور نے ایسی ایسی نظیرین دین جس سے مجھے یقین کامل ہو گیا کہ یہ طلسم بیشک و شبہہ کسی طرح سلامت نہین رہ سکتا ضرور ٹوٹ جائے گا اور مفتوح ہوگا - ای سیمرغ - تو ہر ایک اسرار کا جاننے والا ہی لیکن اس کنیز کو اس امر کا تعجب ہی کہ وہ کونسا شخص ہوگا جو ایسے طلسم کو توڑ ڈالے گا - یہ عرض نادرہ بانو کی سنکر سیمرغ پھر گویا ہوا کہ ای نادرہ بانو وہ شخص جو اس طلسم کو فتح کریگا خاندان صاحبقران مین سے ہی اور نام اس طلسم کشا کا سکندر رستم خو ہوگا اور وہ شہریار عالی وقار کا بیٹا ہوگا اور ایرج نوجوان کا پوتا اور یہ اس معبدگاہ سامری پر پہلے آئے گا نادرہ بانو نے یہ جواب سنکر پھر عرض کیا کہ ای حضور دنیا کجا اور خاتم کجا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ✣ سیمرغ نے کہا کہ ملکہ آسمان پری اسکو بلائیگی اور سلیمان کوچک جو اس طلسم مین پھنسا ہوا ہی خاص اسکی رہائی کی غرض سے وہ آئیگا - شہر نقش و نگار مین وہ شہریار داخل ہوگا اور عین برات کے روز دیو خدنگ اسکو مع لباس عروسی کے لے آئیگا اور وہ یہان آکر شریک جنگ دیوان ہوگا - ان سب واقعات کے بعد ملکہ قریشیہ سلطانہ انکے بلانے کا اور طلسم کی فتاحی کا حال بیان کرینگی اور فتاحی طلسم کے واسطے روانہ کرینگی مگر شہریار اکیلا بھٹک کر معبدگاہ سامری مین جا پہونچے گا اور حکیم شمس جنی پسر عبد الرحمن جنی انکے عقب مین آئے گا - ای نادرہ بانو وہ تیرا شوہر ہوگا نادرہ بانو نے یہ جملہ

سُنکر فرط حیا و شرم سے سر نیچا کر لیا) اور تیرا باپ اسکی مدد کریگا اسطرح
اس طلسم کو بقا نہین ہی۔ بس لے اب مین جاتا ہون کیونکہ اب میرے
جانے کا وقت آگیا۔ یہ تمام اسرار غیبی بتاکر سیمرغ نے اُس جگہ سے
پرواز کی نادرہ بانو بعد معلوم کرنے ان تمام اسرار غیبی کے جو سیمرغ
نے بتائے تھے ملکہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور یہان آکر دیکھا تو سواری
تیار ہی فقط ایک اسی نادرہ بانو ہی کے آنے کا انتظار ہی۔ نادرہ بانو نے
حاضر ہوتے ہی ملکہ کی خدمت مین مجرا ادا کیا ملکہ نے دیکھتے ہی کہا کہ او شوخ دیدہ
گیسو بریدہ کس چہل اور کونسے رنگ مین تھی کہ مجکو تیرے آنے کا اِس قدر
انتظار کرنا پڑا جو انتظار میرے لیے الانتظار اشد الموت ہوگیا نادرہ بانو یہ
خطاب عتاب سُنکر سر سے پاؤن تک بید کی طرح لرز گئی اور جی مین کہا کہ
خدایا خیر کیجیو ملکہ کے تیور برے ہین بعد اسکے اپنے آپ کو سنبھالکر دست بستہ
عرض کیا کہ اے ملکہ واقع مین اس کنیز کی حاضری مین دیر تو ہوگئی جسکی نسبت
حضور سے معافی کی خواستگار ہون۔ حُسن اتفاق یہ ہوا کہ حسینہ اور جمیلہ
نامے دو گائنین بھی اسوقت حضوری ملکہ مین حاضر تھین ملکہ اور نادرہ بانو
مین باہم یہ خطاب عتاب ہو رہے تھے کہ ان دونون مین سے ایک گائن نے
نادرہ بانو کی طرف اشارہ کرکے ملکہ کے حضور مین یون کہا کہ حضور
نادرہ بانو ہر وقت اپنی ہی کنگھی چوٹی مین مبتلا رہتی ہین انھین اپنے ہی
حُسن کی بہار کے تماشا سے فرصت کب ہوتی ہی کہ کہین جائین بھلا حضور
مین کیونکر حاضر ہوتین گائن کے اس ظریفانہ جملہ سے نادرہ بانو کی جان مین
جان آگئی اور جی مین کہا کہ یار نے اچھا ہوا جو یہ گائن بول اُٹھی اور ملکہ کا خیال
میری طرف سے ہٹ گیا بات ہنسی مین پڑگئی ورنہ معلوم نہین ملکہ کہانتک
آزردہ ہو جاتین مگر ظاہر مین تُرکھائی بدلکر حسینہ و جمیلہ گائنون کی جانب
یون خطاب کیا کہ دور موئی منڈی کاٹی مجکو پریشان نکرا وا ارے تو ارے نہ کس
واہ معلوم نہین انسان کی طبیعت کسی وقت کیسی ہوتی ہی اور کسی وقت
کیسی ہر وقت کی دل لگی اور خوش طبعی اچھی نہین ہوا کرتی ہم تو معلوم نہین
کس آدھیڑ بن مین ہین اور نہ جانے اپنے کن کن تردد دن مین سے تھے جواب تک
ملکہ کے حضور مین بھی حاضر نہوسکے ملکہ کی خفگی اُٹھانی پڑی اور انکو اپنی چہلون
ہی کی پڑی ہوئی ہی۔ بھئی حسینہ دیکھو ہر وقت چہل نہ کیا کرو واہ انسان کو
وہان تک چھیڑے جہان تک ہنسے اور جب رو دیا تو ایسی چھیڑ چھاڑ کس کام کی
نادرہ بانو نے اس تقریر کو یہان تک طول دیا کہ ملکہ کا غصہ بالکلیہ فرو ہوگیا
اور بات اچھی طرح ہنسی مین پڑگئی اور ملکہ خود مسکرا دین تھوڑی دیر تک

ان سب مین باہمدیگر چہلین ہوتی رہین کہ اسی اثنار مین ملکہ کی سواری مثل باد بہاری کے کہ علاوہ اور حشم و خدم کے نسیم بہار بھی اسکے موکب گروہ مین شامل ہو جانے کو اپنا عز و افتخار جانکر بے اختیار پیادہ پا سواری کے ساتھ ساتھ تھی آپہونچی سواری آتے ہی ملکہ مع اپنی ہمجولیون اور ہمنشینون کے سوار ہوکر خرامان خرامان بآئین آداب شاہانہ روانہ ہوئین اور تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ معبد گاہ سامری مین آپہونچین معبد گاہ مین چونکہ سب لوگ پیشتر ہی سے معلوم کر چکے تھے کہ آج ملکہ رونق افروز معبد گاہ ہونگی سب تماشائیون کی آنکھین ملکہ کی راہ پر لگی تھین سب سے پہلے اردبیگنیون اور حبشنون کے رسالے تھے اول وہ رسالے تماشائیون کی نظر سے گذرے بعد ان رسالون کے خاص وہ تخت نظر افروز تماشائیان ہوا جسمین نفس نفیس ملکہ سوار تھین اور جسکا نام تخت یاقوت نگار تھا اس تخت مین چار طرف نیچے سے اوپر تک جڑاؤ ہا یاقوت ایسے بیش قیمت جڑے ہوے تھے جنکی قیمتون کا اگر سرسری اندازہ اور تخمینہ کیا جاتا تو ایک وسیع سلطنت کے خراج سے بمرتبہا زائد ہوتا ان یاقوتون مین اس درجہ سُرخی اور اسقدر آب و تاب اور ایسی جلا تھی کہ تخت کے قریب پہونچتے ہی یاقوتون کے عکس سے دفعتًہ ایسا معلوم ہونے لگا کہ تمام تماشائی نہایت شوخ رنگ کی سُرخ پوشاکین پہنے ہین اور پوشاکین تو ایک طرف تھین تمام در و دیوار معبد گاہ کے جو گذرگاہ تخت کی جانب واقع تھے سُرخ نظر آنے لگے جب تخت اور قریب آیا تو ایک سُرخ پوش چہرہ پر نقاب ڈالے ہوے نظر پڑا جسکے گرداگرد دلفریب دشمن صبر و شکیب حسینون کا گروہ تین ساڑھے تین سو کے قریب نازنین زہرہ جبین حلقہ کیے ہوے جیسے چاند کے گرد ستارے شاہزادہ (سکندر رستم خو) کو جب دور سے تخت کا جلوہ نظر آیا یاقوتون کی سُرخی ملکہ کی سُرخ پوشی دیکھکر بے تامل یہ سمجھا کہ شاید مریخ فلک روے زمین پر اُتر آیا بیساختہ زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ خدایا خیر کیجیو لقمان (داتیت) شاہزادے کے چہرے کا رنگ اور شاہزادے کی طبیعت کا ڈھنگ دیکھکر یکبارگی متردد اور پریشان ہوگیا اور گھبرا کر مؤدبانہ عرض کیا کہ ای شاہزادے مین حضور کی طبیعت کے ڈھنگ دگرگون پاتا ہون۔ ع ورنہ آن راز کہ پنہان خواہد شد آشکارا ✤ ذرا اپنی طبیعت کو سنبھالتے رہیے گا اور ملکہ کے حسن و جمال دلکش سے وارفتہ ہو کر کہین بیخودانہ حجرے کے باہر نہ تشریف لائیے گا ملکہ سے دوچار نہو جائیے گا مجھپر ستم نہ ڈھائیے گا عنان صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑیے گا کیونکہ اگر خدانخواستہ باشد آپ ملکہ سے دوچار ہوگئے تو مین پھر کسی طرح زندہ نہ چھوڑا جاؤنگا اسی دم ملکہ کے معرض عتاب و عقاب

مین آجاؤنگا اور بے موت مارڈالا جاؤنگا نعمان کی یہ بزدلانہ تقریر سنکر شاہزادے سکندر رستم خو کے مزاج مین فوراً ایک نوع کا تغیر پیدا ہوگیا مگر استقلال سے کام لیکر نہایت متانت اور آہستگی سے جواب دیا کہ اے نعمان مین اسقدر نادان اور اس درجہ سبک ظرف نہین ہون کہ ملکہ کے آئینہ حسن وجمال کو دیکھکر مجھ پر ایسی وارفتگی اور بیخودی کا عالم طاری ہو جائے جسکی وجہ سے حفظ مراتب تمکین ووقار مین ناچاری ہوجائے اور دل ایسا بیتاب وبیقرار ہو کہ سربستہ راز کے فاش کرنے کو تیار ہو جاؤن نعمان مجکو بڑا تعجب ہے کہ تمکو میری نسبت اسطرح کی سبک ظرفی کا گمان ہی کیون ہوا اگر میرے پہلو مین اسقدر کمزور دل ہوتا تو مجکو اس مقام تک پہونچنا تم خود ہی سمجھو کیسا مشکل ہوتا تم خاطر جمع رکھو مین ہرگز ایسا بدحواس نہین ہون کہ اپنے حجرے سے قدم باہر نکالون ۔ ع

چشم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است ٭

ابھی تم میرے حالات سے آگاہ نہین ہو مین نے بڑے بڑے نازک موقعون پر ایسی ایسی ثابت قدمیان کی ہین کہ انسان تو کیسے آسمان سے فرشتون نے آفرین اور تحسین کی ہے اگر تم میری سرگذشتون سے کچھ بھی واقف ہوتے تو میری طبیعت کی نسبت ایسا گمان ہرگز نکرتے نعمان نے جب دیکھا کہ شاہزادے کو میرا کہنا ناگوار خاطر ہوا اور مزاج اس عرض کو سنکر متغیر ہوا ہو دوبارہ عذر خواہی کی اور شرمسار ہوگیا اتنے مین غلغلہ بسم اللہ بسم اللہ کا بلند ہوا ملکہ نے تخت یاقوت نگار سے اترکر صحن باغ مین قدم رکھا اور اترتے کے ساتھ ہی اپنے روکش ماہ چہرہ سے نقاب اٹھا دیا نقاب کے اٹھتے ہی باغ کے تمام طائران خوش الحان اس رشک گل کا جمال بیمثال دیکھکر یون چہچہانے لگے کہ گویا اپنی زبان مین اس زینت افزاے باغ کی رونق افروز باغ ہونے کی مبارکباد گانے لگے ۔ بلبلین پھول جانکر ملکہ کو چھو چھو کر نکل جاتی تھین دیکھنے والون کو بعینہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ملکہ کے جلوۂ حسن وجمال پر نثار ہوئی جاتی تھین اور بار بار یہ شعر زبان پر لاتی تھین ؎

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

فی الواقع باغ مین ملکہ کیا آئین کہ نئی بہار آگئی یا بہار پر جوبن آگیا ۔ ادھر تو طائران باغ کا یہ عالم ہوا ادھر ایک تازہ شگوفہ اور کھلا کہ جب ملکہ نے اپنے چہرۂ تابان سے پردۂ نقاب اٹھا اور شاہزادہ سکندر رستم خو نے بغور کامل اس چودھوین رات کے چاند پر نظر ڈالی تو باوجودیکہ نعمان کے مقابلہ مین بڑی بڑی لن ترانیان اپنی ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کی چھانٹی تھین اور نعمان کے اس کہنے پر کہ شاہزادے صاحب ذرا طبیعت کو سنبھالے رہیے گا بہت کچھ چین بجبین ہوگئے تھے مگر باانہمہ نظر بھر کر دیکھتے ہی

بیساختہ ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور اس شعر کی رٹ لگ گئی کہ ؎

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا — دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

جب اس شعر نے زبان کا پیچھا چھوڑا تو یہ شعر بے اختیار زبان کے پیچھے پڑ گیا کہ ؎

تا نقاب از رخ آن دشمن ایمان برخاست — کافر از کفر و ز اسلام مسلمان برخاست

غرض ایک عجیب اندازگی وارفتگی شاہزادہ سکندر رستم خو کے عارض حال ہوئی اور اس وارفتگی کے عالم مین چاہتے تھے کہ حجرے سے نکلکر ملکہ کو آواز دین لیکن نعمان نے فہم وفراست سے شاہزادے کی نیت اور دلی ارادہ معلوم کر کے اور آگے بڑھکر عرض کیا کہ خدا کے واسطے خاموشی اختیار فرمائیے یہ آپ کیسا غضب ڈھا رہے ہین شاہزادے نے کہا ای بھائی نعمان اب طلسم فتح کرنے کی قوت کس مین باقی رہی اور زندہ رہنے کی حالت کس مین ہی وہ وقت بہت قریب آگیا سمجھ کہ مین تیرے اسی حجرے مین تڑپ تڑپ کر جان دونگا نعمان یہ جواب پر اضطرار و اضطراب سنکر سخت مضطر اور منتشر ہوگیا اور کہا کہ ای شاہزادے واسطہ اللہ پاک اور آپکے رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا اپنے دل کو سنبھالیے قابو مین لائیے ایسے وارفتہ اور بے اختیار نہ ہوئے چلے جائیے ای شاہزادے یہ نظر فریب بادشاہ طلسم کی دختر ہی اگر کہین اسکو آپکی اس تمام حالت کی پوست کندہ خبر ہوگئی تو سچ عرض کرتا ہون کہ بڑا ہی غضب ہوجائیگا کسی کے بنائے کچھ بن نہ آئیگا بہتر یہی ہی کہ جسطرح اور جس صورت سے ہوسکے ضبط فرمائیے اپنے دل کو قابو مین لائیے واہ واہ واہ مرحبا جزاک اللہ ای شاہزادے آپ تو فرماتے تھے کہ مین ایسا نادان نہین ہون تم ہر طرح سے خاطر جمع رکھو ع چشمم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است پھر یہ ایک تھوڑی سی دیر مین کیا ہوگیا آپکی وہ ثابت قدمی اور وہ مستقل مزاجی جسکا آپ کو بڑا دعوے تھا کدھر تشریف لے گئی۔ خدا نخواستہ باشد اگر یہ راز فاش ہوگیا تو یقینی امر ہی کہ مین بھی قتل کر ڈالا جاؤنگا اور آپکے دشمن بھی مگر شاہزادے کے دل پر ملکہ کے عشق کا تیر ایسا کاری پڑا تھا کہ سوفار تک پار ہوچکا تھا نعمان کی اس تمام فہمائش نے شاہزادے کے دل مین ایک تل برابر بھی اثر نہ کیا اور پھر ایک آہ کھینچکر یون جواب دیا کہ ؎

برو بکار خود ای واعظ این چہ فریادست — مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتادست

بھائی نعمان مین کیونکر صبر کرون جب دل بھی اپنے قابو مین ہو اور قابو مین ہوتا کیسا یہان دل ہی نہین ہی دل تو ملکہ کی زلف گرہ گیر مین کب کا اسیر ہوچکا البتہ ایک جان برائے نام باقی ہی سو وہ بھی ملکہ کے قدمون پر نثار ہونے کے لیے ملکہ کے پاس جانے کو مچلتی ہی بلکہ حق تو یون ہی کہ جان کو

تو اب تک مین نے زبردستی جیسے ایک وحشی چڑیا کو قفس مین بند کر دیتے ہین بعینہ اسیطرح روک روک کر قفس تن سے باہر نہین نکلنے دیا ہی ورنہ مرغ جان بھی کب کا پرواز کر گیا ہوتا مگر یہ یاد رکھنا کہ وحشی مرغ کو کوئی کبتک قفس مین بند کیے رہیگا جسوقت ایک ذرہ بھر بھی موقع ملا پھر سے نکل جائیگی اور یا اگر زیادہ قید و بند کی نگرانی کی گئی تو قفس ہی مین تڑپ تڑپ کر ٹھنڈی ہو جائیگی یہ باتین کرکے شاہزادے سکندر رستم خو پر غشی کا عالم طاری ہو گیا نعمان نے جانا کہ شاہزادے کا مرغ جان رہگراے باغ فردوس ہوا لیکن گھبرا کر نبض پر ہاتھ رکھا تو معلوم ہوا کہ رفتار نبض کی وہی ہی جو غشی کی حالت مین ہونی چاہیے خیر شاہزادے کے تمام ہو جانے کا دھڑکا تو مٹ گیا پر یہ ڈھرکا جان کے ساتھ ہی رہا کہ خدایا ایسا نہو کہ غش سے افاقہ حاصل ہونے کے بعد شاہزادے کو پھر اسی طرح کی بیقراری اور وہی گریہ و زاری وہی بے اختیاری ہو اور ایسا نہو بے اختیاری مین کوئی ایسا فعل سرزد ہو جائے جس سے ملکہ کو شاہزادے کے میرے ذریعہ سے معبد گاہ مین آنے کی خبر پہونچے اور آبرو اور جان دونون کے لالے پڑ جائین۔ ادھر شاہزادے سکندر رستم خو اور نعمان تو اس حال مین مبتلا تھے اب ادھر ملکہ نوبہار سرخ پوش کا حال سنیے کہ ملکہ باغ کی گلگشت سے فارغ ہو کر ناز و عشوہ دونون غلامان قدیمی بلکہ خانہ زاد کو ہمراہ لیے ہوے مسند زرنگار پر آکر جلوہ گر ہوئی اور تمام مصاحبین اپنی اپنی جگہ پر علے قدر درجات باقاعدہ ملکہ کے داہنے بائین جاگزین ہو گئین۔ ادھر بیٹھتے کے ساتھ ہی حسینہ اور جمیلہ گائنین جن دونون کی آوازون مین قضا و قدر نے کوٹ کوٹ کر جادو بھر دیا تھا اپنا اپنا ساز ملانے لگین جب دونون کے سازون کی آواز ایک ہو گئی تو دونون نے آوازین ملا کر گانا شروع کر دیا یون تو یہ دونون کی دونون جب گاتی تھین سننے والون کی روح پھڑک جاتی تھی اور ایسا ایسا گاتی تھین کہ اگر تانسین سن پاتا تو قبر مین بھی بمقابلہ انکی خوش الحانی کے اپنے گانے کا اندازہ کرکے شرما جاتا مگر اسوقت تو کچھ ایسے نرالے طرز اور اس طرح نادر و عجیب انداز سے اور اسقدر سچے سُرون مین گائین کہ سمان بندھ گیا اور یہ حالت ہو گئی کہ تمام مصاحبین یہان تک کہ ملکہ نوبہار سرخ پوش جسکا خود گلا نور کا تھا سب کی سب بت بنی ہوئی بیٹھی تھین انکے داؤدی لحنون نے سب پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری کر رکھا تھا سارا باغ اور تمام باغ والے اِن دلربا گانون کے نغمات دلکش سے متاثر ہو رہے تھے اگر ایک جانب عالم محویت تھا تو ایک جانب وجد کی حالت تھی سہ

ہوا محو نغمات ہر ایک پھول کہ رفتار تک کا نہ یارا رہا	جھکا گئین بلبلین اپنا پھول دلآویز تانین تھین یا تیر تھے	ہوئی ایسی خود رفتہ باد صبا کہ گل حاضرین اُنکے نخچیر تھے

نادرہ بانو کا قاعدہ تھا کہ ہر ایک جلسہ ہر ایک جھگڑے مین ہر موقع پر کوئی نہ کوئی حرکت شوخی اور دلآویزی کی ایسی کرگذرا کرتی تھی جس سے ملکۂ سرخ پوش کا دل باغ باغ اور شگفتہ ہوجایا کرتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ملکہ کے مزاج مین نادرہ بانو کو بہت کچھ دخل تھا اور بنسبت اور سہیلیون اور مصاحبون کے ملکہ اسکے کہنے کو بھی زیادہ مانتی تھین اور اسکے معاملات مین بہ نسبت اور جلیسون کے رعایت اور مراعات بھی زیادہ تر مبذول کرلی رہتی تھین یہانتک کہ اسی سبب سے نادرہ بانو سب سہیلیون کی محسود تھی چنانچہ بحسب اپنی عادت کے اس موقع پر بھی جب نادرہ بانو نے دیکھا کہ ملکہ اسوقت حسینہ اور جمیلہ کی نغمہ سرائی مین انتہا مرتبہ کی محو اور مسرور ہو رہی ہین تو سوچی کہ کوئی نہ کوئی فعل ایسا کیا چاہیے جو ملکہ کے حظ اور شگفتگی اور سرور کو دوبالا کردے اور نیز میری اور اندرونی رسوخ کا باعث ہو یکبارگی اپنی جگہ سے جست کرکے ملکہ کے قریب جا کھڑی ہوئی اور جاتے ہی دونون ہاتھ بڑھا اور سر سے پاؤن تک ملکہ کی بلائین لیکر نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ دل لبھاتی ہوئی شیرین زبانی سے حضور ملکۂ سرخ پوش مین یون عرض پرداز ہوئی کہ میری آنکھون مین خاک ماشاء اللہ ہر آن اور ہر لحظہ اس چاند سے مکھڑے کا حسن وجمال بلطف وافضال ایزد متعال اوج کمال پر چڑھتا ہی چلا جاتا ہی ہر روز ہر موقع پر نئے انداز نئی شان کا جلوہ دکھاتا ہی ملکہ نے نادرہ بانو کی یہ شوخی آمیز تقریر سنکر ہر چند چاہا کہ متانت اور وقار کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اور اپنی متانت مین فرق نہ آنے دے لیکن نادرہ بانو کی نغز گفتاری اور شوخی اچپلاہٹ سے اور نئے انداز کے چونچلے کے ساتھ اس تقریر کے عرض کرنے کے سبب سے کسی طرح اپنی ہنسی کو ضبط نکر سکی اور بیساختہ مسکرادی مگر مسکرانے کے ساتھ ہی تیوری چڑھا کر اور منہ بنا کر انتہا درجہ کی رکھاوٹ کے ساتھ یون جواب دیا کہ مردار تو مجھ سے ایسی گستاخانہ باتین نہ کیا کر ایسا نہو کہ ان بیباکیون مین ایک نہ ایک دن آپ کی شامتین آجائین یہ دن یہ راتین خواب کی طرح بڑی حسرت سے یاد آئین ساری شوخیان کف افسوس ملوائین مین تیرا بہت بڑا پاس کرتی ہون مگر تو اپنی آنی بانی سے باز نہین آتی ہی دیکھ بہت پچھتائیگی مگر نادرہ بانو تو ملکہ کی اعلے درجہ کی مزاجدان ہوچکی تھی وہ ایسی رکھائیون سے کب ڈرنے والی تھی اسکی مزاجدانی کی تو ملکہ کے مقابلہ مین یہ نوبت تھی

کہ تانت باجی اور راگ بوجھا ملکہ کی زبان کھلتے ہی تاڑ گئی کہ بناوٹ کی مرکھائی ہی
فقط سہیلیون کے دکھانے کو تیوری چڑھائی ہی ملکہ کی اس خفگی آمیز تقریر کو
ایک ذرہ بھر بھی خطرہ مین نہ لائی اور پہلی مرتبہ سے بڑھ کر بیباک اور
دلیر بنکر یہ شعر زبان پر لائی۔ ؎

یہ آدمی ہی کہ برسون جمال رہتا ہی
وگرنہ ماہ کو اک شب کمال رہتا ہی

حضور چشم بد دور کنیز نے تو واقعی
سچی بات عرض کی ہی کچھ خوشامد اور چاپلوسی سے عبارت آرائی نہین کی
جسکا مزا چکھیا نہ اُٹھاؤن سانچ کو آنچ نہین ہوتی ؎ راستی موجب رضای خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ÷ اور حق تو یون ہی کہ کنیز کے مُنھ مین اس لائق زبان
کہان جو اس حُسن وجمال کی تعریف کرے خدا اس روز افزون جلوہ حُسن کو
یون ہی ترقی پذیر رکھے مین تو کیا ہون ایک اندھا بھی اس مکھڑے کی طرف
مُنھ کرے تو آنکھون مین نور آجائے پھر ایسے دلکش ماہ وخور مکھڑے کی تعریف
کرنا کونسا گناہ ہی اور یون خفا ہونے اور غصہ گرمی کرنے کو تو حضور مختار ہین
کنیزین ہر حال مین ہر وقت خطاوار اور ہر سزا وعقوبت کی سزاوار ہین
لیکن حضور تو میرے مزاج سے خوب واقف اور آگاہ ہین کہ چاہے جان
جائے یا باقی رہے آئی پر ہرگز نہین چوکتی کسی طرح مجھ سے تو چپ نہین رہا جاتا ع
ایمان کی کہینگے ایمان ہی تو سب کچھ ÷ حضور کا اس وقت کنیز پر غصہ کرنا
برافروختہ ہونا اس مثل کا پورا پورا مصداق ہوگیا کہ۔ از صحبت
بادشاہان پرحذر باید بودن کہ گاہے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے
خلعت دہند۔ حضور ذرا غور وانصاف فرمائین سچی تعریف کو حق تعالی
جل شانہ نے بھی ناجائز نہین فرمایا اور گناہ نہین قرار دیا بلکہ سچی ہر ایک
تعریف طاعت کے حکم مین داخل فرمائی گئی ہی اور اگر سچی تعریف
ناجائز ہوتی تو وہ پروردگار جس نے ہجدہ ہزار عالم کو مخلوق اور جسنے
حضور ایسے حسین وجمیل ماہ طلعتون سے روے زمین کو شرف اور
رونق بخشی اسکو بجز اللہ اور خدا کے کوئی بندہ رحیم وکریم رؤف
معطی منعم نور وغیرہ اسماء وصفات کے ساتھ نہ پکارتا اور ان خطابات
سے مناجات ہرگز روا نہوتی کہ اے رحیم رحم کر اور اے کریم کرم کر اور
اے نور ہمارے دل کو نور ایمان عطا فرما۔ پھر جب خداوند تعالے جو کہ سب
بادشاہون کا بادشاہ ہی سچی تعریف سے رضامند ہوتا ہی اور منجملہ اسماء وصفات
کے جس اسم صفت سے منسوب کرکے بندہ اس خداے برحق کو پکارتا ہی
اسی صفت کا زیادہ تر مورد بنجاتا ہی تو پھر اسکے اعلے درجہ کے آپ ایسے
بندون کو بھی یہی مناسب ہی کہ اپنی سچی تعریف پر اپنے ماتحتون اپنے جان نثار

فرمانبرداروں سے زیادہ تر خوش اور رضامند ہوں نہ کہ سچی تعریف کرنے والے ہی کو اپنا مورد عتاب وخطاب فرمائیں کنیز نے اگر حضور کے رخ انور کو چاند سا مکھڑا کہا تو کیا بیجا اور خلاف عرض کیا ماشاء اللہ اسوقت رخ انور مین وہ آب وتاب ہی کہ سارا باغ جگمگا رہا ہی اگر میری عرض کا یقین نہین تو حضور اسقدر حاضر ہین جس سے چاہین میری عرض کی تصدیق فرمالین اگر کوئی خادمہ بھی میری عرض کو خلاف کہدے تو جو چور کا حال ہی سے بڑھکر میرا حال کیا جائے اور نہین تو مجکو ضرور اسوقت میری سچائی پر کچھ نہ کچھ انعام عطا ہونا چاہیے نادرہ بانو کی اس مسلسل اور مدلل تقریر پر ملکہ اور بھی خوش ہوئی مگر چونکہ راج ہٹ مثل ہی مشہور ہی اسلیے پھر تیور بدل ہی کے جواب دیا کہ نادرہ اب تو حد سے زیادہ دلیر اور گستاخ ہوتی جاتی ہی اللہ ری تیری زبان یون چلتی ہی کہ درزی کی قینچی بھی تیری زبان کے آگے شرما جائے ای بندی خدا کی تیری زبان تھکتی بھی نہین جس بات کے پیچھے پڑگئی اسی کے پیچھے پڑگئی نیکبخت تو تو ایسی منطقی تقریرین کرتی ہی کہ بیچارہ کوئی طالب علم بھی تیرے مقابلہ مین ہو تو گھبرا کے بھاگ جائے بس اب خدا کے واسطے اپنی للو بند کرو کسی طرح تمکو بھی چپ بھی رہو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ نادرہ بانو کو درخت ہزار شاخ اور اس پر آکر سیمرغ کا یہ کہنا یاد آگیا کہ جو شخص طلسم کشا ہی وہ اولاد صاحبقران سے ہی نام اسکا سکندر رستم خو ہوگا اور وہ پہلے اسی معبدگاہ سامری مین آئیگا اور اس خیال کے آتے ہی ملکہ شرخ پوش کے حضور مین سر جھکا کر عرض کیا کہ حضور اسکا تو علاج ہی نہین ہی کہ حضور کو مجھ سے میری باتون سے میرے ہر فعل سے خدانخواستہ نفور ہوگیا ہی تو پھر ناحق کے اعتراضات کیون فرمائے جاتے ہین یون ہی صاف نہ فرما دیجیے کہ مردار دور ہو میرے سامنے سے چلی جا بیچ مین خود ہی دفان ہوئی جاتی ہون ملکہ سے یہ کہکر نادرہ بانو دل مین یہ آرزو کرتی ہوئی اٹھی کہ بارخدایا تیری قدرت سے کچھ بعید نہین کہ جس شخص کے قدوم میمنت لزوم کے اس معبدگاہ مین آنے کی پیشین گوئی سیمرغ نے کی ہی اور بشارت دی ہی اس شخص کے معبدگاہ مین داخل ہونے کا دن آج ہی کا دن ہو جائے اور شاہد مقصود خوبی قسمت سے آج ہی اپنا جلوہ دکھائے دل مین یہ کہتی ہوئی باغ کے ایک جانب خراماں خراماں چلی ملکہ نے اسکے چلے جانے کو غنیمت جانا اور بجائے خود یون کہا کہ خوب ہوا نادرہ آڑی بک بک سے تھوڑی دیر کو تو فراغت ہوئی نگوڑی نے گانا شنانا وشنا ہر کر رکھا تھا یہ کہکر پھر بدستور

ہمہ تن گوش ہوکر حسینہ اور جمیلہ کی طرف متوجہ ہوگئی اور حسینہ جمیلہ نے پھر دل توڑ توڑ کر تان پر تان لگانا شروع کردیا جس سے ملکہ اور تمام حاضرین کو پھر اُسی طرح کی محویت اور ورا رفتگی ہوگئی پھر وہی سمان بندھ گیا ہر مصاحب کا یہ حال تھا کہ ہر تان پر جھُوم جھُوم جاتی اور جسکو زیادہ کیفیت ہوتی اُسی حالت مین قریب آکر ملکہ کی پیشانی چوم جاتی - خود ملکہ کی یہ صورت تھی کہ ایک حالت آتی ایک جاتی تھی ہر ہر تان پر تازہ لطف اُٹھاتی تھی - یون تو حسینہ جمیلہ اپنی خوش آوازی اور فن موسیقی کے علم و آگاہی کی وجہ سے ہمیشہ ہی ملکہ کے عطیات نقد و جنس کی مورد رہا کرتی تھین مگر آج کے اس جلسۂ معبدگاہ سامری مین تو ان دونون کے بخت بیدار نے ایسی یاوری کی اور گانے کا انداز کچھ ایسا بن پڑا کہ ملکہ حد سے زیادہ مسرور و محظوظ ہوئین اور دونون کو مالا مال کردیا جتنی طلائی انگوٹھیان زمرد یاقوت ہیرے پکھراج وغیرہ جواہر گران بہا کی پہنے تھی دونون ہاتھون سے اُتار اُتار کر دونون کو دے دین - اب نادرہ بانو کی حقیقت ملاحظہ ہو کہ ملکہ کے حضور سے اُٹھکر باغ کی جانب آہستہ آہستہ چلی جاتی تھی اور کمال ذوق و شوق کے ساتھ

بار بار یہ شعر پڑھتی جاتی تھی کہ ؎
صبا خاک وجود ما بدان عالی جناب انداز
بود کان شاہ خوبان را نظر بر منظر اندازیم
اور چونکہ سیمرغ کی بشارت کا اسکے

دل و دماغ کو قطعی یقین ہوچکا تھا اور اس یقین ہو جانے کے باعث ہر ایک موے بدن سے آرزومند اور مشتاق لقاے جمال اولاد صاحبقران ہوکر جانب گلزار چلی تھی اسلیے اسکو باغ کے ہر ایک گلبن اور ہر گلبن کی پرچھائین پر سکندر و رستم خو کا گمان ہوتا تھا اور شوریدہ بلبل کے مانند باغ کے ہر گلبن ہر شاخ ہر کونے مین اپنے گل مراد کو ڈھونڈھتی پھرتی تھی اور کبھی اس شعر سے رطب اللسان ہوتی کہ ؎

ہمائے اوج سعادت بدام ما افتد
اگر ترا گذرے بر مقام ما افتد
اور کبھی یہ شعر اسکا ورد زبان ہوتا کہ ؎
بے حجابانہ درآ از در کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانۂ ما
کبھی اس اضطراری حالت مین یہ شعر پڑھتی کہ ؎
بے تو ای سرو روان با گل و گلشن چہ کنم
زلف سنبل چہ کشم عارض سوسن چہ کنم
کبھی اس شعر کی دھن بندھ جاتی کہ ؎
پیش از ظہور جلوۂ جانانہ سوختیم
آتش بسنگ بود کہ ما خانہ سوختیم
مگر جب تمام گلبنون مین کہین گل مراد کی

بوے جانفزا سے مشام جان تازہ کرنا نصیب نہوا اور غنچۂ آرزوے دل نے گلزار کے کسی مقام مین نسیم مقصود کا پتہ نشان نہ پایا تو اُسی اضطرار اور وارفتگی مین نادرہ نے نعمان کے قیام گاہ کی جانب قدم بڑھایا نعمان (دانیت) نے جب نادرہ کا رخ اپنے قیامگاہ کی طرف دیکھا دیکھتے ہی گویا کہ رگ رگ کا دم نکل گیا اور اپنے جی مین

اور اپنے جی مین کہا کہ خدا ہی خیر کرے آج آبرو اور جان دونون کی بربادی کے سامان نظر آتے
ہین نادرہ کے قدم بے طرح میرے قیامگاہ کی طرف بڑھتے جاتے ہین ہاتھ پاؤن مین
سنسناہٹ پڑگئی اس قدر قوت باقی نرہی کہ اپنے مقام سے حس و حرکت کرے مرتا ہی
تو جو کچھ ہوسکے کرکے مرے اب ہرچند چاہتا ہی کہ جلدی سے اپنے حجرہ کے قریب پہونچ جائے
سکندر رستم خو کو کوئی تدبیر راز کے فاش ہونے کی بتائے مگر کسی طرح قدم نہین اٹھ سکتا
تھا ایک ایک پاؤن سو سو من کا ہوگیا تھا مگر خوف تو بری بلا ہوتا ہی جس طرح ممکن ہوسکا
اپنے آپ کو کشان کشان اور افتان و خیزان چند قدم آگے بڑھایا اپنے حجرہ کے دروازہ
تک پہونچایا اور پہونچتے ہی یہ تدبیر سوجھ گئی کہ حجرہ کے بیٹھکگاہ مین خوشبو کا بخور کردیا جس سے
ایک آن کی آن مین سارا حجرہ بخور کے دھوین سے بھر گیا اور چونکہ دھوین کے نکلنے کی
کوئی جگہ حجرہ کے اندر مثل روشندان وغیرہ کے مطلقاً نہین تھی دھوین کے گھٹ جانے
سے حجرہ کے اندر یہ حالت ہوگئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا ۔ اور خود جسارت کرکے
کئی قدم برسم استقبال حجرہ کے آگے بڑھکر نادرہ بانو کو بڑے تپاک اور گرمجوشی سے
دلیرانہ سلام کیا نادرہ بانو جو حرفون کی بنی ہوئی عورت تھی اور جسکی فطانت و ذہانت
فہم و فراست چالاکی ایک عالم مین مشہور تھی اتیت (نعمان) کے اسکے اسرار دیدہ کو
دیکھتے ہی بھانپ گئی کہ بیشک اتیت پر اسوقت کوئی نہ کوئی خوف ضرور ہی طاری ہورہا
ہی اور خوف بھی ایسا خوف ہی جسکے سبب اسکے چہرہ کا رنگ فق اپنی ہستی سے عاری
ہورہا ہی نعمان کے سلام کا جواب دینے کے ساتھ مسکراتی ہوئی بے تحاشا پوچھا کہ خیر تو
ہی یہ آج کیا ماجرا ہی کہ سارے باغ مین ایسی تو شفق ہی اور اسپر آپکے چہرۂ مبارک کا
رنگ فق ہی ایسے بدحواس کیون ہو اسقدر افسردہ اور اداس کیون ہو
نعمان کے رہے سہے حواس نادرہ کے اس سوال سے اور بھی باختہ
ہوگئے ہاتھون کے طوطے اڑگئے مگر دل کو مضبوط کیا اور جس طرح ہوسکا اپنے آپکو
سنبھالا اور اپنی جان کو نذر بنا کر یون جواب دیا کہ ای نادرہ بانو آج آپ کا خلاف
دستور اسطرف کا تشریف لانا میرے دل مین کھٹکا اور یہ خیال پیدا ہوا کہ اسطرف تو
نہ باغ ہی نہ بہار ہی نہ گل ہین نہ کوئی گلعذار ہی فقط مجھ گنہگار کی ایک اجڑی بجڑی منڈھیا
اور وہ بھی دھوان دھار ہی یا خود یہ گنہگار ہی پھر باوجود ان سب صورتون کے آپکے
ادھر تشریف لانے کا کیا سبب ہی کہین ایسا تو نہین کہ خدانخواستہ ملکہ سرخ پوش کا مجھپر
کوئی غضب ہی اور یہی خیال کرکے مین مضطربانہ آگے بڑھا کہ آپ سے خلاف معمول
تشریف آوری کا باعث دریافت کرون مفصل حقیقت کسی طرح جلدی سے سنون
نعمان جب اپنی نغز گفتاری ساری حیلہ کاری ختم کرچکا تو نادرہ بانو نے ہنسکر پوچھا
کہ نعمان پہلے یہ تو بتادو کہ تمھاری ساری منڈھیا مین یہ دھوان کسکی آہ شررہ بار کا
گھٹا ہوا ہی کس دل جلے نے یہ اندھیر برپا کیا ہی نادرہ کا یہ کہنا کہ نعمان کی جان

اور سوکھ گئی لیکن پھر دلیری کرکے یون جواب دیا کہ حضور تو ایسے ایسے معمے ارشاد فرما رہی ہین جس سے مارے ہول کے میرا دم فنا ہوا جاتا ہی - الغرض نعمان نے ہرچند چاہا کہ بلطائف الحیل نادرہ کا خیال اپنی جانب سے پھیر دے مگر کوئی فقرہ کارگر نہوا نادرہ کا قدم اسکی منڈھیا کی جانب بڑھتا ہی چلا آیا آخرکار جب دیکھا کہ نادرہ منڈھیا تک آپہونچی جلدی سے منڈھیا کے اندر نادرہ کے جانے کے پیشتر یہ شعر پڑھتا ہوا چلا گیا کہ ؎ تم آؤ گھر مین ہمارے خدا کی قدرت ہی + کبھی تمھین کبھی ہم اپنے گھر کو دیکھتے ہین اس شعر کا سننا تھا کہ نادرہ کا قدم رک گیا اور جہان تک پہونچی تھی وہین ٹھٹک رہی اور بولی کہ اتیت صاحب ماشاء اللہ آپ کو شعر شاعری کا بھی کچھ مذاق ہی یہ تو ہمہ آمد سخن سنجان فصاحت پناہ میرزا نوشاہ مرحوم کا شعر ہی - نعمان کو نادرہ کا یہ شعر سنکر ٹھٹک رہنا اور اتنا کہنا بہت ہی غنیمت ہوگیا اور اسی تھوڑے سے وقفہ مین پھرتی سے منڈھیا کے اندر جا سکندر رستم خو کو چادر اڑھا دی اور کہا کہ خدا کے واسطے چون نہ کیجیے گا بس جسطرح آپ لیٹے ہین یون ہی دم سادھے ہوے پڑے رہیے گا اور یہ کہکر اس تیزی اور چالاکی سے منڈھیا کے دروازہ پر آگیا کہ گویا گیا ہی نہ تھا اور نادرہ کج ابرو سے یون خطاب کیا کہ میرزا نوشاہ مرحوم کوئی اور بزرگوار ہونگے یہ تو میرزا اسد اللہ خان غالب کا شعر ہی اور مجکو شعر و شاعری کا مذاق و مذاق تو خاک بھی نہین مگر ہان شاعرون کی صحبت مین شریک ہونے کا اتفاق گاہ و بیگاہ البتہ پیش آیا ہی اسوجہ سے سنتے سناتے بعض اشعار یاد رہ گئے ہین جو بعض بعض موقعون پر بیساختہ زبان سے نکل جاتے ہین نادرہ یہ جواب سنکر پھر مسکرادی اور بولی اتیت صاحب سنتے سنانے نہین آپ کو فن شاعری مین اعلی درجہ کی مہارت معلوم ہوتی ہی اور شاعری کا مذاق تو آپکے شعر پڑھنے کا انداز بتا رہا ہی کہ آپکے رگ و پے مین کوٹ کوٹ کے بھرا ہوا ہی - اتیت صاحب یہ میرزا نوشاہ ہی مرحوم کا شعر ہی اسد اللہ خان انھین کا اسم مبارک تھا اور غالب تخلص اسوقت آپ نے یہ شعر پڑھکر میری حالت متغیر کردی اور نہ جانے کون کونسے موقعے یاد دلا دیے برائے خدا اس غزل کا کوئی اور شعر یاد ہو تو وہ بھی فرمائیے سچ سمجھیے اس شعر کے پڑھنے سے میرے دل مین آپ کی ایک خاص محبت پیدا ہوگئی اور اگر مجھ کمبخت کو پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی کہ آپ فن شاعری کے ایسے کامل المذاق شخص ہین تو مین ہر مرتبہ آپ کے پاس خاص کرکے آتی اور منتخب اشعار سنکر حظ اٹھاتی نادرہ کی اس تقریر سے نعمان کی جان مین جان آگئی اور نہایت دلکش لہجا اور شاعرانہ بانکپن کے انداز سے اسی غزل کا یہ مطلع پڑھا کہ ؎ وہ دیکھین بزم مین پہلے کدھر کو دیکھتے ہین + محبت آج ترے ہم اثر کو دیکھتے ہین + نادرہ مطلع سنکر اور بھی مسرور ہوئی اور کہا کہ اتیت صاحب سبحان اللہ ماشاء اللہ مطلع تو

لاجواب ہی ہی لیکن آپکے شعر پڑھنے کا انداز بھی سیکڑون ہزارون ہی پڑھنے والون مین انتخاب ہی انیت صاحب ع اِی وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ٭ اسوقت تو آپکے ان دونون شعرون نے میرے حد کے افسردہ دل پر ایک اعلی درجہ کی مفرح معجون سے بڑھکر اثر کیا معلوم نہین مین کن کن خیالات کس کوفت مین مبتلا تھی مگر ساری افسردگی ہوا ہوگئی سب غم غلط ہوگیا نعمان نے جب دیکھا کہ شعرون کے سُننے نے نادرہ کی حالت متغیر کردی اور بیشک اسکے دل مین میری کچھ نہ کچھ محبت ضرور پیدا ہوگئی موقع کو بہت ہی غنیمت جانکر اسی غزل کا یہ تیسرا شعر جسکا مضمون بھی واقعی دلخراش ہی کہ ؎

کہین نظر نہ لگے اُنکے دست و بازو کو | یہ لوگ کیون مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہین

ایسی غارتگر شکیب لے دا سے مظلوم صورت بنا کے پڑھا کہ نادرہ کج ابرو کا دل بس گیا اور قریب تھا کہ وہین منڈھیا کے بیٹھکا دمین زمین پر لوٹنے لگے اور نہایت مضطر الحال اور بیقرار ہوکر بولی کہ انیت صاحب واہ واہی واہ ع واہ کیا کہنے مین تیرے اور ترے اُستاد کے ٭ یہ تو فرمایئے کہ آپ کو تلمذ کن بزرگوار سے ہی انیت نے کہا کہ ایک اُجڑے بگڑے اور بدنام چھوٹے سے شہر لکھنؤ نام کے ایک قانع مزاج گمنام کا شاگرد تو کیونکر عرض کرسکون البتہ غلام ہون۔ لکھنؤ کا نام آتے ہی نادرہ نے کہا یہ کہیے آپ نے شعر و سخن کی دولت اہل لکھنؤ سے پائی ہی جہان کی زباندانی کا چار دانگ عالم مین شہرا ہی جسکے زباندانون کا اسوقت تمام ہندوستان مین ڈنکا بج رہا ہی یہ وہی شہر ہی جسکی تعریف مین بہت مدت ہوئی معلوم نہین کونسی کتاب مین مین نے خود اپنی آنکھون سے یہ شعر دیکھا تھا کہ ؎ سُنا رضوان بھی جسکا خوشہ چین ہی ٭ وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہی حضرت جب ہی آپ کے شعر پڑھنے کا وہ انداز ہی کہ سامع اگر مضمون شعر کی تلوار سے ادھ موا ہوکر بچ بھی جائے تو آپ کے پڑھنے کے بانکپن کی ادا اُس بیچارہ کا کام ہی تمام کردے۔ مین ہمیشہ سُنا کرتی تھی کہ لکھنؤ والے جہان شعر گوئی مین یگانہ ہین وہان شعر کے پڑھنے مین بھی یکتائے زمانہ ہین یہان تک کہ سست سے سست مضمون کے شعر کو بھی اگر لکھنؤ کا کوئی خوشخوان شاعر پڑھکر سُنائے تو ممکن نہین کہ سامع بیقرار نہو جائے مگر سچ سچ کہتی ہون کہ مین ہرگز اس مقولہ کی آج تک قائل نہ تھی البتہ آج بیشک قائل ہوگئی کہ حقیقت مین یہ مقولہ صحیح تھا اور ہان یہ تو فرمایئے کہ آپ نے اپنے اُستاد بزرگوار کے ذکر کے موقع پر اُستاد کو قانع مزاج اور گمنام صرف ان دو لفظون سے موصوف فرماکر جملہ تمام کردیا نہ اُنکا اسم شریف بتایا نہ تخلص مہربانی سے انکا نام اور تخلص تو بتایئے آخر کیا انکا نام اور تخلص ظاہر کرنے مین کسی طرح کی قباحت کچھ مضائقہ ہی۔ نعمان نے ہنوز کج ابرو کے اس سوال کا جواب نہ دیا تھا کہ سکندر رستم خو جو انیت صاحب کی منڈھیا مین چادر کے نیچے باوصف زندہ جان ہونے کے مردہ سے بدتر پڑے ہوئے تھے جنکے دیدۂ دل ملکہ سرخ پوش کی خیالی صورت پر گڑے ہوئے

سے اپنی وارفتگی کی حالت مین دفعۃً کراہ اُٹھے اور گو یہ بجاے خود نہایت آہستہ کراہے تھے اور یہ اندازہ بھی ملحوظ خاطر ضرور ہوگا کہ کج ابرو کے کانون تک آواز نہ پہونچنے پائے مگر اپنی وارفتگی کی وجہ سے اس اندازہ کا موازنہ قائم نرکھ سکے جسکے باعث اُنکی آواز انکے ملحوظ خاطر اندازہ سے متجاوز ہوکر نادرہ کے کان تک جا پہونچی انکی آواز سنتے ہی نادرہ چونکنا ہوئی اور متعجب و متحیر ہوکر رہ گئی اور شعر وشاعری کا جما ہوا خیال یکایک اُکھڑ گیا اور سیمرغ کی بشارت کا مضمون جو شعر شاعری مین مصروف ہو جانے کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لیے گویا بھول سا گیا تھا حرف بحرف پھر یاد آگیا اور پھر اسی اضطراری حالت اور شوق حصول تمنا کے جوش کے باعث دل مین وہی سب بدگمانیان پیدا ہوگئین اور کیون نہ پیدا ہوتین یہ کلیہ ہی کہ جب انسان مین کسی چیز کا عشق حد کمال کو پہونچ جاتا ہی تو ہر شی مین شی مطلوبہ کا جلوہ نظر آتا ہی نادرہ کے دل مین بھی اسوقت شوق وصول مطلوب اسقدر جوش پر تھا کہ باغ کے ہر شجر و حجر پر سکندر رستم خو کا گمان کرتی چلی آرہی تھی چنانچہ یہی گمان اسکو نعمان کی منڈھیا کی جانب کھینچ لایا تھا پھر جب ایسے مطلوب کی یاد آگئی تو شعر شاعری اور کسی چیز کی یاد اور مصروفیت کب باقی رہ سکتی تھی بقول شاعر ؎

نہ کیون دوزخ سے بڑھکر اسکی نظرون مین گلستان ہو
جو دل عاشق کسی کا ہو کسی دلبر کا جویان ہو

بس آواز کے سنتے ہی یہ بدگمانی پیدا ہو گئی کہ ہو نہو یہ آواز اسی محبوب کی ہی جس کی بشارت سیمرغ نے دی ہی اور یہ شعر کہ ؎ آپکی باتون کا رہتا ہی مجھے ہر دم خیال ؛ جو کوئی بولا صدا کانون مین آئی آپ کی ؛ زیر لب پڑھتی ہوئی بیباکانہ منڈھیا کے اندر جا کھڑی ہوئی اور اِدھر اُدھر نظر ڈالنا شروع کی جب اس چادر پر نگاہ پڑی اور قریب یقین کے اس امر کا گمان ہو لیا کہ ضرور اس چادر مین کوئی شخص لیٹا ہوا ہی تو دفعۃً نادرہ کا چہرہ متغیر ہو گیا مگر بڑی خیر یون گذری کہ نعمان کی سخندانی اور خوشخوانی پر آگاہی حاصل ہو جانے اور غالب مرحوم کے اشعار سے حظ وافر اُٹھانے کے سبب نادرہ کے دل مین نعمان کی جگہ محبت کچھ ہو گئی تھی اور اگلی سی بے تعلقی اور ناآشنائی نہین باقی رہی تھی لہذا اپنے غیظ و غضب کو ضبط کر کے مگر تاہم تیوری بدلکر پوچھا کہ نعمان یہ کیا معاملہ ہی یہ نیا گل آپکی منڈھیا مین کیونکر پھولا ہی۔ نعمان نے جب دیکھا کہ اب قریب ہی جو راز نہان فاش ہو جائیگا کوئی چارہ کرنے بن نہ آئیگا اسلیے اگر اب کوئی حیلہ کیا کوئی بات بنائی تو راز کھل جانے پر اور بھی زیادہ ذلت اور شرمندگی اٹھائی اس سے مصلحت یہی ہی کہ صاف صاف حال بیان کر دو اسکے بعد منت سماجت کے ساتھ عذر کر لو دل مین یہ منصوبہ کرکے چاہتا تھا کہ سکندر رستم خو کا نام بتا دے اور اول سے آخر تک سارا ماجرا

ہو ہوش نادے لیکن پھر جبارت نہوئی تمام اعضا مین کپکپاہٹ پڑ گئی ہاتھ باندھکر نادرہ کے روبرو کھڑا ہوا اور زبان سے بیساختہ اور بلا قصد یہ نکل گیا کہ حضور یہ بیچارہ طرح طرح کی مصیبتون کا مارا مخزن آلام و محن بے وطن اتفاق سے مجھ غریب کی منڈھیا تک آیا دو روز مہمان رہا جہان تک مجھ سے ہو سکا اسکی مہمانداری دلداری کی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ اسکا خمیر اسکو کشان کشان یہان لایا تھا آج کی رات حکم قضا نے اسکی جان لے لی اور اسی وجہ سے جب آپ تشریف لائی ہین تو میرا خون خشک ہو گیا اور جی مین یہ اندیشہ گیا کہ مبادا آپ یہان تشریف لائین اور اس ماجرا کی خبر ملکہ سرخ پوش تک پہونچائین تو میرے سب کرم ہو جائین اس لحاظ سے یہی بہتر ہی کہ حضور کا قدم مبارک منڈھیا مین نہ آئے تاکہ یہ راز پوشیدہ ہی رہے کیونکہ علاوہ اور وجوہ کے یہ امر کسقدر قبیح اور بدشگونی کی بات ہی کہ ملکہ سرخ پوش اور آپ ایسی مصاحبین جس معبدگاہ مین بغرض تفرج و تفریح و سیر و گلگشت باغ رونق افروز ہون اسی مین ایک میت کی لاش ہو - ہر چند نعمان نے اپنی طلیق اللسانی سے اس مضمون کو بہت کچھ رنگا اور بڑی عبارت آرائی سے معرض بیان مین لایا لیکن نادرہ بانو کے گمان کو تو اس آواز کا سننا یقین کی حد تک پہونچا چکا تھا نعمان کی اس طول طولانی تقریر کے ایک حرف نے بھی نادرہ کے دل پر ایک ذرہ بھر اثر نہ کیا اور اسکے خیال مین ایک سرمو کے برابر بھی کمی اور تغیر نہ پیدا ہوا بلکہ اور یقین کو قوت ہو گئی اور جی مین کہا کہ ہو نہو یہ وہی اولاد صاحبقران ہی جسکی سیمرغ نے خبر دی ہی اتنی فرط خوف سے یہ سب باتین بنا رہا ہی نادرہ نے یہ تقریر سنکر چادر کی جانب قدم بڑھایا نعمان نے عرض کیا حضور کا مردہ کے قریب تشریف لیجانا اچھا نہین نادرہ بولی بھائی یہ دن تو سب ہی کو پیش آتا ہی مین ایسے امور کا ہرگز وہم نہین کرتی یہ کہکر جست کرکے چادر کے قریب جا پہونچی اور پہونچتے کے ساتھ ہی چادر کا ایک گوشہ ہاتھ سے الٹ دیا چادر کے الٹتے ہی یہ معلوم ہوا کہ جو دھوین رات کے ماہ کامل پر سے دفعۃً ابر دور ہو گیا وہ چاند سا مکھڑا نادرہ سے دوچار ہوا گویا ایک تیر کلیجہ کے پار ہوا - اور دیکھا کہ چادر والے کی آنکھین تو بند ہین مگر کبھی یہ شعر زبان سے پڑھتا ہی کہ ؎

شب فراق تو جون تون کٹی بہ نالہ و آہ		یہ دن پہاڑ سا کیونکر کٹے مرے اللہ

اور کبھی اس شعر سے رطب اللسان ہو جاتا ہی کہ ؎ مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ÷ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد نادرہ بانو نے یہ عاشقانہ اشعار سنکر پوچھا کہ ؎ کس کے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری ÷ رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیری ÷ یہ سنکر سکندر رستم خو نے جواب دیا کہ ؎ نہ پوچھو حال مرا چوب خشک صحرا ہون لگا کے آگ مجھے کاروان روانہ ہوا ÷ نادرہ بانو نے کہا آخر کچھ حال تو بیان کیجیے

کہ کس کمان ابرو کے تیر مژہ نے گھائل کیا ہی کس کی تیغ نظر نے ٹکڑے ٹکڑے دل کیا ہی کس کے تیر ستم کا دل نشانہ ہوا کون آفت جان حضور کا جانا نہ ہوا کسکے فراق مین اس قدر بیقراری ہی کسکے عشق مین ایسی اضطراری حالت طاری ہی کیا ملکہ سرخ پوش کے مرآت جمال کی جھلکی دیکھ پائی ہی جو ایسی زار و نزار حالت بنائی ہی جون ہی نادرہ نے ملکہ سرخ پوش کا نام لیا شاہزادے سکندر نے کلیجہ دونون ہاتھون سے تھام لیا اور کہا کہ ع غنچۂ دل کی بس نسیم ہین آپ مرض عشق کی حکیم ہین آپ ؛ ای نادرہ بانو آپ بڑی ذی فہم و فراست ہین اب مجھ سے کہلوانے کی کیا حاجت ہی آپ مین تو خود مرض عشق کی تشخیص اور درد عشق کے علاج کی حذاقت ہی اگر میرا حال پوچھا ہی تو لازم ہی کہ کچھ علاج بھی کر دیجیے میری جان بچانے کا اجر عظیم حاصل کیجیے اور اگر باوصف امکان علاج مین کم توجہی اور کوتاہی کرو گی تو میدان حشر مین میرا ہاتھ اور تمھارا دامن ہو گا تمھارے فہم و فراست تمھاری ذہانت و فطانت سے مجکو کامل یقین ہی کہ میرے درد کا درمان آپ کی توجہ سے ضرور ہو سکتا ہی میرے صفحۂ خاطر افسردہ کا غبار رنج و اندوہ تمھارا انعام عنایت و مہربانی ضرور دھو سکتا ہی اور اگر اپنی خوبی قسمت سے تمھاری مسیحائی سے بھی اس بیمار آزار محبت کو شفا میسر نہوئی حصول آرزو اور تمنا کی صورت چشم مشتاق پر جلوہ گستر نہوئی تو اتنی وصیت اس ہم آغوش حسرت و ناکامی کی ضرور یاد رکھنا کہ جیسی اسوقت میرے جیتے جی غمخوارانہ باتین کر رہی ہو مرے پر بھی اتنا پاس روح ناشاد رکھنا کہ اسی باغ کی زیر دلوار مجھ جان دادۂ تمناے پابوسی دلدار کا مزار ہو اور اپنی ملکہ کے کان مین بہت ہی رازداری کے ساتھ چپکے سے اتنی عرض ضرور کیجیے گا اپنی سحر آمیز تقریر سے اچھی طرح ذہن نشین کرا دیجیے گا کہ آپ کی تیغ ستم ران نگاہ اور مژگان کے ناوک بے پناہ کے بے گناہ شہید نے جسوقت دنیا سے منہ موڑا طلسم کے عوض دم توڑا اس شعر کا وظیفہ نہ چھوڑا جان دیتا تھا اور اس شعر کے مزے لیتا تھا کہ ع

اُن قدموں پہ سر رکھدوں اور جان نکل جائے
مرنا تو مقدم ہی ارمان نکل جائے

اور کبھی اس شعر کو پڑھکر اپنی جانکنی کی تلخی کو شیرین کرتا تھا کہ ع

آئین وہ تربت پہ تیوری ہی چڑھانے کے لیے
میری تربت پر اگر دو پھول رکھنا ہو گناہ

سکندر رستم خو کی اس حسرت آلودہ تقریر نے نادرہ کج ابرو کے دل پر یہان تک اثر کیا کہ ساری نصیحتگری بھول گئی اور بے تحاشا یکبارگی پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا اور اس قدر خود رفتہ ہو گئی کہ طبیعت کا سنبھالنا دشوار ہو گیا کیونکہ اب تو سکندر کے اس جملہ نے کہ طلسم کے عوض دم توڑا۔ اسکے راز کا جو کچھ رہا سہا پردہ برائے نام باقی تھا وہ بھی دور کر دیا تھا اس لفظ طلسم کے اشارہ نے ماہی سے بے آب کے

مانند سراپا بیتاب و مضطر کر دیا تھا انتہا کے عجز آمیز اور ہمدردی خیز الفاظ مین بپاس مدارج ادب شاہزادگی بولی کہ ای شہریار بلند وقار عالی تبار مین آپ کے اس اشارہ کرنے سے کہین پیشتر آپ کے سارے حالات اور حسب و نسب سے واقف ہو چکی ہون صرف ایک ذرا سا شک باقی رہ گیا تھا وہ بھی آپ کے اشارہ نے رفع کر دیا آپ اپنے دل کو سنبھالیے اپنی طبیعت کو قابو مین لائیے برائے خدا اسقدر بیخود نہ ہو جیے اتنے نڈھال نہوتے چلے جائیے انشاء اللہ العزیز ملکہ نوبہار سرخ پوش کی دولت وصلت سے بھی بہرہ مند اور شادکام ہو جائیے گا اور اس طلسم کو بھی فتح فرمائیے گا نادرہ کی زبان حال سے یہ مژدہ آور جواب سنکر سکندر رستم خو کے سوکھے دھانون پانی پڑا اور سوکھا ہوا مزرعۂ تمنا یکایک سرسبز و شاداب ہو گیا پھر نادرہ سے یون خطاب کیا کہ ای واقف اسرار نہان اور ای مسیحاے مرض عاشق نیمجان ای دانندۂ راز سربستۂ غیب ای میرے دل بیقرار کی سرمایۂ سکون و شکیب مجھ ایسے بے سر و سامان سراپا یاس و حرمان ہم آغوش درد بے درمان کی شان مین جو تم ایسے ایسے کلمات فرماتی ہو کہ اپنی شیرین زبانی سحر بیانی سے میرا دل لبھاتی ہو کیا اس مبتلاے بلا دل پر اور بلا نازل کیا چاہتی ہو کیا اس بیچارے حزین و غمگین کو اپنی محبت کا غم بھی دیا چاہتی ہو مین تو ایک محض بے برگ و نوا فقیر حقیر ہون نئی مصیبت کا گرفتار تازہ غم کا اسیر ہون ایک مدت سے آوارہ وطن ہو رہا ہون تختۂ مشق جور و ستم چرخ کہن ہو رہا ہون تقریر کو زیادہ طول دینا عبارت آرائی اور قیل و قال ہی بس مختصر یہ ہی کہ طالب کلیم کا یہ شعر اپنے حسب حال ہے ؎

جو من مباد کس آوارهٔ ہزار و وطن | فلک بداغ جدائی ہر دیارم سوخت

ای نادرہ با نوا سوقت تک جس قدر مصائب اور مکروہات سفر و حضر کے مجھ پر گذرے تھے سب ملکہ سرخ پوش کے عشق و محبت کے تازہ غم جانگزا در روح فرسا نے یکقلم بھلا دیے یہ تازہ مصیبت میرے سر پر ایسی آ پڑی جسنے اگلے پچھلے سارے غم و الم سہو و محو کر دیے بس اب دل حزین اور جان غمگین مین فقط یہی ایک تمنا رہ گئی ہی کہ جیتے جی ملکہ نوبہار سرخ پوش کی دولت لقاے جمال سے ایکبار بالمواجہہ اور دوبدو متمتع ہو جاؤن اور یہ طائر روح ملکہ کے روبرو قفس عنصری سے پرواز کر کے صحراے عدم مین پہونچ جائے ۔ نادرہ نے کہا ای شاہزادے افسوس اس کنیز نے آپکو اسقدر سمجھایا مگر حضور کو میری عرض کا شاید ذرہ برابر بھی یقین نہ آیا کہ پھر آپ کی تقریر کے حرف حرف مین وہی اضطرار و انتشار ہی اُسی افسردگی ویسی ہی پژمردگی اُسی درجہ کی مایوسی اسی طرح کی نومیدی کا ہر جملہ سے اظہار ہی مین حضور کو

بہ سمجھاتی ہون پورا یقین دلاتی ہون کہ انشاء اللہ الرحمن حضور عنقریب شاہد مقصد سے ہم آغوش ہو جائینگے جام بر جام شراب مراد کا نوش فرمائینگے یہ سودا زدہ سرنشۂ کامرانی سے مست سرخوش ہوگا اب وہ گھڑی سر بر آئی جاتی ہے کہ پہلو مین نگار دلکش ہوگا یہ مشتاق لقا آنکھین جنھین اس وقت کسی چاند سی صورت کی فرقت کے آنسو ہین کل اس چاند سی صورت کا جلوہ انھین آنکھون کے روبرو ہوگا۔ شاہزادے بے مبالغہ عرض کرتی ہون میرے دل کو خالق مطلق نے بہت ہی نرم اور رقیق مخلوق کیا ہی مجھ کمبخت سے دشمن کی مصیبت تو دیکھی نہین جاتی نہ کہ آپ ہر چند میرے دل کو بڑا شوق بڑی آرزو تھی کہ تھوڑی دیر اور آپ کے حضور مین حاضر رہون مفصل سرگذشت آپکی خود آپکی زبان سے سنون مگر میرے دل کو آپ کی اس اضطرار حالت نے آپ سے بڑھکر مضطر اور بیقرار کر دیا لیجیے خدا حافظ آپ کو اور آپ کے ایک ایک روئین کو دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت مین دیتی ہون اور قسم دلوائے جاتی ہون کہ آپ کو میرے سر کی قسم اور جسکے جمال بیمثال کے آپ والہ وشیدا ہین اُسی کے پیارے سر کی قسم اب آپ رنج وملال نہ کیجیے گا اپنی طبیعت کو نصیب اعدا نڈھال نہ کیجیے گا مین اب تمھارے پاس سے براہ راست ملکہ ہی کی خدمت مین جاتی ہون اور جس طرح بن پڑتا ہی بلطائف الحیل تخلیہ کا موقع حاصل کرکے سارا حال آپکا معرض گذارش مین لاتی ہون اور خدا نے چاہا تو خود ملکہ کی حسب طلب ابھی ابھی آپ کو ملکہ کے پاس بلواتی ہون خدا کے لیے گھبرائیے گا نہین میرے آنے تک دل پر ذرا جبر کیجیے گا صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیے گا استقلال کو راہ دیجیے گا مین آپ کو مکرر سکرر سمجھائے جاتی ہون نادرہ بانو تو یہ کہکر باغ کی اُس سمت کو جہان ملکہ نوبہار سرخ پوش رونق افروز تھی روانہ ہوئی۔ ادھر نعمان کی یہ حالت تھی کہ اس راز کے فاش ہونے کے سبب کھڑے کھڑے لرز رہے تھے اور دل مین کہتے تھے کہ دیکھیے کیا انجام ہوتا ہی مجھ کم نصیب کی وجہ سے معبدگاہ کے رہنے والون مین کون کون بیگناہ مورد الزام ہوتا ہی اور شاہزادے سکندر رستم خو سے یون خطاب کیا کہ ای صاحبزادے قضا و قدر کی مشیت سے کسی کا بس نہین چلتا بے حکم اُسکے ایک پتی درخت کی نہین ہلسکتی نہ ایک ذرہ ادھر سے اُدھر ہوسکتا ہی قلم قدرت نے جسکی سرنوشت مین جو کچھ لکھ دیا بیشک وہ ایسا ہی کسی کے ٹالے نہین ٹلتا ای شاہزادے لوح محفوظ مین یون ہی ثبت تھا کہ مجھ غریب کے باعث قتل آپ ہونگے۔ خیر مجھ پر جو گذرنا ہی گذر جائیگی موت کا آنا ایک روز برحق ۱۸

ہی اسی بہانہ آئیگی مگر بڑا افسوس اس بات کا ہی کہ ایسا نہو کہ آپ کے دشمنون کی جان بھی معرض خطر و ہلاکت مین پڑ جائے ملکہ سرخ پوش آپ کے حالات نادرہ بانو سے سنتے ہی بگڑ جائے - شاہزادے نے جواب دیا کہ مجکو اپنی جان سے بڑھکر تمھاری آبرو اور جان کا خیال ہی کہ حافظ حقیقی تمھاری عزت اور آبرو اور تمھاری جان بچائے اور ہماری جان کا تو نکل جانا ہی بہتر ہی ہمکو تو اب ایک ایک گھڑی ایک ایک لحظہ کا کاٹنا دوبھر ہی - اب نادرہ بانو اور ملکہ کا حال سنیئے کہ نادرہ بانو جلسۂ نغمہ و سرود مین پہونچتے ہی سیدھی ملکہ سرخ پوش کے پہلو مین جا بیٹھی ملکہ نے کہا نادرہ بانو معلوم نہین تو کونسی بد بلا ہی دن نہ دن رات کو بھی تیرا پاؤن ایک دم بھر ایک جگہ نہین ٹکتا ابھی یہان تھی ابھی وہان عورت کیا ہی سوئی جلے پاؤن کی بلی ہوگئی بندی خدا کی رات کو تو دو گھڑی ایک جگہ کل سے بیٹھا کر لوگو یہ اندھیری رات دیکھو اور سارے باغ کے ایک ایک کونے کھترے مین اسکا پھرنا دیکھو - اری بی تم خیر سے گانا سننے کی بڑی شائق تھین اور خاص کر حسینہ جمیلہ دونون کی آواز پر تو دم دیا کرتی ہو یہ آج کیا معاملہ ہی کہ گانے کی بھری محفل چھوڑکر باغ کی سیر گشت کو فرو ہو گئین اور ایسی غروب ہوئین کہ ساری رات گنوا کے برائے نام حاضری دینے آئی ہو - نادرہ بانو نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور واقعی آج لونڈی اور ہی اور دھنون مین تھی اور کیا عرض کرون کہ کہان گئی تھی اور کس سبب سے گئی تھی اور کون سے شغل مین مصروف اور مستغرق تھی جو اب تک غیر حاضر رہی اور حضور اگر ایمان کی پوچھتی ہین تو بے مبالغہ عرض کرتی ہون کہ غنیمت ہوا جو لونڈی اب بھی حضور مین زندہ و سلامت پہونچ گئی ورنہ آج وہ وہ معاملات پیش آئے ہین کہ کچھ عجب نہ تھا جو لونڈی حضور کی نظر انور سے ہمیشہ کے لیے غائب اور غیر حاضر ہو جاتی اور حضور مین آتی بھی تو میری نعش اُٹھکر آتی نادرہ بانو کی یہ سحر آمیز مصنوعی تقریر سنکر ملکہ سرخ پوش بھونچکا ہو گئی اور کچھ دیر تک متحیرانہ نادرہ کا منھ تکتی رہی جب تحیر دور ہوا تو بولی نادرہ خیر تو ہی برائے خدا صاف صاف بیان کر کہ وہ کونسا ایسا معاملہ تھا جسکا تجھ پر اس قدر اثر پڑ گیا مین تیرے اس معمے کو بالکل نہین سمجھی بہر حال سمجھی خواہ نہ سمجھی لیکن دل ضرور پریشان ہو گیا گو مین یہ بھی خوب جانتی ہون اور تیرا ہمیشہ کا دستور ہی کہ کوئی بات کیون نہو حقیقت مین چاہے اسکی ایک پیسہ بھر بنیاد بھی نہو لیکن تو اپنی زبان آوری سے اسی بات کو ایسے شد و مد کے ساتھ کہے گی کہ سننے والون کو

ایک پہاڑ برابر معلوم ہو لیکن باوجود اس علم اور باوصف اسقدر آگاہی کے بھی تیری تقریر نے اس وقت میرے دل میں پنکھے لگا دیے اور جان اُڑا دی نادرہ بانو نے جب دیکھا کہ میری جادو بیانی نے ملکہ سُرخ پوش کے دل پر اثر کیا اور میری تقریر نے اپنا رنگ جمایا اور بھی زیادہ تقریر کو طول دینا شروع کیا کہ جسمین ملکہ سُرخ پوش کا اشتیاق اور ہول اور بڑھے اور میری تقریر کا پورا پورا اثر ملکہ کے دل پر پڑ جائے درمیان تقریر میں نادرہ بانو ایک بڑی ٹھنڈی سانس بھر کر یہ شعر خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ کا زبان پر لائی کہ ؎

بتے دارم کہ گرد گل ز سنبل سائبان دارد
بہار عارضش خطے بخون ارغوان دارد

یہ شعر سُنکر ملکہ سُرخ پوش کی طبیعت اور پریشان ہوئی اور کسی قدر تیوری چڑھا کر کہا نادرہ آخر ان مضمون سے کیا حاصل سوا اسکے کہ سُننے والے کو اور پریشان کرو اور ہول دل بڑھاؤ خدا کے لیے ذرا صاف صاف بیان کرو کہ تمھاری جان پر کونسی تازہ آفت آئی ہی کیوں یہ اضطرار کس وجہ سے اسقدر ناشکیبائی ہی مفصل حال بتاؤ زیادہ باتیں نہ بناؤ نادرہ بانو نے عرض کیا کہ حضور پہلے اسکا اقرار کرلیں کہ میں جو کچھ عرض کرونگی حضور چین بجبین تو ہونگی میری عرض قبول کرینگی ملکہ سُرخ پوش نے مسکرا کر جواب دیا کہ اب زیادہ نہ بنو اور نہ مجھے بہت بناؤ کیا تم یہ نہیں جانتیں کہ مجکو ہمیشہ ہر امر میں تیرا پاس خاطر اپنی تمام جلیسوں انیسوں سے بڑھکر ملحوظ رہتا ہی یہان تک کہ میرا سارا گھر اپنی اپنی جگہ مجکو تیرا دبیل کہتا ہی مگر اسوقت آپ بن بنکے مجھ سے اپنا ڈر اِسقدر ظاہر کر رہی ہین کہ گویا خدانخواستہ میرے ڈر کے مارے مر رہی ہین نادرہ تمھارے اِس بننے سے رہ رہ کے میرا دل گواہی دے رہا ہی کہ ہو نہو میری جان کے لیے کوئی نئی آفت برپا کر آئی ہو معلوم نہین کونسا جلتر بنا کر لائی ہو ملکہ سُرخ پوش کی تقریر کو سُنکر نادرہ بانو کا دل بشاش ہو گیا اور اسی حالت مسرت و سرور مین دست بستہ نہایت ادب کے ساتھ آسنے شاہزادے سکندر رستم خو کے حسب و نسب اور معبد گاہ کے آنے کا سب حال عرض کیا کہ اتفاق سے شاہزادہ رات کو اتبت کا مہمان رہا تھا جب حضور کی سواری رشک باد بہاری باغ تک آئی اور سواری سے اُتر کر خراماں خراماں باغ مین تشریف لا رہی تھین کہ اسی اثناء مین اسی چاند سے تاباں و درخشاں مکھڑے کا جلوہ دیکھکر ہزار جان سے عاشق ہو گیا یکبارگی عقل جاتی رہی حواس

کے خمسہ کا خمسہ کھو گیا لونڈی اس انبت کی منڈھیا کے اندر اتفاقاً چلی گئی تو اُس بیچارے دُکھیارے کو بعینہ مثل مردہ کے پایا جب مین نے بڑی مشکلون سے دیر تک جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ہوشیار کیا اور کمال درجہ کا اصرار کر کے مفصل ماجرا دریافت کرنا چاہا تو پہلے تو فرط خوف سے سہم سا گیا آخرکار بڑی بڑی حکمت عملیون سے پوچھنے کے بعد جب مین نے ہر طرح کا اطمینان دلایا اور تسلی و تشفی کی اُسوقت کھلا اور تمام واقعہ باغ مین آنے اور حضور کے مرآت حسن و جمال کو دیکھتے ہی دل کے بے قابو اور وارفتہ ہوجانے کا کہہ سنایا اور سب کے آخر مین یہ تمنا اُسنے اپنے دل کی رو رو کر اور اپنے گریبان جان کو خون کے آنسوون مین ڈبو ڈبو کر ظاہر کی کہ ایک مرتبہ کسی طرح اپنے جیتے جی ملکہ سرخ پوش کے قریب جا کر ملکہ کا رخ انور ماہ منور نظر بھر کر دیکھ لون بس پھر نہین اگر زندہ رہا تو سرآمد عشاق جانباز بیچارے اور دکھیارے بھائی مجنون کے مانند مدت العمر کوہ بکوہ صحرا بصحرا یاد ملکہ سرخ پوش مین پڑا پھرون۔ اُس بیچارے شاہزادے کی یہ حسرت بخش تقریر سنکر اس لونڈی کا دل پارہ پارہ ہوگیا۔ اور بیساختہ زبان سے یہ نکل گیا کہ اچھا مین آپ کو ایک نظر بالکل قریب سے متمتع دولت لقاے جمال ملکہ سرخ پوش کرا دونگی ملکہ نے یہ سنکر اور تیوری بدلکر کہا کہ ای نادرہ بھلا ایک محض نامحرم اور اجنبی مرد کو بغیر جانے بوجھے میری صورت دکھا دینے کا وعدہ کر لینا اور زبان دے دینا تیرے دل کو کیونکر گوارا اور منظور ہوا نادرہ نے عرض کیا کہ نادرہ حضور کی آلا بلا لیکر مر جائے اور حضور کی راہ باٹ بر سے نثار ہو جائے سچ کہتی ہون کہ لونڈی کو شاہزادے کی وہ زار و نزار حالت جو اُسوقت ہو رہی تھی دیکھکر تاب نرہی اور بے اختیار دل بھر آیا اور اُسی حالت مین بے تحاشا زبان پر آگیا اور حضور کے قدمون کی قسم کھا کر عرض کرتی ہون کہ کچھ میری ہی یہ حالت شاہزادے کی بیقراری اور گریہ و زاری اور اضطراری دیکھکر نہین ہو گئی بلکہ جو بندۂ خدا اُسوقت شاہزادے کو دیکھتا تو جو کچھ شاہزادہ اُس سے درخواست کرتا بے تامل وہ منظور کر لیتا اور گستاخی معاف ہو اگر میری جگہ پر حضور ہوتین تو حضور تو مجھ سے بھی بڑھکر بیتاب اور بیقرار ہو جاتین اور نہ جانے کیا کیا منظور فرما لیتین بھلا آپ اپنے جی مین خود انصاف فرمائین کہ اتنے بڑے عالی خاندان رفیع المکان کا پوتا ایسا والا اعتبار پھر باوجود شرف حسب و نسب کے صورت اللہ اکبر نے وہ نور کی عطا فرمائی ہی کہ دیکھے سے انسان کی بھوک پیاس جائے اچھے بھلے

حواس باختہ ہو جائے سچ عرض کرتی ہوں نقش دیوار بنکر شاہزادے کے چہرۂ منور کو تکتا رہ جائے اور اُسکی یہ حالت ہو کہ ایک آنکھ دباتا ہی تو ہزار آنسو گراتا ہی ایک بات کہتا ہی اور دس سسکیاں بھرتا ہی مُنھ سے ایک حرف نکلنا دشوار ہی گھگھی بندھی ہوئی ہی اسقدر زار زار رو رہا ہی کہ اُٹھنا دشوار ہی پھر بھلا مجھ ایسی رقیق القلب سے اُس موقع پر کیا خاک تحمل ہو سکتا حضور تو میری طبیعت سے ہمیشہ کی واقف ہیں کہ مجھ کمبخت سے دشمن کی حالت زار نہیں دیکھی جاتی ہی اپنے قابو سے باہر نکل جاتی ہی۔ بہر حال حضور کو اختیار ہی جاہیے جیسی سزا دیجیے مگر جاہے جسطرح ہو ایک دفعہ شاہزادے کو اپنی خدمت میں ضرور بلوا لیجیے مرتے ہوئے کو جلا لیجیے حضور خوب جانتی ہیں کہ کسیکی جان بچا لینے کا کتنا بڑا ثواب ہی گو یہ مانا کہ ایک نامحرم شخص کا حضور کے روبرو بے پردہ چلا آنا خلاف رائے صواب ہی مگر یقین کلی ہی کہ اگر حضور نے شاہزادے کے بلوانے میں درنگ و تاخیر کی تو صبح تک اُنکا کام تمام ہو جائیگا اور یہ صبح تو بہت دور ہی رات ہی رات میں حضور کے بسمل تیغ نگاہ کا کام ہو جائیگا ؎

غیر ممکن ہی کہ صبح شب فرقت دیکھیں	خاتمہ ہی کوئی دو چار گھڑی رات رہے

پھر اسوقت حضور کے دشمنوں کو بھی سخت رنج و ملال ہو گا سچ عرض کرتی ہوں کہ خدانخواستہ رنج و ملال ہی نہیں حضور کے دشمنوں کا بھی عجیب حال ہو گا دشمنوں کا جینا محال ہو گا کیونکہ لونڈی تو حضور کی طبیعت سے اسطرح آگاہ ہی جیسے دائی بچہ کے حالات سے واقف ہوتی ہی حضور گو مجھ پر اس وعدہ کر لینے کا اعتراض کر رہی ہیں مگر خوب جانتی ہوں کہ دل کا خدا ہی حافظ ہو گا ذوق عاشق نوازی یہی کہہ رہا ہو گا کہ کسی طرح پر لگ جاتے اور اپنے سچے عاشق شاہزادے کے پاس آڑ کر جا پہونچتی نادرہ کے اس آخری جملہ پر ملکہ سرخ پوش نے ناک بھوں چڑھا کر کہا مردار کچھ شامتوں نے گھیرا ہی تو اور سنو اب آپ اپنی حد سے قدم باہر رکھنے لگیں آپے سے گذرنے لگیں بس اب زیادہ زبان آوری نہ کیجیے اپنی الّو کو روکیے اس بے وحدت زبان میں لگام دیجیے ہم جہاں تک رعایت کرتے جاتے ہیں وہیں تک آپ ہیں کہ سر ہی پر چڑھتی چلی جاتی ہیں۔ کیسا وعدہ اور کیسی زبان دینا آج تم ایک اجنبی نامحرم شخص سے مجھے بے پردہ دکھا دینے کا وعدہ کر آئیں کل کو کسی اور سے کچھ اور وعدہ کر آؤ گی اگر آپ کی ایسی ہی بے تکی حرکتیں ہیں تو کوئی کہانتک تمھاری اُٹھا سکتا ہی میں ہرگز نہیں بلواؤنگی جاؤ اُدھر بیٹھو اپنا کام کرو نادرہ نے جب دیکھا کہ گو ملکہ کے دل پر تو میری جادو بیانی پورا پورا

اتر کر گئی لیکن اپنی ہجولیون اور جلیسون کی حیا اور شرم و لحاظ سے اپنے آپ کو تر بتر و بنا لیا ہی فوراً دوڑ کر قدمون پر گر پڑی اور زار و قطار رونے لگی اور عرض کیا کہ حضور گستاخی معاف ہو مثل مشہور ہی ناز بران کن کہ خریدار تست اور یہ مصرعہ بھی کنیز کے حسب حال ہی ع کر بہائے تو مارا کرد گستاخ ✤ چونکہ حضور نے اول دن سے لونڈی کی ناز برداری کر کے لونڈی کو اپنی خدمت مین گستاخ اور بے تکلف فرما رکھا ہی اس وجہ سے ایسے ایسے ظریفانہ جملون کے عرض کرنے کی خوگر ہو رہی ہون ورنہ میری اور یہ مجال ہو سکے کہ حضور سے چار آنکھ کر کے ایک بات بھی عرض کر سکون ظریفانہ جملون کا عرض کرنا تو ایک امر عظیم ہی امیدوار ہون کہ لونڈی کا قصور معاف فرمایا جاوے مگر ہان اتنی عرض پھر بھی ضرور کرونگی کہ جس شاہزادے کا ذکر لونڈی نے کیا اسکی حالت بیشک بہت ہی سقیم ہی مین اپنی ان آنکھون سے دیکھے چلی آرہی ہون کہ ایک ایک سانس کا لینا اسکے لیکھے گویا ایک ایک عذاب الیم ہی جب تو مین اسطرح بے تحاشا لپکتی ہوئی حضور مین آئی ہون اور اسی حالت بے اختیاری مین ایسے الفاظ زبان پر لائی ہون نادرہ بانو کی یہ عذر خواہی سنکر ملکہ سرخ پوش نے اسی بنے ہوے منہ سے کہا کہ خیر جو کچھ آپ نے کیا اچھا کیا اب کہین اس تقریر کو تمام فرمائیے جائیے جائیے اس جانثار کو اپنے ساتھ لوا لائیے مگر مین کسی کے سامنے نہونگی بے نقاب ڈالے ہوے ہرگز نہین ہلونگی معلوم نہین کون کھر گو نیہ ہی کہان سے ٹوٹا مارا آیا ہی تمنے اسکی شاہزادگی یون مان لی کہ گویا آسمان سے اسکی شاہزادگی کی تصدیق آ گئی - نادرہ بانو یہ اجازت پاتے ہی سر پر پاؤن رکھکر بھاگی اور فرط شوق سے ٹھوکرین کھاتی ہوئی سکندر رستم خو کے پاس ایک آن کی آن مین آ پہونچی اور آتے کے ساتھ ہی کہا کہ اے شاہزادے صاحب جلدی اٹھیے تشریف لے چلیے ملکہ سرخ پوش کے حضور مین جانا مبارک ہو مگر حضور کے کارن ہماری دو کوڑی کی عزت و آبرو ہو گئی جو باتین کبھی نہین کہی تھین وہ وہ باتین ملکہ نے ہمین آپ کی سفارش کے طفیل مین سنائین سب گتین بنائین بارے پھر آخر مین بر سر رحم آئین اور یہ جملہ زبان مبارک پر لائین کہ جائیے جائیے اس جانثار کو اپنے ساتھ لوا لائیے سکندر رستم خو یہ خوشخبری سنتے ہی باغ باغ ہو گئے سارے غم و رنج کے غبار صفحۂ خاطر حزین سے دھو گئے مارے خوشی کے بند قبا ٹوٹ گئے فوراً اٹھ کھڑے ہوے اور نادرہ کج ابرو کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوے بصد شوق و ذوق چلے ؎ قوت رفتار یارب ہو مرے سر کو عطا دل سے نکلے سر کے بل جانے کا ارمان یار تک ✤ جب یہ دونون ملکہ سرخ پوش کے حضور مین

پہونچے نادرہ بانو انکو ابھی آڑ مین لیے ہوئے ملکہ سرخ پوش کے روبرو دست بستہ کھڑی ہوئی اور کمال درجے کے ادب و تعظیم کے الفاظ مین جیسا کہ وا جب شاہانہ ہو اکرتا ہی زمین خدمت کو بوسہ دیکر تین تسلیمین بجا لائی ملکہ نے نادرہ کی صورت دیکھتے ہی زیر لب مسکراتے ہوئے پوچھا کہ تمھارے وہ سفارشی بھی آئے جنھین لینے گئی تھین نادرہ نے عرض کیا کہ حضور حاضر ہین یہ کہکر آپ ہٹکر ایک طرف ہو گئی اور شاہزادے سکندر رستم خو کا سامنا ملکہ سرخ پوش سے بالمشافہ ہوا شاہزادے کا حال ملکہ سرخ پوش کو دور سے دیکھ کر بہلے تو یہ ہو گیا تھا کہ بحال ہو گئے تھے ہوش و حواس کھو گئے تھے اب جو قریب سے اُس ماہ طلعت حور صورت پری پیکر کے جمال عالم سوز کا مشاہدہ کیا تو جھومنے لگے عجیب حال ہو گیا آخرش کسیطرح ضبط نہ کر سکے اور ایسے محو جمال بیمثال ہوے کہ جھومتے جھومتے دفعۃً غش کھاکر گر پڑے شاہزادے کی یہ زار حالت دیکھکر محفل بھر کی عورتین انگشت بدندان ہو گئین سبکی سب یکبارگی گویا کھو گئین ملکہ نے گھبرا کر نادرہ سے یون خطاب کیا کہ ای نادرہ یہ انکا کیا حال ہو گیا نادرہ نے پھر زبان آوری کا موقع پاکر عرض کیا کہ اب حضور خود ہی ملاحظہ فرمائین اب تو حضور کو میری گذارش کا یقین آیا یا اب بھی کچھ شک باقی ہی حضور انصاف فرمائین جس شخص کا حضور کے جمال دلربا کو مشاہدہ کرکے یہ حال ہو گیا بھلا ایسے شخص کو اگر مشاہدۂ جمال حضور نصیب نہوتا تو ممکن تھا کہ زندہ رہتا سچ عرض کرتی ہون کہ اگر دو چار گھڑی بھی میرے جانے مین اور توقف پیش آتا تو اس بیچارے شاہزادے کا ناحق خون ہو جاتا اور لونڈی کے دل مین تمام عمر کے لیے افسوس رہتا ملکہ نے اپنی آنکھون کے آنسو پیکر اور شاہزادے کی محبت کے اثر کو چھپا کر اجی کر نادرہ سے کہا کہ ای نادرہ ذرا یہ تو دیکھو کہ اس بیچارے مین جان بھی باقی ہی یا بالکل خاتمہ ہو گیا نادرہ نے عرض کیا کہ ای ملکہ ۵

کن بر سر بالینش یک جلوۂ رعنائی	ای دلبر لعل تو اعجاز مسیحائی

ای حضور خدا کے واسطے اب ایسی نازک حالت مین تو ایک دم بھر کے لیے غرور حسن و جمال کو برکنار فرمائیے ذرا اس واجب الرحم کے قریب تشریف لے آئیے آپ مسیحائے زمان ہین حضور ہی اس نیمجان کی نبض ملاحظہ کر جائیے نادرہ بانو کے کہنے سُننے سے ملکہ سرخ پوش شاہزادے سکندر رستم خو کے سر کی جانب آبیٹھی اور بیٹھتے ہی نبض پر ہاتھ ڈالکر دیکھا تو حرکت نبض کی بہت خفیف معلوم ہوئی پھر غور کرکے چہرہ پر نظر کی تو دیکھا کہ شاہزادے کے لبون کو جنبش ہی ملکہ کی جان مین جان آئی کہ بارے ابھی شاہزادہ مرا نہین

زندہ ہی لبون کے قریب کان لیجا کر سُنا تو معلوم ہوا کہ یہ اشعار ورد زبان ہین ؎

صبحدم نعش پہ میری ہوا خلقت کا ہجوم　　دیکھنے آپ بھی وہ ترکِ ستمگار لگا
جب جنازہ مرا اُٹھا تو کسی نے یہ کہا　　ہاتھ اپنا بھی جنازہ مین تو ای یار لگا
ہنسکے بولا کہ مین ڈرتا ہون اگر یہ مردہ　　جی اُٹھا پھر مرے پیچھے وہی آزار لگا

جب ملکہ کو یقین کامل ہو لیا کہ شاہزادہ مرا نہین زندہ ہی تو گو ملکہ کے دل کا حال تو جیسا تھا ویسا ہی تھا مگر باسباب ظاہر متنفر صورت بنا کر نادرہ سے یون کہا کہ بس نادرہ اب تمھارا رکھنا ہو گیا جاؤ ان ذات شریف کو فوراً باغ کے باہر کر آؤ اور جلدی میرے پاس اُلٹے پیرون واپس آؤ خبردار اب غائب ہوئین یا کچھ بھی دیر لگائی تو تم ہی جاننا۔ نادرہ نے ملکہ کا انداز نگاہ دیکھکر بجز تعمیل حکم کے کوئی چارہ نہ جانا اور ملکہ سے بہت خوب کہکر شاہزادے سے کہا کہ لیجیے بندی نے جو کچھ وعدہ کیا تھا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ وفا کر دیا اور آپکی جو دلی تمنا تھی کہ ملکہ سرخ پوش کو قریب سے ایکبار نظر بھر کر دیکھ لین وہ بھی بر آئی بلکہ مزید بر آن یہ ہوا کہ خود ملکہ نے آپ کے پاس آکر اور آپکے لبون کے قریب کان لیجا کر آپ کے اشعار سُنے بس اب مصلحت اسی مین ہی کہ بے تامل تشریف لے چلیے دیر نہ کیجیے ورنہ بنی بنائی بات بگڑ جائیگی اور پھر کسی کے بنائے کچھ نہ بن آئیگی ملکہ کی صورت پھر کبھی دیکھنی آپ کی آنکھون کے واسطے خواب و خیال ہو جائیگی نادرہ کی یہ مصلحت آمیز تقریر سنکر شاہزادہ یہ شعر پڑھتا ہوا بصد اندوہ و یاس اُٹھ بیٹھا ؎ قیس جو دشت مین پھرتا تھا وہ دیوانہ تھا اُسکو لیلی ہی کے دروازہ پہ مرجانا تھا ؛ اور خنجر آبدار کمر سے یکایک کھینچکر یہ شعر زبان پر لایا کہ ؎ تمھارے ہاتھ سے تنگ آئے ہین خون اپنا کرتے ہین بمجبوری گلے کو کاٹتے ہین تم پہ مرتے ہین ؛ یہ شعر پڑھکر چاہتا تھا کہ خنجر آبدار اپنے سینے کے پار کر دے کہ اسی اثنا مین حسینہ جمیلہ نے بجلی کے مانند تیزی اور چالاکی سے شاہزادے کے سر پر پہونچکر ہاتھ پکڑ لیا شاہزادے نے کہا کہ از برائے خدا اس امر مین کوئی مانع نہو اب میرا مرجانا ہی بہتر ہی کیونکہ مجھ سے ہرگز ہرگز مفارقت کے صدمے نہ اُٹھائے جائینگے اس سے یہی بہت آسان ہی کہ نہونگے نہ اُٹھائینگے۔ غرض ہر چند شاہزادے مچلے جاتے تھے رکھ رکھ کے ہاتھ چھڑاتے تھے لیکن یہ عورتین چونکہ شاہزادے کے دلفریب حسن و جمال پر خود بھی کسی قدر مفتون ہو رہی تھین کسی طرح انکا ہاتھ نہ چھوڑتی تھین یہانتک کہ جب شاہزادے نے انتہا کی ہٹ دھرمی کرنا شروع کی تو حسینہ جمیلہ نے ملکہ کے حضور مین مجبوراً یون عرض کیا کہ ای حضور کیا کرین یہ تو کسی طرح ابھی اس حرکت سے باز نہین آتے ہین ہاتھون سے نکلے جاتے ہین۔ ملکہ نے نادرہ کیجانب

مخاطب ہوکر کہا کہ ای نادرہ تو ایسے موے منڈ چرے فقیر کو لائی جس سے میری بھلی چنگی جان عذاب مین مبتلا ہوگئی اور حسینہ جمیلہ بچاریون کا بھی دم ناک مین آگیا کیا کہون معبدگاہ سامری مین خونریزی کرنا ہرگز مناسب نہین ہی اس سبب سے مین اور بھی مجبور ہو رہی ہون اور نہین تو اس مُنڈ چرے کو اس مچلنے اور مکاری پھیلانے کا مزہ ابھی چکھا دیتی - ملکہ کی یہ تقریر سنکر شاہزادے نے کہا کہ ای ملکہ دنیا مین کسی ادنے شخص کو بھی حقارت کی نظر سے دیکھنا عالی خاندان اور عالی ظرف لوگون کا کام نہین ہی یہ خوب یاد رہے کہ بجز ایک ذات وحدہ لاشریک کے دنیا کی کسی شی کو بھی ثبات و قیام نہین ہی اور خصوصًا حسن و جمال کی دولت تو سب سے بڑھکر ناپایدار ہی بس دو دن کی بہار ہی یہ بندۂ خدا بھی چاہے کوئی سہی مگر اتنا تو مانوگی کہ انسان ہی ہم مین

بھی آخر اے نام جان ہی گو ناتوان ہے سے

ہمنے بھی کبھو جام و سُبو دیکھا تھا	جو کچھ کہ نہین ہی رو برو دیکھا تھا
اُن باتون کو اب جو یاد کیجیے ای درد	اِک خواب سا تھا وہ جو کبھو دیکھا تھا

ملکہ نے یہ شعر سنکر اور برافروختہ ہوکر کہا کہ بس بس اب زیادہ عبارت آرائی نہ کیجیے اپنی ہاتھ بھر کی زبان کو زیادہ تکلیف نہ دیجیے ہمکو آپ کے خاندان کا اور آپکا سارا حال معلوم ہی او بندۂ خدا ایک جگہ مانجھا پہنا کہ مجکو سب ہریالا بنا کہنا اب وہان سے ہر بانکتا خاک پھانکتا یہان آمرا وہ بی بی بیچاری تیری جان کو الگ بڑی رو رہی ہوگی تم آدمی کیا ہو ہر دیگی چمچہ ہو کہ کبھی اس سنڈیا مین ہی کبھی اُس سنڈیا مین - ملکہ کا شاہزادے کی جانب یہ خطاب سنکر محفل بھر کی عورتین ہکا بکا ہوکر رہ گئین کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہی نیا ماجرا ہی اور شاہزادے نے کہا کہ ملکہ یہ کہنا تمھارا بیشک درست ہی کہ مانجھا پہنا تا کہ مجکو سب ہریالا بنا کہنا لیکن اگر تم کو یہ معلوم ہی تو یہ بھی خوب جانتی ہوگی کہ مین نے اُس ناشاد نامراد کو اپنی خوشی اپنے بس سے نہین چھوڑا جان بوجھ کر اس سے مُنہ نہین موڑا اور اسکے علاوہ آپ کُجا وہ کجا ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک تم وہ ہو کہ اُس ایسی دو ہزار ہون تو تم پر سے صدقے کر دون ملکہ نے کہا کہ توبہ اور استغفار اول تو مین آپ ایسے ہرجائیون سے جو کی بر لوٹا بھی نہین رکھواتی ہون دوسرے تمھارا اعتبار ہی کیا تم وہ ہو کہ اگر ابھی کوئی مجھسے زیادہ حسین تمھین ملجائے تو مجکو بھی اُسکی ایڑی چوٹی پر سے اسی طرح صدقہ کرنے کو تیار ہو جاؤ جس طرح اُس ناشاد بیچاری کو اس وقت مجھ پر سے صدقہ کر رہے ہو بس مجکو خوب اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ تم بڑے فریبیے مردوے ہو اور انتہا درجے کے چالاک بھلا ہم ایسی شاہزادیان

تو کاہیکو تمہارے دام مکر و فریب مین آنے لگی تھین شاہزادے نے کہا کہ ای ملکہ جب میرا مکر و فریب آپ پر یون ظاہر ہو گیا کہ بیشک مین فریبی ہون اور آپ کے دل مین میری طرف سے یہ خیال خواہ مخواہ کالنقش فی الحجر جم چکا تو پھر میرا ہلاک ہونا ہی بہتر ہی اور یہ کہکر پھر اپنے ہاتھون کو شاہزادہ حسینہ۔ جمیلہ سے چھڑانے لگا اسوقت ان دونون نے پھر رد ہاسی ہو کر عرض کی کہ حضور اب تو ہمارے تھامبے کسی طرح نہین تھم سکتے ہین اسپر ملکہ جھلا کر خود شاہزادے کی جانب جھپٹ پڑی اور ان دونون گائیون کو شاہزادے پاس سے ہٹا کر شاہزادے سے جھنجھلا کر کہا کہ بس چھوڑ دو یہ کہکر شاہزادے کے ہاتھ پر ہاتھ ڈالدیا اور کیلی کر کے خنجر چھیننا چاہا شاہزادے نے ملکہ کے ہاتھ ڈالتے ہی اپنے ہاتھ کو نرم اور کمزور کر لیا تاکہ ایسا نہو ملکہ کو گاؤر وزی کرنے سے تکلیف ہو اور ہاتھ مین چوٹ چپیٹ لگ جائے اور اپنے دل مین یہ شعر بار بار پڑھنے لگے کہ ؎

وہ لپٹے آنکر بجلی کے ڈر سے | الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

اتنے مین ملکہ نے ٹانگ مین ٹانگ ڈالکر شاہزادے کو زمین پر گرا دیا اور شاہزادے آہستہ سے تھوڑا ہی خود گر پڑے انکے گرنے کے ساتھ ہی ملکہ انکی چھاتی پر چڑھ بیٹھی اسوقت کی حالت اور کیفیت اسوقت کا سرور دمسرور سکندر و رستم خو کو ایک عجیب لطف اور مزہ دے رہا تھا اور آنکھین بند کیے ہوئے خوشی کے ملکہ کے تلے پڑے ہوئے تھے کبھی آنکھین بند کر لیتے تھے اور ذرا ذراسی آنکھین کھولکر ڈرتی ہوئی نظرون سے ملکہ کی چاندسی صورت کا جلوہ دیکھ لیا کرتے تھے اور جسوقت چھینا جھپٹی مین اتفاقاً ملکہ کا دوپٹہ بیساختہ روکش کوہ نور سینہ سے سرک جاتا تو گویا دریاے نور کے دو حباب نوبہتی نظر آجاتے اور انکے دیکھتے ہی شاہزادے اسی لطف و سرور کی حالت مین یہ دوہا زبان پر لاتے کہ ؎ امی ہلاہل مد بھرے سیت شیام رس نار ÷ جیت مرت جھک جھک پرت جہ چتوت اک بار ÷ اور کبھی ملکہ کی آنکھون کو کنکھیون سے دیکھتے اور اس دلکش دوہا سے رطب اللسان ہوتے کہ دوہا۔ ایک تو نینا مدھ بھرے اور دوجے انجن سار ÷ ارے باوری کو دیت ہی متوارن ہتھیار ÷ اور کبھی جوش سرور مین یہ مطلع پڑھتے کہ ؎ سرمہ منظور نظر آخر ہوا ہی یار کو ÷ نیلگون گنڈا پنھایا مردم بیمار کو آخر کار ملکہ نے شاہزادے کا ہاتھ مروڑکر خنجر آبدار چھین لیا اور سینہ سے نیچے اتر آئی۔ ملکہ کا سینہ پر سے اتر جانا تھا کہ شاہزادے پر پھر غشی کی حالت طاری ہو گئی۔ ادھر ملکہ نے جب دیکھا کہ تمام سیارے ستارے جو گلشن آسمان پر جابجا نہان متمکن تھے خاور کی جھلک سے یک بیک چمک چمک کے پردۂ اطلس زنگاری فلک پر منہ چھپا چھپا کر جانے لگی اور شمع سحری کے مانند مشعل ماہتاب جھلملانے لگی نسیم عنبر شمیم کے جان بخش جھونکے گلشن جنت نعیم سے آنے لگے

مرغان چمن ہر ہر شاخ پر بتہنیۂ زمزمہ سنجی صبح گاہ گنگنانے لگے باغ کے خاموش غنچون نے تسبیح صبح کے لیے زبانین کھولین بلبلین جابجا گلبنون کی شاخون پر بولین ۵ جھونکا جو درختون کو لگا سرد ہوا کا + مرغان چمن کرنے لگے ذکر خدا کا

ملکہ شاہزادے کو اسی غشی کی حالت مین چھوڑکر فوراً معبد گاہ کے باہر نکل آئی اور اپنا تخت یاقوت نگار طلب کیا جب تخت حاضر ہوا تو سوار ہوکر اور نقاب چہرۂ تابان پر ڈالکر اتیت کی منڈھیا کی جانب متوجہ ہوئی سر سے پاؤن تک عرق عرق خشم آلود اور حکم دیا کہ اس اتیت کو فوراً پکڑکر میرے سامنے لاؤ حکم پاتے ہی قلماقنیان اور ترک سوارنیان دوڑین اور آن کی آن مین وہ حضرت نعمان کو جنکا لقب اس معبد گاہ مین اتیت تھا گرفتار کرکے ملکہ کے روبرو لائین ملکہ نے نعمان سے پوچھا کہ او اتیت بندۂ خدا تو نے یہ کیا حرکت کی تیری وہی مثل ہی کہ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر باندھنا۔ نعمان نے دست بستہ عرض کیا کہ یہ شخص سر جھاڑ منھ پہاڑ دکھیارون مصیبت کے مارون کی سی صورت دونون پاؤن مین یک لخت بڑے بڑے آبلے پڑے ہوے جب میرے سامنے آیا تو مجکو اسکی صورت دیکھتے کے ساتھ ہی مرحمت سامری و جمشید کا خیال آیا مین نے فوراً اسکو پانی پلایا اور اسیوقت اس شخص سے کہا کہ تم یہان سے فوراً جدھر مناسب سمجھو چلے جاؤ اس مقام مین ایک دم کے دم بھی قدم نہ ٹکاؤ کیونکہ یہ مقام ہرگز تمھارے قیام کرنے کا نہین ہی اس مقام کا یہی طریقہ اور یہی آئین ہی کہ چاہے فقیر ہو چاہے امیر اول تو کسی طرح اس معبد گاہ کے اندر قدم ہی نہ رکھنے پائے اور اگر کسی اتفاق سے چلا بھی آئے تو کھانے پانی کی قسم مین جس چیز کا حاجتمند ہو فوراً اسکو عطا ہو اور اسی دم چلا جائے اور اسکے علاوہ آج ہماری ملکہ نوبہار سرخ پوش کا معبد گاہ مین رونق افروز ہونے کا دن ہی لہذا اگر تم ٹھہرے اور ملکہ نے آکر دیکھا یا کسی طرح انکو تمھارے آنے اور ٹھہرنے کی خبر ہو گئی تو تم پر عتاب شاہی نازل ہو جائیگا اور تمھارے ساتھ ہم پر بھی بڑا زوال آئے گا لیکن اس بندۂ خدا نے کسی طرح ہمارا کہا نہ مانا اور یہین پڑا رہا کہ اتنے مین حضور فیض گنجور سراپا نور کی سواری آئی مین نے اسکو بخوف حضور اپنی منڈھیا مین پوشیدہ کر رکھا اتنی خطا کا بیشک گنہگار ہون امیدوار عفو سرکار ہون اور اسکے بعد سے جو کچھ حالت پیش آئی وہ سب تو حضور نے خود ہی ملاحظہ فرمائی - ملکہ نے تیوری بدل کر کہا کہ تمھارا یہ عذر لنگ قابل سماعت اور لائق پذیرائی ہرگز نہین ہی یہ کہکر آواز دی کہ کوئی حاضر ہی قلماقنیون نے آواز پر آوازین دین کہ حاضر

ملکہ نے کہا کہ اس انیست کو فوراً قتل کرو اس حکم کا نافذ ہونا تھا کہ فوراً ایک خواص شمشیر کھینچکر انیست کے سر پر آ گئی - ادھر وہ خواص نعمان کے سر پر آئی تھی کہ اُدھر اس شہزادے کو اس غشی کی حالت سے افاقہ میسر ہوا اور ہوش آتے کے ساتھ ہی انیست کے گریہ و بکا کی آواز شاہزادے کے کان مین آئی آواز کے سُنتے ہی شعلہ جوالہ کے مانند باہر نکل آئے اور ملکہ سرخ پوش کیطرف یون خطاب کیا کہ اے جلاد بیرحم قتل کرنے کا سزاوار تو یہ گنہگار ہے نہ کہ یہ بیگناہ انیست آخر مجکو یہ تو معلوم ہوجائے کہ اس بیگناہ انیست نے ملکہ کا کونسا جرم کیا قصور کیا جس پر اسکی نسبت قتل کا حکم دیا ہی ملکہ نے شاہزادے سے کہا کہ او فریب کار مکار اتنا یاد رکھیو کہ تو تو ہمیشہ تنکے چنتا پھرے گا اور کوہ و دشت مین درختون سے سر ٹکرا ٹکرا کر جان دیگا پھر ہم اپنی تلوار تیرے خون سے کیون آلودہ کرین اسکے بعد پھر خواص کو حکم دیا کہ انیست کو فوراً قتل کر خواص تلوار اٹھا کر چاہتی تھی کہ نعمان کا سر قلم کردے مگر چونکہ حق تعالے جل شانہ انیست کی جان کا حافظ اور نگہبان تھا کیا مجال تھی کہ نعمان کا بال بانکا ہوسکتا اور ایک نہین ستر حکم بھی اگر ملکہ نافذ کرتی تو کچھ کارگر نہوتے مثل مشہور ہی اور مثل کیسی اصل بات ہی کہ - دوہا - جاکو راکھے سائیان مار نہ ساکھے کوئے بال نہ بانکا کرسکے جو جگ بیری ہوئے ۔ اور اسی مضمون کو کسی فارسی گو اُستاد نے بھی خوب نظم کیا ہی کہ ؎ اگر تیغ عالم بجنبد زجائے نبرد رگے تا نخواہد خدائے کہ جونہی خواص نے تلوار کا وار کرنا چاہا تھا وونہی ایک کڑکا ہوکر اوج فلک سے ایک ہاتھ پیدا ہوگیا اور انیست کو اٹھا کر آسمان کی طرف لیتا ہوا چلا گیا ملکہ نے یہ ماجرا دیکھتے ہی بے تحاشا آواز دی کہ اے سمن اور یاسمن جادو دیکھو تو اس انیست کو کون لیے جاتا ہی اور کدھر لیے جاتا ہی سمن و یاسمن نے ملکہ کا حکم پلتے ہی بزور سحر اپنے اپنے بازوون مین پرواز پیدا کیے اور بلندی فلک پر پہونچکر اس انیست کے پیچھے جھپٹین جب قریب اس ہاتھ کے پنجہ کے پہونچین تو یکایک ایک ایسی ہیبت ناک آواز ان دونون کے کان مین آئی کہ اُس آواز کے سبب سے یہ دونون کی دونون بدحواس ہوگئین اور اپنے اپنے سحر یکقلم اور بالکل بھول گئین ناچار جہان تک پہونچ چکی تھین وہان سے واپس آئین اور ملکہ کے حضور مین کانپتی تھرتھراتی ہوئی حاضر ہوئین - ملکہ نے بے نیل مرام دیکھکر غصے سے پوچھا کہ کیون تم اس انیست کو اپنے ہمراہ کیون نہ لائین خالی ہاتھ کیون واپس آئین عرض کیا کہ ایک ایسی خوفناک آواز ہمارے پہونچ جانے کے بعد پیدا ہوئی جس سے ہم دونون اپنا اپنا سحر یکقلم بھول گئین

سمن و یاسمن کا یہ جواب سنکر ملکہ اسی غضبناکی کی حالت مین اپنے تخت یاقوت نگار پر سوار ہو گئی اور کہا کہ خیر دیکھا جائے گا بعد اسکے تخت کو روان کرنے کا حکم دیا اور نادرہ بانو سے کہا کہ بی بی اب تم اپنے گھر بیٹھو جب ضرورت ہوگی بلا لیا جائیگا۔ افسوس اور ہزار افسوس ہی کہ تمنے ایک مرد نامحرم سے اور مجھ سے دھینگا مشتی اور کشتی کرائی۔ کیا کہون بی نادرہ کہ تمنے کیسا سلوک میرے ساتھ کیا ہی اور میری صدہا طرح کی رعایتون اور نازبرداریون کا کیا خوب عوض دیا ہی بعد اسکے جس جاہ و جلال کے ساتھ آئی تھی اسی تزک و تجمل سے ایک جانب روانہ ہو گئی۔ نادرہ بانو بھی چارناچار سلام کرکے اپنے گھر کی طرف چلی آئی۔ اب جو شاہزادے نے غور کیا تو وہ سارا مکان ہو کا میدان نظر آتا تھا حد سے زیادہ افسردہ و اداس یہ خمسہ پڑھتے ہوے چلے کہ خمسہ

نشانِ پا یہ کس بیباک کا ہی پتہ اٹھکیلیون کا دے رہا ہی	تصدق جان ہی اور دل فدا ہی ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہی	

کہے دیتی ہی شوخی نقش پا کی

ملکہ کی خاک نقش قدم کو اپنی آنکھون سے لگاتے ہوے قریب دریا کے پہونچے اور جی مین یہ ارادہ کیا کہ اب زندگی سے کنارہ کرو اور زیست کے حباب کو اس دریاے زخار مین ڈوب کر نیست و نابود کردو کیونکہ اب اس بحر خوبی سے مدت العمر کبھی کاہیکو ملاقات میسر ہوگی یہ عزم مصمم کرکے دریا مین کودنے کا قصد کیا تھا کہ اسکے ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ ارے دل تو تو تیرنا خوب جانتا ہی جانکنی کی تلخی سخت مشکل ہوتی ہی جب دم گھٹنے لگے گا بے اختیار تیرنے کی طرف خیال رجوع ہو جائے گا اور تیرتا ہوا ابھر آئے گا جان ہرگز نہ نکلے گی لاؤ اس سے یہ بہتر ہی کہ اُس محبوب دلسوز کے عشق مین بہت سی لکڑیان انبار کرکے اور آگ مین جلکر مرجاؤ کیونکہ جیسی وہ جان و جگر کی جلا کر خاک کرنے والی بے مروت اور بے دید و بے پروا ہی ویسی ہی یہ آتش بھی بے دید و بے وفا ہی اور ایسی بے وفا کہ اگر کوئی سو برس اسکی پرستش کرے اور سو برس اسکا نگہبان رہے وہ بھی اگر ایک دم بھر کے لیے اسکا ہمنشین بنجائے تو فوراً جلا کر اسکو خاک کر دے اُسے کچھ پاس نہ کرے بحکم آنکہ

اگر صد سال گبر آتش فروزد	چو یک دم اندران افتد بسوزد

بیشک آگ ہرگز ایک ذرہ رعایت نہ کرے گی جلا ہی کے جان چھوڑے گی یہ خیال کرکے شاہزادے نے دریا سے پھر کر بہت سے درختون کی لکڑیان ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ٹیلے کے نیچے انبار لگا دین اور بعد اسکے ان لکڑیون مین آگ دیکر خود بالاے ٹیلہ جا کر بیٹھا اور یہ شعر بصد حسرت و یاس پڑھا کہ

کوئی ذرہ تو اُسکے تا بہ دامان اُڑکے پہونچے گا ۔۔۔ یہ مشتِ خاک جسکی راہ مین برباد کرتے ہین

اور صحرا کی جانب حسرت کے ساتھ دیکھکر یون آواز دی کہ ای مجنون اور ای فرہاد کہان ہو آؤ اور ہمارا ساتھ دو بعد اس کے یہ شعر پڑھا ۔ ؎

چڑھا منصور سولی پر پکار اعشقبازون کو ۔۔۔ یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے

جب کسی کی آواز نہ آئی اور کسی جانب سے کسی طرح کا کوئی جواب گوش زد نہین ہوا تو چاہتا تھا کہ جست کرکے اس دہکتی ہوئی آگ کے انبار مین جسکے شعلے سیکڑون گز کی بلندی تک پہونچ رہے تھے یکایک اپنی جان کو ڈال دے کہ اسی اثناء مین شاہزادے کی جانب پشت سے یہ آواز آئی کہ خبردار ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا اس آواز کے سنتے کے ساتھ ہی شاہزادے کا ذہن اسطرف منتقل ہوا کہ شاید ملکہ سرخ پوش کو میرے حالِ زار پر کچھ رحم آیا اور ہو نہو اُسی نے اپنے فرستادہ کو بھیجا ہی بس اس خیال کے آتے ہی آگ مین کودنے سے ٹھٹک رہا اور آواز دینے والے کی طرف خیال دوڑایا گیا جب وہ آواز دینے والا قریب آ پہونچا تو بڑے جوش و خروش کے ساتھ اُسکی طرف یہ خطاب کیا کہ ؎

ای پیک راستان خبر یار ما بگوے ۔۔۔ احوال گل بہ بلبلِ دستان سرا بگوے

کیا تم دشمن صبر و شکیب عاشق دلفریب ملکہ سرخ پوش کے پاس سے آتے ہو اُسنے جواب دیا کہ بلے ای آغا بلے ۔ اِدھر تشریف لائیے کہ مین آپکو مژدۂ جانفزا سناؤن یہ کہکر آواز دہندہ نے ایک کاغذی خیمہ اپنی جیب سے نکالکر استادہ کیا اور شاہزادے کو اُسی خیمہ کے اندر بلایا شاہزادے نے کہا کہ پہلے مجھے کچھ مژدہ سُنالو تو مین آگے قدم بڑھاؤنگا اور خیمہ کے اندر آؤنگا آواز دہندہ نے کہا آپ تشریف تو لائین وہ مژدہ ایسا ہی کہ آپ کے خیمہ مین داخل ہو جانے کے بعد ہی کہا جا سکتا ہی یہ کہکر آواز دہندہ نے ایک بلورین جام مین ایک مرصع شیشہ سے پانی بھرا اور کہا کہ ملکہ نے فرمایا ہی اس پانی کو پی لو اور بے قرار اور نزار دل کو ٹھنڈا کرو اور آنکھون مین بھی لگاؤ شاہزادے نے یہ مژدۂ حیات بخش سُنتے ہی آواز دہندہ کے ہاتھ سے بڑھکر انتہا درجہ کے شوق و ذوق کے ساتھ وہ جام بلورین پانی کا لبالب ہاتھ مین لے لیا اور چونکہ بڑی دیر سے تشنگی غالب ہو رہی تھی لیکن جانکر نہین پیا تھا دریا کے کنارے سے پیاسا ہی پھر آیا تھا اور حالت یہ تھی کہ فرطِ تشنگی سے شوق آب مین جان لبون پر آ آکر پھر پھر جاتی تھی غٹ غٹا کے سارا جام نوش کیا اور آنکھون کو بھی تر کر لیا جس سے ہوش و حواس درست ہوے اور وہ گھبراہٹ اور وہ طپش قلب کی کم ہوئی بعد اسکے آواز دہندہ نے ایک پارۂ نان جوین اپنی جیب سے نکالکر شاہزادہ کے پیشکش کیا اور کہا کہ یہ روٹی کا ٹکڑا بھی نوش کرو جب شاہزادہ وہ ٹکڑا روٹی کا بھی نوش کر چکا

تو آوازدہندہ نے کہا کہ ای شاہزادے بھلا کوئی اس درجہ بھی مفتون و شیدا ہوتا ہی
اسطرح بھی مفت اپنی جان عزیز کھوتا ہی جیسے آپ جان گنوانے اور خود جلکر فنا
ہوجانے پر آمادہ اور مستعد ہوگئے تھے اگر مین تھوڑی ہی دیر کے لیے اور نہ آتا تو
آپ کی لعل سی جان مفت ضائع ہوئی تھی اور ایسی ناسمجھی اور ایسی بے استقلالی
سے جان دینے کا نتیجہ اور انجام یہ ہوتا کہ آپ کا بھی انھین شہیدون مین نام ہوتا
جنکے نام کے لینے سے بھی مجکو شرم آتی ہی۔ اب آپ مجھے اچھی طرح پہچانیے کہ
میرا نام شمس جنی ہی اور باپ میرا عبد الرحمن جنی ہی مین خاص ملکہ آسمان پری
کا ملازم ہون جو شہپال بن شاہرخ کی دختر نیک اختر ہی بعد اس بزرگ کے
انتقال کے ملکہ قریشیہ سلطانہ اسکی جانشین اور مالک ہوئی چنانچہ اب وہی
مالک ہی مجھے ملکہ آسمان پری نے یون حکم فرمایا کہ سکندر رستم جو فتاحی
طلسم کی غرض سے گئے ہین آپ بھی فوراً اُنکی خدمت مین جائیے کیونکہ وہ
ابھی بالکل ہی نادان اور بچے ہین لہذا یہ حکم نافذ ہوتے کے ساتھ ہی مین آپکی
خدمت مین روانہ ہوا اور ایک آن کی آن مین یہان حاضر ہوگیا ہنگام
روانگی بجاے خود جو مین نے آپکی ملاقات میسر ہونے کی نسبت رمل دیکھا
تھا تو رمل کے قاعدون کی رو سے مجکو معلوم ہوا کہ اگر فلان فلان مقدار کی
ساعتین گذر جائینگی تو پھر ہرگز مین آپ کو زندہ نہین پاؤنگا اِسی لحاظ
سے اسی دم آپکی خدمت مین روانہ ہوگیا بارے خداوند تعالی و تقدس
نے مجکو آپکے عالم حیات ہی مین آپکی ملاقات سے بہرہ مند کرا دیا
ورنہ سخت مشکل اور بڑی دقت پیش آتی کہ ایک تو آپ کی جان عزیز مفت
جاتی مین آپکا جمال باکمال نہ دیکھتا دوسرے یہان سے واپس جاکر اپنی آقا
ملکہ آسمان پری کو کیا منھ دکھاتا اور تیسرے خدا جانے کہ ملکہ آسمان پری
کی آپ کے دشمنون کی جان عزیز ضائع جانے سے کیا حالت ہوتی جو تھے
معلوم نہین کہ ملکہ کی ضعیفہ مادر مہربان پر اپنی بیٹی کی پریشان حالی اور غمگینی
سے کس قدر افسردگی افزا اثر پڑتا جسکا بُرا اثر انکے تمام ملک اور تمام
اتباع پر نہ جانے کب تک اور کس قدر رہتا۔ المختصر اب آپ کو لائق ہی
کہ اپنے دل کو سنبھالیے اپنے قابو مین لائیے اور طلسم کے فتح کرنیکی طرف
توجہ فرمائیے شاہزادے نے کہا کہ اسمین شک نہین جو بائی آپ نے
بلایا ہی اس سے میری طبیعت کو حد سے زیادہ تسکین ہوئی اور جو خیالات
میرے دل و دماغ کو گھیرے ہوے تھے کسی قدر کم ہوگئے شمس جنی
نے کہا الحمد للہ یہ خداوند کے نام پاک کی برکت ہی۔ یہ فرمائیے کہ اب
آپکو کوئسی فکر اور کونسا تردد باقی ہی شاہزادے نے کہا کہ اسوقت

نادرہ کج ابرو سے کسی طرح ملاقات ہونا چاہتا ہون اسلیے کہ مین کج ابرو کو عل اپنی خواہر کے سمجھتا ہون شمس جنی شاہزادے کی یہ آرزو سنکر زیر لب مسکرایے اور کہا کہ مین آپ کو ایک اسم بتاتا ہون اسکو باوصف جملہ شرائط طہارت اگر آپ تین روز بلاناغہ ایک مقام خاص مین بیٹھکر ایک خاص وقت مقرر کرکے پڑھینگے تو اس اسم شریف کی برکت سے مجکو یقین کلی ہی کہ اگر ایک پہاڑ کو اپنی جگہ سے ٹل جانے کی تمنا فرمائینگے تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ضرور ٹل جائیگا شاہزادے نے کہا کہ ہان مین تہ دل سے پڑھونگا اور تین دن کیسے تیس دن پڑھونگا ۔ بعد اسکے شاہزادہ بموجب ہدایت شمس جنی دریا سے غسل کرکے اُسی کاغذ کی منڈھیا مین جو اسمائے الٰہی کی برکت سے شمس جنی نے استادہ کی تھی آکر بیٹھے اور شمس جنی نے اسم مذکور تلقین کیا شاہزادے نے بعد ادائے نماز مغرب کے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ بڑے ذوق و شوق سے اس اسم کو شروع کردیا اور تین روز برابر مغرب کی نماز ادا کرچکنے کے بعد پڑھا تیسرے روز جب وہ اسم تمام کیا تو از غیب ایک مرغ زرین بال پیدا ہوکر شاہزادے کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنی زبان حال سے یون عرض کیا کہ ای شاہزادے مجکو آپ نے یاد فرمایا مین حاضر ہون شمس جنی نے شاہزادے کو اشارہ کیا کہ آپ کا جو مطلب ہی وہ اس مرغ کے روبرو بیان فرمائیے شاہزادے نے مرغ سے کہا کہ مجکو نادرہ بانو کج ابرو کے مکان پر پہونچادے مرغ نے کہا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ کہکر اپنی پیٹھ پر شاہزادے کو بٹھا لیا اور تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ نادرہ بانو کے باغ مین شاہزادے کو پشت پر سوار کیے ہوے جا اُترا نادرہ بانو کی نظر جو یکایک شاہزادے پر پڑی تو متعجب ہوکر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور تھوڑی دور چمنستان تک برسم استقبال شاہزادے کے قریب آکر نہایت گرمجوشی اور بڑے تپاک اور محبت سے شاہزادے کو سلام کیا اور یہ شعر زبان پر لائی کہ

شعر
رواق منظر چشم من آشیانۂ تست
کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

بعد اسکے شاہزادے کو اپنی بارہ دری کے اندر لیگئی اور صدر مسند پر رونق افروز کیا اور خود بائین مسند مودبانہ بیٹھی اور یون عرض کیا کہ آپ یہان تک کیونکر اور کس ذریعے سے تشریف لائے اور کس نے آپ کو میرے مکان کی رہنمائی کی کہ آپ مجھ کنیز تک پہونچے

شعر
یہ وہ مکان ہی کہ واہم تک بھی نہ پہونچے جس تک کسی بشر کا
وہ کونسا خضر رہ تھا جسنے پتا بتایا ہمارے گھر کا

شاہزادے نے صاف صاف جو واقعہ تھا بیان کیا کہ مرغ زرین بال ہمکو اپنی پشت پر سوار کرکے تمھارے باغ تک لایا اور شمس جنی نے مجھے ایک اسم بتایا

جس اسم کے پڑھنے سے مرغ زرین بال میرا مسخر ہوکر میرے پاس حاضر ہو گیا تھا ای خواہر دلنواز مین تجھے دیکھکر بہت ہی محظوظ و مسرور ہوا نادرہ بالو نے ایک رقعہ فوراً لکھکر اپنی ایک خواص کو دیا وہ خواص رقعہ لیکر روانہ ہوگئی ایک ساعت کے بعد شاہزادے کیا دیکھتے ہین کہ پردہ یکایک اٹھا اور حوریا جنی نادرہ بالو کی مان پردہ کے اندر سے نکلکر باہر آئی اور اسکا باپ اسرار جن بھی اسکے ساتھ آیا نادرہ بالو نے شاہزادے سے عرض کیا کہ یہ میری والدہ ماجدہ اور یہ میرے والد بزرگوار ہین نادرہ کے یہ کہتے ہی شاہزادہ اپنے مقام سے سروقد ان دونون کی بزرگداشت کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اسرار جن نے ہرچند بہت اصرار کیا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین ہائین ہائین یہ آپ کیا غضب کرتے ہین کہ ہماری تعظیم کے واسطے اٹھتے ہین ہم تو آپ کے نمکخوار ہین فرمان بردار ہین۔ حوریا جنی نے آتے ہی شاہزادے کی دونون ہاتھون سے بلائین لین اور شاہزادے کو مسند پر بٹھاکر خود بھی پائین مسند نادرہ بالو کی طرح بیٹھ گئی اور شاہزادے سے آنے کا باعث دریافت کیا شاہزادے نے وہی روایت حرف بحرف بیان کی جو نادرہ بالو سے کہی تھی بعد اسکے حوریا جنی نے نادرہ کو آنکھ کا اشارہ دیا کہ نادرہ بالو تو اٹھکر اس مقام سے کسی دوسرے کمرے مین کسی کام کے حیلہ سے چلی گئی اور اسرار جنی نے اس اسرار غیبی کو جو پوشیدہ تھا شاہزادے پر ظاہر کیا اور یون کہا کہ جس سے نادرہ بالو منسوب ہے وہ میرا بھتیجا ہے اسکی شادی آپ ہی کے آنے پر منحصر کی گئی تھی کہ طلسم کے فتح کرنے کے بعد جب آپ رونق افروز ہونگے تو اسکی شادی کی جائیگی شاہزادے نے یہ تقریر اسرار جن کی سنکر اور بے اختیار ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر اسرار جن سے سوال کیا کہ ای بزرگوار بھلا یہ تو بتائیے کہ ہماری شادی بھی کبھی ملکہ سرخ پوش سے ہوگی یا نہین شاہزادے کے اس سوال کو سنکر حوریا جنی نے اپنا سر جھکالیا اور اسرار جن ہنس دیا اور کہا کہ کیسے سمجھدار ہین جب حضور ماشاء اللہ طلسم کو فتح کرینگے اور طلسم کشا لقب ہو جائے گا اسوقت ملکہ سرخ پوش خود بغیر بلائے حضور کی خدمت عالی مین لونڈی کے مانند حاضر ہوگی آپ اسقدر گھبراتے کیون ہین۔ پھر شاہزادے نے دوسرا سوال اسرار جن سے یہ کیا کہ ایک دوست میرا معبد گاہ سامری مین بصورت ایک انتیت کے قیام پذیر تھا اور اسی معبد گاہ سامری سے اسکو ایک پنجہ آکر بے وقت اٹھالے گیا تھا مجھے اپنے اس دوست کی بھی بہت بڑی فکر ہے اسرار جن نے یہ سوال سنکر جواب دیا کہ شاہزادے آپ اس تھوڑی سی بات کے لیے کیون فکر و تردد مین ہین مین آپ کے اس دوست کو ابھی اسی دم بلائے لاتا ہون

یہ کہکر شاہزادے کے پاس سے اٹھکر روانہ ہوگیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد نعمان کو اپنے ہمراہ لیکر واپس حاضر ہوا نعمان نے آتے کے ساتھ ہی شاہزادے کو نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ سلام کرکے مراسم قدمبوسی ادا کیے بعد اسکے عرض کیا کہ حضور اُس روز ملکہ کے روبرو سے مجکو یہی اسرار جن جاکر اپنے یہان اٹھا لائے اور اُس روز سے آج تک مجکو نہایت درجہ راحت اور آرام کے ساتھ رکھا اور انتہا مرتبہ کی خاطر و مدارات سے پیش آتے رہے اور گاہ و بیگاہ مجکو یہ مژدہ دیتے رہا کرتے تھے کہ تم گھبرانا نہین ہر طور سے خاطر جمع رکھنا تمھارے شاہزادے عنقریب خود ہی یہان تشریف لاوینگے چنانچہ آج حضور کی خدمت مین حاضر کردیا اور اللہ پاک کا ہزار ہزار شکر ہی کہ آپکی زیارت نصیب ہوئی۔ شاہزادہ نعمان سے ملکر بہت ہی خوش ہوا اور اسرار جن کا شکریہ ادا کیا۔ بعد اسکے اسرار جن نے ایک منقش انگوٹھی اور بازوبند نہایت ہی گرانبہا شاہزادے کے حضور مین تبقریب نذر پیشکش کیا اور یون کہا کہ یہ بازوبند میری طرف سے شمس جنی کے بازو پر خاص اپنے دست مبارک سے باندھ دیجیے گا اور یہ انگوٹھی بھی خاص اپنے دست مبارک سے شمس جنی کے ہاتھ مین پنہا دیجیے گا شمس جنی حضور کی نہایت درجہ اطاعت اور خبرداری کریگا اور میرا ظاہر ہوجانا ہنوز مناسب وقت نہین ہی یہ کہکر خود شاہزادے سے رخصت ہوگیا اور جوہر جنی اور نعمان دونون کو اپنے ہمراہ لیتا گیا بعد اسکے نادرہ بانو حاضر ہوئی اور طرح طرح کے طعامہاے لطیف و لذیذ حاضر کرکے شاہزادے کو قسمین دے دیکر کھلائے جب شاہزادہ کھانے سے فارغ ہوچکا تو مے نوشی اور رقص و سرود کی صحبت گرم ہوئی۔ جسوقت گائن نے میر کی اس غزل کو شروع کیا کہ غزل

غم رہا جبتک کہ دم مین دم رہا
دل کے جانیکا نہایت غم رہا

سنتے ہین لیلی کا خیمہ تھا سیاہ
اسمین مجنون کا صدا ماتم رہا

میرے رونیکی حقیقت جسمین تھی
ایک مدت تک وہ کاغذ نم رہا

واہ ری دلچسپی رخسار یار
آنکھ کی پتلی کا تل وان جم رہا

میرے رونے پر جو اسنے ہنس دیا
برق چمکی ابر باران تھم رہا

صبح گذری شام ہونے آئی میر
تو نہ چونکا اور بہت دن کم رہا

شاہزادے کو اس غزل کے ہر ہر شعر ہر ہر مصرع ہر ہر لفظ پر اسدرجہ وجد پیدا ہوا اور اسقدر رنجودی اور وارفتگی کی حالت طاری اور ساری ہوئی کہ نادرہ بانو گھبرا گئی اور اپنے جی مین کہنے لگی کہ خدا خیر کرے ایسا نہو کہ شاہزادے کے دشمنون کی حالت وجد و حال بڑھتے بڑھتے دیوانگی اور جنون کی حد تک پہونچ جائے اور خوشی و عیش و عشرت مین

ایک جانگزا اور روح فرسا رنج صورت دکھائے یہان تک کہ جب دیکھا کسی طرح شاہزادہ اپنے ہوش مین نہین آتا ہی بلکہ وارفتگی کا عالم اور بڑھتا ہی جلا جاتا ہی تو مجبور ہوکر گائن کو اشارہ دیا کہ خاموش رہے جس سے شاہزادے کی حالت بدلے مگر جب گائن خاموش ہو رہی تو نادرہ کی خواصون مین سے ایک آزمودہ کار خواص نے گائن کی طرف گھور کر کہا کہ یہ کیسا غضب کرتی ہو خاموش کیون ہو رہین گائن نے آہستہ سے کہا کہ مین کیا کرون نادرہ بانو نے خود چُپ ہو رہنے کا اشارہ دیا ہین چُپ ہو رہی جب خواص نے یہ سُنا تو جلدی سے جست کر کے نادرہ بانو کے حضور مین گئی اور کہا کہ حضور نے یہ کیسا ستم کیا کہ شاہزادے تو وجد و حال کی کیفیت مین ہین اور آپنے گائن سے گانا موقوف کرا دیا شاید آپ کو یہ قاعدہ معلوم نہین کہ جب کسی کو کسی شعر کے مضمون پر وجد و حال آتا ہی تو پھر وہ ہی شعر بار بار گانے والا گاتا ہی اور جسوقت تک وہ وجد و حال کی کیفیت کم اور فرو نہین ہو چکتی ہی برابر اُسی شعر کی تکرار کیے چلا جاتا ہی کیونکہ اُس شعر کو چھوڑ کر دوسرا شعر شروع کر دینے مین بھی سامع کو سخت روحانی تکلیف عارض حال ہو جاتی ہی نہ کہ گانا ہی یکقلم موقوف کرا دینا اسمین تو خدانخواستہ سامع کی جان کا بہت بڑا خوف ہی خواص کی یہ گفتگو سُنکر نادرہ بانو کے حواس خمسہ اُڑ گئے اور گائن سے کہا کہ جلدی سے وہی شعر شروع کر دے جس شعر کو سُنکر شاہزادے کی حالت مین زیادہ تغیر پیدا ہو گیا تھا اور جب تک شاہزادے کی حالت نہ سنبھلے اسوقت تک وہی شعر برابر گائے چلی جا۔ گائن نے مقطع کی رٹ لگا دی جس سے معلوم ہوا کہ اس غزل کے مقطع ہی پر شاہزادے کی حالت مین سخت تغیر پیدا ہوا تھا بارے جب گانا پھر شروع ہو لیا اور دس بارہ مرتبہ گائن نے مقطع کو جی توڑ توڑ کے گایا اسوقت بجسم آنکہ آگ کا جلا ہوا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہی شاہزادے نے سر اُٹھایا اور اس سخت انقباض مین جو گانا دفعةً موقوف ہو جانے کے سبب سے شاہزادے کے عارض حال ہو گیا تھا تغیر پیدا ہونے لگا اور رفتہ رفتہ پھر ایک انبساط کی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو گئی نادرہ بانو نے اُس خواص کو بہت کچھ انعام دیا اور بہت کچھ شکریہ بھی ادا کیا کہ تیری آزمودہ کاری نے اس موقع پر بہت بڑا فائدہ دکھایا ورنہ خدانخواستہ شاہزادے کے دشمنون کی جان ہی گئی تھی۔ جب نادرہ نے دیکھا کہ شاہزادے کی حالت بہت اچھی طرح سنبھل چکی اُسوقت شاہزادے سے دست بستہ عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہو تو آپ تھوڑی دیر قیلولہ فرمایئے اور گانے کے برخاست ہونے کی اجازت دیجیے کیونکہ اس غزل کے مضامین

نے حضور مین بہت بڑا تغیر اور ایک بیخودی کا عالم پیدا کر دیا تھا افسوس مین کیا جانتی تھی کہ اس غزل سے حضور کے دشمنون کے دل و دماغ کو اس قدر تکلیف پہونچے گی ورنہ پہلے سے ہرگز اس غزل کو شروع ہی نہ کرنے دیتی شاہزادے نے کہا کہ واہ واہ واہ ای خواہر کھانے تو گو انواع اقسام کے لطیف و لذیذ تم نے مہیا کرائے تھے اور مین نے کھائے بھی اور محظوظ بھی ہوا لیکن جس قدر لطف اور حظ گانے کی دعوت سے حاصل ہوا ہی کھانے کا حظ اسکا عشر عشیر بھی نہین ہوسکتا ای خواہر کھانا تو فقط جسم اور اعضا کی غذا ہی گانا خاص روح اور دل اور جان کی غذا ہی خصوصاً اس میر کی غزل سے جو حظ روح کو حاصل ہوا ہی وہ لطف شاید مجکو اپنی تمام عمر بھی نہین بھولے گا ۔ اور مین قیلولہ نہین کرونگا نہ گانے سے برخاست ہونے کی اجازت دونگا تمکو قیلولہ و بلولہ سے غرض ہی یا میرے دل میری روح کے محظوظ ہونے سے مطلب ہی نادرہ نے عرض کیا کہ نہین حضور کی خوشی سے غرض ہی شاہزادے نے کہا چلو بس فراغت ہوئی میری خوشی تو یہ ہی کہ آج اسوقت سے کل اسی وقت تک ایک نشست سے بیٹھا ہوا گانا ہی سنتا رہون کھانا بھی نہ کھاؤن حوائج ضروری کے لیے بھی گانے کی مجلس سے اٹھکر دم بھر کو نہ جاؤن نادرہ نے جب دیکھا کہ شاہزادے کا دل حد سے زیادہ گانے مین لگا ہوا ہی تو شاہزادے سے صرف یہ کہکر خاموش ہو رہی کہ ع راضی ہین ہم اسی مین جسمین تری رضا ہی مگر شاہزادے کی نظر بچا کر گائیون کو چپکے چپکے خوب فہمائش کر دی کہ حتی الامکان اسی قبیل کی غزلین خواہ ٹھمریان گائین جنمین وصلت کی خوشیون کے اور عیش و طرب کے مضامین ہون مجبوری اور مفارقت کے دل آزار مضامین کی کوئی غزل کوئی ٹھمری ہرگز نہ گائین تاکہ شاہزادے کو تکلیف اور وہ وجد کی کیفیت نہو بلکہ اگر کیفیت بھی ہو تو روح بخش اور فرح افزا کیفیت ہو غرض اس غزل کے بعد اسی قبیل کی فرحت افزا اور سرور بخش غزلین گائی جاتی رہین جیسی نادرہ نے فہمائش کر دی تھی اور شاہزادہ ایک سرور کی حالت مین ایک حد اعتدال کے ساتھ جھومتا رہا کہ دفعۃً ایک شوخ مزاج گائن نے پھر میر کی یہ غزل شروع کر دی کہ غزل

جو یون شور سے میر روتا رہے گا
تو کاہے کو ہمسایہ سوتا رہے گا

مین وہ رونے والا اٹھا ہون جہان سے
جسے ابر ہر سال روتا رہے گا

تو یون شوق سے میر کو دے نہ گالی
جو ہمکو کہے گا وہ ہوتا رہے گا

اس غزل کے شروع ہوتے ہی شاہزادے کی آنکھون سے آنسوؤن کا مینھ برسنا شروع ہو گیا اور نادرہ کے زانو پر سر رکھکر خوب رویا شاہزادے کی یہ حالت دیکھکر اور شاہزادے کے سر کو اپنے زانو پر پاکر نادرہ کی طبیعت

بھی یکایک قابو سے باہر ہوگئی اور دونون سے کے دونون اسقدر زار قطار روئے کہ
ان دونون کی حالت دیکھکر سارے جلسہ کی طبیعت بے اختیار ہوگئی اور ہر ایک
خواص کی آنکھون سے یون آنسو جاری ہوگئے کہ معلوم ہوتا تھا موتیون کی
لڑیان ہین کہ نکلتی چلی آتی ہین یا پانی کے چشمے ہین جنمین سے پانی ہوکہ اُبلتا ہی چلا
آتا ہی یہان تک کہ خود گائنون کا یہ حال ہوگیا کہ ہر ایک گائن روتے روتے
بیخود ہوہوگئی اور عجیب طرح کا سمان بندھا ہوا تھا کہ یکایک صبح کی نوبت بجنا
شروع ہوئی نوبت کی آواز نے شاہزادے کو دفعۃً یون ہوشیار کردیا جیسے
کوئی کسی سوتے ہوے کو ٹھوکا دیکر یکایک جگا دیتا ہی اور چونکتے کے ساتھ ہی
آسمان کی طرف جو نظر گئی تو دیکھا کہ سارے تارے شمع سحر کے مانند جھلملا رہے
ہین شاہ خاوران کی آمد آمد کے تمام آثار پائے جا رہے ہین جلدی سے نادرہ
کو بھی شانہ پکڑکر ہلایا گانے بجانے کے برخاست ہونے کا حکم نافذ فرمایا اتنے مین
صبح کا ستارہ چمکا شاہزادے نے تہیۂ نماز صبح کرکے وضو کیا پہلے نماز صبح
ادا کی پھر مختصر سا وظیفہ پڑھا پھر نادرہ کو روبرو بُلایا اور بڑی شفقت اور
پیار و اخلاص سے فرمایا کہ ای خواہر عزیز لو اب ہم رخصت ہوتے ہین تمھین حافظ
حقیقی کی حفاظت اور نگہبانی مین سونپا ملکہ نادرہ بانو رخصت کا لفظ سُنتے ہی
آنکھون مین آنسو بھرلائی اور ہرچند روکا مگر شاہزادے نے نہایت نرمی
اور محبت کے الفاظ مین زیادہ قیام کرنے کی نسبت عذر کیا غرض دیر تک
ملکہ کی جانب سے ٹھہرجانے پر اصرار اور اُدھر سے انکار رہا آخرکار بچار ناچار
نادرہ بانو کو رخصت ہی کرتے بن پڑا شاہزادے نے رخصت ہوتے ہی وہی اسم
پڑھا پڑھتے کے ساتھ ہی مرغ زرین بال آکر حاضر ہوگیا شاہزادہ بدستور
اسکی پشت پر سوار ہوا مرغ زرین بال گرم رفتار ہوا شاہزادے کے
جاتے ہی گائنین انواع عطیات ملکہ سے مالا مال خرم و خوشحال اپنے اپنے
گھر گئین خواصین بھی رات بھر کی جاگی تھکی ماندی اپنی اپنی جگہ جا جا کر لیٹ
رہین جب سب اپنی اپنی طرف جا چکین تو نادرہ بانو بھی شاہزادے
کی جدائی کے رنج و الم سے ہم آغوش رات کی محفل کا سمان یاد کرتی
اور یہ شعر پڑھتی ہوئی کہ ؎ شب وصلت برنگ خواب تھا سامانِ
شبانہ ✤ سحر ہوتے نہ ساقی تھا نہ شیشہ تھا نہ پیمانہ ✤ اُسی مسند زرنگار
کے تکیہ پر سر رکھکر اور منھ لپیٹ کر پڑ رہی - اِدھر شاہزادے با دل و جان
شاداں و فرحان اسرار جن کا دیا ہوا بازوبند اور انگوٹھی ہاتھ مین لیے
ہوے اپنے اُسی کاغذی مکان کے دروازہ پر آکر اُترپڑے اور اُترتے کے
ساتھ ہی چاہتے تھے کہ مکان کے اندر قدم رکھین کہ اتنے مین شمس جنی جست

کرکے جلدی سے دخیمہ پر برسم استقبال آپہونچا اور شاہزادے کا ہاتھ پکڑے ہوے اندرون خیمہ کا غذی لے گیا خیمہ مین آتے ہی شاہزادے نے وہ بازوبند شمس جنی کے بازو پر خود اپنے دست مبارک سے باندھا اور انگوٹھی بائین ہاتھ کی چھنگلیا مین بسم اللہ کرکے پنھادی اور کہا کہ مین نے اسرار جن کی طرف سے اسرار جن کی ہدایت کے موافق چڑھاوے کی رسم ادا کر دی آپ کو مژدہ اور مبارک ہو کہ نادرہ بانو کے ساتھ آپ ہی کا عقد نکاح ہوگا اور چونکہ نادرہ بانو بجاے میری خواہر عزیزہ کے ہی اسلیے مین اسکی شادی کی تقریب مین بھی بشرط حیات مستعار ضرور ضرور شریک ہونگا شمس جنی نے نہایت ادب اور شرم سے جھک کر سلام کیا اور کہا کہ یہ سب تو ہوتا رہے گا لیکن اب حضور فتاحی طلسم پر توجہ کرین اور فتاحی طلسم کی نسبت کچھ فکر فرمائین شاہزادے نے کہا کہ جو کچھ تم بتاؤ اسکو مین بجالاؤن شمس جنی نے عرض کیا آپ کے بزرگون کا عملدرآمد ہمیشہ سے یون ہوتا چلا آیا ہی کہ سبکے پہلے ایک خاص عبادتگاہ قرار دیتے ہین اور اُسی عبادتگاہ مین بیٹھکر نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ درگاہ قاضی الحاجات اور کافی المہمات مین استغاثہ کرتے ہین پھر اُس عبادتگاہ مین موقع عبادت پر جو کچھ ایماے غیبی ہوا کرتا ہی اُسی ایماے غیبی کی تعمیل مین مصروف ہو جاتے ہین شاہزادے نے شمس جنی کی زبان سے یہ تدبیر سُنتے ہی اُسی روز ایک مقام خاص کو عبادتگاہ قرار دیا اور جب دن تمام ہوا اور عابد شب زندہ دار یاہ نے عبادتگاہ فلک پر اپنا نورانی مصلیٰ بچھایا اور ہر ایک تارہ اپنے اپنے زاویہ مین مصروف عبادت حق ہوا شاہزادے نے نماز مغرب ادا کی اور اُسی عبادتگاہ مین بیٹھکر بکمال خشوع و خضوع بحسب دستور اپنے بزرگون کے بحضرت کافی المہمات رجوع کی اور دست انابت بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کرکے یون عرض کرنے لگے کہ ای کس بیکسان وای دادرس غریبان وای فریادرس مظلومان تو اپنی قدرت کاملہ اور اپنی عنایات شاملہ سے میرے اس عقدۂ لاینحل کو مجھ پر سہل و آسان فرمادے اور اس طلسم کے فتح ہو جانے کی تدبیر بتادے اور اسیطرح الحاح و زاری اور گریہ و بیقراری مین تمام شب بسر کرکے قریب صبح بے اختیار اپنے مصلے پر سو گئے اور آنکھ لگتے ہی عالم خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک مرد بزرگوار جنکے چہرۂ منور سے نشان نجابت و شرافت و بزرگی یون آشکار ہی جیسے آفتاب سے پرتو اور ماہتاب سے ضو یکایک سامنے سے تشریف فرما ہوے شاہزادے نے اُسی خواب کے عالم مین سروقد کھڑے ہو کر اُن بزرگوار کی تعظیم کی اور آداب تسلیم بجالائے اُن بزرگوار نے جواب سلام دیا اور بکمال شفقت کیسے نہایت نرم الفاظ مین یون ارشاد فرمایا کہ ای صاحبزادے رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند

جنان نماند وچنین نیز ہم نخواہد ماند ✦ مژدہ باد کہ مجیب الدعوات کے لطف
وکرم سے تمھارا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا اور مجکو الہام فرمایا گیا کہ فوراً
جاؤ اور شاہزادے کو بشارت دو آگاہ کرو تا کہ شاہزادہ اپنے کام کی انجامدہی
مین مشغول ہو جائے شاہزادے نے اس خوشخبری اور مژدہ رسانی کے شکریہ
مین پھر تسلیم کی اور عرض کیا کہ حضور کے اسم مبارک سے آگاہ ہونے کا آرزومند ہون
مرد بزرگوار نے فرمایا کہ مجکو سلیمان کہتے ہین اور آصف بن برخیا میرا وزیر تھا چنانچہ
یہ طلسم جسکی فتاحی کے آپ عازم اور آرزومند ہین اسی آصف بن برخیا کا
قائم اور تیار کیا ہوا ہی۔ مین بحسب الہام ومشیت حاکم بے نظیر ایک پرچہ آپکے
سرہانے رکھے جاتا ہون جیسا کچھ کہ اس پرچہ مین لکھا ہوا ہو اسی کے موافق
کارروائی کیجیے اور اگر مندرجہ پرچہ کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی تو یقیناً
دھوکھا کھائیے گا سخت پریشان وسرگردان ہو جائیے گا۔ جب سلیمان یہ سب
ہدایت فرما چکے اسوقت شاہزادے نے اپنے جی مین یہ ارادہ کیا کہ کسیطرح
ملکہ سرخ پوش کا حال بھی ان بزرگوار سے دریافت کرنا چاہیے کہ آیا میرا عقد
ملکہ سرخ پوش سے ہوگا یا کیا صورت پیش آنے والی ہی لیکن اسکے ساتھ ہی
ادب اور تہذیب اس سوال کرنے کی مانع ہوئی اور اب شاہزادہ اس کشاکش
مین مبتلا ہو گئے کہ ایک طرف شوق دل تو یہ تقاضا کر رہا ہی کہ جسطرح ممکن ہو
بزرگوار سے ملکہ سرخ پوش کے معاملہ عقد کو ضرور استفسار اور تحقیق کرنا چاہیے
اور ایک طرف ادب وتہذیب دونون دانتون مین انگلیان دبا رہے ہین کہ ہرگز
اتنے بڑے بزرگوار کے حضور مین اس قسم کے معاملات کی نسبت زبان بھی نہ کھولنا
چاہیے یہان تک کہ شاہزادہ اس کشمکش مین عرق عرق ہو گیا اور اساریر وجہ
سے تغیر اور تردد کے آثار صاف نمایان ہو گئے مرد بزرگوار نے اپنی فراست
اور ادراک سے شاہزادے کے بے موقع تغیر اور تردد کو معلوم کر کے کمال مہربانی
سے پوچھا کہ شاہزادے اس عین خوشی اور انبساط کے موقع پر آپ مین تغیر
اور تردد کے آثار پائے جانا یعنی چہ آپ کسی امر مین کچھ تامل نہ کیجیے جو کچھ مجھ سے
دریافت کرنا ہو دریافت کر لیجیے مین خود اجازت دیتا ہون جب مرد بزرگوار
نے یون فرمایا تو شاہزادے کے جی مین جی آیا اور سمجھ گیا کہ یہ مرد بزرگوار اپنی
روشندلی سے ضرور میرے مافی الضمیر کو جان گئے پھر اب پوچھنے مین کیا مضائقہ
ہی شاہزادے نے کمال حیامندی سے سر جھکا کر پوچھا کہ حضور مین ویسے
بمقتضائے ادب وتہذیب یہ سوال نکر سکتا تھا کہ آیا میرا عقد نکاح ملکہ سرخ پوش
سے ہوگا یا نہوگا بزرگوار شاہزادے کا یہ سوال سنکر بیساختہ زیر لب
مسکرائے اور مسکراتے ہی شاہزادے کی نظرون سے اوجھل ہو گئے اور

ادھر اُنکے اوجھل ہوتے کے ساتھ ہی شاہزادے کی آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ نماز صبح کا وقت قریب آگیا سفیدۂ صبح تک نمودار ہونے لگا شاہزادے نے فوراً اُٹھکر وضو کیا اور نماز صبح پڑھی اور نماز پڑھتے ہی سرہانے کے نیچے ہاتھ ڈالکر دیکھا تو ایک پرچہ کاغذ کا پایا اور اپنے دل مین کہا الحمد للہ کہ یہ خواب رویاے صادق تھا شمس جنی کو آواز دی انکے آواز دیتے ہی شمس جنی آکر حاضر ہوا شاہزادے نے بغیر اسکے کہ شمس جنی سے ہمکلام ہون وہ پرچہ بغیر پڑھے انکے ہاتھ مین دے دیا شمس جنی نے پرچہ دیکھا اور مبارکباد دی کہ اب عقدۂ لاینحل آپ کا قاضی الحاجات کے لطف وکرم سے حل ہوگیا۔ شاہزادے نے کہا کہ ہان فتح طلسم کا عقدہ تو ضرور ہی انشاء اللہ العزیز حل ہوجائیگا اور غالباً اس پرچہ مین اسی عقدہ کے حل کرنے کے تدابیر کی نسبت شرح و تفصیل ہوگی لیکن مجکو اس معاملہ مین نہایت تردد ہوگیا کہ جب مین نے ملکہ نوبہار کے ساتھ اپنے عقد نکاح کے ہونے نہونے کا حال دریافت کیا تو سلیمان مسکراتے ہوئے فوراً میری نظرون سے غائب ہوگئے اور انکے تشریف لیجاتے ہی میری آنکھ کھل گئی شمس جنی نے شاہزادے کی یہ تقریر سُنکر عرض کیا کہ حضور بھلا انبیاء اللہ کے حضور مین آپ ایسے عالی وقار کو اس قسم کا سوال کرنا چاہیے تھا جو آپ نے کیا۔ شاہزادے نے کہا کہ بیشک تمھارا یہ کہنا بہت صحیح اور درست ہے کہ ایسے سوالات ان ایسے بزرگوارون کی خدمت مین عرض کرنا البتہ ایک درجہ کی گستاخی سے خالی نہین ہے اور مین کبھی ہرگز یہ سوال نکرتا گو مجکو تمنا ضرور رہ جاتی لیکن حضرت نے تو میرے ما فی الضمیر سے بقوت مکاشفہ وکرامات آگاہ ہوکر خود مجکو اجازت دی کہ جو کچھ سوال جس قسم کا کرنا ہو بے تامل کرو میری طرف سے ہر قسم کے سوال کرنے کی اجازت ہے بلکہ حضرت کے اس ارشاد پر بھی مین نے شرماکر یہی عرض کیا کہ بیشک مجکو ایک اور سوال بھی حضور مین کرنا مقصود تھا لیکن دیر سے مین اسی تردد مین ہون کہ ادب و تہذیب اس سوال کے عرض کرنیکی جسارت نہین دیتی جب اس گزارش پر حضرت نے پھر بکمال شفقت فرمایا کہ نہین تم ضرور جو کچھ سوال کرنا ہے کرلو اُسوقت بھی مین نے مودبانہ سر جھکاکر ملکہ سے اپنے عقد ہونے نہونے کا حال استفسار کیا مگر اس سوال کو سُنتے ہی حضرت مسکراتے ہوئے غائب ہوگئے۔ شمس جنی نے یہ سب بیان سُنکر پوچھا کہ کیا پرچہ مین اپنے حضرت نے اس سوال کی نسبت کوئی جواب اشارۃً خواہ صراحۃً نہین تحریر فرمایا۔ شاہزادے نے کہا مین نے ابھی تک پرچہ پڑھا ہی نہین ممکن ہے کہ تمھارا مظنہ غالباً صحیح ہو عجب نہین کہ پرچہ مین اس سوال کی نسبت بھی کوئی جملہ تحریر ہو کیونکہ باوجود باصرار مضمون سوال استفسار کرنے کے بھی حضرت کا سوال کو سُنکر کوئی جواب نہ عنایت فرمانا

اور مسکراتے ہوے تشریف لیجانا ضرور اس امر کی بیّن دلیل ہی کہ غالبًا اس امر کی نسبت بھی کچھ نہ کچھ شفا بخش مضمون پرچہ مین درج ہو گا - یہ کہکر شاہزادے نے پرچہ کو پڑھنا شروع کر دیا لکھا تھا کہ علی الصباح فریضۂ صبح ادا کرکے تم داہنی جانب جانا اور یہ اسم جو ذیل مین لکھا ہی پڑھنا اس اسم پڑھنے کے بعد دور سے ایک میل آہنی نظر آئیگا اور اس میل آہنی پر ایک میمون (بندر) بیٹھا ہوگا وہ میمون تمکو دیکھتے ہی میل آہنی کا پٹرہ ہٹا کر میل آہنی کے خول کے اندر کود جائیگا اور وہی میل آہنی دہانۂ طلسم ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ جون ہی تمکو دیکھکر وہ میمون خول مین کود جائے نہایت تیزی کے ساتھ دوڑ کر اس میل آہنی کو کھینچکر زور سے زمین پر دے مارو تاکہ وہ میمون اُسی میل کے اندر اسکے صدمہ سے ٹکرا کے نیست و نابود ہو جائے اور دہانۂ طلسم کے اندر نہ جانے پائے نام اس میمون (بندر) کا میمون جادو ہی کیونکہ اگر میمون دہانۂ طلسم مین پہونچ گیا تو پھر ہرگز تمکو دہانۂ طلسم نہ مل سکیگا بھٹکتے ہی پھر دگے - جب وہ میمون ہلاک ہو جائے اُسوقت دہانۂ طلسم مین کود پڑنا تمھارے کودتے ہی سامنے سے ایک پیل دمان اپنے مُنھ سے بذریعہ سونڈ کے شعلہ ہاے آتش نکال نکال کر تمھاری جانب پھینکتا ہوا آئیگا وہ پیل دمان تمھین اپنی سونڈ کا گھونسا بنا کر مارے گا تمکو چاہیے کہ بکمال چستی اور چالاکی کے ساتھ اسکے حربہ کو خالی دیکر اور پھرتی اور تیز دستی سے اسکی سونڈ پکڑ کر ایک جھٹکا مارنا اور یہ دعا پڑھتے جانا بافضال ایزد متعال اس دعاے پاک کی برکت سے وہ پیل دمان ہمہ تن آتش ہو کر جل جائیگا جب وہ جلکر خاکستر ہو جائے تو اسکی خاکستر کو ٹٹولنا اس خاکستر مین لوح طلسم تمکو دستیاب ہو گی - شاہزادے نے جب یہ سارا مضمون اُس پرچہ کا اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کر لیا اُسی وقت درگاہ کافی المہمات مین مہم طلسم کی فتح آسان ہونے کے لیے بکمال خشوع و خضوع مناجات اور دعا کرکے تہیۂ طلسم کشائی مصمم کر لیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم نصر من اللہ فتح قریب تین بار پڑھکر داہنی جانب قدم بڑھایا انکے قدم بڑھاتے ہی شمس جنی بھی انکے قدم بقدم انکے ساتھ ہی روانہ ہوے اور اس اسم کو پڑھنا شروع کر دیا یہانتک کہ میل آہنی نمودار ہوا اور جیسا کہ پرچہ مین درج تھا ایک میمون بھی اسکے اوپر بیٹھا ہوا دور سے نظر آیا اسکے نظر آتے ہی شاہزادے نے اپنا قدم اور تیز کر دیا جب قریب میل پہونچے میمون نے بہت کچھ دھمکیان دین اور بہت سی بھبکیان بندر بھبکی بنائین اور اپنی قوت جادوگری بھی جس قدر تھی ختم کی لیکن کوئی حیلہ اسکا کارگر نہوا اُسی جادو نے ایک ذرہ برابر اثر نہ دکھایا اُسوقت میمون کو یقین کلی ہو گیا کہ بلاشبہہ یہی شخص فتاح طلسم ہی اور اسکے ساتھ ہی یکایک

اسپر ایسی ہیبت طاری ہوگئی کہ بڑا اہتا کر خول کے اندر کود پڑا اسکا ادھر
کودنا تھا کہ ادھر شمس جنی نے آواز بلند شاہزادہ سے کہا کہ ہان بچنے
جانے نہ پائے شمس جنی کی آواز سُنتے ہی شاہزادے کی قوت اور ہمت
دہ بالا ہوگئی اور یکبارگی دوڑ کر ایک ہاتھ سے میل آہنی پکڑ لیا اور اسی زور
سے زمین پر دے مارا کہ میمون اُسی میل آہنی سے ٹکرا کر راہی میدان عدم
ہوگیا اور ایک آواز آئی کہ مارا گیا کشتی نام من میمون جادو وبود یہ آواز سُنکر اور
دہانہ نقب طلسم کا کھلا ہوا پاکر شاہزادہ بسم اللہ کہتا ہوا فوراً نقب کے
اندر کود انکلے کودتے ہی شمس جنی کی طرف بنظر محبت و اخلاص دیکھکر کہا کہ
شاباش مرحبا ہمنے کہا ہین تم ایسے جری اور ایسے ذی تہور و شجاعت نہین
دیکھے شمس جنی نے شاہزادے کا یہ خطاب سُنکر نیاز مندانہ بخوبانہ عرض کیا
کہ جان نثار لوگ ایسے موقع پر اپنی جان کی ایک ذرہ بھر پروا نہین کرتے اپنے
آقاؤن کے ایک رو ئین پر نقد جان نثار کر گزرتے ہین یہ باتین ہو رہی تھین کہ
دفعتًہ سامنے کی جانب سے ایک سناٹے کی آواز سُنائی دی اور آواز کے
ساتھ ہی شاہزادے نے نظر اُٹھا کر جو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ آتش فشان
جھپٹا چلا آتا ہے اور ایسے ہیبت ناک انداز سے آرہا ہے جسکے دیکھنے سے انسان
تو انسان ہے شیر ہو تو اسکا بھی زہرہ آب ہو جائے فرط خوف سے دم بھر قدم
نہ ٹک سکے بیقرار و بیتاب ہو جائے اپنی جان لیکر یون بھاگتا نظر آئے کہ خود
اُسکا جسم عنصری بھی اُسکو نہ پائے وہین رہ جائے لیکن واہ رے حواس
اولاد امجاد صاحبقران نوشنگ سام و نریمان روکش رستم دستان سرآمد پہلوانان
جہان دلیری اور شجاعت کی آبرو کون شاہزادہ عالیجاہ سکندر رستم خو کے
کہ انھون نے پہلے جلدی سے آگے بڑھکر اور جھپٹ کر پھر جکیتی کے ٹھاٹ
و پیترے سے ایک قدم داہنے بائین ہٹکر اُس کوہ آتش فشان کو اپنی حد تک
پہونچنے نہ دیا درمیان ہی سے جا کر لیا اور للکار کر شیرانہ اور دلیرانہ ڈپٹ
سے کہا کہ بکار خود مشغول باش ای حرامزادہ بدمعاش اُس فیل آتشی نے شاہزادے
کی ڈپٹ سُنتے ہی اُسی مقام پر تھم کر اور اپنی خرطوم آتش فشان خم کر کے
گردن دی اور چاہتا تھا کہ اس گردن کے دورے کو شاہزادے کے
سر مبارک پر ختم کرے کہ شاہزادے نے اُسکے وار کو خالی دیا اور بجلی کیطرح
مڑتے ہی سونڈ اُسکی پکڑ کر بزور تمام کھینچا ادھر اُس فیل نے بھی جہانتک ممکن
تھا زور کیا اور بہت بچ جاہا کہ شاہزادے کے ہاتھ سے چھوٹ جاؤن کہ
اُسی کشمکش مین شاہزادے نے ایک نعرہ حیدری مارکر بھر بلو رزور جو کیا تو
خرطوم فیل کھنچکر سنگ سے نکل آئی خرطوم کے مستک سے علیحدہ

ہوتے ہی شاہزادے نے وہی سونٹا اُسکی مستک پر بقوت تمام کھینچ ماری سونٹا کا
مستک پر پڑنا تھا کہ گویا ایک شعلۂ جوالہ فیل کی مستک مین لگ گیا اور اس شعلۂ جوالہ
نے طرفۃ العین مین اس فیل دمان آتشین کو مع استخوان جلا کر خاکستر کر دیا ہنوز اُسکے
ڈھیر سے آگ کے شعلون کا اُٹھنا موقوف نہوا تھا کہ دفعۃً وہین ایک سبز رنگ
آندھی نہایت تیرہ و تار اُٹھی اور آندھی سے یہ آواز آئی کہ مردیم و جان دادیم و بمراد خود
نرسیدیم نام من فیلان جادو بود افسوس کہ نشان ہست و بود ہیچ ساحر نامور
ہم نگزاشتی جب اُس آندھی کی تاریکی دور ہوئی اور روشنی پیدا ہوگئی اُسوقت
شاہزادے نے اُس فیل دمان آتشین کی خاکستر مین ہر طرف ٹٹولنا شروع
کیا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے دیکھا کہ ایک ہیرے کے ٹکڑے پر کچھ حرف کندہ ہین
شاہزادے نے اُس الماس کو فوراً اُٹھا لیا اور اپنے رومال سے صاف کرکے
پڑھا تو یہ عبارت لکھی پائی کہ آب دریاے قلزم سے جب یہ لوح الماس دھوئی
جائیگی تو تمکو مفصلاً خبر دے گی شاہزادے نے جب لوح الماس مین دریاے قلزم
کا نام دیکھا سخت پریشان ہوگیا پہلے کچھ دیر تک بجاے خود متامل و حیران رہا
پھر شمس جنی کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای غمخوار و فادار اس لوح الماس
کے اس جملہ نے کہ جب یہ لوح آب دریاے قلزم سے غسل دیجائیگی تو تمکو مفصل
خبر دے گی دامن امید و آرزو کو ہر ہاے مقصود سے بھر دے گی۔ مجکو انتہا کی
فکر و تردد مین مبتلا کیا ہی ایک عجیب پریشانی اور ضغطہ کے گرداب مین ڈالدیا
ہی جبوقت سے قلزم کے لفظ کو دیکھا ہی جی مین بڑا تردد اور سخت انتشار
پیدا ہو رہا ہی کہ خدایا یہ عقدۂ مالاینحل ایسے نازک موقع پر کیونکر حل ہوئیگا
کون اور کسطرح اس لوح کو دریاے قلزم سے دھوئیگا کجا دریاے قلزم
کا کنارہ اور کجا طلسم کا دہانہ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
یہان سے دریاے قلزم کے کنارہ کو ہزارون ہی فرسنگ کی دوری ہی
شمس جنی ذرا غور تو کرو کہ ہمارا وہان تک سردست پہونچ جانا کس قدر
دشواری کیسی مجبوری ہی گو قادر مطلق کے فضل و کرم سے مین کم ہمت
نہین ہون بحمدللہ اور کم جرأت نہین ہون اس مہم طلسم کشائی کی بدولت مین نے
بڑے بڑے پر خوف و خطر سفر کیے ہین کہ مین ہی جانتا ہون یا میرا پروردگار
کہ کیسے کیسے دشوار گزار کوہ و دشت پی سپر کیے ہین۔ بہت بڑے بڑے مرحلہ
اثناے سفر مین پیش آئے ہین لیکن کریم کارساز کی عنایت بے نہایت سے
مین نے کسی موقع پر اپنا دل تھوڑا نہین کیا ہوش و حواس نہین گنوائے
ہین محض بے یار و یاور یکہ و تنہا نئی نئی قسم کی مصیبتین جھیلتا رہا کسی سختی
کے موقع پر ایک ذرا بھی جھجکا ڈرا نہین مردانہ اپنی جان پیلتا رہا خواب مین بھی

کسی ہولناک مقام سے کبھی منھ نہیں موڑا کسی دیو و جن کے مقابلہ میں بھی کہیں پیر
جی نہیں چھوڑا۔ مولا مشکلکشا اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ؑ کے صدقہ سے
مجھ مین ہمیشہ شیرون کا سا ہمہمہ رہا شیرون سے بڑھکر خونخوارون کے مقابلہ مین بھی
میرے ثبات و استقلال کا قدم جما رہا اکثر اوقات بڑے بڑے ساحرون جادوگرون
کا مقابلہ رہا گھڑی دو گھڑی نہیں گھنٹون پہرون مجادلہ اور مقاتلہ رہا مگر کسی ساحر
کا ہاتھ میرے دامن تک نہ آسکا کسی موقع پر کوئی جادوگر مین تو مین میری گرد کو
بھی نہ پاسکا مگر اس موقع پر اسوجہ سے سخت کشمکش و پیچ مین مبتلا ہو رہا
ہون کہ دریاے قلزم تک سفر کرنے کی مہلت کہان سے لاؤن کیونکہ یہان تو
اسوقت راز پوشیدہ کے آشکارا ہونے کی حاجت ہے اور یہان سے دریاے قلزم
تک جانے کی ہزار کوس کی مسافت ہے طبیعت رہ رہ کے گھبرائی بولائی جاتی ہے
وہی مثل اس موقع پر صادق آئی جاتی ہے کہ مثل۔ تا تریاق از عراق آوردہ شود
مار گزیدہ مردہ شود شمس جنی نے شاہزادہ کو متردد اور پریشان دیکھکر
دلاسا اور تسلی دینا شروع کیا اور دست بستہ یون کہا کہ حضور آپ اسقدر
تردد کیون فرماتے ہین کیون ایسے فکرمند و پریشان ہوے جاتے ہین
آپ تو خود تمام زمانہ کے گرم و سرد آزمائے ہوے ہین خود ہی فرما رہے
ہین کہ ہمنے بڑے بڑے مصائب جھیلے بڑی بڑی سختیان اٹھائے ہوے ہین
پھر تعجب ہے کہ آپ ایسا آزمودہ کار اس درجہ وقف تردد و انتشار ہو
معلوم نہیں دم بھر کے دم مین کیا سے کیا سامان ہو جاتا ہے کون کون سا
پوشیدہ راز آشکار و عیان ہو جاتا ہے۔ مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد
باید کہ ہراسان نشود + آپ کو فہمائش کرنا اور سمجھانا تو گویا حضرت لقمان کو
حکمت بتانا ہے مگر ہان یون سمجھون تو بجا ہے کہ میرا یہ سمجھانا حضور کے دل کا بہلانا
ہے شمس جنی یہ باتین کرہی رہے تھے کہ دفعتہً ایک بجلی سی چمک گئی اور چمک
ہونے کے ساتھ ہی بشکل انسان ہوئی تھی کہ شمس جنی نے جھک کر سلام کیا
اسوقت شاہزادے نے پہچانا کہ اسرار جن ہے شاہزادہ بھی بڑے تپاک
اور اخلاص سے ملا اور جسقدر افسردگی اور پژمردگی شاہزادے کے دل پر
طاری تھی یکایک دفع ہو گئی اور یہ سمجھ گیا کہ ایسے نازک موقع پر اسرار جن کا
آنا خالی از علت نہیں یقین ہے کہ مین جس تردد مین مبتلا تھا اسی کی
کوئی تدبیر بتلانے آیا ہے شاہزادہ یہ اندیشہ کر ہی رہا تھا کہ اسرار جن نے ایک
شیشہ آب دریاے قلزم کا شاہزادے کو دیا اور عرض کیا کہ حضور اب میرا
زیادہ قیام کرنا اس موقع پر اچھا نہیں ہے مین آداب عرض کرتا ہون اس
پانی سے حضور خود بھی غسل فرمایئے گا اور تھوڑے پانی سے لوح الماس کو

ابھی غسل دیجیے گا اسوقت یہ لوح الماس آپ کو مفصل حال آیندہ کے اسرار کا بتائیگی اور عرض کیا کہ نادرہ بانو نے بھی حضور کی خدمت مین تسلیمات عرض کی ہی اور مبارکباد دی ہی اور یہ عرض کیا ہی کہ برائے خدا ملکہ نوبہار سرخ پوش کے عشق و محبت مین کہین دھوکا نہ کھا جائیے گا ورنہ خدا نخواستہ پچتائیے گا بڑی مشکل مین پڑ جائیے گا نہ یہ لوح ہوگی نہ آپ خود ہونگے شاہزادے نے جیسے ہی نادرہ بانو کا یہ پیام سنا ایک کھٹکا سا پیدا قلب پر لگا مگر تحمل کرکے یون جواب دیا کہ فضل خدا سے مین بہت ہوشیار ہون یہ کہکر اور شمس جنی کو ساتھ لیکر چلے شمس جنی نے جاتے ہی یکبارگی ایک بارگاہ برپا کی اور سب سامان راحت مہیا کردیا اور جو پانی دریائے قلزم کا اسرار جن واسطے غسل کرنے شاہزادے کے لایا تھا وہ بھی شمس جنی نے حاضر کیا پہلے شاہزادے نے اُس پانی سے غسل کیا اور پھر لوح کو بھی اُسی پانی مین ڈالدیا اب شمس جنی نے عرض کیا کہ اے شاہزادہ عالی وقار آپ اس لوح کو رات بھر اسی پانی مین رہنے دیجیے اور آپ خود شب بھر عبادت الٰہی مین مصروف ہوجیے اور بعد نماز صبح لوح کو ملاحظہ فرمائیے گا پھر جس سمت کو جانے کا لوح حکم دے اُدھر ہی کو تشریف لیجائیے گا شاہزادہ نے شمس جنی کی اس تقریر کو سنکے جواب دیا کہ بہتر ہی اسی تجویز کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ واضح برائے ناظرین باتمکین ہو کہ یہ امر کچھ باعث استعجاب نہین کہ وہان تو صحرا مین کوئی سامان موجود نہ تھا پھر کیونکر ایک چشم زدن مین جملہ سامان فراہم ہوگیا یون فراہم ہوا کہ اجنہ کو ہر وقت مین یہ قوت حاصل ہی کہ جسوقت اور جس مقام پر چاہین فی الفور سب سامان راحت و عیش و عشرت جمع ہو جائے بس چونکہ صدہا اجنہ شمس جنی کے مسخر ہین اور شمس جنی شاہزادے کے ہمراہ ہین انھون نے اپنے علم و عمل کے زور سے اس صحرا مین بھی وہ سامان بہم پہونچا دیے ہین جو انسان کو گھر مین بھی مشکل سے ممکن ہوتے ہین ہر چند کہ کوئی سامان شاہزادہ سکندر رستم خو کے ہمراہ نہ تھا نہ شمس جنی کے ساتھ اس قدر سامان ہونا ممکن تھا کیونکہ فتاح طلسم ہر مقام پر تنہا جاتا ہی کوئی رفیق تک اُسکے ہمراہ نہین رہ سکتا ہی پھر ساز و سامان راحت کیونکر ہمراہ لے جائے لیکن شمس جنی نے اپنے موکلون سے کل سامان مہیا کرا لیا خیمہ بھی برپا ہوگیا اور اندر خیمہ کے مسہری سونے کے واسطے لگا دی گئی روشنی بھی پیدا ہوگئی دربان بھی دروازہ پر بیٹھ گئے گشت طلایہ کا نظر نہین آتا تھا لیکن آواز بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند تھین اسی حالت مین سیاہی شب برطرف ہوئی اور سپیدۂ سحری نمودار ہوا طائران صحرا کی نغمہ سنجی نے شاہزادہ کو بیدار کردیا دیکھا کہ وقت نماز صبح کا ہی شاہزادے نے پانی طلب کیا ایک خادم

تسلہ اور آفتابہ لیکر حاضر ہوا سکندر رستم خو نے وضو کر کے فریضۂ سحری کو ادا کیا اور لوح کو ملاحظہ فرمایا بخط سبز تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم جسوقت تو فیل طلسمی پر غالب آئے اور لوح تجکو ملجائے بس لازم ہی کہ یہان سے تنہا جنوب کی جانب روانہ ہو کچھ دور جاکر تجکو ایک بیضہ سفید ملے گا جسکا نام بانیان طلسم نے بیضۂ سیمرغ رکھا ہی جسوقت تو قریب کوہ کے پہونچے گا تجکو وہان ایک غنچہ پریزادون کا نظر آئے گا کہ وہ آپس مین رنگ کھیلتی ہونگی ہر ایک رشک لیلی و شیرین ہوگی اُنکا حُسن دلکش ایسا ہوگا کہ جسکو دیکھکر انسان دل پر اپنے قابو رکھ سکے اور خصوصاً ایک آفت جان ہوش ربا کے ہاتھ مین جام جمشید ہوگا کہ یہ تحفۂ طلسمی ہی اسکا ہاتھ آنا ضرور ہی اور یہ جام بغیر اُس نازنین کو قتل کیے نہین مل سکتا تو اُسکے فریب مین نہ آنا ورنہ پھر گوہر مدعا ہاتھ نہ آئے گا اور زندگی بھر کے واسطے دریاے ناپیدا کنار ندامت مین غرق ہو جائیگا تجکو چاہیے کہ جسوقت وہ نازنین نظر آئے لوح کو اسطرح کھینچ مارنا کہ لوح اُس جام کے اندر گرے اگر وار تیرا خالی گیا تو کار برآری محال ہی اور اگر لوح جام مین پہونچ گئی تو انجام اچھا ہوگا دشمن ناکامیاب رہ جاے گا اور تجھے کامیابی حاصل ہوگی بس یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے شمس جنی سے کہا ای برادر تم یہین ٹھہرو کہ لوح کا حکم تنہا جانے کے واسطے ہی مین کوہ سفید کی طرف جاتا ہون شمس جنی نے عرض کی کہ نہایت مناسب ہی آپ بسم اللہ کرین مگر برائے خدا یہ مقام طلسم ہی ہر قدم پر یہان فریب و مکر کا سامنا ہی ای شہریار مین آپ کو آگاہ کیے دیتا ہون کہ اگر کسی مقام پر آپ کو معشوقہ آپ کی نظر آئے تو اسکو یار جانی نہ تصور فرمایئے گا بلکہ دشمن جانی خیال فرمایئے گا اسلیے کہ مین خوب جانتا ہون وہ ان مقامات پر آ نہین سکتی ہی جو دوست نظر آئیگا وہ درحقیقت دشمن ہی ہوگا بہت ہوشیاری سے کام کیجیے گا شہزادے سکندر رستم خو نے کہا کہ اگر مین جانتا کہ یہ ایسا مہمل طلسم ہی تو مین ہرگز اسطرف کا قصد بھی نہ کرتا اسلیے کہ جب دشمن معشوق کے لباس مین ہو تو اُسے کیونکر قتل کرین کس طرح ہاتھ اُسکے ہلاک کرنے کو بڑھے مجھ سے یہ نہوگا کہ مین اُس محبوب جانی کے ہمصورت کو قتل کرون بمصداق شعر ؎

نرنجم ز شمشیر حبیب ؛ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب

ای بھائی شمس جنی یہ مانا کہ وہ معشوقہ معشوقہ نقلی ہوگی مگر جب نقل اصل کے مطابق ہوئی تو فرق کیا رہا وہ دل جو ایک حسن عالم سوز کا پروانہ ہو چکا ہی اُسے انجام عشق کب سوجھتا ہی جس نرگس صید افگن کے تیر عشق نے دل نخچیر کر لیا ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ اُسے دیدہ و دانستہ صید کرین

اب اس معاملہ کو قسمت پر چھوڑدو اگر خداوند عالم نے مجکو فتاح اس طلسم نیرنگ آفاق کا قرار دیا ہی تو مین ضرور اس طلسم کو توڑونگا اور ہر ساحر و کافر کو راہ جہنم دکھاونگا اور اگر قضا یہان تک لائی ہی تو ہم بھی راضی برضا ہین یہ کہکر جانب کوہ سفید روانہ ہوا اب وہ وقت ہی کہ آفتاب نکل رہا ہی خطوط شعاعی کا عکس جو ہرے ہرے پتون پر پڑ رہا ہی اور ہوا اُن پتون کو حرکت دے رہی ہی ایک عجیب دلکش منظر پیدا ہوا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہالان طلائی سے بارش بعینہ بادلہ کی ہو رہی ہی جانوران صحرائی کی عجیب و غریب صدائین کانون کو پریشان کیے دیتی ہین صحرائی پھولون کی بو دماغ کو پریشان کر رہی ہی پھل نئی نئی وضع کے پھول عجیب عجیب رنگ کے شاہزادہ تماشا نیرنگ سازی باغبان قضا و قدر کا دیکھتا ہوا چلا جاتا ہی کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا کہ سامنے ایک سفیدی نظر آئی جسکو دیکھکر یہ خیال ہوا کہ شاید قریب کوہ سفید کے پہونچ گئے لیکن یہ خیال خام تھا کیونکہ وہ کوہ ابھی بہت دور تھا شاہزادہ پیادہ روی کا اسقدر کاہے کو عادی تھا دوپہر آگئی لیکن جب آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو فاصلہ ہی پایا اب آفتاب سر پر ہی ریگ صحرا جل رہی ہی موزے پاؤن سے گرم ہو گئے ہین اسلحہ جلنے لگے ہین جسم پر چرکے دے رہے ہین پسینہ آتا ہی اور صحرا کی گرم ہوا سے فوراً خشک ہو جاتا ہی چہرہ کی گوری رنگت کو سانولے پن کے غازے نے چھپا لیا ہی منھ تمتایا ہوا ہی آنکھون سے شعلے نکل رہے ہین اگر کوئی درخت سایہ دار راہ مین ملجاتا ہی تو اُسکا سایہ غنیمت معلوم ہوتا ہی کچھ دیر ٹھہر کر دامن سے ہوا دینے لگتے ہین لیکن ہمت آگے بڑھنے پر پھر مجبور کرتی ہی بگولون کی کثرت نے کوہ کو پنہان کر دیا ہی مانند غول بیابان کے راہ بہکانے پر آمادہ ہین ہوا کا سناٹا کلیجے کے پار ہوا جاتا ہی وہ نازپروردہ کنار صاحبقران ان صعوبتون کا کب عادی ہی لیکن کمین ہمت کو نہین ہارتا ہر قدم پر شکر خدا بجا لاتا ہوا چلا ہی جاتا ہی یہان تک کہ تیسرا پہر ہوا اب دیکھا تو کوہ بہت قریب ہی گو ہر چند کہ طاقت پاجواب دے چکی تھی لیکن یہ خیال ٹھہرنے نہین دیتا ہی کہ جب منزل مقصود سامنے ہی تو یہان کیون قیام کرین اتنا جرا ور اُٹھالین شعر

حسرت پہ اُس مسافر بیکس کی روئیے		جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

یہ امر بالکل ہمت مردانہ کے خلاف ہی کہ قریب منزل مقصود پہونچکر تھوڑی تکلیف نہ گوارا کرکے جان آفت مین پھنسائین یہ حکم لوح کا نہین ہی کہ راہ مین کسی جا قیام کرین نہین معلوم اسکا کیا انجام ہو یہ تصور کرتے ہوے آگے بڑھتے چلے جاتے ہین کہان تک گزارش کیا جائے قریب شام زیر کوہ پہونچے اور منتظر اُس مجمع کے کھڑے ہوے جسکی خبر لوح نے دی تھی ایک ساعت

نہ گزری ہوگی کہ دیکھا بالاے کوہ سے چند پریزادین زرد زرد گوشن مرصع پوش ہاتھون مین پچکاریان لیے ہوے آگین زعفرانی رنگ بھرا ہوا آپس مین ہنستی ہوئی ایک دوسری پر رنگ ڈالتی ہوئی زیر کوہ چلی آتی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک تختہ زعفران کا پھولا ہوا ہی بارہ بارہ چودہ چودہ برس کے سن وسال گاتیان بندھی ہوئین چھڑیے چڑھے ہوے ڈوپٹہ سینون سے ہٹے ہوے ایک عالم بیخودی چھایا ہوا اُس باریک لباس کو رنگ نے ایسا خفیف کر دیا کہ جسم کے جوڑ بند صاف نظر آنے لگے ہین اُٹھتی جوانی کی نمودین بے حجابانہ نگاہ شوق کے سامنے ہین چہرون کا حسن چاند کی صفائی کو ماند کر رہا ہی اور ایک آفت جان جسکا حسن اُن ستارون کو آفتاب کے مانند بے رونق کیے دیتا ہی اور ثابت کر رہا ہی کہ یہ سب مرتبہ کنیزی اسکا رکھتی ہین یاسمین ہاتھ بر جام لیے ہوے اپنے ہاتھ مین پچکاری رنگ کھیلتی چلی آتی ہی اور نازنینین اگر اُسپر رنگ کبھی ڈالتی ہین تو ایک اقتیاز کے ساتھ جس سے اُسکی سرداری کا پتہ ملتا ہی سکندر رستم خو اُن سبکو دیکھکر محو حیرت ہی پرستان کا سمان نگاہون کے سچے نظر آرہا ہی لیکن نظر اُن نازنینون کی سکندر پر نہین پڑی ہی اسی عالم مین ایک مرتبہ اُس ماہ جبین مہر تمکین نے سکندر رستم خو کو دیکھا اور ایک چیخ مار کر اپنی سہیلیون کے غول مین چھپی پکاری کہ یہ مردوا کہان سے آیا ہی دیکھو مجھے گھور رہا ہی جلد یہان سے بھاگ چلو نہین معلوم یہ انسان ہی یا کوئی آسیب کی قسم سے ہی اسلیے کہ بشر کی اتنی مجال نہین جو اس وادی پر ہول وہیبت مین قدم رکھ سکے ضرور یہ کوئی اسرار ہی سکندر رستم خو نے دیکھا کہ یہ لکاتہ بھاگا چاہتی ہی جلدی سے لوح پر نظر ڈالی تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم **نیرنگ قاف** تجکو چاہیے کہ چالاکی وچستی سے کام لے اور سستی وکاہلی کو دخل نہ دے اگر یہ پریزاد چلدی تو سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا لوح بھی چھن جائیگی اور تو تمام زندگی بے دست وپا ہوکر اسی صحرا مین مقید رہیگا جلد لوح کو اُس جام مین داخل کر جو پریزاد ہاتھ مین لیے ہوے ہی بس یہ دیکھتے ہی سکندر رستم خو نے غائب کیا اور پریزادین اپنی مالک کو حلقہ مین لیکر بھاگین کہ اگر کوئی بلا آئے تو اسکو گزند نہ پہونچے اب آگے آگے تو غول پریزادونکا ہی اور پیچھے پیچھے سکندر رستم خو دوڑتا چلا جاتا ہی لوح سمیٹ گلے مین متصل ستارہ کے درخشندہ ہی نازنینین شور کرتی ہین اور چلاتی ہین کہ ارے تو کون ہی اور کہان سے آیا ہی ہمین کیون پریشان کرتا ہی ہم مین سے کوئی آوارہ نہین ہم جو تیرا مطلب دل نکال لینگے دیکھ بہت پچھتائیگا اُس حرکت سے باز آ خبردار

ہمین ہاتھ لگانے کا قصد نکرنا اسواسطے کہ ہم سب کنواریان ہین ابھی کسی کی شادی
نہین ہوئی ہی علی الخصوص ملکہ ہماری کہ اُسکو مرد کے نام سے نفرت ہی اگر جاکر اپنے
باپ سے کہدیگی تو تیری جان آفت مین پھنس جائیگی تجھے یہان سے بھاگنا دشوار
ہو جائیگا فوج شاہی فوراً گرفتار کرے گی اور تو نہایت ذلت وخواری سے قتل کیا جائیگا
ہمین تیرے حسن وشباب پر رحم آتا ہی دیکھ کہنا مان اور جا پلٹ جا لیکن شاہزادہ
سکندر رستم خو تعاقب انکا نہین چھوڑتا برابر عقب مین چلا جاتا ہی ادھر وہ
پریزادین بظاہر تو مثل عورتون کے معمولی طور سے بھاگی ہوئی چلی جاتی ہین
اور سکندر رستم خو پوری کوشش کر رہا ہی کہ کسی طرح مین انکے قریب پہونچ
جائون لیکن وہ پریزادین دور ہوتی جاتی ہین اُنکی آہستہ خرامی سکندر کی
تیز رفتاری کو گرد کیے دیتی ہی اب تو شاہزادہ کو نہایت تردد ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہی
بس لوح کا عکس ڈالا دیکھا تو پائون ان پریزادون کے لڑکھڑائے اور
اندام مین رعشہ پڑگیا زبان لکنت کرنے لگی چہرون پر ہوائیان چھوٹنے لگین
اور سکندر رستم خو آن واحد مین قریب اُنکے پہونچ گیا اور دیکھا کہ سہیلیان
ملکہ کو گھیرے ہوے ہین کوئی ڈوپٹہ کی آڑ کیے لیتی ہی کوئی کہتی ہی میان یہ کونسی
حمیت ہی کہ تم برائے ناموس کے پاس چلے آتے ہو آخر یہ تو کہو کہ ارادہ
کیا ہی اب سکندر نے جو عکس لوح کا ڈالنا شروع کیا جسپر عکس پڑا
یہ معلوم ہوا کہ قوت ہاتھ پائون کی سلب ہوگئی سامنے سے ہٹ گئی الغرض
اب دیکھا تو ملکہ ساغر بکف سامنے ہی بس سکندر رستم خو نے بسم اللہ کہکر
لوح کو گلے سے اُتارا اور اس اندازہ سے اُس نازنین کی طرف پھینکا کہ لوح
جاتے ہی جام مین گری بس لوح کا گرنا تھا کہ پریزاد نے آہ کا نعرہ مارا اور جام
مین سے شعلہ بھڑکا یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری انیسین جلیسین
دوڑین کہ اس لگی کو بجھائین جام پر پچکاریان مارنا شروع کین لیکن یہ آگ
پانی سے کب بجھتی ہی جسپر شعلہ لپک کر گرا وہ خاک سیاہ ہو کر رہ گئی ایک شعلہ
خود اُس افسر پریزادان پر گرا جو ساغر ہاتھ مین لیے ہوے تھی جسم مین اُس
نازنین کے آگ لگی اور مثل چنار خشک کے دھڑ دھڑ جلنے لگی جب اُف کی
مُنھ سے شعلہ نکلا اور سکندر رستم خو کی طرف چلا سکندر نے عکس لوح کا
ڈالا کہ شعلہ پلٹ کر اُسی پر گرا اور آگ بھڑکی اتنے مین جھپٹ کر سکندر نے
جام ہاتھ سے اُس پریزاد کے لے لیا بس جام کا اسکے ہاتھ سے جانا تھا کہ
بدانجامی کا سامنا ہوا فوراً جلکر خاک ہوگئی اسکا جلنا تھا کہ آندھی چلی خاک اُڑی
زمانہ تیرہ وتار ہوگیا دیر تک زمین کو زلزلہ رہا آتشباری برفباری ہوائی
آخرکار ایک آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان یعنے نام من دل آرام جادو بود حیف

مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو علامات سحر برطرف ہوتے ہین تو دیکھا کہ لاش ایک ساحرہ کی زمین پر پڑی ہی کہ چہرہ کی سیاہی تابۂ آہنی کو شرمندہ کرتی ہی مُنہ پر جھریان یہ معلوم ہوتا ہی کہ اطلس سیاہ پر اُتو کیا ہوا ہی منہ مین دانت نہین کوئی ساڑھے چارسو برس کا سن اور ہر چہار جانب چند پتلیان ماش کے آٹے کی اُنپر ٹیکے سیندور کے دیے ہوئے پڑی ہین اب سکندر رستم خو سمجھا کہ معلوم ہوتا ہی وہ سارا جلوہ سحر کا تھا لاش کو ٹھکرا کر قدم آگے بڑھایا اور ایک مقام پر ٹھہر کر خیال کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ شام ہوچکی ہی پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ توقف کرو کہ یکایک سامنے سے شمشش جنی نمودار ہوا اور کہا ای شہریار عالیوقار سبحان اللہ حقیقت مین یہ کام آپ ہی کا تھا دوسرا یہ دل نہین رکھتا ہی کہ ایسے حسینون کو نظر توجہ سے نہ دیکھے لیکن اب آپ پر اُس جو فروش گندم نما کا حال کھل گیا ہوگا بظاہر وہ بارہ برس کی عورت تھی لیکن بارہ سو برس سے کم اُسکا سن نہوگا اب آپ رات آرام سے بسر کیجیے صبح کو پھر دیکھا جائے گا یہ کہکے ایک چھوٹا سا خیمہ برپا کردیا کہ سب سامان آسائش اُس خیمہ مین موجود تھا اب شاہزادے نے مثل شب گزشتہ کے اس شب کو بھی تمام کیا اور صبح کو اُٹھکر باجازت لوح شمشس جنی سے رخصت ہوکر ایک جانب روانہ ہوا آج بھی دوپہر کی پیادہ روی نے سست کردیا قریب نماز ظہر کنارے ایک چشمے کے پہونچے دیکھا تو پانی نہایت صاف و شفاف ہی لہرین مانند شکم مار کے پیچ و خم کے ساتھ تابندگی دکھا رہی ہین جو چیز تہ پر ہی وہ اوپر سے نظر آرہی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیشۂ عجائب نما ہی مچھلیان انواع و اقسام کی مختلف اللون بالیان اور نتھنی پہنے ہوئے دوڑتی پھرتی ہین کچھ دیر وہان ٹھہر کر دم لیا چشمہ سے پانی پیا تو نہایت شیرین تھا یہ چشمہ کوئی طلسمی کارخانہ نہین تھا غرضکہ وہان سے آگے بڑھے جاتے جاتے قریب ایک گنبد کے پہونچے کہ وہ گنبد بہت پُرانا معلوم ہوتا تھا گرد اُس گنبد کے استخوان پڑے ہوئے تھے اُس رخ دروازہ نہ تھا جس سے معلوم ہوتا کہ یہ کسکا مسکن ہی لوح کو مشاہدہ فرمایا تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم یہ مسکن ہی اہرمن جادو کا دروازہ اسکا مغرب کی جانب ہی جس وقت اُس طرف جاؤ گے تو معلوم ہوگا شاہزادہ حسب ہدایت لوح اُسی جانب متوجہ ہوا دیکھا تو دروازہ گنبد کا کھلا ہوا ہی اور ایک دیو مہیب صورت کریہ منظر لیٹا ہوا ہی اور دیونی اُسکی جوئین دیکھ رہی ہی دیونی کی نظر جو سکندر رستم خو پر پڑی جلدی سے دیو کو جگا دیا اور کہا کیا سوتا ہی قضا سر پر آگئی یہ سُنتے ہی دیو گھبرا کر اُٹھا اور نظر جو دیو کی سکندر رستم خو پر پڑی پہلے تو دل مین نہایت خوش ہوا اور پکارا کہ او آدم زادے بنیاد کہان سے آنکلا آ میرے منہ مین کود پڑ یہ کہکر منہ کھولا چاہتا تھا کہ نظر لوح پر پڑی

لوح کے دیکھتے ہی دم فنا ہوگیا سمجھا کہ اب ملک الموت کا سامنا ہی مین اسے کیا کھاؤنگا یہ خود مجھہی کو کھالے گا لقمہ چرب سمجھنا فضول ہی یہ لقمہ سخت ہی بس یہ خیال کرکے اپنی دیونی سے کہا کہ مین تو بھاگتا ہون یہ میرا تعاقب ضرور کرے گا بس جسوقت یہ میری طرف متوجہ ہو تو پشت کی جانب سے آکر اسکو پکڑ لینا اگرچہ وہ بھی قوی بازو ہی لیکن ایک انسان نخیف البنیان ہی تو دیوزادہ ہی نیرا کیا کرسکتا ہی پھر مین بھی پلٹ پڑونگا دونون ملکر اسے نوچ کھائینگے یہ کہکر دیو تو بھاگا ادر سکندر رستم خو اسکی طرف جھپٹا دیونی سوقع پاکر پشت کی طرف گھات سے چلی تھی کہ مین دونون بازو اسکے پکڑلون کہ شاہزادہ نے اسکو اپنی طرف آتے ہوے دیکھ لیا اسکی آہستہ خرامی دسبکروی ایسی نہ تھی جو انسان کو اسکے ارادہ سے ہوشیار نہ کردیتی بس سکندر رستم خو نے لوح کو دیکھا لکھا ہوا تھا کہ جس وقت دیو بھاگے اور دیونی تمہارے تعقب مین آوے تمکو چاہیے کہ لوح کو دیونی پر کھینچ مارو لوح تیر شہاب کا کام کرے گی کہ سینہ کو توڑکر نکل جائیگی تم فورًا لوح پر قبضہ کرنا اور دیونی جلنے لگے گی دیو اسکی محبت مین پلٹے گا بس تمکو چاہیے کہ مقابلہ کرکے اسے قتل کرو کہ یہ بچکر اگر نکل جائیگا تو پھر اسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا اور راستہ طلسم کا مسدود ہو جائیگا لوح کام نہ دے سکیگی بس یہ دیکھتے ہی شاہزادے نے لوح کو گلے سے اتارا اور دیونی پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ شیطان پر تیر شہاب پڑا لوح سینہ کو توڑکر نکل گئی اور دیونی کے تن بدن مین آگ لگ گئی اور مثل دیو آتشبازی کے جلنے لگی اور فریاد کرنے لگی یہ حالت اسکی دیکھکر دیو پلٹا اور پکارا کہ او طلسم کشا غضب کیا تونے کہ میری اس زوجہ کو مارا جس سے مان کا مزہ ملتا تھا اس وادی پر خار مین جو سمجھو وہ یہی تھی افسوس کہ تیرے ہاتھون اس سے فراق ہوا مگر کب زندہ چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر قریب سکندر رستم خو کے ہو نچکر خبردار خبردار کہکر دار شمشاد کا وار کیا سکندر رستم خو نے پھرتی سے وار کو اسکے خالی دیا ایک گرد کا تتق اسقدر بلند ہوا کہ سکندر رستم خو اس مین پوشیدہ ہوگیا دیو نے آواز دی کہ زدم دیست کردم مگر افسوس کہ گوشت اسکا کرکرا ہوگیا یہ سنتے ہی سکندر رستم خو نے تتق گرد سے نکلکر پہلو پر آکر آواز دی کہ کرارہ دی وکرالیست کردی حریف تیرا مین موجود ہون لے اس ضرب کو کہ یہ پیغام قضا اور خبر مرگ ہی یہ کہکر تیغۂ آبدار کا وار کیا دیو نے جو چمک تلوار کی دیکھی جلدی سے پیچھے کھینچکر بچنا چاہا بچ تو نہ سکا لیکن زخم اوچھا آیا بس دیکھا اسنے کہ یہ آدم زاد بلاے بے درمان ہی اس سے جانبری دشوار ہی چلے تھے روزے کو گلے پڑی نماز آئے تھے بی بی کے بچانے کو یہان اپنی ہی جان پر آبنی میان آپ زندہ جہان زندہ

آپ مردہ جہان مردہ یہ خیال کرکے راہ فرار اختیار کی کہ سکندر رستم خونے
جھپٹ کر لوح کو اٹھا کر گلے مین پہنا اور ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اس دیو کو زندہ
نہ چھوڑنا جہان بھاگ کر جائے تم بھی اسکے عقب مین جاؤ پلٹ کر دیو کیطرف
جو دیکھا تو تمام جسم مین اسکے آگ لگی ہوئی ہے اور تمام صحرا مین دوڑی پڑی پھرتی
ہے یہان تک کہ قریب ایک تالاب کے پہونچکر اسنے اپنے کو تالاب مین گرادیا
کہ اب تو آگ بجھ جائیگی اور جان بچ جائیگی لیکن یہ نہ معلوم تھا کہ پانی بھی آگ
کی خاصیت رکھتا ہے بلکہ ذرہ ذرہ صحرا کا دانۂ بارود سے کم نہین ہے جیسے ہی
تالاب مین کودی یہ معلوم ہوا کہ تالاب مین فلیتہ گرا تالاب کا پانی شعلہ ہوکر
بھڑکا اور وہ جسم جسکو جلنے مین کئی دن صرف ہوتے دم بھر مین خاک سیاہ
ہوکر رہ گیا نہ دیو نی معلوم ہوئی نہ تالاب یہ معلوم ہوا کہ پڑا یہ سے اینٹین
نکال لی گئی ہین اور راکھ باقی ہے اسکا تو اسطرف خاتمہ ہوا اُسطرف دیو جو بھاگا
تو جانب شمال روانہ ہوا اور شاہزادہ سکندر رستم خو اُسکے تعاقب مین چلے
جاتے جاتے دور نکل گئے کہان دیو کی رفتار کہان آدم زاد کی چال بھلا
اُسکے برابر کہان پہونچ سکتے تھے لیکن اُسکے سر سے خون جا بجا ٹپکتا گیا تھا
اسی کے نشان پر چلے جاتے تھے یہان تک کہ اول دیو کنارے ایک چشمۂ
آب کے پہونچا اور اسنے خیال کیا کہ بھلا وہ آدم زاد یہان کہان آئیگا اسلیے کہ
نہ تو یہ مقام اُسے معلوم ہے نہ کوئی راہ بتلانے والا اُسکے ہمراہ ہے لیکن یہ خبر نہ تھی
شعر۔ اجل لگائے ہوئے تاک سر کسی پر ہے ÷ ہوش باش کہ عالم رواروی پر ہے
الغرض ایک ساعت نہ گزری ہوگی کہ شاہزادۂ نامدار سامنے سے پیدا ہوا
اسطرح کہ تیغۂ خون آلود ہاتھ مین کھنچا ہوا لوحِ سیمین گلے مین پڑی ہوئی
تمام جسم گرد و غبار مین آلودہ دیو نے جو سکندر کو دیکھا سمجھ گیا کہ
اس سے کہان تک بھاگونگا بہتر یہی ہے کہ اب اس سے یہین فیصلہ ہو جائے مین آسودہ
ہو چکا ہون اور یہ ابھی چلا آتا ہے تھکا ہوا ہے جہان تک ہوسکے جلدی کرکے اسکو مارلون
پکارا او آدم زاد سیاہ سر سفید دندان تو یہان بھی آیا معلوم ہوتا ہے کہ قضا تیری
دامنگیر ہے لے خبردار ہو جا یہ کہکر دار شمشاد پکڑ کر شاہزادہ سکندر رستم خو کی طرف
جھپٹا اُدھر سکندر نے جو دیو کو دیکھا فرمایا کہ او مردود بہت پریشان کیا تو نے
خیر اب کب چھوڑتا ہون تجکو لاضرب بہادری کی بس یہ سننا تھا کہ دیو نے قریب
آکر خبردار خبردار کہکر گرز مارا سکندر نے پہلو پر آکر دار خالی دیا دیو گرز کے جھونک
مین اوندھے مُنھ گرا ٹھوڑی گرز پر پڑی دو دانت ٹوٹ گئے ایک چیخ ماری
کہ زمین تھرا گئی چشمہ سے پانی اُچھلنے لگا طائر درختون سے اُڑے چرند گیاہ
سے مُنھ پھیر کر بھاگے کہ یہ کیا بلا آئی سکندر رستم خو نے نعرہ کیا کہ او

ملعون پر بے ماری کی تو یہ دیو چاہتا تھا کہ سنبھلے شاہزادہ نے لوح کو دیکھا اسمین تحریر تھا کہ اسقدر تساہل ارے موقع پاکر دشمن کو چھوڑے دیتا ہی بس فورًا سکندر رستم خو نے وہی تیغہ خون آلودہ جو ہاتھ مین کھنچا ہوا تھا جھپٹ کر کمر پر مارا کہ دو پرکالے ہوئے بس اُس دیو کا زمین پر گرنا تھا کہ دیکھا چشمہ مین تلاطم پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ طوفان آگیا سکندر اسطرف متوجہ ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہی دیکھا کہ چشمہ سے پانچ سانپ نکلے کہ چار اُنمین سیاہ تھے اور ایک سُرخ اُن چارون سے آگے آگے اِن پانچون سانپون نے آکر گوشت اُس دیو کا کھانا شروع کیا یہان تک کہ تھوڑا عرصہ نہ گزرا ہوگا کہ تمام گوشت دیو کا وہ سانپ کھا گئے اور اب ایک جانب روانہ ہوئے شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ ای فتاح طلسم وای سیار این عجائبات تجکو چاہیے تعاقب مین ان سانپون کے جا اور جہان یہ جائین اندیشہ نکرنا ساتھ ساتھ انکے جانا اور جو کچھ نظر آئے پھر لوح کو دیکھکر عمل درآمد کرنا شاہزادہ سکندر رستم خو حسب الحکم لوح پیچھے پیچھے اُن پانچون سانپون کے روانہ ہوئے اب آگے آگے تو وہ مار سُرخ اور پیچھے پیچھے وہ چارون ماران سیاہ کہ سرون پر اُنکے چوٹیان دہن سے شعلے نکلتے ہوئے نہایت تیزی سے بھاگے چلے جاتے ہین جس راستے سے یہ جا رہے ہین تمام زمین کی گھانس جلتی چلی جاتی ہی گویا ایک نیا جادہ بنتا جاتا ہی کہان تک گزارش کیا جائے کہ یہ پانچون سانپ ایک دوسرے چشمہ کے کنارے پہونچے اور اُس مار سُرخ رنگ نے پلٹ کر دیکھا اور ساتھ ہی پانی مین کود پڑا ساتھ اسکے چارون مار سیاہ بھی اُسی چشمۂ آب مین کودے سکندر رستم خو بھی ہدایت لوح کے موافق جھم سے کود پڑا بموجب شعر درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا ❊ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسا ہا ❊ خدا پر توکل کرکے ساتھ ہی اُس سانپ کے چشمۂ آب مین کود پڑے پہلے ہی غوطے مین تہ پر پاؤن لگے اور جسم پر ہوا محسوس ہوئی یہ معلوم ہوا کہ کسی اور کرہ مین پہونچ گئے آنکھ کھولکر جو دیکھا تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا کپڑون پر پانی کا اثر تک محسوس نہوتا تھا اور پانچون سانپ اُسی طرح سامنے بھاگے ہوئے چلے جاتے تھے بس یہ دیکھتے ہی شاہزادے نے لوح کو مشاہدہ فرمایا تحریر تھا کہ ای سیار این عجائبات تجکو چاہیے کہ عکس لوح سے ان سانپون مین باہم دشمنی پیدا کردے اور مانند زلف پُرپیچ کے یہ برہم ہوکر آپسمین مصروف جنگ ہون یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے ہاتھ کو حرکت دیکر لوح کا عکس اُن سانپون پر ڈالا بس یا تو وہ بھاگے ہوئے چلے جاتے تھے یا اب جو دیکھا تو وہین ٹھٹک کر کھڑے ہوگئے اور غصہ کے ساتھ آپسمین نگاہین لڑانے لگے

یہان تک کہ پھنکارین چلنے لگین دیر تک یہ سانپ لڑا کیے اور کوئی فیصلہ نہوا اور
مار سرخ رنگ علیحدہ کھڑا ہوا تماشا دیکھا کیا ایک مرتبہ یہ چارون ماران سیاہ
یکدل ہوکر اُس مار سرخ رنگ کی طرف چلے اور مُنھ سے قلابہ آتشین چھوڑا بس
یہ دیکھتے ہی مار سرخ نے غصہ کیا اور ایک ایسی پھنکار ماری کہ چارون سانپ جلکر
خاک ہوے اور اُسی غصہ مین شاہزادہ سکندر رستم خو کی طرف پلٹا بس اُسکا
پلٹنا تھا کہ شاہزادہ نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ فلان اسم جو کنارۂ لوح پر
تحریر ہی پڑھو اور اس سانپ کی طرف پھونکدو دیکھو کیا ہوتا ہی شاہزادہ
سکندر رستم خو کے فوراً اُس اسم کو پڑھکر اس سانپ کی طرف پھونکا اسم کا پھونکنا
تھا کہ اُسکی اور ہی شان پیدا ہو گئی دیکھا کہ مار سرخ تو نہین بلکہ ایک دیو سرخ
گھٹنیون چل رہا ہی شاہزادے نے آواز دی کہ او ملعون اب کب چھوڑتا ہون تجکو
یہ کہکر تیغہ سنبھالا دیو نے جو دیکھا کہ یہ ارادۂ قتل آتا ہی جلدی سے غلطک مارکر
ہیبت اپنی ایک اژدر خونخوار کی پیدا کی اور سکندر کی طرف بڑھا اور چاہا کہ مین
دم کشی کرکے اسکو پکڑلون لیکن بسبب برکت لوح کے کوئی افسون اسکا چل نہ سکا
یون ہی ہاتھ پاؤن مار کر رہ گیا شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر
تھا کہ فلان اسم جو وسط لوح مین کندہ ہی اسے تین بار پڑھکر تیغہ پر دم کرو اور
ایک خط سیاہ جو اسکے سر پر ہی اسطرح وار کرو کہ تلوار سے اُسی خط کے دو ٹکڑے ہون
وار کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا کہ تلوار اس خط سیاہ سے ہٹنے نہ پائے
اسلیے کہ جان اس اژدر کی اسی خط سیاہ مین مقید ہی اور تمام جسم اسکا آتش طلسمی
سے پر ہی اتنا خیال رہے کہ اگر تلوار نے علاوہ اس خط سیاہ کے کسی مقام پر
چرکا دے دیا تو قیامت ہو جائیگی جسم سے اس اژدر کے عوض خون کے شعلے
نکلینگے اور تجکو جلاکر خاک کر دینگے لوح کبھی کچھ حفاظت نکر سکیگی بس یہ دیکھتے ہی
سکندر نے بسم اللہ کہکر تین بار اُسی اسم اعظم الٰہی کو پڑھکر آب شمشیر پر دم کیا
اور ہاتھ اپنا بلند کرکے زد کا منتظر ہوا جیسے ہی اژدر قلابہ آتشین مُنھ سے
چھوڑتا ہوا قریب سکندر رستم خو کے پہونچا اور مُنھ کھولکر دم کشی کی سکندر رستم خو
نے نظر سیاہ خط پر جماکے تلوار ہاتھ مین تولکر ایسا وار کیا کہ بال بھر خط کے دو
ٹکڑے کیے بس بجاے خون ایک شعلہ جسم سے نکلا اور اُسی پر گرا کہ اژدر
جلکر خاک ہوگیا اس اژدر کا مرنا تھا کہ یہ معلوم ہوا قیامت آگئی تمام صحرا مین
زلزلہ سا پیدا ہوا درخت جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر پڑے آندھی چلی خاک اڑی
آسمان سے آتشباری برف باری ہوا کی دیر تک بیر اسکے شور کرتے رہے آخر
جب روح نجس اُسکی جسم سے نکلکر جانب دار البوار روانہ ہوئی تو علامات
سحر برطرف ہوے اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ مار اجوان کشتی سے یعنے نام من

دیو مہبوت جادو و بود حیف مردیم و جان وادیم و مطلب خود نرسیدیم غور سے جو دیکھا سکندر رنے تو لاش ایک دیو کی پڑی ہوئی ہے اب شاہزادہ اس صحرائے لق و دق مین تن تنہا کھڑا ہوا تھا کہ خدایا کہان جاؤن یکایک ڈنکے کی آواز کان مین آئی اور آمد لشکر کے سے علامات محسوس ہوئے سکندر رستم خو کو یہ خیال ہوا کہ میرا طلسم مین داخل ہونا ایسی بات تو ہے نہین جس سے کوئی واقف نہو معلوم ہوتا ہے کہ اس سرحد کا حاکم میرے مقابلہ کو آتا ہے خیر الحمد للہ کہ پھر اس تن تنہا کی تلوار لاکھون پر کھنچی گی مجھے شرم بھی معلوم ہوتی تھی کہ جو جادوگر ملا اول تو تنہا ملا دوسرے جب لوح کا عکس ڈالا یا کوئی اسم پڑھکر پھونک دیا سحر اسکا باطل ہوگیا گتّے کی موت مار لیا گیا نہ رد و بدل ہوئے نہ تلوار چلی نہ کچھ حوصلہ نکلا الحمد للہ کہ اب معلوم ہوتا ہے اس صحرا مین بڑا رن پڑے گا یہ اسی خیال مین تھے کہ یکایک از برد ۂ بیابان گردے برخاست مگر گردے تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین پیچیدہ اب جو دیکھا تو ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے دو سو علم نشانہ دو لاکھ سوار کا پیدا ہوا جس وقت کہ دو سو فیل جنگی علمہائے لشکر تھے گذر گئے تو دیکھا کہ دو لاکھ سواران جرار سلح سنجوگ سے آراستہ و پیراستہ گذرنے لگے اسکے بعد جلوس سواری نظر آیا ماہی مراتب نیزہ بردار علم بردار بیرق بردار چوبدار وغیرہ سب گذر گئے آخر مین دیکھا کہ ایک بادشاہ جلیل الشان تخت پر متمکن چار پریزاد اُسپر مروحہ جنبانی کرتے ہوئے تاج شاہی بر سر چار رقبۂ شاہنشاہی در بر سر پہ چتر پھرتا ہوا نقیب نقابت کرتے ہوئے نگاہ رو برو کی آوازین دیتے ہوئے چلے آتے تھے سکندر رستم خو نے جو اس فوج و بادشاہ کی آمد اس دھوم دھام سے دیکھی ابرو پر بل ڈالا اور قبضۂ شمشیر پر ہاتھ رکھکر قصد کیا کہ ابھی جا پڑون لیکن اس بادشاہ نے جو شاہزادۂ سکندر رستم خو کو دیکھا تخت پر سے کود پڑا اور مؤدب ہو کر سلام کیا اور یہ عرض کی کہ مین غلام تازہ ہون میرا لشکر حضور کا لشکر ہے اسکو نظر غیظ و غضب سے نہ دیکھیے اور مجھے آئین اسلام سے آگاہ فرمائیے شاہزادے نے یہ سنکر لوح کو ملاحظہ فرمایا کہ مبادا دھوکا ہو لکھا ہوا تھا کہ دھوکا نہین ہے یہ بادشاہ تمھارا دوست صادق ہے اس سے ملو آیندہ اس سے بڑے بڑے کام نکلینگے بس یہ دیکھکر شاہزادہ آگے بڑھا اور خورشید زرین قبا سے بغلگیر ہوا خورشید نے عرض کی کہ بادشاہ اس مقام کا مین ہی ہون اور محافظ اس دربند کا دیو مہبوت تھا جو کہ ہاتھ سے آپکے مارا گیا اب اس مقام پر کسی قسم کا خطرہ نہین ہے بالفعل تو آپ یہان قیام فرمائیے اور اس شب مہمانی کو اس خادم تازہ کی

قبول فرمایئے آئندہ جیسا مناسب ہو ویسا کیجیے گا جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا مین کبھی خدمت
سے باہر نہین ہون بعد اسکے خورشید نے افسران فوج کو جمع کیا اور فرمایا کہ
ایہا الناس مین نے تو اطاعت اس شہریار عالیوقار کی اختیار کی جسکو میرا ساتھ
دینا ہو ساتھ دے اسلام قبول کرے ورنہ میرے لشکر سے علیحدہ ہو جاے یہ
سنکر اُن سب نے عرض کی کہ جو مذہب بادشاہ کا وہ ہمارا مذہب ہم آپ کے
قدمون سے علیحدہ ہونا کبھی پسند نہین کرتے اب خورشید نے عرض کی کہ ای شہریار
باوقار جو آپکے مذہب مین آئے وہ کیا کہے سکندر رستم خو نے کلمہ تلقین
فرمایا خورشید مع لشکر از سر صدق مسلمان ہوا خورشید نے چاہا اور عرض
کی کہ شہر مین تشریف لے چلیے مگر شاہزادے نے منظور نہ فرمایا اور کہا کہ
مجھے جلدی ہی اور اگر تمھارے شہر مین چلونگا تو عرصہ ہو گا کم سے کم دو چار روز
ضرور صرف ہونگے خورشید نے عرض کی بلکہ زیادہ سمجھیے سکندر رستم خو
نے فرمایا کہ بس آج کی مہمانی اسی صحرا کی خوب ہی اور شب بھر ہم تمھارے مہمان
ہین اس سے زیادہ ہمسے نہ کہنا انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے دیکھا جائیگا میرے
کچھ عزیز طلسم مین پھنسے ہوے ہین مجھے پہلے اُنکے چھڑانے کی فکر ہی جس لیے مین
پردۂ دنیا سے یہان بُلایا گیا ہون خورشید زرین قبا نے عرض کی کہ جیسا
مزاج مبارک مین آئے اور جو مناسب جانیے وہ کیجیے یہ کہکر حکم دیا کہ اسی مقام
پر قیام کیا جائے اور بہت جلد سامان جشن مہیا ہو یہ سنکر اراکین دولت و
وزرائے نیک فطرت نے تیاری جشن کا انتظام شروع کر دیا جسوقت
خورشید زرین قبا شاہزادے سے ملا ہی اُسوقت چار گھڑی دن باقی ہوگا
شام تک کل سامان درست ہو گیا خیمے استادہ ہو کر شیشہ آلات سے آراستہ
کر دیے گئے لشکر اس ترتیب سے اُترا کہ بارگاہ شاہی سے چار راستہ بنا دیے گئے
اور ہر راستے پر ایک پھاٹک قائم کیا گیا جو عجائب طور سے آراستہ کیا گیا تھا
وہ وہ اشیاءِ نادر اُسمین نصب کیے گئے تھے کہ پردۂ دنیا پر کسی نے خواب مین
بھی نہ دیکھے ہونگے بلکہ پرستان مین بھی نادر الوجود ہین اور ہر پھاٹک سے
لیکر حد لشکر تک دورویہ ٹھاٹھ بندی کی گئی دوکانین آراستہ ہو گئین کٹورہ
کھنکنے لگا پھاٹکون پر سو برج نکھی نئے نئے طریقون سے قائم کی گئی بارگاہ اس طور
سے سجی گئی کہ بے چوبہ چرخ اُسکے سامنے شرماتا تھا خیمۂ زنگاری چرخ کو جگرتھا شمسہ نور
ماہتاب عالمتاب پر چشمک مار رہا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شب کو آفتاب نکلا ہوا ہی
حبابون کی چمک ستارون کو شرما رہی تھی بیچ مین تخت شاہی تھا داہنی اور
بائین جانب برابر سے دنگل بچھے ہوے تھے جسوقت سب سامان درست
ہو گیا خورشید زرین قبا شاہزادہ سکندر رستم خو کو اپنے ہمراہ لیے ہوے

داخل بارگاہ ہوا اور عرض کی کہ تخت پر تشریف رکھیے شاہزادہ سکندر رستم خو نے تخت پر بیٹھنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین تیرا تخت تجکو مبارک ہووین دنگل پر بیٹھونگا خورشید نے عرض کی کہ پھر تخت خالی پڑا رہیگا مین حضور کے سامنے تخت پر نہین بیٹھ سکتا سکندر نے فرمایا کہ اسکا خیال نکرو تم یہان کے بادشاہ ہو اور مین تو ایک مرد سپاہی اور مسافر ہون اسوقت یہان ہون کل نہ معلوم کہان ہونگا یہ سُنکر خورشید نے عرض کی کہ مین حضور کے ہوتے تخت پر قدم نرکھونگا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ خادم تخت پر بیٹھے اور مالک دنگل پر اسپر شاہزادہ نے ہنسکر فرمایا کہ یہ شیوہ ہملوگون کا نہین ہی ہم بادشاہ بنا دیتے ہین مگر آپ تاج و تخت سے ہمیشہ کراہت کرتے ہین اسلیے کہ یہ دنیا چند روزہ ہی کی دن کی زندگی کے واسطے اس جاہ وجلال کو اختیار کرین ہمنے اور ہمارے بزرگون نے یا سپہ گری کو پسند کیا یا فقیری کا بانا اختیار کیا ہی جسوقت مین پرستان مین داخل ہوا ہون تو لباس فقر مین تھا تم اسکا خیال نہ کرو یہ فرما کر خورشید کا بازو پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ ایک دنگل جواہر نگار پر جو سب سے بالا دست تھا جلوہ افروز ہوے لیکن واضح رہے ناظرین ہو کہ یہ دنگل بائین صف مین سب سے بالا دست اچھا ہوا تھا ہنسکر فرمایا کہ ای خورشید کونسی صف تمھاری نظر مین اچھی معلوم ہوتی ہی خورشید نے عرض کی یہ تماشیری سمجھ مین نہین آیا فرمایا بائین صف اچھی ہی یا دہنی خورشید زرین قبا نے عرض کی کہ جس صف مین آپکا ایسا رستم زمان ہو وہ کہین بے رونق ہوسکتی ہی مثل مشہور ہی مثل ۔ صدر ہر جا کہ نشیند صدر است ؛ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ قلب انسان کا بائین جانب ہوتا ہی اور قلب اعضاے بدن کا بادشاہ ہی اور ہملوگ قلب بادشاہ کی قوت ہین ہمین بائین جانب بیٹھنا پسند ہی لیکن بعض لوگ جو اسوقت یہان موجود نہین ہین بارگاہ صاحبقران مین داہنی جانب بیٹھنے کو پسند کیا کرتے تھے خورشید نے عرض کی کہ حضور یہ اُنکی خام خیالی تھی اور خارج از عقل تھے شاہزادہ سکندر رستم خو نے کہا کہ زیادہ کچھ نہ کہنا اسلیے کہ وہ لوگ بھی ہمارے عزیز ہین مگر ہمارے اُنکے ہمیشہ چشمک رہا کرتی ہی یہ فرما کر اول سے قصہ شاہزادہ خاور سیاہ لعل خفتان خونریز خاوری ملک قاسم اپنے پردادا کا بیان کیا کہ اسطرح شاہزادہ انجم گردہ بدیع الزمان سے دنگل نادعنبر کی بابت جھگڑے رہا کیے اور مقابلے ہوا کیے اُسکے بعد میرے جد امجد شاہزادہ ایرج نوجوان اور شاہزادہ نورالدہر سے فساد رہا لیکن یہ جھگڑا طی نہ پایا بعد اُنکے امیر ثانی کے دور مین انتہا کی ناانصافی ہوئی کہ میرے عموے نامدار شاہزادہ رستم ثانی محروم کردیے گئے اور فرزند نورالدہر

بدیع الملک صاحبقران کیے گئے اُسوقت میرے والد ماجد اور چچا صاحب اور دادا صاحب نے لشکر سے علیحدگی اختیار کی اور فقیر ہوکر نکل گئے جسوقت مین نے ہوش سنبھالا اور یہ تمام قصہ سُنا تو مین نے بھی فقیری بانا اختیار کیا اور اپنے بزرگون کی تلاش مین گھر سے باہر نکلا اور آوارہ و سرگردان یہان تک پہونچا ہر چند کہ اُن صاحبون کی قدمبوسی حاصل نہین ہوئی لیکن خیر و عافیت اُنکی معلوم ہوگئی اور سُنا کہ میرے چچازاد بھائی سہراب بن رستم نے بڑی شوکت پیدا کی ہی اور اب وہ بردۂ دنیا کی جانب روانہ ہوگئے ہین اس ارادہ سے کہ صاحبقرانی بدیع الملک سے چھینکر اپنے والد ماجد شاہزادۂ رستم ثانی کو صاحبقران کرین مجکو اسی امر کی زیادہ جلدی ہی کہ اس طلسم کو فتح کرلون تو بردۂ دنیا پر اپنے باپ اور دادا اور چچا اور بھائی کے شریک ہوکر مخالفون سے مقابلہ کرکے اُنکو نیچا دکھاؤن خورشید زرین قبا نے عرض کی کہ انشاءاللہ آپ اپنے ارادہ پر کامیاب ہونگے الغرض بعد اس قصہ کے جلسہ کا آغاز ہوا ارباب نشاط حاضر ہوے اور محفل رقص و سرود گرم ہوئی جام بادۂ طاہر گردش مین آیا ساقی جام زرنگار اور صراحی مرصع کاریگر حاضر ہوے آوازین ہوشربا و دلنشا نوشش کی بلند ہوئین اور ایک پریزاد آکر ناچنے لگی وہ پرستان کے ساز جنکی آوازین دل مین گداز پیدا کیے دیتی تھین اور ماہجبین کی خوش آیندہ صدا ناوک دلدوز کا کام کر رہی تھی چند جزین وہ اس لطف سے گائی کہ محفل مین وجد کا عالم نظر آنے لگا ہر شخص جھوم رہا تھا نگاہین سبکی اس رقاصہ کیطرف لڑی ہوئی ہین ناچنے مین گھنگرو کی صدا دل پر چوٹ لگاتی تھی آخرمین اُسنے یہ غزل شروع کی غزل

بے پردہ جو وہ برقِ تجلا نظر آیا
بیہوش رہے ہوش نہ دو دو پہر آیا

اک دوست تھا دل وہ بھی تو دشمن نظر آیا
الفت مین عدو ہوگیا ہمرا اپنا پرایا

دل مین ترا ناوک کہ کلیجے مین در آیا
کیا جانے کہان آیا کب آیا کدھر آیا

کس وقت صد افسوس ترا نامہ بر آیا
جب کھنچکے مرے جسم سے دم ہونٹون پر آیا

دل تھام لیا سُنکے کسی نے شبِ فرقت
نالہ کوئی تب تک جو مرے با اثر آیا

دل سے نہوا ضبط فغان سامنے اُسکے
کمبخت مجھے مفت مین بدنام کر آیا

سمجھینگے ہم اُسوقت تری باتون کو ناصح
قابو مین ہمارے دل بے خود اگر آیا

پھر ضبط پر اپنے نہ مجھے ہوگا بھروسا
آنسو کوئی تجھ مین اگر اے چشم تر آیا

تھا اک بتِ کافر کا تصور جو دمِ نزع
بنکر ملک الموت بھی بیداد گر آیا

خلوت مین کبھی کہہ نہ سکا حال مین اس سے
کچھ قصد کیا جب تو مرا دل ہی بھر آیا

دیکھا کیا صد حیف تڑپنے کا تماشا
کچھ رحم کسی کو نہ مرے حال پر آیا

ملتے ہی نظر لے گیا دل کو مرے کوئی
پہلو کو جو دیکھا تو وہ خالی نظر آیا

دیکھا یہ تماشا جو گئے اُسکی گلی مین
آہین کوئی بھرتا تو کوئی نوحہ گر آیا

پیدا ہوئی کیون ٹیس مرے دلمین دوبارہ — پھوٹا ہوا چھالا کوئی کیا پھر ابھر آیا
ناخن ترے کیا جانے شرر کیون نہین بڑھتے — مدت ہوئی سینہ کا تو ہر زخم بھر آیا

یہ غزل عاشقانہ وہ پری نژاد کچھ ایسے دلکش سُرون مین گائی کہ محفل مین سنّاٹا پڑ گیا ہر عاشق مزاج کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے دل کے کہنہ زخم ہرے ہوگئے واقعات گزشتہ نگاہون کے نیچے پھرنے لگے سمان باندھ دیا کسی کو ہوش نہ تھا اتنے مین وزیر خورشید سہیل دانا نے آکر عرض کی کہ دسترخوان چنا ہوا ہے خاصہ ٹھنڈا ہوجائیگا خورشید نے دست بستہ سکندر رستم خو کی خدمت مین عرض کی کہ اب ماحضر نوش فرمالیجیے ہرچند کہ دل نہ چاہتا تھا لیکن شاہزادہ بخاطر خورشید زرین قبا اپنے دنگل سے اُٹھا اور خورشید زرین قبا کے ہمراہ اُس خیمہ مین آیا جہان دسترخوان بچھا ہوا تھا کھانے انواع و اقسام کے چنے ہوے تھے اکثر چیزین ایسی تھین جنکے نام سے بھی کان آشنا نہ تھے کیونکہ یہ کھانے پرستان کے تھے انکا ذکر بردہ دنیا مین کیونکر سُنا جاتا خورشید نے آفتابہ اپنے ہاتھ مین لیکر شاہزادے کے ہاتھ دھلائے شاہزادے نے اصرار کرکے خورشید کو بھی اپنے پاس بٹھایا اور خاصہ نوش فرماکر پھر داخل بارگاہ ہوے وہ طائفہ تو برخاست ہوچکا تھا دوسری رقاصہ حاضر ہوئی یہ اُس سے حسن وخوبی مین دہ چند تھی اور کسب کمال مین تمام پرستان کی منتخب تھی اُسنے آتے ہی پہلے تو رقص کا کمال دکھایا آواز خلخال سے ہر ایک کو دیوانہ بنایا گھنگروون کی صدا سے دل پر چوٹ لگتی تھی خرام ناز کا انداز ہر دل کو پامال کیے ڈالتا تھا جسوقت خوب توڑے لے چکی اُسکے بعد دُھرپت ترانہ خیال آستائی ٹپہ وغیرہ اظہار کمال کی چیزین شروع کین اور خوب سبکو محظوظ کیا اسکے بعد یہ غزل شروع کی

غزل

عاشقون مین تیرے کس کو تن بدن کا ہوش ہے — نالہ کش فرقت مین کوئی ہے کوئی خاموش ہے
آمد فصل بہاری ہے جنون کا جوش ہے — عقل رخصت ہوتی ہے وقت وداع ہوش ہے
بزم شادی مین کوئی اغیار سے ہم دوش ہے — غمزدہ کوئی عروس غم سے ہم آغوش ہے
اسکے پینے سے بھی حاصل ہوئی ہین کیفیتین — میرا خون دل بھی مثل بادہ سرجوش ہے
واہ کیا دلچسپ افسانہ ہے میرے ہجر کا — دیکھیے جسکو وہ محفل مین سراپا گوش ہے
مجکو عجب حسن مانع اور اُسے شرم وحیا

مین ادھر بت بنگیا ہون وہ اُدھر خاموش ہی

آگ سے جلتا ہی جو ہر آگ ہی اُسکا علاج
جل کے ہوش آئے گا پروانہ اگر بیہوش ہی

ٹھیس کا ڈر ہی بغل سے مین جدا کرتا نہین
یہ دل نازک بھی مثل شیشۂ مینوش ہی

غش مین زانو پر مرا سر رکھ کے وہ کہنے لگے
ہوش مین جلد آکہ اب تو ہی مرا آغوش ہی

کچھ نہین آتا سمجھ مین یہ چمن کا ماجرا
بلبلین ہین نالہ کش ہر گل سراپا گوش ہی

کیون بجھانے کی شرر کوشش کرے باد صبا
کوئی دم مین خود مری شمع لحد خاموش ہی

یہ غزل نہایت اہل محفل کو پسند آئی ایک ایک شعر چار چار بار فرمائش کرکے گوایا گیا بعد اسکے دوسری غزل اُس آفت ہوش نے اس سے زیادہ دلکش راگ مین شروع کی غزل

زبان سے یہ ترے بیمار کی بہم نکلتا ہی
کہ آنا ہو تو آجتک ورنہ میرا دم نکلتا ہی

کوئی انگڑائیان لیتا نہین ہی بستر غم پر
فراق یار مین رگ رگ سے کھنچکر دم نکلتا ہی

نظر آجاتی ہی شان خدا بے پردہ عاشق کو
کسیکی پردہ پوشی مین عجب عالم نکلتا ہی

اشارہ کرتی ہین زلفین سنور کر روے زیبا پر
بگڑنے مین ہمارے اور ہی عالم نکلتا ہی

کسی بیدید کے دیدار کی حسرت جو ہی دل مین
بہت رک رک کے آنکھون سے ہمارا دم نکلتا ہی

تمھاری زلف عاشق کا مقدر دونون یکسان ہین
نہ اسکا بل نکلتا ہی نہ اُسکا خم نکلتا ہی

ہجوم یاس ایسا چھا گیا ہی تیری فرقت مین
کہ ڈھونڈھے سے بھی اب ارمان دل مین کم نکلتا ہی

عجب تاثیر ہی اس سرزمین عشق کی ہمدم
نکلتا ہی جو اس سے قاتل عالم نکلتا ہی

دل نادان سے اب ضبط و تحمل ہو نہین سکتا
گریبان پھاڑ کر گھر سے کوئی پر غم نکلتا ہی

مین کہہ جاتا ہون اُس سے بے تکلف قصہ غیرونکا
زبان سے درد دل اپنا نہایت کم نکلتا ہی

ٹھہر جاتے ہر اک کو دیکھتے ہین خرم و شادان
نکلتا ہی جو اُسکی بزم سے پر غم نکلتا ہی

کہانتک بیان کیا جائے عجب رنگ صحبت تھا کہ جو شخص تھا عالم محویت مین تصویر بنا بیٹھا تھا ہر شعر پر عشق انگیز تصویرین نگاہون کے نیچے پھرنے لگتی تھین یہانتک کہ تین بجے شب تک یہ نازنین گاتی رہی اور محفل کو محظوظ کرتی رہی کسی کا جی نہ چاہتا تھا کہ یہ خاموش ہو جس مقام پر تھک جانے کے سبب سے آواز مین پتی لگ جاتی تھی وہ بھی ایک تازہ لطف پیدا کرتی تھی ایک تو حسن دلکش دوسرے انداز و ادا تیسرے ایسی معشوقہ کا ہر عاشقانہ شعر کی تصویر بنکر بھاؤ بتانا یہ سامان ایسے نہ تھے جو

مردہ سے مردہ دل کو بھی پھڑکا نہ دیتے اور کج مذاق لوگون کے دلون پر بھی اسکا اثر نہوتا لیکن خورشید زرین قبا کو ایک اور ہی شخص کے گانے کا اشتیاق تھا جسکو اُسنے بارہا سُنا ہی مگر دل نہین سیر ہوتا غرضکہ حکم خورشید سے مجرا برخاست ہوا اب خورشید نے سکندر رستم خو سے عرض کی کہ آج ایسا گانا سُنواتا ہون جو شاید حضور نے بھی کم سُنا ہو بلکہ نہ سُنا ہو تو عجب نہین اگرچہ وہ گویا جسکی مین نے تعریف کی نوعمر ہی مگر اپنے فن مین کمال رکھتا ہی یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ ہمارے بلبل قفس کو بس یہ سُنتے ہی دیکھا تو لوگ ایک پنجرا لیکر آئے اور وہ پنجرا وسط بارگاہ مین رکھدیا گیا دیکھا سکندر رستم خو نے کہ اُس پنجرے مین ایک لڑکا بارہ چودہ برس کا بند ہی قطع اور وضع عیارزچون کی ایسی ہی جوڑی ہفت بوندی نی کی اُسکے آگے رکھی ہوئی ہی خورشید زرین قبا نے اُس سے کہا کہ آج ہمارے شہریار عالیمقدار کو گانا اپنا سُناؤ یہ سُنکر اُس لڑکے نے سکندر رستم خو کی طرف دیکھا اور غور سے دیکھکر ایک چیخ ماری اور عوض گانے کے رونا شروع کیا خورشید زرین قبا نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی مین خوب سمجھتا ہون کہ تو بڑا مکار ہی بس خیریت اسیمین ہی کہ گانا اپنا سُنادے ورنہ سزاے سخت دونگا اُس لڑکے نے جواب دیا کہ کیا گاے وہ شخص جو اس حال پر ملال سے ہو مَثَل ہی مثل کہ گریہ را ہم دل خوش می باید + نہ کہ گانا ایک تو غریب الوطنی کا صدمہ دوسرے البناان ہو کر قفس مین بند ہون اب تو قابو مین ہون ترے جا ہے با نشتی پیش آجا ہے بہ دشمنی شعر یہ کہکر رہ گئی بلبل قفس مین + نہو بندہ کسی بندی کے بس مین کچھ ایسی درد آمیز باتین کین کہ سکندر کا دل بھر آیا اور خورشید زرین قبا سے کہا کہ اسکو قفس مین کیون بند کیا ہی خورشید نے عرض کی کہ حضور نہین واقف ہین یہ بڑے ذات بابرکات ہین انھون نے ہمارے مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ اُٹھا تھوڑی رکھا تھا یہ کہیے پروردگار عالم کی طرف سے قضا نہ تھی ورنہ ابتک راہی ملک عدم ہو چکے ہوتے سکندر رستم خو نے کہا کہ مفصل بیان کرو خورشید زرین قبا نے تمام حال اسکا بیان کیا کہ دیو مبہوت جادو جسکو آپ نے قتل کیا ہی اِسے اُٹھا لایا تھا اور کھائے جاتا تھا مین نے اسکو بچایا اور اپنے دل بہلنے کو رکھ لیا حقیقت مین اسکی باتین نہایت دلچسپ ہین میرا غم غلط ہو جاتا تھا رفتہ رفتہ اسنے ایسا مزاج مین دخل پیدا کیا کہ اختیارات اسکے وسیع ہونے لگے یہان تک کہ قضاے کار ایک روز شراب نجانہ کے مالک ہو کر ساقی بنے اور ہم سبکو بیہوش کر کے قتل ہی کیا ہوتا کہ دیو حرمان جادو مالک دربند آپ کو کسی طور سے خبر ہو گئی اُسنے آکر اسکے پنجہ سے چھڑایا اور نجات دلوائی ورنہ انھون نے قصہ پاک کر دیا تھا کوئی باقی نہ رکھی تھی یہ سُنکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے اُس مرد قفس نشین سے کہا کہ کیون یہ کیا حرکت تھی

اصل یہ ہے کہ تونے وہ حرکت کی تھی جسکی سزا قتل تھی مگر خورشید نے نہین معلوم کیا سمجھکر
سانپ کو آستین مین پالا خورشید نے عرض کی کہ اگر اسمین کمالات نہوتے تو مین
ضرور قتل کر ڈالتا کچھ اسکے سن و سال پر رحم نکرتا مگر مین کیا عرض کرون کہ اسکے
گانے نے مجھے مسخر کر لیا ہی سکندر رستم خو مخاطب ہوئے اُس قفس نشین کیجانب
اور فرمایا کہ تو بھی مفصل حال اپنا بیان کر اب اُس لڑکے نے آنسو پونچھکر عرض کی کہ مین
بیٹا ہون سیارۂ ثانی کا جس زمانے مین شاہزادہ رستم ثانی اور شہریار عالیوقار
اور ایرج نامدار پردۂ قاف مین تشریف لائے ہین تو سیارۂ ثانی اُنکے ہمراہ تھے
بہت دنون تک یہ تینون بزرگوار طلسم چہل چراغ سلیمانی مین پھنسے رہے اُسی
زمانے مین باپ نے میرے آیا دیری سے عقد کیا اور مین پیدا ہوا ہنوز ہوش
نہ سنبھالا تھا کہ شاہزادہ سہراب ثانی نے طلسم چہل چراغ سلیمانی کو فتح کیا اور
اپنے باپ چچا دادا کو چھڑایا سرکشان قاف کو پست کیا اور باشوکت و شان پردۂ دنیا
کی جانب روانہ ہوگئے ہمراہ اُنکے میرے والد بھی تشریف لیگئے لیکن جاتے وقت
کچھ برج عیاری کے اور کچھ باجے تیار کر کے رکھ گئے تھے اور میری مان کو سمجھا
گئے تھے کہ جسوقت یہ لڑکا ہوشیار ہو تو یہ کتاب عیاری اور باجے اسکے سپرد کر دینا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب سن میرا دس گیارہ برس کا ہوا تو میری مان نے مجکو
کتاب عیاری دی اور باجے عیاری بھی عطا کیے اُسی کتاب کو دیکھ دیکھکر مین نے
مشق کرنا شروع کی یہانتک کہ تھوڑے ہی عرصہ مین مجکو پورے طور سے فن عیاری
مین مہارت ہوگئی اب مین نے اپنی مان سے رخصت لی اور کافرکشی پر کمر ہمت کو
مضبوط باندھکر گھر سے قدم نکالا اور صدہا کافرون کو واصل جہنم کرتا ہوا یہانتک
پہونچا پہلے دیو کے پنجہ مین پھنسا مگر تقدیر مین رہائی تھی اور موت نہ تھی اس
بادشاہ کو میرے حال پر رحم آیا اور مجکو دیو کے ہاتھ سے بچایا اور اپنے ساتھ
رکھا حقیقت حال یہ ہی کہ میری حقیقت سے بہت زیادہ میری عزت کی
ہرچند کہ مین بھی محسن کش نہین ہون لیکن کافرکش ضرور ہون ہر وقت مجکو یہی
فکر تھی کہ کیونکر ان سبکو صفحۂ ہستی سے مٹا دون لیکن میرا قابو نہ چلتا تھا آخرکار
ایک روز شرابخانہ کا اختیار پایا پھر تو بن پڑی اور مین دل مین نہایت
خوش تھا کہ آج ان کافرون کو مار لیا لیکن دیو حرمان کی بدولت یہ سب
ہاتھ سے میرے بچ گئے جیسا کہ حضور نے سنا بس یہ سنتے ہی سکندر رستم خو نے
دوڑ کر تیلی قفس کی کھینچ دی اور ہاتھ پکڑ کر قفس سے نکالا اور گلے لگا کر بہت
روئے اور خورشید سے کہا کہ اب یہ تمھارا دشمن نہین ہی اور میرا بھائی ہی
اور جن بزرگون کا اسنے تذکرہ کیا اُنمین سے شہریار عالیوقار میرے والد ماجد
کا نام ہی اور رستم ثانی میرے چچا اور ایرج نوجوان دادا میرے ہین سہراب ثانی

بجاز ادبھائی ہوے خورشید نے سیارۂ تیز پا سے اپنا قصور عفو کرایا اور سکندر رستم خو نے اسکو خلعت عنایت کیا یا تو وہ جلسۂ انبساط تھا یا بزم عم ہو گیا اسکندر رستم خو سیارۂ تیز پا سے لپٹ کر اسقدر روے کہ دیکھنے والون کے دل بھر آئے اُسکے بعد سیارۂ تیز پا نے عرض کی کہ اب مین گانا آپ کو سناؤنگا اور خورشید زرین قبا سے کہا کہ جس گانے کی آپ تعریف کر رہے تھے وہ گانا نہ تھا بلکہ رونا تھا ہان گانا آج سناؤنگا لیجیے سنئیے یہ کہکر وہی جوڑی نے کی پنجرے سے نکالکر اور قفلیان اُسکی درست کر کے بجانا شروع کیا اب جو سنا خورشید کے تو ہوش اُڑ گئے اور کہا حقیقت مین آپکو اس فن خاص مین تو کمال حاصل ہے اور سکندر رستم خو نے بھی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ کیون نہو کس کے بیٹے کیسے کے پوتے اور کس شخص کے پرپوتے ہو صبح تک سکندر رستم خو سیارۂ تیز پا کا گانا سنا کیے آخر مین سیارۂ تیز پا نے ایک غزل بھیروی مین شروع کی وہ صبح کا وقت سہانا نسیم سحری کا آنا مرغان باغ کے چہچہے کبک دری کے قہقہے پھولون کا کھلنا شمع کا جھلملانا ستارون کا دریاے فلک مین ڈوبتے ہوے نظر آنا جاگی ہوئی آنکھون مین خمار نشۂ مے کا آثار یہی سامان دلفریبی کو کیا کم تھے کہ ایسے وقت مین سیارۂ تیز پا سے خوش الحان گانے والے کا بھیروی کی سی راگنی شروع کرنا اور یہ اشعار عاشقانہ گا کر حسن وعشق کی تصویرین دکھانا ایک قیامت کا سمان نظر آتا تھا غزل

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا / اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
ترے وعدہ پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا / کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
یہ کہان کی دوستی ہی کہ بنے ہین دوست ناصح / کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا
رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا / جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا
یہ بتاؤن کیا کہ کیا ہی شب غم بڑی بلا ہی / مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایکبار ہوتا
ترے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے / یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
ہوے مر کے ہم جو رسوا ہوے کیون نہ غرق دریا / نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہین مزار ہوتا
یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب / تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

غرضکہ اسیطرح چند درد آمیز غزلین سیارہ نے ایسی دلکش دھنون مین سنائین کہ اہل محفل سر دھننے لگے اور تصویر حیرتی ہو کر رہ گئے غرضکہ صبح کو جلسہ موقوف ہوا اب سیارۂ تیز پا نے گانا موقوف کیا خورشید نے یہ شعر زبان پر جاری کیا شعر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد / روے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

غرضکہ اب سکندر رستم خو نے خورشید سے فرمایا کہ بس خاطر تمھاری ہو چکی اب مین جاتا ہون میرا ایک دم فضول ٹھہرنا اچھا نہین اسلیے کہ مجکو بہت عجلت ہی پردۂ دنیا کی طرف جانے کی اور بغیر فتح طلسم کے جانیکا قصد

نہین ہی خورشید زرین قبانے عرض کی کہ ای شہریار عالیوقار اتنا توقف فرمایئے
کہ چند تحفہ جات طلسمی حاضر کردون جنکا اسوقت تک مین امین تھا اور بادشاہ
طلسم وہ مالک سنجہا جاتا تھا مگر اب آپ اسکے مالک ہین سکندر نے فرمایا کہ ابھی طلسم فتح
نہین ہوا پھر مین مالک کیونکر ہوا خورشید زرین قبانے عرض کیا کہ سبب اسکا
عجیب ہی جسے سنکر آپ متحیر ہو جائینگے اور جس سے مجہپر بزرگی آپکی ظاہر ہوئی اور دین
اسلام سے شرف یاب ہوا وہ یہ ہی کہ مین نے عالم رویا مین ایک مرد بزرگ کو دیکھا
کہ وہ فرماتے ہین ای خورشید تو جس مال طلسمی کا امین ہی اسکا مالک داخل حد طلسم ہو چکا
اور کل تیرے ملک مین بھی آجائیگا تو اطاعت اسکی قبول کرنا اور تحفجات طلسمی اسکے
سپرد کردینا اور دین اسکا اختیار کرنا اسلیے کہ وہ دین برحق ہی یہ زمانہ وہ ہی کہ طلسم
نیرنگ قاف برباد ہو جائیگا بس جو شخص اطاعت اس شہریار عالیوقار کی اختیار
کریگا وہ مرتبہ اعلی کو پہونچیگا اور جو سرکشی کریگا وہ ذلیل و خوار ہو کر
مارا جائیگا یہی سبب تھا کہ مین نے آپکی اطاعت کا حلقہ کان مین ڈالا ورنہ ایک
شخص تنہا سے کوئی صاحب لشکر خوف زدہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ کوئی ہزیمت
نہ پہونچ لے یہ عرض کرکے اپنے لوگون سے کہا کہ لاؤ وہ تحفے جو آجتک ہماری
حفاظت مین تھے یہ سنکر افسران فوج روانہ ہوے اور بعد کچھ دیر کے اطالہ
بارگاہ یاقوت نگار کا اراب پر بار کرائے ہوے اور ایک مرکب پری پیکر کو سازو
براق سے آراستہ کرکے ہمراہ لیے ہوے اور ایک صندوق کہ اسمین اسلحہ طلسمی
تھے مثل تیغہ سیہ تاب و سپر لکہ سحاب وغیرہ کے سب لیکر آئے خورشید نے اول صندوق لاکر
پیش کیا اور کنجی اسکی سامنے سکندر رستم خو کے رکھدی سکندر نے قفل کھولا
اور تیغہ سیاہ تاب صندوق سے نکالا اور زیب کمر کیا واقع مین عجب
تیغہ ہاتھ آیا ہی کہ قاف بھر مین اس تیغہ کی نظیر نہین ہی قبضہ ایک ڈال یاقوت سرخ
کا ہی جوہر تخم خیار کے برابر چمک رہے ہین بعد اسکے سپر لکہ سحاب کو زیب دوش کیا
اور اسلحہ مثل خود و ویلغہ عرق چیل زرہ ٹوپ چار آئینہ جوشن دستانے موزے
وغیرہ کہ سب یاقوت نگار تھے تن پر آراستہ کیے اور بارگاہ یاقوت نگار کو
ملاحظہ فرماکر نہایت پسند کیا کہ کل سامان نقارخانہ بھی اسکے ساتھ شامل تھا خورشید
زرین قبانے عرض کی کہ اب حضور کو اختیار ہی چاہے اس سب سامان کو اپنے
ہمراہ لیجائین چاہے یہان چھوڑ جائین سکندر رستم خو نے کہا کہ جیسی لوح
ہدایت کریگی ویسا عمل مین لایا جائیگا یہ فرماکر لوح کو ملاحظہ فرمایا
بخط سنہر تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم نیرنگ و ای سیار عجائبات تجکو لازم ہی کہ
اس بادشاہ جلیل القدر یعنی خورشید زرین قبا کو اپنے ہمراہ لے کہ یہ تیرا
جان نثار اور دوست صادق ہی اور سامنے جو دریا کوہ نظر آتا ہی اسطرف چلا

تمام رسالہ ہمراہ بادشاہ کے درۂ کوہ مین چھوڑا اور آپ آگے روانہ ہو بعد اُسکے جب کوئی تازہ بات پیش آئے تو پھر لوح کو دیکھنا یہ ملاحظہ فرما کر خورشید زرین قبا سے فرمایا کہ تم اثالہ بارگاہ یاقوت نگار کا اپنے ہمراہ لیکر درۂ کوہ کی جانب روانہ ہو بعد تمھارے مین بھی آؤنگا یہ سُنکر خورشید زرین قبا اُسیوقت مع سازوسامان و فوج وسپاہ درۂ کوہ کی جانب روانہ ہوا اور سکندر رستم خو سیارۂ تیز پا کو اپنے ہمراہ لیکر اُسی درہ کی جانب روانہ ہوے اول خورشید زرین قبا متصل درہ کے پہونچا اور بارگاہ برپا کی لشکر نے پڑاؤ کیا بعد اُسکے سکندر رستم خو مع عیار سیارۂ تیز پا قریب درہ کے پہونچے اب عیار کو بھی رخصت کیا اور لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ تمھین چاہیے کہ اس درۂ تاریک کو طے کرو اسکے بعد ایک صحراے پر فضا ملے گا اُسمین جانب شمال ایک کوہ نیلگون نظر آئے گا تم اُس کوہ پر چڑھ جانا بعد اسکے پھر جیسا مناسب ہوگا تمکو ہدایت کیجائیگی یہ دیکھکر شاہزادۂ سکندر رستم خو بسم اللہ کہکر درۂ تاریک مین داخل ہوے یہ معلوم ہوا کہ پردۂ ظلمات مین آگئے ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا نشیب و فراز نہ معلوم ہوتا تھا راستہ ایسا ٹیڑھا بگڑا تھا کہ گذرنا دشوار تھا نہ زمین نظر آتی تھی نہ آسمان معلوم ہوتا تھا راستہ مثل حلقہاے گیسوے محبوبان کے تاریک و پیچیدہ تھا لیکن لوح مانند چراغ کے روشنی دیتی ہوئی اور رہنمائی کرتی جاتی تھی دو پہر مین وہ راستہ بدقت تمام طے ہوا اب جو شاہزادہ اُس درہ سے نکلا تو روشنی ہوئی دیکھا کہ ایک صحراے پُر بہار ہے کہ رشک گلشن و گلزار ہے درخت میوہ دار برابر سے لگے ہوے ہین جانوران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہین سبزہ لہلہا رہا ہے درختون مین میوے گونا گون پھلے ہوے ہین ایک جانب ایک کوہ بلند مثل نیلم کے چمک رہا ہے لیکن نہ اُس گلزار مین باغبان ہے نہ گلچین ہے درختون کے نیچے میوہ گرا ہوا ہے جابجا پھولون کے انبار ہین جانور درختون پر بخوف اِدھر سے اُدھر اُڑکر جاتے ہین اور اُدھر سے اِدھر اُڑکر آتے ہین درخت اس طرح کے ہین کہ کبھی نظر سے نہ گذرے تھے برگ اُنکے گلون کی طرح مختلف اللون اور پھول مانند پتون کے سبز اور پھل سر انسان سے مشابہ چوپایہ عجیب عجیب صورت کے آہوون کے سے رنگ بھی نئے نئے کوئی سفید کوئی زرد کوئی سرخ کوئی آبی شاخین اُنکے سر پر چار چار پانچ پانچ شیر مانند گھوڑون کے بڑے بڑے قد کے مگر شیر اور ہرن ساتھ پھر رہے ہین اور نہ شیر آہوون پر حملہ کرتا ہے نہ آہو شیر سے خوف کرتے ہین اسی طرح ہر جانور نئی ساخت اور نئی وضع کا دنیا نئی معلوم ہوتی ہے شاہزادہ سیر کرتا ہوا بالعجلت تمام قریب کوہ طلسمی کے پہونچا اور راستہ [illegible] سے کوہ پر جانے کا تجویز کر بالاے کوہ پہونچا بس جیسے ہی قلۂ کوہ

پر پہونچا نظر اُٹھا کر جسطرف دیکھا سوا پانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا ہر چہار جانب سے ایک طوفان خیز دریا موجین مارتا ہوا چلا آتا ہی جس طرف دیکھیے عالم آب ہے رہ کوہ نیلی مثل ٹاپو کے ہی اب تو شاہزادہ پریشان ہوا گھبرا گھبرا کر داہنے بائین روبرو پس پشت پھر پھر کر دیکھنا شروع کیا مگر جس طرف دیکھا پانی ہی پانی دکھائی دیا بیساختہ یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا + دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسا ہا + یہان تک کہ آن واحد مین وہ پانی کوہ پر آپہونچا اور قریب تھا کہ شاہزادہ اُس طوفان مین غرق ہو جاے کہ اُسی حالت اضطراب مین نظر لوح پر جا پڑی دیکھا لوح رنگ بدل رہی تھی جیسے ہی نظر شاہزادہ کی اُس تختی پر جمی دیکھا تو حروف روشن ہوے اور یہ عبارت نظر آئی کہ ای فتاح طلسم اگر ایسا ہی گھبرایا کرے گا تو طلسم کا فتح ہونا بخیر ہی کیون نہین لوح کو دیکھکر کام کرتا تجکو چاہیے کہ جسوقت پانی تیرے قریب پہونچ جائے اور لب ساحل قدمبوس ہوتا جاہے تو اُس جام جمشید کو پانی مین ڈالدے جسے تو نے پریزادے سے چھینا تھا بس دیکھتے ہی شاہزادے نے جلدی سے جام جمشید کو پانی مین ڈالدیا بس جام کا پانی مین پہونچنا تھا کہ بصورت کشتی ہوگیا واضح راے ناظرین باتمکین ہو کہ شمس جنی نے اپکی مرتبہ رخصت کے وقت جام شاہزادے کے سپرد کردیا تھا اور کہدیا تھا کہ آیندہ اسکی ضرورت ہوگی آپ اس تحفۂ طلسمی کو اپنے پاس رکھیے اسی باعث سے شاہزادے کو نجات ہوئی اور جام پانی مین ڈالکر پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جب یہ جام بصورت کشتی ہو جائے تو تو اس کشتی مین بیٹھ جانا لیکن اس تسبکی کے ساتھ کہ پانی تیرے جسم سے مس ہونے پائے اور اگر کہین پانی تیرے جسم سے مس ہوگیا تو تو بھی مثل پانی کے ہوکر اُسی دریا مین شامل ہوجائیگا اور کشتی تیری طرح فانی ہو جائیگی بس یہ دیکھتے ہی شاہزادۂ سکندر رستم خو بسم اللہ کہکر اُس کشتی مین کود پڑا اب دیکھا کہ طوفان زیادہ ہوگیا اور پانی نیزون اچھلنے لگا کشتی پر بڑے بڑے موجے آ کر گرنے لگے ہر مرتبہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کشتی ڈوب جائیگی لیکن جس کشتی کا ناخدا خدا ہو اُسے کون غرق کرسکتا ہی جا بجا بھنور پڑ رہے تھے لیکن کشتی کو نقصان نہ پہونچا سکتے تھے جکر مار مار کر فرو ہو جاتے تھے چادرین دامن پھیلا پھیلا کر چاہتی تھین کہ کشتی کو اپنی آغوش مین لے لین مگر جب قابو نہ چلتا تھا تو دامن سمیٹ لیتی تھین حباب دور سے آنکھین نکال نکالکر رہجاتے تھے موجون کی دست اندازی بے سود ہوتی تھی کشتی بخوف وخطر بہتی چلی جاتی تھی شاہزادہ باطمینان تمام کشتی مین بیٹھا ہوا کبھی سیر دریا کرتا تھا کبھی لوح کو دیکھتا تھا تھوڑے عرصہ مین نہ کوہ معلوم ہوا نہ صحرا ہر طرف سوا پانی کے کچھ نظر نہ آتا تھا اب جو لوح کو دیکھا تو تحریر تھا کہ

اے مفتاح طلسم جسوقت طوفان مین کمی ہو اور کشتی تیری جھکر قریب درۂ شرخ کے پہونچے تو تجکو چاہیے کہ درہ مین کود پڑنا اور گوشہ کشتی کا پکڑکر کھینچنا کشتی پھر ہیئت اصلی پیدا کریگی اور بصورت جام ہو جائیگی بس جام کو اپنے قبضہ مین کرنا اور درہ کے اُس پار چلا جانا وہان ایک صحراے پُر بہار ملیگا شاہزادے نے ایسا ہی کیا کہ جیسے ہی کشتی قریب درہ کے پہونچی ایک جست کی اور درہ مین داخل ہوے گوشہ کشتی کا پکڑکر کھینچا کہ وہ سمٹ کر جام بنگئی جام کو بے اندیشہ انجام ہاتھ مین لیا اور راستہ درہ کا طی کرکے اُس پار پہونچے یہ درہ مثل درۂ اول کے تاریک نہ تھا جابجا روشندان بنے ہوے تھے جسوقت صحرا مین پہونچے تو عجب بہار دیکھی کہ درخت سرسبز وشاداب ہین میوے لگے ہوے ہین زمین پر کوڑیالے کا سفید فرش بچھا ہوا ہی وسط صحرا مین ایک باغ معلوم ہوتا ہی دروازہ باغ کا مانند آغوش معشوق کے کھلا ہوا ہی نہ کوئی دربان ہی نہ نگہبان شاہزادہ اُسکی طرف متوجہ ہوا کچھ راہ طی کی تھی کہ یکایک ایک آفتاب تابان اُس مشرق امید سے نمایان ہوا کہ ہمراہ اُسکے سو سوا سو ستارون کا جھرمٹ تھا یعنی ایک نازنین مہ جبین زر در گوش مرصع پوش دریاے جواہر مین غوطہ مارے گیسو سنوارے شعر برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ٭ جوانی کی راتین مرادون کے دن ٭ بصد کرشمہ وناز بہت سی سہیلیون کو ساتھ لیے ہوے دروازۂ باغ سے نکلی جیسے ہی نظر سکندر رستم خو کی اُس آفت ہوش ربا پر پڑی حواس جاتے رہے بیخودی طاری ہوئی اپنے سب معشوقون کا خیال جاتا رہا صورت اُس محبوب کی نگاہون مین کھب گئی ہزار جان سے عاشق ہوگئے نہ تو ملکہ ماہ سیما کا خیال رہا کہ وہ فرقت مین تڑپ رہی ہوگی نہ ملکہ ماہ پارہ کا دھیان آیا کہ اُسپر کیا گزرتی ہوگی بمصداق اس غزل کے غزل

یاری تجھسے کیا کی پیدا ہر اک سے یارانہ چھوٹا
احباب چھٹے اغیار چھٹے ہر اپنا بیگانہ چھوٹا
غمنوش جدائی جیسے ہوئے غم کھاکے پیئے خون پیکے جیے
کھانا کیسا پینا کیسا پانی چھوٹا دانہ چھوٹا
کس مست سے ساقی آنکھ لڑی بے مہ پیے کیفیت یہ ہوئی
اس ہاتھ سے بوتل چھوٹ پڑی اس ہاتھ سے پیمانہ چھوٹا
مشرب نہ ہمارا رندی تھا نہ مذہب بادہ پرستی تھا
جب سے کہ چھٹا اک متوالا اُسدن سے میخانہ چھوٹا
کل کہتے تھے ہم کچھ حال دلی اُنپر بھی تھی محویت طاری
اُس لطف مین یاد نہین یہ بھی کس جا سے وہ افسانہ چھوٹا

بڑی جو تیری منت کی بڑھی پہونچا اثر اسکا اُس جا بھی
وہ قید جنون اُسنے توڑی وہ تیرا دیوانہ چھوٹا
تھا سوز جدائی تو جلتا تیرے بھی اثر کو دیکھ لیا
کیون آگ مین اپنی جل نہ بجھا جب شمع سے پروانہ چھوٹا
اے آرزو اب کیا ذکر اُسکا الفت مین جو دل سے امر ہوا
اک بت سے بڑھا یار بط ایسا برسون کا یارانہ چھوٹا

بیساختہ شاہزادے کی زبان سے آہ نکلی یہ صدا کان مین اُس آفت جان و ایمان کے پہونچی اچانک اُسنے شاہزادے کی طرف دیکھا ساتھ والیون نے بھی سکندر کو دیکھا اودہی اودہی کرکے بھاگنے لگین ایک دوسری کے پیچھے چھپی جاتی تھی کوئی کہتی تھی کہ یہ مرد واکہان سے آگیا کسی نے کہا وہ تو ہر ایک کو بُری نظر سے دیکھتا ہی کسی نے کہا کہ یہ تیرا یار ہی کسی نے کہا ابھی تجھسے اشارہ کر رہا تھا عجب طرح کا ہنگامہ ان عورتون مین برپا ہوا لیکن وہ نازنین جو انداز و لباس سے ان سب مین افسر معلوم ہوتی تھی اُسنے نگاہ قہر سے ان سبکی جانب دیکھا اور کہا کہ مونڈی کاٹیو اپنے دل مین تو سمجھا جاتی ہو اور زبان سے ایسی علحدہ ہوتی ہو مین تم سبکی نیتون سے آگاہ ہون خبردار جواب کسی نے اسکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا یہ ہمارا عاشق ہی اور ہم اسکے شیدا ہین جسطرح ہم تمھارے مالک ہین اُسیطرح اسکو بھی اپنا مالک تصور کرو اور سکندر کیطرف دیکھکر یہ شعر پڑھا۔ شعر رواقِ منظر چشم من آشیانۂ تست * کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست اے شہریار عالیوقار جب سے مین نے جمال جہان فروز تیرا خواب مین دیکھا تھا اس روز سے دیوانہ وار پھرا کرتی تھی شکر ہی خدا کا کہ خواب میرا صادق نکلا اور دیدار نصیب ہوا بس نہ تڑپائیے خدا کے لیے جلد اب آئیے خدا کے لیے * یہ سنکر شاہزادہ نہایت متعجب ہوا کہ ایسی نازنین اور خود تیری خواہش کرتی ہی خوشا تقدیر اور زہے نصیب فوراً اُسکی طرف بڑھے اور ایسے محو جمال ہوئے کہ لوح دیکھنا بھی بھولے اور ساتھ اُس نازنین کے داخل باغ ہوئے دیکھا تو باغ نہایت سرسبز و شاداب ہی جا بجا نہرین جاری ہین درخت میوہ دار لگے ہوئے ہین جانوران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہین نہرون مین مچھلیان سُرخ و سبز تیر رہی ہین ایک ایک موتی کی نتھین اُنکے پڑی ہوئی ہین جسوقت سطح آب پر آکر وہ مُنھ سے حباب چھوڑتی ہین تو عجب لطف پیدا ہوتا ہی پانی اسقدر صاف و شفاف ہی کہ آب گہر کو خجل کرتا ہی جو چیز تہ مین ہی اوپر سے نظر آتی ہی شاہزادہ سیر کرتا ہوا ساتھ اُس نازنین کے چلا جاتے جاتے وسط باغ مین پہونچا دیکھا کہ ایک قصر رفیع بنا ہوا ہی کہ تمام قصر مین جواہر نصب ہی مثل قصر فلک کے جگر جگر کر رہا ہی گنبد کا شمسہ شمس فلک پر چشمک مار رہا ہی کلسیون کی چمک نگاہ مین خیرگی پیدا کرتی ہی نازنین ہاتھ سکندر کا

پکڑے ہوے داخل قصر معلّے ہوئی دیکھا شاہزادے نے کہ قصر مانند حجلۂ عروس شب وصل کے آراستہ ہی شیشہ آلات سقف قصر مین آویزان ہی فرش تمامی کا بچھا ہوا ہی ایک جانب جواہر نگار چھپرکھٹ لگا ہوا ہی برابر اُسکے چوکا بچھا ہوا ہی اُسپر ایک مسند پر تکلف لگی ہوئی ہی گائنین بیٹھی ہین تمام سامان میخواری مہیا ہی کشتیان شراب کی رکھی ہوئی ہین اگر پورے طور سے آراستگی اور سامان یہان کا بیان کیا جاے تو ایک دفتر ہو جاے لہذا بنظر اختصار کم کر کے عرض کیا گیا الحاصل وہ نازنین شاہزادے کا ہاتھ پکڑے ہوے اُس مسند پر آکر جلوہ گر ہوئی اور ساقی کو حکم دیا ساقی نے کشتی پوشش ہٹا کر صراحی جواہر نگار و جام مرصع کار ہاتھ مین اُٹھایا اور پیمانہ لبریز کر کے اشعار مستانہ پڑھتی ہوئی اور رقص کرتی ہوئی قریب نازنین کے آئی نازنین نے جام اُسکے ہاتھ سے لیکر شاہزادے کو دیا شاہزادے نے کچھ تکلف کیا اور فرمایا کہ ہمارے یہان غیر شخص کے ہاتھ سے شراب نہین پیتے ہین تا وقتیکہ یہ نہ معلوم ہو جاے کہ وہ مسلمان ہی اُسنے عرض کی کہ اُسی خواب مین مین مسلمان بھی ہو چکی ہون اور آپ ہی نے تو آئین دین برحق سے مجکو آگاہ کیا تھا اب ایسا بھولے کہ کچھ یاد نہین شاہزادے نے فرمایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو مجھے کوئی انکار کی وجہ نہین یہ فرما کر جام اُسکے ہاتھ سے لیا اور بے اندیشہ انجام یہ شعر پڑھکر نوش کر گئے شعر

گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ✦ زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین ✦

بس جام کا پینا تھا کہ آنکھون مین سرور آگیا رہے سہے حواس اور بھی جاتے رہے نازنین نے متواتر جام بھر بھر کر دینا شروع کیے یہان تک کہ سکندر کو مست و مدہوش کر دیا اُسکے بعد سکندر سے کہا کہ آپ اپنے دست حق پرست سے ایک آدھ ساغر مجکو بھی دیجیے سکندر رستم خو نے اُس نازنین کو بھی شراب پلائی اُدھر طبلے پر تھاپ پڑی اور گائنون نے شغل رقص و سرود شروع کیا غزل

یہ ہوش کہان دل کھو بیٹھے کچھ پوچھے کوئی کچھ کہتے ہین	
	اک بت سے ہوئی ہی یاد اللہ کچھ بھولے ہوے سے رہتے ہین
کیا جانے کوئی کیون روتے ہین ہم آتا ہی پسینا کیون پیہم	
	ناسور بہت سے ہین دل مین کچھ رستے ہین کچھ بہتے ہین
کبتک ای بت یہ سلوک بہم ہم محو وفا تو محو ستم	
	جب رہ کے بہت تنگ آئے ہین ہم کچھ تو منھ سے کہتے ہین
ہر بات پہ کھنچتا ہی خنجر دیکھا جب ادھر مارا نشتر	
	اُن لوگون کے ہین پتھر کے جگر جو ایسی جفائین سہتے ہین
خراب تو جو کچھ ہونا ہی وہ ہو پہلے یہ خبر کیا تھی ہمکو	
	کرتے ہین تمنا وصل کی جو وہ ہجر کے دکھ بھی سہتے ہین

تم کہتے جو ہو فسر یاد نکر صبر آئے ہمین آخر کیونکر
ہان ملتی ہی حُبیب کی داد اگر تو ہم بھی کچھ نہین کہتے ہین
جب ضبط کرون ٹپکین آنسو رُوون تو نہ نکلے اشک کبھو
کیا حال کہون ان آنکھون کا یہ دریا اُسلئے بہتے ہین
ای آرزو تفتیدہ جگر میری ہی مین ہی جل بجھنے کا ڈر
دے جنکو تھپیڑے باد سحر وہ چراغ بھی روشن رہتے ہین

غرضکہ کچھ دیر تو لطف رقص و سرود رہا جب دماغ دونون کے بادۂ ناب سے گرم ہوے اور بیخودی طاری ہونے لگی شاہزادے نے ہاتھ گردن مین اس پری جمال کے ڈالا اور لپٹ کر بوسہ لے لیا دست تمنا ثمر مدعا کی طرف دراز ہو گیا لطف بوس و کنار حاصل ہونے لگا یہ رنگ دیکھکر سب عورتین وہان سے ہٹ گئین کوئی پیشاب کے بہانے کوئی پانی پینے کے حیلے سے اسیطرح سب چلی گئین اب جو دیکھا تو پورا تخلیہ ہو گیا حالانکہ اُسوقت یہ ہوش کب تھا کہ کوئی بیٹھا ہی یا نہین لیکن نشہ کی بیخودی ایسی تھی کہ وصل مجازی کی بھی نوبت نہ آئی اور سکندر بیہوش ہو گئے اُسی حالت مین صبح ہو گئی جسوقت سیاہی شب کی برطرف ہوئی اور سپیدہ سحری چرخ نیلی فام پر نمودار ہوا ستارے غروب ہونے لگے طائر اپنے اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر آکر بیٹھے مصروف زمزمہ سرائی ہوے نسیم سحر کے جھونکون نے عابد شب زندہ دار کو سُلا دیا اور سوتے ہوون کو بیدار کر دیا عاشقان ہجران کشیدہ شکر خدا بجالاکر بستر پُرخار سے اُٹھے شعر علے الصباح جو مردم بکار و بار روند بلاکشان محبت بکوی یار روند ٭ اور جو لوگ وصل یار جانی سے مسرور تھے اُنکے واسطے وہ صبح صبح غم ہو گئی کہ وہ معشوق جو ہم آغوش تھا اب جدا ہو کر اپنے گھر کو جاتا ہی شعر پہلا جان مری روٹھ کے جانا تیرا ٭ ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا ٭ شاہزادہ سکندر رستم خو جو خواب غفلت سے بیدار ہوا آنکھین کھولکر کیا دیکھتا ہی کہ نہ وہ باغ ہی نہ قصر ہی نہ چھپر کھٹ ہی نہ نازنین ہی فرش خاک پر کروٹ کے بھل لیٹا ہوا ہی ایک کھپاچ بانس کی سیندور سے رنگی ہوئی پہلو مین پڑی ہی اب خیال آیا کہ تو نے دھوکا کھایا جلدی سے گلے کی طرف دیکھا تو لوح بھی ندارد کمر مین تیغہ بھی نہین جام جمشید بھی غائب بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ نہایت پریشان ہوا اور لاحول پڑھکر خاک سے اُٹھا لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہی مثل ہی کہ خود کردہ را علاجے نیست ایک آواز آئی کہ او نادان اسی مُنہ پر دعواے فتاحی طلسم تھا اب تا زندگی اسی صحرا کی ٹھوکرین ہین اور تو ہی اب مین لوح طلسمی کو ایسے مقام پر رکھونگا کہ تو کیا ہی تیرے فرشتے بھی نہ پا سکینگے اور جام جمشیدی اور تیغہ سیہ تاب جو فتل یاد شاہ طلسم کیواسطے

تیار کیا گیا تھا بادشاہ طلسم ملک اور رنگ سیاہ قبا کے سپرد کیے دیتا ہون
منتہم مہروان جادو یہ آواز سنکر شاہزادے نے گردن نیچی کر لی اسلیے کہ اس
غلطی کا کیا جواب ناچار ہر چہار طرف پھرنا شروع کیا کبھی کوس دو کوس اسطرف
نکل گیا کبھی اُس جانب چلا گیا تمام دن پھرا کیا لیکن اُس صحرا سے نہ نکل سکا شام کو ایک
درخت کے نیچے بیٹھکر رونا شروع کیا اب سکندر رستم خو کو تو اسی حال پُر ملال مین چھوڑا جاتا ہی
اور بیان سے اول حال مہروان جادو کا بیان کیا جاتا ہی
کہ یہ ملعون لوح طلسمی اور جام جمشیدی اور تیغ سیہ تاب لیے ہوے بادشاہ طلسم رنگ قاف
کے پاس پہونچا بادشاہ اسوقت نہایت متردد تھا ارکین دولت جمع تھے ذکر
طلسم کشا کا ہو رہا تھا کہ خورشید زرین قبا جیسپر بڑا بھروسا تھا اُس نے سب
تحفے طلسم کشا کو دیدیے اور اُسکا شریک ہو گیا جسکی اعانت سے طلسم کشا درندون کو
لوٹتا چلا آتا ہی افسوس کہ حیات اس طلسم کی ختم ہوئی اور چراغ زندگی سبکا
گل ہوا جس ملک پر تباہی آتی ہی اُسمین ایسے ہی سامان جمع ہو جاتے ہین دیکھو طلسم
ہوشربا کو اُسی کے ساحرون نے دشمن کے شریک ہو کر طلسم کو برباد کرا دیا
بلکہ اسیطرح تمام طلسم غارت ہوے اب اس طلسم پر بھی تباہی آئی یہی چرچا تھا
کہ مہروان جادو لوح طلسمی اور جام جمشیدی اور تیغ سیہ تاب لیے ہوے
پہونچا اور تینون چیزین سامنے اورنگ سیاہ قبا کے رکھدین اور عرض کیا
کہ اس جان نثار نے طلسم کشا کو دھوکا دیا اور جن چیزون پر دارومدار فتح طلسم
کا تھا وہ اپنے قبضہ مین کین اب حضور کو اختیار ہی انکو کسی مقام محفوظ پر رکھوا دیجیے
اور بادشاہ مہروان جادو سے نہایت خوش ہوا اور کہا کہ خیر دیکھا جائیگا
اب اول حال دختر اورنگ سیاہ قبا ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا بیان کیا جاتا ہی
کہ جب شاہزادہ سکندر رستم خو داخل طلسم ہوا ہی اور مرحلۂ پریزادان کو
توڑکر جام جمشید کو حاصل کیا ہی تو اُسوقت سواری اسکی بالاے ہوا اسطرف
سے گذری تھی اور نظر اسکی شاہزادے پر پڑی تھی اُسدن سے یہ شاہزادہ کی اسیر دام گیسو
ہو گئی تھی لیکن دل ہی دل مین رنج کرتی تھی اور کسی ہمنشین کو بھی اس راز دل
سے آگاہ نہ کیا تھا بلکہ اکثر اپنے اوپر نفرین کرتی تھی اور کہتی تھی کہ واہ کیا کرشمے
حضرت عشق کے ہین کہ اُسکو پسند کیا ہی جو اپنے خاندان کی بربادی کو آیا ہی
اور تمام مال و دولت کو چھیننے کا قصد رکھتا ہی ہاے یہ میرے دل کو کیا ہوا ہی
وزیرزادی اکثر پوچھتی تھی کہ مزاج مبارک کیسا ہی قربان ہو جاؤن منھ پر
اداسی چھائی ہوئی ہی دشمنون کی عجب حالت ہی واری ذرا آئینہ تو دیکھو پھول
سے رخسار کملاے ہوے ہین دو دو روز کنگھی نہین کرتی ہو نہ وہ ہنسی ہی
نہ مذاق ہم لوگون کے بغیر یا تو گھڑی بھر چین نہ تھا یا صورت سے بیزار ہو

دم بھر کا پاس بیٹھنا کھلتا ہی یجبین کا سا ٹھ ہی کیا مین تیور نہین پہچانتی ہون آخر
کچھ دل کا حال تو کہو کس بات کا رنج ہی کونسا صدمہ ہی شاہزادی درد سر وغیرہ
کے بہانے ٹالدیا کرتی تھی جب کوئی زیادہ اصرار کرتا تھا تو کہدیتی تھی کہ بی بی
کیا غضب کی بات ہی جبکا ملک تباہی مین پڑا دشمن چڑھ آیا ہو سامان تباہی کے
پیش نظر ہون وہ کیونکر پریشان نہو یہ بھی کوئی تعجب کی بات ہی جو تم لوگ پوچھتے
ہو تم لوگون کو تو کوئی فکر نہین جانتی ہو کہ زمانہ ایک ہی طور پر رہتا ہی مجھے
انجام کی فکر ہی کہ دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی جب وہ عورتین طلسم کشا کو برا بھلا
کہتی ہین تو یہ بھی دل کو ناگوار گذرتا تھا اور منع کرتی تھی ظاہر ظاہر تو خود بھی
طلسم کشا سے عداوت ظاہر کرتی تھی اور دل مین کہتی تھی کہ خدا اسکو بچاے
اور میرا بھی مطلب دل بر لائے کہ جسطرح مین اسکی محبت کا دم بھر رہی ہون
اسیطرح وہ بھی شیداے جمال میرا ہو جائے دن رات اسکو اسی الجھن مین گذر رہی
تھی کہ ایک روز مہران جادو دائی اسکی ہنستی ہوئی سامنے سے آئی اور عرض
کی کہ دائی مبارک ہو طلسم کشا نے دھوکا کھایا اور مبتلاے بلا ہوا ابھی
مہروان جادو اس سے لوح طلسمی اور جام جمشیدی وغیرہ لیکر بادشاہ
کی خدمت مین حاضر ہوا یہ سنتے ہی سلطانہ عنبرین مو کا دل پریشان ہوگیا
کہ یہ کیا غضب ہوا لیکن بظاہر مسرت ظاہر کی اور کہا کہ جب سے طلسم کشا داخل
طلسم ہوا تھا اس روز سے دن رات مجکو ایسی پریشانی مین گذرتی تھی کہ باپ
کے سلام کو بھی جانا ترک کر دیا تھا مگر آج وہ فکر رفع ہوئی میرا جی چاہتا ہی کہ چلکر
شاہ سے قدمبوس ہون دایہ نے کہا کہ نہایت مناسب ہی بلکہ پہونچتے ہی
مبارکباد دینا کہ باپ تم سے خوش ہو اور دل مین سمجھے کہ میری دختر مجھے
بہت چاہتی ہی اسکو میرے رنج سے رنج اور میری خوشی سے خوشی ہوتی ہی
یہ سنکر شاہزادی اسیوقت اپنی انیسون جلیسون اور دایہ کو ہمراہ لیکر خدمت
اورنگ سیہ قبا مین روانہ ہوئی وزیرزادی اتفاق سے یہان موجود نہ تھی
جسوقت اسکو معلوم ہوا کہ شاہزادی بادشاہ کے سلام کو گئی ہی بس یہ جلدی کرکے
اپنے قصر سے نکلی اور بادشاہ کے در دولت کی جانب روانہ ہوئی اسکو یہ حکم ہی
کہ ہر وقت شاہزادی کے ساتھ رہے اب جو بادشاہ دیکھے گا تو کیا کہے گا ایسا نہو
کہ عتاب شاہی آے ادھر عیار سکندر رستم خو بعد جانے سکندر رستم خو کے
بفکر عیاری چل چکا تھا جس مرحلہ کو سکندر رستم خو نے توڑا اور راستہ
پیدا کیا عیار بھی ہیئت تبدیل کیے ہوے آگے بڑھا جسوقت قریب درہ کوہ
نیلی کے پہونچا دیکھا اسنے کہ سواری کسی شاہزادی کی آتی ہی یہ درہ مین
ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو رہا حسب اتفاق راستے مین شاہزادی کو

وزیرزادی کا خیال آیا کہ وہ بغیر میرے پریشان ہوگی ایک خواص سے کہا کہ تو باغ مین جاکر اُسکو اطلاع دے کہ ملکہ باپ کے سلام کو گئی ہین اور ہمکو بلایا ہی خواص سُنکر پلٹی یہ باتین عیار بھی سن رہا تھا سواری تو درہ سے ہو کر گذر گئی اور خواص پلٹ کر چلی سیارہ تیز پا نے بھی صورت اپنی ایک عورت کی بنائی اور سامنے اُس خواص کے آکر کہا کہ ملکہ نے یہ گلدستہ دیا ہی کہ یہ بھی وزیرزادی کو دے دینا اور کہنا کہ یہ گلدستہ میرا باعث نجات ہی اسے کسی خاص مقام محفوظ پر رکھتی آنا کیونکہ آجکل حالت طلسم کی مخدوش ہی ایسی چیز کا ساتھ رکھنا اچھا نہین ہی یہ سُنکر خواص نے وہ گلدستہ ہاتھ مین لیا بس گلدستہ ہاتھ مین لیتے ہی ایک غنچہ چٹکا اور اُسمین سے دُھوان پیدا ہوا کہ یہ عورت چھینکی اور ساتھ ہی چھینک مار کر بیہوش ہوئی سیارہ تیز پا نے گیند عیاری اسکے گلے مین ٹھونس کر اسکو تو ایک سنگ گران کے نیچے دبا کر مار ڈالا اور آپ لباس اُسکا پہنا رنگ و روغن عیاری لگا کر صورت اپنی اس سے مشابہ کی اور پھر وہی گلدستہ ہاتھ مین لیکر چلی وزیرزادی اُسطرف سے چلی آتی تھی اور اسطرف سے خواص نقلی جا رہی تھی راستے مین ملاقات ہوئی سیارہ تیز پا جو بصورت خواص بنا ہوا تھا وزیرزادی سے بولا کہ مجھے شاہزادی نے آپکے پاس بھیجا ہی اور یہ گلدستہ دیا ہی اور ایک بات اور کہی ہی جسے تخلیہ مین کہ سکتی ہون سبکے سامنے نہ کہونگی یہ کہکر وزیرزادی کو اپنے ہمراہ لیکر ایک گوشہ کی طرف گئی وزیرزادی نے کہا کہ کیا کہتی ہی کہا دیکھیے کہتی ہون اسقدر گرمی ہی کہ حواس نہین ہین یہ کہکر ڈوپٹہ کی ہوا دی ہوا لگتے ہی غنچہ چٹکا اور دُھوان نکلا وزیرزادی چھینک مار کر بیہوش ہوگئی سیارہ تیز پا نے اسکو تو وہین چھوڑا اور آپ اسکی صورت بنکر اُس غول مین عورتون کے ملگئی جو وزیرزادی کے ہمراہ تھا بعض نے پوچھا بھی کہ قربان جاؤن وہ عورت کہان ہی جو آپکو اپنے ساتھ لیگئی تھی جواب دیا کہ وہ بپیغام ملکہ کا دیکر چلی گئی انھون نے کہا کہ ہمنے تو اُسکو جاتے نہین دیکھا یہ سُننا تھا کہ وزیرزادی نے اُن عورتون پر غصہ کیا اور بقہر و غضب کہا کہ اگر وہ چلی نہین گئی تو کیا اُسکو زمین کھا گئی یا آسمان یا ہین کھا گئی تم سبکی آنکھون پر تو چربی چھائی ہوئی ہی اندھی ہو رہی ہو شیخ سعدی نے کہا ہی شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ❊ وزیرزادی نے ایسے تیور بدلے کہ وہ عورتین ڈر کر خاموش ہو رہین کہ ہمین کیا غرضکہ وزیرزادی اُن سبکے ساتھ خدمت مین ملک اورنگ سیاہ قبا کے روانہ ہوئی اول شاہزادی باپ کے پاس پہونچی سلام کیا اور گردن جھکا کر بیٹھ گئی بعد اُسکے وزیرزادی پہونچی بادشاہ نے پوچھا کہ کیون اے فرزند مزاج کیسا ہی جو کئی روز سے تم سلام کو نہین آئین منھ بھی اُترا ہوا ہی سر پر صندل تھپا ہوا ہی آخر اسکا کیا سبب شاہزادی نے

تو کوئی جواب نہ دیا لیکن وزیرزادی ایک چنچل ہی عرض کی کہ خداوندا اصل یہ ہی کہ
حضور کی خوشی سے خوشی ہی اور حضور کے رنج سے رنج ہم سبکی یہی حالت ہی نہ کہ
یہ تو آپکی نور نظر ہین جو حالت ہو وہ کم ہی جس روز سے انھون نے سُنا کہ طلسم کشا
داخل طلسم ہوا اُسی دن سے اسقدر روئین کہ بیمار ہو گئین ہر وقت یہی کہتی ہین
کہ افسوس لوح بھی طلسم کشا کو ملگئی اور جام جمشید بھی اُسکے ہاتھ آگیا اب
جان بادجان کی کاہے کو بچیگی اور ملک و مال بھی تباہ ہو جائیگا ہر چند ہملوگ
سمجھاتے تھے کہ کیا مجال ہی کسی کی جو شاہ کو آزار پہونچا سکے اُسکے ایسے ایسے جان نثار
موجود ہین کہ برسون طلسم کشا سے لڑینگے اور لوح چھین لینے کی کوشش کرینگے
کبتک طلسم کشا لوح سے غافل ہوگا چوکا اور مارا گیا وہ تن تنہا کس کس سے لڑیگا
اپنی جان بچائیگا یا لوح کی حفاظت کریگا ہر چند ہم سمجھاتے تھے مگر انکو یقین
نہ آتا تھا اسی سوچ مین روتے روتے بیمار ہو گئین طبیبون نے اس مرض کو محض
مرض خیال قرار دیا ہی اور علاج یہ بتایا ہی کہ جب تک لوح دستیاب ہو گی اور وہ
گلے مین انکے نہ ڈالی جائیگی اور جام جمشید کا پانی انکو نہ پلایا جائیگا اُسوقت تک
اچھا ہونا انکا محال ہی یہ سُنکر شاہزادی نے وزیرزادی کی صورت دیکھی اور
بادشاہ طلسم نے کہا کہ یہ علاج اب تو دشوار نہین ہی ملکہ نے کہا کہ میرے پاس
یہ چیزین کہان ہین جو مین اچھی ہونگی بادشاہ نے لوح اور جام جمشید وغیرہ ملکہ
کے سپرد کیا اور کہا کہ میرا ملازم ان اشیاء کو دشمن سے چھین لایا اب تم انکو
بحفاظت اپنے پاس رکھو اور طلسم کشا کو مین قید کیے دیتا ہون یہ کہکر سندروس جادو
سے کہا کہ تو جاکر اُس صحرا مین جہان طلسم کشا سرگردان ہی ایک گنبد تاریک تیار کر
اور طلسم کشا کو اُس گنبد مین قید کردے کہ وہ اُسی گنبد مین گھٹ گھٹ کر مر جاے
اور حرمان جادو جسکا نام مہروان جادو بھی ہی اُس سے کہا کہ تو نے بڑی دانائی
کی جو طلسم کشا کو قتل نہین کیا اسواسطے کہ بانیان طلسم لکھ گئے ہین کہ جس زمین پر
خون طلسم کشا کا گرے گا وہ برباد ہو جائیگی حرمان جادو نے عرض کی کہ میرا
ارادہ ہوا تھا کہ طلسم کشا کو قتل کر ڈالون کیونکہ وہ سحر جانتا نہین ہی اور لوح
بھی اب اُسکے پاس نہین ہی جو حفاظت اُسکی کر سکیگی لیکن پھر یہ خیال گذرا
کہ مبادا قتل طلسم کشا مصلحت بادشاہ کے خلاف ہو تو یہ ایسا بگاڑ ہی جو
سنور بھی نہین سکتا اگر بادشاہ حکم قتل دے گا تو دوبارہ اسکو قتل کر ڈالونگا
بادشاہ نے کہا کہ شاباش و مرحبا یہی چاہیے جیسا کہ تو نے کیا الغرض سندروس جادو
ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی طرف نگاہ حسرت سے دیکھتا ہوا صحراے سرگردان
کی طرف روانہ ہوا کہ جاکر طلسم کشا کو قید کردن راہ مین دل سے کہتا تھا
کہ یا سامری یا جمشید یا خداوندا ابلیس وہ کونسا دن ہوگا کہ ملکہ میرے

زیب پہلو ہوگی ایک مدت سے یہ ملعون ملکہ پر عاشق ہی مگر قابو نہین پاتا اسلیے کہ یہ دختر بادشاہ ہی ادھر ملکہ کو بھی حال اسکا معلوم ہوگیا ہی ملکہ اسکی صورت سے نفرت کرنے لگی ہی کہ یہ بڑا نمک حرام ہی کہ میری جانب نگاہ بد سے دیکھتا ہی الحاصل ادھر تو سندروس جادو روانہ ہوا اور ادھر ملکہ جام و لوح و تیغہ ہمراہ لیکر وزیر زادی سمیت اپنے باغ کی جانب روانہ ہوئی

اب پہلے حال سندروس جادو کا سنیے

کہ یہ ملعون اس بیابان مین پہونچا جہان شاہزادہ سکندر رستم خو سرگردان و حیران پھر رہا تھا یکایک دیکھا سکندر رستم خو نے کہ آسمان کی جانب سے ایک لکہ ابر سرخ رنگ نمودار ہوا اور آتے آتے قریب پہونچا اب جو شاہزادے کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ایک تخت اوج ہوا مین اڑتا ہوا چلا آتا ہی اور ایک دیو مہیب ساحر وضع اس تخت پر بیٹھا ہی جھولا کھاروے کا گلے مین پڑا ہوا ہی تخت کے کونون پر ترسول پرسول نصب ہین اور ایک شامیانہ سیاہ اس تخت پر کھنچا ہوا ہی جس سے نشان کفر ہویدا ہی شاہزادہ سمجھ گیا کہ یہ کوئی ساحر طلسمی ہی اور میری ایذارسانی کے واسطے آیا ہی مگر شاہزادہ کیا کر سکتا تھا اب لوح بھی پاس نہین ہی جسکو دیکھکر کچھ کام کرسکے غرض سندروس جادو بالاے ہوا سے زمین پر اترا اور آواز دی کہ او طلسم کشا آگاہ ہو کہ مین سندروس جادو مین تیرے مقید کرنے کے واسطے آیا ہون لہذا تجھکو آگاہ کیے دیتا ہون کہ حوصلہ اپنا نکال لے اور حسرت دل کی پوری کرلے تاکہ تجھکو افسوس نہ رہجاے کہ مین ہاتھ پاؤن بھی نہ ہلا سکا شاہزادہ یہ سنتے ہی غصہ مین آیا اور تلوار کھینچکر سندروس جادو پر بصد غیظ و غضب وار کیا سندروس جادو نے سر اپنا آگے بڑھا دیا تلوار اسکے سر پر پڑی اور ٹوٹ گئی شاہزادے کو نہایت غصہ آیا اور اسی ٹکڑے سے تلوار کے جو ہاتھ مین رہ گیا تھا دوبارہ وار کرنے کا قصد کیا کہ سندروس جادو ہنسا اور کہا بس چلے اب میرا وار تو روک یہ کہکر اسنے گولہ فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر مارا کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور گولہ مثل ناریل کے پھٹا اور اسمین سے دود غلیظ نکلا اور اس دھوین نے بڑھکر سکندر رستم خو کو چار طرف سے گھیر لیا اور مثل ایک گنبد کے ہوکر رہ گیا اب شاہزادے سکندر رستم خو کا دم گھٹنے لگا ہر چار طرف نگاہ حسرت و یاس سے تکنے لگا لیکن کسی طرف راہ نہ ملتی تھی کہ اس گنبد سے باہر نکلتا سندروس جادو مطمئن ہوکر نگہبان اس گنبد کا بنکر بیٹھا اور دلمین خوش ہوا کہ اب تین روز کے اندر یہ اسمین گھٹ گھٹکر مرجائیگا

اب اول حال ملکہ عنبرین مو کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ دلمین اپنے کہتی ہی کہ وزیرزادی سے کیونکر میرے دل کا حال جانا جو ہمی کے موافق بادشاہ سے باتین کرکے

جام و لوح مجھکو دلوا دیا مین نے تو اس سے یہ کیفیت بیان بھی نہ کی تھی کہ مین اس
فکر مین جاتی ہون حقیقت حال یہ ہی کہ مین ہمت کرکے گئی تو تھی لیکن مجھ سے
کبھی یہ فقرہ نہ بنتا جس خوبصورتی سے اسنے جام و لوح کو بادشاہ سے لیا
الغرض ملکہ داخل باغ ہوئی وزیرزادی بھی ہمراہ تھی ملکہ وزیرزادی کا ہاتھ
پکڑے ہوے ایک گوشہ کی طرف لیگئی اور فرمایا ای طناز سچ بتا تجھے یہ کیونکر
ثابت ہوا کہ مین طلسم کشا پر عاشق ہون حالانکہ اسوقت تک یہ راز مین نے
کسی سے بیان نہین کیا تھا وزیرزادی کہ دراصل عیار ہی سکندر رستم خو کا
اور وزیرزادی اصل کو دامنہ کوہ مین بیہوش کرکے ڈال آیا ہی جسوقت
یہ کلام شاہزادی کی زبان سے سُنا دل مین کہا کہ ہمنے تو تیرے چشم و ابرو سے
پہلے ہی سمجھ لیا تھا احتیاطاً زبان کو بند رکھا تھا شاہزادی سے کہا کہ آپ اگر
نہ مجھ سے بیان کرتین تو کیا مجھے علم غیب تھا بھلا مین کیونکر جان سکتی حضور ہی نے
آگاہ کیا تو مجھے معلوم ہوا یہ سُنکر شاہزادی بہت پریشان ہوئی اور کہا
عورت خدا سے ڈر کوئی مرے پر تہمت لیتا ہی تو جیتے جی اتہام کرتی ہی اور
اپنی جوتیون سمیت آنکھون مین گھسی جاتی ہی مین نے ہرگز یہ بات کسی سے
بیان نہین کی تھی بلکہ ہر شخص سے اس راز کو پوشیدہ کیا تھا اپنے ہی
دل مین رکھا تھا وزیرزادی نے کہا بی جب دل آتا ہی تو آدمی کو ہوش
نہین رہتا ہی نہ شرم رہتی ہی نہ لحاظ نہ خوف جان ہوتا ہی نہ پاس آبرو
تم بیکار برا مانتی ہو اگر بیان بھی کیا تو کیا برا کیا کسی غیر سے تھوڑی بیان کیا
یہ تو قاعدہ کی بات ہی اپنی ہمسون سے سب ہی دل کا حال کہتے ہین
اب تو شاہزادی اور بھی رنجیدہ ہوئی اور کہا کیا تو نے کوئی سُرن بنا یا ہی جو
اسطرح کی باتین کرتی ہی یا خود سُرن ہو گئی ہی وزیرزادی مُنھ پھلا کر بولی کہ
بی تم تو ہنسی ہنسی مین بگڑ ہی جاتی ہو آپ جس جس طرح چاہتی ہو ستاتی
ہو ہم ذرا سا چھیڑتے ہین تو بگڑی جاتی ہو واری اسی سے مین کہتی تھی کہ
بڑے آدمیون کی دوستی کا کیا اعتبار ہی ورنہ اصل پوچھو تو ہنسی مین
سب برابر ہین کیا امیر کیا غریب لیجیے اب مین آپ سے نہ ہنسونگی ایسے تیورون
سے اسنے کہا کہ شاہزادی کو عذر ہی کرتے بنا اب تو وزیرزادی اور بھی
روٹھنے لگی کہ ہمسے راز دل کیون بیان کرتین ہم تو دشمن سمجھتے جو دوست ہوگا
اُس سے بیان کیا ہوگا شکایت ہمکو کرنا چاہیے تھی نہ کہ تمکو یہ سُنکر شاہزادی نے کہا شعر

مین بھی جھوٹا مرے شکوے بھی سراسر جھوٹے ‖ تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہی

یہان اس تقریر نے اسقدر طول کھینچا کہ وہان وزیرزادی جسکو ہنستے وقت
سیپارہ ڈائیز پانے ہوشیار ہونے کا نسخہ انجام کر دیا تھا یعنی ایک گل نفع ہوشی

اسکے دماغ پاس رکھکر چلا آیا تھا سبب یہ تھا کہ سیارۂ تیز پا اسپر شیفتہ ہوگیا تھا ورنہ قتل ہی کرڈالتا جسوقت ہوائے سرد سے خوشبو اُس پھول کی دماغ مین وزیرزادی کے پہونچی چھینک مارکر ہوشیار ہوئی اپنے کو عجب حال خراب سے دیکھا نہایت متعجب ہوئی اب خیال آیا کہ وہ جو خواص ملکہ کی پیامی ہوکر آئی تھی اور مجکو وہ ساتھ والیون سے علیحدہ کر لیگئی تھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی اسرار تھا وہ عورت نہ تھی کوئی عیار تھی یا جادوگرنی تھی خراب تو جو ہوا وہ ہوا بقول شخصے مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد یہ بھی زمین سے اُٹھی اور اپنے کو جھاڑ پوچھکر طرف باغ ملکہ کے روانہ ہوئی جسوقت داخل باغ ہوئی دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ملکہ ایک عورت سے کھڑی باتین کررہی ہی اور وہ عورت سر سے پاؤن تک میری تصویر معلوم ہوتی ہی اور بالکل میری طرح ملکہ سے باتین کررہی ہی بس یہ دیکھتے ہی پکاری کہ ارے تو کون بلا ہی جو یہان ملکہ کے ساتھ چلی آئی اور سراسر میری صورت اپنی دیکھکر اُس عورت کی طرف دیکھا تو کوئی فرق نہ معلوم ہوا اُدھر ملکہ نے دیکھا کہ یا تو ایک وزیرزادی تھی اب دو ہوگئین اور دونون آپسمین مخالفت رکھتی ہین یہ کیا اسرار ہی یہی سبب تھا جو اسنے میرے دل کا حال بیان کردیا تھا خدا جانے یہ کون شی ہی آدمی ہی یا بھوت پلید ہی یہ خیال کرکے اوہی کرکے بھاگی اُدھر طنّاز نقلی بھی طنّاز اصلی کی طرف بڑھی اور وزیرزادی اصلی بھی غصہ مین چلی کہ او بلا تو کہان سے ملکہ کے پاس چلی آئی اور کیا باتین کررہی ہی ہماری ملکہ بھولی بھالی ہی تونے خدا جانے اُنکو کیا فریب دیا ہوگا اچھا ہوا کہ مین چلی آئی اب دیکھ تو تیرا کیا حال کرتی ہون اگر گرم کرکے تیل نہ چھڑواؤن تو طنّاز میرا نام نہین یہ باتین کرتی ہوئی جیسے ہی یہ دونون قریب پہونچین طنّاز نقلی نے کہا کہ بہن غصہ کیون کرتی ہو خدا نے ایک صورت کے بہت سے بنائے ہین اسمین رشک و حسد کاہے کا ہی ہم سے تم ناحق کو رنجیدہ ہوتی ہو خدا سے کہو کہ تونے میری صورت کی دوسری عورت کیون پیدا کی بھلا بات تو سنو ملکہ سے باتین کرتی ہین تو تم اسقدر بگڑتی ہین کہ چہرہ تمھارا سُرخ ہوگیا اور آپ سے بے آپ ہوگئین اور اگر ہم تمھارے شوہر سے باتین کرتی ہوتی تو نہین معلوم تمھارا کیا حال ہوتا جل بھُن کے رہ جاتین طنّاز اصلی نے کہا دور پار میرے شوہر کہان سے آیا بس خبردار مجھے بہن نہ بنانا یہ وہی مثل ہی کہ جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام طنّاز نقلی نے کہا کہ تم بڑی بے حمیت معلوم ہوتی ہو ہم تو محبت بڑھانا چاہتے ہین کہ خدا کا شکر ہی پہلے ایک تھے اب دو ہوے تم ہو کہ بگڑی ہی جاتی ہو بس اب ملال کو دور کرو لو مجھسے ڈوپٹہ بدل لو دودھ خشکا بھی کھا لینا یہ کہکر اپنے ڈوپٹہ کا

آنچل طناز اصلی کے سر پر ڈالا اور اسکی اوڑھنی کھینچی طناز اصلی جھجکی کہ اوہی اوہی یہ بھی
کوئی بات ہے کیا زبردستی کا بہنا پا ہے اسی ہشت مشت میں خوشبو جو طناز نقلی
کے دوپٹہ کی ناک میں طناز اصلی کے پہونچی چھینک مار کر بیہوش ہوئی اب طناز نقلی
شاہزادی کی طرف متوجہ ہوئی شاہزادی پکاری خبردار میرے پاس آنے کا قصد نکرنا
میں نہیں جانتی کہ تو کون بلا ہے طناز نقلی پکاری کہ ای ملکہ ابتک تو راز پوشیدہ تھا
اب تمہارے راز دل سے مجکو آگاہی ہو چکی میں بھی اپنے راز سے آگاہ کرتا ہوں
میں در اصل عورت نہیں ہوں وزیرزادی آپ کی وہ سامنے پڑی ہے جسکو ابھی
مین نے بیہوش کیا ہے ملکہ نے کہا کہ پھر تو کون ہے عیار نے جواب دیا کہ نام میرا
سیارۂ تیز پا ہے اور میں عیار ہوں فتاح طلسم شاہزادہ سکندر رستم خر کا
یہ سنکر شاہزادی کچھ شرمندہ سی ہو چلی تھی کہ میں نے کیوں راز اپنے دل کا
اس سے بیان کیا لیکن کہا مجھے کیونکر یقین آئے کہ تو اسکا عیار ہے اور مرد ہے
تو تو عورت بنا ہوا ہے سیارۂ تیز پا نے کہا کہ ای ملکہ میں جسکی صورت چاہوں
بنجاؤں کہیے تو آپکی صورت بنجاؤں ملکہ نے کہا بغیر امتحان کیے ہوے تو میں ہرگز
نہ مانونگی یہ خواص میری جو سامنے کھڑی ہے جب جانوں کہ تو اسکی صورت بنجا یہ سنکر
سیارۂ تیز پا نے کہا بہت خوب اور ملکہ کی طرف سے منہ پھیر کر جیب سے
آئینہ نکالکر چہرے پر رنگ و روغن عیاری لگانا شروع کیا اور دم بھر میں
اپنی صورت کو اس خواص سے مشابہ کر کے ملکہ کو دکھا دیا اب ملکہ کو یقین آیا
کہ بیشک یہ عیار ہے کہا پہلے میری وزیرزادی کو ہوشیار کر دے اسکے بعد
تدبیر رہائی طلسم کشا کی کرنا چاہیے یہ سنکر سیارۂ تیز پا نے وہیں کھڑے
کھڑے حباب رفع بیہوشی منہ پر وزیرزادی کے کھینچ مارا کہ وہ چھینک مار کر
بیدار ہوئی ملکہ نے طناز کو پاس اپنے بلایا گلے سے لگایا اور بیان کیا کہ
خوف نہ کرو یہ فتاح طلسم کا عیار ہے طناز نے کہا اسنے ایک مرتبہ آپ کی
خواص بنکر مجھے بیہوش کر کے درۂ کوہ میں ڈالدیا تھا ابھی ہوش آیا تو میں
باغ میں آئی یہاں جو سانحہ گذرا آپ اس سے آگاہ ہیں ملکہ نے طناز کو اور
سیارۂ تیز پا کو ساتھ لیا اور اپنے قصر میں آئی تخلیہ کرا دیا گیا ملکہ نے
وزیرزادی سے حال اپنے دل کا بیان کیا کہ میں طلسم کشا پر شیفتہ ہوں اور
چاہتی ہوں کہ اسے کسی طرح رہا کر کے لوح طلسمی اور جام جمشیدی
دیدوں تاکہ وہ طلسم کو فتح کرے اور میرے اس احسان کا شکرگزار
ہو کر مجھے اپنے عقد میں لائے طناز حیرت سے منہ ملکہ کا دیکھنے لگی کہ یہ کیا
کہتی ہیں یہ کب طلسم کشا پر عاشق ہوئیں میں بالکل اس امر سے آگاہ نہیں
باوجودیکہ میں ہر وقت ملکہ کے ساتھ رہتی ہوں کسی وقت پاس سے جدا

نہین ہوتی اور اُسے عشق نے ایسا مبہوت کر دیا کہ خاندان کی عزت باپ کی حرمت کسی امر کا خیال نہین بلکہ سلطنت کو مٹایا چاہتی ہی کہا ای ملکۂ عالم یہ آپ کیا فرما رہی ہین میری تو کچھ سمجھ مین نہین آتا ملکہ نے کہا مین سچ کہتی ہون مین بہت دن سے اُسپر شیدا ہو چکی تھی مگر اسوقت تک اس راز کو مین نے چھپایا تھا اور کسی پر ظاہر نہونے دیا تھا چونکہ اب مجبور ہون اسلیے کہ بغیر اسکے چارہ کار نہین ہی کیونکہ طلسم کشا قید ہی اور سندروس جادو اُسکے قتل کا بیڑا اُٹھا کر گیا ہی کہ مین تین روز مین اُسے گھونٹ کر مار ڈالونگا ای طنّاز بادشاہ پر جیسا وقت پڑا ہی تو خوب جانتی ہی اگر اُسنے قتل طلسم کشا کے صلہ مین باپ سے میرے قول لیکر مجکو طلب کیا اور بادشاہ نے مجھے اُسکے حوالے کر دیا یہ بتا کہ عزت رہی یا گئی بلکہ عزت تو کیسی جان بھی گئی اسوقت سبکو افسوس ہوگا طنّاز نے کہا کہ ہان یہ تو خیال آپ کا بہت درست ہی سندروس جادو کو مین نے بھی سُنا ہی کہ آپ پر دم دیتا ہی اور قرینہ بھی آپ کے قول کی تصدیق کرتا ہی مگر ای ملکہ کون ہی ایسا جو سندروس سے جادوگر کو قتل کرے اور طلسم کشا کو رہا کرے اسوقت عیار طلسم کشا یعنی سیارۂ تیز پا نے کہا کہ یہ کام میرا ہی اگر ملکہ تم میرے کہنے پر چلو تو آج ہی ضرور سندروس جادو کو مار لین اور طلسم کشا کو چھڑا لین ملکہ نے کہا کہ کیونکر سیارۂ تیز پا نے کہا سہل سی تدبیر ہی وہ یہ کہ آپ ابھی بیان ہی کر چکی ہین کہ سندروس جادو مجھ پر عاشق ہی بس آج شام کو اُسکے پاس چلیے اور اُس سے اظہار عشق کیجیے اور شراب مین بیہوشی ملا کر اُسے قتل کر ڈالیے ملکہ نے کہا تدبیر تو اچھی ہی مگر مجھ سے ہو نہ سکیگی عیار نے کہا کہ اچھا مجھ ہی کو اجازت دیجیے کہ مین آپکی صورت بنکر جاؤن اور اُسکو فریب دیکر قتل کرون شاہزادی نے کہا یہ تمھین اختیار ہی سیارۂ تیز پا نے کہا کہ اچھا اتنا تو کیجیے کہ اپنی وزیرزادی کو میرے ساتھ کر دیجیے ملکہ نے وزیرزادی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ جاؤ لوح و جام جمشید سے بہت ہوشیار رہنا وزیرزادی نے کہا کہ یہ بڑے ذات شریف معلوم ہوتے ہین مین تو اکیلی انکے ساتھ نہ جاؤنگی عیار نے کہا کہ تم مین کیا لال لگے ہین جو مین توڑ لونگا ملکہ نے کہا ابھی اپنا کام ہوتا تو یہ چیلے حوالے نہوتے وزیرزادی یہ سُنکر رونے لگی دل مین کہتی ہی کہ ملکہ کو نہ اپنی عزت کا پاس ہی نہ دوسرے کی آبرو کا خیال ہی اور کہا کہ مین ابھی چلتی ہون آپ کیون آزردہ ہوتی ہین اپنے کام سے بڑھ کے مین آپ کے کام کو جانتی ہون آج تک کبھی آپ کی اطاعت سے سر نہین پھیرا پھر سیارۂ تیز پا کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ای شخص تو اپنے مالک کے سر کی قسم کھا کہ مین تجھ پہ دست اندازی نہ کرونگا سیارۂ تیز پا نے قسم کھائی کہ جسوقت تک تو خود راضی نہوگی مین ہرگز تجھے

بی بی نہ بناؤنگا یہ فقرہ سنکر شاہزادی ہنس پڑی اور وزیرزادی کھسیانی ہو گئی غرضکہ ملکہ نے لوح و جام و تیغہ سیارہ کے حوالے کیا اور کہا کہ ہماری عزت و جان کا خیال رہے سیارہ نے عرض کی کہ جب تک میرے دم مین دم ہی اور طلسم کشا زندہ ہی اُسوقت تک کیا مجال ہی کسی کی جو آپ کا بال بیکا کر سکے غرضکہ وزیرزادی ساتھ ہولی اور سیارہ تیزپا نے ایک آدھ کنڑ اور ساتھ لے لیا اور اُس صحرا کی جانب روانہ ہوا یہان سندروس جادو نے شاہزادے سکندر رستم خو کو قید کیا تھا اور آپ خیمہ سحر برپا کیے بیٹھا تھا دن تمام ہو چکا تھا شب آغاز تھی چاند طلوع ہو رہا تھا آسمان پر ہلکا ہلکا ابر بھی آیا ہوا تھا عجب سمان تھا کسی مقام کے ستارے چھپتے تھے کہین کے نکلتے تھے ہوا سرد چل رہی تھی موسم نہایت اعتدال پر تھا کہ یکایک سامنے سے روشنی پیدا ہوئی سندروس جادو نے آواز دی کہ کون ہی جو اس صحرا مین آیا ہی کیا جان اپنی اُسے دو بھر ہی دیکھا تو وہ روشنی بڑھتی ہی چلی آتی ہی اب تو سندروس جادو اور آگے بڑھا جھولی پر ہاتھ ڈالا ترنج سحر نکال کر منتظر تھا کہ حال دریافت ہوے کہ دوست ہی یا دشمن تو وار کرون کہ جب وہ روشنی قریب پہونچی تو دیکھا محافہ ملکہ سلطانہ عنبر بین مو کا چلا آتا ہی کہاریان ملکہ کی جنکو پہچانتا تھا محافہ کاندھون پر اُٹھائے بھاگی چلی آتی ہین سندروس جادو نے دل مین کہا کہ یہ کیا معرکہ ہی مین نے تو سُنا تھا کہ یہ میرے نام سے نفرت کرتی ہی اسوقت یہان کیون آتی ہی معلوم ہوا کہ اس خوشامد مین آئی ہی کہ مین طلسم کشا کو قتل کر ڈالون جس مین باپ اسکا اسکے ہاتھ سے نجات پاے اور سلطنت پر زوال نہ آئے بس اس سے بڑھکر اسپر قابو کر لینے کا موقع نہ ہاتھ آئیگا نہ ایسی تنہا پھر کبھی یہ آکر پھنسے گی نہ اسکے باپ کو دبنے کی کوئی ضرورت ہوگی پھر وہ میرے ساتھ کیون اسکی شادی کریگا اسوقت کنجی اُسکی میرے ہاتھ مین ہی اگر دختر کے واسطے مجھسے برہم ہوگا مین طلسم کشا کو رہا کر کے اُسکا شریک ہو جاؤنگا یہ نمک حرام دل سے ایسی ایسی باتین کر رہا تھا کہ اتنے مین محافہ لیے کہاریان قریب آئین اور محافہ رکھکر بسم اللہ کی صدا بلند کی ملکہ پردہ ہاتھ سے ہٹا کر نکل آئی سندروس جادو باغ باغ ہو گیا اور کہا ای ملکۂ عالم اسوقت غلام کو کس واسطے سرفراز کیا ملکہ آنکھون مین آنسو بھر کر بولی کہ ای سندروس جادو اسوقت عزت اور جان اور مال سبکے مالک تم ہی ہو مین اسواسطے آئی ہون کہ جلد طلسم کشا کو قتل کرو ایسا نہو کہ کوئی مددگار اُسکا آکر اُسے چھڑا لے اور تم اُسکے ہاتھ سے قتل ہو یا دباؤ کھا کر طلسم کشا کے شریک ہو جاؤ تو تخت میرے باپ کا اُلٹ جائیگا سندروس جادو نے کہا ای ملکہ جبتک دم مین دم ہی کیا طاقت ہی

کسیکی جو طلسم کشا کو رہا کر لیجائے اور اگر میری طرف سے آپ بدظن ہین تو جسطرح سے
مین نے اپنے سحر مین طلسم کشا کو قید کیا ہی آپ میری زبان پر تکلہ سوزن کر کے
مجکو قید کر رکھیے پھر تو مین کسی کا شریک نہونگا ملکہ نے کہا کہ اطمینان تو ضرور واجب ہی ہوگا
کہ تم ہر وقت میرے اختیار مین رہو لیکن مین ایسی اذیت دینا نہین چاہتی کہ
تمھاری زبان مین تکلہ ٹھو کون سندروس جادو نے کہا کہ نہین اسکا خیال
نہ کیجیے کہ مجھے تکلیف ہوگی لیکن ایک التماس میری بھی ہی وہ یہ کہ آپ اپنی غلامی
مین مجھے قبول فرمایئے اور جسوقت مین آپ کے باپ سے خواہش ظاہر کرون تو آپ
رضامندی ظاہر کر دیجیے گا ملکہ نے کہا ای سندروس یہ ایسی کونسی بات ہی
جو اختیار سے باہر ہو تم اطمینان رکھو مین تمسے قسم کھاتی ہون خدا وند سامری
اور جمشید کی کہ سوا تیرے کسی دوسرے شخص سے شادی نکرونگی بس یہ سُننا تھا
کہ سندروس جادو نے خوش ہوکر دستک دی اور اسیوقت آسمان پر ایک
لکۂ ابر نمایان ہوکر جلد جلد نیچا ہونے لگا دستک دینے کے ساتھہی شاہزادی
اور وزیرزادی کی نگاہین بھی بلند ہو گئی تھین کہ دیکھا وہ لکۂ ابر نیچا ہوتے ہوتے
جسوقت قریب سر پہونچا اور خیال کیا تو معلوم ہوا کہ چار تیلھاے طلسمی
ایک بارگاہ جواہر نگار چارون گوشے اسکے مثل شامیانہ کے ہاتھون سے
سنبھالے ہوے حاضر حاضر کی آواز دیتے ہوے آکر موجود ہوے اور
زمین پر پہونچے بارگاہ کو قائم کیا دیکھا شاہزادی اور وزیرزادی نے کہ
بارگاہ کی آراستگی پر نگاہ نہین جمتی ہی ساری بارگاہ جگر جگر کر رہی ہی اُدھر
شیشہ آلات کی آراستگی ستون گنگا جمنی سقف زر دوزی تخت و دنگل
جواہر نگار بچھے ہوے جسوقت شمعون کی روشنی ان چیزون پر پڑتی ہی نگاہون
مین صد ہا بجلیان کوندجاتی ہین یہ سامان دیکھکر شاہزادی کے ہوش اُڑ گئے
اور وزیرزادی سے کہا کہ ہم سندروس جادو کو ایسا جلیل الشان
وعالی مرتبت نہ سمجھتے تھے اُسنے عرض کی کہ حضور اگر ایسے نہوتے تو بادشاہزادی
کی خواہش کس منھہ پر کرتے سندروس جادو جو پہلے ایک حصار مین زمین پر
بیٹھا ہوا تھا اب شاہزادی کا ہاتھ پکڑ کر داخل بارگاہ ہوا اور عرض کی کہ وہ
سامان جسے مین نے اختیار کیا تھا قابل آپ کے نہ تھا اسی باعث سے مین نے
آپکو اُس خاک پر بٹھانا پسند نہ کیا اب اس بارگاہ طلسمی مین تشریف رکھیے
اسلیے کہ آپ سے بہتر کون ہوگا جو اس بارگاہ مین بیٹھے گا ایک تو یہ کہ آپ
بادشاہ طلسم کی دختر ہین اور دوسرے میری معشوقہ ہین معشوقہ وہ چیز ہی
جسپر سے جان و آبرو دین و ایمان سب چیزین انسان نثار کر دیتا ہی شاہزادی
شرمائی ہوئی نگاہین نیچی کیے ہوے جسم کو چرائے ہوے سندروس جادو کے

ساتھ داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئی اور وزیرزادی بھی ساتھ ساتھ ہو سندروس جادو شاہزادی کو لیے ہوے آکر تخت جواہر نگار پر بیٹھا اور وزیرزادی بھی گوشہ تخت پر بیٹھی اب سندروس جادو نے کہا کہ لیجیے مین اُس خلش کو بھی اسیوقت مٹائے دیتا ہون جسکا آپکو اندیشہ ہی یہ کہکر پھر دستک دی کہ ایک پُتلی گوشۂ بارگاہ کی طرف سے پیدا ہوئی اور آکر سامنے ہاتھ باندھکر کھڑی ہوئی اور پکاری کہ کیا حکم ہوتا ہی کنیز کو کسواسطے طلب فرمایا ہو سندروس جادو نے کہا کہ شاہزادی کو طلسم کشا کی طرف سے اندیشہ ہی تو جا اور اُس قیدی کو حاضر کر بس یہ سُنتے ہی پُتلی جی مہت خوب کی آواز دیکر اڑی پر اسکے شانون سے مثل پریون کے پیدا ہوگئے اور یہ دروازۂ بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوئی آن واحد مین متصل اس گنبد تاریک کے پہونچی جسمین شاہزادہ سکندر رستم خو مقید تھا ایک دن ایک رات شاہزادے پر سے گذر چکا تھا ظلمت قبر پیش نظر تھی دم گھٹا جاتا تھا نفس تنگی کرتا تھا یقین تھا کہ اگر ایک روز اسی حال پُر ملال مین اور گذر جاتا تو شاہزادہ گھٹ گھٹ کر ہلاک ہوجاتا دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کرکے عرض کر رہا تھا کہ ای کس بیکسان وای داد رس غریبان اسوقت مشکل مین اس بندۂ عاجز کی اپنے خبر لے تو عالم و دانا ہی کہ مین نے کبھی کسی پر ظلم نہین کیا پھر وہ کونسا عمل بد میرا ہی جس نے مجھے اس بلا مین پھنسایا اگر سہواً مجھسے کوئی گناہ سرزد ہوا ہو تو اُسے اپنی رحمت سے عفو فرماکر مجھے اس قید سے نجات دے اگر قضا میری آگئی ہی تو مجکو ہرگز اندیشۂ جان نہین ہی لیکن یہ تاریکی جو قبر سے زیادہ ہی مجھے گھوٹ گھوٹ کر زندہ درگور کیے دیتی ہی شاہزادہ اسیطرح کے کلمات زبان پر جاری کر رہا ہی اور رو رو کر درگاہ صمدیت مین اپنی رہائی کی دعا کر رہا ہی کہ یکایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور گنبد شق ہوا دو حصہ برابر کے ہوکر علحدہ ہوگئے تاریکی بھی اُسی طرح برابر دو حصہ ہوگئی روشنی پیدا ہوئی دیکھا تو سامنے ایک پریزاد ہار پھولون کا ہاتھ مین لیے ہوے کھڑی ہی اور کہہ رہی ہی کہ ای طلسم کشا نکل آ شاہزادہ اُسے دوست سمجھکر گنبد سے نکلا اور فرمایا کہ ای پریزاد تو نے بڑا احسان کیا کہ مجھے اس قید ستم سے نجات دی اپنے نام سے آگاہ کر تاکہ مین یاد رکھون کہ فلان شخص نے بھی فلان مقام پر مجکو قید ستم سے نجات دی تھی پریزاد نے یہ سُنکر قہقہہ مارا اور بولی کہ بڑا نادان ہی جو دشمن کو دوست سمجھتا ہے مین تیری خیر خواہ نہین ہون بلکہ مجکو دشمن جانی تصور کر شاہزادے نے فرمایا کہ دشمن تو وہ شخص تھا جس نے بلا مین مبتلا کیا تھا تو نے تو اُس عذاب سے جان بچائی تجکو دوست نہ تصور کرون تو دشمن کس دلیل سے جانون پریزاد نے کہا کہ اچھا

اگر دوست سمجھتے ہو تو لو یہ ہار پہن لو کہ اس سے بوے محبت آتی ہی یہ کہکر ہار گردن مین
شاہزادہ سکندر رستم خو کی ڈالدیا بس جیسے ہی خوشبو پھولون کی شاہزادے
کے مشام مین پہونچتی ہی اب جو صورت پر اُس پریزاد کی نظر ڈالی تو یہ معلوم
ہوا کہ جیسے کوئی دلدادہ اپنے محبوب کو بنظر محبت دیکھتا ہی پریزاد نے کہا کہ چلو
سامنے سندروس جادو کے اور اُس سے اجازت لیکر میرے ساتھ شادی
کرو شاہزادے نے کہا کہ سندروس جادو کون ملعون ہی جس سے مین
اجازت لون پریزاد نے کہا کہ میرا مالک ہی تم اُسے بُرا بھلا کہتے ہو شاہزادے
نے فرمایا کہ کیا تمھارا باپ ہی پریزاد نے کہا کہ باپ سے بڑھکر ہی شاہزادہ
ہمراہ اُس پریزاد کے چلا ہار کا گردن مین پڑنا تھا کہ سکندر رستم خو مبہوت
ہو گیا محبت پریزاد کا دم بھرنے لگا ہار پہنکر جان ہار ہو گیا وہ پریزاد سکندر
کو اپنے ہمراہ لیے ہوے سامنے سندروس جادو کے آئی اور کہا کہ لیجیے
اور طرفہ گل کھِلا یہ آپکا قیدی میرا اسیر زلف ہوا اب اس امید مین آیا ہی
کہ آپ اجازت دین تو میرے ساتھ شادی کرے سندروس جادو ہنسا
اور شاہزادی سے کہا کہ لو مین نے اسے اور بھی دیوانہ بنا دیا اب کہو تو یہ
زندگی بھر جنگلون کی ٹھوکرین کھایا کرے اور اس پریزاد کی تلاش مین مارا
مارا پھرے اور کہو تو قتل کر ڈالون شاہزادی نے کہا اسکو قتل کرنے سے
کچھ فائدہ نہین ہی اگر یہ اسی طور سے دیوانہ بنا رہے اور ٹھوکرین کھا کھا کر
مر جائے تو بہتر ہی اسلیے کہ مین نے سُنا ہی جس مقام پر طلسم کشا کا خون گریگا
وہ برباد ہو جائیگا اسنے کہا کہ بہتر ہی لیکن سکندر رستم خو کی نظر جو ملکہ
سلطانہ عنبر بین مو پر پڑی نہایت غصہ آیا اور فرمایا کہ او بیسوا مین تجھے
خوب پہچانتا ہون اب تیرے فریب مین آنے والا نہین ہون تو وہی ہی کہ پہلے
عشق و محبت جتایا اُسکے بعد یہ فریب دیا کہ ساتھ لیٹ کر سوئی صبح کو دیکھا تو
بالنس کی کھپاچ تھی اور کچھ بھی نہ تھا اب مجھے معلوم ہوا کہ تو ساحرہ ہی ملکہ
سلطانہ عنبر بین مو نے کہا کہ او نادان وہ فریب محض تحصیل لوح و
جام جمشید کی غرض سے تھا ورنہ مین تجھسے کیا محبت کرتی دیکھ یہ معشوق میرا
بیٹھا ہی یہ کہکر سندروس جادو کی طرف اشارہ کیا بس شاہزادے
کو نہایت غصہ آیا چاہا کہ دوڑ کر سندروس جادو پر حملہ کرے لیکن دیکھا
تو ہاتھ پاؤن بے حرکت تھے اُدھر پریزاد پکاری کہ صاحب تم کسی سے
کیون اُلجھتے ہو تمھین مجھ سے مطلب ہی تجھے تم سے غرض ہی دوسرون سے
کیا کام ہی بقول شخصے کہ دو دل راضی تو کیا کرے قاضی سکندر رستم خو
نے کہا کہ یہ مجھے کیون چھیڑتی ہی اُدھر سندروس جادو نے پریزاد سے

اشارہ کیا وہ تو جلدی سے غائب ہو گئی اب سکندر رستم خو اِدھر اُدھر دیکھتے ہین پر پزاد نظر نہین آتی ہی بے اختیار رونا شروع کیا اور کہا او ملعون جلد بتا کہ معشوقہ کو میری تو نے کیا کیا سندروس جادو ہنسا اور کہا کہ اب وہ تمھین مل چکی بس زندگی بھر محبت مین اُسکی ٹھوکرین کھاؤ گے سکندر رستم خو نے چاہا کہ اپنے کو ہلاک کرے لیکن ہاتھ پاؤن بے اختیار تھے اِدھر ملکہ سلطانہ عنبرین مو نے سندروس جادو سے کہا کہ آج سے بہتر کونسا دن خوشی کا ہوگا حکم دو ساقی کو کہ جام محبت کا دور چلے سندروس جادو خوش ہوا کہ کیا عنایت ہی ساحری و جمشید کی کہ شاہزادی اس طرح میرے قابو مین آ گئی کہ خود محبت کا دم بھرنے لگی اُسیوقت ساقی نے اشارہ کیا اُسنے کشتی مے کی پیش کی سندروس جادو نے جلدی ایک جام اپنے ہاتھ سے لبریز کر کے سلطانہ عنبرین مو کی خدمت مین پیش کیا اور کہا کہ لیجیے نوش کیجیے شاہزادی نے جام ہاتھ سے سندروس جادو کے لبا اور ہونٹون سے ملا کر فوراً ہٹا دیا اور کہا کہ اسمین تو سانپ معلوم ہوتا ہی سندروس جادو ہنسا اور کہا کہ ملکہ شراب مین سانپ کیسا مجھے اسوقت ایک شعر یاد آیا کہین وہی معاملہ تو نہین ہی شعر پڑا جو سایۂ گیسو جھک کے ساقی نے + یہ گنگے رکھدیا ساغر کہ ہی شراب مین سانپ + ملکہ نے کہا کہ جو کچھ ہو مین تو یہ جام نہ پیونگی سندروس جادو نے کہا اور پیو لا کہ یہ مجکو دو تمھاری جھوٹی شراب کس کو نصیب اگرچہ تم نے جام پیا نہین لیکن ہونٹون سے تو لگایا کہان تک لب جان بخش کی تاثیر ساغر مین نہ آئی ہو گی اب یہ جام جام حیات ہی یہ کہکر ساغر اُٹھا کر غٹ غٹ کر کے پی گیا اور دوسرا جام بھر کر شاہزادی کو دیا شاہزادی نے ظاہرا جام ہونٹون سے لگایا اور گھائیون سے فوراً نمک سرکاری آمیز کر کے اُچھو بنایا کہ شراب چھلک کر گر پڑی کہا یہ کیا معرکہ ہی ایک مرتبہ شراب مین سانپ نظر آیا دوسری مرتبہ جام چھلک گیا اُچھو ہو گیا مین باز آئی ایسی شراب سے بقول اس شعر کے شعر

روح کس رند کی پیاسی گئی میخانے سے
مے اُڑی جاتی ہی ساقی ترے پیمانے سے

سندروس جادو نے کہا کہ دوسری صراحی موجود ہی جس مین دو آتشہ شراب انگور ہی اپنے ہاتھ سے جام بھر کر پیو شاہزادی نے کہا بہتر اور دست نازک سے صراحی اُٹھا کر جام مین اُنڈیلی ساغر لبریز کر کے ہونٹون سے لگایا وہ جام بیہوشی آمیز سندروس جادو پی چکا تھا لیکن یہ کمبخت ایسا سخت جان تھا کہ ابھی تک بیہوشی نے پورا اثر نہ کیا تھا تیسرا جام شاہزادی نے منہ سے لگا کر پھر ہٹا دیا اور کہا

کہ کیا تلخ شراب ہی سندروس جادو دل مین خفیف ہو رہا ہی کہا کہ ای شاہزادی یہ وہ شراب ہی جو خاص شاہون اور شہریارون کے پینے کی ہی ایسی شراب ہر ایک کو کہان ممکن ہی شاید تمھین بدمزہ ہو گا شاہزادی نے کہا کہ کیا دشمن میرے بیمار ہین تم خود پی کر دیکھ لو سندروس جادو نے جام ہاتھ سے لیکر جو پیا کہا واقع مین شراب تلخ معلوم ہوتی ہی لیکن سبب نہین کھلتا شاہزادی نے کہا اب مین جاتی ہون پھر آؤنگی یہ کہکر اُٹھی اور چلی بس سندروس جادو نے ہائین ہائین کی آواز دی اور پکارا کہ ای جان جہان آرام دل مشتاقان کہان جاتی ہو شعر یہلا جان مری روٹھ کے جاناتیرا + ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا + مین اور شراب منگواتا ہون تم ناراض کیون ہوتی ہو شاہزادی نے کہا کہ بس مہربانی آپکی اب میرے آپ کے نبھ چکی مین جاتی ہون اور اب کبھی نہ آؤنگی سندروس جادو بیتاب ہوکر اُٹھا کہ سامری و جمشید کے واسطے یہ کیا غضب کرتی ہو مین اپنی جان دیدونگا اور یہ شعر بصد شوق اپنی زبان پر جاری کیا ع

اٹھ کے پہلو سے وہ اب جاتے ہین بیتابی دل	
	مجھیہ بنجاے کچھ ایسی کہ وہ جاہی نہ سکین

شاہزادی جلدی جلدی قدم اُٹھا کر چلی اور سندروس جادو اُٹھکر دوڑا کہ دامن پکڑلون لیکن ہوا کا جھونکا جو آتا ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا ایک چھینک آئی سر تلے ٹانگین اوپر دھم سے گرا بس اسکا گرنا تھا کہ فورًا سلطانہ عنبرین مو نے پلٹ کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ سندروس جادو کے دو ٹکڑے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت کبریٰ بپا ہوئی بارگاہ تو دھوان ہوکر غائب ہوگئی زمین کو زلزلہ پیدا ہوا آسمان پر سے برف باری آتش باری ہونے لگی پیر شور کرنے لگے کہ کشتی مرا نام من سندروس جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوئی اور علامات سحر دور ہوے تو دیکھا کہ لاش ایک ساحر سیاہ فام کریہ منظر کی زمین پر پڑی ہوئی ہی لیکن روح نجس سندروس جادو کی جسم نجس سے نکلی ہی کہ سر اس ملعون کا دوپارہ ہوا تھا اور ایک طائر تیرہ رنگ نکلکر افسوس کی صدا دیکر روانہ ہوا اب اسکا حال آگے بیان ہوگا یہان سکندر رستم خو پر سے سحر برطرف ہوا اور یہ بھی ہوش مین آئے اب سلطانہ عنبرین مو نے پوچھا کہ کیون صاحب یہ بیرخی اب کہیے کہ وہ معشوقہ آپ کی کہان ہی جسنے ہار پہنایا تھا اور وہ ہار کیا ہوا سکندر رستم خو نے جو سینہ کی طرف دیکھا تو ہار نہ تھا بلکہ ایک نیلا ڈورا

گرہین دیا ہوا گلے مین پڑا تھا جواب دیا کہ مین نہین کہ سکتا کہ وہ کون
عورت تھی جسنے مجھے ہار پنہایا تھا ہان اتنا جانتا ہون کہ کوئی پریزاد مجھے
گنبد تاریک سے نکالکر یہان لائی تھی سلطانہ عنبر بین مو نے کہا کہ ای شہریار
عالی وقار وہ پریزاد نہ تھی بلکہ سندر وس جادو کے سحر کی پتلی تھی یہ ملعون
مجھپر عاشق تھا اور مین آپ پر شیفتہ تھی جسوقت حرمان جادو آپ سے
لوح طلسمی و جام جمشید ڈھوکا دیکر لے گیا ہی تو اسنے بادشاہ طلسم کو
دونون چیزین جاکر دین بادشاہ نے اس ساحر کو جسے مین نے مارا آپکی
قید کے واسطے بھیجا تھا اسی کے سحر مین آپ اسیر تھے اگر مین روز نہ رہا ہوتے
تو دشمن آپ کے ہلاک ہو جاتے مجھے تردد پیدا ہوا کہ کیا فکر کرون اور کیونکر
اس بلا سے آپ کو نجات دون اسلیے کہ مین آپ پر شیفتہ ہو چکی تھی سکندر
نے کہا کہ تم نے مجکو کب دیکھا تھا مین نے تو سوا اسوقت کے اور کبھی
نہ دیکھا شاہزادی نے کہا جب آپ نے پریزاد طلسمی کو مارکر جام جمشید
حاصل کیا ہی اسوقت سواری میری کوہ سفید کی طرف سے بالا ے
ہوا جا رہی تھی آپ نے مجکو نہ دیکھا تھا اور مین نے آپ کو دیکھا تھا
اسیوقت نشانۂ تیر محبت ہو گئی تھی اور دن رات دعا کیا کرتی تھی کہ جلدی
خداوند عالم آپ کو فتحیاب کرے لیکن جسوقت یہ خبر پہونچی کہ لوح اور جام
چھن گیا تو نہایت پریشان ہوئی اور اپنے باپ کی خدمت مین جاکر بحیلۂ
بیماری لوح و جام حاصل کیا اور یہان تک آکر اس سندر وس جادو
ملعون کو مارکر آپ کو رہا کیا اور یہ جام اور لوح حاضر ہی یہ کہکے جام و لوح
پیش کی شاہزادے نے فرمایا کہ مین تمھارا ممنون احسان ہوا لیکن
ای ملکہ سلطانہ عنبر بن ہو مین کسی کا عاشق نہین ہون مجھے تو صرف ملکہ
نوبہار سرخ پوش کی محبت نے دیوانہ بنا دیا ہی مجھے کوئی حسین اس
محبوب عالم کے سامنے اچھا نہین معلوم ہوتا سلطانہ عنبر بین مو نے کہا
کہ او بیوفا ہم سمجھتے تھے کہ اگر تو یون ہماری طرف ملتفت نہوگا تو یہ احسان سر تیرا
نیچا کرے گا مگر معلوم ہوا کہ مرد کی ذات بڑی بے وفا ہوتی ہی شاہزادے
نے فرمایا کہ ای ملکہ مین تمھارا شرمندۂ احسان ضرور ہون لیکن یہ تو خیال
کرو کہ اگر آج تمھین دیکھکر اس محبوب جانی کو دل سے بھلا دون تو کل
کسی اور کو دیکھکر تمھین بھی فراموش کر جاؤنگا ہان یہ ہو سکتا ہی کہ بعد
وصل ملکہ نوبہار سرخ پوش تم سے بھی عقد کرونگا بس یہ سنکر
سلطانہ عنبر بین مو نے ہنسکر کہا کہ ای شہریار عالی وقار یہ خادم تیرا ہی
سیارۂ تیز پا یہ کہکر اپنی ہیئت اصلی دکھائی اور ساری کیفیت

سلطانہ عنبرین مو کے حال عشق دریافت کرنے اور لوح و جام حاصل کرنے کی بیان کی اور اشارہ کرکے کہا کہ یہ اُسکی وزیرزادی ہی حالانکہ یہ میرے ہمراہ نہ آتی تھی مگر مین ملکہ سے حکم دلوا کر اسکو اپنے ہمراہ لایا ہون وہ آپ کی منتظر ہوگی شاہزادے نے فرمایا تم کہلا بھیجو کہ انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے تم سے بھی ملینگے لیکن چشم و ابروے سیارۂ تیز پا کی دیکھکر سمجھ گیا کہ یہ طناز بر عاشق ہی فرمایا کہ تم اسکو بحفاظت ملکہ پاس پہونچادو اور ہماری جانب سے کہدینا کہ ای ملکہ سلطانہ عنبرین مو ہمین حال تمھارا تمھاری وزیرزادی اور اپنے عیار کی زبانی معلوم ہوا اور ہم تمھارے ممنون احسان ہین انشاء اللہ تعالے بعد فتح طلسم نیرنگ قاف کے ہم تم سے ملینگے اسوقت ہمارا تم سے ملنا خلاف مصلحت بھی ہی اسلیے کہ اگر باپ تمھارا اس واقعہ سے آگاہ ہوگیا تو تمھین زیادہ دقتین پیش آئینگی اور وہ نہین معلوم تمھارے ساتھ کیا سلوک کرے اور تم سے کیونکر پیش آئے اور مین تمھاری حفاظت کرسکون یا نہ کرسکون اسکے علاوہ مجھے ملکہ نوبہار سرخ پوش کی محبت نے بیہوش کردیا ہی کہ زمانے کا کوئی حسین مجھے اچھا نہین معلوم ہوتا جسوقت اُس محبوب جانی اور یار جادو دانی سے ملاقات ہوگی اُسکے بعد مین تمسے بھی ملونگا یہ سنکر سیارۂ تیز پا یعنے سیارۂ ثالث وزیرزادی کو ہمراہ لیکر جانب باغ سلطانۂ عنبرین مو روانہ ہوا اب حال اس طائر طلسمی کا عرض کیا جاتا ہی جو کہ سندروس جادو کے سر سے نکلکر اڑا اور افسوس کی صدا دیتا ہوا روانہ ہوا الغرض اول وہ طائر حرمان جادو مالک دربند آب کے مسکن پر پہونچا اور آواز دی کہ ای محافظ طلسم کیا بیہوش بیٹھا ہی سندروس جادو مارا گیا اور طلسم کشا رہا ہوگیا جام و لوح پھر اُسکے قبضہ مین آئی قریب ہی کہ دربند آب شکستہ ہو اور تو نشانۂ تیر قضا بنے یہ سنکر حرمان جادو جسکا نام مہروان جادو بھی تحریر ہوچکا ہی جانب درۂ آب روانہ ہوا بعد اسکے وہ طائر طلسمی بارگاہ اورنگ سیاہ قبا بادشاہ مشہور طلسم نیرنگ قاف پر پہونچا اور آواز افسوس دیکر زبان انسانی گویا ہوا کہ ای بادشاہ طلسم وائے ہو تجھپر کہ تیری دختر بداختر نے یار کی محبت مین طلسم کو برباد کرایا تجھسے بہانہ درد سر کرکے لوح و جام لیگئی اور عیار طلسم کے حوالے کردی اُسنے فریب دیکر سندروس جادو کو مارا اور جام و لوح پھر طلسم کشا کے ہاتھ آئی قریب ہی کہ طلسم ٹوٹے اور تو ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا جائے بس یہ سننا تھا کہ اورنگ سیاہ قبا غصہ سے

لگا پٹنے لگا چہرہ اسکا سرخ ہوگیا ایک تو یہ غیرت کہ گیسو بریدہ ہونے یہ کیا حرکت کی
کہ نام خاندان کا ڈبویا بادشاہ کی دختر اور پریزاد ہوکر ایک آدم زاد
بے بنیاد پر عاشق ہوئی دوسرے اس بات کا غصہ کہ گھر کے چراغ سے آگ
لگی مین جمشید سرخ قبا کو کیا مُنھ دکھاؤنگا اسلیے کہ وہ بادشاہ طلسم اور
مین نائب اُسکا تھا اُس نے ایسا میرا اعتبار کیا اور سلطنت مجھپر چھوڑکر عیش
وعشرت مین مصروف ہوا کہ اب کوئی شخص اُسے جانتا بھی نہین سب یہی سمجھتے
ہین کہ اورنگ سیاہ قبا بادشاہ طلسم ہی جو اسطرح کے اختیار اپنے
ایک ملازم کو دے دے اور سارا گھربار جان و مال کا مختار بنا دے حیف
ہی کہ ایسے بادشاہ کو ہم دل سے بھلا دین افسوس کہ اس ناشدنی نے کہین کا
نرکھا اب کم سے کم یہ تدبیر ہی کہ اسکا زندہ رکھنا کسی صورت سے مناسب نہین
معلوم ہوتا جب تک یہ زندہ رہیگی یہ داغ بدنامی مٹ نہین سکتا علاوہ اسکے
آستین مین سانپ پالنا بالکل خلاف عقل ہی ایک تو باعث بدنامی دوسرے
دشمن جانی ہی یہ سوچکر اپنے مقام سے اُٹھا اور باغ ملکہ سلطانہ عنبرین مو
کی جانب روانہ ہوا وہان ملکہ سلطانہ عنبرین مو بعد روانہ ہونے سیارۂ
ثالث وطناز وزیرزادی کے اپنے قصر مین آئی مسہری پر لیٹی ہی خاصہ
تک نوش نہین کیا ہی دایہ اسکی مہرانِ جادو پاس اسکے بیٹھی ہی پوچھ رہی
ہی کہ کیون صاحبزادی سُست کیون ہو مزاج کیسا ہی قربان جاؤن کئی دن
سے مین دیکھتی ہون کہ تمھارے دشمنون کو چپ سی لگ گئی ہی تم ایسی
خوش مزاج تھین کہ روتون کو ہنساتی تھین یا ایسی خاموش ہوئی ہو
اور آدم بیزار ہو گئی ہو کہ خود بات کرنا تو کیسا اگر بےغیرت بنکر کوئی بات
کرنا چاہتا ہی تو اُسکا جواب دینا تمھین کھلتا ہی آخر مجھ سے تو حال دل کھو یہ
معرکہ کیا ہی یہ تو باتین ایسی ہین جیسے خدانخواستہ کسی کو کسی کا خیال پیدا ہو جاے
واری مین نے دھوپ مین تو بال سفید نہین کیے ہین مین بھی دنیا کا
سرد وگرم چکھے ہوے ہون سیاہ و سفید کو خوب جانتی ہون کبھی
مین بھی جوان تھی میرے دل مین بھی حسرتین اور ارمان بھرے ہوے تھے
اب بڑھیا ہوگئی ہون دل مردہ ہوگیا ہی اگر خود کسی قابل نہین تو کیا ایسی
باتین بھی نہین سمجھتی بس بی بی مجھ سے نہ چھپاؤ مین نے پالا ہی پرورش کیا ہی
کیا مزاج سے آگاہ نہین ہون تم تو کبھی ایسی نہ تھین جو رنگ ادھر دو ایک
روز سے ہی اور اگر مجھسے چھپاتی ہو تو آخر وہ کون ہوگا جس سے حال دل
کھو گی بیٹا مین ہر طرح کے نشیب و فراز سمجھا سکتی ہون تم ابھی الھڑ ہو
خدانخواستہ دائی بندی کا پاؤن کہین اونچا نیچا پڑگیا تو غضب ہو جائیگا

باپ دادا کی آبرو مین بل آجائیگا خاندان کی ناک کٹ جائیگی کچھ نہین یہ سب اُسی چھوکری کی باتین ہین جو تمھارے باپ کے وزیر کی لڑکی ہی بڑی چالاک ہی یہ اُسی نے تمھین بھی بدراہ کیا ہی دیکھو بیٹا آجکل کی لڑکیان آفت کی بنی ہوئی ہین کسی کے سمجھانے بجھانے پر نہ آجایا کرو ورنہ خراب جاؤ گی آیندہ اختیار ہی ہمارا کام سمجھانا تھا سمجھا دیا چاہے مانو یا نہ مانو ہمارا کوئی ہرج نہین ہی اگر تمھارے باپ کو خبر ہو گئی تو ہماری بھی ناک چوٹی کی خیریت نہین ہی وہ اتنا تو ضرور کہینگے کہ او ڈھڈھو تو کس خواب خرگوش مین تھی کہ کام گرم ہوگئے اور تجھے معلوم نہوا معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی شریک تھی اسوقت مین سوا گردن نیچی کرنے کے کیا جواب دونگی اس سفیدی مین سیاہی کا دھبا لگے گا تم تو لڑکی کہکر چھوٹ جاؤ گی آئی گئی ہمارے ہی سر ہو جائیگی جسوقت زرّہ اسکی موقوف ہوئی سلطانہ عنبرین مو نے کہا کہ ذرا منھ سنبھال کے بولو خدا کی قدرت اللہ کی شان سچ کہا ہی کہ ادھرسن انسان کا زیادہ ہوا اور عقل خبط ہوئی تمھین کچھ بڑھ بھس لگا ہی تمنے وہ کونسی بات ایسی دیکھی جس سے یہ سمجھ لیا کہ میرے دشمن کسی پر فریفتہ ہین وہ برپا چھائین کھوئین یہی باتین ہو رہی تھین کہ ایک مرتبہ جانب آسمان سے ابر آتشین نمودار ہوا اور ایک سُرخ آندھی چلی کہ درخت باغ کے اُکھڑ اُکھڑ کر گرنے لگے مرغان باغ ہوا کے جھونکون مین تباہ ہوگئے بعضے دیوارون سے ٹکرا ٹکرا کر گرے پانی نہرون کا متلاطم ہوا مچھلیان تڑپ تڑپ کر خشکی مین آکر گرین اور تڑپنے لگین قصر کو زلزلہ سا پیدا ہوا بس یہ حالت دیکھکر ملکہ سلطانہ عنبرین مو سہری سے اُتر کر بھاگی صحن خانہ مین آکر گر پڑی اور اُدھر مہران جادو دائی اسکی نہایت بدحواس ہوئی یہ بھی قصر سے باہر نکل آئی بس اسکا باہر نکلنا تھا کہ اڑا اڑا کر قصر آرہا زمین ہلگئی خاک اڑنے لگی ملکہ سلطانہ عنبرین مو کانون مین اُنگلیان دیے ہوئے آنکھین بند کیے بیٹھی ہی دل ہاتھون اُچھل رہا ہی ہرچند مہران جادو نے چاہا کہ سحر کرکے مین اس طوفان کو روک دون لیکن بیرون نے اسکے کہا کہ ہم کچھ نہین کرسکتے اسواسطے کہ یہ طوفان ابر و باد معمولی نہین ہی ملکہ سحر ہی شاہ جادوان ملک اورنگ سیہ قبا کا اسے کون روک سکتا ہی یہ سنکر مہران جادو نے بال سر کے کھولدیے اور پکاری کہ ای شہنشاہ یہ اپنا ہی گھر آپ برباد کیے دیتے ہین یہ کیا جی مین آگئی اگر ملکہ قصر سے باہر نہ نکل آتی تو دشمن قصر مین دب کر ہلاک ہو جاتے آخر یہ بات کیا ہی کچھ بیان تو فرمایئے آواز پیدا ہوئی کہ او ڈھڈھو معلوم ہوا کہ یہ سارے فسادات تیرے ہی برپا کیے ہوے ہین اگر تو ہوشیاری و بُردباری سے کام لیتی تو یہ نوبت

کیون آتی اور یہ شوخ دیدہ گیسو بریدہ یعنی سلطانہ عنبرین مو بد چلن ہوتی نہ اپنی یار کے پیچھے ہماری دشمن ہو جاتی گھر سے آگ نہ لگتی مگر خیر پھر بھی غنیمت ہوا کہ اب بھی مجھے طائر طلسمی نے آگاہ کر دیا اگر مین تیری طرح غفلت سے کام لیتا تو خود بھی ہاتھ سے طلسم کشا کے مارا جاتا اور طلسم بھی برباد ہوتا مہران جادو نے کہا کہ ای بادشاہ یون تو تو مالک ہی لیکن جو کوئی کام کرنا تو سمجھ بوجھکر کرنا سندروس جادو ملکہ پر عاشق تھا یہ اُسی نے مفسدہ پردازی کی ہی کہ اگر یون ملکہ پر قابو نہین چلتا ہی تو اُسے ایذا مین مبتلا کرو کہ عاجز آکر شادی منظور کر لے اور رنگ نسیم قبا نے کہا کہ سندروس جادو تو مارا گیا لوح و جام طلسم کشا کے قبضہ مین آگیا تجھے بسنت کی خبر بھی ہی پورا سامان اس ناشدنی نے تباہی طلسم کا کر دیا اب مین جمشید سرخ قبا کو کیا منھ دکھاؤنگا ہر چند مہران جادو سمجھاتی رہی مگر کچھ خیال اور رنگ سیہ قبا نے نہ کیا اور ایک ترنج سحر جھولی سے نکالکر باغ پر مارا کہ وہ ترنج شق ہوا اور اُس سے ہزارہا شرارے نکلکر باغ پر گرے تمام باغ آتش بار ہوگیا نخل جلنے لگے شعلے بلند ہوے ہر سرو سرو آتشبازی ہوگیا مرغ چمن کباب ہونے لگے ہر طائر کے پرون مین آگ لگ گئی سہیلیان ملکہ کی بھاگنے لگین لیکن کہان جا سکتی تھین اسلیے کہ ہر چہار جانب دیوارین آگ کی بلند تھین دروازون پر شعلے نگہبانی کر رہے تھے جسنے نکلکر جانے کا قصد کیا شعلہ گرا اور اُسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیا نہرون کا پانی کھول گیا موجین ساحل سے سر ٹکرانے لگین حباب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے گردابون کی عقل چکر مین آئی کہ یہ کیا معاملہ ہی مانند شعلۂ جوالہ کے تمام نہرین دوڑتے پھرتے تھے چادرین پانی کی مانند چادر کرباس کے جلنے لگین مچھلیان کباب ہو کر رہ گئین تمام نہر کرۂ آتش ہوگئی اب وہ شعلے بھڑک کر ہر چہار جانب گرنے لگے ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی اُسی عالم مین مہران جادو نے چاہا کہ ملکہ کو لیکر نکل جاؤن اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی دیکھا کہ چار تیلیان ایک تخت لیے ہوے پیدا ہوئین کہ اُسپر ایک ٹکڑہ ابر آسمانی رنگ سایہ افگن تھا بارش اُس سے ہو رہی تھی بس جلدی سے ہاتھ ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا پکڑکر اُس تخت پر بٹھایا اور تخت سحر اُڑا کر چلی جو شعلہ لپک کر چلا بارش ابر نے اُسکو فرو کر دیا لیکن راہ نہ ملتی تھی ایک دیوار آتشین سد راہ ہوتی تھی جتنا یہ تخت سحر کو بلند کرتی تھی اُسی قدر دیوار بھی بلند ہوتی جاتی تھی ہر چہار طرف پھر کر تھکی آخر مجبور ہو کر چاہا کہ زمین کے راستے سے نکل جاؤن دیکھا تو زمین فولاد کی ہو رہی ہی ہر چند سحر کیا کہ زمین شق ہو کوئی اثر نہوا بقول شخصے کہ زمین سخت آسمان دور عجب طرح کا اضطراب ہی

اُسی عالم مین مہران جادو نے بال سر کے کھولکر دھتڑ زمین پر مارا کہ زمین شق ہوئی چاہا کہ ملکہ کو لیکر نکل جاؤن لیکن تڑا اورنگ سیہ قبا کی پڑگئی پس اس ملعون نے جلدی سے ایک میخ زمین مین ٹھونک دی دیکھا تو زلزلہ زمین کا موقوف ہوگیا اور زمین پھر برابر ہوگئی نصف جسم تک مہران جادو و ملکہ سلطانہ عنبرین مو زمین مین دب کر رہ گئین اور زمین اس صورت سے برابر ہوئی کہ فشار ہوگیا کمر تک ہڈیان دونون کی سرمہ ہوگئین مہران جادو نے تو ایک آہ کی اور ہمراہ آہ جگرخراش کے روح اسکے جسم ضعیف سے نکل گئی لیکن سلطانہ عنبرین مو ابھی زندہ تھی کہ اُسی باغ کے دروازہ کی جانب سے ایک اژدر پیدا ہوا کہ دہن سے اُسکے شعلے نکلتے تھے پس اُس اژدر کو دیکھتے ہی جسقدر شعلے باغ کو تاراج کر رہے تھے سب اُسی اژدہے کی طرف متوجہ ہوگئے اور آکر گھیر لیا لیکن وہ اژدر تو خود آگ کا پتلا ہو رہا تھا شعلے اُسے کسطرح جلا سکتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ شعلہ جو شعلے سے لپٹا تو دو شعلون کا ایک شعلہ ہو کر رہ گیا جس طرح کسی دریا مین ظرف آب سے بھر بھر کر کوئی پھینکے جس وقت پانی پانی مین گرے گا دونون ایک ہو جائینگے اسی صورت سے جسقدر شعلے آکر اُس اژدر جادو پر گرے اُن سب نے ایک جسم پیدا کیا اور وہ اژدر قریب ملکہ سلطانہ عنبرین مو کے پہونچا اور ملکہ کو نگلکر غرق زمین ہوگیا پس یہ دیکھنا تھا کہ ملک اورنگ سیہ قبا کو نہایت غصہ آیا اور پکارکر آواز دی کہ او اژدر جادو یہ کیا نالائق حرکت ہی پس خیر اسی مین ہی کہ پلٹ آ ورنہ ہاتھ سے میرے مارا جائیگا اژدر جادو کسکی سُنتا ہی ملکہ سلطانہ عنبرین مو کو لیکر سُرخ در کے قریب پہونچ گیا اور سر زمین سے نکالا ادھر اورنگ سیہ قبا بھی پاؤن مار کر غرق زمین ہوا اور تعاقب مین اژدر جادو کے چلا

اب اول حال سیارۂ ثالث اور طناز وزیرزادی کا بیان ہوتا ہی

کہ طناز محافہ مین بیٹھی ہوئی اور سیارہ ایک مرکب پر سوار چند آدمی خدمتی ہمراہ لیے ہوے باغ ملکہ کی طرف چلے آتے ہین کہ یکایک سواری انکی قریب درۂ سُرخ کے پہونچی سیارہ نے طناز سے کہا کہ دیکھو اس مقام کو پہچان لو کہ یہ کونسی جگہ ہی طناز نے کہا کہ یہ وہی مقام ہی جہان تم نے خواص کی صورت بنکر مجھے بیہوش کر کے ڈالدیا تھا ہنوز سخن ناتمام تھا کہ زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا درختون کی پھنگیان زمین کو بوسے دینے لگین جگر زمین کا بسبب ہول وہیبت کے جابجا سے شق ہونے لگا کہارون کے پاؤن کانپنے لگے محافہ کو اُتارا ادھر سیارۂ ثالث نے یا رؤف و یا رحیم کہنا شروع کیا کہ یہ کیا بلا آئی یکایک ایک مقام پر بہت بڑا طبقہ زمین کا شق ہوا اور ایک شعلہ چمک کر زمین سے نکلا کہ تمام صحرا روشن ہوگیا دیکھا سیارۂ تیز پا نے کہ اُس شعلہ نے

ہیئت ایک اژدہے کی پیدا کی اور مُنھ سے ایک شی زمین پر اُگل دی اب جو غور سے دیکھا
تو ہیئت اُسکی انسانون کے مانند ہی اور مُنھ سے آہ آہ کی صدا بلند ہی ساتھہی
اُس اژدر نے بھی زمین پر غلطک ماری اور صورت انسان کی پیدا کی
اور ہاتھ باندھکر سامنے اُس نازنین کے کھڑا ہوگیا جسکو پہلے زمین پر اُگلا تھا
اور عرض کی کہ ای شاہزادی مین ہون وزیر آپ کے والد ماجد کا نہ گھبرائیے
اسلیے کہ مین آپ کو باغ سے لے آیا ہون اب کچھ خوف اور رنگ سیہ قبا سے
نہ کیجیے یہ سُنکر وہ نازنین رونے لگی اور کہا ای اژدر جادو تمنے مجکو وہین
قتل ہو جانے دیا ہوتا اسلیے کہ پردہ میرا رہ جاتا اور رسوائی بڑھنے نہ پاتی اب
یہ انجام ہوگا کہ جسقدر تم مجکو لیکر بھاگتے اور چھپاتے پھروگے اُسقدر رسوائی دور
پہونچیگی جا بجا چرچے ہونگے کہ دختر بادشاہ نے ایسی حرکت کی تھی اور بادشاہ
نے اُسکو نہایت ذلت و خواری کے ساتھ قتل کیا اژدر جادو نے عرض
کی کہ ای شاہزادی اسوقت شاہ کو غصہ ہی وہ آپ کا دشمن ہو رہا ہی جسوقت غصہ
اُسکا فرو ہو جائیگا اُسوقت مین سمجھا بجھا کر عفو تقصیر کرا دونگا شاہزادی نے کہا
کہ اب میرا زندہ رہنا اچھا نہین اسلیے کہ جو شخص اسقدر ذلیل ہو کر زندہ رہے
لعنت ہی اُسکی زندگی پر ای اژدر جادو بڑا احسان ہو تمھارا اگر تم مجکو قتل کر ڈالو انھین
پھر پردہ رہ جائیگا یہ باتین جو سیارۂ ثالث نے سُنین وزیرزادی سے
کہا کہ کچھ دیکھتی ہو یہ کیا معرکہ ہی طنّاز نے کہا کہ یہ تو اژدر جادو والد ماجد میرے
اور وہ نازنین ملکہ سلطانہ عنبرین مو معلوم ہوتی ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ
کیا معرکہ ہی یہ لوگ اسی حیرت مین تھے کہ ایک مرتبہ قریب درۂ سرخ کے
طبقہ زمین کا شق ہوا اور اُس زمین سے ملک اور رنگ سبز قبا نمودار
ہوا کہ تاج شاہی بر سر و چہار قبہ شاہنشاہی در بر شاخین اسکی اسقدر
دراز تھین کہ تاج کے باہر مانند کلغیون کے نکلی تھین بس جیسے ہی نظر
سلطانہ عنبرین مو کی باپ پر پڑی مُنھ پر دونون ہاتھ رکھ لیے اور اژدر جادو
کانپنے لگا لیکن دست بستہ عرض کی کہ ای شاہ جادوان قصور تو بیشک
مجھ سے ہوا کہ مین گویا زبردستی ملکہ کو آپ کے پنجہ سے چھڑا لایا اور قتل
ہونے سے بچایا لیکن اگر غور سے دیکھیے تو یہ حرکت میری نمک حرامی پر دال
نہین ہو سکتی بلکہ عین نمک حلالی ہی اسلیے کہ اسوقت شاہ کو غصہ ہی اسوجہ
سے اس دختر بلند اختر کو آپ قتل کیے ڈالتے ہین بعد اسکے جسوقت غصہ آپکا
فرو ہو جائیگا اُسوقت بہت پچتائیے گا اور رنگ سیہ قبا نے کہا بس بہتر یہ
ہی کہ دور ہو میرے سامنے سے ورنہ ساتھ اس گیسو بریدہ کے تجکو بھی قتل
کر ڈالونگا اژدر جادو نے عرض کی کہ آپ مالک ہین اپنی دختر کو چاہے

قتل کیجیے چاہے رہا کیجیے لیکن میری آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا کہ گوہر تابندۂ تاج شہریاری اسطرح بے آبرو کرکے قتل کیجائے اور رنگ سیہ قبا نے کہا کہ اگر تم سے نہیں دیکھا جاتا تو آنکھیں اپنی بند کرلو اور میں اسکو ہرگز زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر تیغۂ سحر پکڑکر ملکہ کی طرف بڑھا اُدھر ملکہ نے گردن جھکائی اور جناب احدیت میں عرض کرنے لگی کہ پروردگارا تو شاہد رہنا کہ میں مطیع اسلام ہو چکی ہوں مگر کوئی ہادی دین مجھ تک نہ پہونچا کہ وہ آئین دین برحق سے مجکو آگاہ کرتا یہ کہکر سر سجدہ میں رکھدیا اور رنگ سیہ قبا قریب ملکہ کے آیا اور تیغہ سحر ملکہ پر مارا بس تیغہ کا مارنا تھا کہ دیکھا برابر ملکہ کے زمین شق ہوئی اور چار پتلے سپرین آہنی لیے ہوئے پیدا ہوئے اور ملکہ کو پناہ میں لے لیا لیکن تیغہ جو پڑتا ہی چاروں سپروں کو قلم کرکے ملکہ پر پڑا کہ دو پرکالے ہوئے اور پلٹ کر اژدر جادو سے کہا کہ ہمارے سحر کو روکتا ہی اژدر جادو نے کہا کہ واے ہو تجھپر ای بادشاہ ایک عورت کو مارکر وہ بھی ایسی کہ سحر سے واقف نہیں اور اُسنے پاس و لحاظ پدری ہی تجھ سحر و ساحری کرتا ہی تجھے شرم نہیں آتی میں نے اپنے امکان بھر ملکہ کے بچانے میں کمی نہیں کی اُدھر دونوں ٹکڑے اُس ماہ چہاردہ شب کے زمین پر تھرتھرا کر رہ گئے اژدر جادو نے تو ایک چیخ ماری اور صحرا کی جانب روانہ ہوا کہ یہاں سے روتا پیٹتا خدمت میں جمشید سرخ قبا کی جاتا ہی اسکا حال بروقت بیان ہوگا اُدھر طنازہ کہ وزیرزادی ہی ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی اور اُسکے ساتھ کھیلکر بڑی ہوئی ہی اب جو یہ حالت اسنے ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی دیکھی ایک چیخ ماری گریبان پھاڑ ڈالا اُدھر سیارۂ ثالث کو بھی سکتہ ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہوا اور رنگ سیہ قبا نے دختر کو قتل تو کیا لیکن دنیا نگاہوں میں تاریک ہو گئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ ای اورنگ جو رسوائی ہونا تھی وہ ہر طرح ہوئی دختر کے قتل سے کوئی فائدہ نہوا ہاں اگر تو خود زندہ نہ رہتا تو کسی بدنامی و رسوائی کا سامنا نہوتا بلکہ اب تو تمام طلسم میں اور بھی چرچا اس بات کا ہوگا کہ دختر بادشاہ نے ایسی ناشائستہ حرکت کی تھی جسکی یہ سزا ملی بس یہ سوچکر اسنے خنجر کمر سے کھینچکر اپنے سینہ پر مارا کہ خنجر جگر سے پار ہوگیا اور یہ بادشاہ طلسم زمین پر گرکر تڑپنے لگا بڑی مشکل سے دم اس سخت جان کا نکلا پھر شور مچاکر چلے لیکن کوئی آواز نہ پیدا ہوئی اسلیے کہ یہ اپنا آپ قاتل ہی پھر کس کا نام لیکر شور کریں یہ بھی ایک اقبال تھا سکندر رستم خو کا کہ ایسے پیچ در پیچ معاملات آپڑے اور بادشاہ طلسم نے خود اپنی جان دے دی ورنہ بڑی مشکل پڑتی اور قتل اس بادشاہ کا آسان

نہ تھا اسلیے کہ علم سحر و ساحری مین اور رنگ سیہ قبا کا مثل و نظیر نہین تھا یہ حال
دیکھکر طمتاز نے اپنے کو لاش پر ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی گرا دیا خون اسکا اپنے
مُنھ پر ملتی تھی لاش پر بلا گردان ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ افسوس اتنی جلد
آپ نے دنیا سے کوچ کیا کہ ہمارا بھی انتظار نہ کیا کاش مین بھی اسوقت مین
شریک حال ہوتی اور باغ ہی مین موجود ہوتی کہ جو کچھ گذرتی مجھپر اور تمپر دونون
پر گذرتی اس اس طرح کے بین کرکے طمتاز تو سر ٹکرا رہی ہے اور سیارۂ ثالث
بھی ملکہ کے حُسن و شباب پر افسوس کر رہا ہے اب انکو بھی اسی حال پر بلال مین
چھوڑیے اور سنیے حال شاہزادہ سکندر رستم خو کا کہ بعد روانہ ہونے طمتاز
وزیرزادی و سیارۂ ثالث کے انھون نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ
اے طلسم کشا اسی مقام پر انتظار کر کہ دشمن تیرا آتا ہوگا جسنے تجھ سے لوح و جام چھینے
تھے اب اُسکے قریب ہرگز نہ آنا اور ہوشیاری سے کام لینا شاہزادہ ایک درخت
سایہ دار کے نیچے ٹھہرا اور منتظر تھا حرمان جادو کا کہ یکایک جانب آسمان سے
ایک ابر سیاہ نمودار ہوا بجلیان اُس ابر مین چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا رعد کے
گرجنے کی مہیب آوازین پیدا ہوئین ہواے تند کا سناٹا ہوا آن واحد مین وہ
ابر پھیل کر محیط ہونے لگا یہان تک کہ تھوڑے عرصہ مین سوا ابر کے آسمان نظر
نہ آتا تھا اب ایک مرتبہ گرج اور چمک مین ترقی ہوئی اور بارش شروع ہوگئی
پانی موسلا دھار برسنے لگا یہ رنگ دیکھتے ہی شاہزادہ سکندر رستم خو نے
لوح کو مشاہدہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جس وقت بارش شروع ہوجاے
اور بجلی کڑک کڑک کر درختون پر گرنے لگے تجھے چاہیے کہ لوح گلے سے اُتار کر
درۂ شرخ مین لٹکا دے اور جام کو پانی مین ڈالدے کہ وہ پھر حسب دستور
صورت کشتی کی پیدا کرے گا تم فوراً اُس کشتی مین بیٹھ جانا وہ کشتی گرد درۂ شرخ
کے چکر لگاتی رہیگی تم نگاہ اپنی لوح سے لڑاے رہنا اور تیر و کمان کو ہاتھ
مین لے لینا بلکہ تیر کو چلۂ کمان مین پیوستہ کرکے چلہ بھی کھینچ رکھنا جسوقت
ایک برق چمک کر درۂ شرخ پر گرے اور درہ ٹوٹے لوح طلسمی زمین کیطرف
آنے لگے تو یہ خیال رکھنا کہ ایک نہنگ زمین سے پیدا ہوگا اور منھ کھولکر اس
لوح کی طرف چلے گا بس جیسے ہی قریب لوح کے پہونچے اسقدر جلد تیر مارنا
کہ حلق سے پار گزر جائے سکندر رستم خو نے ایسا ہی کیا بس تیر کا پڑنا تھا
کہ ایک تلاطم عظیم برپا ہوا ابر کے ٹکڑون مین آگ لگ گئی اور مانند پتنگے جلگیے
بجلی چمکنا موقوف ہوگئی رعد کی گرج موقوف ہوگئی نہنگ زمین پر تڑپ تڑپ کے
مر گیا اب جو دیکھا تو لاش ایک ساحر کی پڑی ہوئی ہے تیر حلق مین در آیا ہے اور
شرمگاہ سے گذر گیا ہے ایک آواز آئی کہ کشتی مرا نام من حرمان جادو بود

شاہزادے نے لوح کو اُٹھا کر پھر گلے مین ڈالا اور ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ ای فتاح طلسم مرحلہ آب فتح ہوا اب اسکے آگے دربند کاشغر ہی لیکن اتنا انتظار کرلے کہ لشکر تیرا اسی مقام پر آجائے اور ایک کار ضروری اور ہی جسکا سرانجام دینا تجھ پر واجب ہی اس معما کو شاہزادہ نہ سمجھا کہ یکایک سامنے سے وہی محافہ وزیرزادی کا پیدا ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو سمجھا کہ ملکہ سلطانہ عنبرین مو نے کوئی پیغام بھیجا ہوگا یا شاید خود ہی چلی آئی ہو دل مین کہتا ہی کہ اس شاہزادی نے بڑا احسان کیا نہ کبھی کی شناسائی نہ ملاقات اور ایسی بیش بہا چیزین مجکو بھیجین یعنے لوح و جام جمشید اور قید طلسم سے نجات دلوائی دیکھیے وہ کونسا وقت ہوتا ہی کہ مین بار احسان سے اُسکے سبکدوش ہوتا ہون کہ اگر اُسپر بھی کوئی مصیبت پڑے تو مین بھی جاکر اُسکا شریک حال ہون اور اُسے آفت سے نجات دون ہر چند کہ سُنتا ہون وہ عاشق ہی میری اور محسن ہی مگر افسوس کہ مجکو ملکہ نوبہار سُرخ پوش کی الفت نے ایسا اپنا بستۂ زنجیر و پابند کرلیا ہی کہ میرا دل نہین چاہتا جو مین کسی عورت سے بات بھی کرون مگر سلطانہ عنبرین مو کا احسان اور اظہار محبت اور رشک رقیب پر صبر یہ ایسی باتین نہین ہین جنکی جگہ میرے دل مین نہوئی ہو یہ تو اس اس طرح کی باتین دل سے کر رہے تھے کہ یکایک وہ محافہ قریب پہونچا اس صورت سے کہ وزیرزادی جو ابھی رخصت ہوکر گئی تھی اور سیارۂ ثالث عیار دونون روتے اور خاک اُڑاتے نظر آئے شاہزادۂ رستم خو پریشان ہوا اور فرمایا کہ ای سیارۂ ثالث بیان تو کر کہ یہ کیا بات ہی سیارۂ ثالث نے محافہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا دیکھیے اس محافہ کو شاہزادہ سمجھا کہ ملکہ کچھ بیمار ہوگئی حالت ابتر ہوگئی ہوگی خیر کچھ زیادہ ڈر کا امر نہین ہی یہ آزار عشق ایسی ہی چیز ہی کہ بہت جلد حالت خراب کردیتا ہی مگر مریضان محبت سخت جان بھی ضرور ہوتے ہین حالت مردہ سے بدتر ہوجائے مگر جان تن سے نہین نکلتی اگر میرے فراق مین اسکا یہ حال ہی تو ملکہ نوبہار سرخ پوش کی الفت نے مجھے بھی تو بدحواس کر رکھا ہی شہزادہ سکندر رستم خو دل سے یہ باتین کرتے ہوے اور وزیرزادی کو تسلی دیتے ہوے قریب محافہ کے آئے تو عجب قیامت دیکھی کہ ایک نازنین ماہ جبین چودہ پندرہ برس کا سن چہرہ سے آثار شاہی و شہریاری نمودار زلفین مُنہ پر بکھری ہوئین جا بجا سے جو سیاہی نے زلف کی اس چہرۂ تابان کو چھپا لیا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ چاند گہن مین آتا جاتا ہی جٹی بھوین ہین لیکن آنکھین نیم باز سر سے کمر تک ایک ٹکڑا محافہ مین الگ پڑا ہی اور کمر سے پاؤن تک دوسرا ٹکڑا الگ اپنے خون مین جو تڑپی ہی تو تمام کپڑے خون آلودہ ہوگئے ہین معلوم

ہوتا ہی کہ شفق مین مہ چہاردہ شب جلوہ گر ہی اُن نیم باز آنکھون کا انداز بتلا رہا ہی
کہ دم آخر کسی سے دید کا انتظار تھا اور حسرت اُن آنکھون کی کہہ رہی ہی کہ
دیدار محبوب نصیب نہوا اور جان منتظر مجبور ہو کر آنکھون سے نکل گئی بس یہ
حالت دیکھتے ہی سکندر رستم خو نے اتنا تو کہا کہ ارے یہ کون ہی اور کس
ظالم نے کس خطا پر اس نازنین مہ جبین کی یہ حالت کی اُس بے درد اور بیرحم
کو کچھ رحم اسپر نہ آیا اور اس بیباکی سے ہاتھ تلوار کا مارا کہ اس نازنین کے دو ٹکڑے
ہوے مجھے نہایت تعجب ہی کہ اُس ظالم کا ہاتھ ایسی مہ جبین پُر تمکین پر کیونکر اُٹھا
وزیر زادی نے کہا کہ یہ وہی ہماری ملکہ سلطانہ عنبرین مو ہماری مالک ہی جسنے
جام و لوح آپکو بھیجی تھی خبر انکے باپ کو ہو گئی اُنھون نے آکر بڑی بیرحمی سے
قتل کر ڈالا یہ سنتے ہی شہزادہ سکندر رستم خو کے دل سے ایک دھوان اُٹھا
کہ دنیا نظر مین تیرہ و تاریک ہو گئی کہا وہ ملعون کہان رہتا ہی ابھی جا کر
مار ڈالونگا مجھے قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے کی کہ جب تک نام اسکا صفحہ ہستی
سے مٹا نہ لونگا اُسوقت تک دنیا کا کوئی دوسرا کام نہ کرونگا اُسوقت جو
سکندر رستم خو کی حالت ہوئی ہو گی اُسکا اندازہ نہین ہو سکتا نہ تحریر مین
آسکتا ہی لیکن وزیر زادی نے کہا کہ اے شہریار عالی وقار اگر آپ اسکے عوض
تمام عالم کو قتل کر ڈالیے گا تو کیا فائدہ ہی اسلیے کہ اس سے ملکہ سلطانہ عنبرین مو
تو زندہ نہ ہو جائینگی اور پھر علاوہ اسکے یہ بات ہی کہ قاتل اسکا زندہ نہین ہی
کیونکہ بادشاہ نے بھی اس دختر کو قتل کر کے اپنی جان دے دی وہ خود کب
زندہ ہی جس سے عوض خون کا لیجیے گا یہ سنکر شاہزادہ سکندر رستم خو کا دل
بے اختیار ہو گیا اور چخین مار مار کر رونے لگا اُدھر وزیر زادی نے بھی اپنی
حالت اور خراب کی گریبان پھاڑ ڈالا بال سر کے نوچ ڈالے خون ملکہ کے
جسم کا لے لے کر اپنے مُنھ پر ملتی تھی اور ملکہ سلطانہ عنبرین مو کے لاشے کے
ٹکڑون سے جدا نہوتی تھی اور سکندر رستم خو زمین پر پچھاڑین کھا رہے تھے
سیارہ ثالث اپنے مالک کو بھی سنبھالتا ہوا اور خود بھی روتا جاتا ہی اور کبھی
طناز کو سنبھالتا ہی واقع مین یہ حادثہ ایسا نہ تھا جسکو دیکھکر کوئی صاحب دل
تحمل کر سکتا عجب قیامت برپا تھی کہ وزیر زادی ایک طرف پچھاڑین کھا رہی
تھی سکندر رستم خو ایک جانب تڑپ رہا تھا عیار سکندر رستم خو جدا
خاک اُڑا رہا تھا اور کنیزان پیش خدمتین وغیرہ خاک پر لوٹ رہی تھین
محافہ کے صدقے ہو رہی تھین بڑی دیر تک یہی کیفیت رہی یہ سب ایسے
اپنے اپنے حال مین مبتلا تھے کہ اگر کوئی دشمن آکر قتل کرنے کا قصد کرتا تو انکو
خبر بھی نہوتی یا کوئی ساحر لوح و جام لیجانا چاہتا تو باسانی لیجا سکتا تھا یکایک

جانب صحرا سے تتق گرد و غبار بلند ہوا سیارۂ تیزپا نے دست بستہ عرض کی
کہ ای شہریار عالی وقار ہوشیار ہو جائیے اور حواس اپنے درست کیجیے کہ آمد لشکر
کے سے آثار پائے جاتے ہین سکندر رستم خو بھی اُس طرف دیکھنے لگا محافہ کے
پردے چھڑوا دیے عیار چند قدم براے دریافت حال آگے بڑھا جس وقت
اس طرف خیال ان لوگون کا بھٹکا ہی تو وہ ہنگامۂ فریاد و فغان موقوف ہوا
ہی غرض سیارۂ ثالث بہت جلد خبر لیکر پلٹا اور آکر خدمت مین شاہزادہ
سکندر رستم خو کی عرض کی کہ لشکر دشمن نہین ہی بلکہ آپ کی فوج ہی بادشاہ
خورشید زرین قبا مع بارگاہ یاقوت نگار و لشکر بسیار آتا ہی شاہزادہ
نہایت خوش ہوا اور کہا کہ مین اسوقت پریشان بھی تھا کہ ملکہ سلطانہ عنبرین مو
کو کیونکر دفن کرون حالانکہ کفن کی ضرورت نہین ہی کیونکہ شہید کا لباس خونی
خود بجاے کفن کے ہی اور غسل کی بھی ضرورت نہین اسلیے کہ غسل بھی اُسکا
اُسکے خون سے ہو چکا ہی تاہم قبر کا کھودنا اور دفن کرنا ضرور تھا علاوہ اسکے
بادشاہ طلسم کی دختر اور جنازہ اُسکا ساز و سامان کے ساتھ نہ اُٹھے
مثل مشہور ہی کہ وقت گذر جاتا ہی بات رہ جاتی ہی اگر خداوند کریم غیب سے
یہ سامان نہ فراہم کر دیتا کہ خورشید زرین قبا نہ آجاتا اور مین اپنے دلخواہ
سامان کے ساتھ ملکہ سلطانہ عنبرین مو کو دفن نہ کر سکتا تو زمانہ مجھے کیا
کہتا کسی کو یہ خیال تھوڑی ہوتا کہ سکندر رستم خو کی حالت اُس وقت
کیا تھی سب یہی کہتے کہ بادشاہ طلسم کی دختر کا جنازہ اور صاحبقران
کے پوتے نے اس صورت سے اُٹھایا کہ کسی غریب کا جنازہ بھی اسطرح
نہین اُٹھتا ہی اتنے مین خورشید زرین قبا مع بارگاہ یاقوت نگار وغیرہ
کے آکر شاہزادہ سکندر رستم خو کا قدمبوس ہوا اور خیمہ برپا کیا فوج اُترنے
لگی خیمے چھولداریان برپا ہونے لگین بارگاہین افسرون کی استادہ کی گئین
اُدھر تو لشکر مین یہ تیاریان ہو رہی ہین یہان خورشید زرین قبا نے
جو حال شاہزادہ سکندر رستم خو کا تباہ دیکھا سبب پوچھا شاہزادے
نے تمام واقعہ جانگزا خورشید زرین قبا سے بیان کیا اور اشارہ
کر کے محافہ کی طرف سارا حال ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا بیان فرمایا کہ لاش
اُنکی اس محافہ مین رکھی ہی خورشید زرین قبا کو بھی نہایت صدمہ ہوا آنکھون
مین آنسو بھر آئے اور کچھ کلمات تسلی آمیز زبان پر جاری کیے اسلیے کہ
خیال تھا کہ شاہزادہ سکندر رستم خو کو بیحد صدمہ ہوگا سکندر رستم خو نے
فرمایا کہ ای خورشید زرین قبا اب تک مجھے سب سے پہلے جو کام کرنا ہی وہ
یہ ہی کہ اس مقام پر جہان تک ہو سکے پورے سامان و جلوس کے ساتھ

لاش اس شاہزادی کی اُٹھاکر درہ سُرخ کے قریب لیجاکر دفن کرین بعد اسکے دیکھا جائیگا
ای خورشید زرین قبا اگر کسی قسم کی کمی ہوئی اور بعد کو خیال آیا تو مجھے روح سے
ملکہ سلطانہ عنبرین مو کی نہایت شرمندگی ہوگی یہ سُنکر خورشید زرین قبا نے
عرض کی کہ انشاء اللہ کسی قسم کی کوتاہی ہونے پائیگی غرضکہ اسیوقت خورشید زرین قبا
کے حکم سے سامان جنازہ برداری وجلوس شاہیانہ صندوق وغیرہ سب
چیزین حاضر کی گئین شاہزادے نے وزیرزادی کو قسم دیکر لاش سے چھڑایا ورنہ
یہ اپنی جان دیے دیتی تھی اور لاش کو نہ چھوڑتی تھی فرمایا سکندر رستم خو نے
کہ ای طنّاز اگر قیامت تک رؤوگی یا اپنی جان بھی دے دوگی تو خوب سمجھ لو
ملکہ سلطانہ عنبرین مو زندہ نہوگی صبر کرو کیا زور ہی قدرت پروردگار سے جو کچھ وہ
اپنے بندہ کے حق مین کرتا ہی بہتر ومناسب کرتا ہی بھلا اسی مین بہتری ہوگی کہ
ملکہ سلطانہ عنبرین مو جوان جہان سے اُٹھ جاین اور تمام حسرتون
اور تمناؤن کا خون ہو بس بہتر یہ ہی کہ تم محرم ہو یہان نہ انکی مان ہی نہ باپ
ن کوئی عزیز نہین ہی جو کچھ سمجھو وہ تمھین ہو اب جلدی سے لاش ملکہ کی
صندوق مین اُتارو اور دفن کا سامان کیا جاے اسلیے کہ مردہ کا عرصہ تک
نہ دفن ہونا ہمارے مذہب مین جائز نہین ہی احترام میت کے خلاف ہی کہ
وہ دیر تک دفن نہو بمشکل تمام طنّاز لاش کو چھوڑ کر ہٹی غرضکہ صندوق صندل
کا لاکر محافہ سے ملاکر رکھا گیا اور چار جانب قناتین استادہ ہوگئین طنّاز نے
میت سلطانہ عنبرین مو کی صندوق مین رکھی اور اوپر سے دوشالہ ڈالدیا
اب پردہ مین ہٹ گئی لوگون نے آکر صندوق کو اُٹھایا اور صداے اشہدان
لا الہ الا اللہ بلند ہوئی آگے آگے جلوس ماتمی سیاہ وزنگاری جھنڈیان اُسکے
بعد ماہی مراتب جلوس شاہانہ انگیٹھیون مین اگر سلگتا ہوا نقیب بولتا ہوا بالاے
تابوت شامیانہ زرین بجنسہ بدستور صندوق پر ملکہ کے طنّاز نے شاہزادے سے
کہکر سہرا بھی منگوا کر بندھوا دیا تھا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ابھی باغ جوانی
کے پھول نہ کھلنے پائے تھے کہ ثمر تلخ اجل نوش کیا عجب حالت سے جنازہ
ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا جا رہا تھا کہ دیکھنے والے روتے جاتے تھے اور ملکہ
طنّاز کی جو حالت تھی بیان اسکا ناممکن ہی غرضکہ اسی طرح وہ جنازہ قریب
درہ سرخ کے پہونچا قبر تیار تھی ملکہ سلطانہ عنبرین مو کو دفن کیا اور وہان
سے پھرے تین روز تک یہان ماتم ملکہ سلطانہ عنبرین مو کا برابر برپا رہا
تیسرے روز قبر پختہ کرادی گئی ایک پتھر برنام ملکہ عنبرین مو کا کندہ
کر کے نصب کردیا گیا مقبرہ بننے کا حکم ملگیا عمارت مقبرہ کی نہایت
انتظام کے ساتھ تیار ہونے لگی اسی اثنا مین شاہزادہ سکندر رستم خو نے

ملکہ طناز سے کہا کہ بعد فتح طلسم کے تمھارا عقد جسکے ساتھ تم پسند کروگی کر دیا جائیگا
سیارۂ تیز پا نے عرض کی کہ ای شہریار یہ اقرار مجھسے ہو چکا ہی غرضکہ طناز کو
خورشید زرین قبا کے سپرد کیا اور خود شاہزادہ حسب ہدایت لوح طلسمی
چوتھے روز صبح کو جانب دربند کاشغریہ روانہ ہوا یہان خورشید زرین قبا
نے بارگاہ برپا کی اور منتظر وقت ہو کر بیٹھا

اب حال بارگاہ جمشید سرخ قبا بادشاہ اصلی طلسم نیرنگ قاف کا بیان ہوتا ہی

مصوران چہرہ زیبای حور معانی و نقاشان صورت دلفریب نکتہ دانی اس پیکر خیال
کو زیور مضامین سے اسطرح آراستہ و پیراستہ کرتے ہین کہ جسوقت اورنگ سیہ قبا
نے اپنی دختر نیک اختر کو قتل کر کے اپنی بھی جان دے دی تو جو ساحر اسکے تابع فرمان
و ملازم تھے اُنھون نے لاش اسکی اُٹھائی اور روتے پیٹتے اول تو پاس اسکی زوجہ
ملکہ ناہید پریزاد کے لائے اور سارا واقعہ قتل دختر و مرگ شاہ کا بیان کیا
بس یہ سننا تھا کہ ناہید نے انگوٹھی ہیرے کی چبالی اور لہو تھوک تھوک کر
مرگئی اب یہ ملازم اور بھی بے سردار ہو کر دونون لاشین لیکر طرف بارگاہ
جمشید سرخ قبا کے روانہ ہوے لیکن انکے ہو پہنچنے سے پیشتر وزیر جمشید سرخ قبا
کہ نام اسکا اسرار دانا ہی ان تمام واقعات سے آگاہ ہو چکا تھا ہر چند کہ
اسنے بادشاہ کی خدمت مین جانا ترک کر دیا تھا اسلیے کہ جب سے بادشاہ طلسم
یعنی جمشید سرخ قبا مصروف عیش و عشرت ہوا اور انتظام ملک و مال کی
طرف سے غفلت ہوئی پہلے تو اسنے سمجھایا کہ ای بادشاہ ایسے عیش و عشرت
نے اور ایسی غفلت نے بڑی بڑی سلطنتین تباہ کر دی ہین کبھی آٹھوین دسوین روز
تو کچہری کیا کیجیے اور اپنے ملک کی خبر رکھیے بادشاہ نے اسکا جواب دیا تھا کہ
ای اسرار دانا جسکے نمک خوار و ہوا خواہ تجھ ایسے ہون اُسکو کیا ضرورت ہی
کہ دماغ اپنا کار و بار ملک مین خراب کرے چار دن کی زندگی پریشانی
مین بسر کرے اسرار دانا نے کہا کہ ای شاہ نیت بدلتے دیر نہین لگتی
تجھے خیال نہین کہ اکثر شاہان طلسم نے جو غفلت کی ہی تو اُنھی کے ملازمون نے
سلطنت چھین لی ہی اور بادشاہ کو قید کر لیا ہی شہنشاہ لاچین تاجدار بادشاہ
طلسم ہوشربا کی نقل نہایت مشہور ہی کہ افراسیاب جادو و اُسکے
سپہ سالار نے سلطنت چھین لی اور بادشاہ کو قید کر لیا یہان تک کہ جب
اسد غازی نبیرۂ حمزہ نے جاکر طلسم کو فتح کیا تب بادشاہ لاچین کو رہائی
نصیب ہوئی وہ بھی اگر اسلام نہ قبول کرتا تو لاچین کس بے بسی سے قتل ہو جاتا

اورنگ سیہ قبا کے اختیارات آپ نے بڑھا کر اسقدر بے پروائی اور غفلت سے کام لیا کہ اب سوا اُسکے کوئی شخص رعایا و ملازمین تک مین ایسا نہین ہی جو آپکو بادشاہ جانتا ہو ہر شخص اُسی کو بادشاہ طلسم نیرنگ قاف کہتا ہی اسکا جواب جمشید سرخ قبا نے یہ دیا تھا کہ میرے ملازمین ایسے نہین ہین جو مجھ سے دغا کرین مین سب کو خوب جانتا ہون مین نے اُنہی لوگون کو عروج بھی دیا ہی جنپر مجھے بھروسا ہی اور اُن لوگون کو اُبھرنے نہین دیتا ہون جنسے دغا کی امید ہی اور اورنگ سیہ قبا ایسا نہین ہی جو مجھسے سلطنت چھین لے اور مجھے قید کر رکھے اسواسطے کہ ایک تو وہ خیرخواہ دولت ہی دوسرے یہ کہ اسوقت اُسے کونسی ثروت نہین حاصل ہی جسکے واسطے وہ مجھسے دغا کرے گا بقول تمھارے کہ بادشاہ طلسم ہی کہلاتا ہی مال و ملک و دولت و خزانہ فوج و سپاہ حکومت ہر طرح کا اختیار جو اسوقت اُسکو حاصل ہی یہ کسکی بدولت ہی ایسے مالک سے وہ کیا دغا کرے گا بے اندیشہ حکومت کو اپنی ایک فساد برپا کرکے کیون جان اپنی خرابی مین پھسانے لگا یہ باتین بالکل خلاف عقل ہین ہان وہ لوگ جو کہ اُس سے عناد رکھتے ہین اُنکو یہ امر ضرور ناگوار گذرا ہوگا اور قاعدہ بھی ہی کہ جب کسی دربار مین کسی شخص کو عروج ہوتا ہی تو اُسکے ہزار دشمن پیدا ہو جاتے ہین سبکی نگاہون مین وہ کانٹے کی طرح کھٹکنے لگتا ہی تو اب اورنگ سیہ قبا ایسا نہین ہی جس سے عداوت کرکے کوئی شخص سر بر ہو سکے بس یہ کلمات بادشاہ کے اسرار دانا کو اسقدر ناگوار گذرے کہ اُسی روز سے اسنے دربار مین جانا موقوف کر دیا کیونکہ اسنے نیکی کے واسطے کہا اور بادشاہ کو گمان بد ہوا لیکن جسوقت اسکو خبر خودکشی اورنگ سیہ قبا کی معلوم ہوئی بہ خدمت شاہ جادوان یعنی جمشید سرخ قبا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کچھ آپ نے سنا فرمایا بیان کرو مین بہت کچھ سنا کرتا ہون لیکن تم کیا سنکر آئے ہو اسرار دانا نے عرض کی کہ فتاح طلسم داخل طلسم ہوا اور میمون طلسمی اور فیل طلسمی مارے گئے اور حامل جام جو ساحرہ تھی وہ بھی قتل ہوئی خورشید زرین قبا اسکا شریک ہوگیا مرحلۂ آب شکستہ ہوا احرمان جادو و سندروس جادو مارے گئے ایک مرتبہ حرمان جادو لوح چھین کر لے گیا تھا لیکن دختر اورنگ سیہ قبا بیمار بنکر گئی اور اپنی صحت کے حیلہ سے جام و لوح لیگئی اور طلسم کشا کو دے دی کہ پھر اُسنے قیامتین برپا کین یہان اورنگ سیہ قبا کو جو یہ خبر معلوم ہوئی کہ دختر نے یہ حرکت کی بس فوراً غیرت مین آکر روانہ ہوا اور دختر کو بھی مار ڈالا اور اپنی بھی جان دے دی اور سنا ہی کہ طلسم کشا دربند کاشغر کے قریب آ پہونچا یہ سننا تھا کہ جمشید سرخ قبا بہت ہنسا اسکے ہنسنے پر جسقدر اہل دربار

تھے اتنا ہنسے کہ اسرار دانا نہایت شرمندہ ہوا اور دل مین کہا کہ کیون تو
یہان آیا ایسے کی سزا یہی ہی کہ مال و دولت اسکا برباد ہو عزت و آبرو نرہے
لیکن کبھی اسکو متنبہ نکرے جمشید سرخ قبا نے کہا کہ اچھا خواب دیکھا لیکن تعبیر
اسکی عکس ہوگی اسرار دانا کو غصہ آگیا ہاتھ پاؤن اسکے کانپنے لگے
اور کہا کہ ای شاہ دیکھ بہت جلد معلوم ہوا جاتا ہی کہ مین خواب دیکھکر آیا ہون
یا تو خواب غفلت مین ہی یہان یہی حالت تھی ہر ایک اسرار دانا پر ہنس رہا تھا
اور لوگ اسکو بنا رہے تھے کہ یکایک سامنے سے کچھ لوگ روتے پیٹتے
ہاے واویلا مچلاتے ہوے پیدا ہوے جمشید سرخ قبا نے کہا جلد خبر لاؤ
یہ کیا معاملہ ہی یہ سنکر پیک جادو روانہ ہوا اور واپس آکر عرض کی
کہ چند آدمی دو لاشنے لیے ہوے آتے ہین بعد کچھ دیر کے دیکھا تو وہ لوگ
قریب آکر پہونچے شور نالہ و زاری بلند تھا پوچھا جمشید سرخ قبا نے کہ ارے
کیا ہی کیون روتے ہو کچھ بیان تو کرو اُن لوگون نے دو لاشین لاکر سامنے
رکھدین اور سارا ماجرا بیان کیا کہ اسطرح اورنگ سیہ قبا نے اپنی دختر کو مارکر
اپنی جان دی اور اُسکی زوجہ نے شوہر و دختر کے رنج مین اس صورت سے
خودکشی کرلی بس یہ سنکر جمشید سرخ قبا انتہا کا ملول ہوا اور اسرار دانا
کی طرف دیکھکر فرمایا کہ یہ خبر تو تمنے صحیح بیان کی تھی کہ اورنگ سیہ قبا نے
خودکشی کرلی مگر دیکھی نمک حلالی اسکی تم نے جسکی طرف تم بدظن تھے اسرار دانا
نے عرض کی جو شاہ فرمائین وہ بہت درست ہی اب حکم دیا اسنے کہ دریافت
کرو کہ طلسم کشا کس مقام پر ہی پیک جادو نے بعد دریافت حال کے آکر
عرض کی کہ طلسم کشا قریب دربند کاشغریہ کے آپہونچا ہی لوح اور جام اور
تیغۂ خاراشگاف اُسکے پاس ہی یہ سنکر جمشید سرخ قبا نہایت پریشان ہوا
اور چند ساحران نامی و گرامی کو براے گرفتاری طلسم کشا و بفکر لوح و جام روانہ کیا
اب انکا حال بروقت بیان ہوگا اول حال سکندر رستم خو کا بیان کیا جاتا ہی
کہ بعد فتح دربند آب و دفن ملکہ سلطانہ عنبرین مو چند روز غم و الم مین بسر ہوے
بعد اسکے لوح کو دیکھکر دربند کاشغریہ کی جانب روانہ ہوے بعد طے مراحل
و قطع منازل قریب ایک کوہ سر بلند کے پہونچے کہ قُلّہ کوہ آسمان سے ملا ہوا
معلوم ہوتا تھا لالہ اُس کوہ پر اس کثرت سے پھولا ہوا تھا کہ یہ معلوم ہوتا
تھا آگ لگی ہوئی ہی شاہزادے کو فضا وہان کی بہت پسند آئی لیکن راستہ
نظر نہ آیا یہ خیال ہوا کہ شاید دوسری طرف راہ ہو پھرتے پھرتے شام ہوگئی
مگر راستہ نہ ملا مجبور ہوکے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ ای طلسم کشا وہ اسم
جو کنارۂ لوح پر کندہ ہی اُسے پڑھ ایک مرغ زرین بال آئیگا اور بزبان فصیح

گویا ہوا کہ ای شخص تو نے مجھے کیون طلب کیا ہی تیرا کیا مطلب ہی تو اُسکو جھڑک دینا
اور کہنا کہ ہمنے تجھے نہین بُلایا ہی وہ چلا جائیگا پھر اسم پڑھنا دوسرا مرغ
آئیگا کہ سر اُسکا یاقوت سُرخ کا اور پر زمرد کے دم یاقوت زرد کی پنجے جو اہر
نیلم کے ہونگے وہ بھی مرغ اول کی طرح استفسار کرے گا کہ کیا مطلب ہی بیان کر
اُس مرغ کو بھی مرغ اول کے مانند جھڑک دینا اور پھر اسم پڑھنا تیسرا مرغ آئیگا
اور وہ بھی مثل مرغ اول وثانی کے استفسار حال کرے گا اسی طرح سات مرغ
آئینگے لیکن تم سبکو جھڑک دینا جسوقت مرغ آخر آئے تو اگر وہ درخت پر بیٹھے گا
اور کچھ نہ پوچھے گا تم خود اُس سے کہنا کہ آ زمین پر وہ نہ آئیگا بس تمھین چاہیے
کہ لوح کو پھر دیکھنا اور موافق ہدایت کے عمل کرنا بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ
سکندر رستم خو نے اسم کو پڑھا کہ چھ مرغ یکے بعد دیگرے آئے اور استفسار حال
کیا سکندر نے کسی کو جواب نہ دیا بلکہ جھڑک دیا آخر مین ایک مرغ قوی الجثہ
طویل القامت آیا کہ سر پر اُسکے چوٹی تھی آکر شاخ درخت پر بیٹھا شاہزادے
نے اُس سے فرمایا کہ زمین پر کیون نہین آتا اُس مرغ نے کچھ اعتنا نہ کی اُسوقت
موافق ہدایت لوح کے شاہزادے نے ایک اسم پڑھکر مرغ کی جانب دم کیا
کہ جس شاخ درخت پر وہ مرغ بیٹھا تھا وہ ٹوٹ گئی اور مرغ گرنے لگا اُسوقت اُسنے
پرواز کی اور دوسری شاخ پر جا بیٹھا شاہزادے نے اسی اسم کو پھر پڑھا کہ وہ
شاخ بھی ٹوٹی اور مرغ تیسری شاخ پر گیا شاہزادے نے پھر اسم پڑھا وہ شاخ
بھی شکستہ ہوئی اب یہ حالت ہی کہ شاہزادہ جسقدر اسم کی تکرار کرتا جاتا ہی شاخین
درخت کی ٹوٹتی جاتی ہین اور مرغ مضمحل ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ سب شاخین درخت
کی ٹوٹ گئین جسوقت شاخ آخر ٹوٹ کر زمین پر گری تو وہ مرغ بھی ساتھ اُس شاخ
کے زمین پر آرہا بس شاہزادۂ سکندر رستم خو نے جست کی اور پشت پر اُس
مرغ کے سوار ہوکر اشارہ کیا کہ وہ مرغ اُڑ کر شاہزادہ کو صحرا کی طرف لیچلا یہ
دیکھکر شاہزادے نے بفرمان لوح ڈورا لوح کا اُسکی منقار مین دے دیا
اور مانند باگ کے اُسی کے اشارہ پر جس طرف چاہا لیگئے جب مرغ صحرا
کی جانب چلا اُسے باگ کے اشارہ پر موڑ لیا یہان تک کہ مرغ طلسم کشا کو
لیکر بالائے کوہ آیا بس جیسے ہی اُس مرغ نے شاہزادے کو پتھر پر گرانا چاہا
سکندر رستم خو نے بحکم لوح ایک اسم پڑھکر تلوار ماری کہ گردن اُس مرغ کی
قلم ہو گئی بس گردن قلم ہوتے ہی سر مرغ مرغ بسمل ہو گیا اور طائر روح اُسکا
پھڑک کر قفس تن سے نکلکر روانہ ہوا شاہزادہ کود کر پشت مرغ سے
علحدہ ہو گیا تھا جسم اُس مرغ بسمل کا جب سرد ہو گیا آواز آئی کہ گشتی ہرا
تا من کرگس جادو بود حیف مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم بس

دیکھا شاہزادے نے کہ جسم مرغ کا مانند انسان کے ہوگیا لیکن سر مرغ ہی کا رہا اب لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم تجکو چاہیے کہ جب کرگس جادو مارا جاے اور تو بالاے کوہ پہونچ جاے تو فلان اسم جو متن لوح مین مرقوم ہی ایک سو ایک مرتبہ پڑھ لیکن اول حصار کر لینا اور اندر حصار کے بیٹھنا اسلیے کہ دشمن تاک مین ہی اگر غفلت کرے گا تو زک اٹھائے گا یہ دیکھکر شاہزادہ سکندر رستم خو نے جلدی سے کنڈلا کھینچا اور بیچ مین اُس گنڈلے کے بیٹھکر اسم کو پڑھنا شروع کیا کوئی گیارہ مرتبہ پڑھ چکے ہونگے کہ دیکھا سامنے سے ایک دیو مہیب قرنا ہاتھ مین لیے ہوے دوڑتا چلا آتا ہی شاہزادہ سکندر رستم خو نے جلدی جلدی اسم پڑھنا شروع کیا دیو نے قریب آکر قرنا کو پھونکا کہ تمام صحرا ہلگیا لیکن شاہزادہ اسی طرح بیٹھا ہوا اسم پڑھا کیا مطلق توجہ نہ کی کہ کون آتا ہی جب دیو نے دیکھا کہ کام نہ نکلا بس اسنے وہی قرنا اٹھاکر زمین پر پھینک دیا کہ بصورت اژدرہو کر وہ شاہزادے کی طرف چلا یہان شاہزادے نے اسم کو پڑھکر تمام کیا اور بحکم لوح اُسی سر کرگس کو جسپر اسم کو پڑھکر دم کیا تھا اٹھاکر اُس اژدہے پر کھینچ مارا اژدر نے دہن اپنا مثل غار کے کھولا اور اُس سر کو نگل گیا بس ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور پیٹ اژدر کا پھٹا اور ایک شعلہ نکلکر قرنا ے جادو کی طرف چلا یہ دیکھکر قرنا ے جادو بھاگا اور شعلے نے اُسکا تعاقب کیا دیو جست کرکے کوہ سے کود پڑا اور شعلہ وہین ٹھہر گیا آگے نہ بڑھا شاہزادے نے دیکھا کہ یہ بھاگا جاتا ہی اور شعلہ رک گیا ہی ایسا نہو اسکے بھاگ جانے سے کوئی خرابی ظہور مین آئے جلدی سے لوح کو اُٹھاکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم اگر قرنا ے جادو کوہ سے کود جاے اور شعلہ اُسکا تعاقب نکرے تو اندیشہ نکر اسلیے کہ موت اسکی آگ سے نہین ہی بلکہ پانی سے ہی تجکو چاہیے کہ فلان اسم کو تین بار پڑھکر دستک دے کہ ابر پیدا ہوگا اور وہ اس شعلہ کو اپنے دامن مین لپیٹ لے گا اور دیو کو گھیرے گا بس شاہزادے نے اسم کو پڑھکر جو دستک دی تو ایک ابر طاؤسی رنگ پیدا ہوا اور آکر اُس ابر نے اس شعلہ کو لپیٹ لیا پہلے وہ ابر سفید تھا اب ابر سرخ رنگ بنکر گرجتا ہوا چلا دیو اس ابر کو دیکھکر اور بھی بھاگا لیکن اس ابر نے ساتھ نہ چھوڑا اور سر دیو پر پہونچکر گرجا اور برقین چمک کر جو گرتی ہین دیو کے سیکڑون ٹکڑے ہوگئے ایک قیامت برپا ہوئی تمام صحرا آتش بار ہوگیا شجر جلنے لگے پہاڑ غائب ہوگیا آندھی چلا کی زلزلے آیا کیے بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ گشتی کہ انام من دیو قرنا ے جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو دیکھا سکندر رستم خو نے تو لاش ایک دیو مہیب کی زمین پر پڑی ہوئی ہی اور نہ کوہ ہی نہ صحرا ہی ۱۵۶

کچھ بھی نہین ہی کہ یکایک سامنے سے خورشید زرین قبا مع فوج و بارگاہ پیدا ہوے
اور آکر شاہزادے کی قدمبوسی حاصل کی اور عرض کی کہ ای شہریار باوقار مین
سب تماشے دیکھتا چلا آتا تھا حقیقت حال یہ ہی کہ آپ پر جرأت و بہادری کا خاتمہ
ہی غرضکہ بارگاہ برپا ہوئی اور شاہزادۂ سکندر رستم خو نے قیام کیا اب خیال
ملکہ نوبہار سرخ پوش کا آیا دل بیچین ہوگیا خورشید زرین قبا سے کہا
کہ مین جاتا ہون اپنی خوابگاہ کی طرف اسلیے کہ بہت تھکا ہوا ہون اس بہانے
سے خیمہ مین آئے اور یاد مین ملکہ نوبہار سرخ پوش کی یہ شعر عاشقانہ
زبان پر جاری کیا اور بستر غم پر تڑپنے لگے شعر نہ اسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو
عجب طرح کا الٰہی عذاب ہی دل کو + دیکھیے وہ کونسا دن ہوتا ہی کہ جمال جہان فروز اُس
یار جانی و محبوب جاودانی کا پھر نظر آتا ہی اپنی قسمت سے تو یہ امید نہین ہی
کہ زندگی مین کبھی اُس دلبر سے ملاقات ہوگی مگر ہان خدا مین سب طرح کی
قدرت ہی عجب حالت ہی انکی کہ نوبہار سرخ پوش کے عشق مین دنیا فراموش
ہوگئی ہی نہ تو ملکہ ماہ پارہ کا کچھ خیال ہی کہ جس سے پہلا عشق ہوا ہی نہ ملکہ ماہ سیما کا
دھیان آتا ہی نہ سلطانہ عنبرین مو کا رنج ہی کہ ابھی ابھی جسکی جان الفین کی محبت
مین گئی دیکھنے والے اور سننے والے اس واقعۂ جانگزا کے دست بر دل ہین مگر
انکو ملکہ نوبہار کے عشق نے بالکل بیحس کر دیا ہی اسی حالت مین تڑپ تڑپکر
رات بسر کی اور صبح کو بعد نماز صبح کے اُٹھے اور خورشید زرین قبا سے فرمایا
کہ اب مین جاتا ہون دربند کاشغریہ کی جانب اسواسطے کہ یہ تو راستے کا طلسم
تھا جسے مین نے توڑا اصل دربند کاشغریہ ابھی باقی ہی خورشید زرین قبا نے
عرض کی کہ ای شہریار ہر چند کہ آپ کو سمجھانا یہ بھی ایک نادانی کا امر ہی اسلیے کہ
سمجھانے والا سمجھنے والے سے زیادہ ہوشیار ہونا چاہیے اور یہان قضیہ بالعکس
ہی مگر ای شہریار ہم خیرخواہان دولت کا فرض ہی کہ مالک کو اپنے نشیب و فراز
سے آگاہ کرتے رہین آیندہ جو مصلحت ہو لہذا عرض ہماری قبول فرمائی جاے
وہ یہ ہی کہ دربند کاشغریہ پر علاوہ اُن ساحرون کے جنکو بانیان طلسم نے
محافظ دربند معین کیا تھا بہت سے ایسے ساحر بھی ہین جنکی خبر لوح نہین دیسکتی
ہی شاہزادے نے فرمایا کہ تمنے اچھا کیا جو آگاہ کر دیا اور یہ فرماکر لوح کو ملاحظہ
کرکے ایک جانب روانہ ہوے جاتے جاتے شام ہوگئی اور دیکھا تو اُسی
مقام پر ہین جہان سے چلے تھے اب تو شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ
یہ کیا معاملہ ہی ایک درخت کے نیچے شب بسر کی صبح کو پھر چلے شام تک پھرا کیے
لیکن چراغ اُسی منزل پر جلا جہان سے چلے تھے اب تو شاہزادہ نہایت متعجب
و متحیر ہی اور دل مین کہتا ہی کہ پروردگارا یہ ماجرا کیا ہی بقول شاعر ع

ہر پھر کے دائرہ ہی مین رکھتا ہون مین قدم	
	آئی کہان سے گردش پرکار پاؤن مین

صبح کو لوح مین ملاحظہ فرمایا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ راہ کا پتہ نہین ملتا دن بھر چلتا ہون چراغ جلتے اُسی مقام پر آجاتا ہون جہان سے ابتدا جانے کی تھی دیکھا کہ لوح مین مرقوم ہی ای فتاح طلسم نیرنگ قاف وای سیار این عجائبات اگر یون ہی تا زندگی پھرا کرے گا تو ایک قدم یہان سے آگے نہ جا سکیگا اسلیے کہ اس زمین کو مالک دربند کاشغریہ نے طلسم بند کر دیا ہی ہان اگر فلان اسم کو پڑھتا جا اور قدم اُٹھاتا جا تو راستہ نہ بھکے گا بس یہ دیکھکر شاہزادے نے ایسا ہی کیا اُس بیابان سے گذر کر قریب ایک باغ کے پہونچے ایک طرف سے آواز گانے کی کان مین آئی اتھو شاہزادہ کان لگا کر سُننے لگا کہ یہ آواز کہان سے آتی ہی معلوم ہوا کہ داہنی جانب سے یہ آواز آرہی ہی شاہزادہ سکندر رستم خو اُسی جانب روانہ ہوا جسوقت متصل چہار دیواری باغ کے پہونچے تو عجب تماشا دیکھا کہ چنگ ورباب چھڑ رہا ہی اور بہت سے دیو کھڑے ناچ دیکھ رہے ہین شراب پی رہے ہین اُن دیوون کی حرکتون پر شاہزادے کو نہایت ہنسی آئی لیکن دیوون نے جو سکندر رستم خو کو دیکھا تو بھاگے سکندر نے ہنسی کے مارے اُنکا تعاقب بھی نہین کیا نہ لوح کو دیکھا کہ یہ کون لوگ ہین اور اس مقام مین کیون جمع تھے اور مجھے دیکھکر کیون بھاگ گئے اب جو خیال کیا تو اندر سے بھی باغ کے گانے کی آواز چلی آتی ہی شاہزادہ بے پروائی کے ساتھ داخل باغ ہوا مطلق ہراس و خوف نہ کیا دیکھا کہ باغ نہایت آراستہ ہی روشس پٹری سب درست ہی درخت پھولے پھلے ہرے بھرے لگے ہوے ہین نہرین جاری ہین مرغان چمن گلون کے پاس خوش و مسرور پھولے ہوے بیٹھے ہین وسط باغ مین ایک قصر رفیع ہی کہ اندر اُس قصر کے ہنگامہ برپا ہی ایک شور ہی غل ہی بہت سی عورتین گا رہی ہین یہ دیکھکر سکندر رستم خو اندر قصر کے آئے کہ دیکھنا چاہیے یہ کیا معاملہ ہی دیکھا کہ ایک نازنین پری جمال آفت ہوش تخت پر جلوہ افروز ہی اور سامنے بہت سی عورتین بیٹھی گا رہی ہین اس قیامت کا حُسن اُس آفت روزگار کا تھا کہ سکندر کا دل بیچین ہوگیا آنکھین محو جمال جہان افروز ہوگئین لیکن اُن عورتون کی نظر جو ان پر پڑی تو کسی نے انکو منع نہین کیا نہ تعظیم و تکریم سے کوئی پیش آئی اب یہ قصد ملکہ کی طرف بڑھنے کا کرتے ہین مگر رعب حُسن پاؤن آگے نہین بڑھنے دیتا ہی ہر مرتبہ یہ خیال ہوتا ہی کہ ایسا نہو یہ بگڑ جائے تو اور بھی مشکل ہو پھر یہان سے چلے جانے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ باقی رہے اسلیے کہ اگر وہ یہان نہ ٹھہرنے دے تو پرائے گھر پر کیا اختیار ہی دل سے یہی فیصلہ ہوا کہ بس اب جو کچھ ہو نہ زیادہ ہوس کرو نہ یہان سے پیچھے قدم ہٹاؤ یہ سوچ کر وہین ڈٹ گئے اور تماشا

دیکھنے لگے وہ عورتین جو گائین تھین اسقدر جوش مین یہ غزل گا رہی ہین کہ خود اُنپر ایک کیفیت وجد کی طاری ہی غزل

شباب آتے ہی دل مین عشق پیدا ہو ہی جاتا ہی
نظر بازی کا کچھ آنکھون کو چسکا ہو ہی جاتا ہی

جوانی آتے ہی جوبن کا نتہرا ہو ہی جاتا ہی
بتون کے حُسن کا جوبن دوبالا ہو ہی جاتا ہی

جوانی مین بشر کا حُسن دُونا ہو ہی جاتا ہی
طبیعت مین نیا اک رنگ پیدا ہو ہی جاتا ہی

خیال اصنام کا دل مین نہ لانا چاہیے ہرگز
بتون کے رہنے سے کعبہ کلیسا ہو ہی جاتا ہی

وصال یار جب ممکن نہین ہوتا کسی صورت
تو مرمٹنے پہ عاشق کا ارادا ہو ہی جاتا ہی

ہوا ثابت یہ جلجانے سے پروانون کے محفل مین
کہ سوزِ الفتِ پنہان ہویدا ہو ہی جاتا ہی

نہین موقوف کچھ مجھپر یہ ہوتی آئی ہی ناصح
کسی کو دے کے دل انسان رسوا ہو ہی جاتا ہی

ادائے مطلبِ دل کر ہی دیتی ہی تڑپ دل کی
چھپاؤ لاکھ اظہارِ تمنا ہو ہی جاتا ہی

یقینِ دلربا ہوتا ہی آہٹ غیر کی سُنکر
تصور جب کسی کا ہو تو دھوکا ہو ہی جاتا ہی

شکایت اُس بتِ کافر کی کرتا ہی عبث ای دل
ستمگارون کا پتھر کا کلیجا ہو ہی جاتا ہی

جو ہوتا ہی کوئی دست و گریبان غیر سے ہنسکر
تو روتے روتے تر دامن کسی کا ہو ہی جاتا ہی

غش آجاتا ہی تیرا روے زیبا دیکھکر مجکو
ہزار اُٹھ جاے پردہ پھر بھی پردا ہو ہی جاتا ہی

اگر صبر و تحمل سے بشر لے کام تو اکدن
ارادہ دل مین جو رکھتا ہی پورا ہو ہی جاتا ہی

بہار آتی ہی جب گلشن مین دیکھا ہی شجر ہمنے
زیادہ اُسکے دیوانون کا سودا ہو ہی جاتا ہی

یہ غزل اس جوش مین وہ نازنینین گائین کہ در و دیوار سے آواز سرون کی پیدا ہو گئی ہر شخص جھوم رہا تھا لیکن وہ نازنین جو تخت پر جلوہ افروز تھی جس صورت سے بیٹھی تھی اُسی طرح بیٹھی رہی اور اسپر کوئی اثر نہوا اُن گائیون نے اور یہ غزل شروع کی غزل

وفا عاشق کی ای جان جہان کچھ اور کہتی ہی
مگر تیری جفاے جانستان کچھ اور کہتی ہی

بظاہر گو کوئی نامہربان ہی بزم مین ہمپر
مگر اُسکی نگاہِ مہربان کچھ اور کہتی ہی

قفس ہی خوب ہی کہتا ہی صدمہ جورِ گلچین کا
مگر بلبل سے یادِ آشیان کچھ اور کہتی ہی

قسم کھائی تو ہی میرے عدو سے تو نے ملنے کی
نظر لیکن تری او بدگمان کچھ اور کہتی ہی

بس مدت ہوے ہین عاشق و معشوق گو یکجا
تری گردش کی طرز او آسمان کچھ اور کہتی ہی

ہوا ہی لاکھ وہ تُرکِ ستمگر لطف پر مائل
ابھی ہمسے جفاے آسمان کچھ اور کہتی ہی

تری مژگان کی برچھی دلمین جو میرے در آئی ہی
دہانِ زخم بن بنکر زبان کچھ اور کہتی ہی

عجب کیا ہی یہ خود نجاے تو وہ تیرِ مژگان کا
مرے دل سے اُس ابرو کی کمان کچھ اور کہتی ہی

چلے جاتے ہو تم کیون بسمل تیغ ادا کرکے
ادھر دیکھو نگاہِ نیمجان کچھ اور کہتی ہی

ہزارون خون ہونگے سیکڑون کی جانین جائینگی
ستمگر تیری طرزِ امتحان کچھ اور کہتی ہی

کسی گل پیرہن کی یاد مین ای پنجۂ وحشت
قبا ہوکر ہماری دھجیان کچھ اور کہتی ہی

اُڑایا ہی تو لیچل کوے جانان کیطرف اسکو
صبا خاک اپنی ہوکر رائیگان کچھ اور کہتی ہی

عبث ہی اسقدر جوش وصل کی شب کوئی کہتا ہی
ذرا سنبھلو کہ آوازِ اذان کچھ اور کہتی ہی

پیا ہی خون کو صحرا نوردون کی کف پا کا مگر صحرا کے کانٹون کی زبان کچھ اور کہتی ہی
بھرے آتے ہین آنکھون مین کسیکی اشک حسرت سنکر ہمارے درد دل کی داستان کچھ اور کہتی ہی
ادا انکار کی ہی وصل کے اقرار کی شاہد نہین اُس شوخ کی در پردہ ہان کچھ اور کہتی ہی
ارادہ عرش کا بالامکان کا ہی شرر شاید فلک تک جاکے عاشق کی فغان کچھ اور کہتی ہی

اسی طرح کئی غزلین کیسی دلکش ڈھنون مین وہ عورتین گائین مگر ملکہ اسی طرح بیٹھی رہی کہ جیسے اسنے کچھ بھی نہین سنا اب تو وہ گائنین بولین کہ ای ملکہ آفاق آپ نے کچھ داد ہمارے گانے کی نہ دی نازنین نے فرمایا کہ مردار و گانے کا لطف بغیر ساز کے کچھ بھی نہین ہاے میرا چنگ یہ کلمہ اُس آفت ہوش نے اس ادا سے کہا کہ سکندر رستم خو دل مین بس گیا اور جی مین یہ چاہا کہ جن ہونٹون سے اسنے ہاے میرا چنگ کہا ہی انھین پیار کر لیجیے مگر ضبط سے کام لیا اور لوح کو اُٹھا کر دیکھا کہ اسمین کوئی فریب تو نہین ہی لوح مین تحریر تھا کہ ای طلسم کشا یہ نازنین دختر ہی سمندر پریزاد کی تم اس سے کہو کہ اگر ہم تمھارا چنگ لادین تو ہمین کیا دوگی وہ کہے گی جو مانگو تمھین چاہیے کہ تین بار اُس سے اقرار لیکر یہ شرط کرنا کہ ہمین اسرار در بند کا شغر یہ سے آگاہ کرو وہ تم سے اقرار کرے گی شاہزادے نے حسب ہدایت لوح اس نازنین کیجانب دیکھکر فرمایا کہ ای جان جہان و آرام دل مشتاقان اگر ہم تمھارا چنگ لادین اور تمھین خوش کرین تو تم ہمین بھی خوش کروگی یہ سُنکر وہ نازنین یون بولی کہ ہم احسان فراموش نہین ہین اگر تم ہماری خوشی کروگے تو ہم تمھاری خوشی بھی ضرور کرینگے اور وہ گائنین بولین کہ اگر آپ نے چنگ لادیا تو گویا ہم لوگون کو زندہ کر دیا شاہزادے نے فرمایا مرد جو مُنھ سے کہتے ہین وہ کرتے ضرور ہین یہ فرما کر باغ سے باہر تشریف لائے اور یہ سوچے کہ اب مین چنگ کہان سے لا کر دون ساتھ ہی خیال گذرا کہ لوح کی ہدایت سے اقرار کیا تھا یقین ہی کہ پتہ بھی اسی لوح سے ملے گا یہ خیال فرما کر لوح سے ہدایت لی اور ایک جانب روانہ ہوے جاتے جاتے قریب ایک درخت کے پہونچے کہ ابر اُس نخل پر سایہ افگن تھا بس شاہزادے نے عکس لوح کا ڈالا دیکھا کہ تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور وہ ابر شق ہوا اور ابر مین سے ایک دیو مہیب ہاتھ مین اُسکے چنگ جھومتا ہوا نمودار ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا نام ہی تیرا اُسنے جواب دیا کہ منم سرہنگ جادو شاہزادے نے فرمایا کہ تو طلسم مین رہ کر ہر ایک پر ظلم کیا کرتا ہی دختر سمندر جادو کا چنگ اُٹھا لایا ہی بس دیو سرہنگ جادو نے جواب دیا کہ پھر تجھے کیا تو کوئی قاضی طلسم ہی یا بادشاہ طلسم نے تجھے کوتوال معین کیا ہی آخر کس دعوے سے کہتا ہی اور تجھے دختر سمندر جادو کی کیون طرفداری ہی معلوم ہوا کہ تو اُسکی طرف مائل ہی اور

وہ بھی تجھپر عاشق ہوئی ہی دیکھ تو کیسی سزاے معقول دیتا ہون یہ کہکر اُسنے اُسی جنگ کو اپنا حربہ قرار دیکر سکندر رستم خو پر وار کیا شاہزادے نے بحکم لوح ہاتھ تیغۂ خار انشگاف کا مارا کہ وہ ہاتھ اس دیو کا قطع ہوا جسمین یہ جنگ لیے ہوے تھا دیو نے دوسرے ہاتھ سے وار دار شمشاد کا کیا شاہزادے نے وار کو خالی دیا کہ دار زمین پر پڑی تق گرد بلند ہوا دیو سرہنگ جادو نے کہا کہ افسوس ای آدم زاد گوشت تیرا اگر گرا ہو گیا کوئی لطف نرہا شاہزادے نے فرمایا کہ کیا بکتا ہی مین حریف تیرا موجود ہون یہ فرماکر کچھ اسم پڑھکر تیغۂ خار انشگاف مارا کہ کمر پر دیو سرہنگ کی پڑا اُس ملعون کے دو ٹکڑے ہوے بس اسکے مرتے ہی ایک قیامت برپا ہوئی وہ ابر جو سایہ افگن تھا مانند پنبہ کے جلکر خاک ہو گیا درخت جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ کر گر پڑا آندھی چلی خاک اُڑی آتش باری و برف باری دیر تک رہی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دیو سرہنگ جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوتی ہی تو دیکھا سکندر نے کہ لاش دیو سرہنگ کی پڑی ہی بس بحکم لوح شاہزادے نے جنگ اُٹھا لیا اور وہان سے باغ ملکہ کی جانب روانہ ہوے جسوقت داخل باغ ہوے اور جنگ لیجاکر دختر سمندر جادو کو دیا وہ نہایت خوش و مسرور ہوئی اور کہا کہ کیا مطلب رکھتے ہو بیان کرو شاہزادے نے فرمایا کہ مین براے فتح طلسم آیا ہون اور کئی دربند مین نے شکستہ کیے اب دربند کاشغریہ کی طرف جانا چاہتا ہون اُس نازنین نے کہا کہ اچھا مین سب پتہ بتادونگی لیکن آج کی شب میری مہمانی قبول فرمایئے اور دعوت نوش کیجیے کل جاتے وقت بتادونگی شاہزادے نے فرمایا کہ اگر تمھین جلسۂ دعوت میرا کرنا ہی تو بعد فتح دربند کاشغریہ کے کرنا کہ زیادہ مسرت ہوگی ملکہ یہ سُنکر کسی قدر رنجیدہ ہو چلی تھی کہ شاہزادے نے فرمایا اچھا تم ناراض نہو مین نہ جاؤنگا لیکن تم بھی کہین دغا نکرنا ملکہ نے فرمایا کہ لوح آپ کے گلے مین ہی کیون نہین نیک و بد کو سمجھ لیتے اور حال کیون نہین دوست دشمن کا دریافت کر لیتے شاہزادے نے نظر لوح پر ڈالی لکھا تھا کہ ای سکندر رستم خو سمنبر پریزاد دختر سمندر جادو تمھاری دوست ہی تم اُسکی دعوت کیون نہین قبول کرتے ہو شاہزادے نے فرمایا کہ ای ملکہ بیشک تم سچی ہو مین نے مہمانی تمھاری دل سے قبول کی یہ سُنکر شاہزادے سے سمنبر پریزاد نے تیاری دعوت کا حکم دیا سامان ضیافت ہونے لگا شاہزادے نے فرمایا کہ ای ملکہ ایک شرط اور بھی ہی ملکہ نے کہا وہ کیا فرمایا کہ اگر تم مذہب اسلام اختیار کرو تو مجھ پر کھانا تمھارے یہان کا حلال ہی ورنہ حرام ہی ملکہ نے عرض کی کہ طبیعت تو میری اس مذہب کی جانب بہت زمانے سے مائل تھی لیکن اب ایک تازہ اندیشہ پیدا ہوا ہی وہ یہ کہ

اگر باپ میرا سمندر جادو سُن پائیگا کہ سمنبر پریزاد نے اپنا مذہب ترک کر کے
مذہب اسلام اختیار کیا تو مجھے زندہ نہ چھوڑیگا شاہزادہ سکندر رستم خو
نے فرمایا کہ کیا حقیقت ہی سمندر جادو کی جو تمھاری طرف نگاہ اُٹھاکر بھی دیکھ سکے
آنکھیں نکال لون ملعون کی ملکہ سمنبر پریزاد نے کہا کہ ہائین ہائین صاحب یہ
کونسی بات ہی کہ آپ میرے باپ کو میرے مُنھ پر سخت وسُست کہہ رہے ہین اگرچہ
وہ کافر ہی آپ اُسکے دشمن یہ فرض کر لیا لیکن اتنا تو سمجھیے کہ مین کیونکر ان کلمات
کو خوشی سے سُنون مجھے کسی طرح مناسب نہین معلوم ہوتا یہ سُنکر شاہزادے
نے فرمایا کہ اچھا اے ملکہ معاف کرو مجھے غصہ مین خیال نہین رہا لیکن مذہب اسلام
نیت پر موقوف ہی اگر کوئی محل خوف کا ہو تو اسکے اظہار کی کوئی ضرورت نہین
ہی دل سے اپنے اس مذہب کو اچھا جانو اور خداوند عالم کی پرستش کرو اور بتون کو
سجدہ نکرو ابلیس ملعون پر لعنت کرو ملکہ نے عرض کی کہ اگر ایسا ہی تو مین نے
منظور کیا مجھے تعلیم فرمائیے شاہزادے نے کلمۂ طیب زبان پر جاری کیا اور ملکہ
سمنبر پریزاد کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوئی بعد اسکے ملکہ نے اپنی ملازمون
کو جمع کیا اور کہا کہ تم لوگ ہمین کس قدر دوست رکھتی ہو سب نے عرض کی کہ اگر
ہماری جان بھی کام آئے تو قربان کی تھی شاہزادی نے فرمایا کہ تمھاری جان تمکو
مبارک ہو مین کسی کی جان نہین لیتی ہون ہان اتنا چاہتی ہون کہ اس مذہب
باطلہ کو ترک کرو ابلیس پر تلبیس پر لعنت کرو اور پرستش اُس خداوند کریم کی
کرو جسنے تمام عالم کو پیدا کیا ہی اور اطاعت اس شہریار عالی وقار کی اختیار کرو
یہ سُنکر وہ نازنین سبکی سب مسلمان ہوئین لیکن شاہزادی نے سبکو سمجھا دیا
تھا کہ اظہار اسکا اور ہمارے کسی عزیز وغیرہ پر نہونے پائے اُن سب نے عرض
کی کہ کیا مجال ہی ہماری جو کسی کے سامنے ایسی باتون کی چھاؤن بھی آنے پائے
غرضکہ اب تو شاہزادہ سکندر رستم خو نہایت خوش و خرم مسند پر جلوہ گر ہی
ملکہ سمنبر پریزاد پہلو مین بیٹھی ہی خواصین دوڑتی پھرتی ہین شام تک سب
سامان درست ہوگیا شاہزادے نے اول تو ساتھ ملکہ سمنبر پریزاد کے
خاصہ تناول فرمایا بعد اُسکے آکر مسند پر جلوہ افروز ہوا گائنین حاضر ہوئین صحبت
عیش و نشاط گرم ہوئی رقاصان ناہید جمال پری خصال آکر حاضر ہوئین ساز
چھڑنے لگا ناچ شروع ہوا عجب طرح کا سمان ہی کہ ایک مسند جواہر نگار پر گاؤ
سے لگی ہوئی ملکہ سمنبر پریزاد اور سکندر رستم خو بیٹھے ہوے ہین اور سامنے
ناچ ہو رہا ہی گائنین بھی قیامت کی حسین ہین اور شوخی و شرارت انمین کوٹ کوٹکر
بھری ہوئی ہی آپس مین اشارے ہوتے جاتے ہین کہ یہ کون میان ہین یہان
کہان سے آگئے کوئی ملکہ کے شناسا ہین کیا معاملہ ہی لیکن حُسن انکا ملکہ کے

حُسن کو شرمندہ کر رہا ہی بڑی خوش نصیب ہین جو ایسا جوڑا ملا کہ اُنسے بہتر ہی لیکن درحقیقت عجب شان و شوکت کا جوان ہی نہ تو ملکہ کو یہ خیال ہی کہ اس جوان سے شادی کرون نہ شاہزادے کو اسکی فکر ہی مگر یہ اسکا محو جمال اور وہ اسکی شان و شوکت پر پامال ہو رہی ہی ایک برج مین دو آفتاب جلوہ گر معلوم ہوتے ہین کچھ دیر تک تو ایک پریزاد ناچا کی بعد اسکے گانا شروع کیا اور یہ غزل بڑے شد و مد سے گائی غزل

تنگئی دل ہے درد فرقت سے
اٹھ گیا ہی یہ گرد کلفت سے
نزع مین ہی جو طالب دیدار
پیار کرتے ہین ہم محبت سے
آکے سینے سے تم لپٹ جاؤ
کچھ تعجب ہی اُسکی رحمت سے
جسکے ہر گام پر ہو حشر بپا
جان بچائے خدا ہر آفت سے
آپ سچے سہی ہمین جھوٹے
باز آیا مین اس عنایت سے
بھر گئے ہمسے دفعتہً احباب
اپنی فرصت کہان نزاکت سے
پانون پوجے بتون کے ای خاطر

باز آئے ہم ایسی چاہت سے
کچھ گلہ آپ سے نہین صاحب
تک رہے ہین نگاہِ حسرت سے
دل لگا چھوٹتا نہین ہرگز
ہم تمھین پیار کرلین الفت سے
مجھسے کہتا ہی ناز سے وہ شوخ
وہ ڈرے گا بھلا قیامت سے
کچھ اثر تو کیا محبت نے
پار کیا کام ہمکو حجت سے
بیکسی مین کرے گی دلسوزی
اپنی برگشتگی قسمت سے
بیگنہ قتل کرکے تیغ مجھے
ہاتھ اُٹھایا بس اب محبت سے

خاک شتابش ہو دلِ محزون
ہمکو شکوہ ہی اپنی قسمت سے
بوسہ بازی پہ کیون بگڑتے ہو
ناصحا فائدہ نصیحت سے
بخشے جائین جو ہمسے بھی عاصی
مجکو نفرت ہی تیری صورت سے
تھر ہین چشم و ابرو و مژگان
دیکھتے ہین نگاہ الفت سے
غیر کے ساتھ میرے گھر وہ آئین
کب تھی امید شمع تربت سے
دھیان لائین جو دلمین عاشق کا
سرنگون رہ گئی ندامت سے
بڑی دیر تک یہ جلسہ رہا آخر

مین ملکہ نے کہا کہ لاؤ چنگ میرا خواصون نے لاکر چنگ حاضر کیا اور ملکہ نے چنگ بجانا شروع کیا واقعی ملکہ کو فن چنگ نوازی مین کمال حاصل تھا مست و بیخود کر دیا سب جھومنے لگے جہان جاہا ہنسا دیا اور جہان جاہا رولادیا بارہ بجے شب کو یہ صحبت برخاست ہوئی ہرچند نہ ملکہ کا جی جاہتا تھا کہ چنگ نوازی کو ختم کرون اور نہ شاہزادے کا جی جاہتا تھا کہ یہ شغل موقوف ہو لیکن شاہزادہ تو ملکہ کی تکلیف کے خیال سے اصرار نہ کرسکا اور ملکہ نے سکندر رستم خو کی تکلیف کے خیال سے چنگ نوازی موقوف کردی اسلیے کہ اگر یہ تمام شب جاگینگے تو صبح کو انکی کیا حالت ہوگی اور سامنا دشمنون کا دربند کا شغریہ سے مقام پر جانا اور اُسکو فتح کرنا ہی غرضکہ جلسہ برخاست ہوا اور شاہزادہ مسہری پر جاکر لیٹا ملکہ نے اپنی مسہری بھی برابر انکی مسہری کے بچھوالی اور پہرے معتبر حبشنون کے معین کرکے آرام کیا جسوقت بخیر و عافیت تمام صبح ہوئی ملکہ سے کہا کہ بس اب مین جاتا ہون ملکہ سمنبر پریزاد نے کہا کہ خدا حافظ لیکن اس کنیز کو نہ فراموش کیجیے گا فرمایا ای ملکہ یہ کیا کہتی ہو مین انشاء اللہ اس دربند کو فتح کرنے کے بعد ہی تمسے ملونگا اور بغیر تمسے ملے ہوے

آگے نہ جاؤنگا یہ فرماکر خداحافظ و ناصر کہکر جانب دربند کاشغر یہ روانہ ہوے چلتے وقت دونون کا بے اختیار جی چاہتا تھا کہ ایک دوسرے سے لپٹ جاے مگر حیا دونون جانب مانع تھی نظر حسرت سے ایک دوسرے کو دیکھا کیا جہان تک سامنا رہا ملکہ نگاہ حسرت سے دیکھا کی اور شاہزادہ بھر بھر کر ملکہ کو دیکھا کیا جسوقت حد نظر سے باہر نکل آئے تو ملکہ پلٹ کر اپنے قصر مین آئی لیکن نہایت پریشان کہ ایسا سخت مرحلہ ہزارہا ساحرون سے سامنا اور یہ شہریار عالی وقار تن تنہا خدا اسکو دشمنون کی شر سے محفوظ رکھے اور زندہ و سالم واپس لائے تم بافتح و فیروزی غرض شاہزادی منتین مان رہی ہی دعائین کر رہی ہی جسوقت خیال اُن مرحلون کی سختی کا آتا ہی اور ساتھ ہی سن و سال شاہزادہ سکندر کا اور شب کی صحبت کا تصور بندھتا ہی کلیجہ مُنہ کو آنے لگتا ہی دل کی بیتابی پسلیان توڑے ڈالتی ہی آنکھون سے آنسو جاری ہین چہرے پر آثار تشویش نمایان نازک چہرے کا رنگ گھڑی گھڑی بدلتا جاتا ہی پیاری پیاری صورت پر مردنی چھائی جاتی ہی اور دیوانہ وار تمام باغ مین پھر رہی ہی اور یہ غزل فراق شاہزادہ سکندر مین پڑھ رہی ہی غزل

نہ آئے وہ ہمین سینہ فگار ہی رکھا
شہیدِ تیغ غمِ انتظار ہی رکھا

کبھی نہ ہوش مین آئے دیا دکھاکے جمال
پری نے جن مرے سر پر سوار ہی رکھا

تہ مزار بھی پایا نہ غم کے ہاتھون چین
طپش نے دل کی ہمین بیقرار ہی رکھا

جو لوگ خاک تھے اکسیر بنے واسطے اُنکے
ہمین زمانے نے مشتِ غبار ہی رکھا

اور وہان شاہزادہ سکندر رستم خو کی یہ کیفیت ہی کہ چلتے وقت جن جن مراحل کا شاہزادی نے انکو پتہ بتایا ہی اور آگاہ کیا ہی اُنکے علامات پر غور کرتے چلے جاتے ہین لیکن وہ صحراے لق و دق ملا ہی کہ کسی طرح دامن اُسکا ختم نہین ہوتا خدا خدا کرکے ایک جانب علامت شعاع آفتاب کی سی معلوم ہوئی شاہزادہ اور آگے بڑھا دیکھا تو ایک قلعہ ہی کہ اُسکے سات برج ہین اور ہر برج کا شمسہ مانند آفتاب کے منور ہی اور رنگ ہر ایک کا مختلف ہی اور ہر ایک برج پر ایک ایک کبوتر بیٹھا ہوا ہی اور سات سانپ اُنکی فکر مین ہر گنبد کے گرد پھرتے ہین اور جسوقت قریب پہونچکر کبوترون پر حملہ کرنا چاہتے ہین تو وہ اُڑکر بلند ہوجاتے ہین اور ہواے پرواز سے وہ سانپ خندق مین گر پڑتے ہین پھر جب بمشکل قلعہ پر چڑھتے ہین اور گنبدون پر پہونچکر کبوترون پر حملہ کرنا چاہتے ہین وہ پھر اُڑکر بلند ہوتے ہین اور سانپ پھر خندق مین جا رہتے ہین یہ دیکھکر شاہزادے کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معاملہ ہی اور قریب پہونچے دیکھا کہ خندق کے اس پار چار شیر کھڑے ہین کہ ایک اُنمین ابلقی رنگ کا ہی اور ایک دیو خندق پر ایک پاؤن اسطرف اور دوسرا پاؤن اُسطرف جماے ہوے کھڑا ہی بس جیسے ہی نظر اژدہا رجادو کی سکندر رستم خو پر

پڑی

بڑی آواز دی اُن شیرون کو کہ حریف تمھارا آگیا مار لو اسکو جانے نہ پائے یہ سنتے ہی وہ شیر جھپٹے اور چارون طرف سے شاہزادے پر بھبک کر آپڑے شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ جلد لوح کو اُس شیر ابلق پر کھینچ مار شاہزادے نے ایسا ہی کیا بس لوح جو اُس شیر ابلق پر پڑتی ہی شیر شیر آتشبازی ہو کر دوسرے شیر برادر دوسرا تیسرے پر اور تیسرا چوتھے پر جا رہا چارون شیر جلکے خاک ہو گئے اب دیو را ہدار جھپٹا کہ لوح کو اُٹھا لون سکندر رستم خو نے جام کھینچ مارا کہ سر بر اُس دیو کے پڑا اور سے اِسکا شق ہوگیا بجاے خون شعلہ سر سے نکلا اور اُسی دیو پر گرا کہ جلا کر خاک کر دیا اب دیکھا تو وہ ساتون سانپ جو کبوترون کی فکر مین جاتے تھے آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوے پہلے چھ سانپون نے ایک سانپ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا جب چھ باقی رہے تو پانچ نے ملکر پھر ایک کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھا لیا اسی طرح جب دو سانپ رہ گئے اور وہ بھی آپس مین لڑکر ایک باقی رہ گیا تو وہ سکندر رستم خو کی طرف چلا ہر قدم پر قد اُسکا بڑھتا جاتا تھا یہان تک کہ خندق کے اس پار آکر مثل اژدر آتش فشان کے قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا سکندر کی طرف چلا شاہزادے نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت یہ منھ کھولکر تیرے سامنے آئے بس تو فوراً لوح کو اسکے منھ مین ڈالدینا اور جام ہاتھ سے زمین پر رکھ دینا یہ اژدر لوح کو نگل کر باطمینان تمام جام کو لینے بڑھے گا بس تم یہ اسم پڑھکر تیغہ پر دم کر لو جیسے ہی وہ قریب جام کے پہونچکر جام کو نگل جانا چاہے تم کمر پر ایک ہاتھ مارنا کہ اسکے دو ٹکڑے ہو جائین اُسکے بعد تماشا قدرت پروردگار عالم کا مشاہدہ کرنا شاہزادے نے ایسا ہی کیا کہ جب اژدہا منھ کھولکر قریب آیا اور دم کشی کرنا چاہا بس منھ کھلتے ہی شاہزادے نے لوح اسکے منھ مین ڈالدی اژدر لوح کو نگل کر جام کی طرف بڑھا چاہتا تھا کہ جام کو نگل جاؤن دونون چیزون پر قبضہ ہو جاے شاہزادے نے تیغۂ خاراشگاف کمر پر مارا کہ اژدر کے دو ٹکڑے ہوے ساتھ ہی دونون ٹکڑے علٰحدہ علٰحدہ ہو کر صورت انسانی پیدا کر کے جام کی طرف چلے اور آپسمین لڑنے لگے جسوقت اژدر دو ٹکڑے ہوا تھا تو لوح پیٹ سے اُسکے نکل پڑی تھی شاہزادے نے لوح اُٹھا لی تھی ملاحظہ فرمایا لوح مین یہ حروف روشن ہوے کہ اے فتاح طلسم ابھی تماشا دیکھ کہ ہوتا کیا ہی غرضکہ وہ دونون ٹکڑے اژدر کے جو بصورت انسان لڑ رہے تھے تلوارین اُنکے ہاتھون مین کھنچی ہوئی تھین یکایک ایک کی تلوار دوسرے پر پڑ گئی اور اُسکے دو ٹکڑے ہوے وہ دونون ٹکڑے بھی انسان ہو گئے اور دونون ملکر اُس ایک سے لڑنے لگے جو انکا قاتل تھا خوب ردّ و بدل ہوا

لیکن وہ ایک ان دو کا جواب کہان دے سکتا تھا ایک نے سر پر وار کیا اُسنے سپر سے اسکا وار رد کیا لیکن دوسرے کا وار جو کمر پر پڑا اسکے بھی دو ٹکڑے ہوے اور ان دونون نے بھی ہیئت انسانی پیدا کی اور لڑنے لگے پھر ایک کے دو ٹکڑے ہوے اور وہ دونون ٹکڑے بھی لڑنے لگے پھر دوسری طرف دو اور ایک طرف تین ہو گئے ان تینون نے ملکر اُن دونون کے دو دو ٹکڑے کیے اب سات آدمی ہو گئے اور باہم لڑنے لگے شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا کہ اب کیا کرنا چاہیے لکھا تھا کہ جسطرح یہ ایک سے سات ہو گئے ہین اسی طرح سات سے ایک باقی رہ جائیگا چھ مارے جاوینگے بس تمکو چاہیے کہ جسوقت وہ جام لینے جھکے ایک تیغہ خاراشگاف کا ہاتھ مارو اب جو دو ٹکڑے اُسکے ہونگے تو وہ زندہ نہوگا یہ دیکھکر شاہزادہ خاموش ہو رہا اور وہ ساتون انسان لڑنے لگے یہان تک کہ ایک مارا گیا چھ باقی رہے اور دیر تک لڑا کیے بعد کچھ عرصہ کے ایک اور مارا گیا پانچ باقی رہ گئے اُسکے تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ایک مارا گیا چار ہی رہ گئے یہان تک کہ چار سے تین اور تین سے دو اور دو سے ایک باقی رہ گیا اور جام لینے کو جھکا بس اُسکا جھکنا تھا کہ شاہزادے نے تیغہ خاراشگاف اُسکی کمر پر مارا کہ دو پرکالے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت برپا ہوئی آندھی چلی خاک اُڑی برف باری آتشباری ہوئی بعد کچھ دیر کے ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من دیو ہفت اندام جادو بود حیف مردیم و جان وادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوتی ہی تو دیکھا کہ ایک دیو دراز قامت مہیب صورت ہی جسکے سات ٹکڑے کیے ہوے پڑے ہین کہ ہر حصہ مین اُسکے جسم و سر دست و پا موجود ہین شاہزادہ فکر مین تھا کہ اب کیا کرنا چاہیے اور کہان جانا چاہیے کہ یکایک دروازہ قلعہ کا کھلا اور ایک جن چند دیوزاد اپنے ہمراہ لیے ہوے پیدا ہوا شاہزادہ سمجھا کہ شاید یہ بھی بقصد مقابلہ آتا ہی سکندر رستم خو نے تیغہ کھینچا اور مرکب قلعہ کی طرف بڑھایا کہ وہ جن پکارا ای شہریار عالی وقار مین غلام ہون حریف نہین ہون اور اسلیے حاضر خدمت ہوتا ہون کہ آپکی امانت آپکے سپرد کرون بس شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم آگاہ ہو جسوقت دیو ہفت اندام جادو مارا جاے تو تجھے لازم ہی کہ انتظار کر سامرہ جنی کا کہ وہ بانی طلسم کی طرف سے امین مال و خزانہ طلسم ہی بس وہ تیرا دوست ہی اُس سے امید دوستی رکھنا خیال دشمنی نہ لیجا شاہزادہ یہ دیکھکر رکا اور تیغہ نیام مین کر لیا اسوقت سامرہ جنی آگے قدمبوس ہوا اور عرض کی

کہ یہ فردین مال و اسباب طلسم کی حاضر ہین جنکا اسوقت تک مین امین و محافظ تھا اور عرض کیا کہ یہ ساتون کبوتر جو قلعہ کے گنبد ون پر بیٹھے ہین انکو جام جمشید کا پانی پلا کر ہیئت اصلی پر لائیے یہ دراصل جن ہین اور ساتون بھائی ہین میرے کبوتر نہین ہین انکو محافظت خزانہ کے واسطے بانی طلسم نے کبوتر بنا کر بٹھادیا تھا اتبک انھون نے محافظت کی اور دیو ہفت اندام کے فریب سے اپنے کو بچایا ورنہ خزانہ بادشاہ طلسم یعنی جمشید سرخ قبا کے قبضہ مین آجاتا یہ سُنکر شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر ہی پانی لاؤ ایک جن گیا اور پانی لیکر حاضر ہوا شاہزادے نے پانی جام مین ڈالا پانی دیکھکر وہ کبوتر اپنے اپنے مقام سے اُڑے اور سر پر شاہزادے کے تاوے لگانے لگے شاہزادے نے جام کو زمین پر رکھدیا جام مانند کاسہ کے ہوگیا کبوتر گندے جوڑ جوڑ کر اُس کاسہ پر گرے اور پانی پیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ برسون کے پیاسے ہین جسوقت خوب غٹ غٹا کر یہ پانی پی گئے تو زمین پر لوٹنے لگے بعد دیر کے ہر ایک نے ہیئت انسانی پیدا کی اور شاہزادہ سکندر رستم خو کو سلام کر کے ادب سے صف باندھکر استادہ ہوگئے اب شاہزادہ سکندر رستم خو نے فردون کو ملاحظہ فرمایا جواہر بیش بہا اور آلات حرب و ضرب کریاس نایاب و عمدہ خیمہ ہاے زرنگار صندوق زر و نقرہ یہ تمام اشیاء اُس مین درج تھین شاہزادے نے فردین واپس دین اور فرمایا کہ اسکی نقل اور تیار کرو ایک مجکو دو ایک اپنے پاس رکھو جسوقت جس شی کی ضرورت ہوگی تمسے طلب کر لی جائیگی ابھی اس خزانہ کو تم اپنی ہی حفاظت مین رہنے دو یہ سُنکر سامرہ جنی شاہزادہ سکندر رستم خو کو قلعہ مین لایا سامان ضیافت مہیا کیا اور نقل ان فردون کی تیار کر کے ایک اپنے پاس رکھی ایک شاہزادے کی خدمت مین پیش کی اب شاہزادے نے فرمایا کہ اے سامرہ جنی کل مین مرحلہ بیابان نیم سوختہ مین جاؤنگا سامرہ جنی نے عرض کی کہ ابھی قصد نہ فرمایئے آپ اپنے لشکر کو بھی آلینے دیجیے اسواسطے کہ ابھی راستے مین آپ کو جنگ کرنا ہوگی لشکر ساحران سے مین نے سُنا ہی کہ سمندر جادو اور اجلال جادو بیس بیس ہزار ساحرون کی جمعیت سے آپ کے روکنے کو چل چکے ہین آپ تن تنہا کس کس سے مقابلہ کیجیے گا یہ مانا کہ لوح آپ کے قبضہ مین ہی مگر کس کس کو قتل کیجیے گا اور کہان تک لڑیے گا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا بہتر ہی جب تمھاری راے ہوگی اُسی وقت مین جاؤنگا غرضکہ شاہزادہ سکندر رستم خو نے شب یہان بسر کی صبح کو دیکھا کہ جانب صحرا سے تتق گرد و غبار بلند ہوا اور خورشید زرین قبا بیس ہزار پریزادون کی جمعیت سے چلا آتا ہی شاہزادہ سکندر رستم خو نے سامرہ جنی کو استقبال کے واسطے روانہ کیا سامرہ جنی آیا اور عرض کی کہ چلیے شاہزادہ

سکندر رستم خو قلعہ مین رونق افروز ہین اور آپ کو طلب فرمایا ہی اور رعجگو برائے استقبال روانہ کیا ہی یہ سُنکر خورشید زرین قبا مع لشکر داخل قلعہ ہوا اور قدمبوسی شاہزادے کی حاصل کی سیارۂ ثالث بھی اُنکے ہمراہ تھا اسکے بعد شمس جنی آکر پہونچے اور شاہزادۂ سکندر رستم خو سے دست بوس ہونیکے بعد اُنھون نے قلعہ سے دُور اپنی بارگاہ برپا کی اور عرض کیا کہ ای شاہزادۂ با اقبال میرا لشکر مین رہنا خلاف مصلحت ہی لہٰذا مجکو علحدہ رہنے کا اذن دیجیے شاہزادے نے فرمایا جو تمھاری رائے ہو جہان مناسب جانو وہین قیام کرو شمس جنی نے تسلیم کی اور رخصت ہوے شمس جنی کے جاتے ہی جانب آسمان سے ابرہاے مختلف اللون پیدا ہوے برقین چمکتی ہوئی کوندا لپکتا ہوا بارش مروارید کی اُس ابر سے ہوتی ہی لیکن جو موتی زمین پر گراوہ آن واحد مین نظرون سے غائب ہو گیا بعد اسکے وہ ابر آتے آتے سامنے میدان قلعہ کے ہوا پر قائم ہوا اور اُس ابر مین سے دو ساحران مہیب صورت بیس بیس ہزار ساحر کی فوج و سپاہ سے نکلکر زمین پر خیمہ زن ہوے سامرہ جنی نے شاہزادے سے عرض کی کہ سمندر جادو اور اجلال جادو یہی دونون ہین شاہزادے نے فرمایا کچھ پروا نہین اسلیے کہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ✣ یہان تو شاہزادہ باطمینان تمام بیٹھا ہوا ہی اور وہان سمندر جادو اور اجلال جادو آکر پہونچے اُنھون نے خیمہ ہاے سحر اپنے اپنے نصب کرکے آراستہ کرائے دن تو انتظام لشکر مین گذر گیا جب آفتاب غروب ہوچکا شام ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہان شاہزادے نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی کوس حربی بجے قلعہ مین بھی طبل بجا اسنے مین شمس جنی حاضر ہوے اور عرض کی کہ ای شہریار مین اسوقت اس غرض سے حاضر خدمت فیضدرجت ہوا ہون کہ آج کی رات نہایت سخت ہی ذرا لوح و جام سے بہت ہوشیار رہیے گا ورنہ اتنا سمجھ لیجیے کہ اگر لوح و جام قبضہ سے جاتے رہے تو فتح ہونا طلسم کا بجز ہی یہ دونون جادوگر جمشید سُرخ قبا بادشاہ طلسم کے بھیجے ہوے ہین اور اسی غرض سے آئے ہین کہ جہان تک قابو چلے لوح و جام لیجائین شاہزادے نے فرمایا کہ حتی الامکان تو ضرور حفاظت کیجائیگی آیندہ تقدیر شمس جنی تو یہ کہکر رخصت ہوے اور اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہوگئے اور یہان سیارۂ تیزپا نے انتظام کیا اور طلایہ پھرنے لگا پھر شاہزادے سے دست بستہ عرض کی کہ جہان تک ہوسکے آج آرام نہ فرمائیے شاہزادے نے فرمایا کہ بھئی مین کئی راتون کا جاگا ہوا ہون کل شب کو کچھ دیر سویا تھا

لہذا آج تو مین اسقدر تھکا ہوا ہون کہ جاگنا میرا دشوار ہی سیارۂ تیز پا نے
عرض کی کہ حتی الامکان مین جاگونگا اور حفاظت لوح و جام کی کرونگا آیندہ
تقدیر آپ اطمینان کے ساتھ آرام فرمایئے اسلیے کہ کل پھر آپ کو مقابلہ کرنا ہی
غرضکہ شاہزادہ کو تو باتین کرتے کرتے دفعۃً نیند آگئی سیارۂ تیز پا جاگ رہا ہی
اب کچھ حال سمندر جادو کا گزارش کیا جاتا ہی کہ بارہ بجے تک تو باہم
اجلال جادو اور سمندر جادو ایک ہی جگہ بیٹھے رہے لیکن جب نصف شب
گذری تو اجلال جادو اپنے خیمہ مین آیا اور سو رہا اور سمندر جادو اس
فکر مین روانہ ہوا کہ کسی طرح لوح و جام پر قبضہ کرنا چاہیے ورنہ اگر لوح و جام ہاتھ
نہ آئیگا تو کل صبح کو ہم طلسم کشا سے مقابلہ کیونکر کرینگے سحر ہمارا باطل ہو جائیگا اور
ہاتھ سے طلسم کشا کے جان بچنا دشوار ہو جائیگی یہ خیال کرکے سمندر جادو نے
زمین پر غلطک ماری اور ہیئت اپنی ایک کبوتر صحرائی کی بنا کر جانب لشکر اسلام
روانہ ہوا یہان یہ حالت ہی کہ طلایہ برابر گشت کر رہا ہی آوازین بیدار باش و
ہوشیار باش کی بلند ہین سیارۂ تیز پا کبھی خیمۂ سکندر رستم خو مین جاتا
ہی اور کبھی باہر آتا ہی خورشید زرین قبا بھی سویا نہین ہی سامرہ جنی بھی جاگ
رہا ہی کہ یکایک سمندر جادو کبوتر بنا ہوا سقف بارگاہ پر آکر بیٹھا اور اسنے
کچھ اسم سحر پڑھکر پرون سے ہوا دینا شروع کیا اب ہوائے سرد چلنے لگی
اور غنودگی اہل لشکر پر طاری ہونے لگی جو جہان تھا وہ وہین سو یا جاتا تھا
سرداران لشکر ہرچند نیند کو ٹالتے ہین کوئی چوسر مین مصروف ہی کوئی
گنجفہ کھیل رہا ہی لیکن یہ ہوائے سحر کسی کو ہوشیار نہین رہنے دیتی ہی جو جہان
تھا وہ وہین سو گیا آخر سیارۂ تیز پا نے جب دیکھا کہ نیند کسی طرح نہین
ٹلتی اور بُرا حال ہوا جاتا ہی ایسا نہو کہ آنکھ لگ جائے اور دشمن قابو پاکر لوح و
جام لیجائے تو صبح کو شاہزادۂ سکندر رستم خو کو کیا منھ دکھاونگا یہ خیال
کرکے اسنے ویسی ہی ایک لوح تیار کی اور ویسا ہی جام بھی بنایا اور جام
و لوح اصلی کو لیکر شمس جنی کی طرف روانہ ہوا اور لوح و جام مصنوعی خیمۂ
شاہزادۂ سکندر رستم خو مین چھوڑ دیے اور ادھر ادھر دیکھتا ہوا ہوشیاری کے ساتھ
یہ جام و لوح کو لیے ہوے پاس شمس جنی کے آیا اور کہا کہ شاہزادۂ
سکندر رستم خو بسبب نیند کے بیہوش ہی ایسا نہو کوئی آفت در پڑے مین
نہایت پریشان تھا اس امر مین آخر مین نے بجز اس بات کے کوئی اور چارہ نہ دیکھا
کہ لوح و جام نقلی بنا کر پاس شاہزادۂ سکندر رستم خو کے رکھ آیا ہون
اور اصلی جام و لوح آپ کی خدمت مین لے آیا ہون آج شب بھر آپ اسکی
حفاظت کیجیے اور مین اب شاہزادے کی حفاظت کے واسطے جاتا ہون

شمس جنی نے کہا بہتر ہی اور جام و لوح لیکر اپنی حفاظت مین کیے اور سیارۂ ثالث وہان سے پلٹ کر لشکر کی سیر کرتا ہوا آوازین ہوشیار باش و بیدار باش کی دیتا ہوا چلا جس پہرہ بردار کو ذرا بھی اونگتے دیکھا زبان سے کچھ بھی نہ کہا بلکہ کوڑے سے بات کی کہ نمک حرام یہ وقت ہوشیاری کا ہی یا غفلت کا زندگی بھر راحت سے نمک کھاتے ہوا ور عیش و عشرت مین زندگی بسر کرتے ہو اتفاقاً اگر کبھی ذرا سختی پڑ جاتی ہی اور ضرورت آپڑتی ہی تو اسوقت بھی مالک کی جان کا کچھ خیال نہین کرتے اپنی راحت سے غرض ہی اسی طرح ایک ایک کو ہوشیار کرتا ہوا ہر ایک خیمہ کی خبر لیتا ہوا چلا آتا ہی الحاصل سیارۂ تیز پا تو یہ انتظام کر رہا ہی ادھر لشکر سمندر جادو کا یہ حال ہی کہ جا بجا اگیاری بان ہو رہی ہین گوگل لونگ لوبان رائی سرسون گندھک وغیرہ یہ تمام بخور سلگ رہے ہین آوازین یا سامری یا جمشید کی بلند ہین ہر جگہ سحر جگائے جا رہے ہین ایک جانب اجلال جادو کہ یہ بہت بڑا ساحر ہی بارگاہ جمشید سرخ قبا بادشاہ طلسم کا نشینے والا ہی ایسا ہی سمجھا ہی جمشید سرخ قبا نے جو اسے مقابلہ کو طلسم کشا کے بھیجا ہی اور اسکو بھی معلوم ہی کہ طلسم کشا کے پاس جام و لوح موجود ہین اجلال جادو اگیاری وغیرہ کیے ہوئے بیٹھا ہی اور چند جانور مثل خرس و خر و پلنگ و فیل وغیرہ کے پاس اسکے بندھے ہوئے ہین جسقدر سحر اسکے تیار ہین سب کو بھینٹ دیکر جگا رہا ہی قوت اُنکی بڑھا رہا ہی لیکن سمندر جادو جو اجلال جادو سے رخصت ہو کر چلا تو اپنے خیمہ کی طرف نہین گیا بلکہ پہلے سے سوچے ہوئے تھا اور تہیہ کیے ہوئے تھا کہ کسی طرح طلسم کشا سے جام و لوح چھین کر اپنے قبضہ مین کرنا چاہیے اسلیے کہ بغیر اس انتظام کے اُس سے لڑنا اپنے پاؤن سے موت کے منھ مین جانا ہی لیکن اس بات کو اسنے زبان سے نہین نکالا تھا اور اجلال جادو کو بھی آگاہ نہین کیا تھا کہ اگر کام نہ بن پڑا تو یہ ہنسے گا یا خبر اہل اسلام کو پہونچ گئی اور فتاح طلسم آگاہ ہو گیا تو پھر کامل طور سے حفاظت کیجائیگی یہ تصور کر کے اسنے اپنے لشکر سے بھی علحدگی اختیار کی اور بردۂ تاریکی شب مین اسقدر دور نکل گیا کہ نظر کسی کی نہ دیکھ سکے جب یہ اطمینان ہو گیا کہ نہ یہان آیندہ روند کا خوف ہی نہ کوئی دیکھنے والا ہی بس ایک مرتبہ زمین پر غلطک لگائی اور صورت اپنی ایک کبوتر کی بنا کر لشکر اسلام مین آیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر پرون کی ہوا دیکر سب کو سُلا دیا جب اسے یہ اطمینان ہو گیا کہ اب کوئی متنفس ہوشیار نہین ہی بس گنبدے تولکر زمین کی طرف متوجہ ہوا اور اندر بارگاہ سکندر رستم خو کے داخل ہوا دیکھا کہ شاہزادہ آرام فرما رہا ہی نفیر خواب بلند ہی جسقدر بار بردار ہین وہ بھی اسقدر غافل سو رہے ہین کہ سر دیا کا ہوش نہین ہی جام و لوح

سرہانے طلسم کشا کے رکھے ہوئے ہیں بس یہ دیکھتے ہی اسنے زمین پر لوٹ لگائی اور شہبازی سے لوٹن کبوتر بنگیا اب غلطک مار کر اُٹھتا ہی تو اپنی ہیئت اصلی پر آگیا بڑی بڑی جٹیں بڑی ہوئی سیاہ رنگ اب اسنے خیال کیا کہ اگر جام و لوح کو ہاتھ مین اُٹھاتا ہون تو سحر بھول جاونگا یہان سے نکلنا دشوار ہو جائیگا بس علحدہ سے ایک کپڑا اسطرح پھینکا کہ اُسنے جام و لوح دونون کو پوشیدہ کر لیا اور عکس لوح سے محفوظ ہوا بس قریب آکر سمندر جادو نے اسی کپڑے مین جام و لوح کو لپیٹ کر جھولی مین رکھا اور خود پر پرواز پیدا کر کے اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا جسوقت حد لشکر اسلام سے گذر گیا اور صحرا مین پہونچا پس ایک مقام مناسب تجویز کر کے زمین پر اُترا اور ایک گڑھا کھود کر جام و لوح کو دفن کر دیا اور اوپر اُسکے نشان کے واسطے ایک درخت قائم کر دیا اور خود اپنے خیمہ مین زمین کی راہ سے آکر سو رہا بعد ازین جسوقت طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور رخانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہوئے لشکر کفار مین سنگ بھنکا ناقوس کی صدا نے کافرون کو جوش بت پرستی دلایا لیکن آواز اذان نے یہ ثابت کر دیا کہ اُس خدا کو ماننا چاہیے جو پیدا کرنے والا اور سب سے بزرگتر ہی اور لعنت کرو ان سب پر جو کسی طرح کی قوت و طاقت نہین رکھتے اور خدا بننے کو موجود ہین الحاصل دونون گروہ اپنے اپنے رسم مذہب کے موافق عبادت پروردگار سے فراغت حاصل کر کے متوجہ میدان جنگ ہوئے اب حال لشکر اسلام کا اول بیان کیا جاتا ہی کہ جس وقت آنکھ شاہزادہ سکندر رستم خو کی خواب غفلت سے کھلی تھی اور بعد چلے جانے سمندر جادو کے اثر سحر برطرف ہوا تھا تو نہایت پریشان تھے کہ نہ تو سیارہ ہی اور نہ جام و لوح کا پتہ ہی یہ دیکھکر شاہزادہ نہایت پریشان ہوا کہ کون جام و لوح کو لے گیا یہ کام سوا دشمن کے دوست کا تو ہو نہین سکتا کہ وہ ایسے وقت نازک مین جو کام کی چیز ہو وہی لیجائے یہ اسی تردد مین بیٹھے تھے کہ اُدھر سیارہ ثالث پھرتا ہوا خیمہ سکندر رستم خو کے پاس پہونچا اور پہلے تو جھانک کر دیکھا کہ کیا معاملہ ہی دیکھا تو شاہزادہ نہایت پریشان بیٹھا ہی لیکن لوح و جام نہین معلوم ہوتے سیارہ ثالث سمجھا کہ معلوم ہوتا ہی جو اندیشہ ہمین تھا وہی ہوا خیر الحمدللہ کہ مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا اور انتظام کر چکا تھا ورنہ مشکل پڑجاتی اب چلکر شاہزادے کو بھی آگاہ کر کے پریشانی اُنکی دفع کرنا چاہیے یہ خیال کر کے داخل بارگاہ ہوا اور آواز دی کہ ای شہریار عالی وقار آپ کیون پریشان ہین شاہزادہ سکندر رستم خو نے فرمایا کہ ای سیارہ تم کہان چلے گئے تھے تمھاری غفلت کا

یہ نتیجہ ہوا کہ جام و لوح دونون دشمن کے قبضہ مین آ گئے پتہ نہین کہ جام و لوح کون لے گیا بلکہ یہ بھی تعجب ہی کہ صرف جام و لوح تو اُسنے لے لیے اور مجھکو زندہ چھوڑ دیا شاید اسواسطے قتل نہ کیا ہو کہ جام و لوح چھن گئے تو یہ مردہ سے بدتر ہی جب ہم چاہینگے مار لینگے یقین ہی کہ یہ کام جس شخص کا ہی کل میرے مقابلہ کو پہلے وہی نکلیگا سیارۂ ثالث نے عرض کی کہ ای شہریار عالی وقار آپ پریشان نہون اگر مین ہوشیاری سے کام نہ لیتا تو نہ معلوم کیا انجام ہوتا ای شہریار ذی وقار جب مین نے دیکھا کہ آپ پر غفلت طاری ہی تو مین نے یہ تصور کیا کہ مین خود حفاظت لوح و جام کی کرونگا لیکن کچھ دیر بعد میری بھی وہی حالت ہونے لگی کہ آنکھین بند ہوئی جاتی ہین غفلت چلی آتی ہی بیخودی اور نشہ کی سی کیفیت طاری ہی مین سمجھا کہ ایسا نہو کوئی افتاد پڑے بس مین نے جام و لوح کو لیجاکر شمس جنی کے سپرد کر دیا اور ایک جام و لوح نقلی آپ پاس چھوڑتا گیا تھا یہان آکر دیکھا تو اُسکا بھی پتہ نہین ہی معلوم ہوا کہ کوئی ساحر فکر لوح و جام مین آیا تھا جو اُس جام و لوح نقلی کو اصلی سمجھ کر لے گیا یہ اور بھی بہتر ہوا کفار یہ سمجھینگے کہ جام و لوح طلسم کشا پاس نہین ہین اور مقابلہ پر آئینگے یہان جام و لوح اصلی آپ پاس موجود ہونگے بس اسی لڑائی مین انشاء اللہ فتح ہی شاہزادہ یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ ای سیارہ بڑا کام کیا تو نے سیارۂ تیز پا نے عرض کی کہ غلام ہوتے کس دن کے واسطے ہین غرضکہ انھین باتون مین صبح ہو گئی تھی شاہزادہ بعد ادائے فریضۂ سحری اپنے مرکب پری پیکر پر سوار ہوا اور تیغۂ خارا شگاف کمر سے لگا کر چلا تھا کہ سامنے سے شمس جنی پیدا ہوا اور پوٹلی نیچے چپکے سے شاہزادے کو دے دی اور کہا کہ یہ جام و لوح ہین انھین پوشیدہ طور سے اپنے پاس رکھیے اور مین اب رخصت ہوتا ہون یہ کہکر یہ تو روانہ ہوے شاہزادے نے جام کو ایک ہاتھ مین اور لوح کو دوسرے ہاتھ مین سنبھالکر مرکب کو میدان کی طرف جولان کیا پشت پر شاہزادہ کی بیس ہزار فوج پرا باندھکر باقاعدہ کھڑی ہوئی اور قلب لشکر مین تخت خورشید زرین قبا کا قائم ہوا اُسطرف سمندر جادو اور اجلال جادو چالیس ہزار سپاہ کی جمعیت سے وارد میدان کارزار ہوے اور پرے جماکر کھڑے ہو گئے سمندر جادو فتاح طلسم کو دیکھ دیکھکر ہنستا ہی کہ آج اُسے اسطرح مارونگا کہ سبکو حیرت ہو جائیگی کبھی کسی نے نہ سُنا ہوگا کہ فتاح طلسم کو کسی ساحر نے سر میدان مارا ہو اسکو اطمینان ہی ادھر شاہزادہ دل مین خوش ہی کہ یہ مرحلہ آج ہی سر ہو جائیگا یہ سب کے سب دھوکے مین مارے پڑینگے الحاصل ہر ایک اپنے اپنے منصوبے لگا رہا ہی غرض جسوقت صفین آراستہ ہو چکین اور میدان جنگ ہموار ہو گیا تو سمندر جادو نے سکندر رستم خو کو آواز دی کہ کیون او نادان کیا سمجھ کر تو اُس

طلسم کی طرف آیا کیا یہاں کے حالات تو نے سُنے نہ تھے جو اپنے پاؤں سے موت
کے منہ میں چلا آیا سکندر رستم خو نے فرمایا کہ تو کوئی اتالیق ہی میرا جو مجھے
نصیحت کرتا ہی بس اگر بقصد مقابلہ آیا ہی تو آ یہی گو ہی یہی میدان ہی اور اگر خالی باتیں
بنانا ہیں تو میں گھڑا رہ اور جسقدر تیرا جی چاہے بکے جا سمندر جادو نے کہا کہ رسّی جل گئی
مگر بل نہ گیا اب تو کس بخیہ پر کودتا ہی سہ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
مجلسی برخاست سے باقی نہ ماند وہ چیزیں اب تیرے قبضہ میں نہیں جنسے
ہمیں اندیشہ تھا تو سحر و ساحری جانتا نہیں کہ دیر تک ردوبدل کرکے جان اپنی بچا سکتا ہو
اب تیرا مار ڈالنا جو نٹی اور مچھر کا مار لینا ہی اگر میں چاہتا تو اُسی وقت تجھکو
قتل کر ڈالتا مگر نہیں میرا یہ جی چاہا کہ ایک عالم کے سامنے سر میدان تجھکو اسطرح
ماروں کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ کرینگے یہ کہکر یہ ملعون
شاہزادے کی طرف بڑھا اور ادھر شاہزادہ سکندر رستم خو نے مرکب کو
سمندر جادو کی طرف بڑھایا لیکن اس راز کو سوا چار آدمیوں کے پانچواں
نہ جانتا تھا اول سمندر جادو دوسرے سیارۂ ثالث تیسرے شاہزادہ چوتھے
شمس جنّی یہ لوگ اپنے اپنے موافق سمجھ رہے تھے باقی دونوں طرف کے اہل لشکر
یہ باتیں سمندر جادو کی سُنکر عقلی گدے لگا رہے تھے اُدھر سمندر جادو کی فوج
خوش تھی کہ باتوں سے پایا جاتا ہی کہ جام و لوح قبضہ سے فتاح طلسم کے
نکل گئے اور اِدھر خورشید زرین قبا دعا کر رہے تھے کہ خداوندا تو ہی بچانیوالا ہے
المختصر جیسے ہی سمندر جادو قریب شاہزادے کے پہونچا زمین پر غلطک ماری
اور صورت اپنی ایک اژدر خونخوار کی پیدا کرکے شاہزادہ سکندر رستم خو
کی طرف بڑھا اور قریب پہونچکر دم کشی کرکے چاہا کہ نگل جاؤں شاہزادے نے
اسکو اپنی طرف آتے دیکھکر پہلے ہی لوح کو ملاحظہ فرمالیا تھا جیسے ہی سمندر جادو
قریب پہونچا شاہزادے نے لوح کو اسکے سر پر مارا کہ سر سمندر جادو کا شق
ہو اور بجائے خون ایک شعلہ سر سے نکلا اور جنک کراسی پر جو گرتا ہی سمندر جادو کو
جلاکر خاک کر دیا شاہزادے نے نعرۂ فتح بلند کیا کفار تھرا گئے یہاں لاش سمندر جادو
کی زمین پر پھڑکنے لگی اور زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوا آتشباری برف باری
ہونے لگی ایک قیامت کبرا برپا ہوئی اسلیے کہ یہ بہت بڑا ساحر ہی جب تڑپتے تڑپتے
ٹکڑے اسکے جسم کے سرد ہوے آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان یعنے کشتی نام من
سمندر جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اجلال جادو
نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ سمندر جادو اس ذلت و خواری سے مارا گیا دل میں سوچا
کہ تو اسکا کیا کریگا اسواسطے کہ لوح کی وجہ سے سحر اسپر اثر نہ کریگا طبل بازگشت
بجواکر میدان سے پھر گیا ادھر شاہزادہ سکندر رستم خو با فتح و فیروزی از خیل

قلعۂ ہفت گنبد ہوا اسامرہ جنی و شمس جنی و خورشید زرین قبا شاہزادے پر سے
زر نثار کرتے ہوئے میدان سے پھرے شاہزادے نے قلعہ مین آکر پوشاک رزم
اُتاری لباس بزم کو زیب جسم کیا اور وہان اجلال جادو نے ایک ساحر کو پاس
جمشید سرخ قبا کے مع لاش سمندر جادو روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ جبتک لوح و جام
اُسکے ہاتھ مین ہین کوئی کچھ نہین کرسکتا ہان اگر لوح و جام ہاتھ آنے کا کوئی طریقہ بن پڑا
تو خیر ورنہ یہ غلام بھی مثل سمندر جادو کے آپ پر نثار ہو جائیگا لہذا امید اندازی
ملتوی ہو الغرض وہ ساحر جو لاش سمندر جادو کی لیکر روانہ ہوا تھا جسوقت خدمت
مین جمشید سرخ قبا کی پہونچا لاش سامنے رکھدی اور تمام کیفیت سمندر جادو
کی اور پیغام اجلال جادو کا بیان کیا یہ سُنکر جمشید سُرخ قبا نے صندوقچہ
کھولا اور کہا کہ تو اسے یہ کہکر ایک طائر چھوٹا سا نکالکر دیا کہ یہ اجلال جادو کو
دے دینا اور کہدینا کہ جسوقت تو میدان جنگ مین جانے لگنا اُسوقت
یہ طائر چھوڑ دینا یہ بصورت طائر اصلی پرواز کرکے خیمۂ طلسم کشا کی طرف جائیگا
اور جام و لوح کا انتظام کرکے لوح تمھارے سپرد کریگا وہ فرستادۂ اجلال جادو
اُس طائر تصویر کو لیکر خدمت مین اجلال جادو کی روانہ ہوا یہان ایک روز
گذر گیا مگر اجلال جادو نے طبل نہین بجوایا شاہزادۂ سکندر رستم خو پریشان
ہین کہ طبل کیون نہین بجوایا کیا یہ ملعون بھی لوح و جام کی فکر کر رہا ہی جبتک
لوح و جام اُسکے قبضہ مین نہ آجائیگا اُسوقت تک مقابلہ نہ کریگا نہ طبل
بجوائیگا کیونکہ حالت سمندر جادو کی آنکھون سے دیکھ چکا ہی اور اگر ایسا ہی ہوا تو پھر کچھ قت مین
گیا کرسکونگا اور مشکل یہ ہی کہ جبتک طبل اُسطرف نہ بجیگا مین طبل بھی نہین
بجوا سکتا ہان ایک صورت ہی وہ یہ کہ مین دربند نیم سوختہ کیطرف روانہ ہو جاؤن
اسکو اگر روکنا ہوگا روکیگا راہ مین مقابلہ ہو جائیگا اور اگر خاموشی اختیار کی
فہو المراد مین دربند بیابان نیم سوختہ مین پہونچ جاؤنگا یہین بیٹھا گرہ جائیگا
یہ سوچکر شاہزادہ حکم کوچ دیا چاہتا تھا کہ ہرکارون نے آکر عرض کی ابھی
لشکر کفار مین ایک ساحر آیا ہی اُسنے کوئی تحفہ بادشاہ طلسم کی طرف سے
اجلال جادو کو دیا ہی جسے وہ دیکھکر نہایت خوش ہوا ہی اور اُسی خوشی
مین اُسنے حکم دیا ہی کہ بجے طبل جنگ شاہزادہ تو طبل نہ بجنے سے پریشان
ہی ہو رہا تھا فرمایا کچھ پروا نہین کوئی تحفہ لوح و جام سے بہتر نہین ہوسکتا
ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی کوس حربی بجے لشکر اسلام مین
بھی طبل بجا اور لشکر کفار مین بھی نقارۂ رزمی گرگرایا دونون لشکرون
مین تیاری جنگ ہونے لگی ڈھولے ڈیرہ وغیرہ بجنے لگے آوازین دہائیون
کی بلند ہین یہ ساحرون نے دو سو خداوندان فرضی و باطل کا نام لے لیکر

دوہائی کھینچ رہے تھے اور سحر جگا رہے تھے اُدھر اجلال جادو نے اپنے سحر کو کس
زور و شور کے ساتھ تیار کیا ہی اور اُس مرغ تصویر کو بھی خون خوک و بوم کی بھینٹ
دیکر جگا رکھا ہی ماتھے پر اسکے قشقہ کھنچا ہوا ہی زنار گلے مین پہنے ہوے ہی کہ ایک
مرتبہ طبل بجتے بجتے سیاہی شب برطرف ہونے لگی اور سپیدۂ صبح نمودار ہوا جھونکے نسیم بہار
کے چلے طائر باہمہ خوش الحانی محو حمد الٰہی ہوے وہ وقت عجب دلکش سمان رکھتا
ہی کہ چشم نظارہ مین خنکی پیدا ہوتی ہی روح مین تازگی ہویدا ہوتی ہی بندون کی کیا
حقیقت ہی کہ اسکو اسکے پیدا کرنے والے نے بھی پسند کیا ہی اور کیا گیا تو اب اسوقت خاص
کی عبادت کے معین فرمائے ہین وہ درختون کا جھومنا وہ شاخہاے ہر نخل کا زمین کو
جھک جھک کر چومنا وہ شبنم کا دانہ ہاے مروارید زمین پر بکھرانا ہر گل و برگ و شجر و حجر
کو زیور پنہانا طائرون کی خوش الحانی بلبلون کی غزل خوانی وہ چراغون کا نسیم کی
تندمزاجی سے جھلا جھلا کر گل ہونا اور بہار تازہ پیدا کرنا اور بے ثباتی عالم کا مرقع
دکھانا تازہ کلیون کا شگفتہ ہو ہو کر شاخ درخت پر پھولے نہ سمانا اور دامن نسیم سحر کو
خوشبو سے بسانا ادھر فوجون کا میدان جنگ مین ایک دوسرے کے مقابل آکر
پرا باندھنا اور تشنۂ خون و گرسنہ جان ہو کر مبارز طلب کرنا اُس تمام بہار کو خزان
سے بدتر بنائے دیتا تھا ہر کس و ناکس کو ایک فکر تازہ تھی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی
دلون کا کنول بجھا جاتا تھا الحاصل جسوقت صف آرائی ہو چکی تو لشکر کفار سے
اجلال جادو اپنا کرگدن آتشین بڑھا کر میدان مین آیا اور یون آواز دی کہ
اے طلسم کشا مجکو سمندر جادو نہ سمجھنا مَین اجلال جادو ہون روک میرے سحر کو
یہ کہکر اسنے گولا فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر دم کر کے اُسے جو زمین پر
مارتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور تمام زمین مین زلزلہ پیدا ہوا سوار مرکبون
سے گرنے لگے اور مرکب زمین مین دھسنے لگے عجب حالت لشکر اسلام کی ہی کہ
ہر ایک کو سنبھلنا دشوار ہی زمین مثل ہنڈولے کے ہو رہی ہی سوا شاہزادہ
سکندر رستم خو کے ہر ایک تزلزل کی حالت مین ہی لیکن مرکب شاہزادے کا
اسطرح کھڑا ہوا ہی کہ نکان تک نہین پہونچتی الغرض یہ حالت دیکھکر شاہزادۂ باقبال
نے مرکب اپنا آگے بڑھایا اور سامنے اجلال جادو کے آکر آواز دی کہ کیون او
ملعون تو مجھسے مقابلہ کرنے آیا ہی یا ان سبکو آزار پہونچانے اجلال جادو نے کہا کہ
خاص دشمن تو ہی اور جو تیرا شریک ہی وہ بھی مثل تیرے ہی سمجھا جائیگا بس اگر کچھ دعوی
اور بھروسا تجھے جام و لوح پر ہی تو رد کر دے میرے سحر کو بس یہ سُنکر شاہزادے
نے تیغہ کمر سے کھینچا اور آواز دی کہ او ملعون تو نے مجھے طعنہ کیا سمجھکر دیتا ہی جام و لوح
کیسی مجھے بھروسا اپنے پروردگار پر ہی جسکے سامنے شاہ و گدا فیل و پشہ شیر و آہو
سب برابر ہین اب کیا بغیر مارے ہوے تجکو مین چھوڑتا بھی ہون ادھر تو شاہزادے

نے تیغہ کمر سے نکالا اور ادھر اجلال جادو نے دستک دی کہ ایک پتلا سپر تلوار لیے
ہوئے زمین سے پیدا ہوا اور سامنے شاہزادہ سکندر رستم خو کے آیا شاہزادہ
سکندر رستم خو نے عکس لوح کا ڈالا پتلا گر پڑا جب شاہزادہ آگے بڑھنے لگا اور
عکس لوح کا پتلے پر سے ہٹا پھر جھک کر سامنے تلوار کھینچے ہوئے آیا شاہزادے کو
نہایت غصہ آیا اور جھپٹ کر تیغۂ خارا شگاف مارا پتلا پاؤں مار کر غرق زمین ہوگیا
ادھر تو یہ رد و بدل ہونے لگا اور اسطرف اجلال جادو نے فوراً طائر تصویر جھولی
سے نکالکر کچھ اسم سحر دم کرکے بائیں چھنگلیا کا خون اسکی منقار میں لگادیا کہ وہ طائر
چہچہہ کرکے اُڑا اور سر فتاح طلسم پر تاوے کرنے لگا لیکن شاہزادہ اس سے
بیخبر تھا اور اس پتلۂ فولادی سے لڑ رہا تھا کہ یکایک پتلے نے زمین سے نکلکر
شاہزادے پر گرز مارا سکندر رستم خو نے گرز اسکا سپر پر روکا چونکہ وہ گرز مجوف
کا تھا اور اندر اس مجوف کے خاک بھری ہوئی تھی جیسے ہی گرز سپر پر پڑتا ہی گرز تمام
پرچے پرچے اڑ گیا اور خاک اڑی کہ شاہزادہ تہ گرد میں پوشیدہ ہوگیا یہانتک
کہ چمک لوح کی پردۂ گرد سے باہر آنا موقوف ہوگئی بس طائر چہچہہ مارکر گنبد سے ٹوٹتا ہوا
شاہزادہ سکندر رستم خو پر گرا اور ڈورا لوح کا کاٹ دیا کہ منقار اسکی مانند قینچی
کے تھی اور ساتھ ہی پر مارا کہ جام ہاتھ سے زمین پر گرا بس جام و لوح کا گرنا تھا
کہ وہ پتلہ جو لڑ رہا تھا سپر و شمشیر ہاتھ سے پھینک کر جام و لوح کو لیکر غرق زمین
ہوگیا اور طائر چہچہہ کرکے روانہ ہوگیا اب جو گرد برطرف ہوئی ہے اور چاہا
شاہزادے نے کہ لوح کو دیکھکر کام کروں دیکھا تو لوح ندارد و جام ہاتھ سے
گرنے کا معلوم ہوا تھا اب جو دیکھا تو نہ پتلۂ فولادی ہے اور نہ جام و لوح سمجھے کہ
دغا ہوئی بس تیغہ کھینچکر برابر اجلال جادو کے پہونچے اور فرمایا کہ او ملعون دغا
کے ساتھ لڑتا ہی سیارۂ ثالث نے آواز دی کہ ای شہریار جام و لوح گئے تو گئے
اس ملعون کو جانے نہ دیجئے گا اسلیے کہ جام و لوح اس تک ابھی پہونچے نہیں ہیں
اجلال جادو نے جو دیکھا کہ طلسم کشا برابر آگیا ہی ہنسا اور کہا کہ جو حوصلہ اپنا نکالے
یہ کہکر سر آگے بڑھا دیا شاہزادے نے تیغہ مارا کوئی اثر نہوا اجلال جادو نے کہا
بس چلا جا ورنہ پچھتائیگا ہاتھ سے میرے مارا جائیگا شاہزادے نے فرمایا کہ بہادر
مرنے سے کب ڈرتے ہیں تو عبث مجکو دھمکاتا ہی مجھے اسکی مطلق پروا نہیں ہی
تو بھی وار کر اپنا اجلال جادو نے کہا تھوڑا عرصہ ابھی اور تیری زندگی کا باقی ہی
اُسکے گذرنے کا منتظر ہوں شاہزادے نے فرمایا کہ مجکو جلدی ہی یہی گفتگو تھی کہ ایک
مرتبہ طبقۂ زمین کا شق ہوا اور وہی پتلۂ آہنی جام و لوح کو لیے ہوئے پیدا
ہوا لیکن اس صورت سے کہ گلے میں اسکے کمند پڑی ہوئی اور ایک اور پتلہ
اس کمند کا سرا تھامے ہوئے اجلال جادو نے جو یہ معرکہ دیکھا آواز دی کہ

او ملعون تو کون ہی کہ میرے موکل کو گرفتار کیے ہوے ہی چھوڑ دے ورنہ ابھی
تیرا کام تمام کرو ونگا پتلے نے کوئی جواب نہ دیا اجلال جادو نے بصد غیظ و
غضب ترنج سحر اس پتلے پر مارا جو اسکے پتلۂ سحر کو اسیر کیے ہوے تھا بس گولا
فولادی جو پتلے کے سینہ پڑتا ہی تو توڑ کر سینے کے پار گذر گیا اور پتلہ پتلۂ آتشبازی
ہو کر پتلے سے لپٹ گیا دونون جلا جلا کی صدا دینے لگے اور جام و لوح ہاتھ
سے پتلے کے چھوٹ پڑے ادھر تو وہ دونون پتلے شعلہ بنے ہوے لڑ رہے
ہین اور اُدھر لوح و جام زمین پر پڑے ہوے ہین بس اجلال جادو آپ لوح و
جام کی طرف بڑھا کہ مین خود اٹھا لون ادھر شاہزادہ سکندر رستم خو جھپٹا کہ
مین اٹھا لون لیکن عکس لوح کا جو پڑتا ہی اجلال جادو تو سحر بھولا اور کر لوند موند
ہو کر زمین پر گرا بعد ازین شاہزادے نے جلدی سے لوح اٹھائی جام بھی قبضہ مین
کیا پلٹ کے دیکھا تو اجلال جادو بھاگا جاتا ہی بس جلدی سے تیر چلہ کمان
مین پیوستہ کر کے مارا کہ تیر پشت پر پڑا اور سینہ کو توڑ کر پار نکل گیا یا تو اسقدر حصہ جسم خود
شگافتہ ہو گیا تھا اور گویا جسم نے تیر کو جگہ دے دی تھی اور جب تیر جسم سے پار نکل گیا
تو بدستور اس حصۂ جسم کا گوشت پھر برابر ہو گیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کس مقام پر
تیر لگا تھا اب شاہزادے نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اسمین تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم
جس وقت اجلال جادو لوح اٹھانے جھکا تھا اور عکس لوح سے سحر اسکا باطل
ہوا تھا وہ ہی وقت جالاکی کا تھا جب وہ ہوشیار ہو کر چلدیا اب جدو کد
بیکار ہی اسے جانے دو آخر کہان جائیگا پھر مقابلہ پر آئیگا القصہ اُدھر
اجلال جادو نے اپنی فوج مین جا کر حکم دیا کہ طبل بازگشت بجے کل دیکھا
جائیگا فوراً طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے شاہزادہ داخل
بارگاہ ہوا شمس جنی آ کر قدمبوس ہوے خورشید زرین قبایان کشتیان جواہر
کی نثار کین کہ پروردگار نے بڑی بلا سے بچایا اجلال جادو جام و لوح لے ہی
گیا تھا اگر شمس جنی اسکا انتظام نہ کرتے اور اپنے زور عمل سے اس پتلۂ سحر
کو نہ روکتے تو جام و لوح نہین معلوم کہان پہونچ جاتے اور دشمن
شاہزادے سے پھر بچ نہ سکتے جس وقت یہ راز معلوم ہوا شاہزادے نے شمس جنی
کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ انشاء اللہ بعد فتح طلسم کے دیکھا جائیگا
مین انکی بھی ویسی ہی عزت کرونگا جیسی عزت انکے باپ کی حمزہ صاحبقران
کرتے تھے بلکہ اس سے بڑھکر عزت کرونگا۔ اب پھر حال گزارش کیا جاتا ہی اجلال جادو
کا کہ یہ جو اس باختہ لشکر ایک مقام پر ٹھہرا کر آپ جانب صحرا روانہ ہو گیا
اور ایک دامنۂ کوہ مین بیٹھکر فکر کرتا تھا سعی صرع کی کہ کیا تدبیر کروں تا جو
اس ظالم سے لوح و جام ہاتھ آ جائے اور یہ انسان مارا جائے سوچتے سوچتے

ایک مرتبہ اسنے پتلہ کاغذ کا کترا اور اُس پتلے کے اندر چھ پتلے اور کترے ہر ایک پر
کچھ اسم سحر دم کرکے اسنے اپنے ہفت اندام سے ایک ایک قطرہ خون کا
اُس پتلے پر اسطرح ٹپکا دیا کہ سات ٹیکے ہوگئے بعد اسکے سات جانور سات رنگ
کے ذبح کرکے اُنکا خون ملا کر اُس خون سے اُس پتلے کو نہایا اور نہانے ہی
وہ پتلہ گویا ہوا کہ کیا حکم ہوتا ہی طوفان جادو نے کہا کہ جا اور لشکر طلسم کشا
کو برباد کر بس یہ سنتے ہی وہ پتلہ زمین پر جست کرتا ہوا چلا کہ ہر جست مین
قد اُسکا بالشت بھر بڑھ جاتا تھا کہان تک بیان کیا جاے کہ جسوقت یہ لشکر
اسلام کے قریب پہونچا ہی اور پہونچکر گرا ہی تو قد اُسکا بیاسی آرنج کا ہوگیا تھا
تلوار اسکے ہاتھ مین تھی اسنے فوج پر گرتے ہی مسلمان ساحرون کو قتل کرنا
شروع کیا ایک غلغلہ لشکر مین برپا ہوا کہ اس طرح کا ایک دیو آیا ہی وہ لشکر
کو قتل کر رہا ہی بس یہ دیکھکر خورشید زرین قبا نے کہ یہ بھی ساحر بے نظیر ہی
اپنے سر کا بال توڑ کر زمین پر پھینکا اور کہا کہ اے رسن سحر باندھ لا اُس دیو کو
اور وہان جو ساحرون نے اُس دیو پر تیغ سحر و تیر و تبر و تفنگ وغیرہ کے وار
کیے تو جس مقام پر جو عضو اُس دیو کا کٹکر گرا وہین دوسرا ایک دیو پیدا
ہوگیا اور دو ہوکر لڑنے لگے اس رسن سحر نے ایک دیو کو باندھ لیا اور
کھینچتی ہوئی سامنے خورشید زرین قبا کے لے آئی لیکن اہل لشکر نے آکر
عرض کی کہ آپنے ایک کو گرفتار کرلیا وہان دوسرا بھائی اسکا لڑ رہا ہی
اور اُسی طرح لشکر کو تباہ و برباد کر رہا ہی دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی تب
خورشید زرین قبا نے پوچھا کہ کیا یہ دو بھائی تھے لوگون نے بیان کیا کہ ہم
نہین جانتے یہ دونون بھائی تھے یا ہمزاد یا کیا اسرار تھا کہ جب پہلے غل ہوا
ہی تو ایک دیو نظر آیا تھا جب اُسے قتل کیا تو دو ہوگئے اب تو خورشید
نہایت پریشان ہوے اتنے مین خبر پہونچی کہ وہ ایک جو لڑ رہا تھا پھر اُسکے
دو ہوگئے اور ساحران مطیع اسلام کو قتل کر رہے ہین کفار تو پکار پکار کہہ رہے
ہین کہ واہ خداوند سامری و جمشید تمھارا کیا کہنا ہی یہ کہان سے بلا مسلمانون پر تمنے بھیجدی
ہی اور اہل اسلام پریشان ہین اتنے مین خورشید کو خبر ملی کہ اب تین دیو لڑ رہے ہین یہانتک کہ آخر مین
سُنا کہ اب چھ دیو لڑ رہے ہین اور وہ دیو جسکو خورشید نے اسیر کیا تھا وہ اُسیطرح بندھا کھڑا
تھا اب تو خورشید نے نشتر نکالا اور اپنے جسم مین بھی سات مقامون پر نشتر دیکر سات جگہ کا
خون لیا اور کچھ اسم سحر دم کرکے اُس دیو کے مُنھ پر چھینٹا مارا اور کہا کہ مار لے اپنے ساتھیون کو
کہ وہ تیرے دشمن ہوگئے ہین اور مشکین اُسکی کھولدین یہ سُنتے کے ساتھ ہی وہ دیو جھومتا ہوا چلا
اور اُن چھون دیوون کو للکارا اور لڑنا شروع کیا وہ چھون آکر لپٹے
کہ یہ مالک سے پھر گیا اسکو اجلال جادو کے سامنے پکڑ لیچلو وہ اسے سزاے معقول

دیگا لیکن اول جو دیو اس سے لپٹا اور جسم اُس دیو کا اس سے مس ہوا وہ بھی اسی کا شریک ہو گیا اور دوسرے دیوؤن نے لڑنے پر آمادہ ہو گیا یہانتک کہ ساتون یکدل ہو گئے اور یہ صلاح کی کہ چلکر اجلال جادو کو قتل کرو کہ وہ دشمن ہمارا ہی اور ساتون جھومتے ہوئے اور غل مچاتے ہوئے کوہ کی جانب روانہ ہوئے قضائے کار اُسوقت اجلال جادو سحر کر رہا تھا اور اسکی خبر اسکو نہ تھی کہ خورشید زرین قبا بھی اس درجہ کا ساحر ہی جو بآسانی میرے سحر کو رد کر دے گا اور میرا وار مجھی پر ہو جائے گا بقول سعدی شعر اگر صد سال گبر آتش فروزد ٭ چو یکدم اندران افتد بسوزد ٭ پشت کی جانب سے ان ساتون دیوؤن نے کہا ہان مارلو اسکو اجلال جادو آنکھین بند کیے ہوئے اسم سحر پڑھ رہا ہی یہ سمجھا کہ موکل ڈراتے ہین سحر کے پلٹنے سے پنجہ تھا کہ حفاظت کر سکتا اب جو یہ ساتون دیو آگر گرتے ہین تو اجلال جادو کے سات ٹکڑے کیے اور آپسمین حصہ بانٹ کر کے کھا گئے بس جو مضغۂ گوشت جس کے حلق کے نیچے اترا وہ دیو دیو آتشبازی ہو گیا اجلال جادو نے اپنے ہی سحر سے زک پائی اسکو اسکے سحر نے مارا اور بعد اُسکے سحر خود بھی فنا ہو گیا آندھی چلی خاک اڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اجلال جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اور وہ ساتون دیو جو جل کے خاک ہوئے شعلہ بنے ہوئے آکر لشکر اجلال جادو پر گرے اور ہر ایک کو جلانا بھونکنا شروع کیا یہ قوت سحر خورشید زرین قبا کی تھی کہ اجلال کے مرنے کے بعد بھی سحر اسکا مقید رہا اور اسی کے لشکر کو منتشر کرنے لگا سات شعلے لپک لپک کر جو ساحران پر برابر گر رہے تھے اور ساحر مر رہے تھے نہ یہ شعلے ابر سحر کی بارش سے فرو ہوتے تھے نہ سپر سے رکتے تھے ساحران لشکر کفار نے سبھی تدبیرین کین سپر سحر اُٹھائی تو شعلہ تیر شہاب بنکر سپر کو توڑ کر پار گذر گیا ابر سحر برسایا تو دامن ابر مین آگ لگ گئی اور مانند روئی کے وہ ابر سحر جل گیا آخر کار یہ سب کے سب بھاگے شعلون نے انکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو چالیس ہزار ساحر بھاگتا چلا جاتا ہی اور پیچھے پیچھے انکے سات شعلے بلائے ناگہانی کیطرح لپکتے چلے آتے ہین جو ساحر کسی مقام پر بھی رکا شعلہ اُسپر گرا اور اُسنے بھی دوزخ کے شعلون سے ملحق کر دیا ایک عجب طرح کا ہنگامہ برپا ہی یہان جسوقت خورشید زرین قبا نے رد سحر کیا تھا تو شاہزادہ سکندر رستم خو سے کہا تھا کہ ای شہریار قلعہ سے نکلکر تماشا دیکھیے کہ کیا ہوتا ہی شاہزادہ ہمراہ خورشید زرین قبا کے یہ تماشا دیکھ رہا تھا اور خورشید کی نہایت تعریف فرما رہا تھا کہ واقع مین یہ تمہارا ہی کام تھا کہ استقدر بڑے سحر کو ایسا پلٹ دیا کہ اب وہ کسی سے نہین رکتا خورشید نے عرض کیا کہ یہ سب اقبال حضور کا ہی ورنہ مجھے کیا آتا ہی یہان تو سب خوش و مسرور بیٹھے ہین لیکن اول حال لشکر بے سردار و ہزیمت خوردہ اجلال جادو و سمندر جادو کا سنیے کہ شعلے انکے تعاقب مین چلے جاتے ہین اور یہ ساحر شعلہ افسون خورشید سے جلے جاتے ہین اسی حالت سے یہ بھاگتے ہوئے بارگاہ جمشید سرخ قبا تک پہونچے وہان جمشید سرخ قبا بعد روانہ کرنے سمندر جادو و اجلال جادو کے حسب دستور پھر مصروف عیش و نشاط ہوا اسنے اطمینان ہی کہ میرے دونون رفیق ایسے نہین ہین جو بغیر جام و لوح حاصل کیے اور طلسم کشا کو قتل کیے ہوئے پلٹ آئینگے یہان محفل عیش و نشاط گرم ہی جام شراب ناب گردش ہی ساقیان سیمتن ساق صراحی مرصع کار و جام یاقوت نگار ہاتھون مین لیے ہوئے ہین ادا ازین ہوشا ہوش و نوشا نوش کی بلند ہین ارکین دولت جمع ہین مطربان خوش آواز نغمہ سرائی کر رہے ہین ناچ ہو رہا ہی عجب طرح کی حالت ہی

کہ نہ غم دنیا ہے نہ فکر عقبیٰ ہے اسی حالت مین ایک شور و غوغا بلند ہوا اور آوازین پیدا ہوئین کہ دوہائی ہے بادشاہ طلسم کی اب جان نہین بچتی معلوم ہوتی پوچھا جمشید سُرخ قبا نے کہ یہ کیا معاملہ ہے جلد خبر لو یہ کون مظلوم فریاد کر رہے ہین اور کون ظالم اُنکو مارے ڈالتے ہین کچھ لوگ جھپٹ کر گئے کہ آکر خبر بیان کرین جب تک وہ واپس آئین ہین دیکھا تو چند ساحر اس بارگاہ مین بے تحاشا گھس پڑے اور ایک شعلہ اُنکے ساتھ لپٹا ہوا وہ بھی بارگاہ مین گھس آیا اور ایک آدھ ساحر کو سامنے جمشید کے اس شعلہ نے پھونک دیا بس یہ دیکھتے ہی جمشید سرخ قبا نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر ایک شیشہ پر دم کیا اور وہ شیشہ سامنے رکھدیا دیکھا تو وہ شعلہ چمک کر اُس شیشہ مین داخل ہوگیا اُسکے بعد کہا کہ کیا اور شعلے بھی ہین اُن لوگون نے عرض کی کہ حضور سات شعلے تھے ابھی چھ اور ہونگے جمشید شیشہ لیے ہوئے بارگاہ سے باہر نکلا دیکھا تو ایک قیامت برپا ہے شعلے پیچھے ساحرون کے لپٹتے پھرتے ہین اور ساحر بھاگتے پھرتے ہین بس جمشید نے وہین شیشہ رکھدیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دینا شروع کیا جب دستک دی شعلہ چمکا اور شیشہ مین داخل ہوگیا یہانتک کہ چھ دستکون کے بعد دیکھا تو چھئون شعلے وہ بھی آکر اسی شیشہ مین بند ہوگئے اب جمشید نے کچھ اسم سحر دم کرکے کاگ لگا دیا کہ وہ شعلے اُسی شیشہ مین بند ہوگئے یہ معلوم ہوا کہ وہ شیشہ سر سے سُرخ سے بھرا ہوا ہے اب اُن ساحرون سے پوچھا کہ تم پر کیا گذری بیان کرو جو ساحر اُن شعلون سے بچ گئے تھے اُنھون نے تمام کیفیت سمندر جادو کے مارے جانے اور اجلال کے قتل ہونے کی اور شعلون کے گرنے اور تعاقب کرنے کی بیان کی جمشید نے شیشہ اُٹھا کر پوچھا کہ اے شعلہ ہائے سحر تم خود بیان کرو کہ تم کسکے سحر ہو ان شعلون نے زبانین نکال نکالکر بیان کیا کہ ہم دراصل سحر ہین اجلال جادو کے لیکن ہمین خورشید زرین قبا نے اپنے قابو مین کرکے اسطرف پلٹا دیا ہم نے اجلال جادو کو مارا اور اُسکے لشکر کو تباہ کر دیا اگر آپ ہم کو قید نہ کر لیتے تو ہم آپ مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑتے یہ سنکر جمشید سرخ قبا نے ایک ساحر کیطرف دیکھا کہ نام اُسکا شعلہ افروز جادو تھا اور کہا کہ یہ شیشہ لیجاؤ اور لشکر دشمن مین پہونچکر کاگ اسکا کھول دینا اور تم اتنی جلد غرق زمین ہوکر بھاگنا کہ شعلہ تم پر نہ حملہ کر سکے بس جسوقت یہ شعلے دشمن کو نہ پائینگے تو پلٹ کر لشکر خورشید پر حملہ کرینگے اور سبکو اسیطرح منتشر کر دینگے جسطرح فوج اجلال جادو کو تباہ کیا تھا یہ سنکر شعلہ افروز جادو نے کہا بہت خوب اور وہ شیشہ لیکر جانب لشکر خورشید زرین قبا روانہ ہوا یہان بعد تباہ ہونے لشکر اجلال جادو کے اہل اسلام نقارہ فتح بجاتے ہوئے داخل قلعہ ہوئے کمرین کھولین اطمینان سے بیٹھے لیکن خورشید نے چند ساحر معین کر دیے تھے کہ اگر جمشید سُرخ قبا کیطرف سے فوج ساحران کی آتی دیکھنا تو ہمین مطلع کرنا وہ ساحر طلایہ پھر رہے ہین پر پرواز پیدا کرکے کوسون کی خبر دم بھر مین لے آتے ہین اب سبکو اطمینان حاصل ہے غافل بیٹھے ہین کہ ایکمرتبہ بیچ لشکر مین طبقہ زمین کا ٹوٹا اور ایک ساحر سیہ فام ایک شیشہ ہاتھ مین لیے ہوئے زمین سے نکلا اور نعرہ کیا کہ منم شعلہ افروز جادو فرستادہ جمشید سرخ قبا بادشاہ طلسم نیرنگ قاف یہ کہکر کاگ شیشہ کا کھول بس کاگ کا کھلنا تھا کہ اُسمین سے چمک کر سات شعلے نکلے شعلہ افروز جادو نے چاہا کہ پاؤن مارکر غرق زمین ہو جاؤن دیکھا تو زمین آہنی ہے اب اسنے غلطک ماری اور پر پرواز پیدا کر کے

اُڑنا چاہا تھا کہ شعلہ جو چمک کر گرتا ہے اسکو تو جلا کر خاک کر دیا اور اب وہ شعلہ لشکر خورشید پر گرا اور ساحروں کو
پھونکنا جلانا شروع کیا خورشید زرین قبا کو یہ اندیشہ ضرور تھا کہ عجب نہیں ہے جو جمشید میرے سحر کو پلٹا دے
اسی بنا پر جیسے ہی شعلہ افروز جادو زمین سے نکلا اور اسنے نعرہ کیا خورشید نے فوراً اسم سحر پڑھ کر دو ہتھڑ
مارا کہ زمین سخت ہو گئی اور شعلہ افروز جادو کے بھاگنے کی راہ مسدود ہو گئی لیکن اسکے مرتے ہی یہ نہ معلوم
تھا کہ شعلہ ہائے سحر اپنے ہی لشکر کو پھونکنے لگینگے اب جو خورشید نے یہ حالت دیکھی نہایت پریشان ہوا
ہر چند اسنے بہت سے سحر کیے ابر سحر برسایا دریائے سحر بہایا لیکن کسی سے وہ آگ فرو نہ ہوئی ابر سحر کو مانند
روئی کے پھونک دیا دریائے سحر کو جلا دیا شیشہ سحر کو توڑ ڈالا اور تنبیہ نہ ہو سکی اب تو خورشید نہایت پریشان
ہوا بس اتنا تو ہوا کہ جب شعلہ چمک کر خورشید کی طرف چلا خورشید نے غرق زمین ہو کر اپنی جان بچا لی
بعد اُسکے جب زمین سے سر نکالا شعلہ پھر اُسکی طرف لپکا خورشید بھی پریشان ہے ساحر بھاگتے پھرتے
ہیں ایک قیامت برپا ہے سکندر رستم خو بسبب برکت لوح کے محفوظ ہے سیارہ ثالث شمس جنی
کے خیمہ میں چھپا ہوا ہے شمس جنی بھی شعلوں کے خوف سے باہر خیمہ کے نہیں نکلتا اندر خیمہ کے حصار باندھے
بیٹھا ہے لشکریوں کی یہ حالت ہے کہ بیچارے تڑپ رہے ہیں جل رہے ہیں ایک قیامت برپا ہے جسپر شعلہ گرا اسکو
جلا کر خاک کر دیا ساحروں کے مرنے سے آندھیاں چل رہی ہیں خاک اُڑ رہی ہے آتش باری برف باری
ہو رہی ہے زمین کو زلزلہ ہے پر شور کر رہے ہیں کہ گشتی مرا نام من فلان بود و فلان بود کچھ بنائے نہیں بنتی ہے اسی
حالت اضطراب میں شاہزادہ سکندر رستم خو نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فاتح طلسم کیا
منھ دیکھ رہا ہے اور جانیں بندگان خدا کی تلف کرا رہا ہے کیوں نہیں الفاظ [illegible] پڑھ کر جام پانی سے لبریز
کرتا کہ یہ سحر دفع ہو بس شاہزادہ نے جلدی سے پانی جام میں بھرا اور کہا کہ پاک نام اللہ کا ہوا اُڑائے
خاک کو اور آگ جلائے ہوا کو اور پانی بجھائے آگ کو تو اے شعلو آؤ جام میں بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا
ساتوں شعلے یکے بعد دیگرے چمک کر جام میں گرے اور فرو ہو کر رہ گئے اب تو خورشید زرین قبا بھی
زمین سے باہر آیا اور شمس جنی بھی اپنے خیمہ سے نکلے سیارہ ثالث بھی اپنے ہمراہ نکلا غرضکہ ہر شخص
آکر شاہزادہ سکندر رستم خو کی خدمت میں حاضر ہوا اور قدمبوسی حاصل کی شمس جنی نے عرض کی کہ
سوا اسکے صورت اس سحر کے رد کرنے کی نہ تھی الغرض اب اس مقام پر شاہزادہ نے قیام کیا شمس جنی
نے منع کیا تھا کہ اب دو چار روز آپ استراحت فرمائیے ورنہ زیادہ زحمت میں علیل ہو جانے کا
اندیشہ ہے اب مرحلہ دربنہ بیاباں ہم سوختہ کا ہے جہاں بڑی بڑی زحمتوں کا سامنا ہوگا جنکا برداشت
کرنا محال ہوگا شاہزادہ نے شمس جنی کی ہدایت کے موافق قیام کیا بعد خاصہ نوش فرمانے کے
حسب عادت گھوڑے پر سوار ہو کر دو کوس پھر آتے تھے کہ صحت میں نہ فرق آئے ایک روز
ایک صحرا کی طرف گئے وہاں آواز چنگ کی کانوں میں آئی شاہزادہ اُسی آواز پر چلا کہ یہ کون ہے جو اس
وادی بے آب و گیاہ میں چنگ نوازی کر رہا ہے جتنا آگے بڑھتے جاتے تھے آواز چنگ کی قریب
ہوتے جاتے تھے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک زن جمیلہ جوگنوں کا سا بھیس بنائے ہوئے
چنگ نوازی کر رہی ہے انکو خیال ہوا کہ شاید وہی نازنین ہے جسے میں نے چنگ لا کر دیا تھا لیکن
جب قریب پہونچے تو گمان انکا غلط نکلا دیکھا کہ اور عورت ہے لیکن اُسکی چنگ نوازی بھی

سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ آواز چنگ پر دل پگھلا جاتا ہے آنکھوں میں آنسو بھر آئے ہیں اور وہ عورت بھی روتی جاتی ہے اور چنگ بجاتی جاتی ہے شاہزادہ کو دیکھ کر اُسنے چنگ ہاتھ سے رکھ دیا اور پکاری کہ اے شہریار عالیوقار بڑی بارت جواب بھی آپ تشریف لائے سچ کہا ہے شعر کون لیتا ہے خبر بے سروسامانوں کی + چھانتے ہونگے تہیں خاک بیابانوں کی + انتظار کرتے کرتے آنکھیں پتھرا گئیں شاہزادہ کو تعجب ہوا کہ یہ تو اسطرح کی باتیں کرتی ہے جیسی برسوں کی شناسا ہے حالانکہ میں اسکی صورت سے بھی آگاہ نہیں فرمایا اے عورت میں تو تجھے نہیں پہچانتا تو نے مجھے کیونکر پہچانا یا کسی دوسرے شخص کا دھوکا ہوا ہے اُسنے عرض کی کہ ہاں سچ ہے آپ مجھے نہیں پہچانتے مگر جسوقت میں پتا بتاؤنگی تو آپ جان جائینگے فرمایا بیان کر اُسنے عرض کی کہ نام لونڈی کا محبوبہ چنگ نواز ہے میں زوجہ ہوں آپ کے غلام اتییت یعنے نعمان کی جو آپ کی محبت کے جرم میں قتل کیا جاتا ہے جسکو اسرار جنی نے پنجہ گرا کر اُٹھوا منگایا فرمایا تو اس صحرا تک کیونکر پہونچی اور تو نے اپنی یہ حالت کیوں بنائی اُسنے عرض کی کہ جسوقت میں اپنے شوہر سے جدا ہوئی تو ہر وقت رویا کرتی تھی ایک روز میں نے چاہا کہ چنگ نوازی کرکے دل کو بہلاؤں غم غلط کروں لیکن وہ غم غلط ہونے کے بدلے اور صحیح ہوگیا بقول شخصے کہ ع اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی + میں چنگ بجا کر گا رہی تھی اور اُسطرف سے سواری ملک اورنگ سیہ قبا کی گذری اور نظر بادشاہ کی مجھ پر پڑی وہ مجکو اُٹھوا کر اپنے ہمراہ لے گیا جسوقت میں بہت روئی پیٹی اور میں نے یہ ظاہر کیا کہ میں زن شوہردار ہوں اور شوہر کا اپنے پتہ دیا تو بادشاہ نے میری تشفی کی اور فرمایا کہ میں کسی بد ارادہ سے تجکو نہیں لایا ہوں تیرا عاشق نہیں تیری چنگ نوازی کا عاشق ہوں تو میری دختر کے ہمراہ اُسی کے باغ میں رہا کر اور جسوقت میں طلب کروں آکر چنگ سنا دیا کر اور تجھ سے مجھے کوئی مطلب و غرض نہیں ہے میں غنیمت سمجھی کہ عزت تو بچی اور ملکہ سلطانہ عنبر ین مو کے ہمراہ اُسکے باغ میں رہنے لگی بس یہ سنتے ہی معلوم ہوا کہ قلب پر نشتر پڑا اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا بے اختیار شاہزادہ کی آنکھ سے آنسو جاری ہوئے تصویر گشتہ حسرت نگاہوں کے نیچے پھر گئی اور احسان اُسکا یاد آگیا بے اختیار چنخیں مار مار کر رونے لگے ادھر محبوبہ چنگ نواز رونے لگی بڑی دیر تک یہی حالت گریہ وزاری قائم رہی جسوقت جوش رقت کم ہوا تو شاہزادہ نے فرمایا کہ اچھا آگے بیان کر محبوبہ چنگ نواز نے آنسو پونچھے اور بیان کرنے لگی کہ ملکہ سلطانہ مجھ سے بہت خوش تھیں اور اکثر چنگ بجوا کر مجھ سے سُنا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ نہ گھبرا میں تجکو تیرے شوہر سے ملا دونگی کہ اسی اثنا میں وہ آپ پر عاشق ہوئیں اور جام و لوح بحیلہ غلام اپنے باپ سے لاکر آپ کو بھجوائے یہ راز چھپنے کے قابل نہ تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ باپ کو اُنکے معلوم ہوگیا اور وہ غصے میں چلا میں اسوقت باغ میں موجود نہ تھی ورنہ جو حالت ملکہ کی ہوتی اُس سے بدتر میرا حال ہوتا اگر بادشاہ مجکو نہ بھی قتل کرتا تو میں اپنی جان آپ دے دیتی لیکن سلطانہ عنبر ین مو کو حتے الامکان بچاتی الحاصل اورنگ سیہ قبا نے ایسی دختر پری جمال حور تمثال کو قتل کیا اور اپنی بھی جان دی اُسی زمانہ سے ایک دیو جادوگر مجھ پر عاشق تھا لیکن اورنگ سیہ قبا کے خوف سے دست اندازی نہ کرسکتا تھا جسوقت بادشاہ ہلاک ہوا اُسکی بن پڑی مجکو اُٹھا کر اس صحرا میں لایا پہلے چنگ

مجھکو اگر سنا اُسکے بعد طالب وصل ہوا ہر چند مین نے سمجھایا کہ مین زن شوہر دار ہون اُسنے ایک نہ مانی اور کہا کہ
جس سے تعلق ہوگیا وہی شوہر ہے لیکن چونکہ نیت میری پاک تھی خداوند کریم نے میری مدد کی کہ اسکی زوجہ
آگئی جس سے وہ بہت ڈرتا تھا مجھ سے بہن بہن کرکے باتین کرنے لگا اب وہ اُسوقت تو چلا گیا لیکن بعد
کو اکثر اسطرف آیا اور مجھے پریشان کیا ایک روز مین نے عاجز آکر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون اور جان دیدون
اسی خیال مین مین اسی فرش خاک پر سوگئی مین نے خواب مین ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ وہ فرمارہے
ہین ای عورت پریشان نہ ہو اور خودکشی کے ارادہ سے باز آ دنیا و عقبیٰ دونون کو نہ بگاڑ بہت جلد وہ شخص
اسطرف آیا چاہتا ہے جو کہ فتاح اس طلسم کا ہے اسی سے تیرا مقصد بھی پورا ہوگا وہ اس دیو سے تجھکو نجات
دیگا اور تجھکو تیرے شوہر سے ملادیگا جسوقت یہ خواب دیکھکر مین اُٹھی تو مجھکو تسکین ہوئی اور رات دن
آپ کے انتظار مین تھی کہ آج اسوقت زیارت سے مشرف ہوئی یہ قصہ سُنکر شاہزادہ سکندر رستم خو
نے فرمایا کہ ای عورت مجھے بتا کہ وہ دیو کہان رہتا ہے تاکہ اُسکو سزا دون محبوبہ نے عرض کیا کہ ای شہریار
مجھے مسکن اُسکا نہین معلوم الا دوپہر کے وقت وہ یہان آتا ہے قریب ہے کہ وہ آتا ہو شاہزادہ نے
فرمایا کہ خیر دیکھا جائے گا اب اُسکو قتل کرلون تو تجھے اپنے ہمراہ لے چلون سلطانہ عنبر مو کے
وزیرزادی بھی میرے لشکر مین موجود ہے تیرا دل بھی بہلا رہے گا محبوبہ جنگ نواز نے عرض کی کہ اب
اُسکے انتظار کی کیا ضرورت ہے اگر وہ سدراہ ہو تو لڑ لیجیے ورنہ کیا ضرورت ہے شاہزادہ نے فرمایا کہ مین ایسے
ظالمون اور خدانا شناسون کا دشمن ہون بغیر اُس دیو کو مارے اب یہان سے نہ جاؤنگا محبوبہ خاموش
ہو رہی شاہزادہ انتظار مین اُس دیو کے درخت کے نیچے زین پوش بچھاکر بیٹھ رہا ایک گھنٹہ گذرا ہوگا
کہ ایک مرتبہ سناٹا پیدا ہوا ہوا چلی اور آسمان پر سے لکہ ابر زمین کیطرف اُترتا ہوا نظر آیا آن واحد مین
وہ لکہ ابر زمین پر اُترا دیکھا شاہزادہ نے کہ ایک دیو بہت بڑے قد کا چہرہ اُسکا بندر سے مشابہ اور
دم مانند لنگور کے سر پر دو شاخین رنگ سیاہ دانت بڑے بڑے نہایت مکروہ صورت پہلے
تو محبوبہ جنگ نواز کو دیکھکر بہت خوش ہوا لیکن جب نظر اُسکی سکندر رستم خو پر پڑی پکارا او اجل
رسیدہ تو کون ہے جو میری محبوبہ کے قریب بیٹھا ہے کیا اسکو بھگا لے آیا ہے جلد بیان کر سکندر نے
فرمایا کہ مین ملک الموت ہون تیری جان کا بھڑکانا کیسا مین اس عورت کو ہمراہ لیجاؤنگا اور
اسکے شوہر سے ملادونگا بس یہ سُننا تھا کہ اُس دیو نے دار شمشاد کا وار کیا شاہزادہ نے پینترا بدلکر
وار اسکا خالی دیا اور جھپٹ کر وار تیغ آبدار کا کیا دیو تلوار کی چمک سے خائف ہوکر پیچھے ہٹا تھا کہ بچکر
نکل جاؤن لیکن پہیلا تلوار کا ران سے گذر گیا دیو زخمی ہوکر بھاگا شاہزادہ نے اسکا تعاقب کیا
اب آگے آگے تو دیو بھاگتا چلا جاتا ہے اور پیچھے پیچھے اُسکے شاہزادہ سکندر رستم خو ہے جب
دیو نے دیکھا کہ یہ آدمزاد کسیطرح پیچھا نہین چھوڑتا جلدی سے پلٹ کر جھولی سے ایک رسی کا
ٹکڑا نکالکر پھینکا کہ اُسپر گنڈے سیندور کے دیے ہوے تھے رسی کا ٹکڑا زمین پر گرتے ہی بصورت
مار سیاہ پیچ و تاب کھاتا ہوا شاہزادہ کیطرف چلا تب تو شاہزادہ کو حیرت ہوئی کہ معلوم
ہوتا ہے یہ جادوگر بھی ہے جیسے سانپ پھنکار مارتا ہوا قریب شاہزادہ کے پہونچا آپ نے عکس لوح کا
ڈالا دیکھا تو سانپ مضمحل ہوکر رہ گیا اب جو غور سے دیکھا تو رسی کا ٹکڑا ہے دیو نے دیکھا کہ سحر

تیرا باطل ہوا اب اس سے مقابلہ کرنا اپنے پاؤن سے گور مین جانا ہی پھر یہ دیو بھاگا اور شاہزادہ اس کے تعاقب مین روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے یہ دیو پہونچا اور درہ کوہ مین گھس گیا کہ یہی مسکن اسکا تھا جیسے ہی اسکی بی بی نے صورت دیکھی کہا او موئے کہان گیا تھا جو یہ حال تیرا ہوا ایسا ایسا منع کیا کہ اس جوگن کے پاس نجا پاکر تو نے نہ مانا آخر کار یہ انجام ہوا اُسی کے کسی نہ کسی حمایتی نے تیرا یہ حال کیا ہوگا دیو نے کہا کہ اب تو جو ہوا وہ ہوا میری جان بچانے کی تدبیر کر ملک الموت دروازے پر کھڑا ہی یہ سنکر وہ دیونی اُٹھی اور درہ سے باہر آئی دیکھا کہ ایک آدمزاد نہایت حسین خون آلودہ تلوار ہاتھ مین لیے ہوئے کھڑا ہی اور ایک تختی گلے مین اُسکے لٹک رہی ہی یہ دیکھتے ہی وہ دیونی پکاری کہ ای آدمزاد بے بنیاد ہر چند کہ مین اس ارادہ سے آئی کہ تو دشمن ہی میرے شوہر کا تجھے قتل کرون لیکن تیرا حسن و جمال دیکھ کر یہ جی چاہتا ہی کہ تجھکو شوہر بناؤن اور شوہر کو قتل کرون شاہزادہ نے فرمایا تیرا شوہر تجھکو مبارک ہے مجھے تیرا شوہر بننے کی خواہش نہین ہی تو اُسے اتنا سمجھا دینا کہ اب اُس جوگن سے تعرض نہ کرے اور اُسکو یا اُسکے شوہر کو آزار پہونچانے کا قصد نہ کرے ورنہ سزاے معقول پائے گا اور ہاتھ سے میرے مارا جائے گا دیونی نے کہا ہر چند مین نے اُسکو سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا اب اُسکی سزا یہی ہی کہ قتل کیا جائے یہ کہکر اندر درہ کوہ کے چلی گئی کچھ تو یہ رشک کہ ہم مرتے تھے اسپر وہ دوسری عورت پر جان دیتا تھا اب اُسکی سزا یہی ہی کہ تو بھی کسی اور مرد سے دل لگا اُسکی محبت سے ہاتھ اُٹھا بلکہ اُسکو سزاے معقول دے ابھی یہ آدمزاد وصل پر راضی نہین ہوتا ہی جب مین اُس دیو موذی کاٹے کو قتل کر ڈالونگی تو یہ بھی راضی ہوگا یہ خیال کرکے قریب اپنے شوہر کے آئی اور ایک گولہ فولادی جھولی سے نکالکر کھینچ مارا کہ حرامزادے تجھے ایسی ہی یہ سزا ہی وہ تو اسکو دشمن اپنا نہ سمجھتا تھا یہی سبب تھا کہ غفلت سے کام لیا سمجھا کہ جسطرح یہ یون ہی اکثر بکا کرتی ہی ویسی ہی کوئی معمولی بات ہوگی ورنہ یہ بھی روک کر سکتا تھا اب جو گولا سینے پر اسکے پڑتا ہی تو سینے کو توڑکر پار نکل گیا دیو نے ایک آہ کھینچی اور زمین پر پھڑکنے لگا یہانتک کہ دم اسکا بمشکل نکلا اور روح اسکی راہی دار البوار ہوئی اُس دیو کو مارکر اب پھر دیونی درہ سے نکلی تو کسطرح کہ سر دیو کا کٹا ہوا ہاتھو مین اور کہا دیکھو تیری محبت مین مین نے اپنے شوہر کا قتل گوارا کیا بس اب مجھ سے انکار نہ کرنا اس لیے کہ مجھے بہت رنج ہوگا اور اگر مین تجھ سے ناراض ہو گئی تو خوب سمجھ لے کہ مین بڑی ظالم عورت ہون کچھ تیرا خیال نہین کرونگی دیکھ تو نے کہ وہ شوہر جسکا عمر بھر کا چولی دامن کیطرح ساتھ تھا اُسے مین نے اس بیدردی سے قتل کیا تو مجھے رنج دے گا تو کیا پائے گا اسیطرح تو بھی مارا جائے گا یہ سنکر شاہزادہ نے فرمایا کہ کیا جھک مارتی ہی دور ہو یہان سے مین نے کب کہا تھا کہ تو اپنے شوہر کو قتل کر ڈال تجھ ایسی عورت سے کسی مرد کو امید وفا نرکھنا چاہیے اسلیے کہ جسنے گھڑی بھر کی صورت شناسی کے بعد اپنی زندگی بھر کے ساتھ دینے والے کو قتل کر ڈالا وہ دوسرے سے کیونکر پیش آئیگی اب سزا تیری یہ ہی کہ تجھے بھی قتل کیا جائے ایسی عورت کا دنیا مین زندہ رہنا اچھا نہین ہی کہ باعث آزار مردمان ہی یہ سنکر وہ دیونی چیخی کہ لو اور سنو نیکی برباد گنہ لازم واہ رے احسان فراموش کیا اچھا صلہ محبت کا تو نے دیا ہی اور کیا خوب قدر کی ہی اور طرہ اسپر یہ کہ مجھے ڈراتا ہی شاید تو واقف نہین ہی

کہ میں کون ہوں دیکھو کہاں ورنہ پچھتائے گا اور مفت میرے ہاتھ سے مارا جائیگا میں تیرے واسطے گھر اپنا بگاڑ چلی شوہر کو مار چکی اب تو جو بیوفائی کرے گا تو میرا دل کیا کہے گا شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں ہونا ہے جو تجھ سے ہو سکے میرے حق میں کوتاہی نہ کرے اب میں جاتا ہوں یہ فرما کر گھوڑے کی باگ لی اور جانب محبوبہ چنگ نواز روانہ ہوئے اب آگے آگے تو یہ چلے جاتے ہیں اور پیچھے پیچھے دیونی بھاگتی چلی آتی ہے محبوبہ نے جو شاہزادہ کو دیکھا عرض کی کہ خیریت فرمایا ہاں دیو کو تو مارا لیکن اب یہ بلا پیچھے پڑی ہے یہاں تک آئی ہے محبوبہ نے کہا میں اسکو پہچانتی ہوں یہی عورت اسکو لے گئی تھی جب وہ مجھے یہاں لایا تھا الغرض جب اسنے دیکھا کہ کسیطرح شاہزادہ راضی نہیں ہوتا تو زمین پر گری اور بہ شکل نہنگ بنکر چلی کہ شاہزادہ کو مع محبوبہ چنگ نواز کے نگل جائے شاہزادہ نے عکس لوح کا ڈالا اب جو دیکھا تو یہ گھٹنیوں چل رہی ہے ایک ہاتھ جو مارا دو پرکالے ہو گئی اسے بھی مار کر محبوبہ چنگ نواز کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب لشکر روانہ ہوئے یہاں سیارہ ثالث نہایت پریشان تھا کہ آج کسطرف چلے گئے کہ ابھی تک نہیں آئے آفتاب قریب غروب ہے کہ ایک مرتبہ شاہزادہ علیہ انتظار میں پہونچا اور سارا ماجرا بیان کیا محبوبہ چنگ نواز کو خورشید کے سپرد کر کے آپ دربند نیم سوختہ کیطرف چلے

اب شاہزادہ سکندر رستم خو کو تو دربند نیم سوختہ پر چھوڑا جاتا ہے

کچھ حال بیان کیا جاتا ہے صاحبقران جن صاحبقران یعنی شاہزادہ رفیع البخت کا جو کہ اپنے نانا کے خون کا عوض لینے کو طلسم نور آگین پر جاتا ہے اور پیرزالہ ربیعہ بانو سے ملاقات ہو کر خواب کا حال سننا بعد اسکے پیرزالہ کو قلعہ میں روانہ کرنا اور قمقام و صمصام کو زیر کرنا و صفدر صف شکن و ہشام شاہ وغیرہ کو رہا کر کے لانا اور قلعۂ صفدریہ کو پھر سے آباد کرنا۔ بعد ازان سرداروں کو اپنے ہمراہ لے کر مزار نور اورنگ نشین پر جا کر فاتحہ پڑھنا بعدہ برائے فتاحی طلسم نور آگین روانہ ہونا

لا جام شراب ناب ساقی
تھوڑی سی بات کو نہ دے طول
اے کلک سمجھ کے پاؤں دھرنا
یہ وہ نہیں جس سے تو ہے آگاہ
اب نشہ بھی رہ گیا ہے کم کم
کرتا ہے یہ غم ہلاک مجھکو
ہے پیر مغان کا دم سلامت
دیکھو آئے ہم آفتاب اپنا

دے جام مجھے شتاب ساقی
اے ساقی نوجوان کرم کر
لکھا ہوا پھر بیان نہ کرنا
بہکوں تو مجھے سنبھال لینا
پی لوں میں شراب لے تو دم
اس سمت تو میں ہوں بے خور و خواب
دکھلا دے چاندنی سی صورت
احوال طلسم اب نیا ہے

ہو جاؤں سبک پلا دے وہ پھول
مستی مری کھو کے تازہ دم کر
ہشیار کہ یہ ہے اور رستہ ہے راہ
تقریر کو دیکھ بھال لینا
ہے بنت عنب کی تاک مجھکو
واں دختر رز کمال بیتاب
لو ہو گیا لعل کباب اپنا
تھا مرا جنگ کر رہا ہے

شہسواران عرصہ جانبازی و یکہ تازان معرکہ سرافرازی توسن کلک کو میدان جنگ

طلسم مین یون گرم جولان کرتے ہین سمند مورخ جو ہین دہر مین باہنر + وہ دیتے ہین اس داستان کی خبر +
کہ شاہزادۂ رفیع البخت عالیشان صاحبقران بن صاحبقران نے حکم دیا اپنے عیار لاہور تیزگام
کو جو کہ ثانی عمرو تھا کہ جا کر ہماری طرف سے سپہ سالار کو طلب کرو اور حکم دو کہ کل بعد نماز صبح کے مع
فوج وخیمہ وخرگاہ وغیرہ ہم اپنے نانا کے خون کا عوض لینے کے لیے طلسم نور آگین کیطرف ضرور بالضرور
روانہ ہونگے اس حکم کو قطعی جانو۔ یہ فرما کر صاحبقران محل مین تشریف لے گئے یہان لشکر مین
اُسیوقت سے طیاری ہونے لگی اہل لشکر آپس مین یہ کہتے تھے کہ ہوشیار ہو جاؤ صبح کو
یہانسے کوچ ہی خلاصہ یہ کہ شب بھر یہی چرچا رہا جب مسافر شب اپنا اسباب سفر باندھ بوندھکر
اپنی منزل کیطرف روانہ ہوا اور شاہ خاور رافق مشرق سے برآمد ہوا صاحبقران بعد فراغت نماز
صبح اور ورد و وظائف کے محل سے برآمد ہوئے دیکھا کہ عجب فرحت افزا عالم ہی وہ صبح کا سہانا
وقت وہ نور سحری کا پھیلنا نسیم صبحدم مسیح نفس کا چلنا گلون کا شگفتہ ہونا طائرون کا اپنے
اپنے آشیانون سے نکلکر شاخہاے درخت پر بیٹھکر حمد الٰہی مین زمزمہ سنجی کرنا اور برگہاے اشجار
پر آفتاب کی شعاعون کا پڑنا اور اُسکے سبب سے اُنکا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردین چمک
رہی ہی وہ کوسون تک سبزہ کا لہلہانا اُس پر قطرہ ہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے غلطان نظر آنا عجب
سمان دکھاتا تھا وہ ہر طرف گلہاے خودرو کا کھلکر مہکنا کہین پر لالہ کا چمن کہین گوٹر یالا کھلا ہوا کہین
نسترین و نسترن کہین یاسمین کہین گلاب کا تختہ کہین بیلا و موگرا کہین موتیا کہین کیوڑہ کھلا ہوا کسی
مقام پر شب بو کا تختہ یہ سمان دکھاتا تھا کہ گویا چاندنی کا کھیت ہی کسی سمت بلبلین زمزمہ سرائی
کر رہی تھین بہواے گل مین کسی طرف فاختہ سرو پر بیٹھی ہوئی صداے کوکو کر رہی تھین کسیطرف
قمریان شمشاد پر یاہو کا دم بھر رہی تھین طاؤسان صحرا ایک طرف رقص مین مصروف تھے کسی
سمت تذروان کوہسار قہقہہ پر قہقہہ مار رہے تھے صبح کا جو ہنگام تھا ہر ایک اپنے اپنے عالم مین سرشار
تھا وہ آفتاب کا چرخ اخضری پر نکلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ چمن مین کھلا ہوا ہی جب
کوئی چشمہ یا چہبچہ ملتا تھا اسمین جو آفتاب نظر آتا تھا اور عکس اسکا پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام
پانی طلائی ہی صاحبقران کے جسم پر ہوا لگی بند قبا کھول دیے بس وہ آفتاب آسمان صاحبقرانی و
گل گلشن رستم ثانی صاحبقران بن صاحبقران یعنی شاہزادہ رفیع البخت عالیشان
مرکب پر سوار اڑاتے ہوئے جاتے ہین عقب مین لشکر ظفر پیکر بہت چست و چالاک
چلا آتا ہی ہر چند کہ پیش خیمہ شب ہی سے طرف شہر نور آگین کے روانہ ہو چکا تھا صاحبقران
کو اسکے سوا اور کوئی خیال نہین ہی کہ کہین جلدی سے قریب طلسم نور آگین کے پہونچین اور
اپنے نانا کے خون کا بدلہ لین اور طلسم کو فتح کرین اسی دھن مین غرق چلے جاتے ہین حسب
اتفاق اثناے راہ مین ایک چشمہ پانی کا ملا جسکو دیکھکر دل لہرایا کیونکہ اپنے مقام سے تخمیناً
بیس بائیس کوس آگے نکل آئے ہین اور قریب دو پہر کے وقت بھی آیا ہی دھوپ کی شدت
زیادہ ہوتی جاتی ہی حدت آفتاب کی بڑھتی جاتی ہی پسینہ ہر بن مو سے نکلتا ہی اور پیاس کے
سبب سے زبان مین کانٹے پڑے جاتے تھے مرکب بھی ہانپنے لگا تمازت آفتاب سے

تھیار جلنے لگے ہوا ے گرم کے جھونکے چلنے لگے زمین تپنے لگی جب جھونکا ہوا کا جسم پر لگا یہ معلوم ہوا کہ بالکل جلادیا موسم گرما عین شدت پر تھا انتہا درجہ کی گرمی تھی متصل چشمہ آب صاحبقران ایک جاے مناسب پر مرکب سے اترے زیر درخت سایہ دار زرین پوش بچھا کر بیٹھے ہی تھے کہ تھوڑے عرصہ مین لشکر صاحبقرانی جو کہ عقب مین چلا آتا تھا آپہونچا شاہزادہ نے حکم دیا کہ خیمے یہین برپا ہون اور لشکر اسی مقام پر اترے دو ایک روز یہان قیام کرینگے اور شکار کھیلینگے کہ یہ مقام بہت سرسبز ہی اور چشمہ آب بھی قریب ہی چنانچہ حسب الحکم کل سامان راحت مہیا ہوگیا خیمہ برپا ہوئے کٹورہ کھنکنے لگا بازار آراستہ ہوگئے جملہ سامان عیش مہیا ہوگیا شام ہوئی طعامہاے لذیذ طیار ہوئے غرضکہ صاحبقران نے خاصہ نوش فرمایا اور اسی مقام پر شب براحت تمام بسر کی جب صبح ہوئی بعد فراغت نماز صبح و وظائف کے حکم دیا کہ مرکب آراستہ ہو ہم اسوقت شکار کو جائینگے تھوڑی دیر مین مرکب طیار ہوکر آیا صاحبقران سوار ہوئے اور اپنے ہمراہ لاہور تیزگام عیار کو لے کر براے تلاش صید ہرن و نیل گاے و نخچیر وغیرہ کے چلے الغرض صاحبقران جستجوے شکار مین جاتے تھے اور لاہور تیزگام عیار ہمراہ رکاب تھا حسب اتفاق دیکھا کہ ایک ہرن پشت پر سے مقابل مین آیا صاحبقران نے اسکے پیچھے گھوڑا ڈالا چونکہ صحراے سبزہ زار تھا ایک اور غول ہرنون کا پہلو سے دکھائی دیا جب وہ غول زد پر آیا صاحبقران نے تیر بہرہ کمان مین جوڑکر مارا آٹھ دس ہرن غول مین تھے انمین سے دو زخمی ہوئے اور باقی بھاگے صاحبقران نے ان دونون کو بتکبیر پہونچایا اور اسی مقام پر چھوڑ دیا اور بہ تعجیل تمام مرکب پر سوار ہوکے بھاگے ہوے ہرنون کا تعاقب کیا اور مرکب کو اسقدر تیز دوڑایا کہ ہر نہاے مغرورہ کے قریب پہونچکر ایک ہرن اور صید کیا اور مرکب سے اتر کر اسکو بھی بتکبیر پہونچایا اور پھر سوار ہوکر نہایت تیزی کے ساتھ مرکب کو دوڑایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مرکب کہین کا کہین پہونچگیا یعنے مرکب نے جو صحراے سبزہ زار دیکھا اور کچھ مرتبہ تیزی کے ساتھ دوڑایا گیا چونکہ اصیل تھا ہوا جو لگی اس صحراے سبزہ زار سے لیکر بھاگا تو دوسرے صحراے لق و دق مین پہونچا جو کہ قریب شہر صفدریہ کے تھا غرضکہ جاتے جاتے قلعہ صفدریہ پر جا پہونچا شاہزادہ رفیع البخت یعنے صاحبقران ثالث نے ملاحظہ فرمایا کہ قلعہ صفدریہ نہایت وسیع اور بلند و مستحکم بنا ہوا ہی لیکن نہایت ویران معلوم ہوتا ہی بیساختہ یہ چند اشعار عبرت آمیز حسب حال زبان پر لائے

اشعار

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار
ہو خرابہ یہ مین اگر قصر فریدون کے گذار
راتدن چہلین رہا کرتی تھین سرداروں مین
ارغنون وار صدا گونجتی تھی صوت ہزار
واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ
آجکل وہ لب جو جیغد کے ہین آئینہ دار
چیلین منڈلاتی ہین اڑتے ہین بگولے ہر سمت

تابلے حسرت فرزند و زن و شہر و دیار
اس مکانمین کبھی دربار رہا کرتا تھا
عیش و عشرت کا یہان گرم تھا ہر سو بازار
باریاں تھا نہ خزان کو تو کسی موسم مین
واہ ری تیری تنگ ظرفی باین عز و وقار
گھر نسلے سقف مین ہین لٹکوا ابابیلو
مسکن فاختہ ہی قصر کا ہر نقش و نگار

آیہ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عز و وقار
شاخ گل زمزمہ سنجونکا نشیمن تھی مدام
کبھی گل منھدی کا عالم کبھی لالہ کی بہار
جن پہ رہتا تھا پری رویونکے جھومکا عکس
ہین نہیا بانمین بر زاغ و زغن کے انبار
پھر کہ جانی دو باشندونکو اے نکے دیکھ

تکیہ گور و گوران آج ہی ہر اک کا قرار	سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت	نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہی غمخوار

شاہزادہ یہ اشعار عبرت آمیز پڑھتا ہوا اپنے لاہور تیز گام کے ہمراہ جو کہ ثانی عمرو ہی آگے بڑھا اور
قلعہ مین داخل ہوا جسطرف نگاہ کی سوائے مردہ کے زندہ نظر نہین آیا کہ کسی سے حال دریافت کیا
جائے قلعہ کو جو دیکھا تو خوب سامان جنگ قرینہ سے ہر مقام پر موجود پایا در قلعہ پر اور زیر فصیل قلعہ
ہزارون لاشین آلودہ بخاک و خون پڑی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان پر خوب تلوار چلی تھی پس شاہزادہ
آیہ فاعتبروا پڑھتا ہوا بیرون قلعہ آیا پل پر سے اس پار جو آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ صحرا مین کوسون تک سوائے
لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی ایک سمت چند خیمے جلے ہوئے تلوارونسے ٹکڑے کیے ہوئے پڑے ہین
یہ معرکہ دیکھ کر شاہزادہ نہایت متحیر ہوا عیار سے کہا کہ واقعی بہت بڑا معرکہ پڑا اہل قلعہ خوب لڑے
مگر حریف انکا بہت زبردست تھا۔ اے بھائی کس سے حال یہانکا دریافت کیا جائے کیونکر یہ معمہ
حل ہو سوائے لاشون کے کوئی نظر نہین آتا عیار نے عرض کیا کہ قربانت شوم مین خود متعجب و متحیر
ہون کہ یہ معاملہ کیا ہی یہ کہکر آگے بڑھا تھا کہ شاہزادہ کے کان مین رونے کی صدا آئی اُس آواز کیطرف
بڑھا دیکھا کہ ایک زن پیر زال خمیدہ پشت مانند ہلال مگر چہرہ اُسکا مثل ماہ کامل بال سر کے سفید
چہرہ سے آثار بزرگی ہویدا ناصیہ سے شرافت و نجابت پیدا لباس سیاہ پہنے ہوئے انھین لاشون کے
درمیان بیٹھی ہوئی ایک ایک لاش پر رو رہی ہی مگر روتی جاتی ہی اور حیران ہو ہو کر ادھر اُدھر دیکھتی جاتی ہی
اور کبھی آسمان کیطرف نظر کرتی ہی اور اس دردناک طرز سے آہ کرتی ہی کہ آسمان ہل جاتا ہی یہ حالت جو
شاہزادہ نے ملاحظہ فرمائی تو عیار سے کہا کہ چلو اس واقعہ کو اس پیرزال سے دریافت کرین معلوم ہوتا
ہی کہان مقتولون کی پیرزال عزیز ہی اس سے معلوم ہو جائے گا عیار نے کہا بسم اللہ تشریف لے چلیے
پس شاہزادہ مرکب پر سے اتر پڑا عیار نے مرکب کی باگ سنبھالی شاہزادہ اس پیرزال کیجانب
چلا جب بالکل قریب پہونچا تو یہ سُنا کہ پیرزال کہتی ہی اے فلک تفرقہ پرداز یہ کیا حرکت تھی کہ مجکو
پیرانہ سالی مین یون برباد کیا میرا اپنے عزیزون کے ہمراہ رہنا و براحت بسر کرنا تجکو بہت ناگوار ہوا
ایک ظالم غدار کے ہاتھ سے اس قلعہ کو تباہ و برباد کیا اور میرے عزیزونکو غارت کرایا اور جو کہ زندہ باقی
رہے وہ ایذائے قید اُٹھا رہے ہین اے سپہر غدار اب تو رحم کر میرے حال پر اور ایسی گردش کر کہ وہ شہریار
تشریف لائے جو کہ اس ظالم کو آ کے سزا دے اور اسیران بلا کو قید سے رہا کرے اے خداوند تعالے
مجکو اس شہریار کا انتظار کرتے ہوئے بہت عرصہ ہوا اگر میرا خواب رویائے صادقہ ہے ہی تو
اُسکا ظہور پردہ غیب سے کب ہوگا اور وہ پیرزال فلک کیجانب ہاتھ اُٹھا کر بطور دعا کے یہ الفاظ
بھی کہ رہی تھی کہ اے کریم کارساز میرے حال پر رحم فرما یا ملک الموت کو حکم کر کہ وہ آکر میری روح
قبض کر لیں اب یہ سختی مجھ سے اُٹھ نہین سکتی یا اپنے بندہ خاص کو حکم دے کہ وہ آکر اس ظالم ظلم کو
سزا دے اب سُنا ہی کہ میرے وارث اور فرزند کو اس ظالم نے برائے قتل طلب کیا ہی کیا کرون ابھی
تک وہ شہریار نہین آیا جسکا وعدہ بزرگان دین نے مجھ سے خواب مین کیا ہی کہ گھبرا نہین
ایک شاہزادہ آکر تیرے شوہر کو اور فرزند کو اس بلا سے نجات دے گا مختصر یہ کہ جو کچھ
آہ و زاری پیرزال کرتی تھی وہ سب شاہزادہ سنتا تھا المختصر شاہزادہ کو اُسکی حالت دیکھ کر

ترس آیا اُسکے رونے پر دل بھر آیا مگر ضبط کرکے قریب جا کر فرمایا کہ ای دردوغم کی مبتلا ای گرفتار رنج و بلا ذرا سر اٹھا کر میری طرف دیکھ اور کچھ اپنی مصیبت کا حال بیان کر کہ کس بلا مین مبتلا ہی اور کس ظالم نے تجھ پر یہ ظلم و ستم کیا ہی کیونکر تیرے عزیز مارے گئے اور کیون تیرے وارث قید ہوے اور کسکا تو انتظار کر رہی ہی کس بندۂ خاص کی منتظر ہی جو آ کر اس بلا سے نجات تجکو دیگا تیرے درد و ہمہمہ کی باتون نے میرے دل کو بیچین کر دیا ہی یہ تو مجھ پر بخوبی ثابت ہو گیا کہ تو خدا پرست ہی ای ضعیفہ تو اپنا حال مفصل مجھ سے بیان کر مین اُس خداے برحق کا ایک ادنی بندہ ہون اور اس رب جلیل کا ایک عبد ذلیل ہون شاید کچھ مجھ سے تیری امداد ہو سکے یہ صدا اُس ضعیفہ نے سُنکے سر اُٹھایا اور دیکھا کہ ایک خورشید تابان میرے سر پر طالع ہی سمجھی کہ بخت خوابیدہ میرا جاگا قسمت نے یاوری کی خداوند تعالے نے میری فریاد سُن لی اپنے بندۂ خاص کو میری امداد کے لیے بھیجا ہے ضعیفہ نے جواب دیا کہ ای جوان تو اس بلا مین اپنے کو نہ مبتلا کر ای شخص جدھر سے تو آیا ہی اُدھر چلا جا کیون جان معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی اور کیون اپنی راہ کھوٹی کرتا ہی میری مصیبت کو سُنکے اپنے تئین رنج و غم مین مبتلا کریگا میرے اوپر تو وہ مصیبت پڑی ہی کہ اگر پہاڑ پر پڑے تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے شاہزادہ نے ارشاد فرمایا کہ ای ضعیفہ مین اسی کام کے لیے صحرا صحرا جنگل جنگل پھرتا ہون کہ مظلومون کی دادرسی کرون اور ظالم سے اُسکا انتقام لون پیرزال شاہزادہ کے اشفاق و اصرار پر یہ اشعار حسب حال اپنے پڑھنے لگی اشعار

گل چمن مین ہر طرف تھا آشیان عندلیب
کچھ پتا گل کا بتا اور دے نشان عندلیب
آج جو دیکھا نہ پایا کچھ نشان عندلیب
سنتے ہی صحن چمن سے ڈھونڈھ لایا دم کے
باغبان بیرحم سے رو رو کے مین یہ کہا
ڈالیان سوکھی ہوئی اور استخوان عندلیب

ای شہریار مین اس آفت مین مبتلا ہون کہ جس سے نجات پانا غیر ممکن ہی بقول میر درد رباعی

ای درد یہ درد جی سے کھونا معلوم
جیون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم
گلزار جہان ہزار مجھو سے لیکن
اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم

بس اسیقدر حالت بیان کرنا کافی ہی خیال کرتی ہون کہ کچھ کھلے سو رہون تا کہ پردہ دری کے ہونے سے بچون شعر کھاکے کچھ سو رہون یہ جی مین ہی + خیریت ہی تو بس اسی مین ہی + جب شاہزادہ نے ضعیفہ سے کہا کہ ہم بغیر تمھاری مدد کیے ہوئے یہان سے نہین جائینگے چاہے جو کچھ ہو جائے جلد تو اپنا حال خلاصہ بیان کر اب تو ضعیفہ مجبور ہوئی اور صاف صاف اُسنے بیان کرنا شروع کیا کہ قمقام اور صمصام دو جو کہ کافر ہین اس قلعہ کو تباہ و برباد کیا ہی اور بڑا کشت و خون اس مقام پر واقع ہوا ہی جو کہ لاشون کے دیکھنے سے آپکو ظاہر ہوا ہوگا آخر الامر ہشام شاہ میرا شوہر اور صفدر شیر دل میرا بیٹا تاب مقاومت نہ لا سکے اُس ظالم اظلم نے اُنکو مقید کر لیا اور مال و اسباب تمام لوٹ لیا اور قلعہ کو بالکل برباد کر دیا ای شہریار مین نے جب تم کو مستعد پایا اور مجکو معلوم ہوا کہ مین نے تم ہی کو خواب مین دیکھا تھا جب مجھے یقین واثق اور اطمینان کامل ہوا اور جب مین نے اپنا خواب دیکھنا اور خدا پرست ہونا ظاہر کیا اب تم کو اختیار ہی بس شاہزادہ رفیع البخت یعنے صاحبقران بن صاحبقران بن صاحبقران یہ کل حال سُنکر واسطے رہا کرنے صفدر شیر دل و ہشام شاہ کے جو کہ دونون باپ بیٹے ہین طرف قمقام و صمصام کے روانہ ہوگئے یہ دونون قمقام و صمصام بھی باپ

بیٹھے ہین انھین دونون کافرون نے قلعہ صفدریہ کو ویران کیا ہی خصوصاً قمقام نے ۔ پیرزال ربیعہ بانو نے کہا کہ حکم ہو تو مین بھی ہمراہ رکاب چلون شاہزادہ نے فرمایا کہ تمھارے چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہی عورتون کا کیا کام ہی تم قلعہ مین جا کے بیٹھو مین انشاء اللہ بہت جلد تمھارے شوہر ہشام شاہ اور صفدر شیر دل تمھارے فرزند کو لے کر آتا ہون خاطر جمع رکھو ۔ یہ کہکر شاہزادہ نے گھوڑے کا باگ کا لیا لاہور تیز گام عیار نے شاہزادہ سے دست بستہ عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلین غلام بھی عقب سے حاضر ہوتا ہی شاہزادہ نے فرمایا بہتر ہی بس شاہزادہ اسطرف روانہ ہوا اور لاہور تیز گام عیار اسطرف چلا اب یہان سے چند کلمے لاہور تیز گام کے بیان کیے جاتے ہین کہ وہ یہان سے مضطر و پریشان بہ سبب تنہا جانے شاہزادہ اور مفارقت ہونے کے پاے شاطری مارتا ہوا مثل ہوا کے اپنے لشکر کیطرف جاتا تھا حتے کہ اپنے لشکر فیروزی اثر مین پہونچا اور جسقدر سردار شاہزادہ کے لشکر مین تھے سب سے کہا کہ شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران ثالث تن تنہا بذات واحد ایک صحرا مین جو کہ قریب شہر صفدریہ کے ہی واسطے مقابلہ قمقام و صمصام کے روانہ ہوے ہین اور وہ دونون نہایت زبردست ہین اور بہت بڑی جمعیت رکھتے ہین اور بڑے جابر و ظالم ہین چنانچہ قلعہ صفدریہ کو انھون نے تباہ و برباد کیا ہی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون کیا ہی اور حاکم قلعہ کو مع اوسکے فرزند کے گرفتار کر کے لے گئے ہین اور یہ دونون خدا پرست ہین اور یہ دونون تھوڑی دیر مین ان ظالمون کے ہاتھ سے قتل ہو جاینگے بس یہی خبر وحشت اثر کو سنتے ہی کل سرداران لشکر مثل بیدار شاہ و شاد شاہ و دلدار شاہ و خسرو شیر دل و قہرمان پنجہ گیر و مقہور سپہ سالار بیدار شاہ و قہار شیر دل و مقصود دیو پیکر وغیرہ یہ سب کے سب جو کہ مطیع اور فرمانبردار شاہزادہ رفیع البخت ہین ہمراہ لشکر ظفر پیکر شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران کے لاہور تیز گام عیار کے ساتھ روانہ ہوے اوسطرف کو جسطرف شاہزادہ تشریف لے گئے ہین خلاصہ یہ کہ نہایت تیز روی کے ساتھ لشکر و سرداران لشکر مع سامان کے جاتے ہین دو وجہ سے ایک تو یہ کہ ایسا نہ ہو کہ شاہزادہ والاشان لشکر حریف مین جہان لاکھون کا مجمع ہی تنہا واسطے رہا کرنے صفدر شیر دل اور ہشام شاہ کے چلا جاے سُنا گیا ہی کہ بہت بڑا لشکر اور پہلوان وغیرہ اوسطرف ہین کہ لاکھون کا مجمع ہی ہر چند کہ وہ بھی شیر بیشہ صاحبقرانی ہی اوسے کیا پروا ہی مگر ہم بھی تو اوسکے جان نثار اور نمک خوار ہین ہمارا پہونچنا وہان قبل از جنگ و پیکار ضروری ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ رات نہ ہونے پاے کے خلاصہ یہ کہ اسقدر جلد لشکر نے رہروی کی کہ لشکر راستے ہی مین شاہزادہ سے ملگیا شاہزادہ عالی وقار مقام جنگ تک نہین پہونچنے پایا تھا اب لشکر مع صاحبقران بہت تیزی کے ساتھ چلا جاتا ہے تھوڑی ہی دیر بعد اوس صحرا مین کہ جہان قمقام اور صمصام مع لشکر کے مقیم ہین پہونچ گیا مگر صاحبقران قریب قمقام و صمصام اوسوقت پہونچے جبکہ قمقام صفدر شیر دل و ہشام شاہ کو سمجھارہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ دیکھو خدا پرستی کا نتیجہ کیا ہوا اب بھی خیر ہی کچھ نہین گیا ہی دین خدا پرستی ترک کرو اور دین نمرود پرستی اختیار کرو قمقام نے ہاتھ بڑھا کر ان دونون سے

کہا کہ یہ پیالہ کو بر کا تمہ اسے پی لو خداوند زمرد شاہ تمہاری سب خطا ئین معاف کر دیگا اور وہی جلوت
اور وہی قلعہ صفدر یہ خداوند زمرد شاہ سے تم کو عنایت ہو جائےگا بس اس تقریر کو سنتے ہی
صفدر شیر دل اور ہشام شاہ کو نہایت غصہ آگیا اور غیظ و غضب طاری ہوا اور کہا کہ ہزار ہزار
لعنت ہی تجھ پر اور تیرے خداوند پر کیا جھک مارتا ہی اور کیا بیہودہ بکتا ہی خبردار زبان اپنی بند کر اب
جو ایسے کلمات بیہودہ منھ سے نکالے گا تو تو ہی جانے گا جو تیرے مزاج مین آوے وہ کر ہمین تیرا کچھ
خوف و خطر نہین ہی خدا ے ما نزد رگ ست وہی حافظ حقیقی ہمارا نگہبان ہی بس سنتے ہی اس زبان آوری
کے قمقام جلکر خاک ہو گیا اور بہت غصہ مین آکر شور و غل مچانے لگا اور کہنے لگا کہ اب دیکھتے ہین
تمھارا خدا تم کو اسوقت بچا لیتا ہی اور پنجۂ اجل سے چھڑا لیتا ہی یہ کہکہ حکم دیا کہ جلادون کو بلاؤ کہ فی الفور
ان گنہگارون کے سر کاٹین یہ بہت بڑی بدزبانی اور گستاخی کرتے ہین سمجھانے سے نہ سمجھین گے
جلاد فوراً حاضر ہوا اس ہیبت ناک شکل سے کہ ناک کان کٹے ہوے گلے مین پڑے ہین ایک رومال
خون آلودہ کاندھے پر نیلا ڈوڑا بازو پر بندھا ہوا خون کی بھبک آتی ہوئی تیغہ حیران بارڑھ کا کاندھے پر
رکھا ہوا شلنگین لگا رہا ہی کہ دفعتہً چبوترہ ریگ کا بنایا گیا اسپر بوریا فلاکت کا بچھایا گیا صفدر شیر دل
و ہشام شاہ دونون کو لاکر زیر تیغ بٹھایا اور کوئلے کا خط گردن پر دیا اب جلاد فقط حکم کا منتظر ہی اور دونون
کے رشتہ حیات قطع کرنے کے لیے مستعد ہی۔ اسوقت دونون باپ بیٹون نے ہاتھ اپنا درگاہ
قاضی الحاجات مین بلند کر کے استغاثہ شروع کیا کہ یا قاضی الحاجات یا مجیب الدعوات یا کافی المہمات
یا دافع البلیات ہم کو اس ورطۂ ہلاکت سے نجات دے اور یہ کہ رہے تھے سے شان قدرت
کی اب دکھا یارب۔ اس بلا سے ہمین بچا یارب ٭ یہ دونون تو دعا مین مشغول ہین کہ قمقام نے پہلا
حکم جلاد کو دیا کہ جلادا ان دونو نکو قتل کر جلاد تیغہ چمکا کر کہتا تھا سے سلطنت سلطان انذ فریاد بر جلاد
چیست ٭ ہر غرازانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ٭ کسکا بیر رشتہ حیات منقطع ہوا کسکا جام عمر لبریز
ہوا کون مغضوب بارگاہ سلطانی ہی کسکی کشتی عمر طوفانی ہی کہ قمقام نے دوسرا حکم دیا کہ ای جلاد جلد قتل
کر اب تو جلاد مقتولون کے قریب آیا دیکھا تو دونونکو پسینہ موت کا آگیا تھا رنگ چہرونکا متغیر ہو گیا تھا
پیشانیان پسینہ سے تر ہو چلی تھین کہ پھر تیسرا حکم صادر ہوا اے جلاد بہت جلد قتل کر اب تو جلاد
ہاتھو مین تیغہ ہتوا یں کر کہنے لگا کہ ای گنہگار و جو کچھ تم کو کہنا ہو کہ لو جو کچھ کھانا ہو کھا لو اب جام عمر
تمھارا لبریز ہو چکا ہی تمھاری جان بچنا دشوار ہی جسکو وصیت کرنا ہو کر لو انھون نے جواب دیا
کہ او بیحیا اپنے کام مین مشغول ہو نہ کھانے کی ہوس ہی نہ پینے کی خواہش یہ کہکے پھر دونون مصروف
دعا ہوئے سے ترے در کے گدا ہین شاہ و فقیر ٭ پھیر دے اب ہماری بھی تقدیر ٭ ابھی دعا ختم نہ
ہوئی تھی کہ ایک گرد طوطیا رنگ سامنے سے نمودار ہوئی ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن
گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا انھون نے کہ ایک لشکر جرار چلا آتا ہی نقیب رجز خوانی
کر رہے ہین

نظم

کدھر ہی نوای ساقی بے خبر برستا ہی میخانہ مین آب تیغ	بڑا میکدہ مین ہی اب شور و شر کھنچے تیغ موج می خوشگوار	عطا کر مجھے جام می بیدریغ بنے میکدہ خون سے لالہ زار

دکھا ساقیا جلوۂ آفتاب
کہ چلنے کو تلوار ہے دشت میں
تامل نہ کر کیوں تو دلتنگ ہے
کہ دشت مضامین کروں دم میں صاف
یہ ساماں ہیں سلطنت کے بہم
کہ فوج مضامین کی آمد ہوئی
الف ہیں کہ ہیں نیزہ جانستان
جو کاٹے رگ جان میان ستیز
سپر ہے ہر ایک نقطۂ دلپذیر
عدو کو نظر آئے گرز گران

کہ سر پر ہے رحمت کا چھایا سحاب
زبان کی صفائی دکھاتا ہے قلم
ارے ایک حملہ میں سر جنگ ہے
کبھی نیزۂ جانستان ہے قلم
دوات و قلم مثل طبل و علم
یہ قرطاس لگا ہے ضیا بار نور
دوائر ہیں یا خنجر خون چکان
کمان کیانی ہے نون بے نظیر
تبر کاف ہے جنگ میں بے نظیر
جو نعرہ کروں کھینچکہ بدآہ

کمیت قلم آج ہے گشت میں
کہ پیر مغان کو ہے منظور غم
وہ تیغ قلم ہے مری سر شگاف
کبھی فوج تحریر کا ہے علم
لڑائی کی تحریر میں کد ہے ئی
صفیں فوج کی ہیں کہ ہیں السطور
کشش شین کی ہے کہ شمشیر تیز
الف صاف آیا نظر مثل تیر
اگر میم کا منقلب ہو نشان
ہوا گرد میں زیر و زبر سب سپاہ

اے دلیران نامی و پہلوانان گرامی عرصۂ زیست بہت تنگ ہے دنیا مقام عبرت ہے نہ جائے عشرت افسوس صد افسوس زمانہ زندگی کا بہت کم ہے اور حسرتیں بہت یہ بھی ایک نوع کا غم ہے بڑے بڑے اولوالعزم اور پہلوانان نامی گرامی و بہادران میدان رزم دنیائے فانی سے عالم جاودانی کیطرف پُر حسرت وارمان روانہ ہوئے نزع کے عالم میں انتہا سے زیادہ منفعل ہوئے مال دنیا کا بدمآل ہے اسکے جمع کرنے کا ناحق خیال ہے اگر کسی وجہ سے تلف ہو جائے تو مفت کا ملال ہو عجیب حال ہو۔ بادشاہوں کا منصفی اور عدالت سے نام ہے بہادروں کا لڑ بھڑ کر مر جانا کام ہے

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت	نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

اپنے مالک کا ساتھ دو خلاف مزاج اپنے مالک کے نہ کرو اپنے آقا کے ساتھ زخم کھاؤ مالک کے کام آؤ سینہ سپر ہو بانع جہانیں سرخرو ہو بحر عالم میں آبرو ہو خلاصہ یہ کہ صدائیں لقیبوں کی سن سنکر جو نامرد و بزدلے تھے بھاگنے کی فکر کر رہے تھے جو منچلے تھے وہ جھوم جھوم کے پلٹ پڑے وہ شمشیر سے گلے ملے مرنے پر آمادہ ہوئے اور جنگ کرنے پر مستعد ہو چلے تھے کہ شاہزادہ رفیع النجیب صاحبقران نے سامنے سے دیکھا کہ قمقام صفدر شیر دل کو قتل کیا چاہتا ہے بس دیکھتے ہی قمقام کو صاحبقران نے اس زور سے للکارا کہ او کافر دشمن خدا کیا کرتا ہے کہ ایک بیگناہ کے خون میں ہاتھ بھرتا ہے خبردار ہوشیار باش کہ میں آپہونچا صاحبقران کے نعرہ سے گوش گردون دون کر ہو گیا لشکر عدو میں ہل چل پڑ گئی قمقام کے حواس باختہ ہو گئے۔ لشکر اسلام کے تمام سردار لشکر قمقام پر تلوار کھینچ کھینچ کر جا پڑے گھمسان کی تلوار چلنے لگی خون کی ندیاں بہنے لگیں دونوں لشکر باہم غت پٹ ہو گئے لشکر اسلام کا ایک ایک سردار سو سو دو دو سو پر بھاری تھا ایک طلاطم لشکر حریف میں پڑ گیا ہے کہیں بھاگنے کا رستہ نہیں ملتا ہے پناہ پانی دشوار ہو گئی ہے کشتوں کے پشتے لاشوں کے انبار لگا دیے ہیں بڑی خونریزی ہو رہی ہے راوی کہتا ہے کہ آٹھ لاکھ کا مجمع طرف لشکر اسلام کے ہے اور اس لشکر میں ایک ایک سردار رستم دوران ہے چنانچہ بیدار شاہ حاکم شہر بیدار یہ جو کہ

مطیع اور فرمانبردار شاہزادۂ رفیع البخت صاحبقران عصر کا ہی بڑا بہادر ہی کس ہماہمی سے لڑ رہا ہی جسطرف
نعرۂ دلیرانہ اور حربہ شیرانہ کرتے جا پڑتا ہی لاشون کا انبار لگا دیتا ہی ایک طرف کو قہمار شیر سیکر نعرہ ہوتا ہی یہ جدھر
ہمہما کرتا ہوا مثل شیر کے جاتا ہی سو سو دو دو سو کو قتل کرتا ہی جسطرف بھگدڑ پڑ جاتی ہی اسکا تعاقب نہین کرتا ہی
دوسری سمت جا کر وہی حال کر دیتا ہی عجب معرکہ قیامت خیز برپا ہی تلوارون سے خون بہکر گھٹنیون تک آیا
ہی ایک جانب کو مقصود دیو پیکر حملہ رستمانہ کر رہا ہی جسطرف جھپٹ گیا دو چار کی ٹانگین چیر کے پھینکدین
عجب دیو خصال بہادر ہی اسکی تلوار کی ضرب کی پناہ نہین ہی اسنے بھی سیکڑون قتل کیے ہین بھگدڑ ڈالدی
ہی ایک رخ کو دلاور شاہ حاکم شہر انوریہ اور اسکا فرزند نجم خسرو و شیر دل اور قہرمان تیغہ گیر یہ تینون
سردار نوجوان مطیع صاحبقران ہین گیا خوب لڑ رہے ہین بڑا کشت و خون ہو رہا ہی ہر ایک تلوار سے
خون بہ رہا ہی نہایت قہر ہو رہا ہی اور غدر برپا ہی لشکر حریف کے لاکھون سوار و پیدل سپاہی و سردار
قتل ہو چکے ہین مگر نہین معلوم کسطرف سے چلے آتے ہین اور کسطرف کو بھاگے جاتے ہین ایک بلڑ
مچا ہوا ہی کسی کو کسی کی خبر نہین مقہور یہ بھی بڑا بہادر ہی لشکر اسلام مین اسنے بھی بہت بڑے نام لیے
ہین ہزارہا کو قتل کیا اور بہت سے زخمی کیے فی الحقیقت سرداران لشکر اسلام نے بہت بڑی جنگ
کی لاکھون قتل کیے اور جو زخمی کرکے بھگا دیے اُنکا شمار نہین جسطرف نگاہ اُٹھا کے دیکھا جاتا ہی سوا
لاشون کے اور خون کے دریا کے اور کچھ نظر نہین آتا اسی اثناء جدال و قتال مین ایک بہت بڑا پہلوان
دیو خصال ہمہمہ کرتا ہوا لشکر حریف کیطرف سے آنکلا اور مقابلہ اُسکا مقہور سے ہوا بڑے زور شور سے
لڑائی ہوئی آخرکار وہ پہلوان مقہور کے ہاتھ سے مارا گیا اور مقہور بھی زخمی ہوا اور سردار بھی لشکر اسلام کے اس معرکہ
مین زخمی ہو گئے شاہزادۂ رفیع البخت صاحبقران عصر کا غیظ دونا بڑھتا جاتا ہی اوسیطرح سے فوج
حریف مین غرق ہین ہزارونکو تہ تیغ کر چکے ہین دشمن کی فوج مین کھلبلی پڑی ہوئی ہی ہر طرف یہی شور
و غوغا ہی کہ بھائیو جسطرح ممکن ہو سکے صاحبقران کو مار لو کہ یہ بکھیڑا ہی پاک ہو جائے یہ کہکر غول
کے غول نرغہ کرکے مقابلہ مین صاحبقران کے آتے ہین اور اپنی اپنی جراءت کے موافق لڑتے ہین
آخرش کچھ تو انہین سے صاحبقران کے ہاتھ سے مارے جاتے ہین اور کچھ بھاگ جاتے ہین یہی صورت
عرصہ تک رہی وہان سے صاحبقران لڑتے بھڑتے اُس جگہ پر آ کر پہونچے جہان پر قمقام و
صمصام جو کہ فی الحال حاکم قلعہ صفدریہ کے ہین موجود تھے اور اپنے افسران فوج سے کہہ رہے تھے
کہ بھائیو دیکھتے ہو کیسا غدر مچا ہوا ہی جسطرح ہو سکے جلدی صفدر شیر دل اور ہشام شاہ
دونون باپ بیٹونکو قتل کر ڈالو اگر تم سے نہ ہو سکے تو مع الابہ کے دونون کو میرے پاس لے آؤ کہ مین
اپنے ہاتھ سے قتل کرون بس یہ سنتے ہی سب نے ملکر الابہ کو قریب لا کر قمقام کے چھوڑ دیا
قمقام نے فی الفور تیغہ کو ہتوانس سے قصد کیا تھا کہ دونون کو قتل کرون کہ صاحبقران نے ڈانٹا
کہ او کافر کیا کرتا ہی مین تیرے سر پر آ پہونچا بس یہ سنتے ہی اُسیطرح ادھر سے پلٹ پڑا اور وہی تیغہ
جو کہ واسطے قتل ہشام شاہ و صفدر شیر دل کے ہاتھ مین تھا اُسی کو جھپٹ کے اوپر سر
صاحبقران کے مارا صاحبقران نے پینترہ بدل کے تیغہ کو خالی دیا اور سپر کو چہرہ کی پناہ
کیا تیغہ قمقام کا پٹ پڑا صاحبقران نے اسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑ کے

تیغ اسکے ہاتھ سے چھین لیا قمقام جھنجھلاتا ہوا چندے صاحبقران سے ہشت مشت کرتا رہا
جہانتک کہ طاقت نے یاوری کی لڑتا رہا آخر کار صاحبقران عالیشان نے اسکی کمر زنجیر پکڑ کے ہاتھ
پر بلند کر لیا چاہتے ہین کہ اسے نقش زمین کرین اور تیغ آبدار سے دو ٹکڑے کر دین کہ فوراً قمقام نے
کہا کہ یا صاحبقران امان صاحبقران نے فرمایا کہ امان بشرط ایمان اسنے عرض کیا کہ مین ایمان
لاتا ہون اور آپ کا دین و مذہب قبول کرتا ہون آپ مجھے تلقین فرمایئے اور امان دیجیے صاحبقران
چاہتے تھے کہ زمین پر اتار دین کہ صمصام تلوار علم کر کے دوڑا اور قریب صاحبقران پہونچکر
چاہتا تھا کہ تلوار سر صاحبقران پر لگائے کہ صاحبقران نے فوراً قمقام کو بجاے سپر کے
اپنے چہرہ کی پناہ کیا اور قمقام سے کہا کہ اگر تیرا باپ تلوار مارے گا تو مین تجکو چہرہ کی پناہ کرونگا
ورنہ منع کر اسکو تو مفت مین مارا جائے گا پس قمقام نے پکار کر اپنے باپ سے کہا کہ آپ تلوار
مارینگے تو میرا خون ہو جائے گا یہ سنتے ہی صمصام نے اپنا ہاتھ روکا بس ہاتھ رکنا تھا کہ صاحبقران
نے اسی صورت سے لینے دہنے ہاتھ مین قمقام کو بلند کیے ہوئے ہین جھپٹ کر بائین ہاتھ سے
صمصام کی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال دیا اور اسکو بھی سر سے بلند کر لیا چاہتے ہین کہ زمین پر دے مارین
کہ یہ بھی یہ زور و طاقت دیکھکر ٹھہر گیا اور کہنے لگا کہ امان صاحبقران نے وہی کلمہ ارشاد فرمایا کہ بشرط ایمان
ادھر تو مابین صاحبقران و صمصام و قمقام یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ادھر فوج نے قمقام کی جو
دیکھا کہ صاحبقران نے دونون باپ بیٹون کو سر سے بلند کر لیا ہے ہاتھون پر اٹھائے ہوئے
ہین آپسمین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہو گیا اب کوئی دم مین دونون پیوند زمین ہوا چاہتے ہین اور قتل
کر ڈالے جاینگے بس یہ سوچکر تمام فوج جو منتشر ہو گئی تھی پھر سمٹ کر یکجا ہوئی اور ایکبارگی سب نے ملکر صاحبقران
پر حملہ کیا یہ کیفیت صفدر شیر دل اور ہشام شاہ جو کہ قمقام کی قید سخت مین تھے ایک مرتبہ مسلسل
دونون نے قید کو توڑ ڈالا اور اسی اسباب کی جو مین وغیرہ لے کر دونون فوج قمقام پر جا پڑے خوب تلوار چلی
دونون نے فوج قمقام و صمصام کو پار کر بھگا دیا اور سیکڑون کے سر کاٹ ڈالے اور بہت سے زخمی
کیے اس عرصہ مین صاحبقران نے قمقام و صمصام کو ہاتھون پر سے زمین پر اتار دیا دونون نے صدق دل
سے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے مگر اس کشت و خون و غدر کی حالت مین کون سنتا ہے ہشام شاہ و
صفدر شیر دل دونون فوج قمقام سے لڑ رہے تھے صاحبقران کو پھر غصہ آ گیا اور غیظ و غضب
کی حالت مین پشت مرکب پر سوار ہو کر پھر فوج قمقام پر حملہ آور ہوئے پھر سیکڑون قتل کیے اور ہمراہی
مین یہ دونون تازہ مسلمان یعنے قمقام و صمصام بھی لڑنے لگے یہ کیفیت جو فوج قمقام نے دیکھی کہ
ہمارے سردار بھی ہم سے لڑنے پر آمادہ ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سرداروں نے دین صاحبقرانی
اختیار کیا ہے بس یہ سوچکر تمام فوج قمقام و صمصام نے چادر ہلائی اور صاحبقران سے امان مانگی
صاحبقران نے فرمایا امان بشرط ایمان یہ فرما کر تلوار روک لی تمام فوج زخمی و غیر زخمی ادنی و اعلے
سب مجتمع ہو کر خدمت صاحبقران مین دست بستہ حاضر ہو کر ایمان لائے اور صدق دل سے
مسلمان ہوئے قمقام و صمصام دونون بڑے کر و فر سے صاحبقران عالیشان کو اپنے خیمے
مین لائے اور سامان عیش و عشرت تہیا کرنے لگے رقاصون کو حکم دیا کہ حاضر ہون اور جناب

صاحبقران عالیشان کے حضور مین مجرا کرین ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لے کر حاضر ہوئے جام مے ارغوانی گردش مین آیا لاہور تیز گام عیار صاحبقران خوش ہو رہا ہی اور طرح طرح کے مذاق ارباب نشاط سے کر رہا ہی ہر ایک آ آکر شکایت عیار کی کر رہا ہی کہ دیکھیے صاحبقران عالیشان آپ کا عیار نہین مانتا ہی ہم لوگو نکو ستاتا ہی کسی کے سر سے ڈوپٹہ اتارتا ہی کسی کے سینہ پر ہاتھ ڈالتا ہی اور جہان ہم پیشاب کرنے کو بیٹھتے ہین وہین پر بچالاکی آکر ہمارے سامنے بیٹھ کر پیشاب کرتا ہی ہم دیکھ کر منھ اپنا پھیر لیتے ہین حضور آپ اپنے عیار کو منع کر دیجیے کہ ہم کو نہ ستاوے صاحبقران منھ پھیر کر مسکرائے اور آواز دی لاہور تیز گام کو جب لاہور آیا تو فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری شکایت کرتی ہین لاہور نے کہا کہ خداوند یہ سب کی سب جھوٹی اور کاذب ہین دیکھیے وہ جو سرخ پوشاک پہنے ہوئے اور سبز پوشاک پہنے ہوئے کھڑی ہین اشارہ سے مجھے بلاتی ہین اور کہتی ہین کہ ہماری سفارش اپنے شاہزادہ سے کرکے ہمین وہان تک پہونچا دو ہم تم کو بہت سا روپیہ اور جواہر دینگے خداوند مین انسے کہتا ہون کہ میرا شاہزادہ ایسی حسن چھلیون کو نہین پوچھتا ہی اپنے ہوش مین آؤ یہ باتین کسی اور سے کرو اسپر وہ سب کی سب ہزارون قسمین کھا کھا کر غل مچا مچا کر صاحبقران عالیشان سے کہہ رہی ہین کہ حضور آپ کا عیار بالکل جھوٹا ہی جو کچھ اسنے بیان کیا محض غلط ہی شاہزادہ یہ سنکر اور زیادہ مسکرایا غرضکہ اسی قسم کی چہلین اور مذاق ہو رہے تھے کہ قمقام دست بستہ حاضر خدمت صاحبقران ہو کر عرض کیا کہ حضور خاصہ طیار ہی نوش فرمائین شاہزادہ نے فرمایا کہ بھائی ہم کو اسیوقت ربیعہ بانو کے پاس قلعہ صفدریہ مین جانا ہی کہ ہم انسے وعدہ کر آئے ہین قمقام نے عرض کیا کہ حضور خاصہ تناول فرمالین تو چلین غلام بھی تو ہمراہ رکاب سعادت انتساب چلیگا شاہزادہ نے فرمایا اچھا لاؤ مگر جلدی ہم زیادہ نہین ٹھہرینگے بس حکم کے ساتھ ہی داروغہ باورچیخانہ و بکاول و خاصہ پز سب کے سب حاضر ہوئے اور دسترخوان نہایت صفائی سے آراستہ کیا انواع و اقسام کے عمدہ اور نفیس کھانے دسترخوان پر چن دیے گئے بکاول نے طریقہ سے سب کھانا لگایا خدمتگار سلفچی آفتابہ لے کر حاضر ہوئے شاہزادہ کے ہاتھ دھلائے شہزادہ عالیشان خاصہ نوش فرمانے لگے اور قمقام نہایت ادب کے ساتھ مگس رانی کرنے لگا ادھر ساقیان ماہ پیکر کشتیان شراب ناب کی اور قابین گزک و کباب کی لے کر حاضر ہوئے کشتیان بحضور صاحبقران پیشکش کین بعد فراغت طعام بطور شغل ساغر مے لالہ فام گردش مین آیا آواز ہو شیار ہوش و نوشا نوش کی بلند ہوئی اور یہ اشعار حسب حال زبان زد ہر رند قدح نوش تھے نظم

بنوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند | چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند | غنیمتے شمر ای شمع وصل پروانہ
کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند | توانگرا دل درویش خود بدست آور | کہ مخزن زر و گنج درم نخواہد ماند
سروش عالم غیبم بشارتے خوش داد | کہ بر در کرمش کس دژم نخواہد ماند | برین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر
کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند | ز مہربانی جانان طمع مبر حافظ | کہ نقش مہر و نشان ستم نخواہد ماند

تھوڑی دیر تک یہ صحبت مے نوشی گرم رہی جلسہ عیش و نشاط برپا رہا بعد اسکے صاحبقران نے

یوں ارشاد فرمایا کہ لشکر ہمارا طیار رہو اب ہم طرف قلعۂ صفدریہ کے جاتے ہیں لاہور تیز گام کو بلا کر فرمایا کہ بیدار شاہ و دلدار شاہ و منصور و مقصود دیو پیکر و قہار شیر پیکر وغیرہ سب سرداروں سے جا کر کہو کہ تیار ہو جائیں ہم ابھی قلعۂ صفدریہ جانے کے لیے سوار ہوتے ہیں مرکب ہمارا تیار ہو کر در خیمہ پر لگا دیا جائے بس حکم دیتے کے ساتھ ہی لشکر طیار ہو کر مستعد چلنے پر ہو گیا سب سرداران نامی و گرامی درست ہو کر در خیمہ پر حاضر ہوئے شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران عصر بیرون خیمہ تشریف لائے مرکب طلب کیا مرکب حاضر تھا صاحبقران اُسپر سوار ہوئے ہمراہ رکاب صاحبقران صفدر شیر دل و ہشام شاہ و قمقام و صمصام اور جنکی فوج کہ تازہ مسلمان ہوئی تھی یعنے قمقام و صمصام کے جو مطیع و فرمانبردار تھے اور بیدار و دلدار شاہ وغیرہ یہ سب کے سب جلو میں شاہزادہ عالیوقار کے روانہ ہوئے اور باقی کل لشکر و خیمہ و خرگاہ وغیرہ عقب سے روانہ ہوا لاہور تیز گام عیار اپنے آقا کی رکاب تھامے ہوئے چلا جاتا تھا بعد طے منازل و قطع مراحل کے نہایت شوکت و شان سے سواری صاحبقران کی جا رہی تھی اور کیسے کیسے سرداران نامی و گرامی اور لشکر بیشمار بہت چست و چالاک باقاعدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہیں اشعار

جوانان لشکر کا کیا ہو شمار　کواکب سے بھی تھے زیادہ سوار
رسالوں میں ایک ایک تھا مثل گیو　شجاعت میں رستم تو ہیبت میں دیو
پیادے بھی تھے مثل مور و ملخ　جو اکدم میں الٹیں زمین بلخ
جلال انکو آئے دم جنگ اگر　تو شق دشمنوں کا ہو ڈر سے جگر
وہ طاقت وہ قوت میان جدال　سپہر انکی یا پارہ ہائے جبال
وہ تھی انکی زور آوری سر بسر　کہ رستم بھی تھا زال پیش نظر
نہ آیا کبھی انکی جرأت میں فرق　سراپا تھے دریائے آہن میں غرق
شجاع و قوی و جری و دلیر　نیستان جرأت کے غرندہ شیر
گلستان ہمت کے روشن چراغ　گل زخم کھا کر ہوئے باغ باغ
چمکتے تھے نیزوں کے پھل جابجا　ہوئے طائر تیر اُڑ کر ہوا
کہیں برق شمشیر کی تھی چمک　الماس کیاتی کی ہر جا کڑک

اس شان و شوکت سے لشکر فیروزی اثر روانہ ہوا عقب میں پیش خیمہ اور اہل حرفہ مثل بقال و گاذر و حجام وغیرہ یہ شاگرد پیشہ بھی ایک قاعدہ و قرینہ سے جا رہے تھے یعنے دھوبی اُنکے بیل لادیوں سے لدے ہوئے ایک سمت کو ایک لائن میں جاتے ہیں گاڑیاں بقالوں کی جنمیں غلہ وغیرہ بھرا ہوا اُسپر بقال بیٹھے ہوئے چوبردھا گاڑی میں جتا ہوا گھنٹیاں وغیرہ بیلوں کے گلے میں پڑی ہوئی ٹن ٹن بولتی جاتی تھیں رسالے و پلٹنیں وغیرہ کس شان و شوکت سے چلی جاتی تھیں کہ دیکھنے والوں پر رعب طاری ہوتا تھا اور دبدبہ صاحبقران کا دیکھ نہیں سکتا تھا بعد تھوڑے عرصے کے نہایت شادان و فرحان شاہزادہ عالیوقار مقام صفدریہ میں پہونچے دیکھا کہ سامنے قلعہ صفدریہ معلوم ہوتا ہے مگر ویرانہ پڑا ہے جب متصل در قلعہ پہونچے تو دیکھا صاحبقران نے کہ ربیعہ بانو پیرزال حیرت زدہ در قلعہ پر استطور سے بیٹھی ہے اور راہ تک رہی ہے جیسے کوئی کسی کا انتظار کرتا ہے جیسے ہی شاہزادہ کو دیکھا اُٹھ کھڑی ہوئی قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے اُٹھ کر صاحبقران سے ملی اتنے میں ہشام شاہ و صفدر شیر دل فرزند ربیعہ بھی سامنے آیا اسنے اسکو گلے لگایا اور ہزاروں دعائیں شاہزادہ

کودین کہ خداوند تعالے آپ کی عمر مین ترقی عطا فرمائے اور آپ کا اقبال وجاہ وحشم روز زیادہ روز افزون رہے کہ آپ کے تصدق مین اپنے فرزند و شوہر سے ملی ورنہ اس ظالم اظلم کے ہاتھ سے کب کے قتل ہوگئے ہوتے کوئی خبر بھی نہ لیتا آپ نے جان بخشی فرمائی صدقے قربان ہوتی تھی اور تحسین و آفرین شاہزادہ کی ہمت وجرأت کی کرتی اور بلا گردان ہوتی تھی شاہزادے نے وہان پہونچکر یہ انتظام کیا کہ قلعہ صفدریہ کو از سر نو آباد کیا اور موافق سابق کے ہشام شاہ کو وہان کا حاکم کیا اور صفدر شیر دل کو اپنے ہمراہ لے کر قصد روانگی کیا اور فرمایا کہ اب ہم یہان سے طرف مقبرہ نوذر اور نگ نشین کے جو کہ بھائی ہشام کا ہے جائینگے ہر چند ہشام شاہ نے شاہزادہ کے ہمراہ رکاب چلنے پر اصرار کیا اور عرض کیا کہ میری خواہش یہی ہے کہ آپ کے قدم مبارک سے جدا نہون اور غاشیہ برداری کرتا ہوا چلون مگر شاہزادہ نے نہ مانا آخر مجبور ہو کر اسنے حکومت قلعہ صفدریہ اختیار کی شاہزادہ نے ہشام شاہ کو تو وہین چھوڑا آپ طرف مقبرہ نوذر اور نگ نشین کے جو کہ طلسم مین واقع ہے مع اپنے لشکر اور سرداروں کے روانہ ہوئے شاہزادہ نہایت عجلت کے ساتھ اُس سمت کو چلا جاتا تھا اور یہی دھن تھی کہ جسقدر ممکن ہو بہت تعجیل سے مین اپنے نانا کی قبر پر پہونچون اور گرد قبر کے پھرون اور فاتحہ پڑھون راوی بیان کرتا ہے کہ شاہزادہ عالیوقار کی تیز روی کا باعث ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادہ رفیع البخت صاحبقران زمان کو وصیت نامہ اور لوح زمردین اپنے پدر بزرگوار شاہزادہ بدیع زمان سے مل چکی تھی اور یہی وصیت نامہ اور لوح زمردین اپنے خویش بدیع زمان کو دی تھی اور خواب مین یہ کہا تھا کہ یہ طلسم تم سے فتح نہ ہوگا اسکا فاتح تمھارا فرزند رفیع البخت ہے لہذا یہ وصیت نامہ اور لوح شاہزادہ رفیع البخت کو دینا چنانچہ وہ لوح اسکے گلے مین پڑی ہوئی ہے اور یہ حسب ہدایت وصیت نامہ ناناجان کی قبر پر جاتے ہین کیونکہ منجملہ اور وصایا کے جو وصیت نامہ مین مندرج ہین یہ بھی تحریر ہے کہ جب تک تم ہماری قبر پر نہ آوگے تب تک تجھین یہ لوح کام نہ دے گی دوسرا سبب تیز روی کا یہ ہے کہ جوش خون بھی ہے کیونکہ نوذر اور نگ نشین اسکے نانا ہین جو کہ بلا قصور ایک جادوگر کے ہاتھ سے مارے گئے ہین الحاصل شاہزادہ والامنزلت کمال عجلت کے ساتھ قطع منازل وطے مراحل کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اثناء راہ مین ایک صحراے سبزہ زار ملا یہ مقام عجب فرحت افزا ہے کوسون تک سبزہ لہلہا رہا ہے گلہاے خود رو جا بجا عجیب لطف دے رہے ہین تمام صحرا مین گویا فرش زمردین بچھا ہوا ہے درخت میوہ دار اور اشجار خوشبودار بیلا چنبیلی موتیا موگرہ وغیرہ کے جا بجا تختے کھلے ہوئے ہین تمام صحرا معطر ہو رہا ہے شہزادہ کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے وہ صحرا رشک گلزار ارم ہوگیا ہر شجر فرط خوشی سے نہال ہے گلگون کو شگفتگی کمال یہ نظم حسب حال ہے

نظم

سکتہ مین کھڑا ہوا تھا شمشاد
اب ہوونگے پھول وہ بھی کھل کے
وقت مین ہمیشہ اُسکی سنبل

اب ہوگا غم والم سے آزاد
ہے داغ بدل الم سے لالہ
پر پیچ ہے مثل مار کاکل

سربستہ جو غنچہ چمن تھے
البتہ ہے خون دل سے تھالہ
اور مردم چشم گلرخان ہے

وہ رونق صحن بوستان ہے
مرغان چمن تھے نغمہ بھولے
مخمل کا نچھایا فرش ہر جا
سبب کو جو ہوا سرور اسجا

سوسن کو چمن مین تھی خموشی
ہو وینگے شگفتہ اب خوشی سے
صحرا سارا لہک رہا ہے
اب فکر روانگی ہے پیدا

گلریزی وہ بھی اب کریگی
سبزہ کو خوشی ہوئی یہ تازا
ہر غنچہ و گل مہک رہا ہے
غرض کہ شاہزادہ رفیع البخت

مع اپنے سرداران لشکر کے مرکب پر سوار صحراے پر بہار کی سیر کرتا ہوا ایک جانب چل نکلا خیال مین آیا کہ کوئی شخص ادھر سے نکلے تو اُس سے پوچھین کہ یہ کون مقام ہے دیکھا تو سامنے ایک باغ نظر آیا اُسوقت شاہزادہ کے ذہن مین آیا کہ چل کر ذرا باغ کی بھی سیر کرین مگر فوراً یہ بھی خیال آیا کہ راستہ بھولا ہوگا باغ مین نہ جاؤ یہ پس و پیش تھا کہ سامنے سے ایک باغبان در باغ سے نکلا لاہور تیز گام جو کہ ہمراہ رکاب تھا اُس سے کہا کہ جا کر اس باغبان کو اپنے ہمراہ لے آ بس فوراً لاہور حسب الحکم اپنے آقا کے پاسے شاطری بارتا ہوا طرف باغبان کے چلا دفعۃ العین مین اُسکے پاس پہونچگیا اور اُس باغبان سے لاہور تیز گام نے بزبان شیرین نہایت نرمی سے کہا کہ ہمارا مالک تمکو بلاتا ہے اُسنے جواب دیا کہ تمھارا مالک و آقا کون ہے اور کہان ہے لاہور نے کہا کہ دیکھو وہ سامنے مرکب پر سوار کھڑا ہے اور وہ جو بہت سی گرد اڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ میرے آقا کا لشکر ہے جو کہ بارہ لاکھ کے مجمع سے آتا ہے اور اس لشکر مین بڑے بڑے سردار اور پہلوانان نامی اور گرامی ہین جب یہ باغبان نے سنا تو بہ طمع زر ہمراہ لاہور کے بحضور شاہزادہ عالیشان حاضر ہوا فرمایا اس سے پوچھو کہ یہ کون مقام ہے لاہور نے دریافت کیا کہ اس مقام کا کیا نام ہے اور کسنے اسکو آباد کیا ہے باغبان نے عرض کیا کہ آپ شاید یہان کے باشندے نہین ہین اس صحراے سبزہ زار کا نام صحراے نادر ہے اور یہ باغ نادرہ پری کا ہے اور یہان سے تھوڑا آگے بڑھ کر دہانہ طلسم کا شروع ہے شاہزادہ نے یہ سنکے اُس باغبان کو انعام دیا کہ وہ مالا مال ہو کر خوشی خوشی اپنے باغ کیطرف روانہ ہوا شاہزادہ رفیع البخت اسطرف کو روانہ ہوئے بعد چند ساعت کے لشکر ہما صاحبقرانی اس مقام پر آگیا جہان شاہزادہ نے باغبان سے پوچھا تھا صاحبقران بہت آگے نکل گئے ہین چونکہ یہ مقام نہایت فرحت افزا ہے اور لشکر دو منزلہ طے کرتا ہوا چلا آتا تھا اور نہایت خستہ تھا اسوجہ سے لشکر نے تھوڑی دیر کے لیے اُس مقام پر قیام کیا ادھر چونکہ اُس باغبان کو لشکر کے دیکھنے کا اشتیاق تھا دم بدم در باغ پر آتا تھا اب کی مرتبہ جو آیا تو دیکھا کہ لشکر آگیا ہے اور سلسلہ برابر جاری ہے سواروں کا تانتا لگا ہوا ہے ہزارہا سوار اس صحراے سبزہ زار مین مرکب دوڑاتے ہوئے اس صحراے سبزہ زار مین آگئے اسمین بہت سے سرداران نامی و گرامی بھی تھے پھر دیکھا غول کے غول پیادون کے چلے آتے ہین سلسلہ ہے کہ جاری ہے لاکھون پیدل سپاہ چلی آتی ہے کسیطرح سے سلسلہ آنے کا کم نہین ہوتا ہے باغبان خاموش کھڑا ہوا دیکھا کیا یہانتک کہ کل لشکر اُس مقام پر آگیا اور بسبب خستگی اور کسل راہ کے وہان پر قیام کیا سرداران لشکر نے اُس مقام کو فرحت افزا دیکھ کر نہایت تعریف کی کہ سبحان اللہ ہر جگہ پر موقع محل سے بیلا چنبیلی موتیا موگرا جوہی و دیگر گلہاے خوشبو کا تختہ کھلا ہوا ہے در باغ

ہر ایک بوے خوش سے معطر ہوگیا روح کو تقویت ہوئی کہین اشجار میوہ دار لگے ہین جنگی ڈالیان بار اثمار سے سربسجود ہین شکر صناع حقیقی مین تر زبان ہین سب سردار ایک وجد کے عالم مین اپنی اپنی زبان حیرت بیان سے یہ اشعار پڑھ رہے تھے

نظم

لکھون مین قوت نشو و نما کی کیا تاثیر
مزے اڑاتی ہی کیا چشم دوربین ہزار
بہار نے یہ عنادل سے نزو گرمی کی
نسیم سبزۂ خوابیدہ کو کرے بیدار
بہار گلشن عالم ہی اسقدر دلکش
کمند جیسے ہی ہر عنکبوت کے لیے تار
پڑے جو رنگ گل تر کا عکس دریا مین

ہی سبز خال کے دانہ سے سبزۂ خط یار
ہزار شکر کہ پھولون سے آشیان چھپا
بٹھا دیا ہی گلون کو لباس آتش نگار
چٹک کے غنچہ اگر مثل طفل نالان ہی
برنگ شبنم تر ہر ستارۂ سیار
بنے ہین پھول کرن پھول پتے برگ درخت
صدف مین دانۂ مرجان بنے دُر شہوار

چمن کی دید کو گل نا دمیدہ کرتے ہین
بہت دنون مین بر آئی مراد بلبل زار
عجب نہین ہی کہ دکھلانے کو بہار چمن
تو نکلے مہر کے پستان سے شیر صبح بہار
کرن کے تار پہ یون آفتاب اترا ہی
نہال قامت جانان ہی صورت اشجار

کل سردار و کل لشکریان بیشمار سیر سبزہ زار کرکے نہایت خوش و محظوظ ہوئے اور طبراطبر اگر متعجب ہین اگر اس باغبان سے پوچھنے لگے کہ کیون بھائی ادھر سے کوئی شہسوار گیا ہی کہ وہ صاحبقران ہی اور ہمارا مالک و آقا ہی اُسنے کہا کہ ہان ایک شہسوار نہایت قدآور اور ایک شخص رکاب تھامے ہوئے اِسطرف کو گیا ہی بلکہ جو پیدل تھا اُسنے ہم کو تنق گرد دکھلا کر کہا بھی تھا کہ وہ دیکھو لشکر ہمارے صاحبقران کا آتا ہی بعد اس جواب کے باغبان نے کہا کہ آگے تھوڑی دور پر دہانہ طلسم کا ملے گا وہ شاہزادہ ہم کو اقبالمند معلوم ہوتا ہی اگر تم لوگ اُسکے ساتھ مین چلے جاؤ گے تو خیر ورنہ تم سب کا بغیر شاہزادہ جانا غیر ممکن ہی بس یہ خبر وحشت اثر سننے سے خوشی مبدل برنج ہوئی اور تمام لشکر نہایت پریشان ہوگیا اسوقت سب سردارون کی یہ رائے ہوئی کہ یہان سے بہت تیز مرکبون کو دوڑاؤ جب شاہزادہ ملجاوے تو وہان پر روک لیا جائے تاکہ جو پیدل چلے آتے ہین وہ بھی ہمراہ صاحبقران ہوجائین یہ رائے اُسی باغبان نے بھی سُنی اور کہا تم گھبراؤ نہین سب کے سب ساتھ پہونچ جاؤ گے مگر اتنا کرو کہ جسقدر سوار ہین وہ تو اُدھر سے جائین جسطرف شاہزادہ گیا ہی اور جسقدر فوج پیادہ ہی وہ بائین طرف تھوڑی دور پر ایک ٹیکرہ ہی اُدھر سے جائے اور جب ٹیکرے پر پہونچ جائین تو سامنے کو اُسکے نیچے ایک نشیب ملے گا بلا اندیشہ اسمین اُتر جائین بعد طے ہوجانے نشیب کے پھر راہ ہموار ملے گی اور آگے بڑھکر شاہزادہ سے ملاقات ہوجائے گی اور تم لوگ اور گھوڑے برابر پہونچو گے چونکہ باغبان سب کو راست گو معلوم ہوا لہذا سب نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور کل پیدل اُسیطرف سے گئے نتیجہ باغبان کے بتانے کا یہ ہوا کہ صاحبقران ابھی طلسم مین قدم رکھنے نہین پائے تھے کہ سوار و پیدل اور تمام باربرداری ایک وقت مین پہونچگئی صاحبقران نے متعجبانہ سردارون سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیونکر آگئے اور اسپر طرہ یہ ہوا کہ پیدل و سوار دونون اسقدر جلد ایک وقت مین ہم سے مل گئے تب سردارون نے باغبان کا کل قصہ بیان کیا اور سوارون نے اپنا تیز روی سے ساتھ آنا اور پیدلون کا دوسرے راستہ سے آنا صاحبقران سے بتیان کیا انکو بڑا تعجب ہوا اور فرمایا کہ بھائی ہم کو بھی تو باغبان ملا تھا اور اسنے کہا تھا کہ

تھوڑے عرصہ مین داخل طلسم ہوگے یہ باتین کرتے ہوے سرداروں سے چلے جاتے تھے کہ سامنے سے ایک مینار سنہرہ جھل جھل کرتا ہوا نظر آیا جب قریب گنبد مرکب شاہزادہ کا پہونچا تو کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ شاہزادہ مرکب سے نیچے اتر گھڑا ہوا شہزادہ کا اترنا تھا کہ کل سردار گھوڑون سے اتر کے ہمراہ شاہزادہ ہوگئے اب بخوبی تمام مقبرہ معلوم ہونے لگا کہ نہایت عمدہ اور صنعت کا بنا ہوا نظر آتا ہے صاحبقران نے کسی آیندہ وروندہ سے پوچھا کہ یہ مقبرہ کس کا ہے لوگون نے دیکھ کے صاحبقران سے کہا کہ شاید آپ تازہ وارد ہین اسیوجہ سے پوچھتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ ہان جدہ گیسرون نے کہا کہ یہ مقبرہ نوذر اور رنگ نشین کا ہے بہت صنعت کاری سے نوذر نے اسکو تعمیر کرایا تھا چند سرداروں حاکمون نے اسکے کھولنے مین کوشش بلیغ کی مگر کسیکی کوشش کارگر نہوئی سب مجبور ہوگئے یہان کے باشندون سے سنا گیا ہے کہ نوذر اور رنگ کا نواسہ بدیع الملک کا فرزند شاہزادہ رفیع البخت کہ وہ اس طلسم کا فاتح ہے اس سے یہ دروازہ کھلے گا بس یہ سنکر صاحبقران نے ایک نعرہ مارکر گریبان چاک کیا بعدہ مقبرہ کا طواف کیا دروازہ کیطرف شاہزادہ آیا دروازہ پر ہاتھ رکھا اور قصد دروازہ کھولنے کا کیا فوراً دروازہ کھل گیا اہالیان مقبرہ جو کہ قرب وجوار مین رہتے تھے انمین ایک شور برپا ہوگیا کہ فاتح طلسم آگیا دروازہ مقبرہ کا کھل گیا اب دیکھیے کیا ہوتا ہے شاہزادہ اندر برج کے گیا تھہرا اسے کیطرف نوذر اور رنگ نشین کی قبر پر بیٹھا اور قبر سے لپٹ کر اسقدر رویا کہ غش آگیا اسی غش کی حالت مین نوذر اور رنگ نشین تشریف لائے اور شہزادہ کو گلے سے لگایا اور بہت تشفی دی اور فرمایا کہ تم گھبراؤ نہین اس طلسم کے فتاح تمھین ہو یہ جو تمھارے پاس تختی زمردین ہے اسکو لیکر تم اور تمھارا داہنی طرف سے چلے جانا آگے بڑھکر اس لوح کو دیکھنا اور جو کچھ تختی بتاوے اسپر عمل کرنا اسمین فرق نہ کرنا یہ کہکر نوذر اور رنگ نشین نظرون سے غائب ہوگئے شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی دیر تک رنج وصدمہ کرتے رہے اور قبر پر بیٹھے رہے بعد افسوس اور ملال کرنے کے صاحبقران برج سے باہر تشریف لائے سرداران صاحبقران منتظر تھے جب شاہزادہ اپنے مقام پر آیا داروغہ توشہ خانہ کو بلاکر پوشاک بدلی مرکب پر سوار ہوے اور سرداران لشکر کو حکم دیا کہ کسی اچھے مقام پر جہان سبزہ زار ہووے اور کنوئین ہون اور جملہ سامان راحت ہو وہانپر خیمہ ہمارا برپا کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا حسب الحکم صاحبقران لاہور تیز گام عیار نے ایک مقام عمدہ تلاش کرکے خیمہ صاحبقران نصب کرایا اور داروغہ اصطبل کو حکم ہوا کہ آب وگیاہ گھوڑون کو دیا جاوے چنانچہ صاحبقران کی موجودگی مین سب انتظام لشکر کے قیام کرنے کا ہوگیا اسوقت صاحبقران نے اپنے عیار لاہور تیز گام کو اپنے ہمراہ لیا اور تختی زمردین کو گلے مین ڈالکر بہت ہوشیاری سے دونون آدمی مقبرہ کی داہنی جانب کو چلے جب ایک صحرا مین پہونچے وہان پر انکو یہ خیال آیا کہ نانا جان نے فرمایا تھا کہ درمیان صحرا جب پہونچنا تو اس لوح زمردین کو ملاحظہ کرنا جو حکم دے اسپر عمل کرنا شہزادہ نے فوراً لوح ملاحظہ فرمائی اسمین یہ نکلا کہ اے شہزادے جب تم اپنے ہمراہ عیار کو لیکر چلو اور درمیان صحرا کے پہونچو تو تھوڑی دور سامنے کو جانا وہان ایک بن ملے گا اسکا نام بن مقیشہ ہے

وہان حال کھلے گا جب شاہزادہ اُس جگہ پر پہونچا تو دیکھا کہ ایک ٹیکرہ اونچا مثل پہاڑ کے ہے وہانپر کچھ لوگ بستے ہین اور وہ لوگ کرن پوش کھلاتے ہین جب شہزادہ اُس مقام پر پہونچا تو دیکھا عجب فضا کا مقام ہی اسکے چہار طرف گلہاے رنگا رنگ شگوفہ ہاے بوقلمون چشمہ ہاے صاف و شیرین جاری ہین باغبان ازل کی قدرت کی ہر چہار سمت گلکاری ہی طائران نغمہ سرا چہچہہ زن گلہاے خود رو سے دامن کوہ رشک گلشن جابجا کبک خوش رفتار خرامان کہین طاؤس رقصان بر سر کوہ ہزار ہا درختہاے میوہ دار بار اثمار سے جھکے ہوے یاد صنعت باغبان قضا و قدر مین ادب چوم رہے ہین وہان کے باشندہ خوش و خرم ہین یہ واقعہ جو صاحبقران کے عیار لاہور تیز گام نے دیکھا عرض کیا کہ یہ بھید یہانکا قیام کرنے سے کھلے گا اگر حضور یہان پر ایک روز قیام کرین تو سب حال کھل جائے صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہی پس دونون ایک محفوظ جگہ تجویز کرکے بیٹھ رہے شام ہو گئی جب آفتاب غروب ہو گیا تو لاہور نے دیکھا کہ پہاڑ کے پہلو سے بائین طرف نشیب سے ماہتاب نکل رہا ہی اور اسکی روشنی بدفعات بڑھتی جاتی ہی اور جون جون روشنی بڑھتی جاتی ہی وون وون غل واہ خداوند حسین الزمان واہ خداوند حسین الزمان کا بلند ہوتا جاتا ہی اور چارون طرف جو درخت اُس مقام پر ہین اور اُنپر چھوٹے چھوٹے جانور پرند بیٹھے ہین وہ سب کے سب اپنے اپنے طریقہ پر خوش الحانیان کر رہے ہین اور پرون کو گردش دے رہے ہین شب بھر اس تماشے کو صاحبقران اور لاہور دیکھتے رہے جب وقت قریب صبح کے پہونچا لاہور تیز گام جھیکے سے طرف اُس نشیب کے جہان سے ماہتاب طالع ہوا تھا گیا اور وہان جاکر بیٹھ رہا دیکھا اِسنے جبکہ بالکل وقت غروب ماہ قریب آگیا کہ بہت ہی قریب اُس نشیب کی جانب ایک چاہ عمیق بنا ہوا ہی اسمین یہ ماہتاب غروب ہو گیا یہ دیکھ کر لاہور صاحبقران عالیشان کے پاس چلا آیا اور جو جو کیفیت کہ لاہور نے دیکھی تھی صاحبقران سے بیان کی صاحبقران نے فرمایا کہ پھر کیا ہوگا لاہور نے عرض کہ حضور صبح کو کچھ بندوبست اسکا کیا جائے گا صاحبقران والاشان خاموش ہو رہے جب صبح ہوئی اور دن گذرا شام قریب آئی اُسوقت صاحبقران عالیشان کو اپنے ہمراہ لے کر لاہور تیز گام عیار قریب چاہ آیا اور دونون آدمی آڑ مین بیٹھ رہے یہان تک کہ شام ہوئی اور روز اول کے موافق ماہتاب نکلا اور صداے خداوند حسین الزمان بلند ہوئی اُسوقت لاہور تیز گام نے صاحبقران زمان سے عرض کیا کہ یا صاحبقران آپ ماشاء اللہ شہزور ہین لہذا ایک بہت بھاری پتھر اُسکے منھ پر رکھ دیجیے پھر سب حال آپ پر بخوبی کھل جائے گا چنانچہ شب کو صاحبقران زمان نے ایسا ہی کیا کہ ایک بہت بڑی چٹان کو بزور صاحبقرانی اُٹھا کر چاہ کے منھ پر رکھ دیا بعد پتھر رکھنے کے شاہزادہ والا مقام اور لاہور تیز گام دونون ایک گوشہ مین پوشیدہ ہو گئے جب زمانہ طلوع آفتاب کا قریب آیا اور ماہتاب عنقریب ہی کہ غروب ہو جاے شاہزادہ و لاہور جاے محفوظ سے بیٹھے ہوے تماشا دیکھ رہے تھے کہ ماہتاب نقلی زور مین کنوئین کے اندر چلا چونکہ منھ کنوئین کا بند تھا ماہتاب مصنوعی نے جو کہ شیشہ کا سحر کے زور سے بنا ہوا تھا اُس پتھر سے جو کہ

جادو کے منھ پر بطور سرپوش کے تھا اس زور شور سے ٹکر کھائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا چونکہ شیشہ سحر تھا اُسکے اندر سے شرارے سحر نکل نکل کر بلند ہوئے اور بعد اسکے بہت تیزی سے منتشر ہو کر سارے بن کو جلا کے خاک سیاہ کر دیا بعد جل جانے جنگل کے فوراً دریا بار جادو کہ اُسی کا یہ سحر تھا موجود ہو گیا اور چالیس ہزار فوج جادوگروں کی ہمراہ دریا بار جادو کے تھی جسمین کہ بڑے بڑے زبردست ساحران غدار و افسون گران نابکار تھے ہر ایک ساحر کاندھون پر جھولی لٹکائے ہوئے جسمین اشیائے سحر مثل رائی و سرسون و ماش و کالے دھتورے کے بیج وغیرہ کے موجود تھے ہر ایک کی پیشانی پر سیندور کا ٹیکا لگا ہوا بازو پر نیلا ڈورا بندھا ہوا ہاتھ مین ترسول و پنسول لیے ہوئے بہت چست و چالاک چالیس ہزار کے چالیس ہزار مسلح و مکمل سب کے سب کنارے دریا کے موجود ہوئے یہ جو صاحبقران نے دیکھا فوراً لاہور تیز گام کو حکم دیا کہ جلد تر جاؤ ہمارے لشکر مین خبر کر دو اور ہماری طرف سے حکم دو سرداران لشکر کو کہ طیار ہو کر بہت جلد ہمارے پاس پہونچین یہ حکم سنتے ہی لاہور تیز گام روانہ ہوا اور پاے شاطری مار کر لشکر مین پہونچا اور کل سرگذشت سرداران لشکر سے بیان کی سب سردار مع لشکر کے سُنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے روانہ طرف مقام مقتشیہ کے ہوئے دو منزلہ کر کے بہت جلد خدمت مین شاہزادہ کی پہونچے وہان پہونچکر خیمہ آراستہ کیے گئے اسلحہ حرب و ضرب صیقل و مصیقل ہونے لگے سب مستعد بجنگ تھے کہ اس درمیان مین ایک نامہ بر دریا بار جادو کیطرف سے نامہ لے کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوا دربان نے ایلچی کے آنے کی خبر کی صاحبقران نے سامنے بُلا کر ایلچی کو مال و زر سے مستغنی کیا اور نامہ اُسکے ہاتھ سے لے کر میر منشی کو دیا اُسنے لفافہ کو چاک کر کے روبروے صاحبقران باواز بلند پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ شاہزادہ رفیع البخت اگر تم کو کچھ مال زر کی خواہش ہو تو ہم سے لے کر اپنی طرف کو چلے جاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گے اور اچھا نہ ہوگا جب صاحبقران نامہ سن چکے تو اس ایلچی سے کہا کہ جب تک اس طلسم کو خاک سیاہ نہ کر لونگا مجھے چین نہ پڑے گا اور جواب نامہ جنگ ایلچی کو دے کر رخصت کیا جب ایلچی نے دریا بار جادو کی خدمت مین پہونچکر جواب نامہ دیا تو کچھ زبانی بھی کہا جسکے سننے سے دریا بار کو غصہ آیا اور چہرہ سُرخ ہو گیا اپنی فوج کو حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بمجرد حکم دینے کے طبل جنگ بجنے لگا ساحران غدار سحر و ساحری کی نئی نئی چیزین طیار کرنے لگے پوجا پاٹ ہونے لگا صحرا مین حصار ہونے لگا سرسون کے دانے بھٹ کٹیا پھول خون خوک کے چھینٹے رائی کے دانے وغیرہ پھینکنے لگے رات بھر سامان سحر ہوا کیا ادھر صاحبقران نے فرمایا کہ بفضلہ تعالے بجے ہمارے یہان بھی طبل جنگ بیدرنگ بجے و نقارۂ غمہ افسون و نیرنگ ادھر بھی طبل جنگ بجنے لگا اور بہادران لشکر تیاری جنگ مین مصروف ہوئے و درستی سامان جنگ کرنے لگے انکو تو یہان تیاری جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہے اسکا بیان موقع پر کیا جائے گا

اب چند کلمہ داستان شوکت بیان دُرِ دریاے فتوت نجم سپہر صولت یعنے اسد بن کرب دالور کے بیان ہوتے ہین

مجلس آرایان ماتم و غم و مرتبہ نویسان داستان رنج و الم اس واقعہ عبرت آگین کو اسطرح معرض بیان مین

لاتے ہین کہ جسوقت شاہزادہ اسد بن کرب دلاور مع غضنفر بن اسد و معروف بن اسد و اسد ثانی قلعۂ زوالامان مین دفن و کفن و سوگ و ماتم خاتونان معظمہ سے فراغت حاصل کرچکے تو بہ قصد نصرت صاحبقران زمان یعنے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوئے طے مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین لیکن وہ صورتین جنکو خاک مین ملا کر آئے ہین نگاہونکے نیچے پھر رہی ہین کسیطرح صدمہ کم نہین ہوتا جسوقت مان کا خیال آتا ہے آنکھون سے آنسو جاری ہوتے ہین اشعار عبرت آمیز و غم انگیز زبان پر جاری ہوتے ہین اشعار

ایک دن آخر کو سب اٹھ جائینگے
رشتۂ الفت کے تئین جائینگے توڑ
چشم عبرت سے ذرا دیکھو یہان
کیا ہوے وہ اہل جاہ و اہل زر
کیا ہوا قارون و کسریٰ کیقباد
کیا ہوا وہ کر و فر وہ جاہ و مال
کیا ہوے یوسف عزیز دو جہان
چار دن کو رنج ہو یا ہو سرور
جبکہ مرنا ہے مسلم دوستو
حشر مین ہر ایک کا ہوگا سوال
زندگی مقصود ہے بندگی ست
صدا یہ کانمین پہونچی دہان تربت سے

کچھ نہ نیک و بد سوا لے جائینگے
خویش و بیگانہ کوئی جاوے نہ ساتھ
حضرت آدم سے لے تا این زمان
کیا ہوا اسکندر صاحبقران
کیا ہوا نمرود اور شداد عاد
کیا ہوے حضرت سلیمان نامدار
کیا ہوے یعقوب پیر ناتوان
رنج دنیا کا تحمل کیجیے
ہے برابر تخت ہو یا خاک ہو
ہوسکے جتنی کرو تم بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی ست
کہ اب نہ کیجیے گام و رسن سے پیمائش

مال و منصب کے تئین جائینگے چھوڑ
ایک بیک رہجائینگے مل ملکے ہاتھ
کیا ہوے وہ بادشاہ نامور
کیا ہوا جمشید دارائے جہان
کیا ہوا رستم ہوا کیا پیر زال
کیا ہوا وہ ملک و مال بے شمار
چھوڑنا دنیا کا اکدن ہے ضرور
عیش باقی کو عوض مین لیجیے
جتنے قول و فعل ہین اے خوش خصال
تا نہ ہووے حشر مین شرمندگی
دیگر قطعہ سکندر آیا جہان تا پیتا جو تا لب گور
جہان کی ہوگی مساحت جریب قامت سے

اس اس طرح کے اشعار عبرت آثار زبان پر جاری ذہن پر غم و رنج طاری اسی حالت بیقراری گریہ و زاری مین مع لشکر بسیار و فوج جرار بیابان رہانبہ مین پہونچے شام ہو چلی تھی منزل کے خیمہ خرگاہ قناتین چھولداریان بارگاہین استادہ ہوگئین لشکر اُتر پڑا جس مقام پر سناٹا تھا اور مقام ہو تھا وہان کٹورہ کھنکنے لگا گشت طلایہ کا پھرنے لگا آوازین بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند ہوئین لشکر کے سوارون نے مرکبون کو باندھ دیا جا بجا آگ روشن تھی کھانے پک رہے تھے بازار کھلا ہوا تھا دوکانین لشکر کی آراستہ ہوگئی تھین جنگل مین منگل نظر آتا تھا اسد دلاور نے اور انکے فرزندون نے ایک مسجد کے پاس مین نماز پڑھی فریضہ مغرب و عشا سے فراغ حاصل کرکے خاصہ تناول کیا اور اپنے اپنے خوابگاہ مین جاکر آرام کیا سپاہی بھی رہروی سے مضمحل ہوگئے تھے سو رہے اتنا بڑا لشکر اور سوا طلایہ کے سوارون کے کوئی بیدار نہ تھا ہر طرف نفیر خواب بلند تھی قیامت کا سناٹا تھا دشت مین ہوا کا سناٹا دلون کے پار ہوا جاتا تھا درندون کی ہولناک آوازین دلون کے دہلانے کو قیامت کا اثر رکھتی تھین غیر مقام کا قیام ہر وقت انواع و اقسام کی فطرت کا اندیشہ پیدا کرتا تھا لیکن اسد غازی کے ملازم شیر کا دل گردہ رکھتے تھے جو چند سوار اتنے بڑے لشکر کی حفاظت کررہے تھے اور سونے والے

بھی ایسے ہی جری تھے جو بیخوف اسطرح آرام کر رہے تھے جیسے کوئی اپنے گھر مین اطمینان سے سوتا ہی الغرض اسی عالم مین وہ رات بسر ہوئی اور چرخ نیلی پر سپیدہ سحری نمودار ہوا سیاہی شب رفتہ رفتہ کم ہونے لگی نور صبح نے ستارون کی روشنی کو شرمندہ کیا نسیم نے تھپیڑے دے دیکر شمعون اور چراغون کو گل کرنا شروع کیا یہانتک کہ نماز صبح کا وقت بھی نکل گیا اور ان سونے والون کو ہوش نہ آیا گشت کے سوارون کا یہ منصب نہ تھا کہ وہ سوا اُن لوگون کے کسی کو جگا دیتے جو پہرہ بدلانے وا‎لے تھے نہ اُن جگائے ہوے لوگون کا یہ فرض تھا کہ وہ کسی دوسرے جرگہ والون کو بیدار کرتے اُن لوگون کے علاوہ دربان باریدار وغیرہ کسی کو ہوش نہ تھا کہ خود مشغول نماز ہوتے یا اپنے اپنے مالکون کو ہوشیار کرتے جسوقت آفتاب عالمتاب افق سے نمودار ہوا اور روشنی پھیلی بہت سے لوگون کو خطوط شعاعی نے دست اندازی کر کے جگایا ہاتھون پر پسینا آیا تو چونکے اب ایک نے دوسرے کو بیدار کیا یہانتک کہ کوئی دو گھڑی دن چڑھے خود اسد غازی کی آنکھ کھُلی دیکھا تو باریدار اسوقت تک غافل سو رہے ہین نہایت برہم ہوے اور ملازمون کو جگاکر بہت خفا ہوئے کہ وقت فریضہ سحری کا گذر گیا لاؤ آفتابہ کو کہ وضو کر کے قضا تو ادا کر لین یہ بوجھ اپنے سر رکھنا اچھا نہین اسلیے کہ یہ دنیا فانی ہر دم بھر کا بھروسا نہین کیا معلوم کسوقت سفر ہو شعر موت کو دور نہ سمجھے وہ بشر عاقل ہر + قبر مین سوتا ہی تکیہ مین کفن پاس رہے + اگرچہ سن اس دلاور کا وہ ہی کہ حرارت تشریف لے جاتی ہی لیکن یہان ابتک وہی غصہ ہی ویسے ہی تیور ہین یہ جوان اسم بامسمےٰ ہی طاقت جرأت ہمت کسی چیز مین فرق نہین ہی دم کے دم گھوڑ رسکتا اور جلدی سے تسلہ آفتابہ لے کر حاضر ہوے اس دلاور نے وضو کر کے قضا کو ادا کیا اور وظیفہ پڑھتے ہوئے خیمہ سے نکلے سامنے سے غضنفر بن اسد اور معروف بن اسد اور اسد ثانی حاضر ہوئے تسلیم بجالا کر عرض کی کہ ہم نے سُنا ہی اس صحرا مین شکار کثرت سے ہی اگر آپ اجازت دین تو ہم جاکر شکار کھیلین یا آپ خود بھی تشریف لے چلیے فرمایا کہ بھئی ہان پرایا صید کیا ہوا حلال جانور بھی مکروہ معلوم ہوتا ہی ہر چند کہ خداوند کریم نے مجکو انسان کا جامہ عنایت کیا ہی جو مخلوقات مین سب سے افضل ہی مگر میرے نام نے اتنی تاثیر پیدا کی ہی کہ بعض حرکات میرے اُسی سے مشابہ ہین جو میرا ہمنام ہی یعنے جسطرح شیر دوسرے کے شکار سے نفرت کرتا ہی میری بھی وہی حالت ہی معروف بن اسد نے غضنفر دلاور و اسد ثانی کیطرف دیکھا جس سے یہ مطلب تھا کہ ماشاء اللہ اس سن مین یہ باتین لیکن یہ لوگ کیا جواب دے سکتے تھے سوا بجا و درست کے غضنفر بن اسد نے کہا کہ پھر بسم اللہ آپ بھی تشریف لے چلیے اسد غازی نے مرکب طلب کیا سائیس گھوڑا کسکر سامنے لایا شاہزادہ اسد دلاور مرکب پری پیکر پر سوار ہوا فرزندار جمند بھی اپنے اپنے گھوڑون پر بیٹھے اور باگین اُٹھا دین جانب دامنہ کوہ روانہ ہوے چند قدم اپنے لشکر کی حد سے نکلے ہونگے کہ دیکھا کوہ کی جانب سے صدہا آہو غول کے غول غٹ کے غٹ پرے جمائے ہوے اسیطرف چلے آتے ہین اور تمام دامن کوہ کے بھی آہوئے سے بھرے ہوئے ہین

غضنفر بن اسد نے کہا کہ آج تو اتنا شکار نظر آیا ہے کہ یقین ہے تمام لشکر کھائے اور پھر بچ رہے ہم نے اپنی عمر مین اسقدر آہو کسی صحرا مین کبھی نہین دیکھے اسد دلاور نے فرمایا کہ تم نے کیا ہم نے بھی نہین دیکھے ہر چند کہ ہم سوا صحرا کے لشکر یا شہر مین بہت کم رہے اور اکثر صید و شکار مین وقت صرف کیا اور سن بھی تم سے زیادہ ہے لیکن اتنے آہو اور ایسے بےخوف نہین دیکھے دیکھو تو اسطرح چلے آتے ہین جیسے پالو ہوتے ہین یکایک ایک آہو سیاہ رنگ کہ قد اُسکا بہت بڑا تھا اور سب آہوون سے آگے آگے تھا کچھ اپنی زبان بے زبانی مین گویا ہوا جسکے بعد تمام وہ آہو بھی جو دامنہ کوہ مین تھے صحرا مین آ گئے اور غول باندھ کر کھنچے اور غل مچاتے ہوئے چلے غضنفر بن اسد نے کہا کہ مین جانتا ہون یہ آہو آزار رسیدہ ہین اور بہ قصد ایذا رسانی آتے ہین ورنہ آہو شکاری کو خوب پہچانتا ہے ذرا سی جھجک دیکھ کر بھاگتا ہے یہ جو مجمع کر کے چلے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ارادہ فاسد رکھتے ہین اور قد و قامت مین بھی یہ ہرن معمولی آہوون سے بڑے معلوم ہوتے ہین اسد دلاور نے فرمایا کہ نہین ایسا نہین ہے آہو کوئی درندہ کی قسم نہین ہے آب و ہوا کی تاثیر ہے کہین کے باشندے قوی ہوتے ہین کہین کے ناتوان ہوتے ہین شاید اس صحرا کی ہوا عمدہ ہو یا آہوون کے حق مین بہتر ہو اسوجہ سے یہ آہو قوی ہین اور مجھ سے پوچھو تو یہ کسی کے ستائے ہوئے معلوم ہوتے ہین اور اسطرح شور کرتے چلے آتے ہین جیسے کوئی کسی کے پاس فریادی آتا ہے انھین آنے دو دیکھو تو ماجرا کیا ہے غضنفر خاموش ہو رہا دیکھا اسد نے کہ تین آہو بہت بڑے بڑے قد و قامت کے ایک آہو کے سر پر تین شاخین بیچ کی شاخ پہلو کی دونون شاخون سے زیادہ بلند و بزرگ تھی ان تینون آہوون نے قریب پہونچکر دامن اسد دلاور کا دانتون سے پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگے اور تمام آہوون نے چہار طرف سے نرغہ کر لیا شور کرتے تھے اور غل مچاتے تھے جو قریب تھے وہ پانون پر منھ رگڑتے تھے اور وہ تینون آہوان دراز قد دامن دانتون سے پکڑے ہوئے اپنی طرف کھینچتے تھے اور گردن کے اشارہ سے بتاتے تھے کہ اسطرف چلیے لیکن آہوون کی زبان انسان کیونکر سمجھے ہر چند انھون نے اظہار حال کا کوئی پہلو اُٹھا نہین رکھا لیکن کسی کی سمجھ مین نہ آیا دوہا حسب حال دوہا کا کھون کاسے کھون کھون سو گو بتیاے + گونگے کا سپنا بھیو سمجھ سمجھ پچتاے + ادھر تو وہ آہو حسرت سے منھ اسد دلاور کا دیکھ رہے ہین ادھر اسد غازی کی یہ حالت ہے کہ صورت اُن آہوون کی دیکھ کر دل بیٹھا جاتا ہے کلیجہ مُنھ کو آیا جاتا ہے لیکن عجب پریشانی کی حالت ہے اور الجھن ہے سمجھ مین نہین آتا کہ کس سے دریافت حال کرین کیونکر انکی زبان کو سمجھین انجام کار وقت ان آہوون کے جانے کا آ گیا جسکے بعد یہ ٹھہر نہین سکتے تھے جاتے وقت بھی انھون نے کئی مرتبہ گردن سے اشارہ کیا مگر مفہوم انکے اشارہ کا ذہن مین نہ آیا آخرکار یہ سب کے سب دامنہ کوہ کی جانب روانہ ہوئے اور تھوڑے عرصہ کے بعد نظرون سے غائب ہو گئے جسوقت سے یہ آہو رخصت ہوے اسد کے قلب کی عجیب حالت ہو گئی دل بھر آیا چلا چلا کر رونے لگے جیسے کوئی شخص اپنے رفیق و دوست سے بچھڑ جاتا ہے اسد ثانی نے عرض کی کہ قبلہ و کعبہ آپ کی یہ کیا حالت ہے دلکو سنبھالیے یہ صحرا کا معاملہ ہے خدا جانے کیا اسرار تھا آپ کیون پریشان

ہوتے ہین اسد غازی نے کہا کہ تم نہین جانتے ہو یہ آہو ہرگز آہو نہین ہین انکی چشمین انسانون سے
مشابہ ہین کبھی بھی دیکھا یا سنا ہے کہ آہوان صحرائی نے کسی شکاری کا دامن پکڑا ہو اور اپنے جانب کھینچا ہو
اور کچھ اشارے بھی انھون نے کئے جنھین مین نہین سمجھا الحاصل شاہزادہ اسد بن کرب دلاور نے
حکم دیا کہ خیمے اسی جا برپا ہون حسب ارشاد خادمون نے اسی مقام پر خیمے نصب کر دیے اول خیمہ
اسد غازی کا استادہ ہوا اسد داخل خیمہ ہوئے اور چونکہ ہنوز اور خیمے نصب نہین ہو چکے تھے اپنے
فرزندون سے کہا کہ بھئی آؤ جبتک تمھارے خیمے استادہ کیے جائین یہین بیٹھو تینون فرزند حاضر
ہوئے یہ چارون باپ بیٹے ایک ایک دنگل پر بیٹھے اسد غازی کو سوا ان آہوؤن کے ذکر کے
اور انکی حالت پر افسوس کرنے کے دوسرا ذکر نہ تھا ایک مرتبہ کچھ خیال آگیا اور معروف بن اسد
سے کہا کہ ہان بھئی تم نے مجھ سے درویش ذوالکمال کا ذکر کیا تھا اور انکی بہت کچھ تعریف بیان کی تھی
کہ وہ درویش اسم با مسمے ہین بڑے بڑے کمال اُنمین ہین بھلا اگر انکو کسی مقام پر بلانا چاہو اور
ملاقات کرنا چاہو تو ہو سکتا ہے اسد ثانی نے عرض کیا کہ آپ نے خوب یاد دلایا انھون نے
خود مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی وقت تشویش و تردد کا پیش آجائے تو مجھے طلب کرنا مین
آؤنگا اور حال راز سربستہ کا بیان کرونگا اور چلتے وقت مجکو ایک تعویذ بھی دیا تھا کہ جسوقت
اسے خوشبو دے کر منھ کی بھاپ دوگے مین فوراً آکر پہونچونگا اسد غازی نے فرمایا کہ ضرور انھین
بلاؤ اور حال ان آہوؤن کا دریافت کرو اسد ثانی نے عرض کی بہت خوب ابھی اور ایک
خواص سامنے دست بستہ استادہ تھا اُس سے فرمایا کہ خیمہ ہمارا استادہ ہوگیا اُسنے عرض کی کہ جی
ہان بس اسد ثانی اسد دلاور سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین داخل ہوئے معروف بن اسد و
غضنفر بھی بیٹھے رہے بالغرض اسد ثانی نے اپنے خیمہ مین آکر ایک گوشہ کیطرف فرش سفید بچھوایا
اور منقل آتشین منگوا کر رکھے اُس منقل پر لوبان و مشک و عنبر و اگر وغیرہ ڈالا اور دھونی دے کر
بازو پر سے تعویذ کو کھولکر دہن کی بھاپ دی اور کہا کہ اے شفیق دیرینہ اسوقت مین آپکی زیارت کا
مشتاق ہون تشریف لائیے اور اپنا دیدار دکھائیے ہنوز یہ الفاظ زبان سے ختم نہ ہوئے تھے کہ
سلام علیک کی آواز آئی اسد ثانی نے علیک السلام کی آواز دے کر جو گردن اُٹھائی دیکھا کہ درویش
ذوالکمال بسر پر عمامہ سفید باندھے ہوئے عباے سیاہ دوش پر ہاتھ مین ایک جریب چلے آتے ہین
اسد ثانی تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب سے بغلگیر ہوئے شاہ صاحب آکر اُسی فرش
سفید پر بیٹھے جو انکے واسطے اسد ثانی نے پہلے سے بچھوا رکھا تھا شاہ صاحب نے پوچھا کہ مزاج کیسا ہے
اسد ثانی نے عرض کیا کہ شکر ہے پروردگار عالم کا آپ کے مزاج وہاج سے آگاہی کی آرزو تھی مین نے
سخت تکلیف دی کہ آپ کو بلا لیا نہین معلوم کس حالت اور کس کیفیت مین آپ ہونگے درویش نے
کہا کہ مجھے سوا عبادت باری تعالے کے کام ہی کیا ہے اسد ثانی نے کہا کہ یہ سب سے بڑا کام ہے ایسے
کام مین حارج ہونے والا کفر کا درجہ رکھتا ہے مین آگاہ نہ تھا کہ اسوقت بھی آپ مصروف
عبادت رہتے ہین مگر خیر جسواسطے مین نے تکلیف دی ہے وہ بھی ایک امر ضروری اور کار ثواب تھا
شاہ صاحب نے کہا کہ بیان کرو اسد ثانی نے کہا کہ والد ماجد آپ کی ملاقات کے مشتاق تھے

اور اکثر مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیونکر درویش ذوالکمال سے ملاقات ہو مین نے عرض کردیا تھا کہ انھون نے
فرمادیا ہی کہ بغیر ضرورت کے مجکو تکلیف نہ دینا اسلیے کہ میری عبادت مین حرج ہوگا لیکن اس صحرا مین
پہونچکر ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ عقل دنگ ہوگئی اور وہ اسرار ہم مین سے کسی کے ذہن مین نہ آیا
والد ماجد نے یاد دلایا کہ یہ وقت ہی شاہ صاحب کے طلب کرنے کا مین نے کہا کہ بیشک اب مین انکو
تکلیف دے سکتا ہون تو انکی وجہ سے آپ کی ہدایت کے موافق آپ کو تکلیف دی معافی کا امیدوار
ہون اور آتنی اور اجازت ہو کہ قبلہ وکعبہ سے اطلاع بھی کردون شاہ صاحب نے کہا کہ بہتر ہی اگر کہو تو مین
خود ہی چلون اسد ثانی نے کہا کہ وہان چلنے مین آپ کو زحمت ہوگی اسلیے کہ کوئی جگہ لائق آپ کے
تشریف رکھنے کے وہان درست نہین کی گئی ہی علاوہ اسکے شاید آپ کا تکلیف دینا والد ماجد کو
ناگوار گذرے مجھ پر عتاب آئے تو بھی برا ہی انکو اطلاع کردینے کے بعد جیسا انکے مزاج مین آئے گا
وہ کرینگے شاہ صاحب نے کہا بہتر اسد ثانی اپنے خیمہ سے اسد غازی کے خیمہ مین آیا اور
عرض کی کہ شاہ صاحب آگئے ہین وہین تشریف لے چلیے گا یا یہان لے آؤن اسد غازی نے
فرمایا کہ نہین مین خود چلتا ہون اب انھین تکلیف نہ دو یہ فرماکر اٹھے غضنفر ومعروف بھی ساتھ
ہوے اور ہمراہ اسد ثانی کے اپنے خیمہ سے نکلکر خیمہ اسد ثانی مین داخل ہوے اور درویش
ذوالکمال سے ملاقات ہوئی درویش اسد کو دیکھکر براے تعظیم اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور
اسد دلاور نے بہ سبب انکے سن وسال وکمال کے سبقت سلام مین کی شاہ صاحب بڑھکر 1
بغلگیر ہوے انکے فرزندون کو سینے سے لگایا اور کہا کہ مین نے تو قصد کیا تھا کہ آپ کو تکلیف نہ دون
اور خود وہین حاضر ہون جہان آپ فروکش ہین لیکن آپ کے فرزند سعادتمند نے اسے منظور نہ
کیا اور کہا کہ شاید خلاف مزاج ہو اور مجھ پر عتاب ہو اسد غازی نے کہا کہ طریقہ آپ کی
تشریف آوری کا ایسا تھا جس سے ہم بالکل آگاہ نہین نہ ان راستون سے ماہر نہ یہ معلوم
کہ کسوقت کس جانب سے آپ نمودار ہونگے ورنہ یا تو مین خود حاضر ہوتا اور آپ کو تکلیف نہ دیتا
اور یا کم سے کم کچھ دور استقبال کیواسطے جاتا بہت تکلیف ہوئی کہ آپ نے سرفراز کیا تشریف
لائے نہین معلوم ان راستون مین کیا زحمت ہی جسے طے کرکے آپ تشریف لاتے ہین ہم تو
نہ اس طریقہ رہروی سے آگاہ نہ قطع مسافت کی تکلیف کو سمجھ سکتے ہین غرضکہ بعد ہزار
تکلف وانکسار ومزاج پرسی اسد غازی نے کہا کہ اسوقت مین نے اس غرض سے تکلیف
دی ہی کہ یہان کے آہو خیل انسانون کے انسان سے انس رکھتے ہین اور اس کثرت سے
ہین کہ کسی مقام پر اسقدر آہو ایک جگہ مجتمع نہین دیکھے علاوہ اسکے سب نر ہین نہ مادہ نہ بچہ
یہ کیا اسرار ہی درویش ذوالکمال نے گردن نیچی کرلی دیکھا اسد نے کہ آنسو آنکھون سے درویش
کی بہ رہے ہین انکا دل تو پہلے ہی سے دکھا ہوا تھا یہ بھی زار زار مانند ابر نوبہار کے رونے
لگے شاہ صاحب نے اسی جوش رقت مین ضبط سے کام لیا اور آنسو پونچھکر کہا کہ اے اسد دلاور
ابھی بڑی بڑی تبلیہیان خدا پرستون پر آنے والی ہین نہین معلوم آپ کو کن کن مصیبتون کا
سامنا ہوگا اور کیسی کیسی تکلیفین برداشت کرنا پڑینگی اور دیکھیے کس کس کے داغ دیکھنے

ہین آتے ہین یہ غول آہوؤن کا لشکر ہی شاہزادہ رستم ثانی اور شہریار عالیوقار فرزندان ایرج
نوجوان کا جسکو ایک ساحرہ نے بہ شکل آہو بنادیا ہی جسوقت سے یہ لشکر اپنے مالک سے
جدا ہوا اسی تباہی مین ہی یہ صحرا انکے واسطے زندان تنگ ہوگیا ہی تعداد انکی کئی لاکھ کی تھی لیکن
اب چالیس ہزار سے زیادہ نہین ہین اور سردارون مین صرف تین سردار یعنے ایک بادشاہ اور دو
پہلوان زندہ ہین تو آج ہی کل مین انکا بھی خاتمہ ہی اسد غازی نے فرمایا کہ وہ ساحرہ لکاتہ
کہان رہتی ہی اور تعداد اس لشکر کی کم کسطرح ہوگئی درویش صاحب نے کہا کہ اسی صحرا سے ملا ہوا ایک
شہر ہی کہ نام اُسکا ملک رمانیہ ہی حاکم وہان کا رمان تاجدار ہی لیکن اس زمانے مین وہ دو لاکھ
آدمیون کی جمعیت سے بیابان نہ طاق کی جانب گیا ہوا ہی ساتھ اُسکے بہت سے پہلوان
ہین مذہب اُسکا آفتاب پرستی ہی بر جیس آفتاب پرست ایک کافر ہی کہ وہ بھی نہ طاق کیطرف
روانہ ہوچکا ہی اُسیکا نامہ اُسکے پاس بھی آیا تھا یہ بھی مع فوج روانہ نہ طاق ہوا ہی نواح شہر
رمانیہ مین ایک درہ ہی کہ اُسمین سرمست آدمخوار رہتا ہی چالیس ہزار آدمخوار اُسکے تابع حکم ہین
اور وہ ساحرہ جسنے اس لشکر کو آہو بنادیا ہی وہ اس آدمخوار سے تعلق رکھتی ہی اسکے اُسکے مدت
سے خاص تعلق ہی نام اُس ساحرہ کا عروس سامری ہی مان نے اسکی بیابان کاج وباج مین
سرداران امیر باتوقیر کو جلا دیا جہان پنجہ آپ کو لے گیا تھا اور صرف چالیس سردار امیر باتوقیر
کے بچے تھے جو خانہ کعبہ تک پہونچے باقی سب جل گئے یہ لکاتہ بھی بلائے بے درمان ہی بارہ
برس کے سن مین علم ساحری کو جان چکی تھی اور نام اسنے اپنا عروس سامری رکھا ہی
ہمیشہ سرخ جوڑا مثل دلہنون کے پہنے رہتی ہی سولہون سنگار کیے رہتی ہی جسطرح فقرا مین سدا
سہاگن کا بھیس ہی اسیطرح اسنے بھی اپنے کو عروس سامری قرار دیا ہی اسنے تمام لشکر کو
آہو بنادیا ہی اور سرمست آدمخوار نے اُنکو شکار کر کے اور بھون بھون کے کھالیا اگر چند روز اور
خبر نہ لی جاے وہ آہو جو باقی رہ گئے ہین یہ بھی ختم ہوجائینگے اسد دلاور نے کہا کہ آخر کوئی ایسی تدبیر
بھی ہی کہ یہ آہو گرگ باران دیدہ کے پنجہ سے نجات پائین اور اپنی ہئیت اصلی پر آئین درویش
نے جواب دیا کہ ہان ممکن تو ہی مگر ان سب کی جان بچنے کے بعد ہم نہ ہونگے اسلیئے کہ جسوقت
سحر اُس لکاتہ کا رد ہوگا تو علامات ایسے پیدا ہونگے جنسے اُسکو خبر ہوجائیگی اور وہ برسر مقابلہ
آئیگی اُسکے سحر کا جواب کوئی نہین دے سکتا تو مین کیا چیز ہون ضرور اُسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا
اسد غازی نے فرمایا کہ اب مین نہین کہتا کہ آپ اسمین دست اندازی کرین اسواسطے
کہ مین آپ کا دشمن نہین ہون ہان اگر آپ اپنی حفاظت کر سکین تو ان لوگون کے بچانے مین
ضرور کوشش کیجیے کہ کار ثواب ہی ہزارہا آدمیون کی جان بخشی ہوگی درویش ذوالکمال نے کہا کہ ای
شہریار یہ کام راہ خدا کا ہی اور مجھے راہ خدا مین اپنی جان عزیز نہین ہی وا ے ہو مجھپر کہ مین اپنی جان
تو بچاؤن اور اتنی جانون کے تلف ہونے کا خیال نہ کرون مین کل صبح کو ضرور ان آہوؤنکو انسان
کر کے پنجہ سے اُس صیاد ظالم کے نجات دونگا اور اپنے آپ کو گرفتار بلا کرونگا اور ای اسد ثانی
وہ راز سربستہ یہی تھا جسکے بیان کرنے کو مین نے تجھ سے کہا تھا آج وہ وعدہ وفا ہوگیا کہ

حال ان آٹھوان تمہار دیدہ کا تجھ سے بیان کیا اب انکا ہیئت اصلی پر لانا باقی ہی کل صبح کو نماز کے بعد یہ
بھی ہو جائے گا اور شام کو ہم راہی ملک بقا ہو جائینگے لہذا اتنی وصیت ہماری یاد رہے کہ قبر ہماری
اسی صحرا مین بنوا دینا اور جسوقت رستم ثانی اور شہریار سے ملاقات ہو تو کہدینا کہ اگر بیابان رمانیہ
کیطرف سے آپ کا گذر ہو تو اپنے لشکر کے فدائی کو فاتحہ خیر سے نہ فراموش کیجیے گا اسد ثانی نے
پھر وہی کہا کہ اب مین نہین کہتا کہ آپ دیدہ و دانستہ ہلاکت مین پڑیے درویش نے کہا کہ آپ نہ فرمائین
مین خود اس بلا مین پھنسنا پسند کرتا ہون خداوند کریم مجکو اسکی جزاے خیر عنایت کرے گا آپ کو
اتنی تکلیف ہوگی کہ لاش مجھ غریب کی دفن کر دیجیے گا اور بس اب زیادہ وقت مقتول ضایع ہونا اچھا
نہین ہی مجکو ایک گوشہ عنایت ہو کہ مین انتظام کرون کیونکہ یہ سمجھ لیا ہی کہ کل اجل سے سامنا اور
موت سے مقابلہ ہی اسد ثانی نے کہا بس اسی بارگاہ مین آپ تشریف رکھیے یہین تخلیہ ہو جاتا ہی اور
جو جو چیزین آپ کی ضرورت کی ہون اُنکو فرما دیجیے تاکہ مہیا کر دیجائین فقیر نے کہا کہ بابا صرف ایک
منقل اور تھوڑے کوئلے اور بخور خوشبویون کا بس اسکے سوا اور کسی شی کی ضرورت نہین ہی اور
اب فقیر سے صحرا مین ملاقات ہوگی یہ سنکر اسد ثانی نے سب سامان مہیا کیا اور خیمہ مین تخلیہ
کر دیا آپ اپنے والد کے خیمہ مین چلے آئے اور یہین آرام کیا وہان درویش نے بخور کر کے اسماء
الٰہی کو ورد زبان کیا اور حصار کر کے جن موکلون اور جنون کو اپنے تابع کیا تھا اُنھین بلایا اور
ہوشیار کر کے اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اسی عالم مین شب بسر ہوئی اور آثار صبح نمودار ہوئے
شمعون کی روشنی بیرونق ہونے لگی نسیم سحری سے جھلملا جھلملا کر گل ہوئین طائران صحرا
آشیانون سے نکلے شاخہاے اشجار پر بیٹھ بیٹھ کے مصروف نغمہ سرائی ہوئے خیمہ چرخ نیلی فام
سے چراغان انجم دور ہوا اور تمام عالم نور آفتاب جہانتاب سے معمور ہوا شاہ جی نے فریضہ
سحری کو ادا کیا اور دعاے مغفرت اپنے حق مین کر کے وظائف و اوراد پڑھتے ہوئے خیمہ سے باہر
آئے اور جانب صحرا روانہ ہوئے وہان اسد غازی اور انکے تینون فرزندون نے ایک ہی مقام
پر شب بسر کی تمام رات کسی کو فکر و رنج مین نیند نہ آئی کہ کل یہ مرد مقدس شہید ہوگا اور افسوس
کہ ہم اسکی شرکت بھی نہین کر سکتے اسلیے کہ اول تو ہم بے دست و پا ہین ساحر سے مقابلہ
کر نہین سکتے علاوہ اسکے شاہ جی نے منع کر کے قسمین دے دی ہین کہ تم دخل نہ دینا کیسا
مشکل بات ہی کہ ایک دوست ہماری وجہ سے ہماری آنکھون کے سامنے مبتلاے بلا
ہو اور ہم اُسکی ہمدردی نہ کر سکین اسی عالم مین صبح ہو گئی اور یہ چارون باپ بیٹے بھی دوگانہ
پڑھکر خیمہ سے نکلے اور مقام موعود کیطرف متوجہ ہوئے ہنوز قیام نہ کیا تھا کہ دیکھا درویش
ذوالکمال ایک ہاتھ مین ایک شیشہ پانی سے بھرا ہوا لیے ہوئے ہین اور ایک ہاتھ
مین بڑی سی تسبیح کو گردش دیتے ہوئے لب جنبش مین نمودار ہوئے اور قریب پہونچکر
اوراد کو ختم کیا اور سلام علیکم کی آواز دی ان سب نے علیک السلام کا جواب دیا اور مزاج
پوچھا شاہ جی ہنسے اور کہا کہ شکر ہی اُس پروردگار عالم کا جسنے مجکو اس کام کے لائق
بنایا کہ آج مین اپنی زندگی کو چالیس ہزار بندگان خدا کی نذر کرونگا یہ فرما کر انتظار مین اُن

آہوؤن کے گھوڑے ہو رہے کہ یکایک دامنہ کوہ سے آہو نکل نکل کر آنے لگے اور قریب پہونچکر
گردنین جھکا کر رسم سلام کو ادا کیا اسد غازی نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ آؤ بھائیو بیٹھو مین نے
تم سب کو پہچانا وہ آہو آ آ کر جمع ہونے لگے جسوقت تمام صحرا آہوؤنسے بھر گیا درویش ذوالکمال
نے اسد دلاور سے کہا کہ اب مین ان آہوؤن کو انسان بناتا ہون آپ لوگ اسکا خیال
رکھین کہ جسوقت یہ آہوا پنی ہیئت اصلی پر آئین اور انسان بنجائین تو آپ لوگ ان سبکو
اپنے ہمراہ لے کر اس صحرا سے کسی دوسرے صحرا مین نکلجائیے گا اور وہان سے میری لڑائی کا
تماشا دیکھیے گا اور ہرگز میری کمک کا قصد نہ فرمائیے گا ورنہ جسطرح سرداران لشکر امیر بیابان
کاج و باج مین جل گئے تھے وہی حالت ہوگی اور آپ لوگون کی جانفشانی سے میری ذات کو
کوئی نفع نہین پہونچ سکتا ہی یہ فرما کر اپنی جگہہ سے آگے بڑھے اور ڈانٹ شیشی کی نکالکر ان
آہوؤن کو پانی چھڑک کر ہوشیار کرنا شروع کیا جس آہو پر ایک قطرہ بھی گرا وہ زمین پر لوٹکر
جو اُٹھا انسان ہو گیا سب سے اول تو تینون آہوان کلان انسان ہوئے اور شاہ صاحب کو
سلام کیا اور اسد ثانی وغیرہ سے ملے انمین ایک پر بسائی فرنگی بادشاہ لشکر شہریار عالیوقار
تھے بلکہ انھون نے شہریار کو پرورش کیا تھا اور فرزند بنایا تھا دوسرا سردار
سہراب بن لندھور تھا اور تیسرا جوان قیران قسیر سوار تھا بعد اسکے اور تمام آہو بھی انسان
ہوئے جسوقت اس کام سے فراغ حاصل ہو گیا تو اسد دلاور ان سبکو اپنے ہمراہ لے کر
اس صحرا سے نکل گئے ہرچند کہ یہ لوگ اس بات پر آمادہ تھے کہ درویش کو اپنے عوض ہلاکت
مین نہ ڈالینگے ورنہ ہم اپنی جان بھی دینگے لیکن درویش ذوالکمال اور اسد غازی کے اصرار
سے مجبور ہو کر جانب صحرا روانہ ہوئے اور چند گنجان درختون کی آڑ مین پوشیدہ ہو کر کھڑے
ہو رہے یہان شاہ صاحب نے ایک کنڈلا زمین پر کھینچا اور حصار باندھکر بیٹھے اور پھر
پڑھنا شروع کیا لیکن جسوقت سے یہ آہو انسان ہوئے عروس سامری کے
سر مین درد ہوا یہ پہلے تو اسکو معمولی درد سمجھی لیکن جب درد نے ترقی کی تو اسکو معلوم
ہو گیا کہ کوئی مرشد کلان آ گئے اور معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے سحر میرا رد کیا مزدور وہ
آہو انسان ہو گئے کیونکہ جسوقت سحر ساحر کا رد ہوتا ہی تو اسکو درد سر عارض ہوتا ہی
ذرا چلکر خبر لینا چاہیے یہ سوچکر اپنے مقام سے اُٹھی اُسوقت سر مست آدمخوار وہان
موجود تھا اُس سے کہا کہ مین بیابان ربانیہ کو جاتی ہون مجھے شک ہوتا ہی کہ کوئی
حریف آ گیا اگر مجھکو پلٹنے مین عرصہ ہو تو تم بھی چلے آنا ورنہ مین خود ہی بہت جلد آؤنگی یہ
کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک اژدر آتش فشان پیدا ہوا عروس سامری
اُس اژدہے پر سوار ہوئی اور بجائے تازیانہ ایک مار سرخ اُسکے ہاتھ مین تھا
اُس سے کوڑے کا کام لیا اور وہ اژدر قلابہ آتشین چھوڑتا ہوا جانب بیابان ربانیہ
روانہ ہوا یہان شاہ صاحب بھی منتظر بیٹھے تھے آنکھین انکی اُسی جانب لگی ہوئی
تھین جسطرف سے اس ساحرہ کے آنے کا خیال تھا اور اسد دلاور مع فرزندان

درفقا اور حستون کی آڑ مین سے دیکھ رہے تھے اور کھڑے تھے کہ ابھی تک تو کوئی علامت کسی ساحرہ کے آنے کی ظاہر نہین ہوئی غضنفر بن اسد بیتاب تھا اور کہتا تھا کہ افسوس کسوقت مین مین بیدست وپا اور مجبور ہوا ہون جہنگہ ضرورت پڑی اگر اسوقت انگشتر مہر وماہ وتیغہ رویین شگاف واسپ بادخوار بیکار نہ ہو گئے ہوتے تو کیون شاہ صاحب کی جان جاتی مین اس لکاتہ کو واصل جہنم کر دیتا اور درویش کی جان بچ جاتی اس معمے کو شاید ناظرین باتمکین نہ سمجھے ہون تو آگاہ ہو جائین کہ انگشتر مہر وماہ وتیغہ رویین شگاف واسپ بادخوار ملک فرعونیہ مین ناہید قمر طلعت نے خورشید کو دیے تھے خورشید سے غضنفر چھین لے گیا تھا جسوقت خورشید مسلمان ہوے تو امیر نے غضنفر سے یہ چیزین خورشید کو دلادی تھین لیکن خورشید نے ایسی چیزونکا اپنے پاس رکھنا ننگ و عار جانکر پھر غضنفر کو دیدیا تھا غضنفر نے ان اشیاء طلسمی کی قوت سے صدہا ساحرون کو مارا لیکن یہ طلسم بنایا ہوا ساحر مشمش کا تھا ہر سحر ساحر کے مرنے کے بعد باطل ہو جاتا ہے لیکن ساحر مشمش ایسا ساحر زبردست تھا جسکے مرنے کے بعد بھی ایک مدت مدید وعرصہ بعید تک اسکا سحر باطل نہ ہوا رفتہ رفتہ تاثیران چیزون کی موقوف ہو گئی تھوڑا ایکاٹ کا تھا تلوار لکڑی کی بنی ہوئی انگوٹھی ہشت دھات سے اس زمانے مین یہ چیزین بیکار ہو چکی تھین اسی کا افسوس غضنفر بن اسد نے کیا الحاصل یہ تو ادھر چشم عبرت سے نگران تھے کہ یکایک درہ کوہ کی جانب سے اژدر آتشین نمودار ہوا کہ اسپر ایک ساحرہ مانند بلاے بد کے آسن جمائے ہوے بیٹھی تھی رنگ چہرہ کا تابہ آہن کو شرمندہ کرتا تھا دو دانت بڑے بڑے باہر نکلے ہوے آنکھین نیلی ناک چپٹی دہان اتنا بڑا کہ دونون طرف کی باچھین کان کی لو سے ملی ہوئین پیشانی اسقدر تنگ کہ گویا معدوم بھوین سر کے بالون سے ملی ہوئی ہین منھ پر چیچک کے داغ اسقدر گہرے کہ انگشت نر کی پوری پور سما جائے گردن بھی اسقدر کوتاہ کہ یہ معلوم ہوتا تھا سر شانون مین سے اوگا ہے سر پر گنج ہاتھ پانون نہایت قوی سینہ پر پستان اسطور سے نظر آتے تھے جیسے دو کدو برابر رکھے ہون ہر پستان سر سے کم نہ تھا دونون ہاتھ خرطوم فیل سے کم نہ تھے کمر اسقدر بھدی اور چوڑی کہ سینے سے بھی زیادہ الغرض سراپا اسکا ایسا بھیانک کہ انکو دیکھنے سے خوف معلوم ہو نظر کراہت کرکے پلٹ آتی تھی اسپر خود بینی وخود پسندی کی یہ حالت کہ آنکھون مین گہرا گہرا دنبالہ دار کاجل دیا ہوا لیکن چہرہ کا رنگ کاجل کی سیاہی پر غالب تھا ہونٹھون پر لکھوٹا جما ہوا پور پور چھلے ہاتھون مین منہدی رچی ہوئی ناک مین بڑی سی نتھ چوٹی موباف کی بنی ہوئی سرخ جوڑا پہنے ہوے کاندھے پر جھولی ٹھاروکی لٹکی ہوئی اسمین اسباب سحر بھرا ہوا ایک ہاتھ مین ترسول دوسرے مین مشل کوڑے کے مار سرخ رنگ بقول شاعر شعر اسطرح دشت جنون کی سیر کو جاتے ہین ہم + ہے سواری اژدہے کی اور کوڑا سانپ کا + جسوقت یہ لکاتہ اپنا اژدر بڑھا کہ قریب درویش ذوالکمال کے ہوپنچی ہنسی اور کہا کیون مرشد معلوم ہوتا ہو کہ تم ہی

میرے سحر کو رد کیا ہی اور اُن آہوؤن کو آدمی بنایا ہی سوا تمھارے دوسرے کا یہ کام نہین ہی درویش نے جواب دیا کہ بیشک یہ میرا ہی کام تھا اسنے کہا کہ کیا تم مجھ سے اور میری مان سے آگاہ نہ تھے کہ مین کون ہون اور کسکی دختر ہون فرمایا کہ مین خوب تجھے جانتا ہون اور تیری مان کو بھی اچھی طرح پہچانتا ہون وہ بھی ایک کُتیا تھی اور تو بھی کتیا کی جنی کتیا ہی اور کتیا بھی کاتک کی جسکی نیت ہی نہین سیر ہوتی ایک اپنے یار کی خاطر سے تو نے ہزارہا بلکہ لاکھون بندگان خدا کا خون کیا اور اُس آدمخوار کو کھلا دیا بس یہ سُننا تھا کہ عروس سامری غصہ سے کانپنے لگی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی قضا تیری آگئی ہی لے خبردار ہو ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ آگاہ نہ کیا تھا منم عروس سامری یہ کہکر اسنے ترسول اژدہے کے سر پر مارا بس ترسول کا پڑنا تھا کہ سر اس اژدر خونخوار کا شق ہوا اور دھوان نکلنا شروع ہو گیا بس اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر آواز دی کہ اے دخان سحر گیر لے اس فقیر کو اور گھونٹ کر مار ڈال یہ سُننا تھا کہ وہ دھوان بلند ہوا اور چکر مار کر اُسنے ہیئت ایک کوہ گنبد نما کی پیدا کی اور شاہ صاحب پر آگر گرا اور شاہ صاحب اُس دھوئین مین پوشیدہ ہو گئے ساتھ ہی درویش نے کچھ اسم پڑھ کر دستک دی دیکھا کہ چار موکل بصورت انسان ہاتھو مین شیشہاے خالی لیے ہوئے پیدا ہوئے اور منھ شیشیون کے دھوئین سے ملا کر کچھ پڑھنے لگے دیکھا اسد وغیرہ نے کہ وہ دھوان اُن شیشیون مین اُترنے لگا یہانتک کہ سارا دھوان شیشیون مین سما گیا اور شیشے دھوئین سے پُر ہو گئے دھوان برطرف ہوتے ہی شاہ صاحب پھر نظر آنے لگے اور اُن موکلون سے فرمایا کہ جاؤ اور اُن شیشیون کو چاہ ہاروت و ماروت مین پھینک دو تاکہ سحر اسکا تا قیام قیامت مقید ہو جائے یہ سُنکر وہ موکل شیشیون کو لے کر جانب چاہ ہاروت و ماروت روانہ ہوے درویش نے فرمایا کہ کیون او کتیا دیکھا تو نے کہ کیونکر تیرا سحر مقید ہوا اب اس سحر سے تو اپنی اور میری زندگی مین تو کام نہین لے سکتی ادھر اسد وغیرہ خوش ہوئے کہ درویش نے سحر کو اسکے پکڑ لیا اور عروس سامری نے خفیف ہو کر گردن نیچی کر لی پسینا آگیا کبھی اسکا سحر کسی سے کاہے کو رد ہوا تھا بس بعد کچھ دیر سکوت کرنے کے اسنے ایک دوہتڑ مارا اور پکاری کہ یا سامری اسی دن کے لیے مین نے یہ جوگ اختیار کیا تھا اور تمھارا نام جپتی تھی کہ ایک ملعون خداپرست میری آبرو سر میدان لے اور مجکو ذلیل کرے بس معلوم ہوا کہ خاوند میرا زندہ نہین اور مر گیا مین سوگ رکھتی ہون اور سہاگ بڑھائے دیتی ہون یہ اور کسدن کام آئے گا یہ کہکر بال نوچ ڈالے نتھ پھینک دی چوڑیان توڑ ڈالین اور سُرخ دوپٹہ سر سے زمین پر پھینک دیا اور نتھ کے نوچنے مین جو ناک سے اسکی خون بہا اُسی کا چھینٹا دے کر کچھ اسم سحر پڑھا دیکھا کہ وہ دوپٹہ ایک شعلہ جوالہ بنا بس اسنے آواز دی کہ انتظار کاہے کا ہی پھونک دے اس بڈھے کو بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا وہ دوپٹہ مثل شعلہ کے لپکتا ہوا درویش کی طرف چلا اور حرارت اس شعلہ کی ایسی تھی کہ تمام صحرا بسبب حدت کے کرہ نار معلوم ہوتا تھا

جس درخت کے پاس سے ہوکر نکلا وہ مانند چنار خشک کے دھڑ دھڑ جلنے لگا طائر صحرا کباب ہو ہو کر شاخہائے درخت سے نیچے گرے اگرچہ اسد غازی اس صحرا سے دور تھے لیکن حرارت انکو بھی پھونکے دیتی تھی دعا کرنے لگے کہ پروردگارا تو اس مرد متبرک کو اس شعلہ جانسوز سے بچانا لیکن وہ شعلہ آکر شاہ جی پر گرا اور محیط ہوگیا سب سمجھے کہ شاہ صاحب جلگئے کہ اسی اثناء مین درویش ذوالکمال نے یا یزدان پاک کہکر ایک جست کی اور آفتاب بنکر اس ابر آتشین سے چمک کر نکل گئے اور علٰحدہ زمین پر اُتر کر اپنی ہئیت اصلی پیدا کر کے پھر دستک دی دیکھا تو زمین شق ہوئی اور پھر چار موکل ہاتھون مین ڈولچیان پانی سے بھری ہوئی لیے پیدا ہوے اور کہا کیا حکم ہوتا ہے اُدھر شعلہ پھر درویش ذوالکمال کی طرف لپکا تھا کہ درویش نے آواز دی بجھادو اس آگ کو اُن چارون نے چار جانب سے ایسے چھینٹے پانی کے دیے کہ وہ آگ فرو ہوگئی پھر شاہ صاحب نے اُن موکلون سے فرمایا کہ اس لکانہ کی ٹانگین چیر کر پھینک دو یہ سنتے وہ چارون عروس سامری کیطرف بڑھے جب تک یہ دور رہے اُسوقت تک تو لکانہ کچھ بدر بدر پڑھا کی جیسے یہ چارون موکل سامنے اس کے پہونچے اور چاہا کہ اسکو پکڑ کر تعمیل حکم درویش کرین کہ عروس سامری نے اُف اف اف چار مرتبہ کی ہر مرتبہ منھ سے ایک شعلہ نکلا اور موکل پر گرا اور تن بدن مین اُسکے آگ لگ گئی اور مثل آتشبازی کے مانند جلنے لگا درویش نے کہا کہ ارے آپ جلتے ہو اور اسکو نہین جلاتے جسکی وجہ سے اس بلا مین پھنسے بس یہ کہنا تھا اسکا کہ وہ چارون شعلے ایک ہوکر شاہ جی پر چلے شاہ جی نے پہلے تو کچھ پڑھکر پھونکا کہ یہ شعلے پلٹ جائین کچھ نہ ہوا بعد اُسکے پھر کچھ پڑھا اور چاہا کہ فرو ہوجائین کوئی اثر نہ ہوا آخرکار دستک دی کہ کچھ پتلے پھر پانی کے پیدا ہوے مگر جب چھینٹا پانی کا دیا آگ اور تیز ہوگئی اور وہ پتلے بھی جل کر اس شعلہ مین شامل ہوگئے اور شاہ جی پر چلے درویش نے مجبور ہوکر چاہا غرق زمین ہوکر اپنی جان بچاؤن دیکھا کہ زمین آہنی ہے اور جگہ نہین اسنے گھبرا کر دستک دی کہ ایک پہاڑ گرد قائم ہوگیا شعلے نے اُسے بھی جلادیا اور چمک کر درویش پر گرا بس گرنا تھا کہ عمامہ اور عبا مین آگ لگ گئی اور تمام کپڑے درویش کے جلنے لگے اور جسم پر بھی چرکے آنے لگے درویش ذوالکمال نے اُسوقت حالت اضطراب مین آواز دی کہ اے رب بے نیاز بس میری قوت تمام ہوگئی اور رد سحر نہ ہوسکا یہ کافرہ ملعونہ نجس مجھے بے گناہ جلائے دیتی ہے تو منتقم حقیقی ہے مین چاہتا ہون کہ اسیوقت انتقام ہوجائے جسطرح مین جل رہا ہون اسیطرح یہ بھی جل جائے بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا چمک کر ایک شعلہ دہن سے درویش کے نکلا اور اُس ساحرہ یعنے عروس سامری پر جاکر گرا کہ اسکے بھی جھونٹون مین آگ لگ اُٹھی اور مانند چنار خشک کے جلنے لگی اسنے بھی سامری کو بہت پکارا اور صدہا سحر کے پتلے پیدا ہوسے ابر آیا پانی برسا دریا سے سحر مین کود پڑی لیکن کسیطرح اُس آتش قہر سے جانبر نہ ہوسکی انجام کار اسطرف تو شاہ صاحب جلکر خاکستر ہوگئے اور اُس طرف وہ لکانہ

یعنے عروس ساحری ملعونہ جلکر تمام ہو گئی دونون طرف خاک کے ڈھیر تھے اور کچھ نہ تھا استخوان تک
سوختہ ہو کر راکھ ہو گئے تھے جسوقت شاہ صاحب جل رہے تھے تو اہل اسلام کس حسرت سے
انکی طرف دیکھ رہے تھے قابو نہ تھا کہ آگ بجھا دیتے جسوقت کام انکا تمام ہو گیا تو اسد دلاور مع غضنفر
و معروف و اسد ثانی و پریسیا ے فرنگی و شیران شیر سوار و سہراب بن لندھور یہ سبکے
سب روتے ہوے دوڑے دیکھا تو شاہ صاحب ایک تودۂ خاک ہو کر رہ گئے ہین پہلے تو
ان سب نے ماتم کیا اور مثل عزیزون کے رسوم تعزیت ادا کیے اور شاہ جی کو ایک چادرہ
مین خاک انکی باندھ کر وہین گڑھا کھدوا کر دفن کر دیا ہنوز ان لوگون کو گریہ و زاری سے فرصت نہ ہوئی
تھی کہ یکایک جانب صحرا سے تتق گرد و غبار بلند ہوا اسد نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ
ہوشیار ہو جاؤ علامات آمد لشکر کے معلوم ہوتے ہین سب ہوشیار ہو گئے اُدھر وہ گرد قریب
پہونچکر شق ہوئی اور سرمست آدمخوار بیس ہزار آدمخوارون سے آپہونچا اور جونہی نظر
آدمخوارون کی اس لشکر پر پڑی دل مین نہایت خوش ہوے ایک دوسرے سے کہنے لگا
کہ معلوم ہوتا ہے اُن آہوون نے بہت سے بچے دیے اور یو دھ انکی بڑھ گئی یہ تو معلوم ہی تھا کہ یہ
آہو جا کر کہین بچے جن آتے ہین اور تنہا پلٹ آتے ہین لو آج خوب پیٹ بھرو یہ سُنکر وہ آدمخوار
چنگل دراز کرکے ان لوگون کیطرف بڑھے تھے کہ ایک بار اسد دلاور نے کڑکڑا کر بوق کو دم دیا
ساتھ ہی اسکے ایک لاکھ ساٹھ ہزار عفتاق نے جو بوقون کو دم دیا یہ آدمخوار بھاگے کہ یہ تو
نہین معلوم کیا بلا ہین انھون نے بوقون کی آواز کبھی کاہے کو سُنی تھی اور اسد دلاور نے
گھوڑا انکے پیچھے ڈالا آدمخوارون نے جو دیکھا کہ یہ پیچھے پڑ گئے پکارے کہ ہم تم سے نہ بولینگے تم بھی ہم
سے نہ بولو ہم کو چلا جانے دو اسد دلاور نے آواز دی کہ یہ بوقون سے ڈرتے انکو چہار طرف سے
گھیر لو اور لڑتے ہوے سب کو زندہ گرفتار کر لو بس یہ سُننا تھا کہ ایک طرف غضنفر نے مرکب
اپنا دوڑایا دوسری جانب معروف بن اسد نے تیسری جانب اسد ثانی نے ایک
طرف خود اسد دلاور تھے چارون طرف سے ان آدمخوارون کو گھیر کر جو بوقین بجانا شروع کین
آدمخوارون نے کانون مین اُنگلیان دے لین اور گردنین جھکا جھکا کر اسطرح بیٹھ گئے جسطرح بندر
بھیڑیے کے خوف سے زمین پر بیٹھ جاتے ہین اب راہ فرار انکی بند ہوئی اور مجبور ہوے اسوقت
اسد نے ڈانٹنا شروع کیا کہ ہتھیار رکھدو ہر ایک نے خود کھول کھولکر سپر تلوار نیزہ کمند
تیر کمان وغیرہ سب چیزین رکھدین اور جسنے جسکو چاہا باندھ لیا اور انھون نے اپنے کو بندھوا لیا
گردن بھی نہ ہلائی لیکن جسوقت اسد دلاور نے سرمست آدمخوار کو باندھا ہے تو اُسنے
ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور پکارا کہ افسوس مین نے صدہا آدمیون کو کھا لیا اور میرا
کھانے والا کبھی کوئی نہین دکھائی دیا لیکن اب تم نہ چھوڑو گے اور ہمین بھی کھا لو گے اسوا سطے
کہ منقارین تمھاری بہت بڑی بڑی ہین اور عجب طرح کی منقارین ہین کہ جب چاہتے ہو
مُنھ سے لگا لیتے ہو اور جب چاہتے ہو فوراً ہی ہٹا دیتے ہو اسد یہ کلمات سُنکر ہنسے
اور کہا اے وحشی کہین آدمی بھی آدمی کو کھاتا ہے ہم انسان ہین اور انسان کو کبھی نہ کھاینگے

اور نہ ہمارے منقار رین ہین جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو منقار رین بھی جانورون کے ہوتی ہین سر مست نے
کہا کہ تم تو انسان ہو اور ہین کون ہون اسعد نے کہا کہ تم بھی انسان ہو مگر آدمخوار ہو سر مست
نے کہا کہ جب تم مجھے کھانے سے انکار کرتے ہو تو پھر پکڑ کر کیا کرو گے مجھے جانے دو اسعد غازی نے
فرمایا کہ اگر تم آج سے آدمخواری ترک کرو اور مذہب آفتاب پرستی کو چھوڑ دو اور مذہب اسلام اختیار
کرو تو ہین تم کو چھوڑ دونگا ورنہ یہ سمجھ لو کہ گو ہین خود آدمخوار نہین ہون مگر تمھاری بوٹیان گٹھوا کر
چیلون اور کوؤن کو کھلا دونگا یہ سنکر سر مست نے کہا کہ ہم سے کہو تو ہم تم ہی کو سجدہ کرین اور
تم ہی کو خدا جانین اسعد دلاور نے فرمایا کہ استغفر اللہ و معاذ اللہ خبردار ایسا نہ کرنا کہ جیسے تم ویسے
ہم سب اس خدا کے بندے ہین جسکی پرستش کو ہم تم سے کہتے ہین یہ فرما کر نبوت و وحدانیت
پروردگار عالم ہین کچھ الفاظ اسطرح سے زبان پر جاری کیے جو سر مست ایسے بیوقوف کے
دماغ ہین سماتے اور مطلب اُسکے ذہن نشین ہوتا اور اسیطرح اہل لشکر اسعد غازی نے
اپنے اپنے قیدی کو سمجھانا شروع کر دیا یہانتک کہ اُن سب کے دلون سے زنگ کفر دور ہوا
اور مسلمان ہو گئے اسعد غازی نے سب کو اُسیوقت ایک دم سے چھوڑ دیا ادھر تو یہ
آدمخوار رہا ہوئے اور قضائے کار اتفاقات روزگار ایک فیل مست کہین سے چلا آتا تھا
اسطرف جو اُسنے بو انسان کی پائی تو دم کھڑی کر کے جھپٹا سر مست آدمخوار نے اسعد غازی
سے کہا کہ اگر مجھے اجازت دیجیے تو ہین اس ہاتھی کو باندھ لاؤن اسعد نے منع کیا دیوانے نے
نہ مانا اور کہا کہ آپ تماشا ملاحظہ فرمایئے دیکھیے تو ہوتا کیا ہے یہ کہکر جھپٹ پڑا ادھر ہاتھی نے
جو اسکو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو سونڈ کا گھونسا بنا لیا اور اسعد دلاور کی طرف
جھپٹا سر مست کے قریب پہونچکر گھونسا مارا سر مست نے گھونسا اسکا خالی دیا اور ہوانت
پر ہاتھ ٹیک کر پشت پر پہونچ گیا ہاتھی نے سونڈ بڑھائی کہ اسے پکڑ کر کھینچ لون سر مست نے
سونڈ اسکی پکڑ لی اب ہاتھی تو سونڈ کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور سر مست اپنی جانب کھینچتا ہے آخر کار
سر مست نے ایک گھونسا سر پر مارا کہ ہاتھی چیخا اور سونڈ کی کشاکش موقوف ہوئی سر مست
نے اُسی سونڈ سے لگام کا کام لینا شروع کیا ہر چند ہاتھی نے چاہا کہ سونڈ چھڑا لون جب ممکن نہوا
تو سونڈ کے اشارہ پر چکر کھانے لگا اب تو آدمخوارون نے خوش ہو کر تالیان بجانا شروع کر دین
چالیس ہزار آدمخوارون نے جو تالیان بجائین یہ فیل گھبرا گیا کہ یہ کہان کی آفت آئی بدحواس ہو کر
بیٹھ گیا اب تو سر مست آدمخوار نے اسکے دونون کان مٹر سے چھید لیے اور رسّا اُسمین
پرو دیا اور کود کر پشت پر سے سامنے آکر رسّا کھینچا کانون کے تازہ زخم اُسمین رسا پڑا ہوا کچھ تو ہاتھی
تھک گیا ہے اور کچھ تکلیف جدھر چاہا اُدھر لے گئے یہانتک کہ بالکل فیل مست کو قابو ہین
کر لیا اور جائے مناسب تجویز کر ایک درخت بزرگ کے نیچے لا کر اس فیل کوہ پیکر کو باندھ دیا
اور چارہ وغیرہ اسکے سامنے ڈلوا دیا بعد اسکے اسعد دلاور نے سہراب بن لندھور اور
شیران شیر سوار اور سر سیاہ فرنگی سے پوچھا کہ تم کیونکر اس بلا ہین مبتلا ہوئے
اور رستم ثانی اور شہریار عالیوقار سے کسطرح علیحدہ ہو گئے ان لوگون نے روداد اپنی اول

سے بیان کی کہ اسی بیشہ قیسران مین شاہزادہ رستم ثانی فروکش تھے تو خبر دار نے بیان کیا کہ بدیع الملک کو حمزہ ثانی نے صاحبقران کیا اور خود خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے بس یہ سنتے ہی شاہزادہ عالیوقار کو نہایت ناگوار ہوا اور کہا کہ حمزہ ثانی بڑے ناانصاف ہین کہ ہمارے ہوتے بدیع الملک کو صاحبقران کیا اور اس کشتی گیر بے دولت کے پوتے کو بھی دن لگے اور یہ دماغ ہوا کہ اسنے جانشینی امیر ثانی کی بے خوف و خطر قبول کر لی اب جسوقت تک تصویر اسکی صفحۂ ہستی سے نہ مٹا دونگا مجھے قرار نہ آئےگا یہ فرما کر فوج کو کمر بندی کا حکم دیا اور کمر بندی ہونے لگی اُسکے بعد ایک نامہ اپنے بھائی شہریار عالیوقار کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے برادر بجان برابر بعد دعاے درازی عمر و ترقی دولت وجاہ کے تمھین معلوم ہو کہ بدیع الملک نے صاحبقرانی اختیار کی ہے میرا قصد ہے کہ جا کر سر میدان اُسکو ذلیل کرکے صاحبقرانی چھین لون لیکن یہ نامہ روانہ کرنے کے بعد نہین معلوم کیا ذہن میں لارک ہین بھائی کہ فقیر ہو کر نکل گئے جسوقت شہریار عالیوقار تشریف لائے اور یہ خبر سُنی کہ بھائی فقیر ہو کر نکل گئے وہ بہت پریشان ہوئے اور آبدیدہ ہو کر اُنھون نے بھی لشکر سے کنارہ کیا اور خود بھی فقیر ہو کر بھائی کی تلاش مین نکل گئے پھر کوئی خبر اُنکی نہ ملی یہان ہم لوگ روتے پیٹتے صحرا بصحرا مارے مارے پھرا کیے اسلیے کہ زمانہ پر آشوب تھا یہانتک کہ قضا اُن لوگون کی جو مر گئے اور گردش تقدیر ہم سب کی گریبان گیر ہو کر اس بیابان مین لائی یہان ہم اس عذاب مین مبتلا ہوئے جس سے آپ کی بدولت اب نجات پائی دو لاکھ آدمیون مین ہم چالیس ہزار زندہ بچے باقی سب کو یہ آدمخوار کھا گئے اب تا وقتیکہ ہمارے شہریار کا پتہ نہ ملے گا ہم آپ کے ہمراہ رکاب ہین اسد غازی نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہے ہر چند کہ جو کلمات رستم ثانی نے بدیع الملک کی نسبت کہے تھے وہ نہایت ناگوار ہوئے مگر حال پر رستم اور تباہی لشکر رستم پر نہایت افسوس کیا اسکے بعد سر مست آدمخوار نے اسد دلاور سے عرض کی کہ اے شہریار عالیوقار آپ بڑے صاحب اقبال تھے کہ مجھ ایسا زبردست بغیر لڑے بھڑے آپ کا غلام ہو گیا دیکھا آپ نے اس فیل زبردست کو کیونکر زیر کیا اگر آپ بوقون سے اُڑا دیتے تو مین آپ کی اطاعت نہ اختیار کرتا اسکے قبل مین نے بوقون کی آواز نہ سنی تھی اسوجہ سے مین ڈر گیا کہ یہ کیا بلا آگئی بس یہ سُننا تھا کہ اسد غازی کو جوش شجاعت ہوا اور فرمایا کہ اے سر مست تو ہم لوگو نکو اپنے سے کمزور تصور کرتا ہے بس بہتر یہ ہے کہ ہم سے مقابلہ کرکے آزمائش کرے یا جسطرح جی چاہے امتحان سے لے ہم کسیطرح باہر نہین ہین بہتر یہی ہے کہ کھولدے اس ہاتھی کو سر مست آدمخوار نے کہا اے شہریار جب مین مطیع ہو چکا تو مجھ سے سرتابی کی امید نہ رکھیے مین کبھی آپ سے روگردانی نہ کرونگا اسلیے کہ آپ میرے محسن ہین آپنے مجھے آفتاب پرستی کے مذہب باطل سے بچایا اور براہ دین اسلام کی ہ طلاقی یہ فیل نہایت زبردست ہے تو آپ کے مجھ سے کم ہین ایسا نہ ہو کہ آپ کو گزند

بدیع ۲۶

پہونچے تو مجھے بھی صدمہ ہو فرمایا یہ خیال نہ کرو مین تجھ سے زیادہ قوت رکھتا ہون اور اگر ہاتھی کو نہین کھولتا تو خود مقابلہ کر سرمست نے غصہ مین آکر پاؤن سے ہاتھی کے زنجیر نکال لی اور کانون کا رسّا بھی نکال لیا اور آدمخوارون نے ہاتھی کے پیچھے تالی دی ہاتھی چھوٹتے ہی بھاگا اسد نے قزاقون سے کہا کہ گھیر لو اسکو قزاقون نے ہاتھی کو چہار طرف سے گھیر لیا اور اسد غازی نے اُس فیل کو للکارا کہ او گیدی کہان جاتا ہے ٹھہر ارہ یہ جانور تو کتنے کی کب تاب لاتا ہے وہین سے دم کو الٹ کرکے اور کانون کو چھپا کر توپ کے گولے کی طرح اسد دلاور کیطرف چلا جیسے ہی قریب اسد غازی کے پہونچا اسد نے ہاتھ بلند کیے اور ہاتھی نے سونڈ کا گھونسا بناکر اسد پر حملہ کیا اسد نے دونون ہاتھون سے سونڈ پکڑلی اب زور ہونے لگے ہاتھی اپنی طرف کھینچ رہا ہے اسد اپنی طرف پینگ چل رہے ہین بس اُسی حالت مین اسد نے ایک گھٹنا زمین پر ٹیک کر جھٹکا مارا کہ سونڈ ہاتھی کی ٹوٹ گئی اور فیل اس زور سے چیخا کہ تمام صحرا گونج گیا اب تو اسد دلاور جست کرکے ہاتھی کی پشت پر آیا اور گھونسا مارا کہ سر اُسکا شق ہوا اور ہاتھ سر مین اس ہاتھی کے ایسا در آیا کہ پیچھے تک پہونچ گیا اسد نے بھیجا اسکا ہاتھ سے نکالکر زمین پر پھینکدیا اور آپ جست کرکے پشت سے علیحدہ ہو رہا بس اسکا علیحدہ ہونا تھا کہ ہاتھی نے ایک چیخ ماری اور چکر کھا کر زمین پر گرا اور جسطرح فیل آتشبازی زور شور دکھا کر گر جاتا ہے اسیطرح یہ ہاتھی زمین پر گرا اب جو دیکھا تو مردہ صد سالہ تھا بس اسد غازی نے تیغہ کمر سے کھینچا اور جتنا بڑھکر ایک ہاتھ مارا یہ معلوم ہوا کہ ایک برق تھی جو چمک کر بالائے کوہ گری ہاتھی کے دو ٹکڑے ہوئے اسد نے آدمخوار کیطرف دیکھکر فرمایا کہ کیون اسیطرح تو نے بھی ہاتھی کو زیر کیا تھا یا کچھ فرق ہے اب مین قوت مین تجھ سے زیادہ ہون یا تو مجھ سے زیادہ ہے سرمست آدمخوار یہ زور و طاقت اسد عالیمقدار دیکھکر قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ حقیقت مین مین نے آپ کو ایسا نہ سمجھا تھا مجھ سے دو سو کو آپ باندھ سکتے ہین کیا تاب و طاقت ہے میری کہ آپ کا مقابلہ کرسکون تا زندہ ہم بندہ ہیں اور سرداران لشکر اسد غازی و فرزندان اسد و سہراب بن لندھور و شیران شیر سوار و پریا سے فرنگی نے نہایت تحسین و آفرین کی صدا بلند کی اور کہا ای نظر کردۂ امیر عرب یہ زور خدا داد ہے قوت انسانی سے باہر ہے یہ لوگ تو مصروف مدح و ثنا تھے لیکن اسد غازی کو اُسوقت کچھ خیال اپنے ہمعصرون اور ہمنشینون کا آگیا جنکے ساتھ بارگاہ امیر اول و ثانی مین دنگلون پر بیٹھتے تھے اور وہ لوگ یاد آگئے کہ جنسے چشمکین رہتی تھین بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہوئے سرمست آدمخوار نے متحیر ہوکر پوچھا کہ یہ وقت مسرت ہے نہ ہنگام رنج و الم اسد دلاور نے فرمایا ای سرمست تجھے اسکی خبر نہین جسے مین جانتا ہون افسوس کہ دیکھنے والے نہ باقی رہے اسیطرح ایک روز ہم بھی نہ ہونگے شعر ہوا ہے شہرافزا ہے گلشن ضیا فت
عمر بے بقا ہے + مسافر و دیکھو تماشا سرائے فانی عجب سرا ہے + یہمان کسیکو نہ قیام دوامی ہوا ہے
اور نہ ہوگا کیسے کیسے بادشاہان عالیمقدار جنکے رعب سے تمام عالم تھراتا تھا جنکا

سکہ ماہ سے ماہی تک رائج تھا وہ نہ رہے تو ہم کیا ہین بقول شاعر شعر پانون تھراتے تھے
جنکے سامنے جاتے ہوئے + کاسۂ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے + جس دربار مین
پانچہزار یا پانچسو پچین تلوریے بیٹھتے تھے اب اُنمین سے سوا بدیع الملک کے کسی کا پتہ
بھی نہین ہی خدا اُس یادگار خاندان صاحبقرانی کو زندہ و سالم رکھے اور اُس شمع دودمان کشور
ستانی کو روشن و قائم رکھے وہ ہزار بلاؤن مین مبتلا ہی اُسے چلکر سینے سے لگائین اور دل کو
ٹھنڈا کرین یہ فرماکر سرمست آدمخوار سے پوچھا کہ ملک رمانیہ یہانسے کتنی دور ہی
اور وہان کے باشندے کیا مذہب رکھتے ہین اور کس حالت مین ہین سرمست آدمخوار
نے بیان کیا کہ مین عرض کرچکا ہون کہ جو مذہب پہلے میرا تھا اب وہی اُن سب کا مذہب ہی
یعنے سب آفتاب پرست ہین اور شہر تھوڑی ہی دور ہی بالفعل دو لاکھ سوار اپنے ہمراہ لے کر
رومان شاہ تو بیابان نہ طاق کیجانب روانہ ہوگیا ہی اور اپنے بیٹے یعقوب شاہ کو
یہان چھوڑ گیا ہی وہ یہان قلعہ مین مقیم ہی اور قریب ایک لاکھ جوانون کے ہمراہ بھی ہین
اسد دلاور نے فرمایا کہ تم ہمارا نامہ لیکر یعقوب شاہ کے پاس جاؤ اور اُس سے جواب
باصواب لے کر واپس آؤ سرمست آدمخوار نے کہا کہ مین بسر و چشم اس خدمت کو
بجالاؤنگا بلکہ جو حکم ہوگا اُسکی تعمیل کرونگا اسد غازی نے اُسیوقت ایک نامہ لکھا
مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے یعقوب شاہ مین نے سنا ہی کہ تم مذہب آفتاب پرستی رکھتے ہو اور
باپ تمھارا لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کی غرض سے گیا ہی اتفاقاً میرا گذر اُس صحرا کیطرف
ہوا اور حال تمھارا معلوم ہوا لہذا یہ نامہ تم کو لکھا جاتا ہی اور ہدایت کیجاتی ہی کہ مذہب آفتاب
پرستی کو ترک کرو کہ یہ مذہب باطل ہی اور دین اسلام اختیار کرو اور اُس خدا کی بندگی ادا کرو
جسنے تمام عالم کو اور خود آفتاب کو پیدا کیا ہی اور اگر مذہب اسلام کا اختیار کرنا منظور نہین ہی
تو تلوار کھینچو اور سر نامہ پر نام اپنا تحریر کرکے سرمست آدمخوار کے سپرد کیا
سرمست اپنے چالیس ہزار آدمخوارون سے جانب قلعۂ رمانیہ روانہ ہوا جسوقت
قریب شہر پہونچا خبر یعقوب شاہ کو ہوئی حکم دیا کہ بلا لاؤ سبب یہ تھا کہ کبھی کبھی یہ
بادشاہ کیخدمت مین جایا کرتا تھا سرمست آدمخوار داخل قلعہ ہوا جسوقت سامنے
یعقوب شاہ کے پہونچا بطریق خدا پرستان سلام کیا اور نامہ پیش کیا یعقوب شاہ
نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا مگر خاموش رہا لیکن یعقوب شاہ نے اتنا تو پوچھا کہ یہ
نامہ کسکا ہی سرمست نے کہا کہ نامہ پڑھ لیجیے اور قبل نامہ پڑھنے کے کچھ حالات
گذشتہ میرے بھی سن لیجیے تو مناسب ہی یعقوب شاہ نے کہا بیان کرو سرمست آدمخوار
نے وارد ہونا بیابان رمانیہ مین اسد دلاور کا اور مارا جانا عروس سامری کا اور
مسلمان ہونا اپنا سب بیان کیا اور اسکے بعد بہت کچھ تعریف شاہزادہ والا گہر
اسد دلاور کی بیان کی اب یعقوب شاہ نے نامہ پڑھا جسوقت
مضمون نامہ سے آگاہ ہوا چہرہ پر اسکے بشاشت ظاہر ہوئی اور اُنھی نامہ کے

آخر مین اپنا نام لکھکر یہ تحریر کر دیا کہ نامہ مجھے پہونچا اور مضمون سے آگاہ ہوا بجواب اسکے مین خود حاضر
خدمت ہوتا ہون اور سرمست سے زبانی بھی کہدیا کہ تم چلکر عرض کرو مین حاضر ہوتا ہون
سرمست جواب نامہ کا لے کر روانہ ہوا اور اسد غازی کو جواب سے آگاہ کیا یہان
یعقوب شاہ قلعہ سے نکلا اور مع لشکر جانب بیابان رمانیہ روانہ ہوا جسوقت یہ قریب
پہونچا اسد غازی نے اپنے فرزندون کو برائے استقبال روانہ کیا غضنفر بن اسد و
اسد ثانی و معروف بن اسد وغیرہ آئے اور پیشوائی کر کے یعقوب شاہ کو لائے
یعقوب شاہ اس خلق پر اور بھی مسرور ہوا جسوقت سامنے اسد غازی کے پہونچا
اسد نے دنگل عنایت فرمایا یعقوب شاہ سلام کر کے بیٹھ گیا اسد دلاور نے بعد مزاج پرسی
کے فرمایا کہ مین ابتک جواب اپنے نامے کا نہ سمجھا یعقوب شاہ نے دست بستہ
عرض کی کہ قبل آپ کا نامہ پہونچنے کے مین مطیع اسلام ہو چکا تھا اور منتظر تھا آپ کا اسلیے
کہ مجکو عالم رویا مین ایک مرد بزرگ نے ہدایت فرمائی تھی سیر دوزخ و بہشت کی دکھا کر
فرمایا تھا کہ مذہب آفتاب پرستی مذہب باطل ہے اور دین اسلام دین برحق ہے لہذا ایک ماہر
دین آتا ہے تم اُسکی اطاعت کرنا اور مسلمان ہونا مین اسوقت سے مشتاق تھا کہ وہ کون
بزرگ ہین مین نہایت خوش نصیب تھا کہ جلد قدمبوسی حاصل ہوئی بس اب کلمہ تلقین کیجیے
اسد دلاور یہ سُنکر نہایت خوش ہوے اور کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا یعقوب شاہ کلمہ پڑھکر
از سر صدق مسلمان ہوا اور عرض کی کہ ایک آدھ روز چلکر قلعہ مین قیام فرمایئے کہ باعث میری
عزت کا ہو اسد نے فرمایا کہ مجکو جلدی ہے اس امر کی کہ کسیطرح بیابان نہ طاق مین پہونچون
اور کمک اہل اسلام کی کرون مین نے سُنا ہے کہ کفار کا نرغہ ہے اور باپ تمھارا امان شاہ
بھی برائے مقابلہ اہل اسلام روانہ ہو چکا ہے اچھا ہے اگر اُس سے راستے ہی مین مقابلہ ہو جاوے
اور نہ طاق تک پہونچنے سے پیشتر ہی فیصلہ ہو جاوے یہ سُنکر یعقوب شاہ نے عرض
کیا کہ کم سے کم ایک ہی شب قیام فرمایئے اسکے عوض رہروی مین ترقی کر دیجیے گا اسلیے
کہ یہان کا انتظام بھی مقدم ہے اور بنائے اسلام اس ملک مین بھی قائم کرتے چلنا ایک واجبی
اور ضروری امر ہے اسد غازی نے فرمایا کہ بہتر یعقوب شاہ ان سب کو اپنے ہمراہ لے کر
داخل قلعہ ہوا اور سامان دعوت مہیا کیا رات عیش و عشرت مین بسر ہوئی صبحکو یعقوب شاہ
نے دربار عام کیا اور روساء شہر کو طلب کر کے فرمایا کہ ایہا الناس مین نے اس دین باطل
یعنے آفتاب پرستی کو ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا کہ یہ مذہب برحق ہے اور کچھ
تعریف پروردگار عالم کی اور صفت دین اسلام کی بیان کر کے فرمایا کہ جسکو یہ مذہب
حق اختیار کرنا ہو وہ تو یہان شوق سے رہے اور جسکو تامل ہو وہ میرا ملک خالی کر دے
مین اجازت دیتا ہون کہ جسطرف چاہے چلا جاوے مہان رہنے کا قصد نہ کرے یہ سُنکر
اُن سب نے کہا کہ بیشک یہ دین برحق ہے آپ کے وعظ نے ہمارے دلون پر تاثیر کی
اور زنگ کفر کو آئینۂ دل سے چھڑا دیا یہ فرمایئے کہ جو اس پاک مذہب مین آنا چاہے وہ کیا کہے

یعقوب شاہ نے سب کو کلمہ تعلیم فرمایا سب کے سب مسلمان ہوے لیکن جنکو تامل تھا انہین سے بعض نے وطن کو ترک کیا بعض مثل طوطے کے کلمہ پڑھکر بخوف جان و مال مسلمان ظاہری بنگئے الحاصل اُسیوقت مندر ڈھد گئے اور مسجدون کی بنا پڑی کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوا تمام ملک رمانیہ اسلام آباد ہوا دوسرے روز اسد غازی نے مع یعقوب شاہ یہان سے کوچ کیا اور عجلت کے ساتھ طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوے جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوے دو دو اور تین تین منزل کی ایک ایک منزل کرتے چلے جاتے ہین یہانتک کہ ساتوین روز بیابان سنگین حصار مین پہونچے دیکھا تو لشکر رمان شاہ اُترا ہوا ہی اسد نے ہرکارون کو روانہ کیا ہرکارے مانند پیک نظر گئے اور حالات ضروری دریافت کرکے جلد واپس آئے اور بیان کیا کہ یہ لشکر رمان شاہ کا ہی اور بیابان نہ طاق کو جانے والا ہی لیکن کل یہ قافلہ کوچ کریگا آج شب کو یہ سب اسی مقام پر قیام کرینگے اسد نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر اس لشکر سے کوس بھر آگے بڑھکر خیمہ زن ہو تاکہ اُنکے جانے کی خبر باسانی مل سکے حسب الحکم کوس بھر آگے بڑھکر راہ بیابان نہ طاق روک کر اہل اسلام نے خیمہ برپا کرا لئے یہان خبر رمان شاہ کو ہوئی ہرکارے بھی براے دریافت حال روانہ ہوے چلے تھے آکر عرض کیا تھا کہ لشکر اہل اسلام براے مدد بادشاہ اسلام جاتا ہی اور آپ کا فرزند دانشمند بھی اُس فوج کے ہمراہ ہی اور طریقے اُسکے مانند اور خدا پرستون کے ہین رمان شاہ یہ سنکر نہایت برہم ہوا اور اُسنے کہا کہ مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ ان لوگون سے یہین سمجھ لین اور بادشاہ اسلام تک ملک نہ پہونچنے دین لوگون نے کہا کہ اُنکی فوج بھی آپ کی فوج سے کم نہین ہی کہا کچھ پروا نہین ہی میرے ساتھ بڑے بڑے سرداران زبردست ہین وہ لوگ زیادہ ہین تو کیا لینگے سب سے زیادہ مجھے یہ فکر ہی کہ یعقوب شاہ کو پہلے قتل کر ڈالون اسلیے کہ میرے واسطے باعث بدنامی ہی وہان پہونچکر جسوقت مین اُسکو شامل اہل اسلام دیکھونگا تو مجھے نہایت ذلت ہوگی اُسوقت دفعۃً مین اُسکا کچھ کر نہین سکتا اس لیے کہ مین نے سُنا ہی اہل اسلام ایک دوسرے کی ہمدردی بہت کرتے ہین تاوقتیکہ سب قتل نہ ہولین یعقوب شاہ کا ہاتھ آنا دشوار معلوم ہوتا ہی یہان تو یہ مشورے ہین وہان اسد دلاور جسوقت داخل بارگاہ ہو دنگل پر جلوہ افروز ہوا تینون فرزند دا ہنی جانب اپنے اپنے منصب کے موافق دنگلو نیر بیٹھے اور پہلوے فرنگی سہراب بن لندھور شیران شبیر سوار دوسری صف مین بیٹھے کہ یہ لوگ دست چپ ہین اسد دلاور نے ایک نامہ بنام رمان شاہ لکھا اور کہا کوئی ہی کہ جاے اور جواب اس نامہ کا رمان شاہ سے لاے بس یہ سُننا تھا کہ یعقوب شاہ اپنے دنگل پر سے کود پڑا اور کہا کہ یہ کام میرا ہی اسد نے فرمایا کہ اے یعقوب شاہ تم نے بہت عجلت کی اگر مین یہ جانتا کہ تم اس کام کو اپنے ذمہ لوگے تو عام طور سے نہ کہتا بلکہ کسیکو خفیہ ایلچی معین کرکے بھیجدیتا تمھارا جانا خلاف مصلحت ہی رمان شاہ کو تمھاری حالت دیکھکر اشتعال ہوگا یعقوب شاہ

نے عرض کی کہ آپ لوگ ناواقف ہین اور مین مزاجدان ہون ہر پہلو سے رضامند کرونگا مزاج انکا
نہایت سخت ہی اگر کوئی اور صاحب تشریف لیجائینگے تو مجھے یہ خوف ہی کہ فساد نہ ہو اسد
نے فرمایا کہ مجھے تمہاری جان کا اندیشہ ہی یعقوب شاہ نے کہا اسکا کچھ خیال نہ فرمائیے خوشا
نصیب اُس شخص کے جسکی جان کار خیر مین جاے اور راہ خدا مین شہادت پائے یہ کہکر نامہ
اُٹھا کر سر سے باندھا اور تھوڑی سی فوج اپنے ہمراہ لے کر جانب بارگاہ زمان شاہ
روانہ ہوا جسوقت اپنے لشکر کی حد سے نکلا اور قریب لشکر زمان شاہ کے پہونچا کسی نے
روکنے کا قصد نہ کیا کیونکہ آگاہ تھے کہ فرزند ہی بادشاہ کا بلکہ جب یہ قریب بارگاہ پہونچ
لیا ہی تو اسکے آنے کی اطلاع ہوئی زمان شاہ ایسا برہم تھا کہ کسیکو برائے استقبال بھی
روانہ نہ کیا یعقوب شاہ جسوقت دروازۂ بارگاہ پر پہونچا اپنے آنے کی اطلاع کرائی اور
منتظر رہا کہ کوئی سردار و امیر برائے استقبال آئے گا لیکن جب کوئی نہ آیا اور یہ جواب آیا کہ
بلالو تو اسے نہایت رنج ہوا اور یہ سوچا کہ معلوم ہوتا ہی عنوان اچھا نہین ہی مگر بسم اللہ کہکر
داخل بارگاہ ہوا اور بطریق اہل اسلام سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا اور بادشاہ کے تیور
بدہوے مُنھ غصہ سے سُرخ ہوگیا اور پکارا کہ او نالائق بے ادب یہ کیا حرکت تھی تجھے یہ
بھی نہ خیال آیا کہ ہم بیٹھے ہین اور دنگل بھی بیٹھنے کو ندیا اور کہا کہ جلد بیان کر کس غرض سے
آیا ہی اور اپنے دین قدیم سے کیون پھر گیا یہ سُنکر یعقوب شاہ نے دست بستہ بیان
کیا کہ مین جس غرض سے حاضر ہوا ہون وہ تو بعد کو عرض کرونگا لیکن اول کچھ تمہیدا عرض کرنا چاہتا
ہون وہ یہ ہی کہ ہر بشر کا فرض ہی کہ عقل سے کام لے اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے
مذہب ایسی چیز نہین ہی جسے بے سمجھے اختیار کرلے کیونکہ انجام انسان کا اسی پر موقوف
ہی اگر مذہب حق رکھتا ہی تو بعد مرنے کے بھی مرتبہ اعلے کو پہونچے گا اور اگر مذہب باطل
ہین دنیا سے اُٹھ جائے گا تو انجام اُسکا خراب ہوگا بہت ایسے بدحال دنیا مین ہین کہ
عقبے مین خوش حال ہونگے اور بہت سے خوشحال ایسے ہین کہ عقبے مین بدحال ہونگے
لیکن خوشا نصیب اُسکے جسکی دنیا اور عقبے دونون اچھی ہون بڑے افسوس کی بات
ہی کہ جس خدا نے ہم کو دنیا مین مرتبہ اعلے عطا فرمایا اور رتبہ برتر کو پہونچایا آنکھ ناک
کان زبان ہاتھ پاؤن عقل و دانش عطا فرمائی کہ ہر چیز کا امتیاز کرسکین ہم ان چیزون سے
کام نہ لین اور اُس خالق عالم کے پہچاننے کی کوشش ہی نہ کرین تو پیش خدا کیا جواب
دینگے جسوقت یہ سوال ہوگا کہ ہم نے تجھے عقل دی تھی تو نے نیک و بد کو کیون نہ سمجھا
لہذا مین نے جہانتک خیال کیا مجکو دین اسلام مذہب حق معلوم ہوا اور دین آفتاب
پرستی باطل ہی خدا وہی ہی جسنے سب کو پیدا کیا اور اُسے کسی نے نہین پیدا کیا ہی آفتاب
و ماہتاب دو ستارے ہین جنسے شب و روز کو منور کیا ستارون سے آسمان کو زینت
دی درختون سے زمین کو سنوارا دریاؤن کو فیض عالم کے واسطے پیدا کیا اگر آفتاب خدا ہو
تو اُسے زوال نہ ہوتا اور ایک لکہ ابر اُسے نہ چھپا سکتا اور گہن اُسکے واسطے نہ ہوتا ان

تغیرات سے پایا گیا کہ آفتاب بھی ایک مخلوق ہی پروردگار عالم کی خلقت سے اور مین اسوقت اسی غرض سے حاضر حضور ہوا ہون کہ آپ کو راہ نیک بتاؤن اور زنگ کفر کو آئینہ دل سے دور کرون اور اس نامہ کے جواب مین خوشخبری آپ کے اسلام قبول کرنے کی دے کر اسد دلاور کے پاس جاؤن جو میر الحسن اور رباہ بر ہی اُسکی مدح وثنا خواب مین ایک مرد بزرگ مجھسے فرما گئے تھے اور اُسکے آنے کی ایسی سچی خبر دے گئے تھے کہ خواب کے تیسرے دن مجھے قدمبوسی اُس شہریار عالیمقدار کی حاصل ہوئی اور وہ مجھ سے بخلق ولطف پیش آیا با آنکہ وہ ایسا صاحب جاہ وحشم اور صاحب اقبال ہی کہ اُس نے آتے ہی اول تو عروس ساحری کو مارا جس ساحرہ کا مثل ونظیر نہ تھا اُسکے بعد سرمست آدمخوار کو فرمانبردار کیا اب وہ بیابان نہ طاق کی طرف برائے مدد بادشاہ اسلام جاتا ہی راہ مین آپ کو دیکھ کر قیام فرمایا اور یہ نامہ بھیجا ہی تاکہ آپ بھی شرفیاب مذہب اسلام ہون اور راہ خدا مین کفار سے لڑکر خطاب غازی کا پاوین آیندہ آپ کو اختیار ہی بقول شخصے کہ عیسے بدین خود وموسے بدین خود مجھ سے کوئی سروکار نہین ہی نہ آپ میری قبر مین بخشوائے جائینگے اور نہ مین آپ کی قبر مین جاؤنگا الا اسد دلاور آپ سے ضرور متعرض ہونگے اور اُنسے مقابلہ کرکے آپ سربر نہین ہوسکتے کیونکہ ایک تو وہ خود ہی رستم وقت واسفندیار زمانہ ہین اور نظر کردہ شیر یزدان ہین علاوہ اسکے اُنکے تینون فرزند جو زور وطاقت مین مثل اُنکے ہین ہمراہ ہین اور بہت سے پہلوانان نامی وگرامی جنمین سے ایک سرمست آدمخوار بھی ہی اُنکے ساتھ ہین اور لشکر کثیر ہی اگر مذہب اسلام اختیار نہ کرینگے تو اُنسے جنگ ضرور ہوگی یہ سُنکر ریان شاہ نہایت برہم ہوا اور پکارا کہ او ناشدنی تجھے مین نے اسی لیے پیدا کیا تھا کہ تو مجھے نصیحت کرے اور دشمن کا شریک ہو کر مجھے ڈرائے کیا تو نے ہم سے زیادہ دنیا دیکھی ہی اور ہم سے زیادہ فہم وفراست رکھتا ہی جو تبدیل مذہب کر ڈالی اور ایک بلخ خداپرست کے شریک ہوکر مجھے اُسکا رعب دکھا کر ڈراتا ہی دیکھون تو وہ میرا کیا کر لیتا ہی اور تیرا زندہ رکھنا تو کسیطرح مناسب نہین اسلیے کہ تو میرے واسطے باعث بدنامی ہی اور عجب نہین ہی کہ خداوند بر جیس آفتاب پرست مجھ سے ناراض ہو جاے اور کہے کہ تیرا فرزند مجھ سے پھر گیا اور مجھ پر عذاب نازل کرے تو ساری بادشاہت میری خاک مین ملجائیگی یہ کہکر نامہ اسد دلاور کو چاک کر ڈالا اور کہا ہی کوئی ایسا ہی کہ قتل کرے اسکو بس یہ سُنتے ہی افراسے کشتی گیر اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا ای بادشاہ تیرے تابعدار ایسے نہین ہین جو حکم مین کوتاہی کرین یا کسی سے دب جائین مگر یہ معاملہ فرزند کا ہی سمجھکر حکم دے یہ سُنکر ریان شاہ نے کہا کہ بادشاہون کی ایک زبان ہوتی ہی اُنکے دل مین کسی کی محبت نہین ہوتی بادشاہ کی اولاد اُسکی فوج ہی جسکے دل پر وہ حکومت کرتا ہی تو کیون اسکے قتل مین تامل کرتا ہی بس یہ سُننا تھا کہ افراسے کشتی گیر نے تیغہ کمر سے کھینچا اور یعقوب شاہ پر وار کیا یعقوب شاہ نے وار اسکا سپر سے رد کیا

اور خود وار نہین کیا اور آواز دی کہ اے والد بزرگوار کیونکر آپ سے میرے قتل کا حکم دیا گیا اسلیے کہ بعد میرے چراغ سلطنت کا گل ہوجائیگا وارث تخت باقی نہین رہیگا بہت پچھتا ئیے گا جلدی نہ کیجیے مجکو قید رکھیے اور سمجھ بوجھ کر قتل کیجیے گا جلدی کا کام خراب ہوتا ہے ایسا نہو انجام مین پچھتانا پڑے زمان شاہ نے کہا کہ ایسی اولاد ہونے سے نہ ہونا اُسکا بہتر ہے اور تجھ ایسے فرزند کے نالائق ہونے سے سلطنت دشمن کے قبضہ مین جانا خوب ہے مین نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے یہ مسئلہ غور طلب نہین ہے جب مذہب تیرا اور ہوا اور ہمارا اور ہوا تو مجھ سے تجھ سے کیا علاقہ رہا تو ایسا ہی بیٹا ہے جیسا پسر نوح تھا شعر بسپر نوح با بدان بہ نشست خاندان نبوتش گم شد+ ہان جلد قتل کروا سکو یہ سنکر بہوافزا کے کشتی گیر نے تیغہ مارا یعقوب شاہ کو اب یقین ہو گیا کہ زمان شاہ ضرور مجکو قتل کرا دیگا اور رحم اسکے دل مین نہین ہے اسد غازی سچ فرماتے تھے کہ تو نہ جا مین تنہا کس کس سے لڑونگا مگر کچھ پروا نہین یہ مرنا بھی حیات ابدی سے کم نہین ہے اسلیے کہ شہید زندہ جاوید کہلاتے ہین اور مین راہ خدا مین قتل ہو رہا ہون بسم اللہ کہکر اسنے بھی تلوار کھینچی رد و بدل ہونے لگا یعقوب شاہ وار اُسکے رد کرتا ہوا دروازہ بارگاہ کیطرف بڑھا کہ کسیطرح بارگاہ سے باہر نکل جاؤن تا کہ میدان ملے اور میرے ہمراہی بھی آگاہ ہوکر شریک جنگ ہون اور شاہزادہ اسد دلاور کو بھی خبر ہو جائے اسلیے کہ بیک بچے ضرور تفحص مین آئے ہونگے لیکن زمان شاہ نے جو دیکھا کہ یعقوب شاہ دروازہ تک پہونچ گیا ہے قریب ہے کہ نکلجائے اسنے پکار کر آواز دی کہ ارے تن تنہا یون صاف نکلا جاتا ہے سب مل کے اسے مار لو یہ سُننا تھا کہ سب پہلوان اسکی بارگاہ کے اُٹھ کھڑے ہوئے یعقوب شاہ افزا کے کشتی گیر سے مصروف جنگ تھا کہ مہران اژدر گیر نے قریب پہونچکر پالسٹ کا ہاتھ مارا کہ دونون پاؤن یعقوب شاہ کے قلم ہو گئے اور یہ مرد مسلمان نیک طینت زمین پر گرا لیکن گرتے گرتے اسنے بھی جو ایک ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا گردن پر مہران کی پڑا سر قلم ہو گیا لاش اسکی پھڑکنے لگی لیکن یعقوب شاہ اس صورت سے گرا کہ سامنے افزا کے کشتی گیر کے آگیا بس اس ملعون نے باطمینان تمام ایک ہاتھ دوال کمر پر مارا کہ یعقوب شاہ کے دو ٹکڑے ہوئے ہمراہی یعقوب شاہ کے بیرون بارگاہ کھڑے تھے اُنھون نے جو اپنے مالک کے نعرون کی آواز سُنی سمجھے کہ فساد ہوا کچھ تو دوڑ پڑے اور دروازہ بارگاہ تک لڑتے بھڑتے آگئے لیکن یہان خاتمہ ہو چکا تھا لاش پھڑکتی دیکھی اُٹھانے کا قصد کیا تھا کہ زمان شاہ نے کہا مار لو انکو بھی کہ یہ سب نمک حرام ہین کوئی زندہ بچکر جانے نہ پائے انپر تلوار چلنے لگی چند کس کس کس سے لڑتے کہانتک مقابلہ کرتے لیکن پھر بھی مرنے والے بڑے ہوئے ہین انکو تو یقین مرگ ہو چکا تھا جان پر کھیلے ہوئے تھے ایسے ایسے لڑے کہ داد مردی و مردانگی دے گئے انجام کار سب قتل ہوئے لیکن جو لوگ یہ فساد دیکھکر روانہ ہو گئے اس غرض سے کہ چل کر اسد غازی سے اطلاع کرین اور کمک لے کر آئین وہ زندہ بچکر اپنے لشکر مین پہونچے یہان اسد غازی جواب نامہ کا

منتظر بیٹھا ہوا تھا اور نہایت تردد تھا کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہی یعقوب شاہ تنہا گیا ہی ایسا نہ ہو کہ فساد بڑھے تو یہ بیچارہ مفت مین مارا جائیگا بعد ہم نے اگر قصاص بھی لیا تو کیا اُسے تو نہین زندہ کر سکتے خدا خیر کرے. اور اُسے زندہ و سالم واپس لائے جسقدر آنے مین دیر سوا ہوتی تھی الجھن ہوتی جاتی تھی توہمات بڑھ رہے تھے پیک بچے برائے خبر روانہ کردیے تھے اور دمبدم کی خبر آرہی تھی جب عنوان اچھا نہ دیکھا اور خیال گذرا کہ فساد ضرور ہوگا تو تیاری لشکر کا حکم دے دیا سر مست آدمخوار مسلح ہو کر سب سے پہلے تیار ہو گیا اسد خیمہ سے نکلکر مرکب پر سوار ہو کر منتظر خبر کا کھڑا ہی تھا کہ یکایک ہمراہی یعقوب شاہ کے دوڑتے ہوئے بدحواس پہونچے اور کہا کہ تلوار چل گئی بس یہ سنتے ہی اسد نے گھوڑا اٹھا دیا کہ جلد پہونچون ساتھ ہی اسد کے سر مست آدمخوار اور سہراب بن لندھور شیران نبرد سوار پر سیاہ سے فرنگی غضنفر بن اسد اسد ثانی معروف بن اسد ان سب نے سرپٹ گھوڑے ڈالدیے کہ جلد پہونچکر کمک کرین. ایسا نہ ہو کہ یعقوب شاہ قتل ہو جائے پیچھے پیچھے تمام فوج نعرہ کرتی چلی اول نعرہ اسد دلاور کا ہوا (نعرہ) ؎ اسد شہسوارم کہ در روز جنگ + بدرم دل شیر و چرم پلنگ + بعد اسکے اور سردار منہم سے نعرہ کرتے جا پہونچے اور کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگاتے ہوئے بارگاہ رمان شاہ کیطرف متوجہ ہوئے خبر رمان شاہ کو ہوئی یہ بھی بارگاہ سے نکلکر تخت پر سوار ہوا سردار اسکے مرکبون پر بیٹھ بیٹھ کے فوج کو ترغیب دینے لگے تلوار چلنے لگی مگر دیکھا کہ اسد غازی مانند شیر گرسنہ کے صفونکو توڑتا پرونکو برہم کرتا ہوا چلا ہی آتا ہی ایک جانب معروف بن اسد مانند ضیغم کے ڈکارتا ہوا نعرے مارتا ہوا چلا ایک طرف سے غضنفر نے فوج کو دبایا ایک سمت سے اسد ثانی باپ کے قدم بقدم لڑتا ہوا چلا ساتھ ساتھ اُنکے اور سردار مثل شیران شیر سوار سہراب بن لندھور پر سیاہ سے فرنگی سر مست آدمخوار یہ سب لشکر کو پامال کرتے چلے جاتے ہین آفتاب پرست بھی جانین لڑا رہے ہین ایک گرتا ہی تو دوسرا اسد راہ ہوجاتا ہی ہنگامہ گیر و دار گرم ہی لاشونپر لاشین گر رہی ہین میدان خون سے سُرخ ہو رہا ہی ہر طرف کمانون کی کڑک تیرون کی بوچھار تیغون اور نیزون کی چمک دل کے پار ہوئی جاتی تھی سپرون کے دھوان دھار بادل چھائے ہوے ہین سرون کے اولے گر رہے ہین خون کا مینھ برس رہا ہی سیل خون جاری ہی کشتی حیات طوفانی ہی موجین تلوارون کی پے در پے آرہی ہین سر حباب آسا تیر رہے ہین لاشین مانند مچھلیون کے پھڑک رہی ہین نہنگ قضا ہر طرف محو صید ہی فلکی ہی ایک قیامت کبریٰ برپا ہی اسی عالم مین اسد غازی صفونکو توڑتا ہوا بارگاہ تک پہونچ گیا دروازہ بارگاہ پر لاش یعقوب شاہ کی خون آلودہ دیکھی بس یہ دیکھتے ہی آنکھو مین خون اُتر آیا پکار کر آواز دی کہ او رمان شاہ تجھ سے بڑھکر کوئی ظالم نہ ہوگا ارے یہ سنگدلی کہ بیٹے کو قتل کروا ڈالا اور طرہ اُسپر یہ کہ وہ اسوقت بحیثیت ایلچی تیرے پاس آیا تھا کس بادشاہ نے آجتک ایلچی کو قتل کیا ہی مثل

مشہور ہی کہ ایلچی رازروا ہے نیست لیکن تو نے رسم دنیا کے خلاف کیا کہ ایلچی کو قتل کیا کب
چھوڑتا ہون تجھکو کہ یعقوب شاہ قتل ہوا اور تو زندہ رہے تجھے بھی اُسی کے پاس
بھیجے دیتا ہون یہ کہکر باگ مرکب کی لی اور تخت زمان شاہ کیطرف بڑھے فوج نے
جو دیکھا کہ یہ خدا پرست ہمارے مالک کیطرف آتا ہی بڑھکر سد راہ ہوے اور اسد کو روکا
یہ شیر بیشۂ شجاعت بھلا کس سے رُکتا ہی جو سامنے آیا ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے عین گرمی جنگ
مین شیران شیرافگن اور شیران شیر سوار کا سامنا ہوا شیران شیرافگن نے نیزہ مارا
شیران شیر سوار نے خالی دیکر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا ہاتھ شیرافگن کا قلم ہوا بس اسنے
بائین ہاتھ سے تلوار کھینچ لی اور شیران شیر کے سر پر وار کیا شیران شیر سوار نے وار
اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا دو ٹکڑے کیے اُدھر میلاد آہن کلاہ سے
اور سہراب بن لندھور سے مقابلہ ہوا میلاد آہن کلاہ نے گرز مارا سہراب بن لندھور
نے وار اسکا اپنے گرز پر روک کر خبردار خبردار کہکر عمود گران سر میلاد کے حوالے کیا میلاد نے
بھی گرز اپنا بلند کیا لیکن گرز پر گرز جو پڑتا ہی تو ہاتھ کانپنے لگا اور دونون گرز ایک ساتھ
خود پر گرے اور خود کاسۂ سر مین در آیا اور سر گردن مین اور گردن سینے مین سینہ شکم مین شکم
پشت مرکب مین اور مرکب زمین مین ایک چبوترہ بنکر رہ گیا اُدھر سوماے مردم در سے
اور ہرمست آدمخوار سے سامنا ہوا سوماے مردم در نے چنگال مارے کہ ناخن
اسکے زرہ کی کڑیون مین اُلجھے ایک آدھ گھونچا سینے پر لگ گیا ہرمست جھلا گیا اور پکارا
کہ اگر تو مردم در ہی تو مین مردم خوار ہون مگر کیا کرون مجبور ہون کہ اب میرے شہریار نے مجکو
منع کر دیا ہی اور دین اسلام مین آدمی پر آدمی کا گوشت حرام کر دیا ہی ورنہ تجھے مزہ چکھاتا مگر خیر
کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے تجکو لقمۂ دہان گور کرونگا یہ کہکر ہرمست نے دونون
کلائیان اسکی پکڑ لین زور ہونے لگے اسی کشمکش مین ہرمست آدمخوار سوماے مردم در
کو کھینچ لایا اور اسکی پشت پر گھونسا مارا کہ یہ بیہوش ہوکر پشت مرکب سے زمین پر آرہا ہرمست
نے مردہ جان کر چھوڑ دیا اُسی حالت مین لاکھون آدمیون کا لشکر گھوڑے اور سوار اور پیدل
جو اسکے جسد بیحس پر سے گذرنے لگے تو استخوان پارہ ہو گئے اور پسکر چور ہو گئے غفلت
اُسوقت برطرف ہوئی جب کہ داخل دوزخ ہو لیا اور شعلہ ہاے آتش اس سے لپٹے اور
بغلگیر ہوکر مبارکباد دی وہان اسد دلاور قریب تخت زمان شاہ پہونچ چکا ہی
لیکن لوگ اسکے سد راہ ہو ہو کر بادشاہ کو بچا رہے ہین اپنی جانین گنوا رہے ہین کئی
پہلوان اسکے تخت کی حفاظت کو چہار جانب ہین آگے آگے اُن سب کے مقہور کرگدن
سوار ہی اور چارون کونون پر تخت کے اور چار پہلوان ہین کہ نام ایک کا افراے کشتی گیر
اور دوسرا ابیناے کور باطن تیسرا اسمر خبیل مشت زن چوتھا نبہاے شترلب ہی
لیکن مقہور کرگدن سوار پہلوان زبردست ہی اور تخت سے آگے آگے خدا پرستون کو
قتل کرتا ہوا اسد دلاور کیطرف چلا آتا ہی کہ یہی افسر لشکر ہی اسکو مار لو بس لڑائی کا خاتمہ ہی

اُدھر اسد غازی نے تخت رمان شاہ کی سیدھ باندھلی ہی اور لاشون پر لاشین گراتا ہوا رستہ بناتا چلا آتا ہی لیکن غضنفر بن اسد کہ یہ پہلو پر سے چڑھ آیا تھا قریب پہونچ گیا افراے کشتی گیر نے روکا رد و بدل ہونے لگی یہ وہ وقت تھا کہ افراے کشتی گیر سے اور غضنفر سے مقابلہ ہو رہا تھا اور اسد ثانی سے اور سہماے تتر لب سے سامنا ہو چکا تھا اور معروف بن اسد سے اور بیناے کور باطن سے رد و بدل شروع ہو رہا تھا اور سرخیل مشت زن فوج کو لڑاتا اور ترغیب جنگ دے رہا تھا لیکن اول حال مقہور کرگدن سوار کا بیان ہوتا ہی کہ اسنے اسد دلاور کو للکارا کہ او بڈھے کدھر جاتا ہی کیون اجل دامنگیر ہی نہین جانتا کہ مین ملک الموت تیری جان کا راہ روکے ہوے ہون خبر دار تخت بادشاہ کیطرف نہ بڑھنا ورنہ سر تن پر نہ ہوگا اسد دلاور کی نظر جو مقہور کرگدن سوار پر پڑی پکارا او ملعون اگر ٹوکتا ہی تو سامنے آ اور داد مردی و مردانگی دے مقہور گینڈا دوڑا کر اسد کیطرف چلا کفار نے اسکو راہ دی ادھر سے اسد غازی نے مرکب کو تیز کیا یہانتک کہ بیچ مین دونون کا سامنا ہوا مقہور نے کہا کہ او خدا پرست تو بہت منچلا ہی کہ اتنے بڑے لشکر پر چڑھ آیا اور کس ہمہمہ کے ساتھ یہانتک پہونچا بس بہتر یہ ہی کہ ارادہ سے اپنے باز آ اور اطاعت میری اور پرستش نیر تابان کی اختیار کر ورنہ بہت پچتائے گا اسد غازی نے کہا کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہی اگر تجکو مقابلہ کرنا ہی تو یہی میدان ہی اور یہی گو ہی لا ضرب بہادری کی کہ عرصہ ہوتا ہی یہ سُنکر مقہور کرگدن سوار نے تیر آہنی اسد غازی کے حوالے کیا اسد نے دیکھا کہ یہ حربہ سپر سے نہ رُکے گا ہتکٹی ماری کہ تیر کٹ کر علیحدہ گرا بس یہ دیکھتے ہی مقہور پکارا کہ تو بڑا تیز دست معلوم ہوتا ہی یہ کہکر تلوار کھینچ لی اسد دلاور نے کہا کہ او حوصلہ نکال لے مقہور نے کہا اب پہلے تو وار اپنا کر اسلیے کہ مین ایک وار کر چکا اور تو نے اُسے خوب رد کیا دیکھو تو کہ مین تیرے وار کو کیونکر رد کرتا ہون اسد غازی نے تیغہ مارا مقہور نے سپر کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا اور تلوار کو ضامن دیا لیکن تیغہ جو پڑتا ہی یا تو سپر پر چمکا تھا یا زمین پر جا کر ٹھہرا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوے بس اسکا گرنا تھا کہ آفتاب پرستون کے جی چھوٹ گئے اُدھر غضنفر نے افراے کشتی گیر کو تہ تیغ کیا ایک ہاتھ اسکے دوانی کمر پر ایسا مارا کہ نصف حصہ اسکا زمین پر آرہا اور نصف کو مرکب لیکر بھاگا اور سامنے رمان شاہ کے لاکر پھینک دیا اور سہماے تتر لب نے اسد ثانی کو روکا بعد رد و بدل کے سہماے تتر لب بھی ہاتھ سے اسد ثانی کے مارا گیا معروف بن اسد نے بیناے کور باطن کو صید لیا اب سرداران زبردست جو آفتاب پرستون کے تھے وہ تو مارے جا چکے ایک سرخیل مشت زن باقی ہی اب یہ قریب تخت بادشاہ کے آگیا ہی اور حفاظت کر رہا ہی لیکن اسد غازی جو مقہور کو مار کر چلا تو باگ اُٹھائے ہوے قریب تخت رمان شاہ کے پہونچ گیا سرخیل مشت زن نے للکارا کہ کہان آتا ہی اسد دلاور نے کہا کیا جھک مارتا ہی سرخیل نے جھپٹ کر مشت فولادی کا وار کیا اسد غازی نے کلائی ایک ہاتھ سے پکڑی اور دوسرا ہاتھ بند کمر مین

ڈالکر سر سے بلند کر لیا اور رمان شاہ کو آواز دی کہ کیون ملعون دیکھا تو نے اب یعقوب شاہ
کی نصیحت اور ہمارے نامہ سے بے ادبی کرنے کا نتیجہ نظر آیا یا نہین رمان شاہ پکارا کہ کچھ
پروا نہین جب دو مین لڑائی ہوتی ہی تو ایک کو فتح اور دوسرے کو شکست بھی ہوتی ہی تو فخر کس
بات کا کرتا ہی اور یہ کونسی نئی بات ہی اسد غازی نے کہا کہ معلوم ہوا قلب تیرا سیاہ ہی
تو راہ راست پر نہ آئیگا رمان شاہ نے کہا کہ ہزار جانین نام پر آفتاب عالمتاب کے نثار
ہین اسلیے کہ ایسی روشن خداوندی کسکی ہوگی کہ ادھر اُسنے اپنا جلوہ جہان آرا دکھایا ادھر تمام عالم
منور ہوگیا اسد غازی نے دیکھا کہ یہ نہ مانیگا بس اسی کے سردار کو پایا تو ہاتھ پر بلند کیے ہوئے
تھا یا رمان شاہ پر کھینچ مارا سر خیل مشت زن جو آکر رمان شاہ پر گرتا ہی تو رمان شاہ
اور سر خیل دونون تخت کے نیچے رمان شاہ کا تو خاتمہ ہو گیا استخوان پسکر چورا ہو گئے لیکن
سر خیل کے تھوڑی سی چوٹ آئی بعد اُسکے یہ پھر سنبھلا اسد نے چاہا کہ اسکو بھی ایک ہی
ہاتھ مین رد کرون کہ سر خیل پکارا امان فرمایا بشرط ایمان کہا قبول ہی اسد دلاور نے
فرمایا کہ اگر تو صدق دل سے مسلمان ہوتا ہی تو کاٹ لے سر اپنے بادشاہ کا اور نیزہ پر رکھ کر بلند
کر دے بس یہ سنتے ہی سر خیل نے تلوار سے سر اسکا قلم کر کے علم کیا بس اس سر کا بلند
ہونا تھا کہ وہ دو لاکھ فوج جو اپنی جانین لڑا رہی تھی بھاگ کھڑی ہوئی قدم اُٹھ
گئے جی چھوٹ گئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میان اب کسکے واسطے لڑتے ہو مالک مارا
جا چکا بس ان لوگون کو بھاگتے ہوئے دیکھکر اسد دلاور نے بوق و نکو دم دیا او حکم کیا کہ او قزاقان
گھیر لو ان سب کو کوئی جانے نہ پائے یہ سنکر قزاقون نے ہر چہار جانب سے محاصرہ کر لیا
ایک دیوار آہنی اُٹھ کر حائل ہو گئی ہی اتر تا لیس ہزار قزاق گھوڑے دوڑا دوڑا کر ہر چہار جانب
سے آ گئے دیکھا آفتاب پرستون نے کہ اب مفر نہین ہی امان مانگی کہا بشرط ایمان سب نے
قبول کیا اور ہتھیار رکھدیے اسد غازی نے فرمایا کہ ہتھیار اُٹھا لو جب تم مسلمان ہو چکے
تو ہم مین شامل ہو گئے اب ہم کو تم سے کوئی خوف باقی نہین رہا اُسکے بعد لشکر کو اپنے اُس
لشکر سے علیحدہ کر لیا اور سر خیل مشت زن کو اپنے ہمراہ لے کر لاش یعقوب شاہ
کی تلاش کرتے ہوئے چلے راہ مین جو لاشین خدا پرستون کی ملتی جاتی تھین اُٹھوا کر
حکم دفن دیتے جاتے تھے یہانتک کہ قریب لاش یعقوب شاہ کے پہونچے اور لاش
اُٹھوا کر اپنے ہمراہ لی ملازم اسکے روتے پیٹتے ساتھ ہو گئے اسد دلاور نے سر خیل مشت زن
سے فرمایا کہ اس لاش کو لے کر شہر رمانیہ مین جاؤ اور جا کے مناسب تجویز کر کے اسکو
دفن کرواو اور اپنے ایک فرزند یعنے معروف بن اسد کو ہمراہ کیا کہ جو لڑکا خاندان شاہی سے
حق رکھتا ہو اُسے تخت نشین کر کے انتظام ملک رمانیہ کا درست کر کے تم چلے
آنا غرضکہ باقی دن لاشون کے اُٹھوانے اور دفن کرانے مین گذرا شام کو سب نے آرام کیا
جسوقت صبح ہوئی تو شاہزادہ اسد غازی نے سر خیل مشت زن کو خلعت سے
سرفراز فرمایا اور لاش یعقوب شاہ کی اسکے سپرد کی اور معروف بن اسد کو ساتھ کیا

کہ یہ تم کو تعلیم دین کرے گا کیونکہ تم اچھی طرح آئین اسلام سے ابھی آگاہ نہین ہوا الحاصل معروف بن اسد سرخیل مشت زن کو اپنے ہمراہ لے کر مع لشکر کہ قریب ایک لاکھ کے باقی رہ گیا تھا جانب قلعہ رمانیہ روانہ ہوئے اور یہان اسد دلاور نے بھی جلد کوچ دیا اور مع فوج ظفر موج جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئے دیکھیے کسوقت پہونچتے ہین اب اول حال مختصر معروف بن اسد کا بیان ہوتا ہی کہ جسوقت یہ مع لاش یعقوب شاہ قریب شہر رمانیہ کے پہونچا اور خبر وزیر یعقوب شاہ فرتوت کہن سال کو ہوئی براے استقبال آیا اور معروف بن اسد کو لے کر داخل قلعہ رمانیہ ہوا معروف بن اسد نے سارا ماجرا یعقوب شاہ کا بیان کیا اور فرتوت کہن سال سے پوچھا کہ اب وارث تخت کون ہی اُسنے بیان کیا کہ فرزند یعقوب شاہ کا موجود ہی مگر سن اُسکا کم ہی فرمایا کیا عمر ہوگی اُسنے فرزند کو طلب کیا معروف نے منع کیا اور کہا کہ اِسکا وقت دوسرا ہوگا فرتوت نے جواب دیا کہ سات سال کی عمر ہوگی الحاصل معروف بن اسد نے دفن یعقوب شاہ کے واسطے جگہ اسکی مان اور بی بی سے دریافت کرائی اُنھون نے عرض کرا بھیجا کہ اسی قلعہ مین دفن کیجیے اسلیے کہ ہم دونون بیبیون کا یہی سہارا تھا اب فرزند اسکا ہی تو وہ ابھی بچہ ہی وہ خود قابل اسکے ہی کہ اُسکی سرپرستی کیجائے معروف بن اسد نے لاش اول محل مین بھیجدی کہ یہ بھی اُن بیبیون نے کہلا بھیجا تھا جسوقت اُن عورتون کو رونے اور پیٹنے سے فرصت ہوئی تو معروف بن اسد نے لاش یعقوب شاہ کی دفن کرائی اور تمام اُمراے شہر کو جمع کر کے تاج و تخت سجوایا اور سب کے سامنے اُس طفل صغیر کو جو یعقوب شاہ کا بیٹا تھا اپنے ہاتھ سے بازو پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا اور تاج سر پر پہنا دیا اور سب سے نذرین دلوا دین اور محتشم شاہ کا خطاب دے کر سرخیل مشت زن کو سالار لشکر کیا اور دیگر امرا کو اراکین سلطنت مقرر کیا اور آپ دس ہزار سوار اپنے ہمراہ لے کر جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئے دیکھیے کب پہونچتے ہین

اب یہان سے چند کلمہ داستان شوکت نشان شاہزادہ رستم خو کے گزارش کیے جاتے ہین

کہ جسوقت شاہزادہ رستم خو طے مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے قریب بیابان نیم سوختہ کے پہونچے تو شمس جنی نے عرض کی کہ اے شہریار ربع اب اسی مقام پر قیام فرمائیے آگے بڑھنے کا قصد نہ کیجیے گا اس لیے کہ شام ہو چکی ہی ایسا نہ ہو غلطی سے سرحد بیابان نیم سوختہ مین پہونچ جائیے تو مشکل ہو جائیگی لوح وہان کام نہین دے سکتی اور کام کا انجام خراب ہوگا کچھ بنائے نہ بنے گی اس سے بہتر یہ ہی کہ آج شب کو اسی مقام پر قیام کیجیے صبح کو دیکھا جائیگا شاہزادہ عالی مرتبت نے رائے شمس جنی کی پسند کی اور حکم قیام دیا لشکر نے مقام کیا خیمے ڈیرے برپا ہونے لگے جس مقام پر ابھی اس سے پیشتر سناٹا تھا وہین

آبادی ہوگئی اور جہانسے کوچ کرکے اس مقام تک پہونچے وہ جگہہ ویران اور سنسان ہوگئی ہی عجب انقلابات ہین دنیا کے کہ کسی کو عروج کسی کو زوال ہی کوئی پیدا ہوا کوئی ناپید ہوا کہین شادی ہی کسی مقام پر غم صف ماتم بچھی ہوئی ہی کہین نوبتین بجتی ہین کہین سینہ کوبی ہی کبھی صبح ہی کبھی شام غرضکہ یہی لیل و نہار اس گنبد دوار کے ہین الغرض شاہزادہ نے شب بسر کی جسوقت صبح ہوئی شاہزادہ نے اول فریضہ سحری کو ادا کیا اور وظیفہ پڑھتے ہوے خیمہ سے باہر نکلے صحرا کی سیر کرنے لگے عجب عالم تھا وہ سہانا وقت ہوا سرد کا چلنا صحرا مین کوڑیالے کی بہار اُسپر قطرہاے شبنم کی نمائش یہ معلوم ہوتا تھا کہ فرش سفید پر موتی بچھے ہوے ہین درخت جھوم رہے ہین طایر بزبان بے زبانی حمد الٰہی مین مصروف ہین آپ ٹہلتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ اُسطرف سے شمس جنی نمودار ہوا اور سلام کیا شاہزادہ نے جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ اے شمس جنی اسوقت کہان شمس جنی نے عرض کی کہ حضور ہی کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا کیون خیر باشد شمس جنی نے جواب دیا کہ شب کو مین نے اپنے علم کے ذریعہ سے جو دریافت کیا ہی وہ عرض کرونگا اول یہ فرمایئے کہ لوح کو ملاحظہ فرمایا یا نہین شاہزادہ نے فرمایا کہ ابھی تو لوح کو نہین دیکھا کہا اب لوح ملاحظہ فرمایئے شاہزادہ نے فرمایا کہ تم کیا کہنے والے تھے شمس جنی نے عرض کی لوح بھی ملاحظہ فرما لیجیے تو عرض کرون سکندر رستم خو نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم اس صحرا سے ملحق جو سامنے ریگستان معلوم ہوتا ہی یہی بیابان نیم سوختہ ہی اور ایک تحریر جو اس بیابان پر بہار اور اُس ریگستان کے درمیان واقع ہی یہی سرحد ہی اسی مقام سے بیابان نیم سوختہ شروع ہوا ہی دل سوختہ جادو اس مقام کا محافظ ہی اور اسنے اپنے سحر سے اس مقام کو طلسم بند کیا ہی نہ اُسکے پاس فوج ہی نہ لشکر تن تنہا اس مقام پر رہتا ہی سحر اُسکا یہ ہی کہ جو کوئی بھولا بھٹکا اس طرف نکل آیا اُسے اس جادوگر نے مار ڈالا اور روح کو اُسکی آسیب بنا کر چھوڑ دیا قریب ہزار بارہ سو آدمیون کے اُسنے بھوت بنا کر چھوڑ دیے ہین اُنھین لو اُسکی فوج سمجھنا چاہیے کہ وہ ادھر نہین آتے ہین اور اُسی صحرا مین مثل اگیا بیتالون کے پھرا کرتے ہین اور جو شخص اُنکی سرحد مین آجاتا ہی اُسکو مار کر اور بھوت بنا کر اپنے گروہ مین شامل کر لیتے ہین لہذا تم کو چاہیے نہ اپنے ہمراہیون کو اس امر سے متنبہ کر دو کہ ہرگز کوئی شخص اُس تحریر سرحدی کے پار نہ جاے ورنہ انجام اُسکا خراب ہوگا اور ہاتھ سے ان بھوتون کے مارا جائیگا اور انجام مین بھوت ہو کر تجھے اذیت پہونچانے کا درپے ہوگا اور یہی جاے امتحان ہی جو لوگ تیرے ساتھ ہین اُسمین دوست بھی ہین اور دشمن بھی جو دوست ہین وہ تیرے کہنے پر عمل کرینگے جو دشمن ہین وہ ہرگز نہ مانینگے اور تجھ سے چھپکر اس ریگستان مین قدم رکھینگے اور ہاتھ سے بھوتون کے ہلاک ہو کر تجھ سے فریاد کرینگے اس انتظام کے بعد جسوقت بارادہ فتاحی در بند نیم سوختہ قدم اُٹھانا تو لوح کو دیکھ لینا اسلیے کہ اسوقت کے بعد سے تا فتح در بند پھر لوح خبر نہ دے گی اور جو ہدایتین لوح مین تحریر ہون اُنکو خوب یاد کرکے اُسپر کاربند ہونا ورنہ دھوکا اُٹھایئگا اور تو بھی ہاتھ سے اُن

پریتون سے مارا جائیگا یہ تمام باتین لوح مین ملاحظہ فرما کر شاہزادہ نے شمس جنی سے بیان کین شمس جنی نے عرض کی کہ بہت صحیح ہی بس یہی باتین مجھے بھی اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت ہوئی ہین اب ایک سوال مین آپ سے اور کرتا ہون اوسکے بعد آپ بسم اللہ کیجیے اور بارادہ فتح دربند تشریف لیجائیے شاہزادہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہی شمس جنی نے عرض کیا کہ اے شہریار جسوقت آپ کو معلوم ہوا کہ لوح بعد ہدایات فتح دربند نسیم سوختہ کے پھر تا فتح دربند خبر نہ دیگی تو اتنا سمجھ لیجیے کہ اتنے بڑے دربند کے فتح کرنے کے واسطے کسقدر ہدایتین ہونگی اور ساتھ ہی اسکے وہ اسمائے طلسمی جو رد سحر کے واسطے تحریر ہونگے اُنمین الفاظ غیر مانوس کا ہونا بھی ضرور ہی پھر اُنکا یاد رکھنا کیا آسان کام ہی بشر کا دماغ ایسا نہین ہی جو ایسے ایسے عجیب و غریب الفاظ کو یاد رکھ سکے اور پھر ایسی کم زبانی کہ شاید ایک ساعت سے زیادہ تک لوح خبر دے گی اور پھر اُس گھبراہٹ کے وقت قاعدہ سے چلنا جب کہ دشمن سبھی طرح سے دھوکے دیگا اسکا کیا انتظام آپ سوچے ہین یہی بات بانی طلسم نے امتحان عقل کی رکھی ہی یہ سُنکر شاہزادہ متردد ہوا اور کچھ دیر تک ساکت رہا اسکے بعد فرمایا کہ اے شمس جنی واقعی مین پہلے یہ بات میرے ذہن مین نہ آئی تھی لیکن تمھارے متنبہ کرنے سے جو مین نے غور کیا تو ترکیب ذہن مین آگئی شمس جنی نے کہا کہ بیان فرمائیے شاہزادہ سکندر رستم خو نے کہا کہ وہ ترکیب یہ ہی کہ کاغذ و قلم و دوات کو لے کر لوح کو دیکھونگا اور تمام ہدایتون کو لوح کی قلم بند کر لونگا بس یہ سنتے ہی شمس جنی اُچھل پڑا اور فراست شاہزادہ سکندر کی نہایت تعریف کی اور عرض کیا کہ بس اس سے بہتر کوئی ترکیب نہین ہی بیشک آپ فتاح طلسم ہین اور اگر ایسے نہ ہوتے تو اس سن مین اس مرتبہ پر آپ کیونکر فائز ہو سکتے تھے اب آپ بسم اللہ کرین اور دیر نہ فرمائین شاہزادہ سکندر رستم خو نے دوات و قلم و کاغذ طلب کیا جسوقت سیارہ ثالث نے یہ سب چیزین لا کر پیش کین شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اور ہدایات لوح کو قلم بند کرنا شروع کیا جسوقت لوح خبرین دے چکی تو سیاہ ہوگئی شاہزادہ نے اب جو اوراق لکھے تھے تو کئی جزو تھے دل مین کہا کہ اگر شمس جنی مجھے نہ متنبہ کرتا تو مین کبھی نہ سوچتا اور یہ باتین یاد رہنا اور وقت پر ایسے کام لینا بسا دشوار تھا اسکے بعد شاہزادہ نے کل لشکر کو طلب کیا اور ایک مقام بلند پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ ایہا الناس مین تم کو آگاہ کیے دیتا ہون کہ تا وقتیکہ مین اس دربند کو فتح نہ کر لون کوئی شخص یہان سے آگے بڑھنے کا قصد نہ کرے اور وہ تحریر جہانسے ریگستان شروع ہوا ہی اُسے پھاند کر ریگستان مین قدم نہ رکھے ورنہ ہلاک ہو جائیگا اور جو میرے کہنے کے خلاف کریگا وہ دنیا و عقبی دونون کو اپنے ہاتھ سے بگاڑے گا اور مین اُسکو سمجھونگا کہ یہ میرا دشمن ہی دوست نہین ہی آیندہ اختیار ہی سب نے عرض کی کہ ہمین کیا ضرورت ہی جو اپنے ہاتھون ہلاکت مین مبتلا ہون لیکن جن لوگون کے دلون مین کینہ تھا اُنھون نے اپنے طور پر یہ صلاح کی کہ معلوم ہوتا ہی یہ دربند سخت ہی اور دشمن قوی سے سامنا ہی اور انکو خوف ہی کہ ایسا نہ ہو

یہ لوگ دشمن کے شریک ہون اسی باعث سے ہم کو خوف دلایا ہی بس اس سے بہتر موقع نہ ملے گا چاہیے کہ چھپ چھپا کر کسیطرح اس سرحد مین داخل ہون اور سکندر کنور گ دین یہ مشورہ کرکے وہانسے علیحدہ آئے اور منتظر اسکے ہوئے کہ شاہزادہ کی آنکھ بچے تو ہم اسطرف جا کر دشمن کے شریک ہو جائین یہان شاہزادہ خورشید زرین قبا اور شمس جنی اور سیارہ ثالث سے رخصت ہو رہا تھا اُن لوگونکو یہ موقع غنیمت ملا بس کنائی کاٹ کر روانہ ہوئے اور جلدی جلدی صحراے پُر بہار کو طی کر کے اُس لکیر کو پھاند کر بیابان ریگ مین داخل ہوئے بس اُسطرف قدم رکھنا تھا کہ سنسناہٹ کی آواز کان مین آئی اور یہ معلوم ہوا کہ سیکڑون بلائین لپٹ گئی ہین کوئی گلا دبائے دیتا ہی مگر نظر نہین آتا کوئی ہاتھ کھینچتا ہی کوئی ٹانگ گھسیٹتا آرہا ہی یہ لوگ ہر چند فریاد کرتے ہین کہ ہم دشمن نہین ہین بلکہ تمھارے دوست ہین طلسم کشا کے دشمن ہین اسی غرض سے آئے ہین کہ تمھارے شریک ہو کر طلسم کشا کو زک دین ہمین اپنے مالک کے پاس لے چلو اسکے جواب مین یہ آوازین سنائی دین کہ ہم تم کو اپنے مین شامل کیے لیتے ہین بغیر اسکے کہ دم تمھارے تن سے نہ نکلین تم ہمارے گروہ مین شامل نہین ہو سکتے ہو یہ چلا رہے ہین کہ یہ کونسا طریقہ ہی جب زندہ نہ رہے تو تمھارے کیا شریک ہونگے اور دشمن کا کیا بنائینگے ارے اسی زندگی کے واسطے سب کچھ کرتے ہین جب جان ہی نہ رہی تو کیا باقی رہ گیا ہر چند یہ لوگ چیخا کیے اور غل مچایا کیے اُن پریتون نے ایک نہ سنی اور گلے گھونٹ گھونٹ کر سب کو مار ڈالا انجام کار انکی بھی نجس روحین بھوت بن بنکر اُنھین بھوتون کے گروہ مین شامل ہو گئین یہان شاہزادہ عالی مرتبت نے سب کو رخصت کیا اور تن تنہا پا پیادہ جانب بیابان نیم سوختہ روانہ ہوئے جسوقت قریب ریگستان پہونچے کچھ ٹھہرے اور ہدایت نامہ اُٹھا کر دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم نیرنگ قاف وای سیار بیابان نیم سوختہ تجھے چاہیے اس اسم کو ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر میل نقرئی پر دم کر کے آنکھون مین پھیر لے اُسکے بعد داخل بیابان نیم سوختہ ہو اسلیے کہ وہ اگیا بیتال جو محافظ در بند ہین یون نظر نہ آئینگے اور جسوقت یہ سلائی تو آنکھونمین پھیر لیگا اُسوقت تجھے عجائبات طلسم دکھائی دینگے شاہزادہ نے ایسا ہی کیا جب سلائی آنکھونمین پھیر لی اُسکے بعد بسم اللہ کہکر اُس لکیر کو نانگھ کر داخل ریگستان ہوئے بس قدم رکھتے ہی اب جو نظر اُٹھا کر دیکھتے ہین تو سیکڑون دیو اور انسان ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے ہین منھ سے اُنکے شعلے نکل رہے ہین منمنا منمنا کر آپس مین کلام کرتے ہین ایک دوسرے سے کہتا ہی کہ دیکھو وہ طلسم کشا آگیا اب کیا ہوگا کسی نے کہا کہ پلٹ پڑو گلا گھونٹ کر مار ڈالو یہ سنتے ہی وہ سب کے سب شاہزادہ کیطرف بڑھے شاہزادہ نے ہدایت نامہ کو اُٹھا کر دیکھا اُسمین لکھا ہوا تھا کہ ای فتاح طلسم جسوقت تو داخل بیابان ہو جاے اور غولان طلسمی تجھے آزار پہونچانے کے ارادہ سے تیری طرف بڑھین تو تجھے لائق و لازم یہ ہی کہ فلان اسم پڑھ کر حصار اپنے گرد کھینچ لے تاکہ انمین سے کوئی تیرے قریب

نہ آسکو اور تجھے ایذا نہ پہونچا سکے یہ دیکھکر شاہزادہ نے جلدی سے اُس اسم کو پڑھکر ایک گنڈلا زمین پر کھینچ لیا اور آپ اُس گنڈلے مین بیٹھ گیا دیکھا کہ چہار جانب سے جو غول شور کرتے ہوئے چلے تھے وہ قریب اُس گنڈلے کے پہونچکر ٹھٹک گئے اور وہین چنگاریان چھوڑنے لگے کوئی منھ چڑاتا تھا کوئی آنکھین دکھاتا تھا وہ بھیانک صورتین اُنکی وہ مہیب آوازین کہ قیصر کا زہرہ آب ہو جائے لیکن یہ شیر بیشۂ جرأت کب خوف کرتا ہے اطمینان سے اُس گنڈلے مین بیٹھا ہوا ہے اور وہ بھوت کھڑے ناچ رہے ہین جو قریب آتا ہے وہ جھجک کر پھر پیچھے ہٹ جاتا ہے اسی حالت مین شاہزادہ کو کچھ پرچھائیان نظر آئین اور اُنمین آوازین پیدا ہوئین کہ اے شہریار جلد ہماری خبر لیجیے ہم مہمان آکر مبتلاے بلا ہو گئے ہمین ان بھوتون نے گلے گھونٹ کر مار ڈالا اب ہم انکے بس مین ہین جب تک آپ اس دربند کو فتح نہ کر لینگے نجات ناممکن ہے ہم نے آپ کے فرمان سے خلاف کیا اور یہان اس ارادہ سے آئے تھے کہ دشمن کے شریک ہوکر آپ کو ہلاک کرین مگر آپ بڑے صاحب اقبال ہین کہ دشمنون نے آپ سے کہ ہم سب سے دوستی نرکی اور ہمین گلے گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالا ابھی ہم مین وہ قوت نہین پیدا ہوئی ہے کہ ہم مثل انکے ہو سکتے ہان اگر چند روز گذر گئے تو ہم بھی بھوت ہو جائینگے جیسا کیا تھا اسکی سزا پائی براے خدا ہمارے حال زار پر ترس کھا کر ہمین اس بلا سے نجات دیجیے یہ حال دیکھکر شاہزادہ سمجھا کہ جس بات کی لوح نے خبر دی تھی یہ وہی معاملہ ہے بیشک یہ لوگ مجھ سے کینہ رکھتے تھے اور دشمن کے شریک ہونے کی غرض سے آئے تھے یہان انکی یہ حالت ہوئی فرمایا کہ خیر جاؤ میرا وقت ضائع نہ کرو جیسا تم کہتے ہو ایسا ہی ہوگا مجھے خود فتح طلسم کی جلدی ہے یہ سنکر وہ پرچھائیان تو غائب ہو گئین لیکن جنکے دھنوے سے شعلہ نکل رہے تھے اور منھ اُنکے مثل تنور کے کھلے تھے وہ اُسی صورت سے منھ چڑھایا کیے کہ کسیطرح اسکو غصہ آجائے اور جھلاکر طلسم کشا گنڈلے کے باہر نکل آئے تو اسکا بھی کام تمام کر کے اپنے گروہ مین شامل کر لین لیکن بسبب حصار کے اُنکا قابو نہین چلتا آگے بڑھتے ہین اور پھر پیچھے ہٹ جاتے ہین شاہزادہ نے پھر ہدایت نامہ پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھو جسوقت تعداد اُسکے پڑھنے کی ختم ہو جائیگی تو وسط صحرا مین تمھین ایک درخت چنار نظر آئے گا انگارے اُسمین سے برستے ہونگے اور ایک میمون آتشین اس شاخ سے اُس شاخ پر اور اُس شاخ سے اس شاخ پر اُچکتا اور دوڑتا ہوا نظر آئے گا وہی سوختہ جادو ہے جسوقت وہ درخت کو ہلائے گا تو بجاے برگ و ثمر درخت سے شعلہ ہاے آتشین زمین پر گرینگے اُسوقت تم فلان اسم کو پڑھکر اپنے اوپر دم کر لینا اور فلان اسم پڑھتے ہوے قریب اُس درخت چنار کے جانا اگیا بیتال تو فوراً ہر چہار طرف سے بھاگ کر دور ہٹ جاینگے لیکن وہ بندر تم پر خوخیائے گا اور اشارون سے منع کرے گا جب تم کہا اُسکا نہ مانوگے اور اسم پڑھتے قریب اُس درخت کے پہونچوگے تو وہ بندر بہت شور کرے گا اور سارے درخت کو ہلا ڈالے گا یہانتک کہ ہزار ہا شعلے اُس درخت سے گرینگے کہ وہی برگ و بار

اُسکے ہین اور لپک لپک کر تمھاری طرف چلینگے تم اندیشہ نہ کرنا اور برابر اسم پڑھتے ہوے چلے جانا جب اسم تمام ہو اُس بندر کیطرف پھونک دینا شاہزادہ نے ایسا ہی کیا لیکن جسوقت قریب اُس درخت کے پہونچا اور بندر اپنی سی کوشش کرکے تھکا تو اسنے جست کی اور زمین پر آیا شاہزادہ نے ایک اسم پڑھ کر اپنے ہر چہار جانب کنڈلا کھینچ لیا اور ہدایت نامہ کو ملاحظہ فرمانے لگے اور وہ بندر چار و نطرف پھرنے لگا یہانتک کہ شاہزادے نے موافق ہدایت نامہ کے ایک اسم شروع کیا اور لوح کو جام جمشیدی مین ڈالدیا جسوقت وہ اسم تمام ہوا بس ہدایت نامہ کے موافق لوح کو جام سے نکالکر درخت چنار پر کھینچ مارا بس لوح کا درخت پر پڑنا تھا کہ تمام درخت ایک شعلہ بن گیا اور اُس بندر کیطرف چلا بندر نے زمین پر غلطک ماری اور ایک اژدر آتش فشان بنکر دہن اپنا کھولدیا اور چاہا کہ اس شعلہ کو نگل جاؤن لیکن شعلہ اسکے دہن مین نہ گیا بلکہ پھسلکر ایک چنار آتشین ہو کر اس اژدر پر گرا اور اسنے بھی شعلہ بنکر دونون شعلے ہم جسم ہوگئے اور یہ شعلے مانند ابر کے دامن پھیلا کر چلے جسقدر اگیا بیتال پھر رہے تھے وہ بھاگنے لگے ایک دوسرے کے پیچھے چھپنے لگا اور شعلہ اُنکی طرف چلا ہرچند اُنھون نے بھاگنا چاہا لیکن اُس تحریر کے باہر قدم نہ رکھ سکے آخرکار شعلے نے ان سب کو بھی لپیٹا اور ایک کوہ آتشین بنکر اب شاہزادہ سکندر رستم خو کیطرف متوجہ ہوا اب جو شاہزادہ نے ہدایت نامہ کو دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا ایک سطر تھی لیکن کچھ ایسی مٹی مٹی تھی کہ پڑھی نہ جاتی تھی اور شعلہ لپکتا چلا آتا تھا اب شاہزادہ پریشان ہوا کہ کیا فکر کرون کیونکر جان بچاؤن اُسی حالت اضطراب مین جیسے ہی شعلہ قریب پہونچا جام جمشید کو اُٹھا کر کھینچ مارا شاہزادہ کو ہرچند کہ یہ یاد نہ تھا کہ پانی جام جمشید کا بھرا ہوا تھا اور یہ اتفاقی اور اضطراری فعل شاہزادہ کا تھا مگر درحقیقت پردا اسکا یہی تھا بس پانی کا چھینٹا پڑتے ہی وہ شعلہ افسردہ ہوکر پلٹا اور روشنی گل ہوکر تاریکی پھیل گئی آتش باری اور برف باری ہونے لگی زمین کو زلزلہ پیدا ہوا اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من دلسوختہ جادو بود حیف مردیم و جان دادیم نہ بمطلب خود رسیدیم اب جو وہ تاریکی برطرف ہوئی تو دیکھا جا بجا خاک کے ڈھیر لگے ہوے ہین جسطرح مرگھٹ مین مردون کے جلنے کے نشان ہوتے ہین شاہزادہ کو یاد آیا کہ ابھی ایک اور اسم باقی ہے بس جلدی سے اُس اسم کو پڑھنا شروع کیا جب وہ اسم تمام ہوا تو اب دیکھا کہ وہ تحریر جو سرحد بیابان کی علامت تھی نظرون سے غائب ہوگئی اور ایک ہواے تند آئی وہ راکھ اُن مردون کی اُڑا کر لے گئی اب دیکھا تو میدان صاف ہے لشکر خورشید زرین قبا سامنے ہے اور شمس جنی وغیرہ آکر شاہزادہ سے ملے اور اُنکے فہم و فراست کی نہایت تعریف کی اور اسی مقام مین قیام کیا جب دوسرا دن ہوا تو شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت دربند بیابان نیم سوختہ فتح ہوا اور دلسوختہ جادو مارا جاے تو تجھکو چاہیے کہ اس صحرا سے نکلکر دوسرے صحرا مین جا وہان تجھے ایک میل فولادی زمین پر نصب ملے گا اگر تو قوت ہسا جسقدر ائی رکھتا ہے تو اُس میل کو اُکھیڑ کر پھینک دے اگر وہ میل

تجھ سے پہلے زور مین نہ اُکھڑا تو پھر نہ اُکھڑے گا اور یہی رستہ ہی طلسم کا پھر تا قیام قیامت رستہ طلسم کا نہ ملے گا شاہزادہ کوچ کرکے روانہ ہوا اور لشکر اپنا قریب اُس میل کے اُتارا اور آپ سب سے رخصت ہو کر قریب اُس میل کے آیا اور آتے ہی ایک نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو میل فولادی کو زمین سے اُکھیڑ کر پھینک دیا میل اُکھڑتے ہی دہانہ نقب کا پیدا ہوا شاہزادہ ہدایت لوح کے موافق اُس نقب مین کود پڑا جسوقت پاؤن زمین پر لگے تو عجب صحراے پُر بہار دیکھا کہ درخت میوہ دار لگے ہوئے ہین گلہاے رنگارنگ پھولے ہوئے ہین شاخین مانند عروس شب اول کے خمیدہ ہین طائران خوش الحان مصروف زمزمہ سرائی ہین شاہزادہ تعریف باغبان قضاوقدر کی کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ سامنے سے ایک کوہ سفید نظر آیا کہ مانند دانۂ مروارید کے مدور و مصفا تھا آبشارین جاری تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نوشاہ کے سر پر مقیش کا سہرہ بندھا ہوا ہی اور بہت سے طیور مثل طاؤس و سرخاب و بطخ کے اُس پانی کے اشتیاق مین منقارین کھولے ہوئے آگے بڑھ رہے ہین شاہزادہ محو تماشا تھا کہ یہ کیا معرکہ ہی کہ یکایک نظر جانب یمین کے جا پڑی دیکھا کہ دروازہ کشادہ ہی اور ایک باغ بنا ہوا ہی کہ چہار دیواری اُسکی سنگ مرمر کی ہی اور پھاٹک باغ کا مانند آغوش معشوق کے کھُلا ہوا ہی سکندر رستم خو اُسطرف متوجہ ہوگئے کہ یہ باغ اُس صحراے پُر بہار مین کسنے بنایا ہی کیا خوش نصیب ہی وہ شخص جو اس باغ کی سیر کا لطف اُٹھاتا ہی کیا اچھا ہوتا اگر ہم اس باغ مین ساتھ ملکہ نوبہار سرخپوش کے مصروف گلگشت ہوتے یہ خیال دل مین آتے ہی تصویر نوبہار سرخپوش کی آنکھون کے نیچے پھر گئی وہ بہار آنکھون مین خزان معلوم ہونے لگی پھولونپر تصور گل عارض جانان کی اوس پڑ گئی بلبلون کی نغمہ سرائی نالہ دل سے مشابہ ہوگئی سُرخی گلون کی آتش غم بنکر قلب کو حرارت پہونچانے لگی شاہزادہ اشعار عشق انگیز پڑھتا ہوا قریب باغ کے پہونچا تھا کہ دیکھا دروازہ باغ سے ایک زن جمیلہ نمودار ہوئی غور سے جو سکندر رستم خو نے دیکھا تو نادرہ بانو ہی ادھر نظر نادرہ بانو کی جو صورت زیباے سکندر پر پڑی جلدی سے اپنے پانون پھر گئی شاہزادہ نادرہ بانو کو دیکھکر نہایت خوش ہوا تھا کہ یقین ہی وہ آفت ہوش بھی اس باغ مین ضرور ہوگی لیکن یہ مجھے دیکھ کر چلی کیون گئی اس سے توقع خلقی کی امید نہ تھی اسلیے کہ مین اسکو بہن کہہ چکا ہون اور وہ مجھے بھائی کہہ چکی ہی اور اسی کی بدولت ایک مرتبہ دیدار نصیب ہو چکا ہی اور آیندہ بھی بہت کچھ امید تھی پھر یہ خیال ہوا کہ شاید ملکہ سے کہنے گئی ہو اب دروازہ باغ پر پہونچکر یہ ٹہلنے لگے اور سوچنے لگے کہ اندر باغ کے جاؤن یا نہ جاؤن چونکہ مزاج سے ملکہ نوبہار سرخپوش کے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ نازک مزاج ہی ایسا نہ ہو خلاف گذرے اور مجھ سے بگڑ جاے تو اور بھی مشکل ہو یہ اسی اُلجھن مین ٹہل رہے ہین کہ نادرہ بانو آئے تو کچھ اُسکے ذریعہ سے مطلب بر آری ہو لیکن جب دیر گذری اور نادرہ پلٹ کر نہ آئی تو دل سے مشورہ کیا کہ چلیے بھی چلو دیکھا جائیگا

یہی نا کہ بگڑے گی خفا ہوگی منا لینگے اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہی دوسرے کو کیا غرض پڑی ہی جو
ہمارے واسطے اپنے لیے خفگی مول لے اور ملکہ کو اپنے سے ناراض کرے یہ سوچکر بسم اللہ
کہکر داخل باغ ہوئے نظر جو باغ پر پڑتی ہی تو دل وجد کرنے لگا آنکھونکو سرور حاصل ہوا وہ درختون
کی سرسبزی وشادابی پھولون کی مہک پھلون کی خوشوضعی جانورون کی خوش لحانی ہی کہ واہ وسط باغ مین
ایک نہر جاری ہی کہ پانی اُسکا صاف مانند آب دندان معشوق ہی اُسمین رنگین مچھلیونکا پیرنا
عجب لطف دیتا ہی جسطرف سے سُرخ مچھلیونکا غول نکل آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی کے اندر شعلے
لپک رہے ہین شاہزادہ سیر کرتا چلا آتا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ جیسا معشوق ویسا باغ نہ
ملکہ نوبہار سرخپوش سے بہتر کوئی حسین ہی اور نہ اس باغ جنت نظیر سے بہتر کوئی باغ
ہوگا جسوقت یہ ٹہلتے ہوئے قریب قصر پہونچے دیکھا تو تمام قصر جواہر نگار ہی کیسے بڑے
بڑے یاقوت وزمرد جڑے ہوئے ہین کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھے ہونگے زینہ پر چڑھکر
اندر قصر کے آئے دیکھا تو چوکہ تختونکا لگا ہوا ہی اُسپر فرش سفید بچھا ہوا ہی صدر مین ایک مسند
زرتار بچھی ہی اور ملکہ نوبہار سُرخپوش چہرہ پر نقاب ڈالے بیٹھی ہی پہلو مین ملکہ کے
نادرہ بانو بیٹھی ہی نوبہار کا نور حسن سات نقابونکو توڑکر باہر نکلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی
کہ ایک شمع کافوری پردہ فانوس مین روشن ہی سامنے کچھ گانے والیان بیٹھی ہین کشتیان مربی
چنی ہوئی ہین نادرہ بانو کی نظر جو شاہزادہ پر پڑی براے تعظیم اُٹھکھڑی ہوئی اور پکاری
کہ آیئے تشریف لائیے لیکن وہ مغرور یعنے نوبہار گوہر پوش جسطرح بیٹھی تھی اُسیطرح
بیٹھی رہی اور عورتین بھی شاہزادہ کو دیکھکر محو جمال دل فروز ہوگئین ہر ایک اُس یوسف بازار
حسن کو دل سے عزیز سمجھی اور مانند زلیخائے متاع ہوش نذر کرکے جنس جان نذر کرنے کو موجود
ہوگئی شاہزادہ اس بے اعتنائی پر نوبہار سرخپوش کی دل مین رنجیدہ ہوا اور چپکا
گردن جھکائے کھڑا رہا نادرہ بانو نے ملکہ کیطرف دیکھکر بادب دست بستہ ہوکر عرض کی کہ
ہماری آپ کے خلق ومروت سے بعید ہی کہ جو شخص اپنے گھر پر مہمان آئے اُس سے روگردانی
کیجیے یہ اپنے جی مین کیا کہتا ہوگا اور کس خوشی سے وہ اسطرف پلٹ پڑا خدا جانے کہان جاتا
تھا اتنا تو پوچھیے کہ مزاج کیسا ہی ملکہ نے کہا چہ خوش مجھے کیا غرض پڑی ہی جو مزاج پوچھون
مین کوئی کسی کی عاشق عاجز ہون نادرہ نے کہا رسم دنیا ہی کہ مہمان کی تالیف قلب کے
واسطے وہ باتین بھی گوارا کرتے ہین جو سراسر اپنے مزاج کے خلاف بھی ہون یہان تو کوئی ایسا امر
نہین ہی ادھر تو نادرہ سفارش کر رہی ہی ادھر ملکہ رُکھائیان بدل رہی ہی مگر شاہزادہ تصویر بنا
کھڑا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ اللہ رے اسکے غرور پھر کہتا ہی کہ کیون نہ ہو بیجا ہی کیا ہی وہ حسین بھی
تو ایسی ہی ہی یہ خیال کرکے ایک شعر پڑھ دیا کہ شاید کچھ اثر اس بت سنگین دل پر ہو حالانکہ امید
تو نہین کیونکہ معشوقونکا شیوہ جفاکاری ہی شعر لوگ جب کہتے ہین ہم سے کہ اجی چلتے ہو
وان + کیا کہین اُنسے کہ ہم تو ہین نکلوائے ہوئے + ملکہ نے یہ شعر سُنکر سکندر کیطرف
دیکھکر نادرہ سے کہا کہ یہ کون ہی نادرہ اس تجاہل پر اسکے پھڑک گئی اور شاہزادہ

سکندر رستم خو نے ایک ٹھنڈی سانس بھری نادرہ بانو نے ملکہ سے کہا کہ شاعر کہتا ہی شعر غنیمت جان لے یہ صحبتیں آپس کی اے نادان + دگرگون حال ہو جاتا ہی اکدم میں زمانے کا + ملکہ نے کہا میں باز آئی ایسی صحبت ناجنس سے وہ آدم زاد میں پریزاد میری بلا کو کیا غرض ہی جو میں کہوں کہ آئیے اور مسند پر تشریف رکھیے اُسے غرض ہوگی تو آپ ہی کہیں بیٹھ جائے گا کیا تجھے یاد نہیں یہ وہی تو ہی جو ایک مرتبہ تجھے دیکھ کر کسقدر فعل لایا تھا کہ خنجر کھینچکر جان دیے دیتا تھا باغ سے میرے کسیطرح نہ نکلتا تھا مجھے ایسا مُنڈچرا پن نہیں اچھا معلوم ہوتا اب شاہزادہ در پردہ اجازت بیٹھنے کی پا کر بڑھا اور نادرہ بانو نے ہاتھ پکڑ کر مسند پر لا کر بٹھا دیا اور پیچھے سمٹنے لگی

قطعہ

صبحدم لاش پہ میری ہوا خلقت کا ہجوم
ہاتھ کو اپنے ذرا تو بھی تو اے یار لگا

دیکھنے آپ بھی وہ ترک ستمگار لگا
ہنس کے بولا کہ میں ڈرتا ہوں اگر مرجا

جب جنازہ مرا اُٹھا تو یہ بولا کوئی
جی اُٹھا پھر مرے پیچھے وہی آزار لگا

نادرہ بانو نے ہاتھ ملکہ کا پکڑ لیا اور کہا کہ واری اسقدر غرور حسن دو روزہ پر اچھا نہیں اور غرور بھی اُس سے جو اسوقت خود حسینان عالم کا تاجدار اور خوبرویان جہان کا سردار ہی کیا حسن و خوبی میں وہ تجھ سے کم ہی اگر اس شہریار سے اسطرح کی باتونکو ترک نہ کرو گی تو پھر آئندہ پچھتاؤ گی ناز کی بھی کوئی حد ہوتی ہی نادرہ نے ایسی باتیں کہیں کہ ملکہ نے بھی گردن نیچی کر لی اور سکندر نے پہلو میں اُس یار جانی کو دیکھا کہ جسکے فراق میں ایک دم قرار نہ تھا آنکھیں ہر وقت مشتاق دیدار تھیں شاہزادہ کو خواب و خور حرام تھا اب اسوقت سے بہتر کونسا وقت ہوگا کہ وہی آرام دل پہلو گرم کیے بیٹھا ہی وہ اسباب راحت مہیا ہیں نادرہ نے گانیوں سے اشارہ کیا کہ ہان اپنا کام کرو اُنھوں نے اشارہ پاتے ہی ساز چھیڑ دیے اور مبارکباد شروع کی ملکہ نادرہ پر بہت خفا ہوئی اور کھسیانی ہونے لگی نادرہ نے ملکہ کو غصہ میں پا کر غور کیا تو دیکھا کہ چہرہ پر آثار حزن و ملال پائے جاتے ہیں لیکن ملکہ ضبط کیے بیٹھی ہی ماتھے پر پسینا آگیا ہی اندام میں رعشہ یہ سمجھ گئی کہ کسی سبب سے ملکہ کو یہ امر ناگوار ہی اس لیے کہ ملکہ سوگوار ہی اور جسکے غم میں ہی اُسکا نام ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہی بس نادرہ بانو نے گانے والیونکو اشارہ سے منع کیا اور کہا کہ اب مبارکباد ہو چکی کچھ اور گاؤ گانے والیون نے یہ غزل شروع کی

غزل

جب آپکی وہ چشم عنایت نہیں رہی
مجکو بھی دل کے دینے کی عادت نہیں رہی
رنج و فراق اُٹھا کے ہوئے ہیں یہ ناتوان
دو دن کسی کے پاس یہ دولت نہیں رہی
افسردہ ایسا دلکو کیا ہجر یار نے
افسوس چار دن بھی وہ الفت نہیں رہی
جسکے طریق عشق میں دل خضر ہو گیا

ہم کو بھی جان دینے میں وقت نہیں رہی
جب یہ سمجھ لیا کہ ہی دل ہی کا سب قصور
اب ناز بھی اُٹھانے کی طاقت نہیں رہی
جس سے کہ غم غلط مرا ہوتا تھا دو گھڑی
پہلی سی وہ اپنی شوخ طبیعت نہیں رہی
آیا ہی پوچھنے کو مرے کب مرا مسیح
رہبر کی مجکو کوئی ضرورت نہیں رہی

اُنکو جو مجھ سے مہر و محبت نہیں رہی
پھر دلربا سے کوئی شکایت نہیں رہی
حسن و جمال پر انھیں بیجا غرور ہی
افسوس چار دن بھی وہ صحبت نہیں رہی
جسکے نباہنے کا تھا اقرار عمر بھر
جب مجھ میں بات کرنے کی حالت نہیں رہی
مجکو کیا ہی نام بر آوردہ عشق نے

اب قیس کو ہامون کی وہ شہرت نہین رہی	آئینہ پر غبار جو آیا تھا ہٹ گیا	تیری طرف سے دل مین کدورت نہین رہی
کثرت سے یار ہیچ کئین تصویرین جب تھی	یکتائی آپ وہ مٹ گئی وحدت نہین رہی	کہتا ہے ہمسو پھیر کے مجھ سے وہ بیوفا
اب میرے پاس تیری امانت نہین رہی	جز یاس بیکسی کوئی اپنا نہین رفیق	امید صبح بھی شب فرقت نہین رہی
بیگانون کا تو ذکر ہی کیا یہ وہ وقت ہی	باہم یگانون مین بھی محبت نہین رہی	یون جل اُٹھا چراغ شرر داغ ہجر کا

فرقت کی رات شمع کی حاجت نہین رہی　　اسیطرح دو ایک چیزین جو ان گانے والیون نے گائین بے اختیار شاہزادہ کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے ملکہ کی بیوفائی و بے اعتنائی کے زخم ہرے ہو گئے اُدھر ملکہ اسقدر روئی کہ ہچکیان بندھ گئین وہ عیش کی محفل مجلس غم ہو گئی نادرہ نے دیکھا کہ یہ تو کچھ اور ہی رنگ ہے بس اسنے اشارہ سے گانے والیونکو تو منع کر دیا اور کشتی مے سامنے کھینچ لی شاہزادہ سے کہا میان یہ وقت خوشی کا ہے یا رنج کا ہمارے سر کی قسم بلکہ میرا سر کیا چیز ہی چاہے بانو یا نہ بانو تمھین ملکہ کی جان کی قسم جو جام بھر و آپ بھی پیو ملکہ کو بھی پلاؤ سکندر رستم خو نے گریہ کو ضبط کر کے صراحی سے جام لبریز کیا صراحی سے قہقہے جتنے غم انکا غلط کر دیا جسوقت ساغر لبریز ہوا ہاتھ پر رکھ کر ملکہ کے روبرو پیش کیا ملکہ چاہتی تھی کہ انکا ہاتھ سے جھٹک دے نادرہ نے آنسو اپنے آنچل سے پوچھکر کہا بیوی بس ہو چکا دل بہلاؤ ایسا معشوق کسے نصیب ہوتا ہے کہ معشوق کا معشوق اور عاشق کا عاشق دیکھو اسکو رنج ہوگا کسی کو صدمہ دینے سے کیا فائدہ سکندر نے اشارہ کیا کہ پلا نہین دیتے تمھین کچھ نہین آتا کہین شاہزادیان ایسی بے شرم ہوتی ہین کہ ہر کس و ناکس سے بے تکلف ہو جائین یہ ناز پروردہ بہت بڑی مشکل سے رام ہوتے ہین شاہزادہ نے کہا کہ ملکہ ہمارا لہو پیو جو یہ جام نہ پی جاؤ نو بہار سر جھکائے منھ ہٹائے لیتی ہے اور شاہزادہ جام ہونٹھون سے ملائے دیتا تھا برابر قسمون پر قسمین دے رہا تھا شعر ساقیا حضرت واعظ کی تواضع تھی ضرور + وہ نہ بیٹھے نہ سہی منھ سے لگا دینا تھا + اسکا انکار شاہزادہ کو بسمل کیے دیتا ہے اور شاہزادہ کا اصرار ملکہ کو بھی نیم راضی کر لایا ہے آخر نگار اسنے جھنجھلا کر کہا کہ مین تو اُسکے مزاج سے واقف ہون نا جانتی ہون کہ یہ بلا بنکر پیچھے لپٹ جاتا ہے جان چھڑانا دشوار ہو جاتا ہے اسی سے مین کم التفاتی کرتی ہون یہ باتین اگرچہ شاہزادہ کے دل نازک پر سنگ گران کا اثر ڈالتی ہین مگر یہ ایسا بار محبت مین دبا ہوا ہے کہ سب سنکر رہا ہے کچھ زبان سے نہین کہتا جب اصرار حد سے بڑھا اور انکار کی حدین تمام ہو گئین تو ملکہ نے کس تکلف کے ساتھ دست نازک بڑھا کر ہاتھ سے شاہزادہ کے جام لیا بار جام سے کلائی لچکی جاتی تھی اب یہ جام لیے گردن جھکائے بیٹھی ہے کسیطرح جام ہونٹھون تک نہین پہونچتا شاہزادہ نے پھر قسم دی اور اپنے ہاتھ کے سہارے جام ہونٹھون سے لگا دیا ملکہ نے کس ناز و غمزہ سے وہ جام پیا شاہزادہ نہایت خوش ہوا ملکہ کا بھی غم غلط ہوا اب تو شاہزادہ کی ہمت اور بھی بڑھی اور دوسرا جام دیا ابکی اُس سے کم انکار ہوا تیسرے مرتبہ اُس سے کم اسیطرح بتدریج تکلف دور ہو گیا اور جام چلنے لگے یہانتک کہ جب ملکہ کئی جام پی چکی تو اب انکار

واقعی ہوا اور ملکہ نے کہا کہ بس ہین زیادہ نہین پیتی ہون تمھاری خاطر سے تین چار جام پی لیے ورنہ کبھی دو تین جام سے زیادہ کی نوبت نہ آتی تھی شاہزادہ نے وہ ساغر جو ملکہ نے لبریز کیا تھا ہاتھ سے رکھدیا اور خاموش ہو رہا ملکہ نے کہا کیون نہین پیتے کیون نہین شاہزادہ نے کوئی جواب نہین دیا ملکہ مسکرائی اور نادرہ بانو نے کہا کہ یہ کوئی بات ہی چھیڑنا اور ستانا بھی ایک حد کا ہوتا ہی وہ اپنے ہاتھ سے کیون پینے لگے اب تم انھین پلاؤ نادرہ بانو کے کہنے سے ملکہ نے بھی وہ ساغر اُٹھا کر شاہزادہ کو دیا اور کہا ہمارے سر کی قسم پی لو الٰہی توبہ یہ کلمہ نہین معلوم کس قیامت کا روح پرور تھا کہ شاہزادہ کے چہرہ کی کیفیت بدل گئی چہرہ کی اُداسی بشاشی سے تبدیل ہوگئی سکندر نے دل مین شکر کرکے جام ہاتھ سے ملکہ کے لیا لیکن نگاہین چہرہ سے لڑی ہوئی ہین آنکھین اس مست بادۂ حسن کو دیکھ کر پہلے ہی سے مخمور ہوگئی تھین غرضکہ جسوقت جام ہاتھ سے ملکہ کے لیکر پیا تو اور ہی عالم ہوگیا دین و دنیا فراموش ہوگئی ملکہ نے دوسرا جام دیا شاہزادہ نے بے اندیشۂ انجام وہ ساغر نوش فرمایا یہانتک کہ یہ پیے جاتے ہین اور ملکہ دیے جاتی ہی کثرت دور شراب نے اپنا اثر دکھایا اور آنکھین پیر متوالاپن ظاہر ہوا ہاتھ بڑھا کر چاہا کہ ملکہ کو گلے لگا کر چمٹا لون دل کی حسرتین نکالون ملکہ پیچھے سرکی کہ ہا ہائین ذرا ہوش مین رہو بس اتنا ہی ظرف تھا کہ تھوڑے مین چھلک گیے حواس کی باتین کرو اسکے سمٹنے سے انکی بیخودی اور بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ اب ملکہ اُٹھ کر بھاگی کہ عجب طرح کا بہکا ہی اسے کسی کی شرم بھی ہی شاہزادہ اُٹھ کر دوڑا کہ ملکہ کو پکڑ لون بس اُٹھنا تھا کہ بیہوشی نے طپانچہ مارا سر تلے ٹانگین اوپر چھینک مار کر دھم سے گرا بس گرنا تھا اسکا کہ نوبہار سرخپوش نے آواز دی کہ منم ملکہ انزروت جادو زوجہ سمندر پریزاد ظالم مین نے سنا ہی کہ تو نے بڑی بیدردی سے میرے شوہر کو قتل کیا تھا دیکھنا کہ مین بھی تجھے کس ظلم سے قتل کرتی ہون کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال پر گریہ کرینگے جسطرح تو نے مجھے رانڈ بنایا مین بھی تیری ہوتی سوتیون کو رانڈ نہ بناؤن تو میرا نام انزروت جادو نہین یہ کہکر اسنے لوح و جام کو قبضہ مین کیا اور دستک دی کہ تخت سحر اسکا اُڑتا ہوا قریب آیا بس جلدی سے شاہزادہ کو اُٹھا کر تخت پر ڈالا اور اپنے مکان اصلی کیجانب روانہ ہوئی اور اس باغ سحر کو جسمین گرفتار تھی طلسم کشا کے واسطے تیار کیا تھا فوراً مٹا دیا نادرہ بانو جو بیٹھی ہوئی تھی وہ اسکی ایک مصاحب خاص تھی باقی جسقدر آدمی اور پریزاد وغیرہ تھے یا جسقدر سامان تھا سب کارخانہ سحر کا تھا اب یہ بقصد انتظام خوف سمندر پریزاد شاہزادہ کو لیکر اپنے مکان کیطرف روانہ ہوتی ہی

اور چند کلمہ داستان مہتر مہتران خواجہ سیارۂ ثالث سے گزارش کیے جاتے ہین

کہ بعد ۰ انہونے سکندر رستم خو کے بعد کچھ دیر کے اسکا جی گھبرایا اور خود بخود دم اُلجھنے لگا

یہ دیوانہ وار صحرا ایجانب روانہ ہوا کہ سیر صحرا سے الجھن دفع کرون لیکن اسکا غم غلط نہ ہوا بس اسکو تردد
پیدا ہوا کہ خدا جانے شاہزادہ پر کیا گذری چلکر شمس جنی سے پوچھنا چاہیے وہ علم نجوم مین کمال
رکھتے ہین شاید اپنے علم کے ذریعہ سے کچھ خبر بیان کرین یہ سوچکر شمس جنی کے خیمہ مین آیا
اور سلام کرکے بیٹھ گیا شمس جنی نے پوچھا کہ کیون مہتر جی خیر باشد اسوقت خلاف معمول
کہان شمس جنی سے سیارہ نے اپنی گھبراہٹ اور پریشانی بیان کرنے کے بعد کہا کہ مین چاہتا ہون
آپ اپنے علم کے ذریعہ سے کچھ حال شاہزادہ کا دریافت فرمائین کہ مرحلہ فتح ہوا یا دشمن اُنکے
کسی بلا مین پھنسے شمس جنی نے بارہ برج نو ستارے بتیس نظر کرکے خانہ طالع سے منسوبات کو
غور کیا اور نظرات کواکب استخراج احکام کرکے سیارہ ثالث سے کہا کہ اس دربند کے
فتح ہونے مین شکست تمھاری لازمی اور ضروری تھی تم یہان ہو اب مرحلہ کا فتح ہونا تو معلوم ہی
شاہزادہ ضرور کسی نہ کسی بلا مین پھنس گیا یا مبتلا ہونے والا ہی یہ سنتے ہی سیارہ ثالث نے
کہا کہ مجھے رُخ اسطرف کا بتا دیجیے تاکہ سہولت سے منزل مقصود تک پہونچ جاؤن اسلیے کہ میرے
پاس تو لوح ہی جو رہبری کریگی اور نہ رستے سے آگاہ ہون شمس جنی نے پتا سیارہ ثالث کو بتایا
سیارہ ثالث بامنہاے عیاری تن پر آراستہ کرکے روانہ ہوا جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچا
دیکھا کہ ایک چشمہ نہایت مصفا ہی اور لب آب ایک نازنین ماہ جبین پاؤن لٹکائے بیٹھی ہی زانو فکر
پر ہی اور لباس سیاہ جسم مین چہرہ مانند ماہ شب چاردہ کے چمک رہا ہی اور چند پریزاد بھی
پاس بیٹھے ہین یہ دیکھکر سیارہ ثالث نے رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگاکر صورت اپنی ایک
گویے کی بنائی اور چنگ ہاتھ مین لے کر قریب چشمہ کے آیا ملکہ کے ہمنشینون کی نظر جو اُسپر
پڑی ملکہ سے کہا لیجیے اب سامان آپ کے غم غلط ہونے کا ہو گیا خداوند سامری نے اس گویے
کو بھیجدیا ملکہ نے جو سیارہ کو دیکھا پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی سیارہ نے کہا مجھے ثابت جنگ نواز
کہتے ہین ملکہ نے کہا ایسا کچھ گاؤ کہ میرا رنج دفع ہو گویے نے پوچھا کہ قربان جاؤن دشمنونکو
رنج کس بات کا ہی اسلیے کہ خداوند سامری نے آپکو دولت دنیا کے علاوہ حسن کی وہ دولت
عنایت فرمائی ہی جو بیش بہا ہی پھر ایسا کونسا رنج ہی جسنے دشمنونکو گھلا دیا ہی منھ پر اداسی بال
پریشان آخر یہ ماجرا کیا ہی ملکہ نے کہا مین تجھ سے اپنے رنج کیا بیان کرون دشمن بھی ایسے
صدمون مین نہ مبتلا ہو جیسی آفت مین مین پھنسی ہوئی ہون مین دختر ہون سمندر پریزاد جادو کی
جسکو فتاح طلسم نے بیابان کاشغر یہ مین قتل کیا اُسوقت سے مین نے یہ لباس سیاہ پہنا
ہی اور دن رات رویا کرتی ہون مان میری انزروت جادو پہلے بہت روئی پیٹی بعد اُسکے اُسنے
یہ عہد کیا کہ بغیر طلسم کشا کو گرفتار کیے داہنے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤنگی اور فکر گرفتاری طلسم کشا
مین لگی ہوئی ہی اور یقین ہی کہ وہ کامیاب ہونگی اور ضرور طلسم کشا کو گرفتار کرلائینگی ثابت جنگ نواز
نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا کہ وہ گرفتار ہی ضرور کر لائینگی مین نے سُنا ہی کہ طلسم کشا کے پاس
لوح ہی سحر اُسپر اثر نہین کرتا اور وہ بہت ہوشیار ہی ملکہ نے کہا سبب یہ ہی کہ فتاح طلسم
ملکہ نوبہار سرخ گل دختر جمشید زرین قبا بادشاہ طلسم پر عاشق ہے اور اس واقعہ سے

بان جان آگاہ ہین وہ بزور سحر لیو بہار گوہر لیو تش بنکر اُسکو دھوکا دینگی اور یقینی گرفتار کر لائینگی ثابت جنگ نواز نے کہا جب آپکو یقین ہی کہ دشمن ضرور گرفتار ہو جائے گا تو یہ محل خوشی کا ہی یا رنج کا بیغمبر پریزاد نے کہا تم نہین جانتے یہی تو مشکل ہی بقول شخصے کہ یہ ٹانا ب ٹھولون تو لاج ہی وہ ٹانگ کھولون تو لاج ہی نہ تو میری بان کا غم بغیر قتل طلسم کشا کے دفع ہو سکتا ہی اور نہ طلسم کشا کا قتل مجکو گوارا ہی ثابت جنگ نواز نے کہا یہ بھی نئی بات ہی کہ دشمن کے قتل کا رنج ملکہ نے کہا یہی تو بات ہی کہ وہ دشمن جسکا تھا اُسے قتل کیا یا اب جسکا دشمن ہی اُس سے دشمنی کریگا میرا نہ وہ دشمن تھا اور نہ ہی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ میرا تو وہ محسن ہی مجھے جنگ نوازی کا شوق بچپن سے ہی اور ایک دیو جادوگر میرا جنگ چرالے گیا تھا مین رنج مین بیٹھی تھی میری کنیزین گا رہی تھین مگر مجھے کچھ اچھا نہ معلوم ہوتا تھا کہ اتفاقاً طلسم کشا میرے باغ مین آیا اور مجکو ملول دیکھکر مجھ سے وعدہ لیا کہ مین تمھارا جنگ تمھین لائے دیتا ہون مجھے اس شفقت پر اُس سے محبت پیدا ہو گئی اور وہ اپنے قول کا ایسا دھنی تھا کہ اُسنے جاکر جنگ نواز جادوگر کو مارا اور میرا جنگ مجھے لا کر دیا کیون اے ثابت جنگ نواز یہ کونسا انصاف ہی کہ ایسا محسن قتل ہو اور مین آنکھون سے دیکھون ہائے مجھ سے تو کچھ نہین بن پڑتی کیا کرون یہ کہکر پھر رونے لگی وہ آنسو جو اسکی آنکھون سے نکلکر رخسارون پر بہے یہ معلوم ہوا کہ عارض گل شبنم سے گوہر فشانی کی سیارہ کا دل ملگیا ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ کہین شاہزادہ کی منظور نظر نہ ہو ملکہ سے کہا آپ سے اُنسے کس قسم کا برتاؤ ہوا ملکہ نے کہا جیسے حقیقی بہن بھائی ہوتے ہین ثابت جنگ نواز نے کہا کہ خدا سب مشکلین آسان کر دیتا ہی اب رنج کو دور کیجیے اور مین ایسا جنگ سناؤنگا کہ سب غم غلط ہو جائے گا اور وہ فکر بھی ضرور ہو جائیگی جس سے نہ طلسم کشا قتل ہو نہ آپ کی والدہ رنجیدہ رہین ملکہ نے کہا اگر ایسا ہو تو جو تو مانگے گا وہ دونگی ثابت جنگ نواز نے کہا دیکھیے وقت پر قول سے نہ پھر جائیے گا ملکہ نے کہا مین قسم کھاتی ہون اپنے پیدا کرنے والے کی کہ جو تو مانگے گا وہی دونگی بشرطیکہ میرے امکان مین ہو ثابت جنگ نواز نے کہا کہ ملکہ تو یہی کہ نہ سانپ مرے اور نہ لاٹھی ٹوٹے ملکہ نے کہا تیری باتین تو بیشک دل خوش کرنے والی معلوم ہوتی ہین اب دیکھا چاہیے کہ جو تیرا خاص علم ہی وہ کیسا ہی ثابت جنگ نواز نے کہا کہ سنیے اور یہ کہکر اسنے جنگ بجا بجا کر گانا شروع کیا غزل

بتنگ آگئے ہین اسقدر جو دل کے کام سے ہم
اداس بیٹھے ہوئے ہین کچھ آج شام سے ہم
نقیب نالہ ہی زنجیر فوج طفلان ساتھ
چلے ہین کوچۂ قاتل کو انتظام سے ہم
پیے نہ دست رقیب سے کبھی مے
کہان یہ ختم کرین جھگڑے کس مقام سے ہم
نسب صال مین لیا کام جلنے والون کا

کہ آپ کہنے لگے ہین اب اپنے نام سے ہم
تم انکا شوق ہو یارب نہ ختم ہو شب یاد
جنون نہین جاتے ہین شاہانہ احتشام سے ہم
بس اب ہی نزاکت تو قاتل معاف گستاخی
کہ اجتناب بہت رکھتے ہین حرام سے ہم
یقین نہین ترے وعدہ کا پھر بھی ہی یہ حال
چراغ گل کیے دیتے ہین آج شام سے ہم

ہلال دیکھین شب انتظار کا کیا ہو
نظارے کرتے ہین چھپ چھپ کے زیر بام سے ہم
کفن گلے مین ہی خنجر کمر مین ہاتھون مین زہر
گلے یہ رکھتے ہین خود کھینچے اب نیام سے ہم
مزاج انکا ہی نازک طویل قصۂ ہجر
فراغ ہی نہین پاتے ہین اہتمام سے ہم
ہلال سوچتے ہین چپ ہین آرزو ورنہ

بلا تو ہیں ابھی اُنکو عدو کے نام سے ہم

یہ غزل سیارہ ثالث اس لطف سے گایا کہ ہر شعر کی تصویر کھینچ دی سماں باندھ دیا ملکہ اپنی چنگ نوازی بھول گئی اور ثابت چنگ نواز کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ مجکو بھی چنگ نوازی مین کمال دخل ہی لیکن تیرے مقابلہ مین تو گویا مجھے چنگ ہاتھ مین لینا ہی نہین آتا یہ فرماکر بہت کچھ انعام دیا اور کہا کہ ہمارے مکان پر چلو تو ہم تمھین اور اسقدر دین کہ تم خوش ہو جاؤ گے ثابت چنگ نواز نے کہا کہ جہان فرمائیے وہان چلین نکلے ہین کمانے کے واسطے گھر بار چھوڑا ہی جب قدردان مل گیا تو اب کہین جانے کی کیا ضرورت ہی الحاصل ملکہ سمن بر پریزاد ثابت چنگ نواز کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے اپنے مکان مین آئی اور خلعت دیا اور فرمایا کہ مین چاہتی ہون مجھے بھی چنگ نوازی سکھاؤ ثابت چنگ نواز نے کہا کہ قربان جاؤن میرا خود جی چاہتا ہی کہ مین آپ کو بتاؤن کیا سمجھو آپ کی ہی افسون کو بتانے مین جی لگتا ہی اللہ نے چاہا تو کھولکر پلادونگا لیکن ای ملکۂ عالم ایک شرط ہی ملکہ نے فرمایا کہ وہ کیا سیارہ ثالث نے کہا کہ تخلیہ کرادیجیے بس مین ہون اور آپ ہون ملکہ نے کہا کہ یہ کیا بڑی بات ہی جو عورتین ملکہ کے پاس موجود تھین اُنکو ملکہ نے حکم چلے جانے کا دیا وہ سب ہٹ گئین ملکہ نے کہا دروازے کمرہ کے بند کردو کہ آواز چنگ کی بند مقام مین خوب گونجتی ہی سیارہ ثالث جو ثابت چنگ نواز بنا ہوا تھا اُٹھا اور دروازے کمرے کے بند کرکے چنگ نوازی کرنے لگا اور ملکہ سُننے لگی جب یہ خوب چنگ بجا چکا تو ملکہ نے کہا کہ اے اب ہمین کھولکر پلاؤ یہ الٹھ نادان بھی سمجھی کہ علم موسیقی کوئی دوا ہی جسے یہ کھولکر پلادے گا ثابت چنگ نواز کی بن پڑی اسنے بیہوشی جام مین کھولکر ملکہ کو دی ملکہ بے اندیشہ انجام ساغر نوش کر گئی لیکن جام کے پیتے ہی آنکھین سُرخ ہو گئین گرمی معلوم ہونے لگی ثابت چنگ نواز سے کہا کہ یہ دوا اسقدر گرم ہی یہ کہکر اپنی جگہ سے اُٹھی کہ دروازہ کھولدون لیکن اُٹھتے ہی جو ہوا لگتی ہی ایک چھینک آئی اور سر تلے ٹانگین اوپر دھم سے گری بس سیارہ ثالث نے لباس ملکہ کا اُتارا اور ملکہ کو ایک صندوق مین بند کردیا آپ رنگ و روغن عیاری لگاکر ملکہ کی صورت بنکر دروازہ کھولکر باہر نکلا اور ملکہ کی ہمجولیون کو پکارا کہ مردارو تم کہان اُڑ گئین وہ سب کی سب دوڑی ہوئی آئین دل مین کہتی ہین کہ ملکہ بدمزاج تو ہو ہی گئی ہین اب بدزبانی بڑھتی جاتی ہی اگر یہی رنگ ہین تو ہم نوکری سے باز آئے بھیک مانگ کھائینگے مگر نوکری انکی نہ کرینگے ہم نے ہاتھ بیچا ہی ذات نہین بیچی ہی ایک آدھ بولی کو مالک کی سخت نرم سبھی سُنتے ہین غرض جسوقت یہ قریب ہوئین کہا وارثی تمھین نے تو کہا تھا کہ یہان سے ہٹ جاؤ ملکہ نے جھنجھلاکر کہا کہ مین نے ہٹ جانے کو کہا تھا یا یہ کہا تھا کہ بالکل دور چلی جاؤ یہ بھی نہ خیال کیا کہ ایک غیر شخص یہان موجود ہی غیر ملک کا رہنے والا گیا معلوم چور ہو یا اوچکا ہو دوست ہو یا در پردہ دشمنی کرنے آیا ہو ابھی وہ کمرہ مین بیٹھے بیٹھے غائب ہو گیا تم نے تو اُسکو جاتے ہوئے نہین دیکھا ان سب نے کہا کہ ہم مین سے کسی نے نہین دیکھا دیکھو کوئی شی تو نہین جاتی رہی ملکہ نے کہا خیر جو کچھ گیا ہوگا وہ سر صدقہ گیا

اب اس خیال کو بھی دل سے بھلا دو اور اگر کہین اب اُسکو دیکھ پاؤنا تو گرفتار کر لانا یا مجھ سے کہنا اور
امان جان سے اس بات کا ذکر بھی نہ کرنا کہ ملکہ اسطرح سے کسی کو ساتھ لائی تھین کیونکہ اُنھون نے
منع فرما دیا تھا کہ بیٹا یہ زمانہ بربادی طلسم کا ہے عالم پر آشوب ہو رہا ہے دشمنون کے قدم گھر مین آگئے
ہین تم کسی اجنبی کو ادھر نہ آنے دینا تم ابھی الھڑ ہو نادان او نیچ نیچ سمجھتین نہین دوست دشمن کو
پہچانتین نہین اُنکو اگر یہ حال معلوم ہوگا نہایت ناراض ہونگی کہ اسنے نافرمانی کی سب نے عرض کی
کہ نہین ملکہ ہمین کیا ضرورت ہے جو اُنسے بیان کرین یہی باتین تھین کہ ایک سناٹے کی آواز پیدا
ہوئی کنیزون نے کہا بڑی عمر ہے آپکی امان جان کی ابھی ذکر ہی ہو رہا تھا شاید وہ آتی ہین یہ
کہتے کے ساتھ ہی جو نظر اُٹھا کر دیکھا تو انزروت جادو تخت سحر پر سوار اور ایک جوان
حسین آگے بیہوش پڑا ہوا چلی آتی ہے سب کی سب برائے تعظیم اُٹھ کھڑی ہوئین ملکہ نے
سر جھکا کر تسلیم کی انزروت جادو نے دعا دے کر کہا کہ لو بیٹا مبارک ہو مین تمھارے باپ
کے قاتل کو پکڑ لائی اب سوگ بڑھاؤ لباس ماتمی اُتارو سامان جشن مہیا کرو اسواسطے کہ جس
روز سے اُن مرنے والے کا ساتھ چھوٹا ہمین سوارو نے بیٹھنے کے ہنسنا نصیب نہین ہوا شراب
تک ترک ہو گئی یہ کہکے جام اُٹھا کر دختر کو دیا اور لوح اُسکے گلے مین ڈالدی اور خنجر کھینچکر چاہتی تھی
کہ سکندر رستم خو کو قتل کرے کہ سمن بر پریزاد نے ہائین امان جان کہکر کلائی پکڑ لی
انزروت جادو نے کہا کیون ملکہ نے کہا کہ ایک تو یہ امر ہے کہ اسکا خون اس جگہ نہ ہو اگر
آپکو قتل کر ڈالنے کی جلدی تھی تو یہانتک لے کر نہ آئی ہوتین وہین قتل کر ڈالا ہوتا اس لیے کہ
طلسم کشا کا خون جس مقام پر گرے گا وہ زمین سر سبز نہ ہوگی آپ اپنے گھر کے اندر اُسکو قتل
کرتی ہین ایسا نہ ہو کہ یہ گھر برباد ہو جائے باپ تو مر چکے آدھی بربادی تو ہو ہی چکی اب ایک
تمھارا دم باقی ہے خدا تمھین کو ہمارے سر پر زندہ رکھے علاوہ اسکے اگر اسکو بادشاہ طلسم کی
نذر کر دیجیے گا یا اُسکے سامنے قتل کیجیے گا تو وہ بھی خوش ہوگا بس یہ سنتے ہی انزروت جادو
نے ہاتھ روکا اور دختر کو گلے لگا کر کہا کہ ہر چند کہ تو ابھی نادان ہے کم سن ہے مگر بات عقل کی کہتی
ہے بیٹا مین تو رنج کے مارے اندھی ہو رہی تھی مجھکو تو کچھ اچھا بُرا سوجھتا نہین ہے تو اب مین
اسکو حراست مین جمشید سرخ قبا کے پہونچا آؤن اُسکے بعد آکر ٹھہرونگی کیونکہ اس جوکھم
کا یون رکھنا اچھا نہین ہے اب تو سیارہ ثالث جو ملکہ سمن بر بنا ہوا تھا گھبرایا کہ اگر یہ شاہزادہ
کو لے کر چلی گئی تو بڑی مشکل ہوگی کہا امان جان تم سلامت رہو ابھی تو آئی ہو اور ابھی پھر
جاتی ہو یہ کہکر گلے چمٹ گئی اور کہا کہ جب سے تم گئین ہین نے رو رو کر آنکھین سُرخ کر لی
ہین ہر وقت جان کو دھڑکا تھا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے ابھی تو نہ جانے دونگی ملکہ نے کہا بیٹا
بچپنا نہ کرو اسکا یہان رکھنا اچھا نہین ہے ملکہ نے کہا اچھا ایک آدھ جام تو پیلو کہ کسل راہ
رفع ہو پھر چلی جانا ملکہ نے کہا کہ اسکے قتل کے بعد پیونگی سمن بر نے کہا کہ اب قتل مین باقی
کیا ہے مین ہاتھ نہ روک لیتی تو کب کا ختم ہو گیا ہوتا انزروت نے کہا خوشی تیری بس یہ
سنتے ہی سمن بر پریزاد دوڑی ہوئی گئی اور الماری مین سے ایک قلم شراب کی اُٹھا لائی

اور گیلاس بھر کر پیش کیا انزروت جادو نے وہ گیلاس ہاتھ سے سمنبر پریزاد کے لے کر پی لیا سمنبر پریزاد نے اور بھر کر دیا ملکہ انزروت جادو نے کہا بس اسنے قسمین دے کر وہ بھی پلا دیا اور کہا اور دو ن انزروت نے کہا لڑکی کچھ دیوانی ہوئی ہر ایک تو عادت چھوٹی ہوئی دو ہی جام بہت ہین خدا اسکا انجام بخیر کرے یکایک انزروت کے سر مین درد پیدا ہوا ساڑھے تین مثقال نمک سرکاری کی آمیزش ہو چکی تھی انزروت نے کہا معلوم ہوتا ہر کہ تم نے شراب تند دیدی میرے سر مین درد ہر سمنبر نے کہا آپ کی عادت ترک ہو گئی ہر اور دل بھی صدمے اُٹھاتے اُٹھاتے کمزور ہو گیا ہر برداشت نہ ہو سکی مین نے تو بہت ہی ہلکی شراب بنا کر دی تھی ذرا اُٹھکر ٹہلیے دل کو بہلائیے ہوا کھائیے ابھی یہ کیفیت برطرف ہو جائے گی انزروت اُٹھی اور لڑکھڑائی سمنبر نے نعرہ کیا کہ او لکاتہ عیاری اسے کہتے ہین تم نمبر سیارہ ثالث غلام طلسم کشا بس یہ سننا تھا کہ انزروت نے کہا ارے تو یہان میرے گھر مین کہان سے گھس آیا کب چھوڑتی ہون تجکو یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ناریل نکالکر کچھ اسم سحر پڑھکر سیارہ پر کھینچ مارا سیارہ ثالث نے لوح کا عکس ڈالا ناریل پھٹ کر زمین پر گر پڑا ادھر تو ناریل گرا اُدھر انزروت پر بیہوشی تاثیر کر چکی تھی یہ جھوم کر آرہی بس سیارہ نے اپنا خنجر کھینچا تھا کہ ذبح کر ڈالون کہ جسقدر عورتین تھین وہ ہائین ہائین کرتی ہوئی دوڑین جو سامنے آئی سیارہ نے حباب مارا کہ بیہوش ہوئی اور گر پڑی سب کو برابر انزروت کے لٹا دیا جب سیارہ قریب انزروت کے پہونچا ہاتھ روکا کہ مبادا شاہزادہ کے خلاف ہو پہلے ہوشیار کر لو پھر دیکھا جائے گا شاید یہ مسلمان ہی ہو جائے تو کیون قتل کرین غرضکہ سیارہ ثالث نے ایک پھول گلاب کا جیب سے نکالا اور شاہزادہ کی ناک کے پاس لے گیا بو جو اُسکی ناک مین پہونچی فوراً ہوش آگیا آنکھ کھلی تو پھر ایک نیا کرشمہ دیکھا کہ سمنبر پریزاد سامنے کھڑی ہر شاہزادہ سمجھا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون سیارہ ثالث نے آواز دی کہ اے شہریار مین ہون غلام آپ کا سیارہ مین نے انزروت کو بیہوش کیا اب آپ کیا حکم دیتے ہین قتل کرون یا زندہ رہنے دون یہ سُنکر شاہزادہ اُٹھ بیٹھا دیکھا تو واقع مین انزروت کے ساتھ اور بھی بہت سی عورتین بیہوش پڑی ہین شاہزادہ نے فرمایا کہ اسکی زبان پر تکلہ دے کر ستون سے باندھ دو اور ہوشیار کرو سیارہ نے اسیوقت زبان کھینچ کر تکلہ دیدیا اور ستون سے باندھ کر فتیلہ رفع بیہوشی سُنگھایا فوراً انزروت جادو ہوشیار ہو گئی ادھر ہوشیار کرنے سے پہلے سیارہ ثالث نے سکندر رستم خو سے عرض کی تھی کہ اگر یہ کام مین نے لائق صلہ کے کیا ہو تو آج صلہ کا امیدوار ہون شاہزادہ نے فرمایا تم نے سب کام قابل انعام کیے اس سے بڑھکر اور کیا ہو گا کہ جان بچائی ورنہ یہ قتل کر ڈالتی صلہ کیا مانگتے ہو بیان کرو اسنے دست بستہ عرض کی کہ دختر انزروت جادو ملکہ سمنبر پریزاد کو مجھے عنایت کر دیجیے فرمایا وہ کہان ہر عرض کی ہین ابھی لیے آتا ہون یہ کہکر اندر گھر سے چلا گیا اور صندوق اُٹھا لایا اور سمنبر کو ہوشیار کیا سمنبر کی جو آنکھ کھلتی ہر تو عجب حالت دیکھی کہ شاہزادہ سکندر رستم خو بیٹھے ہوئے ہین اور ایک میری ہمصورت عورت کھڑی ہر اور

مان ایک مضمون سے بندھی ہوئی ہی یہ دیکھکر اسنے پھر آنکھین بند کر لین دل مین سوچی کہ یہ خواب
ہو پریشان ہی مان میری گرفتار ہی طلسم کشا کو گئی ہوئی ہی یہان کہان اور فتاح طلسم کہان میرا مکان
کہان ایسے ایسے خیالات اسکے دماغ مین چکر کھانے لگے سکندر رستم خو نے آواز دی کہ ای
سمنبر ہوشیار ہو یہ خواب نہین ہی بلکہ عین بیداری ہی مان تمھاری مجکو گرفتار کر لائی تھی لیکن یہان
عیار میرا تمھاری صورت بنا ہوا موجود تھا اُسنے تمھاری مان کو بیہوش کرکے گرفتار کر لیا اور مجکو رہا
کر دیا ملکہ نے گھبرا کر آنکھین کھول دین اور اُٹھ بیٹھی شاہزادہ نے فرمایا کہ دیکھو تم اپنی مان کو سمجھاؤ
کہ توبہ کرے اور اطاعت میری اختیار کرے مذہب اسلام سے مشرف ہو ورنہ مین قتل کرونگا ملکہ پرچہ
لکھنے لگی لیکن شاہزادہ نے انزروت جادو کیطرف دیکھکر فرمایا کہ ای انزروت جادو
دیکھا تم نے کہ کتنی چال میرے خدا نے مجکو تمھارے ہاتھ سے رہائی دی بس اب بہتر ہی کہ اپنے ارادہ
سے باز آؤ کہ تم مجکو قتل نہین کرسکتین اور دین اسلام اختیار کرو کہ یہ دین برحق ہی اور بت پرستی
کو چھوڑو کہ یہ مذہب باطل ہی انزروت جادو چپکی کھڑی سُنا کی کوئی جواب نہین دیا کیونکہ بولنے
سے مجبور تھی زبان پر تکلہ دیا ہوا تھا اتنے مین سمنبر پریزاد نے وہ پرچہ لکھکر تیار کیا اور سامنے
اپنی مان کے لے گئی اور کہا کہ یہ ہدایتین فتاح طلسم کی جانب سے ہین انکو منظور فرمایئے انزروت نے
تمام مضمون پڑھکر اشارہ سے قلم مانگا سمنبر نے قلم دوات لاکر پیش کی انزروت جادو
نے جواب لکھا کہ ای فتاح طلسم اگر تو درحقیقت فتاح طلسم ہی اور مذہب بھی تیرا برحق ہی
جب بھی مجھپر اطاعت تیری حرام ہی کیونکہ تو قاتل ہی میرے شوہر کا مجھسے کیونکر ہوسکے کہ
تیری اطاعت قبول کرون مین روز قیامت اپنے شوہر کو کیا منھ دکھاؤنگی شاہزادہ نے جسوقت
جواب اسکا پڑھا فرمایا ملکہ سے کہ قلب بھی اسکا سیاہ معلوم ہوتا ہی لہذا تم تو کلمہ پڑھو اور
مان تمھاری قتل کیجائے گی یہ سنتے ہی سمنبر پریزاد رونے لگی کہ اگر مان کو میری قتل کیجیے گا تو
مجھے بھی قتل کرڈالیے کہ مجھے بغیر مان کے اپنی زندگی منظور نہین شاہزادہ کو اُسکی بھولی بھولی
صورت پر ترس آگیا اور دل نہایت متاذی ہوا کہ حقیقت حال یہ ہی کہ کوئی اپنی مان کو قتل
ہوتے ہوئے دیکھہ سکتا ہی وہ کافرہ ہو یا مسلمہ شاہزادہ نہایت پریشان ہی کہ کیا کرون کیا نہ
کرون اگر انزروت کو قتل کرتا ہون تو یہ بھی جان دیے دیتی ہی مفت مین خون ناحق ہوگا اور
اسکے بعد بیچارہ کا نہ معلوم کیا حال ہو ہرچند شاہزادہ نے بہ نرمی و آشتی بھی سمجھایا مگر
انزروت جادو نے نہ مانا آخر عاجز آکر شاہزادہ نے خود اُٹھکر انزروت جادو کو ستون
سے کھولدیا اور لاکر تخت پر بٹھایا اُسکے بعد لوح گلے سے اُتار کر سامنے رکھی جام جمشیدی
پیش کیا اور ایک تلوار کمر سے نکالکر قبضہ اُسکا انزروت کی طرف کیا اور پیپلہ اپنی جانب
یہ حیرت سے دیکھ رہی ہی کہ یہ کیا کرشمہ ہی اُدھر سمنبر پریزاد بھی رونا بھول گئی اور محو حیرت
ہو گئی اِدھر سیارہ ثالث خاموش کھڑا ہی آقا کے فعل مین علام کیا دخل دے لیکن شاہزاد
نے جب سب چیزین اپنے قتل کی انزروت جادو کے سامنے رکھدین تو تکلہ زبان سے
کھینچ لیا اور کہا کہ ای انزروت تم نے اگر مجکو گرفتار کیا تھا تو خدا نے مجھے رہا کرکے تمھین

گرفتار کرا دیا اگر اب بھی تمھین حق نہین سوجھتا اور دین اسلام نہین قبول کرتی ہو تو یہ لوح اور جام اور تلوار سب چیزین موجود ہین تلوار اُٹھا کر ایک ہاتھ مارو کہ سر میرا قلم ہو جاے جھگڑا پاک ہو مجھ سے یہ نہ ہوگا کہ مین تجکو قتل کر کے تمھاری لڑکی کا خون بھی کرون وہ بغیر تمھارے زندہ نہین رہ سکتی اور مجھے اسکی موت گوارا نہین اب تم کو اختیار ہی بس یہ خلق و مروت جو شاہزادہ کی انزروت جادو نے دیکھی تصویر حیرتی ہو گئی کہ دشمن سے یہ دوستی بڑا ظرف ہی اس شہریار عالیوقار کا بس فوراً خیالات انزروت جادو کے مبدل ہو گئے اور اُٹھ کر بلا گردان ہوئی اور کہا کہ مین بھی ایسے محسن کو قتل کرنا نہین پسند کرتی جو دشمن ایسا سلوک کرے اور اسطرح کی ہمدردی کرے مین بھی اور میری دختر بھی دونون آپکی کنیزی سے باہر نہین ہین بس اب جلد کلمہ تلقین فرمایئے شاہزادہ نے کلمہ طیب زبان پر جاری کیا انزروت جادو از سر صدق مسلمان ہوئی اور لوح شاہزادہ کے گلے مین پنہادی جام پیش کیا تیغہ خود کمر سے لگا دیا بعد اسکے اپنی دختر کو گلے لگایا پیار کیا اسنے کہا امان وہ ہماری صورت کی ایک اور کھڑی ہی وہ کون ہی تمھاری دوسری بیٹی ہی انزروت نے کہا یہ بیٹی نہین بلکہ بیٹا ہی فتاح طلسم کا عیار ہی ملکہ نے کہا کہ یہ دیکھنے مین تو عورت ہی انزروت نے کہا عیار لوگ چاہے عورت بنجائین چاہے مرد چاہے انسان بنجائین یا حیوان سمنبر نے کہا کہین ایسا بھی ہو سکتا ہی شاہزادہ اسکی بھولی بھولی باتون پر ہنس رہا ہی اور سمنبر سمجھا رہی ہی لیکن سیارہ ثالث تو پیسا جاتا ہی صدمے ہوا جاتا ہی اور شکر خدا کرتا ہی کہ تو نے بڑی خیر کی ورنہ اگر مین نے انزروت سحر ساز جادو کو مار ڈالا ہوتا تو ایسی نازنین مفت مین ہلاک ہو جاتی اور اسکے غم مین تیرا بھی خدا جانے کیا حال ہو جاتا شاہزادہ سے دست بستہ عرض کی کہ اے شہریار عالیوقار اسوقت آپ نے وہ بات کی ہی کہ کبھی کسی آقا نے اپنے خادم کے ساتھ نہ کی ہوگی سبحان اللہ کیون نہ ہو جب تو پروردگار نے اس رتبہ کو پہونچایا اُسکے بعد مُنھ دھو کر اپنی اصلی ہیئت پر آیا انزروت سحر ساز نے کہا کہ اے شہریار اب یہان ایک آدھ روز قیام فرمایئے اُسکے بعد جب لشکر وغیرہ آپ کا یہان پہونچ لے تو جہان چاہیے چلے جایئےگا اور اپنے مصاحبون ملازمونکو طلب کر کے حکم دیا کہ جسکو مذہب اسلام اور اطاعت اس شہریار کی اختیار کرنا ہو وہ تو یہان رہے ورنہ چلا جاے سب نے عرض کی کہ جو مالک کا مذہب وہ تابعدار کا الناس علیٰ دین ملوکھم ہمین کوئی عذر نہین ہی الحاصل یہ مقام بھی اسلام آباد ہوا اب سیارہ ثالث نے عرض کی کہ اے شہریار مین جاتا ہون اور آپ کے لشکر مین اطلاع کرتا ہون کہ وہان سب پریشان ہونگے خصوصاً شمس جنی شاہزادہ نے کہا کہ اچھا سب کو لے آؤ اُسکے بعد ہم یہانسے آگے جانے کا قصد کرینگے سیارہ نے چلتے وقت عرض کی کہ انزروت جادو سے ملکہ کی شادی کو بھی فرما دیجیے گا فرمایا تم جاؤ دیکھا جائےگا سیارہ ثابت تو جانب لشکر فیروزی اثر روانہ ہوا اور جا کر پروانہ شاہزادہ کا خورشید زرین قبا اور شمس جنی کو دیا اور یہ سب تیاری کر کے قلعہ سمندر ربیہ کیجانب چلے جہان کہ شاہزادہ مقیم تھا اور وہان شاہزادہ کی دعوت و ضیافت ہوئی انزروت سحر ساز نے تمام قلعہ کو آراستہ کیا بازار و نکو آہین بند کرایا عجب سامان سے دعوت شاہزادہ سلمندر رستم خو کی کی شام کو بعد دعوت محفل رقص آراستہ ہوئی

اور گا . تنہین حاضر ہوتین شاہزادہ نے ملکہ سے فرمایا کہ ہماری خوشی یہ ہر کہ اس جلسہ کو اسوقت موقوف رکھو جسوقت رفیق میرا سیارہ بھی موجود ہوگا اُسوقت یہ محفل آراستہ کیجاے کیونکہ علم موسیقی مین اُسے مہارت کامل ہر اُسے بھی گوا کر مین تم کو سنواؤنگا انزروت سحر ساز نے کہا کہ موقوف رکھنے کی کیا ضرورت ہر جسوقت آرام فرمانے کو جی چاہے اُسوقت جلسہ برخاست کردیا جائیگا اور جب سیارہ آئینگے اُسوقت پھر ایک جلسہ ہوجائے گا شاہزادہ نے فرمایا کہ نہین میری خوشی یہی ہر کہ بالفعل موقوف ہی رہنے دو انزروت جادو نے کہا بہتر جیسی خوشی آپ کی غرضکہ جلسہ معطل رہا اور شاہزادہ نے آرام فرمایا تیسرے روز لشکر شاہزادہ کا پہونچا شاہزادہ نے شمس جبنی اور خورشید زرین قبا وغیرہ سے انزروت سحر ساز و ملکہ سمنبر جنگ نواز کو بلایا اب قلعہ مین کیسی گہماگہمی ہوئی ملکہ نے شاہزادہ سے فرمایا کہ انتو آپ کے رفیق بھی آگئے ہین اب وہ صحبت معین ہو شاہزادہ نے فرمایا کہ اے ملکہ اصل یہ ہر کہ میرا مقصد اور ہی کچھ تھا وہ یہ کہ تم رنج مین ہو اور میری خاطر سے جو صحبت عیش معین کروگی تو تم کو رنج ہوگا مجھے ایسی خوشی منظور نہین ہر جس سے دوست میرے کو رنج پہونچے انزروت جادو نے کہا کہ اب رنج کیسا مجھے تو کوئی رنج نہین فرمایا کہ تمھین سمندر جادو کے مرنے کا کسقدر رنج تھا اور نہ کیون ہوتا کہ وہ شوہر تمھارا تھا انزروت جادو نے کہا کہ بیشک جسکا تخت اُلٹ جاے اُسے کسدرجہ کا رنج ہوگا مگر اب مطلق رنج نہین اسلیے کہ کافر تھا اور مین مسلمان ہون اب مجھے اُس سے کوئی ہمدردی نہین رہی اُسکا مقام دوزخ اور میرا مقام جنت آپ اتنی سی بات کا اسقدر خیال فرمارہے تھے اگر مین ایسا جانتی تو اُس محفل عیش کو کبھی موقوف نہ کرتی آج اُس جلسہ نشاط کا ہونا ضرور ہر شاہزادہ نے فرمایا کہ بہتر یہ ہر کہ بعد فتح طلسم جب مین واپس ہونگا تو جلسہ کرنا کہ ایک زمانہ بھی اسکو گذر جائیگا انزروت جادو نے کہا وہ جلسہ پھر کیا جائیگا اُسوقت جلسہ ہونا ضرور ہر یہ عرض کرکے حکم دیا کہ سامان جشن ہو اُسیوقت تیاری ہونے لگی شاہزادہ نے انزروت جادو سے کہا کہ اے ملکہ ایک خوشی مین نے تمھاری کی اب تم ایک خوشی میری کرو انزروت جادو نے کہا جو کچھ ارشاد ہو بسر و چشم قبول ہر شاہزادہ نے فرمایا کہ اے انزروت جادو لڑکی تمھاری جوان ہر اب اسکی شادی کردینا مناسب ہر انزروت جادو نے کہا کہ اس زمانہ مین کیونکر ممکن ہر قبل اسکے ہوسکتا تھا کہ کسی شاہزادہ سے کردیجاتی لیکن اب دشواری یہ ہر کہ شاہزادگان طلسم سے ہم سے بناے مخاصمت قائم ہوگئی نہ ہم اُنکے یہان شادی کرسکتے ہین نہ وہ ہمارے یہان بلکہ شادی کرنا تو کیسا شاید شیر گشت بھی ناممکن ہوئی ہو شاہزادہ نے فرمایا کیون انزروت جادو نے کہا کہ یہان سب کافر ہین مسلمان کہان اور مین مسلمان ہوچکی نہ مجھے کوئی قبول کرے گا نہ مین کسیکو قبول کرسکتی ہون شاہزادہ نے فرمایا کہ کیا دنیا مین اور نہین ہین انزروت جادو نے کہا مین کسیکو کیا جانون اگر حضور واقف ہون تو اختیار ہر مین مانع نہین آپ میرے بھی مالک ہین اور اُسکے بھی

شاہزادہ نے فرمایا کہ اگر مناسب جانو تو میرا عیار سیارہ ثالث جسکو مین بھائی سے کم نہین سمجھتا ہون وہ تمھاری دختر پر عاشق ہی اُسکے ساتھ شادی سمنبر کی کردو ملکہ نے کہا خوشا نصیب اسکے کہ آپ کے خادم کے ساتھ اسکی شادی ہوا ورہ ہر وقت زیر قدم آپکے رہے شاہزادہ نے فرمایا کہ بس پھر اسی خوشی مین یہ شب کا جلسہ رہا اور آج ہی اسکا عقد ہو جاے ملکہ انزروت نے کہا مجھے منظور ہی اور سمنبر یہ سُنتے ہی شرما گئی اب شاہزادہ نے سیارہ ثالث کو طلب فرمایا اور کہا آج شب کو تمھارا عقد ہی سیارہ نے عرض کی کہ ابھی کونسا موقع ہی جب تک متقھور کی شادی نہ ہولے مین کیونکر شادی کرسکتا ہون فرمایا نہین اسمین انکار نہ کرو مین انزروت سے کہہ چکا ہون اور وعدہ کر چکا ہون یہ سُنکر سیارہ خاموش ہو رہا اب شاہزادہ نے اپنے لشکر کو علحدہ کیا اور انزروت جادو سے کہا کہ آج ہی کل رسمین کرلو انزروت جادو نے کہا کہ آپ کے ساتھ کوئی عورت تو ہی نہین رسوم شادی سے مرد واقف نہین ہوتے ہین اسکا کیا انتظام ہوگا مین بھی اپنے گھر کی اکیلی ہی ہون اسوقت نہ عزیزون کو بلا سکتی ہون کہ وہی آکر شریک ہون نہ اکیلی دو طرف دوڑ سکتی ہون شاہزادہ نے فرمایا تم اپنی طرف کا انتظام کرلو ہم اپنی طرف کا بندوبست کرلینگے یہ فرماکر محبوبۂ چینگ نواز سے فرمایا کہ تم رسوم پرستان سے بخوبی واقف ہو ہمارے بھائی کی شادی کا انتظام کرو باہر کا انتظام شمس جنی کے حوالے کیا گیا اور اندر محبوبۂ چینگ نواز کا اہتمام تھا الحاصل شام تک سب رسمین ہوکر صحبت جشن قرار پائی اور جلسہ آراستہ ہوا شاہزادہ نے انزروت کو بھی مدعو کیا تھا یہ بھی آکر شریک دعوت ہوئی تمام رات جلسہ رہا صبح کو شاہزادہ نے سیارہ کو دولھا بنواکر ساتھ لیا اور برات لے کر داخل قلعۂ سمندریہ ہوا بعد عقد وادائے رسوم برات واپس ہوئی سیارہ ثالث وصل سے ملکہ سمنبر پریزاد کے کامیاب ہوا اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی جس کا ذکر آگے ہوگا الحاصل بعد اس شادی کے انزروت جادو نے جلسہ خوشی کا کیا یہ عجب طرح کا جلسہ ہوا کہ اسمین سمنبر چینگ نواز بھی گائی اور سیارۂ ثالث نے بھی چینگ نوازی کی بعد اسکے شاہزادہ سب سے رخصت ہوا اور فرمایا کہ مجھے جلدی ہی کہ کسیطرح فتح طلسم سے فرصت ہو تو پردۂ دنیا پر جاؤن کیونکہ مجکو شرکت اپنے بھائی کی کرنا ہی کہ وہ بارادہ صاحبقرانی طرف طلسم نہ طاق کے جا رہے ہین وہان بدیع الملک سے مقابلہ ہوگا اُسوقت پر میرا موجود ہونا بھی ضروری امر ہی یہ فرماکر شاہزادہ سب سے رخصت ہوا انزروت جادو نے کہا بس اب ایک در رہنا باقی ہی مالک وہان کے عقرب جادو ہین یہ مرحلہ آپ نے فتح کیا اور گویا طلسم کو فتح کرلیا اسکے بعد فقط بادشاہ طلسم سے مقابلہ کرنا باقی رہجائے گا اور ساحرون سے لڑائی پڑے گی اُسوقت مین بھی حاضر ہونگی شاہزادہ نے فرمایا بہتر اور لوح کو ملاحظہ فرماکر حسب ہدایت لوح ایک جانب روانہ ہوگیا جسوقت سرحد طلسم سمندریہ سے نکل گئے اور ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ صحرا عجیب قسم کا ہی درخت نئی وضع کے پھل نئے نئے پھول زمانے کے پھولون سے نرالے شاہزادہ تماشائے عجائبات کا

فرماتا ہوا چلا آتا ہی کہ جاتے جاتے دوپہر کے بعد ایک اور میدان نظر آیا دیکھا کہ وسط میدان مین ایک درخت بزرگ ہی اور تمام میدان مین بچھو پھیلے ہوئے ہین اتنی جگہ نہین ہی کہ انسان قدم رکھ سکے اب تو شاہزادہ نہایت پریشان ہوا اور لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت تو قریب طلسم عقارب کے پہونچے کچھ دیر انتظار کرنا اور تماشا قدرت پروردگار کا دیکھنا اسلیے کہ یہ مرحلہ نہایت سخت ہی اگر کوئی درندہ یا گزندہ یا چوپایہ یا کوئی ذی روح اس صحرا مین آجائے تو اُسکی کیا حالت ہوئے شاہزادہ منتظر ہوا اور اُن بچھوؤن کو دیکھنے لگا بچھو ڈنک اُٹھائے ہوئے ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے تھے کوئی سیاہ کوئی بھورا کوئی ہرا عجب عجب رنگ کے بچھو تھے کہ کبھی نظر سے نہ گذرے تھے یکایک صحرا سے ایک آہو بھاگتا ہوا نظر آیا اور پیچھے پیچھے اُسکے ایک شیرنی تھی وہ آہو اُس شیرنی کے خوف سے گھبرایا ہوا اُس میدان مین چلا آیا جہان بچھو پھیلے ہوئے تھے اور شیرنی اُس کھائین کے پاس آکر ٹھہر گئی جہان سے سرحد بیابان عقارب کی شروع ہوئی تھی ہرن کا میدان مین پہونچنا تھا کہ سیکڑون بچھو اُسکے لپٹ گئے پہلے تو آہو بہت اُچھلا کودا آخر کار مضمحل ہوکر گر پڑا بچھوؤن نے ڈنک مار مار کر اُسکو چلنی کردیا اُسکے بعد اُسکو ریزہ ریزہ کرکے کھا گئے یہ حالت دیکھکر شاہزادہ کے روئین کھڑے ہوگئے اور وہ شیرنی جسطرف سے آئی تھی اُسی جانب چلی شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے طلسم کشا تو نے تماشا ان عقربون کا دیکھا یہ شیرنی دراصل عقرب جادو تھی اسکا معمول یہ ہی کہ روز صحرا مین شیرنی بنکر جاتی ہی اور ایک آدھ آہو کو گھیر کر اسطرف لے آتی ہی اور اپنے عقربون کو خوراک پہونچا کر چلی جاتی ہی فقط آہوان عقربون کی خوراک تھے تو یہان اس شیرنی سے تعرض نہ کرنا (اسنے اپنے کو طلسم بند کیا ہی) تا وقتیکہ اسکے باغ مین نہ پہونچ لینا بانیان طلسم نے اسکو باغ مین قید رکھا تھا اور گرد اسکے حصار سحر کی اجازت دی تھی وہین لوح بھی کام دے گی اور یہان لوح بھی کام نہین دیسکتی اور رستہ اسکے باغ کا اسی میدان سے ہی جسمین عقرب پھیلے ہوئے ہین بس اب تم کو چاہیے کہ آنکھین اپنی بند کرلو اور فلان اسم جو کنارہ لوح پر معلوم ہوتا ہی اُسے گیارہ مرتبہ پڑھو برکت سے اُس اسم مکرم کی تم اُس درخت پر پہونچ جاؤ گے جو وسط صحرا مین معلوم ہورہا ہی جسوقت درخت پر پہونچ لینا تو پھر لوح کو دیکھ لینا شاہزادہ نے ایسا ہی کیا کہ آنکھین بند کرلین اور اسم ورد زبان کیا جسوقت یہ اسم پڑھ رہے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ پاؤن زمین پر نہین ہین اور مجھے کوئی اُٹھائے لیے جاتا ہی جب اسم کو پڑھ چکے اور آنکھ کھولی تو اپنے کو ایک شاخ درخت پر پایا جہان سے زمین نظر نہ آتی تھی گنجان شاخون کی آڑ تھی شاہزادہ نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ اے سیار این عجائبات اب گیارہ پتے اس درخت سے توڑ اس شاخ سے جسمین گیارہ ہی پتے ہون اور اُنکی ٹوپی بنا کر اپنے سر پر مین لے اسکے بعد اُس شاخ کو جس سے پتے توڑے ہین اپنے ہاتھو مین لے اور درخت سے اُتر کر جانب مغرب روانہ ہو اب تجھے یہ بچھو نظر آئینگے نہ بچھوؤن کو تو دکھائی دے گا شاہزادہ نے ہر شاخ پر نظر ڈالنا شروع کی دیکھا کہ ایک شاخ مین گیارہ پتے لگے ہوئے ہین شاہزادہ نے ہدایت لوح کے موافق پتونکو توڑا اور ہر ہر پتے پر ایک اسم گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھکر ایک پتے کو دوسرے سے ملانا شروع کیا

وہ سب پتے بہ برکت اُس اسم کے جڑ گئے شاہزادہ نے اُس کلاہ برگ کو سر پر رکھ لیا اور اُس شاخ کو توڑ کر ہاتھوں مین لے لیا اور درخت کے نیچے اُترا دیکھا تو فی الحقیقت ایک بچھو بھی نظر نہین آتا اب شاہزادہ جانب مغرب روانہ ہوا بعد چند ساعت کے رہروی کی قریب ایک باغ کے پہونچا دروازہ اُسکا بند تھا اور ایک جانب ایک گنبد تھا دروازہ اُسکا بھی بند تھا اور قفل اُسمین پڑا ہوا تھا شاہزادہ نے پھر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ اے طلسم کشا کھول اس دروازے کو فلان اسم پڑھکر کہ یہی مسکن ہے عقرب جادو کا اور شاخ درخت کو ہاتھوں بجائے شمشیر کے لیے رہ اور اُس ٹوپی کو پھینک دے کہ یہ بیکار ہوگئی ہے یہ محض عقربوں سے بچانے کے واسطے تھی شاہزادہ نے ٹوپی کو پھینک دیا اور وہی اسم جو لوح نے بتلایا تھا پڑھکر ایک لات ماری کہ پھاٹک باغ کا دفعۃً اُڑ کر گرا شاہزادہ بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوا دیکھا کہ باغ نہایت آراستہ ہے اور ایک ساحرہ سیہ فام نہر کے کنارے بیٹھی ہوئی پانی سے کھیل رہی ہے جھولی سحر کی کاندھے پر پڑی ہے نظر جو اُس ساحرہ کی شاہزادہ پر پڑی پکاری کہ ہائین تو آگیا مین تو سمجھی تھی کہ تجھے بچھوؤن نے کھا لیا ہوگا تو یہانتک کیونکر پہونچ گیا شاہزادہ نے فرمایا کہ او مردار ملک الموت کو کوئی روک سکتا ہے مین تیری جان لینے آیا ہون عقرب جادو بولی کہ تیری قضا تجکو لائی ہے کہان جائے گا بچکر میرے ہاتھ سے ملک الموت تیری جان کی مین ہون یہ کہکر شاہزادہ پر وہی چھڑی جس سے کھیل رہی تھی کھینچ ماری شاہزادہ نے خالی دی چھڑی زمین پر گری اور سانپ بنکر چلی شاہزادہ نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ تم بھی چھڑی اپنی پھینک دو شاہزادہ نے ایسا ہی کیا جیسے ہی وہ سانپ سحر کا قریب شاہزادہ کے پہونچا چھڑی شاہزادہ کی نیولا بنکر دوڑی سانپ بھاگا نیولے نے تعاقب کیا اور سانپ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اُسکے بعد جست کرکے قریب شاہزادہ کے گرا اب جو دیکھا تو وہی ٹہنی درخت کی تھی شاہزادہ نے بحکم لوح اُسے پھر ہاتھ مین لے لیا عقرب جادو نے بال اپنے سر کے نوچے اور یا سامری کہکر کچھ اسم سحر اُنپر دم کرکے شاہزادہ کیطرف پھینکے وہ بال پھر سانپ بنکر چلے شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جام جمشید زمین پر رکھدو یہ سب سانپ اُسی مین آجائینگے اور پھر نہ نکل سکینگے شاہزادہ نے جیسے ہی جام کو زمین پر رکھا سب مار سیاہ پیچ کھاتے ہوئے یا تو شاہزادہ کی طرف چلے تھے یا اُس جام مین اُتر کر بیٹھ رہے اب جو غور سے دیکھا تو سانپ نہین ہین بلکہ مغربی سر ہین جس وقت یہ سحر بھی اسکا رد ہوا بس اسنے دستک دی کہ ایک برق چمکی اور آنکھ شاہزادہ کی جھپک گئی اب جو آنکھ کھولکر دیکھتے ہین تو عقرب جادو نہین ہے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہی جام اس نہر مین ڈالدو شاہزادہ نے جیسے ہی جام نہر مین پھینکا ایک تلاطم ہوا اور پانی مین وہ جام نہنگ بنکر چلا اور مچھلیون کو نگلنے لگا ایک مچھلی جب باقی رہ گئی تو نہنگ اُسکی طرف بھی جھپٹا مچھلی تڑپی اور باہر نہر کے آکر گری اور صورت اژدر کی پیدا کرکے شاہزادہ کی طرف چلی آپ کے قبضہ شمشیر کو چاک لیجانا چاہا تھا کہ نظر لوح پر جا پڑی لکھا تھا کہ ارے کیا کرتا ہے اگر اسکو تلوار سے مارا تو ایک کے دو ہوکر تجھ سے لڑینگے اور دو کو

مارا تو چار ہو جائینگے اسی طرح تعداد بڑھتی ہی جائیگی لہذا بہتر یہ ہے کہ اسکو اسی شاخ درخت سے قتل
کرو یہ دیکھ کر شاہزادہ نے قبضہ شمشیر کا ہاتھ سے چھوڑ دیا اور وہی شاخ درخت سنبھالی الغرض
عقرب جادو اژدر بنی ہوئی قلابہ آتشین چھوڑتی ہوئی قریب شاہزادہ کے پہونچی شاہزادہ
نے شاخ درخت دہن اژدر سے بلادی اژدر نے شعلہ چھوڑا شاخ مانند مشعل کے جلنے لگی شاہزادہ
نے وہی جلتی ہوئی شاخ سر پر اژدر کے ماری یہ معلوم ہوا کہ بجلی گری اژدر مین آگ لگ گئی
اور مانند چھچھوندر کے چرخ مارنے لگا اور باغ بھر مین دوڑنے لگا جس نخل کے قریب گیا وہ مانند
نخل چنار کے جلنے لگا تمام باغ مین آگ لگ گئی شور فریاد بلند ہوا طائر جل جلکر اور کباب
ہو ہو کر گرنے لگے اور دروازہ باغ سے بچھو آنے لگے اور اُس نہر مین گرنے لگے جو بچھو
گرا وہ مچھلی ہو گیا اور وہ جام جمشید جو نہنگ بنا ہوا تھا اُسنے مچھلیون کو نگلنا شروع کیا
یہانتک کہ سب بچھوؤن کو نگل گیا اژدر تڑپتے تڑپتے شعلہ بنکر نہر مین گرا کہ اب تو یہ آگ
بجھے گی مگر یہ وہ آگ نہین تھی جو پانی سے بجھتی نہ یہ پانی ایسا تھا جو آتش اجل کو بجھا سکتا شعلہ
نہر مین گرتے ہی تمام نہر شعلہ بن گئی یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری آخرکار وہ شعلہ
فرو ہو گیا اور وہ آندھی چلی کہ عقرب شعلہ کی خاک تک اڑا لیگئی راکھ کا بھی پتا نہ ملا آتش باری و برف باری
دیر تک رہی شور فریاد وا افسوس بلند رہا جسوقت بیرون نے دیکھا کہ عقرب جادو
جلکر خاک ہو گئی تو مایوس ہو کر رہگئے اور عقرب پکاری کہ کشتی مرا نام من عقرب جادو بود حیف مردیم
وجان دادیم وبہ مطلب خود نہ رسیدیم اب روشنی ہوئی اور علامات سحر برطرف ہوئے دیکھا
تو نہ باغ ہے نہ نہر ہے ایک گڑھے مین جام جمشید پڑا ہوا ہے شاہزادہ نے جام ہاتھ مین اُٹھا
لیا اور آگے چلنے کا قصد کیا تھا کہ ایک آواز دردناک کان مین آئی کہ کوئی شخص کراہ کراہ کر
کہہ رہا ہے کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان مجھ ستم رسیدہ کی مدد کر اب پسلیان میری
ٹوٹی جاتی ہین مگر دم نہین نکل چکتا حکم کر ملک الموت کو کہ جلد آکر روح میری قبض کرلین
اور مجھکو اس قید الم سے نجات دین یہ سُنکر شاہزادہ کا دل تھرا گیا اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا
کہ یہ آواز کس طرف سے آتی ہے اور وہ کون مظلوم ہے جو فریاد کر رہا ہے کس ظالم نے اُسکو اذیت
دی ہے خیال کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ گنبد جسکے دروازہ مین قفل لگا ہوا ہے اُسمین کوئی
شخص بند ہے شاہزادہ جلد جلد قریب اُس گنبد کے گیا اور یا فتاح کہکر قفل پر ہاتھ ڈالکر
جو جھٹکا مارا تو کنڈہ اور زنجیر اُکھڑ آئی سکندر رستم خو نے جھٹ پٹ کھولا اور
اندر گنبد کے داخل ہوا دیکھا تو ایک بدر کامل اُس برج ہبوط مین زمین پر لیٹا ہوا ہے اور ایک
سنگ گران اُسکے سینہ پر رکھا ہوا ہے سکندر رستم خو نے جلدی سے اُس پتھر کو زور کر کے
سینہ پر سے اُٹھایا وہ سنگ اسقدر وزنی تھا کہ کیا تاب تھی کسی دیو کی بھی جو اُٹھا سکتا
یہ سکندر ہی کی قوت تھی کہ اُٹھا لیا اور علیحدہ پھینک دیا وہ مرد حسین وجوان قوی زمین
سے اُٹھا اور کہا اے شخص خداوند کریم تجھکو اسکا اجر دے کہ تو نے مجھکو اس مصیبت سے
نجات دی مگر تو یہانتک کیونکر پہونچا کہ میری فریادرسی کی سکندر نے سارا ماجرا عقرب جادو

کے قتل کرنے کا بیان کیا اور کہا کہ مین فتاح طلسم ہون اُس شخص نے پوچھا کہ نام تمھارا کیا ہے اور کس خاندان
سے ہو جو پروردگار عالم نے تمھین اس کمسنی مین اتنا بڑا مرتبہ عنایت فرمایا سکندر رستم خو نے کہا
کہ پہلے آپ اپنے نام سے آگاہ کیجیے اور یہ بیان فرمائیے کہ آپ اس مصیبت مین کیونکر مبتلا ہوئے
اُس جوان نے کہا کہ میرا حال قابل بیان نہین ہے اسلیے کہ مفلسی مین تونگری کا بیان کرنا اور ضعیفی
مین شباب کا بیان کرنا سخت حماقت ہے مگر تم محسن ہو تم سے کیا چھپاؤن مین رہنے والا قاف کا
ہون وہ مقام جسے گلستان ارم کہتے ہین وہین میرا مکان ہے نام میرا سلیمان کوچک ہے یہ
ساحرہ جسے تم نے قتل کیا یہ سجھے مجھے اُٹھا لائی تھی اور اس گنبد مین قید لیا تھا روز مجھ سے سوال
وصل کرتی تھی جب مین انکار کرتا تھا تو وہ میرے سینہ پر یہی خنجر رکھ کے چلی جاتی تھی سکندر رستم خو
یہ سنتے ہی آداب بجالایا اور سر سینے سے ملا کر لپٹ گیا اور رونے لگا سلیمان کوچک نے کہا
کہ تمھارا کیا نام ہے مجھے بھی آگاہ کرو تاکہ ویسا ہی برتاؤ تمھارے ساتھ کرون سکندر رستم خو نے
عرض کیا کہ ایک خادم ہون آپ کا نام میرا سکندر رستم خو ہے والد ماجد میرے شہریار عالی وقار
دادا صاحب ایرج نوجوان فرزند قاسم عالیشان ہین اور وہ بیٹے علمشاہ نوجوان رستم داستان
کے ہین اور جدا علے صاحبقران اول ہین یہ سنتے ہی سلیمان کوچک نے سکندر کو گلے سے
لگایا اور بہت روئے فرمایا کہ تم یہانتک کیونکر پہونچے خداوند کریم تمھارا اقبال اور زیادہ کرے
اور خدا ایسے خورد سب کو دے جنکے باعث سے بزرگون کو راحت پہونچے سکندر نے عرض کیا کہ
حضور خورد نوازی فرماتے ہین ورنہ میری کیا حقیقت ہے من آنم کہ من دانم یہی مصلحت خداوند کریم
تھی کہ ایسے اسباب جمع ہوگئے جو مین یہانتک پہونچا اور اول سے اپنا فقیر ہو کر نکلنا تلاش والدو
جدو عم مین اور ملک آسمانیہ مین پہونچنا وہان سے تنندک کا اُٹھا لیجانا اور راہ مین اسکا مارا جانا
ساحرہ کے ہاتھ سے اور اپنا تباہ ہو کر شہر نقش و نگار مین پہونچنا اور وہین شادی مین جندک بن
تنندک کا اُٹھا لیجانا اور ملک خضران پریزاد مین پہونچکر دیو ابلق کو مارنا اور مطیع ہونا دیو سرہنگ
کا اور وہان سے گلستان ارم مین جانا اور شریک جنگ ہونا اور فتحیاب ہونا لشکر دیوان
گلستان ارم پر لیکن قلعۂ گلستان ارم مین پہونچکر صاحبقران اعظم کی قدمبوسی حاصل ہونا
بیان کرکے خاموش ہوا اور رونے لگا سلیمان کوچک نے تنندک کے مرنے کا حال سنکر افسوس
کیا اور کہا کہ تم پر اس سن مین بڑی بڑی تباہیان پڑین مگر اب خاموش ہوجانے اور آگے نہ بیان
کرنے کا کیا سبب سکندر نے اسکے بعد بیان کیا کہ مجھکو دیو تنندک کے ذریعہ سے میری جدہ ملکہ
آسمان پری نے طلب کیا تھا لیکن تنندک کے مارے جانے سے اتنے دنون تک باہی مین
رہا کہ دوبارہ جو گلستان ارم مین پہونچا تو صف ماتم بچھی دیکھی اور مجھکو زیارت اپنی جدہ کی
نہ نصیب ہوئی سُنا کہ ملکہ آسمان پری نے انتقال فرمایا اور عبدالرحمن جنی نے بھی اس دار
فنا کو چھوڑا بس یہ سنتے ہی سلیمان کوچک نے سرد سینہ اسقدر پیٹا کہ اگر سکندر نہ روکتے
تو یقین تھا کہ یہ بھی ہلاک ہوجاتے سکندر نے ہاتھ اسکے پکڑ لیے تھے اور سمجھا رہا تھا کہ
اس دار فانی مین نہ ہمیشہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا ہمارے دادا شاہزادہ خاور سپاہ بھی اپنے

پریزادون کے ہاتھ سے شہید ہوئے موت سے کوئی چارہ نہین ہی جب سے بنائے خلقت دنیا ہوئی اسی روز سے موت بھی خلق ہوئی ہر ذیحیات کے واسطے ایک دن مرنا ضرور ہی اور اگر یہ طریقہ نہوتا کہ بزرگ خردون کے سامنے دنیا سے نہ اُٹھ جایا کرتے تو خلقت مین کمی ہو جاتی خدا کی یہی مصلحت ہی بہت کچھ سمجھایا اسکے بعد پھر اپنا قصہ آغاز کیا کہ مجھ سے میری جدہ خرد ملکہ قریشیہ سلطان نے فرمایا کہ تم کو والدہ یا جدہ نے اسواسطے طلب کیا ہی کہ جا کر طلسم نیرنگ قاف کو فتح کرو اور میرے فرزند سلیمان کوچک کو چھڑاؤ اُنکے حکم کے بموجب مین تو اسطرف آیا اور یہانتک پہونچا اور صاحبقران اعظم جانب نیرنگ قاف برائے مقابلۂ دیوان روانہ ہوئے کیونکہ دیوان نیرنگ قاف نے نہایت سر اُٹھایا تھا اور قلعۂ بلوریہ پر قبضہ کر لیا تھا مین بھی ارادہ یہی رکھتا ہون کہ بعد فتح طلسم جانب نیرنگ قاف روانہ ہون سلیمان کوچک نے فرمایا کہ بہتر خدا تمھارے ہر ارادے مین کامیابی دے اب یہ دونون آفتاب حسن و جمال اُس برج تاریک سے باہر آئے تھے کہ دیکھا جانب صحرا سے تتق گرد بلند ہوا سلیمان کوچک پریشان تھے اسلیے کہ انکو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید دشمنون کی چڑھائی ہی اور ہم دو آدمی ہین جسمین میرے پاس نہ تلوار نہ مرکب اسنے تو میری مدد کی ہین کیونکر اسکی کمک کرونگا لیکن جسوقت آتے آتے ہوا نے گرد کو مارا اور گرد نے مارا ہوا کو دامنہ گرد کا شگفتہ ہوا اور دل گرد سے علمہائے زرین دامن نمایان ہوئے اور پھریرون پر علمون کے تعریف خدا و نعت رسالت مآب مرقوم دیکھی تو خاطر جمع ہوئی لیکن متحیر ہو کر شاہزادہ سکندر رستم خو سے پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ سب حضور ہی کے ملازم ہین بادشاہ لشکر خورشید زرین قبا مسلمان ہو کر میرا شریک ہوا اور شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی بھی اسی لشکر مین ہین اور انزروت جادو بھی ہوگی وہ بھی مسلمان ہو کر شریک ہوئی ہی اتنے مین لشکر قریب آیا اور سب نے شاہزادے کی قدمبوسی حاصل کی شاہزادہ سکندر رستم خو نے سبکو حال سلیمان کوچک سے آگاہ کیا کہ یہ میرے بزرگ ہین انھین کی رہائی کے واسطے پردۂ دنیا سے یہان آیا تھا الحمد للہ کہ خداوند کریم نے مجکو کامیاب کیا یہ سُنکر سب نے سلیمان کوچک کی تعظیم کی اور قدمبوس ہوئے شمس جنی نے بھی دست بوس حاصل کیا شاہزادہ نے انزروت جادو سے پوچھا کہ اب کون کون مرحلہ باقی ہی انزروت سحر ساز نے عرض کی کہ اب مراحل سب شکستہ ہو گئے صرف بادشاہ طلسم سے جنگ ہو کر فتحیاب ہونا باقی ہی شاہزادہ نے حکم دیا کہ بارگاہ یاقوت نگار استادہ کی جائے اور ہمارا لشکر اسی مقام پر اترے شب بآسایش گذار کر کل جیسا لوح ہدایت کرے گی اُسکے موافق کیا جائے گا یہ حکم ملتے ہی لشکر نے پڑاؤ کیا خیمہ ڈیرے استادہ ہونے لگے بازار لشکر کا کھل گیا کٹورہ ٹھنکنے لگا سکندر رستم خو نے خاص تراش کو بلوا کر سلیمان کوچک کے بال کٹوائے کہ بہت بڑھ گئے تھے اور شب بہ آرام تمام گذاری صبح کو نماز پڑھ کر سلیمان کوچک کے خیمہ مین داخل ہوئے جھک کر تسلیم بجا لائے صاحبقران کو اسقدر جوش محبت تھا کہ پھر گلے سے لگا لیا اور وظیفہ پڑھتے ہوئے دونون ماہتاب برج شجاعت افق آسمان پر نمودار ہوئے اور خیمہ سے باہر نکلے سیر صحرا مین مصروف تھے

اب انکو تو اسی حالت مین چھوڑ اجاتا ہی

اور یہان سے چند کلمہ داستان عبرت نشان بادشاہ طلسم نیرنگ قاف جمشید سُرخ قبا کے بیان کیے جاتے ہین

واقعہ نگاران خیال طراز حالات جمشید سُرخ قبا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جسوقت مرحلہ اخیر شکستہ ہوا اور عقرب جادو جہنم واصل ہوئی تو جمشید سُرخ قبا کو ہوش آیا جو ساحران مرحلون سے بھاگ کر گئے تھے اُنھون نے تمام مرحلون کا ٹوٹنا اور خورشید زرین قبا کا شریک ہونا اور انزروت جادو کا مطیع اسلام ہونا اور جو جو ساحر قتل ہوئے تھے اُنکا مارا جانا بیان کیا جمشید سرخ قبا نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور محفل عیش کو برخاست کیا اور ساحران اولوالعزم سے راے لی کہ اب کیا کرنا چاہیے اسلیے کہ ایک ہی آدھ روز مین طلسم کشا یہان بھی آجائے گا اُنھون نے بیان کیا کہ اب انتظار طلسم کشا کا اچھا نہین بلکہ بہتر و مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ اب فوج لیکر وہین چلیے جہان طلسم کشا مقیم ہی اور وہین اُس سے مقابلہ ہو ہم جان نثار کوئی کمی نہ کرینگے آئیندہ مقدر ہی اگر کسی مکر اور حیلہ سے لوح ہاتھ آگئی تو اُسکا مار لینا کوئی امر دشوار نہین ہی جمشید سُرخ قبا نے اس راے کو پسند کیا اور سرہنگ جادو نے اپنے سپہ سالار کو حکم دیا کہ تیاری لشکر کا حکم دو اور پیش خیمہ ہمارا جانب بیابان عقارب روانہ ہوا اسکے بعد ایک نامہ اپنے فرزند دلبند کو لکھا کہ نام اسکا مظہر بن جمشید پریزاد فیلکش ہی اُسکا مضمون یہ تھا کہ ای فرزند یہ تخت و تاج بعد ہمارے تمھارا ہی مگر اب یہ معلوم ہوتا ہی کہ بعد ہمارے مالک اس سلطنت کا وہی شخص ہوگا یعنے فتاح طلسم نے تمام ور بنارون کو فتح کیا اور ہم بھی چراغ سحری معلوم ہوتے ہین اسلیے کہ لوح اُسکے پاس ہی جسقدر نمک خوار کہ بہی خواہ دولت تھے وہ سب مارے گئے اور بہت سے نمکحرام فتاح طلسم کے شریک ہوگئے لہذا تم سے اطلاعاً کہا جاتا ہی کہ اگر تم کو وارث تخت و مالک ملک رہنا منظور ہی تو بیابان عقارب مین آکر طلسم کشا سے مقابلہ کر کے اُسے قتل کرو ورنہ ہمارے رو گے وہ نہین رہیگا سحر اُسپر تاثیر نہ کر سکے گا لوح اُسکے پاس ہی بہر حال ہم بہ قصد مقابلہ جاتے ہین تم اگر نہ آوٴگے تو انجام مین سلطنت سے دست بردار ہونا پڑے گا یا اطاعت دشمن کرنا ہوگی اور جس ملک کے بادشاہ تھے اُسمین رعایا بنکر رہنا ہوگا اور یا بھاگتے پھروگے اور جا بجا چھپتے پھروگے جسوقت یہ نامہ مظہر فیل کش کو پہونچا تو یہ اپنے قلعہ مین تھا مضمون نامہ دیکھ کر نہایت پریشان ہوا لیکن چونکہ اپنے زور و طاقت پر اسکو بھی ناز تھا جواب نامہ مین عرضی تحریر کی کہ آپ اطمینان رکھین مین بیابان عقرب کیطرف چلتا ہون اور آپ بھی تشریف لے چلیے اور تماشا میری جنگ کا دیکھیے گا کہ سر میدان کیا حال کرتا ہون اُس طفل کا اور آپ چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر جانب بیابان عقارب روانہ ہوا یہان جمشید سُرخ قبا ایک لاکھ ساحرون کی جمعیت سے پہلے ہی چل چکا تھا جواب کا انتظار بھی نہین کیا تھا یہ عرضی جو کہ مظہر فیل کش نے

بجواب پروانہ بادشاہ لکھی تھی یہ جمشید کو راستے مین ملی تھی یہان شاہزادہ سکندر رستم خو بارگاہ مین
بیٹھا ہوا تھا خورشید زرین قبا تخت پر جلوہ افروز تھا شمس جنی انزروت جادو
محبوبہ جنگ نواز شمشیر مہر نژاد وغیرہ سب حاضر تھے سلیمان کوہ جاب بھی دنگل پر جلوہ
افروز تھے کہ خبرداروں نے آکر عرض کی کہ لشکر بادشاہ طلسم کا آتا ہے یہ سُنکر شاہزادہ کو اشتیاق ہوا
کہ دیکھا چاہیے بادشاہ طلسم کس شوکت و شان سے آتا ہے حکم دیا کہ سراچہ بارگاہ کے اُٹھ
جائین حسب الحکم سراچہ اُٹھا دیے گئے اب جو دیکھا تو بالاے آسمان لکہ ہاے ابر مختلف
رنگونکے نمایان ہوئے جنمین کڑک بجلی کی اور گرج نقارون کی پیدا تھی اول ایک ابر نارنجی نمودار ہوا
اور نیچا ہونے لگا جسوقت قریب زمین پہونچکر شق ہوا تو اُس ابر سے ایک ساحر غدار نمودار ہوا
پشت پر اُسکی بیس ہزار ساحر بلاے باد آفت کے پرکالے جھولیان منہ جھولیان کاندھو ہیر ڈالے سنکھ
پھونکتے ہوئے ڈیرو بجاتے ہوئے جانوران سحر پر سوار نمودار ہوئے اور زمین پر پہونچکر ایک بارگاہ سُرخ
رنگ برپا کی اور وہ ساحر جو افسر انکا تھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ سپہ سالار لشکر جمشیدیہ ہے
نام اسکا قمر ہنگ جادو ہے بعد اسکے دوسرا ابر آسمانی نمودار ہوا اور اُس ابر مین دس ہزار
ساحرون سے ایک ساحر پہونچا کہ نام اُسکا قہرمان جادو تھا اسکے بعد اور ابر قریب پہونچکر
شق ہوا اور اس ابر سے سبحان دراز شاخ جادو دس ہزار ساحرونسے پیدا ہوا بعد اسکے ابر
زرد رنگ قریب پہونچکر شق ہوا اور اس ابر سے کوہان فیل پیکر جادو پیدا ہوا اُس ہزار دیوان
جادوگر اسکے بھی ساتھ تھے بعد اسکے دس دس ہزار ساحرون سے اور بھی ساحر آکر پہونچے اور خیمہ
زن ہونے لگے آخر مین ایک ابر شفقی نمودار ہوا کہ اس ابر مین کوندا تیز لپک رہا تھا بجلیان
پیہم چمک رہی تھین اس سے وہ ہیبت طاری تھی کہ دیکھنے والون کے کلیجے کانپے جاتے تھے
اس آخری ابر کو دیکھکر جسقدر فوج آئی تھی وہ سب کی سب تخت سحر اُترا اُترا کر براے استقبال
روانہ ہوئی انزروت جادو نے شاہزادہ سے کہا کہ بادشاہ طلسم آتا ہے یہانتک کہ وہ ابر
قریب زمین پہونچکر شق ہوا تو دیکھا کہ ایک دیو دراز قامت ایک تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا ہے
اور چار دیو لباس زرتار پہنے ہوئے اُس تخت کو اُٹھائے ہوئے ہین تاج شاہی وہ دیو سر پر پہنے
ہوئے ہین بادشاہ چار قبہ شاہنشاہی در بر کیے ہوئے ہے چتر سر پر پھر رہا ہے آگے آگے ڈنکا ہوتا ہوا
جھولی زر بفت کی کاندھے پر چڑھی ہوئی ہے اور پشت پر بتیس ہزار دیوان جادوگر جانوران درندہ
پر سوار نعرے یا سامری یا جمشید کے کرتے ہوئے ترسول پر سول جھکائے ہوئے مہیب صورتین
انکی کسی کا دھڑ آدمی کا ہے اور سر فیل کا کسی کا سر شیر کا ہے اور جسم ہاتھی کا کسی کا جسم مانند
چقندر کے اور چہرہ ریچھ کا کوئی سراپا بصورت انسان مگر شاخین سر پر کسی کے چار ہاتھ اور آٹھ پانون
دو منھ کسی کے بیس ہاتھ اور دو پاون اور چار سر کسی کے دو ہاتھ اور آٹھ سر اور چالیس پانون
عجیب عجیب صورتین یہ سب آکر پہونچے بادشاہ کی سواری اُترتے ہی وردیان بجنے لگین خوشی
ہونے لگی بادشاہ داخل بارگاہ ہوا اس لشکر کی آمد مین شام ہو گئی تھی شاہزادہ نے نماز
مغربین سے فراغ حاصل کرکے خاصہ تناول فرمایا اور آرام کیا جسوقت صبح ہوئی فریضۂ سحری کو ۱۷

ادا کرکے داخل بارگاہ ہوگئے اور شمس جنی وغیرہ حاضر ہوئے سکندر رستم خو نے دبیر کو حکم دیا کہ نامہ لکھو جمشید سرخ قبا کو کہ اے بادشاہ طلسم مین جس غرض سے آیا تھا وہ یہ نہین تھی کہ مین تیری سلطنت چھینون یا تجھے قتل کرون نہ اب میری خواہش ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ جب مین اس مقام پر آگیا تو فرض میرا یہ ہے کہ تجھکو ہدایت دین اسلام کرون کیونکہ یہ دین برحق ہے اور جسقدر مذہب ہین سب باطل ہین لہذا اگر تو دین اسلام قبول کرا اور بت پرستی سے باز آ تو مین تجھ سے کوئی تعرض نہ کرون یہان سے اپنے ملک کو چلا جاؤن اور اگر اسکے خلاف کیا تو یہ سمجھ لے کہ میری تلوار اور تیری گردن ہوگی اور اگر دین اسلام تو قبول کرے گا تو مین قسم کھاتا ہون اُسی خدا ے برحق کی جسنے مجھکو اور تمام عالم کو پیدا کیا ہے مین تیری بہت عزت کرونگا اور جسقدر ملک تیرا ہے اسکے علاوہ بھی جسقدر مفتوحہ ملک میرے پرستان مین ہین وہ بھی تجھے دیدونگا اور ایک خواہش میری اور بھی ہے وہ یہ کہ اگر عقد میرا ملکہ نوبہار سرخپوش سے ہوجائے گا تو مین آپ کی ویسی بزرگی مانونگا جس طرح مین اپنے والد ماجد شہریار عالیوقار کو سمجھتا ہون یہ مضمون جوزبانی شاہزادہ کی اہل محفل نے سُنا خلق سکندر پر سب وجد کرنے لگے جب دبیر نے یہ نامہ لکھکر تیار کیا تو شاہزادہ شمس جنی کی طرف مخاطب ہوا اور فرمایا کہ کسکو نامہ دیکر بھیجون جو جواب باصواب لے کر آئے شمس جنی نے عرض کیا کہ نامہ بھیجنا بے سود ہوگا جمشید سُرخ قبا کبھی مسلمان نہ ہوگا اور جو ایلچی بنکر جائے گا وہ مارا جائے گا شاہزادہ نے فرمایا کہ مین حجت ضرور تمام کرونگا اب ماننا نہ ماننا یہ اُسکا فعل ہے اور اگر ایلچی کے واسطے اندیشہ جان ہے تو مین خود ایلچیگری کرونگا اپنا کام اپنے ہی سے خوب ہوتا ہے یہ کہکر نامہ اپنا اُٹھاکر سر سے باندھا اور سب سے رخصت ہوکر جانب بارگاہ جمشید سرخ قبا روانہ ہوئے چلتے وقت سیارہ ثالث نے دامن پکڑ لیا اور کہا اے شہریار ایسے مقام پر کہ جہان دشمن کے سوا دوست کوئی نہین ہے مین آپ کو تنہا نہ جانے دونگا یا مجکو اپنے ہمراہ لیتے چلیے یا خود بھی نہ جایئے شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین ہے اب سکندر رستم خو تو منع کر رہے ہین لیکن سیارہ ثالث دامن سے لپٹا ہوا ہے شمس جنی نے عرض کی کہ اے شہریار جام سیارہ کے حوالے کیجیے اور لوح اپنے گلے مین پہنے رہیے اب آپ کو جام جمشید کی کوئی ضرورت نہ ہوگی اور تیغہ خارا شگاف بھی اسی کو دیدیجیے اور آپ کوئی دوسری تلوار لے لیجیے سیارہ کا ہونا آپکے ساتھ لازمی امر ہے شاہزادہ نے جام سیارہ کو عنایت فرمایا اور تیغہ بھی دیدیا اپنی کمر سے دوسری تلوار لگاکر پشت مرکب پر سوار ہوکر جانب بارگاہ جمشید سرخ قبا روانہ ہوئے سیارہ ثالث زین پوش پکڑکر ساتھ ہوا بعد جانے سکندر رستم خو کے شمس جنی نے خورشید زرین قبا سے کہا کہ آپ لشکر تیار رکھیے اور ہرکارون کو براے خبر روانہ کردیجیے اسلیے کہ فساد ضرور ہوگا اور شاہزادہ تنہا گیا ہوا ہے خورشید نے تیاری لشکر کا حکم دیا کمر بندی ہونے لگی سلیمان کوچک نے قصد کیا تھا کہ مین بھی جاؤن شمس جنی نے منع کیا اب اول حال شاہزادہ با اقبال کا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت یہ داخل لشکر

جمشید سرخ قبا ہوئے اور خبر جمشید سرخ قبا کو ہوئی کہ ایلچی فتاح طلسم کا آتا ہے اسنے کہا کہ آنے دو اور ایک دنگل بچھوا دیا شاہزادہ تا دروازہ بارگاہ پر پہونچکر مرکب سے اترا باگ گھوڑے کی سیارہ کے ہاتھ مین دی اور آپ تنہا بسم اللہ کہکر داخل بارگاہ ہوا اور بطور خدا پرستان سلام کیا جمشید نے منہ پھیر لیا اور کسی نے جواب سلام نہ دیا بعد اسکے شاہزادہ نے دنگل خالی دیکھ کر قیام لیا اور آواز دی کہ منم نامہ دار جمشید سرخ قبا نے کہا نامہ لاؤ شاہزادہ نے نامہ مہر سے کھولکر جمشید کے ہاتھ مین دیا جمشید نے جو مضمون نامہ کا دیکھا نہایت برہم ہوا اور ایک دیو نے پیچھے سے کان مین کہدیا کہ آپ ہین کس خواب غفلت مین طلسم کشا یہی ہے بس جمشید سرخ قبا غصہ مین بھرا تو بیٹھا ہوا تھا کہ طلسم کشا کی بھی یہ حقیقت ہوئی جو میری دختر سے شادی کی خواہش ظاہر کرے جیسے ہی اس دیو نے کہا کہ طلسم کشا یہی ہے بس اسنے آواز دی کہ او آدمزاد بے بنیاد تیری بھی یہ جرأت ہوئی کہ تو بادشاہ طلسم کی دختر کا خواہش مند ہوا ارے مارلو اس بے ادب کو بس یہ سننا تھا کہ جسقدر دیوان ساحر اسکی بارگاہ مین جمع تھے سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حربہائے سحر پکڑ پکڑ کر شاہزادہ کی طرف بڑھے سکندر رستم خو بھی دنگل پر سے اٹھ کھڑا ہوا اول سبحان کوہ پیکر جادو نے گولا فولادی مارا شاہزادہ نے عکس لوح کا ڈالا گولا جو اسطرف آتا تھا پلٹ گیا اور سینہ پر سبحان کے پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا سبحان زمین پر گر پڑا اور تڑپنے لگا اسکے مرتے ہی تاریکی پھیل گئی اب سکندر رستم خو کو موقع ملا لوح کی روشنی مین دروازہ بارگاہ کیطرف بڑھے اور نکلکر بارگاہ سے پشت مرکب پر سوار ہوکر سیارہ سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ ساحر آتے ہین ادھر وہ مخبر جو خورشید زرین قبا کی طرف سے آئے ہوئے تھے بھاگے ہوئے خورشید کی خدمت مین آئے اور کہا کہ غضب ہو گیا شاہزادہ سے تلوار چل گئی اور شاہزادہ تن تنہا دو لاکھ دیون مین گھر گیا بس یہ سنتے ہی خورشید مع فوج جانب بارگاہ جمشید سرخ قبا روانہ ہوا اور ساتھ ہی اسکے صاحبقران اعظم شمس جنی انزروت سحر ساز وغیرہ سب چل کھڑے ہوئے کہ شاہزادہ کی کمک کرین اور دشمنون کے پنجہ سے چھڑائین وہان شاہزادہ پر ساحرون نے یورش کیا اور ترنج نارنج گولہ برابر برسنے لگا شاہزادہ نے لوح کی برکت سے حربہائے سحر کو رد کر کر کے ساحرون کو قتل کرنا شروع کیا ادھر سیارہ ثالث نے جسکے تیغہ مارا اسکے دو ٹکڑے ہوئے سحر ان دونون پر جام لوح کی بدولت اثر نہین کرتا ساحر کیسے کیسے سحر کرتے ہین کہ انکو مارلین مگر سحر تاثیر نہین کرتا اور یہ دونون دلیر شیرانہ حملے کر رہے ہین اور جمشید سرخ قبا بھی مع سرداران فوج خیمہ سے نکل آیا ہے اور شور کر رہا ہے کہ مارلو جانے نہ پائے اور سحر بھی کر رہا ہے لیکن کوئی سحر شاہزادہ پر تاثیر نہین کرتا ساحرون کے مرنے سے قیامت برپا ہے کہ یکایک جانب صحرا سے تتق گرد بلند ہوا اور آتے آتے وہ گرد شق ہوئی مظہر فیل کش چالیس ہزار دیوون سے پہونچا اور یہ ہنگامہ دیکھ کر دریافت ہوا کہ کیا معرکہ ہے خبرداروں نے عرض کیا کہ طلسم کشا سے اور آپ کی فوج سے لڑائی ہو رہی ہے مظہر فیل کش نے کہا کیا جنگ مغلوبہ ہے

انھون نے کہا کہ نہین بلکہ طلسم کشا تنہا اسپگیری کرنے آیا تھا اُسے ساحرون نے گھیر لیا ہر بس یہ سُنتے ہی اسنے گھوڑا دوڑایا اور قریب پہونچکر آواز دی کہ او نامردو ہٹو یہ کونسی جنگ ہر کہ تنہا سے اتنے لڑنے پر تلے ہوئے ہین اور پھر کسی سے کچھ نہین ہو سکتا بس اب خبردار کوئی طلسم کشا پر وار نہ کرے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہین اگر یہ قتل ہو گیا تو مین اسکے عوض اسکے قاتل کو بغیر قتل کیے نہ چھوڑونگا جمشید سُرخ قبا نے لشکر کو روکا سب علٰحدہ ہوئے مظہر فیل کش گھوڑا دوڑا کر سامنے سکندر رستم خو کے آیا اور آواز دی کہ او سرکش تو نے بہت سر اُٹھایا ہے دیکھ تو تجھے کیسی سزاے سخت دیتا ہون ادھر آ اور لاضرب بہادری کی یہ سُنکر شاہزادہ بھی گھوڑا دوڑا کر قریب مظہر فیل کش کے پہونچا اور فرمایا کہ تیرے ہاتھ پاؤن جو فربہ ہین تو تجھے اسپنے اوپر بہت کچھ گمان ہر لاضرب بہادری کی شاہزادہ نے فرمایا کہ ہم پیشدستی نہین کرتے ہین اسلیے کہ یہ آئین اسلام کے خلاف ہے مظہر فیل کش نے کہا کہ اگر وار نہین کرتا ہر تو لے اسے کہ یہ پیغام قضا ہر یہ کہکے نیزہ سینۂ بے کینۂ سکندر رستم خو پر مارا سکندر نے نیزہ اسکا تلوار سے قلم کیا بس اسنے خفیف ہو کر نیزہ ہاتھ سے پھینک دیا اور تلوار کھینچکر آواز دی کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی جسکو حلال مشکلات جہان کہتے ہین روک تو اس برق جہندہ کو دیکھون تو کیسی سپر تو رکھتا ہر بس یہ سُنتے ہی شاہزادہ نے سپر پشت سے لی اور مظہر فیل کش نے تلوار ماری شاہزادہ نے سپر کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا تلوار جو پڑتی ہر کوئی چار انگل سپر مین در آئی ہوگی کہ سکندر نے بلچک دی تلوار مظہر کی ٹوٹی اسنے خفیف ہو کر وہی ٹکڑا جو ہاتھ مین رہگیا تھا شاہزادہ پر کھینچ مارا سکندر نے ترچھے ہو کر خالی دیا مظہر فیل کش نے دوسری تلوار کھینچ لی اور برس پڑا شاہزادہ نے کئی وار اسکے رد کیے جب دیکھا کہ یہ کسیطرح نہین مانتا بس دھار بچا کر ہاتھ قبضے پر ڈالدیا مظہر فیل کش نے تلوار ہاتھ سے پھینک دی اور شاہزادہ سے لپٹ پڑا شاہزادہ بھی دست و گریبان ہوا کشتی ہونے لگی دونون لشکر تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے پہر بھر کامل کشتی رہی آخرکار سکندر رستم خو نے لنگر مظہر کا توڑا اور کمر زنجیر کا بند پکڑ کر شن سے اُٹھا لیا اور چاہتے تھے کہ زمین پر ماروں مظہر نے کہا امان فرمایا بشرط ایمان دو چیزون مین سے ایک چیز پسند کرو یا ایمان لاؤ اور جان بچاؤ یا جان دو بس یہ سُنتے ہی مظہر نے کہا کہ جو دین برحق ہر وہی قبول ہر شاہزادہ نے چپکے سے مظہر کو زمین پر اُتارا بلکہ فاش زمین پر بٹھا دیا مظہر فیل کش یہ جرأت دیکھ کر نثار ہو گیا کہ کوئی بھی دشمن کو یک بیک چھوڑ دیتا ہر اور اسقدر جلد بات کا اعتبار کر لیتا ہر لیکن جمشید سُرخ قبا نے جو دیکھا کہ مظہر مسلمان ہو گیا اور سکندر سے زیر ہوا چلا کر آواز دی کہ او ناشدنی کیا اسی دن کے لیے تو پیدا ہوا تھا کہ دشمن کا شریک ہو جائے مظہر فیل کش نے کہا اے والد بزرگوار مین ہرگز آپ کا دشمن نہ تھا نہ ہون لیکن جہانتک خیال کرتا ہون مجھے انجام یہی نظر آتا ہر کہ جو اطاعت اس شخص کی کرے گا وہ تو بچے گا ورنہ مارا جائے گا دین و دنیا دونون خراب ہونگے آپ کو بھی لازم ہر کہ اطاعت اس شہریار کی قبول فرمائیے اسلیے کہ لوح اسکے پاس ہر تمام در بند شکستہ ہو گئے اب اکیلے آپ اسکا کیا کر سکتے ہین

ماسوا اسکے دین بھی اسکا برحق ہی جمشید نے غصہ مین آکر کہا کہ تجھے شرم نہین آتی کہ ایک تو خود مسلمان ہوگیا اور اب مجھے بھی نصیحت کرتا ہی ارے مارو اس ناشدنی کو کہ یہ میرے واسطے بدنامی ہی اسکا زندہ رہنا بہتر نہین ایسے جیے تو کیا مرے تو کیا دونون حالتین یکسان ہین بلکہ نالائق اولاد کا مرنا ہی بہتر ہی یہ سنتے ہی تمام لشکر جمشید سرخ قبا کا شاہزادہ سکندر رستم خو اور مظہر فیل کش کیطرف بڑھا ادھر خورشید زرین قبا نے جو دیکھا کہ تمام ساحر بقصد ہلاکت طلسم کشا آتے ہین اسنے اپنی فوج کو بھی حکم دیا کہ لینا اور خود بھی جھپٹا اب ادھر تو کفار قریب طلسم کشا پہونچے اور اُدھر لشکر مطیع اسلام آپہونچا ساحرون مین جنگ ہونے لگی ترنج نارنج گولہ فولادی گچھا سوئیونکا تر سول پر سول برابر چل رہے تھے ایک قیامت کبرے برپا تھی ساحرون کے مرنے سے زمین و آسمان آتش بار ہورہے تھے تاریکی چھائی ہوئی تھی زمین کو زلزلہ تھا آسمان سے آتش باری و برف باری ہورہی تھی عین گرمی جنگ مین جمشید سرخ قبا نے ایک دوہتڑ مارکر آواز دی کہ طائران طلسمی تم کسدن کام آوگے اپنے بیگانے ہوگئے جو دوست تھے وہ دشمن سچ ہی کہ وقت بد کا کوئی شریک نہین بس اسکا دوہتڑ مارنا تھا کہ ہزارہا جانور بالاے ہوا اڑتے ہوئے نظر آنے لگے اور اُنھون نے شور کیا جسکے سر پر سایہ ان جانورون کا پڑا وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور طائر نے مانند چیل کے جھپٹا مارا اور پنجے مین دبائے ہوئے اُڑکر ایک سمت روانہ ہوگیا جو ساحران لشکر خورشید زرین قبا تھے وہ بزدل ہونے لگے یہ سحر بادشاہ طلسم کا تھا کون اسکا جواب دے سکتا تھا انزروت جادو یا خورشید زرین قبا کہ انھون نے اپنے اپنے سرون پر چتر سحر قائم کرلیے تھے یہ تو محفوظ تھے ورنہ فوج کی چتھاڑ ہورہی تھی جسطرح چیلون کو گوشت دیا جاتا ہی اسطرح وہ بیرندان ہوان ساحر کو اُٹھا اُٹھا کر لیے جاتے تھے عجب طرح کا تہلکہ مچا ہوا تھا اب حالت لشکر اسلام کی دگرگون ہوئی شمس جبنی نے شاہزادہ سکندر رستم خو کو پکارکر آواز دی کہ اے شہریار آپ کہان ہین اب لشکر کی خیریت نہین معلوم ہوتی جلد خبر لیجیے یہ آواز سنکر سکندر رستم خو نے نظر اُٹھاکر جانب آسمان دیکھا تو معلوم ہوا کہ طائران طلسمی کو تباہ کررہے ہین بس نظر لوح پر ڈالی اسمین لکھا ہوا تھا کہ وہ جادوگر جسکا نام کوہان فیل پیکر ہی سامنے فیل بنا ہوا اڑرہا ہی اور تمھاری فوج کو غارت کررہا ہی یہ اسم پڑھکر تیر پر دم کرو اور اسکی پیشانی پر مارو کہ وہ دم توڑ کر تیر پار گذر جاے جسوقت تیر تمھارا خون آلودہ ہوکر نکلے تو اسی تیر کو تلاش کرنکے فلان اسم پڑھکر دم کرو اور ان طائرون کو دیکھتے رہو جسوقت ایک طائر بزرگ ابلقی رنگ تم کو دکھائی دے تو اسپر یہ تیر مارو وہ نخچیر ہوکر شعلہ بنجائے گا پھر تماشا قدرت خدا کا دیکھنا یہ دیکھکر سکندر رستم خو نے جلدی سے تیر چلہ کمان مین پیوستہ کیا اور اسم موافق ہدایت لوح کے سر پر دم کرکے منتظر رہے جیسے کوہان فیل پیکر ایک ساحر فوج خورشید کو سونڈ مین لپیٹکر اسطرف پلٹا چاہتا تھا کہ پاؤن سے دبالون اور چیر کر پھینکدون کہ بس شاہزادہ با اقبال نے تیر سر کیا اور تیر پیشانی پر اُس فیل کی پڑا اور توڑکر پار نکل گیا شاہزادہ تو

گھوڑا اُڑا کر اپنا تیر بیٹے کو چلا اور یہان وہ فیل فیل آتشبازی ہو کر اپنی فوج پر گرا اور لوگون کو جلانا پھونکنا
شروع کر دیا جمشید سُرخ قبا نے دیکھا کہ یہ تو تمام فوج کو روندے ڈالتا ہی اور جلائے دیتا ہی بس
اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر انگشت سے زمین کیطرف اشارہ کیا دیکھا کہ وہ فیل زمین مین سما گیا اور لشکر
نے اُسکے ہاتھ سے امان پائی لیکن اُدھر طائرون کی وہی حالت ہی کہ لشکر اسلام کو تباہ و برباد
کر رہے ہین قریب ایک ہزار دیوون کے کم ہو گئے اور یہ جانور اُنکو پنجون مین دبا کر لے گئے نہین
معلوم کھا گئے یا کہین پھینک دیا اُدھر شاہزادہ سکندر رستم خو جو قریب پہونچے تیر چلہ کمان مین
پیوستہ کیا اور نظر اٹھا کر جانب آسمان کے دیکھا تو وہ طائران طلسمی بالاے ہوا مثل چیلون کے چکر
مار رہے ہین تاوے لگا رہے ہین اور ایک طائر ابلق رنگ سب سے بلند اُڑ رہا ہی کہ تیر وہانتک
پہونچنا بسا دشوار ہی بس شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا تھا کہ لوح ہاتھ سے پھینکدو
یہ لوح لینے کو نیچا ہوگا اُسوقت تیر مارنا بس یہ دیکھتے ہی شاہزادہ نے لوح ہاتھ سے پھینک دی
اِس لوح کا زمین پر گرنا تھا کہ وہ طائر کندے تولکر چلا کہ یون ہی پنجہ مین دبا کر لوح کو لے اُڑون
بس جیسے جھپٹا مار کر چاہتا ہی کہ لوح پنجہ مین دابون سکندر رستم خو نے تیر مارا کہ سینہ کو توڑ کر
پار گذر گیا اور طائر پھڑک کر زمین پر آیا جسقدر طائر بالاے ہوا اُڑ رہے تھے وہ شور کرنے لگے
اور ساتھ اُس طائر ابلق کے زمین پر گر کر پھڑکنے لگے اِدھر تو وہ طائر ابلق پھڑکتے پھڑکتے زمین
سے غائب ہو گیا اُدھر سب طائر ندارد ہو گئے اب تو ساحران لشکر اسلام و ساحران کفار لڑنے
لگے اور دل انکے بھی شیر ہو گئے لیکن دیو سرہنگ جادو نے قیامت کے سحر کیے ہین کہ ہر
طرف ایک آفت برپا ہی جدھر یہ دیو گرتا ہی ہزار ہزار ساحر اسکے سامنے سے پسپا ہو جاتے ہین
کسی کو گولہ فولادی مارا تو وہ جہانتک ساحر سلسلہ سے ملے سب کو توڑتا ہوا نکلا چلا گیا جسپر
سحر ترنج چینچ مارا ترنج نے یہی حالت کی عین گرمی جنگ مین دیو سرہنگ جادو قریب
مظہر فیل کش کے پہونچا اور آواز دی کہ دیکھون تو تو کیسا فیل کش ہی یہ کہکر زمین پر ٹلطک
ماری اور فیل مست بنکر شاہزادہ مظہر کیطرف چلا یہ بیچارہ مرد سپاہی سحر و ساحری کو کیا
جانے اسنے جھپٹ کر مستک پر گرز مارا یہ ضرب ایسی تھی کہ اگر فیل آہن ہوتا تو سر اُسکا پچک جاتا
لیکن اس فیل پر کوئی اثر نہ ہوا اور سرہنگ نے سونڈ سے پکڑ کر مظہر کو اپنی پشت پر ڈال
لیا اور بارگاہ جمشید کیطرف چلا یہ حال سیارہ ثالث نے دیکھا کہ یہ بھی قریب مظہر کے کھڑا ہوا
لڑ رہا تھا تیغہ خاراشگاف اسکے ہاتھ مین اور جام جمشید دوسرے ہاتھ مین تھا جیسے ہی نظر
اسکی فیل پر پڑی سیارہ جھپٹ پڑا لیکن یہ پیدل کیونکر برابر پہونچ سکتا ہی اور فیل مظہر فیل کش
کو لیے ہوئے تیز بھاگا چلا جاتا تھا جب دیکھا سیارہ نے کہ مین اُس تک نہ پہونچ سکونگا
شاہزادہ سکندر رستم خو کو آواز دی کہ اے شہریار آپ کے تازہ رفیق کو وہ کوئی ساحر فیل
بنا ہوا لیے چلا جاتا ہی شاہزادہ کی نظر جو پڑی جھپٹے لوگ سد راہ ہوئے جنگ ہونے لگی
دیکھا سکندر رستم خو نے کہ پہونچنا میرا مظہر فیل کش تک نہایت دشوار ہی چونکہ یہ
ایک بلند مقام پر لڑ رہے تھے بس وہین سے ہاتھ کو بلند کر کے عکس لوح کا فیل پر ڈالا

بس پرتو لوح کا کیا تھا کہ ایک برق تھی یا تو فیل زور سے بھاگا چلا جاتا تھا یا مضمحل ہوگیا اور نظر جو مظہر کی پڑی تو دیکھا دیو سر ہنگ جادو کی پشت پر مین سوار ہون اور فیل نہین ہر اور یہ دیو چار دن ہاتھ پاؤن سے بھل رینگ رہا ہر مظہر نے کہا کہ دیکھ اب فیل کشی میری یہ کہکر ایک گھونسا اسکے سر پر مارا کہ دیو نیورا کر زمین پر گرا مظہر نے علیحدہ ہوکر تیغہ کھینچکر مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہوئے جب تک مظہر نے اسکو قتل نہ کر لیا سکندر رستم خو برابر عکس لوح کا پی در پی ڈالا کیے لیکن جسوقت دیو سر ہنگ جادو مارا گیا تو ایک قیامت برپا ہوئی آندھی چلی خاک اُڑی درختون سے ٹہنے پھٹ پڑے بعد کچھ دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام من دیو سر ہنگ جادو بود افسوس ہر دیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم یہان جمشید سرخ قبا نے دیکھا کہ سپہ سالار بھی مارا گیا اور میرا سحر بھی رد ہوا اب کیا کرنا چاہیے غرور نے اسکے پھر شیطان بنکر کان مین پھونکا کہ اگر طلسم کشا صاحب لوح ہر تو تیرا کیا کرے گا اسلیے کہ تو روئین تن ہر تلوار تجھ پر اثر نہ کرے گی ایسے ایسے خیال کرکے تخت اپنا اوڑا کر طرف شاہزادہ سکندر رستم خو کے چلا کہ بس اب جو کچھ ہونا ہر وہ ہو ہی نہ جائے ادھر شاہزادہ برابر لڑ رہا تھا کہ جمشید سرخ قبا سامنے شاہزادہ کے پہونچا اور آواز آئی کہ او طفل گستاخ معلوم ہوا کہ تو بڑا بہادر ہر اگر تیرے سر مین فتاحی طلسم کا سودا نہ سما گیا ہوتا تو مین تجھے بہت دوست رکھتا اور کبھی اپنے سے جدا نہ کرتا مگر اب مجبور ہون کہ بغیر تجھے قتل کیے چارہ نہین اب تیرا قتل نہ کرنا آستین مین سانپ پالنا ہر شاہزادہ نے فرمایا کہ مین نے تو پہلے ہی تجھ سے اظہار اس امر کا کر دیا تھا کہ مین تیری سلطنت چھیننے کی غرض سے نہین آیا ہون نہ تیرا دشمن ہون لیکن تو نے وہ امر کیا جو آجتک کسی نے نہ کیا تھا کہ ایلچی پر ہاتھ اُٹھایا اور قتل مین کمی نہین کی یہ قدرت پروردگار عالم کی کہ اُسنے مجھے بچایا اگر آنکھین رکھتا ہر تو دیکھ لے اُس قادر مطلق کی توانائی اسی واقعہ سے ظاہر ہوتی ہر کہ مجھ ایسا انسان خفیف البنیان دیوون کی بارگاہ مین ہو اور ایک لاکھ دیوان ساحر کا محاصرہ ہو اور اُسے کوئی قتل نہ کر سکے اگر تو چشم بصیرت رکھتا ہوتا تو اسیوقت مسلمان ہو جاتا مگر معلوم ہوا کہ قلب تیرا سیاہ ہر ظلمت کفر نے تجھے گھیر لیا ہر جمشید سرخ قبا نے باتون مین لگا کر اپنا کام نکالا کہ قریب پہونچ گیا اور اتنا وقفہ نہ دیا کہ شاہزادہ لوح کو دیکھ سکتا بس دستک دی کہ ایک پتلی زمین سے مقراض ہاتھ مین لیے ہوئے نکلی اور ڈوڑا کاٹ دیا اور لوح شاہزادہ کے گلے سے گری بس لوح کا گرنا تھا کہ کڑک کر ایک پنجہ گرا اور سکندر رستم خو کو لے کر روانہ ہوگیا یہان لوح جیسے ہی زمین پر گری طبقہ زمین کا شق ہوا اور سر ہنگ نمودار ہوا اور لوح کو نگل گیا جمشید سرخ قبا نے خورشید زرین قبا کی طرف دیکھ کر آواز دی کہ تم جسکے بل پر ہمارے مقابلہ کو آئے تھے وہ اب کہان ہر لوح کدھر گئی اور طلسم کشا کو کون لیگیا او نمک حرامو کب چھوڑتا ہون تم کو یہ کہکر خورشید کیطرف چلا خورشید زرین قبا نے کہا کہ مین نے جو مذہب حق دیکھا اُسکی اطاعت اختیار کی مجھے خدا سے زیادہ آپ کا خوف نہ تھا جو مین آپ کے دائرہ سے باہر قدم نہ رکھتا جمشید نے کہا اچھا دیکھو ابھی حق و ناحق کا حال کھلا جاتا ہر یہ کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ جسقدر فوج خورشید تھی سب کے

گرد ایک دیوار حائل ہوگئی اور یہ معلوم ہوا کہ سب مقید ہوگئے اب جو سحر کرنا چاہتا ہے اُسے سحر نہین یاد آتا جمشید سرخ قبا نے خورشید کو آواز دی کہ اب بچا نہین لیتا اپنے ملازمون کو خورشید نے ہرچند بہت سے سحر کیے مگر سحر جمشید سرخ قبا کا رد نہ کر سکا اور جمشید سرخ قبا نے سمعان دراز شاخ جادو سے کہا کہ قتل کر ان سب کو یہ سنتے ہی چاہتا تھا سمعان کہ اندر اُس حصار کے داخل ہو کر فوج خورشید کو قتل کرے کہ خورشید نے آواز دی او ملعون تیری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تو ہمارے سامنے ہمارے لشکر کو قتل کرنے چلا ہے بس خبردار آگے قدم نہ بڑھانا یہ سُنکر سمعان دراز شاخ نے زمین پر غلطک ماری اور شیر بنکر خورشید زرین قبا کیطرف چلا خورشید اسے دیکھا کیا جیسے سمعان شیر بنا ہوا قریب پہونچا اور خورشید کو تھپڑ مارا خورشید نے کلائیان اسکی پکڑکر کچھ اسم سحر پڑھکر منھ پر اس شیر کے دم کیا کہ غصہ انسکا فرو ہو گیا بس جلدی سے زبانمین نشتر دیا اور خون چلو مین لیکر منھ پر شیر کے چھینٹا مارا اور کہا کہ دشمن دوست ہو گئے اور دوست دشمن بس یہ سنتے ہی وہ شیر پلٹ کر اپنے لشکر کیطرف چلا جمشید سُرخ قبا نے آواز دی کہ اے سمعان ایسا بیہوش ہوگیا ادھر آ کہان جاتا ہے لیکن وہ اپنے ہوش مین کب ہے آتے ہی قہرمان جادو پر حملہ کیا قہرمان نے اُن کی کہ شعلہ منھ سے نکلا اور سر پر شیر کے گرا اور شیر بھی جلکر شعلہ ہوگیا اب دونون شعلے ایک ہوکر لشکر پر گرے اور فوج جمشید کو پھونکنا شروع کیا خورشید زرین قبا نے آواز دی کہ اے بادشاہ دیکھا اس سحر کو جمشید اُسطرف متوجہ ہوا اور خورشید نے چاہا کہ کسیطرح حصار سحر کو توڑ کر اپنی فوج کو رہا کرون اور بہت سے سحر کیے مگر ممکن نہ ہوا اب اول حال لوح کا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت نہنگ طلسمی لوح منھ مین لے کر چلا اور پریزاد مقراض جادو اپنے مسکن کیطرف روانہ ہوئے تو شمس جنی نے پنجہ گرا کر شاہزادہ کو اُٹھا لیا کہ لوح جاتی رہی ہے ایسا نہ ہو کہ شاہزادہ کو چشم زخم ہو پہونچے جسوقت آنکھ شاہزادہ کی کھلی دیکھا کہ سامنے شمس جنی کھڑے ہوئے ہین کہ ساتھ ہی زمین شق ہوئی اور نہنگ نمودار ہوا اور لوح اُگل دی شمس جنی نے کہا شاباش و مرحبا اس نہنگ طلسمی کو شمس جنی نے اپنے علم کی قوت سے اپنا مطیع کر لیا تھا یہی سبب تھا کہ یہ لوح لے کر چلا آیا اور پھر لوح دیدی شاہزادہ نے لوح کو گلے مین ڈالا اور شمس جنی سے کہا کہ جلد مجھے لشکر مین پہونچوا دو نہین معلوم جمشید نے میرے لشکر کی کیا حالت کی ہوگی شمس جنی نے کہا آنکھین بند کیجیے شاہزادہ نے آنکھین بند کین اب جو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ سامنے دونون فوجین ہین اب یہ گھوڑا اُڑا کر چلے لیکن وہان جمشید سرخ قبا نے جو دیکھا کہ میرے ساحرون کے سحر میرے ہی لشکر کو پھونکے دیتے ہین بس اسنے یا سامری کہکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے اُنگلی مین نشتر دیا اور خون اُس شعلہ پر مار کر آواز دی کہ دشمن چھوڑ دوستونسے لڑتا اور بیگانون کی طرف سے اپنونکو قتل کرنا یہ کونسی عقل کی بات ہے بس خون کا چھینٹا مارنا تھا کہ وہ شعلہ لشکر خورشید زرین قبا پر گرا اور اسنے جلانا پھونکنا شروع کیا ایک تو یہ دیو بیچارے بند ہی کھڑے ہین زبانین انکی بیکار ہو گئی ہین سحر یاد نہین دوسرے یہ آفت ناگہانی خورشید زرین قبا نے ہرچند چاہا کہ اب اس شعلہ کو پلٹا دون بہت سے سحر کیے مگر کچھ نہ ہوا اب تو اہل اسلام نہایت پریشان ہوئے

اور سب کو یقین مرگ ہوا اور جمشید سُرخ قبا خورشید زرین قبا کیطرف چلا کہ او نمک حرام دیکھا تو نے اب کہان ہے طلسم کشا تیری مدد نہین کرتا اور تجھے بچاتا نہین خورشید نے کہا کہ بچانے والا پروردگار عالم ہے وہ ہر جگہ موجود ہے اگر طلسم کشا نہین تو خدا تو ہے ادھر جمشید کو نام خدا سُنکر اور بھی غصہ آیا اور یہ دشمن خدا کا قریب خورشید کے پہونچا خورشید نے گولہ مارا جمشید نے اُمنت کی کہ وہ گولہ زمین پر گر پڑا ترنج مارا وہ بھی رد ہوا نارنج مارا وہ بھی رد ہوا اب قریب ہے کہ جمشید اسکو بھی قتل یا گرفتار کرے کہ بس اسنے تڑپ کر دعا کی کہ اے کس بیکسان و اے داد رس غریبان مدد کر میری کہ مین ابھی تازہ مسلمان ہون ورنہ یہ کافر طعنہ زن ہونگے حال زار پر ہمارے ہنسینگے بس یہ کہتا تھا کہ تیر دعا ہدف مراد اجابت پر پڑا اور نعرہ سکندر رستم خو کا ہوا کہ او کافر کہان جاتا ہے ادھر آکہ حریف تیرا مین ہون دیکھا شاہزادہ گھوڑا دوڑائے چلا آتا ہے لوح گلے مین چمک رہی ہے جمشید نے کہا ہائین تو پھر آگیا اور کیونکر آیا شاہزادہ نے فرمایا کہ دیکھ یون آیا یہ کہکر گھوڑا دوڑا کر قریب جمشید سرخ قبا کے پہونچ گئے جمشید نے پھر دستک دی کہ پریزاد طلسمی پیدا ہوئے شاہزادہ نے عکس لوح کا ڈالا دیکھا کہ اُن پریزاد نے مقراض سے اپنی انگلیان کاٹنا شروع کردین یہانتک کہ سب اُنگلیان بیکار ہوگئین ادھر شاہزادہ جمشید سرخ قبا کیطرف متوجہ ہوا جمشید نے دیکھا کہ اب بغیر مقابلہ کیے ہوئے چارہ نہین ہے بس فوراً زمین پر غلطک مار کر صورت اپنی ایک شیر کی پیدا کی اور سکندر رستم خو کیطرف بھبک کر چلا شاہزادہ نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے سکندر اسپر تلوار کا وار نہ کرنا اسلیئے کہ یہ روئین تن و آہنی بدن ہے بس تجھے لازم ہے کہ جسوقت یہ منھ کھولکر تیری طرف بڑھے تو فوراً فلان اسم تیر پر دم کر کے اسکے حلق مین تیر مار شاہزادہ نے ایسا ہی کیا بس تیر کا حلق مین در آنا تھا کہ ایک شعلہ اسکے منھ سے نکلا اور اسی پر چمک گیا کہ جلا کر خاک کر دیا اور اب یہ شعلہ سکندر رستم خو کیطرف چلا سکندر نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر اسپر دم کر اور پھر تماشا قدرت پروردگار کا دیکھ کہ کیا ہوتا ہے شاہزادہ نے وہ اسم جسکی لوح نے ہدایت کی تھی پڑھکر اُس شعلہ کیطرف دم کیا بس اسم کا دم کرنا تھا کہ اب وہ شعلہ اور بھڑکا اور پلٹ کر اپنے لشکر کیطرف چلا یہ دیکھکر ساحر بھاگے کہ غضب ہوا اب یہ ہم مین سے کسیکو نہ چھوڑے گا لیکن کہان جا سکتے ہین یہ جمشید سرخ قبا کا سحر ہے جسکی پناہ نہین ہے شعلہ چمک چمک کر گرنے لگا اور لوگونکو جلانا شروع کیا جسقدر یہ شعلہ لوگونکو جلاتا جاتا ہے اُسیقدر اسکی تیزی بڑھتی جاتی ہے اب تو خورشید زرین قبا اور انزروت جادو اور شمس جنی وغیرہ بھی لشکر اپنا لے کر لشکر کفار پر گرے اور ساحرونکو قتل کرنا شروع کیا اُنھین اپنے بادشاہ ہی کے سحر سے پناہ نہ تھی جو دوسرونسے مقابلہ کرسکتے ایک قیامت برپا تھی ہرچند کہ لشکر جمشید مین بہت بڑے بڑے ساحر تھے اور اُنھون نے دریاے سحر پیدا کیا اور اُس دریا مین نہنگ بنکر اس شعلہ سے بچنے کی فکر کی مگر یہ شعلہ شعلہ قضا تھا کہان جا سکتے تھے شعلہ پانی کے اندر جاکر ساحر کو جلا کر صاف نکل آتا تھا جب بہت سے ساحر مرے اور سیکڑون فرار ہوگئے تو باقی ماندہ لوگون نے شاہزادہ سکندر رستم خو ۸

کے نام کی دوہائی کھینچی اور پکارے کہ ہم مذہب ابلیس پرستی سے باز آئے لعنت ہو ایسے خداوندونپر جو ایسے وقت مین ہمارے کام نہ آئے ہمین امان دیجیے شاہزادہ پریشان ہوا کہ اب کیا کرون یہ شعلہ کیونکر فرو ہو شمس جنی نے آواز دی کہ جلد لوح کو ملاحظہ فرمائیے سکندر رستم خو نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم جسوقت بادشاہ طلسم شعلہ بنگر لشکر کو اپنے جلادے اور وہ لوگ فریادی ہون تو تجھے لازم ہو کہ فلان اسم پڑھکر جام جمشیدی پر دم کرکے دستک دے اور جام زمین پر رکھدے یہ دیکھکر شاہزادہ نے اسم کو پڑھا اور دستک دیکر پھر جام پر دم کرکے ہاتھ سے رکھدیا دیکھا وہ شعلہ دستک کے ساتھ ہی اُسطرف سے پلٹا اور چمک کر جام جمشید مین گرا اور فنا ہوگیا یہ معلوم ہوا کہ ایک چنگاری آب مین گرکر افسردہ ہوگئی دیکھا شاہزادہ نے کہ تہ آب کچھ راکھ ہو اور بالاے ہوا کوئی کہ رہا ہو کہ کشتی مرا نام من جمشید جادو بود حیف مردیم و جانداد یم و بمطلب خود نرسیدیم بس اسکا مرنا تھا کہ تمام ساحرون نے امان مانگی شاہزادہ نے امان دی طبل امان بجا دونون لشکر علیحدہ ہوئے اور افسران فوج جمشید رومال سے ہاتھ باندھکر خدمت شاہزادہ سکندر رستم خو مین حاضر ہوئے اور عفو تقصیر کے خواہان ہوئے شاہزادۂ با اقبال نے خطا اُنکی معاف فرمائی اور ارشاد کیا کہ جسوقت تک مالک تمھارا زندہ تھا پاس نمک حلالی یہی چاہتا تھا کہ تم اُسکے دوست کے دوست اور اُسکے دشمن کے دشمن رہو سو معاملہ دین کے کسیوقت مین مالک سے روگردانی کرنا مناسب نہین ہو لیکن اب مان تمکو اسی شرط پر بچاتی ہو کہ مذہب اسلام اختیار کرو اُن لوگون نے عرض کی کہ ہم پہلے سے اس دین کو برحق سمجھ چکے ہین ورنہ کبھی حاضر حضور نہ ہوتے اور مثل اپنے بادشاہ کے جان کو ایمان پر سے نثار کرتے اب آپ ہمین راہ راست بتائین شاہزادہ نے کلمہ شہادت تلقین فرمایا اور وہ سب از سر صدق مسلمان ہوئے اب شاہزادہ نے لشکر کو اسی مقام پر اتارا اور قیام فرمایا شب بہ آرام تمام بسر کی کچھ لوگون نے لاشون کے دفن کی اجازت دیدی وہ لوگ لاشین مسلمانون کی اُٹھوا اُٹھواکر دفن کر رہے تھے اور کچھ لوگون نے لاشین فوج کفار کی ایک گڑھا عمیق کھودکر اُسمین پاٹ دیا سوا قبر جمشید کے کہ یہ تو علیحدہ بنادی گئی تھی کیونکہ ایک تو یہ بادشاہ تھا اسکا اعزاز کیا گیا دوسرے یہ کہ مظہر فیل کش اسکا فرزند موجود تھا اور وہ شاہزادہ کا رفیق ہوکر اپنے باپ سے لڑا تھا کیونکر سکندر رستم خو اُسکا خیال نہ کرتے الغرض جب صبح ہوئی شاہزادہ نے نماز صبح پڑھی اور بارگاہ یاقوت نگار مین رونق افروز ہوئے سب سردار حاضر ہوئے شاہزادہ نے مظہر فیل کش کو اُسکے باپ کا پرسا دیا اور فرمایا کہ افسوس مفت اسنے اپنی جان بھی دی اور ایمان بھی کھویا مظہر فیل کش نے عرض کی کہ حضور اُس دشمن خدا اور کافر بیدین کا عبث رنج فرماتے ہین اگرچہ وہ میرا باپ تھا مگر جب اُسنے راہ راست کو چھوڑ کر کفر اختیار کیا تو مجھے اُس سے ویسے ہی نفرت لازم ہوئی جیسے علی العموم اہل اسلام کو کافرونسے ہوتی ہو شاہزادہ نے مرحبا فرمائی اور وہ فوج جمشید جو امان مانگ کر بچ گئی تھی اُسے مسلمان کرکے مظہر فیل کش کا ماتحت کیا اب مظہر فیل کش نے عرض کی کہ آپ قلعہ مین تشریف لے چلیے بس یہ سنکر فوراً شاہزادہ کو ملکہ نوبہار زبرجد پوش کا خیال آگیا اور یہ تصور بندھا کہ جسوقت اُسے خبر ہوگی کہ باپ اُسکا میرے ہاتھ سے قتل ہوا

تو دل مین کیا کہے گی اور میرے ساتھ شادی اپنی کیون منظور کرنے لگی بے اختیار آنکھون مین آنسو بھر آئے
اور مظہر فیل کش سے کہا کہ ابھی مین قلعہ مین نہ جاؤنگا پھر دیکھا جائے گا یہ فرماکر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا
اور اپنے خیمہ کی جانب روانہ ہوا مظہر فیل کش نے جو چہرہ متغیر دیکھا نہایت پریشان ہوا کہ یہ کیا
معاملہ ہی یہ بھی ہمراہ ہولیا شاہزادہ اسی کی وجہ سے بارگاہ سے اُٹھا تھا کہ اسوقت دل میرا
اختیار سے باہر ہوا جاتا ہی یہ دریافت حال ضرور کرے گا جسوقت اسے معلوم ہوگا کہ مین اُس کی
بہن پر عاشق ہون مبادا غیرت مین آکر خودکشی کرے یا دوست بنکر پھر دشمن ہو جائے اور مذہب
حق سے بھی برگشتہ ہو جائے لیکن جسوقت دیکھا کہ مظہر فیل کش ساتھ ہی ساتھ چلا آتا ہی تو
شاہزادہ نے فرمایا کہ کیون کیا کچھ کہتا ہی مظہر فیل کش نے عرض کی کہ ایک امر استفسار کرتا ہی
مگر اول مجھ سے عہد اس امر کا کیجیے کہ جو کچھ مین پوچھون وہ بتا دیجیے شاہزادہ نے فرمایا کہ مین تم سے
ہرگز نہ چھپاؤنگا لیکن خیمہ تک پہونچ لو پھر پوچھنا مظہر فیل کش نے کہا کہ نہایت مناسب ہی اور
مظہر کو اپنے ساتھ لیے ہوئے داخل خیمہ ہوا اور تخلیہ کر دیا دل تو بھرا ہی ہوا تھا وہ آنسو جو دیر
سے چشمہ چشم مین رُکے ہوئے تھے رخسارون پر بہ آئے اور راز پنہان کو ظاہر کرنے لگے اب تو
مظہر فیل کش اور بھی پریشان ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہی اُدھر شاہزادہ سکندر رستم خو کو کچھ ایسے
خیال بندھے کہ غم انکا زیادہ ہوگیا اور دم بھر مین حالت نوع دگر ہو گئی آخر مظہر فیل کش نے
بیتاب ہو کر پوچھا کہ اے شہریار عالیوقار آخر کچھ تو بیان فرمایئے کہ اس پریشانی کا کیا سبب ہی اور
اسقدر آپ غمگین کیون ہو رہے ہین مین اگر ایسا جانتا تو قلعہ مین چلنے کو آپ سے نہ عرض کرتا اُسیوقت
سے یہ حالت آپ کی ہوئی لہذا مین ناواقف تھا اگر کچھ خلاف مزاج ہوا ہو تو امیدوار عفو ہون
شاہزادہ نے فرمایا اے مظہر تم جسقدر معذرت کروگے اسیقدر میری شرمندگی تم سے زیادہ
ہوتی جائیگی لہذا اب مجھے کچھ نہ کہو مین تم سے وعدہ کر چکا ہون سبب اسکا بیان کرونگا مگر ذرا
میری طبیعت سنبھل لینے دو بقول شاعر شعر منزل عشق کا حال آپ مین آلون تو کہون +
سُننے والا کوئی پہلو مین بٹھا لون تو کہون + کامل ایک گھنٹے تک شاہزادہ اسی حال پر ملال
مین مبتلا رہا کہ روتے روتے ہچکیان بندھ گئین جسقدر یہ ضبط کرنا چاہتا ہی اور حال کو اپنے چھپانا
چاہتا ہی اسیقدر آنسوؤن کی طغیانی ہوتی ہی شعر مجمع احباب مین ضبط بکا مشکل ہوا + خشک
آنسو ہو گئے جسوقت تنہائی ہوئی + جب کچھ دیر کے بعد اُس حالت مین کمی ہوئی تو پھر
مظہر فیل کش نے استفسار کیا اب سکندر رستم خو نے کہا کہ اے مظہر فیل کش مین تیری
دوستی کا حق نہین ادا کر سکتا اسلیے کہ تو اپنے باپ سے برگشتہ ہو کر میرا شریک ہوا لیکن اب
مین دیکھتا ہون کہ تجھے اسکے عوض مین مجھ سے ایسا رنج پہونچا چاہتا ہی کہ تو مجھ سے بھی برگشتہ
ہو جائے گا تو مجھے تیری طرف سے بحمد اللہ کوئی خوف نہین ہی مگر شرم آتی ہی کہ جو اپنا دوست ہو
اُس سے ایسی بات کیونکر بیان کرون جو کسیطرح شایان نہین ہی مظہر فیل کش نے عرض کی
کہ اے شہریار وہ ایسی کونسی بات ہی جسکے بیان کرنے مین مجھ سے آپ حجاب فرماتے ہین اور وہ
بھی اسقدر کہ جسکی حد نہین ہی لہذا مین قسم کھاتا ہون اُسی خداے برحق کی کہ جسکو مین سننے

حضور کی بدولت پہچانا ہی کہ اگر میرا مال میری جان کوئی چیز حضور کے کام مین آوے تو مجکو عذر نہ ہوگا
اگر کوئی مشکل ایسی درپیش ہی جسمین خطرہ جان و مال کا ہی تو آپ ہرگز تامل نہ فرمائین اس لیے کہ
واے ہو مجھپر کہ آپ کی کوئی مشکل میرے حل کرنے پر موقوف ہو یا میری کسی قسم کی روحانی یا جسمانی
تکلیف پر اُسکی مطلب برآری بنی ہو اور اُسے مین نہ اختیار کرون یہ سُنکر شاہزادہ نے فرمایا کہ
ای مظہر فیل کش مین جسوقت وارد طلسم ہوا اور مین نے ملکہ نوبہار سرخپوش تیری ہمشیرہ کو
دیکھا اُسوقت سے مجھے بغیر اُسکے اپنی زندگی دشوار ہی ع یا تن رود بہ جانان یا جان ز تن برآید جسوقت تک
طلسم نہین فتح ہوا تھا اور خیالات منتشر تھے اُسوقت تک مین نے اس تکلیف جدائی کو برداشت کیا
اور جسوقت سے پروردگار عالم نے مظفر و منصور کیا اب ایک دم جدائی اُسکی شاق ہی یہی سبب تھا
کہ جسوقت تم نے مجھ سے قلعہ مین چلنے کو کہا تو مجھے انواع و اقسام کے خیالات نے بیچین کر دیا وہ یہ
کہ جسوقت ملکہ نے اپنے باپ کے مرنے کی خبر سُنی ہوگی تو اُسکا کیا حال ہوا ہوگا بعد اُسکے جب وہ
سُنیگی کہ وہی دشمن اب داخل قلعہ ہوا تو اُسے اور صدمہ ہوگا اور جب میری طرف سے اُسکو عقد کا
پیغام دیا جائے گا تو وہ کیون منظور کرنے لگی ان سب کے علاوہ تم پر اس امر کو اظہار کرتے حجاب
دامنگیر تھا یہ فرماکر تلوار نیام سے کھینچکر سامنے مظہر فیل کش کے رکھدی اور فرمایا کہ یہ امر میرا اختیاری
نہین ہی مین اس سے مجبور تھا ہان یہ میرے امکان مین تھا کہ تم سے نہ بیان کرتا تو وہ تمھارے اصرار
سے بیان کیا اسپر بھی اگر تم کو میری طرف سے رنج پہونچا ہو تو یہ تیغ اور یہ سر دونون موجود ہین بس
یہ خلق شاہزادہ سکندر رستم خو کا دیکھکر مظہر فیل کش قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ قطع ہون وہ
ہاتھ جو آپ کے قتل پر اُٹھین اور ای شہریار بس اتنی سی بات کا آپ کو کشمکش و پیچ تھا اگرچہ یہ امر
میرے واسطے شان توہین رکھتا تھا مگر اُسوقت جب خدانخواستہ آپ مجھ سے کسیطرح کم رتبہ ہوتے
یا اختلاف مذہب باقی ہوتا جب انمین سے کوئی امر نہین تو مجھے شرم نہین کرنا چاہیے بلکہ میرے
واسطے باعث افتخار ہی مین غلام آپ کا ہون اور نوبہار سرخپوش کنیز ہی کیا مجال ہی اُسکی جو
انکار کر سکے اگر آپ نے اُسکے باپ کو قتل کیا تو کیا بُرا کیا اسلیے کہ اپنے دشمن کو کون زندہ رکھتا
ہی علاوہ اسکے کافر اور پھر ہر طرح سمجھایا بھی اسپر بھی نہ مانا اور شیطان راہ نیک پر نہ آنے دے
تو کوئی کیا کرے مین اُسکو سمجھا دونگا آپ تردد نہ فرمائین خوش نصیب نوبہار سرخپوش کے
جو آپ کی کنیزون مین داخل ہو بس اب مین حضور سے رخصت ہوتا ہون اور قلعہ مین پہونچکر نوبہار
کو آپ کے ساتھ عقد ہونے پر راضی کرتا ہون اور سامان دعوت مہیا کرتا ہون آپ مع لشکر
تشریف لائین اور تامل نہ فرمائین شاہزادہ نے گردن جھکالی اور فرمایا کہ ای برادر جی تو یہ چاہتا
تھا کہ تمھارے ساتھ ہی چلتا مگر مصلحت اسمین ہی کہ پہلے تم جاؤ مظہر فیل کش شاہزادہ سے
رخصت ہوا اور جانب قلعہ جمشید یہ چلا بعد طی مراحل و قطع منازل جسوقت داخل قلعہ ہوا دیکھا
کہ تمام قلعہ سیاہ پوش ہے گھر گھر ماتم جمشید سرخ قبا کا برپا ہی مظہر فیل کش کو جو اہل قلعہ نے دیکھا
بطور ماتم پرسی کے حاضر ہوے مظہر فیل کش نے کہا کہ ہماری طرف سے شہر مین منادی
کر دیجائے کہ مظہر فیل کش نے دین خدا پرستی اختیار کیا اور مطیع طلسم کشا ہوا لہذا جسکو

دین اسلام اختیار کرنا ہو وہ تو اس ملک مین رہے ورنہ اسیوقت یہان سے چلا جائے اور آج سے سب لباس سیاہ اُتار کر لباس سُرخ پہنین کل مین جسکو سیاہ لباس مین دیکھونگا تو اُسکے لباس کو اُسی کے خون سے سرخ کردونگا جسوقت منادی کی گئی لوگ تھر تھرانے لگے بہت سے تو پوشیدہ ہو کر یہانسے نیرنگ قاف کیجانب روانہ ہوئے اور باقی لوگون نے حسب الحکم مظہر فیل کش لباس سیاہ دور کیا اور پوشاک سرخ پہن پہن کر داخل دربار ہوئے اور مظہر کیخدمت مین نذرین گذرانین اور مشرف بہ دین اسلام ہوئے بعد اس انتظام کے مظہر فیل کش محل معلے مین آیا جہان ملکہ نوبہار سرخپوش لباس سیاہ پہنے صف ماتم بچھائے بیٹھی ہو جسوقت نظر اسکی بھائی پر پڑی دل تو خوش ہوا کہ اسی کی جان بچ گئی لیکن باپ کے صدمہ نے پھر رُلا دیا مظہر فیل کش نے کہا ای نوبہار سرخپوش اب تو مجکو کیا سمجھتی ہو نوبہار نے کہا کہ پہلے تو صرف بڑا بھائی سمجھتی تھی لیکن اب بھائی ہین تو آپ ہین اور باپ ہین تو آپ ہین مظہر فیل کش نے کہا کہ بس اب اس ماتمی پوشاک کو اُتارو اور سوگ بڑھاؤ ملکہ نے کہا کہ اسقدر جلد مظہر فیل کش نے کہا کہ اگر مین یہان موجود ہوتا تو تمھین سوگ رکھنے ہی نہ دیتا اسلیے کہ ایک کافر کا سوگ مسلمان کو رکھنا جائز نہین ہو اب جسقدر اپنے باپ کو بہ محبت یاد کروگی اُسیقدر رحمت خدا تم سے دور ہوگی ملکہ نوبہار نے کہا کہ کیا آپ نے مذہب اہل اسلام بھی اختیار کر لیا مظہر نے کہا کہ بیشک یہی مذہب مذہب حق ہو مین نے کیا اختیار کیا تم بھی اس مذہب کی پابندی کرو اور دین قدیم کو اپنے ترک کرو تاکہ انجام درست ہو ملکہ نوبہار نے بھائی کے کہنے سے لباس سیاہ اُتارا اور سفید پوشاک پہنی مظہر فیل کش نے کہا کہ اب مین جانتا ہون کہ تمھارے فرض سے بھی ادا ہو جاؤن لہذا جہان مین نے شادی تمھاری تجویز کی ہو وہ بھی بیان کیے دیتا ہون اور مجھے امید ہو کہ تم انکار نہ کروگی یہ سُنکر ملکہ نوبہار سرخپوش نے تو گردن حجاب سے نیچی کر لی اور مظہر فیل کش نے بیان کیا کہ قسمت تیری بہت اچھی تھی جو تجھے طلسم کشا ایسا شوہر ملیگا میرا قصد ہو کہ اُسی شہریار عالیمقدار کے ساتھ تیری شادی کر دون اسلیے کہ اُس سے بہتر کون شخص ہوگا صورت سیرت حسب نسب ہر امر مین ہم سے تم سے افضل فخر اُسکی کنیزی ہو یہ سُنکر ملکہ نوبہار سرخپوش نے عرض کی کہ یون تو مجھے کوئی عذر نہین ہو اسلیے کہ جو آپ تجویز فرمائینگے وہ میرے حق مین بہتر ہوگا لیکن مجھے یہ خیال ہو کہ لوگ کہینگے کیا دنیا کا لہو سفید ہو کہ جو باپ کا قاتل وہی دختر کا شوہر اور میرا دل اُس سے کیونکر صاف ہوگا جب صورت اُسکی دیکھونگی تو آنکھون مین خون اُترے گا کہ اسنے میرے باپ کو قتل کیا ہو مظہر فیل کش نے کہا ای فرزند اسکا خیال نہ کرو اہل دنیا تو سبھی کو کہتے ہین انکی زبانون سے زخم کس دل مین نہین تمھین اب وہ بات کرنا چاہیے جو خدا کے پسند آئے اہل دنیا سے کام نہ رکھو چار دن کی زندگی ہر طرح بسر ہو جائے گی لیکن ابد تک آتش دوزخ مین جلنے سے خدا محفوظ رکھے باپ تمھارا کافر تھا اب اسکی محبت مین سوا خرابی کے اور کچھ نہین ہو جسقدر تم غم اُسکا کروگی اسیقدر خدا تم سے ناراض ہوگا غرضکہ ایسی ایسی باتین نوبہار گوہر پوش کو سمجھائین کہ ملکہ نے خاموشی اختیار کی نادرہ یا نوا یما ملکہ نوبہار سرخپوش کا سمجھ گئی اور کہا کہ حضور کو اختیار ہو وجہ نارضامندی

تو اُنھون نے ظاہر کردی کہ ابھی اس وجہ سے نامناسب ہی لیکن اگر آپ کوئی قباحت نہین سمجھتے ہین تو بسم اللہ کیجیے ملکہ کی خاموشی بجاے رضامندی ہی بھلا انکی کیا مجال ہی کہ یہ آپ کے فرمان کے خلاف کرسکین اور کنواریان اپنی زبان سے تو اقرار کرنے سے رہین یہ سُنکر مظہر فیل کش نے بہن کو انکے گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور نوبہار سبز پوش کی شادی کا سامان مہیا ہونے لگا ملکہ کا لباس سیاہ بدلوایا اور نوبہار بھی اشتیاق شاہزادہ سکندر مین چشم براہ ہوکر بیٹھی نادرہ بانو نے سامان شادی کا کیا دوسرے روز خبر پہونچی کہ شاہزادہ سکندر رستم خو تشریف لاتے ہین مظہر فیل کش ارکین دولت کو ہمراہ لے کر براے استقبال قلعہ سے باہر آیا اور شاہزادہ کو مع صاحبقران کوچک اندر قلعہ کے لے گیا اب سب کے سب بیٹھے دربار آراستہ ہوا مظہر فیل کش چاہتا تھا کہ شاہزادہ سے رضامندی ملکہ نوبہار سبز پوش کی ظاہر کرے کہ سکندر نے اشارہ سے منع کیا اور صاحبقران کوچک کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرے بزرگ ہین انکے سامنے مجھ سے نہ کہو مظہر فیل کش خاموش ہو رہا سکندر رستم خو نے سیارہ ثالث کو بلاکر کہا کہ تم شمس جنی سے کہو وہ اس شادی کے ذکر کو آغاز کرین مین عذر کرونگا اسوقت دادا صاحب یعنے صاحبقران کوچک خود ہی فرماینگے کہ اگر تھین یہ عذر ہی کہ باپ موجود نہین ہین تو کیا مین بزرگ نہین ہون سیارہ نے جاکر شمس جنی سے کہا شمس جنی نے مظہر فیل کش کیطرف دیکھ کر فرمایا کہ اب آپ کو ملکہ کی شادی کردینے مین کیا تردد ہی مظہر فیل کش نے کہا مجھے کوئی عذر نہین ہی شمس جنی صاحبقران کوچک کیطرف مخاطب ہوئے اور دست بستہ عرض کی کہ اے شہریار سکندر رستم خو بہ سبب شرم و لحاظ کے اس امر کا اظہار نہین کرسکتے ہین اور والد ماجد اُنکے یہان موجود نہین ہین اسوقت مین آپ ہی بزرگ انکے ہین لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آپ شادی انکی نوبہار سبز پوش کے ساتھ کردین صاحبقران کوچک یہ سُنکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے یہ علم نہ تھا کہ شادی انکی دختر بادشاہ طلسم کے ساتھ تجویز ہوئی ہی ورنہ مین خود انکو مجبور کرکے شادی کردیتا تم نے اچھا کیا جو مجھ سے اطلاع کردی اے مظہر فیل کش تم سامان شادی کا کرو مین تمھارے لشکر سے علیحدہ ہوکر انتظام کرتا ہون بہت جلد یہ عقد ہونا چاہیے مظہر فیل کش نے عرض کی بہت خوب صاحبقران کوچک اُسیوقت اُٹھے اور قلعہ سے باہر آکر بارگاہ یاقوت نگار برپا کی اور انتظام شادی کا ہونے لگا شاہزادہ سکندر رستم خو نے اسرار جنی سے کہلا بھیجا کہ اب آپ بھی انتظام اپنی دختر کی شادی کا کیجیے شمس جنی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردیجیے اسرار جنی نے بجواب اُس حکم کے عرض کرا بھیجی کہ مجکو آپ کے حکم کی اطاعت فرض ہی بعض راوی بیان کرتے ہین کہ اسیوقت عقد سیارہ کی خواہش بھی سمنبر پریزاد کے ساتھ کی گئی تھی الغرض سامان شادی کا ہونے لگا شاہون اور شہریارون کی شادی کا سامان کس زبان سے بیان ہو جسقدر کہا جائے کم ہوگا لیکن اشتیاق شاہزادہ سکندر رستم خو کا ضرور قابل ذکر ہے جسوقت سے اُنھون نے سُنا ہی کہ ملکہ میرے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہی

اسوقت سے یہ حالت ہے کہ عجب نہین ہے جو خوشی کے مارے طائر روح جسم سے پرواز کر جائے دل مین ہزارون
حسرتین لاکھون ارمان بھرے ہوئے ہین شعر کاٹے نہ اب کٹیگا یہ دن انتظار کا + تو آج وعدہ
وصل کا دلدار نے کیا + انکو ایک ایک ساعت ایک ایک سال سے زیادہ معلوم ہوتی ہے عجب
اضطراب ہے اُدھر ملکہ کی بھی یہ حالت ہے کہ دل مین سوچتی ہے کہ اگر تو اسکے ساتھ عقد نہ کرتی تو وہ اور
کون شخص ایسا تھا جو اس سے بہتر ہوتا اور پھر ایسا محبت کرنے والا کہ تو نے اُسکے ساتھ کیسی کیسی
بے اعتنائی کی مگر اُسنے دامن استقلال ہاتھ سے نہ چھوڑا میری محبت مین سر مو فرق نہ کیا دل تو
ملکہ کا بھی شاہزادہ پر مائل ہو چکا تھا یہ جسقدر رُکھائی اور بے پروائی تھی یہ ناز معشوقانہ مین
داخل تھی اور گویا امتحان محبت تھا شاہزادہ اس امتحان مین بھی پورا اُترا غرضکہ اسکو بھی ایسا
اشتیاق ہے کہ دن کسیطرح نہین گذرتا بار بار آسمان کیجانب دیکھتی ہے اور دل مین کہتی ہے شعر شام کیا
روز جدائی کی نہین ہوتی ہے + دھوپ جب دیکھیے موجود ہے دیوارون پر + غرضکہ خدا خدا کر کے
وہ دن گذرا اور شام ہوئی صاحبقران کوچک نے بہت بڑے سامان کیے تھے چراغان سے
تمام شہر رشک فلک حقرنس ہو رہا تھا اور زمین آسمان پر چشمک کر رہی تھی بارگاہ سجی ہوئی تھی
جو رئوسا و امرا وہان موجود تھے وہ سب شریک تھے رات بھر ناچ رہا قریب صبح برات قلعہ
مین آئی اول عقد شاہزادہ سکندر رستم خو کا ملکہ نوبہار سرخپوش سے ہوا بعد اسکے عقد
شمس جنی کا نادرہ بانو سے ہوا اور نعمان کا عقد محبوبہ بیگ نواز کے ساتھ ہوا سیارۂ ثالث
کا نکاح ملکہ سمنبر پری زاد دختر انزروت جادو کے ساتھ ہوا ہر ایک نوشاہ اپنی اپنی عروس
کو لیکر اپنے اپنے مکان پہ آیا اور لطف جلوت و خلوت اُٹھایا ساغر وصل سے مسرور
ہوئے صبح کو دربار آراستہ ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو دنگل پُرشوکت پر متمکن ہوئے اور
صاحبقران کوچک اپنے مرتبہ کے موافق ایک دنگل جواہر نگار پر رونق افروز ہوئے
شمس جنی اسرار جنی وغیرہ سب حاضر تھے کہ شاہزادہ نے مظہر فیل کش کو طلب کیا
مظہر کو اطلاع ملتے ہی وہ حاضر ہوا شاہزادہ سکندر رستم خو نے بصلاح صاحبقران کوچک
وسمن جنی ملکہ نوبہار سرخپوش کو حاکم کیا اور نام اس مقام کا قلعہ نوبہار بہ مقرر کیا اور
مظہر فیل کش کو افسر فوج و مشیر سلطنت قرار دیا بعد اسکے اسرار جنی کو بھی وزیر کیا اور
انزروت جادو کو بھی وزیر کر کے اور لوگون کو بھی حسب حیثیت عہدے تقسیم کیے اور ایک
جشن ملوکانہ کر کے صاحبقران کوچک سے کہا کہ اب حضور کی رائے ہو تو نیرنگ قاف
کیطرف چلین کیونکہ صاحبقران اعظم برائے مقابلہ دیوان نیرنگ قاف تشریف لے گئے
ہین اُنکی شرکت کرنا ضرور ہے صاحبقران کوچک نے فرمایا کہ مین خود بھی کہنے والا تھا
غرضکہ شاہزادہ نے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور آپ محل معلے مین داخل ہوئے اور ملکہ نوبہار سرخپوش
سے فرمایا کہ اب ہم نیرنگ قاف کیطرف جاتے ہین یہ تاج و تخت مبارک ہو اگر زندہ پہونچے
تو پھر کبھی ملاقات ہو جائیگی ملکہ نے یہ سنتے ہی دامن پکڑ لیا اور کہا کہ کیون صاحب یہ بیمروتی
یا تو بغیر ہمارے قرار نہ تھا اور کیسی کیسی محنتین ہمارے واسطے گوارا کین یا اسطرح نگاہ پھیر کر

چلے بقول شخصے شعر دل سے گئے اب وہ اُنکی عنایت نہین رہی + مطلب نکل گیا تو مروت نہین رہی + سچ کہا ہی کہ مرد کی ذات بڑی بیوفا ہوتی ہی بین ہرگز نہ جانے دونگی شاہزادہ نے فرمایا یہ کہان ہوسکتا ہی کہ عزیز میرے مبتلاے بلا ہون اور مین انکی کمک نہ کرون نوبہار سرخپوش نے کہا کہ کیا اور کوئی اُنکا مددگر نے والا نہین ہی ایک تم ہی بڑے مددگار ہو سکندر رستم خو نے فرمایا کہ تمام زمانہ مدد کرے جو کہ کسی کے کام نہ آئے گا کوئی اُسکا شریک حال کیون ہونے لگا ملکہ نے کہا کہ او آدمزاد بیمروت پھر مجھے تو نے کیون عذاب مین ڈالا دو دن کے واسطے شادی کرنے کی کیا ضرورت تھی نوبہار سرخپوش کا مزاج ملکہ آسمان پری کے مزاج سے کم نہین ہی ہر چند شاہزادہ چاہتا ہی کہ یہ دامن چھوڑ دے مگر نوبہار دامن نہین چھوڑتی آنکھون سے آنسو جاری ہین زبان پر حرف شکایت دل سے کہتی ہی شعر مسافر سے کوئی بھی کرتا ہی پیت + مثل ہے کہ جوگی ہوئے کس کے میت + شاہزادہ بھی ہر چند کہ فراق ملکہ نوبہار سرخپوش کے خیال سے بیقرار ہی مگر مجبور و ناچار ہی اسی حالت مین اتفاقاً مظہر فیل کش داخل محل ہوا ملکہ نے بہ سبب حجاب و شرم اور لحاظ برادر کے دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا سکندر کو وقت غنیمت ملا اور فوراً روانہ ہوا ملکہ حسرت سے دیکھکر یہ شعر پڑھکر رہ گئی شعر کلیجہ کوئی تھام کر رہ گیا ہی + اُدھر جانے والے اِدھر دیکھ لینا + اور شاہزادہ بھی نہایت رنجیدہ و مضطرب محل سے برآمد ہوا دل کا خدا ہی حافظ تھا مگر صبر اختیار کیا سیارہ نے آکر عرض کی کہ لشکر طیار ہی شاہزادہ سکندر رستم خو مع صاحبقران کوچک و خورشید زرین قبا وغیرہ جانب نیرنگ قاف روانہ ہوا اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے یہ کسوقت پہونچتے ہین

اور اول چند کلمہ داستان شوکت نشان صاحبقران پردہ قاف یعنے صاحبقران اعظم کے بیان کیے جاتے ہین۔

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ سکندر رستم خو جانب طلسم روانہ ہوئے تھے تو صاحبقران اعظم طرف نیرنگ قاف روانہ ہوئے تھے لشکر دیوان اُنکے ہمراہ ہی اور وہ دیو سرہنگ یعنے دیو اہرمن گرز زن جو شاہزادہ سکندر رستم خو کے ہمراہ آیا تھا شاہزادہ نے اُسکو بھی ساتھ کر دیا تھا اور فرہاد خان یکفر بی فرسنگ بن لندھور ار شیون پریزاد بھی صاحبقران اعظم کے ہمراہ ہین صاحبقران اعظم قلعہ بلوریہ پر قبضہ کرتے ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل قریب ملک نیرنگ شاہ کے پہونچے وہ دیو جو قلعہ بلوریہ سے بھاگے ہوئے گئے تھے اُنھون نے نیرنگ شاہ سے اپنا شکست کھانا اور صاحبقران اعظم کا اسطرف آنا سب بیان کیا نیرنگ شاہ نے کہا کچھ پروا نہین ہی دیکھا جائیگا اور ہرکارہ انکو خبر کے واسطے روانہ کیا بعد اُسکے بمشورہ ارکین دولت ایک نامہ بنام دیو آتشباز روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے آتشباز تو فوج اپنی لیکر گلستان ارم پر چڑھ جا اور گلستان ارم کو تاراج کرتا ہوا خدمت ما بدولت و اقبال مین جلد پہونچ اس لیے کہ

صاحبقران اعظم سے مقابلہ ہونا ضرور ہی اور مین نے تصدیق کے ساتھ سُنا ہی کہ وہ اسطرف آتے ہین اور وہان میدان خالی ہی گلستان ارم مین سوا عورتون کے کوئی نہین ہی ایک دیو یہ نامہ لیکر آتش حصار کیجانب روانہ ہوا اُسکے بعد ایک نامہ اسی مضمون کا لکھکر دیو سرہنگ تن تنہا کو روانہ کیا کہ یہ دیو بھی نہایت زبردست ہی جسوقت یہ دونون نامے اُن دیوون کو پہونچے یہ دو دو لاکھ دیو اپنے ہمراہ لیکر ہدایت حکم نامہ کے موافق جانب گلستان ارم روانہ ہوئے دیو آتشباز کہ عجب طرح کا حربہ رکھتا ہی اور لفظ آتشباز ایک معما ہی کہ بروقت جنگ دیو آتشباز حل ہوگا اب انکو تو جانب گلستان ارم روان چھوڑا جاتا ہی اور حال نیرنگ شاہ کا گزارش کیا جاتا ہی کہ بعد روانہ کرنے نامہ بیرون کے اسکا جی گھبرایا اور یہ خیال آیا کہ اب نہین معلوم کب تک جنگ رہے اور موقع سیر و شکار کا ہاتھ نہ آئے لہذا جبتک غنیم یہان آئے ہم ایک آدھ روز سیر و شکار مین بسر کرین یہ سوچکر دیو نیرنگ شاہ تیاری کرکے چند دیو اپنے ہمراہ لیکر جانب صحرا روانہ ہوا جسوقت قریب ایک چشمہ کے پہونچا وہان قیام کیا کہ دیکھا جانب صحرا سے گرد اڑی دیو نیرنگ نے ہرکارے روانہ کیے اور اسے یہ خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی غنیم آگیا لیکن دیوان مخبر نے جو شل بیک نگاہ گئے واپس آئے بیان کیا کہ کچھ دیو سیہ پوش روتے پیٹتے بطور سوگوارون اور ماتم دارون کے چلے آتے ہین دیو نیرنگ پریشان ہوا کہ یہ کہان سے آتے ہین اور دیکھیے کیا خبر بد سُناتے ہین اتنے مین وہ دیو روتے پیٹتے پہونچے نیرنگ شاہ نے اُنکو پہچانا اور گھبراکر پوچھا کہ بھائی گبرنگ سیہ قبا تو خیریت سے ہین اُن دیوون نے بیان کیا کہ خیریت کہان نیرنگ شاہ نے کہا جلد بیان کرو کیا ہوا دیوون نے سارا واقعہ گبرنگ سیہ قبا کا اپنی دختر کو قتل کرکے خودکشی کرنے کا بیان کیا یہ سُنکر نیرنگ شاہ نے تاج پھینک دیا اور چیخین مار مار کر اسطرح رویا کہ تمام صحرا ہلا دیا پوچھا اب طلسم کشا کہان ہی دیوون نے کہا آگے ہمین نہین معلوم لیکن کئی مرحلے اُسنے توڑے اور آگے روانہ ہوا ہی بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ طلسم نیرنگ قاف ختم ہوا اور جمشید سرخ قبا مارا گیا یہ سُنکر نیرنگ شاہ اور پریشان ہوا اور شکار سے واپس آیا داخل شہر ہوا اہل شہر بادشاہ کو سیہ پوش دیکھکر نہایت پریشان ہوئے اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ گبرنگ سیہ قبا مر گیا اور طلسم نیرنگ قاف فتح ہوا غرضکہ تمام ملک سیہ پوش ہوا تین روز گبرنگ شاہ کا ماتم نیرنگ قاف مین برپا رہا چوتھے روز بادشاہ نیرنگ آکر بارگاہ مین بیٹھا ارکین دولت جمع ہوئے کہ یکایک ہرکارون نے آکر عرض کی کہ صاحبقران اعظم پسر حمزہ بافوج بسیار اسطرف آتا ہی یقین ہی کہ کل کے روز اُسکا داخلہ بیابان انجلیم نیم قاف مین ہوگا یہ سُنکر نیرنگ شاہ اپنے ملک سے باہر آیا کہ مین بھی تماشا دیکھونگا کہ وہ کیسا آدمزاد ہی جسنے دیوون کو تابع فرمان کیا ہی نیرنگ شاہ بیرون نیرنگ حصار آکر خیمہ زن ہوا منتظر بیٹھا تھا کہ گرد اڑی سب نگران ہوئے دیکھا نتق بہت بلند ہی جس سے آمد لشکر جرار کی پائی جاتی ہی ہنوز منتظر ہی کہ دامن گرد شگافتہ ہوا

اور دل گرد سے دو لاکھ دیو پیدا ہوئے اور ایک جن ان سب کا افسر تھا بارگاہ اسکے ہمراہ تھی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ نام اسکا حدید جنی ہے غرضکہ حدید جنی نے آتے ہی بارگاہ آسمان جاہ کو برپا کیا بعد اسکے دوسری گرد اُڑی اور حدید جنی برائے استقبال روانہ ہوا بعد کچھ دیر کے واپس آیا تو تین آدمزاد اسکے ساتھ تھے اور پشت پر ایک لاکھ دیو تھے یہ بھی آکر لشکر اول سے ملحق ہوئے نیرنگ شاہ سمجھا کہ انھین مین سے کوئی صاحبقران اعظم بھی ہوگا اور اسنے میدان سے پھرنے کا قصد کیا تھا کہ اسکے وزیر نعیم نیرنگ حصاری نے کہا کہ ابھی صاحبقران اعظم نہین آئے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کون ہین نعیم نے بیان کیا کہ دارائے ہند لندھور بن سعدان کرد کے یہ فرزند ہین نیرنگ شاہ نے کہا لندھور کون ہے نعیم نیرنگ حصاری چونکہ مرد جہان دیدہ خوب حالات صاحبقران سے واقف ہے اور رفقائے امیر کو بھی جانتا ہے اسنے بیان کیا کہ لندھور صاحبقران اول کا رفیق خاص تھا کہ امیر اُسکو زینت بارگاہ فرماتے تھے بعد اسکے سب منتظر تھے آنکھین جانب صحرا تھین کہ دیکھیے صاحبقران اعظم کب تشریف لاتے ہین کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخواست مگر گردے تیرہ تیرہ وخیرہ خیرہ سر گرد برآسمان رسیدہ و پاے گرد بزمین پیچیدہ آتے آتے ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے کئی لاکھ دیو پیدا ہوئے ایک آدمزاد مرکب پر سوار کہ آثار شاہی و شہریاری چہرہ سے اُسکے نمودار تھے چار دیوان زبردست اُسکے ہمراہ رکاب جنمین سے ایک دیو نہایت قوی تن و قوی من ہے یہ دیکھ کر وہ سردار جو پہلے سے آئے ہوئے تھے برائے پیشوائی روانہ ہوئے اور صاحبقران اعظم کو استقبال کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور داخل بارگاہ ہوئے نیرنگ شاہ قطع اور وضع سے خود ہی پہچان گیا تھا لیکن نعیم نیرنگ حصاری نے پتا بھی دیا کہ یہی صاحبقران اعظم ہین نیرنگ شاہ کی نظر جیسے دیو تہمتن گرز زن پر پڑی اسیوقت یہ ٹھہرا گیا کہ یہ آدمزاد ایسا زبردست ہے جسنے اتنے بڑے دیو کو تابع کیا ہے جسوقت صاحبقران اعظم داخل بارگاہ ہوئے نیرنگ شاہ بھی اپنے مقام پر آیا اور بارگاہ مین تخت پر جلوہ افروز ہوا نعیم نیرنگ حصاری سے کہا کہ تم چونکہ مرد دیرینہ ہو اور حالات سے بھی ان لوگون کے خوب واقف ہو لہذا مین چاہتا ہون کہ کچھ حال انکی قوت و جرأت کا تجھ سے سنون نعیم نیرنگ حصاری نے سارا حال صاحبقران اول کے آنے کا اور سرکشان قاف کو زیر و زبر کرنے کا بیان کیا کہ سمندون ہزاردست کو اسطرح مارا اور دیو قہقہہ کو یون زیر کر کے ہلاک کیا اور دیو عفریت کو یون مارا اور رگز بیت بن قہقہہ کو دختر صاحبقران نے نقابدار بنکر کئی بار شکست دی اور زخمی کیا یہ سب حالات سُنکر دیو نیرنگ قاف کو نہایت حیرت ہوئی کہ ایک آدمزاد بے بنیاد اور اتنے اتنے بڑے دیوون کو یون ہلاک کرے عقل مین نہین آتا اسلیے پوچھا کہ کیا وہ ساحر ہے نعیم جنی نے کہا کہ نہین وہ سحر کو حرام جانتے ہین اور نام ساحر کے دشمن ہین ہزار ہا ساحرون کو اُنھون نے مارا ہے صدہا طلسم فتح کیے ہین یہان تو یہ حالت ہے اور وہان صاحبقران اعظم جو داخل بارگاہ ہوئے لباس سفر دور کیا پوشاک نفیس پہنکر

دنگل پر جلوہ گر ہوئے فرہاد خان یکضربی وار شیبون پر نیزا دو فرسنگ بن لندھور و دیگر دیوان سرکش و قوی ہیکل مثل تہمتن گرز زن کے اپنے اپنے دنگل پر بیٹھے جام شراب ناب گردش مین آیا جسوقت کسل دفع ہوا دربار برخاست ہوا اپنے اپنے خوابگاہ مین جاکر آرام فرمایا جسوقت تیرگی شب بلا ابر طرف ہوئی اور سپیدۂ سحری نمودار ہوا طائران خوش الحان آشیانون سے نکلے چرند مصروف چرا ہوئے درندے براے شکار روانہ ہوئے سونے والون نے بیدار ہوکر اپنے مذہب کے موافق عبادت رب پاکذات کی شروع کی صاحبقران اعظم نے بیدار ہوکر وضو کیا نماز پڑھی وظیفہ ختم ہوتے ہی آفتاب تابان افق مشرق سے نمودار ہوا اور دھوپ اونچے اونچے درختون اور پہاڑون پر سے ہوکر نیچے اترنے لگی صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے سب سردار آکر تسلیم بجالاکر اپنے اپنے منصب کے موافق بیٹھے صاحبقران اعظم نے دبیر کو حکم دیا کہ ایک نامہ ہماری جانب سے نیرنگ شاہ کو لکھو ہر چند کہ اسکو خبر ضرور ہو پہنچگئی ہوگی تاہم ہمین خود بھی مطلع کرنا ضرور چاہیے دبیر نے موافق مرضی مضمون نامہ درست کرکے نامہ تیار کیا صاحبقران اعظم نے نامہ اپنے ہاتھ مین لیا اور آواز دی کہ ہے کوئی ایسا جو جواب باصواب اس نامہ کا لائے ہنوز سخن در دہان تھا کہ ثانی لندھور یعنے فرہاد خان یکضربی اپنے دنگل پر شوکت سے کود پڑے اور عرض کی کہ جواب اس نامہ کا یہ جان نثار لائے گا صاحبقران اعظم انگشت بہ دندان ہوئے اور فرمایا کہ ہائین بھائی فرہاد خان یہ تم نے کیا غضب کیا میری مراد یہ نہ تھی کہ تم جاؤ اور جواب نامہ کا لاؤ اسلیے کہ تم چراغ ہندوستان دارا ے ہند جانشین لندھور ہو تمھارے باعث سے سواد ہند مین روشنی ہے مین تم کو چچا لندھور کے مقام پر سمجھتا ہون مجھے گوارا نہین کہ تم جاؤ فرہاد خان یکضربی نے عرض کی کہ خداوند نعمت جسطرح والد ماجد نے آپ کے پدر بزرگوار کی اطاعت کی مجھ سے کہان ہو سکتی ہے لیکن جو کچھ ہو سکے اسمین کیون کمی ہو اور بقا سوا ذات پروردگار عالم کے کسی کو نہین ہے مین اگر آج اپنی جان کو اپنے مالک سے عزیز کرون تو کسدن کی زندگی کے واسطے ہر طرح مرنا ضرور ہے اس جہان فانی مین نہ کوئی رہا ہے نہ ہمیشہ رہے گا شعر ذات معبود جاودانی ہے + باقی جو کچھ ہے سب وہ فانی ہے + دیگر رہے گی غنچہ مین رنگت نہ گل مین بو باقی + یہ سب مٹین گے تجھی پہ رہنے گا تو باقی + خوشا نصیب میرے جو آج مین بھی حق نمک سے ادا ہو جاؤن جسطرح والد ماجد نے حق جان نثاری ادا کیا شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے صاحبقران اعظم نے جام دیا اور تلوار سپر بندھواکر نامہ دیا اور فرمایا کہ حافظ حقیقی کے حوالے کیا جاؤ اور جس شوکت و نشان سے تمھارے باپ زمرد شاہ باختری سے جواب لائے اسیطرح تمھین بھی نصیب ہو یہ فرماکر آنکھو نمین آنسو بھر لائے اور یہ شعر زبان پر جاری کیا شعر سپردم بہ تو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را + فرہاد خان یکضربی نے ادب کے ساتھ نامہ لے کر سر سے باندھا اور خداحافظ و ناصر کہکر چلے تھے کہ اثر شیبون پر نیزا دسے ضبط نہ ہو سکا جھم سے کود پڑا اور صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ اگر خلاف مزاج نہ ہو تو مین بھی اپنے بھائی کے ہمراہ رکاب جاؤن ساتھ کہ بھی

فرسنگ بن لندھور بھی اپنے مقام سے اُٹھا اور صاحبقران اعظم سے اجازت مانگی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ مین مانع نہین بلکہ بہتر ہو کہ تم فرہاد خان کے حفظ جان کے واسطے ساتھ جاؤ لیکن فرہاد خان یکفری نے جو بھائی اور بھتیجے کو اپنے ساتھ آتے دیکھا منع کیا کہ تمھاری کیا ضرورت ہو لیکن ان شیرون پرنیزا ودنے نہ مانا اور عرض کیا کہ جب سے والد ماجد نے انتقال فرمایا ہم آپ کو اُنھین کی جگہہ سمجھتے ہین کیونکر دل ہمارا گوارا کرے کہ آپ کو تنہا جانے دین ان خادمون کا ہمراہ ہونا ضرور ہی ہر چند فرہاد خان نے منع کیا نہ مانا اور یہ دونون دلیر بھی اُس شیر کے ہمراہ چلے فرہاد خان نے بارگاہ سے نکلکر دس ہزار دیو اپنے ہمراہ لیے اور جانب نیرنگ حصار روانہ ہوے وہان نیرنگ شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا ارکین دولت جمع تھے صلاح ومشورے ہو رہے تھے کہ کیا کرنا چاہیے نامے براے کمک سرکشان قاف کو لکھ کر روانہ کیے جا رہے تھے کہ ہرکارون نے آمد فرہاد خان کی خبر پہونچائی نیرنگ شاہ نے کہا کہ وہ ادھر کس غرض سے آتا ہو معلوم ہوا کہ نامہ وار ہو نیرنگ شاہ نے کہا کہ کسی کو براے قتل آدمزاد بھیجنا چاہیے نعیم جنی نے دست بستہ عرض کی کہ خداوندا ایسا نہ کیجیے گا کہ یہ باعث بدنامی ہو مثل مشہور ہو کہ ایلچی را زوال نیست یہ دستور قدیم ہو جب دو بادشاہون مین نامہ و پیام ہوتا ہو تو کوئی واسطہ ضرور ہوتا ہو اگر ایلچی کے ساتھ بے اعتدالی کیجاے تو رسم نامہ و پیام اُٹھ جائے اور کوئی شخص کاہے کو اسپر مامور ہو اور ایک دوسرے سے کسی قسم کی گفتگو نہ کر سکے مبادا کل آپ کو کسی نامہ کی ضرورت ہوے حالانکہ وہ لوگ کبھی ایسا نہ کرینگے وہ لوگ قواعد ورواسم کے نہایت پابند ہین گذشتہ زمانے مین صاحبقران والاشان توشہپال بن شہرخ اور سمندرون ہزار دست اور دیو عفریت کے پاس خود اپنا نامہ لے کر گئے تھے جو کچھ اُن لوگونکو منظور تھا جواب نامہ تحریر کر دیا تھا اور امیر سے کسی نے تعرض نہین کیا نیرنگ شاہ نے کہا اُن لوگون کے واقعات سُنکر مجکو یقین ہو کہ وہ یہان آکر سرکشی ضرور کرے گا اور دیوون پر بدعت کرے گا نعیم جنی نے عرض کی کہ یہ تو اپنا برتاو ہو آپ اُسکی عزت کیجیے گا اور جواب معقول دیجیے گا تو وہ نہایت خلق سے پیش آئیگا اور اگر خود ہی ایذا رسانی کا قصد کیجیے گا تو وہ کیون رعایت کرنے لگا لیکن دیو ازرق ظلمانی کہ نہایت نطرتی اور ثانی ابلیس ہو اسنے نیرنگ شاہ سے کہا کہ اے بادشاہ مین تجکو ایک صلاح نیک بتاتا ہون کہ تو بدنامی سے بھی بچ جائے اور کام بھی ہو جائے وہ یہ ہو کہ دیو ہارون سودائی جو ایک مدت سے مقید ہو کہ بہ سبب دیوانگی کے وہ دیوان نیرنگ حصار کو اذیت پہونچاتا تھا سنتے ہین کہ اُسمین قوت چالیس دیوان زبردست کی ہو لہذا آپ اُسکو اسی شرط پر رہا کرا دیجیے کہ وہ اور کسی دیو کو آزار نہ پہونچائے اور دروازہ بارگاہ پر نگہبان بنکر بیٹھے اُس سے کہدیا جائے کہ جسوقت تو کسی آدمزاد کو اسطرف آتے دیکھنا تو کھا لینا وہ بھی بخوشی منظور کر لے گا کہ اُسکو لقمہ نفیس و چرب ملے گا اور آپ پر حرف نہ آسکے گا کہ مین کیا کرون وہ ایک دیوانہ تھا اُسے امتیاز نیک و بد کہان چونکہ انسان خوراک ہو دیوون کی اُسنے کھا لیا نیرنگ شاہ کو یہ صلاح دیو ازرق ظلمانی کی پسند آئی اور کہا کہ تم ہی جا کر یہ باتین اُس دیو سودائی کو سمجھا کر رہا کر دو

اور دروازۂ ایوان پر بٹھا دو یہ سُنکر نعیم جنی نہایت پریشان ہوا اور پوشیدہ طور پر ایک نامہ ان حالات کا لکھ کر اپنے دیو کے ہاتھ فرہاد خان یکضربی کے پاس روانہ کر دیا کہ اب آپ اسطرف کا قصد نہ فرمائین کیونکہ یہان اسطرح کا انتظام ہوا ہے مین دوستانہ سمجھائے دیتا ہون آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ دیو تو اسطرف چلتا ہے لیکن اول حال ازرق ظلماتی کا سنیے کہ یہ بادشاہ سے حکم لے کر دروازۂ زندان پر آیا اور قفل کھولکر دیو ہامون سودائی کو کچھ میوے وغیرہ کھلا کر رام کیا اور کہا کہ اگر تم ہمارا کہنا مانو تو ہم تمھین رہا کر دین ہامون سودائی نے کہا جو کہو گے مین وہی کرونگا دیو ازرق ظلماتی نے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر چلو گے تو تمھارا ابھی اسمین نفع ہے کہ غذاے لطیف و نادر ملے گی دیو ہامون سودائی نے کہا کہ بیان کرو دیو ازرق نے کہا کہ ایک آدمزاد نیرنگ شاہ کی بارگاہ مین آنے والا ہے جسوقت وہ دروازۂ بارگاہ سے گذرنا چاہے تو تم اُسکو کھا لینا ہم تمھین دربان بنا کر بٹھائے دیتے ہین یہ سُنکر دیو ہامون سودائی نہایت خوش ہوا اور کہا کہ مجکو لے چلو دیو ازرق ظلماتی نے اسکو رہا کیا دیو ہامون سودائی زندان سے نکلتے ہی نہایت خوش ہوا اور کہا کہ وہ آدمزاد کہان ہے مجھے پتہ بتاؤ مین وہین جا کر اُسے کھا لون جہان سے وہ آئیگا ازرق ظلماتی نے کہا کہ جلدی نہ کرو دیو ہامون راضی ہوا اور دیو ظلماتی اُسکو لیے ہوئے دروازۂ ایوان شاہی پر آیا دربان تو اسکے خوف سے بھاگ گئے ازرق ظلماتی نے اُسکو عہدہ پاسبانی کا سپرد کیا اور آپ بادشاہ کی خدمت مین آیا اور دست بستہ عرض کی کہ مین نے انتظام کر دیا اور دیو ہامون کو دروازہ پر بٹھا آیا ہون اور مجھے راستے مین خبر ملی ہے کہ نامہ دار وہانسے چل چکا ہے یقین ہے کہ بہت جلد یہانتک پہونچے گا نیرنگ شاہ نے کہا بہتر ہے اب حال فرہاد خان یکضربی کا سنیے کہ یہ عجب شان و شوکت سے چلے آتے ہین کہ فیل مست پر سوار ہین ایک طرف ارشیون پریزاد اور دوسری جانب فرسنگ بن لندھور ثانی مرکبون پر سوار پشت پر بارہ ہزار دیوان زبردست کی فوج آگے آگے تبردار جھاڑی جھنڈی درخت جو ملتا ہے اُسے کاٹ ڈالتے ہین بیلدار پستی و بلندی زمین کو ہموار کرتے جاتے ہین سقے آب پاشی کر کے گرد کو بٹھاتے جاتے ہین اس شان و تجمل کے ساتھ سواری فرہاد یکضربی کی چلی آتی ہے کہ ایک مرتبہ پہلو کیجانب سے ایک دیو پیدا ہوا اور پکارا کہ عرضے دارم فرہاد خان یکضربی نے فیل کو ٹھہرا لیا اور کہا کہ کیا کہتا ہے دیو نے ایک نامہ ہاتھ مین دیا کہ اسکے پڑھنے کے بعد آگے قدم بڑھائیے گا فرمایا تو کیا میرا اتالیق ہے اُسنے عرض کی کہ مضمون نامہ کا اسی کے متعلق تھا اسی سے عرض کیا آیندہ آپکو اختیار ہے میری کیا مجال ہے جو آپ کو روک سکون فرہاد خان نے لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا لکھا ہوا تھا کہ عریضہ منجانب نعیم جنی بطرف نامہ دار صاحبقران اعظم بعد اداے آداب و تسلیمات کے گذارش یہ ہے کہ آپ کی تشریف آوری سے بادشاہ دیوان کو خوف پیدا ہوا اور اُسنے وہ انتظام کیا ہے کہ آپ کا پہونچنا بادشاہ تک دشوار ہے ایک دیو سودائی کہ نہایت

زبردست ہو اُسنے دروازہ بارگاہ پر بٹھا دیا ہو کہ جب نامہ بر اسطرف سے گذرے تو اُسنے لکھا
لہذا لہذا مین خیر خواہانہ طور سے عرض کرتا ہون کہ آپ خود نہ تشریف لائیے نامہ کسی دوسرے
طریقہ سے بادشاہ تک بھجوا دیجیے اسلیے کہ وہ دیو ایسا نہین ہو جس سے کوئی عہدہ برآ ہو سکے
اُسنے تمام دیوان نیرنگ قاف کو ایذا پہونچا رکھی تھی آخر کار بڑی مشکل سے اُسکو گرفتار
کرکے قید کر دیا تھا آج صرف اس غرض سے اور اس شرط پر رہا کیا گیا ہو کہ آپ کو ایذا پہونچائے
بس یہ مضمون جو اُس نامہ کا پڑھا نامہ تو چاک کرکے پھینکدیا اور اُس دیو سے کہا کہ جاکر کہدینا
اپنے مالک سے کہ تو ابھی مجھے نہین جانتا کہ مین کون ہون اب دیکھ لینا تماشا یہ فرماکر
فیل کو آگے بڑھا دیا ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لندھور ثانی نے سبب پوچھا
فرہاد خان یکضربی نے مضمون نامہ کا زبانی سُنایا فرسنگ بن لندھور وارشیون پریزاد
ہنسنے لگے اور کہا کہ اُسنے اپنی سی دوستی ختم کردی وہ ابھی حضور کے زور و طاقت سے آگاہ
نہین ہو ورنہ کبھی ایسا نہ لکھتا الغرض فرہاد خان قریب بارگاہ نیرنگ شاہ پہونچے
ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لندھور نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم جاکر جواب نامہ
کا لے آئین اور پہلے اس دیو سے ہم ہی مقابلہ کرلین بعد ہمارے حضور کو اختیار ہو
فرہاد خان نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ برادر خرد اور فرزند برادر تو اپنی جان پر کھیلے اور
مین جی چراؤن یہ ہرگز نہین ہو سکتا تم تماشا میری لڑائی کا دیکھو مین ابھی اسکا دیوانہ پن
مٹائے دیتا ہون یہ فرماکر فیل سے کود پڑے اور جانب دروازہ بارگاہ چلے جیسے ہی قریب
پہونچے دیو ہاموں دیوانہ تو تاک ہی مین بیٹھا ہوا تھا بس ہاؤ کرکے جھپٹا اور چاہا کہ لقمہ
کر جاؤن بس جیسے ہی منھ اسکا قریب پہونچا فرہاد خان نے تھپڑ مارا کہ منھ اسکا پھر گیا دیو پلٹا
اور پکارا کہ او نسل بنی آدم تو بڑا سرکش ہو اور لقمہ سخت معلوم ہوتا ہو مگر مین کب چھوڑتا ہون
تجکو اسلیے کہ ایک مدت سے تیرے گوشت کا مشتاق ہون اگر حملہ کرنا میرا تجھے ناگوار ہوا
ہے مین منھ کھولتا ہون تو میرے منھ مین کود پڑ کہ تجھے یون ہی نگل جاؤن دانت بھی نہ لگاؤن یہ
کہکر دہن اپنا مانند غار کے کھولدیا فرہاد خان نے دستہ چوب اسکے دانتون پر مارا کہ بتیسی
حلق مین جا رہی منھ سے خون جاری ہوا تب تو دیو ہاموں سودائی کا نشہ ہرن ہو گیا اور
سودا جاتا رہا اور فرہاد خان یکضربی پر پھر متھ مارا فرہاد خان نے خالی دیا کہ دیو جھونک
مین اوندھے منھ سامنے آرہا بس فرہاد خان نے شاخین اسکی پکڑ کر کن دے کر پاؤن کا سہارا
دیا کہ دیو چت ہو کر سامنے آرہا فرہاد خان نے شاخین مروڑنا شروع کین اور دیو کو دباکر
بیٹھ گئے دو بل دے کر جو جھٹکا مارا دھڑ پر سے سر اسکا کھینچکر پھینک دیا لاش پھڑکنے لگی خون
کے پرنالے جاری ہو گئے دیو اسقدر پھڑکا اور خون اُڑا کہ فرہاد خان سر سے پاؤن تک
غرق خون ہو گئے دیو پھڑک پھڑک کر تمام ہو گیا یہ دیکھ کر ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لندھور
نے شانون کی بوسے لیے اور ارشیون نے کہا کہ والد ماجد کی جنگ کا لطف آگیا اُنھون نے
بھی بارگاہ زمرد شاہ باختری مین ایسے ہی ایلچیگری کی تھی وہان دیو نیرنگ کو جو یہ

حال معلوم ہوا کہ ایلچی نے اُس دیو سودائی کو بغیر کسی حربہ کے مار ڈالا جیسے کتے کو مار ڈالتے ہین یہ سُنکر دیو نیر نگ تھرا گیا اور حکم دے دیا کہ اب اُسے کوئی نہ روکے ورنہ جو کوئی روکے گا اُسکی بھی یہی حالت ہوگی اور جلدی سے ایک دنگل فرہاد خان کے واسطے بچھوا دیا اُدھر فرہاد خان نے بھائی اور بھتیجے کو وہین چھوڑا اور آپ تن تنہا خون مین ڈوبے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اور بطریق خدا پرستان سلام کیا نعیم جنّی نے اشارہ سے جواب سلام دیا اور کوئی دیو کچھ نہ بولا فرہاد خان نے دنگل جو خالی دیکھا دنگل پر بیٹھ گئے اور پکارے کہ منم نامہ دار دیو نیر نگ نے کہا کہ لاؤ نامہ فرہاد خان یکفربی نے کہا کہ پہلے شرائط نامہ ادا کر وا اور جس دستور سے نامہ لیا جاتا ہی اُسطرح لو تو نامہ ملے گا دیو نیر نگ نے کہا کہ وہ شرائط کیا ہین فرہاد خان نے بیان کیا کہ پانچ کشتیان جواہر کی نامہ پر سے نثار کرو اور دو کشتیان نامہ دار پر سے اور پانچ قدم نامہ کا استقبال کرو اور دو قدم میرا تو نامہ ملے گا دیو نیر نگ کو تامل ہوا تھا کہ نعیم جنّی نے کہا اسمین کیا حرج ہی اسلیے کہ یہ تو ایک دستور ہی دستور ادا کرنے مین کوئی توہین نہین ہی دیو نیر نگ نے کشتیان جواہر کی منگوائین اور خود تخت پر سے اُٹھکر سات قدم آگے بڑھکر نامہ طلب کیا فرہاد خان نے نامہ دیو نیر نگ کے ہاتھ مین دیا نیر نگ شاہ نے کشتیان جواہر کی نامہ پر سے نثار کین خادمون نے جواہر لوٹ لیا فرہاد خان یکفربی کو خواجہ یاد آگئے کہ اگر وہ موجود ہوتے تو کوئی اسمین سے ایک حبہ بھی لیجا سکتا تھا غرضکہ بعد اداے آداب نامہ دیو نیر نگ نے نامہ پڑھا بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ لکھا تھا کہ ای نیر نگ شاہ ہمارا یہ شیوہ نہین کہ تا وقتیکہ ہمین کوئی آزار نہ پہونچائے ہم اُسے آزار پہونچائین تو نے دیو سرباق کو بھیجکر قلعہ بلوریہ پر قبضہ کر لیا اور شدید جنّی کے بہکانے پر آگیا دیکھا تو نے کہ شدید کا کیا انجام ہوا اب بہتر یہ ہی کہ دین ابلیس پرستی کو ترک کر اور مذہب خدا پرستی اختیار کر اپنے افعال سے توبہ کر شیوہ ایذا رسانی چھوڑ دے اور حاضر حضور ہو کر اپنے گناہون کا عذر کر اور اگر یہ نہین منظور ہی تو آمادہ جنگ ہو جا کہ اب مین بغیر تجکو سزاے معقول دیے ہوئے واپس نجاؤنگا نیر نگ شاہ یہ مضمون پڑھکر نہایت غصہ مین آیا اور کہا کہ اُس آدمزاد نے دیوؤن کی کچھ حقیقت ہی نہین سمجھی اور جانتا ہی کہ دیوان نیر نگ قاف سب ایسے ہی ہین جیسا دیو سرباق یا دیو ہامون سودائی تھا ابھی بڑے بڑے سرکش یہان موجود ہین کہ جنکے نام سے قاف تھراتا ہی بس قلم دوات طلب کیا اور پشت نامہ پر اپنے ہاتھ سے لفظ جنگ تحریر کر کے فرہاد خان یکفربی کے سپرد کیا فرہاد خان جواب نامہ لے کر وہان سے پھرے باہر آکر ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لندھور کو ساتھ لیا اور باشوکت و شان جواب لے کر بخدمت صاحبقران اعظم روانہ ہوئے جسوقت خبر صاحبقران اعظم کو ہوئی کہ اب فرہاد خان آتے ہین دیو نیمتن گرز زن کو براے استقبال روانہ کیا اسلیے کہ یہ سالار فوج ہی اور اس سے زبردست کوئی دیو اس لشکر مین نہین ہی جسوقت سے فرہاد خان گئے تھے ہرکارون کی ڈاک بیٹھی ہوئی تھی اور

ہر وقت کی خبر برابر بل رہی تھی یہانتک کہ جواب نامہ حاصل کرکے پلٹنے کی خبر بھی پہونچ چلی تھی صاحبقران اعظم
نہایت خوش تھے کہ فرہاد یکفربی نے بڑی جرات دبہادری سے آداب نامہ داری دیونیرنگ
سے پورے کرائے وہان دیو تہمتن نے قریب پہونچکر فرہاد خان کو مبارکباد دی اور بغلگیر ہوا
اور فرہاد خان کو لے کر داخل بارگاہ صاحبقران اعظم ہوا صاحبقران بھی فرہاد خان سے
بغلگیر ہوئے اور فرہاد خان کو خلع کیا فرہاد خان اپنے کرنگل شوکت پر متمکن ہوئے اور
صاحبقران اعظم نے حالات بارگاہ دیونیرنگ سے دریافت فرمائے کہ کس کس شان و
شوکت کے دیو ہین فرہاد خان یکفربی نے عرض کی کہ اصل یہ ہے کہ اقبال حضور کی یاوری
سے مین نے اس نامہ داری کو اس دبدبہ سے انجام دیا ورنہ کیا حقیقت مجھ مشت استخوان کی
تھی اسلیے کہ ایک تو مین انسان اور تنہا وہان مجمع دیوان اور ایک ایک دیو اتنے بڑے قد و
قامت کا ہے کہ یہ معلوم ہوتا تھا در بار نیرنگ شاہ نہین ہے بلکہ کوہستان ہے چھوٹی چھوٹی
سیکڑون پہاڑیان زمین پر نصب ہین ہر ایک دیو گنبد بلند کیطرح معلوم ہوتا تھا اور جو دیو کھڑے
تھے وہ مانند مینار بلند کے تھے جنمین چار پانچ دیو نہایت زبردست ہین کہ اُنسے بروقت
مقابلہ معلوم ہوگا مگر اقبال وہیبت حضور کی وجہ سے کسی کی اتنی مجال نہ تھی کہ مجھ سے آنکھ
ملا سکتا سب کے سب گردنین ڈالے بیٹھے رہے اور بادشاہ نے اُنکے میری تعظیم کی نامہ کی
اچھی طرح تکریم کی لیکن جواب جنگ لکھا ہے صاحبقران نے نامہ لے کر پڑھا فرمایا کچھ پروا
نہین خدائے بزرگ ست وہان نیرنگ شاہ نے بعد واپس آنے فرہاد خان کے
اپنے دیوون سے صلاح لی اور دریافت کیا کہ تم ان آدمزادون سے لڑو گے اُنھون نے بیان
کیا کہ ہم ضرور لڑینگے اسلیے کہ ایک تو فرض ہے ہمارا کہ جب وقت پڑے تو بادشاہ پر جان نثار
کرین جب تک ہمارے دم مین دم ہے سلطنت پر زوال نہ آنے پائے گا بعد ہمارے آپ کو
اختیار ہے جو مناسب وقت ہو وہ کیجیے گا اور علاوہ اسکے پھر آدمزاد آدمزاد ہین اور دیوزاد
دیوزاد ہین کیا حقیقت ہے انکی کہ دیوان قاف سے مقابلہ کر سکین آپ دیو ہامون کے
مارے جانے سے اسقدر بددل نہ ہون وہ ایک دیوانہ تھا اسوجہ سے لوگ اُسپر رعایت
کرتے تھے ابھی بہت سے دیو حضور کے نمک خوار ایسے ایسے ہین جو دیو ہامون ایسے دو دو
کو ٹکرا ٹکرا کر مار ڈالین آپ طبل جنگ بجوائیے کل تماشا ہماری جنگ کا دیکھیے گا دیو نیرنگ
کو ان دیوون کے بیان سے تسکین ہوئی اور اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت
نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی یہان شام کا وقت تھا دربار
صاحبقران اعظم کا آراستہ تھا کہ یکایک آواز طبل جنگ کان مین آئی اور ہرکارون نے
بھی آکر اطلاع دی کہ لشکر غنیم مین کوس حربی بجا ہے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ہمارے
یہان بھی بفضل ایزدی وبتائید ربانی بجے طبل جنگی اُسیوقت یہان بھی نقارخانہ
نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی دیوا اپنے اپنے حربون کو
دیکھنے لگے اور صیقل کرنے لگے صاحبقران خوابگاہ مین تشریف لے گئے آرام فرمایا صبح

سردار اپنے اپنے خیمہ مین جاکر سویرے سے سو رہے کہ کل میدان جنگ مین جانا ہے یہان طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے ہوائے سرد کے چلنے لگے طائران قاف آشیانون سے نکل نکل کر شاخ درخست پر بیٹھے اور مصروف نغمہ سرائی حمد ہوئے لشکر کفار مین یا خدا و ندا بلیس کی صدا بلند تھی اہل اسلام نعرۂ اللہ باقی من کل فانی بلند کرکے فریضۂ سحری کو ادا کر رہے تھے جسوقت دونون گروہ اپنے اپنے طریقۂ عبادت سے فارغ ہوئے آلات حرب و ضرب مثل میل فولادی چادر چقماق چوب چماق دار شمشاد اژدہ پشت نہنگ ترسول پرسول گرز نگاو سر وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ ہوکر عازم میدان جنگ ہوئے اُسطرف دیو نیرنگ اٹھارہ لاکھ دیوون سے قلعۂ نیرنگ حصار سے باہر آیا اور صفین آراستہ کین دیوان سرکش جو افسران فوج دیوان تھے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق صفون سے نکل نکل اور آگے بڑھ بڑھ بہ مرتبہ سرداری دس دس بیس بیس قدم بڑھکر قائم ہوئے وسط لشکر مین تخت دیو نیرنگ کا قائم ہوا چار دیوان قوی ہیکل اسکے تخت کو اُٹھائے ہوئے تھے مگر لنگر سے اسکے دبے جاتے تھے شاخون پر اس کی دیو تیر بیج کے چوٹے جڑے ہوئے تھے جسطرح دندان فیل پر ہوتے ہین اور دیو عجب عجب طرح کے باجے بجاتے ہوئے ہو حق مچاتے ہوئے میدان مین قائم ہوئے اور اسطرف لشکر صاحبقران اعظم صف بستہ ہوا آگے سب کے بر مرتبہ صاحبقرانی قاف صاحبقران اعظم مرکب پرسوار آکر قائم ہوئے اور بعد اُنکے داہنی جانب فرہاد خان یکفر بی ازسبون پر بیزاد و فرسنگ بن لندھور استادہ ہوئے بائین جانب تہمتن گرز زن بائیس سو من کا گرز باندھے مانند فیل مست کے کھڑا جھوم رہا تھا جسوقت میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ و کمین گاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول ساتون صفین آراستہ ہو چکین تو دونون جانب سے تبردار نکلے جھاڑی جھنڈی کاٹ کر پھینکدی بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا بجائے سقون کے دیو فیل بن بنکر سونڈ مین پانی بھر بھر کر لائے اور چھڑک چھڑک کر گرد کو بٹھایا نقیبون نے نقابت کرکے کڑکیتون نے کڑکا کہکر دل جوانون کے بڑھائے کہ خون شجاعت رگون مین جوش مارنے لگا بس ثمرات خوک پیشانی کہ ایک دیو قوی الجثہ و بلند قامت ہے لشکر نیرنگ شاہ سے نکلا اور سامنے تخت نیرنگ شاہ کے آکر اجازت میدان مانگی نیرنگ شاہ نے دست مرحمت پشت پر رکھا اور کہا جا خدا وند ابلیس تیرا نگہبان ہے دیو ثمرات سلام کرکے میدان جنگ مین آیا یہ معلوم ہوا کہ ایک مینار بلند قائم ہوگیا غرض دیو ثمرات خوک پیشانی نے آتے ہی نعرہ مارا کہ آدمزاد و مجھکو دیو ہامون سودائی نہ سمجھنا میرا دماغ بہت درست ہے وہ بیچارہ طریق جنگ سے آگاہ نہ تھا اور مین حد بہائے جانگداز رکھتا ہون بس جسکو تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو وہ آئے میرے مقابلے کو بس یہ سنتے ہی ارشیون پر یزاد نے مرکب اپنا آگے بڑھایا اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت میدان مانگی صاحبقران اعظم نے فرمایا

کہ اے ارشبون یہ دیو نہایت قوی و زبردست معلوم ہوتا ہے تم نے کیون اسقدر جلدی کی ارشبون نے عرض کی کہ حضور کا نمک خوار بھی ایسا کمزور نہین ہے کہ اس دیو سے دب جائے اب اگر مین پلٹ جاؤنگا تو بہادران آفاق مجھ پر ہنسین گے اور کہینگے کہ وا رائے ہندلن دھور بن سعدان گرو سے شخص کا بیٹا اور مقابلہ کو نکلکر میدان سے پھر گیا بس آبرو جانے سے جان جانا بہتر ہے یہی نا کہ مین اسکے ہاتھ سے مارا جاؤنگا جب بھی بہتر ہے کہ ایک تو حق نمک سے ادا ہو جاؤنگا دوسرے مرتبۂ شہادت ہاتھ آئے گا صاحبقران نے مجبور ہو کر اجازت دی اور گلے سے لگا کر رخصت کیا اور فرمایا کہ خداوند کریم تمھارا حافظ و نگہبان ہے ارشبون نے سلام رخصت کیا اور سامنے تمرات خوک پیشانی کے آکر آواز دی کہ او ملعون تجکو دعوی ہے کہ مین دیو ہامون سے زبردست ہون اور مجکو یہ دعوی ہے کہ مین گو قاتل دیو ہامون سے کمزور ہون مگر تیرے واسطے ملک الموت ہون لا ضرب بہادری کی دیو تمرات پکارا کہ او آدمزاد دو واقع مین تو نہایت قوی دل ہے کہ اس قدر قامت پر میرے مقابلہ کو آیا ہے لیکن افسوس کہ اپنے پاؤن سے تو دہان گور کا لقمہ ہوتا ہے بس تو پہلے وار کر اور حوصلہ اپنا نکال لے ورنہ دل کی دل مین رہجائیگی ارشبون پر نژاد نے کہا کہ بس زیادہ گوئی سے کچھ فائدہ نہین ہے ہم اہل اسلام سے ہین سبقت کرنا ہمارا دستور نہین ہے تو اپنا وار کر اگر پروردگار عالم تیری ضرب سے بچائے گا تو دیکھا جائے گا یہ سنکر دیو تمرات خوک پیشانی نے کہا کہ تو نہ مانے گا معلوم ہو گیا کہ قضا تیری برابر پہونچ لئی ہے اسے کہ یہ طمانچہ ملک الموت ہے یہ کہکر خبردار خبردار کہکر وار شمشاد کا وار کیا ارشبون پر نژاد نے آتی ہوئی وار خیال مین کرکے باگ کو گھوڑے کی اشارہ کیا مرکب چمک کر زیر بغل آیا ارشبون نے ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا کہ ہاتھ مع وار شانے سے قلم ہوا یہ معلوم ہوا کہ ایک درخت بلند کا ڈالا پھٹ پڑا اور پرنالہ خون کا زخم سے جاری ہوا کہ تمام کپڑے ارشبون کے سرخ ہو گئے اور دیو تمرات بھاگا ارشبون نے آواز دی کہ او ملعون کہان جاتا ہے کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر گھوڑا ڈالدیا چالیس قدم کے فاصلہ تک دیو بھاگا ہوا چلا گیا ایک مقام پر ٹھوکر کھا کر لڑکھڑایا اور چاہا تھا کہ سنبھل کر پھر بھاگون کہ ارشبون پر نژاد مثل بلائے ناگہانی اور قضائے آسمانی سر پر آپہونچا اور وہی تیغہ خون آلود کمر پر مارا کہ دو ٹکڑے ہوئے لاش جو اسکی گری زمین ہل گئی ارشبون نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا فوج اسلام سے آواز احسنت و مرحبا بلند ہوئی اور فوج کفار مین شور نالہ و فریاد بلند ہوا دیو روتے پیٹتے لاش تمرات خوک پیشانی کی اٹھائے گئے اور فرہاد خان یکفری اپنے بھائی کو میدان جنگ سے پھیرے گئے گلے سے لگایا فرسنگ بن لندھور نے ہاتھ چومے بعد اسکے دیو قہرمان ستارہ پیشانی لشکر کفار سے نکلا اور نیرنگ شاہ سے اجازت لے کر میدان جنگ مین آیا یہ دیو عجیب طرح کا ہے کہ تمام جسم و سر اسکا

سیاہ ہر شاخین کبود اور ماتھے پر برابر سکہ زر کے ایک داغ سفید ہر اسیوجہ سے اسکو ستارہ پیشانی کہتے ہین یہ ملعون اُس دیو سے بھی زبردست ہر بال اسکے جسم پر بڑے بڑے ہین یہ معلوم ہوتا ہر کہ توم فرہی سے ہر اسنے آتے ہی آواز دی کہ کون میرے مقابلہ کو نکلے گا کسکی اجل دامنگیر ہر بس یہ سننا تھا کہ فرسنگ بن لندھور نے مرکب اپنا نکالا اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت مانگی فرمایا کہ تم ابھی کمسن ہو اور یہ دیو نہایت زبردست ہر فرسنگ نے عرض کی کہ غلام آپ کے ایسے نہین ہین جو کسی سے ڈر جائین آپ اطمینان رکھین انشاءاللہ آپ کے اقبال سے ابھی اس ملعون کا سر لاتا ہون فرمایا خداوند عالم تمھارے ارادہ پر تم کو کامیاب کرے فرسنگ سلام کرکے میدان مین آیا دیو قہرمان نے جو فرسنگ کو اپنے مقابلہ پر آتے دیکھا پکارا کہ او لڑکے تو نے ایسا مجھے سمجھ لیا کہ تو میرے مقابلہ کو آتا ہر جا پلٹ جا کیون اجل تیری دامنگیر ہر فرسنگ نے آواز دی کہ او ملعون یہ تیرا غرور تجکو پست کرے گا مجھے بچہ نہ سمجھ یہ کہتا ہوا قریب پہونچا دیو قہرمان نے کہا کہ تو نہ جائے گا فرسنگ نے کہا تیرا مرے کر جاؤنگا بس یہ سنتے ہی دیو کو نہایت غیظ آیا اور پکارا کہ لے سنبھل یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا یہ کہکر چادر چقماق کا وار کیا فرسنگ بن لندھور نے وار اسکا خالی دیا بس جیسے ہی دیو اپنے لنگر مین جھکتا ہر فرسنگ نے کمر پر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ اسکے دو ٹکڑے ہو گئے اور یہ دیو اپنے لنگر مین ایسا جھکا کہ پھر نہ اُٹھ سکا فوج اسلام سے نعرہ تحسین وآفرین کے بلند ہوئے اور لشکر کفار مین غریو ماتم ہوا دیو لشکر کفار کے لاش اسکی بھی اُٹھا لے گئے اور فرسنگ کو صاحبقران اعظم نے بلا لیا اور مرحبا کی ارشبون و فرہاد خان نے دست شفقت پشت پر پھیرا غرض جسوقت لاش دیو قہرمان کی میدان سے اُٹھ گئی تو دیو نیرنگ نے اپنے لشکر کیجانب دیکھکر آواز دی کہ ارے تم سب کے تو، قیامت دیکھنے ہی کے ہین کہ تم سے ایک آدمزاد نہین قتل ہو سکتا بس یہ سنتے ہی دیو ہوشنگ زور آزما صف سے نکلا اور نیرنگ شاہ کے سامنے آکر کہا کہ مجکو اجازت ہو مین ابھی ان سب آدمزادون کا کام تمام کیے دیتا ہون نیرنگ شاہ نے کہا کہ جا خداوند ابلیس کی یاد نہ بھولنا کہ وہ تیری نصرت کرے گا ہوشنگ زور آزما نے کہا کہ ہزار جانین نام خداوند ابلیس پر نثار ہین یہ کہتا ہوا میدان مین آیا اور آواز دی کہ باش اے گروہ آدمزادان اب جو میرے مقابلے کو نکلے سنبھل کر نکلے کہ مین وہ شخص ہون جسنے چالیس چالیس دیوان سرکش سے ایک وقت مین زور کیا ہر اور اُنکو پست کیا ہر بس یہ سنتے ہی فرہاد خان یکعفری نے اپنے فیل کو چپک ماری اور فیل دم کھڑی کرکے سونڈ اُٹھائے ہوئے صف سے نکلا فرہاد خان سامنے صاحبقران اعظم کے آکر فیل سے اُترا اور اجازت میدان مانگی فرمایا اے فرہاد خان تم اپنے وقت کے لندھور ہو اسوقت تمھاری شان و شوکت تمھارے باپ سے کم نہین ہر افسوس کہ آج لندھور زندہ نہین ہین جو اپنے فرزند کو دیکھکر خوش ہوتے اور سمجھتے کہ میرا چراغ ابھی روشن ہر خیر اب بھی یقین ہر کہ اُنکی روح شاد ہو رہی ہوگی یہ فرماکر آبدیدہ ہوگئے

بعد اسکے فرہاد خان نے اجازت پائی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ حافظ حقیقی نگہبان ہر جا ؤ اور اپنے دشمن پر ظفر حاصل کر کے جلد واپس آؤ فرہاد خان نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور عزت افزائی فرماتے ہین ورنہ بقول شاعر ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک + کہان مین اور کہان دارائے ہندوستان انکو آپ کے والد ماجد نے عزت دی تھی آپ مجھے عزت بخشتے ہین بعد اسکے یہ پھر اپنے فیل پر سوار ہو کر راہی میدان جنگ ہوئے دیو ہوشنگ نے فرہاد خان کو جو اپنے مقابلہ پر آتے ہوئے دیکھا پکارا کہ کیا تو ہی ہے جسنے دیو ہامون سوادائی کو مارا فرہاد خان نے کہا کہ ہان مین ہون اور اب تجھے قتل کرنے آیا ہون دیو ہوشنگ پکارا کہ کیا مجھے بھی تو مثل دیو ہامون کے سمجھا ہے فرہاد خان نے کہا بلکہ اُس سے بدتر یہ سُنکر دیو ہوشنگ کو نہایت غصہ آیا اور چلایا کہ مین تو چاہتا تھا کہ تجھے زندہ پکڑ لیجاؤن لیکن تیری زباندرازی تیری جان لے گی یہ کہکر آواز دی کہ ہوشیار ہوجا اور قریب آکر گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پرچہ کوہ سولہ سو من کی ضرب اُٹھاکر خبردار خبردار کہکر سر فرہاد خان پر وار کیا فرہاد خان یکضربی نے اپنے گرز کو اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کی گرز پر گرز جو پڑتا ہے تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شرارے فلک کو نکل گئے تتق گرد بلند ہوا دیو ہوشنگ نے آواز دی کہ زدم و پست کردم دیو نیر رنگ تخت پر سے اُچھل پڑا اور تعریف دیو ہوشنگ کی کی اور تمام دیوان کفار کو یقین اس بات کا ہوگیا کہ دیو ہوشنگ نے فرہاد خان کو مارا لیکن ہنوز گرد برطرف نہ ہونے پائی تھی کہ فرہاد خان یکضربی نے گرد سے نکلکر آواز دی کہ کرا زدی و کرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون اور مع فیل صحیح و سالم نظر آئے صاحبقران اعظم نے شکر پروردگار کیا ارشیون پریزاد و فرسنگ بن لندھور کو بھی تسکین ہوئی اور فرہاد خان نے آواز دی کہ لے ہوشیار ہوجا اب میری باری ہے شعر ؎ تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ فرماکر اور خبردار خبردار کہکر اپنا گرز سنبھالا اور سر پر چرخ دے کر گردن فیل پر کھڑے ہو کر وار کیا ورنہ ہاتھ انکا سر دیو تک پہونچنا محال تھا اُدھر دیو ہوشنگ نے اپنا گرز اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا اب گرز جو فرہاد خان کا سر گرز ہوشنگ پر پڑتا ہے تو ایک تڑاقا ہوا کہ میدان جنگ تھرا گیا اور ہاتھ دونون ہوشنگ زور آزما کے تھرائے اور دونون گرز سر ہوشنگ پر پڑے کہ سر سینے مین سینہ شکم مین زمین پر ایک چبوترہ بنکر رہ گیا اور فرہاد خان نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا دیوان نیرنگ قاف کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پڑ گیا اور تھرتھرانے لگے صاحبقران اعظم نے پکار کر آواز دی کہ اے فرہاد خان سبحان اللہ خدا تمھاری قوت اور بڑھائے اس بڑھاپے مین جوانون سے زیادہ ولولے ہین جسطرح تمھارے والد نے بدربن زلازل یک چشمی کو گرز سے پست کیا تھا اُسیطرح تم نے اسکو مارا بلکہ وہ تو انسان تھا اور یہ دیو تھا اب چلے آؤ فرہاد خان نے سلام کیا اور دست بستہ عرض کی کہ آپ قدردان ہین بہادرون کی عزت فرماتے ہین

اپنے خانہ زادون کی آبرو زیادہ کرتے ہین یہ کہتے ہوئے میدان جنگ سے پھرے اور لشکر اسلام
مین شامل ہوگئے ارشیلون پریزاد و فرسنگ بن لندھور نے ہاتھ چومے اور نہایت
تعریف کی دیوان کفار مجبور و ناچار آکر لاش اس دیو کی بھی اُٹھا لے گئے یہ اتنا بڑا دیو
تھا کہ کئی دیوون نے ملکر لاش اسکی اُٹھائی پس یہ دیکھ کر دیو طوماس منارہ گردن کو
جوش شجاعت ہوا اور مثل فیل چنگھارا اور نیرنگ شاہ سے اجازت لیکر میدان مین
آیا اور پکار کر کہا ہے آدمزاد و تم کون بلا ہو کہ اتنے اتنے بڑے دیوون کو تم نے مارا مگر مجھے مانند
دیگران نہ سمجھنا جو مقابلہ کو نکلے وہ سمجھ بوجھ کر نکلے صاحبقران اعظم نے دیکھا کہ حقیقت
مین یہ دیو سب سے زبردست ہے بس فوراً مرکب کو پاشنہ مارا کہ وہ بلبلا کر چلا اور سامنے
طوماس منارہ گردن کے پہونچکر آواز دی کہ لاضرب بہادری کی طوماس منارہ گردن
نے کہا کہ او آدمزاد بڑا حوصلہ ہے تیرا کہ تو میرے مقابلہ کو نکلا لا ضرب بہادری کی اور
حوصلہ اپنا نکال لے کہ تمنا تجھے نہ رہجائے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اس یاوہ گوئی سے
کیا حاصل جیسا جو ہوگا ابھی کھلا جاتا ہے دیر نہ کر اور وار اپنا کر کے میری ضرب کا منتظر رہ یہ
سُنکر دیو طوماس منارہ گردن نے زنگولہ زنجیر بند کا وار کیا صاحبقران اعظم نے
زیر بغل آکر سرا زنجیر کا جو لٹک رہا تھا پکڑ کر جھٹکا مارا کہ حربہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر
صاحبقران اعظم کے ہاتھ مین آگیا دیو سنبھلا صاحبقران اعظم نے وہی زنگولہ
چرخ دے کر طوماس کے حوالے کیا لٹو جو آکر پیشانی پر پڑتا ہے تو مغز سر پاش پاش ہوگیا
اور دیو نے چرخ مارا دیو آتشبازی ہوگیا صاحبقران نے اُسی حالت مین آواز دی
کہ یہ رقص بسمل کا دوسرا طریقہ ہے اہل اسلام اسکی حالت دیکھ کر ہنس رہے تھے
کفار نے شرم سے گردنین جھکالی تھین دیو طوماس جیسے ہی جھوم کر گرنے لگا تھا
صاحبقران اعظم نے ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ یا تو تیغہ سر پر چمکا تھا یا دونون ٹانگون
کے بیچ سے نکل گیا اور طوماس دو ہوکر زمین پر گرا دونون ٹکڑے تھرا تھرا کر رہ گئے
صاحبقران اعظم میدان سے پلٹے دیو تہمتن گرز زن نے قدم چوم لیے اور کہا اے
شہریار کیا کہنا ہے دیوؤن مین یہ حربہ جسے آپ نے رد کیا نہایت سخت چیز ہے اسکے آگے
ضرب گرز کی حقیقت نہین ہے فرہاد خان بکفضر بی وغیرہ نے دست بوسی کی اور نہایت
باادب الفاظ مین صاحبقران کی تعریف کی صاحبقران اعظم مسکراتے ہوئے پلٹے
تھے کہ اب جو کچھ خیال آتا ہے زار زار مانند ابر بہار کے آنکھون سے آنسو برسانے لگے
فرمایا کہ افسوس آج کی لڑائی قبلہ و کعبہ و برادر خرد امیر ثانی سلمہ نے نہ دیکھی غرض
دیو طوماس کے مرتے ہی دیوان نیرنگ قاف کے رنگ زرد ہوگئے چہرون پر اداسی
چھاگئی لیکن دیو کثیف بن خلیف فرس پیشانی کو جوش ہوا اور یہ اپنی صف
سے نکلا نیرنگ شاہ سے کہا کہ دیو طوماس مجھ سے ہمیشہ چشمک رکھتا تھا اسلیے کہ
میری قوت سے عاجز تھا اور بہ سبب رشک و حسد کے اُس سے پرخاش تھی آج اپنی اور

اسکی طاقت کا فرق دکھائے دیتا ہون جس آدمزاد کے ہاتھ سے وہ مارا گیا ہی مین اُسے زندہ پکڑے
لاتا ہون اور اگر کوئی اور مقابلہ کو آیا تو اُسکے قتل کے بعد دیکھا جائے گا نیرنگ شاہ نے کہا
کہ یہان سے تو سب دعوے کرکے جاتے ہین لیکن وہان پہونچکر کوئی زندہ بھی نہین بچتا
دیو کثیف نے کہا میری لڑائی کا بھی تماشا دیکھیے دیو نیرنگ نے کہا کہ اچھا جا اور تو بھی
اپنا حوصلہ نکال نے خدا وند ابلیس تیرا نگہبان ہی یہ سنکر دیو کثیف فرس پیشانی میدان مین
آیا اور اسطرح چنگھاڑا کہ زمین تھرا گئی بس اسکا نہیب دینا تھا کہ لشکر اسلام سے دیو تہمتن گرزن
نکلا اور صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ اب خادمون کی لڑائی کا بھی تماشا دیکھیے اور اتنی اجازت
اور دیجیے کہ جب تک شام نہ ہووے مین میدان جنگ سے نہ پھرون فرمایا جاؤ تمہین اختیار ہی
حافظ حقیقی نگہبان ہی دیو تہمتن گرزن سلام کرکے میدان مین آیا اور دیو کثیف فرس پیشانی
کے مقابلہ مین کھڑا ہوا دیو کثیف پکارا کہ ای دیو مکار اگر تو بڑا گرز نہ باندھ سکتا تھا تو
چھوٹا گرز باندھا ہوتا کہ وقت جنگ کام دیتا یہ خولدار گرز باندھنے سے کیا فائدہ اسکی ضرب
سے کیا نتیجہ ہوگا اسکا بائیس سو من کا گرز دیکھ کر دیو کثیف سمجھا تھا کہ یہ خولدار گرز ہی دیو تہمتن
نے جواب دیا کہ اس گرز مین خول اسلیے رکھا ہی کہ تجھے مار کر تیری روح اسمین بند کرونگا
دیو کثیف نے خبردار خبردار کہکر میل فولادی مارا دیو تہمتن نے دستہ میل پر ہاتھ ڈالدیا اور
ایک جھٹکا مارا کہ میل ہاتھ سے چھوٹ گیا اور دیو کثیف اوندھے مُنہ سامنے آرہا بس
دیو تہمتن نے دونون پاؤن اسکے شانون مین اڑا دیے اور سر دونون ہاتھون سے پکڑ کر
زور کیا کہ دھڑ سے کھینچ کر پھینک دیا لاش اسکی تھر تھرا کر رہ گئی روح گردن کے ساتھ دھڑ سے
کھینچ آئی اور یہ اچھی طرح پھڑک بھی نہ سکا اہل اسلام نے احسنت و مرحبا کی صدا بلند کی اور
دیو تہمتن نے سب کو سلام کرکے دل مین کہا کہ افسوس میرا شاہزادہ موجود نہین ہے جو
تماشا میری لڑائی کا دیکھتا کفار دیو لاش دیو کثیف کی اُٹھا کر لے گئے بعد اسکے دیو شفاقی
میدان مین آیا اور پکارا کہ او دیو بڑا غضب کیا تو نے کہ اتنے بڑے دیو کو اسطرح مار ڈالا اگر
کہان بچکر جائے گا میرے حربہ سے یہ کہکر ارّہ پشت نہنگ مارا دیو تہمتن نے آرہ اسکا
خالی دے کر گرز مارا کہ بخش زمین کر دیا بعد اسکے بھائی اسکا دیو یلاقی نکلا اور بعد گفتگوے
بسیار اُسنے ساریق ماری دیو تہمتن نے ایک لٹو ہاتھ سے پکڑ لیا اور دوسرا گرز سے
اسطرح رد کیا کہ وہی لٹو پلٹ کر سینے پر دیو یلاقی کے پڑا کہ یہ اپنے بھائی سے ملاقی ہو گیا
اسکے بعد دیو میمون دراز دست نکلا اور اسنے دار شمشاد ماری دیو تہمتن نے وار اسکی
گرز پر روک کر جو گرز مارا تو خالی گیا کہ یہ دیو میمون دور کھڑے ہو کر حربہ کرتا ہی کیونکہ ہاتھ اسکے
اسقدر دراز ہین کہ حریف تک حربہ اسکا پہونچ جاتا ہی اور دشمن کا حربہ اس تک نہین
پہونچتا بس وار جو دیو تہمتن کا خالی گیا اور یہ جھونک مین سامنے آرہا دیو میمون نے چاہا
کہ دوسرا وار کرون کہ یہ وہین رہجائے اُٹھ بھی نہ سکے اور دیو تہمتن نے دیکھا کہ حربہ
اسکا سر ہی پر بیٹھے گا بس یہ وہین سے اسکی ٹانگون کے بیچ مین گھس گیا اور دونون پاؤن پکڑ کر

اُٹھا لیا اور آواز دی کہ کہان بھینکون دیو میمون دراز دست ہر چند پکارا مگر دیو تہمتن نے اسکو
نہ چھوڑا اور لشکر نیرنگ شاہ کیطرف بڑھا یہ دیکھکر دیو شبگون دوڑ پڑا کہ او دیو تو میرے
بھائی کو مارے ڈالتا ہے کب چھوڑتا ہون تجھکو ساطور اسکے ہاتھ مین بلند تھا جیسے دیو تہمتن
نے اسکو اپنی طرف آتے دیکھا دیو میمون کو دیو شبگون پر کھینچ مارا کہ دونون کے سر ٹکرا کر پاش پاش
ہوگئے آخر کار شام ہوگئی اور دیو تہمتن نے آج کی میدان داری مین دس دیوان زبردست کو
واصل جہنم کیا دیوان نیرنگ قاف طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھرے لیکن نہایت
غمگین و پریشان ادھر صاحبقران اعظم مع لشکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے لباس
رزم اُتارا پوشاک بزم پہنی جام شراب ناب گردش مین آیا سب سردار ایک دوسرے
کی توصیف کر رہے تھے اور صاحبقران اعظم نے بھی دیو تہمتن کا بہت دل بڑھایا اور
فرمایا کہ تو نے ہم سب سے زیادہ جانفشانی کی دیو تہمتن نے عرض کی کہ ہم تو ہین اسی واسطے
حضور تو اُسوقت تکلیف کرین کہ جب ہم جان نثار نہ ہون فرمایا نہین ہم اپنے رفیقون کو
اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین اب کچھ حال دربار نیرنگ شاہ کا بیان کیا جاتا ہے
کہ یہ نہایت ملول و غمگین داخل بارگاہ ہوا اور تخت روان سے اُترکر تخت ساکن پر بیٹھا
سب سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے دیو نیرنگ عالم سکوت
مین تھا اور سوچ رہا تھا کہ کیا کرون جو دیو بڑے لشکر مین منتخب تھے اُنہین سے اتنے قتل
ہوگئے اور لشکر دشمن کا ایک بھی نہ مارا گیا اگر یہی رنگ لڑائی کا ہے تو بہت جلد اس سلطنت
کا خاتمہ ہو جائے گا ہر چند کہ اب بھی بڑے بڑے دیو یہان موجود ہین اور وہ دیو جن پر دارو
مدار ہے سلطنت کا وہ بھی آنے والے ہین مگر دیکھیے وہ کسوقت پہونچتے ہین یہان تو یہ آدمزاد
لشکر کا ستھراؤ کر ڈالینگے دیو ازرق ظلماتی کہ عجب ابلیس خیال ہے اسنے جو اپنے
بادشاہ کو ملول دیکھا کہا اے شاہ آپ پریشان نہ ہون اور مجھکو اجازت دین تو مین آج
ہی شب کو شبخون مار کر اُنکا لشکر بھی آدھا کر دون دیو نیرنگ نے کہا کہ تجھے اختیار ہے
جسطرح ممکن ہو دشمن کو زک دینے سے مطلب ہے یہ سُنکر دیو ازرق وقت کا منتظر
ہوا جسوقت رات کے بارہ بجے تو یہ اپنی آرام گاہ سے اُٹھا اور پوشیدہ طور پر اٹھارہ
ہزار دیو اپنے ہمراہ لیکر جانب لشکر خداپرستان روانہ ہوا یہان سب سردار دن بھر
کے تھکے ماندے اپنے اپنے خیمہ مین آرام سے سو رہے تھے فوج بھی دن بھر کی تھکی
ماندی تھی راحت سے سو رہی تھی صحرائی ہوا نے ان سب کو ایسا سُلایا تھا کہ جسطرح
قضا گوشۂ تربت مین سُلا دیتی ہے صرف گشت طلایہ کا پھر رہا تھا اور آوازین ہوشیار
باش و بیدار باش کی بلند تھین جسوقت دیو ازرق ظلماتی قریب پہونچا منتظر وقت کا
ہوا کہ طلایہ والون کا رخ اُسطرف ہو تو مین حملہ کرون بس جیسے ہی طلایہ کے دیو آگے
بڑھے اور پشت اُنکی ازرق ظلماتی کی طرف ہوئی ازرق اٹھارہ ہزار دیوون سے
لشکر اسلام پر آپڑا اور لوگون کو قتل کرنا شروع کر دیا یہان دیو بڑے سو رہے تھے

کسی کو اس آفت ناگہانی کی کیا خبر تھی فوج ازرق ظلمانی نے باطمینان تمام قتل عام شروع کر دیا جو دیو جسطرح زمین پر لیٹا تھا اُسی طرح رہ گیا اُٹھ بھی نہ سکا جو شور و غوغا سنکے اُٹھا بھی وہ سنبھلنے بھی نہ پایا کہ قتل ہو گیا اٹھارہ ہزار دیو لشکر کو پامال کرتے ہوئے چلے اور لشکر اسلام میں ہلڑ ہو گیا یہانتک کہ اہل لشکر بیدار ہوئے مگر اُس بدحواسی کی حالت میں کیا کریں نہ اسقدر روشنی کہ اپنا بیگانہ شناخت ہو سکے دوسرے سوتے سے اُٹھے ہیں دشمن کے خوف نے ایسا بدحواس کر دیا تھا کہ اپنا بیگانہ نہ سوجھتا تھا بقول شخصے کہ پتا کھڑکا اور بندہ سرکا آپس میں جنگ ہونے لگی جسکو جو کچھ مل گیا چوب چماق دار شمشاد میل فولادی زنگولہ زنجیر بند ساطور چار چقماق گرز آہنی ترسول پرسول ساریق وغیرہ یہ تمام ہتھیار چل رہے تھے ایک قیامت کبرے برپا تھی جب شور و غوغا بہت ہوا تو سرداروں کی آنکھ کھلی پوچھا یہ کیا معرکہ ہے جو ایک آدھ دیو پہرے پر جاگ رہا تھا اُسنے کہا کہ کسی نے شبخون مارا ہے سردار گھبرا گھبرا کر خیموں سے نکلے ایک ایک حربہ ہاتھوں میں لے لیا مگر کسے قتل کریں کسے ماریں یا کیا کریں کچھ سمجھ میں نہیں آتا اُسوقت سردست رن میں مہتابیں کہاں جنگلی روشنی میں اپنے بیگانے کا امتیاز ہو سکے نہ لباس کا فرق اسلیے کہ دیوان ازرق ظلمانی نے دیوان گلستان ارم کے لباس میں آکر شبخون مارا تھا اپنوں کو بیگانہ جانکر قتل کرنا شروع کر دیا اُدھر تو دیوان ازرق ظلمانی قتل کر رہے تھے ادھر آپس میں تلوار چل رہی ہے ایک قیامت کبرے برپا ہے دیو تہمتن گرز زن جو جو نکلا پوچھا یہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کسی نے شبخون مارا ہے بس یہ دیکھ کر اسنے پکارنا شروع کیا کہ رن مہتابیں روشن کرو مگر اُسوقت جن دیوؤں کے سپرد روشنی کا انتظام تھا بسبب ضرورت نہ ہونے کے کافی سامان بھی انھوں نے لیا تھا اور جسقدر مہتابیں احتیاطاً ہر وقت طیار رہتی ہیں وہ بھی نہ معلوم کہاں رکھی تھیں ڈھیر سٹ میں ڈھونڈھ کر ایک آدھ مہتاب روشن کی تو وہ کافی کب ہو سکتی تھی اتنا بڑا لشکر پڑا ہوا ہے الغرض دیو ازرق ظلمانی قتل عام کرتا ہوا قریب خیمہ ارشیون پر یزادہ کے پہونچا اُدھر ارشیون دیو کے نعرہ کی آواز سنکر گھبرا کر خیمہ سے نکلا نیند آنکھوں میں بھری ہوئی پریشان بدحواس کہ یہ کیا معرکہ ہے صرف تلوار تو ہاتھ میں تھی نہ سپر نہ کوئی دوسرا حربہ ساتھ اُدھر ازرق نے جو ارشیون کو خیمہ سے نکلتے دیکھا سمجھا کہ کوئی سردار ہی ہوگا بس یہ ملعون جھپٹ کر قریب آیا اور پشت کیجانب سے دار شمشاد کا وار کیا ارشیون کو اُسوقت خبر ہوئی جب کہ وار شانے پر پڑ چکی اب یہ کیا کر سکتے تھے شانہ اور کولا ٹوٹا اور ایسی ضرب پڑی کہ یہ پھڑک کر ہلاک ہو گئے اب دیو ازرق ظلمانی نے کہا شکر ہے خداوند ابلیس کا کہ ایک سرکش تو کم ہوا اور ایک آدھ کی خبر لینا چاہیے اب یہ ملعون اور ایک خیمہ کے قریب پہونچکر لڑنے لگا یہ خیمہ شدید جنی کا تھا جیسے ہی شدید جنی شور و غل سنکر اپنے خیمہ سے نکلا دیو ازرق نے دار کا وار کیا یہ مرد مسلمان بھی شہید ہوا اب دیو ازرق اور آگے بڑھا یہ دیو نہایت زبردست و مکار ہے ہر ایک دیو اسکا مقابلہ

بھی نہین کرسکتا فوج کو پامال کرتا ہوا چلا جاتا ہی اُسطرف سے ارشد جنی لڑتا ہوا چلا آتا ہی جیسے ہی دونون کا سامنا ہوا بس ارزق ظلماتی نے وار کا وار کیا ارشد جنی نے چاہا کہ پہلو کیطرف ہٹکر وار اسکا خالی دون پاؤن خیمہ کی طناب مین اُلجھا اور ارشد جنی گرا اوپر سے وار پڑی ہڈیان پسلیان چور ہوگئین روح اس مرد مسلمان کی جانب جنت روانہ ہوگئی اب دیکھا ارزق ظلماتی نے کہ رات کم رہ گئی اور صبح ہوا چاہتی ہی کچھ وقت لشکر سے علیحدہ ہونے مین بھی گذرے گا اور اگر اہل اسلام نے مجھے پہچان لیا تو بڑا غضب ہو جائے گا پھر جان نہ بچیگی بس اُسیوقت یہ ملعون ایک جانب مع فوج چلا اور دیونکو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا یہان پر ہر جانب روشنی کا اہتمام ہونے لگا لیکن ایک دیو دوسرے کو جہان دیکھ لیتا تھا مار ڈالتا تھا دوست دشمن مین امتیاز نہ تھا ایک آدھ مقام پر جو رن مہتاب کی روشنی مین دیکھتا تھا تو دشمنون کو بھی اپنے ہی لباس مین پاتا تھا اس باعث سے اور پریشان تھے کہ کہین آپس ہی والون کی حرکت تو نہین تھی کہانتک بیان کیا جائے کہ شام سے صبح تک خوب جنگ ہوئی جسوقت سپیدہ سحری ظاہر ہوا اور میدان مین روشنی پھیلی ایک نے دوسرے کو پہچانا تو ہاتھ روکا اور باہم شکایت شروع ہوئی اور تلاش دشمن کی ہونے لگی صاحبقران اعظم نے ایک بلندی پر کھڑے ہوکر سب کو منع کیا اور کہا خبردار جب تک اپنے اوپر وار نہ ہولے کوئی دوسرے پر وار نہ کرے اب یہان تھا ہی کون دشمن تو پہلے سے فرار کر گئے تھے جب امن ہوا تو لاشون کی تلاش ہونے لگی کسی نے اپنے بھائی کو بیدم دیکھا کسی نے بیٹے کو کسی نے باپ کو پایا تو وہ دیو جو زندہ بچے تھے نہایت خوش تھے کہ ہم نے ایک دیو کو ایسا ساطور مارا تھا کہ سر اُڑ گیا تھا لیکن لاش جو اسطرح کی دیکھی جسطرح قتل کی تھی تو اپنے ہی کسی عزیز کی پائی دیو اپنے اوپر نفرین کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ہائے مین نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا گھر کا چراغ خود ہی بجھا دیا کسی کا بیان ہی کہ مین نے اپنے برابر کے بھائی کو خود ہی جان سے مارا کاش اسکا حربہ مجھ پر پڑتا جان سے جاتا مگر یہ شرمندگی نہ ہوتی کوئی باپ کے غم مین پریشان تھا کہ افسوس جسنے اس ناز و نعمت سے پرورش کیا اُسنے اپنی محبت کا یہ صلہ پایا کہ ہمارے ہی ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوا اب ہم روز محشر کیا مُنھ دکھائینگے ہزار ہا دیو جا بجا لاشون سے لپٹے ہوئے رو رہے ہین اور فریاد کر رہے ہین سردار سمجھاتے پھرتے ہین کہ اب پچتانے سے کیا ہوتا ہی لاشون کو انکی دفن کرو احترام میت مین فرق نہ ڈالو وہ امر تو مجبوری کا تھا اور دھوکے مین یہ قتل ہوئے اب لاش کے دفن مین کیون دیدہ و دانستہ دیر کرتے ہو لیکن اُن بیچارون پر تو فلک ٹوٹ پڑا ہی زار زار رو رہے ہین حالتین خراب ہین اب صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ دیکھو دشمن کے کچھ لوگ بھی قتل ہوئے ہونگے لاشون مین تلاش کرو جستجو ہونے لگی ادھر فرہاد خان بگفرنی کو ارشبون پریزاد و فرسنگ بن لند عور کا خیال آیا کہ انکی بھی خبر لینا چاہیے فرہاد خان اول خیمہ فرسنگ کی جانب روانہ ہوئے

ادھر فرسنگ بن لندھور چلا کہ چچا کی خبر خیریت دریافت کرنا چاہیے راہ مین فرہاد خان سے سامنا ہوا فرسنگ نے سلام کیا اور عرض کی کہ حضور کہان جاتے ہین فرسنگ سے فرہاد نے کہا کہ تمھاری ہی جستجو تھی اور خیریت دریافت کرنے چلا تھا فرسنگ نے عرض کی کہ حضور کے اقبال سے مین نے بہت سے دیوون کو مارا مگر چھوٹے عمو جان کو نہین دیکھا فرہاد خان یکضربی نے کہا چلو اُنکو بھی تلاش کر لین اب یہ دونون چچا بھتیجے خیمۂ ارشبون پرزاد کیجانب روانہ ہوئے اُسطرف صاحبقران اعظم چلے تھے کہ سردارون کی خبر لون دیو تہمتن جائزہ لشکر کا لے رہا تھا ایک عجب ہولناک منظر تھا راہ مین صاحبقران اعظم اور فرہاد خان یکضربی سے ملاقات ہوئی فرہاد خان نے قدمبوسی حاصل کی صاحبقران نے فرمایا کہ الحمد للہ تم کو زندہ پایا فرہاد نے عرض کی کہ ہزار ہزار شکر ہے خدا کا کہ حضور خیریت سے ملے ہم جان نثار تو مرنے ہی کے واسطے ہین خداوند عالم چراغ قاف کو روشن رکھے اور نشانی صاحبقران کی دنیا مین برقرار رکھے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ارشبون کہان ہین فرہاد خان نے کہا کہ اُنھین کی خبر کے واسطے مین بھی آیا ہون صاحبقران اعظم نے نے فرمایا کہ مین بھی چلتا ہون اب یہ تینون صاحب یعنے فرہاد خان یکضربی و فرسنگ بن لندھور و صاحبقران اعظم چلے راہ مین خیمہ ارشد جنی کا ملا دیکھا تو بہت سے دیو لاش بیچ مین لیے ہوئے رو رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ افسوس آپ ہمین بے سردار کر گئے صاحبقران اعظم نے پوچھا ارے یہ کیا معرکہ ہوا اُنھون نے عرض کیا کہ آپ کا سپہ سالار فوج یسار ارشد جنی حق نمک سے ادا ہوا صاحبقران اعظم قریب آئے اور لاش ارشد جنی کی دیکھ کر نہایت افسوس کیا اور آگے بڑھے دیوون سے فرمایا کہ لاش انکی خیمہ مین لے جاؤ اور سامان دفن کرو ہم بھی پلٹ کر آتے ہین یہ فرما کر اپنے سردار کے واسطے روتے ہوئے آگے بڑھے قریب خیمۂ شدید جنی کے پہونچے وہان بھی شور نوحہ و بکا بلند پایا دیوون کو ایک مقام پر حلقہ کیے دیکھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ شدید جنی بھی شہید ہوا اب صاحبقران کو اور بھی صدمہ ہوا اور لاش اسکی بھی خیمہ مین بھجوا دی اور آگے روانہ ہوئے اب تو اضطراب فرہاد خان یکضربی اور فرسنگ بن لندھور اور نیز صاحبقران اعظم کا زیادہ ہو گیا اور متردد ہوئے کہ ابھی تک ارشبون پرزاد کو نہین دیکھا اور جلد جلد قدم بڑھاتے ہوئے جانب خیمۂ ارشبون روانہ ہوئے راہ مین جابجا لاشین دیوون کی پڑی تھین اور عزیز اُنکے اُنکی لاشون سے لپٹے ہوئے رو رہے تھے کہ دیکھا سامنے سے بہت سے دیو خاک اُڑاتے روتے پیٹتے چلے آتے ہین صاحبقران اعظم نے فرمایا خدا خیر کرے دیکھیے یہ کسکے مرنے کی خبر دیتے ہین فرہاد خان یکضربی نے اُن دیوون کو پہچانا اور فرسنگ سے کہا کہ ارے یہ دیو تو ملازمان ارشبون سے معلوم ہوتے ہین اتنے مین وہ دیو قریب پہونچے اور صاحبقران اعظم و فرہاد خان وغیرہ کو دیکھ پکارے کہ اے شہریار ہم بے سردار کے ہو گئے مالک ہمارا ہمین چھوڑ کر راہی جنت ہو گیا وہ سامنے

لاش اُنکی پڑی ہی بس یہ سُننا تھا کہ فرہاد خان نے گریبان پھاڑا سر پیٹ لیا صاحبقران اعظم بھی بھائی بھائی کہکر رونے لگے فرسنگ بن لندھور بھی بہت رویا اور باحال پریشان قریب لاش پہونچے فرہاد خان نے تو اپنے کو بھائی کی لاش پہ گرا دیا منھ پر منھ ملنے لگے اور کہا کہ اے ارشیبون افسوس کہ ہم تو زندہ رہین اور تم نہ ہو امید تو یہ تھی کہ تم ہمین دفن کروگے کہ چھوٹے ہو بجاے فرزند ہو مگر تم ہم سے پہلے راہی جنت ہوگئے یہ نہ معلوم تھا کہ ہمین صف ماتم تمھاری بچھانا پڑے گی یہ تو اس حال پُر ملال مین ہین اور ایک جانب صاحبقران اعظم رو رہے ہین اور فرما رہے ہین کہ اے بھائی ارشیبون چچا لندھور کی روح سے کیا خجالت ہوئی مگر تم خوب واقف ہو کہ مین بیخطا ہون مجھے کیا خبر تھی کہ آج یہ قیامت برپا ہوگی جسوقت تم خدمت مین اپنے باپ کی جانا میری طرف سے عذر کرنا یہ فرماتے اور انسو پونچھتے جاتے ہین ادھر فرسنگ بن لندھور کچھ دیر تو خاک اُڑا یا کیا اور سینہ کوبی کیا کیا بعد اسکے سوچا کہ اب رونے پٹنے سے بہتر یہ ہے کہ دشمن سے قصاص لو جس سے اس دل کی آرزو نکلے دیوان ارشیبون سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ یہ کون ملعون تھا اُنھون نے عرض کی کہ ہم نے اپنے مالک کی لاش دیکھکر تعاقب اُس دیو کا کیا تھا لیکن وہ لوگون کو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا ہم دور تک اُسکے عقب مین گئے بہت سے دیو ہمارے ساتھ کے ہاتھ سے اسکے مارے گئے کہ وہ دیو نہایت قوی ہیکل تھا اور فوج بھی اُسکے ساتھ تھی آخر مجبور ہو کر پلٹ آئے کہ اسپر قابو نہ پا سکینگے فرسنگ نے کہا کہ وہ دیو کسطرف سے آیا تھا اُنھون نے بیان کیا کہ وہ نیرنگ حصار کیجانب سے آیا تھا اتنے مین کچھ دیو لاشین دیوان اجنبی کی اُٹھا کر لائے لاشین دیکھکر پہچانا کہ بیشک یہ دیو فوج نیرنگ کے ہین بس فرسنگ بن لندھور نے فرہاد خان سے عرض کیا کہ حضور بغیر میرے حاضر ہوئے لاش چچا کی نہ دفن کیجیے گا یہ کہکے مرکب اپنا طلب کیا صاحبقران اعظم نے پوچھا کہ کہان عرض کی کہ ابھی حاضر ہون اور پشت مرکب پر بیٹھکر تن تنہا جانب نیرنگ حصار روانہ ہوئے اور دل مین تہیہ کر لیا کہ جب تک قاتل کو بھی نہ مارلونگا لاش نہ دفن کرونگا اب بعد جانے فرسنگ کے صاحبقران اعظم کو خیال ہوا کہ یہ کہان گیا ہے دو چار دیو اُنکو تعاقب مین بھیجا اُنھون نے تھوڑی دیر کے بعد آکر عرض کی کہ وہ لشکر کفار کیطرف گئے ہین بس یہ سنتے ہی صاحبقران اعظم نہایت پریشان ہوئے اور دیو تہمتن کو بلا کر حکم دیا کہ فرسنگ تن تنہا اٹھارہ لاکھ دیوؤن کے لشکر پر گیا ہے تم بھی تین چار لاکھ دیو اپنے ہمراہ لے کر براے کمک روانہ ہو اور مین بھی انتظام کرکے آتا ہون یہ کلمہ فرہاد خان نے جو سُنا رقت سلب ہوگئی گھبرا کر پوچھا کیا ہوا کیا فرسنگ لشکر دیوان پر براے انتظام گیا ہے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ ہان بس یہ سنتے ہی رونا بھول گئے کہ بھائی کے رونے مین کہین بھتیجے کا غم بھی نہ اُٹھانا پڑے جلدی سے فیل اپنا طلب کیا اور تن تنہا یہ بھی روانہ ہوئے اُدھر دیو تہمتن نے اُس انتشار مین بڑی مشکل سے چار لاکھ دیو فراہم کیے اسلیے

کہ سب اپنے حال مین مبتلا تھے یہ بھی چار لاکھ دیوون کی جمعیت سے روانہ ہوا ادھر صاحبقران اعظم نے چند افسران فوج کو طلب کر کے کچھ فوج براے حفاظت چھوڑی اور انتظام دفن دیوان ان لوگون کے سپرد کر کے باقی فوج اپنے ہمراہ لے کر جانب فوج کفار روانہ ہو گئے اب اول حال فرسنگ بن لندھور ثانی کا گزارش کیا جاتا ہی کہ یہ تن تنہا مرکب کو دوڑاتا ہوا قریب نیرنگ حصار پہونچا دیکھا کہ فوجون سے تمام صحرا مملو ہی لیکن سب اسطرح اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہین کہ کوئی پریشانی اُنکے طریقون سے ظاہر نہین ہی اور ایک جانب قریب سولہ ہزار دیو دن کے کمرین کھول رہے ہین اور سردار اُنکا خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہوا دامن سے ہوا لے رہا ہی اور سر سے پاؤن تک خون مین غرق ہی بس یہ دیکھ کر فرسنگ کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور دل مین خیال کیا کہ ہو نہ ہو یہ اسی دیو کا کام تھا یہی ابھی پلٹا ہوا آیا ہی بس یہ تصور کر کے اُسیطرف گھوڑا ڈالدیا اُن دیوون کو خیال بھی نہ ہوا اسلیئے کہ جو قصاص لینے آئے گا وہ تنہا آئے گا فرسنگ گھوڑا دوڑاتے ہوئے قریب ارزق ظلماتی کے پہونچ گئے اور آواز دی کہ او ملعون یہ کیا حرکت نامردی تھی کہ تو نے شبخون مارا اور چچا کو میرے قتل کیا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو زندہ رہے اور چچا میرا نہ ہو یہ سُنکر دیو ارزق ظلماتی گھبرا گیا کہ یہ تنہا اتنے بڑے لشکر مین آ گیا مگر اب اسکو بھی مار لو یہ اکیلا کیا کر سکتا ہی بس اسنے وار شمشاد فرسنگ پر ماری فرسنگ بن لندھور نے وار اسکی خالی دی کہ دیو اوندھے منھ جھونک مین اُسکے آگے آ رہا بس فرسنگ بن لندھور نے تیغہ بیاض گردن پر مارا کہ سر اس ملعون کا قلم ہوا اور دیو ارزق ظلماتی فوراً زمین پر گر کر پھڑکنے لگا اب فرسنگ نے نعرہ مارا کہ منم فرسنگ بن لندھور ثانی یہ دیکھنا تھا کہ دیوان لشکر ظلماتی کی آنکھون مین دنیا تیرہ و تار ہو گئی اور سب کے سب اپنے اپنے حربے سنبھالکر دوڑ پڑے کہ او آدمزاد غضب کیا تو نے کہ تنہا آ کر ہمارے سردار کو مارا اب تجھے کیا زندہ پلٹ جانے دینگے فرسنگ بن لندھور نے کہا کہ ہم تو مرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہین اور اسی لیے آئے ہین الحمد للہ کہ جس غرض سے آئے وہ پوری ہو گئی کہ اس ملعون کو مار لیا اب کچھ پروا نہین یہ فرما کر تلوار کھینچی اور دیوون کو قتل کرنا شروع کیا جسپر تلوار ماری مانند چنار زنر کے دو ٹکڑے گیے جو دیو دو ہو کر گرا زمین ہل گئی پر نالے خون کے جاری ہو گئے مگر ہر چہار جانب سے اٹھارہ ہزار دیوون کا یورش کس کس سے لڑین کسکو کسکو جواب دین کہ یکایک جانب صحرا سے بگولہ گرد کا اُٹھا اور مانند گولے کے قریب پہونچا اور فرسنگ کے کان مین آواز نعرہ فرہاد خان یکضربی کی آئی اب تو انکا دل اور بھی قوی ہوا مگر یہ اُس ہجوم مین پنہان تھے کہ نظر نہ آتے تھے فرہاد خان یکضربی نے پکار کر آواز دی کہ اہی فرسنگ آواز اپنی سُناؤ کہ مجھے اطمینان ہو فرسنگ نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا جس سے فرہاد خان کو اندازہ ہوا کہ یہ فلان مقام پر کھڑا ہوا ہی بس فرہاد خان نے ہاتھی اپنا اُسیطرف کر لیا اور پاؤن سے سہارا دیا اور گج بانگ ماری بھلا یہ فیل کسیا اسکا ہادی تھا ہمیشہ

افشارہ پر کام دیا گیا ہے آج گجبانگ جو پری زبلبلا کر دم کو سمیٹ کر سونڈ اونچی کرکے مانند گولۂ فولادی
کے چلا اور دیوون نے بڑھ کر فرہاد خان کو روکا فرہاد خان یکضربی نے گرز سنبھالا اور
جو دیو سامنے آیا ضرب گرز سے اُسکو پست کیا اور قریب پہونچکر آواز دی کہ ای فرسنگ
نہ گھبرانا کہ مین آپہونچا فرسنگ بن لندھور نے عرض کی کہ حضور نے کیون تکلیف
فرمائی اچھا تھا اگر مین بھی اپنے چچا سے ملحق ہو جاتا تو آپ لاش میری بھی چچا کے ساتھ ہی
دفن کر دیتے فرہاد خان نے کہا ای فرزند خدا اُس دن کو مجھے نہ رکھے اب یہ فرض تمھارا
ہے انشاء اللہ تم ہمین دفن کرنا اسلیے کہ تم بقاے نام کا باعث ہوا بھی تم سے بڑی بڑی امیدین
ہین اور ہم تو چراغ سحری ہین بستر خواب پر مرنے سے میدان جنگ مین مرنا بہتر ہے اسیطرح
کی باتین کرتے ہوئے اور دیوون کو قتل کرتے ہوئے قریب اپنے بھتیجے کے پہونچ گئے دیکھا
کہ فرسنگ نے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہین سر سے پاؤن تک
خون مین غرق ہے اب تو یہ چچا بھتیجے ایک جا ہونے سے اور بھی شیرانہ حملے کرنے لگے پشت
پر خیمہ ازرق کو لے لیا اور جو دیو سامنے آیا اُسکو مارا کسیکو اتنی مہلت نہ دی کہ لاش
ازرق ظلماتی کی لے جا سکتا اور فرہاد خان سے فرسنگ نے اشارہ کیا کہ دیکھیے
یہ لاش اُس دیو مکار کی پڑی ہے جسنے چچا کو قتل کیا تھا فرہاد خان نے جو لاش ازرق ظلماتی
دیکھی فرسنگ پر آفرین کی اور کہا کہ یہ کسیطرح دیو ہامون سودائی سے کم نہ تھا
لیکن جسوقت یہان یہ شور و غل ہوا تو کچھ دیوون نے جاکر نیر نگ شاہ سے کہا کہ
ازرق ظلماتی نے شبخون مارا اور ارشبون پر بڑا دھورا اور چند سرداران لشکر اسلام
کو قتل کیا یہ سُنکر دیو نیر نگ نہایت خوش ہوا اور کہا کہ دیو ازرق کہان ہے انھون نے
عرض کیا کہ صبح کو لشکر مین واپس آیا نیر نگ شاہ نے پھر قطع سخن کرکے کہا کہ اُس کو
میرے پاس لے آؤ اُن دیوون نے کہا کہ پہلے سُن تو لیجیے جسوقت دیو ظلماتی داخل
لشکر ہو لیا کچھ دیر کے بعد ارشبون کا بھتیجا جس لڑکے نے میدان جنگ مین بھی قیامت
برپا کی تھی اور دیو قہرمان کو مارا تھا وہ تن تنہا آیا اور لشکر مین گھس کر دیو ازرق کو مارا
اب اُسکا چچا فرہاد خان جو ایلچی بنکر آیا تھا وہ بھی آگیا ہے مگر دونون نے قیامت برپا
کر رکھی ہے صدہا دیوون کو قتل کیا ہے یہ سُنکر دیو نیر نگ نہایت پریشان ہوا اور اُسنے
اپنے چار دیوون کو حکم دیا کہ چار لاکھ دیو لے جاکر اُن دونون آدمزادون کو قتل کر دو یا
زندہ گرفتار کر لاؤ اور اگر کمک اُنکی آجائے تو پھر مجھ سے اطلاع کرنا یہ سُنکر وہ چارون
افسران فوج اپنے اپنے مقام سے اُٹھے اور چار لاکھ دیو لے کر چلے اِدھر سے تو یہ
چارون دیو چلے آتے ہین اُدھر سے دیو تہمتن گرززن چار لاکھ دیو اپنے ہمراہ
لیے ہوئے آ رہا ہے درمیان مین سامنا ہوا دونون لشکر غٹ پٹ ہو گئے کیونکہ ایک
دوسرے کے انداز سے سمجھ گیا تھا کہ یہ برائے کمک جا رہے ہین اب تو قیامت کی
جنگ ہونے لگی دیو تہمتن نے ٹانگین چیر چیر کر پھینکنا شروع کر دیا اور دیو عنید زور آزما ۴

سے کہا کہ ہین تو اس فوج کو روکے ہوئے ہون تو دس ہزار دیو لے کر فرہاد خان کا شریک ہو
کہ وہ تنہا ہین یہ سنکر دیو عنید زور آزما اپنے دس ہزار دیوؤن سمیت اس لشکر سے علحدہ ہوا
اور جا کر لشکر ازرق ظلمانی پر گرا دار شمشاد و چوب چماق وغیرہ چلنے لگی دریاے خون زمین
پر جاری ہوا لاشون پر لاشین گرنے لگین فرہاد خان نے جو دیکھا کہ کمک ہماری آگئی ہر بس
فرسنگ بن لندھور سے کہا کہ ای فرزند اب خیمہ کی آڑ چھوڑ دو اور چلکر اپنے لشکر کی کمک
کرو کہ وہ تمھاری کمک کو آئے ہین فرسنگ بن لندھور نے کہا بہت مناسب ہی اسلیے
کہ وہ کم ہین اور دشمن زیادہ ہین اب فرسنگ بن لندھور نے بھی گھوڑے کی باگ لی اور
فرہاد خان یکضربی نے بھی اپنے فیل کو بڑھایا دیو سد راہ ہوئے کہ انکو لشکر تک انکے نہ
پہونچنے دین اور نہ لشکر کو ان تک آنے دین بس یہ دیکھکر ادھر سے دیوان لشکر اسلام بھی چلے
کہ اپنے سردارون کو حلقے مین لے لین اب تو اسطرف سے ان دیوؤن نے دیوؤن کو دبایا اور
ایلغار کرکے چلے اور ادھر سے فرسنگ بن لندھور اور فرہاد خان یکضربی قتل کرتے ہوئے
چلے دیوان لشکر ازرق نے دیکھا کہ دونون طرف سے حملہ ہی ہم تو بیچ مین آگئے یہ صلاح
بُری ہی خود ہی راہ دے دی اور بیچ سے ہٹ گئے فرہاد خان و فرسنگ فوج عنید زور آزما
کے شریک ہوئے اب خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی اتنے مین لشکر دیو تہمتن بھی آکر اس
لشکر سے ملگیا اور فوج دیوان نیرنگ قاف فوج ازرق ظلمانی مین شامل ہوگئی برابر
کی جنگ ہونے لگی شور دار و گیر بلند ہوا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار ہوگئے زمین خون
سے سرخ ہوگئی سبزہ کا رنگ بدل گیا ہر طرف سرون کا مینھ برس رہا تھا دریاے خون بہ رہا
تھا دیو تہمتن مانند فیل مست کے لشکر کو روندے ڈالتا تھا اور عنید زور آزما بھی دیوان
لشکر کفار کو پست کر رہا تھا فرہاد خان و فرسنگ اُس ابر مین مانند آفتاب و مہتاب
کے در آتے ہی نگاہون سے پوشیدہ ہو جاتے تھے اور پھر شفق خون مین ڈوب کر نمودار
ہوتے تھے عین گرمی جنگ مین عنید زور آزما سے اور دیو سرکش سے سامنا ہوا
دیو سرکش نے میل فولادی مارا عنید زور آزما نے میل اسکا چوب چماق سے روک کے
جو چوب کا وار کیا سر چماق نے اسکے سر کو پارہ پارہ کر دیا اور یہ دیو چرخ مار کر زمین پر گرا
اُدھر فرسنگ بن لندھور سے اور دیو اسود دراز شاخ سے مقابلہ ہوا یہ دیو لاکھ
دیوؤن کا افسر ہی دیو دراز شاخ نے چاہا کہ جھک کر اس آدمزاد کو شاخون مین چھید کر
اُٹھالون بس جیسے ہی یہ جھکا فرسنگ نے دونون شاخین اسکی پکڑ لین اور پشت پر
اسکی گرز مارا کہ نکلہ گرز پشت کو توڑ کر سینے کے باہر نکل آیا وہ پھڑک کر مرگیا فرہاد خان
نے مرحبا کی آواز دی اور تہمتن گرز زن نے بھی تعریف کی اُدھر دیو احمر سے اور
فرہاد خان یکضربی سے مقابلہ ہوا دیو احمر نے ساطور مارا فرہاد خان نے دستہ ساطور پر
ہاتھ ڈالدیا اور ساطور اسکے ہاتھ سے چھین کر وہی ساطور مارا کہ گردن اس دیو کی قلم ہوگئی
دیو تہمتن سے اور دیو اصغر سے سامنا ہوا دیو اصغر نے گرز مارا تہمتن نے گرز

اسکا چھین کر اسی کے منھ پر کھینچ مارا کہ سر اس دیو کا پھٹ گیا اور یہ زمین پر گر کر پھڑکنے لگا خون جو اسکے پھڑکنے مین اُڑ کر دیو تہمتن پر پڑا اسکو غصہ آیا کہ تمام بدن نجس ہوا آواز دی کہ مرتے مرتے تو ایذا رسانی سے نہین باز آتا بس ایک ہاتھ سے اسکا پاؤن پکڑا اور دوسرا پاؤن پاؤن سے دبا کر جو زور کیا تو اسے چیر کر پھینک دیا اور پکار کر آواز دی کہ اسی طرح تمھارے بادشاہ یعنے دیو نیرنگ کی ٹانگین چیر کر پھینک دونگا بس یہ حالت جوان دیوون نے دیکھی کہ افسر ہمارے مارے گئے چاہتے تھے کہ بھاگ کھڑے ہون لیکن اُدھر ان دیوون کو روانہ کرنے کے بعد نیرنگ شاہ کو خبر ملی تھی کہ لشکر اسلام سے بھی کمک آگئی ہے تو یہ بھی مع کل فوج دیوان کے برائے مدد روانہ ہو چکا تھا ساتھ اسکے چودہ لاکھ دیو ہین یہ جو لشکر اسلام پر آکر گرا تو صحرا مین اندھیرا ہو گیا اور وہ دیو جو بھاگنے کو تھے اُنکے بھی قدم جم گئے اور جنگ ہونے لگی دیو نیرنگ پکار رہا ہے کہ ارے مار لو جانے نہ پائین دل مین خوش ہے کہ اہل اسلام بہت کم ہین اور ہماری تعداد زیادہ ہے علاوہ اسکے گھیر بھی لیا ہے اب مار لینا انکا آسان ہے دیوان کفار بادل کیطرح چھائے ہوئے ہین گھٹا ٹوپ ہو رہا ہے تمام صحرا مین سوا دیوون کے کچھ نظر نہین آتا ہے اب لشکر اسلام کو بھی دقت ہو گئی ہے کہ ہر چہار طرف سے حربے چل رہے ہین مگر دیو تہمتن کچھ نہین مانتا ہے برابر دیوون کو پسپا کرتا ہوا اور بے پیوند زمین بناتا ہوا چلا جاتا ہے دیو نیرنگ چلا رہا ہے کہ ہان مار لو ان خدا پرستون کو جانے نہ پائین اٹھارہ لاکھ دیوون کا ہجوم ہے چار لاکھ دیوان گلستان ارم اتنے بڑے انبوہ کو کسطرح روکین اب یہ دیو پریشان ہین دست بدعا ہین کہ پروردگارا مدد گر ہماری کہ ہم دشمنون مین گھر گئے ہین اور نکل جانے کی راہ بھی نہین ہے ہر چہار جانب سے دیوان نیرنگ قاف گھیرے ہوئے ہین ایک تہلکہ برپا ہے کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اڑی اور نعرہ صاحبقران اعظم کا ہوا تین لاکھ دیوون سے یہ بھی آکر گرے معلوم ہوا کہ لشکر ہمارا اور سردار گھر گئے ہین بس ایک طرف سے قتل کرتے ہوئے چلے اور دیو تہمتن گرز زن کو آواز دی کہ نہ گھبرانا مین آپہونچا دیوان نیرنگ حصار نے جو دیکھا کہ اور کمک آگئی یہ ایلغار کرکے چلے اور سد راہ ہوئے کہ کمک نہ پہونچنے دین لیکن اُدھر تو دیو تہمتن فوجونکو پسپا کرتا ہوا صفونکو توڑتا ہوا چلا اور ادھر سے صاحبقران اعظم نے گھوڑا ڈالدیا جو دیو سامنے آیا کمر پر ہاتھ مارا کہ دو ٹکڑے ہو گئے ایک سمت فرہاد خان یکضربی ایک طرف فرسنگ بن لندھور خون مین نہائے ہوئے تلوارین ہاتھون مین کھینچے ہوئے قتل کرتے ہوئے چلے جسقدر دیو درمیان مین حائل ہوئے تھے انکو کاٹ کے ڈالدیا اور کل لشکر اسلام ایک ہو گیا اب اس سات لاکھ کی فوج نے اٹھارہ لاکھ پر حملہ کیا اور تلوار چلنے لگی شعر چقاچاق خنجر بگردون رسید + زمین خون شد و خون بجیحون رسید + اب صاحبقران اعظم نے فرہاد خان وغیرہ کو آواز دی کہ آپ تھوڑی دیر دم لین مین ابھی انکو راہ راست دکھائے دیتا ہون فرہاد خان نے عرض کی کہ مین حضور کے اقبال سے تھکا نہین ہون ہمراہ

رکاب ہوں دیو تہمتن گرزن نے کہا کہ ای شہریار بس آج اس لڑائی کا فیصلہ کر لینا بہتر
ہی آپ تماشا دیکھیں مین دیو نیرنگ کو تخت سے اتارے لیتا ہون یہ کہکر اسنے گرز سنبھالا
اور نیرنگ شاہ کی طرف چلا صاحبقران اعظم نے باگ گھوڑے کی لی اور ساتھ ہی
فرہاد خان یکفربی فرسنگ بن لندھور عنید زور آزما یہ سب کے سب رکاب
سے لپٹے ہوئے چلے اب تو لڑائی کا رنگ ہی بدل گیا جو دیو سامنے آیا ایک ہاتھ مین دو
ٹکڑے ہوئے یہ سب سردار آگے آگے پشت پر فوج دیوان یہ بھی دو چار کی خبر سناتے ہوئے
اور لاشین گراتے ہوئے چلے جاتے ہین دیو تہمتن صفونکو چیرتا ہوا قریب علمدار لشکر کے
پہونچ گیا اور علمدار لشکر سامنے سے بھاگا تہمتن نے تعاقب کیا صاحبقران اعظم نے
دیو نیرنگ کیطرف گھوڑا ڈالدیا اور صفونکو توڑتے پرونکو بچاتے ہوئے چلے نعیم اجنبی نے
جو یہ حالت دیکھی نیرنگ شاہ سے کہا جلد طبل امان بجوا دیجیے ورنہ آج ہی خاتمہ ہو جائیگا
یہ سنکر دیو نیرنگ نے حکم دیا کہ بجے طبل امان نقارہ پر چوب پڑی بس طبل امان بجنا تھا کہ
دیو تہمتن پشت دست کاٹنے لگا کہ بڑی مکاری ان لوگون نے کی ورنہ ابھی فیصلہ ہو جاتا
آخر کار مجبور و ناچار ہاتھ روکا دونون لشکر علحدہ ہو ہو کر اپنے اپنے کشتون کو اٹھوانے
لگے شمار کیا گیا تو ایک لاکھ دیو لشکر اسلام کے مارے گئے تھے اور دو لاکھ دیو فوج کفار کے
ہلاک ہوئے تھے لیکن ایک حساب سے نقصان اہل اسلام کا زیادہ ہوا تھا وجہ یہ کہ دو لاکھ
دیو اہل اسلام کے شبخون کی وجہ سے آپس مین لڑکر ہلاک ہوئے تھے غرضکہ نیرنگ شاہ
تو غنیمت جان کر میدان جنگ سے پھر کر داخل بارگاہ ہوا اور صاحبقران اعظم و فرہاد خان
یکفربی و فرسنگ بن لندھور وغیرہ جو میدان جنگ سے پھرے تو لاش ارشبون پریزاد
کی آئی پھر غم تازہ ہوا اور جنازہ اٹھانے کا سامان کر کے قبرستان کیجانب لے چلے اور
قبر مین لاش ارشبون کی دفن کی اور بہت روئے فرہاد خان کی عجب حالت تھی کہ
کسیطرح قبر سے نہ اٹھتے تھے اور کہتے تھے کہ ای بھائی تم پرستان مین پیدا ہوئے تھے
یہین کی زمین تم کو پسند آئی اب قیامت تک آرام سے پاؤن پھیلا کر سوؤ گے مگر ہمین نہین
معلوم کب تک اور کہان کہان کی ٹھوکرین کھانا ہی صاحبقران اعظم اور دیگر سردار
جو حالت فرہاد خان کی دیکھ رہے تھے انکا دل شق ہوا جاتا ہی اور کہتے تھے کہ حق بجانب
ہی جسکا برابر کا بھائی اسطرح مارا جائے اسکے دل کی کیا حالت ہوگی آخر کار جسوقت
شام ہوئی صاحبقران نے سمجھایا کہ ای برادر اگر عمر بھر روؤ گے تو کیا ہوگا اب ملاقات
ارشبون سے سوا قیامت کے ممکن نہین فرہاد خان صاحبقران کے سمجھانے سے
روتے ہوئے قبر سے اٹھے اور اپنے خیمہ مین آکر سیہ پوش ہوئے صاحبقران اعظم نے
بھی ارشبون کے غم مین لباس سیاہ پہنا تمام لشکر مین ماتم ارشبون کا برپا ہوا اب
یہان تو سب بچشم گریان و دل بریان مصروف آہ و فغان ہوتے ہین اور وہان نیرنگ شاہ
بانتظار دیو آتشبار و دیو سرہنگ تن تنہا خاموشی اختیار کرتا ہی کہ حال انکا

وقت پر بیان ہوگا اور یہان

چند کلمہ داستان حیرت بیان طلسم نہ طاق کے عرض کیے جاتے ہین

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ جسوقت صاحبقران بن صاحبقران یعنے شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کوچ بکوچ قریب دریاے نسیان کے پہونچے اور خیمہ زن ہوئے خبردارون نے ہنر بر شیردل کو خبر کی ہنر بر شیردل نہایت پریشان ہوا اور شیرون سے سلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ بدیع الملک صاحب لوح بیضا و قاری اسم اعظم ہی اور زور و قوت مین رستم عصر و حیدر زمان ہی اُس سے مقابلہ کرکے عہدہ برآ ہونا بسیار دشوار معلوم ہوتا ہی اُسنے ہزار ہا طلسم فتح کیئے سیکڑون ساحرونکو مارا لاکھون پہلوانونکو زیر کرکے مطیع کیا ساحر بھی اب ایسے ایسے اسکے مطیع ہین جنکا مثل و نظیر نہین ہی چنانچہ آفتاب زرین علم جسکو مریخ آفتاب علم بھی کہتے ہین جو میرے خسر ضحاک مسند نشین سامری کا چھوٹا بھائی ہی کہ علم سحر و ساحری کا جاننے مین اسکا مقابل کوئی دوسرا نہین ہی اور رقیبہ صاف باطن حاکم طلسم فیروزہ بھی اُسکا معین و مددگار ہی سُنا گیا ہی کہ دونون ساحرون کو محافظ لشکر قرار دیکر بادشاہ اسلام کو مع فوج فراوان بیابان نہ طاق مین چھوڑا ہی اور آپ اسطرف آئے ہین کیا کرنا چاہیے جو اس شیر کے پنجہ سے نجات ملے وزرا و امرا نے صلاح دی کہ آپ بھی ایک نامہ اپنے خسر ضحاک مسند نشین سامری کو لکھیے کہ آفتاب زرین کو وہی جواب دے سکتے ہین ہنر بر شیردل نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنے ہاتھ سے نامہ تحریر کیا مضمون نامہ کا یہ تھا اے والد مہربان سرپرست فراوان اسوقت آپ علم جادوگری مین شک جمشید و سامری ہین اور مجھ پر وہ وقت بڑا آیا ہی کہ جان و مال دونون بچتے نہین معلوم ہوتے صاحبقران دوران یعنے بدیع الملک نوجوان نے مجھ پر فوج کشی کی ہی اور عم نامدار آفتاب زرین علم اُنکے شریک ہین اور مین خوب جانتا ہون کہ کوئی ساحر جہان اس قابل نہین ہی جو آفتاب زرین علم سے مقابلہ کرسکے اُنھین کی مدد سے بدیع الملک نے ہزار ہا طلسم فتح کیے ساحرون کو جان سے مارا لہذا اگر آپ چاہتے ہو کہ دختر میری رانڈ نہ ہو تو دخل اندازی کرکے اور عمو جان کو سمجھا کر اُنکے ذریعہ سے مجھ سے اور بدیع الملک سے صلح کرا دیجیے ورنہ وہ زمانہ بہت قریب ہی کہ ملک میرا برباد ہو جائے گا مین مقتول ہو جاؤنگا دختر آپ کی بیوہ ہو کر یا خداپرستون کے قابو مین آجائے گی یا آپ کے پہلو مین بیٹھے گی اگر اسوقت مصیبت مین بھی آپ نے خبر ہماری نہ لی تو وہ کونسا وقت ہوگا جب کہ قبر یک حال ہو جیئےگا واجب جانکر عرض کیا جسوقت یہ عرضی اس کی ضحاک مسند نشین سامری کے پاس پہونچی اور اُسنے پڑھی نہایت پریشان ہوا اور افسوس کیا کہ کیا نازک معاملہ اور کیا برا رشتہ ہی کہ چار و ناچار وہ امور اختیار کرنا پڑتے ہین جو سراسر اپنی مصلحت کے خلاف ہوتے ہین معلوم ہوا کہ اب سر بداہ خانی

اسنے ملک جادوانی کیطرف کوچ ہونے والا ہے اسلیے کہ اگر میرے سمجھانے پر آفتاب زرین علم نے نہ مانا تو جنگ ضرور ہوگی اور آفتاب زرین علم ایسا نہین ہی جسکا قتل کرنا یا گرفتار کرنا آسان ہو افسوس کہ اس داماد کے باعث بھائی سے بگاڑنا پڑی شعر سرنے پیچم ز شمشیر حبیب ہر چہ آید بر سر من یا نصیب + یہ شعر پڑھکر ایک نامہ مہلیل زرہ پوش کو لکھا کہ ای پہلوان دوران و رستم زمان وقت تمھارے امتحان کا آگیا لہذا تم کو چاہیے کہ مع فوج گران و لشکر فراوان جانب بیابان نہ طاق روانہ ہو اسلیے کہ خدا پرستون نے چڑھائی کی ہی اسوقت مین پاس مذہب و ایمان ضرور ہی اور مین بھی اپنی فوج لے کر چلتا ہون اور ایک شخص یہ نامہ لے کر مہلیل زرہ پوش کی جانب روانہ ہوا دوسرا نامہ بجواب نامہ شہر بر تحریر کیا کہ ای نور چشم و راحت جان تحریر تمھاری نظر سے گذری اور حالات مندرجہ سے اطلاع ہوئی ہر چند کہ اسوقت تک مین نے آفتاب زرین کے کسی معاملہ مین دخل نہین دیا کیونکہ مین اُسکو بجائے فرزند سمجھتا ہون مگر اب تمھاری خاطر سے جاتا ہون اور اُسکو اچھی طرح سمجھاتا ہون اگر نتیجہ اچھا نکلا فہو المراد اور اگر اُسنے نہ مانا تو خیر دیکھا جائیگا تمھاری بدولت بھائی کے خون سے ہاتھ بھرنا ہونگے یہ نامہ لکھ کر ضحاک مسند نشین ساحری کی آنکھون مین آنسو بھر آئے نامہ تو پاس شہر بر شیر دل کے روانہ کیا اور اب تیاری لشکر کا حکم نافذ کیا ایک روز تیاری مین گذرا دوسرے دن ایک لاکھ ساحران غدار آفت روزگار افسون ساز و شعبدہ باز کو ہمراہ لیکر جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا اسے تو راہ مین چھوڑیے اول حال لشکر اسلام کا سنیے کہ یہان بادشاہ لشکر اسلام یعنے دارا بن داراب بہمین زرہ تخت شاہی پر جلوہ گر ہین چتر اقبال کو گردش ہی تمام بارگاہ سردارون سے معمور ہی اور آفتاب زرین علم ایک کُرسی جواہر نگار پر متمکن ہی اور چند دنگل خالی ہین اُن پر غاشیہ پڑے ہوئے ہین چونکہ عرصہ سے خیر و عافیت شاہزادہ بدیع الملک کی دریافت نہین ہوئی ہی کہ کس مقام پر ہین اور کس حال مین ہین تو بادشاہ نہایت پریشان ہین چہرہ سے آثار تردد ظاہر ہین مریخ آفتاب علم سے فرما رہے ہین کہ دیکھیے صاحبقران کب واپس آتے ہین اور نہین معلوم کس حال مین ہین گئے ہین ایسے مقام پر کہ دل کو تردد ہی مریخ آفتاب علم عرض کر رہے ہین کہ ظل اللہ نہ پریشان ہون ہر چند کہ اُنکے تشریف لانے مین تو ابھی عرصہ ہی مگر انشاء اللہ بخیر و خوبی وہ آپ سے آکر ملین گے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ میرا دل نہین مانتا جی چاہتا ہی کہ مین بھی وہین چلا جاؤن مریخ آفتاب علم نے عرض کیا کہ یون حضور مالک ہین لیکن مصلحت کے خلاف ہی ایک تو صاحبقران کے خلاف ہوگا دوسرے لشکر کی تباہی کا خیال ہی کہ وہ مقام سخت ہی نہین معلوم کیا کیا افتاد پڑینگی کس کس مصیبت کا سامنا ہوگا زیادہ اگر آپ کو تردد ہی تو ہرکارون کو برائے خبر روانہ فرما دیجیے وہ حال دریافت کرکے عرض کر دینگے فرمایا بہتر ہے۔ یہی ذکر تھا کہ جوڑی ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق دم چڑھتے ہوئے

دروازۂ بارگاہ سے نمودار ہوئے اور آتے ہی دعاو ثنائے شاہی بجالانے کے بعد نہایت ادب کے ساتھ عرض کی شعر

اے شہنشاہ آسمان اورنگ	اے جہاندار آفتاب آثار

یہ غلام صحرانوردی کر رہے تھے کہ آمد لشکر ساحران کی معلوم ہوئی ہم نے شاخہائے درخت کی آڑ مین چھپکر دیکھنا شروع کیا کہ کون آتا ہے اور کسطرف جاتا ہے کیا ارادہ رکھتا ہے کہ یکایک فوج ساحران غدار جو ایک لاکھ سے کم نہین ہین آکر صحرا مین مقیم ہوئے اور ایک گنبد بلا ہوا اُڑتا ہوا آکر زمین پر قائم ہوا اُس گنبد مین ایک مرد پیر ساحر وضع بیٹھا تھا اور گرد اُسکے اور چالیس ساحر باادب بیٹھے ہوئے کہ اُنمین ہر ایک کی صورت دیکھ کر خوف معلوم ہوتا تھا اور ایک آفتاب بالائے گنبد بلاگردانی کر رہا تھا ہرچند کہ ہم پر ہیبت اُس فوج کی چھائی ہوئی تھی قدم آگے نہ بڑھتا تھا لیکن دل کو مضبوط کر کے داخل لشکر ساحران ہوئے اور حال دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد پیر جو گنبد مین بیٹھا تھا وہ ان سب کا بادشاہ و افسر ہے نام اُسکا ضحاک مسند نشین سامری ہے اور بعضے گنبد نشین سامری بھی اُسکو کہتے ہین یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ کس ارادہ سے آیا ہے اور اس بیابان مین کیون قیام اختیار کیا ہے یہ سنتے ہی رنگ چہرہ آفتاب زرین علم کا اُڑ گیا جسطرح شعاع آفتاب سے روئے گل پر کی شبنم اُڑ جاتی ہے بادشاہ اسلام نے جو یہ حالت آفتاب زرین علم کی مشاہدہ فرمائی ارشاد کیا کہ اے شہنشاہ ساحران عالم کیون اسوقت مزاج کیسا ہے مین دیکھتا ہون کہ دفعتہً چہرہ کو اسقدر تغیر ہو گیا ہے جیسے خدانخواستہ کوئی مہینون برسون کا بیمار ہوتا ہے آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ مین جس خوف سے پریشان ہوا ہون وہ یہ خبر وحشت اثر ہے حضور اس ساحر سے آگاہ نہین ہین کہ یہ کون ہے اور کس درجہ کا ساحر ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ حافظ حقیقی ہر بلا سے بچانے والا ہے کیسے کیسے ساحرون سے اُسنے بچایا اور اُنپر فتح یاب کیا آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ مجھکو اپنی جان کا اندیشہ نہین ہے بلکہ اور بندگان خدا کے لیے پریشان ہون یہ ساحر جسکا حال حضور نے سُنا اصل مین میرا بڑا بھائی ہے اور شہر ذوالحصار کا بادشاہ ہے علم سحر و ساحری مین اُسکا مثل و نظیر نہین ہے اُسوقت تک اسنے خیال میرے کسی بادشاہ اور کسی جادوگر کی شرکت نہین کی ہرچند کہ بڑے بڑے بادشاہون اور ساحرون نے اُس سے مدد طلب کی مگر اُسنے جواب صاف دیا کہ تمھارے دشمن کا شریک میرا بھائی ہے اور مین اُس سے مقابلہ کرنا یا اسکے دلکو رنج پہونچانا پسند نہین کرتا لہذا مین مجبور ہون مجھ سے کوئی امید نہ رکھنا جو تم سے ہو سکے وہ کرو اگر زیادہ اندیشہ ہے صلح کر لو حالانکہ اس جواب سے وہ ساحر جو اُسکے برسون کے دوست شادی و غمی کے شریک تھے رنجیدہ ہو گئے مگر اُسنے کچھ خیال نہ کیا کیونکہ وہ مجھکو بیٹون سے زیادہ چاہتا ہے مگر آج نہین معلوم اسطرف کس ارادہ سے آیا ہے اور دیکھیے کیونکر پیش آتا ہے جہاننک

مین غور کرتا ہون ایک امر میری سمجھ مین آتا ہے وہ یہ کہ عجب نہین ہے جو اسکے داماد ہزبر شیر دل نے اسکو پریشان کیا ہو صاحبقران زبان اُسکے ملک پر گئے ہوے ہین کہ یہی ملک اور دریاے نسیان شامل طلسم نہ طاق ہے ہزبر شیر دل نے ضحاک مسند نشین پر زور ڈالا ہوگا پھر داماد کا معاملہ وہ بھی مجبور ہو گیا ہوگا ورنہ اُسنے کبھی اپنے شہر کے باہر قدم نہین نکالا اور ہمیشہ چلہ کشی کر کرکے قوت ساحری بڑھایا کیا مگر خیر دیکھا جائیگا یہان تو یہ حالت ہے اور اُدھر جسوقت ضحاک گنبد نشین کوچ بہ کوچ اِس صحراے نہ طاق مین آکر پہونچا اور لشکر اسکا اترا گنبد زرین پر قائم ہوا ضحاک مسند نشین نے ایک نامہ بنام آفتاب زرین علم تحریر کرکے مہران دودکش کو دیا کہ یہ سپہ سالار ہے فوج ضحاک کا اور جانب آفتاب زرین علم روانہ کیا مہران دودکش چند ساحر اپنے ہمراہ لیکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا جسوقت یہ خبر اہل اسلام کو ہوئی کہ نامہ دار آتا ہے مریخ آفتاب علم نے اپنے ساحرون کو براے استقبال روانہ کیا کیونکہ انکو خیال گذرا اندیشہ ہو جو ضحاک اس امر کی شکایت کرے کہ تم نے ہمارے سالار فوج کی کچھ عزت نہ سمجھی ساحران آفتاب زرین علم گئے اور مہران دودکش کو استقبال کرکے دروازہ بارگاہ تک لائے اور تا در بارگاہ خود آفتاب زرین علم گئے اور مہران دودکش سے بہ لطف پیش آئے اور اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئے نظر جو مہران کی اس بارگاہ پر پڑی رعب چھا گیا دیکھا کہ ہزارہا دنگل و کرسی بچھی ہوئی ہین سردار باادب گردنین جھکائے بیٹھے ہین بادشاہ تخت شاہی پر جلوہ گر ہے مصرع تو کوئی سکے عرش و کرسی ہزار + مہران دودکش پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسنے سلام کیا بادشاہ اسلام نے اشارہ سے بیٹھنے کی اجازت دی مہران دودکش سلام کرکے ایک دنگل پر بیٹھ گیا بادشاہ اسلام آفتاب زرین علم کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ یہ کس ارادہ سے آئے ہین آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ خداوندا یہ میرے بھائی کے سپہ سالار ہین اور اُنکا نامہ لیکر میرے پاس آئے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر انکو میرے پاس لانے کا کیا سبب آپ نے نامہ کا جواب دیکر رخصت کر دیا ہوتا آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ اس نامہ کا جواب مین بغیر حضور کی راے عالی شریک کیے ہوئے لکھنا مناسب نہ سمجھا اسلیے کہ نہ معلوم اسمین کیا تحریر ہو اور اُسکا کیا جواب دیا جائے علاوہ اسکے چونکہ معاملہ قرابت کا ہے اور قرابت بھی ایسی قریب کی کہ بھائی انکا خط علحدہ لیکر جواب لکھنے مین ضرور یہ خیال تھا کہ لوگ شک کرینگے یہ عرض کرکے نامہ پیش کیا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ تم ہی پڑھو آفتاب زرین علم نے نامہ باواز بلند پڑھا اسمین لکھا تھا کہ برادر بجان برابر عمرت دراز باد بعد دعاے مزید عمر و ترقی درجات کے معلوم ہو کہ مین نے سُنا ہے تم صاحبقران دوران کے شریک ہو اور وہ ملک ہزبر شیر دل پر گئے ہوے ہین اور تم جانتے ہو کہ ہزبر شیر دل میرا داماد ہے اُسنے مجھ سے مدد طلب کی مین نے بخیال تمھارے اسوقت تک اُسکی مدد کا قصد نہین کیا لیکن یہ دختر کا معاملہ ہے مین دست بردار نہین

ہو سکتا ہون بہتر یہ معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ لشکر اسلام سے کہو سنکر بدیع الملک سے کہلا
بھیجو کہ وہ بہزبر شیر دل سے نہ لڑین اور طلسم نہ طاق کی فتاحی سے باز رہین اگر انکی خواہش
تحفجات طلسمی اور اشیاء نادرہ کی ہی تو مین منگوا کر اُسکے سپرد کر سکتا ہون اتنا مجھے بھی اختیار
حاصل ہی اُنھون نے بہت سے طلسم فتح کیے اب خانۂ کعبہ تشریف لے جائین ورنہ کشت و
خون بہت ہو گا اور مجھے بھی مجبور ہو کر لڑنا پڑے گا اور آخر مین یہ تحریر تھا بڑے افسوس کی
بات ہی کہ تم نے ہمارے آنے کی خبر سنی اور ہم سے ملنے تک نہ آئے بادشاہ اسلام مضمون
نامہ سُنکر مسکرائے اور آفتاب زرین علم سے فرمایا کہ کیا جواب لکھا دوگے آفتاب زرین علم
نے عرض کی کہ میری عقل حیران ہی اور مجھ سے نہین بن پڑتا کہ کیا جواب دون بادشاہ نے
فرمایا یہ جواب دے دو کہ نہ ہمین خواہش ملک ہی نہ خواہش مال ہی نہ ہمارا یہ شیوہ ہی کہ
کسی کی ایذا رسانی بیوجہ کرین چونکہ آئینہ اندام جادو بھاگ کر اس طلسم مین چھپا ہی اور
ملک ایوان تاجدار نے اُسکو پناہ دی ہی اور ہم اُس سے قصاص اُن مسلمانون کے
خون کا ضرور لینگے جو اُسکے ہاتھ سے شہید ہوئے ہین لہذا اگر تم آئینہ اندام جادو کو اس
طلسم سے نکلوا دو یا گرفتار کر کے ہمارے سپرد کر دو تو ہمین تمھارے ملک سے کوئی سروکار
نہین ہی ہم بغرض گرفتاری آئینہ اندام جادو آئے ہین اگر اس امر کو منظور کرو تو پھر
صاحبقران کو فہمائش کیجائے اور اس ارادہ سے باز رکھا جائے اور اگر یہ ممکن نہین ہی
تو صاحبقران کا بغیر طلسم فتح کیے ہوئے پلٹنا دشوار ہی نہ اُنکو ایوان تاجدار کا خوف ہی
نہ کیوان کی فکر ہی آفتاب زرین علم نے بہ ہدایت بادشاہ اسلام جواب تحریر کر کے
مہران دود کش کے سپرد کیا اور آفتاب زرین علم نے بعد اختتام نامہ اپنی طرف سے
یہ رائے ظاہر کی کہ مین تم کو برادرانہ و دوستانہ سمجھاتا ہون کہ تم آئینہ اندام جادو کو
صاحبقران نامدار کے حوالہ کر دو ورنہ بندگان خدا کا ناحق خون ہو گا اور فائدہ کچھ حاصل
نہ ہو گا چونکہ آئینہ اندام جادو نے بندگان اسلام کا خون کیا ہی اسلیے صاحبقران باوقار
ضرور آئینہ اندام جادو سے قصاص لینگے آیندہ تم کو اختیار ہی شعر

مانو نہ مانو جان جہان اختیار ہی	ہم نیک و بد سب آپکو سمجھائے دیتے ہین

اس تحریر کے بعد بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اب میرے جانے کی نسبت کیا حکم عالی
ہوتا ہی کیونکہ ختم نامہ پر یہ بھی مضمون تحریر ہی کہ جواب اس نامہ کا بادشاہ اسلام سے موافق
مرضی ملے یا مخالف تم میرے پاس ضرور آنا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ شوق سے
تشریف لے جائیے مجھے آپ سے ہر طرح کا اطمینان ہی آپ ایسے ہین کہ بدیع الملک
آپ کو بھائی فرماتے ہین اور اپنا قوت بازو کہتے ہین اور آپ پر ایسا بھروسا اور اطمینان
تھا کہ ہماری حفاظت کو چھوڑ گئے ہین اور ہم بھی آپ کو اُنھین کی جگہ تصور کرتے ہین لہذا
اپنے نامہ وار کو رخصت کیجیے اور جسقدر سامان مناسب جانیے اپنے ہمراہ لے کر
جائیے آفتاب زرین علم نے سلام رخصت کیا اور عرض کی کہ اب کل حاضر حضور ہونگا

بادشاہ اسلام نے قیصر صاف باطن حاکم طلسم فیروزہ کو ہمراہ کردیا اسپر آفتاب مریخ علم نے عرض کی کہ آپ کو اتنی تکلیف فرمانے کی ضرورت نہین ہی مگر بادشاہ اسلام نے نہ مانا اور فرمایا کہ ذرا ضحاک کو یہ بھی تو معلوم ہو کہ تمھاری عزت کسقدر سمجھی جاتی ہی کہ کون کون لوگ تمھاری ہمراہی مین ہین آفتاب زرین علم نے یہ سنکر بادشاہ کی قدردانی کی اور ممنون ہوئے اور دوسری تسلیم کی وہان سے اپنے خیمہ مین آئے اور چوبیس ساحران معزز اپنے ہمراہ اور لیے اور جانب بارگاہ ضحاک روانہ ہوئے شعر

ہجوم بیخودی ہی کیون لیے جاتے ہو وان مجھکو	خدا جانے وہ کیا پوچھین زبانسے میری کیا نکلے

یہ کہتے ہوئے چلے اور اسطرف یہ خبر ضحاک مسند نشین سامری کو پہونچی کہ آفتاب زرین علم آتے ہین اسنے اپنے مصاحبین کو براے استقبال روانہ کیا وہ لوگ آئے اور آفتاب زرین علم کو اپنے ہمراہ لے کر گنبد ضحاک مسند نشین سامری کے قریب پہونچے ضحاک بھی تا در گنبد براے استقبال آیا اور نہایت عزت کے ساتھ بٹھایا اور قیصر صاف باطن کی مزاج پرسی کے بعد نہایت خاطر و مدارات کی بعد اسکے ساقی کو حکم دیا اسنے جام شراب قیصر صاف باطن کے سامنے پیش کیا کیونکہ ایک تو یہ بادشاہ طلسم ہین علاوہ اسکے مہمان ہین آفتاب زرین علم نے تو یہ سمجھ لیا کہ یہ بھائی ہی لیکن قیصر صاف باطن نے گردن جھکا لی اور جام پینے سے انکار کیا ضحاک مسند نشین سامری نے سبب پوچھا کہ اے شہریار عالیوقار آپ کو کیون انکار ہی اور کیا تکلف ہی اگرچہ یہ شراب قابل آپ کے نہین ہی لیکن میزبان کی خاطر بھی مناسب ہی قیصر صاف باطن نے کہا کہ یہ شراب نہایت نفیس ہی اور اگر مین بادشاہ طلسم ہون تو آپ بھی بادشاہ شہر ذو الحصار ہین مگر سبب یہ ہی کہ میرے آپ کے مذہب مین فرق ہی کفر و اسلام مانع ہوتا ہی ضحاک نے کہا کہ مین آپ کے نزدیک کافر ہون قیصر صاف باطن نے کہا کہ جیسا آپ اپنی جگہ خیال کرتے ہین ویسا ہی کچھ ہم بھی سمجھے ہین ضحاک مسند نشین سامری نے پوچھا کہ پہلے آپ کا کیا مذہب تھا قیصر صاف باطن نے کہا کہ اسکی ضرورت نہین کہ پہلے جو مذہب تھا اب بھی اسکی پابندی کیجائے جب تک حق کو نہ پہچانا تھا ہم بھی مثل آپ کے سامری پرست تھے مگر جب شاہزادہ بدیع الملک کی بدولت مرتبۂ اسلام سے آگاہ ہوئے اسوقت سے اس دین کو ترک کیا اور مذہب حق کو اختیار کیا ضحاک مسند نشین سامری کو گونہ رنج ہوا پھر قیصر صاف باطن سے نہ کہا اور آفتاب زرین علم کیطرف پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ یقین ہی آپ کو بھی تامل ہوگا اسلیے کہ اگر آپ دونون صاحب ہم مشرب نہ ہوتے تو اسقدر ارتباط کیون بڑھتا آفتاب زرین علم نے سر جھکا کر کہا کہ اب آپ خود ہی سمجھ گئے تو میرے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہی یہ سنکر ضحاک مسند نشین سامری کو نہایت ملال گذرا اور کہا کہ افسوس مین جانتا ہون اب تمام بزرگون کا اس صفحہ ہستی سے مٹا چاہتا ہی خیر جو مرضی خداوند سامری کی کیا اجارہ ہی شعر

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا	مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے

مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ فساد طول پکڑیگا اور یون نہ فرو ہوگا جب تک دو چار ہزار جانین نہ تلف ہو لینگی بعد کچھ دیر سکوت ہونے کے ضحاک مسند نشین سامری نے آفتاب زرین علم سے کہا کہ ہر چند مین جواب اپنے نامہ کا دیکھ چکا ہون لیکن پھر تم کو سمجھاتا ہون کہ جاؤ اور بادشاہ اسلام کو پھر سمجھاؤ کہ وہ بدیع الملک کو طلسم نہ طاق پر جانے سے منع کرین اور بلائین ورنہ اے آفتاب زرین علم تم خوب جانتے ہوگے مین کون ہون اگر چاہون تو ایک دم مین لشکر اسلام کو غارت کر دون آفتاب زرین علم نے کہا کہ جب تک جسکی قضا منجانب پروردگار نہ ہو کوئی اُسکو غارت نہین کر سکتا اور بادشاہ اسلام کی زبان قلم سے جو نکل گیا وہ نکل گیا بادشاہ اپنے قول سے ہٹنے والے نہین ہین اگر آپ آئنہ اندام جادو کو ہمارے سپرد کر دین تو صاحبقران نصرا اپنے ارادہ سے باز رہینگے اور دریاے نسیان سے قدم آگے نہ بڑھاینگے اور یہ بھی میری وجہ سے ہوگا کہ وہ مجکو بہت دوست رکھتے ہین ورنہ صاحبقران ایسے نہین ہین جو اپنے ارادہ سے باز رہین اُنکو خوف سواے پروردگار عالم کے کسی کا نہین ہے پھر ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ بھلا ایوان جادو اور کیوان جادو اُسکو دینگے یہ کونسی حمیت ہے کہ جو اپنے دامن مین آکر چھپے اور اپنا ہم مذہب بھی ہو اُسکو دشمن کے حوالہ کر دین اور اے تو ہم اس کد پر اگر ایک سامری پرست کو مانگو گے تو نہ دینگے دیکھتے ہین کہ بدیع الملک کیونکر آئینہ اندام جادو کو طلسم سے لے آتے ہین ایک مرحلے کا توڑنا دشوار ہوجائیگا یہ شل اور طلسمون کے نہین ہے جسکو اُنکے بزرگون نے اور اُنھون نے فتح کر لیا یہ طلسم نہ طاق ہے اسکا ادنے ادنے ساحر ارکان طلسم سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہے آئینہ اندام جادو جسکو دعوی خداوندی تھا وہ تو یہان آکر پھنسا گیا اور جب پھر سے سحر کی تعلیم ہوئی ہے تو ساحرونمین اُسکا شمار ہوا ورنہ تماشے والا سمجھا جاتا تھا اور ساحران طلسم سے تو بعد کو سامنا ہوگا اول تو مین موجود ہون ایک روز مین اس لشکر سے فرصت ہو جائیگی شام تک سب کو غارت کرکے دوسرے روز جا کر بدیع الملک کے لشکر کو تباہ کر دونگا طلسم تک پہونچنے کی نوبت بھی نہ آئیگی بس یہ سنکر آفتاب زرین علم نہایت برہم ہوئے اور کہا کہ یہ دھمکی آپ در پردہ مجھے دیتے ہین جن بزرگون کی تعلیم آپ کو پہونچی ہے اُنھین کی تعلیم مجکو بھی ہے جبتک میرے دم مین دم ہے اسوقت تک کہان تاب ہے کسی کی جو لشکر اسلام کی طرف رخ بھی کر سکے اور بس اب کوئی کلمہ شاہزادہ بدیع الملک اور بادشاہ اسلام کی شان مین نہ کہیے گا جو کچھ زبان سے کہنا ہو وہ میدان جنگ مین دکھا دیجیے گا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اے آفتاب زرین علم افسوس کہ ہم بھائی ہوکر ہمارا کچھ خیال نہین اور غیرون کی اسقدر طرفداری ہے تجھے شرم نہین آتی مین جہانتک تجھکو سمجھا کر طرح دیتا ہون تو اسیقدر سر پر چڑھا آتا ہے کیا کہون کہ مین نے خود بلایا تھا اور اب تو میرے مکان مین آیا ہوا ہے آفتاب زرین علم نے کہا کہ اسوقت مکان مین ہون کل میدان جنگ مین

ٹوک کر مقابلہ کریجیے گا پہلے میرے ہی آپ کے فیصلہ ہو جائے کیون بندگان خدا ہلاک ہون اور اسکو مین نے مانا کہ آپ بھائی ہین اور بڑے ہین بجاے والد ماجد ہین مگر جسوقت اختلاف مذہب ہو تو ایک ادنیٰ مسلمان کے ہم طرف دار و شریک حال ہونگے اور آپ سے بعوض ہمدردی کے کسیطرح کی کمی دشمنی مین نہ کیجیئگے اور آپ بھی آج سے کوئی بات اُٹھانہ رکھیے گا بس اب مین جاتا ہون یہ کہکے گنبد سے باہر آئے اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے بادشاہ اسلام تو انتظار ہی مین بیٹھے تھے اور ایک ایک ساعت کے بعد برابر ہرکارے خبر پہونچا رہے تھے کہ اب یہ ہوا اور اب شراب پر تکرار ہوئی اب اور بحث نے طول کھینچا بادشاہ ٹھیر رہے تھے کہ ایسا نہ ہو جنگ ہو جائے اُسکا لشکر ساتھ ہے اور اسکے ہمراہ فوج بھی نہیں ہے مگر کب ننگا کر فوج کو تیاری کا حکم دے دیا تھا کہ اگر کوئی خبر وحشت اثر سُنون تو جا کر شریک ہون لیکن جسوقت آفتاب زرین علم حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا بادشاہ اسلام مسکرائے اور فرمایا کہ مجھے آپ کے آنے سے بیشتر سب خبرین پہونچ گئی ہین اے آفتاب زرین علم شاباش و مرحبا جو حق مردانگی تھا وہ تم نے ادا کیا اور کوئی گفتگو دب کر نہیں کی نہ حجت باقی رکھی مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند + آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ یہ سب حضور کے فیضان تعلیم و صحبت سے حاصل ہوا ورنہ من آنم کہ من دانم ابھی یہ گفتگو تمام نہ ہوئی تھی کہ جوڑی ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق نمودار ہوئی اور بعد دعا و ثناے شاہی بجالانے کے عرض کی کہ لشکر ضحاک مسند نشین سامری مین طبل جنگ بجا ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کچھ پروا نہیں خداے ما بزرگ است کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آئے یہان بھی نقارہ پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی تمام لشکر مین خبر مشتہر ہوئی بہادران دلاور صف شکن سامان حرب و ضرب درست کرنے لگے اور ہر طرف تیاری جنگ ہونے لگی بادشاہ اسلام نے سویرے سے دربار برخاست کیا آفتاب زرین علم نے چلتے وقت عرض کی کہ اے شہریار آج کی حاضری آخری تھی کل ہمارا دنگل خالی ہوگا اسلیے کہ اس ضحاک مسند نشین سے عہدہ برآ ہونا ناممکن ہے ہرچند جی چاہتا تھا کہ اس شب کو غنیمت سمجھ کر جی بھر کے زیارت کر لیتے مگر اب اپنے انتظام مین کمی کرنا بھی مناسب نہیں ہے اس مجبوری سے مین بھی رخصت ہوتا ہون تاکہ سحرا اپنے جگالون لیکن جسوقت شاہزادہ بدیع الملک سے ملاقات ہو تو میری طرف سے عرض کر دیجیے گا کہ مجھے فاتحہ خیر سے نہ فراموش کرین اسلیے کہ مردہ بدست زندہ جیسا میرا خیال میری زندگی مین کیا لطف یہ ہے کہ ویسا ہی میرے مرنے کے بعد بھی میرا خیال رہے بقول شاعر شعر

یون تو منھ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سبکو	ر	جب مین جانون کہ مرے بعد مرا دھیان رہے	

بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ ایسی باتین نہ کیجیے میرا دل شق ہوتا ہے یہ فرما کر آبدیدہ ہوگئے اور کلمات تسلی آمیز زبان مبارک پر جاری کرکے فرمایا کہ اگر حیات باقی ہے تو ضحاک کیا

کرسکتا ہی بڑے بڑے ساحر جنکو خداوندی کے دعوے تھے اُنکے بنائے تو کچھو نہ بنی بھلا یہ کیا ہی غرضکہ آفتاب زرین علم رخصت ہوکر خیمہ مین ائے اور لشکر سے الگ اپنی بارگاہ برپا کی اور سحر جگانے مین مصروف ہوئے طبل برابر بج رہا تھا اور ساحر سحر جگا رہے تھے فوج کفار مین نعرے یا خداوند سامری اور یا خداوند جمشید کے بلند تھے دانے رائی سرسون کے اڑ رہے تھے بخور گوگل لوبان کالے دانہ وغیرہ کا ہو رہا تھا اور کوئی ساحر خون خوک سے نہا رہا تھا کسی نے بوم کو جھٹکا کرکے اپنے پیر کو بھینٹ دی تھی کوئی دفلہ کوئی ڈبرو کوئی بانسری بجا رہا تھا ایک عجب طرح کا ہنگامہ تھا اسطرف لشکر اسلام مین نعرے اللہ اکبر کے بلند تھے ساحر سحر جگا رہے تھے بخور مشک وعنبر وغیرہ سے تمام صحرا طبلۂ عطار ہو رہا تھا اور غیر ساحر نمازین پڑھ رہے تھے لباس بدل رہے تھے غسل کر رہے تھے ایک ایک سے گلے مل ملکر اپنے اپنے قصور بخشوا رہا تھا کوئی کسی سے وصیت کر رہا تھا کہ اگر ہم قتل ہو جائین اور تم زندہ رہو تو ہمین فلان مقام پر دفن کرنا کوئی کسی سے کہہ رہا تھا کہ سوا مرنے کے اور کیا ہوگا اسلیے کہ ہم ساحر نہین اور ساحرون سے مقابلہ ساحر بھی ایسے کہ آفتاب زرین سا شخص اپنی زندگی سے مایوس ہی تو ہماری کیا حقیقت ہی غرض اسی عالم مین طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خزانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی ستارے مانند چراغ سحری کے جھلملا جھلملا کر غائب ہوگئے چاند کا چہرہ سفید ہوگیا رنگ عالم دگرگون ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون سے اُڑے قافلے والون نے بستر سنبھالے اور منزل کے اشتیاق مین چلے نمازیون نے وضو کرکے فریضہ سحری کو ادا کیا کفار نے سنکھ پھونکے ادھر بادشاہ اسلام کی سواری برآمد ہوئی تمام سردار در دولت پر حاضر تھے سب کا سلام ہوا بادشاہ اسلام حسب مراتب جواب سلام دیتے ہوئے میدان جنگ کیطرف روانہ ہوئے سب سرداران نامی وپہلوانان گرامی ہمراہ رکاب سعادت انتساب تھے اور پرے کے پرے دستے کے دستے جوق کے جوق گروہ کے گروہ قشون کے قشون سنگر کے سنگر میدان مین آکر صف آرا ہونے لگے آن واحد مین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ و کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول لشکر تون صفین آراستہ ہوگئین اب سردار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق لشکر سے آگے بڑھ بڑھ کر قائم ہوگئے لیکن لشکر آفتاب مریخ علم و فوج طوفان بن سماک اژدر گیر وسیاہ گنجور شاہ بادشاہ طلسم گنجورہ وفوج قیصر صاف باطن بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر چند قدم آگے بڑھ کر قائم ہوئے اسلیے کہ مقابلہ انھین لوگون سے ہوگا اُدھر فوج ضحاک مسند نشین سامری آکر صفین باندھ کر کھڑے ہوگئے اور گنبد اُڑاتا ہوا آکر میدان مین قائم ہوا بعد آراستگی صفوف قتال وجدال نقیبان بلند آواز صفون سے نکلے اور اشعار عبرت آمیز زبان پر جاری کیے اور کلمات پند کہے کہ اے بہادرو وصف شکنو یہ روز نام و ننگ ہی یہ جہان فانی گذرگاہ ہر خاص و عام ہی جو پیدا ہوا وہ ناپید ضرور ہوگا کب تک بچہ گرگ اجل سے بچوگے اور گوشۂ

عافیت ڈھونڈھو گے آخر کار طائر جان شکار شہباز اجل ہو گا جب مرنا ضرور ہے اور مسلم ہے تو وہ موت مرد کہ دنیا و عقبیٰ دونون حاصل ہون اگر بچ گئے تو غازی مشہور ہوئے مر گئے تو شہید کہلائے دیکھین کون کون اپنے باپ دادا کا نام روشن کرتا ہے شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا + مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا + اگر یہ لوگ اپنے اپنے گھرون مین مرجاتے اور میدان جنگ مین جانبازیان نہ دکھاتے تو مثل دیگران کوئی انکا نام بھی نہ لیتا بہت سے شہزور اسطرح مر گئے کہ کبھی اُنکے جوہر بھی نہ نکلے وہ ہمیشہ جان کو عزیز سمجھا کیے اور وہ دراصل مر گئے اور جو میدان مین مارے گئے وہ اپنے نام سے ابدالآباد تک زندہ رہینگے اس اسطرح کے کلمات جو نقیبون نے کہے بہادرون کے تن مین خون شجاعت نے جوش مارا بس جیسے ہی نقیب نقابت کرکے ہٹے لشکر کفار سے چند ساحر نکلے ایک نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ ایک ایسی ہوا چلی کہ میدان سے خار و خس کو سمیٹ کر کنارے کر دیا دوسرے نے کچھ پڑھکر پانون اپنا زمین پر مارا کہ زلزلہ پیدا ہوا اور پستی و بلندی زمین برابر ہو گئی تیسرے ساحر نے کچھ پڑھکر آسمان کیجانب اشارہ کیا کہ بغیر ابر کے پانی برسا اور گرد بیٹھ گئی اب مہران دودکش سامنے گنبد کے آیا اور اجازت میدان مانگی ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ جا خداوند سامری تیرا نگہبان ہے یہ سُنکر یہ ساحر سیہ فام کہ سپہ سالار لشکر ضحاک تھا اپنا شیر آتشین دوڑا کر میدان مین آیا اور پکارا کہ باش اے فرقۂ خداپرستان و گروہ مسلمانان جسکو تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یا دین سامری پرستی اختیار کرکے ہمارے گروہ مین شامل ہو بس یہ سُنتے ہی بادشاہ طلسم یعنے گنجور شاہ کی طرف تخت سحر اُڑا یا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر اجازت چاہی بادشاہ اسلام نے حسرت سے گنجور شاہ کی طرف دیکھکر فرمایا کہ افسوس میرا دل نہین چاہتا کہ مین تم کو اجازت دون مگر مجبور ہون کہ آپ لوگ مجھے اور میرے سردارون کو روکتے ہین خیر جائیے حافظ حقیقی کے حوالے کیا گنجور شاہ سلام کرکے میدان مین آیا اور کہا کہ لاضرب اپنی مہران دودکش ہنسا اور کہا اے گنجور شاہ تو بادشاہی طلسم گنجورہ پر مغرور ہے جو مجھ سے حربہ طلب کرتا ہے یہ خیال اپنے دل سے دور کر یہ کیوان جادو کی نظر متوجہ تیری جانب تھی جو تو بادشاہ طلسم ہو گیا بادشاہی اور شے ہے اور سامری اور چیز ہے دیکھو میری فہمائش پر عمل کر اور اپنے کردار سے توبہ کر تو اب بھی مین تجھکو بیچل کر خطا تیری معاف کرادون ورنہ ایک چشم زدن مین تیرا نشان بھی پردۂ ہستی پر نہ ہو گا گنجور شاہ نے جواب دیا کہ کیا جھک مارتا ہے مین لڑنے سے نہین ڈرتا عاقبت بخیر ہونا چاہتا ہون اگر تیرے ہاتھ سے مارا جاؤنگا تو جنت مین جاؤنگا اور اگر تجھکو مارا تو گویا بڑے کافر کو مارا مین بھی جانتا ہون کہ تو شیطان مجسم ہے تیرے سحر کا رد کرنا آسان نہین ہے اور سبقت نہ کرونگا کیونکہ مطیع اسلام ہو چکا ہون اور یہ امر آئین اسلام کے خلاف ہے بس یہ سنتے ہی مہران دودکش نے گولہ فولادی جھولی سے نکالکر اور کچھ اسم

سحر دم کرکے گنجور شاہ پر مارا گنجور شاہ نے سپر کی جگہ سینہ سامنے کر دیا اور گولہ فولادی گور مانند گل بازی کے زور کا گولہ سینے پر پڑتے ہی مانند گل کے شگفتہ ہوکر زمین پر گرا اور گنجور شاہ کو کوئی گزند نہ پہونچا یہ دیکھکر مہران دود کش نہایت خفیف ہوا اور ساحران لشکر اسلام نے تعریف کی لیکن آفتاب زرین علم نے دل مین کہا کہ غضب ہوا اُسنے اندازہ گنجور شاہ کی قوت کا کرلیا اب دیکھیے کیا ہوتا ہی اور گنجور شاہ سے پکار کر کہا کہ یہ حربہ کوئی حربہ سحر نہ تھا غفلت سے کام نہ لیجیے گا اور اسے معمولی ساحر نہ تصور کیجیے گا اُدھر مہران دود کش نے مُنھ سے تین بار اُف کی ہر مرتبہ دہن سے اسکے دھوان نکلا اور وہ دھوان مانند ایک گنبد کے ہوگیا کہ مہران اُسمین پنہان ہوگیا گنجور شاہ حیران کھڑا تھا کہ یہ کیا کرشمہ ہی بس ایک مرتبہ شعلہ اُس دھوین سے نکلا اور جانب آسمان بلند ہوا اور گنجور شاہ کیطرف تیر شہاب بنکر چلا آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ ای گنجور شاہ اِسے خالی دو رہنے کا قصد نہ کرنا لیکن گنجور شاہ بھی ایسا ساحر نہین ہی جو خوف کھاتا فوراً اُسنے دستک دمی دیکھا کہ ہزار ہا سپرین فولادی اِسکے سر پہ قائم ہوگئین اب وہ شعلہ تیز سنان بنکر سپرون کو توڑتا ہوا سر گنجور شاہ پر پڑا اور گنجور شاہ کو توڑ کر زمین پر بوسہ دیا اور پھر اُسی گنبد دخانی مین جاکر قائم ہوگیا یہان گنجور شاہ جان بحق تسلیم ہوا چراغ زندگانی اسکا گل ہوگیا لیکن اسکے مرنے سے ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی ہوا چلی خون برسا خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من گنجور شاہ جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم جسوقت دھوان برطرف ہوا اور روشنی ہوئی فوج گنجور شاہ مین شور گریہ و بکا بلند ہوا اور بادشاہ اسلام بھی نہایت غمگین ہوئے آنسو آنکھون سے جاری ہوگئے کہ ایسا خیر خواہ اور ساحر زبردست مارا گیا اُدھر ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی کہ ای آفتاب زرین علم دیکھا تم نے کہ میرے سپہ سالار نے اتنے بڑے ساحر کو کسطرح مارا جسپر ایوان تاجدار اور کیوان تاجدار کو ایسا بھروسا تھا کہ صاحب تحفجات و امین مال طلسمی مقرر کیا تھا اسیطرح یہ سب کو قتل کریگا آج اس نمک حرام کو سزا سے معقول ملی کہ جسنے ایسے بادشاہی کے مرتبہ پر فائز کیا یہ اُسکا دشمن ہوا اور اُسکے حریف سے مل گیا مریخ آفتاب علم نے تو کوئی جواب نہین دیا لیکن طوفان بن سماک اژدر گیر مالک کوہ قضا و قدر سامنے بادشاہ اسلام کے گیا اور اجازت جنگ مانگی فرمایا ای سماک میری خوشی تو یہ ہی کہ تم لوگ اپنی جانین کیون برباد کرو بہتر یہ ہی کہ ہماری بلا ہمارے ہی اوپر آنے دو دیکھا تم نے کہ اس مردود نے گنجور شاہ کے ساحر کو کسطرح مارا طوفان بن سماک نے عرض کی کہ نمک خوارون کے ہوتے آپ میدان جنگ مین جائین یہ کہان ممکن ہی ہان جسوقت ہم لوگ نہ ہون اُسوقت حضور کو اختیار ہی فرمایا تمھاری خوشی طوفان بن سماک فوراً اجازت حاصل کرکے سامنے اُس گنبد دخانی کے آیا اور آواز دی کہ اب اس دھوین

سے خود نکلے گا یا اس پردہ کو مین ہی فاش کرون دھوئین مین سے آواز پیدا ہوئی کہ تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمارے سحر کو مٹائے اگر دعوے ہی تو تامل کیون کرتا ہی یہ سنتے ہی طوفان بن سماک نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک شیشہ سرخ رنگ نکالکر کچھ اسم سحر دم کرکے اُس دھوئین پر کھینچ مارا جیسے ہی شیشہ اُس دھوئین پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ کسی نے گلال اُڑا دیا سارا دھوان ایک شعلہ بنکر فرو ہوگیا اور مہران نظر آنے لگا سب نے تعریف کی کہ بڑے سحر کو کس آسانی سے مٹا دیا مہران دود کش نے آواز دی کہ او طوفان تو بھی بلا کا ساحر ہی مین تجھے ایسا نہ جانتا تھا مگر کیا پروا ہی مین ایسے ایسے ہزار گنبد پھر قائم کر سکتا ہون بارے معلوم ہوگیا کہ تو اور طرح زیر ہوگا یہ کہکر پاؤن مارے اور غرق زمین ہوگیا بعد کچھ دیر کے زمین شق کرکے وہی سنان آتشین بنکر زمین سے نکلا اور کڑک کر سر طوفان پر گرا ہر چند اسنے سحر کیے سپر مین پیدا کین مگر کچھ نہ ہوا اور سنان سر کو توڑ کر نکل گیا طوفان بن سماک تڑپ کر مر گیا اس کے مرنے سے اور ایک قیامت کبریٰ بر پا ہوئی زمین کو زلزلہ آیا آتشباری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من طوفان بن سماک اژدر گیر جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم اسکے مرنے سے لشکر اسلام پر اور بھی ہراس طاری ہوگیا اور لشکر کفار کے حوصلے بڑھے ضحاک مسند نشین پھر ہنسا اور کہا کہ مجھے امید ہی کہ یہی کافی ہی میرے نکلنے کی ضرورت نہ ہوگی اب کس ساحر کا حوصلہ تھا کہ اسکے مقابلہ کو نکلتا بس ایک مرتبہ آفتاب زرین علم قریب تخت شاہی کے حاضر ہوئے اور اجازت مانگی بادشاہ اسلام آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ کیونکر آپ کو اجازت دون بہتر یہ ہی کہ آپ جاکر بارگاہ سلیمانی مین قیام کیجیے اور مین ان کافرون سے سمجھ لونگا اگر آپ زندہ رہینگے تو دفن و کفن تو نصیب ہو جائے گا ورنہ کون پوچھنے والا ہی یہ ساحر سب کو خاک سیاہ کرکے چلے جائینگے آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ حضور کا اقبال چاہیے اِسے تو مین ابھی مارے لیتا ہون مگر ہان ضحاک سے برابر کا مقابلہ ہی بلکہ وہ بڑا ہی مجھ سے مین چھوٹا ہون بزرگون نے تعلیم مین خردی و بزرگی کا فرق ضرور رکھا ہوگا وہ اسوقت کھل جائے گا اور اگر علم سحر مین برابر بھی ہوئے تو جتنا سن اُسکا زیادہ ہی اُتنا ہی ریاض زیادہ ہی اب مجھے امید نہین ہی کہ میدان جنگ سے زندہ پھرون اور اگر مناسب جانیے تو میری خوشی یہ ہی کہ اس لڑائی کا تماشا تو دیکھیے لیکن بعد مہران دود کش کے پھر حضور سردارون کو لیکر بارگاہ سلیمانی مین چلے جائین کیونکہ آپ کو خبر نہین مگر مین جانتا ہون کہ ایک متنفس بھی نہ بچ سکے گا آج میدان مین وہ سحر ہونگے جنکا مٹنا ممکن نہین ہی ہمارے اور ضحاک کے مرنے کے بعد بھی سحر قائم رہینگے اور دونون لشکر ونکو مٹائینگے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ بڑے افسوس کی بات ہے آپ تو ہماری طرف سے لڑکر اپنی جان دین اور ہم جان بچاکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھین یہ نہ ہوگا لطف یہی ہی کہ قافلہ کا قافلہ وہان بھی ساتھ ہو سب اسیطرح میدان جنگ مین کھڑے رہینگے اور تم کو تنہا نہ چھوڑینگے آفتاب زرین علم نہایت متردد ہوئے کہ ہونا کیا ہی مگر سمجھتے تھے کہ بادشاہ نہ مانینگے مجبور ہوکر عرض کی کہ پھر اب اجازت دیجیے ورنہ ضحاک مسند نشین سامری

مجھ پر ہنسے گا بادشاہ اسلام گلے لپٹ کر رونے لگے اور کلمات حسرت آمیز زبان پر جاری کیے کہ بعد آپ کے مین شاہزادہ بدیع الملک کو کیا جواب دونگا اور اس لشکر کی نگہبانی کون کرے گا آفتاب زرین علم نے کہا میری جانب سے عرض کیجیے گا کہ اگر مین اپنی جان سے دست بردار نہ ہوتا تو کل لشکر کا خاتمہ ہوجاتا ایسے وقت مین اتنی جانون کا تلف بہتر تھا یا ایک شخص کا مرنا اچھا تھا اور بعد میرے خداوند کریم کوئی اور صورت پیدا کردے گا اور اس سے اطمینان رکھیے کہ اب اتنے بڑے ساحر سے کبھی مقابلہ کی نوبت نہ آئیگی بس اب مجھے رخصت کیجیے بادشاہ اسلام نے مجبور ہوکر آفتاب زرین علم کو رخصت میدان دی آفتاب زرین علم مہران دودکش کے مقابلہ پر آئے ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی کہ کیون بھائی آخر کار میرے سپہ سالار کے مقابلہ مین تمھین خود آنا پڑا افسوس صد افسوس پھر مین سمجھاتا ہون کہ اب بھی کچھ نہین گیا ہے بادشاہ کو سمجھاؤ آفتاب زرین علم نے کہا کہ بادشاہ کو کیا سمجھاؤن تمھین پھر سمجھاتا ہون کہ اس ارادہ سے باز رہو ورنہ اگر مین نہونگا تو تم بھی نہ ہوگے ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اگر تو بہادر ہے تو کیا مین بزدل ہون تو چھوٹا ہوکر تو سامنے سے نہ ہٹے اور مین بڑا ہوکر ہٹ جاؤن اب جو ہونا ہوگا وہ ہوجائیگا یہ کہکر مہران دودکش کو آواز دی کہ تو یہ خیال نہ کرنا کہ یہ ہمارے مالک کا بھائی ہے اب یہ دشمن جانی ہے یہ سُنکر مہران دودکش تڑپا اور اُسیطرح شعلہ بنکر آسمان پر گیا اور سنان بنکر آفتاب زرین علم کیطرف چلا آفتاب زرین علم نے منھ سے اُف کی دیکھا تو ایک طائر پیدا ہوا اور اُسنے اپنے پرون کی ہوا دی کہ مہران دودکش اپنی ہیئت اصلی پر آگیا اور آفتاب زرین علم کے سامنے گرا بس آفتاب زرین علم نے اُس طائر سے کہا کہ اِسے پنجہ مین اُٹھا لے جا جیسے ہی اسنے گندے تولکر جھپٹنے کا قصد کیا مہران دودکش نے اُف کی کہ دھوان پیدا ہوا اور مہران کو چھپا لیا یہ دیکھتے ہی آفتاب زرین علم نے کچھ اسم سحر پڑھکر اس طائر پر پھونکا کہ وہ زمین پر گرکر تڑپا اور ہیئت انسانی پیدا کی مگر ایک حباب اُسکے ہاتھ مین تھا آفتاب زرین علم نے کہا کہ کھینچ مار اس دھوین پر اور ٹانگین اسکی چیر ڈال یہ سنتے ہی اُس پتلے نے حباب کھینچ مارا حباب پڑتے ہی دھوان پھٹ گیا اور مہران نظر آیا پتلا اُسکی طرف جھپٹا دیکھا مہران نے کہ اب جان بچتے نظر نہین آتی فوراً پاؤن مارکر غرق زمین ہوگیا ساتھ ہی پتلا بھی غرق زمین ہوا جب مہران دودکش نے دیکھا کہ یہان بھی مفر نہین ہے اور یہ ملک الموت کیطرح جان کے ساتھ ہی ساتھ ہے یہ تڑپ کر زمین سے نکلا اور پھر شعلہ ہوکر بلند ہوا اور چاہا کہ سنان بنکر گرے ساتھ ہی پتلا بھی نکلا اب جو دیکھا تو بازوون پر اسکے پر بھی تھے یہ بھی اُڑا اور اُس شعلہ کے ساتھ ہی ساتھ بلند ہوا جیسے شعلہ نے ہیئت سنان کی پیدا کی اور مریخ آفتاب علم کیطرف چلا پتلے نے پرونکا سایہ ڈالا دیکھا تو پھر مہران اپنی حالت اصلی پر آگیا بس پتلے نے اسکو پکڑ لیا اور گریبان گیر ہوکر سامنے آفتاب زرین علم کے لایا اور قدو قامت پیدا کرکے مہران دودکش کو چیر کر پھینک دیا کہ دونون ٹکڑے زمین پر

گرگر تھرتھرانے لگے ہنوز انکا اچھی طرح دم نہین نکلا تھا کہ آفتاب مریخ علم نے کچھ اسم سحر پڑھکر خاک ان ٹکڑون پر پھینکی کہ وہ تڑپنے لگے اور لوٹ پیٹ کر بصورت اژدر ہوگئے شعلے انکے پھنون سے نکل رہے تھے آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ جاؤ اور لشکر ضحاک کو کھالو یہ سُننا تھا کہ وہ دونون اژدر شائین شائین کرتے ہوئے اور قلابہ آتشین چھوڑتے ہوئے لشکر ضحاک مسند نشین سامری کیطرف چلے اب جو ضحاک مسند نشین سامری نے یہ معرکہ دیکھا کہ سپہ سالار مارا گیا اور اب وہی اژدر بنکر فوج کو کھانے آتا ہے آواز دی کہ کیون اے آفتاب زرین علم آخر ہمارے تمھارے مقابلہ کی نوبت آگئی جس بات کو ڈرتے تھے وہی پیش آگئی تمھین اسی دن کے واسطے سحر تعلیم کیا تھا کہ تم مار آستین و گرگ بغل ہوکر ہمین کو ایذا دو بقول شاعر شعر شعلے بھڑک کے اُٹھی دل کے داغ سے + آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے + اگر تم ان لوگون کے طرفدار نہ ہوتے تو اسوقت کیا انجام ان لوگون کا ہوتا اُدھر کچھ ساحران اژدرون کے روکنے کو بڑھے تھے اور ایک آدھ نے گولہ ترنج نارنج مارا بھی تھا مگر اُن اژدرون پر کوئی اثر نہ ہوا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ آفتاب زرین علم کے سحر کو کوئی روک نہین سکتا کیون اپنی جانین دیتے ہو اور اژدرون کے سامنے جاتے ہو تمھارے افسر نے کیا کیا جو تم کرلوگے یہ کہکے صندوقچہ کھولا اور دو پتلے کاٹ کے نکالکر پھینکے کہ بانس کی کمان اور جھاڑو کی سینک کے تیر اُنکے ہاتھ مین تھے اور اُنسے کہا کہ مارلو ان اژدرون کو یہ سُنتے ہی وہ پتلے سیدھے ہوئے اور سامنے اژدرون کے آئے اور تیر جوڑ جوڑ کر جو مارے تو پیشانیون پر اژدرون کی پڑے یہ معلوم ہوا کہ دو تیر شہاب گرے دونون اژدر اثر ذرا آتشبازی ہوکر جل گئے اب پھر ضحاک مسند نشین سامری نے اور پتلے پھینکنا شروع کیے یہانتک کہ بارہ سو پتلے دم بھر مین پھینک دیے سب کے ہاتھون مین جھاڑو کے تیر اور بانس کی کمانین تھین جسوقت بارہ سو پتلونکا پرا تیار ہوا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اے لشکر سحر فوج حریف سامنے موجود ہے بس یہ سُننا تھا کہ وہ پتلے مانند برق تڑپ تڑپ کر چلے قضاے کار رخ ان پتلون کا ترچھا تھا فوج مریخ آفتاب علم تو داہنی طرف چھوٹ گئی اور یہ پتلے بائین جانب بڑھ گئے اُدھر قیصر صاف باطن اپنے لشکر کی صفین جمائے کھڑے تھے اُنکو خبر بھی نہ تھی کہ یہ آفت اِدھر آجائے گی کیسے کیسے پہلوانان زبردست اُنکے لشکر مین ہین کہ جنسے زینت میدان ہے مگر یہ پتلے جو سامنے پہونچے اور بارہ ہزار تیر ایک مرتبہ چلے صف کی صف مع قیصر صاف باطن صاف ہوگئی اُنکے لشکر مین مع سردار کوئی باقی نہ رہا جسپر تیر پڑا وہ جلکر خاک ہوگیا اب یہ پتلے لشکر آفتاب زرین علم کیطرف چلے اب تو لشکرون مین تلاطم برپا ہوگیا کہ یہ کونسی آفت آگئی اگر انسان ہو اُس سے لڑین مارین بھی مرین بھی غرض آفتاب زرین علم نے جو اُن پتلون کو اپنے لشکر کیطرف آتے دیکھا فوراً زمین پر گرکر ایک شعلہ جوالہ بنکر بلند ہوگئے اور ان بارہ سو پتلونپر چنگاریان

برسانا شروع کردین جس پتلے پر چنگاری پڑی وہ مانند شمع کے جلنے لگا یہانتک کہ بارہ سو پتلے لال سبز شمعون کے مانند جلنے لگے اور ایک جگہ قائم ہوگئے دن کو لطف چراغان آنے لگا اب آفتاب زرین علم نے ہیئت اصلی پیدا کی اور زمین پر آکر خون اپنی ران مین نشتر دے کر نکالا اور اُن پتلون پر مارا دیکھا کہ ہر پتلہ ہمہ تن شعلہ ہوگیا آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ جاؤ اور لشکر ضحاک سے گلے ملو کہ وہ تم کو بہانین یہ سنتے ہی وہ بارہ سو پتلے چلے یہ دیکھتے ہی ضحاک مسند نشین سامری نے تھوڑی سی روئی کوری نکالی اور دو اسنے رائی سرسون ماش کے پڑھکر اُسپر مارے کہ وہ روئی کا ٹکڑا مانند ابر کے گرج کر بلند ہوا اور اُن پتلون کیطرف چلا لیکن جب تک یہ اس سامان مین رہا پتلے آکر لشکر سے لپٹ پڑے پہلے ہی حملہ مین بارہ سو ساحر جلا کر خاک کردیے اب پتلے دوسرا حملہ کیا چاہتے تھے کہ ابر سر پر ہو پہنچکر برسنے لگا جسپر بوند پڑی وہ فنا ہوگیا آن واحد مین بارہ سو شعلے بجھ کے رہ گئے ضحاک مسند نشین سامری ہنسا اور کہا بس آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ کیا گنبد کے اندر بیٹھا ہوا بڑبڑا رہا ہے جیسے چڑیا پنجرے مین بولتی ہے تو میدان مین آ ہنر جنگ دکھا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ کیا تیرے مقابلہ کو شکلون مین مین بیٹھے بیٹھے سب کچھ کر سکتا ہون یہ سنکر آفتاب زرین علم کو نہایت غصہ آیا اور آواز دی کہ تو یون نہ نکلے گا اب ہم اس گنبد ہی کو مٹائے دیتے ہین یہ کہکر ایک چھوٹا سا گنبد اُسیطرح کا جھولی سے نکالکر زمین پر پھینکا اور چار پتلے پھینکے اُنسے کہا کہ مٹا دو اس گنبد کو چارون پتلے اس گنبد کی گلی مین لپٹ گئے ادھر پتلون نے اسکا دروازہ توڑا ادھر گنبد کا دروازہ ٹوٹ گیا ادھر اسکے چوکھٹ بازو نکالکر پھینک دیے اُدھر اسکی یہی حالت ہوئی یہانتک کہ ادھر پتلون نے اس گنبد کو منہدم کیا اُدھر وہ گنبد ٹوٹ کر گرا صرف تخت باقی رہ گیا جسپر یہ سوار تھا اور آفتاب جو گنبد پر تھرا رہا تھا وہ اب سر پر تھرانے لگا یہ تماشا دیکھکر بادشاہ اسلام نے نہایت تعریف کی اور ضحاک مسند نشین پکارا کہ معلوم ہوتا ہے تجھے ہمیشہ سے میری جانب سے خوف تھا اور دل مین تیرے کینہ تھا جو تونے یہ انتظام کیا خیر کچھ پروا نہین یہ کہکے بائین چھنگلیہ کاٹ کر خون اُسکا اُس آفتاب پر مارا جو سر پر اسکے تھرا رہا تھا اور آواز دی کہ جلا دے مریخ آفتاب علم کو یہ سنتے ہی وہ آفتاب تڑپا اور بلند ہوکر مریخ آفتاب علم کیطرف چلا یہ جو دیکھا کہ اب ضحاک کا سحر آفتاب زرین علم پر آتا ہے تمام لشکر اسلام دعائین کرنے لگا کہ پروردگارا انھین بچانا ورنہ بعد انکے ہم سب پر یہ بلا نازل ہوگی اور کسی کے دفع کیے سے دفع نہوگی اُدھر بادشاہ اسلام پریشان ہوگئے اور مریخ آفتاب علم کو آواز دی کہ کیون ای برادر پھر بھی وہ دن نصیب ہوگا کہ ہم اور تم ایک جا بارگاہ مین بیٹھینگے اور ملاقات بدیع الملک کی نصیب ہوگی آفتاب زرین علم نے کہا کہ کہ ای شہریار جو دم ہے اُسے غنیمت جانیے تھوڑی دیر مین نہین معلوم کیا آفت برپا ہوا چاہتی ہے آپ صاحب اقبال ہین خدا آپ کو ضرور بچائے گا جسوقت شاہزادہ بدیع الملک سے ملاقات ہوا

تو کہد یجیے گا کہ افسوس آپ نے ہماری جانبازی کا تماشا نہ دیکھا مگر ہم نے حق رفاقت ادا کر دیا
گو روح حسرت دیدار مین پھڑک پھڑک کر جسم سے نکلی اور تن خاکی آتش حسرت سے جلکر خاکستر
ہو گیا بقول شاعر شعر کوئی ذرہ تو اڑکر تا بہ داماں سکے پہونچے گا + یہ مشت خاک تیری راہ مین
برباد کرتے ہین ابھی کہ رہے تھے کہ وہ آفتاب سر پر آپہونچا اور کڑک کر چلا یہ دیکھتے ہی
آفتاب زرین علم نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور آئینہ سکندری نکالکر سامنے کیا بس جیسے ہی
پرتو اُس آفتاب کا آئینہ مین پڑا آفتاب اپنے پرتو کیطرف مائل ہوا اور آہستہ آہستہ اُس آئینہ
مین اُترنے لگا آفتاب زرین علم نے بائین ہاتھ سے ایک شیشہ نکالا اور وہ پشت
آئینہ پر لگا دیا اور کچھ اسم پڑھنا شروع کر دیا دیکھا کہ وہ آفتاب ایک شعلہ ہو کر اُس شیشہ
مین اُتر آیا بقول شاعر شعر آئینہ مین ہی عکس تری جلوہ گری کا + واللہ یہ شیشہ نہین خانہ ہی
پری کا + یہ کہکے آواز دی ضحاک مسند نشین سامری کو کہ بس اتنی عمر مین ہی سحر آپ نے
تیار کیا تھا جسے مین نے شیشہ مین بند کر لیا تھا اتنا تو بزرگون نے مجھے بھی تعلیم کر دیا تھا
وہ جانتے تھے کہ یہ ایک وقت مین بھائی سے بدی کرے گا کیونکر مجھے آگاہ نہ کر جاتے
ضحاک مسند نشین سامری خفیف ہوا اور لشکر اسلام سے آواز تحسین و آفرین بلند
ہوئی بادشاہ اسلام نے بھی حد سے زیادہ تعریف کی اور فرمایا کہ کس معرکہ کا سحر آپ نے کیا
جسنے اتنے بڑے ساحر کے سحر کو مسخر کر کے مطیع کر لیا سبحان اللہ اب فن سحر و ساحری مین آپ کا
مثل و نظیر نہین ہی کیا کوئی آپ کے سحر کا جواب دے سکتا ہی آفتاب زرین علم نے بعد
ادب مجرا کیا اور دست بستہ عرض کی کہ حضور یہ دعا فرمائین کہ انجام بخیر ہو ورنہ ہم دونون مین
سے آج کوئی میدان سے زندہ پلٹتے نہین معلوم ہوتا یہ ممکن نہین ہی کہ مین نے انکا سحر
روک لیا تو یہ میرا سحر نہ رد کر سکین ضحاک مسند نشین سامری اپنے تخت سے زمین پر
کود پڑا اور ایک نعرہ آہ کا دل پُر درد سے کھینچ کر یہ شعر پڑھا شعر اگر بخشے مرے ہے رحمت نہ
بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے + درحقیقت اے آفتاب زرین علم
مین تمھین اتنا نہ سمجھا تھا کہ تم نے میرے سحر کا جواب دیا ورنہ کیا طاقت ہی کسی کی جو اس
سحر کو روک سکتا آفتاب زرین علم نے آنکھون مین آنسو بھر کر آواز دی کہ بھائی صاحب
اب بھی خیریت ہی اور ہم آپ دونون زندہ ہین بہتر یہ ہی کہ آپس کی لڑائی موقوف کیجیے
اسلیے کہ روح والدین کیا بیچین ہو رہی ہوگی کہ دونون بھائی آپس مین اسطرح لڑ رہے ہین
کہ ایک دوسرے کے لہو کا پیاسا ہی اُنھون نے ہمین اور آپ کو کس ناز و نعمت سے پرورش
کیا علم سحر و ساحری مین طاق و مشاق شہرہ آفاق کیا تاکہ ساحران عالم انکا مقابلہ نہ کر سکین
مثل مشہور ہی کہ شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + اگر ساحران عالم
جمع ہو جائین اور ہم آپ ایک طرف رہین تو کافی ہین لیکن بزرگون کو اس بات کی خبر نہ تھی
کہ یہ دونون آپس مین لڑکر قطع نسل کر دینگے اور نام بزرگون کا خود ہی مٹا دینگے دیکھیے اب
بھی ہوشیار ہو جائیے اور خواب غفلت سے چونکیے دو باتون مین سے ایک اختیار کیجیے

یا آئینہ اندام جادو کو گرفتار کر کے حوالے کیجیے اور یا دین اسلام اختیار کیجیے میری طرح اطاعت اسلام کو فخر و سعادت جانیے تو اب بھی مین اس شیشہ کو دفن کرا دون اور آپ پر وار نکرون ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی کہ او چھو کرے تو نے میرا سحر روک لیا گیا مین تیرا سحر روک نہین سکتا ارے میرا مردہ بھی تجھ پر بھاری ہی اکیلا نہین مرونگا مر کے بھی تمام لشکر اسلام کو بلکہ ایک عالم کو پھونک دونگا اول تو میرا ہلاک کرنا آسان امر نہین ہی دانتون پسینے آجائینگے اور بالفرض ہلاک بھی ہوا تو میرے بعد گیا تم سب زندہ بچو گے جو افسوس کروگے آج تو خاندان کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی یہ کہتے ہی اسنے آواز دی کہ اے محو جادو آکو وقت تمھارا آگیا بس ادھر تو اسنے محو جادو کو طلب کیا اُدھر آفتاب زرین علم کو خیال ہوا کہ یہ دوسرا سحر کیا چاہتا ہی جو اس سے بھی زبردست ہی بس جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھ کر بائین چھنگلیہ مین نشتر دے کر خون نکالا اور ڈاٹ شیشہ کی کھولکر اُسمین ٹپکا دیا خون اندر شیشہ کے پہونچتے ہی وہ شعلہ تڑپ کر نکلا اور بہ شکل آفتاب بنکر سامنے آفتاب زرین علم کے ٹھہرایا آفتاب زرین علم نے آواز دی کہ کیا دیکھتا ہی لے اپنے مالک کو کہ اب یہ تیرا دشمن ہی بس یہ سُننا تھا کہ وہ آفتاب چمک کر ضحاک مسند نشین سامری کیطرف چلا اُدھر ایک جانب سے ایک پریزاد طاؤس آتشین پر سوار پیدا ہوئی ایک پڑیا خاک کی اُسکے ہاتھ مین تھی جیسے ہی آفتاب آکر قریب پہونچا اُس پریزاد یعنے محو جادو نے خاک اُس آفتاب پر چھڑکی دیکھا کہ وہ تیزی آفتاب کی کم ہوگئی بس محو جادو نے آواز دی کہ آ اور میرے گلے سے لپٹ جا کہ مین تیرا مشتاق ہون یہ سنتے ہی اُس آفتاب نے صورت ایک حلقۂ طلائی پیدا کی اور گلے مین محو جادو کے اُترکر ایک ہنسلی بنکر رہ گیا یہ دیکھ کر رنگ آفتاب زرین علم کا زرد ہوگیا ضحاک مسند نشین سامری نے آواز دی کہ اے آفتاب زرین علم دیکھا تم نے اب تمھین تصور کرو کہ پہلے اس سحر مین صرف میری قوت تھی جسے تم نے روکا اب اس سحر مین میری اور تمھاری دو کی قوت پیدا ہوگئی جسے مین نے روکا اب جو یہ سحر پلٹے گا تو اسکا درجہ آخر ہی یہ نہ تم سے رک سکتا ہی اور نہ مجھ سے دیکھو باز آؤ میرے مقابلہ سے پھر مین تمھین رات بھر کی مہلت دیتا ہون کہ بادشاہ اسلام کو سمجھاؤ اور اپنے دل مین قائل ہو کہ مین نے تم کو ہمیشہ مثل فرزندون کے سمجھا مگر اب معاملہ مذہب کا آپڑا ہی اسمین رعایت نہ کرونگا یہ کہکر اسنے طبل بازگشت بجوا دیا اور میدان سے پھر گیا اُدھر آفتاب زرین علم نہایت اُداس اور پریشان میدان سے پھرے بادشاہ اسلام نے فرمایا شکر ہی خدا کا کہ ایک رات اور آفتاب زرین علم کو دیکھ لینگے اور رات بھر مین شاید کوئی صورت صلح کی نکل آئے یہ فرماتے ہوئے اور آفتاب زرین علم کو لیے ہوئے داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے پوشاک رزم اتاری لباس بزم پہنا اور حاضر خدمت بادشاہ ہوئے دربار آراستہ ہوا سب سردار اپنے اپنے منصب کے موافق دنگل کرسی پر جلوہ گر ہوئے مگر آج تین ساحران نامی سے یہ بارگاہ خالی ہوگئی بادشاہ

اسلام گنجور شاہ وطوفان بن سماک اژدر گیر کو یاد کر کے بہت روئے اور فرمایا کہ ابھی صبح تک وہ ہمارے ساتھ تھے اور اسوقت گلشن میت کی سیر کرتے ہونگے تصویرین اُن بادشاہون کی نگاہون کے نیچے پھر رہی ہین آفتاب زرین علم بھی رو رہے ہین بلکہ تمام سردارگریان و نالان ہین لشکرون مین گنجور شاہ اور طوفان بن سماک کے شور گریہ وزاری بلند ہی اور قیصر صاف باطن کا تو کوئی رونے والا بھی نہین رہا سارا لشکر جلکر خاک ہوگیا مریخ آفتاب علم عرض کر رہے ہین کہ کل اسیطرح ہمین بھی رویئے گا آج قضا ٹلی جو بچ گئے ورنہ انتہائے سحر ہو چکی تھی اب صرف سحر اخیر باقی تھا جسکے بعد نہ مین ہوتا اور نہ وہ ہوتا بادشاہ اسلام نے فرمایا اے آفتاب زرین علم تمھاری جدائی کا صدمہ ایسا جانگداز ہی کہ جی چاہتا ہی تم سے پہلے اپنی جان دے دین اور ایسے دوست کو دنیا سے جاتے ہوئے نہ دیکھین ہمت تو یہی کہتی ہی مگر مرضی پروردگار کی خبر نہین کہ اُسکی کیا مصلحت ہی اگر کوئی صورت صلح نکل سکے تو صلح کر لیجیے یا آپ کنارہ کشی کیجیے مین کسی اور کے نام طبل بجوادون میرے عیارون نے بڑے بڑے جادوگرون کو مارا ہی اُنکو حکم دون وہ جاکر اس ملعون کو وہین ذبح کر آئین آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ اسمین میرے واسطے بدنامی ہی اگر مین یہان موجود نہ ہوتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا اب عالم یہی کہے گا کہ جب آفتاب زرین علم بھائی کا مقابلہ نہ کر سکا تو عیارون سے مدد لی اس بدنامی سے مرنا بہتر ہی اسکے علاوہ یہ ایسا ساحر نہین ہی جسے عیار مغالطہ دے کر قتل کر سکین جو جائے گا وہ گرفتار ہو جائے گا بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے یہان تو یہ حالت ہی اور وہان ضحاک مسند نشین سامری جو میدان سے پھر کر اپنی فرودگاہ پر آیا تخت سحر زمین پر اُتارا لشکر نے کمر کھولی محو جادو سامنے حاضر ہی آج نہ وہ گنبد ہی نہ آفتاب مجب بے سروسامانی ہی محو جادو نے پوچھا مجھے کیا حکم ہوتا ہی کہا آج شب کو یہین رہو اسلیے کہ کل مجھے یہ قصہ فیصل کرنا ہی کہ نہ مین باقی رہون اور نہ آفتاب زرین علم رہین یہ سُنکر محو جادو نے کہا کہ اس سے کیا حاصل جب آپ ہی نہ رہیے تو دنیا مین کیا رہا ایسی صورت کیجیے کہ آپ برقرار رہین دشمن یا مطیع ہو یا مارا جائے ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ جب دشمن کمزور ہو تو مطیع یا زیر ہو جب برابر کا ہی تو کیا ہوتا ہی اگر مین ابتدا نہ کرونگا تو وہ ابتدا کرے گا اس سحر اخیر کو میرے نہ وہ روک سکتا ہی نہ مین روک سکتا ہون یہ ایک آگ دونونکو جلائے گی محو جادو نے کہا کہ اگر مجکو حکم ہو تو مین جا کر سمجھاؤن ضحاک مسند نشین سامری نے کہا تمھارے جانے سے وہ یہ سمجھے گا کہ بھائی دب گیا اور پیغام صلح بھیجا ہی اور علاوہ اسکے وہ ماننے والا نہین ہی محو جادو نے کہا کہ یہ آپ خود جانتے ہین کہ مجکو جسقدر آپ سے تعلق خاطر ہی اسیقدر آفتاب زرین علم سے ہین آپ دونون کا نگہبان و حافظ جان ہون اور مین دونون کی قضا ہون جسطرح آپ کے طلب کرنے سے آپ کے پاس حاضر ہوئی اور اُسکے سحر کو رد کیا اسیطرح اگر وہ طلب کرتا تو اُسکی طرف سے آپ کے سحر کو رد کرنا پڑتا میری فہمائش مین کسی کا جنبہ نہین ہو سکتا

یہ سُنکر ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ ای محو جادو یہ تمام کوششین بیکار ہین آفتاب زرین علم تمھارا کہنا نہ مانے گا محو جادو نے کہا ایک مرتبہ مجھے بھی حوصلہ اپنا نکال لینے دو ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ اچھا تمھین اختیار ہی جاؤ مگر ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو وہ تمھین اسیر کرلے محو جادو نے کہا اس سے اطمینان رکھو یہ کہکر اسنے طاؤس سحر اُڑایا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئے یہان آفتاب زرین علم بادشاہ سے رخصت ہوکر سحر تیار کرنے کی غرض سے اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوئے کہ انھون نے طاؤس آتشین پر سوار ایک ساحرہ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا پہلے تو یہ خیال ہوا کہ ضحاک نے سحر نہ بھیجا ہو پھر خیال ہوا کہ وہ ایسا نہین ہی جو دھوکا دے کر حملہ کرے الغرض نظر محو جادو کی جو آفتاب زرین علم پر پڑی بالاے زمین اُتری اور سلام کیا آفتاب زرین علم نے مزاج پوچھکر دریافت حال کیا اور سبب آنے کا پوچھا محو جادو نے کہا کہ مین چاہتی ہون تمھسے اور ضحاک مسند نشین سامری سے کسیطرح صلح ہوجائے آفتاب زرین علم اسکو ہمراہ لیے ہوئے خیمہ مین آئے محو جادو کو بٹھایا آپ بھی بیٹھے کہا ای محو جادو تم نے تو خوب ہمارے سحر کو روکا محو جادو نے کہا کہ مین جس کام پر معین تھی وہ مین نے کیا اگر تم طلب کرتے تمھاری طرف سے ضحاک مسند نشین سامری کے سحر کو روکتی آفتاب زرین علم نے کہا کہ اب مین تم کو نہین طلب کر سکتا اسواسطے کہ جو اسم سحر تمھارے طلب کرنے کا ہی وہ بالکل شریعت اسلام کے خلاف ہی مین نے جب سے اطاعت اسلام اختیار کی نہ تم کو کبھی طلب کیا اور نہ طلب کرونگا اسواسطے کہ یہ مین خوب جانتا ہون کہ نہ ضحاک تنہا میرا کچھ کرسکتا ہی نہ تم ہماری تمھاری تینون آدمیون کی جانین وابستہ ہین ایک دوسرے سے اگر ہمارے تمھارے آپس مین فساد نہ ہوتا تو تا قیام قیامت کوئی قتل نہین کرسکتا تھا اور نہ غالب آسکتا تھا ای محو جادو اسی مقام سے اُس قادر مطلق کی قدرت ظاہر ہوتی ہی کہ اس سے زیادہ تو انتظام بقاے زندگی کا نہین ہوسکتا مگر خود منظور خدا یہ نہین ہی کہ کوئی ہمیشہ زندہ رہے یہ بات اُسی معبود حقیقی کے واسطے ہی کہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گا بس اُس پروردگار نے وہ سامان پیدا کردیے کہ اب ہم تم تینون مین سے کوئی نہین بچ سکتا محو جادو اس تقریر کو سُنکے صلح سے مایوس ہوئی اور بہت روئی آفتاب زرین علم سے کہا کہ تم نے ایسی باتین کہین جو میرے دل پر نقش ہو گئین مگر مجبوری یہ ہی کہ مین اپنے اختیار مین نہین ہون اور تم نے مجھے طلب نہ کیا ورنہ مین بھی اس دین برحق کو اختیار کرتی اور اب ضحاک مسند نشین سامری مجھ پر حاوی ہوچکا ہی اور اُسنے بزور سحر مجکو اپنے قابو مین کرلیا کہ مین کوئی امر اُسکے خلاف مرضی نہین کرسکتی اُسکے بیر ایسے مسلط ہوگئے ہین کہ اگر اُسکے خلاف کرون تو اسیوقت جل جاؤن اب یہ بتاؤ کہ میرا کیا حشر ہوگا آفتاب زرین علم نے کہا کہ تم اسوقت اس مذہب سے توبہ کرو اور یہ نیت کرو کہ اگر مین ضحاک مسند نشین سامری کے

پہنچ

تجھ سے چھوٹی تو یہ دین برحق اختیار کر لونگی یہ مذہب برحق ایسا ہے کہ ادھر دل مین کار خیر کی نیت کی اور ثواب اُسکے نامہ اعمال مین مندرج ہو گیا اور فعل ناجائز جب تک وقوع مین نہ آئے عقاب اُسکا نہ ہوگا محوجادو نے کہا مین تمھین کو اپنے ارادہ کا شاہد کرتی ہون اور جو تم سے کوئی انتظام میری رہائی کا ممکن ہو تو مجھے رہا کر دو تاکہ جنگ برابر کی ہو جائے پھر برسون بھی آکر ضحاک مسندنشین تجھ سے لڑے تو کچھ نہ ہو سکے گا نہ تم کچھ اُسکا کر سکو گے نہ وہ تم کو ایذا پہونچائے گا آفتاب زرین علم نے سر جھکا لیا اور بڑی دیر تک سوچا کیے آخر مین سر اُٹھا کر جواب دیا کہ سوا ایک صورت کے دوسری صورت ذہن مین نہین آتی وہ یہ کہ مین بادشاہ اسلام سے حال تمھارا بیان کرتا ہون اور بارگاہ سلیمانی مین رہنے کی اجازت طلب کرتا ہون اگر بادشاہ نے منظور فرما لیا تو جب تک فیصلۂ جنگ نہ ہووے تم بارگاہ کے باہر نہ نکلنا محوجادو یہ سُنکر خوش ہوئی اور آفتاب زرین علم سے کہا کہ اچھا اسکا جلد تدارک کرو ایسا نہ ہو اس راز سے ضحاک مسندنشین سامری باخبر ہو جائے اور وہ مجکو طلب کرے تو مین بے اختیارانہ چلی جاؤنگی پھر نہ خود رک سکتی ہون اور نہ تم روک سکتے ہو یہ سُنکر آفتاب زرین علم نے محوجادو کو اپنے ہمراہ لیا اور بارگاہ سلیمانی کی جانب روانہ ہوا یہ وہ وقت تھا کہ بادشاہ بارگاہ سے نکل کر محل معلےٰ کیطرف جارہے تھے کہ آفتاب زرین علم نے سامنے جا کر سلام کیا اور عرض کی کہ عرضے دارم بادشاہ نے تخت رکوا لیا فرمایا کہ کس غرض سے آپ آئے ہین آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ تخلیہ چاہتا ہون ایک راز کی بات ہے بادشاہ نے تخت رکھوا دیا سب کو ہٹا دیا آفتاب زرین علم نے محوجادو کو پیش کیا محوجادو نے سلام کیا بادشاہ اسلام نے فرمایا مین نے اسکو کہین دیکھا تھا آفتاب زرین علم نے کہا یہ وہی ساحرہ ہے جسنے میرے سحر کو روکا تھا آج میرے پاس کوشش صلح مین آئی تھی مین نے ہدایت دین اسلام کی اسنے منظور کیا مگر یہ اپنے اختیار مین نہین ہے اگر اسے بارگاہ سلیمانی مین جگہ دیجائے اور تا فیصلۂ جنگ ضحاک یہ بارگاہ سے نہ نکلے تو مین ضحاک کو قتل کر سکتا ہون اور نہ وہ مجھے قتل کر سکتا ہے ہم دونون کی موت یہی ہے بادشاہ اسلام یہ سُنکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے آفتاب زرین علم خدا ایسا ہی کرے مجھ سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہین ہے تمھین میرے تحفجات مین سے جس شی کی ضرورت ہو وہ لے لو جو چاہو تصرف کرو اختیار ہے اگر آیندہ مجھ سے پوچھو گے تو مجھے ملال ہوگا آفتاب زرین علم نے جو یہ شفقت بادشاہ اسلام کی دیکھی رونے لگے دل بھر آیا اور کہا خدا آپ کو سر پر ہم سب کے زندہ و سالم رکھے اور سلام کر کے محوجادو کو لے کر بارگاہ کیطرف بڑھے جیسے ہی محوجادو نے در بارگاہ سلیمانی پر قدم رکھا گلا محوجادو کا گھٹنے لگا وہ ہنسلی جو اسکے گلے مین پڑی تھی تنگ ہونے لگی اور نکلجانے کا قصد کیا محوجادو نے قدم پیچھے ہٹایا آفتاب زرین علم نے پوچھا کیون پیچھے ہٹین محوجادو نے کہا اے

آفتاب زرین علم یہ طوق طلا جسکو مین نے اپنی گردن مین لے لیا یہ وہی آفتاب سحر
ضحاک مسند نشین ہی یہ مجھے آگے نہین بڑھنے دیتا نہ اب یہ میرے امکان مین ہی کہ
اسے بغیر اجازت ضحاک مسند نشین کے اپنی گردن سے نکال لون اگر تم مین اتنی قوت
ہو کہ اسے میری گردن سے جدا کر سکو تو مین آسکتی ہون ورنہ ممکن نہین ہی مین داخل بارگاہ
نہونے پاؤنگی کہ یہ طوق میرا خاتمہ کردے گا یہ سُنکر آفتاب زرین علم بارگاہ سے باہر
آئے اور جھولی سے آئینۂ جمشیدی نکالا پھر کچھ سوچ کر وہ آئینہ داخل جیب کر لیا اور کہا
اے محوجادو مجاب آتا ہی کہ یہان ضحاک نہین ہی کیا مین اُسکے سحر کو اسیر کرون اب
انشاءاللہ یہ طوق سر میدان تمھاری گردن سے اتار لونگا اُسوقت تم اتنا کام کرنا کہ بھاگ کر
بارگاہ سلیمانی مین چھپ رہنا محوجادو نے کہا بہتر یہ سب تماشے بادشاہ اسلام دیکھا
کیے آخر کار محوجادو آفتاب زرین علم سے رخصت ہو کر جانب ضحاک مسند نشین سامری
روانہ ہوئی اور آفتاب زرین علم اپنے خیمہ کیطرف چلے گئے بادشاہ اسلام داخل
محل معلّےٰ ہوئے وہان ضحاک مسند نشین سامری محوجادو کا منتظر تھا اور عرصہ
ہونے کی وجہ سے اسے شک گذر رہا تھا کہین یہ بھی آفتاب زرین علم سے ل بجائے
تو پھر جھگڑا ایک سو نہ ہوگا اور مثل دیگران ہم سے بھی رو و بدل رہے گا ہر چند کہ وہ مجھ پر
غالب تو نہ آسکے گا لیکن مین بھی اسکا کچھ نہین بنا سکتا ہون بس وہین بیٹھے بیٹھے اپنے
اسم آفتاب کو پڑھکر اپنے سحر کو زور دیا کہ یہ آفتاب ہر وقت گلوگیر ہی کہین جانے نہ دیگا
ادھر آفتاب مین کشش پیدا ہوئی اور محوجادو سامنے پہونچی ضحاک مسند نشین سامری
نے پوچھا کہ تمھین اسقدر دیر کیون ہوئی محوجادو نے کہا کہ مین سمجھانے گئی تھی کوئی
پیام لے کر تو گئی نہین تھی کہ کھک چلی آتی ہر طرح کے پہلو اچھے بُرے دکھا کر آفتاب زرین علم
کو سمجھایا اب نہ مانے تو مین کیا کرون ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ ہم نہ
کہتے تھے کہ وہ نہ مانے گا محوجادو تے گردن جھکالی ضحاک مسند نشین سامری
نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ گرجی
ہرکارون نے بادشاہ اسلام سے خبر کی بادشاہ نے بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا
یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا دونون لشکرون مین پھر تیاری جنگ ہونے لگی
ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے غیر ساحر مصروف عبادت پروردگار ہوئے اور بعد
ہر نماز کے دعا کرنے لگے کہ اے معبود حقیقی و رب تحقیقی سوا تیری ذات کے اب
کسی کا سہارا نہین ہی تو ہی اس بلا سے نجات دے جسطرح آج بچایا ہی کل بھی بچانا
اور آفتاب زرین علم نے تمام رات مین ایک سحر تازہ تیار کیا جسکا حال میدان
جنگ مین معلوم ہوگا اُدھر ضحاک مسند نشین سامری نے بھی ایک سحر بنایا
غرضکہ طبل بجتے بجتے وہ رات تمام ہوئی اور سپیدۂ سحری چرخ پر نمودار ہوا سواری
بادشاہ اسلام کی برآمد ہوئی سردار پہلے سے در دولت پر حاضر تھے نمازون سے

تو فراغ حاصل ہی ہوچکا تھا آلات حرب وضرب تن پر آراستہ کرکے عازم میدان قتال ہوئے صفین آراستہ ہوئین اُسطرف دیکھا کہ ضحاک مسند نشین سامری ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہو اور تخت اسکا ایک نہنگ پر قائم ہو سر پر ایک شامیانہ زرنگاری سایہ افگن ہو ادھر آفتاب زرین علم ایک تخت پر سوار میدان مین آئے ہین کہ انکا تخت بھی ایک اژدر آتش فشان پشت پر لیے ہوئے ہو اور ایک شامیانہ سُرخ رنگ سر پر کھنچا ہوا ہو اور مجو جادو بھی طوق طلا پہنے ہوئے وسط میدان مین طاؤس کو قائم کیے ہوئے ہو جسوقت نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے ضحاک مسند نشین سامری اپنا تخت سحر بڑھا کر میدان مین آیا اور پکارا کہ کیون اے آفتاب زرین علم معلوم ہوتا ہو کہ قضا تمھاری دامنگیر ہو اور کسیطرح تمھارے فہم مین نہین آتا کہ بدیع الملک کو بُلا لو آفتاب زرین علم نے جواب دیا کہ بدیع الملک بغیر طلسم نہ طاق کو توڑے ہوئے اور آئینہ اندام جادو کو مارے ہوئے کبھی نہ پلٹین گے اگر ایوان جادو راہزنی کرے گا تو وہ بھی مارا جائے گا اور طلسم نہ طاق ویران و برباد ہوگا ضحاک مسند نشین سامری کو اس بات پر بہت غیظ آیا اور کہا کہ تیری عقل ایسی زائل ہوئی کہ اب وہ باتین کرتا ہو جنکو کوئی صاحب فہم قبول نہین کرسکتا بھلا بدیع الملک کی بھی یہ قدرت ہو کہ طلسم نہ طاق مین قدم رکھ سکے نہ کہ ایوان جادو کا مارنا اور آئینہ اندام جادو کا گرفتار کرنا معلوم ہوا کہ دماغ تیرا بالکل ناکارہ ہوگیا ہو بس نکل میدان مین اور زیادہ گوئی سے باز آ آفتاب زرین علم نے جواب دیا کہ نہ مین جب تجھ سے باہر تھا اب باہر ہون جو تو کرسکتا ہو وہ مین بھی کرسکتا ہون یہ کہکے تخت بڑھا کر وہین سے اجازت طلب کی اور بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر میدان مین نکلے ضحاک مسند نشین سامری نے کہا اے آفتاب زرین علم حوصلہ اپنا نکال لو کہ آج جنگ اخیر ہو انجام تو مین بھی جانتا ہون اور تم سے بھی پوشیدہ نہین ہو لیکن اگر یون مطلب حاصل ہوجائے تو کیون اپنی جان دون اور تمھاری جان لون آفتاب زرین علم نے جواب دیا کہ مین اُسی سحر کا مشتاق ہون جو رات بھر مین تم نے تیار کیا ہو مجھے معلوم ہوگیا ہو مین نے بھی انتظام کر رکھا ہو مین ابتدا نہ کرونگا ضحاک مسند نشین سامری نے جواب دیا کہ تو چھوٹا ہو مین بڑا ہون پہلے میرا ہاتھ تجھ پر نہ اُٹھے گا آفتاب زرین علم نے کہا کہ تیرا ہاتھ پہلے نہ اُٹھے گا مین سبقت نہ کرونگا نتیجہ اسکا سکوت ہوا مجھے اسمین عذر نہین ہو مجھے خود لڑنے کی ضرورت نہین ہو ہان اگر تمھاری جانب سے فساد پیدا ہوگا تو دیکھا جائے گا ضحاک مسند نشین سامری نے کہا کہ یہ اچھا بہانہ جان بچانے کا ہاتھ آیا ہو مین تجھے بغیر مارے یا گرفتار کیے باز نہ رہونگا جسقدر مین پہلے تجھے دوست رکھتا تھا اسیقدر اب دشمن ہون اگر عالم مین رسوائی ہوگی کہ بڑے بھائی نے چھوٹے کو مارا تو ہو مجھے اسکی کچھ پروا نہین ہو لے روک اسے کہ یہ حربہ تیرے نام پر تیار کیا گیا ہو یہ کہکر ضحاک مسند نشین سامری نے اُس سائبان زرنگاری کیطرف اشارہ کیا

کہ وہ ایک ابر زنگاری بنکر چلا اور محیط ہونے لگا یہانتک کہ جہانتک نظر کام کرتی تھی سوا ابر کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا آفتاب تک نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا تھا بس ایکمرتبہ گرج اور چمک ہونے لگی اور برقین گرنے لگین جس ساحر یا غیر ساحر پر برق گری وہ جل کر خاک ہوگیا تمام لشکر مین ایک تہلکہ برپا ہوگیا بس یہ دیکھتے ہی آفتاب زرین علم نے اپنے سائبان سرخ کیطرف اشارہ کیا دیکھا تو یہ بھی مثل ابر کے پھیلنے لگا اور محیط ہونے لگا یہانتک کہ سوا لشکر ضحاک کے تمام لشکر اسلام کے سر پر سایہ افگن ہوگیا اب جو برق اُس ابر زنگاری سے گرتی ہو اُسے یہ سائبان سُرخ روک لیتا ہو یہ دیکھکر ضحاک مسند نشین سامری نے کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دیکھا چار پتلے پیدا ہوئے اور اُنھون نے ہر چہار طرف سے اُس ابر زنگاری کو سمیٹ کر پھر سائبان بنا دیا اور اُس سائبان کو لے کر نیچے ہونے لگے یہانتک کہ اُس ابر سرخ رنگ سے زیادہ نیچا کر لیا اور کونے اُس سائبان کے چھوڑ دیے کہ وہ پھیلنے لگا اور برقین چمکنے لگین آفتاب زرین علم نے دستک دی دیکھا کہ چار پتلے اور پیدا ہوئے اور اُنھون نے ابر سرخ رنگ کو سمیٹنا شروع کیا اور سائبان بناکر لشکر ضحاک کیطرف لے چلے یہ دیکھتے ہی ضحاک مسند نشین سامری نے اُن پتلیون سے جو ابر زنگاری کو سمیٹ لائی تھین اشارہ کیا کہ روکو اس سائبان کو ورا سطرف نہ آنے دو وہ چارون پتلیان آکر اُن چارون پتلیون سے لپٹ پڑین بس دیکھا کہ پتلی پتلی سے کیا لپٹی گویا وہ شعلے لپٹ گئے دونون جلنے لگین اُدھر وہ جو سرے سائبان کے جو پتلیان پکڑے ہوئے تھین اُنمین بھی چارون طرف سے آگ لگ گئی اور یہ سائبان ایک شعلۂ آتش بنکر اُس ابر زنگاری پر گرپڑا اور سب کو جلا دیا اب آفتاب زرین علم نے ران مین نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُس شعلے پر مارا کہ وہ اور بھڑکا کہا لینا ضحاک اور لشکر ضحاک کو یہ شعلہ لپک کر چلا ادھر وہ آٹھون پتلیان جلکر ایک شعلہ بنین بس جلدی سے ضحاک مسند نشین سامری نے اپنی زبان مین نشتر دے کر خون لیا اور اُس شعلہ پر چھینٹا مارا اور آواز دی کہ آفتاب زرین علم اور اسکے لشکر کو لینا اب ادھر سے تو یہ شعلہ آتا ہو اور اُس طرف سے وہ شعلہ جاتا ہو راہ مین دونون کا سامنا ہوگیا بس دونون شعلے لپٹ پڑے یہ دیکھتے ہی ادھر تو ضحاک مسند نشین نے کچھ اسم سحر پڑھا اور ادھر آفتاب زرین علم نے اور دونون نے محو جادو کیطرف پھونک کر آواز دی کہ اے محو جادو لینا ان دونون شعلون کو بس یہ سنتے ہی محو جادو جو سحر و نمین ایک وقت جو بنتا ہو وہی حواس اسکے جاتے رہے بس رد سحر تو کیا نہین یونہی آکر اس شعلے سے لپٹ گئی اور جلنے لگی یہ دیکھتے ہی ضحاک مسند نشین سامری نے آفتاب زرین علم کو آواز دی کہ افسوس جس بات کو ٹالنا چاہتے تھے وہ نہ ٹل سکی اور موت ہم تم دونون کی آگئی شعر تمھارے ہاتھ سے تنگ آئے ہین خون اپنا کرتے ہین + مجبوری گلے کو کاٹتے ہین تم پہ مرتے ہین دیکھو تو لوکہ بزرگون نے خود ہی بزرگی کا یہی فرق رکھا تھا یہ کہکر اسنے کچھ

اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا اور قریب محو جادو کے پہونچکر تلوار لے کر گلے پر رکھی اور یا خداوند ساحری کہکر تلوار کھینچی اور فوارہ خون کا گردن سے نکلکر محو جادو پر پڑا اور آواز پیدا ہوئی کہ اے آفتاب زرین علم کو اب نہ چھوڑنا بلکہ ایک متنفس کو بھی نہ باقی رکھنا جب ہم نہیں تو کچھ نہیں اور اے آفتاب زرین علم اب یہ شعلہ تا قیام قیامت قائم رہیگا اور جس ذی روح کو پائیگا جلا کر خاک کر دیگا بس ادھر تو یہ آواز موقوف ہوئی ادھر لاش اُس کی گری اور آفتاب زرین علم کے جسم کا خون خشک ہو گیا اور بادشاہ اسلام کو آواز دی کہ اے جہان پناہ بس اب بارگاہ سلیمانی مین تشریف لے جائیے اور جسقدر فوج آسکی اُس بارگاہ مین ہو محفوظ کر لیجیے اسلیے کہ اب وہ بلا آتی ہے جو کسی کے ٹالے نہین ٹل سکتی بادشاہ اسلام نے فرمایا اے آفتاب زرین علم اگر تجھسے اپنی حفاظت کسیطرح ممکن ہو تو کر لے مین تو پیچھے قدم نہ ہٹاؤنگا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے جان نثار جسکے ہلاک ہون وہ اپنی جان بچا لے آج مرگ انبوہ کا جشن ہوگا بغیر تمھارے لطف زندگی نہین اگر تم نہین تو ہم بھی نہین یہان بھی ساتھ رہا وہان بھی ہمراہی رہے آفتاب زرین علم نے کہا کہ پہلے یہ شعلہ میری جان لیگا بعد میرے دوسرون پر جائیگا اگر اسوقت آپ نہین جاتے ہین تو بعد میرے بارگاہ مین چلے جائیے گا اسلیے کہ جب ہم مر چکے تو دوسرے کے جان دینے سے ہم کو کوئی فائدہ نہین پہونچ سکتا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اب تم مجھسے کلام کرنے کے عوض اپنے بچنے کی فکر کرو آفتاب زرین علم نے آہ کی اور آمادۂ مرگ ہو کر کھڑے ہو گئے اور وہ شعلہ لپک کر آفتاب زرین علم پر گرا ہر چند اور ساحرون نے ابر سحر برسائے مگر یہ شعلہ فرو نہ ہوا آفتاب زرین علم نے بھی تلوار کھینچی اور اپنے گلے پر رکھ کر جھٹکا مارا کہ سر الگ جا کر گرا اور خون اپنے ہاتھ مین لے کر اُس شعلہ پر مارا اور آواز پیدا ہوئی کہ کیا فقط مسلمانون کو پہونکیگا کافرون کو بھی لے یہ قرمساق کیون بچین اور اے بادشاہ اسلام مین نے اتنا انتظام کر دیا کہ آپ باطمینان تمام بارگاہ مین جا سکتے ہین یہ کہکر لاش انکی بھی گر گئی اور شعلہ بھڑکا اور بھڑک کر پہلے لاش ضحاک مسند نشین ساحری پر گرا اور اُسکی لاش کو اسطرح جلایا کہ خاک تک نہ ملی اُسکے بعد آفتاب زرین علم کی لاش پر گرا اور اُنکی لاش کو بھی پھونک دیا اب یہ ساحران ضحاک کیطرف چلا اور ساحر بھاگے جو نکلگئے وہ نکل گئے جو باقی بچے یکے بعد دیگرے سب کو جلا کر خاک کر دیا ان ساحرون کے مرنے سے ایک قیامت برپا تھی انواع واقسام کی آفتین برپا تھین اندھیون پر آندھیان آ رہی تھین زمین کو زلزلہ تھا درختون کے ڈالے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے برف باری و آتش باری و سنگ باری برابر ہو رہی تھی برقین چمک رہی تھین اندھیرا چھایا ہوا تھا بگولے دوڑتے پھرتے تھے یہانتک کہ جب کل ساحر پھونک دیے تو اب یہ شعلہ لشکر اسلام کیطرف پلٹا اور شائین شائین کرتا ہوا چلا ساحران آفتاب مریخ علم کی صف آگے تھی پہلے اُسی صف پر آکر گرا ساحرون نے پانی برسایا دیوارین سحر کی

قائم کین ہر ایک نے اپنے اپنے سحر کا زور دکھایا مگر یہ شعلہ جب آفتاب زرین علم ایسے شخص سے نہ رکا تو انسے کیا رک سکتا چمک چمک کر جو آتا ہے اسی ہزار ساحر مانند سرو چراغان کے دھڑ دھڑ جلنے لگے کہ تمام صحرا روشن ہو گیا اور ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی بس ان ساحرون کو پھونک کر اب یہ لشکر اسلام کیطرف متوجہ ہوا ہنوز قریب لشکر اسلام نہ پہونچا تھا کہ زمین شق ہوئی اور نعرہ آفتاب زرین علم کا ہوا بادشاہ اسلام اور تمام لشکر حیرت مین تھا کہ یہ تو جل گئے تھے اب کہان سے پیدا ہو گئے ادھر آفتاب زرین علم نے ایک شیشہ اُس شعلہ پر کھینچ مارا کہ شیشہ قریب پہونچکر ٹوٹا اور پانی اُس شعلہ پر گرا کہ کچھ تیزی اسکی کم ہوئی بس آفتاب زرین علم نے کچھ اسم سحر دم کرکے دوسرا شیشہ سامنے کر دیا کہ وہ شعلہ اُس شیشہ مین فوراً اُتر آیا شیشہ پر ڈاٹ مضبوط لگا دی اور پلٹ کر بادشاہ اسلام کو آواز دی کہ اے شہریار حضور کے اقبال سے مین بچ گیا اور اسے مین نے قید کیا مگر جب یہ شعلہ رہا ہو جائے گا پھر مین زندہ نہین بچ سکتا وہ آفتاب زرین علم جس نے میدان مین مقابلہ کیا تھا وہ آفتاب نقلی تھا بادشاہ اسلام نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ شکر ہے خدا کا بعد اسکے آفتاب زرین علم نے کہا کہ ایک خوف ابھی باقی ہے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ وہ کیا آفتاب زرین علم نے عرض کی کہ اگر ضحاک نے بھی ایسا ہی نہ کیا ہو ہنوز یہ سخن ناتمام تھا کہ ایک پتھر اُس شیشہ پر آکر پڑا اور نعرہ ہوا کہ منم ضحاک مسند نشین سامری او چھوکرے تو مجھے دھوکا دے چلا تھا بس پتھر کا شیشہ پر پڑنا تھا کہ شیشہ تو چور چور ہو گیا اور وہ شعلہ آفتاب زرین علم کیطرف چلا آفتاب زرین علم نے بادشاہ اسلام کو آواز دی کہ حضور میرا قصور عفو فرمائین اور میرے واسطے دعائے بخشش کرین نے لے خدا حافظ و ناصر اور اب بھی میرا کہا مانیے بارگاہ سلیمانی مین چلے جایئے بادشاہ اسلام نے فرمایا افسوس تقدیر مین ہماری جدائی ہی لکھی ہوئی تھی اب شعلہ جو لپک کر آتا ہے آفتاب زرین علم نے آئینہ سکندری پر ہاتھ ڈالا اور سامنے شعلے کے پیش کیا اور آواز دی کہ نوشتہ قسمت کا بھول گیا پہلے اُسے پھونک دے پھر مجھے پھونکنا بس آفتاب نے پرتو اپنا جو آئینہ مین ضحاک مسند نشین سامری کے ساتھ دکھا دیکھتے ہی پلٹ کر ضحاک پر گرا ضحاک نے کئی پتلیان نکال نکال کر اُس شعلہ پر کھینچ مارین لیکن جو پتلی قریب گئی جلکر خاک ہو گئی اب یہ پاؤن مار کر غرق زمین ہو گیا شعلہ بھی اسکے ساتھ ہی ساتھ چلا آفتاب زرین علم نے کہا افسوس آجتک ہمارے خاندان مین کوئی میدان جنگ سے نہین بھاگا تھا اس کمبخت نے نام ڈبو دیا ہنوز یہ سخن ناتمام تھا کہ زمین شق ہوئی اور آواز آئی کہ بھائی ہم بھاگے نہین ہین بلکہ تم کو اپنے ساتھ لینے آئے ہین یہ کہکے ضحاک مسند نشین آفتاب زرین علم سے لپٹ گیا اور کہا کہ بس اب یون ہی ہم تم چلین تاکہ سامنے خداوند سامری و جمشید کے ہمارا تمھارا انصاف ہو آفتاب زرین علم نے ہرچند چاہا کہ اپنے کو چھڑا لون مگر نہ چھوٹ سکے

بس ایک مرتبہ شعلہ لپک کر ضحاک پر گرا اور اسکے تن بدن مین آگ لگ گئی اور یہ جلنے لگا ساتھ ہی آفتاب زرین علم کے دامن مین بھی آگ لگ گئی اور آئینہ سکندری جو ہاتھ مین تھا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر گرا جھولی مین سے پتلیان سحر کی نکلنے لگین جو نکلی جل کے رہ گئی آخرکار یہ دونون جلکر خاک ہوئے اور ایک شعلہ ہوکر لشکر اسلام پر گرے مگر کیا جوانان پُر جگر دعالی ہمت تھے کہ ایک نے روگردانی نہ کی اور کھڑے ہوئے مانند چوب خشک کے جلا کیے اس شعلہ نے چالیس پچاس ہزار کے قریب آدمی پھونک دیے اب باقی ماندہ لوگون مین شور الامان والحفیظ بلند ہوا اور لوگون نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان یہ آفت جو کسی کے ٹالے نہ ٹلے اگر تو ہی ٹالے گا تو ٹلے گی ورنہ آج ہی اسلام کا خاتمہ ہوا جاتا ہے اور کوئی تیرے نام کا لینے والا باقی نہ رہجائے گا اور اگر یہی مرضی تیری ہے تو کیا اجارہ ہے جو تیری خوشی بقول شاعر شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا + سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے + مگر اس آگ مین جلنے کے بعد آتش دوزخ سے محفوظ رکھنا ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر بیٹھا اور جانب آسمان سے ایک مرگ چھالا اُڑتا ہوا نمودار ہوا اور نہایت جلد متصل اُس شعلہ کے پہونچا اس مرگ چھالے پر ایک مرد پیر بصورت فقیر بیٹھے ہوئے تھے کہ صورت اُنکی نورانی تھی اور ایک رومال اُنکے ہاتھ مین تھا آتے ہی اُس رومال کو چہرہ سے مس کرکے اُس شعلہ پہ مارا اور آواز دی کہ اس کپڑے کو بھی جلا دے یہ سنتے ہی شعلہ غیظ وغضب مین پلٹا اور اُس رومال پر گرا گرتے ہی وہ لپک اُسکی موقوف ہوگئی اور چراغ سحری کے مانند جھلملا کر اُس رومال پر ٹک گیا بس مرد پیر نے ایک شیشہ جیب سے نکالا اور اُس شعلہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اُس شیشہ مین بند کیا برکت اسماء آلہی سے ہاتھ مین حرکا بھی نہ لگا بعد اسکے ڈاٹ اُس شیشہ مین لگا دی اور قریب بادشاہ اسلام کے آکر سلام کیا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مین تو آپ سے واقف بھی نہین آپ کون خدا ترس ہین جو اسوقت مصیبت مین کام آئے اور ہمین اس بلائے ناگہانی سے بچایا درویش نے جواب دیا کہ نام میرا القاسے بوریا نشین ہے مجھ سے اور شاہزادہ بدیع الملک سے قریب طلسم گنجورہ سلیمانی کے ملاقات ہوئی تھی تو مین نے وعدہ کیا تھا کہ ایک وقت سخت تمھارے لشکر پر آنے والا ہے اگر مجھکو اطلاع ہوگئی تو آکر مدد کرونگا اُنھون نے کہا تھا کہ وقت مصیبت مین اطلاع دینے کون آئے گا مین نے کہا تھا کہ اسکا بھی مین آپ بندوبست کیے لیتا ہون وہ وقت یہی وقت تھا مگر افسوس مجھے موکلون نے اُسوقت خبر کی کہ آفتاب زرین علم مر چلے تھے اور اصل امر یہ ہے کہ اسمین موکلون کا قصور نہین آفتاب کی قضا ہی آچلی تھی کیونکہ جب سے مین نے موکل خبر رسانی کے واسطے تعین کیے تھے اُسوقت سے برابر

مجکو خبر ملتی رہی آج ادھر تو مین نے نماز شروع کی اور اُدھر موکل خبر دے کر آپکے جب مین نماز ختم کر چکا اُسوقت مجھے خبر معلوم ہوئی جب تک یہان پہونچون پہونچون اس مرد نیک کا خاتمہ ہو گیا یہ فرما کر آبدیدہ ہوئے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مین آپکی عنایت کا ممنون ہوا کہ لاکھون جانین آپ نے بچالین مگر افسوس کہ آفتاب زرین علم دنیا سے اُٹھ گئے اور اسطرح گئے کہ لاش تک نہین جسے دفن کرون لاش کیسی کہ خاک بھی نہین نظر آتی یہ فرما کر روتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اور غم مین اپنے جان نثارون کے لباس سیاہ پہنا اور صف ماتم بر پا کی جسطرح کوئی اپنے عزیز قریب کا غم کرتا ہی درویش صاحب نے بادشاہ اسلام کو ان سب کا پُرسا دیا اور عرض کی کہ اب مجھے رخصت دیجئے اسلیے کہ اس جوکھم کا ساتھ رکھنا اچھا نہین ہی جسوقت شعلہ اس شیشے سے نکل جائے گا پھر کسی کے روکے نہ رُکے گا اور تمام لشکر کو جلا کر خاک کر یگا مین نے اپنی عمر بھر کے ریاض کی قوت سے اسے ایک بار روک لیا ہی دوبارہ مین بھی نہین روک سکتا اب بھی جاکے محفوظ پر دفن کر کے موکل اسپر معین کر دونگا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اسوقت تو ہم تم دونون الم مین مبتلا ہین پھر بھی کبھی ملاقات ہوگی درویش نے کہا بشرط حیات پھر کسی موقع پر حاضر ہونگا یہ کہکے جسطرف سے آئے تھے اُسی جانب روانہ ہو گئے اب یہان تو ماتم جوانان اسلام کا برپا ہی اور تمام لشکر سیاہ پوش ہی بادشاہ اسلام اور اکثر سردار بلکہ غیر سردار بھی آفتاب زرین علم کے واسطے افسوس کیا کرتے ہین اور روتے ہین انکو اسی حال پُر ملال مین چھوڑ کر پہلے حال درویش الفقاے بوریا نشین کا عرض کیا جاتا ہی کہ یہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر جانب کوہ روانہ ہوئے جسوقت اپنے مقام پر پہونچے ایک شاگرد کو بلایا اور اُس سے تمام واقعہ بیان کر کے شیشہ اُسکے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ اسے کسی مقام محفوظ پر خوب گہرا کھود کر دفن کر دینا کل مین اسپر موکل معین کر دونگا چونکہ آج بہ سبب تعب سفر کے تھک گیا ہون اسلیے اسوقت یہ کام ملتوی کرتا ہون یہ فرما کر اپنے بستر پر لیٹے چونکہ خستہ بہت تھے سو گئے تبرکات انکے علحدہ رکھے ہوئے تھے یہان یہ شاگرد انکا کہ نام اسکا سبکیگین تھا اصل مین کافر و سامری پرست تھا شاہ صاحب سے کمال انکا دیکھ کر درخواست شاگردی کی تھی اور اُنکی فہمائش سے بضرورت و غرض مسلمان بنگیا تھا لیکن قلب اُسکا سیاہ تھا بس فوراً اسکو خیال پیدا ہوا کہ افسوس ایسے شخص کی روح کو اس بڈھے نے قید کیا جو کہ جانشین سامری کہلاتا تھا اور کس غرور و تعلی سے بیان کرتا تھا کہ مین نے اسطرح اس شعلے کو پکڑ لیا اس سے بہتر موقع اسکے مار لینے کا ہاتھ نہ آئے گا بس اس ملعون نے ڈانٹ شیشے کی کھولی اور آواز دی کہ جا کر اپنے دشمن سے سمجھ لے یہ سنتے ہی شعلہ تڑپ کر شیشے سے نکلا اور بستر درویش کی جانب چلا اس کا فر مرتد اپنے سبکیگین کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو یہ شاہ جی کو جلا کر میری طرف بھی متوجہ ہو بس فوراً طلسم گنجورہ کی جانب روانہ ہوا یہان طلسم گنجورہ گنجور شاہ کے مرنے سے برباد ہو چکا تھا حیران تھے کہ

کیا سبب جو علامات طلسمی معدوم ہو گئے نہین معلوم بادشاہ طلسم پر کیا گذری ادھر شعلہ جو آیا تو شاہ ہما سب پر گرا یہ بیچارے واقف نہ تھے کہ یہ محسن کش دغا کرے گا اور اسطرح حق اُستادی ادا کرے گا جلکر خاک ہو گئے شعلہ یہان سے جو پلٹا تو سبکیگن کا تعاقب کیا یہ اجل رسیدہ داخل طلسم ہو چکا تھا اسواسطے کہ اب حالت طلسم مثل شہر کے ہو گئی تھی کوئی روک ٹوک باقی نہ تھی شعلہ آن واحد مین مثل تیر شہاب کے اُس شیطان مجسم کے قریب پہونچگیا جب سبکیگن نے دیکھا کہ اب یہ جان نہین چھوڑتا آواز دی کہ او محسن کش مین نے تیرے ساتھ کیا برائی کی جو تو میرا دشمن ہوا ارے نیکی کا ثمرہ بدی شعلہ سے آواز پیدا ہوئی کہ اب مین کسی کو نہ چھوڑونگا مجھے دوست دشمن کسی سے بحث نہین ہی اور تو تو خود محسن کش ہی مجھے کیا سمجھ کر محسن کش کہتا ہی یہ درویش کے خون ناحق کا عوض ہی یہ کہکر شعلہ اسپر بھی گرا اور سبکیگن کو جلا کر خاک کر دیا اور آگے بڑھا اور جو ملا اُسے پھونکا تمام طلسم مین ایک ہنگامہ برپا ہو گیا لوگ بھاگنے لگے اور کہتے تھے کہ یک نہ شد دو شد اُدھر تو علامات طلسمی مٹے ادھر اس شعلہ نے آکر تاراج کرنا شروع کر دیا جو لوگ ساحر تھے اُنھون نے آکر بڑی بڑی کوششین کین اور اس شعلہ کو فرو کرنا اور روکنا چاہا مگر ممکن نہ ہوا جو لوگ بھاگ کر سرحد طلسم گنجورہ سے نکل گئے وہ تو بچ گئے باقی ہر ذی حیات کی کشتی عمر طوفانی ہوئی جلکر خاک ہو گیا کیا بچہ کیا بوڑھا کیا جوان کیا عورت کیا مرد ایک متنفس بھی نہ باقی رہا شعلہ ان سب کو پھونک کر چارون طرف لپکتا رہا جب کوئی ذی حیات اسکو نہ ملا تو ایک گنبد کے کلس پر تصویر انسان بنی ہوئی تھی اُس سے لپٹ کر رہ گیا اور اب معمول اسکا یہ ہی کہ جو آیندہ و روندہ اسطرف سے گذرتا ہی شعلہ چمک کر گرتا ہی اور اسکو جلا کر پھر کلس مین گنبد کے لپٹ رہتا ہی سیکڑون قافلے اسنے پھونک دیے یہانتک کہ راستہ بند ہو گیا اور اب کوئی اسطرف سے نہین جاتا جو لوگ بسبب ناواقفیت کے اسطرف آنکلتے ہین وہ بیچارے جلکر فنا ہو جاتے ہین قضا سے کار اتفاقات روزگار چارون نقابداران ثاقب اسیطرف سے چلے آتے ہین اور بیابان نہ طاق کو طی کر رہے ہین ہنوز اس مقام پر نہین پہونچے ہین جہان یہ شعلہ راہ زنی کرتا ہی ایک منزل کے فاصلے پر نقابدارون کا لشکر اُترا ہوا ہی خیمہ خرگاہ بارگاہین استادہ لشکر دور تک پھیلا ہوا ہی سب نقابدار ایک ہی مقام پر بیٹھے ہوئے ہین کہ ایک مرد باحال تباہ نمودار ہوا اور پوچھا کہ افسر اس لشکر کا کون ہی لوگون نے حال نقابدارون کا بیان کیا اسنے دروازہ بارگاہ پر پہونچکر فریاد کی آواز فریاد جو نقابدارون کے گوش زد ہوئی اپنے عیار سے کہا کہ دیکھو تو یہ کیا معرکہ ہی اور کون شخص فریاد کر رہا ہی عیار نے حال دریافت کر کے عرض کی کہ ایک مرد پریشان حال امیدوار باریابی ہی فرمایا بلالو جسوقت وہ شخص حاضر دربار ہوا دیکھا کہ عجب بارگاہ آسمان جاہ ہی بہت سے سردار کرسیون اور دنگلون پر جلوہ گر ہین اور چار نقابدار مانند شیر ببر کے اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین

نقابدار کوچک نے پوچھا کہ ای شخص کس غرض سے آیا ہی مطلب اپنا بیان کر اُسنے رو رو کر یہ شعر پڑھا شعر فریاد ز دست فلک سفلہ مزاج + شہزادہ بخواری و گدا زادہ بتاج + نقابدار نے اشارہ سے کہا بیٹھ جا اور حال اپنا بیان کر کہ یہ شعر تو نے کیون پڑھا یہ سلام کر کے بیٹھ گیا اور اسنے عرض کیا کہ حضور یہ شعر میرے حسب حال تھا اسوجہ سے پڑھا نام غلام کا محمود ظلمانی ہی اسی زمانہ مین ایک شخص غریب کو مین نے دیکھا کہ وہ مرتبہ عالی کو پہونچ گیا اور جن لوگون کا وہ دست نگر تھا اُن مین سے ایک مین بھی ہون میری یہ حالت ہوئی کہ اب مین ہر ایک کا دست نگر ہو گیا نقابدار بہادر نے فرمایا کہ تو کیونکر تباہ ہوا محمود ظلمانی نے عرض کیا کہ حسب اتفاق گذر میرا اس صحرا کیطرف ہوا یہان سے ایک منزل کے فاصلے پر ایک شہر ملا جو بالکل ویران و خراب تھا جلے ہوئے مکان مکینون کی تباہی کا پتہ بتا رہے تھے شعر از نقش و نگار در و دیوار شکستہ + آثار پدیداست صنادید عجم را + مین حیران و پریشان تھا کہ اس ملک پر کیا آفت پڑی کہ سارا شہر جل گیا جا بجا راکھ کے ڈھیر اس صورت سے تھے کہ کہین اُنسے نشان انسان پیدا تھی کہین مرکب کی صورت تھی مین اور آگے بڑھا تو دیکھا مین نے کہ ایک گنبد بلند ہی اُس کے کلس سے ایک شعلہ لپٹا ہوا ہی جیسے ہی قافلہ میرا قریب گنبد پہونچا کہ راہ نہ طاق اُسیطرف سے تھی وہ شعلہ بھڑک کر اہل قافلہ پر گرا اور لوگون کو جلانے لگا میرے احباب قدیم اور غلامان جان نثار میری آنکھون کے سامنے جلنے لگے شعلے نے یکے بعد دیگرے سب کو جلانا شروع کر دیا مین نے دیکھا کہ یہ شعلہ کسی کو نہ چھوڑے گا مین گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا پلٹ پلٹ کر حالت اپنے قافلہ کی چشم حسرت سے دیکھتا جاتا تھا یہانتک کہ تمام قافلے کو اُس شعلہ نے جلا دیا اور کل مال و اسباب بھی جلکر خاک ہو گیا مین نے شکر خدا کیا کہ جان بچی لاکھون پائے اگر جیتے رہے تو اور پیدا کرینگے آگے بڑھ کر گھوڑا بھی مر گیا اب مین نہایت پریشان ہوا آخرکار پیادہ روی اختیار کی اور صحرا کی ٹھوکرین کھاتا ہوا یہانتک پہونچا حضور کی خدمت مین باریاب ہوا اپنے اظہار حال کے واسطے وہ شعر پڑھا تھا بلکہ یہ شعر بھی میرے حسب حال ہی شعر مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد + بچھڑا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون + نقابدار نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی اس مقام پر کوئی طلسم ہی اسنے عرض کی کہ حضور نے علامتین طلسم کی اکثر ملاحظہ فرمائی ہونگی ظاہرا یہان کوئی علامت طلسمی تو نہین معلوم ہوتی یہ تو کوئی بلائے مبرم ہی نقابدار عالیمقدار نے فرمایا کہ نہین اسکی ضرورت نہین ہی کہ جیسی علامت طلسم مین ایک جگہ ہو ویسی ہی علامت دوسرے طلسم مین بھی ہو ہر جگہ ایک نئی علامت ہوتی ہی اور طریقہ بدلا ہوا ہوتا ہی نقابدار کلان نے سوداگر سے پوچھا کہ راستہ طلسم نہ طاق کا یہی ہی یا اور کوئی بھی ہی سوداگر نے عرض کی کہ حضور سوا اس راستے کے نہ طاق جانے کی کوئی دوسری راہ تو مجھے معلوم نہین اور جہان تک سُنا ہی یہی سُنا ہی کہ راستہ طلسم نہ طاق کا

اسی طرف سے ہو مگر اب تو اس راہ کو مسدود سمجھنا چاہیے اس لیئے کہ جب اس بلا سے نجات پاے تو بیابان
نہ طاق تک پہونچے یہ سُنکے نقابدار خرد نقابدار کلان کی طرف متوجہ ہوے اور عرض کی کہ غلام جائیگا
اور اُسی راستے کو بقوت اعانت پروردگار صاف کریگا اسلیئے کہ ہزارہا بندگان خدا بیجرم و بیگناہ مارے جاتے ہین
نقابدار کلان نے منع کیا اور سب نقابدارون نے بھی سمجھایا کہ بغیر حقیقت حال کو سمجھے ہوے اُسطرف جانا
خلاف قیاس ہو تم ایسا قصد نکرو مگر نقابدار خرد نے نہ مانا اور عرض کی اب تو میرے مُنھ سے نکلگیا ہو مین ضرور جاؤنگا
اور اُس راستے کو صاف کرونگا اُن سب نے کہا کہ ہم بھی تو اُسی طرف چلتے ہین تھوڑا توقف کرو تو سب ساتھ ہی
چلینگے مگر اُنھون نے نہ مانا اور اُس سوداگر کی پوشاک بدلوائی ایک مرکب عنایت کیا اور نقابدارون سے کہا
کہ آپ لوگ بعد میرے تشریف لاییئے گا مین چلتا ہون یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور بارہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر
جانب طلسم گنجورہ روانہ ہوا سوداگر راہبری کرتا جاتا ہو اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہو

اور چند کلمہ داستان لشکر اسلام و مہلیل زرہ پوش کے بیان کیے جاتے ہین

کہ چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر یہ بھی نہ طاق کی جانب روانہ ہو چکا تھا طے مراحل و قطع منازل کرتا ہوا
چلا آتا ہو آتے آتے قریب ایک درۂ کوہ کے پہونچا شام ہو چکی تھی منزل کی اب یہ گویا سرحد بیابان نہ طاق پر
پہونچ گیا ہو جابجا خیمے ڈیرے برپا ہو گئے دیکھا کہ سامنے سے کچھ لوگ نالان و گریان چلے آتے ہین
مہلیل زرہ پوش نے اُنکو ایک سوار کے ذریعہ سے طلب کیا جسوقت وہ سوار گیا اور ان لوگون کو
اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا مہلیل زرہ پوش نے دیکھا کہ سب ساحر وضع ہین پوچھا تم لوگ
کہان سے آتے ہو اور اسقدر پریشان کیون ہو اُنھون نے عرض کی کہ کیا حال ہم اپنا بیان کرین ہمپر
وہ مصیبت فلک نے ڈالی کہ جاننے والے بھی انجان ہوگئے اور نہین پہچانتے کہ ہم کون ہین یہ سنکر مہلیل
زرہ پوش قریب آیا اور پہچانا کہ یہ لوگ ضحاک مسندنشین سامری کے ملازم ہین پوچھا کہ کیون کیا ہوا
کہا ضحاک نے ہمین برطرف کردیا اُنھون نے کہا کہ برطرف ہونیکا کیا رنج تھا زندہ تھے تو کسی دوسرے کی
نوکری کر لیتے کہا مالک ہمارا مرگیا یہ سنکر مہلیل زرہ پوش نے سر پیٹ لیا اور کہا اُس سے زبردست
دنیا مین ساحر کون ہو جسنے اُسے مارا اُس کا تو دعوٰی تھا کہ خداوند سامری نے میری موت خلق ہی
نہین فرمائی اُن لوگون نے بیان کیا کہ اِس مین شک نہین وہ کسی کے ہاتھ سے قتل تھوڑی ہوے
خود گلا کاٹ کر جان دی مہلیل نے کہا کیا دماغ مین خلل آگیا تھا جو خود ہی جان دیدی جان ایسی چیز
نہین ہو جسے کوئی بخوشی گنوا دے آخر اسکا کیا سبب ہوا اب اُن لوگون نے سارا ماجرا گفتگوے
آفتاب علم اور مقابلہ ضحاک کا یون بیان کیا کہ اگر وہ نہ جان دیتے تو مریخ آفتاب علم بھی نہ رہتا
مہلیل زرہ پوش نے دست تاسف زانو پر مارا اور کہا اسقدر جلد خاتمہ ہو گیا کہ ہم پہونچنے بھی نپائے
ہنوز یہ بیان ناتمام تھا اور باتین ختم نہونے پائی تھین کہ جانب صحرا سے تتق گرد نمودار ہوا یہ لوگ
سمجھے کہ لشکر حریف آتا ہو صفین آراستہ کرنے لگے جسوقت دامنۂ گرد شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ ساڑھے
تین سو عیار خنجر گذار نہایت تیز رفتار و طرار آگے آگے اُن کے ایک پیک بچہ جو اُن سب کا افسر
معلوم ہوتا ہو قطورۂ زربفتی اوڑھتا ہو سقرلاتی سے آراستہ پاے شاطری مارتا چلا آتا ہو اس

لشکر کو دیکھکر وہ عیار بھی سمجھے کہ اگر لشکر حریف ہو تو اپنا انتظام کرین اور ایک پیک بچہ کو برائے دریافت حال روانہ کیا ادھر سے ایک سوار اُن عیارون کا حال دریافت کرنے کی غرض سے بڑھا تھا کہ راستے مین ایک نے دوسرے کو دیکھکر حال دریافت کیا دونون ہنسکر بغلگیر ہوے اسلیئے کہ دونون کا فر تھے سوار اُدھر واپس ہوا اور پیک بچہ نے اپنے افسر سے کہا کہ یہ فوج اسلام نہین ہی بلکہ دیوان آفتاب پرست اور پونے دو سو خداوندون کے ماننے والے ہین یہ سنکر وہ پیک بچہ آکر لشکر مہلیل زرہ پوش مین شامل ہوا اور مہلیل زرہ پوش کو سلام کیا مہلیل نے نام پوچھا اور دریافت حال کیا اس نے کہا کہ مین اسی ارادہ سے چلا ہون جو قصد آپکا ہی اور نام میرا صفحتر کرگس بن بلاشور ثانی ہی مین جزیرہ نگر مین پیدا ہوا اور پرورش پائی اور ہر قسم کے علم و ہنر کی تعلیم پہونچی جب مین ہوشیار ہوا تو اپنے باپ دادا کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ عیاران لشکر اسلام کے ہاتھ سے ہلاک ہوے یہ سنکر مجھے کمال صدمہ ہوا اور مین نے دریافت کیا کہ اب مسلمان کس مقام پر ہین تو معلوم ہوا کہ بیابان نہ طاق مین ہین بس مین نے ساڑھے تین سو پیک بچہ طیار کیا اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر بارادۂ انتقام خون پدر وجد اس طرف کو رخ کیا یہانتک کہ اس مقام پر پہونچا اور آپ کی خدمت مین نیاز حاصل ہوا اب اپنا حال بیان فرمایئے مہلیل زرہ پوش نے نامۂ ضحاک مسند نشین سامری پہونچنا اور مدد طلب کرنا اور اپنا بارہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر آنا یہان پہونچکر خبر مرگ ضحاک سُننا سب بیان کیا پیک بچہ نے کہا کہ اب مین ایک تجویز بیان کرتا ہون اگر آپ بھی اُسے پسند فرمائین تو اُس کے موافق انتظام کیا جاے ؎

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف ؎

وہ یہ ہی کہ لشکر اسلام کے ہاتھ سے بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی و شجاعان روزگار تہور شعار مارے گئے یا دائرۂ اسلام مین آئے یا زار و زبون ہو کر بھاگ گئے اور پھر بھی جان نہ بچی جس مقام پر بھاگ کر گئے وہان پر مسلمان پہونچے اور گرفتار کر کے قتل کر ڈالا یہانتک کہ بڑی بڑی خداوندیان انھون نے برباد کردین خداوند زمرد شاہ باختری و زمرد شاہ ثانی ولاہوتک غول و فرعون شاہ و شداد شاہ و ہامان شاہ و ساحر ہمشمش و خداوند ہزار شکل چیرخ گردان کس کس کا نام لون ان سب کو ایسا تنگ کیا کہ انھون نے خداوندی ظاہر سے ہاتھ اُٹھایا اور بالاے آسمان چلے گئے اور اپنے سب بندون کو دیدار سے محروم کر گئے یہ سب عذاب انھین مسلمانون کی گردن پر ہی جب وہ لوگ انسے عہدہ برآ نہوے تو ہم آپ کس شمار مین ہین جو لڑ کر فتح یابی کی امید کرین مہلیل زرہ پوش نے کہا کہ پھر کیا کیا جاے مجھے بھی انسے ضحاک مسند نشین سامری کے خون کا عوض لینا ضرور ہی اس لیئے کہ مجھسے اور ضحاک سے ایک زمانے کی ملاقات تھی اور بچپن کا یارانہ تھا کرگس بن بلاشور ثانی نے کہا کہ آپ اب آگے جانیکا قصد نہ کیجیئے اسلیئے کہ لشکر اسلام واقف ہو جائیگا تو پھر کام نہ بنے گا اب ایسی جگہ قیام کیجیئے مین پہلے ایک نقب لگاتا ہون اور دہانہ اُس کا جس مقام پر توڑنا منظور ہی وہ مین تجویز کر اہل اسلام سے لینگے وہان اپنا قبضہ کرتا ہون چونکہ اہل اسلام نہایت خلیق و مسافر نواز ہین لہذا مین سوداگر بنکر جاؤنگا وہ میری خاطر کرینگے اور بیٹھنے کو جگہ دینگے جسوقت مین خیمہ اپنا برپا کرلونگا اُس وقت یہ سب میرے شاگرد جو اس کام مین طاق و مشاق ہین سُرنگ وہانتک پہونچا کر دہانہ توڑ دینگے مین

شب کے وقت سردارون کو چُرا چُھپا کر نقب کے راستہ سے روانہ کرون گا آپ ایک قید خانہ نہایت مستحکم طیار کرا ئیے اُسی مین اُن سردارون کو قید کرتے جائیے گا جسوقت کوئی سردار لشکر اسلام مین باقی نہ رہے بس شبخون مار کر لشکر کو پراگندہ کر دیجیے اور خیمہ خرگاہ بارگاہین مال و اسباب اپنے قبضہ مین کیجیے اور ان سب سردارون کو قتل کر کے سر انکے برائے نذر خداوند ایوان نہ طاقی بھیجیے یقین ہو کہ یہ خداوند اس کار نمایان سے نہایت خوش ہو گا یہ راے کرگس کی مہلیل نے بہت پسند کی اور اُسی کوہ پر ان سب نے قیام کیا اور کرگس نے دو سو شاگرد نقب زنی پر متعین کیے کہ یہ سب اس کام مین نہایت ہوشیار اور تیز دست تھے اب ان لوگون نے تو نقب لگانا شروع کی اور کرگس نے تمام سامان تجارت فراہم کیا اور صورت اپنی رنگ و روغن و عیاری لگا کر اک مرد سن رسیدہ کی بنائی اور پچاس شاگردون کو یہان براے حفاظت و خبر رسانی چھوڑا اور سو ڈیڑھ سو اونٹ میوون کا قافلہ تیار کر کے بصورت سوداگر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا اور تھوڑی تھوڑی دور ٹھہرتا ہوا چلا کہ بادشاہ اسلام کو پہلے سے خبر ہو جائے کہ ایک سوداگر آتا ہے تا کہ عیارون کو بھی کوئی شبہہ نہ پیدا ہو یہ عیار بلا کا ہوشیار اور چالاک ہے زبان فارسی و ترکی و عربی سے بخوبی واقف ہے زبان اسکی نہایت چرب ہے اشیاء نادیدہ ہر ملک کے اس کے ہمراہ ہین اور ایک کتب خانہ بھی ساتھ ہے جس مین ہر علم و فن کی کتابین ہین جسوقت یہ قریب لشکر اسلام پہونچا پھر اُسنے قیام کیا اور منتظر وقت کا ہوا کہ چند عیارون نے آکر بیان کیا اب آپ داخل لشکر ہون اور جگہ تجویز کر کے اطلاع دیجیے تا کہ سر انقب کا ہم اُس مقام پر نکالین کوہ سے تا بہ سرحد لشکر اسلام نقب تیار ہے کرگس نے کہا کہ مجھے بھی انتظار تھا کہ تم نقب تیار کر لو تو مین داخل لشکر اسلام ہون تم خبر رکھنا جس وقت قدم میرا لشکر اسلام مین جم لے اور خیمہ ڈیرے برپا ہو لین تو میرے خاص خیمہ مین دہانہ نقب کا توڑنا یہ کہکر آپ جانب لشکر اسلام روانہ ہوا جس وقت قریب لشکر آکر پہونچا دیکھا کہ جابجا ڈھیر خاک کے پڑے ہوئے ہین اور بہت سے اسلحہ مثل خنجر و گرز و تبر و شمشیر وغیرہ شکستہ و خراب پڑے ہوے ہین کسی مقام پر سنان چمک رہا ہے ڈانڈ نیزے کی جلکر جو خاک ہو گئی ہے وہ اُس سنان سے ملی ہوئی اس طرح معلوم ہوتی ہے جیسے ایک خط مستقیم کھنچا ہوا ہو کہین قبضہ ندارد اور تلوار پڑی ہوئی ہے کہین تیرون کی سریان گچھے کے گچھے چمک رہی ہین اور ترکش کی جلی ہوئی راکھ ڈھیر ہے اس عیار مکار نے اپنے ہمراہیون کی طرف دیکھکر فرمایا فاتحہ خیر پڑھو کہ کیسے کیسے بندگان پاک مقبول درگاہ ایزدی اور کیسے کیسے شجاع و دلیر جلکر خاک ہوے ہین اور کیا لوگ تھے کہ میدان مین فنا ہو گئے اور قدم پیچھے نہ ہٹائے یہ وہ لوگ تھے کہ

شعر

پاؤن تھراتے تھے جنکے سامنے جاتے ہوے
کاسہ سر انکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوے

اور گویا ابتک اس خاک سے صدا آرہی ہے اور زبان حال سے کہ رہی ہے

شعر

کیا کہین عالم مین ہم انسان یا حیوان تھے
تھے غرض جو کچھ کہ تھے اک آن کے مہمان تھے

دیگر

ہواے صحرا فضاے گلستن ضیافت عمر بے بقا ہے
مسافر و دیکھ لو تماشا سراے فانی عجب سرا ہے

اسی اسی طرح کے کلمات حسرت آیات زبان پر جاری کیے اور چیخین مار مار کر رونے لگا قضاے کار اتفاقات روزگار بادشاہ اسلام نے اپنے رفقا کے غم مین تخت نشینی ترک کر دی ہے اور اکثر سیر صحرا

کیا کرتے ہین اُسی طرف سے سواری بادشاہ اسلام کی چلی آتی تھی شاہ نے جو دیکھا کہ ایک قافلہ خاک شہیدان پر فاتحہ خیر پڑھ رہا ہی اور مصروف گریہ وبکا ہی اور ایک شخص جو قرینہ سے قافلہ سالار معلوم ہوتا ہی ڈاڑھین مار مار کر رو رہا ہی اپنے ملازمین سے ارشاد فرمایا کہ دریافت تو کرو یہ کون ہی کیا کوئی عزیز یا دوست ان لوگون کا ان کے وطن سے آیا ہی اور عجب نہین ہی جو **گنجور شاہ** کے عزیز اقارب ہون اس لیئے کہ اُسی کا طلسم یہان سے قریب تھا لوگون نے حال دریافت کیا اور جاکر خدمت بادشاہ مین عرض کیا کہ ایک مرد مومن لباس عربی پہنے ہوئے مسافر وضع کے ساتھ اُس کے قریب سو سوا سو آدمی کے ہین تاجر پیشہ معلوم ہوتا ہی وہی رو رہا ہی بادشاہ اسلام اسکو دوست اور ہمدرد اپنا تصور کر کے اُس طرف پھر پڑے اور قریب اُس تاجر کے تشریف لائے السلام علیکم کی آواز دی یہ لوگ اسقدر مصروف گریہ وبکا تھے کہ انھون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ کون آیا ہی جسوقت بادشاہ نے سلام کیا تو یہ سب چونکے اور معمولی طور سے جواب سلام دیا اسلیئے کہ بادشاہ سادی وضع مین تھے نہ تاج سر پر نہ چتر لباس سیاہ بر مین کسی نے بادشاہ اسلام کو پہچانا بھی نہین بادشاہ اسلام نے سردار قافلہ سے پوچھا کہ نام آپکا کیا ہی اور کسطرف سے آنا ہوا کہان جانیکا ارادہ ہی یہ سنکر اُس شخص نے جواب دیا کہ غلام ہمدان کا رہنے والا ہی **ذوبان ہمدانی** میرا نام ہی بالفعل تو طلسمات کی طرف سے آتا ہون اور شاہ اسلام کی قدمبوسی کی غرض سے اِدھر بھی آنکلا سنا تھا کہ بادشاہ اسلام یہان **تہ طاق** مین جلوہ افروز ہین اب حضور بھی اپنے نام نامی و اسم گرامی سے مطلع فرمائین کہ آپ کو بادشاہ اسلام سے کیا توسل ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مین ایک مرد فقیر آوارہ وطن ہون بادشاہ لشکر اسلام سے اتنا توسل ہی کہ اگر تیرا کوئی مطلب ہو تو شاہ سے بخوبی کہہ سکتا ہون میرا اقرار کرنا شاہ کا اقرار کرنا ہی اس جملہ کو یہ سمجھکر قدمون پر گر پڑا اور عرض کی کہ قصور غلام کا معاف ہو مین نے حضور کو پہچانا نہ تھا یہ کیا حالت حضور کی ہی بادشاہ اسلام نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ اے **ذوبان ہمدانی** کیا حال اُس شخص کا پوچھتا ہی جس سے اُس کے عزیز واحباب چھوٹے ہوئے اور ایسے مقام پر گئے ہون کہ بعض کے چھٹنے مین اندیشہ ہی اور بعض کے پھرنے کی امید منقطع ہو گئی ہی کیا اپنا حال پر ملال تجھ سے بیان کرون اب آئے ہو تو رفتہ رفتہ اپنا قصہ غم سناؤنگا اس وقت بھی مسافت سفر طے کیے ہوئے آتے ہو اور پریشان ہو لشکر مین چلو جسوقت بیٹھو گے تو حال میرا سننا **ذوبان ہمدانی** نے عرض کی کہ حضور کو میری ذات سے بڑی تکلیف ہوئی ہر چند کہ مین تو حاضر خدمت ہونیکی غرض سے ادھر آیا ہی تھا مگر یہان خاصان خدا کے حال پر ملال پر تاب ضبط نہ رہی اور مصروف گریہ وبکا ہوا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خیر تمھاری وجہ سے ہم بھی شریک ثواب ہو گئے اور ان آوارہ وطن شہیدون پر فاتحہ خیر پڑھ لیا اب سواری بادشاہ اسلام کی آگے بڑھی یہ بھی قافلہ سمیت ساتھ ہو لیا بادشاہ اسلام نے قافلہ اترنے کی اجازت دی خیمہ ڈیرے برپا ہونے لگے رات **ذوبان** نے بآرام تمام بسر کی صبح کو حاضر حضور شاہ ہوا اب بادشاہ اسلام نے اس سے مفصل حال اسکا دریافت فرمایا کہ کس کس ملک کی سیر کی اور کہان کہان پھرتے ہوئے یہانتک پہنچے اور کسی سفر مین خانہ کعبہ بھی گئے تھے یا نہین **ذوبان ہمدانی** نے اول سے حال اپنا بیان کرنا شروع کیا

کہ مین نے اٹھارہ برس کی عمر مین سفر کیا تھا اور اب اُسّی برس کا سن ہو خواہ اس مین دو ایک سال کم ہون یا زیادہ اتنا زمانہ سیاہ بخت ممالک ہی مین گذرا کبھی پشتۂ تاریک مین تھا اور کبھی پردۂ طلسمات مین کبھی کسی مقام پر کبھی کسی مقام پر اب یہ خیال پیدا ہوا **شعر** زمان طفلی کو روئین کیا ہم قریب آیا ہی وقت پیری ؛ جوانی رخصت ہُتنا رہی ہی گذر چکا ہی شباب آدھا ؛ **شعر** گذری جوانی پیری ہوئی آشکار ہی ؛ اب چیت پچھلی رات کا کیا اعتبار ہی ؛ تینون پنہہ گذر گئے اب بجز موت کیا باقی ہی **شعر** موت کو دور نہ سمجھے وہ بشر عاقل ہی ؛ قبر مین سونا ہی تکیہ مین کفن پاس رہے ہر شخص کو انجام پر بھی نظر رکھنا چاہیئے اسو اسطے کہ دنیا تو چند روزہ ہی یہ زندگی مستعار ہر طرح گذر ہی جائے گی خواہ راحت سے خواہ تکلیف سے مقدم وہان کی فکر ہی جہان ہمیشہ رہنا ہی اور غلام نے تو دنیا بھی پائی حضور کے اقبال سے زمانے بھر مین پھرا ملکون کی سیر کی دولت و مال سب کچھ خدا نے دیا اب فکر انجام نہ کرون تو جائے تعجب ہی اب یہان سے **ہمدان** کا ارادہ ہی اور وہان سے مدائن اور بصرے کی سیر کرتا ہوا خانہ کعبہ جانے کی نیت ہی اگر مقدر مین شرف عقبیٰ بھی ہی تو انشاءاللہ حاصل ہو جائیگا بہرحال الاعمال بالنیات مین تو قصد کر چکا ہون کہ بقیہ زندگی اپنی اُسی متبرک جگہ پر خدمت **صاحبقران** عالیشان مین بسر کرون مین نے سُنا ہی کہ امیر **کشور گیر اول و ثانی** دونون صاحب وہین تشریف رکھتے ہین بادشاہ اسلام نے یہ سُنکر آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ بھائی قصد تو ہمارا بھی یہی ہی مگر تقدیر کی گردش دیکھیے کس کس بیابان کی خاک چھنواتی ہی اور کہان کہان پہونچاتی ہی اسلیے کہ شاہزادہ **بدیع الملک** بارادۂ فتاحی طلسم **نُہ طاق** گئے ہوئے ہین اور یہ مقام اسقدر وحشتناک و پرہول ہی کہ خدا ہی زندہ لائے سُنا ہی کہ یہان کے ساحر بلائے بیدرمان ہین ابھی کل کی بات ہی کہ **ضحاک** مسندنشین **سامری** نے آکر قیامت برپا کر دی اُسکا وہ سپہ سالار ایسا ظالم تھا جسنے بادشاہ طلسم گنجارہ اور بادشاہ کوہ **قضا و قدر** دونون کو اس طرح جان سے مارا جیسے کوئی کسی ادنیٰ آدمی کو قتل کر ڈالتا ہی نہ **آفتاب زرین علم** ایسا شخص موجود ہوتا نہ وہ قتل ہوتا اُسکے بعد **ضحاک** مسندنشین **سامری** سے وہ قیامت کے سحر چلے کہ نہ سنے تھے اور نہ دیکھے تھے انجام مین دونون جلکر خاک ہو گئے مگر سحر اُس کا باقی رہا یہ بات کسی ساحر نے نہین دیکھی کہ اُسکے مرنے کے بعد بھی سحر اُس کا باقی رہا ہو نہ **القائے** بوریہ نشین سامرو با خدا ہوتا نہ اُس **شعلۂ سحر** کو قتل کرتا خدا اُس مرد عابد کو خیریت سے رکھے کہ کرور ہا جانین اُس کی ذات سے بچ گئین ورنہ ہم بھی نہ ہوتے جس سے تم ملاقات کرتے اور اِس طرف آکر تم بھی اُسی عذاب مین مبتلا ہوتے سارا قافلہ فنا ہو جاتا ایسے مقام سے کسے پلٹنے کی امید ہی خدا ہی **بدیع الملک** کو واپس لائے سوداگر نے عرض کی کہ شاہزادۂ **بدیع الملک** کی زیارت و قدمبوسی بھی منظور نظر تھی یہ تو حضور نے عجب خبر وحشت اثر سُنائی مگر حضور اُنکا اقبال ایسا ہی کہ جو ارادہ کیا وہ پورا ہوا انشاءاللہ وہ ضرور اور بہت جلد طلسم **نُہ طاق** کو فتح کر کے تشریف لائینگے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اگر تمکو اُنکے واپس آنیکا یقین ہی تو اتنا توقف کرو کہ وہ آلین کہ ہم تم سب ساتھ ہی ملکر خانہ کعبہ چلین اور زیارت سے خانہ کعبہ کی مشرف ہون جب تک تم سے دل بھی بہلے گا اور زمانۂ انتظار بآسانی گذر جائیگا **ذوہان ہمدانی** نے دست بستہ عرض کی کہ اب انشاءاللہ غلام حضور کے ہمراہ رہیگا شاہزادۂ **بدیع الملک** کو آلینے دیجیے بادشاہ اسلام یہ سُنکر نہایت مسرور و خوش ہوئے **ذوہان ہمدانی** بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آیا اور دوسرے روز سے

اس نے یہ انتظام کیا کہ جسوقت خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوتا ہی تو سوا ذکر مسائل و اذکار دینی کے دوسری بات نہین کرتا بادشاہ اسلام دل مین کہتے ہین کہ یہ عجب مرد متبرک ہی اس کو ہر وقت یہی فکر رہتی ہی نہایت اسکی صحبت سے خوش ہوتے ہین اور جس وقت **ذوہان ہمدانی** اپنے خیمے مین آیا شغل درس تدریس رہتا ہی طالب العلم جمع رہتے ہین بحثین ہوا کرتی ہین جسوقت اول وقت نماز کا ہوتا ہی تو پہلے آواز اذان اسی کے خیمے سے بلند ہوتی ہی اکثر دن روزہ مین گذرتے ہین یہ خبرین سُن سُنکر بادشاہ اسلام اور بھی خوش ہوتے ہین اب یہ حالت ہی کہ جسوقت خیال **آفتاب زرین علم** کا آجاتا ہی تو بادشاہ رونے لگتے ہین ورنہ غم غلط ہو چلا ہی اسقدر **ذوہان ہمدانی** نے موافق مزاج کے باتین کی ہین کہ دن بھر مین چار چار مرتبہ چوبدار آکر بلا لیجاتا ہی کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی تین روز مین اسنے پورا انتظام اپنا کر لیا چوتھے روز صبح کا وقت ہی کہ چوبدار نے آکر **ذوہان ہمدانی** کو اطلاع دی کہ بادشاہ اسلام یاد فرماتے ہین اُس وقت نماز پڑھ چکا تھا محو وظائف تھا جلدی سے اس نے اُس وظیفۂ ذکر کو موقوف کیا اور درباری لباس پہنکر خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوا بادشاہ اسلام اس سے باتین کر رہے تھے کہ یکایک لشکر سے شور و فغان و بُکا بلند ہوا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خبر تو لو یہ کیا معاملہ ہی لوگ برائے دریافت حال اُس طرف کو بڑھے ہی تھے کہ دیکھا ملازمان شاہزادہ **بہارستان مغرب** روتے اور پیٹتے چلے آتے ہین بادشاہ اسلام نے پوچھا کہ کیا ہوا اُن لوگون نے عرض کی کہ رات کو باریدارون کو کسی نے قتل کر ڈالا اور شاہزادہ **فرامرز عادی مغربی** کو چرا لے گیا بادشاہ اسلام نے عیارون کو طلب کیا اور فرمایا کہ دریافت کرو یہ کس عیار کا کام ہی کیونکہ یہان سوا اپنون کے بیگانہ نظر نہین آتا نہ لشکر کسی حریف کا مقابلہ پر خیمہ زن ہی جس پر گمان کیا جائے پھر کیا باعث عیار گئے اور آکر عرض کیا کہ بے شک یہ کسی عیار کا کام ہی ہمنے دیکھا کہ نقب لگی ہوئی ہی اور پیترا ابھی بنا ہوا ہی لیکن یہ نشان کسی اجنبی کا ہی جسے اس وقت تک ہمنے دیکھا نہین بادشاہ اسلام کو نہایت تعجب ہوا اور فرمایا جلد تلاش کرو اور اچھی طرح حفاظت کرو تم لوگ بڑی غفلت کرتے ہو عیار بھی پریشان ہین کہ یہ کیا معاملہ ہی کہان جائین اور کس پر شبہہ کرین بادشاہ اسلام نے **ذوہان ہمدانی** سے فرمایا کہ دیکھا تمنے ابھی ایک مصیبت سے فراغ نہین حاصل ہوا تھا کہ دوسری آفت کا سامنا ہوا بقول شخصے

شعر دن جو گذرا تو بلائے شب فرقت آئی ٭ ایک آفت جو گئی دوسری آفت آئی ٭

ہمارے واسطے ہر روز یہی صدمہ اور اسی طرح کے غم ہین بقول شاعر

شعر آئے دنیا مین ہم اندوہ و مصیبت کے لیے ٭ دل بے زخم ملا زخم اذیت کے لیے

ذوہان ہمدانی نے عرض کی کہ حضور سے جنکے رتبے ہین سوا انکو سوا مشکل ہی جو خدا کے خاص بندے ہین اُنھین کے واسطے دنیا مین تکلیفین اتری ہین کیا شاہ اور کیا گدا دنیا تو کفار کے واسطے ہی اُنکی جنت یہی ہی وہان تو ہمیشہ کے واسطے جلین گے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے **ذوہان ہمدانی** کیا کہتے ہو خاصان خدا اور ہی لوگ ہین ہمین اگر خداوند کریم اُن لوگون کے غلامون مین شمار کرے جب بھی بہت ہی یہ کہو ہم ایسے بد اعمال ہین کہ نہ دنیا مین راحت ہو نہ عقبیٰ مین چین ملنے کی امید ہی ایسے اعمال ہی نہین جن پر بھروسا ہو یہ اُس کی رحمت ہی اگر بخشدے بقول شاعر

شعر اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا ٭ سر تسلیم خم ہی جو مزاج یار مین آئے ٭

الحاصل تلاش ہونے لگی مگر کوئی پتا نہ چلا دوسرے روز صبح کو خبر پہونچی کہ لندھاوہ بن لندھور کو بھی کوئی لیگیا

اور لندھور ثانی کا بھی پتا نہین ملتا اسپر بادشاہ اسلام اور بھی پریشان ہوے اور فرمایا یہ کیا معرکہ ہو
تم لوگ نہایت بے پروائی کرتے ہو ایک روز ہمین بھی اسی طرح سے کوئی لیجائیگا اور تمہین خبر تک نہوگی
عیار عرض کرتے ہین کہ حضور ہم کیا کرین جہانتک تفحص کیا یہی معلوم ہوا کہ کوئی شخص باہر سے نہین آیا
یہ یہین کسی شخص کا کام ہی مگر کس کو کہین کہ وہ شخص ہی ذوہان ہمدانی اُسوقت موجود تھا اِسنے
بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ حضور بالفعل شخص غیر و اجنبی سوا میرے یہان کوئی دوسرا نہین ہی
میرے اوپر لوگون کو شک ضرور ہوگا لہذا امیدوار ہون کہ عیارون کو حکم دیجیے کہ وہ میرے خیمہ مین
جاکر پہلے جانچ لین اُسکے بعد اور خیمون کی بھی تلاشی لیتے جائین یہ سنکر بادشاہ اسلام نے فرمایا
کہ اے ذوہان ہمدانی یہ تم کیا کہتے ہو تم ایسے شخص نہین ہو جس پر کوئی گمان اس طرح کا لیجاتے
تم ایک مرد عبادت گزار ہو اس نے عرض کیا کہ ایک حضور غلام کو ایسا نہ سمجھتے ہین لیکن ہر شخص کبھی
ایسا نہ سمجھتا ہوگا اتنی خاطر غلام کی ضرور ہو کہ اپنے سامنے میرے خیمے کی جانچ کرا لیجیے بادشاہ
اسلام نے ہرچند کہا اِسنے نہ مانا اور اپنے ساتھ لیے ہوے خیمے مین آیا اور ایک ایک گوشہ
اچھی طرح دکھا دیا اور صندوقون کو کھولا ہر ایک صندوق مال و اسباب سے بھرا ہوا تھا انتظام
اسنے یہ رکھا تھا کہ صبح سے پہلے دہنہ نقب کا اس طرح بند کر دیا تھا کہ نشان بھی نہ معلوم ہوتا تھا
اور اوپر اس دہنہ کے چوکی لگا دی جاتی تھی اب کسے شبہہ گذر سکتا تھا یہ مسلمانان پاک ان
کافران ناپاک کے شیوون سے کب واقف تھے انھین کیا معلوم کہ یہ ملعون نجس و پاک مین کوئی امتیاز بھی
نہین رکھتا ہی بعد تلاش کرنے کے سب نے کہدیا کہ آپ کے کہنے سے ہمنے دیکھ بھال لیا ورنہ ہمین
آپ پر شبہہ نہین تھا بعد اِسکے ذوہان ہمدانی نے اپنے ہمراہیون اور ملازمون کو جمع کر کے عیارون سے
اِنکے پاؤن نپوائے اور کہا پیرے کے مطابق اِنمین سے کسی کا پاؤن ہی یا نہین اُن لوگون نے کہا
کہ اِن مین سے کسی کا یہ کام نہین نہ اِنکے پاؤن سے کسی کا پیرا مطابق معلوم ہوتا ہی پھر یہ لوگ
خاموش ہو رہے اور آج رات کو نہایت ہوشیاری سے کام لیا جس وقت صبح ہوئی تو محراب
شاہ کے لشکر مین غل ہوا کہ کوئی محراب شاہ کو چرا لے گیا اُدھر صنوبر شاہ کے گم ہونے کی
خبر سُنی اِسکے بعد یقین خود پرست وغیرہ دس بارہ سردار آج بھی غائب ہو گئے بادشاہ اسلام
در دولت پر ہجوم تھا فریاد کر رہے تھے کوئی کہتا تھا کہ ہمارا مالک گم ہو گیا کوئی کہتا تھا کہ ہمارا
سردار بھی غائب ہو گیا ایک قیامت برپا تھی بادشاہ اسلام عیارون پہ خفا ہوتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اگر تم لوگ خبر نہ لگاؤ گے تو سب کو نکالدونگا تمھارا رہنا نہ رہنا دونون برابر ہین
ذوہان ہمدانی نے عرض کی کہ اگر مناسب ہو تو مجھے لشکر سے علحدہ کر دیجیے اس واسطے
کہ جب سے مین سبز قدم یہان وارد ہوا ہون اُسوقت سے ایک تازہ بلا نازل ہوئی ہے
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اے ذوہان ہمدانی اتنے بڑے لشکر کے اندر تو یہ حالت ہی
اگر تم لشکر سے الگ ہو جاؤ گے تو پہلے یہ بلا تمھین پر نازل ہوگی مجھے تمھاری جان اپنی جان سے
زیادہ عزیز ہی اسلیے کہ تم مہمان ہو بلکہ شکر ہی خدا کا کہ تمھین اُسنے اِسوقت تک بچائے رکھا ہی ورنہ
تمھارے لوگون سے مجھے سخت ندامت ہوتی ہان اگر تمھین اس حالت سے خوف ہی تو چند عیار

مین تمھارے ساتھ کرتا ہون تم دن کو یہان سے سفر کرو اور جانب خانہ کعبہ روانہ ہو جاؤ جہان تک خیال خوف کا ہو وہان تک عیار میرے تمکو باطمینان تمام پہونچا دینگے اور سبز قدم تم نہین ہو بلکہ ہم ہی لوگ خفتہ بخت ہین ورنہ ایسی ایسی بلاؤن مین کیون مبتلا ہوتے مین ہرگز تمھین لشکر کے باہر نہ رہنے دونگا یہ ملعون ایسا سیاہ قلب ہی کہ دل مین اخلاق و ہمدردی نہین اہل اسلام کا قاتل ہو گیا ہی اور جی مین کہتا ہی کہ بڑے مستقل مزاج یہ لوگ ہین مگر شیطان ایسا مسلط ہی کہ دائرۂ اسلام مین نہین آنے دیتا یہان تک کہ تین چار روز کے عرصہ مین ہوت دیوانہ اور بہوت دیوانہ بلکہ سب عیار بھی غائب ہو گئے اب بادشاہ اسلام اور بھی پریشان ہین اور فرماتے ہین کہ بدیع الملک کے آنے سے پیشتر یہان فاتحہ ہو جائیگا اگر وہ طلسم فتح کرکے پھرے تو یہان آکر سناٹا پائینگے ہم مین سے کوئی بھی نہ ہوگا شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ ڈیڑھ سو سردار گم ہو گئے اب عیاران لشکر اسلام بیرون لشکر نکلے اور دور دور بہارے تفحص روانہ ہو گئے اور بسبب شرمندگی کے اہل لشکر سے سامنا کرنا موقوف کر دیا حفاظت لشکر بھی تبدیلی لباس و وضع کے ساتھ کرتے ہین کہ کوئی پہچاننے نپائے ورنہ یہ لوگ دل مین کیا کہین گے وہ باتون کے سوا تیسرا امر نہین ہی یا تو نکرام جانین گے اور یا دشمن کا دوست سمجھینگے دونون طرح برا ہی اب کرگس بن بلاشور ثانی کو اور بھی موقع ملا اور سرداران نامی و گرامی کو چن چن کر اسنے روانہ کیا اور یہ تصور کیا کہ اب لشکر اسلام مین کوئی اُس رجہ کا نہین باقی رہا جو مہلیل زرہ پوش سے مقابلہ کرسکے اُسوقت اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بس اب چلنا چاہیے اسلیے کہ ایسا نہو حال کھلجائے تو اور بھی مشکل ہو ساری محنت برباد ہو جائے جو لوگ قتل سے بچ جائینگے وہ یقین ہی کہ خود اپنی جانین دیدینگے ورنہ دو آدمیون کے بدلے اتنے سردارون کو قتل کرنا کیا کم ہوا بس آج شب کو اسنے بادشاہ اسلام کو بھی چرایا اور دہنہ نقب سے جانب کوہ بخدمت مہلیل زرہ پوش روانہ کیا اور اُس کے قبل صبح کل مال و اسباب اپنا روانہ کرکے خود بھی دہنہ نقب کا بند کرتا ہوا چلا یہان تک کہ وقت سحر دہنہ نقب سے باہر آیا اور جانب کوہ روانہ ہوا اب یہ نہایت خوش ہی کہ آج مین نے وہ کار نمایان کیا ہی کہ کسی نے نہ کیا ہوگا سنا ہی کہ دادا صاحب نے عمرو کے چار بیٹون کو مار کر انکے کباب عمرو ہی کو کھلائے تھے تو کسقدر اُن کی دھاک بندھ گئی تھی جسوقت مین ان سب کو قتل کرون گا تو میرا کسقدر نام ہوگا اور ہر دل پر رعب بھی چھائیگا کہ کوئی میرے مقابلہ پر قدم نہ اُٹھائیگا اب یہ اپنے غرور مین چلا جاتا ہی کہ دیکھا اس نے سامنے سے ایک برق خندہ پیدا ہوئی یعنے ایک نازنین ماہ جبین آفت جان و ایمان دریائے جواہر مین غوطہ مارتی ہوئی سونے مین پیلی اور موتیون مین سفید مانند باد صرصر کے عجب روش سے چلی آتی ہی اس مقام پر باغبان قضا و قدر نے عجب لطف پیدا کر دیا ہی کہ ایک جانب کوہ ہی اور ایک طرف صحرا مین ایک چمن گلہائے خود رو کا بنا ہوا ہی وہ نازنین ایک ایک پھول کو چھیڑتی ہوئی اور پامال کرتی ہوئی ایک پگ ڈنڈی پر چلی آتی ہی قدم قدم پر فتنہ برپا کرتی ہوئی گویا خفتگان خاک کو ٹھوکر سے جگاتی ہوئی عاشقون کو خاک مین ملاتی ہوئی گاہ مانند غزال چشم وحشی کو ادھر ادھر گردش دیتی ہوئی اٹکھیلیان کرتی ہی اس طرح کہ کبھی نرگس کو بدنظر بنایا کبھی سوسن سے زبان لڑائی شاخ گلاب کو دست نازک کی ہمسری کا الزام لگا کر قلم کر ڈالا سنبل کی پریشانی دیکھکر سودائی بنا دیا دوڑ کر یہ پھول توڑ لیا وہ پھول

تلوون سے مل ڈالا اس طرح کی دلفریب شوخیاں کرتی ہوئی اکڑتی چلی جاتی تھی **شعر** غضب جوڑے کی بندش ہو قیامت قد بالا ہی ٭ ستم چتون پہ ہی نکھرا بدن سانچے مین ڈھالا ہی ٭ **ذوبان ہمدانی** کی نظر جو اس آفت ہوش پر پڑی بے اختیار ہوکر پکار اُٹھا **شعر** راہ کترائے ہوے سر پہ دوپٹہ ڈالے ٭ کون جاتا ہی میاں سنتے ہو جانے والے ٭ اُس نے پلٹ کربھی نہ دیکھا اور جواب بھی نہ دیا کہ بکتا کیا ہی اب تو بیقراری دل نے طول کھینچا اور پھر پکارا **شعر** جیسے ہم صورت آشنا ہی نہین ٭ صدقے اس منھ چھپائے جانے کے ٭ اب کی اُس نے پلٹ کے دیکھا اور کہا کہ صورت آشنا تمھاری تمھارے گھر مین ہون گی مین کیون ہونے لگی تھی خدا نے منھ پر آنکھین دی ہین زرا دیکھ بھال کے ٹوکا کرو ایسا نہ ہو کہین دھوکا کھاؤ یہ سن کر اور بھی بسمل ہو گیا کہا کہ جان جہان خفا کیون ہوتی ہو گھر مین میرے کوئی نہین ہی مین بن بیاہا ہون نہین چل کر گھر والی بنجاؤ ہزارہا روپیہ میرے پاس ہی اُس کا سوا تمھارے اور کوئی مالک نہین ہو سکتا اور اگر صورت آشنا نہ کہتے تو تم جواب بھی نہ دیتین اسی واسطے ستایا تھا کہ کسی طرح تم مخاطب تو ہو ٭ بنے والے سے یہ کج ادائی اور بیرخی اچھی نہین ہوتی ہی دیکھو اسقدر بھی بے اعتنائی نہ کرو ایسا نہ ہو کہ یہ تیغ بیوفائی کسی کا خون ناحق کرڈالے **شعر** کلیجا کوئی تھام کر رہگیا ہی ٭ ادھر جانے والے ادہر دیکھ لینا ٭ یہ سنتے ہی اُس نے پلٹ کر آواز دی کہ زرا زبان سنبھالے ہوے دل کو قابو مین کیے ہوے مین کوئی آوارہ خانگی کسبی نہین ہون آشنا تمھارے تمھاری ہوتی سوتی ہو نگی اگر شادی تمھاری نہین ہوئی تو کیا مان بہنین بی گھر مین نہ ہون گی اُن سے ایسی باتین کرو یہ سنکر ذوبان ہمدانی اور بیتاب ہوا اور ساتھ ساتھ اُس کے چلا اب آگے تو یہ مثل چھلاوہ کے چلی جاتی ہی ادہر پیچھے پیچھے **ذوبان** عاشقانہ شعر پڑھتا ہوا چلا جاتا ہی وہ نازنین باتین سُناتی ہی مگر لگاوٹ کے ساتھ کہتی ہوئی کہ ایسے ہی بدنظرون کے مارے مین جنگل سے چلی تھی اور شہر کی راہ کترا گئی تھی کہ باَسانی اپنے گھر پہونچ جاؤن گی یہان بھی یہ بلا میرے پیچھے لگی اب ان دونون کی حالت یون سمجھنا چاہیے **شعر** زلف کہتی ہی مسافر ٹھہر جا کچھ کام ہی ٭ دل یہ کہتا ہی کہ جانا دور ہی اور شام ہی ٭ جب اس نازنین نے دیکھا کہ یہ ساتھ ساتھ لپٹا چلا ہی آتا ہی اور کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتا بلا ہو گیا اسنے ایک روپیہ نکال پھینکدیا اور کہا اسے اُٹھالے اور چلتا ہو خدا کے واسطے میرے ساتھ نہ آ ایسا نہ ہو میرا کوئی عزیز دیکھ لے تو میری رسوائی ہو اور تو تو پہلے ہی قتل کرڈالا جائیگا اس نے جواب دیا کہ اے شاہ حسن وخوبی مین فقیر نہین ہون اگر فقیر ہون بھی تو طالب زر نہین ہون بلکہ خواہان گوہر مدعا ہون بوسۂ لب لعلین کا طالب ہون **شعر** ایک بوسہ ہمنے مانگا راہ مولا واہ جی ٭ پھوٹے منھ سے یہ نہ نکلا لیتے جاؤ شاہ جی ٭ اے جانِ جہان و آرام دل سوزان مین تاجر ہون صاحب عزت ہون لیکن تیرے آستانے کا فقیر بن گیا ہون زرا سُن تو سہی یہ اور بھاگی اور جلدی جلدی قدم اُٹھا کر چلی مگر عورت کی چال کہان تک چل سکتی تھی زبان سے کہتی جاتی ہی کہ مجھے تاجر و سوداگر سے کیا کام نہ کچھ مول لینا ہی اور نہ کچھ بیچنا ہی اسنے کہا کہ ہم تو نقد جان دینے کو تیار ہین اور جنس بے بہاے وصل کے خریدار ہین یہ کہکر پاسے شاطری مارتا ہوا آگے بڑھ گیا اور سامنے جاکر سد راہ ہوا اب تو وہ نازنین سہم گئی اسکی جست و خیز سے گھبرا گئی کہ یہ طریقہ تو راہزنون کا جیسا معلوم ہوتا ہی بس ڈر کر دونون ہاتھ اس لئے اپنے سینہ پہ

رکھ لیے اور پکاری ہی ہی سوئے مین تو پہلے تیرے کہنے کے موافق مجھے تاجر سمجھتی تھی مگر نہین تو تو ٹھگ معلوم ہوتا ہی کیا لمبے لمبے ڈگ رکھتا ہوا میرا سد راہ ہوا ہی اچھا اگر تجکو زر و زیور کی خواہش ہی تو جو کچھ میرے پاس ہی مین سب دیے دیتی ہون مگر مجھسے علٰحدہ رہنا خبردار میرے قریب آنیکا قصد نہ کرنا کہ کلیجا میرا بانسون اُچھل رہا ہی ہاتھ پاؤن تھرتھرا رہے ہین یا خداوند زمرد شاہ باختری و یا خداوند زردشت صدقہ اپنی خداوندی کا مجھے پنجہ سے اس گرگ صحرائی کے بچاؤ ہی ہی جان و آبرو دونون پر بنگئی مین نگوڑی کیا جانتی تھی کہ ادھر آکر اس کشمکش مین پڑجاؤن گی جسوقت مین گھر سے چلی ہون تو ایک عورت چھینکی تھی کیا جانتی تھی نہین تو دم بھر ٹھہر کر چلتی جو بزرگون کا کہنا نہ مانیگا وہ یون ہی خراب ہوگا ہائے اللہ مین کیون آئی تھی ذوہان ہمدانی نے کہا کہ اچھا کیا جو آئین لطف زندگی کا یہی ہی اُسنے کنگن بھی ہاتھ سے اُتار کے پھینکدیا کہ اگر زیادہ ہوس ہی تو یہ بھی سے لے مجھے جانے دے ذوہان ہمدانی نے کہا کہ جان تک لے لو مگر تم نہ جاؤ مین کہ چکا کہ مجھے مال و زر کی خواہش نہین ہی ابتو اسنے بھی تیور بدلے اور کہا کہ دیکھون تو تم کیسے کڑے ہو جواب میرے زیور کو ہاتھ لگاتے ہو یا خداوند اس پر بجلی گراؤ ذوہان نے کہا کہ ابتو ٹوصولنا ہو کر تمھارے گلے کا ہار ہو جاؤنگا۔ میری جان یہ بالی بھولی باتین تمھاری ستم ڈھا رہی ہین اسنے کہا کہ میرے دشمنون کا منھ کیلا ہوا ہی آخر کار اس نازنین نے عاجز ہوکر پوچھا کہ تمھارا مطلب کیا ہی اسنے کہا کہ مطلب وہی ہی جو عاشقون کو معشوقون سے ہوا کرتا ہی اسنے جواب دیا کہ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو اس ارادے سے باز آؤ مجھ پر ایک سردار لشکر اسلام کا عاشق ہی اگر اُسے معلوم ہوجائیگا تو وہ تمھین قتل کرے گا اور مجھے تو پہلے ہی مار ڈالیگا اسنے جواب دیا کہ مین نے کل سرداران لشکر اسلام کو اسیر کرلیا اب وہان کون باقی ہی جو مجھے یا تمھین قتل کریگا تم اطمینان رکھو اُس نازنین نے تعجب کے لہجے مین کہا کہ بھلا سرداران اسلام کو کون اسیر کرسکتا ہی اُن لوگون نے تو بڑے بڑے خداوندون کی خداوندیان برباد کردین سیکڑون ساحرون کو مارا تم ایسے ہوے کہ سرداران اسلام کو اسیر کیا مجھے جھوٹ سے نفرت ہی جب تم ایسی مکاری کی باتین ابھی سے کرتے ہو تو آیندہ تمسے کیا امید ہو اسنے کہا کہ تمھین اس سے تعجب ہوا ہوگا کہ تم مجھے تاجر سمجھ رہی ہو مین در اصل عیار ہون نام میرا مہتر کرگس بن بلاشور ثانی ہی ساڑھے تین سو بیک بچہ بلائے بیدرمان آفت روزگار میرے ساتھ ہی اسی ارادے سے آیا تھا کہ سرداران لشکر اسلام سے اپنے باپ اور دادا کے خون کا بدلا لون خداوند زمرد شاہ باختری نے میری مدد کی اور مین اپنے ارادے پر کامیاب ہوا بادشاہ اسلام تک کو اسیر کرلیا اب جانب کوہ جاتا ہون جہان یہ سب قید ہین وہان پہونچکر ان سب کو قتل کرونگا اور صلیل زرہ پوش سے تمام لشکر کو تباہ کراؤن گا اُسکے بعد جانب نہ طاق جاکر خداوند نہ طاق کا شریک ہوکر بدیع الملک کو قتل کرونگا اور نام مسلمانون کا پردۂ ہستی سے مٹا دونگا یہ سُنکر نازنین بہت خوش ہوئی اور بولی اب دل کو اطمینان ہوا کہ اگر کوئی مدعی میرا پیدا ہو تو وہ تمسے لے نہین سکتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تم مذہب قدیم رکھتے ہو مسلمان نہین ہو مجھے زیادہ تر کراہیت اسی سے تھی کہ مین تمکو مسلمان سمجھتی تھی اب مین تمھارے ساتھ ہون جہان چاہے مجھے لیچلو یہ سُنکر کرگس ابن بلاشور ثانی

نہایت خوش ہوا اور کہا اے جان مین وہان پہونچکر توقتل مجمع مین مصروف ہون گے یہان اطمینان کی
صحرا کا معاملہ ہی ادھر کون آتا ہی کچھ دیر لطف صحبت اُٹھائین دل کو خوش کرین اُسکے بعد تمہین لیے چلینگے
اسنے شرما کے گردن نیچی کر لی اور دبی آواز سے کہا جو تمھاری خوشی یہ دونون اُسی فرش گیاہ پر بیٹھ گئے
اور کرگس بن بلاشور ثانی نے ایک قلم شراب کی جیب سے نکالی اور اُس نازنین کے ہاتھ مین دی کہ تو پیو
نازنین نے بھی ایک قلم مسکرا کر اپنی انگیا سے نکالی اور کہا کہ مین بھی شراب کا بیحد شوق رکھتی ہون
ہر وقت قلم شراب کی پاس رہتی ہی اور لطف اس شراب مین یہ ہی کہ جو بات پینے سے حاصل ہوتی ہی
وہ اس شراب کے سونگھنے سے پیدا ہوتی ہی دیکھون تو تم کیسے عیار طرار ہو بھلا اس شراب کو
تو پہچانو کہ یہ کس قسم کی شراب ہی جسکی بو مین ایسا اثر ہی کہ آدمی بے پیئے بیخود و مدہوش ہو جاتا ہی کرگس
بن بلاشور ثانی نے وہ قلم شراب کی اُسکے ہاتھ سے لی اور سونگھنے لگا جیسے ہی ڈاٹ شیشی سے
علحدہ کی اور ناک کے قریب لیگیا اسقدر تیز بو تھی کہ فوراً اسنے چھینک ماری بس اُسیوقت نازنین نے
اُٹھکر دہبۂ عیار را اور آواز دی کہ اسی منھ پر دعویٰ عیاری تھا منم مہتر برق ثانی کے گذاریم کہ از دست
من زندہ و سلامت بروی کرگس ہنوز بیہوش نہوا تھا لیکن بیہوشی اسکے دماغ مین اثر کافی ہو چکی تھی
اُٹھکر چاہتا ہی کہ خنجر مارون کہ برق ثانی نے آٹھون حباب منھ پر کھینچ مارے اور یہ بیہوش ہو کر گرا
برق ثانی نے اسکی مشکین باندھین اور کمند مین لپیٹ کر ایک درخت پر پشتارہ اِسکا رکھدیا اور یہ سوچا
کہ اِسکی صورت بنکر پہلے سب سردارون کو رہا کرنا چاہیئے اور بعد اُسکے یہان اگر اسکو بھی پکڑ کر لے چلینگے اور
بادشاہ اسلام سے انعام لینگے یہ سوچکر رنگ روغن عیاری چہرہ پر لگا کر صورت کرگس بن بلاشور ثانی
بنکر جانب لشکر صہلیل زرہ پوش روانہ ہوا اور یاد کر کے اپنے باپ کو مہتر برق ثانی بہت رویا کہ افسوس
اگر وہ زندہ ہوتے تو میری عیاری دیکھکر کیا خوش ہوتے کہ مین نے اُس شاطر کو گرفتار کیا ہی جبکا اب
جواب دینے والا نہ تھا یہ سوچ کر بہت رویا اب اسے تو ادھر روانہ چھوڑا جاتا ہی اور حال لشکر اسلام کا
گذارش کیا جاتا ہی کہ جب صبح ہوئی وہ خدام جو بادشاہ اسلام کو برائے نماز جگایا کرتے تھے آج بھی
حسب معمول آئے دیکھا تو دربان سو رہے ہین انھین چونکایا اور اندر خیمے کے گئے دیکھا کہ باریدار
قتل کیے ہوے پڑے ہین دہنہ نقب کا وا ہی بادشاہ اسلام نہین ہین یہ لوگ جلدی سے نقب مین اُترے دیکھا
تو کچھ دور کے بعد راہ مسدود ہی معلوم ہوتا ہی کہ جانے والا راہ مسدود کرتا گیا ہی یہ لوگ روتے اور پیٹتے
چلے یہان ایک ہلڑ مچگیا کہ کوئی بادشاہ اسلام کو لے گیا جو عیار یہان موجود تھے وہ فوہان ہمدانی
کی طرف مشکوک تھے جلدی سے اسکے خیمے مین آئے کہ بادشاہ کی وجہ سے زیادہ نہ کہہ سکتے تھے آج
اس سے اچھی طرح پوچھینگے اور پورے طور سے شبہہ اپنا رفع کرینگے یہان دیکھا تو سناٹا ہی نہ دربان
نہ کوئی سامان اندر خیمے کے داخل ہوے تو کوئی سامان نہ دیکھا نہ مال نہ اسباب نہ کوئی آدمی ایک
پرچہ خیمے مین پڑا ہوا ہی اُسے اُٹھا کر پڑھا لکھا ہوا تھا کہ اے عیاران لشکر اسلام بس اِسی منھ پر دعوائے
عیاری تھا منم کرگس بن بلاشور ثانی ہین اتنے دنون تمھارے لشکر مین رہا اور تمام سرداران
نامی وگرامی کو مع بادشاہ اسلام گرفتار کر کے لیگیا اور تمہین خبر بھی نہوئی ان لوگون کے قتل سے
فرصت ہوئے تو تمھاری بھی خبر لون افسوس کہ میرے زمانے مین عمرو ثانی نہین ہی جسنے میرے دادا کو

قتل کیا تھا ورنہ اس ذلت و خواری سے مارتا کہ ماہیان دریا او ر مرغان ہوا اُسکے حال پر گریہ کرتے
اور وہ ساربان زادہ جسکی تم سب ذریات ہو وہ تو پہلے میرے دادا کے خوف سے بھاگ کر خانۂ کعبہ چلا گیا
اب تم سب کا خاتمہ کرینگے بعد یہان سے خانہ کعبہ جاؤنگا اور اگر عمرو زندہ ہوا تو قتل کرونگا ورنہ قبر کھود کر
ہڈیان اُسکی برباد کرونگا یہ مضمون دیکھکر عیار براے تلاش ہر چہار جانب روانہ ہوے کہ غضب ہوا
اگر سردار اور بادشاہ قتل ہو گئے تو ہم کہین کے نہ رہے شاہزادۂ بدیع الملک کو کیا مُنھ دکھائینگے
اب اِن سب کو بھی تلاش مین سرگردان چھوڑا جاتا ہی سب کے پہلے حال برق ثانی کا سُنیے کہ یہ
جاتے جاتے بالاے کوہ نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ پہونچے عیاران لشکر کرگس بن بلاشور ثانی
نے آکر گھیر لیا کوئی ہاتھ چومتا تھا کوئی قدم تھامتا تھا کوئی ڈنڈوت کرتا تھا کہ واہ اُستاد کیا کہنا یہ
آپ ہی کا کام تھا ان لوگون پر آپ کو فتح نصیب ہوئی جن پر آج تک کوئی فتحیاب نہ ہوا تھا
جنھون نے بڑے بڑے خداوندون کی خداوندیان برباد کر دی تھین برق ثانی ہنستے ہوے
اور ایک ایک کی پیٹھ ٹھوکتے ہوے کہ تمنے بھی بڑی محنت کی اور تمنے بھی بہت مشقت کی قریب
مہلیل زرہ پوش کے پہونچے مہلیل زرہ پوش نے کہا کہ مہتر جی تمھاری تعریف تو بیان سے
باہر ہی دیکھنا خداوند الیوان تاجدار کی بارگاہ مین تمھارا کیا مرتبہ ہوتا ہی لیکن یہ بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہی
کرگس نقلی نے کہا کہ اب راے یہ ہوتی ہی کہ لشکر اسلام مین کوئی اس قابل نہین ہی جو آپ کا
مقابلہ کر سکے لہذا آپ اپنے چالیس ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر جائیے اور فوج کو منتشر کر کے
مال و متاع مسلمانان پر قبضہ کیجیے مین اِن سب کو قتل کیے ڈالتا ہون اُسنے کہا کہ تھوڑی وقت
تیاری کا حکم دیا لشکر مین کمر بندیان ہونے لگین ادھر کرگس نقلی نے اُن صندوقون کو طلب کیا
جسمین سردار اسیر تھے عیارون نے صندوق لا لا کر جمع کرنا شروع کیے چونکہ صندوق کئی
سو تھے اُنکے آنے مین بھی عرصہ ہوا اور لشکر مہلیل کے طیار ہونے مین بھی دیر گذری برق ثانی
دل مین کہتا ہی کہ بڑی غلطی کی جو اُس مردود کو چھوڑ آئے ایسا نہ ہو کہ اتفاقیہ کوئی شاطر
اُسطرف نکل جائے اور اُسے ہوشیار کر دے تو بنا بنایا کام بگڑ جائیگا مگر خیر اب تو جو کچھ ہوا چارہ
کیا ہی بقول شخصے کہ خود کردہ را علاج نیست ٭ یا یون کہیے کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود
باید زد دل مین جذبہ ہو رہا ہی اپنے اوپر نفرین کر رہا ہی کہ تو نے یہ کیا حرکت کی نہ تو موقع رہائی
سرداران کا ملتا ہی نہ اس بات کا وقت ہی کہ آج درگذر کریے کل دیکھا جائیگا اسلیے کہ اگر کرگس
بن بلاشور ثانی آجائیگا تو فی الفور سب کو قتل کر ڈالیگا الحاصل خدا خدا کر کے لشکر مہلیل کا تیار ہوا
اور یہ سب کو ساتھ لیکر بارادۂ بربادی لشکر اسلام روانہ ہوا اور یہان برق ثانی نے
اور عیارون کو چُپکے سے ٹالنا شروع کیا مگر ساڑھے تین سو پیک بچہ ہی جنمین ایک ایک فتنہ روزگار
اُڑتی چڑیا کے پہچاننے والے ہین کسے کسے ٹالین کوئی فقرہ چُست ذہن مین نہین آیا یہ تو اس پریشانی مین
اور اُدھر قضاے کار اتفاقات روزگار ایک ساربان شترخانہ مہلیل زرہ پوش کا اپنے اونٹ کو
چارہ دینے کی غرض سے جانب صحرا روانہ ہوا اور قریب اُس درخت کے پہونچا جس پر پشتارہ کرگس
بن بلاشور کا رکھا ہوا تھا شاخین توڑ توڑ کر اونٹ کے آگے ڈالدین یہ چرنے لگا نظر اسکی اس

پشتارے پر پڑی دل مین خوش ہوا کہ معلوم ہوتا ہی اس صحرا مین دزد آئے تھے اور مال بھول کر چلے گئے اس پر قبضہ کرنا چاہیئے بقول شخصے کہ مال موذی نصیب غازی یہ خیال کرکے اِسنے پشتارہ درخت سے اُتار کر کھولا اب جو دیکھتا ہی تو یہ کرگس بن بلاشور ہی اسنے جلدی سے اس کو دامن کی ہوا دیکر ہوشیار کیا دیر بھی ہو چکی تھی بیہوشی کا اثر بھی باطل ہو چکا تھا جیسے ہی آنکھ کرگس بن بلاشور کی کھلی کہا تو کون اِسنے اپنا نام بتایا اور کہا مہتر جی آپ کی صورت کا ایک آدمی تو ابھی لشکر کی طرف گیا ہی کرگس یہ کہتا ہوا چلا کہ ارے بڑا غضب ہوا محنت برباد ہوا چاہتی ہی وہ عیار تھا ایسا نہ ہو کہ سرداران لشکر اسلام کو وہ رہا کر دے اور مہلیل زرہ پوش کو دھوکا دے اور چلتے وقت اس ساربان کو بھی ساتھ لے لیا کہ مبادا مجھے کوئی نہ پہچان سکے کہ ایک صورت کے دو ہین اب اصلی و نقلی مین کیونکر امتیاز ہو تو اس ساربان کی بھی گواہی سے اہل لشکر کا شبہہ برطرف ہو جائیگا اور سمجھ جاینگے کہ کرگس کون ہی چند قدم آگے بڑھا تھا کہ سامنے سے مہلیل زرہ پوش کو چالیس ہزار سواروں سے لشکر اسلام کی طرف جاتے دیکھا آواز دی کہ آپ کہان جاتے ہین مہلیل کی نظر جو کرگس پر پڑی کہا مہتر جی تمھین نے تو ہمکو قتل اہل اسلام کے واسطے روانہ کیا تھا کہین ہمکو بھی دہوکا نہ دینا کیونکہ عیاری تمھارا پیشہ ہی کرگس بن بلاشور نے کہا غضب ہوا کرگس اصلی مین ہون اور کرگس نقلی وہ ہی جو لشکر مین ہی مین راہ مین دہوکا کھا گیا وہ عیار لشکر اسلام ہی جو میری صورت بنکر کوہ پر پہونچا ہی پس اب اس ارادے سے باز آیئے پہلے چلکر سردارون کو قتل کر لیجیے اور اُس ناعیار کو سزا دے لیجیے اُسکے بعد دیکھا جائیگا اور اگر دیر ہوئی اور اُسنے سردارون کو رہا کر دیا تو پھر کچھ بنائے نہ بنے گا مہلیل زرہ پوش نے باگ مرکب کی پھیری اور جانب کوہ روانہ ہوا یہانتک کہ بالائے کوہ پہونچا دیکھا کہ ہمشکل کرگس بن بلاشور صندوقون کے پاس موجود ہی چند عیار بھی قریب کھڑے ہین اور یہ صندوق کھولا چاہتا ہی کہ اتنے مین اِسنے نعرہ کیا کہ باش او ناعیار خبردار و ہوشیار باشید کہ منم مہتر بلاشور ثالث یعنے کرگس بن بلاشور ثانی کے گذاریم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی ارے غضب کیا تھا تونے ساری محنت خاک مین ملادی ہوتی اب تجھے کب زندہ چھوڑتا ہون برق ثالث نے پہلا صندوق کھولا تھا ہنوز پڑا نہین ہٹایا تھا کہ بلاشور ثالث مانند باد صرصر کے سر پر پہونچ گیا اور اپنے شاگردون سے کہا کہ مار لو اِسکو یہ عیار لشکر اسلام ہی بس یہ سنتے ہی اِسکے تمام پیک بچہ برق ثالث کی طرف چلے تھے کہ برق ثالث نے آواز دی ارے نادانو یہ کیا کرتے ہو یہ کوئی عیار لشکر اسلام کا تمھین دہوکا دینے کی غرض سے آیا ہی کہ تم میری طرف متوجہ ہو اور یہ سردارون کو رہا کرے اِسکی باتون پر نہ جانا یہ سنکر پیک بچہ اور بھی گھبرائے اور کہا کہ اب دونون مین سچا کس کو جانین اور جھوٹا کسے تصور کرین اِسلیئے کہ صورت ایک ہی ہی کرگس نے جھنجلا کر اُس ساربان کو پیش کر دیا اور مختصر حال اپنا اِسطرح ظاہر کیا جس سے معلوم ہو گیا کہ کرگس اصلی یہی ہی اب تو سواران لشکر کفار برق ثالث پر ٹوٹ پڑے برق ثالث نے کہا کہ او ملعون کیا ان لوگون سے کہتا ہی آپ کیون نہین سامنے آتا مین نے خود غلطی کی کہ تجکو زندہ رہنے دیا اور پشتارہ باندہ کر صحرا مین چھوڑ آیا خیر آج مجھ تنہا کی

لڑائی بھی دیکھے یہ کہکر اِسنے نیمچہ کھینچا اور مانند برق جہندہ کے کوندھنے لگا چمک چمک کر گرنے لگا
ساڑھے تین سو پیک بچہ اِسکو گھیرے ہوے ہین جنمین سے ایک ایک بلاے روزگار آفت دہر ہی
حلقہاے کمند بھی چل رہے ہین منجنیقین بھی گردش مین ہین برق ان حربون کو خالی دیتا ہوا نیمچے
برسا رہا ہی اور صندوقون کی حد سے باہر نہین جاتا کہ اگر مین یہان سے علحدہ ہوا تو ایسا نہ ہو
کہ یہ لوگ کسی سردار کو قتل کر ڈالین ہرچند کہ مین اکیلا کیا کر سکتا ہون مگر جبتک میرے دم مین دم باقی ہی
اُسوقت تک تو اِن لوگون پر آنچ نہ آنے دونگا آگے جو مرضی معبود اُس مین کسی کو بھی دخل نہین ہی
اِس حالت مین بھی اکثر اِسنے چاہا کہ ایک آدھ صندوق کھولدون جو رہا ہو جائے وہی سہی لیکن سبب
پابہ زنجیر تھے اب برق ثالث مایوس ہوا اور اِسنے بھی زخم کھائے ساٹھ ستر عیارون کو مارا
بیسون کو زخمی کیا اتنے مین ہلیل زرہ پوش نے آکر گھیرا برق ثالث جسکو کسی صندوق کے
پاس آتے ہوے دیکھ لیتا ہی اُسے زندہ نہین چھوڑتا مگر کہانتک لڑے آخر کار دست مناجات
بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیئے اور پکارا کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان اسوقت
سخت مین میری خبر لے اور ان بندگان خاص کو اپنے ظالمون کے پھندے سے چھڑا اور کسی
مددگار کو بھیج کہ اب عرصہ تنگ ہو رہا ہی ہنوز یہ سخن ورد دہان تھا کہ تیر دعا کا ہدف مراد پر پہونچا
حسب اتفاق اسد دلاور قریب نُہ طاق پہونچ چکے تھے کہ ضرغام شیردل عیار انکا
دشت گردی کرتا ہوا اور ہر طرف کی خبر لیتا ہوا اِسطرف بھی نکل آیا اُسنے جو یہ معرکہ دیکھا کہ بالاے کوہ
ایک جم غفیر ہی شور و غوغا بلند ہی ضرغام کو شک ہوا کہ اہل اسلام سے اور کفار سے کوئی فساد ہو
چلکر خبر لینا چاہیئے اور شریک ہونا چاہیئے یہ خیال کر کے مہتر ضرغام شیردل بالاے کوہ آیا
تو عجب تماشا دیکھا کہ عیار اسلام کو لشکر کفار کا گھیرے ہوے ہی اُسنے لاشون کے انبار لگادیے ہین
اور مردانہ تنہا لڑ رہا ہی ہرچند کہ ضرغام نے ابھی تک نہ پہچانا تھا کہ یہ کون ہی لیکن اتنا ضرور سمجھ لیا تھا
کہ کوئی عیار لشکر اسلام ہی بس اسنے بوق کو اُٹھا کر دم دیا اور پکارا کہ اے اسد دلاور جلد
تشریف لایئے اس کوہ پر کہ یہان کفار اہل اسلام کو قتل کیا چاہتے ہین تین مرتبہ بوق کو دم دیکر
اِسنے بھی نیمچۂ عیاری پکڑا اور نعرہ شیرانہ کر کے ان کافرون پر گرا اگرگس بن بلا شور مچایا کہ ارے
پہلے ایک تھا اب دو ہوے جلد مار لو ان دونون کو ورنہ اور مددگار اِنکے آجائینگے لوگون نے
آکر گھیر لیا اور یورش کیا نیمچہ چلنے لگا نعرۂ ضرغام شیردل کی آواز سنکر برق ثالث کو قوت
حاصل ہوئی اور اِسنے بھی نعرہ کر کے اپنی آواز ضرغام شیردل کو سُنائی ضرغام شیردل نے
نعرۂ برق ثالث کی آواز سُنکر جواب دیا کہ اے فرزند نہ گھبرانا کہ مین آگیا اگر دشمن تیرے قتل ہو جاتے
تو مجکو تیرے باپ کی روح سے شرمندگی ہوتی الحمد للہ کہ مین بروقت پہونچا اور اسد دلاور بھی
آتے ہونگے مین نے بوق کے ذریعہ سے اطلاع کردی ہی اگر براے اطلاع جاتا تو اتنے
عرصہ مین یہان لڑائی کا نہ معلوم کیا رنگ ہوتا مصلحت کے خلاف تھا تمہارے شریک حال
ہونے کو بہتر و لازم سمجھا ہنوز یہ کلام بھی ناتمام تھا کہ دیکھا جانب صحرا سے تتق گرد بلند ہوا اور آگے آگے
اُس دامن گرد کے ایک بگولا زمین سے پٹا ہوا آتے ہوے دکھائی دیا جسوقت قریب ہو چکر گردشق ہوئی

تو دیکھا کہ ایک مرد بہادر اسطرح چلا آتا ہی جیسے گولا توپ سے آتا ہی گھوڑے کا پیٹ زمین سے ملگیا ہی
اور پشت پر بارہ ہزار قزاق ہین قریب پہونچتے ہی اُسنے نعرہ کیا نعرہ اسد شہسوارم کہ در روز جنگ
بدرم دل شیر و چرم پلنگ ؏ باش ہوشیار خبردار باشید اے گروہ کفار کہ ہین ملک الموت تمہاری جانکا
آ پہونچا یہ نعرہ کرکے بارہ ہزار قزاقون سے اب جو لشکر کفار پر گرتا ہی تو ہل چل ڈالدی جس پر ہاتھ
تیغہ آبدار کا مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے جس پر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے اُدھر قزاقون نے
فوج کو قتل کرنا شروع کیا ساتھ ہی دوسرا نعرہ اسد ثانی کا ہوا اور یہ بھی بارہ ہزار قزاقون سے
آگئے ضرغام شیر دل نے آواز دی کہ اے شہریاران صندوقون پر قبضہ کیجیے کہ ان ہین سرداران
لشکر اسلام مع بادشاہ عالی مقام قید ہین اسد ثانی نے صندوقون پر قبضہ کیا اور مار کر کفار کو
ہٹا دیا کہ اور نعرہ غضنفر بن اسد و معروف بن اسد کا ہوا یہ بھی نعرہ کرکرکے آپڑے اور اُنکے
ساتھ کے قزاق بھی آگرے قتل کرنا شروع کردیا بعد اِسکے شیران شیر سوار اور سہراب
بن لندھور اور پرپسانی فرنگی چالیس ہزار سوار سے آکر پہونچے ابتو کفار نہایت پریشان ہوے
اور مہتر کرگس بن بلاشور نے مہلیل زرہ پوش کو آواز دی کہ لڑائی کا طور اور ہو گیا اب
ایک طرف کو یورش کرکے نکل چلیے موقع ٹھہرنے کا باقی نہین رہا مہلیل زرہ پوش نے کہا کہ
کیا تونے مجکو موم کا سمجھ لیا ہی ایسا ہی ایک ایک قزاق سے بھاگتا پھرون تو لڑونگا کس سے
دیکھو تماشا میری جنگ کا یہ کہکر اِسنے باگ مرکب کی لی اور جانب اسد دلاور نعرہ کرکے چلا
اُسطرف سے اسد دلاور نے گھوڑے کو دبایا اور مہلیل زرہ پوش کی طرف بڑھا جو لوگ
درمیان ہین تھے وہ باخود علحدہ ہوتے جاتے تھے اور راہ دیتے جاتے تھے ورنہ قتل ہو جاتے تھے
خوب تلوار چل رہی تھی ندیان خون کی بہ رہی تھین تمام کوہ پرخون سے لالہ زار ہو رہا تھا کفار بھی
جانین لڑائے ہوے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح صندوقون پر قبضہ ہو جاے تو سردارون کو
نکال کر قتل کرنا شروع کردین اُدھر اہل اسلام کو یہ فکر کہ اگر ایک صندوق بھی قبضہ سے
نکلگیا اور کوئی سردار قتل ہو گیا تو لعنت ہی ہماری زندگی پر یہ بھی جانین دیے ہے ہین مگر صندوقون کو
بچا رہے ہین اِسطرف تو کرگس بن بلاشور لڑ رہا ہی اور عیارون سمیت ضرغام شیر دل
اور برق ثالث کو گھیرے ہوے تھا اور ضرغام شیر دل بھی تنہا ان پیکجون کو جواب
دے رہا ہی اور اُسطرف مہلیل زرہ پوش اور اسد دلاور قریب پہونچ چکے ہین لیکن
اول ضرغام شیر دل اور کرگس بن بلاشور کا سامنا ہوا کرگس نے جست کرکے
نیمچہ مارا ضرغام نے وار اُسکا رد کرکے نیمچہ چمکایا یہ جست کرکے چلا ساتھ ہی ضرغام نے
بھی جست کی ہنوز یہ زمین پر نہ پہونچنے پایا تھا کہ ضرغام نے دوال کمر پر نیمچہ مارا کہ ایک
حصہ اسکا زمین پر آیا اور دوسرا حصہ آسمان کی طرف چلا اور گٹھری اچھل کر گر پڑا ابرق
ثالث نے تعریف کی اور کہا مین تو سمجھا تھا کہ مین ہی نے دھوکا کھایا اور اس ملعون کو
زندہ نہ چھوڑنا تھا مگر معلوم ہو گیا کہ نہین کچھ عرصہ اسکی حیات کا باقی تھا اور موت اسکی
آپ کے ہاتھ سے تھی پھر مین کیونکر حاوی ہو سکتا تھا سبحان اللہ کیا کہنا ہی اسکے مرتبے ہی

عیارون کے دل تھوڑے سے ہو گئے۔ مگر گھرے ہوے تھے جا کہان سکتے تھے اُدھر اسد دلاور صفونکو
توڑتا ہوا پرون کو پسپا کرتا ہوا لاشون پر لاشین گراتا ہوا قریب مہلیل زرہ پوش کے پہونچا مہلیل
زرہ پوش نے آواز دی کہ او دزد تیری اجل دامن گیر ہی جو یہان آیا کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے
یہ کہکر نیزہ سینہ بکینہ اسد غازی پر مارا اسد نے نیزے کو نیزے پر گانٹھا نیزہ بازی ہونے لگی یہ معلوم ہوتا
کہ دو مار سیاہ گتھ گئے سنانون سے شرارے نکلنے لگے قریب ستر یا بہتر طعن کے نوبت آئی ہوگی
کہ اسد غازی نے خبردار خبردار کہکر نیزہ پر نیزہ مارا اور مانند کاکل محبوبان پیچیدہ کرکے جو جھٹکا مارا
ہر چند مہلیل زرہ پوش نے ہاتھ کو قائم کیا اور چاہا کہ نیزے کو نہ چھوڑون مگر یہ معلوم ہوا کہ شانہ
اُکھڑا جاتا ہی بس اسنے بے قابو ہوکر نیزہ ہاتھ سے چھوڑ دیا اور خفیف ہوکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا اور
پکارا کہ نیزہ بازی خلال بازی تیغ بازی راست بازی کہ جس کو حلال مشکلات جہان کہتے ہین او دیوانے
غضب کیا تونے کہ نیزہ میرے ہاتھ سے نکالدیا روک اسے کہ یہ طمانچہ ہی ملک الموت کا یہ کہکر تیغہ مارا
اسد دلاور نے آتی ہوئی تلوار کو نظر مین رکھکر مرکب کو اشارہ کیا کہ وہ زیر بغل آگیا بس علی نبد سپر کا
ہاتھ سے چھوڑ دیا کہ سپر پشت پر جا پڑی اور وار خالی جانے سے مہلیل جھونک مین عیال مرکب پر آیا
اسد دلاور تو پہلو پر آہی چکے تھے کمر زنجیر کا بند پکڑکر جو زور کیا خانہ زین سے اُٹھا لیا او بالا سے
آسمان اُچھالا کہ پارہ ہاتھ بلند گیا گرتے وقت وہ ہاتھ تلوار کے مارے چو رنگ ہوا اسکا ناصر غلام
شیردل نے آواز دی تھی کہ اے شہریار یہ زرہ پوش ہی ذرا چوٹین کڑی رہین اسد نے جواب دیا تھا
کہ حلقۂ موت مین آچکا ہی جاتا کہان ہی جسوقت لاش اسکی زمین پر گری ساتھ والون نے لاش اسکی
لیکر بھاگنے کا قصد کیا مگر اسد نے نعرہ کیا اور آواز دی اپنے لشکر کو کہ خبردار ایک بھی انمین سے
نکل کر جانے نہ پائے قزاقون نے تمام فوج کو گھیر لیا تلوار چلنے لگی یہ کفار جسطرف یورش کرکے
چلتے ہین اہل اسلام اُسی طرف قوت لشکر کی زیادہ کرتے ہین اور رُخ انکے پھیر دیتے ہین جب
یہ دوسری طرف پلٹتے ہین اُدھر بھی اہل اسلام جا پڑتے ہین بوق کی آواز پر کام ہو رہا ہی ہنگامۂ
جدال و قتال برپا ہی صدائے بگیر و بزن بلند ہی لیکن یہ کافر بھی ایسے سیہ دل ہین کہ ایمان نہین لاتے
مسلمان ہونے کے نام سے چراغ پا ہوتے ہین نہ بھاگنے کی راہ ملتی ہی نہ مسلمانون کی تلوار سے
یون پناہ مل سکتی ہی جبتک ایمان نہ لائین آخر کار غازیان دیندار نے لشکر کفار کو روند ڈالا
اور پامال کرکے رکھدیا ایک متنفس کو نہ چھوڑا جسوقت قتل کفار سے فراغت پائی تو خضر غلام
شیردل نے کہا کہ اب سردارون کو رہا کیجیے اسد غازی قریب ایک صندوق کے آئے اُس پر ایک
پرچہ لگا ہوا تھا جس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ اسلام اسمین قید ہین کرگس بن بلاشور نے
ایک یہ انتظام بھی کیا تھا کہ جو سردار جس مین قید تھا اُس پر اُسکا نام بھی لکھدیا تھا کہ بروقت قتل
دقت نہ ہو جسکو پہلے قتل کرنا منظور ہو اُسے تلاش نہ کرنا پڑے اسد غازی نے صندوق کھولا
اور بادشاہ اسلام کو نکالا نظر بادشاہ اسلام کی جو چہرۂ اسد غازی پر پڑی نہایت حیران ہوے
اور فرمایا یا رب یہ خواب ہی یا بیداری مین کہان اسد غازی کہان اسد نے کہا اے ظل اللہ
آپ پریشان نہ ہون وقت پریشانی کا گذر گیا آپ جب گرفتار ہو گئے برق ثالث برائے رہائی آگیا تھا

مگر رہا نہ کر سکا تھا کہ دشمن ہوشیار ہو گئے تھے لیکن فضل خدا سے میرا عیار اِسطرف آنکلا اور اُسنے
مجھے اطلاع دی مین پہونچ گیا اور سب کو قتل کر کے حضور کو چھڑا لایا بادشاہ اسلام نے حیرت مین
آکر فرمایا کہ آپ اسد دلاور ہین اور دوڑ کر اسد سے لپٹ گئے اسد بھی بادشاہ اسلام سے لپٹ گئے
اور دونون صاحب اسقدر روئے کہ بیہوش ہو گئے اُدھر اہل اسلام جو تلاش بادشاہ سرداران
عالیجاہ مین نکلے تھے اُنکو معلوم ہوا اُنھون نے لشکر مین اطلاع کی تمام لشکر اسلام بالائے کوہ
جمع ہو گیا اب اور صندوق کھولے جانے لگے کسی صندوق سے لندھور ثانی کسی سے فرامرز
عادمغربی کسی سے محراب شاہ کسی سے صنوبر شاہ اسی طرح سب صندوقون سے
سرداران اسلام نکلے لیکن جو نکلتا تھا وہ حیران حیران دیکھتا تھا کہ یہ ہم کہان ہین اور کن لوگین
پکڑے ہین جسوقت ضرغام شیر دل نے آگاہ کیا اور برق ثانی نے جتایا تو یہ سب غضنفر
بن اسد و اسد ثانی و معروف بن اسد وغیرہ سے بغلگیر ہوے اب بادشاہ لشکر اسلام کو بھی
ہوش آیا سواری حاضر تھی باشاہ اسلام سوار ہوے اور سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے
جسوقت داخل بارگاہ فلک جاہ ہوے عجب خوشی لشکر مین ہوئی گویا بادشاہ اسلام و سرداران
عالی مقام کی عمر دوبارہ ہوئی مقدمات آنے لگے بادشاہ اسلام نے اسد غازی سے فرمایا کہ
آپ میرے پاس بیٹھیے اسد نے انکار کیا کہ آپ اسقدر عزت ندین جو میری حقیقت سے زیادہ ہو
بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ کو خدا نے عزت دی ہی مین کیا آپ کی عزت کر سکتا ہون اسلیے
کہ آپ نظر کردۂ امیر عرب ہین علاوہ اِسکے بزرگ ہین آپ کا ہم سِن اس مقام پہ کوئی نہین ہی
جو لوگ آپ کی برابری کا دعوے رکھتے تھے اُن مین سے اب کوئی نہین اسد یہ سُنکر اور اُن لوگون کو
یاد کر کے بہت روئے اب بادشاہ اسلام نے برق ثانی اور غضنفر بن اسد سے سارا ماجرا
اپنے قید مین پھنسنے اور رہائی پانیکا سُنکر دونون کو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اِسکے بعد اسد غازی سے
پوچھا کہ آپ امیر ثانی سے کیونکر علٰحدہ ہوے اسد غازی نے بیان کرنا شروع کیا کہ جسوقت
صاحبقران ثانی بیابان کاج و باج مین پہونچے تو مجھسے فرمایا کہ خواجہ زادون نے
بیان کیا تھا صرف چھپن آدمی خانۂ کعبہ پہونچینگے اور ہمراہ میرے لوگ اس سے زیادہ ہین تو دیکھیے
کون کون پہونچتا ہی اور کس کس کی قضا دامن گیر ہی دیکھیے اس راہ مین کون کون سا داغ
اُٹھانا پڑتا ہی خدا معلوم مین بھی پہونچون یا رستے ہی مین اجل میری بھی دامن گیر ہو اور یہ بھی
فرماتے تھے کہ مین شاہزادۂ بدیع الملک کو صاحبقران کر کے آیا ہون اور اُن سے کہدیا ہی
کہ تم طلسم نُہ طاق کو فتح کرنا اور آئینہ اندام جادو کو مار کر خانۂ کعبہ چلے آنا وہین میرے
تمھارے ملاقات ہو گی اسکے بعد صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر چلا راہ مین ایک ساحرہ
مجکو اُٹھا لیگئی بہت دنون اُسکے دام تزویر مین پھنسا رہا اور لشکر میرا پریشان رہا آخر کار میرے
عیار ضرغام شیر دل نے پہونچکر اُس ساحرہ کو مار کر مجھے چھڑا لیا اِسکے بعد مجکو خبر ملی کہ خونخوار
بن دجال نے خروج کیا اُس کافر نے شہر مرصع حصار سے قلعہ ذو الامان تک تمام ملک
مسلمانون کے تاراج کر دیے ہین پھر اُن ملکون کو آباد کرتا ہوا چلا یہانتک کہ قلعہ ذو الامان پر

پہونچکر مجھسے اور اُس سے سامنا ہوا بڑی جنگ ہوئی آپ کے اقبال سے اُسکو مارا لیکن مین اُسوقت پہونچا ہون کہ کل فوج اور سردار اور ناموس امیر ہلاک ہو چکے تھے سب کو دفن کیا اور بعد تجہیز و تکفین اسطرف روانہ ہوا جسوقت بادشاہ اسلام نے انتقال ناموس کا حال سُنا بہت روئے دیر تک بارگاہ مین شور زاری بلند رہا اسکے آگے اسد غازی نے دوسرے روز بیان کیا کہ راہ مین ایک مقام پر عروس سامری نے فوج رستم ثانی کو اور شہریار کو آہو بنادیا اور وہان آدم خوار رہتے تھے اُنھون نے تمام فوج کو کھا لیا صرف اِسقدر لوگ باقی رہگئے تھے جنکو چھڑا کر لایا اور سردار اُنکے آپ کے سامنے موجود ہین یہ کہکے سہراب بن لندھور سے کہا کہ اب تم حالات رستم ثانی کے بیان کرو سہراب بن لندھور نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ شہزادۂ رستم بیشۂ شیران مین تشریف رکھتے تھے کہ خبر صاحبقران بدیع الملک کی پہونچی اُنکو نہایت ملال ہوا اور حکم تیاری لشکر کا دیا لیکن پھر نہین معلوم کیا ذہن مین آئی کہ شب کو لباس فقیرانہ اختیار کیا اور خدا جانے کہان چلے گئے ہم لوگ حیران و سرگردان بہت تلاش کرتے رہے لیکن جب اپنے شہریار سے مایوس ہوے تو اُنکے بھائی شہریار عالی وقار کی خدمت مین روانہ ہوے وہان جاکر اُنھین بھی نہ پایا اور سُنا کہ پہلے تو لشکر تیار کرکے بھائی کی مدد کو چلے تھے لیکن جسوقت خبر اُنکے فقیر ہو کر نکلجانے کی سُنی تو شہریار بھی فقیر ہو کر کسی طرف نکل گئے اب دونون لشکر ایک ہوے اور پریسانی فرنگی کی یہ راے ہوئی کہ بادشاہ اسلام کی خدمت مین چلکر رہو اور حالات اُنسے بیان کرو راہ مین اُس مصیبت کا سامنا ہوا کہ کئی لاکھ آدمیون مین سے چالیس ہزار آدمی زندہ بچکر آئے باقی سب کو آدم خوارون نے کھا لیا اگر تھوڑے عرصہ تک اسد دلاور نہ پہونچتے اور ہمین اُس بلا سے نہ نجات دیتے تو سب کا خاتمہ ہو جاتا بادشاہ اسلام حال رستم ثانی کا سُنکر اور اُنکے لشکر کی بربادی پر نہایت افسوس کیا اب بادشاہ اسلام نے اسد دلاور سے اپنے واقعات بیان کیے اور کہا کہ شہزادۂ بدیع الملک نے وہ صاحبقرانی کی جو امیر اول نے کی تھی صاحبقران ثانی کے وقت مین بھی گویا یہی صاحبقرانی کرتے تھے اور براے نام حمزۂ ثانی صاحبقران تھے اور اب تو ایسی صاحبقرانی کی کہ اظہر من الشمس ہی بالفعل طلسم نہ طاق کی جانب گئے ہوے ہین ساتھ اُنکے بہت سے عزیز اور چند سردار بھی موجود ہین شاہزادہ عین الزمان و نور الزمان و امیر الزمان و آصف انجم طلعت وغیرہ بھی اُنکے ہمراہ ہین آئینہ ارم جادو طلسم نہ طاق مین پناہ گزین ہوا ہوا کو اُنکا تاجدار دکیوان تاجدار وہان کے بادشاہ ہین اپنے کو خداوند کہلواتے ہین اب شاہزادہ بدیع الملک بغیر طلسم نہ طاق فتح کیے ہوے واپس نہ آئینگے خضر ان بھی اُنسے رخصت ہو کر جانب خانہ کعبہ روانہ ہو گئے تھے لیکن خواجہ زادون نے اپنے علم کے ذریعہ سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خواجہ ثالث خانہ کعبہ کو نہین جائینگے بلکہ بمصلحت پوشیدہ ہو کر جانب نہ طاق روانہ ہونگے اور شاہزادہ بدیع الملک کا ساتھ دینگے بڑی بڑی سخت مشکلون مین اُنسے کام نکلیگا اور سُنتا ہون کہ برجیس آفتاب پرست نے خروج کیا ہو وہ بھی ہمارے ملکون کو خراب کرتا ہوا چلا آتا ہی

ایک آفتاب اُسکے ساتھ ہی جسوقت وہ نمودار ہوتا ہی تو ملک جلنے لگتا ہی اور وہ شہر سمندر تک پہونچا ہی اسد نے کہا کہ حضور ہان خوب یاد آیا ایک بات اور بھی سُنی ہی وہ یہ کہ چند نقابدار قاف سے آئے ہین مذہب اسلام رکھتے ہین اُنکو دعواے صاحبقرانی ہی جن ملکون کو آفتاب پرست نے پھونکا ہی وہ اُن ملکون کو پھر سے آباد کرتے چلے آتے ہین اُنکا رخ بھی اسی طرف کا ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ بہتر ہی جب آئینگے تو اُنکا حال بھی معلوم ہو جائیگا کہ کون صاحب ہین اتنا تو معلوم ہو گیا کہ خدا پرست ہین بعد اسکے اسد کا شکریہ ادا کیا کہ آپ کی وجہ سے نجات ہوئی ورنہ ہم سب کا بھی خاتمہ ہو چکا تھا اسد نے کہا کہ یہ اقبال حضور کا تھا جو مین بروقت پہونچ گیا ورنہ میرا تو خیال بھی حضور کو نہ ہوگا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ واقعی یہ گمان نہ تھا کہ آپ ہم سے اسقدر قریب ہین جو بہ وقت پہونچکر مدد کیجیے گا الحمد للہ کہ ہم نے آپ کو دیکھا اور آپ نے ہم کو دیکھا اسوقت زمانہ نہایت پر آشوب ہو رہا ہی جو دم ہی غنیمت ہی ابھی ابھی کا یہ واقعہ ہی کہ ایک ساحر جسکا ضحاک مسند نشین سامری نام تھا آفتاب زرین علم کا بڑا بھائی تھا وہ آیا اور نوبت جنگ کی پہونچی اُس ملعون نے خودکشی کی اور ایسا سحر کیا کہ خود بھی فنا ہو گیا اور آفتاب زرین علم بھی مارے گئے اسطرح جل کے خاک ہوے کہ لاش تک دفن نہ ہو سکی اُسکے بعد اُس شعلہ سحر نے تمام لشکر ساحران کو جلا کر خاک کیا پھر ہمارے اہل لشکر کی نوبت آئی بہت سے لوگ جلگئے آخرکار ایک مرد بزرگ تشریف لائے کہ اُنسے شاہزادہ بدیع الملک سے کسی وقت مین ملاقات ہوئی تھی اور اُنھون نے وعدہ کیا تھا کہ ایک وقت سخت آنے والا ہی اُسوقت مدد کرونگا حسب وعدہ اُنھون نے آکر اُس شعلہ سحر کو اسیر کیا اور مجھسے ملاقات کی عجب مرد باخدا تھے اسد نے کہا کیا وہ لشکر مین ہین فرمایا نہین اُنھون نے عذر کیا کہ مین دوسرے مقام پر نہین رہ سکتا اور علاوہ اسکے اس شعلہ پر موکل مقرر کرنا ضرور ہی کیونکہ اگر یہ رہا ہو گیا تو پھر خلقت خدا کو پھونکیگا اسد نے اُن لوگون کے مرنیکا نہایت افسوس کیا اور کہا کہ بڑی بلا ٹل گئی ایسا سحر بھی آجتک نہ سنا تھا اور نہ دیکھا تھا جو ساحر کے مرنے کے بعد بھی باقی رہا ہو یہ بھی ایک تعجب خیز امر تھا اب صحبت برخاست ہوئی بادشاہ اسلام محل مغلی مین تشریف لیگئے اور اسد دلاور اپنے خیمے مین آئے رات بسر کی صبح کو پھر حاضر دربار ہوے اور عرض کی کہ اب اگر مجھے اجازت ہو تو مین رخصت ہون بادشاہ اسلام نے فرمایا ہرگز ابھی میرا جی نہین چاہتا کہ آپ تشریف لیجائین کیونکہ آپ کی وجہ سے ایک قوت ہی اور آپ باعث برکت ہین اسد نے کہا میرا قصد ہی کہ اول شاہزادہ بدیع الملک سے ملاقات کرون کہ اُنکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی وہ بھی مثل اپنے والد کے صاحب خُلق ہین اور بہت بزرگداشت کرتے ہین مین اُنکی سعادت مندی کی وجہ سے اُنکو بھائی نور الدہر کے مقام پر سمجھتا ہون بعد اُنسے ملنے کے سمندریہ پر شبخون مارونگا اور لشکر برجیس کو پراگندہ کر دونگا کیونکہ شب کا وقت ہوگا آفتاب ظاہر نہین ہو سکتا جو مجھے اذیت پہونچا سکے بادشاہ اسلام نے فرمایا جیسا آپ مناسب جانیے وہ کیجیے لیکن چلتے وقت مجھسے ضرور مل لیجیے گا اسد نے کہا انشاء اللہ

اور بادشاہ اسلام سے رخصت ہو کر اپنے خیمے مین آئے اور سامان سفر درست کر کے دن معین کیا اور بادشاہ اسلام کو اطلاع دی کہ مین فلان روز فلان وقت جاؤنگا بادشاہ اسلام نے کچھ تصدق بھجوایا اور جسوقت اسد غازی ملنے کو آئے تو بادشاہ اسلام نے کہا کہ میری طرف سے شاہزادۂ بدیع الملک کو سلام کہیے گا اور بیان کر دیجیے گا کہ بعد آپ سے مفارقت ہونے کے یہ بلائین ہم پر نازل ہوئین مگر خدا نے بچایا اسی طرح پروردگار عالم آپ کو بھی بخیر و عافیت کام لا کر ہم سے ملائے اور بھائی آپ کے آفتاب زرین علم مارے گئے اُنھون نے وہ کام کیا کہ اگر آپ بھی ہوتے تو اتنی ہی جانفشانی کرتے اور وقت آخر آپ کو بہت یاد کیا یہ فرما کر رونے لگے آنکھون کے نیچے تصویر آفتاب زرین علم کی پھر گئی اسد غازی بھی ایسے متاثر ہوے کہ انکی آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے جسوقت جوش گریہ کم ہوا تو بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ جو حالت وہانکی معائنہ فرمائیے گا اُسکا خط ضرور بھجوائیے گا اور اس امر کی شکایت بھی میری جانب سے کیجیے گا کہ جب سے آپ تشریف لیگئے ہم کو بالکل بھول گئے کہ خط بھی نہ بھیجا مثل مشہور ہی کہ المکتوب نصف الملاقات خیر گذشتہ را صلواۃ و آئندہ را احتیاط اب نہ فراموش کیجیے گا اسد غازی نے کہا کہ انشاءاللہ مین بہت جلد اُنسے ملکر واپس آتا ہون اور اُنکی خیریت سے خود حضور کو مطلع کرونگا آپ اطمینان رکھین یہ کہکر سلام رخصت کیا بادشاہ اسلام بغلگیر ہوے اور ساتھ چلے اسد نے قسمین دیکر بادشاہ اسلام کو پھیرا بادشاہ اسلام واپس آئے اور اسد غازی جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوے لیکن چلتے وقت صرف معروف بن اسد و غضنفر و اسد ثانی کو ہمراہ لے لیا اور پریسائی فرنگی سہراب بن لندھور شیران شیر سوار سرمست آدم خوار وغیرہ کو بادشاہ اسلام کے حوالے کیا اب انھین تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور یہانسے

داستان غمزدگان قاف کی آغاز کی جاتی ہی

بیا بشنو اے ہمدم راستان چہ کہ باز آمدم بر سرِ داستان ۔ راویان شیرین بیان اس داستان مصیبت نشان کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد انتقال ارشبون پریزاد کے صاحبقران اعظم مع رفقا سوگ نشین ہوے ہین اور دیو نیرنگ شکست کھا کر قلعۂ نیرنگ حصار مین پناہ گزین ہوا ہی اب اہل اسلام تو اس انتظار مین ہین کہ چالیسوان ارشبون پریزاد کا ہولے تو ہم طبل جنگ بجوائین اور نیرنگ شاہ اُن دیوون کے انتظار مین ہی جنکو اُسنے نامے لکھے ہین آٹھ روز گذرے ہونگے کہ جانب صحرا سے گرد اُڑی آتے آتے دامنۂ گرد شگافتہ ہوا دیکھا کہ دونون طرف سے دیوان مخبر روانہ ہوے اور آکر بیان کیا کہ دیو اقوان چالیس ہزار دیوون سے برائے مدد نیرنگ شاہ آیا ہی صاحبقران اعظم نے تو فرمایا کہ ہمین کیا بلکہ اور آمادۂ جنگ ہونا پڑا لیکن نیرنگ شاہ نے چند افسران فوج کو برائے استقبال دیو اقوان روانہ کیا لوگ گئے اور دیو اقوان کو لیکر داخل نیرنگ حصار ہوے ساتھ ہی دوسری گرد اُڑی سب نگران تھے کہ اب کون آتا ہی غرض جسوقت گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ پھر

ایک دیو زبردست چالیس ہزار دیوؤن سے آیا ہی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بھی مدد نیرنگ شاہ کو آیا ہی نام اُسکا دیو قاویل ہی یہ بھی آکر داخل قلعہ ہوا اب تیسری گرد اُڑی اور دیو تاویل چالیس ہزار دیوون سمیت آکر پہونچا اور داخل قلعہ ہوا فوجین بیرون قلعہ خیمہ زن ہوئین نیرنگ شاہ ان دیوؤن کے آنے سے نہایت خوش ہوا دیوؤن نے حالات پوچھے نیرنگ شاہ نے کل کیفیت جنگ کی بیان کی کہ آدم زادون نے بڑے بڑے دیوان سرکش کو مارا یہ سُنکر دیو اقوان نے کہا کہ اگر چاہا خداوند ابلیس نے تو ہم ان خداپرست آدم زادون سے بدلہ لینگے لیکن اب قلعہ سے باہر نکلئیے اسواسطے کہ حریف طعنہ زن ہوگا نیرنگ شاہ نے کہا کہ اگر آج قلعہ سے نکلے اور کل پھر بھاگ کر قلعہ مین آنا پڑا تو کیا فائدہ ہی دیو اقوان اور دیو تاویل اور قاویل نے بیان کیا کہ اگر آپ نے ہمکو ایسا ہی کمزور اور بزدل سمجھا تھا تو برائے مدد کیون طلب کیا دیو نیرنگ مجبور ہوا اور اُن کے کہنے سے پھاٹک قلعہ کا کھلوا دیا اور مع فوج باہر نکلا یہ خبر صاحبقران اعظم کو پہونچی کہ وہ دیو جو برائے مدد آئے ہین اُنھون نے نیرنگ شاہ کو پھر آمادہ کر کے قلعہ سے باہر نکالا ہی فرمایا کہ معلوم ہوا یہ لوگ ہمین ماتم بھی ارشبون کا نہ کرنے دینگے خیر دیکھا جائیگا وہان جسوقت نیرنگ شاہ قلعہ سے باہر آیا اور داخل بارگاہ ہوا سب دیو اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھے جام شراب ناب کو گردش ہوئی دور چلنے لگے ناچ پریونکا ہونے لگا جب خوب محفل گرم ہوئی اور ہر ایک شراب مین مست ہوا تو دیو اقوان نے کہا کہ اے بادشاہ حکم دے کہ بجے طبل جنگ نیرنگ شاہ نے کہا کہ ابھی موقع نہین ہی اسلیے کہ لشکر حریف مین ایک دیو زبردست فیل پیکر ہی کہ اُسکی ضرب گرز سے حریف بچ ہی نہین سکتا بڑے بڑے دیوؤن کو اُسنے بخش زمین کردیا ہی مین چاہتا ہون جس دیو کا مجھے انتظار ہی وہ بھی آلے تو طبل بجواؤن یہ سُنکر دیو اقوان بگڑ گیا اور کہا کہ آپ اگر طبل نہین بجواتے تو مین آپ اپنے نام پر طبل بجواتا ہون کیا مجھسے بڑھ کر وہ زبردست ہی کل میدان جنگ مین معلوم ہو جائیگا جسوقت اُس دیو کا سر دھڑ پر سے کھینچکر پھینکونگا تو آپ کو معلوم ہوگا دیو نیرنگ تو خاموش ہو رہا مگر دیو اقوان نے حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین کہ نقارۂ رزمی بجے اُسیوقت طبل پر چوب پڑی ہرکارے خبر لیکر خدمت صاحبقران اعظم مین آئے اور بیان کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگی بجا ہی فرمایا کچھ پروا نہین کہدو ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے یہ سُنکر ہرکارون نے نقارخانے مین حکم پہونچایا کوس حربی نوازش مین آیا طیاری جنگ ہونے لگی لیکن اُن ہرکارون نے تمام گفتگو دیو اقوان اور نیرنگ شاہ کی روبرو صاحبقران اعظم کے بیان کردی تھی کہ اسطرح دیو نیرنگ نے دیو تہمتن کی شوکت بیان کی اپنا خوف ظاہر کیا اور دیو اقوان نے کہا کہ مین سر میدان اُسکا سر دھڑ پر سے کھینچکر دور پھینکدونگا یہ باتین دیو تہمتن نے جو سُنین چہرہ اسکا غصہ سے سُرخ ہوگیا اور کہا اے شہریار مین چاہتا ہون کہ اس ملعون سے مین مقابلہ کرون اور کوئی نہ لڑے فرہاد خان بلکضربی نے کہا کہ اے برادر دیو تہمتن تم دیو ہو اور قد و قامت بلند رکھتے ہو اور قوتین تمھاری زبردست ہین اسکی سزا یہ ہی کہ کسی کمزور سے اس سے مقابلہ ہو مین آدم زاد ہون

اگر تم اجازت دو تو مین اسکی زبان گدی سے کھینچ لون جس سے اُسنے یہ کلمات سخت کہے ہین دیو تہمتن نے کہا کہ آپ اسقدر انکسار نہ کرین جو آپ کے مرتبے کے خلاف ہو آپ ایسے آدم زاد ہین کہ دیو زاد آپکا مقابلہ نہین کرسکتا کیا مین نے دیکھا نہین کہ آپنے کن کن دیوون کو مارا ہی جنکی ضرب روکنا دشوار تھا اگر آپ کمزور ہوتے تو اُس سے لڑتے آپ کی شان کے خلاف ہی بس اُس ملعون نے مجھی کو کہا ہی مین چاہتا ہون کہ آپ مجھی کو اُس سے مقابلہ کرنے دین یا اب وہی میرا سر دھڑ سے کھینچکر پھینکدیگا یا مین اُسکا سر دھڑ سے کھینچکر اُسی کے بادشاہ کے سامنے پھینکدونگا الغرض بعد اس گفتگو کے دربار برخاست ہوا سردار اپنے اپنے خیمے مین داخل ہوے دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی دیو اپنے اپنے حربے درست کرنے لگے دونون طرف یہی چرچے تھے کہ دیکھیے کل کیا ہوتا ہی اسلیئے کہ دو سردارون مین بات آپڑی ہی اہل اسلام دیو تہمتن گرزن کی فتحیابی کی دعا کر رہے ہین اور دیوان کفار دیو اقوان کے واسطے دعا کر رہے ہین اسی حالت مین طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے طائران خوش الحان شاخہاے درخت پر مصروف نغمہ سرائی ہوے اُس صحراے خوش فضا مین عجب لطف تھا درخت پھولون سے لدے ہوے تھے ہر نخل عروس شب اول معلوم ہوتا تھا باغبان قضا و قدر نے اُس صحرا کو اپنے دست قدرت سے سنوارا تھا لیکن لشکرون کی باہم خونریزی نے اُس سبزہ زار کو لالہ زار بنا دیا تھا ہزارہا دیو مارے گئے تھے خون کی ندیان جو بہی تھین تو تمام سبزہ جلکر رہگیا تھا اب زمین کی بہار تو جا چکی تھی شبنم تمام رات اس انقلاب زمانہ پر اشک برسا رہی تھی اور لالے کا دل داغ ہوگیا تھا گلون نے گریبان چاک کیے تھے کہ افسوس کیسے کیسے نونہالان باغ شجاعت اس صحرا مین قلم ہو چکے ہین تیر خزان چل چکا ہی کشت مسرت پامال ہو چکی ہی جانور بجاے نغمہ سرائی مصروف نوحہ خوانی ہین لیکن دونون طرف کے جنگ آور اب بھی آمادۂ پیکار ہین جلدی جلدی حوائج ضروری سے فراغ حاصل کر کرکے راہی میدان جنگ ہو رہے ہین کفار نعرے یا خداوند ابلیس کے بلند کر رہے ہین اور اپنی فتح کی دعا مانگ رہے ہین اہل اسلام نمازون سے فراغ حاصل کرکے سجدۂ شکر مین گئے ہین اور جناب باری مین عرض کر رہے ہین کہ اے خلاق عالم سوا تیری ذات کے کسی کو بقا نہین ہی شعر ذات معبود جاودانی ہی ٭ باقی جو کچھ کہ ہی وہ فانی ہی ٭ اگر تیری مصلحت ہو تو ہمکو مرنا بھی گوارا ہی ورنہ ہمکو ظفریاب کر ان کفار پر جسوقت نماز سحری سے فراغ حاصل ہوا اور سجدۂ شکر بھی ادا کرچکے اب صاحبقران اعظم نے آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کیے اور خیمے سے برآمد ہوے دروازۂ خیمہ پر تمام سردار مثل فرہاد خان یک ضربی و فرسنگ بن لندھور کے موجود تھے تسلیم بجا لائے اور دیو تہمتن بھی باادب سلام کو خم ہوا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ خدا آپکو فتحیاب کرے اور جانب میدان کارزار متوجہ ہوے اور ایک مقام پر گھوڑے کی باگ روک کر کھڑے ہوے اب دونون طرف کے لشکر آنے لگے جوق جوق گروہ گروہ دستے کے دستے قشون کے قشون پہونچکر صف بندیان کرنے لگے

اور سردار صفون کی درستی مین مشغول ہوئے تھوڑے ہی عرصہ مین دونون جانب کی صفین بھی آراستہ ہوگئین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ کمینگاہ داگلا ہراول پچھلا چنداول ساتون صفین آراستہ ہوگئین سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق صفون سے آگے بڑھ بڑھ کر کھڑے ہوئے جسوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہوچکین دونون لشکرون سے تبردار نکلے جھاڑی جھنڈی کاٹکر ہٹادی اور بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کو مٹا کر میدان کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا میدان کو مثل آئینے کے صاف و شفاف کر دیا نقیبون نے صفون سے نکل نکلکر آواز دی کہ اے بہادر وصف شکنو یہ روز نام و ننگ ہی آج جسنے میدان سے رُخ پھیرا گویا اُسنے نام خاندان کا ڈبو دیا اور جسنے میدان مین نکلکر داد مردی و مردانگی دی گویا اُسنے نام اپنے بزرگون کا روشن کیا جسوقت نقیب بھی نقابت کرکے ہٹ گئے اور کرد کیتون کا کرہ کا بھی تمام ہوا دیو اقوان سامنے نیرنگ جگلاہ کے آیا اور اجازت میدان چاہی کہا جا خداوند ابلیس تیرا حامی ہی یہ سُنکر دیو اقوان میدان مین آیا اور آواز دی کہ اے گروہ خداپرستان وہ دیو کہان ہی جسنے بڑے بڑے سرکشان قاف کو مارا ہی آئے اور میرا سامنا کرے بس یہ سُننا تھا کہ دیو تہمتن سامنے صاحبقران اعظم کے آیا اور اجازت حرب چاہی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہی اور خدا تمھاری بات کا رکھنے والا ہی دیو تہمتن ان کلمات شفقت آمیز کے جواب مین سلام رخصت کرکے سامنے دیو اقوان کے آیا اور پکارا کہ کسکو تو نے ٹوکا تھا مین موجود ہون دیو اقوان نے کہا کہ تہمتن تیرا ہی نام ہی دیو تہمتن نے کہا کہ ہان مین ہی ہون اقوان نے کہا مین نے سُنا ہی کہ تو نے بڑے بڑے دیوان زبردست کو سرمیدان مارا ہی دیو تہمتن نے کہا کہ جو مرگئے اُنکا ذکر کیا وہ زبردست تھے یا کمزور اب تو بتا کہ کس ارادے سے آیا ہی دیو اقوان نے کہا کہ عوض اُن دیوؤن کے خون کا تجھسے لونگا جو تیرے ہاتھ سے مارے گئے ہین تہمتن نے کہا کہ پھر تامل کیا ہی مین تو موجود ہون سر میرا دھڑ پر سے کھینچکر پھینک دے دیو اقوان سمجھا کہ معلوم ہوتا ہی میری کل کی گفتگو جو نیرنگ شاہ سے ہوئی تھی کسی نے اس سے بیان کر دی ہی پکارا کہ اگر چاہا خداوند ابلیس نے تو ایسا ہی ہوگا دیو تہمتن نے کہا کہ پھر عذر کیا ہی اور تامل کس بات کا ہی لاضرب بہادری کی ہمینست میدان ہیمنست گوے دیو اقوان نے چوبدست گران کو سر پر چرخ دیکر سر تہمتن پر وار کیا تہمتن گرزن نے دستہ چوب پر ہاتھ ڈالکر اور جھٹکا مارا کہ دیو اقوان اوندھے مُنہ سامنے آرہا بس دونون ساقین اسکی مضبوط پکڑکر پاؤن شانون پر جما کر جو جھٹکا مارا سر مع گردن تن سے کھینچکر سامنے نیرنگ شاہ کے پھینکدیا اور کہا کہ دیکھا تو نے اب کل کی لاف زنی کو یاد کر اور اسکی حالت کو دیکھکر افسوس کر دیوان کفار یہ ہیبت دیو تہمتن کا دیکھکر کانپ اُٹھے اور اہل اسلام نے نعرے خوشی کے کیئے ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اے تہمتن مبارک ہو کہ خدا نے تمکو ایسے دشمن پر فتح دی جسنے دعوی کیا تھا اور فرہاد و نعمان یک صرفی فرسنگ بن لندھور وغیرہ نے بھی بہت تعریف کی دیو تہمتن نے صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ یہ سب حضور کا

اقبال اور مدد پروردگار تھی اور فرہاد خان وغیرہ سے کہا کہ آپ لوگون کی دعا مقبول ہوئی
ورنہ ہمین کیا اور میرا زور کیا یہ خوشی اہل اسلام کی کفار کے سینے نشتر سے کم نہ تھی مگر سوا
شرمندگی کے گریبان مین منہ ڈالنے کے جواب ہی کیا دے سکتے تھے جب دیو سہمتن نے
مبارز طلب کیا تو دیو قاویل کو غیرت دامن گیر ہوئی صف سے نکلکر سامنے نیرنگ شاہ کے آیا
اور اجازت جنگ مانگی دیو نیرنگ تجلاہ نے کہا کہ اے قاویل اس سے عہدہ برآ ہونا
مشکل ہی دیکھا تو نے کہ دیو اقوان کا کیا حال ہوا دیو قاویل نے کہا کہ اقوان کی چوب
گیارہ سو من کی تھی اور میرا میل آہنی پندرہ سو من کا ہی میرے اور اُسکے زور مین بڑا فرق ہی
دیو نیرنگ نے کہا کہ یہ بھی معلوم ہی کہ سہمتن گرز زن کا حربہ کتنے وزن کا ہی دیو قاویل نے کہا
کہ بہت ہوگا سترہ سو من کا ہوگا اتنا حربہ مین بھی باندھ سکتا ہون اور روک بھی سکتا ہون آپ
تماشا میری جنگ کا دیکھئے نیرنگ شاہ نے کہا تم جاؤ اگر تاب مقاومت لا سکو جاؤ ورنہ ہمین
جنگ مغلوبہ کر دون جب شام ہو جائے اور طبل بازگشت بجے میدان سے پھر کر قلعہ مین چلے آنا
دیو قاویل نے کہا کہ اے بادشاہ معلوم ہوا کہ اختر اقبال تیرا پستی پر آگیا جو پہلے ہی سے
بھاگنے کی فکر ہوئی تو نے دیو سہمتن کو ہوّا سمجھ لیا ہی اور اپنے دیوؤن کو موم کا بنا رکھا ہی
تجھے چاہیے کہ سرداران لشکر کا دل بڑھانے اور حوصلے پست کیے دیتا ہی یہ کہکر میدان مین آیا
اور پکارا کہ اے دیو سہمتن واقع مین تو مرد بہادر اور زبردست ہی مگر شعر ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ؛ دیو سہمتن نے کہا مین یہ تو نہین کہتا کہ خدا نے مجھسے زیادہ زبردست
و بہادر کوئی دیو پیدا ہی نہین کیا ہی مگر ہان یہ بھی نہین کہہ سکتا کہ تو ایسا ہی جو مجھے پست کرے
اگر دعوی میری [illegible] مردانگی ہی تو لا ضرب بہادری کی دیو قاویل نے خبردار خبردار کہکر میل
آہنی مارا دیو سہمتن نے گرز پر روکا میل آہنی جو گرز پر پڑا شرارے آتش کے نکلے تراقے کی
صدا پیدا ہوئی کہ کان پھٹے جاتے تھے دیو قاویل نے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم جیسے ہی
یہ آواز کان مین دیو سہمتن کے پہونچی تڑپ کر گرد سے نکلا اور آواز دی کہ کرا زدی و کرا پست
کردی حریف تیرا مین موجود ہون شعر تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن ؛ ہمہ شادی
از دل فراموش کن ؛ یہ آواز دیکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پیچ کوہ
بائیس سو من کا وزنی اُٹھاکر سر پر چرخ دیا اور خبردار خبردار کہکر دیو قاویل پر وار کیا
دیو قاویل نے میل فولادی کو اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا مگر گرز جو میل پر پڑتا ہی ایک تراقا
ہوا کہ میدان ہل گیا طائر درختون سے اُڑے جگر زمین ہول سے شق ہو گیا تتق گرد
غبار بلند ہوا شرارے آتش کے فلک کی جانب نکلکر چلے گویا زبان حال سے تحفے جنگ کے
تماشائی تھے لیکن ہاتھ دیو قاویل کے تھرتھرا اٹھے گرز ضرب کا نہ سنبھل سکا شانے نکل گئے
میل اور گرز دونون ٹوٹے پھوٹے سر پر پڑے اور سر کو لیتے ہوئے گردن پر آئے
گردن سینے تک پہونچی سینہ شکم مین داخل ہوا شکم کمر مین کمر چوتڑون مین یہانتک کہ زمین
ایک چبوترہ بندھ کر رہ گیا سارا غرور دیو قاویل کا خاک مین ملگیا اب دیو سہمتن نے نعرہ کیا

کہ زدم وپست کردم جسوقت ہوا نے گرد کو برطرف کیا دیکھا تو دیو قاویل کی جگہ ایک تودہ بنا ہوا ہی اور دیو ندارد ہی یہ دیکھکر دیو تاویل جو بھائی اسکا تھا بیتاب ہو گیا اور بغیر اجازت حاصل کیے ہوے میدانمین آیا اور پکارا کہ اے دیو تہمتن غضب کیا تو نے کہ بھائی کو اُس شخص کے مارا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر ساطور اسطرح مارا کہ ساطور ہاتھ سے چھوٹ گیا اور دور جا کر گرا سب دیو دونون طرف کے اسکی گھبراہٹ پر ہنس پڑے اور دیو تہمتن بھی وار کرنے کے بدلے مُسکرایا یہ امر اور بھی تاویل کو ناگوار گذرا اور ایسا خفیف ہوا کہ تہمتن سے لپٹ گیا اور کلائی چبانے لگا دیو تہمتن نے ایک گھونسا مارا کہ مغز سر اسکا پاش پاش ہو گیا اور یہ بھی پھڑک کر مر گیا پھر دیو تہمتن مبارز طلب کیا چاہتا تھا کہ یکایک از پردۂ بیابان گردی برخاست مگر گردے تیرہ و تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ ہوا نے مارا گرد کو اور گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے ایک سفید رنگ دیو لاکھ دیوان زبردست سے پیدا ہوا اور آکر نیرنگ شاہ کا شریک ہوا نیرنگ شاہ نے اسکی بہت عزت کی اور تمام سرداران لشکر استقبال کر کے اسکو لائے دیو نیرنگ نے پوچھا شدید بن تہمتن دراز شاخ ابھی تک نہین آئے دیو سفید نے کہا جسوقت مین اپنے بیشہ سے نکلا ہون اور انکے قلعہ کے قریب پہونچا ہون تو معلوم ہوا تھا کہ تیاری ہو رہی ہی غالبًا کل یا پرسون تک وہ بھی آجائینگے اور اگر وہ نہ بھی آئینگے تو مین موجود ہون نیرنگ شاہ نے کہا کہ جبتک وہ نہ آئینگے جنگ مین فتحیاب ہونیکی کوئی امید نہین پائی جاتی اسلیئے کہ غنیم کی فوج مین ایک ایسا زبردست دیو ہی جسنے بڑے بڑے سردارون کو مارا ہی اسوقت بھی تین سردارون کی لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین اور وہ دیو زبردست میدانمین مبارز طلب کر رہا ہی دیو سفید نے کہا کہ پھر اجازت ہو تو مین جا کر اُس سے سامنا کرون دیو نیرنگ نے منع کیا اور کہا کہ تم ابھی خستہ ہو زحمت اُٹھا ئے چلے آتے ہو آج تو میرے دیو اُس سے لڑینگے کل دیکھا جائیگا ہنوز یہی باتین تھین اور کوئی میدانمین نہ نکلا تھا کہ پھر اُفق گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہی کہ یکایک دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ایک اور دیو بلند قامت نوّے گز کا قد چالیس ہزار دیوؤن سے آکر پہونچا نیرنگ شاہ کو خبر پہونچی کہ دیو سیماب آتا ہی اپنے سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا لوگ گئے اور دیو سیماب کو استقبال کر کے لائے اسکی بھی بہت کچھ آؤ بھگت ہوئی کیونکہ یہ دیو بھی ایک جزیرے کا حکمران تھا یہ بھی نیرنگ شاہ کا شریک ہوا اور حالات جنگ پوچھنے لگا دیو نیرنگ نے اس سے بھی کل کیفیت بیان کی بعد اسکے پھر گرد اڑی اور دیو شلید بن پلید سترہ ہزار دیوؤن سے آکر پہونچا اس دیو کی کمر مین گھنٹی بندھی ہوئی تھی اور ایک عجیب وضع کا حربہ اسکے ہاتھ مین تھا جسکا حال بوقت جنگ معلوم ہو گا یہ بھی آکر نیرنگ شاہ کا شریک ہوا ان دیوؤن کی آمد مین شام ہو گئی تھی طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر میدان سے پھرے آج نیرنگ شاہ بھی بہت خوش ہوا اور دیو سفید پر

کسی قدر بھروسا ہی نہایت خاطر و مدارات اس دیو کی کر رہا ہی یہان صاحبقران اعظم دیو تہمتن پر سے نثار کرتے ہوے میدان سے پھرے داخل بارگاہ فلک جاہ ہوے دیو تہمتن نے عرض کی کہ یہ دیو سیماب تو میرا ابھا ہوا ہی لیکن دیو سفید بیشک بہادر اور زبردست معلوم ہوتا ہی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ پھر اس سے ہم لڑینگے فرہاد خان یک ضربی نے کہا کہ مین مقابلہ کرونگا فرسنگ بن لندھور نے اپنا ہمہمہ دکھایا دیو تہمتن نے کہا کہ ہمکو اُس سے کوئی خوف نہین ہی نہ اس بیان سے میری یہ غرض تھی کہ مجھے اُس سے مقابلہ کرنے مین کوئی تامل ہی مگر سبب یہ ہی کہ بہادر بہادر کی تعریف کرتے اور اُسے عزت کی نظر سے دیکھتے ہین اس دیو سے مین ہی لڑونگا اور اگر ممکن ہوا تو اُسے زیر کرونگا شاید راہ راست پر آئے اور دین اسلام اختیار کرے مجھے اس دیو سے لڑنیکا اشتیاق ہو گیا ہی بعد ان باتون کے کچھ دیر انتظار رہا کہ شاید طبل بجے جب یقین ہو گیا کہ اب لشکر کفار مین طبل جنگ نہ بجیگا تو دربار صاحبقران اعظم نے برخاست کیا اور جا کر خیمے مین آرام فرمایا اور سردار بھی اپنے اپنے خیمے مین سو رہے جب صبح ہوئی صاحبقران اعظم بیدار ہوے نماز صبح پڑھ کر ٹہلتے ہوے بیرون خیمہ آئے سرداران لشکر انکو دیکھکر براے تسلیم حاضر ہوے دیو تہمتن بھی تھا فرہاد خان یک ضربی وغیرہ بھی موجود تھے کہ یکایک جانب صحرا سے تتق گرد بلند ہوا اب پھر سب کو اشتیاق پیدا ہوا کہ دیکھین اب کون آتا ہی یکایک دامنہ گرد کا شگفتہ ہوا اور دل گرد سے ایک دیو مہیب صورت بیس ہزار دیوؤن سے پہونچا اور نیرنگ شاہ کے لشکر مین شامل ہوا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ نام اس دیو کا دیو خرچال ہی بعد اسکے اور گرد اُڑی اور دیو قیوان بن اقوان بارہ ہزار دیوؤن سے آکر پہونچا آتے ہی اسنے اپنے باپ کو پوچھا نیرنگ شاہ نے کہا کہ وہ دیو تہمتن کے ہاتھ سے مارا گیا بس یہ سنتے ہی زمانہ نظرون مین تیرہ و تار ہو گیا کہا خیر دیکھا جائیگا پھر گرد اُڑی اور دیو سرخیل چالیس ہزار دیوون سے آکر پہونچا یہ بھی نیرنگ شاہ کا شریک ہوا کہانتک بیان کیا جائے کہ آج بھی شام تک برابر آمد لشکرون اور سردارون کی رہی بیس دیوان زبردست آکر شریک ہوے اب نیرنگ شاہ نہایت خوش و مسرور رہی لیکن نعیم نیرنگ حصاری اسکا وزیر دل مین کہتا ہی کہ دیکھیے انجام اس جنگ کا کیا ہوتا ہی اب مجمع بہت ہو گیا پروردگارا تو خدا پرستون کو ان ظالمون کے ہاتھ سے بچانا کیونکہ وہ تیرے پہچاننے والے فرمانبر بندے ہین اور یہ سب کافر ہین صاحبقران اعظم دیو تہمتن وغیرہ سے فرمایا کہ بڑا مجمع کفار کا ہو گیا ہی اور ابکی بہت قوی قوی دیو آکر شریک ہوے ہین دیو تہمتن نے عرض کی کہ سوا دیو سفید کے ابھی تک کوئی دیو میری نظر ہین نہین سماتا حضور کچھ خیال نہ فرمائین تماشا غلام کی جنگ کا ملاحظہ فرمائیے گا کہ ان سرکشون کو کسطرح سر میدان پست کرتا ہون صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اے تہمتن خدا تیری ہمت و قوت کو زیادہ کرے مگر اب میرا جی چاہتا ہی کہ تم آرام لو کیونکہ

ایک میدانداری کر چکے ہو اب ہماری باری ہی اسنے عرض کی کہ نہین حضور جبتک خادم موجود ہون آقا کیون میدان مین جاے آپ تماشا دیکھے جایئے انھین باتون مین شام ہوگئی صاحبقران اعظم بارگاہ مین داخل ہوے سب سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق کرسیون دنگلون پر آ آکر متمکن ہوے وہان نیرنگ شاہ کی بارگاہ سرداران تازہ سے مملو تھی ذکر دیو تہمتن کا ہو رہا تھا کہ اُسنے لشکر کا ستھراؤ کر دیا ہی دیو سفید نے کہا کہ بیشک وہ دیو زبردست ہی میرا جی چاہتا ہی کہ میرے اُسکے مقابلہ مین ہتیارون کے رد و بدل مین فیصلہ ہو یا مین اُسے زیر کرلون یا وہ مجھے زیر کرلے لیکن دیو سیماب کہ نہایت مغرور ہی اسنے کہا کہ اب طبل بجوایئے ہم مقابلہ کرنے آئے مصاحبت کرنے نہین آئے ہین نیرنگ شاہ نے اسکے کہنے کے موافق طبل بجوادیا خبر لشکر اسلام مین ہوئی یہان بھی نقارہ بجا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی صبح کو دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوے جسوقت نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے لشکر کفار سے دیو سیماب مانند برق جندہ کے تڑپ کر صف سے نکلا اور سامنے تخت نیرنگ شاہ کے آکر اجازت مانگی نیرنگ شاہ نے کہا کہ خداوند ابلیس کی حفظ و امان مین دیا دیو سیماب میدان مین آیا اور پکارا کہ کہان ہی دیو تہمتن جسکو اپنے زور بازو پر بڑا گھمنڈ ہی آئے اور حلقۂ اطاعت کانون مین ڈالے یا مقابلہ کرے یہ سُننا تھا کہ دیو تہمتن صاحبقران اعظم سے اجازت لیکر دیو سیماب کے مقابل ہوا بعد گفتگوے بسیار دیو سیماب نے چوب چماق کا وار کیا دیو تہمتن نے وار اُسکا رد کر کے ایسا گرز مارا کہ سیماب کو پرا اُٹھا کر دیا زمین ضرب گرز سے تھرا گئی تتق گرد بلند ہوا دیو تہمتن نے آواز دی کہ زدم و پست کردم تو خبر اسکی چند دیو دوڑ کر آئے دیکھا تو دیو سیماب کا پتا بھی نہین زمین پر ایک تھالا خون کا معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر وہ روتے پیٹتے میدان سے پھرے دیو فیتوان بن افوان کہ جسوقت سے اسنے اپنے باپ کے مرنیکا حال سُنا ہی خون کا دیو تہمتن کے پیاسا ہو رہا ہی فوراً ہی نیرنگ شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکارا کہ اے دیو سخت جان. تو نے ہزارہا دیوؤن کو مارا اور تو ابتک زندہ ہی یہانتک کہ اُس شخص کے باپ کو بھی مارا نہین معلوم تو نے اُسکے ساتھ کیا دھوکا اور فریب کیا ورنہ وہ ایسا نہ تھا کہ تو اُس پر غالب آجاتا تہمتن گرز زن نے کہا کہ تو اُسکے مارے جانیکا حال تو نے سنا اور یہ تجھے نہین دریافت ہوا کہ وہ کیونکر مارا گیا پوچھ لے ان لوگون سے جنکی طرف سے وہ لڑنے آیا تھا ابھی کل کی بات ہی زیادہ عرصہ نہین ہوا دیو فیتوان نے کہا کہ خیر اجل اُسکی تیرے ہاتھ سے آگئی تھی اور تیرا ملک الموت مین ہون کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہتا ہوا بڑھا اور قریب پہونچتے ہی زنگولۂ زنجیر بند کا وار کیا دیو تہمتن نے خالی دیکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور اُسی زنجیر زنگولہ سے مشکین اُسکی باندھ کر ایک دیو کو اپنے لشکر سے بُلا کر اُسکے حوالے کیا اسکے بعد دیو سرخیل سخت زن میدان مین نکلا اور کہا کہ اے دیو تہمتن میرے تیرے گھونسا چلے سخت و نرم کا

حال کھلجائیگا جسپر باندھنا اپنا ہجوبن کا کام ہی تہمتن نے کہا مجھے منظور ہی دیو سر خیل قریب آیا
اور کہا کہ پہلے تو گھونسا مار دیو تہمتن نے کہا کہ ہم اہل اسلام مین سے ہین پیشدستی
ہمارا دستور نہین اگر خداوند کریم تیرے حربے سے بچائیگا تو دیکھا جائیگا دیو سر خیل تو
یہی چاہتا ہی تھا کہ پہلے مین ہی وار کرون یہ میرے گھونسے سے زندہ ہی کب بچیگا جو مجھپر وار کریگا
بس اسنے پشت تہمتن پر گھونسا مارا دیو تہمتن اسکا عادی نہ تھا قریب تھا کہ بیہوش ہو جائے
آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا جب دیو تہمتن خاموش بیٹھا رہا اُسوقت تک تو دیو سر خیل
کھڑا رہا مگر جب دیو تہمتن اُٹھا کہ اب میری باری ہی تو یہ بھاگا کہ اسکے گھونسے سے جانبر ہونا
دشوار ہی دیوان کفار نے گردنین نیچی کرلین کہ عجب بیغیرت ہی اگر یہ اسقدر جان کو عزیز
رکھتا تھا تو میدان مین کیون نکلا اور دیوان لشکر اسلام بیساختہ ہنس پڑے صاحبقران
اعظم نے دیو تہمتن سے کہا کہ جانے نہ پاے دیو تہمتن قریب اسکے پہونچگیا اور اس سے
لپٹ پڑا دیو سفید نے مُنھ اپنا دیو سر خیل کی طرف سے پھیر لیا اور دیو تہمتن نے
اسکے دونون کان توڑ لیئے اور شاخین بھی توڑ ڈالین اور ناک پر خنجر سے خط دیکر چھوڑ دیا
یہ اسی کو غنیمت سمجھا کہ جان بچی لاکھون پاے جانب صحرا روانہ ہو گیا بعد اسکے لشکر بھی
اسکا چلا گیا دیو سفید میدان سے چلا گیا اسکو دیو تہمتن سے سامنا کرتے شرم آئی
کہ یہ دل مین کہتا ہو گا کہ سب ایسے ہی تیچ ہون گے اب اُسوقت میدان مین آونگا
جب اپنے نام پر طبل جنگ بجواؤنگا الغرض بعد اسکے اور بھی کئی دیو لشکر کفار سے نکلے
مگر ہاتھ سے دیو تہمتن کے مارے گئے شام تک سترہ دیو دیو تہمتن نے جان سے مارے
اور سر خیل کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا اور رقیوان بن اقوان کو باندھ لایا تھا یہ اسیر
غل و زنجیر لشکر مین بندھا تھا دن بھر کے تھکے ہوے تھے اپنے اپنے خیمے مین جاکر
سو رہے اور چونکہ طبل جنگ پھر بج گیا تھا دونون لشکرون مین ہوشیاری رہی گشت کے سوار
اپنی اپنی باری سے پہرا دیا کیے کہ ایک واقعہ ہو چکا تھا جسمین ارشبون پر بیزاد
مارا گیا تھا جسوقت طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح
بر آمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے سبزۂ خوابیدہ بھی بیدار ہو کر لہلہانے لگا نسیم کی
آب پاشی نے گلون کے منھ دہوے مسلمان کلمہ پڑھتے ہوے بسترون سے اُٹھے
اور فریضۂ سحری ادا کر کے عازم میدان کارزار ہوے گھڑی بھر دن آیا ہوگا دونون
جانب کے لشکرون نے صفین آراستہ کرلین نقیب نمیب دیکر ہٹے تھے کہ لشکر کفار سے
دیو سفید نکلا اور سامنے تخت نیرنگ شاہ کے آکر اجازت مانگی نیرنگ شاہ نے کہا
جا خداوند ابلیس کے حوالے کیا دیو سفید سلام کر کے میدان مین آیا اور پکارا کہ باش
اے گروہ خداپرستان و فرقۂ مسلمانان جس صاحب کو حوصلہ ہو میدان مین نکلے اور داد
مردی و مردانگی دے یہ سُننا تھا کہ عنید زور آزما لشکر اسلام سے نکلا اور نکلتے ہی حضور
جلد ۱ صاحبقران اعظم مین آکر اجازت خواہ ہوا فرمایا اے عنید دیو سفید نہایت زبردست ہی

سامنے اُسکے مقابلہ کا قصد کیا مجھکے کیا ہی عفنید زور آزما نے کہا کہ مرنے والون کے آگے زبردست و زیردست سب برابر ہین اگر قضا میری نہین ہی تو بچونگا اور اگر پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا ہی تو ہر طرح مرونگا اس مرنیسے میدان جنگ مین مرنا بہتر ہی کہ دنیا مین نام ہوگا اور رتبہ شہیدون کا حاصل ہوگا صاحبقران اعظم فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ و ناصر ہی عفنید زور آزما سلام کرکے رخصت ہوا اور سامنے دیو سفید کے آیا دیو سفید نے کہا کہ آج دیو تہمتن کہان ہی مجھے اُسکے مقابلے کا اشتیاق ہی تو کیون نکلا اسپر عفنید زور آزما نے کہا کہ بعد میرے اُس سے بھی سامنا کر لینا دیو سفید مسکرایا اور کہا اے بہادر جب تو یہ سمجھ چکا ہی کہ مین مارا جاؤنگا تو کیون مقابلے کو نکلا عفنید نے کہا کہ مجھے اس موت کا اشتیاق ہی جو عزت سے ہو دیو سفید نے کہا مین مردے پر ہاتھ نہین اُٹھاتا اچھا تو پلٹ جا عفنید زور آزما نے کہا کہ اب تو مین بغیر معاملہ یکسو کیئے ہوے ہرگز نہ پلٹونگا دیو سفید نے کہا تیرے بہادر ہونے مین شک نہین ہی مگر اب ہاتھ میرا تجھپر نہ اُٹھیگا اسلیئے کہ تو اقرار کر چکا کہ مین تیرا ہم نبرد نہین ہون عفنید زور آزما نے کہا کہ پھر نتیجہ کیا ہوگا آج شام تک تو بھی کھڑا رہ مین بھی موجود ہون یہ جھگڑا دیکھکر دیو نیرنگ پکارا کہ اے دیو سفید دشمن پر رعایت کیسی جب وہ مقابلے کو آیا ہی اور نہین پلٹتا تو اُسی سے لڑ دیو سفید نے مجبور ہو کر عفنید زور آزما سے کہا کہ اگر نہین مانتا تو لا ضرب بہادری کی عفنید نے کہا کہ اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے دیو سفید نے پریشان ہو کر گرز مارا عفنید زور آزما نے اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا گرز جو دیو سفید کا پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکلگیا اور عفنید زور آزما کمر تک غرق زمین ہو گیا دیو سفید نے آواز دی کہ زدم وپست کردم دیو تہمتن یہ حال دیکھکر دوڑا اور عفنید زور آزما کو زمین سے باہر نکالا دیکھا تو شانہ عفنید کا ٹوٹ گیا ہی اسکو تو لشکر مین بھیجدیا اور آپ دیو سفید کے مقابل ہوا دیو سفید نے کہا اے بہادر مجھے تیرے مقابلے کا نہایت اشتیاق تھا مگر ایک بات کا جواب تجھسے طلب کرتا ہون اسکا جواب شافی دے وہ یہ ہی کہ یہ جنگ دراصل آدمزادون سے ہی اور تو اپنی قوم کو چھوڑکر اُن لوگون کا شریک ہوا اسکا کیا سبب اور زیادہ تعجب یہ ہی کہ تو زبردست بھی ہی دیو تو تیرا مقابلہ نہین کر سکتے نہ کہ آدمزاد پھر تو نے اطاعت ان لوگون کی کیون اختیار کی دیو تہمتن نے کہا اے برادر اسمین شک نہین کہ یہ لوگ غیر جنس ہین اور تو ہمجنس ہی مگر ابھی تک تو ان لوگون سے واقف نہین ہی جو سالار لشکر ہی وہ بیٹا اُس شخص کا ہی جسنے دیو سمندون ہزار دست کو مارا اور دیو قہقہہ کو واصل جہنم کیا اور یہ شہریار بھی دیو کش ہی اگرچہ مین اسکا زیر کردہ نہین ہون لیکن اسکے ایک عزیز کا رفیق ہون وہ بھی آدمزاد ہی اور ابھی بچہ ہی افسوس کہ وہ یہان موجود نہین ہی کہ تجکو دکھاؤن مین ایک دیو کی مدد کو گیا تھا لیکن وہان جا کر مجھے معلوم ہوا کہ وہ ناحق پر ہی اور حق دوسرے فریق کی طرف ہی مین نے مدد سے انکار کیا اُسوقت وہ طفل آدمزاد آکر پہونچا اور اُس دیو سرکش کو کہ نام اُسکا دیو ابلق تھا سر میدان مارا اور مجھے لوکا مین اُسکی جرأت پر عاشق ہو گیا اور اُسکے ساتھ ہو لیا ہر چند کہ اُس سے مجھسے مقابلہ نہین ہوا مگر وہ مجھسے زبردست ضرور ہی کیونکہ اسکا امتحان ہو گیا جس میل آہنی کو مین بدقت اٹھاتا تھا اُسنے

اسی میل کو بسہولت اٹھا کر پھینک دیا اب وہ برائے فتاحی طلسم نیرنگ قاف گیا ہی اور مجھے اپنے اس عزیز بزرگ کے ساتھ کر دیا تھا جسکے ساتھ مین یہانتک آیا اور اسکی طرف سے لڑ رہا ہون دیو سفید نے کہا کہ مین نے تو سنا ہی کہ تو نے اپنا مذہب بھی تبدیل کر ڈالا اسکی کیا ضرورت تھی دیو تہمتن نے کہا کہ مذہب ابلیس پرستی باطل ہی اور مذہب خدا پرستی حق ہی پھر مین کیونکر اس مذہب کو نہ اختیار کرتا اب مجھے اپنی قوم سے زیادہ اس شہریار رعالیوقار کا پاس ہی الغرض گو وہ یہان موجود نہین ہی اور مین اُسکے عزیز کے ساتھ ہون مگر ہمدردی ایمانی و شیوۂ بہادری اور وفا شعاری کے سبب سے جانبازی کر رہا ہون دیو سفید نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو مجھے یہ واقعہ معلوم نہ تھا خیر اب میری تسکین ہو گئی آج میرے تمہارے دل کھولکر مقابلہ ہو جاے مگر ایک تصفیہ پیشتر سے ہو جاے وہ یہ کہ اگر مین تمکو زیر کرون تو تمہین اطاعت میری اختیار کرنا پڑیگی اور اگر تم مجکو زیر کروگے تو مین تمہاری اطاعت کرونگا دیو تہمتن نے کہا کہ صرف اطاعت نہین بلکہ مذہب بھی بدلنا ہوگا اگر مین زیر ہو گیا تو ابلیس پرستی اختیار کرونگا اور اگر تم زیر ہوے تو دین خدا پرستی اختیار کرنا ہوگا دیو سفید نے کہا کہ بہتر ہی اگر خداوند ابلیس خداے برحق ہی تو یہ وقت امتحان ہی ضرور مدد کریگا اور اگر مین زیر ہو گیا تو سمجھونگا کہ ابلیس قابل لعن ہی اور خدا تمہارا برحق ہی دیو تہمتن نے کہا کہ بس اب جلد فیصلہ کرو اور حربہ سنبھالو دیو سفید نے کہا کہ پہلے تم وار کرو دیو تہمتن نے انکار کیا کہ یہ شیوہ اہل اسلام کا نہین ہی دیو سفید نے خبردار خبردار کہکر اور ہوشیار کرکے گرز مارا دیو تہمتن نے گرز اسکا کلۂ گرز پر روکا کہ تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکلگیا تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ دیو تہمتن اُس تتق گرد مین پنہان ہو گیا دیوان کفار نہایت خوش ہوے اور سمجھے کہ دیو تہمتن مارا گیا اور اہل اسلام پریشان ہوے فرہاد خان یکفرنی نے صاحبقران اعظم سے کہا کہ بڑی ضرب لگائی اس دیو نے نہین معلوم دیو تہمتن پر کیا گذری ہنوز سخن ناتمام تھا کہ دیو تہمتن نے گرد سے نکلکر آواز دی کہ اے دیو سفید کیا کہنا واقع مین یہ لطف جنگ ہی دیو سفید نے کہا کہ اب مین بھی مشتاق تمہاری ضرب کا ہون دیو تہمتن نے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ میرے تمہارے کشتی ہو کر فیصلہ ہو جاے اس جنگ مین جو کچھ ہی اگر تم میرے ہاتھ سے مارے گئے تو مجھے افسوس ہوگا دیو سفید نے کہا کہ اگر یہی قصد تھا تو پہلے ہی کہا ہوتا مین بھی وار نہ کرتا اب ایک ضرب تم بھی لگا لو اگر مین بھی بچگیا تو دیکھا جائیگا دیو تہمتن نے پھر انکار کیا لیکن دیو سفید نے نہ مانا اور قسم سر سکندر و رستم خونی کی دی کہ تم بھی وار کرو دیو تہمتن نے مجبور ہو کر گرز مارا دیو سفید نے گرز کو گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی اور شعلہ فلک کو نکلگیا تتق گرد و غبار بلند ہوا اندھیرا ہوگیا شرارے گرزون سے نکلے کہ دونون گرز آہنی عمود آتش بازی ہو گئے دیو تہمتن نے آواز دی کہ لو خبر دیو سفید کی دیوون نے آگے جو دیکھا تو دیو سفید کو بیہوش پایا مگر ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم تھے جب ہوا سے گرد برطرف ہوئی اور دیو سفید کو ہوش آیا پکارا کہ اے تہمتن جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا

یہ کہکر گرز ہاتھ سے پھینکدیا اور گریبان مین دیو تہمتن کے ہاتھ ڈالدیا دیو تہمتن نے بھی گرز کو
پھینکدیا اور دیو سفید سے کشتی ہونے لگی دونون لشکرون کے سردار قریب آگئے
اور تماشائے کشتی کا دیکھنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو فیل آپس مین گتھے ہوئے ہین زور کشمکش کے
ہو رہے ہین تمام دن کشتی رہی شام ہو گئی اب دیو سفید نے کہا کہ اے تہمتن رات واسطے
آسائش کے ہی کل پھر ہمارے تمھارے زور ہوگا دیو تہمتن نے کہا کہ مین بغیر جھگڑا فیصل کیے
ہوئے میدانسے پلٹنے کو پسند نہین کرتا دیو سفید نے کہا کہ کیا تم اپنے زعم مین یہ سمجھتے ہو
کہ مین تمسے خوف زدہ ہو کر جان بچانا چاہتا ہون اب مجھے بھی بغیر معاملہ یکسو ہوئے میدانسے
پھرنا حرام ہی پھر دونون لڑنے لگے دونون جانب سے روشنی آگئی دنگل سردارون کے
واسطے بچھ گئے جانبین اورنگاہین لڑی ہوی تھین کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی یہانتک کہ تمام رات
کشتی ہوئی اور کوئی زیر و زبر نہ ہوا صبح کو بھی بدستور لڑتے رہے صاحبقران اعظم
دیو تہمتن کی بھی تعریف کرتے جاتے ہین اور دیو سفید کو بھی داد دیتے جاتے ہین
دیو سفید اس انصاف پسندی پر سرنگون ہوتا جاتا ہی اور دل مین کہتا ہی کہ اگر یہ لوگ ایسے نہ ہوتے
تو دیو تہمتن انکی رفاقت کیون اختیار کرتا کہانتک بیان کیا جاے کہ دوسرا دن بھی تمام ہوا
اور رات بھی گذر گئی اب تیسرا دن ہی آج دیو سفید کی یہ حالت ہی کہ اگر دیو تہمتن کو دس قدم
دوڑا کر لیجاتا ہی تو اپنے زور مین خود ہی آرہتا ہی سنبھلنا دشوار ہی اور دیو تہمتن اُسی طرح
برابر لڑ رہا ہی کہ اگر دیو سفید اسکو دس قدم دوڑا کر لیگیا ہی تو یہ اُسے گیارہ بارہ قدم
دوڑا لیجاتا ہی قریب شام دیو تہمتن نے لنگر دیو سفید کا توڑا اور زنجیر کا بند پکڑ کر اُٹھالیا
کہا کیا کہتا ہی شرط ہارا یا جیتا دیو سفید نے کہا کہ بیشک دین تیرا برحق ہی اور ہزار ہزار لعنت ہی
ابلیس پُر تلبیس ملعون پر یہ سنتے ہی دیو تہمتن نے دیو سفید کو آہستہ سے سامنے اپنے
چھوڑ دیا دیو سفید نے آواز دی اپنے لشکر کو کہ فوج نیرنگ شاہ سے علٰحدہ ہو جائے
یہ سنتے ہی تمام لشکر اسکا مع خیمہ و خرگاہ و بارگاہ لشکر نیرنگ شاہ سے علٰحدہ ہوا
اب اسنے آواز دی کہ ایہا الناس مجھے خوب معلوم ہو گیا کہ دین اسلام برحق ہی اور
دین ابلیس پرستی باطل ہی بس اگر قوت ابلیس میں تھی تو کیون میری مدد نہ کی کہ مین تہمتن پر
غالب آتا کیا ابلیس اس سے بیخبر تھا اُن سب دیوون نے کہا کہ جب آپنے اس دین پر
لعنت کی تو ہمنے بھی ترک کیا اور آپ کے ساتھ ہین اُدھر طبل بازگشت تو بج ہی چکا تھا
دیو سفید اپنے لشکر مین آیا اور لشکر اسلام سے علٰحدہ اپنا خیمہ برپا کیا لشکر
نیرنگ شاہ نہایت افسردہ خاطر میدانسے پھرا اور لشکریان اسلام نقارے خوشی کے
بجاتے ہوئے اپنے فرودگاہ پر آئے ہر شخص کی زبان پر تہمتن کی تعریف تھی جسوقت
سب نے پوشاک رزم اُتاری لباس بزم پہنا بارگاہ صاحبقران اعظم مین تشریف لائے
کچھ دیر نہ گذری تھی کہ دیو سفید بھی آیا صاحبقران اعظم نے ایک دنگل اسکے بیٹھنے کو
مرحمت فرمایا یہ سلام کر کے بیٹھ گیا اور عرض کی کہ مین نے بمصلحت اپنا لشکر حضور کے لشکر سے

علاوہ اتارا تھا کہ مبادا دیوان لشکر میرے اسلام نہ لائین اور مسلمانون کو اذیت پہونچائین لیکن اب مین نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ کسی کو ایمان لانے مین عذر و انکار نہین ہی لہذا مجھکو بھی کلمہ تلقین فرمایئے صاحبقران اعظم نے خود اسکو کلمہ پڑھاکر مسلمان کیا دیو سفید از سر صدق مسلمان ہوا اور اب اسنے عرض کی کہ مجھے کونسی جگہ مرحمت ہوتی ہی کہ مین حاضر حضور رہون اور لشکر کو مسلمان کرکے شامل لشکر کرون صاحبقران اعظم نے فرمایا جہان تمھارا جی چاہیے اور فرمایا کہ دنگل تمھارا بعد دنگل دیو تہمتن کے رہیگا لیکن تم دونون امانت ہو میرے فرزند سکندر رستم خو کی خدا اُسکو بخیر و خوبی جلد لائے دیو سفید نے عرض کی کہ مجکو بھی اُس شہریار کی قدمبوسی کا ازحد اشتیاق ہی اسکے بعد رخصت ہوا اور تمام لشکر کو مسلمان کر داخل لشکر اسلام ہوا اور خیمہ برپا کیا دو روز لشکر کفار مین طبل نہین بجا اور دیو سفید کے شریک مسلمان ہونیکا ازحد ملال ہوا تیسرے روز دیو قراب نے کہا کہ آپ طبل بجوایئے مین اُس سے لڑونگا اور سر میدان ٹوک کر مارونگا یہ سنکر نیرنگ شاہ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی جبر اہل اسلام کو ہوئی یہان بھی طبل بجا تیاری ہونے لگی صبح کو دونون لشکر عازم میدان نبرد ہوے بعد آراستگی صفوف جدال و قتال دیو قراب میدان مین نکلا اور پکارا کہ او دیو سفید او بے ایمان تو نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور دین جدید اختیار کیا وائے ہو تجھپر کہ تونے خوف جان سے تبدیل مذہب کیا کہ ایسا نہ ہو دیو تہمتن مجھے قتل کر ڈالے دیو سفید نے کہا او ملعون کیا جھک مارتا ہی مین نے دین اسلام کو مذہب حق سمجھکر اختیار کیا ہی خوف جان سے نہین اختیار کیا ہی دیو قراب نے کہا کہ میدان مین نکل ابھی حق و باطل کا فرق کھلجاے یہ سنتے ہی دیو سفید صاحبقران اعظم سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور دیو قراب کے مقابل ہوا دیو قراب نے دار شمشاد کا وار کیا دیو سفید نے دار اُسکے ہاتھ سے چھین لی اور وہی دار اسطرح ماری کہ دیو قراب پرا اٹھا ہو گیا دیو سفید نے مبارز طلب کیا لشکر کفار سے دیو قرناس نکلا بعد گفتگوے بسیار نوبت جنگ کی آئی دیو سفید نے اسکو چیر کر پھیکدیا لشکر اسلام سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور فوج کفار مین تھرتھری پڑ گئی اور نیرنگ شاہ نہایت پریشان تھا کہ پہلے ایک تہمتن تھا اب دو ہوے دوپہر کی میدانداری مین دس گیارہ دیوان سرکش کو دیو سفید نے مارا کافرون کے جی چھوٹ گئے دم بند ہو گیا کوئی اسکے مقابلے کو نہ نکلتا تھا اور دیو سفید پیے بہ پیے پکار رہا تھا کہ اے گروہ کفار جسے تمناے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلے کو نیرنگ شاہ نے آواز دی کہ اے دیو سفید ہماری مدد کو آیا تھا یا ایسا سحر مسلمانان مین گرفتار ہوا کہ ہماری جانکا دشمن ہو گیا دیو سفید نے کہا کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ مذہب تیرا باطل ہی مین حق کا شریک ہون تجھے بھی ہدایت کرتا ہون کہ مسلمان ہو جا ورنہ بہت خراب ہوگا دیو نیرنگ نے دیو شلید کی طرف دیکھا دیو شلید نے کہا مین ایسی تدبیر کرتا ہون کہ

کہ دیو سفید کو تو ابھی مار بھیجے گا اور تہمتن کے بے پیر کوئی فکر ہوگی دیو سفید کی تدبیر یہ ہی کہ مین اسکے مقابلے کو جاتا ہون اور وار کر کے اسکے سامنے سے بھاگتا ہون جسوقت قریب لشکر پہونچون تو ساری فوج اس پر ٹوٹ پڑے اور دیو سفید کو مار لے یہ رائے نیرنگ شاہ کو بہت پسند آئی اور دیو شلید نعرہ کر کے سامنے دیو سفید کے آیا اور کہا کہ اے دیو سفید غضب کیا تو بے کہ اسلام کا شریک ہوا دیو سفید نے کہا کہ یہ میدان جنگ ہی نصیحت وعظ و پند نہین ہی جسواسطے آیا ہی وہ کر دیو شلید نے پیترا کیا دیو سفید نے پیترا اسکا خالی دیکر چاہا تھا کہ گرز مار کر پیوند خاک کرون کہ دیو شلید سامنے سے بھاگا دیو سفید کو غصہ آیا اور پکارا کہ او ملعون جاتا کہان ہی اگر تو نیرنگ شاہ کے تخت کے نیچے پناہ لیگا تو مع نیرنگ شاہ تجکو مارونگا یہ کہکر اسکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو دیو شلید ہی اور پیچھے پیچھے دیو سفید نعرے کرتا ہوا اور غیرت دلاتا ہوا کہ کہین تو پلٹ کر سامنا کرے لیکن یہ بھگوڑا اسکی سنتا ہی بھاگ کر اپنے لشکر مین چلا آیا اور دیوان لشکر دیو سفید پر ٹوٹ پڑے اور سد راہ ہوے یہ دیکھتے ہی دیوان لشکر اسلام بھی دوڑ پڑے اور لشکر کفار پر گرے جنگ ہونے لگی وارون پر وار گرز پر گرز جو پڑنے لگے تمام میدان شرارون سے آتش بار ہو گیا ہر دو لشکر اسطرح مصروف جنگ ہو رہے ہین کہ ہر طرف چقماق چادر چوب چماق ارہ پشت نہنگ دار شمشاد چوب شمشاد ساطور گران زنگولہ زنجیر بند ساریق یہ سب حربے چل رہے ہین عیاذاباللہ لاکھون دیو ہین قیامت کی جنگ ہو رہی ہی ہر طرف لاشون کے ڈھیر لگے ہوے ہین وار پر وار ہو رہے ہین نیرنگ شاہ اپنی فوج کو پکار رہا ہی کہ آج جنگ آخر ہی مار لو ان خدا پرستون کو یہ جانے نہ پائین ادھر صاحبقران اعظم فرہاد خان یک ضربی فرسنگ بن لندھور دیو تہمتن یہ سب کے سب پکار رہے ہین کہ اے دیو سفید نہ گھبرانا ہم بھی آگئے دیو سفید کی یہ حالت ہی کہ پلٹ کر بھی نہین دیکھتا ہی صفون کو توڑتا ہوا اور پرون کو برہم کرتا ہوا تعاقب مین شلید بن پلید کے چلا جاتا ہی مشکل یہ ہی کہ دیوان لشکر نیرنگ شاہ شلید کو تو راہ دیے جاتے ہین اور دیو سفید کو روک رہے ہین مگر یہ مرد بہادر قسم کھا چکا ہی کہ بغیر مارے ہوے اس ملعون کے نہ پلٹونگا جو دیو سامنے آیا اُسے گرز سے پست کیا اور آگے بڑھا اب نیرنگ شاہ نے افسران فوج کو حکم دیا کہ روکو دیو سفید کو اور شلید کو پیچھے سے اسکے چھڑاؤ تمام دیوان سرکش چلے یہ رنگ دیکھکر دیو تہمتن گرز زن بھی صاحبقران اعظم بھی چلے فرہاد خان یک ضربی فرسنگ بن لندھور سب صفون کو درہم و برہم کرتے ہوے چلے عجب رنگ کی لڑائی ہو رہی ہی ایک طرف تو فرسنگ بن لندھور کی یہ حالت ہی کہ مرکب پر سوار ہی گھوڑا مثل برق کے کوندتا ہوا چلا جاتا ہی جب دیو نے سامنے آکر وار کیا زیر بغل ہو گیا پھر تیغہ مارا کہ ہاتھ شانے سمیت زمین پر گرا دیو سامنے سے بھاگا راہ مل گئی اور آگے بڑھ گئے کسی کا پاؤن قلم کر دیا کسیکا سر اُڑا دیا کسیکو نیم بسمل چھوڑا پلٹ کر دوسرا ہاتھ نہ مارا یون ہی

تڑپتا چھوڑ دیا شعر نہ مڑ کر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا ٭ تڑپتے رہے بیجان گیسے گیسے خوبیہ قلزمی
کہ کسی طرح دیو سفید تک پہونچکر مدد کرون کہ دیوان زبردست کا مجمع ہی ایک طرف فرہاد خان
یک ضربی اپنی چوب دست سے دیوؤن کو پست کرتے ہوے فوج کو درہم برہم کرتے ہوے
چلے جاتے ہین جو دیو گر کر تڑپتا ہی فیل اُسکو پامال کرتا ہوا خاک مین ملاتا چلا جاتا ہی ایک
جانب صاحبقران اعظم نے دیوؤن کو تلوار خونخوار پر دھر لیا ہی ہر سچبر بدعیت کو قلم کرتے
ہوے لاشون سے زمین پاٹتے ہوے چلے جاتے ہین ایک طرف دیو تہمتن گرز زن
اپنے رفیق تازہ کی مدد پہ جان لڑاے ہوے قریب پہونچگیا ہی آواز مین دے رہا ہی
کہ اے برادر نہ گھبرانا مین آپہونچا لیکن سب سے آگے دیو سفید ہی ہی دیو سرماق
خرس اندام بڑھ کر دیو سفید کا سدراہ ہوا کہ اب تو نے ایسی سرکشی پہ کمر باندھی کہ
بادشاہ کا بھی پاس و لحاظ نہین دیو سفید نے کہا کہ او ملعون کافر کا لحاظ کیا اب نیرنگ
شاہ کو میرا کو نسا لحاظ ہی جو مین اُسکا لحاظ کرون دیو سرماق خرس اندام نے کہا
کہ اگر تو اپنی حرکت سے باز آ اور دوستی اہل اسلام ترک کر تو اب بھی خطا تیری
نیرنگ شاہ سے معاف کرادون دیو سفید نے کہا کہ بس نصیحت اپنی رہنے دے
اگر تجھکو دعوٰی مردی و مردانگی ہی تو لا ضرب بہادری کی دیو سرماق نے میل فولادی
مارا دیو سفید نے میل اسکا گرز سے رد کر کے اپنا گرز حوالے اسکے کیا دیو سرماق نے
گرز خالی دیا بس دیو سفید کو غصہ آیا اور دوڑ کر دیو سرماق سے لپٹ پڑا اور اُٹھا کر
زمین پہ دے مارا ٹانگین اسکی چیر کر سامنے نیرنگ شاہ کے پھینک دین اور اب نیرنگ
شاہ کی طرف چلا اور دیو شلید بھاگ کر زیر تخت نیرنگ شاہ چھپا اب یہ تو اسطرف
جاتا ہی اُدھر دیو تہمتن سے اور بہرام سے سامنا ہوا بہرام نے چقماق چپا در کا وار کیا
تہمتن نے فوراً اُسے رد کر کے اپنا وار کیا کہ دیو بہرام منزل گور مین پہونچگیا اُدھر
دیو سرخاب نے صاحبقران اعظم کو روکا اور چوب چماق کا وار کیا صاحبقران
اعظم نے خالی دیکر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا دو پرکالے کیے اُدھر دیو مقرون نے
فرہاد خان یک ضربی کو ٹوکا کہ او آدم زاد تو بڑا سرکش ہی کہ دیوؤن سے اسطرح
لڑ رہا ہی اور لاشون پر لاشین گرا رہا ہی کب چھوڑتا ہون تجھکو یہ کہکر وار شمشاد کا
وار کیا فرہاد خان یک ضربی نے وار اُسکا خالی دیکر چوب ماری کہ سر سینے مین پہونچگیا
اور یہ بھی مارا گیا ادھر شبون پریزاد نے دیو سرچنگ دراز شاخ کو قتل کیا اب دیوان
کفار کے جی چھوٹ گئے اور پسپا ہونے لگے یہانتک کہ دیو سفید قریب تخت نیرنگ
شاہ کے پہونچ گیا اور نعرہ کیا کہ او ملعون دیو شلید مین آپہونچا نیرنگ شاہ تو
تخت سے کود کر بھاگا اور دیو سفید نے جو گرز مارا تو تخت توڑ کر سر دیو شلید پر
گرا اور دیو شلید پیوند خاک ہوگیا جو دیو تخت اُٹھاے ہوے تھے وہ بھی زخمی ہوتے
اور بھاگے نیرنگ شاہ تو پہلے ہی بھاگ کر قلعہ مین پناہ گزین ہوا اور لشکر کچھ دیر

لڑا کیا آخر بصلاح نعیم جنی طبل امان بجوا دیا دونون لشکر علحدہ ہوے دیو سفید پشت
دست کاٹتا ہوا پلٹا لیکن پھر کر جو دیکھا تو صاحبقران اعظم و دیگر سرداران لشکر اسلام کو اپنے
قریب پایا نہایت تعجب ہوا اور کہا کہ واقع مین یہ لوگ ایسے ہی ہین جیسی تعریف انکی دیو تہمتن
نے کی تھی سرداروں نے دیو سفید کی جرأت پر بہت آفرین کی دیو تہمتن نے اسکو گلے
سے لگایا اور کہا کہ اے دیو سفید خدا تیرے شاہزادے کو جلد لاے افسوس اُسنے
ان لڑائیون کو نہ دیکھا نہ ان دیوؤن نے اُسکے دیوؤن کو دیکھا غرضکہ یہی باتین کرتے
ہوے میدان سے پھرے لیکن دیو سفید نے صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ آج تو
شام بھی قریب ہی وقت نہین باقی رہا اب مین یہین خیمہ برپا کرتا ہون کل صبح مین اسکا
قلعہ کو کھڑے کھڑے لونگا اُسی جگہ خیمہ برپا کیا لشکر بھی اُترا دیوان نیرنگ قاف کے
کشتون کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ تین لاکھ دیو مارے گئے اور کئی ہزار زخمی ہوے
اتنی لاشین کون میدان سے اُٹھواتا ایک عجیب عالم تھا کہ تمام صحرا مین لاشین ہی لاشین
نظر آتی تھین المختصر جسوقت شام ہوئی تو دیو سفید نے طبل جنگ بجوا دیا قلعہ مین
یہ خبر پہونچی وہان بھی نقارۂ رزمی بجا رات تیار رہی جنگ مین بسر ہوئی دیوان قلعہ نے
بڑے بڑے پتھر لا کر فصیل قلعہ پر جمع کیئے کہ حریف کا کام تمام کردینگے اور یہانتک
نہ آنے دینگے جسوقت صبح ہوئی تو دیو سفید نے صاحبقران اعظم سے اجازت حاصل کی
اور قلعہ پر دھاوا کیا دس ہزار دیو اسکے ساتھ تھے جسوقت سامنے قلعہ کے پہونچا
دیوؤن نے پتھر مارنا شروع کیئے دیو سفید پتھرون کو خالی دیتا ہوا اور گرز سے
روکتا ہوا بڑھتا چلا جاتا ہوا اسمین ہمراہیان دیو سفید بہت سے زخمی اور ہلاک ہوے
قلعہ پر سے کئی لاکھ دیو پتھر برسا رہے تھے دیو سفید بھی ایسا مرد شجاع و بہادر تھا
جو اُس بارش سنگ مین آگے ہی بڑھتا چلا جاتا تھا قریب قلعہ کے پہونچگیا ہی چاہتا ہی
کہ گرز سے دروازہ قلعہ کا توڑے کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخاست مگر
گردے تیرہ و خیرہ سرگرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ دیو سفید
ٹھہر گیا کہ دیکھ لینا چاہیئے کہ اب کون آیا ہی لیکن آمد لشکر کی شان دیکھکر یہ قلعہ کی جانب سے
نا امید ہوا اُدھر دیوان نیرنگ قاف بھی گرد سے نگاہین لڑاے ہوے تھے کہ
اب کون آتا ہی آتے آتے دامنہ گرد کا شگفتہ ہوا اور دل گرد سے دو لاکھ دیو پیدا ہوے
کہ پیشانیون پر قشقے کھنچے ہوے تھے تلک دیے ہوے تھے آگے آگے اُن دیوؤن کے
ایک کوہ بالاے کوہ نظر آیا قریب پہونچنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ افسر فوج ہی اور
فیل زبردست و کوہ پیکر پر سوار ہی ڈیڑھ سو گز کا اسکا قد گرز مانند ایک گنبد دراز کے
اسکے دوش پر رکھا ہوا ہی آتے ہی اسنے نعرہ کیا کہ منم شدید بن تہمتن **ظلماتی**
اسکی آمد دیکھکر اہل اسلام نہایت پریشان ہوے چہرے فق ہو گیئے مگر دیو سفید
پاے ہمت زمین مین گاڑے ہوے کھڑا رہا اہل قلعہ نے نقارے خوشی کے بجائے

اور پھاٹک قلعے کا کھولدیا لیکن دیو شدید نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ دیو سفید برائے قلعہ گیری
جاتا تھا آواز دی کہ او چھوکرے یہ کیا حرکت تھی تو تو مدد نیرنگ شاہ کو آیا تھا یا اب
اُسی پر چڑھائی کی اور قلعہ بند ہونے پر بھی پناہ نہین دیتا جو اپنے سے بھاگے اور پیچھے
اُس پر چڑھائی کرنا یہ کونسا شیوۂ بہادری ہی دیو سفید نے کہا کہ اے رستم زمان
تو حالات سے آگاہ نہین ابھی تازہ وارد ہی مین حقیقت مین دیو نیرنگ کی مدد کو آیا تھا
اور پہلے اُسکی طرف سے لشکر اسلام سے لڑا اور دیو تہمتن جو سامنے کھڑے ہین اِنسے
زیر ہوا اور مذہب خدا پرستی اختیار کیا کیونکہ یہ مذہب برحق ثابت ہوا اور دین
ابلیس پرستی باطل ہی مین نے بروقت مقابلہ ابلیس کو یاد کیا اور کہا کہ اگر مدد نہ کروگے
تو مین خدا پرست ہو جاؤنگا لیکن اُس مین اتنی قدرت ہی نہ تھی جو مجھے دیو تہمتن کے
پنجے سے چھڑاتا اور دیو تہمتن نے جسوقت اپنے خدا کا نام لیکر زور کیا مجھے اُٹھا لیا
اِس سبب سے مین نے ایسے مذہب کو ترک کیا اور دین خدا پرستی اختیار کر لیا
قبل مقابلہ میرے اور دیو تہمتن کے یہی شرط بھی ہو چکی تھی بعد اُسکے نیرنگ شاہ کی
فوج کے ایک دیو نے مجکو سر میدان ٹوکا مین خود برائے مقابلہ نہ نکلا تھا جسوقت وہ
ہاتھ سے میرے مارا گیا تو نیرنگ شاہ نے یہ دغا کی کہ ایک دیو کو سامنے بھیجا اُسنے
اپنا حربہ کیا اور جب میرے حربے کی نوبت آئی تو بھاگا مین نے لشکر مین گھسکر اُسکو مارا
ہر چند دیوؤن نے چہار طرف سے مجھے گھیر لیا تھا اور یہی فکر تھی کہ جب قریب آجائے
تو گھیر کر مار لو مگر میرے خدا نے مجھے بچایا اب مین نیرنگ شاہ پر کیا سمجھکے رعایت کرتا رعایت
دوست کے ساتھ ہوتی ہی یا دشمن کے ساتھ یہ سُنکر دیو شدید بن تہمتن ظلمانی نے
کہا کہ یہ نیرنگ شاہ نے بُرا کیا مگر تجھے قدیم اپنا مذہب ترک کرنا نہ چاہیے تھا اسلیے کہ
زور و طاقت کو ایمان مین کچھ دخل نہین ہی جو زبردست ہوگا وہ دوسرے کو ضرور زیر کریگا
اور اگر یہی ہی تو مین خود پرست ہون یہ کہکر جانب قلعہ متوجہ ہوا دیو سفید پلٹ کر
اپنے لشکر مین آیا دیو تہمتن نے شاباش کی اور کہا کہ یہ دیو نہایت زبردست ہی
اور قد بھی اسکا نہایت بلند ہی اُس پر طرہ یہ کہ فیل پر سوار ہی اس سے کیونکر مقابلہ کرون
کہ میری سواری کے لائق فیل نہین ہی دیو سفید نے کہا کہ میرے قلعے مین ایک فیل
نہایت زبردست ہی جسنے آجتک مجکو بھی سواری نہین دی اور کیسی طرح نہ دبا زنجیر و
بند مین رہتا ہی اگر حکم ہو تو جا کر لے آؤن مگر ایک روز صرف ہوگا دیو تہمتن نے کہا کہ
شام ہونے دو اگر آج طبل نہ بجا تو جا کر لے آنا بلکہ مین بھی تمہارے ساتھ چلونگا پورا
ہو کر یہ دونون دیو داخل لشکر ہوئے کمرین کھولین اور منتظر وقت ہوئے خیمے اُکھڑواکر
پھر اسی مقام پر بپا کرائے کیونکہ اب لڑائی قلعے کی نہ ہوگی دیو شدید پھر لشکر کو
قلعے سے نکالکر میدانداری کریگا لیکن دیو شدید جسوقت قلعہ کی جانب چلا ہی تو خود
نیرنگ شاہ برائے استقبال آیا اور چاہا کہ قلعے مین لیچلون دیو شدید نے کہا

کہ مین نے اپنے شہر کے قلعہ کو منہدم کرادیا کہ قلعہ باقی ہی نہ رہے مین قلعہ گیر ہون قلعہ نشین نہین ہون اب اس جنگ سے فرصت کرنے کے بعد قلعہ مین بطور سیر و تفریح چلونگا یہ سنکر نیرنگ شاہ نے اپنا خیمہ بھی قلعہ کے سامنے برپا کیا اور فوج قلعے سے نکلنے لگی اور دیو شدید بن تہمتن ظلماتی کا خیمہ بھی میدان مین برپا ہوا نیرنگ شاہ کج کلاہ نے بطرز رسم و رواج دیوان قاف کے موافق نہایت تزک سے دعوت شدید بن تہمتن ظلماتی ہے کے اور تین روز تک جشن رہا ناچ ہوا کیا ہزارہا بینڈھے ہاتھی نہنگ اژدر سور وغیرہ یہ دیو تین روز کے عرصے مین کھا گیا وہان دیو تہمتن گرز زن کو جو یہ خبر معلوم ہوئی کہ تین روز تک دعوت شدید ظلماتی کی رہیگی اسنے صاحبقران اعظم سے عرض کی کہ بالفعل میدانداری موقوف ہی اگر اجازت ہو تو مین جاکر اپنی سواری کا بندوبست کرلاؤن کیونکہ دیو شدید فیل پر سوار ہی اور قد بھی اُسکا نہایت بلند ہی مین پیادہ اُس سے کیونکر مقابلہ کرونگا دیو سفید نے کہا کہ میرے یہان ایک فیل زبردست ہی جو مجھسے بھی نہین دبتا میرا قصد ہی کہ جاکر اُس فیل برستانی کو زیر کرون اور اُسی فیل پر سوار ہوکر دیو شدید سے مقابلہ کرون صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ جاؤ دیو تہمتن ہمراہ دیو سفید کے اُسکے بیشہ کی طرف روانہ ہوا ہرکارون نے نیرنگ شاہ کو خبر پہونچائی شدید ظلماتی ہنسا اور کہا کہ دیو سفید اور تہمتن میرے خوف سے گریزان ہوگئے ہین اب واپس نہ آئینگے اب حال دیو تہمتن و دیو سفید کا سنیئے کہ جسوقت دیو سفید اپنے بیشہ مین پہونچا تو عجب تلاطم دیکھا کہ دیو بھاگتے پھرتے ہین اور ایک طرف ہی آواز زنجیرون کی آرہی ہی تنے درختون کے ٹوٹے ہوے پڑے ہین بعض درخت جڑ سے اُکھڑ اکر گرگئے ہین دیو سفید نے پوچھا کہ کیا معرکہ ہی اُن لوگون نے بیان کیا تین روز ہوے کہ فیل نے زنجیرین توڑ ڈالین اور صدہا دیوؤن کو مارا درخت گرا دیے تمام بیشہ کو پامال کر رکھا ہی بہت سے دیو یہانسے بھاگ کر چلے گئے یہ سنکر دیو تہمتن نے کہا وہ فیل کہان ہی اُن دیوون نے بیان کیا کہ ابھی فلان طرف ایک دیو کے پیچھے گیا ہی نہ معلوم اُسکو مارا یا بچ گیا یہی ذکر تھا کہ دیکھا فیل سامنے سے مانند گولے کے چلا آتا ہی ٹانگ ایک دیو کی سونڈ مین دبی ہوئی ہی اُسے کبھی چباتا ہی کبھی پھینک دیتا ہی کبھی پھر اُٹھا لیتا ہی تمام فیل سیاہ ہی سونڈ سفید ہی نہایت زبردست اور دانت بہت بڑے بڑے نکلے ہوے ہین دیو تہمتن نے دیکھتے ہی اُس فیل کو للکارا بس آواز دیو فیل کے کانین پہونچنا تھی کہ اسنے گردن اُٹھا کر دیکھا دیو تہمتن اور آگے بڑھ گیا اب یہ فیل دُم کھڑی کر کے خرطوم کا گھونسا بنا کر دیو تہمتن کی طرف چلا اُدھر سے دیو تہمتن نے راہ اُسکی روکی فیل نے آتے کے ساتھ ہی گھونسا مارا دیو تہمتن نے خالی دیا فیل نے چاہا کہ سونڈ سے لپیٹ کر دانتون مین دباکر اُسے مار ڈالون بس دیو تہمتن نے بایان ہاتھ بڑھا دیا فیل نے سونڈ مین ہاتھ لپیٹ کر زور کیا چاہا کہ دبا کر مار ڈالون دیو تہمتن نے گھونسا اسکی مستک مارا ہاتھی اور بھلایا اب اِدھر دیو تہمتن زور کر رہا ہی اور اُدھر فیل کھینچ رہا ہی پہر بھر کامل کشمکش رہی آخر کار ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا بس دیو تہمتن مستک پر پاؤن جاکر اُسکی گردن پر پہونچا اور سونڈ سے لگام کا کام لیا پہلے تو ہاتھی نے بہت پریشان کیا جب تھکا تو اشارون پر چلنے لگا اسپر

دیو سفید نے تہمتن کی نہایت تعریف کی اور کہا کہ یہ آپ ہی کا کام تھا جو اس پہاڑ کو دبایا الغرض
دیو تہمتن نے ایک روز وہین قیام کیا دیو سفید نے اسکی دعوت کی اپنے بیٹے کو آباد کیا اور دوسرے
روز دیو تہمتن اُسی فیل کوہ پیکر پر سوار ہوکر جانب نیرنگ قاف روانہ ہوا اور دیو سفید بھی ایک
کرگدن پرستانی پر سوار ہوکر ساتھ ساتھ چلا ہے اب ان دونون کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے
اول حال سنیے نیرنگ قاف کا کہ جسوقت نیرنگ شاہ کو دعوت وضیافت شدید ظلماتی
سے فرصت ہوئی حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی
گرجی ہرکارے خبر لیکر خدمت صاحبقران اعظم مین تشریف لاے اور بیان کیا کہ دیو شدید نے
طبل جنگ بجوایا ہے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی اُسیوقت
یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ دونون لشکرون مین ہونے لگی شعر نقارہ
آوانہ آمد برون ثہ کہ دو نست گردون دون ثہ واضح رہے ناظرین با تمکین ہو کہ جنگ
قاف کی یادگار رہے اب اس سے بڑی لڑائی قاف مین کبھی نہ ہوگی نہ ایسے ایسے زبردست
دیو ایک وقت مین جمع ہو سکتے ہین دونون لشکرون کی یہ حالت ہے کہ اپنے اپنے سردار کے زور پر
اکڑ رہے ہین دیوان نیرنگ قاف کو یہ فکر ہے کہ اب لڑائی تو فتح ہے دیو شدید ایک کو
زندہ نہ چھوڑیگا یہانسے فرصت کرکے گلستان ارم پر قبضہ کرینگے اور خوب لوٹینگے یہ اپنے
منصوبون مین ہین اور دیوان لشکر اسلام کو یہ گمان ہے کہ دیو تہمتن اسے بھی پست کریگا
اور بعد اسکے جنگ کا خاتمہ ہے نیرنگ قاف مین بھی اسلام پھیلیگا آوازین اذان کی ہر طرف
بلند ہون گی مگر خیال یہ ہے کہ تہمتن ابھی تک نہین آیا اور طبل بج گیا دیکھیے کیا ہوتا ہے
فرہاد خان یک ضربی فرسنگ بن لندھور صاحبقران اعظم کے پاس ہین یہا ذکر ہو رہا ہے کہ کل
دیکھیے کسکی فتح ہے اور کسکی شکست ہے (جنگ دو سردارد) یہ دیو نہایت تنومند ہے سُنا ہے کہ
چوبیس سو من کا گرز باندھتا ہے اور گرز تہمتن کا بائیس سو من کا ہے دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہے
عجب طرح کا ہنگامہ دونون لشکرون مین ہے کہانتک بیان کیا جائے کہ طبل بجتے بجتے زمانہ
شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلے وہ چادر سیاہ
جو بالاے آسمان چھائی ہوئی تھی برطرف ہونے لگی اور سفیدۂ سحری نمودار ہوا تارے
جھلملا جھلملا کر غروب ہوگئے چہرہ ماہتاب کا فق ہونے لگا رنگ عالم دگرگون ہوا جوانان لشکر
بسترون سے انگڑائیان لے لیکر اُٹھے گشت کے سپاہی اپنے اپنے خیمے مین داخل ہوے
بہادرون نے اپنے اپنے طریق عبادت کے موافق رسوم بندگی کو ادا کیا اور آلات حرب وضرب
تن پر آراستہ کرکے عازم میدان قتال وجدال ہوے دونون طرف سردارون نے صف
بندیان کین میمنہ میسرہ قلب جناح ساقہ کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول دم بھر مین آٹھون صفین
آراستہ ہوگئین سردار اپنی اپنی حیثیت کے موافق دس دس پانچ پانچ قدم صفون سے آگے
بڑھ بڑھ کے کھڑے ہوے صاحبقران اعظم بمرتبہ افسر لشکر بندیرہ قدم صف سے بڑھکر مرکب ستان پر
کھڑے ہین اُسطرف نیرنگ شاہ قلب مین ہے اور دیو شدید ظلماتی لشکر سے آگے بمرتبہ سپہ سالاری

استادہ ہی خود بھی ایک فیل مست کے مانند ہی اور فیل زبردست قوی ہیکل پر سوار ہی جسوقت صفوف
قتال و جدال آراستہ ہو چکین اور نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے لشکر کفار سے کوئی میدان مین
نہین آتا سبب یہ تھا کہ دیو شدید تو کہتا ہے مین آدم زادون سے نہین لڑونگا اسواسطے کہ
میرے واسطے باعث ذلت و رسوائی ہی اور دیو کوئی ایسا نظر نہین آتا جو برابر سے مقابلہ نکلے
اور میرا سامنا کرے ہرچند نیرنگ شاہ نے سمجھایا کہ یہ وہ آدمزاد نہین ہین جنسے مقابلہ کرنا باعث
ننگ و عار ہو انھون نے صدہا دیوون کو مارا ہی ہزارہا کو زیر کیا ہی اب ایسے ہین کہ دیو تہمتن
بھی انکا مطیع ہی ان آدم زادون پر فتحیاب ہونا دیوؤن کی فتح یابی سے زیادہ ناموری کا باعث ہی
ہرچند سمجھایا مگر دیو شدید نے نہ مانا اور کہا کہ اگر دیو تہمتن آکر مقابلہ کریگا تو لڑونگا ورنہ یہ سپہ سالار
میرا کافی ہی یہ کہکر دیو قشتقاش تنگ پیشانی کو آواز دی کہ جا میدان مین آج کی میدانداری تیرے
ہی حوالے ہی یہ سُنکر دیو قشتقاش تنگ پیشانی میدان مین آیا یہ دیو بھی بہت بڑے قدوقامت کا ہی
شاخین اسکی چھوٹی چھوٹی مثل دیو تیون کے ہین مگر نہایت گندہ اور مضبوط ہین قد نوّے
گز کا ہی پکارا کہ باش اے گروہ خداپرستان و فرقۂ مسلمانان مین نے سُنا ہی کہ تمنے بڑی سرکشی
اور تعدی پر کمر باندھی ہی اور بڑے بڑے دیوان نیرنگ قاف کو مارا ہی لہذا جسکو تمنائے مرگ
و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو بس یہ سُننا تھا کہ لشکر اسلام سے دیو عنید زور آزما
نکلا اور سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازتِ جنگ چاہی فرمایا جا خداوند کریم حافظ و
نگہبان ہی عنید زور آزما سلام کرکے جانب میدان روانہ ہوا اور سامنے قشتقاش
تنگ پیشانی کے آکر نعرہ مارا کہ او ملعون کیا کہتا ہی لے تیری خدمت کو مین موجود ہون یہ سُنکر
دیو قشتقاش ہنسا اور کہا تو کیا لڑیگا مگر خیر نکلا ہی تو حوصلہ اپنا پورا کرلے لا ضرب بہادری کی
دیو عنید زور آزما نے کہا کہ اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے جب حافظ حقیقی تیری ضرب سے
بچائیگا تو خیر دیکھا جائیگا یہ سُنکر دیو قشتقاش پکارا کہ معلوم ہوتا ہی تیری شامت ہی آگئی لے
اسکو کہ یہ طمانچہ ہی ملک الموت کا یہ کہکر دار شمشاد کو سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر سر پر
وار کیا عنید زور آزما نے اپنی دار کو چہرے کی پناہ کیا لیکن دار پر دار جو پڑتی ہی ایک
تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تتق گرد و غبار بلند ہوا دیو عنید گرد مین چھپ گیا
قشتقاش تنگ پیشانی نے آواز دی کہ زدم و پست کردم اب جو گرد برطرف ہوئی ہی تو دیکھا
کہ دیو عنید کے مقام پر ایک چبوترہ گوشت کا بنا ہوا ہی اور دیو کا پتہ بھی نہین اہل اسلام
نہایت غمگین ہوے اور معلوم ہوا کہ دیو عنید مارا گیا لیکن اسکے مرتے ہی دیو حدید نکلا
بعد گفتگوے بسیار دیو قشتقاش نے وہی چوبدست ماری کہ یہ بھی پیوند خاک ہو گیا اب
لشکر اسلام سے دیو ارشاد نقب زن نکلا اور دیو قشتقاش کا سامنا کیا اور کہا او ملعون
غضب کیا تو نے کہ دو سردارون کو مارا اب چھوڑتا ہون تجکو دیو قشتقاش نے وہی وار
اسکے بھی حوالے کی دیو ارشاد نے ضرب اسکی رد کرکے اپنا وار کیا کئی وار کے رد و بدل مین
یہ بھی مارا گیا دن بھر کی میدانداری مین سترہ اٹھارہ دیوان لشکر اسلام ہلاک ہوے

شام کو طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر میدان سے پھر کر اپنے اپنے قیام گاہ پر آئے دیوان کفار
نہایت خوش و بشاش تعریفین دیو قشقاش کی کرتے ہوے بلکہ زر نثار کرتے ہوے
داخل بارگاہ ہوے لیکن دیوان لشکر اسلام اور صاحبقران اعظم و فسنگ بن لندھور
و فرہاد خان یکضربی نہایت ملول داخل بارگاہ ہوے اور قصد کیا کہ کل اس مردود سے
ہم خود مقابلہ کرینگے اُدھر قشقاش تنگ پیشانی جو پلٹ کر خیمے مین آیا دو چار گھڑے شراب کے
پی گیا جسوقت دماغ اسکا گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ پھر نقارۂ رزمی پر چوب پڑی
اور آواز نقارے کی گرجی خبر اہل اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا
دونون جانب تیاری جنگ ہونے لگی صبح کو دونون لشکر میدان مین آکر ایک دوسرے کے
مقابل صفین باندھ کر کھڑے ہوے آج پھر دیو قشقاش میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا
ہنوز کوئی لشکر اسلام سے نہ نکلا تھا کہ جانب صحرا سے تتق گرد نمودار ہوا سرداران لشکر
دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی یکایک آتے آتے دامن گرد کا شق ہوا اور نعرہ دیو سفید اور
دیو تہمتن گرز زن کا ہوا اب جو نظر دیو شدید کی تہمتن پہ پڑتی ہی تو دیکھا کہ یہ عجب شان و
شوکت سے چلا آتا ہی کہ ایک فیل مست زیر ران ہی اسلحہ جنگ تن پر آراستہ ہین اور برابر اُسکے
دیو سفید ایک کرگدن سیاہ پر دونون نہایت عظم شان سے چلے آتے ہین اور وہ جو چند دیو
انھون نے خدمتی ہمراہ لے لیے تھے وہ ساتھ ہین فوج و سپاہ کچھ نہین کیونکہ لشکر ان دیوون کے
یہین موجود تھے صاحبقران اعظم نے دیو سلیم و دیو اکوان وغیرہ کو براے استقبال روانہ کیا
یہ دیو گئے اور بہ عزت تمام دیو تہمتن کو لائے چند قدم بڑھکر فرہاد خان یکضربی و فسنگ
بن لندھور نے بھی اسکا استقبال کیا دیو تہمتن اس عزت افزائی کو دیکھکر نہایت مسرور ہوا
صاحبقران اعظم سے دیو تہمتن نے پوچھا کہ کوئی مقابلہ تو نہین ہوا صاحبقران اعظم نے فرمایا
کہ ایک میداندار ہی ہو چکی جسمین سترہ اٹھارہ سردار میرے مارے گئے یہ سُنکر دیو تہمتن نے نہایت
افسوس کیا اور خصوصًا دیو علید زور آزما کے واسطے بہت رنج کیا اتنے مین پھر دیو قشقاش نے
مبارز طلب کیا دیو اکوان نے سامنے صاحبقران اعظم کے آکر اجازت جنگ لی اور قشقاش کا
سامنا کیا بعد رد و بدل بسیار کے دیو اکوان زخمی ہوا اسکے بعد دیو سلیم نکلا دیو قشقاش نے
دارا اسکے حوالے کی یہ خداشناس بھی شہید ہوا بس یہ دیکھتے ہی دیو سفید بیتاب ہو گیا اور سامنے
صاحبقران اعظم کے آکر اجازت مانگی فرمایا اے دیو سفید حریف زبردست ہی ذرا سمجھ
بوجھکر نکلو دیو سفید نے کہا کہ حضور کا اقبال چاہیے یہ ملعون کیا چیز ہی جس سے مین ڈرون
فرمایا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہی دیو سفید سلام کرکے رخصت ہوا اور سامنے دیو قشقاش کے
پہونچا دیو قشقاش نے کہا تو تو کہین بھاگ گیا تھا لیکن قضا گھیر کر لے آئی لاف ضرب بہادری کی
دیو سفید نے کہا کہ تجھ ایسے دیو مین نے بہت سے زمین مین دفن کر دیے ہین
اور انشاء اللہ تجھے بھی اُنھین کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ سُنتے ہی قشقاش تنگ پیشانی
نہایت برہم ہوا اور دار شمشاد اُٹھا کر سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر وار کیا دیو سفید نے

دارا اسکی گرز پر روکی ایک تڑاقا ہوا دیو قشتقاش پکارا کہ زدم وپست کردم دیو سفید نے دار کو رد کر کے آواز دی کہ انداز دی وکرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون شعر تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن ۛ ہمہ شادی از دل فراموش کن ۛ یہ کہکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو پرچہ کوہ ساڑھے سولہ سوہن کی ضرب کو اٹھاکر اور سر پہ چرخ دیگر پسر قشتقاش پہ وار کیا اسنے بھی دار کو بلند کر کے گرز کو روکا لیکن گرز جو پڑتا ہی عیاذاً باللہ یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ گران پھٹ پڑا تڑاقا ہوا شرارے آتش کے نکلے جگر زمین ہول سے شق ہو گیا ہاتھ قشتقاش کے کانپنے لگے گرز کا نہ سنبھل سکا دارا اور گرز دونون لڑتے بھڑتے سر پر پڑے شاخین بھیجے مین اُتر گئین اور سر گردن مین گردن سینے مین سینہ شکم مین شکم کمر مین کمر زانوون مین زمین پر ایک خون کا تھل تھلا ہو کر رہ گیا اب دیو سفید نے نعرہ کیا کہ زدم وپست کردم لو خبر اس مردود کی جسوقت ہوا سے گرد برطرف ہوئی اور نظر پڑی تو یہ معلوم ہوا کہ ایک مضغہ گوشت کا پڑا ہے جسمین اعضا کے نشان بھی نہین ہین نہ منھ کا پتا ہی نہ ہاتھ کا بس یہ دیکھکر دیو آہنگ کو تاب نہ آئی کہ یہ بھائی اسکا ہی بغیر اجازت لیے دوڑ پڑا اور قریب آکر آواز دی کہ او دیو سفید غضب کیا تونے کہ بھائی کو میرے مارا بازو میرا شکستہ کیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر ساطور مارا دیو سفید نے دستۂ ساطور پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک ایسا جھٹکا مارا کہ ساطور ہاتھ سے چھوٹ گیا دیو سفید نے وہی ساطور کمر پر مارا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ دیو شدید کو غصہ آیا پکارا او دیو سفید غضب کیا تونے کہ دو سپہ سالار میرے مار ڈالے کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر اپنے فیل کوہ پیکر کو گجگ مار کر بڑھایا اور سامنے تخت نیرنگ شاہ کے آکر اجازت خواہ ہوا نیرنگ شاہ نے کہا جا خداوند ابلیس تیرا حامی ومددگار رہے اب دیو شدید میدان مین آیا اور کہا اے دیو سفید اگر اب بھی تو دین خداوند ابلیس کا پھر اختیار کرا اور وہ کلمہ کہنا ترک کر دے جس سے وہ ناراض ہوتے ہین تو مین خون اپنے سپہ سالارون کے بحل کر کے تجھے افسر فوج متعین کرون دیو سفید نے کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو کیا بکتا ہی کوئی جنت مین آکر پھر دوزخ مین جاتا ہی جبتک مین حقیقت اسلام سے آگاہ نہ تھا اسوقت تک مین نے اُس ملعون کی پرستش کی مگر اب لاکھ لاکھ لعنت کرتا ہون اُس ملعون پر دیو شدید ظلماتی نے کہا کہ مجھے افسوس آتا ہی تیرے حال پر کہ تجھ ایسا حسین دیو اور بہادر میرے ہاتھ سے مارا جائیگا مگر مجبور ہون کہ تو کسی طرح راہ پر نہین آتا اور خداوند ابلیس کی شان مین کلمات لاطائل کہتا ہی لا ضرب بہادری کی دیو سفید نے کہا کہ اے دیو شدید ہملوگ پیشدستی نہین کرتے اگر خداوند کریم تیری ضرب سے بچا لیگا تو خیر دیکھا جائیگا بڑے افسوس کی بات ہی کہ تیرا قد وقامت تو اسقدر زور وطاقت بے انتہا مگر عقل کچھ بھی نہین کہ ابلیس ملعون کو سجدہ کرتا ہی اور خلاق عالم سے رُوگردانی کیے ہوے ہی دیکھ قدرت خداوند کریم کو کہ اُسنے آدم زادون کی ایسی مدد کی کہ دیو تہمتن سا شخص اُنکا تابع فرمان ہوا

ورنہ ایک مشت استخوان کی بھی یہ حقیقت ہی کہ وہ دیوؤن سے مقابلہ کرکے سربر ہوسکے دیو شدید
اسکی باتون پر ہنسا اور کہا کہ اے دیو سفید اگر تو مقابلہ کرنے مین خوف کرتا ہی تو میدان سے پھر جا
کیون اپنا خون اپنی گردن پر لیتا ہی اور مجھے خود بھی تجھسے مقابلہ کرتے ہوے شرم آتی ہی
کہ تو میرا ہم نبرد نہین ہی یہ سنکر دیو سفید نے کہا کہ تو رحم اپنے حال پر کر کہ دیدہ و دانستہ راہ جنت
چھوڑکر راہ دوزخ اختیار کرتا ہی اور اپنے غرور مین کسی کو موجود نہین جانتا یہ ضرور ہی کہ
تو مجھسے زبردست ہی مگر پروردگار عالم ایسا قادر و توانا ہی کہ اگر چاہے تو مور ناتوان کو
فیل پر غلبہ دیدے دیو شدید نے کہا جب مین قدرت رب العزت کا قائل ہون کہ تو مجھے
زیر کرلے اور پست کردے دیو سفید نے کہا اگر تو مجھسے صدق دل سے اس امر کا اقرار
کہ اگر مین نے تجکو نیچا دکھادیا تو ابلیس پرستی ترک کردونگا دیو شدید نے کہا کہ ہان بیشک
یہ مجھے منظور ہی اور اگر مین نے تجکو پست کیا دیو سفید نے کہا کہ ہرچند مین تیرا ہم نبرد نہین ہون
مگر یہ وقت امتحان ہی مین اُس خالق عالم کے بھروسے پر کہ سکتا ہون کہ مین ہی تجھے پست کرونگا
اگر تجھے پست نہ کرسکون تو مین ابلیس پرستی اختیار کرلونگا بس یہ اقرار ہوتے ہی دونون نے
اپنے اپنے حربے سنبھالے اور دیو شدید بھی فیل سے کود کر پیدل ہوا دیو سفید بھی پیدل ہوا
اور کرگدن کو چھوڑ دیا بس دیو شدید نے اپنا چوبیس سو من کا گرز سنبھالا اُدھر دیو تہمتن
کہ اپنے رفیق دیو سفید سے بہت اُنس رکھتا ہی بیتاب ہوگیا اور صاحبقران اعظم نے بھی
دیو سفید کو مرحبا کی آواز دی اور دُعا کرنے لگے کہ اے کردگار جہان یہ وقت عزت دین کا ہی
جو بات دیو سفید کے مُنہ سے نکل گئی ہی تو ہی اُسکا نباہنے والا ہی یہان تو اہل اسلام
دست بدعا ہین اور وہان دیو شدید بن تہمتن ظلماتی نے گرز کو اُٹھایا اور سر پر چرخ دیکر
سر دیو سفید پر وار کیا جیسے ہی گرز سر کی طرف چلا سناٹا پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ گران
پھٹ پڑا دیو سفید نے یا رب العزت کہکر گرز کو اُٹھاکر حربے کی پناہ کیا اور کہا تو ہی بچانے
والا ہی کہان اسکا سولہ سو من کا گرز کہان شدید بن تہمتن ظلماتی کا چوبیس سو من کا گرز
سے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا مگر جسوقت خدا مدد پر ہوتا ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا
کلہ گرز سے فنا کی صدا پیدا ہوئی اور گرز ہاتھ سے شدید ظلماتی کے چھوٹ کر دور جا پڑا
بس دیو سفید نے موقع خالی پاکر شانے پر دیو شدید کے گرز مارا کہ ضرب شدید پہونچی اور
ہاتھ اسکا جھول گیا اہل اسلام نے تکبیر کی صدا بلند کی اور دیو شدید نہایت خفیف ہوا دیو
سفید نے کہا کیون اے شدید یہ بتا کہ سوا آجکے کبھی تیری ضرب خالی گئی ہی دیو شدید نے کہا
نہ کبھی ایسا نہین ہوا دیو سفید نے کہا اسی کو مدد پروردگار کہتے ہین اب اگر آنکھین تیری
روشن ہین اور دل زنگِ کفر سے پاک کرنا چاہتا ہی تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو کہ شرط بھی
تو ہار چکا ہی دیوان کفار نہایت حیرت مین تھے کہ یہ کیا معرکہ ہوا لیکن دیو شدید ظلماتی کا
قلب سیاہ تھا اسکے دل سے زنگِ کفر نہ دور ہوا کہا اے دیو سفید یہ اتفاقی فعل تھا کہ
گرز میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا مین کبھی ایسے خدا کو نہ مانونگا جو نظر نہ آئے تو مجھے بیکار

ترغیب دیتا ہی تیرا اصل مطلب یہ ہی کہ شدید مسلمان ہو جاے تو مین ہاتھ سے اسکے بچ جاؤن دیو سفید نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مرنے کو حیات ابدی سے بہتر سمجھتے ہین دیکھ تیری اس عہد شکنی کا نتیجہ بہت برا ہوگا اہل عالم تجھ پر نفرین کرینگے اور ابد تک دوزخ مین جلیگا جا اب اپنا علاج کرکے آنا تو مجھسے مقابلہ کرنا یہ کہکر دیو سفید میدانسے پھرا دیو شدید بھی اسکی جرأت پر وجد کرتا ہی اُدھر نیرنگ شاہ دل مین کہتا ہی کہ اتنے بڑے دشمن کو قابو پاکر چھوڑ دینا یہ اسی کا کام تھا الغرض دیوان نیرنگ قاف آئے اور دیو شدید کو میدانسے پھیر لیگئے علاج اسکا ہونے لگا یہان دیو تہمتن گرزن اپنے رفیق پر سے زر نثار کرتا ہوا میدانسے پھرا گلے سے لگایا صاحبقران اعظم نے شاباش و مرحبا فرمایا فرہاد خان یک ضربی و فرسنگ بن لندھور نے کہا کہ کارے کردہ الغرض دونون لشکر اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے اور علاج دیو شدید کا ہونے لگا بالفعل میدانداری موقوف رہی اب یہانسے

چند کلمہ داستان شوکت نشان شاہزادۂ سکندر رستم خو و صاحبقران کوچک کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ طلسم نیرنگ قاف کو فتح کرکے جانب نیرنگ حصار چلے تھے مظہر یزداد انکے ہمراہ ہی آتے آتے ایک بیابان مین پہونچے شام ہو گئی تھی خیمہ برپا کیا لشکر اُترا رات بآرام تمام بسر کی جسوقت صبح ہوئی پھر چلے اسی طرح طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے آتے ہین کہ دیکھا سامنے سے گرد پیدا ہوئی ہرکارون کو برائے خبر روانہ کیا اُنھون نے مانند پیک خیال کے جاکر دریافت حال کیا اور فوراً واپس ہو کر عرض کیا کہ دیو سرہنگ روئین تن تنہا چالیس ہزار دیوؤن سے برائے مدد نیرنگ شاہ جاتا ہی اور یہ دیو نہایت زبردست ہے اُدھر اُس دیو سے اُسکے ملازمون نے خبر کی کہ جن لوگون کو برباد کرنیکی غرض سے آپ گلستان ارم جاتے ہین اُنمین سے ایک آدم زاد جسکا نام صاحبقران کوچک ہی اپنے ماموں صاحبقران اعظم کی مدد کو جاتا ہی اور ایک طفل حسین اُسکے ہمراہ ہی یہ سنکر دیو سرہنگ نے یون حکم دیا کہ بس اسی جگہ قیام کرو جسوقت اسکے قتل سے فرصت ہوگی تو آگے جاؤنگا یہ کہکر اسی جگہ اُتر پڑا اور خیمہ برپا کیا منتظر لشکر اسلام کا ہوا سکندر رستم خو نے تھوڑی راہ طے کی ہوگی کہ لشکر دیوان کو دیکھا اُنھون نے بھی صاحبقران کوچک سے کہا کہ جس غرض سے نیرنگ حصار جاتے تھے وہ یہین حاصل ہی اب وہان جانے کی عجلت کیون کی جاے پہلے اس دیو کے مقابلہ کا فیصلہ کرین پھر دیکھا جائیگا لڑنا ہر طرح ہی یہ بھی وہین جاتا ہی ہم بھی وہین جاتے ہین وہان پہونچکر نہ لڑے یہین لڑ لیے مطلب حریف کا زور توڑنے سے ہی یہ سُنکے صاحبقران کوچک نے کہا کہ بہت مناسب اور اُسی جگہ اُتر پڑے خیمہ برپا کیا یکایک اور گرد اُڑی اب سرہنگ بھی دیکھ رہا ہی اور سکندر بھی دیکھ رہے ہین کہ یہ کون آتا ہی الغرض جسوقت دامنہ گرد کا شگفتہ ہوا دیکھا کہ ایک اور دیو سولہ ہزار دیوون سے چلا آتا ہی ہرکارے جو خبر کے واسطے روانہ ہوے تھے

انھون نے آکر عرض کی کہ یہ دیو مغلول قوی بازو ہی یہ بھی مدد نیرنگ شاہ کو جاتا ہی سکندر
رستم خو کی زبان سے بیساختہ نکلا کہ بڑے نرغے ہین دادا جان پر خدا اُنکو ان دیوؤن سے
بچائے مگر امید تو ہی کہ میرا دیو تہمتن گرزن ہی کافی ہو یقین تو ہی کہ اُنھین مقابلہ کرنے کی
ضرورت ہی نہ پڑے یہ دیو بھی آکر سرہنگ اور اُسکے لشکر سے ملا اب ان دونون کی ایک ہی
راے ہو گئی کہ ان آدم زادون کو شکار کر کے نیرنگ حصار کی طرف چلینگے اتنے مین
اور گرد اُڑی اور ایک دیو سرسنگ اور اُسکے لشکر سے آکر ملا ہرکارون نے بیان کیا کہ
اس دیو کو مہیب تیرہ رو کہتے ہین واقع مین یہ دیو اسم بامسمی تھا رنگ اسکا قیر سے زیادہ
کالا تھا شاخین پیچ کھاے ہوے جسوقت یہ تینون دیو یکجا ہوے سرہنگ نے لشکر کو
حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارے پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی خبر
شاہزادہ سکندر رستم خو کو ہوئی اُنھون نے فرمایا کہ یہ کمبخت دیو بھی بالکل جانور ہی
ہوتے ہین کہ نہ تو نامہ نہ پیام خبر کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش ہو
آئے یہان بھی نقارہ بجا تیاری جنگ ہونے لگی جسوقت رات تمام ہوئی اور نور سحری پھیلا
دونون لشکر میدان مین آکر صف آرا ہوے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر
ہٹ گئے کہ دیو مغلول قوی بازو میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا یہان سے مظہر پریزاد
اجازت لیکر نکلا اور دیو مغلول کا سامنا کیا بعد گفتگوے بسیار دیو مغلول نے زنگلہ
زنجیر بند مارا مظہر پریزاد نے ایک لٹو اسکا تیغ سے قلم کیا لیکن دوسرا لٹو بائین شانے پر
پڑا اگرچہ شانہ نشانہ ہوا سپر ہاتھ سے چھوٹ پڑی بعد اُسکے اسی زخم داری مین مظہر پریزاد نے
تلوار کا وار کیا کہ دیو مغلول کے دو ٹکڑے ہوے ایک غریو لشکر کفار مین ہوا اور
اہل اسلام نے صداے تحسین وآفرین بلند کی اور دیو مہیب تیرہ رو نے کہا کیا غضب کیا
اس پریزاد نے کہ ایک ہم مذہب کو ہمارے مارا ہان مارو اسکو جانے نہ پاے یہ
سُننا تھا کہ اُسی ہزار دیو دوڑ پڑے اُدھر سے سکندر رستم خو اور صاحبقران کوچک نے
باگین مرکبون کی لین اور پاشنے مار کر تیز کیا مانند باد صرصر کے پہونچ گئے عقب سے
فوج بھی انکی آپڑی دونون لشکر غٹ پٹ ہو گئے جنگ مغلوبہ ہوئی خوب گھمسان کی
لڑائی ہونے لگی مظہر پریزاد کو زخمی ہونے کی وجہ سے علحدہ کر دیا اور صاحبقران
کوچک و سکندر رستم خو نے لاشون پر لاشین گرانا شروع کر دین ہر طرف کشتون کے
پشتے لاشون کے انبار نظر آنے لگے زمین خون سے لالہ رنگ ہو گئی سبزہ لالے کی بہار دینے
لگا اس خزان مین عجب بہار تھی ہر نخل قد پر گلہاے زخم کھلے ہوے تھے سر مانند ثمرہاے
پختہ کے گر رہے تھے ہاتھ مانند شاخ خشک کے قلم ہو رہے تھے کشت عشرت پامال
تھی صرصر موت چل رہی تھی سپرین مانند برگ خشک کے چھوٹ چھوٹ کر گر رہی تھین
عجب قیامت برپا تھی تمام صحرا ضرب دار و چوب و گرز سے کانپ رہا تھا خون کی ندیان
بہ رہی تھین کشتی حیات ہر ذی روح کی طوفانی نظر آتی تھی اور ساحل مراد کا کوسون

پشتانہ معلوم ہوتا تھا باد مخالف نے بیڑے کو تباہ کردیا تھا عین گرمی جنگ مین دیو مہیب تیرہ رو کا
اور صاحبقران کوچک کا سامنا ہوا دیو مہیب نے آواز دی کہ او آدم زاد سیاہ سر سفید
دندان تو عجب بلا ہے بدہی کہ ہلو گون سے مقابلہ کرتا ہی ارے انسان ہو کر دیوزاد سے
نہین ڈرتا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو نے بڑے بڑے سرکشون کو پست کیا ہی یہ کہکر چوب
چماق کا وار کیا صاحبقران کوچک نے وار اسکا خالی دیکر تلوار ماری کہ سر اسکا چار قدم پر
جا کر گرا لاش دھڑ سے گری کہ زمین ہلگئی صاحبقران کوچک نے نعرہ کیا کہ زدم و پست
کردم لوگ لاش اسکی اُٹھا کر لیگئے اُدھر شاہزادہ سکندر رستم خو لڑتے ہوے قریب
دیو سرہنگ کے تن تنہا پہونچے اور آواز دی کہ او ملعون ادہر آ کہان جاتا ہی کہ ملک الموت
تیری جان کا آپہونچا بس یہ سنتے ہی دیو سرہنگ نے چوب دست ماری سکندر
رستم خو نے وار اسکا خالی دیا کیونکہ نصیحت اپنے بزرگون کی انکو یاد تھی کہ دیو کے چوبے کو
روکنا خلاف عقل ہی لیکن چوب شمشاد جو زمین پر گرتی ہی دستہ تک زمین مین اُتر گئی تتق
گرد بلند ہوا دیو سرہنگ نے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم شاہزادۂ سکندر رستم خو
نے گرد سے نکلکر آواز دی کرا زدی و کرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون یہ
کہکر تلوار ماری دیو سرہنگ نے وہی چوب چہرے کی پناہ کی تلوار نے چوبدست کو
مانند خیار تر کے دو کیا اور شاخ سر پر بیٹھی شاخ بیچ سے دو ہوتی ہوئی چلی دیو پھرپڑا
کر بھاگون اسکے پلٹنے مین تلوار ٹوٹ گئی اور پھل اسکا شاخ دیو مین پیوست ہوگیا قبضہ
سکندر رستم خو کے ہاتھ مین رہگیا اب دیو بھاگا اور سکندر رستم خو نے دوسری تلوار
کاٹھی سے کھینچکر اسکا تعاقب کیا یون کہ آگے آگے تو دیو سرہنگ جا رہا ہی اور پیچھے پیچھے
اُسکے سکندر رستم خو ہین اور انکے عقب مین دونون فوجین لڑتی بھڑتی چلی جاتی ہین اب
انکو تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہی اور

پھر حال نیرنگ حصار کا آغاز ہوتا ہی

کہ جسوقت دیو شدید بن تہمتن ظلمانی نے سمت چاہی اور بارگاہ نیرنگ شاہ مین حاضر ہوا
دو چار خم شراب کے پیگیا جسوقت دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ
اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی ہرکارے خبر لیکر حضرت برکت
صاحبقران اعظم مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ لشکر حریف مین نقارۂ رزمی بجا ہی فرمایا
کچھ پروا نہین ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگی نقارخانۂ رعد آواز
نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی اُدھر کفار آپس مین کہتے ہین
کہ بھائیو کل کی جنگ آخری سمجھو اگر دیو تہمتن مارا گیا تو لشکر اسلام برباد ہوجائیگا اور دیو
شدید مارا گیا تو نیرنگ حصار کا خاتمہ ہی اگرچہ دیو شدید زبردستان روزگار مین سر برآوردہ ہی
لیکن شکست فتح قابو کی چیز نہین ابھی کل کی بات ہی کہ دیو شدید کہان اور دیو سفید کہان

مگر دیو شدید زخمی ہوگیا دیکھیے کیا ہوتا ہی اُدھر اہل اسلام دیو تہمتن گرز زن کے واسطے
دست بدعا ہین اور عرض کر رہے ہین کہ یا رب العالمین توہی بچانے والا ہی یہ دیو شدید
بڑی بلا ہی تو اسے رد کر ورنہ کل مذہب اسلام پردہ قاف سے اُٹھ جائیگا اور پھر کفرستان
ہو جائیگا اور اگر دیو تہمتن غالب آگیا تو تمام نیرنگ حصار آباد سمجھنا چاہیے اسلیے کہ پھر کوئی
ایسا نہین ہی جو مقابلہ لشکر اسلام کا کرسکے لوگ آپسمین گلے مل مل کے ایک دوسرے سے
رخصت ہو رہے ہین وصیتین کر رہے ہین کہ اگر ہم قتل ہو جائین اور تم زندہ بچو تو فاتحہ خیر سے
نہ فراموش کرنا وہ کہ رہے ہین کہ اپنی ہی کسے امید ہی بقول شاعر شعر اجل لگا رہے ہوے
تاک ہر کسی پہ ہی ؛ بہ ہوش باش کہ عالم روا روی پہ ہی ؛ کیسے کیسے لوگ نگاہونکے سامنے
دنیا سے اُٹھ گئے شعر دنیا کے جو مزے ہین ہرگز وہ کم نہ ہونگے ؛ چرچے یہی رہینگے
افسوس ہم نہ ہون گے ؛ دیکھیے کل کس کس کی اجل ہی اور کون کون فرش خاک پر
قبر کی نیند سوتا ہی اور کون کون زندہ بچتا ہی اسی عالم مین وہ رات گذری اور صبح نمودار ہوئی
بہادرون نے جامہ بصورت کفن زیب بدن کیا اور آمادہ مرگ وہیا سے قضا ہو ہو کر عازم میدان قتال و
جدال ہوے جسوقت دونون جانب صفین آراستہ ہو چکین اور نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے
تو دیو شدید بن تہمتن ظلماتی نے کجک مار کر اپنے فیل کو بڑھایا اور فیل تیزی سے ہاتھ
گوے کے چلا شدید اسکو پھیر کر سامنے تخت نیرنگ شاہ کے لایا اجازت حرب مانگی
نیرنگ شاہ نے کہا جا خداوند لہبس کے حوالے کیا آج ان خداپرستون کا استیصال
کرکے پلٹنا دیو شدید نے کہا ایسا ہی ہوگا ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر فیل کو
موڑا اور رُخ میدان جنگ کا کیا اسطرف دیو سفید دیو تہمتن سے کہ رہا ہی کہ مجھے
جانے دیجیے اور دیو تہمتن کہ رہا ہی کہ تم اُسکی ضرب نہین سنبھال سکوگے اُس روز خدا نے
بڑی خیر کی کہ گرز اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر علحدہ گرا ورنہ اسوقت تم زندون مین بھی
نہ ہوتے اور رہین بھی اگر زندہ پھرون تو جانو عمر دوبارہ ہوئی ہرچند دیو سفید نے اصرار کیا
مگر دیو تہمتن نے نہ مانا اور فیل اپنا بڑھاکر سامنے صاحبقران اعظم کے آیا اور اُتر کر فیل
سے اجازت میدان مانگی صاحبقران اعظم نے سر اسکا سینے سے لگایا اور آستین مرحمت
پشت پر جھاڑی اور کہا کہ اے تہمتن میرا دل دھڑکتا ہی آج تو براے مقابلہ نہ جا اسلیے
کہ اگر خدا نخواستہ تو ہاتھ سے شدید کے ہلاک ہوا تو مین سکندر رستم خو کو کیا جواب دونگا
بہتر یہ ہی کہ آج کی میدان داری میرے سپرد کر دو تہمتن نے عرض کی کہ آپ انکے بزرگ ہین
اور مین خادم ہون اگر حضور کے دشمنون کو چشم زخم پہونچا تو مین کیا جواب دونگا بہتر یہی ہی
کہ پہلے غلامون کو فدا ہو جانے دیجیے اور میری جانبازی کا تماشا دیکھ لیجیے پھر آپ کو اختیار ہی
صاحبقران اعظم خاموش ہو رہے اور دیر کے بعد فرمایا کہ اچھا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہی
مگر اے تہمتن ذرا سمجھ بوجھکر مقابلہ کرنا غفلت سے کام نہ لینا کہ دشمن قوی ہی تہمتن نے
عرض کی کہ اقبال حضور کا چاہیے یہ کہکر تسلیم رخصت کی اور بار دگر فیل پر سوار ہو کر چلا

اُس طرف سے دیو شدید نے اسکو اپنے مقابلے پر آتے ہوئے دیکھکر آواز دی کہ اے تہمتن گرز زن مین نے سُنا ہو کہ تو نے بڑے بڑے دیوان سرکش کو مارا ہو علی الخصوص دیوان نیرنگ قاف کا تو سر تھرا کر دیا مگر آج ملک الموت کا سامنا ہی میرے ہاتھ سے جان بری دشوار ہو لا حرب بہادری کی دیو تہمتن نے کہا کہ حال موت وزیست کا سوا خالق عالم کے کوئی نہین جان سکتا اگر پیمانۂ عمر میرا لبریز ہو چکا ہو تو بستر خواب پر بھی مرجاؤنگا اور اگر حیات مستعار باقی ہو اور تیری قضا میرے ہاتھ سے ہو تو انشاء اللہ تجھے بھی مارونگا لیکن پیشدستی میرا دستور نہین پہلے تو حربہ کر جسوقت حافظ حقیقی تیری ضرب سے بچائیگا تو میری ضرب کا تماشا دیکھنا یہ سُنکر دیو شدید بن تہمتن ظلماتی نے ایک میل فولادی اُٹھایا کہ اوپر اُس میل کے مانند برچھے کے نوک نکلی ہوئی تھی ایسا ہی میل تہمتن گرز زن کے ہاتھ مین بھی تھا گویا یہ نیزے ان دونو کے تھے شدید ظلماتی نے خبردار خبردار کہکر سینۂ تہمتن پر وار کیا تہمتن نے وار اسکا اپنے میل پر روکا رد و بدل ہونے لگا دونون کے حربون سے چنگاریان آگ کی گر رہی تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو فیل مست لڑ رہے ہین اُدھر دونون کے ہاتھی بھی مست تھے آپس مین گتھ گئے سر سے سر ملا کر زور کرنے لگے کبھی وہ اِسے ریل لایا کبھی یہ اُسے ریل کر لیچلا عجب طرح کی جنگ تھی سب کی نگاہین اور جانین لڑی ہوئی تھین کہ انھین دونو کی فتح و شکست پر لشکرون کی فتح و شکست کا دارومدار تھا ہر ایک دست بدعا تھے دیوان نیرنگ حصار اور دیوان پردۂ قاف دیو شدید کے لیے دعا مانگ رہے تھے اور دیوان گلستان ارم دیو تہمتن کے لیے جناب احدیت مین عرض کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بارالہا اسے تو بچا تاکہ اسوقت قوت لشکر بھی ہو آیندہ جو تیری مرضی اور دیو سفید اپنے گرگدن سیاہ پر سوار سب سے آگے بڑھا ہوا تماشا جنگ کا دیکھ رہا تھا اور داد ہنر دے رہا تھا اور دل مین یہ خیال تھا کہ اگر دیو شدید کہین بچا اور بے قاعدہ حربہ کرے تو تو بھی جا پڑے گویا بہانہ ڈھونڈ رہا تھا کہانتک بیان کیا جائے کہ دونون میل آپس مین ٹکرا ٹکرا کر اسقدر گرم ہوئے کہ ہاتھون مین چرکے دینے لگے مجبور ہوکر ہاتھون سے پھینک دیے اور گرز سنبھالے گو گرز شدید ظلماتی کا دو سو من زائد تھا مگر یہ ایسا فرق نہ تھا جسکی ہیبت دیو تہمتن کو ہوتی البتہ قد اُس ملعون کا ڈیڑھ سو گز کا تھا اور قد تہمتن کا ایک سو تیرہ گز کا تھا اور یہ بڑا فرق تھا جو ہر جگہ پست کیے دیتا تھا اور دبائے دیتا تھا اور ہاتھی بھی دیو شدید کا کسی قدر دیو تہمتن کے فیل سے بلند تھا یہ دونون فیل بھی انتخاب زمانہ تھے کہ اتنے اتنے بڑے دیوؤن کے لنگرون کو سنبھالے ہوئے تھے اور ریلتے نہ تھے برابر سونڈ سے سونڈ لپیٹ کر زور کر رہے تھے ایک مرتبہ دیو شدید نے آواز دی کہ اے تہمتن ہوشیار ہو جا کہ یہ ضرب طمانچۂ اجل ہو کسی نے اس ضرب کا جواب نہین دیا ہو جس پر گرز پڑا نقشہ حیات کا بگڑ گیا کبھی دوسری ضرب کی نوبت نہین آئی یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا یہ کہکر چوبیس سو من کی ضرب کو سنبھالا اور بالا سے چرخ دیا کلہ گرز سے فنا فنا کی صدا پیدا ہوئی بس اسنے ہان ہان کہکر فیل کو فیل سے ملا کر سر دیو تہمتن پر وار کیا ایک سنّاٹا ہمہ اُٹھا

کڑ کر زمین جو ہوا بھری عنا کی صدا پیدا ہوئی اہل اسلام نے کہا خداوندا بچانا دیو تہمتن کو
دیو تہمتن نے اپنے گرز کو اُٹھا کر چہرے کی پناہ کیا اب گرز جو گرز پر پڑتا ہی تڑاقے کی صدا
بلند ہوئی ایک شعلہ چمک کر فلک کو نکل گیا تتق گرد و غبار بلند ہوا گرد دیو تہمتن اُس گرد مین
پوشیدہ ہو گیا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا ہاتھی دیو تہمتن کا گھٹنون گھٹنون زمین مین
دھنس گیا تہمتن کے ہر بُن مُو سے پسینہ جاری ہوا چھٹی کا دودھ زبان پر ذائقہ دے گیا
بیہوشی طاری ہو گئی دیو شدید ظلماتی نے نعرہ کیا کہ ذدم و پست کر دم اے گروہ لشکر اسلام
خبر تہمتن کی کہ مردہ صد سالہ پاؤ گے ان باتون نے دل اہل اسلام کے ہلا دیے دیو سفید
جھپٹ کر قریب آیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے بتیاب نہ در آیا دیکھا کہ دیو تہمتن
کے ہر بُن مُو سے پسینہ جاری ہی مگر ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم ہین ہاتھی گھٹنون تک
زمین مین دھسا ہوا ہی مگر دیو تہمتن بیہوش کھڑا ہی دیو سفید نے آواز دی کہ حریف
لاف زنی کر رہا ہی آپ جواب نہین دیتے یہ سُنکر دیو تہمتن کو ہوش آیا ہاتھی کو بڑھنے کا
اشارہ کیا وہ بالکل پاگل ہو رہا تھا دیو سفید نے کہا کہ ہاتھی زمین مین دھسا ہوا ہی آگے
کیونکر بڑھے دیو تہمتن زمین پر کودا اور سر اپنا فیل کے شکم سے ملا کر زور کیا کہ فیل زمین سے
نکلا اور کنوتیون کو جھاڑ کر باہر آیا دیو تہمتن نے کہا اے فیل اب ہم بھی آخر ہین اور تو بھی
آخر ہی تھوڑی دیر کا اور ساتھ ہی ابھی سے رو گردانی نہ کر یہ کہکر مستک پر ہاتھ پھیرا اور پھر
سوار ہوا اتنے عرصے مین گرد برطرف ہوئی اور نظر سب کی دیو تہمتن پر پڑی اہل اسلام خوش
ہوئے کہ تہمتن ضرب گرز سے زندہ بچ گیا خیر اب کچھ امید ہوئی اور کفار پہلے نہایت خوش تھے
دیو آپس مین قلقاریان مار رہے تھے اور کہ رہے تھے کہ تہمتن مارا گیا جسوقت تہمتن کو زندہ
دیکھا افسردہ خاطر ہو گئے اور شدید ظلماتی کی خیر مانگنے لگے دیو تہمتن نے اپنا گرز اُٹھایا
اور آواز دی کہ اے دیو شدید تو نے بلا کی ضرب لگائی کہ اگر کوہ بھی سپر ہوتا تو پاش
پاش ہو جاتا یہ مین ہی ایسا سخت جان تھا کہ تیری ضرب سے بچا اب تماشا میری ضرب کا
دیکھ شعر تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن ؛ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؛ اے دیو شدید
میرا گرز بھی گھونسا ہی ملک الموت کا اسکا روکنا بھی آسان نہین ہی ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ
خبردار نہ کیا تھا یہ کہکر اپنے گرز کو بھی سر پر چرخ دیا اور برابر دیو شدید کے پہونچکر
یا یزدان پاک کہکر سر پر دیو شدید ظلماتی کے کھڑے ہو کر وار کیا کہ بغیر اسکے اسکا ہاتھ
دیو شدید کے سر تک پہونچنا محال تھا دیو شدید نے بھی اپنے گرز کو اٹھا کر چہرے کی
پناہ کیا معاذ اللہ دیو تہمتن کی ضرب اور گرز اتنا بڑا لنگر وار گرز پر گرز جو پڑتا ہی وہ تڑاقا ہوا
کہ صحرا ہل گیا شعلہ نکلکر تیر شہاب بنکر جانب آسمان چلا کہ اس ظالم کو بھی پھونک دون جسکے
دور زمین پر فتنہ و فساد بر پا ہوتے ہین تتق گرد اسقدر بلند ہوا کہ دیو شدید ساقط اور دیو اسمین
مع فیل غائب ہو گیا اور ہاتھی اسکا بھی گھٹنون تک غرق زمین ہو گیا جگر زمین بسبب ہول و
ہیبت کے چاک ہو گیا پرند آشیانون سے اُڑے چرند گیاہ سے مُنھ پھیر کر بھاگے کہ یہ

کیا بلا نازل ہوئی زمین کو زلزلہ سا محسوس ہونے لگا سنگریزے جو اُڑے تھے وہ طیراً ابابیل کا مصداق تھے کہ اس فیل مست کے جگر کو صدمہ پہ صدمہ پہونچاتے تھے دیو شدید بھی بیہوش ہو گیا تھا اور ہاتھ دیو تہمتن کے بھی جھنجھنانے لگے تھے اب دیو تہمتن نے آواز دی کہ نہ دم و پست کردم تو خبر اس کوہ جان دار کی کہ اسمین دم ہی یا نہین دیوان ظلمانی دوڑے اور اندر گرد کے در آئے آواز دیکر دیو شدید کو ہوشیار کیا ہنوز تتق گرد بر طرف نہین ہوا ہی اور انواع و اقسام کے کلام گوش زد ہو رہے ہین کہ صاحبقران اعظم نے پکار کر فرمایا اے تہمتن کیا کہنا وہ ضرب لگائی ہی کہ یقین ہی بیکر اس قرساق کا چورا ہو گیا ہو گا فرہاد خاقان یک ضربی و فرسنگ بن لندھور نے بھی بہت تعریف کی اور کہا آج تک ایسی مردانہ لڑائی دیوون کی نہین دیکھی واہ کیا کہنا اسی طرح ہر طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور دیو سفید تو بے اختیار پکار اُٹھا کہ وہ مارا مرد و کو دیو تہمتن نے صاحبقران اعظم کی طرف دیکھکر تسلیم کی اور عرض کیا کہ یہ سب اقبال تھا حضور کا ورنہ میری کیا حقیقت تھی اسلیے کہ حریف زبردست ہی مگر برابر کا جواب پا گیا اب اگر زندہ ہو تو سوا اسکے اور کیا کہا جا سکتا ہی کہ قضا نہ تھی اور دیوان لشکر کفار نہایت پریشان تھے جب گرد بر طرف ہوئی تو دیکھا کہ دیو شدید زندہ ہی اسنے بھی زمین پہ کود کر اور کاندھا دیکر اپنے فیل کو زمین سے نکالا اور بار دگر سوار ہو کر نعرہ کیا کہ منم شدید ظلمانی اے تہمتن واقع مین تو نے اپنی بساط سے بہت زیادہ ضرب لگائی دیو شدید اسقدر خاک مین اٹا ہوا تھا کہ صورت نہ پہچان پڑتی تھی صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اسکی زیستی دراز معلوم ہوتی ہی خدا دیو تہمتن کو اسکے ہاتھ سے بچائے اب جو یہ گرد سے نکلا آواز دی کہ اے دیو تہمتن اے اب ہوشیار ہو جا کہ اس ضرب کے بعد دوسری ضرب نہ لگاؤنگا یہ کہکر اپنا گرز گران سنگ آسمان رنگ ہشت پہلو تولتا ہوا جھپٹا اور قریب دیو تہمتن کے پہونچکر خبردار خبردار کہکر دو دستی ضرب لگائی دیو تہمتن نے پھر گرز کو اُٹھا کر چہرے کی پناہ کیا اور پکارا کہ خداوندا مجکو زندگی کی ہوس نہین مگر تو ثابت قدم رکھنا کہ کافر سے سامنا ہی الغرض ضرب جو پڑتی ہی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا دیو تہمتن کی قوت تو پہلی ہی ضرب روکنے مین زائل ہو چکی تھی اور دوسری ضرب خود بھی لگائی تھی ایسی کہ رہی سہی قوت بھی جا چکی تھی دم ٹوٹ چکا ہی دست و پا مین رعشہ ہی اور نہ اتنے بڑے زبردست دیو نے دو دستی ضرب لگائی ہی اب اسکا ٹھکانا کیونکر رہے کہ گرز سے گرز جو لڑا شرارے نکلے تڑاقے کی صدا بلند ہوئی دل مسلمانون کے ہل گئے ہاتھ دیو تہمتن کے تھرائے دونون شانون کی چولین نکل گئین دونون گرز سر پر گرے سر شق ہو گیا بھیجا پاش پاش ہو گیا وہانسے سر فیل پر گرا ہی فیل بھی مارا گیا اور فیل آتشبازی ہو کر گرا تتق گرد بلند ہوا اُسنے بھی پردہ پوشی کی اور مثل گنبد کے ہو گیا صاحبقران اعظم منتظر ہین کہ گرد ہٹے تو حال دیو تہمتن کا معلوم ہو جب دیر ہوئی تو بیتاب ہو کر قریب آئے کلمہ طیبہ کی صدا کانون مین پہونچی گھبرا کر پکارے کہ اے دیو تہمتن کیا حال ہی دیو تہمتن نے جو صدا صاحبقران اعظم کی سنی کہا آپ میرے اسلام کے شاہد رہیے گا اے سلطان قاف خدا آپ کو اس جنگ مہلک سے نجات دے

الحمد للہ کہ وقت آخر آپ کی آواز سُنی مگر افسوس اس بات کا ہی کہ شاہزادہ سکندر رستم خو کی
زیارت سے محروم رہگئے جسوقت اُس شہریار عالیوقار سے ملاقات ہو تو میری طرف سے
عرض کر دیجیے گا شعر جہان سے حسرت دیدار یار لیکے چلے ؛ چمن سے داغ فراق بہار لیکے چلے
یہ کہتے ہی آنکھیں پھر گئیں اور روح جسم خاکی کو چھوڑ کر طرف ملک عدم کے روانہ ہوئی شعر
بولی یہ روح جسم کا پُشتارہ پھینک کر ؛ بھاری ہی بوجھ کون یہ بیگار لیچلے ؛ صاحبقران اعظم
رونے لگے اور دیو سفید نے گریبان چاک کیا خاک اُڑانے لگا یہ حال دیکھکر دیوان کفار
نقارۂ شادمانی بجانے لگے اور اہل اسلام مین شور فریاد و فغان بلند ہوا صاحبقران اعظم
روتے ہوے پیٹتے تھے کہ فرہاد خان یک ضربی نے بڑھ کر حال پوچھا صاحبقران اعظم
نے فرمایا کہ دیو تہمتن نے انتقال کیا فرہاد خان نے بھی نعرہ آہ کا مارا فرسنگ بن
لندھور بھی رونے لگا یہ سب تو اپنے حال پر ملال مین تھے وہان نیرنگ شاہ کی
بن پڑی اور سوچا کہ اس سے بہتر موقع نہ ہاتھ آئیگا دیو شدید کو آواز دی کہ ہان مارلو
سب کو کوئی جانے نہ پاے ان لوگون نے بڑے بڑے دیوون کو مارا ہی اور اگر یہ زندہ
بچ گئے تو ضرور قصاص لینگے اے دیو شدید خبردار کسی کو زندہ بچانے دینا یہ آدم زاد
دیو زادون سے زیادہ سخت ہین اِنکے قتل کرنے مین بڑی ناموری ہی ہرچند نعیم حبتی نے
منع بھی کیا تھا کہ اے بادشاہ یہ لڑائی ہی بڑھنا بگڑنا اسکا اختیاری چیز نہین ہی اسوقت مین انکو
نہ بستا ایسا نہ ہو کہ کوئی مددگار اُنکا آجاے تو پھر وہ بھی پناہ نہ دینگے ہرچند اسنے سمجھایا
کہ کسی طرح یہ باز رہے کیونکہ یہ لوگ مبتلاے غم و الم ہین اور بھی نہ مارے جائین اور چراغ اسلام
پردۂ قاف مین گل نہ ہو جاے مگر دیو نیرنگ نے ایک نہ سُنی اور کہا کہ اس سے بہتر
موقع نہ ملیگا بس اسکا تاکید کرتا تھا کہ دیو شدید بن تہمتن ظلماتی نے وہی گرز گران سر اپنا
پکڑ کر ادھر چلا ساتھ ہی اسکے کل دیوان نیرنگ قاف دارین پکڑ پکڑ کر لشکر اسلام کی طرف
متوجہ ہوے اِدھر سے بھی فوج آگے بڑھی دونون لشکرون مین جنگ ہونے لگی دار پر
دار چل رہی تھی ایک ہنگامۂ محشر بپا ہوا دیو شدید نے دیوان لشکر اسلام کو پامال کر ڈالا
چوبیس سو من کا گرز جس پر پڑ گیا پتا بھی نہ معلوم ہوا لاشون مین یہ امتیاز نہ تھا کہ کون کسکی
لاش ہی دیو نیرنگ چلا رہا ہی کہ پہلے سردارون کو قتل کر فوج آپ ہی بھاگ جائیگی یہ سنکر
دیو شدید صاحبقران اعظم کی طرف چلا یہ دیکھتے ہی دیوا کوان سینہ سپر ہو گیا اور پکارا
کہ او نامرد اتنے بڑے تن و توش پر یہ نامردی کہ غمزدگان کے قتل پر کمر باندھی ہی اگر ایک
گھڑی روز میدان داری موقوف رکھتا تو کیا ہم لوگ کہین چلے جاتے خیر آجکی جنگ بھی
یادگار رہیگی جو سُنیگا وہ بہادر تجھپر نفرین کریگا یہ سُنکر دیو شدید نے کہا ہمین اطاعت بادشاہ
اور قتل دشمن سے بحث ہی یہ کہکر وہی گرز دیوا کوان کے سر پر مارا کہ یہ مرد مسلمان درجۂ
شہادت پر فائز ہوا لاش اسکی تعویذ بنکر رہ گئی یہ دیکھتے ہی فرسنگ بن لندھور نے آواز دی
کہ او ملعون غضب کیا تو نے کہ دیو تہمتن کو مارا اور دیوا کوان کو بھی شہید کیا کب چھوٹتا ہی

انکو یہ کہکر دیوؤن کو قتل کرتا ہوا دیو شدید کی طرف چلا دیو شدید نے فرسنگ کو اپنی طرف
آتے ہوے دیکھا یہ بھی فرسنگ کی جانب چلا فرہاد خان نے آواز دی کہ کیا لڑکے سے
لڑنے جاتا ہی اِدھر آ اور مجھسے سامنا کر لیکن دیو شدید اور فرسنگ بن لندھور قریب
پہونچ چکے تھے فرسنگ نے ایک وار تو دیو شدید بن تہمتن ظلماتی کا خالی دیا اور
اپنا گرز مارا گیارہ سو من کی ضرب وہ کب خیال مین لاتا ہی اُسکے گرز کا آدھا بھی تو نہین ہی
ضرب فرسنگ کو اپنے گرز سے رد کر کے جو گرز مارا پھر فرسنگ چاہتا تھا کہ وار خالی
دون مگر مرکب نے ٹھوکر لی آگے نہ بڑھ سکا گرز فنا کی صدا دیتا ہوا سر پر پڑا کہ راکب و مرکب
دونون ایک ہو گئے یہ معرکہ دیکھکر فرہاد خان یک ضربی بیتاب ہو گئے گریبان چاک کر ڈالا
اور روتے ہوے لاشِ فرسنگ کی طرف چلے ہر چند بہت سے دیو سدّ راہ ہوے فرہاد
خان نے دست چوبدست سے لاشون پر لاشین گرا دین کشتون کے پشتے لگا دیے اور
قریب لاشِ فرسنگ پہونچکر آواز دی کہ اے فرزند اسقدر جلدی کی کہ ہم سے پہلے راہی
ملک عدم ہو گئے ارے تمنے بھی مثل ارشبون کے ہمکو چھوڑ دیا اِس ضعیفی مین تمھارا
داغ دیکھنا بدا تھا اب اگر اِس تہلکہ سے نجات ہوئی اور پردۂ دنیا پر جانا ہوا تو مین کیا
لندھور کو جواب دونگا یہ کہتے ہوے لاش پر گرے اور گلے سے لگا کر رونے لگے
دیو شدید نامرد کو یہ موقع غنیمت ملا جھپٹ کر گرز مارا کہ فرہاد خان یک ضربی بھی مانند فرسنگ کے
پیوند خاک ہو گئے صاحبقران نے یہ معرکہ دیکھکر سر پیٹ لیا گریبان چاک کر ڈالا اور پکارے
اے برادرین گلستان ارم مین تمھاری والدہ کو کیا منھ دکھاؤنگا افسوس صد افسوس
کہ قضا تمکو پردۂ دنیا سے قاف مین لائی تھی دیو شدید پکارا کہ او آدمزاد انکو کیا روتا ہی
تھوڑی دیر مین تیری بھی یہی حالت ہوا چاہتی ہی فرمایا کہ مین خود جینے سے تنگ ہون
تجھے واسطہ اپنے دین و مذہب کا کہ جلد کام میرا تمام کر تا کہ اس رنج والم سے نجات پاؤن یہ
فرماتے ہوے دیو شدید کی طرف چلے اور دیو شدید صاحبقران اعظم کی طرف چلا اتنے
مین نیرنگ شاہ پکارا کہ اے دیو شدید تم اُس طرف لڑ رہے ہو اور دیو سفید ادھر
ہمارا کام تمام کیا چاہتا ہی یہ سنتے ہی دیو شدید پلٹا دیکھا کہ دیو سفید قریب نیرنگ شاہ کے
پہونچ چکا ہی آواز دی کہ او دیو سفید کہان چلا ابھی تو مین موجود ہون پہلے مجھسے مقابلہ
کر لے دیو سفید نے کہا تو ہمارے سردار کی طرف بڑھا ہم تیرے سردار کی طرف چلے
اب اِدھر آتا ہی تو کچھ پروا نہین یہ کہکر دیو سفید پلٹا اور دیو شدید کی طرف چلا صاحبقران
اعظم نے آواز دی کہ اے دیو سفید حربہ اسکا روکنا بالکل خلاف عقل ہی جہانتک ہو سکے
خالی دینا دیو سفید نے کہا کہ حضور تماشا دیکھین جو حالت اسنے دیو تہمتن کی بنائی جب
اُس سے بدتر حالت اس ملعون کی دیکھون تو مجھے صبر آئے بغیر اسکے قرار نہ آئیگا یہ
کہتا ہوا لاشون پر لاشین گراتا ہوا چلا جس دیو پر گرز مارا وہ پیوند خاک ہو گیا میدان مین ہر طرف
قبرین بنی بنائی تیار ہین جو دیو کہ دیو شدید اور دیو سفید کی ضرب سے ہلاک ہوئے ہین

اُسکے واسطے قبر کی ضرورت نہین خود بصورت مزار ہو گئے ہین یہ دونون دیوان زبردست ابھی بہت فاصلے پر ہین کیونکہ شدید ظلماتی خدا پرستون کے لشکر کو درہم وبرہم کرتا ہوا حد لشکر تک منگل آیا تھا اور اُدھر دیو سفید صفون کو توڑتا ہوا قریب نیرنگ شاہ پہونچگیا تھا اب جب دونون پلٹ کر چلینگے تو دونون لشکرون کو طے کرینگے اسوقت سامنا ہو درمیان مین جو دیو صفین باندھے کھڑے ہین اور لڑ رہے ہین جسنے صورت دیو شدید و دیو سفید کی دیکھی راہ گریز اختیار کی انتظام لشکر بگڑ گیا ہی مغلوبہ ہو رہی ہی اپنے بیگانے مین امتیاز باقی نہین رہا ہی بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو دشمن سمجھکر مارے ڈالتا ہی اُدھر ان دونون دیوون نے تمام فوج کو اسطرح پامال کر رکھا ہی جیسے دریا مین طوفان آتا ہی کہانتک بیان کیا جاے اسلیے کہ یہ وہ جنگ ہی جسمین تمام گلستان ارم اور تمام قاف یکجا ہی اور دیوان عالم جمع ہو گئے ہین قریب چالیس پچاس لاکھ دیو کے ہین جنمین جنگ ہو رہی ہی ہر طرف سوا صداے بگیر و بزن کے اور کوئی آواز نہین سنائی دیتی دریاے خون جاری ہی کاسے سرون کے بجاے حباب تیرتے پھرتے ہین موجین تلوارون کی اسقدر تیزی سے آرہی ہین کہ کشتی حیات طوفانی ہو رہی ہی نہنگ قضا ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور شکار مرغ جان کا ہو رہا تھا بازار موت گرم تھا جانون کی ارزانی تھی ملک الموت خریدار بنا ہوا دوڑتا پھرتا تھا اسی حالت مین دیو سفید اور دیو شدید کا سامنا ہو گیا دیو سفید نے آواز دی کہ او شدید اسقدر شدت یہ تن و توش اور شیوۂ نامردی تجھے شرم نہ آئی کہ بغیر ہوشیار کیے ہوے تونے فرسنگ بن لندھور کو مارا اور چچا کو اُسکے یعنے فرہاد خان یک ضربی کو اس سے بھی زیادہ مجبوری کی حالت مین قتل کیا کہ وہ اپنے بھتیجے کی لاش سے لپٹے ہوے رو رہے تھے خدا جلد تجھکو خاک ذلت پر گراے یہ سُنکر دیو شدید نے کہا دشمن کو پست کرنیسے غرض ہی یہ میدان جنگ ہی یا خوابگاہ کیون حریف سے اسقدر غافل رہو کہ وہ کام اپنا کر جاے دیو سفید نے کہا کہ پھر پہلوانی کے ساتھ تو نے سحر و عیاری بھی حاصل کی ہوتی دیو شدید نے کہا کہ اس تقریر سے کچھ حاصل نہین اگر تجھے دعوے ہو تو بدلہ اُنکا مجھسے لے مین موجود ہون یہ کہکر گرز مارا دیو سفید کو نصیحت صاحبقران اعظم کی یاد آگئی ضرب گرز کو گرز پر نہین روکا جیسے ہی سناٹا ہوا کا پیدا ہوا اور گرز چلا دیو سفید نے پینترا بدلکر وار اسکا خالی دیا ضرب زمین پر پڑی دیو شدید نے آواز دی کہ زدم و پست کردم تتق گرد بلند ہوا صاحبقران اعظم نے آہ کا نعرہ مارا اور پکارے کہ افسوس دیو سفید بھی مارے گئے یہ اسطرف متوجہ تھے کہ دیو مزید بن شلید نے عقب سے وار شمشاد کا وار کیا صاحبقران اعظم اسکی جانب سے غافل تھے وہ جو سر پر پڑتی ہی سر شق ہو گیا تیوریگرے قریب تھا کہ مرکب کسے گرین مگر اپنے کو سنبھالا دامن پھاڑ کر زخم سر کو باندھا اب دیو مزید سامنے سے بھاگا اور صاحبقران اعظم نے تعاقب اُسکا کیا اُدھر دیو سفید نے گرد سے نکلکر دیو شدید کو گرز مارا اُسنے گرز کو گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی مگر دیو سفید کی ضرب سے دیو شدید کہان پست ہو سکتا تھا

اب کی جو پلٹ کر اسنے ضرب لگائی اور دیو سفید نے پینترا بدلا لاش ایک دیو کی پڑی ہوئی تھی
پاؤن اُلجھا اور دیو سفید گرا ایک پاؤن پر ضرب گرز پڑی پاؤن ٹوٹ کر زمین مین پیوست ہوگیا
اب دیو سفید مین اُٹھنے کی طاقت نہ رہی اسنے دیکھا کہ اب اگر جنبش و حرکت کرتا ہون تو سوا
جان جانیکے کوئی فائدہ نہ ہوگا کوئی دشمن ایک وار کرکے خاتمہ کردیگا یہ چُپکا لاشون مین پڑا رہا
اور دعا کرنے لگا کہ پروردگارا تو ہی صاحبقران اعظم کا بچانے والا ہی اب کسی مددگار کو بھیج
ورنہ قاف سے دین اسلام اُٹھا جاتا ہی کوئی تیرا نام لینے والا باقی نہ رہے گا اُدھر صاحبقران
اعظم قریب دیو مزید بن شلید کے پہونچ گئے اور آواز دی کہ او نامرد ہوشیار ہو کہ قضا برابر
پہونچگئی یہ کہکر تلوار کمر پر ماری کہ اس شجر کفر و نفاق کے دو ٹکڑے ہوے لاش اسکی زمین پر
گری یہ معرکہ جو دیو شدید نے دیکھا پکارا کہ او آدم زاد تو بڑا سرکش ہی کہ اس عالم زخمداری مین
اتنے بڑے دیو کو اسطرح مارا دیکھ آتا ہون اور تیری بھی خبر لیتا ہون فرمایا صاحبقران اعظم نے
کہ مین خود زندگی سے تنگ ہون موت مانگ رہا ہون کہ بعد ایسے ایسے دوستون اور
عزیزون کے زندگی پر خاک ہی سخن مختصر فاصلہ دیو شدید اور صاحبقران اعظم مین بہت تھا
اور لشکر درمیان مین حائل تھا دیو شدید دیوان اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا جاتا تھا اور صاحبقران
اعظم بھی زخمون مین چور جھوم رہے تھے اور منتظر قضا کے تھے اور کہتے تھے کہ آج قاف مین
اولاد صاحبقران کا خاتمہ ہی اور دین اسلام پردۂ قاف سے اُٹھا جاتا ہی دیوان اسلام
جانین دے رہے تھے اور مالک کو اپنے بچا رہے تھے مگر دیو شدید کے مقابلے مین سوا
پست ہونے اور شکست کھانے کے امید فتح یابی کسے تھی اِدھر تو دیو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی
اور اُدھر خیر نگ شاہ نے فوج کو للکارا ہی قریب تیس بتیس لاکھ دیوون کے یورش
کرکے چلے اب دس گیارہ لاکھ دیوان لشکر اسلام سے ریلا انکا نہ رُک سکا اور پسپا ہونے لگے
یہ حالت دیکھکر صاحبقران اعظم نہایت پریشان ہوے کہ مرنا تو اچھی چیز ہی مگر ذلت سے مرنا بہت
بُرا ہی خداوندا اب عزت تیرے ہاتھ ہی قدم میرے پیچھے نہ سرکین ورنہ روحین میرے ساتھیونکی
مجھ پر ہنسین گی یہ فرما کر ایک لاش کی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر ورد زبان فرمایا کہ شعر

تمھارے ساتھیون مین ہین نہ چھوڑو قافلے والو ॥ بڑھے جاؤ نہ یون آگے رہے جاتے ہین ہم سے لوہو ॥

اسوقت مین مُنھ موڑنا اچھا نہین یہ شرط وفا نہین ہی کہ ہمین اس مصیبت مین
چھوڑ کر تم راہی ملک عدم ہوے ہو اتنا ٹھہر جاؤ کہ ہم بھی آلین تو ساتھ چلین کیونکہ نئی راہ ہی
کوچون سے ناواقفیت منزل کا نشان معلوم نہین کوئی رہبر ساتھ نہین اسی اس طرح کے
کلمات حسرت آیات فرماتے تھے اور لاشین اُن کشتگان محبت کی نہ چھوڑتے تھے زمین پر قدم
ایسے جمائے تھے کہ طبقہ بھی جگہ چھوڑ دے مگر یہ نہ ہٹین اب لشکر اسلام کی یہ حالت ہی کہ
سردار تو سوا صاحبقران اعظم یا دیو سفید کے باقی نہین سب مارے جا چکے دیو سفید
زندہ بھی ہی تو مُردے سے بتر ہی کہ اُٹھ نہین سکتا ایک پاؤن پیوند خاک ہوگیا ایک پاؤن
باقی ہی اُٹھنا ممکن نہین لڑنے کے قابل کہان یہی غنیمت ہی کہ دشمنون نے اسکو مردہ سمجھکر

چھوڑ دیا ہی دم اسکا آنکھون مین ہی اور تباہی لشکر اسلام دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان اگر اسوقت مصیبت مین تو نہ مدد کریگا تو کفار یہ کہینگے کہ تمھارے خدا نے تمھین نہ بچالیا جس طرح کی شرط مین دیو تہمتن سے ہار کر مشرف دین اسلام سے ہوا وہی بات یہ کفار کہینگے کہ ہمارے خداوند نے مدد کی اور تمھارا خدا کچھ نہ کرسکا بار الہا عزت دین کی اور شرم مسلمانان تیرے ہاتھ ہی اُدھر نعیم جنی وزیر نیرنگ شاہ کہ دراصل مرد مسلمان ہی لیکن مجبور رہی اگر اظہار مذہب کرتا ہی تو قتل ہوتا ہی دعا کر رہا ہی کہ پروردگار اب حال صاحبقران اعظم پر رحم کر سب عزیز و دوست اُنکے مارے جاچکے اُنکے بعد چراغ گل ہی صدقہ اپنے حبیب کا اب اہل اسلام کی جڑ لے فوج صاحبقران اعظم کی آدھی بھی نہین یہی ہی جو لوگ باقی ماندہ ہین اُنکے بھی قدم اُکھڑے جاتے ہین کہ یکایک تیر دعا کا ہدف اجابت پر بیٹھا اور جانب صحرا سے دو بگولے گرد کے پیدا ہوے ایک آگے آگے اور ایک اُسکے پیچھے پیچھے مگر ساتھ ہی ساتھ بعد اُسکے دو بگولے اُنسے کچھ فاصلہ پر پیدا ہوے اور اُن کے عقب مین تتق گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی صاحبقران اعظم کو یہی خیال ہی کہ مدد کفار کی آئی ہوگی ہمارا کون ہی جو اسوقت مین خبر لے خدا رکھے ایک وہ لڑکا آیا ہوا ہی تو وہ طلسم نیرنگ قاف کی مصیبتون مین پھسا ہوا ہوگا دیو شدید نے بھی ہاتھ روکا اور گرد کی جانب متوجہ ہوا دیکھا کہ آتے آتے دامنہ گرد کا تنگا قتہ ہوا پہلے بگولے سے ایک دیو دراز قد ایک شاخ مین ٹوٹی ہوئی تلوار پھسی ہوئی شاخ سے خون جاری بھاگا ہوا اچھلا آتا ہی لشکر کو دیکھکر فوج مین گھس پڑا اور پکارا کہ مجھے پناہ دو کہ شیر میرے عقب مین آتا ہی ساتھ ہی دوسرے بگولے سے نعرۂ شیرانہ کی آواز آئی کہ منم سکندر رستم خو کے گذاریم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی تیسرے بگولے سے نعرہ صاحبقران کو جک کا ہوا اور چوتھے بگولے سے مظہر پریزاد پیدا ہوا اب اول ان سب سے شاہزادہ سکندر رستم خو گھوڑا دوڑاے ہوے لشکر پر گرا اور صفونکو توڑتا ہوا دیو سرہنگ تن تنہا کی طرف چلا آگے آگے دیو سرہنگ بھاگتا جاتا ہی اور پیچھے پیچھے سکندر رستم خو صفون کو بھاتا ہوا چلا آتا ہی دیو شدید صورت حیرت بنا دیکھ رہا ہی کہ یہ طفل آدم زاد ہی اور اتنا بڑا دیو اس سے بھاگتا ہی بڑا نامرد ہی اگر گر پڑے تو یہ کچل کے مرجاے دیکھو تو ہوتا کیا ہی نعیم جنی کہہ رہا ہی کیا قضا اس لڑکے کو کھینچکر لائی ہی افسوس چراغ دودمان صاحبقرانی آج گل ہو جائیگا کوئی باقی نہ رہیگا لیکن جسوقت سے دیو سفید نے نعرۂ سکندری کی آواز سنی ہی اسکی جان مین جان آگئی ہی زمین سے اُٹھ بیٹھا ہی اور پکار پکار کر کہہ رہا ہی کہ اس آواز کے نثار اے شاہزادے خدا تجکو سلامت رکھے الحمد للہ کہ مین نے دیدار تیرا دیکھ لیا اب یہ دیکھ رہا ہی کہ جسقدر تعریف اسکی تہمتن سے سُنی تھی وہ بھی کم تھی کس آن بان کے ساتھ دیوؤن کو پست کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہین رُکتا ہی نہین اب گرد اُڑی اور خورشید زرین قبا بھی مع لشکر فیروزی اثر آکر پہونچگیا اور کفار پر گرا اور تلوار چلنے لگے ہنگامہ

گیر و دار بلند ہوا دیوان گلستان ارم کو بھی قوت پیدا ہوئی حوصلہ انکا بڑھا جنکے پاؤن اُکھڑ
چلے تھے اُنھون نے بھی قدم گاڑ دیے اور نعرے مارے کہ ہان مار لو ان کافرون کو
جانے نہ پائین پھر برابر جنگ ہونے لگی لیکن سکندر رستم خو لڑتا ہوا اور لاشین گراتا ہوا قریب
دیو سرہنگ تن تنہا کے پہونچگیا اور سرہنگ تن تنہا کے پیچھے علمدار لشکر کے چھپا سکندر نے
دوڑ کر تلوار ماری کہ علم کو مع دیو سرہنگ قلم کیا اور لاش اسکی گری اتنا بڑا دیو تھا کہ زمین ہل گئی
دیو نیرنگ تھرتھرانے لگا اور پکارا کہ اے دیو شدید جلدی خبر لے اس طفل آدم زاد کی بڑا
غضب کیا اسنے کہ میرے لشکر کا علم سرنگون کیا اور علمدار کو مارا جانے نہ پائے کہ بڑی سرکشی
اسنے کی ہے دیو شدید سکندر رستم خو کی طرف چلا دیو سفید نے پہلے تو سکندر کی تعریف کی
اور کہا کہ کیا ہاتھ مارا سبحان اللہ لیکن جب دیکھا کہ دیو شدید سکندر کے مقابلے کو چلا ہے
تو بیتاب ہو کر پکارا کہ اے شہریار یہ بلاے بد ہے اسکی ضرب سے آپکا رفیق دیو تہمتن مارا گیا
اور جانبر نہ ہو سکا بس یہ سُننا تھا کہ شاہزادۂ سکندر رستم خو کی آنکھون مین خون اتر آیا اور آواز
دی کہ او ملعون تو نے ایسے میرے رفیق کو مارا کہ دل میرا توڑ دیا کب چھوڑتا ہون تجکو یہ
فرماتے ہوے مرکب کو چمکا کر دیو شدید کی طرف چلے صاحبقران اعظم پکارے اے فرزند
تم کیون اسطرف آئے ارے مجکو شہریار سے شرمندہ نہ کرانا تم پلٹ جاؤ یا میرے بعد مقابلہ کرنا
سکندر رستم خو نے آواز دی کہ آپ دعا کرین مین اس ملعون کو پست کیے دیتا ہون تماشا دیکھیے
اسنے میرے رفیق دیو تہمتن کو مارا ہے کب چھوڑتا ہون اسکو یہ فرماتے ہوے صفونکو توڑتے
ہوے دیو شدید کی طرف چلے جاتے ہین اور اُدھر سے دیو شدید چلا آتا ہے سب نگران ہین
کہ یہ کیا کرینگے انکا ہاتھ دیو شدید کے پاؤن تک تو بمشکل پہونچیگا کہ ایک فیل بلند پر سوار ہے
اور قد ڈیڑھ سو گز کا دو ہزار چار سو من کی ضرب اسکے ہاتھ مین ہے اور ہاتھ مانند خرطوم فیل کے
قوی و زبردست ہین بقول شاعر شعر یہ ساعدون کا ہے اُسکے عالم کہ جسنے دیکھا ہوا وہ بیدم ؎
نیام ہے تیغ قضاے مُبرم لقب ہے قاتل کی آستین کا ؎ صاحبقران اعظم ابتک منع کیے جاتے ہین
کہ اے فرزند پلٹ آؤ مجھ پر احسان کرو مگر یہ کسکی سنتے ہین قریب دیو شدید کے پہونچ گئے اور
پکارے کہ لا ضرب بہادری کی دیو شدید ظلماتی بے اختیار ہنس پڑا اور پکارا کہ تو ضرب میری
سنبھال سکے گا لاش کا بھی تو پتا نہ معلوم ہوگا فرمایا تو اپنی یادہ گوئی کو رہنے دے بہت
ہوشیار رہ مجھے کمزور نہ سمجھ شعر ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست ؎ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد ؎
دیگر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ؎ بس وار کیا اور دیر نہ لگا کہ میری آنکھون مین خون اترا ہوا ہے
یا تو مین خود اپنے دوست دیو تہمتن سے ملاقی ہو جاؤنگا یا تجھے واصل جہنم کرونگا یہ سنتے ہی
دیو شدید ظلماتی نے گرز مارا اور کلۂ گرز سے فنا فنا کی صدا پیدا ہوئی ایک سناٹا ہوا سکندر
رستم خو اپنے بزرگون سے سُن چکے تھے کہ ضرب دیو کی روکنا خلاف عقل ہے اور نصیحت
صاحبقران اوّل کی بھی یہی تھی بس انھون نے مرکب کو دبایا کہ وہ مانند برق جہندہ کے
تڑپ کر پہلو پر آیا ضرب اسکی زمین پر پڑی کلۂ گرز زمین مین در آیا اسنے نعرہ کیا کہ زدم و پست کردم

سب سمجھے کہ سکندر مارا گیا دیو نیرنگ پکارا کہ اسکو بھی پست کیا صاحبقران اعظم نے آہ کا نعرہ مارا خورشید زرین قبا بھی غمگین ہوکر نظر حسرت سے گرد کی جانب دیکھنے لگا مگر دیو سفید نے انکا تڑپ کر پہلو پر جانا دیکھ لیا تھا اس چالاکی پر یہ پھڑک گیا وہان سکندر نے پہلو پر جاتے ہی سنبھلنے کی فرصت نہ دی جبتک دیو شدید گرز زمین سے کھینچے اور سنبھلے ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا کہ دونون اگلے پاؤن فیل کے قلم ہوے اور ہاتھی اوندھے منھ گرا دیو شدید غافل تھا اسکو فیل کے پے ہونے کی خبر ہی نہ تھی فیل کے گرتے ہی دیو شدید بھی اوندھے منھ زمین پر گرا تھوڑی تھلہ گرز پر پڑی دو دانت اسکے ٹوٹ گئے سکندر رستم خو نے قریب آکر باطمینان تمام نعرہ کیا اور ہاتھ بیاض گردن پر مارا کہ سر اسکا دھڑ سے الگ جا کر گرا یہ معلوم ہوا کہ ایک مینار بلند منہدم ہوا اور گنبد اُسکا جدا ہو گیا دیو زمین پر پھڑکنے لگا یہ حالت دیکھکر دیوان کفار کے جی چھوٹ گئے اور دیوان لشکر اسلام شیر ہو کر جا پڑے دیو سفید نے بیتاب ہو کر تعریف کی اور چاہا کہ اُٹھ کر دوڑون مگر ممکن نہ ہوا مجبور ہو کر رہ گیا ہر طرف سے صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی نعیم جنی نے نیرنگ شاہ سے کہا کہ نتیجہ ظلم کا آپ نے دیکھا اب کوئی صورت بچنے کی ہے اگر آپ اُن لوگون کو مہلت دیتے تو اسوقت اُنسے بھی مہلت مل سکتی تھی افسوس کہنا ہمارا آپ نے نہ مانا اب نیرنگ شاہ نے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران کوچک نے گھوڑا اڑا لایا تو یہ پاس اپنے ماموں کے کھڑے تھے اور حفاظت اُنکی کر رہے تھے یا مظہر پر نیزا دکو صاحبقران اعظم پاس چھوڑا اور آپ گھوڑا اُڑا کر نیرنگ شاہ کی طرف چلے پہلے دو ایک دیوؤن سے مقابلہ پڑا جب اُنکو قتل کیا اب دیو بسبب خوف کے خود ہٹنے لگے اور راہ دینے لگے صاحبقران کوچک قریب دیو نیرنگ کے پہونچ گئے چاہا اسنے کہ مثل سابق تخت سے کود کر بھاگ جاؤن مگر یہ کب مہلت لینے دیتے تھے سر پر پہونچ گئے نیرنگ شاہ نے مجبور ہو کر تلوار ماری صاحبقران کوچک نے ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار کلائی پر پڑی اور پنجہ قبضہ سے نکل گیا دیو نیرنگ نے دست پاچہ ہو کر دوسرے ہاتھ سے ترسول مارا اُنھون نے وہ ہاتھ بھی اسکا قلم کیا دیو نیرنگ دونون ٹھنڈ اپنے بجانے لگا اب صاحبقران کوچک نے کہا او ملعون دیکھا قدرت رب العزت کو کہ اتنے بڑے دیو کو ایک طفل آدم زاد نے کسطرح پست کیا شعر

بُلاے جان ہین پُتلے خاک کے بیدا وکرتے ہین ٭ پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین ٭

کجا آدم زاد کجا دیو زاد مگر اُس قادر و توانا کی کارسازی ہے کہ کیسے کیسے جوہر شجاعت آدم زادون نے دیوؤن کے مقابلے مین دکھاے اور باوجود گرانی جثہ کے دیو زاد ہم پر غالب نہ ہو سکے اور ہارمان گئے اب بھی توبہ کر تو تجکو چھوڑ دون تیری دست درازی کی یہ سزا پوری ہو گئی جو ضرر تجکو میرے ہاتھ سے پہونچا کہ پہونچا تیرا قلم ہوا اب سر وست صورت مغز یہی ہے کہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہو اور دنیا کھو کر عقبےٰ بنا ورنہ ابھی راہی دوزخ ہو جائیگا یہ سُنکر دیو نیرنگ نے کہا کہ او آدم زاد ہزار جانین ہون تو نام پر خداوند لعین کے نثار ہیں

یہ کہکر تخت سے کود کر بھاگا ایک دیو نے جلدی سے اسکو کرگدن پر سوار کردیا صاحبقران اعظم نے آواز دی کہ کیا نادانی کرتے ہو یہ زندہ نہ جانے پاسے ورنہ پھر اسکے مددگار آجائینگے اور فساد برپا کرینگے یہ سُنتے ہی صاحبقران کوچک نے اسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور نیرنگ شاہ بھاگا ہاتھ تو کیئے ہوے تھے کرگدن نے ٹھوکر کھائی اور نیرنگ شاہ پشت زمین پر گرا سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ صاحبقران کوچک نے تلوار ماری سر اسکا قلم ہوگیا بس دیو نیرنگ کا مرنا تھا کہ لشکر کفار میں ہل چل پڑ گئی دیوؤن کے قدم اُٹھ گئے اہل اسلام نے تلوار گے نیچے رکھ لیا اور ہر چہار طرف سے گھیر لیا نعیم نیرنگ حصاری نے آواز امان بلند کی سکندر رستم خو نے فرمایا کہ بشرط ایمان اسنے کہا بجان قبول ہے اہل اسلام نے ہاتھ روکے دونون لشکر علحدہ ہوے سکندر رستم خو خدمت صاحبقران اعظم مین حاضر ہوے تسلیم بجالاے قبضۂ شمشیر سے خون ٹپک رہا تھا صاحبقران اعظم نے گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی سکندر رستم خو نے عرض کی یہ سب آپ کے صدقہ مین ہے جیسی تعلیم بزرگون کی ہوگی ویسے ہی خورد بھی ہونگے صاحبقران کوچک جو چلے راہ مین دیو سفید کو باحال خراب زمین پر اُفتادہ پایا فرمایا تو کون ہے اسنے عرض کی کہ ایک خادم ہون آپ کا مجھے شاہزادۂ سکندر رستم خو کی خدمت مین لیچلیے کہ ایک نظر اور دیکھ لون اب وقت میرا بھی آخری اس ہلچل مین دیو سفید پامال ہوگیا تھا اور حالت اِسکی خراب تھی صاحبقران کوچک دیو سفید کو اُٹھوا کر خدمت صاحبقران اعظم مین لاے مظہر یزداد بھی حاضر ہوا خورشید زرین قبا نے بھی آکر دست بوسی حاصل کی اب صاحبقران اعظم بھی بسبب تعب جراحات کے بیہوش ہوگئے تھے اُنکے زخمون مین ٹانکے لگاے گئے بارگاہ یاقوت نگار جو سکندر رستم خو کے ساتھ تھی برپا ہوئی سب سردار داخل بارگاہ ہوے علاج زخمون کا ہونے لگا لاشین خداپرستون کی اُٹھوا اُٹھوا کر علحدہ کی گئین جسوقت صاحبقران اعظم کو ہوش آیا تو پوچھا کہ کون کون زندہ بچا معلوم ہوا کہ کوئی افسر فوج گلستان ارم کا زندہ نہین رہا سب مارے گئے دیو سفید بھی سسک رہا ہے اب صاحبقران اعظم نکے دیو سفید کے قریب آکر سکندر رستم خو سے سارا ماجرا اسکے زیر ہو کر مسلمان ہونیکا اور دیوان کفار کو پست کرنیکا بیان کیا شاہزادہ سکندر رستم خو اسکی جانبازیان سنکر نہایت خوش ہوے اور دیو تہمتن و فرہاد خان یک ضربی و اژشبون پریزاد و فرسنگ بن لندھور وغیرہ کے لیے بہت روے اب لاشہاے شہدا پہ آئے اور افسرون کو دفن کرایا باقی اور فوج کو ایک بڑا سا گڑھا کھود کر ایک ہی مین دفن کرادیا شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ ساتھ لاکھ دیو فقط اہل اسلام کے مارے گئے اور گیارہ لاکھ دیوان کفار قتل ہوے جسوقت دفن شہدا سے فراغت پائی تو سُنا کہ دیو سفید نے بھی انتقال کیا سکندر رستم خو اسکے واسطے بھی روے اور افسوس کیا اور فرمایا کہ لاؤ اُسے بھی دیو تہمتن کے پہلو مین دفن کردین کہ یہ اُسکا رفیق خاص تھا بعد اس سب کے صاحبقران اعظم سے سب کیفیت دریافت کی

اور انھون نے مفصل طور پر ابتدا سے لیکر آخر تک کا حال بیان کیا کہ فرہاد خان یک ضربی نے بڑی شان وشوکت کی نامہ داری کی اور دیو سوداتی کو مارا اور دیو نیرنگ قاف کو سرِمیدان ہی پست کیا اور تمھارے رفیق دیو تہمتن نے بہت ہی جانبازی کی جبتک وہ زندہ رہا کسی کو مقابلہ نہین کرنے دیا پھر مسلمان ہونا دیو سفید کا اور جانبازیان دیو سفید کی بیان کین سکندر رستم خو نے کہا کہ جسوقت مین نے دیو سرہنگ کو مارا ہی تو کشتون مین ایک دیو پڑا ہوا تھا اُسنے میری تعریف کی تھی اور کچھ ایسی باتین کی تھین جنسے اشتیاق پیدا تھا شاید وہی دیو سفید ہوگا افسوس کیسے کیسے دوستون سے فرقت ہوگئی اور ایسا فراق ہوا کہ اب سوائے قیامت انسے ملاقات ہوگی پھر صاحبقران اعظم نے نیرنگ شاہ کا قلعہ بند ہونا اور دیو سفید کا دھاوا کرنا بروقت دیو شدید ظلمانی کا پہونچنا اور جنگ موقوف رہنا اور دیو تہمتن کا برائے تلاش سواری نکلنا اور فیل کو زیر کرکے اُس پر سوار ہوکر آنا بیان کیا اسکے بعد دیو شدید اور دیو سفید کے مقابلے کا حال اور زخمی ہونا دیو شدید کا دیو سفید کے ہاتھ سے اور طرح دینا دیو سفید کا اپنی جرأت کے جوش مین ذلیل ہونا دیو شدید کا بیان کیا اور اُسکے بعد موقوف رہنا دو ایک روز جنگ کا سب کہا آخر مین جسوقت قتل ہونا دیو تہمتن کا بیان کیا کہ اسطرح اتنے بڑے دیو سے مقابلہ کیا مگر قضا نے مہلت نہ دی اور ہاتھ سے دیو شدید کے مارا گیا یہ سُنکر شاہزادہ قبر دیو تہمتن سے لپٹ کر بہت روئے پھر جنگ مغلوبہ کا حال اور قتل ہونا فرہنگ کا ہاتھ سے شدید ظلمانی کے اور لپٹ کر لاش سے رونا فرہاد خان یک ضربی کا اُسی حالت مین شہید ہونا انکا بیان کیا جس پر شاہزادہ نے نہایت افسوس کیا اور فرمایا کہ دیو شدید ظلمانی بڑا نامرد تھا جو اس حالت مین فرہاد خان یک ضربی کو مارا اسکے بعد دیو سفید کے مقابلے کا حال کہا اور اپنا زخمی ہونا بیان کیا اور کہا کہ اے فرزند اگر کچھ دیر تم اور نہ پہونچتے تو مجکو بھی زندہ نہ پاتے کیونکہ دیو شدید قریب پہونچ چکا تھا مگر کاش اُسیوقت تم آتے جبکہ ہم بھی اپنے دوستون سے ملحق ہو گئے ہوتے تو بہت اچھا تھا کیونکہ میری نظر مین بغیر اُن دوستونکے دنیا تیرہ وتار معلوم ہوتی ہی اب شاہزادے نے اپنا حال اوّل سے یہان پہونچنے تک مفصل بیان کیا اور چھوڑانا صاحبقران کوچک کا راہ مین سامنا ہونا لشکر دیو انسے اور زخمی کرنا سرہنگ کا اور بھاگنا اُسکا اور یہان پہونچکر مارنا دیو سرہنگ کو یہ سب بیان کرکے خیریت گلستان ارم کی پوچھی صاحبقران اعظم نے کہا کہ مجھے کچھ نہین معلوم کہ اُن لوگون پر کیا گذری اسکے بعد صاحبقران کوچک ملکۂ آسمان پری کو یاد کرکے بہت روئے اب چوبدار نے عرض کی کہ نعیم نیرنگ حصاری حاضر ہی فرمایا صاحبقران اعظم نے کہ بلاؤ نعیم نیرنگ حصاری رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ غلام نے وہان بیٹھے بیٹھے بھی حضور ہی کی خیر خواہی کی

اور آپ کو یاد ہوگا کہ بروقت نامہ داری مین نے انکو بھی دیوان کفار کے ارادے سے آگاہ کردیا تھا
اور مین دین اسلام پر بہت زمانے سے مائل تھا مگر مجبور تھا کہ کفار مین گھرا ہوا تھا صاحبقران
اعظم نے ہاتھ اسکے کھولے اور فرمایا کہ ہمنے تمکو قلعہ نیرنگ حصار کا حاکم کیا شمس جنی نے
اسکو کلمۂ طیبہ پڑھاکر مسلمان کیا نعیم نیرنگ حصاری خلعت سے سرفراز ہوکر اپنے لشکر مین
آیا اور دیوؤن سے کہا کہ تمنے حقیقت مذہب اسلام کی دیکھی۔ بہتر ولازم ہی کہ اب ابلیس پرستی کو
ترک کرو اور مذہب حق اختیار کرو یہ سُنکر سب ازسر صدق مسلمان ہوے نعیم جنی پھر
حاضر ہوا اور صاحبقران اعظم کو قلعہ نیرنگ حصار مین لایا بتخانہ منہدم ہوے مسجدون کی
بنا پڑی سکہ نام صاحبقران اعظم کا جاری ہوا آٹھ روز تک یہان قیام رہا نوین روز
صاحبقران اعظم نے غسل صحت کیا اور جشن ملوکانہ کیا لیکن ایس صحبت جشن مین شغل رقص و
سرود نہ تھا صرف چراغان وغیرہ ہوا تھا اور خیرات تقسیم ہوئی تھی ملازمون کو خلعت ملے تھے
سبب یہ تھا کہ ہنوز غم بچھڑے ہوؤنکا دل سے نہ مٹا تھا اس جلسۂ خوشی مین بھی صاحبقران
اعظم دوستونکو یاد کرکے کئی بار روئے کہ افسوس ابھی کل کی بات ہی جو سب ساتھ تھے آج
اُن مین سے کوئی اس صحبت مین شریک نہین ہی الغرض آج شب کو جو سب نے اپنے اپنے
خواب گاہ مین جاکر آرام کیا تو صاحبقران کوچک نے خواب پریشان دیکھا اور چونک
پڑے اسطرح چیخین مار مار کر روے کہ سب سردار اپنے اپنے خیمون مین جاگ پڑے
اور بیتابانہ دوڑ پڑے صاحبقران اعظم بھی آگئے سکندر رستم خو بھی پہونچ گئے
مظہر پریزاد و شمس جنی خورشید زرین قبا یہ سب آگئے تھے اصاحبقران اعظم نے
حال پوچھا صاحبقران کوچک نے کہا اسوقت مین نے ایک خواب دیکھا ہی جسنے مجھے
پریشان کردیا فرمایا یہ خواب وخیال کی باتین ہین اسقدر متاثر نہ ہونا چاہیے اسکا اعتبار
کیا ہی صاحبقران کوچک نے کہا مین نے خواب مین دیکھا کہ میری والدہ ماجدہ اور
بہن میری اور چند عزیز جنکو اسوقت نہین بیان کرسکتا یہ سب دریاے خون مین ڈوب رہے ہین
اور مان میری ملکہ قریشیہ سلطان فریاد کررہی ہین اور کہتی ہین کہ افسوس اے فرزند
وقت آخر بھی تمھارا دیدار نصیب نہ ہوا اور ہم یون ہی تڑپتے ہوے دنیا سے چلے یہ کہتی ہوئی
اُس دریاے خون مین غرق ہوگئین اور بہن میری پکاراُٹھی کہ افسوس بھائی تمنے ہماری
خبر نلی یہ کہکر وہ بھی ڈوب گئی اُسوقت سے میری قلب کی وہ حالت ہی جو ماہی بے آب کی
ہوتی ہی نہین معلوم وہان کیا گذری شمس جنی نے کچھ کلمات تسلی کے کہے کہ خواب کی تعبیر
اُلٹی ہوتی ہی خداوند کریم اسکے عوض مین کوئی خوشی دکھائیگا صاحبقران کوچک نے کہا
میرے دلکو یقین ہی کہ کوئی بلا اُن لوگون پر نازل ہوئی ہی ذرا آپ اپنے علم کے ذریعہ سے
انجام اس خواب کا دریافت کرکے صحیح صحیح مجھسے بیان کیجیے شمس جنی نے ٹالنا چاہا
لیکن جب صاحبقران کوچک نے قسمین دین تو مجبور ہوکر انھون نے زائچہ کیا اور حیات و
ممات پر نظر غائر کی بعد کچھ دیر سکوت کرنے کے زائچہ بگاڑدیا صاحبقران کوچک نے پوچھا

کہ آپ نے کیا دیکھا میرے سر کی قسم سچ بتائیے اور آپ کو عبدالرحمن جنی اپنے والد کی روح کی قسم ہی کہ اس حال کو مجھسے پوشیدہ نہ فرمائیے گا یہ سُنکر شمس جنی مجبور ہوے اور دست بستہ عرض کی کہ اسمین شک نہین ۔ ستارے سخت آئے ہوے ہین اور مریخ کے برج آتشی مین شمشیر بکف ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ خوف آتشزدگی اور قتل دونون کا ہی بس یہ سنتے ہی صاحبقران کوچک اور صاحبقران اعظم یہ سب پریشان ہوگئے اور سکندر رستم خو نے عرض کی کہ ہرچند صعوبات سفر کی وجہ سے دل تو یہ چاہتا تھا کہ چندے اور قیام کرین مگر اب ایک دم یہان ٹھہرنا اچھا نہین معلوم ہوتا اُسیوقت حکم طیاری لشکر کا ہوا ایک روز مین لشکر طیار ہوا دوسرے روز علی الصباح کوچ کیا اور مزار کشتگان پر فاتحہ خیر پڑھتے ہوے جانب گلستان ارم روانہ ہوے اب انکو تو یہین چھوڑا جاتا ہی اور

اوّل حال نقابدار سُرخ پوش کا بیان کیا جاتا ہی

یہ وہی نقابدار بہادر ہی جسنے بیابان نہ طاق مین کئی مرتبہ آکر بادشاہ اسلام اور صاحبقران ثالث کی مدد کی ہی جبکہ امیر ثالث نابینا تھے اور کفار کا نرغہ تھا اس زمانے مین یہ کچھ علیل تھے جو مدد نہ کرسکے جسوقت انھین صحت ہوئی تو اس ارادے سے چلے کہ دیکھنا چاہیے اب لشکر اسلام کی کیا حالت ہی جاتے جاتے قریب ایک چشمے کے پہونچے تھے کہ دیکھا سامنے سے کچھ لوگ ساحر وضع بھاگتے چلے آتے ہین اپنے عیار سے کہا کہ جاکر دریافت تو کرو یہ لوگ کسطرف سے آتے ہین عیار اس مجمع مین آیا دیکھا کہ یہ لوگ کافر وضع ہین اُنسے پوچھا کہ تم کہانسے آتے ہو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بیابان نہ طاق سے آتے ہین سردار ہمارا کہ نام اُسکا مہلیل زرہ پوش تھا برائے مدد ضحاک مسندنشین سامری آیا تھا وہ ہاتھ سے ایک خداپرست کے مارا گیا کہ نام اُسکا اسد ہی اب ہملوگ اپنے ملک کو جاتے ہین عیار نے سب کیفیت آکر نقابدار سُرخ پوش سے بیان کی نقابدار کو اطمینان ہوا کہ بالفعل بادشاہ اسلام خیریت سے ہین اب اور طرف چلنا چاہیے اب اُنھون نے دوسری راہ اختیار کی جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وسط صحرا مین ایک گنبد ہی جو مانند دانہ مروارید کے مدوّر اور شفاف ہی لیکن دروازہ اسمین نظر نہین آتا اُنھون نے عیار سے اپنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ مقبرہ کسی کا ہی یا خزانہ اس مقام پر دفن ہی اسکی تلاش کرنا چاہیے چند بیلدارون کو طلب کیا جسوقت وہ آئے اُنسے کہا کہ اس گنبد کو کھود کر پھیکدو اُنھون نے کہا بہت خوب اور قریب اُس گنبد کے آکر بیلچہ اور پھاوڑا اور کدال ہر قسم کے آلات عمارت کنی سے کام لیا مگر اُس گنبد پر نشان تک نہ پہنچا مزدورون نے عرض کی کہ خداوندا یہ ہمسے نہ کھدیگا نقابدار کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ مین آپ اسے کھودونگا یہ کہکر بیلچہ مارا بیلچہ ٹوٹ گیا اور گنبد پر کوئی اثر محسوس نہوا بعد اُنھون نے اپنا گرز لیا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ نہایت مضبوط مصالحہ کا بنا ہوا ہی

اب مین اسکو گرز سے شکستہ کرونگا یہ کہکر گرز مارا ایک تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی درحقیقت یہ ضرب اگر کوہ پر پڑتی تو پاش پاش ہو جاتا اس گنبد کی کیا حقیقت تھی مگراب جو خیال کیا تو کوئی اثر محسوس نہ ہوا اب نقابدار یاقوت پوش نہایت پریشان ہوے کہ یہ کیا معرکہ ہی کچھ سوچکر حکم کیا کہ اسکی چارون طرف سے زمین کھود ڈالو زمین بھی ایسی ہی سخت معلوم ہوئی یہ حیران کھڑے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک فقیر چلا آتا ہی جسوقت وہ فقیر قریب آیا دیکھا کہ ایک مرد کبیرالسن ہی اُسنے کہا کہ آپ کیون پریشان ہین جب سے مین اِس صحرا مین آیا اس گنبد کو اسی طرح دیکھا اکثر شاہ و شہریار جو اسطرف آئے اور اُنھون نے اس گنبد کے کھودنیکا قصد کیا کسی طرح یہ نہ کھُد سکا آخر مجبور ہو کر پلٹ گئے اور جو قدیم باشندے اس نواح کے ہین وہ یہ بیان کرتے ہین کہ پچاس برس سے یہ گنبد اسی مقام پر ہی اور اسے تعمیر ہوتے کسی نے نہین دیکھا ایک روز خود بخود یہ گنبد نمودار ہوگیا بعض لوگ یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اسمین کوئی بلا مقید ہی ہم نہین کہ سکتے کہ کیا اسرار ہی اور بعضے اسکو طلسم بتاتے ہین اور نام اسکا طلسم گنبد بےدر بیان کرتے ہین غرضکہ حقیقت اسکی مفصل نہین معلوم ہوئی نقابدار نے کہا کہ مین بغیر دریافت حال کیے ہوے یہانسے نہ جاؤنگا یہ فرماکر حکم دیا کہ خیمہ ہمارا یہان برپا ہو اُسیوقت بارگاہ اِستادہ ہوگئی شام ہو چکی تھی نقابدار نے خاصہ تناول فرماکے آرام کیا جسوقت صبح ہوئی فریضۂ سحری کو ادا کیا باہر بارگاہ کے تشریف لاے اور فکر کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہیے پھر قریب گنبد کے گئے اِدھر اُدھر پھرنے لگے دیکھا کہ ایک مقام پر لکھا ہوا ہی عمر اس طلسم کی اِکاون برس کی ہی اور فتاح اس طلسم کا نقابدار ابلق سوار ہی جو پوتا حمزۂ صاحبقران اول کا اور نواسہ خداوند بت دورنگ کا ہی اس عبارت کو پڑھکر نقابدار یاقوت پوش نہایت حیران ہوے کہ یہ کونسا پوتا امیر کا ہی اور کس کا بیٹا ہی جو نواسہ بت دورنگ کا ہی مگر خیر اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی حال معلوم ہوگیا اب اِنھون نے پھر کوچ کیا اور آگے روانہ ہوے جاتے جاتے ایک دوراہہ ملا اب یہ منتظر ہوے کہ کوئی آیندہ و روند ملے تو اُس سے حال دریافت کرین کہ یہ راستے کسطرف گئے ہین دیکھا کہ ایک جانب سے چند مسافر چلے آتے ہین اُنسے پوچھا بھائیو تم کسطرف سے آتے ہو اور کہان جاؤ گے اُنھون نے بیان کیا کہ ہم شہر عرفانیہ سے آتے ہین اور بیابان نُہ طاق کو جائینگے نقابدار نے پوچھا کہ شہر عرفانیہ یہانسے کسقدر دور ہی اور تم نُہ طاق کی جانب کس غرض سے جاؤ گے اُنھون نے بیان کیا کہ شہر یہانسے بہت قریب ہی عرفان شاہ وہانکا مالک ہی چند دن ہوے کہ لڑکا اُسکا جو نہایت حسین تھا معروف شاہ اُسکا نام تھا وہ براے شکار اسی صحرا مین آیا جہان ایک گنبد بنا ہوا ہی اُسنے ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا ساتھیون سے اپنے علحدہ ہوا پھر اُسکا پتا نہ ملا اور وہ پلٹ کر نہ آیا بادشاہ کا ایک ہی فرزند تھا جسوقت چراغ سلطنت اُسکا گُل ہوا تو اُسنے فقیری اختیار کی اور سلطنت سے دست بردار ہوا بھائی کو

اپنے بادشاہ کیا کہ نام اُسکا سمعان شاہ ہی اُسے یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا کسی وقت
اِسے پھر ہوس تخت وتاج ہو اور مدعی سلطنت ہو اسکو قید کرلینا چاہیے سمعان شاہ نے
عرفان شاہ کو قید کرلیا وہ بادشاہ نہایت عادل تھا اور یہ انتہا کا ظالم ہی اسکے ظلم سے
رعیت پریشان ہی صدہا نے وطن ترک کردیا چنانچہ ہم بھی حفظ جان و آبرو کی غرض سے
شہر کو ترک کرکے چلے ہین کہ کسی اور ہی مقام پر زندگی بسر کرینگے پوچھا نقابدار بہادر نے
کہ مذہب تم لوگون کا اور بادشاہ کا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا کہ آکوان پرست ہین
نقابدار نے فرمایا کہ اگر تم مذہب اسلام اختیار کرو تو مین جاکر سمعان کو تخت سے اُتاردون
اور عرفان شاہ کو قید سے چھڑا کر بادشاہ کردون اور کیا عجب ہی کہ ایک سال بعد
اُسکا فرزند بھی اُس سے ملحق ہو جاے مگر مین اسکا حتمی وعدہ نہین کرتا کیونکہ اُسکے
فرزند کو قید سے چھڑانا یہ اور شخص کا کام ہی جو فتاح طلسم گنبد بے در کا ہوگا اُن لوگون نے
کہا کہ سمعان پر فتح یاب ہونا امر آسان نہین ہی اسلیے کہ وہ نہایت زبردست ہی اسکے علاوہ
فوج کثیر رکھتا ہی پہلوان اُسکے لشکر مین نہایت قوی تن اور قوی من ہین قلعہ بھی
نہایت مستحکم ہی آپ کے نہ ایسے قوہ معلوم ہوتے ہین جنپر بھروسا ہو سکے کہ آپ اُن
پہلوانون پر غالب آئیگا اور نہ فوج زیادہ ہمراہ ہی نقابدار نے فرمایا کہ تمھین ان
جھگڑون سے کیا بحث ہی جو شرط تم سے کی ہی اگر اُسکی پابندی کرو تو ہم لشکر کشی کرین
اگر تمھارے بادشاہ کو تخت پر بٹھادین تو تم ایمان لانا ورنہ جو دل مین تمھارے ہی
وہ کرنا ان لوگون نے بھی خیال کیا کہ اچھا نقصان ہی کیا ہی یہ لوگ نقابدار کے
ساتھ ہوے اور نقابدار بہادر جانب قلعۂ عرفانیہ روانہ ہوا جسوقت قریب قلعہ
پہونچا خیمہ برپا کیا خبر سمعان شاہ کو ہوئی کہ ایک نقابدار سرخ پوش چالیس ہزار
سوار سے اسطرف آیا ہی یہ سُنکر سمعان نے ایک نامہ لکھا مضمون نامے کا یہ تھا کہ اے
نقابدار سرخ پوش تم کس غرض سے اسطرف آئے ہو اگر ملنا چاہتے تو نقاب
چہرے سے دور کرکے تنہا خدمت مابدولت واقبال مین حاضر ہو اور اگر راہ بھولکر
چلے آئے ہو تو فوراً میری قلمرو سے چلے جاؤ ورنہ تمھارے حق مین بہتر نہ ہوگا
نقابدار سرخ پوش اسی فکر مین تھے کہ سمعان شاہ کو نامہ لکھکر اپنے ارادے سے
اطلاع کرون جو نامہ دار سامنے سے نمودار ہوا اور خط نقابدار کو دیا نقابدار نامہ پڑھکر
نہایت غصہ مین آئے اور جواب تحریر کیا کہ مین نے سُنا ہی تو نے رعایا پر بہت ظلم
کر رکھا ہی اور بھائی کو اپنے قید کیا ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ بھائی کو اپنے تخت پر بٹھا اور خطائین
اُس سے معاف کراکے اُسکو اپنے سے راضی کر ورنہ بزور شمشیر تجکو تخت سے اُٹھادونگا
جسوقت یہ نامہ سمعان شاہ کو پہونچا سمعان نہایت غصہ مین آیا اور کہلا بھیجا کہ اے
نقابدار کیا اجل تیری تجکو اسطرف لائی ہی بس خیریت اسی مین ہی کہ جسطرف سے آیا ہی
اُسی طرف چلا جا ورنہ ہاتھ سے میرے بہت ذلیل ہوگا اور مارا جائیگا یہ سُنکر نقابدار نے

کہلا بھیجا کہ تجھسے جو ہو سکے اُٹھا نہ رکھنا مین بغیر عرفان شاہ کو بادشاہ کیے ہوے یہانسے
نہ جاؤنگا تجکو اگر اپنے زور و طاقت پر گھمنڈ ہی تو آ میدان مین اور سامنا کر بعد اِس
نامہ و پیام کے سمعان شاہ نے لشکر اپنا قلعہ کے باہر نکالا اور خیمہ بر پا کرکے طبل جنگ
بجوا دیا یہ خبر نقابدار سُرخ پوش کو ہوئی اُنھون نے بھی نقارۂ رزمی بجوایا تمام رات
تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدانمین آئے بعد آراستگی صفوف قتال و
جدال نقیب نہیب دیکر ہٹ گیے کہ ساتوق دراز دندان سمعان شاہ سے اجازت
لیکر میدانمین آیا اور پکارا کہ او نقابدار مفلوک روزگار بہتر یہی ہی کہ یہ بارگاہ تیری
نہایت عمدہ ہی یہ ہمارے بادشاہ کی نذر کر اور زر و مال سے ہاتھ باندھ کر چلا آ تو خطا
تیری عفو کرا دون تو بھی خیال کر کہ جان بچی لاکھون پاے ورنہ ہاتھ سے میرے
مارا جائیگا یہ سُنکر نقابدار نے باگ گھوڑے کی لی اور سامنے ساتوق کے آکر فرمایا
کہ اگر تو خیر خواہ اپنے بادشاہ کا ہی تو اُسکو سمجھا کہ بھائی کو اپنے رہا کر دے اور ظلم و
تعدی سے باز آ ورنہ اسطرح مارونگا کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا اُسکے حال پر افسوس
کنان ہونگے ساتوق نے کہا معلوم ہوا کہ اجل تیری دامنگیر ہی تو یون نہ مانیگا لاضرب
بہادری کی کہ تجکو ہوس نہ رہجاے نقابدار نے فرمایا مین مذہب اسلام رکھتا ہون
پیشدستی میرا دستور نہین جب خداوند حفیظ تیری ضرب سے بچائیگا تو تماشا میری ضرب کا
دیکھ لینا یہ سُنکر ساتوق نے سینۂ نقابدار پر وار کیا جیسے ہی نیزہ قریب پہونچا نقابدار نے
نیزے کو تیغ آبدار سے قلم کیا ساتوق پکارا کہ تو بڑا تیز دست معلوم ہوتا ہی خیر کچھ
پروا نہین اب اس دست درازی کی سر دست یہ سزا ہی یہ کہکر تلوار ماری نقابدار نے
وار بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور مروڑ کر ہاتھ تلوار ساتوق سے چھین لی اور کمر زنجیر
پکڑ کر قاشِ زین سے اُٹھا کر بالاے ہوا پھینکا اور گرتے وقت دو ہاتھ مارے کہ اُسکے
چار ٹکڑے ہوے یہ دیکھکر احراق کرگدن سوار سمعان سے اجازت لیکر میدانمین
آیا بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی ہوئی نقابدار نے نیزہ اسکے ہاتھ سے ہوائی کیا
بس احراق نے خفیف ہو کر وار تیغۂ آبدار کا کیا نقابدار سُرخ پوش نے تلوار اسکی
پشت شغفر پر روک کر آواز دی کہ شعر تو ضربے زدے ضرب مانوش کن ؞ ہمہ شادی
از دل فراموش کن ؞ بس یہ کہکر جو تلوار ماری مع مرکب اسکے چار ٹکڑے ہوے بعد اسکے
سالوس منارہ گردن میدان مین آیا اور ارۂ پشت نہنگ مار انقابدار نے ارہ
تیغ بیدریغ سے قلم کیا اور ایسا ہاتھ کمر کا مارا کہ اسکے بھی دو ٹکڑے ہوے بعد اسکے
سمعان کو آواز دی کہ کیون بندگان خدا کو قتل کراتا ہی اُسی کو بھیج جو سب سے زیادہ
قوی تن و قوی من ہو کہ جلد فیصلہ ہو جاے سمعان نے بھی دیکھا کہ تین سردار
زبردست روزگار نقابدار نے قتل کیے ہین اب اسکے مقابلے کو ہر شخص کا جانا اچھا نہین
یہ سوا میرے کسی سے زیر نہ ہوگا یہ سوچکر مرکب پر سوار ہوا اور نقابدار کے

سامنے آیا یہ ملعون ساڑھے چھ سو من کی ضرب باندھتا ہی اور قد بھی اسکا نہایت بلند ہی نقابدار نے جو اسے آتے دیکھا آواز دی کہ کیون اے سمعان دیکھا میرے وار کو بہتر یہ ہی کہ سلطنت سے ہاتھ اُٹھا مین یہ نہین کہتا کہ مجھے بادشاہ کر مین تو ایک مرد فقیر ہون سلطنت سے خود کنارہ ہون مگر جسکا حق ہی اُسکے حوالے کر مال کے واسطے جان کو نہ دے سمعان نے کہا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو نے میرے تین سردار جان سے مارے علاوہ اسکے تو خدا پرست ہی اور دشمن خداوند اکوان ہی تیرا قتل کرنا جملۂ واجبات سے ہی اسنے یہ کہکر نیزہ مارا نقابدار سرخ پوش نے نیزہ اُسکا نیزے پر لیا طعنین سے چلنے لگین یہ معلوم ہوا کہ دو مار سیاہ زبانین نکال نکالکر لڑنے لگے چند طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ نقابدار نے نیزہ سمعان کے ہاتھ سے ہوائی کیا یہ دیکھکر سمعان نے چوبدست اُٹھائی اور خبردار خبردار کہکر سر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے مرکب کو اشارہ کیا کہ یہ چمک کر سامنے آیا بس نقابدار نے دونون ہاتھ بیت کر چوبدست اسکے ہاتھ سے چھین لی سمعان شاہ مرکب سے کود پڑا اور تلوار کھینچکر چلا کہ مرکب کو نقابدار کے پئے کرون نقابدار نے ارادہ اسکا فاسد دیکھکر زین خالی کیا اور بالاے زمین تشریف لاے سمعان نے وہی تلوار نقابدار بہادر کے حوالے کی نقابدار سرخ پوش نے کلائی پکڑ لی سمعان نے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا نقابدار نے تلوار پھینکدی اور سمعان شاہ سے دست و گریبان ہوے چھڑا کا کشتی کا بندھا دونون طرف کے لشکر قریب آگئے اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگے یہان چھڑا کا کشتی کا بندھا ہوا تھا زرہین پارہ پارہ ہوگئی تھین دو پہر کامل کشتی رہی بعد دو پہر کے دم سمعان کا بھولا اور ریپک لیپک کر ہاتھ ڈالنے لگا بس نقابدار نے دونون بازو پکڑ کر جو زور کیا گیارہ قدم اسکو دوڑا لے گئے اور اب جو جھٹکا مارا تو دونون گھٹنے آشناے زمین ہوے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا اور سر سے بلند کر کے زمین پر مارا کہ اُستخوان اسکے پارہ پارہ ہوگئے یہ دیکھکر فوج کفار نقابدار پر ٹوٹ پڑی کہ غضب کیا اسنے بادشاہ کو ہمارے مارا اُدھر سے نقابدار کی فوج آپڑی تلوار چلنے لگی نقابدار بھی جلدی سے مرکب پر سوار ہوا اور لشکر کفار کو تہ تیغ کیا لاشون پر لاشین گرنے لگین منہ سرون کا برس رہا تھا سیلاب خون آیا ہوا تھا سُم مرکبون کے غرق خون ہوگئے آخر فوج کے سردار تاب مقاومت نہ لاسکے پاؤن اُکھڑ گئے نقابدار نے تعاقب کیا فوج سمعان بھاگ کر قلعے مین آئی ساتھ ساتھ نقابدار بھی قلعے مین در آیا پھاٹک نہ بند کرنے دیا جب دیکھا ان لوگون نے کہ کسیطرح جان بچتی نہین نظر آتی پکارے کہ امان فرمایا بشرط ایمان بالاتفاق سب نے کہا کہ قبول ہی نقابدار نے ہاتھ اپنا روکا اور پناہ دی امراے شہر دست بستہ حاضر ہوے نقابدار نے کلمہ پڑھا کر سب کو مسلمان کیا اب فرمایا کہ عرفان شاہ کو لاؤ داروغۂ زندان عرفان شاہ کو سامنے نقابدار کے لایا اس حیثیت سے

کہ ہاتھون مین ہتکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق نقابدار نے عرفان شاہ کی تعظیم کی اور دنگل بیٹھنے کو عنایت فرمایا آہنگرون کو طلب کرکے قید دور کرائی عرفان شاہ حیران ہی کہ یہ معرکہ کیا ہی نقابدار نے فرمایا کہ اے عرفان شاہ مین نے تمہارے بھائی کو قتل کیا اب تخت وتاج تمہارا موجود ہی مگر تمکو چاہیے کہ مذہب باطل کو ترک کرو اور دین خداپرستی اختیار کرو عرفان شاہ بندۂ احسان تو ہوہی چکا تھا عرض کی کہ پہلے مجھپر حقیقت مذہب اسلام کی اور بطلان دین اکوان پرستی کے دلائل بیان فرمایئے تو پھر مجھے کوئی عذر نہ ہوگا یہ سُنکر نقابدار نے کچھ کلمات وجود ذات باری تعالی مین ایسے بیان کیے کہ زنگ کفر دل سے عرفان شاہ کے دور ہوا اور یہ از سرِ صدق مسلمان ہوا اب نقابدار نے اسکو غسل کرایا لباس نفیس پہنوا کر اپنے ہاتھ سے بازو پکڑ کر تخت پر بٹھایا تاج اسکے سر پر رکھا عرفان شاہ نے عرض کی کہ اے نقابدار بہادر دو حسرتین میرے دل مین ہین ایک تو یہ کہ میرا فرزند مجھسے ملے اور دوسری تمنا آپ کے دیدار فیض آثار کی ہی نقابدار سُرخ پوش نے فرمایا کہ خدا ان دو نون حسرتون کو بھی نکال دیگا مگر ابھی اسکا وقت نہین ہی مین اتنا وعدہ کیے لیتا ہون کہ وہ زمانہ زیادہ دور بھی نہین ہی بہت قریب ہی عرفان شاہ نے کہا کہ مجھے تسکین کیونکر ہو نقابدار سُرخ پوش نے فرمایا کہ جس روز تیرا فرزند تجھسے ملیگا اُسی روز مین بھی صورت دکھاؤنگا اسلیے کہ مین کیا منھ لیکر تجھے صورت دکھاؤن جب تیرا کام مجھسے نہو سکا مگر مجبور ہون کہ فتاح اُس طلسم کا اور شخص ہی جسمین فرزند تیرا قید ہو گیا ہی مگر اب زمانہ فتح طلسم کا قریب ہی سال کے اندر تیرا فرزند تجھسے ملیگا عرفان شاہ خاموش ہو رہا اور رُعب نقابدار سے کچھ نہ کہسکا اب نقابدار نے بتخانے منہدم کرا ے مسجدون کی بِنا ڈالی سکہ بادشاہ لشکر اسلام کے نام کا جاری کیا اور آپ عرفان شاہ سے رخصت ہو کر روانۂ صحرا ہوا باقی حال آئندہ اب

چند کلمہ داستان شوکت بیان دُرِ دریاے فتوت ونجم سپہر صولت اسد بن کرب دلاور کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جسوقت اسد غازی بادشاہ لشکر اسلام سے رخصت ہو کر چلے ہین تو تینون فرزند اُنکے ہمراہ تھے طی مراحل وقطع منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین راہ مین ایک مقام پر دیکھا کہ ایک میل آہنی نصب ہی اسد نے اُس میل پر زور کیا اور اُسے اُکھیڑ ڈالا اس میل کا اُکھڑنا تھا کہ ایک غار نمودار ہوا اسد غازی جھک کر اُس غار کو دیکھنے لگے یکایک اُس غار سے ایک اژدر آتش فشان پیدا ہوا اور اُسنے دم کشی کی کہ اسد غازی دہن اژدر مین سما گئے اژدر غائب ہو گیا اور زمین برابر ہو گئی فرزند اسد کے رونے لگے اور خاک اُڑانے لگے غضنفر بن اسد نے گریہ کو ضبط کرکے تامل اور غور کرنا شروع کیا کہ یہ معاملہ کیا تھا

اگر یہ در اصل اژدر ہوتا تو زمین کے برابر ہو جانے کی کیا وجہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی سحر کا
کارخانہ ہی لیکن حیران ہین کہ کیا کرین اُسی فکر مین تھے کہ یکایک دیکھا جس مقام پر اسد
غازی نے میل کو پھینکا تھا وہان وہ میل خود بخود نصب ہو گیا اسد ثانی نے دوبارہ
اُس میل کو زور کرکے اُکھیڑا اور علحدہ پھینک دیا دیکھا کہ پھر ایک غار پیدا ہوگیا اور اسد ثانی
جھک کر دیکھنے لگے تو پھر صورتِ اژدر نظر آئی اور اُسنے دم کشی کی اسد ثانی دہن
اژدر مین جا رہے اور زمین برابر ہو گئی یہ معرکہ دیکھکر معروف بن اسد اور غضنفر
بن اسد نہایت پریشان ہوے اور رونے لگے کہ افسوس باپ اور بھائی دونونسے
فرقت ہوئی اب جو آنسو پونچھکر دیکھا تو پھر میل کو نصب پایا اب کی مرتبہ غضنفر بن اسد نے
اُس میل کو اُکھاڑا یہ بھی دہن اژدر مین جا رہے اور معروف بن اسد رو کر رہگیا
زمین برابر ہو گئی مہتر ضرغام شیر دل نے معروف بن اسد سے کہا کہ اب آپ
یہین بیٹھیے اب کی مرتبہ مین اس میل کو اُکھاڑونگا معروف بن اسد نے کہا کہ
دو بھائی اور ایک باپ تو جا چکے اب مجھے زندگی اپنی تلخ معلوم ہوتی ہی بہتر یہ ہی
کہ مجھی کو میرے باپ سے ملحق ہونے دو ضرغام نے نہ مانا اور قریب اُس میل کے آکر
زور کیا تو میل نے اپنے مقام سے جنبش بھی نہ کی اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ جا تیری
تلاش ہمین نہین ہی جن لوگون کی فکر تھی وہ ہمارے قبضہ مین آگئے زیادہ کوشش کریگا
تو خراب ہو گا ضرغام شیر دل اِدھر اُدھر پلٹ کر دیکھنے لگا کہ یہ آواز کہانسے آئی جسوقت
کوئی نظر نہ آیا پھر ضرغام نے میل پر زور کیا پھر آواز پیدا ہوئی کہ عبث تو جان کھپی کرتا ہی
کہتے ہین کہ چلا جا تیری تلاش نہین ہی مگر تو نہین مانتا دیکھ پچھتائیگا یہ سنکر ضرغام شیر دل نے
بہت سی گالیان دین اور کہا کہ یا ہمارے آقا کو چھوڑ دے اور یا ہمین بھی اُسکے پاس
بُلا لے تو کون بلا ہی جو سامنے نہین آتی یہ کہکر پھر زور کیا کہ میل اپنی جگہ سے اُکھڑا
اور پانی غار سے اُبلنے لگا اژدر وغیرہ کوئی نظر نہ آیا یہ معرکہ دیکھکر ضرغام شیر دل نے
معروف بن اسد سے کہا کہ یہ بھی کوئی طوفان سحر ہی اور سیلاب بلا ہی اُس سے
کنارہ بہتر ہی اگر زندہ بچے تو اپنے آقا کے چھڑانے کی کوشش کرینگے اور اگر گرفتار ہوگئے
تو کیا حاصل معروف بن اسد نے کہا کہ مین تو نجاؤنگا چاہے کوئی آفت کیون نہ ہو
ہرچند ضرغام شیر دل نے سمجھایا معروف بن اسد نے نہ مانا اب جسوقت وہ
پانی بڑھنے لگا اور لشکر کی طرف چلا تو عجب ہل چل مچ گئی لوگ بھاگنے لگے
معروف بن اسد اور ضرغام شیر دل درختون پر چڑھ گئے تھے اُدھر تمام لشکر اسد
غازی اور اسد ثانی اور غضنفر اور معروف بن اسد کا صحرا مین منتشر ہونے لگا
دس کسی طرف بھاگے جاتے ہین بیس کسی طرف راہی ہوگئے مین مال و اسباب جو
اُٹھانیکے قابل تھا وہ اُٹھا لیا ہی جو باقی رہ گیا وہ ڈوب رہا ہی بارگاہین اُس
سیلاب بلا مین مانند حبابون کے معلوم ہوتی ہین صرف قبے خیمون کے نظر آرہے ہین

قتا مین غرق آب ہو گئی ہین گھوڑے طنا بین تڑا رہے ہین عجب قیامت برپا ہی اب دیکھا
ضرغام شیردل نے کہ تمام صحرا مین سوا پانی کے کچھ نظر نہین آتا اور ایک نہنگ سیاہ رنگ
ہر چہار طرف دوڑتا پھرتا ہی اور لوگون کو نگل رہا ہی ساتھ ساتھ اُسکے اور بھی بہت سے
نہنگ ہین وہ بھی لوگون کو نگل رہے ہین اور ہر چہار طرف شور و فریاد و فغان بلند ہی
لوگ دست بدعا ہین کہ خداوندا اس ورطۂ بلا سے ہمین نجات دے معروف بن
اسد درخت بلند پر ہونے کے سبب سے محفوظ تھا اور اہل لشکر بھی جسقدر درختون پر
چڑھ گئے تھے وہ ابھی تک محفوظ تھے باقی لوگ سب غرق ہو گئے اور لقمۂ دہان نہنگ
ہو گئے تھے معروف بن اسد چشم حسرت سے اپنے ملازمون کو غرق ہوتے دیکھ
رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ اے دادرس ہماری داد کو پہونچ اور اس طوفان سے
نجات دے ضرغام شیردل اپنے دل مین کہتا ہی کہ مین نے کیون اُس رمیل کو اُکھاڑا
جو یہ آفت ہوئی یہ بھی دست بدعا تھا کہ اے کس بیکسان وائے دادرس غریبان
ہماری فریاد کو پہونچ اب جو نظر صحرا کی طرف جاتی ہی تو دیکھا کہ ایک نقابدار
سُرخ پوش بھی غرق ہو رہا ہی مگر گھوڑا اُسکا پیرتا ہوا چلا آتا ہی دیکھا ضرغام
شیردل نے کہ نہنگ نقابدار کی طرف چلے معروف بن اسد سے کہا کہ دیکھیے حضور
یہ نقابدار نہین معلوم کہانسے آکر اس بلا مین گرفتار ہوا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہمارے
دوستون مین سے ہی خدا اسکو بھی بچاے اور ہمین بھی اس آفت سے نجات دے ضرغام ہنوز
یہ دعا کر رہے تھے کہ نہنگ قریب پہونچ گیا اور نقابدار کو مع مرکب نگل گیا اب وہانسے پلٹ کر
اس درخت کی طرف چلا جس پر ضرغام و معروف بیٹھے ہوے تھے ضرغام شیردل
اور معروف بن اسد نے نقابدار کے لیے بہت افسوس کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا
کہ یقین ہی انجام ہمارا بھی یہی ہوگا یہی کہ رہے تھے کہ دیکھا وہ نہنگ زیر درخت آگیا اور
پانی بلند ہونے لگا جو جو پانی بلند ہوتا جاتا تھا ضرغام و معروف کو اپنی زندگی سے بھی
ہراس ہوتا جاتا تھا اور درخت کی بلند شاخون پر چڑھتے جاتے تھے یہانتک کہ
پھننگ تک پہونچ گئے اب کہان جائین پانی بلند ہوتے ہوتے پھننگ تک پہونچ گیا
اور نہنگ نے ضرغام شیردل کو بھی نگل لیا اب چاہتا ہی کہ معروف بن اسد کو بھی
نگل جاے کہ جانب صحرا سے نعرۂ شیرانہ ہوا اور ایک آواز آئی کہ باش او قرمساق
مین آپہونچا خبردار و ہوشیار باشید کہ منم نقابدار ابلق سوار کے گذاریم کہ از
دست من زندہ و سلامت بدر روی نظر جو معروف بن اسد کی پڑی دیکھا کہ ایک
نقابدار مرکب ابلق پر سوار تا بہ کمر لباس سُرخ پہنے ہوے اور تا بہ گلو کمر سے لیکر
سبز پوشاک پہنے ہوے خود الماس سر پر مانند آفتاب کے ضو دیتا ہوا تیغہ برہنہ
ہاتھ مین جسوقت چمک تیغ کی پانی مین پڑتی ہی پانی خشک ہو جاتا ہی اور راہ دے دیتا ہی
نقابدار گھوڑا دوڑاے چلا آتا ہی یہ دیکھتے ہی وہ نہنگ جو معروف بن اسد یہ

چلے کر رہا تھا وہ پھر پلٹ کر جانب نقابدار چلا معروف بن اسد نے دعا کی کہ خداوندا بچانا اس نقابدار کو کہ یہ مرد مسلمان معلوم ہوتا ہی مگر حیرت معروف بن اسد کو یہ ہی کہ پانی اسکو جگہہ دیتا جاتا ہی یہانتک کہ نقابدار سامنے آ پہونچا اور نہنگ بھی جھپٹ کر سامنے پہونچا دہن اپنا مانند غار کے کھولکر چاہا کہ نقابدار کو نگل جاؤن نقابدار نے ہاتھ کو کُن دیا اور تلوار چمکائی عکس جو تلوار کا نہنگ پر پڑا دیکھا کہ ہیئت بدل گئی نہنگ بصورت انسان ہوگیا اور زمین پر ہاتھ پاؤن مارنے لگا بس نقابدار نے وہی تلوار سر پر ماری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوے نہنگ کے مرتے ہی ایک آندھی چلی خاک اڑی پانی وغیرہ سب غائب ہوگیا دیر تک آتش باری برف باری ہوا کی لیکن اُس تاریکی مین سوا خود پر تاب نقابدار کے اور تیغۂ آبدار کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی یہی دو چیزین یعنی خود مانند ماہتاب کے اور تلوار مانند ستارۂ دنبالہ دار کے ضو دکھا رہی تھین جس سے معلوم ہوتا تھا کہ نقابدار فلان مقام پر ہی جسوقت لاش اس ساحر کی سرد ہوگئی اور روح نجس اُسکے جسم سے نکل کر راہی دوزخ ہوئی تو ایک آواز پیدا ہوئی کہ کُشتی مرا نام من سیلاب جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوئی تو دیکھا کہ زمین پر پانی کی تری تک نہین اور وہ میل جو زمین پر نصب تھا وہ بھی ندارد بجاے میل ایک بیخ چوبی پڑی ہوئی ہی جس پر ٹیکے سیندور کے دیے ہوے ہین اور ایک جانب ایک حجرہ بنا ہوا ہی اور حجرے سے اُس میل تک ایک نالی پتلی سی بنی ہوئی ہی دروازہ حجرے کا بند ہی اور لاش ایک جادوگر کی پڑی ہوئی ہی کہ چہرہ اُسکا مانند تابۂ آہن کے سیاہ ہی سن کوئی سات سو برس کا ہی معروف بن اسد کو نقابدار کے سامنے درخت سے اُترتے ہوے شرم آئی اور یہ خیال ہوا کہ نقابدار ہنسے گا یہ اور پتون کی آڑ مین چھپنے لگے نقابدار نے جاکر دروازہ اُس حجرے کا کھولا اور اسد دلاور و ضرغام شیر دل و اسد ثانی و غضنفر بن اسد و نقابدار سُرخ پوش کو رہا کیا معروف بن اسد بھی نقابدار کی نگاہ بچا کر درخت کے نیچے اُترے اور جاکر اپنے باپ سے ملے اور نقابدار کی نہایت تعریف کی اب جو دیکھا تو اُسی میدان مین لشکر کے لوگ بھی موجود ہین مگر متفرق ہوگئے ہین اور لشکر نقابدار بھی نمودار ہوا دیکھا اسد غازی نے کہ تمام فوج بھی دو بہرے رنگ کا لباس پہنے ہی اور مرکب بھی سواے ابلق کے دوسرے رنگ کے نہین ہین پوشاکین سب کی نصف سبز اور نصف سُرخ ہین بارگاہ بھی ہمراہ ہی لیکن اسکا حال ابھی معلوم نہین کیونکہ ارابہ پر لدی ہوئی ہی اب نقابدار اسد دلاور کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ ہرچند سن مین آپ مجھسے بڑے ہین اور نظر کردۂ امیر عرب ہین مگر افسوس کی بات ہی کہ آپسے بھی آپس کے جھگڑون کا کوئی معقول فیصلہ نہ کیا اور اپنی صف کے لوگون کا ہمیشہ جنبہ

کرتے رہے اور امیر ثانی نے تو ایسی صاحبقرانی کی اور اسقدر انصاف سے کام لیا کہ تعریف مین انکی
زبان قاصر ہی خیر گذشتہ را صلواۃ اور آیندہ را احتیاط ہر شخص اپنی طبیعت کا مالک ہی جسنے جو کچھ کیا
وہ بہت اچھا کیا ہمین دوسرون سے کام نہین مگر اسوقت تباہی اولاد امیر کی نہین دیکھی جاتی مین
آپکو ایک پیغام دیتا ہون وہ بدیع الملک سے کہدیجیے گا اور اپنے طور پر بھی سمجھا دیجیے گا وہ یہ ہی
کہ افسوس تمنے کچھ اپنے عزیزون کا خیال نہ کیا اور انکی خبر بھی نہ لی کہ وہ کس بلا مین مبتلا ہوے
اور اُن پر کیا گذری نقابدار یہ باتین کرتے جاتے تھے اور آنکھون سے آنسو جاری تھے یہانتک
کہ نقاب آنسوؤن سے تر ہو گئی تھی ہچکیان نقابدار کی بندھ گئی تھین یہ لوگ بھی اسقدر متاثر ہوے
کہ بے اختیار رونے لگے اور دل بیتاب ہو گئے اب نقابدار ابلق سوار نقابدار سُرخ پوش کی طرف
متوجہ ہوے اور کہا تم بھی سُن لو اور خوب یاد رکھو کہ جہان کہین اُن آوارہ وطنون سے اور تمسے
ملاقات ہو جاے تو میرا سلام کہنا اور کہدینا کہ آپس کا نفاق اچھا نہین صاحبقرانی کیا چیز ہی جسکے
واسطے تمنے بدیع الملک سے علٰحدگی اختیار کی اور اپنے کو تباہ کیا تمکو چاہیے تھا کہ بدیع الملک سے علٰحدہ
نہ ہوتے اور لشکر ہی مین رہتے مگر ہر وقت اس طرح سینہ سپر ہوتے اور موقع محل پر وہ زور دکھاتے
کہ بدیع الملک نام کو صاحبقران رہجاتے خالی نام صاحبقرانی اختیار کر لینے سے کچھ نہین ہوتا وہ نام
لے گئے تھے تمنے کام صاحبقرانی کا کیا ہوتا تمام عالم خود ہی دیکھ لیتا نقابدار ابلق سوار نے کچھ ایسی معقول باتین
سے کے ساتھ کین کہ اسد ایسے حاضر جواب نے گردن نیچی کر لی اور نقابدار سُرخ پوش نے بھی
دم نہ مارا المختصر نقابدار ابلق سوار یہ کہکر رخصت ہوا کہ انشاء اللہ فرصت ہوئی تو وقتاً فوقتاً مجھسے
ملاقات ہو گی اور اگر یہ آپس کا جھگڑا یون نہ طے ہوا تو مین خود آکر اس جھگڑے کو فیصل کرونگا اسد نے
پوچھا کہ اپنے نام نامی واسم گرامی سے تو آگاہ فرمایے کہا نام تو میرا مشکل سے ظاہر ہوگا اور ابھی وقت اسکا نہین
لیکن آپ کی تسکین کے واسطے اتنا کہے دیتا ہون کہ مین بھی یگانہ ہون بیگانہ نہین ہون اور آپ ہی
مین سے ہون اسد غازی نے فرمایا کہ اے نقابدار بہادر اسوقت آپ ہمارے محسن ہین کہ ہمین
اس بلا سے نجات دی ہی اسوجہ سے ہم سرنگون وزیر احسان ہین کچھ کہہ نہین سکتے نقابدار
نے فرمایا کہ آپکو قسم ہی سر بدیع الملک کی کہ ضرور فرمایے اور لحاظ نہ کیجیے گا ورنہ مجھے ملال ہوگا
اسد نے کہا حمزۂ صاحبقران اوّل کے زمانے سے بیکہ اسوقت تک اکثر اولاد امیر کی نقابدار
بنکر آئی اور جو آیا وہ مدعی صاحبقرانی ہوا مگر سوا حمزۂ ثانی کے صاحبقرانی کسی کو نہ ملی اور ہر ایک
زیر ہو کر مطیع ہوا نقابدار اس طعن کو سمجھے کہ یہ مجھ پر آوازہ ہی کہا اے اسد غازی یہ سچ ہی مگر
یہ ضرورت نہین ہی کہ مین بھی مثل انھین کے ہون مین بدیع الملک سے زیادہ استحقاق رکھتا ہون
اور اگر مین موجود ہوتا اور مجھے خواہش صاحبقرانی ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ بدیع الملک صاحبقران
ہو جاتے مگر مجھے خود بھی خواہشِ صاحبقرانی نہین ہی میرا ملک مجھے زندگی بسر کرنے کو بہت ہی آکر آپکو
بدیع الملک کی قوت کا اندازہ ہی تو مین بھی اپنے زور کا اندازہ کرا دون یہ فرماکر گرز اپنا اسد
غازی کے سامنے بڑھا دیا اور کہا کہ دیکھیے لنگر اسد نے گرز ہاتھ مین لیا اگر اسد غازی نظر کردہ
نہ ہوتے تو یقین ہی کہ گرز نہ سنبھال سکتے اسد نے اُس گُرز کو تول کر نقابدار کی صورت دیکھی اور

اور کہا واقع مین زور و طاقت کا آپکی اندازہ ہو گیا ضرور آپ مین زور صاحبقرانی ہی بعد اسکے وہ گرز نقابدار سُرخ پوش نے لیا انکو بھی حیرت ہو گئی جلدی سے نقابدار ابلق سوار کے سپرد کیا اور کہا یہ گرز باندھنا آپ ہی کا کام ہی نقابدار نے کہا بس اب مین جاتا ہون آپ میرا پیام ضرور بدیع الملک سے کہیے گا اسد دلاور نے کہا انشاءاللہ نقابدار ابلق سوار نے مرکب کو اشارہ کیا اور جانب صحرا روانہ ہوا نقابدار سُرخ پوش بھی ساتھ ساتھ نقابدار کے چلا نقابدار ابلق سوار نے پلٹ کر دیکھا کہ نقابدار سُرخ پوش ساتھ ساتھ چلا آتا ہی پوچھا کہ اب تم کیون میرے ساتھ آتے ہو نقابدار نے فرمایا کہ میرا دل نہین چاہتا کہ ساتھ آپ کا چھوڑون نقابدار نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نہ آئین بلکہ نقابداران قاف کو تلاش کیجیے اور انکو پیغام میرا پہونچا دیجیے نقابدار سُرخ پوش نے کہا کہ مین تو آپ کے کام کو جاتا ہون اور پیام آپ کا پہونچاتا ہون لیکن ایک کام میرا ہی اُسے آپ انجام دین فرمایا وہ بیان کرو نقابدار سُرخ پوش نے کہا کہ یہانسے قریب ایک شہر عرفانیہ ہے وہان کا بادشاہ قید ہو گیا تھا مین نے اُسکے بھائی کو جا کر مارا اور عرفان شاہ کو قید سے رہا کر کے تخت پر بٹھایا اور مسلمان کیا اُسکا بیٹا طلسم گنبد بے در مین قید ہو گیا ہی امیدوار ہون کہ آپ اُس طلسم کو فتح کر کے اُسکے فرزند کو چھڑا کر اُسکے باپ کے حوالے کیجیے کہ وارث تخت و تاج ہی سوا اُسکے کوئی نہین ہی ورنہ بعد عرفان شاہ چراغ اُسکی سلطنت کا گل ہو جائیگا مین آپ کو تکلیف نہ دیتا مگر مجبور اِس سے ہون کہ فتاح اس طلسم کے آپ ہی ہین مین نہین ہون اور ایک کار خیر ہی اسکا احسان مجھپر ہو گا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ دراصل مین اس نواح مین اِسی غرض سے آیا تھا کہ اس طلسم کو توڑون لوح اُسکی حاصل کر چکا ہون مگر یہان پہونچکر آپ لوگون کو مبتلائے بلا دیکھکر اِسطرف چلا آیا کہ پہلے اِس مرحلے سے فراغ حاصل کر لون تو بعد اُسکے دیکھا جائیگا اس طلسم کے فتح کرنیکا آپ پر احسان نہین یہ فرما کر نقابدار ابلق سوار تو جانب طلسم گنبد بے در روانہ ہوے اور نقابدار سُرخ پوش بتلاش نقابداران قاف چلے اور شاہزادہ اسد دلاور جانب دریاے نسیان متوجہ ہوے اب نقابداران کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور

اول حال اسد غازی کا بیان کیا جاتا ہے

کہ یہ طی مراحل و قطع منازل کرتے چلے جاتے ہین ہر مقام پر آیند و روند سے پتہ دریاے نسیان کا پوچھ رہے ہین جاتے جاتے ایک مقام پر پہونچے کہ وہان دو راہین تھین تامل ہوا کہ نہین معلوم ایک راہ کس طرف گئی ہی اور دوسری راہ کہان گئی ہی اتنے مین کچھ لوگ ایک جانب سے آتے ہوے دکھائی دیے اُنسے پوچھا کہ یہ راہین کس طرف گئی ہین اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہ دونون راہین دریاے نسیان کی اور ملک ہزبر شیر دل کی ہین مگر ایک راہ جو دس روز کی ہی وہ آسان اور صاف ہی اور ایک راہ چار دن کی ہی مگر اُسمین چار آفتین بھی پیش آتی ہین کہ اُنسے بچے تو وہانتک پہونچے اسد غازی نے کہا کہ وہ آفتین کیا ہین اُن لوگون نے بیان کیا کہ پہلی منزل مین تو ایک کوہ ملیگا کہ وہان ایک دیو رہتا ہی اور جو شخص اُسطرف گذرتا ہی وہ اُسے کھا لیتا ہی دیو ہومان اُسکا نام ہی سنتے ہین کہ وہ دیو نہایت زبردست ہی خداوندا کوان شاہ نے اُسکو بزور سحر گرفتار کیا وہ اسطرف نکل آیا تھا اور بندگان خدا کو اذیت پہونچاتا تھا خداوند نے اُسکی آنکھون کو طلسم بند کر دیا ہی کہ اُس صحرا کی حد سے زیادہ اُسکو نظر نہین آتا ہی گویا وہ اُس صحرا مین مقید ہی بس اُسی صحرا کی سرحد بھر مین

جو جانور پیدا ہوتے ہین اور آجاتے ہین وہی خوراک اُس دیو کی ہین اسد دلاور نے فرمایا دوسری منزل کا حال کہو اُن لوگون نے کہا دوسری منزل مین ایک اژدہار رہتا ہی جسوقت وہ غار سے نکلتا ہی اور دم کشی کرتا ہی تو کوس کوس بھر کے چرند کھنچ کر اُسکے پیٹ مین چلے جاتے ہین بڑے بڑے پتھرون کا بھی نشان باقی نہین رہتا ہی اور جب وہ پیٹ اپنا بھر کر قلابہ آتشین چھوڑتا ہی تو اُسی قدر فاصلے تک زمین سیاہ ہو جاتی ہی درخت جل جاتے ہین اُسکے بعد وہ غار مین چلا جاتا ہی اسد غازی نے فرمایا کہ یہ بد بلا ہی خیر پروردگار عالم بچانے والا ہی تیسری منزل کا حال کہو اُن لوگون نے بیان کیا کہ تیسری منزل مین قزاقون کا عمل ہی چالیس ہزار قزاق رہتے ہین افسر اُنکا نہایت قوی ہی گوئندہ اُنکے ہر چہار طرف پھیلے رہتے ہین جسوقت کوئی قافلہ قرب وجوار سے ہو کر گذرتا ہی وہ آکر خبر دیتے ہین یہ قزاق جا کر ان لوگون کو لوٹ لیتا ہی اسد غازی نے فرمایا کہ جب وہ تیسری منزل مین ہی اور دو منزلین اُس سے پیشتر ایسی سخت ہین جنسے انسان بچ نہین سکتا تو قافلہ وہانتک کس راستے سے پہونچتا ہوگا اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہ دو منزلین صحرا مین واقع ہین اور اِنکی بھی ایک راہ ہی اور وہ منزل جہان قزاق رہتا ہی اُسکے کئی راستے ہین ایک ملک نہر بہ ستیزول کی طرف سے ہی اور ایک دریاے نسیان کی جانب گیا ہی اور ایک راہ یہ بھی ہی جسطرف یہ دو راہین ہین اسد نے کہا چوتھی منزل کا حال کہو اُن لوگون نے کہا کہ چوتھی منزل نہایت سخت ہی وہان وہ بلا ہی جو اُن سب سے زیادہ ہی وہ یہ کہ تمام صحرا مین شیر ہی شیر ہین اور ایک شیر اُن سب کا افسر ہی جو نہایت زبردست ہی ادھر اُن شیرون نے بو کسی ذی حیات کی پائی اور چلے اگر ایک ہو تو وہ شیر جو سب سے بڑا اور یک رنگ سیاہ ہی وہ آکر شکار کرتا ہی اور تھوڑا سا گوشت کھا کر ہٹ جاتا ہی باقی اور شیر حصہ بانٹ کرکے کھا جاتے ہین اور اگر زیادہ لوگ ہوے تو میر قافلہ کو وہ شیر شکار کر لیتا ہی اور لوگون کو اور شیر شکار کرکے کھا جاتے ہین اسد غازی نے فرمایا کہ جب وہ مقام مشہور ہی تو قافلے اُسطرف کیون آتے ہین اُن لوگون نے بیان کیا کہ یہ منزل منزل قزاقان کے بعد واقع ہی جسوقت قافلہ دور نکل جاتا ہی اور قزاق تعاقب کرتے ہین تو اہل قافلہ اکثر بھٹک کر منزل شیران مین آنکلتے ہین اور یہان پہونچکر ہلاک ہوتے ہین اسد غازی نے یہ سُنکر یہ شعر ورد زبان کیا شعر بے مگس ہرگز نماند عنکبوت ۞ رزق را روزی رسان پر مید ہد ۞ یہ شعر پڑھکر فرمایا کہ اسی طرف سے جاؤنگا اور ان بلاؤن کو دفع کرونگا کیونکہ صدہا بندگان خدا ہلاک ہوتے ہین اُن لوگون نے جو واقف تھے منع کیا اور کہا کہ دیدہ و دانستہ ایسی آفت مین نہ پھنسنا چاہیے فرمایا کچھ پروا نہین خداوند کریم نے اگر حیات میری اسیقدر معین کی ہی اور نوشتہ قسمت یہی ہی کہ مین ان ہر چہار منزل مین سے کسی منزل مین ہلاک ہون تو بچ نہین سکتا قضا گھیر کر لیجائیگی اور اگر ابھی زمانہ حیات مستعار کا ختم نہین ہوا ہی تو انشاء اللہ بقوت پروردگار اس راستے کو اُن بلاؤن سے پاک کرونگا یہ فرما کر باگ گھوڑے کی لی تینون فرزند ساتھ ساتھ ہین پشت پر فوج ہی بے خوف وخطر چلے جاتے ہین کہ یکایک سامنے کچھ ہرن دکھائی دے اسد غازی نے اُن آہوؤن کے پیچھے گھوڑا ڈالا آہو بھاگے سب آہو تو تتر بتر ہو گئے لیکن ایک آہو سیاہ رنگ بھاگتا چلا گیا اور اسد غازی اُسکے پیچھے پیچھے دور نکل گئے تینون فرزندون کا ساتھ بھی چھوٹ گیا کیونکہ اُنھون نے ایک ایک آہو صید کیا اور اُسکو ذبح کرنے مین رہے اسد دلاور دور نکل گئے جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے پہونچکر اُنھون نے تیر مارا

آہو کے پچھلے پٹھے پر پڑا اور گردن کو توڑ کر نکل گیا وہ کوہ دراصل کوہ نہ تھا بلکہ دیو پڑا سو رہا تھا تیر آہو کو
توڑ کر اُس دیو کے مقام مخصوص پر پڑا اور پورا تیر در آیا اِدھر تو آہو گرا اُدھر دیو تڑپ کر اُٹھا کہ یہ کیا شئے ہے
جو گوشت کے اندر اُتر گئی نظر دیو کی جو اسد پر پڑی کہا او مردم سیاہ سر سفید دندان آج بعد مدت تو نظر
آیا گوشت تیرا نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہی آمیرے منہ مین کود پڑ کہ دانت ڈاڑھ تیرے نہ لگے اور
مجھے پلپلا پلپلا کر کھا جاؤن اسد غازی نے آواز دی کہ مین لقمۂ سخت ہون آگاہ ہو جا کہ قضا تیری
ہما بر پہونچی اور پیمانۂ عمر لبریز ہوا بس یا تو مذہب مسلمانان اختیار کر اور آدم خواری سے توبہ کر ورنہ میرے
ہاتھ سے مارا جائیگا اور جن درندون کو تو نے کھایا ہی اب ویسے ہی درندے تیرا گوشت کھائینگے اور ہڈیان اس صحرا مین
ٹھوکرین آیندہ روندگی کھایا کرین گی اپنے تن و توش پر مغرور نہ ہو شعر پاؤن تھراتے تھے جنکے سامنے
جاتے ہوے ٭ کاسۂ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوے ٭ یہ سُنکر دیو نہایت برہم ہوا اور کہا کہ تو بڑا چرب
زبان معلوم ہوتا ہی مین تیرے فریبون مین آنے والا نہین ہون ضرور تجکو کھاؤنگا یہ کہکر ہاتھ بڑھا کر چاہا
کہ اسد کو اُٹھا کر منھ مین رکھ لون اسد غازی نے جیسے ہی دیکھا کہ ہاتھ اُسکا قریب پہونچا ہی ایک تلوار ماری
کہ پانچون اُنگلیان اُسکی قلم ہوئین اور زمین پر گر کر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگین اب تو دیو گھبرایا اور
دوسرے ہاتھ سے دارِ شمشاد اُٹھا کر اسد پر وار کیا اسد غازی نے ہیترا بدل کر دار اسکا خالی دیا دار
زمین پر گری گرد اُڑی دیو ہومان پکارا کہ افسوس او آدم زاد گوشت تیرا کرکرا ہو گیا اور لطف باقی نہ رہا
اسد غازی نے جست کر کے ایک ہاتھ مارا تلوار گردن تک نہ پہونچ سکی کہ قد اسکا نہایت دراز تھا لیکن جس
ہاتھ مین دار تھی وہ بھی قلم ہوا جسوقت دیو کے ہاتھ بیکار ہو گئے یہ جھکا اور چاہا کہ شاخون پر اُٹھا لون
بس جیسے ہی یہ اپنے زور مین آگے بڑھا اسد نے ہیترا بدل کے خالی دیا اور پہلو پر آکر تلوار بہ ماض گردن پر
لگائی کہ سر دیو کا قلم ہوا لاش پھڑکنے لگی اتنے مین معروف بن اسد اور اسد ثانی اور غضنفر بن
اسد بھی آگئے یہان دیکھا کہ تلوار سے اسد غازی کی خون ٹپک رہا ہی اور دیو زمین پر پڑا ہوا ہی نہایت
تعریف کی اور کہا کہ اس ضعیفی مین جو ہمت و جرأت آپ کی ہی ہم لوگون کو شباب مین نصیب نہ ہوتی اسد
یہ سُنکر رونے لگے اور فرمایا کہ افسوس دیکھنے والے ہماری جرأت و ہمت کے باقی نہ رہے کہ ہمنے اپنے
زمانۂ شباب مین کیا کیا کام کیے معروف بن اسد نے کہا کہ پھر اسکا کیا تعجب ہی اسواسطے کہ آپ
نظر کردۂ شیر یزدان ہین ہمین یہ مرتبہ کہان حاصل ہی ہم جرأت و ہمت کس بل پہ کرین اسد غازی
نے فرمایا کہ اے فرزند ضرغام شیردل موجود ہی اس سے دریافت کر لو کہ جب تک مین نظر کردہ نہ ہوا تھا
اُسوقت تک تمسے زیادہ کمزور تھا حتٰے کہ جو لوگ میرے تابع تھے اور میری رفاقت مین رہتے تھے وہ بھی
مجھسے شہزور تھے مگر صرف میرے ولولون پر میرے مطیع بنے ہوے تھے اور اسی زمانے مین جو کام مین کر جاتا تھا
وہ اُنسے نہ ہو سکتا تھا ایرج زمانۂ آفتاب پرستی مین بڑے بڑے ظلم کر رہا تھا اور ہزارہا خدا پرست
اُسکے ہاتھ سے ہلاک ہوے اور تہرش سا پہلوان جو ہمسر لندھور تھا اُسکو ایرج نے سر میدان
چیر کر پھینک دیا تھا نام سے ایرج کے عالم کانپتا تھا مگر مین نے اُسوقت مین بھی اُسکو عاجز کر دیا تھا
اور بڑے بڑے سردار اُسکے جانسے مارے نظر کردہ تو بعد کو ہوا ہون یہ سب باتین انسان مین قدرتی
ہوتی ہین اتنے مین لشکر بھی اسد غازی کا آگیا اور ضرغام شیردل نے قد اُس دیو کا ناپا تو سوا سو گز کا تھا ۱۲

اور دار اسکی سوا سومن کی تھی اسد نے شاخین اُسکے سر سے کھینچ لین اور دار اسکی ارلبے پر لدوادی کہ شاہزادہ بدیع الملک کو دکھاؤنگا کیونکہ شاخین اسکی بہت بڑی تھین بعد اسکے آگے روانہ ہوے جاتے جاتے قریب اُس کوہ کے پہونچے جسکے بعد منزل اثر در پیش آنے والی تھی تمام ہو چکی تھی اسد غازی نے فرمایا کہ آج یہین خیمہ برپا کرو کل دیکھا جائیگا اگر رات بخیر و عافیت گذری تو صبح کو جا کر اُس اژدہے کو بھی مارونگا حسب الحکم بارگاہ استادہ ہو گئی جو ہرن راستے مین شکار کیے تھے ضرغام شیر دل نے کباب لگاے سبنے ایک جگہ بیٹھکر کھاے جب سونے کا وقت آیا اپنے اپنے خواب گاہ مین جا کر آرام کیا رات بہ آسایش بسر کی صبح کو اُٹھکر نماز صبح سے فارغ حاصل کر کے آگے روانہ ہوے جسوقت کوہ سے گذر کر اُسطرف پہونچے طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے دیکھا کہ صحرا نہایت سرسبز ہی انکو تعجب ہوا کہ جس مقام پر اژدہا رہتا ہو وہ جگہ کیونکر شاداب ہو سکتی ہی معلوم ہوتا ہی اُن لوگون نے دھوکا دیا یا اُنھون نے غلط سُنا تھا اور بلا تصدیق مجھسے بیان کر دیا خیر کچھ پروا نہین ہی یہی کہتے ہوے آگے بڑھے تھے کہ اب کچھ درخت پژمردہ ملنے لگے اسکے بعد کچھ نخل ایسے ملے کہ بالکل جلے ہوے تھے پتون کا اُنمین نام و نشان بھی نہ تھا اب اسد غازی کو یقین ہوا کہ بیشک یہی مقام اُس اژدہے کا ہی اور منزل اژدر اب آپہونچے لشکر کو حکم دیا کہ تم لوگ یہین ٹھہرو مین جا کر اُس موذی کو مارتا ہون لشکر تو اُتر پڑا لیکن اسد ثانی نے کہا کہ اے پدر بزرگوار اب مجھے جانے دیجیے آپ دیو کو مار چکے اب اژدہا میرا شکار ہی ورنہ میرا ساتھ رہنا تو فضول ہی اب زمانہ آپ کے آرام اُٹھانے کا ہی اسد غازی نے فرمایا اے فرزند مجھے اس ضعیفی مین داغ نہ دو اگر دشمن تمھارے ہلاک ہوے تو مین زندہ در گور ہو جاؤنگا تم ابھی ناتجربہ کار ہو اسد ثانی نے کہا مین تو اب آپ کو نہ جانے دونگا جب اسد غازی نے دیکھا کہ یہ زیادہ اصرار کرتا ہی فرمایا کہ اچھا خدا حافظ مگر اتنا تو بتاؤ کہ کیونکر اُسے قتل کروگے اسد ثانی نے کہا یہ مین پہلے ہی سوچ چکا ہون کہ کس ترکیب سے اُسکو مارنا چاہیے آپ اطمینان رکھین یہ کہکر رخصت ہوا اسد ثانی تو جانب غار روانہ ہوا اور اسد دلاور نہایت پریشان کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی آکر خیمے مین بیٹھے اور فرزند کے واسطے مصروف دعا ہوے اب حال اسد ثانی کا سُنیے کہ یہ جاتے جاتے اُس میدان مین پہونچے کہ جہان سوا زمین سیاہ کے سبزہ و درخت کا نام نشان بھی نہ تھا اب کوئی ڈیڑھ پہر دن چڑھا ہی دھوپ کی تیزی ہی اور وقت اژدہے کے نکلنے کا قریب ہی اُن مسافرون سے معلوم ہوا تھا کہ وہ اژدہا دوپہر کے وقت غار سے نکلتا ہی شاہزادہ اسد ثانی جلدی جلدی راہ طے کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ کسی طرح قبل اُسکے نکلنے کے غار تک پہونچ جاؤن اُنھون نے ایک کوتل گھوڑا اپنے مرکب کے علاوہ ساتھ لے لیا تھا اور ایک نیزہ اُسکی کمر مین آڑا کر کے باندھ دیا تھا یہانتک کہ بعد تھوڑی دیر کے رہروی کر کے متصل غار پہونچے اور تلوار کھینچکر بالکل آمادہ ہو کر کھڑے ہوے اور وہ گھوڑا جو ساتھ اپنے لے گئے تھے کچھ سوچ کر نیزہ اُسکی پشت سے کھول کر ہاتھ مین لے لیا اب ایک ہاتھ مین تو تلوار کھنچی ہوئی ہی اور دوسرے ہاتھ مین نیزہ ہی اور اپنا گھوڑا پیچھے اُس کوتل گھوڑے کے رکھا یکایک وہ اژدہا غار مین سے نکلنے لگا جیسے ہی دہن اُسنے غار سے باہر کیا اور دیکھا کہ لقمہ سامنے موجود ہی بس دم کشی کی اور اُس کوتل گھوڑے کو نگل گیا چاہتا ہی کہ پھر مُنھ کھولون اور دم کشی کرون کہ اسد ثانی نے سر پر اُس اژدہے کے نیزہ مارا کہ تمام نیزہ سر مین ہوتا ہوا زمین مین در آیا اور کوئی ہاتھ بھر ڈانڈا اسکی باہر سر سے رہ گئی گویا ایک میخ ٹھوک کر اژدر کو زمین مین گاڑ دیا کہ اب نہ مُنھ کھول سکے نہ قلابہ آتشین چھوڑ سکے اور

نہ دم کشتی کر سکیے اب اژدہے کو تو اُسی حالت مین چھوڑا اور آپ گھوڑا اُڑا کر اپنے باپ اسد دلاور کی خدمت مین روانہ ہوے یہان اسد غازی پریشان تھا اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا کہ سامنے سے اسد ثانی نمودار ہوے اور عرض کی کہ تشریف لیچلیے ایک تماشا قابل دید ہی اسد غازی نے فرمایا کہ اژدہے کو مارا اسد ثانی نے عرض کی کہ مار ڈالنے سے بدتر حالت ہی مین نے اُسکو زندہ ایک مقام پر مقید کردیا ہی یہ سُنکر اسد غازی نہایت حیران ہوے اور ساتھ ساتھ اسد ثانی کے جانب غار روانہ ہوے اور عقب سے انکے لشکر بھی چلا اوّل اسد دلاور مع تینون فرزندون کے متصل غار پہونچے دیکھا کہ مُنھ اژدہے کا زمین مین جما ہوا ہی وہ ہر چند زور کرتا ہی مگر ہل نہین سکتا یہ دیکھکر اپنے فرزند کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا کہ تو مجھسے زیادہ فطرتی ہی میرے ذہن مین جو ترکیب تھی وہ اِس سے جدا تھی مگر زندہ گرفتار کرنے کی تدبیر اِس سے بہتر دوسری نہ تھی اور میرے بھی ذہن مین نہ آئی تھی اب اس کے مار ڈالنے کا جلد انتظام کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ موذی ہی اگر نیزہ اسنے زور کرکے توڑ ڈالا اور یہ رہا ہوا تو پھر غضب ہو جائیگا یہ سب کو نگل جائیگا یہ فرماکر ضرغام شیردل سے کہا کہ بارود کی تھیلیان لا لا کر اِس غار مین ڈالو اور اوپر تک بھردو ضرغام شیردل نے حسب الارشاد اسد غازی تھیلیان بارود کی لا لا کر غار مین ڈالنا شروع کردین جب غار بارود سے بھر گیا تو اسد غازی نے اپنے فرزندون سے کہا کہ بس اب دور ہٹ چلو اور ایک فلیتہ اُس بارود مین رکھکر سرا اُسکا بہت دور لیے ہوے چلے گئے جب اسقدر دور نکل گئے کہ جہانتک سُرنگ اُڑنے کا خوف جاتا رہا تو فلیتے مین آگ دے دی جیسے ہی وہ فلیتہ سلگتا ہوا اُس بارود تک پہونچا تمام بارود مین آگ لگ گئی اژدر تو جلکر خاک ہو گیا اور شعلے کی حرارت سے زمین سیاہ ہو گئی اور جس مقام پر غار تھا وہ طبقہ اُڑ گیا ایک تالاب نظر آنے لگا اژدر کے چیتھڑے اُڑ گئے اتنے مین لشکر بھی آپہونچا آج شب کو اسد دلاور نے اس صحرا مین قیام کیا اور شکر خدا بجا لایا کہ دو منزلین طے ہو گئین اب دو منزلین اور باقی رہ گئین شام کو نماز پڑھکر آرام کیا صبح کو کوچ کرکے جانب منزل سوم روانہ ہوے جاتے جاتے قریب تین پہر کے مقام قزاق پر پہونچے وہان گویندون نے قزاق کو خبر کی کہ ایک قافلہ بہت بڑا آتا ہی قزاق بارہ سو قزاق اپنے ہمراہ لیکر چلا یہان دو سو جوان چھانٹکر اپنے ساتھ لے لیے تھے اور صورت اپنی مسافرون کی ایسی بنائی تھی اور لشکر کو اپنے تعاقب مین پوشیدہ طور سے رکھا تھا جیسے قزاق سامنے آکر پہونچے اور تلوارین کھینچ کھینچ کر چلے اسد غازی نے بوق کو دم دیا کہ اے یاران بیائید و بہ بیند بس تیسری آواز مین پورا لشکر آگیا اور قزاقون کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تلوار چلنے لگی قزاقون نے دیکھا کہ اب جان بچتی نظر نہین آتی امان مانگی اسد غازی نے کہا بشرط ایمان اُن سب نے کہا قبول ہی اسد غازی نے تلوار نیام مین کی ساتھ ہی سب نے تلوارین روک لین افسر قزاقون کا پاؤن پر گر پڑا اور کہا کہ بیشک آپ صاحب اقبال ہین اسد غازی نے کلمہ تلقین فرمایا یہ سب مسلمان ہوے اسد دلاور نے اُن سب کو سمجھایا کہ یہ پیشہ بالکل بُرا ہی اسے ترک کردو ان سب نے قسم کھائی کہ اب ہم کسی کو کبھی نہ لوٹینگے آج شب کو پھر اسد دلاور نے قیام کیا اور صبح کو کوچ کرکے منزل شیران کی طرف روانہ ہوے یہ منزل اس مقام سے قریب تھی جیسے ہی قریب منزل پہونچے سرداروں کو اپنے ساتھ لے لیا

اور تمام لشکر کو پیچھے چھوڑا اُن شیرون نے جو بوے انسان پائی اسد غازی کی طرف چلے بس یہ دیکھتے ہی اسد دلاور بھی مرکب پر سنبھل بیٹھا اور تلوار نیام سے کھینچ لی جیسے ہی اُس شیر سیاہ رنگ نے آکر حملہ کیا اسد دلاور نے تلوار ماری کہ اس شیر کے دو ٹکڑے ہوے اور شیر زمین پر گر کر تڑپنے لگا ساتھ والون نے اُن شیرون کو مارنا شروع کیا جو شیر سیاہ رنگ کے ساتھ تھے قریب ایک ہزار کے غول شیرون کا تھا ایک گھنٹے کی شمشیر زنی مین سب شیر مارے گئے اور جو بھاگ کر چلے تھے وہ نشانۂ تیر ہوے اب شاہزادہ اسد غازی نے سجدۂ شکر کیا کہ آج تینون چارون منزلین تمام ہوگیئن شب کو اُسی جگہ قیام کیا اور آگ بھی نہ روشن کرائی کہ شیر آگ سے بھاگتا ہی آپ اپنے فرزندون سمیت تیر کمان لیکر ایک گوشے مین پنہان ہو رہا جو شیر بوے انسان پا کر اسطرف نکل آیا اُسے تیر سے گرا دیا رات بھر مین کل شیر مار ڈالے صبح کو کوچ کر کے منزل بمنزل طرف دریاے نسیان کے روانہ ہوے اب انکو تو راہ مین چھوڑ جاتا ہی اور

پھر داستان نقابدار ابلق سوار کی آغاز کی جاتی ہے

راوی بیان کرتا ہی کہ جسوقت نقابدار سُرخ پوش رخصت ہو کر جانب نقابداران قاف روانہ ہوے تو نقابدار ابلق سوار نے رخ طلسم گنبد بے در کا کیا جسوقت صحراے ملک عرفانیہ مین پہونچے اور اُس گنبد کو دیکھا خیمہ اُسی مقام پر برپا کیا اور لشکر کو اُتارا رات بھر عبادت خدا کیا کیے صبح کو آنکھ لگ گئی عالم رویا مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لاے ہین اور وہ فرماتے ہین کہ اے نقابدار اگر فتاحی طلسم کا ارادہ ہی تو ابھی وقت اُسکا نہین ہی مگر وہ زمانہ بھی قریب ہی اسوقت تمکو چاہیے کہ صرف ایک دربند فتح کر کے وعدہ اپنا نقابدار سُرخ پوش سے پورا کرو اور جانب نہ طاق روانہ ہو اسلیے کہ وہان بڑی بڑی سختیان پیش آنے والی ہین اسوقت مین مدد خدا پرستون کی لازم ہی تاکہ بدیع الملک اور بادشاہ اسلام سب تمھارے احسان مند ہو کر سرنگون ہون اور دعوی صاحبقرانی تمھارا بیجا نہ سمجھا جاے نقابدار نے کہا جیسا ارشاد ہو فرمایا کہ بس اب تم جاؤ اور گنبد کو مقام اصلی قرار دیکر جانب جنوب روانہ ہو وہان ایک میل آہنی بالاے زمین نصب پاؤگے اُس میل کو اُکھیڑ لینا ایک چاہ نظر آئیگا اُس چاہ مین کود پڑنا اُسوقت پہونچوگے کہ لوحدار جادو معروف چلہ کشی ہوگا گرد اُسکے حصار سحر نہین ہی تم اُسکو قتل کر کے سینہ اُسکا چاک کرنا اُسمین ایک ڈبیا ہشت پہل رکھی ہوگی اُس ڈبیا کو خون اُسکا دھو کر اوّل طاہر کر لینا بعد اُسکے ڈبیا کھولنا ایک تختی الماس کی نظر آئیگی وہی لوح ہی اسکے بعد جیسا لوح مین مرقوم ہو اُس پر عمل کرنا مگر یاد رکھو کہ ایک دربند سے زیادہ نہ توڑنا لوح بھی اِسیقدر ہدایت کرے گی جسوقت اُس دربند کو فتح کرے اور معروف نقاشہ کو چھڑا کر پھر وگے تو حد طلسم سے نکلنے کے بعد لوح سیاہ ہو جائے گی پھر اس لوح کو اُسی چاہ مین پھینک کر میل اُسی جگہ نصب کردینا یہ فرما کر وہ مرد بزرگ نگاہون سے پوشیدہ ہوگئے اور آنکھ نقابدار کی کھل گئی خیمے کو معطر پایا وقت نماز صبح کا تھا نقابدار بہادر نے فریضۂ سحری کو ادا کیا اور مرکب پر سوار ہو کے جانب جنوب روانہ ہوے عیار نقابدار ساتھ تھا جسوقت نقابدار اُس میل کے قریب پہونچے مرکب سے اُتر کے باگ گھوڑے کی عیار کے ہاتھ مین دی اور آپ قریب اُس میل کے آئے اور چاہا کہ میل کو گودی مین لیکر زور کرین دیکھا تو دو رُ اُسکا زیادہ ہی اور ہاتھ نہین پہونچے اب نقابدار پریشان ہوے کہ جب ہاتھ نہ جمین تو زور کیونکر ہو یہ پریشان تھے کہ عیار نقابدار نے آواز دی اے شہریار آپ خاموش کیون ہین کیا فکر ہی نقابدار نے فرمایا مجھے حیرت ہی کہ اس

میل کو کیونکر اکھاڑون عیار نے کہا بانیان طلسم کوئی نہ کوئی پہلو امتحان عقل کا بھی ضرور چھوڑ جاتے ہین دیکھیے کوئی نہ کوئی جگہ ہاتھ جمنے کی ضرور ہوگی نقابدار چہار طرف پھر پھر کر دیکھنے لگے لیکن کوئی جگہ نظر نہ آئی اب نقابدار نے غصے مین آکر دوڑ کے لات ماری عیار نقابدار نے کہا کہ اسقدر غصہ آپکے خلق سے بعید ہی نقابدار نے کہا کہ غصہ کیون نہ ہو مین صاحب خلق بھی ہون اور غیظ و غضب بھی رکھتا ہون عیار نے کہا یہ مین نے مانا کہ آپ مین دونون وصف جمع ہین اور کیون نہ ہو کہ ایک بات ننہال کی اور دوسری صفت ددھیال کی ہی مگر ہر ایک اپنے موقع پر مناسب ہی اسوقت عقل سے کام لیجیے نقابدار نے جو غور سے دیکھا تو اُس میل مین ایک مقام پر مدور نشان بنا ہوا ہی نقابدار نے اُس نشان پر ہاتھ لگا کے زور کیا سارا ہاتھ اُس میل مین در آیا بس نقابدار نے شانے کی اعانت سے اب جو زور کیا تو میل زمین سے اکھڑ آیا اب جو اندازہ اُسکے وزن کا کیا تو اُنکے گرز سے ہموزن تھا بس نقابدار میل کو زمین پر پھینکا اور آپ اُس کنوین مین کود پڑے جسوقت پاؤن اُنکے زمین سے آشنا ہوے دیکھا ایک صحرا ہی اور درخت برگد کے تمام صحرا مین لگے ہوے ہین اور اُن درختون پر ہزار ہا زاغ و زغن بیٹھے ہوے ہین نقابدار کو دیکھتے ہی وہ زاغ و زغن اُڑے اور شور کرنے لگے کہ یہ وقت آپہونچا ابھی تو ہماری قضا کا زمانہ نہین ہی ان جانورون کے اُڑتے ہی ہر طرف سے آوازین لینا پکڑنا جانے نہ پاوے کی پیدا ہوئین نقابدار گھبرا گھبرا کر چارون طرف دیکھ رہا ہی کہ یہ کون آوازین دے رہا ہی کیا فوج آتی ہی دیکھا کہ ایک جانب ایک جوگی ایک درخت بزرگ کے نیچے کچھ پڑھ رہا ہی آگے اُسکے اگیاری روشن ہی بخور گوگل لوبان کالے دانے وغیرہ کا ہو رہا ہی یہ دیکھکر نقابدار اُس جوگی کی طرف جھپٹے اور سامنے آکر آواز دی کہ ہوشیار ہو جا کہ ملک الموت تیری جان کا آپہونچا جوگی نے جو سر اُٹھا کہ نقابدار کو دیکھا بدحواس ہوگیا مگر نہ تو اسم کو ترک کر سکتا ہی نہ بھاگ سکتا ہی کیا کرے بس وہی منقل آتشین جو سامنے اُسکے روشن رکھی تھی نقابدار پر کھینچ ماری نقابدار نے وار اُسکا خالی دیا کہ تمام آگ زمین مین پھیل گئی اور منقل گلی تھی ٹوٹ کر پرخچے اُڑ گئی اب نقابدار نے تیغہ چمکایا کہ یہ جوگی سحر بھولا بس نقابدار نے گردن پر وار کیا کہ سر اُسکا جدا ہوا لاش پھڑکنے لگی پھر شور کر کے روانہ ہوگئے کہ کشتی مرا نام من لوح دار جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم دیکھا نقابدار نے کہ اُسکے مرنے سے کوئی اثر درختان برگد پر نہین ظاہر ہوا اور وہ زاغ و زغن بھی حسب دستور اُڑ رہے ہین اور یہی کہ رہے ہین کہ ابھی ہماری موت کا زمانہ دور ہی ابھی ہم قتل نہین ہو سکتے نقابدار سمجھے کہ معلوم ہوتا ہی مالک اس دربند کا اور کوئی ہی یہ ملعون صرف لوح پوشیدہ کرنے کی غرض سے یہان آیا تھا بس نقابدار نے جلدی سے سینہ اُسکا چاک کیا اور وہ ڈبیا نکالی جسمین لوح تھی جیسے ہی نقابدار ڈبیا لیکر علٰحدہ ہوے دیکھا کہ تمام زاغ و زغن لاش پر لوح دار جادو کی ٹوٹ پڑے اور گوشت اُس ملعون کا کھانے لگے یہانتک کہ کچھ دیر کے بعد سوا ہڈیون کے کچھ نہ تھا نقابدار اس فکر مین ہین کہ اس ڈبیا کو خون سے کیونکر پاک کرون پانی کہان ممکن ہی دیکھا کہ وہ زاغ و زغن گوشت لوح دار جادو کا کھا کر اُڑے اور ایک طرف چلے نقابدار کو فوراً یہ خیال پیدا ہوا کہ یقیناً یہ تلاش آب مین جاتے ہین اور اسطرف کوئی چشمہ ضرور ہی نقابدار بھی اُسی جانب روانہ ہوے کچھ دور نکل گئے دیکھا کہ ایک مقام پر وہ زاغ و زغن اُترتے وہان ایک تالاب تھا اُن سب نے پانی پیا اور پھر اُڑ کر چلے نقابدار کنارے تالاب کے پہونچے اور ڈبیا کو تین مرتبہ پانی مین غوطہ دیا اور باہر نکال کر کھولا تختی الماس کی نکلی ڈورا اسمین پڑا ہوا تھا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا ہوا تھا کہ اے نقابدار اس طلسم کے سات دربند ہین اور رقیہ خانہ طلسم دربند چہارم مین واقع ہی اور راہ ظاہر

طلسم کی یہی ہی کہ جب ان تین دربندون کو فتح کر تو چوتھا دربند ملے اور زمانہ فتح دربندان اول کا نہین ہی یہی وقت اس طلسم مین ہی بس تجکو چاہیے کہ دوسری راہ اختیار کر جو سیدھی دربند چہارم کو گئی ہی سوا بانیان طلسم کے اس راستے سے اہل طلسم باخبر نہین ہین تجکو چاہیے کہ اسی تالاب مین کود پڑ جسوقت پاؤن تیرے زمین سے آشنا ہون تو آنکھ کھولنا کیونکہ یہ تالاب تو اصلی ہی پانی اسکا آب سحر نہین ہی لیکن طبقہ اسکا طلسم بندہی جسوقت پاؤن زمین تک پہونچینگے تو تجھے راستہ دربند چہارم کا ملجائیگا نقابدار ابلق سوار نے ایساہی کیا کہ بیخوف وبیم اُس تالاب مین کود پڑے آنکھین بند کرلی تہین جیسے ہی پاؤن انکے زمین سے آشنا ہوئے آنکھین کھولین دیکھا کہ ایک بیابان بے آب و گیاہ ہی بگولے ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے ہین اور ایک عمارت بلند وسط میدان مین ہی کہ چالیس دروازے اُسکے ہین سب دروازے بند ہین نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین تحریر تھا کہ اے فتاح دربند میمونتیہ تجکو چاہیے کہ دروازے اس عمارت کے کھولدے اور یہ عکس لوح سے کھلجائینگے یہ دیکھکر نقابدار قریب اُس عمارت کے آئے اور عکس لوح کا ہر دروازے پر ڈالنا شروع کیا دیکھا کہ تڑاق تڑاق دروازے کھلنے لگے اور جو دروازہ کھلا اُسمین سے ایک خرس نکلا پہلا خرس نقابدار کی طرف چلا تھا جب دوسرا دروازہ کھلا اور دوسرا خرس نکلا تو اُسنے خرس اول پر حملہ کیا اور لڑنے لگا اسی طرح اُنتالیس دروازے تو کھل گئے اور ایک دروازہ کھل کر پھر بند ہوگیا کیونکہ اس دروازے پر دو مرتبہ عکس لوح کا پڑ گیا تھا خرس نکلنے نہ پایا کہ دروازہ بند ہوگیا اب اڑتیس خرس تو باہم لڑ رہے تھے لیکن ایک خرس بیکار تھا وہ نقابدار کی طرف پھر چلا کیونکہ اُسکا ہم نبرد نہ رہ گیا تھا نقابدار نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے نقابدار پر دلاور اگر سہواً کسی دروازے پر دو مرتبہ عکس لوح کا پڑجائیگا تو وہ دروازہ بند رہ جائیگا اور پھر عکس لوح سے نہ کھلیگا تجکو چاہیے کہ راہ فرار اختیار کر جسوقت یہ خرس تعاقب کرے اور تجپر حملہ آور ہو تو لوح اُسکے سامنے پھینک دے خرس لوح کو منہ مین دبا کر بھاگے گا اور اُسی حجرے کی طرف جائیگا جسمین سے وہ نکلا ہی بس ادھر تو یہ اس حجرے مین داخل ہوگا اُدھر دوسرا حجرہ کھلجائیگا اور خرس نکلکر اُس حجرے مین داخل ہوگا جسمین دشمن اُسکا لوح لیکر گیا ہی دونون لڑتے ہوئے حجرے کے باہر نکل آئینگے بس تم اُس حجرے مین چلے جانا اور لوح کو لینا یہان یہ خرس لڑا کرینگے اور ایک دوسرے پر فتحیاب نہ ہوگا تم یہان سے جانب شمال روانہ ہونا ایک عمارت ایسی ہی اور نظر آئے گی اُسمین بھی چالیس دروازے ہونگے وہان جو حکم لوح کا ہو اُسپر عمل کرنا نقابدار ابلق سوار نے ایساہی کیا کہ لوح پھینکدی خرس منہ مین دبا کر بھاگا اور اپنے حجرے مین داخل ہوا ساتھ ہی دوسرا حجرہ کھلا اور خرس نکلکر اُس حجرے مین داخل ہوا دونون لڑنے لگے نقابدار نے اندر حجرے کے جاکر لوح کو قبضے مین کیا اور خرسون کو لڑتا ہوا چھوڑکر جانب شمال روانہ ہوئے جب کچھ دور نکل گئے ویسی ہی ایک عمارت اور نظر آئی اسمین بھی چالیس دروازے تھے اب نقابدار نے پھر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے نقابدار اسکے دروازے بھی اسی ترکیب سے عکس لوح کا ڈالکر کھولدو اسمین سے شیر پیدا ہونگے اور آپسمین لڑنے لگینگے جسوقت اُنتالیس دروازے کھل جائین اور اڑتیس شیر آپس مین لڑنے لگین تو اُنتالیسوان شیر تمھاری طرف جھپٹیگا تم سامنے سے اُسکے بھاگنا وہ تمھارا تعاقب کریگا یہانتک کہ جس مقام پر خرس لڑ رہے ہین یہانتک تمھارے ساتھ آئیگا اور خرسون کو دیکھکر ڈکاریگا اور خرسون پر جا پڑیگا اسکی آواز سنکر اور تمام شیر بھی آپس کی لڑائی چھوڑکر آپڑینگے اور خرس و پلنگ لڑنے لگینگے ایک خرس تمھاری طرف چلے گا اب تم اُس حجرہ آخر کو کھولدینا شیر نکل کر اُس خرس سے تمھی لڑنے لگے گا انجام یہ ہوگا کہ خرس و شیر آپس مین لڑکر مرجائینگے

نقابدار ابلق سوار نے ایسا ہی کیا کہ ہر دروازے پر عکس لوح کا ڈالا شیر نکلے اور آپسمین لڑنے لگے طمانچہ چلنے لگا اور ایک شیر نقابدار کی طرف چلا نقابدار اُسے لگائے ہوئے خرسون تک لائے یہان آکر شیر ڈکارا اور تمام شیر آواز اسکی سُنکر آپڑے خرس بھی آپس کی لڑائی چھوڑکر شیرون پر حملہ آور ہوئے اور باہم لڑنے لگے اب ایک خرس نقابدار کی طرف چلا کیونکہ اسکا ہم نبرد کوئی نہ تھا خرس چالیس اور شیر اُنتالیس تھے نقابدار نے اُس حجرے کو بھی کھولدیا جو باقی رہ گیا تھا شیر نکلا اور خرس سے لڑنے لگا یہ خرس اور شیر تمام خرسون اور شیرون کے افسر تھے اور قوی الجثہ تھے طمانچہ اور پنجہ چلنے لگا یہانتک کہ دونون اسقدر زخمی ہوئے کہ زمین پر گر پڑے اور بعد تھوڑی دیر کے مر گئے انکے مرتے ہی آندھی چلی خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے روشنی ہوئی نہ وہ عمارتین تھین نہ خرس و شیر تھے صرف لاشین ساحرون کی بچھی ہوئی پڑی تھین اور ایک آواز آتی تھی کہ کشتی مرا نام من دربان جادو و زندان باد جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو دیکھا نقابدار ابلق سوار نے تو وہ بگولے جو صحرا مین ہر چہار جانب دوڑتے پھرتے تھے شق ہونا شروع ہوئے اور ہر بگولے سے ایک ایک بندر نمودار ہوا آن واحد مین ہزارہا بندرون نے آکر نقابدار کو گھیر لیا اور حملہ کرنے لگے نقابدار نے تلوار کھینچی اور جسکو تیغہ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اور پھر وہ دونون ٹکڑے لوٹ پوٹ کر ایک کے دو بندر پیدا ہوگئے اب جسقدر نقابدار قتل کرتا جاتا تھا اُسیقدر بندر دُونے ہوتے جاتے تھے اب نقابدار پریشان ہوا جب لوح دیکھنے کا قصد کرتے ہین بندر قریب آجاتے ہین اور کامل مضمون نہین دیکھ سکتے کیا کرین آخرکار نقابدار نے تلوار کے ہاتھ نکالنا شروع کیے اور لوح پر نگاہ ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت لشکر میمونیہ تجکو گھیر لے تو تجھے لازم ہی کہ فلان اسم جو کنارۂ لوح پر مرقوم ہی اُسے پڑھ کر تلوار سے کام لے پھر جو بندر قتل ہوگا وہ دوبارہ زندہ نہو سکے گا یہ دیکھکر نقابدار نے اس اسم کو ورد زبان کیا اب جس پر ہاتھ مارا وہ تڑپ کر مر گیا تھوڑے عرصے مین ستھراؤ کر دیا یکایک ایک بندر جو سب سے زبردست اور قوی تھا سامنے سے بھاگا نقابدار نے اُسکا تعاقب کیا تمام فوج بھی اُسی بندر کے ساتھ بھاگی جاتے جاتے قریب ایک درخت بزرگ کے پہونچا اور اُس درخت پر چڑھ گیا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم یہی بندر میمون جادو ہی جسوقت یہ بھاگ کر درخت پر چڑھ جاے تو لازم یہ ہی کہ وہی اسم جو تلوار پر دم کر کے بندرون کو قتل کرتا تھا اب تیر پر دم کر کے اسے نشانۂ تیر قضا بنالے بعد اسکے سب اطاعت تیری کرینگے یہ دیکھکر نقابدار نے اُسی اسم کو پڑھا اور تیر پر دم کر کے چلۂ کمان مین پیوستہ کر کے مارا کہ گردن کو توڑکر پار نکل گیا بس اس بندر کا گرنا تھا کہ آندھی چلی خاک اُڑی دیر تک آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من میمون جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوگئی تو دیکھا نقابدار نے کہ لاش ایک ساحر سیاہ فام کی پڑی ہوئی ہی کوئی اڑھائی سو برس کا سن اسکا ہوگا اور فوج میمونہ نگاہ ہونسے پنہان ہوگئی لوح کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ فوج شعبدۂ سحر کا تھا ورنہ دراصل کچھ نہ تھا اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا اُسمین لکھا ہوا تھا کہ اس درخت کو اُکھیڑ لو اسکے نیچے تہ خانہ ملیگا اُس تہ خانے مین جانا ایک شہر آباد پاؤگے وہان تمکو دیکھکر لوگ حیران ہونگے اور اپنے بادشاہ سے کہینگے وہ فوج لیکر آئیگا تمسے مقابلہ ہوگا جسوقت اُسے زیر کر لوگے تو وہ اطاعت اختیار کریگا اور تحائف پیش کریگا اور قیدیونکو حاضر کریگا تمکو چاہیے کہ سب قیدیون کو رہا کر کے معروف شاہ کو اپنے ساتھ لینا اور اُسکے ملک مین پہونچا دینا نقابدار نے حسب ہدایت لوح درخت کو زمین سے اُکھیڑ کر پھینک دیا اور دہنہ نقب مین کود پڑے جسوقت آنکھ جھپک کر کھلی تو ایک شہر مین

اپنے کو پایا لوگ انکو دیکھ کر بھاگنے لگے کہ یہ کون آگیا یہانتک کہ بادشاہ کو خبر پہونچی ہرکارون نے بیان کیا کہ ایک شخص منھ اپنا چھپائے ہوئے لباس سُرخ وسبز پہنے ہوئے آیا ہی ایک تختی الماس کی اُسکے گلے مین پڑی ہوئی ہی بادشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی اُسی نے **میمون جادو** کو مارا وہ طلسم کشا ہی اُسے گرفتار کرنا چاہیے مرکب ہمارا لاؤ اُسیوقت گھوڑا حاضر ہوا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوا اور چند رفیق اسکے ہمراہ ہوئے لشکر کو اپنے ساتھ نہین لیا اور آپ بہ ارادۂ مقابلہ آیا جسوقت سامنا نقابدار کا ہوا اُسنے آواز دی کہ باش او فتاح طلسم خبردار رہو ہوشیار رہو جا کہ مین آپہونچا منم **فیروز تیرزن** کہ گذاریم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ کہکر قریب نقابدار پہونچکر تیر کا وار کیا نقابدار نے ہاتھ بچا کر ہنگتی ماری کہ سرِ تیر علحدہ گرا یہ دیکھتے ہی **فیروز تیرزن** پکارا کہ او نقابدار معلوم ہوا کہ تو بڑا تیزدست ہی اب اسکی سزا یہ ہی کہ تجھے قوت دست و بازو سے زیر کرکے تیری مشکین باندھونگا تو لوح پر بھولا ہوا ہی اگر لوح ملگئی تو یہ ساحرون کے مقابلے مین کام دے گی یہ کہکر مرکب سے کود پڑا اور نقابدار سے لپٹ پڑا نقابدار بھی **فیروز** سے دست وگریبان ہوا کشتی ہونے لگی تھوڑی دیر مین نقابدار نے لنگر اسکا زمین سے توڑا اور سر سے بلند کرکے آواز دی کہ کسطرف پھینکون کہ پیکر تیرہی چورا ہوجائے **فیروز** نے کہا واقع مین تو صاحب اقبال ہی مین اطاعت قبول کرتا ہون فرمایا اطاعت میری کوئی شے نہین ہی اول اطاعتِ خدا اختیار کر **فیروز** نے کہا یہ بھی قبول ہی نقابدار نے اسے چپکے سے زمین پر چھوڑ دیا اور کلمۂ طیبہ تلقین فرمایا **فیروز تیرزن** از سرِ صدق مسلمان ہوا اور نقابدار کو ساتھ لیے ہوئے قلعے مین آیا اور عرض کی کہ جو ارشاد ہو اُسے بجا لاؤن فرمایا کہ زندانیون کو لاؤ اور میرے سپرد کرو اُسیوقت **فیروزشاہ تیرزن** نے داروغۂ زندانخانہ کو طلب کیا اور حکم دیا کہ قیدیون کو حاضر کرو وہ اُسیوقت سب قیدیون کو لیکر سامنے آیا نقابدار نے فرمایا سب کو رہا کرو اور ایک ایک سے نام پوچھنا شروع کیا کسی نے کچھ نام بتایا کسی نے کچھ نام بتایا آخر مین ایک شاہزادے نے کہا کہ مجھے **معروف شاہ** کہتے ہین نقابدار نے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا کہ تم میرے ساتھ چلو مین تمکو تمھارے ملک مین پہونچا دون کہ مین نقابدار سُرخ پوش سے وعدہ کرکے آیا ہون اور خاص تمھاری رہائی کی غرض سے یہانتک آیا ورنہ کوئی ضرورت نہ تھی اسکے بعد **فیروزشاہ** نے کچھ تحفہ جات طلسمی جو اس ورہند مین محفوظ تھے پیش کیے نقابدار نے فرمایا کہ ابھی اسیمین رہنے دو جسوقت پورا طلسم فتح کرونگا یہ تحائف لونگا ابھی تم اپنی امانت مین رہنے دو اسکے بعد فرمایا کہ مجھے اب بیرونِ طلسم پہونچوا دو اور ان سب قیدیون کو بھی طلسم کے باہر نکال دو کہ جو جہان سے آیا ہی وہ وہان چلا جائے یہ سُنکر **فیروزشاہ** نے عرض کی کہ بیرون طلسم جانیکا ایک پوشیدہ راستہ ہی یقین ہی کہ آپ اُسی طرف سے آئے بھی ہونگے وہ راہ یہانسے بیابان زاغ وزغن کو گئی ہی اور وہان سے بیرونِ طلسم جس مقام پر میل نصب ہی نقابدار نے فرمایا کہ ہان مین اُسی طرف سے یہان آیا ہون **فیروزشاہ** نے عرض کی کہ یہان سے تالاب تک پہونچا دینا تو میرا کام ہی اسکے آگے مین قدم نہین بڑھا سکتا جسوقت آپ طلسم فتح کرینگے اسوقت ممکن ہی اب آپ یہانسے تالاب تک میرے ہمراہ چلین اور اُسکے آگے لوح کی رہبری پر عمل کرین یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اب **معروف شاہ** کو نقابدار نے ساتھ لیا اور دیگر قیدیون کو بھی ہمراہ لیا اور **فیروزشاہ** کی رہبری پر قریب اُس مقام کے پہونچے جہان تالاب مین کودنے کے بعد پہونچے تھے یہان **فیروزشاہ** نقابدار کو قریب ایک زینے کے لایا اور کہا کہ اسی پر چڑھکر چلے جائیے باہر تالاب کے پہونچ جائیے گا نقابدار نے زینے پر قدم رکھا بعد نقابدار کے **معروف شاہ** اور دیگر قیدیان طلسم زینے پر چڑھے اول نقابدار بہادر اس چکردار زینے کو طے کرکے باہر آئے دیکھا تو کنارۂ تالاب پر کھڑے ہین جسوقت سب ہمراہی باہر آگئے وہ راستہ نظرون سے پوشیدہ ہوگیا

ادھر تمام زاغ وزغن اُڑے اور شور کرنے لگے کہ لو وہ بلا پھر آئی اسکا تو ابھی وقت نہ تھا یہ یہان کیون آیا ہی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جسوقت تو دوبارہ بیابان زاغ وزغن مین پہونچے تو لازم یہ ہی کہ فلان زاغ جسکے پر سُرخ ہین اور پوٹا سفید ہی اُسپر عکس لوح کا ڈال وہ زمین پر گریگا بس یہ لوح اپنے گلے سے اُتار کر زاغ کی گردن مین ڈورا اُسکا باندھ دے اور اسکے بعد زاغ کو رہا کر جسطرف یہ زاغ جاے اُسی طرف چلا جا یہ تجھے بیرونِ طلسم پہونچا دیگا نقابدار نے ایسا ہی کیا جسوقت زاغ گرا اور ڈورا لوح کا اُسکے گلے مین ڈال کر چھوڑا تو یہ اُچکتا ہوا چلا اور ایک دوسرے زینہ کی طرف لایا نقابدار نے زاغ کو پکڑ لیا اور اوپر زینے کے چڑھے اسیرانِ طلسم بھی ساتھ ہوے جسوقت سترہ زینے طے کر چکے تو باہر نکلے دیکھا کہ یہ وہی زینہ ہی جہان میل نصب تھا اور جسمین جاتے وقت مین کودا تھا جسوقت اور سب قیدی بھی مع معروف شاہ باہر آچکے نقابدار نے اس زاغ کو مع لوح اُسی دہنہ مین پھینکدیا اور میلِ آہنی کو بقوت صاحبقرانی اُٹھا کر اُسی مقام پر نصب کر دیا اب عیار نے مرکب لا کر پیش کیا ہمراہیان نقابدار چالیس ہزار سوار ابلق پوش بھی آگئے تھے نقابدار نے ایک مرکب اپنے اصطبل سے اور طلب کیا اور معروف شاہ کو اُس مرکب پر سوار کیا آپ اپنے مرکب پر بیٹھے اور راہ شہر عرفانیہ کی لی اور قیدیانِ طلسم کو بھی رخصت کر دیا وہ دعائین دیتے ہوے اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوے نقابدار نے معروف شاہ سے پوچھا کہ تم اِس طلسم مین کیونکر پھنسے اسواسطے کہ مین نے جو اس میل کو اُکھیڑا تو راستہ طلسم کا پایا ایسے راستے پر بے قصد کوئی جا نہین سکتا معروف شاہ نے عرض کی کہ اے شہریار مین اسطرف سے طلسم مین داخل نہین ہوا میرا واقعہ یہ ہی کہ جسوقت مین اپنے ملک سے براے شکار نکلا اور اس صحرا مین پہونچا ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا جاتے جاتے وہ آہو ایک درۂ کوہ مین چلا گیا مین حیران و سرگردان قریب ایک چشمے کے پہونچا تشنگی کا غلبہ تھا مرکب سے اُتر کے جیسے ہی قریب اس چشمے کے پہونچا اور مین نے چاہا کہ پانی چشمے سے لیکر پیون کہ ایک نہنگ نے منھ نکالا اور وہ مجھے نگل گیا مین تو سمجھا کہ لقمۂ اجل ہو گیا اور بہت حیران تھا کہ اس چشمے مین مگر کا کیا کام ہی لیکن جسوقت آنکھ میری کھُلی تو اپنے کو ایک زندان تاریک مین پایا پہلے تو مین سمجھا کہ شکم نہنگ مین ہون لیکن جسوقت داروغۂ زندان آیا اور دروازہ کھلا تو دیکھا مین نے کہ میرے ساتھ اور بھی بہت سے قیدی بیٹھے ہوے ہین اور داروغۂ زندان نے کھانا تقسیم کرایا اور کہا کہ تم اسیرِ طلسم ہو اُسوقت مین بہت رویا دن رات مجھے روتے گذرتے تھے ایک شب کو ایک مرد بزرگ تشریف لاے اور اُنھون نے فرمایا کہ زمانہ تیری رہائی کا قریب آگیا لیکن تو مذہب اسلام اختیار کر کہ یہ مذہب حق ہی اور دین اکوان پرستی کو ترک کر یہ فرما کر کلمہ تلقین فرمایا اور مجھکو مسلمان کیا اُسی کی صبح کو آپ تشریف لاے اور مجھے رہا کیا نقابدار اسکے مسلمان ہونے کا حال سُنکر نہایت خوش ہوے اب انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور

چند کلمہ داستان نقابدار سُرخ پوش کے عرض کیے جاتے ہین

کہ جسوقت نقابدار سُرخ پوش نقابدار ابلق سوار سے رخصت ہوا تو اپنے لشکر مین آیا اور لشکر کو لیکر بارادہ ملاقات نقابداران قاف روانہ ہوا اثناے راہ مین خبر ملی کہ ملک عرفانیہ پر سہمان شاہ کے بیٹے نے لشکر کشی کی ہی یہ سنتے ہی نقابدار سُرخ پوش پھر جانب ملک عرفانیہ روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک کوہ کے پہونچا تھا کہ شام ہو گئی خیمہ برپا کیا لشکر اُتر پڑا خیمے برپا ہوگئے رات نقابدار نے وہین بسر کی صبح کو کوچ کا سامان کیا تھا کہ جانب صحرا سے گرد اُڑی نقابدار منتظر ہوا کہ آتے آتے دامن گرد کا شگفتہ ہوا اور دل گرد سے بارہ علم نشانہ بارہ ہزار سوار کا پیدا ہوے پھریرے علمون کے سُرخ تھے تمام صحرا آتش بار معلوم ہوتا تھا پھریرون پر تعریف یگانہ آلہی و نعت رسالت پناہی مرقوم

آگے آگے ایک نقابدار سُرخ پوش مرکب پری پیکر پر سوار پشت پر بارہ ہزار گھوڑے اُڑاتے چلے آتے ہین نقابدار حیران ہوا کہ یہ کون صاحب ہین یہ تو ہمارے ہی گروہ کے معلوم ہوتے ہین انسے ملنا چاہیے یہ خیال کرکے نقابدار آگے بڑھا اور سلام کیا دونون نقابدارون مین باہم کچھ باتین ہوئین اور وعدہ ہوا کہ طلسم نہ طاق ملاقات ہوگی اور نقابدار ابلق سوار کا حال بھی بیان کیا اُسکے بعد دونون نقابدار رخصت ہوے اور دوسرا طلسم گنجورہ کی جانب روانہ ہوتا ہے یہ نقابدار اُنھین نقابداران قاف مین سے ہے الحاصل انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور اب کچھ کیفیت شہر عرفانیہ کی بیان کی جاتی ہے کہ جسوقت قتل سمعان شاہ کی خبر سہمان بن سمعان کو پہونچی کہ باپ تیرا نقابدار سُرخ پوش کے ہاتھ سے مارا گیا اور چچا تیرا بادشاہ ہوا اسنے کہا کہ جسوقت نقابدار شہر عرفانیہ سے چلا جاے تو مجھے خبر کرنا کیونکہ مین نقابدار سے تو مقابلہ کر نہین سکتا ہون کہ اُسنے باپ کو میرے قتل کیا تو اسپر مین کیونکر غالب آسکتا ہون یہ تھوڑی فوج سے برلے شکار آیا ہوا تھا جسوقت اسکو خبر ملی کہ نقابدار سُرخ پوش چلے گئے یہ فوج لیکر شہر عرفانیہ پر چڑھ دوڑا خبر عرفان شاہ کو ہوئی اسنے دروازے قلعے کے بند کرا دیے کیونکہ یہ مرد ضعیف ہی لائق مقابلہ نہین قلعے پر توپین چڑھا دی گئین سب سامان درست کر لیا گیا سہمان نے لشکر اپنا سامنے قلعے کے اُتارا اور کہا کہ کل قلعہ لے لونگا اور طبل جنگ بجوا دیا تمام رات طبل بجا کیا صبح کو چالیس ہزار سوار لیکے دھاوا کیا قلعے پر سے گولہ برسنے لگا دس ہزار سوار سہمان کے مارے گئے باقی پلٹ گئے لیکن سہمان کے کوئی گولہ قضا کا نہ لگا اور یہ لب خندق پر پہونچ گیا اہل قلعہ نے قریب کے حربے جسقدر کہ ممکن تھے سب ہی کیے پارود کی ہانڈی تیل کڑھاؤ وغیرہ سب چیزین پھینکین مگر سہمان نے سب چیزون کو خالی دیا چاہتا ہے خندق پھاند کر دروازہ قلعے کا توڑون کہ یکایک جانب صحرا سے گرد اُڑی اُدھر اہل قلعہ مصروف دعا تھے گرد جو اُڑی سب نگران ہوے کہ کون آتا ہے جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار مع معروف شاہ چلا آتا ہے آتے ہی یہ معرکہ دیکھکر معروف شاہ نے نقابدار ابلق سوار سے اجازت چاہی کہ مین اس سے مقابلہ کرونگا نقابدار نے منع کیا اور کہا کہ جنگ دوسردار کو کوئی فتح وشکست پر اختیار نہین ہے اگر تم ہاتھ سے سہمان کے ہلاک ہوے تو مین نقابدار سُرخ پوش کو کیا جواب دونگا تم یہین ٹھہرو مین ابھی اسے مارے لیتا ہون یہ فرماکر گھوڑے کی باگ لی اور نعرہ کیا کہ باش او قزاق کہان جاتا ہے سہمان پلٹا اور کہا کہ او نقابدار مفلوک روزگار تو کہان سے آگیا اور کیون میرا سدراہ ہوتا ہے مین نے اپنے باپ کے خون کا عوض لینا چاہا تھا اور قلعے تک پہونچ گیا تھا تو حارج ہوا کب چھوڑتا ہون جگہ یہ کہکر اُسنے نیزہ سینۂ بیکینۂ نقابدار پر مارا نقابدار نے نیزے کو نیزے پر گانٹھا طعنین چلنے لگین ساتوین طعن مین نیزہ ہاتھ سے سہمان بن سمعان کے ہوائی کیا سہمان پکارا کہ او نقابدار غضب کیا تو نے کہ نیزہ ہاتھ سے میرے نکال دیا لے اسے کہ یہ پیغام قضا اور طمانچۂ ملک الموت ہے یہ کہکر تیغہ مارا نقابدار نے چاہا کہ کلائی پکڑ لون قضا سے کار مرکب نے سکندری کھائی اور تیغہ سہمان کا سر نقابدار پر بیٹھا خود گر گیا تھا تیغہ جو پڑتا ہے تا دو ابرو اُتر گیا نقابدار نے دستانہ مارا تیغہ جھنّا کر سر سے نکلا لیکن چادر خون کی سر سے باہر آئی اور نقابدار جھوما سہمان نے چاہا دوسرا وار کرون اور کام نقابدار کا تمام کرون کہ معروف شاہ جھپٹ کر آپڑا قریب پہونچتے ہی اسکے گھوڑے نے بھی ٹھوکر لی معروف شاہ اوندھے مُنھ مرکب پر آرہا سہمان نے وہی تیغہ خونچکان اسکے بھی ہو لیکے تیغہ جو سر پر پڑتا ہے تا دو ابرو اُتر گیا اسنے بھی کلائیان مارین کہ تیغہ سر سے نکلا کلائیان زخمی ہوئین یہ حال دیکھکر ہمراہیانِ نقابدار دوڑ پڑے معروف شاہ اور نقابدار کو حلقے مین لے لیا تلوار چلنے لگی عرفان شاہ نے

دروازہ قلعے کا کھلوا دیا اور مع لشکر باہر آیا نقابداروں کا شریک ہوا اب خوب گھمسان کی لڑائی ہونے لگی لیکن سہمان پہلوان زبردست ہی کشتوں کے پشتے اور لاشوں کے انبار لگا رہا ہی لڑتا ہوا قریب عرفان شاہ کے جا پہونچا عرفان شاہ نے تلوار ماری سہمان نے وار عرفان کا رد کرکے اب جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا عرفان شاہ شہید ہوا اب لوگوں نے دستِ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے ہنوز دعا نا تمام تھی کہ تیرِ دعا ہدفِ مراد پر لگا اور جانب صحرا سے گرد اڑی اور دل گرد سے نعرۂ شیر کی آواز پیدا ہوئی نقابدار سرخ پوش چالیس ہزار سرخ پوشوں سے آکر گرا تلوار چلنے لگی یہاں پہونچکر نقابدار دلاور کو معلوم ہوا کہ نقابدار ابلق سوار معروف شاہ کو طلسم سے چھڑا کر لاتے تھے کہ اس ملعون کے ہاتھ سے زخمی ہوے بس نقابدار سرخ پوش نے آواز دی کہ او سہمان غضب کیا تو نے کہ نقابدار بہادر کو زخمی کیا کب چھوڑتا ہوں تجکو ادھر سہمان نے جو نقابدار سرخ پوش کو دیکھا پکارا میں تو تیری تلاش ہی میں تھا تو نے میرے باپ کو قتل کیا ہی میں کب چھوڑتا ہوں تجکو یہ کہتا ہوا قریب نقابدار سرخ پوش کے آیا اور تلوار ماری نقابدار نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا یہ معلوم ہوا کہ ایک برقِ جہندہ نخل کفر پر گری سہمان کے مرکب ہمیت چار ٹکڑے ہوے بس اسکا مرنا تھا کہ لشکر نے امان مانگی فرمایا بشرط ایمان سب نے قبول کیا نقابدار نے ہاتھ روکا سب لشکر علحدہ ہوے ملازمان عرفان شاہ روتے ہوئے لاش اپنے مالک کی سامنے نقابدار سرخ پوش کے لاے نقابدار نے نہایت افسوس کیا اب نقابدار سرخ پوش برائے عیادت نقابدار ابلق سوار آئے وہاں ایک اور زخمی کو دیکھا پوچھا یہ کون ہی نقابدار نے فرمایا یہ وہی شاہزادہ ہی جسکی رہائی کے واسطے آپنے مجھسے فرمایا تھا میں اسے چھڑا کر لایا اور اسکے ملک پہونچانے کی غرض سے آتا تھا کہ یہاں اس کافر کو قلعے پر چڑھائی کرتے دیکھا مقابلہ ہوا پہلے میں زخمی ہوا بعد اسکے یہ زخمی ہوا نقابدار سرخ پوش نے کہا آپ کو بڑی تکلیف میری ذات سے ہوئی اب معروف شاہ اپنے دونوں محسنوں کو لیے ہوے داخل قلعہ ہوا باپ کی لاش دفن کرکے بہت رویا نقابدار ابلق سوار کے ساتھ مرہم تھا اسکی پٹی زخموں پر چڑھائی گئی تیسرے روز معروف شاہ اور نقابدار بالکل اچھے ہوگئے اب نقابدار سرخ پوش نے معروف شاہ کو تخت نشین کیا اور آپ چلنے لگے معروف شاہ نے عرض کی کہ میں بھی ہمراہ رکاب ہوں نقابدار سرخ پوش نے کہا ابھی اسکا محل نہیں ہی جب میں تجھیں اطلاع دوں اور جس مقام پر طلب کروں وہاں آنا یہ سنکر معروف شاہ خاموش ہو رہا بعدہ نقابدار ابلق سوار نے کہا اے نقابدار سرخ پوش تمنے ہمارا پیغام نقابداران قاف سے کہدیا تھا نقابدار سرخ پوش نے کہا مجھسے نقابداران قاف سے ملاقات نہیں ہوئی میں نے راستے میں خبر پائی کہ ملک عرفانیہ پر سہمان بن سمعان چڑھ آیا ہی میں راستے سے پھر پڑا پلٹتے وقت ایک نقابدار سے ملاقات ہوئی تھی وہ انھیں نقابداران قاف میں سے تھا میں نے اُس سے پیغام آپکا کہدیا تھا اُسنے یہ جواب دیا کہ میں طلسم نہ طاق پر جاتا ہوں وہاں آپ بھی تشریف لائیے گا یا میرا فیصلہ بدیع الملک سے کرا دیجیے گا یا مقابلے کا تماشا دیکھیے گا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ بہتر ہی میں بھی آؤنگا یہ کہکر معروف شاہ سے دونوں نقابدار رخصت ہوے اور اپنی اپنی راہ لی کہ حال انکا بروقت بیان کیا جائیگا اب یہاں سے

چند کلمہ داستان طلسم نہ طاق کے گزارش کیے جاتے ہین

راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ جب ضحاک مسند نشین سامری مارا گیا ہی اور لشکر

اسکا بھاگ کر ملک ذو الحصار مین آیا ہی تو کچھ لوگ نہر بربر شیر دل کی طرف روانہ ہوے اور کچھ لوگ خدمت مین اکوان تاجدار کی چلے اول حال اُن لوگون کا بیان کیا جاتا ہی جو لوگ اکوان تاجدار کے پاس گئے تھے کہ اُنھون نے سارا ماجرا ضحاک مسند نشین سامری کا بیان کیا یہ سُنکر اکوان تاجدار نے کہا کہ ضحاک نے مفت اپنی جان دی خیر جو ہوا وہ ہوا اب مین اُس شعلہ کو مسخر کرا دیتا ہون جسنے طلسم گنجورہ کو پھونک دیا ہی اور ویرانہ کیا کرتا ہی اس شعلہ سے بڑے کام نکلینگے تمام لشکر اسلام کے پھونک دینے کو کافی ہوگا بس اُسیوقت افسونہ جادو کو حکم دیا کہ یہ کام تمھارا ہی جاؤ اور اُس شعلہ سحر کو مسخر کر لاؤ یہ سنکر افسونہ جادو اپنے مقام سے اُٹھی اور رجانب طلسم گنجورہ روانہ ہوئی یہانتک کہ قریب اُس طلسم کے پہونچی عجب حال پُر ملال دیکھا کہ ہر مقام پھکا ہوا ہی زمین تک سیاہ ہوگئی ہی انسان کا تو کیا ذکر شجر و حجر تک جلے پڑے ہین صرف ایک گنبد باقی ہی اُس پر ایک شعلہ چمک رہا ہی قبل اسکے زمانہ گنجور شاہ مین بھی یہ ساحرہ ایک مرتبہ اس طلسم مین آئی تھی تو یہان کی اور ہی رونق تھی اسنے اُسوقت کو یاد کر کے نہایت افسوس کیا اور حد طلسم سے دور راستے پر مقام کیا اور چلہ تسخیر شعلہ سحر کا کھینچا جسوقت چلہ اسکا تمام ہوا تو یہ سرحد طلسم مین داخل ہوئی جیسے ہی شعلہ نے افسونہ جادو کو آتے ہوے دیکھا چمک کر چلا کہ اسکو بھی جلا کر خاک کر دون افسونہ سحر ساز تعلیم یافتہ ہی اکوان تاجدار کی اور علم سحر و ساحری مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہی اور چلہ تسخیر کا کھینچ چکی ہی جیسے ہی شعلہ چمک کر افسونہ سحر ساز پر آیا افسونہ نے کچھ اسم سحر پڑھکر ہاتھ سے زمین کی طرف اشارہ کیا زمین پر پہلے سے بچہ خوک کو ڈالدیا تھا شعلہ چمک کر اُس بچہ خوک پر گرا اور اُسے جلا کر خاک کر دیا اب آواز پیدا ہوئی کہ اے افسونہ سحر ساز ایک مدت کے بعد یہ طعام نایاب دستیاب ہوا اور شکم سیر ہوا مین نے ہزار ہا جانین تلف کین اور شکم سیر نہ ہوا اب مین تابع ہون تیرا جو تو کہیگی وہی کرونگا اور ہر کس و ناکس کو نہ جلاؤنگا افسونہ سحر ساز نے کہا کہ اب آ اور میرے دہن کو اپنا مسکن قرار دے جسوقت مین مُنھ اپنا کھولون اور جسطرف اشارہ کرون اُسطرف جانا یہ کہکر افسونہ نے کچھ اسم سحر پڑھ کر دہن اپنا باز کیا شعلہ چمک کر دہن مین افسونہ سحر ساز کے گرا اور غائب ہوگیا اب افسونہ سحر ساز کو یہ خیال پیدا ہوا کہ پہلے چلکر لشکر اسلام کا خاتمہ کرون بعد اُسکے اکوان تاجدار کے پاس جاؤن کہ وہ مجھسے نہایت خوش ہوگا یہ خیال کر کے جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوئی راستے مین دیکھا اسنے کہ شام ہو چکی ہی اور ابھی نہ طاق تک پہونچنا دشوار ہی اُسی جگہ صحرا مین اُتر پڑی جو جادوگرنیان اسکے ہمراہ تھین اُنھون نے بارگاہ سحر برپا کی ناچ ہونے لگا جام شراب ناب کو گردش ہوئی یہان تو یہ رنگ ہی اور قضاے کار اتفاقات روزگار کہ نقابدار کوچک جو سوداگر کے ساتھ چلا تھا یہ بھی آکر اسی صحرا مین پہونچا اور شام ہو جانے کی وجہ سے خیمہ زن ہوا لشکر نے پڑاؤ کیا عیار نقابدار کا معمول یہ ہی کہ لشکر سے دو دو چار چار کوس دور تک جا کر خبر لے آتا ہی کہ کوئی حریف تو نہین آتا ہی آج بھی یہ اسی فکر مین نکلا تھا کہ صحرا مین ایک مقام پر صحبت عیش برپا دیکھی یہ ہیئت اپنی تبدیل کر کے داخل لشکر افسونہ ہوا اور جوگی کے بھیس مین اکتارا بجا بجا کر گانے لگا اُن جادوگرنیون نے کبھی ایسا گانا کاہے کو سُنا تھا نہایت خوش ہوئین اور افسونہ سحر ساز سے حال اسکا بیان کیا افسونہ سحر ساز کو اشتیاق پیدا ہوا اور کہا کہ بلا لو اُسکو یہ سُنکر وہ عورتین گئین اور جوگی سے کہا کہ ملکہ ہماری تمھین یاد کرتی ہین جوگی ہمراہ ان عورتون کے داخل بارگاہ ہوا دیکھا کہ ایک نازنین ماہ جبین مسند جواہر نگار پر بیٹھی ہوئی ہی اور بارگاہ مانند حجلہ عروس شب اوّل کے سجی ہوئی ہی گلامین حاضر ہین جام شراب ناب کو گردش ہی جوگی نے ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے کہا میان جوگی کہانسے آنا ہوا جوگی نے بیان کیا کہ خدا گنج سے آتے ہین ملکہ ہنسی کہ وہان سے تو سبھی آتے ہین جوگی نے کہا پھر اور کس مقام کا نام بیان کرون

ملکہ نے کہا آخر تم پیدا کہان ہوے کس کس ملک مین پھرے یہ جوگ کب سے اختیار کیا اور کیون اختیار کیا جوگی نے
بیان کیا کہ ہم آبائی جوگی ہین ہمارے خاندان سے یہ بات چلی آتی ہی کہ جب ایک جوگی مرنے کو ہوتا ہی تو وہ کسی درۂ کوہ مین جاکر
پڑ رہتا ہی علامت اُسکی یہ ہی کہ پیٹ اُسکا پھولنے لگتا ہی معلوم ہو جاتا ہی کہ اب ہمارا زمانہ ختم ہوا اور دوسرے کی آمد ہی
بقول شخصے کہ ؎ دور مجنون گذشت و نوبت ماست ؛ تیسرے روز بڑھتے بڑھتے پیٹ اُسکا پھٹ جاتا ہی وہ تو مر جاتا ہی اور
بچہ اُسکے پیٹ سے پیدا ہوکر باپ کو اپنے پھونک دیتا ہی اور جوگ اختیار کر لیتا ہی مین بھی اسی طرح پیدا ہوا اب یاد بھی
نہین کہ کہان پیدا ہوا تھا ملکہ کو نہایت تعجب ہوا بولی کہ کیا تو باپ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی جوگی نے کہا سبھی باپ کے
پیٹ سے پیدا ہوتے ہین تم کیا درخت کی جڑ سے پیدا ہوئی ہو ملکہ نے کہا بیوقوف مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین
یا باپ کے پیٹ سے جوگی نے کہا مان کسے کہتے ہین مین نے نہ مان کو دیکھا نہ جانون معلوم ہوتا ہی تمھاری خلقت کا
دوسرا طریقہ ہی جیسی میری تمھاری صورت آواز رفتار گفتار سب مین فرق ہی ملکہ نہایت حیران ہی کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے
کہا خیر ہمین ان جھگڑون سے کوئی بحث نہین ہی تم یہ بتاؤ کہ کچھ دخل علم موسیقی مین بھی رکھتے ہو جوگی نے کہا کہ یہ تو ہمارا
کام ہی ہی ہم اگر موسیقی کو نہ جانینگے تو بھجن کیونکر گائینگے اور عبادت خداوندون کی کسطرح کرینگے ملکہ نے کہا مین
چاہتی ہون کہ مجھے بھی گانا اپنا سناؤ اور خداوندون کو یاد کرو کہ یہ زمانہ نہایت پر آشوب ہی خدا پرستون کے طلسم
نہ طاق پر نرغے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ جہان گئے اُس ملک کو ویران کر دیا نہین معلوم کسوقت موت آجاے جو
دقت ہو غنیمت ہی شعر غنیمت شمر صحبت دوستان ؛ کہ گل پنج روز ست در بوستان ؛ جوگی نے کہا کیا تم خدا پرستون سے
خائف ہو ملکہ نے کہا مجھے خدا پرستون سے تو کوئی خوف نہین اسلیے کہ مین اتنی بڑی ساحرہ ہون جسنے روح ضحاک مسندنشین
سامری کو قید کیا ہی اور اب ایسا سحر میرے پاس تیار ہی کہ اگر چاہون تو ایک دم مین تمام خدا پرستون کو پھونک دون
اور اسی ارادے سے بیابان نہ طاق کی طرف چلی ہون کہ لشکر اسلام کو غارت کرون اور خداوندا گوان تاجدار مجھسے
خوش ہو جوگی نے کہا کہ ضحاک کی روح کو کسطرح قید کیا اور اُس سے کیا کام نکلیگا یہ میری سمجھ مین نہین آیا افسونہ نے
سارا ماجرا بیان کیا کہ ضحاک مسندنشین سامری کون شخص تھا اور کس درجے کا ساحر تھا اُسنے اسطرح جان دی اور
شعلہ ہوکر تمام لشکر اسلام کے ساحرون کو پھونک دیا اور شعلہ بنکر گنبد مین چھپا ہوا تھا مین نے خداوندا گوان کے حکم سے اسکو
مسخر کیا اور اب جاتی ہون بیابان نہ طاق کی جانب جہان لشکر اسلام خیمہ زن ہی میرا قصد ہی کہ ان لوگون کا خاتمہ کرتی ہوئی
چلون شام ہو گئی تھی اسوجہ سے مین نے اس جگہ قیام کیا جوگی یہ سنکر خاموش ہو رہا اور دل مین کہا کہ بڑا غضب
ہوا چاہتا ہی اب اسنے اکتارا بجا بجاکر گانا شروع کیا اور دو ایک چیزین بہ عیار جرگی اس سوز و گداز سے گایا کہ
ملکہ افسونہ سحر ساز کا دل جل دیا افسونہ نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور آنسو اسکی آنکھون سے جاری ہو گئے
جوگی نے کہا کہ یہ تو تفریح کا وقت ہی آپ پر ایسا اثر ہوا کہ آپ رو رہی ہین اسکا کیا سبب افسونہ سحر ساز نے کہا اے
جوگی اسکا اصلی اثر یہی ہی کہ دل بھر آئے اور انسان بے اختیار ہوکر رونے لگے اور زخمہاے کہنہ تازہ ہو جائین جوگی نے
کہا کہ ایسا اثر تو عاشق مزاجون پر ہوتا ہی معشوقون پر نہین ہوتا ہی افسونہ سحر ساز نے کہا وہ کون ہی جو کسی کا
عاشق نہ ہو چاہے حسین ہو یا نہ ہو اور وہ کونسا عاشق ہی جو کسی کا معشوق نہ ہو دل کا آجانا ایسی بری بلا ہی
کہ صورت شکل پر موقوف نہین ہی بری صورت والون پر اچھی صورت کے لوگ عاشق ہو جاتے ہین اور وہ معشوق
کی جفائین اُٹھاتے ہین اور اپنے عاشقون پر جفائین کرتے ہین جوگی نے کہا مجھے بڑا تعجب اس بات کا ہی کہ آپ ایسی حسینہ
و جمیلہ کہ جو دیکھے ہزار جان سے عاشق ہو جاے اور اگر یون اُسکا دل نہ بھی مائل ہو تو آپ سحر کے

ذریعے سے اُسے اپنا مفتون بنا سکتی ہین پھر کیا سبب جو اپنے درد دل کا علاج نہین کیا ملکہ نے کہا اسے تم نہین جانتے تم تارک الدنیا لوگ ہو تم مین حسن نہین باقی رہا ہے بقول شاعر شعر وصف مے تجھسے کیا کرون زاہد ٭ ہاے کمبخت تو نے پی ہی نہین ٭ اگر تمھارا بھی دل کسی پر آتا تو معلوم ہوتا یہ حالات ایسے ہین کہ بے گذرے ہوئے سمجھ مین نہین آسکتے ہر جگہ اس عشق کی نیرنگ سازی اور ہی لطف دکھاتی ہے جو معاملہ ایک مرتبہ پیش آجائیگا دوسری مرتبہ اُسکے خلاف ہوگا وہ ہوگا جو ایک بر گذر چکا ہے تین بدنصیب اپنی کیا حالت کہون شعر شب بھر نہ آئی نیند مجھے اضطراب مین آنا وہ کہہ گئے تھے کہ آئینگے خواب مین ٭ مین نے جس بت گلناز کو خواب مین دیکھا ہے اُسکو عالم بیداری مین نہین دیکھا جو پتہ نشان مل سکتا پیغام سلام ہو سکتا جوگی نے کہا خواب اپنا بیان کیجیے ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ خواب کے بیان کرنے سے کیا حاصل ہے اگر کوئی امید مطلب برآری کی ہوتی تو مضائقہ بھی نہ تھا جوگی نے کہا بہت سی باتین خلاف امید ظہور مین آجاتی ہین جسطرح یہ خواب تھا کہ مثل خواب کے خیال بھی نہ ہوگا اسی طرح ممکن ہے کہ ظہور تعبیر کا بھی استبعاد ہو جائے اب ملکہ افسونہ نے خواب اپنا بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک صحراے لق و دق ہے کہ ہر چہار جانب اُسمین درختان خشک سے لگے ہوئے ہین اور مین اُس صحرا مین ہون دو آدمی کہ بازؤون پر اُنکے مثل پریون کے پر بھی ہین صورتین نہایت قبول و دلپسند اُنکے ہاتھوں مین مشعلین روشن ہین وہ کہتے ہین کہ ہم اس صحرا مین آگ لگا کر تجھے پھونک دینگے مین نے کہا کہ خطا میری کیا ہے انھون نے بیان کیا کہ تو نے تمام عمر بت پرستی کی ہے اور اکوان کو سجدہ کیا ہے تو کافرہ ہے اور دیکھ او ان کی کیا حالت ہے یہ کہکر ہاتھ سے ایک جانب اشارہ کیا دیکھا مین نے کہ خداوند اکوان کے جسم مین اور زبان مین ہزارہا سانپ بچھو لپٹے ہوئے ہین اور وہ فریاد کر رہے ہین مین نے پوچھا اسوقت یہ سحر نہین کرتے اُنھین آدمیون نے بیان کیا کہ وہ سحر کیا کریگا اب زبان اُسکی بیکار ہے اور یہ اسی سحر و ساحری کا پھل ہے جو سانپ زبان مین لپٹا ہوا ہے یہ سنکر مین تھرا گئی مین نے کہا کہ پھر مذہب حق کونسا مذہب ہے انھون نے بیان کیا کہ دین خداپرستی برحق ہے اگر تو اپنی جان بچانا چاہتی ہے تو طلسم نہ طاق سے نکل جا تجھے راہبر ملجائیگا دنیا و عقبی دونون سنور جائینگی مین سوچی کہ کس بہانہ طلسم سے نکلون یہی فکر تھی کہ آنکھ میری کھل گئی اسی کے دوسرے دن مجھے یہ حکم ملا کہ جا کر شعلہ سحر ضحاک کو اسیر کر لا جسکے باعث سے مین یہان تک پہونچی جوگی نے کہا کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان مین نے حال عشق پوچھا تھا یا خواب ملکہ افسونہ نے کہا کہ ہان لو خوب یاد دلایا اصل مطلب تو مین بھول ہی گئی جسوقت مین نے یہ غور کیا تھا کہ میرے ماں باپ عزیز اقارب تو سب طلسم نہ طاق مین رہین مین اگر یہان سے نکل جاؤن تو میرا ساتھ کون دیگا اور کسکے ساتھ مین زندگی بسر کرونگی یہ سنکر انھین انسانون نے جنکی صفت کئی مرتبہ مین بیان کر چکی ہون مجھ سے کہا کہ ایک شاہزادہ تجھپر فریفتہ ہوگا اور تو اُسے دیکھکر اُسکی عاشق ہو جائیگی وہی تیرا شوہر ہوگا تیری زندگی بآرام تمام گذریگی اور وہی تجھکو دین اسلام سے بھی مشرف کریگا یہ کہکر اُنھون نے ایک تصویر دکھائی جو ہر وقت میری آنکھون کے نیچے پھرا کرتی ہے اور میرے دلکو ملا کرتی ہے جوگی نے کہا کہ جب ایسا کچھ خواب مین دیکھ چکی ہو تو قتل اہل اسلام پر کیون کمر باندھی حالانکہ اکوان تاجدار نے تمھین یہ حکم بھی نہین دیا ہے

ملکہ نے کہا اسمین ایک راز ہی جوگی نے کہا کہ سب کچھ تو بیان کر دیا اب وہ راز کونسا ہی جسکے بیان مین تمھین تامل
ہی ملکہ افسونہ سحر ساز نے کچھ سوچکر کہا کہ اچھا سن تو تجھسے کیا پردہ کیونکہ تم فقیر ہو ایک تو یہ کہ خواب کی بات کا
کیا اعتبار مگر جب خیال اُس خواب کا آتا ہی تو یہی حالت ہو دل تھرانے لگتا ہی اور جب دھیان اُس صورت کا آتا ہی
تو روح بیچین ہو جاتی ہی مین دراصل اپنے خواب کی تصدیق کو جاتی ہون کہ اگر خواب میرا صحیح ہی تو مجھے
اُس شکل و شمائل کا کوئی انسان ضرور نظر آئیگا اسمین یقینی اسلام اختیار کرونگی اور مسلمانون کا ساتھ دونگی اور اگر
موافق خواب کے کوئی انسان نہ ملا تو کل مسلمانون کو غارت کر کے خداوند ایوان کی خدمت مین جاؤنگی
یہ سنکر جوگی نہایت پریشان ہوا کہ اب اسپر کوئی عیاری کرنا مناسب نہین ہی اسلیئے کہ نہ اسکے کفر کا اعتبار
ہو نہ اسلام کا ٹھیک ہی اسے قتل کرون یا نہ کرون انجام کار افسونہ سحر ساز سے رخصت ہوا چلتے وقت
افسونہ سحر ساز نے بہت کچھ انعام دیا جوگی بارگاہ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوا اور نقابدار نیکر اپنے لشکر کی
طرف چلا جسوقت داخل لشکر ہوا اور اپنے سردار کی خدمت مین پہونچا ساری حقیقت شعلہ کی اور اسکو
اسیر کرنے قابو مین کرنا افسونہ سحر ساز کا اور اسکا خواب سب بیان کیا نقابدار کو نہایت تعجب ہوا مگر
دل مین سوچا کہ اقبال میرا یاور تھا جو ایسے وقت پر پہونچا کہ وہ ملا گرفتار ہو چکی تھی چلتے وقت جوگی نے تصویر
ملکہ کی مانگ لی تھی وہ تصویر نقابدار کو دکھائی نظر نقابدار کی جو تصویر ملکہ افسونہ سحر ساز پہ پڑی ہزار جان
سے عاشق ہو گئے اور عیار سے کہا کہ کسطرح ہمارا سامنا اُس سے کرا دو عیار نے کہا کہ یہ کتنی بڑی بات ہی کیسے
اسی کو لے آؤن چاہے آپ تشریف لیچلیے مگر یہ خیال فرما لیجیے کہ ایک بلاے مبرم اُسکے قابو مین ہی نقابدار نے
فرمایا مجکو بجز خدا کسیکا خوف نہین عیار نے کہا صورت بدلکر چلنا فرمایا یہ منظور نہین عرض کیا ملکہ کو بیہوش کر کے لے آؤن
فرمایا مجھے یہ بھی منظور نہین ہی کہ مبادا وہ بد مزاج ہو اور اُسکے خلاف گذرے عیار نے کہا معلوم ہوا
کہ خوف اس بات کا ہی کہ مگر کر سحر سے کام نہ لے بس یہ سنکر نقابدار کو غیظ آیا اور فرمایا کہ تو نے مجھے بزدل سمجھا
قسم ہی اُسی پروردگار عالم کی جسنے مجھے اور تجھے دونو کو پیدا کیا ہی کہ بغیر کسی حیلے کے یونہین جا کر اُس سے
ملونگا دیکھون تو وہ میرا کیا کر لیتی ہی اگر پروردگار عالم کو حیات میری منظور ہی تو سحر بھی مجھپر تاثیر نہ کریگا اور اگر
مدت عمر کی سپری ہو چکی ہی تو بستر خواب پر بھی بچ نہین سکتا یہ فرما کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہر چند عیار نقابدار نے
سمجھایا اور قدمون پر گرا کہ مین نے جسقدر باتین کی تھین فقط اسکا مقتضی تھا کہ حضور نے اپنی خدمت مین
گستاخ بنا رکھا تھا کہ مجھے تو ملا کرو گستاخ اور کوئی بات نہ تھی مگر نقابدار نے کچھ سماعت نہ کی اور سیدھے
بارگاہ افسونہ سحر ساز کی جانب روانہ ہو گئی عیار بھی ساتھ ہو لیا جسوقت دروازہ بارگاہ پر پہونچے خبر ملکہ کو
ہوئی کہ ایک نقابدار یاقوت پوش آیا ہی اور ملاقات چاہتا ہی یہ سنکر ملکہ حیران ہوئی کہا کہدو کہ ہم ایسے شخص
سے ملنا پسند نہین کرتے جو اپنی صورت چھپائے اور دوسرے کی صورت دیکھے اگر نقاب اُٹھا کر آیا چاہے تو خانہ
بے تکلف ہی اور اگر نقاب نہ ہٹائے تو مجھے معاف رکھے جسوقت یہ پیام نقابدار کو ملا فرمایا کہ ایک شرط پر مین
نقاب چہرہ سے ہٹا دونگا کہ سوا ملکہ کے کوئی دوسرا شخص بارگاہ مین نہو ملکہ نے منظور کیا اور سبکو ہٹا دیا
اب نقابدار بہادر نے نقاب اُلٹی اور داخل بارگاہ ہوئے ملکہ تا در بارگاہ برائے استقبال آئی لا کر مسند بٹھایا
دیکھا نقابدار نے کہ ایک آفتاب قیامت ہی کہ اپنے برج شرف مین جلوہ گر ہی بقول شاعر ؏ برس پندرہ یا کہ
سولہ کا سن ؛ جوانی کی راتین مرادون کے دن ؛ تاج سر پر رکھے ہوئے جوڑا کج بندھا ہوا چہرہ کی تابندگی شمعونکے چراغ

گل سے بجے دیتی ہے اور عارضوں کی نازکی گلوں کو شرماتی ہے رسیلی انکھڑیاں نرگس سے چشمک زن ہیں زلف شبگون سنبل کو پریشان کر رہی ہے ہر ادا آفت ہوش ربا ہے جان جب آنکھ سے آنکھ مل گئی دل کھینچنے لگا شعر آنکھیں جسوقت چار ہوتی ہیں ۞ برچھیاں دل کے پار ہوتی ہیں ۞ اودھر نظر اس آفت دل و جان کی جو شاہزادہ پر پڑی کچھ سوچنے لگی اور سکوت سا ہوگیا نقابدار بہادر یعنے سہراب ثانی نے فرمایا کہ اے ملکہ اسقدر تمھارے دیدار کے اشتیاق نے ستایا کہ ہمکو یہاں تک کھینچ لایا اور بے پردہ بنایا ملکہ نے کہا اے شہریار آپ تو اسطرح کی باتیں کرتے ہیں جیسے کوئی کسی شناسا سے کرتا ہے حالانکہ میں نے تو سوا اسوقت کے کبھی آپکو نہ دیکھا تھا شاہزادہ سہراب ثانی نے کہا کہ یہ عیار مکار جو سامنے کھڑا ہے یہ جوگی بنکر تمھاری بارگاہ میں آیا تھا اور تصویر تمھاری لیگیا تھا میں تصویر کو دیکھکر مشتاق دیدار ہوا اور اسی کی زبانی تمام حالات تمھارے معلوم ہوئے اب یہ بتاؤ کہ تم اکوان تاجدار کی کون ہو افسونہ سحر ساز نے کہا کہ میں بھانجی ہوں بادشاہ نہ طاق کی باپ میرا کم سنی میں مرگیا ماں نو دس برس کے سن میں مرگئی مجھے اکوان نے پرورش کیا اور مثل دختروں کے پالا اسوقت ایسا کار سخت پیش آیا کہ سوا اپنے اس کام کے لائق کسیکو نہ پایا اس سے میں ادھر آئی اور شعلہ کو مسخر کیا اب آپ اپنا حسب و نسب بیان فرمائیے سہراب ثانی نے کہا کہ میں ایرج نوجوان کا پوتا ہوں اور ایرج حمزہ صاحبقران کے پروتے ہیں میرے پاس ایک سوداگر فریادی گیا تھا کہ میرا قافلہ ایک شعلہ نے جلا دیا میں اس غرض سے چلا تھا کہ اس شعلہ کو بجھادونگا ملکہ نے کہا کہ کیا آپ بھی سحر جانتے ہیں سہراب نے کہا کہ میں سحر کو برا جانتا ہوں ملکہ نے کہا کہ پھر کس شے سے شعلہ کو بجھاتے سہراب نے جواب دیا کہ آب شمشیر سے اس جملہ پر ملکہ اور بھی مفتون ہوگئی اور کہا کہ معلوم ہوگیا بہادر ضرور ہو مگر انتہا کی جاہل ہو وہ شعلہ کیا آگ کا بنا ہے جسے تم پانی سے بجھا دیتے سحر کا شعلہ کہیں پانی سے بجھا ہے سہراب نے کہا اقبال چاہیے اب ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ الحمد اللہ تعبیر خواب مل گئی میں نے جس صورت کو خواب میں دیکھا تھا وہی تھی اب میں مطیع اسلام ہوتی ہوں اور ساتھ آپکے ہوں جہاں کہیے وہاں چلوں سہراب ثانی نے جواب دیا کہ اے ملکہ میں نے بھی تمکو خواب میں دیکھا تھا الحمد للہ کہ تم سے ملاقات ہوگئی مگر پھر جدائی کا وقت قریب ہے اسلیے کہ ابھی مجھے بہت سے کام کرنا ہیں میں تمکو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا ہاں یہ ممکن ہے کہ ناموس میں پہونچا دوں یا بادشاہ لشکر اسلام کے سپرد کردوں اور اسکو میری غیرت گوارا نہیں کرتی اسلیے کہ مجھے ان لوگوں سے چشمک ہے جسوقت بعد فتح طلسم نہ طاق کے مجھ سے اور بدیع الملک سے مقابلہ ہولیگا اور صاحبقرانی ان سے چھین لونگا اسوقت عقد تمھارے ساتھ کرلونگا ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا اگر تمکو ان لوگوں سے چشمک ہے تو مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں تمام بیابان نہ طاق اپنا ہی میرا جہاں جی چاہے گا وہاں رہونگی لیکن ابھی سحر سے توبہ کرنا میرا مناسب نہیں ہے اسلیے کہ لشکر اسلام کو بڑے بڑے ساحروں سے مقابلہ کرنا پڑیگا اسوقت بغیر میرے کام چلنا دشوار ہے علاوہ اسکے میرے مطیع اسلام ہونے کی خبر چھپنا محال ہے اور ساحر میری گرفتاری کو ضرور آئینگے پھر میں کیا کرونگی لہذا مجکو میرے حال پر چھوڑو مگر افسوس کہ دل بھی کس بیمروت پر آیا ہے جسے کوئی پروا نہیں نقابدار نے کہا کہ بس اب دل نہ جلاؤ ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں تم مسکن اپنا کسی عمدہ اور محفوظ مقام کو بناؤ اور میں اب جاتا ہوں وقتاً فوقتاً خبر لشکر

اسلام کی لیتی رہنا اور غفلت نہ کرنا اسلیے کہ ہرچند تم سے اور بدیع الملک سے چشمک ہے مگر ہم انکی بدی نہین چاہتے ہروقت جانبازی کو موجود ہین ملکہ نے کہا کیا مجال ہے میری جو اسکے خلاف کرون مگر او سہراب براے خدا میری ایکدن کی ضیافت تو منظور کرو مجبوری سہراب ثانی نے قبول کیا اب انکو تو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور چند کلمہ داستان لشکر اسلام کے بیان کیے جاتے ہین کہ جس وقت بادشاہ لشکر اسلام کو ماتم داری مریخ آفتاب علم سے فراغت ہوئی تو بخوشی و خرمی دل انتظار بدیع الملک مین گذارنے لگے ایک روز ہرکارون نے آکر عرض کی کہ پانچ لاکھ ساحر طلسم نہ طاق سے براے بربادی لشکر اسلام چلے ہین خوبان جادو نے انکو بھیجا ہے غالباً کل صبح سے آمد شروع ہو جائے فرمایا افسوس کہ اب تو کوئی خبر لینے والا نہین ہے مریخ آفتاب علم نے بھی انتقال فرمایا خیر جو مرضی خدا اسمین کیا چارہ ہے غرضکہ جب دوسرا دن ہوا بادشاہ اسلام نماز صبح پڑھکر مزار عزیزان پر آئے فاتحہ پڑھا ہنوز پلٹ کر داخل بارگاہ نہین ہونے پائے تھے کہ دیکھا جانب آسمان سے ایک ابر سفید رنگ نمودار ہوا آتے آتے وہ ابر شق ہوا دیکھا کہ ایک لاکھ ساحران غدار آفت روزگار بلاے بد آفت کے پرکالے جھولیان ہنسولیان کاندھون پر ڈالے ڈنڈے ڈیرو بجاتے ہوئے جانوران سحر پر سوار ترسول پرسول چمکتے ہوئے جھولیان سحر کی لٹکتی ہوئی گلون مین زنار پیشانیون پر قشقے کھینچے ہوئے تلک دیے ہوئے جٹین بڑی بڑی پڑھی ہوئین · نعرے یا سامری یا جمشید یا خداوند الگوان تا جدار سے کرتے ہوئے میدان مین نظر آئے اور ایک ساحر ایک اسپ پر سوار سفید کپڑے پہنے ہوئے گھوڑا بھی سفید تہ ران سب نے میدان مین پہونچکر خیمہ برپا کیا بعد اسکے معلوم ہوا کہ نام اس ساحر کا ابیض جادو ہے رہنے والا قلعہ ہفت رنگ کا ہے بعد اسکے دوسرا ابر پیدا ہوا یہ ابر سیاہ رنگ کا تھا گرج اور چمک اس ابر مین انتہا کی ہو رہی تھی کوندا لپک رہا تھا جس وقت قریب پہونچکر یہ ابر شق ہوا تو پھر ایکلاکھ ساحران سیہ فام اسی شان و شوکت کے ساتھ آکر پہونچے ایک ساحر جو افسر انکا تھا نام اسکا اسود جادو ہے ایک نہنگ سیاہ پر سوار لباس سیاہ پہنے ہوئے آپہونچا اور خیمہ اپنا برپا کیا بعد اسکے اور ایک ابر زرد رنگ اٹھا جس وقت یہ ابر شق ہوا تو ایک ساحر پیدا ہوا نام اسکا اصفر جادو ہے اسنے بھی خیمہ برپا کیا پھر ابر سبز رنگ دکھا اور اخضر جادو ایک لاکھ ساحران غدار لیے آکر پہونچا اسکے بعد ابر سرخ نمودار ہوا اور احمر جادو لاکھ ساحرون سے آکر پہونچا ان پانچون ساحرون کی آمد مین شام ہو گئی بادشاہ اسلام پلٹ کر داخل بارگاہ اور تخت پر جلوہ افروز ہوے کہ وہان کفار اپنے اپنے خیمہ مین داخل ہوئے لیکن آج طبل نہین بجا جب دوسرا دن ہوا تو عیارون نے آکر عرض کی کہ یہ ساحر قلعہ ہفت رنگ سے آئے ہین مالک انکا ہفت اندام جادو ہے اسنے ان پانچ ساحرونکو بھیجا ہے کہ جا کر تمام لشکر اسلام کا خاتمہ کر کے جلد واپس آؤ تو تمہین مقابلہ بدیع الملک کو جانا ہوگا یہ پانچون ساحر قتل اہل اسلام کا بیڑا اٹھا کر آئے ہین بادشاہ اسلام نے فرمایا جو مرضی خدا کیا چارہ ہے اب کوئی معاون ہمارا ایسا ساحر نہین معلوم ہوتا جو ان سے مقابلہ کر سکے گا دیکھا جائیگا کہ یکایک جوڑے ہرکارون کے گرد مین اٹے ہوئے سینہ مین عرق آکر پہونچے اور بعد دعا و ثناے شاہی بجا لانے کے عرض کی کہ کچھ فوجین اور بھی آنے کو ہین جو غیر ساحر ہین سنا گیا ہے کہ انکے نام بھی نامے خوبان جادو سے گئے تھے بادشاہ اسلام نے فرمایا دیکھا جائیگا جس وقت شام ہوئی لشکر کفار مین طبل جنگ بجا بادشاہ اسلام نے

بھی نقارہ رزمی بجوایا طیاری جنگ ہونے لگی اہل اسلام مین عجب طرح کا تہلکہ تھا عیار اس فکر مین گئے ہوئے تھے کہ اگر قابو چلے تو ان ساحرون کو گرفتار کر لائین اور قتل کرین لیکن قابو نہ پایا کیونکہ انھون نے اُسنے ہی تمام صحرا کو طلسم بند کر دیا ہی جتنی دور تک لشکر انکا پھیلا ہوا ہی وہان تک ایک دیوار آہنی محیط ہی کہ کوئی لشکر مین داخل نہین ہو سکتا ناچار ناچار واپس آئے یہان اہل اسلام پہلے ہی مرنے پر آمادہ ہو چلے تھے یہان تک کہ طبل بجتے بجتے زمانۂ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہاری کے چلے اہل اسلام نے فریضۂ سحری کو ادا کیا اور آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کر کے راہی میدان جنگ ہوئے اسطرف سے لشکر کفار پوجا پاٹ سے فرصت کر کے دفلے اور ڈبرو بجاتے ہوئے میدان جنگ مین پہونچے صفین آراستہ ہونے لگین سردار اپنے اپنے مرتبے کے موافق صفون سے آگے بڑھ بڑھ کر مرتبۂ سرداری قایم ہوئے اسطرف پانچون ساحر جانوران سحر پر سوار اور اصفر جادو تخت جواہر نگار پر بیٹھا ہوا تخت اسکا وسط لشکر مین قایم ہوا عجب طرح کی یہ فوجین طلسم نہ طاق سے آئی ہین کہ پانچ سردار ہین جنمین اصفر جادو افسر و بادشاہ تھے ان چارون جادوگرون کی ایک جانب ابیض جادو اور اسود جادو نے میمنہ کو آراستہ کیا ہی فوج اسود سیاہ لباس پہنے ہوئے جانوران سیاہ رنگ پر سوار دوسری طرف ابیض جادو کی فوج لباس سفید پہنے ہوئے اور جانوران سفید پر سوار علم بھی سفید پھریرے ان کے سب سامان نقرئی ایک جانب میسرہ فوج پر احمر جادو لباس سرخ پہنے ہوئے اور ہمراہی اسکے بھی لباس سرخ زیب بدن کیے ہوئے سب سامان یاقوت سرخ کا ایک طرف اخضر جادو جوڑا سبز پہنے ہوئے ساتھی اسکے بھی لباس سبز پہنے ہوئے قلب لشکر کا رنگ زرد تھا افسرون کا اصفر جادو لباس زرد پہنے ہوئے ساز و سامان یاقوت زرد کا اور طلائی دفلے اور ڈبرو بج رہے ہین آوازین یا سامری یا جمشید یا خداوند اکوان کی بلند ہین ہنوز کوئی میدان مین نہین نکلا ہی کہ جانب صحرا سے تیغ گرد و غبار بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی جب وہ سمت و دامنۂ گرد شگافتہ ہوا دو سو علم نشان ایک لاکھ سواران جرار کا نمودار ہوئے کہ پھریرون پر علمون کی تعریف پونے دو سو خداوندون کی ہر قوم تھی ہرکارے گئے ہوئے تھے آکر عرض کی کہ پیش خیمہ بادشاہ ملک سیلابیہ کا آتا ہی سنا ہی کہ اسکے پاس بھی نامہ چوبان جادو کا پہونچا تھا کہ تم جاؤ بیابان نہ طاق مین اور لشکر اسلام سے مقابلہ کرو کہ تمھارے ملک مین بھی بڑے بڑے پہلوان ہین اور لشکر اسلام مین بھی بڑے بڑے سرداران نامی جمع ہین اگر ان سردارون کو شکست دی تو گویا تمام خدائی کو زیر کر لیا کہ تمام عالم کے چیدہ پہلوان لشکر اسلام مین جمع ہین بڑے افسوس کی بات ہی کہ اہل اسلام بہت روز سے بیابان نہ طاق مین مقیم ہین اور تمنے اسوقت تک کوئی خیال نہ کیا ایسے خواب غفلت مین ہو یہ نامہ پہونچتے ہی سیلاب شاہ نے پیش خیمہ روانہ کیا ہی اور یقین ہی کہ آج سے تیسرے دن وہ خود بھی آ جائیگا اور سنا گیا ہی کہ کئی سو پہلوانان زبردست اسکے لشکر مین ہین اور کئی لاکھ کا لشکر ہی اس ملک سے بڑا کوئی ملک حوالی طلسم نہ طاق مین نہین ہی بلکہ اس ملک کو بھی ایک در بند طلسم نہ طاق کا سمجھنا چاہیے اسلیے کہ جو سرحد طلسم سے ملے ہوئے ہین وہان بڑے بڑے ساحران نامی و گرامی نے عجائبات سحر قایم کیے ہین فرمایا بادشاہ اسلام نے کہ مجھے اسکا کوئی ڈر نہین ہی کیونکہ میرے ساتھ بھی وہ وہ جوانان اسلام ہین جو

رستم وقت ہین مگر ساحرون سے ضرور اندیشہ ہے اسکا بھی خدا مالک ہے وہان لشکر کفار سے آتے ہی
جاے مناسب تجویز کر خیمہ برپا کیا ہنوز یہ لوگ قایم نہ ہونے پائے تھے کہ دوسری گرد اڑی جسوقت دامنۂ
گرد شگافتہ ہوا اول گرد سے اک سردار چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا معلوم ہوا کہ نام اسکا شاہین تیغزن ہے
اسنے بھی آکر لشکر اپنا اتارا پھر گرد اڑی اور ہود زنگی چالیس ہزار زنگیون سے آکر پہونچا بعد اسکے مسعود زنگی
چالیس ہزار زنگیون سے آکر پہونچا اسیطرح قریب چالیس سردارون کے دن بھر مین آئے اور فوجین
انکی اترین شام کو بادشاہ اسلام واپس آئے اور داخل خیمہ ہوئے جب دوسرا دن ہوا پھر آمد لشکر کفار
شروع ہوگئی اور سردار آنے لگے آج بھی تمام دن فوجین آیا کین تمام بیابان نہ طاق نوجون سے
مملو ہوگیا شام کو پھر بادشاہ اسلام داخل بارگاہ ہوئے تیسری صبح سے پھر لشکرون کی آمد شروع
ہوئی دو پہر دن تک برابر فوجین اور سردار آیا کیے آخر مین تتق گرد غلیظ بلند ہوا اور جسقدر فوج وسردار
تین روز مین آکر جمع ہوئے تھے سب مرکبون پر سوار ہوکر بجاے استقبال روانہ ہوئے جسوقت دامنۂ گرد کا
شگافتہ ہوا تو جلوس شاہی نمودار ہوا بعد اسکے ایک گبر نابکار تخت پر سوار تاج شاہی سر پر رکھے
چتر پھرتا ہوا نقیب بولتا ہوا تمام سردار تخت کو گھیرے ہوئے پشت پر تین لاکھ سوار پھریرے علمہاے
زرین کے کھلے ہوئے اوپر تعریف اکوان تاجدار کی غرض عجب تزک واحتشام سے سیلاب شاہ
آکر پہونچا اور داخل بارگاہ ہوا ادھر بادشاہ اسلام پلٹ کر داخل بارگاہ ہوئے سب سردار جمع ہوئے
جبیر عاد نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اسکے ہمراہ بہت بڑے بڑے سردار ہین لیکن اب غلام کی لڑائی کا
تماشا ملاحظہ فرمائیے گا یہی ذکر تھا کہ خبر طبل جنگ کی پہونچی بادشاہ اسلام نے فرمایا کچھ پروا نہین کہدو کہ
ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی بجے طبل جنگی اسیوقت کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ
ہونے لگی بہادران اسلام اسلحہ کو درست کرنے لگے کمرہمت کو چست باندھا جسوقت سیاہی شب مانند تیرگی
کفر کے باطل ہوئی اور سفیدۂ سحری نور ایمان کی طرح پھیلا دونون لشکر عازم میدان قتال وجدال ہوے
صفین آراستہ ہونے لگین گھڑی بھر دن چڑھتے چڑھتے دونون جانب صف بندیان ہوگئین تبرداروں
نے نکل نکل کر جھاڑی جھنڈی کو کاٹ کر میدان صاف کردیا بیلدارون نے پستی وبلندی زمین کو ہموار
کیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد کو بٹھایا نقیب نقابت کرکے ہٹے تھے کہ لشکر کفار سے طیفور نیزہ باز
نکلا اور سامنے تخت سیلاب شاہ کے آکر اجازت جنگ مانگی سیلاب شاہ نے کہا جا خداوند اکوان
تاجدار تیرا حامی ومددگار ہے طیفور مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا سراپا میدان کا دکھایا جسوقت عرق
عرق ہوگیا آواز دی کہ باشش اے گروہ خدا پرستان وفرقۂ مسلمانان جسکو تمناے مرگ وآرزوے فنا ہو وہ
نکلے میرے مقابلہ کو بس یہ سننا تھا کہ بہرام عاد نے باگ مرکب کی لی اور سامنے تخت بادشاہی کے آکر
مجرا کیا اجازت میدان مانگی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہے یہ سنکر بہرام عاد نے باگ مرکب کی پھیری
اور سامنے طیفور نیزہ باز کے آیا طیفور نے کہا اے بہرام جاے تعجب ہے کہ تو اکوان تاجدار سے پھر گیا
اور خدا پرستون کا شریک ہوا کیا تجکو نہین معلوم ہے کہ اکوان تاجدار کے ماننے والے کیسے کیسے پہلوان
زبردست اور ساحران غدار ہین کہ جنکا مثل ونظیر نہین ہے بہرام عاد نے کہا کہ بے مثل ذات خدا کی ہے
اور کوئی ایسا نہین جسکا جواب دینے والا نہو جیسا کہ حق تعالے نے خود فرمایا ہے فضلنا بعضکم علی بعض مین مذہب باطل کے

لعنت کرتا ہون اور دین برحق پر قائم ہون بس یہ سننا تھا کہ طیفور نے نیزہ مارا بہرام عاد نے نیزہ اسکا نیزہ پر لگا تھا طعنین چلنے لگین بعد بہت دیر کے بہرام نے نیزہ ہاتھ سے طیفور کے بہ برکت اسلام ہوائی کیا بس نیزہ کا ہاتھ سے نکلنا تھا کہ طیفور نہایت خفیف ہوا اور پکارا کہ او بہرام پہلے تو تو ایسا نہ تھا کہ نیزہ میرے ہاتھ سے نکال دیتا مسلمان ہو کر نیزہ بازی تو نے خوب حاصل کی مگر لے اسے کہ یہ طمانچہ ہے ملک الموت کا یہ کہکر اسنے گرز مارا بہرام عاد نے گرز اسکا اپنی چوب پر روکا اور چوب پست سر پر چرخ دیکر طیفور پر وار کیا کہ طیفور پیوند زمین ہو گیا اہل اسلام نے صدائے تہنیت بلند کی کفار لاش اسکی اٹھا کر لیگئے اب ہود زنگی مرکب اپنا چمکا کر سامنے تخت سیلاب شاہ کے آیا اور اجازت جنگ مانگی کہا جاؤ خداوند اکوان نگہبان ہے یہ سنکر ہود زنگی میدان مین آیا مبارز طلب کیا ادھر لشکر اسلام سے سالوس عاد نکلا اور بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت لیکر سامنے ہود زنگی کے آیا بعد گفتگو کے بسیار نیزہ بازی ہوئی سالوس عاد نے نیزہ ہاتھ سے ہود زنگی کے ہوائی گیا ہود زنگی نے اٹھکر لپیٹ تمنک مارا سالوس نے چوب پر اسکے روکا چوب قلم ہوئی اور ارہ گردن کر گردن پر پڑا گھنڈا تو مرکب اقتنبازی ہو گیا اور سالوس عاد کود کر علیحدہ ہوا تلوار کھینچکر چلا کہ مرکب کو ہود زنگی کے پیکرون ہود زنگی مرکب سے کود پڑا سالوس عاد ہود زنگی سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی دو پہر کی کشتی مین سالوس عاد نے لنگر ہود زنگی کا اکھاڑا اور سر پر چرخ دیکر زمین پر مارا اور چھاتی پر چڑھکر دھڑ سے سر اسکا کھینچ کر پھینک دیا یہ دیکھکر کفار مین غل ہوا اور اہل اسلام نے صدائے آفرین بلند کی بعد اسکے مسعود زنگی میدان مین آیا اسکے مقابلہ کو جالوس عاد نکلا نیزہ بازی ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی کی پہونچی بعد رد و بدل بسیار کے جالوس عاد نے تلوار ماری کہ مسعود زنگی کے دو ٹکڑے ہو گئے یہ بھی اپنے دشمن کو قتل کر کے میدان سے پھرا لشکر کفار سے عود زنگی نکلا یہ ساڑھے گیارہ سو من کی چوب باندھتا ہے میدان مین آیا مبارز طلب کیا جبقر عاد بادشاہ اسلام سے اجازت لیکر میدان مین آیا دونون مین گفتگوے سخت آئی آخرکار نوبت نیزہ بازی کی پہونچی مگر کام نہ نکلا نیزہ ہاتھون سے پھینک پھینک دیے عود زنگی نے چوب اپنے اراب سے لی اور پکارا کہ اے جبقر عاد یہ ضرب طمانچہ ملک الموت ہے کوہ گران بھی لنگر اس ضرب کا نہین سنبھال سکتا ہے جبقر عاد نے کہا کہ اے عود زنگی تو فوج زنگبار کا بادشاہ ہے اور مین قوم عاد کا افسر ہون میری تیری جنگ گویا قوم عاد اور قوم زنگی کی جنگ ہے آج ہی کمزور شہزور کا حال کھل جائے گا لا ضرب بہادری کی یہ سننا تھا کہ عود زنگی نے دونون ہاتھون سے اپنی چوب کو سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر سر پہ چرخ دیکر سر جبقر عاد پہ وار کیا جبقر عاد نے اپنی چوب دست کو اٹھا کر چہرہ کی پناہ کیا لیکن چوب پر چوب جو پڑی تراقہ کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تتق گرد و غبار بلند ہوا جبقر عاد اُس تتق گرد مین پنہان ہو گیا عود زنگی پکارا کہ زدم و پست کردم عیاران اسلام چھوٹ کر گئے دیکھا تو جبقر عاد زندہ ہے پس جلدی سے آواز دی کہ ہوشیار ہو کہ حریف لاف زنی کرتا ہے جبقر عاد گرد سے نکلا اور للکار دی کہ از دی دمگر اپست کردی حریف ترا مین موجود ہون لے اسے بھی ضرب تو ضرب لے ردی ضرب ہا نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + یہ کہکر چوب دست گران ...

سر پر چرخ دیکر سر عود زنگی پر وار کیا عود نے بھی اپنے چوبدست کو چہرہ کی پناہ کیا لیکن چوب پر چوب جو پڑتی ہے یہ معلوم ہوا کہ ایک کوہ گران پھٹ پڑا انقراقہ کی صدا بلند ہوئی جگر زمین ہول سے شق ہو گیا تشق گرد و غبار بلند ہوا تیرہ سو من کی ضرب اور دو دستی ہاتھ عود زنگی کے تھرائے چولین سنیون کی نکل گئین گرد لڑتے ہوئے سر بر گرے کہ سر گردن مین اور گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم پشت گرگدن مین کرگدن زمین مین زمین پر ایک چبوترہ بنگیا بس عود زنگی کا مارا جانا تھا کہ تمام زنگی دوڑ پڑے کہ غضب کیا جعفر عادونے کہ افسر کو ہمارے مارا اسکو بھی زندہ نہ چھوڑو یہ دیکھکر ادھر سے بھی تمام فوج عاد دوڑ پڑی اور تلوار چلنے لگی سیلاب شاہ کی فوج نے سیلاب شاہ کی طرف دیکھا اور کہا کیا حکم ہوتا ہے ہم زنگیون کی شرکت کرین یا نہ کرین سیلاب شاہ نے کہا اگر بادشاہ اسلام نے علاوہ فوج عاد کے دوسری فوج برائے کمک بھیجی تو تم بھی جانا ورنہ کوئی ضرورت نہین ہے لڑنے دو یہان بادشاہ اسلام نے بھی اور لشکرون کو جانے سے منع کیا اور روکا کہ اگر سیلاب شاہ کی فوج مدد زنگیان کو آئے تو تم بھی جانا ورنہ کوئی ضرورت نہین ہے اب دونون طرف کی فوجین تماشائے جنگ دیکھ رہی ہین اور عادیون اور زنگیون مین تلوار چل رہی ہے لاشش پر لاشش گر رہی ہے خون کی ندیان بہ رہی ہین گھوڑون کے گشت سے غبار اسقدر بلند ہوا ہے کہ دیکھنے والون کو سوا تیغون کی چمک کے کچھ نظر نہین آتا بانگرون کی آواز کان تک پہونچ رہی ہے **شعر** ز سم ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؛ **الغرض** دونون لشکرون مین اس قیامت کی تلوار چل رہی ہے کہ سم مرکبون کے غرق خون ہو گئے ہین سبزہ کا رنگ سرخ ہے **شعر** چقاچاق خنجر بگردون رسید ؛ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ؛ کہان تک گزارش کیا جائے کہ شام تک دونون لشکرون مین تلوار چلا کی ہنگام شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر علیحدہ ہوئے کشتون کا شمار ہونے لگا اپنی اپنی جانب کی لاشین اٹھائین تو معلوم ہوا کہ ستر ہزار زنگی مارے گئے اور چالیس ہزار عادی شہید ہوئے بادشاہ اسلام نے عادیون کی نہایت تعریف کی اور جعفر عاد کو خلعت عنایت فرمایا سپر اور تلوار کل افسران فوج عاد کو مرحمت فرمائی اور سیلاب شاہ نے کہا کہ تو سہی جو اس قوم عاد کو زنگیون ہی کے ہاتھ سے نہ مٹایا ہو غرضکہ دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ پر آئے سیلاب شاہ نے ایک نامہ بنام فولاد آہن خوار زنگی تحریر کیا اور اسود زنگی کو دیا کہ لیجاکر ملبشیہ فولادیہ مین فولاد آہن خوار کو دو کہ تمھین برائے مدد بلایا ہے اسود زنگی تو نامہ لیکر اسطرف روانہ ہوا یہان سیلاب شاہ نے حکم طبل جنگ دیا نقارہ پر چوب پڑی خبر بادشاہ لشکر اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی صبح کو دونون لشکر معرکہ آرائے نبرد ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال سیلاب شاہ نے ایک سردار سے کہا کہ جاکر بادشاہ لشکر اسلام سے کہہ آؤ کہ بالفعل قوم عاد کو جنگ سے منع کر دین آج سے تیسرے روز زنگیون کے نام پر طبل جنگ بجے گا اسوقت آپ بھی قوم عاد کے نام طبل جنگ بجوائیے گا اور انھین لوگون مین پھر جنگ ہوگی جسوقت یہ پیام لیکر وہ سردار لشکر کفار خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا اور پیغام اپنے بادشاہ کا عرض کیا بادشاہ اسلام نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اور جعفر عاد کے پاس کہلا بھیجا کہ تمھاری میدانداری کا ایک دن خاص

کر دیا ہی سوا اوس روز کے تم میدان جنگ مین جانے کا ارادہ نکرنا یہ سنکر جیفر عماد خاموش
ہو رہا صرف یہ عرض کیا کہ ہم تابع فرمان ہین جیسا حکم شاہی ہو بعد اس اہتمام کے لشکر کفار سے ارقم
خونخوار میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے شاہزادہ شیران شیر سوار ابن امیر حمزہ
صاحبقران اول میدان مین آئے لگا در چلے یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے ابر کے ملکر گرجنے لگے
مرکب برابر سے لپیا ہوئے ارقم خونخوار نے نیزہ مارا شیران شیر سوار نے نیزہ کو نیزہ پر گانٹھا
رد و بدل ہونے لگی بند بند پھٹنے لگے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو مار سیاہ زبانین نکالے ہوئے لڑ رہے ہین
قریب تیس چالیس طعنون کے نوبت آئی ہوگی کہ شیران شیر سوار نے نیزہ ہاتھ سے ارقم کے
ہوائی کیا پس زمانہ نگاہون مین ارقم کی تیرہ و تار ہو گیا اسنے ساطور اٹھایا اور آواز دی کہ او خداپرست
غضب کیا تو نے کہ نیزہ میرے ہاتھ سے نکالدیا کب چھوڑتا ہون تجھکو کہ تو سامنے ہر شخص کے فخر و مباہات
کرے لو اسے کہ پیغام اجل ہی یہ کہکر ساطور مارا شیران شیر سوار نے ساطور سپر پر روکا یہ حربہ سپر سے
کب رکتا ہی سپر کو قلم کر کے خود پر بیٹھا شیران نے سر نیچے کھینچا ساطور خود کو قلم کرتا ہوا سر کو زخمی کر کے
گردن مرکب پر پڑا کہ سر مرکب قلم ہوا مرکب اور راکب دونون زمین پر گرے پاؤن بھی شیران شیر سوار
کا ٹوٹ گیا اہل اسلام دوڑ پڑے اور شیران شیر کو اٹھا لیگئے ارقم نے پھر مبارز طلب کی سہراب بن اللہ ہور بادشاہ
اسلام سے اجازت لیکر سامنے ارقم کے آئے بعد گفتگوے بسیار نوبت شمشیر زنی کی آئی ارقم نے ساطور مارا سہراب نے
کلہ گرز پہ دارا سکار و کا اور اپنی ضرب لگائی کئی وار کا رد و بدل ہوا آخرکار سہراب بھی زخمی ہوئے پھر ارقم
نے مبارز طلب کیا ایک فوج اسلام سے سعید بن سعد رفیق رستم ثانی اسکے مقابلہ کو نکلا قضاے کار گھوڑے نے
سکندری کھائی اور ساطور سر پر پڑا تا جگرگاہ اوتر آیا یہ رفیق قدیم شاہزادہ ملک قاسم شہید ہوا یہ دیکھکر مظفر
بن مطہر خاریابی دوڑ پڑے کہ او ملعون غضب کیا تو نے کہ اس نامردی کے ساتھ سردار کو مارا کب چھوڑتا ہون تجھکو کئی
وار کا رد و بدل ہوا آخرکار یہ بھی زخمی ہوئے اب دن تھوڑا سا رہگیا ہی اور سرداران لشکر اسلام قریب سترہ اٹھارہ کے زخمی
ہو چکے ہین اور ارقم مبارز طلب کر رہا ہی کہ یکایک جانب صحرا سے تو گرد سرخ بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ
کون آتا ہی یکایک دامن گرد شگافتہ ہوا اور دل گرد سے نقابدار سرخپوش پیدا ہوا چالیس ہزار جنجوش
اسکے ساتھ تمام صحرا لالہ زار معلوم ہوتا تھا میدان مین پہونچکر حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ آج بہت سے سرداران
فوج میسرہ زخمی ہوئے اور دو ایک شہید بھی ہوئے بس یہ سننا تھا کہ نقابدار کی آنکھون مین خون اوتر آیا
اور مرکب کو چمکا کر سامنے ارقم خونخوار کے آیا آواز دی کہ لاضرب بہادری کی ارقم پکارا او نقابدار مفلوک روزگار
تو کون ہی جو اس جنگ مین دخل دیتا ہی بہتر یہ ہی کہ جسطرف سے آیا ہی اوسی سمت پلٹ جا ورنہ میرے ہاتھ سے
مارا جائیگا نقابدار نے کہا او ملعون کب چھوڑتا ہون تجھکو کہ تو نے بہت سے اہل اسلام کو زخمی کیا ہی اور کئی پہلوان
نامی تیرے ہاتھ سے شہید ہوئے افسوس کہ قضا انکی آچکی تھی ورنہ کیا طاقت تھی تیری کہ موت بن
سارق سا شخص تیرے ہاتھ سے شہید ہوتا بس زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین ہی بغیر تجھے مارے ہوئے
میدان سے نہ پھرونگا یہ سننا تھا کہ ارقم نے وہی ساطور خونچکان نقابدار کو مارا نقابدار نے مرکب کو
اشارہ کیا مرکب چمک کر زیر بغل آیا نقابدار نے ساطور کا دستہ پکڑ لیا اور جھٹکا مارا کہ ارقم اوندھے منہ
عیال مرکب پر آرہا بس دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر کا بند پکڑ کر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر ہیکا مارا کہ سر سے

بلند کر لیا اور فرمایا کہ کیا کہتا ہے شناخت رب العزت مین ارقم نے کہا کہ ہزار حیف ہین نام پر کہ اون تاجدار
کے نثار ہین یہ سنتے ہی نقابدار نے اسکو اوچھال دیا اور تلوار کھینچکر دو ہاتھون مین جو ارتنگ ہوائی
کیا چارون ٹکڑے زمین پر گر کر تڑپنے لگے فوج کفار ... ہمہمہ نقابدار سا دیکھکر تھرا زخمی سیلاب شاہ
پریشان ہوا کہ یہ نقابدار کہان سے آگیا جسنے اتنے بڑے سردار کو مارا شام قریب تھی طبل باز گشت بجا
دونون لشکر میدان سے پھرے اور نقابدار جانب صحرا روانہ ہو گیا اہل اسلام نے زخمیون کو شفاخانہ
شاہی مین بھیجا شہیدون کی لاشون کو دفن کیا سرداران میسرہ موت بن ساریق کے واسطے بہت
روئے اور ورقاے زنجیر خوار بھی بہت غمگین ہوا اسکو وہ زمانہ یاد آگیا جب ملک سنجان بن شاہزادہ
خاور سپاہ ملک قاسم نے موت بن ساریق کو براے مقابلہ بدیع الزمان بھیجا ہے اور بدیع الزمان
نے ورقاے زنجیر خوار کو مقابلہ قاسم کے لیے بھیجا ہے اور تین تین گنج شرط کے ہوے تھے ورقاے زنجیر خوار
قبر موت بن ساریق پر دیر تک بیٹھا رویا کیا اور کہا بھائی لطف زندگی جاتا رہا اب ہمین بھی جلد بلانا غرضکہ
جب شام ہوئی تو پھر طبل جنگی بجا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر معرکہ آراے
میدان کارزار ہوئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب و بکر ہٹے تھے کہ سلیم ستارہ گردن
میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا اسطرف سے فضل بن گیا ہور خون آشام نکلا بعد رد و بدل
بسیار فضل نے نیزہ سلیم کا ہوائی کیا سلیم نے گرز مارا فضل نے وار اسکا رد کر کے الٹا ہاتھ تلوار کا
مارا کہ مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے تسطیر شتر لب مقابل ہوا یہ بھی ہاتھ سے فضل کے
مارا گیا کہان تک گزارش کیا جائے شام تک سترہ سردار لشکر کفار کے فضل نے تہ تیغ کیے شام
کو پھر طبل باز گشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے آج اہل اسلام نہایت شادمان ہین اور
کفار نہایت غمگین پھرے ہین مگر سیلاب شاہ کو کوئی پروا نہین ہے اسلیے کہ اسکو یہ گمان ہے کہ میرے
دو سردار جو ابھی آئے نہین ہین تمام لشکر اسلام کو کافی ہین جب تک وہ آئین اوسوقت تک یہی جنگ
قائم رہیگی پھر اسنے طبل بجوا دیا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو پھر دونون لشکر مقابل مین صف آرا
ہوئے آج ہنوز فوج کفار سے کوئی نکلا نہ تھا کہ از پردۂ بیابان گردے برخاست مگر گرد تیرہ و خیرہ
چشم سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے گرد در زمین پیچیدہ اب جو دیکھا تو ہوا نے مارا گرد کو گرد نے مارا ہوا کو دامن
گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے اسی ہزار دیوانے زنجیرین کھڑکھڑاتے ہوئے نمودار ہوئے اور آگے آگے اونکے
ایک زنگی دیوانہ زنجیر چباتا ہوا آکر پہونچا سرداران لشکر کفار براے پیشوائی گئے اور نہایت عزت سے اسکو
لائے ہرکارے براے خبر پہلے ہی روانہ ہو گئے تھے بعد دریافت حال آکر عرض کی کہ فولاد آہن خوار بھی
زنگی دیوانہ ہے جسکو سیلاب شاہ نے مقابلہ قوم عاد کے واسطے طلب کیا ہے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ واقع مین یہ دیوانہ نہایت زبردست معلوم ہوتا ہے لیکن عادیون سنے بھی کہا کہ انشاء اللہ
مارینگے اس ملعون کو بھی فولاد آہن خوار جو سامنے سیلاب شاہ کے آیا کہا وہ عادی کہان ہین
جنھون نے زنگیون کو قتل کیا ہے سیلاب شاہ نے کہا کہ آج قیام کرو جب تمھارے نام پر طبل بجے گا تو
میدان مین نکلکر لوٹ لینا آج تماشا جنگ کا دیکھو فولاد آہن خوار نے لشکر اپنا ایک جانب قائم کیا
سیلاب شاہ نے اپنی فوج کی طرف دیکھکر آواز دی کہ اے سرہنگ آہن کلاہ آج کی میدان داری

تمہارے سپرد ہے یہ سنکر سرہنگ آہن کلاہ اپنا گردن بڑھا کر سامنے سیلاب شاہ کے آیا سیلاب شاہ
نے جام دیا سرہنگ جام پیکر میدان مین آیا اور سراپا میدان کا دکھایا جسوقت عرق عرق ہوا ایک
مقام پر ٹھہر کر دم کو آراستہ کیا نیزہ زمین پر گاڑ دیا بعد تسلیم دہرے کے آواز دی کہ اے گروہ خدا پرستان و
فرقہ مسلمانان جو میرے مقابلہ کو آئے وہ سنبھلکر آئے کہ مین مثل دیگران نہین ہون بس یہ سننا تھا کہ فارن
بلند کمان رفیق قدیم شاہزادہ بدیع الزمان میدان مین آئے بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی
ہوئی کام نہ نکلا نوبت شمشیر زنی کی پہونچی کئی وار کے رد و بدل ہوئے فارن بسبب عہد پیری کے
ضعیف و ناتوان ہو چکے ہین اب اگلی سی پھرتی اور دم کہان مرکب کے چار پانچ پھیرون مین دم پھولنے لگا
سرہنگ آہن کلاہ نے دیکھا کہ یہ بڈھا جہاندیدہ ہے یون چوٹ نہ کھائیگا جسوقت خوب تھکا لیا
تو سر تا کمر جو کمر کا وار کیا فارن اتنی جلد پلٹ سکے کہ وار اسکا رد کرتے تلوار کمر پر بیٹھی یہ مرد مومن شہید
ہوا بادشاہ اسلام فارن کے واسطے بہت رنجیدہ ہوئے ورقاے زنجیر خوار نے گریبان چاک کیا
اور پکارا اے برادر اسقدر جلدی کی تم تو خدمت شاہزادہ بدیع الزمان مین پہونچ گئے ہماری
تسلیم بھی پہونچا دینا اور عرض کرنا کہ اب غلامونکو بھی خدمت مین طلب کیجیے کب تک ہم ٹھوکرین
دنیا کی کھائین یہ کہتا ہوا سامنے سرہنگ آہن کلاہ کے آیا اور کہا او ملعون مجھے بھی قتل کر کہ اب مجھے
زندگی اپنی منظور نہین ہے سرہنگ نے کہا اگر ایسا ہی جان سے عاجز ہے تو گلا اپنا آپ کاٹ ڈال یہ سنکر
ورقاے زنجیر خوار نے کہا کہ اگر خودکشی ہمارے مذہب مین حرام نہ ہوتی تو جسوقت شاہزادہ بدیع الزمان
نے انتقال فرمایا تھا اسی روز ہم سب جانین دے دیتے کہ بعد ایسے قدرشناس آقا کے زندگانی دنیا
پر خاک ہے اور لطف حیات نہین سرہنگ نے کہا کہ اگر قضا تیری دامنگیر ہوئی اور موت کھینچکر لائی ہے
تو لے اسے یہ کہکر تلوار ماری ورقاے زنجیر خوار نے تلوار اسکی سپر سے روکی اور اپنا وار کیا رد و بدل ہونے
لگا اسی حالت مین تلوار ورقاے زنجیر خوار کی سپر کو کاٹ کر قریب تھا کہ خود پر بیٹھے سرہنگ آہن کلاہ
نے بلچک دی کہ تلوار ٹوٹ گئی اب یہ مرد با خدا بے دست و پا ہوا سرہنگ آہن کلاہ پر بس پڑا کہ روکنا
دشوار ہو گیا اب ورقاے زنجیر خوار وار اسکے رد کر رہا ہے اپنا وار نہین کر سکتا پس فوراً جست کر کے
پشت مرکب سے زمین پر آیا اور پاؤن پکڑ کر سرہنگ کا کھینچ لیا سرہنگ زمین پر آیا اور دست و گریبان
ہوا کشتی ہونے لگی سردار قریب آ گئے اور تماشاے جنگ دیکھنے لگے کوئی پہر بھر کشتی رہی ہو گی
کہ ایک مقام پر سرہنگ آہن کلاہ ورقاے زنجیر خوار کو دبا کر لیچلا قضاے کار اتفاقات روزگار پاؤن
ورقا کا موشخانہ مین جا رہا اور ٹوٹ گیا چہرہ اسکا زرد ہو گیا ہاتھ پاؤن مین تھرتھری پڑ گئی چاہتا تھا
سرہنگ آہن کلاہ کہ ورقا کو باندھ لیجاؤن کہ سکندر فرخ لقا نے آواز دی او ملعون خبردار یہ کیا
حرکت نامردی ہے اور ورقاے زنجیر خوار کو علیحدہ کیا شفا خانہ سلیمانی مین بھیجدیا پھر سرہنگ مرکب
پر سوار ہوا چاہتا تھا کہ مبارز طلب کرے جو سیلاب شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اور سرہنگ سے
کہا کہ پھر دیکھا جائیگا اہل اسلام لاش فارن کی لیکر نہایت غمگین میدان سے پھرے اور داخل لشکر
ہوئے ادھر کفار سرہنگ آہن کلاہ پر سیم و زر نثار کرتے ہوئے اپنی فرودگاہ پر آئے سیلاب شاہ
داخل بارگاہ ہوا سب سردار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے سیلاب شاہ نے

فولاد آہن خوار دیوانہ زنگی سے تمام واقعات مقابلہ قوم عاد کے بیان کیے اور کہا کہ اگر تمکو عوض خون عود زنگی اور ہود زنگی وغیرہ کا قوم عاد سے لینا ہی تو طبل بجواؤ اور اون سے مقابلہ کرو فولاد آہن خوار نے کہا ابھی نقارہ میرے نام پر بجے او سیوقت کوس حربی نوازش مین آیا ہرکارے خبر لیکر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجا ہی اور سنا گیا ہی کہ فولاد زنگی نے یہ کہکر طبل بجوایا ہی کہ کل قوم عاد سے عوض خون زنگیان کا لونگا فرمایا کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے یہان بھی نقارہ رزمی بجے یہان بھی طبل بجا جعفر عاد نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ حضور یہ کینہ دیرینہ ہی ہمیشہ سے ان زنگیون کو ہماری قوم سے عداوت ہی اور ہمارے انکے ہمیشہ جنگ ہوا کی ہی کبھی ہماری فتح انکی شکست ہوئی اور کبھی انکی فتح ہماری شکست ہوئی کل بھی دیکھا جائیگا بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ عزت تمھاری خدا کے ہاتھ ہی اسلیے کہ اب تم مسلمان ہو اور وہ کافر ہین جعفر عاد نے عرض کی کہ اگر اقبال حضور کا یاور ہی تو فتح ہوگی غرضکہ دو پہر رات گئی دربار برخاست ہوا سردار اپنے اپنے خیمون مین جاکر سو رہے فوجون مین تیاریان جنگ کی ہوا کین خبر دارون نے نقابدار سرخپوش کو بھی خبر پہونچا دی کہ کل صبح کو قوم عاد اور قوم زنگی سے بابان نہ طاق مین مقابلہ ہی انھون نے فرمایا ہم بھی تماشا دیکھینگے یہ بھی دو گھڑی رات رہے سے چل چکے ہین اور یہان دونون لشکرون مین عجیب ہنگامہ ہی اشتیاق ہی معرکہ قوم عاد و زنگیان کا یہانتک کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور تیرگی شب مانند فوج زنگیان شکست یافتہ کے گوشہ مغرب مین جاکر نہان ہوا اور نور صبح نے تمام عالم پر قبضہ کرلیا طائر نشیمنون سے نکلکر درختون پر بیٹھے معروف حمد باری ہوئے نسیم سحری نے چراغون کو گل کیا سبزہ خوابیدہ کو جگایا جوانان لشکر انگڑائیان لے لیکر بسترون سے اٹھے کفار معروف بت پرستی ہوئے اور اہل اسلام نے فریضہ سحری کو ادا کیا قبل آفتاب نکلنے کے سب کے سب در دولت شاہی پر آگئے سواری بادشاہ لشکر اسلام کی برآمد ہوئی سب سردار تسلیمین بجالائے بادشاہ اسلام پلکون کے اشارون سے جواب سلام دیتے ہوئے جانب میدان جنگ روانہ ہوئے سردار لشکر تخت کو تھامے ہوئے ساتھ ہوئے تخت بادشاہ اسلام کا قلب لشکر مین قایم ہوا اور سردار صفون کو درست کرکے اپنے اپنے منصب کے موافق دس دس قدم آگے بڑھکر ٹھہرے ہوئے آج فوج عادیان حسب اجازت بادشاہ لشکر اسلام سب سے آگے صف بستہ ہوئی ہی کہ لڑائی انھین لوگون سے ہی اور لشکر فرنگیون کا بھی مقابل لشکر عاد صف باندھ کر کھڑا ہوا ہی فولاد آہن خوار دیوانہ اپنے اسی ہزار دیوانون سے آکر پہونچا اور سب سے آگے صفین باندھ کر کھڑا ہوا جسوقت سے سیلاب شاہ میدان جنگ مین آیا ہی ساحرون نے میدان مین آنا ترک کردیا کہ یہ لوگ خود ہی لڑ رہے ہین تو ہماری کیا ضرورت ہی لیکن آج سیلاب شاہ نے اصفر جادو کو بلا بھیجا ہی کہ تماشا آج کی جنگ کا قابل دید ہی آپ بھی آکر سیر دیکھین ملک اصفر جادو بھی اپنے جادون سپہ سالارون کو لیکر آیا ہی اور ایک جانب صفین آراستہ کرکے کھڑا ہوا ہی کہ یکایک صحرا سے گرد اوڑی اور نقابدار سرخپوش چالیس ہزار سرخپوشون سے آکر پہونچا اور صف باندھ کر سب سے علحدہ کھڑا ہوا یہ دیکھکر سیلاب شاہ نے بادشاہ اسلام سے کہلا بھیجا کہ ہم اس نقابدار سے واقف نہین کہ یہ کون شخص ہی لیکن اتنا جانتے ہین کہ یہ طرفدار آپکا ضرور ہی ہمین کچھ کہنا مناسب نہین ہی آپ کہلا بھیجیے کہ یہ

جنگ زنگیان مین خلل اندازی نکرے بادشاہ اسلام نے یہ پیغام سنکر فرمایا کہ مین ابھی منع کرائے
بھیجتا ہون تم ابھی ٹھہرو یہ فرماکر پیغامبر کو ٹھہرالیا اور سر سیاہ کے فرنگی سے فرمایا تم جاکر نقابدار سے
کہو کہ آپ اس جنگ مین دخل ندین جو کہ قوم عاد اور قوم زنگیان مین ہونے والی ہی اسمین شرط
کرلی گئی ہی کہ سوا ان دونون قومون کے تیسرے فرقہ کا آدمی دخل ندے جسوقت پرستاے فرنگی نے
یہ پیام بادشاہ لشکر اسلام کا نقابدار سرخپوش کو پہونچایا نقابدار سرخپوش نے کہا میری طرف سے
عرض کرنا کہ مجھے کیا ضرورت ہی جو مین دخل دونگا مین خود تماشاے جنگ دیکھنے آیا ہون یہ سنکے فرنگی
نے آکر بادشاہ اسلام سے بیان کیا بادشاہ اسلام نے سیلاب شاہ پاس کہلا بھیجا کہ وہ بھی دخل ندیگا
مگر یہ تباؤ کہ نتیجہ اس جنگ کا کیا ہوگا سیلاب شاہ نے کہا کہ اسے وہی دونون فرقہ جانین جو آپسمین
لڑنے پر آمادہ ہین بادشاہ اسلام یہ سنکر خاموش تو ہو رہے مگر خیال ہوا کہ انجام اسکا خراب ہی غرض بعد آراستگی صفوف
جدال و قتال دونون طرف کے نقیب بہادرون کے دوست بزدلون کے اجنب صفون سے نکلکر بآواز
بلند ترغیب جنگ دینے لگے اور پکار پکار کر کہنے لگے کہ اے غازیو وصف شکنو آج روز نام و ننگ ہی اور تمسے تمہارے
دشمنون سے بگڑی اٹکی ہوئی ہی جسنے میدان جنگ سے منہ پھیرا وہ رسواے عالم ہوا دنیا سے منہ پھیرو زندگی سے
باز آؤ مگر میدان جنگ سے نہ پھرو اسلیے کہ شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ﴿ مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ﴿
آج جسنے شکست کھائی وہ ہمیشہ کے لیے ذلیل و خوار ہی اسلیے کہ ایک عالم جمع ہی اپنی اپنی عزت کا پاس کرو اور
نام خاندان کا روشن کرو جسوقت نقیب شیب دیکر بیٹھے خون شجاعت نے جوش ملا اور یہود
زنگی سیلاب شاہ سے اجازت لیکر میدان مین آیا نیزے کے ہاتھ نکالے سراپا میدان کا دکھایا جسوقت
پسینے مین غرق ہوا ایک مقام پر ٹھہر کر نیزہ زمین پر گاڑ دیا اور دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ اے قوم عاد
ہمارے تمہارے ہمیشہ سے مخالفت چلی آتی ہی مثل مشہور ہی کہ دو چھریان ایک نیام مین نہین رہتی ہین لہذا
موقع امتحان کا آگیا پہلے ہم تم ایک مذہب رکھتے تھے اور اب تم خداپرست ہوئے دین قدیم سے اپنے روگردانی
کی تمہارا قتل بجملہ واجبات سے زیادہ ہی پس جسکو تمناے مرگ و دعوای جرأت ہو وہ نکلے میرے مقابلہ
کو بس یہ سننا تھا کہ جالوس عاد اپنی صف سے نکلا اور سامنے تخت شاہی کے آکر گھوڑے سے اترا
سلام کرکے دست بستہ اجازت خواہ میدان جنگ ہوا بادشاہ اسلام نے دعا دی اور جام کو عفریت عادی
پلایا جالوس عاد نے جام ہونٹھون سے لگاکر جرعہ در کشید کیا اور سلام رخصت کرکے بار دگر مرکب پر سوار
ہوکر رخ میدان کارزار کا کیا اور سامنے یہود زنگی کے پہونچا یہود زنگی نے کہا کہ لا ضرب بہادری
کی جالوس نے کہا سبقت آئین اسلام نہین یہ سنکر یہود زنگی نے نیزہ مارا جالوس
نے نیزہ پر گانٹھا ردوبدل ہونے لگی دونون مرکب چھلاوا ہو گئے یہ معلوم ہوتا تھا
کہ دو بجلیان کوند رہی ہین تلو یہ نیزہ بازی رہی پس ایک مقام پہ جالوس عاد نے نیزہ یہود زنگی کا نیزہ پر گانٹھ
کے مارا کہ نیزہ یہود زنگی کے ہاتھ سے نکلگیا پس دنیا اسکی نگاہون مین تیرہ و تار ہوگئی نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہوگیا نیزہ
نیزون زنگی سے دور جاکر گرا یہود زنگی خفیف ہوا بند بند مانند بید کے کانپنے لگا پکار اکر او عادی غضب
کیا تونے کہ سر میدان ہاتھ سے میرے نیزہ نکالدیا اور عالم عالم کے سامنے ذلیل کیا خیر کچھ پروا نہین نیزہ بازی
خلال بازی گرز بازی سدل بازی تیغ بازی راست بازی جسکو حلال مشکلات جہان سمجھتے ہین یہ کہکر آ

تیغہ کمر سے کھینچلیا اور سر جالوس عاد پر وار کیا جالوس عاد نے وار اسکا رد کر کے جو وار چوبدست
گران سنگ کا کیا بیہود زنگی نے سپر کو چہرہ کی پناہ کی لیکن چوبدست جو پڑتی ہے سپر کو لیتی ہوئی خود پر
بیٹھی کہ خود سر مین سر گردن مین گردن سینے مین سینہ شکم مین شکم پشت مرکب مین مرکب زمین پر چبوترہ
بنکر رہگیا تیغ گرد بلند ہوا جالوس عاد نے آواز دی کہ زد کم و بیست گردم یہ سنکر زنگی دوڑ پڑے اور پانی
کے چھینٹے دیکر گرد کو بٹھایا دیکھا تو زمین پر ایک تودہ معلوم ہوتا ہے نہ راکب کا پتا ہے نہ مرکب کا یہ حالت دیکھکر
مقصود زنگی دوڑ پڑا اور جالوس عاد سے کہا کہ تو بڑا سرکش ہے جو اتنے بڑے جوان کو تو نے یون پست
کر دیا اب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر اسنے گرز مارا جالوس عاد نے گرز اسکا چوب پر روک کر جو ہاتھ چوبدست
کا مارا یہ بھی پیوند زمین ہوا اسود زنگی سامنے آیا اسنے تلوار ماری جالوس عاد نے وار اسکا رد کر کر
جو اپنا وار کیا یہ بھی پرا تھا ہو گیا پہر بھر کی میدان داری مین اسنے چار پانچ زنگی جان سے مارے اہل اسلام
نے ہمید اسے تہنیت و مرحبا بلند کی اب جبقر عاد نے اسکو بلا لیا اور سالوس عاد نکلا اسنے بھی پہر بھر
کامل میداندار ہی کی اور کئی سردار فوج زنگیان کے جان سے مارے اور میدان سے پھرا بعد اسکے بہرام عاد
نکلا اور اسنے شام تک دس بیس سردارونکو مارا زنگیون کے جی چھوٹ گئے آخر کار شام کو طبل بازگشت
بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اپنے نزودگاہ پر آئے فولاد زنگی نے کہا کہ کل کیسا جاؤنگا
اگر عوض ان لوگون کے خون کا قوم عاد سے نہ لیا تو نام اپنا فولاد آہن خوار بتایا ہو گا غرضکہ
جسوقت سیلاب شاہ داخل بارگاہ ہوا اور تخت شاہی پر بیٹھا اسنے فولاد زنگی سے کہا کہ دیکھا تمنے
ان عادیون نے کیسے کیسے سردارون کو مارا فولاد زنگی نے کہا کہ اب آپ میرے نام پر طبل جنگ
بجوائیے مین ان سے ایک دن مین قصاص لے لونگا سیلاب شاہ نے حکم دیا کہ فولاد زنگی کے نام
پر طبل بجے یہان تو یہ رنگ ہوا اور ادھر جبقر عاد اپنے تینون سردارون پر سے زر نثار کرتا ہوا میدان
سے پھرا داخل بارگاہ ہوا بادشاہ اسلام نے بہرام عاد اور جالوس عاد اور سالوس عاد کو
مخلع کیا نقابدار سرخپوش نے بھی اپنے عیار کے ہاتھ بہرام عاد کے واسطے خلعت بھیجا جسوقت
عیار خلعت لیکر داخل بارگاہ سلیمانی ہوا اور بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ نقابدار بہادر نے خلعت بہرام عالی
کو بھیجا ہے فرمایا کہ دیدو اونھین اختیار ہے بہرام سردار زبردست ہے اونکا ہے بہرام نے سلام کر کے خلعت پہنا
اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو مین خدمت مین اپنے آقا نقابدار سرخپوش کی جاؤن فرمایا کیا مضائقہ
ہے یہان تو مثل مہمانون کے ہو اصل آقا تمہارا وہی ہے کہ اسنے تمکو زیر کیا ہے یہ سنکر بہرام عاد نے سلام رخصت
کیا اور وہان سے اپنے خیمہ مین آیا چند ملازم ہمراہ لیکر خدمت نقابدار سرخپوش مین روانہ ہوا تھوڑی
راہ طے کی تھی کہ آواز طبل جنگ کان مین آئی اسنے اپنے لشکر مین بھی حکم بھیجدیا کہ جسوقت طبل سکندری
پر چوب پڑے تو ہمارے لشکر مین بھی نقارہ رزمی بجے یہان بادشاہ اسلام کو جسوقت خبر ہوئی کہ لشکر
کفار مین طبل جنگی بجا ہے فرمایا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آئے غرضکہ لشکر اسلام مین
بھی نقارے بجنے لگے تیاری جنگ ہونے لگی وہان بہرام عاد لشکر نقابدار مین پہونچا اگرچہ نقابدار
کے اہل لشکر بہرام سے واقف تھے تاہم روکا اور کہا کہ ہم اطلاع دے لین پھر جانا بہرام ٹھہر گیا جسوقت
خبر نقابدار سرخپوش کو ہوئی کہ بہرام عاد آیا ہے فرمایا بلالو عیار نقابدار آگے بہرام کو لے گیا بہرام نے بارگاہ

یاقوت نگار نقابدار مین پہونچکر نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے سلام کا جواب دیا اور دنگل بیٹھنے کو
مرحمت فرمایا بہرام عاد سلام کرکے دنگل پر بیٹھ گیا نقابدار نے پوچھا کہ ای بہرام عاد اسوقت تمنے کیون زحمت
کی بہرام عاد نے عرض کیا کہ ای شہریار یہ زحمت عین راحت ہی اپنے آقا کی قدمبوسی کیواسطے
حاضر ہوا ہون ہرچند کہ ایک تمنا اور بھی تھی مگر اوسکا بیان لاحاصل ہی افسوس کہ مین جانتا ہون وہ
حسرت دل کی دل ہی مین رہجائیگی اسلیے کہ کل جو معرکۂ جنگ مین زندگی کی امید نہین فولادابن خوار
سے مقابلہ ہی خداوند کریم حرمت قوم عاد کی رکھے نقابدار نے فرمایا ای بہرام تم حق پر ہو خدا تمہاری
طرف ہی اور جسکی طرف خدا ہی وہ ہرطرح مظفر و منصور ہی اسکی شکست بھی فتح سے کم نہین اور فتح تو
فتح ہی ہی لیکن وہ تمنا تو بیان کرو بہرام عاد نے حسرت سے نقابدار کی طرف دیکھکر یہ شعر پڑھا شعر
جہان سے حسرت دیدار یار لیکے چلے ؎ چمن سے داغ فراق بہار لیکے چلے ؎ یہ سنکر نقابدار سرخپوش
مسکرائے اور فرمایا کہ ای بہرام مین مطلب تمہارا سمجھ گیا مگر ایک شرط ہی کہ تجھے قسم ہی اپنے پیدا کرنے والے
کی یہ راز کسی سے بیان نکرنا بہرام نے عرض کی کیا مجال ہی غلام کی جو کسی سے عرض کرے نقابدار نے
جسقدر لوگ بہرام کے ہمراہ تھے اون سبکو ہٹا دیا جسوقت تخلیہ کامل ہوگیا اب نقاب چہرہ سے ہٹائی
نظر بہرام عاد کی چہرۂ نقابدار سرخپوش پر پڑی درود پڑھنے لگا اور شکر خدا بجالایا اور
عرض کی کہ میرا آقا باوجود اس کمسنی کے کہ سبزہ کا آغاز ہی کسقدر شجاع و بہادر ہی اور کیسا جوان زبردست
ہی کہ ہم ایسے پہلوان زبردست کو ہر سہ میدان اسطرح زیر کیا جیسے کوئی طفل دوشیزہ کو ایک
ہاتھ پر بلند کر لیتا ہی مگر اب امیدوار ہون کہ اپنے نام نامی و اسم گرامی سے بھی آگاہ فرمائیے اور یہ
تو صورت سے معلوم ہوگیا کہ آپ خاندان صاحبقران سے ہین کیونکہ زلفین خلیلی اور خال
و خط ابراہیمی صاف صاف نشان بتا رہے ہین نقابدار سرخپوش نے فرمایا کہ ای بہرام بس
اتنی خاطر مین نے تمہاری کی کہ صورت اپنی دکھادی اتنا لحاظ تم میرا کرو کہ نام نہ پوچھو اور وہ زمانہ
قریب ہی کہ نام میرا ظاہر ہو جائیگا جسوقت کوئی بات ناموری کی مجھسے ظہور مین آئیگی بہرام عاد
یہ سنکر خاموش ہو رہا نقابدار دیر تک نقاب اوٹھائے ہوئے بہرام سے باتین کیا کیے اوسکے
بعد فرمایا کہ ای بہرام چند نصیحتین میری سنو جو کل میدان جنگ مین تمکو مفید ہونگی یہ فرماکر کچھ باتین
کان مین بہرام عاد کے کہین اور اسکے بعد بہرام عاد کو دو ایک بند نیزہ کے تعلیم فرمائے دو چار ہاتھ
تلوار کے بتائے چند جوڑ داؤ کشتی کے سمجھائے اور فرمایا کہ دیوانون کا قاعدہ ہوتا ہی کہ جسوقت
وہ حریف کو قوی دیکھتے ہین تو کاٹ کھاتے ہین ذرا ہوشیار رہنا یہ سب باتین تعلیم فرماکر بہرام
کو رخصت کیا اور فرمایا کہ کچھ دیر آرام لو کہ صبح کو معرکۂ جنگ ہی بہرام عاد تسلیم بجالاکر رخصت ہوا اور
اپنے خیمہ مین آیا چاہا کچھ دیر سو رہون مگر نیند نہ آئی یہانتک کہ آواز اذان کان مین آئی اب تمام لشکر
اسلام نے وضو کیا نمازین پڑھین اور دعاے نصرت خداوند ناصر سے طلب کرکے آلات حرب و ضرب
تن پر درست کرکے عازم میدان نبرد ہوئے دو گھڑی دن چڑھتے چڑھتے تمام فوجین میدان مین
آگئین ایک جانب بادشاہ لشکر اسلام بصد جاہ و احتشام تخت پر جلوہ افروز تھے فوجین تمام ممالک
کی نشان اڑا رہی تھین اور شان و شوکت اسلام دکھا رہی تھین ایک جانب نقابدار سرخپوش

اپنے چالیس ہزار سر خیو ستون سے کھڑا ہوا تھا ایک سمت عادیون نے پرے جمائے تھے اور لشکر
زنگیان کی طرف رخ کیے ہوئے باگین دکھا رہے تھے ایک طرف لشکر ساحرون کا برائے تماشائے
جنگ آیا ہوا تھا پانچ لشکر اور پانچ افسر استادہ تھے انکی مختلف پوشاکین عجب لطف دکھا رہی
تھین اور بتا رہی تھین کہ یہ قلعۂ ہفت رنگ کے رہنے والے ہین تمام ساحر باز و بط و سرخاب وغیرہ
جانوران سحر پر سوار تھے جھولیان لٹک رہی تھین قشقے ماتھون پر کھینچے ہوئے تھے تلک دیے
ہوئے تھے سرداران اپنے اپنے منصب کے موافق صفون سے آگے بڑھے ہوئے کھڑے تھے دہلے
ڈھیرو بج رہے تھے سنکھ پھنک رہے تھے ایک طرف سیلاب شاہ اپنی تمام سپاہ لیے ہوئے استادہ
تھا اور لشکر زنگیان مقابل لشکر قوم عاد صف بستہ تھا اور فولاد آہن خوار دیوانہ چوبدست
گران سنگ پکڑے ہوئے نخوت دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تو سہی میرا نام فولاد جوان سبکو نرم
نہ کردیا ہو جبوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہو چکین اور نقیب نہیب دیکر نکل گئے تب
دیوانہ فولاد کے خون شجاعت نے رگون مین جوش مارا اور یہ گینڈا اپنا بڑھا کر سامنے تخت سیلاب شاہ
کے آیا اجازت میدان مانگی سیلاب شاہ نے کہا کہ جا خداوند اکوان تیری بات رکھنے والا ہو فولاد
دیوانہ مرکب کو اڑا کر میدان مین آیا اور آواز دی کہ باشش ای قوم عاد تم مین سے جو زبردست
ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے زیادہ کشت و خون سے کیا فائدہ ہے مین دعوے کرتا ہون کہ مجھسے زیادہ
زبردست کوئی قوم زنگیان مین نہین ہے اب تم مین بھی جو سب سے قوی ہو وہ نکلے کہ بعد اس
ایک مقابلہ کے فیصلہ ہو جائے اور کسیکو جائے گفتگو باقی نرہے حوصلے پست ہو جائین یہ سنکر جبقر عاد
نے تخت سے کودنے کا قصد کیا تھا اور مرکب منگوایا تھا کہ بہرام عاد سامنے جبقر عاد کے آیا اور کہا
کہ آپ بادشاہ لشکر مین آپ کا جانا مناسب نہین ہے اگر حکم ہو تو مین اس زنگی دیوانہ سے مقابلہ
کرون بعد میرے آپکو اختیار ہے جبقر عاد نے کہا کہ اوسکا روے سخن میری ہی طرف ہے بہرام عاد نے
کہا غرض اوسکی یہ ہے کہ بس اسی لڑائی پر فیصلہ ہے جو مغلوب ہوا گویا اوسکی قوم بھر مغلوب ہوئی لہذا مین
سپہ سالار آپکا تھا اور اب بھی آپکو اپنا سردار و مالک تصور کرتا ہون میری موجودگی مین آپکا جانا
میری بدنامی کا باعث ہے لوگ کیا کہین گے کہ اسنے کچھ پاس نمک نہ کیا گو اب یہ رفیق لقا بدا سرخوش
کا ہے لیکن کسیوقت جبقر کا ملازم تھا لہذا مجھے اس داغ رسوائی سے بچائیے اور اجازت عطا فرمائیے
جبقر عاد نے دیکھا کہ یہ مجھسے زور و طاقت مین کم بھی نہین ہے اور اصرار بھی کرتا ہے خاموش ہو رہا اور
کہا ای بہرام خدا تیرے ارادے مین برکت عطا کرے اور تجھکو فتحیاب کرے بہرام عاد نے کہا کہ
اگر اقبال آپکا یاور ہے اور خداوند عالم کو عزت اسلام رکھنا ہے تو مین ابھی اس ملعون کو مارے لیتا ہون
یہ کہکر مرکب کو بڑھایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر اجازت خواہ رزم و پیکار ہوا بادشاہ اسلام نے
آستین مرحمت پشت پر جھاڑی اور فرمایا کہ ای بہرام اب تیری عزت ہماری عزت ہے اور تیری بات ہماری
بات ہے جا حافظ حقیقی کے سپرد کیا بہرام نے سلام کیا اور مرکب پر سوار ہو کر جانب میدان روانہ ہوا فولاد
آہن خوار نے جو بہرام عاد کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا وہین سے گرد سپر کا سنبھالا اور مرکب
کو دونون مین مسلا کہ کرگدن اسکا بیتاب ہو کر چلا اسطرف بہرام عاد نے سپر پشت پر سے لی اور اپنے کرگدن

پایا سنسنا مارا دونون گینڈے گوسے کی طرح چلتے بیچ مین تکرا کر چلی سپر سے سپر لڑی شرارے نکلتے تراخ کی صدا میدان مین گونجی یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے ابر سیاہ ملکر گرج گئے مرکب دونون کے برابر سے پسپا ہوئے نہ اٹھ سکے باگین پھیر پھیر اگر ارانون مین مرکب نکو مسل کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا بہرام عاد نے کہا کہ لا ضرب بہادری کی فولاد دیوانہ آہن خوار زنگی نے کہا کہ حوصلہ اپنا پورا کرلے اسلیے کہ غرور سوا ذات باری تعالے کسیکو نہ چاہیے اور ہم پسند ستی اسوجہ سے نہین کرتے ہین کہ شر کی ابتدا ہماری جانب سے نہ ہو بس یہ سننا تھا کہ فولاد زنگی نے کہا او عادی جب لڑنے پر آئے تو شر کرے مین کیا مضائقہ ہے لے مین وار کرتا ہون روک اسکو یہ کہکر اسنے نیزہ سنبھالا اور سینۂ بہرام عاد پر وار کیا یہان بہرام عاد پہلے سے ہوشیار تھا اسنے نیزہ کو ترچھا ہوکر خالی دیا اور کلائی پر ہاتھ ڈالدیا زور ہونے لگے اسی کشمکش مین کلائی فولاد زنگی کی چھوٹ گئی مگر ڈانڈ نیزہ کی ٹوٹ گئی نیزہ بیکار ہوگیا اب اسنے جھلا کر چوبدست اوٹھائی اور پکارا کہ ہان اسے تو روک یہ کہکر سر پر پھیرا کر بہرام عاد پہ وار کیا بہرام نے اپنی چوبدست کو اوٹھاکر خیرہ کی پناہ کی اب جو چوب پر چوب پڑتی ہے تو واے معاذ اللہ ایک تڑاقا ہوا اور شرارے خروش سے نکلے کیونکہ اسپر چوڑی چوڑی شامین آہنی چڑھی ہوئی ہین تق گرد بلند ہوا کہ بہرام عاد اس گرد مین پنہان ہوگیا مگر زمین ہول سے شق ہوگیا فولاد زنگی نے آواز دی کہ زدم و لیست اگر دم لو خبر اس عادی کی اور بھیجو کسی اور کو یہ سنکر عیار بہرام عاد جھپٹ قریب گرد کے آیا اور گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ بہرام عاد زندہ ہے مگر ہر ایک بن مو سے پسینہ جاری ہے ہاتھ مانند ستون فولادی سچے ہین مرکب غرق زمین ہے عیار جانتا تھا کہ بہرام کو ہوشیار کرے کہ بہرام نے آنکھ کھولی اور آواز دی کہ او زنگی بلا کی ضرب تو نے لگائی مگر اب میری ضرب کا بھی تماشا دیکھ یہ کہکر مرکب کو زمین سے نکالا اور چوب کو سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر فولاد زنگی پر وار کیا فولاد نے بھی برابر چوبدست کو اوٹھاکر خیرہ کی پناہ کیا اور چوب بہرام کی اپنی چوب پر کھائی اور وہ تڑاقا ہوا کہ کان جھنجھنا گئے شعلہ فلک کو نکلگیا چنگاریان چوبون سے اوڑین مگر زمین ہول سے شق ہوگیا مرکب فولاد زنگی کا تنگ تک غرق زمین ہوگیا تق گرد مین فولاد پنہان ہوگیا اسنے بھی نعرہ کیا کہ زدم و لیست کردم اے زنگیو لو خبر اسکی یہ سنکر عیار فولاد زنگی جھپٹ کر قریب آیا اور گرد و گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ فولاد زنگی کی وہی حالت ہے جو بہرام عاد کی تھی پس اسنے جلدی سے منہ پر پانی کا چھینٹا مارا کہ فولاد زنگی کو ہوش آیا کہا آپ کس غفلت مین ہین حریف لاف زنی کرتا ہے یہ سنکر فولاد زنگی نے چاہا کہ مرکب کو زمین سے نکالون دیکھا تو مرکب تمام ہوچکا ہے پس اسنے جست کی اور مرکب سے علیحدہ ہوکر آواز دی کہ او عادی غضب کیا تو نے کہ مرکب کو میرے مار ڈالا دوسرا مرکب ایسا کہان ملیگا جو مجھے سواری دے سکے مین تو پیادہ ہو جاؤن اور تو سوار ہے کب چھوڑتا ہون تیرے مرکب کو بھی یہ کہکر چوبدست ہاتھ سے پھینک دی اور تلوار کھینچ کر جھپٹا کہ مرکب کو بہرام عاد کے پے کردون بہرام بھی ارادہ اسکا تاسر دیکھکر جلدی سے کود کر مرکب سے علیحدہ ہوا اور آواز دی کہ جانور پر کیا غصہ نکالتا ہے ادھر آ مجھ سے مقابلہ کر یہ سنتے ہی فولاد آہن خوار زنگی نے تلوار ماری بہرام نے تلوار اسکی سپر پر روکی مگر فولاد بھی پہلوان زبردست ہے تلوار اسنے سپر کو چیرا دو ٹکڑے کاٹا اور سپر مین

ور آئی بہرام عاد نے بلچک دی کہ تلوار فولاد کی ٹوٹی فولاد نے قبضہ منہ پر کھینچ مارا بہرام عاد نے خالی د
پس یہ دوڑ کر بہرام سے لپٹ پڑا اور کشتی ہونے لگی بہرام نے بھی سپر اور تلوار رکھ دی تھی گریبانون
مین ہاتھ پڑے ہوئے تھے زور ہو رہے تھے یہ معرکہ دیکھکر دونون جانب کے سردار آگئے
اور تماشا دیکھنے لگے دنگل کرسیان بچھ گیین نقابدار سرخپوش بھی قریب آگئے
تھے دونون سردار جانین لڑ رہے تھے بات کا خیال جان سے زیادہ تھا جب فولاد
زنگی بازو بہرام عاد کے پکڑ کر ریلتا ہوا چلتا ہی تو دور تک دوڑا لیجاتا ہی اسی کشمکش مین
شام ہوگئی فولاد زنگی نے کہا ای بہرام آج تو شام ہوگئی ہی رات واسطے راحت کے ہی کل
ہمارے تمھارے پھر مقابلہ ہوگا بہرام عاد نے کہا ای فولاد زنگی یہ مین خوب جانتا ہون کہ اگر
صبح سے شام تک روز زور ہوا کریگا نہ تو زبر ہوگا اور نہ مین زیر ہونگا نتیجہ نہ نکلے گا بہتر یہ ہی
کہ بعد فیصلہ ہونے کے اطمینان سے علحدہ ہون فولاد آہن خوار دیوانہ پکارا کہ تو مجکو کیا
کمزور سمجھتا ہی یا یہ سمجھے ہوئے ہی کہ مین مقابلہ سے جان بچاتا ہون اب مین خود بغیر معاملہ یکسو
ہوئے میدان سے نہ ہٹونگا یہ کہکر پھر لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی جہان فولاد زنگی بہرام کو پکڑ لاتا ہی
تو بہرام صاف نکل جاتا ہی اور جہان بہرام فولاد زنگی کو پکڑ لاتا ہی تو فولاد زنگی بھی نکل جاتا ہی کہانتک
گزارش کیا جاے کہ تمام رات آنکھون مین کٹ گئی اور کشتی ہوا کی دونون طرف کے لشکری کمرین
باندھے ہوئے اسیطرح کھڑے رہے اور تماشا دیکھا کیے سردارون نے اوسی جگہ کچھ منگوا کر
کھالیا ان دونون کو دیکھا تو اسیطرح گتھے ہوئے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ دو فیل مست مصروف
جنگ ہین صبح کو دونون جانب سے کاسے شربت کے آئے دونون نے علحدہ ہوکر کاسے خالی
کر دیے اور پھر زور کرنے لگے تمام دودھ پسینہ ہوکر بہ گیا یہ دن بھی تمام ہوگیا اور شام ہوگئی رات کو
پھر وہی حالت رہی کہ صبح تک معاملہ یکسو نہ ہوا دیکھنے والون کی آنکھین ورم کر آئی ہین مگر جانین
لڑتی ہوئی ہین کہ ایسا نہو کسی جانب سے کوئی بھی بات ظہور مین آئے اب تیسرا روز ہی دونون تھک
چکے ہین دم پھول رہے ہین سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی اس حالت پر بھی ایک دوسرے سے
لپٹا ہوا ہی جب فولاد زنگی بہرام کو دوڑا لیجاتا ہی تو زنگی خوش ہوتے ہین اور فولاد کی تعریف کرتے ہین
اور جب بہرام عاد فولاد کو پسپا کرتا ہی تو عادی بہرام پر آفرین کرتے ہین دونون طرف کے سردار
اپنے اپنے سردار پہلوان کا دل بڑھا رہے ہین مگر انکی قوتین جواب دے چکی ہین اپنے زور مین آپ
ہی گرے پڑتے ہین کہ ایک مرتبہ نقابدار سرخپوش نے آواز دی کہ ای بہرام آج تیسرا دن ہی
ارے کیا سب بھلا دیا یہ خیال نہین کہ برابر کے حریف کو کیونکر زیر کرتے ہین یہ سنتے ہی بہرام چونکا
اور سنبھلکر لڑنے لگا پس جیسے ہی فولاد زنگی بہرام کو دوڑا کر لیچلا بہرام نے دو قدم پیچھے ہٹا کر
جو بائین جانب کن دیا دم فولاد کا ٹوٹ چکا تھا کن کے ساتھ ہی کچھ اپنے زور مین آپ ہی اور کچھ بہرام
کے زور سے چارون شانے چت سامنے آرہا بہرام کود کر چھاتی پر پکار اٹھا کہ کیا کہتا ہی شناخت
پروردگار مین فولاد زنگی نے کہا کہ ہزار جانین نام پر خداوند الگوان تاجدار کے نثار ہین بس یہ
سننا تھا کہ بہرام نے ایک ہاتھ زیر سر دیا اور ایک زیر زنخدان رکھکر جو زور کیا اور بل دیا زنگی دوڑے

کہ ارے او عادی یہ کیا کرتا ہی عادیون نے زنگیون کو دکھاان سے تو تلوار چلنے لگی اودھر بہرام عاد نے سر فولاد زنگی کا دھڑ پر سے کھینچکر پھینکدیا لیکن خود بھی بیہوش ہوگیا عادیون اور زنگیون سے خوب تلوار چل رہی تھی نقابدار سرخپوش نے دیکھا کہ ایسا نہو بہرام عاد پامال ہو جائے کیونکہ بیہوش زمین پر پڑا ہوا ہی کسیکو خیال بھی نہین پس یہ دوڑ پڑے اور بہرام عاد کو ہاتھون پر لیے ہوے اپنے لشکر کی طرف چلے گئے جسوقت نقابدار جھپٹ کر آئے ہین تو سیلاب شاہ اور اسکے اہل لشکر کو خیال ہوا تھا کہ شاید نقابدار عادیون کی طرف سے لڑین تو ہم بھی زنگیون کے شریک ہون لیکن جسوقت نقابدار بہرام کو اوٹھا کر ہاتھون پر بلند کیے ہوئے علحدہ ہو گئے تو جن سوارون نے بڑھنے کا قصد کیا تھا وہ رک گئے اور سیلاب شاہ نے بھی روکا علاوہ اسکے ایسا رعب طاری ہوا کہ کسیکا حوصلہ نہو جو نقابدار کو روکے کہ اتنے بڑے جوان کو نقابدار ہاتھ پر بلند کیے ہوئے لیے گئے الحاصل اودھر تو نقابدار سرخپوش اپنے سردار کو خیمہ مین لاکر علاج کرنے لگے طبیب جو لشکر کا تھا حاضر ہوا اور تیمارداری بہرام عاد مین مصروف ہوا ادھر زنگیون اور عادیون مین اسقدر خونریزی ہوئی کہ زمین خون سے لال ہوگئی اور دونون فوجون کے ہزارہا آدمی مارے گئے اور کسی نے قدم پیچھے نہ ہٹایا سیلاب شاہ نے دیکھا کہ اب لشکر زنگیان شکست کھایا چاہتا ہی کیونکہ سرداران لشکر عادیون کے سردارون نے قتل کر ڈالے اب فوج کیا لڑ سکتی ہی پس اسنے طبل بازگشت بجوا دیا دونون لشکر علحدہ ہوگئے اور اپنی اپنی جاے قیام پر آئے اور کشتے دونون جانب کے اوٹھائے جانے لگے جسوقت شمار کیا گیا تو چالیس ہزار زنگی قتل ہوئے تھے اور بیس ہزار عادی کام آئے تھے لاشین اہل اسلام کی ایک گڑھے مین گنج شہیدان کے طور پر دفن کردی گیئن اور لاشین کفار کی جلوادی گیئن کافر نہایت مغموم و حزین پھرے اہل اسلام نقارے خوشی کے بجاتے ہوئے داخل خیمہ ہوئے بہت سے سرداران لشکر اسلام عیادت بہرام عاد کو لشکر نقابدار سرخپوش مین آئے دو ایک روز جنگ موقوف رہی اور اس اثنا مین زنگی بسبب شرمندگی کے ملک سیلابیہ کو روانہ ہوگئے تین روز مین بہرام عاد اچھا ہوا نقابدار نے بہرام کو خلعت دیکر رخصت کیا اور آپ جانب صحرا روانہ ہوگیا بہرام عاد اپنے لشکر مین آیا اور خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا بادشاہ نے بھی خلعت سے سرفراز کیا اور سردارون نے نہایت تعریف کی بہرام عاد نے کہا کہ یہ سب تصدق نقابدار سرخپوش کا اور اقبال بادشاہ کا تھا ورنہ حریف مجھسے کسیطرح کمزور نہ تھا یہان تو یہ سب اس جشن مسرت مین ہین اور عادیون مین فتح کی خوشی ہی اور اسطرف زنگیون کے چلے جانے کی خبر سیلاب شاہ کو پہونچی اسنے کہا خیر کچھ پروا نہین میرے ساتھ لشکر کثیر ہی کچھ پروا نہین اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی اوسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارے کی گرجی ہرکارے لشکر اسلام کے خبر حاصل کرکے خدمت مین بادشاہ اسلام کی حاضر ہوئے اور دعا و ثنائے شاہی بجالا کر عرض کیا کہ پھر لشکر کفار مین طبل بجا ہی فرمایا کہ کچھ پروا نہین کہدو کہ ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی اب انکو تو انتظار صبح مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان نقابدار سرخپوش یعنی سہراب ثانی کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جسوقت دعوت ضیافت سے فرصت ہوئی تو انھون نے اشوبہ سحر ساز جادو سے کہا کہ اے

ملکہ اب مین اپنے لشکر کو جاتا ہون کیونکہ میرے باپ چچا دادا سب پریشان ہونگے ملکہ نے کہا کہ خدا حافظ
تم ہماری خبر رکھیے گا بھول نہ جائیے گا ہر چند کہ جدائی آپکی نہایت شاق ہی مگر بالفعل مصلحت وقت یہی ہی
ہمارے آپکے ساتھ رہنے مین سو طرح کے خوف ہین سہراب ثانی نے کہا اے ملکہ مجھے کسیوقت یاد تمھاری
فراموش نہوگی لیکن تم میرے بدلے لشکر اسلام سے غافل نرہنا کیونکہ بادشاہ اسلام بالفعل بیابان
نہ طاق مین فروکش ہین ایسا نہو کوئی ساحر آکر لشکر کو تباہ کرے ملکہ نے کہا آپ اطمینان رکھین
جب تک میرے دم مین دم ہی اسوقت تک تو کیا مجال ہی کسیکی کہ لشکر اسلام کی طرف آنکھ اوٹھا کر
دیکھ سکے سہراب ثانی نے نقاب درست کی اور خلوت سے باہر آئے اپنے عیار اور لشکر کو ساتھ لیکر
جانب صحرا روانہ ہوئے اور سوداگر کو بہت کچھ مال و زر دیکر رخصت فرمایا یہان ملکہ افسونہ سحر ساز
جادو نے بزور سحر ایک قلعہ آتشین تیار کیا اوس قلعہ مین رونق افروز ہوئی اور چند ساحر انکو واسطے
دریافت حال کے تعین کیا کہ بہ پوشیدہ طور پر بیابان نہ طاق مین رہتے ہین اور روزمرہ
کی خبر ملکہ افسونہ سحر ساز کو پہونچایا کرتے ہین اس انتظام مین تین روز گذرے ہونگے کہ دیکھا
افسونہ سحر ساز نے ایک لشکر سرخپوشون کا صحرا مین اوترا ہوا ہی اور سب نقابدار ہین اسے
یہ خیال گذرا کہ شاید ہمارا یار جانی ہی خوش ہوئی کہ پھر دیدار فرحت آثار میسر ہوگا لیکن جب
شام ہوئی اور کوئی نہ آیا تو ملکہ کو رنج ہوا کہ سچ ہی مردکی ذات بڑی بے پروا ہوتی ہی چلتے
وقت کیسے کیسے عہد و پیمان ہوئے تھے لیکن یہ بے مروت اسی صحرا مین قلعہ کے سامنے اوترا ہوا ہی
اور یہان تک نہین آتا اسی غصہ مین یہ اٹھکر چلی کہ خیر اگر وہ نہین آتا تو ہم ضرور جائینگے اور
قلعہ آتشین سے نکلکر جانب لشکر نقابداران روانہ ہوئی اسنے بھی سمجھا کہ سہراب ثانی چہرہ پر
نقاب سرخ ڈالی ہی اور لباس سرخ پہنے رہتی ہی اسوقت ہمراہ ملکہ افسونہ سحر ساز کے چند
کنیزین بھی ہین جسوقت ملکہ داخل لشکر ہوئی سامنے سے عیار نقابدار سرخپوش کا آتا تھا
اسے دیکھکر فرمایا کہ جاکر اپنے آقا سے کہدو کہ ملکہ خود حاضر ہوئی ہی عیار پریشان ہوا کہ یہ کون
ملکہ ہین اور میرے آقا سے ان سے کہان ملاقات ہوئی تھی ایسا کوئی امر نہین جو مجھسے پوشیدہ
ہو خیر چلکر اطلاع دینا چاہیے یہ عیار خدمت مین اپنے آقا کی آیا اور عرض کی کہ ایک عورت لباس
شاہانہ پہنے ہوئے اور چہرہ پر نقاب سرخ ڈالے ہوئے چند کنیزین بھی اسکے ہمراہ مین آئی ہین
مجھسے کہا کہ اپنے مالک سے ہمارے آنے کی اطلاع کردو نقابدار بھی سنکر حیران ہوا کہ مین تو اوس سے
واقف نہین خیر بلا لو عیار نے ملکہ افسونہ سحر ساز کو اندر بلا لیا جسوقت ملکہ افسونہ داخل بارگاہ ہوئی
سلام کیا نقابدار نے جواب سلام دیا اور بیٹھنے کو ارشاد فرمایا ملکہ کو اور رنج ہوا کہ پاس اپنے نہ بٹھایا
کسی اکیلے ولیکن کیا اجارہ ہی صبر کرکے ایک ذکل پر بیٹھ گئی نقابدار نے نام پوچھا اور کہا کہ سبب تشریف آوری
کا کیا ہوا ملکہ نے کہا کیا خوب یہ بھی نئی بات ہی نام سے تو آپ واقف ہین اور سبب آنے کا آپکا
شوق دیدار ہی نقابدار نے فرمایا کہ میری صورت تو دیکھنے کے قابل نہین ورنہ مین نقاب چہرہ پر کیون
ڈالے رہتا اب جسقدر اجنبیت کی گفتگو نقابدار کی طرف سے ظہور مین آتی جاتی ہی اوسیقدر رنج افسونہ
کا ملال بڑھتا جاتا ہی کہ یہ کمبخت تین روز مین ایسا بھول گیا اور ملکہ کی باتون سے نقابدار کو تعجب ہوتا ہی

آخر کار ملکہ او کتا گریہ شعر پڑھ کر اُٹھ کھڑی ہوئی شعر کہا کچھ اُسنے جا بجا یہ الفت کا ثمر پایا ٭ ہم اپنے دل سے
بھی باز آئے سب کچھ ہمنے بھر پایا ٭ یہ فرماتی ہوئی جانب قلعہ آتش جھار روانہ ہوئی دل مین
کہتی تھی کہ افسوس کس بیدرد سے دل لگایا جسنے بیمروتی کی حد کر دی مگر اب وہ دل دیکھے اصلین چلیسین
جو ہمراہ تھین وہ بھی بیٹھی تھین ملاشہر مندہ سوتی ہوئی اپنے قلعہ مین داخل ہوئی اور تخلیہ مین
جا کر رونے لگی یہان بعد رخصت ہونے ملکہ سے نقابدار سرخیوش کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسے دھوکا
ہوا ہوگا خیر جا کر ملکہ سے معذرت کرنا چاہیے کہ ان باتون مین اوسکی ضیافت بھی نہ ہو سکی یہ خیال
کرکے نقابدار سرخیوش اپنے مقام سے اُٹھے اور عیار کو ساتھ لیکر چلے دیکھا صحرا مین ایک
مکان بلند بنا ہوا ہی لیکن در و دیوار آگ سے معلوم ہوتے ہین نقابدار نے عیار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے
وہ عورت ساحرہ تھی اور مسکن اوسکا یہی قلعہ ہی عیار نے عرض کی کہ بس اب آگے بڑھنے کا قصد
نفرمائیے ایسا نہ ہو کسی افتاد کا سامنا ہو اسلیے کہ یہ مقام طلسم نہ طاق کے متعلق ہی یہان کے ایک
ایک ذرہ کو ایک طلسم سمجھیے نقابدار نے فرمایا کہ ہوسے دو دہ کون لوگ ہین جو فتاحی طلسم طاق
کا ارادہ رکھتے ہین اور جب تک ہم بھی دو ایک طلسم نہ توڑ لینگے کیا منہ لیکر اون لوگون کا سامنا کرینگے
جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا مین اس قلعہ کی حقیقت کو ضرور دریافت کرونگا یہ فرماکر نقابدار اور آگے
بڑھے اودھر ملکہ کے مصاحبون نے جو نقابدار کو اسطرف آتے ہوئے دیکھا اطلاع کی کہ نقابدار
تشریف لاتے ہین ملکہ اوسیوقت آنسو پوچھتی ہوئی براے استقبال چلی اب اوسطرف سے
ملکہ آتی ہی اور اسطرف سے نقابدار جاتے ہین کہ یکایک بجلی چمکی اور ایک پنجہ گرا اور نقابدار کو لیچلا ملکہ چاہتی
تھی کہ کچھ اسم پڑھکر اُس پنجہ کو روکے مگر پنجہ نظرون سے پوشیدہ ہو گیا عیار رونے لگا ملکہ نے عیار کو تسلی
اور تشفی دی اور فرمایا کہ تو نہ گھبرا مین بتہ تیرے آقا کا لگا لاؤنگی بلکہ اُسے چھڑا دونگی یہ فرماکر عیار کو
لیکر داخل قلعہ ہوئی عیار نے خیال کیا کہ ایسا نہ ہوا سے یہ حال معلوم ہو جائے کہ یہ وہ نقابدار نہین
ہی جسکی مین تلاش کرتی تھی تو یہ ہماری ہمدردی کیون کرنے لگی پہلے مطلب کی باتین کرنا چاہیے یہ
خیال کرکے ملکہ سے کہا کہ مین چاہتا ہون آپ پہلے کچھ حال میرے آقا کا تلابیے تاکہ مجھے تسلی ہو ملکہ
نے کہا کہ اچھا جس مقام پر یہ عیار ملکہ کے پاس بیٹھا تھا یہ ملکہ نے خاص اپنے رہنے کے واسطے سجا تھا
سب قسم کی تصویرین مثل شیر ہاتھی اونٹ وغیرہ کے چوپاؤن مین اور باز و طاؤس و سرخاب وغیرہ پرندون
مین جا بجا دیوارون پر نصب تھین بس ملکہ نے ایک تصویر کی طرف دیکھا اور ایک چھری اُسکے ہاتھ
مین تھی کچھ اسم سحر دم کرکے باز کی تصویر پر چھری ماری اور کہا کہ حال نقابدار سرخیوش کا بیان کرو تصویر
بیجان مثل انسان کے گویا ہوئی کہ اے ملکہ نقابدار سرخیوش کو ایک ساحرہ لیگئی ہی کہ نام اُسکا گل افشان
جادو ہی ملکہ نے کہا کہ کیا گل افشان جادو طلسم نہ طاق سے باہر نکلی ہوئی ہی اوس باز نے جواب دیا کہ ہان
ملکہ نے کہا کہ اسنے بیرون طلسم کیون قدم رکھا باز نے جواب دیا کہ جب آپ طلسم مین واپس نہ گئین تو خداوند
اکوان نے اسے بھیجا کہ جاؤ اور دریافت کرو کہ افسونہ سحرساز کیون نہین آئی تو گل افشان جادو
یہان آئی اور پوشیدہ رہکر اسنے حال آپکا دریافت کیا جسوقت آپ نقابدار کے خیمہ سے واپس آئی
ہین تو اسنے دیکھ لیا تھا اور قصد کیا کہ جاکر خداوند سے سب حال بیان کرون ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ

اس نقابدار کو بھی یہیں چلون پر سوچکر تامل کیا جسوقت نقابدار اپنے خیمہ سے نکلکر اسکے قلعہ
کے قریب پہونچا تو وہ اُٹھا لیگئی یہ سنکر ملکہ پریشان ہو گئی کہ اب راز فاش ہو جائیگا اور نہین
معلوم اکوان تاجدار کیا قیامت برپا کریگا مجھپر جو گذرے گی وہ گذرے گی لیکن اس نقابدار
کی جان مفت جائیگی جلد بتا کہ گل افشان جادو داخل طلسم ہو گئی یا ابھی نہین اوس باز
نے جواب دیا کہ اب وہ صحرا مین ہو اور یقین ہو کہ ابھی طلسم مین نہ جاے اسلیے کہ غیر شخص بغیر اذن
اجازت داخل طلسم نہین ہو سکتا جب تک اذن نہ منگا لیگی داخل طلسم نہ ہو گی یہ سنکر افسونہ
سحر ساز نے عیار سے کہا کہ تم اسی مقام پر ٹھہرو مین جاتی ہون اور ابھی تمھارے مالک کو چھڑا کر
لاتی ہون عیار نے کہا کہ شاید میری ضرورت پڑے اور کوئی دقت درپیش ہو لہذا مین چاہتا ہون
کہ آپ مجھے بھی اپنے ہمراہ لیے چلیے ملکہ نے کہا بہتر اور عیار نقابدار کو بھی ساتھ اپنے لیکر اس جانب
روانہ ہوئی جہان کا پتہ باز سحر نے دیا تھا اب اسے تو راہ مین چھوڑیے اور اول حال نقابدار
سرخپوش کا سنیے جسکو گل افشان جادو اُٹھا کر لیگئی ہو جسوقت یہ قریب سرحد طلسم
نہ طاق پہونچے تو اُسنے ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر اُس دھوئین مین پھینکا جو گرد طلسم کے محیط
رہتا ہو کہ یا خداوند مین نے آپکی بھانجی کو ایک نقابدار سرخپوش کے خیمہ سے نکلتے دیکھا اور وہ
نقابدار خدا پرست ہو مین نے اُس نقابدار کو گرفتار کیا ہو اگر اجازت ہو تو لیکر داخل طلسم ہون
بعد اسکے سزا و جزا کا آپکو اختیار ہو یہ نامہ تو پاس اکوان تاجدار کے روانہ کیا اور آپ اسی جگہ
اُتری اور نقاب چہرہ نقابدار سے دور کی کہ دیکھون تو یہ کیسا انسان ہو اور کیا عیب اسمین
ہو جو صورت اپنی اسنے چھپائی ہو جسوقت نقاب دور کی ہو تو دیکھا کہ عجب جوان حسین ہو مس
بھیگتی ہوئی ہو سبزہ کا آغاز چہرہ سے آثار شاہی و شہریاری پیدا گل افشان جادو ہزار جان سے
عاشق ہو گئی نقابدار بہادر تو متوحش ہوا اسے بیہوش ہو گیا تھا اُسیطرح آنکھین بند کیے لیٹا ہوا تھا
اور گل افشان جادو زانو فکر پر سر رکھے بیٹھی تھی کہ مین نے یہ کیا غضب کیا اب کون سی تدبیر کرون
کہ جان اس یار جانی کی بچے ہاے مین کیا جانتی تھی ورنہ کیون اطلاع کرتی جیسے آئی تھی ویسے
چلی جاتی دو مصاحبین گل افشان جادو کی اسکے ساتھ تھین اُنھون نے جو یہ رنگ ملکہ کے دیکھے پوچھا
کہ واری کیون مزاج کیسا ہو ملکہ گل افشان جادو نے کوئی جواب نہ دیا ہنوز یہ اسی سوچ مین بیٹھی تھی اور
دل مین کہہ رہی تھی کہ حق بجانب ہو افسونہ سحر ساز کے اب مین کیا منہ لیکر اُسکا حال اکوان تاجدار
سے بیان کرون کہ یکایک ایک سناٹا سا ہوا اور ایک ستارہ بالاے آسمان سے ٹوٹ کر زمین پر آیا اور
اُسنے صورت انسانی پیدا کی پہلے تو گل افشان جادو بہت ڈری کہ مبادا کوئی ساحر طلسمی نہ آیا ہو لیکن
جسوقت نظر گل افشان جادو کی پڑی تو دیکھا کہ افسونہ سحر ساز جادو ہو بس گل افشان جادو اُٹھ کھڑی
ہوئی اور افسونہ سحر ساز کو سلام کیا افسونہ سحر ساز نے کہا کہ کیون بہن کچھ ساتھ کھیلنے کا بھی لحاظ نہ کیا اور
ہماری دشمنی پر کمر باندھی گل افشان جادو گلے سے افسونہ سحر ساز کے لپٹ کر رونے لگی اور پاس بٹھا لیا
کہا کہ پہلے مجھ سے سن لو بعد اسکے کچھ کہنا شکایت تمھاری سر آنکھون پر ہو افسونہ سحر ساز پاس گل افشان
جادو کے بیٹھ گئی لیکن نظر جو افسونہ کی نقابدار بہادر کے چہرہ زیبا پر پڑی تو اسے تعجب ہوا کہ یہ کون شخص ہو

مگر خاموش رہی کہ معلوم ہو جائیگا اب گل افشان جادو نے بیان کیا کہ در اصل مین نے جب تمکو نقابدار کے خیمہ سے نکلتے دیکھا تو مجھے غیرت آئی کہ ہمارے خاندان کی اور ہماری ہم پلہ ہو کر اسنے نام خاندان کا ڈبو دیا کہ ایک خداپرست سے میل پیدا کیا جو عورت عزت خاندان کی ڈبوئے اور آبرو کا پاس نہ کرے اسکا مر جانا ہی بہتر ہی اسی سبب سے مین تجھسے ملی بھی نہین اور اس نقابدار کو لیکر خدمت مین خداوند کے جاتی تھی لیکن یہان پہونچکر یہ سوچی کہ دیکھون تو یہ نقابدار ہی کیسا اسمین کیا عیب ہی جو صورت اپنی اسنے چھپائی ہی اور شامت میری کہ پہلے اطلاع نامہ اپنے آنے کا اور نقابدار کو پکڑ کر لانے کا خدمت خداوند مین بھیجدیا بعد اوسکے نقاب اسکے چہرہ سے ہٹائی تو ایک پیچ پیدا ہوا کہ ایسے لوگ بھی دنیا مین ہین کہ حسن یوسفی رکھتے ہین بلکہ یون کہیے ؎ ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ؎ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ؎ اب اسے قتل سے کیونکر بچاؤن اور یہ بھی پشیمانی ہوئی کہ مین نے تمھارا حال رقعہ مین کیون لکھا خیر اب تو جو ہوا وہ ہوا جیسی کچھ ہوگی مین جھیل لونگی لو تمھارا معشوق تمکو مبارک یہ کہکر گلے سے افسونہ سحرساز جادو کے لپٹ کر رونے لگی افسونہ سحرساز نے گل افشان جادو کا سر سینے سے لگایا اور کہا کہ اب اس بات کا رنج نکرو یہ میرا معشوق نہین ہی مجھے اپنے معشوق کا شبہہ تھا وہ اور شخص ہی یہ تمھارے ہی واسطے تھا جو اسطرح کے سامان ہوئے اب اگر تم اسکا قتل کرانا پسند نہین کرتی ہو تو عقل سے کام لو رونے دھونے سے کوئی فائدہ نہ نکلیگا ایسی تدبیر کرو کہ جان اسکی بھی بچے اور تمھارا راز بھی افشا نہ ہو اور پھر تو جیسی گذریگی جھیل لینگے کیونکہ ہمارا حال ماہون صاحب پر روشن ہی ہو چکا ضرور کوئی نہ کوئی فتنہ برپا ہوگا یہ سنکر گل افشان جادو کو تسکین ہوئی اور نقابدار کے چہرہ پر بند نقاب درست کر کے ہوشیار کیا جسوقت آنکھ نقابدار کی کھلی اپنے کو ایک نئے مقام پر صحرا مین دیکھا اور دو نازنینون کو سامنے بیٹھے دیکھا فرمایا کہ تم کون ہو اور مجھے یہان کیون لائی ہو افسونہ سحرساز نے اپنا پتا دیا کہ مین وہی عورت ہون جو آپکے خیمہ مین آپ سے ملنے گئی تھی مجھے آپ پر شبہہ ہوا تھا در اصل آپ وہ نہین ہین جنکی مجھے تلاش تھی اور آپکو یہ اٹھا لائی ہین یہ کہکر گل افشان جادو کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اٹھالانیکا سبب انسے پوچھیے یہ کہکر مسکرائی گل افشان جادو یہ سنکر جھینپ گئی نقابدار نے کہا کہ پھر تامل کیون کیا اور مجھے طلسم مین کیون نہ لیگئی گل افشان جادو نے کہا کہ مین نے تو دشمنی مین کوتاہی نہ کی تھی مگر آپ صاحب اقبال ہین کہ میری نیت بدل گئی اور اب جب تک زندہ ہون آپ کے ساتھ سوا دوستی کے دشمنی نکرونگی اب نقابدار حیران ہین کہ کیا معاملہ ہی افسونہ سحرساز نے کہا کہ سبب مین آپکو سمجھا دونگی کہ یہ دشمن سے دوست کیونکر ہو گئین پہلے آپ انکا قصور معاف کر دیجیے کہ ان سے ایک گستاخی خدمت عالی مین ہوئی ہی نقابدار نے فرمایا کہ جب یہی نہین معلوم کہ کیا گستاخی ہوئی ہی تو مین معاف کس بات کو کرون افسونہ سحرساز نے کہا کہ انھون نے بند نقاب کھولی تھی یہ سوچ کر کہ اس شخص مین کیا عیب ہی جو اسنے صورت کو اپنی پوشیدہ کیا ہی جسوقت جمال جہان افروز حضور کا دیکھا تو سبھی عداوت انکے دل سے دور ہوئی اور دل مکدر منور ہو گیا نقابدار نے فرمایا کہ یہ تو بیشک بہت برا کیا کہ صورت میری دیکھی اور طرہ اسپر یہ کہ تمھین بھی میری شکل دکھا دی افسونہ سحرساز

کہا کہ صرف صورت دیکھنے سے کیا ہوتا ہے ہم دونون مین سے یہ کوئی بھی نہین جانتا کہ آپ کون صاحب
ہین کس خاندان سے ہین اور نام نامی کیا ہے نقابدار نے فرمایا کہ بس اسے یونہی رہنے دو جب وقت اسکا آئیگا
تو ظاہر ہو جائیگا اور جسنے صورت میری دیکھی ہے وہ کسی سے یہ بھی نہ بیان کرنا کہ یہ شخص اس شکل و شمائل کا
ہے ... کرنا کہ جسنے نقابدار کو دیکھا ہے افسونہ سحر ساز نے کہا کہ کیا مجال ہے یہی باتین تھین کہ ایک
رقعہ آکر ملکہ گل افشان جادو کی گود مین گرا گل افشان جادو نے اٹھاکر پڑھا اکوان تاجدار
کی طرف سے لکھا تھا کہ اے گل افشان جادو صد مرحبا تم اس نقابدار کو قتل کر ڈالو کوئی ضرورت طلسم
مین لانے کی نہین ہے اور اوس شوخ دیدہ گیسو بریدہ یعنے افسونہ سحر ساز کی جانب سے ہاتھ اٹھاؤ
مین آپ گرفتار کرونگا یہ مضمون جسوقت افسونہ سحر ساز نے سنا تھرا گئی مگر نقابدار سرخ پوش
نے افسونہ سحر ساز سے کہا کہ وہ ملعون تمکو کیا گرفتار کرائیگا اور اگر ایسا کیا تو سزا پائیگا اسلیے
کہ تمھارے بیان سے یہ پایا جاتا ہے کہ تم نقابدار بردہ قاف پر عاشق ہوئی ہو وہ نقابدار
بہادر عزیز میرا ہے اور صاحبقران وقت ہے اگر تمکو اکوان تاجدار نے اسیر کیا تو نقابدار مذکور
طلسم مین گھسکر قیامتین برپا کر دیگا اور تمکو چھڑا لائیگا اور نقابدار تک تو خبر دیر مین ہوگی
اول تو مین داخل طلسم ہونگا اور جان اپنی تا ناموس نقابدار پر نثار کرونگا افسونہ سحر ساز
یہ سنکر اور خوش ہوئی فرمایا کہ یہ نقابدار بھی اس نقابدار کا عزیز ہے اور گل افشان جادو نے
کہا کہ بہن ایک مشکل تو خدا نے آسان کر دی کہ اکوان تاجدار نے طلب نہین کیا بلکہ
حکم قتل بھیجدیا مین جاکر کہدونگی کہ مین نے قتل کر ڈالا مگر اسنے بچاؤ کی صورت تو بیان کرد
ہنوز کوئی بات طے نہ پائی تھی کہ سامنے سے عیار نقابدار پیدا ہوا اور آکر نقابدار کو سلام کیا اور
دو پشتارے سامنے گل افشان جادو کے رکھ دیے گل افشان جادو نے جو پشتارون کو
کھلوایا اور پوچھا کہ یہ کون ہین عیار نے پشتارے کھلوا کر پہچان لیجیے ملکہ نے دیکھا تو دونون
اسکی مصاحبین تھین جسوقت افسونہ سحر ساز آئی ہے تو یہ دونون علیحدہ ہو گئی تھین اب
ملکہ گل افشان جادو نے عیار نقابدار سے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کس جرم پر انکو
آپ نے گرفتار کیا عیار نقابدار نے کہا کہ مین غلام ہون اسی شہریار با وقار کا جو کہ آپکے
پاس تشریف فرما ہے مین ملکہ افسونہ سحر ساز کے ساتھ یہان آیا تھا ملکہ نے مجھکو صحرا مین اوتار دیا تھا
بعد ازان آپکے پاس تشریف لائی ہین جسوقت ملکہ افسونہ سحر ساز آپکے پاس آئین تو یہ دونون
مصاحبین ایک بہانے سے الگ اس درخت کے نیچے پہونچین جہان مین پوشیدہ کھڑا ہوا تھا یہ دونون
آپس مین باتین کرنے لگین ایک نے کہا کہ کیا برا وقت آیا ہے کہ شاہزادیان غیر مذہب کے مردون پر
عاشق ہوتی ہین اور نام خاندان کا ڈبوتی ہین جسطرح انھون نے ملکہ افسونہ کا حال لکھ بھیجا ہے
اسیطرح ہم طلسم مین پہونچکر انکا حال بھی بیان کر دینگے ورنہ اگر بعد کو یہ حال کھلا تو ہمارے ماتھے جائیگی
کہ تمنے ملکہ کے چلن سے کیون آگاہ نہ کیا دوسری کہنے لگی کہ بہن ایسا نہ چاہیے ہم نمکخوار ہین ہمکو برائی
ذکر ادا ہے بس وقت مین نے یہ باتین ان دونون کی سنین تو حباب بیہوشی مار کر دونون کو بیہوش کیا
اور آپکی خدمت مین لایا ملکہ نے پوچھا کہ انہین وہ کون سی ہے جسنے چغلی کھانے کا قصد کیا تھا عیار نے

ایک کو بتادیا گل افشان جادو نے اوسے بیہوش رہنے دیا اور دوسری کو ہوشیار کرکے پوچھا کہ یہ تجھسے کیا باتین کرتی تھی نام اسکا نازنین کا چمن افروز جادو ہی اسنے کہا کہ ای ملکہ مجھسے کہتی تھین کہ ہمین بھی اپنے آبرو کا پاس ہی ہم حال ملکہ کا خداوند سے ضرور بیان کرینگے جب ملکہ گل افشان جادو کو یہ تصدیق ہوگئی اوسیوقت اسکو قتل کیا اور عیار نقابدار کا شکریہ ادا کیا کہ آپکی وجہ سے آبرو بچ گئی اور چمن افروز جادو کو گلے سے لگایا اور کہا کہ مجھے تیری خیر خواہی کا حال معلوم ہوگیا اب افسونہ سحرساز جادو سے کہا کہ ہمین ایک تدبیر مین سوچی ہون وہ یہ ہی کہ مین اسکی مصاحب کو تمھاری صورت بنا کر ساتھ لیے جاتی ہون اور خداوند سے کہدونگی کہ مین نے جو کچھ پہلے لکھا تھا وہ غلط نکلا اب مین انکو سمجھا کر لائی اور یہ بیان کردیگی کہ مین از خود اسوجہ سے نہین آئی تھی کہ دیکھون آپکو میرا خیال بھی ہی یا نہین افسونہ سحرساز نے کہا کہ تجھکو اختیار ہی مگر جو کچھ کرنا ہوشیاری سے کرنا کیونکہ اکوان تاجدار کے سامنے فریب چلنا آسان نہین ہی گل افشان جادو نے کہا کہ خیر جیسا مناسب وقت دیکھونگی وہ کرونگی لیکن اب میرا یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ خداوند کو شک گذرے اور وہ کسی اور کو میرے دریافت حال کے لیے روانہ کرین مین اب جاتی ہون اور بہت جلد تمسے آکر ملونگی یہ کہکر آنکھی اور نقابدار سے بسبب حجاب افسونہ سحرساز کے بات نکی اور اپنی مصاحب کو ساتھ لیکر جانب طلسم روانہ ہوئی ادھر افسونہ سحرساز نقابدار اور عیار نقابدار کو ساتھ لیکر اپنے قلعہ مین آئی اور آپ اپنے کل حالات سے مطلع کیا اور یہ بھی کہا کہ مین اپنے نقابدار کے حکم کے موافق اس مقام پر اس غرض سے ٹھہری ہون کہ کوئی وقت سخت آئے تو اہل اسلام کی مدد کرون یہ سنکر نقابدار بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین بھی مسلمانون کا طرفدار و مددگار ہون اسیوجہ سے اسی گرد و نواح مین پھرا کرتا ہون یہ فرماکر افسونہ سحرساز سے رخصت ہوکر جانب خیمہ روانہ ہوئے اب انکو تو اپنے لشکر مین چھوڑا جاتا ہی

اور شمہ حال گل افشان جادو کا تحریر ہوتا ہی

کہ جسوقت یہ داخل طلسم نہ طاق ہوئی اور خدمت اکوان تاجدار مین پہونچی سلام کیا اور بعد تحقیق کرنے کے معلوم ہوا کہ افسونہ سحرساز بغرض دریافت حال لشکر اسلام خیمۂ نقابدار مین گئی تھی اور دوست بنکر سب کیفیت دریافت کی تھی اب انکا ارادہ ہی کہ مین لشکر اسلام کو غارت کرکے خدمت خداوندی مین جاؤن اور جو کچھ خیال میری جانب سے بدی کا پیدا ہوگیا ہی اوسے مٹاؤن یہ سنکر اکوان تاجدار نے کہا کہ تم پھر جاؤ اور افسونہ سحرساز کو سمجھا بجھا کرلے آؤ اور یہ کہدینا کہ بیرون طلسم تمھارا رہنا اچھا نہین گل افشان جادو نے عرض کی کہ اب کل جاؤنگی لیکن دوسرے روز اپنا تمام ساز و سامان مع لشکر و طبل و علم و بارگاہ وغیرہ لیکر طلسم سے نکلکر خدمت افسونہ سحرساز مین روانہ ہوئی افسونہ سحرساز اپنے قلعہ مین بیٹھی تھی کہ جانب طلسم نہ طاق سے ایک ابر گل رنگ نمودار ہوا کہ گرج رعد کی اور چمک بجلی کی پیدا تھی بارش نگون کی ہوتی ہوئی قریب قلعہ پہونچکر یہ ابر شق ہوا اور گل افشان جادو تخت سحر پر سوار پیدا ہوئی پشت پر چالیس ہزار عورتین بلاے بیدرمان جھولیان زر لفت کی کاندھون پر پڑی ہوئی تلک لگے ہوے یہ دیکھکر افسونہ سحرساز گل افشان جادو کے استقبال کو گئی اور پہلے لاکر اپنے خیمہ مین بٹھایا دعوت و ضیافت کی حال طلسم کا پوچھا گل افشان جادو نے سب کیفیت

بیان کی اور کہا کہ مین تمھارے لینے کے بہانے طلسم سے نکل آئی ہون اور سب سامان بھی اپنا لیتی آئی ہون قلعہ گل افشان کو اپنے سحر سے پوشیدہ کر آئی ہون یہ سنکر افسونہ سحر ساز نے کہا کہ افسوس ہم ہی بے سروسامان ہین خیر دیکھا جائیگا گل افشان جادو نے کہا کہ مین تمھاری ہی طرف سے صفائی کر آئی ہون اب تم قلعہ سے نکلو اور طلسم مین جا کر اپنے ماموں سے ملو اور عرض کرو کہ مین حسب الحکم حضور کے چلی آئی اور دوسرے روز اپنا انتظام کر کے بطور پوشیدہ طلسم سے چلی آؤ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ ایسا نہو میرے واپس ہوتے وقت خبر ہو جائے تو سارا کام بگڑ جائیگا مگر بغیر جائے بھی چارہ نہین ہی خیر کوئی تدبیر سوچونگی اب گل افشان جادو اپنی بارگاہ مین آئی اور افسونہ سحر ساز کچھ تدبیر سوچ کر جانب طلسم روانہ ہوئی جسوقت یہ داخل طلسم ہوئی اور خدمت مین اکوان تاجدار کے پہونچی سلام کیا اکوان نے پوچھا کہ اے فرزند مزاج کیسا ہی افسونہ نے عرض کی کہ مجھے چند روز سے مرض اختلاج ہوا ہی جی بہت گھبرایا کرتا ہی یہی وجہ تھی کہ صحرائے نہ طاق مین میرا جی لگ گیا تھا تنہائی پسند آتی ہی مجمع سے دل گھبراتا ہی یہ اس مرض ہی کی خاصیت ہی اکوان تاجدار نے کہا کہ بالفعل حضرت ایرستون کا ہجوم ہی طلسم کے باہر تمھارا رہنا مناسب نہین ہی افسونہ نے گردن جھکائی اور کہا کہ مین خود ہی طلسم مین چلی آئی اکوان تاجدار نے جو افسونہ سحر ساز کو افسردہ خاطر پایا ایک انگشتر اپنے ہاتھ کی اُتار کر افسونہ کو دی اور کہا کہ اچھا تم رنجیدہ نہو جب تک بیرون طلسم تمھارا قیام رہے اسوقت تک یہ انگوٹھی پہنے رہو کہ حرز سامری ہی نہ کوئی بیہوشی تمپر تاثیر کریگی نہ کسیکا سحر اثر کریگا نہ کوئی حربہ کارگر ہوگا لیکن جسوقت طبیعت تمھاری درست ہو فوراً طلسم مین چلی آنا اور اگر جانا تو مع جاہ وحشم جانا کہ خلاف میری عزت کے نہو افسونہ سحر ساز نے تسلیم کر کے وہ انگوٹھی لی اور ہاتھ مین پہنکر رخصت ہوئی اپنے باغ مین آکر تمام ساز و سامان لشکر و سپاہ لیکر جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئی دروازہ باغ پر قفل سحر لگا دیا تھا اب سر راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور آمد اسکی بروقت بیان ہوگی

یہان سے چند کلمہ داستان جرأت نشان لشکر بادشاہ اسلام کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہان طبل جنگ بج چکا تھا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہو رہی تھی جوانان لشکر اسلام آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے تھے اور کفار بدکردار بھی اپنے اپنے انتظام اور تیاری لشکر مین مصروف تھے یہانتک کہ اسی عالم مین دور شب آخر ہوا لشکر انجم مقابلہ فوج شعاع مہر سے شکست کھا کر پردہ زنگاری فلک مین پنہان ہوا اور ماہ تابان نے گوشہ مغرب مین پناہ لی شاہ خاور کا تخت افق پر جلوس ہوا نسیم سحری نے چراغون کو گل کیا سبزہ خوابیدہ کو جگایا لشکر اسلام مین آواز اذان بلند ہوئی اور فوج کفار مین نعرہ یا خداوندا لوان کے بلند ہوئے دونون طرف کے لوگ اپنے اپنے طریقہ کے موافق فریضہ سحری کو ادا کر کے اور آلات حرب وضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو کر عازم میدان کارزار ہوئے گھڑی بھر دن چڑھتے چڑھتے دونون فوجین مقابل یکدیگر میدان مین صف آرا ہوگئین اسطرف قلب لشکر مین تخت بادشاہ اسلام قائم ہوا سردار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق دہنی بائین پانچ پانچ قدم لشکر سے آگے بڑھکر کھڑے ہوئے اسطرف سیلاب شاہ تخت پر

سوار کئی لاکھ کا لشکر اسکے ہمراہ ڈیڑھ سو سرداران نامی و گرامی اسکے ہمراہ رکاب عجب شان و
شوکت سے میدان مین پہونچا بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹے
تھے کہ لشکر کفار سے سرہنگ آہن کلاہ نکلا اور سامنے تخت سیلاب شاہ کے آکر اجازت
خواہ میدان جنگ ہوا سیلاب شاہ نے کہا کہ تم بہت بڑی میدان داری کر چکے ہو کئی سرداران
نامی تمہارے ہاتھ سے قتل ہوئے اب کسی اور کو جانے دو سرہنگ آہن کلاہ نے کہا کہ مجھے اس
سعادت سے محروم نہ رکھیے اور خداپرستوں کو مین نے دیکھ لیا کہ جس حد تک ہین اگر اقبال اِنکا
یاور ہو تو ان سبکو تہ تیغ کرونگا سیلاب شاہ نے کہا یہ خیال نکرنا کہ لشکر اسلام کے سب سردار
ایسے ہی ہین جیسے لوگون کو تمنے قتل کیا ابھی بڑے بڑے کارآزمودہ لوگ موجود ہین اگر جاتے بھی
ہو تو سمجھکر مقابلہ کرنا کیونکہ جب ایک کے بعد دوسرا آئیگا تو پہلے سے زبردست ہوگا سرہنگ
آہن کلاہ نے کہا کہ آپ تماشا تو دیکھیے سیلاب شاہ نے کہا کہ بہتر ہی جاؤ خداوند اکوان تمہارا حامی
و مددگار ہی پس سرہنگ آہن کلاہ میدان مین آیا اور اپنے نعرہ کیا کہ ہشیار ہو گروہ خداپرستان
و فرقہ مسلمانان آگاہ ہو جاؤ کہ مین وہی شخص ہون جسنے قوم عاد کی جنگ سے پہلے کئی سردارون
کو جان سے مارا اور کئی کو زخمی کیا ہی لہذا جسکو تمنائے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ میرے مقابلہ کو
آئے یہ سنتے ہی لشکر اسلام سے رستم خان بن گنجاب نکلے اور سامنے تخت بادشاہی کے
آکر اجازت چاہی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی نگہبان ہو رستم خان بار دگر مرکب پر سوار ہوئے اور سلام
رخصت کرکے سامنے سرہنگ آہن کلاہ کے آئے اور آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی پس سرہنگ
آہن کلاہ نے نیزہ مارا رستم خان نے نیزہ کو اسکے نیزہ پر لگا تھا اور تیرھوین طعن مین نیزہ اسکے
ہاتھ سے نکالدیا اہل اسلام نے تحسین و مرحبا کی صدا بلند کی اور سرہنگ نہایت خفیف ہوا پس
اسنے تیغہ آبدار نیام سے کھینچکر سر رستم خان پر وار کیا رستم خان نے وار اسکا سپر پر روکا لیکن تلوار
سپر کو کاٹ کر چار انگل سپر مین در آئی کھینچی کہ اسنے جھٹک دی تلوار سرہنگ کی ٹوٹ گئی اسنے وہی
ٹکڑا مع قبضہ منہ پر کھینچ مارا رستم خان نے خالی دیا سرہنگ آہن کلاہ نے دوسری تلوار کاٹھی سے
کھینچ لی اور پھر پس پر رد و بدل ہونے لگی قضائے کار اتفاقات روزگار گھوڑے نے رستم خان
کے ٹھوکر لی کہ خود سر سے گرا اور تلوار سر پر بیٹھی تا دو ابرو اتر آئی رستم خان نے دستانہ مارا تلوار
تو چھٹنا کر سر سے نکلی لیکن چادر خون کی سر سے باہر آئی لوگ لشکر اسلام کے آئے اور رستم خان کو
لیگئے بعد رستم خان کے فضل بن گیا ہور خون آشام نے مرکب اپنا بڑھایا اور بادشاہ اسلام
سے اجازت طلب کی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ کیون تکلیف کرتے ہین اسلیے کہ سن
آپکا اس قابل ہی کہ ایک گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا مین بسر کیجیے نہ کہ میدان جنگ کی تکلیفین
برداشت کیجیے دوسرے یہ کہ آپ رفیق خاص ہین شاہزادہ انجم گردہ کے دادا صاحبقران
سوم کے آپکو بھائی کہکر بلاتے ہین علاوہ اسکے آپ نظر کردہ جناب خضر علیہ السلام ہین فضل
نے عرض کی کہ مین نمکخوار قدیم ہون اب مجھے حق نمک سے ادا ہونا چاہیے بہتر ہوگا اسوقت آخر مین
مرتبہ شہادت حاصل ہو اگر میدان مین نہ جاؤنگا جب بھی مرنا ضرور ہی اس سے یہی بہتر ہو کہ تلوار کی

موت مرون اور اجر شہادت حاصل کرون بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ خدا حافظ پروردگار
عالم کے حفظ وامان مین دیا فضل سلام کرکے بار دگر مرکب پر بیٹھے اور سامنے سرہنگ آہن کلاہ
کے آئے فرمایا لا ضرب بہادری کی سرہنگ نے تلوار ماری فضل بن گیا ہور نے تلوار اسکی
پشت شمشیر پر روکی اور اپنا وار کیا سرہنگ نے بھی وار انکا رد کیا کئی وار کے رد و بدل مین تلوار
فضل کی ٹوٹی بس یہ دیکھکر سرہنگ آہن کلاہ برس پڑا کہ اب یہ وار کاہے سے کریگا فضل
نے دیکھا کہ نامرد قابو پرست ہوا چاہے نزدیک مجبوری بس جانتا ہو اب فضل نے بھی ادھر تین
سپر کی مارنا شروع کردین اس اثنا مین اسکی بھی تلوار ٹوٹی اب سرہنگ نے گرز لیا اور سر پر
چرخ دیکر سر فضل پر گرز مارا فضل نے وار اسکا اپنے گرز پر روکا ایک تڑاقا ہوا کہ شعلہ فلک کو
نکل گیا تتق گرد بلند ہوا سرہنگ نے آواز دی کہ زدم و لیست گردم غور آ فضل نے گرد سے نکلکر
آواز دی کہ گرا زدی مگر لیست کردی مین حریف تیرا موجود ہون شعر تو ضربے زدی ضرب بانوش
کن ہمہ شادی از دل فراموش کن یہ کہکر اپنا گرز سر پر چرخ دیکر سرہنگ پر مارا سرہنگ
نے بھی گرز کو اوٹھا کر چہرہ کی پناہ کی لیکن گرز پر گرز جو پڑتا ہے یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا ہاتھ سرہنگ
کے قائم نہ رہ سکے دونون شانون کی ہڈیان نکل گئین دونون گرز اوڑتے بھڑتے خود پر گرے کہ خود
سر مین گیا اور سر گردن مین گردن سینہ مین سینہ شکم مین شکم پشت مرکب مین مرکب زمین پر ایک
چبوترہ سا بنکر رہگیا راکب و مرکب ایک ہو گئے تتق گرد بلند ہوا فضل نے نعرہ کیا کہ زدم و لیست گردم
لوگو لشکر کفار کے جھپٹ کر آئے گرد کو پانی سے چھینٹے دیکر بٹھایا اب جو دیکھا تو سرہنگ کو سر جنگ
معقول ملی ہے کہ یہ پیوند خاک ہو گیا ہے کفار نالان و گریان ہوئے سیلاب شاہ کو بھی سرہنگ کے مرنے کا
نہایت صدمہ ہوا کہ اتنا بڑا سردار یون مارا گیا اور اہل اسلام نے فضل کی نہایت تعریف کی بعد اسکے
لشکر کفار سے اور سردار نکلا کیے شام تک فضل نے بارہ سردار جان سے مارے اور کئی زخمی کیے شام
کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے بادشاہ فضل پر سے زر نثار کرتے ہوئے داخل
بارگاہ سلیمانی ہوئے اودھر سیلاب شاہ نہایت غمگین و ملول اپنی بارگاہ مین گیا سردارون نے کہا
کہ آپ کیون پریشان ہین لڑائی مین یہی ہوتا ہے جسکی فتح اگئی آپ طبل جنگ بجوائیے کہ ہم پھر لڑینگے
سیلاب شاہ نے طبل بجوا دیا اودھر لشکر اسلام مین بھی نقارہ رزمی بجا تیاری جنگ ہونے لگی صبح کو
دونون لشکر مقابل یکدیگر صفین باندھ کر کھڑے ہوئے نقیب نہیب و یکرہٹے تھے کہ نیرنگ
دراز قامت میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے لندھور ثانی نکلے اور نیرنگ کا سامنا
کیا بعد گفتگوے بسیار نوبت نیزہ بازی کی آئی لندھور ثانی نے نیزہ ہاتھ سے نیرنگ کے لگا دیا
اسنے خفیف ہو کر گرز مارا لندھور نے گرز اسکا اپنے گرز پر روک کر خود وار گرز کا کیا نیرنگ پر اوٹھا ہو گیا
بعد اسکے ازرنگ گراز دندان نکلا یہ بھی مارا گیا شام تک لندھور ثانی نے بہت سے سردار کفار
جان سے مارے اور بہت سے زخمی کیے اب سیلاب شاہ نے دیکھا کہ عہدہ برآ ہونا ان
لوگون سے ناممکن ہے طبل بازگشت بجوا کر میدان سے پھر گیا اودھر اہل اسلام اپنے جاے قیام پر آئے
ملک اصفر جادو نے جو دیکھا کہ لشکر سیلاب شاہ نے متواتر شکستین کھائی ہین اسلیے طبل جنگ

ساحران

جنگ ساحرون کے نام پر بجوا دیا اور سیلاب شاہ سے کہا کہ اب آپ معاف رکھیے سیلاب شاہ
نے کہا کہ اسمین بدنامی ہی میری اصفر جادو نے کہا کہ اب ہم آپکی بدنامی کو دیکھین یا حکم
ضوبان جادو کا خیال کرین اگر ہمپر عتاب آئیگا تو کیا جواب دینگے کہ جسے ہم آئے ہوئے
ہین اور اب تک یون ہی پڑے ہوئے ہین ہر چند سیلاب شاہ نے منع کیا مگر اصفر جادو
نے نمانا سیلاب شاہ چونکہ مرد بہادر ہی اسے ناگوار گذرا اور یہ اسیوقت کوچ کرکے ملک سیلابیہ
کی جانب روانہ ہوگیا کہ اب اگر اہل اسلام ہاتھ سے ان ساحرون کے بچے اور میرے ملک کی طرف
آئینگے تو دیکھا جائیگا بلکہ ایک نامہ خدمت بادشاہ اسلام مین اپنے عیار طرار کے ذریعہ سے ملک سیلاب علاج
نے روانہ کردیا مضمون اسکا یہی تھا کہ بالفعل ساحرون سے مقابلہ کیجیے اگر انپر آپ فتحیاب
ہوئے تو مین پھر لشکرکشی کرونگا مین خوف سے نہین جاتا ہون بلکہ داغ بدنامی سے دامن
بچاتا ہون عیار تو یہ نامہ لیکر خدمت مین بادشاہ اسلام کی روانہ ہوتا ہی اور سیلاب شاہ مع
لشکر کوچ کرکے ملک سیلابیہ کو چلتا ہی انکا حال پھر عرض کیا جائیگا۔

اول کچھ حال نقابدار سرخپوش کا سنیے

کہ جب یہ گل فشان جادو و افسونہ سحرساز جادو سے رخصت ہوکر اپنے لشکر مین آئے
اہل لشکر کو خوشی ہوئی کہ ملک ہمارا آگیا نقابدار نے شبکو آرام کیا تھوڑی رات باقی ہوگی کہ آنکھ
نقابدار کی کھلی تو آواز ایک عورت کے رونے کی کان مین آئی عیار کو طلب کیا خادم عیار کے
بلانے کو روانہ ہوا لیکن پھر وہ عورت اس درد سے روئی کہ دل نقابدار کا بیچین ہوگیا ضبط نہ ہوسکا
اسیوقت خیمہ سے نکلا اور مرکب اپنے ہاتھ سے کھولا مرف لگام منہ مین دیدی اور پشت مرکب پر
بیٹھکر اس آواز کی جانب روانہ ہوئے تھوڑی دور گئے ہونگے کہ دیکھا ایک عورت ایک درخت کے نیچے
بیٹھی رو رہی ہی اور ایک سات برس کا لڑکا پاس اسکے بیٹھا ہی چاندنی رات تھی دیکھا نقابدار نے
کہ لباس و وضع بادشاہون کی سی معلوم ہوتی ہی گھوڑے کو بڑھاکر قریب اسکے گئے وہ عورت ایسی
اپنے حال مین مبتلا تھی کہ اسے کچھ خبر نہوئی کہ کون آیا ہی نقابدار نے آواز دی کہ ای نیکبخت تو کون ہی
اور کیون روتی ہی کچھ مجھسے حال اپنا بیان کر شاید کام تیرا نکل جائے اور رنج دفع ہو اس عورت
نے کہا کہ ای شخص تجھسے کیا کہون اول تو یہ نہین معلوم کہ تو دشمن ہی یا دوست نقابدار نے کہا کہ مجھے
قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ ابھی تک تو مین تیرا دشمن ہون نہ دوست اور اب سے مین تجھسے عہد کرتا ہون
کہ تو دشمن بھی ہوگی تو مین تیرے ساتھ دوستی کا برتاو کرونگا اس عورت نے خیال کیا کہ اب تباہی تو ہر صورت
ہی پھر چھپانے سے کیا فائدہ یون بھی کوئی درندہ آکر کھا لیگا یا دشمن پائیگا تو مار ڈالیگا یہ سوچکر اسنے
کہا کہ ای شخص مین حال تو اپنا تجھسے بیان کیے دیتی ہون مگر تو دوا میرے درد کی نہین کرسکتا اسواسطے
کہ تو تنہا ہی اور میرے درد کا علاج وہ شخص کرسکتا ہی جو بادشاہ ہو اور فوج کثیر رکھتا ہو اسلیے کہ مین
زوجہ ہون سیلاب شاہ کی جو حاکم ملک سیلابیہ ہی اس زمانہ مین وہ مقابلہ اہل اسلام کے واسطے
فوج لیکر گیا ہوا ہے اور ایک زنگی کو حفاظت ملک کے واسطے چھوڑ گیا تھا کیونکہ لڑکا بادشاہ کا ابھی

بچہ ہو انتظام ملک کرنے کے قابل نہین اب یہ ہی کہ فوج زنگیان نے لشکر اسلام سے شکست کھائی اور
وہ نمکحرام اپنے مالک سیلاب شاہ کو چھوڑ کر چلے آئے جس وقت ملک سیلابیہ مین داخل ہوئے
تو شکایت بادشاہ کی مشتاق زنگی سے کی جسے بادشاہ حفاظت ملک کے واسطے چھوڑ گیا تھا
یعنی جسقدر زنگی آئے تھے بالاتفاق اون زنگیون نے مشتاق زنگی سے کہا کہ بادشاہ ہماری
قوم کا دشمن ہے کہ پہلے ہم ہی کو حریف سے بھڑا دیا اور لڑوا کر قتل کر ڈالا اور کمک ہماری نکی مشتاق
زنگی نے کہا کہ اگر تم لوگ میرا ساتھ دو تو مین اسکا عوض بادشاہ سے لے لون ان زنگیون نے کہا کہ ہم آپکے
شریک ہین مشتاق زنگی نے اور بعض ارکین دولت کو جو شہر مین موجود تھے طمع دیکر یار بنا کر اپنا شریک
کر لیا اور جو لوگ نمک حلال تھے اور انھون نے ساز نہ کیا انکو قتل کر ڈالا اور قید کر لیا آپ تخت سلطنت پر
بیٹھ گیا اب شہر سیلابیہ مین مشتاق زنگی کی حکومت ہے اور بادشاہ کو اس امر کی اطلاع بھی نہین بعد اسکے
اسکا دست تعدی اور دراز ہوا کہ میری جانب اسنے نیت بد کی اور اس لڑکے کو قتل کرنا چاہتا تھا کہ کوئی
وارث سلطنت باقی نرہے مین نے اس سے یہ شرط کی کہ اگر تو سیلاب شاہ کو قتل کر اور اس لڑکے
کے خون سے دست بردار ہو تو مین عقد تیرے ساتھ کر لونگی بمشکل مشتاق زنگی نے اسے قبول کیا
مین شب و روز رویا کرتی تھی کہ سلطنت بھی گئی اور جان و آبرو بھی جاتی ہے کہ حسب اتفاق مشتاق زنگی
شکار کے واسطے گیا مین نے وقت کو غنیمت جان کر نگہبانون کو ملا لیا اور جو کچھ زر و زیور میرے
پاس تھا وہ انکو دیکر اس لڑکے کو ساتھ لیکر تنہا نکل کھڑی ہوئی لیکن مین راہ سے ناواقف کوئی راہبر
ساتھ نہین کہ سیلاب شاہ تک پہونچون اور اس سے کیفیت بیان کر دن شام کو اس جنگل مین
پہونچی اور اس درخت کے نیچے بیٹھ رہی یہ واقعہ میرا ہے اب تم بتاؤ کہ اسکا کیا تدارک کر سکتے ہو نقابدار
یاقوت پوش نے کہا کہ ای نیک بخت مین تیرے ساتھ ہون چل تیرا ملک تجھکو واپس دلا دون وہ عورت
بولی کہ تم تنہا کیا کر لوگے نہ تمھارے ساتھ فوج نہ سپاہ نقابدار نے فرمایا کہ تم اس سے بحث نکرو مین تمھارا ملک
تمھین دلا دونگا اتنے مین عیار نقابدار بھی آ گیا نقابدار نے عیار کو بھیجکر فوج اپنی طلب کی صبح ہوتے ہوتے
تمام لشکر نقابدار کا آ گیا اب ملکہ سیلابیہ کو معلوم ہوا کہ یہ بھی صاحب لشکر ہے ہر چند کہ فوج اسکی کم ہے
مگر شاید اور بھی لشکر ہو غرضکہ نقابدار نے ملکہ سیلابیہ کو محفہ مین سوار کرا کر اپنے ہمراہ لیا اور مع لشکر جانب
ملک سیلابیہ روانہ ہوئے جس وقت قریب پہونچے خیمہ بر پا کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا مشتاق
زنگی کو بھیجے زور شور سے لکھا کہ ای زنگی نمکحرام تو نے تخت اپنے بادشاہ کا لے لیا اور اہل و عیال کو اسکے
تباہ و برباد کر دیا بس بہتر و مناسب یہ ہی کہ شہر کو خالی کر دے اور جہان تیرا جی چاہے جا لڑکا بادشاہ
کا میرے ساتھ ہی مین اسے تخت پر بٹھاؤنگا ورنہ یہ یاد رکھنا کہ قلعہ مین گھسکر اتنی تلوارین مارونگا کہ تمام
قلعہ خون سے لال کر دونگا اور برائے نام ایک زنگی کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا جس وقت یہ نامہ مشتاق
زنگی کو پہونچا یہ نہایت برہم ہوا اور غصہ مین نامہ چاک کر ڈالا اور نامہ دار کو قید کر لیا اور قلعہ سے نکل کر
بارگاہ برپا کی لشکر اپنا قلعہ سے نکالا نقابدار کو معلوم ہوا کہ بسہولت کام نہ نکلیگا کیونکہ مشتاق زنگی نے طبل جنگ
بجوا دیا تھا جب خبر نقابدار کو ہوئی یہاں بھی کوس حربی نوازش مین آیا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی جبکہ
دونون لشکر میدان مین آئے صفوف قتال و جدال آراستہ ہوئین بیلدارون نے نکلکر پستی و بلندی

زمین کو ہموار کیا صفون نے آبپاشی کرکے گرد کو بٹھایا نقیب نہیب و بکر نکل گئے فرہاد زنگی لشکر
کفار سے نکلا اور میدان مین آکر پکارا کہ او نقابدار مفلوک روزگار تجھے شاہون کے معاملہ
مین کیا دخل ہے اور تو کیون ملکہ سیلابیہ کی طرفداری کرتا ہے بہتر یہ ہے کہ چلا جا یہان سے ورنہ مفت
میری جان جائیگی نقابدار نے باگ گھوڑے کی لی اور سامنے آکر آواز دی کہ او ملعون ہنگم ہم ہر مظلوم
کے شریک ہین بس زیادہ کلام مکرر لا ضرب بہادری کی یہ سنکر فرہاد زنگی نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ
اسکا چھین کر وہی نیزہ سینہ فرہاد زنگی پر مارا کہ سینے کو توڑ کر پار نکل گیا نقابدار نے اسے نیزہ پر اٹھا لیا
اور پھرا کر زمین پر مارا کہ استخوان فرہاد زنگی کے پارہ پارہ ہو گئے اسکے مرتے ہی غراب زنگی دوڑا
اور پکارا او نقابدار مفلوک روزگار غضب کیا تو نے کہ بھائی کو میرے مارا کب چھوڑتا ہون تجھکو یہ کہکر وہ
پشت نہنگ مار نقابدار نے وار اسکا تیغ سے قلم کر کے ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا کہ مع راکب و مرکب
چار ٹکڑے ہوگئے بس اسکا مرنا تھا کہ مشتاق زنگی نے لشکر کو اپنے آواز دی کہ ہان مار لو اس نقابدار
کو غضب کیا اسنے کہ دو سردارون کو مار ڈالا یہ سنتے ہی تمام لشکر زنگیون کا دوڑا یہ دیکھکر
فوج نقابدار کی بھی تلوارین کھینچ کھینچ کر آپڑی اور تلوار چلنے لگی ہنگامہ دار و گیر برپا ہوا نقابدار
نے اپنے لشکر سے اشارہ کیا کہ راہ قلعہ کی روک لو کہ اب یہ بھاگ کر قلعہ مین نہ جا سکے سرخپوشون
نے یورش کیا اور زنگیون کو قتل کرتے ہوئے چلے ادھر نقابدار دلاور نے مشتاق زنگی
کی طرف گھوڑا اڑایا اور صفون کو توڑتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب مشتاق زنگی کے پہونچا مشتاق
زنگی نے کہا کہ او نقابدار اگر کچھ خواہش مال و زر ہے مجھسے لے اور پلٹ جا کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالتا ہے
نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون مجھے مال و دولت کی خواہش نہین ہے مین ان غریبون کی فریادرسی کو آیا ہون
جنکا تخت و تاج تو نے چھین لیا ہے تو سلطنت چھوڑ کر علٰحدہ ہو جا مین گرداب شاہ بن سیلاب شاہ
کو بادشاہ کردون مجھے اس تخت و تاج کی خواہش نہین ہے مشتاق زنگی نے کہا کہ کوئی بھی سلطنت
کو چھوڑتا ہے جو مین چھوڑ دون جب تک دم مین دم باقی ہے سلطنت سے دست بردار نہون گا یہ
سنکر نقابدار نے کہا بس زیادہ گفتگو مکرر لا ضرب بہادری کی یہ سنکر مشتاق زنگی نے جو دست کا وار کیا نقابدار نے
ہاتھ پھیلا دیے اور جھپٹ کر جو دست سے جھٹکا مارا کہ مشتاق زنگی اوندھے منہ سامنے آرہا اور جو دست ہاتھ سے
چھوٹ گئی نقابدار نے وہی جو دست ماری مشتاق زنگی اب چبوترہ بنکر رہ گیا بس اسکا مرنا تھا کہ فوج زنگیان نے شکست
کھائی اور قدم انکے اٹھ گئے لشکر نقابدار نے تھوڑی دور پیچھا کیا جب زنگی بھاگ کر صحرا کیطرف روانہ ہوئے نقابدار نے
قلعہ کا رخ کیا اور اہل قلعہ سے کہلا بھیجا کہ مین طالب سلطنت نہین ہون مگر میرے ساتھ تمھارا شاہزادہ ہے اسے تخت پر بٹھاؤنگا
لہذا مناسب یہ ہے کہ آؤ اور مالک کا اپنے استقبال کر کے اسے شہر مین لیجاؤ ورنہ اگر مقابلہ کروگے تو یہ سمجھ لو
کہ جو حالت فوج زنگیان کی ہوئی ہے اس سے بدتر حال کردونگا جسوقت یہ پیام نقابدار یاقوت پوش
کا اہل قلعہ کو پہونچا انھون نے دروازہ قلعہ کا کھولدیا اور سب آکر با اعزاز تمام اندر قلعہ کے لیگئے بادشاہ نے
سواری ملکہ سیلابیہ کی محل مین اتروا دی اور بازو گرداب شاہ کا پکڑ کر تخت پر بٹھا دیا ارکین دولت
سے نذرین دلوادین اور جو لوگ مقید تھے انکو قید سے رہا کرا کر انسے دریافت کیا کہ وہ کون کون لوگ
ہین جنھون نے مشتاق زنگی سے ساز کر لیا بتاؤ وہ لوگون نے ایک ایک کو بتایا نقابدار نے ان سبکو

گرفتار کر کے قتل کرایا اور سلطنت کو ٹکڑا ہون سے پاک کرنے کے بعد معتبر لوگون کو اعلے عہدے سپرد کر کے اب گرداب
شاہزادہ گرداب شاہ سے کہا کہ تمھاری سلطنت تمکو مبارک مین اب جاتا ہون اُسنے جا کر اپنی مان سے کہا
ملکۂ سیلابیہ سے کہلا بھیجا کہ آپ نے اتنا بڑا احسان کیا ہی بڑے افسوس کی بات ہی کہ ہم آپکے نام و نشان
سے بھی واقف نہوے آیا آپ سے اور سیلاب شاہ سے ملاقات بھی ہی یا کیا امر تھا نقابدار نے فرمایا کہ اے
ملکہ اصل یہ ہی کہ مین تمھارے شوہر کا دوست نہین ہون بلکہ دشمن ہون کیونکہ وہ اکوان پرست ہی اور مین
خدا پرست ہون جتنے مقابلہ خدا پرستون سے اور تمھارے شوہر سے ہوئے مین اہل اسلام کا شریک رہا مگر
جسوقت مین نے یہ دیکھا کہ اسکا تخت و تاج چھن گیا عیال تباہ ہو گئے تو مجھسے صبر نہو سکا اور تمھارے
ساتھ یہ ہمدردی کی اب پھر مین جاتا ہون بیابان نہ طاق کو کہ نہین معلوم وہان مقابلہ کی کیا صورت
ہوئی ملکہ نے کہا کہ وہان کسکی شرکت کیجیے گا نقابدار نے کہا کہ اہل اسلام کا شریک ہونگا اور تمھارے
شوہر سے لڑونگا اے ملکہ وقت آشتی آشتی و وقت جنگ جنگ یہ ایسا ہی موقع تھا جیسا کہ مین نے
تمھارے ساتھ کیا مگر اب مین جا کر سیلاب شاہ سے لڑونگا اور کوئی دقیقہ اُسکے ساتھ دشمنی کا
فروگذاشت نہ کرونگا یہ سنکر ملکہ نہایت متعجب ہوئی اور کہا کہ یہ آپ ہی کا کام تھا جو دشمن کے ساتھ
یہ برتاؤ کیا کہ دوست بھی ایسے وقت مین شریک حال نہین ہوتے ہین عزیز تک کنارہ کرتے ہین
یہ کہکر چند تحائف خدمت نقابدار مین پیش کیے مگر نقابدار نے قبول نہ کیے اور فرمایا کہ مین نہ لونگا
یہ فرما کر مع لشکر شہر سیلابیہ سے کوچ کیا اب حال اُس فوج شکست خوردہ کا سنیے جو کہ
نقابدار کے مقابلہ مین ہزیمت اٹھا کر بھاگی تھی کہ جسوقت لشکر زنگیون کا شکست کھا کر بھاگا تو
یہ سب لوگ نہایت پریشان صحرا مین مارے مارے پھر رہے تھے کہ کہان جائین اور اپنے کردار
پر نہایت پشیمان تھے کہ محسن کشی کا نتیجہ ملگیا بقول شخصے ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر
کے رہے نہ اودھر کے رہے نہ گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے رہے
نہ تو سلطنت ہاتھ آئی اور نہ بادشاہ کی ملازمت کے لائق رہے اب ان لوگون نے باہم صلاح
کی کہ کیا کرنا چاہیے ایک آدمی نے یہ کہا کہ اب چلو سیلاب شاہ کی خدمت مین اور اس سے کہا کہ ایک
نقابدار یاقوت پوش نے آکر ملک آپکا چھین لیا ہم جان نثار لڑے بہت سے مارے گئے جو بچے
وہ حاضر حضور ہوئے ہین یہ صلاح سبکو پسند آئی اور اب یہ لشکر پھر بیابان نہ طاق کی جانب
چلے تھوڑی راہ طی کی ہوگی کہ سامنے سے تو گرد بلند ہوا ہرکارے واسطے خبر کے روانہ ہوئے
بعد تھوڑی دیر کے آکر بیان کیا کہ بادشاہ سیلابیہ با فوج گران اپنے ملک کی طرف واپس آتا ہی
بس یہ سنکر یہ زنگی نہایت خوش ہوئے اور چند قدم بڑھکر استقبال کیا بادشاہ سیلابیہ نے جو
اپنی فوج کو دیکھا پوچھا کہ تم لوگ کہان جاتے ہو انھون نے عرض کی کہ جسوقت ہمنے عادیون
کے ہاتھ سے شکست کھائی تو آکر اپنے ملک مین پہونچے بعد دو چار روز کے ایک نقابدار یاقوت پوش
آیا اُسنے لشکر کشی کی ہم لوگ قلعہ سے نکل کر لڑے مگر شکست کھائی اور مشتاق زنگی مارا گیا
سیلاب شاہ نے گھبرا کر پوچھا کہ کیا پھر اب وہ نقابدار کہان ہی ان لوگون نے کہا کہ ابھی نہین معلوم
لیکن یقین ہی کہ ملک سیلابیہ پر اُسکا قبضہ ہو گیا ہوگا جلد چلیے یہ سنکر سیلاب شاہ نے تیز روی کا

حکم دیا اور خود بھی تخت سے اُتر کر مرکب پر سوار ہوا اور شرم ناموس مین جلد جلد جانب ملک سیلابیہ روانہ ہوا کہ ایسا نہو جو نقابدار میرے ناموس کی حرمت کو مٹا دے اب اسطرف سے تو سیلاب شاہ چلا آتا ہو اور اسطرف سے نقابدار راہ مین دونون لشکرون کا سامنا ہوا ادھر سیلاب شاہ رُکا اور اسطرف نقابدار یاقوت پوش نے باگ مرکب کی روکی لیکن نقابدار کو حیرت ہو کہ یہ واپس کیون چلا آیا ادھر سیلاب شاہ نے ایک سوار کو بھیجا اور پیام دیا کہ کیون اے نقابدار یہ کونسی جرأت اور بہادری تھی کہ ہم تو بیابان نہ طاق مین تھے اور تو نے ہمارے ملک پر قبضہ کر لیا اگر تجھے ہمسے مقابلہ کرنا تھا تو بیابان نہ طاق سے کیون چلا آیا جسوقت سوار یہ پیام لیکر خدمت نقابدار مین روانہ ہوا اور سیلاب شاہ منتظر جواب ہو کر ٹھہرا ساتھ ہی شہر سیلابیہ کی جانب سے گرد اوڑی ایک سوار بطور نامہ دار نظر آیا اُس سوار نے جو لشکر سیلاب شاہ کو دیکھا باگ گھوڑے کی پھیری اور خدمت سیلاب شاہ مین آکر سلام کیا اور نامہ پیش کر دیا سیلاب شاہ نے نامہ پڑھا اسمین ملکہ سیلابیہ اور گرداب شاہ کی جانب سے تحریر تھا کہ آپ تو جا کر بیابان نہ طاق مین بیٹھ رہے اور ہماری خبر بھی نلی یہان مشتاق زنگی نے اراکین دولت سے ساز کر کے سلطنت پر قبضہ کر لیا تھا اور درپے عزت کا بھی ہو رہا تھا لیکن مین نے جسطرح ممکن ہوا عزت بچائی اور چھپ کر جانب صحرا نکل گئی خدا بھلا کرے نقابدار سرخپوش کا جسنے میرے حال زار پر ترس کھایا اور شہر پر لشکر کشی کر کے مشتاق زنگی کو مارا اور تمھارے فرزند کو تخت پر بٹھایا مجھکو معلوم ہوا کہ وہ نقابدار مذہب اسلام رکھتا ہو اور ہمارے دشمنون مین سے ہو اور اب وہ بیابان نہ طاق کی طرف تمھارے مقابلہ کو گیا ہو لہذا تمکو چاہیئے کہ اپنے محسن سے بدی نکرنا اور اُس سے مقابلہ کا قصد نکرنا آیندہ اختیار ہو بس یہ دیکھکر سیلاب شاہ کو حیرت ہوئی کہ در حقیقت نقابدار سرخپوش بڑا عالی ظرف ہو کہ دشمن سے دوستی کا سلوک کیا اب اسنے اس نامہ کو جیب مین رکھا اور سوار کو ٹھہرا لیا اور منتظر جواب نامہ نقابدار کا ہوا ادھر سوار سیلاب شاہ کا نامہ لیکر خدمت نقابدار سرخپوش مین آیا اور تحریر سیلاب شاہ کی بیان کی نقابدار نے نامہ پڑھکر جواب تحریر فرمایا کہ اے سیلاب شاہ اگر مجھے ہوس تخت و تاج کی ہوتی تو مین ملک پر قبضہ کر کے چھوڑ کیون دیتا اور تیرے فرزند کو تخت نشین نہ کرتا معلوم ہوتا ہو جن نمکحرامون سے سلطنت چھینی تھی وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر تیرے پاس پہونچے ہین اور انھون نے یہ مفسدہ پردازی کی ہو اگر ایسا بھی ہو اور فوج زنگیان نے تجھسے یہ کیفیت بیان کی ہو تو سبکو گرفتار کر لو اور جسوقت اپنے شہر مین پہونچو گے تو سارا حال تیر روشن ہو جائیگا یہ نامہ اُس سوار کو دیا سوار جواب نامہ لیکر سیلاب شاہ کے پاس آیا سیلاب شاہ نے جواب نامہ پڑھکر حکم فوج کو دیا کہ جسقدر زنگی ہمارے لشکر مین ہین سبکو گرفتار کر لو اسیوقت فوج نے محاصرہ کر لیا اور ہتھیار رکھوا لیے سبکو مسلسل و مطوق کر لیا اب سیلاب شاہ چند رفقا کو اپنے ہمراہ لیکر بخدمت نقابدار سرخپوش روانہ ہوا خبر نقابدار سرخپوش کو ہوئی کہ سیلاب شاہ آتا ہو نقابدار نے کہا کہ آنے دو جسوقت سیلاب شاہ داخل لشکر ہوا نقابدار بہادر دروازہ بارگاہ سے کچھ آگے تک بڑھے استقبال آئے اور سیلاب شاہ کو ساتھ لیکر داخل بارگاہ ہوئے دنگل کرسیان پہلے سے بچھوا دی تھین ایک دنگل پر سیلاب شاہ بیٹھا ہوا دوسرے دنگل پر نقابدار سرخپوش متمکن ہوئے رفقا سیلاب شاہ کے کرسیون پر بیٹھے نقابدار نے فرمایا کہ اے سیلاب شاہ میرے یہان تمنے کیون [illegible]

اسواسطے کہ مین ایک مرد خانہ بدوش صحرانورد ہون میرے یہان ساز و سامان شاہی باقی تمہارے کہان سیلاب شاہ نے عرض کی کہ اے بہادر و محسن اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمایئے کیونکہ مین یہ تو جانتا ہون کہ نام میرے محسن کا کیا ہی اور اسقدر انکسار کو دخل نہ دیجیے کہ مین خود ذلیل ہوتا ہون آپکے در کا فرش خاک تخت شاہی سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہی کہ آپ تاج بخش ہین نقابدار نے فرمایا مین ایک مرد فقیر ہون مجھے تاج و تخت سے کیا کام ہی لیکن مظلومون کا غمخوار ہون مین نے تمہارے اہل و عیال کو تباہی کی حالت مین دیکھا جو مجھسے ہوسکا وہ کیا مین تیرا اسکا احسان بھی جتانا نہین چاہتا مگر مجبور تھا اس سے کہ راہ مین تمہارا سامنا ہوگیا اور تمنے دریافت کیا ورنہ اب میرا قصد تھا کہ بیابان نہ طاق مین جاکر شریک اہل اسلام ہون اور تجھسے مقابلہ کرون سیلاب شاہ نے عرض کی کہ کیا مجال ہم میری جو آپ سے سامنا کرون مجھے معلوم ہوگیا کہ آپ سے بہتر عالی ظرف پردہ دنیا پر نہین ہی کہ دشمنون سے دوستی کی تا زندہ ایم بندہ ایم مگر آپکو قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ مجھے اپنی صورت دکھایئے اور نام نامی سے آگاہ فرمایئے کہ آپ گل کس چمن کے ہین نقابدار بہادر نے فرمایا کہ اے سیلاب شاہ اب اسمین اصرار نکرو مین نہین چاہتا کہ پردہ میرا فاش ہو ایک روز ایسا آنیوالا ہی جبکہ نقاب میرے چہرہ سے دور ہوگا اسوقت تجھپر بھی ظاہر ہوجایگا سیلاب شاہ نے کہا مین نہ مانونگا اسلیئے کہ مبادا بسبب ناواقفیت کے کبھی محل اور موقع پر سامنا ہو اور مجھسے کوئی بے ادبی سرزد ہوجائے یہکر سیلاب شاہ نے تلوار نیام سے لی اور کہا کہ اگر نہ بتلایئےگا تو مین اپنے کو ہلاک کردونگا یہ سنکر نقابدار مجبور ہوئے فرمایا کہ اے سیلاب شاہ اگر تم نہین مانتے ہو تو اول شرط میری یہ ہی کہ دین اکوان پرستی کو ترک کردو اور مذہب اسلام اختیار کرو سیلاب شاہ نے کہا کہ اے شہریار اگر آپ مجھپر حقیقت مذہب اسلام ظاہر کردیجیے اور مذہب اکوان پرستی کو باطل ثابت کردیجیے تو مجھے اسمین بھی عذر نہین ہی اور یون تو مین نہ مانونگا اسواسطے کہ آپ نے میرے ساتھ نیکی ضرور کی مگر یہ مذہب کا معاملہ ہی اور مذہب کا معاملہ نازک ہی نقابدار نے فرمایا مین خود نہین چاہتا کہ بغیر سمجھے بوجھے دین اپنا ترک کرو بلکہ جس مذہب کو برحق جانو اسے اختیار کرو یہ فرماکر کچھ دلائل ثبوت وحدہ باری تعالے مین پیش کیے کہ سیلاب شاہ کے دل سے زنگ کفر مٹا اور آئینۂ دل منور ہوگیا کسی اکوان پرست سے جواب نہ بن پڑا سب سرنگون ہوگئے سیلاب شاہ نے کہا کہ جو مذہب اسلام مین آگئے وہ کیا لیے نقابدار نے کلمہ تلقین فرمایا اور یہ سب مسلمان ہوگئے اب سیلاب شاہ نے کہا وعدہ اپنا وفا کیجیے نقابدار نے فرمایا کہ اے سیلاب شاہ اگر تم نہین مانتے معلوم ہی یہ فرماکر اٹھے اور ہاتھ سیلاب شاہ کا پکڑکر علیحدہ درخت مین گئے اور نقاب چہرہ مبارک سے دور کیا یہ معلوم ہوا کہ رخ مہر پر سے ابر پھٹ گیا یا شفق سے ماہتاب نکل آیا سیلاب شاہ نے درود پڑھا اور کہا کہ پروردگار عالم نے جمیع اوصاف آپ ہی کی ذات سے واسطے خلق کیئے ہین جرأت ایسی زور ایسا کہ میرے سامنے آپ بہرام عاد کو مع زنگبان سے ایک ہاتھ پر اٹھا لے لیے چلے گئے تھے جمال اسطرح کا کہ جمال یوسفی افسانہ معلوم ہوتا ہی بقول شاعر شعر تراد دیدیم و یوسف راشنیدیم ٭ من و ایزد چو تو خوبی ندیدیم ٭ نقابدار نے پھر نقاب چہرہ پر ڈال لیا اور فرمایا کہ اے سیلاب شاہ جسوقت تک مین خود اظہار اپنا نہ کرون میرا حال کسی سے بیان نہ کرنا سیلاب شاہ نے کہا کیا مجال ہی میری مگر اب نام نامی و خاندان گرامی سے بھی آگاہ فرمایئے نقابدار نے فرمایا کہ بس اب اسمین زیادہ اصرار نہ کرو اتنا اشارہ کافی ہی

کہ مین بھی خاندان صاحبقران سے ہون اور وارث تخت وتاج لیکن مجکو فقیری اور
صحرا نوردی پسند ہی یہ سنکر سیلاب شاہ خاموش ہو رہا اور نقابدار کو اپنے ہمراہ لیکر
اپنے لشکر مین آیا زنگیون کو طلب کیا داروغہ زندان نے چند زنگیون کو حاضر کیا سبکے
سب زنجیرون مین بند تھے ہوئے حاضر ہوئے سیلاب شاہ نے نقابدار سے عرض کی کہ اِدہر
ہوکر شہر مین تشریف لیچلیے نقابدار نے ارشاد فرمایا کہ بس اب مجھے نہ لیجاؤ نہین معلوم وہان
لشکر اسلام کی کیا حالت ہی سیلاب شاہ نے عرض کیا کہ فوج ساحران سے مقابلہ ہی بلکہ یہی سبب
میرے چلے آنے کا ہوا کہ جسوقت ملک اصفر زرد پوش جادو نے طبل جنگ بجوایا
تو مین نے منع کیا کہ جب تک ہملوگ موجود ہین اسوقت تک آپ طبل نہ بجوائین اور مقابلہ
نہ کرین یا جسوقت اہل اسلام کی طرف بھی کوئی ساحر مددگار اُنکا آجائے تو طبل بجوایے مگر اصفر جادو
نے نہ مانا یہ امر میرے خلاف گذرا کہ اہل عالم یہی کہین گے کہ جب سیلاب شاہ خود مقابلہ نہ کرسکا تو فوج
ساحرون سے بدلی اور بہادران عالم کو قتل کرایا مین شب ہی کے وقت چلا آیا کہ میرا رہنا وہان کا باعث
بدنامی تھا نقابدار سرخپوش نے مرحبا کہا اور سیلاب شاہ سے رخصت ہو کر جانب لشکر اسلام روانہ
ہوئے ہرچند سیلاب شاہ نے ساتھ چلنے کو کہا مگر نقابدار نے نہ مانا اور فرمایا کہ تم جاکر اپنے ملک کا انتظام
کرو اور نمکحرامون کا استیصال کرو اب نقابدار تو بیابان نہ طاق کی جانب روانہ ہوتے ہین اور سیلاب شاہ
اپنے ملک کیطرف چلا آگے آگے فوج زنگیان مسلسل مطوق چارطرف سے لوگ گھیرے ہوئے
اور ایک شخص آگے آگے کہتا ہوا کہ جو اپنے مالک سے برگشتہ ہو اور نمکحرامی کرے اُسکی یہی سزا ہی
جسوقت اسطرح یہ قیدی داخل شہر ہوئے تمام رعایا اینر تھوکتی تھی اب بادشاہ آکر ایوان شاہی مین
داخل ہوا فرزند کو تخت پر متمکن دیکھا اراکین دولت کو حاضر پایا تمام واقعات دریافت کیے قیدیون
مین جو افسر تھے انکو علحدہ کرالیا باقی سبکو قتل کراکے لاشین مزبلون پر پھکوادین اور افسرون کو قتل
کرکے لاشین اُنکی پاے فیل مین بندھوا کر تشہیر کرائین اور سلطنت کو نمکحرامون سے پاک کیا اب سیلاب شاہ
کو تو ملک سیلابیہ مین چھوڑا جاتا ہی اور نقابدار کو راہ نہ طاق مین روان رکھا جاتا ہی جو موقع پر بیان ہوگا

یہان سے چند کلمہ داستان لشکر اسلام کے آغاز کیے جاتے ہین

کہ یہان طبل بج چکا ہی اور تیاری جنگ ہو رہی ہی اُسطرف ساحرون مین انگیاریان روشن ہین
بخور گوگل لوبان رائی اسرسون وغیرہ کا ہو رہا ہی آوازین یا سامری یا جمشید یا خداوندا گوان
تاجدار کی بلند ہین ساحر سحر اپنے جگا رہے ہین سنکھ پھنک رہے ہین ڈمرو بج رہے ہین اِدہر بہادران
اسلام نے کمر مرگ پر کسی ہی دوست دوست کے گلے مل رہا ہی ایک ایک سے وصیت کر رہا ہی
کہ کل سامنا ساحرون سے ہی دیکھیے کون میدان سے زندہ پھرتا ہی اور کون جام شہادت سے سیراب
ہوتا ہی اگر ہم شہید ہون اور تم زندہ رہو تو لاشش ہماری فلان مقام پر دفن کرنا اور اہل وعیال
کی خبر رکھو اور تم شہید ہو تو ہم ایک ہنگامہ برپا تھا یہانتک کہ اسی عالم مین نیرنگ زمانہ نے اپنا رنگ بدلا اور سیاہی
شب دور ہوئی سفیدہ سحری نے چادر نور کی بالاے آسمان پھیلائی صحبت سیارگان برہم ہوئی آمد آمد

درخشان نے ماہ تاباں کے چہرہ کو فق کیا جھونکے نسیم سحری کے چلنے لگے غازیان اسلام نے فریضہ سحری کو ادا کیا
اور آلات حرب وضرب تن پر آراستہ کرکے راہی میدان قتال وجدال ہوئے سواری بادشاہ اسلام کی میدان
کارزار میں پہونچی اسطرف کفار بدکردار کی فوجیں بھی آکر میدان میں پہونچیں ایک طرف سے ملک اخضر جادو چالیس ہزار
ساحران غدار سے پہونچے اور صفیں آراستہ کیں ایک جانب ملک احمر سرخ پوش آکر پہونچا اسکے ساتھ بھی
چالیس ہزار ساحر تھے ایک طرف اسود سیہ پوش جادو ایک سمت سے ابیض سفید پوش جادو
یہ بھی چالیس چالیس ہزار ساحروں سے آکر پہونچے اور صفیں آراستہ کیں قلب لشکر میں تخت ملک اصفر
زرد پوش کا قائم ہوا پشت پر چالیس ہزار ساحر آکر پہونچے صفوف آراستہ ہوئیں عجب طرح کی حالت
تھی کہ پانچ لشکر ساحروں کے پانچ رنگ کے لباس مختلف الالوان پہنے پھریرے علموں کے ہوا سے
اڑتے ہوئے ساحر جانوران سحر پر سوار قشقے کھینچے ہوئے تلک لگے ہوئے ڈھالے اور ڈیرو بجتے ہوئے سنکھ
پھنکتے ہوئے آوازیں یاسامری یاجمشید کی بلند جسوقت ان ساحروں نے صفیں آراستہ کیں اور
نقیب شیب دیگر ہٹے بس لشکر کفار سے ملک اخضر سبز پوش جادو نے اپنا اژدر سحر بڑھایا اور سامنے
تخت اصفر زرد پوش جادو کے آکر اجازت مانگی کہا جاؤ خداوند اکوان تاجدار تمھارا نگہبان ہے یہ
سنکر اخضر جادو اپنا اژدر بڑھا کر میدان میں آیا اور آواز دی کہ ہاں ش اے گروہ خدا پرستان وای فرقہ مسلمان
جسکو تمنائے مرگ وآرزوے قضا ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے ہنوز یہ سخن ناتمام تھا کہ جانب گنجورہ سے ایک
ابر گلگون نمودار ہوا سب دیکھنے لگے کہ یہ کون آتا ہے یکایک وہ ابر آتے آتے قریب لشکر اسلام پہونچکر
شق ہوا اور ایک نازنین ماہ جبین آفت ہوش نکلی سن برس پندرہ یا کہ سولہ کا کمسن جوانی کی راتین
تزدون کے دن زیور مرصع کار سے آراستہ یہ معلوم ہوا کہ بدلی میں سے چاند نکل آیا پھر اسکی ہمراہی چالیس ہزار
اور نازنینیں پیدا ہوئیں کہ کوئی باز سحر پر سوار تھی کوئی طاؤس پر اسطرح مختلف جانوران سحر پر نازنینیں
سوار تھیں یہ نازنین آکر شریک لشکر اسلام ہوئی بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ اسلام نے پوچھا کہ آپ
کون ہیں اسنے عرض کی کہ ایک کنیز ہوں آپکی کسیوقت یہ راز ظاہر ہو جائیگا ابھی میں عرض نہیں کر سکتی
بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے لیکن متحیر تھے کہ یہ کس شاہزادہ کی ناموس ہو اور کسکی وجہ سے آکر
شریک ہوئی ہے الغرض گل افشان جادو نے لشکر اپنا بمقابل لشکر کفار اتارا اور اب وہ ابر جو گل برساتا
ہوا یہانتک آیا تھا سمٹکر ایک سائبان بنا اور تخت ملکہ گل افشان جادو پر سایہ افگن ہو گیا ساتھ ہی
دوسرا ابر پیدا ہوا یہ عجب طرح کا ابر تھا کہ بارش جواہر بیش بہا کی ہوتی ہوئی اور ابر رنگ بدلتا ہوا گرج
اور چمک سے دلوں پر ہیبت طاری تھی یہ ابر بھی قریب پہونچکر شق ہوا اور ایک نازنین جوڑا سرخ پہنے ہوئے
نقاب دار بنی ہوئی نمودار ہوئی اور لشکر اپنا اتارا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر سلام کیا بادشاہ نے دعا
دی اور نام پوچھا افسونہ سحر ساز نے جواب دیا کہ ابھی مناسب وقت نہیں ہے کہ میں نام اپنا ظاہر کروں
الا اتنا کہے دیتی ہوں کہ ایک کنیز ہوں حضور کی بادشاہ خاموش ہو رہے مگر دلمیں کہتے ہیں کہ عجب طرح
کا معاملہ ہے جو آتا ہے وہ نام اپنا چھپاتا ہے ادھر افسونہ سحر ساز نے بھی آکر صفیں آراستہ کیں اور تخت اپنا قائم
کیا اسکا ابر سحر بھی سمٹکر بالائے تخت سائبان بنگیا ادھر تو ملکہ گل افشان جادو تخت پر قائم ہوا اسطرف افسونہ
سحر ساز جادو آتا اور ناظرین پر واضح رہے کہ افسونہ سحر ساز نے تو چہرہ کو نقاب سے چھپایا ہے اور گل افشان جادو ٨

نے چہرہ کو غازہ سحر سے بدلا ہو کہ ساحران طلسم نہ طاق پہچان نہ سکیں الحاصل ملک اخضر سبز پوش جادو تو میدان ہی مین کھڑا ہوسے مار رہا تھا بس ملکہ گل افشان جادو نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا فوراً ایک ساحرہ نے اپنا طاؤس سحر اڑایا اور عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ نے کہا ای چمن افروز جا اور اس ساحر کو باندھ لا یہ سنکر چمن افروز جادو نے اپنا طاؤس سحر اڑایا اور سامنے اخضر جادو کے آئی دیکھا اخضر جادو نے کہ ایک مہتاب سپہر حسن ہی کہا جا تو کیون اپنی جان دینے کو آئی ہو مجھے تیرے حسن و جوانی پر رحم آتا ہی چمن افروز جادو نے کہا کہ بس زیادہ گوئی نہ کر تجھے قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ کوئی بات اٹھا نہ رکھنا مین تجھپر ہرگز رحم نہ کرونگی یہ سنکر ملک اخضر جادو نے ناریل سحر جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر مارا کہ وہ ناریل شق ہوا اور اوسمین سے دخان سبز پیدا ہوا اور بالاے آسمان پھیل کر محیط ہوا اور ابر سبز برسنے لگا کہ تمام سبزہ صحرا لہلہانے لگا درخت جھومنے لگے ہر ایک پر وجد کا عالم طاری ہوا یہ دیکھکر چمن افروز جادو نے اپنا سیس پھول اوس سبزہ زار مین پھینکدیا کہ وہ پھول زمین پر گرکر چٹکا اور پنکھڑیان اسکی تمام صحرا مین پھیل گئین اور ہر پنکھڑی ایک پھول بنکر تیار ہوئی بہار ان گلون کی قابل دید تھی اخضر جادو جھومنے لگا اور وجد کرنے لگا چمن افروز جادو نے کہا کہ سونگھ ان گلون کو دیکھ تو کیسی خوشبو پیدا ہی اخضر جادو نے جس پھول کو اٹھا کر سونگھا عجب طرح کی خوشبو پائی کہ مست ہو کر بیخودی کے عالم مین گریبان چاک کیا اور جانب صحرا روانہ ہوگیا گل افشان جادو نے چمن افروز کو آواز دی کہ یہ کیا کرتی ہو ارے گرفتار کرلے اسکو ورنہ اگر یہ اس سرحد سے نکلگیا تو سحر اسپر سے برطرف ہو جائیگا تو نہین جانتی کہ یہ قلعہ ہفت رنگ کا ساحر ہی گل افشان جادو نے یہ سنکر ایک بال اپنے سر کا توڑ کر پھینکا اور کہا اے رسن سحر باندھ لا اسکو وہ بال بصورت رسن بنکر گلوگیر ہوا اخضر سبز پوش جادو کو باندھ کر سامنے چمن افروز کے لے آیا چمن افروز نے اسکو اپنے لشکر کی طرف روانہ کیا اور سحر اپنا قائم رکھا ملک اخضر جادو کو حیرت تھی کہ یہ ساحرہ کون سی ہی کہ اسنے اخضر جادو ایسے ساحر کو اسیر کیا جو کہ قلعہ ہفت رنگ کے ایک حجرہ کا مالک تھا اور ساحران عالم اسکا مقابلہ نہین کرسکتے تھے یہ اسی حیرت مین تھی کہ جانب آسمان سے ایک ابر زعفرانی رنگ نمودار ہوا اور وہ آکر تمام میدان نہ طاق مین محیط ہوگیا اور بارش اس ابر سے گلہاے زعفرانی کی ہونے لگی اور ایک ساحرہ تخت یاقوت زرد پر سوار جوڑا زعفرانی پہنے ہوئے نمودار ہوئی چار گلدستے زعفران کے تخت کے چارون کونون پر رکھے ہوئے تھے یہ ساحرہ بھی نہایت کمسن اور اختر برج جمال تھی کہ دیکھنے والے اسکے حسن کو دیکھکر وجد کرنے لگے تھے آکر لشکر کفار مین شریک ہوئی اور نعرہ کیا کہ منم ملکہ کم کم جادو یہ دختر ہون ملک اصفر زرد پوش جادو کی اور اسکو کیوان تاجدار نے تعلیم سحر کی ہی جسوقت اسے خبر معلوم ہوئی کہ باپ میرا مقابلہ اہل اسلام کو گیا ہوا ہی تو یہ نہ طاق سے چلی تھی یہان آکر جو اسنے دیکھا کہ چمن افروز جادو نے اخضر سبز پوش کو اسیر کیا ہی اور رنگ سحر جما کے ٹھہری ہو کہ جو آئے وہ اسیر ہو جائے بس اسنے آتے ہی ایک گلدستہ زعفرانی کھینچ مارا کہ صحرا مین پھول اُس گلدستہ کے پھیل گئے اور تختہ زعفرانی تیار ہوا اب جو نظر چمن افروز جادو کی اُس تختہ زعفران پر پڑتی ہی ہنستے ہنستے بیہوش ہوگئی کم کم جادو نے ایک تیلی سحر کی جھولی سے نکالکر پھینکی اور کہا جا باندھ لا اسکو وہ تیلی چمک کر چلی کہ چمن افروز کو باندھ لون گل افشان جادو نے دیکھا کہ اگر یہ اسیر ہوگئی تو کم کم جادو پہچان لیگی اور حال اسکا کھل جائیگا بلکہ میرا راز بھی افشا ہو جائیگا بس اسنے اپنے تخت سحر کو اشارہ کیا اور سامنے

کم کم جادو نے آکر آواز دی کہ کیا خوب ہمارے سامنے اور ہماری مصاحب گرفتار ہو یہ کہکر ایک
تیلی سحر کی اپنے بھی جھولی سے نکال کر پھینکی اور کہا کہ منع کر اپنی ہمجولی کو اور نہ مانے تو مشکین باندھ لا یہ سنتے ہی
وہ تیلی بڑھکر اُٹھی اور آواز دی کہ جی بہت خوب ابھی یہ کہکر دوڑی اور اُسی تیلی سے کہا کہ کیوں بہن یہ کیا
کرتی ہو مالک ہماری منع کرتی ہیں دیکھو اُنکی وزیرزادی کو نہ ہاتھ لگانا ورنہ پھر ہمکو بولنا پڑیگا وہ تیلی
تڑپ کر بولی کہ کیا خوب ہم اپنے مالک کا کہا مانیں یا تمھارے مالک کا کہا سنیں یہ کہکر چاہتی تھی کہ
چمن افروز جادو سے لپٹے کہ گل افشان جادو کی تیلی کم کم جادو کی تیلی سے لپٹ پڑی اب یہ
دونوں تیلیاں لڑنے لگیں یہ معلوم ہوا کہ دو بلبلیں آپس میں گتھ گئیں دیر تک لڑائی رہی کیونکہ دونوں
کے سحر برابر کے تھے نہ یہ کم پڑتی تھی اور نہ وہ تیلیاں تو ادھر لڑ رہی ہیں ادھر کم کم جادو نے کہا
کہ اے عورت تو کہاں کی رہنے والی ہے اور نام تیرا کیا ہے گل افشان جادو نے کہا کہ تجھے اس سے کیا بحث
ہے کم کم جادو نے کہا کہ میرے سحر کو روکنا کسی دوسرے ساحر کی مجال نہیں ہے تا وقتیکہ دونوں ایک استاد
کی شاگرد نہ ہوں گل افشان جادو نے کہا پھر ایسا ہی ہوگا اب جو تم سے ہو سکے وہ کرلو اگر میں تمھارے
ساتھ مکتب خانہ سامری میں پڑھی ہوں تو تم پہچان لو اور بتادو کہ میں کون ہوں بس یہ سننا تھا
کہ کم کم جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک آئینہ نکالا اور کچھ اسم سحر دم کرکے گل افشان جادو کو دکھایا
بس جیسے ہی عکس گل افشان جادو کا اُس آئینہ میں نظر آیا غازہ سحر دھوان ہو کر اڑ گیا اور صورت
اصل نظر آنے لگی اب کم کم جادو نے گل افشان جادو کو پہچانا اور گل افشان جادو شرمندہ ہوئی
کہا کیوں بہن یہ کیا حرکت تھی تم خداوند کی بھانجی ہو کر اہل اسلام کی طرف سے مقابلہ کو آئی ہو
تمھیں شرم نہیں آتی بھلا یہ خبر خداوند کو ہوگی تو کیا غضب برپا ہوگا اب میری تو یہ مجال نہیں ہے
کہ تم سے مقابلہ کرسکوں کیونکہ تعلیم دی ہوئی برادر خداوند کی ہوں اور تمھیں خود خداوند نے تربیت
کیا ہے میرے تمھارے پھر بھی فرق ہے گل افشان نے کہا چاہے کچھ ہو میں تو اب خدا پرستوں کی شریک ہوگئی
اور چاہتی تھی کہ یہ راز جہانتک ہوسکے افشا نہ ہو مگر تمنے اس راز کو کھولدیا خیر اگر تم مجھسے مقابلہ کرنے میں تامل کرتی ہو
تو میں بھی تمسے مقابلہ نکرونگی لیکن اگر کوئی ساحر یا تمھیں کیوں نہو جو خدا پرستوں سے لڑیگا اُسے پہلے مجھسے لڑنا ہوگا
کم کم جادو حیران ہے اور کہتی ہے کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے خیر اسوقت مصلحتاً اُسنے طبل بازگشت بجوادیا اور میدان سے پھر گیا کہ
دیکھا جائیگا ادھر اہل اسلام بھی اپنے اپنے فرودگاہ پر آئے دونوں لشکروں پر حال گل افشان جادو کا روشن ہوگیا
کہ یہ بھانجی کو ان دیوان کی ہے سبکو حیرت ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے کیونکر اسطرف شریک ہوئی اور وہ دوسری جادوگرنی
بھی کوئی ایسی ہی ہے جو اُسنے نقاب سحر چہرہ پر ڈالی ہے غرض کفار نہایت پریشان ہیں کہ ماجرا کیا ہے اور اصفر زردوش
تو سر پکڑے بیٹھا ہے کہ یہ گھر کے چراغ سے آگ لگا چاہتی ہے جب عزیزان خداوند دشمنوں کے شریک ہوتے جاتے ہیں تو اب
کسپر بھروسا کیا جائے تمام ساحران قلعہ ہفت رنگ امان مانگتے ہیں کہ ان سے کون لڑ سکتا ہے ادھر کم کم جادو کو بھی
نہایت پریشانی ہے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ میں جاتی ہوں اور اس حال کو گل افشان جادو سے دریافت
کرتی ہوں کہ آخر تمھارے اسطرف شریک ہونے کا کیا سبب ہے یہ کہکر خیمہ سے نکلی اور تخت سحر پر سوار ہوکر جانب
بارگاہ ملکہ گل افشان جادو روانہ ہوئی یہاں گل افشان جادو خیمہ میں نکل کر بیٹھی تھی افسونہ سحرساز بھی نقاب
اٹھائے ہوئے بیٹھی تھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ کیوں بہن یہ کیا ہوتا ہے اب راز افشا ہوگیا ماموں صاحب تک

خیر ضرور ہوگی افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ سوا گم کم جادو کے ہمارے تمھارے مقابلہ مین کوئی ساحر ٹھہر نہین سکتا ہی میری ایک صلاح ہی وہ یہ کہ تم گم کم جادو سے کہو کہ نہ ہم خدا پرستون کی طرف سے لڑین اور نہ تم اکوان پرستون کی جانب سے مقابلہ کرو یہ عہد لیکر دونون یہان سے کہین اور چلی جاؤ مین بھی سحر غائب کرنے لگا ہون سے پوشیدہ ہوتی ہون رہونگی اسی صحرا مین اور آج ہی شب بھر مین ایک بیر بٹھا کر شعلہ سحر کو اُسکے سپرد کرتی ہون وہ ان سب ساحرون سے مقابلہ کر لیگا بلکہ سبکو پھونک دیگا کوئی زندہ بچکر یہان سے نہ طاق کو جائیگا نہ طلسم مین یہ حال کوئی سنے گا رہی گم کم جادو وہ ساتھ کی کھیلی ہوئی ہی آؤ سے سمجھا دونگی اور نہ مانے گی تو خیر دیکھا جائیگا گل افشان جادو کو یہ راے افسونہ سحر ساز جادو کی پسند آئی اور کہا کہ بہن خوب صلاح تمنے تبائی یہی ذکر تھا کہ ایک ساحرہ نے آکر عرض کی کہ قربان جاؤن ملکہ گم کم جادو آتی ہین گل افشان جادو نے یہ سنا کہ گم کم جادو خود آتی ہی اسنے چند مصاحبون کو مع چمن افروز جادو براے استقبال روانہ کیا چمن افروز جادو گئی اور راہ مین گم کم جادو سے ملاقات کی اور اپنے ساتھ لیکر خیمہ گل افشان جادو کی طرف روانہ ہوئی یہان افسونہ سحر ساز گل افشان جادو سے رخصت ہوئی اور کہا کہ میرا حال نہ بیان کرنا اور اسنے جا کر اپنے خیمہ مین سحر غائب تیار کرنے کا سامان کر دیا یہان گم کم جادو داخل خیمہ گل افشان جادو ہوئی گل افشان جادو نے تا در بارگاہ اُسکا استقبال کیا اور اپنے پاس مسند پر بٹھایا یہ دونون ماہتاب فلک حسن و جمال ایک برج مین بیٹھین گم کم جادو نے کہا کہ مین ایک بات تمسے پوچھتی ہون وہ یہ ہی کہ انسان کو آغاز کی فکر کرنا چاہیئے یا انجام کی اور راحت مستعار اختیار کرنا چاہیئے یا عیش دوامی گو گم کم جادو نے کہا کہ یہ تو ایک ظاہری بات ہی کہ ہر صاحب عقل انجام پر نظر رکھتا ہی اور حتے الامکان ایسی کوشش کرتا ہی کہ اسوقت جو تکلیف گذر جائے وہ راحت سے کم نہین ہی جسکے بعد ہمیشہ کے لیئے راحت ہو وہ تکلف بھی اچھی جسکا انجام راحت ہو گل افشان جادو نے کہا کہ انجام کی بھلائی ایمان کی درستی پر موقوف ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ میرے ماموں اکوان تاجدار جو خداوند کہلاتے ہین وہ دراصل خدا نہین ہین بادشاہ بیشک ہین ساحر زبردست ہین کہ انکا جواب دینے والا نہین ہی اور پیدا کرنے والا اور ہی ہی جسنے ہمین انھین سبھی کو پیدا کیا ہی پھر اُس خدا کی پرستش کرین جسنے سبکو پیدا کیا ہی یا اُس شخص کی اطاعت کرین جو اپنے سحر کے غرور مین خدا کو بھولا بیٹھا ہی مان لو کہ اگر انکو خبر ہوگی تو وہ ہمکو قتل کرینگے اسکی فکر نہین ہر طرح ایک دن مرنا ضرور ہی سوا ذات باری تعالے کے بقا کسیکو نہین ہی پھر ہم جان بوجھکر اطاعت اپنے معبود حقیقی کی کیون ترک کرین اور طمع دنیا مین اور اپنے اختیارات پر مغرور ہو کر کسطرح اس دین برحق سے باز رہین یہ باتین ایسی موثر تھین کہ گم کم جادو بھی نہایت پریشان ہوئی اور کہا کہ اچھا یہ مسئلہ تو ایسا ہی جسکا ابھی دفعتہً طے ہونا دشوار ہی لہذا بہتر یہ ہی کہ ہم تم دونون میدان جنگ سے علحدہ ہون نہ ہم اکوان پرستون کی شرکت کرین اور نہ تم خدا پرستون کی ہمدردی کرو گل افشان جادو نے کہا ایسا نہین ہو سکتا اسلیئے کہ ساحر طلسم نہ طاق مین ہزارہا ہین اگر تم نہ لڑوگی اور کوئی لڑیگا پانچ ساحر میدان جنگ مین موجود ہین لیکن خدا پرستون کا شریک سوا میرے کوئی نہین ہی اور وہ لوگ

لوگ سحر جانتے بھی نہین ساحران قلعہ ہفت رنگ سے کیونکر مقابلہ کرینگے سب کی جانین
مفت جائینگی کم کم جادو نے کہا کہ جب تک تم خداپرستون کی شریک نہ تھین اسوقت تک کیسے
حفاظت کی گل افشان جادو نے کہا کہ یہ بھی کلمۂ حق تمھاری زبان سے نکل گیا ہو تباؤ کہ
جب کوئی ساحر انکا مددگار نہوا تو یہ لوگ ساحرون کے ہاتھ سے کیونکر بچ گئے سننے بھی سنا ہوگا
کہ یہ لوگ ایک حرف سحر کا نہین جانتے اور انھون نے سیکڑون ساحرون کو مارا اور سیکڑون طلسم
فتح کیے کم کم جادو نے کہا یہ بھی اتفاقی امور ہین اب ہم دیکھتے ہین کہ یہ لوگ طلسم نہ طاق سے زندہ
پلٹ کر جائینگے ہوا ایسکے کہ اگر تم ایسے گھر کے بھیدی لنکا ڈھانے والے انکے شریک ہو جاینگے تو
بیشک زور انکا بڑھ جائیگا پھر بھی یہ خداوند کا کچھ نہین کر سکتے ہین اور دور کیون جاؤ ابھی آج ہی
کے معاملہ کو خیال کر لو کہ اگر تم انکی شریک نہ ہوتین تو صرف اخضر سبزپوش جادو کافی تھا
کہ وہ اکیلا تمام خداپرستون کو قتل کر کے طلسم نہ طاق مین صحیح و سالم چلا جاتا گل افشان جادو
نے کہا کہ اگر مین نہ ہوتی کوئی اور شریک انکا ہوتا اُسپر سے یہ مصیبت ہر طرح ٹلجاتی اورون کے ہاتھے
جاتی کم کم جادو کو یہ سنکر غصہ آگیا اور کہا اے ملکہ گل افشان جادو بس طول تقریر سے کوئی
فائدہ نہین ہے عقل بھی کوئی چیز ہے آگ کا کام ہے جلا دینا اور پانی کا کام ہے آگ کو بجھا دینا اگر تم انکی
شریک نہ ہوتین تو آج ہی ان سبکا خاتمہ تھا گل افشان جادو نے کہا کہ اچھا ہمارے تمھارے
اسی بات کی شرط رہی سہی کہ ہم تم دونون علیحدگی اختیار کرین کوئی کسیکا شریک نہو اُسکے
بعد دیکھو کہ خدا انکو بچاتا ہے یا نہین کم کم جادو نے کہا کہ اچھا یہ مجھے بھی منظور ہے لیکن ایک
شرط یہ ہے کہ اگر یہ لوگ ہاتھ سے ساحرون کے ہلاک ہوئے تو تم پھر کوئی عذر و حیلہ نکرنا اور
خدمت خداوند مین چلی چلنا اور اگر یہ لوگ بچ گئے تو مین بھی دین اسلام اختیار کرونگی اب یہ
فیصلہ گل افشان جادو اور کم کم جادو نے کیا کم کم جادو تو یہ سوچی تھی کہ اگر گل افشان جادو شریک
ان لوگون کی نہ ہوگی۔ تو ایک ہی روز مین سب کے سب قتل ہو جاینگے مین شرط جیت لونگی
اور گل افشان جادو کو یہ خیال ہے کہ اگر مین نہ ہونگی تو میری جگہ پر افسونہ سحر ساز جادو
موجود ہے جو مجھسے بھی بہتر ہے اب یہ دونون ساتھ ہوئین اور اُسیوقت مع لشکر کوچ
کر کے براے امتحان مذہب حق جانب صحرا روانہ ہوگئین اور کم کم جادو نے ایک عرضی
اپنے باپ اصفر زردپوش جادو کو لکھکر بھیجدی کہ مجھسے اور گل افشان جادو
سے یہ بات ٹھہر گئی کہ نہ ہم شریک جنگ ہون اور نہ تم لہذا مین تو ساتھ گل افشان جادو
کے جانب صحرا جاتی ہون اب آپ طبل جنگ بجوا کر ان خداپرستون کا خاتمہ کر دیجیے
جسوقت یہ نامہ ملک اصفر جادو کو پہونچا اور یہ مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دل مین
نہایت خوش ہوا اور حکم طبل جنگ دیدیا اودھر گل افشان جادو اور کم کم جادو
مع لشکر کوچ کرکے جانب صحرا روانہ ہوئین یہ خبر بادشاہ لشکر اسلام کو ہوئی کہ لشکر
کفار مین پھر طبل جنگ بجا ہے فرمایا کچھ پروا نہین ہے کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی
بجے کل دیکھا جائیگا یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا اور تیاریان جنگ کی ہونے لگین

بعد تھوڑی دیر کے ہرکاروں نے آکر تمام گفتگو گل افشان جادو اور کم کم جادو
کی بادشاہ لشکر اسلام سے بیان کی اور جو فیصلہ باہمی طے پایا تھا وہ عرض کیا اور کہا کہ
نہ گل افشان جادو آپکی شریک ہوگی اور نہ کم کم جادو لشکر کفار کی شریک ہوگی دونو
صحرا کی جانب چلی گئین یہ سنکر بادشاہ اسلام نے فرمایا مجھے مدد پروردگار کی ضرورت ہی
اگر گل افشان جادو چلی گئی تو مجھے کوئی فکر نہین ہی حافظ حقیقی سے زیادہ کوئی نگہبان نہین
ہی یہان تک کہ طبل بجتے بجتے زمانہ شب کا برطرف ہوا اور دور سحر برطرف ہوا جن مقامات
پر سیاہی شب اپنا رنگ جمائے ہوئے تھی وہین نور سحری کا جلوہ نظر آتا ہی دونون طرف کے
لشکر اپنے اپنے طور پر عبادت رب بے نیاز سے فراغ حاصل کرکے معرکہ آرائے میدان
جنگ ہوئے دونون طرف کے لشکرون نے مقابل یکدیگر صفین اراستہ کین ایک طرف
فوج ساحران نے پرے جمائے ایک جانب لشکر اسلام صف آرا ہوا بعد آراستگی صفوف قتال
و جدال نقیب نیب و یکرہٹ گئے تھے کہ لشکر کفار سے ملک احمر جادو اپنا کرگدن صحرا دوڑا کر
میدان مین آیا اور پکارا کہ اے گروہ خداپرستان آگاہ ہو جاؤ کہ اب وقت تمھارے زوال
کا آگیا جو تم لوگ طلسم نہ طاق کی طرف آئے لیس بہتر و لازم یہ ہی کہ اطاعت خداوندا کوان
کی اختیار کرو ورنہ میرے ہاتھ سے ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ سنکر بہادران اسلام نے اکوان
تاجدار کو بہت برا بھلا کہا کہ وہ ایک گبر نابکار ہی بھلا ہم اُسکی اطاعت کیا اختیار کرینگے یہ
سنکر احمر جادو نے کہا تو اب آمادہ مرگ و مہیائے قضا ہو جاؤ بس یہ سنتے ہی لندھور ثانی نے
فیل اپنا بڑھایا اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر اجازت حرب مانگی بادشاہ اسلام
نے فرمایا اے لندھور تمنے کیون اسقدر جلدی کی تم جو اس ساحر کے مقابلہ کو چلے ہو تو اسکا کیا
کر لوگے یہ سنکر لندھور ثانی نے عرض کی کہ فضل اللہ کا اقبال چاہیے اگر مین قریب اس ملعون
کے پہونچ گیا تو آپ دیکھیے گا وہ گرز مارونگا کہ تیغہ فولادی بھی ہو تو پست ہو جائے اور اگر نہ
قریب پہونچ سکا تو مارا جاؤنگا حق نمک سے ادا ہو جاؤنگا بادشاہ اسلام نے سر لندھور کا سینے سے
لگایا اور فرمایا کہ حافظ حقیقی کے حوالے کیا اب لندھور ثانی نے فیل اپنا بڑھایا اور دبوچکر
چلے فیل کان کچیا تے ہوئے مثل گولے کے چلا احمر جادو اس خیال مین ہو کر لندھور میدان
مین ٹھہر کر رجز خوانی کریگا بعد اُسکے مقابلہ ہوگا لیکن لندھور نے فیل کو دوڑا دیا اور قریب احمر جادو
پہونچکر نعرہ مارا کہ منم لندھور ثانی اور گرز گاو سر کا وار کیا احمر جادو نے تکبیر اگراف کی صدا پاس
پیدا ہوگئی گرز سر تک نہ پہونچ سکا احمر نے کہا معلوم ہوا کہ تجھے اپنے زور و طاقت پر بہت گھمنڈ ہی
اڑ تو میرے پہلوان سے دیکھون تو لیتا شہزور ہی یہ کہکر ایک پتلہ جھولی سے نکالا اور مع مرکب زمین پر پھینکا اور
کہا اسے کہ یہ بڑا سرکش ہی فوراً وہ پتلہ زمین پر غلطک مار کر اُٹھا اور لندھور ثانی کی طرف چلا لندھور نے اُسے اپنی طرف
آتے دیکھکر آواز دی کہ او ملعون تو کون ہی کاغذ سے انسان بنگیا پتلہ نے جواب دیا کہ مین وہ کاغذ ہون جسپر
بخط شکست تیری شکست تحریر ہی یہ کہکر آتے ہی لندھور ثانی پر گرز مارا لندھور نے گرز اسکا گرز پر روکا
ٹمراتا ہوا پتلے نے آواز دی کہ زدم و لپیٹ گردم لندھور ثانی نے گرد سے نکل کر

اپنا گرز مارا کہ اسے پست کر دون زندہ در گور ہو جائے پتیلے نے گرز لندھور کا سر پر روکا
اتنی بڑی ضرب سر پر جو پڑتی ہے پتلہ غرق از زمین ہو گیا لیکن پھر تڑپ کر زمین سے نکلا اور لندھور
پر وار کیا بڑی دیر تک رد و بدل رہا لندھور عاجز ہو گئے کیسی کیسی ضربین اسون نے لگائین
کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو شق ہو جاتا مگر تپلہ پر کوئی اثر نہ ہوا آخر جھنجلا کر لندھور فیل سے کود ے اور
تپلے سے لپٹ پڑے ٹانگ اسکی پکڑ کر گھوڑے سے کھینچ لیا وہ بھی لندھور سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی
پہر بھر تک لندھور اس پتلے سے لڑا کیے آخر کار تپلہ نے لنگر لندھور کا توڑا اور باندھ کر شکین
اپنے لشکر مین لیگیا اہل اسلام کو لندھور کے اسیر ہونے کا نہایت صدمہ ہوا مگر کیا کر سکتے تھے بادشاہ
اسلام بھی نہایت غمگین ہوئے اور پتیلے نے میدان مین اکر پھر مبارز طلب کیا ابکی مرتبہ افسر میسرہ
فوج اسلام یعنے مالک ثانی مرکب اپنا دوڑا کر سامنے بادشاہ اسلام کے آئے اور اجازت حرب مانگی
فرمایا بادشاہ نے اے مالک دیکھا تمنے کہ کس درجہ کا پہلوان اس ملعون کے ہاتھ سے اسیر
ہوا تم کیا سوچے جو اسکے مقابلہ کو نکلے مالک نے عرض کی کہ بعد لندھور کے مجھے ایک دم زندہ
رہنا پسند نہین اسواسطے کہ زندگی بے لطف ہے مین خود ہی چاہتا ہون کہ جہان لندھور ہے مین بھی
وہین جاؤن فرمایا حافظ حقیقی نگہبان ہو مالک ثانی مرکب اپنا دوڑا کر سامنے اس پتلے کے آئے
اور آواز دی کہ لا ضرب بہادری کی پتیلے نے نیزہ مارا مالک نے نیزہ اسکا نیزہ پر روکا طعنین
چلنے لگین رد و بدل ہونے لگا مالک سا نیزہ باز مگر کوئی قابو نہین چلتا جو بند باندھے ہین
تپلہ اس سہولت سے کھول لیتا ہو کہ معلوم بھی نہین ہوتا یہان تک کہ سنانین بالکل بیکار
ہو گیئن مالک نے نیزہ ہاتھ سے پھینک کر تلوار کھینچ لی اور پتلے پر وار کیا تپلے نے وار مالک کا
سر پر روکا خط بھی نہ پڑا تھوڑی دیر تک رد و بدل رہا آخر تپلہ کلائی سے لپٹ گیا تلوار
چھیننے لگا مالک گھوڑے سے کود پڑے تپلہ بھی کودا کشتی ہونے لگی پہر بھر مین تپلہ انھین
بھی باندھ لیگیا پھر تپلے نے نعرہ کیا ہنوز کوئی بہادر فوج اسلام سے نہ نکلا تھا کہ جانب صحرا سے
گرد اڑی اور ایک سوار پیدا ہوا اور پتلے کے سامنے پہونچا تپلے نے کہا تو کون جواب دیا کہ ملک الموت
پتلے نے کہا کہ سامنے آ تیرے یہ سنتے ہی اس سوار نے اف کی کہ ایک شعلہ دہن سے برآمد ہوا
اور تپلے پر گرا کہ جلکر خاک ہو گیا اب سوار نے شعلہ سے کہا کہ ہان لینا احمر جادو کو بس یہ سنتے ہی
شعلہ بھڑکا اور احمر جادو کی طرف چلا احمر جادو نے نارجیل سحر شعلہ پر مارا ناریل شق ہوا
اور ایک شعلہ پیدا ہوا اور شعلے سے لپٹ گیا کچھ دیر تو دونون شعلے لڑا کیے آخر کار دونون ایک
ہو کر احمر جادو پر گرے اور جلا کر خاک کر دیا اسکا مرنا تھا کہ آندھی چلی خاک اڑی اتشباری ہی
برف باری دیر تک ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من احمر جادو بود حیف مردیم
و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم ادھر مالک و لندھور جو اسیر سحر احمر جادو تھے چھوٹے اور
تلوارین کھینچ کھینچ کر فوج ساحران کی طرف چلے اس سوار نے شعلہ کو اشارہ کیا کہ لینا لشکر احمر جادو
کو شعلہ بلائے مبرم کی طرح لشکر پر چلا جادوگرون نے سحر کرنا شروع کیے اور دریا سے سحر سے
پیلیے پانی برسایا دیوارین کھینچین مگر شعلہ کسی چیز سے نہ رکا جسپر چمک کر گرا وہ جلکر خاک ہوا تھو لوگ

بھاگنے لگے ادھر سوار نے اک ولندحور کو آواز دی کہ آپ پلٹ آئیے یہ وقت آپکا جنگ کا نہین
ہے یہ سنکر یہ دونون سردار تو پلٹ آئے اور اپنے لشکر مین داخل ہوئے لیکن شعلہ نے پھونکنا
اور جلانا شروع کیا حتے کہ تمام لشکر احمر جادو کو پھونک دیا جو لوگ بھاگ کر دور نکل گئے
تھے وہ بچے باقی سب جل گئے اب شعلہ اسود جادو کے لشکر پر گرا اور ساحرون کو جلانے لگا یہ دیکھکر
اسود جادو نے ایک دو ہتڑ مارا دیکھا کہ ایک زنگی سیاہ فام زمین سے پیدا ہوا ہاتھ مین
اسکے ایک شیشہ تھا اسنے شعلے کی طرف دیکھکر آواز دی کہ ادھر آ ادھر کہان جاتا ہے شعلہ
زنگی کی طرف چلا زنگی نے کچھ اسم سحر پڑھکر زبان مین نشتر دیکر خون شیشے مین ڈالا
اور کہا لے یہ تیری خوراک ہے بس شعلہ سمٹ کر شیشہ مین داخل ہوا اور خون چاٹکر نکلا چاہتا
تھا کہ زنگی نے ڈاٹ شیشہ پر لگا دی بس شعلہ نے شیشہ کے اندر چرخ مارا اور شیشہ ٹوٹا
ایک چٹاخے کی آواز پیدا ہوئی اور شعلہ زنگی پر گرا کہ اسکو جلا کر خاک کر دیا اور اب اسود جادو
کی طرف متوجہ ہوا اسود جادو نے ترنج و نارنج سحر پڑھکر شعلے پر مارنا شروع کیے جو شے
شعلہ کے سامنے آئی وہ جلکر خاک ہو گئی اب شعلہ اسود جادو پر گرا اسود جادو بھی جلکر خاک
ہو گیا اسکے مرنے سے بھی ایک طوفان پیدا ہوا دار و گیر کی صدا بلند ہوئی دیر تک زمین کو زلزلہ
رہا آتش باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اسود جادو بود اب
جو روشنی ہوئی دیکھا کہ شعلہ اسود جادو کے لشکر کو غارت کر رہا ہے ہر طرف چمک چمک کر گر رہا ہے
ایک قیامت کبرے برپا ہے ساحر مر رہے ہین اور بھاگ رہے ہین کسی سے شعلہ رکتا نہین یہ دیکھکر
ابیض جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک جام نکالکر پانی سے لبریز کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر
شعلہ کی طرف اشارہ کیا شعلہ چمک کر جام مین گرا جام کے ہزارہا ٹکڑے ہو گئے جو ٹکڑا جس ساحر
پر پڑا اتن بدن مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک ہو گیا ایک ٹکڑا ابیض جادو پر پڑا یہ بھی جلنے لگا
اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اہل لشکر نے ہر چند کوشش کی کہ اس آگ کو بجھا دین مگر وہ
آتش فزوں ہوئی آخر کار یہ بھی جلکر خاک ہوا اب زنگی نے شعلہ کو آواز دی کہ ارے اصفر جادو
کو کہ اب یہی باقی ہے یہ سنکر شعلہ اصفر جادو کی طرف متوجہ ہوا اور چمک کر چلا اصفر جادو نے
جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر رگ گردن کا خون لیا اور چھینٹا شعلہ پر مارا کہ شعلہ ٹھہر گیا اسنے آواز
دی کہ ارے نہین اسکو زنگی کو جسنے تجھے بیکار کیا ہے اور ساحر پرستون کو قتل کر رہا ہے بس
یہ سننا تھا کہ شعلہ چمک کر زنگی پر گرا اور زنگی کو جلا کر خاک کر دیا اب اصفر جادو نے آواز
دی کہ لینا لشکر اسلام کو اب یہ شعلہ چمک کر لشکر اسلام کی طرف چلا بادشاہ اسلام نے
فرمایا کہ یہ وہی آفت معلوم ہوتی ہے جسنے آفتاب زرین علم کو پھونکا تھا نہین معلوم کس دست
نے اسے اسیر کر کے قابو مین کیا تھا اور ہماری طرف سے بھیجا تھا مگر اب وہ بلا پھر ہم ہی پر
نازل ہوئی ادھر شعلہ چمک کر مظفر بن ضیغم خون آشام کے لشکر پر گرا اور بہادران
اسلام جلنے لگے تھوڑے عرصہ مین مع مظفر بن ضیغم خون آشام کے سب کو جلا کر
خاک کر دیا اب یہ درقا سے زنجیر خوار کے لشکر پر گرا اور انکو بھی مع لشکر پھونک دیا مگر

مگر کیا جرأت لشکر اسلام کی تھی کہ کوئی اپنی جگہ سے ہٹنے کا نام نہین لیتا ہے بس ایک مرتبہ
بجلی چمک کر قریب اس شعلہ کے آئی اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ افسونہ سحر ساز جادو اور
اسنے بھی زبان مین نشتر دیکر خون اسکا لیا اور آواز دی کہ تیتا نہین دشمن کو ایسا
بھولا کہ اپنے بیگانے کو نہین پہچانتا ہے دیکھ دشمن وہ کھڑا ہے بس یہ سنتے ہی شعلہ ادھر سے
پلٹا اور اصفر جادو کی طرف چلا اصفر جادو نے جو دیکھا کہ شعلہ پھر میری طرف آتا ہو اب
یہ گھبرایا اور آواز دی کہ یہ پردہ مین چھپکر مقابلہ کیسا اگر تجھکو دعوی مردی و مردانگی ہو تو سامنے
آ ملکہ افسونہ سحر ساز نے سنکر غصہ مین نیک و بد نہ سوچا فوراً سحر ظاہر کیا دیکھا اصفر جادو
نے کہ ایک ساحرہ نقاب پوش کھڑی ہوئی سجدہ کر رہی ہے پشت پر چالیس ہزار نازنین
زیور جواہر مین غرق باد و بط و طاؤس وغیرہ پر سوار جھولیان کمخواب کی گلی ہوئین پس
اصفر جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے اوپر دم کیا بعد اسکے جھولی سحر کی اٹھاکر شعلہ پر
کھینچ ماری جسقدر ترنج نارنج گولے فولادی تمام اسباب سحر تھا منتشر ہوگیا اور اسی
سے لشکر پر گرا قریب اسی بیاسی جادوگرون کے مارے گئے اور شعلہ چمک کر اصفر جادو
پر گرا اسنے اف اف کی مگر تن بدن مین آبلے پڑ گئے چونکہ یہ طلسم بند تھا اور قضا اسکی
ابھی دور تھی اس وجہ سے یہ بچگیا فوراً چار پتلے فولادی زمین سے پیدا ہوئے اور اصفر جادو
کو لیکر جانب طلسم نہ طاق بھاگے گو شعلے نے پتلون کا پیچھا کیا مگر پتلے اسقدر تیز بھاگے
کہ شعلے نے نہ پایا اب شعلہ پلٹ کر فوج ساحران پر گرا اور جلانا پھونکنا شروع کیا فریاد کی
صدا بلند ہوئی جو ساحر بھاگ کر نکل گئے وہ تو بچے باقی سب جل گئے تمام میدان مین جابجا
راکھ کے ڈھیر تھے اب افسونہ سحر ساز نے کچھ اسم پڑھکر دہن اپنا باز کیا اور شعلہ لعل
شبچراغ بنکر دہن افسونہ سحر ساز مین جاکر غائب ہوگیا بادشاہ اسلام نے ملکہ کی نہایت تعریف
کی کہ سبحان اللہ اس سن مین یہ کمال سحر خدا تمھین طول حیات عنایت کرے اور اقبال زیادہ
کرے ملکہ نے جھک کر سلام کیا اور عرض کی کہ یہ سب حضور کا اقبال تھا ورنہ میری کیا
حقیقت تھی جو مین اتنے بڑے ساحرون کے مقابلہ مین فتحیاب ہوتی بادشاہ اسلام نے
فرمایا کہ ای ملکہ اپنے نام نامی سے آگاہ کرو تاکہ ہمین بھی معلوم ہو کہ ہماری محسنہ فلان عورت
ہے اور اس سبب سے ہے افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ اجازت میرے شوہر کی نہین ہے
انشاءاللہ وہ وقت بھی قریب ہے جب وہ صورت اپنی آپکو دکھلائینگے اور اپنے نام نامی
سے آگاہ کرینگے تو لونڈی بھی حال اپنا بیان کردیگی کوئی عذر نہ ہوگا بادشاہ اسلام یہ
سنکر خاموش ہو رہے لیکن رنج ہوا ملکہ افسونہ سحر ساز اپنے لشکر مین پہنچ گئی ملکہ ہمراہ
رکاب سعادت انتساب شاہ ہوئی بادشاہ اسلام داخل بارگاہ سلیمانی ہوئے ملکہ بھی
آگے بیٹھی اب یہ سب تو یہان بیٹھے ہین ادھر گل افشان جادو اور کلم کلم جادو اس
انتظار مین بیٹھی ہین کہ دیکھیے لشکر اسلام سے کیا خبر آتی ہے ساحرانکی طرف سے مین ہین
اور گھڑی گھڑی کی خبر پہنچ رہی ہے سنتی ہین کہ اب یہ ہوا اور اب یہ ہوا یہان تک کہ اصفر جادو نے

نہ جلنے کی خبر پہونچی بس یہ سنتے ہی کم کم جادو بیتاب ہو کر اٹھی تھی کہ یہ کون سے ساحر نے اکر کمک اہل اسلام کی کی اور میرے باپ کو جلا دیا ہر چند کہ کم کم جادو کو بھی اطمینان تھا کہ اصفر جادو کی موت یون نہین ہے لیکن اذیت ضرور پہونچی ہوگی اور یہ بیتاب ہو کر اٹھی تھی کہ جا کر مقابلہ کرون اور باپ کا بدلا لون کہ گل افشان جادو نے آنچل پکڑ لیا اور کہا اے کم کم جادو یہ شرط کے خلاف ہے بس ہمارے تمھارے اسی بات کا اقرار تھا کہ اگر ہم دخل نہ دین تو تم بھی دخل نہ دو تماشا قدرت پروردگار کا دیکھو اور اگر اہل اسلام کی فتح ہو تو تم مسلمان ہو جاؤ اور اگر ان پرستون کی فتح ہو تو مین مذہب اسلام کو ترک کرون کم کم جادو یہ سنکر چپ ہوئی کہ واقع مین شرط تو یہی تھی گل افشان جادو نے کہا کہ سوچ کس بات کا ہے اگر اب بھی تامل ہو تو تم اپنے مذہب کو ترک نکرو اور مجھسے مقابلہ کرو کم کم جادو خوش ہوئی اور کہا کہ چلو خدمت بادشاہ اسلام مین اور شرف قدمبوسی حاصل کرو کم کم جادو نے کہا مجھے اب کوئی عذر نہین ہے گل افشان جادو نے کم کم جادو کو اپنے ہمراہ لیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوئی یہان بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ گر ہین اور افسونہ سحر ساز جادو نقاب چہرہ پر ڈالے ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھی ہے سرداران لشکر یہ ملکہ افسونہ سحر ساز کا ادا کر رہے ہین بادشاہ اسلام نے ورقا سے زنجیر خوار اور مظفر بن ضیغم خون آشام کی لاکھ مع لشکر جمع کرا کر دفن کرا دی تھی افسونہ سحر ساز نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ مجکو یہ منظور نہ تھا جو حال میرا کسی ساحر طلسم پر ظاہر ہو اسلیئے کہ مین عزیز ہون اکوان تاجدار کی اگر انسکو خبر ہو جائیگی تو پھر مین ضرور گرفتار ہو جاؤنگی اور یہان نہین معلوم کیا کیا آفتین برپا ہونگی مین نے ہر چند کوشش کی کہ مین ظاہر نہ ہون اور دفع سحر کردون مگر ممکن نہ ہوا کیونکہ اصفر جادو بادشاہ طلسم قلعہ ہفت رنگ ہے اسکا رد سحر کرنا ہر ایک کا کام نہ تھا مجبوراً ظاہر ہونا پڑا اسی وجہ سے دو رفیق حضور کے مع لشکر ہلاک ہوئے مجھے سخت ندامت ہے لیکن الحمد للہ کہ مین نے اسطرح اصفر جادو کو مغلوب کیا کہ اسپر ظاہر نہین ہونے پایا کہ مین کسکے سحر سے مغلوب ہوا بادشاہ اسلام کو معلوم ہوا کہ یہ ساحرہ معزز بن طلسم نہ طاق سے ہے فرمایا کہ خدا تمکو اسکی جزا دے اتنے مین ہرکارون نے آکر عرض کی کہ حضور دو جادوگر یہان حاضر ہونا چاہتے ہین فرمایا بلالو دیکھا کہ ملکہ گل افشان جادو کم کم جادو کو اپنے ہمراہ لیے آتی ہے دونون نے بصد ادب سلام کیا بادشاہ اسلام نے انکے واسطے بھی کرسیان جواہر نگار بچھوادین اور اشارہ بیٹھنے کو کیا یہ دونون سلام کرکے بیٹھ گئین بادشاہ اسلام نے نام اور سبب آنیکا دریافت کیا گل افشان جادو نے عرض کی کہ حضور میرے نام سے تو واقف ہین کہ مجکو گل افشان جادو کہتے ہین مگر ان سے شاید ناواقف ہون یہ وہی ہین جنسے مجھسے سر میدان مقابلہ ہوا تھا اب یہ راہ راست پر آئی ہین اور مذہب اسلام اختیار کیا چاہتی ہین بادشاہ اسلام نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اگر اسلام اختیار کروگی تو سحر سے توبہ کرنا پڑیگی کم کم جادو نے عرض کی کہ ابھی حضور کو بڑی بڑی مشکلین درپیش ہونگی اگر ہم لوگ سحر سے توبہ کر لینگے تو اپنی حفاظت بھی نہ کر سکین گے لہذا اگر مناسب ہو تو ابھی ہم مسلمان نہ ہون مطیع اسلام ہونے کو موجود ہین بادشاہ

اسلام نے فرمایا کوئی مضائقہ نہین ہو اکثر ایسا ہوا ہو الاعمال بالنیات + ہمارے یہان نیت پر دار ومدار ہو جسنے قصد فعل نیک کا کیا وہ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھ گیا اور جسنے قصد بدی کا کیا تا جب تک اُس سے ظہور مین نہ آئے نامۂ اعمال مین نہین تحریر ہوتی ہو یہ سنکر گم گم جادو نہایت خوش ہوئی اور عرض کی کہ بیشک شان رحمت باری انھین امور سے ظاہر ہوتی ہو ان لوگون کو تو بارگاہ سلیمانی مین چھوڑا جاتا ہو

اور اول حال ملک اصفر زرہ پوش جادو کا گذارش کیا جاتا ہو

کہ اسکو پتلہ ہاے سحر میدان جنگ سے جو لیکر بھاگے اور داخل طلسم نہ طاق ہوئے سیدھے قلعہ ہفت رنگ کے گنبد نجم مین پہونچے اور اصفر جادو کو مسند پر لٹا دیا وہان ملکہ ارغوان جادو زوجہ ملک اصفر جادو موجود تھی اُسنے جو یہ حالت اپنے شوہر کی دیکھی سر پیٹنے لگی اور روتی ہوئی ہفت اندام جادو کے پاس آئی ہفت اندام جادو نے کہا کیون کیا ہوا ارغوان جادو نے حالت اصفر جادو کی بیان کی یہ سنکر ہفت اندام جادو کو نہایت تعجب ہوا اُسوقت اُسنے ایک نامہ بنام خوبان جادو تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ پانچ ساحر قلعہ ہفت رنگ سے بیابان نہ طاق کو گئے تھے جنمین سے فقط بادشاہ لشکر واپس آیا ہو وہ بھی ایسی حالت سے ہو کہ اگر طلسم بند ہوتا تو زندہ پھر کر نہ آتا اور قرینے سے پایا جاتا ہو کہ اور ساحر یا اسیر ہوئے یا مار ڈالے گئے طلسم نہ طاق کے ساحر ایسے نہین ہین جنکو دوسرے مقام کا ساحر قتل کر سکے یا ہزیمت دیسکے اسمین کچھ بھید معلوم ہوتا ہو ضرور کوئی ساحر زبردست اہل اسلام کا شریک ہوا ہو یہ نامہ تو اُسنے خوبان جادو کے نام روانہ کیا اور اصفر جادو کے دیکھنے کو آیا دیکھا کہ عجیب حالت ہے اصفر جادو بیہوش پڑا ہوا ہو اُسنے مرہم سحر زخمون پر لگایا اور آب دمیدہ سحر اصفر جادو کو پلایا کہ اسکو ہوش آیا اور زخمون مین ٹھنڈک پڑی ہفت اندام جادو نے حال پوچھا اصفر جادو نے کہا کہ یہ معلوم ہوتا ہے تمام جسم مین ایک آگ لگی ہوئی ہو ہفت اندام جادو نے کہا کہ کچھ حال جنگ کا بیان کرو اصفر جادو نے سب کیفیت بیان کی کہ اول گل افشان جادو نے پہونچکر اصفر جادو کو اسیر کیا بعد اُسکے گم گم جادو میری دختر نے چمن افروز جادو انکی وزیر زادی کو گرفتار کیا اب گل افشان جادو سے سحر چلنے لگے کوئی کسی پر غالب نہ آیا آخر طبل بازگشت بجا اور دونون میدان سے پھر گئین گم گم جادو گل افشان جادو کے پاس گئی کہ سبب شرکت لشکر اسلام کا اس سے دریافت کرے وہان جاکر نہین معلوم دونون مین کیا صلاح ہوئی کہ دونون صحرا کی طرف چلی گئین بعد اسکے احمر جادو نے عرصہ فوج اسلام پر تنگ کیا اتنے مین ایک زنگی شیشہ سحر لیے ہوئے پیدا ہوا اور اُسنے ایک شعلہ کو شیشہ سے رہا کیا اس شعلے نے احمر جادو و اسود جادو و ابیض جادو سبکو ہلاک کیا اور فوج ساحران کو جلایا کسی کے سحر سے وہ شعلہ فرو نہ ہو سکا آخر کار نوبت میری آئی مین نے اُس شعلے کو پلٹا دیا اور لشکر اسلام پر گرایا دو سردار مع لشکر جلکر خاک ہو گئے بعد اسکے ایک ساحرہ نقابدار پیدا ہوئی اور اُسنے اب جو اس شعلے کو پلٹایا تو

پھر مجھسے رد سحر نہ ہوسکا تمام لشکر تباہ ہوگیا اور میری یہ حالت ہوگئی اگر محافظ میرے مجکو اُٹھا نہ لاتے تو مین بھی ہلاک ہو جاتا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ ساحرۂ نقاب پوش کون تھی یہ سنکر ہفت اندام جادو نہایت متحیر ہوا کہ یہ کون ساحرہ ہی اصغر جادو نے کہا کہ یہ بھی کوئی عزیز قریب خداوند اکوان کی ہوگی جو روپوشی کیے ہوئے تھی کیونکہ پہلے گل افشان جادو بھی چہرہ پر غازۂ سحر ملے ہوئے تھی جب تم کم جادو کو شبہ ہوا کہ یہ کون سی ایسی ساحرہ ہی جو برابر میرے سحر کا جواب دی رہی ہی اور اُسنے آئینہ سکندری جھولی سے نکالکر سامنے کیا تو حال گل افشان جادو کا کھلا اور غازۂ سحر دور ہوگیا اسیطرح یہ ساحرہ جسنے چہرہ پر نقاب ڈالی تھی اور اپنے کو پوشیدہ کیا تھا یہ بھی کوئی عزیز قریب خداوند اکوان کی ہوگی اسلیئے اُسنے بھی اپنے کو چھپایا تھا اب ہفت اندام جادو تو منتظر جواب خط سا ہو تا ہی اور اصغر جادو کی تیمار داری کرتا ہی بیان اول حال اس نامہ کا بیان کیا جاتا ہی جو ہفت اندام جادو نے خوبان جادو کے نام تحریر کیا تھا جسوقت یہ نامہ پاس خوبان جادو کے پہونچا اور اسنے نامہ پڑھا نہایت پریشان ہوا کہ یہ کون لوگ شریک اہل اسلام ہوئے فوراً قلعہ ہفت رنگ کی جانب روانہ ہوا اور جبر ہفت اندام جادو کو ہوئی یہ برائے استقبال آیا اور خوبان جادو کو قلعہ مین لایا خوبان جادو نے اصغر جادو کی حالت دیکھی اور کچھ اسم سحر پڑھکر پانی پلایا خاک قبر سامری زخمون پر لگائی کہ اصغر جادو اچھا ہوا اب تمام کیفیت زبانی اصغر جادو سنکے دریافت کرکے ایک عرضی بنام اکوان تاجدار تحریر کی کہ مین نے قلعہ ہفت رنگ سے پانچ ساحر برائے استیصال لشکر اسلام روانہ کردیے تھے کہ ان لوگون کا دین خاتمہ ہو جائے لیکن ملکہ گل افشان جادو نے ان لوگون کو شکست دی بعد اسکے جو کچھ کیفیت تھی مفصل تحریر کرکے آخر مین ساحرۂ نقاب پوش اور اسکے شعلۂ سحر کا حال تحریر کیا اور لکھا کہ یہ کام غیر شخص کا نہیں ہی کہ ساحران قلعۂ ہفت رنگ سے سامنا کرسکے اور فتحیاب ہوکر میدان سے پھرے اگر اسی طرح گھر کے چراغ سے آگ لگا کریگی تو فتح کا انجام بخیر ہی اور یہ عرضی بالا ہوا اڑا دی اور خود اپنے مرحلہ کی جانب روانہ ہوگیا اور ہفت اندام جادو سے کہا کہ اب تم اپنے قلعہ کا انتظام کرو اور مرحلون پر ساحرون کو معین کرکے پھر سے قلعہ کو مضبوط کرو ہم دیکھتے ہین کہ اگر یہی زور ان لوگون کا ہی اور یون ہی ترقی کرتے جائینگے تو ایک روز داخل طلسم ہوکر خداوند کے مقابلہ پر آئینگے ہفت اندام جادو نے پھر سے قلعہ کا بندوبست شروع کردیا اور مرحلون کو مضبوط کرکے پانچوین حجرہ کا اصغر جادو کو مالک کیا اور چار ساحرون پر افسر کرکے آپ دربند ہفتم پر مقیم ہوا اب اس قلعہ کا حال بروقت تحریر ہوگا کہ یہ کیسا سخت مقام ہی اور ہفت اندام جادو کی لڑائیان دیکھکر ناظرین کو لطف حاصل ہوگا لیکن اب کچھ حال بارگاہ اکوان تاجدار کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ گبر نابکار تخت خداوندی پر بیٹھا ہی ساحران غدار اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کرسیون و دنگلون پر ہین اس بارگاہ کی عظمت وشان جسوقت بیان ہوگی تو معلوم ہوگا کہ اکوان تاجدار

نے کیسی خداوندی طلسم نہ طاق مین قایم کی ہی اسوقت طول بیجا کے خیال سے ترک کیا جاتا ہی غرضکہ اکوان تاجدار بیٹھا ہوا ہی کہ ایک رقعہ گود مین آکر گرا اکوان تاجدار نے اٹھاکر پڑھا اور مضمون مندرجہ سے آگاہی ہوئی معلوم ہوا کہ خوبان جادو نے جو کچھ شکایتین لکھی ہین بہت درست ہین ان چھوکریون نے فریب کیا اور جاکر لشکر اسلام کی معین ہوئین یا تو یہ کسی شاہزادہ پر عاشق ہوکر ان لوگون کی شریک ہوئین یا اور کوئی پیچ پڑا غرضکہ اسنے اسیوقت پرکالہ جادو کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم جاکر ان چھوکریون کو پکڑ لاؤ پرکالہ جادو چالیس ہزار ساحرون کی جمعیت سے جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوئی بعد اسکے اکوان تاجدار نے خود ایک اسم سحر پڑھکر دستک دی دیکھا کہ ایک ساحر مہیب صورت بالاے ہوا سے قفس آہنی لیے ہوئے پیدا ہوا اکوان تاجدار نے تفنگ سحر پڑھکر اسکو دی اور کہا کہ تو جاکر افسونہ سحر ساز اور گل افشان جادو اور کم کم جادو ان سبکو اسی قفس مین بند کر لا اور شعلہ سحر کو اوسی گنبد پر قائم کر دینا جہان اس قفس کو لٹکانا بعد ان جادوگرنیون کی گرفتاری کے لشکر اسلام کا خاتمہ کرکے میرے پاس جلد واپس آنا یہ سنکر وہ ساحر بھی جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا

اب کچھ حال لشکر اسلام کا گزارش کیا جاتا ہی

کہ جسوقت شرف خدمت بادشاہ اسلام افسونہ سحر ساز جادو و گل افشان جادو و کم کم جادو کو حاصل ہو چکا تو قید اخضر سبز پوش جادو کی حاضر کی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ نکلا اسکی زبان سے کھینچ دو اور پوچھو کہ کیا ارادہ ہی اگر اسلام قبول کرے یا مطیع اسلام ہو تو رہا کردو ورنہ قتل کرد حسب الحکم بادشاہ اسلام نکلہ زبان اخضر جادو سے کھینچ لیا گیا اور اسنے قصد کیا کہ سحر کرکے بھاگ جاؤن دیکھا تو سحر فراموش ہی اخضر جادو نے کہا عجب یہ بارگاہ عالیجاہ ہی کہ اسکے رعب سے مجھے سحر فراموش ہو گیا اسکے کہنے سے گل افشان جادو و کم کم جادو و افسونہ سحر ساز جادو سبکو خیال پیدا ہوا کہ ہمین بھی سحر یاد ہی یا نہین خیال کیا تو سبکو سحر یاد نہ تھا افسونہ سحر ساز نے بادشاہ اسلام سے عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہی بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس بارگاہ کی تاثیر ہی جب تک اس بارگاہ مین رہو گی ہرگز سحر یاد نہ آئیگا یہ سنکر ان سبکو نہایت تعجب ہوا اب اخضر جادو کو دعوت اسلام کی اخضر جادو از سر صدق مطیع اسلام ہوا بعد اسکے افسونہ سحر ساز وغیرہ بادشاہ اسلام سے رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکر کی طرف چلین اب انکا حال پھر بیان کیا جائے گا کہ یہ کب آتی ہین اب

پھر بیان ہے داستان عبرت نشان صاحبقران اعظم و صاحبقران کوچک و سکندر رستم خو کی بیان کیجاتی ہی جسمین حال عرس مزار شریف حضرت سلیمان کا بھی شامل ہی

راویان شیرین زبان و حاکیان رنگین بیان اس داستان حیرت عنوان کو اسطرح زیب قرطاس

کرتے ہین شعر ؎ بزم سخن طوطے خوش نوا ؛ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ؛ کہ صاحبقران اعظم وغیرہ تو نیرنگ قاف کو فتح کر کے جانب گلستان ارم روانہ ہوئے ہین یہ ہنوز گلستان ارم تک نہین پہونچنے پائے ہین اول کچھ حال عرس مزار حضرت سلیمان علے نبینا وآلہ وعلیہ السلام کا گزارش ہوتا ہے واضح رائے بیضا ضیائے ناظرین باتمکین ہو کہ یہ مزار شریف سرزمین قاف مین قریب کوہ مروارید واقع ہے مجاور اس مزار کی ملکہ سلیمان پری ہے جو کہ نواسی حضرت سلیمان کی اور خوشدامن شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان کی ہے چونکہ یہ مقام سرزمین قاف مین منتخب ہے آب وہوا یہان کی نہایت عمدہ ہے اور عجب مقام فرحت فزا ہے وہ آبشارون کی کیفیت سبزہ کا لہلہانا گلہائے بوقلمون کی بہار گویا نمونہ بہشت ہے اور کوہ مروارید بھی ایک کوہ سفید ہے اور نہایت سڈول مانند دانہ دُر آبدار کے ہے اسیوجہ سے اسکو کوہ مروارید کہتے ہین اسی مقام پر زوجہ شاہزادہ نور الدہر ملکہ جواہر پری بھی موجود ہے اس مقام کا ذکر طلسم گوہر بار سلیمانی کی ضمن مین ایرج نامہ مین آچکا ہے یقین ہے کہ ناظرین کو یاد آگیا ہوگا جب زمانہ عرس جناب سلیمان علیہ السلام کا قریب ہوتا ہے تو شقے اور پروانے تمام اکابرین قاف کے نام روانہ ہوئے ہین تاکہ سب شریک جلسہ ہون اور جناب مرحوم کو فاتحہ خیر سے یاد کرین اور اس جلسے سے روساء قاف مین باہم ملاقات بھی ہو جائے چنانچہ وہ زمانہ پھر قریب آیا اور ملکہ سلیمان پری نے شقے اور پروانے تحریر کر کے جابجا روانہ کیے ایک نامہ دار جانب گلستان ارم روانہ ہوا اور بہارستان قاف کی طرف چلا ایک شہر نقش نگارین مین آیا جہان سکندر رستم خو وارد ہوئے تھے اور عشق انکو ملکہ ماہ سیما کے ساتھ ہوا تھا اور عین شادی مین پنجہ لیگیا تھا ایک نامہ دار ملک خضران شاہ جد سہراب عالیجاہ کی خدمت مین آیا اسیطرح ہر ہر مقام پر شقے اور پروانے پہونچے اور یہ سب شاہ وشہریار تیاری کر کر کے مع اہل وعیال جانب مزار سلیمان روانہ ہوئے لیکن جسوقت نامہ دار سلیمان پری خدمت مین ملکہ قریشیہ سلطان کی پہونچا اور نامہ سلیمان پری کا دیا ملکہ قریشیہ سلطان نے نامہ کو پڑھا نہایت پریشان ہوئین کہ دیکھیے زمانہ پر آشوب ہو رہا ہے دشمن ہر وقت اپنی گھات مین رہتے ہین ایسا نہ ہو کہ وہ سرزمین پاک وطاہر ہے ظلم کفار سے خراب ہو غرضکہ اس رقعہ کو لیے ہوئے قبر ملکہ سلیمان بہری پر آئین اور بعد فاتحہ خوانی کہنے لگین کہ اے والدہ ماجدہ چلیے کہ یہ رقعہ طلبی آیا ہے ملکہ سلیمان پری نے بلایا ہے مین بغیر آپکے کبھی نہین گئی آئیے اور مجھکو اپنے ہمراہ لیچلیے اسواسطے کہ بغیر بزرگون کی سرپرستی کے خردون کی عزت نہین ہوتی یون مجھے کون جانے گا اور کون پہچانے گا کہ یہ کون ہے اور کہان سے آئی ہے جسوقت قبر ملکہ آسمان پری سے جواب نہ آیا تو قریشیہ ثانی نے کہا کہ حضور اب آئیے اپنی جان ہلاک نہ کیجیے قریشیہ سلطان نے کہا کہ مین بغیر اپنی ماں کے عرس مین نہ جاؤنگی قریشیہ ثانی نے کہا کہ وہان چلکر غم غلط ہوگا جو دور دور کے رہنے والے ہین وہ سب ایک وقت مین ایک مقام پر جمع ہونگے اور اس

مجمع مین انکا بھی دل بہلیگا یہان رہکر اور پریشان ہو جیسے گا در و دیوار فرش و مکان اور نیز
دوسری چیزین جسقدر ہین انکو دیکھ دیکھ کر جدہ جدہ کا دھیان آئیگا اور دل پریشان ہوگا قریشیہ
سلطان نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے یہ چاہتی ہے کہ عرس مین شریک ہون اور اپنے عزیزون
سمیت ہون ملکہ قریشیہ سلطان نے نامہ بر کو تو رخصت کیا اور کہلا بھیجا کہ مین انشاء اللہ تاریخ مقررہ
سے پہلے ہی پہونچ جاونگی بعد اسکے ہاتھ جانب آسمان بلند کرکے دعا کی کہ پروردگارا بعد اس
سال کے دوسرا سال مجھے دیکھنا نصیب نہ ہو اور اب بغیر اپنی مان کے مین زندہ رہنا نہین چاہتی
ہان بعد میرے یہ لڑکی ہے اور صاحبقران کوچک یارب تو ان دونون کو زندہ رکھنا کہ نام صاحبقران
اور مجھ ہیرو کا پردہ قاف مین باقی رہجاے مجکو اب ہوس زندگی نہین ہے یہ کہکر قبر سے اوٹھین
اور قصر معلے مین داخل ہوئین اب کبھی اپنے مان کے غم مین روتی ہین کبھی اپنے فرزند کو یاد
کرکے آنسو بہاتی ہین کہ اگر وہ بھی میرے ہمراہ ہوتا اور اسیر طلسم نہ ہوتا تو دلکو قوت تھی یا
بہائی صاحب یعنے صاحبقران اعظم بھی ہوتے تو بعزت تمام اپنے ہمراہ لیچلتے افسوس کہ
اس پریشانی و بے سروسامانی سے مین کبھی نہین گئی تھی جسطرح اس سال جانا ہوگا مگر کیا چارہ
ہے جو مرضی الٰہی ہر چند کہ وہ مقام فرحت زا ایسا ہے یہان غم غلط ہوتا ہے بیمار شفا یاب ہوتے
ہین نامرادون کی مراد دل برآتی ہے مگر اپنی تو وہ حالت ہے جو شاعر کہ گیا ہے رباعی

اے درد یہ ورد جی سے کھونا معلوم ٭ جون لالہ جگر سے داغ دھونا معلوم ٭ گلزار جہان ہزار
پہولے لیکن ٭ اپنے دل کا شگفتہ ہونا معلوم ٭

بعد اسکے جلا جل پری اور مسلسل پری
و توسن پری و طاوس پری وغیرہ کو اطلاع کی سب حاضر ہوئین قریشیہ سلطان نے لباس
سلاہ جو رانڈون کا دستور ہوتا ہے زیب تن فرمایا اور معمولی سامان ساتھ لیا اور والدہ فخرزاد
و گہرزاد و زوجہ لندھور وغیرہ کو ہمراہ لیکر جانب کوہ مروارید روانہ ہوئین اسیطرح ایک
نامہ صدف پریزاد حاکم جزیرہ ارغوان کے پاس بھی پہونچا اور یہ بھی مع متعلقین و متوسلین
جانب کوہ مروارید روانہ ہوے قاف مین جسقدر اہل اسلام ہین ادنے سے اعلے تک کوئی ایسا
نہین ہے جو اس جلسہ سے محروم رہے تمام دنیا کے کام ترک کرتے ہین گھربار کو چھوڑ کر اس عرس
مین ضرور شریک ہوتے ہین اس زمانے مین سوا کوہ مروارید کے کہ یہان تمام قاف کی آبادی
ہوتی ہے اور ایک سمان ہوتا ہے باقی تمام قاف گویا ویران ہو جاتا ہے ہر ایک مقام پر چند ملازمین
رہجاتے ہین انکو بھی رہنا شاق ہوتا ہے مگر تابعداری ضروری چیز ہے اب یہان سے تو سب پریزاد اور
پریان جانب کوہ مروارید روانہ ہوئین اور وہان ملکہ سمتمن پری نے مقبرہ کو آراستہ کیا مقامات
والیان قاف کے لیے حسب مراتب تجویز فرمایے کہ فلان مقام پر خیمہ ملکہ آسمان پری
کا صدر مقام مین برپا ہوگا اور فلان مقام پر صدف پریزاد مع گلشن پری وغیرہ کے آکر اتریگی
اور اس جگہ بادشاہ شہر نقش و نگار مع اہل و عیال آکر قیام کریگا اور اسطرف ملک خضران
پریزاد مع خضراب پری وغیرہ آکر خیمہ برپا کریگا جب اس انتظام سے فرصت ہوئی تو راستے قائم
کیے اور ادنہین ٹٹیان نصب کرادین چار پھاٹک ٹھاٹھ بندھوا کر بنواے اور سامان روشنی کا کیا

درختون مین قندیلین آویزان کرائین قوال بیچے دور دور سے آئے انکے واسطے علیٰحدہ ایک
مقام معین کر دیا تھا یہ وہان آکر ٹھہرے اب ایک روز باقی ہی ہزار ہا پریزاد مصروف اہتمام
ہین کہ یکایک جانب ملک خضرانیہ سے تق گرد و غبار بلند ہوا دیو واسطے دریافت حال کے
روانہ ہوئے کہ کون آتا ہی تاکہ آسکے حسب مراتب اسکا استقبال کیا جاسے بعد کچھ دیر کے آکر
عرض کی کہ ملک خضران پریزاد تشریف لاتے ہین یہ سنکر ملکہ سلیمان پری نے جو مقام معین
تھا وہان تک جاکر خضران پریزاد کا استقبال کیا اور اپنے ہمراہ لاکر جو جگہ انکے واسطے معین تھی
وہ بتائی خضران پریزاد نے خیمہ برپا کیا اور مع اہل و عیال آکر اُترے انکے ساتھ پانچون لڑکیان
انکی یعنے مضراب پری و نایاب پری سیماب پری گلشن پری و جواہر پری بھی
تھین اور دونون لڑکے سہراب ثانی کے بھی تھے کہ سن انکے چھ سات برس کے ہونگے یہ
سب سلیمان پری سے آکر ملین اور خیر و عافیت پوچھکر اپنی خیریت سے آگاہ کیا اور کہا کہ شوہر
اور فرزند یہ دہ دنیا کی طرف گئے ہوئے ہین دیکھیے اب تک انکا دیدار نصیب ہوتا ہی ادھر
دختر سلیمان پری یعنے جواہر پری نے اپنے شوہر کی مفارقت کا صدمہ ظاہر کیا اور مفقود الخبر
ہونا بیان کرکے انہین اب باہم شکوون اور گلونکا دفتر کھلا جو عورتون کا دستور ہی اتنے مین اور
گرد اوڑی دیو جاکر خبر لائے اور آکر بیان کیا کہ ملک اخضران پریزاد بھائی خضران پریزاد
کے مالک شہر نقش و نگار تشریف لاتے ہین ملکہ سلیمان پری اور بھائی اخضران کے خضران
پریزاد برائے استقبال روانہ ہوئے اور جاکر انکو بھی لائے پہلے یہ بھائی بھائی گلے ملے بعد آسکے
عورتین عورتون سے ملین ملکہ ماہ سیما اور مضراب پری باہم خوب گلے ملین اور اپنی اپنی سرگذشت
بیان کی انکے واسطے جو مقام معین تھا یہ بھی وہان اُترین بعد انکے اور امرا و رؤسا قاف آیا کیے
دن بھر تانتا بندھا رہا ہر ایک آیا اور جاے مناسب پر قیام کیا اب دوسرا دن ہوا صبح کو دو
گھڑی دن چڑھا ہوگا کہ پھر نشان آمد لشکر کے معلوم ہوئے اور جزیرہ اعوان کی جانب
سے گرد اُڑی سلیمان پری سمجھ گئی کہ صدف پریزاد آتے ہین انکا بھی استقبال انکے مرتبے
موافق کیا گیا اور یہ بھی آکر جاے مناسب پر مقیم ہوئے انکے ساتھ بھی انکی دختر ملکہ گلشن پری
ہی یہ بھی جواہر پری سے ملی ہنوز یہ لوگ مل ہی رہے تھے کہ جانب گلستان ارم سے گرد بلند
ہوئی ملکہ سلیمان پری نے دیوون سے کہا کہ جاکر خبر لاؤ کہ کون آتا ہی اسلیے کہ اگر مین یہ
خیال کرون کہین آسمان پری آتی ہین تو وہ کبھی اس قلیل سامان سے نہین آئین جیسا کہ
معلوم ہورہا ہی اور اگر وہ نہین ہین تو پھر اور کون ہی دیو چھپٹے ہوئے گئے اور آکر بیان کیا کہ دختر
حمزہ صاحبقران ملکہ قریشیہ سلطان جنکا لقب عادل قاف ہی وہ تشریف لاتی ہین۔
غرضکہ جواہر پری اور جسقدر پریزاد پہلے آچکے تھے مع خضران پریزاد و اخضران پریزاد
و صدف پریزاد وغیرہ برائے استقبال روانہ ہوئے جسوقت سلیمان پری قریب پہونچین
تو عجب حالی پرملال سے قریشیہ سلطان کو دیکھا کہ سفید جوڑا رنڈاپے کا پہنے ہوئے
ہین تھوڑے سے ملازم معتمد بے ساز و سامان ساتھ تھے یہ دیکھکر ملکہ سلیمان پری کو

نہایت صدمہ ہوا اور پوچھا کہ بیٹا یہ تمھاری کیا حالت ہی ماں تمھاری کہاں ہیں اور نہ بھائی اور فرزند بھی ساتھ نہیں اُسکے علاوہ ساز و سامان بھی اسطرح کا ہی جیسے کوئی غریب مسافر ہوتا ہی یہ تمنے اپنی کیا حالت بنائی ہی یہ سنکر قریشیہ سلطان کا دل بھر آیا اور نگچین سلیمان پری سے گلے مین ہاتھ ڈالکر رونے لگین اور کہا کیا بیان کرون والدہ مہربان نے ساتھ ہمارا چھوڑا اور جانب جنت راہی ہوئین یہ سنکر ان پریزادون مین ایک کہرام برپا ہوا ایک تو آسمان پری عزیزان سب کی تھین کچھ نہ کچھ سلسلہ قرابت ہر ایک سے تھا علاوہ اسکے جلیل القدر شاہزادی تھین یہ سب بہت روئے لیکن اُسکے قریشیہ سلطان نے اپنے شوہر سلیمان ثانی کے انتقال سے آگاہ کیا پھر شور گریہ بلند ہوا سلیمان پری نے حال صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک کا پوچھا قریشیہ سلطان نے بیان کیا کہ صاحبقران اعظم تو نیرنگ قاف پر گئے ہوئے ہین اور فرزند میرا لیکنے صاحبقران کوچک طلسم نیرنگ مین اسیر ہو گیا ہی دیکھیے اب زندگی مین دیدار برادر و فرزند کا نصیب ہوتا ہی یا نہین سلیمان پری نے کہا کہ بیٹا مصلحت خدا مین کسکو دخل ہی جو مرضی اُسکی لیکن تمنے اسقدر اپنی حالت کیون خراب کی ہی خدا مین بڑی قدرت ہی اگر وہ چاہیگا تو بہت جلد اپنے فرزند و برادر سے ملو گی اب یہان دل بہلاؤ اور عزیزون سے ملو جلو یہ کہتی ہوئی اور سمجھاتی ہوئی ملکہ قریشیہ سلطان کو لائین اور جو مقام انکے واسطے تجویز کر رکھا تھا وہان جگہ دی اور اپنے یہان سے سب ساز و سامان جو انکی عظمت و شان کے لائق تھا مہیا کر دیا اور کہا کہ تمھارے لیئے یہ شایان نہین ہی کہ یہان مجمع روسار قاف کا ہی تم گلستان ارم کی شاہزادی ہو کر ایسے معمولی سامان سے رہو قریشیہ سلطان نے کہا کہ خالہ امان بغیر والدہ ماجدہ کے مجھے اپنی زندگی ہی اچھی نہین معلوم ہوتی سامان راحت کیونکر پسند ہو سلیمان پری نے کہا ہر وقت مین اپنی عزت کا بھی خیال رکھنا چاہیے ماں باپ کسیکے ہمیشہ زندہ نہین رہتے ہین کوئی کسی کے ساتھ جان تھوڑے دیتا ہی چند دن غم رہتا ہی پھر صبر بھی دے دیتا ہی خدانخواستہ تمھاری سلطنت تھوڑے کہین چلی گئی ہی جو تم جلوس شاہی سے نہ آئین یہ بھی ایک بدشگونی ہی یہ کہکر آنسو اپنے دامن سے پوچھے اور مثل آسمان پری کے قریشیہ سلطان کے حال پر شفقت کی کہ کچھ غم انکا غلط ہو گیا اب انھون نے بھی قیام کیا اور ایک ایک پریزاد ملنے کو آئے قریشیہ سلطان حسب مراتب سب سے ملین اب اسطرف تو یہ تمام روسا قاف آپس مین مل رہے ہین اور تیاری قبر شریف پر جانے کی ہو رہی ہی لباس پر تکلف زیب تن ہو رہے ہین عطر ملے جا رہے ہین وہان جلسہ کی تیاری ہو رہی ہی فرش پر تکلف سامنے مزار شریف کے بچھایا گیا ہی مسندین لگائی گئی ہین وہان بھی مقامات معین ہین کہ فلان مسند قریشیہ سلطان کے بیٹھنے کی ہی اور فلان مسند جواہر پری کے لیے ہی اسی طور سے ہر امیر و رئیس کے واسطے صدر مین برابر سے مسندین بچھی ہوئی ہین اور ملازمین کے لیئے فرش علیحدہ کر دیا گیا ہی یہ تمام سامان ایک بارگاہ جواہر نگار بن گیا تھا جسوقت شام ہوئی اور

روشنی کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ زمین جواب آسمان بنی ہوئی ہو جس کثرت سے بالاے فلک
ستارے جلوہ گر ہین اسی طرح بالاے زمین چراغان کی کیفیت ہو تمام کوہ مروارید اور
اُسکے گردین صحرا جگر جگر کرنے لگا درختون پہ قندیلون کی روشنی کرمک شب تاب کا لطف دکھا
رہی تھی اور جابجا بارگاہون کی آرایش اور روشنی علیحدہ علیحدہ اپنا حسن دکھارہی تھی اور
یہ بارگاہین جو مہمانون کے واسطے حسب حیثیت نصب کی گئی تھین ہر ایک جواہر نگار تھی کسی
مین یکرنگ یاقوت سرخ جڑے ہوئے تھے کسی مین الماس کسی مین زمرد کسی مین نیلم کسی مین
پکھراج وغیرہ نصب تھے جسوقت اس جواہر بیش بہا پر عکس روشنی کا پڑتا تھا آنکھوں مین چکاچوند
ہونے لگتی تھی اور چمک جواہر کی نگاہون کو خیرہ کرتی تھی وہ دورویہ ستونون کی روشنی بیچ مین سے
شاہان قاف کا جواہر نگار پوشاکین پہنے ہوئے گذرنا اور اول جاکر قبر مقدس جناب سلیمان
علی نبینا و آلہ و علیہ السلام پر فاتحہ پڑھنا اپنی اپنی تمناؤن کو بیان کرکے خدا سے بواسطہ روح
پاک حضرت سلیمان علیہ السلام دعا کرنا اپنی اپنی حاجت طلب کرنا ہر طرف سے غول کے غول
چلے آتے ہین اور ضریح پاک کو بوسہ دیکر لوگ چلہ باندھ رہے ہین ایک طرف ملکہ مہر افتاب ہی
رو رو کر اپنے شوہر کے واسطے اور فرزند کے لیئے دعا کررہی ہو ایک جانب ملکہ ماہ سیما دختر خضر ان
پریزاد زوجہ سکندر رستم خو اپنے شوہر کو یاد کرکے دعاے دیدار کررہی ہو آنسو مانند مروارید
سفید کے صدف چشم سے جاری ہین ایک سمت ملکہ بہار پری زوجہ لندھور عرض کررہی
ہو کہ پروردگارا بہ تصدق روح پاک حضرت سلیمان علیہ السلام تو مہا جبقران اعظم کو میرے
فرزندون سمیت صحیح و سالم لاکر پھر دیدار انکے دکھا ایک جانب ملکہ قریشیہ سلطان اپنے فرزند
و برادر کے واسطے دعا کررہی ہو اور اپنے حق مین بددعا کررہے ہو کہ اے خالق بے نیاز مجھے
اب زندگی اپنی منظور نہین ہو جلد مجکو میری والدۂ مہربان کی خدمت مین پہونچا دے اور مجھے
اس دار فانی سے اُٹھا لے کہ دنیا میری آنکھون مین تیرہ و تار معلوم ہوتی ہو نہ تو والد ماجد کا پتا ہی کہ خانہ
کعبہ تشریف لیجانے کے بعد کوئی خبر خیریت اونکی معلوم نہ ہوئی اور نہ اب والدۂ مہربان زندہ
ہین مجھے سوا تیری ذات کے کسیکا سہارا نہین اور نہ کوئی لطف زندگی ہو اسقدر روئین کہ غش
آگیا یہ خبر ملکہ سلیمان پری کو پہونچی یہ مصروف اہتمام تھین کیونکہ جو لوگ فاتحہ سے فرصت کرتے
جاتے ہین وہ آکر مقام جلسہ پر بیٹھتے جاتے ہین جواہر پری ہر ایک کو اُسکے مرتبہ کے لائق
جگہ دیتی اور بٹھاتی ہو اور سلیمان پری اور متفرق کامون کی نگرانی کررہی ہو الغرض غش کی خبر سنکر سلیمان پری
آئین اور قریشیہ سلطان کو گلاب و بید مشک وغیرہ چھڑک کر ہوشیار کیا اور سمجھا بجھاکر جلسہ مین لائین مسند پر
بٹھایا آنسو اپنے رومال سے پاک کیئے اور پریزادین بھی ملکہ قریشیہ سلطان کو گھیرے ہوئے
آئین جسوقت جلسہ مین پہونچین تو جاے مناسب پر بٹھا دی گئین صرف عزیزان قریب
پاس رہگئے سلیمان پری نے جواہر پری کو انکی تسکین کے لیئے چھوڑ دیا اور کہدیا کہ تم اپنی
بہن کا دل بہلاؤ یہ تمھاری ہمجولی ہین ایسی ایسی باتین کرو کہ غم انکا غلط ہو کیونکہ یہی نشانی میری
بہن کی ہو اب جواہر پری مہر آب پری ماہ سیما وغیرہ قریشیہ سلطان کو گھیرے ہوئے بیٹھی ہین باتین

ادھر اودھر کی کرکے دل بہلا رہی ہین اور سلیمان پری مصروف اہتمام ہین یہانتک
کہ آٹھ بجتے بجتے سب مہمان اس بارگاہ مین آ گئے جہان صحبت جلسہ منعقد تھی اس بارگاہ
مین کچھ درجے کھانا کھلانے کے واسطے علیحدہ کر دیے گئے تھے جسوقت کل مہمان جمع ہو گئے
تو سلیمان پری آئی اور اول ملکہ قریشیہ سلطان کو مع قریشیہ ثانی و دیگر ہمراہیان قریشیہ سلطان
کو ساتھ لیکر اُس درجے مین گئین جہان دستر خوان چنا ہوا تھا اور نعمتہاے پرستان موجود تھین
جواہر پری کو بھی ہمراہ قریشیہ سلطان کے کھانے پر بٹھا دیا کہ یہ بسبب اپنے رنج و غم کے
غذا مین کمی کرینگی تم خیال رکھنا اور قسمین دے دیکر کھلانا اور نہ مانے تو مجھے اطلاع کرنا بعد
اسکے اور والیان ممالک قاف کو لیجا کر سبکو علیحدہ علیحدہ درجون مین بٹھایا سب نے کھانا کھایا
جسوقت فراغت ہوئی تو ہاتھ منہ دھو کر پھر سب جلسہ مین آکر بیٹھے اور محفل از سر نو گرم ہوئی
وہ بارگاہ جواہر نگار اور اسمین شیشہ آلات کی روشنی جھاڑ فانوس مردنگ کنول ہانڈی
جھاڑ ایک طریقہ کے ساتھ لگے ہوئے تھے روشنی اس کثرت سے تھی کہ رات کا دن
ہو گیا تھا جا بجا لوبے بخور کے رکھے ہوئے تھے اگر دان روشن تھے کہ دماغ جان معطر
ہوا جاتا تھا پریزادین نور کی صورتین نور کی پوشاکین زیور طلائی جواہر نگار پہنے ہوئے
قرینے سے بیٹھی تھین اور کیا کہا جائے پرستان نور در اصل تھا ایک ایک کا حسن غیرت حسن
لیلے و شیرین تھا کم سنین بھی جوانین بھی سبھی طرح کی پریان جمع ہین جنمین ایک ایک شاہزادی
اور امیرزادی ہے اس جلسہ مین سوا عورتون کے مرد کا نام نہین ہے گائنین اور قوال بچیان حاضر
ہین اور اسیطرح کا ایک مجمع مردون کا علحدہ ہے ایسے ہی ساز و سامان وہان بھی مہیا ہین کہ تمام
شاہان قاف جمع ہین اور قوال بچے حاضر ہین دس بجے سے رقص و سرود کا شغل شروع
ہو گیا اور قوالون نے حقانی چیزین شروع کر دین **غزل** پھر جاہیے تو نہ آنا او آن بان والے
جھوٹا ہی وعدہ کر لے سچی زبان والے ٭ نالہ کرون تو دہلین دونون جہان والے ٭ اہل
زمین ہون ہمدم عرش آسمان والے ٭ یہ چپکے چپکے باتین نظرین بچا بچا کر ٭ رکھتے ہین آنکھ ہم بھی ہم بھی ہین کان والے
اک ہاتھ اور قاتل ہم نیم بسملون پر ٭ سسکا کرین کہانتک یہ آدھی جان والے ٭ اک بوسہ مانگنے پر
یہ گالیان یہ غصہ ٭ رکھتے ہین ہم بھی عزت او آن بان والے ٭ کہتا پتے پتے کی اور نام پھر ہنسی کا
چھپر بان نہ بچھو نمک دل مین میٹھی زبان والے ٭ موجود دل جگر ہین دے ابرو دنکو جنبش ٭ دوہرا
نشانہ بھی ہے دو ہی کمان والے ٭ دہ آرزو سراپا ٹکرا رہا ہے در سے ٭ نیچے تو دیکھ جھک کر
دنیچے مکان والے ٭ اس اس طرح کی غزلین اور ٹھمریان جسمین مضامین معرفت وغیرہ
بھی تھے قوالون نے جو بیچ سرود مین اوڑکین تمام محفل پر وجد کا عالم طاری ہوا ہر ایک
جھومنے لگا بیخودی پیدا ہو گئی کسی کی آنکھون سے آنسو جاری تھے کوئی تڑپتا بیٹھا تھا الغرض
گانے والون کو انعام و اکرام مالامال ہو گئے یہان تک کہ رات تمام ہونے لگی اور شمعون پر اداسی
چھا گئی رنگ عالم دگرگون ہوا مجلس سیارگان مین برہمی سی پیدا ہوئی ماہ دائرہ اپنا لیکر مغرب
کی طرف چلا تا ہے فلک نے دامن نور سحر مین منہ چھپایا طائرون کے چہچہنے کی صدا پیدا ہوئی

ہنوز وقت نماز دور تھا کہ نیرنگ عالم اور بے ثباتی دنیا پر نظر کرکے یہ غزل شروع کردی کہ جو وقت تھوڑا سا ہی بچا ہے بسہولت گذر جائے بعد اسکے ہر ایک نماز سحر پڑھکر شب کے جاگنے کا کسل برطرف کرے۔ **غزل** آرام کے تھے ساتھی کیا کیا جب وقت پڑا تو کوئی نہین * سب دوست ہین اپنے مطلب کے دنیا مین کسیکا کوئی نہین * گل گشت مین دامن منہ پہ نہ لو نرگس سے کیا کیا ہے تمکو * اس آنکھ سے پردہ کرتے ہو جس آنکھ مین پردا کوئی نہین * جو باغ تھا گل پھولون سے بھرا اٹکھیلیان سے چلتی تھی صبا * اب سنبل و گل کا ذکر تو کیا خاک اُڑتی ہے اور ساکوئی نہین * آئینہ و ساغر پہ باہم حیرت مین ہے دل آنکھین پرنم * یاد آتے ہین اسکندر و جم اب محو تماشا کوئی نہین * جب بند ہوئین آنکھین تو کھلا دو روز کا تھا سارا جھگڑا * تخت اسکا نہ اب ہے تاج اسکا اسکندر و دارا کوئی نہین * جو اونچے سکانون والے تھے سب خاک کے نیچے جا کے چھپے * رہتے تھے جہان ہر دم جلسے اب دیکھو تو اُسکا کوئی نہین * ہر ایک نمایش کو دیکھا جھپکی جو پلک کچھ بھی تو نہ تھا * دنیا ہے حباب بحر فنا اس دم کا بھروسا کوئی نہین * بیٹھے ہین کہان اہل مسند آغاز وہ کچھ انجام یہ بد * یا بزم طرب یا کنج لحد یا وہ مجمع یا کوئی نہین * کل جنکو اندھیرے سے تھا خطر رہتا تھا چراغان پیش نظر * اک شمع جلادے تربت پہ جز داغ اب اتنا کوئی نہین * قتال جہان معشوق جو تھے سوتے ہین پڑے مرقد آنکے * یا مرنے والے لاکھون تھے یا رونے والا کوئی نہین * اے آرزو اسکا فخر نہ کر گو شعر کا فن ہے نازک تر * اس کام مین کیون کی عمر بسر جسکا کہ نتیجا کوئی نہین * وہ تھوڑا سا وقت جو انتظار وقت نماز مین بدقت ختم ہوتا بڑی آسانی سے گذر گیا اور اس غزل عبرت انگیز نے انقلاب زمانہ کی سیکڑون تصویرین دکھادین جس سے اہل جلسہ کی یہ حالت ہوئی کہ دنیا و جاہ و حشم دنیا سے نفرت کلی ہوگئی اور تصویر موت ہر ایک کے پیش نظر ہوگئی چہرون سے دل کی اداسی ظاہر ہو رہی تھی گویا زبان حال پر یہ شعر جاری تھا شعر سحر کے ہوتے ہی رخصت یہ دو مسافر ہین * تمام شمع بھی ہوتی ہے ہم بھی ختم ہین * سب پر ایک ایسی حالت طاری تھی کہ بیان اسکا احاطہ تحریر سے باہر ہو لیکن سب سے زیادہ اثر ملکہ فریشتہ سلطان پر ہوا کہ یہ اپنی والدۂ ماجدہ و ملکہ آسمان پری کو یاد کرکے اسقدر روئین کہ پھر غش آگیا اور سلیمان پری نے پریشان ہوکر قوال بچون سے منع کر دیا کہ اب کوئی عبرت انگیز غزل نہ گائین ورنہ کہین فریشتہ سلطان ہلاک نہ ہوجائے اور بعد اسکے غشی کا تدارک ہونے لگا دیر کے بعد فریشتہ سلطان کو ہوش آیا تو وقت نماز کا کم رہگیا تھا تمام جلسہ برخاست ہو چکا تھا صرف چند پریان جو عزیز قریب تھین وہ فریشتہ سلطان کے پاس رہگئی تھین کہ اس حالت مین چھوڑ کر جانا اُنکے واسطے مناسب نہ تھا اب ملکہ فریشتہ سلطان نے پانی طلب کیا اور وضو کرکے اسی جگہ نماز پڑھی کہ وقت کم رہگیا تھا ساتھ ہی انکے اور پریون نے بھی فریضہ سحری کو ادا کیا اب وظیفہ پڑھتی ہوئی بارگاہ سے نکلین اور ٹہلتی ہوئی اپنی بارگاہ کی جانب متوجہ ہوئین غول پریون کا ہمراہ تھا وہ سہانا وقت مرغان باغ کی نغمہ سرائی بلبلون کی چہک پھولون کی مہک آبشارون کا گرنا عجب لطف دکھاتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ لڑیان موتیون کی بندھی ہوئی ہین یا بطن

کوہ سے مروارید پیدا ہو رہے ہین وسط مین کوہ مروارید گرد صحرائے سبزہ زار گلہائے خودرو کی بہار بالائے کوہ مقبرہ بلند بنا ہوا جواہر اسمین نصب شمسہ کی چمک شمس فلک سے ہمسری کا دعوے رکھتی تھی آفتاب طلوع ہو رہا تھا کرن درختون پر پھیل کر عجب حسن دکھا رہی تھی کہ ہر نخل طلائی معلوم ہوتا تھا سبز پتیون مین ورق طلائی کا رنگ پیدا ہو گیا تھا سبزۂ خوابیدہ کو نسیم سحر جگا رہی تھی سوسن ہزار زبان حمد خالق سبحان مین تر زبان تھی اور نرگس با چشم حیران لطف نظارہ اٹھا رہی تھی باد صبا ہر شاخ شجر کو جنبش دیکر گویا اشارے سے صناعی باغبان قضا و قدر دکھا رہی تھی سبزہ پر قطرات شبنم عجب لطف دے رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مخمل کاشانی پر گوہر آبدار پھیلے ہوئے ہین اور سنبل پیچان اس بہار کو دیکھکر خوف خزان سے با حال پریشان ہر طرف نگران تھا لالہ داغ بر دل تھا گلون کی قبا کے چاک ترقی کرتے جاتے تھے بلبلون کے نغمے یاد خزان مین نالون کے رنگ پر تھے شمیم گل بے اختیاری کے ساتھ دامن گل سے علیحدہ ہو گئی تھی غرضکہ کیا کیفیت اس بہار کی عرض کیجائے کہ زبان طوطی خامہ لال ہو اس بہار کو دیکھتی ہوئی ملکہ قریشیہ سلطان داخل بارگاہ فلک جاہ ہوئین کچھ دیر آرام کیا بعد اسکے پھر خاصہ تناول فرماکر قبر مطہر جناب سلیمان کی جانب متوجہ ہوئین اور اسیطرح دنکو بھی جلسہ ہوا الحاصل سات روز تک برابر اسیطرح سے یہ جلسہ رہا اب آٹھوان دن ہوا وہ صحبت برخاست ہوئی اور ہر ایک پریزاد ملکہ سلیمان پری و جواہر پری سے مل کر رخصت ہونے لگی یہانتک کہ مضراب پری کا مع اپنی بہنون نایاب پری و سیماب پری و گلشن پری کے جواہر پری کے ملنے کو آنا اودھر ملکہ ماہیما کا آنا ادھر گلشن پری و دختر صدف پریزاد کا آنا ادھر ملکہ دلپذیر سلطان کا مع قریشیہ ثانی آنا اور ایک ایک کا سلیمان پری سے رخصت ہونا اور آپسمین گلے مل مل کر رونا یہ سحر کہ دیکھکر صاحبان دل کی آنکھون سے آنسو جاری تھے ملکہ سلیمان پری کہتی تھین کہ لوگو یہ کیا باعث ہے کہ ابکی سال عجب طرح کی حسرت برس رہی ہے دل بھرا آتا ہے ہمیشہ یہ جلسہ ہوتا تھا مگر ایسی حالت کبھی نہ ہوئی تھی جو اس سال ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھکر رو دیتا ہے قبر مطہر جناب سلیمان پر بھی عجب طرح کی اداسی چھائی ہوئی ہے اسنا بڑا مجمع کہ تمام قاف اس مقام پر جمع ہے مگر عجب طرح کی اداسی ہر طرف کو چھائی ہوئی ہے سناٹا سا معلوم ہوتا ہے خدا خیر کرے بلکہ قریشیہ سلطان نے کہا کہ خالہ اماں سے بیک لحظہ بیک ساعت بیک دم ٭ دگرگون میشود احوال عالم ٭ کل کیا تھا اور آج کیا ہو گیا وہ صاحبقران عالیشان کا تشریف لانا اور چشمہ ماہیان پر دیو عفریت دراز شاخ کو مارنا دیو سمندون ہزار دست کو تہ تیغ کرنا آج کہان ہے کچھ پتا ہی نہین جب سے خانہ کعبہ تشریف لیگئے کچھ خبر نہ معلوم ہوئی ہے ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا ٭ اسیطرح اگلے برس تک والدۂ ماجدہ کس عظم دستان سے تشریف لائی تھین آج تہ خاک سو رہی ہین ہم سخت جان ابھی تک زندہ ہین کل خدا جانے کیا ہو اور اس جلسہ مین کون کون شریک ہو اور کون فاتحہ خیر سے یاد کیا جائے یہ سنکر ہر ایک متاثر ہوا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے سلیمان پری نے سمجھایا بیبیو دلکو سمجھالو یہ تو ظاہر ہے کہ ہمیشہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا جب حضرت سلیمان سے بادشاہ عالیجاہ نہ رہے تو ہم لوگ کس شمار مین ہین اشعار مثنوی ٭ اونچے اونچے مکان تھے جنکے بڑے ٭ آج وہ تنگ گور مین ہین پڑے ٭ تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر ٭ ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر ٭ عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے ٭ نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے ٭ گردش چرخ سے ہلاک ہوئے ٭ استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے ٭ جس جگہ گل تھا بلبلون کا ہجوم ٭ آج اس جا ہے آشیانۂ بوم ٭

اب نہ رستم نہ سام باقی ہی ۞ اک فقط نام نام باقی ہی ۞ اب نہ ہی قیس وکوہکن کا پتا ۞ نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتا ۞ بوے الفت تمام پھیلی ہی ۞ باقی اب قیس ہی نہ لیلی ہی ۞ یہی رنگ ہمیشہ سے دنیا کا ہی اس بیوفا نے کسی سے وفا نہیں کی انبیا و اولیا ہمیشہ اسکے شاکی رہے ہین ۞ اس تھوڑی سی زندگی کو غنیمت جانو بقول شاعر ؎ غنیمت جان لے یہ صحبتین آپس کی اے ہمدم ۞ دگرگون رنگ ہوجاتا ہی اک دم مین زمانے کا ۞ ہرچند کہ ہر شخص کو چاہیئے کہ انجام پر نظر رکھے مگر اسقدر بھی نہین کہ حیات چند روزہ تلخ ہوجائے اب یہ سارا مجمع قبر جناب سلیمان علیہ السلام پر آیا ہر ایک نے اپنا اپنا مطلب دل بیان کرکے دعائین مانگین قبر سے لپٹ لپٹ کر روئین ملکہ قریشیہ سلطان نے یہ دعا پھر کی کہ خداوندا واسطہ اس قبر مطہر و روح پاک جناب سلیمان علیہ السلام کا کہ میرے فرزند و برادر کو مجھسے ملا اور بعد اسکے مجھے دنیا سے اٹھا لی کہ اب یہ نفس چند مجکو ناگوار ہین سانس کی کشش سے دل پر آرہ چلتے ہین بعد اسکے ہر ایک پریزاد نے حسب حیثیت قبر شریف پر چادرین چڑھائین کسی نے چلہ باندھا کسی نے اپنے بندھے ہوئے چلے کو کھولا اور یہ دعا دی کہ جسطرح ہماری مراد بر آئی ہو اسیطرح سبکی مراد پوری ہو سب سکے پیچھے ہوئے ملین لوگ آمین کی صدا دے رہے ہین اب یہ سب رخصت ہوئے اور ملکہ قریشیہ سلطان ابھی آنسو پوچھتی ہوئی اٹھین سب کے سب مقبرہ سے نکلکر باہر آئے سواریان موجود ہین فوجین ہر ایک کی دو رویہ کھڑی ہوگیئن ملکہ سلیمان پری قریشیہ سلطان کو سمجھاتی جاتی ہین اور کہتی ہین کہ بہنا کچھ رنج نہ کرو اپنے بچون کی سرپرستی کرو خدا نخواستہ اگر تم اپنے کو ہلاک کردگے تو یہ لڑکے کسکے ہوکر رہینگے قریشیہ سلطان عرض کرتی ہی کہ سبکا خدا مالک ہی جسنے پیدا کیا ہی وہی حفاظت کرنے والا ہی اور وہی پرورش کریگا ملکہ سلیمان پری نے کہا کہ خداوہ دن پھر کرے کہ تم سب آکر صحت و تندرستی کے ساتھ اس عرس مین شریک ہو اور ایکی مرتبہ اپنے بچھڑے ہودن کو ساتھ لیکر آؤ یہی باتین تھین کہ جانب صحرا سے آندھی کی علامت ظاہر ہوئی ہوا سے تند کے جھونکے آنے لگے تتق گرد و غبار بلند ہوا سب سب گھبرا کر دیکھنے لگے کہ یہ تو فصل بھی آندھی کی نہین ہی پھر یہ آندھی کیسی ہی اور اس پردہ مین کیا اسرار ہی اب وہ آندھی آئی فانا گرد مقبرون سے پھیلنے لگی تمام جہان کو تیرہ و تار کردیا اب سب پریشان ہین خیمہ اکھڑ اکھڑ کے گرنے لگے سلیمان پری نے کہا جا جو اس آفت مین جانے کا کون موقع ہی چلو مقبرہ مین ٹھہرو جس وقت یہ طوفان برطرف ہوجائیگا تو چلے جانا آخر یہ بھی جگہ ہی بامکین جنگل ہی سب مجبور ہوئے ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا تمام صحرا تیرہ و تار تھا اس کیفیت مین قصر مینا نگار تک جانا بھی دشوار ہوا آخرکار خاص خاص لوگ تو جسقدر کہ مقبرہ مین سما سکے وہان ٹھہرے باقی یا رؤف یا رحیم پڑھ رہے ہین کوئی اذان دے رہا ہی قناتین ہین کہ مانند کپڑے کی چیون کے اڑتی پھرتی ہین بارگاہون کی طنابین ٹوٹ رہی ہین چھاتون کی آوازین بلند ہین چوبین مانند خس و خاشاک کے اڑتی پھرتی ہین چھوٹے بچون کو پریزادین آغوش مین لیئے ہوئے سینے سے لگائے دعا کر رہی ہین کہ خداوندا اس بلا کو دفع کر اس آفت مین اخضران پریزاد و نگار شاہ و خضران پریزاد و صدف پریزاد وغیرہ جسقدر مرد تھے دوربینین لیئے ہوئے اس جانب دیکھ رہے تھے کیطرف سے یہ آندھی آئی تھی کیونکہ انکو اور ہی شبہہ تھا کہ پہلے جھونکے تو بیشک

آندھی گئے تھے لیکن اب جو غبار بلند ہی اور آوازین پیدا ہین ان سے علامت فوج دیوان کی ظاہر ہوتی
ہی خضران پریزاد کے ساتھ سہراب ثانی کے دو فرزند بھی تھے نام ایک کا داراب اعظم اور دوسرے
کا سکندر اعظم تھا انھون نے دیکھکر اپنے نانا سے بیان کیا کہ حضور یہ کسطرح کی آندھی ہی جس سے
خوف پیدا ہوتا ہی عجب عجب طرح کی آوازین تیغ گرد سے آرہی ہین یہ تو آمد فوج دیوان کے آثار معلوم ہوتے
ہین اسے دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا در اصل آندھی ہی یا فوج آتی ہی خضران پریزاد نے کہا کہ جو کچھ ہوگا
تھوڑی دیر بعد ظاہر ہو جائیگا اس تردد سے کیا فائدہ ہی لڑکون نے جواب دیا تردد اس سے ہی کہ ساتھ
ہمارے عورتین ہین اگر آمد فوج وسپاہ ہو تو آگے بڑھکر ان لوگون سے دریافت کرین کہ ارادہ انکا کیا ہی
یہ فوج کہان سے آئی ہی اور کسطرف جائیگی دوست ہون تو انسے ملاقات کرین دشمن ہون اور ارادہ فاسد
رکھتے ہون تو انکو روکین خضران پریزاد نے کہا کہ تمھارے سن وسال اس قابل ہین کہ لشکر دیوان سے
مقابلہ کرو لڑکون نے کہا کہ اگر مقابلہ نہ کر سکے اور مارے گئے تو اس ذلت سے بچین گے جو یہان رہنے سے ہوگی
ہمارے سامنے ہماری مان بہنین تو بے حرمت ہونگی کیا معلوم دشمن کیا سلوک کرین یہ کہکر ان دونون نے
قدم آگے بڑھائے تھے کہ خضران نے بازو ان دونون کے پکڑ لیے سمجھایا کہ پہلے اپنی مان
ونانی وغیرہ سے اجازت لیلو اسکے بعد جانا انھون نے عرض کی کہ آپکی اجازت کافی ہی عورتین رقیق القلب
ہوتی ہین انسے اجازت ملنا بہت دشوار ہی وہ نیک وبد کو نہین سمجھتی ہین آپ نے سنا ہوگا کہ ہمارے جد امجد
شاہزادہ خاور سیاہ نے سات برس کے سن مین ترک توسن یلیطاقی ایسے پہلوان زبردست کو کسطرح
مارا انھین بھی مان انکی روکتی تھین مگر انھون نے نہ مانا ترک جوشن پوش کو زیر کیا اور ترک توسن بھاگا
اسکا تعاقب کیا وہ بارگاہ ہرمز و فرامرز مین گھس گیا اور ستون کی آڑ مین چھپا ہمارے دادا نے ایسی
تلوار ماری کہ مع ستون اسکے دو ٹکڑے ہوئے ہمارا بھی اب وہی سن وسال ہی اگر کم سن ہین تو کیا پروا ہی اور
شاہزادہ علمشاہ نوجوان کی جرأت وبہادری سے تو تمام عالم واقف ہی کہ وہ رستم لشکر کہلاتے تھے
نوجوان انکا خطاب تھا لیکن یہ سب باتین کیونکر حاصل ہوئین جب لشکر دن اسے مقابلے سے کیسے
پہلوانون کو مارا آپ نے سنا ہوگا کہ جب قباد و شہریار کو یہ خبر پہونچی کہ نوشیروان عادل کسرے اپنی
دختر ملکہ فیروزہ گہر تاجدار پر عاشق ہوا اسوقت امیر کشور گیر خانہ کعبہ تشریف لیگئے تھے بادشاہ اسلام
نے بآواز بلند فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہی کہ جائے اور نوشیروان کو اس حرکت سے باز رکھے یہ سنکر کسیکی جرأت
نہ ہوئی کہ پونے دو کروڑ آدمیون کے لشکر سے سامنا کرے اور نوشیروان سے بادشاہ اولوالعزم کو اس حرکت
ناشائستہ سے روکے مگر ہمارے جد اعلے شاہزادہ علمشاہ نوجوان اپنے دنگل شوکت پر سے کود پڑے
اور تنہا مرکب پر سوار ہوکر جانب بارگاہ نوشیروان روانہ ہوئے ہر چند کہ لوگ ان سے خوب واقف تھے
اور ہر شخص پہچانتا تھا مگر لشکر نوشیروان مین کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ علمشاہ کو روکے اس رعب ودبدبہ کے
ساتھ داخل بارگاہ ہوگئے اسوقت دربار نوشیروان کا سردارون سے مملو تھا کیسے کیسے پہلوان مانند
فیل مست کے اپنے اپنے دنگلون پر بیٹھے جھوم رہے تھے اور نوشیروان مانجھے کا جوڑا پہنے ہوئے
تخت پر بیٹھا تھا علمشاہ نے بطور خداپرستان سلام کیا اور نوشیروان کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا
کہ اے نوشیروان جسکے ساتھ تو شادی کرنے پر آمادہ ہوا ہی یہ تیری دختر ہی جب تو نے ملکہ زرانگیز خاتون سے

کہا ہو کہ اگر لڑکی پیدا ہو تو قتل کروا ڈالنا اور لڑکا پیدا ہو تو زندہ رہنے دینا تو زرانگیز خاتون نہایت ہی
پریشان ہوئی کیونکہ مصلحت خدا مین کسیکو دخل نہین ہو گیا معلوم لڑکا ہو یا لڑکی مگر خدا کا کرنا ایسا
ہوا کہ فیروزہ کہن تاجدار پیدا ہوئی ملکہ زرانگیز خاتون نے تجھسے پوشیدہ اوسکی پرورش کی اس سبب
سے تجھے واقفیت نہوئی کہ یہ میری دختر ہے یہ کہکر پوشاک بچے کی اسیوقت چاک کرکے اتاری اور دوسرے
کپڑے پہنوائے سب اہل دربار اور خود بادشاہ پر ایسا رعب تھا کہ جو علمشاہ نے کہا وہ منظور کیا اور کسی نے
سر نہ اٹھایا اور دل مین قائل ہوئے کہ یہ دشمن کا بیٹا ہو کر دراصل اسنے بڑی دوستی کی کہ کیسے فعل قبیح سے بچایا
اب علمشاہ نے پہلوانان صف شکن کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جسکو روکنا ہو روکے اور جسے لوکنا
ہو لوکے بعد کو نہ پچھتانا کہ علمشاہ آکر صاف نکل گیا یہ سنکر سب نے گردنین نیچی کرلین اور بختیارک نے
کہا کہ حضور آپ تشریف لیجائین بھلا آپسے کون مقابلہ کرسکتا ہے یہ سب کے سب آپکے دیکھے بھالے
ہوئے ہین علمشاہ جسطرح بارگاہ مین گئے تھے اسیطرح پونے دوکروڑ کے لشکر سے صحیح و سالم واپس آئے
ہنوز بارگاہ بادشاہ اسلام مین نہ پہونچے تھے کہ ایک نامہ فرنگستان سے آیا اسمین تحریر تھا کہ تمام ملک
برباد ہوا اور ناموس امیر بھی بے حرمت ہوا چاہتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ قدوس رومی یعنی نانا علمشاہ
کے فرنگستان مین تھے اور بھائی انکا مزدوق فرنگی کافر تھا جسوقت اسے یہ خبر پہونچی کہ دختر طلس پوش
کا نکاح صاحبقران سے ہو گیا اور لڑکا بھی پیدا ہوا یہ سنکر اسے بہت ناگوار ہوا اسنے کپتان فرنگی کو
بھیجکر تمام ملک تاخت و تاراج کرنے کا حکم دیا لہذا اب وقت تنگ ہے کسیکو براے امداد روانہ فرمایئے
یا آپ تشریف لائیے یہ نامہ امیر با توقیر کے نام تھا بادشاہ نے نامہ لیکر رکھ لیا اور نامہ دار کو رخصت کیا
کہ انشاء اللہ کوئی تدبیر کیجائیگی اور بالفعل امیر با توقیر خانہ کعبہ تشریف لیگئے ہین نامہ دار تو رخصت ہوا اور
علمشاہ بارگاہ نوشیروان سے پلٹ کر بارگاہ قبلہ و شہریار مین تشریف لائے بادشاہ نے پوچھا کہ کیا ہوا علمشاہ نے سب کیفیت
نوشیروان کے دربار کی عرض کی اور کہا کہ مین نے اسکو ارادہ سے اسکے باز رکھا بادشاہ کو یہ طرز بیان ناگوار گذرا کیونکہ نوشیروان
نانا بادشاہ اسلام کا تھا پس بادشاہ نے بعوض احسنت و مرحبا و خلعت و انعام علمشاہ سے کہا کہ کچھ اپنی مان کی خبر بھی
ہو کپتان فرنگی انکو لینے آیا ہوا ہے بس یہ سنکر علمشاہ رومی کی آنکھون مین دنیا تیرہ و تار ہو گئی دوڑ کر
ایک تھپڑ بادشاہ اسلام کو مارا کہ مثل کبوتر کے لوٹنے لگے یہ دیکھکر پانچ ہزار پانسو چین تلوار لیے
اٹھ کھڑے ہوئے کہ بڑا غضب کیا علمشاہ نے جو ہماری موجودگی مین بادشاہ اسلام کی توہین کی ہم امیر کو
کیا منہ دکھائینگے اودھر لندھور اٹھ کھڑے ہوئے اور گرز اپنا سنبھالا اور آواز دی کہ اے علمشاہ یہ کیا
حرکت ہے امیر با توقیر بادشاہ اسلام کو میرے سپرد کر گئے تھے مین کیا جواب دونگا اس ہنگامہ مین نظر
علمشاہ کی اس پرچہ پر پڑی جسکا مضمون بادشاہ نے بیان کیا تھا پس علمشاہ مضمون دیکھکر نہایت
پشیمان ہوئے کہ مین نے یہ کیا حرکت کی اور لندھور کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے دادا اے پہلے
مجھے تمسے مقابلہ کرنے مین باک نہین ہے نہ مین تم سے ڈرتا ہون مگر دراصل مین حقیقت حال سے واقف
نہ تھا مین سمجھا کہ بادشاہ نے میرے ذلیل کرنے کو ایسی بات کہی ورنہ مین یہ حرکت کبھی نہ کرتا پس بہتر یہ ہے
کہ اب مجھے نکل جانے دو کہ مین جاکر کپتان فرنگی کو سزا دون اور حرمت صاحبقرانی کو بچاؤن ورنہ
یہ سمجھ لو کہ مین بھی فرزند صاحبقران ہون بارگاہ خون سے لال کر دونگا اگر مرونگا تو سیکڑون

اور ہزارون کو مار کر مرونگا ادھر مالک اژدر حشم نے کہا ای لندھور علمشاہ کو نکلجانے دو دراصل
خطا انکی قابل سزا تھی مگر یہ بھی سعدمہ ناموس امیر کا تھا آخر رابعہ اطلس پوش دشمنون کے اختیار مین آگئین
اور حرمت صاحبقرانی مین فرق آیا تو اسکا امیر کو کیا جواب دوگے لندھور رکے اور علمشاہ یہ کہکر روانہ
ہوئے ۔ نرگس نے آنکھ پھیر لی بلبل جدا پھری ٭ چلیے اب اس چمن سے کہ یان کی ہوا پھری ٭ دیگر
گلچین سے گل سے اور صبا سے بگڑ گئی ٭ لو بلبلو ہماکی صبا سے بگڑ گئی ٭ یہ کہتے ہوئے بارگاہ کے باہر
آئے اور تنہا مرکب پر بیٹھکر جانب فرنگستان روانہ ہوئے اسوقت صرف سات آدمیون نے ساتھ
دیا اور کوئی شریک حال نہ ہوا ایک پیچھے آنکے سلطان سعد فرزند عمرو بن حمزہ یونانی تھے اور دوسرے
سلطان عوری قمقام اور تیسرے لہراسپ تیرانداز اسی طرح کل سات آدمیون سے جاکر تمام
فرنگستان کو ہلا دیا اور زبر و زبر کر دیا مرزوق فرنگی کو مع تخت اٹھا لیا اور خندق پر جاکے مارا کہ ہڈی
پسلی چور ہو گئی غرضکہ سات آدمیون سے فرنگستان کو فتح کر لیا اور قیدیون کو چھڑایا وہان سے آکر لندھور
سے مقابلہ کیا اور لندھور کو مع فیل اٹھا لیا دوسری جرأت یہ کہ فوبل ہندی و دوبل ہندی کو
چالیس قدم تک ریل لیگئے اور خندق پر دونون کو مارا تیسری جرأت یہ کی کہ دودہ باختری کو مع
فیل اٹھا لیا اور دور جاکر مارا ایسی ایسی جرأتین کین کہ نوجوان کا خطاب پایا رستم زمان مشہور ہوئے
آنکے فرزند شاہزادہ ملک قاسم کی جرأت تو پہلے ہی آپ نے سنی آنکے فرزند ایرج نوجوان نے
بارہ برس ملک باختر مین صاحبقرانی کی باوجودیکہ آفتاب پرست تھے اور اپنے خاندان سے
واقف تھے اور دادا صاحب یعنی رستم ثانی بھی ثانی رستم تھے جنھون نے آنکے سامنے دیوہومان
کو زیر کیا اور کیا کیا کارنمایان اسی پردہ قاف مین کیے اور آنکے بھائی شہریار عالی وقار تشریف
لائے یہ ایسے تھے کہ امیر ثانی نے اپنی دختر کا عقد انکے ساتھ کیا اور انھون نے بھی پردہ قاف مین
بڑے بڑے کارنمایان کیے اور والد ماجد یعنے سہراب ثانی نے تو اس چھوٹی سی عمر مین طلسم چہل
چراغ سلیمانی کو فتح کیا اور دیو ہومان کو کس شدومد سے مارا اور قیدخانۂ طلسمی سے اپنے باپ
اور چچا اور دادا کو رہا کیا یاد سخن بخیر اب ذکر صاحبقرانی مین پردۂ دنیا پر بمقابلہ بدیع الملک
گئے ہوئے ہین خدا انکو فتحیاب کرے ہم بھی اسخن کے فرزند مین اگر لشکر دلیوان سے مقابلہ کرینگے تو کیا پروا ہی مارے جاینگے
نام تو بزرگون کا رہجائیگا اور اگر یہین بیٹھے رہے اور دشمن آپڑے تو تمام عالم مین بدنامی ہوگی اب آپ
ہمین نہ روکین اور جانے دین یہ کہکر جلدی جلدی مرکبون پر سوار ہوئے اسی اثنا مین انکی مان اور
نانی وغیرہ کو بھی خبر ہو گئی سب نے آکر گھیر لیا مگر یہ شیر کے بچے ہین کب رکتے ہین جوش شجاعت مین
باگ گھوڑون کی لی اور کہا کہ خدا حافظ یہ عورتین تڑپتی رہگئین کہ دیکھیے اب ان بچون کی صورتین پھر
نظر آتی ہین یا نہین مان نے انکی کلیجا پکڑ لیا اور یہ دونون شیر بیشۂ صاحبقرانی گھوڑون کو اڑاکر
روانہ ہوئے انکو دیکھکر اور پریزادون نے بھی جرأت کی اور چالیس پچاس ہزار فوج سے خفران
پریزاد و اخفران پریزاد و نگار شاہ وغیرہ روانہ ہوئے اب اسطرف سے تو یہ چلے جاتے ہین
او اسطرف سے غبار آگے بڑھتا چلا آتا ہی داراب اعظم اور اسکندر اعظم دونون قریب گرد پہونچگئے
اور مارے تلوارون کے دامنہ گرد کا چاک کر دیا اب جو نظر پڑتی ہے تو دیکھا کہ بہت بڑا لشکر دیوون کا

چلا آتا ہی اور آتے آتے سب سے آگے ایک دیو مہیب ہی کہ منجنیق اُسکے ہاتھ مین ہی اور پتھر جھولیون مین بھرے ہوئے ہین یہ وہی دیو آتشبار ہی جسکا ذکر نیرنگ قاف مین آچکا ہی کہ نامہ نیرنگ کجکلاہ کا اسکو گیا تھا اور یہ حکم ہوا تھا کہ تم گلستان ارم کو برباد کرتے ہوئے اسطرف آؤ کہ یہان پسر حمزہ یعنی صاحبقران اعظم سے مقابلہ ہو رہا ہی پہلے یہ دیو آتشبار گلستان ارم مین گیا وہان کسیکو نہ پایا اور یہ معلوم ہوا کہ تمام پریزادان قاف کوہ مروارید پر جمع ہین اب اسنے ادھر کا رخ کیا الحاصل جسوقت سامنا دیو آتشبار کا ہوا اور نظر دیو کی سکندر و داراب پر پڑی کہ دو لڑکے چاند کی صورت گھوڑون پر سوار چلے آتے ہین اسنے آواز دی کہ تم کون ہو ان لڑکون نے جواب دیا کہ تو کون ہی اور کیا ارادہ رکھتا ہی دیو آتشبار نے کہا کہ تم بے پدر بان معلوم ہوتے ہو شاید تم مجھسے آگاہ نہین ہو کہ مین کون ہون منم دیو آتشبار ابلیس پرست مین واسطے بربادی گلستان ارم کے گیا تھا وہان کسیکو نہ پایا اب مین نے سنا ہی کہ والیان گلستان ارم اس مقام پر ہین اگر تم آگاہ ہو تو مجھے بتاؤ اسکے صلہ مین تمکو چھوڑ دونگا اور انھین سبکو قتل کر دونگا بس یہ سنکر ان لڑکون کو غیظ آیا کہ یہ ملعون ہمارے عزیزون کو قتل کرنے کی غرض سے آیا ہی جواب دیا کہ او ملعون پہلے ہمسے مقابلہ کرے بعد اسکے اُن لوگون سے لڑنا تیری بھی یہ مجال ہی کہ ہمارے سامنے ایسے کلمات کہے دیو آتشبار نے کہا کہ تم ہو کون انھون نے کہا کہ ہم سہراب ثانی نبیرۂ صاحبقران ہین یہ سنکر اس دیو نے آواز دی لشکر کو مار لو ان لڑکون کو یہ سانپ کے بچے ہین انکے جدا علے نے تمام سرکشان قاف کو مارا ہی دیو سمندون ہزار دست کو قتل کیا ہی آج ابلیس پرستون کے خون کا بدلا لے لو بس یہ سننا تھا کہ ایک لاکھ دیو یورش کرکے چلے ادھر ان دونون لڑکون نے تیغین کھینچے اور باگین اٹھا کر لشکر دیوان پر جا پڑے اور تلوارین مارنا شروع کین دیو آتشبار حیرت سے انکو دیکھ رہا ہی کہ کس جرأت سے یہ لڑ رہے ہین جو دیو سامنے آکر وار کرتا ہی ضرب اُسکی بیمرانی سے خالی دیگر جو ہاتھ مارتے ہین یا گردن یا کمر پر پڑتا ہی کہ تسمہ بھی لگا نہین رہتا ہی لاشون پر لاشین گر رہی ہین دیو پھڑک رہے ہین یہ دونون ماہتاب سپہر جرأت و بہادری شفق خون مین ڈوبے ہوئے ہین اب یہ ادھر لڑ رہے ہین اور دیو انھین گھیرے ہوئے اودھر سے وہ پریزاد جو انکی کمک کو چلے تھے آکر پہونچے اور دیکھا کہ لڑکے قیامتین برپا کر رہے ہین عین گرمی جنگ مین دیو حریص جھپٹ کر سامنے سکندر اعظم کے آیا اور پکارا کہ او طفل آدمزاد تو بڑا سرکش ہی کہ تونے سیکڑون دیوون کو مارا اگر تو جوان ہوتا تو کیا قیامت برپا کرتا بہتر ہوا کہ تو اسی عمر مین گرفتار بلا ہوا ورنہ یقین ہی کہ تیرے ہاتھ سے بڑے بڑے دیوان سرکش مارے جاتے سکندر اعظم نے جواب دیا کہ اب کیا مین چھوڑ دونگا او ملعون جو سامنے آجائیگا وہ اب بھی تہ تیغ ہوگا جسوقت تک یہ بازو تھکتے نہین ہین اسوقت تک تو دیکھ کس کس کو طعمۂ دہان اجل کرتا ہون ہان اگر اسی طرح گھرا رہا اور کمک نہ پہونچی تو کب تک لڑونگا لاضرب بہادری کی یہ جرأت اس شاہزادہ بلند اقبال کی دیکھکر دیو حریص دل مین وجد کرنے لگا ایک تو آدمزاد دوسرے ابھی طفل اور طفل بھی وہ طفل جسکے کھیل کے دن ہین اسکا قتل کرنا قابل افسوس ہی اور زندہ رکھنا بھی برا ہی کہ پھر اسکے ہاتھ سے جانبری دشوار ہی آخر کار یہی سوچا کہ اسے قتل کر ڈالنا چاہیے اس طفل کو زندہ چھوڑنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہی چنانچہ دیو حریص کو اپنے زور

وطاقت پر بہت بڑا بھروسا ہے اس ملعون نے آواز دی کہ تو حوصلہ اپنا پورا کر لے کہ میری ضرب سے بچنا دشوار ہے تیرے دل میں حسرت نہ رہجائے مجھے پہلے ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے سکندر اعظم نے جواب دیا کہ اگرچہ تجھے کافر ہو کر سبقت کرتے شرم آتی ہے تو میں مسلمان ہوں مجھے اشد اسطرح ظہور میں آئیگی کیونکہ ہمیشہ ہمارا یہ دستور نہیں اور کافروں نے تو ہمیشہ پیشدستی کی ہے تو کیوں شرم کرتا ہے دیو نے کہا کہ میں تو چاہتا تھا کہ تجھپر وار نکروں اور تیری ضرب روک کر تجھے زندہ نگل جاؤں مگر تو نہیں مانتا تو لے اسسے بھی یہ کہکر دیو حریص نے دار شمشاد کا وار کیا سکندر اعظم نے ضرب اسکی خالی دی وہ زمین پر پڑی خاک اڑی اور گرد میں سکندر اعظم چھپ گئے دیو پکارا کہ افسوس گوشت تیرا گر کر ا ہو گیا سکندر اعظم نے اس گرد سے نکلکر آواز دی کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہے ارے حریف تیرا ابھی تیری سرکوبی کے لیے زندہ ہے یہ کہکر ہاتھ پنجہ کا مارا کہ پنجہ دیو کی کلائی پر پڑا ایک ہاتھ دیو حریص کا قطع ہو گیا پنجہ وار میں لپٹا ہوا خاک پر گرا اور منڈھ سے دیو کے خون مانند پرنالے کے جاری ہوا لیکن یہ دیو بھی نہایت زبردست و بہادر ہے بھاگا نہیں اسلیئے کہ ایک تو اسے یہ شرم دامنگیر ہوئی کہ ایک طفل آدمزاد سے میں بھاگوں دیوان عالم مجھپر ہنسینگے دوسرے یہ خیال ہے کہ اگرچہ اسنے چالاکی سے ہاتھ میرا قطع کیا لیکن اب بھی میں اسکے لیئے کافی ہوں اگرچہ پنجہ میں دبوچ لونگا تو نکلنا دشوار ہو جائیگا یہ خیال کرکے دیو حریص نے دوسرے ہاتھ میں چوب دست لی اور پھر وار کیا سکندر اعظم نے پھر خالی دیا اور زیر بغل آکر ایک ایسا ہاتھ مارا کہ یہ شاخ بھی اس شجر ظلم و بدعت کی قطع ہوئی خون جو زخم سے بہا اور دیو مجبور ہوا تو دست و پا چہ ہو کر کف افسوس بھی نمل سکا لیکن ایسا قوی دل تھا کہ بھاگنے کو ننگ و عار سمجھکر منہ کھولکر سکندر اعظم پر گرا کہ ہڈیاں اسکی چباؤں سکندر اعظم نے گرز ہیر کا اسکے حلق میں ڈالدیا اور گرز سر پر مارا کہ کاسہ سر چور ہو گیا اور دیو حریص زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور دیو حریص خرس پیشانی داراب اعظم کے قریب پہونچا اور آواز دی کہ او طفل آدمزاد ہوشیار ہو کہ اجل تیری آئی ہے معلوم ہوا کہ تو بڑا سرکش ہے میں تجھے زندہ نہ رہنے دونگا کہ نوجوان ہو کر ابلیس پرستوں کا استیصال کرتا ہے تیرا زندہ رکھنا سانپ کا آستین میں پالنا ہے داراب اعظم نے جواب دیا کہ او ملعون کیا حقیقت ہے تیری جو تو میں قتل کرنیکے لائق ہو ضرب بہادری کی دیکھوں تو کیسا بہادر ہے اور تیری اجل میرے ہاتھ سے ہے یا میری اجل تیرے ہاتھ سے یہ سنکر حریص سے چوب چقماق کا وار کیا داراب اعظم نے آتی ہوئی چوب خیال میں کرکے ہاتھ پنجہ کا مارا کہ ہاتھ کٹ گئے پیر سے اڑ گیا پر جھپٹا کہ دوسرے ہاتھ سے چوب اٹھا لوں داراب اعظم نے پنجہ اسکے پاؤں پر مارا کہ دونوں پاؤں اسکے گھٹنوں پر سے قلم ہو گئے اور اب اسمیں اٹھنے کی طاقت نرہی نہ بھاگ سکتا ہے اور نہ اٹھ سکتا ہے داراب اعظم نے کہا کہ بس تیرے لیئے یہی سزا خوب ہے کہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو اور بیبسی سے پڑا ہوا تماشا جنگ کا دیکھا کرے دیو نے غصہ میں آکر چوب چقماق کھینچ ماری اگر داراب اعظم خالی نہ دیتے تو بچنا دشوار تھا چوب تو دور جا کر گری داراب اعظم قریب اس ملعون کے آئے اور ایسا ہاتھ بیا من گردن پر مارا کہ سر اسکا مانند گیند کہنہ کے الگ ہو کر گرا اور دیو تڑپ کر ہلاک ہو گیا بس ان دیووں کا مارنا تھا کہ ایک غول سنگ اندازوں کا کمین سے آیا اور دیو آتشبار نے آواز دی کہ لے مار لو انکو غضب کیا ان لڑکوں نے کہ اتنے اتنے بڑے دیووں کو مارا جنکا مثل و نظیر یہ کوہ قاف میں نہ تھا راوی بیان کرتا ہے

کہ یہ دونون دیو دیو اکوان کے مقابلہ کے تھے اور دیو اشقال سے زیادہ قوی تھے اخفران پریزاد اور خفران پریزاد اور نگار شاہ وغیرہ قریب پہونچ چکے تھے انھون نے یہ تماشا اپنی آنکھون سے دیکھا اور شاباش و مرحبا کی صدا بلند کی اور کہا کہ نہ گھبرانا اب ہم آپہونچے واقع مین تم شیرون کے غیر ہو جو زبان سے کہا تھا وہ کر کے دکھا دیا خدا تمھین چشم زخم سے محفوظ رکھے کہ تم وارث دور صاحبقرانی ہو اور ابھی ہونہار ہو یہ کہتے ہوئے تمام پریزاد چالیس ہزار دیوون سے جھپٹے اور ادھر اُن دونون بچون نے پھیر پھیر کر سلام کیے یہ دیکھکر دیو آتش باز پکارا کہ اب ان لڑکون کا خیال نکرو پہلے اُنکے مددگارون کو روکو اگر یہ بھی ان تک پہونچ گئے تو پھر ہاتھ آنا ان لڑکون کا نہایت دشوار ہے بعد اسکے انھین بھی گھیر کر مار لینگے یہ نکل کر کہان جا سکتے ہین کہ ایک لاکھ دیوون مین گھرے ہوئے ہین لیس یہ سنتے ہی دس ہزار دیو ان سنگ انداز نے صفین باندھ کر باڑھ پتھرون کی ماری پہلی ہی باڑھ مین جسقدر افسر تھے مثل اخفران پریزاد و صدف پریزاد و خفران پریزاد و نگار شاہ وغیرہ یہ سب زخمی ہوئے اور اکثر گر گئے جسکے سر پر پتھر پڑا کاسہ سر اُسکا چور ہو گیا جسطرح نیم بسمل پنچھی تڑپتے ہین اس صورت سے یہ سب پھیر کنے لگے اور جان بحق تسلیم ہوئے جو لوگ پیچھے کی صف مین تھے سامنے اُنکے لاشون کے انبار ہو گئے راستہ مسدود ہو گیا جب تک یہ اُن لاشون سے بچکر آگے بڑھین بڑھین ان کفار نے ایک باڑھ اور ماری کہ وہ صف بھی بسمل ہو گئی یہ معلوم ہوا کہ دیوار اُڑا اُڑا کر گری پوری صف مین ایک بھی نہ بچا دو ہی حملون مین بیس ہزار دیو مار گئے اور لشکر تک نہ پہونچ سکے اب بہتون کے تو قدم اُٹھ گئے اور بھاگ کھڑے ہوئے جو باقی بچے اور ہمت و جرأت کے پابند رہے وہ پتھرون سے ہلاک ہوئے تمام لشکر کا ستھراؤ ہو گیا اودھر وہ بچے چیخین مار مار کر رونے لگے اور ان سنگ اندازون کی طرف چلے کہ ان سے خون عزیزان کا عوض لین لیکن بس آتے ہی اس صف پر گرے اور قتل کرنا شروع کیا جسطرف پہلے انکا رخ تھا اب ادھر پشت ہو گئی اُن دیوون کو پورا موقع ملا انھون نے باڑھ پتھرون کی ماری پشت کی جانب سے اگر پتھر سرون پر پڑے کہ مغز سر پریشان ہو گئے اور شانے چور ہو گئے یہ دونون اسی مقام پر گرے اور تڑپ تڑپ کر مر گئے قضا کار یہ ان بچون کے مارے جانے کے انکی مان بہنین نانی وغیرہ جسقدر عورتین تھین یہ جوشش محبت مین پیچھے پیچھے چلی تھین اور اُنکے ساتھ ملکہ قریشیہ سلطان قریشیہ ثانی جواہر پری زوجہ نورالدہر اور سلیمان پری کہان تک بیان کیا جاے کہ جسقدر پریان تھین ایک ایک کے خیال سے سبھی چلی آئی تھین جبو قت دیوون نے انکے قتل سے فرصت پائی تو عورتون کی طرف متوجہ ہوئے اور زمین سے پتھر مارتے ہوئے چلے ایک لاکھ دیو دنکا پیرش پہلی ہی باڑھ مین خاتمہ ہو گیا جسپر پتھر پڑا وہ ہلاک ہوا جو پریان بشیر سے اُڑ کر نکل گئی ہونگی وہ تو بچی ہونگی باقی کل پریان اور پریزاد اسی مقام پر کھیت رہے تمام صحرا ے قاف مین لاشین ہی لاشین نظر آتی تھین وہ سب شہزادیان اور امیر زادیان جو مالک تخت و تاج تھین بے گور و کفن خاک پر پڑی ہوئی تھین جو لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے باتین کر رہے تھے وہ ایسے خاموش ہو گئے ہین کہ نہ زبان کو حرکت ہے اور نہ لبون کو جنبش جو شعر یا نون بکثرت تھم جنکو سنا کہ جاتی ہوا نہ

کاملہ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے خیال تو کیجئے کہ کون کون لوگ اس زمین پر بے وارث و والی پڑے ہوئے ہین کہ جو بادشاہان قاف مین سے تھے اب ان دیوون نے لوٹنا شروع کیا کون پوچھنے والا تھا تمام زیور و زر خیمہ و خرگاہ طبل و علم انکے ہاتھ آئے اب ان شیطان صفاتون کو یہ فکر ہوئی کہ نشان قبر جناب سلیمان کا مٹا دینا چاہیئے کہ اگر کبھی کوئی وارث انکا پیدا ہو تو عبرت کرے کہ جسے ہم مانتے تھے اسکی کیا حالت ہوئی اب اس ارادہ سے یہ کوہ مروارید کی جانب چلے تھے کہ ناگاہ گرد بلند ہوا دیو آتشبار ٹھہر گیا کہ شاید کوئی مددگار حضرت سلیمان کا نہ آتا ہو اور چند دیو انکو برائے دریافت حال روانہ بھی کر دیا غرض جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ دو لاکھ دیوون سے بخیت بن خفیف چلا آتا ہی اور ساتھ اُسکے دیو ممنتور بھی ہی دیو آتشبار اسے اپنا ہم مذہب جانکر برائے استقبال آگے بڑھا اور ملاقات کی پوچھا آپ اسطرف کیونکر آئے دیو بخیت نے بیان کیا کہ جسوقت مجھے یہ خبر ہوئی کہ آپ باری گلستان ارم کے واسطے جاتے ہین تو مین بھی چلا تھا کہ شریک جنگ ہونگا اور خدا پرستون کو قتل کرنے مین مدد دونگا لیکن جسوقت مین گلستان ارم مین پہونچا تو عجب سناٹا دیکھا کہ وہان کوئی بھی نہین ہی مین نے دریافت کیا کہ اسکا کیا سبب ہی تو معلوم ہوا کہ سب عرش مین گئے ہوئے ہین بس مین نے اسطرف کا قصد کیا دیو آتشبار نے کہا کہ مدد خداوند ابلیس سے مین نے سبکو ہلاک کیا دیکھیے وہ لاشین پڑی ہوئی ہین یہ سنکر دیو بخیت بہت خوش ہوا اور کہا کہ آپ بڑے صاحب اقبال ہین جہان لوگون پر فتحیاب ہوئے ورنہ جو اُنکے مقابلہ پر آیا اُسنے ہزیمت اُٹھائی یا مارا گیا آپ نے سنا ہی ہوگا کہ حمزہ اور اولاد حمزہ نے قاف کو خالی کر دیا جسقدر دیوان زبردست تھے وہ سب مارے گئے اب ان مین سے کوئی زندہ نہین ہی دیو آتشبار نہایت خوش ہو دیو بخیت اور دیو ممنتور کو ساتھ لیے ہوئے اُس مقام پر آیا جہان کہ لاشین اکابر قاف کی پڑی ہوئی تھین دیو بخیت اسقدر خوش ہوا کہ زندگی مین ہرگز اس ملعون کو ایسی بشاشت کبھی نصیب نہ ہوئی ہوگی اس ملعون نے ان لاشون پر بدعت کی علی الخصوص لاش ملکہ قریشیہ سلطان کی اسنے ایک بلندی پر رکھوا دی اور کہا یارو دیکھو یہ وہی عورت ہی جسنے ہزارہا دیوون کو مارا اور مین نے کئی بار شکستین اسکے ہاتھ سے کھائی تھین سب دیو نہایت تعجب سے لاش ملکہ قریشیہ سلطان کی دیکھ رہے ہین اور اب بجبر نشان قبر جناب سلیمان مٹانے کے ارادے سے چلے تھے کہ یکایک از پردہ بیابان گردے برخاست مگر گردے تیرہ تیرہ و خیرہ چہرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی نظر آنے لگا اب پھر یہ دیو ٹھہرے کہ اس گرد کو بھی دیکھ لینا چاہیے سب منتظر تھے کہ کون آتا ہی دوست ہی یا دشمن دیکھا تو وہ گرد بڑھتے بڑھتے شق ہوئی اور دل گرد سے نعرہ شیر کی آواز پیدا ہوئی دیکھا سب نے کہ شاہزادہ سکندر رستم خو مرکب پری پیکر پر سوار گھوڑا مارے چلا آتا ہی اور ساتھ ساتھ صاحبقران اعظم دہنی جانب اور صاحبقران کوچک بائین جانب پشت پر منظر پیزاد کئی لاکھ دیوون کی فوج ہمراہ لیے ہوئے پھریرے نشانون کے

اڑائے ہوئے انکا حال سابق میں گزارش ہو چکا ہو کہ یہ نیرنگ قاف کو فتح کرکے چلے تھے اور
صاحبقران کو جگ نے خواب پریشان دکھایا تھا اول گلستان ارم میں پہونچے اور وہان سے
اسطرف متوجہ ہوئے کیونکہ سنا تھا سب عرس میں گئے ہوئے ہیں الحاصل جسوقت قریب پہونچے
اور حال قتل عزیزان کا معلوم ہوا تاب نہ رہی گھوڑے اٹھا دیے ادھر دیو آتشبار نے کہا مارو انکو
کہ بس یہی تین سرکش اور باقی رہگئے ہیں بعد اسکے خاتمہ ہی اور کوئی معاون خدا پرستون کا پردہ
قاف میں نہیں ہے یہ سنکر اسطرف سے بھی تین لاکھ دیو حربہ پکڑ پکڑ کر چلے آگے آگے لشکر دیو آتشبار کے ہی
کیونکہ یہ سب سنگ اندازی میں نہایت مشاق ہیں اور ابھی تک یہ کمال اور دیوون میں نہیں ہے بس
جیسے ہی سکندر رستم خو سامنے زد کے پہونچے دیوون نے باڑھ پتھرون کی ماری سکندر رستم خو نے قبل
سے حال جنگ اور طریقہ لڑنے کا انکا دریافت کر لیا تھا اور اپنے ہمراہیون کو سمجھا دیا تھا جیسے ہی پتھر سنائے
کے ساتھ چلے ان لوگون نے شکم مرکب سے لپٹ کر خالی دی باڑھ پتھرون کی سر پر سے ہوکر گذری
دوسری باڑھ کی مہلت نہ لینے دی اور مانند قضائے مبرم کے آپڑے اب تلوار چلنے لگی سنگ اندازان
کے حربے تو بیکار ہوئے دیو ادھر متوجہ تھے لشکر کو کون روکتا منظر پریزاد بھی تمام فوج کو لیکر لشکر
دیو آتشبار پر گرا تلوار چلنے لگی شور گیر و دار بلند ہوا لاشون پر لاشیں گرنے لگین سکندر رستم خو
نے کہا کہ پہلے ان سنگ اندازون کا خاتمہ کر دینا چاہیے کہ انھون نے بڑے ظلم کیے ہیں منظر
پریزاد نے فوج کو اشارہ کیا کہ گھیر لو یا آج ان سبکا خاتمہ کیا یا اپنی جان دی کوئی بچکر جانے
نہ پائے فوج صحرا کی طرف پھیلنے لگی دیو آتشبار نے دیکھا کہ فوج میری گھر گئی سوا اب راہ فرار
تو مسدود ہی پھر یقین آدمزاد میرا کیا کر لینگے اسنے آواز دی کہ اے آدم زادو کیا تم نیرنگ قاف سے
شکست کھا کر بھاگے ہو دیوان نیرنگ قاف نے تمھین کیونکر چھوڑ دیا سکندر رستم خو نے کہا او ملعون ہم
بھاگنے والے نہیں ہیں ہمنے نیرنگ قاف کا خاتمہ کر دیا دیو نیرنگ مارا گیا اور وہ دیو شدید بھی قتل ہوا
جسپر بڑا بھروسا دیوان نیرنگ قاف کو تھا اب تیری قضا تجکو بھی سامنے ملک الموت کے لڑائی کے گزار رہم
کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی دیو آتشبار نے کہا او بقل یہ سب تیری باتین فریب آمیز ہین اور دھمکانے
کے واسطے ہین مین تیرے فریب مین آنیوالا نہین ہون لا ہر بہادری کی دیکھون تو تو کیسا بہادر ہی اور کیونکر تو نے
دیو شدید کو مارا ہی یہ کہتا ہوا سکندر رستم خو کی طرف چلا اور سکندر رستم خو نے بھی باگ
گھوڑے کی لی اور دیو آتشبار کی طرف چلے دیو آتشبار کے سامنے آتے ہی منجنیق اسکو گردش دی
سکندر نے مرکب کا دے پر ڈالا کہ نشانہ بندھ نہ سکے بس جیسے ہی سکندر سامنے دیو
آتشبار کے ایک مقام پر پہونچکر رکے اسنے پتھر گوپھن سے رہا کیا پتھر فنا فنا کی صدا دیتا ہوا چلا
سکندر نے وہین سے مرکب کو اشارہ کیا رہوار کل کی طرح مڑ گیا پتھر بائین پر خالی گیا اب
سکندر مرکب کو جمکا کر قریب دیو آتشبار کے پہونچگئے ادھر پتھر دیو آتشبار کے ایک افسر
فوج کے سر پر پڑا وہ تو سنگ آمد و سخت آمد کہکر گرا اور ہلاک ہوا ادھر سکندر رستم خو پر
دیو آتشبار نے چوب چماق لگائی سکندر نے زیر بغل آکر ہاتھ بتیغہ آبدار کا مارا کہ بازو
اسکا قلم ہوا اور ہاتھ مع چوب زمین پر گر کر تڑپنے لگا دیو آتشبار بھاگا کہ تو بلائے بد سے ہے

سے بلائے جان ہین پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین چاپری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد کرتے ہین پا
سکندر رستم خو نے اسکا تعاقب کیا اب آگے آگے تو دیو بھاگتا چلا جاتا ہے
اور پیچھے پیچھے اسکے سکندر رستم خو گھوڑا دوڑائے ہوئے چلے جاتے ہین دیو تنخیف
جھپٹا کہ دیو آتشبار کو بچا لون جب تک مین اس لڑکے کو الجھائے رہونگا آتشبار
اپنی جان بچاکر نکل جائیگا یہ دیکھکر صاحبقران اعظم نے گھوڑا ڈالا اور دیو تنخیف ہین خفیف
سے سد راہ ہوئے اور آواز دی کہ او ملعون کہان جاتا ہے دیو تنخیف نے کہا کہ لی تو بھی
لے یہ کہکر چوبدست ماری صاحبقران اعظم نے وار اسکا خالی دیا کہ یہ چوب تک مین اوندھے
منہ زمین پر آرہا صاحبقران اعظم کے سر پر اسکے گرز مارا کہ تمام کلہ گرز مغز سر مین در آیا
اور دیو تنخیف زمین پر پھڑکنے لگا انھون نے نعرہ کی صدا بلند کی یہ معرکہ دیو مجتور نے دیکھا
کہ یہ بھی ایک دیو زبردست ہے یہ دوڑا کہ مین سکندر کو روک لون اور دیو آتشبار کو اسکے
پنجہ سے چھڑا دون جیسے ہی یہ چلا صاحبقران کوچک بڑھکر سد راہ ہوئے دیو مجتور نے
ارہ پشت نہنگ مارا صاحبقران کوچک نے ارہ خالی دیکر تلوار سے دونون پاؤن اسکے
قلم کردیے کہ دیو زمین پر گرا گرتے ہی جو ہاتھ تیغ آبدار کا کمر پر مارا دو ٹکڑے ہوگئے ادھر
سکندر رستم خو قریب دیو آتشبار کے پہونچگئے اسنے پلٹ کر بائین ہاتھ سے گرز مارا سکندر
رستم خو نے دوسرا ہاتھ مارا کہ یہ ہاتھ بھی مع گرز جدا ہو کر زمین پر گرا پھر یہ دیو چاہتا تھا کہ بھاگون
سکندر رستم خو نے دونون پاؤن قلم کردیے دیو گرا یہ معلوم ہوا ایک منار بلند منہدم ہوا
گرتے ہی ایک ہاتھ تیغ آبدار کا اور مارا کہ سر اسکا کٹ کر گرا اب دیوان گلستان ارم نے
ان دیوون کو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا وار پر وار چل رہے تھے تیغ گرد بلند ہو رہا ہے
لاشین دیوون کی صحرا مین گر رہی ہین سیلاب خون آیا ہوا ہے ہر طرف کوندا برق شمشیر کا لپک
رہا ہے بارش خون کی ہو رہی ہے سر مانند اولون کے گر رہے ہین ہر خانۂ تن مسمار ہو رہا ہے صدائے
بگیر و بزن بلند ہے کشت حسرت دیوان آتشبار کی پامال ہو رہی ہے ساری سنگ اندازی
بھولے ہوئے ہین راہ فرار مسدود ہے چہار جانب سے گھرے ہوئے ہین اور یہ تینون سردار یعنے
صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک اور سکندر رستم خو اُس فوج کے بادل مین
مانند چاند کے چھپ جاتے ہین اور پھر نظر آنے لگتے ہین کہان تک بیان کیا جائے کہ دو
لاکھ دیوان لشکر کفار مارے گئے اور پچھتر ہزار دیوان لشکر اسلام کام آئے آخرکار
ہر طرف سے صدائے امان بلند ہوئی سکندر رستم خو نے کہا کہ بشرط ایمان ان دیوون نے
قبول کیا کیا کرتے کہ بغیر اسکے مفر ناممکن تھا لشکر مین طبل امان بجا جنگ آورون
نے ہاتھ اپنے روکے دونون لشکر علیحدہ ہوئے سکندر رستم خو نے صاحبقران اعظم
سے کہا کہ آپ پہلے چلکر ان شہیدون کی لاشون پر رو لیجیے جنکے واسطے یہان تک آئے
ہین بعد ازان ان سبکو دفن کیجیے کہ احترام میت نہ جانے پائے صاحبقران اعظم
نے فرمایا کہ بہتر اب اُس میدان کی طرف چلے جہان لاشین اہل اسلام کی پڑی ہوئی ہین تمام

صحرا لاشون سے پٹا ہوا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک چادر زمین پر خون آلودہ بچھی ہوئی ہے جیسے ہی قریب ان لاشون کے پہونچے عجب طرح کا سانحہ دیکھا کہ لاشین گلشن پری اور جواہر پری کی پڑی ہین چاہتے تھے ان لاشون کو اٹھائین کہ سامنے لاش مضراب پری کی نظر آئی سکندر رستم خو نے لاش بھاوج کی پہچانی اور روتے ہوئے قریب آئے دیکھا تو گرد انکے بیٹون کی لاشین پڑی ہوئی ہین انھون نے اٹھانے کا قصد کیا تھا کہ صاحبقران اعظم نے کہا اے فرزند ابھی سب لاشین دیکھ لو کہ کون کون ہے اسکے بعد سبکو ایک جگہ کرکے دفن کا سامان کرو یون ایک ایک لاش پر کب تک روؤگے یہ کہتے ہوئے اور آگے بڑھے اب آنسو آنکھون سے جاری ہین ہاتھ پاؤن مین رعشہ ہے ایسی قیامت کبھی کسی نے کاہیکو دیکھی ہوگی کہ تمام خاندان جسقدر وابستہ گان قرابت تھے اور عزیز و اقارب تھے سبکی لاشین پڑی ہوئی تھین کچھ اور آگے بڑھے تو لاش ملکہ ماہ سیما کی نظر آئی یہ دیکھکر سکندر کو تاب نرہی قوت ہاتھ پاؤن کی سلب ہوگئی حجاب اٹھ گیا اپنے کو لاش ماہ سیما پر گرا دیا یہ وہی شاہزادی ملک نقش و نگار کی ہے جسکے ساتھ عقد ہوا تھا اور آرسی مصحف کے وقت جو انکو اٹھا لے گیا تھا تو سکندر نے حالت عروسی مین دیکھا تھا یا خاک و خون مین آلودہ دیکھا وہ چاند سا ماتھا جو آلودۂ افشان تھا اسوقت سنگ سے فگار ہے جس بدن نازک مین پوشاک عروسی تھی وہ خاک و خون مین لتھڑا ہوا پڑا ہے سکندر سے تحمل اس صدمہ کا نہو سکا اور بیہوش ہوگئے برابر اس لاش کے نگار رستہ کی لاش پڑی ہوئی ہے صاحبقران اعظم نے جو یہ حالت سکندر رستم خو کی دیکھی جلدی سے قریب آئے سر زانو پر لیا کبھی سکندر کو دیکھتے تھے کبھی اُس نازنین ماہ جبین کو دیکھتے تھے اور جوانی پر اس کی رو رہے تھے کہ افسوس کیا بد اقبال اور کم نصیب یہ لڑکی تھی پہلی مصیبت وہ پڑی کہ عقد ہوتے ہی شوہر سے جدا ہو گئی وصل بھی نصیب نہوا دوسری یہ مصیبت کہ پھر زندگی مین دیدار بھی نصیب نہوا دیکھنے والون کے دل بیٹھے جاتے تھے ایک قیامت کبرے برپا تھی لیکن جسوقت مسلسل اشک چہرہ سکندر رستم خو پر ٹپکے تو انکو ہوش آیا انھون نے صاحبقران اعظم کے زانو پر دیکھا رونا بھول گئے اٹھ بیٹھے شرم نے رقت سلب کر دی صاحبقران اعظم نے خیال کیا کہ اب اسکو اس لاش کے پاس چھوڑنا اچھا نہین ہے اپنے ساتھ لیکر آگے بڑھے جیسے ہی دو لاشین نظر آئین ایک پر صاحبقران اعظم گرے اور دوسری لاش پر صاحبقران کوچک گرے اور اسقدر روئے کہ حالت اپنی خراب کی اب سکندر رستم خو کبھی انکو سمجھاتے ہین اور کبھی انکو روکتے ہین یہ دونون ماموں بھانجے اپنے کو ہلاک کیے ڈالتے ہین اور لاشون سے لپٹے ہوئے ہین سکندر نے غور سے دیکھا تو ایک لاش قریشہ سلطان کی اور دوسری قریشیہ ثانی کی تھی یہ بھی ہاے جدہ کہکر گرے اور رونے لگے بڑی دیر تک ایک حشر برپا رہا آخر سکندر رستم خو نے کہا کہ حضور رونا تو زندگی بھر ہے نہین معلوم ان لوگون نے کب شہادت پائی اب انکے دفن مین عجلت کرنا چاہیے غرض یہ دونون لاش سے اٹھے دیکھا تو قریب ہی انکی لاش ملکہ سلیمان پری و جواہر پری زوجہ شاہزادہ نورالدہر کی پڑی ہے کہا افسوس کہ چراغ تربت جناب سلیمان

علیہ السلام بھی گل ہوا گویا آج ہی سے عرس کا بھی خاتمہ ہوا یہ آخری عرس تھا جو مرضی پروردگار کیا چارہ ہو اب اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ چالیس ہزار مردان پریزاد کی لاشین پڑی ہوئی ہین جنمین صدف پریزاد حاکم جزیرہ ارغوان بھی ہو اور خضران پریزاد و اخضران پریزاد و سکندر رستم خو کے خسر کی لاش بھی پڑی ہو اور مختلف والیان قاف کی لاش پلاقی پڑی ہوئی ہو ان لاشون مین ایک لاش بھی دیوان کفار کی نہ تھی اور سب کے سر پھٹے ہوئے اور شانے ٹوٹے ہوئے صورتین پہچاننا دشوار تھین اور قریب قریب اسکے بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے سکندر رستم خو لاش اپنے خسر کی دیکھکر بہت روئے صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ قریب بھی نہ پہونچ سکے اور نوبت مقابلہ کی بھی نہ آنے پائی کہ شہید ہوئے اب آگے بڑھے تو دیکھا کہ ہر چہار جانب لاشین دیوان کفار کی پڑی ہوئی ہین کہ انکی قطع اور وضع اُن دیوون سے علیحدہ تھی جو پہلے ملے تھے بڑی علامت تو یہ تھی کہ ہر دیو کی لاش کے ساتھ کچھ پتھر جھولیون مین بھرے ہوئے اور ایک ایک گوپھن ضرور تھی سکندر رستم خو نے کہا کہ وہ لوگ تو وہین شہید ہو گئے انکو کسنے مارا صاحبقران اعظم نے کہا انمین کوئی باقی نہین جسپر گمان ہو کیونکہ لاشین تمام والیان پردۂ قاف کی اسی جگہ مل چکین یہ سنکر سکندر رستم خو نے کہا کہ کوئی تو ضرور تھا جسنے انکو قتل کیا ڈھونڈھتے ہوئے چلیے یقین ہی کہ انھین لاشون مین وہ لاشین بھی ملجائینگی یہ سنکر پھر یہ سب کے سب لاشون کو ڈھونڈھتے ہوئے چلے یکایک نظر سکندر کی ایک لاش پر پڑی دیکھا کہ ایک چھ برس کا بچہ قبضہ تلوار کا ہاتھ مین جسپیدہ سر پھٹا ہوا خاک و خون مین غلطان پڑا ہوا ہو اور برابر ہی اُسکے ایک دیو کی لاش پڑی ہو کہ وہ دیو دیو سر ہنگ تن تنا سے کم نہین ہی سکندر نے پہچانا نہین کہ یہ بچہ کون ہی نہ یہ خیال ہوا کہ اسنے اتنا بڑا کھیت کیا ہو اور اس دیو کوہ پیکر کو مارا صاحبقران اعظم نے دوسرے بچہ کی لاش دیکھی انھون نے بھی سکندر کو آواز دی اور کہا کہ ای فرزند دیکھو ایک بچہ اور پڑا ہوا ہی سکندر رستم خو دوڑکر قریب آئے بسبب آلودۂ خون ہونے کے لاش پہچانی نہ گئی سر اس بچہ کا بھی شق تھا اب یہ رائے ہوئی کہ جو دیو لشکر آتشبار کے مطیع ہوگئے ہین انھین طلب کرو تو یہ حال مفصل معلوم ہوگا ایک پریزاد کو روانہ کیا وہ جاکر ایک دیو کو بلا لایا کیونکہ اور دیوونکو اسطرف آنے کی ممانعت کردی تھی کہ اسطرف لاشین عورتون کی پڑی ہوئی ہین نہین معلوم کس حالت سے ہون کیا ضرورت ہی کہ نظر نامحرمون کی ان لاشون پر پڑے الغرض جسوقت ایک دیو لشکر دیو آتشبار کا حاضر ہوا سکندر رستم خو نے اُس سے کہا کہ حالت جنگ اول کی بیان کر جسمین سردار تیرا فتحیاب ہوا تھا اور ان دونون بچون کی کیفیت کہہ کہ یہ کیونکر اس انبوہ مین پھنسے اور کسطرح مارے گئے اُس دیو نے یہ سنکر ایک چیخ ماری اور رونے لگا کہا ای شہریار خلم دیو آتشبار کا بیان سے باہر ہو جسوقت لشکر کفار اس مقام تک پہونچا تو پہلے ہی دونون بچے مرکبون پر سوا نیچے لیے ہوئے آکر پہونچے اُسوقت تک کوئی انکے ساتھ نہ تھا بس یہی دونون تھے دیو آتشبار کو انھون نے ٹوکا وہ ہنسا اور سمجھا کہ یہ کیا کرینگے جسوقت ان بچون نے نعرے کیے اور حسب و نسب اپنا بیان کیا اور کہا کہ ہم یہان سے قدم آگے نہ بڑھانے دینگے تو دیو آتشبار نے حکم دیا کہ مار لو انکو اسوقت ایک لاکھ دیو یورش کرکے چلے اور یہ دونون نیچے کھینچکر لشکر پر

گرے ہلوگ یہ جانتے تھے کہ جس دیو کے ہاتھ آجائینگے وہ انکو مرکب سمیت جیتا نگل جائیگا مگر ان دونون نے تو کشتون کے پشتے اور لاشون کے انبار لگا دیے کسی دیو کے قابو مین آتے تھے کبھی ادہر کبھی ادھر مانند برق جندہ کے تڑپتے پھرتے تھے یہ جسقدر لاشین دیوون کی آپ دیکھ رہے ہین سبکو انھون نے قتل کیا اسمین دوسرے کی شرکت نہین ہے کیونکہ کمک ان تک پہونچ ہی نہ سکی جو لوگ دیر کے بعد برائے کمک پہونچے وہ وہین مارے گئے جب دیکھا کہ یہ کسیطرح قتل نہین ہوتے تو دو افسر فوج بڑھے کہ نام ایک کا دیو حریص اور دوسرے کا دیو خرلیس تھا یہ دیو لشکر آتشبار مین سربرآوردہ تھے اور قوت بازو دیو آتشبار کے تھے ان دونون نے قصد کیا کہ ان لڑکون کو قتل کر ڈالین یا زندہ پکڑ کر پنجرہ مین بند کر رکھین کہ یہ دیکھنے کی چیز ہین مگر دونون دیو اس ذلت سے مارے گئے کہ بیان سے باہر ہو جسطرح حضور نے دیو آتشبار کو مارا اسیطرح ان لڑکون نے ان دونون دیوونکو مارا تھا مگر افسوس کہ اجل انکی تھی سنگ اندازون نے دھوکا دیکر پشت کی جانب سے حملہ کر کے انکو شہید کیا اب سکندر رستم خو کو خیال آگیا کہ مین نے انکو قلعہ خضرانیہ مین پاس مضراب پری کے بیٹھے دیکھا تھا یہ دونون سہراب ثانی کے فرزند ہونگے پس انھون نے سر پیٹ لیا اور صاحبقران اعظم سے کہا کہ حضور نے پہچانا یا نہین تب صاحبقران اعظم نے کہا مین ابھی نہین سمجھا اتنا تو معلوم ہوگیا کہ یہ بھی ہمارے ہی دل کے ٹکڑے ہین اور اسی بیشہ کے شیر ہین مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ فرزند کسکے ہین کس عزیز کے کلیجے پر چھری چلی اور کسکی کمائی گئی اور سکندر نے ایک چیخ ماری اور گریبان پھاڑ ڈالا اور کہا کہ مین نے قلعہ خضرانیہ مین انکو اپنی بھاوج مضراب پری کے پاس بیٹھے دیکھا تھا یہ دونون سہراب بن رستم کے فرزند تھے یہ سنکر صاحبقران اعظم نے لاش کلیجے سے لگائی اور سر اپنا پٹکنے لگے دوسری لاش سے سکندر رستم خو لپٹے اور بہت روئے کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ انھین کے فرزند تھے اس مقام پر وہ کہرام برپا ہوا کہ کسی لاش پر یہ حالت نہوئی تھی بار بار سکندر رستم خو کہتے تھے کہ اگر یہ زندہ رہتے تو کیسے شجاع ہوتے افسوس کہ کس سن مین انکو اجل آگئی کہ بہار باغ جوانی تک نہ پہونچنے پائے اور مانند سبزۂ نوخاستہ کے پامال ہوگئے کبھی یہ کہتے تھے اور کبھی کہتے تھے کہ اگر بھائی صاحب سے ملاقات ہوئی تو مین انسے کس منہ سے بیان کرونگا اور کیونکر کہونگا کہ فرزند آپکے شہید ہوگئے اور مین نے انکو دفن کیا امید یہ تھی کہ ہماری لاش کو یہ دفن کرینگے مجلس ماتم برپا کرینگے مگر یہ نہ معلوم تھا کہ انکی لاشین ہمین اٹھانا پڑینگی غرضکہ صاحبقران اعظم نے سکندر کو سمجھایا کہ ای فرزند اب ان لاشون کو لیچلو اور بعد اسکے اور لاشین بھی خود اوٹھاؤ کیونکہ عورتین ہمارے ساتھ ہین غیر مرد ہاتھ نہین لگا سکتے خود ہی ان کل عزیزون کی لاشون کو اٹھاؤ اور قبر جناب سلیمان کے قریب لیچلو اور دفن کا انتظام کرو یہ سنکر بھائی نے سکندر اعظم کی لاش کو سینہ سے لگایا اور صاحبقران اعظم نے لاش داراب اعظم کی آغوش مین لی اور جانب کوہ مروارید چلے صاحبقران کو جیک نے لاش ملکہ قریشیہ ثانی اپنی بہن کی اٹھائی تھی یہ لوگ ان تینون لاشون کو لیکر مقبرۂ جناب سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے اور ان لاشون کو لٹا کر اور لاشین لینے کو چلے جو جسکا محرم زیادہ تھا اور

عزیز برقریب تھا اُسنے اُسکی لاش اُٹھائی صاحبقران اعظم نے لاش قریشیہ سلطان عادل
قاف کی اُٹھائی اور صاحبقران کوچک نے لاش سلیمان پری کی اُٹھائی اور سکندر رستم خو نے میت
ملکہ ماہ سیمائی اُٹھائی اور لاکر ان لاشون کو بھی قریب ان لاشون کے رکھا جسوقت کل لاشین میدان سے اُٹھالی گئیں
اور سارے قاف کی لاشین شمار کرلی گئیں تو قبرین کھدنے کا حکم دیا صاحبقران اعظم انتظام دفن مین مصروف ہوئے
اور سکندر رستم خو د صاحبقران کوچک مردان پریزاد کی لاشین اُٹھوا اُٹھوا کر لا کر آئے اُنھین بھی ایک جگہ کیا
اب سکندر رستم خو نے تو بڑے بڑے دو گڈھے عمیق کھدو لیے اور لاشین مردون کی ایک گڈھے
مین اور عورتون کی دوسرے گڈھے مین دفن کرادین اور نشانات گنج شہیدان کے قایم کردیے اور
جلد فراغ حاصل کرکے فاتحہ خیر پڑھکر ادھر آئے اور صاحبقران اعظم کے ساتھ ان لاشون کے دفن
مین شریک ہوئے جسوقت قریشیہ سلطان اور قریشیہ ثانی کی لاشین دفن ہوئی ہین تو صاحبقران
کوچک اور صاحبقران اعظم اپنے کو قبر مین گرائے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمین بھی انھین
کے ساتھ دفن کردو اور صاحبقران کوچک کہتے تھے کہ اگر طلسم سے چھوٹے بھی تو کیا چھوٹے کہ اگر ماں
بہن کو اس حال پر ملال سے دیکھا اور زیر خاک پنہان کیا کہ چھوٹے جو قفس سے تو خزان مین
چھوٹے ؎ افسوس کہ کب ہمنفسان سے چھوٹے :: اے کاش وہین ہم بھی مر گئے ہوتے اور یہ حال پر ملال
اپنی آنکھون سے نہ دیکھتے الحاصل اسکے بعد لاش ماہ سیما پر سکندر رستم خو کی بری حالت ہوئی کیونکہ یہی محرم
تھے جسوقت لاش اپنی آغوش مین لیکر قبر مین رکھی ہے تو خود بھی بیہوش ہوگئے اب صاحبقران اعظم منتظر
ہین کہ اب سکندر نکلتے ہین اب نکلتے ہین مگر وہان ہوش کسکو ہے جو قبر سے باہر آئے جب دیر ہوئی تو
صاحبقران اعظم نے آواز دی کہ اے فرزند کیا کر رہے ہو اگر زندہ ہو تو قبر سے باہر آکر رو رو یہ محل رونے کا
نہین ہے اُسکی بھی روح بے چین ہوگی غرض ہر چند پکارا کوئی جواب نہ آیا تو قریب آئے دیکھا کہ سکندر
کا سر دیوار قبر پر رکھا ہوا ہے اور بیہوش ہین صاحبقران اعظم نے جھک کر بمشکل سکندر رستم خو کو قبر سے نکالا اور
باہر لائے قبر مین تختہ دیکر مٹی ڈالدی جب سکندر کو ہوش آیا تو اپنے کو قبر سے باہر دیکھا قریب تھا کہ صدمہ سے
روح نکلجائے مگر بسبب ادب صاحبقران اعظم کے کچھ نہ کرسکے سب سے زیادہ ان لوگون کے دفن
کے وقت لوگ روتے تھے اپنے اور بیگانے سبھی آبدیدہ تھے انتہا یہ تھی کہ جو دیو لشکر حریف کے بسبب خوف
جان کے مسلمان ہوئے تھے اور انھون نے شل طوطے کے کلمہ پڑھا تھا وہ تک رو رہے تھے غرضکہ جب ان
سبھون کے دفن سے فراغ حاصل ہوا اور نشان ان قبرون کے بنگئے تو عمارت مقابر کے بننے کی تدبیر
کی گئی بیچ مین قبر جناب سلیمان ہے اور ہر چہار طرف لاشین ان رئیسان قاف کی دفن کی گئین جتنے دنون مین
مقبرے بنکر تیار ہوئے اُتنے دنون تک ان لوگون نے یہان قیام کیا اور صف ماتم بچھی رکھی جسوقت تیجہ چالیسوان
وغیرہ ان سبکا ہوگیا تو اب کوچ کرکے جانب گلستان ارم روانہ ہوگئے یہان آکر داخل قلعہ ہوئے دو چار آدمی
یہان تھے اُنسے دریافت کرکے قبر ملکہ آسمان پری پر آئے فاتحہ پڑھا اور بہت روئے صاحبقران
کوچک نے اپنی حالت بہت خراب کی اور صاحبقران اعظم نے سر اپنا سنگ تربت پر دے مارا کہ سر فگار
ہوگیا اور خون جاری ہوا سکندر رستم خان دونون کو بھی سنبھالے ہوئے ہین اور خود بھی روتے جاتے ہین
کہ اگر آپ اپنی بھی حالت تغیر اشب کرینگے تو یہان ہمارا کون ہے آپ ہمین سمجھائیے نہ کہ ہم

آپکو سمجھا مین براے خدا آپ قلعہ مین تشریف لیچلیے اور وہان کا انتظام کیجیے غرضکہ بمشکل انکو سمجھا بجھا کر قلعہ
مین لائے لیکن عجب طرح کا سناٹا دلو نپر چھایا ہوا تھا تمام قلعہ ہو بار رہا تھا زاتون کو اٹھ اٹھ کر یہ لوگ رویا
کرتے تھے نیند اڑ گئی تھی چین نہ پڑتا تھا شمس جنی پسر عبدالرحمن جنی نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ یہان رہینگے
تو ہلاک ہو جائینگے اب کسی صورت سے انکو ایسے مقام پر بھیجنا چاہیے کہ دل انکا بہلے انھون نے عرض کی کہ حضور یہ وہ
مقام ہے کہ جہان دنیا کے غم غلط ہوتے تھے یہان کی آراستگی تمام پردۂ قاف سے زیادہ تھی لیکن اب یہ مقام مقام ہو
ہو گیا ہے رہنے کے قابل نہین رہا میری راے یہ ہے کہ حضور سفر کرین اور چندروز کیواسطے پردۂ دنیا کی طرف تشریف
لیجائین کہ وہان عزیز آپکے ہین آپ انسے ملیے اور غم غلط کیجیے اسلیے کہ جسقدر عمر پروردگار عالم نے معین کی ہے وہ پوری
ضرور ہو گی خواہ کسی حالت سے ہو چل پھر کے ہو یا ایڑیان رگڑ کے ہو لہذا جانتک ممکن ہو اپنی بہتری کی کوشش
کرنا چاہیے چونکہ سکندر رستم خو کا منشا دلی یہی تھا کہ اب پردۂ دنیا کی طرف جائین انھون نے اس راے کو بہت
پسند کیا اور صاحبقران اعظم سے دست بستہ عرض کی کہ حضور شمس جنی کی راے نہایت صائب ہے مین بھی انکی
راے کو پسند کرتا ہون اگر آپ یہان رہینگے تو ہر وقت ان عزیزون کی تصویرین پیش نظر رہینگی جنکو اپنے ہاتھ سے
زمین میں چھپایا ہے اور خاک مین ملایا ہے اور اگر تشریف لیچلیے گا تو ضرور غم غلط ہوگا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ اے
فرزند میرا بھی جی چاہتا ہے کہ یہان سے چلکر تمہارے دادا ایرج نوجوان سے ملون مگر یہ معلوم نہین کہ ان لوگون
کے لشکر کہان ہین بدیع الملک کے دیکھنے کو بھی جی چاہتا ہے سنا ہے کہ اسنے بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین یہانتک
کہ حمزۂ ثانی اسکو بنا ہے صاحبقرانی سپرد کر گئے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ سنا ہے بدیع الملک تو فتح طلسم
نہ طاق کے واسطے روانہ ہوئے ہین کیا عجب ہے کہ اب واپس آگئے ہون اور دادا صاحب مع والد ماجد یعنی شہریار عالیوقار
اور چچا صاحب یعنی رستم ثانی تاجدار و برادر عالیقدر یعنی سہراب ثانی ان سبکو ہمراہ لیے ہوئے نقابین چہرونپر
ڈالے ہوئے جانب طلسم نہ طاق روانہ ہوئے ہین لیکن اول ان ممالک کو دیکھتے ہوئے جائینگے جہان جبیس
آفتاب پرست نے تباہی ڈالی ہے اور جن ملکون کو جلایا ہے انہین پھر سے آباد کرتے ہوئے نہ طاق ہی کی
سمت روانہ ہونگے ابھی یہ نہین معلوم کہ کس مقام پر ہین صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ یہ جبیس
آفتاب پرست کا نام تو کبھی سنا نہ تھا یہ کون ملعون ہے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ کوئی کافر ہے کہ دعوی
خداوندی رکھتا ہے اور نقاب چہرہ پر ڈالے رہتا ہے ساتھ اسکے ایک آفتاب ہے جس ملک کو جلانا منظور ہوتا ہے اسپر وہ
آفتاب روشنی اپنی ڈالتا ہے پرتو اس آفتاب کا آگ کا کام کرتا ہے اور تمام دیہات کو پھونک دیتا ہے صاحبقران
اعظم نے کہا کہ پھر کہان چلے چلو گے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ میری تو یہ راے ہے کہ نہ طاق ہی کی طرف چلیے کیونکہ
سب اسی جگہ آئینگے وہین سب سے ملاقات بھی ہو جائیگی صاحبقران اعظم نے فرمایا جو تمہاری خوشی جہان
کہو وہان چلون اب سکندر رستم خو نے عرض کی کہ مین دست بستہ حضور سے ایک عرض کرتا ہون ہر چند کہ یہ بھی
گستاخی ہے مگر مجبور ہون وہ یہ ہے کہ ظاہر بظاہر چلنے مین کوئی لطف نہین ہے اسلیے کہ جسوقت حضور کو لوگ دیکھین گے
ضرور پہچان لین گے تو میری یہ خواہش ہے کہ نقابین چہرونپر ڈالیے اور یہ خفتان جو طلسم سرنگ سے ہاتھ آئی ہین یہ زیب
جسم فرمائیے اور یہی بارگاہ یا قوت نگار ہمراہ لیکر فوج کو بھی نقابپوش کر کے جانب پردۂ دنیا تشریف لیچلیے صاحبقران
اعظم کو یہ سنکر تردد ہوا اور فرمایا کہ اے فرزند ہر چند کہ ہم تم سب ایک ہی ہین کیا چھوٹے کیا بڑے سب ایک ہی دریا
کے موتی ہین آبرو سب کی برابر ہے مگر پھر بھی براے نام دو گروہ ہو گئے ہین ایک صف دست راست کی ہے دوسری

صف دست چپ کی ہے تمہارے باپ دادا یعنی تمسے لیکر علمشاہ رومی تک دست چپ کے بیٹھنے والے ہین اور یہ بھائی نجا میرا صاحبقران کوچک اور اسکے باپ دادا یعنی سلیمان ثانی اور عجیل باہر و یہ سب دست چپ ہین انکو یہ پوشاکین اور لباس پہننے مین کوئی تامل نہوگا کیونکہ رنگ خفتانون کے سرخ ہین اور یہی بانا ان لوگون کا ہے لیکن مین اس رنگ کو اختیار نہین کر سکتا اسواسطے کہ ایک تو یہ رنگ شادی کا ہے اور خوشی کے سامان سے یہ مخصوص ہے اور مین مبتلای رنج ہون مجھے لباس ماتمی پہننا چاہیے دوسرے یہ کہ جسوقت یہ حال کھلے گا اور لوگ مجھے دیکھین گے تو طعنہ زن ہونگے تو کیا تمھیے اس بڑھاپے مین ہنسواؤ گے ہان یہ ہو سکتا ہے کہ مین لباس سیاہ پہنون اور نقاب سیاہ چہرہ پر ڈالون کیونکہ صاحب ماتم ہون اگر اس صورت سے میرا چلنا اپنے ہمراہی مین پسند کرو تو کیا مضائقہ ہے سکندر رستم خو نے عرض کی کہ حضور یہ مقصد میرا ابھی نہ تھا کہ آپ لباس سرخ اختیار کرین کیونکہ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ حضور دست راست والون سے خصوصیت خاص رکھتے ہین اور ان دونون گروہون مین ہمیشہ سے چشمک چلی آتی ہے اور یہ زمانہ تو وہ ہے کہ وہ چشمک انتہا کو پہونچ گئی ہے کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے اور ان سب خرابیون کی بنا حمزہ ثانی ڈال گئے نہ وہ بدیع الملک کو صاحبقرانی دیجاتے نہ یہ نوبت ہوتی اور ہرلوگ کنارہ کشی اختیار کرتے تو مجھے یہ خود منظور نہین کہ آپ اس لباس کو اختیار کیجیے صرف اتنا چاہتا ہون کہ کسی پردہ مین پوشیدہ ہو کر چلنا چاہیے اسواسطے کہ اولاد صاحبقران مین سے کسی نے بغیر زور آزمائی کے اپنے کو ظاہر نہین کیا پھر مین بغیر مقابلہ کیے ہوئے کسطرح بے نقاب چلا جاؤن مجھے کوئی کیا سمجھے گا کہ یہ کون شخص ہے اور کس درجہ کا ہے اور جب کلا لبلہ لڑلین گے تو ہر ایک سر نہ اٹھا سکے گا صاحبقران اعظم نے فرمایا کہ بہتر اور پوشاک سیاہ شنگرف زیب جسم فرمائی اور نقاب سیاہ چہرہ پہ ڈالی اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ خداوندا یہ سفر میرا مجھے منزل مقصود تک پہونچا دے اور قافلۂ رہروان عدم سے ملا دے کہ اب لطف زندگی باقی نہین رہا بلکہ یہی پوشاک بجائے کفن ہو کہ جسوقت مین اپنے بچھڑے ہوون سے ملون تو انکو بھی معلوم ہو کہ اسنے ہماری ماتم داری کی تھی اور تاب مفارقت نہ لا سکا اسی حالت سے بہت جلد ہم سے مل گیا خیر خواہون نے عرض کی کہ خدا کیلئے اب ایسی باتین آپ بار بار نہ فرمائین کہ دل پھٹا جاتا ہے پھر خداوند کریم آپکو پردہ دنیا سے صحیح و سالم لائے اور آپ اگر پردہ قاف کو آباد کیجیے فرمایا کہ نہین اب قاف مین آنے کا تو قصد بھی نہین ہے اگر حیات نے وفا کی تو اسیطرف سے بدیع الملک وغیرہ سے ملکر سب عزیزون کو دیکھکر خانۂ کعبہ جانے کا قصد ہے کہ وہان جاکر زیارت خانۂ کعبہ سے بھی مشرف ہونگا اور والد ماجد کی قدمبوسی بھی حاصل ہوگی اور برادر بجان برابر یعنے امیر ثانی سے بھی ملینگے اور باقی عمر وہین بسر کر دینگے اب یہان کسکے واسطے آئینگے ادھر صاحبقران کوچک اور سکندر رستم خو نے سرخ پوشاکین پہنین اور سرخ نقابین چہرون پر ڈالین فوج کو بھی سرخ پوش کیا اور نقابین ان لوگون کے چہرون پر بھی ڈالین اب بارگاہ یاقوت نگار نکالی گئی اور اسپ طلسمی حاضر ہوا اسکندر رستم خو نے اسلحہ طلسمی زیب تن فرمایا اور دیوان قاف کو طلب کر کے حکم دیا کہ ہم سب بصورت انسان ہو اور اٹھالو بارگاہ یاقوت نگار کو لیکر قبر خواسپ آدم علیہ السلام کی طرف سے پردہ دنیا کی طرف

چلو مگر خبردار کسی انسان کو تکلیف نہ پہونچانا انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال ہی ہماری جو کسیکو ایذا پہونچائین
اب تین لاکھ کا لشکر تباہ ہوا دیوون نے صورتین اپنی انسانون کی بنائین اور اٹالہ بارگاہ یاقوت نگار کا
لیکر چلے اب پھر یہ تینون سردار یعنی سکندر رستم اور صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک قبرستان
کی طرف آئے اور سب قبرونپر فاتحہ پڑھا ایک ایک سے رخصت ہوئے آج بھی ایک قیامت کبری
برپا ہوئی تھی اسواسطے کہ صاحبقران اعظم اور صاحبقران کوچک کو اب گلستان ارم مین پھر آنے کی
امید نہین ہی کیونکہ ارادہ ہی نہین ہی اگر اسوقت کی نوحہ و زاری بیان کی جاسے تو ایک دفتر سے کم نہوگا لہذا
بنظر اختصار ترک کیا جاتا ہی غرضکہ یہ غمزدگان قاف قبرون سے رخصت ہوے اور جانب پردہ دنیا روانہ ہوگئے
اب انکو راہ مین چھوڑا جاتا ہی انکا حال آئندہ حوالہ کلک سوانح رقم کیا جائے گا

اب اس مقام سے داستان ضلالت عنوان برجیس آفتاب پرست کی اور سہراب جادو داماد و سمندر جادو کی بیان کیجاتی ہی

وقائع نگاران قصہ تباہی و داستان نویسان حکایت پرگناہی اس مقام سے یہ بیان کرتے ہین کہ جسوقت
برجیس آفتاب پرست مع فوج گران و پہلوانان و افسون گران قریب ملک سمندریہ کے پہونچکر خیمہ زن
ہوا اور خبر سہراب جادو کو ہوئی کہ ایک گبر نا ہنجار ملک خدا پرستون کا جلاتا ہوا یہانتک پہونچا ہی اور اب اس
ملک کی باری ہی قبل اسکے کہ کوئی پیام برجیس آفتاب پرست کا سہراب جادو تک پہونچے اس نے
پہلے ہی سے ایک نامہ بنام بادشاہ لشکر اسلام روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای شہنشاہ جہان واہ اور
مظلومان یہ ملک حضور نے اسلام آباد کیا تھا اور ابھی تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہی کہ یہ مقام ظلمت کفر سے پاک
ہوا ہی لیکن بہت جلد اسکی تباہی کا زمانہ آگیا ہی کہ برجیس آفتاب پرست نے چڑھائی کی ہی اگر حضور خبر
نہ لین گے تو یقین ہی کہ یہ ملک بہت جلد برباد ہوجائے گا کیونکہ برجیس کا ہمسر کوئی نہین ہی سنا گیا ہی کہ بہت
بڑے بڑے ساحر اُسکے مقابلے مین مارے گئے اور کوئی سر بر نہو سکا لہذا حضور اپنے غلامون کی خبر لین
آئندہ اختیار ہی جسوقت یہ عرضی خدمت بادشاہ اسلام مین پہونچی اور ملاحظہ شاہ اسلام سے گذری بادشاہ اسلام نہایت
پریشان ہوئے کہ کسکو بھیجون کیونکہ سب سرداران نامی ہمراہ شاہزادہ بدیع الملک کے طلسم نہ طاق کو گئے
ہوے ہین اور جو لوگ یہان موجود ہین وہ حفاظت بارگاہ و اساسۂ صاحبقرانی کے واسطے ہین مجبوراً جواب نامہ کا یہ
تحریر کیا کہ اے سہراب جادو تمنے اس وقت پر مدد طلب کی ہی جبکہ ہم خود مبتلاے بلا ہو رہے ہین شاہزادہ
بدیع الملک مع جملہ شاہزادگان براے فتح نہ طاق گئے ہوے ہین اور ہم بھی بمقابلہ کفار بیابان نہ طاق
مین مقیم ہین لہذا جو تمسے ہوسکے وہ کرو جیسا مناسب وقت جانو یہ نامہ جو سہراب جادو کو پہونچا سہراب جادو
نہایت پریشان ہوا اس اثنا مین ایک نامہ برجیس آفتاب پرست کا بھی آیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای سہراب جادو
مین نے سنا ہی کہ تمنے دین قدیم اپنا ترک کیا اور مذہب اسلام اختیار کیا لہذا تمکو ہدایت کی جاتی ہی کہ جسطرح
خدا پرستون کے علم الیقین مین ہر مذہب سوا خدا پرستی کے باطل ہی اور یہی مذہب برحق ہی اسیطرح ہمارے
نزدیک یہ مذہب درست ہے لہذا تمکو چاہیے کہ اس دین کو ترک کرو اور دین آفتاب پرستی
اختیار کرو ورنہ یہ یاد ہی رکھنا کہ ایک ہی روز مین تمام ملک پھونک دونگا ایک ذیحیات کو زندہ نچھوڑون گا
سہراب جادو نے یہ جواب تحریر کیا کہ ای برجیس آفتاب پرست مین تجھسے چالیس یوم کی مہلت طلب

کرتا ہون بعد اس زمانیکے گذرجانے کے بعدیا تو مین وین تمہارا اختیار کرلون گا اور یا مقابلہ کرونگا اور اگر دونون امر دان مین سے
کوئی امر مین اختیار نکرون تو تمہین اختیار ہی کہ چاہیے قتل کرنا چاہیے جلا دینا برجیس آفتاب پرست نے یہ
دیکھکر سہراب جادو کو مہلت دی اب سہراب جادو نے فکر کرنا شروع کی کہ کیا انتظام کرون جو ایمان بھی ضائع
نہو اور جان و مال بھی بچے سوچتے سوچتے اُسی مہتر لک لک پا عیار کا خیال آیا کہ وہ میرا دوست قدیم ہی اُس سے
حال زار اپنا بیان کرنا چاہیے شاید اُسکی مدد سے کوئی کام نکل آئے یہ سوچکر دریافت کیا کہ بالفعل مہتر لک لک
پا کس مقام پر مقیم ہی لوگ برائے دریافت حال روانہ ہوے یہ وہ عیار طرار ہی جسکو یہ دعوی تھا کہ مہر سپہر
عیار ہی کو مجھسے سامنا پڑے تو معلوم ہو کہ کوئی اور عیار بھی سوا ہمارے دنیا مین ہی یہ عیار سہراب جادو کا
نہایت دوست ہی جسوقت شادی سہراب جادو کی دختر سمندر جادو کے ساتھ نہین ہوئی تھی اور اس نے عشق
اپنا مہتر لک لک پا سے بیان کیا تھا تو مہتر لک لک پا نے سمندر جادو سے بیان کیا تھا کہ سہراب جادو
آپکی دختر نیک اختر پر عاشق ہی لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ شادی اُسکی سہراب جادو کے ساتھ کردیجیے یہ سنکر
سمندر جادو نہایت برہم ہوا تھا اور مہتر لک لک پا کو بہت ذلیل کیا تھا کلمات سخت بھی کہے تھے اور خوب
زد و کوب کی تھی اور مقید کیا تھا چونکہ مہتر لک لک پا بہت ذی عزت تھا اور زبردست تھا لوگون نے
بادشاہ سمندریہ سے سعی کی اور کہا کہ یہ آپنے اچھا نہ کیا جو مہتر لک لک پا کو ذلیل کیا یہ آپکا بہت بڑا مددگار ہی
جسوقت عیاران لشکر اسلام اس ملک مین آئے تو مہتر لک لک پا کیوجہ سے قابو اُنکا نہ چلتا اور
بدیع الملک اسکے ہاتھ سے بہت ترک اُٹھاتے آپنے اس عیار سے ناحق بگاڑی اگر اُسنے ایک پیغام آپکو
دیا تو یہ کوئی ایسا جرم نہ تھا جسکا یہ عوض آپنے کیا اب بھی اُسے رہا کر دیجیے یہ سنکر سمندر جادو نے پشیمان
ہوکر مہتر لک لک پا کو قید سے رہا کیا تھا اور خلعت دیکر رخصت کر دیا تھا چونکہ مہتر لک لک پا مرد غیور تھا
اپنے ایسی ذلت اُٹھانے کے بعد کسیطرح رہنا اس ملک مین پسند نہ کیا اور کوچ کر کے طرف شہر مغروریہ کے
چلا گیا یہ خبر بادشاہ ملک مغروریہ کو ہوئی مغرور بلند آواز نے مہتر لک لک پا کو بلا لیا اور ماجرا اسکا پوچھا
جسوقت مہتر لک لک پا نے بیان کیا تو مغرور بلند آواز کو نہایت رنج ہوا اور کہا کہ مین سمندر جادو پر
لشکرکشی کرتا ہون اُسے گرفتار کر کے آپکے حوالہ کرونگا جب اُسنے آپکو ذلیل کیا تو آپ بھی اُسکو ذلیل
کیجیے مہتر لک لک پا نے اُسکا یہ جواب دیا کہ اب مجھے بادشاہ سے آنکھ چار کرنا منظور نہین ہی نہ سمندریہ
مین بود و باش اختیار کرتا ہی لہذا آپ کیون میری وجہ سے اتنے بڑے بادشاہ کو اپنا دشمن بنائیے مغرور
بلند آواز خاموش ہو رہا تھا لوگون نے پتہ لگایا اور سہراب جادو سے آکر بیان کیا کہ مہتر لک لک پا
شہر مغروریہ مین ہی بس سہراب جادو چند رفیقون کو اپنے ساتھ لیکر ملک مغروریہ کی جانب روانہ ہوا جسوقت
ملک مغروریہ مین پہونچا اور خبر مہتر لک لک پا کو ہوئی تو یہ برائے استقبال آیا اور سہراب جادو کو اپنے
مکان پر لایا سبب آنیکا دریافت کیا سہراب جادو نے اول حال سمندر جادو کے شکست کھاکر بھاگ گنے کا اور
طلسم گنجورہ مین مار بھگانے کا بیان کیا بعد اُسکے اپنے عقد کی خبر دی مہتر لک لک پا نے کہا کہ مبارک ہو
مگر یہ تو بتائیے کہ یہ عقد کس صورت سے ہوا سہراب جادو نے عنایت شاہزادہ بدیع الملک کی
اور عقد ہونا دختر سمندر جادو سے بیان کیا اور کہا کہ اب مین اُس ملک کا بادشاہ ہون لیکن بیان
تھوڑے سامان سے آیا ہون کہ تمکو تکلیف نہو ئے مہتر لک لک پا نے خیریت پوچھی

اور کہا کہ مین آپکو پریشان سا پاتا ہون باوجودیکہ آپ کی سب امیدین برآئین بلکہ امید سے زیادہ ہوا کہ خواہش
سمندر کی دختر سے عقد کرنیکی تھی وہ بھی ہوا اور آپ بادشاہ بھی ہوگئے پھر سبب پریشانی کا باعث ہی اب سہراب جادو
نے خروج برخلاف آفتاب پرست کی سب کیفیت اور ملک سمندریہ پر اُسکی لشکرکشی اور اپنا مہلت طلب کرنا
اور بادشاہ اسلام کیطرف سے جواب صاف ملنا کمک نہ آنا بیان کیا یہ سنکر مہتر لک لک پا نے بہت تسلّی دی
اور کہا کہ آپ اسی جگہ ٹھہرین مین جاکر بادشاہ سے بیان کرتا ہون اگر وہ کمک پر راضی ہوا اور بعزت و احترام آپکو
طلب کیا تو آپ تشریف لائیے گا ورنہ وہان جانے کی کیا ضرورت ہی بقول شاعر ؎ بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو
کیا ہی۔ جو بندہ نوازی کرے دل اُسپہ فدا ہی۔ یہ کہکر اُسنے سہراب جادو کو اپنے مکان پر چھوڑا اور آپ
خدمت مغرور بلند آواز کی روانہ ہوا چونکہ خلاف وقت پہونچا اور یہ وقت اسکے جانیکا نہین تھا بادشاہ نہایت متعجب
ہوا اور پوچھا اے مہتر لک لک پا اسوقت تمھارے آنیکا کیا سبب مہتر لک لک پا نے عرض کی کہ حضور
کو یاد ہوگا جب مین آپکے ملک مین وارد ہوا ہون تو آپنے میرے ساتھ کسقدر رعایت فرمائی ہی اور کیسی شفقت
میرے حال پر کی ہی کہ مقابلہ سمندر جادو پر کمر باندھی لیکن مین نے آپکو تکلیف دینا پسند نہین کیا تھا مگر اب وہ وقت
آیا ہی کہ مین خود استدعا کرتا ہون اور آپ فریادرسی کیجیے بادشاہ نے کہا جلد بیان کرو مین آپسے اُسیطرح
موجود ہون کیا سمندر جادو کا کوئی پیغام تمھارے پاس آیا ہی مہتر لک لک پا نے عرض کی کہ نہین یہ امر نہین
ہی بلکہ سمندر جادو تو مارا گیا اور وہی میرا دوست سہراب جادو سمندر جادو کا داماد بھی ہوا اور مالک تخت و تاج
بھی ہوا مغرور بلند آواز نے کہا کہ یہ کیونکر ہوا جبکہ سمندر جادو کو اسقدر اُس سے کراہیت تھی کہ صرف پیام
دینے پر تمکو اُسنے ذلیل کیا تھا کیا سہراب جادو نے کسی فریب سے اُسکو مارا مہتر لک لک پا نے کہا کہ
جی نہین یہ کچھ نہین ہوا بلکہ خداپرستون نے سمندریہ پر چڑھائی کی اور سمندر جادو کو مارکر سہراب جادو کو
تخت نشین کیا اور دختر سمندر جادو کا عقد سہراب جادو کے ساتھ کر دیا اور اب خداپرست طلسم نطاق پر گئے
ہوئے ہین یہان پر جبکہ آفتاب پرست نے لشکرکشی کی ہی سہراب جادو پریشان ہوکر براے طلب
مدد آپکے پاس آیا ہی مغرور بلند آواز نے کہا کہ کیا خداپرستون نے اُسکی مدد نہین کی سنا تو یہ ہی کہ خداپرست
اپنے ہم مذہب کی نہایت طرفداری کرتے ہین اور نہایت بہادر ہین بڑے بڑے طلسم اُنھون نے توڑے
صدہا ملک فتح کیے ہین پہلوانان عالم اُنکے نام سے تھراتے ہین مہتر لک لک پا نے کہا کہ خداپرست خود
مبتلاے بلا ہو رہے ہین تو دوسرون کی خبر کون لے اور اگر ایسا نہوتا تو آپسے کیون مدد طلب کرتے مناسب وقت یہی
معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی مدد کیجیے اگرچہ وہ غیر مذہب ہی تاہم آپکے پاس ایک امید پر آیا ہی اُسے مایوس نکرنا چاہیے
مغرور بلند آواز نے کہا کہ سہراب جادو کہان مقیم ہی مہتر لک لک پا نے عرض کی کہ میرے مکان پر تشریف
رکھتے ہین بس اُسیوقت مغرور بلند آواز نے چند امراء وزرا کو براے استقبال روانہ کیا ارا کین دولت گئے
اور سہراب کو نہایت عزت کے ساتھ پاس مغرور بلند آواز کے لائے مغرور بلند آواز نے سہراب جادو
کو اپنے برابر بٹھایا اور حال پوچھا سہراب جادو نے جو تھی سب کیفیت بیان کی مغرور بلند آواز نے
بھی بہت تسکین دی کہ خداوند ساحری جمشید نے مجھے وہ آواز عنایت فرمائی ہی کہ اور کوئی سردار میرے
مقابلے مین آیا خواہ وہ کیسا ہی قوی تن اور قوی من ہو لیکن تاب میرے نعرہ کی نہین لاتا برابر ہزار حربون سے کے
میرا نعرہ ہی کہ ادھر مین نے نعرہ مارا اور انسان کا کلیجا پھٹ گیا اور تڑپ کر مر گیا اور اگر تجھکو یہ خوف ہی کہ حریف ساحر

ہی تو میرے ملک مین بھی ایک ایسی ساحرہ رہتی ہی جسکا مثل و نظیر نہین ہی نام اُسکا مبہوت آئینہ رو ہی اُسنے اپنے
زورِ سحر سے ایک آئینہ تیار کیا ہی کہ وہ عجب وصف رکھتا ہی جسوقت کوئی اُس سے مقابلہ کرتا ہی اور مبہوت آئینہ رو
آئینہ پیش کرتی ہی تو نظر پڑنے سے انسان کو جنون سا ہو جاتا ہی خواہ ساحر ہو یا غیر ساحر مین نے خود دیکھا ہی کہ
کیسے کیسے سحر جادوگرون نے اُس آئینہ پر کیے مگر کچھ نہو سکا بلکہ وہ خود ہی مجنون ہو کر مطیع ہوے اور مبہوت آئینہ رو نے
جو کام چاہا اُنسے لیا حتیٰ کہ اگر مبہوت کہے کہ گلے اپنے اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالو تو بھی حریف عذر نہین کرتا کوئی ساحر
بھلا اُس سے کیا مقابلہ کر سکتا ہی وہ ساحرہ نام سامری و جمشید کو زندہ کیے ہوئے ہی میری یہ راے ہی کہ چلکر
اُس سے بھی یہ حال بیان کرنا چاہیے اور اُسے بھی شریک کرنا چاہیے اور یقین ہی کہ وہ کہنا میرا مان لیگی اسلیے
کہ مین نے نصف ملک اپنا اُسکو دیدیا ہی نصف ملک مین مین سلطنت کرتا ہون اور نصف ملک مین وہ حکمرانی کرتی
ہی سہراب جادو نے کہا کہ جو آپ مناسب جانین وہ کرین مگر جان میری اس ہلاکت سے بچائین ہرچند کہ مین
خدا پرست ہون اور آپ سامری پرست ہین اگر مجھسے ہمدردی مذہب نہین ہی تو ہمدردی انسانی ضرور ہی اور ہر ملت و
مذہب مین بیکس کی اعانت کرنا فرض ہی اور کارِ ثواب سمجھا جاتا ہی بادشاہ نے سہراب جادو کی بہت کچھ تسلی
فرمائی دو روز نہایت تکلف سے دعوت کی اور ایک رقعہ شوقیہ بنام مبہوت آئینہ رو تحریر کر کے روانہ کیا مضمون
یہ تھا کہ آپسے ایک کار ضروری ہی لہذا پورے انتظام سے تشریف لائیے گا جسوقت یہ رقعہ مبہوت آئینہ رو کو پہونچا
یہ فوراً سات سو ساحران غدار کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت مغرور بلند آواز مین حاضر ہوئی اور پوچھا کہ مجھے آپنے
کسواسطے طلب کیا ہی مغرور بلند آواز نے سہراب جادو کو مبہوت سے ملایا اور کہا کہ ای مبہوت جادو یہ
طالب امداد ہین اور بادشاہ ملک سمندریہ ہین انکے ملک پر پرجیس آفتاب پرست نے چڑھائی کی ہی اور اُسکا
جبر و ظلم نہایت مشہور ہی کہ صدہا ملک اُس نے تاخت و تاراج کر دیے لہذا ایسے وقت مین امداد سہراب جادو
کی واجب و لازم ہی یہ سنکر مبہوت آئینہ رو نے کہا کہ وہ شخص ایک بلاے مبرم ہے اُسکا مقابلہ کرنا امر آسان
نہین ہی مگر ایک تو آپکا ارشاد کسیطرح مین ٹال نہین سکتی کہ آپکی بدولت نصف ملک مغروریہ مین سلطنت کرتی
ہون دوسرے یہ کہ فریادی کی دادرسی اور مجبور کی اعانت کرنا بھی اک ضروری امر ہی مین ہر طرح سے موجود ہون
آپ اب یہ فرمائیے کہ کب تشریف لیچلیے گا مغرور بلند آواز نے سہراب جادو سے پوچھا کہ آپ فرمائیے
سہراب جادو نے کہا کہ جسقدر جلد تشریف لیچلیے اُسیقدر مناسب ہوگا کہ مین نے چالیس روز کی مدت مانگی
ہی جسمین صرف پندرہ باقی ہین مغرور بلند آواز نے کہا کہ بس کل کوچ کر دیجیے غرضکہ وہ دن مبہوت آئینہ رو اور
سہراب جادو کی دعوت و ضیافت مین گذرا اور دوسرے روز مبہوت آئینہ رو نے اپنے سپہ سالار
کو طلب کیا کہ نام اُسکا بہرستن جادو تھا اُس سے کہا کہ فوج کو لیکر سمندریہ کیطرف روانہ ہو بعد تمھارے ہم بھی
آتے ہین اور مغرور بلند آواز نے اپنی فوج کو بھی روانگی کا حکم دیا اول یہ دونون فوجین روانہ ہوئین اور بعد اُن کے
خود مغرور بلند آواز مع مبہوت آئینہ رو معتبر لک لک پا ہمراہ سہراب جادو کے روانہ ہوا اور بعد
طی مراحل و قطع منازل یہ سب چھٹے روز ملک سمندریہ مین داخل ہوئے جسوقت اراکین دولت کو یہ خبر پہونچی
کہ بادشاہ ہمارا اپنے مددگارونکو لیکر آگیا تو یہ سب واسطے استقبال کے آئے اور سہراب جادو کو مہمانون
سمیت لیکر داخل شہر ہوئے اہل شہر اپنے بادشاہ کے آنے سے نہایت خوش و مسرور ہوئے نوبتین خوشی کی بجین
سلامیان چلین سہراب جادو نے سبکو نہایت عزت کے ساتھ ٹھہرایا اور دعوت و ضیافت مین مصروف ہوا

اب یہ خبر برجیس آفتاب پرست کو پہونچی کہ سہراب جادو اپنی کمک لیکر آگیا مغرور بلند آواز بادشاہ ملک
مغروریہ اور ملکہ مبہوت آئینہ رو کہ ساحرہ زبردست ہی اُسکے شریک ہوگئے ہین اور اسے یہ خیال پیدا
ہوا کہ اب سہراب جادو ضرور لڑیگا اور مقابلہ بھی سخت پڑیگا اسلیے اور ایک نامہ سہراب جادو
کو لکھا کہ اب تمھارا کیا ارادہ ہی لڑوگے یا اطاعت قبول کروگے دونون مین جو امر منظور ہو اُس سے آگاہ
کرو خاتمہ پر یہ بھی لکھدیا تھا کہ ای سہراب اتنا سمجھ لو کہ دوسرون کے بھروسے پر کام نہین چلتا بڑے وقت کا
کوئی شریک نہین ہوتا ہی یہ لوگ جو تمھارے ساتھ بڑی ہماہمی سے آگئے ہین یہی وقت پر نکلجا ئینگے اور
تمھاری جان مبتلاے بلا ہوگی اُسوقت پھر ایک فریاد بھی تمھاری مین نہ سنونگا جواب اسکا جلد آوے سمجھکر
لکھنا یہ نامہ ایک سردار لیکر داخل شہر سمندریہ ہوا یہان جلسہ ہو رہا تھا صحبت رقص و سرود گرم تھی
دور جام شراب کا چل رہا تھا کہ نامہ برجیس آفتاب پرست کا سہراب جادو کو پہونچا سہراب جادو
نے اُسی محفل نشاط مین نامہ کو باآواز بلند پڑھا کہ مبہوت آئینہ رو اور مغرور بلند آواز اور مہتر
لک لکا پا نے سنا یہ تینون مددگار اُسکے نہایت برہم ہوے اور کہا ای سہراب جادو جواب نامہ
کا دب کر نہ لکھنا تم کچھ خوف نکرو جیسا یہ ملعون خود غلط باندھ ہی ویسا ہی ہمکو بھی سمجھتا ہی ہم وہ نہین ہین
کہ کڑی پر نکل جائین سہراب جادو نے کہا آپ خود ہی نہ تحریر کر دیجیے مین اپنے دستخط کر دونگا
ملکہ مبہوت آئینہ رو نے کہا کہ بہتر ہی اور قلم دوات لیکر پشت نامہ پر لفظ جنگ تحریر کر دی
اور ایک نامہ علیحدہ لکھکر نامہ دار کو دیدیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ جو تجھسے ہوسکے وہ کر تجھے قسم ہی اپنے
دین و مذہب کی کہ کمی نہ کرنا اگر ہماری قضا تیرے ہی ہاتھ سے ہی تو مجبوری ہی ورنہ سارا دعوی خداوندی
بھول جائیگا مبہوت کا آئینہ سحر آفتاب کی ساری قلعی کھولدے گا بہتر یہ ہی کہ تو اپنے ارادہ سے
باز رہ اس ملک سے دست بردار ہو ہم ہی سے تجھسے سروکار ہوگا اس تھوڑے لکھے کو بہت جان
اور اپنے مقام پر غور کرکے سمجھ لے ایسا نہو کہ بعد کو پشیمان ہونا پڑے اور اس پشیمانی سے کچھ فائدہ نہو

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ	و گر جنگ جوئی نخواہیم درنگ

جسوقت نامہ دار نے یہ جواب نامہ کا برجیس آفتاب پرست کو پہونچایا اور برجیس جواب نامہ سے
آگاہ ہوا بس نہایت برہم ہوا کہ یہ مبہوت آئینہ پرست پر گھمنڈ کیے ہوے ہی دیکھو تو کیا حال کرتا
ہون اسکا کل ہی تمام ملک کو پھونک دونگا اُسیوقت حکم دیا کہ بجے طبل جنگی کل بربادی طلسم سمندریہ
کا زور ہے اُسیوقت نقارۂ بزمی پر چوب لگی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے خبر لیکر
سہراب جادو کیطرف روانہ ہوے یہان بعد نامہ بھیجنے کے سہراب جادو و مغرور بلند آواز
و مبہوت جادو و مہتر لک لکا پا اپنے اپنے لشکر و ساز و سامان سے بیرون شہر آئے
اور خیمہ برپا کیا اتنے مین ہرکارے آئے خبر طبل جنگ بجنے کی بیان کی سہراب جادو نے
بھی طبل جنگ بجوایا اُدھر شہر سمندریہ مین جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی کہ فوج برجیس آفتاب پرست
مین طبل جنگ بجا ہی اور وہ نہایت برہم ہی کہتا ہی کہ مین کل اس ملک کو پھونک دونگا تمام رعایا برایا مین ایک
کھلبلی مچگئی لوگ اپنے اپنے عیال کو لیکر شہر سے بھاگے جاتے تھے بعضون نے تو اپنے
جی مین یہ سوچکر کہ دنیا کا تو رنگ یہی ہی کہ آج اسکا زمانہ ہی کل اُسکا دور ہی جسطرح

مذہب بت پرستی چھوڑ کے دین خدا پرستی بخوف جان اختیار کر لیا تھا اُسیطرح اب آفتاب پرستی اختیار کر لین اسمین قباحت ہی کیا ہی ؎ زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز ؎ یہ تصور کر کے لشکر برجیس آفتاب پرست مین چلے گئے اور کفار کے شریک ہوئے بہت سے مستقل مزاج ایسے بھی تھے جنھون نے دین اپنا ترک کرنا پسند نہ کیا نہ ایسے وقت سخت مین بادشاہ کا ساتھ چھوڑا نظر بخدا کیے ہوئے وہین بیٹھے رہے یہان تو یہ تہلکہ مچا ہوا ہی اُدھر مہبوت جادو اور مغرور بلند آواز اور مہتر لک لک اور سہراب جادو ایک ہی خیمہ مین مجتمع ہوئے اور باہم مشورت کرنیلگے کہ کل کیا کرنا چاہیے مہبوت آئینہ رو نے پوچھا کہ طریق مقابلہ کیا ہی اور برجیس کسطرح لڑتا ہی کونسا سحر اُسنے تیار کیا ہی تاکہ مین بھی اُسکا رو تیار کرون سہراب جادو نے بیان کیا کہ جسوقت صبح ہو گی تو آفتاب اصلی پوشیدہ رہیگا اور آفتاب سحر اسکا بلند ہو گا اُسکی حرارت اسقدر ہو گی کہ جہانتک پرتو آفتاب کا پہونچیگا وہ تمام مقام کرۂ نار ہو جائیگا اور زمین جلنے لگے گی کوئی ذیحیات کیا تاب رکھسکتا ہی شجر و حجر تک جلکر خاک ہو جائینگے یہ سنکر مہبوت جادو نے کہا بس تو آپلوگ اطمینان رکھین امید تو یہی ہی کہ مین اُسکے مقابلہ مین سر بر ہون گا قبل صبح ہم پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرینگے اور اُس آفتاب سحر کو گرفتار کر لیوینگے اگر شاید ہم اس مقابلہ مین قتل ہو گئے اور عہدہ برآ نہوئے تو پھر جو آپ لوگون سے ہو سکے وہ کیجیے گا یہ کہکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے موم خانہ کیجانب روانہ ہوئے اور اگیاری روشن کی سحر جگانے مین مصروف ہوئے بخور گوگل لوبان رائی سرسون وغیرہ کا روشن کیا اور وہ آئینہ جو اسکا ساختہ سحر تھا جھولی سے نکالکر سامنے رکھا اور رہبرون کو اپنے بلاکر کہا کہ کل سامنا اُس شخص سے ہی جسکو دعوی خداوندی ہی توکل برجیس کی ساری قلعی کھل جاے اور یہ دھوکے کی ٹٹی جو اُسنے تیار کی ہی اُسکا پردہ فاش ہو جاے اور غبار خاطر میرا دفع ہو یا ہمسے دست بردار ہو جاؤ کہ ہم مقابلہ برجیس آفتاب پرست سے مُنہ نموڑینگے چاہے مرین چاہے جئین یہ تو اپنا سحر جگانے مین مصروف ہی اور تمام شہر سمندریہ مین ایک تہلکہ برپا ہی لوگ تہ خانون مین چھپ رہے ہین کہ نہ یہان تک تمازت آفتاب کی پہونچیگی نہ ہم ہلاک ہونگے لیکن جو منچلے ہین وہ نہایت اطمینان کے ساتھ رات بسر کر رہے ہین ایک ایک کو سمجھا رہا ہی کہ بھائیو اندیشہ نکرو دسوسے کہ مرگ و زیست سوا خداوند کریم کے کسی کے اختیار مین نہین ہی اگر یہ ملعون ساحر زبردست ہی تو ہو ؎ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است ؎ نظر خدا پر رکھو جو بگڑے کامون کو سنوارنے والا ہی جسکے سامنے سب برابر ہین

اسی عالم مین رات تمام ہوئی وہ وقت آیا کہ	لگے ہونے نظر سے تارے نہان	چھپا نور مین جادۂ کہکشان
مؤذن اذان سے ہوئے بہرہ مند	ہوئی بانگ اللہ اکبر بلند	مسیحا نفس تھی نسیم روان
اُٹھے لوگ لے لیکے انگڑائیان	رُخ شمع مائل بزردی ہوا	لباس فلک لاجوردی ہوا

دونون لشکرون مین دردیان بجنے لگین لشکرون نے عزم مقابلہ کیا اور کمرین باندھین ہتھیار لگائے ہر شخص اپنے اپنے ملت و مذہب کے موافق اطاعت پروردگار عالم سے فارغ ہوا اتنے مین تخت پر برجیس آفتاب پرست کا برآمد ہوا اور ایک آفتاب اسکے سر پر لہراتا ہوا نمودار ہوا اُدھر ملکہ مہبوت آئینہ رو صورت قمری کی بنکر دروازۂ شہر پناہ پر آکر بیٹھی اور تماشا دیکھنے لگی کہ برجیس کیا کرتا ہی دیکھا کہ برجیس آفتاب پرست

سامنے آیا اور اُسنے آفتاب کیجانب دیکھکر آواز دی کہ ای نور خداوندی یہ لوگ مجھ سے سرکشی کرتے ہین اور آپکی قدرت کا انکار کرتے ہین لہذا انکو سزا دیجیے اور خاک بسر کر دیجیے کہ ایسے سرکشونکا زندہ رہنا اچھا نہین بس یہ سننا تھا کہ آفتاب چمک کر شہر سمندریہ کیجانب چلا اور برجیس آفتاب پرست نے سہراب جادو کو آواز دی کہ کہان ہین تمھارے حامی اُنسے کہو کہ رد کرین اب تمھارے سامنے پہلے تمھارا ملک پھونک دونگا اُسکے بعد تم لوگ اگر نہ مانو گے تو تمھین جلاکر خاک کر دونگا یہ سُنکر سہراب جادو نے نظر اپنے پروردگار کیطرف کی اور جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا اگر اجل ہماری آگئی ہی تو ہمین کچھ عذر نہین ہی جو تیری مرضی ہو وہی بہت خوب ہی لیکن ایک مرتبہ اپنی ایسی قدرت نمائی کر کہ ضرور اس ملعون کا حوصلہ پست ہوجاے ادھر تو یہ دعا کر رہا ہی اور اُدھر شہر سمندریہ مین اک ہلچل ہورہی ہی ہر ایک آمادۂ مرگ و مہیاے قضا کھڑا ہوا ہی کہ اب ملک الموت آتے ہونگے اور قبض روح کرینگے عجب طرحکی مردنی چہرونپر چھائی ہوئی ہی لیکن جسوقت مبہوت آئینہ رو نے دیکھا کہ آفتاب تھرتھراتا ہوا چلا آتا ہی اور جس مقام پر پرتو اُسکا پڑتا ہی وہ جلنے لگتا ہی جس شجر پر سایہ پڑجاتا ہی وہ خشک ہوجاتا ہی جس گیاہ پر شعاع پڑتی ہی وہ جلنے لگتی ہی اب یہ نوبت بہم پہونچی کہ فوج سہراب کے خیمہ خرگاہین خود بخود جلنے لگی ہین لوگ بسبب شدت حرارت کے اف اف کرنے لگے ہین یہ دیکھکر مبہوت آئینہ رو دروازۂ شہر پناہ سے اُڑی اور مانند کبوتر کے بالا ہوا اُسنے قلا کی اور ہیئیت انسانی پیدا کر کے نعرہ کیا کہ منم ملکہ مبہوت جادو اُو آفتاب دیکھون تو کہ تجھمین کیسی حرارت ہی یہ کہنا تھا کہ یا تو آفتاب سمندریہ کیطرف جا رہا تھا یا مبہوت جادو کیطرف متوجہ ہوا مبہوت جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور اپنا آئنہ ساختۂ سحر نکالکر روبرو آفتاب کے پیش کیا بس پرتو آفتاب کا آئینہ پر پڑا اور مد مقابل نظر آنے لگا اب خطوط شعاعی باہم الجھے اور ایک ایسی چمک آئنہ سے بھی پیدا ہوئی کہ جوت سے جوت ملی تو ہر موج عکس کی طناب سے آفتاب کو اسیر کر لیا کہ نہ یہ آفتاب آگے بڑھ سکتا ہی اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہی معلوم ہوا کہ کسی نے باندھ دیا ہی بس مبہوت جادو نے آواز دی کہ او برجیس آفتاب پرست اب اپنے حامی کی حالت دیکھ اور اسکی خبر لے کہ اب بھی یہ کسیطرف جنبش کر سکتا ہی اور کہنے پر تیرے عمل کر سکتا ہی یا نہین دیکھ اس طرح روگ لیتے ہین یہ دیکھکر برجیس آفتاب پرست کا تو رنگ زرد ہوگیا دست و پا مین رعشہ پیدا ہوگیا آئی عقل گم ہوگئی سہراب جادو نے آواز دی کہ ہمارے حامیونکو دیکھا لیکن مہتر لک لک پا نے مبہوت جادو کو آواز دی کہ ای ملکہ سبحان اللہ کیا کہنا ہی تمھارا سحر و ساحری تمپر تمام ہی مگر ایک خبر تمکو نہین ہی برجیس آفتاب پرست بھی بلا کا ساحر ہی آفتاب کے اسیر کر لینے سے برجیس کو مجبور نہ سمجھنا اگر یہ نقاب چہرہ سے اُٹھا دیگا تو غضب ہوجائیگا بس جلد یہانسے نکل چلیے یہ سنتے ہی ملکہ مبہوت آئینہ رو نے پرواز پیدا کیے اور خطوط شعاعی مین آفتاب کو اسیر کیے ہوے لیکر شہر سمندریہ کی جانب چلی اور برجیس کو سکتہ سا ہوگیا اور یہ رنگ تھا کہ یہ کیا معاملہ ہی سوچ کیا سکے اور ہوا کیا اُدھر آفتاب تو مبہوت آئینہ رو کے قابو مین آجانے سے بیکار ہوچکا تھا اور سحر اسکا رد ہوچکا تھا دیکھا تو آفتاب اصلی طلوع ہونے لگا

اور یہ آفتاب ہمراہ مبہوت آئینہ رو کے شہر ہمنت درپہ کیجانب چلا خود برجیس آفتاب پرست کے اہل لشکر کو حیرت تھی کہ یہ آج کیا ہو کہ ایک آفتاب تو کھنچا جاتا ہی اور دوسرا طلوع ہو رہا ہی یہ خداوند نے کیسا آفتاب تابع کیا تھا اور یہ آفتاب کونسا ہو وہ آفتاب کیسا ہی جو طلوع ہو رہا ہی برجیس آفتاب پرست اس شرمندگی مین پلٹ کہ سر میدان ذلت ہوئی اور اس ساحرہ نے غضب کیا کہ آفتاب جادو کو اسیر کر لیا ایسا پریشان ہوا کہ نقاب بھی چہرہ سے نہ اُلٹی اور مع لشکر میدان سے پھر کر داخل بارگاہ ہوا اور مغموم ہو کر پلٹا کہ اب کیا فکر کرون اور کیونکہ آفتاب جادو کو ہاتھ سے مبہوت کے چھڑاؤن اُدھر مبہوت آئینہ رو آفتاب کو اسیر کیے ہوے داخل شہر ہمنت درپہ ہوئی اور ایک ایک گلی کوچہ مین خوب پھری کہ لوگ حالت اسکی دیکھ لین اور خوف اسکا دلون سے دور ہو جسطرح سے مبہوت جادو آفتاب کو اسیر کیے ہوے نکلی لوگون نے ہزارہا دعائین دین اور بہت تعریف کی کہ ای ملکہ آپ کی وجہ سے جانین ہم سبکی بچگئین اور دوام تخت دیر سے اس ملعون کے نجات پائی خدا آپکو سلامت باکرامت رکھے اور سہراب جادو نقارۂ فتح و شادمانی بجاتا ہوا پھرا کہ آج برجیس کو بھی معلوم ہوا ہوگا کہ کسی سے سامنا پڑا غرض کہ مبہوت جادو آفتاب کو شہر مین لیکر کے جانب صحرا روانہ ہوئی اور ایک مقام پر زمین پر اُتری اور کنڈلا کھینچکر کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور راکھ پر دم کرکے گڑھا کھودا اور منھ مین گلی لیکر اُس گڑھے مین پانی اُسکا ڈالدیا اور پھر کچھ اسم سحر پڑھ پڑھ کر پھونکنا شروع کیا دیکھا کہ وہ گڑھا وسیع ہونے لگا اور پانی موجین مارنے لگا اور تھوڑے عرصہ مین ایک چشمہ بنکر تیار ہوا بعد اسکے پھر مبہوت جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر آفتاب پر دم کیا کہ یہ تھرتھرایا مبہوت آئینہ رو نے اشارہ کیا اور کہا کہ ہم حکم دیتے ہین کہ ای آفتاب اب زمانہ تیرے وبال کا ہی لہذا اس برج آبی مین قیام کر حرارت تیری بہت بڑھگئی ہی ایسا نہو کہ اپنی آگ مین خود بھی جل جاے بس یہ سنتے ہی آفتاب چشمہ کیطرف متوجہ ہوا اور غرق آب ہو گیا بعد اسکے مبہوت آئینہ رو نے آواز دی کہ ای مواج جادو اب یہ تمھارے سپرد ہی اسے اپنی حفاظت مین رکھو یہ ہمارے سحر کی موج مین اسیر رہیگا تم صرف اتنا خیال رکھنا کہ جسوقت یہ شعاعین جو اسے اسیر کیے ہوے ہین اس سے علحدہ ہونے لگین تو تم یہ سمجھنا کہ حکم قتل آگیا بس فوراً بلا تامل اسکو قتل کر ڈالنا مواج جادو نے کہا کہ بہت خوب جیسا ارشاد ہوا اسکے خلاف کبھی نہوگا بعد اس گفتگو کے دفعۃً وہ چشمہ خورشید نظرون سے پنہان ہو گیا اور مبہوت جادو وہان سے پلٹ کر اپنے لشکر مین آئی صدائے مبارکباد ہر طرف سے بلند ہوئی تمام اہل لشکر اور اہل شہر ملکہ کی تعریف کرتے تھے اور باہم گلے ملتے تھے گویا وہ روز اُنکو عید ہو گیا تھا کہتے تھے کہ خدا نے دوبارہ عمر عنایت کی ہزار ہزار شکر اُسکا ہی ورنہ یہ وہ آفتاب تھا جسنے صدہا ملک پھونکدیے تھے ہزارہا بندگان خدا کو اُسنے ہلاک کیا تھا یہ ملکہ مبہوت آئینہ رو ہی کا اقبال تھا کہ اتنے بڑے ساحر کو اسیر کیا اور ایسا غرق کیا کہ اب کبھی طلوع نہوگا گویا ستارہ اُسکی قسمت اور زندگی کا غروب ہو گیا اور نام اُسکا ڈوب گیا برابر زرین خوشی کی گذر رہی تھین لیکن مغرور بلند آواز نے ملکہ مبہوت آئینہ رو سے کہا کہ میری راے مین اسکا قید رکھنا بہتر نہین ہی بلکہ قتل کر ڈالنا چاہیے تھا کیونکہ حقیقت برجیس آفتاب پرست

سے مقابلہ ہوگا اور وہ نقاب سحر چہرہ پر سے دور کریگا تو ہم سبکے سب بظاہر مطیع اور باطن مین اسیر
ہوجائینگے اور آپ بھی مبتلائے سحر ہوجائیگا کیونکہ وہ غازہ سحر منھ پر ملے ہوئے ہی اُسکی تاثیر سے
جو اُسکے چہرہ پر نظر کرتا ہی وہ فرمانبردار اُسکا ہوجاتا ہی اُسوقت برجیس آفتاب پرست کے کہنے
سے آپ خود آفتاب جادو کو چھوڑ دیجیئے گا اور پھر اُسکا اسیر ہونا دشوار ہی اس لیے کہ ساحر زبردست
ہی وہ کوئی انتظام اپنی حفاظت کا کرلیگا یہ سنکر ملکہ مبہوت آئینہ رو نے کہا خوب کیا آپنے جو مجھے
اس راز سے باخبر کردیا مین اسمین بھی عاجز نہین ہون اور آئینہ رو کے اندر اسکی بھی تدبیر کیے
لیتی ہون آپ تماشا دیکھیے گا اور مین نے اسکو قتل اسوجہ سے نہین کیا کہ ایک تو یہ اپنا ہم مذہب ہی
دوسرے یہ کہ ساحر زبردست ہی اگر اس نے مجبور ہوکر اس امر سے توبہ کی کہ اب مین بیگناہونکو
قتل نکرونگا تو مین اسے رہا کردونگی جب اتنا بڑا ساحر میرا مطیع ہوگا تو اور قوت بڑھجائیگی اور تمام عالم
مین نام ہوگا یہ کہکر اُٹھی اور اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر صحرا ایکطرف چلی گئی اور چار سرکنڈے
زمین پر گاڑ کر نیلا لال سوت اُنپر لپیٹ دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ ایک حجرہ بنکر تیار ہوگیا اسنے
سرکش جادو سے کہا کہ مین اب چلہ کشی کیواسطے اس ہوم خانہ مین بیٹھی ہون تم میری حفاظت کرنا
سرکش جادو نے عرض کی بہت خوب اور لشکر کو گرد اُس حجرہ کے پھیلا دیا اُدھر مبہوت آئینہ رو
نے شیشہ کو کھولکر ایک پیالے مین تھوڑا سا پانی اُونڈیلا اُسکے بعد ایک ڈبیا جھولی سے نکالی اُسے
کھولکر تھوڑی سی خاک نکالی اور وہ خاک قبر جمشیدی اُس آب دمیدہ سحر مین مخلوط کرکے غازۂ سحر تیار
کیا اور اب اُس غازہ پر کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا اب یہ تو مصروف چلہ کشی ہی لیکن مہتر لک لکا پانے
مغرور بلند آواز سے کہا کہ جبتک طبل جنگ بجے اُسوقت تک مین بھی کچھ فکر کرون شاید کچھ کام
نکل آئے مغرور بلند آواز نے کہا کہ بہتر ہی جیسا تم مناسب جانو ویسا کرو یہ سنکر مہتر لک لکا پا
اپنے شاگردون کو ہمراہ لے کر جانب صحرا روانہ ہوا اور گلشن عیاری کی سیر مین مصروف ہوا اُدھر برجیس
آفتاب پرست جسوقت سے داخل خیمہ ہوا تھا نہایت پریشان تھا کہ کیا فکر کرون جو آفتاب جادو
رہا ہو بار بار گلدستہ حیات آفتات جادو کیطرف دیکھتا تھا کہ کہین قتل تو نہین ہوگیا جسوقت
یہ پریشانی برجیس آفتاب پرست کی مہتر چاپلوس نے دیکھی دست بستہ عرض کی کہ اگر خداوند
میرے نام حکم رہائی کرین تو مین جاکر حضور کے والد ماجد کو چھڑا دون مگر مجھے یہ نہین معلوم کہ وہ کس مقام
پر قید ہین برجیس آفتاب پرست نے کہا کہ یہ اُسوقت معلوم ہوجائیگا جب کوشش کروگے
جاؤ مین نے یہ کام تمہارے نامۂ اعمال مین لکھدیا اور والد ماجد ابھی زندہ ہین ایسا نہو کہ آئندہ
دشمن اُنھین قتل کرڈالین کیونکہ اُنھون نے ایک گلدستۂ حیات اپنا بناکر میرے پاس رکھدیا تھا اور کہدیا تھا
کہ جسوقت مرجاؤنگا تو یہ گلدستہ مرجھا جائیگا یہ سنکر مہتر چاپلوس بھی اپنے شاگردون سمیت
بارادہ رہائی آفتاب جادو روانہ ہوا ادھر برجیس آفتاب پرست نے بالفعل طبل جنگ نہین
بجوایا اس لیے کہ ایسا نہو دشمن مقابلہ مین مغلوب ہونے لگے تو آفتاب جادو کو قتل کرڈالے
لیکن مہتر چاپلوس جسوقت اپنے لشکر سے نکلکر صحرا مین پہونچا اور آیندو روند سے دریافت کیا
کہ مغرور بلند آواز یہان کس وسیلہ سے آیا اور سہراب جادو کا کیونکر شریک ہوا اُنھون نے تمام

ماجرا اسمہراب جادو اور مہتر لک لک پا کی دوستی کا بیان کیا اور لک لک پا کا مغرور بلند آواز
سے اور دوستی مغرور بلند آواز کی ملکہ مبہوت جادو سے بیان کی چاپلوس نے کہا کہ لک لک پا
کو تو سنا ہی کہ بہت بڑا عیار ہی لوگون نے کہا کہ بیشک وہ بےمثل عیار ہی فن عیاری مین اُسکا جواب
دینے والا نہین ہی مہتر چاپلوس نے پوچھا کہ بالفعل وہ لشکر ہی مین ہوگا لوگون نے کہا کہ نہین آج کل
وہ لشکر مین نہین ہی بلکہ کوئی عیار نہین ہی مہتر لک لک پا سبکو اپنے ہمراہ لیکر کہین گیا ہوا ہی یہ سنکر
مہتر چاپلوس اور بھی مطمئن ہوا اور ہیئت اپنی تبدیل کرکے جانب لشکر مغرور بلند آواز روانہ ہوا
اب یہ تو ادھر جاتا ہی اور اُدھر مہتر لک لک پا قریب برجیس آفتاب پرست کے پہونچگیا
ہیئت اسکی یہ ہی کہ ڈھولک گلے مین ہی اور ایک لڑکی تیرہ چودہ برس کی نہایت حسین طرار طرار
اسکے ساتھ ہی ناچتی گاتی ایک ایک سردار کے خیمہ کیطرف سے ہوتی ہوئی چلی جاتی ہی جاتے جاتے
قریب ایک ڈیوڑھی کے پہونچی کہ وہان کچھ لوگ دربانون کی وضع کیے بیٹھے ہوے تھے اُنھون نے
جو اس کمسن لڑکی کو دیکھا کہ نہایت حسین ہی اور پیشہ بھی اسکا گانا بجانا ہی اُنھون بڈھے کو آواز دی
کہ بڑے میان ذرا یہان آنا یہ ریزہ تو اچھا نکالا بڈھے نے جواب دیا کہ حضور ابھی آپنے اسے
کیا دیکھا ہی یہ ریزۂ الماس ہی کلیجے مین کھٹکتا ہی اسکا مارا پانی تو پیتا نہین ہی اُنھون نے کہا کہ اسکا کیا
مطلب ہوا کہا حضور یہ غضب کا گانا گاتی ہی ذرا سُنیے تو سہی اُنھون نے کہا کہ سُنین تو معلوم ہو کہا سن ہی لیجیےگا
ذرا مین دم لے لون کہ دور سے چلا آتا ہون خود بھی تھک گیا ہون اور یہ چھوکری بھی تھکی ہوئی ہی کہا
بیٹھو بڈھا بیٹھ گیا اب لوگون نے پوچھا کہ تمھارا آنا کہان سے ہوا اور کس غرض سے اسطرف آئے
بڈھے نے تب سنکر ایک آہ کھینچی اور کہا حضور حال مین اپنی تباہی کا کیا بیان کرون اسوقت آپنے اتنی
مہربانی جو کی دل میرا بھر آیا خبر لو پوچھا ہے تو سُنیے مکان غلام کا یہان سے چار منزل پر ہی مین ایک
گانون مین رہتا ہون پیشہ میرا یہی ہی جو لڑکی تیار ہوئی گانا بجانا اُسے سکھایا اور سنا کہ کوئی رئیس
قدردان اور شوقین ہی وہان گیا کچھ دلون رہا جو کچھ تقدیر کا ہوا مل گیا اور اگر زیادہ نصیب نے
زور کیا اور نظر توجہ رئیس کی عورت پر ہو گئی اُسکا محل ہو گیا زندگی بھر اُسنے چین کیا کوچہ گردی
دفع ہوئی ہمارا بھی حق قائم ہو گیا بہت کچھ لیکر پھرے اور جب نکل گئے کچھ لے ہی آئے چنانچہ
یہ لڑکی ذرا ہشیار ہوئی تو اسنے سبکو بُھلا دیا چھوٹے سے سن مین ایسا گانے لگی کہ ہزار ہا روپیہ پیدا
کیے مجھے یقین تھا کہ جب یہ جوان ہوگی تو بہت کچھ اسکی بدولت حاصل ہوگا لیکن معلوم ہوا کہ صورت
وسیرت اسکی اچھی ہی مگر تقدیر بُری ہی کہ ایک روز ایک مکار نے آکر مجھسے بیان کیا یہان سے
تین منزل پر ایک رئیس اُترے ہین شاید شکار کے شوقین چلے آئے ہین سنا ہی کہ وہ گانا سننے
کے نہایت شوقین ہین اگر تم اس لڑکی کو بھی لیجا کر گانا اسکا سنواؤ گے تو بہت کچھ انعام پاؤ گے
مین دام مکر مین اُسکے آگیا اور اپنا بند وبست کرکے ہمراہ اُسکے ہو لیا جسوقت دو منزلین طی ہوئین
اور ایک منزل باقی رہ گئی تو اُسنے مجھسے کہا کہ یہ مقام ذرا خدوش سنا ہی ایسا نہو کوئی چور اسطرف
آجائے یا کسی قزاق سے سامنا ہو جائے تو جان بھی جائیگی اور مال بھی لٹ جائیگا لہذا بہتر یہ ہی کہ
زیور اس لڑکی کا اُتار لو اور اُسکی ایک پوٹلی باندھکر علٰحدہ ہاتھ مین لے لو یا ڈھولک کا پڑا کھول کر اسکے ۶۱

اندر رکھو ہین ہٹنے مارے خوف کے تمام زیور اسکا کڑے چھڑے بازو بند لونگ جھمکے بالیان کرن پھول سیس پھول چھپکا جگنو مالا بجلیان بندے وغیرہ جسقدر چیزین تھین قریب دو تین ہزار روپیے کے زیور طلائی سب اک پوٹلی باندھ لی ٹٹو پر سے اس چھوکڑی کو اُتار کر ایک درخت کے نیچے بستر کیا اور پوٹلی گٹھڑی کے سرھانے رکھ لی اور مارے خوف کے جاگا کیا کہ کوئی چور نہ آکر لیجاے یہ نہ معلوم تھا کہ چور یہین موجود ہے اتنے مین اُسی مکار نے حقہ بھر کر مجھے پلایا نہین معلوم اُس حقے کے اندر کیا شے بھری ہوئی تھی کہ مین بیہوش ہوگیا اور وہ ظالم پوٹلی زیور کی اور پشواز وغیرہ کی گٹھری لے چلتا ہوا جب آنکھ کھلی تو پوٹلی اور گٹھری جس مین علاوہ زیور کے بہت بھاری پشواز اور لپڑ نے اور جو کچھ نقد لیچلے تھے سب تھا ندارد صرف یہ پھٹے پرانے کپڑے ہم دونون کے گلے مین باقی رہگئے جو چورون کے ڈر سے جانکر پہن لیے تھے کہ حیثیت کم معلوم ہو ہم دونون بہت روئے پیٹے مگر کیا ہوسکتے تھے پھر ٹٹو پر سوار ہو لیے اور چلے اب فاقون کی نوبت آئی کہ کچھ پاس نہ تھا آخر کار مجبور ہو کر ایک گانون مین ٹٹو کو بیچا اور وہا لسے خاک اُڑاتے چنے پھانکتے یہان تک آکر پہونچے یہ کہکر بڈھا چیخین مار کر رونے لگا ان لوگون کو رحم آیا مگر خود کم حیثیت تھے جو دو ایک شوقین تھے اور نوجوان تھے اُنھون نے بہت تسلی دی اور کہا کہ ابتو تم اس لشکر مین آئے ہو تمھین بہت کچھ ملیگا مالامال ہو جاؤ گے اور اگر گانا اسکا اچھا ہی اور کہین خداوند نے سن لیا تو پھر کیا ہی سارے دلدر دور ہو جائین گے لیکن جو کچھ ہماری بہ قات ہی اُس سے ہم بھی حاضر ہین یہ کہکر آپسمین چندہ کر کے تین چار روپیہ بڈھے کو دیے یہ دیکھکر بڈھا نہایت خوش ہوا اور دعائین دینے لگا اور کہا کہ جسکے نوکر ایسے عالی ہمت ہین وہ خود کیسا ہوگا بس اسنے ڈھولک سنبھالی اور کہا کہ یہ ڈیوڑھی کس مالک کی ہی ذرا ہم بھی اُسکا نام سنین اُن لوگون نے بیان کیا کہ ملکہ بنر بان سیمتن کی ڈیوڑھی ہی جو بہن مین خداوند بر جیس آفتاب پرست کی ہی اب بڈھا اور بھی خوش ہوا کہ لڑکیون کو گانے بجانے کیطرف زیادہ میلان ہوتا ہی عجب نہین جو کام نکل آوے اور سلسلہ رسائی پیدا ہو جاے بس اسنے آواز دی کہ او چھوکڑی اُٹھ کہ نصیب تیرے جاگے خیال تو کر کہ تو کس دربار مین پہونچگئی ذرا جان لڑا کر گانا یہ سنتے ہی وہ لڑکی نہایت نازو انداز کے ساتھ اُٹھی وہ پھٹی ہوئی پوشاک بھی ہزار ہزار جوبن دیتی تھی بقول شاعر ع

خوبرو یون کے بگڑ نین بھی ہین لاکھ بناؤ　　کہین اچھون کی کوئی بات بری ہوتی ہی

اب اسنے یہ غزل شروع کی

غزل

باغ جہان مین ہم نہ کبھی شادمان رہے
باقی مری لحد کا اگر کچھ نشان رہے
رنج و ملال و حسرت و اندوہ و یاس و غم
باغ جہان مین صورت سرو روان رہے
مر نیکے بعد بھی نہ چھٹے تیری جور سے
ممکن نہین کہ راز محبت نہان رہے
سامان میکشی کا ہے ساتھ میکشو
مچھلی کیطرح کیون مرا دل تپان رہے

شبنم کیطرح عمر بھر آنسو روان رہے
میری بغل مین ہو کہ تو ہو نکی نگاہ مین
فرقت مین اپنے ساتھ ہی مہربان رہے
جیتے رہے جو ہم تو رہا دشمنون کو غم
راحت سے خاک مین بھی اسکی سمان ہے
اک غیر ہین کہ تیرے کرم سے بھی خوش نہین
جو نقلی ہی دل کی طرح بغل مین نہان رہے
زاہد کبھی نہین ہی شراب طہور کی

ہرگز نہ بے مٹائے ہوئے آسمان رہے
دل خوش رہے مدام اگر بھی جہان رہے
سوکھے نہ ہم خزان مین نہ پھولے بہار مین
جب مر گئے تو داغ دل دوستان رہے
آنسو ٹپک پڑے بینگے جو آہونکو رو کیے
اک ہم ہین جو تم سے تمہی شادمان رہے
اُس بحر حسن سے جو گھڑی بھر جدا رہا دن
آباد میکدۂ پیر مغان کی دکان رہے

امید یہ کہان کہ ملے آکے وہ صنم	زندہ رہے وہ شوخ الٰہی جہان رہے	عشرت سے چمن مین تھوڑے دنون ہی بہار
کیا کیا ہوا کے گھوڑے پہ یہ باغبان رہے	یہ غزل اس اس طرح وہ لڑکی بتا بتا کر گائی کہ لوگ جھومنے لگے بعضون	

کو سکتے کا عالم تھا نقش بدیوار ہو گئے تھے بعض وجد کے عالم مین واہ واہ کر رہے تھے یہان تو یہ رنگ ہے اور اندر کا حال سنیے کہ ملکہ بزبان سیمتن مسند جواہر نگار پر بیٹھی ہے انیس جلیس سب حاضر ہین لیکن کوئی کسی سے بات نہین کرتا سکوت کا عالم ہے ملکہ زانو فکر پر سر رکھے ہوے دل ہی دل مین کچھ سوچ رہی تھی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹھنڈی سانس لیتی تھی اور پھر چپ ہو رہتی ہے جو اُسکی ہمراز ہین وہ عرض کر رہی ہین کہ حضور کیون اپنے کو گھلائے دیتی ہین ذرا اُس تصویر کو تکا کیے دل بہلائیے یون سنا ہے کہ تصویر معشوق سے بھی دل بہلتا ہے کیونکہ شاعر کہتا ہے ؎ لاکھ خاموش ہو کب بند یہ تقریر مین ہے
بول اُٹھنے کی بھی عادت تری تصویر مین ہے

ملکہ نے ایک انگڑائی لی اور کہا کہ ہمارا مقدر ایسا نہین ہے جو تصویر ہمسے بات کرے یقین ہے کہ اگر صاحب تصویر سے بھی ملاقات نصیب ہو تو وہ بھی کشیدہ رہے اور بات نکرے واضح رہے ناظرین ہو کہ یہ تصویر شاہزادہ سہراب ثانی کی ہے جسکو ملکہ نے اپنے گلے مین حمائل کیا ہے اور مرہم اپنے زخم جگر کا بنایا ہے جسوقت سوداگر ظلماتی لشکر سہراب ثانی مین وارد ہوا تھا اور حسب دریافت حال بدیع الملک کا بیان کیا تھا کہ جانب طلسم نہ طاق گئے ہین تو اس سوداگر نے تصویر شاہزادہ سہراب ثانی کی اور سردارون سمیت کھینچ لی تھی کہ یہ تصویرین حسینون کی ہین نہایت نفع حاصل ہوگا جب سوداگر ظلماتی رخصت ہو کر ظلمات کیطرف چلا تو راہ مین خواجہ امان سوداگر سے ملاقات ہوئی باہم ایک دوسرے سے حالات دریافت کرنے لگے سوداگر ظلماتی نے بیان کیا کہ بالفعل مجھے چند تصویرین کھینچنا ہین اسوجہ سے راہ مین ٹھہر گیا تھا ورنہ ابتک مین وطن چلا گیا ہوتا کیونکہ طبیعت میری نادرست ہے خواجہ امان نے کہا کہ وہ تصویرین مین بھی دیکھ سکتا ہون سوداگر ظلماتی نے تصویرین نکالکر دکھائین خواجہ امان نے ان تصویرون کو بہت پسند کیا اور سوداگر ظلماتی سے کہا کہ آپ تو وطن جاتے ہین لہذا جو مال فروخت ہو جائے وہ بہتر ہے کم وبیش کا خیال نکیجیے تاجرانہ قیمت پر یہ تصویرین مجھی کو دیدیجیے غرضکہ باہمی فیصلہ کے بعد تصویرین خواجہ امان نے مول لین اور رخصت ہو کر روانہ ہوا یہانتک کہ پھرتا پھراتا لشکر برجیس مین پہونچا جہان اور مال تجارت فروخت کیا تھا وہان یہ تصویرین بھی دکھائی تھین اور برجیس نے نہایت پسند کر کے حال صاحبان تصویر کا پوچھا تھا تو خواجہ امان نے نشان وشوکت ان دلاورون کی بیان کی تھی اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہین جنھین حسن وجرأت وخلق سب چیزین خدا نے جمع کر دی ہین اور تمام عالم مین ان تصویرونکا شہرہ ہے برجیس نے بشوق تمام یہ تصویرین مول لے لین جسنے ان تصویرون کو دیکھا وہ وجد کرنے لگا یہانتک شہرہ ہوا کہ محل مین سے خبر پہونچی اور ملکہ بزبان سیمین نے بھی کہا کہ مین تصویرون کی مشتاق ہون چنانچہ برجیس آفتاب پرست نے وہ تصویرین محل مین بھیجدی تھین جس عورت نے ان تصویرون کو دیکھا دل پس پس گئے کہ ایسے بھی حسین مرد خدا نے پیدا کیے اور ملکہ ثریا سیمتن تصویر سہراب ثانی پر عاشق ہو گئی پس اس تصویر کو چھپا لیا اور جسوقت برجیس نے تصویرین طلب کین

تو اور سب تصویرین دیدین لیکن تصویر سہراب کی نہین دی برجیس نے پوچھا کہ ایک تصویر کیا ہوئی عورتون نے بیان کیا کہ آپکی بہن نے اُس تصویر کو جلا دیا اور ان تصویرون کو بھی چاک کیے ڈالتی تھین کہ یہ ہمارے دشمنون کی تصویرین ہین انکا رکھنا اچھا نہین جب ہلوگون نے منتین کی ہین اور آپکا نام لیا ہی کہ اُنکے خلاف ہوگا تو ملکہ نے تصویرین دین الحاصل اُس روز سے عشق سہراب کا زخم ملکہ کے دل مین پڑگیا تھا اور وہی خلش اسوقت تک بیچین کیے ہوے تھی اور روز بروز ترقی کیتی جاتی تھی ملکہ اُسی فکر مین غلطان رہا کرتی تھی اسوقت بھی اُسی خیال مین بیٹھی تھی کہ کیا تدبیر ہو جو اس صاحب تصویر سے سلسلہ ملاقات کا نکلے کہ یکایک ڈیوڑھی کیجانب سے آواز گانے کی پیدا ہوئی ملکہ نے ایک کہاری کو حکم دیا کہ دیکھو تو یہ گانا کیسا ہو رہا ہی وہ مہری مانند برق تابندہ کے پردہ سے چمک کر نکلی اور اُس لڑکی کو دیکھکر پھر محل مین چلی گئی اور ملکہ ثریا سے ستمتن کیخدمت مین جاکر عرض کی کہ حضور کیا عرض کرون ایک نٹنی کی لڑکی کوئی بارہ تیرہ برس کی قیامت کی پھبن ایسا گا رہی ہی کہ دل بیچین کیے دیتی ہی نہین معلوم اسے کس اُستاد نے تعلیم کیا ہی ملکہ کو یہ سنکر اشتیاق پیدا ہوا کہا بلاے ہم بھی سنین گے شاید کچھ اسیطرح غم غلط ہو جاے مہری دوبارہ گئی اور اُس نٹنی سے کہا کہ چل قسمت تیری رسا ہوئی اور نصیب جاگے ہماری ملکہ نے تجکو یاد کیا ہی غرضکہ یہ نٹنی کو لیکر اندر آئی اور ملکہ کے سامنے اوٹ کھڑا کر کے بڈھے کو بھی اندر بلا لیا اب اوٹ کی آڑ مین تو بڈھا ڈھولک بجانے لگا اور نٹنی سامنے

ملکہ کے ناچنے کی غزل

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کو
نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہین مزار ہوتا

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
کہ خوشی سے مر نجاتے اگر اعتبار ہوتا
رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا
یہ مسائل تصوف یہ ترا بیان غالب

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
یہ کہان کی دوستی ہی کہ بنے ہین دوست ناصح
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا
ہوے مر کے ہم جو رسوا ہوے کیون غرق دریا
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

ملکہ کا دل جٹیلا تو ہو ہی رہا تھا اس غزل کے اشعار نے ایسا اثر کیا کہ دل بھر آیا آنکھون سے آنسو جاری ہو یہ حالت دیکھکر نٹنی چپ ہو رہی کہ یہ کیا معرکہ ہی ابھی چونکہ کمسن ہی اسے نہین معلوم کہ ملکہ کس حالت مین مبتلا ہی اور کیون روتی ہی ملکہ نے اسکو بہت کچھ انعام دیا اور فرمایا کہ مین تجھے بہت خوش کرون گی للّٰہ کچھ اور گا نٹنی پھر گانے لگی اب ملکہ کی یہ حالت ہی کہ تصور یار جانی مین بیٹھی ہوئی جھوم رہی ہی آنکھون سے آنسو جاری ہین دلمین کہتی ہی کہ کونسا وہ دن ہوگا کہ ہم اُس ظالم سے ملین گے بار بار ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی اور خاموش ہو رہتی ہی کہ دفعتہً برجیس آفتاب پرست چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے آپہونچا اور ثریا سے ستمتن کو دیکھکر کہا کہ ای ملکہ تعجب کی بات ہی کہ ہمتو مبتلاے رنج والم ہین کہ باپ اسیر ہو گیا اور تمکو خوشی ہی کیا ہمارا باپ تمھارا باپ نہین ہی یا یہی چاہتی تھین کہ باپ گرفتار بلا ہو تو ہم خوشی کرین اور گانا سنین ہان بہن سچ ہی دنیا کا لہو سفید ہی کسی کو کسیکی فکر نہین اپنی راحت سے کام ہی ثریا سے ستمتن نے کہا کہ شاید آپنے نقاب کیوجہ سے حال میری اشکباری کا نہین دیکھا یہ گانا کا ہیکو تھا مرثیہ تھا کہ مین بیقرار ہو کر رونے لگی یقین ہی کہ یہ گانا آپ بھی سنین تو بہت پسند کرین اور آپ کے دل پر بھی ایک کیفیت طاری ہو گانا کاہیکو ہی بیان حال ہی برجیس نے جو نظر چہرۂ ثریا سے ستمتن پر ڈالی دیکھا

تو واقع مین ملکہ رو رہی ہی کہا خیر اگر تم اسقدر تعریف اسکی کرتی ہو تو شبکو ہمارے پاس بھیجدینا ہم بھی سُنینگے
یہ کہکر برجیس آفتاب پرست چلا گیا ملکہ نے تھوڑی دیر اور گانا سُنا بعد اُسکے سو اشرفیان اُسکو عنایت
فرمائین اور شام کو خلوتخانہ برجیس کیطرف بھیجدیا یہ گویا اپنی چھوکری کو لیے ہوے دروازہ بارگاہ برجیس
آفتاب پرست پر پہونچا برجیس نے پہلے سے حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی گویا ایک لڑکی کو لیے ہوے
آئے تو اُسے نہ روکنا بلکہ ہمارے پاس حاضر کردینا چنانچہ دربانون نے جسوقت دیکھا تو کہا جائیے آپکے
واسطے اجازت ہی کوئی روک نہین ہی غرضکہ یہ گویا خوشی خوشی داخل بارگاہ ہوا دیکھا کہ عجب طرح کی بارگاہ
ہی آراستگی اُسکی ایسی ہی کہ کبھی خواب مین بھی اسنے نہ دیکھی تھی تمام بارگاہ مانند حجلۂ عروس شب اول کے
آراستہ ہی سامان عیش ونشاط مہیا ہین منقل ہاے آتشین پر عود عنبر وغیرہ واگر کا بخور ہورہا ہی روشنی کی کثرت
سے تمام بقعہ عالم نور ہورہا ہی جھاڑ کنول دیوارگیریان نفاست سے روشن ہین شمعہاے مومی وکافوری
چڑہی ہوئی ہین اور ایک مسند جواہر نگار پر برجیس آفتاب پرست بصد کر وفر بیٹھا ہی اراکین دولت
حاضر ہین باتین ہورہی ہین گویے نے پہونچتے ہی سلام کیا چوبدار نے نگہ روبرو کی آواز دی پہر دیر
تک توجہ اور باتین رہین جنکو امور مملکات سے تعلق تھا بعد اُسکے تخلیہ ہوا اراکین دولت رخصت ہوے
اب برجیس آفتاب پرست اُس مقام پر آیا جو اُسکے سونے کی جگہ تھی غرضکہ یہ سہری پر لیٹا اور ٹہنی سے
کہا کہ ہان کچھ گاؤ ہم بھی سُنین ثریا سیمتن نے تمہاری بہت تعریف کی ہی یہ سنکر ٹہنی نے عرض کی
کہ حضور اُنکی قدردانی ہی ورنہ مجھے آتا ہی کیا ہی یہ کہکر اُس نے یہ غزل شروع کی اور بنا بنا کر گانے لگی غزل

ظلم آپنے نہ چرخ ستمگار نے کیا
لو آج وعدہ بوصل کا دلدار نے کیا
سر جسکے بار سے نہ اب اُٹھیگا تا بہ حشر
دونون کا فیصلہ ترے اک وار نے کیا
آنکھون مین رُک رہا ہی نکلتے نکلتے دم
جذبہ اُنھین کا میرے طرفدار نے کیا

جو کچھ کیا وہ میرے دل زار نے کیا
مایوس ایسا تھا جو سحر کی اذان سُنی
احسان وہ ہمپہ آپکی تلوار نے کیا
پھوٹے جفاے چرخ سے سب دل کے آبلے
اچھا سلوک حسرت دیدار نے کیا

کاٹے نہ اب کٹے گا یہ دن انتظار کا
اک سجدہ شکر کا ترے بیمار نے کیا
تیر نگاہ چلتے ہی زخمی تھے دل جگر
نشتر کا کام مرہم زنگار نے کیا
دل بھی کشیدہ ہم سے ہی الفت مین زرد

اسیطرح ایک کے بعد ایک چیز اس اس طرح سے گائی کہ برجیس
آفتاب پرست محو ہوکر جھومنے لگا لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھا جسقدر خادم وخدمتگار یہان حاضر تھے سبکو سکتا
سا ہوگیا تھا ادھر تو یہ ٹہنی کویل کی طرح کوک رہی تھی اُدھر بڈھا ڈھولک پر وہ ٹکڑے سنا رہا تھا
کہ سُننے والے پھڑک پھڑک جاتے تھے سمان بندھا ہوا تھا سر دن کی بو نکل رہی تھی آواز اس چھوکری کی گونج
رہی تھی اور شیشہ آلات بھی ٹکرا تے تھے تو اور سُر پیدا ہوتے تھے طرفہ یہ تھا کہ بڈھا ایک ہاتھ سے
ڈھولک بجاتا ہی اور دوسرے ہاتھ سے بخور بیہوشی منقل پر ڈالتا جاتا ہی ایک آدھ خدمتگار جو قریب
کھڑا تھا اُسنے کہا کہ یہ کیا کر رہے ہو بڈھے نے کہا میان اسے نہ پوچھو مین تمسے کہے دیتا ہون مگر غیرت
کی بات ہی کسی سے بیان نکرنا کپڑے جو بہت دنون کے ہوگئے ہین تو جو جوئین پڑ گئی ہین وہی پکڑ پکڑ
کے آگ مین ڈالتا ہون اُس نے کہا اچھا گھبراؤ نہین کل یہ کلفت دور ہو جائیگی الغرض اسے گانے
بجانے مین دو گھنٹے کا عرصہ گذر گیا اور اب دود بیہوشی بارگاہ مین دگھٹا جسقدر خادم وغلام حاضر تھے سب
بیہوش ہوے اور برجیس آفتاب پرست بھی بیہوش ہوگیا جب بڈھے کو اطمینان حاصل ہوگیا

کہ اب کسیکو ہوش نہین ہی تو اس نے جلدی سے غلاف ڈھولک کا لاکر قریب مسہری کے رکھا اور نقاب
کا ایک بند کھولکر ایک کپڑا اندر نقاب کے ٹھونس دیا کہ یہ اسی طرح بیہوش رہے بعد اسکے پھر بند نقاب
درست کر کے گھٹنے اسکے سینہ سے ملاکر اور گولہ بار کر کے کمند سے باندھا اور ڈھولک کے غلاف مین لےکے
ٹھونس دیا اور اسکے مقام پر ڈھولک کو لٹاکر اوپر سے دوشالہ ڈالدیا اور آپ پشتارہ کو لیکر اپنی جھونپڑی
سمیت خیمہ کے باہر آیا پہرے والون نے پوچھا کہ کیا جاتے ہو کہا ہان کیا کرین خداوند نے آرام کیا
ہم بھی جاتے ہین اب یہان بیٹھ کر کیا کرین پہرے والون نے کہا کہ انعام بین ہمارا بھی حصہ ہی اس نے
کہا ہان جسوقت ملیگا تو تمھین بھی دینگے انھون نے کہا کہ کیا انعام نہین ملا کہا خداوند تو سو رہے انعام کون
دیتا اور ملکہ کے یہان سے جو کچھ ملا تھا وہ انکی پیش خدمتون اور کہاریون نے ڈانٹ ڈپٹ کے چھین لیا
کہین تم بھی ایسا ہی نکرنا کہ تم یہان چھین لو پہرے والون نے کہا کہ نہین جو تم اپنی خوشی سے دوگے وہ ہم
لینگے ہم چھینینگے نہین لیکن یہ کاندھے پر کیا شی ہی کہا یہی ڈھولک غلام کی ہی جو بھیک کا ٹھیکرا ہی پہرہ والون
نے کہا ڈھولک گلے مین ہوتی ہی یا کاندھے پر رکھی جاتی ہی بڈھے نے کہا کہ ڈوری ٹوٹ گئی اسوجہ سے
کاندھے پر رکھ لی یہ معقول جواب سنکر پہرے والے خاموش ہو رہے اور بڈھا صاف نکلا چلا گیا یہانتک
کہ قریب اپنے لشکر کے پہونچگیا ادھر بارگاہ برجیس کا حال سنیئے کہ دوسرے خدمتگار بہرا بدلانیکی غرض سے
آئے دیکھا تو باریدار علحدہ پڑے ہوے سو رہے ہین انھون نے ایک ایک کو جھنجھوڑا ہوا سے
بیہوشی انکی کسیقدر برطرف ہوچکی تھی یہ جاگ اٹھے وہ خدمتگار جو ابھی آئے تھے اور جنھون نے جھنجھوڑ کر
جگایا تھا کہنے لگے کہ اسیطرح خدمت کرتے ہین اگر خداوند بیدار ہو جاتے اور تمکو اس حالت سے دیکھتے
تو کیا ہوتا یہ نہایت پشیمان ہوے اور اٹھکر گھبرا گھبرا کر ایک ایک جھاڑ کنول گیلاس کا شمار کرنے لگے اور
ہر چیز کو خیال کرنیلگے کہ کچھ گم تو نہین ہوگیا لیکن دیکھا تو سب چیزین موجود ہین یہ تو اسطرف چیزون کو دیکھ رہے
تھے ادھر وہ تازہ خدمتگار جو آئے تھے انکی نظر مسہری پر جو پڑی ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ خداوند تو
آج کچھ مختصر ہو گئے ہین اور قریب آکر غور سے دیکھنے کے بعد دوسرا بولا کہ مختصر ہونیکے علاوہ نہ خداوند کے
پاؤن معلوم ہوتے ہین نہ سر خالی ایک پیچ کا منڈلا نظر آتا ہی یہ ایسے گھبرائے کہ دوڑتے ہوے جمعدار کے
پاس آئے اور کہا کہ ہم باری کیا بدلائین ذرا چلکر تو دیکھیے وہان خداوند کی کیا حالت ہی نہ انکے پاؤن
ہین کہ ہم پہچانین نہ وہ انکا قد وقامت ہی یہ سنکر جمعدار گھبرایا ہوا اندر خیمہ کے آیا اور دوشالہ اٹھایا اب جو
دیکھتا ہی تو ایک ڈھول رکھا ہوا ہی اسنے کہا کہ یہ خداوند ہین یا ڈھول دوسرا بولا یار دیکھو تو کہین ڈھول
کے اندر خول نہو یہ سب کے سب حیران کھڑے تھے کہ خداوند نے یہ کیا دل لگی کی ہی کہ ڈھول
بنگئے اب انھین پہچانے کون یکایک دروازون کی درازون سے ہوا آکر ڈھول کے پڑے پر پڑی
اور اس سے کچھ آواز پیدا ہوئی تو ایک کہنے لگا کہ سنو سنو خداوند کچھ کہتے ہین جمعدار گھبرا کر باہر نکل آیا
اور ایک ایک سے کہنے لگا کہ یارو غضب ہوا خداوند ڈھول ہو گئے ایک ہلڑ ہوا اور ایک سے ایک
نے کہا ایک سے ایک نے یہان تک کہ یہ خبر شدہ شدہ تمام لشکر مین پھیل گئی اور لوگ مشتاق کرامت
ہوکر چلے کہ کیا قدرت نمائی خداوند نے کی ہی کہ ڈھول بنگئے لیکن جو شخص آتا ہی وہ دریاے حیرت
مین غرق ہو جاتا ہی آخر کار یہ سبکے سب رو رو کر کہنے لگے کہ یا خداوند کیا جامہ انسانی آپکو ناپسند ہوا

جو یہ ہئیت اختیار کی بس معلوم ہوگیا کہ آپ مین سب طرح کی قدرت ہی آپ ہر جامہ مین جا سکتے ہین لیکن ہلموگو بھلا انتشار بڑھتا ہی واسطہ اپنی قدرت خداوندی کا کہ صورت اصل دکھائیے اور ڈھول سے انسان ہوجائیے کہ ہم سب پریشان ہین بات کیونکر کرین عرض حال کس سے کرین یہ سبکے سب رو رہے تھے اور گریہ زاری کر رہے تھے کہ یکایک چترنگ بن زمرد اور ارزنگ بن زمرد کو بھی یہ خبر معلوم ہوئی اور یہ دونون بھی آگئے اور اس ڈھول کو دیکھا سمنگان بھی آیا اور ان لوگون کی بیوقوفی پر افسوس کرنے لگا ارژنگ بن زمرد سے کہا یا خداوند دریافت تو کیجیے کہ یہان کون کون آیا تھا ایک ایک سے پوچھتے ہین مگر کوئی نہین بتاتا کیونکہ وہ باریدار بھی جلے گئے تھے جنکے سامنے گویا آیا تھا اور پہرہ والے بھی پہرہ بدلا گئے جسوقت کسینے کچھ نہ بتایا تو سمنگان نے کوڑا سنبھالا اور کہا کہ جلد بتاؤ شام سے کون حاضر تھا اور اگلی باری کسکی تھی ان لوگون نے ڈر کر نام اُن باریدارون کے بتلائے سمنگان نے اُنکو طلب کیا اور پوچھا کہ کون کون یہان آیا تھا اُنھون نے گویے کے آنیکی سب حالت بیان کی اسنے کہا کہ بس وہی گویا خداوند کو لیگیا اور ڈھولک اپنی چھوڑ گیا اب خداوند کو پیٹا کر وان لوگون کو تو اسی حالت انتشار مین چھوڑا جاتا ہی اور پہلے کچھ حال مہتر چاپلوس اور برجیس آفتاب پرست کا گذارش کیا جاتا ہی کہ جسوقت یہ قریب لشکر مغرور بلند آواز کے پہونچا تو اپنے شاگرد رشید سے کہا کہ تو مغرور بلند آواز پر عیاری کر اور مین رہائی آفتاب کے واسطے صحرا کیطرف جاتا ہون یہ سنکر مہتر جلدباز عیار جانب لشکر روانہ ہوا اور مہتر چاپلوس صحرا کیطرف چلا جاتے جاتے ایک تراہے پر پہونچا وہان کلوار کی دوکان تھی کلوار ٹٹر لگائے ہوے سو رہا تھا کہ رات زیادہ آگئی تھی مہتر چاپلوس دوکان پر آیا اور کلوار کو جگا کر کہا ؎ کمر مین زر ہی زندونکی گھٹا اُٹھی ہی اُتر سے یقین ہی آج ساقی تیرے میخانہ مین مے برسے کیا پڑا سو رہا ہی تھوڑی شراب دے ؎ ساقی باقی شراب دیدے - باقی ساقی شراب دیدے - یہ کہکر ایک روپیہ کمر سے نکالکر پھینکا کلوار نے شراب دی یہ عیار مکار شراب اُسی جگہ پی گیا اور وہین چبوترے پر بیٹھکر تنباکو کمر سے نکال کر کلوار سے چلم مانگ کر بھری ایک آدھ چھوٹ موٹ کا دم لگا کر کلوار کو دیدی کلوار سمجھا کہ یہ نشہ مین ہی جو چلم سُلگنے بھی نہ پائی اور اس نے مجھے دیدی کلوار چلم پینے لگا جیسے ہی چھوٹے چھوٹے گھونٹ بیکر دم کھینچا فوراً بیدم ہوگیا بیہوشی نے پورا اثر دکھایا کلوار نے چھینک ماری چکرا کر دھم سے گرا بس مہتر چاپلوس نے اسکے کپڑے اُتار کر آپ پہنے اور رنگ و روغن عیاری ملکر صورت اپنی اُس کلوار کے مانند بنائی کلوار کو تو اک گڑھا کھود کر گاڑ دیا اور آپ کلوار کے مقام پر سو رہا جب صبح ہوئی دیکھا کہ صحرا کی جانب سے ایک شخص بوتل ہاتھوں مین لیے ہوے جلدی جلدی چلا آتا ہی آتے ہی کلوار سے کہا کہ ایک بوتل شراب تند کی جلدی سے دو کلوار نے کہا کہ اسقدر سویرے تمھارے آنیکا کیا سبب اسنے جواب دیا کہ شبکو میری طبیعت مین کسل تھا اسوجہ سے نہین آیا اسوقت سویرے سے اسلیے آیا کہ ایسا نہو مالک میرا خواب سے بیدار ہو اور شراب کے واسطے بیچین ہو کلوار نے کہا کہ نام تمھارے مالک کا کیا ہی اس نے کہا کہ بھائی نام تو اُنکا مین بھی نہین جانتا اسلیئے کہ وہ نووارد ہین اور مین بھی ایک کو تاہ ہون دو چار روز سے نوکری اُنکی کر لی ہی ہمین اپنے کام سے کام ہی اُن کے نام سے کیا کام کلوار نے کہا وہ رہتے کس مقام پر ہین اُسنے جواب دیا کہ اُنھون نے صحرا مین دو گنبد خاکی تیار کیے ہین ایک مین خود رہتے ہین اور دوسرے مین کسی قیدی کو رکھا ہی بس یہ سنتے ہی کلوار نقلی جو کہ

دراصل مہتر چاپلوس بھی سحر ہوگیا ہو نہو آفتاب جادو اس گنبد مین قید ہو بس اسنے جلدی سے ایک کوزہ شراب کا بھر کر اسکو پلایا اور بوتل مین شراب بھر کر کچھ دوا ڈالی کوہی نے کہا کہ یہ کیا پلاتے ہو کہا اس سے شراب تیز ہو جاتی ہی یہ جوہر نگو ہی کوہی خاموش ہو رہا لیکن کوزہ پیتے ہی درد سر شروع ہوا کہا یہ کیسی شراب تھی گلو اوسنے کہا کہ یہ خاص بادشاہون کے پینے کی شراب تھی تمہارا یہ دماغ کہان کہ تم اسکا تحمل کر سکتے خیر کچھ ہرج نہین تم تو ڈرو ابھی یہ درد سر کم ہوا جاتا ہی ذرا اُٹھکر ٹہلو ہوا لگے گی تو دردسر دور ہوگا یہ سنکر وہ کوہی اُٹھا ادہر اُدھر ٹہلنے لگا اُٹھتے ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا اور کوہی سر تلے اور ٹانگین اوپر گرا بس مہتر چاپلوس نے اُسکو تو قتل کیا اور آپ اسکی صورت بنکر بوتل بیہوشی آمیز لیکر جانب گنبد خاکی روانہ ہوا پتہ پگڈنڈی کا کوہی سے دریافت کر لیا تھا اب یہ تو اُسطرف جاتا ہی اور یہان مہتر لک لک پا قید برجبیس آفتاب پرست کی بڑی دھوم دھام سے اپنے ہمراہ لیے ہوئے آکر لشکر مغرور بلند آواز مین آپہونچا اور داخل بارگاہ شاہی ہوا مغرور بلند آواز نے باواز بلند پوچھا کہ کیون مہترجی شیر یا بھیڑ عرض کی حضور خادم آپکے ہمیشہ شیر رہے ہین بھیڑ کسکو کہتے ہین یہی اُس مردود برجبیس آفتاب پرست کو پکڑ لایا جسکے غازہ سحر سے سب اُسکو سجدہ کرتے ہین مغرور بلند آواز نے کہا کہ دیکھون مین وہ کہان ہی مہتر لک لک پا نے پشتارہ سامنے رکھدیا اور کہا کہ نقاب اسکے چہرہ سے نہ دور کیجیے گا ورنہ یہ سمجھ لیجیے کہ یہ رہا ہوجائیگا اور ہم سب گرفتار بلا ہوجائینگے مغرور نے کہا کہ اگر یہ ایسی بلا ہی تو اسے جلد قتل کرو مہتر لک لک پا نے برجبیس آفتاب پرست کو ستون بارگاہ سے باندھ دیا اور جلاد کو طلب کیا اس مقام پر مہتر جلد باز شاگرد مہتر چاپلوس موجود تھا اسنے جو یہ رنگ دیکھا کہ خداوند گرفتار ہو گئے اور قتل کا سامان ہی یہ پیشتر سے جلاد کی شکل بنکر آموجود ہوا تھا مہتر لک لک پا جسوقت برجبیس کو ستون سے باندھکر علیحدہ ہوا ہی تو مغرور بلند آواز نے باواز بلند کہا کہ بلاؤ جلاد کو دیکھا تو ایک جلاد کھڑے ہوے ناک کان ہار گلے مین پہنے ہوے پیترے بدل رہا ہی نیلے ڈورون کے گنڈے اسکے بازوؤن پر بندھے ہوے ہین اور ایک تیغ مثل تحت الحنک کے بندھی ہوئی ہی جس سے بوے خون آتی ہی اور جا بجا خون کے دھبے بھی ہین ہزارہا مکھیان سر پر بھن بھن کر رہی ہین جلد حکم سنتے ہی جی حضور حاضر کہکر تلوار لیے ہوے سامنے آیا مغرور بلند آواز نے کہا مارہا تھ کہ سر اسکا اُڑ جاے جلاد نے کہا ہم لوگون دستور یہ ہی کہ جسوقت مجرم کو قتل کرنے لگتے ہین تو اُس سے پوچھ لیتے ہین کہ کچھ کھائیگا یا پیے گا یا کسی کو دیکھے گا لہذا مین ان رسوم کو ادا کر لون تو اسے قتل کرون مغرور نے کہا کہ کچھ ضرورت نہین ہی اس سے کچھ نہ پوچھو یہ ایک بلاے مبرم ہی اسے جہانتک ہو سکے جلد دفع کرو کیونکہ اگر نقاب اسکے چہرہ سے ہٹگئی تو غضب ہوجائیگا یہ سنکر جلاد نے عرض کی کہ بہت خوب ایسا ہی ہوگا اور قریب برجبیس آفتاب پرست کے آکر بالعوض تلوار مارنیکے ہاتھ منھ پر مارا اور نقاب نوچ لی اب جو نظر مغرور کی اسکے چہرہ نحس پر پڑی بے اختیار سجدے مین جھکا سہراب جادو نے دیکھا یہ بھی سجدے مین گرا مہتر لک لک پا اس جلاد کیطرف جھپٹا تھا کہ اتنے عرصہ مین جلاد نے گل رفع بیہوشی سنگھا کر برجبیس کو ہوشیار کر دیا تھا ادھر تو برجبیس کی آنکھ کھلی اور اسنے نعرہ کیا کہ منم خداوند اُدھر اتفاقیہ مہتر لک لک پا جی

نظر بھی برجبیس آفتاب پرست پر جا پڑی یہ بیچارہ بھی مسجود ہوا اور سجدہ کو جھکا جسقدر حاضرین دربار تھے سب نے
سجدہ کیا اور عذر گستاخی کر کر کے رونے لگے برجبیس نے کہا کہ چلو میرے ہمراہ سب اٹھکر ساتھ
ہو لیے راہ میں جو ملا اور نظر اُسکی چہرہ برجبیس پر پڑی اُس نے سجدہ کیا اور کہا یا خداوند ہمارے گناہ کو
عفو کیجیے اسوقت تک ہم گمراہ تھے اور بہکے ہوئے تھے اور واقف نہ تھے کہ خداوند ہمارا کون ہی آج پہچان لیا
اور اب نہ بہکینگے یہان تو یہ تلاطم برپا ہی اور ہزار ہا آدمی برجبیس کے ساتھ ہو لیے ہین روتے ہوے چلے
جاتے ہین اور برجبیس آفتاب پرست جلدی جلدی قدم اُٹھاتا ہوا اپنے لشکر کیطرف چلا جاتا ہی اودر مہان
مبہوت آئینہ رو نے چلہ کو ختم کیا حجرہ سحر سے نکلکر اپنے اہل لشکر سے پوچھا کہ سمندریہ کی کیا حالت
ہی کوئی اُفتاد تو لشکر مغرور پر نہین پڑی یہان یہ خبر پہونچ چکی تھی کہ برجبیس گرفتار ہو کر آیا تھا مگر اُسکے عیار
نے رہا کر لیا اور سبکو لیکر گرفتار کیے ہوے اپنے لشکر کیطرف جاتا تھا چونکہ اجازت ملکہ مبہوت آئینہ رو
کے نہ تھی کہ جبتک چلہ ختم کر کے ہم آپ حجرہ سے باہر نہ آئین اسوقت تک خبردار کوئی ہمارے پاس نہ آئے یہ
سب پریشان تھے کہ اب کیا کرین جو مبہوت جادو حجرہ کھولکر باہر آئی اور حال دریافت کیا ان لوگون
نے تمام پریشانی شہر کی اور گرفتاری مغرور بلند آواز کی مع سہراب جادو و چہتر لک لک پا بیان کی
یہ سُنکر مبہوت جادو پریشان ہوئی اور وہ غازہ جو اُسنے تیار کیا تھا جلدی سے اپنے منھ پر ملا اور
تخت سحر پر بیٹھکر بے نقاب روانہ ہوئی برجبیس آفتاب پرست اس مجمع کو اپنے ہمراہ لیے ہوے
چلا جاتا تھا کہ سناٹا پیدا ہوا اسکی نگاہین ادھر کو اُٹھین دیکھا کہ ایک تخت نہایت تیزی سے اُڑا چلا آتا ہی
سب حیران تھے کہ یہ کون ہی اُدھر مبہوت آئینہ رو نے جوان سبکو مبہوت دیکھا نعرہ کیا کہ منتم
خداوند مبہوت آئینہ رو ارے کہان جلتے ہو بس نظر سبکی جو چہرہ مبہوت آئینہ رو پر پڑی اثر سحر
برجبیس آفتاب پرست کا اُترا اور سحر مبہوت آئینہ رو کا تاثیر کر گیا سب نے کہا بیشک وہ
خداوند غلط تھا ملکہ آپ خداوند ہین یہ کہکر سب سجدہ کو جھکے برجبیس نے جو دیکھا کہ سب مجسے پھر گئے
اور اس ساحرہ نے سبکو چھڑا لیا دل مین ڈرا کہ ایسا نہو یہ مجھے بھی اسیر کر لے کیونکہ یہ وہی ساحرہ ہی
جسنے میرے باپ آفتاب جادو کو اسیر کر لیا یہ تو اس خوف مین بھاگا ہوا چلا گیا اور اپنے لشکر مین
داخل ہوا یہان مبہوت آئینہ رو سبکو اپنے ساتھ لیے ہوے داخل بارگاہ ہوئی اور مغرور بلند آواز
اور سہراب جادو اور چہتر لک لک پا کو آپ دمیدہ سحر سے ہوشیار کیا نقاب اپنے چہرہ پر ڈالی
اور کہا کہ مین خداوند نہین ہون بلکہ آپ لوگون کی لونڈی ہون میری گستاخی معاف مین نے یہ حرکت
صرف اس غرض سے کی تھی کہ آپ لوگ قید برجبیس سے رہا ہون اور سحر اُسکا آپ پر سے برطرف ہو جائے
اب جوان سبکو ہوش آیا تو ملکہ مبہوت آئینہ رو کی بہت تعریف کی اور کہا کہ آپنے جان و آبرو ہم سبکی
بچائی خوب پہونچین ورنہ دشمن کے قابو مین تو آہی چکے تھے جاتے ہی وہ سبکو قتل کر ڈالتا یہ سنکر مبہوت جادو
نے کہا کہ اب آپ طبل جنگ بجوائیے کل ہمارے اسکے فیصلہ ہی ہو جائے تو بہتر ہی یہ سُنکر
مغرور بلند آواز نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی
گرجی تمام شہر سمندریہ مین غل ہو گیا کہ ملکہ مبہوت آئینہ رو برجبیس آفتاب پرست سے مقابلہ کریگی
دیکھیے نتیجہ کیا ہوتا ہی یہان تو یہ ہنگامہ برپا ہی اور اُسطرف جو برجبیس آفتاب پرست مبہوت جادو سے

خوف زدہ ہوکر بھاگا تو سیدھا اپنے لشکر مین آیا یہان اہل لشکر اسی ڈھول کو پیٹ رہے تھے کہ خداوند ڈھول ہوگئے کہ یکایک برجیس آفتاب پرست پہونچا سب برجیس کو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور اپنی پریشانی برجیس پر ظاہر کی برجیس نے سب حقیقت اپنے رہا ہونے کی بیان کی اور مہتر جلدباز کو خلعت فاخرہ عنایت کیا ارزنگ بن زمرد و چترنگ بن زمرد نے تصدقات بھیجے اور براے ملاقات حاضر ہوے اب ان سب کفار کا مجمع ہی خوشی ہی برجیس آفتاب پرست کے رہا ہونے کی کہ یکایک جوڑی ہرکارون کی گھبرائی ہوئی اور پسینے مین ڈوبی ہوئی آکر پہونچی اور دعا و ثناے شاہی بجالانیکے بعد عرض کی کہ خداوند لشکر مغرور بلند آواز مین طبل جنگ بجا ہی آپ کیا فرماتے ہین برجیس نے کہا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آئے غرضکہ اسطرف بھی طبل جنگ بجا اب دونون لشکرون مین تیاری جنگ و جدال ہونیلگی پہلوانون مین ہرایک کو یہ خیال ہی کہ شاید ہمہی کو لڑنا پڑے یہ آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین اور ساحر انکو یہ گمان کہ عجب نہین جو ہمسے مقابلہ ہو انھون نے بھی اپنے اپنے ہوم خانے آباد کیے ہین سحر جگا رہے ہین اگیاریان روشن ہین نعرے یا سامری یا جمشید کے بلند ہین بخور سلگ رہا ہی بیرون کو بھینٹ دی جا رہی ہی کسی نے بچہ خوک کو جھٹکا کیا ہی اور کسی نے بھینسا ذبح کرکے اسکے خون مین نہا کر کوئی اسم پڑھنا شروع کیا ہی اور اپنے سحر کو زور دے رہا ہی کہانتک بیان کیا جاے کہ اسی عالم مین رات بسر ہوئی اور جلوہ نور سحر ظاہر ہوا لیلی شب نے اپنی بکھری ہوئی زلفونکو لپیٹ کر جوڑا باندھ لیا اور اس سیاہ جوڑے کو دامن سفید صبح مین چھپا یا یا مو بافت آفتاب مین پوشیدہ کیا شمعین نسیم سحر کے جھونکون سے جھلملا جھلملا کر گل ہوئین باسی ہارون کے پھول مرجھانے لگے اور تازہ گل کھلنے لگے مرغان چمن معروف نواسنجی ہوے بزبان بیزبانی تعریف اس رب بے نیاز کی کرنے لگے ڈالیان وجد کے عالم مین جھوم رہی تھین قمریان شمشاد پر بیٹھی ہوئی دم بھر رہی تھین کودیر لالہ رنگ جماے ہوے تھا اور صحرا مین گوٹریالہ پھولا ہوا تھا دونون لشکرون مین تیاری جنگ کی تھی اپنے اپنے رسوم کے موافق عبادت رب پاک ذات سے فراغ حاصل کرکے راہی میدان کارزار ہوے تھے ہر طرف یہی چرچے تھے کہ دیکھیے آج کیا ہوتا ہی برجیس آفتاب پرست اور مہوت آئینہ رو کا سامنا ہی غرضکہ گھڑی بھر دن چڑھتے چڑھتے تمام صحرا فوج لشکر سے مملو ہوگیا اور دونون طرف کے لشکری مقابل یکدیگر صفین باندھکے کھڑے ہوے اسطرف انبوہ کثیر تھا کہ تین فوجین [illegible] کھڑی ہین ایک طرف ارزنگ بن زمرد ثانی اور دوسری طرف چترنگ بن زمرد ثانی اور وسط مین بدولت برجیس آفتاب پرست تخت پر سوار چہرہ پر نقاب ڈالے پشت پر لاکھون فوج [illegible] پہلوان بھی ڈنکا بجتا ہوا نعرے یا خداوند برجیس کے بلند اسطرف مغرور بلند آواز اسلحہ جنگ سے آراستہ سب کیے ہوے مرکب پر سوار تخت پر سہراب جادو اور ملکہ مہوت آئینہ رو چہرہ پر نقاب ڈالے منہ پر غازہ سحر ملے ہوے تخت پر سوار رہنوار ہوے غرضکہ جسوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہوچکین تو بیلداران برق رفتار بیلچے ہاتھون مین لیے ہوے نکلے اور پستی و بلندی زمین کی درستی بقصد تیز دستی کرنیلگے گھڑی بھر مین میدان کو مثل آئینہ سکندری ہموار کر دیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھا دیا [illegible] نقیب بہادر

دو سمت سے بزدلوں کے رقیب صفوں سے نکلے اور سر دستانہ بجا بجا کر بصد خوش الحانی اشعار عبرت آمیز پڑھ پڑھ کر فوج کو آمادہ جنگ کرنے لگے کہ اے بہادرو یہ روز نام و ننگ ہے دیکھیے آج کون کون اپنے خاندان کا نام روشن کرتا ہے اور میدان جنگ میں اپنے لہو میں ڈوب کر نہر ارہا آدمیوں کے سامنے سرخروئی حاصل کرتا ہے اور کون عزت کو ڈبوتا ہے یاد رکھو کہ اگر ہزار برس بھی جیے تو ایکدن مرنا ضرور ہے لہذا تلوار کی موت مرنے میں نام ہے اور بستر خواب پر مرجانے سے کچھ حاصل نہیں ہے ؎ بیا وہ بیجاؤ عروس موت کو دو طلاق اس زندگی کی موت کو ؛ جسوقت نقابت کر کے بیٹھے تو بہادروں کی رگ شجاعت حرکت میں آئی خون جوش مارنے لگا تلواروں کے قبضوں پر ہاتھ جا پڑے ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ فوج حریف پر جا پڑے اور لڑ کر مرجائے کہ یکایک فوج برجیس آفتاب پرست سے جاموش دیوسر نکلا اور سامنے تخت برجیس آفتاب پرست کے آکر مرکب سے اتر کر سجدہ کیا اور اجازت جنگ مانگی برجیس نے کہا جا خداوند تیری نگہبانی کریگا یہ سنکر جاموش دیوسر بار دگر مرکب پر سوار ہوا اور عازم میدان قتال و جدال ہوا جسوقت میدان میں پہونچا خوب سلحشوری کی پیترے کے ہاتھ نکالے سراپا میدان کا دکھایا کہ پسینے میں غرق ہو گیا بس ایک مقام پر ٹھہر کر نیزہ زمین پر گاڑ کر دم کو آراستہ کر کے آواز دی کہ کسکی اجل دامنگیر ہے اور کون عزم مقابلہ رکھتا ہے آئے اور سامنا کرے بس یہ سنتے ہی مغرور بلند آواز نے باگ گھوڑے کی لی اور سامنے جاموش دیوسر کے آکر آواز دی کہ لاف بہادری کی ؎ بیار آنچہ داری ز مردی نشان ؛ کمان کیانی و گرز گران ؛ یہ تقریر سنکر جاموش دیوسر نے آواز دی کہ اے مغرور بلند آواز تمہیں کیا پڑی تھی جو آکر سہراب جادو کے شریک ہوے اور جان اپنی معرض ہلاکت میں ڈالی مغرور بلند آواز نے کہا کہ تجھسے ان جھگڑوں سے کیا اور تو کون ہے ہمنے اچھا کیا جو سہراب کے شریک ہوے تو نے برجیس کی ملازمت کیوں کی جاموش دیوسر نے کہا کہ برجیس خداوند ہے اسوجہ سے ہمنے اطاعت اسکی اختیار کی مغرور بلند آواز نے کہا کہ سہراب جادو ہمارے پاس فریادی گیا ہمنے اسوجہ سے اسکی دادرسی کی بس لاف بہادری کی اور گفتگو کو طول نہ دے کہ یہ میدان جنگ ہے محبت وعظ نہیں ہے یہ سنکر جاموش دیوسر نے تیر مارا مغرور نے تیر اسکا خالی دے کر ایک چیخ ماری کہ جاموش دیوسر بیہوش ہو کر گھوڑے سے گرا مغرور بلند آواز نے اسکی ٹانگیں چیر کر پھینک دیا بعد اسکے تنکیر بن منکر برجیس سے اجازت حاصل کر کے سامنے مغرور بلند آواز کے آیا مغرور نے ایک آواز لگائی تنکیر نے کہا یہ کونسا حربہ ہے مغرور نے کہا یہ وہ حربہ ہے جسکا رد کرنا سپر وغیرہ سے ممکن نہیں ہے تنکیر نے کہا میں نے کانوں میں روئی لگائی ہے مغرور نے کہا کہ وہ روئی کچھ نہیں کر سکتی ہے میری آواز تختہ آہن کو توڑتی ہے یہ کہکر ایک ایسی چیخ ماری کہ تنکیر چکر کھا کر گرا مغرور نے ایک ہاتھ مارا کہ اسکے بھی دو ٹکڑے ہوے بس یہ دیکھکر منکر مردود دوڑ پڑا اور پکارا اے مغرور غضب کیا تو نے کہ میرے فرزند کو مارا چراغ خانہ گل کیا کب چھوڑتا ہوں تجھکو یہ کہکر آتے ہی تلوار ماری مغرور نے وار اسکا رو کر کے جو چیخ ماری اسکی بھی وہی حالت ہوئی مغرور نے اسکو بھی مارا اسیطرح سات سرداروں کو جان سے مارا اب لشکر برجیس کے پہلوان مترود ہیں کہ تلوار کا جواب تلوار ہے گرز کا جواب گرز ہے ہم اتنی بڑی آواز کہاں سے لائیں جو اسکو بیہوش

کرین اس سے مقابلہ کرنا بالکل فضول ہی یہ لوگ اسی سوچ مین تھے مغرور برابر نعرے مار رہا تھا اور میدان مین کوئی
نہ نکلتا تھا کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخواست مگر گردے تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سرگرد بر آسمان رسیدہ و پلے
گرد در زمین پیچیدہ تہ آسمان ایک گنبد خاکی نمودار تھا سب نگران تھے کہ کون آتا ہی ہرکارے دونون لشکرون
کے برائے دریافت حال روانہ ہوے کہ کون آتا ہی بعد تھوڑی دیر کے پلٹے اور آکر یہ خبر مغرور بلند آواز
سے بیان کی کہ بھائی آپکا عنید بلند آواز چالیس ہزار سوار سے برائے مدد برجیس آفتاب پرست
آتا ہی سہراب جادو نے پوچھا کہ یہ مین نہ سمجھا کہ بھائی آپکا اور حریف کی کمک کو آیا ہی آیا کچھ آپ سے
عناد رکھتا ہی کسی سبب سے کچھ بگاڑ ہو گیا ہی یا برجیس سے کسیوقت کی دوستی ہی اور یا اُسے یہ خبر نہین
ہی کہ بھائی میرا اسطرف شریک ہی مغرور بلند آواز نے کہا کہ آپکو نہین معلوم یہ میرا تشنہ خون ہی ہمیشہ سے
میرے برخلاف تھا اور میرے حکم کے خلاف عمل مین لایا کرتا تھا اور بغاوت پھیلاتا تھا جب مجکو اسکی جانب
سے خوف پیدا ہوا تو مین نے اسکو اپنے ملک سے نکال دیا تھا یہ صحرا الصحرا مارا مارا پھرا کرتا تھا اور
قزاقی کیا کرتا تھا اسوقت مین اسکو عوض نکالنے کا موقع ہاتھ آگیا کہ برجیس سے شخص سے مقابلہ ہی اسوقت
تو ہر ایک کو یہی خیال ہی کہ برجیس کی فتح ہو گی اسی بنا پر یہ آکر اُسطرف شریک ہو گا یہی باتین تھین کہ دامنہ
گرد کا شگافتہ ہوا اور دل گرد سے ایک گبرنا تجابہ چالیس ہزار سوار سے پیدا ہوا اور میدان مین پہونچکر
قیام کیا اور برجیس آفتاب پرست کے پاس کہلا بھیجا کہ مین آپ کی طرف شریک ہونے آیا ہون مگر شرط
یہ ہی کہ اگر فتح نصیب ہو تو ملک مغروریہ کی حکومت مجھے عنایت ہو جسوقت یہ پیام عنید بلند آواز
کا مغرور کو پہونچا یہ بہت خوش ہوا اور عنید سے جواب کہلا بھیجا کہ جب تم ہمارے شریک
ہوے تو ہم تمھارے شریک ہین اور چند سردارونکو استقبال کے واسطے روانہ کیا لوگ گئے
اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ عنید بلند آواز کو لاے برجیس نے طبل بازگشت بجوا دیا اور
میدان سے پھر کر داخل بارگاہ ہوا اور عنید کی دعوت کی ادھر سہراب جادو اور مغرور وغیرہ بھی پلٹکر
اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوے برجیس آفتاب پرست نے دو دن کی دعوت کے بعد پھر
طبل جنگ بجوا دیا اور عنید نے کہا کہ کل کی میدان داری میرے سپرد کیجیے برجیس آفتاب پرست
نے کہا تمھین کچھ حال بھی اُسکی لڑائی کا معلوم ہی وہ ایسی چیخ مارتا ہی کہ انسان بیہوش ہو جاتا ہی پھر اُس سے
کیونکر مقابلہ کروگے اُس نے کئی سرداران نامی کو جان سے مارا عنید نے عرض کی کہ ہم دونون
ایک ہی خاندان سے ہین ایک ہی باپ کے نطفہ سے پیدا ہوے جو وصف اُسمین ہی وہی وصف
مجھ مین ہی کل مقابلہ کا مزہ دیکھیے گا کہ کیسے کیسے نعرے چلتے ہین زمین تھرائیگی اور گھوڑے بھڑکین گے
برجیس آفتاب پرست نے کہا بہتر غرضکہ طبل جنگ بجنے لگا اور تیاری جنگ ہونے لگی وہان
مغرور بلند آواز کو یہ خبر پہونچی کہ تمھارے بھائی نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کہا کچھ پروا نہین
ہی کہدو کہ ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے آج بھی تمام رات طبل بجا کیا اور تیاری جنگ مین
رات تمام ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان حرب و ضرب مین صف آرا ہوے اور اُسطرف لشکر
برجیس آفتاب مانند دریاے مواج کے تھا اسطرف مغرور بلند آواز اور سہراب جادو کا لشکر
صفین باندھے ہوے کھڑا تھا کہ یکایک لشکر برجیس آفتاب پرست سے عنید بلند آواز نکلا

اور میدان مین آکر پکارا کہ ای مغرور بلند آواز آج مجھے بھی دیکھنا ہی کہ تو کتنا ہی اور مین کتنا ہون تجھے اپنی
بادشاہت پر بہت غرہ تھا اور کثرت فوج پر گھمنڈ تھا دیکھہ آج میری طرف تجھسے زیادہ فوج ہی اور اب تجھے
مار کر مغرور یہ پر حکومت کرونگا اگر دعوی بہادری ہی تو نکل میرے مقابلہ کو بس یہ سنتے ہی مغرور بلند
آواز نے باگ مرکب کی لی اور سامنے عنید کے آکر آواز دی کہ مین نہ جب تجھسے کسی طرح باہر تھا
اور نہ اب کہ کیا کہتا ہی یہ سنکر عنید بلند آواز نے ایک چیخ ماری کہ مغرور جھومنے لگا ساتھہ ہی سنکر اسنے
بھی ایک چیخ ماری کہ عنید جھومنے لگا اب یہ حالت ہی کہ باری باری دونون میدان مین چیخ رہے ہین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ دو بادل گرج رہے ہین دونون طرف کے اہل لشکر کانون مین انگلیان دیے ہوئے ہین اور تماشا
آنکھون سے دیکھہ رہے ہین کہ ایسا مقابلہ آجتک نہ دیکھا تھا جب عنید چیخ مارتا ہی تو مغرور جھومنے لگتا
ہی اور جب مغرور چیخ مارتا ہی تو عنید تھرانے لگتا ہی سب کھڑے دیکھتے ہین کہ فیصلہ اس کا کیا ہوتا ہی کہ ایکمرتبہ
عنید نے کہا ای مغرور ہم تم دونون ہر طرح برابر ہین آدھا ملک مجھے دو اور آدھے پر تم حکومت کرو تو
مین پلٹ جاؤن اور تمسے مقابلہ نکرون مغرور نے کہا کہ اگر تو اس قابل ہوتا تو مین تجھے سارا ملک دیدیتا
مگر خدا نکرے کہ تجھہ ایسا سنگدل تخت حکومت پر بیٹھے آج یا تو میدان سے زندہ پھریگا یا مین اس جھگڑے کو
فیصل ہی کر لینا مناسب ہی عنید بلند آواز نے یہ سنکر پھر ایک چیخ ماری کہ مغرور جھومنے لگا بس اسنے
چاہا کہ جھپٹ کر تلوار مار دون کہ یہ تجویز ہو رہا ہی جیسے قریب مغرور کے پہونچا اور ہاتھہ تلوار کا مارا مغرور
نے خالی دیا عنید اوندھے منہ ہیال مرکب پر آیا مغرور نے اپنا منہ اسکے کان سے ملا کر اس زور سے
چیخ ماری کہ اسکو خود بھی چکر آگیا اور عنید کا تو دماغ پھٹ گیا دونون نتھنون سے خون جاری ہوا اور بیہوش
ہو کر زمین پر گرا اب مغرور بلند آواز نے مرکب سے کود کر غصہ مین اسکی ٹانگین چیر ڈالین یہ دیکھکر
برجیس آفتاب پرست کو نہایت رنج ہوا کہ اس سردار سے بڑے بڑے کام نکلتے تھے یہ اہل اسلام
سے بھی خوب مقابلہ کرتا غضب کیا اسنے کہ اسے مار ڈالا بس اسنے تخت سحر کو اشارہ کیا اور میدان مین
آیا اور آواز دی کہ ای اہل سمندریہ تمنے کہنا میرا نہ مانا اور ای مغرور تمنے دوستی مین سہراب جادو
کی اپنے کو بھی ہلاکت مین پھنسایا اب بھی غنیمت ہی کہ میرے مقابلہ سے باز آؤ ورنہ ابھی میپر غضب اپنا
نازل کرونگا ان لوگون نے جواب دیا کہ او ملعون کیا بکتا ہی جو تجھسے ہو سکے کمی نہ کر بس یہ سنتے ہی برجیس
آفتاب پرست نے نقاب چہرہ سے ہٹائی اور آواز دی کہ دیکھو اپنے خداوند کو اور پہچانو بس یہ کہنا
تھا اسکا سبکی نظر اسکے چہرہ بجنس پر پڑی وہ سجدہ کو جھکا اور روتا ہوا چلایا کہ یا خداوند خطا ہماری معاف ہو
بیشک آپ خداوند ہین یہ رنگ مبہوت آئینہ رو نے جو دیکھا کہ برجیس آفتاب پرست نے
مغرور بلند آواز اور سہراب جادو وغیرہ کو مع لشکر مطیع کر لیا اب یہ ان سبکو قتل کر ڈالے گا بس اسنے
بھی اپنے تخت کو اشارہ کیا اور تخت اڑا کر سامنے لشکر برجیس آفتاب پرست کے آئی اور آواز
دی کہ ای برجیس پرستو تم بہکے ہوئے ہو یہ خداوند تمہارا برجیس نہین ہی وہ ایک مکار ہی ادھر دیکھو اور
پہچانو یہ کہکر نقاب چہرہ سے اٹھا دی اسکے چہرہ پر بھی غازہ سحر ملا ہوا تھا جسکی نظر مبہوت آئینہ رو پر پڑی اسنے
سجدہ کیا اور کہا کہ بیشک آپنے سچ کہا برجیس حرامزادہ مکار ہی اسنے بہکا رکھا تھا اب ہم آپکے ساتھہ ہین اور توبہ کرتے ہین
کہ گناہ ہمارے عفو فرمائیے برجیس نے جو دیکھا کہ لشکر کو میرے مبہوت آئینہ رو نے

اسیر سحر کیا یہ بہت گھبرایا اور اُدھر سے اپنے لشکر کیطرف پلٹا اور آواز دی کہ کہاں جاتے ہو ادھر دیکھو منعم خداوند اب ان سب نے برجبیس کو جو دیکھا پھر سجدہ کیا اور برجبیس کے ساتھ ہوئے مبہوت جادو نے دیکھا کہ برجبیس اپنے لشکر کو چھڑا لیچلا اسنے بھی مغرور بلند آواز وسہراب جادو وغیرہ کو آواز دی کہ ادھر دیکھو اُدھر کہاں جاتے ہو مغرور بلند آواز وسہراب جادو مبہوت کے ساتھ ہو لیے اب یہ حالت ہی کہ کبھی برجبیس لشکر کو اپنا مطیع کر لیتا ہی اور سب اسکے ساتھ جانے کا قصد کرتے ہین اور کبھی مبہوت اپنا فرمانبردار کر لیتی ہے اور لوگ اسکے مطیع ہو جاتے ہین دونون لشکر وںمین ہالاڈولا ہو رہا ہی یہان تو یہ کیفیت ہی اور وہان مہتر چالاپوس عیار برجیس آفتاب پرست جوگی کو مار کر چلا تھا تو سیدھا گنبد خاکی مین پہونچا جہان مواج جادو بیٹھا تھا اسنے جا کر سلام کیا اور بوتل شراب کی مواج جادو کو دی مواج نے شراب جام مین اُنڈیل کر پی لی بعد تھوڑی دیر کے بیہوشی نے تاثیر کی اور یہ چیخ مار کر گرا بس فوراً مہتر چالاپوس نے نعرہ کیا اور خنجر نکال کر مواج جادو کو ذبح کر ڈالا بس اسکا مرنا تھا کہ قیامت برپا ہوئی شور فریاد بلند ہوا زمین کو زلزلہ ہوا اور آتش بازی و برفباری ہونے لگی اسی ہنگام مین برابر دو تڑاقے ہوئے اور دونون گنبد شکست ہو کر نیست و نابود ہو گئے اب جو روشنی ہوتی ہی تو مہتر چالاپوس نے دیکھا کہ لاش مواج کی پڑی ہوئی ہی اور گنبدونکا پتہ بھی نہین کہ کس مقام پر تھے اور آفتاب جادو عجب حال پُر ملال سے زمین پر لیٹا ہوا ہی کہ تکلہ اسکی زبان پر سوزن ہے بس مہتر چالاپوس نے جھپٹ کر تکلہ زبان پر سے کھینچ لیا اور پانی کا چھینٹا دیکر آفتاب جادو کو ہوشیار کیا آفتاب جادو نے کہا کہ مین کہان ہون مہتر چالاپوس نے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام نے زندان سحر سے حضور کو چھڑا لیا اور اس ساحر کو مار ڈالا جسنے آپکو اسیر کیا تھا بس اب جلد چلیے اور لشکر کی خبر لیجیے نہین معلوم اُس ساحرہ نے کیا حالت کی ہو گی یہ سنکر آفتاب جادو نے بہت آفرین کی اور کچھ اسم سحر پڑھکر صورت آفتاب پیدا کر کے بلند ہوا لیکن شعاعین اپنی سمیٹے ہوئے اور ایک ٹکڑا ابر مین اپنے کو چھپائے ہوئے جانب لشکر روانہ ہوا جسوقت قریب پہونچا تو عجب معرکہ دیکھا کہ ادھر تو برجبیس نقاب چہرہ کی اُلٹے ہوئے ہی اور اُدھر مبہوت جادو نقاب اُلٹے ہوئے ہی دونون منعم خداوند کے نعرے کر رہے ہین لشکر مین اک تہلکۂ عظیم برپا ہی کبھی سارا لشکر اسکا مطیع ہو جاتا ہی اور کبھی اُسکا فرمانبردار ہو جاتا ہی لوگ حیران ہین کہ کسکی اطاعت کرین اور کسکی اطاعت نکرین بقول شخصیکہ دو ملا مین مرغی حرام یا یون کہیے کہ

غم صیاد فکر باغبان ہی	دو عالم مین ہمارا آشیان ہی	ایک مٹھی دو طرف غالب ہی

آفتاب جادو نے دل مین کہا کہ یہ ساحرہ نہایت زبردست ہی اور بلا بے بدرمان ہی کہ پہلے مجھے اسیر کر لیا بعد ازان اتنی جلد اسنے غازۂ سحر تیار کر لیا پہلے اسکو قتل کرنا چاہیے یہ اسی فکر مین تھا اور اُدھر مبہوت جادو نے دیکھا کہ برجبیس سے برابر کا مقابلہ ہو رہا ہی اس سے کچھ فائدہ نہوگا نہ پیدا ہو سکتا ہی اور نہ مین اب اس جھگڑے کو یکسو کرنا چاہیے یہ سوچکر اسنے وہی آئینہ سحر اپنا نکالا اور روبرو برجبیس کے پیش کیا اور کہا دیکھ تو یہ کیا کہتا ہی بس جیسے ہی نظر برجبیس آفتاب پرست کی اپنی صورت پر پڑی ہاتھ پاؤن سے بے قابو ہو گئے اور آئینہ کیطرف کھینچنے لگا اب چاہتا ہی

کہ منہ آئینہ کیطرف سے پھیر دون تو ممکن نہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے باندھ دیا ہی مہبوت جادو سحر کو اپنے زور دکھا رہی ہی اور برجیس اسکی طرف کھنچا چلا آتا ہی چونکہ ساحر زبردست ہی دفعتہً قابو مین نہ آئی اسمان نہین خود بھی رو سحر پڑھتا جاتا ہی یہ دونون تو اس کشاکش مین ہین اور مغرور بلند آواز و سہراب جادو وغیرہ پکار پکار کر تعریف کر رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ ای ملکہ مہبوت جادو کیا کہنا ہی ہان اسے بھی گرفتار کر لیجیے تاکہ ساری قلعی اسکی کھلجاے لیکن آفتاب جادو کو یہ وقت غنیمت ملا اور اسنے پشت کیجانب سے آکر لکہ ابر کو دور کیا اور شعاعین اپنی پشت آئینہ پر ڈالین مہبوت آئینہ رو غافل تھی کہ دفعتہً پشت آئینہ کی چمکی اور ایک تڑاقا ہوا کہ آئینہ کے ہزار ٹکڑے ہو گئے اور جو ٹکڑا جسپر پڑا وہ جلنے لگا اور مہبوت آئینہ رو تو ہمہ تن شعلہ ہو کر جلگئی اب اسنے نعرہ کیا کہ منم آفتاب جادو اور شعاعین لشکر سہراب جادو و مغرور بلند آواز پر ڈالنے لگا لوگون نے سپر ڈھالکو چہرہ کی پناہ کیا لیکن سپر تن بھی مانند کاغذ کے جلنے لگین برجیس آفتاب پرست رہا ہوا دیکھ مہبوت کا سبب پر سے دور ہوا یہ سب حیران تھے کہ یہ کون بلا آئی کہ آفتاب جادو نے نعرہ کیا اور اپنی شعاعون سے لشکر سہراب جادو و مغرور بلند آواز و مہبوت جادو کو جلانا شروع کیا سرکش جادو سپہ سالار مہبوت نے گولہ فولادی اسم سحر پڑھکر آفتاب جادو پر کھینچ مارا کہ تڑاقا ہو گولہ پھٹا اور زمین سے دھوان پیدا ہوا اور وہ دھوان ابر آتشبار بنکر لشکر برجیس پر پھیلنے لگا اور ایک لکہ نے آفتاب جادو کو گھیر اسرکش جادو نے آواز دی کہ جسکو نکلجانا ہو نکلجاے ورنہ پھر یہ بلا کسی کے ٹالے نہ ٹلیگی یہ کہکر اسنے پانون زمین پر مارے چاہتا تھا غرق ہو جاؤن کہ آفتاب جادو مانند شعلہ کے چمک کر ابر سے نکلا اور شعاع اُسکی سرکش جادو پر پڑی یہ بیچارہ بھی جلگیا اور وہ ابر آتش بار جو لشکر برجیس کیطرف چلا تھا راستے ہی مین جلکر خاک ہوا اسکے مرنے سے طوفان برپا ہوا آتش باری و برف باری رہی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من سرکش جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب تو ساحر لشکر مہبوت کے مرنے لگے اور یہ آوازین آنے لگین کہ کشتی مرا نام من فلان و فلان بود آفتاب جادو نے پہلے ساحرونکو پھونکا بعد اسکے غیر ساحر لوگون کی طرف متوجہ ہوا جسپر شعاع پڑا برق کا کام کیا خرمن جان کو پھونک دیا عجب طرح کا تہلکہ برپا تھا کہ لوگ بھاگے جاتے تھے مگر آفتاب جادو جسے بھاگتے دیکھتا تھا اُسے پہلے جلا دیتا تھا اب تو یہ لوگ سب کے سب آمادہ ہلاک ہو کر ایک ہی مقام پر ٹھہر گئے کہ بھاگنے سے بھی جان نہین بچتی تو کیا فائدہ جو پیٹھ دکھا کے سامنے ذلت اُٹھائین اب ہر طرف سے صداے الامان و الحفیظ بلند ہی مگر یہ کافر کسیکو پناہ نہین دیتا حتی کہ اہل اسلام نے کلمہ آخر پڑھا اور تمام لشکر مع مغرور بلند آواز و سہراب جادو و چہنر لک لک پا کے سب جلکر خاک ہو گئے اب برجیس آفتاب پرست شہر سمندریہ کیطرف متوجہ ہوا اور آفتاب کو اشارہ کیا کہ یہ ملک چھوڑ دو اسکا آباد رکھنا اچھا نہین ہی اسلیے کہ اگر یہان اہل اسلام کسیوقت مین آئین تو سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ لگے یہ کہکر سمندریہ کیطرف متوجہ ہوا رعایا پہلے تو یہ سمجھی کہ اب ملک فتح ہو گیا والی ملک مارا گیا دشمن آکر تخت گاہ پر قبضہ کر کے حکمرانی کریگا زیادہ سے زیادہ یہ ہی نہیں کہ تبدیل مذہب کو کہیگا اُسوقت مصلحتہً تقیہ کر لینگے جان تو بچیگی پھر خدا پرست آئے تو ان سبکو برباد کر دینگے ہمیشہ تو کسیکا دور نہ رہا ہی اور نہ رہیگا یہ بیچارے تو اس خیال مین ہین لیکن جسوقت برجیس آفتاب پرست

داخل شہر ہوا تو اسنے غارت کا حکم دیا فوج نے لوٹنا شروع کیا اور آفتاب جادو نے رعایا کو جلانا شروع کیا اسوقت ایک قیامت شہر مین برپا تھی لوگ فریاد کرتے تھے مگر یہ کافر ایک نہ مانتے تھے یہان تک کہ تمام شہر کو تباہ و برباد کر کے برجیس آفتاب پرست نے جشن خوشی کیا اور آفتاب جادو بھی اس جشن مین شریک ہوا مہتر جلد باز اور مہتر چاپاوس کو بہت کچھ انعام و با خلعت سے سرفراز کیا اب لوگون کو معلوم ہوا کہ آفتاب جادو برجیس کا باپ ہے لیکن ملکہ ثریا سے سیمتن کو خدا پرستون کی بربادی کا بہت صدمہ ہوا کیونکہ یہ خوب جانتے تھے کہ سہراب ثانی بھی خدا پرست ہے جسوقت وہ بربادی اس ملک کی سُنیگا اُسے کمال رنج ہوگا الحاصل جسوقت جشن سے فرصت ہوئی تو آفتاب جادو نے برجیس آفتاب پرست سے کہا کہ اب تم بیابان نہ طاق کیطرف جاؤ اور بادشاہ اسلام کو مع لشکر تباہ و برباد کر دو مین بھی وقتاً فوقتاً مدد دیتا رہونگا اور اسی طرح تمہارے ساتھ نہ رہونگا جسطرح آیا کرتا تھا برجیس نے کہا بہت خوب اور کوچ کرکے جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا اور آفتاب جادو برجیس سے رخصت ہوکر اور کسی جانب روانہ ہوا اب ان کو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور کن

چند کلمہ داستان لشکر اسلام کے گزارش کیے جاتے ہین

سے بیا بشنوای ہمدم داستان کہ باز آمدم بر سر داستان راویان شیرین کلام اس شان فصاحت عنوان کو یون بیان کرتے ہین کہ جسوقت ملکہ افسونہ سحر ساز جادو بادشاہ اسلام سے رخصت ہوئی اور گل افشان جادو اور کم کم جادو اور اخفر جادو سب نے رخصت طلب کی اور ساتھ ساتھ باتین کرتی ہوئی اپنے اپنے لشکر کیطرف چلین تو بادشاہ اسلام کی عجیب حالت ہوئی جی یہ چاہتا تھا کہ تخت کو سلام کیجیے اور فقیری اختیار کیجیے مگر جسطرح ممکن ہو ملکہ کم کم جادو کی دولت دیدار حاصل کیجیے جسوقت سے بادشاہ اسلام کی نظر کم کم جادو پر پڑی ہے شیفتہ حال بمثال ہوگئے ہین خاموش بیٹھے ہین اُسطرف ملکہ کم کم جادو کی بھی یہ حالت ہے کہ باربار گل افشان جادو سے کہتی ہے کہ کیون بہن بادشاہ اسلام کسقدر خلیق ہے اسطرح کلام کرتے ہین جسطرح کوئی برابر والے سے باتین کرتا ہے کیون نہو خداوند کریم جس رتبہ کا انسان کو دیکھتا ہے ویسا ہی مرتبہ عنایت کرتا ہے گل افشان جادو سمجھی کہ اسکا میلان بادشاہ کیجانب ہے مسکرا کر خاموش ہو رہی اسی صورت سے یہ باتین کرتی ہوئی اپنے اپنے لشکرون مین آئین اور باہم یہ مشورہ کیا کہ ہرچند ہمنے راز پوشی بہت کی ہے لیکن اب حال کھل جائیگا اور شرکت ہماری پوشیدہ نہین رہ سکتی لہذا ہمارا تمہارا اس مقام پر رہنا ٹھیک نہین ہے اسواسطے کہ یہ مشہور مقام ہے اصفر جادو کو پتلہاے طلسمی اُٹھا لیگئے ہین یقینی اس حال کے خبر اکوان تاجدار کو ہوگی اور وہ کسی ساحر زبردست کو ہماری تمہاری گرفتاری کے واسطے بھیجینگے لہذا حتی المقدور تو ایسی کوشش کرنا چاہیے کہ محفوظ رہین آئندہ مقدر ہے یہ صلاح کرکے یہ تینون شاہزادیان مع اصفر جادو متفرق ہوکر نواح نہ طاق مین مقیم ہوئین اور چوکیان سحر کی واسطے دریافت حال کے قائم کردین کہ ایک کو دوسرے کی خبر ملتی رہے اور لشکر اسلام

حال بھی معلوم ہوتا رہے یہان بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہی ہر وقت کم کم جادو کی تصویر خیالی پیش نظر ہر دل سے باتین ہوتی ہین اگر اظہار حال کرتا ہون تو مبادا اُسکے خلاف ہو اور اُسکا میلان خاطر میری جانب نہو تو ابھی تازہ مطیع اسلام ہوئی ہی یہی سمجھے گی کہ یہ لوگ نہایت بد باطن ہین مگر چار ناچار سکوت اختیار کیا ہی باتین بھی اسی خیال سے برائی کے ساتھ کی تھین اور جسقدر افسونہ سحر ساز وغیرہ کے ساتھ ملتفت ہوے اُتنا کم کم جادو کیطرف نہین خیال فرمایا مگر دلی تعلق نے باہمی ارتباط پوشیدہ طور پر بڑھا دیا

ازرہ کینہ کینہ داز روے مہر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

اسی حالت مین دو روز گذرے ہون گے کہ دل کی اُلجھن نے ترقی کی نگاہون سے پریشانی آنکھون سے حیرانی ثابت ہونے لگی کچھ بھولے بھولے ہین بارگاہ مین دربار کے وقت بھی اکثر خاموش بیٹھے رہتے ہین اکثر لندہور شاہ نے عرض کرتے مین کہ ظل اللہ کا مزاج مبارک کیسا ہی اسقدر سکوت کا کیا باعث بادشاہ کچھ بہانہ کرکے ٹال دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ اے دلاور ہند تمہین خیال کرو کہ صاحبقران کس مقام سخت کیطرف گئے ہوے ہین اور تمام شاہزادے اُن کے ہمراہ ہین مجھے کیونکر تشویش نہو لندھور عرض کرتے ہین کہ درست ہی اکثر یہ حالت ہوتی ہی کہ تنہا گھوڑے پر سوار ہو کر صحرا کو نکلجاتے ہین کہ کسیطرح دل بہلے مگر یہ دل کہان بہل سکتا ہی ایک روز بادشاہ اسلام ایسی حالت پریشانی اور تردد روحانی مین خیمہ سے نکلکر ٹہل رہے ہین مرکب خاصہ کا طلب فرمایا ہی قصد سیر صحرا کا ہی کہ یکایک جانب طلسم نہ طاق سے ایک ابر تیرہ رنگ پیدا ہوا پہلے تو بادشاہ کو یہ خیال ہوا کہ ابر ہوگا دیکھ لینا چاہیے شاید برسے لیکن جب گرج اور چمک اُس ابر کی دیکھی تو فوراً خیال پیدا ہوا کہ یہ نشان ابر باران کا نہین ہی بلکہ آمد کسی ساحر زبردست کی معلوم ہوتی ہی کہ یکایک وہ ابر آتے آتے قریب پہونچکر شق ہوا دیکھا کہ ایک ساحرہ سیہ فام بلاے بد رمان ایک ... پر سوار ہے کہ وہ زاغ فلک کے برابر تھا پشت پر اُس کی چالیس ہزار سوار نمودار ہلاے بد آفت کے پرکالے جھولیان منجھولیان کاندھے پر ڈالے طائران سحر پر سوار زنار گلو مین پڑی ہوئی قشقہ پیشانیو پر کھینچے ہوتے تلک لگے ہوے ترسول پر سول بلند دنظلے اور ڈمرو بجتے ہوئے سنکھ پھونکتے ہو عجب شان سے آکر پہونچی اور مقابل لشکر اسلام کے زمین پر اُتری خیمہ برپا کیا ہرکارے پرلے خبر روانہ ہو چکے تھے بعد تھوڑی دیر کے حاضر ہوے اور عرض کی کہ کوئی ساحرہ پر کالہ جادو نام طلسم نہ طاق سے آئی ہی اور قصد اُسکا یہ ہی کہ لشکر اسلام کو معرض ہلاکت مین ڈالے اور طلسم کی شاہزادیون کو اسیر کرکے انکو ان تاجدار کے پاس لیجاے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ جو مرضی خدا کیا چارہ ہی لیکن اُسطرف پر کالہ جادو نے لشکر کو اُتار کر چند ساحرون کو حکم دیا کہ جاکر دریافت تو کرو کہ بھانجیان خداوندی کس مقام پر ہین تاکہ پہلے تو مین اُن کو سمجھاؤن اگر یون کہنا مان لین تو کیون لڑون ورنہ اسیر کرکے طلسم مین بھیجدون اور خود لشکر اسلام سے مقابلہ کرکے سبکو ایک ہی روز مین غارت کرکے خدمت خداوند مین چلی جاؤن حسب الحکم ساحر واسطے دریافت حال کے روانہ ہوے بعد کچھ دیر کے آکر عرض کی کہ ہمنے تمام لشکر کا چھانا اور خوب ڈھونڈھ لیا شاہزادیان اس مقام پر تو نہین ہین پر کالہ جادو نے کہا کہ اچھا اگر ہون گی تو خود ہی ظاہر ہو جائے گی مین طبل جنگ بجوا کر اہل اسلام کو قتل کرتی ہون اگر افسونہ سحر ساز اور گل افشان جادو کو جنبہ ان لوگون کا ہی تو ضرور ہی برای مدد آئینگی یہ کہکر اُسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے

لشکر اسلام کے خبر دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے اور خدمت شاہی مین عرض کی کہ فوج کفار مین نقارہ بجا ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ کہدو ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی طبل جنگ بجا اور تیاری جنگ ہونے لگی بہادران اسلام نے بھی کمر مرنے پر کسی کیونکہ ساحر کے مقابلہ مین ان کا لڑنا بالکل بے سود ہی یہ کیا کرسکتے ہین اب طبل جنگ بج رہا ہی دونون لشکرون کو انتظار سحر کا ہی

اول کچھ حال ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کا سُنیے

کہ یہ جسوقت گل افشان جادو سے رخصت ہوئی تو اسے یہ خیال پیدا ہوا کہ نہ معلوم وہ یار جانی محبوب جادوانی کسطرف چلا گیا اُسکی خبر بھی دریافت کرنا چاہیے کہ کہان ہی دلولے اُسکے ایسے بڑھے ہوے ہین کہ عقل سے کام نہین لیتا شعلے سے لڑنے آیا تھا یہ مقام نہ طاق کا ہی یہانکی زمین افسون و نیرنج سے بھری ہوئی ہی خدا جانے کسطرف گیا ہی کہین ایسا نہو کہ کسی بلا مین پھنس جائے تو مشکل ہو یہ تصور کرکے اپنی آرسی اُٹھاکر دیکھی معلوم ہوا کہ سہراب ثانی ایک صحرا مین راہ گم کیے ہوے مارا مارا پھرتا ہی عیار بھی چھوٹ گیا ہی لشکر علیحدہ پریشان ہی یہ دیکھکر افسونہ سحر ساز جادو نہایت پریشان ہوئی اور اُسی وقت تخت سحر پر بیٹھکر روانہ ہوئی یہ تو اسطرف سے جاتی ہی اور اُودھر سے سہراب ثانی جو نقابدار سرخپوش بنا ہوا ہی اور ملکہ سے رخصت ہوکر اپنے لشکر کیجانب چلا ہی راہ مین چند آہو ایک مقام پر اسکو نظر آئے سہراب نے گھوڑا ڈالا آہو تو درہ کوہ مین جاکر غائب ہوگئے اور نقابدار سرخپوش یعنے سہراب ثانی نے راہ گم کی حیران سرگردان اودھر اُودھر پھرنے لگا آخر غلبہ تشنگی کا ہوا دیکھا کہ ایک مقام پر کچھ زاغ و زغن جمع ہین خیال ہوا کہ شاید ادھر کوئی چشمہ ہو وہان پہونچا دیکھا کہ ایک چھپر بنا ہوا ہی تھوڑا سا میلا پانی اُسمین بھرا ہوا ہی نقابدار افاقہ کو کر راحت معلوم ہوئی اور وہان سے پلٹے اور کچھ دور چلے تھے کہ دیکھا سامنے ایک بنگلہ بنا ہوا ہی سامنے اُسکے چند درخت پھولون کے کھلے ہوے ہین سہراب ثانی کو خیال ہوا کہ یہ مقام کسی انسان کے رہنے کا ضرور ہی اگر مسلمان ہو تو اس سے پانی مانگ کر پینا چاہیے قریب اُس بنگلہ کے گئے دیکھا ایک مرد سیاہ فام تخت پر بیٹھا ہوا ہی ساحر وضع ہی اسباب سحر سامنے رکھا ہی زنار گلے مین پڑا ہوا ہی قشقہ پیشانی پر کھنچا ہوا ہی بیٹھا ہوا کچھ بدبدا رہا ہی نقابدار نے سمجھ لیا کہ یہ کافر ہی نظر اُس ساحر کی جو نقابدار پر پڑی آواز دی کہ تو کون ہی اور یہان کیون آیا ہی نقابدار نے جواب دیا کہ مین پیاسا ہون اور یہ سمجھکر آیا تھا کہ اگر یہ مکان کسی مسلمان کا ہوگا تو پانی پیونگا مگر تیری قطع اور وضع سے ثابت ہوتا ہی کہ تو کافر ہی تیرے گھر کی ہر چیز نجس ہی مجھے پیاسا رہنا قبول ہی مگر پانی پینا قبول نہین اُس ساحر نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا پکا مسلمان ہی تیرا قتل کرنا جملہ واجبات سے ہی کہ تو دشمن ہم لوگون کا ہی لیکن پہلے تجکو شراب اپنے یہان کی پلادونگا بعد اُسکے قتل کر دن گا دیکھون تو تو کیونکر نہین پیتا ہی یہ کہکر وہ اُٹھا سہراب ثانی نے دیکھا کہ اب گرفتار سحر کریگا داہنے سے تیر کمانین جوڑ کر مارا کہ سینے کو توڑکر پار گذر گیا بس اسکا مرنا تھا کہ ایک قیامت کبری برپا ہوئی وہ بنگلہ اور چمن سب تشریف لے گئے پھول مانند شعلہ آتش بھڑک کر گل ہوگئے درخت درخت آتشبازی ہوگئے بنگلہ مین آگ لگ گئی اور جلکر خاک ہوگیا جسوقت علامات سحر برطرف ہوچکے تو آواز آئی کہ کشتی مرا نام من عزب جادو بود حیف مردیم و جاندادیم بمطلب خود نرسیدیم دیکھا کہ لاش

ایک سیاہ فام ساحرہ کی پڑی ہی اب اُسکے مرتے ہی کچھ عذاب ادر رنج عقاب بالاے آسمان نظر آئے اور شور و فغان کرتے ہوے زمین پر اُترے اور غلطیدن مار مار کر شکل انسانی پیدا کر کے نقابدار قاف کیطرف چلے کہ ارے غضب کیا تو نے کوئی کہتا تھا کہ عزاب جادو اس شخص کا باپ تھا کوئی کہتا تھا کہ اُس شخص کا مالک تھا اتنے مین ایک چیل کندے جوڑ کر زمین پر اُتری او شکل اک عورت کی پیدا کر کے روتی پیٹتی چلی کہ تو نے اُس شخص کے شوہر کو مارا مین تجھے کب چھوڑتی ہون نقابدار پریشان ہوے کہ اتنے مدعی خون آئے ہین کس کس کو قتل کرون اب انھون نے تلوار کھینچی اور اُن سبکی طرف چلے زعن جادو نے اک دو ہتڑ مار کر گھبرا کے آواز دی کہ زمین نے پاؤن پکڑ لیے دست دپا بیقابو ہو گئے زعن جادو تلوار کھینچکر نقابدار کیطرف چلی قریب پہونچکر ہاتھ اسنے وٹھایا ہی چاہتی ہی کہ وار کر کے کام اسکا تمام کرون کہ کڑ سے بجلی کڑکی اور اب جو گرتی ہی تو زعن جادو کے دو پرکالے ہوے بعد اُسکے جسقدر ساحر قریب سات آٹھ کے تھے سب پر ایک ایک بجلی گری اور یہ جلکر خاک ہو گئے اب دیکھا سہراب ثانی نے کہ جانب آسمان سے تخت افسونہ سحر ساز کا نمودار ہوا سہراب ثانی نے کہا کہ ملکہ تم کہان افسونہ سحر ساز نے جواب دیا کہ مجکو تمھارے مزاج سے ہر وقت خوف رہتا ہی تم اپنے جوش جرأت مین عقل سے تو کام ہی نہین لیتے ہو بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ ایسا نہو تم کسی بلا مین پھنس جاؤ اسوجہ سے مین نے حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ لشکر سے علحدہ ہو کر صحرا مین پھر رہے ہو اسیوجہ سے مین آئی نقابدار قاف کو نہایت ناگوار ہوا کہا کہ تمھارے نزدیک مین بیوقوف ہون ملکہ نے کہا جو تمکو بیوقوف کہے وہ خود بیوقوف مگر تمھاری جرأت بیشک خلاف عقل ہوا کرتی ہی نقابدار نے جواب دیا کہ جسمین جرأت نہین وہ مرد نہین غرضکہ اب افسونہ سحر ساز نے کہا چلو تمکو تمھارے لشکر مین پہونچادون جواب دیا کہ تم میری راہبر نہین ہو خدا نے مجکو بھی پاؤن دیے ہین مین آپ چلا جاؤنگا افسونہ سحر ساز پریشان ہی کہ کس جاہل سے سابقہ پڑا ہی جو اچھی بات کو بھی بُرا جانتا ہی کہا اچھا یہ مقام نہ طاق کا ہی اور اب تم اسطرف آئے ہو میرا ایک تحفہ قبول کرو کہ یہ بہت کام دیگا سہراب ثانی نے کہا وہ کونسی شئے ہی افسونہ سحر ساز نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اُتار کر دی اور کہا کہ اگر کوئی ساحر سحر کرے گا تو اثر نہ ہوگا تمھارے جانیکے بعد مین طلسم نہ طاق مین گئی تھی تو اکوان تاجدار نے یہ انگشتری اپنے ہاتھ کی مجھے دی تھی میری حفاظت کے واسطے مجھے چندان اسکی ضرورت نہین ہی لہذا تم اسے پہنے رہو سہراب ثانی نے کہا کہ مجھے حفاظت پروردگار کی ضرورت ہی یہ کیا چیز ہی جو میری حفاظت کرے گی مجھے کراہت آتی ہی کہ یہ کافر مردود کے ہاتھ کی ہی ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ کیون صاحب ہمارے ماموں کو آپ ہمارے سامنے سخت سُست کہتے ہین سہراب نے کہا کہ زبان سے کہنا تو درکنار اگر پاؤن تو اس ذلت سے مارون کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا اُسکے حال پر روئین اگر تمکو یہ کلمات ناگوار ہوتے ہین تو کیون سنتی ہو اپنے کانون مین اُنگلیان دے لو یا مجسے دوستی و محبت ترک کرو مین تو ہر کافر کا دشمن جانی ہون ملکہ نے کہا کہ او ظالم تو ہمین تو پہلے ہی قتل کر چکا ہی کشتۂ تیغ محبت بنا چکا ہی ہم کہین پھر اُٹھا سکتے ہین مگر برا ہے خدا جہالت اُدھر نہ دو یہ انگوٹھی پہن لو مین نے اسے طاہر کر لیا تھا جب مین مطیع اسلام ہو چکی تو شرع کی پابندی بھی واجب ہوئی سہراب نے

پھر انکار کیا ملکہ افسونہ سحر ساز نے قسم اپنے سر کی دی اور کہا کہ یہ نشانی ہماری اپنے پاس رکھو جب نظر ابھر
پڑیگی تو ہم جلد آجائینگے علاوہ اسکے ایک کام بھی اس سے ایسا نکلے گا کہ اُسوقت تمھین قدر ہوگی مجھے اپنے
علم سحر سے دریافت ہوا ہی کہ مجھپر چند دن سخت آئے ہین عجب نہین ہی کہ مین کسی آفت مین مبتلا ہو جاؤن لہذا اگر
یہ انگشتر تمھارے پاس ہوگی تو تم مجھ تک پہونچ سکوگے اور چھڑا سکوگے ورنہ یہ تحفہ بھی مجھسے چھن جائے گا
اور تم مجھے رہا بھی نہ کر سکوگے خدا جانے قید مین مین زندہ رہون یا مرجاؤن یہ کہکر ملکہ رونے لگی سہراب ثانی
کا بھی دل بھر آیا اور گردن جھکالی انگوٹھی اس خیال سے لے لی کہ ملکہ نے اپنے سر کی قسم دی ہی غرضکہ اتنے
مین سامنے سے لشکر نمودار ہوا آگے آگے عیار نقابدار تلاش کرتا ہوا نشان پائے مرکب دیکھتا چلا آتا
تھا عیار نے آکر قدمبوسی حاصل کی اور لشکر بھی اپنے مالک کے ملنے سے خوش ہوا شام ہو چکی تھی بارگاہ
استادہ ہوئی اور نقابدار مع ملکہ افسونہ سحر ساز داخل بارگاہ ہوا خاصہ طلب فرمایا ملکہ افسونہ سحر ساز
اور نقابدار نے کھانا ساتھ کھایا اور اپنے اپنے گذشتہ واقعات بیان کیے رات بھر صحبت رقص و
سرود رہی اور سہراب ثانی نقاب درست کرکے اپنے لشکر کیطرف چلے اب ان دونون کو بھر راہ مین چھوڑ جاتا ہی

حال لشکر اسلام کا آغاز کیا جاتا ہی

کہ یہان طبل جنگ بج چکا تھا تیاری جنگ ہو رہی تھی اسی عالم مین رات تمام ہوئی اور وقت صبح کا آیا
بہادران اسلامی نے فریضۂ سحری کو ادا کیا اور آلات حرب وضرب سے آراستہ ہوکر جانب میدان قتال و
جدال روانہ ہوئے دوگھڑی دن چڑھتے چڑھتے تمام لشکر میدان مین پہونچ گیا صفین آراستہ ہوگئین تخت بادشاہ
اسلام کا قلب لشکر مین قائم ہوا اُس طرف پر کالہ جادو زاغ سحر پر سوار پشت پر چالیس ہزار سوار غدار بلائے روزگار
جانوران سحر پر سوار آکر میدان مین صف آرا ہوئے نقیب ہیبت دیکھ ہٹے تھے کہ پرکالہ جادو نے آواز دی
اے اہل اسلام آگاہ ہو کہ مین گرفتاری گلافشان جادو و افسونہ سحر ساز و لم لم جادو کیواسطے آئی ہون
اور ایک حکم یہ بھی ملا ہی کہ تم لوگون کو غارت کردون لیکن مجھے رحم آتا ہی کہ تملوگ دیکھنے کے قابل ہو ایسے
حسین و بہادر کہان دیکھے ہین لہذا مناسب یہ ہی کہ یا تو اس مقام سے کہین چلے جاؤ مین خداوند سے
کہدونگی کہ جاگتونکا بھیجا کر ناخلاف تھا اسوجہ سے مین نے تعرض نکیا اور یا اطاعت خداوندگار کی جلد
کی اختیار کرو یہ سنکر اہل اسلام نے جواب دیا کہ تو رحم نہ کر ملکہ جو تجھسے ہو سکے کمی نکرنا ہم لوگ میدان سے
پیچھے ہٹنے والے نہین ہین سوا آگے بڑھنے کے اور نہ اپنے خدائے برحق کو چھوڑکر کے کافر مردود
کی اطاعت کرینگے بس یہ سنکر پرکالہ جادو نے ایک کپڑا جھولی سے نکالا اور اُسکو چاک کرکے
ہزارہا پرزے کر ڈالے اور آب دمیدۂ سحر کا چھینٹا مارا دیکھا کہ ہر ٹکڑا اُس پارچہ کا ایک پرکالۂ آتش
بنگیا اور ہزارہا شرارے مثل جگنوؤن کے چمکنے لگے بس پرکالہ جادو نے کہا کہ لینا لشکر اسلام کو لیس
لینا کا کہنا تھا کہ شرارے لپکتے ہوئے فوج اسلام کیطرف چلے ادھر اہل اسلام نے دست مناجات بدرگاہ دافع البلیات
بلند کیے اور عرض کرنے لگے کہ ای دادرس بیکسان وای فریادرس غریبان ہمین اس بلائے مُبرم سے
جلد نجات دے ہنوز سخن در زبان تھا کہ ایک ہوا سے تند چلی اور جانب صحرا سے ابر زعفرانی نمودار
ہوا ساتھ ہی دوسرا ابر گلفشان نمودار ہوا اور تیسرا ابر سبز رنگ پیدا ہوا اور آن واحد مین قریب

پہونچکر ابر زعفرانی شق ہوا اور ملکہ کم کم جادو تخت پر سوار جوڑا کج باندھے ہوے پیدا ہوئی چار گلدستہ چارون
کونون پر تخت کے رکھے ہوے تھے بس اس نے آتے ہی نعرہ کیا اور آب دمیدہ سحر کا چھینٹا مارا کہ تمام
شرارے گل ہو گئے بس یہ دیکھکر پر کالہ جادو نے آواز دی کہ ای کم کم جادو تمھین یہ مناسب تھا
کہ تم شریک اہل اسلام ہوا اور خداوند سے روگردانی کر دکم کم جادو نے کہا کہ ای پر کالہ جادو مین جانتی
ہون کہ تم مصاحب خاص ہو الوان تاجدار کی مگر مین کیوان تاجدار کی شاگرد ہون میرے تمھارے
مقابلہ مین لطف اُٹھیگا اور سوا کسی تحفہ طلسمی کے یہ ممکن نہین ہی کہ تم مجھے گرفتار کر سکو اور ہر چند کہ مین
طلسم نہ طاق مین پیدا ہوئی وہین پرورشس پائی علم سحر سیکھا مگر مین عاقبت اپنی کبھی خراب نکرونگی اسقدر
الوان وکیوان سے زیادہ حقوق اُس خلاق اکبر کے ہین جسنے مجھے پیدا کیا ہی یہ سنکر پر کالہ جادو
آگ ہو گئی اور کہا او چھوکری تجھے اپنے سحر وساحری پر بڑا گھمنڈ ہی روک تو اس سحر کو دیکھون تو
کیوان تاجدار نے تجھے کیسا تعلیم کیا ہی اور کس درجہ تک علم سحر سکھایا ہی یہ کہکر اُسنے زاغ سحر کو اُڑایا
اور میدان مین آئی اسطرف سے کم کم جادو تخت سحر اُڑا کر آگے بڑھی اتنے عرصہ مین گل فشان
جادو اور اخضر جادو بھی آگئی صفین لشکر کی آراستہ کرکے ایک مقام پر ٹھہری بادشاہ اسلام نے جو دیکھا
کہ کم کم جادو برای مقابلہ جاتی ہی بیتاب ہو گئے دعا کرنے لگے کہ پروردگارا تو اس بلاے سیاہ سے
کم کم جادو کو بچانا ادھر کم کم جادو نے سامنے پہونچکر آواز دینے لگے کہ وار کر اپنا آج میرے تیرے
امتحان ہو جاے بس پر کالہ جادو نے ایک دوہتڑ مارا اور آواز دی کہ ای زاغان جادو لینا
بس یہ کہنا تھا کہ جانب صحرا سے ہزارہا زاغ کائن کائن کرتے ہوے پیدا ہوے اور لشکر
کم کم جادو کیطرف چلے اور ایک زاغ کلان کم کم جادو کیطرف متوجہ ہوا زاغون نے جسپر پنجہ مارا
وہ انسان سے حیوان ہو گیا زاغون نے پنجہ مین دبا کر صحرا کا رخ کیا ساحران لشکر کم کم جادو مانند
عصفور کے پنجہ زاغ مین دبے ہوے تھے بس یہ دیکھکر کم کم جادو نے دستک دی اور کہا کہ ای عقاب جادو
لینا ان زاغون کو بس یہ سننا تھا کہ اوج ہوا سے ہزارہا عقاب پیدا ہو گئے اور زاغون کی طرف چلے اور
ایک عقاب کلان اُس زاغ کلان پر آیا جو قریب کم کم جادو کے پہونچ گیا تھا زاغ اُس عقاب کو دیکھکر اُڑا
اور صحرا کیطرف بھاگنے کا قصد کیا عقاب نے پیچھا کیا دونون مین پنجہ چلنے لگا ادھر اور عقاب جو پیدا ہوے
تھے اُنھون نے اور زاغون کو گھیر لیا یہان تک کہ پنجہ چلنے مین وہ قیدی چھوٹے جن کو زاغون نے اسیر کیا تھا
اور اب عقابون نے زاغون کو پچھاڑا اور گوشت انکا نوچ نوچ کر کھانا شروع کیا یہان تک کہ تمام عقاب
زاغون کو نوچ نوچکر کھا گئے اب ملکہ کم کم جادو نے کہا کہ جیسی تیری صورت ہی اسیطرح کے سحر بھی یاد ہین
پر کالہ جادو نے خفیف ہو کر کہا کہ تمھین بھی تو اسی طرحکا سحر یاد تھا کہ میرے سحر کو رد کیا کم کم جادو نے
کہا کہ جواب ترکی بہ ترکی ہونا چاہیے تھا یہ کہکر عقابون کو اشارہ کیا کہ لینا اسکی فوج کو بس یہ سنکر عقاب
فوج پر کالہ جادو کیطرف چلے اور جاتے ہی لشکر پر گرے ہر چند ان ساحرون نے سحر کیے مگر کچھ
نہو سکا عقابون نے جادوگرون کو نوچ نوچکر کھانا شروع کیا یہ دیکھکر پر کالہ بہت پریشان ہوئی اور
ایک پتلہ موم کا جھولی سے نکالکر اور کچھ اسم سحر دم کرکے پھینکا اور عقابون کو آواز دی کہ خوراک تمھاری یہ
ہی یہ سنکر عقاب اُس پتلی کی طرف آئے جس نے چونچ ماری منقار چپک گئی یہانتک کہ سب عقابونکی

منقارین

منقارین جھپک کر رہگئین اور یہ سُست ہوکر بیٹھ گئے بس اس نے ایک کتا ماش کے آٹے کا بناکر زمین پر پھینکا اور کچھ اسم سحر دم کرکے چھینٹا مارا کہ وہ مانند سگ دیوانہ کے بھونکتا ہوا اُن عقابون پر جا پڑا اور سبکو مار ڈالا بس یہ دیکھکر گم گم جادو کو نہایت غصہ آیا اُسنے گلدستہ ارغوانی کھینچ مارا اور پنکھڑیان اُسکی بکھرین یہ معلوم ہوا کہ تختۂ زعفران کا پھولا پر کالہ جادو اس سحر سے واقف نہ تھی منتظر ہوئی کہ بارے گل و برگ اسکا کوئی نیرنگ پیدا کرے تو جواب اُسکا دیا جاے اور رد سحر کی کوشش ہو اگر تختۂ زعفران پھولا ہوا ہے تو ہمارا کیا نقصان ہے بس جیسے ہی نظر پر کالہ جادو کی تختۂ زعفران پر پڑی اُسے بے اختیار ہنسی آگئی اور قہقہہ مارتی ہوئی اُچھلی ساتھ اسکے ساری فوج اسکی ہنسنے لگی اب یہ حالت ہے کہ ہنسی رکتی نہین اور یہ زاغ سحر سے زمین پر آگری اور لوٹتی تھی قریب تھا کہ بیہوش ہوجائے عجب طرح کا عالم تھا کہ تمام لشکر پر کالہ جادو کا مع پر کالہ جادو زمین پر مرغ بسمل ہو رہا تھا ملکہ گل افشان جادو نے تعریف کی کہ بہن کیا کہنا ہے ہان مار لو اس چرخہ کو یہ جانے نہ پائے اور اب ڈر کس بات کا پردہ راز افشا ہوگیا بس گم گم جادو تیغۂ سحر پکڑ کر چلی جیسے ہی قریب پر کالہ جادو کے پہونچی طبقہ زمین کا شق ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم عقاب آتش مزاج جادو فرستادہ خداوند الکوان او لڑکی کیا کرتی ہے ڈر خداوند تجھسے اور ناراض ہوجائین گے یہ کہکر اسنے تفنگ سحر مارا ملکہ گم گم جادو خالی نہ دے سکی بلکہ عمداً خالی نہ دیا کہ میری شان ساحری کے خلاف ہے جو ایسے ساحر و ملکے سحر کو خالی دون فوراً آفت آئی کہ سپر سحر پیدا ہوئی لیکن گم گم جادو اس راز سے بے خبر تھی کہ یہ تفنگ سحر ساختہ الکوان تاجدار ہے اسکا رکھنا آسان نہین جیسے ہی تفنگ سپر پر بیٹھا سپر تو جلکر خاک ہوئی اور تفنگ تاج کو توڑ کر اُنگل بھر سر مین در آیا ملکہ گم گم جادو زمین پر گر کر تڑپی گل افشان جادو نے ہاے کا نعرہ مارا بادشاہ اسلام کی یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا تخت پر سے اپنے کو گرا دین مگر ضبط سے کام لیا لیکن دراصل یہ تفنگ قتل کی غرض سے نہین تیار کیا گیا تھا ورنہ گم گم جادو کا بچنا دشوار تھا اسکی صرف اسقدر تاثیر تھی کہ گم گم جادو تڑپ کر ایک جانور زرد پر بصورت بنگئی اور چہکار کر عقاب آتش مزاج کے شانے پر آبیٹھی عقاب آتش مزاج جادو کے دوسرے ہاتھ مین قفس سحر تھا اسنے کھڑکی اُسکی کھولکر سامنے کی گم گم جادو جو بصورت طائر ہوگئی تھی خود اُس قفس مین چلی گئی یہ دیکھکر گل افشان جادو کو اطمینان ہوا کہ یہ قتل نہین ہوئی ملکہ اسیر سحر ہے خیر جھگڑ الین گے ادھر عقاب جادو نے قفس کو ایک درخت مین لٹکا دیا اور ایک ترنج سحر کچھ پڑھکر زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور اُس سے شعلہ ہاے آتش پیدا ہوکر کشت زعفران پر گرے اور سارا تختہ جلکر خاک ہوگیا پر کالہ جادو کو ہوش آیا اب عقاب جادو نے گل افشان جادو کیطرف دیکھکر آواز دی کہ کیون ملکہ تمھین یہ بات مناسب تھی کہ تم اپنے ماموں کو چھوڑ کر دشمنون کی شریک ہوتین اگر اسی طرح گھر کے چراغ سے آگ لگی تو طلسم کا ہیکو رہیگا گل افشان جادو نے کہا کہ تمھین مناسب اور غیر مناسب سے کوئی بحث نہین ہمنے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا ہر شخص اپنے نیک و بد کو خود خوب سمجھتا ہے لہذا تم جس کام کے واسطے آئے ہو اُسے انجام دو اگر تمھارا قابو ہو تو مجھے گرفتار کر لیجاؤ یہ سنکر عقاب آتش مزاج جادو نے کہا کہ ہم تو اسیواسطے آئے ہین اور ضرور تمھین گرفتار کر لیجائین گے مگر پاس اسکا تھا کہ تم شاہزادی ہو جہانتک بسہولت کام نکلے اور بعزت تم چلو تو قید کرکے کیون لیجائین ملکہ گل افشان جادو نے کہا کہ تمسے

جہانتک ممکن ہو کوئی پہلو ہماری ایذارسانی کا نہ چھوڑنا خداوند عالم کو حفاظت ہماری منظور رہی تو وہ بچا لیگا یہ سنکر عقاب آتش مزاج چاہتا تھا کہ میدان مین نکلے کہ جانب طلسم نہ طاق سے ایک ابر پیدا ہوا اور آتے آتے وہ ابر شق ہوا ایک ساحر مہیب اٹھارہ ہزار ساحرون سے پیدا ہوا اور آکر عقاب جادو کے کان مین کوئی بات کہی اور خود میدان جنگ کیطرف متوجہ ہوا اور میدان مین آکر نعرہ کیا کہ منم کوہ پیکر جادو وای ملکہ گل افشان جادو یا مقابلہ کرو یا طلسم نہ طاق کیطرف چلو یہ سنکر گل افشان جادو نے اپنے ابر گل فشان کیجانب دیکھا اور آواز دی کہ لینا اسکو بس یہ سنتے ہی وہ ابر گل افشانی کرتا ہوا اچھلا اور کوہ پیکر جادو پر جاکر برس پڑا جو پھول اسکے جسم پر پڑا آبلے ڈالدیے اب یہ بدحواس ہو کر اپنے لشکر کیطرف بھاگا اہل لشکر کی یہ حالت ہوئی کہ گل سحر گل فشان جس پر گرا وہ جلکر خاک ہو گیا ساحرون مین قیامت برپا ہوئی یہ دیکھکر عقاب آتش مزاج جادو نے ایک گولہ فولادی زمین پر مارا کہ وہ گولہ پھٹا اور اسمین سے دھوان پیدا ہوا اور پھیلنے لگا یہانتک کہ زیر ابر گل فشان وہ دھوان ایک ابر سیاہ بنکر تیار ہوا اور اب جو پھول ابر گل افشان سے گرتے ہین وہ اس ابر سیاہ پر رک جاتے ہین اب عقاب جادو نے اپنے سپہ سالار یعنی کوہ پیکر جادو سے کہا کہ مین نے اس سحر کو روک دیا جس سے تو عاجز تھا اب گل فشان جادو سے مقابلہ کر یہ سنکر کوہ پیکر جادو پلٹا اور میدان مین آیا ادھر اخضر جادو نے آواز دی کہ او عقاب جادو یہ کیا حرکت ہے کہ ملازم کو اپنے ملکہ کے مقابلہ کے واسطے بھیجتا ہے تجھے شرم نہین آتی اسکی گوشمالی کو مین کافی ہون یہ کہکر اپنا مرکب سحر بڑھاکر سامنے کوہ پیکر جادو کے آیا اور نعرہ کیا کہ منم اخضر جادو لاحرب بہادری کی یہ سنکر کوہ پیکر جادو نے گولہ فولادی مارا اخضر جادو نے وار اسکا خالی دیکر زمین پر غلطک ماری اور شیر بنکر اسکی طرف جھپٹا اسنے بھی غلطک ماری اور فیل مست بنکر اخضر جادو پر چلا اب اسکا طمانچہ اور اسکا گھونسا چلنے لگا دیر تک لڑائی رہی کہ شیر بھی بیدم ہو گیا اور فیل بھی زخمی ہوا بس یہ دیکھکر پر کالہ جادو پاؤن مارکر غرق زمین ہو گئی اور برابر اخضر جادو کے نکلکر کمند سحر ماری اور اسے الجھا کر کھینچلی تھی کہ گل افشان جادو نے تیر سحر مارا کہ پر کالہ جادو کی پشت پر پڑا اور توڑکر پار گذر گیا اور یہ تڑپنے لگی ایک قیامت برپا ہوئی دیر تک آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من پر کالہ جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم بس اسکے مرتے ہی اخضر جادو رہا ہوا لیکن عقاب آتش مزاج جادو نے آواز دی کہ ای ملکہ گل افشان یہ تمنے کیا کیا کہ غفلت مین تیر مارکر پر کالہ جادو کو ہلاک کیا گل فشان جادو نے کہا کہ مکار کے ساتھ مکاری کرنا چاہیے ؎ نکوئی با بدان کردن چنان ست — کہ بد کردن بجاے نیک مردان

مثل مشہور ہے کہ لات کا آدمی بات سے نہین مانتا جیسا اسنے کیا ویسا اسکی سزا پائی جنگ تو اخضر جادو اور کوہ پیکر جادو سے ہو رہی تھی اسنے دخل دینے کی کیا ضرورت تھی ہم اخضر جادو کیطرف سے نہ بولے عقاب جادو قائل ہو کر خاموش ہو رہا ادھر فیل و شیر پھر باہم لڑنے لگے عقاب جادو ہائین ہائین کرتا ہوا آگے بڑھا کہ بس اب تم دونون زخمی ہو گئے ہو لڑو نہین یہ کہتا ہوا قریب پہونچا اور تفنگ سحر اخضر جادو پر کھینچ مارا بس تفنگ پڑتے ہی اخضر جادو زمین پر لوٹ گیا اور ایک طوطے کی شکل بنکر کاندھے پر عقاب جادو کے جا بیٹھا اور عقاب جادو نے اسے بھی اسی قفس مین بند کر دیا جسمین ملکہ گلم جادو

طائر زردہی ہوئی تھی سست بیٹھی تھی یہ دیکھکر گل افشان جادو نے کہا معلوم ہوا کہ تم سب مکار ہو تمسے دغا کے ساتھ لڑنا چاہیے یہ کہکر جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک پتلہ فولادی نکال کر زمین پر پھینکا اور کچھ اسم پڑھکر چھینٹا پانی کا مارا کہ پتلہ تڑپکر اُٹھا اور کہا کیا حکم ہوتا ہی ملکہ گل افشان جادو نے کہا کہ لے دشمن کو بس یہ سنتے ہی وہ پتلہ کوہ پیکر جادو کیطرف جھپٹا کوہ پیکر جادو نے ترنج و نارنج سحر پتلے پر پھینکنا شروع کیے مگر کسی حربہ نے کام نکیا اور پتلہ قریب پہونچکر کوہ پیکر جادو سے لپٹ گیا دونوں مین کشتی ہونے لگی گھڑی بھر کے عرصہ مین کوہ پیکر جادو کو پچھاڑا اور ٹانگین اسکی چیر کر پھینکدیا اسکے مرنے سے بھی قیامت برپا ہوئی جسوقت علامات سحر برطرف ہوئے تو آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من کوہ پیکر جادو بود حیف مردیم و جاندادیم مطلب خود نرسیدیم عقاب جادو کو اپنے سپہ سالار کے مرنے کا نہایت صدمہ ہوا اسنے فوراً جھولی سے چار پتلے نکال کر پھینکے اور کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ لینا اس پتلے کو کہ اس نے میرے ملازم کو مارا ہی یہ سنتے ہی چارون پتلے چلے اور آکر اُس پتلے سے لپٹ گئے اور اُسے پچھاڑ کر ذبح کرڈالا اب عقاب آتش مزاج نے کہا لینا لشکر گل افشان جادو کو بس وہ چارون پتلے تلوارین پکڑ پکڑ کر لشکر گل افشان جادو کیطرف چلے اور آکر فوج پر گرے تلوارین مارنا شروع کیا ساحران لشکر گل افشان نے بھی کچھ بار سحر کھینچے اور پتلون پر وار کرنا شروع کیے پتلے کے ہاتھ سے جو ساحر مارا گیا وہ پھر نہ اٹھا لیکن جس ساحر کا نیچہ کسی پتلے پر پڑا اور اُسکے دو ٹکڑے ہوے تو ایک پتلے کے دو ہوکر مصروف جنگ ہوے اب یہ حالت ہی کہ لشکر گل افشان جادو کا تو کم ہوتا جاتا ہی اور فوج پتلون کی زیادہ ہوتی جاتی ہی خوب تلوار چل رہی ہی بس یہ دیکھکر گل افشان نے خود نیچہ سحر پکڑا اور آکر پتلون پر گری اسکے ہاتھ سے جو پتلہ مارا گیا پھر وہ نہ زندہ ہوا ملکہ گل افشان جادو تو ان پتلون کے قتل کرنیکی طرف متوجہ تھی عقاب جادو کو وقت غنیمت ملا اسنے دستک دی کہ ایک طائر پیدا ہوا اور اڑتے ہی ہاتھ پر عقاب آتش مزاج کے آبیٹھا عقاب آتش مزاج نے تفنگ سحر اسکی منقار مین دیا کہ یا در یہ تفنگ سر گل افشان جادو پر پھینک دے وہ طائر اُڑا اور سر گل افشان جادو پر تفنگ اسنے چھوڑا یہ شاہزادی اس سے بیخبر تھی تفنگ جو سر پر پڑتا ہی تاج سے گذر کر سر مین در آیا گل افشان جادو یا تو لڑ رہی تھی اور پتلون کو قتل کر رہی تھی یا زمین پر گر کر تڑپنے لگی اور بصورت بلبل بنکر اُڑی اور جا کر عقاب جادو کے کاندھے پر بیٹھی اس کافر نے اسے بھی پکڑ کر قفس مین بند کر دیا لیکن جسوقت یہ گل افشان جادو کو داخل قفس کرنے لگا تو اسکی پشت کیجانب سے ایک طائر سرخ رنگ آیا اور اُسنے اپنی منقار گلے کی طرف دوڑانکی جو تختی عقاب جادو کے گلے مین تھی توڑ اسکا کاٹ دیا تختی گری اور طائر منقار مین لیکر صحرا روانہ ہوگیا عقاب جادو کو خبر بھی نہ ہوئی جب گل افشان جادو کو بھی قید کر چکا تو اسنے پتلہاے سحر کو پھر زور دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُن پر پھونکا کہ وہ پھر زندہ ہوکر اپنے غول مین مل گئے اور لشکر گل افشان جادو و کلم کلم جادو کو قتل کرنے لگے پھر وہی حالت پیدا ہو گئی کہ جس پتلے کی تلوار ساحر پر پڑتی ہی وہ ہلاک ہوتا ہی اور پتلہ قتل ہوتا ہی تو ایک کے دو ہوکر لڑنے لگتے ہین اہل سلام مصروف دعا ہین اور ہر اس تمام لشکر پر طاری ہی کہ مددگار اسیر ہوگئے اب اس ملعون کے سحر کو کون زد کرے یا دشاہ اسلام کو کلم کلم جادو وغیرہ کی گرفتاری

کا بڑا صدمہ ہی اور دعا کر رہے ہین کہ پروردگار تو ان شاہزادیون کے سن و سال پر رحم فرما اور انھین اس کافر کے پھندے سے نجات دے ہنوز سخن در دہان تھا کہ جانب آسمان سے ابر گوناگون نمودار ہوا اور آگ برسنے لگی اور اس ابر سے ملکہ افسونہ سحر ساز جادو تخت یاقوت نگار پر سوار پیدا ہوئی اور آکر اسنے نعرہ کیا کہ او عقاب جادو خدائی شان ہی کہ تو ہماری گرفتاری کو آیا ہی جا دور ہو میرے سامنے سے ورنہ مارا جائے گا عقاب جادو نعرہ افسونہ سحر ساز کا سنکر گھبرا گیا اور کہا ای ملکہ عالم کیا مجال تھی میری جو آپ کی طرف رخ بھی کرتا مگر الیاس معذور ہون حکم خداوند سے مجبور رہون یہ سنکر ملکہ افسونہ سحر ساز نے دہن سے شعلہ اُگلا اور کہا کہ جلا دے ان پتلہائے سحر کو بس یہ سنتے ہی وہ شعلہ چمک کر گرا اور ان پتلونکو جلانا شروع کیا ہر چند عقاب جادو اپنے سحر کو زور دیتا تھا کہ آتش سحر سے بچین مگر ایک نہ بچا اور سب جلکر خاک ہوے اب افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ لشکر حریف کو بس یہ سنتے ہی شعلہ فوج عقاب جادو پر کالہ جادو پر گرا اور ساحرون کو پھونکنے لگا ہر چند ان جادوگرون نے دریاے سحر بہائے دیوارین آہنی قائم کین مینہ برسایا مگر یہ شعلہ نہ کسی اوٹ سے رکا اور نہ کسی پانی سے بجھا آخر کار سب نام ملکہ افسونہ کی دہائی کھینچنے لگے عقاب جادو نے بھی بڑی بڑی کوششین کی تھین کہ شعلہ کو فرو کر دون یا گرفتار کر لون مگر ممکن نہوا افسونہ سحر ساز نے آواز امان سنکر فرمایا کہ بشرط ایمان جن جن لوگون نے منظور کیا انکو علحدہ کر لیا باقی سبکو پھونک دیا اب نوبت عقاب آتش مزاج جادو کی آئی اسنے بیتاب ہوکر گلے کیطرف نظر ڈالی کہ وہ تختی کہان ہی جو خداوند نے میری حفاظت کے واسطے عنایت فرمائی تھی کیونکہ وہ یہ خوب جانتے تھے کہ مین افسونہ سحر ساز کا جواب نہین دے سکتا ہون ان کا سحر مجھسے رد نہوگا کہ خاص خداوند نے علم سحر انکو تعلیم کیا ہی ملکہ افسونہ سحر ساز ہنسین اور کہا کہ ہمین بھی معلوم ہو گیا تھا کہ تیرے پاس تحفہ طلسمی موجود ہی جسکی وجہ سے سحر ہملوگون کا تجپر اثر نکرے گا ہمنے اُسکا پہلے ہی انتظام کر لیا تھا دیکھ وہ تختی یہ ہی یہ کہکر تختی رد سحر کی عقاب جادو کو دکھائی بس یہ دیکھتے ہی اسکا دم فنا ہو گیا کہا ای ملکہ مین آپکا مقابلہ نہین کر سکتا مجھے رہا کیجیے اور اس شعلہ غضب کو اپنے رد کیجیے ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا کہ اب بغیر ایمان لائے ہوے امان ملنا ناممکن ہی عقاب جادو نے اسے منظور نہ کیا اور زمین پر غلطک مار کر پرواز پیدا کیے اور جانب طلسم اُڑ کر بھاگا قفس قید کم جادو گل افشان جادو و اخفر جادو کا وہین چھوڑا ملکہ افسونہ سحر ساز کو ہنسی آگئی اور کہا کہ اچھا جا مین تجھے کیا قتل کرون لیکن خداوند سے اپنے کہدینا کہ اگر آپ بذلت ہمین گرفتار کرانا چاہتے ہین تو یہ ناممکن ہی ہم بھی آپ ہی کے تعلیم یافتہ ہین اور جسکے بزرگ ایسے ہون اُسکے خرد و پر ہر ایک فتح یاب کیونکر ہو سکتا ہی لہذا اگر خود آکر گرفتار کیجیے گا یا چھوٹے ماموں صاحب آئین گے تو بیشک ہم لوگ گرفتار ہو جائین گے ورنہ دوسرے کی یہ مجال نہین ہی کہ ہمین گرفتار کر سکے عقاب جادو نے کہا کہ مین سب کچھ کہدونگا یہ کہتا ہوا یہ تو طلسم مین داخل ہوا ادہر افسونہ سحر ساز جادو نے اپنے شعلہ سحر کو پھر نگل لیا اور قریب قفس آکر پتلی کھینچکر اپنی بہن گل افشان جادو کو نکالا اور کم جادو و اخفر جادو کو بھی نکال کر لفنگ سحر انکی سر دن سے کھینچکر اپنی جھولی مین رکھی اور ان کو ہیئت اصلی پر لائی اور سبکو لیکر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوئی بادشاہ اسلام نے

افسونہ سحر ساز کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ اے ملکہ افسوس کہ تم اپنی شرکت کا سبب نہیں بیان کرتین
کیونکر ان لوگون کی طرف دار ہوئی ہو ملکہ نے عرض کی کہ حضور جہان اور کنیزین آپ کی ہین وہان ایک مین بھی
ہون میرا نام دلنشان کیا انشاء اللہ بروقت ظاہر ہو جائیگا بادشاہ خاموش ہو رہے لیکن بہت
بڑی عزت سے ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ سلیمانی مین تشریف لائے اور
تخت پر جلوہ افروز ہوئے یہ شاہزادیان بھی جواہر نگار کرسیون پر بیٹھین اتنی دیر قید رہنے سے
ملکہ کم کم نازک اندام نہایت مضمحل ہو گئی تھی جھکی بیٹھی ہوئی بادشاہ اسلام کیطرف کن انکھیون سے
دیکھ رہی تھی بادشاہ اسلام بھی اسکی طرف دیکھکر گردن جھکا لیتے تھے کیونکہ اسکی زرد رنگت دیکھکر
جلوہ دین لہو گھٹا جاتا تھا دل ہلا جاتا تھا اُدھر گل افشان جادو بھی کسیقدر مضمحل تھی کیونکہ اسکی اسیری
کو کم عرصہ گذرا تھا اُدھر اخضر جادو بھی ہاتھ پاؤن ڈالے دیتا تھا کہ ایک مرتبہ افسونہ سحر ساز جادو کو کچھ
خیال آگیا کہ سبب ان لوگون کی شکستی کا کیا ہے فوراً ایک کنیز کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوئی کہا اُن
قیدیون کو حاضر کر جو لشکر کفار کے ہماری گرفتاری مین ہین کنیز گئی اور ایک قفس اُٹھا لائی اُسمین بہت
سی چڑیان بھری ہوئی تھین راوی بیان کرتا ہے کہ اسوقت بارگاہ گوہر بار مین نشست تھی بارگاہ سلیمانی
مین نہ تھی اور یہ چڑیان وہی لوگ ہین جنکو افسونہ سحر ساز نے گرفتار کرلیا تھا انکی حالت مشکوک تھی
کہ یہ بصدق دل مطیع اسلام ہوئے ہین بالقریب ملکہ افسونہ نے ان سبکو سحر سے جانور بناکر پنجرے مین
بند کر دیا تھا الحاصل ایک چڑیا نکال کر کچھ پڑھکر اُسپر پھونکا اور چھوڑ دیا دیکھا کہ وہ انسان ہو گئی
پوچھا ملکہ افسونہ نے کہ نام تیرا کیا ہے اُسنے کہا مجھے سرجوش جادو کہتے ہین ملکہ نے کہا کیا کہتا ہے
اطاعت اسلام کے بارے مین اُسنے اطاعت بغرض منظور کی ملکہ نے آرسی پر نظر ڈالی کہ یہ سچا ہے
یا جھوٹا معلوم ہوا کہ فریب کرتا ہے ملکہ نے اسکو طائر بنا کر کم کم جادو پر سے سات مرتبہ صدقے کیا
اور وہی تفنگ نکالا جس نے کم کم جادو کو طائر بنا دیا تھا اُسی تفنگ سے سرجوش جادو کو ہلاک
کیا اور کم کم جادو اچھی ہو گئی اضمحلال برطرف ہو گیا بعد اسکے گل افشان جادو کا اضمحلال برطرف کیا
اور اخضر جادو پر سے بھی اثر سحر زائل کیا اور زخمہا سے سر پر اسکے خاک دمیدہ سحر لگائی کہ سب
اچھے ہو گئے بادشاہ اسلام نے افسونہ سحر ساز جادو سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آجکی دعوت
آپلوگ منظور کرین اور یہین کھانا کھائین افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ یہان بھی حضور کا ہے اور وہان
بھی لیکن حکم کے خلاف کرنا بھی سوء ادب مین داخل ہے لہذا جیسا ارشاد ہو اُس کی تعمیل بسر وچشم
واجب ہے بادشاہ اسلام نے سامان دعوت کے واسطے حکم دیا اور تیاری جشن دعوت ہونے لگی
اس دعوت وضیافت کا سامان بیان سے باہر ہے کیونکہ بادشاہ لشکر اسلام جو کہ جہان شاہ ہین
اُن کے یہان کا ساز و سامان اور انتظام کیا کہا جاسکتا ہے تھوڑا سا دن باقی تھا جسوقت حکم ہوا
ہے شام تک سب سامان فراہم ہو گئے تمام صحرا مین قندیلین آویزان ہو گئین ٹٹر بندی ہو گئی گیلاس
چڑھا دیے گئے بارگاہ گوہر بار سے لیکر ہر بارگاہ تک دو رویہ ٹٹیان لگائی گئین فرش تمامی کا بچھا
ہوا تھا سردار مصروف اہتمام تھے دوکانین لشکر کی کھلی ہوئی تھین اور یہ حکم تھا کہ لشکر افسونہ سحر ساز
جادو و کم کم جادو و گل افشان جادو کے جسقدر لوگ ہین جو شے وہ خریدین اُنسے قیمت نہ لی جاے

غرضکہ عجب طرح کا یہ جلسہ ہوا ہی کہ فلک بھی چشم ثوابت وا کیے ہوئے دیکھ رہا تھا ہر جادہ رشک گلشن اور ہر خیمہ غیرت بروج آسمان ہو رہا تھا جسوقت شام کو روشنی ہوئی تو تمام صحرا جگر جگر کرنے لگا قندیلون کی کثرت سے ہر شجر آشیانہ کرمک شبتاب معلوم ہوتا تھا ٹھیک آٹھ بجے رات کو دعوت وضیافت کا اہتمام ہوا سب نے کھانا کھایا انواع واقسام کے نعمات وشترخوان پر چنے گئے تھے بعد اسکے محفل عیش ونشاط آراستہ ہوئی ارباب طرب حاضر ہوے طبلہ پر تھاپ پڑی اور صحبت رقص شروع ہوئی ہر ہر ملک کے طائفہ لشکر بادشاہ اسلام مین موجود تھے ملکہ افسونہ سحر ساز وگل افشان جادو وکلم کم جادو تصویر حیرت

بنی بیٹھی ہوئی ہین اور ناچ دیکھ رہی ہین غزل	لوٹی یہ پوچھے ۔ یہان سے

مجھے دل ڈھونڈ لایا ہی کہان سے جگہ کرتی ہی یاد دوست دل مین نکلتی اُف نہو جس ناتوان سے	نہ پھونکا ابتک اپنی دشمن کو ای آہ ذرا ای درد ہٹ جانا یہان سے جلال اُسکی دعا تو پہلے سُنلو	ارے کیا ملکئی تو آسمان سے جگر مین اُسکے لیو سے وہ چٹکی نہ مانگو اپنی موت اپنی زبان سے

اب وہ وقت ہی کہ صحبت گرم ہی ناچ ہو رہا ہی گانے کا رنگ جما ہوا ہی ہر ایک عالم محویت مین تصویر بنا بیٹھا ہی صاحبان دل کی آنکھون سے آنسو جاری ہین بادشاہ اسلام ملکہ کلم کم جادو کیطرف دیکھتے اور ایک ٹھنڈی سانس بھر کر خاموش ہو رہتے ہین اور کلم کم جادو بھی نگاہین بچا کر کن انکھیون سے بادشاہ اسلام کو دیکھ لیتی ہی ادھر دیکھ لیتا اُدھر دیکھ لیا کن انکھیون سے اُنکو مگر دیکھ لینا ادھر تو دزدیدہ نگاہین اپنے اپنے کام مین مصروف ہین دونون عاشق اور دونون معشوق ہین لطف دیدار حاصل ہی اگرچہ ہم آغوشی کی تمنا بہت کچھ ہاتھ پانون مار رہی ہی مگر شرم رسوائی نے ایسا جکڑ دیا ہی کہ ہلنے نہین دیتی ہی گل افشان جادو یا ذلفقاد دار یاقوت پوش مین آنسو بہا رہی ہی تصور بندھا ہوا ہی کہ دیکھیے وہ کون سا روز سعید ہوتا ہی کہ دولت دیدار نصیب ہوتی ہی اور افسونہ سحر ساز جادو کی بھی یہی حالت ہی غرضکہ کوئی اپنے ہوش مین نہین ہی اب انکو تو اسی عالم محویت مین چھوڑا جاتا ہی اور اول حال عقاب آتش مزاج جادو کا گزارش کیا جاتا ہی کہ یہ جو افسونہ سحر ساز کے ہاتھ سے زک اُٹھا کر بھاگا ہی تو سیدھا داخل طلسم نہ طاق ہوا وہان اکوان تاجدار نشۂ کبر وغرور مین مست تخت خداوندی پر بیٹھا تھا اور کیوان تاجدار بھائی اسکا جو مالک طاق پنجم ہی بمرتبہ وزارت ونیابت حاضر تھا ساحران نامی وگرامی کا مجمع تھا تین ہزار ساحر بمرتبۂ افسری ذیگلون اور کرسیون پر بیٹھے تھے جنمین سے ایک ایک سامری وقت اور جمشید زمانہ تھا یہ فکر بھی نہ تھی اور خیال مین بھی نہ آتا تھا کہ اسطرح کون آتا ہی اور کس ارادہ سے آتا ہی اکوان کو یہ خیال ہی کہ اگر اُف کر دونگا تو بدیع الملک کا مع لشکر نشان بھی باقی نرہیگا کہ یکایک عقاب آتش مزاج جادو یہانسے گھبرایا ہوا پہونچا اور سامنے اکوان تاجدار کے بیہوش ہو کر گر پڑا اکوان تاجدار نے آب دمیدۂ سحر چھڑک کر اسے ہشیار کیا اور پوچھا کہ کیا حالت گذری اُسنے بیان کیا کہ خداوندا آپکی بھانجی صاحبہ ملکہ افسونہ سحر ساز جادو نے رعایت کی جو مین زندہ پلٹ کر طلسم مین پہونچا ورنہ اُنھون نے ہر طرح مجھے بے بس کر دیا تھا مین اُنکا کچھ نہین کر سکتا تھا جسوقت طبل بجا اور پرکالہ جادو نے اپنے سحر سے لشکر کو غارت کرنا شروع کیا تو بروقت ملکہ گل افشان جادو پہونچ گئین اور بعد ازین وہان پیارے گئے مین سے گل افشان جادو واخضر جادو وکلم کم جادو کو طائر بنا کر قفس مین بند کر لیا اب مین بھی قتل

اہل اسلام کیطرف متوجہ ہوا کہ یکایک سامنے سے ہماری شاہزادی صاحبہ نمودار ہوئین اُنھون نے
سب سحر میرے رد کر دیے قریب تھا کہ مین مارا جاؤن مگر بھاگ کر جان اپنی بچائی اُنھون نے چلتے وقت
آپکو بھی ایک پیام دیا تھا وہ یہ ہی کہ اب تو مین نے جو کیا وہ کیا اگر آپ چاہتے ہین کہ مین زندہ نہ ہون تو اپنے
ہاتھ سے مجھے قتل کر ڈالیے مجھے کوئی عذر نہوگا لازم ہونکو میرے مقابلہ مین بھیجکر مجھے ذلت نہ دیجیے اگرچہ
مین نالایق سہی تاہم آپکی بھانجی ہون بڑے غضب کی بات ہی کہ مجھے کوئی ساحر طلسمی گرفتار کرلے یہ کیسا
دشوار ہی مرجاؤن گی مگر گرفتار نہون گی ہان اگر آپ خود تکلیف فرمائین یا چھوٹے ماموں صاحب کیوان
تاجدار کو میری گرفتاری کے واسطے بھیجدین تو شاید مین اسیر ہو جاؤن یہ سنکر کیوان تاجدار چونکا
اور اسنے کیوان کیطرف دیکھا کیوان تاجدار نے دست بستہ عرض کی کہ عقاب آتش مزاج سچ کہتا
ہی اس چھوکری نے سحر آپ ہی سے تعلیم کیا ہی پھر کسیکا سحر اُسکے سحر کو کیا رد کرسکتا ہی اسیطرح گلم جادو
کو مین نے علم سحر تعلیم کیا تھا پھر اب یہ چھوکریان کسی کی حقیقت کیا سمجھتی ہین گرفتار ہونا ان کا آسان
نہین ہی تاوقتیکہ مین نجاؤن اور یہ تو کیونکر عرض کرون کہ حضور تکلیف فرمائین الا مجھے اجازت
دین کہ مین اُن سب کو گرفتار کرکے حاضر کرون پھر جہان چاہیے قید کر دیجیے گا اور جسے چاہیے
نگہبان مقرر کر دیجیے گا کیوان تاجدار نے کہا کہ اچھا تم جاؤ اور انجلال نقش بند کو اپنے ہمراہ لیتے جاؤ اور
کچھ ساحر اور بھی اپنے ہمراہ لیتے جانا کیونکہ ضرورت پڑیگی یہ سنکر کیوان تاجدار نے چند ساحر اپنے ہمراہ لیے
اور جانب بیابان نہ طاق روانہ ہوا جسوقت راہ طے ہوئی اور کیوان تاجدار مع لشکر وسپاہ ساحران
آکر بیابان نہ طاق مین پہونچا اور خیمہ اسکا برپا ہوا لشکر اُترا اسنے ساحرونکو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو کہ افسونہ
سحر ساز وغیرہ کہان ہین ساحر برائے تفحص روانہ ہوے یہان صبح کا وقت ہی جلسہ برخاست ہوچکا
ہی افسونہ سحر ساز وگل افشان جادو وگلم گلم جادو بادشاہ اسلام سے رخصت ہوکر اپنے اپنے لشکرون
کیطرف جارہی ہین کہ نظر افسونہ سحر ساز کی آرسی پر پڑی یہ آرسی مانند آئینہ سکندری کے کل حالات
بتاتی ہی بس جیسے ہی نظر آرسی پر پڑی تصویر کیوان تاجدار کی نظر آئی افسونہ سحر ساز جھجک گئی اور اندام
مین رعشہ پڑگیا رنگ رو متغیر ہوگیا بلکہ گلم جادو نے پوچھا کہ کیون مزاج کیسا ہی گل اندام جادو دیکھنے لگی
افسونہ سحر ساز جادو نے کہا بہن کیا کہون پیمانہ عمر لبریز ہوگیا اور مدت عمر پوری ہوئی اب نہ معلوم ہم کہان
اور تم کہان ہو ایک مقام پر رہنے کے دن جلدی گئے گل اندام نے کہا کیون ہمشیرہ آخر یہ کیا سبب جو تم
اسقدر ہراسان ہو مجھسے تو بیان کرو افسونہ سحر ساز نے کہا کہ ماموں جان ہماری تمھاری گرفتاری کیواسطے
بیابان نہ طاق مین آگئے یہ کہکر کچھ اسم پڑھکر آرسی پر دم کیے اور کہا کہ اے آرسی مثل میرے انکو بھی حالات مفصل
سے آگاہ کر یہ کہنا تھا کہ گلم جادو اور گل اندام یہ دونون تھر تھر کانپنے لگین اور باہم مشورہ ہوا کہ کیا کرنا چاہیے
افسونہ سحر ساز جادو نے جواب دیا کہ میرے نزدیک لڑنا بھڑنا فضول ہی اسواسطے کہ ہم انکا کیا کر سکتے ہین اور
اگر بھاگوگی جب بھی گرفتار ہو جاؤگی لہذا مناسب یہی معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت وہ طلب کرین اُنکے پاس چلی چلو
اور مین گفتگو کرلونگی بعد اسکے جو مقدر کا لکھا ہی وہ ہر طرح ظہور مین آئیگا یہ صلاح سبکو پسند
آئی اور باہم خیمہ افسونہ سحر ساز کی طرف چلین افسونہ سحر ساز نے کہدیا تھا کہ اب ہمارا
تمھارا یکجا رہنا درست ہی اور متفرق رہنا ٹھیک نہین اس واسطے کہ ایک دوسرے کی حفاظت کرتا

غرضکہ یہ تینون شاہزادیان ایک ہی مقام پر جمع ہوئین وہان ساحرون سے نے خبر کیوان تاجدار کو پہونچائی کہ فلان مقام پر ایک خیمہ مین تینون شاہزادیان جمع ہین کیوان تاجدار نے اجلال النقش بند سے کہا کہ مجھے حجاب آتا ہی کہ مین ان لڑکیون سے سامنا کرون لہذا تم ایک نامہ اپنے نام لکھ بھیجو کہ مین تمھارے لینے کو آیا ہون اگر وہ مان لین فبہا ورنہ طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرو جسوقت یہ تمسے گرفتار نہ ہوسکین گی تو مین ان سب کو اسیر کر لیجاؤن گا در ظاہر طور پر لشکر اسلام سے سامنا نہ کرون گا کیونکہ مجھے شرم دامنگیر ہی اور یہ حجاب آتا ہی کہ الکوان تاجدار کا بھائی خود ہمارے مقابلہ پر آیا تھا اور لوگ طعنہ زن ہون گے یہ کہکر کیوان تاجدار نے تو سحر غائب کیا اور خیمہ اپنا مع چند رفقا کے نگاہون سے پوشیدہ کر لیا اور اجلال النقش بند نے ایک نامہ بنام ملکہ افسونہ سحر ساز جادو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای شاہزادی و خداوندزادی مین حضور کے لینے کو آیا ہون آپکے ماموں صاحب نے یاد فرمایا ہی لہذا مناسب یہ ہی کہ اب تشریف لیچلیے یہ اچھی بات نہین ہی کہ وہ بار بار آپ کو یاد فرماتے ہین اور آپ کچھ خیال نہین کرتین بلکہ جو لوگ لینے کو آتے ہین وہ قتل ہوتے ہین یہ امر بھی خداوند کے خلاف ہوتا ہی اور اگر اب بھی آپ تشریف نہ لیچلین گی تو اتنا خیال رہے کہ پھر اس خادم کو گستاخی کرنا ہوگی اور بجبر لیجاؤن گا یہ نامہ لکھکر اجلال النقش بند نے ایک طائر سحر کے گلے مین پہنا دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر کہا کہ جا اور جواب اسکا ملکہ افسونہ سحر ساز جادو سے لے آ بس وہ طائر چہکار کر اُڑا اور خیمہ افسونۂ سحر ساز کے اندر آکر نامہ منقار سے گود مین افسونۂ سحر ساز کی ڈالدیا اور خود بالاے ہوا اُڑا گیا افسونۂ سحر ساز نے نامہ کو پکار پکار کر پڑھا جسوقت یہ لفظ پڑھا کہ پھر مین بجبر لیجاؤن گا منھ ملکہ افسونۂ سحر ساز کا سرخ ہوگیا بپشت پر لکھدیا کہ کیا مجال ہی تیری جو تو مجھکو لیجا سکے سوا چھوٹے ماموں صاحب کے جو تشریف لاے ہین وہی مجھکو لیجائین گے تیری اتنی مجال نہین ہی جو ہمین لیجا سکے اور تو کچھ خیال نہ کر جو تجھسے ہوسکے وہ کرلے یہ جواب تحریر کرکے اُس طائر کی طرف اشارہ کیا طائر آکر ہاتھ پر بیٹھا ملکہ افسونہ سحر ساز نے نامہ طائر کے گلے مین ڈال دیا طائر اُڑ کر روانہ ہوا اور پاس اجلال النقش بند کے پہونچکر نامہ دیا جسوقت اجلال النقش بند نے جواب پڑھا سمجھ گیا کہ یہ یون نہین جائین گی بس اُسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ بس اُسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی اُسوقت عیاران لشکر اسلام خدمت بادشاہ عالی مقام مین حاضر ہوے اور بعد دعا و ثنا سے شاہی بجالانے کے عرض کی کہ لشکر ساحرون کا طلسم نہ طاق سے پھر آیا ہی اور طبل جنگ بجا ہی فرمایا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے اُدھر ملکہ افسونہ سحر ساز کو خبر پہونچی اُسنے بھی طبل جنگی بجوایا اب تینون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی اور کیوان تاجدار نہایت مشوش ہوا اس واسطے کہ اسکو اپنا اظہار منظور نہین ہی کہ خلاف عزت ہی مگر مجبور کیا کر سکتا ہی یہان افسونہ سحر ساز جادو و ملکہ کم کم جادو و گل فشان جادو نے باہم یہ صلاح کی کہ اسیوقت چلکر بادشاہ اسلام سے رخصت ہو لینا چاہیے اسواسطے کہ صبح کو اس حرامزادی کو ماریں گے علاوہ اسکے اور جو مقابلہ کو نکلے گا ہمین کسیکا کچھ خوف نہین ہی لیکن کیوان تاجدار ضرور ہم سبکو گرفتار

کرے جائے گا یہ تصور کرکے یہ تینون شاہزادیان پھر خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوئین خبر بادشاہ اسلام کو ہوئی سرداروں کو برائے استقبال بھیجا اور نہایت عزت کے ساتھ ان کو قریب اپنے جگہ دی اور فرمایا کہ پھر کچھ ساحر طلسم بھی آئے ہین اور طبل جنگ بجا ہی افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ حضور اب وہ وقت آگیا کہ ہم سب گرفتار بلا ہونگے کل کسیطرح بچ نہین سکتے لہذا ہم نے یہ کہا کہ چلکر ظل اللہ کی قدمبوسی حاصل کرلین پھر نہین معلوم زندگی وفا کرے یا نہ کرے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اگر اسقدر خوف گرفتاری ہو تو کیون مقابلہ کیجیے آپلوگ بارگاہ سلیمانی مین قیام پذیر ہون میر الشکران کافرون سے مقابلہ کریگا اگر ہم سب مارے بھی گئے تو جسوقت تک آپ بارگاہ سلیمانی سے باہر نہ نکلیے گا اُسوقت تک کسی کی مجال نہین ہی جو آپ کو گرفتار کرسکے اگر خود اکوان اور کیوان بھی آئین تو قابو نہ پائین افسونہ سحر ساز نے عرض کی کہ حضور اگر یہ حفاظت بارگاہ سلیمانی سے ممکن ہی تو آپ اپنے سردارون سمیت بارگاہ سے باہر تشریف نہ لائیے تاوقتیکہ ہمارے ان کے فیصلہ نہو جاے اول تو حضور کے اقبال سے مین اس موے اجلال کو سر میدان جانور نہ بنا دون تو افسونہ میرا نام نہین لیکن خوف اتنا ہی ہے کہ خود چھوٹے ماموں صاحب یعنے کیوان تاجدار تشریف لائے ہین اور پوشیدہ طور پر اسی صحرا مین مقیم ہین جسوقت اور ساحر قابو نہ پاسکین گے تو یقین ہی مجبور ہو کر وہ خود ظاہر بظاہر مقابلہ کرین گے پھر ہم اُن سے تھوری مقابلہ کرسکتے ہین اسلیے کہ اُنھین کے سکھائے ہوے ہین کوئی سحر ہمارا اُن پر اثر نہین کرسکتا اور اُن کا سحر ہم پر ضرور اثر کرے گا لہذا مقابلہ کرنے سے نہ کرنا بہتر ہی اس مین شاید کوئی صورت اچھائی کی پیدا ہو اور قتل سے بچین گرفتار ہون شاید فتح طلسم نطاق کے بعد رہائی حاصل ہو اور پھر قدمبوسی نصیب ہو غرضکہ عجب طرح کی حالت تھی کہ ایک ایک کے منھ کو بحسرت ویاس دیکھتا تھا تمام سردار جمع ہین بادشاہ اسلام بار بار ملکہ لعل جادو کی طرف دیکھکر آہ سرد دل پر درد سے کھینچتے ہین اُدھر لعل جادو ٹھنڈی سانسین بھرتی اور رہجاتی ہی جسوقت کوئی سردار اُٹھنے کا قصد کرتا ہی تو بادشاہ اسلام فرماتے ہین ؎ غنیمت جان لے مِل بیٹھنے کو آپکی اِک اوان دگرگون حال ہو جاتا ہی اکدم مین زمانے کا بھائیو اس راتکو غنیمت جانو جسنے جسکو دیکھ لیا دیکھ لیا کل ہم مین سے کوئی بھی نہ ہوگا اسواسطے کہ اگر قضا ہماری آئی نہین ہی تو کوئی اندیشہ نہین ہر اسکا قضا کا حال اور کسیکو سواے رب ذوالجلال کے نہین معلوم لیکن بظاہر اسب سامان موت کے مہیا ہو چکے ہین اسواسطے کہ جن لوگون پر دار ومدار تھا وہ خود مایوس ہین ادنے ادنی ساحر طلسم نطاق کے بلاے بد اور آفت روزگار ہین آج اب تو سامنا کیوان تاجدار کا ہی جسکا بھائی ساحرون مین خداوندی کرتا ہی اور وہ خود بھی بلاے بے درمان ہی یقین ہی کہ ایک دم مین سبکو غارت کرکے چلا جائے گا اسی عالم مین ستارۂ سحری چمکا اور لشکرون مین ورد صبح کی بجنے لگی جوانان اسلام نے صداے اذان بلند کی لشکر کفار مین سنکھ بجنے بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا اور یہ فرماکر اُٹھے ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد اول مسجد کے پاس مین تشریف لائے وضو کرکے نماز صبح پڑھی اور دعا فرمائی کہ بار اِلٰہا تو اس

بلا سے ہم سبکو بچانا کہ تیرا نام قادر و توانا ہی ؎		دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست

یہ فرمایا کہ سحر زدہ لشکر اور کیا سواری حاضر تھی بادشاہ اسلام تخت پر جلوہ افروز ہوئے سواری برآمد
ہوئی سردار ہشتیر جو حاضر تھے صف باندھکر مجرے کو جھکے بادشاہ اسلام اشارہ سے جواب
دیتے ہوئے میدان جنگ کیطرف چلے اور سرداروں کو مرکبوں پر سوار ہونے کی اجازت ملی جسوقت
سواری میدان جنگ میں پہونچی صفیں درست ہونے لگیں اُسطرف سے آمد لشکر کفار کی شروع ہوئی
آگے آگے اجلال نقش بند کہ ملعون ساحر بھی ہی اور حکیم بھی ہی بلاے بیدرمان اور آفت
جہان یعنی ایک سنگ مرمر کی چوکی پر سوار یعنی ہوا پر اُڑتی ہوئی پشت پر اسکے ساحران غدار
آفت روزگار اسباب سحر تن پر آراستہ کیے ہوئے تشقہ پیشانیوں پر کھینچے ہوئے تلک دیئے ہوے
جھولیان سحر کی لٹکی ہوئی اُنمیں اسباب سحر بھرا ہوا جانوران سحر پر سوار ڈھولے ڈیرو بجاتے ہوئے
سنکھ پھونکتے ہوئے گھنٹے بجتے ہوئے آوازیں یا سامری یا جمشید با خداوند اگوان تاجدار کی بلند
ہو سکیے سب برے جمائے کھڑے ہوئے یہ ایک ایک اکو ساحر ہیں جنمیں سے ہر ایک سامری وقت
جمشید زمانہ ہی وہ لوگ ہیں جنکے سامنے آئینہ اندام جادو طفل مکتب قرار پایا اور اتنا بڑا
بادشاہ طلسم ہوکر منہ نہ کھول سکا چونکہ اجلال نقش بند حکیم بھی ہی اور ساحر بھی اس سبب
سے سالار لشکر قرار پایا ہی ورنہ اور بھی ساحر اس وقت لشکر میں ایسے ایسے موجود ہیں جو لائق
افسری ہیں غرضکہ یہ لوگ بھی صفیں آراستہ کرنے لگے اجلال نقش بند حیرت سے لشکر اسلام
کو دیکھ رہا ہی اور کہہ رہا ہی کہ کیا کیا جوان لشکر اسلام میں ہیں کہ منتخب روزگار و وحید عصر ہیں ادھر
ملکہ افسونہ سحر ساز جادو ایک جانب اپنے لشکر کو صف بستہ لیے ہوئے ہی چالیس ہزار نازنینیں بازو
بط و طاوس سحر وغیرہ پر سوار جوڑے کج بندھے ہوئے مالے موتیوں کے گلے میں پڑے ہوئے
اور آگے تخت ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کا بالاے تخت ایک سائبان سرخ کھنچا ہوا ملکہ تاج سر پر
رکھے ہوئے اول آکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا بعد اُسکے اپنے لشکر کے آگے بمرتبۂ افسری
کھڑی ہوئی اُسکے برابر ملکہ گل اندام جادو اُسکا سامان اور لشکر بھی مثل افسونہ سحر ساز کے
تھا کہ تخت پر سوار تاج سر پر رکھے ہوئے سائبان گلرنگ تخت پر کھنچا ہوا چار گلدستے تخت کے
آگے لگے ہوئے ایک طرف ملکہ کم کم نازک اندام اپنی فوج کو لیے ہوئے اور اخضر جادو
اسکا سپہ سالار بنا ہوا کیونکہ یہ قبل اسکے بھی اسکے باپ اصفر جادو کا ملازم تھا یہ بھی صفیں لشکر
کی درست کیے ہوئے منتظر وقت کا ہی جسوقت صفوف قتال و جدال آراستہ ہو چکیں اور
نقیب نقابت کرکے ہٹے تو اجلال نقش بند نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا اور کہا کہ ای مہوش جادو
نکلو میدان میں اور ان شاہزادیوں کو سمجھاؤ اگر مان لیں فبہا ورنہ گرفتار کرکے لیچلو یہ سنکے مہوش جادو
نے اپنا طاؤس سحر اُڑایا اور میدان میں آکر آواز دی کہ ای ملکہ افسونہ سحر ساز آپکو لازم یہ
ہی کہ جو ہوا وہ ہوا بس اب طلسم نہ طاق میں چلیے اور خاندان کی رسوائی نہ کیجیے اسوقت تک
ہم لوگ آپ کا ادب کرتے ہیں مجبوراً بے ادبی کرنا ہوگی جسوقت تشریف لیچلیں گی تو کسیکو عذر نہ
ہوگا ورنہ کوئی جھانیگا یہ اشارہ گل اندام جادو اور کم کم جادو کی طرف تھا بس فوراً افسونہ سحر ساز
نے جواب دیا کہ ای مہوش جادو تجھسے جو ہوسکے کوتاہی نہ کر اور ادب و لحاظ کو اُٹھا دے

اسو اسطیلہ تو جنکے سبب سے ہمارا ادب کرلی تھی اب ہم خود انکا ادب کرنا گناہ جانتے ہین تاوقتیکہ
وہ مذہب اسلام نہ اختیار کرین اب ہماری راہ اور اُنکی راہ اور نہ ہمکو اُنسے مطلب ہی اور نہ اُنھین ہمسے یہ
سُنکر مہوش جادو نے کہا کہ بھیجہ کسیکو براے مقابلہ بھیجیے افسونہ سحر ساز ہنوز کوئی جواب نہ دینے پائی تھی کہ
اصغر جادو نے اپنا مرکب سحر اُڑایا اور بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور کہا
ای مہوش جادو تیری بھی لیاقت ہی کہ تو شاہزادیون کے مقابلہ کو نکلا ہی مہوش جادو نے کہا کہ
پھر کیون شاہزادیان ایسی راہ چلین کہ ملازمون سے سامنا کرنا پڑے اگر وہ اپنے مامون کے خلاف
نہ ہوجاتین تو یہ نوبت نہ آتی اصغر جادو نے کہا کہ بس زبان درازی کو موقوف کر اور لا حربہ اپنا یہ سنکر
مہوش جادو نے کچھ اسم سحر پڑھا اور ترنج سحر جھولی سے نکال کر بالاے آسمان اُچھال دیا اب
وہ ترنج شق ہوا اور اُسمین سے ایک ماہتاب پیدا ہوا اور چمک کر اصغر جادو پر گرا اصغر جادو نے
اُف کی کہ منھ سے شعلہ پیدا ہوا اور ماہتاب سے لپٹ گیا کچھ دیر تک دونون لڑا کیے یہ معلوم
ہوتا تھا کہ شعلہ سرخ شعلہ زرد سے لپٹا ہوا ہی آخر کار دونون ایک ہوکر مہوش جادو کیطرف چلے
مہوش جادو نے زبان مین نشتر دیکر خون بہایا اور کچھ اسم سحر پڑھکر شعلہ پر مارا کہ وہ دونون جلکر خاک
ہوگئے اور مہوش جادو ادھر بیہوش ہوکر گرا اصغر جادو ادھر بیہوش ہوگیا دونون طرف کے
ساحر آئے اور اپنے اپنے سردار کو اُٹھا لیگئے ان دونون کے بیہوش ہوجانے کا سبب یہ تھا
کہ برابر کے سحر تھے اور انکا رد ہونا دشوار تھا برسون کے ریاض سے تھے جنکو مہوش جادو نے مٹادیا
اسی سبب سے یہ دونون بیہوش ہوگئے الغرض اب لشکر اجلال نقش بند سے اسفل جادو نکلا اور
اسنے آتے ہی ایک گولہ فولادی زمین پر مارا کہ وہ شق ہوا اور دھوان پیدا ہونے لگا اور رفتہ انہین
پھیلنے لگا اول اس دھوئین نے رخ لشکر گل افشان جادو کا کیا سب حیران تھے کہ یہ کیا معرکہ ہی کہ
یکایک اُس دھوئین کے اثر سے آنسو جاری ہوے جس ساحرہ کی آنکھو مین دھوان لگا وہ رنگیلی
اور نگاہین خیرگی کرنے لگین گل اندام جادو نے چمن افروز جادو کیطرف دیکھا اور کہا کہ برطرف
کردے اس دھوئین کو اور بگولا اس موے کو کہ یہ شان سحر ہمکو دکھاتا ہی یہ سنکر چمن افروز جادو
نے ایک غنچہ جھولی سے نکالکر زمین پر پھینکا اور دستک دی ساتھ ہی غنچہ چٹکا اور نسیم سحری کے جھونکے
چلنے جسقدر دھوان اسطرف آیا تھا وہ پلٹ کر لشکر اجلال نقش بند پر جا رہا اور رہی حالت اُن
ساحرون کی ہوئی جو اہل فوج گل اندام کی ہوئی تھی یہ دیکھکر اسفل جادو نے ایک شیشہ جھولی
سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر رکھدیا اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ جسقدر دھوان تھا وہ سمٹ کر
اک مار سیاہ بنکر اُس شیشہ مین اُتر آیا اب اس نے ڈاٹ لگادی اور جھولی مین رکھ لیا چمن افروز
جادو نے اپنا سیس پھول اسفل جادو پر کھینچ مارا اسفل جادو ہنسا کہ یہ بھی کوئی سحر ہی لیکن وہ سیس پھول
جو اسفل کے منھ پر پڑا ایسی خوشبو اسکے دماغ مین پہونچی کہ مست ہوگیا اور جھومتا ہوا چلا اور چمن افروز
کمند سحر لیکر اسکی گرفتاری کو بڑھی اجلال نقش بند نے دیکھا کہ یہ اسیر ہوا چاہتا ہی جلدی سے ایک
بانسری جھولی سے نکال کر بجائی کہ آواز اُسکی اسفل جادو نے سنی سحر چمن افروز کا اُسپر
سے برطرف ہوا اور وہ ہوش مین آیا بس یہ دیکھکر گل افشان جادو کو تاب نہ رہی کہا او بے ایمان

تجھے غیرت تو نہ آئی کہ سامری کی بانسری بجاکر تونے رد سحر کیا ایک چھوکری کا سحر تجھسے رد نہو سکا اگر یہی طریقۂ جنگ ہی تو لے ہم آتے ہین اب سحر ہمارا رد کر یہ کہکر گل افشان جادو نے اپنے ابر گل افشان کیطرف اشارہ کیا دیکھا تو وہ سائبان گلرنگ بلند ہوا اور صورت ابر کی اُسنے پیدا کی اور گرجتا ہوا لشکر اجلال نقش بند کیطرف چلا اُدھر کم کم جادو نے گلدستۂ ارغوانی کھینچکر پھینک دیا کہ سامنے لشکر اجلال کے گرا اور پنکھڑیان اسکی بکھرین تختۂ زعفران کا پھولا اور ہر ایک ساحر قہقہہ مارنے مارتے بیہوش ہونے لگا ہر طرف یہ حالت تھی کہ سیکڑون لوٹ رہے تھے اور بیہوش ہو رہے تھے اُدھر ابر گل افشانی کرنے لگا جسپر پھول گرا وہ شعلہ ہو کر بھڑکا اور رفو ہو گیا یہ دیکھکر اجلال نقش بند گھبرا گیا اور ہر چند اسنے کوشش کی مگر نہ ابر برطرف ہوا اور نہ تختۂ زعفران خزان ہوا بس یہ دیکھتے ہی اس نے ایک ناریل جھولی سے نکالا اور کچھ بڑبڑا کر آواز دی کہ یا خداوند الکوان تاجدار مدد کیجیے اور یا کیوان تاجدار حکم دیجیے کہ یہ تختۂ زعفران خزان ہو اور یہ ابر گل فشان جلکر خاک ہو جائے یہ کہتے ہی اسنے ناریل زمین پر مارا ناریل کا گرنا تھا کہ تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی اور ہزار ہا شعلہ اُس ناریل سے نکلے چمک سے اُنکی آنکھین سبکی جھپک گئین اور شعلے چمک کر کشت زعفران پر گرے اور خرمن ریاحین ملکہ کم کم جادو کو پھونک دیا ادھر تو تختۂ زعفران جلکر خاک ہوا اُدھر ملکہ کم کم جادو بیہوش ہوئی اب یہ شعلہ ابر گل افشان کیطرف متوجہ ہوئے اور دامن ابر سے جاکر لپٹے ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا او اجلال تیری کیا ہستی تھی کہ تو سحر کم کم جادو اور گل اندام جادو کا رد کر سکتا مگر معلوم ہوا کہ یہ ناریل سحر ساختۂ کیوان تاجدار تھا خیر تونے اگر ان دونون کے سحر کو رد کیا ہی تو مین تجھے بھی پھونکے دیتی ہون تاکہ تجکو وہ وقت نصیب نہ ہو کہ تو طلسم نہ طاق مین یہ افتخار ظاہر کرے کہ ہمنے خداوند زادیون کے سحر کو رد کیا یہ کسکی بدنامی ہی مگر افسوس کہ چھوٹے ماموں صاحب کو اسکا کچھ خیال نہین جب اپنے سحر سے کام لیا تو نام دوسرون کا کیون کرتے ہین اب بھی مین کہتی ہون کہ اگر وہ خود سامنے آکر ہمین گرفتار کرین تو ہم سر بھی نہ اُٹھائینگے یہ کہکر اسنے دہن سے لعل شبچراغ اُگلا اور کہا کہ ای شعلۂ سحر ضحاک لینا اس کافر کو یہ کہتا تھا کہ وہ لعل شعلہ بنکر اجلال نقش بند کی طرف چلا اور ساتھ شعلے کے ملکہ افسونہ سحر ساز چلی اُدھر شعلہاے سحر کیوان تاجدار نے ابر گل افشان کو پھونکا اور گل افشان جادو بیہوش ہو کر گری اب یہ شعلے لشکر گل افشان جادو کیطرف چلے لیکن ان سے پہلے شعلہ سحر افسونہ قریب اجلال نقش بند کے پہونچگیا اور اجلال نقش بند نے گولے ترنج نارنج شعلہ پر مارنا شروع کیے مگر یہ شعلہ کس سے رُکتا ہی جس پر گرا جلا کر خاک کیا سب حربہاے سحر جل گئے بس اسنے گھبرا کر وہی سامری کی بانسری یا خداوند کیوان تاجدار کہکر شعلہ پر کھینچ ماری بس شعلہ بانسری سے لپٹ کر زمین پر گرا اور بانسری نے سانپ بنکر شعلے کو نگل لیا افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ افسوس یہ تحفہ اور ان ساحرون کو دیے گئے ہین کہ ہمین گرفتار کرین بس افسونہ سحر ساز نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ترنج سحر نکال کر اُسکو اپنی زبان کے خون سے تر کیا اور مار سیاہ پر کھینچ مارا اور آواز دی کہ جسطرح تونے میرے شعلہ کو نگل لیا ان شعلون کو بھی نگل لے بس یہ سننا تھا کہ وہ مار سیاہ تڑپا اور اُن شعلون کیطرف چلا جو قریب لشکر گل اندام کے پہونچ گئے تھے اور جادوگرنیون کو جلا رہے تھے شور الامان ان مین بلند تھا بس یہ مار سیاہ یکے بعد دیگرے سب شعلونکو

نکل گیا اور پلٹ کر چلا اجلال نقش بند نے کہا کہ اب بھی خیریت ہی آپ چلی چلیے کیون اپنے ہاتھون
اپنی عزت کھوتی ہین افسونہ سحر ساز نے کہا او ملعون بغیر ماموں صاحب کے آئے ہوے مین نجاؤنگی
اگر تجھو مین کچھ دم ہی تو تجھے سے چل ہر چند کہ میرا وہ سحر بالکل بیکار ہو چکا جو تیرے لشکر بھر کو کافی تھا
مگر اب بھی تجھ ایسون کے واسطے مین بہت ہون یہ سُنکر اجلال النقش بند نے کمند سحر پھینکی افسونہ سحر ساز
جادو نے پنجہ سحر سے حلقہاے کمند کو کاٹ دیا اور کہا تو نہ مانے گا لے اسے یہ کہکر وہی تفنگ سحر
نکالا جو عقاب جادو نے گل فشان پر مارا تھا اور جانور بنا کر قفس مین بند کر لیا تھا یہ ساختۂ اکوان تاجدار
ہی بس جیسے ہی افسونہ سحر ساز نے تفنگ مارا اجلال نقش بند نے دستک دی کہ صدہا سپرین
آکر سد راہ ہوئین مگر یہ تفنگ کب رکتا ہی سپر دن کو توڑ کر سر مین اجلال النقش بند کے در آیا اجلال
نقش بند زمین پر گر کر تڑپا اور صورت ایک زاغ سیاہ کی بنکر ملکہ افسونہ سحر ساز کے ہاتھ پر آ بیٹھا افسونہ
سحر ساز نے دستک دی دیکھا کہ ایک پریزاد قفس آہنی لیے ہوے پیدا ہوئی اور قفس سامنے ملکہ
افسونہ سحر ساز کے رکھدیا افسونہ سحر ساز نے کھڑکی اُسکی کھولکر اجلال نقش بند کو قفس مین بند کر دیا
اور اب مار سیاہ کو اشارہ کیا کہ لے اسکے لشکر کو بس وہ مار سیاہ لشکر اجلال نقش بند کی طرف چلا اہو
لشکر کے پاؤن اُٹھ گئے اور سانپ نے پیچھا کیا افسونہ سحر ساز برابر آوازین دے رہی ہی کہان لینا
کافر جانے نہ پائین ادھر بادشاہ اسلام نے تعریف کی کہ ای ملکہ افسونہ سحر ساز کیا کہنا اور لشکر اسلام مین
نقارے خوشی کے بجے مگر گل اندام جادو اور کم کم جادو اسیطرح بیہوش پڑی ہین ان کو ہوش
تھا اور ملکہ افسونہ سحر ساز پنجرہ قید اجلال النقش بند کا ہاتھ مین لیے ہوے کھڑی تھی اور برابر سحر کو
زور دے رہی تھی اور مار سیاہ لشکر اجلال النقش بند کو منتشر کر رہا تھا جسکو اس نے دم مار دیا
وہ تڑپکر مر گیا جسکو کاٹ لیا کھوپڑی چٹک گئی ایک قیامت برپا تھی ساحر دہائی دے رہے تھے
کہ یکایک ایک تڑاقا ہوا اور برق چمکی کہ آنکھین سبکی مع افسونہ سحر ساز جادو جھپک گئین اور نعرہ
کیوان تاجدار کا ہوا دیکھا کہ ایک بادشاہ جلیل القدر تاج تکلف بر سر چار قبہ شاہنشاہی در بر سر
بر چتر کو گردش تخت مرصع کار پر سوار زنار گلے مین پڑا ہوا قشقہ پیشانی پر کھنچا ہوا جھولی زرد وزی لٹکی
ہوئی اور ہاتھ مین وہی مار سیاہ جو لشکر کو پریشان کر رہا تھا سامنے افسونہ سحر ساز کے آیا اور
کہا او چھو کری یہ کیا حرکت تھی تو طلسم سے براے گرفتاری شعلہ آئی تھی یہان آکر خدا پرستون کی
شریک ہو گئی اور ان کو بھی اپنی بہکا کر اپنے ساتھ لیا کم کم جادو کو بھی ورغلانا اور خدا پرستون کا
شریک کر دیا تجھے کچھ ہمارا خوف نہ آیا کس کس کو تیرے لینے کیواسطے بھیجا مگر تو نے پشیمانی کے
بدلے سرکشی کی اور ملازمین کو قتل کیا کہو اب کیا کہتی ہی افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ بیشک آپکا
مجھے خوف تھا مگر آپکا خوف خدا سے زیادہ نتھا مین اپنی خوشی کبھی طلسم نہ طاق مین نجاؤنگی ہان مجبوری
دوسری چیز ہی اور آپکو خود یہ خیال نہوا کہ ملازمین کو ہمارے مقابلے کیواسطے بھیجا یہ کیسی ذلت
ہوئی کیوان تاجدار نے کہا اسوقت تیری ذلت کا خیال کرتے یا اپنی عزت کا پاس کرتے ہمارے
واسطے یہ ذلت نہ تھی کہ ہم طلسم سے باہر آتے اور سامنے خدا پرستون کے تجھسے مقابلہ کرتے
افسونہ سحر ساز جادو نے کہا کہ مقابلہ آپسے کون کر سکتا ہی ہم مین سے کسیکی اتنی مجال نتھی جو آپسے

مقابلہ کرے ہمیں تو شرم اسی کی تھی کہ ملازمین مجکو نہ لیجائیں بلکہ آپ تشریف لائیے اور ہمیں لیجائیے کیوان تاجدار
اس گفتگو کو یہ سمجھا کہ افسونہ کسی بات پر رنجیدہ ہو کر چلی آئی ہو اسنے کہا کہ مجھے حال تمہارے ملال کا معلوم
ہوتا تو مین خود ہی آکر لیجاتا کسیکو کیون بھیجتا مگر تمنے تو اظہار اپنے رنج کا نہ کیا اور بلکہ دشمنون کی شریک
ہوئین افسونہ سحر ساز نے کہا کہ مجھے ملال و رنج کسی نوع کا نتھا مین اظہار کس بات کا کرتی میری برگشتگی
اور کنارہ کشی جس سبب سے ہوئی ہی وہ عجیب و غریب ہی مجھے انجام کا خوف ہی کہ جہنم مین نہ جلون دنیا
مین تو ہر طرح بسر ہو جائیگی خواہ عیش سے ہو یا مصیبت سے کیوان تاجدار نے کہا مفصل
بیان کرو کہ سمجھ مین آئے افسونہ سحر ساز نے کہا کہ مجھے بیان کرنے مین کوئی عذر نہین ہی مگر آپکو
یقین نہ آئیگا خیر سُننے یہ کہکر اسنے وہی خواب اپنا بیان کیا جو شاہزادہ سہراب ثانی سے بیان
کیا تھا کہ گویا لوگ مجھے آتشی زنجیرون مین باندھکر ایک صحرا مین لائے ہین اور کہتے ہین کہ یہ اسلام
نہ اختیار کرنیکی سزا ہی بس یہ سنکر کیوان تاجدار کو نہایت غصہ آیا اور کہا بس زیادہ باتین نہ بنا معلوم
ہوا کہ شامتین تیری آگئی ہین اب مین تجھے ضرور گرفتار کرونگا اور سزاے سخت دونگا افسونہ سحر ساز
نے کہا مجھے عذر کب ہی مین آپسے مقابلہ تھوڑی کرونگی خود یہ چاہتی ہون کہ ہاتھ سے آپکے قتل ہون تاکہ
سبکدوش دنیا سے ہو جاؤن اور جو کچھ گناہ مین نے کیے ہین انکا مظلمہ بھی دوسرے کے سر ہو جائے یہ
کہکر گردن جھکالی کیوان تاجدار نے وہی سانپ ہاتھ سے چھوڑا اور کہا کہ رسن سحر بنکر مشکین اسکی باندھ
یہ سنکر سانپ جھٹکا اور آکر بازو اسکے افسونہ سحر ساز جادو کے لپٹ گیا اور کھینچتا ہوا پاس کیوان تاجدار
کے لیچلا یہ دیکھکر سب اہل اسلام نہایت پریشان ہوے اور بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ مارلو اس
کافر کو کہ یہ ہمارے سامنے ہمارے مددگار کو لیے جاتا ہی یہ سنناتھا کہ جوانان اسلام نے گھوڑے
اُٹھا دیے اور تلوارین پکڑ پکڑ کر چلے کیوان تاجدار ہنسا اور بڑھکر ایک لکیر زمین پر کھینچدی اور اپنے
لشکر کیطرف دیکھا چند ساحر حاضر ہوے بس اس نے نہایت بے پروائی کے ساتھ قفس کی تیلی توڑکر
اجلال نقش بند کو نکالا اور تفنگ سحر سے کھینچکر اُسکو انسان بنایا اور افسونہ سحر ساز کی زبان پر تکلہ
سوزن کرکے اجلال نقش بند کے حوالے کیا اور کہا کہ تم جاکر طلسم گنجورہ کو آباد کرو اور اس چھوکری کو گنبد
مین قید کرکے بالاے گنبد ایک طاؤس سحر بٹھا دو کہ یہ سانپ اُسکے پاؤن مین لپٹا رہیگا جسوقت
کوئی اُسطرف گذریگا سانپ اُسے ہلاک کریگا باقی جسقدر مرحلے طلسم گنجورہ کے بسبب نہونے گنجور شاہ
کے ویران ہوگئے ہین اُنکو آباد کرو اور سب دربندونکا انتظام کرکے سلطنت اپنی وہان قائم کرو اسنے
عرض کیا کہ بہت خوب اور مع ملکہ افسونہ سحر ساز جادو اور مع اپنے ساز و سامان و رفیق و ندیم کے جانب
طلسم گنجورہ روانہ ہوا اب کیوان تاجدار نے لم لم جادو اور گل اندام جادو کو زمین سے اُٹھوایا
لیکن جوانان لشکر اسلام جو تلوارین پکڑ پکڑ کر کیوان تاجدار کیطرف چلے تھے جسکے گھوڑے نے
اُس لکیر کو ناگھا بیہوش ہو کر گرا صفین کی صفین بچھ گئین کوئی قریب کیوان تاجدار کے نہ پہونچ سکا
اب کیوان تاجدار نے اور ایسا سحر پھینکا کہ وہ جاکر گل اندام جادو کے لشکر مع چمن افروز جادو
و اصفر جادو و لشکر لم لم جادو کے باندھے ہوے کھینچکر سامنے کیوان تاجدار کے لے آیا اور سب
حسرت سے ان لوگون کیطرف دیکھتے رہگئے اب کیوان تاجدار نے ملکہ لم لم جادو کو ہوشیار کیا ۱۱

اور گل اندام کو ہوشیار کر کے دونون سے کہا کہ تم کیا کہتی ہو گل اندام جادو و کم کم جادو نے کہا کہ
اب ہم آپ سے ملنے کے قابل نہین ہین ہے اسواسطے کہ ہمنے اطاعت مذہب اسلام کی اختیار کی لہذا آپ
ہمکو قتل کروا لیجے کیوان تاجدار نے کہا کہ تمکو تنہا تھوڑی قتل کرینگے بلکہ دیکھین جن لوگون کا تمنے
ساتھ دیا ہی اونمین سے کون کون تمہارا ساتھ دیتا ہی یہ کہکر ان دونون کو علیحدہ علیحدہ مقید کر کے چند
ساحر ساتھ کر کے کم کم جادو کو طلسم گنبد بے در کی جانب روانہ کیا اور گل اندام جادو کو طلسم شرر فشان
کی جانب بھیجدیا اور ایک نامہ بادشاہان طلسم کو لکھدیا کہ انکو قید شدید مین رکھنا اور آمد و رفت
طلسم کی موقوف کروا اور آئندہ سے جو طلسم کی طرف رخ کرے اُسے دشمن جاننا اور قتل کر ڈالنا بعد اسکے
بادشاہ اسلام کی طرف دیکھکر اسنے ایک آواز دی کہ افسونہ سحر ساز طلسم گنجورہ مین مقید ہوا اور کم کم جادو
طلسم گنبد بے در مین اور گل افشان طلسم شرر افشان مین قید ہی جسکو دعوے ہو وہ جاکر چھڑا لائے
یہ کہکر دستک دی کہ تڑاقا ہوا اور برق چمکی آنکھین سب کی جھپک گئین اب جو دیکھا تو کوئی نہین ہی میدان
صاف ہی اور جو لوگ سرداران لشکر اسلام سے بیہوش ہوے تھے وہ ہوشیار ہین لکیر جو زمین پر کھینچی ہوئی
تھی جسے نانگھ کر یہ لوگ بیہوش ہوے تھے اسکا نشان بھی نہین ہی اب حریف کا پتہ بھی نہین لڑین تو کس سے
لڑین آخر کار مجبور و ناچار میدان جنگ سے پھرے لیکن نہایت رنجیدہ و غمگین بادشاہ اسلام
داخل بارگاہ سلیمانی ہوے لیکن داغ فراق ملکہ کم کم جادو قلب پر اور صدمہ سبکی اسیری کا یہ تو متردد و
متفکر ہو کر ادھر بیٹھے ہین ادھر کیوان جادو بعد قیدیون روانہ کرنے کے داخل طلسم ہوا اور کوان تاجدار
کی خدمت مین جاکر سارا ماجرا بیان کیا کہ ہر چند مین نے سمجھایا مگر وہ لڑکیان ایسی کچھ برگشتہ ہوگئی ہین کہ انکا یہی
کا قول ہی ہمین قتل کر ڈالیے مگر طلسم مین نہ لیجایئے اسواسطے کہ اب ہم مذہب اسلام کو ترک نکرینگے
اور آپسے ہمسے موافقت ہونا دشوار ہی آخر کار مین نے افسونہ کو طلسم گنجورہ مین قید کرا دیا اور اجلال
نقش بند کو بادشاہ کر کے انتظام طلسم اُسکے سپرد کیا کہ وہ ہر حلقہ کو زندہ کر سکتا ہی اور گل افشان جادو کو
طلسم شرر افشان مین بھیجدیا اور کم کم جادو کو طلسم گنبد بے در کی طرف روانہ کیا کوان تاجدار نے کہا
کہ جو کچھ کیا اچھا کیا اب کیوان تاجدار نے کہا کہ بالفعل کوئی ساحر طلسم نہ طاق مین موجود نہین ہی پس
اگر منلب ہو تو کسی معمولی ساحر کو بھیجدیجیے وہ سبکو قتل کر کے چلا آئیگا الغرض ضیغم جادو کو چالیس ہزار
ساحرون سے جانب نہ طاق روانہ کیا اب دیکھیے یہ کسوقت آتے ہین اور کب پہونچتے ہین انکو
تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور بادشاہ اسلام کو نکہ رہائی مین رکھا جاتا ہی اور یہانسے

چند کلمہ داستان ضلالت نشان اجلال نقش بند کے گزارش کیے جاتے ہین -

کہ یہ قید ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو اپنے ہمراہ لیے ہوے مع مقام جادو و مقیم جادو و عنقا سے نقش بندی اپنے
عیار طرار کے داخل طلسم گنجورہ ہوا تو عجب حالت طلسم کی دیکھی کہ تمام طلسم ویران پڑا ہوا ہی مال و خزانہ سب کچھ ہی
مگر انسان کا نام و نشان تک نہین ہی بس اسکو طبع اسنگیر ہوئی اور اس نے ایوان شاہی درست کرایا اور ہر حلقہ کو قائم کیا
حسب ہدایت کیوان تاجدار ملکہ افسونہ سحر ساز جادو کو گنبد مین قید کیا اور بالائے گنبد طاؤس سحر قائم کیا اور ساحر
کو اس طاؤس کی حفاظت کے لیے متعین کیا کہ وہ پاؤن مین طاؤس کے لپٹا رہتا ہی دن کو جو شخص اسطرف سے گزرتا ہی طاؤس آواز دیتا ہی

سانپ اس رہرو پر دم مارتا ہی یا کاٹ کر ہلاک کر دیتا ہی اور شب کو وہ سانپ اوس شعلہ کو مثل من کے اُگل دیتا ہی وہ روشنی مین اُسکی تمام صحرا مین پھرا کرتا ہی اور ہر آیندہ و روند کو نقصان پہونچاتا ہی اب آبادی طلسم کی مثل زمانۂ قدیم کے ہوتی جاتی ہی اور مرحلے بھی پھر سے درست ہو گئے ہین بعد درستی طلسم گنجورہ کے اجلال نقش بند نے خیال کیا فتاح طلسم کے واسطے ضرور ہی کہ حال دریافت کر کے انتظام اپنی موت زیست کا درست کرنا چاہیے جسوقت اسنے اپنے زور علم وسحر سے حال دریافت کر لیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ قاتل میر اسہراب ثانی ہی بس اسنے ایک تیغہ اپنے قتل کا تیار کیا اور اسے کوہ مین پوشیدہ کر کے محافظ معین کر کے اب یہ باطمینان تمام بیٹھا ہی اسے تو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہے اور اب

کچھ حال نقاب دار یاقوت پوش کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ جو ملک سیلابیہ کو فتح کر کے پھرے اور راہ مین سیلاب شاہ سے ملاقات ہوئی اور وہ بھی مطیع ہو چکا تو یہ جانب بیابان نہ طاق سے چلے راستے مین کچھ عورتین روتی پیٹتی ملین اونسے نقابدار نے سبب گریہ وزاری دریافت کیا اُن کنیزون نے نقابدار سو پہچانا کہ یہ وہی نقابدار ہی جسکی محبت مین ہماری ملکہ یعنی گل فشان جادو واہل سلام کی شریک ہوئین اور اپنے عزیزون کو چھوڑا یہ رو رو کر کہنے لگین کہ ای شہریار آپکی محبت مین ہماری ملکہ گرفتار بلا ہوئین اور اُنکے ماموں کیوان تاجدار نے اُنکو طلسم شرر افشان مین قید کر دیا اور یہ کیفیت ہین کہ جسکو وعدے ہو وہ جاکر چھڑا لاسے ہم دو چار عورتین جو گرفتاری ملکہ کے بعد بھیس بدل بدل کر بھاگ نکلی ہین وہ تو بچ گئین باقی سب گرفتار بلا ہو کر ملکہ کے ساتھ طلسم شرر افشان مین قید ہوئین بس یہ سنکر نقابدار سرخپوش کو نہایت رنج ہوا اور بکمال غیظ و غضب مین ارشاد فرمایا کہ اب مجکو بغیر گل اندام جادو کے رہا کیے ہوے دم بھر قرار نہین ہی یہ فرماکر اُن کنیزون سے کہا کہ تم پتہ طلسم شرر افشان کا جانتی ہو اُنھون نے عرض کیا کہ سوا آج کے کبھی نام بھی نہ سُنا تھا نقابدار نے کہا اچھا اگر قسمت مین گل اندام جادو کی رہائی ہی اور مقدر مین ہمارے سرخروئی ہی تو ہم پتہ بھی خود ہی لگالین گے یہ کہکر اُسی مقام پر قیام کیا اور اُن کنیزان ملکہ کو اپنے لشکر مین رہنے کی جگہ دی اور آپ ایک بارگی بر پاکر اسکے وضو کیا اور داخل ہوے تمام رات عبادت رب بے نیاز مین گذاری قریب صبح آنکھ جھپک گئی دیکھا کہ اس مقام سے نیکڑ کوس تک جانب شمال ایک زنجیر پڑی ہوئی ہی اور سلسلہ زنجیر کا ایک قلعہ تک چلا گیا ہی کہ وہ قلعہ آتشین ہی شعلہ ہر چہار جانب اُس قلعہ کے لپکتے پھرتے ہین گویا حفاظت قلعہ کی اُن شعلون کے سپرد ہی اور دروازۂ قلعہ پر ایک آفتاب روشن ہی کہ شعاعین اُسکی دور تک پھیلی ہوئی ہین جو ہمیشہ رہروندہ اُسطرف سے گذرتا ہی خطوط شعاعی زنجیر بنکر اُسے باندھ لیجاتے ہین اسنے مین شام ہو گئی آفتاب غائب ہو گیا اور اُسی مقام پر ماہتاب نمودار ہوا بس یہ دیکھکر آنکھ انکی کھل گئی تو تمام بارگی خوشبو سے بسی ہوئی تھی اور ایک پرچہ رکھا ہوا تھا کہ نیچے اُسکے پرچہ کے نقش کنندہ اور یہ مضمون تحریر تھا کہ راستہ طلسم کا تم کو معلوم ہو گیا فتاح اس طلسم کے تمہین ہو مگر بہت جلد جاؤ اور گل اندام جادو کو رہا کرو ورنہ وہ ہلاک ہو جائیگی اور تمہین سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا جسوقت تم سامنے قلعہ کے پہونچنا اگر دن ہو تو تامل کرنا اور سامنے نہ جانا جسوقت شام ہو اور آفتاب

غائب ہوکر ماہتاب نمودار ہو تو تم سامنے اس ماہتاب کے جاناکہ وہ ماہتاب لوح طلسم ہی یہ نقش اُس
ماہتاب کو دکھانا ماہتاب ٹوٹ کر دروازے قلعہ سے علیحدہ ہوگا اور سامنے تمہارے آکر گریگا بس تم اسکو
اٹھالینا وہ ایک تختی الماس کی ہوگی اور نقش اوسپر کندہ ہون گے وہی لوح ہی اسکے بعد جو کچھ لوح مین لکھا ہو
اسپر عمل کرنا اور برائے فتاحی طلسم روانہ ہونا یہ دیکھکر نقابدار نہایت خوش ہوئے اور اپنے عیار کو
بلاکر فرمایا کہ ہم یہان سے جانب شمال برائے فتاحی طلسم شرر افشان جاتے ہین تم عقب مین ہمارے
لشکر کو لیکر آنا یہ فرماکر پشت مرکب پہ سوار ہوئے اور جانب طلسم شرر افشان روانہ ہوئے بعد انکے عیار
نقابدار بھی مع خیمہ و خرگاہ فوج و سپاہ کوچ کرکے اُسی جانب روانہ ہوا اول نقابدار سرخپوش
طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوئے قریب شام سامنے قلعہ آتش حصار کے پہونچے اور دیکھا کہ تمام
قلعہ کے ہر چہار طرف شعلہائے جوالہ لپکتے پھرتے ہین اور شعاعین آفتاب کی آفتاب آسمان سے
اُلجھی ہوئی ہین جسقدر روشنی آفتاب اصلی کی کم ہوتی جاتی ہی اوسیقدر یہ آفتاب طلسمی بھی بے نور
ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ اُدھر تو آفتاب آسمان غروب ہوا اِدھر یہ آفتاب معدوم ہوگیا اور ساتھ ہی
ماہتاب نمودار ہوا بس نقابدار یاقوت پوش نے گھوڑا قلعہ کیطرف جولان کیا شعلہائے جوالہ
نقابدار کیطرف چلے نقابدار نے جلدی سے سامنے قلعہ کے پہونچکر وہ نقش جو انکے پاس تھا ماہتاب
کے سامنے پیش کیا بس ایک تڑاقا ہوا کہ تمام قلعہ ہلگیا اور ماہتاب سامنے نقابدار کے آکر گرا نقابدار
نے جھپٹ کر اُسے اُٹھالیا دیکھا تو ایک تختی الماس کی مدور ہی اور اُسپر کچھ نقش کندہ ہین دوسری جانب
قبضہ لگا ہوا ہی نقابدار نے وہ تختی مانند سپر کے ہاتھوں مین لی اتنے مین دروازہ قلعہ کا کھلا اور لشکر نکلنا
شروع ہوا اور لوگ تلوارین کھینچے ہوئے شور کرتے چلے کہ ارے مارلو اس سرکش کو غضب کیا اسنے
کہ لوح طلسمی قبضہ مین کی اب یہ طلسم کو برباد کرے گا اور گل افشان جادو کو چھڑا ئیگا یہ شور کرتے ہوئے
نقابدار پر گرے نقابدار نے بھی تلوار کھینچی اور لڑنا شروع کیا اور جسپر تلوار ماری وہ دو ہوکر گرا کچھ دیر
دونون ٹکڑے زمین پر تڑپتے رہے آخر ایک کے دو ہوکر زمین سے اُٹھے اور پھر نقابدار کیطرف چلے
اب جسقدر نقابدار اس لشکر کو قتل کرتے ہین اُسیقدر کثرت سپاہ کی بڑھتی جاتی ہی نقابدار نے پہر بھر
کامل جنگ کی مگر اب یہ خیال کرتے ہین تو کوئی لاش زمین پر نہین رہی اور فوج چوگنی ہوگئی ہی اب نقابدار
نے گھبراکر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم دسیار این عجائبات جسوقت لشکر آکر تمہین گھیر لے تو تمکو لازم
ہی کہ تلوار سے کام نہ لینا بہی لوح طلسمی انکے سامنے پھینکدینا یہ لوگ لوح اُٹھائین گے اور ایک دوسرے
سے باہم چھینے گا باہم لڑین گے اور لڑکر سب مرجائین گے جسوقت ایک شخص باقی رہجائے اور لوح کیطرف
بڑھے تو یہ اسم جو کنارہ لوح پر کندہ ہی یہ تیر کے پیکان پر دم کرکے اُس پر مارنا کہ وہ ہلاک ہوگا یہی قلعہ دار
ہی نام اسکا محافظ جادو ہی نقابدار نے یہی کیا کہ لوح ہاتھ سے پھینک دی اور تلوار روک لی جو لوگ
نقابدار پر متوجہ تھے وہ لوح پر جھکے ایک نے جھپٹ کر لوح کو اُٹھالیا دوسرے نے تلوار ماری
کہ سر اسکا قلم ہوا اور خود لوح اُٹھالی تیسرے نے اسکو تلوار سے مارا اور آپ لوح کو قبضہ مین کرکے
بھاگا اور اُس سے اوروں نے چھینی اب تو عجب ہنگامہ تھا کہ یہ لوگ سب آپسمین لڑنے لگے نقابدار کھڑے
تماشا دیکھ رہے ہین اور دل مین کہتے ہین کہ طلسم کا بھی عجب معاملہ ہوتا ہی کہ قیاس کو اسمین کوئی دخل

نہیں ہی غرضکہ اسی طرح سے یہ سب لڑتے لڑتے ہلاک ہوئے جب ایک شخص باقی رہگیا تو نقابدار نے
وہی اسم پیکان تیر بردم کر کے مارا کہ تیر محافظ جادو کے سینے کو توڑ کر پار گر رگیا بس محافظ جادو ہمہ تن شعلہ
ہو کر جلگیا اور قلعہ پر جھ ہو کر اڑ گیا نشانات نیست و نابود ہوگئے دیر تک آتش باری و برف باری
ہوئی شور فریاد و فغان کا برپا رہا تاریکی چھائی رہی جسوقت روشنی ہوئی دیکھا کہ ایک میدان میں لاش ایک
ساحر کی زمین پر پڑی ہی اور جس مقام پر قلعہ تھا وہاں چار سرکنڈے گڑے ہوئے ہیں اور نیلا لال
سوت انپر لپٹا ہوا ہی اتنے میں گرد اڑی اور نقابدار کا عیار مع لشکر آکر پہونچا اور اپنے آقا کی قدمبوسی
حاصل کی اور حال پوچھا نقابدار نے لوح عیار کو دکھائی اور سارا ماجرا قلعہ کے فتح کا بیان کیا
آج بسبب شب ہونیکے نقابدار نے اسی مقام پر قیام کیا جسوقت صبح ہوئی تو پھر اہل لشکر سے رخصت
ہوئے اور جانب دربند دوم روانہ ہوئے جسوقت لشکر سے علیحدہ ہو کر چلے تو لوح کو ملاحظہ کیا لکھا
تھا کہ ای فتاح طلسم جسوقت تو دربند آتش حصار کو فتح کر چکے اور محافظ جادو کو مار کر قلعہ کو مٹا دے
تو لازم ہی کہ جانب مشرق روانہ ہو جائے جائے تو ایک میدان وسیع میں پہونچے گا اور وہاں تجھکو
ایک درخت بزرگ نظر آئیگا زیر درخت ایک خرس بیٹھا ہوگا اور بالائے درخت ایک زاغ ہوگا
تجھے دیکھکر زاغ شور کریگا اور خرس تیری طرف جھپٹے گا اسوقت لوح کو دیکھنا جو کچھ تحریر ہو اسپر عمل کرنا
نقابدار ہدایت لوح کے موافق جانب مشرق روانہ ہوئے طی مراحل و قطع منازل کے بعد وہ میدان
ملا جہاں بالائے درخت زاغ سیاہ بیٹھا تھا اور زیر درخت خرس سو رہا تھا جیسے ہی زاغ نے
نقابدار کو دیکھا شور فریاد بلند کیا کہ دشمن ہمارا آگیا فوراً خرس دوڑا اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ
فرمایا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم یہ خرس دراصل انسان ہی تم اسپر عکس لوح کا ڈال یہ انسان ہو جائے گا اسوقت
تو اس سے مقابلہ کر کے اسے زیر کرنا اسکو غراب جادو نے اپنے زور سحر سے خرس بنا رکھا ہی اور
پیکان اپنے قتل کا اسکے حوالے کیا ہی اور آپ اس خرس کا محافظ بنا ہی یہ خرس انسان ہو کر تجھسے
لڑے گا اور زیر ہو کر مطیع ہوگا تم پیکان قتل غراب جادو اس سے لیکر غراب جادو کو مارنا اسکے
بعد جو کچھ ظہور میں آئے اسے مشاہدہ کرنا اور پھر سے دربند کیطرف متوجہ ہونا نقابدار بہادر نے
یہی کیا کہ جب خرس قریب اسکے پہونچا انھوں نے عکس لوح کا ڈالا خرس زمین پر گرا اور صورت انسانی
پیدا کی اور نقابدار سے آکر لپٹ پڑا نقابدار نے بند کمر پکڑ کر اسکو اٹھا لیا اب اسنے آواز امان دی نقابدار
نے اسے زمین پر چھوڑ دیا پوچھا نام تیرا کیا ہی اسنے کہا کہ مجھکو ارماق زنگی کہتے ہیں میں بھائی ہوں غراب زنگی
کا جب سے غراب نے سحر سیکھا تو مجھکو بزور سحر اپنا مطیع کیا اور عجیب عجیب طرح کی تکلیفیں مجھے پہونچایا کرتا تھا کہ
قابل بیان نہیں ہیں نقابدار نے فرمایا کہ اسنے کوئی پیکان تمہارے پاس رکھوایا ہی ارماق زنگی نے
کہا کہ جی ہاں اور جیب سے پیکان نکالکر نقابدار کو دیا نقابدار نے پیکان تیر میں لگا کر اس زاغ کو مارا
کہ توڑ کر پار گذر گیا اور یہ پھڑک کر زمین پر گرا شور فریاد و فغان بلند ہوا وہ درخت جسپر زاغ نے آشیانہ
بنایا تھا مانند درخت چنار کے جلکر خاک ہوا بڑی دیر تک تاریکی رہی جسوقت لاش غراب جادو کی
پھڑک کر سرد ہو گئی تو وہ تاریکی برطرف ہوئی اور آواز پیدا ہوئی کہ گشتی مرا نام من غراب جادو بود
حیف مردیم و جا ندادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ارماق زنگی

ہوشیار رہنا کہ اب یہ پھر دوست سے دشمن ہو گیا ہی اور جب موقع پائیگا بھائی کے خون کا عوض لینے کو موجود ہو جائیگا اور یہ ابھی دوست بنا رہے گا اور آج شب کو اسی مقام پر قیام کرو جسوقت لشکر تمھارا آئے تو آگے کوچ کرنا یہ مرحلہ ہنوز ناتمام ہی اور ابھی اور اندیشے پیش آنیوالے ہین یہ دیکھکر نقابدار منتظر لشکر کے ہوے تھوڑی دیر بعد گرد اڑی اور غبار نقابدار مع لشکر پیدا ہوا نقابدار نے خیمہ برپا کیا اور داخل خیمہ ہوے ارماق زنگی کو بھی ایک خیمہ عنایت فرمایا رات بسر کی جسوقت صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ ارماق زنگی خیمہ مین نہین ہی نقابدار نے گلے مین دیکھا تو نوح کو نپایا اب پریشان ہوے دل مین کہتے ہین کہ نوح نے بہت صحیح خبر دی تھی عیار کو طلب فرمایا معلوم ہوا کہ عیار بھی لشکر مین نہین ہی ہنوز نقابدار اسی پریشانی مین تھے کہ دیکھا سامنے سے گرد اڑی اور ارماق زنگی پیدا ہوا گرگدن پر سوار تھا آواز دی کہ او نقابدار تو نے میرے بھائی کو مارا ہی مین کب چھوڑتا ہون تجکو اسوقت نوح کی وجہ سے مین زیر ہو گیا اور مجبور رہا کہ کچھ کر نہ سکتا تھا لا خبر بہادری کی نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون مین بھی وہی ہون اور تو بھی وہی ہی لا ضرب اپنی کہ اہل اسلام پیشدستی نہین کرتے ہین یہ سنکر ارماق زنگی نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ کو نیزہ پر لگا تھا مقتین چلنے لگین قریب ابھی نوک طعن کے نوبت آئی ہوگی کہ نقابدار نے نیزہ ارماق زنگی کے ہاتھ سے نکالدیا اسنے تلوار کھینچ لی اور قبلہ پر برس پڑا کہ روکنا دشوار ہو گیا آخر کار نقابدار نے وار اسکا سپر پر رد کیا مگر تلوار سپر کو کاٹکر چار انگل سپر مین در آئی نقابدار نے جھٹک دی تلوار ارماق زنگی کی ٹوٹ گئی اسنے دستہ منہ پر نقابدار کے کھینچ مارا نقابدار نے خالی دیا پس ارماق زنگی نے ہاتھ گریبان مین ڈالدیا ادھر نقابدار نے بھی ہاتھ گریبان مین ڈالا زور ہونے لگے مرکب لنگرون کی تاب نہ لا کے آخر کو بیٹھ گئے دونون گھوڑون پر سے کودے اور کشتی ہونے لگی یہ وہی ارماق زنگی ہی جسکو نقابدار نے فوراً اٹھا لیا تھا اب یہ حالت ہی کہ ہرچند زور کرتے ہین مگر قابو نہین پاتے ہین اگر یہ ارماق کو سات قدم دوڑا لیجاتے ہین تو وہ بھی سات قدم دوڑا لیجاتا ہی اور جسقدر کشتی کو عرصہ گذرتا جاتا ہی اسیقدر نقابدار کا زور سلب ہوتا جاتا ہی اور قوت ارماق کی بڑھتی جاتی ہی اب یہ نوبت پہونچی ہی کہ اگر نقابدار ارماق کو تین قدم دوڑا لیجاتے ہین تو وہ نقابدار کو چار قدم دوڑا لیجاتا ہی پھر تھوڑی دیر کے اب نقابدار بمشکل ارماق کو دو قدم دوڑا لیجاتے ہین اور ارماق نقابدار کو پانچ قدم دوڑا لیجاتا ہی اب اہل لشکر نقابدار پریشان ہین کہ یہ معرکہ کیا ہی یہانتک کہ تمام دن کشتی رہی آخر قریب شام ارماق نے لنگر انکا توڑا اور کمر زنجیر کا بند پکڑ کر جو زور کیا تو ہاتھ پر بلند کیے ہوے لیے چلا گیا یہ معرکہ دیکھکر اہل لشکر دوڑے تھے کہ ہم لڑین اور مالک کو اپنے اس سے چھین لین لیکن ارماق نے جو مرکب کو دوڑایا کسی نے گرد قدم کو بھی نہ پایا آخر روتے پیٹتے ہوے پلٹ آئے اب یہ سب تو اس پریشانی مین ہین اور ارماق زنگی کا حال سنیے کہ یہ نقابدار کو لیے ہوے قریب ایک کوہ کے پہونچا دیکھا کہ ایک زن حسینہ کھڑی ہوئی ہی اور زار زار و قطار رو رہی ہی ارماق نے جو صورت اسکی دیکھی ہزار جان سے عاشق ہو گیا کہا ای جان جہان و آرام دل مشتاقان تم کیون روتی ہو اس نے کہا کہ مجھے رہزنون نے لوٹ لیا ہی شوہر کو میرے قتل کیا اسباب میرا اتار لے گئے ہین اکیلی جنگل کی ٹھوکرین کھاتی ہوئی یہانتک آئی آخر کار شام ہو گئی اب پریشان ہون کہ کہان جاؤن ارماق زنگی نے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو ہم تمکو بڑی راحت سے رکھین گے کہا گھر تمھارا کہان ہی ارماق نے کہا تم ہمارے ساتھ ہو لو سہ

جو سامنے معلوم ہوتا ہی جسوقت ہم قریب اسکے پہونچینگے تو پہاڑ خود منشق ہو جائے گا اور ایک درہ نمودار ہوگا تم ساتھ ہی ہمارے اندر پہاڑ کے چلی آنا پھر یہ درہ برابر ہو جائے گا یہ سنکر وہ نازنین کہنے لگی کہ یا تم جن ہو یا بھوت ہو انسان کی طاقت کہان کہ درہ پیدا کرے اور پہاڑ کو شق کر دے اور پھر وہ برابر ہو جائے یہ باتین تو دیو زاد مین ہوا کرتی ہین ارماق نے کہا میری جان تو بالکل بھولی معلوم ہوتی ہی کبھی گھر سے نہین نکلی نشیب و فراز تو نے دیکھے ہین اُسنے کہا مین نگوڑی کیا جانون تم سمجھاؤ تو شاید کچھ سمجھ مین آئے ارماق زنگی نے کہا کہ اسمین اسرار یہ ہی کہ میرے پاس ایک تختی ہی جو مجھکو میری معشوقہ اسرار جادو نے دی ہی تاثیر اُسکی یہ ہی کہ جب عکس اُسکا اس کوہ پر پڑتا ہی تو اسمین درہ پیدا ہو جاتا ہی اور جب ہم اُس پار گذر جاتے ہین تو پھر درہ بند ہو جاتا ہی اندر کوہ کے ایک باغ ہی اور باغ کے ہر چہار جانب عمارت بنی ہوئی ہی اور ایک قصر وسط باغ مین ہی اُسمین اسرار جادو رہتی ہی مین تمکو کسی دوسرے درجہ مین چھپا دونگا اور وقتاً فوقتاً تمہارے پاس آیا کرونگا یہ سنکر اُس عورت نے کہا مجھے یہ بھی منظور ہی مگر یہ تو بتاؤ کہ یہ کون شخص ہی جسے تم گرفتار کر کے لائے ہو یہ تو بری طرح مجھے گھورتا ہی ارماق نے کہا اسکو ابھی مین قتل کر ڈالونگا یہ طلسم کشا ہی لوح اسکے ہاتھ لگ گئی تھی اسنے پہلا دربند طلسم کا توڑ ڈالا تھا قلعہ آتش حصار نیست و نابود ہو گیا اور محافظ جادو مارا گیا بعد اُسکے یہ اس دربند کیطرف آتا تھا راہ مین اس نے غزاب جادو کو مارا اور مجھکو زیر کرکے اپنے ساتھ لے گیا مین نے شب کو یہ خیال کیا کہ مین یہ لوح اسکی چرا لیجاؤن تو پھر کچھ یہ نہین کر سکتا یہ سوچکر اپنے خیمہ سے نکلا اور اسکے خیمہ مین گیا اور لوح چرا کر چلدیا اُسوقت راہ مین اسرار جادو سے ملاقات ہوئی مین اسرار جادو پر ایک مدت سے عاشق تھا اور اسرار جادو پر قابو نہ پاتا تھا کہ غزاب جادو سے اور اسرار جادو سے تعلق تھا جب غزاب جادو کا خوف جاتا رہا تو مین نے اسرار جادو سے اظہار عشق کیا اُس نے آہ کھینچی اور کہا کہ اب زمانہ ہماری موت کا آگیا طلسم کشا داخل ہو چکا دربند اول کو مٹا چکا اب ہماری باری ہی اگر کسی صورت سے لوح طلسمی دستیاب ہوتی تو جان میری بچ جاتی یہ سنکر مین نے لوح اسرار جادو کو دیدی کہ تمہارے خیال سے مین نے لوح کو چرایا اور طلسم کشا کے لشکر سے بھاگ آیا اسرار جادو لوح کو دیکھکر بہت خوش ہوئی اور مجھکو اپنے ہمراہ باغ مین لائی اور یہ تختی دی کہ جاکر تو طلسم کشا سے مقابلہ کر اب زیر ہوگا چنانچہ مین گیا اور اسکو گرفتار کر کے لے آیا یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی اور ارماق زنگی کے ساتھ ہوئی ارماق زنگی قریب کوہ کے آیا اور عکس لوح کا ڈالا درہ نمودار ہوا بس جلدی سے وہ عورت بھی درہ مین داخل ہوئی دیکھا کہ ایک باغ پر بہار ہی میوہ ہائے گوناگون لگے ہوئے ہین درخت پھلے پھولے جھوم رہے ہین نہرین جاری ہین عندلیبان چمن مصروف زمزمہ سرائی ہین قصر مرصع کار عجب لطف دیرہا ہی جسمین جواہر اس قصر مین نصب ہی وہ بیش بہا ہی ارماق نے اس عورت کو ایک طرف لیجا کر ایک درجہ مین ٹھہرایا اور کہا کہ مین اسے قتل کرا کے ابھی آتا ہون عورت نے کہا کہ اسے مجھے دیدو کہ مین اسکو قتل کر دون نہ یہ یہان آتا نہ طلسم مین غدر مچتا ارماق نے کہا اسے تمکو دیدون تو اسرار جادو کو کیا جواب دونگا عورت نے کہا کہ اگر تم وہان جاکر بیٹھ رہے اور نہ آسکے تو مین کیا کرونگی ارماق زنگی نے کہا جان جہان میری جان تو نہ گھبرا ہو نہ کیونکر آؤنگا اسرار جادو سے تو مطلب کا عشق تھا کہ اُسکی وجہ سے دشمن پر قابو پایا اور اُسے گرفتار کر لایا ورنہ مین خوب جانتا ہون کہ اسرار جادو سحر کے زور سے

حسین و مسن بنی ہوئی ہی ورنہ سن اُسکا پورے چار سو برس کا ہی تمھارے سامنے اُسکی کیا حقیقت ہی یہ سنکر اُس عورت نے کہا کہ اچھا یہ نشانی میری لیتے جاؤ تاکہ میری یاد تمھارے دل سے دور نہو یہ کہکر ایک قلم عطر کی مرہم سے نکال کر ارماق کو دی ارماق نے کہا کہ مجھے عطر سے بہت شوق ہی اس عورت نے کہا کہ بس ایک ہی تو شوق ہی میرے سر مین بھی تیل کی جگہ عطر ہی پڑتا ہی ذرا سونگھکر دیکھو کبھی ایسا عطر نہ سونگھا ہوگا یہ سنکر ارماق نے ڈاٹ کھولی اور جیسے ہی شیشی ناک کے قریب لے گیا چھینک مار کر بیہوش ہوا بس عورت نے نعرہ کیا کہ منم عیار نقابدار اور جلدی سے تختی گلے سے اُتار لی اور نقابدار نے کہا کہ ای شہریار غلام نے اسکو بھاگتے دیکھا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اسکے مین یہان تک آیا تھا لیکن جسوقت یہ دونون درہ کوہ مین داخل ہوے ہین تو مین جھجک کر رہگیا اندر نہ جاسکا کہ درہ بند ہوگیا اب مین منتظر تھا کہ موقع پاؤن تو جاکر اسرار جادو کو مارون اب آپ اسی مقام پر قیام فرمائین مین جاتا ہون اور اسرار جادو کو مارتا ہون یہ کہکر نقابدار کو تو وہین چھوڑ اور رنگ و روغن عیاری چہرہ پر لگاکر صورت اپنی ارماق زنگی کی بنائی اور ارماق زنگی کو نقابدار بناکر تختی گلے مین پہن لی جو قوت ارماق زنگی مین تھی وہ نقابدار مین پیدا ہوگئی بس اسنے ہاتھ پر ارماق زنگی کو بلند کیا اور بجانب قصر اسرار جادو روانہ ہوا جب وقت داخل قصر ہوا دیکھا کہ اسرار جادو بیٹھی ہی کنیزین حاضر ہین دور جام شراب کا چل رہا ہی کنیزین کہہ رہی ہین کہ ای ملکہ آفاق قتل دشمن اور وصل معشوق دونون آپکو مبارک ہون تھوڑی دیر مین ارماق زنگی آتے ہونگے کیونکہ لوح طلسم کشا سے پہلے ہی لے لی ہی اب اُسکی گرفتاری کیا دشوار ہی اسرار جادو نے کہا کہ ہان اب کچھ خوف نہین ہی اسلیے کہ ارماق کو مین نے ایسی تختی دی ہی کہ اُسے کوئی زیر نہین کر سکتا نہ کسی ساحر کا سحر اُس پر کارگر ہو سکتا ہی یہی ذکر تھا کہ ارماق نقلی نقابدار نقلی کو لیے ہوے پہونچا اور کہا لو ملکہ مبارک ہو اسے قتل کر دو بس یہ سنتا تھا کہ اسرار جادو اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا مار ہاتھ کہ سر تن پر سے اُڑ جاے کہ اس کمبخت کے خوف سے میرا کلیجہ خون ہو خشک ہو گیا ہی بس یہ سنتے ہی ارماق نقلی نے ایک ہاتھ مارا کہ سر نقابدار نقلی یعنے ارماق زنگی کا تن سے دور جاکر گرا اسرار جادو نے لاش اُسکی پھنکوا دی اور ارماق زنگی یعنی عیار نقابدار کو پہلے گلے سے لگایا بعد اُسکے پہلو مین بٹھاکر جام شراب اپنے ہاتھ سے بھر کر دیا ارماق زنگی نے جام لیکر جھوٹ موٹ منھ سے لگایا اور کہا کہ یہ شراب کیسی تلخ ہی ذرا تم تو پیکر دیکھو اسرار جادو نے کہا لو صاحب ہماری شراب تلخ و بدمزہ ہی یہ کہکر جام ارماق کے ہاتھ سے لیکر پی گئی ارماق نے کہا ملکہ اصل یہ ہی کہ ابھی مین کچھ گھبرایا ہوا ہون یہ بتاؤ کہ لوح اچھی طرح رکھدی ہی ایسا نہو کوئی اور فتاح طلسم پیدا ہو جاے اور پھر اسی طرح کا خوف غالب ہو اور جان ضغطہ مین پڑے اسرار جادو نے لوح اُٹھاکر سامنے پھینکدی اور کہا کہ اب لوح بیکار ہی اسلیے کہ فتاح طلسم قتل ہو چکا اب اور کسی شخص کو یہ لوح راہ نہین بتا سکتی ہی سوا اُس نقابدار کے فتاح طلسم ہو سکتا ہی یہ سنکر ارماق نقلی نے لوح اُٹھالی اور کہا کم سے کم یہ ہی کہ الماس جوہر بیش بہا ہی اگرچہ تختی بیکار ہو گئی ہی تو ہمارے کام کی ہی ہم بڑی قیمت سے اسکو بیچ لینگے یہ کہکر لوح کو اُلٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا اسرار جادو ہنسی اور کہا کہ یہ الماس اصلی نہین ہی بلکہ ساختہ سحر ہی جسوقت بادشاہ طلسم مر جائیگا یہ الماس بھی شیشہ ہو جائیگا عیار نے کہا خیر اتنا کام تو نکلیگا کہ تجکو اور تیرے بادشاہ کو قتل کر ڈالینگے

یہ سنکر اسرار جادو سے گھبرایا کیا ارماق نقلی نے آواز دی کہ باش او لکاتہ منم عیار نقابدار سرخپوش کے گزارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روے یہ وہی تیر ایاز ارماق تھا جسکو مین نقابدار بناکر تیرے سامنے لایا تھا اور نقابدار بہادر ابھی زندہ ہین یہ سنکر اسرار جادو تھرا گئی اور اُٹھی کہ تختی چھین لون کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا اور چکر کھاکر زمین پر گری عیار نے خنجر گلے پر پھیرا مگر جرکہ بھی نہ دیا اب عیار کو خیال ہوا کہ یہ طلسم کا معاملہ ہی شاید اسکی قضا میرے ہاتھ سے نہین ہی بس لوح کو لیے ہوے خدمتین نقابدار سرخپوش کی آیا اور عرض کی کہ ای شہریار ارماق کو مین نے قتل کرڈالا اور اسرار جادو کو بیہوش کیا لوح لے آیا ہون لیجیے اور اسرار جادو کو جاکر قتل کیجیے یہ سنکر نقابدار نے شاباس و مرحبا کہا اور لوح لیکر مقر اسرار جادو مین آئے دیکھا کہ اسرار جادو بیہوش پڑی ہوئی ہی اور عورتین گھیرے ہوے کھڑی ہین بس نقابدار نے عیار سے کہا کہ اسکو ہوشیار کر کہ مین اسکو ہدایت دین اسلام کی کرلون اگر مانے فبہا ورنہ قتل تو ضروری کرونگا یہ سنکر عیار نے غنچۂ رفع بیہوشی منھ پر اسرار جادو کے کھینچ مارا کہ فوراً غنچہ چٹکا اور خوشبو مشام مین اسرار جادو کے گئی اسکو ہوش آیا کہا ای نقابدار مین مسلمان ہوتی ہون بشرطیکہ لوح مجکو دیدو نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ قریب ہی اسکے نہ آنا یہ مکارہ ہی اسے قتل کرد بس نقابدار نے تلوار کھینچی اور اسرار جادو نے غلاک مارکر پر پرواز پیدا کیے چاہتی تھی اُڑکر بھاگون کہ نقابدار نے عکس لوح کا ڈالا اسرار جادو زمین پر ہاتھ پاؤن مارنے لگی نقابدار نے جھپٹ کر تیغۂ آبدار کا وار کیا دو پر کاٹے ہوے اسکا مرنا تھا کہ ایک شور قیامت کا برپا ہوا آندھی چلی کہ تمام اشجار باغ اُکھڑ کر گر پڑے قصر نست و نابود ہو گیا دیوارین باغ کی گر پڑین دیر تک آتشباری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اسرار جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی ہی تو نقابدار نے اپنے کو ایک میدان وسیع مین پایا نہ وہ باغ تھا نہ عمارت لاش ایک ساحرہ کی پڑی ہوئی ہی دیکھا کہ لشکر سامنے معلوم ہوتا ہی ہنوز انتظار تھا کہ لشکر آ سکے تو آگے بڑھون کہ داہنی جانب نظر جا پڑی دیکھا کہ چار ساحر ایک نازنین کو تہ تیغ بٹھائے ہوے ہین اور وہ فریاد کرتی ہی کہ ای نقابدار سرخپوش یہ نتیجہ آپکی محبت کا ہی کہ ہم اس ذلت سے قتل کیے جاتے ہین اور آپ ہماری خبر بھی نہین لیتے نقابدار نے غور سے جو دیکھا تو یہ وہی نازنین ہی جسنے نام اپنا گل افشان جادو بتایا تھا اور جسکی رہائی کیواسطے مین یہان آیا تھا بس یہ دیکھتے ہی بیتاب ہو گئے اور تلوار کھینچکر چلے کہ خبردار اسے قتل نکرنا مین آپہونچا اُن لوگون نے جو دیکھا کہ نقابدار آتا ہی آواز دی کہ بس آگے نہ بڑھنا ورنہ ہم اسے قتل کرڈالین گے نقابدار نے خیال کیا کہ اسکی رہائی کیواسطے یہان آئے تھے جب یہ ملی جاتی ہی تو لوح سے ہمین کیا کام ہی فتح طلسم کی ہوس نہین یہ خیال کرکے فرمایا کہ ای ملکہ گل افشان جادو کیا نہی اگر تمھاری رہائی اسی پر موقوف ہی تو لوح مین دیے دیتا ہون گل افشان جادو نے کہا کہ آپکو اختیار ہی چاہے رہا کیجیے چاہے قتل کرادیجیے لائیے لوح آپ مجکو دیدیجیے اگر یہ لوگ مجھے چھوڑ دین گے تو لوح مین انکو دیدونگی ورنہ آپکو واپس دونگی نقابدار قریب مین اُس نازنین کے آ گئے اور لوح اسکے حوالے کی جیسے ہی لوح اُسکے ہاتھ مین آئی اُس نے جلاد کے سپرد کی جلاد نے لوح کو جیب مین رکھا اور ایک جانب روانہ ہوا لیکن اس نازنین نے آواز دی کہ باش او نقابدار ہوشیار ہو کہ منم ملکہ ورق آرا ے جادو

دیکھا تو نے کہ مین نے لوح تجھسے کسطرح لے لی بس اسی منہ پر فتاح طلسم کا ارادہ تھا ارے نادان یہ نہیں تیرے ذہن مین نہ آیا کہ گل افشان جادو کو قتل کرتا ہوتا تو وہین نہ قتل نہ کر ڈالتے جہان اُسے اسیر کیا تھا اس مقام پر کیون لاتے اور قید کیون کرتے وہ خداوندزادی اُسکا یہ مرتبہ تھا کہ اسطرح قتل کیجاتی بس اب پیمانۂ عمر تیرا لبریز ہوا یہ سُنکر نقاب دار نہایت پشیمان ہوے اور جی مین کہتے تھے کہ مین نے لوح کو کیون نہ دیکھا مگر اب کیا ہوتا ہی مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد تلوار کھینچکر چلے کہ دل آرا جادو کو قتل کرون دل آرا ے جادو نے جو یہ ارادہ نقاب دار کا دیکھا ایک دوہتڑ زمین پر مارا اور گیرکی آواز دی زمین سے پاؤن پکڑ لیے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہو گیا عیار نقابدار دور سے یہ کیفیت دیکھ رہا تھا جسوقت دل آرا ے جادو نے لوح اپنے ملازم کو دی ہی اور وہ لوح لیکر چلا ہی تو عیار بھی ایک ساحر کیصورت بنکر اُسکے تعاقب مین چلا جسوقت دونون دور نکل گئے عیار نقابدار نے آواز دی کہ ارے ملکہ منع کرتی ہین کہ لوح نہ لیجا اسیطرف پلٹ آ یہ سنکر اُس ساحر نے مُڑکر دیکھا کہ ایک جادوگر چلا آتا ہی اور چلا رہا ہی کہ ارے ٹھہرو آگے نہ بڑھو وہ ساحر ٹھہر گیا جسوقت عیار نقاب دار قریب اُسکے پہونچا کہا یہ رقعہ ملکہ نے دیا ہی اسے پڑھو اور اسکے موافق عمل مین لانا یہ سنکر اُس ساحر نے نامہ لے لیا اور دیکھنے لگا جیسے ہی نگاہ اُسکی نامہ کیطرف جھکی عیار نقابدار نے جست کر کے سر پر خنجر مارا کہ بالشت بھر مغز مین در آیا اور ساحر زمین پر گر کر تڑپنے لگا عیار نے چاہا کہ لوح کو قبضہ مین کرون کہ ساتھ ہی ایک برق چمکی اور جھک کر جو پھری تو عیار کو لیے ہوے چلی گئی آواز آئی کہ منم دل آرا ے جادو غضب کیا تو نے کہ ملازم کو میرے مارا اور لوح لیا چاہتا تھا اب اس ساحرہ نے عیار نقابدار کو بھی پاس نقابدار کے پہونچایا اور کہا کہ یہ ملازم تیرا بڑا نمک حلال معلوم ہوتا ہی اسکو بھی تیرے ساتھ قتل کرونگی یہ کہکر اس نے نقابدار کو مع عیار ایک حجرۂ سحر بناکر اُسمین قید کیا اور آپ انتظام لوح کے واسطے روانہ ہوئی مین ساحرونکا پہرہ معین کر گئی ابدادل حال دل آرا ے جادو کا سُنیے کہ اس نے جاکر لوح پر کُبڑا ڈالا کہ عکس اُسکے حروف کا نہ پڑے ورنہ سحر بھولنے کا خوف ہی بعد اُسکے اُس لوح کو لیے ہوے چلی قریب ایک چشمہ کے پہونچ کنارۂ آب استادہ ہوکر آواز دی کہ ای نہنگ ماہی گیر جادو تو اسکی حفاظت کر دیہ کہکر لوح کو چشمہ مین پھینکدیا اور آپ پلٹ کر اُسی حجرہ کے پاس آئی جہان نقابدار کو قید کر گئی تھی اب اسنے قصد کیا کہ فتاح طلسم کو مع عیار قتل کرون بس اسنے دروازہ حجرہ کا وا کیا اور دونون کو حجرہ کے باہر لائی چاہتی تھی قتل کرون کہ ایک مرتبہ برق چمکی دیکھا تو سامنے ایک پریزاد کھڑی ہوئی ہی اور کہتی ہی کہ ای دل آرا ے جادو یہ کیا غضب کرتی ہی ارے نہین جانتی کہ جس مقام پر خون طلسم کشا گرے گا وہ زمین خراب ہوگی لے یہ حکم نامہ ہی بادشاہ طلسم کا اسے دیکھ دل آرا ے جادو نے نامہ ہاتھ سے اُس پریزاد کے لے لیا اور پڑھا لکھا تھا کہ ای دل آرا ے جادو بڑا کام کیا کہ فتاح طلسم کو اسیر کیا مگر خبردار اسے قتل نکرنا بلکہ اسے لیکر خدمت ما بدولت و اقبال مین حاضر ہو مین اسکو باغ شبستان مین قید کرونگا جہان ملکہ گل افشان جادو مقید ہی یہ پڑھکر دل آرا ے جادو نے قید نقابدار کی مع عیار ساتھ لی اور جانب تخت گاہ بادشاہ طلسم شہر رافشان روانہ ہوئی یہان بادشاہ طلسم

یعنی شررافشان جادو تخت پر بیٹھا ہی دختر اسکی ملکہ شرارہ جادو بھی حاضر ہی تمام ارکین دولت حاضر ہین ذکر ہو رہا ہی کہ کیا زمانہ کیحالت ہی کہ خداوندزادیان آوارہ مزاج ہوگئی ہین اور ایک ایک ناجنس پر جان دیتی ہین کچھ اپنے خاندان کی عزت کا خیال نہین کرتی ہین دیکھیے گل افشان جادو کو کہ خداوند الکوان تاجدار کی بھانجی اور ایک نقابدار مفلوک روزگار سے گرویدہ ہوئی اور طرہ اُسپر یہ کہ نقابدار کو اپنے مذہب مین لولانا درکنار خود بھی اُسیکا مذہب اختیار کر لیا اور خداپرستون کی شریک ہوکر اپنے ہی طلسم کے ساحرون کو مارا اور سلطنت کے مٹانے کے درپے ہوگئی جسکا انجام یہ ہوا کہ اس طلسم مین قید کیگئی افسوس کا مقام ہی مگر نقابدار بھی بڑا منچلا تھا کہ یہانتک پہونچا مگر گرفتار ہوگیا شرارہ جادو نے کہا کہ نقابدار کس مقام پر قید ہی ذرا مین تو دیکھون کہ وہ کون شخص ہی جسنے اتنی بڑی جرأت کی کہ طلسم مین داخل ہوا شرر افشان جادو نے کہا کہ دیکھنا وہ آتا ہی ہوگا ہنوز یہی ذکر تھا کہ دل آرا جادو اپنا طاؤس سحر اڑاتی ہوئی آئی اور ایک قفس لاکر بادشاہ کے سامنے رکھدیا جس مین دو طائر بند تھے شرر افشان جادو نے کہا ای دل آراے جادو تونے وہ کام کیا ہی کہ اسکا معاوضہ جو کچھ کیا جاے وہ کم ہی چونکہ مرحلہ تیرا برباد ہو چکا اسرار جادو و غراب جادو کا خاتمہ ہوا لہذا اب تم یہان رہنا اختیار کرو اور ہمنے تمکو اپنا وزیر کیا یہ کہکر خلعت وزارت سے سرفراز کیا اور ایک ساحر سے کہا کہ اس قفس کو لیجاکر باغ شبستان مین لٹکا دو جس درخت مین کہ قفس قید ملکہ گل افشان جادو کا لٹکا ہوا ہی تاکہ ایک دوسرے کو چشم حسرت سے دیکھین اور اپنے حال عبرت مآل پر گریہ کرین یہ سنکر ایک ساحر قفس کو لیکر چلا شرارہ جادو نے کہا کہ نقابدار کہان ہی بادشاہ نے کہا ای فرزند اس قفس مین ہی یہ جو دونون طائر ہین انھین مین سے ایک نقابدار ہی اور ایک اُسکا عیار ہی شرارہ جادو نے کہا کہ مجکو ان کی اصلی حیثیت دکھا دیجیے شررافشان جادو چونکہ دختر سے اپنی نہایت مانوس تھا اسنے دل آراے جادو سے کہا کہ انکو اپنی اصلی حالت پر لاکر شرارہ کو دکھا دو دل آراے جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر دانے ماش کے کھینچ مارے کہ دونون طائر بصورت انسان ہوے اور قفس وراز ہو گیا کہا ای ملکہ دیکھا اب نظر ملکہ کی جو حسن نقابدار پر پڑی بیساختہ پکار اُٹھی سع

شکلین ہین رنگ رنگ کی کیڑے بہار کے	انسان پھول ہین چمن روزگار کے

ملکہ گل افشان جادو کا عشق اسکے ساتھ بیجا نہین ہی بعد اسکے نظر عیار نقابدار پر پڑی دیکھا کہ یہ بھی حسین ہی مگر وہ حسن و آب شاہی رکھتا ہی اور اسکے حسن ملیح مین اک شوخی و شرارت قریب معلوم ہوتا ہی غرض اسوقت تو دل آراے جادو نے ملکہ کو ان دونون کی صورت اصلی دکھا دی مگر پھر طائر بنا دیا اور باغ شبستان مین بھجوا دیا جسوقت قفس نقابدار کا برابر قفس ملکہ گل افشان جادو کے لٹکایا گیا عجب حسرت سے ایک نے دوسرے کیجانب دیکھا اگرچہ ایک دوسرے کو پہچان نہ سکتا تھا لیکن غریب الوطن اور اسیر رنج و محن دونون تھے اب انکو تو یہان قید قفس مین چھوڑا جاتا ہی اور لشکر کو سرگردانی و حیرانی مین رکھا جاتا ہی اور

اول چند کلمہ داستان جلالت نشان لشکر اسلام کے گزارش کیے جاتے ہین

پھرا ی ساقی مے الفت پلادے شراب شوق سے جلکو چھکادے براے دخت رز کیون ہون نہ بیکل
اُمنڈ کر ہوش ہین اُٹھا ہی بادل ۔ راویان اخبار و ناقلان آثار اسطرح روایت کرتے ہین کہ بعد قید ہوجانے
ملالم گم جادو کے بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہین تپ فرقت نے گھیر لیا ہی اطبا کیسے کیسے نسخے لکھتے ہین
مگر صحت نہین ہوتی بادشاہ اسلام راز اپنا کسی سے بیان نہین فرماتے مانند شمع کے سوز باطن سے اندر ہی اندر
گھلے جاتے ہین بار بار یہ شعر زبان پر لاتے ہین ؎ مرا سوزیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ۔ اسی حال پر ملال مین ہرکارون نے آکر عرض کی کہ قرطاس بن آمس بن الوس
پچاس ہزار سوار سے بارادہ قصاص خون اپنے باپ کے آتا ہی اور ساتھ اُسکے بہمن بن تفنی روئین تن بھی
ہی فرمایا کہ ہم اپنے حال مین مبتلا ہین اور کفار کا یورش ہی ادھر تو ساحران طلسم نہ طاق نے یہ قیامتین برپا
کر رکھی ہین اُدھر یہ کفار عوض خون عزیزان لینے کو چلے آتے ہین خیر جو مرضی پروردگار یہی ذکر تھا کہ جانب
صحرا سے تتق گرد بلند ہوا جسوقت دامنۂ گرد شگافتہ ہوا تو دل گردے سے پچاس علم نشانہ پچاس ہزار سوار
کے پیدا ہوئے پھرہرے سیاہ و زنگاری اُنپر تعریف زمرد شاہ باختری کی مرقوم یہ لوگ مقابل لشکر اسلام
خیمہ زن ہوے دراصل براے مدد ارژنگ بن زمرد ثانی چلے تھے جب انھین معلوم ہوا کہ وہ بھی
آفتاب پرست کے ہمراہ بیابان نہ طاق کو گئے ہین تو یہ کافر بھی اسطرف آئے اور باہم یہ مشورہ کیا
کہ جبتک خداوندزادی یہان نہ پہونچین ہم استیصال لشکر اسلام کا کر ڈالین اور یہ بھی انکو معلوم ہی کہ شاہزادہ
بدیع الملک طلسم نہ طاق پر گئے ہوے ہین الغرض جسوقت لشکر قرطاس کا اُترا اور بہمن روئین تن بھی
داخل خیمہ ہوا حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر بادشاہ اسلام
کو ہوئی فرمایا کہ جواب دو ہمارے یہان بھی نقارہ رزمی بجے غرضکہ تیاری جنگ ہونے لگی بہادران اسلام
اسلحہ درست کرنے لگے اسی عالم مین شب تمام ہوئی اور وقت سحر کا آیا عبادت گزارون نے فریضہ سحری
کو ادا کرکے سجادہ اُٹھوا دیے اور اسلحہ جنگ تن پر آراستہ کرکے پشت مرکب پر قیام کیا عازم میدان
قتال و جدال ہوئے اُدھر سواری بادشاہ اسلام کی پہونچی صفین درست ہونے لگین اُسطرف قرطاس بن آمس
بن الوس پچاس ہزار سوار سے سامنے آیا اور بہمن بن تفنی روئین تن بھی دس ہزار سوار سے آکر میدان مین
قائم ہوا بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیگر ہٹے تھے کہ بہمن روئین تن نے باگ مرکب
کی لی اور بعد شہسواری کے نیزہ زمین پر گاڑ کر دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ باش ای گروہ خدا
پرستان و فرقہ مسلمانان جسکو تمناے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ سنتے ہی
جالوس عاد نے مرکب اپنا بڑھایا سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آیا اجازت میدان چاہی فرمایا جا بحافظ
حقیقی کے حوالہ کیا جالوس عاد بار دگر مرکب پر سوار ہو کر سامنے بہمن روئین تن کے آیا بہمن نے کہا او
عادی تو اپنے تن و توش پر نہ جا مین وہ شخص ہون کہ جسکی تلوار لوہے کو کاٹتی ہی باپ نے میرے زمانہ
زمرد شاہ باختری مین بڑے بڑے سرداران لشکر اسلام زخمی کیے ہین اور جان سے مارے ہین جالوس عاد
نے کہا جو کچھ ہوگا خود ہی ظاہر ہو جائے گا اس یاوہ گوئی و ہرزہ درائی سے کیا فائدہ ہی یہ سنکر بہمن نے نیزہ
مارا جالوس عاد نے نیزہ اسکا نیزہ پر لیا طعنین چلنے لگین رد و بدل ہونے لگی تھا اٹھارھوین طعن مین جالوس نے
نیزہ ہاتھ سے بہمن کے ہوائی کیا بہمن روئین تن نے کہا کہ بیشک خدا پرستون سے بہتر فن نیزہ بازی کی

نہین جانتا ہی اب اسکا نیزہ بازی بالکل فضول ہی یہ کہکر تیغہ کمر سے کھینچ لیا اور سر جالوس عاد پر وار کیا جالوس عاد نے وار اسکا سپر سے روکر کے اپنا وار کیا بہمن رئین تن نے وار جالوس کا سپر پر روکا خط بھی نہ پڑا اب تو جالوس عاد حیران ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہی اُدھر بہمن رئین تن کو تلوار سے خوف نہ تھا یہ جانتا ہی کہ مجھپر وار اسکا اثر نہین کرسکتا بس یہ برس پڑا اور وار پر وار کرنے لگا یہانتک کہ جالوس عاد زخمی ہوا بہمن چاہتا ہی کہ سر اسکا کاٹ لون کہ سالوس عاد جھپٹ پڑا اور پکارا کہ او کافر کیا کرتا ہی زخمی پر ہاتھ اُٹھاتا ہی تجھے شرم نہین آتی یہ کہتا ہوا قریب بہمن کے پہونچا بہمن نے کہا کہ اب تجھے اور اُسے ساتھ قتل کرونگا یہ کہکر وہی تیغہ خون آلود سالوس عاد کے حوالہ کیا سالوس نے سپر پر روکا اور اپنا وار کیا بہمن نے اسکا وار سپر پر روک کر اب جو کمر تیا کر سر کا وار کیا تیغہ سر پر بیٹھا تا و وابرو اوتر آیا و استانہ مارا تیغہ چھپا کر سر سے نکلا اور چادر خون باہر آئی یہ دیکھکر بہرام عاد جھپٹ پڑا اور زخمیونکو میدان سے پھیر کر بہمن کا سامنا کیا بہمن روئین تن نے کہا کہ دیکھا تو نے مین نے دو سردارونکو کسطرح زخمی کیا کہ اگر تو سدّراہ نہوتا تو ابتک مین قتل بھی کرڈالتا بہرام نے کہا او نامرد بفخر اپنی بیہودگی بیان کرتا ہی ارے زخمی پر وار کرنا کوئی فخر کی بات ہی بہمن روئین تن نے کہا کہ دشمن کو قتل کرنے سے غرض ہی تم لوگ اسوجہ سے زخمی پر رعایت کرتے ہو کہ شاید ہمپر بھی ایسا وقت پڑے تو دوسرا ہمین بھی طرح دیگا اور مجھے اس بات کا خوف نہین کیونکہ میری موت خداوند زمرد شاہ نے مقرر ہی نہین کی اور مجھے خاص تملوگون کے مٹانے کو پیدا کیا ہی پھر مین اپنے کام مین کیون عرصہ کرون یہ سنکر بہرام نے کہا کہ معلوم ہوا تو بڑا کافر ہی اور راہ راست پر آنیوالا نہین ہی خیر لاف زنی بہادری کی بہمن نے کہا پہلے تو وار کر کے حوصلہ اپنا نکال لے پھر میری تلوار تو تیری گردن کے واسطے خلق ہی ہوئی ہی بہرام نے کہا تو نہین جانتا کہ ہملوگ پیش دستی نہین کرتے ہین یہ سنکر بہمن نے وار کیا بہرام عاد نے ہاتھ کلائی پر ڈال دیا اور مروڑ کر ہاتھ تلوار چھین لی اور بند کمر پکڑ کر زور کیا کہ بہمن روئین تن کو اُٹھا لیا یہ دیکھکر اہل اسلام نے شور تحسین و آفرین بلند کیا لیکن قرطاس بن آس دوڑ پڑا اور کہا او عادی کیا تو اسے لیجائیگا بہرام نے کہا کہ ایسے دشمن کو کوئی چھوڑ بھی دیتا ہی قرطاس نے کہا دیکھون تو تو کیونکر لیجاتا ہی یہ کہکر قریب بہرام کے پہونچکر تلوار ماری بہرام نے بجائے سپر بہمن کو سامنے کیا تلوار جو بڑی تھی زنجیر کمر کٹی اور بہمن زمین پر گرا جھپٹکے اس نے پھر تلوار اپنی اُٹھالی اور بہرام کی طرف پھر چلا ادھر بہرام عاد اور قرطاس بن آس مین تلوار چلنے لگی جنبقر عاد نے جو دیکھا کہ بہرام ایک سے لڑ رہا ہی اور دوسرا بھی حملہ کیا چاہتا ہی اسنے بھی باگ گھوڑے کی لی اور ہان ہان کرتا ہوا دوڑا مگر یہ دور تھا اور بہمن روئین تن قریب تھا اسنے جاتے ہی تلوار ماری بہرام نے وار اسکا روکیا اُدھر قرطاس نے تلوار ماری بہرام اسی وقت مین پھنسکر زخمی ہوا جنبقر عاد قریب پہونچ گیا اور یہ لڑنے لگا بادشاہ اسلام نے فضل کیطرف اشارہ کیا کہ جنبقر عاد تنہا ہی بہرام زخمی ہوچکا ہی ایسا نہو یہ دونون نامرد ملکر اُسکو بھی زخمی کرین یہ سُنکر فضل بن گیا ہوا خون آشام نے بھی گھوڑا اُٹھا دیا جبتک قریب پہونچے پہونچے دونون نے گھیر کر جنبقر عاد کو بھی زخمی کیا فضل پھر تنہا رہگئے اب یہ حالت ہی کہ ایکطرف قرطاس ہی دوسریطرف بہمن روئین تن برابر حملہ کرتے ہین فضل دیر تک لڑتا رہا مگر جبتک دوسرا سردار مدد کو آئے یہ بھی زخمی ہوا بادشاہ اسلام دوکے

مقابلے کو دو سے زیادہ بھیج نہین سکتے کہ آئین اسلام کے خلاف ہی اسیطرح تھوڑی ہی دیر کے عرصہ مین پچاس ساٹھ سردار زخمی ہو گئے اب شاہزادہ لوترج ماہرو بن بدیع الزمان ان دونون گھرے ہوے ہین اور دونون کو برابر سے جواب دے رہے ہین کہ یکایک از پردۂ بیابان گردے برخواست مگر گرد تیرہ تیرہ و خیرہ سرگرد و بر آسمان رسیدہ دہانے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان اک آسمان خاکی نمودار تھا جسوقت ہوا نے تھپیڑا مارا گرد کو اور گرد نے مارا ہوا کو دامن گرد شگافتہ ہوا دل گرد سے نقابدار سرخپوش پیدا ہوا پشت پر چالیس ہزار سرخپوش تمام صحرا مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ لالہ پھولا ہوا ہی نقابدار مانند ہوا کے قریب قرطاس بن آس کے پہونچا اور نعرہ کیا کہ منم نقابدار چہارم قاف گزارم کہ از دست من زندہ سلامت بدر روے جسوقت نقابدار قریب اسکے پہونچے ہین تو لوترج ماہرو بھی زخمی ہو چکے تھے قریب تھا کہ گھوڑے سے گرین نقابدار نے انکو علحدہ کیا لیکن قرطاس بن آس اور بہمن اہرمن پر برس پڑے مہلت نہ لینے دیتے تھے کہ ایک مرتبہ نقابدار نے ان دونون کے درمیان گھوڑا ڈال دیا اور ایک دوسرے کے درمیان اسطرح حائل ہو گیے کہ انکو اپنے اپنے ارادہ کی خبر دوسرے پر ظاہر کرنا دشوار ہو گیا بس جیسے ہی قرطاس نے وار کیا نقابدار نے وار اسکا پشت شمشیر پر روکا اور وار بہمن کا سپر پر روکا اسی رد و بدل مین نقابدار نے پھرتی کے ساتھ کلائی بہمن کی پکڑ لی اور زین مرکب پر سے اسے کھینچ لیا اور بند کمر پکڑ کر قرطاس پر کھینچ مارا کہ دونون ٹکرا گئے اور قرطاس بھی گھوڑے پر سے زمین پر گرا بہت چوٹ آئی بہمن نے اٹھکر پھر تلوار ماری نقابدار نے پھر بند کمر پکڑ کر اسکو قرطاس پر دے مارا قرطاس سنبھلنے نہ پایا تھا کہ پھر پہاڑ پھٹ پڑا الغرض ایک کو دوسرے پر پٹکا کہ دونون کو اولنا کر دیا جب یہ دونون سست ہو گئے تو نقابدار نے اول بہمن کو ٹانگین چیر کر پھینک دیا بعد ازان قرطاس کیطرف چلے قرطاس نے آواز امان بلند کی نقابدار نے فرمایا بشرط ایمان نقابدار نے اسکو کلمہ تلقین فرمایا یہ مثل طوطے کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اب نقابدار نے اسکو لشکر اسلام کے سپرد کیا اور آپ گھوڑا اڑا کر طرف صحرا کے چلا گیا بادشاہ اسلام کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہی سرخپوش تھا جو اکثر براے مدد آیا ہی لیکن یہ دراصل سہراب ثانی تھے کہ اپنے لشکر کیطرف جا رہے تھے راہ مین یہ خبر ملی کہ لشکر اسلام کو کافرون نے پریشان کیا اس بنا پر راستے سے پلٹ کر یہان آ گئے اور اب یہ اپنے لشکر مین پہونچین گے اب اول حال قرطاس بن آس کا سنیے کہ یہ مع لشکر خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوا اور اپنے افعال سے نہایت پشیمانی ظاہر کی بادشاہ اسلام نے خلعت سے سرفراز فرمایا اور فضل بن گیاہور خون آشام کے سپرد کیا کہ آپ اسے علم دین تعلیم فرمائین تا وقتیکہ فضل زخمی ہین علاج انکا ہو رہا ہی مگر نہایت شفقت اسکے حال پر کرتے ہین اور طریقہ دین اسلام کے تعلیم کیا کرتے ہین اسیطرح تین چار روز گذرے بس ایک دن شبکو قرطاس اٹھا اور فضل بن گیاہور کا سر کاٹ کر پشت خیمہ چاک کر کے اپنے لشکر مین آیا اہل لشکر سے پہلے ہی کہہ رکھا تھا سبکو ساتھ لیکر نکلا چلا گیا جب یہان صبح ہوئی خادم فضل کا خیمہ مین آیا کہ جگاکر بیدار کرے کہ وقت نماز صبح کا ہی یہان آکر یہ معرکہ دیکھا کہ فضل کا سر تن سے جدا پڑا ہوا ہی بس یہ سر پیٹنے لگا اور رفقا بھی دوڑے یہان آکر یہ معرکہ دیکھا لاش فضل کی اٹھائی اور روتے پیٹتے خدمت بادشاہ اسلام مین روانہ ہوے لاش فضل کی سامنے بادشاہ کے

کے رکھدی اور بیان کیا کہ کسینے انکو شہید کر ڈالا اور قرطاس کا کہین پتہ نہین ہی بادشاہ اسلام بہت روئے کہ یہ مرد متبرک تھے اور فرمایا کہ یہ کام اُسی ملعون کا تھا مگر یہ مسلمان ہوا تھا یہ فرماکر حکم جنازہ اُٹھنے کا دیا اور باعزاز و اکرام تمام لاش فضل کی اُٹھوا کر دفن کرائی مقبرہ بننے کا حکم دیا اور فرمایا کہ افسوس کن کن بہادرون کی خاک اس صحرائے نہ طاق مین شامل ہے اب یہ تو سوگ نشین ہوے ہین اور قرطاس بن آس جو بھاگا تو جاتے جاتے ایک کوہ کے قریب پہونچا دیکھا کہ کچھ لوگ کا فروضع بالائے کوہ اُترے ہوے ہین انکو دیکھکر اسنے لشکر کو روکا اور خبر دریافت کرائی کہ یہ کون لوگ ہین کچھ لوگون نے آکر عرض کی کہ یہ لشکر ضیغم جادو کا ہی یہ ساحر طلسم نہ طاق سے آیا ہی اور برائے بربادی لشکر اسلام جاتا ہی یہ سنکر قرطاس نہایت خوش ہوا اور خود جانب کوہ روانہ ہوا اُدھر ضیغم جادو جو طلسم نہ طاق سے آیا تو اس کوہ پر اسنے قیام کیا کہ شب یہان بسر کرلون صبح کو لشکر اسلام سے مقابلہ کرونگا جسوقت زیر کوہ اس نے ایک لشکر کو دیکھا خبر منگائی حال قرطاس بن آس کا معلوم ہوا استنے مین خبر معلوم ہوئی کہ قرطاس آتا ہی ضیغم جادو نے کہا بلاؤ قرطاس بن آس سامنے ضیغم جادو کے آیا اور بطریق زمرد پرستان سلام کیا ضیغم جادو نے کہا کہ کہان سے آئے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو قرطاس نے تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مین نے سنا ہی آپ بھی برائے قتل خدا پرستان جاتے ہین ضیغم جادو نے کہا کہ ہان مجھے خداوند اکوان کا یہی حکم ہوا ہی قرطاس بن آس نے کہا کہ اگر گستاخی معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون ضیغم جادو نے کہا بیان کرو قرطاس نے کہا کہ خدا پرستون سے دو بدو مقابلہ کرنے مین ہمیشہ زک دھری ہوئی ہی انسے پوشیدہ طور سے لڑنا مناسب ہی اسلیے کہ انکے مقابلہ مین بڑے بڑے ساحر اور بڑے بڑے پہلوان مارے گئے ہین کوئی نہ کوئی انکا مددگار آہی جاتا ہی اور اگر اور کوئی نہین آتا تو خود اپنے خالق واسطے اُنکے شریک ہو جاتے ہین لہذا میری یہ رائے ہوتی ہی کہ کوئی ایسی تدبیر کیجیے کہ آپ خود برائے مقابلہ نہ جائیے اور بلائین خدا پرستون پر نازل کیجیے ضیغم جادو نے کہا کہ بہتر ہی مین تمھین کو ایسا بنائے دیتا ہون کہ تم جاکر انکا خاتمہ کرو قرطاس نے کہا کہ بہتر ہی اگر ایسا ہو تو مین آپکا نہایت ممنون احسان ہونگا ضیغم جادو نے کہا کہ بالفعل تم یہان ٹھہرو مین بھی اب آگے نجاؤنگا دو تین روز مین تمھارے واسطے خفقان تیار کردونگا کہ حربہ کسیکا تم پر کارگر نہو سکے بس تم جانا اور طبل جنگ بجوا کر تمام لشکر کا سر میدان خاتمہ کر دینا قرطاس بن آس نے کہا کہ ایسا ہی ہو چکا ہی ابھی کا واقعہ ہی کہ میرے ساتھ بھی روئین تن آیا تھا تلوار اُسکے جسم پر اثر نہ کرتی تھی جسوقت اُن لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ یہ روئین تن ہی انھون نے کشتی لڑکر اُسکو زیر کیا اور ٹانگین چیر کر پھینک دیا وہ لوگ نہایت زبردست اور شہزور ہین ضیغم جادو نے کہا تم اس اطمینان رکھو یہ ممکن نہین کہ کوئی تم کو زیر کر سکے جس شہزور سے تم سے سامنا ہوگا تم ہی غالب رہوگے یہ سُنکر قرطاس بن آس بہت خوش ہوا اور اسنے اسی کوہ پر قیام کیا اب ان کفار کو تو اس انجام مین چھوڑا جاتا ہی اور یہان سے

چند کلمہ داستان جرأت نشان نقابدار چہارم قاف یعنی شاہزادہ سہراب ثانی کے بیان کیے جاتے ہین

کہ جسوقت یہ یکہ تاز میدان شجاعت قرطاس بن آس کو بادشاہ اسلام کے حوالے کرکے چلا تو قریب دو منزل کے گیا ہوگا کہ اُسطرف سے تینون نقابدار آتے ہوے دکھائی دیے جو بعد سہراب کے

چلے تھے راہ مین ملاقات ہوئی سہراب ثانی نے اپنے سارے واقعات نقابداروں سے بیان کیے ذکر ملکہ افسونہ سحر ساز پر رستم ثانی اور شہریار کچھ مسکرائے اور سمجھے کہ معلوم ہوتا ہی وہ ساحرہ انپر عاشق ہوگئی اور کچھ انکا دل بھی اُسکی طرف مائل ہی اسنے مین نظر ایرج نوجوان کی اُس انگشتر پر پڑی جو سہراب ثانی کے ہاتھ مین تھی ایرج نے مسکرا کر رستم ثانی کو اشارہ کیا کہ دیکھیے فرزند آپکے نشانی بھی معشوق کی لے آئے ہین اور اپنے باتون مین محو ہین کہ یہ بھی خیال نہین کہ بزرگ ہمارے اسے دیکھکر مشکوک ہونگے الغرض شام ہوجانے کی وجہ سے خیمہ برپا کیا اور نماز مغرب پڑھی ایرج و شہریار و رستم ثانی نے سجدے شکر کے کیے کہ اُس شعلہ جانسوز سے خدا نے سہراب کو بچایا اور بہت بڑی شاہزادی سہراب کی عاشق ہوئی اس نہ طاق مین بہت مدد ملے گی ور احسانات اُن لوگون پر زیادہ ہونگے جنھین ہر طرح سے دبانا منظور ہی الغرض رات یہان بسر کی صبح کو اپنے اپنے خیمون سے نکلکر مرکبون پر سوار ہوے اور براے سیر بیابان صحرا روانہ ہوے راہ مین سہراب نے واقعہ بہمن رویین تن کے مقابلہ کا بیان کیا اور اپنا اُس کافر کو زیر کرکے چھوڑ دینا بیان کیا بعد ازان قرطاس بن آس کا مسلمان ہونا بیان کیا یہ سنکر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ وہ ضرور بادشاہ اسلام سے دغا کریگا اسکا باپ اتنا بڑا کافر تھا کہ ملک باختر مین اُس نے بہت سے اہل اسلام کو شہید کیا اور عمرو کے بیٹے کو مارڈالا تھا جسپر امیر و عمرو سے بگڑ گئی تھی یہ اُسی کافر کا فرزند ہی اسکا راہ راست پر آنا دشوار ہی یہ سُنکر سہراب خوش ہوے اور اُسیوقت قصد لشکر اسلام کیا لیکن چند قدم آگے بڑھے ہونگے کہ دیکھا چند عورتین ایک چبوترے پر بیٹھی ہین بال سر کے بکھرے ہوئے ہین رو رہی ہین یہ دیکھکر چارون نقابدار قریب گئے اور اُن عورتون سے کہا کہ تمھارا کیا حال ہی اپنی سرگذشت بیان کرو وہ عورتین کہنے لگین کہ میان پوچھو اُس بات کو جسکا کوئی حاصل ہو جب تم ہمارا مطلب دل پورا نہین کرسکتے تو تمھارا پوچھنا فضول ہی یہ سنکر سہراب ثانی کو غصہ آیا اور کہا کہ بیان کیے بغیر کیونکر معلوم ہو کہ ہم سے کام تمھارا ہوگا یا نہین اُن عورتون نے کہا کہ ہمتو جانتی ہین کہ اُس کام کا ہونا ناممکن ہی پھر کیا کرین سہراب نے کہا ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان نشود عورتون نے باہم سرگوشیان کین اور کہا کہ یہ تو وہی معلوم ہوتے ہین جنکی ہمکو تلاش تھی اور پورا ثبوت یہ انگوٹھی ہی جو ہماری ملکہ کو کیوان تاجدار نے دی تھی اور ملکہ نے انکو دیدی تھی کہ اس زمانے مین نقابدار بہت سے آگئے ہین مجھے ہر سرپوش پر تمھارا شبہہ ہوتا ہی لہذا یہ انگوٹھی اپنے پاس رکھو تاکہ یہ تمکو حفاظت مین رکھے اور مجھے تمھارا ڈھونڈھنا آسان ہو لیکن یہ جو نئے نقابدار اور جو انکے ساتھ ہین اس سے ہمین خیال ہوا تھا کہ یہ اور نقابدار ہو ایک نے تمھارا دیکھو ہم اسطرح پوچھتے ہین کہ ابھی شبہہ رفع ہوا جاتا ہی اور حال انکا کھلا جاتا ہی یہ کہکر اسنے پوچھا کہ آپ ملکہ افسونہ سحر ساز سے واقف ہین سہراب ثانی نے کہا خوب جانتا ہون پوچھا کیا دلیل سہراب نے وہی انگوٹھی دکھائی کہ یہ نشانی اُنکی میرے پاس موجود ہی بس یہ سنکر وہ عورتین قدمو سے لپٹ گئین اور سارا ماجرا مقابلۂ ساحران طلسم نہ طاق کا اُسکے بعد کیوان تاجدار کا آنا اور ملکہ کو اسیر کرکے لے جانا بیان کیا یہ سُنکر سہراب ثانی کی عجیب حالت ہوئی اور قریب تھا کہ بیتابی نالہ قفل خموشی کو وا کرے اور عنان حجاب ہاتھ سے چھوٹ جائے لیکن تحمل سے کام لیا اور کہا کچھ پتہ بھی معلوم ہی کہ آخر ملکہ کو کس مقام پر اسیر کیا ہی یہ سُنکر اُن عورتون نے بیان کیا کہ جس مقام پر ملکہ نے

شعلہ جانسوز کو تابع کیا تھا اُسی مقام پر ایک طلسم نو قائم ہوا ہی اور اُس طلسم مین ملکہ قید ہین اور وہی شعلہ سحر جسنے
ایک عالم کو پھونکا تھا اب وہان مار مین رہتا ہی اور جسطرح شعلہ رہزنی کرتا تھا اُسیطرح اب
مار افسون لوگون کو ہلاک کرتا ہی جاتے وقت کیوان تاجدار یہ کہگیا تھا کہ جبسے دعوی ہو وہ آکر
افسونہ سحر ساز کو چھڑا لائے بس یہ سُنکر غم و غصہ سے چہرہ سہراب ثانی کا سرخ ہو گیا اور کہا کہ بغیر
افسونہ سحر ساز کے چھڑائے ہوئے مجھے داہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی یہ فرماکر اُسیوقت گھوڑے کی
باگ لی اور جانب طلسم گنجورہ روانہ ہوئے ہرچند تینون نقابدارون نے منع کیا کہ تنہا نہ جاؤ لشکر
کو ساتھ لے لو اور ہم بھی چلتے ہین مگر سہراب ثانی نے نہ مانا اور راستا جواب دیدیا کہ اب تو مین قسم کھا چکا ہون
اب مجھے ایکدم توقف کرنا حرام ہی یہ فرماکر بجادہ جا روانہ ہو گئے ساتھ ہی سہراب ثانی کے
ان تینون نقابدارون نے بھی گھوڑے اُٹھا دیے اور جانب طلسم گنجورہ روانہ ہو لئے عقب سے
اُنکے لشکر بھی چلا اب اول حال سہراب ثانی کا گزارش کیا جاتا ہی کہ یہ آتے آتے قریب اُس گنبد کے
پہونچے کہ جس مقام پر بجائے شعلہ طاؤس بیٹھا ہوا تھا اور سانپ اُسکے پاؤن مین لپٹا ہوا تھا
بس جیسے ہی سہراب ثانی قریب گنبد پہونچے طاؤس نے صدا دی کہ اے ساکنان طلسم ہوشیار ہو جاؤ کہ
فتاح طلسم آ پہونچا ادھر تو طاؤس نے یہ آواز دی اُدھر سانپ زبان نکال کر چلا اور قریب سہراب ثانی
کے پہونچا سابق مین گزارش کیا جا چکا ہی کہ ہاتھ مین سہراب کے وہ انگوٹھی ہی جو افسونہ سحر ساز
نے دی تھی بس سہراب نے عکس انگشتر کا ڈالا دیکھا تو سانپ نہین ہی بلکہ بانسری ہی اور شعلہ نے
رہائی پائی اور تڑپ کر چلا کیونکہ اسوقت تک یہ اُس بانسری مین مقید تھا جب عکس انگشتری سحر برطرف
ہوا تو شعلہ نے رہائی پائی سہراب کے ہاتھ مین تو انگشتری اکوان تھی شعلہ ادھر نہ آسکا لیکن عقب
مین اُنکے تینون نقابدار چلے آتے تھے شعلہ اُنکو دیکھکر اُنکی طرف متوجہ ہوا سہراب ثانی نے دیکھا کہ یہ تو
غضب ہوا چاہتا ہی ایسا نہو کہ یہ سبکو ہلاک کرے اب ادھر تو سہراب ثانی نے گھوڑا ڈالا اور شعلہ کیطرف
چلے آواز دیتے جاتے ہین کہ او ملعون اُدھر کہان جاتا ہی ادھر آ کہ مین تجھے پھونک دون یا تو مجھے جلادے
ارے حریف تو مین ہون اُن لوگون سے کیا کام ہی اُدھر فرط محبت سے اُن تینون نقابدارون نے
گھوڑے ڈالدیے کہ پہلے ہم ہی کو پھونک دے کہ ہم زندگی سے تنگ ہین لیکن ہنوز شعلہ قریب
اُن نقابدارون کے نہ پہونچا تھا کہ سہراب ثانی بن رستم ثانی قریب پہونچ گئے اور شعلہ کو للکارا
شعلہ بلائے ناگہانی کیطرح سہراب ثانی کیطرف پلٹا جیسے ہی قریب پہونچا سہراب نے تلوار ماری
ساتھ ہی عکس انگشتر کا پڑا شعلہ بھاگا سہراب نے آواز دی کہ او ملعون جاتا کہان ہی اب کی جو شعلہ پلٹا
تو اُس طاؤس کی طرف چلا جو گنبد پر بیٹھا تھا ہرچند طاؤس نے فریاد کی کہ ارے مین تو محافظ طلسم ہون
مجھسے تو کیون عداوت کرتا ہی لے دشمن کو لیکن شعلہ نے ایک ساعت نہ کی اور طاؤس کو طاؤس آتشبازی
بنادیا کہ یہ جلکر خاک ہوا طاؤس کا مرنا تھا کہ آواز پیدا ہوئی کشتی مرا نام من طاؤس جادو بود حیف
مرویم دجاندا دیم و بمطلب خود نرسیدیم اب پھر شعلہ سہراب پر چلا سہراب نے پھر ہاتھ اُٹھایا
انگشتر چمکی اور شعلہ فراری ہو کر نقابدارون کی طرف چلا پھر سہراب بن رستم سد راہ ہوئے اور شعلہ کو پلٹایا
اب شعلہ کی یہ حالت ہی کہ تمام صحرا مین لپکتا پھرتا ہی یہ درخت پھونک دیا اُس طائر کو جلا دیا اُس

چرند پر گیا لیکن سہراب ثانی بھی اجل کیطرح ساتھ ہی ساتھ پھر رہا ہی جب سہراب قریب شعلہ کے پہونچتے ہین شعلہ بھاگتا ہی اسی سرگردانی مین شام ہوگئی مرکب سہراب ثانی کا بیدم ہوگیا چارون ہاتھ پاؤن پھیلاکر بیٹھ گیا سہراب گھوڑے سے کود پڑے اور شعلہ کے ساتھ ہوے بھلا پیدل کبتک دوڑ سکتا ہی آخر ہانپنے لگا دم چڑھ آیا مگر شعلہ کی تیزی مین فرق نہین ہی اُسیطرح اہل لشکر پر چمک چمک کر جاتا ہی اور سہراب سبکو بچارہے ہین اور ہراسان ہین کہ دم پھول گیا چلنے کی طاقت نرہی بیقرار ہوکر دعا کی کہ بارالٰہا تو مدد کر کہ اب یہ شعلہ سبکو پھونک دیگا پھر بعد ان سکے میرا رہنا بھی فضول ہی ہنوز سخن در دہان تھا کہ بالاے آسمان سے ایک باز پیدا ہوا اور شعلہ کو نگل گیا اور کندے جوڑ کر زمین پر اُتر آیا اب جو شعلہ کو منقار سے چھوڑا تو شعلہ نتھا بلکہ ایک لعل شبچراغ تھا کہ چمک رہا تھا حس و حرکت بھی زائل ہوگئی سب متعجب تھے کہ یہ کیا معرکہ ہی کہ دیکھا بالاے ہوا سے ایک چوکی صندل سُرخ کی اُڑتی ہوئی چلی آتی ہی اور اُسپر ایک مرد فقیر باریش سفید و صورت نورانی تشریف فرما ہین درویش کی چوکی زمین پر قائم ہوئی اور یہ سب مرد متبرک و خدارسیدہ سمجھکر براے استقبال چلے اور شاہ صاحب کو لیکر اپنے لشکر کی طرف آئے اور حکم دیا کہ بارگاہین سب اسی مقام پر استادہ ہون شاہ صاحب نے آتے ہی اس دانہ یاقوت کو اُٹھا لیا یعنی وہی لعل شبچراغ جو باز نے اُگلا تھا اور سہراب ثانی سے دیکر فرمایا کہ اسے اپنے تاج مین لگالو صفت اسکی یہ ہی کہ جس تاج پر اسکا عکس پڑے گا وہ سر سے گر جائیگا اور اگر فلان اسم پڑھوگے تو وہ تاج جلکر خاک ہوجائے گا یہ صفت اُس لعل شبچراغ کی سُنکر سہراب بن رستم ثانی نہایت خوش ہوے اور دست بستہ عرض کی کہ حضور کا اسم مبارک کیا ہی اور آپ کون سے مرد متبرک و خدارسیدہ ہین جو ہم سبکو اس ہلاکت سے بچایا درویش نے کہا فقیر دنکا نام کیا ہے مجھے درویش دریدہ دامن کہتے ہین اور ہلاکت سے بچانا خدا کا کام ہی مین کیا چیز ہون اِلّا اسوقت ظاہری سبب تم لوگون کے بچنے کا مین ہی ہوگیا ای سہراب ثانی تم تو طلسم چہل چراغ سلیمانی فتح کر چلے ہو اور آئین طلسم سے آگاہ ہو پھر یہ کیا جہالت تھی کہ بغیر انتظام و اہتمام چل کھڑے ہوے اور دہانہ اجل تک جا پہونچے کوئی ایسی بھی حرکت کرتا ہی تمھارے بزرگون نے بھی طلسم فتح کیے ہین مگر پہلے رجوع بپروردگار عالم کی طرف کی ہی جسوقت ہدایت ہوئی ہی اُسوقت قصد فتاحی کیا ہی بابا ؎ نہ ہر جاے مرکب توان تاختن * کہ جاہا سپر باید انداختن * ہر محل پر جرأت کام نہین دیتی ہی یہ کہو کہ بروقت مجھے خبر پہونچ گئی اور مین آ بھی گیا ورنہ یہ شعلہ کیا کسیکو زندہ بھی چھوڑتا تمھارے پاس اگرچہ یہ انگشتر محافظ جان بھی لیکن یہ اُسیوقت تک حفاظت کر سکتی تھی جبتک تم ہوشیار تھے اور عکس اسکا شعلہ پہ پڑ رہا تھا جب تم تھک جاتے تو شعلہ تمکو بھی مثل دیگران پھونک دیتا اور انگشتر بھی حفاظت نہ کر سکتی یہ سُنکر سہراب ثانی نہایت پشیمان ہوے اور کہا کہ بیشک مجھسے بہت بڑی غلطی ہوئی درویش نے کہا آئندہ ایسی حرکت نکرنا ورنہ طلسم فتح ہو چکا سہراب ثانی نے کہا کہ انشاء اللہ اب ایسی غلطی

نہوگی استنے مین بارگاہ برپا ہوگئی سہراب ثانی ذخیرہ شاہ صاحب کو لیے ہوے داخل بارگاہ ہوے اور نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ شاہ صاحب کو بٹھایا اور وہ لعل شبچراغ جو عطیہ شاہ صاحب تھا ایک تاج مین سلوا دیا اور اوپر اُسکے کپڑا زر دوزی ٹکوا دیا کہ جسوقت چاہین کپڑا اُٹھا دین اور لعل روشن ہو جائے اور جب چاہین پوشیدہ رکھین اب یہ تاج توشک خانہ مین رکھوا دیا گیا کہ جب اسکا محل آئے گا تو پہنین گے دوسرا تاج شاہزادہ نے زیب سر فرمایا درویش دریدہ دامن نے کہا کہ بالفعل ارادہ فتاحی طلسم ملتوی رکھو مین ایک شب کی مہلت مانگتا ہون کہ عبادت خانہ برپا کرون اور حالات طلسم کے دریافت کر کے اُسکی تدبیر بتاؤن اگر خلاف اسکے کروگے تو پچھتاؤگے یہ فرما کر کہا کہ میرے واسطے ایک بارگی برپا کرا دو اُسیوقت سہراب ثانی نے شاہ صاحب کے لیے ایک چھوٹا سا خیمہ برپا کرا دیا اور فرش سفید اُسمین بچھوا دیا بخور روشن کرا دیا شاہ صاحب داخل خیمہ ہوے اور عبادت رب بے نیاز مین مصروف ہوے جسوقت نماز شب سے فراغت ہوئی تو کچھ اسمار ورد زبان کیے کہ موکل حاضر ہوے اور اُنھون نے حال کوہ پوشیدہ کا بیان کیا شاہ صاحب نے موکلون کو رخصت کیا اور یہ ہدایت کی کہ یہان سے داہنی جانب چلے جاؤ جسوقت قریب کوس ڈیڑھ کوس کے پہونچو گے تو ایک درخت بزرگ نظر آئے گا اور اُس درخت پر ایک طائر سرخ رنگ بیٹھا ہوگا تمکو دیکھکر اُڑیگا اور حملہ کرے گا اگر پنجہ اُسکا تمھارے جسم سے چھو جائے گا تو جسم پانی ہو کر بہ جائے گا تمکو چاہیے کہ یہ چھری ساتھ لیتے جاؤ جسوقت طائر تمھاری طرف جھپٹے تو یہ چھری مارنا وہ طائر زمین پر گر کر تڑپنے لگے گا تم اُس طائر کو ذبح کر کے رومال خون سے تر کر لینا اور بعد اُسکے اُس رومال کو جلا کر بخور کرنا جسوقت دھوان اسکا منتشر ہوگا تو کوہ پوشیدہ ظاہر ہو جائے گا تم درہ کوہ مین چلے جانا وہان تیغ قتل جلال نقشبند کا تمکو ملیگا اُسی تیغ سے اُسکی موت ہے اور بالفعل یہ طلسم بے لوح ہے کیونکہ وارث اسکا زندہ نہین ہے جلال نقش بند نے اپنے زور سحر سے پھر اسکو آباد کیا ہے اور ساحرون کو جگایا ہے جو لوح سابق کی تھی وہ معلوم نہین کہ مالک طلسم کے مرنے سے کیا ہوئی اور کون لے گیا بیکار ہوگئی یا بکار ہے اب تم جاؤ اور نہایت ہوشیاری وبیدار مغزی سے کام کرنا جہالت و سپہگری کو زیادہ دخل نہ دینا کیونکہ یہ معاملہ طلسم کا ہے اور طلسم بھی بے لوح ہے سب سے زیادہ یہ امر ہے کہ ساحران طلسم کو ہوشیار کر دیا گیا ہے کہ یہی زمانہ آمد فتاح طلسم کا ہے اور قید افسونہ سحر ساز کی طلسم مین موجود ہے اس بنا پر کہ ساحر یہان کے نہایت ہوشیار اور زیرک ہین مین بالفعل اسی مقام پر قیام کرتا ہون جبتک تم طلسم فتح نہ کرلوگے اُسوقت تک یہان سے نہ جاؤن گا بوجہ طور پر تمھارے ہمراہ رہون گا شاہزادہ نے یہ سب امور ذہن نشین کیے اور چھری ہاتھ مین لیکر درویش دریدہ دامن سے رخصت ہوے اور پشت مرکب پر بیٹھکر جانب کوہ پوشیدہ روانہ ہوے جسوقت ڈیڑھ کوس کی مسافت طے ہوئی اور اُس حد مین پہونچے جہان طائر درخت پر بیٹھا تھا تو طائر اُڑا اور آواز دی کہ او ظالم تو آگیا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو طلسم کو برباد کرے یہ کہتا ہوا قریب سہراب ثانی کے آیا چاہتا تھا کہ پنجہ مارکر

سہراب کو ہلاک کرون سکہ سہراب ثانی نے چھری طائر کو ماری طائر زمین پر گر کر تڑپنے لگا اور فریاد کرنے لگا کہ مجکو چھوڑ دے اب مین تجھپر حملہ نکرونگا سہراب بن رستم جلد سے اپنے گھوڑے پر سے اُتر پڑا گھوڑے کی پشت سے زین اُتارا لگام ایک درخت مین اٹکا دی منھ پر توبڑا چڑھا دیا کہ کچھ دیر ستائے اور پیٹ بھر کھانا کھائے جب اس سے فرصت پائی طائر کی طرف متوجہ ہوا طائر زندگی کی گھڑیان گن رہا تھا اسکی بیچینی نرم دلون سے دیکھی نہ جاتی تھی سہراب جس عزم سے آیا تھا اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین اُسکو حلال کیے بغیر چارہ نہ تھا مگر اُسکی تڑپ دیکھکر اُسکو رحم آگیا دل مین سوچا کہ مرے کو مارنا کیا رحمدلی بولی جانے دو درگذر کر دیکن اُسکی تڑپ کچھ ایسی تھی کہ سہراب کا رحم بھی اُسکے لیے زہر قاتل سے کم نہ تھا طائر تو یہ چاہتا تھا کہ دنیا کی اور ہوا کھا ؤ جو دم ہو غنیمت ہو بلا سے تکلیف ہی سہی مگر اسکی بیتابیان کہہ رہی تھین کہ ترس کا موقع رحم کا وقت نہین سہراب کی آنکھون کے سامنے اُسکے ہاتھ سے نہ معلوم کیسے کیسے پہلوانون کا خون بہہ گیا اس میدان کارزار مین انسانی جانون کا جس قدر نقصان ہوا اُسکا حساب نہین ایک ایک ہم مین ہزار ہزار بہادر تو بھو کرون ہی کی نذر ہوگئے تیغ و تبر و تیر ترکش سے مرنے والون کا کیا شمار۔ اب اس طائر کی حالت پر کبھی تو رحم آتا تھا اور کبھی دل چاہتا تھا کہ گلے پر چھری پھیر کر مصیبت کا خاتمہ کر دے اُسنے طائر کو ہاتھ مین اُٹھا لیا اور رحمدلی اور بے رحمی کے خیالات آپس مین جنگ و جدل کرنے لگے کبھی رحمدلی کہتی تھی کہ مرہم پٹی کر دو اور کبھی بیرحمی اُکساتی تھی کہ گھونٹ دو گلا پھیر دو چھری سہراب عجب کشمکش مین تھا کہ کیا کرون کیونکر ان مصیبتون کا خاتمہ ہو آخر رحمدلی کو شکست اور بے رحمی کو فتح نصیب ہوئی سہراب اُسکی تکلیفات برداشت نکر سکا اور آخر کار اپنی چھاتی پر پتھر رکھکر گردن پر چھری پھیر دی اور خون سے اُسکے رومال کو تر کر لیا بعد ازان چقماق سے آگ نکال کر رومال کو جلایا اور دھوین کو منتشر کیا دیکھا کہ برابر درخت کے ایک کوہ ہے گون سر بفلک جسکی بلندی دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ بس کرۂ زمین کی آخری سرحد یہی ہے مساح قیاس نے لاکھ چاہا کہ اسکی رفعت کا اندازہ کرے لیکن نہ کوئی آلہ تھا نہ پیمانہ اسکا سایہ منزلون تک تاریکی چھائے رکھتا تھا اگر کسی کو ہوس بھی ہوئی کہ رفعت کی پیمایش کرے تو اسکی کوئی سبیل نہ تھی خلاصہ یہ کہ پہاڑ کیا تھا کرۂ زمین کی چھاتی کا پتھر تھا چوٹیون پر طائر وہم و خیال کی رسائی نہ تھی درون مین ہوا کا گذر نتھا جس درہ کو دیکھیے دروازۂ موت نظر آتا تھا ان درون مین جس درہ سے سہراب کو غرض تھی وہ نہایت ہی دشوار گذار تھا کہین خندق کہین کھنڈ نہ جانے کا راستہ نہ رسائی کا ذریعہ مگر سہراب صاحب ہمت و اُلوالعزم تھا اسکی طبیعت کا استقلال قائم رہنے کیلیے کوئی مجبوری مانع نہ تھی جان جوکھون کو کچھ سمجھتا ہی نہ تھا جو دل پر رکھو لیا کر گذرا جسوقت اُسلو ایسے دشوار گزار درے سے سامنا ہوا پہلے تو بغلین جھانکین مگر ایک دفعہ کمر ہمت چست باندھی اور ایک نعرہ لگائی کہ اس پار سے اُس پار تھا کہ ہوا کا جھونکا بھی گرد ہو گیا دوسرا ہوتا تو بیچ ادھڑ مین رہجاتا ہڈیون کا پتہ بھی نہ لگتا سہراب کی دلیری نے یہ ثابت کر دیا کہ ہمت مردان مدد خدا جس مین ہمت ہوتی ہے اُسکی مدد خدا ضرور کرتا ہے الغرض خدا کی مدد سے سہراب درے مین پہونچ گیا

اندر دروازہ کوہ کے ایک حجرہ بنا ہوا تھا اور تیغہ سقف مین لٹک رہا تھا شاہزادہ نے تیغہ کو اپنے قبضہ
مین کیا اور پشت مرکب پر بیٹھکر اپنے لشکر مین واپس آئے شاہ صاحب نہایت خوش ہوئے
اور کہا تم بہت جلد واپس آئے اب دربند شیران کی طرف جاؤ اور یہ خرگوش لیتے جاؤ جسوقت
شیر تم پر حملہ کرے یا ڈکارنے کا قصد کرے تم اس خرگوش کو شیر پر کھینچ مارنا ورنہ اگر شیر ڈکار
اُٹھا اور تمنے خرگوش پھینکنے مین دیر کی تو آواز شیر سے دماغ پھٹ جائے گا اور تڑپ کر ہلاک
ہو جاؤ گے اور جب یہ دربند فتح ہو جائے گا تو مین تمہین بتلاؤن گا اور دربند دوم کا حال بیان کرونگا یہ فرماکر
سہراب ثانی کو رخصت کیا اور شاہزادہ پشت مرکب پر بیٹھکر جانب دربند شیران روانہ ہوا شاہ صاحب
نے پتہ دیدیا تھا کہ دربند کوہ پوشیدہ کے اُسطرف واقع ہی شاہزادہ اول کوہ پوشیدہ پر آیا اور وہان سے
آگے بڑھا دیکھا کہ ایک صحرا ہی وسعت اُسکی بیان سے باہر ہی جہانتک نظر کام کرتی ہی سوا میدان
کے کچھ نظر نہین آتا اور ایک طرف ٹلک کا جنگل ہی شاہزادہ مرکب کو دوڑائے ہوئے چلا جاتا تھا
کہ یکایک جانب نیستان سے ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا شاہزادہ سمجھ گیا کہ شیر آتا ہی شاہزادہ نے
بھی باگ گھوڑی کی اُٹھا دی جاتے جاتے قریب اُس بگولہ کے پہونچے دیکھا کہ بگولے کے اندر سے
شیر ببر پیدا ہوا اور شاہزادہ کو دیکھکر ٹھہرا اور پھرپھری لیکر چاہتا تھا ڈکارے کہ شاہزادہ سہراب
نے خرگوش کو شیر پر کھینچ مارا بس جیسے ہی خرگوش جاکر شیر پر گرا یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری شیر
مانند شعلہ کے بھڑکا اور نیستان پر جا گرا تمام ٹلک جلنے لگا اور وہ سو شیر اُس نیستان سے نکل کر
بھاگے شعلہ نے نیستان کو جلا کر شیرون کا تعاقب کیا اب یہ حالت ہی کہ تمام صحرا مین شیر بھاگے
پھرتے ہین اور شعلہ لپکتا پھرتا ہی جس پر گرا اُسکو جلا دیا یہان تک کہ تمام شیر جلکر خاک ہو گئے اور آخر
مین وہ شعلہ بھی فرو ہو گیا میدان صاف ہو گیا اتنے مین سامنے سے شاہ صاحب جریب ہاتھ مین
لیے ہوئے نمودار ہوئے اور سہراب ثانی کی پشت پر دست شفقت رکھا اور کہا کہ دیکھو جسطرح
ہوشیاری سے کام کرنا جس طرح اس دربند کو فتح کیا ہی یہ فرماکر ایک نقش شاہزادہ کو دیا اور
فرمایا کہ اب وہ مقام قریب ہی جہان برقین چمکا کرتی ہین اور انسان کو جلا دیتی ہین جسوقت
برقین چمک کر بلند ہون اور تمہارے جانب متوجہ ہون تم یہ نقش سامنے کردینا برقین واپس
جائین گی اور برق افگن جادو پر گرینگی جسکا یہ سحر ہی اور اُسکو جلا کر خاک کردین گی یہ سنکر
شاہزادہ دہنے کیطرف روانہ ہوا جیسے ہی قریب پہونچا دیکھا کہ برقین چمک کر بلند ہوئین اور وہان سے
تڑپ کر شاہزادہ کی طرف چلین سہراب ثانی نے نقش سامنے کیا یا تو وہ برقین قریب سر
پہونچ چکی تھین اور قریب تھا کہ جلا کر خاک کردین یا پھر بلند ہوئین اور ایک درخت پر گرین کہ وہ مانند
نخل چنار کے جلکر گرا آندھی چلی خاک اُڑی دیر تک شور فریاد و فغان بلند رہا آخر آواز پیدا ہوئی کہ
کشتی مرا نام من برق افگن جادو بود حیف عزیزم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم دیکھا کہ لاش ایک
ساحر کی پڑی ہوئی ہی اور ٹکڑے ٹوٹے ہوئے تلوارون کے نہایت زنگ آلودہ قریب اُسکے
پڑے ہوئے ہین شاہزادہ فقیر کا منتظر تھا کہ اُنکو نقب مین داخل ہون اتنے مین درویش
نمودار ہوئے اور سہراب ثانی سے کہا کہ یہ مرحلہ بھی شکست ہوا یہ جو ٹکڑے تلوارون کے پڑے

پڑے

ہین یہی سحر کی قوت سے برق بنکر گرتے تھے اور خرمن جان کو برباد کرتے تھے اب تمھین اسکے آگے مرحلہ
عقربا جادو کا بتاؤنگا حالت وہان کی یہ ہی کہ جسوقت دہنہ سے نقب کے نکلوگے تو ایک صحراے
وسیع کے درمیان پہونچوگے اُسوقت ایک جانب سے تتق غبار بلند ہوگا اور اسقدر گرد غلیظ ہوگی
کہ نفس تنگی کرنے لگے گا یقین ہی کہ اگر تم بھر نسان اُس تتق گرد مین چھپ جائے تو فوراً ہلاک ہوجائے
اور دوسری جانب سے ہواے تیز آئیگی جس سے درخت گرجائین دریا مین طوفان پیدا ہو لشکر اُس
تموج ہوا مین پھنسے تو پردے کان کے پھٹ جائین اور صدمہ سے ہلاک ہوجائے تیسرے جانب سے
سیلاب پیدا ہوگا کہ دشت و در شجر و حجر سبکو غرق کردیگا انسان کی کیا حقیقت ہی چوتھے جانب سے
شعلے آگ کے پیدا ہونگے کہ یہ شعلہ درخت و جانور جو ملجائے گا اُسے جلاکر خاک کردینگے تم یہ دانہ مرواریہ
لو اسے اپنے قلعہ مین رکھنا جسوقت یہ چار طوفان عناصر اربعہ کے پیدا ہون تو جسطرف سے خاک کا
تتق بلند ہو اُسطرف دوڑ جانا یہ دانہ سنے اپنے دہن مین رکھ لینا اسکی وجہ سے تم محفوظ رہو گے تھوڑی
دور جانیکے بعد تمکو ایک ساحر ملیگا کہ دونون ہاتھ اپنے بلند کیے ہوے سحر کر رہا ہوگا تم نعرہ کرنا وہ
ڈر کر ہاتھ اپنے نیچے کریگا تمام علامتین برطرف ہوجائینگی ساحر تم پر حملہ کرے گا تم یہی دونہ
مروارید اُسپر کھینچ مارنا کہ وہ جل کر خاک ہوجائیگا اور شعلہ بنکر اپنے لشکر پر گرے گا اور اسکے لشکر
کو بھی جلاکر خاک کردیگا یہ فرماکر ایک بازو بند سہراب کے بازو پر اپنے ہاتھ سے باندھ دیا اور فرمایا
کہ بابا خدا حافظ شاہزادہ سہراب ثانی دہنہ نقب کیجانب روانہ ہوا اور یہان شاہصاحب نے
سجادہ طاعت بچھایا معروف دعا ہوے اتنے مین تینون نقابدار بھی مع لشکر آگئے اب یہ تو
ادھر مصروف دعا ہوتے ہین اور اُدھر شاہزادہ سہراب بن رستم قریب دہنہ کے پہونچا اور
بسم اللہ کہکر اندر دہنہ کے قدم رکھا کچھ دور تک تو راہ تاریک تھی اندھیرا بڑھتا جاتا تھا ہاتھ کو ہاتھ
نہ سوجھتا تھا جسوقت کچھ مسافت طے ہوئی تو اب وہ اندھیرا رفتہ رفتہ کم ہونے لگا یہانتک
کہ تھوڑی دیر بعد روشنی ہوئی اور شاہزادہ دہنہ کے باہر آیا دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہی اور وسط
صحرا مین مین کھڑا ہوا ہون کہ یکایک لینا پکڑنا کی آوازین بلند ہوئین اور چارون طرف سے
شور و غل کی صدا کان مین آنے لگی کہ یہ ظالم آگیا ارے خبردار جانے نہ پائے شاہزادہ نے
گھبرا گھبرا کر چارون طرف دیکھنا شروع کیا داہنی جانب جو نظر پڑی تو دیکھا کہ تتق گرد بلند
ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک آندھی چلی آتی ہی درخت نگاہون سے پوشیدہ ہوتے جاتے ہین سیاہی
پھیلتی جاتی ہی اور بائین جانب سے ہواے تیز کے جھونکے چلے بڑے بڑے درخت اپنے اپنے
مقام سے اُکھڑ اُکھڑ کر گرنے لگے پتھر کئی کئی سو من کے لنڈھکتے چلے آتے تھے سناٹا ہوتا کا دل سے
رہوا جاتا تھا شاہزادہ پریشان ہوگیا سامنے سے شعلہاے آتش مثل ستارون کے چمکتے ہوے
چلے آتے تھے کہ راہ مین شجر و حجر چرند و پرند جو ملا اُسے پھونک دیا تمام صحرا کرۂ نار معلوم ہوتا
تھا پشت کیجانب پھر کر دیکھا تو سیلاب جوش مارتا ہوا درخت ڈبوتا ہوا اسطرح چلا آتا ہی کہ اسکی
رفتار آندھی سے بھی زیادہ ہی بس فوراً شاہزادہ کو نصیحت شاہصاحب کی یاد آگئی اور گھوڑا
تتق گرد کی جانب اُٹھا دیا جیسے ہی قریب گرد کے پہونچے دامن گرد شگافتہ ہوگیا اور راستہ

پیدا ہو گیا شاہزادہ نے مرکب کو اور تیز کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مرکب دو دیوار دل کے بیچ سے چلا جاتا ہی جاتے جاتے دیکھا کہ ایک شخص دونوں ہاتھ جانب آسمان بلند کیے ہوے کچھ پڑھ رہا ہی اور چارون طرف پھونکتا جاتا ہی بس شاہزادہ نے قریب اُسکے پہونچکر نعرہ کیا کہ باش اے قرساق ہوشیار ہو کہ منم فتاح طلسم کے گذارم کہ از دست من زندہ و سالم بدر روی یہ سنتے ہی اُس ساحر نے ہاتھ اپنے نیچے کر لیے اور کہا کہ تو آ گیا خیر اگر یہانتک پہونچ گیا تو اب آگے جانا تیرا محال ہی یہ کہکر اسنے ایک وہتھڑ مارا اور آواز دی کہ اے ساکنان دربند عنفریہ اگر اپنی جان بچانا ہی تو آؤ اور دشمن کو گھیر کر مارو بس اسکا یہ کہنا تھا کہ ہر چہار جانب سے صدہا آدمی پیدا ہوے اور لینا لینا کہتے ہوے شاہزادہ کی طرف چلے اور عنفر جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک ناریل نکالکر کچھ بدر بدر کرنے لگا ہنوز اسم سحر اسکا ناتمام تھا کہ سہراب ثانی کو خیال مروارید کا آ گیا بس انھون نے بھی دہن سے مروارید اگلا اور عنفر جادو پر کھینچ مارا عنفر جادو سمجھا کہ یہ بھی ساحر ہی اس نے سحر کیا بس اسنے اُف کی کہ سپر آہنی اسکے سامنے پیدا ہو گئی لیکن دانہ مروارید نے سپر کو توڑا اور سینے پر عنفر جادو کے پڑا کہ عنفر جادو کے جسم مین آگ لگ گئی اور ہمہ تن شعلہ ہو کر اُنلوگون کیطرف چلا جنکو عنفر جادو نے پکارا تھا ہر چند اُن لوگون نے سحر کیے مگر کچھ نہ ہوا شعلہ نے سبکو پھونک دیا اور آخر مین خود بھی فنا ہو گیا اب دیکھا تو میدان صاف ہی اور قلعہ سامنے معلوم ہوتا ہی ادھر تو یہ دربند فتح ہوا اُدھر شاہصاحب نے سجدۂ شکر ادا کیا اور درگاہ رب العزت مین جبین سائی کرنے لگے نقابدارون نے شاہصاحب سے سبب سجدۂ شکر کا دریافت کیا درویش نے کہا کہ فضل خدا سے سب مرحلے شکست ہو گئے اب سامنا اجلال نقش بند کا ہی اور یہ مرحلہ سب سے زیادہ سخت ہی لیکن خداوند کریم بڑا صاحب قدرت ہی یہ سنکر نقابدارون کو تردد ہوا کہا کہ اگر ارشاد ہو تو ہم بھی جا کر مدد و نصرت کرین شاہصاحب نے فرمایا کہ مناسب وقت نہین ہی اور مصلحت کے خلاف ہی آپ لوگ اطمینان سے بیٹھین اگر ضرورت ہوگی تو مین آپ جاؤنگا یہ فرما کہ پھر سکوت کیا گویا مراقبہ مین گئے وہان شاہزادہ سہراب ثانی دربند عنفریہ کو شکستہ کر کے قلعہ کیطرف بڑھا کہ اب اجلال نقش بند کو بھی مار کر کام اُسکا تمام کرین دیکھا پہلو کیجانب سے آوازین فریاد کی پیدا ہین بہت سے لوگ سوگوارون کی شکل بنائے ہوے روتے پیٹتے چلے آتے ہین اور ایک نازنین ماہجبین چہرہ مانند ماہ شب چاردہ کے منور لباس پر تکلف پہنے ہوے زیور نقرہ و طلائی سے آراستہ لیکن آنکھون سے آنسو جاری سینہ پیٹتی ہوئی چلی آتی ہی بہت سے لوگ اُسکے ہمراہ ہین جو بظاہر اُسکے عزیز و اہل محلہ معلوم ہوتے ہین جسوقت اُسکو کوئی سمجھاتا ہی کہ تیرا سن کیا ہی ابھی تو تیری عمر کی بیاہنے کو بیٹھی ہین کیون اپنی جوانی کو مٹاتی ہی اگر شوہر کا کچھ دلون ساتھ رہتا تو بھی غنیمت جا برا ہے نام شادی ہو گئی تھی وہ جواب دیتی ہی کہ جب شادی ہو گئی تو باقی کیا رہ گیا مجھے بعد اس شوہر کے زندہ رہنا منظور نہین ہی ایسا حسین مرد مجھے کا ہیکو ملے گا لوگ سمجھاتے ہین کہ خدا نے ایک سے بڑھکر ایک پیدا کیا ہی ہم اور اس سے اچھا ڈھونڈھکر شادی کر دین گے وہ کہتی ہی یہ سب باتین ہین اُس سے اچھا دکھا دو تو جانین یہ سنکر ایک آدمی نے سہراب کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ دیکھو ایک تو یہی جوان ہی کہ اُس سے کہین بہتر ہی اسنے کہا کہ ۲

بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہی | اُجو بندہ نوازی کرے دل اُسپہ فدا ہی | اُسمین کیا مطلب جو اپنا تھا وہ ہاتھ سے

جاتا رہا یہ سنکر اُسکے باپ نے بہت کچھ تسلی دی اور کہا کہ مین تیرے سامنے اس جوان کو راضی کیے دیتا ہون یہ کہکر قریب سہراب ثانی کے آیا سلام کیا فرمایا تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ غلام بھی ایک انسان ہی بندۂ خدا ہی اگرچہ آپکا ہم مذہب نہین ہی لیکن مجبر مصیبت پڑگئی ہی اگر آپ ذراسی توجہ کرین تو میرا بھی وہ پندرہ سال کا ریاض خاک نہو یہ لڑکی میرے ہاتھ سے ضایع ہوا چاہتی ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ آخر اسکا کیا سبب ہی اُسنے عرض کیا کہ شوہر اسکا نہایت حسین و جمیل تھا اُسنے انتقال کیا اب یہ اُسکے فراق مین ستی ہوئی جاتی ہی اگر حضور ذراسی توجہ کرین اور اسکو سہارا دین تو یہ اپنے ارادہ سے باز رہے کیونکہ کچھ میلان خاطر اُسکا حضور کی جانب معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ حضور ایسے حسین ہین کہ اسکا شوہر آپکے تلوے کی برابر نہ تھا یہ سنکر شاہزادہ کو اُسکے حال پر رحم آیا اور گھوڑا بڑھاکر آواز دی کہ او عورت کہان جاتی ہی ادھر آ یہ سنکر اُس حسینہ نے ستی ہونا موقوف کیا اور خوشی خوشی قریب شاہزادہ کے آئی اور کہا کہ اگر آپ مجھکو اپنی کنیز بنائین تو بیشک مین اپنے عزم کو فسخ کردون یہ کہکر اس انداز سے دیکھا کہ شاہزادہ کا دل بھی پسیج گیا لیکن ساتھ ہی خیال ملکہ افسونہ سحر ساز جادو آگیا لاحول پڑھکر دل مین کہنے لگے کہ بعد فتح طلسم جسوقت ملکہ سے ملاقات ہوگی تو وہ اپنے دل مین کیا کہیگی اگرچہ حسین بھی ہی تو اس سے بہتر نہین ہی یہ تصور کرکے اُس عورت سے کہا تو ستی نہو اور جاکر اپنا اور نکاح کر اُسنے ناز و انداز سے کہا کہ مین تو تمہارے ساتھ نکاح کرونگی ورنہ ابھی اپنی جان دیدونگی شاہزادہ کو غصہ آیا فرمایا دور ہو کیا بکتی ہی تیرے ساتھ کیا عقد کرونگا یہ کہنا تھا کہ وہ پھر ستی ہونے ہوئی مرگھٹ کیطرف چلی وہان انبار لکڑیون کا لگا ہوا تھا اور سب سامان ستی کا موجود تھا یہ دیکھکر اسکا باپ پھر قدمون پر گر پڑا اور کہا کہ حضور کو اسکے ساتھ نکاح نہین منظور ہی تو اسے دلاسا دیکر میرے مکان تک پہونچا دیجیے پھر مین اسے سمجھا بجھاکر خیالات اسکے درست کرونگا دیکھیے میرے حال پر رحم فرمائیے آپکے زبان ہلا دینے مین میرا کام نکلا جاتا اگر صاحب اولاد ہوتے تو آپکو معلوم ہوتا کہ فرزند کی محبت کیسی ہوتی ہی یہ سنکر شاہزادہ نے گردن جھکالی اور کہا خیر تمہاری خوشی ورنہ اسوقت مین خود ضرورت سے جارہا ہون مجھے اپنے کام کی جلدی ہی اور تم اپنے کام کی جلدی کرتے ہو یہ فرماکر پھر اُس نازنین کو آواز دی کہ اچھا چلی آ جو تو کہتی ہی مین وہی کرونگا اور تجھے اپنی زوجہ بناؤنگا یہ کہنا تھا کہ وہ عورت پھر پلٹی اور قریب شاہزادہ کے آئی شاہزادہ نے اُسکو ہمراہ لیا اور اُسکے باپ کے ساتھ اُسکے مکان کیطرف چلا وہ لوگ جو مثل تماشائیون کے ہمراہ تھے متفرق ہوگئے اور شاہزادہ ستی کے باپ کے ہمراہ اُسکے مکان پر پہونچا ستی نے اسباب ستی کا جسم پر سے دور کیا اور نہایت خوش ہوئی اُسکے باپ نے منت و سماجت کرکے شاہزادہ کو مسند پر تکلف پر بٹھایا اور چپکے سے کہا کہ جب حضور کو منظور نہین ہی تو نکاح کب درست ہی علاوہ اسکے یہ کافر آپ مسلمان اسوقت اسکی تسلی کیواسطے منظور فرمالیجیے یہ سنکر سہراب خاموش ہو رہے کہ خیر اسمین کچھ قباحت نہین ہی اب ستی نے جوڑا آسمانی پہنا جو وہان کا دستور تھا کہ شب عروسی عروس کو پہنا دیا جاتا تھا اور ستی کے باپ نے بجائے ترنج خوشبو دار دو قمقمے عبیر و گلال کے سینہ پر شاہزادہ کے مارے کہ قمقمے ٹوٹے اور اُنمین سے خوشبو پیدا ہوئی شاہزادہ چھینک مارکر بیہوش ہوا ابلیس اُسنے نعرہ کیا

اگر چہ تمہر عنقاے نقشبندی عیار اجلال نقش بند یہ نعرہ کرکے تمام تبرکات شاہزادہ کے جسم پر سے
اُتار لے اور پھر فتیلہ رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا دیکھا شاہزادہ نے نہ بازو وبند الہٰی ہی نہ کمر مین تیغہ ہی
بلکہ ہاتھ ہتکڑیون مین اور پاؤن بیڑیون مین اور گلا طوق آہنی مین ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ نیکی کا ثمرہ بدی
مین نے تیری دختر کو ستی ہونیسے بچایا اور تو نے مجھے قید کیا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ او نادان ستی کیسی
مین عیار ہون اجلال نقش بند کا غضب کیا تھا تو نے کہ تمام مرحلے توڑ ڈالے تھے اور تیغہ قتل
اجلال بھی لے آیا تھا اب ساحر تیرا کیا کر سکتے آخر مین نے عیاری کرکے تجھے گرفتار کیا اب تجھے بادشاہ
کی خدمت مین لیے چلتا ہون یہ کہکر مع اپنے شاگردون کے قید شاہزادہ سہراب ثانی کی ہمراہ
کی اور خدمت اجلال نقش بند مین حاضر ہوا اور کہا لیجیے یہ دشمن حاضر ہی بس اجلال نقش بند نے
جو سہراب کو اسیر غل و زنجیر دیکھا نہایت خوش ہوا اور عنقاے نقش بند کی بیحد تعریف کی
اور کہا کہ تمنے وہ کام کیا ہی کہ کسی سے ہونا ممکن نہ تھا ہم لوگون کے سحر بیکار ہو چکے تھے ہم اس سے مقابلہ
نہین کر سکتے تھے کیونکہ نہ معلوم اسکو یہ تبرکات کہان سے ہاتھ لگے تھے اور کس نے اسکو دیے تھے جنکی
وجہ سے اسنے تمام در بند شکستہ کیے اور تمام طلسم مین تہلکہ برپا کر دیا اب اسے اسطرح قتل کرونگا
کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا اسکے حال زار پر گریہ کرین اور مجلو رحم نہ آئیگا یہ کہکر حکم دیا کہ جارچی جارچ کرے
کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہی جسکو تماشا دیکھنا ہو وہ آئے اور جسکو دعوی ہو وہ چھڑا لیجاے اُسیوقت تمام
طلسم مین خبر کر دی گئی لوگ جوق جوق گروہ گروہ براے تماشا چلے دو پہر کے عرصہ مین تمام میدان خونی دیو سے
بھر گیا اب یہ حالت ہی کہ جدھر دیکھو اُدھر سوا انسانون کے اور کوئی نظر نہین آتا لوگ حال پر سہراب کے
افسوس کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ کیا جوان حسین ہی اور ابھی بچہ ہی مسین بھیگ رہی ہین اسکے مرنے کے دن
نہین ہین جسوقت اسکے مان باپ کو خبر ہوگی تو انکا کیا حال ہوگا کہ کیسا فرزند شجاع و بہادر جسنے طلسم کو درہم
برہم کر دیا تھا آج کس ذلت وخواری سے مارا جاتا ہی دوست تو یہان کہان سب تشنہ خون ہین مگر دشمن بھی
رو رہے ہین اور حسن وجوانی پر سہراب ثانی کی افسوس کر رہے ہین یہان تو یہ ہنگامہ برپا ہی اور وہان
کا حال سنیے کہ دردبس دریدہ دامن نے ایک مرتبہ مراقبہ سے سر اُٹھایا تو آہ کا نعرہ مارا اور کہا بڑی غلطی کی
آخر دھوکا کھا گئے نقابدارون نے گھبرا کر پوچھا کہ کیا ہوا شاہصاحب نے کہا کہ باتون مین عرصہ ہوگا مین
اب ٹھہر نہین سکتا اور جاتا ہون آپ لوگ بھی لشکر لیکر میرے عقب مین آئین یہ کہکر صورت اپنی ایک
شیر ببر کی بنائی اور بجانب قلعہ اجلال نقش بند روانہ ہوے عقب مین اُنکے تینون نقابدار بھی لشکر
لیکر چلے اول شاہصاحب پہونچے دیکھا کہ جلاد تیغہ لیے سر پر سہراب کے کھڑا ہی اور اذن طلب کر رہا
ہی اور ایک عالم کا مجمع ہی لوگ اسکے حال زار پر افسوس کر رہے ہین بس جھپٹ کر جلاد کو طمانچہ مارا اور اسطرح
ڈکارے کہ زہرے ان کفار کے آب ہو گئے اور جلاد تڑپ کر داخل جہنم ہوا اب جلدی سے قید جسم سہراب ثانی
کی نوچ ڈالی بارگاہ اجلال نقش بند مین ہلڑ ہو گیا پہلے تو اس شیر کو لوگ شیر صحرائی سمجھے تھے جب شیر
نے جلاد کو مار کر سہراب کو قید سے رہا کیا تو اجلال نقش بند نے کہا مار تو اسے یہ شیر نہین کوئی بلا ہی
جادوگر ہر چہار طرف سے جھپٹے اور شیر پر حملہ کرنے لگے اتنے مین لشکر نقابدارون کا بھی آگیا یہ تلوارین بلند کیے
گرگر سے اور قتل کرنا شروع کیا ادھر شیر نے ساحرونکو طمانچون پر رکھ لیا جسکو طمانچہ مارا وہ گر کر

فنا ہو گیا اتنے مین ایک شخص تبرکات لیے ہوے قریب شاہزادہ سہراب ثانی کے آیا اور تبرکات
پیش کیے سہراب ثانی حیرت سے منہ اُسکا دیکھنے لگے اُسنے کہا یہ وقت تامل کا نہین ہی یہ امانت اپنی
لیجیے اور دشمن کو قتل کیجیے بعد کو جو پوچھنا ہو پوچھ لیجیے گا یہ سنکر شاہصاحب نے بھی آواز دی کہ ہان ان
لو یہ دوست ہی دشمن نہین اسکا خیال رکھنا ہو سہراب ثانی نے تیغہ کھینچا بازو بند کو بازو پر باندھا
اور ساحرونکو قتل کرنا شروع کیا ہنگامہ گیر و دار برپا ہوا اجلال نقش بند نے کہا کیون اے ظہیر نقش بندی
مین نے تجکو اسیواسطے طلسم مین جگہ دی تھی اور اپنا امین بنایا تھا کہ تو مجسے دغا کرے اور میرے
دشمن سے ملکر مجھے قتل کراے ظہیر نقش بندی نے جواب دیا کہ کبھی کے دن بڑے اور کبھی کی رات
میرے بھائی نے تمھارے ساتھ کونسی بدی کی تھی جسکے عوض مین تمنے اُسے زہر دیکر مار ڈالا تھا اور
مال و اسباب پر اُسکے قبضہ کر لیا تھا مین سحر و ساحری مین تمھارے برابر نتھا کہ مقابلہ کرکے
عوض خون کا لیتا وقت کا منتظر تھا اب مین طلسم کشا کا شریک ہو گیا اس سے داد میری ملجائیگی
سہراب ثانی نے اجلال نقش بند کو للکارا کہ او ملعون اب کیا کہتا ہو اجلال نقش بند نے زمین
پر غلطک ماری اور پر پرواز پیدا کیے چاہتا تھا اُڑ کر نکل جاؤن کہ سہراب بن رستم سر پر پہونچ گیا
اور تیغہ چمکایا کہ اجلال کی آنکھین جھپک گئین حواس جاتے رہے بس سہراب نے تیغہ اسکے سر پر
مارا کہ دو پر کالے ہوے اُدھر قائم جادو نے نقابدار کلان یعنے ایرج نوجوان پر گولہ فولادی مارا
شاہصاحب نے جست کرکے گولے کو پکڑ لیا ایرج نے تلوار ماری قیام جادو نے اُف کی
کہ سپر سحر پیدا ہو گئی شاہصاحب نے کچھ پڑھکر پھونکا کہ سپر جل گئی اور قیام جادو سحر بھولا تلوار
جو ایرج نوجوان کی پڑتی ہی قیام جادو کے دو ٹکڑے ہو گئے مقیم جادو نے رستم ثانی پر ترنج
سحر مارا شاہصاحب نے ترنج بھی گولے کیطرح ہاتھ سے روک لیا شہریار کو دیدیا کہ اپنے بھائی کو
دے دو کہ اسپر کھینچ مارین شہریار نے ترنج لاکر رستم کو دیا رستم ثانی نے ترنج مقیم جادو پر کھینچ مارا
کہ اسکا ترنج اسکے سینہ کو توڑ کر نکل گیا ان ساحرونکے مرتے ہی طلسم مین قیامت برپا ہوئی ہنگامہ گیر و دار
بلند ہوا آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اجلال نقشبند
بود حیف مردیم دبجا ندادیم و بمطلب خود نرسیدیم بعد اسکے قیام جادو و مقیم جادو کے مرتے ہی
آوازین پیدا ہوئین اب اور ساحر جو ایسے کم درجے کے تھے بعض تو خوف زدہ ہو کر چلے گئے
اور طلسم سے نکلکر طاق کیجانب روانہ ہوے اور بعض نے امان مانگی سہراب نے کہا بشرط
ایمان ان لوگون نے قبول کیا اب امن و امان ہوئی اور قتل عام موقوف ہوا ظہیر نقش بندی ہمراہ
آیا اور عرض کی کہ ابھی ایک مرحلہ اور باقی ہی جہان ملکہ افسونہ سحر ساز جادو مقید ہین سہراب ثانی
نے کہا کہ اصل تو یہی امر ہی مین اُنھین کی رہائی کے واسطے تو اس طلسم مین آیا ورنہ مجھے کیا ضرور
تھی یہ سنکر ظہیر نقشبندی نے سہراب ثانی کو اپنے ساتھ لیا اور درویش دریدہ دامن بھی ہمراہ
ہوے تینون نقابدارون نے بھی ساتھ چلنے کا قصد کیا تھا کہ درویش نے منع کیا اور کہا کہ آپ
یہان کا انتظام کرین بارگاہ برپا کرین ہم بہت جلد آتے ہین نقابدارون نے تو بارگاہین برپا کین
اور امرا و رؤسا شہر کو طلب کیا اُدھر شاہزادہ سہراب ثانی ہمراہ ظہیر نقشبندی قریب اُس

اُس گنبد کے پہونچے جہان پہلے اُنکو طاؤس و مار ملے تھے دیکھا کہ گنبد کے دروازے کھلے ہوئے ہین اور ہر دروازے پر ایک دیو مہیب بیٹھا ہی بیچ مین ایک مسہری بچھی ہی اور اُسپر کوئی لیٹا ہی اوپر سے دوشالہ پڑا ہی آواز آہ آہ کی بلند ہی جیسے ہی شاہزادہ پر نظر اُن دیودن کی پڑی چارون کے چارون دوڑ پڑے درویش چاک دامن نے آواز دی کہ ای سہراب یہ وقت ازسمی ہی ان چارون پرون سے لڑو اُدھر وہ چارون دیو آکر سہراب سے لپٹے دیو تو اُدھر متوجہ ہوے اور شاہصاحب نے کچھ اسم پڑھ پڑھکر پھونکنا شروع کیا اُدھر ظہیر نقش بندی اندر گنبد کے گیا اور دوشالہ ہٹاکر آواز دی کہ ای ملکہ آپ کس خواب غفلت مین ہین وقت رہائی آگیا نقابدار نے طلسم کو توڑا اور اجلال نقشبند کو مارا اب دربان گنبد سے مقابلہ ہو رہا ہی یہ سنکر ملکہ افسونہ سحر ساز اُٹھ بیٹھی مگر قوت حس و حرکت کی نہ تھی دور سے تماشا دیکھ رہی تھی اتنی قدرت بھی نہ تھی کہ سحر کر سکتی کیونکہ کیوان تاجدار نے اسکو اس قابل نرکھا تھا کہ نگہبان طلسم کو مارکر نکل جاے ساری قوت افسونہ سحر ساز کی سلب کرلی تھی اب بغیر چند روز ریاضت کیے ہوے یہ قابل مقابلہ نہین ہی اُدھر سہراب بن رستم نے ایک دیو کو زیر کیا شاہصاحب نے آواز دی کہ سر اسکا کاٹ کر اور دیو پر کھینچ مارو سب ہلاک ہو جائین گے سہراب بن رستم نے ایسا ہی کیا جیسے ہی سر دیو اول کا ان تینون دیودن پر پڑا یہ سب جلکر خاک ہو گئے بس آندھی چلی خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتہ مرا نام من اہرمن جادو ولود اب دیکھا تو لاش ایک ساحر قوی الجثہ کی پڑی ہوئی ہی دوسری کوئی لاش نہین ہی اب سہراب بن رستم گنبد مین داخل ہوے اور اپنی محبوبہ دل نواز کو دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر لائے کہ نہایت لاغر ہو گئی تھی اور رنگ چہرہ کا متغیر ہو گیا تھا آنکھون مین حلقے پڑے ہوے تھے جسم خشک ہوکر کانٹا ہو گیا تھا اہرمن جادو کے مرنے سے قید افسونہ سحر ساز کی دفع ہوئی اتنی قوت نہ تھی کہ ملکہ ساتھ چل سکتی شاہصاحب نے بازو پر دعاے شفا پڑھی اور خود کچھ سوچکر لشکر کیطرف روانہ ہوے اور ظہیر نقش بندی بھی یہ کہکر رخصت ہوا کہ مین سواری حاضر کرتا ہون اب عاشق و معشوق دونون تنہا ہوے گلے لپٹ کر خوب روئے ملکہ نے کہا کہ مین تمھین ایسا نہ جانتی تھی کہ تم اسقدر میرا خیال کروگے کہ اپنی جان پر کھیل جاؤ گے شاہزادہ نے فرمایا اے ملکہ تم تو اپنی مطلوبہ محبوبہ ہو لوگ تو غیرون کے واسطے آگ مین پھاند پڑتے ہین ملکہ نے کہا کہ تمھین میری گرفتاری کی خبر کیونکر ہوئی شاہزادہ نے راہ مین کنیزون کا ملنا اور حال بیان کرنا کہا اور یہ بھی بیان کیا کہ تمھاری کنیزین میرے لشکر مین موجود ہین اتنے مین ظہیر نقش بندی سواری لیکر حاضر ہوا اور ملکہ افسونہ سحر ساز کو سوار کرکے لیچلا سہراب بھی مرکب پر بیٹھے اور اپنے لشکر کیطرف چلے راہ مین دیکھا کہ ہزارہا طائران مختلف الکون اُڑے چلے آتے ہین ایک سناٹا پیدا ہی سہراب ثانی سمجھے کہ آمد لشکر ساحران کی ہی کہ وہ طائر آئے اور زمین پر گر گر کر لوٹنے لگے اور جو تڑپ کر اُٹھا وہ انسان ہو گیا اور ملکہ کو سلام کیا افسونہ ساحر ساز نے پہچانا کہ میرا لشکر ہی دیکھا تو کوئی پچیس ہزار عورتین ہین مگر سبکی یہ حالت ہی کہ بال پریشان ناخن بڑھے ہوے سب نے قدمبوسی ملکہ کی حاصل کی افسونہ سحر ساز نے پوچھا کہ تم سب کہان تھین اُنھون نے بیان کیا کہ اجلال نقش بند نے ہمین جانور بنا کر صحرا مین

چھوڑ دیا تھا ہم سب مانند بلبل نالان کے ہر ہر شاخ پر فریاد کرتے پھرتے تھے اور یاد مین تجھ گل خوبی کی داغ پر دل پھرا کرتے تھے جسوقت احلال نقش بند مارا گیا تو ہمین رہائی نصیب ہوئی یہ سنکر ملکہ نہایت خوش ہوئی اور ہمراہ سہراب ثانی کے لشکر کو لوٹتے ہوے داخل بارگاہ نقابداران ہوئی چونکہ زبانی سہراب کی معلوم ہو چکا تھا کہ یہ سب نقابدار سہراب کے بزرگ ہین سبکو سلام کیا ہیچ نوجوان نے سر اسکا اپنے سینے لگایا اور دست شفقت پشت پر رکھا بعد ان کے رستم ثانی نے بہو کو دیکھا نہایت خوش ہوتے اور گلے سے لگایا شہریار عالیوتبار نے بھی ملکہ کو گلے سے لگایا اور رلا کر بٹھایا سہراب ثانی بسبب شرم وحجاب کے باہر بارگاہ کے ٹہلنے لگے رستم ثانی نے ظہیر نقش بندی سے پوچھا کہ سہراب کہان ہین ظہیر نے عرض کیا کہ بسبب حجاب کے تشریف نہین لاتے ہین بیرون بارگاہ ٹہل رہے ہین یہ سب مسکرا کر خاموش ہو رہے اور ملکہ کے ساتھ ظہیر نقش بندی کو کیا اور بارگاہ سہراب ثانی مین بھجوا دیا جب ملکہ جا لی تو سہراب داخل بارگاہ ہوے اب شاہ صاحب نے کہا کہ لو بابا خدا حافظ ہمتو اب رخصت ہوتے ہین کیونکہ ابھی ہمین بڑے بڑے کام ہین جسوقت تمسے اور برجیس آفتاب پرست سے سامنا ہوگا اُسوقت بڑی بڑی دقتین لاحق ہون گی اُسکے واسطے کچھ سامان کرنا ہی سہراب ثانی نے کہا کہ حضور کچھ تدارک ملکہ کا فرما دیجیے درویش ہمراہ سہراب کے بارگاہ ملکہ مین آئے اور تھوڑا سا پانی پڑھکر دیدیا اور کہا کہ اسی کو پلایا کرو دو چار روز مین طبیعت بحال ہو جائیگی اسکے بعد رخصت ہوے یہان سہراب ثانی نے ملکہ کی تیمارداری اپنے ذمہ لی اور رستم ثانی نے انتظام ملک کیا روسا شہر حاضر ہوے نذرین دین وار دغہ طلسم نے تحفجات طلسمی حاضر کیے رستم ثانی نے مال وخزانہ وغیرہ سب اپنے قبضہ مین کیا اور ظہیر نقشبندی کو یہان کا حاکم مقرر کرنے کی تجویز پیش کی اور سہراب ثانی پاس بھی کہلا بھیجا انھون نے عرض کرا بھیجا کہ جیسا حضور مناسب جانین بیشک ظہیر نقشبندی نے میرے ساتھ بڑی دوستی کی ہی الحاصل اب ملکہ کی طبیعت بھی درست ہو چلی ہی اور قصد یہ ہی کہ کوچ کرکے طرف بیابان نہ طاق کے روانہ ہون کہ ملکہ افسونہ سحر ساز نے کہا ای بہرور ث ابھی مین اچھی بھی نہین ہون اور تو مجھے چھوڑے جاتا ہی اگر مرض سے نہ ہلاک ہوئی صدمہ فرقت سے مر جاؤن گی ایک آدھ روز اور قیام کر شاہزادہ نے فرمایا کہ ای ملکہ اب تم اپنی حالت کو سنبھالو میرا جانا ضروری ہی تساہل اچھا نہین ایسا نہو کہ لشکر اسلام پر کوئی افتاد آپڑے اور ہم یہان موجود ہون اسی عرصہ مین ایک سانڈنی سوار پیدا ہوا اور آکر عرض کی کہ مین پیغامبر ہون اور ایک نامہ لایا ہون سہراب ثانی نے اُسے بلا لیا اور پوچھا کہ کسکا نامہ لایا ہی اور کیا پیام لایا ہی سانڈنی سوار نے نامہ پگڑی سے نکال کر ہاتھ مین دیا اور کہا کہ یہان سے قریب ایک شہر ہی کہ نام اُسکا شہر صندل حصار ہی سبب یہ ہی کہ گرد شہر کے ہزارہا درخت صندل کے لگے ہوے ہین بادشاہ وہان کا صندل شاہ ہی اُسکا بیٹا تھا کہ اُسکو ارقم بن صندل کہتے تھے ارقم نہایت مرد جری و بہادر تھا ایک روز کچھ لوگون نے آکر بیان کیا کہ بیابان شہر صندل مین عجب معرکہ دیکھنے مین آیا کہ شام کو ایک درخت شق ہوا اور اُسمین سے ایک نازنین نکلی بعد اُسکے نقابدار بادشاہ نکلا اسیطرح اُسکے ملا مین برآمد ہوے زیر درخت صحبت راگ رنگ کی رہی صبح کے قریب جلسہ برخاست ہوا اور درخت شق ہوا پھر یہ سب اندر درخت کے جاکر پوشیدہ ہو گئے لوگون نے

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بہت دنون سے یہ طلسم ہوا کرتا ہی اور مارے خوف کے کوئی قریب اُسکے
نہین جاتا کہ حقیقت حال دریافت کر سکتے یہ سنکر ارقم بن صندل کو اشتیاق پیدا ہوا اور وہ وہان گیا
آخرکار مبتلاے بلا ہوا سہراب بن رستم نے کہا کیونکر مبتلاے بلا ہوا اُسنے عرض کیا کہ مفصل
مجھے معلوم نہین ہاں یہ نامہ بیان کرے گا اب حضور نامہ کو ملاحظہ فرماین اور مجھے جواب دین یہ سُنکر
سہراب ثانی نے نامہ ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے شہریار عالی وقار مجھے معلوم ہوا کہ آپنے طلسم گنجورہ سلیمانی کو فتح
کیا مین بھی ایک بلاے عظیم مین مبتلا ہو گیا ہون اگر آپ میری دادرسی کرین اور مجھے اس غم سے نجات دین تو بعید از کرم شاہی
و شہریاری نہوگا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر حضور میرے فرزند کو مجھسے ملا دین گے تو مین دائرہ اسلام مین آنے کو موجود
اور تاحیات بندہ بے دام رہونگا یہ دیکھکر شاہزادہ نے سانڈنی سوار کو ٹھہرایا اور اپنے باپ دادا اور چچا کی خدمت
مین حاضر ہو کر مشورہ کیا سبکی یہی صلاح ہوئی کہ مظلوم کی دادرسی کرنا جملہ واجبات سے ہی اگرچہ وہ کافر کیون نہو کہ وہ تو آیندہ اسلام
اختیار کرنیکا وعدہ بھی کرتا ہی آخر سہراب ثانی نے شتر سوار کو ٹھہرالیا اور ایک روز کے بعد چلنے کا انتظام کیا لیکن ملکہ
افسونہ سحر ساز جادو نے سہراب ثانی سے کہا کہ دیکھو بے سمجھے ہوے ایک غیر شخص کی مصیبت مین شریک
ہونا اور دوسرے کی بلا اپنے سر لگانا اچھا نہین ہی کیونکہ یہ مقام ہو: لی نہ طاق کا ہی آجکل یہان کا ایک ایک
ذرہ اخگر تابندہ سے کم نہین ہی لیکن سہراب ثانی نے نہ مانا اور ملکہ سے کہا کہ تاوقتیکہ مین نہ آلون تم اسی مقام
مین قیام کرو افسونہ سحر ساز نے کہا کہ بہتر ہی مین خود بھی کہنے والی تھی کیونکہ بالفعل نہ مین تمھارے ساتھ چلنے
کے قابل ہون اور نہ کہین اور جانے کے لایق ہون کیونکہ گھر تمھاری محبت مین چھوڑا صحرا مین رہنے
کی قوت نہین اسواسطے کہ جبتک پھر سے محنت کرکے اپنے سحر کو تازہ نہ کرلون کسی کام کی نہین
نہ مقابلہ کر سکتی ہون نہ اپنی حفاظت کر سکتی ہون یہ سنکر شاہزادہ نے وہ بازو بند جو عطیہ درویش تھا
ملکہ کے بازو پر باندھنے کا قصد کیا ملکہ نے کہا یہ بے سود ہی اسواسطے کہ اس سے حفاظت جان
تو ضرور ہوگی مگر سحر کی جو قوت باقی ہی وہ بھی فنا ہو جائے گی یہ سُنکر سہراب نے وہی انگوٹھی اپنے
ہاتھ سے اُتار کر ملکہ کو دی جو ملکہ نے سہراب کو دی تھی ہرچند ملکہ نے انکار کیا مگر سہراب نے
نہ مانا اور قسمین دیکر ملکہ افسونہ سحر ساز کو انگوٹھی پہنا دی اور اب مع سامان لشکر و تحفہ جات
طلسمی ہمراہ شتر سوار کے جانب شہر صندلہ روانہ ہوے جسوقت بعد طے مراحل و قطع منازل قریب
شہر صندلہ کے پہونچے تو مہتر مشک موے تتاری عیار نے جاکر صندل شاہ کو اطلاع کی کہ چارون
نقابدار بڑے جاہ و جلال سے تشریف لاتے ہین یہ سنکر صندل شاہ اُٹھ کھڑا ہوا اور ارکین دولت کو
اپنے ہمراہ لیکر بجانب نقابداران قاف روانہ ہوا اور استقبال کرکے قلعہ مین لایا سامان دعوت مہیا کیا
عین گرمی صحبت مین اِدھر اُدھر کے ذکر ہوتے ہوتے کچھ ذکر اتفاقیہ شہر سمندریہ کا بھی آگیا صندل شاہ
نے حال بربادی شہر سمندریہ کا اور ظلم برجیس آفتاب پرست کے بیان کیے کہ سہراب جادو نے حالت اضطرار
مین مدد طلب کی بادشاہ اسلام ایسی حالت مین تھے کہ کسیکو براے کمک روانہ نہ کر سکے آخرکار اُسنے مجبور ہوکر
کافرون سے مدد طلب کی اور مغرور بلند آواز و مبہوت آئینہ رو کا شریک ہوکر مقابلہ کرنا اور آفتاب کو اسیر
سحر کر لینا بعد ازان عیارون کا ہونا انجام مین ان سب کا مارا جانا مفصل بیان کیا نقابدارون کو
یہ سُنکر کمال صدمہ ہوا اور کہا کہ دیکھیے وہ کون سا دن ہوتا ہی جو ہمارا اور برجیس کا سامنا ہو اب

سہراب

سہراب ثانی صندل شاہ کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ آپ کچھ اپنا حال بیان کیجئے جسواسطے ہمین بلایا ہی کیونکہ ہمین فرصت بہت کم ہی اور کام زیادہ ہین یہ سنکر بادشاہ نے بیان کیا کہ اس شہر سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک نہر ہی نہر کے اُس پار ایک درخت ہی کہ تنہ اُسکا بہت بڑا ہی اور سایہ اُسکا بہت دور تک ہی جب شام ہوتی ہی تو درخت کے تنہ مین ایک در پیدا ہوجاتا ہی اور لوگ نکل نکل کر زیر درخت فرش کرتے ہین مسند بچھاتے ہین جھاڑ کنول مردنگ وغیرہ روشن کرتے ہین جسوقت سب سامان درست ہوجاتا ہی تو ایک نازنین ماہ جبین بصد عشوہ و ناز اُس درخت مین سے نکل کر مسند پر بیٹھتی ہی اور ایک نقابدار بادلہ پوش آکر اُسکے پہلو مین بیٹھتا ہی دور جام چلتا ہی صحبت راگ رنگ کی صبح تک رہتی ہی صبح کو پھر درخت شق ہوتا ہی اور خادم و خدمتگار مع سازو سامان سب اُسی درخت مین چلے جاتے ہین اس پار سے سب تماشا نظر آتا ہی اور جو شخص نہر کے اُس پار جاتا ہی وہ اسیر پنجۂ تقدیر ہوکر مفقود الخبر ہوجاتا ہی چنانچہ میرے فرزند پر یہی سانحہ گذرا کہ جسوقت اُسے یہ خبر ہوئی وہ گیا اور اُس نازنین کو دیکھکر شیفتہ جمال ہوا اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا اور جوش محبت مین دریا کے اُس پار گیا یہ دیکھکر نقابدار بادلہ پوش مرکب پر سوار ہوکر پاس اُسکے آیا اور بہت سمجھایا کہ اس ارادہ سے باز رہ لیکن میرا فرزند مرد شجاع تھا اُسنے نمانا اور نقابدار سے مقابلہ کرنے کو موجود ہوگیا آخرکار نوبت نیزہ بازی کی آئی ہرچند کہ فرزند میرا فن نیزہ بازی مین طاق و مشاق تھا لیکن نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ ہاتھ سے اُسکے نکالدیا اب نوبت شمشیر زنی کی پہونچی نقابدار نے کلائی پکڑلی زور ہونے لگے اس کشمکش مین مرکب لنگردن کی تاب نہ لاسکے اور بیٹھ بیٹھ گئے دونون کود پڑے اور بڑی شجاعت و جوانمردی سے کشتی لڑنے لگے میرا فرزند ایسا نتھا کہ دفعتہً کوئی اُسے زیر کرلے لیکن نقابدار نے دو پہر مین اُسے زیر کرکے باندھ لیا اور اُسی درخت کے اندر لیئے ہوے چلا گیا دوسرے روز پھر حسب معمول وہ محفل جمع ہوئی اور وہ نقابدار بھی آیا مگر میرے فرزند کی کوئی خبر نہ معلوم ہوئی کہ آیا وہ قتل ہوگیا یا زندہ ہی اور اگر زندہ ہی تو قید مین ہی یا آزاد ہی یہ سنکر نقابدار خرد نے نقابدار بزرگ کی طرف دیکھا اور عرض کی کہ غلام جاتا ہی اور اُس درخت کو جڑ سے اُکھیڑ کر پھینکے دیتا ہی نقابدار بزرگ نے فرمایا کہ آج توقف کرو اور اپنی آنکھ سے دیکھ لو کہ کیا ماجرا ہی کل دیکھا جائیگا سہراب نے کہا کہ نہایت مناسب ہی اور اب یہ سب کے سب مع صندل شاہ کوچ کرکے روانہ ہوے اور مقام مناسب تجویز کرکے خیمہ برپا کیا لشکر نے ڈیرا کیا جسوقت شام ہوئی تو وہی حسب معمول درخت شق ہوا اور لوگ نکلنے لگے خیمہ استادہ کیا فرش فروش جھاڑ و فانوس وغیرہ سے خیمہ کو مزین کیا بعد اُسکے دیکھا کہ نقابدار بادلہ پوش اُس نازنین کو ساتھ لیئے ہوے نکلا اور مسند پر بٹھایا خود بھی بیٹھا ان نقابداروں نے جو دیکھا متعجب ہوئے اور سوچنے لگے کہ یہ کیا معرکہ ہی لیکن نقابدار بادلہ پوش نے جو دیکھا کہ فوج بیشمار پڑی ہوئی ہی ایک نامہ لکھا اور اپنے ایک آدمی کو دیا کہ جاکر اس لشکر مین مالک لشکر کو دے آؤ اور جواب اسکا لے آؤ جسوقت یہ نامہ دار قریب خیمہ نقابداران پہونچا نقابداروں نے نہایت اعزاز کے ساتھ استقبال کرکے نامہ دار کو طلب کیا اور دنگل پر بٹھایا نامہ دار نے نامہ پیش کیا نقابدار خرد نے نامہ دار کے ہاتھ سے نامہ لیکر پڑھا مضمون نامہ یہ تھا کہ ہمنے آپ لوگون کی وجہ سے صحرا نشینی اختیار کی اور یہان اپنا دل بہلا لیا کرتے ہین اب آپ لوگ یہان بھی دراندازہونے کو آموجود ہوئے لہذا آپ کو لازم یہ ہی کہ کل یہانسے کوچ کرکے چلے جائیے ورنہ میرے ہاتھ سے بہت ذلت اُٹھائیےگا اور نہایت پریشان ہوجیئےگا مضمون نامہ سنکر نقابدار کلان

نے جواب یہ لکھوایا کہ ہمین کسی کی راحت مین خلل انداز ہونیکی کوئی ضرورت نہین ہی بشرطیکہ کوئی ہمارے آرام مین فرق نہ ڈالے لہذا تمکو لازم یہ ہی کہ ارقم بن صندل شاہ جسکو تمنے اسیر کیا ہی چھوڑ دو اور اُس ملکہ کو اُسکے حوالہ کرو تو ہم ضرور چلے جائینگے ورنہ یہ سمجھ لو کہ ہم وہ لوگ ہین جنھون نے سرکشان عالم کو زیر کرکے مطیع کیا ہی اور قاف مین وہ وہ کارنمایان کئے کہ انسان تو کیا جان رکھتا ہی کہ نحیف البنیان ہی قوم جنی جان سے لوہا ہمارا مانا ہی اور اگر یہ نہین منظور ہی تو اب جواب نامہ کی ضرورت نہین ہی طبل جنگ بجوادو کل میدان جنگ مین حال کھل جائے گا اسکے بعد نامہ بر سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہی اُسنے عرض کی جی ہان مین خوب واقف ہون یہ دختر ہی ملک قیصر شاہ کی نام اسکے بھائی کا فغفور بن قیصر ہی نہایت زبردست و بہادر ہی نام ملکہ کا ماہ قیصری ہی اور یہ نقابدار بادلہ پوش ملکہ کا کوکہ ہی اسکی شرط یہ ہی کہ جو مجھکو زیر کریگا اُسکے ساتھ شادی ملکہ کی کیجائے گی یہ سنکر نقابدار خوش ہوے اور فرمایا کہدینا کہ اب ہمارے تمھارے مقابلہ ہی ہو جاسے تو بہتر ہی یہ سنکر نامہ دار رخصت ہوا اور نقابدار بادلہ پوش کو جواب نامہ کا دیا بادلہ پوش مضمون نامہ پڑھکر نہایت برہم ہوا اور نواخت طبل جنگ کا حکم دیا اِدھر نقابداران قاف کو خبر پہونچی یہان بھی نقارہ رزمی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی وہان نقابدار بادلہ پوش باطمینان تمام بیٹھا ہوا ناچ دیکھا کیا گویا فکر بھی نتھی کہ کل کیا ہوگا جسوقت سیاہی شب ہرطرف ہوئی ستارے دریاے فلک مین ڈوبنے لگے اور اریکہ آراے چرخ چہارم بصد کر و فر ضیا بخش عالم ہوا تو دریا نظر و لسے پنہان ہو گیا اور ہمراہ صحبت سیارگان محفل نقابدار بادلہ پوش بھی برہم ہوئی اور اُسیطرح درخت شق ہوا اور ساری محفل داخل درخت ہوئی درخت پھر برابر ہو گیا یہ دیکھکر سہراب بن رستم ثانی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی نقابدار بادلہ پوش نے دھوکا دیا اور مقابلہ نکریگا یہی ذکر تھا کہ گوشہ صحرا کی جانب سے تتق گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی جسوقت دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا تو دیکھا کہ وہی نقابدار بادلہ پوش چالیس ہزار سوار سے چلا آتا ہی آتے آتے ایک مقام پر ٹھہر کر صفین اپنے لشکر کی درست کرنے لگا اب نقابدارون نے بھی اپنے لشکر کی صفین آراستہ کین اور بیلدارون نے میدان کو درست کیا نقیبون نے نقابت کی بعد اُسکے نقابدار بادلہ پوش میدان مین آیا اور اُسنے کہا کہ ہر چند آپ لوگون کو سمجھایا کہ ہم آپسے لڑنا نہین چاہتے مگر آپ لوگون نے کچھ خیال نکیا آخر کو مجبور ہو کر مجھے لڑنا پڑا سہراب بن رستم نے جواب دیا کہ اگر تمکو لڑنا منظور نہین ہی تو ارقم بن صندل کو مع ملکہ ہمارے حوالے کردو ہم تمسے ہرگز نہ لڑینگے یہ سنکر نقابدار بادلہ پوش نے جواب دیا کہ مین نے یہ کلمہ کسی خوف سے نہین کہا تھا مین زور و طاقت مین آپسے کسیطرح کم نہین ہون اگر آپ چارون صاحب ملکر بھی مجھسے مقابلہ کرین تو مجھے عذر نہوگا اور یقین ہی کہ سب کو باندھ لیجاؤنگا لیکن صرف خیال اتنا تھا کہ کیا فائدہ جو آپ یہان آکر زک اُٹھائے اور ذلیل ہوجئے یہ سنکر سبکو غصہ آیا مگر سہراب ثانی نے ان سب کو روکا اور کہا کہ مین خرد ہون مجھی کو جانے دیجئے اگر آپ صاحبون مین سے کسی نے اُسکو زیر بھی کیا تو کوئی لطف کی بات نہین مین ابھی اسے باندھے لاتا ہون اور سارا غرور خاک مین ملائے دیتا ہون یہ کہکر اجازت حاصل کی اور مرکب کو دوڑا کر سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آئے نقابدار بادلہ پوش نے بارادۂ تگاور زنی مرکب کو جولان کیا اسطرف سے سہراب ثانی نے مرکب کو دوڑایا گردہ سپر کا سنبھالا وسط میدان مین تگاور چلے سپر سے سپر جوڑی پھول اُڑے یہ معلوم ہوا کہ دو ٹکڑے ابر سیاہ کے ملکر گرجنے لگے مرکب برابر سے پسپا ہوے نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ مارا سہراب ثانی نے نیزہ اُسکا نیزہ پر گانٹھا طعنین چلنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو مار

سیاہ زبانین نکال کر گتھ گئےہین سنانون سے چنگاریان نکل رہی ہین دونون کے مرکب کل کی طرح اشارون پرپھر رہے
ہین قریب سوا سو کے طعنین چلی ہونگی کہ ایک مقام پر سہراب ثانی نے جھر پر جھر ماری اور نقابدار کو اپنے
نیزے مین مانند کاکل محبوبان کے لپیٹ کر جھٹکا مارا کہ بے اختیار نیزہ ہاتھ سے نقابدار بادلہ پوش سے نکلگیا نقابداران
قاف نے احسنت و مرحبا کی صدا بلند کی اور نقابدار بادلہ پوش نے خفیف ہوکر اپنا گرز سنبھالا اور خبردار کہکر
سر سہراب ثانی پر وار کیا سہراب نے اپنے گرز کو چہرے کی پناہ کیا مگر گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی
شعلہ فلک کو نکلگیا تتق گرد و غبار بلند ہوا نقابدار بادلہ پوش نے آواز دی کہ زدم و پست کردم اسطرف سے عیار
سہراب نے چلنے کا قصد کیا تھا کہ سہراب ثانی تتق گرد سے باہر آئے مگر پیدل تھے کیونکہ مرکب انکا مارا جاچکا
تھا تلوار کھینچکر نقابدار پر چلے کہ اُسکے مرکب کو بھی پی کرون نقابدار بادلہ پوش نے جوارادہ سہراب کا فاسد دیکھا
اپنے مرکب سے کود پڑا سہراب نے تلوار ماری نقابدار نے ہاتھ کلائی پر ڈالدیا سہراب نے دوسرا ہاتھ
کمر مین ڈالا اُدھر نقابدار نے ہاتھ گریبان مین ڈالا زور ہونے لگے اور نوبت کشتی کی آئی تمام دن کشتی رہی قریب شام
ہم اہیان نقابدار بادلہ پوش نے کہا اسقدر دیر کہ شام ہوا چاہتی ہے پس یہ سنتے ہی نقابدار بادلہ پوش نے بازو
سہراب کے پکڑ کر سینہ سے ملایا اور زور کیا گیارہ قدم دوڑا لیگیا اور جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے اسکے زمین میں ہوگئے
پکڑ کر کمر زنجیر کا بند اب جو زور کیا سر سے بلند کرلیا اور اُسیطرح ہاتھ پر بلند کئے ہوئے اپنے لشکر مین چلا گیا یہ دیکھکر
ایرج نوجوان و رستم ثانی و شہریار نامدار کو کمال صدمہ ہوا کہ سہراب دعوائے صاحبقرانی کرکے چلا تھا یہان
ایک نقابدار سے زیر ہوگیا اُسطرف نقابدار بادلہ پوش سہراب ثانی کو لئے ہوئے جانب صحرا روانہ ہوگیا
لیکن طبل جنگ بجوادیا اِدھر بھی نقارہ بجا تمام رات تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے
صفوف قتال و جدال آراستہ ہوئین نقیب نقابت کر رہے تھے کہ مشرق سے گرد اڑی اور نقابدار بادلہ پوش
پیدا ہوا نقیب صفون مین چلے گئے نقابدار نے میدان مین آکر نہیب دی کہ کیون اے نقابداران قاف دیکھا
تمنے کہ مین نے کسطرح تمہارے ساتھی کو زیر کیا تم مین سے ہے کوئی ایسا جو سہراب کو ایک زور مین زیر کرلے
پھر مین سمجھتا ہون کہ سہراب سے ہاتھ اُٹھاؤ اور یہانسے چلے جاؤ ورنہ مثل سہراب کے سب کو باندھ
لیجاؤنگا یہ سنکر شہریار عالیوقار نے جواب دیا کہ اب بغیر تمکو گرفتار کئے ہوئے اور ہمراہ لیے ہوئے
یہانسے تھوڑی جائینگے یہ کہکر ایرج نوجوان سے اجازت لی اور سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آئے
نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ مارا شہریار نے نیزہ اُسکا نیزہ پر لیا طعنین چلنے لگین بڑی دیر تک نیزہ بازی
رہی کام نہ نکلا آخرکار نوبت گرز کی پہونچی نقابدار بادلہ پوش نے گرز مارا نقابدار کی ضرب گرز سے مثل مرکب
سہراب کے شہریار کا مرکب بھی مارا گیا آخرکار نقابدار بادلہ پوش بھی پیدل ہوا تلوار کی نوبت نہ آئی
کشتی ہونے لگی شہریار اسکے زور کا اندازہ کرتے ہین توکسیطرح کم نہین پاتے بلکہ جتنا وقت گذرتا جاتا ہے
اُتنا زور اُسکا بڑھتا جاتا ہے یہانتک کہ شام کو نقابدار بادلہ پوش نے لنگر شہریار نامدار کا بھی توڑا اور مثل
سہراب ثانی کے ہاتھ پر بلند کئے ہوئے جانب صحرا روانہ ہوگیا اب تو ایرج نوجوان اور رستم ثانی کی
یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا یہ دونون گریبان چاک کرین اور بسبب صدمہ کے خودکشی کرلین مگر اس خیال
نے خودکشی سے باز رکھا کہ جب مرنا ہے تو دشمن سے لڑکر مرین یا اُسکو مارین یا خود ہلاک ہون غرض کہ
نہایت غمگین و ملول پلٹ کر داخل بارگاہ ہوئے پوشاک رزم اُتاری لباس بزم پہنا اتنے مین خبر پہونچی کہ

کہ نقابدار بادلہ پوش نے پھر طبل جنگ بجوایا ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی نقارۂ رزمی بجے غرض کہ پھر دونون جانب تیاری جنگ رہی صبح کو صفوف قتال وجدال آراستہ ہوئین نقیب نہیب دیکر پلٹے تھے کہ بگولہ گرد کا پیدا ہوا اور نقابدار بادلہ پوش مرکب پر سوار نمودار ہوا اور میدان مین آکر نہیبا کی کہ جسکو تمناے مرگ دار زوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو نیں یہ سنتے ہی شاہزادہ رستم ثانی کو تاب نرہی اور ایرج نوجوان سے اجازت طلب کی ایرج نے فرمایا کہ ای فرزند دوداغ میرے دل کے واسطے کم نہین ہین اب تم ٹھہرو اور مجھے جانے دو کہ مجھے جدائی سہراب و شہریار نہایت شاق ہی رستم ثانی نے دست بستہ عرض کی کہ حضور اسقدر کیون پریشان ہین دیکھئے مین اس ملعون کو ابھی باندھے لاتا ہون اور سہراب و شہریار کو بھی چھڑالونگا کیا آپکو یاد نہین کہ مین دریاے شجاعت کا پانی پی چکا ہون اب کسکی طاقت ہی جو مجھے زیر کرسکے علاوہ اسکے اسی سلسلہ سے سب گئے ہین کہ سہراب سب کا خرد تھا وہ پہلے مقابلے کو نکلا شہریار اُس سے بڑے اور مجھسے چھوٹے تھے یہ اُسکے بعد گئے اب مین شہریار سے بڑا اور حضور کا خاکپا ہون مجھی کو جانے دیجیے بعد میرے آپکو اختیار ہی غرض کہ باصرار تمام رستم ثانی نے ایرج نوجوان سے اجازت لی اور سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آکر تنگاورزن ہوے کہ نقابدار کو گردبرد کردیا نقابدار نے کہا تو بڑا سرکش و زور آور معلوم ہوتا ہی لاالضرب بہادری کی کہ تجھسے لطف مقابلہ ہی رستم نے جواب دیا کہ اے کون نے تو بیشدستی کی اور آئین اسلام کو ہاتھ سے نہ جانے دیا مین سبقت نکرونگا تجھے اگر دعوی بہادری ہی تو وار کرلیں یہ سنتے ہی نقابدار بادلہ پوش نے خبردار خبردار کہکر نیزہ مارا رستم ثانی نے نیزہ اسکا اپنے نیزہ پر روک کر ایسا جھٹکا مارا کہ سنان نیزہ کی نکلگئی اور نیزہ بیکار ہوگیا پس اسنے خفیف ہوکر نیزہ پھینک دیا اور وہی گرز اپنا اُٹھایا اور سر پر چرخ دیکر سر رستم پر وار کیا رستم ثانی نے گھوڑے کو بچلا اور گرز اپنا اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا گرز زیر گرز جو پڑا تو اتراقا ہوا شرارے آسمان کی طرف نکلگئے تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ دونون نقابدار چھپ گئے لیکن نقابدار بادلہ پوش نے آواز دی کہ زدم و لپست کردم ایرج نوجوان سمجھے کہ مرکب رستم ثانی کا بھی مارا گیا لیکن جو گرد ہوا سے برطرف ہوئی تو دیکھا کہ رستم مع مرکب موجود ہی اور رستم نے نعرہ کیا کہ کرازدی وکرا پست کردی حریف تیرا مین موجود ہون ؎ توضربے زدای ضرب ما نوش کن ہمہ شادی از دل فراموش کن یہ کہکر گرز گران سنگ الماس رنگ ہشت پہلو پرچہ کوہ پیندرہ سو من کی ضرب اُٹھاکر سر نقابدار سے پھر اکر مارا نقابدار نے بھی اپنے گرز کو اُٹھاکر چہرہ پر روکا لیکن لنگر ضرب رستم سے کمر مرکب نقابدار بادلہ پوش کی شکستہ ہوئی اور تتق گرد بلند ہوا سب سمجھے کہ نقاب دار مارا گیا لیکن نقابدار گرد سے نکلا اور پکارا کہ غضب کیا تو نے کہ میرے مرکب کو مارا اب مین تیرے مرکب کو بھی مار کر تجھے مثل اپنے پیدل کرونگا یہ کہتا ہوا تلوار کھینچکر مرکب رستم کی طرف چلا رستم ثانی نے جو ارادہ اسکا فاسد دیکھا گھوڑے پر سے کود پڑے نقابدار بادلہ پوش نے رستم پر تلوار ماری رستم نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا نقابدار نے تلوار ہاتھ سے پھینک کر گریبان مین ہاتھ ڈالدیا کشتی ہونیلگی داؤن پیچ ہونے لگے دونون طرف کے لشکر تماشا دیکھ رہے تھے زور جو کشمکش کے ہوے زمین پارہ پارہ ہوگئین اب یہ حالت ہی کہ دونون غرق عرق ہین ہاتھ نہین جمتے لیکن رستم ثانی جسمقام پر نقابدار کو دبا دیتے ہین تو یہ چیخ اُٹھتا ہی اسلیے کہ قوت اسمین بھی بیحد ہی لیکن جرات کہان آخرکار شام تک کشتی رہی اور کام نہ نکلا شام کو دونون جانب سے رنگی اُگی اسوقت تک دونون کی وہی حالت ہی معلوم ہوتا ہی ابھی لڑنے کو کھڑے ہوے ہین کہانتک بیان کیا جاے کہ شام سے دوپہر رات گئے تک کشتی رہی حسب اتفاق رستم ثانی کو نقابدار بادلہ پوش دوڑاکر لیچلا تھا کہ پاؤن رستم کا موشخانہ مین جا رہا ادھر سے نقابدار نے زور کیا رستم ثانی بغیر قدم جماے کیونکر زور اُسکا روک سکتے تھے

آخر کار پاؤن انکا ٹوٹا ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوا رنگت زرد ہو گئی اور صدمہ سے درد کے بیہوش
ہو گئے نقابدار بادلہ پوش نے غنیمت جانا اور انکو بھی باندھے ہوئے چلا گیا یہ دیکھکر ایرج نوجوان
نے گریبان چاک کیا اور تلوار نیام سے کھینچکر گلے پر رکھی اور یہ شعر ورد زبان کرکے اٹھ گئے سب لوگ
اپنے بزم مین ہلچل پڑی اور غلغلہ انداز گردون اٹھو تمجو کل پڑی ٭ چاہتے تھے کہ خودکشی کر لین اور جان
اپنی دیدین کہ ہان ہان کی آواز پیدا ہوئی ادھر تو سرداران لشکر نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ یہ
آپ کیا غضب کرتے ہین ہم کیسکے ہو کر رہینگے ادھر ہاہاے ہوا سے چوکی صندل کی اڑتی ہوئی نظر آئی
اور درویش دریدہ دامن آکر پہونچے کہا کہ آپ کی جہالت نے میرا چلہ توڑ دیا یہ کیا حرکت تھی کہ اپنا
خون اپنی گردن پر لیتے تھے اگر خود ہی جان دیدیجیے گا تو اے گرفتاران رنج و محن کو کون چھڑائیگا
یہ سنکر ایرج نوجوان نے جواب دیا کہ جب وہ سب اسیر ہو گئے تو کیا مین عہدہ برآ ہو سکونگا ہوا سکے
کہ رستم ثانی آج تک کسی سے زیر نہین ہوا نہ کوئی اسکو زیر کر سکتا ہے کیونکہ وہ بانی دریاے شجاعت
کا پیے ہوئے ہے لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ اب ستارہ ہملوگون کا گردش مین ہے اور قسمت مین رسوائی
و بربادی ہے کہ ایک نقابدار صحرائی نے رستم کو اسیر کر لیا یہ فرما کر رونے لگے شاہ صاحب نے
کہا ہا ہا جب یہ جانتے ہو کہ رستم کسی سے زیر نہین ہو سکتا اور نہ آجتک زیر ہوا ہے تو کیا سبب جو نقابدار
بادلہ پوش نے اسکو اسیر کر لیا سبب یہ تھا کہ پاؤن رستم کا ہوش خانہ مین جا کر ٹوٹ گیا اور رستم
بیہوش ہو گیا نقابدار کو غنیمت ہوا اور رستم کو اسیر کر کے لیگیا ورنہ رستم کبھی نقابدار سے زیر نہ ہوتا اور
نہ نقابدار رستم سے زیر ہوتا کیونکہ نقابدار مین قوت اصلی نہین ہے اسکو حکیم طرطوس بیابانی نے اپنے
علم حکمت کی رو سے زور دیا ہے اور اسکی موت کا ایک تیغہ بنا کر رکھا ہے جسوقت تک وہ تیغہ نہ ہاتھ
آئیگا اور طلسم طرطوسیہ نہ ٹوٹے گا اسوقت تک اس نقابدار کا ہلاک ہونا دشوار ہے کہ سوا اس تیغہ
کے اسکی موت نہین ہے اور یہ بھی ایک دربند طلسم طرطوسیہ کا ہے جو حکیم طرطوس بیابانی نے نقابدار
کے نام پر قائم کیا ہے اول لوح حاصل کرنا چاہیے بعد ازان طلسم توڑ کر تیغہ دستیاب ہو جب یہ نقابدار
قتل ہوگا ایرج نوجوان نے کہا کہ مین نے آجتک کوئی طلسم فتح نہین کیا نہ مین حالات طلسم سے
واقف ہون اور نہ یہ معلوم ہے کہ طلسم طرطوسیہ کس مقام پر ہے شاہ صاحب نے ایک پرچہ ایرج
نوجوان کو دیا اور فرمایا کہ اسکو خضر راہ سمجھو چلتے وقت اس پرچہ کو ہاتھ مین لیے رہنا تمھین یہ معلوم
ہوگا کہ کوئی شخص آگے آگے چلا جاتا ہے جس طرف اسکے جانے کی آہٹ پانا اسیطرف خود بھی چلے جانا
کہ منزل مقصود پر پہونچکر وہ آہٹ موقوف ہو جائیگی وہان جیسے عنوان پیش آئین اسکے
موافق تدبیر کر کے لوح حاصل کرنا اور اب غلطی نکرنا کیونکہ اب میرا آنا ناممکن ہے جو چلہ میرا یہان آنے کی
وجہ سے ٹوٹ گیا ہے اب اسے پھر سے شروع کرونگا اسلیے زمانہ قریب ہے کہ آفتاب جادو اور
برجیس آفتاب پرست سے تمکو مقابلہ کرنے پڑین اسوقت آفتاب جادو لشکر کو تمھارے اپنی
شعاعون سے جلائے گا اور برباد کریگا اسوقت میرا پہونچنا ضروری ہے یہ فرما کر ایک نامہ نقابدار بادلہ پوش
کو لکھا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ بالفعل ایرج نوجوان مبتلاے رنج و الم ہے صدمہ فرزند سے حواس
درست نہین ہین لہذا بعد آٹھ روز کے طبل جنگ بجا کر مقابلہ کرنا جسوقت یہ نامہ نقابدار کو پہونچا

آسنے کہا مجھے منظور ہے کیونکہ اسکو یہ غرور ہے کہ مجھے تو کوئی زیر نہین کر سکتا نہ کوئی حربہ مجھپر کارگر ہو سکتا ہے اب نقابدار یاقوت پوش تو وقت کا منتظر ہو کر بیٹھا ہے اور نقابدار سرخپوش پہنے ایرج نوجوان پرچہ کی رہبری پر جانب طرطوسیہ روانہ ہوتے ہین اور درویش دریدہ دامن اپنے مسکن کی طرف چلتے ہین تو اب انکا حال آیندہ بیان کیا جاے گا۔

اب یہان سے پھر داستان نقابدار یاقوت پوش کی آغاز ہوتی ہے

گردل آرای راے جادو نے انکو قفس سحر مین بند کر کے باغ شبستان کی جانب روانہ کیا تھا راوی بیان کرتا ہے کہ جسوقت قفس نقابدار سرخپوش کا باغ شبستان مین پہونچا اور ایک درخت مین لٹکا دیا گیا تو دیکھا کہ ایک قفس اور بھی لٹکا ہوا ہے اور اسمین ایک بلبل بند ہے اور گرد قفس ہزار بلبلون کا ہجوم ہے جسوقت قفس نقابدار کا لٹکایا گیا تو وہ بلبلین اور فریاد کرنے لگین گویا اپنی زبان مین اپنے ہم قفس کی اسیری کا رنج ظاہر کرتی تھین اور وہ بلبل بے آشیان جو اسیر قفس تھی وہ بھی بہت تڑپی اور ان اسیران قفس کو دیکھکر یہ حال ہوا کہ قریب تھا بلبل روح قفس تن سے پرواز کر جائے مگر زبان حال سے گویا یہ شعر ورد زبان کرتی تھی ؎ یہ کہکر رہ گئی بلبل قفس مین ٭ نہ ہو بندہ کسی بندہ کے بس مین ٭ لیکن ملکہ شرارہ جادو نے جسوقت سے نقابدار سرخپوش کے جمال بیمثال کو دیکھا ہے دل ہاتھ سے جاتا رہا ہے اور اضطراب اسکا بڑھتا جاتا ہے بار بار یہ شعر ورد زبان کرتی ہے ؎ کیا یہی قسمت مین لکھا تھا قاتل پر شیدا بھی ہون ٭ ظلم پہ ظلم نہ کر اے گردون جان بھی دین رسوا بھی ہون ٭ کبھی کہتی تھی ؎ عاشق بدنام کو پرواے ننگ و نام کیا ٭ آپ جو ناکام ہو اسکو کسی سے کام کیا ٭ کبھی کہتی تھی کہ واہ اے دل نادان تو کسکا شیفتہ ہوا ہے جو دشمن جانی ہے کہ اگر اسوقت وہ رہا ہو جائے تخت الٹ دے سلطنت مٹا دے اور اگر اسیر رہے تو ہمکو صدمہ فرقت سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرے اب نہ تو یہ بنتی ہے کہ اپنے یار جانی کو اسیر پنجہ تردید رہنے دین اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے رہا کرنے کی کوشش کرین اور باپ کی سلطنت مٹوا دین پھر آیندہ یہ بھی امید نہین کہ ہمسے کیونکر پیش آئے غرضکہ یہ اسی انجمن مین مسہری پر لیٹی ہوئی کروٹین بدل رہی تھی کہ اتنے مین وزیرزادی اسکی یعنی ملکہ شمیم نازک قدم آئی اور کہا ملکہ واری جاؤن مزاج کیسا ہے آج تو خلاف وقت آپ لیٹی ہوئی ہین بھلا کبھی بھی آپ نے شام سے آرام کیا ہے ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ اے شمیم آج کچھ طبیعت میری نادرست ہے حرارت سی معلوم ہوتی ہے سر مین درد ہے دل بیٹھا جاتا ہے شمیم نازک قدم نے کہا کہ چلیئے سیر باغ کیجیے صحبت عیش و نشاط آراستہ کیجیے شغل گانے ناچ کا ایسا ہے کہ غم غلط کرتا ہے فکرون کو دور کرتا ہے شرارہ جادو نے کہا کہ اے شمیم یہ غم ایسا نہین ہے جو دور ہو نہ ایسی فکر ہے جو دفع ہو سکے شمیم نازک قدم نے کہا کہ اے ملکہ آپ ایسی دانا اور ہوشیار ہو کر ایسی بات فرماتی ہین بھلا کون سا ایسا غم ہے جو مٹ نہین جاتا اور کون سی ایسی فکر ہے جو دور نہین ہو سکتی مگر تا وقتیکہ معلوم نہ ہو کیا انتظام ہو سکتا ہے شرارہ جادو نے جواب مین یہ شعر پڑھا ؎ مرا سوزیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ٭ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ٭ ابھی تک تو شمیم نازک قدم اور کچھ سمجھی تھی کہ زمانہ پر آشوب ہے طلسم کشائی کے دو مرحلے شکستہ کر دیے آپ اگرچہ اسیر بلا ہوا ہے تاہم یہ خوف ہے

کہ کوئی مددگار اُسکا نہ پیدا ہوا انھین اندیشون مین ملکہ گھری ہوئی ہی لیکن جسوقت یہ شعر ملکہ کی زبان سے سُنا تو شمیم نازک قدم نہایت پریشان ہوئی اور کہا کہ ملکہ یہ تو آپ نے ایسا شعر پڑھا کہ جی چاہتا ہی پھر پڑھیئے شرارہ جادو نے کہا تو کیا سمجھی جو تعریف کی شمیم نازک قدم نے کہا کہ اب کل الفاظ تو مجھے یاد نہین پھر پڑھیئے تو معنی اسکے بیان کرون شرارہ جادو چونکہ شمیم نازک قدم سے نہایت محبت رکھتی ہی اور شمیم کو بھی نہایت انس ملکہ کے ساتھ ہی ملکہ کوئی راز اپنا شمیم پر پوشیدہ نہین کرتی مگر یہ راز ایسا تھا جسکے بیان کرنے مین شرم دامنگیر تھی حجاب مانع تھا اسوجہ سے ملکہ نے شعر پڑھکر اشارہ مطلب اپنا ادا کیا تھا جسوقت دوبارہ شعر پڑھا تو شمیم نازک قدم مسکرائی اور کہا اے ملکہ لطف زندگی اسی مین ہی جسکو کسیکی محبت نہ ہو وہ انسان کب ہی لیکن میرے سر کی قسم میری جان کی قسم سچ بتائیے کہ وہ کون ایسا شخص ہی جسپر آپ ایسی مغرور عورت کا دل آگیا کہ جسکو ہمیشہ مرد کے نام سے نفرت رہی ہر ایک پر ہنسا کرتی تھین اور کہا کرتی تھین کہ خدا جانے ان عورتون کے کیسے دل ہوتے ہین جو مردون پر عاشق ہو جاتی ہین اور اونسے ہمخواب ہوکر ملتی ہین تو خدانخواستہ بے حجابی کی نوبت تو ابھی تک نہین آئی ہی لیکن جب عشق ہوا تو ایکدن وصل بھی ضرور ہی شرارہ جادو نے کہا کہ مجھے خود حیرت ہی مگر معلوم ہوگیا کہ عشق اختیاری چیز نہین ہی خدا نکرے کہ دل آجائے پھر طبیعت کا رُکنا اپنے امکان مین نہین بہتا ہی اور طرہ اسپر یہ کہ دشمن سے دوستی پیدا ہوئی ہی ملک الموت پہ دل آیا ہی غرضکہ سب طرح سامان بربادی کے ہین اے شمیم نازک قدم مجھ ایسی سنگدل اور مستقل مزاج عورت کہ تو خوب جانتی ہی مگر روتے نہین بنتی ہی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون شمیم نازک قدم نے کہا کہ برائے خدا نام تو لیجیے کہ وہ کون شخص ہی جسکی محبت نے تمکو یون بے قابو کر رکھا ہی اور پھر اُسے آپ دشمن بھی بتاتی ہین یہ معاملہ سمجھ مین نہین آتا شرارہ جادو نے کہا کہ مین دربار بادشاہ مین بیٹھی تھی جو دل آرام جادو ایک قفس لیئے ہوئے آئی اور اسمین دو طائر قید تھے معلوم ہوا کہ انمین سے ایک طلسم کشا اور دوسرا اُسکا عیار تھا مین نے کہا مین صورت ان دونون کی دیکھونگی دل آرام جادو نے سحر اپنا اُتار لیا اُسوقت صورت اصلی طلسم کشا کی دیکھی اے شمیم نازک قدم مین نے ایسے حسین مرد آنکھ سے نہ دیکھے تھے اور وہ سطوت و جلال چہرہ سے ظاہر تھا کہ اہل دربار تھرا رہے تھے باوصفیکہ وہ قید تھا اور کوئی اختیار اُسکا نہ تھا جب مین اسے دیکھ چکی تو دل آرام جادو نے پھر سحر کرکے اسکو طائر بنا دیا اب وہ قفس گل افشان جادو کے قریب لٹکا دیا گیا ہی اور سنبل گیسو دراز اسکے لیئے نگہبان مقرر ہوئی ہی جو باغ شفتالن بہار کی مالک ہی یہ سنکر شمیم نازک قدم نے انگشت حیرت دانتون مین دبائی اور کہا ملکہ یہ کیا کر رہی ہو تم طلسم کشا پر عاشق ہوئین کیا کوئی اور مرد دنیا مین لائق تمھارے نہ تھا ملکہ نے کہا اے شمیم یہ تو مین پہلے ہی کہہ چکی کہ دل کا آنا اختیاری چیز نہین ہی بقول شاعر ؎ عشق کا اندوہ در دلدادہ سے کم نہین :: دل کا آجانا بھی پیغام قضا سے کم نہین :: ہر چند کہ مین نادان نہین ہون اور نشیب و فراز دنیا کو اچھی طرح سمجھتی ہون مگر کیا کرون مجبور ہون شمیم نازک قدم کچھ دیر تک خاموش بیٹھی رہی بعد اسکے کہا کہ ایک بات میرے ذہن مین آئی ہی کہ نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے وہ یہ ہی کہ لقا بدل سے اقرار لین کہ وہ بادشاہ طلسم سے تعرض نکرے اور تمھارے ساتھ شادی منظور کرے تو اُسے طلسم سے رہا کر دین صورت اُسکی یہ ہی کہ لوح طلسمی فکر کرکے لے آئین اور وہ طلسم کشا کے حوالے کر دین اُسوقت کسی ساحر کی مجال نہ ہوگی کہ اُسے روک لیگا

اور اسی ہنگامہ مین کسی ساحر مردہ کو اپکی صورت بنا کر یہان ڈالدینگے اور آپ طلسم سے نکل جائیے یہ سنکر ملکہ شرارہ نے اس راے کو پسند تو کیا مگر یہ کہا کہ طلسم کشا کو ایسی کیا غرض پڑی ہی جو وہ یہ شرطین منظور کریگا اور پھر لوح کا حاصل کر کے نقابدار تک پہونچانا ابھی کیا آسان امر ہی شمیم نازک قدم نے کہا ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود ؛ مرد باید کہ ہراسان نشود ؛

اے ملکہ دلکو مضبوط رکھو ہمت کو نہ ہارو تو سب کچھ ہوسکتا ہی اور نہین تو کچھ بھی نہ ہوسکیگا اتنے وقت کو غنیمت جانو جبکہ مدت قید کی تمام ہوجائیگی تو فوراً نقابدار قتل کر ڈالا جائیگا اسوقت سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا جانے پھر تمھاری کیا حالت ہوگی یہ سنکر شرارہ جادو نے کہا کہ اگر تمسے ہوسکے تو کرو مین مانع نہین ہون لیکن میری بدنامی و رسوائی کا خیال رکھنا شمیم نازک قدم نے کہا کہ حتی الامکان تو ہر پہلو کا خیال رکھونگی آئندہ تقدیر ہی اگر قسمت ہی مین رسوائی ہی تو کوئی بھی نہین روک سکتا ہی غرضکہ ملکہ تو بیمار محبت بنکر سہری پر لیٹی ہی اور شمیم نازک قدم قصر ملکہ شرارہ جادو سے نکلکر جانب دربند سوم روانہ ہوئی کہ جہان پر چشمہ ہی اور لوح طلسمی چشمہ مین پھینکدی گئی ہی مالک یہان کا نہنگ ماہی گیر جادو ہی کہ اسنے اپنے سحر سے اس چشمہ کو تیار کیا ہی اور خود نہنگ بنا ہوا اسمین پھرا کرتا ہی حال اس مرحلہ کا مفصل شکستہ ہونے کے وقت بیان کیا جائیگا بالفعل حسب ضرورت بیان کیا گیا جسوقت ملکہ شمیم نازک قدم قریب چشمہ کے پہونچی اسنے ایک رقعہ تحریر کیا اور اسپر مہر ملکہ شرارہ جادو کی ثبت کر کے چشمہ آب مین پھینکدیا یہ مہر چلتے وقت شرارہ جادو سے اسنے مانگ لی تھی اور اسکا اسقدر اعتبار ملکہ کو تھا کہ ملکہ نے بیخوف مہر اسکے حوالے کر دی تھی جسوقت کہ رقعہ سطح آب پر گرا مہر نہنگ پیدا ہوا اور رقعہ کو نگل گیا مضمون رقعہ کا یہ تھا کہ اے نہنگ ماہی گیر جادو سر دست مین بیمار ہوگئی ہون اور علالت میری بڑھتی جاتی ہی لہذا اگر تم مہربانی کر کے لوح مجھے بھیجدوگے تو مین تندرست ہو جاونگی یہ مضمون رقعہ کا نہنگ ماہی گیر جادو نے پڑھا اور جواب تحریر کر کے رقعہ بیرون آب پھینکدیا دیکھا ملکہ شمیم نازک قدم نے کہ رقعہ مین یہ تحریر ہی کہ اے ملکہ آفاق آپ جانتی ہین کہ مین ایک مدت سے تمناے دیدار رکھتا ہون اور جو کچھ اس سے بھی زیادہ تمنائین میرے دل مین بھری ہوئی ہین اُنکا بیان کرنا سوے ادب ہی لہذا اگر اس خدمت کے عوض مین آپ تصویر اپنی مجھے بھیجدیجیے تو کیا مضائقہ ہی کیونکہ بقول شاعر ؎

چشم خوبان سے چلی جاے اسد ؛ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی ؛

مین بسبب اسکے حاضر ہونے سے قاصر ہون کہ زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی دو دربند شکستہ ہو گئے اب دہان اجل مین بیٹھا ہون اور لوگ اگر مین تو میرے بعد مین کیا معلوم میرے یہان سے جانے مین کیا خرابی پیدا ہو یہ جواب نامہ کا دیکھکر ملکہ شمیم نازک قدم نے یہ جواب تحریر کیا کہ اے نہنگ ماہی گیر ملکہ کی حالت اس قابل نہین ہی کہ علاج مین دیر کیجاے اور نہ یہ وقت اظہار تمنا کا ہی اگر تجھے محبت ملکہ کی ہی تو لوح بھیجدے جسوقت ملکہ صحیح و سالم ہو جائینگی خود انکے دل مین جگہ پیدا ہوگی کہ ہمارے ساتھ فلان شخص نے کیا نیکی کی ہی اسوقت تم جو کہوا گے یقین ہی کہ ملکہ منظور کر لین گی اور تصویر تو ملکہ کی مین تمھین لادونگی یہ کوئی ایسی بڑی بات نہین ہی جسوقت یہ مضمون نہنگ ماہی گیر جادو نے دیکھا نہایت خوش ہوا اور دل مین سوچا کہ شمیم نازک قدم سچ کہتی ہی یہ وقت اظہار تمنا کا نہین ہی اسنے فوراً لوح طلسمی باہر چشمہ سے پھینکدی

اور کہا اے شمیم نازک قدم ہماری عزت کا خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ یہ راز کسی پر ظاہر ہو جائے تو عتاب
شاہی نازل ہو شمیم نازک قدم نے کہا کہ کہین ایسا ہو سکتا ہے تم اطمینان رکھو یہ کہکر وہان سے باغ ملکہ کی جانب
روانہ ہوئی اور دل مین کہا کہ او نمک حرام اپنے مالک کی دختر کیطرف بدنیتی دیکھ تو کیسا مزہ چکھاتی ہون یہ کہتی
ہوئی دوسرے روز خدمت مین ملکہ کی پہونچی اور سارا حال بیان کر کے لوح دکھائی ملکہ شرارہ جادو
اُٹھ بیٹھی اور کہا کہ تیرا بڑا دیدہ ہے جو اتنا بڑا کام تو فریب سے کر لائی کہا اے ملکہ آخر فن عیاری جو ہمنے حاصل
کیا ہے تو کس روز کے کام آئیگا ملکہ نے کہا اب کیا کرینگی کہا دیکھتی جاییے کہ ہوتا کیا ہے اب آپ اتنا
سمجھیے کہ جب بادشاہ اگر آپ سے پوچھے کہ کیا واقعہ تھا تو بیان کر دیجیے گا کہ مین براے سیر طلسم گئی تھی جس وقت
قریب دربند کے پہونچی تو نہنگ ماہی گیر پانی سے نکلا اور کہا اے ملکہ آپ سے ایک کام ہے ذرا یہان
آئیے مین قریب اسکے گئی نہنگ ماہی گیر نے عشق کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر تم وصل میرے ساتھ منظور نکرو گی
تو اپنا جان لو کہ اب طلسم آتش فشان میرے اختیار مین ہے یعنی لوح طلسمی میرے پاس ہے مین طلسم کشا
سے ملکر تمھارے باپ کو قتل کر دونگا لوح طلسمی اُسکو دیدونگا اسکے بعد بجبر تمکو میرے ساتھ شادی
کرنا ہوگی اور طلسم کشا تک رسائی بہت آسان ہے اسلیے کہ سنبل کشادہ مو میری بہن ہے جو باغ
شبستان کی مالک ہے وہ مجھسے زیادہ تمھارا خیال نکریگی یہ سنکر مین جھوٹے سچے وعدون سے اُسکا
اطمینان کر کے چلی آئی اور اُسنے بجبر تصویر مجھسے لی وہ اسکے پاس موجود ہے یہی دلیل ہے اسکی بدباطنی
کی بعد اسکے مین نے اپنی وزیرزادی شمیم نازک قدم سے ذکر کیا شمیم چونکہ فن عیاری مین بے نظیر ہے
لہذا وہ لوح طلسمی کسی مکر سے حاصل کر لائی لوح میرے پاس موجود ہے یہ سنکر شرارہ کے ہوش اُڑ گئے
اور کہا کہ تو بڑی مکارہ ہے اور ترکیب تو نے وہ نکالی کہ بھید کھلنا ممکن ہی نہین غرضکہ اب شمیم نازک قدم
خدمت بادشاہ مین حاضر ہوئی اسطرح کہ بال پریشان چہرہ اداس سانس پھولی ہوئی بادشاہ نے
فرمایا کہ کیون خیریت تو ہے تو اسقدر گھبرائی ہوئی کیون ہے شمیم نازک قدم نے عرض کی کہ حضور جو اس بیجا مین
ہے کیا بیان کرون بادشاہ نے کہا کہ میرے دربار مین تجھے کسکا خوف ہے جو اسقدر تھرتھرا رہی ہے
شمیم نے عرض کی کہ حضور کا خوف ہے اور داب شاہی مانع ہے بادشاہ نے کہا جو امر خیر خواہی کا ہے اسکے
کہنے مین خوف نکر کہ نکہنا کہنے سے زیادہ بُرا ہے شمیم نے گردن نیچی کر کے عرض کی کہ جب
شاہزادیون کا ادب اُٹھ گیا اور خوف بادشاہ کا جاتا رہا تو ہماری عزت تو نکلی بس یہ سنکر چہرہ
بادشاہ کا غصہ سے سرخ ہو گیا اور کہا کہ پھر مفصل کیون نہین بیان کرتی شمیم نازک قدم اور تھرتھرانے لگی
اور عرض کی کہ حضور جتنا واجب تھا وہ بیان کر دیا اب مفصل حال ملکہ شرارہ جادو سے پوچھیے جنکا
واقعہ ہے میری مجال نہین ہے کہ تفصیل اس اجمال کی کر سکون یہ سنکر بادشاہ نے ملکہ کو طلب کیا اُسی وقت
شرارہ جادو حاضر ہوئی اور گردن جھکا کر سامنے بادشاہ کے کھڑی ہوئی بادشاہ نے پوچھا کہ تمھارا
کیا واقعہ ہے بیان کرو ملکہ نے سب باتین لکھکر پیش کر دین کہ بیان کرنے مین حجاب مانع تھا جسوقت
بادشاہ نے نظر ڈالی اور تمام تحریر کو پڑھا جسمین بدنیتی نہنگ ماہی گیر جادو کی تحریر تھی اور حال تصویر
کا بھی مرقوم تھا فوراً دل آرام جادو کو طلب کیا اور حکم دیا کہ جاؤ اور نہنگ ماہی گیر کو گرفتار کر کے
لے آؤ اور سنبل کشادہ گیسو کو بھی گرفتار کر لاؤ اور باغ شبستان مین اپنی جانب سے نگہبان مقرر کر دو یہ سنکر

دل آرائے جادو پر پرواز پیدا کرکے اُڑی اور بزور سحر صورت اپنی ملکہ شرارہ جادو کی بنائی اور کنارہ آب پر پہونچکر جو صورت اطلاع دینے کی معمولی تھی اسطرح اطلاع دی کہ نہنگ ماہی گیر جادو چشمہ سے باہر آیا اور کہا اہا ہین ملکہ تم کہان دل آرائے جادو نے کہا کہ تمھاری محبت یہان تک کھینچ لائی اور اسی باعث سے تنہا آئی ہون یہ سنکر نہنگ ماہی گیر نہایت خوش ہوا کیونکہ برسون سے یہی تمنا اسکے دل مین تھی کہا پھر میرے قصر مین چلیے کیونکہ یہ مقام ٹھہرنے کا نہین ہو دل آرائے اسکے ساتھ ہوئی نہنگ ماہی گیر جادو دل آرا کو اپنے ساتھ لیے ہوئے قصر مین آیا جو مقام اسنے اپنی آسایش کا بنایا تھا اور ہر طرف تصویرین لگا کر اسکو سجایا تھا تو اپنی سہری کی چھت مین تصویر ملکہ شرارہ جادو کی نصب کی تھی بس جسوقت دل آرائے جادو کو یقین ہو گیا کہ بیشک یہ ملکہ پر عاشق ہی جو کچھ حال ملکہ نے تحریر کیا ہی سب صحیح ہو گا بس فوراً اسنے کچھ اسم سحر پڑھا کہ چار پتلیان اس سحر سے پیدا ہو گئین کہا باندھ لو مشکین اس نمکحرام کی بس وہ چارون پتلیان نہنگ ماہی گیر جادو سے لپٹ گئین اور جلدی جلدی مشکین اسکی کس دین نہنگ ماہی گیر حیرت مین ہو کہ مجھسے کیا قصور ہوا یہ تو اسوقت خود ہی آئی تھی کہا اے ملکہ آفاق یہ کس خطا پر آپکو غیظ آیا دل آرائے جادو نے کہا کہ مین ملکہ نہین ہون منم دل آرائے جادو مجھے بادشاہ نے تیرے دریافت حال اور گرفتاری کے واسطے بھیجا تھا اسنے کہا کہ میرا کیا قصور ہو اور ایسی کون سی مجھسے خطا ہوئی ہی جسکے عوض مین مین اس ذلت و خواری سے طلب کیا گیا ہون دل آرائے جادو نے کہا کہ اب یہ بادشاہ کے سامنے معلوم ہو گا یہ کہکر اسکو ہمراہ اپنے لیکر باغ شمشتان مین آئی اور سنبل کشادہ گیسو سے ملاقات کی اور کہا کہ اے سنبل زمانہ پر آشوب ہو اور آثار بربادی طلسم پائے جاتے ہین لہذا مین تو طلسم سے کنارہ کش ہوتی ہون بہن میرا کہا سنا معاف کرنا کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہو آج بادشاہ نے تمھارے بھائی کو قتل کرڈالا لوح طلسمی چھین کر اپنے پاس رکھی ہو لہذا میری تو یہ رائے ہو کہ اگر بادشاہ نے لوح ہماری تمھاری حفاظت مین دی تو خیر ورنہ مین تو طلسم مین نہ رہونگی اسواسطے کہ اگر لوح میرے پاس ہوگی تو ایک قسم کا دباؤ بادشاہ پر رہیگا کہ ایسا نہ ہو یہ طلسم کشا سے ملجائے ورنہ مثل نہنگ ماہی گیر کے جسکی طرف سے بدگمان ہوگا اُسے قتل کرڈالیگا اور نہنگ ماہی گیر ایسا وہ تھا کہ اُسنے لوح دے دی ہوتو کبھی نہ دیتے اور طلسم کشا کو اپنا شریک کرکے ضرور بادشاہ سے لڑتے بس یہ سنکر سنبل کشادہ گیسو نے کہا کہ اے دل آرائے جادو ؎ دو دل یک شود بشکند کوہ را ٭ پراگندگی آرد انبوہ را ٭ اگر یہی ارادہ ہو تو مین تمھاری ہرطرح سے شریک ہون قید ہی میرے اختیار مین ہین لوح پر تم قبضہ کرو اور ضرور بادشاہ سے لڑو اسواسطے کہ مین قصاص اپنے بھائی کے خون کا بادشاہ سے ضرور لونگی بعد فتح ہو جانے طلسم کے طلسم کشا ہماری تمھاری بہت عزت کریگا اسلیے کہ خدا پرست احسان فراموش نہین ہوتے ہین جو تھوڑی سی اعانت اپنی کرتا ہو اُسکے ہرطرح شریک رہتے ہین یہ سنکر دل آرائے جادو نے اسکے دل کا بھید بھی دریافت کرلیا اور کہا اے سنبل کشادہ گیسو کیا اچھے تمھارے بال ہین تم درحقیقت اسم بامسمی ہو یہ کہکر اسکے بال پکڑ کر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ دونون لٹین بالون کی اسکے بازوؤن مین لپٹ گئین اسنے کہا کیون بہن یہ کیا بس دل آرائے جادو نے

تازیانہ

یکایک اُٹھ کھڑی ہوئی اور پکاری کہ اے سنبل کشادہ گیسو بس خیریت اسی مین ہے کہ یہان سے خدمت
بادشاہ مین چل ورنہ بہت بڑی طرح پیش آؤنگی سنبل کشادہ گیسو نے ہر چند سحر کیے مگر کچھ سحر نہو سکا
اسلیے کہ پاس دل آرائے جادو کے خاک قبر جمشیدی تھی وہ اُسنے بالون مین سنبل کے ڈال دی
اور یہ ساحرہ بھی زیر دست ہوئی غرضکہ دل آرائے جادو نے نہنگ ماہی گیر کو تو پہلے ہی
تیلھائے طلسمی کے ہاتھ روانہ کر دیا تھا سنبل کشادہ گیسو کو مقید کیے ہوئے خود لیکے چلی اور
خدمت بادشاہ طلسم مین حاضر ہوئی اور سارا ماجرا بیان کیا کہ مینے اسطرح دوست نگران لوگون
کے دونون کا حال دریافت کیا بس یہ سنکر بادشاہ نے حکم قتل دے دیا بسبب غم وغصہ کے بادشاہ
کو یہ خیال نرہا کہ اسکے مرنے سے مرحلہ آب اور مرحلہ شبستان برباد ہو جائینگے قیدی چھوٹ جائینگے
فوراً دل آرائے جادو نے ان دونون کو قتل کیا بس نہنگ ماہی گیر جادو کے مرنے سے مرحلہ آب
شکستہ ہو گیا چشمہ سحر ناپدید ہو گیا اور سنبل کشادہ گیسو کے مرنے سے باغ شبستان تاراج ہو گیا
اور گل افشان جادو قید سے رہا ہوئی جسقدر اہل لشکر اسکے طائر بنے ہوئے تھے سب انسان
ہو گئے اور نقابدار سرخپوش اور عیار نقابدار بھی رہا ہو گئے ایک نے دوسرے کو پہچانا اور نقابدار
نے اشارہ کیا کہ شعلہ سیری زبان سے نکال لو نقابدار نے دوڑکر نکالہ کھینچ لیا گل افشان جادو غش کھاکر
گر پڑی اور کنیزون نے دوڑکر سنبھالا لیکن عیار نقابدار نے کہا کہ یہ کیا معرکہ ہوا جو ہم سب از خود
رہا ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرحلہ شکست ہوا اور مالک یہان کا مارا گیا اے شہریار اب یہان سے
جلد نکل چلیے اور فکر لوح کیجیے نقابدار نے کہا اب مین گل افشان جادو کو ایک دم نہین چھوڑ سکتا
کہ وہ بیہوش پڑی ہین جسوقت ہوش مین آئینگی تو کیا کہین گی کہ ہمین ایسی حالت مین چھوڑ کر چلے گئے
عیار نقابدار نے کہا کہ اچھا مین تلاش مین جاتا ہون عیار نے فوراً راہ صحرا کی اختیار کی اور نقابدار
یاقوت پوش نے تکیہ خدا پر کر کے سر ملکہ گل افشان جادو کا اپنے زانو پر لیا کنیزین ہر چہار جانب سے
گھیر کر کھڑی ہوئین یہان تو یہ حالت ہے اور وہان بادشاہ طلسم نے لاشین ان ہمراہون کی تشہیر ہونیکا
حکم دیا تاکہ اہل طلسم کو عبرت ہو اور آیندہ کسیکو بغاوت کرنے کی جرأت نہ پڑے لیکن دل آرائے جادو نے
بادشاہ سے کہا کہ قیدی تو چھوٹ گئے ہونگے اسلیے کہ مالک زندان ہلاک ہوئے بادشاہ نے کہا کہ کچھ پروا
نہین ہے اسلیے کہ طلسم کشا سحر نہین جانتا اور لوح اُسکے پاس نہین ہے جسوقت چاہینگے گرفتار کر لینگے
اور گل افشان جادو چند دن کے واسطے ناکارہ ہے سحر اُسکے کیوان تاجدار نے بیکار کر دیے ہین اب
چند روز پھر سے محنت کرے اور مہلت پائے تو قوت پیدا ہو سکتی ہے ورنہ گل افشان جادو بھی مثل اُن لوگون
کے ہے جو سحر سے ناواقف ہین دل آرائے جادو نے کہا کہ وہ سچ سہی مگر ؎ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
گرفتار کر لینا قیدیون کا جملہ واجبات سے ہے یہ سنکر بادشاہ طلسم نے ایک ساحر کو حکم دیا کہ جاکر زندان
نو تیار کرو اور قیدیون کو اُسمین بند کرو نام اس ساحر کا آبریز جادو تھا یہ اسیوقت جانب باغ شبستان
روانہ ہوا اس سے قبل شمیم نازک قدم نے ملکہ شرارہ جادو سے کہا کہ مین ملکہ گل افشان جادو
اور طلسم کشا کو لیے آتی ہون کہ میدان خالی ہے اور اُن دونون کے مقام پر اور دو قیدی بٹھا کے آتی
ہون یہ کہکر روانہ ہوئی اور لوح طلسمی اپنے ہمراہ لے لی کہ مبادا کوئی افتاد پڑے آتے دیکھا کہ وہ ساحر

کھڑے۔ تین کر رہے ہین کہ اب زمانہ نازک ہے اور طلسم کی بربادی کے آثار پائے جاتے ہین اسلیے کہ
دو مرحلے طلسم کشا نے شکست کیے اور دو مرحلے خود بادشاہ نے مٹا دیے اب صرف تین مرحلے
باقی رہگئے ہرچند کہ یہ سب انتظام حفاظت طلسم کی غرض سے کیے گئے ہین مگر جب زمانہ بربادی کا آتا ہی
تو کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی ہی بلکہ ہر تدبیر اُلٹی پڑتی ہی لہذا اب اس طلسم مین رہنا اچھا نہین ہی یہ باتین
سنکر ملکہ شمیم نازک قدم نے صورت اپنی ایک جوہری کی بنائی اور قریب ان دونون کے آکر
سلام کیا انھون نے کہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ مین جوہری ہون اس طلسم مین رہکر بہت کچھ پیدا
کیا مگر اب زمانہ پر آشوب ہو رہا ہی میرا قصد ہی کہ سکونت یہان کی ترک کرون اور کوئی اور گھر دیکھون
لیکن مجکو بیرون طلسم جانے کا راستہ نہین معلوم اگر کوئی شخص مجھے راستہ بتا دے تو مین اُسکے
ساتھ ایسا معاوضہ کرونگا کہ زندگی بھر کو یاد کریگا اُن ساحرون نے کہا کہ ہمین کیا دوگے اگر تمھین طلسم
کے باہر پہونچا دین اس جوہری نے ایک ڈبا نکالکر دی کہ اسے کھولو اسمین جواہر بیش بہا ہی یہ سنکر
انمین سے ایک نے ڈبا لیکر کھولی دوسرے نے بھی منہ قریب کیا کہ دیکھون کیسے جواہر ہین ڈبا
کھلتے ہی لخلخہ بیہوشی اُڑا اور یہ دونون چھینک مارکر گرے الیا شمیم نازک قدم پریشان کھڑی ہی
کہ دو پشتارے کیونکر لیجاؤن کہ دیکھا سامنے سے ایک جوگی اک تارا بجاتا چلا آتا ہی شمیم نازک قدم نے
جوگی کو آواز دی کہ یہان آؤ اُسنے قریب آکر شمیم نازک قدم کی طرف غور سے دیکھا شمیم نے
کہا کہ میان صاحب یہ دونون میرے ملازم تھے نہین معلوم انکو کیا مرض ہوا کہ دفعتاً گر پڑے ایک کو
مین اٹھاتا ہون ایک کو آپ لیجیے ذرا تھوڑی دور پہونچا دیجیے کہ کار ثواب بھی ہی اور اسکے عوض
مین ایک اشرفی آپکی نذر کرونگا جوگی سمجھ گیا کہ یہ کوئی عیار ہی اور ان دونون کو کسی مصلحت سے بیہوش
کیا ہی جوگی نے بے تکلف پشتارہ باندھ کر اُٹھا لیا اور ایک کو شمیم نازک قدم نے لیا اور آگے شمیم نازک قدم
پیچھے جوگی دونون اُسی مقام پر آئے جہان یہ کنیزین ملکہ گل افشان جادو اور نقابدار کو گھیرے
ہوئے بیٹھی تھین اب ملکہ کو بھی ہوش آیا ہی اور اُٹھکر بیٹھی ہی نقابدار سے کہ رہی ہی کہ اے شہریار آپنے
حق محبت ادا کیا کہ یہان تک آئے اور میرے واسطے اپنے کو گرفتار بلا کیا نقابدار فرما رہے ہین کہ اے ملکہ
یہ ایسی کون سی بات ہی جو قابل تعریف ہو ہان اگر تمکو رہا کرلیتا تو لطف تھا ملکہ نے کہا کہ یہ میری تقدیر
مگر آپنے کوئی کمی نہین کی نقابدار نے کہا کہ ان باتون سے تو کچھ حاصل نہین ہی اب کوئی تدبیر ایسی
کرنا چاہیے کہ پھر اسیر بلا نہو جائین گل افشان جادو نے کہا کہ جس خدا نے اب چھڑا دیا ہی وہی پھر چھڑا
دیگا ہم آپ تو دونون بے بسی کی حالت مین ہین کہ نہ آپ پاس لوح ہی نہ میرا سحر کام دے سکتا ہی اتنے مین
شمیم نازک قدم اُن کنیزون کے گروہ مین جا پہونچی اور کہا جلد ہمین اپنی ملکہ تک پہونچاؤ کہ ہم انکی خیر خواہی
کے واسطے حاضر ہوئے ہین اور طلسم کے دوست ہین اُن کنیزون نے کہا کہ ہم کیونکر تمھاری بات کا یقین
لائین اسواسطے کہ یہان سوا دشمنون کے دوست کہان جو دوست تھے وہ بھی اسیر ہو گئے ہان ملکہ سے
کہتے ہین اگر وہ اجازت دیتی ہین تو ہم لیے چلتے ہین شمیم نازک قدم نے گھبرا کر کہا کہ دیکھو ساحر برائے اسیری
چل چکا ہوگا اور قریب ہی کہ ملکہ پھر گرفتار ہو جائین تمھارے کہنے سننے مین دیر ہوگی مجکو قریب ملکہ کے جانے دو
ورنہ میری محنت برباد ہوگی تمھین لقا سمجھو کہ مین تنہا ہون صرف یہ فقیر میرے ساتھ ہی تم کیا ڈرتی ہو مین

تمھارا کیا کر سکتی ہوں یہ سنکر ان کنیزوں کے بھی ذہن نشین ہوا کہ یہ سچ کہتی ہیں غرضکہ راہ دی اور شمیم نازک قدم قریب ملکہ کے پہونچی جوگی نے بھی پشتارہ رکھدیا اور شمیم نازک قدم نے بھی اوس ملکہ کو سلام کرکے کہا کہ بس اب جلد یہان سے نکل چلیے کہ کوئی آفت آئی ہوگی اور جو کچھ مجھسے کلام کرنا ہو اور دریافت کرنا ہو کہ تو کون ہے یہ صحرا میں چلکر جائے اطمینان پر پوچھیے گا یہ کہکر رنگ و روغن عیاری ملکر صورت نقابدار اور گل افشان جادو کی بدل دی اور وہ دونون ساحر جنکو رستے سے بیہوش کرکے لائے تھے حلق میں آگئے گوے عیاری ٹھونس دیا اور ایک کو گل افشان جادو کی شکل بنایا دوسرے کو نقابدار کی شکل بنا کر وہان چھوڑا کنیزون کو یہ تسلی دی کہ تم ابھی یہیں رہو کہ یہ دو فاش ہونے پائے اور مثل اپنی ملکہ کے اس گل افشان نقلی کی اطاعت کرو ہم جاکر تم سب کی رہائی کی فکر کرتے ہیں یہ سب خاموش ہوئیں اور شمیم نازک قدم گل افشان جادو اور نقابدار سرخیوش کو ہمراہ لیکر جانب صحرا روانہ ہوگئی یہان آبریز جادو جو اکر پہونچا تو اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر پانی زمین پر بہایا کہ وہ ایک بحر زخار بنکر موجیں مارتا ہوا چلا اور ایک ابر گرد کی کا بالائے ہوا اوڑا دیا کہ اسمین سے پانی برسنا شروع ہوا جسپر بوند پڑگئی وہ تڑپ کر ماہی بنگیا اور دریائے سحر میں پیرنے لگا یہان تک کہ جسقدر اسیران طلسم تھے سب مچھلی اور نہنگ وغیرہ بنکر غرق دریا ہوئے اور اب آبریز جادو نے اس بحر سحر پر ایک پل بنایا اور ایک کشتی بنا کر خود اسی کشتی میں بیٹھا اور امتحان کے واسطے منتظر رہا کہ آیندہ روند اس پل پر سے گذرین تو تجربہ ہو جائے قضائے کار وہ چار دہقانی اجل رسیدہ اسطرف سے آتے تھے انھون نے خیال کیا کہ کشتی پر کون سوار ہو پل پر سے ہوکر دریا عبور کرجائیں جیسے وہ پل پر آئے پل دو ٹکڑے ہوکر علیحدہ ہوا کہ وہ بیچارے غرق دریا ہوگئے اور پل پھر برابر ہوگیا اب یہ تو آز سر نو مرحلہ قایم کرکے یہان مقیم ہوتا ہے اور وہان شمیم نازک قدم گل افشان جادو اور نقابدار اور جوگی کو ساتھ لیے ہوئے گوشہ صحرا مین آئی اور کہا کہ مین وزیرزادی ہون بادشاہ طلسم کی اور دختر بادشاہ کی طرف سے آپکی رہائی کے واسطے آئی تھی ہزار ہزار شکر ہے کہ مین کامیاب ہوئی اور آپکو چھڑا لیا اب مین امیدوار ہون کہ باغ ملکہ کی طرف سے تشریف لیچلیے اور ملکہ کو کچھ شرطین آپ سے کرنا ہین وہ سنیے اور اگر آپکے آنکے شرائط منظور ہو جائیں تو لوح طلسمی حاصل کیجیے اور طلسم فتح کیجیے یہ سنکر نقابدار نے گل افشان جادو کی طرف دیکھا گل افشان جادو نے کہا کہ مجھے اسکا کوئی ملال نہین ہی اسواسطے کہ مین آپ سے اگر محبت رکھتی ہون تو جو امر آپکی بہبودی کا ہوگا اوس سے خوش ہونگی ملال نہ کرونگی علاوہ ازین ابھی چلکر ملکہ سے ملاقات تو کیجیے دیکھیے تو کہ پیش کیا آتا ہے نقابدار نے کہا کہ بہتر اور اب یہ چارون آدمی جانب باغ ملکہ شرارہ جادو روانہ ہوئے شمیم نازک قدم نے دیکھا کہ جوگی ساتھ نہین چھوڑتا اور جو بات ہم کرتے ہین وہ سننے کے واسطے قریب چلا آتا ہے شمیم نازک قدم نے ایک اشرفی جوگی کو نکالکر دی اور کہا کہ میان اب تم جاؤ جوگی نے کہا مین اب آپکا ساتھ کب چھوڑتا ہون مجھے ایسے لوگ کہان ملین گے کہ ذرا سی محنت کے صلے مین اسقدر دین شمیم نازک قدم نے کہا کہ شاہ صاحب اب آپکا ٹھہرنا مناسب نہین ہے بندہ کچھ راز کی باتین کرتا ہی جب زیادہ اصرار کیا تو جوگی ایک طرف چلا گیا لیکن اب کچھ حال دل آرائے جادو کا سنیے کہ جب نہنگ ماہی گیر اور سنبل گیسو بھی دونون قتل ہوچکے اور آبریز جادو اسیر زندان طلسمی ہوا

تو دل آرائے جادو نے بادشاہ سے کہا کہ لوح ملکہ سے طلب کر لیجیے اور اسکا بھی کوئی تازہ انتظام کر لیجیے تو بہتر ہی بادشاہ نے شرارہ جادو سے کہا کہ لوح تمنے کیا تی جہان کہین رکھی ہو لا آؤ تاکہ کسی مقام پوشیدہ پر اُسکو دفن کر دین یہ سنکر شرارہ جادو گھبرا گئی کہ لوح تو شمیم نازک قدم لیگئی ہی تاو قتیکہ وہ انکے ہاتھ مین لوح کیونکر دون علاوہ اسکے صرف لوح کے حاصل کرنے کے لیے تو دو مرحلے شکست کرا دیے اور پھر لوح دیدین اسوقت ملکہ نے یہ کہکر ٹالنا چاہا کہ جہان میری مسہری ہی وہین زیر زمین دفن کر دیا ہی مین جاتی ہون اور لوح بھیج دیتی ہون یہ سنکر دل آرائے جادو کچھ کھٹکی اور اسے شبہہ پیدا ہوا کہا ای ملکہ عالم آپ کے تشریف ہی لیجانے کی کیا ضرورت ہی لوح یہین بیٹھے بیٹھے آسکتی ہی کسی پتلے کو بھیجدیجیے وہ جا کر لے آئیگا یہ سنکر شرارہ جادو نے کہا کہ میرے سر مین درد ہی مین اب جانے کو بھی ہون لہذا پتلہ سحر بھیجنے کی کیا ضرورت ہی کسی کے ہاتھ بھیجدونگی دل آرائے جادو نے کہا کہ یہ معاملہ لوح کا ہی اور طلسم پر آشوب ہو رہا ہی ساحر کے لانے سے پتلہ سحر کا لانا بہتر ہوگا اسپر کوئی جو کمم نہین پڑ سکتی اور آدمی پر ہزار فتنون سے آنے کا خوف ہی ہر چند شرارہ جادو نے پہلو تہی کی مگر کام نہ چلا آخر دل آرائے جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور آبریز جادو پاس آئی کہا کہ طلسم کشا کہان ہی آبریز جادو نے اسی ساحر کو دیدیا جسے شمیم نازک قدم بصورت نقابدار بنا کر اور گینہ عیاری کا حلق مین ٹھونس کر چلی گئی تھی دل آرائے جادو نے فوراً اسکو قتل کر ڈالا سبکے مرتے ہی ایک طوفان پیدا ہوا آتش باری و برف باری ہونے لگی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من بر لطف جادو بود اتبو دل آرائے جادو اور بھی پریشان ہوئی کہ یہ تو کوئی ساحر تھا معلوم ہوتا ہی کہ طلسم کشا کو کوئی نکال لیگیا اور یہ کام غیر کا نہین ہے اب تو دل آرائے جادو نے ایک پتلہ موم کا بنا کر خون اپنی زبان کا اسکے دہن پر لگایا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ انسان ہو کر تیار ہوا کہا سچ بتا کہ لوح کہان ہی اور کسکے پاس ہی اور طلسم کشا کو کون چھڑا لیگیا یہ سنکر وہ پتلہ گویا ہوا کہ ای ملکہ ہوس خواب غفلت مین لوح شمیم نازک قدم کے پاس ہی اور شمیم نازک قدم طلسم کشا اور گل افشان جادو کو چھڑا لیگئی لیکن ابھی لوح شمیم ہی کے پاس ہی بس یہ سنتے ہی دل آرائے جادو نہایت حیران ہوئی اور اسوقت پر پرواز پیدا کر کے اوڑی اور آن واحد مین اُس مقام پر پہونچ گئی جہان شمیم نازک قدم طلسم کشا وغیرہ کو اپنے ساتھ لیے ہوئے چلی جاتی تھی دیکھا دل آرائے جادو نے کہ اگر مین اسی مقام پر کنرہ کرتی ہون تو یہ لوح طلسم کشا کو دیدیگی پھر کوئی قابو نہ چلے گا یہ پوشیدہ طور پر ساتھ ہو لی کہ اتنے اسنے لوح طلسم کشا کو کیون نہین دی اور کہان لیے جاتی ہی القصہ شمیم نازک قدم ان لوگون کو ہمراہ لیے ہوئے داخل باغ ملکہ شرارہ جادو ہوئی شرارہ جادو نہایت پریشان بیٹھی تھی کہ اب انا قبت ہوا چاہتا ہی اور حال کھلا چاہتا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی کہ شمیم نازک قدم اسوقت تک نہین آئی اسی پریشانی مین تھی کہ شمیم پہونچی سلام کیا ملکہ کی نظر جو طلسم کشا اور گل افشان جادو پر پڑی ملکہ برائے تعظیم اُٹھی عزت کے ساتھ مسند پر بٹھایا سامان ضیافت مہیا کیا طلسم کشا نے پوچھا کہ ای ملکہ نام تمھارا کیا ہی اور میرے رہا کرانے کا کیا باعث ہی شرارہ جادو نے کہا کہ مجھکو شرارہ جادو کہتے ہین اور سبب آپ کی رہائی کا آپکا اقبال ہی کہ میرے دل مین آپکی محبت نے گھر کیا لیکن شرط میری یہ ہی کہ اگر آپ میری سلطنت کو نہ مٹائین اور دوستی و محبت کو نباہین

تو لوح طلسم حاضر ہی اگر یہ امر منظور ہو تو آپ فتاحی طلسم کا خیال دل سے دور کیجیے اور مین آپکو بیرون طلسم پہنچا دون اور گل افشان جادو کو بھی آپکے ساتھ کر دون مگر اسکا نتیجہ میرے واسطے خرابی دکھا رہا ہی یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ اے ملکہ ہم دشمن سے بھی دوستی کر جاتے ہین نہ کہ دوست سے دشمنی کرنا ہمارا شیوہ نہین ہی ہمین تمھارے ملک و مال تاج و تخت سے کوئی بحث نہین ہی ہم فقط برائے رہائی ملکہ گل افشان جادو آئے تھے تو گل افشان جادو کو بھی میرے ساتھ تمنے طلسم سے رہا کر دیا لیکن اب دو امر مجھے مانع ہین اور فتاحی طلسم پر مجبور کرتے ہین ایک تو یہ کہ ابھی تمام لشکر ملکہ کا طلسم مین قید ہی اسکا رہا کرنا بھی ضروری امر ہی اور علاوہ اسکے ہم یہ نہین چاہتے کہ ہماری وجہ سے تم کسی بلا مین پھنسو اب ساتھ دیا ہی تو پورا ساتھ دو اور ہم اسوقت یہان سے جائینگے جبکہ تمھارے واسطے کوئی خلش باقی رہے یہ سنکر ملکہ شرارہ جادو تو نہایت خوش ہوئی اور شمیم نازک بدن نے لوح طلسمی نکالکر پیش کی اور کہا کہ اب یہ حاضر ہی اسے قبضہ مین کیجیے اور اطمینان کے ساتھ اب بیٹھیے دل آرائے جادو پوشیدہ طور پر یہ سب باتین سن رہی تھی جسوقت اسنے کوئی قابو نہ پایا اور لوح دستیاب نہ ہوئی تو اسنے آواز دی کہ اے ملکہ شرارہ جادو افسوس کہ تم دختر بادشاہ ہوکر دشمن کی شریک ہوئین اور انسے دوستی کی اور کچھ پاس اپنی عزت کا نہ کیا اور خداوند آکوان نامدار کا خوف کیا مین نے کس محنت سے اسکو گرفتار بلا کیا تھا جسے تمنے رہا کر دیا خیر سمجھا جائیگا یہ کہکر دل آرائے جادو خدمت بادشاہ طلسم مین روانہ ہوئی یہان شرارہ جادو تھر تھر کانپنے لگی اور کہا کہ غضب ہوگیا اب مین رسوائے عالم ہوگئی اور مبتلائے بلا ہوئی نقابدار دلاور نے فرمایا کہ اے ملکہ تم پریشان نہو اب ہماری عزت کے ساتھ تمھاری عزت ہی اور ہماری جان کے ساتھ تمھاری جان ہی اور یہ لکا جو آکوان و کیوان کا خوف دلا گئی ہی تو اس سے بھی اطمینان رکھو انکا خاتمہ بھی بہت جلد ہونیوالا ہی کہ بدیع الملک برائے فتاحی نہ طاق روانہ ہو گئے ہین اب وہ بغیر آکوان و کیوان کو قتل کیے ہوئے واپس نہ آئینگے اور وہ صاحبقران ہین خدا انکا مددگار ہی انکے آئین قبل از وقت کوئی قتل نہین کر سکتا اس اس طرح کی تسلی ملکہ کو دی لیکن ساتھ ہی خیال اپنے عیار کا آیا کہ وہ تلاش لوح مین چلا گیا تھا نہین معلوم کہان گیا اور اب کہان ہی کہ ایک کنیز قہقہہ مارکر ہنسی ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ او چرخا تو کیا ہنسی یہ کون سی بدتمیزی تھی اگر آیندہ ایسی حرکت کی تو ابھی اتنے کوڑے مارونگی کہ کھال گرا دونگی نقابدار شرارہ جادو کی برہمی پر مسکرائے اور فرمایا کہ اسقدر غصہ نہ کرو پہلے سبب تو پوچھو ملکہ نے کہا کہ بیان کر تو کیون ہنسی اسنے کہا کہ حضور تو بیکار مجھپر خفا ہوتی ہین کوڑے ماریے اپنی وزیرزادی کو جنھون نے اُس عیار کو چھپا دیا ہی اور آپ پر ظاہر نہین کرتی ہین کیونکہ یہ اسپر عاشق ہین یہ سنتے ہی شمیم نازک بدن عرق عرق ہوگئی اور کہا لو خدا کی شان چھوٹا منہ بڑی بات ملکہ آپ نے ان کمبختون کو ایسا منہ لگایا ہی کہ اب یہ ہماری نسبت ایسے ایسے کلمے کہہ اٹھتی ہین یہ سنکر وہ عورت بولی کہ سانچ کو آنچ نہین اگر مین جھوٹ کہون تو بیشک جو چاہیے مجکو سزا دیجیے اب وزیرزادی اور خواص مین تکرار بڑھی اور ملکہ حیرت مین ہی کہ کسکو سچا کہون کسے جھوٹا کہون آخرکار گل افشان جادو نے کہا کہ تو کیا ثبوت رکھتی ہی کہ شمیم نازک بدن

نے اُس عیار کو چھپایا ہے اور یہ اُسپر عاشق ہے یہ سنکر اُس خواص نے کہا کہ جی ہان مین اگر اپنے دعوے
کو ثابت نکر سکتی تو اتنی بڑی بات منہ سے نہ نکالتی مین سنگے کی خواص یہ وزیرزادی میری مجال تھی جو
کہتی ان سے یہ پوچھیے کہ اگر تمھاری کوئی نشانی اُسکے پاس نکلے تو تو مانوگی یا جب بھی نہین شمیم نے
کہا مین نے اُسے دیکھا ہی نہین کہ کالا ہے یا گورا بس یہ سنتے ہی اُس خواص نے ایک انگوٹھی نکالکر
پیش کی اور کہا کہ اسے پہچانو اب جو شمیم نازک بدن خیال کرتی ہے تو بیشک یہ انگوٹھی میرے ہی ہاتھ
کی ہے اب تو یہ شرمندہ ہو گئی اور ملکہ گل افشان جادو نے کہا کہ اے شمیم نازک بدن بتا دیہ انگوٹھی تمھاری ہے یا
نہین شمیم نے کہا کہ انگوٹھی تو بیشک میری ہی ہے مگر ہرگز مین نے کسیکو نہین دی مجھے نہین معلوم کہ
یہ کیونکر گم ہوئی اسی نے چرائی ہوگی اب اُس عیار کے نام سے پیش کرتی ہے اگر انگوٹھی یہ ہے تو عیار
کہان ہے اُس عورت نے کہا کہ اگر مین عیار کو بھی لاکر دکھا دون تو میرا بیان صحیح ہے شمیم نازک بدن نے
کہا کہ وہ تیرا آشنا ہوگا اپنی بدنامی چھپانے کو تو مجھپر تہمت رکھتی ہے کہا اگر عیار اپنی زبان سے تمھارا
اُسکو لانا اور باغ مین چھپانا ظاہر کرے تو شمیم نازک بدن نے کہا کہ بیشک مین بیان تیرا مان لونگی
یہ سنکر وہ خواص گئی اور وہین ایک گوشہ کی طرف سے تھوڑی دیر کے بعد عیار نقابدار نمودار ہوا اور
آکر ملکہ اور نقابدار کو سلام کیا اور کہا کہ مین تلاش لوح مین نکلا تھا راہ مین مجکو یہ عورت ملی یہ کہکر
شمیم نازک بدن کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ مجکو فقرہ سے اس باغ مین لائی ایک
گوشہ کمین چھپا کر بٹھا دیا اور اظہار عشق کرکے یہ انگوٹھی وہی جو آپکی خواص نے پیش کی تھی بعد اُسکے
یہ تو کہین چلی گئی تھین بعد انکے جانے کے یہ عورت اسطرف آئی جہان مین بیٹھا تھا اور مجھے
بہت ساڈر آیا دھمکایا کہ یہ ملکہ کا باغ ہے تو یہان کیونکر چلا آیا مین نے سب کیفیت بیان کی اُسنے کہا
کہ اچھا تو یہین بیٹھا رہ مین ملکہ سے کہکر تجھے رہا کرا دونگی اُسکے بعد اسوقت وہ میرے پاس
گئی اور مجھے اسطرف یہہ بٹھا کر کہین چلی گئی مین ہرگز اسکے ساتھ راضی نہ تھا مگر بسبب خوف
کے مجبور ہوکر انگوٹھی بھی لے لی تھی کہ اسنے بہت کچھ ڈرایا دھمکایا تھا بس یہ سنتے ہی شمیم نازک بدن
غیرت سے زرد ہو گئی اور خنجر کھینچکر اپنے کو ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا کہ نقابدار نے ہاتھ پکڑ لیا اور
کہا کہ تم کیون پریشان ہوتی ہو شرارہ جادو نے کوڑا لیا اور کہا کہ تو تو انکار کرتی ہے اب یہ کیا ظہور
مین آیا نقابدار نے کہا دیکھو ملکہ خبردار اسے کوڑا نہ مارنا ورنہ میرے بہت خلاف ہوگا ملکہ نے کہا ایک
اجنبی شخص کو اسطرح لے آنا یہ کیا حرکت تھی نقابدار نے فرمایا کہ میرے تمھارے کب کی آشنائی تھی جو تمنے
مجکو قید سے رہا کرایا ممکن ہے کہ شمیم ہماری رہائی کے واسطے تو چلی ہی تھی اسے یہان بٹھا کر چلی گئی ہوگی
کہ اب اسکے مالک کو تو رہا کیے لاتی ہون یہ ایسا نہو کہ کسی بلا مین پھنس جائے شرارہ جادو نے کہا
کہ یہ سب کچھ مین نے مانا تو مجھ سے چھپانے کی کیا ضرورت تھی اور اس مکر کرنے سے کیا فایدہ تھا
ضرور نیت اسکی بد تھی شمیم نازک بدن کا بس نہین ہے کہ اپنی جان دے دے مگر نقابدار ہاتھ اسکا پکڑے
ہوئے ہین اور حیرت مین ہین کہ یہ کیا معاملہ ہے بس ایک مرتبہ کچھ سوچکر شرارہ جادو سے کہا کہ تم
اپنی وزیرزادی کو اسطرح پکڑے رہو کہ یہ خودکشی نہ کرنے پائے مین اپنے ہاتھ سے اسے سزا دونگا
یہ کہکر کوڑا ملکہ کے ہاتھ سے لے لیا اور شرارہ جادو نے خنجر شمیم کے ہاتھ سے چھین کر دونون ہاتھ اسکے پکڑ لیے

ادھر نقابدار نے شمیم کے بدلے اپنے عیار پر کوڑا تانا اور کہا سچ بیان کر کہ اصلی واقعہ کیا ہی ورنہ ابھی کھال کھینچ لیگے دھر دونگا بس یہ سنکر عیار کانپنے لگا اور سمجھا کہ اب اس شہریار کو غصہ آگیا عرض کیا اصل امر یہ ہی کہ جسوقت مین تلاش لوح مین چلا ہون تو مین نے راستے مین اسے دیکھا کہ دو ساحر بیہوش پڑے ہین اور یہ پریشان کھڑی ہی جیسے کسی کی منتظر ہی مین جوگی بنکر اسکے سامنے گیا کہ حال اسکا دریافت کرون ایک لپشتارہ اسنے مجکو دیا اور کہا کہ جہان ہم کہین وہان پہونچا دو مین اسکے ساتھ لپشتارہ لیکر زندان طلسمی مین گیا وہان اسنے آپکو اور ملکہ گل افشان جادو کو رہا کیا اور ان دونون بیہوشونکو اپنی صورت بناکر قید کردیا مین سمجھا کہ یہ دوست ہی دشمن نہین ہی اب پھر مین اسکے ساتھ چلا راستے سے اسنے مجھے ٹالدیا اب مجھے خفت ہوئی کہ جس کام کو مین نکلا تھا وہ تو ہوگیا مین اگر یون اپنے کو ظاہر کرتا ہون تو یہ ہنسین گے اور اپنے دل مین کہین گے کہ یہ نام کا عیار ہی کام کا نہین ہی لہذا مین خوجہ بنکر یہان آیا اور اسکو دھوکا دیا کہ یہ اپنے دل مین مجھ پر نہ ہنسے اور سمجھے کہ یہ بھی کچھ کر سکتا ہی بس یہ سنکر نقابدار بہت ہنسے اور شرارہ جادو و گل افشان جادو بھی بہت ہنسین اور شمیم نازک بدن کی کچھ خفت کم ہوئی شمیم نے کہا ای شخص تو نے کسی اور طرح دھوکا دیا ہوتا میرے ذلیل کرنے سے کیا فائدہ تھا تو نے ایک بن بیاہی عورت پر تہمت لی عیار نے کہا کہ تہمت تو نہین ہی دل سے دل کو راہ ہوتی ہی جب ہمین تمہاری محبت ہی تو تمکو بھی ہماری الفت ضرور ہوگی یہ سنکر شمیم چپ ہوگئی اور نقابدار سے کہا کہ دیکھئے انکو منع کیجئے مین ایسی ویسی نہین ہون کہ یہ مجھ سے ایسی باتین کرتے ہین غرضکہ یہ لوگ تو یہان پھنسے ہین اور وہان دل آرا ے جادو خدمت بادشاہ مین پہونچی اور تمام واقعہ باغ ملکہ شرارہ جادو کا بیان کیا بس یہ سنتے ہی بادشاہ طلسم بسبب شرم اور غصہ کے عرق عرق ہوکر کانپنے لگا اور کہا ای دل آرا ے جادو غضب ہوا کہ لوح اُسکے ہاتھ آگئی اب کیا ہوگا دل آرا ے نے کہا کہ اگر آپ اُس سے نہ لڑینگے تو وہ بھی آپ سے کبھی نہ لڑیگا مگر شرارہ جادو کا اسکے ساتھ رہنا باعث رسوائی ضرور ہی بالفعل اب فکر لوح کی رکھئے جسوقت لوح ہاتھ آئے اُسوقت اُس سے بگاڑ دیجیے ورنہ خاموشی اختیار کیجئے بادشاہ نے اپنے عیار کیطرف دیکھا اور کہا ای مہتر ہیومہ یہ تمہارا کام ہی کہ لوح نقابدار سے لاؤ اسواسطے کہ ہملوگ اب بیکار ہوگئے جسوقت تک لوح طلسم کشا کے قبضہ مین ہی ہم اسکا کچھ نہین کر سکتے ہین اسنے عرض کی کہ بہت خوب مین ابھی جاتا ہون یہ کہکر چند شاگرد اپنے ہمراہ لیکر جانب باغ ملکہ شرارہ جادو روانہ ہوا اب اسکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور ذرا حال بھی باغ ملکہ شرارہ جادو کا پھر گزارش کیا جاتا ہی کہ شرارہ جادو نے ایک حجرہ ملکہ گل افشان جادو کے واسطے آراستہ کردیا ہی ایک حجرہ اپنے واسطے درست کرلیا ہی اور خاص قصر اپنا نقابدار کے واسطے خالی کردیا ہی ہر وقت یہ سب ایک ہی مقام پر قصر مین بیٹھے صلاحین اور مشورے کیا کرتے ہین اور پہرے ساحرون کے ہر ایک مقام پر قائم کردیے ہین اور گرد باغ کے فوج کو حکم ملا ہی کہ مبادا بادشاہ لشکر کشی کرے چاہیے کہ ساحر باغ کو چار طرف سے گھیرے پڑا ہی ہر گزندہ ورند کو جانچ لیتے ہین اور سمجھ لیتے ہین اور ہرکارے خبر کے واسطے متعین ہین ہر وقت ہوشیاری ہی اب یہ سب تو اس حالت مین ہین لیکن ملکہ گل افشان جادو نے شرارہ جادو اور نقابدار سے کہا کہ بالفعل مقابلہ کا خوف ہی اور مین کسی کام کی نہین ہون سارا سحر

میرا کیوان تاجدار نے شاد ما ہے اب اگر مجھے اجازت ہو تو سر دست دو چار سحر اپنے ہین درست کرلون
کہ نہ معلوم کیسا وقت پڑے اور کیسا مرحلہ درپیش ہو گو اسوقت لوح طلسمی پاس ہے تاہم یہ کیا معلوم کہ
کل کیا ہونا ہے مبادا کوئی افتاد پڑے تو کیا ہوگا شرارہ جادو نے کہا کہ مین آپکو منع نہین کرتی لیکن
سوائے بادشاہ طلسم کے کہ اگر اُسنے خود مقابلہ کیا تو خیر ورنہ اور ساحران طلسم کا مجکو خوف نہین ہے
اور آپکی دور اندیشی بیجا نہین ہے غرضکہ ملکہ گل افشان جادو نے سات روز کی رخصت لی اور سامان
سحر ساتھ اپنے لیکر حجرہ مین داخل ہوئی اور کہدیا کہ کوئی میرے پاس آنے کا قصد نہ کرے اب یہ تو
سحر تیار کرنے مین مصروف ہے اور شرارہ جادو حفاظت نقابدار مین مصروف ہے لوح نقابدار کے پاس
ہے انتظار اسکا ہے کہ بادشاہ طلسم کی طرف سے ابتدا ہو لے تو حملون کو توڑین ورنہ شرارہ جادو کے
خلاف ہوگا اور خود بھی سبقت کو جائز نہین رکھتے ہین ایک روز کچھ دم گھبرایا اور شرارہ جادو سے
کہا کہ میرا جی چاہتا ہے مین شکار کو جاؤن شرارہ جادو نے کہا کہ میری راے نہین اسواسطے کہ دشمن اپنی
گھات مین ہین ایسا نہ ہو کوئی افتاد پڑے نقابدار نے کہا کہ پھر دشمنون کے خوف سے خانہ نشینی
اختیار نہین ہو سکتی ہین ایک دعوی کا کھا چکا ہون اب لوح سے نہایت ہوشیار رہونگا اور دو بدو
ساحر میرا کچھ نہین کرسکتے شرارہ جادو نے کہا آپ جائیے مگر میری راے نہین نقابدار نے فرمایا
کہ مین ضرور جاؤنگا مجھے دشمنون کا خوف نہین ہے اسواسطے کہ ؎ دشمن اگر قویست نگہبان
قوی تراست ؂ یہ فرماکر باغ سے باہر نکلے اور مرکب پر سوار ہوکر مع عیار جانب صحرا روانہ ہوئے
جاتے جاتے ایک مقام پر غول آہوون کا دیکھا پس نقابدار نے تیر مارا کہ ایک آہو صید ہوا باقی
بھاگے نقابدار نے عیار سے کہا کہ تو اسے ذبح کر مین دوسرے شکار کی فکر کرتا ہون یہ فرماکر گھوڑا
اُٹھا دیا اور پیچھے اُن آہوون کے چلے جاتے جاتے سب آہو تو درہ کوہ مین جاکر غائب ہوگئے اور
ایک آہو تیر کھاکر پھر گرا نقابدار جھپٹ کر قریب اُسکے آئے اور آہو کو ذبح کیا اب منتظر ہین کہ کوئی
انسان دکھائی دے تو شکار کو لیکر پھرین کہ دیکھا سامنے سے ایک دیہقانی گھسیارا گٹھہ گھانس کا
لیے ہوئے چلا آتا ہے نقابدار نے اُسکو آواز دی جب گھسیارا قریب آیا نقابدار نے اُسکو ایک روپیہ
عنایت کیا اور فرمایا کہ گٹھا پھینک دے اور یہ آہو تھوڑی دور پہونچا دے گھسیارا خوش ہوا کہ گھانس
بھی بچی اور ایک روپیہ ملگیا تھوڑی دیر مین آہو کو پہونچا کر واپس آ نکلینگے لیجاکر پھر فروخت کرینگے اُسنے
خوشی خوشی آہو کو اُٹھاکر پیٹھ پر لادا اور نقابدار کے ساتھ ہوا اب اسطرف سے تو نقابدار جاتے ہین
ادھر عیار نقابدار نے آہو کو ذبح کیا اور مالک کا اپنے منتظر ہوکر کچھ دیر ٹھہرا بعد اُسکے آگے چلا کہ
دیکھون وہ شہریار کسطرف گیا اب یہ نشان پاے مرکب دیکھتا ہوا چلا جاتا ہے کہ قضاے کار اُس
مقام پر پہونچا جہان زیر خاک مہتر ہیولہ نے حلقہاے کمند بچھا دیے تھے اور منتظر نقابدار کا بیٹھا
تھا کہ عیار نقابدار اس مقام پر پہونچ گیا پس مہتر ہیولہ نے جھٹکا مارا کہ عیار حلقہ ہاے کمند مین
اُلجھکر گرا پس اُسنے نعرہ کیا اور آتے ہی عیار کو کمند سے باندھکر اپنے شاگردون کے سپرد کیا
اور آپ عیار نقابدار کی صورت بنکر اُس آہو کے پاس آیا جسے عیار نقابدار نے ذبح کرکے ڈالدیا
تھا پس چقماق سے آگ روشن کی اور کباب ہرن کے لگانے لگا اتنے مین نقابدار مع صید دیگر

آگے پہونچے عیار نقابدار نے عرض کی کہ ای شہریار کباب تیار ہین نوش فرمایئے نقابدار نے کہا کہ یہان
پانی کہان ملیگا عیار نے عرض کی کہ حضور نہ گھبرائیے مین نے سب بندوبست کر لیا ہی اور کباب سامنے
نقابدار کے پیش کیے نقابدار نے کبابون کو نوش فرمایا اور پانی طلب کیا عیار اُٹھا اور کہا کہ پانی تو نہین
ہی نقابدار نے فرمایا کہ او ملعون تو نے پہلے تو کہا تھا کہ پانی ہی اب مجھے شدت کی پیاس ہی کلیجہ مین آگ لگی
ہوئی ہی اور تو کہتا ہی کہ پانی نہین ہی عیار نے یہ سنکر ایک جام دکھایا اور کہا کہ پانی ہی تو مگر مین آپکو دیدون
تو خود کیا پیون گا نقابدار نے فرمایا کہ نصف مجھے دیدے اور نصف خود پی لے عیار نے کہا مین ایک قطرہ
بھی نہ دونگا خود کیا پیاسا رہونگا آدھے جام مین پیاس میری نہ بجھیگی نقابدار کو غصہ آگیا اور پورا جام پکڑ اور کوڑا لیکر
آگے عیار بھاگا اور نقابدار نے دوڑنے کا قصد کیا کہ ہوا جو لگتی ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا اور نقابدار
چھینک مار کر بیہوش ہوئے عیار نے نعرہ کیا کہ منم مہتر ہیولہ تیز رفتار باش او نقابدار قضا تیری آگئی یہ کہکر چھپا
اور خنجر کھینچکر چاہتا تھا کہ نقابدار کو قتل کرون کہ گرد سے بجلی گری اور اب جو گرتی ہی تو مہتر ہیولہ کے دو ٹکڑے
ہوئے اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ شرارہ جادو اور نقابدار کو ہوشیار کر کے کہا کہ اسی اندیشہ کی وجہ سے آپکو
منع کرتے تھے نقابدار کو پشیمانی ہوئی اور کہا کہ بیشک مین نے غلطی کی اب شرارہ جادو نے پوچھا کہ عیار
کہان ہی نقابدار نے فرمایا مجھے کیا معلوم بس شرارہ جادو نے ایک پتلا فولادی پھینکا اور کہا جا کر عیار کو
پکڑ لا یہ سنتے ہی وہ پتلا تڑپا اور اُٹھکر جانب صحرا بھاگا جاتے جاتے اُس مقام پر پہونچا جہان مہتر ہیولہ
کے شاگرد عیار نقابدار کو لیے ہوئے انتظار مین مہتر ہیولہ کے کھڑے تھے پتلے نے پہونچتے ہی
پشتارا اُٹھا لیا اور چلا عیارون نے جو دیکھا کہ ایک چھوٹے سے قد کا انسان اتنے بڑے بوجھ کو
لیکر بھاگا جاتا ہی یہ سبکے سب دوڑ پڑے اور پتلے کا تعاقب کیا لیکن کوئی قریب نہ پہونچ سکا اور پتلہ
نے پشتارہ سامنے ملکہ شرارہ جادو کے ڈالدیا اتنے مین غول عیارون کا بھی پہونچا اور دیکھا کہ نقابدار
کھڑے ہین اور ملکہ شرارہ جادو بھی موجود ہین اب انھون نے پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ شرارہ جادو نے
ایک گولہ فولادی زمین پر مارا کہ زمین شق ہوئی اور وہ سب سما گئے اب ملکہ شرارہ جادو نے نقابدار سے
کہا کہ عیار کو ہوشیار کیجیے اور چلیے باغ کی جانب غضب ہوا تھا کہ آپ قابو مین عیار کے آگئے تھے وہ
لوح تو بعد کو لیتا اور پہلے قتل کر ڈالتا یہ کہیے کہ مین بروقت پہونچ گئی مجھے خیال لگا ہوا تھا کہ ایسا نہو
شکار پر کوئی افتاد پڑے اگر کچھ دیر اور میرے بیر مجکو اطلاع نہ کرتے تو یہان آکر دشمنون کی لاش پاتی
نقابدار نے فرمایا کہ ای ملکہ شرارہ جادو بس جو مین چاہتا تھا وہ ہو چکا یعنے ابتدا دشمنی کی تمھارے باپ
کی جانب سے ہو چکی اب مین فتح دربند کے واسطے جاتا ہون اور انشاءاللہ بعد فتح طلسم کے اب تمسے
ملاقات ہوگی ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ لوح آپکے قبضہ مین ہی اب کوئی خوف تو ہی نہین چلکر باغ مین
استراحت کیجیے جب کسل برطرف ہولے تو دربندان طلسم کی طرف جایئےگا نقابدار نے فرمایا کہ ملکہ اب
تامل اور تساہل اچھا نہین ہی مین ضرور جاؤنگا یہ فرما کر لوح کی طرف دیکھا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسمی یہان سے
شمال کی طرف جا کہ وہان ایک کوہ سبز ہی بالائے کوہ ایک دیو بیٹھا ہی اور ایک پریزاد اُس دیو کے قبضہ
مین ہی وہ ساحرہ ہی اور دیو دراصل دیو ہی جسوقت وہان پہونچنا تو لوح پر عمل کرنا یہ دیکھکر نقابدار نے
عیار کو ہوشیار کر کے ملکہ کے سپرد کیا اور آپ جانب دربند مختصر یہ روانہ ہوئے اور ملکہ شرارہ جادو مع

عیار تعاقب مین روانہ ہوئی آدل حال نقابدار کا سنیے کہ جاتے جاتے قریب کوہ اخضریہ کے پہونچے دیکھا کہ دیو پریزاد کو لیے ہوئے بیٹھا ہے جیسے ہی نظر دیو کی نقابدار پر پڑی پکارا اے آدمزاد بے بنیاد ارے تو یہان کہان آیا اور میرے منہ مین گو دپڑیہ کہتا ہوا کوہ سے اترا اور منہ اپنا مثل غار کے کھولکر آنکھین بند کرلین نقابدار نے گردہ سپر کا اسکے حلق مین ڈالدیا دیو نگلنے لگا کہ سپر حلق مین چبھی اور پھنس گئی اور گھبرا کر آنکھین کھولدین اور سپر کے پھنسنے سے آنکھین اسکی نکلنے لگین نقابدار نے جھپٹ کر ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اسکا قلم ہوا اور لاش مانند منار کے زمین پر گری بس یہ دیکھنا تھا کہ وہ پریزاد بیتاب ہوگئی اور پکاری کہ او ظالم غضب کیا تو نے کہ میرے معشوق کو مارا اب تجھے کب چھوڑتی ہون یہ کہتی ہوئی قریب آئی اور کچھ اسم سحر پڑھکر ایک شیشہ زمین پر کھینچ مارا کہ شیشہ ٹوٹا اور ٹکڑے اسکے منتشر ہوئے جو ٹکڑا جس شجر و حجر پر گرا اسمین آگ لگ گئی اور وہ جلنے لگا حتے کہ تمام صحرا آتش بار ہوگیا نقابدار نے گھبرا کر لوح کو دیکھا تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم شرر افشان واے سیار این عجائبات تجھکو لازم ہے کہ جسوقت دیو کو قتل کرے اور آتش افروز جادو سے سامنا ہو تو قبل اسکے کہ وہ آگ لگا کر اڑے تو لوح کو پریزاد پر کھینچ مارنا ادھر تو انھون نے لوح گلے سے اتاری ادھر پریزاد غلطاک مار کر اڑی لیکن ہنوز بلند نہ ہونے پائی تھی کہ لوح سینے پر پڑی پریزاد نے اف کی کہ شعلہ منہ سے نکلا اور جلکر خاک ہوئی بس اسکے مرتے ہی شور فریاد و فغان بلند ہوا اور اسقدر پانی برسا کہ تمام آگ فرو ہوگئی اور کوہ مین درہ پیدا ہوا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا تحریر تھا کہ در بند کوہ اخضر فتح ہوگیا اب تجھے لازم ہے کہ اسی درہ کوہ مین داخل ہو کہ رستہ در بند چہارم کا ملے وہان پہونچکر جو کچھ پیش آئے لوح کو دیکھنا اور ہدایت لوح پر عمل کرنا نقابدار حسب الحکم لوح اس درہ مین داخل ہوے گو درہ نہایت تاریک تھا لیکن روشنی لوح کی راہبری کر رہی تھی جاتے جاتے ایک بیابان مین پہونچے دیکھا کہ تمام صحرا مین سوا لالہ کے دوسری چیز کا درخت نہین معلوم ہوتا اور وسط صحرا مین ایک گنبد بنا ہوا ہے اسپر ایک طائر سرخ رنگ بیٹھا ہے نقابدار کو دیکھتے ہی وہ طائر اڑا اور پکارا کہ اے ساکنان در بند سر خابہ ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن آگیا بس یہ کہنا تھا اسکا کہ تمام صحرا مین جسقدر اشجار لالے کے تھے سب ہرے ہوگئے اور ہوائے سرد چلنے لگی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے نقابدار یہ درخت ابھی چھ رنگ اور بدلین گے جسوقت ساتوان رنگ بدلین بس فوراً فلان اسم جو لوح مین تحریر ہے گیارہ مرتبہ پڑھکر لوح پر دم کرنا کہ لوح مانند مشعل کے جلنے لگے گی بس فوراً لوح کو اس چمن زار پر کھینچ مارنا اور یہ طائر سرخ رنگ جو اوڑا ہے اسپر تیر مارنا کہ یہ جلکر گر پڑیگا نقابدار نے ایسا ہی کیا کہ منتظر وقت کے ہوئے دیکھا کہ وہ تمام تختہ جو سبز ہوگیا تھا اب سیاہ ہوگیا ہے بعد کچھ دیر کے سفید ہوگیا اسکے بعد زنگاری ہوگیا یہان تک کہ ساتوین مرتبہ زرد ہوگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سب درخت خشک ہوگئے نقابدار نے جلدی سے اسم کو تمام کرکے لوح پر دم کیا کہ لوح ایک شعلہ جوالہ بنگئی بس نقابدار نے لوح کو اٹھا کر اس چمن خزان رسیدہ پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ سرنگ مین آگ دیدی تمام طبقہ ہلگیا اور شور فریاد بلند ہوا چمن جلنے لگا اور طائر نے چیخنا شروع کیا اور گنبد کے گرد چکر مارنے لگا نقابدار نے جلدی سے پیکان تیر پر اسم دم کرکے نشانہ باندھا جیسے ہی طائر نزدیک آیا نقابدار نے مرغ تیر کو رہا کیا آواز سنسناہٹ کی پیدا ہوئی اور تیر پوٹے پر طائر کے پڑا کہ طائر سے

طائر آتشبازی ہو کر امین گنبد پر گرا اور گنبد کے ہزار ٹکڑے ہو گئے بڑی دیر تک صحرا مین آگ لگی رہی آخر کار وہ آگ گل ہو گئی اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من سرخاب جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب دیکھا تو لاش ایک ساحر کی پڑی ہوئی اور جس مقام پر گنبد تھا وہان ایک قبر سی بنی ہوئی اور سامنے ایک قلعہ معلوم ہوتا ہے نقابدار نے لوح کو اُٹھا لیا اور پڑھا تحریر تھا اب تجھے انتظار کرنا چاہیے کہ خزانہ دار طلسم آتا ہوگا یکایک سامنے سے دروازہ قلعہ کا وا ہوا اور ایک شخص چند آدمیون کو اپنے ساتھ لیے ہوئے حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا فرمایا تو کون عرض کی کہ نام غلام کا مفتاح جادو ہے مین خزانہ دار ہون یہ فردین حاضر ہین نقابدار نے فردین لے لین اور فرمایا کہ جس وقت طلسم فتح ہو جائے اُسوقت تم حاضر ہونا ابھی خزانہ اپنے ہی قبضہ مین رکھو مفتاح جادو نے عرض کی کہ شام قریب ہے اب آج ارادہ اپنا ملتوی فرمائیے اسلیے اب جو تین دربند باقی ہین وہ نہایت سخت ہین صبح کو آگے جانے کا قصد کیجیے گا کیونکہ مرحلہ دربند آب کا پیش آئیگا جس مقام پر زندان طلسم واقع ہے یہ وہی جگہ ہے جہان آپ قید تھے اُسوقت اُسکی اور صورت تھی کہ ایک باغ تھا اور اب اسی مقام پر دریا ہے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہ سچ کہتا ہے اسے دشمن نہ سمجھو بلکہ یہ دوست ہے نقابدار ہمراہ مفتاح جادو داخل قلعہ ہوئے شب بھر وہین قیام کیا صبح کو چلنے کا قصد کیا تھا کہ شرارہ جادو مع شمیم نازک قدم و عیار نقابدار آکر پہونچے بیس ہزار ساحر اُسکے ساتھ تھے نقابدار نے شرارہ جادو سے کہا کہ کل فوج تمھارے ساتھ ہے شرارہ جادو نے عرض کی کہ جی نہین بلکہ نصف فوج میرے ساتھ ہے اور نصف برائے حفاظت ملکہ گل افشان جادو چھوڑ آئی ہون نقابدار نے فرمایا کہ اے شرارہ جادو میرے پاس تو لوح طلسمی ہے تم گل افشان جادو کی حفاظت کو جاؤ شرارہ جادو نے کہا کہ آپ لوگ ہمی طرف سے اطمینان رکھیں کسی کی اتنی مجال نہین ہے جو سوا قید کر لینے کے انکو ہلاک کر سکے اسواسطے کہ وہ بھانجی ہین خداوندا کوان تاجدار کی اور اگر ایک روز اور گذر گیا تو پھر کوئی انکو قید بھی نہین کر سکتا کہ سحر انکا تیار ہو جائیگا نقابدار نے کہا کہ پھر ایک روز تم اُنکی حفاظت اور کرو کل میرے پاس چلی آنا شرارہ جادو نے کہا بہت خوب اور شمیم نازک قدم کو صرف اپنے ہمراہ لیکر باغ کی جانب روانہ ہوئے اور بیس ہزار ساحر شاہزادہ کے ہمراہ کیے اور عیار کو قلعہ مین چھوڑا اب نقابدار جانب دربند آب روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا کہ دریا زور شور سے بہ رہا ہے اور ایک جانب پل ہے نقابدار اُسیطرف متوجہ ہوئے کہ پل کو طے کرکے دریا عبور کرین ساتھ ہی خیال آیا کہ لوح کو دیکھ لینا چاہیے ایسا نہو کہ کوئی پیچ پڑے یہ تصور کرکے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فاتح طلسم وسیاح این عجائبات آگاہ ہو کہ یہ پل طلسمی ہے اگر اسپر قدم رکھا تو گرداب بلا مین پھنس جائیگا کشتی حیات طوفانی ہو جائیگی تجکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر لوح کو دریا مین ڈالدے کہ یہ بصورت کشتی بنجائیگی تو اُس کشتی پر سوار ہو جانا ساتھ ہی ایک اور کشتی نظر آئیگی اُسپر ایک ساحر سوار ہوگا وہ تجھے دیکھکر کشتی اپنی بھگا لے گا تو بھی اپنی کشتی کو اُسیطرف روانہ کرنا جاتے جاتے ایک ٹاپو نظر آئیگا وہ ساحر کشتی کو چھوڑ کر ٹاپو مین اُتر جائیگا تو کشتی اُسکی غرق کرکے خود بھی ٹاپو مین اُتر پڑنا اور کشتی کھینچ لینا کہ وہ پھر بصورت لوح ہو جائیگی بعد اُسکے لوح کو دیکھنا اور جو کچھ لکھا ہو اُسپر عمل کرنا

یہ دیکھکر نقابدار نے لوح کو دریا مین پھینکا وہ بصورت کشتی ہو گئی اور خود اس کشتی پر سوار ہوئے اب جو نظر کی تو ایک کشتی سامنے معلوم ہوئی جو شخص اُس کشتی پر سوار تھا اُسنے کشتی کو سامنے سے بھگایا ساتھ ہی نقابدار نے بھی اپنی کشتی کو اشارہ کیا اور عقب مین اُسکے روانہ ہوئے جاتے جاتے دیکھا کہ ایک جزیرہ معلوم ہوتا ہے وہ ساحر جلدی سے جزیرہ مین کود پڑا اور ایک مقام پر بیٹھکر جلدی سے آگ روشن کر کے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا ساتھ ہی نقابدار بھی پہونچے اور گرز مار کر اُس کشتی کو غرق کر دیا اور اپنی کشتی خشکی مین کھینچ لی کشتی پھر بصورت لوح ہو گئی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم آبریز جادو یہی ہے فلان اسم پڑھکر پانی دریا کا چلو مین لو اور اس ساحر پر چھینٹا مارو اور خود لوح سمیت اسی دریا مین کود پڑو اگر تامل کیا اور اسم آبریز جادو کا تمام ہو گیا تو پھر جانبری دشوار ہو نقابدار نے جلدی سے اسم پڑھکر پانی دریا سے لیا اور آبریز جادو پر چھینٹا پانی کا مارا اور خود مع لوح دریا مین کود پڑا بس جسقدر پانی تھا وہ بسمت کرائی ٹاپو کی طرف متوجہ ہوا خشکی کے مقام پر تری ہو گئی اور تری کی جگہ ریت نظر آنے لگی عجب طرح کا انقلاب ہوا تھوڑی دیر تک ایک طوفان برپا رہا نیز لوہا مچھلیان خاک پر تڑپ رہی تھین بعد کچھ دیر کے روشنی ہوئی اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من آبریز جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو دیکھا نقابدار نے تو لاش آبریز جادو کی پڑی ہے اور جسقدر مچھلیان زمین پر تڑپ رہی تھین انھون نے ہیئت انسانی پیدا کی اور سامنے نقابدار کے آکر سلام کیا یہ سب فوج تھی ملکہ گل افشان جادو کی سب نے قدمبوسی نقابدار کی حاصل کی اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اب یہان سے مرحلہ ششم پیش آئیگا کہ یہ نہایت سخت مرحلہ ہے بعد اسکے پھر بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہے تجکو لازم ہے کہ جانب مشرق روانہ ہو جسوقت صحرا مین ایک چاہ ملے کہ گرد اسکے چار درخت شمشاد ہونگے یہی دربند مرحلہ ششم کا ہے نقابدار نے اسیران طلسم کو تو جانب قلعہ سفاجیہ روانہ کیا اور خود جانب دربند چاہ چہار نخل روانہ ہوئے بعد طے مراحل و قطع منازل چاہ نظر آیا اور درخت شمشاد دکھائی دیے چارون درختون پر چار قمریان بیٹھی ہوئی تھین جیسے ہی قمریون نے نقابدار کو اپنی جانب آتے دیکھا درخت پر سے اوڑین اور آواز دی کہ ہوشیار ہو وقت بیداری آیا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ان چارون درختون کو اوکھاڑ کر پھینک دو بس یہ قمریان سر اپنے درختون سے ٹکرائینگی اُسوقت تم چاہ مین کود پڑنا اور تماشا دیکھنا بس نقابدار نے جھپٹ کر ایک درخت کو اوکھیڑ کر پھینکدیا بس درخت کا گرنا تھا کہ ایک قمری اُس درخت پر گری اور سر ٹکرانے لگی ساتھ ہی نقابدار نے دوسرا درخت اوکھیڑ کر پھینک دیا اسیطرح چارون درختون کو اوکھیڑ کر زمین پر پھینک دیا کہ چارون قمریان درختون سے سر ٹکرانے لگین اور خود نقابدار چاہ مین کود پڑا جسوقت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے اور آنکھ کھلی دیکھا کہ ایک درخت مین ایک قفس لٹکا ہوا ہے اور باز اُسمین بند ہے اور صدہا عقاب درخت پر بیٹھے ہین نقابدار کو دیکھتے ہی عقاب درخت پر سے اوڑے اور تاوے لگانے لگے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ جسوقت یہ عقاب تاوے کرنے لگین تو تم جلدی سے اس قفس کو توڑ کر باز کو رہا کر دینا ورنہ اگر تین تاوے عقاب لگا چکے تو تم چکر کھا کے گر جاؤ گے اور بیہوش ہو جاؤ گے یہ دیکھکر نقابدار نے جلدی سے قفس کو درخت سے اوتارا اور قفس توڑ کر باز کو رہا کیا باز رہا ہونا تھا

اژدہا اور عقابون مین شامل ہو کر مارنا شروع کیے جسکو پر مارا وہ جلگیا یہانتک کہ جب تمام عقاب جل گیے تو باز آ کر زمین پر
گرا اور صورت انسانی پیدا کی اور پکارا غضب کیا تو نے کہ میری فوج سے مجھی کو ہلاک کرایا کب چھوڑتا ہون تجکو سنو دلفریب جادو
نقابدار سمجھے تھے کہ یہ کوئی دوست ہوگا فوراً لوح دیکھی تحریر تھا یہ دوست نہین اس سے ہشیار رہو تمکو چاہیے تھا کہ جب عقابونکو
ہلاک کر کے یہ زمین پر آتا تو اسے تیغ سے ذبح کر ڈالتے اگر یہ بصورت انسان ہو جائیگا تو پھر مشکل پڑیگی جسقدر فوج اسکی ہلاک
ہوئی ہے سب زندہ ہو جائیگی بس تمکو چاہیے کہ اس سے کشتی لڑ کر اسے گرفتار کرو ورنہ اگر تلوار سے کام لیا تو جتنے قطرے خون اسکے جسم
سے گرینگے اوسیقدر ساحر پیدا ہو کر تمسے لڑینگے اور اگر اعضا اُسکے جدا ہو جائینگے تو ہر عضو ایک انسان
بنکر تیار ہوگا اُسوقت تنہا کیا کروگے اور کس کس سے مقابلہ کروگے نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کر کے
رخ طرف دلفریب جادو کے کیا دلفریب جادو نے تیغہ سحر اُٹھایا نقابدار نے بجاے سپر لوح کو
اُٹھا دیا تیغہ ہاتھ سے چھوٹ کر دور گرا دلفریب جادو تیغہ اُٹھانے دوڑا تھا کہ نقابدار نے گریبان
مین ہاتھ ڈالدیا اور لپٹ پڑے چونکہ دلفریب جادو بھی نہایت قوی الجثہ اور زبردست تھا یہ بھی ایسے
لپٹ پڑا تھوڑی ہی دیر مین نقابدار نے لنگر اسکا توڑا اور سر پر پھرا کر زمین پر مارا اور کود کر چھاتی
پر سر اسکا دھڑ سے کھینچکر پھینکدیا بس اسکے مرتے ہی ایک قیامت کبرے برپا ہوئی اور آتشباری و
برف باری ہوا کی تمام جہان مین تاریکی چھاگئی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نامم دلفریب جادو
بود حیف مردیم وجان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب دیکھا نقابدار نے کہ پھر ملکہ شرارہ جادو
چلی آتی ہے اور چالیس ہزار جادوگر ساتھ ہین اور عیار نقابدار بھی ہے ان سب نے آکر نقابدار کی
قدمبوسی حاصل کی پھر نقابدار نے شرارہ جادو سے کہا کہ گل افشان جادو کو کہان
چھوڑا شرارہ جادو نے کہا کہ وہ قلعہ مفتاحیہ مین ہین سحر تیار کر چلی اب اپنے لشکر کو درست کر کے
بروقت وہ بھی پہونچین گی اور شریک جنگ ہونگی اسلیے کہ اب سامنا بادشاہ طلسم سے ہوگا ایک
لاکھ ساحران غدار بلاے بد اُسکے ساتھ ہونگے آج اسی مقام پر قیام کیجیے کل دیکھا جائیگا نقابدار
نے کہنا شرارہ جادو کا قبول کیا اور بارگاہ برپا ہونے کا حکم دیا خیمے عمدہ عمدہ ایستادہ ہونے لگے کہ
یکا یک از پردہ بیابان گردے برخاست مگر گردے تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پاے
گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی نمودار تھا مگر جسوقت گرد قریب آکر شق ہوئی تو لطف لا الہ اللہ
نظر آنے لگا چالیس ہزار سرخپوش گھوڑے اوڑاے چلے آتے تھے نقابدار نے اپنے لشکر کو پہچانا اہل لشکر
نے قدمبوسی نقابدار کی حاصل کی رات ان سب نے اسی مقام پر بسر کی صبح کو جانب قلعہ آتش فشان
روانہ ہوئے جسوقت سامنے قلعہ کے پہونچے اور خبر بادشاہ کو ہوئی کہ طلسم کشا دربندون کو توڑ کر برابر
مقابلہ آگیا بادشاہ نے اپنے سپہ سالار یعنی شموس جادو کو حکم دیا کہ فوج ہماری قلعہ سے نکالو اور
کچھ پروا نہین ہے لوح طلسمی سپرا گیا کر سکتی ہے شموس جادو نے لشکر قلعہ آتش فشان سے نکالا اور
مقابل لشکر نقابدار خیمہ برپا کیا لیکن شرارہ جادو نے نقابدار سے کہا کہ بالفعل میرا ظاہر طور سے شریک
رہنا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ مین باپ کے لشکر کے مقابل خیمہ برپا کرون اہل لشکر
مجھے کیا کہین گے لہذا مین پوشیدہ رہکر مدد کرتی رہونگی نقابدار نے فرمایا کہ مجھے حرف مدد پروردگار
درکار ہے یہ سنکر شرارہ جادو تو رخصت ہو کر روانہ ہوئی اور یہان شموس جادو نے آتے ہی طبل جنگ

حکم دیا نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر نقابدار کے لشکر مین ہوئی یہان بھی نقارہ رزمی بجا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنے اپنے سحر درست کرنے لگے ہر طرف ہوم خانے گرم تھے بخور گوگل لوبان رائی سرسون وغیرہ کا ہورہا تھا نعرے یا خداوند سامری و جمشید کے بلند تھے اسی عالم مین رات بسر ہوئی اور سپیدہ سحری نمودار ہوا دونون لشکر اپنے اپنے طریقہ کے موافق طاعت خدا سے فراغ حاصل کرکے عازم میدان قتال و جدال ہوئے بعد آراستگی صفوف جدال و قتال دخان جادو نے شموس جادو سے اجازت لی اور میدان مین آکر نعرہ مارا کہ باشش او نقابدار یہ گمان نکرنا کہ لوح طلسمی میرے پاس ہی لوح اُن ساحرون تک محدود ہی جو بانی طلسم کے مقرر کیے ہوئے ہین اور مین اونمین سے نہین ہون دیکھون تو فوج کیونکر میرے سحر کو رد کردیتی ہی یہ کہکر اسنے ایک شیشہ جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ڈاٹ اُسکی کھولی کہ دھوان پیچیدہ ہوکر نکلا اور ہوا سے منتشر ہوا تھوڑی دیر مین روز روشن مثل شب تار ہوگیا ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا دم گھٹنے لگے نقابدار نے جو نظر لوح پر ڈالی تو لوح سیاہ تھی اب تو نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور درگاہ رب بے نیاز مین عرض کرنے لگے کہ اس بلاے عظیم سے نجات دے کہ اسوقت مصیبت مین سوا تیری ذات کے کسی کا سہارا نہین ہی کہ ایکایک اس سیاہی مین ایک شعلہ چمکا اور چمک کر جو گرا دخان جادو کو جلا کر خاک کردیا اور یون ہی زمین مین اُترا چلا گیا نعرہ ہوا کہ منم ملکہ شرارہ جادو بس دخان جادو کے مرتے ہی سارا دھوان برطرف ہوا شموس جادو نے کہا یہ نہ معلوم تھا کہ گھر کے چراغ سے آگ لگے گی خیر مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکر اسنے اپنا تخت سحر بڑھایا اور میدان مین آکر آواز دی کہ اے طلسم کشا یہ نہ معلوم تھا کہ خود بادشاہزادی تیری شریک ہی ورنہ مین اسکا انتظام بھی کرلیتا خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ را احتیاط یہ کہکر اسنے کمند سامری جھولی سے نکالی اور چار سر کمند کے زمین پر گاڑ دیے اور کچھ اسم سحر پڑھکر دوہائی نام سامری کی کھینچی کہ وہ کمند مانند سائبان کے تیار ہوگئی حلقے اُسکی صورت سے نمودار تھے خود زیر کمند کھڑے ہوکر اسنے کچھ اسم سحر دم کیا اور دستک دی دیکھا کہ ایک پتلہ سحر پیدا ہوا شموس جادو نے پتلے سے کہا کہ اے سپہ دار طلسمی لینا لشکر نقابدار کو بس یہ سنتے ہی اُس پتلے نے ایک چیخ ماری کہ ہزارہا پتلے ہر چہار جانب سے پیدا ہوئے اور تیغ و تبر و سیخ سحر پکڑ پکڑ کر لشکر نقابدار پر گرے اور آگ برسانا شروع کردی جسپر تیغ کھینچ مارا وہ جلکر خاک ہوگیا نقابدار نے لوح کو دیکھا کوئی خبر لوح نے نہ دی کہ ایکایک پھر بجلی چمکی اور ایک شعلہ سپہ دار طلسمی پر گرا کہ اُسکو جلا کر خاک کر ڈالا اور خود غرق زمین ہوگیا اور آواز آئی کہ منم ملکہ شرارہ جادو پتلے کے جلتے ہی جسقدر پتلے تھے سب جلکر خاک ہوگئے شموس جادو نے دیکھا کہ میرا سحر برباد ہوا بس اسنے صورت اپنی ایک اژدر آتش فشان کی پیدا کی اور جانب نقابدار چلا سر پر اس اژدر کے سائبان کمند سامری سایہ افگن تھا جیسے ہی یہ اژدر سامنے نقابدار کے پہونچا نقابدار نے تیغہ مارا اژدر کے سر پر پڑا کوئی اثر نہ ہوا کہ ایکایک زمین شق ہوئی اور مہر نہنگ نمودار ہوا اور آواز پیدا ہوئی کہ منم ملکہ گل افشان جادو اور نقابدار کو نگل کر روانہ ہوگئی اب شموس جادو لشکر نقابدار کی طرف چلا کہ ابھی فوج کو برباد کرون ساتھ ہی نعرہ شرارہ جادو کا ہوا اور حلقہ ہاے کمند سامری مین اُلجھ گیا بس جلدی سے شموس جادو نے ملکہ کو اُسی

سمنے

کمند سے باندھکر پلٹ کر آواز دی کہ اے اختر جادو یہ لو اور انھین خدمت بادشاہ مین پہونچا دو اختر نے دیکھا کہ برابر ایک ساحرہ کھڑی ہے اسنے پتشارہ ملکہ کو لیا اور جانب قلعہ آتش فشان روانہ ہوئی۔ اب اسطرف سے تو اختر جادو پتشارہ شرارہ جادو کو لیے جاتی ہے اور ادھر سے دروازہ قلعہ کا کھلا اور بادشاہ نمودار ہوا اختر جادو نے کہا کہ لیجیے شموس جادو نے ملکہ کو گرفتار کرلیا بادشاہ طلسم یعنی شرر افشان جادو نے کہا کہ لاؤ جیسے ہی اختر جادو قریب پہونچی اور پتشارہ ملکہ کو سامنے شرر افشان جادو کے رکھا بس اسنے غصہ مین آکر تیغہ سحر کھینچا اور کہا او شوخ دیدہ گیسو بریدہ تو نے مجکو ایک عالم مین رسوا کیا نام خاندان کا ڈبویا تیرا زندہ رکھنا درست نہین یہ کہکر جیسے ہی تیغہ مارا کڑ سے بجلی کڑکی اور ایک تیغہ فولادی پیدا ہوا اور ہاتھ شرر افشان جادو کا پکڑ لیا اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ گل افشان جادو دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور سر نہنگ نمودار ہوا اور شرارہ جادو کو نگل کر روانہ ہوگیا بادشاہ طلسم نے متشکل اپنے ہاتھ کو تیلون سے چھڑایا اور تیلون کو جلا کر خاک کیا لیکن غصہ مین اسنے فوج کو حکم دیا کہ مار لو لشکر حریف کو اور خود بھی تیغہ سحر بلند کر کے چلا اودھر شموس جادو اژدر بنا ہوا لوگون کو نگل رہا تھا ادھر ایک لاکھ ساحر اتر پڑا ترنج نارنج چلنے لگا زمین لرز رہی تھی آسمان سے آگ برس رہی تھی عجب طرح کا ہنگامہ تھا اہل اسلام درگاہ احدیت مین عرض کر رہے تھے کہ اے رب پاکذات اسوقت مصیبت مین ہماری خبر لے کہ ایک جانب صحرا سے تنق گرد بلند ہوا اور ایک بگولہ چرخ مارتا ہوا نظر آیا اور آتے ہی وہ بگولہ شق ہوا ایک نقابدار سر خپوش پیدا ہوا کہ لوح گلے مین چمک رہی تھی اور ایک گلدستہ ہاتھ مین تھا بس آتے ہی نقابدار نے وہ گلدستہ کھینچ مارا کہ پنکھڑیان اسکی بکھر گئین اور ہزارہا گل و غنچہ پیدا ہوگئے ایک چمن تیار ہوگیا کہ جسقدر ساحر لشکر شرر افشان جادو کے تھے جھومنے لگے اور ان پھولون پر گر کے جیسے پھول کو اٹھا کر سونگھا دماغ پھٹ گیا اور نتھنون سے خون جاری ہوا دم بھر مین پھڑک کر ہلاک ہوگیا لیکن شموس جادو جو اژدر بنا ہوا لوگون کو نگل رہا تھا وہ اسی طرح موجود تھا نقابدار تیغہ پکڑ کر اسکی طرف چلے ادھر شرارہ جادو کو جو ملکہ گل افشان جادو لیگئی تھی اسے کمند سے کھولکر کمند نقابدار کو بھیکر رخصت کیا تھا اور گلدستہ سحر ساختہ اپنا حوالے کردیا تھا کہ یہ لشکر کے لیے کافی ہے اور گرفتاری بادشاہ کے واسطے یہ کمند ہے اور شموس جادو سے ہم سمجھ لینگے غرضکہ بعد روانہ ہونے نقابدار کے پھر شرارہ جادو چلی ہے اور گل افشان جادو بھی پوشیدہ طور سے ساتھ ہے کہ یہان شموس جادو اژدر بنا ہوا پھر نقابدار کی طرف جھپٹا اور نقابدار نعرہ کر کے شموس جادو کی طرف چلے ہنوز یہ دونون قریب نہ پہونچنے پائے تھے کہ شعلہ چمکا اور چمک کر اب جو گرتا ہے تو شموس جادو کو بھی جلا کر خاک کر دیا لیکن بادشاہ طلسم نے جو دیکھا کہ شموس جادو سپہ سالار میرا مارا گیا اور اس دختر بد اختر نے رہا ہو کر یہ ستم برپا کیا بس فوراً شرر افشان جادو نے ایک دو تھپڑ مار کر گیر کی آواز دی دیکھا کہ نصف شعلہ زمین مین گر گیا اور نصف باہر رہگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شمع سحری جھلملا رہی ہے بس شرر افشان جادو اس شعلہ کی طرف چلا اور شیشہ آب وعیدہ سحر کا اٹھا لیا کہ شمع حیات شرارہ جادو کو گل کردون کہ اسطرف سے نقابدار نعرہ کر کے کمند سنبھالے ہوے دوڑے جیسے ہی قریب شرر افشان جادو کے پہونچے ایک تڑاقا ہوا اور دیوار آہنی درمیان مین حائل ہوگئی اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ دلآرام جادو نقابدار پریشان ہوے کہ اس دیوار کو کیونکر توڑ دون

اور شرارہ جادو کو بچاؤں دوڑ کر ایک لات ماری لیکن وہ دیوار سحر ہی اسپر کب اثر ہوتا ہی کہ یکایک
پشت کی جانب سے کسی نے آواز دی اے نقابدار یہ وقت لوح کا ہی اسلیئے کہ دل آزار جادو
ساحرہ طلسمی ہی اسیوجہ سے یہ برسر مقابلہ نہ آئی تھی نقابدار نے لوح دیوار پر کھینچ ماری کہ دیوار ٹوٹی اب جو
دیکھا تو شرر افشان جادو شعلہ حیات شرارہ جادو کو گل کیا چاہتا ہی اور آب دیدہ سحر شیشے
سے نکال رہا ہی بس نقابدار نے جھپٹ کر کمند ماری اور جھٹکا دیا کہ شرر افشان جادو گرا گرتے گرتے
اسنے اُف کی کہ ہزارہا شعلے دہن سے پیدا ہو کر حلقہاے کمند سے پار ہوے لیکن یہ کمند تحفہ جات طلسمی
سے تھی کمند نہ جلی اور جسم شرر افشان جادو مین آبلے پڑ گئے نقابدار نے شرر افشان جادو کو تلوار ماری
لیکن تلوار نے اثر نہ کیا کہ یکایک سامنے سے گل افشان جادو پیدا ہوئی اور کہا یہ کیا غضب کرتی ہو اسے
قتل نہ کرو اسواسطے کہ جبتک تیغہ قتل اسکا نہ ملے گا قتل ہونا اسکا دشوار ہی اور تیغہ کا حال کسیکو معلوم نہین
نقابدار نے کہا کہ بغیر اسکے قتل ہوئے شرارہ جادو کی رہائی دشوار ہی گل افشان جادو نے کہا
خیر اسکی کچھ تدبیر کیجائیگی غرضکہ نقابدار اور گل افشان جادو نے تو اسی جگہ قیام کیا اور یہ خبر سنکر کہ
بادشاہ اسیر ہوا مفتاح جادو وغیرہ سب اسی مقام پر آگئے اور سحر گل افشان جادو نے تمام لشکر ساحران
کا خاتمہ کر دیا لیکن دل آزار جادو بسبب خوف لوح طلسمی چلی گئی در قلعہ آتش فشان مین مقیم
ہوئی گل افشان جادو نے مفتاح جادو سے کہا کہ اگر بادشاہ طلسم قتل نہ ہوا تو شرارہ جادو کا خاتمہ
ہو جائیگا کیونکہ اسیر سحر ہر تین روز سے زیادہ کوئی زندہ نہین رہ سکتا اب اس تین یوم مین یا تو
بادشاہ مطیع ہو اور سحر اپنا شرارہ جادو پر سے اُتار لے اور یا قتل ہو تو سحر دور ہو لوح کام نہین
دیتی پھر یہ کیونکر قتل ہوگا مفتاح جادو نے کہا کہ اتنا تو مین بھی جانتا ہون کہ اس طلسم مین یہ بات مشہور
ہی کہ قتل بادشاہ کا انتظام علیحدہ طور سے کیا گیا ہی لوح کام نہ دیگی اور یہی دھوکا بانیان طلسم نے
رکھا ہی لیکن یہ کبھی نہین سنا کہ وہ کیا صورت ہی جس سے بادشاہ قتل ہو اتنے مین دیکھا کہ جانب
صحرا سے ایک مرد دہقانی نمودار ہوا اور آکر عرض کی کہ ہمارے گانون مین ایک حجرہ بنا ہوا ہی کہ مدت
سے دروازے اُسکے اندر سے بند تھے آج خود بخود کھل گئے ہین اور اُسمین ایک پیر مرد بیٹھے ہین
میرا گذر اُسطرف سے ہوا اُنھون نے مجکو اشارہ سے طلب کیا مین اُنکے پاس گیا اُنھون نے
ایک کاغذ مجکو دیا اور کہا کہ تم یہان سے جاؤ اور پوچھو کہ طلسم کشا کون صاحب ہین جو بتائین کہ
مین ہون تم انکو یہ پیام میرا دیدینا کہ آپکو ایک فقیر بلاتا ہی کہ کچھ کام اسکا آپ سے متعلق ہی اور کچھ کام
آپکا وہ نکال دیگا یہ کہکر رقعہ شاہ صاحب کا دکھایا نقابدار نے پیام سنا اور رقعہ کو لیکر پڑھا لکھا
ہوا تھا کہ اے زور بازوے صاحبقرانی مین نے آپکے انتظار مین ایک مدت سے ترک دنیا کیا اور
اس حجرہ تنگ و تاریک مین زندگی بسر کی اب صرف تین روز میری عمر کے اور باقی ہین لہذا مجھ تک
تشریف لائیے تاکہ ضروری باتین اور چند وصیتین آپ سے کر دون کہ بہت جلد میرا کوچ ہونیوالا
ہی یہ دیکھکر نقابدار سرخپوش نے تمام لشکر کو ملکہ گل افشان جادو کے سپرد کیا اور آپ اُس دہقانی
کے ہمراہ روانہ ہوے اور گل افشان جادو سے کہنے لگے کہ اگر شرر افشان جادو کسی صورت سے شرارہ جادو
کو رہا کر دینے پر راضی ہو تو اسے رہا کرا دینا اور مین بھی بہت جلد واپس آؤنگا چنانچہ نقابدار کے

جانے کے بعد گل افشان جادو نے بادشاہ کو ہوشیار کیا اور کہا ای شرر افشان جادو تمہارا مرتبہ
اکوان پرستون مین ہمسے کسیطرح زیادہ نہین ہوسکتا اسلیے کہ ہم عزیز ہین اکوان تاجدار کے مگر دین
خدا پرستی اختیار کیا کیونکہ یہ مذہب برحق تھا لہذا تمکو بھی چاہیے کہ اس دین مبین کو اختیار کرو اور اس مذہب باطل کو ترک
کرو شرر افشان جادو نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم خداوند زادی ہوکر خداوند سے پھر گئین اور
خدا پرستون کا ساتھ دیکر اپنی عزت شادی مجھسے کبھی نہ ہوگا ملکہ گل افشان جادو نے دیکھا کہ قلب اسکا سیاہ
ہو کسیطرح راضی نہ ہوگا کہا خیر تم اپنے فعل کے مختار ہو مجھے اس سے بھی کچھ سروکار نہین مگر
لیکن یہ بتاؤ کہ اگر مین تمکو رہا کردون تو تم شرارہ جادو کو بھی رہا کردوگے یا اسکے علاوہ اور
کوئی صورت ہے کہ شرارہ جادو کو رہا کرو ورنہ وہ تین روز بعد ہلاک ہو جائیگی شرر افشان جادو
نے کہا اے ملکہ گل افشان جادو ایسی ننگ خاندان کے زندہ رہنے سے مرنا بہتر ہے کہ ہمارا ساتھ چھوڑا
ایمان بدل ڈالا خاندان کا نام ڈبویا ایک نقابدار مفلوک روزگار کی شریک ہوئی نہ تم مجھے
رہا کرو اور نہ مین اُسے رہا کرونگا شرر افشان جادو کا یہ کلام سنکر گل افشان جادو خاموش ہو رہی
اور اسکو زندان مین بھجوا دیا اور پہرہ ساحرون کا قائم کرکے سمجھا دیا کہ یہ کمند نہ کھلنے پائے
جسمین شرر افشان جادو لپٹا ہوا ہے ورنہ یہ رہا ہو جائیگا اسوقت شرارہ جادو کو ہرگز زندہ نہ چھوڑیگا
اور آپ براے حفاظت شرارہ جادو اسی مقام پر خیمہ برپا کرا کے بیٹھی جب رات ہوئی تو
دل آرام جادو براے رہائی بادشاہ قلعہ سے نکلی اور سحر غائب کیے ہوئے زندان مین پہونچی
اور شرر افشان جادو کو مع کمند لیکر جانب قلعہ روانہ ہوئی جسوقت داخل قلعہ ہوئی بادشاہ کو
ہوشیار کیا اور کہا کہ مین آپکو لے آئی ہون اور کچھ اسم سحر پڑھکر چاہا کہ کمند کھول ڈالون لیکن ممکن
نہ ہوا اسواسطے کہ یہ ملکہ گل افشان جادو کا سحر تھا دل آرام جادو اسکے رد نکر سکی کسی مقراض سحر
سے دو ٹکڑے کمند کے نہ کاٹے جب مجبور ہوئی تو بادشاہ طلسم سے کہا کہ اب مین گل افشان جادو
سے کہتی ہون کہ ہم شرارہ جادو کو رہا کیے دیتے ہین تم بادشاہ طلسم کو رہا کردو شرر افشان جادو نے کہا کہ مجھے مرنا
قبول ہے مگر شرارہ کا زندہ رہنا قبول نہین ہے دل آرام جادو نے کہا کہ طلسم کشا کو وہ تیغہ ملجائیگا جو آپنے اپنے قتل کے
واسطے تیار کرکے محفوظ کیا تھا اسلیے کہ درویش گوشہ نشین نے اُسے بلا بھیجا ہے کہ اگر طلسم کشا تیغہ لیکر آگیا تو پھر کوئی چارہ کار نہ ہوگا
لہذا مناسب وقت یہی ہے کہ اُسے آپ رہا کر دیجیے تا کہ اُنکی رہائی بھی ہو اور قبل طلسم کشا کے آنے کے
طبل جنگ بجوا کر ان لوگون سے لڑیے اور سب کا خاتمہ کرکے یہان سے نہ طاق کی جانب چلیے
پھر طلسم کشا تیغہ لیکر آئیگا تو کیا کریگا بادشاہ کو یہ راے پسند آئی اور دل آرام جادو کو باہمی تصفیہ
کے واسطے روانہ کیا یہان صبح کو ظاہر ہوگیا تھا کہ کوئی قیدی کو لیگیا گل افشان جادو خفا ہو رہی تھی
کہ تم لوگون نے غفلت کی اتنے مین خبر پہونچی کہ دل آرام جادو آتی ہے کہا آنے دو جسوقت دل آرام آئی
صورت مین ملکہ گل افشان جادو کی حاضر ہوئی سلام کیا گل افشان جادو نے بیٹھنے کا حکم دیا
دل آرام جادو بیٹھ گئی گل افشان جادو نے کہا کہ بادشاہ کو تو تم خوب رہا کر لیگئین مگر ہم شرارہ جادو
کو رہا نکر سکے یہ سنکر دل آرام جادو نے کہا کہ اے ملکہ عالم کیا مجال ہے میری جو مین آپکے سحر کو رد کر سکو
مین لے تو گئی مگر قید سحر کو دور نہ کر سکی لہذا اسواسطے حاضر ہوئی ہون کہ اگر آپ بادشاہ طلسم کو رہا کر دین

اور سحر اپنا اُن پر سے اُتار لین تو مین وعدہ کرتی ہون کہ بادشاہ سے شرارہ جادو کو رہا کرا دون گی یہ سنکر گل افشان جادو نے کہا کہ مین نے تو پہلے ہی تمھارے بادشاہ سے کہا تھا مگر اُسنے منظور نہ کیا دل آرامے جادو نے کہا کہ اب مین نے اس امر پر رضامند کر لیا ہو گل افشان جادو نے کہا کہ بہتر ہو مگر بادشاہ کو یہین لے آؤ دل آرامے جادو نے کہا بہتر اور اُسیوقت یہ گئی اور شرر افشان جادو کو لیکر اسی مقام پر آئی جہان شرارہ جادو شعلہ بنی ہوئی مقید تھی گل افشان جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر کمند سامری پر ہاتھ ڈالا اور بازو بادشاہ کے کھولے کہا بس اب آپ شرارہ جادو کو رہا کر دیجیے شرر افشان جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر دو ہتر مارا کہ زمین نے شعلہ کو چھوڑا اور شرارہ جادو رہا ہوئی ادھر تو گل افشان جادو شرارہ جادو کو لیکر داخل خیمہ ہوئی اور ادھر دل آرامے جادو بادشاہ کو ساتھ لیکر جانب قلعہ روانہ ہوئی جسوقت شرر افشان جادو قلعہ آتش عصار مین پہونچا تو اسنے دل آرامے جادو سے مشورت کی کہ اب کیا کرنا چاہیے دل آرامے جادو نے کہا کہ گل افشان جادو سے ہمارا آپکا سربر ہونا بہت دشوار ہے لہذا گل افشان جادو کو غفلت کی حالت مین گرفتار کرنا چاہیے بعد اُسکے شرارہ جادو کو مقابلہ کرکے پکڑ لیجیے اور طلسم مین چلیے وہان طلسم کشا آئیگا ہمین آپکو پائیگا اور گل افشان جادو کو کیوان تاجدار کے سپرد کر دیجیے بادشاہ نے اس رائے کو پسند کیا اور اب یہ تو اس فکر مین ہین کہ غافل پائین تو گل افشان جادو کو اسیر کرین اور گل افشان جادو نے شرارہ جادو سے کہا کہ جبوقت تک نقابدار یاقوت پوش آنہ لین اُسوقت تک نہایت ہوشیاری سے کام لینا چاہیے ایسا نہو کہ غافل پا کر کوئی ساحر زبردست اندازی کر بیٹھے لہذا ہم تم پہر پہر کی باری باندھ لین یعنے پہر بھر ہم سوئین تم ہماری حفاظت کرو اور پہر بھر تم سوؤ ہم تمھاری حفاظت کرین یہ مشورہ کرکے ان دونون نے باری باندھ لی اب انھین تو اسی حال مین چھوڑا جاتا ہے اور مقدم سب کے حال سے

اول حال نقابدار سرخپوش کا بیان کیا جاتا ہی

کہ یہ رقعہ درویش حجرہ نشین کا پڑھکر ہمراہ دہقانی کے روانہ ہوئے تھے جاتے جاتے اُس مقام پر پہونچے جہان درویش اُنکے منتظر تھے نقابدار نے دیکھا کہ ایک مرد بزرگ ہین کوئی سوا سو برس کی عمر ہی پلکین تک سفید ہو گئی ہین نقابدار نے سلام کیا اور کہا کہ مین حسب الطلب حاضر ہوا ہون مجھے کیا ارشاد ہوتا ہو درویش نے کہا کہ بابا تمھارے انتظار مین ساعتین گنا کرتا تھا الحمد للہ کہ زیارت تمھاری نصیب ہوئی لہذا پہلے اپنا مقصد سنو کہ جس واسطے مین نے اس مقام پر رہنا اختیار کیا تھا اور تمھارا منتظر تھا وہ یہ ہو کہ یہان سے جانب جنوب ایک گنبد ہو کہ وہان تیغہ قتل شرر افشان جادو رکھا ہوا ہو وہ گنبد نہایت بلند ہو اور زینہ اُسمین بنا ہوا ہو دروازہ گنبد کا کھلا ہوا ہو اور دروازے پر ایک شخص تیر کمان لیے کھڑا ہو جو شخص اندر گنبد کے جانے کا قصد کرتا ہو تیر اُسکے سینہ پر پڑتا ہو کہ توڑ کر پار گذر جاتا ہو تو اُس تیر کا ایسا ہوتا ہو کہ تختہ آہن سے بھی رُکنا اُسکا ممکن ہی تم جاؤ اور ایک زینہ چھوڑ کر قدم رکھنا پھر تیر نہ لگیگا کیونکہ یہ کارخانہ حکمت کا ہی سحر کو دخل نہین ہو وہان سے تیغہ حاصل کرو اور جسوقت پلٹ کر آؤ گے تو مجکو زندہ نہ پاؤگے اور میرا کام یہ ہو کہ پلٹتے وقت مجکو دفن کرکے اپنے

کی طرف جانثار سو اسواسطے کہ یہان سوا تمھارے خدا کا نام لینے والا اور کوئی نہین ہی اور مین نے خاصکر
تمھارے ہی واسطے اس گورستان مین رہنا اختیار کیا تھا اتنا صلہ میری محنت کا ضرور ہونا چاہیئے
اور قبر میری اسی حجرہ مین بنا دینا یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ مین بسر وچشم آپکی خدمت کو حاضر ہون درویش
حجرہ نشین نے کہا کہ بس اب جاؤ دیر کرنا اچھا نہین ہی اسلیئے کہ اب ساعتین گنی ہوئی ہین اگر ایک
ساعت کی دیر ہو جائیگی تو پھر کام خراب ہو جائیگا یہ سنکر نقابدار رخصت ہوئے اور جانب صحرا روانہ
ہوگئے جاتے جاتے قریب شام اُس گنبد کے قریب پہونچے جہان کا شاہ صاحب نے پتہ دیا تھا
دیکھا نقابدار نے کہ گنبد طلائی بنا ہوا ہی اور دروازہ پہ ایک شخص سپر اندر لے ہوئے تیر چلہ کمان مین
پیوستہ کیئے کھڑا ہی نقابدار نے بسم اللہ کہکر زینہ پر قدم رکھا بعد اسکے دوسرا زینہ چھوڑ کر تیسری
سیڑھی پر پاؤن رکھا اسیطرح اندر گنبد کے پہونچ گئے اور تیلہ تیر نہ سر کر سکا دیکھا تو کلین اُس
تیلے مین لگی ہوئی ہین بس نقابدار نے اُس طلسم کو تو یونہین قایم رہنے دیا اور آپ اندر گنبد کے
جاکر دیکھا تو تیغہ سقف گنبد مین لٹک رہا تھا نقابدار نے تیغہ کو اُتار کر اپنے قبضہ مین کیا
اور جسطرح گئے تھے اسیطرح پلٹ آئے اور حجرہ درویش حجرہ نشین کی جانب روانہ ہوئے جو وقت
داخل حجرہ ہوئے تو شاہ صاحب کو مردہ پایا نقابدار نے نہایت افسوس کیا اور شاہ صاحب
کے واسطے سامان دفن کفن مہیا کر کے اسی حجرہ مین قبر کھدوائی اور درویش کو دفن کر کے
مجاور اپنی جانب سے معین کیا اور جانب لشکر روانہ ہوئے اب یہ تو اس طرف سے چلتے ہین
اب حال لشکر کا سنیئے کہ جسوقت ہرکارون نے یہ خبر شرر افشان جادو کو پہونچائی
کہ شرارہ جادو گل افشان جادو کی حفاظت کرتی ہی اور گل افشان جادو شرارہ جادو کی حفاظت
کرتی ہی بس یہ سنکر دل آرای جادو نے کہا کہ تو بھی جو دونو کو گرفتار نہ کیا ہو یہ کہکر اسنے
ایک عیار کو طلب کیا کہ نام اسکا مہتر کلنگ تھا کہا مجھے کوئی ایسی چیز دے جسے سونگھکر انسان
بیہوش ہو جائے تو مین خود جاکر گل افشان جادو و شرارہ جادو کو گرفتار کر لاؤن عیار نے کہا
کہ آپ کس صورت سے دشمنون کے سامنے جایئے گا دل آرای جادو نے کہا کہ مین سحر غائب کر کے
جاؤنگی عیار نے کچھ پروانے بیہوشی کے دیئے کہ انکو اُڑا دیجئے گا یہ شمع پر گر کر جلین گے جسوقت
دھوان اسکا خیمہ مین پھیلے گا جسقدر آدمی اُس مقام پر ہونگے وہ سب بیہوش ہو جائینگے اسکے
بعد ایک پھول گلاب کا دیا کہ اسے آپ سونگھتے رہیئے گا ورنہ خود بھی بیہوش ہو جائیے گا یہ سنکر دل آرای جادو
نے دونون چیزین لے لین اور سحر غائب کر کے جانب خیمہ گل افشان جادو روانہ ہوئی اسوقت پہونچی
کہ گل افشان جادو مسہری پر لیٹی تھی اور شرارہ جادو جاگ رہی تھی اور چند عورتین حاضر تھین باتین
کر رہی تھین کہ ملکہ پر جاگنا گران نہ گذرے باتون مین وقت کٹ جائے لیکن بعد چلے جانے
دل آرای جادو کے مہتر کلنگ بھی روانہ ہو گیا تھا کہ نہ معلوم کیا افتاد پڑے اسنے بھی صحرا
مین پہونچکر لباس شبروی تن پر آراستہ کیا اور نگاہون سے بچتا ہوا تا بہ خیمہ گل افشان جادو
پہونچ گیا اور پشت خیمہ پر چھپکا کھڑا ہو رہا اور قنات کو تھوڑا سا چاک کر کے دیکھنے لگا وہان
دل آرای جادو نے پروانہ بیہوشی کے شمع پر مارے کہ وہ جلے اور دھوان اُنکا منتشر ہوا جسقدر لوگ

تھے سب بیہوش ہوگئے دل آرائے جادو جلدی سے قریب گل افشان جادو کے آئی اور کمند
سحر نکالکر پشتارہ باندھنے لگی حسب اتفاق اسنے گل رفع بیہوشی ہاتھ سے رکھدیا تھا کہ ایک مرتبہ
بیہوشی نے اثر کیا اور یہ بھی جھوم کر چلی اور بیہوش ہوکر گری اودھر گل رفع بیہوشی جو چھینکا گل افشان جادو
کو ہوش آگیا آنکھ جو کھلتی ہے تو پاس اپنے دل آرائے جادو کو دیکھا گھبراگئی کہ یہ کیا معرکہ ادھر ادھر
جو دیکھا تو سب کنیزین وغیرہ بھی مثل شرارہ جادو کے بیہوش پڑی ہین جلدی سے گل افشان جادو
نے دل آرائے جادو کو اسیر کیا اور ہوشیار کیا اور شرارہ جادو وغیرہ کو ہوشیار کرکے دل آرائے جادو سے
کہا کہ یہ کیا حرکت تھی دل آرائے جادو نے کہا جب دشمن زبردست ہوتا ہے تو سب کچھ کرتے ہین اتنے مین
ایک کنیز دروازہ خیمہ کی طرف سے آئی اور کہا ای ملکہ اب اسے نہ چھوڑیے گا کہ اسکی ذات سے بڑے بڑے
فساد برپا ہو چکے ہین لائیے ہین اِسے قتل کرون یہ کہتی ہوئی قریب آئی اور خنجر پکڑکر دل آرائے جادو کیطرف
چلی دل آرائے جادو کانپنے لگی اور سمجھی کہ اب جان نہین بچتی کہا ای گل افشان جادو اسوقت مجھے قتل
سے بچا لیجیے پھر آپکو اختیار ہے گل افشان جادو کو رحم آگیا اور کنیز کو منع کیا یہ سنکر وہ کنیز مایوس ہوکر
پلٹی اور کہا واہ ملکہ کس امید پر آپکی ملازمت کرین کہ آپ نے دشمن کے خاطر کی اور ہمارا کچھ پاس نہ کیا
ملکہ نے کہا کہ میرے مزاج مین رحم ہے آج اسے چھوڑے دیتی ہون کل قتل کر ڈالونگی کہا کہ اگر یہی ارادہ ہے تو اسے میری
قید مین دیدیجیے اور سحر اپنا اسیر سے اتار لیجیے گل افشان جادو نے کہا کہ اگر مین سحر اسیر سے اتار لونگی تو تو
کیونکر قید رکھ سکیگی یہ سنکر اسنے کہا کہ مین عیارہ ہون اور شاگرد ہون ملکہ شمیم نازک قدم کی ابھی زبان پر
تکلہ دیے دیتی ہون یہ کہکر بڑھی اور زبان دل آرائے جادو کی کھینچکر تکلہ دیدیا گل افشان جادو نے اسکی
خاطر سے سحر اپنا اتار لیا اور کہا کہ جا لیجا بس یہ کنیز چھپ کر قریب آئی اور ایک ہاتھ منہ پر مارا کہ دل آرائے
چھینک مارکر بیہوش ہوگئی بس جلدی سے پشتارہ باندھکر خیمہ سے نکلکر جانب صحرا روانہ ہوئی اور حد لشکر سے
نکلکر ملکہ دل آرائے جادو کو ہوشیار کیا اور کہا ای ملکہ مین آپکو چھڑا لایا مین ہون غلام آپکا مہتر کلنگ یہ کہکر
تکلہ زبان سے کھینچ لیا دل آرائے جادو نے کہا کہ بڑا کام کیا تو نے مہتر کلنگ نے کہا کہ جو جسکا کام ہوتا ہے
وہ اسی سے خوب ہوتا ہے آپ نے گل رفع بیہوشی دماغ پاس سے ہٹا دیا ہوگا دل آرائے جادو نے کہا کہ
ہان یہی دھوکا کھایا تھا مگر تم خوب وقت پر پہونچے مگر اب مین کیا نہ لیکر قلعہ آتش فشان مین جاؤن کیونکہ
بادشاہ سے مین گرفتاری شرارہ جادو کا وعدہ کرکے آئی تھی مہتر کلنگ نے کہا کہ آپ اسی جگہ ٹھہرین
مین دونون کو ابھی لاتا ہون یہ کہکر اسی ہیئت سے جانب خیمہ گل افشان جادو روانہ ہوا یہان حسب اتفاق
عیار نقابدار واسطے شبگردی کے نکلا تھا اور ایک درخت کی آڑ مین کھڑا باتین سن رہا تھا دل مین سوچا
کہ بڑا مکر کیا اس عیار نے خیر دیکھا جائیگا یہ سوچکر وہان سے دل آرائے جادو کی طرف چلا جسوقت کلنگ
لشکر گل افشان جادو مین پہونچگیا تو عیار نقابدار نے صورت اپنی ایک عیار طرار کی بنائی اور سکا فروضع ہو کر
سامنے دل آرائے جادو کے آیا گھبراکر کہا کیون ملکہ استاد ہمارے مہتر کلنگ کہان گئے ہین اور آپ یہان تنہا
کیون کھڑی ہین دل آرائے جادو نے کہا کہ وہ لشکر اسلام مین گرفتار تھے گل افشان جادو اور شرارہ جادو
کے واسطے گئے ہین جاؤ تم بھی اس کام مین شریک ہو کر گرفتار ہے دو ہونگے اسنے کہا بہت خوب اور اعتبار اپنا
بڑھاکر خود بھی جانب لشکر روانہ ہوا اور ایک مقام پر کھڑا ہو رہا کہ اسی طرف سے وہ عیار مکار آئیگا وہان

مہتر کلنگ اُسی کنیز کی شکل بنا ہوا پاس ملکہ گل افشان جادو اور شرارہ جادو کے پہونچا اور کہا کہ کنیز نے ایسے مقام پر قید کیا ہی کہ کسی ساحر کو بھی پتا نہ ملے مین نے صورت اُسکی تبدیل کر دی ہی اور میدان مین بٹھا دیا ہی کہ شبہہ بھی نہو سکے گل افشان جادو نے کہا کہ تو بڑی ہوشیار ہی اب یہ بھی اسی مقام پر شریک صحبت ہوئی اور دور جام شراب کا چلنے لگا اور یہ رائے ہوئی کہ اب اتنی رات جاگ کر تمام کر دینا چاہیئے تھوڑے عرصہ مین جسقدر شراب کہ اس خیمہ مین موجود تھی ختم ہوگئی اور وقت زیادہ باقی تھا شرارہ جادو نے اسی خواص سے کہا کہ جاکر میرے خیمہ سے کشتی می کی اوٹھا لا یہ وہان سے آئی اور تمام صراحیون مین ہیہوشی آمیز کر کے کشتی لگائی اور سامنے ملکہ کے پیش کی پھر دور چلنے لگا انجام کار یہ سب بیہوش ہوئے اسنے نعرہ کیا کہ منم مہتر کلنگ اور جلدی سے چادر عیاری مین پشتارہ باندھ کر لی نکلا آتے آتے راہ مین دیکھا کہ دل آرائے جادو کھڑی ہی لنا ہاُمین ملکہ آپ اسقدر غریب آگئین لیجیئے یہ گل افشان جادو تو موجود ہین اب مین شرارہ جادو کو لینے جاتا ہون آپ انکی حفاظت کیجیئے یہ کہکر پشتارہ گل افشان جادو کا ڈالدیا اور خود برائے گرفتاری شرارہ جادو روانہ ہوا یہان عیار نقابدار نے جلدی سے پشتارہ اُٹھایا اور جاکر علیحدہ رکھکر کھولا ہنوز ہوشیار نکرنے پایا تھا کہ دیکھا عیار دوسرا پشتارہ بھی لیے چلا آتا ہی پس عیار نقابدار نے گل افشان جادو کو تو اُسی جگہ چھوڑا اور آپ پھر راستے مین آکر کھڑا ہو رہا کہ ایسا نہو یہ دل آرائے جادو پاس پہونچ جائے تو راز افشا ہو جائے اور پھر آزاد قیدیون کا دشوار ہو جائے اتنے مین کلنگ عیار پشتارہ شرارہ جادو کا لیے ہوئے آیا اور کہا کہ لیجیئے یہ بھی حاضر ہی یہ کہکر پشتارہ سامنے ڈالدیا دل آرائے نقلی نے شاباش کہی اور ایک لعل شب چراغ اپنے تاج مین سے توڑ کر مہتر کلنگ کو بطور انعام دیا اور کہا کہ اسے تو اپنے پاس رکھ مین قلعہ مین چلکر بادشاہ سے بھی کچھ انعام دلا دونگی پس مہتر کلنگ نے خوشی خوشی وہ لعل لیا اور دیکھنے لگا جیسے قریب منہ کے لایا تنفس کی حرکت سے لعل چٹکا اور دھوان پیدا ہوا مہتر کلنگ چھینک کر بیہوش ہوا عیار نقابدار نے جلدی سے زنگ و روغن عیاری لگا کر صورت اسکی شرارہ جادو کی بنائی اور پشتارہ لیکر پاس دل آرائے جادو کے آیا اور کہا کہ لیجیئے یہ شرارہ جادو تو موجود ہی اور اب مین گرفتاری گل افشان جادو کے واسطے جاتا ہون یہ کہکر روانہ ہوا دل آرائے جادو نے خیال کیا کہ نہ معلوم کیا افتاد پڑے اسکو تو خدمت بادشاہ مین پہونچا دون پھر دیکھا جائیگا یہ تصور کر کے پشتارہ اٹھا کر جانب قلعہ روانہ ہوئے یہان عیار نقابدار نے شرارہ جادو اور گل افشان جادو کو ہوشیار کیا اور سارا ماجرا بیان کیا کہ اسطرح عیار آپکو اسیر کر کے لیچلا تھا لیکن مین پہونچ گیا اور آپکو چھڑا لیا شرارہ جادو نہایت خوش ہوئی اور اب یہ لوگ خیمہ کی جانب چلے وہان دل آرائے جادو نے جو پشتارہ لیجا کر سامنے بادشاہ کے کھولا تو بجائے شرارہ جادو اُسی عیار کو پایا نہایت شرمندہ ہوئی اور غصہ مین آکر طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر گل افشان جادو کو پہونچی انھون نے بھی طبل بجوایا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحرون کو خبر پہونچی سحر جگانے مین مصروف ہوئے ہر طرف اگیاریان روشن ہوگئین تھوڑی سی رات باقی تھی وہ تیاری جنگ مین بسر ہوگئی صبح کو دونون طرف سے لشکر میدان مین آگئے اور صفین باندھ کر کھڑے ہوئے اسطرف ملکہ گل افشان جادو اور شرارہ جادو اپنی اپنی فوج سے آکر صف آرا ہوئین اور ادھر سے شرر افشان جادو اپنے قلعہ کی فوج لیکر باہر آیا اور دل آرائے جادو بھی

مع چند رفقاے قدیم کے آکر میدان مین پہونچی بعد آراستگی صفوف قتال و جدال دل آراے جادو
بادشاہ سے اجازت لیکر میدان مین آئی اور پکاری کہ اے ملکہ شرارہ جادو ہمارے آپ کے مقابلہ ہو جاے
مگر شرط یہ ہے کہ جسکا سحر زبردست ہو وہ گرفتار کرے ہلاک کرنے کی قید ہے بعد گرفتاری ایک کو دوسرے
کا اختیار ہے شرارہ جادو نے فلک کی جانب دیکھا اور کہا کہ یہ بھی شان ہے خدا کی کہ ایک ادنے ملازم
ہو کر یہ مجھسے برسر مجادلہ ہے خیر جو قسمت کا لکھا ہوگا وہ ضرور پورا ہوگا بس اپنا تخت سحر اُڑا کر سامنے
دل آراے جادو کے آئی اور کہا کہ گر سحر دیکھون تو تو کس دعوے پر میرے مقابلہ کو نکلی ہے دل آراے جادو
نے کہا کہ اگر آپ اپنے باپ سے نہ پھر جاتین اور غیر کی شریک ہوتین تو یہ وقت کیون آتا کہا خبر تجھے ان
جھگڑون سے کیا اب تو مجھے گرفتار کر اگر تیرا قابو چلے یہ سنکر دل آراے جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر بال
اپنے سر کے نوچے اور اُنکو زمین پر پھینک کر آواز دی کہ لینا ملکہ کو بس وہ بال زمین پر گرتے ہی بصورت
مار پیچان بل کرتے ہوئے شرارہ جادو کی طرف چلے اور آکر بازوؤن سے لپٹ کر کسنے لگے شرارہ جادو
نے کچھ اسم سحر پڑھکر ان سانپون پر پھونکا کہ دہن سے شرارہ جادو کے شعلہ نکلا اور وہ سانپ جلکر گر پڑے
اب ملکہ شرارہ جادو نے کہا کہ لے ہوشیار ہو جا کہ مین سحر کرتی ہون اور کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ چار
پتلیان رسّی کے ٹکڑے لیے ہوئے پیدا ہوئین اور دل آراے جادو سے لپٹ کر مشکین اسکی باندھ لین اور
کھینچتی ہوئی ملکہ شرارہ جادو کے پاس لے آئین شرارہ جادو نے تلوار ماری کہ سر اسکا گردن سے اُڑ گیا لاش
پھڑکنے لگی آندھی چلی خاک اوڑی بڑی دیر تک شور و غل رہا بعد کچھ دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام مین
دل آراے جادو بود حیف مردیم و جانداویم و بمطلب خود نرسیدیم بس یہ دیکھتے ہی بادشاہ طلسم کو
غصہ آیا اور کہا او شوخ دیدہ یہ کیا حرکت کی تو نے کہ میری ایسی خیر خواہ کو میرے سامنے قتل کیا
اب مین تجکو کب چھوڑتا ہون یہ کہکر چلا اور آتے ہی کمند سحر ماری کہ شرارہ جادو حلقۂ کمند مین سے
شعلہ بنکر نکل گئی اور کڑک کر شرر افشان جادو پر گری شرر افشان جادو نے جلدی سے ایک
شیشہ سامنے کر دیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ چلی آ اسمین کہ اب یہ تیری جگہ ہے دیکھا تو
شعلہ اس شیشہ مین اُتر آیا بس شرر افشان جادو نے شیشہ مین ڈاٹ لگا دی اور کہا اے
گل افشان جادو بس اسی کے واسطے مین اتنک یہان ٹھہرا ہوا تھا کہ یہ اگر زندہ رہی تو نام بدنام
کریگی تمام عالم کہے گا کہ بادشاہ طلسم شرر افشان کی دختر ایک خدا پرست کے ساتھ نکل گئی اب
اسکو لیے جاتا ہون اور ایسے مقام پر مقید کر دونگا کہ اگر نقابدار تمام عالم کو چھان مارے گا تو پتا
اسکا نہ پائیگا اور تمہارا حال بھی کیوان تاجدار نائب دیو اور خداوند اکوان سے بیان کرونگا
یہ کہکر تخت سحر اوڑا کر چلا جاتا تھا کہ ملکہ گل افشان جادو نے آواز دی کہ اے شرر افشان جادو
نقابدار بہادر اسکو میرے سپرد کر گیا تھا جب تک مین زندہ ہون اسوقت تک کیا مجال ہے کسیکی
جو شرارہ جادو کو لیجا سکے یہ کہکر اپنا تخت سحر اوڑا کر سد راہ ہوئی شرر افشان جادو نے کہا کہ اے
ملکہ مین تمہارا ادب کرتا ہون کہ تم خداوند زادی ہو تم اس معاملہ مین دخل نہ دو کیونکہ یہ عزت کا معاملہ ہے
ایسا نہ ہو کہ مجھ سے تمہاری شان مین کوئی بے ادبی ہو جاے گل افشان جادو بولے کہا کہ بے ادبی
تو ہو چکی کہ اتنے زمانے تک مین تیرے طلسم مین قید رہی اب بھی جو تجسے ہو سکے وہ کر مین ہرگز

شرارہ جادو کو نہ لیجانے دونگی یہ کہکر شرر افشان جادو نے ایک دو تہڑ زمین پہ مارا اور آواز دی کہ اے شعلہ ہاے سحر لینا یہ کہسبت کتنا
سر اٹھیر ہاتی ہر لبس یہ آواز سنتے ہی دیکھا کہ قلعہ آتش فشان سے آواز تڑاخے کی پیدا ہوئی اور ہزارہا دریچیان وا ہو گیئں اور ہر
دریچی سے شعلے نکل نکل کر چلے اور ملکہ گل افشان جادو کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا گل افشان جادو نے دیکھا کہ اسنے سحر آخر کیا ہو جسکا
رد ہونا مشکل ہو ایک تو سحر چھوٹا ہوا ہی کیوان تاجدار نے مجھے کسی کام کا نرکھا افسوس کہ اُدنے اُدنے نظاران طلسم کے سحر ہم رد کر سکے
یہ سوچکر آنسو جاری ہوئے پس اسنے آب اشک اپنا لیکر کچھ اسم سحر دم کرکے چھینٹا مارا کہ چند شعلے بالکل فرو ہو گئے اور ایک نہر گرد
گل افشان جادو کے جاری ہو گئی کہ کوئی آدمی اس پار نہ آتا تھا اور جو شعلہ لپک کر جاتا بھی تھا اُو گل افشان جادو اشارہ کردیتی تھی تو شعلہ
اس نہر مین گر کر گل ہو جاتا تھا یہ دیکھکر شرر افشان جادو نے کہا اے ملکہ یہ تمہارا ہی کام تھا کہ اس سحر کو تمنے روک لیا ورنہ کیا تاب
تھی کسی کی جو اس سحر کو میرے روک سکتا مگر اب تم حصار اپنا برطرف نہین کر سکتین جب تک کہ مین نہ چاہون یہ کہکر کچھ اسم سحر دم کر
اسنے گرد اُس نہر کے چکر مارا اور کچھ اسم سحر پڑھکر ایک لکیر زمین پہ کھینچ دی کہ ایک خندق بنکر طیار ہوئی بعد اُسکے زمین کو ہاتی
کردیا اور آسمان پر ایک ابر محیط کردیا کہ کسی طرف سے گل افشان جادو نکل نہ سکے اور اب سنے شعلہ ہاے آتشین کو اشارہ کیا
کہ لینا لشکر گل افشان جادو کو اور لشکر شرارہ جادو کو اب تمام شعلہ کڑک کڑک کر لشکر پر گرنے لگے اور ساحرونکو جلانے لگے
ہر طرف شور و فریاد بلند ہوا ساحران لشکر اسلام ہر چند سحر کرتے تھے اور دریاے سحر بہاتے تھے آب سحر برساتے تھے مگر شعلہ فرو
نہوتے تھے ایک قیامت کبریٰ برپا تھی شور دار و گیر بلند تھا ملکہ گل افشان جادو اس قید سحر مین پھنسی ہوئی تھی اسکی جان تو
محفوظ رہی اور سب لشکر جلگیا شرر افشان نے کہا تمنے ایک شرارہ کے لیے سبکو جلوا دیا آخر انجام وہی ہوا کہ شرارہ جادو
بھی ہاتھ نہ لگی اور تمام لشکر برباد ہوا الغرض یہ سنتے ہی گل افشان جادو کو غیرت کا جوش ہوا اور بلبلا کر اسم سحر پڑھکر اب جو گرجتی ہو ابر سحر
توڑکر اُس پار نکل گئی اور فوراً لیا کہ ستم گل افشان جادو اے شرر افشان جادو مین سمجھتی تھی کہ سحر میرا بالکل بیکار ہو گیا مگر نہین معلوم ہوا
کہ اب بھی تجھ جیسے سے اُڑنے بھر کو بہت ہون یہ کہکر وہین سے گلدستہ سحر مارا کہ پنکھڑیان اسکی بکھرین اور چمن زار تیار ہوا جسقدر
ساحر شرر افشان جادو کے ساتھ لڑ رہے تھے اور قتل اہل اسلام مین مصروف تھے وہ سب کے سب جھومتے ہوئے چلے اور گلچینی
کرنے لگے جسنے پھول اُٹھا کر سونگھا بھیجا پھٹ گیا کان ناک سے خون جاری ہوا اور تڑپکر مر گیا اب ادھر تو سحر افشان جادو
اہل اسلام کو پھونک رہا ہو اور ادھر سحر گل افشان جادو ساحران طلسم کو ہلاک کر رہا ہو ایک قیامت کبریٰ برپا ہو ساحرون کے
مرنے سے آتشباری و برف باری ہو رہی ہو زمین کو زلزلہ ہو آندھیان چل رہی ہین ہر شور کر رہے ہین کہ کشتی مرا نامم فلان
بود فلان بود لیکن اس ہنگامہ مین نہ تو گل افشان جادو سحر شرر افشان کو مٹا سکتی ہو اور نہ شرر افشان جادو سحر گل افشان جادو
کو مٹا سکے انجام برا معلوم ہوتا ہو کہ دونون طرف کے ساحرون مین سے ایک نہ بچیگا آخر مین ان دونون کا حشر
دیکھیے کیا ہو پس ایک مرتبہ گل افشان جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر ایک گولا فولادی زمین پہ مارا کہ وہ شق ہوا اور اسمین
سے دھوان پیدا ہونے لگا تھوڑے عرصہ مین گرد لشکر اسلام کے ایک حصار دودی قایم ہو گیا اور جو شعلہ قریب اُس
حصار کے آیا وہ پلٹ کر لشکر شرر افشان جادو پر گرا اور ساحرونکو جلانے لگا اب ملکہ گل افشان جادو طرف قلعہ کے چلی
کہ جہان سے شعلہ نکل نکل کر آ رہے تھے اور تمام صحرا آتش بار ہو رہا تھا خیال یہ ہوا کہ جب تک یہ قلعہ نہ مٹیگا اُسوقت
تک سحر نہ مٹیگا پس قریب قلعہ کے جھولی سے نشتر نکالکر اپنی زبان کا خون چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر آواز دی کہ بڑا
افسوس ہو کہ ہم ایک ایک ساحر سے مقابلہ مین عاجز ہون اور سحر اُسکا نہ رد کر سکین کیا تاثیر ہماری زبان کی بالکل جاتی
رہی یہ کہکر وہی خون قلعہ پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ تمام قلعہ آتش بابہ ہو گیا اور دیوارین اُڑ اُڑ کر گرین کہ خندق پٹ گئے
شور و غل زیاد بلند ہوا سارا قلعہ نیست و نابود ہو گیا اور گل افشان جادو بیہوش ہوکر گر پڑی کہ بہت سا خون جسم کا ردِ سحر

کرنے میں مصروف ہو گیا تھا شرر افشان جادو نے جو دیکھا کہ سحر بیکار ہوا بس جلدی سے اپنے ستارہ ملکہ گل افشان جادو
کا بھی تخت پر ڈالا اور شیشۂ قید شرارہ جادو ہاتھ میں لیکر جانب طاق چلا یہ دیکھکر مفتاح جادو زمین پر گر پڑا اور
عیار نقابدار و شمیم ناز کے قدم پر فریاد کرنے لگے اور دعا کرنے لگے کہ یا رب پاک ذات اس وقت مصیبت میں سوا تیرے کون مدد کرنیوالا
ہے اگر یہ دونوں داخل طلسم ہو گیا تو پھر رہائی معلوم اور ملکہ گل افشان جادو تو یقینی قتل ہو جائیگی اور شرارہ جادو بھی یوں
ہی قتل ہو گی تو غم و غصہ کے خود کشی کر لیگی ہنوز دعا تمام بھی نہ کی تھی کہ تیر دعا ہدف مراد پر پڑا اور جانب صحرا سے بگولا گرد کا پیدا
ہوا اور نعرہ شیر کی آواز آئی دیکھا سب نے کہ نقابدار یاقوت پوش گھوڑا مارے چلے آتے ہیں لوح سینہ نگینے میں مانند
ماہتاب کے چمکتی ہے اور تیغہ برہنہ ہاتھ میں کھینچا ہوا ہے آتے ہی عجب معرکہ دیکھا کہ لشکر اسطرف ہے اور ایک دیوار دودی
حائل ہے چند شعلہ اس دیوار سے سر نکال رہے ہیں گویا قصد کرتے ہیں کہ دیوار کو توڑ کر اہل لشکر کو ہلاک کریں اور میدان میں بہت
سی جلی ہوئی لاشیں پڑی ہیں قلعہ حریف نیست و نابود ہے یہ حیران دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا سحر ہے اور ملکہ گل افشان جادو
کہاں ہیں کہ جمعیت کر عیار نے قدمبوسی کی اور سارا ماجرا بیان کیا کہ اسطرح شرارہ جادو اسیر ہوئیں بعد اسکے
گل افشان جادو خوب خوب لڑیں ایسے ایسے سحر بادشاہ طلسم کے رد کیے کہ ہوش اڑ گئے اور گئے آخر سمار قلعہ کو سنا کر خود بھی بیہوش
ہو کر گریں اور شرر افشان جادو کو وقت غنیمت ملا اسی حالت بیہوشی میں ملکہ کو گرفتار کر کے جانب طاق بھاگا ہے یہ سنکر
نقابدار بہت پریشان تھے کہ کس شخص سے پتا طاق کا پوچھوں اور کہاں جاؤں کہ مفتاح جادو نے آگے عرض کی حضور
پریشان نہوں یہاں سے مغرب کی جانب روانہ ہوں یہی راستہ طاق کا ہے اور معمول وہاں کا یہ ہے کہ دیوار دودی حائل
ہے اور تا وقتیکہ اجازت طلب نکرلے اسوقت تک کوئی داخل طلسم نہیں ہو سکتا ہے یقینی وہاں پہونچکر شرر افشان جادو کو
کچھ دیر بھی ضرور ہوگا اب اتنے عرصہ میں پہونچ جائیے گا یہ سنتے ہی نقابدار نے مرکب کی باگ لی اور جانب مغرب روانہ ہوئے اول
حال سنیے شرر افشان جادو کا کہ یہ تخت سحر اڑاتا ہوا اطمینان تمام قریب دیوار دودی کے آکر پہونچا اور تخت سحر زمین پر اتارا
عرضی لکھنے لگا مضمون یہ تھا کہ یا خداوند آپ نے ملکہ گل افشان جادو کو میرے طلسم میں قید کر کے طلسم کو برباد کرایا اور مجھے
اس درجہ کو پہونچایا کہ طلسم کشا سے خائف ہو کر بھاگتا پھرا لہذا مجھے جلد حکم دیجئے کہ میں مع ملکہ گل افشان جادو و اپنی دختر شرارہ جادو
کے داخل طاق ہوں اگر عرصہ جواب میں ہوا تو پھر مجھ سے قید ملکہ چھٹ جائیگی اور دشمن یقینی تعاقب میں آتا ہوگا یہ عرضی
لکھکر آخر میں اپنا نام لکھا چاہتا تھا کہ عرضی بالا ہوا اڑا دوں کہ جانب صحرا سے بگولہ گرد کا پیدا ہوا شرر افشان جادو ڈرا کہ
معلوم ہوتا ہے وہ ظالم آ گیا بس اسنے جلدی سے تخت سحر کو اشارہ کیا کہ تخت بالا ہوا بلند ہوا اور نقابدار نے تیر چلہ کمان
میں پیوستہ کیا اور نشانہ باندھ کر رہا کیا جیسے ہی تیر قریب شرر افشان جادو کے پہونچا اسنے اف کی مرغ تیر کباب ہو گیا
اور یہ سمجھا کہ معلوم ہوتا ہے تیغہ میرے قتل کا اسے دستیاب نہ ہوا ادھر نقابدار پریشان ہوئے کہ تیر اسپر کارگر نہیں ہوتا
اور تلوار کا وار دور سے ناممکن ہے اب کیا کرنا چاہیے اسی حالت اضطراب میں خیال آیا کہ اب تو لوح کو دیکھو شاید کوئی خبر ظاہر ہو
بس جیسے ہی نظر لوح پر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم تیغہ قتل شرر افشان جادو تیرے ہاتھ آ گیا اب بھاگے گا تجھے لازم ہے کہ
اسی لوح کو زمین پر رکھدے کہ یہ تخت روان بنکر آخریں کام کو انجام دیگی جدھر تو اشارہ کریگا اسیطرف جائیگی اور تخت سحر سے
زیادہ رفتار اسکی ہوگی بس پھر شرر افشان جادو بچکر نہ جا سکے گا اور ہاتھ سے تیرے مارا جائیگا نقابدار نے جلدی سے لوح کو زمین
پر رکھدیا لوح نے صورت تخت کی پیدا کی نقابدار مرکب سے اتر کر تخت پر سوار ہوئے اور اشارہ کیا کہ چل اسطرف جدھر شرر افشان
بھاگا یہ سنتے ہی تخت زمین سے اٹھا ادھر جانب تخت شرر افشان جادو روانہ ہوا شرر افشان جادو نے جو دیکھا کہ یہ بلا
آتی ہی تخت اڑا کر بھاگا اب آگے آگے تو شرر افشان جادو بھاگا چلا جاتا ہے اور پیچھے پیچھے تخت نقابدار کا چلا آتا ہے

ہر چند شرر افشان جادو اپنے سحر کو زور دیتا ہے اور تخت مانند تیر شہاب کے جا رہا ہے مگر تخت نقابدار اُس سے زیادہ تیزی کے ساتھ چلا آتا ہے یہان تک کہ تخت سے تخت ٹکرا گیا اور نقابدار نے نعرہ کیا کہ باش لو قرم ساق کہان جاتا ہے گر گذارم کاز دست من زندہ و سلامت بدر روی یہ سنتے ہی شرر افشان جادو نے ترنج و نارنج سحر مارنا شروع کیے جو حربہ آتا بہ برکت لوح نقابدار پر سے فنا ہو کر گر پڑا جب سب حربے اسکے خالی گئے تو اسنے وہی شیشہ نقابدار پر کھینچ مارا جسمین ملکہ شہزادہ جادو قید تھی شیشہ تخت پر گر کر ٹوٹا اور شہزادہ جادو رہا ہوئی بس چمک کر یہ تو بلند ہو گئی یہان نقابدار نے تخت سے تخت کو ملا کر تیغہ آبدار کا وار کیا شرر افشان جادو نے اُف کی ہزار ہا سپرین سر پر پیدا ہو گئین مگر تیغہ جو پڑتا ہے سپرون کو قلم کرتا ہوا سر پر پڑا اور مع تخت شرر افشان جادو کے چار ٹکڑے ہوئے لیکن ملکہ گل افشان جادو اسوقت تک بیہوش تھی یہ تخت پر سے سنسنا کر زمین کی طرف چلی نقابدار یاقوت پوش نے دیکھا کہ اگر یہ زمین پر گری تو جگر چور ہو جائیگی گھبرا کر آواز دی کہ ای شہزادہ جادو لینا ملکہ کو بس یہ سنتے ہی کڑک کر زمین پہ آئی اور ہاتھون پر گل افشان جادو کو روک کر زمین پر اتارا اور سر زانو پر لیکر بالاے خاک بیٹھ گئی ادھر شرر افشان جادو کی لاش زمین پر گر کر تڑپنے لگی اور شور گیر و دار بلند ہوا آندھی چلی خاک اوڑی آتشباری و برف باری دیر تک رہی جب اسکی آگ بھڑک کر سرد ہو گئی تو بہرون نے مشہور کیا کہ کشتی مرا نام من شرر افشان جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو تاریکی برطرف ہوئی تو نقابدار نے اپنے کو زمین پر پایا اور پھر لوح کو دیکھا کہ نقش و نگار اسکے غائب ہو گئے ایک تختہ چاندی کی ہو کر رہ گئی سامنے دونون ٹکڑے لاش شرر افشان جادو کے تھے اور شہزادہ جادو سر گل افشان جادو کا زانو پر لیے ہوئے بیٹھی تھی اور گل افشان جادو بیہوش پڑی ہوئی تھی نقابدار قریب گل افشان جادو کے گئے اور کہا کہ ای شہزادہ جادو اب انکو لیکر لشکر مین جاؤ تاکہ وہان کچھ علاج انکا کیا جاے یہ فرما کر آپ پشت مرکب پر سوار ہوئے اور شہزادہ جادو نے سحر سے تخت اپنا طلب کیا اور ملکہ گل افشان جادو کو تخت سحر پر ڈالا اور جانب لشکر روانہ ہوئے وہان اہل لشکر دعائین کر رہے تھے کہ گرد اوڑی اور نقابدار یاقوت پوش مع شہزادہ جادو آ پہونچی سب نے قدمبوسی کی طبل شادمانی بجا نقابدار ملکہ گل افشان جادو کو لیے ہوے داخل بارگاہ یاقوت نگار ہوئے اور مسہری پر ملکہ کو لٹایا اور نبض دیکھنے لگے کہ زندہ بھی ہے یا ہلاک ہو گئی دیکھا تو نبض مانند نبض ضعیف چل رہی ہے نقابدار کو اطمینان ہوا اسکے بعد اطبا کو طلب کیا اور علاج ملکہ کا ہونے لگا دو پہر بعد ملکہ کو ہوش آیا تو بالین پر نقابدار یاقوت پوش اور شہزادہ جادو کو پایا اٹھنے کا قصد کیا مگر قوت نہ پائی نقابدار نے روکا اور کہا یہ وقت تعظیم و تکریم کا نہین ہے تم اپنی حالت کو تو دیکھو کہ کیا کیفیت ہے گل افشان جادو نے کہا کہ خیر جو حالت ہے یہ برطرف ہو جائیگی مگر الحمد للہ کہ آپ آ گئے یہ تو بتایئے کہ آپ نے شہزادہ جادو کو بھی رہا کیا یا نہین یہ سنکر شہزادہ جادو سامنے آئی اور کہا ای ملکہ مین نے بھی رہائی پائی اور بادشاہ طلسم قتل ہوا یہ کہکر سارا ماجرا بیان کیا نقابدار نے شہزادہ جادو سے پوچھا کہ انکی یہ حالت کیونکر ہوئی شہزادہ جادو نے کہا مجھے نہین معلوم اسوقت مین بیہوش تھی انھون نے میرے چھڑانے کی کوشش کی ہو گی انہین بیہوش ہو کر گر پڑی ہوئی ہونگی نقابدار نے مفتاح جادو سے پوچھا کہ ملکہ کو بیان مین تکلیف ہوگی تم بیان کرو مفتاح جادو نے سب ماجرا گرفتاری دل آرام جادو کا اور پھر بیکاری عیار کا رہا ہونا اسکا اور اسیر ہونا ان دونون شاہزادیون کا پھر چھڑانا عیار کا اور طبل جنگ بجنا مقابلہ ہونا شہزادہ جادو کا دل آرام جادو سے اور غالب آ کر قتل کرنا دل آرام کا طلب کو بادشاہ طلسم کا دختر پر غصہ کر کے اسکو شیشہ مین بند کرنا اور بھاگنا طرف طلسم نہ طاق کے روکنا اور گل افشان جادو کا اور مسحور ہو کر مقید ہو جانا شرر افشان جادو کا سامنے گل افشان جادو کے لشکر آ کر

غرض اسکے ملکہ گل افشان جادو کا غیرت کے جوش مین اُس قید سحر سے نکلنا اور قلعہ
آتش فشان کو اپنے زور سحر سے مٹا دینا اور خود بیہوش ہو جانا شرار افشان جادو کا غنیمت
سمجھکر انکو بھی تخت پر ڈال لینا اور جانب طلسم نہ طاق روانہ ہونا یہ سب کہا یہ سنکر نقابدار
نہایت خوش ہوئے اور ملکہ گل افشان جادو کے نہایت شکرگذار ہوئے اور کہا اے ملکہ تمنے
اپنی جان پر کھیل کر سحر کیا اور شرارہ جادو کے بچانے مین کمی نہ کی الغرض اب یہان سے
قصر شاہی مین تشریف لائے اور چند دن علاج کیا کہ ملکہ گل افشان جادو کو صحت حاصل ہوئی
بعد اسکے مال و اسباب طلسمی طلب فرمایا مفتاح جادو نے سب اسباب حاضر کیا عجب عجب
سامان تھا کہ بیان اُسکا احاطہ تحریر سے باہر ہے جواہر بیش بہا سکہ زر و نقرہ بے نہایت کئی گنج مملو تھے
بارگاہین نہایت نادر نادر اور مرکب و اسلحہ و خفتان وغیرہ جو چیز تھی نادر الوجود تھی نقابدار نے
ان چیزون کی جانچ کر کے داخل خزانہ کر دین اور کہا جب ضرورت کسی چیز کی ہوگی تو ہم طلب کر لین گے
بعد اسکے امرا اور روسا شہر حاضر ہوئے اور نذرین گذرانین نقابدار نے سبکو تلقین دین اسلام کی
سب مسلمان ہوئے نقابدار نے بتون کو تڑوا کر بنا مسجدون کی ڈالی سکہ بادشاہ
اسلام کے نام کا جاری ہوا اب گل افشان جادو سے کہا کہ تم کہان رہنا پسند کرتی ہو
ہنوز یہ کوئی جواب نہ دینے پائی تھی کہ شرارہ جادو نے کہا مین اپنی بہن کو کہین نہ جانے
دونگی جس وقت تک یہ اس مقام پر رہین یہ بادشاہ ہین اور مین انکی کنیز ہون اور جب
یہ تشریف لیجا دینگی اُسوقت مین سلطنت کرونگی مگر ابھی مین ہرگز نہ جانے دونگی
اسواسطے کہ مکان انکا طلسم نہ طاق مین ہے کہان جائینگی کیا انکا قفس خانہ نہین ہے نقابدار
تو خاموش ہو رہے لیکن گل افشان جادو کو نہایت حیرت آئی کہ مین اکوان تاجدار کی
بھانجی ہو کر ایک ادنے شاہزادی کے گھر مین رہون اور بار احسان اُسکا اپنے سر پر لون
کہا اے ملکہ شرارہ جادو تم ہماری وجہ سے مبتلائے بلا ہو اسواسطے کہ بربادی طلسم شرر فشان
کی ایسی چیز نہین ہے جو پوشیدہ رہ سکے ضرور یہ خبر کیوان تاجدار کو ہوگی اور کسی نہ کسی کو وہ روانہ کرینگے جب
ساحر اس مقام پر مجھے دیکھین گے تو ضرور شبہہ تمھاری سازش کا گذریگا میرا تو کوئی کچھ نہین کر سکتا ہے مگر آفت
تمھارے سر پڑ جائیگی اور اگر مین اس مقام پر نہ ہونگی تو کوئی خوف کا مقام نہین ہے تم یہ عذر کر سکتی ہو کہ طلسم ٹوٹ گیا
مین بخوف جان مسلمان ہو گئی ایسے وقت مین سوا اسکے کیا کر سکتی تھی کوئی تم سے مزاحمت نکرے گا
اور تا وقتیکہ طلسم نہ طاق فتح نہین ہوتا زور ساحران طلسم کا ٹوٹنا دشوار ہے الحمن اکوان تاجدار پر بہت کچھ
بھروسا ہے حتی کہ اسے خداوند کہتے ہین لہذا میرا اس مقام پر رہنا مناسب نہین ہے مین بھی کسی صحرا مین جا کر
زندگی بسر کرونگی اسواسطے کہ انکو محبت ہے اس شہریار عالی وقار کی عزیز و احباب گھر بار سب کو تجا ہے سلطنت چھوڑکر فقیری اختیار کی ہے مگر فقیری
غیرت بادشاہی ہے یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ جو فقیر کا ساتھ دینا چاہیگا وہ ضرور فقیری اختیار کریگا ہم تو خود بھی بیابان گرد
صحرا نشین ہین ہمین تخت و تاج سے کچھ سروکار نہین ہے شرارہ جادو چپ ہو گئی بعد کچھ دیر کے کہا اے ملکہ گل افشان جادو
اگر مین تمھاری ہمپایہ ہوتی تو تم مجھ سے انکار کرتین سچ ہے کہ بڑے آدمیون کی دوستی اور انسے محبت بڑھانا بالکل ہیچ ہے یہ سنکر
گل افشان جادو نے شرارہ جادو کو گلے سے لگا لیا آنسو پاک کیے اور کہا کہ بہن سوا خدا کے

کوئی نہیں ہے جسقدر مخلوق اسکی ہے شاہ وگدا اعلے و ادنے سب برابر ہیں تم اس بات کا رنج عبث
کرتی ہو اسوقت جسکی تم کنیز ہو اسکی میں کنیز ہوں میں نے جو کچھ کہا تھا دوستی و محبت کی راہ سے کہا
تھا سخوت و تکبر کے باعث نہیں کہا تھا اگر تم نہیں مانتی ہو تو میں چندے یہیں قیام کرتی ہوں اور سحر
اپنے پھر سے تیار کرتی ہوں اسواسطے کہ انجام یہی ہے تو ضرور ہے طلسم نہ طاق کے ساحروں سے سامنا
کرنا ہوگا اور اہل اسلام کی طرف سے لڑنا ہوگا پھر اگر سحر اپنے پھر سے نہ تیار کرینگے تو بروقت مقابلہ
ہیں ایسا ہوگا جیسا تمھارے باپ سے مقابلہ کرکے پریشان اور ذلیل ہونا پڑا اب ملکہ گل افشان جادو
نے تو بخاطر شرارہ جادو اسی مقام پر قیام کیا اور ایک حجرہ سحر اپنے واسطے تیار کرکے چوکیاں
پہرے قائم کرکے سحر تیار کرنے میں مصروف ہوئی اور شرارہ جادو انتظام ملک پر متوجہ ہوئی
لیکن نقابدار یا قوت پوش کا دل گھبرایا اور کہا کہ اے ملکہ شرارہ جادو نہیں معلوم میرے عزیز
کس آفت میں مبتلا ہیں کہ میرا دل گھبرا رہا ہے میں اب جاتا ہوں شرارہ جادو نے کہا کہ آپ کہاں
جائیے گا نقابدار نے کہا کہ جدھر خدا لیجائے بالفعل ہمارے تمام عزیز تباہ و برباد پھر رہے ہیں نہیں
معلوم کون گرفتار بلا ہوا اور کسپر مصیبت پڑی ہے شرارہ جادو نہایت پریشان ہوئی اور کہا
کہیں تو نہ جانے دونگی نقابدار نے فرمایا کہ مجھسے ان امور کو کبھی نہ کہنا میں صرف ملکہ گل افشان جادو
کی صحبت میں اسطرف نکل آیا ورنہ یہ زمانہ اس قابل نہیں ہے کہ ایک دم بھی میں اپنے عزیزوں سے
غافل رہوں یہ فرما کر تیاری کردی ملکہ نے کہا کہ کب تک تشریف لائیے گا فرمایا جب فرصت ہوگی یہ
کہکر مع لشکر جانب صحرا روانہ ہوگئے انکو تو حالت صحرا نوردی میں مصروف رکھا جاتا ہے اور کچھ حال
شاہزادہ امیر الزمان کا بیان ہوتا ہے

داستان جلالت عنوان روانہ ہونا شاہزادہ امیر الزمان نامدار کا جانب طلسم نہ طاق
مع جہانگر و عیار و چند سرداران نامدار اور بقیہ حالات متعلقہ مذکوران بالا

ساقی نامہ

پھر آئی ہے اب بہار ساقی	دے بادۂ خوشگوار ساقی	تو آج مجھے وہ مے پلا دے
جو ہمت طبع کو بڑھا دے	پی جاؤں جو ایسی مے کا ساغر	پھر نشہ میں میں قلم اٹھا کر
لکھوں وہ فسانہ دلاویز	ہر نقطہ ہو جسکا حیرت انگیز	کچھ سحر و طلسم کا بیان ہو
کچھ حال دلاوری عیاں ہو	کچھ عشق کی داستان ہو تحریر	ہو ناز و ادا کا حال تسطیر
اک جا پہ خوشی کی داستاں ہو	اک جا غم و رنج کا بیان ہو	ہر طرح کا رنگ میں دکھا دوں
دلچسپ فسانہ کو بنا دوں	پڑھنے سے ہوں اسکے ناظرین شاد	محنت کی مری ملے مجھے داد

طلسم کشایان اقلیم جادو طرازی و سرکنندگان معرکہ سحر پردازی اس داستان شوکت نشان کو
یوں تحریر فرماتے ہیں کہ حسب الحکم صاحبقران بیخ بدیع الملک نامدار سب سے پہلے شاہزادہ
امیر الزمان نے مع مخالف سحر کش لشکر جرار ہمراہ لیکر مع جہانگر و عیار کے جانب طلسم نہ طاق کوچ کیا
انکے بعد اور سردار نامی وگرامی مثل شاہزادہ سکندر فرخ لقا آصف انجم ملعت وغیرہ بھی روانہ ہوتے

کہ اسکا ذکر وقت پر آئیگا مگر شاہزادہ امیر الزمان نامدار مع لشکر جرار کوچ و مقام کرتے دسوین روز
ایک صحرائے فرح افزا مین پہونچے شاہزادہ کو فضائے صحرا پسند آئی سرداران نامی کو بلایا
قیام کا قصد ظاہر فرمایا سب نے شاہزادہ کی راے سے اتفاق کیا لشکر کے اترنے کا سامان
ہونے لگا بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اپنے اپنے خیمون مین گئے از بسکہ مسافت سفر سے تھکے
ہوئے تھے وہ رات تو سب نے راحت و آرام مین بسر کی صبح کو شاہزادہ والا تبار نے بغرض تفریح
مرکب باد رفتار طلب فرمایا اور لوگ بھی ہمراہ رکاب ہوئے شاہزادہ ایک جانب روانہ ہوا لشکر
سے دو چار کوس کے بعد ایک عمارت عالیشان نظر آئی شاہزادہ اوس عمارت کی جانب متوجہ
ہوا قریب جاکر دیکھا کہ گرد اوس عمارت کے ایک خندق آگ سے بھری ہی دروازہ کسی طرف نظر نہین آتا
پل تختہ کا پتہ معلوم نہین ہوتا شاہزادہ نے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا معلوم ہوتا ہی یہان
بھی کچھ ساحران مکار رہتے ہین یہ انھین کے مکر و فریب کی عمارت ہی اسکو دریافت کرنا چاہیئے
سردارون نے عرض کی اے شاہزادہ والا تبار کیا ضرورت ہی آپ اسوقت حسب الحکم صاحبقران طلسم
نہ طاق کی جانب تشریف لے جاتے ہین اگر ایسا ہی ہی تو واپسی مین اسکی حقیقت سے آگاہی
حاصل کیجیے گا نہین معلوم یہ کون مقام ہی یہان کے حاکم کا کیا نام ہی یہ عمارت کسواسطے بنائی گئی
ہی یہان کون رہتا ہی غلامون کے نزدیک ابھی اسکی تحقیق بالکل بیکار ہی آیندہ جو مرضی مبارک مین
آئے خادمون کو کیا عذر ہی شاہزادہ نے فرمایا ابھی طلسم نہ طاق کی جانب جانے کی تعجیل بیکار ہی
خود صاحبقران نامدار نے فرما دیا تھا کہ زیادہ وقت نہ اٹھانا راحت و آرام سے وہان پہونچ جانا اگر بیوقت وہان پہونچ بھی گئے
تو کیا فائدہ ہوا اس سے مناسب ہی کہ ہر ایک جا کی سیر کرتے ہوئے جائین جو بات نہ معلوم ہو اسکو تحقیق
کرلین جب سردارون نے شاہزادہ کی طبیعت کو اس جانب مائل پایا ہاتھ باندھ کے سب نے عرض
کی ہمکو تعمیل ارشاد والا مین کیا عذر ہی ابھی جاتے ہین اور اس عمارت کی جملہ باتین تحقیق کرکے آتے ہین
یہ کہکے چند سردارون نے باگ اٹھائی اور سر چہار جانب اس غرض سے روانہ ہوگئے کہ اس خندق کا
پل تختہ کسیطرف نظر آئے بے تکلف عمارت کے اندر چلے جائین یہان کی کیفیت دریافت کرکے شاہزادہ سے
عرض کرین امیر الزمان نامدار وہین ٹھہر کر سب کا انتظار فرما رہے تھے کہ ایک عقاب بشکل مہیب اوس
عمارت سے باہر آیا اور ایک سردار کو پنجہ مین دبا کر اٹھا لیگیا امیر الزمان نامدار نے بہت کچھ کوشش کی پے در پے
تیر سر کیے مگر کوئی تیر اوس عقاب تک نہ پہونچا شاہزادہ کو کمال افسوس ہوا اور ساتھ ہی یہ بھی تعجب تھا کہ یہ عقاب
کیسا تھا اور کیون سردار کو اٹھا لیگیا ابھی یہ خیال کر ہی رہے تھے کہ وہی عقاب پھر بازو تولکے گرا اور دوسرے
سردار کو اٹھا لیگیا پھر امیر الزمان نامدار نے تیر لگائے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اب واقعہ ثانی پر شاہزادہ کو تاب نہ رہی
لگام فرس کو جنبش دی گھوڑا آگے بڑھا اور جو جو سرداران گرامی وہان موجود تھے سب نے گھوڑے بڑھائے
امیر الزمان نامدار نے فرمایا کوئی علحدہ نہ جائے سب ہمارے ہمراہ آئین جب راستہ اس عمارت کے اندر
جانے کا معلوم ہو جائیگا اسوقت سب ہمراہ اس عمارت کے اندر پہونچکر پہلے اپنے سردارون کا پتہ لگائینگے
پھر جو ساحران مکار یہان رہتے ہین اونسے سمجھین گے یہ فرماتے ہوئے جاتے تھے کہ پھر وہی عقاب گندہ جو ٹکر
گرا اور ایک سردار کو اٹھا لیگیا سب نے لاکھ کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اسی طرح یکے بعد دیگرے جسقدر

سردار اسیر الزمان نامدار کے ہمراہ برائے تفریح گئے تھے سبکو عقاب اُٹھا کر عمارت کے اندر لیگیا شاہزادہ تمنا رنگ یاد لیکن
خیال کیا کہ اب تنہا لشکر کی جانب واپس جانا اور سبکو منہ دکھانا بیکار ہے ہر ایک یہی خیال کریگا کہ سب ہمراہیونکو بلا
بلا کرا دیا اور آپ تنہا واپس آئے اُنکی امداد نکر سکے بدبختیان شاہزادہ نے مراجعت کو مناسب نہ تصور فرمایا گھوڑا آگے
بڑھایا عقاب پھر بازو جوڑے گرا مگر اسیر الزمان نامدار کے پاس بہت سے تحائف سحر کش موجود تھے عقاب اپنے
ارادے سے باز رہا کامیاب نہوا بہت دفعہ اُٹھا لیجانے کی کوشش کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی شاہزادہ اسی فکر مین
گھوڑا اُٹھائے چلا جاتا تھا کہ سامنے سے ایک مرد پیر کو آتے ہوئے دیکھا اسیر الزمان نے گھوڑے کو روک کے
اُس مرد پیر کو آواز دی وہ بڈھا قریب آیا شاہزادے کے رعب و جلال کو دیکھکر متحیر ہوا جھک کے سلام کیا
اسیر الزمان نے جواب سلام دیکر پوچھا کہ اے پیر مرد یہ عمارت کسکی ہے اور یہان کون لوگ رہتے ہین اسکا راستہ
کسطرف سے ہے بڈھے نے ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے شہریار اس عمارت کا راستہ کسیکو معلوم نہین یہان
چند ساحران نامی ہین ہمنے اپنے بزرگون کی زبانی سنا ہے کہ طلسم دار الضیا کی راہ اسی جگہ ہے وہین کے کچھ
ملازمین یہان قیام کرتے ہین انھون نے اپنی عافیت کے واسطے راہ اس عمارت کی پوشیدہ کردی ہے
اور جو کوئی غیر قوم اور دوسرے ملک کا آدمی اسطرف سے گذرتا ہے اُسکو ہلاک کرتے ہین علی الخصوص مسلمانون کے
جانی دشمن ہین یہ سنکر شاہزادے کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا جب تک ان ساحرونکو زیر نکرونگا
مجکو چین نہ آئیگا اُس مرد پیر نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار والا تبار یہ تو فرمائیے آپ کہان سے تشریف
لائے اور یہان تک کیونکر آئے آپکو ان ساحرون کے ہاتھ سے کیا تکلیف پہونچی جو اسقدر مزاج والا برہم ہے
کچھ مجھسے ارشاد فرمائیے اور تن تنہا ایسا قصد نہ کیجئے یہان بہت سے شاہان والا جاہ آئے مگر مقابلے کی تاب
نہ لائے مجکو تعجب ہے کہ آپ ابتک یہان ٹھہرے مگر کسی قسم کی تکلیف دشمنون کو نہ پہونچی معلوم نہین اسوقت
یہان کے ساحر کہان ہین اور کس کام مین مصروف ہین ورنہ اب تک آپکو اس خندق کے پار لیجاتے اور
نہین معلوم کسطرح پیش آتے شاہزادہ نے فرمایا ساحرون کی کیا مجال ہے جو ہمکو تکلیف پہونچائین اور خندق
کے پار اُٹھا لیجائین ہم خود ارادہ کرتے ہین کہ خندق کے پار پہونچ کے اُنسے مقابلہ کرین اپنے سردارونکو چھڑا لائین
بڈھے نے کہا کیا آپکے سردارونکو ساحر اُٹھا لیگئے ہین اسیر الزمان نے سب واقعہ بیان کیا بڈھے نے کہا اے شہریار
اب آپ تکلیف نہ اُٹھائین یہان سے واپس جائین آپکے سردارون کا ملنا محال ہے ابھی آپکو یہان کی
کیفیت معلوم نہین جوش جرأت مین جو آپ خیال فرماتے ہین وہ فعل عبث ہے سحر اور ہمت کی لڑائی عقل کے
خلاف ہے جو آپکو خندق کے پار جانے کا راستہ ملیگا نہ آپ ان سے تنہا مقابلہ کر کے عہدہ برآ ہونگے ہم لوگ بہت
سے یہان کے حالات سے واقف ہین مگر آجتک کسی ساحر کی صورت نظر نہ آئی جو وہان اسیر ہو کر گیا پھر اُسکی
خبر نہ ملی لوگ بیشمار لشکر لیکر آئے مگر مبتلائے آفت ہوئے بھاگ بھی نہ سکے اسیر سحر ہو کر مفقود الخبر ہوگئے یہان کے
ساحر بڑے ظالم ہین کسی سے خوف نہین کرتے سب اون سے تھراتے ہین اُنکے سحر کو مانتے ہین بعض یہان قہر یہ
یہان کے ایسے ہین جو اُن لوگون کو اپنا خداوند جانتے ہین سنا جاتا ہے کہ یہان دو ہزار ساحران نامی کا قبیلہ
ہے صفت زنار جادو اُن سب کے سردار کا نام ہے اُسی کی بہت لوگ پرستش کرتے ہین اُسکے واسطے سال بھر کے
بعد ایک روز جانوران صحرائی جمع کر کے قربانی کرتے ہین وہ سب سے پوشیدہ ہو کر آتا ہے لاکھون جانور جو
قربانی کیے ہوئے پڑے ہوتے ہین سب کو کھا جاتا ہے اس شہر مین ایک مقام بیت الاصنام کے نام

مشہور ہر اُسکی عظمت وشان کا شہرہ نزدیک و دور ہر وہان ہفت زنار جادو کی تصویر ہی جب کسی پر
کوئی مصیبت پڑتی ہی اس تصویر کے سامنے جاتا ہی جو طریقۂ عبادت ہی بجا لاتا ہی پھر تصویر کے سامنے
سر جھکا کر عرض حال کرتا ہی تصویر جو جواب دیتی ہی جو احکام ہوتے ہین ظہور مین آتے ہین اُسی
تصویر کے دیکھنے سے ہفت زنار جادو کی صورت بھی سب پر ظاہر ہوتی ہی ای شہریار والاجاہ وہ
بصورت النسان نہین عجیب الخلقت شکل ہی اگرچہ مین اُسکو خداوند برحق نہین مانتا ہون مگر پیشواے
دین ضرور جانتا ہون مین نے ایسی کرامت کسی مین نہین دیکھی اُسکی تصویر گفتگو کرتی ہی ہر ایک
کے سوال کا جواب دیتی ہی امیر الزمان نامدار نے فرمایا ہفت زنار جادو مردود ہی اسکو پیشواے دین جاننا اور
بخداوندی ماننا بالکل کفر ہی اگر خدا نے چاہا تو اُسکو زیر کرینگے یا وہ مسلمان ہوگا یا ہم اپنی تلوار
اُسکے خون سے بھرینگے پیر مرد نے جب امیر الزمان نامدار کو اسقدر برہم پایا سامنے ٹھہرنے کی تاب
نہ لایا سلام کر کے آگے بڑھا شاہزادے نے بھی اُسکا روکنا بیفائدہ سمجھا مرکب کی باگ اٹھائی
ایک جانب روانہ ہوا کہ ذکر اُسکا وقت پر کیا جائیگا اب کچھ کیفیت لشکر امیر الزمان کی عرض کیجاتی ہی
کہ جب دن تمام ہوا اور شاہزادہ لشکر کو واپس نہ گیا تو سب لشکریون کو انتشار ہوا ہر ایک بیتاب بیقرار
ہوا سب نے آپس مین اسبات کا چرچا کیا کہ نہین معلوم کیا واقعہ ہی جو اب تک امیر الزمان نامدار تشریف
نہین لائے نہ سرداران نامی جو ہمراہ گئے تھے اب تک واپس آئے اگر کسی جانب شکار کو جاتے تو ابتک
ضرور واپس آتے معلوم نہین کہ کیا سانحہ پیش آیا جو اسوقت تک شاہزادہ کو ہم سب کی یاد فراموش
ہی سب نے یہ گفتگو کر کے آپس مین مشورہ کیا کہ تھوڑی دیر اور راہ دیکھین پھر براے تلاش یہان سے
چلین بعض نے کہا مناسب ہی کہ مہتر جہانگیر کی راے لے لین دیکھین وہ کیا کہتے ہین شاید اُنکو کچھ
اس حال مخفی کی خبر ہو اور ان سے معلوم ہو جائے تو کیون اسقدر انتشار باقی رہے یہ سوچ کے
سب لوگ جہانگیر و عیار کے خیمہ مین آئے دیکھا جہانگیر بھی اپنے خیمہ مین نہین ہین معلوم ہوتا ہی وہ بھی امیر الزمان
نامدار کے ہمراہ ہین بعض نے جواب دیا کہ بعد روانگی شہریار ہمنے اُنکو دیکھا تھا لشکر مین مصروف انتظام تھے پھر
سب کو یہ خیال ہوا کہ کسی ضرورت سے کہین گئے ہونگے تھوڑی دیر مین آجائینگے یہ خیال کر کے سب سردار
واپس آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد سب نے جہانگیر کی تلاش کی مگر پتہ نہ ملا سب مجبور ہوئے اسی طرح نصف
شب تک سرداران نامی جہانگیر کے خیمہ مین آتے جاتے رہے جب کسیکو جہانگیر کا پتہ نہ ملا تو سب نے
خیال کیا کہ اب تک شاہزادہ کا انتظار کیا معلوم ہوتا ہی وہ ہملوگون کی بلا اطلاع تلاش امیر الزمان نامدار
مین روانہ ہوئے ہین اب ہملوگون کو یہ مناسب ہی کہ بقیہ شب تو جس طرح ہو بسر کرین صبح کو شاہزادے
کی تلاش مین روانہ ہون اسواسطے کہ سحر و ساحری کے مقامات نہایت مخدوش ہین اگرچہ یہ صحرا ہی اور یہان
ظاہر اسباب کچھ سحر و ساحری کے کرشمے نظر نہین آتے ہین مگر ہزارون مقام پر ایسے اتفاق گذرے ہین
اور دھوکے کھائے ہین اسی گفتگو مین سب سرداران نے وہ رات بسر کی صبح ہوتے ہی سب نے بہ تلاش امیر الزمان
نامدار کوچ کیا کہ ذکر اُنکا وقت پر آئیگا پہلے کیفیت جہانگیر عیار کی عرض کیجاتی ہی کہ جب اُسنے شام تک شاہزادہ کا
انتظار کیا اور کسیکو واپس آتے نہ دیکھا تو مجبور ہو کے لشکر سے بہ تلاش امیر الزمان نامدار روانہ ہوا راہ طے کرتا ہوا
چلا بہت سے ٹھکانے اسکو نظر آئے مگر کہین امیر الزمان نامدار اور سرداروں کا پتہ نہ ملا نصف شب تک رہروی کی

اور کوئی صورت مدعا کی پیدا نہ ہوئی ایک مقام پر ٹھہر کر سوچتا تھا کہ اب میں کیا کروں کس طرف چلوں کہ ایک جانب کچھ روشنی بہت دور پر نظر آئی جہانگرد نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے کوئی گانوں ہے یہاں چلنا چاہیے کیا تعجب ہے کہ وہاں کے باشندے شاہزادے کے حال سے باخبر ہوں پتہ مل جائے گوہر مراد ہاتھ آئے یہ خیال کر کے تیز رفتاری سے اس جانب متوجہ ہوا قریب دو کوس کے راہ طے کی تھی کہ ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا وہاں بکثرت آدمیوں کو پایا جہانگرد نے گوشہ میں ٹھہر کر اپنی ہیئت تبدیل کی اصلی صورت بدل کر پھاٹک کے قریب آیا لوگوں نے جو اسکو دیکھا کہا اے شخص تو کون ہے کہاں سے آیا ہے کہاں جائیگا کیا یہاں کے دستور سے آگاہ نہیں جو آگے قدم بڑھاتا ہے ٹھہر جا جہانگرد نے دل میں خیال کیا کہ خدا خیر کرے یہ سب لوگ ساحر غدار معلوم ہوتے ہیں مگر خدا مالک ہے کیا بنا سکتے ہیں وہیں ٹھہر کر جہانگرد نے جواب دیا بھائی ہم یہاں کے آئین سے آگاہ نہیں وطن ہمارا یہاں سے ہزاروں منزل دور ہے ہمکو مطلق نہیں معلوم کہ یہاں کا کیا دستور ہے سب نے کہا اچھا پھاٹک کے اندر قدم بھی نہ رکھنا وہیں ٹھہرے رہنا تمکو آج کے تیسرے روز شہر کے اندر آنے کی اجازت ملیگی جب تک تم وہیں قیام کرو بستر وغیرہ اگر تمہارے ہمراہ ہے تو مکان بہت سے خالی ہیں جو پسند ہو وہاں ٹھہرو جس چیز کی ضرورت ہو حسب الطلب تمکو دی جائیگی مہانگرد نے کہا بھائی اگر خلاف نہ ہو تو میں کچھ تمسے دریافت کروں اور اگر تمہارے خلاف مزاج ہو تو مجھکو معاف فرمانا کیونکہ میں یہاں کے آئین سے بالکل آگاہ نہیں ہوں سب نے کہا دریافت کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جو تمہارے مزاج میں آئے پوچھو جہانگرد نے کہا تمہارے شہر کا یہ کیا دستور ہے کہ جو مسافر آئے وہ فوراً شہر میں داخل ہونے پائے اور تین روز شہر پناہ کے باہر قیام کرے سب نے کہا سبب اسکا یہ ہے کہ اس شہر میں جملہ امور خداوند ہفت زنار جادو کے حکم کے مطابق ہوتے ہیں کوئی بات خلاف الحکم ہو نہیں سکتی یہ بھی خداوند ہفت زنار کا حکم ہے کہ جو کوئی مسافر آئے وہ شہر پناہ کے باہر ٹھہرایا جائے اور دین و مذہب دریافت کر کے اطلاع کیجائے جب ہم مناسب جانکر حکم دیں تو وہ شہر میں داخل ہو ورنہ وہیں سے واپس کر دیا جائے جو کچھ ہمارا حکم اسکے باب میں ہو وہ عمل میں لایا جائے جہانگرد نے جو یہ کیفیت سنی دل میں خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے شاہزادہ والا تبار بھی انھیں ساحروں کے مکر و فریب میں گرفتار ہیں مگر پھر خیال آیا کہ انکے پاس تحائف سحر کش موجود ہیں ساحر انسے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے مگر ساتھ ہی خیال کیا کہ ساحر بلا کے مکار ہوتے ہیں کیا عجب ہے کسی فریب سے سب تحفہ جات اپنے قبضہ میں کیے ہوں اور دھوکا دیکر اس شیر بیشۂ شجاعت کو اپنے دام تزویر میں اسیر کیا ہو مگر خدا مالک ہے اسقدر پتہ تو اسوقت چلگیا ہے اگر خدا نے چاہا تو بہت جلد سب راز مخفی ظاہر ہو جائیگا شاہزادہ والا جاہ کا پتہ بھی ملیگا سرداران گرامی کے حال سے آگاہی ملیگی یہ سوچ کے جہانگرد پھر اُن لوگوں کی طرف مخاطب ہوا کہا کیوں بھائی کیا خداوند ہفت زنار اسی شہر میں خداوندی کرتے ہیں سب نے جواب دیا اے شخص تو بڑا نادان ہے ارے کیا انکی خداوندی اسی شہر میں محدود ہے تمام عالم انکے زیر حکومت ہے یہاں انکی توجہ زیادہ ہے اسواسطے انھوں نے اپنی ایک تصویر یہاں نصب کر دی ہے تصویر گفتگو کرتی ہے ذات خداوند تو در محل خاص ایوان آتش حصار میں ہے وہاں کی کیفیت کسیکو معلوم نہیں نہ کبھی فرط خوف سے کسی نے خداوند سے وہاں کا حال دریافت کیا ہے جہانگرد نے کہا مجکو اسوقت کمال اشتیاق ہوا اگر میں اجازت پاؤں اور نیز تین تصویر خداوند کے روبرو بہت جلد پہنچاؤں یہاں آنے سے عجیب و غریب حالات معلوم ہوئے ایوان آتش حصار کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا سب نے کہا وہاں بھلا کون جا سکتا ہے گرد آگ کا خندق ہے درمیان میں قدرت کی عمارت نظر آتی ہے جو کسی غیر قوم و مذہب کا شخص اسطرف جاتا ہے قہر خداوندی

اُسپر نازل ہوتا ہی فرشتگان عذاب اُسکو اسیر کرکے لیجاتے ہین پھر اُسکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی جہانگرد نے
یہ جملہ سنکر خیال کیا کیا عجب ہی امیر الزمان نامدار برائے تفریح اُسطرف گئے ہون اور ساحران مکار نے بفریب
اُنسے لیکر مع سرداران نامی ان کو مقید کرلیا ہو یہ سوچکر اسکا دل زیادہ بیقرار ہوا گھبرا کے پوچھا کیون
بھائی جو لوگ اُس آتش‌نشین خندق کے پاس گرفتار ہوتے ہین اُنکا کیا حشر ہوتا ہی سب نے کہا اسکی کیفیت
ہمکو نہین معلوم جو حکم خداوند ہوتا ہوگا وہی کیا جاتا ہوگا یا وہ قدرت کی پرستش اختیار کرتے ہونگے یا
فنا کردیے جاتے ہونگے جہانگرد نے کہا کیون بھائی کیا تصویر خداوند سے ہر ایک شخص گفتگو کرسکتا ہی ساحرون
نے جواب دیا کہ عام اجازت ہی سب لوگون کو کہ جاکر پرستش کرتے ہین پھر سر نیاز جھکا کر تصویر سے عرض
حال کرتے ہین تصویر گویا ہوتی ہی سب باتون کا جواب ملتا ہی مرادین بر آتی ہین جہانگرد نے کچھ ایسی
دلچسپ باتین کہین کہ دربان شہر پناہ شب بھر اسکی باتین سنتے رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی سب ساحرون
نے جہانگرد کو سامنے بلایا کہا اے شخص ہرگز ہملوگون کا یہ دستور نہین کہ کسی نئے آدمی کی صورت بلا حکم خداوند
سفت زنار دیکھو لین مگر تیری سحر بیانی نے ہمکو مجبور کردیا ہی کمال اشتیاق ہی تو شہر کے اندر نہ جانا مگر
ہمارے پاس آکر بیٹھ یہان تیرے واسطے سب سامان موجود و ممکن ہی رات بھر تو تو نے ہملوگون سے شہر کی کیفیت
اور قدرت کے حالات دریافت کیے اب ہم چاہتے ہین کہ کچھ اپنی کیفیت بیان کر اپنے وطن کے حال سے ہمکو
اطلاع دے آنے کا سبب بتا جہانگرد نے کہا بھائی اسکو دریافت نکرو بہت طویل داستان ہی
سب کیفیت اگر اپنی بیان کرون تو بہت دنون مین تمام ہوگی مختصر سی بات یہ ہی کہ اپنے شہر سے برائے
ملازمت نکلا کہین روزگار میسر نہوا گھومتا پھرتا رہا ہون کہ اسطرف آنکلا اہل و عیال سب ہمراہ تھے نہین
معلوم وہ کس طرف بھٹک کر چلے گئے اب کس حالت مین ہین انپر کیا مصیبت پڑی اسی وجہ سے مین نے تم
لوگون سے دریافت کیا تھا کہ خداوند کی تصویر کیا عام لوگون سے بھی ہمکلام ہوتی ہی اور سبکی باتون کا جواب
دیتی ہی ایسا ہی اگر ہو تو مین بھی جاؤن اور اپنی حالت بیان کرون کیا عجب ہی خداوند کو میرے حال پر رحم آجائے
اور میرے ہمراہیون کا پتہ معلوم ہوجائے ساحرون نے کہا بھائی تم خاطر جمع رکھو تصویر قدرت سے یہ راز مخفی ظاہر
ہوجائیگا فوراً سبکا پتہ معلوم ہوجائیگا ایک دن تمکو یہان اور قیام کرنا ہی کل ہم سب لوگ تمھارے ہمراہ شہر مین
چلین گے اور خود تمھاری طرف سے روبروے تصویر التجا کرینگے تمھاری مراد بر آئیگی سب بچھڑے مل جائینگے
جہانگرد اُن لوگون کے سامنے گیا سب نے دیکھا ایک کمسن لڑکا لباس پر تکلف پہنے جواہرات گران بہا سے
آراستہ و پیراستہ حسن و جمال مین یکتا سامنے سے چلا آتا ہی ساحرون نے کہا معلوم ہوتا ہی کسی تاجر کا لڑکا ہی
نہین معلوم کیا مصیبت اسپر پڑی ہی جو اسطرف آگیا ہی اپنا حال پوشیدہ کرتا ہی بعض نے کہا اگر تاجر کا لڑکا ہی
امیر کبیر کا نور نظر ہی مبتلائے آفت ہوکر اسطرف آیا ہی بمصلحت ہملوگون سے اپنا حال چھپایا ہی اصل کیفیت
بیان نہین کرتا ہی اسکے پاس زر و جواہر بہت کچھ ہی اسوجہ سے ڈرتا ہی قسمت سے یہ سونے کی چڑیا ہاتھ آئی ہی
تقدیر نے یہ ساعت نیک دکھائی ہی اسکو اپنے دام تزویر مین اسیر کرو جو کچھ اسکے پاس ہو لے لو مگر پہلے بہت
دلجوئی سے کام لیا جائے یہ آگاہ بھی ہونے نہ پائے گیا جانتے تھے ورنہ رات کو اسے اپنے پاس بلاتے
خاطر پیش آتے اسکو ہم پر اور زیادہ اعتبار ہوتا پھر جو کچھ اس سے کہتے انکار نکرتا سب نے کہا اب بھی کچھ
نقصان نہین یہ آیا ہی اسکی خاطر کرو حتی الوسع آرام دو اتنے مین جہانگرد قریب آیا سب نے اسکو

اپنے پاس بٹھایا بہت کچھ خاطر کی تشفی دی کہا اپنا نام بتاؤ ہمسے کوئی راز نہ چھپاؤ ہم لوگ اچھی طرح تمہاری امداد کو موجود ہیں خداوند ہفت زنار کی خدمت میں تمکو لیجائینگے تمہاری کل کیفیت تصویر قدرت کو کہہ سنائینگے خوشی کی صورت نظر آئیگی تمہاری جو امید ہے بر آئیگی جہانگرو قریب پہونچا سب نے اسکو بخاطر بٹھایا کہا بھائی اپنا نام تو بتاؤ ہمسے کوئی راز نہ چھپاؤ جہانگرو نے کہا قیصر بلخی میرا نام ہے بلخ میرا وطن ہے اصلی واقعہ میں اپنا کیا ظاہر کروں آپ لوگوں کو کسطرح ماہر کروں ہر ایک سے اپنی کیفیت بیان کرتے خوف آتا ہے بہت سنتے دھوکے اٹھائے ہیں معلوم نہیں کیسی بخیریت زندگی تھی جو جان بچگئی اب میں اپنی حالت سب سے چھپاتا ہوں کسی پر اپنا حال ظاہر نہیں کرتا سب ساحروں نے کہا تم بیخوف اپنا حال ظاہر کرو ہم تمہاری شرکت کرینگے اور جو کچھ آلام وانکار اسوقت تمکو پریشانی میں ڈالے ہوئے ہیں سب کے رفع ہونے کی ذرا آسانی سے کردینگے قیصر لقلقی نے کہا بھائی اصل یہ ہے کہ میں ایک تاجر کا بیٹا ہوں کہ میرا باپ سب تاجروں میں نامدار اور مالدار تھا بہت کچھ مال واسباب لیکر ایک جانب اُسنے کوچ کیا راہ میں جہاز کو طوفان نے غرق آب کیا کسی کا پتہ نہ چلا سب ڈوب گئے جب وطن میں خبر گئی اور ہملوگ اس امر سے آگاہ ہوئے سب نے فرط رنج والم سے اپنی حالت تباہ کی ایکسال ماتم عظیم برپا رہا بعد ازان میں نے بہت کچھ جواہرات لیکر بقصد تجارت سفر کیا راہ میں ناتجربہ کاری کی وجہ سے ایسے ایسے دھوکے اٹھائے کہ مال واسباب جو کچھ میرے ہمراہ تھا سب تلف ہو گیا آخر کار ساتھی چھوٹ گئے انکی تلاش میں آوارہ و سرگرداں پھرتا ہوا اسطرف آنکلا ہوں یہاں آپ لوگوں کی زبانی خداوند ہفت زنار کی کیفیت سنی تو کسیقدر تسکین ہوئی ہے اب وہاں سے حکم آئے اور خدمت خداوند میں جاؤں تو اپنے ساتھیوں کی کیفیت دریافت کروں اور جو کچھ میری مرادیں ہیں سب بیان کروں اگر قدرت کو میرے حال پر رحم آگیا تو سب بگڑے ہوئے کام بن جائینگے سب نے اسکی تشفی کی کہا تم خاطر جمع رکھو تمہارے سب کام بن جائینگے ہم سب لوگ تمہاری سفارش نائب خداوند سے کرینگے اور وہ اپنے ہمراہ تمکو لیجا کر خداوند کی شبیہ کے سامنے تمہاری حالت بیان کر کے تمہاری مرادیں پوری کرادینگے قیصر نے سب کا شکریہ ادا کیا اسیطرح سب نے دو روز قیصر لقلقی کو مہمان رکھا اور اس سے عہد لیا کہ اگر خداوند کے نائب سے تمکو ملادینگے تو تمکو علاوہ نذر نائب خداوند ہم لوگوں کو بھی حق المقدور دینا ہوگا اور خداوند کی شبیہ کے سامنے نذر اور قربانی خاطرخواہ پیش کرنا ہوگی قیصر لقلقی نے سب کچھ منظور کیا اور ایسی تقریر کی جو سبکو یقین کامل ہو گیا کہ قیصر ملک التجار ہے اسوقت حالت پریشانی میں بھی اسکو لاکھوں روپیہ کی قدرت ہے زر وجواہر اسکے پاس بیحد اور گراں قیمت ہے اگر ہمارے دام تزویر میں اسیر ہو کر تھوڑا جواہر بھی دیدیگا تو ہملوگ مالامال ہو جائینگے اسی انتظام میں تین دن ختم ہوئے اور حسب دستور تیسرے روز شہر سے ایک چوبدار آیا اور اُسنے نگہبانوں کو ایک پرچہ کاغذ کا دیا جوان لوگوں کا سردار ہوگا اُسنے قیصر کو بلایا اور اس پرچہ کا مضمون پڑھ کے سنایا اسمیں لکھا تھا کہ مسافر آیا ہے اسکو اجازت دیجاتی ہے کہ شہر کے اندر آئے اور شبیہ خداوند کے سامنے جاکر سر نیاز جھکا کر قربانی چڑھائے قیصر نے حکم سنکر بہت مسرت ظاہر کی دربانوں کے افسر نے کہا قیصر تمہارا تنہا جانا مناسب نہیں ہملوگ تمہارے ہمراہ چلتے ہیں نائب خداوند سے تمہاری سفارش کرینگے قیصر نے سب کا شکریہ ادا کیا تھوڑی دیر میں چند نگہبان تیار ہوئے قیصر نے بھی لباس وغیرہ تبدیل کیا سب ساتھ ہوا وہ لوگ اسکو لیکر شہر کے اندر داخل ہوئے قیصر لقلقی نے دیکھا شہر اچھی طرح آباد ہے دوکانیں

دور و پیراستہ ہین قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ زرخیز مقام ہی قیصر شہر کا تماشا دیکھتا ہوا ہر ایک بات کو پوچھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ تھوڑی دور کے بعد ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا نگہبانان شہر پناہ جو اسکے ہمراہ تھے انھون نے کہا نائب خداوند کا یہی مقام ہی اب تم یہان تھوڑی دیر ٹھہرو ہم لوگ اندر جاتے ہین تمھاری طرف سے عرض کرتے ہین تھوڑی دیر مین کوئی ملازم آئیگا تمکو اندر لیجائیگا تم نائب خداوند کو نذر دینا اُنکی عزت کے موافق سمجھ لینا قیصر نے کہا اس بات کو ہمسے خلاصہ بیان کردو اسوقت جواہرات کے سوا اور کوئی چیز میرے پاس موجود نہین ہی ایک کنٹھہ یاقوت سرخ کا بیش قیمت رکھتا ہون اُس سے بہتر اور کوئی چیز میرے پاس نہین فقط وہ موجود ہی کنٹھہ نائب خداوند کی نذر کرونگا نگہبانون نے کہا ہمنے تمسے کہدیا اب تمھین اختیار ہی یہ کہکر نگہبان تو اندر گئے قیصر نقلی پھاٹک پر منتظر رہا تھوڑی دیر کے بعد ایک چوبدار آیا اور قیصر کا نام لیکر پکارا قیصر سامنے گیا اسنے کہا تمھین نائب خداوند طلب فرماتے ہین قیصر اُس کے ہمراہ ہوا اندر پھاٹک کے قدم رکھتے ہی اسکو عجائب و غرائب نظر آنے لگے قیصر حیرت سے چارون طرف دیکھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ سامنے ایک دروازہ نظر آیا قیصر نے دیکھا وہان بہت سے لوگ بیٹھے ہین سب نے قیصر کو روکا چوبدار اسکے ہمراہ تھا اسنے کہا نائب خداوند نے طلب فرمایا ہی یہ مسافر بہت دور سے آیا ہی اسپر کوئی سخت مصیبت پڑی ہی تصویر خداوند کے پاس جائیگا قربانی چڑھائیگا اپنی کیفیت بیان کریگا نگہبان خاموش ہو رہے چوبدار اسکو لیکر پردے کے اندر گیا قیصر نے دیکھا ایک بارہ دری مین بہت سے ساحران غدار جواہر نگار کرسیون پر بیٹھے ہین سامنے تخت پر ایک ساحر قوی ہیکل سیاہ فام بیٹھا ہوا ایک طائر سبز رنگ سے کچھ باتین کر رہا ہی قیصر نے بھی بارہ دری کی ہر ایک چیز پر نگاہ کی چارجانب اسباب سحر آراستہ دیکھا دلمین کہا خدا مالک ہی بہت سخت مقام ہی یہ سوچ کے قیصر نے اُس ساحر تخت نشین کو سلام کیا نگہبانان شہر پناہ جو اسکو اپنے ہمراہ لیگئے تھے انھون نے اُٹھ کے کہا اے نائب خداوند ہم لوگون نے جس مسافر کا حال حضور مین عرض کیا تھا وہ حاضر ہی اسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہی یہ چاہتا ہی کہ حضور میرے حال زار کو سماعت فرمائین اور شبیہ خداوند کے سامنے مجکو لیجائین میرے کچھ ساتھی چھوٹ گئے ہین انکا پتہ مجکو مل جائے مین آگ سے طوفان اور اسطرح تباہ و برباد نہ پھرون یہ سنکر اُس ساحر تخت نشین نے گردن اٹھائی قیصر نقلی سے آنکھہ ملائی رنگ و روغن عیاری کا جاتا رہا اصلی صورت ظاہر ہوئی حاضرین دربار اس واقعہ عجیب کو دیکھکر گھبرا گئے سب نے کہا اے نائب خداوند یہ کیا اعجاز تھا نائب نے آنکھون سے اشارہ کیا قیصر نقلی زمین پر گر پڑا نائب نے کہا کہ ہماری سرحد مین پہونچکر اور مکاری سے کام لینا بالکل عقل کے خلاف تھا یہ نہ سمجھا کہ یہان عیاری کا ہونا غیر ممکن ہی قدرت نے ہمین بھی ایسی قدرت دی ہی کہ کوئی راز ہمسے پوشیدہ ہو نہین سکتا حاضرین دربار نے کہا ہملوگ بھی اس راز سے ماہر کیے جائین نائب نے کہا یہ اہل اسلام کے لشکر کے ساتھ آیا ہی عیار ظاہر ہی کل بہت سے سردار اسکے لشکر کے خندق آتشین کے پار گرفتار ہو کر چلے گئے قدرت نے ان سبکو اسیر کرنے کا حکم دیا ہی کچھ لوگون کی تلاش ہی ایک شخص جسکا نام امیر الزمان ہی وہ ایسے مخالف پر نازان ہی ابھی تک گرفتار نہین ہوا ہی آوارہ سرگردان پھر رہا ہی یہ اُسی کی تلاش مین نکلا تھا یہان آیا اسنے چاہا تھا کہ کچھ مکر پھیلائے عیاری کرکے اپنے لشکریون کا پتہ لگائے تو یہان اسکی عیاری کیا چلتی جسروز یہ وارد ہوا تھا اور نگہبانون نے مجکو اطلاع دی تھی اسی روز یہ طائر سبز رنگ فرستادہ قدرت میرے پاس

آیا تھا اور یہ خبر لایا تھا کہ ایک مسافر آیا ہی اُسکو تیسرے روز حسب دستور بلاتا اور حاضرین دربار کو قدرت کا تماشا دکھاتا ملازمین نے اُس طائر سے بہت کچھ حالات اس روز دریافت کیے مگر اُسنے یہی کہا کہ جب وہ سامنے آئیگا جو کچھ راز ہی ظاہر ہو جائیگا آج جب یہ عیار سامنے آیا ملازمین نے اس طائر سبز رنگ کو بھی بلایا اُسنے کہا یہ لشکر اسلام کا عیار ہی اصلی صورت چھپائے ہین اُسنے اسکی طرف نگاہ کی رنگ و روغن دور ہو گیا اصلی صورت ظاہر ہوئی اب اسکو مین شبیہ قدرت کے سامنے لیجاؤنگا وہان سے جو حکم اسکے باب مین صادر ہوگا بجا لاؤنگا حاضرین دربار نے عرض کی اگر اجازت ہو تو ہملوگ بھی آپ کے ہمراہ چلین اور یہ تماشا دیکھین نائب نے سبکو اپنے ہمراہ لیا اور بیت الاصنام کی جانب روانہ ہوا حاضرین دربار بھی اسکے ہمراہ ہوئے نائب نے باہر آکے جانوران صحرائی برائے قربانی طلب کیے ملازمین نے بہت سے صحرائی درندے مثل فیل و خوک و گرگدن کے حاضر کیے سبکو ہمراہ لیا اور بیت الاصنام کے دروازے پر آیا پہلے نائب نے چوکھٹ پر سجدہ کیا پھر اور ہمراہیون نے سر جھکا کر سجدہ کیا پھر نائب سبکو ہمراہ لیے ہوئے اندر گیا اور تصویر کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا کہ خداوند ہفت زنار کی قدرت سے یہ عیار لشکر اسلام کا گرفتار ہوا ہی اب اسکے باب مین جو حکم قدرت کا ہو وہ کیا جائے تصویر سے آواز آئی کہ اے مشیر جادو یہ عیار گرفتار ہو کر خندق کے پار بھیجا جائے اسکے اور ہمراہی بھی وہان اسیر ہین اُنھین کے پاس مقید کر کے رکھا جائے جب اسکے ساتھی اسیر ہو جائینگے اُس روز قدرت اُن سبکو اپنے سامنے بلائیگی اگر اُنھون نے قدرت کی اطاعت قبول کی تو امان پائینگے ورنہ ایک اشارہ مین سب جلا کر خاک سیاہ کر ڈالے جائینگے مشیر جادو سے نائب نے کہا کہ اے خداوند آپ جب تک اسکو خندق کے پار روانہ نہ فرمائین اُسوقت تک اسکو مین زندان خانہ مین بھیجے دیتا ہون تصویر سے آواز آئی کہ اب اسکے جانے مین ذرا بھی عرصہ نہین ہنوز یہ کلام تمام ہونے پایا تھا کہ سب نے دیکھا ایک عقاب سفید مہیب صورت کنگرے جوڑ کے آسمان سے گرا اور اس عیار کو اُٹھا لیگیا جانگمرو نے جب اپنے تئین پنجۂ عقاب مین پایا بہت گھبرایا مگر دل مین خیال کیا کہ خدا مالک ہی ساحرون کی کیا مجال جو بغیر مرضی خدا کسیکو ہلاک کر سکین جانگمرو کو وہ عقاب سفید پنجہ مین دبا کر روانہ ہوا ذکر اسکا وقت پر آئیگا اب کیفیت شاہزادہ امیر الزمان کی عرض کیجاتی ہی کہ جب شاہزادہ اُس مرد پیر سے گفتگو کر کے آگے بڑھا تو دل مین اُنھون نے خیال کیا کہ اس بڈھے نے پتہ دیا تھا کہ یہان سے قریب ایک مقام ہی جسکو بیت الاصنام کہتے ہین اور وہان ہفت زنار کی تصویر باتین کرتی ہی اسطرف چلنا چاہیے وہان کے ساحرون کو جب تک زیر نکرونگا اُسوقت تک سرداران گم شدہ کا پتہ ملنا دشوار ہی یہ خیال کرتے امیر الزمان نامدار بیت الاصنام کی جانب روانہ ہوئے مرد پیر نے جو پتہ دیا تھا اُسی نشان پر شاہزادہ چلا قریب شام ایک باغ نظر آیا شاہزادے نے خیال کیا بیت الاصنام شاید اسی مقام کا نام ہی اور اسی عمارت مین تصویر ہفت زنار جادو کی نصب ہی یہ خیال کر کے شاہزادہ دروازۂ باغ سے اندر گیا دیکھا درخت میوہ دار بیشمار ہین وسط باغ مین ایک نہر آب مصفا جاری ہی چونکہ شاہزادہ دن بھر کی مسافت سے مضمحل ہو رہا تھا نہر کے قریب پہونچ کے گھوڑے سے اُتر پڑا کہ منہ ہاتھ دھو کے تھوڑی دیر دم لے اس ارادے سے پانی مین ہاتھ ڈالا چاہتے تھے کہ چلو منہ پر ڈالین کہ ایک آفتاب محشر کا عکس پانی مین نظر آیا شاہزادہ نے کمال غور سے نگاہ کی معلوم ہوا ایک حسین چہرہ کا عکس پانی مین نظر آتا ہی جسکے سبب سے نہر باغ چشمۂ آفتاب کا جواب ہی امیر الزمان نامدار نے نگاہ اوپر اُٹھائی دیکھا ایک ماہ پارہ دری

سنگ سفید کی ہو اُسکے کوٹھے پر ایک مہر تمکین پری خصال زہرہ جمال مع چند خواصون کے ٹہل رہی ہو امیر الزمان نے بہت ضبط سے کام لیا مگر دلپر قابو نہ رہا بیساختہ زبان سے نکل گیا ع بیا کہ بتو بجان آمدم یہ تنہائی بیا کہ غنیمت مرا بعد ازین شکیبائی پنازنین نے شخص غیر کی آواز سنکر گردن جھکائی دیکھا ایک شہریار والا تبار حسن و جمال مین یکتائے روزگار نہر کے قریب بیٹھا ہی نازنین نے اس شعر کا کچھ جواب نہ دیا شرما کے سر جھکا لیا مگر صورت زیبائے امیر الزمان پر مائل تیغ ابرو کی گھائل ہوئی خواصون کی طرف مخاطب ہوکر بناوٹ سے کہا یہ ہمارے باغ مین بلا اجازت کون آیا ہی اسکو کون لایا ہو آجتک کسی نے ایسی جرائت نہین کی جاکے دریافت تو کرو خواصون نے کہا حضور دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہو اگر آپ حکم دین تو اسکو یہان اُسکا مزہ چکھا دین ایک نگاہ گرم کے اشارہ سے ابھی جلا دین نازنین نے جواب دیا اسکی کیا ضرورت ہی یہ بھی کوئی انسانیت ہو کہ بلا دریافت حال کسیکو مبتلائے عذاب کرین ایک بیگناہ کے خون سے اپنے ہاتھ بھرین اُسکے قریب جاؤ حال اچھی طرح پوچھو آو خبردار بدکلامی نہ کرنا آسانی سے سب حال پوچھنا جو کچھ بیان کرے اُسکی ہمین اطلاع دینا پھر جو کچھ ہم حکم دین وہ عمل مین لانا خواصین یہ تقریر سنکر متحیر ہوئین عرض کی ملکہ عالم آپ جو کچھ ارشاد فرماتی ہین کنیزون کو بسر و چشم منظور ہو یہ کہکر دو چار خواصین پیچھے ہٹین ملکہ بھی دوسری جانب آ رہین جاکر ٹھہری خواصون نے کوٹھے سے نیچے اُترکے آپس مین کہا آج ملکہ نے بہت رحمدلی سے کام لیا کہ ایک غریب الوطن کو فوراً قتل نکیا ورنہ آجتک کوئی طائر بھی باغ سے اُڑ جان سلامت نہین لیگیا آج نہین معلوم کیا تھا بعض نے کہا اری تو نادان ہی ملکہ کا انداز گفتگو سے ہم تاڑ گئے اُنگاہ پہچان گئے ملکہ نے تو اس غریب الوطن پر رحم کیا ہو اب دیکھین یہ بھی ملکہ پر رحم کرتا ہی یا اپنی راہ لیتا ہو سب نے کہا وہی بات ہو ایک تو وہ ملکہ کا گنہگار ہو بلا اجازت باغ مین چلا آیا پھر ملکہ کو دیکھکر ایک ایسا کلمۂ ناز یبا زبان پر لایا جسکو ملکہ نے اچھی طرح سماعت نہین فرمایا ورنہ فوراً ایک اشارۂ ابرو سے جلا دیتی خاک سیاہ بنا دیتی اُسنے عشق و محبت کا اظہار کیا تھا ایک فارسی کا شعر پڑھا تھا غرض ایسی ہی باتین کرتی ہوئی سب خواصین نہر کے قریب آئین چونکہ ملکہ نے بدزبانی کو منع کیا تھا اس خیال سے سب نے امیر الزمان سے کہا ای شہریار آپ یہان کیونکر تشریف لائے اور تشریف آوری کا کیا سبب ہی حضور کا وطن کہان ہو یہان سے کتنی دور ہی ابھی تشریف لیجائیے گا یا یہان ٹھہرنا منظور ہی امیر الزمان نے جواب دیا کہ تم میرا حال کیون دریافت کرتی ہو تمکو بتانے کی ضرورت نہین سب نے عرض کی حضور ہمکو دریافت کی کیا حاجت ہی مگر ملکہ عالم کے حکم سے مجبور ہین انھین نے آپکے پاس بھیجا حضور کا حال دریافت فرمایا ہی امیر الزمان نے فرمایا اگر انھین ہمارا حال تحقیق کرنا ہی تو خود تشریف لائین ہمسے دریافت فرمائین ہم سوا اُنکے دوسرے کو نہ بتائینگے ہرگز کس و ناکس کو اپنا راز دار نہ بنائینگے خواصون نے عرض کی ای شہریار آپکا ارشاد بجا ہی ملکہ کو کیا ضرورت ہی جو وہ یہان آئین اور آپ کا حال دریافت فرمائین امیر الزمان نے جواب دیا کہ اگر ضرورت دریافت کرنے کی نہوتی تو تمھین کیون حکم دیتین اور اسکے علاوہ تمکو اس معاملہ مین تکرار کی ضرورت نہین تم جاؤ اور ملکہ سے میرا پیام کہدو پھر جو کچھ وہ حکم دین اسکی تعمیل کرنا جب خواصین مجبور ہوئین تو ملکہ کے پاس واپس آئین اور دعا کے بعد یہ جملہ زبان پر لائین کہ ملکہ عالم کنیزین حسب الحکم گئین اور دریافت حال کیا کمال کوشش کی مگر اُس شخص نے اپنا حال مطلق نہین بتایا صرف یہ جواب دیا کہ اگر ملکہ عالم کو ہمارا حال دریافت فرمانا ہی تو اتنی زحمت گوارا فرمائین تھوڑی دیر کے واسطے یہان تشریف لائین جو کچھ حال دریافت فرمانا ہو خود مجھسے پوچھ لین ہم دوسرے کو ہرگز نہ بتائینگے کسی کو اپنا راز دار نہ بنائینگے

ملکہ یہ جملہ سنکر مسکرائی کہا عجیب طرح کا آدمی ہی بھلا مین وہان جاؤن اور اُسکا حال دریافت کرون ارے تم لوگون نے خود نہ کہا کہ بھلا وہ یہان کیون آئینگی اور کسواسطے اسقدر تکلیف اٹھائینگی کنیزون نے عرض کی ملکۂ عالم ہمنے بہت کچھ سمجھایا مگر ہمارا کہنا قبول نہ کیا ملکہ نے کہا اچھا کیا مضائقہ ہی ہمارے یہان مہمان ہی معلوم ہوتا ہی اس شخص کا وطن بہت دور ہی یہان کے آئین و دستور سے آگاہ نہین ہم خود جاتے ہین اسکا حال دریافت کیے آتے ہین یہ کہکے ملکہ اپنی جگہ سے اُٹھی سب خواصین عقب مین ملکہ کے روانہ ہوئین اب تو آپس مین اشارے کنایے ہونے لگے ایک نے چپکے سے کہا کیون بوا ہم نہ کہتے تھے کہ ملکہ کو اس نووارد کے حال پر رحم تو آتا ہی اب یہ مسافر بھی ملکہ کے حال پر رحم کرتا ہی یا اپنی راہ لیتا ہی آخر وہی ہوا نہ اُسنے اپنا حال آپ نہ بتایا ملکہ کو خود اپنے پاس بلایا اور ملکہ سے بھی صبر نہ ہوسکا اب آپسکے قریب جاتی ہین ہم لوگون کے ستانے کو بہت کچھ باتین بناتی ہین دل کا خدا ہی حافظ ہی اب دیکھو تھوڑی دیر مین کیا تماشا ہوتا ہی ابھی وہ ہزارون باتین بنائیگا ملکہ کو اپنے قابو مین لائیگا ایک نے کہا ارے کیا کوئی ساحر زبردست ہی ملکہ پر اُسنے سحر کیا ہی تسخیر سے کام لیا ہی اب ملکہ کو لے جائیگا اپنی بی بی بنائیگا دوسری نے جواب دیا کہ ارے بیوقوف سحر کیسا اور تسخیر کیا جنکی ساری یہ دستکاری ہی اچھی صورت اُنھین بھی پیاری ہی ہا ایسا حسین مہر تمکین کبھی کاہیکو اسطرف نظر آیا اور ملکہ نے کب ایسا آفتاب جمال نوجوان پایا قاعدہ ہے وہ بھی کوئی بادشاہ عالیجاہ معلوم ہوتا ہی رعب شاہی اسکے چہرے سے نمایان ہی یہی باتین کرتی ہوئی سب کنیزین ملکہ کے ہمراہ کوٹھے سے اُترین ملکہ بارہ دری سے صحن باغ مین آئی اور قریب نہر پہونچ کر نقاب چہرۂ زیبا پر ڈالکے امیر الزمان نامدار کی جانب مخاطب ہوئین کہا اے شہریار آپ کہان سے تشریف لائے اور یہان تک کیونکر آئے بلا اجازت اس باغ مین آنے کی کیا ضرورت تھی یہ بھی کوئی انسانیت تھی کہ پرائے مکان مین زبردستی چلے جانا اور پھر کسیکو اپنی حالت نہ بتانا بلا سبب مالک مکان سے آرزوے گفتگو یہ سب باتین ایسی ہین جو سمجھ مین نہین آتین امیر الزمان نے جواب مین فرمایا اصل یہ ہی کہ مین رستہ بھولکر ادھر آیا قریب نہر جب پہونچا تو پانی مین جمال جہان آرا کا جلوہ نظر آیا اسوقت بیساختہ جو کچھ زبان سے نکلا وہ آپ نے سنا ہوگا اُسی کا یہ اثر تھا جو آپ نے حال دریافت فرمایا میرا یہ دستور نہین کہ اپنی سرگذشت ہر کس و ناکس کو سناؤن اور کسیکو اپنا رازدار بناؤن پہلے مین نے آپکی خواصون سے کہدیا بلکہ آپ میرے دریافت حال کی زیادہ مشتاق ہین خود تشریف لائین اب اطمینان سے اپنا حال ظاہر کرونگا آپکو جملہ رازہاے مخفی سے ماہر کرونگا ابھی آپکو دریافت حال مین تعجیل کی کیا ضرورت ہی پہلے مین آپکی کیفیت سے تو آگاہ ہون پھر اپنی داستان بھی بیان کرون ملکہ نے بناوٹ سے تیوری چڑھا کر جواب دیا کہ چہ خوش مجھے کیا ضرورت ہی جو مین اپنی کیفیت بیان کرون جو کچھ میرا حال ہی وہ آپ پر عیان کرون امیر الزمان نے فرمایا اگر آپکو میرا حال دریافت فرمانا ہی تو پہلے اپنی کیفیت بیان فرمایئے اپنا نام و نشان مجھ سے نہ چھپایئے جب مین آپکی کیفیت سے ماہر ہو جاؤنگا تو اپنا حال بھی زبان پر لاؤنگا ملکہ نے جواب دیا کہ اگر آپکی یہی ضد ہی تو مین کہنا مانتی ہون اسوجہ سے کہ آپکو اپنا مہمان جانتی ہون اب اسقدر میری خوشی کیجیے کہ بارہ دری مین تشریف لیچلیے وہان اطمینان سے بیٹھے مین آپسے اپنی کیفیت پہلے بیان کرون پھر آپ کا احوال سنون شاہزادہ یہ سنکر اٹھا ملکہ نے اپنے ہمراہ لیا خواصون نے آپس مین اشارے کرنا شروع کیے ملکہ امیر الزمان نامدار کو اپنے ہمراہ بارہ دری مین لائی خواصون سے جواہر نگار کرسی منگائی شاہزادہ کو بٹھایا خواصون کی طرف مخاطب ہو کر حکم فرمایا کہ سامان راحت مہیا کیا جائے تاخیر نہ ہونے پائے سب مصروف انتظام ہو جائین جب تک ہم یہان باتین کرین اتنی دیر مین سب کام انجام پائین خواصین سمجھین ملکہ کو اسوقت

تنہائی مین باتین کرنا منظور ہین اور سامان دعوت وغیرہ بھی ضرور ہی یہ سوچ کے سب کنیزین وہان سے ٹل گئین ملکہ نے
امیرالزمان سے مخاطب ہوکر عرض کی اے شہریار آپ میری کیفیت کیا تحقیق فرماتے ہین جو حکم ہو بیان کرون شاہزادے نے
فرمایا مجکو صرف یہ دریافت کرنا ہی کہ تم اس صحرا مین بستی سے علیحدہ کیون سکونت پذیر ہو تمھارے والدین کہان ہین
تمکو یہان تنہا کیون چھوڑ دیا ہی ملکہ نے عرض کی اے شہریار میرے والدین یہان سے بہت قریب ایک شہر ہی جسکو بیت الاصنام
کہتے ہین وہان سکونت پذیر ہین مین نے یہ باغ بنوایا ہی کبھی کبھی سیر کو یہان آتی ہون دو چار روز یہان قیام ہوتا ہی پھر
اپنے مکان کو واپس جاتی ہون شہر بیت الاصنام اس ملک مین بہت متبرک مقام ہی وہان خداوند ہفت زنار
کی تصویر نصب ہی وہ تصویر سب سے کلام کرتی ہی والد اس کنیز کے نائب خداوند ہفت زنار ہین لوگ انکی عزت کرتے ہین
اس ملک کے لوگ انھین کو اپنا بادشاہ جانتے ہین بڑے بڑے ساحر انکے آستانہ پر سجدہ کرتے ہین جو کوئی امر اہم یا دقیق انتظام
ملکی و مالی وغیرہ کے متعلق نظر آتا ہی انکو والد نامدار تصویر خداوند کے حضور مین عرض کرتے ہین انھین کے ذریعے اس کام کا
انتظام ہو جاتا ہی آج دو روز سے مین اس باغ مین آئی تھی کل واپس جانے کا قصد مصمم تھا مگر آج خوبی قسمت سے آپ نے قدم
رنجہ فرمایا اب آپکی اطاعت مجپر واجب ہی مناسب ہی کہ حضور یہان تشریف رکھین سب کنیزین آپکی خدمتگزاری مین مصروف
رہین اور جو کچھ میری کیفیت آپ دریافت فرمائین مجکو عرض کرنے مین انکار نہین مگر اب زیادہ مشتاق ہون کہ آپ اپنا
حال نہ چھپائین جلد ظاہر فرمائین امیرالزمان نازنین کی یہ تقریر سنکر مسکرائے کہا اے ملکہ ابھی تمنے اپنا حال مجھ سے کیا چھپایا نام
تک چھپایا کچھ اور حالات بھی نہ بیان کیے مین تمسے زیادہ مشتاق ہون کہ ہفت زنار جادو اور شہر بیت الاصنام وغیرہ کی
پوری پوری حالت سے آگاہی حاصل کرون نازنین نے عرض کی اے شہریار والدین نے سحر نگاہ میرا نام رکھا ہی سبب
اسکا یہ ہی کہ مجکو بڑے بڑے ساحران نامدار نے سحر تعلیم کیا اور اب مجھ مین یہ قدرت پیدا ہو گئی ہی کہ صرف نگاہ سے ہر
قسم کا سحر کر سکتی ہون اور اس ملک مین بلکہ تمام عالم مین میرے سحر کا شہرہ ہی آجتک بہت سے شاہان عالیجاہ اس
ارادے سے آئے کہ میرے ساتھ عقد کرین مگر والدین نے یہ شرط کر دی ہی کہ جو سحر مین مجکو مجبور کر دیگا اسکے ساتھ شادی
میری کیجائیگی اور خداوند ہفت زنار کے حالات اور بیت الاصنام کی کیفیت بیان کرنے کو بہت وقت درکار ہی وہ بھی فرصت
کے وقت عرض کرونگی اب آپ اپنا حال بیان فرمائیے جب مین آگاہ ہو جاؤنگی سب حالات یہان کے کہہ سناؤنگی یہ سنکر
امیرزمان نے اپنی مختصر کیفیت یعنی حسب الحکم صاحبقران نامدار طلسم نطاق کی جانب سفر کرنا اور اثنائے راہ مین قیام
کرنا سردارون کا اسیر پنجۂ عقاب ہوکر خندق کے پار پہنچنا انکے پتہ لگانے کو اپنا روانہ ہونا لشکر کا چھوٹ جانا
راہ مین مرد ضعیف سے پتہ دریافت کرکے اسطرف آنا اور بیت الاصنام کے دھوکے سے داخل باغ ہونا اس خوبی سے
بیان کیا کہ ملکہ سحر نگاہ محو ہو گئی جب امیرالزمان اپنی تقریر کو ختم کر چکے تو سحر نگاہ نے ہاتھ زانو پر مار کہا
اے شہریار آپ نے اسوقت غضب کیا مجکو کہین کا نہ رکھا اب مین مجبور ہون آپکی مفارقت بھی ناگوار ہی اور خداوند
ہفت زنار کی اطاعت سے پھرنا بھی دشوار ہی امیرالزمان نامدار نے فرمایا اے سحر نگاہ تعجب کی بات ہی مین تمکو
عقیل جانتا ہون خود خیال کرو کہ ہفت زنار جادو کی کیا مجال جو کسیکو ہلاک کر سکے یا کسیکو خلق کرے وہ خود دوسرون
کی امداد کا محتاج ہی ایسے خیالات دور کرو اور مشرف باسلام ہو یہ ساحران مکار آپ اپنے کیے کی سزا پائینگے
یا مسلمان ہونگے یا میرے ہاتھ سے مارے جائینگے اگر ہفت زنار مین ایسی بھی قدرت ہوتی تو جسطرح میرے سردارون
کو اسیر رکھا تھا مجکو بھی گرفتار کرتا اسوقت مین اس ارادے سے یہان ہرگز نہ آنے پاتا مقید ہو جاتا اگر تمکو اپنے
سحر پر بڑا ناز ہی مجھپر سحر کر دیکھو سحر تاثیر کرتا ہی یا نہین اب مناسب وقت یہی ہی کہ تم مجکو بیت الاصنام کا پتہ بتا دو

وہان جاؤن اور ساحران غدار کو زیر کرکے اپنے سردارون کا پتہ لگاؤن ملکہ نے یہ سُنکر دیر تک سکوت کیا پھر
جواب دیا کہ اے شہریار ابھی آپ توقف فرمائین مجکو آپکا ارشاد منظور ہے پہلے مین اس معاملے مین کوشش کرونگی اور جو جو
راز کی باتین ہین اُنسے آپکو خبر دونگی اوسوقت جو کچھ مناسب تصور فرمایئے گا عمل مین لایئے گا بیت الاصنام
مین جانا کچھ مشکل نہین وہان کے ساحر آپ سے ہر وقت زیر ہین جسوقت چاہیئے اُنکو قتل کیجیے مگر جب ایوان
آتش حصار یعنی وہی قلعہ جسکے گرد آپ نے آگ کی خندق ملاحظہ فرمائی ہے جب تک وہان کے حالات سے آگاہی
نہوگی کوئی بات بن نپڑیگی وہان کا راستہ آجتک کسیکو معلوم نہین ہوا صنعت زنار جادو وہین رہتا ہے بیت الاصنام
مین اُسنے برزور سحر اپنے ایک تصویر نصب کی ہے سب نے بہت چاہا کہ راستہ وہان کا معلوم ہو اور والد ماجد نے
بھی بارہا اُس تصویر سے دریافت کیا مگر ہر مرتبہ یہی جواب ملا کہ یہ راز قدرت ہے مین اُنسے ہر کس و ناکس آگاہ نہین
ہوسکتا اب مجکو اس بات کی فکر پیدا ہوئی ہے مین اسکا پتہ لگاتی ہون کہ جب تک راز ایوان آتش حصار سا نہ معلوم ہو
اسوقت تک آپ اپنے ارادے سے باز رہین اور بیت الاصنام کی تباہی کا قصد نہ فرمائین ورنہ کسیطرح ایوان آتش حصار
کا پتہ نہ پائینگے سب سردار وہین اسیر رہجائینگے امیر الزمان نے فرمایا یہ بات بھی بہت مناسب ہے مگر اب اُن
لوگون تک کون جائے اور میری خبر اُنکو پہونچائے واقعی وہ سب لوگ بیتاب ہونگے کیا عجب ہے میری تلاش
مین کسی جانب راہی ہوگئے ہون ملکہ سحر نگاہ نے عرض کی مین ابھی اسکا انتظام کرتی ہون اُنکو آپ کے
حال کی اطلاع دیتی ہون آپ نے جہان پر قیام فرمایا تھا وہان کا پتہ بتایئے اپنا نوشتہ مرحمت فرمایئے مین ابھی اُن
لوگون تک آپکی خبر پہونچا دونگی دوسرے شخص کو مطلق اس راز سے آگاہی کبھی نہونے پائیگی امیر الزمان نامدار نے
کاغذ و قلم طلب فرمایا ملکہ نے اُسی وقت کنیزون کو بلایا قلمدان طلب کیا امیر الزمان نامدار نے سب کیفیت تحریر
فرمائی ملکہ نے اُس پرچہ کو ملفوف کیا ایک جانب نگاہ کی ایک طایر سبز رنگ پیدا ہوا ملکہ کے قریب آیا ملکہ نے
سب پتہ اُسکو بتایا خط دیکر رخصت کی طائر مائل پرواز ہوا سحر نگاہ شاہزادے کو بارہ دری کے اندر لائی یہان
سامان عیش و راحت مہیا تھا مسند زرین پر شاہزادے کو بٹھایا وہان بھی یہی گفتگو شروع ہوئی امیر الزمان
نامدار نے فرمایا اے ملکہ سحر نگاہ یہ طائر کب تک آئیگا اور کتنی دیر مین جواب لائیگا ملکہ نے عرض کی آپ خاطر جمع
رکھین یقین ہے اب آپ کے لشکر مین پہونچا ہو جواب لیکر واپس آتا ہو یہ ذکر تھا کہ وہ طائر ملکہ کے قریب آیا جو
نامہ لیگیا تھا واپس لایا ملکہ نے بہ ملال دریافت کیا طائر گویا ہوا کہ اے ملکہ عالم مین نے بہت تلاش کیا مگر کسی کا پتہ
نہ ملا مجبور ہوکے واپس آیا اب جو حکم ہو بجا لاؤن جسطرف ارشاد ہو اودھر جاؤن ملکہ نے کہا نامہ ہمکو دیدے
اب تیرا جانا بیکار ہے اُن لوگون کا پتہ ملنا دشوار ہے صبح کو ہم خود جائینگے اور سبکا پتہ لگائینگے امیر الزمان نامدار کو نہایت
افسوس ہوا سحر نگاہ سے فرمایا ملکہ مین نے پہلے بھی تمسے کہدیا تھا کہ جب وہ لوگ گھبرائینگے میری تلاش
مین منتشر ہوجائینگے اب اُنکا پتہ ملنا دشوار ہے کیا کرون انسبکی مفارقت سخت ناگوار ہے ملکہ نے جو شاہزادے
کو رنجیدہ پایا عرض کی اے شہریار آپ ملول نہون علی الصباح مین خود جاؤنگی اگر خدا نے چاہا سب کا پتہ
لگا کر واپس آؤنگی غرض شب بھر یہی تذکرہ رہا جب آثار سحر آسمان پر ظاہر ہوئے سحر نگاہ نے امیر الزمان سے
عرض کی کہ اے شہریار اب آپ استراحت فرمایئن مین جاتی ہون اور آپ کے لشکر کا پتہ لگاتی ہون شاہزادے
نے کہا تمہارا فراق بھی ناگوار ہے مگر کیا کرون مجبور ہون سحر نگاہ نے عرض کی مین بہت جلد واپس آؤنگی زیادہ دیر
نہ لگاؤنگی بے میرے جائے کسی کا پتہ معلوم نہوگا جو جائیگا چارون طرف ٹکرا کے چلا آئیگا یہ کہکے آسمان کی طرف

نگاہ کی زمین پر پانون مار کے بلند ہوئی دیکھا کہ آن واحد مین مثل ستارہ کے آسمان پر پہونچ کے نگاہ سے
غائب ہو گئی **امیر الزمان** نامدار باغ کی سیر مین مصروف ہوئے اور سحر نگاہ تلاش لشکر مین روانہ ہوئی کہ ذکر
انکا پھر وقت پر کیا جائیگا **اب کیفیت لشکر اسلام کی عرض کیجاتی ہے** جب اہل لشکر نے شاہزادہ کو نپایا اور
جہانگرد کا بھی پتہ نہ ملا تو رات بھر سب نے جاگ کے بسر کی صبح کو تلاش امیر الزمان ایک سمت کی راہ لی
دن بھر شاہزادہ کو تلاش کیا جب پتہ نہ ملا اور دن بھی تمام ہوا تو سب نے قریب ایک پہاڑ کے مقام کیا اور یہ رائے
قرار پائی کہ آجکی رات یہان بسر کرین صبح کو پھر بر اہی تلاش نکلین پہاڑ پر کچھ روشنی نظر آئی لشکریون نے کہا معلوم
ہوتا ہی یہان بستی ہی کچھ لوگ رہتے ہین انکے پاس چلنا چاہیئے شاید انھون نے شہریار والا تبار یعنی امیر الزمان
نامدار کو دیکھا ہو تو اُن سے پتہ مل جائے یہ سوچ کے چند سردار اُس کوہ کی جانب روانہ ہوئے قریب پہونچ کے
دیکھا چند سپاہی مسلح درہ کوہ مین بیٹھے ہین انھون نے آدمیون کو آتے دیکھ کے آواز دی کون آتا ہی وہین ٹھہر جائے
یہان آنیکا حکم نہین ہی سردارون نے کہا ہمکو کچھ باتین دریافت کرنا ہین اگر وہان آنے کی اجازت نہین ہی
تو تم مین سے کوئی ہم تک آئے یہ سنکر اُن سپاہیون سے چند کس آگے بڑھے سرداران لشکر امیر الزمان کے قریب آئے
ان سب لوگون کو مسلح پا کر اُن سپاہیون نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو یہان کسطرح آنا ہوا اسوقت تمھیں
کیا کام ہی سردارون نے اپنی کیفیت بیان کی امیر الزمان نامدار کا پتہ پوچھا اُن سپاہیون نے کہا ہمنے اسطرف سے
کسیکو جاتے ہوئے نہین دیکھا ہملوگ ہر وقت یہان موجود رہتے ہین اگر اسطرف سے کوئی جاتا ہمین ضرور
معلوم ہوتا سرداران اسلام کو مایوسی ہوئی درہ کوہ کے سپاہیون نے کہا تم لوگ کہان جانے کے ارادے
سے اسطرف آئے تھے اور کیا ارادہ رکھتے تھے سرداران اسلام نے کہا ہم **طلسم ایوان نہ طاق** کے عازم تھے
یہ صحرا ہمارے آقائے نامدار کو بہت پسند آیا انھون نے یہان قیام فرمایا سپاہیون نے کہا کہ تم لوگ اہل اسلام
سے ہو سردارون نے اقرار کیا سپاہیون نے کہا اب تمھارا یہان سے جانا غیر ممکن ہی ہم اسی بات کی تنخواہ پاتے
ہین کہ جو کوئی مسلمان اسطرف سے آئے وہ زندہ نہ جانے پائے آجتک اسی انتظار مین مدت گذری مگر کوئی مسلمان
اسطرف نہین آیا کوسون کسیکا پتہ نہین پایا آج تم لوگون کی اجل اسطرف لیکر آئی اب ہم سب کو گرفتار کر کے
ایوان آتش حصار مین بھیدینگے اس کار نمایان کے صلے مین منصب و جاگیر و انعام لینگے سرداران اسلام کو یہ
بات ناگوار گذری سب نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا وہ لوگ ساحر تھے سحر کرنا شروع کیا سب کے دست
و پا بیکار ہوئے لڑنے سے لاچار ہوئے ساحرون نے انکو گرفتار کر لیا آگے بڑھے خیمون مین نگاہ کی یہان بھی
جو سردار باقی رہگئے تھے سبکو مبتلائے سحر کر کے مقید کر لیا مال و اسباب جسقدر تھا اس سبکو یکجا کر کے اس
انتظار مین بیٹھے کہ صبح کو ان اسیرون کی اطلاع دینگے ایوان آتش حصار مین بھیجکر زر و جواہر انعام مین لینگے
یہ سب لوگ تو اس خوشی مین مصروف تھے کہ یکایک ایک برق چمکی کہ سبکی آنکھین بند ہو گئین ہر ایک گھبرا گیا
سب نے ٹھہر کے جو نگاہ کی سرداران اسلام کو تیغ بکف اپنے مقابلے مین پایا ہر ایک نے سحر کرنا شروع
کیا مگر سب بیکار نظر آیا آخر سحر جاتا رہا ساحران مکار مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہونے لگے جب سب نے
یہ حالت دیکھی چلانے لگے سب نے یا قہرمان جادو کہہ کے آواز دی پہاڑ کی چوٹی سے ایک نعرہ مہیب بلند
ہوا اور ایک بجلی چمکی سرداران اسلام نے دیکھا کہ علی الاتصال پہاڑ سے شعلے گرنے لگے جو شعلہ زمین پر گرا ایک
آگ کا پتلا بنکر تیار ہوا اور مقابلے کے واسطے آگے بڑھا مگر ٹھہر گیا اسی طرح ہزارون شعلے گرے اور بشکل انسان

نیکر مقابلہ کو تیار ہوئے جب بہت سے مردمان آتشین جمع ہو چکے تو سب نے قاعدے سے صف بندی
کرلی چاہتے تھے کہ صفین آگے بڑھا کے مقابلہ کرین کہ ایک برق آسمان سے گری جسنے سب کے سر
تراش دیے اس واقعہ حیرت افزا کے ہوتے ہی یا تو کثرت شعلہ باری سے رات مثل دن کے روشن ہو رہی
تھی یا یکایک ایسی تاریکی چھا گئی کہ سب چیزین نگاہون سے غائب ہو گئین سرداران اسلام سخت متحیر
تھے سب کہ رہے تھے کہ یہ واقعہ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ پہلے مبتلاے سحر ہوئے پھر ہاتھ پانون خود بخود
تھک گئے بہت سے ساحران مکار کو قتل بھی کیا بعد ازان آگ کے شعلہ گرے ہزارون مردمان آتشین
صف بستہ ہوکر مقابلہ کو بڑھنا چاہتے تھے کہ یکایک سب کے سر قلم ہو گئے اب اسقدر تاریکی چھا گئی
ہے کہ کچھ نظر نہین آتا ہے دیکھین اسکے بعد کیا کرشمہ سحر نظر آتا ہے مگر حیرت اس بات کی ہے کہ ہم لوگون کی مدد کو
کون آیا اور کس نے ہمین آفت سحر سے چھڑایا یہ باتین تھین کہ وہ تاریکی دفع ہوئی پھر سرداران اسلام نے
دیکھا کہ وہی چند سپاہی جو قتل ہونے سے بچ گئے تھے چلا رہے ہین اور یا قہرمان جادو کہ کے پکار رہے ہین
سردارون نے اپر بھی حملہ کیا بہت سے قتل ہو گئے جب چند کس باقی رہے تو انھون نے بیتاب ہو ہو کر
قہرمان جادو کو پکارا پہاڑ کی چوٹی پر سے ایک آواز مہیب آئی اے سپاہیو کون آتا ہے تمکو کس نے ایسا ستایا
ہے کہ تم اسکے مقابلے سے عاجز ہو ابھی مین نے تمھاری مدد کو اپنا لشکر آتشین بھیجدیا تھا کیا اُن لوگون نے
تمھاری مدد نہین کی سپاہیون نے چلا کر کہا وہ سب لوگ قتل ہو گئے اہل اسلام کے چند سردار یہان ہم لوگون کو
قتل کیے ڈالتے ہین جلدی خبر لیجیے ہمنے ان سب کو گرفتار کر لیا تھا نہین معلوم کسطرح سب نے اپنے اپنے
سحر اُتار لیے اور یہان کے سب سپاہیون کو قتل کر ڈالا اب ہم چند کس باقی ہین جلد مدد کیجیے ورنہ ہم بھی انکے
ہاتھ سے قتل ہو جائینگے اس استغاثہ پر آواز آئی خاطر جمع رکھو مضطرب نہو اس صدا کے ساتھ سب نے دیکھا
کہ ایک دریاے ذخار امنڈا چلا آتا ہے سرداران اسلام نے خدا کی طرف رجوع کی وہ دریا قریب پہونچ کے
ٹھہر گیا سرداران اسلام نے بقیہ سپاہیون کو بھی اتنی دیر مین زیر تیغ کر دیا جب کوئی ان لوگون کا مقابل باقی
نرہا تو سب نے کہا کہ اب اِس کوہ پر چلنا چاہیے ضرور امیر الزمان نامدار انھین ساحرون کے دام مکر مین اسیر
ہین اگرچہ اُنکے پاس تحائف سحر کش بہت کچھ موجود ہین مگر ساحران مکار بلا کے حیلہ ساز ہوتے ہین فریب
سے وہ سب اشیاء طلسم اپنے قبضہ مین کیے ہونگے اور اُس شیر بیشہ شجاعت کو اسیر کر لیا ہوگا یہ کہکر سب نے چاہا
کہ پہاڑ پر چڑھین یکایک ایک صاعقہ ہوا کہ سب کی آنکھین اُس روشنی سے جھپک گئین سب نے ٹھہر کر
آنکھین جو کھولین دیکھا ایک نقابدار سامنے کھڑا ہے اسکے چہرے سے اسقدر نور ساطع ہے کہ رات پر دن کا دھوکا
ہوتا ہے سرداران اسلام نے کہا اے نقابدار تم کون ہو کیا بغرض مقابلہ آئے ہو یا اور کچھ ارادہ ہے نقابدار نے ایک
سردار کو ایک لفافہ دیا سب نے دیکھا لفافہ پر امیر الزمان نامدار کی مہر ثبت تھی سبکو کمال حیرت ہوئی کہا اے
نقابدار آقاے نامدار کہان ہین جلد اُنکی کیفیت بیان کرو نقابدار نے جواب دیا کہ اس نامہ کو پڑھو اور ابھی اس
کوہ پر جانے کا ارادہ نکرو صبح کو جو شخص نامہ لیکر تمھارے پاس آئے جسطرف وہ راستہ بتائے چلے جانا عذر
درمیان مین نلانا تمھارے آقاے نامدار بھی تمکو مل جائینگے خیر و عافیت سے ہین صرف چند سردار اسیر ہوکر ایوان
آتش حصار مین چلے گئے ہین خدا نے چاہا تو اُنکا پتہ بھی جلد مل جائیگا اور سب رہا ہونگے سردارون نے خدا کا شکر
ادا کیا اور پہاڑ کے اوپر جانے کا ارادہ جاتا رہا سب نے کہا اے نقابدار سامنے جو یہ دریاے ذخار بھرا ہے سحر کا کرشمہ

شب کو شاید یہ ہمین تکلیف پہونچانے لگا اگر اس آفت سے خدا نے جان بچائی تو صبح کو تمھارے نامہ کے ہمراہ روانہ ہونگی نقابدار نے جواب دیا کہ تم لوگ چین سے آرام کرو چارونطرف غور سے نگاہ کرکے دیکھو تم کہان ہو دریا تمسے کتنے فاصلے پر ہے اب جو سب نے نگاہ کی دیکھا گرد ایک آہنی دیوار نظر آئی ہے دریا کا نشان بھی باقی نہین ہے سب نے نقابدار کا شکریہ ادا کیا نقابدار سب کو دلاسا و تشفی دیکر نگاہ سے غائب ہو گیا لشکر اسلام کی تو یہ حالت گذری مگر امیر الزمان نامدار بعد ملکہ سحر نگاہ کے آنے کے بہت گھبرا رہے تھے کہ دن تمام ہوا اور رات بھی قریب ختم ہے اب تک ملکہ سحر نگاہ واپس نہین آئین کہہ گئی تھین کہ بہت جلد آونگی کنیزون نے شاہزادے کو سمجھایا کہ اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین ملکہ کسی کار ضروری مین مصروف ہو نگی اُنھین خود خیال ہوگا جسوقت فراغت پائینگی ضرور واپس آئینگی رات نصف سے زیادہ گذر چکی تھی امیر الزمان کنیزون سے مخاطب ہوکر ملکہ کا ذکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی کنیزین تعظیم کو کھڑی ہو گئین امیر الزمان متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ ملکہ سحر نگاہ نے آکر امیر الزمان کو مبارکباد دی ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار مبارک ہو شگون اچھا ہوا آپکے سردارون کو اسوقت ساحران غدار پر فتح نصیب ہوئی خدا نے بڑا فضل کیا ہو کہ عظیم سر ہوا امیر الزمان نامدار خوش ہوئے کہا ملکہ کیا واقعہ ہے کچھ مجھ سے بیان کرو ملکہ نے کہا مین نے صبح سے شام تک آپ کے لشکر کی تلاش کی اس فکر مین نہین معلوم کہان کہان گئی مگر کسی جا اُنکا پتہ نہ پایا جب بالکل تاریکی شب تمام عالم مین پھیل گئی اُسوقت مین ایک درہ کوہ کے قریب پہونچی وہان سرداران اسلام کو مبتلائے سحر پایا جلدی سے اُنکا سحر دور کیا واقعی آپ کے سردار شیر بیشۂ دغا و نہنگ دریائے ہیجا ہین سحر سے نجات پاتے ہی تلوارین پکڑ کے ساحرون کے ٹکڑے اُڑا دیے اُن لوگون نے ہر فور سحر لاکھون شعبدے کیے مگر ذرا بھی نہ ڈرے جسقدر مجمع وہان تھا سبکو قتل کرکے ڈالدیا اے شہریار مین نے ساحرون کے سحر کا اثر سلب کرلیا تھا قہرمان کوہ نشین ایک نامی ساحر نے اپنے مردان آتشین کا لشکر مقابلے کو بھیجا مگر آپ کے سردارون نے اُس سے بھی خوف نہ کیا تلوارین لیکر جا پڑے مین نے اُس لشکر کو چشم زدن مین خاک پر گرا دیا مردان آتشین سے کوئی بھی باقی نہ رہا قہرمان کوہ نشین نے ایک دریائے سحر تیار کرکے چاہا کہ سبکو غرق کردے مین نے اُس دریا کو روک دیا جب سردارون نے اپنے مقابلے مین کسیکو نہ پایا تو پہاڑ کے جانے کا ارادہ کیا مگر اے شہریار مین اسوقت مصلحت مناسب وقت نسمجھی کہ یہ لوگ پہاڑ کے اوپر جائین اور قہرمان سے مقابلہ کرین کیونکہ ایوان آتشین حصار کا کچھ انتظام اُسکے سپرد ہے اور اُسکے پاس وہان کے ساحر آتے جاتے ہین وہ خود کبھی کسی سے ملاقات نہین کرتا اگر اسوقت وہ بھی قتل ہوجاتا تو پھر ذرا بھی پتہ ایوان آتش حصار کا نہ ملتا گو اب بھی نا امیدی ہے کیونکہ اسکو بھی واقفیت نہ ہوگی مگر کیا عجب ہے جو کوئی بات اس سے ایسی معلوم ہوجائے جو تحقیق راہ مین مددے اسواسطے مین نے سرداران اسلام کو منع کیا سب نے میرا کہنا قبول کیا مین نے کہا اب لوگ رات بھر یہان قیام کرین صبح کو ایک نامہ دار آپ کے پاس آئیگا اپنے ہمراہ سبکو لیجائیگا سردارون کو دریائے سحر کا خیال ہوا مین نے اُنکے تحفظ کے خیال سے ایک حصار آہنی بزور سحر تیار کردیا ہے اب دریائے سحر اُنکو تکلیف نہ پہونچا سکیگا صبح ہوتے ہی مین ایک نامہ دار کو روانہ کردونگی وہ سب سردارونکو بخوف راستے سے وادی مخیم مین پہونچا دیگا جب تک اور اہم انتظام نہ ہونگے اسوقت تک سرداران اسلام وہان قیام کرینگے امیر الزمان نامدار اس کیفیت کو سنکر بہت خوش ہوئے کہا اے ملکہ سحر نگاہ اس کار نمایان کی جو کچھ تعریف کرون کم ہے واقعی تمنے وہ کام کیا جو اسوقت کسی سے نہ ہوتا مگر ابھی مجھے آپکے سردارون کا افسوس ہے جنکو وہ عقاب سفید دیوان آتش حصار کے اندر اُٹھا لیگیا ہے جب تک اُنکے حال سے باخبر نہ ہونگا اسوقت تک

مجکو چین نہ آئیگا ملکہ نے عرض کی ای شہریار آپ خاطر جمع رکھین اگر حیات مستعار باقی ہی تو آپکے اقبال سے ان سردارونکو بھی چھڑا کے لاؤنگی اور آپ بھی اسیطرح اُنکو بھی ملاؤنگی صبح کو ان سردارونکو وادی شمیم مین پہونچا دون تو پھر کچھ اور کوشش کرون امیرالزمان نے فرمایا ای ملکہ وادی شمیم کس جگہکا نام ہی اور وہ یہان سے کتنی دور ہی سحرنگاہ نے عرض کی ای شہریار وہ یہان سے بہت قریب ہی مین نے ایک جگہ پر کچھ تحائف بزور سحر تیار رکھے ہین ملکہ یون کہنا چاہیئے کہ ایک چھوٹا سا طلسم بنایا ہی وہ سب ساحرون کی نظرون سے پوشیدہ ہی حتی کہ میرے والدین بھی صرف اسکے نام سے آگاہ ہین مگر بے میری امداد کے تنہا وہان جا نہین سکتے اُنکو وہ طلسم نظر آسکتا ہی جب کبھی اُنکا دل گھبراتا ہی مین اپنے ہمراہ لیجاتی ہون عجائبات وہانکے دکھلاتی ہون آپکے لشکر کیواسطے وہی جگہ مناسب ہی سب بعافیت وہان رہینگے کوئی اُنکو گزند نہین پہونچا سکتا آپکا جب جی چاہیگا ان سے مل آیئے گا امیرالزمان نے سحرنگاہ کی اس صلاح کو پسند کیا فرمایا ملکہ تمھاری وجہ سے ہمکو کمال راحت ملی اب یقین ہی تم بہت جلد ہمارے اُن سردارون کا بھی پتہ لگا دوگی جو ایوان آتش حصار کے اندر اسیر ہوکر چلے گئے ہین تھوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی جب صبح ہوئی تو ملکہ سحرنگاہ نے ایک پردہ کی جانب نگاہ کی پردہ اُٹھا ایک نقابدار برآمد ہوا ملکہ نے کہا ای نقابدار لشکر شہریار کو اپنے ہمراہ لیجا اور وادی شمیم مین سب سردارونکو براحت وآرام ٹھہرا دے نقابدار ملکہ کو سلام کرکے رخصت ہوا پتہ وغیرہ سحرنگاہ نے بتا دیا نقابدار کو روانہ کرکے ملکہ نے امیرالزمان کی خدمت مین عرض کی کہ اب آپ یہان قیام فرمایئن مین بیت الاصنام مین جاتی ہون اور اُن سردارون کا پتہ لگاتی ہون جو ایوان آتش حصار مین اسیر ہوکر گئے ہین عنقریب انشاءاللہ واپس آؤنگی آپکو وادی شمیم مین لیچلونگی سردارون سے ملیئے گا پھر جو انتظام مناسب ہوگا کیا جائیگا امیرالزمان نے سحرنگاہ کو رخصت کیا یہ جانب بیت الاصنام روانہ ہوئے کنیزون کو باغ مین برائے خدمت امیرالزمان نامدار چھوڑ گئی تھی تھوڑی دیر کے بعد شہر بیت الاصنام مین داخل ہوئی اپنے مکان مین گئی اسکا باپ مشیر جادو جسکو ساکنان شہر نائب خداوند کے لقب سے یاد کرتے تھے متردد تھا کہ اب تک سحرنگاہ باغ سے واپس نہین آئی یہی گفتگو اپنی بی بی سے کر رہا تھا کہ اب سحرنگاہ کا اسطرح آزاد رہنا اچھا نہین ایک ہفتہ گذرا کہ باغ سے واپس نہین آئی آجکل یہان کی کیفیت درست نہین ہی ابھی دو روز کا زمانہ گذرا کہ ایک عیار مسلمانون کے لشکر کا شہرپناہ پر آیا نگہبانان شہرپناہ نے اُسکو نہین پہچانا حسب دستور وہین ٹھہرا کر مجکو اطلاع دی مین نے شبیہ خداوند سے اجازت چاہی وہان سے ایک طائر میرے پاس آیا اُسنے یہ حکم خداوند مجکو سنایا کہ جس روز وہ مسافر شہر مین داخل ہو پہلے اُسکو اپنے پاس بلایا اور حاضرین دربار کو قدرت کا تماشا دکھانا ای ملکہ مین نے اُسکو ہنوز طلب بھی نہین کیا تھا کہ قدرت نے اسکے دل مین یہ ارادہ پیدا کر دیا کہ خود بخود میرے پاس چلا آیا اب طائر نے مجھ سے اُسکی خلاصہ کیفیت بیان کر دی کہ یہ لشکر اسلام کا عیار ہی اسکی طرف نگاہ کرو ابھی اسکی صورت اصلی ظاہر ہو جائیگی مین نے جو نگاہ سحر اسکی طرف کی سب رنگ وروغن عیاری کا دور ہو گیا اصلی صورت نکل آئی یا تو وہ ایک کم سن تاجرزادہ معلوم ہوتا تھا یا رنگ وروغن دور ہونے سے عجیب الخلقت انسان ظاہر ہوا مین اُسکو شبیہ خداوند کے سامنے لیگیا دریافت کیا کہ اسکے باب مین کیا حکم ہی قدرت نے ایک عقاب سفید کو بھیجکر ایوان آتش حصار مین اُسکو بھیجدیا نہین معلوم وہان اسکا کیا حشر ہوا اسی طرح سے اور سرداران اسلام بھی اسیر ہوکر ایوان کے اندر گئے ہین آجکل خداپرست بہت سر اُٹھائے ہین مین نے سنا ہی کہ طلسم ایوان نہ طاق پر اسکی چڑھائی ہی ان لوگون نے بہت سے بزرگان دین سامری کو آزار پہونچائے ہین بڑے بڑے ساحرونکو قتل کیا ہی انکے یہان کے عیار آفت روزگار ہین اسی خیال سے آجکل سحرنگاہ کا علیحدہ رہنا مناسب وقت نظر نہین آتا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ سامنے سے سحرنگاہ نے آکر سلام کیا پہلے سحرنگاہ کی ماں نے گلے سے لگایا پھر باپ نے سر پر ہاتھ پھیرا اپنے پاس بٹھایا کہا ای جان پدر تم ایک ہفتہ سے باغ مین کیا کرتی تھین تمھارا اسطرح آزاد رہنا ہمکو ناگوار ہی آجکل

جو کیفیت اس شہر کی ہو رہی ہے وہ قابل بیان نہین یہ کہہ کے پھر وہی جہانگر و عیار کا قصہ بیان کیا اور سردارونکی کیفیت بھی معروض
بیان ہوتی ہی تھی ابھی یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ ایک کنیز نے آکر عرض کی ہے نائب خداوند ایک نامہ دار آیا ہے اور قہرمان جادو کا خط لایا ہے
مشیر جادو نے کہا نامہ دار کو وہین ٹھہراو خط ہمارے پاس لاو کنیز واپس ہوئی چند ساعت کے بعد ایک خط سربمہر مشیر جادو کو لاکر دیا اسنے
لفافہ کھولا پڑھنا شروع کیا اسمین لکھا تھا کہ اے نائب خداوند شہر بیت الاصنام مین آپکی ذات باعث امن و عافیت ہے خداوند
ہفت زمان نے آپکو ہر طرح کی قدرت و قوت عطا فرمائی ہے اور آپکے حسن انتظام پر قدرت کو بھروسہ ہے کہ علاوہ امور قضا و قدر کے
اور جملہ باتین آپکے اختیار مین دیدی ہین اور آپ بھی ایک لمحہ انتظام ملک سے غافل نہین رہتے خداوند کے سب بندون کی کیفیت
ہمہ وقت آپکے پیش نگاہ رہتی ہے آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ بعض انتظامات خداوند کیطرف سے میرے بھی سپرد ہین اور کوہ اسرار
پر میری تعیناتی ایک مدت سے ہے اور مجھکو حکم ہے کہ جو کوئی اسطرف آئے پہاڑ کے اوپر نہ چڑھنے پائے اگر قصد کرے گرفتار کرکے ہمارے پاس
روانہ کرنا اسی واسطے ایک عقاب سفید ایوان آتش حصار سے فرستادہ قدرت روز میرے پاس آتا ہے جو کوئی یہان اسیر ہوتا ہے اسکو
پنجہ مین دبا کر لیجاتا ہے کل شب کو چند سرداران اسلام یہان آئے میرے ملازمون نے انکو پہلے سحر کرکے گرفتار کرلیا میرے
پاس لانے کا ارادہ کرتے تھے کہ یکایک سبکے سر سے خود بخود سحر اتر گیا تلوارین لیکر لوٹ پڑے میرے ملازمین کو قتل کرنا شروع
کیا جب سب لا قابو ہوئے تو انھون نے مجھکو آواز دی مین نے نزد سحر مردمان آتشین کا لشکر انکی امداد کو تیار کردیا وہ سحر بھی میرا
کسی نے اسطرح مٹا دیا کہ اب زندگی بھر کے واسطے بیکار ہو گیا پھر ان لوگون نے میرے ملازمین کو قتل کرنا شروع کیا پھر
سب نے فریاد کی مین نے دریاے ذخار کو موجزن کیا تاکہ یہ لوگ غرق آب ہو جائین مگر وہ دریا بھی آگے نہ بڑھا ایک دیوار
آہنی کے حصار مین مسلمان محفوظ ہو گئے شب کو اسکی یہ کیفیت رہی صبح ہوتے ہی نہ وہ لوگ نظر آئے نہ اس دیوار آہنی کا
پتہ ملا معلوم نہین یہ کیا ماجرا تھا مین نے بہت کچھ عقل کو زور دیا میری سمجھ مین نہ آیا اب آپکے سوا اس واقعہ کو دوسرا
سمجھ نہین سکتا آپ تحقیق فرمایئے بھلا مسلمان سحر کیا کرتے اور پھر ایسے پر زور سحر سے اپنی جان کیونکر بچاتے ضرور کسی ساحر
کی کمک تھی اسی نے انکو بچا لیا اور سب پاسبانون کو قتل کرادیا آپ تحقیق فرمائین اگر ہماری سرحد کا کوئی ساحر ان لوگون سے
ملگیا ہے تو اسکو جو سزا مناسب جانیے دیجیے یا قدرت کے سپرد کیجیے اس کام مین تاخیر نہ ہونے پائے کیونکہ ابھی مسلمان بیت الاصنام
کی سرحد سے کہین اور نہین گئے ہین اسی شہر مین کسی جگہ پوشیدہ ہین مشیر جادو نے جو یہ مضمون پڑھا ہوش و حواس
جاتے رہے اپنی بی بی سے مخاطب ہوکر کہا دیکھا مین ابھی جو ذکر کر رہا تھا اسی کے متعلق اور ایک خبر آئی ہے یہ قہرمان جادو
نگہبان کوہ اسرار کا خط میرے نام آیا ہے رات کو مسلمانون نے اسکے ملازمین کو قتل کیا اور صبح ہوتے وہان سے غائب ہو گئے
اب کسی کا پتہ نہین ملتا اسکا ایک زبردست سحر بھی انھین لوگون کی وجہ سے ہمیشہ کو بیکار ہو گیا اور بہت سے لوگ بھی
قتل ہو گئے وہ لکھتا ہے کہ ظاہرا کوئی ساحر ان لوگون کی امداد کرتا ہے اب جب تک آپ اسکا پتہ نہ لگائینگے اسی طرح روز ایک تازہ
گل کھلا کریگا تعجب کی بات ہے کہ صبح ہوتے ہی اہل اسلام کہان پوشیدہ ہو گئے سحر نگاہ دل مین خوش ہوئی کہ جب نقابدار
ان لوگون کو لیچلا اسوقت قہرمان جادو کو ہوش آیا اچھا ہوا ورنہ غضب ہو جاتا سب اسیر ہو جاتے میرا حال بھی کھل جاتا
اب ان لوگون کا پتہ کون پائیگا مین یہان سے جاکر اسیر الزمان کو بھی وادی شہپہ مین رکھونگی باغ کی سکونت ابھی
نہین اب بڑی تلاش ہوگی پتہ لگایا جائیگا شاید کوئی میرے باغ کی طرف جائے اور وہان شاہزادہ کو دیکھے
یہان اگر خبر دے تو بڑی خرابی ہوگی ملکہ سحر نگاہ یہ خیال کر ہی رہی تھی مگر مشیر جادو اس خط کے دیکھنے سے بدحواس تھا
اسنے بیٹی کی طرف مخاطب ہو کر کہا اسکی کیا تدبیر کیجاے اور کیونکر پتہ ملے کہ مسلمان کہان پوشیدہ ہین اور کون انکی امداد کرتا ہے
اگر ایسی چھوٹی چھوٹی باتین شنبیہ قدرت کے حضور مین پیش کرونگا تو وہان میری وقعت کم ہوگی اور اگر اس امر مین

دخل نہین دیتا ہون تو کیا عجب ہی کہ قہرمان جادو خود شبیہ قدرت کے پاس جائے اور کل واقعہ کہہ سنائے اسوقت میری بڑی بدنامی ہوگی سحر نگاہ نے کہا آپ اسقدر تشویش نفرمائین مین اسکا پتہ لگادونگی خود جاؤنگی اسکو تلاش کرونگی مجھسے کوئی راز بیت الاصنام کا پوشیدہ نہین رہ سکتا جتنے ساحرون نے مسلمانون کی امداد کی ہوگی اسکو گرفتار کرکے آپکے سامنے حاضر کرونگی جبوہ مبتلائے بلا ہوگا مسلمانون کی کیفیت بھی ظاہر ہوجائیگی مشیر جادو نے کہا اے جان پدر تمھارا جانا اور پتہ لگانا مناسب وقت نہین ہے تم امن وعافیت یہان رہو اپنی آزادی موقوف کردین سب انتظام کرلونگا اب تم ہرگز باغ کے جانب جانیکا ارادہ نکرنا مسلمان لوگ بلائے روزگار ہین انکے پہاڑی عیارون نے بڑے بڑے ساحرون کو ہلاک کیا ہے آجکل بیت الاصنام مین یہ کو آئے ہین جب تک انمین کا ایک بھی باقی رہیگا ہزار طرح کے خطرے ہین ملکہ نے کچھ جواب نہ دیا مشیر جادو اپنی جگہ سے اُٹھا سحر نگاہ نے کہا آپ کہان تشریف لیجاتے ہین اس خط کا جواب نہ تحریر فرمائیگا قہرمان جادو کو آپکے نوشتہ سے تسکین ہوگی اور جبتک آپکی تحریر نہ جائیگی وہ مضطرب رہیگا مشیر جادو نے کہا اب مین دیوانخانے مین جاتا ہون وہین اس خط کا جواب سبکی راے سے تحریر کرونگا اور جو مناسب رائے قرار پائیگی وہ انتظام کیا جائیگا سحر نگاہ نے کہا آپ اس خط کا جواب یہین تحریر فرمائیے باہر نہ لیجائیے اور آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ انسے جزوی امور کو شبیہ قدرت سے دریافت کرنے مین مجھکو شرم آتی ہے سب کے سامنے میری ذلت ہوگی ہر ایک یہی خیال کریگا کہ اب خداوند بھی مسلمانون کی تدبیر کرنے سے عاجز ہوگئے اور خود ہی اس خط کو آپ باہر لیے جاتے ہین ابھی سبکو اس رنج سے آگاہی ہوجائیگی اور اسکا انتشار بھی سب پر ظاہر ہوگا ملکہ سحر نگاہ کا اس تقریر سے یہ مطلب تھا کہ جوابنامہ میرے سامنے تحریر کیا جائے جو کچھ قہرمان جادو کو لکھین اس سے مین بھی ماہر ہوجاؤن اسی خیال سے سحر نگاہ نے الیبار زور دیا کہ مشیر جادو نے قلمدان طلب کیا سحر نگاہ سے مخاطب ہوکر کہا آخر مین کیا جواب تحریر کرون سحر نگاہ نے کہا آپکو کس بات کی تشویش ہے آپ تحریر فرمادیجیے کہ تم خاطر جمع رکھو مین نے اسوقت تک اس امر کو کار اہم نہین سمجھا تھا یہی وجہ تھی جو خاموش بیٹھا تھا ورنہ جسوقت چاہتا مسلمانون کو ایکدم مین گرفتار کرلیتا اب تمکو انکے ہاتھ سے ایذا پہونچی ہے مین بہت جلد سب کا انتظام کیے لیتا ہون دو چار روز مین یہ کھٹکا جاتا رہیگا اور جو ساحر ہماری سرحد کا ان لوگون کو مدد دیتا ہے اسکی کیفیت بھی ظاہر ہوجائیگی مشیر جادو نے کہا اگر مین یہ تحریر کردون اور بعد مین کچھ انتظام نہ کرسکون مسلمان کوئی اور فساد پھیلائین سبکو آزار پہونچائین قہرمان جادو اسوقت میرا نوشتہ شبیہ قدرت کے سامنے پیش کردے تو مین کیا جواب دونگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین قہرمان جادو کے پاس خود جاؤن دوسرا آگاہ نہونے پائے اسکی بھی صلاح لون وہ بھی عقیل وسنجیدہ ہے میرے اسکے مشورہ سے جو امر طے پائیگا اسکے موافق انتظام کیا جائیگا ملکہ نے کہا آپکو اختیار ہے اگر آپ قہرمان جادو کے پاس جائینگے تو مین بھی آپکے ہمراہ چلونگی خود بھی کچھ باتین قہرمان جادو سے کرونگی آپ تو اس خط کو دیکھکر اسدرجہ بدحواس ہوگئے ہین کہ قابل بیان نہین قہرمان جادو کے پاس آپکا جانا اچھا نہین اسکو یہی خیال ہوگا کہ جب خود کچھ نہ بن پڑا تو مجھسے راے لینے کو آئے مشیر جادو نے کہا یہ بات نہین ہے قہرمان جادو مجھکو اچھی طرح جانتا ہے میرے سحر کو مانتا ہے مدت سے رسم وراہ ہے میری حالت سے اچھی طرح آگاہ ہے سحر نگاہ نے بہت سمجھایا مگر مشیر جادو نے قبول نکیا جب سحر نگاہ عاجز ہوئی تو اسی مطلب سے کہا کہ آپ مجھکو ہمراہ لیچلیے مشیر جادو نے کہا تمھارا جانا بیکار ہے کوئی ضرورت نہین مین خود جاتا ہون جو کیفیت گذریگی تمسے بیان کرونگا بہر حال جو کچھ تمھاری راے ہوگی اسکے موافق انتظام کیا جائیگا سحر نگاہ خاموش ہوئی مشیر جادو روانہ ہوا سحر نگاہ کو اتنا وقت غنیمت ہاتھ آیا اپنی زبان سے کہا مین باغ جاتی ہون سب کنیزین وہان میری منتظر ہونگی انکا بھی ہمراہ لاؤن باغ مین اور بلا مین مقرر کرون کہ ہر وقت زیادہ نگہبانی کرین اسنے جواب دیا کہ تمھارا جانا مناسب وقت نہین آجکل عجب کیفیت ہورہی ہے ابھی تمھارے باپ منع کرتے تھے اگر انکو اطلاع ہوگی تو مجھسے بھی آزردہ ہونگے اور تمکو بھی مناسب نہین ہے

اگر انکے حکم کے خلاف کرو سحر نگاہ نے جواب دیا کہ مین بہت جلد واپس آونگی وہان عرصہ نہ لگاونگی بے میرے جانے وہانکا انتظام نہ ہوگا ایسا نہو مسلمان وہان آجائین اور باغ کو تباہ و برباد کرین یہ کہکے اسی وقت روانہ ہوئی ایک چشم زدن مین باغ مین جا پہونچی یہان امیر الزمان نامدار کو انتظار تھا کہا ملکہ تمنے بہت دیر لگائی میرا دم گھبرا گیا سحر نگاہ نے عرض کی کہ ای شہریار سنئے سب واقعہ قہرمان جادو نے قلمبند کرکے میرے باپ کے پاس بھیجا کیا آپکے ہمراہ کوئی عیار بھی تھا امیر الزمان نے فرمایا جہانگیر شیر میرے ہمراہ تھا وہ میرا رفیق ہے کیون خیر تو ہے اسیر کیا واقعہ گذرا سحر نگاہ نے جہانگیر کی سب کیفیت بیان کی پھر یہ بھی کہا کہ اسوقت والد ماجد قہرمان جادو کے پاس گئے ہین وہان اس امر پر رائے زنی ہوگی کہ مسلمانون کا پتہ لگایا جاے پھر جو کچھ مناسب ہوگا حق مین کیا جائے ای شہریار یہ بھی قہرمان جادو کا خیال ہے کہ کوئی ساحر بیت الاصنام کا شریک ہوکر مسلمانون کو مدد دیتا ہے اسکا بھی پتہ لگانا منظور ہے اسی واسطے اسوقت قہرمان جادو کے یہان مشورہ ہو جائے اب میرے نزدیک مناسب ہے کہ آپ وادی شمیم مین تشریف لیچلین وہین قیام کرین ہمادا یہان ساحران غدار آجائین اور دشمنون کو کسی قسم کی تکلیف پہونچائین مین وادی شمیم مین روز حاضر ہوتی رہونگی اور حتی الوسع ایسی کوشش کرونگی کہ ایکسے سردارونکو چھڑالاؤن اور سب کی جان بچاؤن امیر الزمان نے فرمایا ملکہ مجکو تمھاری خوشی منظور ہے ورنہ اسکی ضرورت نہ تھی کہ مین وادی شمیم مین جاتا اس لیے کہ مجکو ساحرونکے مکر و فریب سے ذرا بھی خوف نہین خدا کا فضل شامل حال ہے کسی ساحر کی کیا مجال ہے اگر کوئی ساحر یہان آئیگا اپنی خطا کی سزا پائیگا ہان وادی شمیم جانا دو وجہون سے بہتر معلوم ہوتا ہے اول تو یہ کہ میرے سب سردار وہان موجود ہین انسے ملاقات ہوگی وہ سب لوگ بہت مضطرب ہونگے جب مجھسے ملین گے تو سبکو اطمینان ہوگا دوسری بات یہ کہ ابھی مین نہین چاہتا کہ تمپر بدنامی آئے اور یہ حال کھل جائے اسواسطے کہ ابھی اپنے سردارون کا پتہ لگانا ہے اور مصلحت وقت بھی یہی ہے کہ مین وادی شمیم مین قیام کرون ملکہ نے اسی وقت ایک تخت طلب فرمایا شاہزادہ کو بٹھایا تخت کی طرف دیکھکر اشارہ کیا تخت اپنی جگہ سے نہ سرکا ملکہ نے عرض کی ای شہریار یہ کیا بات ہے کہ تخت کو حرکت نہ ہوئی امیر الزمان نامدار نے فرمایا ملکہ میرے پاس جسقدر اشیاء طلسمی موجود ہین سحر مجھپر اثر نہین کر سکتا سحر نگاہ نے عرض کی ای شہریار آپ وہ سب تحائف علیحدہ رکھین جب آپ وہان پہونچ جائینگے مین یہ سب اشیاء خدمت والا مین حاضر کرونگی امیر الزمان نے فرمایا مین ان چیزون کو اپنے سے علیحدہ نہین کر سکتا سحر نگاہ نے عرض کی ای شہریار پھر آپ توقف فرمائین مین دوسری تدبیر کرتی ہون یہ کہکے ایک پردے کی طرف نگاہ کی پردہ اٹھا جو نقابدار پہلے آیا تھا وہی برآمد ہوا ملکہ کو سلام کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی کیا ارشاد ہے غلام حسب الحکم آپکے لشکر کو وادی شمیم مین پہونچا آیا سحر نگاہ نے کہا اب بہت ہوشیاری سے شاہزادہ والا تبار کو بھی وہین لیجاؤ یہ کہکے ایک پرچہ لکھکر نقابدار کو دیا امیر الزمان سے عرض کی آپ گھوڑے پر سوار ہون نقابدار ہمراہ رکاب جائیگا آپکو خیر و عافیت وادی شمیم مین پہونچا آئیگا امیر الزمان مرکب صبا دم پر جلوہ فرما ہوئے نقابدار نے رکاب پر ہاتھ رکھا شاہزادہ نے گھوڑا آگے بڑھایا اور جانب وادی شمیم روانہ ہوئے سحر نگاہ نے کنیزون کو آواز دی کل کیفیت شبیر جادو سے کہدینے کی بیان کی کنیزون نے ہاتھ باندھ کے کہا ملکہ عالم اب آپ باغ مین نہ ٹھہرین مکان تشریف لیچلین آپنے بہت خوب کیا جو شاہزادہ کو جانب وادی شمیم روانہ کر دیا اب کسی کو انکی حالت نہ معلوم ہوگی وقت مناسب پر آپ ان سے ملتی رہیگا سحر نگاہ نے سبکو ہمراہ لیا اپنے مکان پر واپس آئی یہان شبیر جادو آچکا تھا اپنی بی بی سے دریافت کر رہا تھا کہ سحر نگاہ کہان ہے وہ کدھر رہی تھی کو محل کے باہر نہین گئی ہے اتنے مین سحر نگاہ باپ کے پاس آئی کہا آپ قہرمان جادو کے پاس گئے تھے وہان کیا رائے قرار پائی شبیر جادو نے کہا قہرمان جادو عقیل ہے اسکی ہر ایک بات بعدیل ہے اب یہ رائے ہے کہ کل شبیہ قدرت کے پاس جائین او جو کچھ واقعہ ہو کہ سنائین اگرچہ ہمکو بھی اختیار ہے کہ جو چاہین وہ کر سکین مگر ایسے امورین قدرت کے ارشاد کی

ضرورت ہے جیسا کچھ وہ فرمائینگے وہ کیا جائیگا سحرنگاہ یہ جملہ سنکر متفکر ہوگئی خیال کیا کہ ہفت زنار جادو ساحر زبردست ہے
بزور سحر اسکو کیفیت باطنی سے آگاہی ہوجاتی ہے اگر قہرمان جادو کل ہان جائیگا تو ضرور میرا حال کھل جائیگا دیکھیں اب کیا
مصیبت پیش آتی ہے اور تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہے اگر یہ راز مخفی ظاہر ہوا و ہفت زنار جادو میرے حال سے ماہر ہوا تو آفت
بپا کریگا میں اُس سے مقابلہ کرکے عہدہ برآ نہ ہونگی اسیر ہوجاونگی اسی فکر میں ملکہ نے وہ رات بسر کی صبح کو قہرمان جادو مشیر جادو
مکان پر آیا کہا اب تاخیر نہ کیجیے شبیہ قدرت کے حضور میں چلیے مشیر جادو قہرمان کے ہمراہ شبیہ قدرت کے پاس آیا پہلے مراسم
پرستش بجالایا پھر قربانی چڑھائی تصویر نے آنکھیں کھولیں لب ہلائے کہا اے مشیر جادو تم جو کچھ دریافت کرنے والے ہو قدرت اُسے
اچھی طرح آگاہ ہے تم مسلمانوں کی شکایت لیکر آئے ہو قہرمان جادو کو بہت دقت پیش آئی کل رات تو بڑی مصیبت اُٹھائی
مگر کچھ مضایقہ نہیں قدرت کے حضور میں انکی قدر سوا ہوگئی انکے مدارج بڑھگئے قدرت ان سب رازوں سے ماہر ہے مسلمانونکی
اسقدر مجال نہ تھی کہ اسطرف آنکھ اُٹھاتے اور ہمارے ملازمین کو تکلیف پہونچاتے مگر سب شرارت تمہاری دختر بداختر کی ہے اُسنے
انکے سب سرداروں کو اپنے باغ میں رکھا اُسکے لشکر کو قہرمان جادو کے سحر سے امان دلائی ملازمین قہرمان کو قتل کرایا اسکے سحر
بیکار کردیے اب مناسب یہ ہے کہ اسکو اسیر کرکے اسی وقت حاضر دربار قدرت کرو ورنہ بیت الاصنام میں ایک شخص بھی
زندہ نہ بچیگا زمین تک یہانکی نیست و نابود کردی جائیگی ایسا غضب کا طوفان آئیگا کہ تمام شہر پانی پانی ہوجائیگا۔
مشیر جادو کی روح پرواز کرگئی ہوش جاتے رہے قہرمان جادو خوف کے مارے کانپنے لگا دونوں نے ہاتھ باندھ کے
عرض کی ابھی اسکو گرفتار کرکے حاضر دربار کرتے ہیں قدرت نے اُسکو فنا کیوں نکردیا زندہ کس لیے رکھا تصویر سے آواز آئی
ہماری مصلحت میں کسیکو کیا دخل ہے جو کچھ حکم صادر ہوتا ہے اسکی تعمیل کرو مشیر جادو اسی وقت پچھلے پانوں سے گیا ہمراہ آیا قہرمان جادو
بھی اسکے ہمراہ ہوا راہ میں مشیر جادو نے قہرمان جادو سے کہا بھائی تعجب کی بات ہے یہ قدرت کا ارشاد غلط بھی نہیں ہوسکتا
اور میں انکار بھی نہیں کرسکتا ابھی وہ ایک نگاہ گرم سے سبکو جلادیں تمام شہر میں آگ لگادیں میں انکا حکم بجا ہی لاتا ہوں
مگر میری زندگی بھی اب ہوچکی اس صدمہ میں تڑپ تڑپ کے مرجاونگا قہرمان نے کہا صبر کرو اسقدر بیتاب نہو ضرور تمہاری
جانخراشی ہے یہ خطا ظہور میں آئی ہے قدرت کا ارشاد غلط نہیں ہوسکتا مناسب وقت یہ ہے کہ سحرنگاہ کو اسیر کرکے حاضر کرو
تمہاری خیرخواہی بھی ظاہر ہوگی اور قدرت کے ارشاد کی تعمیل ہوجائیگی بعد کو خطا معاف کرا دینگے قید سے رہائی دلا دینگے
مشیر جادو یہی باتیں کرتا ہوا اپنے مکان پر آیا بی بی کو علحدہ بلایا سب واقعہ بیان کیا اُسنے یہ حال سنکر آہ کی کہ ہے
حالت تباہی کہا اے یہ داغ مجھسے کیونکر گوارا ہوگا فوراً مرجاونگی جان سے گذر جاونگی مشیر جادو نے کہا اب سب باتیں
بیکار ہیں قدرت نے جو حکم دیا اُسکا بجالانا ضرور ہے اگر اسکے خلاف کرینگے برا دن دیکھیں گے بس اب سحرنگاہ کو بلاؤ میں
اُسکو اپنے ہمراہ لیجاونگا جہانتک بس چل سکیگا اسکی خطا معاف کراؤنگا مجھے قوی امید ہے کہ قدرت میرا کہنا قبول کریگی
خاطر ملول کرینگے اُنکی خوشی ہوجائیگی سحرنگاہ ابھی رہائی پائیگی اسکی بی بی بھی مجبور ہوئی سحرنگاہ کو بلا کے لائی اُسکو اس
راز سے ماہر نکیا کچھ حال ظاہر نکیا جب مشیر جادو کے حضور میں آئی اُسنے کہا اے سحرنگاہ قدرت نے تمکو طلب فرمایا ہے
کچھ امور ضروری تحقیق کرنا ہیں سحرنگاہ سمجھ گئی مگر دل میں کہا خدا نگہبان ہے دشمن کی کیا مجال جو تکلیف پہونچا سکے بلا میں
پھنسا سکے یہ سوچ کے باپ کے ہمراہ ہوئی مشیر جادو شبیہ کے مکان تک تو اپنے ہمراہ لایا دروازے کے اندر پہنچ کے
مقید کیا تصویر کے سامنے لیجا کر ڈال دیا خود ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑا ہوا تصویر سے آواز آئی اے مشیر جادو تمہاری
کچھ خطا نہیں تم ذرا نہ گھبراؤ آج سے تمہارا مرتبہ ہم اور بڑھا دینگے اور تمہاری اس دختر بداختر کو اسکی خطا کی سزا دینگے
یہ کہہ کے ایک آواز دی کہ عقاب سفید آیا سحرنگاہ کو پنجہ میں دبا کر لے اڑا مشیر جادو نے ہاتھ باندھ کے کہا قدرت

اب اسکی خطا معاف فرمائین اولاد کا صدمہ باپ کو نہ دکھائین مین اسکی مفارقت کی تاب نہ لاؤنگا ابھی مر جاؤنگا
تصویر سے آواز آئی ای مشیر جادو تم نہ گھبراؤ صبر کرو قدرت تمھاری اولاد کی جان نہین لینگے بلکہ تھوڑے دنون کے بعد
اسکو پاک طینت کرکے واپس بھیجینگے سب گناہ اسکے دھو جائینگے نامہ اعمال صاف ہو جائیگا مشیر جادو خاموش
ہور ہا روتا ہوا اپنے مکان کو واپس آیا غم دختر مین رو رو کر آنسوون کا دریا بہایا اسکی کیفیت وقت پر بیان کی جائیگی
اب حالت جہانگیر کی تحریر کی جاتی ہی کہ تصویر کے سامنے سے اسکو عقاب سفید اٹھا لیگیا تو نکان کے صدمہ سے
جہانگیر و بیہوش ہو گیا تھا جب غش سے افاقہ ہوا تو جہانگیر و نے آنکھ کھول چار و طرف نگاہ کی بجز تاریکی کے کچھ نظر نہ آیا
جہانگیر و بہت گھبرایا فریاد و اویلا شروع کی کسی نے سماعت نہ کی بہت دیر کے بعد قدم کی آہٹ معلوم ہوئی جہانگیر
نے کہا کون آتا ہی ذرا ایک بات ہماری بھی سنتا جائے اسکے جواب مین آواز آئی ابھی ٹھہر جا اور اسیرون کو کھانا
پہونچ جائیگا تب تو بھی پائیگا جہانگیر نے خیال کیا کہ اب کوئی منتظم زندان خانہ یہان آگیا مگر آہ وزاری و فریاد اور واویلا سے
باز نہ آیا بڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا جہانگیر و نے دیکھا دو ساحران غدار ہاتھون مین کچھ ظروف لئے ہوئے آتے ہین جہانگیر و
نے سر جھکا لیا ساحر قریب آئے کہا ای شخص تو برا بے صبر ہی ہم تو سمجھے تھے تو فریاد وزاری کرتے کرتے مر جائیگا زندہ نہ رہیگا جہانگیر و
نے کہا بھائی مین بھوک کی وجہ سے فریاد نہین کرتا تھا غلبہ تشنگی سے میرا حال ابتر تھا ساحرون نے کہا ای شخص تجھ سے کیا
گناہ سرزد ہوا تھا جو تو اس زندانخانہ مین اسیر کیا گیا جہانگیر و نے جواب دیا بھائی اگر مین اپنی کیفیت بیان کرون تو تم سب کو
میرے حال پر افسوس ہوگا خداوند ہفت زنار نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا مجکو کچھ شکایت نہین ساحرون نے کہا کچھ بیان
تو کرو جہانگیر و نے کہا بھائی مین ایک تاجر ہون میرے پاس جواہر بیش بہا موجود تھا جب مین شہر بیت الاصنام مین
پہونچا تو شبیہ قدرت کے سامنے جاکر سر نیاز جھکایا بہت سا جواہر چڑھایا قدرت کا ارشاد ہوا کہ وہ دانہ یاقوت جو تیرے
پاس موجود ہی وہ قدرت کے نذر کردے کیونکہ وہ دانہ ہفت اقلیم مین انتخاب ہی آجتک کوئی اسکی قیمت لگا نہ سکا بڑے
بڑے شاہان اولوالعزم کی نظر سے گذرا سب نے پسند کیا مین نے اسکو اپنی جان سے زیادہ حفاظت مین رکھا ہی جب
خداوند نے مجھ سے وہ دانہ طلب فرمایا مین نے عذر کیا غضب نازل ہوا مین اسیر کرکے یہان بھیجدیا گیا دانہ میرے پاس موجود
ہی اگر یہ جانتا کہ ایسی بلاء عظیم مین گرفتار ہونگا تو اس دانہ کو قدرت کی نذر کرتا اس مصیبت سے تو جان بچ جاتی کاہکو
ایسی وقت پیش آتی ساحرون نے کہا کیا شہر بیت الاصنام مین ہفت زنار کو لوگ خداوند کہتے ہین جہانگیر و نے
کہا وہان ہفت زنار کی تصویر رکھی ہی وہ باتین کرتی ہی لوگ اسکے سامنے جاتے ہین قربانیان چڑھاتے ہین سب کا یہی
اعتقاد ہی کہ ہفت زنار نے سب کو پیدا کیا ہی اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہی ساحرون نے کہا یہ کیفیت ہمکو آج معلوم
ہوئی اصل واقعہ یہ ہی کہ ہفت زنار جادو ہمارے بادشاہ کا ملازم ہی مدت سے اسکے آباو اجداد نے سلطنت کا نمک کھایا ہی
اسواسطے بادشاہ اسکی قدر کرتا ہی اپنے طلسم کی مرحلہ داری اسکے سپرد کی ہی یہان سے راستہ طلسم دار الضیا نکلتا ہی بس
اسواسطے اس جگہ ایک مرحلہ بنایا گیا ہی قریب دو ہزار ساحرون کے یہان ملازم ہین انکی افسری ہفت زنار جادو کے
سپرد ہی ایسے ہزارون ملازم ہمارے بادشاہ کے ہین طلسم مین اسکی وقعت کچھ نہین ہی اسوقت تمھاری زبانی معلوم ہوا
کہ شہر بیت الاصنام مین اسنے اپنے تئین خداوند مشہور کیا ہی بادشاہ کی طرف سے حکم ہی کہ کوئی ساحر ایوان آتش حصار
کے باہر نہ جائے اس خیال سے ہم لوگ وہان نہین جاتے اسنے بادشاہ کے حکم کے خلاف کیا ایوان آتش حصار کے باہر گیا
وہان کے لوگون کو اپنے سحر کے کرشمے دکھائے آپ اسکے مطیع ہو گئے کیا وہان کوئی ساحر نہین رہتا ہی جہانگیر و نے کہا وہان
سب ساحر رہتے ہین نائب خداوند جسکا نام مشیر جادو ہی وہ اپنے سحر پر نازان ہی اسکے علاوہ اور بہت لوگ ایسے ہین

جلوانے کو سحر مین یکتا سمجھتے ہین ساحرون نے کہا کیا خاک سحر جانتے ہین اگر ساحر ہوتے تو ہفت زنار کو خداوند نہ کہتے یہی سبب ہو جاننے نہ دو جواہر بیشمار جمع کر لیا ہی یہ وہین جاتا ہی اور سب سے دھوکا دیکر لاتا ہی خیر اس ذکر کو اب جانے دو یہ بتاؤ کہ تمھارے پاس اب بھی وہ دانہ یاقوت موجود ہی اور اسکے علاوہ اور جواہرات بھی تمھارے ہمراہ ہین جہانگیر دو نے کہا آپ لوگون نے میری ہمدردی کی ہی اسلیے آپ سے کیا پوشیدہ کرون میرے پاس دو جواہر بیش بہا ہر وقت موجود رہتے ہین اور انکو مین اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہون مگر اب اسقدر عاجز ہون اور وہ مصیبت سخت اٹھائی ہی کہ اگر کوئی نجات دلانے کا وعدہ کرے تو مین وہ جواہر بیش بہا اسکی نذر کر دون ساحرون نے کہا تم خاطر جمع رکھو ہم تمھین اس بلا سے نجات دلا دینگے قید سے چھڑا دینگے مگر ہمین وہ دانہ یاقوت اور جو دوسرا جواہر گران قیمت تمھارے پاس موجود ہی دکھا دو ہم ابھی طلب نہین کرتے صرف دیکھ کے ہمارا اطمینان ہو جائیگا ہم حتی الوسع کوشش رہائی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے اور ہفت زنار کی شکایت تو بادشاہ کے حضور مین لکھکر اسکو ذلیل کرائینگے یہان کے مرحلہ داری اس سے نکل جائیگی کوئی اور خدمت اسکے سپرد ہوگی اعتبار جاتا رہیگا جہانگیر دو نے کہا بھائی مین نکال نہین سکتا ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ایسی پہنائی گئی ہین کہ حس و حرکت دشوار ہی دونون ساحرون نے اسکی ہتھکڑیان بیڑیان اتار لین جہانگیر دو نے کمر سے ایک پوٹلی نکالی اسکو کھولا دو ڈبیان برآمد ہوئین جہانگیر دو نے ایک ایک ڈبیا دونون ساحرون کے ہاتھ مین دیکر کہا اسکو کھولکر دیکھو ابھی اس تاریکی مین روشنی ہو جائیگی اس اندھیرے کی ہر ایک باریک چیز بھی صاف نظر آئیگی دونون ساحرون نے ڈبیان کھولنے کا ارادہ کیا ڈھکنہ سخت معلوم ہوا منہ کے پاس لاکر بزور جو کھولا کچھ دھوان سا نکلا ایک سفید خاک اوڑکر دونون کو چھینک آئی بیہوش ہو کر گر پڑے جہانگیر دو نے جلدی سے دونون کی زبانون مین سوئیان دی ایک کو زمین کھود کر زندہ دفن کیا دوسرے کو اپنی صورت بنا کر قید پہنا کر وہین چھوڑا آپ اُسی کی صورت بنکر کنجیان ہاتھ مین لیکے باہر نکلا کوٹھری مین قفل دیا آگے بڑھا سامنے سے ایک ساحر نے آکر کہا کیون سرداب جادو کہان جاتے ہو جہانگیر دو نے سمجھا کہ میرا نام سرداب ہی جواب دیا کہ قیدیون کو کھانا وغیرہ دینے آیا تھا اب سب سے فراغت پائی ہی کہکے آگے بڑھا دیکھا ایک جگہ پر بہت سے لوگ بیٹھے ہین آپس مین کچھ مسلمانون کا ذکر ہو رہا ہی سرداب نقلی بھی ان لوگون کے ساتھ گیا سب نے کہا سرداب جادو آج یہان نہ آؤ گے الگ الگ چلے جاؤ گے سرداب نے کہا آج مجھکو کام زیادہ کرنا پڑا ہی تھک گیا ہون سب نے کہا اچھا تھوڑی دیر تو بیٹھو پھر جانا سرداب سب کے قریب جا کر بیٹھ گیا ایک نے کہا اب لشکر اسلام کے چالیس سردار قید ہو کر آئے ہین مگر آج سب کیفیت سنکر ہوش اوڑ گئے حواس جاتے رہے واقعی ہفت زنار جادو نے بڑا کام کیا جسوقت حضور بادشاہ مین اسکی یہ خیرخواہی ظاہر ہوگی خلعت و انعام پائیگا خیرخواہ طلسم شمار کیا جائیگا دوسرے نے کہا کیون بھائی یہ نازنین جو آج اسیر ہو کر آئی ہی اسی قبہ کے محافظ کون لوگ ہین اور اسے کہان اسیر کیا ہی سب نے جواب دیا کہ ہفت زنار جادو نے اسکو اپنے مکان مین اسیر کیا ہی ارادہ ہی کہ اسکو لیکر حضور شاہ مین جائیگا سب کیفیت بیان کریگا اسیر و لشکر جمع کر رہا ہی سنا جاتا ہی ابھی اور بہت سے مسلمان باقی ہین قید نہین ہوئے ہین اور اسی نازنین نے جو آج اسیر ہو کر آئی ہی سبکو مدد دی تھی اگر تھوڑی غفلت اور ہو جاتی تو مسلمان طلسم کا راستہ پا جاتے اور یہان آکے فساد برپا کرتے اگرچہ کچھ بن نہ پڑتا سب گرفتار کر لیے جاتے مگر جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچتی کہ مرحلہ اول پر مسلمان آگئے تو سب پر غضب نازل ہوتا نہین معلوم کیسی سزا سخت ہم سب لوگون کو دی جاتی ہفت زنار جادو نے کار نمایان کیا اسقدر عدول حکمی تو ہوئی کہ ایوان آتش حصار سے باہر گیا مگر کیا کرتا حفاظت مرحلہ اسیر واجب تھی اگر وہ نہ جاتا اور سب کو اسیر کر کے نہ لے آتا تو ضرور مسلمان یہان پہونچ جاتے اُسوقت غضب کا سامنا تھا سب بلا زمین مرحلہ کو بادشاہ

حکم سے سخت سزا دیجاتی کیا عجب ہے اب بیت الاصنام بھی سرحد عرحلہ مین شامل کر لیا جاے اور یہان کی حکومت
ہفت زنار جادو کو مرحمت ہو سرداب نقلی یہ باتین سنتا رہا اور اپنے مطلب کے موافق اور بہت سی باتین
اطمینان کے ساتھ تحقیق کرتا رہا جب رات زیادہ آئی سب لوگون نے اپنے اپنے بستر کا راستہ لیا سرداب بھی
اٹھا سب کی آنکھ بچاکے ہفت زنار جادو کے مکان کی طرف روانہ ہوا اسنے وہان کی سب کیفیت باتون باتون
مین تحقیق کر لی تھی کسی سے دریافت کی ضرورت نہ تھی سیدھا ہفت زنار کے مکان پر آیا دیکھا دروازے پر
نگہبان بیٹھے ہین آنکھ بچا کے اندر مکان کے داخل ہوا سب درجے طے کر کے خوابگاہ ہفت زنار جادو تک پہونچا دیکھا
ہفت زنار جادو ایک جواہر نگار کرسی پر بیٹھا ہے عجیب الخلقت انسان ہے سامنے دوسری کرسی جواہر نگار بچھی ہے
اسپر ایک نازنین پری پیکر سر جھکائے ہاتھون سے منہ چھپائے بیٹھی ہے ہفت زنار جادو کہہ رہا ہے ملکہ دیکھو اب بھی
میرا کہنا قبول کرو خاطر نہ ملول کرو مین خداوند ہون اگر تم میرا دل خوش کرو گی تمکو بھی کارخانہ قدرت مین دخل
ہو جائیگا سب تمھاری بھی پرستش کرینگے بیت الاصنام مین جہان میری تصویر نصب ہے تمھاری شبیہہ بھی نصب کیجائیگی
اور قدرت انھین بھی ایسی تاثیر بخشون گا کہ وہ بھی مرادمندون سے کلام کرے سب کے مطالب بر آئین تمکو مجھسا
شوہر کہان نصیب ہوگا اب انکار نکرو آرام کرنے کو چلو تمنے غضب کیا ایک مسلمان پر فریفتہ ہو گئین مین جسوقت
اسکو پاجاؤنگا فنا کر دون گا پھر تم کیا کرو گی دیکھو تمھین اپنے سحر پر کسقدر ناز تھا اب وہ سب سحر سازی کیا
ہوئی اور اس مسلمان کو جوانے تمھین جرأت وہمت مین یکتا سمجھتا ہے اور تم کہتی ہو کہ ساحر اس پر سحر نہین کر سکتے
یہ بھی قدرت کی عنایت کا سبب ہے کل اسکو تمھارے سامنے لاکر قتل کرون گا مگر کیا کرون تمسے میرا بس نہین چلتا ہے ورنہ
ابھی چاہون تو تم مجھپر عاشق ہو جاؤ میری خوشامد کرو میرے قدمون پر سر رکھو اگر مین آزردہ ہو جاؤن تو
ابھی تم اپنی جان دیدو مگر میرا یہ شعار نہین کہ کسی پر زبردستی کرون بلکہ ہمیشہ سے اپنا یہ قول ہے کہ محبت ہو کسی
مین یا عداوت مزہ دیجائیگی جو دل سے ہوگی آخر یہ تو بتاؤ کہ مجھ مین کیا برائی ہے حسن وجمال مین یکتاے
روزگار ہون قوت وشجاعت مین نامدار ہون الٹکے سن بھی ایسا زیادہ نہین تمھارے باپ مشیر جادو اور ہم ساتھ
کھیل کے اتنے بڑے ہوئے پھر ایسا مرتبہ عالی میرا ہے کہ تمام ساحر اپنا خداوند جانتے ہین میری ہر ایک بات مانتے
ہین بہت سی عورتین مجھپر عاشق ہین رات دن یہی دعا مانگتی ہین کہ ہفت زنار جادو اس طرف آئیں کہ ہم
آنکھ نظارہ سے لطف کامل پائین مین نے کبھی کسیکو نہین چاہا سب نے مجھی کو اپنا معشوق سمجھا جب تک زمانہ
طفلی رہا عورتون پر کیا منحصر ہے مرد بھی مجھے پیار کرتے تھے جان ودل نثار کرتے تھے لاکھون روپیہ مجکو دیتے
تھے میرے چہرہ زیبا کی بلائین لیتے تھے تم نہین معلوم کس طبیعت کی انسان ہو کہ میرے حسن وجمال پر بھی مائل
نہین ہوتین اور ایک مسلمان کی صورت پر ایسی فریفتہ ہوئین کہ عشق مین اپنے مذہب کا بھی خیال نہ کیا اور اپنے
تئین اس درجہ ہلاکت مین ڈال دیا دیکھو ابھی عاجزی سے کہتا ہون کہ تم دل سے مجھے چاہو اور خوشی خوشی
میرا کہنا مان لو ورنہ اسی وقت تمھارے دل مین ایسی باتین پیدا کر دونگا کہ تم مجھپر عاشق ہو جاؤگی پھر مین
ایسی بے التفاتی کرونگا جیسے تم مجھسے انکار کر رہی ہو یونہین مین بھی تمھین مدتون ستاؤنگا تم میرے
آگے ہاتھ باندھو گی مین خاطر مین نہ لاؤنگا اسوقت تمکو بہت ناگوار ہوگا جینا دشوار ہوگا آیندہ تمھین اختیار ہے
مجھکو جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا اب نہ کہونگا عجب نازنین نے اس بیہودہ کی تقریر واہیات اس قدر سنی ابرو چڑھا کے
جواب دیا کہ اے ہفت زنار جادو یہ خیال دل سے دور کر مجکو اپنی جان دینا گوارا ہے اور جو کچھ تیرا خیال ہے وہ منظور

نہین اسوقت مین تیرے قابو مین ہون تجھے اختیار ہی جیسی تکلیف پہونچائیگا خدا آسان کردیگا مگر مین محبت تیری سے
باز نہ آونگی اگر قسمت مین ہی تو شاہزادہ سے ہونگی نہین تو شبانہ روز یہی تکلیفین اٹھا کر مرجاونگی وہ موت بھی
میرے نزدیک اس حیات سے بہتر ہی تو اسقدر بیہودہ تقریر کو موقوف کر اگر مجھے تیرا کہنا گوارا ہوتا پہلے ہی انکار کرتی
اب بار بار کہنے سے کیا فائدہ ہفت زنار جادو نے جواب دیا ملکہ ابھی تازہ تازہ مصیبت تجھپر پڑی ہی اور ہنوز غصہ تمہارا
دور نہین ہوا ہی انکار کی یہی وجہ ہی اچھا اب رات زیادہ آئی ہی تم بھی آرام کرو اور مین بھی سونے کو جاتا ہون کل یقین
ہی تمہارا غصہ دور ہو اور جو کچھ مین کہون وہ منظور ہو یہ کہکے ہفت زنار جادو اٹھا اور اپنے پلنگ پر گیا وہ نازنین بھی اودہر
پلنگ پر جاکے لیٹ رہی مگر فرط بیقراری سے کروٹین بدلنا شروع کین ہفت زنار جادو از بسکہ نشہ شراب مین چور
حد سے زیادہ مخمور تھا جاتے ہی بیہوش ہوگیا مگر نازنین کو نیند نہ آئی بیتابی دل سے یہ شعر زبان پر لائی ؎ وہ دن
گئے زمانے گئے وصل یار کے ہ اب ماتین اُبن ہجر کی دن انتظار کے ہ سرداب نقلی کو یہ وقت غنیمت ہاتھ آیا
چپکے سے قدم آگے بڑھایا دل مین یہ بھی خیال تھا کہ نازنین کی نگاہ پڑجائیگی تو ضرور غل مچائیگی اسکی آواز سے ہفت زنار
جادو چونک پڑیگا سب محنت خاک مین مل جائیگی یہ سوچتا ہوا کمرے کے اندر داخل ہوا نازنین نے جب دوسری طرف
کروٹ لی سرداب نے ہفت زنار کے قریب پہونچکے بیہوشی اسکے دماغ تک پہونچائی اسکو چھینک آئی بیہوش
ہوا نازنین نے جو چھینک کی آواز سنی فوراً ادہر کو کروٹ بدلی سرداب نقلی نے اپنے تئین ظاہر کیا چھپ گیا پھر
دل مین خیال کیا کہ یہ نازنین ہماری طرف والی ہی ابھی ہفت زنار جادو اس سے جو تقریر کر رہا تھا اس سے صاف ثابت
ہوتا ہی کہ شاہزادہ والا تبار پر فریفتہ ہو چکی ہی اسی نازنین کا ذکر نگہبانان زندان خانہ کرتے تھے اگر اسپر مین اپنے تئین
ظاہر کردون تو کچھ مضائقہ نہین یہ سوچ کے اسنے اپنے تئین نازنین کے پلنگ کے قریب پہونچایا کہا ای ملکہ مجکو کچھ
باتین کرنا ہین مین تمہارا دوست ہون مجھسے نہ گھبرانا خوف نکرنا نازنین چونک پڑی کہا ای شخص تو کون ہی یہان
کیونکر آیا تجکو کون لایا یہان ہوا تک کا گذر محال ہی نہ کہ میرے دوست کی رسائی ہوجائے یہ امر غیر ممکن ہی سرداب نقلی
نے کہا پہلے ماجرا سن لو پھر جواب دو یہ کہکے چپکے سے کہا مین ساحر نہین ہون مسلمان ہون امیر الزمان میرے آقا ے
نامدار ہین یہان اسیر ہوکر آیا تھا اسوقت خدا نے مجکو رہائی دلائی ہی اب انشاء اللہ تعالی مین تمکو بھی یہان سے
لیچلونگا اور اپنے یہان کے سب سردارونکو بھی چھڑا لونگا ملکہ نے جو یہ بات سنی خوشی سے پھولی نسمائی
خدا کا شکر کیا چاہا کچھ اور دریافت کرے سرداب نقلی نے کہا اب اسکا وقت نہین ہی خبردار یہ راز کسی پر ظاہر ہو
کسیکو اس امر سے ماہر نکرنا دیکھو خدا کیا کرتا ہی جس حالت مین ہو ابھی اسی طرح رہو یہ کہکے سرداب نقلی نے
ہفت زنار جادو کی زبان مین سوزن دیا اسکا لباس اُتار کر خود پہنا اسکو ایک حجرے مین لیجاکر زمین کے نیچے
دبا دیا چند روزن کر دئے کہ ہوا جاتی رہے پھر خود اسکی صورت بنکر ملکہ کے سامنے آیا کہا ای ملکہ تم مجھسے خوف
نہ کرو مین تمہارا دوست ہون ہفت زنار کو مین پوشیدہ کر آیا ہون اب صبح کو خدا چاہے گا سب کو رہا کرکے لیجاونگا
اور شہر بیت الاصنام مین آفت مچاونگا ملکہ یہ کارروائی دیکھکر حیران تھی دل مین کہتی تھی دیدہ کیا ماجرا ہی
کیسا انسان ہی ابھی اسکی صورت اور تھی ابھی ہفت زنار جادو کی شکل بنکر آگیا مگر امیر الزمان نامدار سے کچھ کیفیت
جہانگیر کی سنی تھی خیال آیا شاید یہ وہی شخص ہی آخر تاب نرہی دریافت کیا ای شخص کیا تیرا نام جہانگیر ہی
جہانگیر نے کہا ملکہ برائے خدا خاموش رہو یہان ہو ساحران غدار سُن پائین تو آفت مچائین ہماری محنت خاک مین
ملجائیگی کوئی تدبیر بن نہ آئیگی زندگی بھر بتلائے بلا رہینگے نکل نہ سکینگے ہان اپنا نام بتادو یہ تو بتلا بیان کرو

کہ تمنے مجھے کیونکر پہچان لیا ملکہ نے کہا میرا نام سحر نگاہ ہے تمھارے آقائے نامدار میرے باغ مین تشریف لائے ہین مینے انکو اپنا
مہمان کیا سردارونکو لائے اسی سبب سے یہ مصیبت اٹھائی ہفت زنار جادو مجکو اسیر کرکے یہان لایا مجھسے کہتا تھا
کہ میری اطاعت قبول کرو مین نے گوارا نکیا چالاک نے کہا ہین سب تقریر تمھاری سن رہا تھا خیر اب اس ذکر کو جانے دو
سب کیفیت ظاہر ہوجائیگی صبح ہونے دو خدا مالک ہے یہ کہکے چلا گیا ادھر ہفت زنار جادو پلنگ پر گیا رات بھر وہین لیٹا رہا
صبح ہوتے ہی باہر آیا سب ملازمین وہان موجود تھے سب نے اسکو سلام کیا اسنے جواب دیا کہا آج مجھے بہت بڑا کام کرنا ہی
پہلے اسیرونکو میرے سامنے لاؤ پھر جو کچھ مین کہون اسکی تعمیل کرو مین بادشاہ طلسم کا خیرخواہ ہون حق نمک مین نے ادا
کردیا مسلمانون کو اسیر کرلیا اب جو باقیماندہ مسلمان ہین انکو بھی آج اسیر کرلونگا مگر ایک حجت تمام کرنا ہی شاید اسوقت
تک جو مسلمان اسیر ہوئے ہین وہ میرا کہنا قبول کرین اور مذہب اسلام کو ترک کردین تو مین انکو بحضور بادشاہ روانہ کردون
یہ لوگ حد سے بہادر ہین اگر ہمارے یہان رہینگے تو بادشاہ طلسم انکی قدر کریگا ایسے لوگ میسر نہین آتے اور اگر میرا
کہنا قبول نکرینگے تو قتل کرکے سب کے سر روانہ کرونگا پہلے ان لوگون سے حجت تمام کرلون پھر اور مسلمانون کے
اسیر کرنے کو جاؤن اگرچہ بادشاہ طلسم کی تاکید ہی کہ ایوان آتش حصار کے باہر کوئی ملازم طلسم دار العیا کا باہر نجائیگا
مگر مجھسے ایک روز ارشاد فرمایا تھا کہ جب کوئی ضرورت شدید لاحق ہو اور کوئی کار اہم پیش آئے تو اسوقت ہمارے اس حکم
کی پابندی ضروری نہین ہی تم ضرور ایوان کے باہر جانا اور اگر ضرورت ہو تو اپنے ہمراہ اور ساحرونکو بھی لیجانا ہم تمکو
اجازت دیتے ہین مگر ابھی کسیکو خبردار نہ کرنا جب وقت آئے اسدن یہ ہمارا حکم سبکو سنادینا اور ہر ایک سے کام لینا لہذا اب
اس سے بڑھکے اور وقت سخت کیا آئیگا کہ مسلمان ایوان آتش حصار کے منہدم کرنے کی فکر مین ہین اور چاہتے ہین کہ
طلسم دار العیا تک پہونچ جائین بادشاہ کو تکلیف پہونچائین تو یہ خیال خام اور تصور ناتمام ہی مرحلۂ اول سے جب جان
بچیگی تو وہان تک پہونچنے کی فکر کرینگے مین آج سبکو گرفتار کیے لیتا ہون سب نے ہاتھ باندھکے کہا واقعی آپنے
بڑا کام کیا یقین ہی کہ حضور بادشاہ سے اس کار نمایان کے صلے مین بہت سے ملکون کی حکومت پائیگا مگر اسوقت غلامون
کو نہ بھول جائیے گا ہم بھی جان نثار ہین پڑے نمکخوار ہین ہفت زنار جادو نے جواب دیا تم سب لوگ خاطر جمع رکھو اور
جو کچھ مین کہتا ہون اسکی تعمیل کرو بہت جلد اسیرونکو یہان حاضر کرو پھر کوئی دوسری تدبیر کیجائیگی اسیوقت ایک
چوبدار سلام کرکے پچھلے قدمون ہٹا اور زندانخانے مین آیا داروغۂ زندانخانہ کو حکم ہفت زنار جادو سے مطلع کیا کہ سب
اسیرونکو لیکر جلد چلیے داروغۂ زندانخانے سے دروازے پر آیا سرداب جادو کو تلاش کیا کہین پتہ نپایا ملازمین نے عرض کی
سرداب یہان سے بہت عرصے سے غیر حاضر رہتا ہی مدت سے غائب ہی آجتک پتہ نہین کہان گیا ہی داروغہ نے کہا اب ہم اسکو اس
غیر حاضری کی سزا دینگے اسوقت ہفت زنار جادو اسیرونکو طلب کررہے ہین کنجیان زندانخانہ کی اسی کے پاس ہین اسکا کام یہ ہی
کہ ہر وقت یہان موجود رہے یہ کہکے اپنے خدمتگار کی طرف اشارہ کیا کہ ہمارے یہان بھی ان حجرونکی کنجیان رہتی ہین جلد جاکے لے آ
خدمتگار گیا کنجیان لاکر داروغہ کو دین اسنے حجرے کھولے سب اسیرونکو نکالا بسبب سرداران اسلام فرط تکلیف سے بیہوش بھی ہوگئے تھے
ان لوگونکو ڈولیون پر ڈالکر روانہ کیا بعض جو ہشیار تھے انھین پیادہ پا بھیجا جب سب قیدی روانہ ہوچکے تو داروغہ بھی ہفت زنار کے
مکان پر آیا سب قیدیون کو پیش کیا ہفت زنار لعین نے سبکا شمار کیا انمین جہانگیر و نقل بھی حالت غشی مین موجود تھا
ہفت زنار نے جو اسکو دیکھا ہنسی آگئی لوگون نے کہا آپ اس اسیر کو دیکھکر کیون ہنسے ہفت زنار جادو نے
کہا اب دیکھا کہ یہ مسلمانون کا عیار ہی اسنے مجکو دھوکا دینا چاہا تھا مگر میرے پنجہ سے چھوٹ کے کہان جاتا مین اسکو اسیر کرلایا
اسکی چالاکی پر مجکو ہنسی آگئی سب ہفت زنار کی تعریف کرنے لگے اسنے کہا اب مناسب یہ ہی کہ مین ایک حجاب کے مکان مین

جاکر

جاتا ہون اور وہان ایک ایک اسیر کو بلاؤنگا اور سب کو نصیحت کرونگا کہ ہمارے مذہب کی تقلید کرو اسلام
چھوڑو جو قبول کریگا اُسے امان دونگا اور جو انکار زیادہ پیش لائیگا اپنی جان سے جائیگا سب نے کہا اگر
آپ یہان سب سے یہ بات کرین تو کیا مضائقہ ہے ہفت زنار نے کہا تم سب بیوقوف ہو اگر ایسے نہ ہوتے
تو کاہیکو ایسے ذلیل عہدون پر ملازم سپہ جاتے یہان ایک کے سامنے ایک کو مذہب سے انکار کرتے
غیرت آئیگی فرض کرو ایک نے اسلام ترک نہ کیا اور اپنی جان پر کھیل گیا تو اب وہ اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے
کہے اور کہین دوسرا ترک اسلام کا خیال لایا تو وہ کہیگا ارے ایمان سے جان کو زیادہ عزیز رکھتے ہو مرجانا
بہتر ہے اور اسلام ترک کرنا برا ہے یہ تقریر اسکے دل پر ایسا اثر کریگی کہ وہ اپنے ارادے سے باز رہیگا اب
ہر ایک کے واسطے یہی معذرت ہو جائیگی اس سے ایک ایک سردار کو بلاؤنگا اور سمجھاؤنگا اس ترکیب سے
کچھ کام بن جائیگا اور سب کے سامنے کہنا بالکل بیوقوفی ہے سب نے کہا آپکا ارشاد بجا ہے آپ تخلیہ مین تشریف لیجائین
ہم ایک ایک قیدی حاضر خدمت کرتے مین ہفت زنار جادو نے کہا جب مین آواز دون اسوقت قیدیونکو
لانا یہ کہکے کمرے کے اندر گیا ملکہ سحر نگاہ سے کہا مین نے سب قیدیون کو بلایا ہے اور اب میرا یہ ارادہ ہے آپ
کسی کام مین دخل نہ دیجیے گا تماشا دیکھیے گا ملکہ نے کہا خدا اس کام کا انجام بخیر کرے اور تمہارے ارادے کو پورا کرے
ہفت زنار نقلی ایک جواہر نگار کرسی پر بیٹھا اور آواز دی کہ ایک قیدی کو ہمارے پاس روانہ کرو داروغہ نے
ایک سردار کو لیجاکر پیش کیا دیکھا سامنے کرسی پر ایک نازنین نقاب چہرہ زیبا پر ڈالے بیٹھی ہے ہفت زنار
نقلی نے کہا یہ مشیر جادو حاکم بیت الاصنام کی دختر نیک اختر ہے نا سمجھی کی وجہ سے اسنے مسلمانون کو پناہ دی
تھی مین نے اسکو بھی اسیر کرلیا تھا مگر اب اسنے توبہ کی ہے اور وعدہ کرتی ہے کہ مین سب مسلمانون کا پتہ لگادونگی جہان
جہان وہ لوگ پوشیدہ ہین مجھکو سبکا ٹھکانا معلوم ہے اسکی مین نے تقصیر معاف کی ہے اب اسکو بادشاہ کے حضور مین لیجاؤ
اور بہت کچھ خلعت و انعام دلاؤنگا اچھا اب تم باہر جاؤ جب مین آواز دون اسوقت پھر ایک اسیر کو لیکر میرے سامنے
آنا داروغہ یہ حکم پاکر کمرے سے باہر آیا ہفت زنار نقلی نے سردار سے آنکھ ملائی کہا کیون خدا نے کیسا فضل کیا اب
اسوقت ہماری راے کے خلاف نہو نا سردار نے پہچان لیا شکر خدا کیا ہفت زنار نے اسے اپنے پاس بٹھالیا اور
پھر داروغہ کو آواز دی کہ دوسرے قیدی کو حاضر کرو داروغہ دوسرے قیدی کو لیکر آیا ہفت زنار نے کہا انھون نے
میرا کہنا قبول کیا اب انھین بھی حضور بادشاہ مین لیجاؤنگا اور انعام خلعت دلاؤنگا داروغہ قیدی کو سپرد کرکے
باہر آیا ہفت زنار نے سردار کو اپنے پاس بٹھایا پھر داروغہ کو آواز دی وہ تیسرے قیدی کو لایا ہفت زنار نے کہا
ان دونون کی قید کاٹ دیجاوے اور اب جو قیدی ہمارے پاس آئے وہ بلا طوق و زنجیر یہان لایا جائے داروغہ
نے ان دونون سردارون کو اپنے ہمراہ لیا اور باہر لاکر انکی قید کاٹ دی ہفت زنار نے ان دونون کو اپنے پاس
بلالیا اسی طرح یکے بعد دیگرے سب سردارونکو طلب کیا جب جہانگیر نقلی کی باری آئی اور داروغہ اسکو حالت غشی
مین لیکر اندر آیا ہفت زنار نے کہا اس سے مین پہلے ہی کہہ چکا تھا اسنے قبول نہ کیا مین نے اسپر سخت سحر کردیا ہے
اور اسکی ذات سے امید نہین ہے کہ یہ میرا کہنا قبول کرے اسلیے تم اسکو یہین چھوڑ جاؤ اب مین سحر نگاہ کے ہمراہ جاتا ہون اور
اسکو بھی لیے جاتا ہون وہین اسکو قتل کرونگا تاکہ سب کو یہ واقعہ دیکھکر ہیبت ہو اور میرا کہنا قبول کرین یہ کہکے ہفت زنار
نے ملازمین کو طلب کیا حکم دیا کہ ایک تخت بہت بڑا لاؤ ان سب سردارونکو اس تخت پر بٹھاؤ مین ہمراہ ہونگا ان
بقیہ سردارون کا پتہ ملکہ سحر نگاہ کی ذات سے ملیگا انکے سامنے اس عیار کو قتل کرونگا اور جن لوگون نے میرا کہنا قبول کیا ہے

انکے مراتب سبکو دکھاؤنگا یقین ہی اس انتظام سے وہ لوگ بھی میرا کہنا قبول کرین سب نے اس رائے کو
پسند کیا اسی وقت سب تخت سے انتظام مین مصروف ہوئے ہفت زنار نے داروغہ کو رخصت کیا موقع پاکے جہانگرد
نقلی کو پیٹھ پر لادا جس حجرے مین ہفت زنار اصلی کو دبا دیا تھا وہان آیا اسکو نکالا جہانگرد کی صورت بنایا
جہانگرد نقلی کو زمین مین دبا دیا ہفت زنار اصلی کو بشکل جہانگرد لاکر قید پہنا کر ڈالدیا اتنے عرصہ مین
ملازمین حاضر ہوئے سب نے اجازت چاہی ہفت زنار نے سبکو اندر بلایا سب نے کہا تخت تیار ہی سبکو آپکا انتظار
ہی ہفت زنار نقلی نے سب سرداران اسلام کو اپنے ہمراہ لیا ملکہ سحر نگاہ کو بھی اشارہ کیا وہ کمرے سے باہر آئی غرضکہ سبکو
تخت پر بٹھایا اور خود بھی ایک کرسی بچھا کر تخت پہ بیٹھا ایک کرسی پر ملکہ سحر نگاہ کو بٹھایا جہانگرد نقلی کو بھی
اپنے پانون کے پاس لٹا لیا ساحرون نے بزور سحر تخت اٹھایا تخت لیکر ایوان آتش حصار کے باہر آئے اور
سرحد بیت الاصنام مین داخل ہوئے ملکہ سحر نگاہ کو سحر یاد آیا شکر خدا کیا ساحرون نے عرض کی اب تخت
کو کہان پہنچائین ہفت زنار نے کہا ملکہ سحر نگاہ پتہ بتائینگی یہان ایک جگہ ہی جہان میری ایک تصویر نصب ہی وہان
اس تخت کو لیچلو سحر نگاہ نے پتہ بتایا ساحر تخت وہان لیکر آئے لوگون نے جو کیفیت دیکھی سب کھڑے ہو گئے
خاک پر سب نے اپنے سر رکھدیے اسوقت مشیر جادو کو خبر ہوئی کہ آج خداوند نے خود قدم رنجہ فرمایا ہی اور بہت
سے لوگ ہمراہ ہین سحر نگاہ قدرت کے پاس ایک جواہر نگار کرسی پر جلوہ افروز ہین مشیر جادو اسی وقت دوڑا
آتے ہی ہفت زنار کے قدمون پر گر پڑا ہاتھ باندھ کے عرض کی کل شب سے غلام کئی مرتبہ شبیہ قدرت
کے حضور مین حاضر ہوا مگر کچھ جواب نہ پایا قربانی بھی چڑھائی منت بھی کی مگر تصویر گویا نہین ہوئی غلامون
کو بہت خیال تھا سب خائف تھے کہ خداوند آزردہ ہو گئے ہین دیکھیے اب کیا ہوتا ہی اسوقت آپکی تشریف آوری
سے رفع انتشار ہوا ہفت زنار جادو نے کہا ای مشیر جادو مین خود آنے والا تھا اسوجہ سے شبیہ قدرت کو مین نے
منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دے اب مین اسی جگہ رہونگا اور اس تصویر کو ہمیشہ کے واسطے خاموش کر دونگا یہ کہکے
مشیر جادو سے کہا اب ہم سحر نگاہ سے بہت خوش ہین اسکا مرتبہ بھی بڑھا دیا اور اسکو ہمنے کل انتظام قدرت سپرد
کیا انھون نے وعدہ کیا ہی کہ بقیہ سرداران اسلام کو بھی ہم گرفتار کرا دینگے قدرت نے جتنے سردار گرفتار
کرائے تھے انکے دلون مین ایسی بات قایم کر دی کہ سب نے اسلام سے یکقلم انکار کیا مگر وہی عیار ہی جسکو تم
اپنے ہمراہ لائے تھے اسنے قدرت کو دھوکا دینا چاہا تھا اسواسطے اسکا قتل کرنا قدرت کو منظور ہی جو لوگ
ایوان آتش حصار سے اسکے ہمراہ آئے تھے وہ اسکی تقریر سنکر آپس مین کہنے لگے کہ واقعی ہفت زنار جادو نے
خوب انتظام کر رکھا تھا بیت الاصنام اسکے قبضے مین اگر نہ ہوتا تو ضرور مسلمانون کی تدبیر کارگر ہو جاتی اور راستہ
ایوان آتش حصار کا معلوم ہو جاتا ایک بھی گرفتار نہ ہوتا یہان تو سب یہ تقریر کر رہے تھے ہفت زنار جادو نے سحر نگاہ
سے مخاطب ہو کر کہا اب ہمکو سرداران اسلام کے پاس لیچلو ہم وہان پہونچ کے ان لوگون سے کچھ باتین کرین اور
سب کے دلون سے اسلام کو نکال ڈالین سحر نگاہ نے کہا قدرت میرے ہمراہ چلین مین ابھی سب کا پتہ لگا کے
دیتی ہون ہفت زنار نے سب سردارون کو ہمراہ لیا ساحر بھی اسکے ساتھ چلے ہفت زنار نے کہا تم لوگ یہین
قیام کرو وہان چلنے کی ضرورت نہین ہی سب ساحر وہین ٹھہرے مشیر جادو نے اجازت چاہی ملکہ سحر نگاہ نے
اشارہ سے منع کیا ہفت زنار نے کہا تمھارے آنے کی ابھی ضرورت نہین ہی تم یہان ٹھہرو جہانگرد کو ملکہ سحر نگاہ
نے اپنے باپ کے ملازمین سے لے چلنے کا اشارہ کیا انھون نے ایک ڈولی پر ڈال لیا ملکہ سحر نگاہ اور ہفت زنار نقلی

اور سرداران اسلام جو ایوان آتش حصار سے ہمراہ آئے تھے روانہ ہوئے ملکہ سحر نگاہ تھوڑی دیر مین ایک میدان وسیع مین پہونچین ساحرون سے کہا کہ جہانگرو کی ڈولی رکھدو اور جلد یہان سے چلے جاؤ ساحر وہان ڈولی رکھکر روانہ ہوئے ملکہ نے ایک درخت کی جانب نگاہ کی ایک طائر سامنے سے آیا ایک کنجی ملکہ کے سامنے پھینک دی ملکہ نے کنجی اٹھالی ایک کنوان سامنے نظر آتا تھا اسکے قریب پہونچین قفل کھولکر تختہ اٹھایا زینہ نظر آیا ملکہ نے ہفت زنار نقلی سے کہا تم آگے چلو ہفت زنار نے کہا مین راہ سے ناواقف ہون پہلے تم چلو تمھارے ہمراہ سب آئینگے ملکہ زینہ سے اترین ہفت زنار نقلی بھی ساتھ ہوا سب سردار بھی چلے ہفت زنار نے کہا قیدی کو یہان نہ چھوڑو ملکہ نے کہا پلٹ کے دیکھو ہفت زنار نے مڑکے نگاہ کی کہا ملکہ غضب ہوا قیدی غائب ہوگیا ملکہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمکو وہین ملجائیگا ہفت زنار نقلی باتین کرتا ہوا سب سردارون کے زینہ سے نیچے اترا عمارات خوب اور مکانات مرغوب کے نظارہ سے طبیعت شاد ہوتی ایک طرف گوشہ باغ مین جو نگاہ کی دیکھا امیر الزمان نامدار ایک جواہر نگار کرسی پر رونق افروز ہین مگر فکر سے سر بزانو بیٹھے ہین قدم کی آہٹ جو پائی شاہزادہ نے گردن اٹھائی ملکہ سحر نگاہ اور اپنے سردارون کو جو آتے دیکھا شاہزادہ کی باچھین کھل گئین کرسی پر سے اٹھکر ملکہ کے قریب آئے کہا واقعی تمنے کار نمایان کیا سب سردارون نے امیر الزمان نامدار کو سلام کیا ہفت زنار نقلی نے بھی سلام کیا ملکہ سحر نگاہ نے عرض کی ای شہریار مین نے کچھ کام نہین کیا مین خود مبتلاے بلا تھی واقعی آپ جہانگرو کی جو بیجا تعریف فرماتے تھے بہت سی باتین میرے قیاس مین نہ آتی تھین آج انکی کارروائی دیکھکر ہوش اوڑگئے آپکے فرمانے سے کچھ زیادہ انکے کمالات ہین امیر الزمان نے کہا جہانگرو کہان ہے ملکہ نے ہفت زنار کیطرف اشارہ کیا امیر الزمان نے دوڑ کے گلے سے لگالیا کہا ای جہانگرو تمھارے اس کارنمایان کی کیا تعریف کیجائے جہانگرو نے ملکہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا امیر قیدی دلوادیجے ملکہ نے اسی وقت آواز دی ایک نقابدار قیدی کو لیے ہوئے آیا امیر الزمان اور سب سردارون نے دیکھا کہ جہانگرو کی صورت ہے سب نے کہا یہ کیا حرکت ہے جہانگرو نے کہا ابھی آپ لوگ اس معاملے مین دخل نہ دین یہ کہکے رسیان نکال کر سب نے دیکھا کہ جہانگرو نقلی کی مشکین باندھین اور ایک درخت سے باندھ دیا اپنا منہ دھوکر صورت اصلی ظاہر کی اپنا لباس پہنکر جہانگرو کو بھی ہیئت اصلی پر لایا دماغ سے بیہوشی کی پٹی اتاری زبان مین سوئن دیکھ لیا پھر ہوشیار کیا تازیانہ ہاتھ مین لیکر کھڑا ہوا قلم دوات سامنے رکھا اب جو آنکھ کھلی تو ہفت زنار جادو نے اپنے کو اسیر پایا گھبرایا جہانگرو نے اس سے کہا اب اسلام قبول کرنے مین تجکو کیا عذر ہے ہفت زنار نے جو اپنے تئین اس حالت مین پایا اسکو سکتہ ہوگیا مگر اسلام اسنے قبول نکیا جہانگرو نے اسکی مشکین سیدھی رہنے دین ملکہ سحر نگاہ سے مخاطب ہوکر کہا آپکے والد مغیر جادو کے پاس اب مین اسکو لیجاؤنگا اور انھین اسکی یہ جانفشانی دکھاؤنگا دیکھون وہ کیا فرماتے ہین سحر نگاہ نے کہا انکے پاس جانا بیکار ہے مین خود انھین یہان لاؤنگی اسکی حالت دکھاؤنگی جہانگرو نے کہا آپ جلد تشریف لیجائیے اور انکو اپنے ہمراہ لائیے ملکہ اسی وقت روانہ ہوئین اور مغیر جادو کو اپنے ہمراہ لیکر دم بھر مین واپس آئین مغیر جادو نے جو یہ واقعہ دیکھا حواس منتشر ہوگئے دوڑ کے امیر الزمان کے قدمون پر گر پڑا عرض کی ای شہریار مین بصدق دل ایمان لاتا ہون واقعی پروردگار عالم نے آپکو اقبال مند کیا ہے شاہزادہ نے مغیر جادو کا سر قدمون سے اٹھایا اپنے پاس بٹھایا امیر الزمان نے فرمایا کہ ہفت زنار جادو کا زندہ رہنا اچھا نہین یہ اسلام سے انکار کرتا ہے اور یقین بھی نہین کہ مسلمان ہوجائے جہانگرو نے اتمام حجت کیواسطے پھر اس سے تین مرتبہ کہا جب اسنے قبول نہ کیا تو امیر الزمان نامدار نے حکم قتل دیا جہانگرو نے وہان سے گوشہ باغ مین لاکر اسکو بٹھا کر گردن پر تلوار لگائی سر کٹ گیا تمام باغ مین تاریکی چھاگئی ہوائے تند چلنے لگی آوازین مہیب آنے لگین بجلیان کوندہ کوندہ کر گرنے لگین بہت دیر تک یہ طوفان

عظیم برپا رہا جب وہ تاریکی دور ہوئی تو ایک آواز مہیب آئی کشتی مرا نام من سمفت زنار جادو بود اس آواز کے آتے ہی ایک اور
آواز ایسی سخت آئی کہ ہر ایک کو گمان ہوا زمین پھٹ گئی یا کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ گیا ملکہ سحر نگار سے امیر الزمان نے فرمایا
ملکہ یہ صدا کیسی ہے ملکہ نے عرض کیا اے شہریار معلوم ہوتا ہے کچھ اسکی ساختہ عمارت وغیرہ تھی وہ منہدم ہو گئی جب دیر کے بعد تسلط
ہوا تو مشیر جادو نے کہا اب مین جاتا ہون باہر کی خبر لاتا ہون دیکھون جہان اسکی شبیہ رہتی تھی وہان کیا حالت ہوئی ملکہ نے
کہا مین بھی آپکے ساتھ چلونگی مشیر جادو نے ملکہ کو بھی ہمراہ لیا امیر الزمان نامدار نے فرمایا ہم بھی چلین گے سب سردار بھی
ہمراہ ہوئے وہان سے باہر آئے اب جو سب نے ایوان آتش حصار کی جانب نگاہ کی تو نہ وہ آگ کی خندق نظر آئی نہ عمارت
دکھائی دی ایک میدان وسیع سبکو نظر آیا وسط میدان مین ایک چاہ عمیق دکھائی دیا امیر الزمان نامدار نے فرمایا یہ چاہ
عمیق کیسا ہے مشیر جادو نے عرض کی یہ طلسم دار الضیا کا راستہ ہے اسی کی حفاظت کے واسطے سمفت زنار جادو نے
یہ کرشمہ تیار کیا تھا اے شہریار آپ نے قتل سمفت زنار مین جلدی کی ایک شخص بچ کر نکل گیا عجیب نہین جو وہ کچھ فساد
برپا کرے اور طلسم مین پہونچکر سب کیفیت زبان پر لائے وہان سے ہلوگون کو جان بچانا دشوار ہوگا امیر الزمان نے
فرمایا تم خاطر جمع رکھو ہراسان نہ ہو کسی کی کیا مجال جو تمکو آزار پہونچائے یا تمہارے سفر کی طرف آنکھ اٹھائے
اگر خدا نے چاہا تو اسی طرح سب کو زیر کر لوگے تم نہ گھبرانا خیال فاسد اپنے دل مین نہ لانا یہی ذکر کرتے ہوئے
امیر الزمان نامدار مشیر جادو کے مکان پر آئے مشیر جادو نے شاہزادہ کو بڑے اعزاز و افتخار سے اپنے
مکان مین لیجاکر بٹھایا اپنی بی بی کو حاضر کیا اسنے بھی اسلام قبول کیا سب لوگ سامان دعوت مین مصروف ہوئے
مشیر جادو امیر الزمان کی خدمت مین حاضر رہا شاہزادے نے فرمایا اے مشیر جادو تمنے کیا کہا تھا کہ ایک شخص
یہان سے نکل گیا اور جان سلامت لیگیا وہ کون تھا مشیر نے عرض کی اے شہریار وہ قہرمان جادو تھا زنار جادو
اسکو اپنا معتمد خاص جانتا تھا اور بہت مانتا تھا جس وقت اسکے مرنے کی آواز سنی ہوگی ضرور تصویر کے پاس آیا ہوگا
وہان اسنے مرحلے کے ساحرون کو پایا ہوگا اور ساحر تو گھبرا گئے ہونگے مگر اسنے سب کو جمع کیا ہوگا خود ایوان
کے اندر پہونچ گیا ہوگا اسی کی رائے سے سب جانب طلسم روانہ ہوئے ہونگے اگر وہ نہ ہوتا تو ایک کی ہمت نہ
پڑتی کہ جانب طلسم جائے سب یہین رہتے یا آپکی اطاعت قبول کرتے یا مارے جاتے مجھ سے خود غلطی ہوئی
اسوقت خیال نہ آیا ورنہ قبل قتل ہونے ہفت زنار کے مین اسکو گرفتار کر لیتا اب وقت ہاتھ سے نکل گیا
امیر الزمان نے فرمایا اسکی ہوس بیکار ہے مگر یہ بتاؤ کہ طلسم دار الضیا یہان سے کتنی دور ہے اور وہان کے حالات
سے تمکو کسقدر آگاہی ہے مشیر جادو نے عرض کی غلام وہان کے حال سے مطلق ماہر نہین یہ سنا کرتا ہون کہ طلسم
دار الضیا یہان سے کئی ہزار منزل ہے اور راستہ بہت مخدوش ہے درمیان مین ایک دریائے ناپیدا کنار ہے اس سے
عبور دشوار ہے شاہزادہ نے فرمایا کیا یہان کوئی واقف کار طلسم موجود نہین ہے جس سے وہان کے کچھ حالات
دریافت کرتے مشیر جادو نے ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار آپ وہان کے حالات کیون دریافت فرماتے
ہین کیا حضور وہان تشریف لیجائینگے غلام نے سنا ہے کہ اب تو آپکا ارادہ جانب ایوان نہطاق ہے جب آپ وہان
تشریف لیجائینگے اور نہطاق کو فتح کرینگے وہان سے طلسم دار الضیا بھی بہت قریب ہے امیر الزمان نامدار نے
فرمایا شاید اسطرف جانے کی رائے ہو جائے اسواسطے راز دریافت کر لینا اچھا ہے مگر تمہاری زبانی معلوم ہوتا ہے
کہ یہان کوئی واقف کار موجود نہین کچھ مضائقہ نہین ہے اگر ایسا وقت پیش آیگا غیب سے سب سامان ہو جائیگا
راستہ بھی آسانی سے ملیگا وہان تک پہونچنے کی فکر اسوقت بیسود ہے جائینگے غرض سب امور ہماری مرضی کے موافق انجام پائینگے

مگر اب یہان سے ہمکو جلد روانہ ہونا چاہیے زیادہ توقف اچھا نہین ایسا نہ ہو اور لوگ ہمسے پہلے طلسم نہ طاق پر پہونچ
جائین اور ہمارے تاخیر کرنے سے سب کو انتشار ہو کیونکہ ہمنے سب کے پہلے لشکر اسلام سے روانہ ہونا پسند کیا کسیکا
ساتھ نہ دیا یقین ہے اور لوگ بھی روانہ ہوگئے ہونگے کسی دوسری راہ سے قریب طلسم پہونچے ہون مشیر جادو نے
عرض کی شہریارا ابھی طلسم تک کسی کی رسائی نہوئی ہوگی آپ نے تو اسقدر راہ بھی طے کی اور لوگون کا تو یہان تک
پہونچنا محال ہوگا یہ راستہ بہت مخدوش تھا ہزارون طرح کے خوف و خطر تھے مگر اس سے زیادہ قریب نہ طاق
کے جانے کا راستہ دوسرا نہین ہے امید ہے کہ سب سے پہلے حضور ہی طلسم مین داخل ہونگے امیر الزمان نامدار تھوڑی
دیر یہ باتین کرتے رہے جب رات زیادہ گذر گئی مشیر جادو نے ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور رات بہت آگئی ہے اور
سرداران اسلام نے آج بہت زحمت اٹھائی ہے جو مناسب ہو وہ حکم فرمایے استراحت فرمانا مناسب ہے شاہزادے نے مشیر جادو کا
کہنا قبول فرمایا بعد فراغت طعام شاہزادہ خوابگاہ مین تشریف لایا سب سردار بھی اپنے اپنے بستر پر گئے مشیر جادو بھی رخصت
ہوکر اپنی خوابگاہ مین گیا مگر سحرنگاہ بھی اپنے محل مین تشریف لائین شب کو سب نے آرام کیا صبحکو امیر الزمان نامدار بیدار ہوئے مشیر جادو سلام کو حاضر ہوا
اور سب سردار بھی آگئے مگر ملکہ سحرنگاہ کو عرصہ ہوا شاہزادہ گھبرایا مشیر جادو سے فرمایا ابتک ملکہ نہین آئین نہ کسیکو یہان بھیجا نہین معلوم مزاج
عالی کیسا ہے مشیر جادو نے عرض کی اے شہریار کل آپنے بھی بہت تکلیف اٹھائی ہے اور ان آتش حصار سے بہت مضمحل ہوکر آئی تھی یقین ہے
جاگنے مین عرصہ ہوا خادم ابھی اطلاع دیتا ہے بہت جلد خدمت والا مین حاضر ہونگی یہ کہکے مشیر جادو نے ایک چوبدار کو طلب کیا فورا حکم
دیا کہ ملکہ کی ڈیوڑھی پر جا بے حلد انکی خبر لائے چوبدار اسیوقت روانہ ہوا تھوڑی دیر مین بدحواس واپس آیا مشیر جادو نے پوچھا خیر تو
ہے چوبدار نے ہاتھ باندھ کے عرض کی ملکہ کا پتہ نہین شب کو جب آپکے یہان سے تشریف لیگئین اپنے محل مین آرام فرمایا صبحکو کسی نے بستر
خواب پر نہ پایا یہ سنکر مشیر جادو کے حواس باختہ ہوگئے امیر الزمان نامدار بھی گھبرا گئے حالت اضطراب مین یہ بیت زبان پر لائے ؎
اگر یہ جانتے تو اسطرح ہمسے جدا ہوگا ٭ نکرتے روے تابان پر ترے ہرگز نظر پہلے ٭ مشیر جادو سے ضبط نہوا آنسو نکل پڑے شاہزادہ
کے قریب آیا قدمون کی طرف سر جھکایا عرض کی اے شہریار غضب ہوا چراغ گل ہوگیا میری آنکھون مین اسوقت زمانہ سیاہ ہے
قلب مضطرب مائل نالہ و آہ ہے امیر الزمان نے فرمایا اے مشیر جادو صبر کرو اسقدر نہ گھبراؤ اگر خدا نے چاہا بہت جلد ملکہ کا پتہ لگائینگے
تمسے ملائینگے تم ہرگز گھبرانا خیال فاسد نکرنا مشیر جادو نے عرض کی اے شہریار یہ سب قہرمان جادو کی فتنہ پردازی ہے اسیکی حیلہ سازی
ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلسم دار الضیا مین پہونچا اور سب حال بیان کیا یہ تو اسکو معلوم تھا کہ سحرنگاہ نے اہل اسلام کی اطاعت قبول کی وہان
جاکر اسکی شکایت کی ہوگی وہان سے بادشاہ طلسم نے ساحرونکو بھیجا ہوگا ملکہ کو وہی اٹھا لیگئے ہونگے نہین معلوم وہ لوگ کسطرح پیش آئین ملکہ کو
زندہ رکھین یا قتل کرین امیر الزمان نامدار نے حکمدیا کہ سب سردار اسی وقت سامان سفر درست کرین اب جب تک ہم ملکہ کا پتہ نہ لگائینگے
چین نہ آئیگا اضطراب قلب بڑھتا جائیگا سب سردار اسی وقت مصروف انتظام ہوئے مشیر جادو نے عرض کی اے شہریار
آپ نے جو تشریف لیجانے کا ارادہ کیا ہے تو پہلے یہ فرمایئے کہ راہ سے سب ناواقف ہین کیونکہ طلسم دار الضیا یہان سے
بہت دور ہے یہ بھی سنا ہے کہ راستے مین بہت کچھ آفت و بلا کا سامنا ہے امیر الزمان نے جوابدیا کہ اے مشیر جادو تم خاطر جمع رکھو ہر حالت
مین خدا مالک ہے کسیکی مجال نہین جو کسیکو زحمت پہونچا سکے تم میرے ہمراہ چلو راہ کا بھی پتہ ملجائیگا ہر جگہ وہی حافظ حقیقی بچائیگا یہان
تو سامان سفر درست ہونے لگا مشیر جادو نے اپنی بی بی سے جاکر سب کیفیت بیان کی اسکو فرط ملال سے جینا محال ہوا برا حال ہوا
تڑپنے لگی مشیر جادو نے سمجھایا کہ ملکہ خاطر جمع رکھو شاہزادہ نے عزم سفر کیا ہے تلاش ملکہ کے واسطے آمادہ ہین یقین ہے خدا
فضل کریگا جلد پتہ ملجائیگا ہمکو تو اسوقت امیر الزمان نامدار کا تشریف لیجانا ناگوار ہے مگر کیا کرین مجبوری ہے شاہزادہ کو تمسے زیادہ
ملال ہے اور یہی خیال ہے کہ کہین جلد پتہ ملے ہمسے اسقدر کوشش بھی نہوتی بھلا طلسم دار الضیا مین کیونکر جاتے اور کسطرح پتہ

لگاتے یہ انھین لوگون کی ہمت ہی جو بڑے بڑے ساحران نامی سے مقابلہ کرتے ہین اور سبکو زیر کر کے اپنا مطیع بنا لیتے ہین دنیا مین ایسے زیادہ اقبال مند لوگ اسی سے زیادہ دلیر دوسرا نہین انھین لوگون پر ہمت وجرأت ختم ہی مشیر جادو نے دیر تک اپنی بی بی کو سمجھایا پھر وہان سے امیر الزمان نامدار کی خدمت مین آیا شاہزادہ فرط ملال سے بیقرار تھا مگر ضبط سے کام لیا بار بار یہی حکم دیا کہ اب سب جلد تیار ہو جائین عرصہ نہ لگائین سردارون نے جو شاہزادہ کو اسدرجہ مضطرب پایا بہت جلد سب تیار ہو گئے جہانگرو نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی حضور لشکر تیار ہی آپ کا انتظار ہی امیر الزمان نامدار نے قدم آگے بڑھایا مرکب طلب فرمایا مشیر جادو کو ہمراہ لیا اور وہان سے بقصد طلسم دار الصفا مع مشیر جادو و جملہ سرداران سپاہ مع خیمہ و خرگاہ کوچ کیا انکا ذکر وقت مناسب پر کیا جائیگا اب کیفیت ان ساحرونکی عرض کیجاتی ہی جو ہفت زنار جادو کے ہمراہ آئے تھے اور تخت اڑا کر ایوان آتش حصار سے باہر لائے تھے جب انھون نے ایوان آتش حصار کو منہدم ہوتے دیکھا اور ہفت زنار جادو کے مرنے کی آواز سنی سب گھبرا گئے ایک لمحہ وہان ٹھہرے مرز و سحر اسیوقت راہی ہوئے آپسمین سب نے کہا جلدی ایوان کے اندر چلو اور ساحرونکی خبر لو دیکھو ان پر کیا گذری زندہ ہین یا وہ بھی جان سے گذر گئے تعجب کی بات ہی ہفت زنار جادو نے اتنا بڑا کام کیا سب مسلمانون کو اسیر کر لیا نہین معلوم کیا واقعہ گزرا جو اسطرح مار ڈالا گیا کسی سے جنگ بھی تو نہین ہوئی اگر کسی سے لڑائی ہوتی تو ضرور ہمکو بھی معلوم ہوتا اسکی مدد کو جاتے حق اوسکے آسکو اس آفت سے بچاتے اب کیا منہ لگاکے طلسم مین جائینگے اور بادشاہ کو کیا شکل دکھائینگے یہ کہتے ہوئے ایوان کے اندر داخل ہوئے یہان سب عمارت منہدم ہو چکی تھی ساحران ایوان حیران تھے چارونطرف گھبرائے ہوئے پھر رہے تھے کہ ان لوگون کو جو آتے ہوئے دیکھا سب نے گھبرا کے پوچھا ارے اسطرف آؤ جلدی بتاؤ ہفت زنار جادو کو کس نے مارا بیت الانبیا مین کون ایسا ساحر زبردست تھا جسنے اس سے مقابلہ کیا یا مسلمانون مین سے کسی نے اسکی جان لی ان ساحرونکی جو بھاگے ہوئے گئے تھے کہا ہمین خود اس بات کا تعجب ہی کہ ہفت زنار جادو کو کس نے قتل کیا وہ وہان پہونچ کے ہمسے جدا ہوئے ایک قیدی کو لیکر مشیر جادو کے ہمراہ گئے اور سب مسلمان بھی انکے ساتھ تھے مشیر جادو کی دختر سحر نگاہ بھی ہمراہ گئی اسنے کہا تھا جہان مسلمان پوشیدہ ہین مین وہان لیچلونگی سبکو گرفتار کرا دونگی ہمنے بہت کہا کہ ہم بھی ہمراہ چلین مگر ہفت زنار نے قبول نہ کیا تنہا سب کے ہمراہ گئے تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی تاریکی چھائی ہمکو معلوم ہوا کہ کسی نے انکو قتل کیا وہان ٹھہرنا مناسب نہ جانا فرار پر قرار کیا یہان بھاگ کر آئے اب جو سمجھ تم کہو وہ کرین بادشاہ کے حضور مین چلین یا یہان ٹھہرین بعض نے کہا یہان ٹھہرنا بیکار ہی اگرچہ راستہ طلسم کا کھل گیا ہی مگر ہم اسکی کیا نگہبانی کر سکتے ہین مناسب یہ ہی یہان سے مرحلہ اصلابیہ قریب ہی وہان چلین اصلاب جادو سے سب کیفیت بیان کرین وہ بھی ساحر زبردست ہی ہفت زنار جادو سے اسکو ہر طرح فضیلت ہی یہان وہ ہزار ساحرون سے نگہبانی کرتا تھا وہان فوج بیشمار موجود ہی اسکے علاوہ اسکے عجائبات سحر بھی وہان ایسے ہین کہ اچھے اچھے ساحرون کی سمجھ مین نہین آتے ہین سب اسکے نام سے تھراتے ہین کوئی اسکے مقابلے مین نہین آتا اسکو یہ قوت حاصل ہی کہ جو اسکے مقابلے کو آئے اسکی نصف طاقت بزور سحر صلب کر لیتا ہی اسکے علاوہ اور بہت سی قوتین اسکو حاصل ہین مناسب ہی کہ اسکے پاس چلو سب کیفیت بیان کرو وہ ابھی راہ طلسم کو پوشیدہ کر دیگا اسوقت تک اگر مسلمان سرحد مین داخل بھی ہو جائینگے تو وہ مقابلہ کر کے سبکو گرفتار کر لیگا یا قتل کر ڈالیگا یہ صلاح کر کے سب ساحر اسطرف روانہ ہوئے مرحلہ اصلابیہ یہان سے دس دن کی راہ تھی ساحرون نے کسی جا مقام نکیا دو دو روز کا راستہ ایک ایک دن مین طے کر کے لیئے دو منزلہ کرتے ہوئے پانچوین روز مرحلہ مین پہونچے اصلاب جادو کو خبر کرائی اسنے سبکو سامنے بلایا ہراسان دیکھکر خود بھی گھبرایا کہا ارے خیر تو ہی ہفت زنار جادو کیسے ہین تم لوگ اسقدر متوحش کیون ہو مرحلہ کو تنہا کیون چھوڑا ہفت زنار کی اطاعت سے کیون منہ موڑا سب نے کہا اے سردار غضب ہو گیا کوہ الم اور آسمان غم پھٹ پڑا

ہفت زنار جادو کو نہین معلوم کسنے قتل کیا ایوان آتش حصار منہدم ہوگیا اصلاب جادو نے انگشت حیرت دانتون مین دبائی کہا ہائے
یہ کیا کہتی ہو ہوش مین آؤ کسکی مجال تھی جو ہفت زنار جادو کو قتل کرتا کیا وہ سحر مین کسی سے کم تھا اور اگر ایسا بھی ہوتا تو تم لوگ اُسکی مدد کرتے
جو بلا مرحلہ پر نازل ہوئی اسکو رد کرتے کچھ خلاصہ کیفیت بیان کرو مجھکو کمال تعجب ہے سخت حیرت ہے ساحرون نے سب کیفیت بیان کی اور
اصلاب جادو کی آنکھون مین دنیا اندھیر ہوگئی سب ساحرون کی طرف دیکھکے کہا تمنے برا کیا جو مرحلہ کو تنہا چھوڑا وہین موجود رہتے
اگر مسلمان آتے تو اُنسے مقابلہ کرتے ہر طرح سے راہ طلسم چھاننے نتیجہ یہ ہوتا کہ لڑکر مر جاتے تو بھی نیکنام مشہور ہوتے تمھاری اولاد کی
پرورش ہوتی صفحہ دنیا پر نام رہجاتا خیر خواہی مین فرق نہ آتا اب تم نمکحرام مشہور ہو جاؤگے اور سخت سزا پاؤگے مین کسی کی امداد کا محتاج
نہین کسی چیز کی مجکو احتیاج نہین مین ابھی جاتا ہون اور سحر نگاہ کو قید کرکے لاتا ہون یہ سارے فساد اُسی کے پھیلائے ہوئے ہین اسی نے ہفت زنار
کو قتل کرایا اور مسلمانونکو اپنے مکان مین چھپایا پہلے اُسی کو اسیر کرکے لاؤنگا سب کیفیت دریافت کرونگا پھر جو مناسب ہوگا مسلمانون
کی بھی تدبیر ہو جائیگی پہلے یہی گیسو بریدہ اپنے کیے کی سزا پائیگی یہ کہکے سر پر تاج کج کیا زمین پر چھٹکی دیکر بلند ہوا سب ساحر اسکے رعب
جلال سے تھرا گئے آپسمین کہا ہم کہتے تھے کہ اصلاب جادو ساحر زبردست ہے ہفت زنار سے زیادہ قوت و قدرت رکھتا ہے اسکو
مرحلہ دار کون کہ سکتا ہے اس ملک کا بادشاہ ہے مگر ہم سب آزردہ ہے دیکھین کیا سزا دیتا ہے اور کسکو نگر قصاص لیتا ہے مگر حتی الوسع
منت کرینگے سر قدمون پر دھرینگے خطا معاف کرائینگے سفارش ٹھہرائینگے یقین ہے اسکو رحم آجائے خطا بخشدے قصاص نہ لے اگر یہی
آزردگی ہے تو زندگی دشوار ہو جائیگی کوئی تدبیر نہ آئیگی بادشاہ بھی نہ چھوڑیگا جو کچھ اصلاب جادو کہیگا وہی ہوگا یہان تو سب ساحر
گفتگو کر رہے تھے کہ آسمان پر سناٹا ہوا سب کے دل بھرا گئے ہر ایک سنبھل کے بیٹھ گیا دیکھا آگے آگے اصلاب جادو اسکے عقب مین ایک
ساحر قوی ہیکل مہیب صورت سحر نگاہ کو دوش پر ڈالے زمین پر اُترا ساحرون نے اصلاب جادو کی تعظیم کی تعریف کرنے لگے
اگر دان ہونے لگے سب نے یکزبان ہوکر کہا اب آپ ہم لوگون کی جان بچائیے پہلے خود ہمارا قصور معاف کیجیے پھر بادشاہ سے
تقصیر معاف کرائیے اصلاب جادو نے جواب دیا دیکھا جائیگا ابھی معذرت خواہی کا موقع نہین تم لوگ خاطر جمع رکھو جب مین بادشاہ کے حضور
مین جاؤنگا تم سب کی خطا معاف کراؤنگا ابھی مجکو مسلمانونکی تدبیر کرنا ہے اور شیر جادو وغیرہ کو بھی اسیر کرنا ہے تھوڑی دیر مین ادھر
جاؤنگا راہ طلسم جو ایوان آتش حصار کے منہدم ہونے سے کھل گئی ہے اسکو پوشیدہ کراؤنگا شاید سلطان سحرت آنے کا ارادہ کرین
تو انکو راہ نہ ملے پھر مین بیت الاصنام مین چند ساحرونکو لیکے جاؤنگا سبکو اسیر کر لاؤنگا ابھی سحر نگاہ سے کل کیفیت دریافت
کرلون اور اسکو اسکی خطا کی سزا دے دون دیکھون یہ کیا بیان کرتی ہے اگر اپنی حرکات سے باز آئیگی تو ضرور رہائی پائیگی ورنہ اسیوقت
قتل کردونگا اسکے خون مین اپنا خنجر بھر دونگا اسنے غضب کیا ہفت زنار جادو کو قتل کرادیا ساحرون نے کہا آپ ہرگز یہ ارادہ نفرمائیے
سحر نگاہ راہ راست پر نہ آئیگی اور حیلہ سازی کرکے یہان سے بھی نکل جائیگی مناسب ہے کہ اس سے پہلے کل کیفیت دریافت فرمائیے
پھر اسکو اسیر رکھیے یا قتل کیجیے آزادی اسکے واسطے مناسب نہین اسی نے ہفت زنار جادو کو اپنے دام تزویر مین پھنسایا اور
انکو اپنے مکان پر لیجاکر قتل کرایا اصلاب جادو نے کہا ہفت زنار ناداں تھا اسکے سحر مین استعداد و قدرت نہ تھی جو سحر نگاہ کی باتین
قلبی دریافت کرتا اور اپنی برائی بھلائی دیکھکر ایوان سے باہر قدم نہ دھرتا بادشاہ طلسم نے اسکا انجام پر لگا کرکے یہ حکم دیا
تھا کہ ہرگز ایوان کے باہر نہ جانا اور خلاف حکم ہمارے کوئی بات عمل مین نہ لانا وہ کیون بلا اطلاع ادھر آیا [illegible] اسی وجہ سے قتل ہوا
مین ایسا نادان نہین ہر بات سمجھ کے کرتا ہون مجھسے سحر نگاہ کیا مکر کریگی ایک سحر مین تو سب اپنا عملی قبول دیگی یہ کہکے سحر نگاہ کو
ہوشیار کیا ملکہ کی آنکھ جو کھلی اپنے کو عجب حالت مین پایا خیال کیا کہ مین جاگتی ہون یا خواب مین ہون کہ عجب طرح کے نظارے دیکھتی ہون
ابھی مین شاہزادہ امیر الزمان سے رخصت ہوکر اپنے محل مین آئی تھی یہان مجھے کون لایا اور شاہزادہ کے قدمون سے
کسنے چھڑایا شاہزادہ کا جو خیال آیا اور سب کے چھوٹنے کا ملال ہوا فوراً اشک آنکھون مین بھر آئے یہ دو شعر

زبان پر آئے سے حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد اصلاب جادو نے کہا ای سحر نگاہ کیا تجھ سحر کرنے کا ارادہ ہے چپکے چپکے کیا کہا مجھپر کچھ سحر کیا تو اس سے خاطر جمع رکھو یہان تمھارا سحر کارگر نہوگا کسی پر اثر نہوگا وہ صفت زنار جادو تھا جنے تمھارے واسطے تن دہی مین پھر جان دی اور ہمیشہ کیواسطے بدنامی لی اب صاف صاف بیان کرو کہ اصلی واقعہ کیا ہے صفت زنار جادو کیونکر مارا گیا اور کسنے اسکو قتل کیا وہ تم لوگونکے قابو مین کیونکر آیا اور تم سبنے اسکو بے بس کیونکر پایا جو صفت اسکی جان لی ہمارا بھی خوف نکیا تمہی بیرحمی سے کام لیا ملکہ سحر نگاہ نے کچھ جواب دیا اصلاب جادو نے پھر یہی کہا ملکہ پھر خاموش رہی جب اصلاب جادو نے دیکھا کہ سحر نگاہ حال چھپاتی ہے کوئی بات نہین بتاتی ہے تو غصہ کی حالت مین کہا اے سحر نگاہ آگاہ ہو کہ ابھی تک مین نے تیر بہت رحم کیا ہے اور جبر و قہر سے کام نہین لیا ہے تم میرے قابو مین ہو مین نہین چاہتا کہ تمھین کسی قسم کی ذلت ہو سب سردارونکے سامنے ندامت ہو مناسب ہے کہ سب حال ظاہر کرو مجھکو جلد اس راز مخفی سے ماہر کرو ملکہ نے جو تقریر سنی غصہ آگیا مگر پھر دل مین خیال کیا کہ اگر نہ بتاؤنگی اس راز کو چھپا رکھونگی تو یہ بجبر دریافت کر لیگا اور بند سحر نہار ظلم کے آزار دیگا یہ خیال کرکے کہا ای اصلاب جادو آخر وہ مارا گیا ہے تو اپنے تئین کیا سمجھا ہے مین نے صفت زنار کو کیون قتل کرایا اسکی موت کا وقت آیا سرداران اسلام کے ہاتھ سے مارا گیا جیسا کیا ویسا پایا بیٹھا کیون سرداروں کو اٹھا لایا جب پہلے اسنے شرارت کی تو مسلمانونکو بھی کد ہوئی وہ لوگ بھی درپے آزار ہوئے اپنی اقبال مندی سے صفت زنار جادو کو اسیر کیا جب شستان لوگون کا کہنا نہ مانا تو تہ تیغ شمشیر کیا مدت مدید تک وہ شہرت الانام مین دعوے خدائی کرتا رہا سبکو اپنا مطیع کر لیا ایک تصویر اپنی نصب کرائی سبنے اسکی پرستش کی ہر ایک اسکے نام سے تھرایا کیا بھلا جو لوگ اس سے کیا مقابلہ کرتے یہ انھین لوگونکی ہمت تھی جو اسکو اسیر کرکے زیر تیغ کیا خوف سے کام نہ لیا اگرچہ وہ لوگ سحر کو برا جانتے ہین مگر ساحر انکو اقبال مند اور شجاع سمجھکر انکی بہادری کو مانتے ہین اصلاب جادو نے جو تقریر سنی اسکو اور زیادہ غصہ آیا کہا ای سحر نگاہ جو لوگ سحر سے ناواقف ہین وہ مسلمانون سے ڈرتے ہین انکا کہنا کرتے ہین اگر صفت زنار جادو عقل سے خالی نہوتا تو کیون اپنی جان دیتا اب مسلمانونکا حال کھل جائیگا ہر ایک اپنے کیے کی سزا پائیگا اور ساحرون سے مقابلہ کی ہمت جاتی رہیگی سب یکقلم اپنے دین سے باز آئینگے ہمارے شریک ہو جائینگے سحر نگاہ نے کہا یہ سب خیال خام اور تصور ناتمام ہے کہ جب مقابلہ ہوگا حال کھل جائیگا ابھی جو چاہے خیال کرو مگر وقت مقابلہ جان بچانا مشکل ہوگی اصلاب نے کہا اچھا اب تیرا کیا ارادہ ہے اگر اب بھی تو راہ راست پر آ اور اپنی تقصیرات سے توبہ کر تو ہم حضور بادشاہ مین روانہ کرین وہان سے تیری خطا معاف کرا دین جان بچے گی امان ملیگی دولت ہاتھ آئیگی کسی قسم کی تکلیف نہ پائیگی سحر نگاہ نے کہا جو جسکی قسمت مین ہوتا ہے وہ اٹھا نہین رہتا کسیکی مجال نہین جو کسیکو تکلیف پہونچا سکے ہر حالت مین خدا نگہبان ہے جو تیرے مزاج مین آئے وہ سب میرے ساتھ ادا کرین ہرگز تجھ سے التجا نکرونگی اپنے دین سے نہ پھرونگی اصلاب نے طیش کھا کر کہا اس بد زبان کو یہان سے لیجاؤ زندان خانے مین اسیر کرو اسوقت مجھے اور ضرورت ہے جب اپنے کام سے نجات پاؤنگا پھر اسکو حضور بادشاہ مین روانہ کرونگا ابھی مجھکو ایوان آتش حصار کی طرف جانا ہے راہ طلسم ظاہر ہوگئی ہے اسکو چھپانا ہے اگر مسلمانون نے ادھر آنے کا ارادہ کیا ہو تو انکو اسیر کرکے لاؤنگا پھر سب کی قید اپنے ہمراہ بادشاہ تک لیجاؤنگا یہ کہکر سحر نگاہ کو جانب زندان روانہ کیا اپنے ہمراہ چند ساحرونکو لیکر ایوان شکستہ کی جانب روانہ ہوا اسنے کہدیا تھا کہ سامان سحر جو ضروری ہے اپنے ہمراہ لین تا کہ راہ طلسم اسوقت جسطرح ممکن ہو پوشیدہ کر دیجائے پھر جیسا حکم بادشاہ جم جاہ کا ہوگا اسکی تعمیل کیجائیگی اصلاب جادو ادھر روانہ ہوا تھوڑی راہ طے کی تھی کہ دیکھا ایک ساحر سر گرفتہ الم اسیر سامنے سے چلا آتا ہے اصلاب نے اپنے ساحرونکو حکم دیا کہ اسکے پاس جاؤ ہمارے قریب بلاؤ یہ ساحر ہمارے طلسم کا نہین ہے تعجب کی بات ہے کہ یہانتک کسکی رسائی کیونکر ہوئی اور کہان جاتا ہے یقینی مسلمانون کا طرفدار ہے راہ کا پتہ لگانے جاتا ہے اسکو زندہ نہ چھوڑونگا ابھی قتل کرونگا ملازمین اصلاب اسکے پاس گئے کہا ای شخص تو کون ہے یہانتک تیری رسائی کیونکر ہوئی کسکے حکم سے آیا یہ رستہ تجھکو کسنے بتایا ساحر نے جواب دیا کہ مین تمھارے طلسم کا خیرخواہ ہون لعل رضا ابلہ

ہفت زنار کی پرستش مین اپنی اپنی زندگی بسر کی قہرمان جادو دوسرا نام ہی خداوند ہفت زنار نے مجکو معتمد سمجھا تھا اور بیت الاصنام مین یہ خدمت سپرد فرمائی تھی کہ جو کوئی غیر ملک کا شخص اسطرف آئے اور ایوان کی جانب آنکھ اُٹھائے یا قدم بڑھائے اسکو گرفتار کرکے رکھون اور جب عقاب سفید فرستادہ خداوند میرے پاس آئے اسکو ایوان کے اندر بھیجدون مدت تک اپنی خدمت پر مقرر رہا بہت لوگونکو اسیر کیا ایک روز کچھ مسلمان اسطرف آئے مین نے انکو اسیر کرایا مشیر جادو جو دوسرا معتمد خداوند تھا اُسکی دختر سحر نگاہ نے سبکو میری قید سے چھڑایا خداوند نے اسکو اسیر کیا اسکے دوسرے دن ایوان آتش حصار منہدم ہو گیا قسمت نے ایسی برگشتگی دکھائی کہ میرے کانمین خداوند کے مرنے کی آواز آئی مین گھبرا کر جو اپنے مکان سے باہر آیا تمام عالم کو تاریک پایا جب تاریکی دور ہوئی تو مین نے ایوان آتش حصار کو نہ دیکھا صاف میدان پایا سخت گھبرایا اسطرف کی راہ بہت مشکل ہے یہانتک پہونچا ہون اب طلسم تک جانیکا ارادہ ہے راستہ کھل گیا ہے مسلمان بھی اسطرف آتے ہین لشکر انکے ہمراہ ہے جو سبکا سردار ہے وہ شجاع و جرار ہے سحر اسپر اثر نہین کرتا وہ اگرچہ ساحر نہین مگر کرشمہ بازی سحر سے مطلق نہین ڈرتا اُسکے ہمراہ مشیر جادو بھی آتا ہے اپنے یہان سے اور ساحرونکو بھی لاتا ہے تملوگ جلد سبکو بلاؤ اور اُسکو اسیر کرکے لیجاؤ ساحرون نے کہا تم خاطر جمع رکھو ہمارے ساتھ چلو اصلاب جادو تمکو طلب فرماتے ہین انکو سب باتونکی آگاہی ہے تمسے پہلے یہان خبر آئی ہے وہان کے ساحر آئے تھے اصلاب جادو ایک مجرم کو اسیر کرا لائے ہین اسکو زندان خانے مین بھیجدیا ہے اب اور لوگون کے اسیر کرنے کا قصد کیا ہے قہرمان نے جو سنا اسکے حواس ٹھکانے ہوئے ساحرون کے ہمراہ اصلاب کے پاس آیا جھک کے سلام کیا دعا دیکر سامنے کھڑا ہوا ملازمین اصلاب نے اسکی کل کیفیت بیان کی پھر ہفت زنار کی کیفیت بیان کی کہ وہ جھوٹی خداوندی کرتا تھا ایوان کے باہر جایا کرتا تھا اصلاب نے کہا مجھے اس بیوقوف کی سب کیفیت معلوم ہو چکی ہے اُسی کی اُسنے سزا پائی عبث اپنی جان گنوائی اپنی بیوقوفی سے مارا گیا پھر قہرمان جادو سے مخاطب ہو کر کہا تم خاطر جمع رکھو تمھین ہم بادشاہ کے پاس لیجائینگے عہدہ اعلے مع خلعت و انعام دلائینگے مگر یہ بتاؤ مسلمان کہانتک آئے ہین اور کسقدر لشکر اپنے ہمراہ لائے ہین انکے ہمراہ ساحر کتنے ہین غیر ساحر کسقدر ہین سبکا جو سردار ہے وہ کون ہے کس راہ سے آتے ہین قہرمان نے کہا یہانسے دو منزل پر انکی بارگاہین نصب ہین لشکر بہت ہمراہ ہے بیت الاصنام کے سب حال انکے پیش نظر ہین مگر ان لوگون مین یہ طاقت نہین جو آپسے مقابلہ کرین اور عہدہ برا ہون مسلمان لوگ سحر سے بالکل ناواقف ہین ان سبکا جو سردار ہے امیر الزمان اسکا نام ہے سنا جاتا ہے کہ اُسنے بہت سے بزرگان دین کو آزار پہونچایا ہے سیکڑون طلسم فتح کرکے یہانتک آیا ہے آدمی شجاع معلوم ہوتا ہے اُسکے پاس تحفہ جات ایسے موجود ہین کہ سحر اسپر تاثیر نہین کرتا اصلاب جادو نے کہا اسکی کچھ پروا نہین مین ابھی جاتا ہون اور سبکو گرفتار کیے لاتا ہون ایک سحر مین سبکو بیکار کر دونگا جب لشکر کام نہ دیگا تو خالی سردار کیا کریگا تلوار پکڑ کے اس سے مقابلہ کرونگا یا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا یا زندہ اسیر ہوگا مگر یہ اچھا ہوا جو مجکو اُن لوگون کے حال سے آگاہی ہو گئی ورنہ مین کسی دوسری راہ سے جاتا اور انکو نہ پاتا وہ موقع پاتے آگے بڑھ جاتے گو ہمارا کچھ نہ بنا سکتے مگر مرحلے تک پہونچ جاتے میرے واسطے یہی ذلت کیا کم تھی کہ ہفت زنار جادو قتل ہوا اور ہمنے انکی بیدردی کی مرحلہ اول لوٹ گیا وہان کے ساحرون کا جی چھوٹ گیا راہ طلسم کھل گئی مسلمان یہانتک پہونچ گئے قہرمان جادو نے کہا انکو اگر معلوم ہوتا تو کسیکی اتنی مجال نہ تھی جو اسطرف قدم بڑھاتا اور یہانتک آتا اصلاب جادو نے مقام کرنا مناسب جانا اُسیوقت وہان سے روانہ ہوا جب ایک منزل طے کی تو دیکھا کہ سامنے بارگاہین استادہ ہین لشکر اُترا ہوا ہے شام ہو گئی تھی اصلاب جادو نے اپنے ساحرونکو بلایا کہا اسوقت مقابلہ کرنا اچھا نہین ہے دن بھر کی زحمت اُٹھائی ہے شب بھر یہان آرام کرین صبح سب کو گرفتار کرکے لیچلیں ساحرون نے بھی اسکی رائے کو پسند کیا رات بھر ٹھہرنے کا سامان کر دیا یہان تو یہ حالت ہوئی ادھر لشکر اسلام مین جاسوس نے خبر دی کہ ایک ساحر طلسم کی طرف سے آیا ہے کچھ ساحرونکو اپنے ہمراہ لایا ہے مقابلہ کا ارادہ ہے سامنے میدان مین ٹھہرا ہے امیر الزمان نامدار نے جو خبر پائی مشیر جادو کو بلایا ارشاد فرمایا کہ تم اس ساحر کو جانتے ہو کبھی بیت الاصنام مین دیکھا ہے پہچانتے ہو مشیر نے عرض کی غلام یہان کے ساحرون سے واقف نہین سوا ہفت زنار کے اور کوئی بیت الاصنام مین کہین آیا مین اسطرف جاتا ہون دیکھون کسطرح پر آیا ہے اور کیا کیا سامان سحر ہمراہ لایا ہے امیر الزمان نے فرمایا مناسب ہے

تم اسیوقت جاؤ اور اسکی حالت دیکھو آذر شیر جادو روانہ ہوا یہاں پوشیدہ طور سے آیا دیکھا قہربان جادو ایک تخت کے قریب موجود ہے اور اوس تخت سحر پر ایک ساحر قوی ہیکل تاج جواہر نگار سر پر رکھے بیٹھا اپنی تعریف کر رہا ہے شیخی بگھار رہا ہے شیر دہان نے شہر افروز اگر امیر الزمان کی بارگاہ واپس آیا عرض کی کہ شہر یار میں آپ سے عرض کرتا تھا کہ سب فتنہ پردازی قہربان کی ہے وہ بھی آیا ہے ہمراہ ایک ساحر زبردست کو لایا ہے لشکر اسکے ہمراہ نہیں تھوڑے سے ساحر ہیں ہاں اسباب سحر بہت ہمراہ ہے معلوم ہوتا ہے طلسم کی راہ لیا کرنے جاتا ہے اگر مقابلہ کو آتا لشکر ساتھ لاتا امیر الزمان نے فرمایا جو کچھ ہوگا معلوم ہو جائیگا ہمارے لشکر میں سب تیار رہیں یہ ساحر جائے شکار ہوتے ہین دھوکا دیکر مقابلہ کرنا ان کا شعار ہے ممکن ہے کہ لشکر اپنے ہمراہ لایا ہو اسکو کسی دوسری جگہ چھپایا ہو بروقت مقابلہ وہ لوگ آجاتے ہیں لیکن رہ گزر میں اسواسطے مناسب ہے کہ یہاں بھی سب ہشیار رہیں شیر جادو نے امیر الزمان نامدار کے حکم سے سب کو باہر کیا یہاں سرداران اسلام جنگ کی تیاری کرنے میں مصروف ہوئے اسطرف اصلاب جادو نے جو کثرت لشکر پر نگاہ کی کہا کہ یہاں سے کوئی اسطرف جائے وہانکا قاعدہ قرینہ دیکھ آئے کہ ان لوگونکا کیا ارادہ ہے مجھے دیکھکر خائف ہیں یا آج مقابلہ کی آرزو میں باقی ہے یہ سنکر چند ساحرون نے لشکر اسلام کیطرف رخ کیا اصلاب نے چلتے وقت یہ ان سب سے کہدیا کہ دیکھو بہت ہوشیاری سے جانا اور اگر کسی بلا میں گرفتار ہونا تو ہرگز نہ گھبرانا میں صبح کو سبکو چھڑا دونگا اول تو وہاں کوئی ساحر ایسا نہیں جو تم لوگون سے سحر میں بازی لیجائے مگر ہفت زنار کے واقعہ سے مجکو کان ہو گئے ہیں ساحرون نے کہا آپ نہ گھبرائیں ہم لوگ جاتے ہیں اور ابھی وہانکی خبر لاتے ہیں قہربان جادو نے کہا میں تم لوگون کے ہمراہ چلتا ہون دیکھون کون کون لوگ بیت الاصنام سے ہمراہ امیر الزمان آئے ہیں اور وہ کن کن لوگونکو لائے ہیں اصلاب جادو نے کہا تمھارا جانا بہت مناسب ہے اسواسطے کہ تم وہاں کے ساحرونکو پہچانتے ہو قہربان جادو ستارہ پا کے ہمراہ ہوا تین ساحر اسکے لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوئے آدھی راہ طے کی تھی کہ دیکھا ایک مرد پیر راہ میں بیٹھا ہے قہربان جادو بڑھا کہا اے پیر مرد تم کون ہو کہاں سے آئے ہو یہاں اسوقت کیون بیٹھے ہو بڈھے نے جوابدیا میں بیت الاصنام کا باشندہ ہون جیسے مسلمانون نے وہانکی حالت تباہ کی ہم لوگ ذلیل و خوار ہو گئے سب مسلمان ہمکو آزار پہنچاتے ہیں ہم یہاں سے طلسم کیطرف بھاگے جاتے ہیں وہان جاکر بادشاہ کو سب حال سنائینگے اپنی حالت دکھائینگے فرد فرد کی کیفیت بیان کرینگے ہفت زنار جادو کے حال سے اطلاع دینگے یقین ہے بادشاہ کو ہمارے حال پر رحم آئیگا اور ہمارے شہر کا از سر نو کچھ انتظام ہو جائیگا ہمکو مسلمانون نے سخت آزار پہنچایا ہمسے کہتے تھے اطاعت اسلام قبول کرو ہمنے انکار کیا اس خطا پر ہمکو سخت سزا دی تمام جسم تازیانون کے نشان ہیں طلسم کا راستہ معلوم نہیں مسلمانون کا لشکر تعاقب میں آتا ہے وہ لوگ سوار ہیں ہم پیدل ہر طرح اپنی جان بچاتے ہیں ذکو پوشیدہ طور سے راہ ہردی کرتے ہیں راہ گوشہ دیکھکر چھپ جاتے ہیں قہربان نے جوابدیا اب نہ گھبراؤ ہمارے ساتھ آؤ اب تمھاری جان نہیں جائیگی اصلاب جادو یہان تشریف لائے ہیں انکے ہمراہ اور ساحر بھی آئے ہیں مسلمان اسیر ہو جائینگے اپنے کیے کی سزا پائینگے میں بھی وہیں کا رہنے والا ہون قہربان جادو میرا نام ہے اہل شہر مجکو جانتے ہیں میں ایک پہاڑ پر رہتا تھا ہفت زنار جادو نے مجکو نگہبان مقرر کیا تھا جب وہ مرحلہ تمام ہوا اصلاب آیا اصلاب جادو نے مجکو یہاں رکھا تمکو بھی وہیں لے چلینگے اصلاب جادو تمھاری قدر کریگا اپنے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں لیجائیگا خلعت و انعام دلائیگا ابھی ہمارے ساتھ لشکر اسلام میں چلو ہم خبر لینے جاتے ہیں کچھ دیکھیں وہان کیا ہو رہا ہے کون کون ساحر بیت الاصنام سے ساتھ آیا ہے سب کا کیا ارادہ ہے پیر مرد نے جوابدیا اے قہربان جادو تم اسقدر تکلیف نہ اٹھاؤ وہاں ہرگز نہ جاؤ میں تمکو سب باتیں بتا دونگا جو کیفیت وہاں ہو رہی ہے سب بتا دونگا مجھے اچھی طرح وہانکا حال معلوم ہے ابھی ابھی میں پوشیدہ ہو کر وہان گیا تھا سب کیفیت دیکھ آیا ہون تم جو کچھ دریافت کرو میں کہدون قہربان نے کہا بیان کرنے کی ضرورت نہیں چلو اصلاب کے پاس چلیں وہان سب حال بیان کرنا وہ تمسے اور زیادہ خوش ہوگا اسوقت ہمکو تمکو روک لیا تھا ہمارا وہان انتظار ہوگا بڈھا آہ کر کے اپنی جگہ سے اٹھا قہربان نے اپنے ہمراہی ساحرون کیم

کہا اب لشکر اسلام کیطرف جانا اور اسقدر زحمت اُٹھانا بیکار ہی چلو پلٹ چلین یہ بڈھا اچھی طرح وہانکے حال سے ماہر ہی سب بیان کردیگا ساحرون نے اِسی راے سے اتفاق کیا سب اصلاب کے پاس واپس آئے یہ منتظر بیٹھا تھا دیکھا قہرمان جادو ایک بڈھے کو اپنے ساتھ لاتا ہی اصلاب نے کہا ای قہرمان کیا تم لشکر کیطرف نہین گئے جو اسقدر جلد واپس آئے اور اس بڈھے کو کیون اپنے ہمراہ لائے قہرمان نے کہا یہ بڈھا کل حال سے واقف ہی کیونکہ اسنے بعد شکست ایوان آتش حصار مسلمانون کے ہاتھ سے بڑی دقت اُٹھائی ہی تمام جسم پر تازیانون کے نشان ہین یہ آپ کے پاس فریادی آیا ہی لشکر اسلام کی سب کیفیت اسکو اچھی طرح معلوم ہی جو کچھ دریافت فرمائیے بیان کرے اصلاب جادو یہ سُنکر خوش ہوا بڈھے کو اپنے قریب بلایا بخاطر تمام پیش آیا کہا تمھارا کیا نام ہی بیت الاصنام مین تم کیا کرتے تھے مسلمانون نے تمکو اسقدر کیون تکلیف پہونچائی بڈھے نے جواب دیا کہ انتظام جادو میرا نام ہی مین بیت الاصنام مین مشیر جادو کا ملازم تھا جب اُسنے دین اسلام قبول کیا مجھسے بھی تاکید کی مین نے نہ مانا مجھے اسقدر تکلیف پہونچائی یہ کہکے تمام نشان تازیانون کے دکھلائے اصلاب جادو نے کہا خیر جو کچھ ہوگا اُسکا خیال نہ کرو اب ہم تمھارا بدلہ مسلمانون سے لینگے مگر یہ تو بتاؤ کہ ہفت زنار جادو کو کسنے مارا اور یہ کیا واقعہ ہوا تم مشیر جادو کے ملازم ہو ضرور اس راز سے آگاہی رکھتے ہوگے انتظام جادو نے کہا مجکو اسکی کیفیت بالکل نہین معلوم اگر مین ان لوگون کا شریک ہوتا تو مجھے اس راز سے آگاہی ہوتی اسقدر جانتا ہون کہ سحر نگاہ کے باغ مین جا کے ہفت زنار جادو مارے گئے اصلاب جادو نے کہا سحر نگاہ کو تو مین اسیر کر لایا ہون اُسے قید سخت مین رکھا ہی اُس سے بھی مین نے بہت دریافت کیا مگر اُسنے مطلق نہ بتایا انتظام جادو نے کہا آپ نے سحر نگاہ کو قید تو کیا ہی مگر وہ سحر مین بہت زبردست ہی ایک دن ضرور نکلجائیگی اصلاب جادو نے کہا مین نے اسکو قید کر کے چاہ معدوم مین بھیجدیا ہی وہ ایسا کنوان ہی جو کسی کو نظر نہین آتا سوا میرے اور ملکہ آتش اندام کے دوسرا وہانتک نہین جا سکتا اور بزور سحر مینے چند طائر بنائے ہین وہی وہان کی محافظ ہین جب مجکو کوئی گزند پہونچجائے اور ملکہ آتش اندام بھی موجود نہو تو اُسوقت وہانتک دوسرے آدمی کی رسائی ہوسکتی ہی اور محافظ معدوم ہوسکتے ہین ورنہ میری موجودگی مین غیر ممکن ہی جو ملکہ سحر نگاہ بزور سحر وہان سے نجات پائے اول تو اُسکو سحر فراموش ہی وہ کیا کر سکتی ہی مشیر جادو کی اتنی مجال نہین جو وہانتک پہونچے اگر ایسا ہی سحر مین طاق ہوتا تو ہفت زنار سے بیوقوف ساحر کو اپنا خداوند تسلیم کرتا انتظام جادو نے کہا مین نے آپسے تذکرۃً یہ بات عرض کی تھی اب مجھے اطمینان ہی بھلا آپ پر کون قابو پا سکتا ہی اور ملکہ آتش اندام تک کسکی رسائی ہوسکتی ہی اب آپ ان لوگون کا بھی جلد انتظام فرمائیے تا رفع تردد ہو اصلاب نے کہا صبح کو مین سب کو گرفتار کرونگا تمھین معلوم ہی کہ ساحرون مین کون کون لوگ ہمراہ آئے ہین اور مسلمانون مین سبکے کیا ارادے ہین انتظام جادو نے کہا آپ بھی ایسی بات دریافت کرتے ہین جو بالکل بیکار ہی مشیر جادو کے ملازمین اور چند ساکنان بیت الاصنام بس اسقدر ساحر ہین ان لوگون مین سے کسی میں بھی سحر کرنے کا سلیقہ نہین پایا تا اب رہے مسلمان لوگ وہ سحر سے بالکل ناواقف ہین آپ صبح کو تشریف لیجائیے اور سبکو گرفتار کر لائیے کیا آپکو ابتک کچھ انتشار تھا اصلاب جادو نے ہنسکے جواب دیا کہ مین یونہین دریافت کرتا تھا بھلا جو ہفت زنار جادو کو خداوند کہتے تھے اور اُسکے سحر کو اعجاز و کرامت جانتے تھے بھلا ان لوگون سے مجکو انتشار ہوگا انتظام جادو نے کہا اب آپ آرام فرمائیے ہم لوگ نگہبانی مین مصروف ہین صبح کو تشریف لیچلیے گا سب کو اسیر کیجیے گا اصلاب جادو نے یہ سُنکر سب سے کہا کہ اپنے اپنے بستر پر جاؤ تھوڑی دیر استراحت کرو صبح کو جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا سب ساحر مسافت سفر اُٹھا چکے تھے بہت تھکے ہوئے تھے اجازت پا کر اپنے اپنے بستر پر آئے اصلاب نے قہرمان جادو اور انتظام جادو سے کہا اب تم بھی جاؤ بیکار تکلیف کیون اُٹھاؤ صبح کو میرے پاس آنا مین چلکر سب مسلمانون کو گرفتار کرونگا قہرمان جادو نے چاہا اُٹھکر چلا جاے انتظام جادو نے اسکا زانو دبایا اور کہا کہ آپ دونون یہین آرام فرمائین مین نگہبانی کرونگا آپکو تنہا نہ چھوڑونگا اصلاب نے جواب دیا تم خاطر جمع رکھو کسی طرح کا خوف نہ کرو کسیکی اتنی مجال نہین جو یہان تک آئے اور ہمکو کسی قسم کی گزند پہونچائے باہر جا کر چارون طرف نگاہ کرو دیکھو کیا عجائبات سحر نمایان ہین انتظام جادو اُٹھا خیمہ کے باہر آیا دیکھا خیمے کے چارون طرف آگ کا انبار ہی شعلے بھڑک رہے ہین صحرا کرہ نار معلوم ہوتا ہی انتظام یہ تماشہ دیکھ کر

واپس آیا کلمات تعریف زبان پر لایا کہا واقعی مسلمانون کی کیا مجال جو یہان تک آئین یا کسی قسم کا آزار ہمارے یہان کے لوگونکو پہونچائین لیکن غلام یہان سے علٰحدہ نہ جائیگا اور آپکو تنہا نہ چھوڑیگا اصلاب جادو نے مجبور ہو کے کہا تمھاری خوشی مجھے تمھاری زحمت کا خیال تھا انتظام نے جواب دیا زحمت کیسی مجھے سب سے زیادہ راحت یہ ہی کہ آپکی خدمت مین موجود رہون اصلاب خاموش ہوا انتظام اور قہرمان وہانسے علٰحدہ اُٹھکر آئے انتظام نے قہرمان سے کہا تم بھی استراحت کرو مین شب بھر جاگونگا کیونکہ مجھے فرط تکلیف سے نیند نہ آویگی قہرمان بہت تھکا ہوا تھا سو گیا انتظام جادو نے جب دونون کو محو خواب پایا اپنی جگہ سے اُٹھا اصلاب و قہرمان دونون کو بیہوش کر کے زبانون مین سوزن دیا چاہا نکل چلون مگر پھر سوچا کہ آتش سحر سے نکلنا دشوار ہوا ہے اس سے بہتر یہ ہی کہ یہین ان دونون کو ہلاک کرون قصہ پاک کردن اسکے مرجانے سے یہ آتش سحر بھی فرو ہو جائیگی اور ملکہ سحر نگاہ بھی اسیری سے رہائی پائیگی یہ سوچ کے خیمہ کا پردہ برابر کیا اصلاب جادو کو چوب خیمہ سے باندھ کے ہوشیار کیا اب جو اسکی آنکھ کھلی اپنے کو عجب حالت مین پایا بہت گھبرایا دیکھا انتظام جادو سامنے تازیانہ لئے کھڑا ہی چاہا سحر کرون زبان مین سوزن تھا مجبور ہوا تمام نشہ کبر و نخوت دور ہوا اشارہ سے پوچھا تو کون ہی انتظام جادو نے کہا او بے حیا اب شناخت مین خداوند وحدہ لاشریک کے کیا کہتا ہی یہ کہکے قلم و دوات سامنے رکھا اصلاب جادو نے انکار کیا انتظام نے قہرمان جادو کو بھی چوب خیمہ سے باندھ کر وہی سوال کیا اس نے بھی اسلام قبول نہ کیا انتظام جادو نے دونون کو ہلاک قصہ پاک کیا اور اپنے نام کا نعرہ کیا ؎ جہانگرد مشہور ہی نام میرا + مین خنجر گذار اور طرار ہون + زمانے کے ساحر نہ کیونکر ڈرین + امیر الزمان کا مین عیار ہون + بعد سنگ باری و برف باری آواز آئی کشتی مرا نام من اصلاب جادو بود کشتی مرا نام من قہرمان جادو بود جہانگرد دیلر موقع پاکر خیمہ سے باہر آیا جو ساحر اسکے ہمراہ آئے تھے اُن سب نے یہ حشر جو بپا دیکھا گھبرا گئے اصلاب جادو کے خیمے مین آ کے دیکھا اصلاب جادو اور قہرمان جادو مرے پڑے ہین یہ دیکھکر اُنپر ایسا خوف طاری ہوا کہ ٹھہرنے کی تاب نہ لائے سب اسباب سحر وغیرہ بھی وہین چھوڑ اُسی وقت بھاگ کھڑے ہوئے جہانگرد پوشیدہ سب کا تماشہ دیکھا کیا جب سب ساحر بھاگ گئے جہانگرد نے نقد و جنس و اصلاب جادو کا سر لیکر اپنے لشکر کا راستہ لیا رات بہت ہی کم باقی تھی لشکر تک پہونچتے پہونچتے صبح ہو گئی یہان امیر الزمان عالیشان فریضۂ سحری سے فراغت پاکر درباریون کا مجرا لے رہے تھے مشیر جادو خدمت مین شاہزادۂ نامدار کے حاضر ہو چکا تھا کہ جہانگرد نے بارگاہ مین آکر سلام کیا امیر الزمان نے سر دیکھ کے فرمایا اے جہانگرد یہ سر کس کا ہی جہانگرد نے کل واقعہ بیان کیا مشیر جادو نے کہا اے جہانگرد ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ واقعی کیا کار نمایان کیا ہی مگر قہرمان کا کیا حال ہوا جہانگرد نے کہا وہ بھی مارا گیا تمام ساحر جو اصلاب کے ہمراہ آئے تھے وہ بھاگ گئے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ملکہ سحر نگاہ دہان چاہ معدوم مین اسیر ہین مین نے وہان کا سب پتہ پوچھ لیا ہی اب صرف ایک بات باقی ہی اور وہ یہ کہ اصلاب جادو کی بی بی آتش اندام جب تک ہلاک نہ ہوگی اُس وقت تک ملکہ سحر نگاہ کا رہائی پانا دشوار ہی آتش اندام کو جب یہ خبر جائیگی وہ ضرور برائے مقابلہ آئیگی آفت برپا کریگی نہین معلوم کیا کریگی امیر الزمان نے جہانگرد کی بہت تعریف کی کہا خدا مالک ہی آج یہان سے کوچ کرو اور چلو مرحلۂ اصلابیہ تک پہونچو یہ کہکر کوچ کا حکم دیا لشکر مین سامان ہونے لگا دوپہر تک سب مصروف انتظام رہے بعد زوال آفتاب وہان سے جانب مرحلہ اصلابیہ چلے ذکر انکا وقت پر آئیگا اب

کیفیت ہمراہیان اصلاب جادو جو بعد قتل بھاگے تھے بیان کیجاتی ہی۔

یہ لوگ بھاگا بھاگ آتش اندام کے مکان پر گئے دربانون نے جو انکو اسقدر مضطرب و پریشان پایا کہا خیر تو ہی انھون نے جواب دیا خیر کہان مسلمانون نے غضب کیا یہ مرحلہ بھی توڑ دیا جلدی ملکہ آتش اندام کو خبر کرو کہ اصلاب جادو قتل ہو گئے مسلمان ادھر آرہے ہین دربانون نے محلدار کو بلایا وہ کم

اصلاب جادو کے مرنے کا حال سنایا وہ روتی ہوئی اندر آئی آتش اندام جادو سو رہی تھی اسکو جگایا سر اسکے سامنے زمین پر دے مارا عجیب حالت بنائی اور بعد نالہ و شیون یہ زبان پر لائی کہ مسلمانون نے غضب کیا اصلاب جادو کو قتل کیا آپ کو بیوہ بنایا یہ سنکر آتش اندام کو سکتہ ہوگیا زمین پر گر پڑی لوگ سمجھے اس لئے بھی جان دی سب خواصین قریب آئین غشی سے افاقہ ہونے کا سامان لائین رومال ہلانے لگین لخلخہ سونگھانے لگین بڑی دیر کے بعد اسکو ہوش آیا فوراً آہ کی غم سے حالت تباہ کی پچھاڑین کھانے لگی لوگون نے سمجھایا بمنت و سماجت پکڑ کے بٹھایا جب گریہ کم ہوا تو اس نے کہا ارے کون خبر لایا ہے وہان سے کون آیا ہے اسکو یہان لاؤ ہمارے سامنے بلاؤ مین ابھی تو آفت برپا کرونگی قاتل کو زندہ نہ رکھونگی محل دار پھر باہر آئی جو ساحرہ یہ خبر لیکر آئے تھے ان سے کہا تم کو ملکۂ عالم طلب فرماتی ہین جلدی آؤ جو واقعہ گذرا ہے سب کہہ سناؤ ساحر محل دار کے ہمراہ محل کے اندر آئے ملکہ کے سلام کو سب نے اپنے اپنے سر جھکائے پھر رو رو کر سب حال بیان کیا جو کچھ دیکھا تھا وہ عیان کیا آتش اندام یہ سنکر بھڑک اٹھی کڑک کے بولی ارے انتظام جادو کون تھا جو شہنشاہ کے ہمراہ بارگاہ مین سویا تھا ساحرون نے انتظام جادو کی کیفیت بیان کی ملکہ نے کہا تم نے اس کا پتہ کیون نہین لگایا ارے وہی قاتل تھا اسی نے قتل کیا ہوگا تم لوگون نے خود قتل کرایا تمہین ذرا بھی خیال نہ آیا واپس کیون آئے اپنے مالک کے خون کا بدلہ لینا تھا دشمن کو جانے نہ دینا تھا تم سب کو پہلے ہلاک کرونگی یہ کہہ کے ایک ہاتھ اٹھایا بجلی چمک کے گری جتنے ساحر وہان موجود تھے سب کے سر کٹ کٹ کر زمین پر گرے تاریکی چھا گئی آوازین آنے لگین ملکہ نے انکی لاشین اٹھوا کے پھکوا دین کہا کوئی انکو گور و کفن نہ دے طعمۂ زاغ و زغن بنائے جائین وہان سے اٹھ کے اس نے اپنی ایک خواص خاص کو بلایا اس سے کہا ابھی جاکر ایوان ظلمت مین سواد برہنہ تن کو خبر دے اور اپنے ہمراہ میرے پاس لا جب تک وہ نہ آئیگا یہ کام بن نہ پڑیگا اس سے سب کیفیت بیان کرونگی ابھی حکم دونگی وہ جائیگا سب کو گرفتار کر لائیگا اسکے پاس فولادی پتلہ ہے جو غیب کا حال بتاتا ہے اس سے دریافت کرونگی کہ شہنشاہ کا قاتل کون ہے سب حال ابھی معلوم ہوجائیگا خواص اسی وقت روانہ ہوئی ایوان ظلمت مین پہونچی سواد برہنہ تن بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا خواص کو دیکھکر حالت بدمستی مین مذاق کرنے لگا اس نے کہا ارے غضب ہوا سواد نے کہا کیا تمکو ملکہ نے نکال دیا تو کچھ پروا نہین ہے میرے یہان چلی آؤ تکلیف نہ اٹھاؤ تمہارے واسطے یہان سب سامان راحت مہیا ہے تمکو مین اپنی بی بی بناؤنگا ایوان ظلمت کے تخت پر تمکو بٹھاؤنگا مین تمہاری وزارت کرونگا بہت اچھی طرح خدمت کرونگا تمکو ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی بہت آرام سے رہوگی کنیزین تمہاری خدمتگاری کرینگی سب ملکۂ عالم کے لقب سے یاد کرینگی تھوڑے دنون کے بعد اپنی ملکہ کے پاس جانا اپنا کرّ و فرّ دکھانا انکو بھی حیرت ہوگی پھر تم اپنا حال ظاہر کرنا جب وہ میرا نام سن لینگی جو کچھ خطا تم سے ہوئی ہوگی فوراً بخشدینگی بس اب دیر نہ لگاؤ جلدی میرے پاس آؤ لو ایک جام میرے ہاتھ سے پی لو دوسرا اپنے دست نازک سے بھر کر مجکو دو اسوقت تمہارا آنا غنیمت ہوگیا ورنہ یہ سب سامان میخوشی بیکار تھا بغیر کسی نازنین مہ جبین کے دل بیقرار تھا کیا اچھے وقت پر تم آگئین دل شاد ہوا میرا گھر آباد ہوا خواص نے کہا ارے میان ہوش مین آؤ زیادہ باتین نہ بناؤ تمکو دوسرے کے حال کی بھی کچھ خبر ہے یہان حالت تو دگر ہے شہنشاہ اصلاب قتل ہوگئے مرحلہ مین سوا ملکہ کے دوسرا منتظم نہین رہا انہین نے مجکو تمہارے پاس بھیجا ہے چلو جلدی بلایا ہے یہ سنتا تھا کہ سواد کا نشہ ہرن ہوا پابند رنج و محن ہوا سب باتین بھول گیا ایک چیخ ماری کہا ارے سچ کہو کس نے شہنشاہ کو آزار پہونچایا اور ملکہ آتش اندام کو بیوہ بنایا ابھی انکو مٹا دونگا آگ لگا دونگا یہ کہکر اپنی جگہ سے اٹھا خواص نے کہا ارے قاتل کا نام ابھی تک نہین معلوم ہے ملکۂ عالم نے وہ پتلہ بھی طلب فرمایا ہے جو غیب کا حال بتاتا ہے سواد برہنہ تن نے کہا وہ میرے گلے مین پڑا ہے کسی وقت اسکو جدا نہین کرتا اسی کی وجہ سے سب کاروبار انجام دیتا ہون مجھ سے کوئی راز پوشیدہ نہین رہ سکتا کوئی شخص مجھسے جھوٹ کہہ نہین سکتا یہ کہتا ہوا اور روتا ہوا خواص کے ہمراہ آتش اندام کی ڈیوڑھی پر آیا کھلا

جاکر اطلاع کرو خواص نے جواب دیا اطلاع کی ضرورت نہین تم اندر چلو ملکہ عالم تمہارے انتظار مین ہین سواد برہنہ تن اندر آیا ملکہ کو سلام کیا اصلاب جادو کا پُرسا دیا ملکہ اُسکو دیکھکر روئی سواد نے کہا ملکہ عالم شہنشاہ کا مرنا ایسا ہی جسکو عمر بھر روئینگے مگر اب مجکو اجازت دیجیے مین اسی وقت جاتا ہون اور قاتل کا سر کاٹ کے لاتا ہون ملکہ نے کہا پہلے یہ تو دریافت کرو کہ شہنشاہ کو کس نے قتل کیا سواد نے گلے سے پتلہ اُتار ازمین پر رکھکر کچھ اگڑم بگڑم زبان پر لایا پتلہ اُٹھکر کھڑا ہوا العطا بولا حضرت سواد کیا کہتے ہو بیان کرو سواد نے رو کر کہا شہنشاہ کو کس نے قتل کیا پتلہ ہنسا کہا اے سواد اصلاب جادو کو جہانگرد عیار نے قتل کیا ہی سواد نے کہا جہانگرد بہت بڑا ساحر ہی پتلے نے جواب دیا ساحر نہین مگر ساحرونکو ہلاک کر ڈالتا ہی تم بچے رہنا اب وہ یہان بھی ضرور آئیگا اور آفت عظیم مچائیگا اُس کا آفتاب ہی ہمت وشجاعت سے کام لیگا اب آثار بُرے معلوم ہوتے ہین تم لوگون کو لازم ہی کہ جلد بادشاہ کو آگاہ کرو اور اُسکے قتل کرنے کی تدبیر سے غافل نہ رہو اگر وہ زندہ رہا تو طلسم مین قیامت برپا کریگا اور ایک نیا فتنہ اُٹھایا کریگا سواد برہنہ تن نے کہا ہم ابھی اُسکو گرفتار کرلینگے آزاد کیون رہنے دینگے اور جہانگرد جس نے ہمارے شہنشاہ کو قتل کیا ہی اُسکو تو ایسی سزا دینگے کہ آگ مین ڈالکر جلا دینگے پتلے نے کہا یہ سب تو ہوگا مگر بادشاہ طلسم کو اسکی خبر ضرور ہو اس مین نہ قصور ہو اُنکو اچھی طرح اس مضمون کا نامہ بھیجا جاے جو کچھ مین نے کہا ہی سب اُس مین تحریر ہو وہان سے جواب مین جو حکم آئے اُسکی تعمیل سب پر واجب ہی تم لوگ تنہا ان لوگون سے مقابلے کی تاب نہ لاؤ گے یونہین بے موت مارے جاؤ گے بادشاہ طلسم کوئی تدبیر معقول کرینگے انھین سے اس کا انتظام ہوگا اگر غفلت کرو گے بدانجام ہوگا ملکہ نے کہا اے سواد اسی وقت ایک نامہ تحریر کرو اس مین نہ تاخیر کرو ورنہ وہان سے ہم پر الزام آئیگا بنا بنایا کام بگڑ جائیگا نامہ اُسطرف روانہ کرکے تم جہانگرد کی تلاش مین مصروف ہو سواد نے کہا آپ منشی کو بلوائیے اور نامہ لکھوائیے اُسی وقت ملکہ نے منشی کو طلب کیا اور حکم دیا کہ جو کچھ سواد برہنہ تن کہین وہ تحریر کرو ہرگز نہ تاخیر کرو منشی سواد کی جانب مخاطب ہوا کہا آپ کیا فرماتے ہین جو حکم ہو وہ لکھون سواد نے سب مطلب بتایا منشی نے بطور عرضی اُسکو تحریر کیا ملکہ نے اُسی وقت چند ساحرون کو بلایا کہا حضور بادشاہ جاؤ اور یہ عرضی دیکر واپس آؤ خبردار بہت عرصہ نہ لگانا جواب لیکر جلد واپس آنا ساحرون نے عرض کی ملکۂ عالم دو ماہ کا راستہ طی کرنا ہی پھر جب وہان سے جواب پائینگے اُسوقت واپس آئینگے اگر کچھ دیر ہو جاے تو ہم پر عتاب نہ آئے ساحر اُسی وقت عرضی لیکر روانہ ہوے اِنکے جانیکے بعد ملکہ نے کہا اے سواد اب تم تلاش جہانگرد مین جاؤ سواد نے پھر پتلے سے سوال کیا کہ مین اب کس طرف کو جاؤن جو جہانگرد کو پاؤن پتلے نے جواب دیا کہ اگر اسوقت جاؤ گے تو یہان سے دو چار کوس پر پاؤ گے نہین تو شام تک شہر پناہ پر وہ پہونچ جائیگا اسکا آفتاب بھی اُسکے ہمراہ آئیگا جنگ عظیم کا سامنا ہی خبردار تنہا نہ جانا مناسب وقت یہ ہی کہ یہین رہو اور مرحلہ کا لشکر درست کرو سامان حرب وضرب سے ہوشیار ہو جاؤ سحر سے کام نہین چلیگا تیغ زنی کی نوبت آئیگی بہت سے لوگون کی جان جائیگی فتح پانا مشکل ہوگا یقین ہی بہت جلد وہ شہر مین داخل ہوگا ملکہ نے جو یہ بات سُنی دم بخود ہوگئی کہا اگر یہ واقعہ ہونے والا ہی تو جلد انتظام کیا جائے قلعہ مین حکم دیا جائے کہ سب سامان پیکار سے درست رہین فوج تیار رہے شہر پناہ پر انتظام کیا جاے ہوشیاری سے کام لیا جاے ساحران نامی کو اطلاع دیجاے پہلوانان گرامی کو خبر کیجاے سب نے طلسم کا نمک آجتک گھر بیٹھے کھایا ہی اب کام کا وقت آیا ہی سب کو لازم ہی کہ جان لڑادین سواد نے کہا آپ ساحران نامی کو کیون بلائین اور اسقدر زحمت کیون اُٹھائین اگر آپ کا اقبال شامل حال ہی تو مین تنہا سحر مین سب کو جواب دونگا اپنے شہنشاہ کا اچھی طرح انتقام لونگا مجھ سے کون بازی لے جائیگا کس کی مجال ہی جو میرے مقابلے مین ظفر پائیگا آتش اندام نے کہا پتلے نے جو کچھ بیان کیا وہ خلاف نہین ہو سکتا مین خود بھی شریک جنگ ہونگی سب کو اچھی طرح مدد دونگی مگر ضرور ہی کہ اور ساحران نامی بھی آجائین سب کا موجود ہونا ضرور ہی ہمارا کچھ نقصان نہین فائدہ ہی سواد نے کہا اُن لوگون کے آنے مین وقت کم باقی ہی ساحران نامی بدون

ہین جبتک اُنکو اطلاع دی جائیگی دشمن یہانتک پہونچ جائینگے ہم اُنکو گرفتار بھی کر چکینگے سب کی زحمت سے ہمکو ندامت ہوگی ملکہ نے کہا ہمین اسکی ضرورت نہین کہ سبکی زحمت کا خیال کرین اگر دشمن مقابل مین آئیجا جبتک تم اُنسے مقابلہ کرنا لشکر موجود ہو اور ساحران نامی جو یہان ہین وہ سب شریک ہونگے جبتک اور لوگ بھی آجائینگے وہ بھی شریک جنگ ہوجائینگے اور اگر اُنکے آنیکے پہلے تم نے دشمن پر فتح پائی تو سب اس کیفیت کو دیکھکر شاد ہونگے ہمارا سکہ سب کے دلون پر جم جائیگا یہ کام انجام پا جائیگا سواد نے کہا پھر چار منشیون کو بلائیے اور بہت سے خط لکھوائیے مگر اسوقت قلعہ مین حکم دیجیے کہ سب سامان تیار رہے فوج کو دشمن کی آمد کا انتظار رہے اور جو ساحران نامی یہان موجود ہین اُنکو بھی یہی حکم ہو جائے کہ سب جاکر قلعہ مین مقیم ہون مین بھی وہین جاؤنگا اور اپنے ہمراہ اور ساحرونکو بھی لیجاؤنگا ملکہ نے اُسیوقت اور منشیونکو بلایا اُنکو مضمون خط بتایا کہا جلدی جلدی خط تحریر کر دو اور تاخیر نکرو سبکو تاکیداً لکھنا کہ جلد آئین ذرا بھی عرصہ نہ لگائین جنگ شروع ہوچکی ہی ممالک مرحلہ کی قوت آدھی رہ گئی ہی شہنشاہ اصلاب قتل ہوے اب ملکہ آتش اندام تنہا مرحلہ کا انتظام کر رہی ہین آپ لوگ جلد تشریف لائیے اور اس وقت ہین جو کوشش آپسے ہو دریغ نہ فرمائیے منشیون نے خط لکھنا شروع کیا پہلے ملکہ نے حکم دیا کہ ایک خط سرشار گرگس سوار کو تحریر کیا جادے وہ ساحر زبردست ہی لوگ اُسکو اپنا اُستاد جانتے ہین سحر و ساحری مین مانتے ہین اسکے سحر بھی نمونۂ قیامت ہین خود بادشاہ طلسم نے اکثر اُسکی تعریف کی ہی دوسرا خط ملکہ مہیب چہار چشم کو لکھا جائے اگر وہ تشریف لانے مین انکار نہ فرمائینگی اور خط دیکھکر فوراً چلی آئینگی تو اُنسے کوئی مقابلہ کرکے عہدہ برآ نہوگا اسیطرح اور بہت سے ساحرونکے نام بتائے اور سب کو خط لکھوائے جنکا ذکر وقت مناسب پر کیا جائیگا جب ملکہ سب خط لکھوا چکین تو ساحرونکو بلایا سب کو تاکیدی حکم فرمایا کہ یہ جہان جہان کے خط ہین وہان جلد لیجاؤ سب کو یہ تعجیل نامے پہونچاؤ خبردار راہ مین دیر نکرنا بہت جلد واپس آنا ساحر خط لیکر روانہ ہوے یہان سواد برہنہ تن نے ملکہ سے کہا اب قلعہ مین بھی حکم بھیجدیجیے وہان بھی اُسیوقت حکم بھیجا گیا تیاری ہونے لگی جو ساحر مرحلہ مین قریب قریب رہتے تھے سب کو اطلاع دی گئی اُنھون نے بھی سامان سحر درست کرنا شروع کیا سواد برہنہ تن نے ملکہ سے کہا اب آپ مجکو اجازت دیجیے مین بھی جاؤن کچھ سامان سحر درست کرون ابھی تک تو میرا یہ خیال تھا کہ مین جاؤنگا اور ایک دم بھر مین سبکو گرفتار کرلاؤنگا مگر دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ جنگ عظیم کا سامنا ہی اسلیے واسطے مجکو سامان بھی ویسا ہی مہیا کرنا ہی اور آپ بھی غافل نرہین سامان ضروری درست کرین آپ کو بھی ضرور شرکت فرمانا ہی ملکہ آتش اندام نے سواد برہنہ تن کو رخصت کیا سواد اپنے ایوان ظلمت مین آیا پتلا گلے سے اُتار کر سامنے رکھا معمولی الفاظ پھر زبان پر جاری کیے پتلا گویا ہوا اے سواد آج تمنے ہمکو بہت تکلیف دی اور ہمسے بہت محنت لی کیا پوچھتے ہو بیان کرو سواد نے کہا وہان بہت سی باتین مخفی ہین دریافت نکر سکا مگر اب مجھے صاف صاف بتاؤ کہ مین اس شخص سے کیونکر مقابلہ کرون کیونکہ یہ بات تو مجکو معلوم ہوئی کہ یہ بہت زبردست لوگ ہین اور ان کی وجہ سے طلسم مین تہلکہ عظیم برپا ہوجائیگا کوئی ساحر اور کوئی پہلوان ان سے مقابلہ کی تاب نہ لائیگا اور اسی مضمون کا مین نے خط بھی بادشاہ طلسم کو روانہ کیا ہی اُنکو بھی اسکے پڑھنے سے انتشار ہوگا اور وہان سے بھی لوگ اسکے بند و بست کیواسطے آئینگے تو مجھے یہ دریافت کرنا ہی کہ جب سب اس شخص کے مقابلہ مین عاجز

ہو جائین اور کوئی تدبیر کسی سے بن نہ پڑے اُسوقت مین مقابلہ کر دن اور ان لوگون کو زیر کر لون یا یہ سب میری اطاعت قبول کرینگے یا میرے ہاتھ سے مارے جائین گے اس کارنمایان کی جلدی مین تجکو بادشاہ طلسم سے دو بنا ئیگا تمام طلسم پر میرا سکہ بیٹھ جائیگا جسقدر طلسم مین فوج ہے سب کی سرداری تجکو ملیگی بڑا نام ہو جائیگا چپلے نے یہ بات سنکر سر ہلایا سکوت کیا مسکرایا کہا اے سواد برہنہ تن آج تو نے مجھسے بہت مشکل بات پوچھی ہی خبر کیا یاد کریگا ایک بات تجکو بتاتے ہین مگر محنت شرط ہے اگر تو میرا کہنا قبول کریگا تو طلسم بھر مین تیرا نام ہو جائیگا یہ لشکر جو اسوقت لڑتا ہے تیرے ہاتھ سے شکست پائیگا یہان کے بیت لوگ سردار لشکر کے شریک ہو جائین گے بہت نامی ساحر اور بہادر پہلوان اُسکی اطاعت قبول کرینگے ملکہ آتش اندام کی خاطر ملول کرینگے اسی طرح طلسم بھر کے جسقدر مرحلے ہین سب پر یہی کیفیت ہوگی عجیب حالت ہوگی اب تو اس قدر محنت گوارا کر کہ یہانسے ذوالخرطوم جادو کے پاس جا اور اُسکے آگے سر نیاز جھکا اُسکی اطاعت کر پھر اپنا حال بہت ادب سے عرض کرینگے بعد اُس سے امداد طلب کر اگر اُسکو تیرے حال پر رحم آجائیگا تو ضرور تیری مدد کریگا پھر اُس کا شریک ہونا اور بڑے جنگ آنا قیامت کا سامنا ہے وہ عجیب طرح کا ساحر ہے اُسکی صورت دیکھکر لوگ ہیبت سے مر جاتے ہین مقابلے کی تاب نہین لاتے ہین جس طلسم کو چاہے ابھی چھین لے تو بھی اُسکے سامنے سنبھل کے جانا وہ اکثر آدمیونکو کھا جاتا ہے بہت سے پہاڑ دن کو ٹکر سے گرا دیا ہے ہزارون من کا ٹکڑا جب ٹوٹ کے گرا اُسکو کھا لیا ایسی ایسی بہت سی باتین اُسکی مشہور ہین شراب کے دریا مین بیٹھا رہتا ہے کسیوقت اُسکی طبیعت سیر نہین ہوتی لوگ خوف کے مارے اُسکے پاس نہین جاتے ہین خود اُسکے عزیز اپنی جان بچاتے ہین ورنہ اس قدر مہیب ہے کہ آدمی کو دیکھکر غش آتا ہے ہر ایک سامنے جاتے تھراتا ہے سواد نے کہا وہ یہان سے کتنی دور پر رہتا ہے اس جگہ کا کیا نام ہے جہان ذوالخرطوم جادو کا قیام ہے چپلے نے جواب دیا کوہ خون فشان اُسکی سکونت کی جگہ ہے یہان سے ایک ماہ کا راستہ بر در سحر ہے پیادہ پا ہزارون برس بھی چلے تو اُس کے ٹھکانے تک نہ پہونچے جس پہاڑ پر وہ رہتا ہے اُس کوہ سے ہر وقت خون ٹپکا کرتا ہے گرد پہاڑ کے ایک خندق ہے اُس خندق مین آکر وہ خون جم جاتا ہے وہی ذوالخرطوم جادو کی غذا ہے پہاڑ پر ایک دریاے شراب جاری ہے اُس دریا مین ہر وقت وہ بیٹھا رہتا ہے اے سواد جادو جب تو اُس کی صورت دیکھے گا یقین ہے غش کھا کے گر پڑے گا مگر خبردار نہ گھبرانا پہلے ذوالخرطوم کو میری صورت دکھانا جب وہ مجکو دیکھ لے گا پھر تجسے کچھ نہ کہیگا اپنے پاس بٹھائیگا بخاطر تمام پیش آئیگا تیرا کہنا قبول کرے گا ساتھ دیگا یہان آئیگا سبکو ایک لقمہ مین کھا جائیگا فتح تیرے نام لکھی جائیگی طلسم کی سرداری ہاتھ آئیگی سب مین تیرا نام ہو جائے گا بادشاہ طلسم کا کام ہو جائیگا سب تجکو مانین گے اپنا سردار جانین گے مگر بہت محنت کرنا پڑے گی جب وہان تک رسائی ہوئی پھر اُس کا راضی ہونا یہ بڑا کام ہے آج تک وہ بقصد مقابلہ اپنی جگہ سے کبھی نہین اُٹھا نہ ایسا وقت کبھی آیا کیونکہ دنیا مین کوئی ایسا نہین جو اُس سے مقابلہ کرے یا جسکو وہ اپنا ہم نبرد سمجھے یہ لوگ جو آج کل اس طلسم کیطرف کے آئے ہین سب نامی نامدار بہادر ہین جرار ہین اگر ذوالخرطوم جادو تمھاری امداد نہ کرے گا تو امیر الزمان طلسم کو فتح کر لین گے یہان کے جو نامی ساحر ہین وہ سب ہلاک ہون گے بعض امیر الزمان کی اطاعت قبول کرین گے بادشاہ طلسم جب مقابلہ کیواسطے آئیگا سات مرتبہ شکست کھائے گا آٹھوین مرتبہ بری تیغ آزمائی ہوگی مقام لوح تک طلسم گشا کی رسائی ہوگی بقیہ مرحلے بھی ٹوٹ جائین گے

بادشاہ یہانسے بھاگے گا طلسم حیرت افزا سے مدد لیگا اسیطرح پھر خلعت اُٹھائیگا اگر اُسوقت مین ہم
ذوالخرطوم جادو کو اڑاوگے تو ضرور فتح پاؤ گے بڑا نام ہو جائیگا عہدۂ جلیل تمھارے ہاتھ آئیگا
سواد برہنہ تن نے کہا اب مین ملکہ آتش اندام سے وعدہ کرکے آیا ہون ملکہ نے مجھے بلایا ہی سامان
حرب و ضرب درست کیا ہی مسلمان قریب آ گئے ہین اگر نہین جاتا ہون اور منھ چھپاتا ہون تو ملکہ کو
مجھسے ملال ہوگا یہی خیال ہوگا کہ سواد نے اتنے دنون تو بادشاہ طلسم کا نمک کھایا اور وقت جنگ
منھ چھپایا اگر تمھاری راے ہو تو مین کچھ سامان ضروری درست کرکے جاؤن ابھی تیغین بجاے کے مقابلہ
کرون جب کوئی وقت سخت دیکھون سب کی آنکھ بچاکے نکل آؤن بات بھی رہ جائیگی اور کام
بھی بنجائیگا بتیلے نے کہا مناسب ہی تم ضرور جاؤ ابھی یہان بڑی لڑائی ہوئی خوب تیغ آزمائی ہوئی تم بھی شریک
رہتا سرشار کرگس سوار آخر مین آئیگا جب اُسکا خاتمہ ہو تم بھی نہ ٹھہرنا سیدھے کوہ خونفشان کی راہ لینا
اور اگر ممکن ہو تو ملکہ کو بھی یہی راے دینا کہ وہ بھی بادشاہ طلسم کے پاس روانہ ہون سواد نے بتیلے کو
پھر گلے مین ڈالا اور ضروری سامان سحر نکالا جھولی کاندھے پر ڈالی آتش اندام کے پاس آیا کہا آپنے
سب کو اطلاع دی جو ساحران نامی یہان موجود ہین وہ قلعہ مین پہونچ گئے آتش اندام نے کہا
یہان سب سامان درست ہی اب تم بھی قلعہ کیجانب روانہ ہو یہان نہ ٹھہرو یقین ہی مسلمان کل تک
یہان ضرور پہونچ جاوینگے اُنکو وہین روک کر مقابلہ کرنا آگے بڑھنے نہ دینا پھر جیسا ہوگا دیکھا
جائیگا سواد برہنہ تن قلعہ کیطرف روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت امیر الزمان
نامدار کی تحریر کیجاتی ہی کہ شاہزادہ نے جو بقصد مرحلہ صلابیہ کوچ کیا بعد قطع منازل شہر پناہ تک
پہونچکر دم لیا مشیر جادو نے عرض کی ای شہریار آج دن بھر رہبری کی ہی راستہ بہت سخت تھا
لشکر نہی مضمحل ہین بیرون شہر قیام فرمائیے صبح کو انشاء اللہ تعالے شہر مین تشریف لے چلیے گا
یقین ہی وہان کے ساحر تاب مقابلہ نہ لائین سب ایمان لائین کیونکہ مالک مرحلہ تو قتل ہو چکا ہی
اب کس مین اتنا دم ہی جو براے مقابلہ سر اُٹھائے اور حضور کے سامنے آئے امیر الزمان تاجدار
نے بارگاہ مین نصب ہونے کا حکم فرمایا لشکر اُترا خیمہ استادہ ہوئے شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا
سب سردار بھی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے مرحلہ صلابیہ کے ملازمین نے اُسی وقت
یہ خبر آتش اندام کو پہونچائی یہ کثرت لشکر سُنکر بہت گھبرائی اور کہا رات کو سب ہوشیار رہین ایسا نہ ہو
کہ حریف وقت پاکر اپنا کام کرین سنا جاتا ہی اُن کے ساتھ بھی لشکر بے شمار ہی اسباب جنگ
بھی بہت ہی وہ لوگ شجاع بھی ہین اسلیے بہت ہوشیاری سے لڑنا چاہیے کل مین نے سواد برہنہ تن
کو بلایا تھا وہ اپنا پتلا لیکر آیا تھا بتیلے نے ایسی باتین کین کہ میرے ہوش و حواس جاتے رہے
اگرچہ مقابلہ کرونگی اور رہزن شہنشاہ کا اچھی طرح بدلہ لونگی مگر پھر جو کام ہوشیاری سے ہوتا ہی اُسکا
انجام نیک ہوتا ہی جو کام بے سمجھے کیا جاتا ہی آخر مین ناکامیابی ہوتی ہی ملکہ آتش اندام نے جو یہی
باتین کین سب کو خوف غالب ہوا سب نے جاکر قلعہ مین خبر دی یہان نقارہ پر چوب پڑی ہرکارے
جو اس بات کے منتظر تھے بارگاہ امیر الزمان مین آئے جنگ کے آداب بجا لائے دعاے دولت
دیکر عرض کی شہر پناہ کے برابر جو قلعہ ہی وہان لشکر کا مجمع ہی نقارہ جنگ بجایا جاتا ہی یقین ہی صبحکو

مقابلہ ہوگا امیر الزمان تاجدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی اطلاع دو کہ بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین
بھی طبل جنگ بجے یہ خبر سنکر ہرکارے باہر آئے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی لشکر مین جنگ
کی تیاریان ہونے لگین رات بھر بہادرون نے سامان جنگ کی درستی مین بسر کی جب آفتاب
عالمتاب پردہ مشرق سے برآمد ہوا امیر الزمان تاجدار نے فریضہ سحری سے فراغت پائی سلاح
جنگ کی خواہش فرمائی کشتیان حاضر ہوئین شاہزادے نے سلاح جسم پر آراستہ کیے مرکب
طلب فرمایا بارگاہ سے برآمد ہوے خادم اسپ باد رفتار لیکر حاضر ہوے شاہزادہ نام خدا لیکر
گھوڑے پر سوار ہوا عقب مین لشکر جرار لیکر میدان مین آیا دیکھا سامنے بہت سے ساحران غدار
ایک جانب تختون پر اپنا پرا جمائے ہین سواران جنگ آزما ایک جانب صفین درست کر رہے ہین
جب صفون کی ترتیب سے جانبین نے فرصت پائی نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے
لشکر ساحران سے ایک شخص برہنہ تخت پر سوار آگے بڑھکے آیا وسط مین پہونچکر یہ کلمات
واہیات اپنی زبان پر لایا ای امیر الزمان آگاہ ہو کہ سواد برہنہ تن میرا نام ہی اس مرحلہ مین سب
سے زیادہ میری عزت وتوقیر کی جاتی ہی مین نے جب سے شہنشاہ اصلاب کے قتل کا حال سنا
آنکھون مین دنیا تاریک نظر آتی ہی مجکو یہ بھی معلوم ہوا کہ جہانگرد تمھارے یہان کوئی عیار ہی اسنے
مکر سے شہنشاہ کو ہلاک کیا ہی ورنہ کسی کی مجال نہتھی جو اُن سے مقابلہ کرتا فریب سے مارڈالنا کوئی
بات نہین اگر اُن سے سحر مین مقابلہ کیا جاتا تو حقیقت معلوم ہوتی اب تمھارے حق مین بہتر سب یہ
ہی کہ تم جہانگرد کو ہمارے حوالے کردو ہم اسکو جس طرح چاہین گے قتل کرین گے اور تم ملکہ آتش اندام
کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنی تقصیر کی معافی طلب کرو ملکہ جب اپنے مجرم کو پائینگی تمسے شکایت نہ فرمائینگی
حضور بادشاہ مین سعی کر کے تقصیر تمھاری بخشوا دین گی اگر اس کے خلاف کروگے زک اُٹھاؤگے
ہمارے ہاتھ سے مارے جاؤگے اب ہرگز تاخیر نہ کرو جہانگرد کو جلد لاکر حاضر کرو ورنہ مین ابھی
ایک سحر مین سب کو جلا دونگا تمھارے خیمون مین آگ لگا دونگا یہان سے بھاگ بھی نسکوگے
مفت اپنی جان دوگے امیر الزمان یہ تقریر سنکر مسکرائے کہا او سواد کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تجکو اور
آتش اندام کو اپنی جان عزیز ہی تو اسی وقت ملکہ سحر نگار کو ہمارے حوالے کرو ورنہ خون کے
دریا بہا دونگا یہان سے طلسم دار الضیا تک زمین ہلا دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا طلسم کو
بے توڑے منہ نہ موڑونگا سواد نے جو یہ کلام شجاعت نظام سنا دل مین خیال کیا کہ امیر الزمان مرد
دلیر ہی یہ باتون مین نہ آئیگا ضرور مقابلہ کریگا یہ بھی معلوم ہی کہ اسپر سحر تاثیر نہین کرتا ہی ہم لوگ بدن اسکا
کچھ نہ بنا سکین گے تاب مقابلہ نہ لاسکین گے اس لیے مناسب ہی کہ پہلے اسکے لشکر کو بزور سحر بیکار
کردین جب یہ تنہا رہ جائے چہار جانب سے نرغہ کر کے گرفتار کرین یہ سوچکر سواد نے کہا اچھا
ای امیر الزمان آپ ہوشیار ہو جاؤ یہ کہکے ایک گولہ لشکر کی طرف پھینکا گولا پھٹا ایک دود سیاہ بلند
ہوا اور سوائے امیر الزمان تاجدار کے اُس دھوئین نے تمام لشکر کا محاصرہ کرلیا اس نے دوسرا
گولا مارا اُس مین سے بھی دھوان نکلا اور لشکر کو گھیر لیا مشیر جادو نے بہت چاہا کہ اسکے سحر کو روکے
مگر مجبور رہ گیا چکر کھاکر زمین پر گرا امیر الزمان تاجدار اسکی طرف مخاطب ہوے مشیر سنبھل کر اُٹھا عرض کی

ای شہریار اس کمبخت نے بلا کا سحر کیا ہی آنکھوں کی بصارت زائل ہو گئی اور سرداروں نے بھی یہی شکایت کی امیر الزمان نے فرمایا کوئی قدم آگے نہ بڑھاوے خدا مالک ہی یہ کہکے گھوڑا آگے بڑھایا سواد کے تخت کے قریب پہونچے سواد نے ڈر کے اپنا تخت پیچھے ہٹایا اور سواروں سے مخاطب ہو کر کہا تم سب لوگ کیا تماشا دیکھتے ہو مین نے سب لشکر کو بیکار کر دیا ہی اب تم اس جوان کو گرفتار کر لو پھر مین تمام لشکر کو یہان سے لیجاؤنگا سوار امیر الزمان نامدار کیطرف بڑھے شاہزادہ نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا تیغ فضا دام کو نیام سے نکالا مصروف کارزار ہوے تھوڑی دیر مین اتنے سوار قتل کیے کہ دریا سے خون زمین پر روان ہوا ساحرون سے جو یہ کیفیت دیکھی سواد سے کہا سحر کا جو کچھ کام تھا وہ ہم کر چلے اب ہم لوگون کا اور تمھارا یہان ٹھہرنا بیکار ہی چلو قلعہ پر بیٹھکر لڑائی کا تماشا دیکھین امیر الزمان کہان تک جنگ کرین گے تھوڑی دیر مین گرفتار ہو جاینگے سواد کو بھی یہ راے پسند آئی اپنی جان بچائی وہان سے بھاگا قلعہ پر جا کے تماشا دیکھنے لگا یہان امیر الزمان نامدار اتنے سوارونکو قتل کیا کہ نصف سے زیادہ کی نوبت آگئی جو باقی تھے اُنپر شاہزادہ کی کچھ ایسی ہیبت چھاگئی کہ تاب جنگ نہ لائے سب کے قدم اُٹھگئے قلعہ کے اندر بھاگ کے پوشیدہ ہوئے امیر الزمان نے تعاقب کرنا مناسب نہ جانا اپنے لشکر کیطرف واپس آئے سرداروں نے عرض کی ای شہریار ہملوگ مجبور ہین بصارت آنکھوں مین مطلق باقی نہین کیا کرین شاہزادہ نے فرمایا کچھ نہ گھبراؤ خدا اس مشکل کو آسان کرے گا یہ کہکے سبکو قیام گاہ کیجانب واپس لائے سردار اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے امیر الزمان نامدار اپنی بارگاہ مین تشریف لائے شاہزادے کو یہ فکر تازہ پیدا ہوئی خیال کیا کہ اب کیا کیا جاے جو سبکی آنکھون مین نور آئے کل پھر مقابلہ ہوگا جو لوگ آج بھاگ کر گئے ہین کل میدان جنگ مین آئینگے اپنے ہمراہ اور لشکر بھی لائینگے شاہزادہ تو یہان اس فکر مین تھا وہان سواد برہنہ تن جو قلعہ سے اُترا آتش اندام کے پاس گیا عرض کیا ملکۂ عالم آپنے آج میری جان بازی اور سحر سازی ملاحظہ نفرمائی مین نے آج وہ کام کیا کہ لشکر اسلام مین سب کو بے بس کر دیا اب صرف امیر الزمان باقی ہی اس پر سحر تاثیر نہین کرتا آج آپکے لشکر نے ہمت ہاری ورنہ آج ہی وہ گرفتار ہو جاتا اُس کے سب ہمراہی بھی یہان آجاتے اُس کی وجہ سے سب کی جان بچی ورنہ وہ سب لوگ تو بالکل بے قابو ہو چکے تھے مین نے سبکو نابینا کر دیا ہی آج کوئی اسکے لشکر سے مقابلہ کو نہ نکلا خود امیر الزمان نے بڑا کام کیا ہزارون آدمیون سے تنہا مقابلہ کر کے بھگا دیا اپنے یہان کے سب سردارون کو بچا لے گیا آپکے ملازمین نے بزدلی سے کام لیا ایک شخص سے بھی نہ لڑ سکے بھاگ کے قلعہ مین آ گئے اب کل اور بہادران مرحلہ کو لیکر جاؤنگا ضرور سب کو اسیر کر لاؤنگا ملکہ آتش اندام جرات امیر الزمان سنکر گھبرا گئی کہا ای سواد بلا کا آدمی ہی ہزارون آدمیون سے لڑا کیا اور پھر اپنے لشکر کو چھڑا لے گیا ہمارے یہان سے کل آزمودہ کار لوگ جائین اور اُسکو گرفتار کر لائین سواد اور ملکہ مین یہ ذکر تھا کہ ایک خواص آتش اندام کے پاس آئی کہا ملکۂ عالم سرشار گرگس سوار آئی ہین ملکہ نے کہا کہان ہین اُس نے کہا ابھی شہر پناہ سے بہت دور ہین ہرکارے دوڑتے ہوئے آئے ہین ابھی اُنکی خبر لائے ہین آتش اندام نے کہا یہا نسے معزز لوگ جائین اُنکا استقبال کر کے لائین وہ ساحر جلیس ہین ہمارے مرحلہ کے کفیل ہین بے تکلف ہمارے پاس آنے دینا

ہم خود دروازے تک اُنکے لینے کو جائین گے باعزاز تمام اُنکو لائین گے اُنھون نے آپ ناحق تکلیف
گوارا فرمائی سواد نے سب کام انجام دے لیا تھا کل سب لوگ اسیر ہو جاتے مگر اب آ گئے ہین تو اُنکی
خاطر و تواضع کیجائیگی اس معاملہ مین اُنسے بھی راے لیجائیگی کہ مسلمانون کو گرفتار کرکے یہان قتل کرین یا بادشاہ
کیخدمت مین بھیجدین یہ سنکر خواصین دروازون پر آئین آتش اندام نے جو کچھ کہا تھا ملازمین سے بیان کیا
بڑے بڑے ساحران مرحلہ سرشار اُنکی استقبال کو روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کیفیت
سرشار کرگس سوار کی ملاحظہ فرمائیے کہ اس نے جسوقت آتش اندام کا خط پایا فوراً روانہ ہوا راہ دور
دراز بزور سحر طلسمی کی شہرپناہ کے قریب پہونچ کے کرگس کو زمین پر اُتارا دو چار ملازمین جو اسکے
ہمراہ تھے اُن سے کہا جاکر شہر مین خبر دو کہ ہمارے واسطے حسب دستور سواری آئے وہ لوگ
شہر کے اندر آتے تھے راہ مین انکو ایک فقیر ملا اُس نے کہا جو صاحب جاتے ہون کچھ ہماری مصیبت
سنتے جائین ان لوگون کو رحم آیا کہا ای فقیر کیا کہتا ہی فقیر نے کہا کہ پہلے آپ لوگ یہ بتائین کہ آپ ساحر ہین
اور ساحری سے ماہر ہین اگر آپ کو کچھ سحر مین دخل ہو تو ایک التجا مین پیش کرون ان لوگون نے کہا جو کچھ کہنا ہو بیان
کر ہم سحر سے بخوبی آگاہ ہین سرشار کرگس سوار کے ملازم ہین فقیر نے کہا آج لشکر اسلام اور لشکر
آتش اندام سے مقابلہ ہوا اسواد برہنہ تن نے سحر کرکے مسلمانون کو اندھا کر دیا مین کھڑا ہوا تماشا دیکھ رہا تھا
سحر کا گولا جو پھٹا اور دھوان جو منتشر ہوا اُس نے مجکو بھی گھیر لیا میری بھی بصارت جاتی رہی جب آنکھون مین
بینائی تھی تو شہر سے جا کے ٹکڑے مانگ لاتا تھا خود بھی کھاتا تھا اپنے اہل و عیال کو بھی کھلاتا تھا آج ایسی
مصیبت مین گرفتار ہوا کہ شہر بھی نہ جا سکا کچھ مانگ کے لا بھی نہ سکا صبح سے یہین بیٹھا تھا جو کوئی اس طرف سے
آتا تھا اُس سے التجا کرتا تھا ابتک کوئی ساحر اس طرف سے نہ آیا دن تمام ہو گیا ابھی تک نہ کچھ مین نے کھایا
ہی نہ میرے اہل و عیال نے پایا ہی اگر آپ اسقدر رحم فرمائین کہ مجھپر سے سحر اُتارین تو مین شہر مین جاؤن
وہان سے جو کچھ ملے اسوقت مانگ لاؤن ورنہ جیسا دن کو فاقہ کیا ہی رات بھی اسی طرح گذر جائیگی
مفت مین تین چار آدمیون کی جان جائیگی ساحرون کو اس کے حال پر رحم آیا آنکھون پر ہاتھ پھیرا کچھ بڑبڑا
کر پھونکا فقیر نے آنکھین کھولدین ساحرون نے کہا اب کچھ نظر آتا ہی فقیر نے کہا پہلے سے کچھ زیادہ
آنکھون مین روشنی ہو گئی مگر اب ایک بات کا اور امیدوار ہون تمنے فقیر پر اسقدر احسان کیا ہی سوا
دعا کے اور تمھین کیا دون اگر کسی قسم کے نشہ پانی سے شوق ہو تو فقیر کے پاس جو کچھ موجود ہوگا
تمھاری خاطر کرونگا ان لوگون نے کہا ای فقیر یہان تیرے پاس کیا موجود ہی گو ہمنے آج دن بھر زحمت
اُٹھائی ہی اسوقت حقہ کی خواہش حد سے زیادہ ہی مگر جب تو اپنے مکان پر جائے تو وہان سے
حقہ لاے اس مین دیر ہوگی ہم اطلاع دینے جاتے ہین زیادہ دیر ٹھہر نہین سکتے فقیر نے کہا نہین صاحب
یہ ایسی چیز ہی جو ہر شوقین کے پاس موجود رہتی ہی مجکو بھی بہت عادت ہی چلم میرے پاس موجود ہی
یہ کہکے ایک پوٹلی کھولی اُسمین سے ایک چھوٹی سی چلم نکالی جلدی سے چلم تیار کی ساحرون نے کہا آگ
آگ کہان سے لاؤ گے فقیر نے کہا آپ نہ گھبرائیے آگ ابھی ملجائیگی آپ کو دیر نہونے پائیگی یہ کہکے چند قدم آگے
پھر درخت گھنے لگے ہوے تھے وہان پہونچکے واپس آیا کہا اس نواح مین کچھ لوگ رہتے ہین ہر وقت آگ تیار رکھتے
ہین اُنھین سے لایا ہون یہ کہکے آگ چھونکی جب تمباکو نے خوشبو دی چلم ایک ساحر کے حوالہ کی اسنے دیر سے حقہ نہ پیا تھا

زور سے دم لگایا بہت سا دھوان نکلا سر چکرانے لگا اس نے چلم دوسرے ساحر کو دیکر کہا مین نے دیر کے بعد حقہ پیا سر چکرا گیا اُس نے بھی کھینچکر دم لگایا اب تو دونون کو اچھی طرح چکر آیا تیورا کے زمین پر گرے فیتر نے جھپٹ کے دونون کی زبان مین سوزن دیکر نعرہ کیا ؎

جہانگرد ہون قاتل ساحران
دبے مجھسے ہین سرکشان جہان
ڈرین کیون نہ کفار مجھسے تمام
کہ آقا ہین میرے امیر الزمان

دونون ساحرون کو زمین مین دبایا آپ سرشار گرگس سوار کیجانب ایک ملازم کی صورت بنکر روانہ ہوا تھوڑی دور پر جاکر دیکھا ایک ساحر نہایت سیاہ فام ایک پتلی جھولی کاندھے پر ڈالے ہوئے بیٹھا ہی سامنے ایک بوتل شراب کی رکھی ہی ایک مٹی کا پیمانہ ہاتھ مین اُنڈیل کر پی رہا ہی ایک گرگس زبردست اُسکے قریب ٹہل رہا ہی جہانگرد بصورت ملازم اُسکے سامنے گیا جھککر سلام کیا گرگس نے اسکی طرف نگاہ قہر سے دیکھا جہانگرد گھبرایا سرشار نے گرگس کو ڈانٹا وہ پھر چرنے چگنے لگا سرشار نے کہا کیا تم آتش اندام کے ملازم ہو جہانگرد نے ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور ہان مین ملکہ کا ملازم ہون ابھی حضور کے ملازمین نے جاکر اطلاع دی ملکہ عالم نے مجھسے حکم فرمایا کہ تم وہان جلد جاؤ ہم اور لوگون کو بھی روانہ کرتے ہین سواری بھی آتی ہی مگر حضور ایک تکلیف گوارا فرمائین یہان سے قریب ملکہ کا ایک باغ ہی جبتک وہان تشریف رکھین وہین پر سواری آئیگی اور لوگ بھی برائے استقبال آئینگے سرشار اپنی جگہ سے اُٹھا گرگس کو بلایا ملازم نے کہا اسکو جب تک یہین رہنے دیجیے سرشار نے کہا اچھی بات ہی یہ کہکے آگے بڑھا ملازم نے شراب کی بوتل ہاتھ مین اُٹھائی سرشار نے کہا ایک جام مجھکو پلا دے آج مسافت راہ طی کی ہی بہت تھکا ہوا ہون جبتک جی بھرکے نہ پیونگا کسل دفع نہوگا ملازم نے جام بھر کے دیا سرشار نے پیا دو چار قدم چل کے کہا ایک جام اور دیدو ملازم نے دوسرا جام اوردیا سرشار وہ بھی پی گیا اب ملازم اسکو درختون کی آڑ مین لایا اسکا سر چکرایا چاہتا تھا کچھ کہے کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا تھرا کر زمین پر گرا ملازم نقلی یعنی جہانگرد نے جلدی سے اُسکی زبان مین سوزن دی اسکا پشتارہ باندھکے لشکر مین لایا امیر الزمان تاجدار سے عرض کی ای شہریار یہ بڑا ساحر ہی آتش اندام نے اسکو خط لکھکر بلایا تھا یہ بہت دور سے آیا تھا اب اسکے باب مین جو حکم ہو وہ کیا جائے امیر الزمان تاجدار نے فرمایا اس سے دریافت کرو اگر اطاعت اسلام کرے تو اسکو امان دو نہین تو قتل کرو جہانگرد نے اسکو چوب بارگاہ سے باندھا تازیانہ لیکر سامنے کھڑا ہوا بیہوشی اسکی دور کی سرشار کی آنکھ کھلی اپنے کو اسیر پایا بہت گھبرایا چاہا سحر کرکے نکل جاؤن زبان مین سوزن تھا جہانگرد نے کہا اب شناخت مین خدائے واحد یکتا کی کیا کہتا ہی سرشار تھوڑی دیر خاموش رہا پھر ہاتھ باندھکے اسنے اشارہ کیا اور اطاعت اسلام قبول کی جہانگرد نے اسکو کھولا سرشار نے امیر الزمان کے جانب نگاہ کی دوڑ کے قدمون پر گرنا چاہا امیر الزمان نے اسکو اپنے سامنے بٹھایا سرشار نے عرض کی ای شہریار یہ کیا واقعہ تھا جہانگرد نے کہا تمھاری قسمت مین مشرف باسلام ہونا تھا آتش دوزخ سے نجات پاتا تھا شکر کرو کہ تمکو خدا نے اسلام عطا فرمایا اور تمنے وہ آقا پایا جسکی جرأت کا تمام عالم قائل ہی سرشار نے بہت کچھ امیر الزمان تاجدار کی تعریف کی پھر لڑائی کا سبب دریافت کیا شاہزادے نے سب کیفیت بیان کی سرشار نے کہا آپ حکم دین مین اسیوقت اس مرحلہ مین آگ لگادون جسقدر ساحر

یہان موجود ہین سب کو جلا دون امیر الزمان نے فرمایا اسکی کیا ضرورت ہی جب ہمسے کوئی مقابلہ کیواسطے
آئیگا اسوقت دیکھا جائیگا پھر کیفیت سحر سواد کی بیان فرمائی سرشار نے اُسیوقت سب سردارون پر سے سحر
اُتارا جھانگرو نے اسکے دونون ملازمونکو بھی لا دیا سرشار نے انکو ہوشیار کرایا وہ بھی دونون مسلمان ہوے
جھانگرو سے سرشار نے کہا میرے نرگس کو آپنے کیا کیا جھانگرو نے کہا وہین چرتا چگتا ہوگا سرشار نے اپنے ملازمین
کو بھیجا کہ نرگس کو لے آئین وہ شب اسی انتظام مین بسر ہوئی جب صبح ہوئی تو امیر الزمان نامدار نے فریضۂ سحری
سے فراغت پائی دردولت پر سواری آئی شاہزادے نے سلاح جسم پر آراستہ کیے بارگاہ سے باہر تشریف لاکر
رکاب مرکب پر قدم رکھا سب لشکر ہمراہ ہوا سرشار نے اپنے نرگس کو بلایا اسباب سحر سنبھالا جھولی کاندھے پر ڈالی
نرگس پہ سوار ہوا امیر الزمان نامدار میدان جنگ مین تشریف لائے قلعہ کا بھی دروازہ کھلا سواد برہنہ تن
ساحرونکا لشکر لیکر نکلا اسکے بعد غیر ساحرونکا لشکر آیا سب نے میدان مین پہونچکر پرا جمایا جب جانبین مین
صف بندی ہو چکی تو سواد برہنہ تن کی نگاہ سرشار جادو پر پڑی اسکے حواس اُڑ گئے حیرت ہوئی دلمین
خیال کیا یہ کیا غضب ہوگیا اب مین اسکے مقابلہ کی تاب نہ لاسکونگا اس نے امیر الزمان کا کیونکر ساتھ دیا
کیا واقعہ گذرا یہان سے جلد واپس جاؤن ملکہ سے دریافت کرون کل مین نے خبر آمد تو ضرور سُنی تھی
سمجھا تھا ملکہ نے بلایا ہوگا کسی بارہ دری مین جگہ دی ہوگی خاطر و مدارات کی ہوگی مگر یہ منقلب سامان کیونکر
ہوا یہ سوچکے سواد برہنہ تن نے کہا ای سرشار یہ کیا واقعہ ہو تم جیسا ساحر نامدار معین اور کفیل طلسم ہملوگون
کی امداد کو آئے اور اسطرح ہمارے دشمن سے مل جائے یہ خیال رکھو کہ یہان بہت سے ساحران نامدار موجود
ہین تمھاری ضرورت نہین مگر تمھین کچھ خیال کرنا لازم تھا بچپنے سے تم نے بادشاہ طلسم کا نمک کھایا کام کیوقت
منھ چھپایا وقت گذر جائیگا مگر بات یاد رہیگی اب بھی تم اسطرف آؤ اور ملکہ کے پاس چلو وہ تمھاری منتظر ہین خاطر و
تواضع کے سب سامان درست ہین سرشار نے کہا او مکار کیا باتین بناتا ہی مجکو آزماتا ہی لالچ دیتا ہی اب مین نے
اطاعت امیر الزمان نامدار کی قبول کی ہی تا حیات رکاب ظفر انتساب کے ہمراہ رہونگا کبھی اطاعت سے منھ
نہ موڑونگا ساتھ نہ چھوڑونگا اب زیادہ باتین نہ بنا مقابلے مین آ آج مین بھی تیرے سحر کا تماشا دیکھون کل تو
تو نے بہت کچھ اپنے سحر کو زور دیا مگر کچھ نہ بنا سکا شرم نہ آئی تجکو لازم تھا اطاعت شہریار قبول کرتا آج مقابلے کو
نہ آتا جب سواد نے نرگس سوار کو اس درجہ برہم پایا کہا آج جنگ سحر کی ضرورت نہین پہلوانان نامی برائے
جنگ آئے ہین اگر ان سے تم لوگون کی جان بچگئی تو پھر سحر بھی کیا جائیگا ہم کس کے واسطے سحر کرین ہمارے
یہان کے پہلوان کافی ہین سب کو اسیر کر کے لیجائین گے خون کے دریا بہائین گے یہ کہکے سواد نے
ایک پہلوان کیطرف اشارہ کیا وہ گھوڑا اُچھکا کے میدان مین آیا سلحشوری دکھا کے مبارز طلبی کی لشکر اسلام
سے بھی ایک سردار نے امیر الزمان نامدار سے اجازت لی ان دونون مین نیزہ بازی ہونے لگی
سواد نے موقع پایا میدان جنگ سے واپس آیا آتش اندام کے پاس پہونچا کہا ملکہ آپ کس خیال
مین بیٹھی ہین تشریف لیچلیے غضب ہوا کچھ سمجھ مین نہین آتا آتش اندام نے کہا کچھ بیان تو کرو سواد
نے کہا کل سرشار نرگس سوار آپ کے بلانے سے یہان آئے مگر آپکی شرکت نہ کی اسوقت امیر الزمان
کے لشکر مین موجود ہین اگر مین اسوقت ساحرون کو آگے بڑھاتا تو وہ ضرور سحر کرتے اور اُنکے سحر مجسے
نہ رکتے آپ تشریف لیچلیے اب اسوقت سوا آپکے دوسرا یہان موجود نہین جو سرشار سے مقابلہ کرے

آپ جلدی چلیے نہین سب لشکر تباہ ہوجائے گا ایک سحر کی بھی کوئی تاب نہ لائے گا مین نے سب
مسلمانون کی روشنی چشم گل زایل کی اُس نے آسانی سے سحر اُتار لیا کچھ خیال بھی نہ کیا ملکہ نے جو کیفیت سنی تو بہت
حیرت ہوئی کہا مین نے گل اُنکے لینے کو آدمی روانہ کیے سب نے کہا اُنکا پتہ بھی نہین ہے یہ کیا واقعہ ہوا معلوم ہوتا
ہے یہ بھی پہلے سے لشکر اسلام کے شریک تھے انھین کیوجہ سے شہنشاہ قتل ہوے ورنہ کسکی مجال تھی جو اُنسے آنکھ ملا
سوادے نے کہا اب ان باتون کا محل نہین ہے وہان لشکر اپنا کٹ رہا ہے تلوار کی لڑائی مین سپاہ کے پہلوان مسلمانون
سے کب فتح پائین گے دم بھر مین سب مرجاینگے اب آپ چلیے تو جنگ سحر آغاز ہو آتش اندام نے کہا سرشار [illegible] کا ساحر ہے
بڑے بڑے سحرون سے ماہر ہے مین اسکے مقابلہ کو جاؤن ایسا نہ ہو کہ تاب مقابلہ نہ لاؤن سوادے نے کہا آپ کسیطرح
تو آج ان سے مقابلہ کیجیے اگر شکست کا سامان نظر آئے تو واپس آیئے گا دو چار روز کی مہلت طلب فرمایئے گا
اُسوقت تک اور ساحر جن جن لوگون کو خطوط روانہ کیے ہین آجائین گے بادشاہ طلسم بھی جبتک جواب تحریر فرماینگے
جو کچھ وہان سے حکم ہوگا وہ بہت مستحکم بات ہوگی اسوقت تو اِس آفت کو ٹالیے قلعہ سے باہر قدم نکالیے آتش اندام
نے اپنا اسباب سحر تو پہلے ہی درست کر رکھا تھا کہا اے سوادے مین تمھارے کہنے سے چلتی ہون دیکھون تقدیر
کیا رنگ دکھائے یہ کہکے جھولی کاندھے پر ڈالی میدان جنگ کیطرف روانہ ہوئی یہان پہونچکے دیکھا غیر ساحر
لشکر تباہ ہو رہا ہے زمین پر دریائے خون جاری ہے قریب ہے کہ لشکر کے قدم اُٹھ جائین آتش اندام نے جو یہ کیفیت
دیکھی جلدی سے اپنا تخت آگے بڑھا سرشار کیطرف دیکھکر آواز دی کہ آپکو ایسا لازم نہین تھا کہ معین طلسم ہوکر
آپ دغا دین اور ہمارے دشمن کی شرکت قبول کرین سرشار نے کچھ جواب نہ دیا آتش اندام مقابلے مین آئی
کہا اگر آپ کو جنگ منظور ہے تو تاخیر نہ کیجیے غیر ساحرون کی لڑائی موقوف کیجیے کچھ ہمارے آپکے سحر آزمائی ہوجاے
مفت مین ان بیگناہون کی کیون جان جاے یہ سنکر سرشار نے امیر الزمان سے اجازت چاہی غیر ساحرون کی
جنگ موقوف ہوئی سرشار نے کرگس آگے بڑھایا آتش اندام کے مقابلے مین آیا آتش اندام نے ایک گولا
اُسکی طرف پھینکا گولہ پھٹا اُسمین سے ایک دھوان پیدا ہوا ایک جا پر ٹھہر کر دھوئین سے ایک دیو مہیب کیصورت
پیدا ہوا اور سرشار کے سامنے منھ کھول کے آیا کہا اے سرشار میرے منھ مین چلا آ مجھسے مقابلہ نکر سکیگا مین
ابھی تجکو نگل جاؤنگا سرشار نے جھولی سے دو ماش نکال کے اُس دیو کے منھ مین ڈالدیے دیو نے ایک
چیخ ماری اور پانی ہوکر بہگیا آتش اندام نے دوسرا گولہ اُسکی طرف پھینکا وہ بھی اسیطرح پھٹا اُسمین سے بھی
دھوان نکلا پھر ایک دیو کی صورت بنکر سامنے آیا سرشار سے کہا اگر تجھے کچھ دعوی ہے تو مجھسے مقابلہ کر ابھی تجکو باندھ
کے ملکہ کے پاس لیجاؤنگا سزا دے سخت دلاؤنگا سرشار نے اُسکی طرف کچھ پڑھکے پھونک دیا دیو چیخ مار کر پلٹا ملکہ
کے قریب آیا چاہا تخت الٹ دے ملکہ نے جھولی سے کچھ پھول نکالے اور وہ پھول دیو کیطرف پھینکدیے
دیو پھر اُسطرف پلٹا سرشار کے قریب پہونچا چاہتا تھا کرگس کا سر کاٹ لے کہ سرشار نے اُسکی طرف کچھ ماش
پڑھکر مارے دیو پھر ایک چیخ مار کے پلٹا آتش اندام کے تخت کی طرف پہونچکر ملکہ کے سر کیطرف ہاتھ بڑھایا
آتش اندام نے بہت کچھ پڑھ پڑھ کے اُسکی طرف پھونکا ماش مارے پھول پھینکے اُس نے کسی بات کو
نہ مانا آتش اندام کے بال پکڑ کر تخت سے کھینچ لیا چاہتا تھا کہ چلا دیکر زمین پر پٹک دے کہ آتش اندام نے
بصد تعجیل جھولی سے ایک نشتر نکالا پیشانی پر مارا خون کے قطرے ہاتھ مین لیے دیو پر پھینک دیے
دیو جلکے خاک ہوا سنبھل کے پھر تخت پر بیٹھی سوادے نے جو یہ کیفیت دیکھی ملکہ کے قریب آیا کہا اب آپ

جس طرح بر ہو سکے اس وقت لڑائی موقوف کیجیے طبل بازگشت بجوا دیجیے کل مقابلہ ہوگا آج آپ تنہا ان لوگون عہدہ برآ نہو سکینگی ملکہ نے جواب دیا میری بھی یہی راے ہی مگر ایک سحر اور کرتی ہون یقین ہی سرشار اگر اب کی مرتبہ میرے سحر سے نہین بچے گا اور اگر اب کی مرتبہ اسکی جان بچگئی تو پھر مقابلہ نکرون گی ابھی طبل بازگشت بجوا دونگی سواد نے کہا آپ کو اختیار ہی مین نے مناسب وقت مین آپکو راے دی تھی اب ماننا نماننا آپکا کام ہی ملکہ نے جھولی سے ایک ترنج نکالا ایک سوزن کچھ پڑھکر ترنج پر ماری ترنج ملکہ کے ہاتھ سے اڑا سرشار کے سینہ کے قریب پہونچا سرشار نے اشارہ کیا ترنج بھی پلٹا ملکہ نے جو دیکھا کہ ترنج پلٹ کے آرہا ہی آتش اندام نے دو انگلیون سے اشارہ کیا ترنج ٹوٹا اُسمین سے ستارے نکلکر منتشر ہوے سب ستارے سرشار کیطرف چلے سرشار نے دو پھانکین ستارون کی طرف پھینکدین سب ستارے بگڑ ٹوٹ شعلہ بنکر آتش اندام کیطرف آئے چارون طرف سے شعلون نے آتش اندام کو گھیر لیا آتش اندام گھبرا گئی ٹھہرنے کی تاب نہ لائی سحر کر کے غرق زمین ہوئی اسکو جو بھاگتے ہوے سب نے دیکھا لشکر کے قدم اُکھڑ گئے سب سے پہلے سواد برہنہ تن بھاگا اسکے جانیسے اور سبکی ہمت ٹوٹگئی سب نے فرار کیا سرشار نے امیر الزمان نامدار سے عرض کی اے شہریار اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی ان لوگون کا تعاقب کرنا چاہیے اب مرحلہ ٹوٹ جائیگا کوئی مقابلے مین نہ آئیگا امیر الزمان نے فرمایا تمکو اختیار ہی سرشار نے سب کا تعاقب کیا شہریون نے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا سرشار نے پھاٹک پر پہونچکے ایک گولہ مارا پھاٹک ٹوٹا سپاہ اسلام قلعہ کے اندر داخل ہوئی آتش اندام کے لشکر سے تلوار چلنے لگی سرداران اسلام نے تھوڑی دیر مین سب کو مار کے ڈالدیا باقی جو بچے اُنھون نے امان طلب کی لڑائی موقوف ہوئی سب ہاتھ باندھ کے امیر الزمان کیخدمت مین حاضر ہوے شاہزادے نے سب کو اسلام قبول کرنیکی ہدایت فرمائی سب نے اسلام قبول کیا امیر الزمان نے فرمایا اے سرشار اب ملکہ سحر نگاہ کو جلد رہا کر انا ہی اس مرحلہ کا زندان خانہ کہان ہی جلد اُسطرف چلو ملکہ کو قید سے چھڑالائین سرشار نے عرض کی اے شہریار آپ یہان توقف فرمائین غلام جاتا ہی ابھی ملکہ کو اپنے ساتھ لاتا ہی امیر الزمان تاجدار نے وہان توقف کیا سرشار روانہ ہوا زندان خانے مین آکر دیکھا ملکہ کا کہین پتہ نہ ملا سرشار واپس آیا امیر الزمان سے عرض کی اے شہریار غلام نے تمام زندان خانہ مرحلہ کو دیکھا ملکہ یہان نہین ہین امیر الزمان کو کمال ملال ہوا اور ساحر جو مرحلہ اصلاحیہ کے یہان موجود تھے اُنھون نے عرض کی اے شہریار اصلاب جادو نے ملکہ کو ایسی جگہ قید کیا ہی جو سوا آتش اندام کے دوسرا نہین جانتا اُسی نے سحر کر کے جاے قید کو معدوم کر دیا ہی جب آپ آتش اندام کو گرفتار کرین گے اُسوقت کیفیت آپ کو معلوم ہوگی امیر الزمان نامدار نے سرشار کیطرف دیکھکر فرمایا آتش اندام کہان ہی سرشار نے عرض کی یہان تو نہین معلوم ہوتی شاید وہ طلسم کیطرف روانہ ہوئی شاہزادے نے فرمایا اچھا آجکے روز یہان قیام کرو کل طلسم کیطرف چلین گے آتش اندام کو ڈھونڈھکر گرفتار کر لینگے سرشار نے عرض کی اے شہریار آتش اندام مجھسے بھاگ کر کہان جائینگی مین اس طلسم کے حالات سے اچھی طرح پر آگاہ ہون جہان جاکر چھپے گی مین ڈھونڈھ کے نکالون گا اُسکے ساتھ سواد برہنہ تن بھی مغرور ہوا ہی اُسکا بھی پتہ لگاؤن گا دونون کو خدمت والا مین حاضر کرونگا امیر الزمان نامدار نے لشکر کو حکم دیا کہ آج یہان

قیام کردکل آتش اندام کی تلاش مین روانہ ہون گے یہان چند آدمیون کو چھوڑ جائین گے حسب الحکم
شاہزادۂ والاتبار لشکر نے وہین قیام کیا امیر الزمان نے سرشار کو اپنے پاس بلایا کیفیت
طلسم دریافت فرمانا شروع کی سرشار نے عرض کی ای شہریار طلسم یہان سے بہت دور ہی راہ مین
بہت سے مرحلے ہین ساحران جلیل اُنکی نگہبانی کرتے ہین عجائبات وغرائبات حد سے زیادہ ہین
طلسم دار الضیا تک رسائی محال ہوتی ہی وہان کا بادشاہ دل تابان جادو بڑا ساحر ہی فنون جادوگری
سے خوب ماہر ہی لشکر بھی بیشمار اُسکے پاس ہی ایک شہر ہین اُس نے دیوان شریر کو آباد کیا ہی اُنکی وجہ سے
کوئی طلسم کیطرف آنکھ اُٹھا کے نہین دیکھ سکتا ہی اسی طرح بہت سے عجائبات وغرائبات ایسے ہین
کہ جو اور طلسمون مین ممکن نہین اسیلئے قریب ایک شہر حیرت افزا ہی وہان کے حاکم سے اور دل تابان جادو
سے ایسے مراسم ہین کہ ہر حالت مین ایک دوسرے کا شریک وکفیل ہی دونون نے ملکر ایک جگہ ایسی بنائی ہی کہ اُسکو آفات و
بلیات کا معدن قرار دیا ہی اُسکا نام طلسم معدن آفات رکھا ہی لوح طلسم ابہی انہی دونون بادشاہون کی وہین رکھی
مگر انسان کی مجال نہین جو وہان تک جا سکے نہ ملازمین طلسم مین اتنی قوت وقدرت ہی کہ وہان کا پتہ پائین یا کسیوقت
وہان تک جائین اور اسوقت جو آتش اندام بھاگی ہی یہ دل تابان جادو تک نہین جائیگی راہ مین کسی دوسرے
مرحلہ دار سے مدد طلب کریگی کیونکہ وہان تک جانا ان لوگون کا کام نہین برسون دعا بھی قبول نہین ہوتی
دل تابان جادو برسون اپنے طلسم مین نہین آتا اور نہ بادشاہ طلسم حیرت افزا یعنی احمر لباس جادو
اپنے طلسم مین جاتا ہی دونون بادشاہ طلسم معدن آفات مین رہتے مین وہین سب سامان راحت مہیا
ہی سلطنت کا کام وزراء دیکھتے ہین وہی سب لوگ انتظام کرتے رہتے ہین امیر الزمان نامدار نے
فرمایا ای سرشار تم کبھی طلسم تک گئے ہو وہان کی سب کیفیت دیکھی ہی سرشار نے عرض کی ای شہریار مین
ایک مرتبہ گیا خاص طلسم کی کیفیت دیکھی عقل حیران ہوگئی جو بات تھی وہ عجیب وغریب امور طلسم ایسے ہین
کہ دوکاندار مال رکھکے چلے جاتے ہین اشیاء تجارت خود اپنی قیمت بتا دیتے ہین خاص طلسم جہان بادشاہ کا
تخت ہی وہانکی حالت قابل دید ہی جس چیز کی خواہش ہو بلا طلب پاس آجاتی ہی جہان جانیکا ارادہ کیا تخت موجود ہی گیا
وہین پہونچا دیا درخت سے ثمر توڑیئے نوش فرمائیے جس چیز کا خیال آپ نے کیا وہی ذائقہ پائیے اگر گانے کا
خیال آئے ارباب نشاط اُسی وقت حاضر ہو جائینگے گانا سنائین سب چیزین ایسی ہین جنکو دیکھکر عقل حیران
ہوتی ہی سب سے زیادہ ملکہ انجم طلعت کا محل قابل دید ہی باغ مین تو کسی کی مجال نہین جو جا سکے وہان
ملکہ انجم طلعت کی تصویر رکھی ہی تصویر پر پردہ پڑا ہی اسقدر حسن وجمال تصویر سے ظاہر ہوتا ہی کہ جس نے
ایک نگاہ تصویر پر کی محو ہو جاتا ہی وہین سر پٹک پٹک کر جان دیتا ہی ای شہریار مین باغ مین نہین گیا مگر دور سے
ملکہ کا مکان دیکھا اگر وہان کی کیفیت کسی سے بیان کرتا ہون تو ایک کہانی ہوتی ہی اسیطرح سرشار نے طلسم دار الضیا
کی کیفیت کل بیان کی شاہزادہ دیر تک بغور سنتا رہا بات بات پر سر ہلاتا [illegible] نے حالت طلسم کی بہ بیان کی
شاہزادے کو ملکہ انجم طلعت کے باغ اور مکان کی کیفیت مین زیادہ دلچسپی ہوئی ایک ایک بات کو دو دو مرتبہ تین تین مرتبہ
دریافت کیا جب سرشار سب کیفیت بیان کر چکا امیر الزمان نے فرمایا اگر خدا نے چاہا تو چلا اب کیفیت وہانکی بھی دیکھینگے ملکہ
انجم طلعت کے مکان و باغ کے دیکھنے کا سب سے زیادہ اشتیاق ہی سرشار نے کہا ای شہریار وہانتک جانا اور کیفیت دیکھنا برسونکی
بات ہی امر محال ہی راہ بہت خراب ہی وہانتک پہونچنا دشوار ہی امیر الزمان نے فرمایا اگر خدا کو منظور ہی تو جلد پہونچ جائینگے

اور سب کیفیت دیکھ آئین گے اب تو اس طلسم سے چھیڑ چھاڑ شروع ہی دیکھین کیا کیفیت دیکھنے مین آتی ہی جبتک
سحر نگاہ کو آزاد نکرائین گے اسیطرح آگے بڑھتے چلے جائین گے اسی گفتگو مین صبح ہوئی شاہزادہ نے فریضۂ سحری ادا کیا
سلوح کی کشتیان سامنے آئین شاہزادے نے سلاح جسم پر آراستہ کیے باہر تشریف لا کر دیکھا سب برائے اسلام حاضر ہین شاہزادہ
سب کا سلام لیکر گھوڑے پر سوار ہوا عقب مین لشکر کو لیکر آگے روانہ ہوا سرشار گرگس سوار ہے غرض کی یہانسے بیس کوس آگے ایک
مرحلہ اور ہی گمان تھا آتش اندام وہین مقیم ہوگی پہلے وہان تشریف لیچلیے اگر وہان بیہ نہ ملیگا تو پھر اور فکر کیجائیگی امیر الزمان بامدد
مرحلہ کیطرف روانہ ہوے کہ دیکھین کوکرا انکا وقت پر آئیگا اب کچھ کیفیت ملکہ آتش اندام کی تحریر کیجاتی ہی کہ یہ جو سرشار کے مقابلے
بھاگی اپنی جان بچا کے مہیب چہار چشم کے یہان پہونچی یہ ساحرہ بھی طلسم کی ملازم تھی بہت سے ساحرونکو اس نے سحر بتایا
تھا اصلاب جادو بھی اسکا شاگرد تھا لوگ اسکو بہت مانتے تھے جب کوئی وقت سخت ہوتا تھا تو اسکی رائے لیتے تھے اسکو
شریک کرکے کام انجام دیتے تھے دل تابان جادو بادشاہ طلسم کو اس پر بڑا اعتبار تھا بیس مرحلون کی سرداری اسکے
حوالے تھی مرحلہ دار روز اسکے پاس آتے تھے سب کیفیت کہہ جاتے تھے آتش اندام نے جب اسکو مرگ اصلاب کی خبر
دی اور مرحلہ کی کیفیت لکھی اسکو غصہ آیا چلنے کا سامان کیا اسی روز اسکا بھی ارادہ تھا کہ آتش اندام اسکے پاس زخمی روتی گئی
اب جو مہیب چہار چشم نے اسکی طرف نگاہ کی دیکھا خون مین ڈوبی ہوئی لباس خاک مین لوٹ گھبرائی ہوئی ہی مہیب نے
کہا ای آتش اندام یہ تیری کیا کیفیت ہی ارے یہ تجھکو کس نے زخمی کیا کیا واقعہ گذرا مین خود آج آتی تو نے
کیون اتنی زحمت اٹھائی یہانتک چلی آئی آتش اندام نے سب کیفیت بیان کی سرشار کیحالت سے اطلاع دی
اس نے کہا خاطر جمع رکھو پریشان نہو مین ابھی چلونگی سب کو گرفتار کرلونگی یہ کہکے اپنا تخت منگایا چار اژدر
آتش فشان تخت لیکر آئے اس نے جھولی کاندھے پر ڈالی اپنے برابر آتش اندام کو بٹھایا تخت اڑایا مرحلہ کیجانب
روانہ ہوئی تھوڑی دیر مین قلعۂ اصلابیہ مین پہونچی یہان سامان درہم وبرہم پایا لشکر کو بھی وہان نہ دیکھا کچھ لوگ موجود
پائے ان سے دریافت کیا انھون نے بخوف جان سب کیفیت بیان کی آتش اندام نے کہا اے رسوا و برہنہ تن کہان
ہی لوگون نے کہا وہ آپکے ہمراہ میدان جنگ سے آئے تھے پھر نہین معلوم کہان گئے آتش اندام نے قلعہ
پر قبضہ کیا جو لوگ مسلمان تھے انکو اسیر کرلیا دریافت کیا کہ اب امیر الزمان اور سرشار وغیرہ کسطرف گئے ہین
اور لوگون نے بتایا کہ یہان سے بیس کوس پر جو مرحلہ سلجوقیہ ہی وہان کی ارادے سے سب روانہ ہوے
انلوگونکو آپ کی تلاش ہی اسی واسطے یہان چند آدمیون کو چھوڑ کر اسطرف روانہ ہوے ہین مہیب چہار چشم
نے کہا ای آتش اندام اب یہان نہ ٹھہرو ورنہ مرحلہ سلجوقیہ بھی ٹوٹ جائیگا سرشار ہمراہ گیا ہی سلجوق جادو اس سے
مقابلہ نہ کرسکیگا ضرور مارا جائیگا بادشاہ مجھسے شکایت کرینگے بہتر یہ ہی کہ اب انکے تعاقب مین روانہ ہو آتش اندام
نے جواب دیا کہ اب لشکر بھی موجود نہین انلوگونسے کیونکر مقابلہ کرینگے وہ لوگ بڑے جری وبہادر ہین سرشار ساحر زبردست
انکے ہمراہ ہی بہت مشکل ہوگی مہیب نے کہا تم خاطر جمع رکھو ایک سحر مین سب کو بیکار کردونگی سرشار کو اسیر کرکے
مرحلہ سلجوقیہ پر لیجاؤنگی وہانسے لشکر بھیجکر سبکو قید کرالونگی آتش اندام یہ سنکر شاد ہوگئی اسی وقت مہیب کے ہمراہ ہوگئی
مہیب نے اژدرونکو اشارہ کیا وہ تخت لیکر روانہ ہوے مہیب چہار چشم نے کہا جلد چلو دیر نہونے پائے راہ مین دشمنونکو
گرفتار کرلین آگے نہ بڑھنے دین اژدرون نے راہ جلدی طے کرنا شروع کی تھوڑی دیر مین آتش اندام نے مہیب سے کہا دیکھیے
وہ لشکر جاتا ہی نشان نظر آتا ہی مہیب نے جو نگاہ کی کہا ہان سرشار بھی ہمراہ ہی بس اب یہین ان سبکو سحر کرکے بیکار کردون مرحلہ
سلجوقیہ یہانسے پانچ کوس پر ہی وہان پہونچ کے سب کو گرفتار کرا منگاؤنگی یہ کہکے اژدرونکو آگے بڑھایا جنھون وہین قریب لشکر

پہونچکے اس نے نعرہ کیا منم ملکہ مہیب چہار چشم خبردار آگے نہ بڑھنا یہ صدا سُنکے امیر الزمان نے نگاہ کی
دیکھا ایک عورت سیاہ فام ضعیف العمر بال کھلے ہوے پیشانی پر دو آنکھیں زیادہ ایک تپلی دھوتی
باندھے شانے پر جھولی ڈالے تخت پر سوار اژدر تخت اُٹھائے ہوئے چلے آتے ہین
اسکے پاس آتش اندام بھی بیٹھی ہوئی ہو امیر الزمان نے سرشار سے کہا جسکی تلاش مین جاتے
تھے وہ یہین آگئی سرشار نے جو پلٹ کے دیکھا کہا ای شہریار غضب ہوا یہ ساحرہ جو آتش اندام
کے پاس بیٹھی ہو مہیب چہار چشم اسکا نام ہی بلا کا سحر جانتی ہو اس طلسم مین بہت سے ساحر اسکے
شاگرد ہین خود اصلاب جادو نے بھی اس سے سحر حاصل کیا تھا دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی امیر الزمان
نے فرمایا خاطر جمع رہو ہر اسان ہو خدا فضل کرے گا یہان تو یہ باتین تھین اُسطرف مہیب نے
مقابلے مین پہونچ کے جھولی سے کچھ ماش نکالے اور سرشار کیطرف پھینکدیے سرشار جھوکر
زمین پر گرا چاہا سنبھل کے اُٹھون ایک برق چمک کر گری سرشار سب کی نظرون سے غائب
ہوگیا اُسکے بعد اس نے ایک گولا لشکر اسلام کیطرف پھینکا گولا پھٹا اُس مین سے
دھوئین کی چادر نکلی لشکر اسلام مین بھی جسقدر ساحر غیر ساحر موجود تھے سب بیہوش
ہوکر زمین پر گرے امیر الزمان نامدار پر سحر نے اثر نہ کیا مہیب چہار چشم نے آتش اندام
سے کہا یہ جوان جو سامنے کھڑا ہے کیا اسپر سحر تاثیر نہین کرتا آتش اندام نے جواب دیا
کہ اسکے پاس بہت سے تحفہ ایسے موجود ہین جنکی وجہ سے اسپر سحر کارگر نہین ہوتا ہی بس
مہیب نے کہا اسکو مرحلہ سلجوقیہ کے لوگ گرفتار کر لیجائینگے ایک آدمی کتنون سے مقابلہ
کرے گا آتش اندام نے جواب دیا کہ یہ نہ فرمائیے یہ اکیلا میرے مرحلہ پر لشکر سے لڑا
اور سبکو شکست دی اپنے سردارون کو بچا کر لیگیا ایک کو اسیر ہونے نہ دیا بلا کا دلیر
ہی ایک ہزار کو یہ تنہا کافی ہو مہیب نے کہا مرحلۂ سلجوقیہ سے فوج کثیر بھیجدی جائیگی
کیونکر سب سے مقابلہ کرے گا گرفتار ہوجائے گا یہ کہکے اپنا تخت مرحلہ سلجوقیہ
کیطرف روانہ کیا امیر الزمان یہ سب کیفیت دیکھتے رہے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سامنے
سے گرد اُڑی شاہزادے نے خیال کیا کہ لشکر آتا ہی درست ہو کے پشت مرکب
پر بیٹھے دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا لشکر بے شمار آتا ہی ساحر بھی بہت سے ہمراہ ہین
بڑے بڑے تخت اُڑاتے ہوے چلے آتے ہین امیر الزمان نامدار کے مقابلے
مین آکر ٹھہرے اور ساحرون کے لشکر نے پرا جمایا ایک سردار آگے بڑھ کے آیا
امیر الزمان سے مخاطب ہوکر کہا ای جوان اب تیری کوشش بیکار ہی لشکر تیرا مبتلائے سحر
ہی کسی مین حس و حرکت باقی نہین تو تنہا ہمسے کیا مقابلہ کرے گا اور کیونکر لڑے گا مناسب
ہی کہ اب خوشی سے ہمارے پاس چلا آ تیرے شباب پر افسوس آتا ہی واقعی تو بہادر ہی
تجکو ابھی لیجا کر تیری تقصیر معاف کرا دینگے تو ہمارے مرحلہ مین رہنا فوج مین تجکو عہدہ
جلیل ملجائیگا یہ بھی معلوم ہی کہ تو سحر سے نہین ڈرتا مگر تنہا کہانتک مقابلہ کرے گا ہم سب غول
کرکے تجکو گرفتار کر لینگے تیرا بڑا معین سرشار جادو اسیر ہوکر ابھی ہمارے مرحلہ پر گیا ہی اب

تیرا سب لشکر بھی وہین پہونچا جاتا ہی تجکو بھی پکڑے جائین گے بھلا تو یہ نہ سمجھا کہ ہین طلسم ہین
ہو اتنا ساشکر لیکر جاونگا تو کسطرح فتح پاونگا سحر جو تجھ پر تاثیر نہین کرتا اسبات پر بڑا نازہی
بس اب جہالت کو دخل نہ دے اور ہوشیاری سے کام لے ہمارے پاس چلا آ کچھ عذر
درمیان ہین نہ لا امیر الزمان نامدار نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا فرمایا ادیادہ گو کیا بکتا ہی
اگر تو ہمارے مقابلہ کے واسطے آیا ہی تو ہم بھی سوجود ہین لے لڑے تیری کیا مجال جو ہمارے
سردارون کو یہان سے لیجائے اور کسیکو ہاتھ لگائے کثرت سپاہ سے ڈراتا ہی مجکو خوف دلاتا ہی
سردار نے کہا اگر یہی دعویٰ ہی تو میدان مین آ کہ ہنر جنگ آزماؤ امیر الزمان نامدار میدان مین آ گئے
سردار نے اپنی فوج سے اشارہ کیا کہ نرغہ کرکے اس جوان کو زندہ اسیر کرلو اور ساحرون سے
کہا تم اپنے تختون پر اسکے سردارونکو لادکر آگے بڑھو جب تک ہم اسکو اسیر کرلین گے یہان سے
نہ آئین گے امیر الزمان نامدار پر لشکر ٹوٹ پڑا شاہزادہ پشت وپہلو سے ہوشیار ہوکے
مصروف جنگ ہوا ساحرون نے وقت پایا سرداران امیر الزمان جو غافل پڑے ہوئے تھے
سبکو تختون پر لادنا شروع کیا کل سپاہ کو لادکر ساحرون نے تخت اُڑا دیے اور جانب مرحلۂ سلجوقیہ
روانہ ہوئے امیر الزمان نامدار مصروف جنگ رہے سپاہ بیشمار تھی شاہزادے نے ہزارونکو
زیر تیغ کیا خود بھی بہت زخمی ہوا جب کثرت زخمکاری سے طاقت باقی نہ رہی امیر الزمان نامدار نے
دونون ہاتھ مرکب کی گردن مین ڈالدیے گھوڑا سمجھا سوار پر وقت تنگ ہی طاقت پیکار باقی نہین
اپنے مالک کو لیکر لشکر سے نکلا صحرا مین ایک جانب کو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا
یہان سوارون نے جب امیر الزمان نامدار کو نہ پایا حیران ہوے بہت تلاش کی آخر سب نے
یہ خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی وہ جوان مارا گیا اور لاش اُسکی پامال سم اسپان ہوگئی اب پتہ ملنا دشوار
ہی چلو واپس چلین اور ملکہ مہیب سے کل کیفیت بیان کردین یہ کہکے لشکری واپس ہوے
تھوڑی دیر بعد مرحلۂ سلجوقیہ مین پہونچے مہیب چہار چشم بیٹھی ہوئی تھی لشکر کو واپس آتے ہوے
دیکھکر خوش ہوگئی آتش اندام سے کہا تمنے دیکھا سب کام بن گیا لشکری اسیر ہوئے امیر الزمان
کو بھی لشکر کے لوگ قید کرکے لائے ہین اتنے مین سرداران لشکر مہیب چہار چشم کے قریب
آئے کہا ملکۂ عالم امیر الزمان مارا گیا لاش اُسکی پامال سم اسپان ہوگئی پتہ نہ ملا مگر بڑا بہادر تھا
حد کا شجاع تھا آدھے سے زیادہ لشکر کو قتل کر ڈالا کیا تنک لڑتا تھا اگر اُسکے ہمراہ تھوڑا بھی
لشکر ہوتا تو ہم لوگ کبھی فتح نہ پاتے ضرور اُسکے ہاتھ سے مارے جاتے سلجوق جادو نے
جو یہ کیفیت سنی سردارون سے کہا تمنے بُرا کیا ایسے بہادر کو اس طرح قتل کر ڈالا اُسکو زندہ
اسیر کر لاتے شاید راہ راست پر آجاتا تو ہم اپنی سپاہ کا اُسکو سردار بناتے لشکریون
نے کہا شہنشاہ وہ یون کبھی ہاتھ نہ آتا ہم لوگون نے بہت کوشش کی کہ اُسکو زندہ ہی
گرفتار کرلین مگر اُسنے کسی کو اپنے قریب نہ آنے دیا ہزارون کو قتل کر کے ڈالدیا یہ بھی تو
نہین معلوم کہ وہ کب مارا گیا اور کس نے اُسکو گھوڑے پر سے گرا دیا معلوم ہوتا ہی جب اُسمین
طاقت پیکار باقی نہین رہی گھوڑے سے گرا پامال سم اسپان ہوگیا سلجوق جادو نے بہت افسوس

کیا اور حبیب نے کہا ان سب کو بادشاہ کے پاس روانہ کرو وہ جو چاہین سے سزا دین گے ہمکو اسکا اختیار نہین ہی اور زمین سے کوئی اسیر یہان رہنے نہ پائے آتش اندام نے کہا کہ سحر نگاہ میری یہان قید ہی اُسکے باب مین آپ کیا فرماتی ہین حبیب نے کہا اُسکو بھی لاؤ انھین اسیرون کے ساتھ روانہ کرو آتش اندام اُسیوقت وہان سے روانہ ہوئی اپنے مرحلہ پر آ کے سحر نگاہ کو منگایا دوسرے دن مرحلہ سلجوقیہ پر لیجا کر حبیب جہار حشیم کے حوالہ کیا حبیب نے سب پر سے سحر اُتارا قیدآہن پہنائی گئی اُسی دن عرضی لکھکر سب قیدیونکو دل تابان جادو بادشاہ طلسم دار الضیاء کے پاس لشکر بیشمار ہمراہ کر کے روانہ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا اب دو کلمہ داستان جلالت عنوان شاہزادہ سکندر فرخ لقا کے عرض کیے جاتے ہین

داستان جلالت عنوان روانہ ہونا شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کا مع طوفان بن عمر و حسب الحکم صاحبقران ثالث بدیع الملک تاجدار جانب نہ طاق اور پہونچنا منارۂ دوازدہ منزل پر اور بعد دریافت حال منارہ پر جانا شاہزادے کا گم ہونا لشکر کا تباہ ہو کر تلاش کیلیے نکلجانا اور طلسم حیرت افزا مین شاہزادی کی خبر پانا ایک عامل زبردست کا یہ راز مخفی بتانا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

ساقیا دے شراب عنبر بیز — جس سے ہو طبع مضمحل کچھ تیز — بھر کے دے جام ہین مجھے وہ شراب
جس سے آتی ہو صاف بوی گلاب — آج جی بھر کے تو پلا دے تو — ہمت طبع کو بڑھا دے تو
داستان عجیب لکھون گا — ماجرای غریب لکھون گا — می کا جسوقت مجھکو ہوگا سرور
دل سے ہوگا ملال و رنج بھی دور — داستان پھر کرونگا وہ تحریر — رزم اور بزم کی جو ہو تصویر
ناظرین شوق سے نگاہ کرین — سامعین سن کے واہ واہ کرین — طلسم کشایان خوشش بہا. نی

و مرحلہ پیمایان سخندانی اشہب خامہ کو میدان قرطاس پر تحریر حال شاہزادہ سکندر فرخ لقا مین یون گرم جولان کرتے ہین کہ جب شاہزادہ نامدار حسب الحکم صاحبقران یعنے بدیع الملک عالی وقار مع لوح طلسم رنگین فلک جانب ایوان نہ طاق روانہ ہوے اُس وقت شاہزادہ عالی ارادہ کے ہمراہ لشکر جرار و سپاہ بیشمار اور عیاران نامی اور ساحران گرامی موجود تھے کوچ و مقام کرتے دس روز کے بعد ایک دریاے ذخار ناپیدا کنار کے قریب پہونچے لب ساحل سبزہ کا لہکنا طائران خوش الحان کا چہکنا سکندر والاقدر کو پسند آیا رفقا سے ٹھہر کر فرمایا آجکی رات یہان بسر کرین قدرت صانع حقیقی پر نظر کرین واقعی یہ صحرا بے پر بہار ہی رشک گلزار فرخار ہی دو ایک روز یہان بسر کرین گے پھر آگے چلنے کا ارادہ ہوگا اب خشکی کا راستہ نہ ملیگا دریا کا سفر ہوگا یہ لطف کا ہیکو میسر ہوگا سب نے شاہزادہ والاجاہ کا حکم مانا بارگاہین استادہ ہوئین سرداران گرامی مرکبون سے اُترے اپنی اپنی بارگاہوتین داخل ہوے سکندر فرخ لقا اپنی بارگاہ مین تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد اور سردار بھی حاضر بارگاہ سکندر نامدار ہوے ادھر اُدھر کا ذکر ہونے لگا شاہزادے نے فرمایا نہین معلوم اس جگہ کا کیا نام ہی اور یہ کون مقام ہی

یہان کسکی حکومت ہی عجب مقام پر فرحت ہی سرداروں نے عرض کی صبح کو اسکی کیفیت معلوم ہوگی
جو کوئی نظر آئے گا اُس سے دریافت کرینگے معلوم ہوجائیگا تھوڑی دیر تک یہی تذکرہ رہا
پھر محفل برخاست ہوئی اپنی اپنی بارگاہون مین جا کے آرام کیا جب سکندر زرین پوش فلک یعنے
آفتاب عالم تاب پردۂ مشرق سے نکلکر چرخ چہارم پر جلوہ افروز ہوا اور تاریکی شب گذری
روز ہوا تو سکندر فرخ لقا بیدار ہوے مصروف عبادت پروردگار ہوئے جب فریضۂ صبح
سے فراغت پائی سواری طلب فرمائی یہان دیر سے لوگ منتظر تھے اسپ صبا دم برق قدم
در دولت پر حاضر تھا شاہزادہ برآمد ہوا رکاب ظفر انتساب مین قدم دیا قاش زین کو منور
کیا سرداران نامی وگرامی حاضر ہوے قریب ساحل براے سیر وشکار توجہ فرمائی عجیب قدرت
خدا نظر آئی وہ صبح کا سہانا وقت جنگل کی فضا درختون کی بہار لب ساحل کی طراوت پیر ہوا
گلہاے خودرو پر قطرات شبنم کی آب وتاب ہر قطرۂ صفا ریز دُر مکنون کا جواب بھینی بھینی خوشبو
کا ہوا کے جھونکون مین لپٹ لپٹ کے آنا جانوران صحرائی کا اپنی اُچھل کود دکھانا طائران
خوش الحان زمزمہ سنج کا ڈالیون پر مست ہوکر جھومنا نسیم سحری کا صحرا مین چہار جانب گھومنا
دریا کے شفاف پانی کا لہرین لیلے کر بہنا ماہیان دریا کا اُچھلنے سے غافل نہ ہونا وہ آمد
سلطان زرین لباس مشرق کا نور جسکی سبب سے دریا مین سُرخی کا ظہور وہ آسمان پر
کرنون کی چمک سے دیدۂ اختر کا جھپک جانا وہ فرحت خیز صبح کا آنا حُسن صبیح دکھانا غرض
سمان ایسا تھا کہ جسکی نگاہ سے گذرا اُسنے لطف اُٹھایا باغ دنیا مین حظ زندگی پایا شاہزادہ
یہ کیفیت دیکھتا ہوا قریب دریا آیا سرداروں سے مُڑ کر فرمایا دیکھو سامنے کچھ لوگ مصروف
شکار ہین بلاؤ بخاطر جمع پیش آؤ یہان کا حال انسے معلوم ہوجائیگا راستہ بھی سمجھ مین آجائیگا
سرداروں نے اُنلوگون کو بلایا ہر ایک شان وشوکت سکندر عالی قدر دیکھکر گھبرایا آگے
شاہزادے کو جھک کر سلام کیا سکندر نے سب کو جواب دیا سرداروں نے پوچھا کیون
بھائی یہ کون مقام ہی یہانکے بادشاہ کا کیا نام ہی سب نے جواب دیا یہ دریاے احمر مشہور ہی اس کا
شہرہ نزدیک و دور ہی طلسم حیرت افزا کی یہی راہ ہی احمر لباس جادو یہان کا بادشاہ ہی
اسی دریا مین کچھ دور پر ایک منارہ ہی وہی طلسم کی جاے نظارہ ہی اگرچہ طلسم یہان سے بہت
دور ہی مگر اسقدر بلند ہی کہ وہان سے معلوم ہوتا ہی بہت سے بادشاہان عالیجاہ آئے
ہین جہاز پر بیٹھکر اُس منارہ تک جاتے ہین بارہ درجے اُس منارہ کے بنے ہین
دس درجون تک سب جاتے ہین وہان کی خبر لاتے ہین مگر گیارھوین اور بارھوین درجے
کے حال سے کوئی ماہر نہین وہان کا راز کسی پر ظاہر نہین کیا ہملوگونکا بھی وہین جانے کا ارادہ
ہی تبع والا اُسطرف کی آمادہ ہی سکندر فرخ لقا نے فرمایا گو ہمکو یہان جانے کی ضرورت نہ تھی اسقدر
حاجت نہ تھی مگر اب ضرور جائینگے وہان کی کیفیت دیکھ آئینگے تمھارے کہنے سے اشتیاق
ہوا اول یہلے جائیگا دوسرے ایک طلسم دیکھنے مین آئیگا اُنلوگون نے عرض کی ہم جہاز لائینگے جب مزاج
والا مین آئے تشریف لے چلیے وہانکی کیفیت واقعی قابل دید ہی مگر منزل یازدہم و دوازدہم پر نجائیے گا

پر کوئی نہ جاے ورنہ زک اُٹھائے گا اسکے علاوہ اور بہت سی باتین ہین جو اس کتاب کے دیکھنے سے آپکو معلوم ہونگی شاہزادے نے فرمایا یہ منارہ کسکا بنایا ہی کس شخص نے تعمیر کرکے اپنا کمال دکھایا ہی ناخدا نے عرض کی ای شہریار ہم مدت سے اس منارہ کو دیکھتے ہین اور اپنے بزرگون سے بھی سنتے چلے آئے ہین کسی نے جسے اسکے بانی کا نام نہین بتایا ہمیشہ یہی سنا کہ یہ احمر لباس جادو نے اپنے طلسم کی عظمت وشان دکھانیکو بنایا ہی نہین معلوم بنانے والا اسکا کون ہی شاہزادے نے فرمایا احمر لباس جادو کوئی بڑا ساحر ہی ناخدا نے کہا ای شہریار اس کا جواب دینے والا اب دنیا مین کون ہی سب ساحر اُسکا نام لیکر سحر کرتے ہین اُسنے طلسم حیرت افزا بنایا ہی وہین بادشاہی کرتا ہی اُسکے طلسم کی کیفیت جب آپ منارہ پر تشریف لیجائین گے تو ملاحظہ فرمائین گے شاہزادہ دیر تک یہ گفتگو کرتا رہا بہت سی باتین دریافت کین پھر ناخدا دوسرے کامون مین مصروف ہو گیا سکندر فرخ لقا نے اپنے رفقا سے کہا مجکو بہت اشتیاق ہی جلد دو دن گذرین اور ہین اُس چھوٹے منارہ پر پہونچون دیکھون اُس مین کیسی کیسی ہدایتین تحریر ہین اول تو ایسے بحر ذخار ناپیدا کنار مین منارے بنانا یہ بھی طلسمی کارروائی ہی دوسرے یہ کیا بات ہی کہ ہزارون کوس پر طلسم حیرت افزا ہی مگر منارہ پر جانیسے وہانکی ہر ایک چیز صاف نظر آتی ہی نہین معلوم دو منزلون پر جانیکو کیون منع کیا ہی وہان کیا اسرار ہی سردار بھی منارے کی تعریف کرتے رہے اسی اشتیاق مین سکندر فرخ لقا نے دو روز بسر کیے تیسرے روز شاہزادہ کو منارۂ عالیشان سنگ سفید نظر آیا ناخدا خدمت مین حاضر ہو اعرض کی حضور یہ وہی منارہ ہی جہان ہدایات کی کتاب رکھی ہی اب ملاحظہ فرمائیے حیرت کیواسطے یہی منارہ کیا کم ہی کسقدر عالیشان ہی اور کس جگہ پر بنا ہی کہ جہان پانی کی تھاہ نہین جہاز کے جانے کی راہ نہین اسیواسطے دور تک اسکا زینہ بطور گھاٹ کے بنایا ہی جہاز بس وہین تک جاتا ہی وہین لوگ اُترتے ہین زینہ پر چڑھکر منارہ تک پہونچ جاتے ہین سکندر فرخ لقا بہت خوش ہوئے جہاز زینہ کے قریب پہونچا ناخدا نے شاہزادہ سے عرض کی تشریف لے چلیے لب زینہ جہاز آگیا ہی زینہ بھی اسقدر بلند ہی کہ جہاز سے اُترنے کی ضرورت نہین سکندر تاجدار اُٹھے جملہ سردار ہمراہ ہوے شاہزادہ نے نام خدا لیکر زینہ پر قدم رکھا بعدہٗ سب سرداران نامی وگرامی زینہ پر آئے یکے بعد دیگرے منارہ پر چلے ناخدا نے جہاز کو لنگر دیا وہین ٹھہرایا کچھ لوگ ملازمین وہین ٹھہرے جب شاہزادہ نے زینہ کو طے کیا اور قریب تو منارہ کے پہونچا دیکھا سامنے دروازہ ہی مگر مقفل ہی کلید زنجیر دن مین آویزان ہی شاہزادہ قریب آیا قفل کھولا در کو وا کیا زینہ ملا شاہزادہ مع ہمراہیان زینہ پر چڑھا جب زینہ کی حد ختم ہوئی ایک کمرہ معقول با سامان نفیس نظر آیا مکان کو بہت آراستہ پایا ہر طرف قد آدم آئینہ رکھے ہوئے فرش قالین رومی بچھا ہوا سامنے ایک تخت طاؤسی رکھا ہوا ہی قریب تخت چوکی پر ایک کتاب رکھی ہی شاہزادہ قریب آیا تخت پر جلوہ فرما ہوا کتاب اُٹھائی پڑھنا شروع کیا لکھا تھا ای سیاح منارۂ دوازدہ منزل آگاہ ہو اگر تجکو منارۂ دوازدہ منزل پر جاتا ہی اور کچھ لطف اُٹھانا ہی تو ہدایات ذیل پر نگاہ کر اور سب کو یاد کر اول تو وہان تنہا جانا اور کسیکو ہمراہ نہ لینا دوسرے وہان جو کیفیت نظر آئے اُسکا ذکر کسی سے نہ کیا جاے تیسرے منزل دہم تک کی اجازت دیدی ہی اور منزل یازدہم ودوازدہم پر جانیکی ممانعت ہی تاکید ہی خبردار منزل یازدہم ودوازدہم پر پہنچنا قدم آگے نہ بڑھانا اگر وہان جائیگا تمام زندگی پچھتائیگا

زندگی دشوار ہو جائیگی ایسا مبتلاے بلا ہوگا کہ تمام عمر صورت رہائی نظر نہ آئیگی منزل اول پر شہر خموشان ہی وہان جانا کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا جو عجائبات نظر آئین دیکھکر لطف اُٹھا لینا کسی بات مین دخل نہ دینا منزل دوم پر بہشت کا گلزار ہی عجیب پُر بہار ہی وہان کے حور و غلمان و جملہ ساز و سامان دیکھنے کی اجازت ہی ہاتھ لگانے کی سخت ممانعت ہی منزل سوم پر دوزخ کے درجے بنائے ہین ہر جگہ فرشتگان عذاب موجود ہین اپنے کام مین مصروف ہین اگر وہان جانا خوف دل مین نہ لانا تماشا دیکھ لینا کسی شی کو بیجان سمجھ کر ہاتھ نہ لگا دینا منزل چہارم پر چشمۂ نور ہی وہان سے آفتاب طالع ہوتا ہی ایک شبانہ روز وہان بسر کرنا اور عجائبات و غرائبات پر نظر کرنا منزل پنجم پر چشمۂ قمر ہی وہان سے چاند نکلتا ہی منزل ششم پر ستارون کی کیفیت نظر آئیگی سب کی ماہیت کھلجائیگی منزل ہفتم پر ابر و باد کا سامان ہی جو وہان جاتا ہی اور آسمان کیطرف نگاہ اُٹھاتا ہی اُسکو برسات کا حال کھل جاتا ہی کل ماہیت دریافت ہوتی ہی مینہ برستا ہوا نظر آتا ہی اسکے علاوہ اور باتین بھی عجیب و غریب ہین جنکو دیکھکر انسان کی عقل حیران ہوتی ہی منزل ہشتم پر ایک کتاب رکھی ہی جسمین منزل نہم پر جانیکی بابت ہدایت لکھی ہی منزل نہم کی کیفیت مفصل وہین معلوم ہو جائیگی وہان پہونچکر طلسم حیرت افزائی ہر ایک چیز نظر آئیگی جب شاہزادہ نے کتاب کے مطالعہ سے فراغت پائی سردارون کیطرف نظر اُٹھائی کہا اب آپلوگ اس کتاب کو دیکھکر جہاز پر آئین یہان زیادہ عرصہ نہ لگائین سب نے عرض کی ای شہریار جو کچھ اسمین تحریر ہو ہمسے بیان فرمائیے جہاز پر تشریف لیچلیے شاہزادہ نے فرمایا اس مین منارہ دوازدہ منازل پر جانیکے شرائط ہین کچھ مختصر کیفیت منازل دہم تک کی لکھی ہی یازدہم اور دوازدہم منزل پر جانے کو منع کیا ہی اور سب جگہ کی سیر کا حکم دیا ہی تنہا جانے کی قید ہی دو شخصون کا جانا شرط کے خلاف ہی سردارون نے عرض کی اب ہم کتاب دیکھکر کیا کرینگے حضور سے سب کیفیت معلوم ہوئی جب تشریف لیجائیے گا اور وہان سے واپس آئیے گا تو ہملوگ بھی جائینگے جو کچھ وہان عجائب و غرائب ہین دیکھ آئینگے سکندر والا قدر سب کو ہمراہ لیکر واپس آئے جہاز پر تشریف لاکر ناخدا کو حکم دیا کہ اب جلدی لنگر اُٹھاؤ یہان زیادہ عرصہ نہ لگاؤ ناخدا نے اُسی وقت لنگر اُٹھایا جہاز روانہ ہوا منارہ دوازدہ منزل وہان سے چار دن کی راہ پر تھا جہاز نے جو ہوا موافق پائی تین روز مین راہ طی کی منارہ دوازدہ منزل نظر آیا شاہزادے نے جو نگاہ کی عمارت ایسی رفیع نظر آئی کہ جسکے سرے تک نظر نہ پہونچتی تھی سنگ سفید کا منارہ تھا سنگ سیاہ کی پچی کاری ایسی کی تھی کہ عقل بشر دنگ و عاجز ہو جاتی تھی سکندر تاجدار نے سردارون سے مخاطب ہوکر فرمایا واقعی جس شخص نے یہ منارہ بنایا ہی بڑا کام کیا ہی اپنا کمال دکھایا ہی بہت سیاحی کی مگر ایسی عمارت نظر نہین آئی سب سردارون نے بھی تعریف کی حد سے سوا توصیف کی جہاز ٹھہرا سکندر نامدار منارے کے چبوترے پر گئے آگے بڑھے بہت دور کے بعد دروازہ ملا کلید سامنے رکھی تھی شاہزادے نے کنجی اُٹھائی قفل کھولا در منارہ کو وا کیا سردار وہین ٹھہرے رہے شاہزادے نے زینہ پر قدم رکھا نام خدا لیکر آگے بڑھا جب زینہ ختم ہوا پھر دروازہ ملا وہ بھی مقفل تھا شاہزادے نے اُسکا بھی قفل کھولا عمارت خوب جاے مرغوب نظر آئی شاہزادے نے دیکھا علیحدہ علیحدہ درجے بنے ہین ہر ایک درجے مین ایک ایک تاجدار بیٹھا ہی عقب مین ہر ایک تاجدار کے ایک خواص رومال ہاتھ مین لیے ہوے مگس رانی کر رہا ہی مگر دونون بیحس و حرکت ہین لباس اصلی ہی مگر یہ ثابت نہین ہوتا کہ یہ تصویرین کس چیز سے بنائی گئی ہین جلد تو اصلی ثابت ہوتی ہی مگر کسی طرح کی حرکت محسوس نہین ہوتی ہی شاہزادہ

ہر ایک تاجدار کو دیکھتا ہوا چلا جب سمت مشرق ختم ہوئی شاہزادہ جانب غرب متوجہ ہوا دیکھا اُس سمت کے
ہر درجہ مین حسینان پری چہرہ کی تصویرین رکھی ہین مگر کسی مین گویائی نہین سب تختون پر بیٹھی ہین سامنے
سبکے اسباب سحر رکھا ہی عقب مین ایک کنیز موجود ہی مروحہ جنبانی کر رہی ہی اسطرف سے جب فرصت
پائی سکندر تاجدار نے جانب جنوب توجہ فرمائی اُدھر اطفال خورد سال کو اُسی حال مین پایا شاہزادہ
اُسطرف سے جانب شمال تشریف لایا یہان کمرے کے دروازہ پر پردے پڑے ہوئے تھے
شاہزادہ نے پردہ اُٹھایا ایک وادی وسیع نظر آیا سکندر تا مدار اُس میدان مین تشریف لائے
دیکھا اُس میدان کے بعد شہر پناہ کے آثار معلوم ہوتے ہین پھاٹک نظر آتا ہی مگر یہ سب کیفیت
بہت دور ہی راہ طی کرکے جب وہان تک جائے تو لطف دید حاصل کرے شاہزادے نے
ارادہ کیا کہ اُسطرف روانہ ہو سامنے سے ایک مرکب صباد برق قدم دوڑتا ہوا آیا سکندر تا مدار
کے قریب پہونچکے ٹھہر گیا شاہزادہ نے جو نگاہ کی گھوڑا اصلی نہ تھا خیال کیا کسی نے بزور حکمت اسکو
بنایا ہی اپنا کمال دکھایا ہی سکندر گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے مرکب روانہ ہوا آن واحد مین اُس پھاٹک تک
پہونچکر ٹھہر گیا سکندر تا مدار سمجھے یہی اسکی حد ہی آگے نہ جائیگا شاہزادہ اُتر پڑا پھاٹک کے اندر آیا شہر
کو بہت آباد پایا دو رویہ دوکانین نظر آئین دوکاندار کو کسی پر ندیکھا اور آگے بڑھا ایک مکان عالیشان
دیکھا جسکی رفعت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ کسی بادشاہ کا تختگاہ ہی سکندر فرخ لقا مکان کے اندر
آئے دیکھا ڈیوڑھی بہت نفیس بنی ہی دربان بیٹھے ہین مگر بیجان ہین کسی قسم کی حس وحرکت کا نام نہین
شاہزادے کو کمال تعجب ہوا ایک دربان کے قریب آیا غور سے ملاحظہ فرمایا دیکھا اصل مین انسان
ہو مگر بیجان ہی پھر تعجب کیا کہ اگر یہ مردہ ہوتا تو اصلی حالت پر کیون رہتا اب تک اسکے اعضا سڑ جاتے جسم
مین کیڑے پڑ جاتے پھر آگے بڑھا ڈیوڑھی کے اندر آیا پردہ اُٹھایا اب جو نظر کی عجیب کیفیت
دیکھی ایک دربار دُربار نظر آیا شاہزادہ بہت گھبرایا دیکھا ایک وسیع مکان ہی تین چار ہزار کرسی نشین جمع
ہی سامنے ایک تخت جواہر نگار پر ایک بادشاہ ضعیف العمر ڈاڑھی مونچھین بلکہ بھوئین اور پلکین تک
سفید لباس پُر تکلف مرصع بجواہر پہنے تاج شہریاری سر پر دھرے بیٹھا ہی تخت کے بعد وزرا کی نشستگاہ
ہی چار وزیر مگر وہ بھی ضعیف اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہین دورویہ جواہر نگار کرسیان بچھی ہین ایک قطار مردونکی
ہی دوسری قطار مین نازنینان مہ جبین بصد ناز و ادا بیٹھی ہین شاہزادے کو کمال حیرت تھی سب کا حسن قابل
دید تھا اسباب سحر سے آراستہ تھی بعض جھولیان کاندھو پر ڈالے بعض بے سامان بعض کی حالت اور ترکیب
لباس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ خاندان شاہی سے ہین بعض مین امارت کے نشان پائے جاتے ہین یہی
کیفیت مردونکی بھی ہی عقب تخت ایک پردہ موتیونکا پڑا ہی شاہزادے نے قریب پردہ جاکے
نگاہ کی دیکھا وہان بھی ایک دربار ہی مگر مرد نہین سب عورتین بیٹھی ہین تخت پر ایک ضعیفہ تاج سر پر
دھرے لباس پر تکلف پہنے ہاتھ مین تلوار برہنہ لیے بیٹھی ہی سکندر تا مدار اس کیفیت کو دیکھکر پلٹے
اور چارون طرف اُس مکان کے پھرے سب عجائبات وغرائبات پر نگاہ کی پھر باہر آئے
دیکھا ایک دروازہ سامنے کھلا ہی سکندر تا مدار اُس دروازے سے مین داخل ہوئے میدان
وسیع نظر آیا سامنے ایک قلعہ پایا قلعہ پر تشریف لائے پہلے اصطبل ملا شاہزادہ اُسطرف متوجہ ہوا

دیکھا گھوڑے کوہ سرین وکوہ کفل بندھے ہین اور جو انسانون کی حالت نظر آئی ہے وہی جانورون کی کیفیت
ہی مگر گھوڑے سب قابل دید ہین ایک سے ایک اعلیٰ ہی وہین اُنکے سائیسون کی جگہ ہی وہ بھی بیحس وحرکت
اپنے اپنے مکانون مین بیٹھے ہین وہان کے بعد شاہزادہ اور آگے بڑھا وہان میگزین کا سامان دیکھا
پھر سرداران لشکر کے مکانات نظر آئے شاہزادہ اُن مکانون مین آیا دیکھا بڑے بڑے پہلوان اپنے
اپنے ٹھکانون پر موجود ہین کوئی بیٹھا ہی کوئی لیٹا ہی کوئی کھڑا ہی مگر کسی مین نام کو بھی حرکت نہین وہان سے شاہزادہ
سبکو دیکھتا ہوا ایک جانب آیا دیکھا کہ ایک ورزش گاہ ہی ہر طرح کے اسباب ورزش وہان موجود ہین
پھر سواران جنگ آزما کی جائے سکونت نظر آئی وہان اُن لوگون کو بھی اُسی حالت مین پایا اسکے
بعد سلاح خانہ مین گذرا ہتیار نایاب قاعدہ سے رکھے ہوے دیکھے سب کو دیکھتا ہوا شاہزادہ
چلا جاتا تھا کہ ایک جگہ پر ایک تیغہ اور ایک گرز نظر آیا شاہزادے نے دیکھکر تعجب کیا تیغہ جو
وہان پڑا تھا حد سے زیادہ بڑا تھا اُسکے قد و قامت سے جو لنگر کا اندازہ کیا جاتا تھا دو سو من کا معلوم
ہوتا تھا علیٰ ہذا القیاس گرز بھی ایسا ہی نظر آیا شاہزادے نے خیال کیا مین نے اتنے جوان دیکھے
اب تک کوئی یہان ایسا نظر نہین آیا جو اس گرز و تیغہ کا بار اُٹھائے یا اسکو باندھکے کھڑے ہونیکی
بھی تاب لائے یا یہ تیغہ کسی دیو کا ہی یا نمایش کیواسطے رکھا ہی شاہزادہ یہ خیال کر رہا تھا کہ ایکجانب
نگاہ جو کی ایک پھاٹک عالیشان نظر آیا سکندر رفرخ لقا اُس پھاٹک مین آئے دیکھا سامنے ایک
بہت اونچا مکان ہی اُس کا دروازہ بھی بہت بلند ہی جلی خط مین دروازے پر لکھا ہی قیام گاہ تہمتن
کوہ لنگر پہلوان نام آور سکندر رنا مدار اس عبارت کو پڑھکر مکان کے اندر آئے دیکھا سامنے ایک
پہلوان کوہ پیکر دیو صورت ایک سنگی چبوترے پر بیٹھا ہی گرد اور پہلوان قوی تن قوی من بیٹھے ہین سکندر
عالیقدر نے خیال کیا کہ تہمتن کوہ لنگر اسی کا نام ہی عجیب طرح کا انسان ہی اتنا طویل القامت مہیب الصورت
آج تک نگاہ سے نہین گذرا اب خیال آیا کہ وہ تیغہ اور وہ گرز بھی اسی کا ہی اور پہلوانان قوی تن جو اسکے
گرد جمع ہین یا اسکے شاگرد ہین یا عزیز ہین یا انکو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا ہی تعجب سے تا دیر شاہزادہ
اس دیو صورت پہلوان کی صورت دیکھتا رہا جب زیادہ عرصہ ہوا وہان سے واپس آیا اور کوئی چیز
وہان ایسی نظر نہ آئی جسکو ٹھہر کر ملاحظہ فرماتے دل بہلاتے سکندر رنا مدار واپس آئے شہر پناہ تک
پہونچے مرکب کو اُسی جگہ پر پایا پشت مرکب پر بیٹھے گھوڑا روانہ ہوا اُسی دروازے کے قریب لاکر اتار
دیا شاہزادہ اُسی ایوان مین آیا وہان سے باہر آکر نگاہ کی منزل پر جانے کا راستہ پایا زینہ کو طے کرکے
جب دروازہ ملا شاہزادے نے دروازہ کھولکر اندر قدم رکھا دیکھا عجیب کیفیت ہی طرفہ حقیقت ہی سہانے وقت
کا مزہ ملتا ہی دیکھنے سے غنچۂ دل کھلتا ہی ہر شئے نایاب ہی ہر چیز لاجواب ہی جواہرات کے درخت لگے ہوے
میوؤنکی ثمر آویزان طائران خوبصورت ہر شاخ پر موجود مگر ساکت وخاموش وہ بھی جواہرات کے بنے ہوئے نہرین
چہار جانب جاری پانی کی روانی نظر آتی ہی چلو مین اٹھانے کا ارادہ کرو تو برف جم جاتی ہی مکانات علحدہ علحدہ بنے ہوے ہر ایک
مکان مین حسین نازنین عورتین بصد ناز و ادا بیٹھی ہوئی کم سن کم سن لڑکے خوبصورت ہر ایک جا موجود مکانات
سب الماس و زمرد و یاقوت وغیرہ کے بنے اچھی طرح سجے سکندر رنا مدار کو یہ مقام بھی بہت
پسند آیا دیر تک وہان مصروف دید رہے جب سب چیزونکا معائنہ فرما چکے واپس آئے منزل سوم

کا زینہ ملا شاہزادہ نے دروازہ کھولا زینہ پر چڑھے دیکھا حد سے زیادہ گرمی معلوم ہوتی شاہزادہ گھبرا
مگر صبر کرکے اوپر آیا دیکھا یاقوت سرخ سے آگ بنائی ہی کو سون کرۂ نار کی کیفیت دکھائی ہی اسطرح
جواہر کو تراشا ہی کہ بڑے بڑے شعلہ بھڑکتے معلوم ہوتے ہین شاہزادہ یہ سیر کرتا ہوا چلا دیکھا
کہ بدشکل انسان سیاہ فام ہاتھون مین گرز گران لیے کھڑے ہین کچھ لوگ اُنکے سامنے زمین
پر پڑے ہین اُنکو گرز لگانے کا ارادہ کر رہے ہین کسی جا پر بڑے بڑے اژدر آتش فشان بیٹھے
ہین اُنکے منھ سے شعلے نکل رہے ہین مگر وہ بھی آگ اصلی نہین یاقوت سرخ سے بنائی گئی ہی کسی جا پر اور
عجیب الصورت جانور بیٹھے ہوئے آدمیون کو دبائے ہین ارادہ کر رہے ہین کہ چبا جائین ہرطرح تکلیف
پہونچائین مگر سب بےحس وحرکت ہین صرف کیفیت اُنکی دکھا دی ہی قصد کی صورت بنا دی ہی کسی جانب
دریاے ذخار ناپیدا کنار نظر آتا ہی اسطرح اُسکا پانی بنایا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ پانی بہت گرم
ہی کھول رہا ہی اُسیطرح پانی کے پکنے کی حالت دکھائی ہی اسکے ساحل پر بہت سے لوگ عجائب الخلقت
عجیب الصورت جمع ہین کچھ آدمیونکو دریا مین پھینک دیا کچھ کے پھینکنے کا ارادہ کر رہے ہین اور ایسے
ہی عجائبات وغرائبات بہت نظر آئے سکندر نامدار یہ کیفیت دیکھکر وہان سے برآمد ہوئے
باہر تشریف لائے اب منزل چہارم کا زینہ ملا شاہزادے نے قفل کھولا زینہ کو طے کرکے اوپر پہونچا ایک
میدان وسیع نظر آیا وسط میدان مین ایک نور ساطع پایا شاہزادہ نے جلد جلد قدم بڑھائے چشمہ کے
قریب پہونچکے دیکھا ایک وسیع اور عمیق چشمہ ہی جہان تک نگاہ کام کرتی ہی اُس کی حد نظر نہین
آتی گرد اُس چشمہ کے طلائی زنجیرین پڑی ہین مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ زنجیرین آسمان سے لٹکائی گئی
ہین شاہزادے نے ہر ایک زنجیر کے سرے کو دیکھنا چاہا نگاہ اونچی کی تو جہانتک نگاہ نے
کام کیا زنجیر نظر آئی سکندر نامدار کو کمال حیرت ہوئی کہ کوئی چھت اس جگہ معلوم نہین ہوتی اگر یہ
خیال کرین کہ زنجیرین آسمان سے آئی ہین تو خلاف ہی مگر نہین معلوم کیا اسرار ہی چونکہ کتاب ہدایت
مین ملاحظہ فرمایا تھا کہ یہان ایک شبانہ روز قیام کی ضرورت ہی جب تک یہان کوئی ایک رات نرہیگا
پوری کیفیت نہ معلوم ہوگی شاہزادہ نے ٹھہرنا گوارا فرمایا سامنے جو نگاہ کی ایک کرسی بہت
دور نظر آئی سکندر نامدار اُس کے قریب آئے بیٹھ کر تماشا دیکھنے لگے جب زوال روز ہوا
وہان کی حدت بڑھنے لگی شاہزادے کو آفتاب نیچا معلوم ہونے لگا جو جو دن گذرا آفتاب چشمہ
کے قریب آتا گیا یہانتک کہ دیوار روبکہ قریب آفتاب آگیا شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا جو دور
سے کرنین معلوم ہوتی تھین وہی زنجیرین تھین جو اُس چشمہ پر پڑی ہوئی دیکھی تھین آفتاب
کو حرکت ہوتی تھی زنجیرین اُسی چمک سے نظر آتی تھین جب آفتاب اسقدر قریب پہونچا
حدت سوا ہوئی نگاہ نہ ٹھہری تھوڑی دیر بعد اُسی چشمہ مین آفتاب اترا جب بہت دور پہونچا
شاہزادہ چشمہ کے قریب آیا دیکھا آفتاب اُترتا جاتا ہی آخرکار نگاہ سے غائب ہوگیا سکندر نامدار
اس واقعہ عجیب وسانحہ غریب کے مشاہدہ سے متعجب ہوئے پھر اُسی کرسی پر آکے بیٹھ گئے
شب اُسی جگہ بسر کی جب صبح قریب ہوئی اُسی چشمہ سے نور ساطع ہونے لگا شاہزادہ پھر چشمہ
کے قریب آیا دیکھا ایک ستارہ سرخ رنگ کا نظر آتا ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ بسبب قوت نامیہ اوپر کو

عود کر رہا ہے ابھی تھوڑی دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ ستارہ مثل سپر کے ہو گیا رفتہ رفتہ اُسکی دور بین ترقی ہونے لگی یہانتک کہ اب حدت زیادہ محسوس ہوئی اور وہ ستارہ قریب پہونچنے لگا آفتاب کی صورت معلوم ہونے لگی نگاہ وے خیرگی کی گرمی کی ترقی ہوئی سکندر نامدار چشمہ کے پاس سے علیحدہ ہوئے کرسی پر آکے بیٹھے تھوڑی دیر بعد آفتاب لب چشمہ پہونچ گیا اور رو نچا ہونا شروع ہوا شاہزادے نے دیکھا زنجیرین گرد آفتاب کے ہین وہ زمین سے نکلتی آتی ہین رفتہ رفتہ وہ آفتاب اسقدر بلند ہوا کہ آسمان پہونچا زنجیرین اپنی تابانی و درخشانی کیوجہ سے کرنین معلوم ہونے لگین شاہزادے نے جب اس کیفیت کے معائنہ سے فراغت پائی آگے بڑھے اُس میدان کے دروازہ تک آئے منزل پنجم کی راہ ظاہر ہوئی شاہزادہ نے وہ بھی طے کی جب زینہ ختم ہوا شاہزادہ نے دروازہ کھولا میدان وسیع نظر آیا چاندنی کا عجب عالم دیکھا وسط میدان مین پہونچا خوابگاہ کی چشمہ دور تک دکھائی دیا شاہزادہ وہان بیٹھ گیا یہان نقرئی زنجیرین دیکھین معلوم کیا کہ یہ چشمہ ماہ ہے اب یہان چاند آکر غروب ہوگا اسی انتظار مین شاہزادہ نے وہ رات بسر کی جب صبح قریب ہوئی تو شاہزادے کو خنکی زیادہ معلوم ہوئی نور اُس میدان مین زیادہ بڑھنے لگا چاند کیجانب جو نگاہ کی دیکھا قریب آتا جاتا ہے رفتہ رفتہ دیواروں کے قریب پہونچا اور چشمہ تک آیا شاہزادے نے چاند کو اچھی طرح دیکھا جب چشمہ مین اُترنے لگا سکندر نامدار کنارے پر آئے اسکے غروب کی کیفیت دیکھتے رہے رفتہ رفتہ مثل ستارہ کے نظر آنے لگا اور نظر سے غائب ہوگیا سکندر نامدار نے خیال کیا کہ یہ چشمہ بہت عمیق ہے بلکہ انکی تھاہ معلوم نہین ہوتی اتنا بڑا آفتاب اتنا بڑا چاند اسطرح غروب ہوا کہ مثل ستارے کے نظر آنے لگا اُسکے غروب ہوتی ہی آفتاب کی آمد کے آثار ظاہر ہوے سکندر نامدار وہان سے منزل ششم کیجانب روانہ ہوئے اُس وادی کو بھی طے فرمایا پھر بدستور زینہ ملا دن بھر زینہ کو طے کیا قریب شام تھوڑا سا دن تھا کہ شاہزادہ راستہ طے کرچکا دروازہ نظر آیا سکندر نامدار نے دروازہ کھولا اندر آئے دیکھا عجیب کیفیت طرفہ حالت ہے جہانتک نظر کام کرتی ہے میدان نظر آتا ہے تھوڑی سی جگہ خالی ہے وہان ایک دنگل بچھا ہے باقی تمام زمین پر کنوئین بے گنتی بنے ہوئے ہین سکندر نامدار نے دن بھر راہ طے کی تھی کرسی پر بیٹھ گئے دن تمام ہو چکا تھا تھوڑی دیر مین تاریکی چھائی شاہزادے نے دیکھا کہ وہ تاریکی ہر طرف ہونا شروع ہوئی کنوؤن سے نور ساطع ہونے لگا تھوڑی دیر کے بعد ہر ایک کنوئین سے ایک ستارہ نکلنا شروع ہوا سب ستاروں کی صورتین علیحدہ رنگ مختلف کوئی مثلث کوئی مربع کوئی بیضادی کوئی مدور کسی مین سرخی کسی مین زردی کسی مین سبزی کوئی نیلگون غرض بہت سے رنگ کے اُن کنوؤن سے نکلکر آسمان پر جلدی جلدی پہونچنے لگے ایک کنوئین سے سات ستارے ساتھ نکلکر آسمان کی جانب چلے گئے سکندر نامدار صبح تک طلوع ستارگان کا تماشا دیکھتے رہے جب آثار سحر چرخ پر ظاہر ہوے ستارے بھی یکے بعد دیگرے کنوؤن مین ڈوبنے لگے جب آفتاب کی روشنی زمین پر پھیلی اور سب ستارے غروب ہو چکے تو سکندر نامدار وہان سے روانہ ہوے منزل ہفتم کا ارادہ فرمایا جب راہ طے فرما چکے دروازے کے قریب پہونچے دیکھا دروازہ مقفل ہے کلید زنجیر در مین آویزان ہے شاہزادے نے قفل کھولا دروازے کے اندر تشریف لائے نگاہ اُٹھائی دیکھا آسمان پر ابر تیرہ چھایا ہے مینہ برس رہا ہے اور سناٹے

ایک دریا بے ذخار جاری ہی وہان ایک آدمی بلند بالا عجیب الخلقت کنارے دریا کے بیٹھا ہی اُسکے برابر ایک کنوان نظر آتا ہی سکندر رعایقدر وہان پہونچے دیکھا کنوئین مین سے ابر نکلتا ہی دریا مین جا کے پانی پیتا ہی آسمان کیطرف جاتا ہی اُس آدمی کے چار منہ ہین ہر ایک منہ مین ایک آلہ مثل قرنا کے دبا ہی مگر بہت بڑا جب ابر پانی پی کے دریا سے نکلتا ہی وہ اُس قرنا سے ہوا پھونکتا ہی جسطرف کی ہوا ہوتی ہی ابر اُسی طرف جاتا ہی یہ دیکھکر شاہزادہ آگے بڑھا دیکھا ایک جگہ پر بہت سے آدمی کھڑے ہین سب کے منہ مین دہی آئے دبے ہین اُس جگہ پر ہوا اے تیز چل رہی ہی سکندر نامدار سمجھا یہان ہوا کا انتظام ہی تھوڑی دیر وہان کی کیفیت دیکھی بہت سے عجائبات وغرائبات ایسے نظر آئے کہ شاہزادہ دیر تک متحیر رہا جب اس منزل کی سیر سے فرصت پائی منزل ہشتم کی راہ لی راہ طی کر کے جب آٹھوین درجہ مین قدم رکھا مکان بہت آراستہ پایا اسباب آرایش اعلے درجہ کا نظر آیا کل سامان راحت وہان مہیا تھا سکندر نامدار نے اسقدر زحمت اُٹھائی تھی اتنی راہ طی فرمائی تھی کہ تھوڑی دیر وہان آرام کیا جب آنکھ کھلی دیکھا سامنے ایک کتاب رکھی ہی شاہزادہ کتاب کے قریب آیا کرسی پر بیٹھ کے کتاب کھولی اُس مین لکھا تھا کہ اے سیاح منارہ معلوم کر کہ یہ آٹھوین منزل اس منارہ کی ہی اب تک تو نے ہدایات کے موافق یہانکی سیر کی مگر اب تجکو منزل نہم کیواسطے شدید تاکید ہی کہ وہان بہت سمجھ کے جانا اور طلسم حیرت افزا کے عجائبات جو تجکو معلوم ہون اُنکو ہرگز کسی سے بیان نکرنا خود دیکھکر خاموش ہو رہنا جب تو منزل دہم پر جائے گا تو طلسم معدن آفات کا تماشا نظر آئیگا اُسکی کیفیت بیان کرنیکا تجکو اختیار ہی مگر ان دونون منزلون پر زیادہ نہ ٹھہرنا بہت جلد سب کیفیت دیکھکر واپس آنا منزل یازدہم اور دوازدہم پر ہرگز ہرگز نہ جانا ورنہ بہت پچھتائیگا جینا دشوار ہو جائیگا واپسی کے وقت جو سیدھا راستہ نیچے جانیکا ملے اُس راہ سے اُتر جانا پھر کسی منزل پر برائے سیر نہ آنا سکندر نامدار نے ان ہدایات کو پڑھا اور منزل نہم کی راہ لی جب کل راہ طی کی تو دروازہ ملا شاہزادہ اندر آیا دیکھا ایک مکان عالیشان مع سامان خوب و اسباب مرغوب آراستہ ہی چہار جانب دروازے بنے ہین پردے پڑے ہین شاہزادہ نے ایک پردہ اُٹھایا دیکھا ایک باغ پر بہار نظر آتا ہی مگر دور ہی دیانکی عجائب وغرائب بیشمار ہین آدمی جو مصروف انتظام ہین سب کے پر ہین زمین پر قدم نہین دھرتے ہین مثل طائرون کے پرواز کرتے ہین شاہزادہ دیر تک اُس باغ کو دیکھا کیا جب بہت دیر ہوئی اور دیکھنے سے طبیعت سیر ہوئی پردہ گرا دیا اور دوسرے دروازہ کا پردہ اُٹھایا دیکھا ایک قلعہ عالیشان ہی اُس مین آگ کے شعلے بھڑک رہے ہین مردمان آتشین مصروف انتظام ہین اُنکے اسپ بھی آگ کے بنے ہوئے ہین آلات حرب وضرب بھی آتشی ہین بیشمار آدمی نظر آتے ہین بعضے مصروف انتظام ہین بعض آپس مین فنون جنگ آزماتے ہین شاہزادہ نے وہ پردہ بھی چھوڑا تیسرا پردہ اُٹھایا ایک شہر وسیع نظر آیا دیکھا عجیب الخلقت آدمی وہان جمع ہین قد اُن کے بہت طویل ہین سر پر مانند دیوان شتر مرغ کے شاخین ہین بازؤن پر پر موجود ہین بہت قوی ہیکل لوگ ہین نئی قسم کے ہتھیار اُن کے پاس ہین کچھ لوگون کے پاس اونچے اونچے اور قوی غیلان مہیب ہین اُنپر سوار ہو کے آپس مین مقابلہ کر رہے ہین شاہزادے نے اُس پردے کو بھی گرا دیا چوتھا پردہ اُٹھایا

دیکھا ایک کوہ عظیم الشان سامنے نظر آتا ہی کچھ دیوان شبہ پر اُس پہاڑ سے پتھر بڑے بڑے کاٹ کر
ایک جگہ پر ڈھیر کر رہے ہین پتھرون کا انبار لگا ہوا ہے شاہزادے نے پانچوان پردہ
اُٹھایا دیکھا ایک باغ پر بہار ہی اُسمین چار جانب پھولونکا انبار ہی بہت سے نازنینان مہ جبین اُن
پھولون کے پاس آئے ہین جھولیان اُن کے کاندھون پر ہین پھول چُن چُن کر ایک جا جمع کر رہے
ہین آپس مین سحر آزمائی کر رہے ہین اسی طرح سکندر والاقدر نے بہت سے پردے اُٹھائے عجائبات و
غرائبات نظر آئے جب شاہزادہ پہر دو دن کی سیر سے فارغ ہوا تو وہان سے منزل دہم کا ارادہ کیا راستہ
طے کر کے جب دروازہ ملا شاہزادہ اندر آیا سامنے ایک پردہ پڑا تھا سکندر نامدار نے پردہ اُٹھایا تو ایک
آفت عظیم برپا دیکھی پہلے ایک میدان پر نگاہ پڑی دیکھا بجلیان چمک رہی ہین پہاڑون پر گرتی ہین پہاڑون
کے ٹکڑے ہو ہو کر دور جاتے ہین کسی جا پر آگ کے شعلے نکل رہے ہین کسی جا پر زمین سے پانی اُبل رہا
ہی کہین پر دیوان آدم خوار آدمیونکو کھا رہے ہین کسی جگہ پر ہوا ایسی تیز چل رہی ہی کہ اشجار کوہسار اپنے اپنے ٹھکانونسے
اُکھڑ اُکھڑ کر دور دور گر رہے ہین کہین پر دریاے ذخار ہی گھڑیال و نہنگ کنارے پر منھ کھولے بیٹھے ہین کسی جا پر جانوران
مہیب صورت قوی ہیکل اُڑ رہے ہین جو فیلان کوہ پیکر کو اپنے پنجون مین دبائے ہین کہین پر اژدران آتش
فشان قلابہ ہای آتشین چھوڑ رہے ہین کسی جا پر مارانِ سیاہ پیچ و تاب کھا رہے ہین کہین پر عفریتان
دراز قامت پہاڑون کے ٹکڑے اُڑائے دیتے ہین کہین فیلان مست جھوم رہے ہین جب چیخ مارتے
ہین منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہین ایک جانب بہت سے دروازے بند ہین اُنپر لکھا نظر آتا ہی کہ یہ بلائین
بہت مہیب ہین اسواسطے انکو چھپایا ہی کہ کوئی تاب دید نہ لاسکیگا دیکھکر فوراً انکی ہیبت سے مرجائیگا
بہت سے دروازے علٰحدہ علٰحدہ ہین جن پر لکھا ہی کہ یہ حجرے ہین کہ سواے بادشاہ کے دوسرا نہین کھول سکتا
ایک جانب ایک قصر عالیشان نظر آتا ہی وہان کی بہار بھی قابل دید ہی دل نہین چاہتا کہ اُسطرف سے آنکھ ہٹا کر
اور دوسری طرف دیکھیے شاہزادہ دیر تک اُس قصر کی کیفیت دیکھتا رہا جب بہت عرصہ ہوا پردہ چھوڑدیا اب سکندر والا قدر
نے خیال کیا کہ کتاب مین ہدایات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ منزل یازدہم و دوازدہم پر جانا بڑا ہی مگر وہان نہ جانا
جرأت کے خلاف ہی جو منظور خدا ہی وہ ہوگا یہان سے واپس نہ جائینگے دونون منزلون کی کیفیت ضرور دیکھ
آئینگے یہ کہکے آگے بڑھے زینہ نظر آیا دروازے کو مقفل پایا شاہزادے نے قفل کو توڑ ڈالا دروازہ
کھولکے زینہ پر چڑھے جب راستہ ختم ہوا دوسرا دروازہ ملا سکندر نامدار نے اُسکا بھی قفل توڑا دروازہ کھولا
اندر تشریف لائے یہان عجیب کیفیت ملاحظہ فرمائی دیکھا ایک جواہر نگار مسہری بچھی ہی اُسپر ایک آدمی محوخواب ہی
مگر چہرہ سے رعب و جلالت کا اظہار ہی معلوم ہوتا ہی کسی ملک کا شاہزادہ ہی لباس پر زر اُسکا ایک کشتی مین
علٰحدہ رکھا ہی ایک چادر اوپر پڑی ہی شاہزادہ اُسکے پاس آیا غور سے ملاحظہ فرمایا منہ کے قریب ہاتھ
لاکر سانس کو ملاحظہ فرمایا آمد و شد نفس کی پاکر معلوم کیا کہ محوخواب ہی سکندر نامدار نے خیال کیا اسکو
ضرور جگانا چاہیے یقین ہی یہ یہان حالات سے ماہر ہوگا اور نہین تو اسیکا کچھ حال ہمپر ظاہر ہوگا یہ خیال کر کے
شانہ ہلایا اُس مرد کو ہوش نہ آیا شاہزادے نے بہت کوشش کی مگر کوئی فکر کارگر نہوئی بہت دیر
کے بعد سکندر نامدار مجبور ہو گئے وہان سے آگے بڑھے اور منزل دوازدہم کا عزم فرمایا یہان بھی زینہ کا دروازہ
مقفل تھا شاہزادے نے اسکا قفل توڑا دروازہ کھولا زینہ کا راستہ طے کیا اوپر پہونچے پھر دروازہ ملا اُس کے

قفل کو بھی توڑ کے جیسے ہی دروازہ کھلا ایک باز سفید اُس مکان سے نکلکر اُڑ گیا اُسکے جاتے ہی
سامنے ایک حجرہ تھا اُس کا دروازہ ازخود کھلا ایک طائر مہیب برآمد ہوا سکندر تاجدار کو اُٹھا کر ہوا سے
آسمان ہوا اُسکا ذکر اُسکے وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت لشکر سکندر فرخ لقا کی عرض کیجاتی ہی کہ جب سات
روز کا زمانہ گذرا اور شاہزادہ واپس نہ آیا تو لشکر مین انتشار پیدا ہوا ہر ایک سردار گھبرایا سب نے کہا
آج سات روز کا زمانہ ہوا ہی کہ آقاے نامدار واپس نہین آئے دو تین روز کو فرما گئے تھے سب کی
راے ہوئی کہ ایک روز اور انتظار کیا جاے اور کل کے روز ایک شخص منارہ پر جاے ناخدا بھی وہین
پر موجود تھا اُس نے کہا آپلوگ ابھی ہرگز نہ جائیے گا جبتک شاہزادہ والاقدر تشریف نہ لائین ہرگز
ایسا قصد نہ فرمائیے گا سرداروں نے کہا آقاے نامدار نے چار روز کا وعدہ فرمایا تھا آج سات روز
کا زمانہ گذرا آخر اسکی وجہ کیا ہی ہملوگ متفکر ہین ناخدا نے جواب دیا کہ گھبرانے کی بات نہین ہی وہان
کے عجائبات و غرائبات بیشمار ہین مصروف سیر ہون گے اسی سے دیر ہو گئی جب فراغت پائین گے
فوراً تشریف لائین گے آپلوگ نہ گھبرائین اور منارہ پر جانیکا ارادہ نہ فرمائین سردار خاموش ہوئے ایک روز
اس طرح گذرا دوسرے دن پھر ناخدا نے سمجھایا اسی طرح دس دن کا زمانہ ہو گیا اب تو سرداروں نے ناخدا
کا کہنا قبول نہ کیا سب کی یہ راے ہوئی کہ ایک ایک آدمی کا جانا مناسب نہین سب ملکر یکبارگی منارہ پر
چلین تقدیر جو کچھ دکھائے یا شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا وہی حالت ہمپر بھی گذرے گی جو آقاے نامدار
پر ہوئی ہوگی ناخدا نے بہت سمجھایا مگر کسی نے کہنا قبول نہ کیا جب ناخدا مجبور ہوا تو اُس نے راے دی اگر
آپلوگ نہین مانتے ہین تو ایک راے میری قبول فرمائیے کہ سب ملکر تشریف نہ لیجائیے کچھ لوگ اُسطرف
جائین کچھ یہین قیام کرین یہ بات سرداروں کو بھی پسند آئی نصف لوگ یہین ٹھہرے نصف منارہ پر گئے
جیسے ہی ان لوگون نے دروازہ کھولا اور زینہ پر قدم رکھا جب سب لوگ زینہ پر پہونچ چکے دروازہ
بند ہو گیا یہ لوگ منارہ پر آئے پہلے ہی درجے مین انکو یہ مصیبت پیش آئی کہ سب بیہوش ہو کر
گر پڑے کسی کو خبر نہ ہی کہ کیا ہوا جو لوگ منارہ کے نیچے جہاز پر رہ گئے تھے اُنھون نے بہت دنون
تک انکا انتظار کیا آخر کار سب نے ناخدا سے کہا کہ اب تک نہ آقاے نامدار واپس آئے نہ سردار پہلے
اب ہملوگ بھی وہین جائین گے اُن کی خبر لائین گے ناخدا نے کہا اب آپلوگونکا وہان جانا بیکار ہی جیسے
وہ مفقود الخبر ہوے آپکی بھی وہی حالت ہوگی بجز حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئیگا عمر بھر پچھتائیے گا
تا زندگی اس بلا سے رہائی نہ پائیے گا سرداروں نے کہا ہمین خوشی سے یہ بات منظور ہی جس حال مین
سب ہون گے وہی اپنی بھی کیفیت ہوگی گو لاکھ اذیت ہوگی مگر سب کا ساتھ ہو جائیگا بچھڑے ملین گے
چین آئیگا ناخدا نے کہا آپ کا فرمانا خلاف ہی اگر یہی ہی تو آپ وہان نہ جائیے اُنکا پتہ نہ لگائیے کوئی
مناسب تدبیر کیجیے عقل سے کام لیجیے مقتضاے دوستی یہ ہی کہ اپنے ساتھیونکو بلا سے نجات دیجیے
یہ بالکل بیوقوفی ہی کہ خود بھی اُنکے ساتھ مبتلاے آفت ہو جائیے سرداروں نے کہا پھر اسکی کیا
تدبیر ہی ہم کیا کرین جو ان لوگون کی رہائی ہو سب اس آفت سے چھوٹ جائین راحت
پائین ناخدا نے جواب دیا کہ اگر مین یہان کے حالات سے ماہر ہوتا اور کوئی راز بھی مجھ پر
ظاہر ہوتا تو آپ سے فوراً کہہ دیتا اس قدر خاموش رہنے کی کیا ضرورت تھی سرداروں نے

کہا کبھی اور لوگ بھی اس منارہ پر گئے ناخدا نے کہا مین خود کئی مرتبہ اسکی سیر کر چکا ہون سرداروں نے کہا پھر آقا ے نامدار کیون نہ واپس آئے اور سرداران ناجی کیا ہوئے ناخدا نے کہا معلوم ہوتا ہی شاہزادۂ نامدار نے ہدایت کے خلاف کوئی بات کی ہوگی اسیوجہ سے یہ آفت آئی اور سرداروں نے تو ابتدا ہی سے بُرا کیا ہم نے بہت سمجھایا کہ ایک ایک آدمی جائے وہان کی حالت دیکھے شاہزادے کا پتہ لگائے مگر کسی نے ہمارا کہنا نہ مانا بہت سے آدمی یکبارگی منارہ پر گئے نہین معلوم وہان کیا ہوا ورنہ بہت سے لوگ یہان آتے ہین منارہ کی سیر کرتے ہین زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ وہان ٹھہرتے ہین پھر واپس آتے ہین کہین اسطرح سے مفقود الخبر ہو جاتے ہین ضرور شاہزادے نے کوئی بات خلاف ہدایت کی یا منزل یازدہم و دوازدہم کی راہ لی پھر وہان سے واپس آنا محال ہوتا ہی نہ کوئی آجتک وہان گیا نہ کسی نے وہان کی حالت بیان کی نہ ہدایات کی کتابون مین لکھی دیکھی سرداروں نے کہا اب ہمکو کہان جانا چاہیے اور کیونکر اپنے یاران گم شدہ کا پتہ لگانا چاہیے ناخدا نے کہا چار روز دریا کا سفر کیجیے پھر ایک شہر ملیگا وہان جائیے گا لوگون سے حالت بیان کیجیے گا کوئی نہ کوئی بات پیدا ہوگی کچھ تدبیر ضرور نکلے گی سرداروں نے ناخدا کا کہنا منظور کیا اُس روز تو وہین مقیم رہے دوسرے دن جہاز کا لنگر اُٹھایا جہاز روانہ ہوا چار روز تک شب و روز راہ طے کی پانچوین دن درخت دکھائی دیے معلوم ہوا ساحل قریب آ ہی تھوڑی دیر کے بعد کنارہ نظر آیا جہاز ٹھہرا کشتیان قریب آئین سرداران لشکر سکندر فرخ لقا اُتر کر کنارے پر آئے اسباب اُتارا گیا اُس روز سب سرداروں نے کنارے پر بسر کی دوسرے روز شہر کی جانب روانہ ہوے ایک میدان وسیع شہر سے قریب تھا وہان بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ ٹھہرے اہل شہر نے جو انکا جاہ و حشم دیکھا بعض نے آکر دریافت کیا کہ آپ لوگ کہان جاتے ہین کہان سے آئے ہین سرداروں نے اُن لوگون کو بُلایا اپنے پاس بٹھایا سب کیفیت بیان کی اُنھون نے جو یہ حالت سُنی بہت افسوس کیا کہا اب اُن لوگونکا پتہ ملنا غیر ممکن ہی نہ کوئی بتا سکتا ہی نہ کوئی اُنکا پتہ لگا سکتا ہی اگر آپلوگ شہر مین تشریف لیجائین اور وہان تحقیق فرمائین تو کیا عجب ہی کچھ کیفیت معلوم ہو مگر اُن لوگون تک آپ حضرات کا پہونچنا محال ہی منارہ کی کیفیت ہمنے خود دیکھی ہی مگر یہ نہین معلوم کہ جو وہان سے غائب ہو جاتا ہی وہ کیا ہوتا ہی یہان شہر مین اکثر سن رسیدہ لوگ موجود ہین آپ اُنکے پاس جائین اور یہ کیفیت اُنکو سنائین جو اُنکی راے ہو اس باب مین وہ کیجیے ورنہ صبر سے کام لیجیے سرداران نامی اُن لوگون کے ساتھ شہر مین آئے شہر کو خوب آباد پایا سب کو خرم و شاد پایا سرداروں نے کہا اس شہر کا کیا نام اور حاکم یہان کا کون عالیمقام ہی جو لوگ انکے ساتھ آئے تھے اُنھون نے جواب دیا کہ بلدۂ اسرار یہان کا نام ہے یہ شہر طلسم حیرت افزا کے تحت ہی وہین کا بادشاہ اسکا خراج لیتا ہی اُسکی طرف سے یہان چند آدمی ملازم ہین وہی انتظام کرتے ہین سرداروں نے کہا اب ہمین کس کے پاس جانا چاہیے اور کہان دریافت کرنا چاہیے شہر والون نے کہا اس شہر مین ایک حکیم سب سے زیادہ سن رسیدہ ہی عقل و دانش مین سب اُسکو مانتے ہین جو باتین اُسکو معلوم ہین دوسرا اُن سے آگاہ نہین اُس نے اپنا یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جو کوئی اُسکے پاس جاتا ہی اور جس امر مین وہ مشورہ لیتا ہی وہ نہایت غور و فکر سے اُسکو راے دیتا ہی بڑے بڑے

اہم کام لوگون نے اُسکی رائے سے کیے مگر سب پورے ہوے روشن خیال کے نام سے مشہور
ہی عقل و فراست کا شہرہ نزدیک و دور ہی آپلوگ اُسکے پاس جائین اور اپنی کل کیفیت اُسی سے
بیان کرین کیا عجب ہی جو آپکو راے مناسب بتاے اور آپکے ساتھیونکا پتہ مل جائے سردارون نے
حکیم روشن خیال کا مکان دریافت کیا شہر والے ہمراہ آئے مکان بتا کے واپس گئے سردار حکیم
کے مکان پر پہونچے دروازے پر دربان موجود تھے سردارون کو دیکھکر سب نے دریافت کیا
آپلوگ کہان سے آئے ہین کیا کام ہی سردارون نے کہا حکیم روشن خیال سے ملین گے کچھ اپنا
حال بیان کرکے اُنسے راے لین گے دربانون نے سبکو وہین ٹھہرایا حکیم کو اطلاع کرائی اندر سے
ایک ملازم نے آکر کہا حکیم صاحب سب کو طلب فرماتے ہین سردار اُس ملازم کے ہمراہ اندر آئے
دیکھا ایک مکان عالیشان ہی تختونپر چوکا لگا ہی فرش پر مسند بچھی ہی اُس پر ایک مرد ضعیف سفید ریش
سر پر شملہ باندھے بیٹھا ہی سردارون نے سلام کیا اُس نے جواب دیکر سبکو بلایا اپنے پاس بٹھایا مزاج
پرسی کے بعد آنیکا سبب دریافت کیا سردارون نے منارہ و دروازہ منزل کا واقعہ شاہزادے کا
جانا سردارون کا گم ہونا صاف صاف بیان کیا حکیم روشن خیال سب کی تقریر سنتا رہا جب سردارون
نے اپنی تقریر ختم کی حکیم نے سر جھکایا بہت دیر کے بعد جواب دیا کہ آپنے جس امر کی کیفیت مجھ سے
تحقیق کی وہ بات ایسی ہی کہ مین جواب دینے سے عاجز ہون وہان کی کیفیت یہ ہی کہ جانیوالا جبتک
ہدایت کے موافق عملدرآمد کرتا ہی کسی قسم کا نقصان نہین ہوتا ہی جب ہدایت کے خلاف عمل مین لاتا ہی
دھوکا اُٹھاتا ہی آپ کے ہمراہیون نے غلطی کی وہان پہونچکے ہدایتین فراموش کردین اب اُنکا پتہ ملنا
محال ہی اس امر مین کچھ راے نہین دے سکتا سردارون نے کہا ہمنے آپکا نام سنا تھا عقل کا شہرہ سنکر
یہان آئے تھے مگر آپنے بھی جواب صاف دیا اب جاتے ہین کوئی اور تدبیر کرین گے خدا مالک ہی جو
قسمت مین ہی پیش آئیگا جب حکیم نے ان لوگون کو اسقدر مغموم پایا کہا ایکبات بتاتا ہون مگر امر عظیم ہی اُسکا
ہونا دشوار ہی امکان سے باہر ہی مسافت بعید طی کرنا اور وہان تک سلامت پہونچنا مشکل ہی سردارون
نے جواب دیا آپ ارشاد فرمائین اگر خدا نے چاہا تو اُس مسافت کو بھی طی کرین گے اور منزل مقصود
پر پہونچین گے حکیم نے کہا یہان سے ایک سال کی راہ ہی راستہ بہت خراب ہی آفت و بلا کا سامنا ہی
جب سبکو طی فرمائیے گا تو آپکو ایک پہاڑ ملیگا کوہ خداپرستان کے نام سے مشہور ہی شہرہ اُسکا نزدیک
و دور ہی وہان ایک عامل زبردست معروف عبادت ہی مشغول اطاعت ہی مرد نیک انجام ہی
شیخ العارفین اُسکا نام ہی اگر آپ اُس کے پاس جائین تو کیا عجب ہی کہ اپنی مراد پائین وہ مرد خدا
شناس آپکے ساتھیونکا پتہ بتا دیگا راہ نیک آپکو دکھا دیگا سردارون نے حکیم کا شکریہ ادا کیا
رخصت ہوکر اپنے قیامگاہ پر واپس آئے ایک روز وہان ٹھہرے دوسرے دن مع خیمہ و خرگاہ
وہان سے کوچ کیا اور جانب کوہ خداپرستان روانہ ہوئے حکیم سے جو کچھ پتہ بتایا تھا اُسی کے
موافق راہ طی کرتے ہوئے چلے راستہ مین جو جو شدائد پیش آئے اُنکا بیان باعث طول ہی محض فضول
ہی کہین دریا اور کہین صحرا مین راستہ گم ہوگیا کسی جا پہاڑ پر پہونچکر ساتھ چھوٹا دو چار ماہ کے بعد گم شدہ
لوگون سے ملاقات ہوئی عجیب عجیب مصیبتین طرفہ دقتین اُٹھا کے ایکسال کے بعد ایک نواح دلکشا و صحرا

روح افزا مین پہونچے دیکھا سامنے ایک کوہ عظیم الشان نظر آتا ہی سرداروں نے کہا حکیم نے جسکا پتہ
بتایا تھا وہ یہی کوہ فلک شکوہ ہی اسکے اوپر آبادی بھی معلوم ہوئی اور آگے بڑھے عبادت خانون کی
عمارتین نظر آنے لگین سردار خوش ہوئے شکر خدا کیا سب نے آپس مین کہا اب یقین ہی مراد بر آئے
اور خوشی کی صورت نظر آئے یہ کہکے سرداروں نے کوہ پر جانیکا راستہ تلاش کیا دیکھا ایک جگہ پر کچھ لوگ
جمع ہین آپسمین گفتگو کر رہے ہین سرداروں نے وضع سے پہچانا کہ یہ لوگ بھی مسلمان ہین قریب آئے
صاحب سلامت کی اُنلوگون نے جواب دیکر کہا ہم دیر سے آپکے منتظر تھے تشریف لیچلیے خواجہ شیخ العارفین
کو آپکا انتظار ہی سرداروں نے کہا آپکو ہمارے آنیکی کیفیت کیونکر ظاہر ہوئی سب نے کہا خواجہ صاحب کے
پاس ایک آئینہ اسرار نما ہی اُسکو بزور عمل بنایا ہی وہ ہر وقت اُنکے سامنے رہتا ہی جو کیفیت گذرنیوالی
ہوتی ہی آئینہ مین معلوم ہو جاتی ہی آج صبح کو آنھون نے ہملوگون کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ ایک لشکر اہل اسلام
کا ہمارے پاس آنیوالا ہی جلد اُسکے استقبال کو جاؤ اور بخاطر تمام یہان لے آؤ ہم صبح سے یہان موجود ہین مگر
اب آپلوگ تشریف لائے سرداروں نے آپسمین کہا خواجہ شیخ العارفین بڑا صاحب کمال ہی ایسے بزرگ
کی ملاقات باعث ثواب ہی یہ کہکر اُن لوگون کے ہمراہ پہاڑ پر آئے یہان عجیب کیفیت نظر آئی پہاڑ کو
بہت ہی زینت و رونق سے پایا ہر ایک جا پر عبادت گاہین بنی ہین لوگ مصروف عبادت ہین کہین سے
آواز تکبیر بلند ہی کہین سے تلاوت کتاب اللہ کی صدا آرہی ہی کسی جا دعوت برادران اسلام کا سامان ہی
کہین محفل وعظ کسی جا پر درس و تدریس کا مشغلہ ہی سرداران اسلام شوکت ایمانی دیکھکر بہت خوش ہوئے جو
لوگ اُنکو اپنے ہمراہ لائے تھے اُنھون نے ایک مکان وسیع مین لیجا کر بٹھایا اُنکے ساتھ جسقدر اسباب
وغیرہ تھا اُس سب کے واسطے جگہ تجویز کی گھوڑون کے لیے علیحدہ ٹھکانا بتایا جب سب سرداروں نے اپنے
کامون سے فراغت پائی اُن لوگون سے کہا اب ہمکو خواجہ صاحب کیخدمت مین لیچلیے اُنلوگون نے جواب دیا
کہ خواجہ صاحب سے آج ملاقات نہوگی اب شام ہوئی ہی وہ مصروف عبادت ہو چکے ہونگے صبح کو بعد نماز
آپ حضرات اُنسے ملاقات کیجیے گا شب کو وہ اطاعت خدا مین بسر کرتے ہین یاد معبود مین سحر کرتے ہین
صبحکو نماز کے بعد وظیفہ سے جب فراغت پاتے ہین اُسوقت اُنکے پاس لوگ جاتے ہین زوال روز تک
وہان مجمع رہتا ہی اسکے بعد وہ مصروف عبادت ہو جاتے ہین پھر ملاقات نہین ہوتی آپ لوگ شب بھر
تامل فرمائین صبح کو تشریف لیچلین سرداروں نے کہنا قبول کیا اُن لوگون نے سبکی دعوت کا سامان کیا
سرداروں نے دعوت قبول کی بعد فراغت سب اپنے اپنے بستروں پر آئے آپس مین یہی تذکرہ
شروع ہوا کہ خواجہ شیخ العارفین مرد باکمال اور صاحب ریاضت ہی شب بھر عبادت خدا مین
بسر کرتا ہی طاعت معبود رات بھر کرتا ہی صبح کو سب لوگ اُسکی ملاقات کو جاتے ہین زوال روز تک
ہر ایک سے ملتا ہی پھر مصروف عبادت ہو جاتا ہی بعض نے کہا ہملوگون کی کیفیت اُس پر ظاہر ہو گئی
اپنے یہان کے لوگونکو برائے پیشوائی بھیجا اب یقین ہی ہمارے کام مین بھی کوشش بلیغ کریگا جو امر اصلی ہی
وہ کردیگا بعض نے کہا کیا عجب ہی وہ شاہزادے کو رہائی دلا دے اور ہملوگون کو اس آفت سے چھڑا دے
سرداروں نے رات اسی تذکرہ مین بسر کی جب عابد شب زندہ دار یعنی ماہتاب عالمتاب نے سر سجدہ مین جھکایا
سپیدۂ وقت صبح نمودار ہوا اور زاہد روشن قلب مشرق یعنی آفتاب پر انوار نے فریضۂ سحری سجادۂ فلک پر تشریف

لایا سرداران اسلام نے بستر خواب سے گردن اُٹھائی کانون مین اللہ اکبر کی آواز آئی سب نے فریضۂ سحری ادا کیا لباس
زیب جسم کر کے منتظر ہوئے کہ اب خواجہ صاحب یاد فرماوین گے آدمی بھیجکر ہمکو بلاوین گے اسی
انتظار مین جب دن چڑھا تو وہی لوگ جو اول روز اِن کے پاس آئے تھے موجود ہوئے بعد سلام علیک
کہا اب دیر نہ فرمائیے خواجہ صاحب یاد فرماتے ہین سب صاحبونکو بلاتے ہین سرداران اسلام اُٹھے
اُنلوگون کے ہمراہ ہوئے تھوڑا راستہ جب طے کر چکے تو ایک چہار دیواری نظر آئی بہت دور تک
نگاہ کی مگر حد تک نظر کی رسائی نہوئی سرداران اسلام نے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ
چہار دیواری کیسی ہے اسمین کیا ہے کون رہتا ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ خواجہ صاحب اسی چہار دیواری
کے اندر تشریف فرما ہین عبادت گاہ بھی اسی مین ہے یہین اُنکا سب سامان ضروری ہے جو لوگ اُن سے
ملنے کو آتے ہین اُنکے واسطے علیحدہ ٹھکانا بنا ہے جہان سے آپلوگ تشریف لائے ہین وہ مہمانسرا خواجہ صاحب
کی بنائی ہوئی ہے یہ ذکر کرتے ہوئے اُنکو لوگ پھاٹک پر لائے اندر داخل ہوئے سرداروں نے دیکھا ایک وسیع میدان
ہے چہار جانب عمارتین پتھر اور لکڑی کی نظر آتی ہین سامنے ایک عبادتگاہ معلوم ہوتا ہے اُسکے متصل بہت چھوٹا
ایک کمرہ بنا ہے باشندگان کوہ سرداروں کو اُس کمرے کے اندر لائے سرداروں نے دیکھا فرش بوریا بچھا ہے ایک
مرد ضعیف العمر نورانی صورت بلباس فقیر تسبیح ہاتھ مین لیے بیٹھا ہے خیال کیا یہی خواجہ شیخ العارفین ہین
سب نے سلام کیا خواجہ نے جواب سلام دیا ایک ایک سردار کو اپنے قریب بلایا سب کو گلے سے
لگایا دعائے خیر سے یاد کیا کہا خدا آپ لوگون کو مدام فتحیاب رکھے کہ آپنے اشاعت دین اسلام مین بڑی
کوشش کی اور آپکی ذات سے بڑے بڑے عباد و زہاد کو اسوقت عافیت سے عبادت کرنیکا موقع ملا ہے
سرداروں نے بھی خواجہ کا شکر ادا کیا سب ادب و قاعدے سے وہان بیٹھے خواجہ نے کہا مین نے کل ہی اپنے
چند شاگردونکو آپ لوگون کے لینے کو بھیجا تھا مگر آپ حضرات کسی قدر دیر مین تشریف لائے مین برائے عبادت
سجادہ پر جا چکا تھا مجبور ہو گیا ورنہ کل ہی آپ حضرات سے ملتا سب سرداروں نے کہا ہمکو آپکی کیفیت معلوم
ہو گئی تھی اسوجہ سے کل حاضر نہین ہوئے شب کو مہمانسرا مین رہے اسوقت جب آپکے تلامذہ نے آپکے
حکم سے اطلاع دی تو حاضر خدمت ہوئے خواجہ نے کہا تشریف لانیکا سبب ارشاد فرمائیے سرداروں
نے کہا خواجہ صاحب آپکو جب ہمارے آنیکی خبر معلوم ہو گئی تو کیا سبب حاضری آپ سے پوشیدہ رہا ہو گا
خواجہ نے جواب دیا کہ رازِ غیبی سے کوئی ماہر نہین یہ کیفیت کسی پر ظاہر نہین آپلوگون کی تشریف
آوری کا حال معلوم ہوا تھا سبب پر مین نے نگاہ کی تھی جہانتک میری سمجھ مین آیا وہ عرض کرتا ہون آپ
شاید کسی گم شدہ کی خبر چاہتے ہین اُسکا پتہ دریافت کرتے ہین سرداروں نے سب کیفیت شاہزادہ
سکندر رخ لقائی بیان کی منارہ دوازدہ منزل پر جانا اور وہان سے سات روز تک واپس نہ آنا سردارونکا
مضطرب ہو کر قصد روانگی کرنا ناخدا کا سمجھا کر دو روز روک لینا پھر دسوین دن کسی کا نہ ٹھہرنا آخر یہ رائے
قرار پانا کہ نصف یہان ٹھہرین اور نصف وہان جائین شاہزادہ والا جاہ کا پتہ لگائین نصف لوگونکا وہین ٹھہرنا نصف
کا منارے پر جانا اُنکا بھی واپس نہ آنا پھر شہر اسراریہ مین پہونچنا حکیم کی ملاقات وہان سے کوہ خدا پرستان کا پتہ پانا ایک
سال مین راہ سخت طے کر کے آنا بہت اچھی طرح بیان کیا خواجہ نے کل کیفیت سُنی کہا واقعی آپ حضرات نے
بہت بڑی زحمت اُٹھائی اور فلک تفرقہ پرداز نے آپ پر بڑی مصیبت ڈھائی خیر اب صبر کیجیے کچھ دنون اور

فرمایئے سکندر فرخ لقا سے ملاقات ہوئی شاہزادہ اگرچہ بہت اقبالمند ہی مگر آجکل مبتلاے صد آفت
ہی اُسکو ساحران مکار نے ایک صحرا مین چھوڑ دیا ہی کوئی وہان جا نہین سکتا اُنکی خبر لا نہین سکتا لشکر کے جو اور سردار
غائب ہو گئے ہین وہ بھی مبتلاے آفت و بلا ہین علیحدہ علیحدہ اسیر ہین ابھی کچھ دنون اسی مصیبت مین مبتلا رہینگے
پھر ایک شخص شاہزادہ کو چھڑا ئیگا اُسکے عوض خود آفت مین پھنس جائیگا شاہزادہ تنہا سفر کریگا ایک تاجدار
عالیوقار اُس کا مطیع ہوگا مدد دیگا اُسکی امداد سے شاہزادہ اپنے ہمراہیون کو پائیگا لشکر گران لیکر جائیگا
جنگ عظیم کا سامنا ہوگا تاجدار قتل کیا جائیگا لشکر بھی بیکار ہو جائیگا شاہزادہ پھر تنہا رہیگا پھر کسی ایسے شخص سے ملاقات
ہوگی جس پر شاہزادہ کا بڑا احسان ہی وہ اسی تلاش مین آئیگا اور ایک ساحل کے قریب شاہزادہ کو پائیگا جب اُسکو
کیفیت معلوم ہوگی اطاعت قبول کریگا اُسکی وجہ سے بڑے بڑے کام آسان ہون گے اُسکے بعد شاہزادہ کو لشکر
بیشمار ملیگا سب سکندر کے مطیع ہون گے ایک جگہ یہ سب علیحدہ ہو جائین گے شاہزادہ پر ایک وقت سخت
آئیگا اُسوقت پر آپلوگون سے ملاقات ہوگی پھر وہ چھوٹا ہوا لشکر بھی ملیگا اُسکے بعد بڑے بڑے معرکے پڑینگے اور
ساحران غدا خوب خوب لڑینگے آخر مین شاہزادہ طلسم حیرت افزا کا فاتح ہوگا اور وادی فرخار کا سیاح ہوگا
وہان کے بعد کچھ عزیزون سے ملاقات ہوگی اور سب ملکر ایک جانب روانہ ہون گے وہان بھی جنگ وجدال
کا سامنا ہی بہت دنون تک لڑائی رہے گی جنگ آزمائی رہیگی آخر کار اہل اسلام فتح پائین گے کفار ذلیل
ہونگے مارے جائین گے سردارون نے جو یہ کیفیت سُنی کبھی خوش کبھی محزون ہوتے رہے آخر مین سب نے
کہا خواجہ صاحب اب کوئی تدبیر ایسی بتایئے کہ ہم بہت جلد شاہزادے کے پاس پہونچ جائین اور
اس آفت و بلا سے اُنکو رہائی دلائین خواجہ نے کہا ہر ایک بات وقت پر موقوف ہی ابھی تعجیل بیکار
ہی جب وقت آجائیگا ایک لمحہ بھی نگذرے گا آپ شاہزادے سے ملجائیے گا اور ابھی لاکھ کوشش کرکے وہان تک
پہونچ بھی جائیے تو بھی ناکامیاب واپس آیئے گا ہان دو ایک روز یہان قیام فرمایئے مین کچھ اشیا آپکو دونگا جب
شاہزادہ سے ملاقات ہو میرا سلام کہیئے گا اور وہ اشیا میری طرف سے نذر کیجیے گا بہت سے وقتون پر بڑے بڑے کام اُنسے
نکلین گے میرے پاس اور کیا ہی جو نذر کرون خیر میرے تحفہ سے آپکے آقاے نامدار خوش ہو جائین گے اور اپنا
خیر اندیش سمجھکر مجکو یاد فرمائین گے سردار یہ بات سنکر شاد ہوئے اسی گفتگو مین دن بہت آیا خواجہ نے
سب سردارونکو رخصت کیا کہا آپ اب کل پھر تشریف لایئے گا میری عبادت کا وقت قریب آیا ہی اسوقت
معاف فرمایئے اپنی قیامگاہ پر تشریف لیجایئے مین آپلوگونکا بہی خواہ ہون مگر کیا کرون ہر ایک امر وقت پر موقوف
ہی اسوقت شاہزادے کو رہائی دلا نہین سکتا خود وہان جا نہین سکتا آپلوگونکا پہونچنا بھی دشوار ہی اس خیال سے
ابھی کوشش رہائی کرنا بیکار ہی حالت جو کچھ مجکو معلوم ہوئی مین نے آپ حضرات کیخدمت مین عرض کی سرداران اسلام نے
خواجہ کا شکریہ ادا کیا وہان سے رخصت ہوکر اپنی قیامگاہ پر آئے آپس مین سب نے یہی تذکرہ شروع
کیا خواجہ مرد صاحب کمال ہی نیک افعال ہی کس عمدگی سے اُسنے کیفیت شاہزادے کی بیان کی اب کچھ
اشیا دینے کا وعدہ کیا ہی یقین ہی سحر کش چیزین ہونگی یا اور کچھ نادرات زمانہ سامان ہو غرض ہر طرح خواجہ
سے ملکر ہملوگون کا فائدہ ہوا اگرچہ اس سبب سے دل مغموم ہی کہ آقاے نامدار سے بعد مدت ملاقات ہوگی
اور سب ہمراہیان گم گشتہ کا سامنا عرصہ بسیار کے بعد ہوگا مگر کیا کرین جو مرضی خدا اسمین کچھ چارہ نہین خواجہ نے تو آخر
مین یہ بھی فرمادیا ہی کہ مین یہان سے بخیال ہرج عبادت جا نہین سکتا نہ ہم لوگ اسقدر جلد وہان پہونچ سکتے

ہین ورنہ ممکن تھا کہ خواجہ کوئی صورت رہائی بنا دیتے اور شاہزادہ والاجاہ کو ہمسے ملا دیتے تا دیر یہی گفتگو رہی جب رات ہوئی سب نے کھانے سے فراغت پائی شاگردان خواجہ آئے سرداران اسلام نے انکو اپنے پاس بلایا سب کیفیت ملاقات خواجہ کی بیان کی شاگردون نے کہا جو کچھ خواجہ صاحب نے فرمایا وہ راست ہے ضرور ایساہی ہوگا اور جو ہوشیار وہ مرحمت فرمائینگے وہ شاہزادۂ والاجاہ کے بہت کام آئینگے خواجہ صاحب آپ حضرات سے بہت خوش ہوئے بعد مین بھی کہتے تھے کہ یہ لوگ بڑے عالی ارادہ ہین اپنے آقا پر جان نثار کر دینے کو آمادہ ہین خدا انکو جلد انکے مالک سے ملائے اور بعافیت تمام انھین منزل مقصود پر پہونچائے یہبھی فرماتے تھے کہ مین ایک تحفہ ایسا آقا کو بھیجونگا جو ان سب لوگون کے واسطے مفید ہو اور ہر وقت انھین شر اعدا سے محفوظ رکھے یہ کہنا تھا کہ طوفان بن عمر یعنی عیار سکندر فرخ لقا اپنی جگہ سے اٹھکر شاگردان خواجہ کے قریب آیا کہا مین بھی آپ حضرات سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون اُن لوگون نے جو انکی صورت دیکھی اور یہ حرکت دیکھی مسکرائے مگر بسبب تہذیب کے کوئی بات زبان پر نہ لائے صرف اسی قدر کہا کہ جو کچھ آپ کو کہنا ہو ارشاد فرمائیے دیر نہ لگائیے طوفان نے کہا کہ سرداران لشکر نے واقعی بڑی بڑی جانبازیان تو ضرور کین مگر ہر ایک شخص نے مجمع کے ساتھ جنگ و جدال مین دخل دیا کسی نے اسقدر حوصلہ نکیا کہ تنہا لاکھون مین جاتا اور پھر کام بناکر واپس آتا مجھ خواجہ صاحب نے میری بابت فرمایا تھا شاگردون نے کہا آپنے عجب بات سنائی کہ سرداران اسلام نے مجمع کے ساتھ جنگ کی اور پھر اسکے بعد یہ دریافت فرمایا کہ مجکو بھی پوچھتے تھے یا نہین عجب بے ربط سوال ہے طوفان نے کہا جناب یہ سب آپکا خیال ہے مطلب آپکی سمجھ مین نہین آیا میرے سوال پر زبردستی اعتراض فرمایا لیجیے مین آپ کو سمجھائے دیتا ہون اپنی تقریر کا منشا بتائے دیتا ہون سردارون نے ہزارون سوارون کے ساتھ ہزارون سوار لیکر دغا کی اور مین تنہا لاکھون سے مقابلہ کیا ان لوگون نے ہمیشہ زخم بھی کھائے دریائے خون مین نہائے مگر آج جنگ میرے جسم پر ایک زخم بھی نہین آیا اور بڑے بڑے کفار کو قتل کرکے انھین آفت قید اور زحمت اسیری سے چھڑایا ان سب حضرات کو لازم تھا کہ سب سے پہلے خواجہ صاحب کو میرا نام بتاتے پھر میری تمام کیفیت سناتے اور خواجہ صاحب کو لازم تھا کہ تحفہ جات جو شاہزادہ کیواسطے روانہ فرماتے ہین وہ مجکو دیتے کہ مین اپنے ہاتھ سے بروقت ملاقات شاہزادے کو دیتا ایسی خاباب چہ معتمد شخص کے ہاتھ بھیجی جاتی ہے شاگردان خواجہ نے کہا تو کیا علاوہ آپ کے اور سردار معتمد نہین طوفان نے جواب دیا صاحب یہ بات نہین مجسے کوئی لے نہین سکتا مین لاکھون سے تنہا مقابلہ کرتا ہون اور یہ لوگ مجمع کے بہادر ہین جبتک انکے ہمراہ لشکر نہو تو یہ کیا کرینگے بلکہ خواجہ صاحب کو لازم ہے کہ کوئی تحفہ مجھے ایسا مرحمت فرمائین کہ مین بھی خواجہ صاحب کو گا سب گا ہے یاد کرون شاگردان خواجہ طوفان کی تقریر سنکر ہنسا کیے جب رات زیادہ آئی سب لوگ اٹھ کر اپنے مکانونکی طرف روانہ ہوئے سرداران اسلام نے وہ رات وہین بسر کی صبح کو جب دستور پھر شاگردان خواجہ آئے اور سرداران اسلام کو اپنے ہمراہ لیگئے جسوقت سب سردار خواجہ شیخ العارفین کے مکانمین داخل ہوئے سب سے پہلے

طوفان بن عمرو نے بڑھکے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے جواب سلام کے بعد اسکی صورت او روضع دیکھکر اپنے قریب بلایا بیٹھنے کا اشارہ فرمایا طوفان بیٹھ گیا اور سردارونکو بھی خواجہ نے اپنے پاس بٹھایا طوفان کیطرف مخاطب ہوکر کہا آج آپنے سلام مین سبقت کی اسکا سبب بھی فرمائیے طوفان نے جواب دیا اسکا سبب مجھسے آپ بیکار پوچھتے ہین آپکو خدا نے روشن ضمیر کیا ہی اور میری حالت آپ سے محتاج بیان نہین بقول کسے درویش ہیبن وحالش مپرس شاگردون نے خواجہ سے شب کی تقریر بیان کی خواجہ کو طوفان کے بیان پر ہنسی آئی کہا ای طوفان تم بھی واقعی بڑے شخص ہو مجکو بے کہے تمھارا خیال ہی مین تمھین بر وقت رخصت ایک تحفہ ایسا دیتا کہ تم خوش ہوجاتے اور تمھارے کام آتا طوفان نے ہاتھ باندھکے عرض کی کہ یہ تو مین بھی جانتا تھا کہ آپ مجھے محروم نہ پھیرین گے ضرور کچھ عطا فرمائین گے اور یہ بھی قوی امید ہی کہ آپ میرے سوال کو رد بھی نکرین گے ایک تحفہ آپ اپنی خوشی سے مرحمت فرماتے ہین مگر ایک میرے طلب کرنیسے عطا کیجیے تو اب ایک اور ایک دو تحفہ میرے پاس ہوجائین گے دس خیال سے مین نے عرض کیا اگر ایک ہی تحفہ لینا ہوتا تو خاموش رہتا کیونکہ مجکو معلوم تھا کہ آپ ضرور دینگے خواجہ ہنس پڑے کہا بر وقت رخصت دیکھا جائیگا طوفان نے کہا دوسری بات یہ ہی کہ جو تحفہ جات آپ آقاے نامدار کیواسطے روانہ فرماتے ہین وہ بھی مجکو مرحمت فرمائیے گا کیونکہ ایسی اشیا کا حامل بھی معتمد ہونا چاہیے خواجہ نے پھر وہی سوال کیا کہ کیا سرداران اسلام غیر معتبر ہین طوفان نے وہی جواب دیا خواجہ نے کہا طوفان تم بہت لطیفہ باز ہو تمنے مجھسے بھی مذاق کیا طوفان نے عرض کی مین نے واقعی بات عرض کی اب آپکو اختیار ہی خواجہ نے کہا ای طوفان دو دن کے بعد ہمارے پاس آنا ہم تمکو تمھارے آقاے نامدار کے واسطے تحفہ جات دیدین گے اور اُسی روز سبکو رخصت کرین گے طوفان نے کہا اور میرے تحفے کیا آج مرحمت ہون گے خواجہ نے کہا تمکو بھی اُسیکے ساتھ ملینگے طوفان نے عرض کی جو چیز آپکو دینا ہی اُسمین وقت بڑھانے کی کیا ضرورت ہی اسیوقت منگائیے اور مرحمت فرمائیے آقاے نامدار کیواسطے جو کچھ مرحمت فرمائیے گا وہ آپکے دوسرے روز آپسے لونگا میرے تحفہ جات اسیوقت دیدیجیے خواجہ نے کہا ای طوفان جلدی نکر صبر سے کام لو مین نے جب تمسے وعدہ کیا ہی تو ضرور دونگا طوفان نے کہا خیر اگر آپنے قسم ہی کھائی ہی تو ایک تحفہ اسوقت مرحمت کیجیے ایک آج کے دوسرے روز عطا فرمائیے گا بس اب حجت ونکرار درمیان مین نہ لائیے گا مجکو آپکی بہت خاطر منظور ہی جو یہ بات عرض کی ورنہ مین دونون تحفہ ابھی جناب ہی سے لیتا پھر کچھ اور گفتگو کرتا خواجہ نے ہنسکے کہا ای طوفان مین تمھاری باتو نسے بہت خوش ہوا طوفان نے کہا اب دونون تحفہ اسیوقت ملجائینگے خواجہ نے کہا مین تمھین تحفہ جات ضرور دونگا مگر کچھ ایسی ہی سبب ہی جو مین نے دو دن کا وعدہ کیا ہی تم خاطر جمع رکھو مین انکو مکمل کردون ابھی وہ ناقص ہین طوفان نے کہا اب آپکی خوشی یہ بات یاد رکھیے گا کہ آپ اسوقت مجھسے خوش ہوئے ہین مگر کچھ انعام عطا نہین فرمایا دو روز کے بعد پھر یہ وقت آپکو یاد دلاؤنگا خواجہ نے کہا مین خوب یاد رکھونگا اُسروز طوفان ہی کی تقریر ختم نہوئی اور وقت گذر گیا خواجہ نے سب سردارونکو رخصت کیا سب لوگ اپنے بستر پر واپس آئے اور دو روز وہین قیام کیا تیسرے روز صبح ہوتے ہی طوفان نے بلا طلب خواجہ کے مکان کی راہ لی سب سردارونکو بستر پر چھوڑا

بستر پر چھوڑا

خود خواجہ کے مکان پر پہونچکر اطلاع کی خواجہ نے اندر بلا لیا طوفان نے پہونچکر خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے
جواب سلام دیکر اپنے پاس بٹھایا طوفان نے کہا آج وعدہ وفا فرمائیے اب دیر نہ لگائیے خواجہ مسکرائے
کہا ای طوفان تمنے دور دور کسطرح بسر کیے ہون گے یہ کہکے ایک صندوقچہ منگایا اُسکو کھول کے ڈبیا
نکالی اُسمین ایک مہرہ یاقوت سرخ کار کھا تھا وہ طوفان کو دیکر کہا یہ مہرہ سکندر فرخ لقا کو دینا وہ اپنے
بازو پر باندھین گے اثر اسکا یہ ہوگا کہ سحر تاثیر نہ کریگا پھر ایک لوح نکالی کہا اسکو گلے مین پہنین جب کوئی وقت سخت
پیش آئیگا اسکی ہدایت کے موافق کام کرین کبھی دھوکا نہ پائینگے طوفان نے کہا خواجہ صاحب پہلے اب
مجکو تحفہ عنایت فرمائیے یہ تو سب جب آقائے نامدار سے ملاقات ہوگی اُسوقت اُنکو دونگا مین
یہان موجود ہون اول مجکو دیجیے خواجہ نے کہا صبر کرو اور ایک پرچہ نکال کے دیکھا کہا یہ اسم اعظم ہی جب کبھی
راہ بھولین اسکو ورد زبان کرین غیب سے راہبر پیدا ہوگا راستہ بتائیگا راہ راست پر لگائیگا اسکے بعد
صندوقچہ بند کیا طوفان نے کہا آپ مجکو بھول گئے خواجہ نے کہا خاطر جمع رکھو تمکو بھی دیتا ہون یہ کہکے
خواجہ اپنی جگہ سے اُٹھے ایک کوٹھری مین گئے ایک جام اور ایک چادر ہاتھ مین لیکے کوٹھری سے
برآمد ہوئے طوفان سے کہا یہ جام سبز بھی اپنے آقائے نامدار کو دینا جب لشکر ساحران سے
مقابلہ کی ضرورت ہو اس جام کا پانی اپنے لشکر کو پلائین تمام لشکر تاثیر سحر سے محفوظ رہیگا اور چادر طوفان کو
عطا فرمائی کہا یہ ایک تحفہ تمکو دیتا ہون دوسرا اور دونگا اس چادر کو اوڑھکر اگر کسی ساحر کے سامنے
جاؤ گے تمہارا حال ظاہر نہوگا طوفان نے کہا کیا مین نگاہ مردم سے غائب ہو جاؤنگا خواجہ نے کہا ایسا
نہین بلکہ ساحر بزور سحر یہ شناخت نکر سکینگے کہ یہ عیار ہی دوسرا مہرہ اپنے بازو سے کھولکر دیا کہا
اس مہرہ کو جب اپنی کمر مین باندھو گے منزلون کا راستہ ایک دم مین طی ہو جائیگا طوفان نے دونون
تحفے لیکر سلام کیا پھر عرض کی خواجہ صاحب آپ اُس روز مجسے بہت خوش ہوئے تھے اور کچھ انعام
مجھے مرحمت نہین فرمایا تھا لہذا امیدوار ہون کہ اُس روز کا انعام بھی مرحمت فرمایا جاوے خواجہ نے
ہنسکے جواب دیا کہ ابھی کچھ اور بھی ہوس باقی ہی طوفان چپ ہو رہا خواجہ نے اپنے ملازمین کو آواز دی
اور بہت جواہر بیش بہا منگا کر طوفان کے حوالے کیا کہا اب جاکر اپنے یہان کے سردارونکو بھیجدو طوفان
خواجہ شیخ العارفین سے رخصت ہوکر اپنے بستر پر آیا سردارون سے کہا اب تم لوگ خواجہ صاحب
کے پاس نجاؤ گے آج وعدہ کا دن ہی چلکر اُنسے رخصت ہو لو سردارون نے کہا ابھی وہانسے کوئی آیا نہین خواجہ صاحب
نے بلایا نہین بلا طلب جانا بھی اچھا نہین معلوم ہوتا ہی طوفان نے کہا آپلوگ ایسے ہی صاحبان غیرت ہین جسکو آپ
شہر اسراریہ سے روانہ ہوئے ہین تو خواجہ صاحب نے آپکو خط تحریر فرمایا تھا بہت ہی التجا سے بُلایا تھا ورنہ آپکو تو
کچھ ضرورت نہ تھی ادھر آنیکی حاجت نہ تھی ارے صاحب آپ غرض مند ہین وہانسے تو آپ بلا طلب یہانتک آئے اب
یہان آپ بلانیکی راہ دیکھین یہ عقل کے خلاف ہی اب چلنا چاہیے اور اُنسے رخصت طلب کرنا چاہیے ورنہ وہ خیال کرینگے
کہ ان لوگون کو کچھ نصیب نہین ہمارے یہانسے جو انکیواسطے کھانا مقرر رہا ہی یہ لوگ اُسکو غنیمت تصور کر کے یہان پڑے ہین
سردارون نے کہا طوفان تم بھی عجیب باتین کرتے ہو اچھا تمھاری خوشی کرینگے بلا طلب وہان چلینگے یہ کہکے سب
سردار تیار ہوے طوفان نے سبکو ہمراہ لیا خواجہ کے مکان پر آیا اطلاع کرائی خواجہ کو اُن لوگونکا انتظار تھا فوراً
بلا لیا طرح طرح کی باتین رہین طوفان کو تحائف دینیکا ذکر فرمایا بعد اس کے سب سردارون نے رخصت طلب کی خواجہ نے سبکو خوبی

اجازت دی سرداروہانسے واپس آئے سب نے طوفان سے کہا وہ تحائف ہمکو بھی دکھاؤ جو خواجہ صاحب نے عنایت فرمائے ہین تمنے تو ہمسے ذکر بھی نہین کیا جب اُنھون نے خود کہا تو یہ کیفیت معلوم ہوئی تمکو پوشیدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی طوفان نے کہا خواجہ صاحب بھی عجب بزرگ ہین مجھسے تو اُنھون نے منع فرمایا تھا اور آپلوگونسے یہ راز بالکل چھپایا تھا مگر اثنائے تقریر مین اُنھون نے آپ سے کہدیا اسبات کا خیال نرہا انھون نے مجھسے فرمایا تھا کہ سوائے سکندر فرخ لقا کے دوسرے کو یہ تحائف نہ دکھانا نہ انکی تاثیر بتانا ورنہ سب اثر جاتا رہیگا تحفہ جات بیکار ہوجائینگے پھر ایسی چیزین نہ پاؤ گے عمر بھر پچتاؤ گے سرداروں نے کہا طوفان یہ سب تمھارے حیلے ہین خواجہ نے تو خود ہمسے کہا تھا کہ سب تحائف تم لوگ لیجانا اور ہماری طرف سے شاہزادہ کو دیدینا تمنے جب وہان طلب کیے تو اُنھون نے تمھارے حوالہ کردیے علاوہ اُن تحفہ جات کے خواجہ نے ایک چیز ایسی بھی دینے کو کہا تھا جو ہملوگون کے واسطے مفید ہوگی وہ بھی ضرور تمکو دی ہوگی جب وہ ہمارے واسطے ہی تو ہمکو کیون نہ دکھاؤ کیا سبب ہی جو ہمسے چھپاؤ طوفان نے کہا آپ لوگ لاکھ کد کرین مگر مین جبتک آقائے نامدار کے سامنے نہ جاؤنگا کوئی چیز آپلوگون کو نہ دکھاؤنگا ورنہ اثر جاتا رہیگا آقائے نامدار مجھسے شکایت فرمائینگے مین اُنکو کیا جواب دونگا اگر آپلوگ اس امر کے ذمہ دار ہون کہ ہم اُنھین سمجھالینگے اور کہدینگے کہ ہمنے زبردستی طوفان کو مجبور کرکے سب تحائف دیکھے ہرچند یہ عذرات پیش کرتا رہا مگر ہمنے قبول نہین کیے اسکو مجبور کرکے سب تحفہ جات دیکھ لیے ہماری وجہ سے انکا اثر جاتا رہا آپ اس سے کچھ شکایت نکرین ہلوگونکو جو چاہین کہین تو کچھ مضائقہ نہین مین سب چیزین آپکو دکھادون اور جو جو ہدایتین انکی نسبت کی ہین وہ سب بتادون سردارون نے کہا ہمکو دیکھنے کی ضرورت نہین تم اپنے پاس رہنے دو جب آقائے نامدار کو دوگے ہم دیکھ لینگے طوفان نے کہا اب یہان نہ ٹھہرو اور آج ہی روانہ ہو دور دراز راستہ طے کرنا ہی راہ مین نہین معلوم کیا کیا واقعات پیش آئینگے اور کہان کہان جائینگے سردارون نے اُسی وقت چلنے کی تیاری کردی شاگردان خواجہ نے رات بھر سبکو زبردستی اپنا مہمان کیا صبح ہوتے ہی لشکر نے حسب ہدایت خواجہ جانب شمال کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی تحریر کیجاتی ہی کہ جب منزل دوازدہم پر سے ایک طائر مہیب صورت سرخ رنگ شاہزادے کو اُٹھا لیگیا تکان بھوک پیاس سے شاہزادہ بیہوش ہوا جب آنکھ کھلی اپنے کو ایک احاطۂ وسیع مین پایا گرد پتھر کی چہار دیواری بہت بلند نظر آئی شاہزادے کی طبیعت بہت گھبرائی دلمین خیال کیا کہ ابھی مین منارۂ دوازدہ منزل پر تھا یہان کیونکر آیا اور کون مجکو یہان لایا پھر خیال کیا کہ ہمنے ہدایت کے خلاف کیا اور منزل دوازدہم پر گیا اُسکی وجہ سے یہ وقت پیش آئی خیر خدا مالک ہی مگر ساتھ ہی ہمراہیون کے خیال نے دل بیچین کردیا بکی یاد آنے لگی طبیعت زیادہ گھبرانے لگی ایک تنہائی دوسرے ہو کا مقام دھوپ سخت ہوا گرم سایہ ندارد کہین کوئی آرام کی جگہ نہین سکندر نامدار کو اپنی حالت پر نہایت افسوس ہوا تھوڑی دیر مین آفتاب غروب ہوا شاہزادے نے شکر خدا کیا رات بھر ٹہل ٹہل کے بسر کی صبحکو تیمم سے نماز پڑھی چونکہ بہت وقت گذر چکا تھا اور موسم گرما کی شدید حدت نے آتش تشنگی کو اسدرجہ بڑھایا تھا کہ حلق سوکھا جاتا تھا زبان مین کانٹے پڑے ہوئے تھے سکندر نامدار دلمین خیال کر رہے تھے کہ عجب مقام بیکسی ہی یہان پر موت آنا بھی بُرا ہی نہ کوئی پاس نہ قریب عزیز و اقارب احباب موجود نہین یہان بڑی خرابی ہوگی کفار لاش کو ہاتھ لگائینگے افسوس سب ارمان دل کے دل ہی مین رہجائینگے صاحبقران تک پہونچنے نہ طاق پر اُنکی مدد کرتے جو آفت آتی روک کرتے عجب طرح کی قسمت ہی کس جگہ موت کا سامنا ہوا اگر جو منظور خدا ہی اُسمین کیا چارہ ہی اور کسکا اجارہ ہی ہماری قسمت مین یہی

انھون

لکھا تھا کہ یکایک یون مبتلاے بلا ہون رفیق اور آشنا سب بچھڑ جائین کسیکی خبر نہ پائین غربت مین بھوکے پیاسے تڑپ تڑپ کے جان دین یہ سوچ سوچ کے شاہزادہ اپنی حالت پر افسوس کر رہا تھا کہ یکایک بجلی چمکی سامنے کچھ لوگ دکھائی دیے شاہزادہ کے قریب آئے کہا اے اسیر حسرت و اے مبتلاے ہزار آفت کیا حال ہے منزل یازدہم پر جانیکا مزہ پایا جو کچھ کتاب ہدایات مین پڑھا تھا وہ پیش آیا اب زندگی بھر رہائی نہ پائیگا مطلب دلی بر نہ آئیگا سکندر نامدار کو غصہ آیا جھنجھلا کے فرمایا کیا بکتے ہو ہماری قسمت مین یہی تحریر تھا کہ اسطرح مبتلاے آفت ہو جائینگے اور یہ تکلیف اُٹھائین گے اگر قسمت مین نہوتا تو کسکی مجال تھی جو ہمین اسیر کر کے یہان لاتا اور لشکر سے چھڑاتا مگر باوصف تکلیف ہمکو کچھ مایوسی نہین اگر خدا کا فضل شامل حال ہوگا نہ غم قید رہیگا نہ کسیطرح کا ملال ہوگا جو لوگ آئے تھے اُنھون نے کہا اے شخص اسقدر غصہ نکر ہمنے تجکو قید نہین کیا ہے بلکہ اسوقت ہمارا یہان آنا تیرے سامان راحت مہیا کرنیکی غرض سے ہے کیونکہ جب سے یہان آیا کھانے کا ذکر کیا ہے پانی تک بھی نہ پایا ہوگا خیر ہم بتائے دیتے ہین اور ایک چشمہ تجکو دکھائے دیتے ہین کھانے کا وہین سامان ہے اپنی زندگی وہین بسر کرنا اگر تقدیر اچھی ہے تو کسیوقت تیری تقصیر معاف کیجائیگی اور اس وقت و بلا سے رہائی ملیگی سکندر نامدار کو یہ گفتگو بھی ناگوار ہوئی مگر مجبور کسی بات کا محل نہین تھا شاہزادہ خاموش ہو رہا غصہ سے ہونٹ چبا چبا کر رہگیا اُنھین لوگون نے زمین سے تھوڑی مٹی سرکائی ایک کھڑکی ظاہر ہوئی سکندر سے کہا جب پیاس یا بھوک معلوم ہو اس کھڑکی مین جانا کھانے پینے کا سامان ملجائیگا ایک چشمہ آب مصفا کا نظر آئیگا پھلدار درخت موجود ہون گے سایہ بھی اُنھین اشجار کا دن کو دھوپ سے بچائیگا رات کو اوس پڑیگی تو وہین امن ملیگی سکندر نامدار نے کسی بات کا جواب نہ دیا یہ لوگ مجبور ہو کے چلے گئے انکے جانیکے بعد شاہزادے نے خیال کیا کہ اگر اس کھڑکی مین نہ جاؤنگا اور پانی نہ پیونگا ثمر درختون کے نہ کھاؤنگا تو جان جائیگی اور خودکشی ٹھہریگی تا قیامت یہ عذاب گردن پر رہیگا اس سے مناسب یہ ہے کہ اس کھڑکی مین جاکر چشمہ کا پانی پیون درختونسے کچھ پھل توڑ کھاؤن یہ خیال کر کے شاہزادہ اپنی جگہ سے اُٹھکر اُسی کھڑکی کے قریب آیا کھڑکی کو کھولکر دیکھا ایک چھوٹا سا باغ ہے اُسمین ایک چشمۂ آب مصفا ہے درختون مین کچھ میوہ بھلا ہے سکندر نامدار نے اُن درختون سے کچھ میوہ توڑ کے کھایا چشمہ سے پانی پیا فوراً غشی کیحالت طاری ہوئی کئی دن کے بعد جب آب و خورش ہضم ہوئی فوراً ہاتھ پاؤن سنسنا گئے ایک سایہ دار درخت کے نیچے شاہزادے نے کچھ دیر آرام کیا جب آنکھ کھلی وہانسے اُٹھکر پھر اُسی احاطہ مین آیا جب یہان سے دل گھبرایا پھر باغکی سیر کو غنیمت جانا اُسیطرح کئی ماہ شاہزادہ والا مقام نے وہان گذاری طبیعت بہت شکست مزاج نادرست روز بروز ملال بڑھتا جاتا تھا اپنے لشکر کا خیال آتا تھا ایکدن بعد ادائے وظیفۂ سحری شاہزادے نے دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات بلند کیے اور عرض کی اے کریم کارساز اے رب بے نیاز اسوقت بیکسی مین مدد کر اور اس آفت ناگہانی کو رد کر شاہزادے نے بہ رجوع قلب جو دعا کی باب قبولیت پر پہونچی ادھر سکندر نامدار نے دعا سے فراغت پائی کہ عطر و عنبر کی خوشبو آئی شاہزادے نے سر جو اُٹھایا سامنے ایک حور خصال پری جمال کو پایا صورت زیبا پر جو نگاہ کی بے ساختہ دلسے آہ کی دل قابو مین نہ رہا فوراً زبان سے یہ شعر حسب حال نکلگیا ؎

اک ادا مستانہ سر سے پاؤن تک چھائی ہوئی
اف تری کافر جوانی جوش پہ آئی ہوئی

یہ کہکے شاہزادہ نے چاہا دل کو سنبھالے کچھ اور کلمہ زبانسے نکالے مگر صبر و قرار رخصت دل مبتلاے الفت ہوا سر چکرا گیا فوراً غش آگیا ادھر نازنین کا عجیب حال ہوا اسحالت مین شاہزادیکو دیکھکر سخت ملال ہوا فوراً سر کو اپنے زانو پر رکھ لیا منہ پر پانی کا چھینٹا دیا خوشبوے زلف عنبرین جو دماغ مین پہونچی سکندر نامدار نے غش سے آنکھ کھولی دیکھا تقدیر یار ہے بخت بیدار ہے

کہ اپنا سر ہی اور زانوے دلدار ہی شاہزادہ کو ہوشیار پا کر نازنین شرمائی فرط حیا سے گردن جھکائی سکندر رنا مدار اُٹھکر
بیٹھ گئے نازنین کیطرف دیکھکے مخاطب ہوے کہ ای یاسمن باغ محبوبی واے گل سر سبز چمنستان خوبی کچھ اپنے حالات
ظاہر کر بیان آنیکا سبب ظاہر کر نازنین نے شرما کے جواب دیا ع چمن آید بہ چمن بہر تماشاے جمال
بلبل آید بر بلبل بہ تمناے غزال ای شہریار والا مقام وای شاہزادہ ذوالاحتشام مین اپنے حال سے کیا آگاہ
کرون اور کیا اپنی کیفیت بتاؤن ایک مدت سے اسیر رنج وبلا آزادی سے دور رہون نہایت مجبور رہون والدین کی
سخت تاکید ہی براے سیر جانیکی ممانعت شدید ہی بخیطا مجکو اسیر کیا ہی ہر طرحکا آزار دیا ہی میری کوئی خطا نہ تھی جسکی یہ
سزا ملی یہانسے قریب ایک ٹھکانا ہی وہان میرا مکان گویا میرے لیے قید خانہ ہی بس مجکو اسقدر اجازت ہی کہ براے
سیر اس صحرا مین آؤن اور باغات سلطانی اور عمارات بادشاہی مین نہ جاؤن انھین امور نے میرے دلکو رنجیدہ
کیا ہی والدین نے آزردہ ہوکر نظر بند کیا ہی برسون کہین جاتی نہین دل بہلاتی نہین اور اصل تو یہ ہی کہ کہان جاؤن
کیونکر دل بہلاؤن نہ یہان کوئی گلزار ہی نہ کوئی دشت پر بہار ہی نہ کوئی اسطرفسے گذرتا ہی نہ کوئی اس وادی پر خار مین قدم
دھرتا ہی مجکو عجیب مصیبت ہی اپنی یہ حالت ہی ع پڑ سیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار
اور اگر مر جائیے تو نوحہ خوان کوئی نہ ہو صرف مین ہون اور میرا مکان ہی ۔ کوسون نہ انسان ہی نہ حیوان
ہی آج بہت دنون کے بعد دل گھبرایا بخت برگشتہ اسطرف کھینچ لایا آپکے جمال جہان آرا اور صورت زیبا پر نظر پڑی کچھ خیال ہوا
و دریغ و ملال ہوا مراد دلی بر آئی جسکا مدت سے اشتیاق تھا وہ صورت زیبا نظر آئی آپ ہی کیواسطے اسقدر تکلیف اُٹھائی آخر کو یہ
وقت پیش آئی کہ اس صحراے پر ہول و وحشت مین تنہا اسیر ہوئی بیکسی اور بے بسی دامنگیر ہوئی نہ امون کو حکم بادشاہ سے
علیحدہ کیا تنہا اسطرف کا راستہ لیا اور ایک ملازم آتا ہی آب و طعام مجکو پہونچاتا ہی مین نے بارہا دہان جانا چاہا مگر میری گذارش نامنظور
ہوئی دس بیس مرتبہ جب اپنے کہنے کا کوئی نتیجہ نہ پایا مجبور رہوئی تنہا مکان مین رہنا قبول کیا پھر مکان والدین جانیکا پیغام ندیا
مدت سے آپکی یاد تھی دل اسی غم سے محزون طبیعت ناشاد تھی آج بخت وا شد ون اور طالع زبون راہ پر آیا فلک تفرقہ
پرداز نے ظلم وجور سے ہاتھ اُٹھایا جو نظارہ کہ چہونے پایا میسر ہوا مطین قلب مضطر ہوا شاہزادے نے جو یہ کیفیت سُنی بدرجہ
کمال حیرت ہوئی فرمایا یہ معما ہماری سمجھ مین نہین آیا کچھ خلاصہ حال تمنے نہین بتایا میری وجہ سے تمکو کیونکر زحمت
ہوئی اور کسطرح میری الفت ہوئی تمنے مجکو کہان دیکھا اور کسنے دکھایا جو تمنے میری وجہ سے یہ بار غم اُٹھایا یا خدا کیواسطے
صاف صاف حال ظاہر کرو جلد اس معمے سے مجکو ماہر کرو نازنین نے عرض کی ای شہریار احمر لباس جادو جو اس طلسم کے
بادشاہ ہین وہ کنیز کے پدر عالیجاہ ہین سحر وساحری مین اُنکا جواب نہین طلسم مین کیا چیز ہی جو عمدہ اور نایاب نہین ہی انھون نے
دولت لازوال صرف فرمائی ہی اور آپکی ایک تصویر منگائی ہی آپکا نام سکندر فرخ لقا ہی اور سلسلہ صاحبقران سے ملتا ہی
سکندر رنا مدار نے کہا بیشک میرا یہی نام ہی اور خاندان صاحبقران سے بھی ہو تمین کیا کلام ہی مگر احمر لباس جادو کو
اسکی کیا ضرورت تھی کہ وہ میری تصویر منگاتا اور اپنے مکان مین لگاتا نازنین نے کہا مکان مین نہین بلکہ ایک خاص مکان اسیواسطے
بنایا ہی وہان آپکی تصویر کو لگایا ہی اُس تصویر کی محافظت کیواسطے بہت سے لوگ مقرر کیے ہین اعلیٰ و ادنیٰ ہر طرح کے
عہدے اُنکو دیے ہین وہان بہت سے ساحران جلیل جاتے ہین تصویر کو دیکھکر کمال جرأت تمام ملازمین کو دلاتے ہین اور
سب سے یہی تاکید ہی کہ اس صورت وشمائل کا انسان اسطرف نہ آنے پائے طلسم مین ہرگز قدم نہ رکھنے پائے اگر ایسا انسان طلسم
مین آئیگا تو نقصان پہونچ جائیگا ایک اور تصویر بھی آپکی تصویر کے قریب آویزان ہی مگر اُسکا پردہ کوئی نہین اُٹھاتا ہی
آپ ہی کی تصویر کو سب دیکھتے ہین اُسکے پاس کوئی نہین جاتا ہی معلوم نہین وہ کسکی تصویر ہی اور اُسکی نسبت کیا تحریر ہی،

آپکی تصویر پر تو یہی لکھا ہی کہ جو اس انسان کو دیکھے طلسم کے اندر آنے ندے جو ہمارے حلقۂ خیال مین نہ لائیگا وہ گرفتار ہوجائیگا
ہان جب ایسا انسان نظر آئے تو حضور بادشاہ مین فوراً اسکی خبر آئے جو انتظام ہم مناسب جانینگے وہ کرینگے خواہ اسیر رہیگا خواہ
مارا جائیگا غرض ہمارے ہاتھ سے امن نہ پائیگا شاہزادہ نے جو یہ کیفیت سنی غصہ آگیا تمام جسم تھرا گیا غصہ سے فرمایا کہ مین نے اسکا
بگاڑا ہی جو اسقدر مجھ سے عناد ہی میرا دشمن جانی ہی آمادہ فساد ہی اس خیال مین کچھ ہاتھ نہ آئیگا مفت مین مارا جائیگا اگر خدا نے فضل کیا
تو اس دشمنی کا مزہ دکھاؤنگا تمام طلسم کو ہلا دونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا بے فتح کئے منہ نہ موڑونگا نازنین نے عرض کی ای شہریار
ابھی آپ غصہ نفرمائیے کچھ اور خیال دل مین نہ لائیے ابھی مین نے آپسے بہت کم باتین کی ہین جب اطمینان سے تشریف رکھیئے گا
اور باتین آپسے کہونگی جنکو سنکر حیرت ہوگی سکندر نے فرمایا اطمینان سے کہان بیٹھونگا سوا اس ویرانہ جگہ کے اور کوئی
ٹھکانا ممکن نہین جہان جاؤن اور تمسے باطمینان تمام حال دریافت کرون نازنین نے عرض کی ای شہریار آپ نہ گھبرائین میرے
ساتھ آئین مین آپکو اپنے مکان پر لیچلونگی وہان قیام فرمائیے گا جبتک کچھ سامان آزادی فراہم نہ ہو وہانسے نہ اٹھئے گا پھر تو میرا
بھی یہی خیال ہی کہ آپ اس طلسم مین حکومت فرمائینگے ساکنان طلسم آپکے تابع ہوجائینگے سکندر فرخ لقا اس نازنین کے
ہمراہ ہوئے نازنین باغ سے احاطہ مین آئی یہان تخت رکھا تھا شاہزادہ کو بٹھایا تخت کو اڑایا تھوڑی دیر مین راہ طے کی اپنے
مکان پر پہونچی شاہزادے نے مکان کی حالت پر نگاہ کی فرمایا تم یہان کیونکر بسر کرتی ہو ایسے ویران مکان مین کسطرح
گذر کرتی ہو نہ یہان کسیطرحکا اسباب مہیا ہی نہ کوئی انتظام کرنیوالا ہی عجیب جائے ویران ہی ہوکا مکان ہی یہان سے تو اُسی حالت
مین آرام تھا اگرچہ سنسان مقام تھا مگر وسعت اور فضا نظر آتی تھی ہوا سرد چہار جانب سے آتی تھی نازنین نے عرض کی
ای شہریار مدت ہوئی کہ مین اسی مکان مین رہتی ہون ہر طرحکا رنج و ملال سہتی ہون یہ کہتی ہوئی نازنین سکندر نامدار کو ایک
کمرے مین لائی یہان کچھ اسباب ضروری موجود تھا مگر سامان عیش مفقود تھا تھوڑا سا فرش بچھا تھا ایک پلنگ لگا تھا ضروری سامان
قلت کے ساتھ فراہم تھا سکندر نامدار کو نازنین نے فرش پر بٹھایا آپ بھی بیٹھ گئی عرض کی ای شہریار مین بہت محجوب ہون
کسیطرحکی خاطر نہین کرسکتی آپ تشریف لائین اور پھر تکلیف اٹھائین اسکا مجھکو بہت ملال ہی ولیکن یہی خیال ہی کہ ایک مدت کے
بعد تمناے دلی برآئی جسکے اشتیاق مین یہ حال ہوا وہ اپنے گھر آئے ہم کچھ خاطر نہ کرسکین بلکہ اُس کو اور زحمت دین
سکندر نے فرمایا مجھکو ہرگز اس امر کا کوئی خیال نہین مطلق ملال نہین تمہاری بیسر و سامانی کا البتہ الم ہی خود بھی تمہاری
مدد نہین کرسکتا اس کا غم ہی اب تم خلاصہ کیفیت کہو سنا دو جو اصلی حال ہو وہ نہ چھپاؤ نازنین نے کہا ای شہریار مین مدت سے تصویر کا
شہرہ سنتی تھی دیکھنے کا کمال اشتیاق تھا ایک روز مین نے اس امر کی اجازت اپنے والد نامدار سے چاہی اُنھون نے ممانعت
فرمائی کہا ہرگز وہان نہ جانا اور تصویر کو نہ دیکھنا مین خاموش رہی پھر تھوڑے دنون کے بعد والدہ سے کہکے سعی اٹھوائی
اُنکا کہنا بھی نامنظور ہوا اجازت نہ ملی جب مین ہر طرح مجبور ہوئی تو ایکدن اپنی خواصون کو ہمراہ لیا اور پوشیدہ طور سے
اُس مکان کا قصد کیا والد نامدار طلسم معدن آفات مین مقیم تھے اُنکے تشریف لانیمین دو ماہ کا عرصہ تھا مین نے یہی خیال
کیا اب اُنکی خدمت مین کون جائیگا اور اس راز مخفی کی خبر پہونچائیگا یہ سوچکے اُس مکان مین آئی قسمت نے عجب
نیرنگی دکھائی تصویر تک پہونچی چہرہ زیبا پر نگاہ کی دل کی عجیب حالت ہوگئی صبر و قرار رخصت ہوا دل مبتلاے مصیبت
ہوا چین اور آرام دشوار ہوا الفت کا آزار ہوا وہانسے عجب حالت مین آئی مکان پر پہونچکے قرار نہ آیا چین کسی کروٹ
نہ پایا خواصین جو ہمراز تھین وہ تاڑ گئین تخلیہ پاکر میرے پاس آئین مجھسے بہت کچھ دریافت کیا مین نے کسی کو اپنا حال
نہ بتایا لیکن قمر اندام میری وزیرزادی ہی عقل و فراست مین یکتاے زمانہ ہی اُسنے قریب آکر مجھکو پہلے بہت کچھ
دلاسا دیا پھر بیقراری و بیتابی کا سبب دریافت کیا مین نے اسکو اپنا ہمراز جانا سب حال کہدیا قمر اندام نے بہت

افسوس کیا کہا ملکہ عالم آپنے عجیب بات فرمائی میرے دل پر چوٹ لگائی بھلا وہ شخص جسکی شبیہ وہان کھچی ہے یہان کیونکر آئیگا اور کون اُسکو آپ تک لائیگا بادشاہ کا حکم ہے کہ جو کوئی اس صورت کے انسان کو دیکھے یہان لے آئے حاضر حضور کرے جو ہمارا جی چاہیگا سزا دینگے کوئی اُسکو تکلیف نہ ہونے پائے ہمارے سپرد کر جائے جب وہ آئے گا تو حضور بادشاہ مین بھیجا جائیگا آپ تک اُسکا آنا دشوار ہے اور اگر کسی تدبیر سے قابو بھی چلا اور وہ یہان آگیا تو آپ اُسکو کیونکر پوشیدہ کرینگی ایک نہ ایک دن یہ راز کھل جائیگا بادشاہ کو خبر ہوگی عتاب آئیگا ہم سب بھی سزائے سخت پائینگے تکالیف شدیدہ مین مبتلا ہو جائینگے مین نے قمر اندام کو یہ رائے دی کہ اب تم یہ تدبیر کرو کہ ملازمین طلسم کو زر و جواہر بیحساب دو جب وہ تمہارے ممنون احسان ہون اُسوقت یہ راز اُنسے بیان کرو کہ جب وہ شخص یہان آئے بادشاہ کے حضور مین نہ جانے پائے پہلے ہمسے خبر کرنا جو ہم حکم دین اُسکے موافق عمل مین لانا قمر اندام نے میرا کہنا قبول کیا اور ملازمین کو زر و جواہر دیا ایک مدت تک اُنکے ساتھ سلوک کرتے رہے جب سبکو اپنا دوست سمجھ لیا اُسوقت اس راز کو ظاہر کیا ہر ایک کو ماہر کیا ملازمین نے بطمع زر اقرار کیا مگر بادشاہ سے موقع پاکر کہدیا مین پوشیدہ طور سے روز تصویر دیکھنے کو جاتی تھی تھوڑی دیر اپنی طبیعت بہلاتی تھی یہ خبر بھی بادشاہ کو پہونچی اُنھون نے یقین نفرمایا لوگون نے پوشیدہ طور سے یہ واقعہ اُنھین دکھایا اُسی روز سے مجھپر عتاب نازل ہوا سب خواہین میری علٰحدہ علٰحدہ اسیر ہوئین قمر اندام کو ایک چاہ تاریک مین اسیر کیا مجکو یہان بھیجدیا اب یہ قاعدہ مقرر ہے کہ روز ایک ملازم بادشاہ آتا ہے وہ کھانا وغیرہ مجکو دیجاتا ہے لباس کا بھی اُسی کے ذریعہ سے انتظام ہوتا ہے بارہا مین نے بخدمت بادشاہ کہلا بھیجا کہ آپ حضرات کی زیارت اور قدمبوسی کی مشتاق ہون میری خطا معاف فرمائیے اپنی خدمت مین بلا لیجئے مگر بادشاہ کو ابتک میرے حال پر رحم نہ آیا اپنے پاس نہ بلایا والدہ کا بھی یہی حال ہوگا مجھسے اسدرجہ بیزار ہین کہ نام سنکر غصہ آتا ہے ای شہریار ان سب لوگونکا یہ قیاس ہے کہ آپ طلسم کشا ہین آپکے ہاتھ سے یہ طلسم فتح ہوگا اسیوجہ سے اسقدر انتظام کیا گیا ہے سکندر نامدار نے یہ سب کیفیت سماعت فرمائی نازنین نے عرض کی ای شہریار اب کچھ آپ اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے مجکو اب یہ سب تکلیفین عیش و راحت معلوم ہوتی ہین بلا سے اگر مین نے اسقدر تکلیف اُٹھائی مگر اتنے دنون بعد مراد دلی تو بر آئی ای شہریار جیسے ہی میری نگاہ آپ پر پڑی فوراً پہچان گئی کہ وہ تصویر یہی آپ ہی کی ہے آپ یہان کیونکر تشریف لائے اور کس نے آپکو یہان تلک پہونچایا کون لیکر آیا حضور بادشاہ مین بھی آپ گئے تھے کچھ ایسی گفتگو ہوئی تھی سکندر نے فرمایا مین اپنی کیفیت کیا بیان کرون اور یہان آنیکا سبب کیا ظاہر کرون نہین معلوم مین یہان کیونکر آیا اور کون لایا میرا لشکر کیا ہوا سردار کہان گئے کچھ سمجھ مین نہین آتا سخت حیرت ہے کمال تعجب ہے مین منارۂ دوازدہ منزل پر برائے سیر گیا وہان سے ایک طائر نکلا اُس نے مجکو اُٹھانا چاہا مین نے زور کیا مگر ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا قوت بالکل باقی نرہی وہ طائر مجکو لیکر بلند ہوا مجھے فوراً غش آگیا جب آنکھ کھلی اپنے کو اُس احاطہ مین پایا اتنے دنون زندگی تھی جو وہان بسر کرلی ورنہ جان جانے مین کچھ باقی نہ تھا نازنین نے عرض کی ای شہریار آپ دوازدہ منزل کے منارہ پر کیونکر پہونچے وہان آپکو کون لیگیا پھر وہان سے طائر جو آپکو لایا تو اُسنے بادشاہ طلسم کو نہین دکھایا بادشاہ سے کچھ گفتگو ہوئی یا یونہی آپکو یہان اسیر کردیا سکندر نے فرمایا مجکو بادشاہ کے پاس کوئی نہین لیگیا منارۂ دوازدہ منزل کی تعریف مین نے دریا سے سرار پر سنی وہان کے عجائبات دیکھنے کا مشتاق ہوا جہاز

پر دہانا تک پہونچا پہلے منارۂ ہدایت پر گیا وہان کتاب ہدایت وحی اُسمین لکھا تھا کہ جو دوازدہ منزل کے منارے پر جائے اُسکو لازم ہی کہ دس منزل تک سیر کرے گیارھوین اور بارھوین منزل کا قصد نکرے ورنہ آفت دبلا کا سامنا ہوگا اسیر ہو جائیگا تا زندگی رہائی نہ پائیگا مین جب منزل دہم تک پہونچا تو یہ خیال ہوا کہ اب گیارھوین اور بارھوین منزل پر نہ جانا عیب ہی کیون وہان نہ جاؤن اور کسوجہ سے وہانکی حالت تحقیق نکرین اتنی زحمت اُٹھانا اور پھر وہانکی کیفیت نہ دیکھنا یون ہی چلے جانا خلاف ہمت ہی یہ خیال کرکے مین منزل یازدہم پر پہونچا وہان ایک مکان بہت آراستہ پایا سامنے ایک پلنگ بچھا تھا ایک جوان حسین سو رہا تھا مین اُسکے قریب آیا بہت جگایا مگر اُس جوان نے آنکھ نکھولی کچھ جواب ندیا جب مین مجبور ہوا تو منزل دوازدہم پر پہونچا جیسے ہی مین نے دروازہ کھولا ایک باز سفید بر آمد ہوا وہ تو اُڑ گیا مگر سامنے ایک دروازہ تھا خود بخود وُسکا در وا ہوا اور ایک طائر سرخ رنگ مہیب صورت اُسمین سے نکلا اُس نے مجکو پنجون مین دبایا ہرچند مین نے زور کیا مگر ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا طاقت باقی نرہی وہ طائر مجکو اُٹھالایا جب میری آنکھ کھلی اپنے تئین اُس حالت مین پایا نازنین نے عرض کی ای شہریار مین آپسے اب دوازدہ منزل کی کیفیت بیان کرتی ہون جس شخص کو آپنے محوِ خواب پایا تھا اور بہت دیر تک جگایا تھا وہ طلسم معدن آفات کا فتاح ہی مدت سے اس وادی سحر وساحری کا سیاح ہی سحر مین اُسکا جواب نہین لشکر وسپاہ بھی اس کی موجود ہی وہ طلسم صفا کا شاہزادہ ہی بہت عالی ارادہ ہی زور وطاقت مین فرد ہی دلاور وجوانمرد ہی اکثر اُسنے دیوؤن سے مقابلہ کیا اور اُنکو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اس طلسم مین سب اُس سے تھراتے ہین نام سنکر کانپ رہا تھو دھرتے ہین مقابلہ کرتے ڈرتے ہین یہان سے قریب ایک طلسم دار الضیا ہی وہانکا بادشاہ دل تابان جادو والدنا مدار سے زیادہ رسم وراہ رکھتا ہی اُسکو بھی اپنے زور وقوت پر ناز ہی سحر وساحری مین یکتاے روزگار ہی اُسکی دختر بلند اختر ملکہ انجم طلعت ہی جسنے بڑے بڑے ساحران نامی کو سحر آزمائی مین شکست دی اُسکا نام لیکر ساحر سحر کرتے ہین اُسنے اُسکو بزور سحر گرفتار کیا تھا و منارۂ دوازدہ منزل مین اسیر کر دیا تھا باز سفید اسکا محافظ ہی وہی اسیر تھا شہزادہ اسیر جب مبتلاے سحر ہو گیا تھا جب آپنے باز کو کھولا اُسکو بھی ہوش آ گیا ہوگا باز موقع پاکرے نکلا ہوگا اب وہ بھی ہیطرف آئیگا کوئی نیا فساد پھیلائیگا پھر ملکہ انجم طلعت کو والد نامدار بلا بھیجینگے اور اُس جوان کو قید کرا دینگے اسی وجہ سے منزل یازدہم ودوازدہم پر جانیکی ممانعت تھی آپ تشریف لیگئے اور باز سفید کو رہا کیا اسیوجہ سے اسقدر زحمت اُٹھائی مگر ابھی تک بادشاہ کو آپکی کیفیت معلوم نہین ہوئی ہی اگر یہ حال ظاہر ہوتا تو بادشاہ طلسم آپکو ضرور طلب فرماتے اور اپنے ہمراہ شاید طلسم دار الضیا مین لیجاتے وہان آپکے رہنے کو مکان ملتا کسی قسم کی بیجرمتی اور تکلیف نہین دیجاتی ہی اسیرون کی خاطر کیجاتی ہی جیسی جسکی عزت ہوتی ہی ویساہی اُسکے واسطے سامان مہیا کیا جاتا ہی روپیہ پیسہ علی الحساب خزانہ سے دیا جاتا ہی یہان بہت سے شاہان عالیجاہ اسیر ہین مگر اپنی سلطنت سے زیادہ وہ لوگ چین کرتے ہین اب آپ غم وغصہ کو دخل ندیجیے جو مین عرض کرون وہ کیجیے تو یہان سے مجھے اور آپ کو آزادی نصیب ہو رنج دور راحت قریب ہو مین تو مجبور ہون کسیطرف جا نہین سکتی کسی کو یہان بلا نہین سکتی یہان سے دس کوس پر ایک باغ ہی وہان حکیم تیز رنگ کا مکان ہی وہ حادثات سے طلسم کے ماہر ہی کل حال اُس پر ظاہر ہی وہ میرا اُستاد ہی اُسنے مجکو مدت تک بڑھایا ہے اپنی اولاد کیطرح پرورش فرمایا ہی کسی طرح آپ وہان تک تشریف لیجائین اور کل کیفیت

کہہ سنائین وہ فوراً مجکو بھی اپنے پاس بلائیگا اور اس قید الم سے چھڑائیگا اگر بادشاہ طلسم اُسکی کچھ شکایت نہ لائے وہ خیال مین نہ لائیگا کسی دوسری جگہ مجکو اور آپکو بعافیت پہونچائیگا سلطان طلسم اُس سے کچھ نہ کہین گے خاموش رہین گے اس طلسم مین بہت سے مقامات اُسی نے بزور حکمت بنائے ہین سب اُسکو مانتے ہین خود بادشاہ جمجاہ اپنا اُستاد جانتے ہین شاہزادے نے فرمایا دہانتک کیونکر رسائی ہو اور کسطرح حکیم نیرنگ سے ملون اُسکو کل حال سے آگاہ کرون نازنین نے عرض کی آپ تخت پر بیٹھ جائین مین اس تخت کو اُسی جانب روانہ کرتی ہون جب باغ ملیگا تخت ٹھہر جائیگا آپ حکیم کے پاس پہونچکے یہ ارشاد فرمائیے گا کہ آپکو ملکہ تنویر ہلال ابرو نے بلایا ہی اور اپنی مصیبت کا حال بھی کہلا بھیجا ہی جب وہ آپسے دریافت کرین سب حال بیان کیجیے گا آپ وہین تشریف رکھیے گا حکیم نیرنگ یہان آئین گے مجکو اپنے ہمراہ لیجائینگے وہان رہکر کچھ اور تدبیر کی جائیگی پھر اُنھین کیوجہ سے بادشاہ سے صفائی ہوجائیگی سکندر نامدار نے فرمایا ہمکو صفائی کی ضرورت نہین اگر اُنھین جنگ منظور ہی تو ہمکو بھی عذر نہین ہمارا اُنکا میدان جنگ مین تصفیہ ہوجائیگا جو قسمت مین ہی پیش آئیگا ملکہ نے عرض کی ابھی آپ غصہ کو کام مین نہ لائیے پہلے حکیم نیرنگ سے مل آئیے اسکے بعد جو ہوگا دیکھا جائیگا شاہزادے نے خیال کیا کہ حکیم واقف کار طلسم ہی اُسکے ملنے سے حالات طلسم کی آگاہی ہوجائیگی پھر کوئی مناسب تدبیر کیجائیگی یہ سوچ کے شاہزادے نے جانا منظور کیا ملکہ تنویر ہلال ابرو نے تخت منگاکر شاہزادے کو بٹھایا قریب تھا کہ تخت کو روانہ کرے کہ یکایک ایک ہوا سے تیز چلی شاہزادے نے دیکھا ملکہ کے چہرے سے رنگ اُڑگیا سکندر نامدار نے فرمایا کیون مزاج کیسا ہی رنگ چہرہ کا کیون متغیر ہی ملکہ نے عرض کی ای شہریار اب وہی ملازم طلسم آتا ہی آپکو دیکھے گا حضور بادشاہ مین کل کیفیت بیان کردیگا اُسکی تو اتنی مجال نہین جو مجکو کچھ کہہ سکے یہان سے تو خاموش چلا جائیگا مگر وہان پہونچکے فساد پھیلائے گا سکندر نے فرمایا کچھ خوف نکرو جو منظور خدا ہی وہ ہوگا یہ باتین تھین کہ ایک ساحر تاجدار تخت جواہر نگار پر سوار ملکہ کے سامنے آیا جھک کے سلام کیا پھر شاہزادے کیطرف مخاطب ہوا سلام کرکے عرض کی ای شہریار مین آپسے آگاہ نہین ہون کچھ اپنا حال تشریف آوری کا ظاہر فرمائیے یہان کیونکر آنا ہوا تعجب کی بات ہی کہ اس طلسم مین غیر شخص آکے کوئی اسطرف نگاہ اُٹھا نہین سکتا آپکو دیکھکر کمال حیرت ہوئی ملکہ تنویر شاہزادۂ والا جاہ کے مزاج سے آگاہ ہوچکی تھی خیال کیا ایسا نہ ہو شاہزادہ کو غصہ آجائے اور کچھ خیال مین نہ لائے جواب سخت دے دلاوری سے کام لے اس سے مناسب ہی کہ مین خود اسکے سوال کا جواب دون خاموش نہ ہون یہ سوچ کے ملکہ نے کہا ای اورنگ تاجدار تم شاہزادے کی تشریف آوری کا سبب نہ دریافت کرو یہ داستان طول وطویل ہی تمسے ہم بتا دینگے مگر خبردار اس راز کی خبر کسی کو نہ ہونے پائے ورنہ بہت آفت بپا ہوگی والا نامدار مجسے اور زیادہ آزردہ ہون گے مین اپنی جان دیدونگی اورنگ تاجدار نے عرض کی غلام سے ایسا قصور نہ ہوگا مگر یہ بات ایسی نہین جو بادشاہ سے پوشیدہ رہے جب وہ ذخیرہ اسرار پر نگاہ فرمائین گے سب راز مخفی اُن پر منکشف ہوجائینگے اُسوقت غلام کی بھی جان جائے گی اور سب کیواسطے بُرائی ہوگی اب آپ جو کچھ فرمائیے مین عمل مین لاؤن اگر اس راز کو بادشاہ سے چھپاتا ہون اور یہان سے پلٹ کے وہان نہین جاتا ہون تو بھی مجسے کل کی خبر تحقیق فرمائین گے کہ تمنے کل کی خبر ہمکو نہین پہونچائی وہانکی حالت سے نہ بتائی اگر

کچھ جھوٹ بولونگا قباحت ہوگی میرے واسطے مصیبت ہوگی اب آپ جو کچھ فرمائین وہ کرون ملکہ نے فرمایا
یہان سے ابھی وہان نہ جاؤ پہلے حکیم نیرنگ کو میرے پاس بلا لاؤ مین اُن سے سب حال ظاہر کرون
اس راز سے اُنکو ماہر کرون دیکھون وہ کیا تدبیر بتاتے ہین اور اس معاملے مین کیا انتظام فرماتے ہین
اورنگ نے عرض کی مین ابھی جاتا ہون اور حکیم نیرنگ کو اپنے ساتھ یہان لیے آتا ہون آپ اُن سے
فرمائیے گا وہ ضرور اس معاملہ مین آپکو مدد دینگے اور بادشاہ سے سب کیفیت کہکے آپکی صفائی کرا دینگے
یہ کہکے اورنگ تاجدار نے ملکہ اور شاہزادی کو سلام کیا تخت پر بیٹھ کے روانہ ہوا اسکے جانیکے بعد
ملکہ کو خیال آیا کہا ای شہریار اورنگ حکیم صاحب کے پاس نہ جائیگا ضرور کچھ فساد پھیلائیگا آپ حکیم صاحب
کے پاس تشریف لیجائیے اور اُنکو کل کیفیت بتائیے وہان سے ابھی سب تدبیرین ہو جائینگی اگر آپکو
اپنے سرداروں کا خیال ہی اور اُن کی جدائی کا ملال ہی حکیم صاحب اسکی بھی کچھ تدبیر کرینگے سب آپسے
ملجائینگے پھر جو آپکا ارادہ ہو کیجیے گا شاہزادہ پھر جانے پر آمادہ ہوا ملکہ نے تخت سحر پر بٹھاکے روانہ کیا تھوڑی
دور کے بعد تخت ایک مکان مین جاکر ٹھہرا شاہزادہ تخت سے اُتر کر مکان کی طرف چلا دیکھا سامنے
ایک صندل کا بنگلہ ہی اُس مین ایک مرد ضعیف بیٹھا ہی سکندر نامدار اُس مرد پیر کے قریب آئے اُسنے
شاہزادے کے چہرۂ زیبا پر نگاہ کی رعب و جلالت دیکھکر برائے تعظیم اُٹھا لب فرش لینے کو آیا اپنے
پاس لیجاکر بٹھایا تشریف آوری کا سبب دریافت کیا شاہزادے نے کل کیفیت بیان کی حکیم نے کہا
نیرنگ میرا ہی نام ہی ملکہ تو میری شاگرد ہی آپ وہان کیونکر آئے شاہزادے نے اپنے آنیکی
کیفیت بھی بیان کی حکیم نے عرض کی ای شہریار آپ تھوڑی دیر یہان توقف فرمائین مین ابھی حاضر ہوتا
ہون یہ کہکے حکیم اپنی جگہ سے اُٹھا مکان کی طرف گیا وہان سے ایک تصویر لایا اُس تصویر کو شاہزادے
کے چہرہ سے ملایا کہا آپ کی مدت سے تلاش تھی اس خیال سے کہ شاید آپ اس طلسم مین آکر فتنہ و فساد
برپا کرینگے اور آپ کی ذات سے طلسم مین کچھ نقصان پہونچ جائیگا اس سبب سے مین مجبور ہون
آپکو اپنے یہان نہین رہ سکتا مگر اسوقت خود آپکے ہمراہ ملکہ کے پاس چلتا ہون جو کچھ رائے وہان
ہوجائیگی قرار پائیگی وہ کیا جائیگا آپ کو کسی قسم کی زحمت نہ ہوگی اور کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچنے پائیگا
یہ کہکے حکیم نے تخت طلسمی منگایا خود بھی بیٹھا اور شاہزادہ کو بھی اپنے ہمراہ بٹھایا تخت بلند ہونا شروع ہوا اور
کچھ دیر بعد پھر زمین کی جانب مائل ہو کر ملک جھنکتے باغ قید مین آیا مکان کے اندر جاکر چارون طرف نگاہ کی مگر ملکہ کو نہ پایا
شاہزادہ بہت گھبرایا حکیم نیرنگ نے گردن جھکائی تھوڑی دیر کے بعد کہا ای شہریار غضب ہوا
سب راز افشا ہوگیا ملکہ کو بادشاہ نے بلا لیا اب نہین معلوم کیا کرے اور ملکہ کو کیا سزا دے
مین تو اسوقت دربار شاہ مین جاتا ہون آپ کا یہان ٹھہرنا مناسب نہین اب آپ بھی کسی اور طرف
تشریف لیجائیے مین پہلے ملکہ کی خبر لون پھر کچھ اُسکی رہائی کی تدبیر کرون اسکے بعد آپکے بھی کام
آؤنگا جہانتک میرے امکان مین ہی کوئی تکلیف آپ کو بھی نہ پہونچنے دونگا سکندر نامدار نے
کہا ای حکیم نیرنگ مجکو اپنی مصیبت کا مطلق خیال نہین مگر ملکہ کی حالت پر افسوس آتا ہی کہ وہ پروردۂ
ناز و نعم ہی نہین معلوم اُسکو کیا تکلیف پیش آئے اور کہان اسیر کیجائے زیادہ تکلیف کی تاب ہرگز نہ
لائیگی تڑپ کے مرجائیگی حکیم نے کہا مجکو آپ کا زیادہ خیال ہی کہ آپ اسوقت کہان جائیگا اور کسے

اپنا دوست بنائیے گا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ میرے ہمراہ باغ میں تشریف لے چلیں میں آپکو ایک تخت پر بٹھا دون اور جہان عرض کرون وہان جا کر آپ ٹھہرین قریب شام میں آپسے ملون گا اور جو کیفیت ملکہ کی ہوئی اُس سے آگاہی دونگا سکندر نامدار حکیم کے ہمراہ اُسکے باغ میں گئے حکیم نے ایک تخت منگایا شاہزادہ کو بٹھایا کہا اے شہریار یہ تخت آپکو ایک دریا کے کنارے پہونچائیگا وہان سے تھوڑی دور پر ایک قلعہ آپکو نظر آئیگا آپ اُس قلعہ میں بخوف تشریف لیجائیے گا خوف و لمین نہ لائیے گا میں قریب شام وہان آؤنگا اور جو مناسب رای آپکے واسطے ہوگی بتادونگا شاہزادہ والا جاہ تخت پر رونق افروز ہوے تخت بلند ہو تھوڑی دیر میں حکیم ایک دریا کے کنارے پہونچا سکندر نامدار نے دیکھا ایک بحر ذخار ناپیدا کنار ہی جسکا اور چھور نظر نہین آتا بڑے جذر و مد سے بہ رہا ہی سامنے ایک قلعہ نظر آیا شاہزادہ حسب ہدایت حکیم نیرنگ اُس قلعہ پر آیا دیکھا کہ قلعہ بالکل ویران ہے ہو کا مکان ہے مجبوراً ایک ٹھکانے پر آکے بیٹھا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک جہاز آیا قریب ساحل پہونچکر ٹھہر گیا کشتیان لگا لگا کے لوگ اُترے سب اُس قلعہ کیطرف آئے سکندر والا جاہ سب کی کیفیت ملاحظہ فرماتے ہے جب سب لوگ قلعہ پر چڑھ آئے سبنے ہر ایک درجے میں بستر کیا مال و اسباب اُتارا جو اُن سب کا سردار تھا آیا اپنے ٹھکانے پر گیا اُسکے ملازم قریب آئے مصروف خدمت ہوئے سکندر نامدار کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ تاجر ہین کہین جاتے ہین یہ قلعہ مثل کاروانسرا کے ہی کسی ضرورت سے یہان ٹھہر گئے ہین شاہزادہ یہ خیال کر کے خاموش بیٹھا رہا کہ سردار قافلہ کی نظر پڑی اُسنے اپنے ملازمین سے کہا یہ جوان با عظمت و شان دیر سے بے ساز و سامان یہان بیٹھا ہی نہ کوئی اُسکے ہمراہ ہی نہ کچھ اسباب ضروری اُسکے پاس ہی تعجب کی بات ہی اسکو ہمارے پاس بلا لاؤ کچھ حال تحقیق کرین دیکھین یہ کیا معاملہ ہی ملازمین سکندر نامدار کے قریب آئے جاہ و حشم دیکھکر ہمت متقاضی نہ ہوئی جو یہ کہتے کہ ہمارے آقاے نامدار آپکو طلب فرماتے ہین مگر سب نے جھک کے سکندر کو سلام کیا پھر ہاتھ باندھ کے عرض کی حضور دیر سے یہان تشریف فرما ہین مناسب ہی کہ بستر پر تشریف لے چلیے ہمارے آقاے نامدار آپکے بہت مشتاق ہین وہان تھوڑی دیر دل بہلائیے آپ کے ہمراہ ملازمین بھی نظر نہین آتے جو ضرورت ہو ہم لوگون سے ارشاد فرمائیے بسر و چشم آپکی خدمت کیواسطے موجود ہین سکندر نے فرمایا میں یہان بضرورت بیٹھا ہون جب اپنے کام سے فرصت پاؤنگا ضرور تمھارے بستر پر آؤنگا تمھارے مالک سے ملون گا ملازمین یہ جواب پا کر واپس آئے اپنے مالک سے سب کیفیت بیان کی یہ بھی کہا کہ یہ جوان مقرر کسی ملک کا شاہزادہ ہی بڑا عالی ارادہ ہی اخلاق و محبت حد سے زیادہ ہی نہین معلوم یہان کس کام سے بیٹھا ہی ہمنے بہت چاہا کہ کچھ دریافت کرین مگر رعب جلالت کیوجہ سے کچھ زبان پر نہ لا سکے خاموش رہے اُسکی خوش بیانی اور طلاقت لسانی کی جو کچھ تعریف کرین کم ہی مگر قاعدہ سے معلوم ہوتا ہی کہ مبتلاے رنج و الم ہی ملازمین سے کچھ اسطرح کیفیت سکندری بیان کی خود سردار قافلہ کو تمنا ہوئی کہ چلکر حال دریافت کرے اپنے ملازمین سے کہا کہ ہم خود تمھارے ہمراہ چلتے ہین اور کل کیفیت دریافت کیے لیتے ہین یہ کہکے اپنے ملازمین کے ساتھ آیا سکندر کے قریب پہونچ کے اس پر بھی رعب غالب آگیا پہلے سلام کیا پھر قریب آکر عرض کی آپ اپنا حال کچھ ہم پر ظاہر فرمائین پوشیدہ نکرین کہان کا ارادہ ہی طبیعت کہان جانے پر آمادہ ہی سکندر نامدار نے فرمایا میں ۱۹

اپنا حال کیا بیان کردن سے	مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد	وگر دم در کشم ترسم که مغز استخوان سوزد

پہلے تم کچھ اپنی کیفیت ظاہر کرو اپنے حال سے مجھکو ماہر کرو پھر مین بھی اپنی داستان سناؤنگا جو واقعہ گذرا ہی بتاؤنگا اُس نے جواب دیا مین سوداگر ہون قیصر بازرگان میرا نام ہی اس طلسم مین اکثر آتا ہون بہت سامال فروخت کرجاتا ہون آج مین جہاز پر آیا یہان ٹھہرا اب طلسم کے اندر کسی کو بھیجونگا جب وہان سے طلبی ہوگی جاؤنگا جو کچھ مال لایا ہون بادشاہ کو دکھاؤنگا سب ہمراہی میرے اسی قلعہ مین رہین گے مین تنہا وہان جاؤنگا جو لوگ طلسم کے اندر سے آئینگے وہ میرا مال اُٹھا کر لیجائینگے سکندر نامدار نے فرمایا بادشاہ طلسم تمکو کب سے جانتا ہی تم یہان کب سے آتے ہو کچھ یہان کا حال بھی تمکو معلوم ہی سوداگر نے عرض کی مین مدت سے یہان آتا ہون بعض باتین طلسم کی مجھسے پوشیدہ ہین ورنہ کل حال سے اچھی طرح ماہر ہون سکندر نامدار دیر تک طلسم کی کیفیت دریافت فرماتے رہے اثنا ے گفتگو مین کسی ضرورت سے ناخدا قیصر بازرگان کے پاس آیا سکندر کیطرف دیکھکر آداب بجا لایا عرض کی ای شہریار آپنے غلام کو پہچانا سکندر نے فرمایا ہان کچھ خیال ہوتا ہی کہ مین نے تمکو کہین دیکھا تھا ناخدا نے عرض کی مین وہی شخص ہون جو اپنے جہاز پر بٹھا کر آپکو منارہ دوازدہ منزل پر لایا تھا آپ جب وہان تشریف لیگئے اور بہت عرصہ ہوا تو آپکے چند سردار بھی حضور کی تلاش مین منارہ پر پہونچے اُنکا بھی پتہ نہ لگا آخر کار بقیہ سردارونکا بھی یہی ارادہ ہوا ہر ایک منارہ پر جانے کو آمادہ ہوا مگر مین نے ہر ایک کو منع کیا کسیکو جانے نہ دیا اُن لوگون نے کہا پھر اب شہریار والاجاہ کا پتہ کیونکر ملے مین نے سب کو رای دی کہ یہان سے قریب شہر اسرار ہی آپ لوگ وہان جائین اور باشندگان شہر سے تحقیق فرمائین وہان آپکو اسکی کیفیت معلوم ہوگی وہانکے لوگ آپ کو جو رای دین وہ کیجیے یقین ہی کچھ پتہ ملجائے اور یہان ٹھہرنا بیکار ہو اب کوئی واپس نہ آئیگا آپ لوگ بھی بڑی زحمت اُٹھائین گے بہت سمجھایا مینے ای شہریار میرے سمجھانے سے آپکے لشکری شہر اسراریہ مین گئے تھے مین ہی اُنکو پہونچا آیا تھا پھر نہین معلوم وہ لوگ کہان گئے اور کیا ہوے اب آپ اپنی کیفیت ارشاد فرمایئے کہ آپ یہانتک کیونکر تشریف لائے اور کیا واقعہ پیش آیا شاہزادے نے منارۂ دوازدہ منزل کی مختصر کیفیت بیان کی مگر ملکۂ تنویر ہلال ابرو کا حال چھپایا اور کل قصہ کہہ سنایا ناخدا نے عرض کی ای شہریار اب آپ کا کیا ارادہ ہی مین یقین کرتا ہون کہ آپکے ہمراہی اگر اسطرف آئین گے تو ضرور سفر دریا کرین گے اور راستہ بھی سب کا یہی ہوگا مین دو روز کے بعد یہان سے جہاز لیجاؤنگا اگر مزاج مبارک مین آسکے تو میرے ہمراہ تشریف لے چلیے اگر آپکے ہمراہی آئے ہونگے تو ضرور راہ مین ملاقات ہو جائیگی اگر کوئی راہ مین نہ ملا تو پھر سب آپ کو شہر اسراریہ مین ملین گے سکندر نامدار نے فرمایا ابھی تو مین یہان ٹھہرونگا مجھکو تمسے کچھ باتین علحدہ کرنا ہین وہ بیان کرونگا ناخدا نے عرض کی پھر جہاز پر تشریف لے چلیے وہان سب سامان راحت مہیا ہی ملازمین موجود ہین سب آپکی خدمت کرین گے مین خود حاضر ہون جو حکم ہو بسر وچشم بجا لاؤن جسطرف تشریف لے چلنے کا ارادہ ہو جہاز لیچلون قیصر بازرگان نے عرض کی ای میرے آپ یہان تشریف رکھین یہان بھی سب ملازمین موجود ہین خادم خود بدولت خدمت حاضر ہی جس چیز کی ضرورت ہو آپ طلب فرمائین ہرگز زحمت نہ اُٹھائین سکندر نامدار نے کہا کسی چیز کی احتیاج نہین خدا مالک ہی سب سامان غیب سے مہیا کردیگا ابھی تو مجھکو اپنے ہمراہیون کا خیال

جبین آجائیگا جسدن ایلچی ہوجائینگے ہ تفرقہ جبتک ہی مجھ پڑینگے بیتے ٹین گے ہم ہی اور ابھی تنہائی کا ملال ہی ہ
قیصر نے عرض کی اے شہریار مین اب طلسم کے اندر نہ جاؤنگا حضور کے ہمراہ رکاب رہونگا آپ کے
سرداروں کا پتہ لگاؤنگا سکندر نے کہا مین تمھاری نیک مزاجی سے بہت خوش ہوا تم ضرور طلسم کے
اندر جاؤ نقصان مت اوٹھاؤ اگر فضل خدا شامل حال ہوگا تو ایک روز سب ملجائینگے تم اس کی
فکر نکرو اپنے کام مین مصروف ہوا اتنے مین ناخدا نے پھر عرض کی اے شہریار اب آپ جہاز پر تشریف لیچلیے اور جو
کچھ ارشاد فرمانا ہی مجھسے کہیے سکندر نے کہا ابھی صبر کرو مین ایک شخص کا منتظر ہون اوس نے مجھسے
وعدہ کیا تھا کہ مین بہت جلد تمھارے پاس آؤنگا اور جو امور ضروری ہین وہ تمسے بتاؤنگا مین نے
اب تک اسکا انتظار کیا مگر وہ نہین آیا شاید اب آئے اور مجھکو یہان نہ پائے تو فوراً واپس جائیگا
پھر ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا اوس سے ملنا ضرور ہی اور اگر وہ نہ آیا تو پھر یہان سے چلنا منظور ہی ناخدا نے
کہا آپ کبتک اسکا انتظار فرمایئے گا سکندر نے کہا مین کم سے کم ایک ہفتہ یہان بسر کرونگا جب وہ
نہ آئیگا تو پھر جو تمھاری راے ہوگی وہ کرونگا اگر شہر اسراریہ مین چلنا مناسب جانو تو وہین چلو ورنہ جہان
پتہ سردار کا ملے اسطرف روانہ ہونا ناخدا نے کہا آپ مجھ سے کیا فرماتے تھے شاہزادہ ناخدا کا
ہاتھ پکڑ کے اوٹھا علحدہ لایا حکیم نیرنگ کا حال بتایا ملکہ کا واقعہ پوشیدہ رکھا کہا حکیم نیرنگ ضرور آئیگا مجکو کچھ
ضروری باتین بتائیگا ناخدا نے عرض کی مین تابع فرمان ہون جب تک حکم ہو یہان ٹھہرون آپ جبتک
تشریف نہ لیچلینگے مین بھی نجاؤنگا حضور کے حکم کا منتظر ہون جب حکم ہوگا حضور کولے چلونگا سکندر نامدار
نے ناخدا کو رخصت کیا خود پھر اوسی جگہ پر آکے بیٹھ گئے قیصر بازرگان نے اوسیوقت ملازمین کو بلایا کرسی
منگائی عرض کی اے شہریار آپ کرسی پہ تشریف رکھین خادم بستر پر رہتا ہی جب حضور کو یہان سے فراغت ہو
غلام کو طلب فرماین فوراً حاضر ہو کر آپکو لیجائیگا سکندر نے قیصر کو بھی رخصت کیا خود وہین ٹھہرے جب
آفتاب غروب ہوے اور تاریکی چھائی شاہزادے کو حکیم نیرنگ کے آنیسے مایوسی ہوئی ایک ملازم جو شاہزادے
کے پاس موجود تھا اوسکی طرف اشارہ کیا وہ روشنی لیکر آگے بڑھا سکندر نامدار قیصر بازرگان کے بستر پر
آئے یہان قیصر نے شاہزادے کیواسطے علحدہ فرش کرایا تھا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی شاہزادے
کو آتے ہوے دیکھا اوٹھ کھڑا ہوا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار آپنے مجکو طلب نہ فرمایا تنہا یہان
تک تشریف لائے یہ کہکے اپنے ہمراہ لیگیا شاہزادے کو مسند پر بٹھایا عرض کی خاصہ طیار ہی
شاہزادے نے عذر کیا قیصر بھی مجبور ہوا فوراً میوہ وغیرہ حاضر کیا سکندر نامدار نے نوش فرمایا قیصر
نے عرض کی کل مین جانب طلسم نامہ روانہ کرونگا یقین ہی کل ہی وہان سے طلبی ہو دو روز کے بعد
وہان سے واپس آؤنگا جب تک حضور یہان تشریف فرما رہین مین ہمراہ رکاب چلونگا سکندر نامدار
نے فرمایا اے قیصر اگر تم طلسم کے اندر جانا تو ایک کام ہمارا انجام دیتے آنا قیصر نے عرض کی جو ارشاد ہو
بسر وچشم تعمیل کیجائیگی سب سے پہلے اوسی کام کو انجام دونگا پھر اور امور مین مصروف ہونگا تھوڑی
دیر تک ایسی ہی گفتگو رہی سکندر نے فرمایا کہ حکیم نیرنگ کا پتہ لگانا اور اگر تم سے ملاقات ہوجاے
تو یہ کہدینا کہ تمنے جس شخص سے آنیکا وعدہ کیا تھا اوس نے تمھارا بہت انتظار کیا مگر تم نہ آئے تعجب کی بات
ہی جو کیفیت ہو وہ تحریر کرو اور اگر آسکتے ہو تو بہت جلد یہان آؤ قیصر نے سب باتون کو خیال کیا کہا مین

جب جاونگا سب باتین تحقیق کر آونگا شاہزادے نے کہا کسی اور کو اس حال کی خبر نہونے پاوے یہ راز کھل نہ جاوے ورنہ اس مین قباحت ہی قیصر نے کہا آپ خاطر اقدس جمع رکھین اس حسن سے دریافت حال کرونگا کہ کسیکو آگاہی نہ ہوگی وہ شب اسی فکر و اذکار مین بسر ہوئی قیصر بازرگان نے ایک عرضی تحریر کی اور اپنے ایک خادم کو دیکر کہا اسکو حسب قاعدہ مرحلہ پر لیجانا اور بہت جلد اسکا جواب منگانا ملازم عرضی لیکر روانہ ہوا اُس روز تا شام اسکا انتظار رہا جب آفتاب غروب ہو چکا تو ملازم واپس آیا اپنے ہمراہ بہت سے ساحرونکو لایا قیصر کے پاس پہونچکر کہا کہ آپکو بادشاہ نے طلب فرمایا ہی اور سب مال منگایا ہی قیصر نے جواب دیا کہ صبحکو مین بھی کہونگا مال تجارتی اسوقت روانہ کرو حسب الحکم قیصر اُسیوقت سب مال روانہ ہوا صبحکو قیصر نے بھی اپنے سب ملازمین خدمت سکندر مین چھوڑکر کوچ کیا چلتے وقت ہاتھ باندھکر سکندر نامدار سے عرض کی کہ اب بھی مین آپ سے اجازت طلب کرتا ہون اگر مرضی مبارک نہو تو مین ہرگز نہ جاؤن اپنا اسباب واپس منگاؤن شاہزادے نے فرمایا تم ضرور جاؤ نقصان نہ اُٹھاؤ مگر جہانتک ممکن ہو عرصہ نہ لگانا جلد واپس آنا قیصر روانہ ہوا سکندر نامدار نے ناخدا کو طلب فرمایا ناخدا حاضر ہوا عرض کی اے شہریار یہان آپکا دم ٹھہرائے گا قیصر کئی روز کے بعد آئیگا مناسب ہی کہ آپ جہاز پر تشریف لے چلکر دریا کی سیر کرین سکندر نامدار کی عجیب حالت تھی ادھر سرو دونکا خیال اُدھر فراق ملکہ کا ملال اپنی تنہائی کا افسوس نیرنگ کے وعدہ کا انتظار ہر گھڑی یہی امید تھی کہ اب آتا ہوگا کچھ خبر لاتا ہوگا دیکھین کب یہ زمانۂ جدائی دور ہو اور وصال حبیب سے دل شاد و مسرور ہو انھین خیالات سے شاہزادے نے فرمایا کہ ہم جہاز پر تو نجاوینگے یہین دل بہلاوینگے ہمکو حکیم نیرنگ کے آنیکا انتظار ہی دل بیقرار ہی اگر وہ آجاتا تو انتشار رفع ہو جاتا ناخدا نے عرض کی اے شہریار اب نیرنگ کا انتظار رہیگا رہی اگر وہ آنیوالا ہوتا ابتک آجاتا اسقدر دیر نہ لگاتا یقین ہی اب قیصر اُسکی خبر لائیگا جو حال ہی کھل جائیگا دیر تک ناخدا شہزادے کے پاس حاضر رہا جب رات ہوئی اجازت مانگ کے جہاز پر آیا یہان شہزادے کو تنہائی جو ملی طبیعت اور زیادہ گھبرائی ملکہ یاد آئی جب اپنے قریب کسیکو نہ پایا یہ بیت زبان پر لایا ؎ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ۔ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ۔ نہین معلوم اُسوقت وہ قرار خاطر بیقراران ۔ تسکین قلب امیدواران کہان ہو اور کس حال مین ہو شاد ہو یا ملال مین ہو کون جاوے اور رفت جان غارتگر دین و ایمان کی خبر لاوے یا مجھ اسیر کمند الفت ذبیح خنجر محبت کے حال سے آگاہ کرے اور اسطرح بیان کرے ؎ ہوا یہ غم سے حال ابتر ترے بیمار ہجران کا ۔ کہ جیسے کھل کے منھ اُسکا دیکھا بس دہن ڈھانکا ۔ کیا عجب ہی یہ حال مصیبت مآل سنکر اُسکو رحم آجائے اور جفا و ظلم سے ہاتھ اُٹھائے مگر وہ جفا و جور سے آگاہ کہان ہی اپنے عاشق صادق کی قدردان ہی اُسکو خود جدائی شاق ہی اس شعر کی مصداق ہی ؎ الفت کا یہ مزہ ہی کہ ہون دونون بیقرار ۔ دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی ۔ اُسکو بھی میرے چھوٹنے کا الم ہوگا نہایت غم ہوگا جو میری حالت ہی وہی اسکی کیفیت ہوگی جتنی مصیبت ہوگی مگر مجبوری سے کچھ کہہ نہ سکتی ہوگی چین سے رہ نہ سکتی ہوگی خدا جلد وہ دن لائے

که یہ زمانہ فراق دور ہو جائے پہلو مین یار ہو دل کو قرار ہو ۔ تڑپ رہا ہی دل بیقرار الفت مین
بلا سے جان ہو اضطرار الفت مین ۔ ہائے افسوس اسوقت کوئی شریک حال نہین کسیکو ہماری تنہائی کا
ملال نہین ۔ نہین کوئی شریک حال اپنا اے ناکامی ۔ بس اک دل ہی سو وہ بھی تو اسی ظالم پہ مائل ہی ۔
اسطرح تڑپ تڑپ کے رات بسر کی بڑی مشکل سے سحر کی صبحکو ناخدا حاضر ہوا شاہزادے کو زیادہ
منتشر پایا سلام کرکے یہ جملہ زبان پر لایا ای شہریار والاجاہ آج کچھ زیادہ منتشر پاتا ہون نہیت گھبراتا ہون کچھ
حال ارشاد فرمائیے خادم سے نہ چھپائیے شاہزادے نے فرمایا ای ناخدا مین کیا حال بتاؤن اور کیونکر
زبان پر لاؤن رات نہین معلوم کیونکر بسر کی تڑپ تڑپ کے سحر کی ۔ وہ تنہائی وہ تاریکی وہ یاد زلفی وہ جدائی
وہ جوش اٹھے جرا کتنا بسر یہ رات کیونکر ہو ۔ ناخدا نے عرض کی ای شہریار یہ آپنے کیا فرمایا کیا کسی محبوب لاثانی یار جانی کا
خیال آیا شاہزادے نے آہ سرد کھینچکر کہا ۔ گذشت آنکہ مرا بود جائے گوے کسے ۔ کنون من و
غم ہجران و جستجوے کسے ۔ ای ناخدا اس حال کو دریافت نکر مین کس طرح بتاؤن قلب و جگر کی جو
حالت ہی کسطرح دکھاؤن دل بیقرار ہی جگر داغدار ہی آتش ہجران نے جلایا ہی مصیبت فراق نے ستایا
ہی دل پھنکا ہو نہین آرام کسی پہلو نہین رات کی حالت اگر زبان پر لاؤن جسکا دل شاد ہو اُسے بیدرد ن
رولاؤن درد ہجر سے عجیب حال تھا ایک لمحہ بھی آرام ملنا محال تھا ۔ تصویر دست پیش نگاہ
تھی لب پر نالے تھے زبان پر آہ تھی ۔ ناخدا نے عرض کی ای شہریار کچھ صاف صاف بتائیے جو اصلی
واقعہ ہو وہ غلام سے فرمائیے سکندر نامدار نے کچھ سوچکر جو خیال کیا اصلی واقعہ کہنا مناسب نہ سمجھا
بات کو ٹال دیا اور ذکر شروع کیا ناخدا بھی کچھ سمجھ کے خاموش ہو رہا مگر دن بھر سکندر کے پاس حاضر رہا شب کو
اپنے جہاز پر آیا یہان پھر وہی آہ و زاری وہی بیتابی وہی بیقراری شروع ہوئی تین دن تک اسیطرح بسر کی
چوتھے دن شاہزادہ ناخدا سے قلعہ کے باہر تشریف لایا ناخدا خدمت مین حاضر ہوا کہ سامنے سے گرد اٹھی
ناخدا نے عرض کی ای شہریار قیصر بازرگان آتا ہی شاہزادہ اُٹھ کھڑا ہوا ناخدا کو لیکر آگے بڑھا قیصر نے
دور سے شاہزادے کو آتے ہوئے دیکھکر خود بھی بتعجیل اپنی راہ طی کی شاہزادے کے قریب آیا جھک کے
سلام کیا شاہزادے نے جواب سلام دیکر کہا ۔ نہین معلوم اک مدت سے قاصد حال کچھ دلکا
مزاج اچھا تو ہی یادش بخیر اس آفت جان کا ۔ قیصر بازرگان نے ہاتھ باندھ کے عرض کی ای شہریار
بہت سی باتین آپسے عرض کرونگا حسب الحکم مین نے بہت کوشش کی اور کل کیفیت تحقیق کرلی آپ تشریف لے چلیے
خلوت مین سب حال بیان کرونگا سکندر نامدار اُسیوقت قیصر کو اپنے ہمراہ علیحدہ لائے قیصر نے اپنے ملازمین
کیطرف بھی خیال نکیا اسباب غیرہ اُتارنے کا بھی حکم نہین دیا سکندر نامدار سے باتین شروع کین کہا ای شہریار مین
حسب الحکم جب دریافت حال حکیم نیرنگ مین مصروف ہوا تو سب نے مجھسے بیان کیا کہ حکیم نیرنگ کو بادشاہ کا حکم ہوا
کہ وہ طلسم دارالضیا مین جائین اور ملکہ تنویر ہلال ابرو کو اپنے ہمراہ لیجائین تھوڑے دنون وہین قیام کرین
جب احمر لباس جادو ویشنہ بادشاہ طلسم اُنکو طلب کرے اُسوقت واپس آئین اُنھون نے بہت عذر کیا مگر بادشاہ
نے اُنھین روانہ کردیا سکندر نے جو نام ملکہ کا سنا دل پر ایک خنجر پڑا لاکھ چاہا ضبط کرین مگر بیتابی مین زبان سے
نکلگیا ۔ زبان پہ بار آلہا یہ کسکا نام آیا ۔ کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کیلیے ۔ قیصر نے عرض کی ای شہریار آج مین
کچھ آپکا حال دوسرے طرز پر پاتا ہون بہت گھبراتا ہون ابھی مجھکو بہت کچھ عرض کرنا ہی وہ بھی سماعت فرمائیے سکندر معالی قدر ۴۰

نے صبر کیا دل پر جبر کیا کہ تمام بیان کرو مین بگوش دل سُن رہا ہون قیصر نے عرض کی ای شہریار آجکل طلسم مین بڑے بڑے
انتظامات ہو رہے ہین ہر جلہ جات پر روک ٹوک ہی ساحران نامی گرامی ہر وقت اسباب سحر سے آراستہ رہتے ہین
پہلوانان جنگ زما کو بادشاہ طلسم کا حکم ہی کہ ہر وقت تیار رہین لشکر مین بھی سب مسلح و مکمل ہر وقت آمادہ پیکار رہتے
ہین آجکل طلسم مین جانا بہت مشکل ہی مجکو فدامت کے خیال سے آنے بھی دیا ورنہ دوسرے کی مجال نہین کہ طلسم کے
اندر جاسکے سُنا جاتا ہی کہ آجکل بہت شخص بغرض فتاحی طلسم آئے ہوے ہین اُن سبکی تلاش ہی ساحران نامی اسی
تلاش مین دور دور جاتے ہین اُنلوگون کا پتہ لگاتے ہین مگر ابھی تک کوئی دستیاب نہین ہوا پھر بھی مین نے سنا ہی کہ
ایک شخص جسپر گمان طلسم کشا کا تھا مدت مدید سے اسیر تھا اُسکو کسی نے رہا کردیا ہی اب وہ یہان ضرور آئیگا اور
طلسم مین پہونچکر کچھ فساد پھیلائے گا دوسرا طلسم کشا قابو مین آکے نکل گیا اُسکی بہت تلاش ہی تیسرا طلسم کشا
آنیوالا ہی کاہنان طلسم نے حکم لگایا ہی ملکہ تنویر ہلال ابرو کا جانا بھی اسی باعث سے ہوا شاید اُنھون نے کسی شخص
کو بلایا تھا اور اپنے یہان مہمان رکھا تھا مجکو یہ خلاصہ کیفیت تو معلوم نہین مگر شدہ شدہ خبر پائی ہی کہ اُنکو بادشاہ طلسم
نے دار الضیاء مین روانہ کردیا ہی کیونکہ وہان کے بادشاہ سے بہت رسم و راہ ہی اُنکا وہان رہنا مناسب
جانا اور حکیم نیرنگ کو اُنکے ہمراہ اسوجہ سے کردیا ہی کہ اُنکی حالت بھی قابل اعتبار نہ تھی وہ ملکہ کے اُستاد
تھے اور ملکہ سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے لہذا اسسبب سے یہ خیال کیا کہ ایسا نہو جو محبت ملکہ مین طلسم
کے شریک ہوجائین ای شہریار مجکو خلاصہ خلاصہ حال تو معلوم نہین مگر جسقدر مین تحقیق کرکے آیا ہون دوسرونکو
اتنا بھی نہین معلوم ہوسکتا اب آپ یہ ارشاد کرین کہ آپنے جو حکیم نیرنگ کو دریافت فرمایا تھا الغرض آپ کا
کیا مطلب تھا سکندر نے فرمایا یہ حال بھی تمسے بتادینگے ابھی کچھ اور کیفیت وہان کی بیان کرو مین آگاہ
ہوجاؤن قیصر نے عرض کی ای شہریار اس سے زیادہ کیفیت مجکو معلوم نہین سکندر نے کہا اب ہم تمسے اپنا حال
بھی بتادینگے مگر اسوقت کچھ ہمین امور ضروری پر غور کرنا ہی اسواسطے ہم علیحدہ جاتے ہین اور ناخدا کو بلاتے ہین
ہمین اپنے سردارونکا پتہ لگانا ہی اور اُنکی تلاش مین جانا ہی۔ یہ کہکے سکندر نامدار علیحدہ تشریف لیگئے ملازمین سے
فرمایا کہ ناخدا کو ہمارے پاس بلا لاؤ جبتک وہ ناخدا کے پاس گئے اُسوقت تک سکندر نے یہ خیال کیا کہ اب
میرا یہان ٹھہرنا بیکار ہی مناسب ہی کہ اپنے سردارونکا پتہ لگاؤن اور پھر بقصد جنگ یہان آؤن ساحران
غدار و نابکار کو زیر تیغ کرکے ملکہ تنویر ہلال ابرو کو اسیری سے آزاد کرون اور وصال حبیب سے دل شاد کرون
اتنی دیر مین ناخدا حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے فرمایا کہو اب کیا ارادہ ہی اگر ہم شہر اسراریہ مین چلین
تو سردارون کا پتہ ملجائے گا ناخدا نے عرض کی ای شہریار مین خود اُنکو وہان چھوڑ آیا تھا اگر کسی طرف گئے بھی ہونگے
تو وہان سے کیفیت معلوم ہوجائیگی اُسطرف کا عزم کیجیے گا کہین نہ کہین اُنلوگون سے ملاقات ضرور ہوجائیگی سکندر
نے قیصر بازرگان کو بلایا کہا اب تمہارا کس طرف کا قصد ہی ہم تو شہر اسراریہ کیطرف جائینگے وہین اپنے
سردارونکا پتہ لگائینگے قیصر نے عرض کی غلام بھی ہمراہ رکاب ہی جبتک آپکے سردار ملجائینگے مین خدمت
مین حاضر رہونگا پھر جسطرف مناسب وقت سمجھونگا چلا جاؤنگا سکندر نے فرمایا تمکو اختیار ہی ہمارے نزدیک
تم اسقدر زحمت کیون اُٹھاؤ اور نقصان کیون گوارا کرو اپنے کام مین مصروف ہو بہت سمجھایا مگر قیصر نے ساتھ
چھوڑنا گوارا نہین کیا اُس روز تو سب نے وہین قیام کیا دوسرے روز علی الصباح سکندر فرخ لقا نے مع
قیصر بازرگان اپنے سردارونکی تلاش مین جانب شہر اسراریہ جہاز پر سفر کیا کہ کیفیت اُنکی وقت پر تحریر کیجائیگی اب کچھ

حال ملکۂ تنویر ہلال ابرو کا. بیان کیا جاتا ہی کہ جب ملکہ نے شاہزادہ کو حکیم نیرنگ کے پاس روانہ کیا تو خود
باغ مین تنہا رہین تھوڑی دیر گذری تھی کہ چند ساحر ایک تخت لیکر آئے ملکہ کو سلام کیا عرض کی آپکو بادشاہ جمجاہ
نے طلب فرمایا ہی ملکہ نے کہا مین تھوڑی دیر مین حاضر ہونگی لباس وغیرہ تبدیل کرنیکی مہلت دیجائے آپلوگ
چلین مین بہت جلد حاضر خدمت عالی ہوتی ہون ساحرون نے کہا ملکۂ عالم ہمکو سخت تاکید ہی کہ آپ کو ایک لمحہ باغ
مین تنہا نہ چھوڑین اپنے ہمراہ لیچلین اگر ہم اسکے خلاف کرینگے عتاب بادشاہ کا ہمپر نازل ہوگا ملکہ نے پہلے تو بہت
انکار کیا مگر جب ساحرون نے کسی طرح کہنا قبول نکیا تو ملکہ نے کہا اگر تمھین لیجانا منظور ہی تو تخت اپنے ہمراہ لاؤ مجکو لیجاؤ
چند ساحر وہین موجود رہے باقی روانہ ہوے تھوڑی دیر مین تخت لیکر آئے ملکہ سے کہا اب سوار ہو جیئے دیر نہ کیجیے
ملکہ نے بھی خیال کیا کہ اب اگر مین انکار کرتی ہون تو کچھ نہوگا ہر طرح مجبور ہو کے مجھے جانا پڑیگا اس سے بہتر ہی کہ
چلی جاؤن زیادہ انکار نکرون مگر تھوڑی دیر مین سکندر نامدار یہان آئینگے مجکو نہ پائینگے تمھین معلوم کیا خیال کرین گے
یقین ہی بہت ملال کرینگے مگر ہاے کیا کرون بالکل مجبور ہون اگر نہین جاتی ہون اور کچھ عذر درمیان مین لاتی ہون تو جو
لوگ آئے ہین مجکو جبر لیجاینگے اگر کچھ حیلہ کرتی ہون تو والا نامدار قبول نفرمائین گے یہ سوچکر ملکہ تخت پر بیٹھین ساحرون نے
تخت اڑایا تھوڑی دیر مین تخت احمر لباس جادو کے سامنے آیا احمر لباس نے اپنا منھ پھیر لیا ملکہ کو جو اب سلام بھی نہین
دیا ملکہ ہاتھ باندھے خاموش کھڑی رہی جب بہت دیر ہوئی تو احمر لباس اپنے وزیر عقیل جادو کیطرف متوجہ ہوا کہا ای
عقیل جادو اسوقت مجکو اورنگ تاجدار نے جو خبر دی میری عجیب کیفیت ہوگئی تم اسیوقت حکیم نیرنگ کو بلاؤ اور ملکہ کو
اُنکے ہمراہ کر کے طلسم دار الضیا مین بھیجدو کیونکہ جب مین ملکہ کو تنہا وہان بھیجونگا تو حکیم صاحب یہان ضرور تشریف لائینگے
اور اس امر کی سعی فرمائین گے کہ مین ملکہ کی خطا معاف کرون اور وہان سے بلالون مین اُنکے کہنے کو ضرور مانون گا
کچھ عذر درمیان مین نہ لاؤنگا اور یہ امر خلاف ہوگا طلسم مین خرابی آئیگی چند آدمیون کی جان جائیگی عقیل جادو
نے کہا ای شہریار مین آپکے ارشاد کا مطلب نہ سمجھا آپسے اورنگ تاجدار نے کیا بیان کیا احمر لباس جادو نے
کہا میرے قریب آؤ تو مین تم سے کل حال بیان کرون عقیل قریب آیا احمر لباس نے کہا آج وہی شخص ملکہ
کے باغ مین موجود تھا جسکی تصویر آویزان ہی میرا یہ خیال ہی کہ ابھی وہ ملکہ کے باغ مین پوشیدہ ہوگا اور کہان جائیگا
پہلے ملکہ کو روانہ کرلین تو پھر اُسکو بلا کر معدن آفات مین بھیجدین مگر تعجب کی بات ہی کہ وہ یہان کیونکر آیا اور
کون اُسے ملکہ کے باغ مین لایا کاہن طلسم نے جو حکم لگایا نہایت درست نکلا مجکو اُس شخص کی ذات سے اندیشہ
رہتا تھا تو میرا کچھ بنتا نہین سکتا اسواسطے کہ اس طلسم کی فتحی غیر ممکن ہی جب تک طلسم معدن آفات کو کوئی فتح
نکریگا یہان کیونکر قدم دھریگا وہان کا فتاح منارہ دوازدہ منزل پر اسیر ہی کیا کہون مجبور رہون اب تک
مین اُس کو قتل کر ڈالتا مگر بہت سی باتون کا خیال آتا ہی اگر مین نے اُسکو قتل کیا اور یہ راز
ملکہ قمر جمال نے سُن لیا تو غضب ہوگا پھر بالکل مجھسے آزردہ ہوجائیگی عجب نہین جو اپنی جان دیدے
اُسکو بھائی سے بہت محبت ہی جب کبھی مجھسے بات کرتی ہی تو پہلے یہی دریافت کرتی ہی کہ بہروز سلاح
پوش جادو بخیریت تمام ہین کچھ اُنکی خبر آئی مین کہدیتا ہون کہ آج کل اپنے وطن مین ہین اسکا وہی جواب
دیتی ہو کہ ہرگز نہین اگر وہ وطن مین جاتا اور مجکو نہ پاتا تو ضرور یہان تک آکر طلسم
کو فتح کر دیتا اور مجکو رہا کر لے جاتا مین سمجھاتا ہون کہ جب وہ یہان تشریف لائینگے
ہم اُن سے بخاطر پیش آئین گے وہ خود ہماری گذارش قبول کرین گے خاطر نہ ملول لینگے

کلام درمیان مین نہین لاتی ہی اے عقیل مین مجبور ہون اگر مینے قتل کیا تو ملکہ کو فوراً خبر ہو جائیگی اُسکے گلے مین ایک تصویر پرویز سلاح پوش کی ٹنگی ہے مین نے جب دریافت کیا تو اُسنے یہی جواب دیا کہ جب میرے بھائی پر کوئی وقت سخت ہوگا اور کوئی اُسکو ہلاک کرڈالیگا یہ تصویر فوراً اُڑ مِٹ جائیگی قاتل کا نام بجاے تصویر لوح پر رہجائیگا اگر مینے پرویز کو قتل کیا تو لوح پر میرا نام لکھ جائیگا اُسوقت ملکہ قمر جمال کو بہت ملال ہوگا اپنی جان ہی دیدیگی اسواسطے مین نے اُسکو اسیر کر رکھا ہی وہ بھی ایسی جگہ اسیر ہی کہ کوئی وہان تک جا نہین سکتا اُسکو چھڑا نہین سکتا اگر اسوقت وہ رہا ہو جاے تو پھر ہرگز کسی کے قابو مین نہ آئے دھوکا دے کر اسکو اسیر کر لیا تھا ورنہ وہ ہر بات مین یکتاے روزگار ہی ساحر زبردست پہلوان بھی نامی گرامی ہی زور و طاقت پر ناز کرتا ہی دیوون سے مقابلہ کیا اور انہے طلسم مین اسیر کرکے لے گیا ایسے شخص سے ڈرنا چاہئے جب تک وہ اسیر نہین ہوا تھا مجھکو یہی خیال رہتا تھا کہ ضرور اسطرف آئیگا اور مجھسے مقابلہ کریگا کاہن طلسم نے یہ حکم بھی لگایا تھا کہ پرویز سلاح پوش طلسم معدن آفات مین ضرور ایک مرتبہ جائیگا اور اگر فتح پائیگا اسی خیال سے مین نے اُسکو اسیر کر لیا اب دوسرا شخص خود بخود طلسم مین آیا ہی اُسکی بدبختی نے اُسکو کھینچا یا ہی اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اور کسطرح جان بچا سکیگا حکیم نیرنگ ملکہ کو بہت عزیز رکھتے ہین ملکہ کا یہی خیال تھا کہ اُنکو بلاؤن اور کُل کیفیت اپنی دکھاؤن وہ ضرور اس حالت مین مجھکو نہ دیکھ سکینگے تقصیر معاف کرائینگی جب فکر کرینگے تو اُنسے یہ راز بھی ظاہر کردونگی اگر مناسب جانینگے تو بادشاہ سے بیان کرینگے نہین میرے رہنے کا علیحدہ سامان کرینگے جب مین نے ملکہ کو اسیر کیا حکیم صاحب کو اسبات کی خبر نہین دی کیونکہ اُنکو ملکہ سے کمال محبت ہی مجھسے بڑھکے الفت ہی وہ تنویر ہلال ابرو کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہتے ہین لاکھ تدبیرین کرتے مگر جو شخص آیا تھا اُسکو قتل نہونے دیتے ملکہ کی خوشی کرتے اب مین اُنکو بھی ملکہ کے ہمراہ طلسم دار الضیا کی جانب روانہ کرتا ہون وہان بھیجکر پھر اور کچھ تدبیر کرونگا ان دونون شخصونکو آزاد نہ رہنے دونگا ملکہ بھی سحر مین یکتاے روزگار ہی سوا میرے یا اور چند ساحران نامی کے کسی کو خیال مین نہین لاتی اگر لاکھ ساحر ایک طرف ہو جائین تو ملکہ کے سحر سے امان نہ پائین اور حکیم نیرنگ واقف کار طلسم ہین بہت سے عجائبات و غرائبات اس طلسم مین اُنھون نے خود بنائے ہین وہ بھی ساحرون کی حقیقت نہین سمجھتے اس خیال سے اب جلد اُنکے بلانے کی تدبیر کرو اور دونون کو طلسم دار الضیا مین بھیجدو عقیل جادو نے عرض کی اب میری سمجھ مین آیا آپ کی راے بہت مناسب ہی اسیوقت مین حکیم صاحب کو بلاتا ہون اور ابھی روانگی کی تدبیر کرتا ہون یہ ذکر تھا کہ چوبدارون نے آکر عرض کی حکیم نیرنگ تشریف لائے ہین احمر لباس نے عقیل جادو سے کہا دیکھا معلوم ہوتا ہی کسی نے اُنکو بھی خبر دی اب مین صاف صاف باتین کرونگا مروت سے کام نہ لونگا یہ کہکے حکم دیا کہ حکیم صاحب یہان تشریف لائین چوبدار باہر گئے حکیم نیرنگ اندر تشریف لائے بادشاہ سلامت نے اپنے پاس بُلا لیا حکیم صاحب نے دیکھا ایک جانب ملکہ تنویر ہلال ابرو نقاب چہرے پر ڈالے ہاتھ باندھے کھڑی ہین حکیم صاحب نے ملکہ کی طرف دیکھ کے کہا کیون تنویر ہلال ابرو تم یہان کیون کھڑی ہو محل مین جاؤ تمھارا یہان کیا کام ہی یہ تمھاری کیفیت کیا ہی ملکہ نے حکیم صاحب کو سلام کیا احمر لباس جادو نے کہا حکیم صاحب آپ اس معاملہ مین دخل نہ دیجئے جو کچھ مین عرض کرون وہ کیجئے حکیم نیرنگ نے کہا جلدی بیان کرو مجھسے ملکہ کی یہ حالت دیکھی نہین جاتی احمر لباس نے کہا کہ آپ میرے ساتھ علیحدہ تشریف لیچلئے تو کچھ عرض کرون حکیم نیرنگ اپنی جگہ سے اٹھکر احمر لباس کے ساتھ تخلیہ مین آئے یہان پہونچکر بادشاہ نے کہا حکیم صاحب غضب ہوا آج مین نے اورنگ تاجدار کو ملکہ کے پاس بھیجا تھا وہان پہونچکر اُسنے عجیب واقعہ دیکھا وہی شخص جسکا نام سکندر فرخ لقا ہی طلسم مین آگیا اور ملکہ کے باغ مین قیام پذیر رہا ہی جب ملکہ نے اورنگ کو دیکھا تو بہت کچھ منت و سماجت کی اور کہا کہ بادشاہ سے ہرگز ہرگز یہ حال بیان نکرنا مگر مناسب یون ہی کہ حکیم صاحب کو میرے پاس بلا لاؤ مین اُنکو یہ راز بتا دونگی وہ

ضرور اسکی کچھ تدبیر کرینگے اورنگ تاجدار میرے پاس آیا کل کیفیت بیان کی میرے پاؤن سے زمین نکل گئی مین نے
اسی خیال سے بہت دن ہوئے کہ ملکہ کو اسیر کر دیا تھا ان سے اطلاع نہین کرتا تھا کہ آپ کو اُس کے حال پر
رحم آئیگا اور قبل قصور سزا دینا مناسب نہ تصور فرمایئے گا مگر آپ کو اس حال سے آگاہی نہ تھی مین نے ملکہ کو اسوجہ سے
اسیر کر دیا تھا کہ جب یہ تصویر خانہ مین گئی اور اسنے شبیہ شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی دیکھی اسکو اُسیوقت سے اشتیاق
پیدا ہو گیا اُسنے جملہ ملازمین کو بلایا اُنکو بہت کچھ زر و جواہر دے کر حکم دیا کہ جب یہ شخص طلسم مین آئے ہمین خبر کرنا پہلے گرفتار
کرکے پادشاہ کے پاس نہ لے جانا اسی کام مین عقیل جادو کی دختر نے بھی اسکی مدد کی تھی مین نے اسکو بھی ایک چاہ مین
اسیر کر دیا ہے اب مناسب وقت یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ملکہ کو لیکر یہانسے طلسم دار العیار مین چلے جائین اور وہان
پہونچکر اپنے طور سے اسکو سمجھائین جب تک مین سکندر کو اسیر کرونگا یا جو اُسکے واسطے مناسب جانونگا کرونگا جب اُسکا
قصہ پاک ہو جائیگا آپ کو اطلاع دونگا آپ ملکہ کو لیکر یہان چلے آیئے گا اتنے دنون مین یہ بھی راہ راست پر آجائیگی
اور کچھ خوف بھی باقی نہین رہیگا حکیم نیرنگ نے جواب دیا کہ اے سلطان عالم آپ کا کدھر خیال ہے بھلا تنہا شخص یہان
آئے اور آپ سے مقابلہ کرے تعجب کی بات ہے طلسم حیرت افزا کا فتح ہونا محال ہے آپ کا طلسم ہمیشہ قایم رہیگا کوئی
اسطرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھ سکتا جب بڑے بڑے بادشاہان عالیجاہ نے ارادہ کیا اور وہ اسیر ہو کر مارے گئے
تو ایک آدمی کی اتنی مجال نہین جو یہ ارادہ کرے اگر وہ آیا ہے تو ہم ابھی جاتے ہین اُسکو ہیبت دلاتے ہین ابھی
وہ آپ کی اطاعت قبول کریگا آپ اسکو اپنے طلسم مین رکھیئے گا سارا طلسم آباد رہیگا اگرچہ کاہن طلسم کا یہ قول ہے کہ
سکندر فرخ لقا طلسم مین آئینگے اور بہت سے فساد اٹھائینگے مگر یہ نہین کہا ہے کہ فتاح طلسم ہونگے احمر لباس
نے جواب دیا اگرچہ صاف صاف نہین کہا ہے مگر مضمون کلام سے یہ بات ثابت ہے کہ فتاح طلسم سکندر ہے گو مجھے بھی اس امر کا
اعتبار نہین کیونکہ مین کسی سے خائف و ترسان نہین ہون کوئی ایسا نہین جو میرے طلسم کی طرف آنکھ اٹھا کے
دیکھے پہلے میرا ایک طلسم تھا اور جب سے دل تابان جادو سے مراسم دوستی کے ہوئے اور مین نے شرکت انکی طلسم معدن
آفات بنایا اور انھون نے مجھکو منارہ دوازدہ منزل کا حال بتایا مین وہان گیا اور سب کیفیت دیکھی اُسدن سے
مجھے یقین کامل ہو گیا کہ اب سامری و جمشید بھی میرے طلسم کو فتح نہین کرسکتے مگر سکندر کی ذات سے یہ خیال ہے کہ ایسا
نہو یہ کچھ فساد پھیلائے اور چند لوگون کی جان مفت مین جائے یا کوئی دربند طلسم کا خراب ہو تو اب ایسی نادرات زمانہ
چیزین تیار کرنا بہت دشوار ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ میرا کہنا قبول فرمائین اور ملکہ کو جانب طلسم دار العیار لے جائین
حکیم نیرنگ نے بہت کچھ کوشش کی مگر کسی سے مطلب نہ نکلا احمر لباس نے کہا اب مین آپکو مکان پر بھی نہین
جانے دونگا کوئی عذر درمیان مین نہ لانے دونگا سب سامان سفر کا یہین منگاتا ہون اور ملکہ کو تخت پر بٹھاتا ہون اور
اورنگ تاجدار کو آپ کے ہمراہ کرتا ہون آپ تشریف لے جائین میری خاطر سے یہ زحمت گوارا فرمائین یہ کہکے اسیوقت
اپنی جگہ سے اُٹھا حکیم نیرنگ کو تخلیہ مین چھوڑ کر آپ باہر آیا ملازمین کو بلایا کہا ابھی اورنگ تاجدار کے پاس جاؤ
اور اُسکو ہمارے پاس بلا لاؤ ملازمین حکم پاتے ہی روانہ ہوئے اورنگ کے مکان پر آئے احمر لباس
کے حکم کی اطلاع دی اورنگ اُسیوقت دربار مین آیا احمر لباس نے کل قصہ اسکو کہہ سنایا کہا اسی وقت
جاؤ اور اپنے مکان مین سب سے مل آؤ سامان سفر ہمراہ لیتے آنا ہرگز عرصہ نہ لگانا مین اسیوقت سبکو روانہ کرونگا
ایک لمحہ بھر یہان نہ ٹھہرنے دونگا اورنگ تاجدار پھر واپس ہوا احمر لباس نے منشی کو طلب کیا کہا ایک نامہ تحریر
کرو کہ مین حکیم نیرنگ اور اپنی دختر ملکہ تنویر ہلال ابرو کو بھیجتا ہون آپ ان دونون کو اپنے طلسم مین رکھے

اور صد ان آفتاب

اور معدن آفات مین جلد تشریف لائے آپ سے تعلق ہو ضروری مین صلاح لینا ہی منشی نے نامہ لکھا احمر لباس نے لفافہ پر مُہر کرکے حکیم نیرنگ کے حوالہ کیا اتنی دیر مین اورنگ تاجدار بھی آگیا احمر لباس نے حکیم نیرنگ کے واسطے پہلے سے سامان سفر درست کر رکھا تھا اُسیوقت ملکہ تنویر اور حکیم نیرنگ کو مع اورنگ تاجدار جانب طلسم دار الضیاء روانہ کیا کہ حال اُنکا وقت پر بیان کیا جائیگا اب کچھ کیفیت لشکر سکندر فرخ لقائی عرض کیجاتی ہو کہ جب لشکر کے سردار دن نے خواجہ شیخ العارفین سے رخصت ہوکر حسب ہدایت خواجہ ایک جانب کی راہ لی تو دس دن کے بعد سب سرداران لشکر ایک صحرا مین پہونچے صحرا کو بالکل جلا ہوا پایا دیکھا جو درخت ہو وہ آگ سے جلکر رہ گیا ہی جو پہاڑ ہی وہ پھنک کر چونہ ہو رہا ہی زمین جا بجا سے شق ہی پانی کا ہر ایک چشمہ خشک ہو گیا ہی سبکو یہ حالت دیکھکر کمال حیرت ہوئی سب نے طوفان بن عمرو کی طرف مخاطب ہوکر کہا ؎ قدم نامبارک مسعود ❊ گر بدریا رود برآرد دود ❊ یہ آپ کے قدمون کی برکت ہی کہ آج دن بھر سہروی کی اور پیاس کی تکلیف اُٹھائی خیال تھا کہ منزل پر پہونچ کے پانی میسر ہوگا مگر یہان یہ کیفیت ہی اب کیا کیا جاے اور پانی کہان سے آئے جو رات بھر یہان بسر کرین صبح کو آگے کی راہ لین گھوڑے بھی فرط تشنگی سے بیچین ہین سردارون کی بھی زبانون مین کانٹے پڑے جاتے ہین پھر اب اگر اسوقت ہم یہین ٹھہرین تو بھی نہین ہو پتا طاقت رفتار باقی نہین کیا کیا جاے طوفان نے جواب دیا ابھی تھوڑا سا دن باقی ہی مناسب ہی کہ یہان قیام کرو مین کچھ لوگون کو لیکر جاتا ہون اگر پانی ممکن ہوا تو لاتا ہون اور جانب بھی لوگ جائین اور پانی کا پتہ لگائین جہان پانی ملے سب جاکر خبر لائین سردارون کو بھی یہ راے پسند آئی سب نے وہان ٹھہرنے کا سامان کیا بارگاہین استادہ ہوئین سب لوگ اُترے طوفان چند آدمیون کو اپنے ہمراہ لیکر ایک جانب پانی کی تلاش مین روانہ ہوا اور لوگ بھی دوسری سمت گئے طوفان نے تھوڑی راہ طی کی تھی کہ تاریکی ہوگئی جو لوگ ہمراہ گئے تھے اُنھون نے سمجھایا کہ اب آپ کہان تک راہ طے کیجئے گا کوسون کا میدان ہی سب جنگل پھنکا ہوا نظر آتا ہی پانی کا ملنا دشوار ہی اب واپس چلئے رات جس طرح سے ہوگی بسر کرینگے صبح کو کسی طرف چلینگے دس بیس کوس کے بعد پانی ملیگا طوفان نے جواب دیا کہ خاطر جمع رکھو تھوڑی دور اور مسافت گوارا کرو اسوقت لشکر مین سب پیاسے ہین اگر پانی نہ پائینگے بہت تکلیف اُٹھائینگے گھوڑے بھی بہت تھکے ہوئے ہین اُنکو بھی پانی اسوقت دینا ضرور ہی یہی باتین کرتے ہوئے تھوڑی دور اور گئے کہ کچھ روشنی نظر آئی طوفان نے اپنے ہمراہیون سے کہا دیکھو وہ سامنے روشنی نظر آتی ہی یقین ہی کچھ لوگ وہان رہتے ہین آؤ اُنکے پاس چلین دریافت کرین پانی کا پتہ مل جائیگا یہ کہتے ہوئے اُس روشنی کے قریب پہونچے دیکھا دو تخت اُس میدان مین رکھے ہین اور ساحران تاجدار بیٹھے نظر آتے ہین طوفان نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم لوگ یہان پوشیدہ ہو جاؤ مین ان لوگون کے قریب جاتا ہون پانی کا پتہ لگاتا ہون جو لوگ ہمراہ تھے وہ تو وہین ٹھہر گئے طوفان اُن ساحرون کے قریب آیا دیکھا ایک تخت پر ایک بوڈھا سفید ڈاڑھی اور بال سر کے سفید صوفیانی وضع سادہ لباس پہنے بیٹھا ہی اُسکے سامنے ایک نازنین زہرہ جبین لباس فاخرہ پہنے سر جھکائے بیٹھی ہی دوسرے تخت پر ایک جوان رعنا لباس پُر تکلف زیب بدن کئے ہوئے بیٹھا ہی عقب مین اُسکے ایک خدمتگار کھڑا ہی بس طوفان کو آتے ہوئے دیکھکر نازنین نے نقاب منھ پر ڈالی اور سر جھکا لیا اُس ضعیف شخص نے کہا اس طرف کون آتا ہی طوفان نے دل مین خیال کیا کہ یہ لوگ مرد ساحر ہین اسوقت خواجہ کے تحفہ جات کا امتحان کرون یہ سوچ کے چادر اوڑھ کر قریب جانے کا ارادہ کیا پھر اُس مرد ضعیف نے ٹوکا کہ ہماری سمت آؤ وہین ٹھہر جاؤ تم کون ہو جواب دو طوفان نے کہا مسافر ہین راستہ بھول گئے ہین صبح سے اس صحرا مین پھر رہے ہین سخت مصیبت اُٹھائی ہی دن بھر گذر گیا اسوقت تک ایک قطرہ پانی کا نہین پایا اسی تلاش مین اس طرف جاتے ہین

اگر کہین پانی لیگا پی کر سیراب ہونگے مرد ضعیف نے جواب دیا کہ بھائی اس طرف پانی نہین ہی یہان سے دو کوس پر ایک چشمہ ہی دہان جاؤ تمکو پانی مل جائیگا تم اس جنگل مین کیونکر آ گئے یہان تو جانور بھی نہین آتے ہین یہ سب کارخانہ طلسم ہی اس صحرا مین ساحر آ کر سحر آزمائی کرتے ہین اسی سبب سے تمام جنگل پھنک گیا ہی طوفان نے جواب دیا کہ اس طلسم کا کیا نام ہی اور ساحر کسوقت یہان آ کر سحر آزمائی کرتے ہین آج کتنے دن بھر اسی صحرا مین رہروی کی مگر ایک ساحر کو بھی یہان نہین دیکھا پیر مرد نے کہا کیا ساحر یہان روز تھوڑے آتے ہین ایک دن مقرر ہی اس روز وہ لوگ یہان آتے ہین اپنا اپنا سحر آزماتے ہین ہمکو کمال تعجب ہی کہ تمکو یہان کون لایا اور کس طرح تمنے اس صحرا کا راستہ پایا یہان کا راستہ مفقود رہتا ہی کسی کو نظر نہین آتا معلوم ہوتا ہی تمکو سحر مین کمال حاصل ہی جو بزور سحر یہان تک پہونچے طوفان نے جواب دیا آپ ہمکو تو یہ کہتے ہین مگر کچھ اپنی کیفیت تو بتایئے کہ آپ یہان تک کیونکر پہونچے مرد پیر نے کہا ہماری نسبت کیا پوچھتے ہو ہمکو اس طلسم مین ہر طرح کا اختیار ہی ہم جہان چاہین وہان جائین جو چاہین وہ بیان کرین مگر تمکو دیکھکر کمال تعجب ہوا طوفان نے کہا ہمکو دیکھکر تعجب بیکار ہی ہم بڑے بڑے طلسمون مین جاتے ہین اور وہ وہ کام انجام دیتے ہین جو ساحرون سے ممکن نہین ہم سحر کو رو کر سکتے ہین ساحر ہمین اپنا پیشوا جانتے ہین بہت مانتے ہین ہم ساحرون پر حکومت کرتے ہین وہ سب لوگ ہمارے تابع فرمان رہتے ہین مرد پیر نے جو یہ تقریر سُنی سُن ہو گیا وہ مرد جوان جو تخت پر بیٹھا تھا اُس نے گھبرا کے کہا کیون صاحب آپ مین کیا کمال ہی جو بڑے بڑے ساحر آپ کے مطیع رہتے ہین اور آپ اُنپر حکومت کرتے ہین طوفان نے جواب دیا کہ اگر آپ کو کچھ دعوے ہی تو سحر آزمائی کیجیئے معلوم ہوتا ہی آپ کو اپنے سحر پر بہت غرہ ہی ذرا مین بھی تو دیکھون آپ کیسا سحر جانتے ہین اُس جوان نے چاہا سحر کرے مگر مرد پیر نے منع کیا چپکے سے کہا خبردار ایسا ارادہ نکرنا نہین معلوم کیا اصرار ہی کچھ تو بات ہی جو اس دعوے سے یہ شخص کہہ رہا ہی ٹھہر جاؤ پہلے اُسکو اپنے قریب بلاؤ سب کیفیت تحقیق کرو شاید کوئی مطلب کی بات پیدا ہو دیکھین کون شخص ہی کیا بات ہی جو اس قدر بیخوف ہو کے گفتگو کر رہا ہی یہ سوچکے اُس مرد پیر نے کہا جناب آپ ہمارے پاس تشریف لائیے ہم آپ کو ابھی پانی منگا دینگے اور جو کام آپ کا ہوگا اُسکو انجام دینگے کچھ ضروری باتین آپ سے عرض کرینگے ہم تو مدت سے آپ ایسے شخص کی تلاش مین تھے آج یہ مراد پوری ہوئی یہ کہکے بڈھا تخت سے اُٹھا طوفان آگے بڑھا مرد پیر نے اپنے پاس بلا لیا تخت پر بٹھا لیا کہا آپ چادر تو ہٹایئے ذرا آپ کی صورت دیکھین طوفان نے جواب دیا چادر ہم ہرگز نہ ہٹائینگے اور صورت اس طرح نہ دکھائینگے ابھی تم لوگون کو ہمارے کمال مین شک ہی پہلے تم اچھی طرح آزما لو اور جو کچھ معلوم ہو سحر کر کے اپنی حسرت نکال لو جب تم مجبور ہو جاؤ گے اور ہم سے اپنی خطا بخشواؤ گے اُسوقت ہم چادر اُٹھائینگے اور اپنی صورت دکھائینگے مرد پیر نے جواب دیا آپ اتنی سی بات مین آزردہ ہو گئے اب تقصیر معاف فرمایئے اور چادر منھ پر سے ہٹایئے ہملوگون کی اتنی مجال نہین جو آپ کے سامنے دعوی سحر کرین آپ کو پہلے نہین جانتے تھے اس وجہ سے کچھ باتین گستاخانہ عرض کین وہ اس قدر خلاف مزاج مبارک ہوئین اب معاف کر دیجئے مین نے تو اُسوقت بھی کوئی گستاخی خدمت والا مین نہین کی تھی مرد پیر نے جوان شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ان سے کچھ بے ادبانہ باتین نکل گیئن تو آپ کو اس قدر برہم نہ ہونا تھا یہ سنکر اُس جوان نا جدار نے بھی ہاتھ باندھ کے کہا کہ مین بھی آپ کو نہ جانتا تھا مجھکو بھی معاف فرمایئے اور جلد اپنا نام و نشان بتایئے ہم آپ کو اپنے شہنشاہ کے پاس لے چلینگے وہ بھی آپ سے بہت اچھی طرح ملینگے ہمارے طلسم مین سب کچھ ہی

مگر ایک آپ سے بزرگوار کی ضرورت ہی اگر آپ اس طلسم مین تشریف رکھین گے تو باعث برکت ہی طوفان نے دل مین خیال کیا یہ سب لوگ سحر تقریر مین اسیر ہو چکے ہین اب پہلے انسے کچھ انکی کیفیت دریافت کرنا چاہیے پھر مناسب وقت سمجھ کر اپنا حال بیان کر دینگے یہ سوچ کے جواب دیا کہ اب مجکو ملال نہین مگر یہ بتاؤ کہ تم لوگ کہان سے آتے ہو اور کہان جاتے ہو کیا نام ہی اس صحرا مین تمھارا کیا کام ہی مرد ضعیف نے کہا آپ ہماری کیفیت بعد کو دریافت فرمائیے گا پہلے اپنا حال بتائیے صورت دکھائیے طوفان نے جواب دیا کہ جو ہم کہین وہ قبول کرو اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہو پہلے ہمین اپنا حال بتاؤ کوئی راز ہم سے نہ چھپاؤ ورنہ ہم پر سب ظاہر ہو جائیگا کچھ چھپا نہ رہیگا مرد ضعیف نے کہا اگر آپ کی یہی خوشی ہی تو ہم اپنا حال بتاتے ہین یہ صاحب جو سامنے تخت پر تشریف فرما ہین اورنگ تاجدار انکا نام ہی اس طلسم حیرت افزا مین چار مرحلے اِن کے سپرد ہین بادشاہ کے یہان سے انکو اختیارات وسیع حاصل ہین اس طلسم مین سب لوگ انکی عزت کرتے ہین ساحر جلیل ہین طلسم کے رازدار ہین بادشاہ کے عزیز قریب ہین اور مین بھی اس طلسم مین قدیم سے رہتا ہون سحر کے علاوہ جو عجائبات ہین وہ سب مین نے بزور حکمت درست کیے ہین بادشاہ طلسم میرا ادب کرتے ہین یہ صاحبزادی جو نقاب ڈالے ہین بادشاہ طلسم کی دختر نیک اختر ہین ہم لوگ انھین کے ساتھ طلسم دار الضیا مین جاتے ہین یہ ضعیف مع ملکہ تنویر ہلال ابرو کے طلسم دار الضیاء مین قیام کریگا اور نیرنگ تاجدار اپنے طلسم مین واپس آئینگے صرف ہم لوگون تک پہونچانے کو جاتے ہین طوفان نے کہا تم طلسم دار الضیاء مین کیون جاتے ہو اور ان صاحبزادی کو کیون لیے جاتے ہو اورنگ تاجدار نے کہا انپر بادشاہ کا عتاب نازل ہوا ہی اسواسطے انھون نے حکم دیا ہی کہ حکیم نیرنگ ہمراہ ملکہ کے جائین اور اُنکو طلسم دار الضیاء مین رکھین طوفان نے کہا کیون صاحب انھون نے بادشاہ کی کیا خطا کی تھی جو عتاب نازل ہوا مرد پیر نے کہا آپ اسکو نہ تحقیق فرمائیے یہ عجب بات ہی منھ سے کہنا برا ہی طوفان نے کہا مین بے فائدہ نہین تحقیق کرتا ہون آپ لوگ بیخوف بیان کرین کیا عجب ہی جو یہ آفت دور ہو اور سب کی طبیعت مسرور ہو یہ سُنکر اورنگ تاجدار نے کہا آپ نے جو ہم کو کچھ امید دلائی تو ہم بھی عرض کرتے ہین اس طلسم مین کاہن طلسم نے ایک حکم لگایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا جو ایک شخص وارد طلسم ہوگا نام اُسکا سکندر فرخ لقا ہوگا اور خاندان صاحبقران سے ہی اُسی کے ہاتھ سے طلسم حیرت افزا کو کچھ نقصان پہونچیگا چنانچہ بزور سحر یہ دریافت کیا کہ طلسم کشا اب کہان موجود ہی تو معلوم ہوا کہ ابھی پیدا نہین ہوا ہی پھر اس بات کو بہت زمانہ گذرا پھر تحقیق کیا پھر یہی معلوم ہوا اسی تحقیق مین دو بادشاہون کی سلطنت گذر گئی آخر کاہن سے دریافت کیا کہ وہ کس بادشاہ کے وقت مین آئیگا کاہن طلسم نے کہا جب احمر لباس جادو اس طلسم مین فرمانروا ہوگا اُسوقت مین آمد سکندر کا خوف ہی اور بعد احمر لباس جادو کے اس طلسم مین کوئی بادشاہ نہ ہوگا یہ

آخری بادشاہ اس طلسم کا ہونے والا ہی اُسوقت سے ہر ایک کو کد ہوئی کہ اپنی لڑکی کا نام خصوصاً
خاندان شاہی مین کسی کو احمر لباس کے نام سے موسوم نہین کیا ہمارے بادشاہ موجودہ ایسی
جگہ پیدا ہوئے کہ انکے والد ماجد اور انکے اعزا وہان موجود نہ تھے اور جہان انکا مولد ہی وہان کے
لوگ اس راز سے ماہر نہ تھے انھون نے انکا نام احمر لباس جادو رکھا جب انکے والد بزرگوار نے
حکومت طلسم چھوڑ کر اقلیم عدم کی سلطنت پسند فرمائی اور شہنشاہ حال کے حصہ مین سلطنت آئی تو یہ
اپنے وطن سے بلائے گئے اب معلوم ہوا کہ بسبب لاعلمی انکا نام احمر لباس رکھا سب نے لاکھ لاکھ
بادشاہ سے کہا مگر اُنھون نے قبول نہ فرمایا اور دعوے سے یہ بات فرمائی کہ ہمارے عہد مین کوئی
طلسم کو آنکھ اُٹھا کر نہین دیکھ سکتا اسی وجہ سے اُنھون نے طلسم معدن آفات کی بنا ڈالی
اور بشرکت دل تابان جادو بادشاہ طلسم دارالضیا ایک جدید طلسم تیار کرکے اس طلسم کا معین و مددگار
اُس کو قرار دیا اب پھر سب نے کاہن طلسم سے دریافت کیا کہ اب طلسم کا حال بتاؤ کہ احمر لباس کا
زمانہ آگیا کاہن نے خیال کرکے کہا کہ طلسم کشا بھی پیدا ہو چکا ہی بلکہ مصروف جنگ و جدال ہی یہ خبر
بادشاہ کو ہوئی بادشاہ طلسم نے کہا یہ بتاؤ کہ طلسم کشا آج کل کہان مقیم ہی کاہن نے جائے قیام کا
پتہ بتایا بادشاہ نے بزور سحر ایک ساحر کے ہمراہ مصور کو روانہ کیا اور شبیہ سکندر فرخ لقا کی منگائی
اُسی تصویر کو ایک مکان مین لگا دیا تھا وہان دو طلسم کشاؤن کی تصویرین اور بھی آویزان ہین شاہزادی
اُس مکان مین جایا کرتی تھین انھین طلسم کشا کی تصویر سے کچھ اُنس پیدا ہوا بادشاہ کا حکم تھا کہ جب
طلسم کشا اس طلسم مین آئے فوراً گرفتار ہو جائے شاہزادی نے حکم دیا کہ جو پوشیدہ طور سے طلسم
کشا کو ہم تک لائیگا وہ بہت کچھ انعام پائیگا اس راز کی خبر بادشاہ کو ہوئی اُنھون نے شاہزادی کو
اسیر کیا نہین معلوم اسکے باغ تک وہ جوان کیونکر پہونچا سب نے دیکھا از راہ خیر خواہی
بادشاہ کو اس حال سے باخبر کیا اُنھون نے حکیم نیرنگ کے ہمراہ کرکے طلسم دارالضیا مین روانہ کیا
چونکہ حکیم صاحب کو ملکہ سے کمال محبت ہی اسوجہ سے یہ خیال تھا کہ ایسا نہ ہو حکیم صاحب کو انکے حال پر
رحم آجائے اور انکا کہنا قبول کرین چونکہ حکیم صاحب بھی رکن طلسم تسلیم کیے جاتے ہین انکی بھی شرکت
عجائبات طلسم مین ہی اگر انھون نے شاہزادی کی محبت سے کچھ خیال نہ کیا اور طلسم کشا کو مدد دے دی
بڑا غضب ہو جائیگا اسوجہ سے مجکو بھی ہمراہ کر دیا ہی اب مین انکو طلسم دارالضیا تک پہونچا کے واپس
جاؤنگا اور طلسم کشا جو کہ وہان اسیر ہو چکا ہوگا اُسکے باب مین مین کچھ انتظام کرونگا طوفان نے
یہ سب باتین بہت اچھی طرح سنین اور دل مین کہا خواجہ نے سچ کہا تھا کہ سکندر نامدار کو ایک
شخص آزادی دلائیگا اور اُسکے عوض خود مصیبت مین پھنس جائیگا معلوم ہوتا ہی دوازدہ نہر
پر شاہزادہ اسیر ہوا ہوگا وہان سے ملکہ چھڑا کے لائی ہون گی اپنے باغ مین رکھا ہوگا اُسی کی وجہ سے
یہ مبتلائے مصیبت ہوئین اب امید ہی شاہزادہ والا جاہ کو لشکر و سپاہ مل جائے اور قید طلسم سے
رہائی پائے اور پھر حملہ کرے مگر ساتھ ہی یہ فکر پیدا ہوئی کہ اورنگ تاجدار کہہ رہا ہے طلسم کشا
اسیر ہو چکا ہی اب کچھ اُسکی تدبیر کی جائیگی خدا اپنے حفظ و امان مین رکھے ساحران غدار جان کے
دشمن اور لہو کے پیاسے ہین یہ سوچ کے اور دل مین خیال کرکے طوفان نے کہا اے اورنگ

تاجدار طلسم کشا تمھارے سامنے گرفتار ہوا تھا تم اُسکو کس حال مین چھوڑ کے آئے تھے اورنگ نے جواب دیا کہ طلسم کشا کو مین ملکہ کے باغ مین چھوڑ کے آیا تھا یقین ہے وہان سے بادشاہ نے قید کرا کے منگا یا ہو میرے سامنے تک طلسم کشا نہین آیا تھا طوفان کا انتشار گو نہ دفع ہوا مگر پھر بھی خیال رہا اس بات کا ملال رہا گو خواجہ نے جو کچھ کہدیا تھا اُس سے خاطر جمع تھی مگر شاہزادہ کی زحمت کا ملال تھا طوفان دیر تک یہی باتین کرتا رہا جب بہت عرصہ ہوا تو طوفان سے حکیم نیرنگ نے کہا اب مین آپکے واسطے پانی لاتا ہون یہانسے دو کوس پر ایک چشمہ ہے وہان جاتا ہون طوفان نے جواب دیا کہ ابھی صبر کرو مین کچھ باتین کہتا ہون اُنھین بگوش دل سنو حکیم نیرنگ اور اورنگ تاجدار طوفان کی جانب مخاطب ہوے کہا جو کچھ آپ فرمائینگے ہم اچھی طرح سنینگے بلکہ اُسپر عمل کرینگے طوفان نے کہا ہمکو اِسوقت شاہزادہ کی حالت سنکر بہت افسوس ہوا اور بادشاہ کا ماجرا سنکر ملال ہوا کیا اُنھون نے خوشی سے اپنی نور نظر پارۂ جگر کو طلسم دار الضیا ر بھیجا ہو گا اور اِنکی مفارقت گوارا کی ہوگی نہین معلوم اُنکی کیا کیفیت ہوگی ہم اگر چاہین تو ملکہ کے دل سے طلسم کشا کی محبت نکال دین ملکہ کو طلسم کشا کے ساتھ دشمنی کا دعویٰ ہو جائے اورنگ تاجدار یہ سنکر قدمون پر گر پڑا کہا اگر آپ ایسا کرین تو ہم لوگ کیا چیز ہین خود بادشاہ جمجاہ آپکے ممنونِ احسان ہون اور ملکۂ عالم یعنی ملکہ تنویر کی والدۂ ماجدہ آپکے قدم چوم لین طوفان نے کہا اچھا ایک کٹورا پانی لاؤ دیکھو ابھی کیا کیفیت ہوتی ہے سب حال کھلجائیگا عجب قدرت کا تماشا نظر آئیگا اورنگ تاجدار نے ملازم کی طرف اشارہ کیا وہ اُسیوقت صراحی لیکر روانہ ہوا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ آب سرد سے صراحی بھر کر لایا طوفان نے کہا اسکو ایک گیلاس مین اُنڈیل کر میرے سامنے لاؤ غلام نے پانی اُنڈیل کر طوفان کو دینا چاہا طوفان نے ہاتھ بھی نہ لگایا کچھ پڑھکے پھونک دیا اور کہا اِسکو پہلے تم دو گھونٹ پیو پھر وہی پانی ملکہ کو دو پھر حکیم نیرنگ پی جائین اِسکے بعد ملازم بھی محروم نہ رہے اورنگ تاجدار نے فوراً اُس پانی کو پیکر ملکہ کو دیا ملکہ نے حکیم کے حوالے کیا حکیم نے دو گھونٹ پیکر اورنگ تاجدار کے ملازم کو کہا تو بھی پی جا اُسنے بھی پیا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سب کا سر چکرایا چاہا اپنے مقام سے کچھ حس و حرکت کرین کہ بیہوشی نے طمانچہ مارا غش کھا کے گرے طوفان نے نعرہ کیا ؏ زمانہ کے ساحر ہین مجھسے ذلیل ؎ کہ خنجر گذار اور طرار ہون ؎ ہے طوفان ابن عمرو میرا نام ؎ سکندر سے آقا کا عیار ہون ؎ نعرہ کرکے طوفان نے جھپٹ کے پہلے اورنگ تاجدار کی زبان مین سوزن دیا پھر ملکہ کا پشتارہ باندھا اورنگ کے ملازم کی زبان مین سوزن دیا حکیم نیرنگ کا پشتارہ باندھا وہانسے اپنے ہمراہیون کے قریب آیا کہا جلدی میرے ہمراہ آؤ سب نے کہا کیا کہین پانی کا پتہ ملگیا طوفان نے جواب دیا ارے پانی کیا چیز ہے دولتِ لازوال ہاتھ آگئی آقاے نامدار کی خبر ملی سب طوفان کے ہمراہ ہوے قریب آکر دیکھا چار پشتارے پڑے ہین اُن لوگون نے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین طوفان نے جواب دیا اب یہانسے چلو تمکو سب کیفیت معلوم ہو جائیگی ہمراہیان طوفان نے حکیم نیرنگ اور اورنگ تاجدار اور ملازم اورنگ کو لادلیا طوفان نے ملکۂ تنویر ہلال ابرو کا پشتارہ اُٹھایا سب اپنے لشکر کی طرف واپس آئے یہان پانی کا انتظام بھی کر لیا تھا سردارون نے طوفان کو آتے دیکھا کہا اُسوقت تمنے بہت عرصہ لگایا پھر جو سب نے نگاہ کی تو کہا کہ یہ کن کن لوگون کو لائے جلدی بتاؤ

طوفان نے کہا آج کی مسافت کی کوفت جاتی رہی اور محنت کا نتیجہ نیک ہوا للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری جو طے ہوئی آج کی منزل مین مسافت میری ہو آقاے نامدار کا پتہ معلوم ہوا اب یقین ہی ہم سب لوگ آسانی سے پہونچ جائین اور کسی طرح کی زحمت نہ اُٹھائین یہ کہتا ہوا طوفان سب کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین آیا دوش سے پشتارہ اُتارا سب کے پہلے ملکۂ تنویر ہلال ابرو کو ہوشیار کیا ملکہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو عجیب حالت مین دیکھا گھبرا گئین دل مین خیال کیا کہ آفت مین آفت کا سامنا ہوا نہین معلوم یہ کیا اسرار ہی طوفان نے جو ملکہ کو منتشر پایا کہا ملکۂ عالم آپ نہ گھبرائین تعجب نہ فرمائین خدا اپنا فضل کریگا آپکو جسقدر ملال ہوا ہی اُس سے زیادہ اسوقت خوشی حاصل ہوگی یہ لشکر سکندر نامدار کا ہی جب سے وہ منارۂ دوازدہ منزل کی سیر کو گئے ہم سب لوگون کا ساتھ چھوٹ گیا یقین ہی آپ سے بھی ہم لوگون کا ذکر فرمایا ہو ہر ایک کا نام پتہ بتایا ہو یہ کہکے ہر ایک کا نام بتایا ملکہ نے خیال کیا تو جو کچھ شاہزادہ نے ذکر کیا تھا وہی کیفیت یہان بھی سنی جاتی ہے ملکہ بہت شاد ہوئین کہا آپ اپنا نام بتائیے کیا طوفان آپ ہی کا نام ہی طوفان نے ہنس کے جواب دیا ہان میرا ہی نام ہی اب آپ یہ فرمائیے پہلے مین کسکو ہوشیار کرون ملکہ نے کہا سب سے پہلے حکیم صاحب کو ہوشیار کرو انسے نہ ڈرو وہ ضرور تمھارا ساتھ دینگے میری خاطر کرینگے اور اورنگ تاجدار بھی اس جگہ مجبور ہو جائیگا کچھ عذر درمیان مین نہ لائیگا مگر اسکی پیچیدہ خیالی سے ڈرتی ہون اسنے پہلے تو میری دلجوئی کی پھر سب حقیقت بادشاہ سے جاکر کہدی ایسا نہ ہو اسوقت بھی مکر سے تمھاری اطاعت قبول کرے اور وقت پر پھر بادشاہ سے ملجاے طوفان نے کہا اس سے آپ خاطر جمع رکھین ہم سب اچھی طرح سمجھ لینگے یہ کہکے طوفان نے پہلے حکیم نیرنگ کو ہوشیار کیا حکیم صاحب کی جو آنکھ کھلی اپنے تئین عجب حالت مین پایا گھبرا کر کہا ارے یہ مین کس حالت مین ہون طوفان نے کہا حکیم صاحب آپ مطلق نہ گھبرائیے صرف یہ فرمائیے کہ آپکو اسلام قبول کرنے مین کیا عذر ہی آپ بصدق دل ایمان لائینگے اور اسلام قبول فرمائینگے تو ابھی آپ کے واسطے سب سامان راحت مہیا ہو جائیگا حکیم نے چاہا تھا کہ کچھ عذر درمیان مین لاے مگر ملکہ نے کہا حکیم صاحب آپ میری طرف خیال فرمائیے یہ لشکر سکندر والاجاہ کا ہی اور یہ جو شخص ہمین آپ کو یہان لیکر آیا ہی یہ بھی رفیق شاہزادہ کا ہے اب آپ عذر درمیان مین نہ لائیے اور مطلق انکار نہ فرمائیے مین نے بھی اسلام قبول کیا ہی آپ بھی میرا ساتھ دیجیے اور اب جہانتک ہو سکے شاہزادہ کی مدد کیجیے حکیم نیرنگ نے جو ملکہ کی طرف خیال کیا تو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا دل مین سوچا کہ اب مین بھی اسلام قبول کرون اور ملکہ کی خاطر نہ ملول کرون ضرور سکندر اس طلسم کو فتح کریگا اور جو اُسکے خلاف ہوگا ضرور زک اُٹھائیگا ان لوگون کے ہاتھ سے مارا جائیگا حکیم نے کہا ملکہ مجھکو مطلق کلام نہین مین اسلام قبول کرتا ہون طوفان نے اُسیوقت حکیم صاحب کو بھی کرسی پر بٹھایا اور اورنگ تاجدار کو چوب بارگاہ سے باندھ کے ہوشیار کیا آنکھ جو کھلی اورنگ کی عجیب حالت ہوئی کمال حیرت ہوئی چاہا سحر کرکے نکل جاؤن مگر زبان مین سوزن پاکر مجبور رہا طوفان نے قلم دوات سامنے رکھکر کہا اے اورنگ تاجدار آگاہ ہو کہ یہ لشکر سکندر نامدار کا ہی اور تم اسوقت بس مین ہو سامنے نگاہ اُٹھاکے دیکھو ملکۂ تنویر ہلال ابرو اور حکیم نیرنگ کرسیون پر تشریف فرما ہین ان لوگون نے عقل سے کام لیا اور ہمارا کہنا مان لیا اگر تم بھی صاحب فراست

ہو گئے تو سمجھو گے کہ حق کیا چیز ہی اور باطل کسکو کہتے ہین دیکھو اسوقت تمھارے سحر و ساحری نے بھی کام نہ دیا اور تمکو ہمنے اسیر کر لیا اب اگر راہ راست پر آؤ گے تو امان پاؤ گے نہین تو مفت مین تمھاری جان جائیگی کوئی امید بر نہ آئیگی بس اب خدا کو واحد و یکتا جانو اور اسلام قبول کرو اورنگ تاجدار نے سکوت کیا طوفان نے پھر کہا اب زیادہ دیر نہ لگاؤ اور جلدی جواب دو ملکہ نے کہا اے اورنگ اب عذر نکرو اور بصدق دل ایمان لاؤ یہ طلسم سکندر نامدار کے ہاتھ سے ضرور فتح ہو جائیگا جو کچھ انتظام اور استحکام کر رکھا ہی مطلق کام نہ آئیگا پرویز سلیح پوش بھی رہا ہو گیا اب وہ بھی آفت برپا کریگا اور شاہزادہ کا شریک ہو کر ضرور آمادۂ حرب ہو جائیگا طلسم کی عمر تمام ہو چکی ہی حکیم صاحب بھی یہی فرماتے ہین اور کاہن طلسم کا بھی یہی حکم ہی اب تمکو انکار نہ کرنا چاہیے ہان اگر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لو تو ہمارا کہنا نہ مانو اورنگ تاجدار نے اشارہ سے کہا تھوڑی دیر خاموش رہو مین کچھ ضروری باتین سمجھ لون پھر اسکا جواب دون ملکہ خاموش ہوئی اورنگ دیر تک ساکت رہا آخر پھر طوفان نے کہا اے اورنگ اب دیر نہ لگاؤ اور جلدی جواب دو تمنے تو بہت عرصہ کیا اورنگ نے کہا کہ مین نے اپنے دین قدیم پر لعنت کی اور بصدق دل مسلمان ہوتا ہون اگر آپ لوگ اب مجکو آزاد بھی نہ کرین تو بھی مین اپنے ارادہ سے نہ پھرونگا اور ضرور اطاعت اسلام قبول کرونگا طوفان نے اسکو بھی رہا کیا اسکے بعد اسکا ملازم بھی ایمان لایا اورنگ نے کہا مین نے دیر تک ان لوگون کو یاد کیا جسکو آج تک بخداوندی مانتا تھا کسی نے بھی میری مدد نہ کی جب وقت پر میرے کام نہ آئے تو پھر ایسے لوگون کی عبادت کرنا بالکل فضول ہی مگر اب مجھسے آپ لوگ یہ فرمائین کہ جب آپ مین ایسی قدرت و قوت موجود تھی تو آپنے شاہزادہ کو اسطرح بیسر و سامانی کی حالت مین کیون چھوڑا اور جب آپ لوگ ایسا ایسے دقیق کام آسانی سے انجام دیتے ہین تو شاہزادہ والا تبار کے سامنے یہ کام بہت آسان ہون گے مگر انکو مین نے تن تنہا ملکہ کے باغ مین پایا تعجب ہی جو انھون نے طلسم مین کوئی بات پیدا نہین کی طوفان نے جواب دیا اے اورنگ تاجدار سب کام وقت پر ہون گے ہم لوگون کی مدد غیب سے ہو جاتی ہی اب خدا نے چاہا تو بہت جلد شاہزادہ سے ملینگے اور شاہزادہ طلسم کو فتح کریگا اورنگ نے جواب دیا مجکو پہلے آپ کے حالات سنکر یہ خیال ہوا تھا کہ آپ عامل زبردست ہین کسی صحرا یا کسی پہاڑ سے اسطرف آگئے ہین اسی وجہ سے آپکے ارشاد کی تعمیل مین تاخیر کو برا جانا اور پانی پی لیا مجکو یقین تھا کہ اگر ملکہ یہ پانی پی جائیگی ابھی اسکے دل سے سکندر کی محبت جاتی رہیگی بلکہ دشمن جان ہو جائیگی اور ہم لوگون سے بھی کسی طرح کی عداوت ملکہ کو نہ رہیگی طوفان نے کہا ہم عامل نہین مگر عمل سے بڑھ کے خدا نے ہمارے کلام مین تاثیر عطا فرمادی ہی تھوڑی دیر یہ باتین رہین آخر ملکۂ تنویر ہلال ابرو نے کہا اب شاہزادہ کا پتہ لگانا چاہیے اور طلسم مین جانا چاہیے یقین ہی شاہزادہ کے حال سے حکیم صاحب باخبر ہون گے انھین کے سپرد کیا تھا انھون نے ضرور کچھ انتظام مناسب کیا ہوگا حکیم نیرنگ نے جواب دیا کہ مین جسوقت تمھارے باغ مین آیا اور تمھین وہان نہ پایا تو شاہزادہ کو بہت انتشار رہا حد سے زیادہ بیقرار ہوا مین نے خیال کیا تو معلوم ہوا کہ تمکو بادشاہ نے بلایا ہی اور اسوقت تمکو کچھ تکلیف پہونچانیکا ارادہ کر رہا ہی یہ سوچ کے مین پھر شاہزادہ کو اپنے ہمراہ لایا اور اپنے تخت طلسمی پر بٹھایا قلعہ کی جانب روانہ کیا اور یہ کہدیا کہ وہین ٹھہرے گا میرا انتظار فرمائیگا جبتک مین نہ آؤن وہان سے نہ جائیگا جب شاہزادہ کو پہونچا کر تمھارے پاس آیا تو پھر بادشاہ نے مجکو اسطرف بھیجدیا یقین ہی شاہزادے نے میرا انتظار کیا ہوگا اور بہت راستہ دیکھا ہوگا

جب امید قطع ہوگئی ہوگی ضرور کسی سمت روانہ ہوا ہوگا مگر اُسی حوالی مین مصروف رہ نوردی ہوگا دور نہ جائیگا دوسری
سمت کا راستہ نہ پائیگا ملکہ نے کہا تو اب مناسب یہ ہی کہ یہان نہ ٹھہرین اور براہ راست قلعۂ کاروان سرا کی طرف
چلین طوفان نے کہا ضرور اُسطرف جانا چاہیے اور سکندر نامدار کا پتہ لگانا چاہیے حکیم صاحب صحیح فرماتے ہین
کہ ابھی شاہزادہ اُسی قرب وجوار مین ہوگا کہین دور نہ جائیگا اگر ایسے وقت مین وہان پہونچ جاسکینگے تو ضرور
شاہزادہ کو پا لینگے نہین تو پھر مشکل سے پتہ ملیگا شاہزادہ کو اور زیادہ زحمت ہوگی شب بھر سب سردار اور
ملکہ تنویر ہلال ابرو اور حکیم نیرنگ اور راورنگ تاجدار جادو یہی باتین کرتے رہے کسی کو نیند نہ آئی
صبح کو سب نے سفر کیا اور جانب قلعۂ کاروانسرا کے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کچھ کیفیت
احمر لباس جادو کی تحریر کی جاتی ہی کہ جسوقت احمر لباس جادو نے ان سب لوگون یعنی ملکہ تنویر
ہلال ابرو اور حکیم نیرنگ وغیرہ کو طلسم دارالضیا کیطرف روانہ کیا تو خود ملکہ کے باغ مین پوشیدہ ہوکر آیا
یہان سکندر کو نہ پایا اُسکو کمال تعجب ہوا سخت گھبرایا کہ یہانسے سکندر کہان جاتا اور کون اُسکو لیجاتا کیا عجب
ہی کہ حکیم نیرنگ نے ملکہ کی خاطر سے اپنے مکان مین چھپایا ہو اور مجھسے یہ حال پوشیدہ کیا ہو مناسب ہی کہ حکیم
کے مکان پر جاؤن اور وہان شاہزادہ کا پتہ لگاؤن یہ سوچ کے حکیم نیرنگ کے مکان پر آیا یہان اچھی
طرح تلاش کیا جب پتہ نہ ملا تو مجبور ہوکے اُسنے وہان کے ملازمین کو بلایا کہا ایک بات ہم تمسے دریافت
کرتے ہین مگر صحیح صحیح بتانا ایک حرف نہ چھپانا ورنہ ابھی تم کو زندہ زمین مین دفن کرا کے سنگسار کرونگا ایک کو
زندہ نہ رکھونگا ملازمین نے جو اُسکو غصہ مین پایا سب کانپنے لگے ہاتھ باندھ کے سب نے کہا اے شہریار آپکے
آگے کسی راز کو چھپانا ممکن نہین کونسی بات ہی جو آپ پر ظاہر نہین اگر ہم لوگ آپسے چھپائینگے چھپا ئینگے جو
آپ دریافت فرماتے ہین وہ صاف صاف بتا دینگے احمر لباس نے کہا کوئی نیا شخص تو اِس باغ مین
حکیم صاحب کے پاس نہین آیا تھا سب نے کہا کہ بھلا آپسے کیا حال چھپاتے آپ کو خود خبر تھی سوا حکیم صاحب
کے اِس راز کو دوسرا نہین جانتا ہم لوگون نے پوشیدہ طور سے دیکھا تھا اے شہریار ضرور ایک شخص یہان آیا
حکیم صاحب کو اپنے ہمراہ لیگیا پھر حکیم صاحب اُسکو اپنے ہمراہ لائے پھر وہ یہانسے تنہا چلا گیا حکیم صاحب اُسکے
جانیکے بعد کہین تشریف لیگئے اور اب تک نہین آئے ہین احمر لباس نے اپنی جیب سے ایک تصویر نکالی اور ملازمین
کو دکھائی کہا دیکھو جو شخص آیا تھا اُسکی صورت ایسی تھی سب نے کہا بیشک اے شہریار ایسی صورت کا آدمی یہان
آیا تھا احمر لباس نے پوچھا اب تم یہ بھی کہ سکتے ہو کہ وہ کس سمت گیا ہی ملازمین نے کہا ہم یہ نہین کہ سکتے کیونکہ
ہمنے اُسکو جاتے ہوے ضرور دیکھا مگر یہ خیال نہین کہ کدھر گیا احمر لباس نے کہا اِس امر کو مین دریافت
کیے لیتا ہون اگرچہ جو بات تمنے بتائی یہ بھی مجھے معلوم ہو جاتی مگر کیا مین اتنی سی بات کے واسطے زحمت
اُٹھاتا اب مجکو یقین کامل ہوگیا ہی اسیوقت جاتا ہون اور اُس شخص کا پتہ لگاتا ہون یہ کہکے وہانسے روانہ
ہوا اور اپنے محل مین گیا اپنی بی بی ملکہ سمشاد جواہر پوش کو بلایا کہا آج آپ کی صاحبزادی نے غضب
کیا تھا اپنے باغ مین سکندر کو چھپایا تھا جب ہمکو اطلاع ہوئی تو اُسے حکیم نیرنگ کے مکان پر نہین
معلوم کیونکر بھیجدیا وہانسے حکیم نے اُسکو پوشیدہ کیا ہی اگر مین آگاہ نہ ہوتا تو ضرور کچھ فساد برپا ہوتا اگرچہ
شکست طلسم امر محال تھا مگر طلسم کو قرار واقعی نقصان پہونچ جاتا اب مین اُسکا پتہ لگاتا ہون اور ڈھونڈھ
کے لاتا ہون تم بھی ذخیرۂ اسرار منگاؤ اور یہ کیفیت تحقیق کرو مین اُسکو جسوقت پاؤنگا فوراً طلسم دارالضیا

مین بھیجدونگا وہان دل آتا بان جادو اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالینگے مجکو بھی اطمینان ہو جائیگا طلسم کو بھی استحکام ہوگا
شہنشاہ جواہر پوش اُسیوقت اُٹھی ایک صندوقچہ لائی صندوقچہ کو کھول کر ایک تصویر طلائی نکالی کہا اے
شبیہ سامری کچھ حال سکندر کا بھی تجکو معلوم ہی ہمکو بھی آگاہ کر کہ اب وہ کہان ہی اور کسکے پاس ہی تصویر نے گردن ہلائی
کہا ہم اس کیفیت سے بخوبی تمام آگاہ ہین سکندر طلسم مین آیا ہی اور عنقریب سخت حملہ طلسم پر کرنے والا ہی کیا عجب ہے کہ
کوئی اُسکے سامنے نہ ٹھہرے اور وہ طلسم کو بہت جلد فتح کر لے یہ سال احمر لباس جادو پر بھاری ہی ہماری زندگی
مین بھی تھوڑے دن باقی ہین طلسم معدن آفات بھی ٹوٹا چاہتا ہی اور پرویز سلح پوش آنے والا ہی بہت ہوشیاری
سے کام لو اور غفلت کو دخل نہ دو طلسم کی عمر تمام ہوئی سکندر قلعہ کازوان سرا پر موجود ہی اگر بادشاہ طلسم
وہان جائیگا تو سخت مصیبت مین مبتلا ہوگا سکندر کا سامنا نہ ہوگا بلکہ اُسکے عوض پرویز سلح پوش سے ملاقات
ہوگی اور وہ ایک دم مین اسیر کر لیگا اُسکے سامنے احمر لباس جادو کا سحر بالکل بیکار ہوگا اس سے مناسب یہ ہے
کہ بادشاہ کسی اور کو اُسطرف روانہ کرے اور خود کوئی تدبیر معقول مین مصروف ہو احمر لباس نے جو یہ سنا گھبرا گیا
کہا اے ملکہ غضب ہوا ارے دوسری شبیہ کو نکالو اُس سے اِس امر کی راے لو دیکھو وہ کیا بتاتی ہی اور کیا حکم لگاتی
ہی ملکہ نے اُسیوقت دوسری شبیہ نکالی کہا اے تصویر جمشید سکندر جو ہمارے طلسم مین آیا ہی اُسکے واسطے ہم کیا تدبیر
کرین اور اپنے طلسم کو کیونکر بچائین اِس تصویر نے بھی ہنسکے جواب دیا اب تمھاری کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی بہتر یہ ہی
کہ تم ہمسے اِسکی راے نہ لو اور شبیہ ثالث سے دریافت کرو اگر وہ کچھ راے نہ بتاے تو پھر تصویر رابع سے پوچھو ہمنے
جہانتک خیال کیا ہمکو طلسم کی عمر تمام معلوم ہوتی ہی لاکھ تدبیرین کی جائینگی مگر اب طلسم کا باقی رہنا غیر ممکن ہی ملکہ نے تیسری
تصویر کو نکالا بطور سابق اُس سے بھی دریافت کیا تصویر نے جواب دیا طلسم کی عمر تمام ہو گئی ہی اب کوشش بیکار ہی
اگر اپنی جان عزیز ہی کسی دوسری جگہ جا کر قیام کرو یہان کی سکونت اچھی نہین ملکہ نے اُس تصویر کو بھی بند کیا چوتھی تصویر کو
نکال کے پوچھا اُسنے جواب دیا کہ اے ملکہ تم نہ گھبراؤ ہم ایک راے بتاتے ہین طلسم کو لغزش بھی نہ ہوگی اور سب مسلمان
ایک دم مین فنا ہو جائینگے مگر کمال محنت سے یہ کام انجام پائیگا اور جسوقت تم میرے کہنے کے موافق انتظام کرو گی اُسوقت
تمکو معلوم ہوگا کہ مین نے کیسی راے دی ہی لو مین بتاے دیتا ہون یہان سے بیس منزل پر ایک پہاڑ ہی کوہ خونفشان
کے نام سے اُسکی شہرت ہی اگر آپ یا بادشاہ طلسم غرض دونون مین سے ایک شخص وہان جاے اور زندوا لخرطوم جادو کو یہان
لاے وہ آپ لوگون کی مدد کرے تو پھر کسی کی مجال نہین جو طلسم کو گزند پہونچا سکے مگر وہان تک جانا اور اُسکو یہان
لانا امر محال ہی وہ اصل مین انسان نہین بلکہ دیو ہی اور دیو بھی عجیب الخلقت مہیب صورت قوی ہیکل کسی نے ایسی
صورت آج تک دیکھی نہ ہوگی کوہ خونفشان پر اُسنے اپنا مسکن بنایا ہی گرد شراب کا دریا بھرا ہی بیچ مین بیٹھا ہوا ہی
انسان و حیوان اُسکی خوراک ہی جو کوئی جانور جسیم مثل فیل و شتر وغیرہ اُسکے سامنے آتا ہی وہ کھا جاتا ہی نہین معلوم
کسقدر شراب روز پیتا ہی ایک دریا بہا کرتا ہی دن بھر یہی شغل جاری رکھتا ہی شب کو اپنے مقام سے اُٹھکر ایک لمحہ کر اندر
طلسم نہ فلک مین جاتا ہی اور وہان اپنے مکان مین شب بھر بسر کرتا ہی صبح کو اُسی پہاڑ پر آکر بیٹھ رہتا ہی اگر وہ
یہان آ جاے تو اُسے سحر کرنے کی بھی ضرورت نہین سب مسلمانون کو ایک لقمہ بناے مگر اُسکا آنا بہت دشوار ہی
آپ لوگ اُسکی خاطر نہین کر سکتے اتنی شراب اُسکے واسطے کہان سے آئیگی ہزارون فیل و شتر و کرگدن وغیرہ روز
کہان سے ملینگے جو اُسکے کھانے کے واسطے دیے جائین ملکہ نے جواب دیا اُسکے پاس کسی آدمی کو روانہ کرون ایک
خط اپنا لکھکر اُسکو دے دون یقین ہی وہ شہنشاہ احمر لباس کا خط دیکھکر یہان چلا آے اور سب دشمنان طلسم کو

کھا جائے تصویر نے جواب دیا یہ کیا خیال ہی ذوالخرطوم جادو کو کھنا کیسا ارے خود تم دونون شخصون مین سے کوئی وہان جائے اور بمنت وخوشامد اُسکو یہان لی آئے احمر لباس نے کہا پھر ہم اتنی زحمت ہوا اُٹھائین تو ذوالخرطوم جادو کے پاس کیون جائین طلسم نہ فلک مین جاکر فریاد کرین اور منارۂ دوازدہ منزل سے کسی کو بلاکر مدد لین اگر وہان سے حکم آجائیگا تو ضرور منارۂ سے کوئی نہ کوئی شخص آکر ہماری امداد کریگا جب مین نے پرویز سلیح پوش کو اسیر کرنا چاہا تو خود طلسم نہ فلک مین گیا اندر تو نہین جانے پایا سرحد پر ایک قلعہ ہی وہان ٹھہرا حاکم قلعہ سے کل حال بیان کیا وہانسے حکم ہوا کہ منارۂ دوازدہ منزل مین برائے سیر لیجاؤ وہان جاتے ہی اسیر ہوجائیگا اور عمر بھر رہائی نہ پائیگا بلکہ جو کوئی اُسکو رہا کرنے جائیگا وہ مبتلائے بلا ہوجائیگا مین وہان سے واپس آیا اور پرویز کو اپنے ہمراہ منارہ پر لیگیا جاتے ہی پرویز منزل یازدہم پر اسیر ہوگیا اور باز سفید بنکر بارھوین منزل پر پہونچ گے گرفتار ہوا آجتک وہان اسیر ہی اب کچھ سحر کام نہین دیتا یہ سنکر تصویر نے ہنس کے جواب دیا یہ کون کہتا ہی کہ پرویز ابھی تک اسیر ہی ارے اُسکو تو سکندر نے رہا کیا خود مبتلائے بلا ہوا پھر اُسنے بھی رہائی پائی اب وہ دریائے اسرار مین سفر کریگا اور پرویز اُسکی مدد کریگا راہ مین اُس سے ملاقات ہوگی پرویز سب سامان کرچکا ہی عنقریب وہ بھی طلسم معدن آفات پر حملہ کریگا اور ضرور فتح کرلیگا یہ سنتے ہی احمر لباس کے ہوش اُڑ گئے کہا ارے پرویز کو سکندر نے رہا کیا اور خود اسیر ہوگیا ہمین تو کسی نے بھی خبر نہین کی وہ ہمارے یہان اسیر رہا اور پھر آزاد ہوکر نکل گیا اب ضرور طلسم پر زوال آئیگا اب مین طلسم نہ فلک مین ضرور جاؤنگا اور وہانسے کچھ نہ کچھ مدد لیکر ضرور آؤنگا اگر منارہ سے صرف شہر خموشان کے کچھ لوگ میرے پاس آجائینگے تو سب کام میرا بن جائیگا تصویر نے کہا اب جانب طلسم نہ جانا اور وہانسے امداد طلب نہ کرنا ورنہ وہانسے جواب صاف پاؤگے واپس آؤگے جو بات ہم بتاتے ہین وہ کرو ذوالخرطوم جادو کے پاس جاؤ اور منت والتجا کرکے اُسکو یہان لے آؤ وہ سب کام تمھارے بنادیگا پرویز سکندر وغیرہ کو یا گرفتار کرلیگا یا کھا جائیگا احمر لباس نے جواب دیا کہ کیا پرویز میرے سحر سے بھی امان پاجائیگا تصویر نے جواب دیا کہ پرویز ساحر یکتا ہی تم کو خوب اُسکے سحر کا حال معلوم ہی جب تم سے کچھ نہ ہوسکا تو مجبور ہوکے طلسم نہ فلک مین گئے وہان سے امداد ہوئی تو پرویز اسیر ہوگیا ورنہ اب تک وہ طلسم دارالضیا کو فتح کرلیتا احمر لباس نے کہا مین کل ذوالخرطوم جادو کے پاس جاؤنگا اور جسطرح بن پڑیگا اُسکو سمجھا کے لاؤنگا تصویر نے بہت باتین کین اور سمجھایا کہ خبردار ذوالخرطوم سے بمنت کلام کرنا اول تو جہانتک ممکن ہو اُسکی اجازت لیکر سامنے جانا ایسا نہ ہو کہ وہ نشہ کی حالت مین اُٹھا کے کھاجائے تو اور مصیبت ہو احمر لباس نے کہا مین اچھی طرح وہان پہونچ کے سب انتظام کرلونگا تھوڑی دیر ملکہ شمشاد اور احمر لباس یہی گفتگو کرتے رہے جب بہت دیر ہوئی ملکہ نے صندوقچہ بند کیا احمر لباس سے کہا اے شہنشاہ آپ پوشیدہ طور سے ذوالخرطوم کے پاس جائیے گا کسی پر یہ حال ظاہر نہ ہونے پائے نہین طلسم مین بڑی ہنسی ہوگی سب یہی خیال کرینگے کہ دو شخصون سے بادشاہ طلسم کو اسقدر ڈر معلوم ہوا کہ امداد طلب کرنے کی کوشش کررہا ہی سب کے سامنے بالکل وقعت کم ہوجائیگی کوئی اسقدر ڈر خوف آپ کا نہ کریگا اس بات کو تو کوئی جان نہین سکتا ہی کہ اسوقت طلسم پر کیسا وقت سخت ہی اور کیا غضب ہونے والا ہے اسکو تو وہی لوگ جانتے ہین جو واقف کار اور رازدار طلسم ہین احمر لباس نے جواب دیا کہ مین خود پوشیدہ طور سے جاؤنگا کسی پر یہ حال ظاہر نہ ہونے پائیگا وہ رات اسی گفتگو مین بسر ہوئی صبح کو احمر لباس نے معمولی سامان سفر اپنے ساتھ لیا اور جانب کوہ خونفشان روانہ ہوا اگرچہ راستہ کئی روز کا تھا مگر بزور سحر

ایک دن مین طے کیا اور کوہ خونفشان پر پہونچا یہان اسکو عجب سامان نظر آیا دیکھا ایک دریا ے خون جاری ہی اسکے وسط
مین ایک پہاڑ ہی راستہ کسی طرف نظر نہین آتا اُس خون کے دریا مین نہنگ و دیگر جانوران دریائی ایسے ایسے نظر آتے ہین
جنکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا ہی احمر لباس نے خیال کیا کہ اب مین اس دریا پر کیون کر جاؤن اور پھر اس پہاڑ
پر کیونکر چڑھون جو ذوالخرطوم سے ملاقات ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ سامنے سے ایک ساحر آیا اور دریا مین پھاندنے
کا انتظام کرنے لگا احمر لباس اُس ساحر کے قریب آیا کہا بھائی ایک بات ہماری سُنتو اُس ساحر نے کہا بات تمھاری
کیا سنین ہمین معلوم ہی تم احمر لباس جادو حاکم طلسم حیرت افزا ہو تمھارے طلسم مین سکندر فرخ لقا اور پرویز
سلح پوش آے ہین اُنسے ڈر کر تم بھاگے ہو اور چاہتے ہو کہ ذوالخرطوم جادو تمھاری مدد کرے تو یہ بات
غیر ممکن ہی تھوڑا زمانہ ہوا کہ سواد برہنہ تن ایک ساحر طلسم دارالضیا سے یہان آیا تھا اُسنے بھی ایسی ہی کچھ شکایت کی تھی
نہین معلوم اُسکے پاس کیا چیز تھی کہ اُسکی وجہ سے ذوالخرطوم نے اُسکو بلا لیا اور بہت خاطر کی اُس سے وعدہ بھی کیا ہے
کہ مین وقت پر تیری شرکت کرونگا مگر شرط یہ ہی کہ مجکو میرا افسر بھی اجازت دے دے احمر لباس نے کہا تمکو سب حالت
میری معلوم ہی اگر میری خبر وہان کر دو تو کیا عجب ہی اُنکو میرے حال پر بھی رحم آے اور میری امداد کے واسطے بھی موجود ہو
جائین اُس ساحر نے جواب دیا کہ ہمین اتنی فرصت نہین جو تمھاری اطلاع کرین یہان ٹھہرے رہو جب ہم فرصت
پائینگے پہاڑ پر جائینگے تمھاری اطلاع کر دینگے اور جو کچھ حکم وہانسے ملیگا تمھین سنا دینگے احمر لباس نے زیادہ تقریر
مناسب نہ جانی کہا تمھین اختیار ہی جب چاہے میری اطلاع کرنا مگر دل مین خیال کیا کہ یہان کے ادنے ادنے ساحرون
کو یہ بات حاصل ہی کہ انسان کا دلی منشا بتاتے ہین پھر ذوالخرطوم تو نہین معلوم کیا کیا کر سکتا ہوگا یہ خیال کر کے
احمر لباس بیٹھ گیا وہ ساحر اُسی خون کے دریا مین کود پڑا اور خون پینا شروع کیا بہت دیر تک دریا مین رہا
جب اُسکی طبیعت سیر ہوئی تو دریا سے باہر آیا لباس پہنکر ایک دستک دی اُسی دریا سے ایک مگر نکلا ساحر
اُس پر سوار ہوا مگر نے اُسکو پار اُتارا ساحر پہاڑ پر اسطرح چڑھا کہ احمر لباس دنگ ہو گیا قریب شام وہانسے
واپس آیا کہا اے احمر لباس ذوالخرطوم جادو نے کہا ہی کہ آج تم یہین ٹھہرو اسوقت تو مین جاتا ہون صبح کو جب
یہان آونگا تو تمکو بلا لونگا اگرچہ تمھین رات بھر رہنے کی تکلیف تو ضرور ہوگی کیونکہ کوئی مکان پہاڑ کے باہر نہین ہی مگر
کیا کرون مجبور ہون اسوقت یہان ٹھہر نہین سکتا احمر لباس نے کہا مین رات بھر یہان بسر کرونگا اور صبح کو
جب وہ طلب فرمائینگے تو اُنکی خدمت مین جاؤنگا ساحر اُسکے سامنے سے غائب ہو گیا احمر لباس رات بھر
دریا کے کنارے بیٹھا رہا خوف کے مارے اسکو نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اُسنے دیکھا ایک ساحر عجیب الخلقت
سامنے سے آیا اور احمر لباس سے کہا کہ تمکو ذوالخرطوم جادو نے بلایا ہی جلد ہی چلو احمر لباس نے کہا
بھائی مین کیونکر وہانتک جاؤن اور کیا کرون ساحر نے کہا اسی سحر پر حیرت افزا مین حکومت کرتے ہو اپنا سا
راستہ نظر نہین آتا یہ کہکے اسکو اپنے ایک ہاتھ پر بٹھایا اور سحر کر کے ایک جست کی پہاڑ کے اوپر پہونچ گیا احمر لباس
یہ کمال دیکھ کے دنگ ہو گیا پہاڑ پر پہونچ کے جو اُسنے نگاہ کی خلاف طریقہ ایک میدان وسیع نظر آیا ریگستانی
جنگل پایا احمر لباس نے کہا کیون میان ساحر یہ میدان کیسا ہی ساحر نے کہا تمکو ان باتون کے تحقیق کرنے کی
کیا ضرورت ہی اب تم ذوالخرطوم کے پاس چلو وہی تمکو بتا دینگے یہ باتین کرتا ہوا اسکو ایک دریا کے کنارے
لایا احمر لباس نے دیکھا دریا کا پانی سرخ ہی گھبرا کے پوچھا یہان سرخ دریا بھی بہتا ہی ساحر نے کہا ارے
شراب کا دریا ہی دیکھو وہ سامنے کیا دکھائی دیتا ہی احمر لباس نے جو سامنے نظر اُٹھا کے دیکھا ایک کوہ سیاہ نظر آیا

کہا بھائی کالے پتھر کا پہاڑ ہی ساحر نے کہا تو عجب بیوقوف ہی چشمۂ شراب کو لال پانی کا دریا بتاتا ہی ذوالخرطوم
جادو کو کالے پتھر کا پہاڑ سمجھتا ہی ارے یہ دریائے شراب ہی اور وسط دریا مین ذوالخرطوم جادو بیٹھے ہین تو اُنکو
کالے پتھر کا پہاڑ بتارہا ہی اب تو احمر لباس کے حواس باختہ ہوگئے کہا بھائی یہ وسط دریا ہی جہان وہ سیاہی نظر
آتی ہی ساحر نے کہا ہان یہ وسط دریا ہی احمر لباس نے پوچھا ذوالخرطوم جادو کے ہاتھ پاؤن نظر نہین آتے
ساحر پھر ہنس پڑا کہا ارے یہانسے چالیس پچاس کوس کی راہ ہی نظر کیونکر کام دیگی جب قریب جائیگا ہاتھ
پاؤن منھ آنکھین سب کچھ دکھائی دیگا مین جانتا ہون تجھکو ذرا بھی شعور نہین ہی جو بات کہتا ہی وہ ایسی بیہودہ ہوتی
کہ مجھے ہنسی آجاتی ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک صدائے مہیب ایسی آئی کہ تمام پہاڑ کانپ گیا احمر لباس
بیہوش ہوکے زمین پر گر پڑا ساحر نے اسکو اُٹھایا بڑی دیر کے بعد ہوش و حواس درست ہوئے ساحر نے پوچھا
ارے تیرا یہ کیا حال ہوگیا تھا احمر لباس نے کہا ایک آواز مہیب ایسی آئی تھی کہ مین سمجھا تھا پہاڑ پھٹ جائیگا
اور مین زندہ نہ بچونگا اسی وجہ سے مین بیہوش ہوگیا تھا یہ آواز کیسی تھی ساحر نے کہا اگر یہی حالت ہے تو تو
ذوالخرطوم جادو کے پاس کیونکر جائیگا صورت دیکھکر بھی تیری یہی حالت ہوگی بلکہ کیا عجب ہی مارے
خوف کے تیرا دم نکل جائے احمر لباس نے کہا اس آواز کی کیفیت تو بیان کرو ساحر نے جواب دیا کہ ذوالخرطوم
جادو کی آواز تھی کسی سے کچھ کہا ہوگا احمر لباس نے خیال کیا جسکی آواز ایسی ہی اُسکے قد و قامت کی کیا کیفیت
ہوگی اسی خیال مین احمر لباس راہ طے کرکے قریب پہونچا جو دور سے اسکو پہاڑ معلوم ہوتا تھا اب اسمین صاف طور سے
اسکو اعضا دکھائی دینے لگے معلوم ہوا کہ ایک شخص قوی ہیکل سامنے بیٹھا ہی مثل ہاتھی کے ایک سونڈ سامنے
ہی دانت بھی ہاتھی کے دانتون سے دس گونہ بڑے سامنے دکھائی دیتے ہین احمر لباس اس مہیب صورت
کو دیکھکر گھبرایا ساحر سے پوچھا کیا ذوالخرطوم جادو کی ایک سونڈ بھی ہی اُسنے جواب دیا کہ ایک نہین بلکہ دو
سونڈین ہین اور دو منھ ہین ایک سونڈ آگے ہی ایک پشت پر اور منھ بھی دونون طرف ہین وہ سامنے کی چیزین
بھی دیکھ سکتا ہی اور پشت کی چیزین بھی اُسے معلوم ہوتی ہین اور گفتگو بھی دونون طرف سے کرتا ہی احمر لباس
نے کہا ایسا آدمی آج تک نگاہ سے نہین گذرا ساحر نے جواب دیا کہ یہ کوئی عجائب بات نہین ہی طلسم
نہ فلک مین ایسے ایسے بہت سے دربان ہین جنکے چار چار منھ اور چار چار سونڈین ہین ہر طرف سے
کلام کرتے ہین اور ہر ایک منھ سے کھانا بھی کھاتے ہین یہ گفتگو کرتا ہوا احمر لباس قریب ذوالخرطوم جادو
پہونچا اب جو اُسنے چہرہ پر نگاہ کی چیخ مارکے زمین پر گر پڑا ساحر ذوالخرطوم کی طرف مخاطب ہوا کہا
یہ عجب طرح کا آدمی ہی اسی سحر پر یہ طلسم حیرت افزا کی حکومت کرتا ہوگا اسکے لوگ کب خیال مین
لاتے ہونگے ذوالخرطوم نے گردن ہلائی کہا وہان کے لوگ بھی ایسے ہی ہین جو اسکو بہت بڑا ساحر
جانتے ہین اسکو جلدی ہوشیار کرو کہو مجھسے نہ ڈرے مین اسے نہ کھاؤنگا مین نے خود بلایا ہی ساحر نے
اسکو ہوشیار کیا جب احمر لباس کو غشی سے افاقہ ہوا اب اسنے غور سے نگاہ کی عجیب صورت نظر آئی
دیکھا ایک پتھر کے چبوترے پر ایک پہاڑ نظر آتا ہی ایک سونڈ کئی سو گز کی سامنے لٹک رہی ہی ایک
ویسی ہی پشت پر دکھائی دیتی ہی گرد چبوترے کے شراب کا دریا بھرا ہی سونڈین دونون اُس مین بڑی
ہین شراب کھینچ کھینچکر منھ مین ڈال رہا ہی فیل و شتر صدہا گرد کھڑے ہین جب چاہتا ہی سونڈ بڑھاکے
ایک ہاتھی کو کھینچ لیتا ہی اور بے تکلف منھ مین رکھکر نگل جاتا ہی گرد اور ساحران مہیب صورت طویل القامت

کھڑے ہین احمر لباس نے سلام کیا ذوالخرطوم نے جواب دیکر پوچھا اے احمر لباس ایک غیر ساحر سے اسقدر مجھکو
خوف ہوا کہ میرے پاس آئے تعجب کی بات ہی تم طلسم کے بادشاہ ہو طلسم بھی تمھارا ایسا ہی ہوگا بھلا تم نے کبھی مجھسا
ساحر بھی دیکھا ہی احمر لباس نے کہا مین نے کیا کسی نے نہ دیکھا ہوگا جواب تو دیا مگر ہیبت صدا سے عجب حالت
ہوئی کلیجہ کانپنے لگا قریب تھا پھر غش کھا کے گرے مگر اپنے تئین بہت سنبھالا ذوالخرطوم نے کہا اے احمر لباس
تم خوف نہ کرو مین نے اب آدم خواری بہت کم کردی ہی اسواسطے کہ جب دس بیس ہزار آدمیون کو کھاؤن
تو میرا پیٹ بھرے اسقدر آدمی روز مجھکو کہان نصیب ہون ہان ہمارے افسر اعلیٰ البتہ روز لاکھ ڈیڑھ لاکھ
آدمیون کو کھا جاتے ہین احمر لباس نے کہا کیا آپ پر بھی کوئی افسر ہی ذوالخرطوم نے جواب دیا کہ ہمارے
افسر پر یکے بعد دیگرے دو سو افسر اور ہین اور ہر ایک اپنے ماتحت سے زور و قوت و جسامت و صورت مین
زیادہ ہی احمر لباس نے کہا آپ کے طلسم مین دو سو افسر ہین اور ایسے ایسے صاحبان قدرت ہین ذوالخرطوم
نے کہا صرف اُسی مرحلہ پر دو سو افسر ہین جو سرحد طلسم پر ہی وہانسے خاص طلسم تین ہزار منزل ہی ہم لوگ اصل
طلسم مین تھوڑی ہی جانے پاتے ہین اگر وہان کے ساحر ہم کو دیکھ لین تو فوراً اُٹھا کے کھا جائین ہم لوگ اُنسے
بہت خوف کرتے ہین اگر کبھی ضرورت ہوتی ہی تو افسر اعلیٰ وہان جاتے ہین اور کسی اہلکار طلسم سے ملکر واپس
آتے ہین احمر لباس کو اور زیادہ تعجب ہوا کہ طلسم نہ فلک کے اندر ایسے ایسے لوگ ہین جو ذوالخرطوم
سے ساحر کو نگل جاتے ہین اور ان افسرون کا افسر اعلیٰ بھی وہان بادشاہ طلسم تک نہین جا سکتا ہی نہین معلوم
بادشاہ طلسم کیسا ہی یہ خیال کرکے احمر لباس نے پوچھا بادشاہ طلسم تک آپ لوگون کی رسائی بہت دنون کے
بعد ہوتی ہوگی ذوالخرطوم نے کہا ہم لوگ کیسے ہمارے افسرون کا اعلیٰ افسر بادشاہ کے پاس کیا وزرا کے پاس
بھی نہین جا سکتا نہ ہم لوگون کو اندر طلسم کے جانے کی اجازت ہی بادشاہ طلسم کو ہمنے اپنی عمر مین ایک مرتبہ دیکھا ہی
وہ اپنے والد ماجد کے تخت پر جلوہ فرما ہوے تھے اُسوقت سب ساحران اعلیٰ و ادنیٰ طلسم مین طلب
ہوے تھے تو ہم لوگ بخوف کہین باہر نہین جاتے تھے جہان ہمین جگہ ملگئی تھی وہین بیٹھے رہتے تھے سال بھر
جشن عظیم رہا پھر ہم لوگ رخصت کیے گئے اُس زمانہ سے آج تک اتفاق جانیکا نہین ہوا احمر لباس نے کہا
بادشاہ طلسم کی کیا صورت ہی ذوالخرطوم نے کہا وہ بہت حسین ہین اُنکا قد بھی مثل انسانون کے ہی اور
اُنکے اعضا بھی حسن و صورت مین یکتاے زمانہ شمار کیے جاتے ہین وزیرون مین صرف ایک وزیر ہو
بادشاہ طلسم کا ہم خاندان ہی وہ صورت و حسن مین اُنکے موافق ہی ورنہ اور وزرا بھی ایسے ہین کہ جو ہم
لوگون کو مثل مگس کے تصور کرتے ہین احمر لباس نے کہا بادشاہ کے سب تابع کیونکر ہین جب ایسے
ایسے قوی ہیکل لوگ ہین تو وہ بادشاہ کو کس نظر سے دیکھتے ہون گے ذوالخرطوم نے جواب دیا
اسکی دو وجہ ہین ایک تو بادشاہ خاندان قدرت سے ہین دوسرے اُنکے اختیارات ایسے ہین کہ جس
ساحر کو چاہتے ہین صرف ایک نگہ کے اشارہ سے بیجان کر دیتے ہین اُنسے سب ساحران طلسم ہر وقت
کانپتے رہتے ہین احمر لباس دیر تک یہی باتین کرتا رہا پھر ذکر کیا کہ مین ایک زمانہ مین وہان گیا تھا اور
وہان سے مجکو حکم ملا تھا کہ منارۂ دوازدہ منزل پر جاؤن ذوالخرطوم نے کہا مجکو معلوم ہی ہمارے ہی افسر نے
یہ حکم دیا تھا بادشاہ کو اسکی اطلاع بھی نہین تھی نہ کوئی اور افسر ماہر تھا منارۂ دوازدہ منزل ہمارے
افسر چار چشم ہفتاد دست کا بنایا ہوا ہی اب اگر تم مجھسے مدد طلب کرنے آئے ہو تو مین اپنے افسر سے

کہونگا وہ کوئی فکر کرو ینگے سواد برہنہ تن طلسم دار القضیا سے آیا ہی وہان بھی ایک مسلمان پہونچ گیا ہی اُسنے ایک مرحلہ فتح کرلیا ہی اب وہ عازم طلسم ہی سب لوگون کو ہراس ہی سواد میرے پاس آیا ہی مین نے اسکے واسطے اپنے افسر سے کہا تھا حکم ہوا ہم ایک ساحر کو بھیجدینگے اور اگر مناسب نہ جانینگے تو ایک سحر تیار کرو ینگے سواد اُسکو اپنے ہمراہ لیجاوے وہ سحر سب مسلمانون کو گرفتار کردیگا سواد اسی امید پر یہان پڑا ہی آج تم آئے ہو تمھارے واسطے بھی مین کوشش کرونگا احمر لباس نے ہاتھ باندھ کے کہا اگر میرے واسطے جلد تدبیر ہوجاوے تو بہت مناسب ہی کیونکہ اب میرے دونون طلسم برباد ہوا چاہتے ہین اور ذرا سا سہارا طلسم دار القضیا کا تھا اُسکی نسبت بھی آپ یہ فرماتے ہین کہ وہان بھی مسلمان آگئے ہین اب دل تابان جادو کو اپنی فکر ہوگی وہ میری امداد کیا کرسکینگے اور اگر مناسب تصور فرمایئے تو آپ افسر صاحب کے پاس مجکو لیچلیے مین اُنسے عرض حال کرون اور آپ سفارش کرین ذوالخرطوم نے کہا آج شب کو یہان قیام کرو کل میرے ہمراہ چلنا مین تمھارے واسطے اجازت لونگا اگر افسر کا حکم ہوگا تو کل تمکو لیجاؤنگا اور اگر اُنکے خلاف ہوا تو مجبور رہون جو کچھ وہ فرمائینگے وہ جواب تمھین دونگا احمر لباس خاموش رہا جب شام ہوئی تو ذوالخرطوم زمین مین پاؤن مار کے غرق ہوگیا احمر لباس وہین رہا رات بھر اُسنے خوف کے مارے جاگ کے صبح کی تھوڑا دن بھی نہ چڑھنے پایا تھا کہ ذوالخرطوم جادو آگیا احمر لباس نے سلام کیا ذوالخرطوم نے کہا مین نے تمھارے واسطے اپنے افسر سے کہا اُنھون نے جواب دیا کہ یہان آنے کی ضرورت نہین وہ ہمارا ایک خط لیکر دراز دست آدم خوار کے پاس جاوے دراز دست اُسکے ساتھ جائیگا اور سب دشمنون کو نگل لیگا احمر لباس نے منظور کیا ذوالخرطوم نے وہ خط اسکو دیکر ایک ساحر کیطرف اشارہ کیا کہ احمر لباس کو دراز دست آدم خوار کے پاس پہونچا دو ساحر نے احمر لباس کو اپنے کاندھے پر بٹھایا اور سحر کرکے وہانسے روانہ ہوا تھوڑی دیر مین یہ ساحر ایک جنگل مین پہونچا اور آواز دی دراز دست جادو تمھارے پاس چہار چشم ہفتاد دست نے ایک آدمی کو بھیجا ہی جلدی آؤ اور اسکو لیجاؤ احمر لباس نے دیکھا کہ ایک ساحر فیل مست کی طرح چنگھارتا ہوا صحرا سے نکلا اور ساحر کے قریب آکر کہا کہ مین اسے کھا جاؤن ساحر نے کہا ارے نہین یہ خط لایا ہی دراز دست نے ہاتھ بڑھایا احمر لباس نے خط دیا دراز دست نے پڑھا کہا غضب ہوا تھا اگر مین اسوقت تجکو کھاجاتا تو چار چشم ہفتاد دست مجپر بہت خفا ہوتے خیر اب مین تیرے ہمراہ چلتا ہون مگر میری بھوک کا سامان رکھنا ایسا نہ ہو کہ مجھپر فاقے گذرنا اگر مین چار یا پانچ سو آدمی روزمرہ میرے کھانیکو فراہم کرنا اگر اس سے کم ہونگے تو تجکو کھاجاؤنگا اور تیرے خاندان بھر کو نہ چھوڑونگا احمر لباس نے کہا کہ یہ شرط بہت ٹیڑھی ہی اگر مین اسکو لیجاؤن اور آدمی ممکن نہ ہون تو یہ مجکو اور میرے خاندان بھر کو کھا جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے اسکے واسطے دس بیس لاکھ آدمی جمع کرلون پھر اسکو یہانسے لیجاؤن اور ابھی سے لیجانا حماقت ہی کیونکہ ابھی سکندر کا بھی پتہ نہین ہی اور پرویز بھی مفقود الخبر ہی اب یہانسے جاکر مین ذخیرہ بسر کا کھولونگا اور دریافت کرونگا جب سکندر کی آمد کا زمانہ ہوگا اُسوقت دراز دست آدم خوار کو یہانسے لیجاؤنگا یہ جاتے جاتے سب کو کھا جائیگا یہ سوچ کے اسنے کہا اے دراز دست مین ابھی تمکو لینے نہین آیا ہون صرف یہ خط دینے آیا تھا اب جب تمھاری ضرورت ہوگی اُسوقت مین یہان آؤنگا تم میرے ہمراہ چلنا جب تک مین تمھارے واسطے وہان آدمی بھی جمع کرلونگا دراز دست نے کہا اب تجکو اختیار ہی مجکو اپنے افسر کا حکم ہر حال مین بجالانا ہی احمر لباس نے کہا مین اب جاتا ہون جب ضرورت ہوگی تمکو لیجاؤنگا یہ کہکے ساحر سے کہا کہ مین

جس تخت پر بیٹھ کے آیا تھا وہ کوہ خونفشان پر چھوڑ دیا ہی اب پھر وہان جاؤنگا جب تخت مجکو مل جائیگا تو بیٹھ کر حیرت افزا کی طرف روانہ ہونگا دراز دست نے کہا اگر تجکو کچھ کام ہو تو وہان جا ورنہ کیون اتنی تکلیف اُٹھا ہم یہین تجکو تخت منگائے دیتے ہین ابھی اُٹھائے دیتے ہین یہ کہکے اسنے ایک ہاتھ بڑھایا احمر لباس نے دیکھا ہاتھ بڑھتا جاتا ہی تھوڑی دیر کے بعد اسنے ہاتھ جو کھینچا تخت سامنے رکھدیا احمر لباس سے کہا اب سوار ہو کر چلا جا جب یہان آنا تو میرے واسطے ادو تین سو آدمی لیتا آنا مین اُنکو کھا کر تیرے ہمراہ چلونگا اور جسکو تو کہدیگا فوراً اُٹھا جاؤنگا احمر لباس تخت پر سوار ہوا سحر سے تخت کو اونچا کیا اپنے طلسم کیطرف روانہ ہوا دو دن مین وہ راستہ طی کر گے حیرت افزا مین پہونچا یہان شمشاد جواہر پوش اسکی منتظر تھی احمر لباس جو سامنے گیا شمشاد نے کہا اے شہنشاہ آپ نے بہت عرصہ کیا کیا آپ کو بادشاہ طلسم نے روک لیا تھا یا ملاقات مین عرصہ ہوا ذوالخرطوم جادو نے شاید آپ کو بادشاہ کے پاس بھیجا ہوگا وہین اسقدر دیر ہوئی احمر لباس نے کہا اے ملکہ بھلا اتنی میری مجال کہان تھی کہ مین بادشاہ طلسم نہ فلک کے پاس جاتا اور اُنسے ملاقات ہوتی ادنی ادنی ساحر وہان کے ایسے ہین جنکو کوئی دیکھکر زندہ نہین رہ سکتا اسقدر صورتین اُنکی مہیب ہین اور ایسے طریقے ہین کہ سامنے جانے سے زہرہ آب ہوتا ہی ذوالخرطوم افسر نہین ایک سپاہی ہی وہ بھی خاص طلسم کا نہین سرحد طلسم پر چند لوگ رہتے ہین اُنمین کا ایک ادنی ملازم ہی اور کل حالات اسنے وہان کے بیان کیے دراز دست آدم خوار کی کیفیت بیان کر دی پھر کہا کہ اب مین ذخیرۂ اسرار کو اسوقت کھولتا ہون اور تحقیق کرتا ہون کہ سکندر کب تک حملہ آور ہوگا جب اُسکے آنیکا زمانہ ہوگا اُسوقت دراز دست کو لے آؤنگا ابھی اُسکے واسطے لاکھون آدمی فراہم کرنا ہین ورنہ وہ مجکو کھا جائیگا ملکہ شمشاد یہ تقریر سنتی رہی جب دیر ہوئی تو یہ ذخیرۂ اسرار یعنی صندوقچہ اُٹھا کے لائی اور اسنے تصویر سامری کو نکالا اُس سے پوچھا اے تصویر اب ہمکو یہ بتا کہ کب تک سکندر ہمارے طلسم مین آئیگا اور پرویز کب تک طلسم معدن آفات مین جائیگا تصویر نے کہا اے شمشاد سکندر کے آنے مین ابھی ایک ماہ کا عرصہ ہی مگر پرویز سلح پوش اسی تلاش مین پھر رہا ہی کہ پہلے مین سامان درست کر لون تو پھر طلسم پر حملہ کرون شمشاد نے کہا اے تصویر سامری دونون شخصون کی آمد کے لیے دن تاریخ مقرر کر دے تصویر نے ایک ایک دن بتایا ملکہ نے احمر لباس سے کہا احمر لباس نے صندوقچہ بند کرایا پھر شمشاد سے کہا کہ جب سے مین نے ملکہ اور حکیم اور رنگ وغیرہ کو جانب طلسم دار الضیا روانہ کیا ان لوگون کی خبر نہین معلوم ہوئی نہ اورنگ تاجدار پلٹ کے آیا نہ کوئی جواب میرے خط کا لایا آج دل تابان جادو کو بھی بڑی فکر ہی مسلمان لوگ وہان بھی پہونچے ہین سواد برہنہ تن مدد طلب کرنے ذوالخرطوم کے پاس گیا ہی چہار چشم ہفتاد دست نے اُس سے وعدہ بھی کیا ہی کہ بروقت ضرور سحر تیار کر دینگے مجکو کمال ملال ہی کہ ایک عین میرا ایسے وقت مین مبتلائے آفت ہو گیا ہی جب کہ مین اُس سے اعانت طلب کرنے والا تھا مین اب خود طلسم دار الضیا کی طرف روانہ ہوتا ہون اور دل تابان جادو سے یہ سب واقعات بیان کرتا ہون اب بھی اسقدر قدرت ہمکو حاصل ہی کہ اگر ملکہ مسلمانون کو تباہ کرنا چاہینگے تو آسانی سے مسلمانون کا زور کم کر دینگے اور اگر اپنے مین قوت نہ دیکھی تو اسوقت مین جو جو فکرین کرنی ہین اُنسے کام لینگے شمشاد جواہر پوش نے جواب دیا کہ آپ اسقدر کوشش خود کیون کیجیے جب ذوالخرطوم جادو نے

ایک صورت اور پیدا کر دی ہی تو اب مقابلہ کرنے کی اور طلسم کے لشکر سے کام لینے کی کیا ضرورت ہی احمر لباس نے کہا اب یہ سب باتین دل تابان جادو کے سامنے تجویز ہو جائنگی جیسا وہ کہینگے ویسا کیا جائیگا آجکی رات مین یہان رہونگا اور صبح ہوتے ہی طلسم دار الضیا کی راہ لونگا اور زنگ تاجدار کی بھی خبر نہین معلوم ہوئی اُنسے بھی ملنا ہی اور ملکہ تنویر کی حالت بھی دیکھنا ہی حکیم نیرنگ سے بھی شکایت کرنا ہی وہ رات احمر لباس جادو نے اسی تذکرہ مین بسر کی صبح کو سامان سفر درست کیا ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ ہم طلسم دار الضیا مین جاتے ہین بہت جلد سب سامان درست کرو ہم جاتے ہین بہت جلد طلسم مین پہونچین ملازمین حکم پاکر اُسیوقت مصروف انتظام ہوئے تھوڑی دیر مین سب سامان درست ہوا اور احمر لباس جادو نے طرف طلسم دار الضیا کے سفر کیا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کچھ کیفیت شاہزادہ سکندر کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب شاہزادہ جہاز پر بیٹھکر تلاش سرداران اسلام روانہ ہوا تو دو روز تک جہاز موافق ہوا پاکے بہت اچھی طرح راہ طی کرتا رہا تیسرے روز دفعۃً ایک ابر جانب مشرق سے اُٹھا اور ہوائے تند و تیز چلنے لگی ناخدا اُسیوقت سے منتشر ہو گیا انتظام مین مصروف ہوا ہوا کے تھپیڑے دریا کے پانی کو تہلکے مین ڈالنے لگے جہاز کی حالت نوع دگر ہونے لگی جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب مصروف دعا ہوئے عجب آفت بپا ہو گئی ناخدا نے بہت کوشش کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی ہوا کے تیز تھپیڑون سے پانی کی بڑی بڑی موجون نے جہاز کو شدید نقصان پہونچایا اجزا ٹوٹے پیندا جہاز کا پھٹ گیا جو لوگ سوار تھے غرق دریا ہوئے ایک تختہ مسلم علیحدہ ہو گیا اُس پر شاہزادہ سکندر رہ گئے ہوائے تیز نے اسقدر صدمہ پہونچایا تھا کہ شاہزادہ بیہوش ہو گیا تھا مگر حیات باقی تھی اُسی تختے پر بہتے بہتے دوسرے روز قریب ساحل پہونچکر تختہ ٹھہر گیا شاہزادہ کو بھی ہوش آیا اپنے کو اس حالت مین پایا اُٹھکر بمشکل قریب ایک درخت کے پہونچا فرط ضعف سے بیٹھا نہ گیا بستر خاک پر شاہزادہ لیٹ رہا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ سامنے سے گرد اُڑی سکندر اُسطرف مخاطب ہوے جب وہ آئنہ گرد شگافتہ ہوا سکندر نے دیکھا ایک لشکر بیشمار سامنے سے آتا ہی شاہزادہ بمشکل تمام اُٹھ کے بیٹھ گیا وہ لشکر قریب آیا سکندر نے دیکھا آگے آگے ایک جوان رعنا دریائے آہن مین غوطہ زن سلاح آراستہ کیے ہوے گھوڑے کو چھیڑتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین فوج بیشمار تب اُس میدان مین پہونچ کے ٹھہرے جوان کی نگاہ سکندر نامدار پر پڑی گھوڑا بڑھا کے قریب آیا کہا اے جوان تو کون ہی اور اس بیسر و سامانی سے یہان کیون بیٹھا ہے سکندر نے جواب دیا کہ اگر کچھ حال میرا دریافت کرتا ہی تو گھوڑے سے نیچے آ میرے پاس بیٹھ جا مین تجکو اپنے حال سے آگاہ کرون جوان گھوڑے سے نیچے اترا شاہزادہ کے پاس آکر بیٹھا کہا مجکو آپ کی صورت سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ ضرور کسی ملک کے شاہزادہ والا جاہ ہین نہین معلوم کیونکر مبتلائے مصیبت ہوکر اسطرف آئے ہین اور کیون یہان اس بیسر و سامانی سے بیٹھے ہین آپ میری بارگاہ مین تشریف لیچلیے وہان کل کیفیت اپنی بیان فرمایئے گا سکندر نامدار نے انکار کیا مگر اُس جوان نے نہ مانا اپنے ہمراہ سکندر کو بارگاہ مین لایا راحت سے بٹھایا کہا اب اپنا حال بیان کیجیے سکندر نامدار نے سب کیفیت بیان کی منارہ دوازدہ منزل کی حالت سنکر وہ جوان کھڑا ہو گیا ہاتھ باندھ کے عرض کی اے شہریار منزل یازدہم پر مین اسیر تھا آپ نے مجکو نہ پہچانا اور منزل دوازدہم سے جو باز نکلا تھا وہ دیکھیے سامنے موجود ہی اب جو سکندر نے

نگاہ کی تو پہچانا اور باز کو بھی سامنے دیکھا جوان نے عرض کی ای شہریار پرویز سلح پوش میرا نام ہی اور یہ باز سفید میرا اعتین ہی میرے والد نامدار نے بزور سحر اسکو بنایا ہی جب تک اسکو کوئی قابو مین نہ کرے مجھسے مقابلہ نہین کرسکتا احمر لباس جادو نے میری بہن کو اسیر کرلیا ہی اور اسکا سحر قابو مین کرکے چاہتا ہی کہ اُسکے ساتھ اپنی شادی کرے وہ نامنظور کرتی ہی مین یہ خیال کرکے اپنے طلسم سے چلا تھا کہ لڑکر اُسکے طلسم کو توڑون اور اپنی بہن کو لے آؤن مگر اُسنے میری آمد کی خبر سنکر طلسم نہ فلک سے مدد طلب کی اور مجکو اسیر کرادیا اب آپ کی بدولت مجکو رہائی ملی ہی بہت جلد اسکو تباہ کرونگا سکندر نامدار نے فرمایا ای پرویز ہمکو اپنے سردارون کا پتہ لگانا ہی اگر وہ لوگ ہم کو مل جائینگے تو ہم بھی تمہاری امداد کو موجود ہین ہمین بھی احمر لباس سے مقابلہ کرنا ضرور ہی پرویز نے عرض کی ای شہریار آپ خاطر جمع رکھین میرے ساتھ تشریف لیچلیین مین سب کو قتل کرونگا ایک میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچے گا پھر آپ کے لشکر کا بھی پتہ لگادونگا سب کو آپ سے ملا دونگا آپ کیون اسقدر زحمت گوارا فرمائین مین ان لوگون کے زیر کرنے مین کم نہین ہون سکندر نے فرمایا ای پرویز تمہارا کہنا صحیح ہی مگر مجکو پہلے اُن لوگونکا پتہ لگانا ہی مین چاہتا ہون کہ خود طلسم حیرت افزا مین جاؤن اور احمر لباس کو زیر کرون اگر اُس نے اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کرکے جو منشاے دلی میرا ہی اُسکو حاصل کرون پرویز نے عرض کی ای شہریار آپ فرماتے ہین شہر اسراریہ تک جانا ہی اور وہان سردارون کا پتہ لگانا ہی بہت مناسب ہے طلسم حیرت افزا کی بھی وہی راہ ہی اُسطرف تشریف لیچلیے اگر سردارون کا پتہ وہان معلوم ہوا تو مناسب ہی ورنہ اُدھر ہی سے طلسم مین پہونچکر جنگ شروع کیجیے جبتک میرے یہانسے اور لشکر آئیگا مین ہزار تدبیرین کرکے آپکے لشکر کا پتہ لگادونگا شاہزادہ نے اس راے کو پسند فرمایا دو روز اُسی جگہ قیام کیا تیسرے دن سکندر نامدار نے مع پرویز سلح پوش اور جملہ لشکر کے وہانسے شہر اسراریہ کی طرف کوچ کیا دس دن کے بعد داخل شہر ہوے وہان سردارون کا پتہ لگایا معلوم ہوا ضرور وہ لوگ یہان آئے مگر کوہ خداپرستان کی طرف جاکر پھر جانب طلسم حیرت افزا اپنے آقا کی تلاش مین روانہ ہوے سکندر نامدار نے جو یہ خبر سنی پرویز سے فرمایا کہ اب سب سردار حیرت افزا مین پہونچین گے مناسب ہے کہ یہان قیام نہ کرین اور بقصد جنگ حیرت افزا کی جانب روانہ ہون پرویز نے شاہزادہ کا کہنا قبول کیا اور دوسرے روز مع سب لشکر ہمراہ لیکر سکندر نامدار نے بقصد جنگ جانب طلسم حیرت افزا کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

داستان جلالت عنوان روانہ ہونا آصف انجم طلعت کا لشکر اسلام سے طرف طلسم نہ طاق کے مع اپنے سرداران نامی کے اور پہونچنا بیرالعجائب پر اور قیام کرنا اُس جگہ اور غائب ہوجانا لشکر کے گھوڑون کا رات بھر مین صبح کو سب کا پریشان ہونا پھر پتہ ملنا طلسم بیرالعجائب کا اور سب کا پیادہ اُسطرف روانہ ہونا اور باقی حالات متعلق داستان ہذا۔ ساقی نامہ

اے ساقی ماہوش سمن بر | دے آج مجھے وہ مے کا ساغر | ہو جس سے سرور مجکو حاصل

بشاش ہو ہر طرح مرا دل
برسون سے ہون مبتلائے آلام
سامان خوشی ابھی بہم ہو
گر ہو گیا مطمئن مرا دل
خوش وقت دیکھے جسکو ہو زمانہ
کچھ عشق کی داستان لکھون گا
پڑھنے سے ہر اک کا شاد ہو دل

احسان تیرا یہ ہوگا ساقی
مدت سے چھٹا ہوا ہے آرام
دنیا کے غم و ملال ہون دور
تصنیف پہ طبع ہو گی مائل
کچھ حال عوغا کرونگا تحریر
اور حال دل طپان لکھونگا

کچھ فکر رہے نہ مجھکو باقی
اسوقت اگر ترا کرم ہو
دل ہو مرا شاد اور مسرور
دلچسپ لکھونگا وہ فسانہ
دکھلاؤنگا معرکہ کی تصویر
تا لطف ہو ناظرین کو حاصل

شناوران بحر مضامین شجاعت و غواصان لجہ کو الف جلالت نے دُر مدعا کو رشتۂ تقریر مین یون مسلسل کیا ہی کہ شیر بیشۂ ہیجا و ہژبر میدان وغا یعنی آصف انجم طلعت نے طلسم نہ طاق کا عزم فرمایا تو اپنے سرداران نامی و گرامی کو ہمراہ لیکر مع شہروان بن عمرو عیار طرار کے سفر کیا دس روز تک کوچ و مقام کرتے ہوے گیارھوین دن ایک صحراے ہولناک مین پہونچے دن مطلق باقی نہ تھا آصف نامدار نے سردارون سے کہا کہ آج کی رات اسی صحرا مین بسر کرو صبح کو یہانسے چلینگے سب نے عرض کیا اے شہریار یہ صحرا قابل ٹھہرنے کے نہین نہ یہان کسی طرح راحت نصیب ہو گی نہ شب کو نیند آئیگی جانوران صحرائی عجیب عجیب صورت کے دکھائی دیتے ہین اسقدر غل مچاتے ہین کہ حضور سماعت فرما رہے ہین پانی کہین کوسون نظر نہین آتا ایک چشمہ شور کا پتہ تھوڑی دور پر چلتا ہی وہانسے کچھ پانی اس وقت آئیگا وہی صرف کیا جائیگا مناسب یہ ہی کہ تھوڑی دیر یہان ٹھہریے پھر آگے بڑھنے کا عزم کیجیے آج شب بھر راہ طے کرینگے اور صبح ہونے تک اس وادی پُر وحشت سے نکل چلینگے شاہزادہ نے فرمایا آج دن بھر بہت تکلیف اُٹھائی ہی گھوڑے بہت مضمحل ہین اگر ان سے اسوقت بھی محنت لی جائیگی تو بہت سے جانور ضائع ہو جائینگے اور آدمی بھی نہایت پریشان ہون گے اس سے مناسب یہ ہی کہ جسطرح بن پڑے آج کی رات اس جگہ بسر کرو صبح کو اٹھکر یہانسے روانہ ہون گے یہ زحمت آسان ہی اور رہروی کی تکلیف بہت بڑی ہی سب نے شاہزادہ کے حکم کی تعمیل کی بارگاہین اُسیوقت آراستہ ہوئین شاہزادہ اپنی بارگاہ مین گیا اور سب سرداران نامی و گرامی اپنی اپنی بارگاہون مین گئے کیونکہ دن بھر بہت پریشانی اُٹھائی تھی تھوڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا جب شب ختم ہوئی سب کی آنکھ کھلی کوچ کی تیاری مین مصروف ہوے کہ اصطبل کے ملازمین گھبرائے ہوے سردارون کے پاس آئے کہا ایک عجیب بات ہے اصطبل مین کوئی گھوڑا نہین معلوم ہوتا ہی سب کسی جانب چلے گئے مگر نشان سم کسی طرف نظر نہین آتے ہمنے بہت فکر و کوشش کی مگر پتہ نہین چلا سردارون نے جو یہ خبر پائی سب نے بارگاہ آصف انجم طلعت کی راہ لی حاضر بارگاہ ہو کر سب نے شاہزادہ کو سلام کیا عرض کی اے شہریار اصطبل سے گھوڑے غائب ہو گئے سائیسون نے بہت کچھ فکر و کوشش کی چارون طرف تلاش کیا مگر کہین نقش سم تک نظر نہین آتا کہ اُسکے سہارے کسی طرف جائین اور انکا پتہ لگائین یہ سنکر شاہزادہ کو بھی کمال تعجب ہوا فرمایا کچھ لوگ دور دور جائین اور گھوڑون کا پتہ لگائین یہ سنکر سردارون نے

کچھ لشکر کے لوگ تلاش کے لیے بھیجے اور جلد سائیس بھی چار جانب روانہ ہوے ہرایک جانب سے باختہ حواس ہرایک واپس آیا سب نے یہی کہا کہ دن بھر رہ روی کی مگر گھوڑون کا پتہ نہ ملا اب جو حکم ہو وہ بجا لائین شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ تعجب کی بات ہی یہان بعض بعض مسافر بھی نظر آتے ہین اُنسے کچھ حالات یہان کے دریافت کرو شاید وہ آگاہی رکھتے ہون اور کچھ بیان کرین یا یہانسے قریب کوئی آبادی ہو وہان جاؤ اور گھوڑون کا پتہ لگاؤ یقین ہی ضرور کچھ کیفیت معلوم ہو جائیگی یہ ایسی بات ہی کہ پوشیدہ نہ رہیگی یہ حکم پاکر نہروان بن عمرو اور دیگر سرداران نامی ہرچہار جانب روانہ ہوے مگر نہروان نے لشکر سے نکلتے ہی دیکھا دو چار آدمی ایک جانب جاتے ہیں نہروان اُنکے قریب آیا کہا کیون جناب آپ کس طرف جائینگے اُن لوگون نے جواب دیا ہم یہان سے دس کوس پر ایک قریہ ہی وہان جاکر ٹھہرینگے نہروان نے کہا آپ لوگون کو کچھ یہان کے حال سے بھی آگاہی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم یہانکے حال سے کم باہر ہین جو کچھ اس ٹھکانے کے متعلق تمکو دریافت کرنا ہی تو تھوڑی زحمت گوارا کرو اور یہانسے پانچ کوس پر ایک بستی ہی وہان چلے جاؤ سب کیفیت معلوم ہو جائیگی نہروان نے کل پتہ دریافت کرلیا اور اُن لوگون سے رخصت ہوکر اُسی بستی کی جانب روانہ ہوا بہت جلد راستہ طی کرکے بستی مین پہونچا دیکھا مثل گاؤن کے تھوڑی سی آبادی ہی کچھ لوگ مصروف کشتکاری کر رہے ہین بعض لوگ اپنے اپنے مکانون مین بیٹھے ہوے دوسرے کامون مین مصروف ہین نہروان ایک عمارت وسیع دیکھکر ٹھہر گیا لوگون سے دریافت کیا یہ کس کا مکان ہی سب نے کہا یہان اس گاؤن کا مالک رہتا ہے نہروان نے کہا اگر مین اُنسے ملنا چاہون تو کیونکر مل سکتا ہون سب نے کہا عام اجازت ہی جس کسی کے مزاج مین آئے بخوف اندر جائے اُنسے ملاقات ہو گی کسی کی ممانعت نہین ہی نہروان اُس مکان کے اندر آیا دیکھا مکان بہت آراستہ ہی سامنے مسند پر ایک نوجوان لباس پر تکلف پہنے بیٹھا ہی نہروان نے قریب پہونچکر سلام کیا اُس نوجوان نے جواب سلام دیکر بیٹھنے کا اشارہ کیا نہروان بیٹھ گیا نوجوان نے کہا اے شخص تو کہان کا رہنے والا ہی اور یہان کیونکر آنا ہوا آج تک میری نگاہ سے اس وضع کا انسان نہین گذرا عجیب طرح کا لباس ہی کچھ اپنے شہر کی کیفیت بیان کر نہروان نے کہا اگر مین اپنے حواس مین ہوتا تو شہر کی کیفیت بے دریافت کیے کہہ دیتا مگر اب آپ اپنے شہر کی کیفیت بیان فرمایئے اتنی عمر مین نے سیاحی مین بسر کی مگر آج تک مین نے ایسا شہر اور ایسا صحرا نہین دیکھا اُس جوان نے کہا خیر تو ہی کیا تجکو قزاقون نے کچھ تکلیف پہونچائی یا کوئی اور مصیبت پیش آئی کچھ حال تو بیان کر نہروان نے کل کیفیت لشکر کے اُترنے کی اور گھوڑون کے گم ہو جانے کی بیان کی نوجوان نے کہا اے شخص اگر مین اسکی کیفیت بیان بھی کردون تو کیا فائدہ ہوگا اب گھوڑون کا ملنا دشوار ہی تمھارے آقاے نامدار کے واسطے مین سواری کا بندوبست کیے دیتا ہون تم یہانسے دو تین گھوڑے لیجاؤ جب کسی آباد شہر مین پہونچنا گھوڑے خرید کرلینا نہروان نے کہا اسکی ضرورت نہین آپ کیفیت بیان کیجیے پھر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اُس نوجوان نے کہا وہ صحرا جہان شب کو تم نے قیام کیا وہ سب سحر سے مملو ہی وہانسے جانب شمال ایک میدان ہی

اور وسط میدان مین ایک بہت بڑا کنوان ہی اُسکو بیر العجائب کہتے ہین طلسم بیر العجائب کی وہی راہ ہے وہان بہت سے ساحر رہتے ہین اگر کبھی کوئی قافلہ اُسطرف آ نکلتا ہی تو سب ساحر اسی طرح اُسکو نقصان پہونچاتے ہین جو نقد جنس ہوتا ہی اسطرح غائب کر دیتے ہین کہ اصلا کسی کو خبر نہین ہوتی اُنکا کوئی پتہ لگا نہین سکتا کنوئین کے اندر جا نہین سکتا نہروان نے کہا آپ کو یہ معلوم ہی طلسم بیر العجائب کا کون بادشاہ ہی راستہ اُسکا کسطرف سے آسان ہی نوجوان نے جواب دیا کہ اے شخص اِس پتہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہی اگر وہان جانیکا ارادہ کریگا تو ہرگز پہونچ نہ سکے گا نہروان نے کہا جسطرح بن پڑیگا وہانتک جاؤنگا بادشاہ طلسم سے فریاد کرونگا اگر اُنھون نے میرے کہنے کی سماعت نہ کی تو مجبور ہو کے واپس آؤنگا نوجوان نے کہا یہ سب خیال خام ہے مین نام بتائے دیتا ہون سرہنگ شعلہ نفس بادشاہ کا نام ہی اور آسان راستہ اِس طلسم کا وادی سیلاب سے ہی مگر وہان تک تمھارا پیادہ جانا بہت دشوار ہی پھر رات کو کہین ٹھہرنیکا مقام ملتا نہین دریا کے کنارے کنارے راستہ ہی ہر رات کو دریا کا پانی کوسون بڑھ جاتا ہی مسافرون کو سخت نقصان پہونچاتا ہی جو لوگ ناواقف ہوتے ہین غرق ہو جاتے ہین اگر تم جانا رات کو کہین نہ ٹھہرنا درخت پر قیام کرنا ورنہ سیلاب تمکو نقصان پہونچائیگا بہا لیجائیگا اور جب بادشاہ کے پاس پہونچنا تو پہلے سجدہ کرنا پھر عرض حال کرنا اگر تمھارے گھوڑے نہ ملینگے تو بھی بادشاہ تمکو اپنے اصطبل سے گھوڑے منگا دیگا علاوہ اِسکے اور بھی خاطر و تواضع تمھاری ایسی کی جائیگی کہ تم ہمیشہ یاد رکھوگے مگر یہ راز زبان پر نہ لانا اور میرا نام کسی کو نہ بتانا مجھکو تمھاری حالت پر رحم آیا اِسوجہ سے راستہ بتا دیا اب تمھین اختیار ہی نہروان نے اور کیفیتین بھی وہان کی دریافت کین راستہ بہت اچھی طرح دریافت کر لیا وہانسے نہروان رخصت ہو کر اپنے لشکر مین آیا شاہزادہ آصف انجم طلعت نے فرمایا ای نہروان تم نے کیا پتہ لگایا گھوڑے کہان ہین نہروان نے عرض کی ای شہریار آپ مطمئن رہین گھوڑے ضرور ملین گے مگر کوشش بلیغ کی ضرورت ہی شاہزادہ نے فرمایا کچھ حال بیان کرو نہروان نے سب حالت عرض کی شاہزادہ کو بہت غصہ آیا فرمایا یہان کے ساحر بڑے مکار ہین مین ابھی اِس کنوئین مین کود کر اُن سب کو زیر تیغ کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا نہروان نے عرض کی ای شہریار اِس کام مین جلدی نہ کیجیے سمجھ اور عقل سے کام لیجیے اگر آپ اِسوقت کنوئین مین تشریف لیجائینگے سردار آپ کو تنہا نہ چھوڑینگے وہان ساحران مکار موجود ہین ہم راہ سے واقف نہین کیا معلوم کیا بات پیش آئے اور کیا واقعہ گذرے اِس سے مناسب یہ ہی کہ وادی سیلاب کی راہ سے تشریف لیچلیے اور طلسم کے اندر پہونچ کے حملہ کیجیے اُسطرف سے چلنا مناسب وقت ہی آیندہ جو مزاج مبارک مین آئے ہم سب لوگ یہان موجود ہین شاہزادے نے بھی اِس رائے کو پسند فرمایا اُس روز وہین قیام کیا دوسرے روز پیادہ پا سفر کیا شام تک رہروی کر کے ایک میدان مین پہونچے نہروان نے عرض کی ای شہریار زمین پر قیام کرنا بُرا ہی رات کو دریا کا پانی بڑھتا ہے اُس سے خوف ہلاکت ہی آپ رات درختون پر بسر کیجیے صبح کو پھر کوچ کیجیے گا شاہزادہ نے

مجبوری اِس امر کو گوارا کیا درختون پر مچان باندھے گئے سب سردار وہان بیٹھکر دم لینے لگے تھوڑی دیر مین پانی بڑھنا شروع ہوا سب نے دیکھا پانی بہت اونچا دریا سے بڑھکے آیا دور تک نکل گیا جب تھوڑی رات باقی رہی پانی گھٹنا شروع ہوا صبح تک زمین نکل آئی سب لوگ اُن درختون سے نیچے اُترے آگے روانہ ہوے اُس روز بھی دن بھر سفر کرکے رات اُسیطرح بسر کی صبح کو پھر آگے بڑھے اِسی طرح دس دن کوچ و مقام کرتے ہوے گیارھوین روز قریب ایک پہاڑ کے پہونچے پہاڑ پر عجیب کیفیت نظر آئی دور سے فضا اچھی معلوم ہوئی شاہزادہ نے فرمایا آج اِس پہاڑ پر قیام کرو راحت ملیگی پانی کا خوف بھی نہ ہوگا شب بھر راحت سے بسر ہوگی صبح کو آگے چلینگے دن بہت تھا سب سردار مع شاہزادہ کے قریب کوہ پہونچے راستہ تلاش کرکے پہاڑ پر چڑھے آصف انجم طلعت نے جو ایک جانب نگاہ کی دیکھا ایک حجرہ سیاہ پتھر کا بنا ہی حجرے کے آگے کچھ لوگ اسلامی لباس پہنے ہوے بیٹھے ہین شاہزادہ سردارون کی طرف مخاطب ہوا فرمایا دیکھو سامنے کون لوگ بیٹھے ہوے نظر آتے ہین سب نے اُس جانب دیکھکر عرض کی اے شہریار قاعدہ سے یہ لوگ اہل اسلام معلوم ہوتے ہین نہروان سب سے علحدہ ہوکر وہان پہونچا جو لوگ بیٹھے ہوے تھے اُنکے قریب پہونچکر سلام کیا سب نے جواب سلام دیکر کہا آپ یہانتک کیونکر آئے کچھ کیفیت اپنی اور اپنے ہمراہیون کی بیان کیجیے نہروان نے جواب دیا کہ ہم سب حال بیان کردینگے آپ لوگ یہ فرمایئن کہ یہ کون مقام ہی اور آپ لوگ یہان کیون رہتے ہین اُن لوگون نے کہا یہان روشنضمیر وحدت پرست کا مزار ہی ہم لوگ اُنکے شاگرد ہین جب وہ حیات تھے اُنکی خدمت کا شرف حاصل کرتے تھے اب مزار اُستاد پر جاروب کشی کرتے ہین نہروان نے کہا روشنضمیر وحدت پرست کون بزرگ تھے کچھ اُنکی تعریف کرو اُن لوگون نے جواب دیا آپ بھی مسلمان ہین اور آپ کے ہمراہ اور جو لوگ ہین وہ بھی سب مسلمان معلوم ہوتے ہین آپ لوگون نے تکلیف سفر بہت اُٹھائی ہی سب کو یہان بلا کے لایئے میدان بہت وسیع ہی خیمے وغیرہ آپ کے ہمراہ ہین پہلے سب حضرات راحت سے بیٹھ لین تو پھر ہم لوگ آپ کی کیفیت سنین اور اپنی حالت بیان کرین اب اگر آپ لوگ یہان آگئے ہین تو دو چار روز قیام کیجیے اور ہم فقیرون کی دعوت قبول فرمایئے نہروان اُسیوقت واپس ہوکر شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی اے شہریار یہ لوگ مسلمان ہین اور یہان مزار روشنضمیر وحدت پرست پر مجاوری کرتے ہین اِسوقت سب لوگ ہم کو دیکھکر بہت خوش ہوے آپکے مشتاق ہین کہتے ہین خیمہ وغیرہ آراستہ ہو سب سردار راحت سے بیٹھ لین تو پھر ہم لوگ کچھ اپنی کیفیت بیان کرین اور آپ لوگون کا حال پوچھین دعوت کا پیام بھی دیا ہی شاہزادہ یہ کیفیت سنکر بہت خوش ہوا خیام ایستادہ ہونیکا حکم فرمایا اُسیوقت بارگاہین ایستادہ ہوئین سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین گئے شاہزادہ آصف انجم طلعت نے نہروان کو ہمراہ لیا اور اُس حجرہ تک آئے جو لوگ وہان موجود تھے شاہزادہ کے استقبال کو بڑھے بڑے اعزاز و اکرام سے لیگئے اُس حجرہ کے عقب مین اور بھی حجرے بنے تھے سبنے یجاکر شاہزادہ کو ایک حجرے مین بٹھایا

جو ان لوگون کا سردار یعنے سجادہ نشین روشنضمیر تھا اُسنے شاہزادہ کی بہت خاطر کی آصف نامدار نے فرمایا کہ آپ لوگ کچھ اپنی کیفیت اور روشنضمیر وحدت پرست کا حال بیان فرمائین مین بہت مشتاق ہون سب نے عرض کی اے شہریار روشنضمیر وحدت پرست عامل زہد و ست تھے رات دن مصروف عبادت خدا رہتے تھے عرصہ دس سال کا ہوا کہ اُنھون نے اس دنیاے فانی کی سکونت ترک فرما کر طرف ملک جاودانی کے سفر کیا جب وقت وفات اُن بزرگوار کا قریب آیا تو اُنھون نے ہم لوگون کو قریب بلایا اور ارشاد کیا کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے جو مین تم لوگون سے ہمیشہ کے واسطے جدا ہون اور آیندہ مجھے اور تمھین ایسے وقت نصیب نہ ہون کہ ایک دوسرے سے گفتگو کرے لہذا چند باتین میری یاد رکھنا اور ہمیشہ اُنکے خلاف نہ ہونا اول تو مدام زہد و عبادت کے سوا دوسرے اشغال دنیوی مین اوقات بسر نہ کرنا دوسرے حمایت اسلام کے واسطے جان تک عزیز نہ کرنا تیسرے جو کوئی مسلمان تم تک آجاے اُسکو میری قبر پر لانا اور فاتحہ پڑھنے کی التجا کرنا چوتھے اس پہاڑ پر سے کہین دوسری جگہ جا کر سکونت نہ اختیار کرنا پانچوین وصیت آپ کے بارے مین فرمائی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جو ایک اشرف خاندان اسلام اس پہاڑ پر چڑھے گا اور اُسوقت مین وہ بہت مبتلاے زحمت ہوگا اُسکو بہت راحت سے رکھنا اور حتی الوسعت خدمت مین دریغ نہ کرنا اُسے میری قبر پر لانا اور فاتحہ پڑھنے کی التجا کرنا میرا اسلام کہدینا اور جب وہ فاتحہ پڑھنے آئے دروازہ حجرہ کا بند کرکے چلے جانا اور ایک صندوقچہ مقفل ہم لوگون کے حوالے کیا تھا کہا تھا یہ صندوقچہ حجرے کے ایک طاق پر رکھدینا اس مین اُسی شخص کی ایک امانت ہے جب وہ فاتحہ کے واسطے آئیگا تو اسکا راز تم سب پر کھل جائیگا اے شہریار کل ہمنے خواب مین دیکھا کہ میرے مرشد تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ وہ شخص عنقریب اس پہاڑ پر آنے والا ہے جسکی خبر مین نے تمکو دی تھی دیکھو خبردار کسی طرح خدمت مین کمی نہ کرنا اور جو جو وصیتین اُسکے باب مین میری ہین اُنکو بھول نہ جانا لہذا آپ آج کی شب تو استراحت فرمایئے صبح کو بعد نماز فاتحہ کے واسطے تشریف لیجایئے گا شاہزادہ نے فرمایا مین ابھی وقت براے فاتحہ جاؤنگا سب نے کہا اسوقت مناسب نہین ہے صبح کو حضور تشریف لیجائین اور فاتحہ پڑھین آج ہم فقیرون کی دعوت قبول فرمائین شاہزادہ بہت خوش ہوا سب شاگردان روشنضمیر نے مع لشکر شاہزادہ کی دعوت کی بعد فراغت شاہزادہ اپنی بارگاہ مین آیا چونکہ دن بھر بہت تکلیف اُٹھائی تھی بارگاہ مین جاتے ہی آرام فرمایا شب کو خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ ریش سفید سامنے سے آئے اور بعد سلام کہا اے شہریار آج میری روح کو بہت خوشی حاصل ہوئی کہ آپ کے قدم مبارک اس پہاڑ پر آئے امیدوار ہون کہ صواب فاتحہ سے محروم نہ رکھیے اور ایک صندوقچہ جو حجرے کے طاق مین رکھا ہے اُس مین تین چیزین حضور کے واسطے اس حقیر نے رکھ چھوڑی تھین کیونکہ آپ کو اشاعت دین اسلام کے واسطے بڑی بڑی مہمین سر کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور ساحران مکار بلا کے دغاباز ہوتے ہین اگر ان اشیا کو حضور اپنے پاس رکھینگے تو اُن لوگون کا مکر آپ کو زحمت نہ پہونچا سکیگا ایک انگشتری ہے ایک تختی ہے ایک کلید ہے انگشتری کو

آپ دست راست مین پہنیے گا تاثیر اسکی یہ ہی کہ سحر آپ پر اثر نہ کریگا اور یہ تختی آپ کو ایک مقام کا پتہ بتائے گی جب آپ وہان پہونچ جائینگے تو پھر تختی کو ملاحظہ فرمائینگے تو آپ کو اور کچھ حالات معلوم ہون گے پھر آپ کو ایک دروازہ نظر آئیگا اسمین قفل ہوگا وہی کلید جو صندوقچہ سے برآمد ہوگی اُس قفل کے کھولنے مین مدد دیگی جب آپ اُس دروازہ کو کھول کے اندر تشریف لیجائینگے قدرت خدا کا تماشا ملاحظہ فرمائینگے اور آپ کو جو اسوقت زحمت ہوئی اسکا کچھ خیال نہ فرمائیے گا آپ طلسم بیر العجائب کے فتاح ہین اور ابھی بہت سے معرکہ ایسے پڑینگے اور بہت سی زحمتین پیش آئینگی مگر کہین نہ گھبرائیے گا خدا ہر جگہ آپ کا حامی و مددگار ہی پہلے آپ حسب ہدایت اُس جگہ پر جائیے گا اور کلید مذکور سے قفل کو کھولیے تحائف جو ملین اپنے قبضہ مین کیجیے گا اُسکے بعد فتاحی طلسم کا عزم فرمائیے گا جو جو تحائف آپکے ہاتھ آئینگے سب اس طلسم مین آپکو کام دینگے اور وہ انگشتری جسکا ذکر مین نے پہلے کیا ہی مدام آپ کو کام دیتی رہیگی یہ کہکے وہ بزرگوار نظرون سے غائب ہوے شاہزادہ آصف انجم طلعت کی آنکھ کھل گئی دیکھا آسمان پر سفیدئی صبح ظاہر ہی کان مین اللہ اکبر کی آواز آئی شاہزادہ بستر خواب سے اُٹھا ملازمین نے برائے وضو پانی حاضر کیا مصلی بچھادیا شاہزادہ نے وضو کرکے فریضۂ سحری ادا کیا اور اُسی وقت بارگاہ سے برآمد ہوکر حجرہ کا راستہ لیا جو لوگ پہاڑ پر رہتے تھے سب حجرہ کے قریب آئے دروازہ کھولا شاہزادہ اندر حجرے کے داخل ہوا پہلے فاتحہ پڑھا پھر طاق پر نگاہ کی ایک صندوقچہ رکھا دیکھا طاق سے اُتار کر کھولا صندوقچہ سے ایک انگشتری برآمد ہوئی شاہزادہ نے بسم اللہ کہکر دست راست مین پہنی پھر دوسرا خانہ کھولا اُسمین سے لوح الماس رکھی ہوئی پائی وہ بھی گلے مین پہنکر اور خانہ کھولا ایک کلید طلائی رکھی ہوئی دیکھی اُسکو بھی قبضہ مین کیا بعد پھر فاتحہ پڑھکر حجرہ سے برآمد ہوے شاہزادہ کے بعد سب سرداران نامی وگرامی برائے فاتحہ گئے سب کے بعد نہروان بن عمرو نے جاکر فاتحہ پڑھا اور کہا اے روشن ضمیر وحدت پرست آپکو اتنے دنون پہلے شاہزادہ آصف انجم طلعت کی تشریف آوری کی خبر تھی اور آپنے اُنکے واسطے تحائف بھی رکھ چھوڑے تھے مگر تعجب کی بات ہی کہ آپنے میرے لیے کوئی تحفہ نہ رکھا اور سب سے پہلے مین ہی اس پہاڑ پر آیا بلکہ سب کو اسطرف لانیکا باعث مین ہی ہوا ورنہ شاہزادہ کا ارادہ تھا کہ کنوئین مین کود پڑے اگر مین یہ راستہ نہ بتاتا اور اسطرف کا پتہ نہ لگاتا تو شاہزادہ والا جاہ اسطرف کیونکر تشریف لاتے آپکو لازم تھا کہ سب سے پہلے میرا خیال فرماتے اور کوئی تحفہ میرے واسطے بھی رکھ جاتے یہ تو یقین نہین کرسکتا کہ آپ کو میری یہان آنے کی خبر نہ ہوگی ضرور معلوم ہوا ہوگا کہ مین بھی آؤنگا اور سب کو اپنے ہمراہ لاؤنگا اب آپ مین اگر کچھ کمال ہی تو کوئی تحفہ مجھکو بھی عطا فرمائیے یہ کہکے اور فاتحہ پڑھکے نہروان باہر آیا اُس روز شاہزادہ وہین مقیم رہا کسی نے نہ جانے دیا عرض کی اے شہریار پانچ روز کم سے کم یہان قیام فرمائیے پھر تشریف لیجائیے گا شاہزادہ مجبور رہا شب کو آرام فرمایا جب صبح ہوئی تو جو شخص اُس کوہ پر سجادہ نشین کے لقب سے مشہور تھا وہ بارگاہ شاہزادہ آصف انجم طلعت مین حاضر ہوا بعد سلام عرض کی اے شہریار آپکے ہمراہ کوئی شخص نہروان بن عمرو بھی ہی آصف انجم طلعت نے اُسیوقت نہروان کو طلب فرمایا نہروان حاضر ہوا سجادہ نشین نے کہا تشریف لائیے کچھ آپ کے واسطے پیر و مرشد نے حکم فرمایا ہی آپ میرے ہمراہ میرے سے

حجرہ تک تشریف لیچلیے تو کچھ عرض کرون نہروان یہ سنکے سجادہ نشین کے ساتھ حجرہ تک آیا سجادہ نشین اپنے حجرہ مین لیگیا کہا آپکے واسطے پیر و مرشد کا ارشاد ہی کہ آپکو مین ایک بازو بند نقرئی دون آپ اُسکو اپنے بازو پر باندھین جبتک آپکے بازو پر رہیگا آپ کی عیاری ظاہر نہ ہونے پائیگی مگر خبردار کسی کو بازو بند باندھکے ہلاک نہ کرنا ورنہ تاثیر جاتی رہیگی نہ کسی کا مال لینے کا ارادہ کرنا صرف محافظت جان کے واسطے یہ چیز دی جاتی ہی ساحرون کو گرفتار کر لینا اگر کسی کے قتل کا ارادہ ہو تو بازو بند کھول کے رکھدینا پھر قتل کرنا نہروان بہت خوش ہوا سجادہ نشین نے بازو بند ایک صندوقچہ سے نکال کے دیا نہروان نے اپنے بازو پر باندھا اور شاہزادہ آصف انجم طلعت کی بارگاہ مین حاضر ہو کر سب کیفیت بیان کی چار دن اور شاہزادہ نے وہان قیام فرمایا پانچوین روز علی الصباح فریضۂ سحری سے فراغت حاصل فرماکے حجرے مین تشریف لاے اور روشن ضمیر کی قبر پر فاتحہ پڑھا سجادہ نشین اور دیگر اشخاص سے رخصت ہو کر روانہ ہوے لوح المـاس جو صندوقچہ سے برآمد ہوئی تھی اُسکو ملاحظہ فرمایا یہ حکم پایا کہ اے آصف نامدار اب تم جانب مشرق روانہ ہو یہان سے دس کوس پر ایک صحرا تمکو ملیگا وسط صحرا مین ایک صندل کا درخت نظر آئیگا اُس درخت کے نیچے جب قدآدم زمین کھودی جائیگی تو ایک کوٹھڑی نظر آئیگی اُسکے قفل کی کلید تمھارے پاس ہی قفل کھول کے اندر جانا پھر جو کچھ حکم ہو وہ بجالانا شاہزادہ جانب مشرق روانہ ہوا قریب شام اُس صحرا مین پہونچا صحراے فرح افزا و نواح دلکشا دیکھکر طبیعت شاد ہوئی شاہزادہ درخت صندل کی تلاش مین چار جانب نگران ہوا دیکھا داہنی جانب ایک عالیشان درخت صندل کا نظر آتا ہی قریب شجر پہونچکر حکم دیا کہ اسکے نیچے زمین قدآدم کھودی جاے اُسیوقت لوگون نے زمین کھودی ایک کوٹھڑی برآمد ہوئی شاہزادہ نے کنجی نکالی کوٹھڑی کا قفل کھول کر دروازہ کو وا کیا سرداران نے عرض کی ہمین کیا حکم ہی شاہزادہ نے فرمایا سب لوگ یہین ٹھہر جائین ہمارے ہمراہ نہ آئین ہم ابھی واپس آئینگے یا جو حکم لوح ہوگا بجالائینگے اگر ہمین دیر ہو جاے تو کوئی نہ گھبراے خیمے استادہ ہون سب لوگ استراحت کرین یہ حکم پاکر لشکری واپس ہوے تھوڑی دور ہٹ کر بارگاہین استادہ کین مگر شاہزادۂ آصف انجم طلعت جو اُس کوٹھڑی کے اندر آئے دیکھا ایک مکان خوش وضع بنا ہی اسباب ضروری بھی وہان موجود ہی سامنے ایک طلائی کرسی بچھی ہی چوکی پر ایک کتاب رکھی ہی شاہزادہ نے یہ حالات دیکھکر لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے آصف انجم طلعت پہلے اِس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے پھر اور کامون مین مشغول ہو جیے شاہزادہ کرسی پر بیٹھا کتاب کھول کے دیکھا پہلے نام خدا سے ابتدا کی ہی طلائی حرفون سے بسم اللہ لکھی ہی اُسکے بعد لکھا ہی کہ جو اس مکان مین آئے وہ پہلے دروازۂ شرقی کھولکے اندر جاے دو رکعت نماز ادا کرے پھر جو کچھ حکم ہونے والا ہی وہ ہوگا جب وہان سے فراغت پاے تو جانب غرب دروازہ ہی اُس کو کھول کے اندر قدم رکھے وہان کچھ فائدہ ضرور پہونچیگا بعد مین جنوبی دروازہ کھولکے اندر جاے ایک بزرگ کا مزار ہی فاتحہ پڑھے شب وہین بسر کرے صبح کو فریضۂ سحری سے فراغت پاکے جانب شمال متوجہ ہو دروازہ کھولے اندر جائے جب وہان سے فراغت پائے اپنے کام مین مصروف ہو آصف انجم طلعت کرسی سے اُٹھے شرقی دروازہ کی طرف توجہ فرمائی قریب دروازہ کے پہونچ کے شاہزادہ نے

دروازہ کھولا اندر آیا دیکھا ایک عمارت پتھر کی مختصر بنی ہی صحن کے بعد دو درجے نظر آتے ہین شاہزادہ پہلے درجۂ اول مین آیا دو رکعت نماز بجا لایا اُسکے بعد درجۂ دوم مین قدم رکھا وہان اسباب راحت موجود تھا شاہزادہ کو مسافت طے کرنے سے خستگی کمال تھی سامنے ایک پلنگ بچھا تھا اُسپر لیٹ کے سو گیا اثناے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ فرماتے ہین اے آصف انجم طلعت اِس حجرہ کی تھوڑی زمین کھودو تمھارے واسطے ایک امانت یہان رکھی ہی اُسکے اپنے قبضہ مین کرو یہ دیکھکر شاہزادہ کی آنکھ کھل گئی فوراً اُٹھ کے ایک جانب حجرہ کی زمین کھودی ایک تلوار آبدار برآمد ہوئی آصف نامدار نے تلوار میان سے نکال کے ملاحظہ فرمایا طبیعت خوش ہو گئی قبضۂ تلوار مین ایک رقعہ بندھا تھا شاہزادہ نے کھول کے پڑھا لکھا تھا کہ اگر کوئی روئین تن مقابلہ مین آ لے تو اس تلوار سے زخمی کرنا ہرگز امان نہ پائیگا جان سے مارا جائیگا آصف نامدار کو کمال مسرت ہوئی شکر خدا کر کے اُس مکان سے باہر آئے جانب غرب جو دروازہ تھا اُس کے قریب پہونچے قفل کھولا دروازے کے اندر آئے دیکھا سامنے ایک صندوقچہ رکھا ہی آصف والا قدر نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اِس کو کھولو جو چیز دستیاب ہو اُس کو لو شاہزادے نے صندوقچہ کھولا ایک مہرہ برآمد ہوا رقعہ صندوقچہ مین رکھا تھا اُسکو پڑھا لکھا تھا کہ اِس مہرہ کو اپنے بازو پر باندھو آگ جلا نہ سکیگی پانی کیسا ہی عمیق ہوگا گزند نہ پہونچائیگا شاہزادہ مہرہ لیکر برآمد ہوا جنوبی دروازے تک آیا قفل کھول کے اندر گیا دیکھا ایک قبر پر نیلی چادر پڑی ہی شاہزادہ نے فاتحہ پڑھا ایک مصلیٰ سامنے بچھا تھا وہان بیٹھ گیا دن کم باقی تھا تھوڑی دیر مین شام ہو گئی شاہزادہ اُسی مصلے پر لیٹ کے سو گیا جب صبح کو آنکھ کھلی ایک پرچہ سرھانے پایا دیکھا اُس مین لکھا ہے کہ اے آصف انجم طلعت یہ اسم اعظم ہی اِسکو یاد کرو جب کوئی وقت سخت تم پر آ لے اِسے ورد زبان کرنا غیب سے تمھاری مدد ہوگی شاہزادے نے اسم اعظم کو یاد کیا اور اُس حجرہ سے باہر آیا شمال کے دروازے کو کھول کے اندر گیا دیکھا سامنے ایک حجرہ ہے اُس پر سیاہ پردہ پڑا ہے پردے کو اُٹھا کے اندر قدم رکھا دیکھا ایک حوض مین بہت صاف پانی بھرا ہی شاہزادہ نے قریب حوض پہونچکے ہاتھ منھ دھونا چاہا سامنے ایک پتھر پر کچھ عبارت کندہ نظر آئی شاہزادہ نے پڑھا لکھا تھا کہ اگر اسکا پانی پی لوگے تو جملہ آفات سے محفوظ رہوگے مار و عقرب و دیگر درندگان صحرائی کسی طرح گزند نہ پہونچا سکینگے شاہزادہ نے اُس حوض سے پانی پیا اور شکر خدا کیا دروازہ سے باہر آیا اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا لوح کو ملاحظہ فرمایا اُس مین کسی قسم کی عبارت نہ پائی صاف ہیرے کی تختی نظر آئی شاہزادہ سمجھا کہ اب یہ تختی بیکار ہے صرف یہین تک کام دے سکتی تھی تختی کو اپنے پاس رکھا لشکر سے آ کر ملا یہان سب لوگ منتظر تھے شاہزادہ کو دیکھکر خوش ہوے آصف نامدار نے فرمایا آج رات یہان بسر کرو کل جانب طلسم روانہ ہون گے اور سب کیفیت جو گذری تھی بیان کی سب سرداران نامی بہت

مسرور ہوئے تھوڑی رات یہی گفتگو رہی سردارون نے عرض کی اے شہریار گھوڑون
کے غائب ہو جانے سے کمال تکلیف ہے آصف نامدار نے فرمایا صبر کرو عنقریب
کوئی صورت نکل آئیگی رات زیادہ آچکی تھی سب کو رخصت کیا شاہزادہ بستر خواب
پر تشریف لایا اسم اعظم ورد زبان کیا تھوڑی دیر کے بعد نیند آگئی خواب مین ایک
مرد بزرگ تشریف لائے کہا اے شاہزادۂ آصف تم کو پہلے اپنے گھوڑے
لینے کو جانا چاہیے پھر اور کسی کام مین مصروف ہونا جب تک تم اس طلسم کو نہ فتح
کروگے طلسم نہ طاق تک جا نہ سکوگے اب مناسب یہ ہی کہ تم صبح کو یہانسے بیر العجائب
پر واپس جاؤ اور کنوئین مین اُتر کر ساحرون کو ہلاک کرو تمھارے سب گھوڑے
وہان موجود ہین مل جائینگے اور وہین سے طلسم کا راستہ بھی بہت قریب ہی اگر اُس
راہ سے جاؤگے تو بہت جلد فتح پاؤگے جس راستے سے تم یہان تک آئے یہ
راستہ بہت پھیر کا ہے اِدھر سے واپسی کا ارادہ نہ کرنا یہانسے قریب ایک صحرا
ہے وہانسے بیر العجائب بہت قریب ہی شاہزادہ اِس خواب کو دیکھکر بیدار
ہوا رات بھی ختم ہو چکی تھی اُسی وقت ملازمین کو طلب فرمایا ملازمین نے پانی وضو
کے واسطے حاضر کیا شاہزادے نے فریضۂ سحری ادا کرنے کے بعد حکم دیا کہ اب یہان ٹھہرنا
بیکار ہی ہمکو بیر العجائب پر جانا ہے اور اپنے گھوڑون کا پتہ لگانا ہی سب سردار شب کو
حکم پا چکے تھے اُس وقت تیار تھے شاہزادہ جیسے ہی بارگاہ سے برآمد ہوا سب
نے سلام کیا آصف نامدار نے اُسیوقت جانب بیر العجائب سفر کیا جو جو پتے خواب
مین اُن مرد بزرگوار نے بتائے تھے اُسی راہ سے راستہ طے کر کے قریب شام بیر العجائب
پہونچ گئے سردارون نے عرض کی اے شہریار یہ تو وہی کنوان ہی جہان مقام کیا تھا اور
گھوڑے غائب ہوئے تھے آصف نامدار نے فرمایا آج اِسی جا قیام کرو صبح کو ہم اِس
کنوئین مین جائینگے تم سب لوگ بھی ہمراہ چلنا طلسم بیر العجائب کا راستہ یہی ہی گھوڑے
ہمارے لشکر کے اِسی جگہ مل جائینگے سردارون نے حسب الحکم خیمہ استادہ کرائے شاہزادہ
نے اُس شب وہین قیام کیا صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر آصف والا قدر نے سلاح
طلب کیے کشتیان حاضر ہوئین شاہزادہ مسلح ہو کر اپنی بارگاہ سے برآمد ہوا سردارون کو
اپنے ہمراہ لیکر بیر العجائب پر آیا بارگاہین اُسی جگہ چھوڑ دین بیر العجائب پر پہونچکے
سب سے پہلے شاہزادہ نے اسم اعظم ورد زبان کیا اور کنوئین کے اوپر آگئے
دیکھا ایک زینہ نظر آیا شاہزادہ زینہ پر پہونچا سب سردار بھی ہمراہ ہوئے
بہت آسانی سے تمام لشکر اُتر گیا شاہزادہ نے تمام زینہ طے کیا تو ایک دروازہ نظر
آیا اُسکو جو کھولکر نگاہ کی ایک صحرائے لق و دق دیکھا سامنے ایک عمارت بطریق قلعہ
دکھائی دی دور سے نگاہ جو کی معلوم ہوا کچھ لوگ بھی وہان موجود ہین ان لوگون نے جو
انکو آتے ہوئے دیکھا سب کے سب حیران ہوئے قلعہ سے اُتر کر اُسطرف چلے قریب آکر اُن لوگون نے کہا کہ تم

کون ہو اور یہانتک کیونکر آئے شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے للکار کر کہا اے فرقۂ مکار
تمنے ہمارے گھوڑے چرائے ہین ہم تمھاری سرکوبی کو یہان آئے ہین اگر تمھین اپنی جان پیاری ہی
تو ہمارے گھوڑے ہمین لادو اور دین اسلام قبول کرو نہین تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مجھ پھر
ہین یہ سب قلعہ منہدم کردونگا یہ سُنکر وہ لوگ اُسی جگہ ٹھہرے کہا پہلے ہمکو یہ بتاؤ کہ تمھین یہانتک کون لایا
اور تمنے راستہ کیونکر پایا شاہزادے نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی یہان کیا لاتا اور راستہ کون
بتاتا ہم خود یہانتک آئے ہین یہ سُنکے اُن لوگون نے کہا اچھا تم یہین ٹھہر جاؤ ہم اپنے افسر کو
تمھاری اطلاع کرتے ہین جو کچھ وہ جواب دیگا تمسے آکر کہینگے شاہزادے نے فرمایا کہ
ہم تمھارا کہنا قبول کرتے ہین تم جاؤ ہماری اطلاع کردو اور ہمارے گھوڑے لیکر واپس آؤ یہ سُنکے
جو لوگ قلعے سے آئے تھے واپس ہوے شاہزادہ اور آگے بڑھا قریب قلعہ پہونچ کے
ٹھہر گیا تھوڑی دیر کے بعد آصف نامدار نے دیکھا کہ بہت سے ساحران کفار اور بہت سے
سوار قلعے سے برآمد ہوے سب نے آکر کہا کہ تم لوگ واپس جاؤ ورنہ ابھی تمکو گرفتار
کرکے لیجائینگے اور اسیر کردینگے پھر عمر بھر رہائی نہ پاؤگے زندانخانۂ طلسمی میں سڑک کر
مرجاؤگے آصف نامدار نے فرمایا کیا بیہودہ بکتے ہو اگر کچھ دعویٰ ہی تو ہمارے
مقابلے مین آؤ یا تم ہمکو گرفتار کرو یا ہمارے ہاتھ سے اپنے کیے کی سزا پاؤ یہ سُنکے
سوارون نے اپنے مرکب آگے بڑھائے لشکر اسلام نے بھی پرے جمائے سب سے پہلے
ساحران غدار آگے بڑھے سحر کرنا شروع کیا شاہزادے نے اسم اعظم پڑھا تاثیر سحر
جاتی رہی ساحر دنگ ہوے سوارون نے میان سے تلوارین بین نعرہ کرکے آپڑے
اب تو لشکر اسلام مین بھی سب نے تلوارین کھینچ کے قتل کرنا شروع کیا جو سوار قتل ہوا
سردار اسلام نے گھوڑا اسکا لیا تھوڑی دیر مین سب کو چھانٹ کے ڈالدیا گھوڑے
چھین کے قلعے کی طرف روانہ ہوے جو ساحر اندر قلعے کے تھے اُنھون نے دروازہ
بند کرلیا مگر سرداران اسلام کسیکے روکے رُک سکتے تھے درِ قلعہ پر پہونچکے اتنی
تلوارین مارین کہ پھاٹک توڑ کے ڈالدیا شاہزادۂ آصف انجم طلعت نام خدا لیکر
اندر داخل ہوے جو ساحر وہان باقی رہ گئے سب نے امان طلب کی شاہزادہ نے
تلوار روکی سب آکر قدمبوس ہوے اطاعت قبول کی آصف نامدار شہ نشین پر تشریف
لائے سب نے آکر عرض کی اے شہریار آپ کے گھوڑے اصطبل مین موجود ہین
جو لوگ لائے تھے وہ مارے گئے اب غلام تا حیات ہمراہ رکاب ظفر انتساب
رہینگے آصف انجم طلعت نے سب کو تشفی دی اپنے مرکب طلب فرمائے ساحرون
نے گھوڑے حاضر کیے اور گھوڑے جو قلعہ پر موجود تھے حاضر ہوے مال و
خزانہ وغیرہ شاہزادے نے ملاحظہ فرمایا ساحرون کو بلا کے حکم دیا کہ ہمارے
ملازمین بحر العجائب کے قریب موجود دیکھنا بارگاہین بھی وہین ہین سب کو اطلاع کردو
کہ یہان جلدی چلے آئین دیر نہ لگائین اب ہم کو قیام کرنے کی ضرورت نہین بہت جلد

طلسم نُہ طاق پر جانا ہی یقین ہی ہمارے اور ہمراہی قریب پہونچ گئے ہون گے ساحرون
نے طلسم نُہ طاق فتح کا حال سُنا عرض کی اے شہریار کیا آپ طلسم نُہ طاق پر جائیے گا
آصف نامدار نے فرمایا کہ وہان جانا ضرور ہی صاحبقران نامدار نے سب سے
تاکید فرمائی تھی کہ جلد طلسم پر آنا دیر نہ لگانا ساحرون نے عرض کی کہ اے شہریار طلسم
نُہ طاق کا راستہ بہت خراب ہی ابھی راہ مین طلسم بیر العجائب ہی جب اس کو فتح
کیجیے تو راستہ صاف ہو یہانسے آگے بڑھنے کے اور اور راستے خراب ملتے ہین طلسم
نُہ طاق کی جتنی راہین ہین سب اسی طرح پُر خطر ہین اوّل تو جس راہ سے جائیے ایک
طلسم ضرور ملیگا کوئی راستہ صاف نہین آصف نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی جسطرح
یہانتک آئے وہان بھی پہونچ جائینگے ساحرون نے عرض کی اے شہریار آپ
فغفور تاجدار کو طلب فرمائیے وہ اس قلعہ کا حاکم ہی جب آپ کے سردارون نے دروازہ
قلعہ کا توڑ ڈالا تو وہ دہشت سے بھاگ کر چلا گیا یہانسے پانچ کوس پر ایک گانون ہے
وہان جاکر پوشیدہ ہوا ہی اگر وہ آجائیگا تو آپ سے خلاصہ کیفیت طلسم کی عرض کریگا
شاہزادے نے فرمایا ہم خود وہان اپنے سردارون کو لیکر جائینگے اور اسکو لے آئینگے
اُس روز رات قلعہ مین بسر کی دوسرے دن شاہزادے نے چند سردارون کو اپنے ہمراہ لیا
اور ساحرون سے حکم فرمایا کہ گانون تک ہمراہ چلو راستہ بتادو ہم ابھی فغفور تاجدار کو
اپنے ہمراہ لائینگے اگر اسلام قبول کریگا تو اسکو یہانکا حاکم بنائینگے نہین تو قتل کرڈالینگے
ساحر ہمراہ ہوے گانون مین پہونچے فغفور کو خبر ہوئی اُسنے مقابلہ کرنا اچھا نہ جانا ہاتھ
باندھ کر خدمت مین آصف نامدار کی حاضر ہوا شاہزادے نے گلے سے لگایا اپنے
ہمراہ لیکر قلعے مین آیا فغفور نے عرض کی اے شہریار قلعے کے خزانے وغیرہ بھی حضور نے
پائے اور جو جو تحفے یہان موجود تھے وہ سب آپ کے ہاتھ آئے شاہزادے نے
جواب دیا کہ جو یہان کے عملے کو معلوم تھے وہ سب نے بتادیے باقی کا حال نہین معلوم
فغفور نے سب اسباب قلعے کا آصف نامدار کی خدمت مین حاضر کیا اور عرض کی کہ
اب آپ یہ فرمائیے کیا ارادہ ہی آصف والاقدر نے طلسم نُہ طاق کا ارادہ ظاہر کیا
فغفور نے عرض کی اے شہریار نُہ طاق تک جانا آسان نہین ابھی طلسم بیر العجائب کو
فتح کیجیے پھر تشریف لے جائیے گا جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا راستہ نہ کھلے گا اور یقین ہی کہ
آپکی تشریف آوری کی خبر بادشاہ طلسم کو پہونچ گئی ہو اور اس قلعے کے فتح کرنے کی تمام
کیفیت سُنی ہو وہ خود آپ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوگا دیکھیے یہان کیا واقعہ ہو ابھی
جنگ عظیم کا سامنا ہی اس قلعے سے چند ساحر جو آپ کے خوف سے بھاگے ہین وہ ضرور
بادشاہ تک پہونچینگے جب وہ آپ کی تشریف آوری کی خبر پائیگا انتظام کریگا ابھی مرحلہ جات پر
لڑائیان پڑینگی پھر قلعہ ہاے طلسمی سے لشکر ساحران وغیرہ ساحران مقابلے کے
واسطے آئیگا طلسم کے بڑے بڑے ساحر جنھون نے عجائبات وغرائبات اسی دن کے

واسطے بنا رکھے ہین وہ طلسم کی مدد کرینگے پھر لوحِ طلسم لینے کو جانا ہوگا وہان معرکۂ عظیم کا سامنا ہی طلسم بحر العجائب کا فتح ہونا آسان نہین ہی ابھی تو دیکھیئے یہان سے پچاس کوس پر مرحلۂ اول ہی وہان تک جانا اُسکا فتح کرنا امر عظیم ہی اور یقین ہی جب سرہنگ شعلہ نفس کو اس قلعے کے ساحر خبر دینگے تو وہ ضرور اُسی مرحلہ کے سردارون کو حکم بھیجے گا کہ تم جاؤ اور مقابلہ کرو وہانکا حاکم نمرود پلنگ سوار جادو ہی اُسکے لشکر کے جسقدر سردار ہین سب شیرون پر سوار ہوکر وغا کرتے ہین کئی لاکھ ساحر اور کئی ہزار غیر ساحر اُس مرحلے پر موجود ہین اور نمرود پلنگ سوار کے عجائبات سحر اسکے علاوہ ہین اس مرحلے کے بعد اور بہت سے مرحلے سخت وصعب ہین مگر ساتوان مرحلہ اس طلسم کا جسکا نام مرحلہ ہیبت ہے بہت سخت مرحلہ ہی وہان کا سردار ہیبت فیل دندان ہی اُسنے اپنے مرحلے پر ایسے عجائبات سحر بنائے ہین کہ کوئی ساحر بھی وہانتک نہین جاسکتا اِسکے بعد اور ایک مقام بہت سخت ہی وہ قلعہ باب العجائب ہی وہان بھی عجائبات سحر اور آفات وبلیات کا مجمع ہی پھر گنجینہ طلسم معدوم ہی اور وہین سے مقامِ لوح کا راستہ ہی اِسی طرح اور دوچار مقام بھی اس طلسم مین ایسے ہین جو بہت پُرخطر ہین وہانسے گذرنا اور ان سب کو فتح کرنا بڑا کام ہی جب لوح ہاتھ آجاے تو خاص طلسم مین داخل ہو یہان کے عجائبات وغرائبات امکانِ بیان سے باہر ہین بے لوح کوئی جانہین سکتا اور لوح کا بھی لینا غیر ممکن ہی اسواسطے کہ ساحرانِ مکار دھوکا دینے مین بہت تیز ہین ملکہ سبز پوش صبیح عارض کے پاس ایک ہزار عیار بچہ موجود ہی کاہن طلسم نے جو جو حکم اُس طلسم کے باب مین لگائے تھے اُن سب کا انتظام بادشاہ طلسم نے کر رکھا ہی منجملہ اور احکامات کے ایک یہ بھی حکم تھا کہ جب طلسم کشاے اصلی داخل طلسم ہوگا تو اسکے ہمراہ ایک عیار طرار آئیگا اور وہ ایسے ایسے مغالطہ دیگا کہ ساحران نامی وگرامی اس سے عاجز ہونگے اسی واسطے ایک ہزار عیار بچہ ملازم طلسم ہی اور ان سب کا اختیار ملکہ سبز پوش صبیح عارض دختر بادشاہ کو ہی ملکہ سحر وساحری مین یکتاے روزگار ہی ان عیار بچون کے علاوہ اور ساحر بھی بلا کی عیاری کرتے ہین خاص طلسم مین بہت سے ساحر سمادھ مین بیٹھے رہتے ہین اور وہ اسی دن کے منتظر ہین کہ جب طلسم کشا یہان آئے تو ہمکو جگا دینا اُنکے جو مندر بنے ہین وہان لوگ جاتے ہین اُنکی پرستش کرتے ہین وہ لوگ بزرگان دین کہلاتے ہین اُنکے واسطے ایک دن یہان بہت بڑا مجمع ہوتا ہے اس روز طلسم بھر کے باشندے یکجا جمع ہوتے ہین بادشاہ طلسم خود بھی اُس میلے مین شریک ہوتا ہی اور اور طلسمون کے بھی سلاطین آتے ہین سمادھون پر جاتے ہین لاکھون روپیہ چڑھاتے ہین ایک مقام اس طلسم مین مشہور ہی ایوان خواب اُسکا نام ہے وہان سنجاب روئین تن ایک ساحر زبردست ہی مصروف خواب رہتا ہی سال بھر کے بعد پھاٹک اُس مکان کا کھلتا ہی اور سنجاب روئین تن بیدار ہوکر باہر آتا ہی لوگ اُسکی ملاقات کو جاتے ہین خود بادشاہ بھی وہان موجود ہوتا ہی اے شہریار

اِس قدر مجمع ہوتا ہی کہ ہزارون آدمی اُسکے دیدار سے محروم رہجاتے ہین وہ ایک ماہ شبانہ روز بیدار رہتا ہی پھر جاکے سو رہتا ہی گیارہ ماہ کے بعد پھر جاگتا ہے سُنتا جاتا ہی کہ وہ ساحر ایسا ہی کہ اُسکے جسم پہ تیغ و تیر و خنجر کوئی آلۂ حرب اثر نہین کرتا روئین تن ہی وہ بھی اس طلسم کا مددگار مشہور ہی اُسکے علاوہ سرشار قوی ساعد اس طلسم مین ایک پہلوان ہی اُسکو بھی روئین تن ہونے کا دعوی ہی ایک لاکھ شاگرد اُسکے ہمراہ ہی اور سب روئین تن کا دعوے کرتے ہین بادشاہ طلسم اُن لوگون کی بہت کچھ خاطر کرتا ہی ایک لاکھ کرگدن اُنکی سواری کے واسطے ہی قلعۂ آہنی اُنکے لیے بنایا گیا ہی وہان سب لوگ رہتے ہین اُنکے واسطے بادشاہ کا حکم ہی کہ اگر اُنکا کوئی خادم بھی ہمارے پاس آئے کوئی اُسکو نہ روکے اگر یہ لوگ کسی کو جان سے مارڈالین تو مجرم قرار نہین دیے جاسکتے خزانے سے جسوقت جسقدر روپیہ چاہین بلا حکم ہمارے لے جائین اُنکو اجازت کی ضرورت نہین اِسی طرح بہت سی باتین اُنکو معاف ہین سرشار کو بادشاہ اپنے برابر بٹھاتے ہین جب وہ جاتا ہی بہت خاطر سے پیش آتے ہین اگرچہ یہ لوگ ساحر نہین مگر اُنکو دیکھکر ساحرون کے دم بند ہوتے ہین اُنسے آج تک کسی نے مقابلہ نہین کیا اور کیونکر کرتا اُن پر حربہ اثر نہین کرتا قوت کی یہ کیفیت ہی کہ سرشار نے بارہا بادشاہ کے سامنے پہاڑون سے ٹکر لڑائی ٹکڑے اُڑا دیے ایسے لوگ کہان ممکن ہوتے ہین اے شہریار اِسی طرح اُس طلسم مین بہت سی باتین ہین جنھین کہانتک عرض کرون آپ جب تشریف لیجائینگے خود آپ کو سب حالات معلوم ہو جائینگے آصف انجم طلعت فغفور تاجدار کی تقریر سُنکر مُسکرائے فرمایا اے فغفور تمکو ابھی ہم لوگون کے حالات سے آگاہی نہین ہی جب معرکہ پڑیگا اُسوقت حال کُھل جائیگا اگر فضلِ خدا شاملِ حال ہی تو سب کو زیر کرینگے فغفور نے عرض کی اے شہریار یہ نہ فرمایے کہ مجکو آپ کے حالات سے آگاہی نہین کہتا ہون مین آپ کی بہادریان درج ہین آپ کے خاندان کی کیفیتِ شجاعت سے غلام اچھی طرح آگاہ ہی جو جو کام آپ لوگون سے ہوے دوسرا نہین کرسکتا شجاعت آپ کے خاندان پر ختم ہی ضرور آپ اس طلسم کو فتح کرینگے اگر مین آگاہ نہ ہوتا تو قلعہ چھوڑ کے یہانتک نہ آتا جسدن ساحرانِ غدار آپ کے لشکر سے گھوڑے لاے مین نے دریافت کیا کہ یہ گھوڑے کسکے لشکر کے ہین ساحرون نے آپ کا نام نامی بتادیا مجکو خیال آیا مین نے اُسیوقت سب سے کہدیا تھا کہ تم لوگون نے اچھا نہ کیا اب خیریت نظر نہین آتی دیکھون کیا آفت برپا ہوتی ہی اگر اُن لوگون کو کچھ خیال ہوا تو سب کا جینا محال ہوا آخر وہی بات ہوئی کہ آپ یہان تشریف لاے اور ساحرانِ غدار کو قتل کیا اگر وہ گھوڑے آپ کے نہ بھی لاتے تو بھی اس طلسم مین آپ کو مقابلہ کرنا پڑتا کیونکہ نہ طاق کی راہ یہی ہی جب تک یہ طلسم فتح نہ ہوگا راستہ نہ کھلے گا اب حضور کی جو مرضی ہو ارشاد فرمائین غلام بسرو چشم

بجا لائین آصف نامدار نے فرمایا اے فغفور تمکو یہان کی حکومت مبارک ہو
مین جانب طلسم جاؤنگا مجکو بیشک طلسم کشائی طاق پر جانا ہی فغفور نے ہاتھ باندھ کر عرض کی
اے شہریار یہ غیر ممکن ہی کہ مین یہان رہون اور ہمراہ رکاب نہ چلون آصف والا
قدر نے بہت سمجھایا مگر فغفور نے نمانا مجبور ہو کے شاہزادے نے فرمایا اچھا تمہین اختیار
ہی مین کل یہانسے روانہ ہونگا فغفور نے عرض کی اے شہریار ایک ہفتہ آپ
یہان قیام فرمائین مین کچھ ساحرون کو برائے خبر روانہ کرتا ہون دیکھون جو ساحر یہانسے
بھاگ کے گئے ہین اُنکی کیا کیفیت ہوئی طلسم مین جانے پائے یا کہ نمرود پلنگ
سوار نے اُنکو روک لیا کچھ انتظام جنگ کیا ہی جب کہ وہان سے خبر آجائے تو پھر
چلنا یہانسے مناسب ہی آصف تاجدار کو بھی یہ رائے پسند آئی فرمایا اب اس کام
مین تاخیر نہ کرو جلد ساحرون کو وہان بھیجو فغفور نے اسی وقت چند ساحرون کو
بلایا کہا تم پوشیدہ طور سے مرحلۂ نمرود پر جاؤ وہانسے خبر لاؤ دیکھو نمرود کو اس کی
اطلاع ہوئی یا نہین ساحر اسی وقت روانہ ہوئے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا مگر اب
کیفیت ان ساحرون کی عرض کی جاتی ہی جو بعد شکست قلعہ جانب طلسم روانہ ہوئے
تھے یہ لوگ جو قلعے سے بھاگے تو دو دن کے بعد مرحلۂ نمرود پر پہونچے قریب قلعہ جا کر
دم لیا وہان کے لوگون نے ان کو دیکھا پہچانا کہا تم پر کیا مصیبت پڑی جو اس طرح بد
حواس آتے ہو ان ساحرون نے جواب دیا کہ ہماری کیفیت نہ پوچھو ایک شخص
آصف انجم طلعت آیا اور اُس نے قلعہ کو فتح کیا فغفور تاجدار کا پتا نہین کہ کیا ہوئے
جب ہمنے کوئی صورت اپنی جان بچنے کی نہ دیکھی مجبور ہو کر فرار پر قرار کیا اب
اسی طرح طلسم تک جائینگے اور بادشاہ کو اپنی حالت دکھائینگے وہی جب کچھ حکم دینگے
تو آصف قتل ہوگا ورنہ ساحرون کی مجال نہین جو اُس سے مقابلہ کرین سحر اُس پر
تاثیر نہین کرتا زور آزمائی مین کوئی اُسکا ہم نبرد دکھائی نہین دیتا قلعے کے لوگون
نے ان ساحرون سے کہا کہ ٹھہر جاؤ ہم تمہاری اطلاع بادشاہ سے کرتے ہین
آخر وہ بھی اس طلسم کے مُعین ہین تمہارا خاص طلسم مین جانا اور بادشاہ سے یہ
کیفیت بیان کرنا مناسب وقت نہین ابھی تو ہم لوگ موجود ہین آصف انجم
طلعت کی کیا مجال جو قدم آگے بڑھا سکے اور فتاحی طلسم کا خیال دل مین
لا سکے فغفور تاجدار کو سحر مین اسقدر مہارت نہ تھی وہ وہان قلعے کی آبادی
کے واسطے مقرر تھے اصلی سرحد طلسم کی ہماری یہانسے شروع ہی اور ہم لوگ
طلسم کے ساحر کہلاتے ہین فغفور نے اگر قبضہ دے دیا تو اچھا نہ کیا مگر وہ بھی
مجبور تھے کیا کرتے سحر و ساحری انکو کچھ ایسی معلومات نہین تھی کہ مقابلہ
کرتے معلوم ہوا کہ جو شخص آیا ہی اُسکے ہمراہ کوئی ساحر ہی وہ اپنے سحر کے
زور سے دوسرے کے سحر کو فروغ نہین ہونے دیتا ہی اور اپنے تئین پوشیدہ

رکھکر سحر کرتا ہی بمصلحت ظاہر ہونا برا جانتا ہی مگر ہملوگون کے مقابلے مین کیا سحر کریگا
سب حال کھل جائیگا ہمارے ہاتھ سے امان نہ پائےگا فراری ساحرون نے جو
یہ تقریر سُنی کسی قدر اُنکی خاطر جمع ہوئی کہا اچھا ہم اپنا ارادہ فسخ کرتے ہین تم لوگ
جاکر ہماری اطلاع اپنے حاکم سے کرو دیکھو وہ کیا کہتے ہین ساحرون نے ان
لوگون کو وہین ٹھہرایا اور خود جاکر نمرود پلنگ سوار کو خبر دی نمرود اُسوقت
اپنے دربار مین بیٹھا تھا گرد اُسکے ساحران مکار جمع تھے اُسنے جو یہ خبر سُنی
کہا اُن ساحرون کو میرے سامنے لاؤ مین ابھی اسکا بندوبست کرتا ہون کسکی
مجال ہی جو طلسم بحیر العجائب کی طرف آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکے ساحر باہر آئے اور
ان فراری ساحرون کو اپنے ہمراہ لیکر نمرود پلنگ سوار کے سامنے پہونچے
نمرود نے ان ساحرون کو دیکھکر کہا ارے کیا واقعہ ہی بیان کرو ان لوگون نے
سب کیفیت سُنائی نمرود نے کہا فغفور کا پتا نہین بتاتے کہ وہ کہان ہے
ساحرون نے کہا اُسکے حال سے ہم آگاہ نہین جب تک وہ وہان موجود رہے
ہم لوگون کے بھی قدم نہین ہٹے جب ہمنے اُنکو نہین پایا تو مجبور ہوکر اسطرف
بھاگ آئے نمرود نے کہا اگر فغفور نے لڑبھڑ کر جان دی تو حق نمک سے
ادا ہوا اُسکی اولاد مدام پرورش پاتی رہے گی اور اگر وہ بھی تمھاری طرح
جان بچاکر بھاگا تو جہان اُسکا پتا ملے گا اسیر کرکے بلایا جائےگا اور بہت ذلت
خواری سے قتل ہوگا ساحرون نے جو نمرود کو غصے مین دیکھا ہاتھ باندھ کر
عرض کی اے شہنشاہ ہم لوگون کی کچھ خطا نہین ہی اگر ہم اُنکی موجودگی مین بھاگ
آتے تو البتہ آپ کے خطاوار تھے مگر کیا کرین جب ہمنے اپنے سردار کو نہ پایا تو
کیا کر سکتے تھے نمرود نے جواب دیا مجکو تم لوگون سے شکایت نہین نہ تمھارے
واسطے کوئی سزا ہو سکتی ہی تم اگرچہ بھاگے بھی تو ہمارے پاس آئے اور فغفور نے
تو غضب کیا اگر اُسکو بھاگنا ہی منظور تھا تو وہ بھی ہمارے پاس آتا جسقدر ضرورت
ہوتی مدد ہمسے لیجاتا اگر اُسے وہان جانے سے انکار ہوتا تو ہم اور کسی سردار کو
اُسطرف روانہ کرتے آصف کو اسیر کرامنگاتے اچھا تم لوگ ٹھہرو مین ابھی اسکو
دریافت کرتا ہون کہ اب آصف انجم طلعت کہانتک آیا ہی اور اُسکا کیا ارادہ
معلوم ہوتا ہی اور اُسکو بلا سبب یہان کے آنے کی کیا ضرورت تھی کون لیکر آیا اور کسنے
اُسکو راستہ بتایا ساحرون نے جواب دیا ہم اس راز سے اس قدر آگاہ ہین کہ وہ
لشکر لیکر آیا اور میدان مین اُسنے خیمہ وغیرہ آراستہ کرائے رات کو نگہبان قلعہ
اُسکے لشکر سے تھوڑے چھڑالائے اُسکے تیسرے دن یک بیک وہ بحیر العجائب
مین داخل ہوا سب نے قلعے پر سے اُسکو آتے ہوئے دیکھا جو جو لوگ موجود
تھے اُنکو کمال حیرت ہوئی کہ یہ کیونکر یہانتک آیا اور کسنے اسکو راستہ بتایا اُسکے

روکنے کو کچھ لوگ گئے اُسنے اُن سب سے مقابلہ کیا ساحرون نے اچھے اچھے سحر کیے مگر کسی کے سحر نے تاثیر نہ کی سب مجبور ہوگئے اُسنے ایک دم مین سب کو تیغ کے گھاٹ اُتار دیا قلعہ لڑ بھڑ کر چھین لیا اب قلعے مین مقیم ہوگا سب مال واسباب قلعہ اُسکے قبضے مین آیا ہوگا یقین ہی بہت سے ساحرون نے اُسکی اطاعت قبول کی ہوگی اُنھون نے جو خزانہ پوشیدہ ہین وہ بتا دیے ہون گے اب بھلا وہ کیا کوئی چیز وہان چھوڑیگا سب اپنے قبضے مین کرکے وہان سے روانہ ہوگا نمرود نے جواب دیا یہ خیال خام ہی آصف کی اتنی مجال نہین جو قلعۂ طلسم کو فتح کرے مال وخزانہ اپنے تحت وتصرف مین کیا تو ضرور کسی ساحر کی شرکت ہوگی اُسنے اپنے تئین ظاہر نہین کیا پوشیدہ رکھا سب کے سحر بیکار کر دیے آصف کو فتح ولادی اچھا مین ابھی اپنے یہان سے ایک سردار کو روانہ کرتا ہون وہ جا کر آصف سے مقابلہ کریگا جو ساحر اُسکی امداد کرتا ہی اُسکو بھی اسیر کر لائیگا اور آصف کا سب لشکر بھی قید ہو جائیگا اگر اس انتظام مین تاخیر کرونگا تو بُرائی ہوگی ایسا نہو وہ مال وخزانہ لیکر روانہ ہو تو پھر اُسکا پتہ لگانا بڑی مشکل ہی اگرچہ جب بھی جیتا بچ کے نہین جائیگا مگر کیا ضرورت ہے اگر بادشاہ کو اس حال کی خبر ہوگئی تو انھین خیال ہوگا کہ فغفور تو مثل ایک نگہبان کے تھا مگر نمرود نے بھی ایسے وقت مین مدد نہ کی کچھ خبر نہ لی گو مجھسے شکایت نہین کرینگے مگر پھر بھی اُنھین خیال ہوگا اس سے مناسب ہی کہ جلد اسکی تدبیر کی جاے یہ کہکے سامنے کرسی پر ایک ساحر بیٹھا تھا اُسکی طرف مخاطب ہوا کہا اے محراب جادو تم اپنے شاگردون کو لیکر جاؤ اور آصف انجم طلعت کو اسیر کرکے لے آؤ دیکھو اس کام مین تاخیر نہ کرنا محراب نے کہا آپ کے ارشاد کی تعمیل مین مجھسے ہرگز تاخیر نہ ہوگی صرف وہان تک پہونچ جاؤن پھر فوراً اسیر کرکے حاضر دربار کرونگا یہ کہکے محراب اپنی جگہ سے اُٹھا سلام کرکے رخصت ہوا جو ساحر وہان سے بھاگ آئے تھے اُنکو بھی ہمراہ لیا باہر آکے اپنے شاگردون کو اطلاع کرائی اُسکا ایک ہزار شاگرد تھا اُسی وقت سب اُسکے پاس آئے سلام کیا کہا آپ نے اس وقت ہم لوگون کو کیون یاد فرمایا محراب نے جواب دیا کہ شہنشاہ نمرود پلنگ سوار نے حکم دیا ہی کہ مین قلعۂ فغفور جادو پر جاؤن اور وہان ایک شخص آصف انجم طلعت آیا ہے اُس نے بہت فساد پھیلایا ہی فغفور جادو اُسکے خوف سے کہین بھاگ گیا ہی اُس نے قلعے پر قبضہ کیا ہی مین اُسکو اسیر کرکے یہان لاؤن شاگردون نے کہا کہ چشم ہم لوگ آپ کے ہمراہ رکاب ہین تشریف لے چلیے محراب نے اُسیوقت اپنی سواری طلب کی اُسکے ملازم ایک شیر ببر زنجیرون سے جکڑ کر لاے محراب اُس شیر پہ سوار ہوا شاگردون کو پیدل ہمراہ لیا ساحر بھی اُسکے ہمراہ ہو

یہ جانب قلعۂ فغفورِ جادو روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کیفیت ان ساحرون کی بیان کی جاتی ہی جنکو فغفور تاجدار نے خبر لینے کو روانہ کیا تھا جب ان لوگون کو دو روز راہ طے کرتے ہین گذری تو تھک کے سب نے آپس مین مشورہ کیا کہ سامنے جو صحرا نظر آتا ہی وہان اشجار سایہ دار بہت معلوم ہوتے ہین چلو تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر دم لین پھر آگے بڑھین یہ صلاح کرکے سب اُس صحرا کی طرف متوجہ ہوے درختون کے قریب جاکر جو نگاہ بھر کے دیکھا محراب مع اپنے شاگردون کے وہان ٹہل رہا ہی ساحر اُسکو اچھی طرح پہچانتے تھے اسکے قریب گئے سلام کیا محراب نے جواب دیکر کہا تم لوگ کہان جاتے ہو کچھ کیفیت اپنے قلعہ کی بیان کرو اُنھون نے سب حال بیان کیا مگر فغفور تاجدار کی کیفیت پوشیدہ کی انکے ساتھ کے اور ساحر جو محراب کے ہمراہ تھے اُنھون نے کہا تم لوگ کہان پوشیدہ تھے جو اب تک چھپے رہے اِن ساحرون نے جواب دیا کہ ہمین فغفور جادو کی تلاش تھی اُنھین کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اگر وہ ہم کو ملجاتے تو اُنھین پھر آمادہ کرتے اور آصف انجم طلعت سے مقابلہ کرکے اُسکو اسیر کرلیتے ساحرون نے کہا کہ پھر فغفور کا پتہ نہین پایا ساحرون نے کہا ابھی تک نہین معلوم ہوا محراب نے کہا اب تم لوگ اُسکی تلاش نہ کرو ہمارے ہمراہ چلو ہم اسی واسطے جاتے ہین فغفور کو گرفتار کرکے لائینگے اور آصف انجم طلعت کو بھی اسیر کرلینگے ہمکو نمرود پلنگ سوار نے اسی طرف روانہ فرمایا ہی تم لوگ بھی ہمارے ہمراہ چلو ساحرون نے اسکا کہنا مصلحتاً قبول کیا تھوڑی دیر اسکے ساتھ وہان رہے اور اچھی طرح سب کیفیت دریافت کی پھر اسکی آنکھ بچاکر غائب ہوے اور اپنے قلعے کی جانب بھاگے دو روز کا راستہ اُسی دن طے کیا گھبراے ہوے قلعے مین آئے فغفور جادو کے پاس جاکر کہا آپ یہان کس خیال مین بیٹھے ہین غضب ہوا محراب مع اپنے شاگردون کے آتا ہی اُسکو نمرود پلنگ سوار نے اسواسطے بھیجا ہی کہ فغفور تاجدار اور آصف انجم طلعت کو مع لشکر گرفتار کرلاؤ فغفور نے جواب دیا تم نہ گھبراؤ مین ابھی جاتا ہون شہریار سے عرض کرونگا محراب کی کیا مجال جو ہمکو گرفتار کرسکے بادشاہزادہ والاجاہ سے آنکھ ملاسکے یہ کہکے فغفور تاجدار اپنی جگہ سے اُٹھا اور آصف انجم طلعت کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی ہے شہریار وہ ساحر جو براے خبر روانہ کیے گئے تھے اِسوقت آئے ہین اور یہ خبر لائے ہین کہ نمرود پلنگ سوار کو یہان کی خبر ہوئی اُسنے اپنے ایک افسرِ فوج کو روانہ کیا ہے وہ اپنے ایک ہزار شاگرد ہمراہ لیکر آیا ہی اب وہ جنگ کا پیام دیگا جو حضور ارشاد فرمائین وہ انتظام کیا جاے شاہزادہ والاجاہ نے فرمایا ابھی تو وہ بہت دور ہے جب یہان آئیگا اُسوقت دیکھا جائیگا مقابلہ کریگا تو اُس سے لڑینگے اور اگر اُسنے

اسلام قبول کیا تو چھوڑ دینگے فغفور نے عرض کی اے شہر یار نمرود کے یہان جسقدر ساحر ہین سب مکّار و غدّار ہین اور سب سیاہ قلب ہین اُن لوگون کے دلون سے نور ایمان کا جلوہ نمایان ہونا غیر ممکن ہی سب کافر ہین آصف والاقدر نے فرمایا تو اُنکو ہماری تلوار سے پناہ ملنا بھی دشوار ہی سب کو قتل کرونگا تھوڑی دیر یہی گفتگو رہی جب رات زیادہ آئی سب نے عرض کی اے شہریار اب رات بہت آئی ہی مناسب وقت ہی کہ آپ آرام فرمائین آصف انجم طلعت نے سب کو رخصت کیا خود خوابگاہ مین تشریف لاے آرام فرمایا نصف شب ابھی گذرنے پائی تھی بعض بعض لوگ اپنے بستر خواب پر بیدار تھے کہ ایک غل ہوا سب سرداراسلام اُٹھ بیٹھے نہروان بن عمرو نے عرض کی کہ جس ساحر کے آنے کی خبر تھی وہ قلعے مین داخل ہوا ہی اور اِس طرف آتا ہے دربانون نے اُسکو روکا تھا اُسنے دربانون کو قتل کیا عنقریب یہان پہونچ جائیگا یہ سُنکر شاہزادے نے صرف تلوار اُٹھالی اور بستر خواب سے اُٹھ کے باہر تشریف لاے دیکھا ایک ساحر قوی ہیکل ایک شیر پر سوار عقب مین بہت سے پیدل لیے ہوے اندر آتا ہی آصف والاقدر نے للکار کر کہا تو کون ہی وہین ٹھہر جا خبردار قدم آگے نہ بڑھانا اُس ساحر نے جواب دیا کہ مین محراب جادو ہون اور نمرود پلنگ سوار نے مجھکو بھیجا ہی مین ابھی سب کو گرفتار کرکے لیجاؤنگا اے شخص کیا آصف انجم طلعت تیرا ہی نام ہی شاہزادے نے فرمایا خموش رہ جو کہتا ہون اُسکو قبول کر قدم آگے نہ بڑھا لاف و گزاف زبان پر نہ لا محراب یہ سُنکر جھپٹ پڑا کمر سے تیغ نکال کے چاہتا تھا کہ شاہزادے پر وار کرے آصف انجم طلعت نے کلائی اُسکی پکڑ کے اس زور سے ایک طمانچہ مارا کہ سر اُسکا اُڑ گیا اُسکے مرتے ہی آندھی چلی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہونے لگی بڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من محراب جادو بود اُسکے مرنے کی جو صدا بلند ہوئی شاگرد اُسکے گھبرا گئے تلوارین کھینچ کھینچ کر آمادۂ جنگ ہوے سحر کرنا بھی شروع کیا یہان شاہزادۂ والاجاہ نے اسم اعظم پڑھا سرداران اسلام بھی آگئے تھے تھوڑی دیر مین سب کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالدیا جو لوگ بچے اُنھون نے اطاعت قبول کی امان طلب کی شاہزادے نے تلوار روکی سب کو امان دی وہ لوگ آکے قدمبوس ہوے شاہزادہ سب کو اپنے ہمراہ لیکر نشست گاہ مین تشریف لایا فغفور جادو نے آتے ہی قدم چوم لیے عرض کی اے شہریار دنیا مین سوا آپ لوگون کے یہ بات دوسرے کو حاصل نہین یہ بڑا ساحر نامی تھا اور نمرود پلنگ سوار کو اسکی ہمت و جرأت و سحر پر بڑا ناز تھا اب جب اسکے مرنے کی خبر جائیگی تو نمرود

خود اسطرف آنے کا ارادہ کریگا آصف نامدار نے فرمایا اب ہمکو اُسکے انتظار کی ضرورت نہین ہم خود اُسطرف جائینگے اور اُسکو یہ پیام بھیجینگے کہ اگر تجھکو دینِ اسلام قبول کرنا ہی تو ہمارے پاس آ اور اگر اس سے انکار ہی تو اپنی جان سے ہاتھ دھو فغفور نے عرض کی جو رائے اقدس مین آئے بہت مناسب ہی وہ شب اِسی گفتگو مین بسر ہوئی صبح کو شاہزادے نے حکم دیا کہ سب لوگ کوچ کی تیاری کرین ہم آج کی شب اور یہان قیام کرینگے اور کل جانب مرحلۂ نمرود پلنگ سوار روانہ ہون گے یہ حکم سنتے ہی لشکر مین کوچ کی تیاریان ہونے لگین دوسرے روز علی الصباح لشکرِ گران ہمراہ لیکر شاہزادہ آصف انجم طلعت نے مرحلۂ نمرود پلنگ سوار کی طرف کوچ کیا کہ اسکا ذکر وقت پر آئے گا اب کچھ کیفیت نمرود پلنگ سوار کی عرض کی جاتی ہی کہ جب اسنے محراب کو روانہ کیا تو دو روز اُسکے آنیکا انتظار رہا تیسرے دن نمرود نے کہا تعجب کی بات ہی کہ اب تک محراب واپس نہین آیا نہ اُسکی کچھ خبر معلوم ہوئی نہین معلوم اُس پر کیا کیفیت گذری اور مقابلہ کیونکر ہوا اس سے تو میری خاطر جمع ہی کہ کوئی اُسکو گزند نہین پہونچا سکتا معلوم ہوتا ہی آصف انجم طلعت مال و خزانہ قلعے سے لیکر کسی جانب روانہ ہوا ہوگا اُسکے تعاقب مین محراب بھی پہونچکے دور نکل گیا یقین ہی جلد آجائیگا عرصہ نہ لگائیگا مین نے اُسکو تاکید کا حکم دیا تھا اور چلتے وقت بھی یہ کہدیا تھا کہ جسطرح ہو جلد واپس آنا بہت عرصہ نہ لگانا اُسنے بھی مجھسے وعدہ کیا تھا مناسب یہ ہی کہ یہانسے دو ساحر جائین اور کچھ اُسکی خبر لائین اُسیوقت اسنے ساحرونکو بلایا اور قلعۂ فغفور کی جانب روانہ کیا ساحر دو روز کے بعد واپس آئے اور نمرود کے پاس جاکر رونا شروع کیا نمرود نے کہا ارے خیر تو ہی اپنے رونیکا سبب بیان کرو ساحرون نے کہا اے شہنشاہ محراب جادو قتل ہوا اور اُسکے سب ہمراہی بھی کام آئے دو چار سو جو زندہ بچے وہ مسلمان ہو گئے اب سب آصف انجم طلعت کے ہمراہ اِس طرف آتے ہین فغفور تاجدار بھی ہمراہ ہی آصف انجم طلعت نے محراب کو قتل کیا یہ سُننا تھا کہ نمرود پلنگ سوار کی آنکھون مین خون اُتر آیا سر پر سے تاج پھینک دیا اور کہا ارے آصف انجم طلعت انسان ہی یا از قسم بنی جان ہی اُسنے بڑا غضب کیا قلعۂ فغفور کو اس طرح چھین لیا اور محراب کی جان مفت لی عجب طرح کا آدمی ہی سب کہتے ہین وہ ساحر نہین نہ اُسکے لشکر مین کوئی ایسا زبردست ساحر موجود ہی جو ساحرون کے سحر کو رد کرتا ہی اور در پردہ اُسکی مدد کرتا ہی اب کسی کے جانے سے کچھ نہ ہوگا صبح کو مین خود مع اپنے تمام لشکر کے اُسکے مقابلے کو جاؤنگا اور ایک پل بھر مین اُسکو اسیر کر لاؤنگا یہ کہکے اُسنے اُسیوقت اپنے ملازمین کو

بلایا اور سب کو حکم دیا کہ آج شب کو ہمارے لشکر مین سب کوچ کی تیاری کرے مین صبح کو مین خود جاؤنگا اور **آصف انجم طلعت** کو اسیر کرکے لاؤنگا ساحر و غیر ساحر سب میرے ہمراہ جائینگے اچھی طرح سے اسباب سحر درست رہے ضرور ہے کہ آصف کے ہمراہ کوئی ساحر زبردست ہی مین کل سحر کرکے اُسکو شکست دونگا اور سب کو باندہ لونگا یہ خبر سُنکر اسکے لشکر مین اُسی وقت سے تیاری ہونے لگی صبح ہوتے تک سب لوگ مُسلّح مکمل ہوکر اسکے دروازے پر پہونچ گئے **نمرود پلنگ سوار** مکان سے باہر آیا اپنا شیر منگایا اسباب سحر سے اسقدر آراستہ تھا کہ اسکے ہمراہی کہتے تھے آج اگر ہمارے شہنشاہ چاہین تو دنیا بھر کے ساحرون کو اسیر کرلین جو جو ہوا خواہ اسکی تعریف کرتے تھے یہ اور نازان ہوتا تھا جب اسکے ملازمین شیر لیکر آئے نمرود شیر پر سوار ہوا عقب مین بیشمار شیر سوارون کا لشکر لیکر روانہ ہوا ابھی قلعے سے قریب پانچ کوس کے آیا تھا کہ سامنے سے آمد لشکر کے آثار معلوم ہوے نمرود پلنگ سوار نے کہا معلوم ہوتا ہی آصف انجم طلعت اِس طرف آتا ہی اِسنے **فغفور تاجدار** کو کیا اپنا مطیع کیا اور **محراب** اسکے ہاتھ سے کیا قتل ہو گیا کہ اسے دعوی طلسم کشائی پیدا ہوا ہی اب میرے مرحلے کی طرف آتا ہی دیکھو میرے یہانسے کوئی اُسکے پاس جاے اور میرا یہ پیام اُس تک پہونچاے کہ اے **آصف انجم طلعت** تم واقعی بہادر ہو اور مجکو تمھاری جوانمردی پر رحم آتا ہی اچھی بات تھی جو تم میری اطاعت قبول کرتے اور اپنے ارادہ سے باز آتے مین تمکو ہمراہ لیجاتا اور بادشاہ سے تمھاری تقصیر معاف کرادیتا تمھین لشکر کی سپہ سالاری مل جاتی اور اگر اپنے ارادہ سے باز نہ آؤگے تو میرے ہاتھ سے مارے جاؤگے یہ لشکر جو تمھارے ہمراہ ہی کام نہ آئیگا سب کو قتل کرڈالونگا مجکو سحر مین بھی اتنی قوت حاصل ہی کہ اگر چاہون تو ایک اشارے سے بڑے بڑے ساحرون کو بیجان کردون اور قوت بھی مجھ مین اتنی ہی کہ بڑے بڑے پہلوان میرے مقابلے مین آتے ہوئے تھراتے ہین اِس سے بہتر یہ ہی کہ مجھسے مقابلہ نہ کرو اور کہنا مان لو تم کسی طرح مجھسے لڑکر عہدہ بر آ نہ ہوگے اِس سمجھانے کو قبول کرو اور میرے پاس چلے آؤ اسکے ہمراہیون نے کہا اے شہنشاہ آپ کی راے بہت مناسب ہی جس کسی کو حکم ہو وہ جائے اور آپ کا پیام پہونچاے نمرود نے ایک ساحر کی طرف اشارہ کیا کہ تم جاؤ اور جلد اسکا جواب لیکر میرے پاس واپس آؤ اگر وہ کہنا قبول کرے اپنے ساتھ لیتے آنا ورنہ کہدینا کہ اب دیر نہ کرو اِسی وقت ہمارے تمھارے مقابلہ ہو جائے ساحر یہ بات سُنکے روانہ ہوا لشکر بھی قریب آچکا تھا ساحر نے بڑھ کے **آصف انجم طلعت** سے کہا مجھے کچھ آپ سے عرض کرنے کی

ضرورت ہی شاہزادے نے جو اُسکے چہرے کی طرف نگاہ کی اور ساحر پر رُعب طاری ہوا کانپنے لگا شاہزادے نے جو اُسکی یہ حالت ملاحظہ فرمائی ارشاد کیا کہ تم نہ ڈرو تم ایلچی ہو جو کچھ پیام لائے ہو مجھسے بیان کرو ساحر نے ہاتھ باندھ کر عرض کی اے شہریار میری مجال نہین جو زبان پر لاؤن نمرود پلنگ سوار نے کہا ہی کہ آپ ہم سے ملجائین اور جنگ و جدال کو موقوف فرمائین ہم آپ کو بادشاہ طلسم کے پاس لے جائینگے وہانسے عہدہ جلیل دلائینگے آصف انجم طلعت نے تیوری چڑھائی جواب دیا کہ نمرود پلنگ سوار دیوانہ ہی کہدینا کہ اگر تجھے اپنی جان عزیز ہی تو میرے پاس آ اور دین اسلام قبول کر ورنہ جسطرح مین نے محراب کو ہلاک کیا ہی وہی حال تیرا بھی کرونگا اور بادشاہِ طلسم کیا چیز ہی جو ہمکو عہدہ جلیل دیگا ہمین ہمارے خدا نے عہدۂ جلیل عطا فرمایا ہی اگر بادشاہ طلسم کا بھی سامنا ہو گا تو اُس سے بھی ہم یہی کہینگے ساحر نے عرض کی اے شہریار مین جاتا ہون یہی کہدونگا ایک بات اور رہی وہ یہ کہ نمرود پلنگ سوار نے کہا تھا کہ اگر میرا کہنا قبول نہ کرین تو اُسی وقت میرے اُنکے مقابلہ ہو جاے کوئی بات باقی نہ رہجاے ابھی فیصلہ ہو جاے شاہزادے نے فرمایا ہم بھی اِس بات کو بہت مناسب جانتے ہین اِسی وقت مقابلہ کرینگے اُسکے خون مین اپنی تلوار بھرینگے ساحر وہانسے پلٹا نمرود کے قریب آیا کہا آصف انجم طلعت نے جواب دیا ہی کہ ہم بھی بہت خوش ہین اِسی وقت مقابلہ کرینگے جو کچھ ہونا ہی ابھی ہو جائیگا نمرود نے کہا تمھارے سمجھانے سے وہ کیا مانتا اب مین خود مقابلے مین اُس سے کہونگا جب میرا رعب اُسپر طاری ہوگا ضرور منظور کر لیگا ساحر نے اپنے دل مین کہا اِنکا رعب شاہزادے پر کیا طاری ہوگا یہی اُسکے رعب مین آجائینگے اور مقابلہ کرکے کیا پائینگے جیسے محراب کو شکست ہوئی ہی یہ بھی اُسی طرح ہلاک ہونگے سواے حسرت و افسوس کچھ ہاتھ نہ آئے گا اتنے عرصے مین لشکرِ آصف انجم طلعت قریب آگیا نمرود نے دیکھا ایک نوجوان باعزت و شان اسپ کوہ پیکر پر جلوہ فرما ہی چہرے سے رعب و داب ظاہر ہی آنکھ ملانے کا یارا نہین نمرود نے اپنا شیر بھی آگے بڑھایا میدان مین آیا شاہزادہ بھی مرکب کو روک کے اُسکی طرف مخاطب ہوا نمرود نے کہا اے آصف انجم طلعت آگاہ ہو کہ مین نمرود پلنگ سوار یکتاے روزگار ہون نہ کسی کی اتنی مجال ہی کہ مجھسے سحر آزمائی مین بازی جیت لیجاے نہ کوئی ایسی قوت رکھتا ہی کہ تیغ زنی مین مجھسے مقابلہ کرکے فتح پاے مجکو تمھاری شجاعت و جوانمردی پر رحم آتا ہی مناسب ہی کہ تم مجھسے مقابلہ نہ کرو اگر تمھارے ہمراہ کوئی ساحر ہی تو اُسکے سحر پر نازان نہ ہو کیونکہ میرے مقابلے مین اُس کا سحر کام نہ دے گا اور اگر تمھین اپنے زورِ بازو پر ناز ہی تو مجھسے مقابلہ نہ کرسکوگے

اِس سے بہتر یہ ہی کہ اب میرے پاس آؤ اور جنگ و جدال کا خیال دل مین نہ لاؤ جو
کچھ تمنے کیا خوب کیا اب آگے بڑھنے کا ارادہ نہ کرو مین تمکو اپنے ہمراہ پیر ہنگ
آتش نفس بادشاہ طلسم کے پاس لے جاؤنگا تمھاری سفارش کرکے تمہین
فوج کی سپہ سالاری دلادونگا آصف انجم طلعت نے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالا
فرمایا اے نمرود کیا بیہودہ گوئی کرتا ہی تیری کیا مجال جو فتح پاے اور کسی سے
مقابلے کی تاب لاے یہان ایک ایک سردار تیرے تمام لشکر کو کافی ہی اور
تیرا بادشاہ طلسم کیا مردود ہی جسکے پاس مین جاؤن اور وہ مجکو سپہ سالاری دے
مجکو خداے تعالےٰ نے عزت و شجاعت عطا فرمائی ہی ہان اگر تجکو اس وقت
مقابلہ کرتے خوف آتا ہی تو میرے پاس آ اور دین اسلام قبول کر مین تیرے
ہلاک کرنے سے درگذرون اور تجھے اس طلسم کی حکومت دلادون اگر میرا کہنا
تجھے منظور نہین تو اب کچھ بیجا کلمات زبان پر نہ لانا مقابلے کو آیا ہی تو مین بھی موجود
ہون تاخیر نہ کر اپنے دل کی حسرت لڑکر نکال لے نمرود نے جو یہ تقریر سنی
دل مین خیال کیا آصف انجم طلعت مرد شجاع ہی میرا کہنا نہ مانے گا اس سے
ضرور مقابلہ کرکے زیر کرون جب یہ مجھسے زیر ہو جائیگا اُسوقت ضرور میری
اطاعت قبول کریگا یہ سوچ کے اِس نے اپنے شیر کو اور آگے بڑھاکر
کہا اے آصف انجم طلعت تمہین کیا منظور ہی اگر ہم تم مقابلہ کرینگے تو بہت
اچھی طرح فیصلہ ہو جائیگا اور اگر لشکرون کو لڑنے کے واسطے بڑھائینگے تو
ان غریبون کی جانین مفت جائینگی اس سے مناسب ہی کہ تم خود میرے مقابلے
مین آؤ شاہزادے نے مرکب آگے بڑھایا سردار قریب آئے عرض کی اے
شہریار آپ نہ جائیں ہمین اجازت عطا فرمائیے ہم ابھی جاکے اس کو زیر کرینگے
شاہزادے نے فرمایا یہ بات شجاعت سے بعید ہی وہ مجکو بلاتا ہی مین خود ہی جاؤنگا
تم لوگو نکا جانا مناسب وقت نہین ہی سب سردار مجبور ہوے آصف والا
قدر نے مرکب بڑھایا نمرود کے مقابلے مین آئے نمرود نے کہا
اے آصف انجم طلعت تم مجھ پر حملہ کرو اور اپنے دل کی حسرت نکال لو
شاہزادے نے فرمایا اے نمرود ہم لوگون کا یہ شعار نہین پیشدستی سے
ہمکو مدام انکار رہا اگر تیری ضرب سے خدا بچا لیگا ہم بھی حملہ کرینگے نمرود نے
پہلے کچھ پڑھ پڑھ کر شاہزادے کی طرف پھونکا یہان تحائف سحرکش موجود تھے
سحر نے تاثیر نہ کی نمرود کو کمال تعجب ہوا کہا اے آصف انجم طلعت
یہ بات بیجا ہی اگر تمھاری فوج مین کوئی ساحر ہی تو پہلے اُس کو میرے مقابلے
مین بھیجدو یہ بات اچھی نہین کہ چھپ کر کوئی تمھاری مدد کرے جسے اپنے
سحر پر ناز ہو وہ میرے مقابلے مین آئے ابھی سحر و ساحری کا حال کھلجاے

شاہزادے نے فرمایا ہم سحر پر لعنت کرتے ہین اور ساحر کو کافر خیال کرتے ہین ہمارے مذہب مین سحر بالکل حرام ہی نمرود نے کہا مین کیونکر یقین نکرون کیونکہ مین نے اسی امتحان کے واسطے تم پر سحر کیا سحر نے جب تاثیر نہ کی تو مجکو یقین ہو گیا کہ ضرور تمھارے لشکر مین کوئی ساحر ہی اور وہ پوشیدہ طور سے ردِ سحر کرتا رہتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ سحر مجھ پر اثر نہ کریگا اور اگر تجھے یہ خیال ہی تو یہان سے علحدہ چل اور وہان مجھ پر سحر کر اگر ساحر ہو گا میرے ہمراہ جائیگا اور وہان پہونچکر ردِ سحر کریگا اور اگر کوئی ساحر نہین ہی تو مین وہان بھی تجھسے اسی طرح مقابلہ کرونگا نمرود نے کہا اے آصف انجم طلعت تم لاکھ کہو مگر مجکو یقین نہ آئیگا خیر اس بحث سے تو کوئی فائدہ نہین مین اب اپنی حفاظت کے واسطے ایک حصار کرتا ہون اس کے اندر آکے مجھسے مقابلہ کرو اگر ساحر بھی تمھارے ہمراہ ہوگا تو اس حصار کے اندر سحر تاثیر نہین کریگا شاہزادے نے ہنس کے جواب دیا مین بہت اچھا سمجھتا ہون تو حصارِ سحر بنا کے پھر مجھسے مقابلہ کر نمرود نے ایک لکیر کوڑے سے زمین پر کھینچی اور آصف نامدار سے کہا اس لکیر کے اندر تشریف لائیے اور مجھسے مقابلہ کیجیے اب دیکھون کون ساحر میرے اِس سحر کو مٹا سکتا ہی شاہزادہ ہنس کے اُس لکیر کے اندر گیا نمرود نے تلوار میان سے نکال کے کہا اے آصف انجم طلعت ہوشیار ہو جاؤ مین وار کرتا ہون شاہزادے نے کچھ جواب نہ دیا نمرود نے سر پر تلوار لگائی شاہزادے نے چوٹ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نمرود نے چاہا کہ پیٹ کر زور کرون شاہزادے نے جھٹکا دیا کہ نمرود سے شیر پر نہ سنبھلا گیا مُنھ کے بھل زمین پر گرا اسکے ساتھیون نے جو یہ کیفیت دیکھی سب نرغہ کر کے شاہزادے پر آپڑے لشکر اسلام کے سردار بھی تلوارین نکال کے جھپٹے شاہزادے نے پشتِ مرکب سے کود کے نمرود کو اُٹھا لیا فرمایا اب شناخت مین خدائے واحد و یکتا کی کیا کہتا ہی نمرود سیاہ قلب تھا اسنے انکار کیا شاہزادے نے اس زور سے اسکو زمین پر پٹکا کہ اُستخوان اسکے سُرمہ سا ہو گئے اسکا مرنا تھا کہ شیر نے اپنا سر دے مارا تاریکی چھا گئی پتھر برسنے لگے شاہزادے نے اسمِ اعظم وردِ زبان کیا وہ سب کیفیت دفع ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من نمرود پلنگ سوار جادو بود اسکے مرنے کی آواز سُنکر جسقدر اسکے ہمراہی تھے گھبرا گئے شاہزادے نے پھر تلوار اُٹھا کے قتل کرنا شروع کیا بہت سے ساحر قتل ہوے جو باقی بچے اُنھون نے چادرِ ہلالی امان طلب کی شاہزادے نے تلوار روک لی سب ساحر و غیرِ ساحر خدمت مین شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی حاضر ہوے ایمان لائے

شاہزادے نے سب کو اپنے ہمراہ لیا یہان بارگاہین وغیرہ آراستہ ہو چکی تھین آصف انجم طلعت سب سرداران نامی وگرامی کو ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین تشریف لائے جسقدر ساحر وغیر ساحر نمرود پلنگ سوار کے ہمراہ آئے تھے اور اُنہین سے جسقدر زندہ بچے تھے اُنکا شمار بھی دو لاکھ سے زیادہ تھا شاہزادے کو اِس فتح پر نہایت مسرت ہوئی فغفور تاجدار نے قریب آکر قدم چوم لیے عرض کی اے شہریار آپ اصلی طلسم کشا ہین اور اگر خدا نے چاہا تو یہ طلسم ضرور آپ کے ہاتھ سے فتح ہوگا اور آپ جلد بفتح وفیروزی جانب طلسم نہ طاق تشریف لیجائینگے نمرود کے لشکریون مین سے دو شخص آگے بڑھے ہاتھ باندھ کے عرض کی ہم اُسکے یہان کے سپہ سالار تھے اور اُسکے سحر وغیرہ کے جو جو عجائبات وغرائبات مرحلے پر موجود ہین اُن سب سے ہم لوگ اچھی طرح آگاہ ہین اب وہ سب کرشمہ تو مٹ گئے ہونگے مگر اسکی بی بی نے جو جو عجائبات سحر بنائے ہین وہ سب ابھی تک موجود ہونگے اِسی وقت اُسکو آگاہی ہوئی ہوگی وہ بلا کی مکارہ ہے سحر مین بھی اپنا جواب نہین رکھتی ہے وہ ضرور مقابلہ کو آئے گی اور نئے نئے فیسا د پھیلائیگی شاہزادے نے فرمایا ہر حال مین خدا مددگار ہے اُسکی کیا مجال جو کسی کو تکلیف پہونچا سکے تم لوگ خاطر جمع رکھو نہ گھبراؤ خدا اُس مشکل کو بھی آسان کر دیگا اُن دونون ساحرون نے فغفور سے مخاطب ہو کر کہا آپ وہانکے حال سے اچھی طرح ماہر ہین ابھی شہریار کو وہان جانا اور مرحلے کا شکست کرنا بڑا کام ہے مگر جہانتک ممکن ہو اِس کام مین جلدی کی جائے اسواسطے کہ اب عفریتہ زنّار بند یعنے نمرود کی بی بی کو اس کیفیت سے آگاہی ہوئی ہوگی وہ ضرور مرحلۂ اضطرلاب سے مدد طلب کرے گی اور وہانکے لوگ جیسے ظالم اور سرکش ہین اُنکی کیفیت آپ پر خوب روشن ہے آپ شہریار کو وہانکے حال سے جزدیجیے اور بہت جلد یہانسے کوچ کرکے مرحلۂ نمرود پر چلیے تاکہ شکست مرحلے مین تاخیر نہ ہونے پائے اور راستہ صاف ہو جائے فغفور نے آصف والاقدر سے عرض کی اے شہریار یہ سہراب شیرسوار اور کاؤس شیرسوار جو کچھ کہتے ہین بہت صحیح ہے آپ کو یہان ٹھہرنا نہ چاہیے ورنہ وہان اور بندوبست ہوجائینگے پھر دیر ہوگی اِس سے مناسب یہ ہے کہ کل کے روز یہانسے روانہ ہوجیے ایک روز راہ مین صرف ہوگا دوسرے دن مرحلۂ نمرود پر پہونچ جایئےگا آصف نامدار نے فرمایا تمکو اختیار ہے یہ فرماکے اُسی وقت لشکر مین حکم دیا کہ سامان سفر درست کر رکھو صبح کو یہانسے کوچ کرینگے لشکر مین تیاری ہو گئی شاہزادے نے رات اُسی صحرا مین بسر کی صبح بعد ادائے

فریضۂ سحری جانب مرحلہ نمرود سفر کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کچھ کیفیت عفریتہ زنّار بند کی عرض کی جاتی ہی کہ جب نمرود پلنگ سوار مارا گیا تو اُسکے عجائبات سحر جو مرحلہ پر تھے یک بیک شکست ہوگئے اسکی بی بی کے گلے بین ایک ہار تھا اور وہ بھی نمرود کے سحر سے تیار ہوا تھا فوراً شکست ہوکے زمین پر گرا عفریتہ نے جو نگاہ کی سر پٹکنے لگی اُسی وقت اپنی کنیزون کو بلایا کہا ارے کسی کو جلد ہی قلعۂ مرحلہ پر بھیجو دیکھو وہانکی کیا کیفیت ہی عجائبات سحر موجود ہین یا اُن پر بھی کچھ آفت آگئی کنیزین اُسی وقت ڈوڑی ہوئی باہر آئین یہان قلعے سے پہلے ہی ساحر چل چکے تھے کنیزون کو دیکھکر غل مچانے لگے کہا جلدی سے جاکر ملکہ سے کہو کہ جسقدر عجائبات و غرائبات قلعے پر موجود تھے سب مٹ کر رہ گئے جلد ہی آئین اور کچھ تدبیر کرین کنیزین اُسی وقت واپس آئین عفریتہ سے کہا ملکۂ عالم عجائبات سحر مفقود ہوگئے یہ کیا غضب ہوا عفریتہ نے کہا ارے شہنشاہ ایک شخص سے مقابلے کو گئے تھے معلوم نہین کیا ہوا ضرور کسی نے اُنکو قتل کیا بین ابھی جاتی ہون اور اِس کا پتہ لگاتی ہون فغفور جادو کے قلعہ پر کوئی شخص آیا تھا اُسنے فغفور کو بھی شاید قتل کیا شہنشاہ نے اُسکے گرفتار کرنے کو پہلے محراب جادو کو روانہ کیا محراب بھی وہان پہونچ کے قتل ہوا اُسکی خبر پاکر خود اُنھون نے ارادہ کیا بین منع کرتی تھی یہ کہتی تھی کہ آپ خود تشریف نہ لیجائیے اَور سردارون کو روانہ کیجیے ہاے میرا کہا نہ مانا اپنی جان دی یہ کہکے اُسی وقت تختِ سحر منگایا اسبابِ سحر درست کیا اپنی خواصون کو ہمراہ لیا سحر کرکے تخت اُڑایا رات کا بھی خیال نہ کیا قلعۂ فغفور پر روانہ ہوئی صبح ہوتے قلعے پر پہونچی یہان کسی کو نہ پایا جو لوگ وہان نگہبانی کر رہے تھے اُنسے پوچھا آصف انجم طلعت کہان ہین اُن لوگون نے جواب دیا کہ مدت ہوئی وہ یہانسے آپ کے مرحلے کی طرف روانہ ہوے یقین ہی وہان پہونچ بھی گئے ہون گے عفریتہ نے کہا ارے وہ میرے مرحلے پر نہین گئے دربانون نے کہا ابھی راہ بین ہون گے عفریتہ وہانسے پھر پلٹی خواصون نے کہا ملکۂ عالم اب وہ لوگ کہان ملینگے عفریتہ جواب دیا معلوم ہوتا ہی رات کو ہمنے خیال نہین کیا وہ لوگ یہان نہین ہین راہ بین کسی جگہ پر ہون گے اب میرے ہاتھ سے کہان بچکے جائین گے یہ کہکے روانہ ہوئی تخت اُڑاتی جا رہی تھی کہ راہ بین اِسکو لشکر آصف انجم طلعت کا نظر آیا عفریتہ نے خواصون سے کہا دیکھو یہی لشکر ہی ہمارے مرحلے کے بھی بہت سے لوگ اُسکے ہمراہ ہین معلوم ہوتا ہی اِن لوگون نے اطاعت آصف انجم طلعت کی قبول کرلی ہی ارے ابھی نمک حرامون کو اسکا ذائقہ چکھاے

دیتی ہون یہ کہکے بجلی کی طرح چمک کر تخت سے علحدہ ہوئی تخت کو معلق چھوڑا
سب سے پہلے شاہزادے پر حملہ کیا سب نے دیکھا ایک برق آسمان سے
گری سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار نے نگاہ اِدھر اُٹھائی شاہزادہ
سے عرض کی اے شہریار عفریتہ زنار بند آگئی شاہزادے نے پلٹ کے
دیکھا دو ایک سوارون کے سر اُڑ گئے آصف نامدار نے اسم اعظم
ورد زبان کیا سہراب شیر سوار نے عرض کی آپ توقف فرمایئے مین ابھی اسکو
اسیر کیے لیتا ہون یہ کہکے جھولی سے ایک گولا نکالا کچھ پڑھ کے اوپر
اُچھال دیا گولہ کچھ دور جا کے پھٹا سب نے دیکھا اُس مین سے دُھوان
مانند ریسمان کے نکلا اور تھوڑی دیر مین ایک ساحرہ سیاہ فام بدصورت
ایک ریسمان مین لپٹی ہوئی زمین پر گری سہراب نے جھپٹ کے اُٹھا لیا
اور آصف انجم طلعت کی خدمت مین حاضر کیا شاہزادے فرمایا عفریتہ
اسی کا نام ہے سہراب نے عرض کی یہی ہمزو شیر سوار کی بی بی ہے ابھی اِسکے
ہمراہ اور کنیزین ہون گی یہ کہکے پھر نگاہ اُٹھائی سب کنیزین تخت اُتار کے
سہراب کے پاس آگئین ہاتھ باندھ کے کہا اے سہراب شیر سوار
ہماری ملکہ کو رہا کر دے اُنکے عوض ہمکو اسیر کر کے لے چل سہراب نے
اُن سب کو بھی مبتلاے سحر کر لیا پہلے عفریتہ سے سوال کیا کہ اے
عفریتہ اب اس مذہب باطل سے باز آ اور خداے واحد و یکتا پر ایمان لا
عفریتہ نے منظور نہ کیا سہراب نے آصف نامدار سے عرض کی اے
شہریار یہ اسلام قبول نہین کرتی شاہزادے نے فرمایا جو کفار کو سزا دی جاتی ہی
اِسکے واسطے بھی ہونا چاہیے سہراب نے اپنے شیر کی طرف اشارہ کیا
شیر نے جھپٹ کے اسکو کھا لیا اسکے بعد کنیزون سے کہا اُنھون نے بھی
اسلام قبول کرنے سے انکار کیا سہراب نے انکو بھی وہی سزا دی جو
عفریتہ کے واسطے تجویز کی تھی اب تو ایک تاریکی چھا گئی بجلیان بکثرت چمکنے
لگین پتھر برسنے لگے آواز آئی کشتی مرا نام من عفریتہ زنار بند جادو بود سہراب
عرض کی اے شہریار اب مرحلے پر کوئی خوف باقی نہین رہا مجھے خیال تھا
کہ عفریتہ شاید آگے جائیگی اور وہان پہونچ کے کچھ فساد پھیلائے گی مگر
اس کو افراط الم سے اسقدر تاب نہ رہی جو مرحلۂ اصطرلاب پر جاتی اور
وہانسے مدد لیکر پھر اِسطرف آتی اس کو اپنے سحر پر بہت ناز تھا اسی
وجہ سے اسنے کسی سے مدد طلب نہین کی خود اِسطرف چلی آئی اب
مرحلۂ اصطرلاب پر تشریف لے چلیے وہاں کے ساحر بڑے مکار ہین فنِ
عیاری مین سب کو دعویٰ ہے وہ لوگ سحر کم کرتے ہین عیاری سے کام

زیادہ لیتے ہین شاہزادے نے فرمایا خدا اُس مشکل کو بھی آسان کریگا کسی طرح کی فکر نہ کرو سب امور تقدیر پر چھوڑ دو اُس روز آصف نامدار نے وہین قیام فرمایا دوسرے روز مرحلۂ نمرود پر تشریف لائے یہان کے خزانے سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار نے بتائے بہت کچھ زر و جواہر ہاتھ آیا ایک روز شاہزادۂ والا جاہ نے وہان قیام فرمایا دوسرے روز سہراب شیر سوار کی راے سے جانب مرحلۂ اصطرلاب کوچ کیا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کچھ کیفیت مرحلۂ اصطرلاب کی عرض کی جاتی ہی کہ جب ساحران مرحلۂ نمرود نے شکست مرحلہ کو دیکھکر سمجھ لیا کہ نمرود شیر سوار اور عفریتہ دونون قتل ہوے انھون نے یہ خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا بیکار ہی جسنے ان دونون شخصون کو قتل کیا اُسکے نزدیک ہمارا قتل کرنا کیا دشوار ہی مناسب وقت یہ ہی کہ یہان نہ ٹھہرین اور مرحلۂ اصطرلاب پر چلکے اس واقعہ کی خبر کردین وہان سے اِسکا بندوبست ہوجائیگا ہم لوگون سے یہ کام انجام نہ پائیگا یہ سوچ کے سب ساحر وہان سے روانہ ہوے اور مرحلۂ اصطرلاب پر پہونچے یہان کا انتظام بہت سخت تھا ہر ایک شخص آنے جانے نہین پاتا تھا ان ساحرون کو جو نگہبانون نے آتے ہوے دیکھا روکا کہا تمکو ہم ہرگز نہ جانے دینگے پہلے ہم اپنے بادشاہ سے تمھاری کیفیت بیان کرین اگر اجازت ہوگی جانے پاؤگے نہین تو ہم یہان سے تمکو واپس کردینگے ساحرون نے سب کیفیت شکست مرحلۂ نمرود کی بیان کی ساحر وہان سے روانہ ہوے اصطرلاب جادو کے پاس آئے کہا آپ نے کچھ اور بھی سُنا مرحلۂ نمرود شیر سوار شکست ہوگیا سُنا گیا ہی کوئی شخص جسکا نام آصف انجم طلعت ہی یہان آیا ہی اور اُسنے یہ سب فساد پھیلایا ہی طلسم کشائی کا دعوی کرتا ہی اب یہ بھی سُنا جاتا ہی کہ اِس طرف کا عزم کیا ہی اور بہت جلد یہان آجائیگا فساد پھیلائیگا اصطرلاب جادو ہنس پڑا کہا نمرود شیر سوار کو اپنے سحر اور قوت پر بڑا ناز تھا آخر کسطرح شکست پائی اور مفت مین اپنی جان گنوائی اب دیکھون آصف یہان تک کیونکر آتا ہی اور کون اُسے ہمراہ لاتا ہی یہ کہکے کہا کہ جو ساحر اُس مرحلے سے یہان آئے ہین اُنکو بلاؤ اُنسے بھی مین حال دریافت کرونگا خلاصہ کیفیت معلوم ہوگی ساحر اُسی وقت واپس آئے اور نمرود کے ملازمین کو اپنے ہمراہ لے گئے اصطرلاب جادو نے اُن سب کو اپنے پاس بلایا سب کیفیت دریافت کی کہا اب یہ بتاؤ کہ طلسم کشا کو اِسی وقت گرفتار کرا کے منگا لین یہ تم لوگون نے اچھا کیا کہ ہمکو قبل سے اطلاع دے دی ہم ابھی اسکی فکر کرتے ہین اور اُسکو گرفتار کرا کے منگاتے ہین تمھارے بادشاہ انتظام نہین کر سکتے تھے اور دعوی بہت کچھ تھا یہ مین خوب جانتا ہون کہ وہ سحر و ساحری مین بہت اچھے تھے مگر عقل کے خلاف

بہت سی باتین اُنکی ہوا کرتی تھین خیر اب ہم اُنکے خون کا عوض لینگے اور طلسم کشا کو اسیر کرکے حضور بادشاہ مین بھیجد ینگے تم لوگ یہان قیام کرو ہم کل اسکا انتظام کرینگے یہ کہکے سب ساحرون کو رخصت کیا اور اپنے مشیرون کو بلایا اسکے چار مشیر تیز تدبیر تھے ہر ایک سحر و ساحری مین طاق تھا مگر وہ غا مین شہرۂ آفاق تھا اسکے مرحلے پر ایک سو عیار تیز رفتار ہر وقت موجود رہتا تھا بادشاہ اسکی بہت خاطر کرتا تھا خراج معاف کردیا تھا برابر کے مراسم اس سے جاری تھے اِسنے جب اپنے مشیرون کو بلایا سب سے کُل واقعہ بیان کیا اور کہا اب میرا یہ ارادہ ہی کہ طلسم کشا کو اسیر کرکے بادشاہ کے سامنے لیجاؤن اور اُسکے عوض مین اپنا ملک بڑھاؤن اب اُسکے ساتھ ساحر بھی زبردست ہین اور یہ بھی مین نے سُنا ہی کہ سحر اُس پر اثر نہین کرتا فنون سپہ گری مین بھی لاثانی ہی جو لوگ اُسکے ہمراہ آئے تھے وہ بھی سب جری و بہادر ہین اگر اُس سے مقابلہ کیا تو ہزور طول ہوگا پھر جنگ دوسردار دنہین معلوم کیا بات ہوا اگر اُس پر سحر تاثیر کرتا تو اُسکی گرفتاری بہت آسان تھی مگر جب وہ کچھ کلمات پڑھتا ہی تو اُسکے لشکر پر سحر اثر نہین کرتا ایسے لوگون کے ساتھ جنگ کرنا فضول ہی عقل سے کام لینا چاہیے مشیرون نے کہا یہ بات بہت آسان ہی آپ اُسکو یہان آنے کا موقع کیون دیجیے اپنے عیارون سے یہ کام لیجیے یہ لوگ وہان جائین اور اُسکو گھیر کر گرفتار کر لائین جب وہ گرفتار ہو جائیگا پھر اُسکے لشکری بھی بہت جلد قابو مین آجائینگے مقابلے کی تاب نہ لائینگے اگرچہ ساحران جلیل اُسکے ہمراہ ہین مگر اُنسے ہم یہان کون کم ہے آپ عیارون کو طلب فرمایے اور اُنکو یہ حکم دیجیے کہ بہت جلد جائین اور آصف انجم طلعت کو جسطرح بن پڑے گرفتار کرکے لے آئین یہ لوگ آفتِ روزگار ہین جب اِس ارادے سے جائینگے تو خالی واپس نہ آئینگے اصطرلاب جادو کو یہ بات بہت پسند آئی اُسنے اپنے عیارون کو بلایا کہا ہمین یہ ضرورت ہی کہ تم لوگون مین سے کچھ لوگ جائین اور آصف انجم طلعت کو گرفتار کرکے لے آئین یہ ایک ایسا شخص آج کل طلسم مین آیا ہی جو طلسم کشائی کا دعوٰی کرتا ہی اور اُسنے دو مرحلے بھی شکست کیے اب اِس طرف کا عزم کیا ہی قریب پہونچ چکا ہی اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا ساحرانِ جلیل مرحلۂ نمرود کے اُسکی اطاعت قبول کرچکے ہین اُنکی شرکت اور خرابی پیدا کرتی ہی اگر وہ داخلِ مرحلہ ہوا تو جنگ عظیم کا سامنا ہی گو اس امر سے ہم ڈرتے نہین مگر مفت مین بہت سے ملازمین مرحلہ کی جان جائیگی اس سے بہتر یہ ہی کہ تم لوگ جاؤ اور اُسکو گرفتار کرکے لے آؤ عیارون نے کہا آپ خاطر جمع رکھین ہم لوگ جاتے ہین جہان ہمین مل گیا اُسکو اسیر کرکے لے آئینگے بلکہ جو جو ساحر اُسکے ہمراہ ہین وہ بھی نہ بچینگے سب کو گرفتار کرکے لے آئینگے

جلد چلو ہو ہم روانہ ہون اصطرلاب نے کہا آج ہی جاؤ اس کام مین دیر نہ لگاؤ عیار اُسیوقت اجازت لیکر واپس آئے اور اپنے بانہائے عیاری سے آراستہ ہوکر تلاش شاہزادۂ آصف انجم طلعت مین روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کچھ کیفیت شاہزادۂ آصف انجم طلعت کی بیان کی جاتی ہی کہ جب بعد فتح مرحلۂ نمرود حسب راے سہراب شیرسوار شاہزادہ جانب مرحلۂ اصطرلاب روانہ ہوا دوسرے روز ایک صحراے فرح افزا مین پہونچا شاہزادے کو فضاے صحرا بہت پسند آئی سہراب شیر سوار سے کہا یہان کی بہار قابل دید ہے جی چاہتا ہی دو روز یہان قیام کرین شکار بھی کثرت سے پایا جاتا ہی بہت دنون سے یہ شغل نہین کیا ہی اگر یہان ٹھہر جایئے تو کچھ دل بہلے گا سہراب نے عرض کی اے شہریار پہلے مرحلۂ اصطرلاب سے فراغت حاصل کیجیے پھر سیر و شکار کی جانب توجہ فرمایئے گا شاہزادے نے فرمایا آپ لوگون کو کیون اسقدر انتشار ہی یہن مرحلۂ اصطرلاب جادو پر بھی جاؤنگا اور وہان بھی خدا مجکو فتح دیگا ابھی کیا جلدی ہی دو دن مین کچھ ہرج نہ ہو جایگا یہان کے ٹھہرنے سے میری طبیعت بہل جائیگی سہراب شیر سوار نے خیال کیا کہ اب زیادہ اصرار کرنا بیکار ہی اور ظاہرا اسباب دو روز مین کچھ نقصان بھی نہین ہوتا ہی اگر وہان خبر بھی ہوئی ہوگی تو اصطرلاب جادو بھی مصروف اہتمام ہوگا دو روز بعد چلینگے راہ مین کم ٹھہرینگے مناسب وقت پر وہان پہونچ جائینگے شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے بارگاہ نصب ہونیکا حکم فرمایا اُسیوقت خیمے اِستادہ ہوے سب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوے شاہزادہ بھی اپنی بارگاہ مین آیا تھوڑا دن باقی تھا آصف نامدار نے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے اور سردار بھی بارگاہ مین حاضر ہوے صحرا کی بہار دیکھنے لگے آصف انجم طلعت نے فرمایا کہ اے سہراب شہسوار اس صحرا کا کیا نام ہی اور یہ کون مقام ہی سہراب نے عرض کی اے شہریار یہ سب مرحلۂ اصطرلاب مین شامل ہی یہان سے مرحلہ بہت قریب ہی اکثر وہانکے ساحر یہان شکار کو آتے ہین اور ہمنے اپنے بزرگون سے سُنا ہی کہ ایک زمانے مین اِس صحرا مین ایک عمارت وسیع بنی ہوئی تھی اور اُس مین عارف شب زندہ دار رہتا تھا وہ شخص بہت بڑا عابد تھا اور عامل زبردست تھا جب تک وہ زندہ رہا اس صحرا مین ساحر نہین آنے پاتے تھے جس ساحر نے قدم رکھا جل کے خاک ہو جاتا تھا مدت تک اُس عابد خداشناس نے اِس صحرا کو آباد رکھا اور بہت سے مسلمان اُسکے پاس موجود رہے کئی سو برس کا زمانہ ہوا کہ آسنے انتقال کیا جو لوگ اُسکے پیرو تھے اُنھون نے اِسی صحرا مین اُسکو دفن کیا مدت تک اُسکی قبر پر

عرس ہوتا رہا جب اُسکے شاگرد باقی نہ رہے اور ساحرون نے خداپرستون کو آزار
پہونچانا شروع کیا تو مجبور ہوکے بقیۂ مسلمان یہانسے بھاگ گئے مزار اُسکا اسی صحرا مین
موجود ہی ایک حجرہ بند رہتا ہی اب بھی اُس حجرے مین ساحر نہین جاسکتا بارہا بادشاہ
طلسم نے چاہا کہ اُس مرد بزرگ کا مزار یہانسے کھودڈالے مگر جب ساحرون نے
قریب حجرے کے پہونچ کے چبوترے پر قدم رکھنا چاہا فوراً ایک شعلہ آتشِ تیز کا
آسمان سے گرا اور جلا کے خاک کردیا دو چار مرتبہ جو ایسا اتفاق ہوا ساحرون پر
ایسا خوف طاری ہوا کہ اب اس صحرا کی طرف نگاہ اُٹھا کے بھی نہین دیکھتے بلکہ
جب کوئی ساحر اس طرف سے گذرتا ہی حجرے کے قریب پہونچکے سلام کرتا ہی
دُور سے چوکھٹ چوم لیتا ہی آصف نامدار نے فرمایا کہ ہم اُس بزرگوار کے
مزار پر ضرور جائینگے فاتحہ پڑھینگے اور جب اس طلسم کو فتح کرکے فراغت پائینگے
تو اُسکے مزار کے واسطے کوئی ایسا انتظام کردینگے کہ ہمیشہ اُسکے مزار پر روشنی
ہوا کرے اور چند جاروب کش موجود رہین فاتحہ خوانی کے واسطے ایک دن
مقرر ہوجاے ایسے عابد خداشناس کا مقبرہ اسطرح رہنا بہت بُری بات ہی
تھوڑی دیر تک یہ باتین رہین جب رات زیادہ آئی تو آصف نامدار نے
سب کو رخصت کیا اور خوابگاہ مین تشریف لاے آرام فرمایا سب سردار بھی
اپنے اپنے خیمون مین گئے اور مصروف خواب ہوے صبح کو جب شاہزادے
کی آنکھ کھلی فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کرکے سہراب شیر سوار کو طلب
فرمایا جب سہراب حاضر ہوا شاہزادے نے کہا ای سہراب اب براے فاتحہ
اُس بزرگوار کے مزار پر چلو راہ مین کیفیتِ صحرا بھی دیکھینگے اور فاتحہ پڑھ کے
شکار کھیلتے ہوے پھر یہان واپس آئینگے سہراب نے کہا کہ شہریار آپ اپنے
سردارون کو بھی ہمراہ لیجیے شاہزادے نے فرمایا جسکا جی چاہے ہمارے ہمراہ چلے
سہراب بارگاہ سے باہر آیا سردارون سے یہ ذکر کیا بہت سے لوگ ساتھ چلنے پر
آمادہ ہوے آصف نامدار نے مرکب طلب فرمایا خادمون نے اسپ صبا رفتار
حاضر کیا بہت سے سردار ہمراہ ہوے شاہزادہ سیر صحرا کرتا ہوا سہراب شیر سوار کے
ہمراہ روانہ ہوا جب لشکر سے دوکوس سب لوگ نکل گئے تو آصف نامدار نے
دیکھا ایک گنبد طلائی نظر آتا ہی عمارت وسیع دکھائی دیتی ہی شاہزادے نے
سہراب سے کہا یہی مقبرہ عارف شب زندہ دار کا ہی سہراب نے عرض کی ای
شہریار یہی مقبرہ ہی آصف انجم طلعت نے جلدی جلدی گھوڑا بڑھایا مقبرہ کے
پاس پہونچکے گھوڑے کو روکا اُترکے زینے پر چڑھے سب سردار بھی ہمراہ
ہوے شاہزادہ دروازے کے قریب آیا از خود دونون پٹ وا ہوگئے سہراب کو
کمال حیرت ہوئی دل مین کہا آصف انجم طلعت بہت بڑے اقبال مند ہین اور اصلی

طلسم کشا ہین شاہزادے نے جب دروازہ کھلا پایا اندر آیا قبر پر فاتحہ پڑھا سامنے ایک پتھر دیوار مین نصب دیکھا غور سے جو نگاہ کی اُس مین باریک حرفون سے کچھ عبارت کندہ نظر آئی شاہزادہ فاتحہ پڑھ کے اُس پتھر کے قریب آیا بخط نسخ یہ لکھا تھا کہ جو بغرض طلسم کشائی اِس جگہ آئے اور خدا پرست ہو اُسکو لازم ہی کہ پہلے میدان شبنم زار مین جاے اور وہان جو ایک درخت زیتون ہی اُسکے نیچے زمین کھودے وہانسے ایک راستہ ملیگا مع اپنے لشکر کے اُس راہ کو طی کرکے بلا دقت و زحمت ایک قلعے پر پہونچیگا وہان بہت سے فقراے مساکین مصروف عبادت ہین مگر سب تارک الدنیا ہین کسی سے کلام نہین کرتے ان سب نے ایک شخص کو اسواسطے مقرر کردیا ہی کہ اگر کوئی ہمارے قلعے پر آئے اور کچھ اپنا مطلب بیان کرے اُسکو سُن لے اور ہمارے سامنے آکر بیان کرے ہم اُسکا مناسب جواب دینگے لازم ہی کہ اُس شخص سے ہمارا اسلام کہے اور اُن فقراے مساکین سے ملاقات کی خواہش کرے اُنسے بہت سے فائدے پہونچینگے اور بڑے بڑے مطالب حاصل ہون گے اُنکے کہنے پر جو عمل کریگا اُسی سے یہ طلسم فتح بھی ہوگا اور اگر کسی نے اُنکے خلاف کیا تو اِس طلسم سے اپنی جان سلامت نہ لیجائیگا اور اُن لوگون کی ملاقات سے بھی وہی شخص مستفید ہوگا جو طلسم کشاے اصلی ہی اگر کسی کی قسمت مین طلسم کشائی نہین ہی تو گو وہ شخص کیسی ہی کوشش کیون نکرے مگر اُن لوگون سے ملاقات ہی نہ ہوگی محروم واپس آئیگا لازم ہی کہ جانے والا اُس میدان مین تنہا جاے دوسرا شخص اُسکے ہمراہ نہ ہو اِس عبارت کو پڑھکر شاہزادۂ والا تبار وہانسے اُٹھے باہر تشریف لاے اور سب ہمراہیون فاتحہ پڑھا سہراب شیر سوار نے آصف نامدار سے عرض کی اے شہریار اس پتھر مین کیا عبارت کندہ ہی آصف نامدار نے سب کیفیت بیان کی اور آخر مین یہ بھی فرمایا کہ اب مین میدان شبنم زار مین جاؤنگا اور اُن لوگون سے ضرور ملاقات کرونگا سہراب نے عرض کی اے شہریار غلام بھی ہمراہ رکاب چلیگا تنہا اُسطرف نہ جانے دیگا کیونکہ وہ راہ نہایت پرخطر ہی قدم قدم پر آفت و بلا کا سامنا ہی سحر کے عجائبات و غرائبات راہ مین ایسے ملتے ہین کہ اچھے اچھے ساحر اُسطرف راہ نہین چلتے شاہزادے نے فرمایا مین کسی کو اپنے ہمراہ نہین لیجاؤنگا اِس مین یہ شرط ہوگئی ہی کہ جانے والا تنہا جاے کوئی اُسکے ہمراہ نہ ہو سہراب نے عرض کی کہ جب آپ درخت زیتون کو کھودکر راستہ پائینگے اُسوقت ہم لوگ آپ کے ہمراہ نہ جائینگے آپ تنہا تشریف لیجائیے گا آصف انجم طلعت نے فرمایا یہ شرط اس مین تحریر نہین اس مین لکھا ہی کہ طلسم کشا یہانسے تنہا وہان تک جاے اور اپنے ہاتھ سے زمین کھودے مین کبھی شرط کے خلاف نہین کرونگا تم ہرگز نہ گھبراؤ اور کسی قسم کا خیال دل مین نہ لاؤ

ہر جگہ خدا اپنے بندہ کا نگہبان ہی اگرچہ راستہ مین عجائباتِ سحر زیادہ ہین اور ہر قدم پر آفت و بلا کا سامنا ہی مگر کچھ خوف نہین خدا سب مشکلین آسان کر دیگا سہراب نے عرض کی اے شہریار اگر عجائباتِ سحر بھی ہوتے تاہم غنیمت تھا آپ کو سحر سے ایذا نہین پہونچ سکتی مگر وہان تو اور غضب یہ ہی کہ بعض منزل پر برف باری اِسقدر ہوتی ہی کہ خون انسان کی رگون مین جم جاتا ہی آدمی بحس و حرکت ہو کر گر پڑتا ہی اُسی تکلیف مین مرجاتا ہی کسی منزل مین ہوائے گرم ہلاک کر دیتی ہی کسی جا پر دھوپ کی تیزی زندہ نہین رکھتی اصل میدان مین ممکن نہین جو کوئی ایک لمحہ بھی ٹھہر سکے شبنم کی کیفیت ہی کہ مثل آب باران کے گرتی ہی اور اِس قدر سرد ہوتی ہی کہ انسان اُسکی تاب نہین لاسکتا اسی سبب سے اُس میدان کا نام شبنم زار رکھا گیا ہی شاہزادے نے فرمایا اب جو کچھ ہو مین ضرور اُس طرف جاؤنگا اور اُن لوگون سے ملونگا سہراب نے اور سرداران قدیم سے کہا کہ آپ لوگ شاہزادے کو سمجھائین اُسطرف تنہا جانا بہت بُرا ہی اگر قصد مصمم کیا ہی تو کچھ لوگ ہمراہ جائین اسباب ضروری ساتھ رہے وہان عجب عجب طرح کی تکلیفین گذرجاتی ہین سردارون نے جو یہ کیفیت سُنی شاہزادے کو بہت سمجھایا مگر آصف انجم طلعت نے کسی کا کہنا قبول نہ کیا وہانسے براہ راست اپنے لشکر مین واپس آئے یہان سب مین شہرت ہوگئی کہ کل شاہزادۂ والا تبار میدان شبنم زار مین تنہا جائینگے یہ سُننا تھا کہ سب سردار حاضر ہوے سب نے عرض کی الٰہی شہریار آپ اکیلے جاتے ہین ہم لوگون سے نہین دیکھا جاتا آصف انجم طلعت نے سب کو سمجھایا اور اُسی وقت حکم صادر فرمایا کہ آج شب کو ہم لشکر مین قیام کرینگے اور صبح کو بعد ادائے فریضۂ سحر یہان سے شبنم زار کی طرف روانہ ہون گے سواری تیار رہے اور لشکر یہین قیام کرے جب ہم وہانسے آئینگے تو سب کو اپنے ہمراہ لیجائینگے سردار مجبور ہوے سب نے رات بھر یہی ذکر کرکے صبح کی کہ آقائے نامدار تنہا تشریف لیجائینگے دیکھین مقدر کیا دکھاتا ہی جو کہنے کا حق تھا ہم لوگ کہ چکے اب کیا کر سکتے ہین یہ بھی خوف ہی کہ کہین خلافِ مزاج نہ گذرے بعض نے کہا بعد تشریف لیجانے کے ہم لوگ بھی دور دور رہین یہانسے نکل چلین بعض نے کہا اگر اِسکا حال کھلجائیگا تو سب پر عتاب آئیگا اب جسطرح ہو رو کنا بُرا ہی جانے دو ہر حال مین فضل خدا شاملِ حال ہوگا آقائے نامدار کا اقبال بلند ہی بامراد وہانتک جائینگے اور بخیر و خوبی واپس آئینگے یہی تذکرہ شب بھر رہا جب آسمان پر آثارِ سحر نمایان ہوے سب سردار اُٹھے اِدھر آصف نامدار بیدار ہوے فریضۂ سحری سے فراغت حاصل کی خادم مرکب لیے در دولت پر موجود تھے شاہزادہ سلاح تن مبارک پر آراستہ کرکے باہر تشریف لایا گھوڑے پر سوار ہوا سردارون نے اپنی اپنی گردنین

جھکا لین قریب آکر دعائین پڑھ کے دم کین شاہزادے نے نام خدا لیکر گھوڑا آگے بڑھایا سرداروں نے چاہا کچھ دور ہمراہ جائین **آصف انجم طلعت** نے سب کو روک دیا خود گھوڑا بڑھایا تنہا جانب میدان شبنم زار روانہ ہوے کہ کیفیت انکی وقت پر عرض کی جائے گی اب کچھ حال ان عیارون کا بیان کیا جاتا ہی جنکو **اضطراب** جادو نے اپنے مشیرون کی راے سے براے گرفتاری **آصف انجم طلعت** روانہ کیا تھا اور وہ لوگ بانہاے عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئے تھے یہ چار عیار طرار تھے اور سب ساحری مین اپنے تئین یکتاے دہر جانتے تھے جب انھون نے دو روز برابر راہ طی کی تو تیسرے دن ایک صحرا مین پہونچے راہ کی مسافت سے مضمحل ہوگئے تھے ایک درخت سایہ دار کے نیچے بیٹھکے دم لینے لگے ایک پانی کی تلاش مین آگے بڑھ گیا اُسنے جو سامنے نگاہ کی دیکھا ایک لشکر بیشمار قیام پذیر ہی اُسنے اپنا ارادہ فسخ کیا اپنے ساتھیون کے پاس واپس آیا کہا ہم لوگ بیخبر یہانتک چلے آئے ارے لشکر طلسم کشا اِسی جگہ اُترا ہی یہ خبر سُنکے سبنے اپنی وضع بصد تعجیل تبدیل کی فقیرون کی صورت بنائی اُس عیار واقف کار کے ہمراہ اسطرف روانہ ہوے لشکر کو دیکھکر سب کے ہوش اُڑ گئے آپس مین چپکے چپکے کہا بند و بست لشکر مین ایسا ہی کہ فرشتہ کا دخل محال ہی مگر ہم لوگ ضرور جائینگے اور **آصف انجم طلعت** کو اسیر کرکے پلٹینگے اور جو جو ساحر نامی نظر آتے ہین ان لوگون کو بھی یہان نہ رہنے دینا کیا عجب ہی جب یہ اپنے مالک کو نہ پائین تو لشکر لیکر ہمارے قلعہ پر آئین وہان جنگ آغاز ہو مناسب یہ ہی کہ جھگڑا ہی قطع کرتے چلین ایک شخص بھی ایسا نہ چھوڑین جسکی ذات سے کچھ فساد پھیلے یہ ذکر کرتے ہوے قریب لشکر پہونچے اور ایک سردار کی بارگاہ کے سامنے سوال کرنے کی غرض سے آئے مطلب یہ تھا کہ **آصف انجم طلعت** کا پتا مل جاے ایک عیار **نہروان بن عمرو** کی بارگاہ کے سامنے آیا **نہروان** سے سوال کیا **نہروان** نے آنکھ ملائی فوراً پہچان گیا کہ یہ فقیر اصلی نہین عیار ہی فوراً جواب دیا کہ میان فقیر صاحب یہان آؤ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہی تمھاری نذر کرینگے مگر کچھ مصیبت ہماری بھی سُن لو ہمین اکثر فقراے کاملین کی صحبت رہی ہی اور اُن لوگون کی بدولت ہمنے بہت سے فائدے اُٹھاے ہین شاید کچھ فائدہ تمھاری ذات سے بھی پہونچے اور جو ہمارا دلی مقصد و مدعا ہی وہ برآئے فقیر نقلی نے جو اِس درجہ **نہروان** کو اپنی طرف مائل پایا بارگاہ کے اندر آیا کاندھے سے جھولا اُتار کے زمین پر رکھدیا کہا کہا کہیے ہو بیان کرو اگرچہ مین نے اپنے تئین بہت چھپایا اور اپنے کمال کو ظاہر کرنا نہ چاہا مگر معلوم ہوتا ہی تمکو فقیرون کی صحبت سے یہ بات حاصل ہوگئی ہی کہ صاحب کمال کو پہچان لیتا ہی خیر اب دیر نہ کر جو تیرا مطلب ہو مجھسے بیان کر دے ابھی سب کام تیرے

انجام پاجا ئینگے نہروان نے کہا باباجی مین اپنی کیفیت بیان کرتے ڈرتا ہون اگر راز افشا ہوگیا تو میرے واسطے بہت خرابی ہی آپ تو اپنے قیام گاہ مین تشریف لیجا ئینگے اور میرے واسطے مصیبت کا سامنا ہوگا فقیر نقلی نے کہا بابا تو مطمئن رہ جب تک مین تیرا کام انجام نہ دے لونگا ہرگز یہانسے نہ جاؤنگا میرے ساتھ اور بھی فقیر ہین اُنکو بھی ٹھہرا لونگا تو اپنی کیفیت تو بیان کر نہروان نے کہا باباجی مین بہت ڈرتا ہون آپ اب میری کیفیت نہ دریافت فرمایئے مین ہرگز بیان نہین کرونگا وہ ایسی بات ہی جسکے کہنے سے میرے ہاتھ پاؤن مین رعشہ پیدا ہوتا ہی اگر مین نے زبان سے نکالی اور اُسکا انجام اچھا نہ ہوا تو مفت مین میری جان گئی فقیر نے کہا تو تو وحشت کرتا ہی ارے جو بات ہی بیان کر ابھی تیرا مطلب ہوا جاتا ہی کیون گھبراتا ہی نہروان نے کہا مین ایک شرط سے کہونگا آپ پہلے قسم کھائین کہ دوسرے سے اسکا ذکر نہ کرونگا تو مین اپنا حال آپ سے کہدون فقیر نے قسم بھی کھالی نہروان نے کہا دیکھو ان کوئی میرے خیمہ کے آس پاس تو نہین ہی یہ کہکے اُٹھا اور دروازہ پر آیا چارون طرف نگاہ کی پھر اندر آکے کہا دیکھیے میری دلی بات یہ ہی کہ مین آصف انجم طلعت کی بدمزاجی سے بہت تنگ آیا ہون چاہتا ہون کسی طرح اسکے قبضہ سے نکل جاؤن اور اس طلسم مین کسی سردار کے پاس جاکر نوکری کرون مگر بہت سی باتین ایسی ہین کہ جنکی وجہ سے بہت مجبور ہون اول تو وہ ہروقت مجکو اپنے پاس رکھتا ہی کہین جانے نہین دیتا اور پھر دوسری بات یہ ہی کہ اُسنے میرا کل مال واسباب اپنے قبضے مین کرلیا ہی وہ مجکو اِسی خیال سے نہین دیتا اگر یہ پائیگا تو پھر میرے یہان نہ ٹھہریگا فوراً چلا جائیگا اب آپ کوئی ایسی بات کیجیے کہ میرا مال واسباب اُسکے قبضے سے نکل آئے اور مین آزاد ہوجاؤن فقیر نے گردن ہلا کے کہا بابا یہ کتنی بڑی بات ہی تو خاطر جمع رکھ فقیر سب بندوبست کردیگا مال واسباب بھی تیرا مل جائیگا اور وہ بالکل تیرے قبضہ مین ہوجائیگا ممکن نہین جو تجھپر ذرا بھی حکومت کرسکے جو تیرا جی چاہے وہ کرنا اور اگر تو اس طلسم مین نوکری کرنا چاہتا ہی تو یہ بات بھی آسانی سے ممکن ہی ہم تجکو نوکر رکھا دینگے اور اچھا عہدہ دلا دینگے مگر اب جو ہم کہین ہمارا کہنا مان لے سب مرادین تیری پوری ہوجائینگی اور بہت تو خوش ہوگا دولت دنیا بھی اسقدر حاصل ہوگی کہ تیری خواہش سے زیادہ ہو مگر ہم تیرا راز چھپائین اور تو ہماری بات پوشیدہ کر ہم تجھے مدد دین اور تو ہمین مدد دے بہت اچھی طرح سب کام انجام پاجائینگے اچھا تھوڑی دیر صبر کر ہم ابھی آتے ہین اپنے اور ساتھیون کو بلانے جاتے ہین نہروان نے کہا

بابا جی مین آپ کو جانے نہ دونگا مین پہلے ہی کہتا تھا کہ آپ میری بات سنکے
چلے جائینگے اور کچھ امداد نہ فرمائینگے مین جانتا تو آپ سے ہرگز اپنا
حال بیان نہ کرتا اب میرا راز افشا ہو جائیگا اور مفت میری جان جائے گی
کوئی امید بر نہ آئے گی **آصف انجم طلعت** کو جسوقت اسکی خبر
ہوگی مجکو زندہ نہ چھوڑیگا فوراً قتل کر ڈالیگا سب میرا مال متاع جو مین نے
بڑی بڑی تکلیفین اُٹھا اُٹھا کے جمع کیا تھا میرے بال بچون تک
نہ پہونچے گا سب وہ اپنے پاس رکھ لیگا فقیر نقلی نے جو اسکو اسدرجہ
مضطرب پایا کہا اے شخص ہم تیرا اطمینان کیے دیتے ہین مگر خبردار ہماری
بات بھی زبان سے نہ نکالنا ورنہ ہم تیرا راز تیرے مالک سے فوراً
کہدینگے اور وہ تجکو جان سے مار ڈالیگا پھر تیری مراد بیشک پوری نہوگی
نہروان نے کہا اب اپنا حال بیان کیجیے مین ہرگز کسی سے نہ کہونگا
فقیر نقلی نے کہا اے شخص ہم فقیر نہین ہین بلکہ **اصطرلاب جادو** کے
ملازم ہین بھیس بدل کر یہان آئے ہین **آصف انجم طلعت** کو
گرفتار کرکے لیجائینگے اور جو جو ساحران جلیل یہان موجود
ہین اُنکو بھی نہ چھوڑینگے تو ہمارے ہمراہ چلنا ہم **اصطرلاب جادو**
سے تیری سفارش کرینگے تو وہان ملازم ہو جائیگا بہت آرام
پائیگا مگر شرط یہ ہے کہ **آصف انجم طلعت** کو گرفتار کرادے
اسکی خدمت کے صلے مین تجکو بہت کچھ زر و جواہر ملے گا اور پھر
تیری بڑی خاطر کیجائیگی خود بادشاہ طلسم کے یہانسے تیری تنخواہ
مقرر ہو جائے گی **نہروان** نے جواب دیا مین **آصف** کو
کیونکر گرفتار کرادون اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا زور و قوت مین اُس سے
کوئی مقابلہ نہین کر سکتا مین کیا کرون اگر کوئی بات میسر کرنے کے
قابل ہوگی تو انکار نہ کرونگا فوراً موجود ہو جاؤنگا مین خود اُس سے بیزار
ہون چاہتا ہون کسی طرح یہانسے مجکو نجات ملے اور مین کسی دوسری
جگہ جاکر نوکری کرون فقیر نقلی نے کہا زور اور طاقت اور سحر وغیرہ کا
یہان ذکر نہین ہے صرف تو ہمکو شب بھر اپنے خیمے مین پوشیدہ
طور سے رہنے دے تیرے خیمے سے **آصف انجم طلعت** کی
بارگاہ قریب ہے ہم رات کو اُٹھکر اُسے گرفتار کرلینگے اور ہمارے
جتنے ساتھی ہین یہ اور ساحرون کو گرفتار کرلینگے **نہروان** نے کہا
اس سے بہتر کیا ہے تم اپنے ساتھیون کو بھی ہمارے خیمے مین بلا لو
شوق سے یہان رہین اُنکو کوئی نہ دیکھ سکے گا جسوقت تم لوگ

کھو گے مین تمھین آصف کی بارگاہ مین پہونچا دونگا تم اپنے ساتھیون کو یہان بلا لاؤ یہ سُنکر فقیر نقلی وہان سے اُٹھا اور اپنے ساتھیون کو باہر آکر اشارے سے نہروان کے خیمہ مین بلا لیا سب ساتھی اِسکے جب خیمے مین آگئے نہروان نے کہا اب تم لوگ آرام کرو مین وقتِ مناسب پر تمھین جگا دونگا تم جا کر اپنا کام کرنا مگر دیکھو خبردار مجکو ضرور اپنے ہمراہ لے چلنا یہان نہ چھوڑ جانا عیارون نے کہا ای شخص یہ بات انسانیت سے بعید ہی کہ تو تو ہمارے ساتھ ایسا احسان کرے اور ہم تجکو یہان چھوڑ جائین تجکو لے چلینگے اور اصطرلاب جادو حاکم قلعہ سے تیرے واسطے خلعت کی سفارش کرینگے تجکو وہان ملازم کرا دینگے نہروان نے سب کو وہان چھوڑا کہا اب مین جاتا ہون جس وقت موقع پاؤنگا تمکو بلا لے جاؤنگا تم فوراً میرے ہمراہ چلنا دیر نہ لگانا سب عیار وہان بیٹھے رہے نہروان اپنے خیمہ سے نکلکر باہر آیا سہراب شیر سوار کی بارگاہ مین گیا کہا اسوقت چار عیار اصطرلاب جادو کے ملازم یہان آئے تھے اور اُنکا یہ ارادہ تھا کہ آقائے نامدار کو گرفتار کرکے لے جائین اور ہمارے لشکر مین جسقدر ساحرانِ جلیل ہین اُنکو بھی اسیر کرین مین نے اُنکو دیکھکر پہچان لیا اپنے خیمہ مین بلایا بہت خاطر سے پیش آیا آخر اُنھون نے اپنا حال سب مجھسے صاف صاف کہدیا اب مین اُنکو ایک امر کا منتظر کرکے یہان آیا ہون اگر تم اُنھین سحر کرکے گرفتار کر لو تو بہت اچھی بات ہی ورنہ مین نے سب کو مغالطہ تو دے دیا ہی اسیر بھی کر لونگا سہراب جادو نے کہا ای نہروان تمنے کمال کیا ایسے نامی عیارون کو اسطرح مغالطہ دیا یہ تمھارا ہی کام تھا نہروان نے جواب دیا ای سہراب شیر سوار یہ بات قابلِ تعریف نہین کیونکہ ان لوگون کو فنِ عیاری مین دخل نہین ہی بلکہ یہ لوگ بالکل واقف نہین کہ عیاری کیونکر کی جاتی ہی اب بہت سے وقت ایسے آئینگے کہ تمکو تعجب ہوگا سہراب نے کہا مین ابھی چلکر اُن کو گرفتار کرونگا یہ کہکے نہروان کے ہمراہ خیمے تک آیا نہروان علحدہ ہو گیا سہراب شیر سوار خیمے مین آیا عیارون نے اسکو دیکھکر کہا خیریت نہین نظر آتی ہی معلوم ہوتا ہے جو شخص ابھی ہمسے باتین کر رہا تھا یہ بھی عیار تھا اِسنے ذرا سی دلجوئی کرکے سب کیفیت ہماری دریافت کر لی اور ہم سب کو بٹھا کے یہان چلا گیا سہراب کو ہمارے واسطے بھیجدیا عیار یہی خیال کر رہے تھے کہ سہراب نے سامنے جا کر کہا تم لوگ یہان کیون آئے ہو عیار چاہتے تھے کہ کچھ جواب دین

اور سہراب کو باتون مین لگا کے خود نکل جائین مگر سہراب نے سحر کیا چارون عیار زمین پر گرے نہروان نے سب کی مشکین باندھ لین سہراب نے اپنا سحر اُتارا کہا اب جو کچھ اُسنے کہنا ہو کہو تو نہروان نے کہا اب تم لوگ ایمان لاتے ہو یا اپنے تئین ہلاک کرانا چاہتے ہو عیارون نے کہا ہم اپنا دین ترک نہ کرینگے اگر تم ہمین ہلاک کروگے ہمارا سردار ہمارے خون کا عوض تمسے ضرور لیگا جسوقت یہ خبر اصطرلاب جادوگر کو ہوگی فوراً یہان آئیگا اور سب کو اسیر کر کے لے جائیگا ایک کو زندہ نہ چھوڑیگا نہروان نے اُسیوقت جلاد کو بلایا کہا ان چارون کو ابھی قتل کرو جلاد نے اُسیوقت سب کو تہ تیغ کیا سہراب نے نہروان سے کہا اب عیارون کی آمد شروع ہوئی ہے جب انکو عرصہ ہوگا تو اصطرلاب جادو اور عیارون کو روانہ کریگا مناسب وقت ہی کہ اب نگہبانی اچھی طرح ہو اور سب لوگ ہوشیار رہین کوئی غیر شخص یہان نہ آنے پائے نہروان نے کہا تم خاطرجمع رکھو اب جو کوئی عیار آئیگا اِسی طرح سزا پائیگا تمکو معلوم ہی کہ یہا نسے اصطرلاب کا قلعہ کتنی دور ہی سہراب شیرسوار نے کہا یہان سے دو دن کی راہ ہے مگر راستہ بہت خراب ہی اُسطرف جانے والے کو بہت زحمت ہوتی ہی یہانسے کوس بھر کے بعد کچھ لوگ ایک جگہہ پر ہروقت موجود رہتے ہین غیر شخص کو دیکھکر پکڑ بیجاتے ہین آنے کا سبب دریافت کرتے ہین اگر اُسکے پاس کچھ نقد ہوتا ہی اپنے قبضہ مین کرتے ہین اُسکو چھوڑ دیتے ہین نہین جان سے ہلاک کرڈالتے ہین نہروان نے کہا مین اُسطرف جاؤنگا اُن لوگون کی خبر لاؤنگا دیکھون وہ لوگ کون ہین کیا کرتے ہین سہراب نے کہا اے نہروان تمہارا اس طرف جانا مناسب وقت نہین اسوجہ سے کہ وہ سب ساحران غدار ہین سحر سے فوراً کام لیتے ہین اگر تم اُسطرف جاؤگے اور اُنکا سامنا ہوگا فوراً تم پر سحر کر کے تمہین گرفتار کرینگے اگر اُنکو یہ حال معلوم ہو جائیگا کہ ہمارے قلعے کے عیارون کو اِسی شخص نے ہلاک کیا ہی تو تمہین اصطرلاب جادو کے پاس لے جائینگے وہ بڑا ظالم ہی فوراً قتل کا حکم دیدیگا اُسوقت کوئی تدبیر بن نہ پڑے گی مناسب یہ ہی کہ تم اپنا قصد فسخ کردو اور اپنے لشکر مین بہت ہوشیاری سے نگران رہو ابھی اُن لوگون سے چھیڑ کرنا اچھا نہین ہی جب آقائے نامدار تشریف لائینگے اُسوقت دیکھا جائیگا لیکن کوئی بات اپنی طرف سے نہ کرنا چاہیے نہروان نے جواب دیا کہ اے سہراب تم خاطرجمع رکھو اور کوئی فکر و تردد نکرو کہ

مجھکو کوئی گرفتار نہ کرسکے گا مین صرف وہان کی کیفیت دیکھنے جاؤنگا اور ابھی واپس آؤنگا زیادہ عرصہ نہ لگاؤنگا
مگر اس راز کو کسی پر افشا نہ کرنا یہ کہکے نہروان اُسی دن روانہ ہوا کہ ذکر اسکا وقت پر آئیگا

اب کچھ کیفیت اصطرلاب جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ اُسنے جب عیارون کو لشکر کی طرف روانہ کیا تو دو دن تک سب سے انتظار رہین رہا تیسرے دن اُسنے مشیرون کو بلا کے کہا کہ مین نے عیارون کو روانہ کیا تھا ابھی تک کوئی واپس نہین آیا ذرا اُن کی خبر لینا چاہیے مشیرون نے جواب دیا کہ کسی شخص کو اُس طرف روانہ فرمائیے وہ جاوے اور اُن کی خبر لاوے اصطرلاب جادو نے کہا میرے نزدیک مناسب ہی کہ چار عیار اور اُسطرف روانہ ہون اور انکی خبر لائین اگر وہ لوگ کسی آفت مین پھس گئے ہون تو اُنکو چھڑائین اُسیوقت چار عیاران طرار کو طلب کیا اور سب کیفیت اُنسے بیان کی پھر روانہ ہونے کا حکم دیا عیارون نے کہا ہم ابھی جاتے ہین اور اپنے ساتھیون کی خبر لاتے ہین اُنھون نے بہت دیر کی ہم ابھی جاتے ہی آصف انجم طلعت کو گرفتار کرلاوینگے اتنی دیر نہ لگائینگے اصطرلاب نے کہا جو کوئی آصف کو گرفتار کرکے لائیگا ایک گاؤن انعام مین پائے گا زر و جواہر بھی ملیگا عیارون کا افسر قرار پائیگا عیار یہ سنکے بہت خوش ہوے اُسیوقت اصطرلاب جادو سے رخصت ہوکر آئے بانہا عیّاری سے آراستہ ہوکر لشکر اسلام کی طرف چلے خوشی کے مارے راہ مین کہین نہ ٹھہرے پتا لگا کے لشکرِ اسلام کے قریب پہونچے دور سے عیارون نے لشکر کی کثرت پہ نگاہ کی طریقۂ انتظام کو خیال کیا آپس مین کہا بڑا بند و بست ہی یقین ہی ہمارے پہلے جو عیار آئے تھے وہ اسیر ہوگئے خیر اب ہم اُنکو بھی چھڑا لینگے اور آصف کو بھی یہانسے لے چلینگے یہ باتین کرتے ہوے ایک گوشے مین آئے چھپ کر بیٹھ رہے دن تو وہان گذارا رات کو اپنا بھیس بدل کر لشکرِ اسلام مین داخل ہوے نگہبانون کی نظرون سے چھپتے ہوے ہر ایک بارگاہ کے قریب گئے قاعدے سے آصف انجم طلعت کی بارگاہ کو پہچان لیا سامنے بارگاہ کے جاکے نگاہ کی دیکھا پردے پڑے ہین قریب پردہ کے آئے سب کی نگاہین بچاکے پردہ اُٹھایا بارگاہ کو خالی پایا سب نے کہا معلوم نہین آصف کہان ہی اُسکی بارگاہ تو خالی پڑی ہی اور عیارون نے کہا اس سے بہتر پوشیدہ رہنے کو اور کوئی جگہ نہین ملیگی تھوڑی دیر یہان قیام کرو جب تک لشکر مین سب سو جائینگے اگر آصف کا پتا نہ ملے تو اپنے ہمراہیون کو ڈھونڈھلو اور سہراب شیر سوار اور

کاؤس شیر سوار اور فغفور تاجدار کو گرفتار کرکے لیچلو انکی وجہ سے
آصف انجم طلعت کو بہت قوت ہی یہ لوگ ساحران جلیل ہین اور واقف
کار ان طلسم ہین یہ صلاح کرکے سب عیار بارگاہ مین آئے پوشیدہ ہوکر بیٹھ
رہے تھوڑی دیر کے بعد جب رات زیادہ گئی اور انکو یقین ہوا کہ اب
سب لشکر اسلام مین سو گئے ہونگے بارگاہ سے باہر نکلے خیال کیا تو
واقعی سب لوگ سو چکے تھے ایک عیار سہراب شیر سوار کی بارگاہ مین
گیا دوسرے نے کاؤس شیر سوار کے خیمہ مین جانیکا ارادہ کیا تیسرے
عیار نے فغفور تاجدار کی فکر کی چوتھے عیار نے اپنے عیارون کا پتا
لگانے کی کوشش کی تھوڑی دیر کے بعد سب عیار یکجا ہوے ایک
سہراب کا پشتارہ باندھ کر لایا دوسرے نے کاؤس کو اسیر کیا تیسرا فغفور
تاجدار کو لایا چوتھے عیار نے کہا مین بھی کسی کو لیچلون عیارون کا پتا نہین معلوم
ہوتا کہ کہان ہین شاید وہ سب قتل کر ڈالے گئے اب یہانسے خالی چلنا
اچھا نہین ہی اسکے ہمراہیون نے منع کیا کہا ہم لوگ ایسے ساحران جلیل کو
گرفتار کر چکے اب اس لشکر مین کوئی ایسا نہین ہی جسکا خوف ہو آصف انجم
طلعت کا کہین پتا نہین ملتا تعجب کی بات ہی ہمارے نزدیک مناسب ہی
کہ اب کسی کو گرفتار نہ کرو تم اسی طرح ہمارے ہمراہ چلو راہ مین بہت ضرورتین پیش
آئینگی تمھارا خالی رہنا اچھا ہے سب نے اُسکو سمجھا کے اپنے ہمراہ لیا
اور لشکر اسلام سے نکل کر اپنے قلعہ کی جانب روانہ ہوے رات
بہت کم باقی تھی تھوڑی دور پہر جاکے صبح ہو گئی عیار رات بھر پریشان
ہو چکے تھے ایک جگہ صاف دیکھ کر بیٹھے پشتارے بھی وہین لگا دیے
کہا ہم لوگون نے کل سے بہت زحمت اُٹھائی ہی اگر اسوقت تھوڑی دیر
استراحت نہ کرینگے تو بہت پریشان ہو جائینگے جو عیار خالی تھا اُسنے کہا
واقعی تم لوگون نے بہت زحمت اُٹھائی ہی تھوڑی دیر سو رہو مین نگہبانی
کر رہا ہون کسی کی مجال نہین جو یہانتک آسکے بعد تھوڑی دیر کے
اُٹھ کے یہانسے روانہ ہونا عیارون نے کہا بہت ہوشیاری سے رہنا
ایسا نہ ہو کہ کوئی انکے لشکر سے ڈھونڈھتا ہوا ادھر آئے اور فساد پھیلائے
اگر کسی کو آتے دیکھنا فوراً ہمکو جگا دینا تنہا اُسکے مقابلے مین نہ جانا
یہ کہکے تینون عیار سو رہے یہ تنہا بیٹھ کے پاسبانی کرنے لگا تھوڑی
دیر گذری تھی کہ اسکے کان مین رونے کی آواز آئی اسنے خیال کیا تو
عورت کی آواز معلوم ہوئی اپنی جگہ سے اُٹھا آواز کے انداز سے قریب
آیا دیکھا کہ ایک عورت نوجوان ایک چادر اوڑھے بیٹھی ہی آنکھون سے دریاے

اشک جاری ہی صورت پر جو نگاہ کی فریفتہ ہو گیا کہا اے نازنین تجھپر
کیا مصیبت پڑی جو اِس صحرا مین اِس بیکسی سے بیٹھی رو رہی ہے اس
نازنین نے جواب دیا کہ میری کیفیت دریافت نہ کرو تمکو اور زیادہ ملال ہوگا
مین یہان اپنے شوہر کے ہمراہ آئی تھی اِس صحرا سے متصل جو پہاڑ ہی
وہان پر قزاقون نے میرے شوہر کو قتل کیا اور مال و اسباب جسقدر رکھتا
سب چھین لیا میرے کپڑے تک اُتار لیے اب مین برہنہ کیا کرتی
اُنکے آگے ہاتھ باندھے اُنکو کچھ ترس آیا یہ ایک چادر پُرانی مجھکو
دے دی ہی اُسکو مین اوڑھکر یہانتک آئی لیکن بستی نہ ملی جو کچھ مانگ کے
کھاتی اگر کسی کو رحم آتا اپنا پُرانا لباس مجکو دیتا مین پہن لیتی پھر اگر پتا
مل جاتا تو اپنے مکان جاتی سب کو اِس کیفیت سے آگاہ کرتی اب کیا کرون
مجبور ہون اگر تمکو میرے حال پر رحم آیا ہی تو اِسقدر میری امداد کرو کہ کوئی پُرانا
کپڑا مجھے دو اور بستی کا پتا بتاؤ مین اُسی طرف چلی جاؤن زندگی بھر تمھین دعائین
دون گی یہ احسان یاد رکھون گی عیار نے کہا اے نازنین تو خاطر جمع رکھ
گھبرانے کی بات نہین ہمارے ہمراہ چل ہم تجکو اپنے یہان رکھینگے سب
طرح سے تیری خاطر کرینگے جو کچھ تو کہے گی ہمین اُس مین انکار نہ ہوگا
ہم مدت سے چاہتے تھے کہ کوئی ایسی عورت مل جاے جسکو اپنے
گھر مین لاکر بٹھائین اُسکے سبب سے دو گھڑی دل بہلیگا غم غلط ہو جائیگا
نازنین نے جواب دیا مجکو تمھارا یہ کہنا کیون کر منظور ہو سکتا ہے آج ہی
قزاقون نے میرے شوہر کو قتل کیا اور آج ہی مین تمکو اپنا خاوند بناؤن
بھلا یہ کیون کر ہو سکتا ہی تمکو مجھسے کیا امید ہوگی عیار نے کہا ابھی تو
چلکر ہمارے یہان بسر کر جب یہ ملال تجکو فراموش ہو جاے اُسوقت
میرا کہنا قبول کرنا عورت نے کہا ہان اِسطرح پر مجکو منظور ہی یہ کہکے اپنی
جگہ سے اُٹھی عیار کے ہمراہ ہوئی اور عیار اسکو ہمراہ لیکر جہان اُسکے
ساتھی سو رہے تھے وہان آیا نازنین نے پُشتارے کی طرف جو
نگاہ کی کہا یہ لاشین کیسی ہین یہ لوگ کس طرح مر گئے اور تم انھین کہان لیے
جاتے ہو عیار نے کہا یہ مردے نہین ہین سب زندہ ہین ہم ان کو گرفتار
کرکے لیے جاتے ہین یہ لوگ بیہوش ہین نازنین نے کہا اور یہ لوگ جو سو رہے ہین
یہ کون ہین عیار نے کہا یہ سب ہمارے ساتھی ہین اس عرصے مین
سب ہوشیار ہوے دیکھا ایک نازنین پری جمال بیٹھی ہی سب نے عیار سے
مخاطب ہو کر کہا ارے یہ تم کسکو لائے ہو عیار نے سب حقیقت بیان کی
نازنین نے ہر ایک کی طرف لگاوٹ کی نگاہ کرنا شروع کی اب تو سب کی نیتین

بدلنے لگین ہر ایک نازنین سے مخاطب ہو کر مذاق کرنے لگا جو عیار اسکو لیکر آیا تھا اُس کو ناگوار ہوا اُسنے کہا تم لوگون کا یہ کیا قاعدہ ہی ہم اِس عورت کو لاے ہین تم ہنسنے کے مجاز نہین ہو نازنین نے ایک عیار کی طرف دیکھ کے اشارہ کیا کہ اسکو بکنے دو تم ہمسے باتین کرو عیار نے جو عورت کو اپنی طرف مخاطب پایا تو مُنھ مین پانی بھر آیا اُس عیار سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی اگر تو لایا ہی تو ہم کیا کرین ضرور اس سے بات کرینگے اگر ابھی کچھ زر و جواہر ہاتھ آتا تو ضرور تھا کہ چار حصہ برابر کے ہوتے اب اس سفر مین ایک حسین عورت دستیاب ہوئی ہی تو ضرور اُس مین بھی حصہ لگانگے اوّل تو ہم ہر طرح مستحق ہین اسواسطے کہ ہمنے آج بڑا کام کیا ہے لشکر اسلام سے ساحران جلیل کو گرفتار کرکے لیے جاتے ہین تو نے کونسا کام انجام دیا ہی جو اسقدر باتین بناتا ہی جسوقت تو اضطراب جادو کے سامنے جائیگا وہ تجکو بہت ذلیل کریگا کہ تو اپنے یہان کے عیارونکا پتا نہ لگا سکا ایک کو مسلمانون کی قید سے نہ چھڑا سکا پھر کسی کو گرفتار کرکے بھی نہ لایا اور ایک عورت کے واسطے جان دیے دیتا ہی دیکھ ہم بھی تیری کیسی شکایت کرتے ہین عیار نے یہ تقریر سُنکے سخت کلامی کی یہ تینون عیار یک زبان ہو گئے اور اس سے باہم فساد کی نوبت پہونچی آخر کار تینون عیارون نے اُسکو یہانتک مارا کہ وہ مر گیا نازنین نے جو یہ کیفیت دیکھی ایک عیار کے پاس آئی اُسکے کان مین چپکے سے کہا مین تمھاری راضی ہون جسطرح بن پڑے مجھے اپنے ہمراہ لے چلنا اگر کوئی دوسرا مجکو ہاتھ لگائیگا مین ابھی اپنی جان دے دونگی یہ جو تمھارا ساتھی سامنے بیٹھا ہی میری طرف بڑی نگاہ سے دیکھ رہا ہی جب میری نگاہ اُسکے چہرے پر پڑتی ہی اشارہ کرتا ہی اسکو منع کر دو عیار نے جو یہ تقریر اُس عورت کی سُنی دل مین شاد ہو گیا خیال کیا کہ یہ عورت خود مجھپر فریفتہ ہو گئی ہی سوچ کے اُسنے چپکے سے یہ جملہ کہا اے نازنین تو خاطر جمع رکھ کسی کی مجال نہین جو تجکو اپنے ساتھ لیجاے یا تیری طرف بدنگاہ کرے تو جاکے ایک کنارے بیٹھ جا مین تھوڑی دیر مین چلونگا تو میرے ساتھ چلنا راہ مین کسی سے بات نہ کرنا نازنین یہ سُنکے ایک کنارے جاکے بیٹھ رہی اب دو عیارون نے جو دیکھا کہ عورت مُنھ چھپائے بیٹھی ہی دل مین خیال کیا کہ اسوقت کی لڑائی سے خوف معلوم ہوا اب چپ ہو کر بیٹھ رہی اُسکے پاس جائین اس سے ہنسی کی بات کرین عورت حسین ہی اگر کسی طرح قبضے مین آجاے تو بہت اچھی بات ہی یہ سوچ کے دونون عیار اُسکے پاس آئے کہا ای نازنین تجکو کیا ڈر ہے

جو تو یہان منھ چھپائے بیٹھی ہی نازنین نے چپکے سے کہا ارے میرے پاس نہ آؤ یہانسے پلٹ جاؤ جو تمھارے ساتھ تیسرا آدمی ہی اُسنے مجھسے کہا ہی کہ اگر ان دونون سے بات کرے گی تو تیرا گلا کاٹ ڈالونگا مجھے اپنی جان بہت پیاری ہی اس خیال سے یہان آکر بیٹھ رہی ہون ساحرون نے جو یہ کیفیت سُنی انکو بہت برا معلوم ہوا کہا وہ دیوانہ ہی ابھی سب شیخی بھول جائیگا تو ہمارے ہمراہ چل جہان ہم لوگ بیٹھے ہین وہان چلکر بیٹھ اگر وہ تجسے کچھ کہیگا تو ہم اُسے سزا دینگے نازنین نے کہا جبتک تم اسکو یہانسے دور نہ کروگے مین ہرگز تمھارے ہمراہ نہین چلونگی اگر وہ دیکھیگا تو مجکو قتل کر ڈالے گا عیارون نے کہا اُس کی اتنی مجال نہین تو شوق سے ہمارے ساتھ چل نازنین نے کہا تم اُسکو یہانسے بھگا دو تو مین تمھارے ہمراہ چلون مجھے خود اُسکی صورت بُری معلوم ہوتی ہی عیار اس نازنین سے یہ باتین کر رہے تھے کہ وہ تیسرا عیار آگیا انکو دیکھکر کہا تم لوگ کیون عورت کو ستاتے ہو نہین جانتے کہ اُس پر ہماری نگاہ ہی اُسکو ہم اپنے گھر لیجائینگے اپنی بی بی بنائینگے ان دونون عیارون نے کہا چھ بیوقوف ہو گیا ہے تیری اتنی مجال نہین جو اس عورت کی طرف نگاہ اُٹھاکے دیکھ لے اسکو یہ بات بُری معلوم ہوئی اِسی طرح آپس مین سخت کلامی ہوتے ہوتے مار پیٹ کی نوبت آئی دونون ساحرون نے ملکے اِسکو مار ڈالا نازنین نے کہا اب میری جان مین جان آئی جبتک وہ زندہ تھا مین اپنے تئین مردہ جانتی تھی ان دو ساحرون نے کہا اب تو شوق سے ہمارے ہمراہ چل ہم تجکو اپنے گھر مین لے چلینگے ہر طرح کی خاطر کرینگے نازنین نے کہا اب مین ایک بات اور کہتی ہون اگر منظور کرو تو ابھی ایک جھگڑا جو باقی ہی اُسکا بھی فیصلہ ہو جائے دونون عیارون نے کہا وہ بات بھی بیان کردے نازنین نے کہا اب مین اس فکر مین ہون کہ آپ دونون صاحبون سے مجکو کون اپنے گھر لیجائیگا اور میری کفالت کون کریگا یہ بات سُنتے ہی دونون عیارون کی زبان سے نکلا ہم لیجائینگے نازنین نے کہا ایک صاحب اپنا ارادہ فسخ کردین اور ایک صاحب مجکو لیچلین عیارون نے کہا یہ بات غیر ممکن ہی ہم اپنے ارادہ سے ہرگز باز نہین آئینگے تجکو ضرور لیجائینگے نازنین نے کہا مین ایک عورت ہون دو آدمیون کے مکان مین کیونکر جاؤنگی اسکی بھی کوئی تدبیر نکالنا چاہیے یہ سُنکر ایک عیار نے کہا اے نازنین تو ہمارے ہمراہ چلنا اور ہمارے مکان مین رہنا ہمارے ساتھی یقین ہی انکار نہ کرینگے اور خوشی سے ہماری درخواست منظور کرینگے یہ سُنکے دوسرے عیار نے کہا مین اِس بات کو منظور

نہین کرسکتا ہین خود اس بات کا ارادہ رکھتا ہون کہ انکو اپنے ہمراہ لیجاؤن اور اپنی بی بی بناؤن اِس گفتگو نے ایسا طول کھینچا کہ دونون مین سخت کلامی کی نوبت پہونچی اور جنگ شروع ہوئی آخر کار ایک عیار نے دوسرے کو ہلاک کیا قصہ پاک کیا نازنین نے اُسکے پاس آکے گلے مین ہاتھ ڈال دیے کہا مین تجھپر شیدا تھی دل مین دعائین کر رہی تھی کہ تیرے ہاتھ سے وہ مارا جائے اب مین تیرے ساتھ چلون گی اور خوشی سے اپنی زندگی بسر کرون گی مگر دیر سے مین اِس دھوپ مین جو کھڑی ہون تو پیاس بہت ہی اگر یہان کہین پانی ملجاے تو مجھکو لاکر پلادے حلق مین کانٹے پڑے جاتے ہین مُنھ سوکھا جاتا ہی عیار نے جو اسکی یہ حالت دیکھی ایک جانب روانہ ہوا پانی وہان قریب ممکن نہ تھا جب عیار بہت دور نکل گیا نازنین سہراب شیر سوار کے پشتارے کے قریب آئی زبان سے سوزن نکال کے ہوشیار کیا سہراب کی آنکھ کھُلی اپنے کو عجیب حالت مین دیکھا سخت تعجب ہوا گھبرا کے کہا ارے مین کہان ہون یہان تک کیونکر آیا مجھکو کون لایا نازنین نے کہا اِسکی کیفیت تمکو معلوم ہو جائیگی ابھی صبر کرو یہ کہکر کاؤس کا پشتارہ کھولا زبان سے سوزن نکال کے ہوشیار کیا پھر فغفور تاجدار کو بھی اُس مصیبت سے نجات دلائی سب کو اپنی حالت دیکھکر کمال تعجب ہوا نازنین نے کہا ابھی یہان سے کہین نہ جانا ایک عیار آتا ہوگا جبتک اُسکو ہلاک نہ کروگے میری جان بچنا دشوار ہی تم لوگ ابھی یہین موجود رہنا یہ کہکے نازنین ایک درخت کی آڑ مین آئی رنگ روغن دور کیا سب کے سامنے آکر کہا ای سہراب دیکھو اگر ہم یہان نہ آتے تو تمھاری جان کیونکر بچتی اب جو سہراب نے نگاہ کی دیکھا نہروان بن عمرو عیار طرار سامنے موجود ہے سہراب نے کہا اے نہروان کیون نہ ہو جیسے تمھارے آقاے نامدار فنون سپہ گری مین طاق ہین ویسے تم فن عیاری مین بھی اپنا مثل نہین رکھتے ہو نہروان نے کہا ابھی تمنے عیاری نہین دیکھی ہی اگر ہمارے ساتھ اس طلسم مین چلوگے تو بہت سے مقامات پر تمکو ایسا اتفاق ہوگا کہ تمام عمر یاد رکھوگے یہ ذکر تھا کہ عیار جو پانی لینے گیا تھا سامنے سے آیا سہراب وغیرہ کو ہوشیار دیکھکر بہت گھبرایا نہروان نے سہراب کی طرف دیکھکر اشارہ کیا سہراب نے عیار کی طرف نگاہ کی لڑکھڑا کر زمین پر گرا کاؤس شیر سوار نے بڑھ کے ایک پتھر اُسکے سر پر مارا کہ سر دو پارہ ہوگیا عیار تڑپ کر مر گیا سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار اور فغفور تاجدار اور نہروان وہان سے روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئے گا

اب کچھ کیفیت اصطرلاب جادو کی عرض کی جاتی ہے

کہ جب اسکے یہ بھی چارون عیار واپس نہ گئے تو اسکو کمال انتشار ہوا پھر اسنے اپنے مشیرون کو طلب کیا اور سب حال بیان کیا مشیرون نے کہا کہ اب کی مرتبہ اعلیٰ درجے کے عیار وہان بھیجے جائین وہ جا کر کام بھی انجام دین اور سب کی خبرین بھی لائین اصطرلاب جادو نے ایک ملازم کی طرف اشارہ کیا سموم تیز قدم اور طرار دوروم اور رسبک خرام دور بین اور الفاظ ہیچ بندان چارون عیارون کو جا کر اطلاع دی کہ اصطرلاب نے تمکو اسوقت بلایا ہی کچھ ضروری کام ہے بہت جلد آؤ ذرا دیر نہ لگاؤ تمھارے بغیر کار ہائے ضروری ہرج ہو رہے ہین بہت جلد چلو ملازم اُسیوقت اصطرلاب جادو کو سلام کرکے پیچھے ہٹے اور عیارون کے مکان پر پہونچے چارون عیارون کو حکم بادشاہ سے آگاہ کیا سب نے کہا آج کیا ایسی مشکل پیش آئی ہی جو بادشاہ نے ہمکو یاد کیا ہی ملازم نے کہا جب تم وہان جاؤ گے تو کیفیت معلوم ہو جائیگی چارون عیار اُسیوقت بانہائے عیاری سے آراستہ ہوکر اصطرلاب جادو کے مکان پر آئے اُنکو فوراً لوگ اصطرلاب کے پاس لیگئے عیارون نے جھک کر سلام کیا اصطرلاب نے کہا آج مین نے تم کو اسواسطے بلایا ہی کہ ایک شخص بارادۂ فتاحی طلسم وارد ہوا ہی اسنے دو ایک قلعے بھی فتح کیے ہین کچھ ساحران جلیل کو زیر کر کے اپنا مطیع بنایا ہی اُسکے بھروسے پر اسطرف بھی قدم بڑھایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ یہان آئے اور مجھسے مقابلہ کرے اگرچہ وہ یہانتک آنہین سکتا اور میرے مقابلے کی تاب لا نہین سکتا مگر مجکو یہ خیال ہی کہ اُسکے ہمراہ جو دو تین ساحران نامی ہین وہ اگر اس قلعے پر آئینگے تو ضرور فساد پھیلائینگے چند ملازمین مرحلہ کی جان مفت جائیگی آخر مین وہ لوگ ضرور گرفتار ہون گے مگر بہتر یہ ہی کہ ابھی سے اُنکی فکر کی جائے اسی واسطے مین نے پہلے چار عیارون کو اُسکی گرفتاری کے واسطے روانہ کیا اور تاکید کردی تھی کہ بہت جلد آنا وہان دیر نہ لگانا مگر اُنھون نے بہت دیر کی مین نے اُنکی امداد کو اور چار ساحر جو عیاران طرار سے تھے اُنکو بھیجا وہ بھی ابھی تک واپس نہین آئے معلوم ہوتا ہی وہان اُنسے عیاری بن نہ پڑی اور ساحرون نے پہچان کے اسیر کر لیا نہین معلوم زندہ ہین یا مارے گئے اسی خیال سے مین نے تم لوگون کو بلایا ہی اب تمھاری عیاری سے کس کو پناہ ملیگی تم جاؤ گے تو سب کو ضرور اسیر کر لاؤ گے اور اگر ہمارے یہان کے عیار زندہ ہون تو اُنکو قید سے رہائی دلانا وہین نہ چھوڑ آنا اور یہ خیال رکھنا کہ جہانتک ممکن ہو سب سے

پہلے

آصف انجم طلعت کو اسیر کرنا یہ کل فساد اُسی کا ہی اُسکے بعد سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار کو بھی نہ چھوڑنا اگر اسیر نہ ہوسکین تو جان سے مار ڈالنا فغفور تاجدار بھی نہ بچنے پاوے یہ بھی بہت بڑا ساحر ہے فن ساحری سے خوب ماہر ہی اُسکی ذات سے بھی بہت سے خوف ہین اگر یہ رہ جائیگا تو ضرور فساد پھیلائیگا عیارون نے کہا ہم تمام لشکر کو ہلاک کرکے آئینگے اور ان چار آدمیون کو ضرور اسیر کرلائینگے اصطرلاب جادو نے کہا ایک بات یاد رکھنا کہ آصف انجم طلعت کو قتل نہ کرنا اُسکو قید کرکے مین بادشاہ طلسم کے پاس روانہ کرونگا جو اُنکی مرضی ہوگی وہ اُسکے حق مین کرینگے عیارون نے کہا اُسکو ہم زندہ اسیر کرکے لائینگے اور خود بادشاہ طلسم کے پاس لیجائینگے اصطرلاب جادو نے کہا اُسکے عوض مین وہانسے اسقدر زر و جواہر پاؤگے کہ خوش ہوجاؤگے عیارون نے جھک کے سلام کیا اور اُسیوقت لشکر اسلام کی تلاش مین روانہ ہوے پتا وغیرہ جو کچھ اصطرلاب جادو کو معلوم تھا ان لوگون کو بتادیا تھا یہ عیار جو روانہ ہوے ایک دن کے بعد ایک صحرا مین پہونچے سب نے کہا ہم لوگون کا ساتھ جانا غیر مناسب ہی علیحدہ علیحدہ جائین اور پھر آتے وقت ساتھ ہوجائینگے مگر یہ خیال رہے کہ اگر کسی پر کوئی مصیبت سخت آجاے تو اُسکے واسطے حتی الوسع اپنی کوشش کرنے مین غفلت نہ ہونے پاے جبتک اپنے ساتھی کو چھڑا نہ لینا دوسرے کام مین مشغول نہ ہونا سب نے یہ آپس مین صلاح کی اور وہانسے علیحدہ ہوگئے سموم تیز قدم سب سے پہلے لشکر مین پہونچا اسنے جاتے ہی سب کیفیت دریافت کی چونکہ عیار طرار تھا اسلیے اسکو کوئی پہچان نہ سکا اسکے بعد طرار دورگام لشکر مین آیا اسنے بھی سب کیفیت دریافت کی اسکے بعد وہ دونون عیار بھی آئے بعد دیگرے لشکر مین آئے اور اپنی اپنی عیاری سے پوشیدہ ہوگئے جب دن تمام ہوا اور تاریکی شب چارون طرف پھیل گئی سب سے پہلے سموم تیز قدم اُٹھا اور اسنے آصف انجم طلعت کی بارگاہ کے قریب آکر نگاہ کی شاہزادے کو نہ پایا چالاکی سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شاہزادۂ والاتبار آج کل لشکر مین تشریف فرما نہین ہین بلکہ کہین گئے ہوے ہین اور سب سردار موجود ہین سموم وہانسے سہراب شیر سوار کی بارگاہ کے قریب آیا دیکھا سہراب اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی گرد اُسکے اور ساحران نامی وگرامی جمع ہین سموم وہان ٹھہرا ایک ساحر اندر سے باہر آیا سموم اُسکے ہمراہ ہوا باتون مین لگا کے اسکو علیحدہ لا بیہوش کرکے اُسکی صورت نبکر خود بارگاہ سہراب مین داخل ہوا اسی طرح

١٣٤

طرارہ دوردم بھی بارگاہ **کاؤس** مین پہونچا **الفاظ** ہیچہ بند **فغفور** تاجدار کی بارگاہ مین داخل ہوا
سُبک خرام دوربین نے دیکھا کہ تینون عیار تین ساحران نامی کی بارگاہون مین پہونچ گئے
ہین اب مین کہان جاؤن **آصف انجم طلعت** یہان موجود نہین جو مین اُن کی فکر
کرون اِس سے بہتر یہ ہی کہ مین بھی کسی ساحر یا کسی سردار کو گرفتار کرکے ہمراہ پیچلون اور
خالی ہاتھ جانا بالکل خلاف ہی یہ سوچ کے یہ بھی کسی کی بارگاہ مین پہونچا جب رات
زیادہ آئی تو سب سردارون نے بعد فراغ آب و طعام اپنی اپنی خوابگاہون کو
راستہ لیا عیارانِ طرارہ بھی اِس جستجو مین رہے جب سردار اپنی اپنی بارگاہون مین پہونچگئے
اور **سہراب** اور **کاؤس** وغیرہ محوِ خواب ہوئے تو عیارون نے انکو بیہوش
کیا پُشتارہ باندھ کے لے نکلے باہر آنا تھا کہ سب یکجا ہوئے سب نے آپس مین مشورہ کیا
اب یہان سے اِسی طرح چلنا اچھا نہین مناسب ہی کہ اِن ساحرون کو پیٹ پہ لادکر بزورِ سحر
راہ طے کرین افسوس یہ ہی کہ **آصف انجم طلعت** آج کل اپنے لشکر مین موجود نہین
ورنہ اُسکو بھی لیجاتے خیر انکو پہلے وہان پہونچا آئین پھر جبتک وہ بھی آجائیگا ہمارے
ہاتھ سے نچکے کہان جائیگا اُسکو بھی ایک روز اسیر کرینگے اپنے یہان کے عیارون کا
حال دریافت کیا معلوم ہوا وہ سب قتل ہوئے اگر اسیر ہوتے اُنکو رہا کر کے لے چلتے
یہ باتین کر کے سب نے پُشتارے اپنی پیٹ پر لادے اور سحر کر کے بلند ہوئے پروانہ
کرتے ہوئے اپنے طلسم کی طرف روانہ ہوئے دو دن کا راستہ چند ساعات مین طے کیا
اور اپنے قلعے مین پہونچے صبح ہوگئی تھی **اصطرلاب جادو** اُنکا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی
ان کی خبر پائی خوش ہوگیا کہا ارے جلد ہی میرے پاس بلالاؤ کسی کو لیکر
آئے ہین یا خالی ہین ملازمین نے کہا چارون عیار پُشتارہ بدوش ہین راہ مین بہت
زحمت اُٹھائی ہی دو روز کا راستہ چند ساعتون مین طے کیا ہی **اصطرلاب** نے کہا
مجکو ان لوگون سے بہت امید تھی جلد اُنکو میرے سامنے لاؤ مطلق دیر نہ لگاؤ ملازمین باہر آئے
عیارون کو اپنے ہمراہ لے گئے عیارون نے دربار مین پہونچ کے **اصطرلاب**
جادو کو سلام کیا **اصطرلاب** نے کہا مین تم لوگون کو پہلے خلعت و انعام سے شاد کرلون
تو پھر اسیرون کو دیکھون اُسیوقت سب عیارون کو خلعت ہائے فاخرہ دیے اُنکو
دربار مین کُرسیان ملین اب اُنسے **اصطرلاب** جادو نے کہا اپنے اپنے اسیرون کو
دکھاؤ عیارون نے پُشتارے کھولے **اصطرلاب** جادو نے دیکھا **سہراب** شیر سوار اور
کاؤس شیر سوار اور **فغفور** تاجدار اور ایک ساحر شیر سوار اور تھا جسکا نام **ہژبر** شیر سوار تھا
یہ سب اسیر ہوکر آئے ہین **اصطرلاب** نے کہا **آصف انجم طلعت** کو گرفتار نہین کیا عیارون نے
کہا اے شہنشاہ **آصف انجم طلعت** آج کل اپنے لشکر مین نہین ہی کہین گیا ہی یقین ہی کچھ
دنون مین واپس آئیگا اور وہ بھی اسیر ہو کر حاضرِ دربار کیا جائیگا **اصطرلاب** جادو نے حکم دیا
کہ ان لوگون کو اِسیوقت زندان خانہ مین لیجاؤ اور قیدِ سخت مین بٹھاؤ یہ ساحرانِ جلیل ہین اِنکی

نگہبانی کو بہت سے لوگ موجود ہین زبان سے کسی وقت سوزن نہ نکالا جائے جبتک آصف انجم طلعت نہ آئیگا یہ لوگ یہان موجود رہینگے سب کو ساتھ بادشاہ کے حضور مین روانہ کرونگا اب مناسب وقت ہی کہ مین تھوڑا سا لشکر ساحرون کا اُس طرف روانہ کرون کہ وہ جا کر لشکر آصف انجم طلعت کو گرفتار کر لائے اور تھوڑا سا لشکر وہان موجود رہے جب آصف وہان پہونچ جائے اُسکو اسیر کرکے لے آئین سب کو یہ رائے پسند آئی اُسی دن لشکر روانہ ہوا اور سہراب وغیرہ قید خانے مین بھیجدیے گئے اب لشکر اسلام کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ جب یہان صبح ہوئی اور سرداران نامی خواب سے بیدار ہوے کسی نے سہراب وغیرہ کو نہ پایا سب کو سخت تعجب ہوا نہروان نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ کچھ ساحران عیاری پیشہ یہان آ کے اور اُن لوگون کو گرفتار کرکے لے گئے اگر فضل خدا شامل حال ہی تو مین جاتا ہون اور اُنکو چھڑا کے لاتا ہون سب نے کہا ای نہروان ابھی صبر کرو وہان کی کیفیت جو ہمنے سہراب وغیرہ سے سنی ہی وہ ضرور خوف کے قابل ہی نہروان نے کہا مین جاتا ہون یقین ہی ابھی جو لوگ اسیر کرکے لے گئے ہین راہ مین ہون گے مین ضرور سب کو چھڑا کے لاؤنگا ہر ایک کی جان بچاؤنگا یہ کہکے نہروان روانہ ہوا دن بھر راہ طے کی مگر کہین پتا نہ ملا قریب شام مجبور ہو کے واپس آیا سردارون سے کہا مین نے بہت خاک چھانی مگر کسی کا پتا نہ پایا مجبور ہو کے واپس آیا سردارون نے کہا اب آقائے نامدار جب تشریف لائینگے اور سہراب وغیرہ کو نہ پائینگے تو ضرور اُنکو افسوس ہوگا اور بے اُنکے تشریف لائے ہملوگ جا نہین سکتے نہروان نے کہا صبر کیجیے اگر اُن کی قسمت مین رہائی ہی تو کسی طرح تمسے ملینگے اور اگر اسیری مین مبتلائے آفت رہنا ہی تو سب تدبیر بیکار ہی دیر تک سرداران نامی یہی گفتگو کرتے رہے جب رات زیادہ آئی سب نے اپنے اپنے خوابگاہون کی راہ لی اُس رات نگہبانون کو تاکید سخت کی گئی کہ بہت ہوشیاری سے بیدار رہنا خبردار کوئی عیار آنے نہ پائے سب نگہبان اپنے اپنے کام مین موجود ہوے وہ رات سب نے کمال نگہبانی اور ہوشیاری سے بسر کی جب صبح ہوئی تو سرداران نامی بارگاہون سے باہر آئے سب آپس مین سہراب وغیرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ سامنے سے گرد اڑی سردارون نے کہا خدا خیر کرے آمد لشکر کے آثار معلوم ہوتے ہین یہ ذکر تھا کہ دامنہ گرد ہوا سے شگافتہ ہوا سب نے دیکھا کہ لشکر بیشمار آتا ہی کچھ لوگ اُس مین ساحر اور کچھ غیر ساحر معلوم ہوتے ہین رفتہ رفتہ وہ لشکر قریب آیا سرداران اسلام بھی مسلح مکمل ہو گئے لشکر نے آ کر مقابلے مین پرا جمایا ساحرون نے لشکر اسلام پر سحر کرنا شروع کیا یہان جو ساحر موجود تھے اُنھون نے رد سحر کرنا چاہا مگر جو لوگ آئے تھے وہ سحر مین طاق تھے لشکر اسلام کے ساحر اُنکے سحر کو رد نہ کر سکے اُن لوگون نے سب کو مبتلائے سحر کیا جو غیر ساحر تھے وہ بیچارے سب سے پہلے زمین پر گرے جب لشکر اسلام مین کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا کہ ساحرون سے مقابلہ کرتا تو لشکر مخالف نے سب کو اسیر کر لیا خزانہ مال و اسباب اپنے قبضے مین کیا وہان سے سب کو لیکر

اپنے قلعے کی طرف روانہ ہوئے یہان اصطرلاب جادو ان سب کا منتظر تھا جیسے ہی آمد
لشکر کی خبر پائی اُسیوقت اپنے چند وزرا کو براے استقبال روانہ کیا اور کہا ان سب لوگون کو بڑی
عزت و اکرام سے لانا اور کہدینا کہ تمنے وہ کارنمایان کیا ہی کہ پادشاہ طلسم تمکو خوش کردیگا اور
ہمیشہ تمھارے واسطے اچھائی ہوتی رہیگی وزراے اصطرلاب اُسی وقت روانہ ہوے
اور لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر آئے اصطرلاب نے ایک ایک شخص کو اپنے پاس بلایا خلعت و انعام
دیا اور امید ترقی سے دل بڑھایا پھر سرداران اسلام کو زندان خانہ مین روانہ کیا اور چند
ساحرون کو حکم دیا کہ جہان سے یہ لشکر گرفتار ہوکر آیا ہی وہان جائین اور آصف انجم
طلعت کے منتظر رہین جب اُسکو آتے ہوے دیکھین ہم کو آگاہ کرین ہم اُسکو بھی اسیر کرلینگے
اور پھر سب کو بادشاہ طلسم کے پاس روانہ کرینگے اِسوقت تو ہم ایک مُسرت نامہ لکھواتے ہین
اور جانب طلسم روانہ کرتے ہین جن لوگون نے جانبازیان کرکے ان سب کو اسیر کیا ہی
کچھ اُنکے واسطے زروجواہر آئیگا ہر ایک شخص ان لوگون مین سے بے انتہا انعام پائیگا
یہ سُنکے اُسی وقت کچھ ساحر تو اُس طرف روانہ ہوے جہان لشکر اسلام قید تھا اور اصطرلاب
جادو نے اُسیوقت ایک منشی کو بلایا اور اپنے مشیرون کو طلب کیا کہا اب تم لوگون کی
کیا راے ہی لشکر اسلام مین کوئی شخص ایسا نہین جو اسیری سے بچا ہو اب صرف آصف
انجم طلعت باقی ہی معلوم نہین وہ کس ضرورت سے کہان گیا ہی اگر یہ بات معلوم ہو جاے
تو مین اُسطرف بھی کچھ عیارون کو روانہ کردون کہ وہ لوگ اُسکو گرفتار کرلائین اس واسطے
کہ سحر اُس پر تاثیر نہین کرتا ہی ورنہ دو ایک ساحرون کو روانہ کرتا وہ جاتے اور اُسکو اسیر
کرکے لے آتے مشیرون نے کہا ہمارے نزدیک مناسب ہی کہ اب آپ اس کی اطلاع
بادشاہ طلسم کو کرین اور ایک عرضی تحریر فرمائین مضامین اُسکے یہ ہون کہ آپ کے اقبال سے
مین نے اُس لشکر کو اسیر کیا ہی جسکا سردار طلسم کشائی کا دعوی رکھتا تھا اور اُسنے طلسم کے
دو قلعہ اِس آسانی سے شکست کیے کہ سب ساحران نامی و گرامی کے ہوش و حواس
پراگندہ ہوگئے شیر سوارون کے قلعے پر آکر اُسنے اِس شجاعت سے مقابلہ کیا کہ کسی کو
تاب مقابلہ باقی نرہی اور بڑے بڑے ساحرون نے اُسکی اطاعت قبول کی جب
اُسنے وہان سے میرے قلعہ کی جانب آنیکا ارادہ کیا تو مین نے اُسکی اسیری کی تدبیر کی آخر
آپ کے اقبال سے اُسکے لشکر کو اسیر کیا وہ تن تنہا کہین گیا ہوا تھا لشکر مین موجود نہ تھا
ورنہ وہ بھی نہ بچتا ضرور قید ہوجاتا یقین ہی وہ بھی دو چار روز مین آئیگا اور اسیر ہو جائیگا اب
اُسکے لشکری یہان موجود ہین اُنکے باب مین جو حکم ہو وہ کیا جاے اگر ارشاد ہو تو اِن
لوگون کو روانہ کرون یا جب وہ بھی اسیر ہوکر آجائے تو سب کو یکجا حضور مین بھیجون حضور کے وہ خادمان
قلعہ جنھون نے بکمال جان بازی اِس کام کو انجام دیا ہی حضور سے ترقی مناصب کے خواستگار ہین
اور یہ عاجز بھی امیدوار ہی کہ اب حضور جان نثار کی جان بازی پر نگاہ فرمائین اور جو خدمت میرے لائق ہو
وہ مرحمت فرمائیے اصطرلاب جادو نے جب اپنے مشیران خاص کی یہ راے سُنی بہت پسند کیا اور سحر اسی

مشیر کے صواب رائے کی تحسین و آفرین کی بعد اسکے اپنے دبیر خاص کو اُسیوقت حاضر ہونیکا حکم دیا جب دبیر حضور اصطرلاب مین حاضر ہوا تو یہ ہدایت کی کہ جو کچھ مشیرون کی رائے ہی اس مضمون کی ایک عرضی تحریر کرو درمیان مین یہ بھی لکھدینا کہ سہراب شیر سوار اور کاؤس شیر سوار جادو اور فغفور تاجدار جادو وغیرہ جو قلعۂ شیر سواران کے ساحران جلیل مشہور تھے وہ بھی آصف انجم طلعت سے مقابلہ نہ کرسکے اور اُسکی اطاعت قبول کرلی تھی اُنکو بھی غلام نے اسیر کراکے منگایا ہے اور جسقدر مال و اسباب شاہی ان دونون قلعون پر موجود تھا وہ سب آصف انجم طلعت نے اپنے قبضہ مین کرلیا تھا خادم نے جب اُسکے لشکر کو گرفتار کرایا تو وہ سب بھی قبضہ مین آیا جو یہان موجود ہی اگر حکم ہو تو روانہ کیا جاے اور انھین دو قلعون سے راستہ طلسم کا بند تھا اُنکی شکست سے راہ صاف ہوگئی قلعے ابھی تک موجود ہین منہدم نہین ہوے ہین آصف انجم طلعت نے اپنی طرف سے وہان لوگ مقرر کردیے ہین وہ حکومت کرتے ہین ان قلعون کے واسطے جو حکم ہو وہ کیا جاے کیونکہ انکا خالی رہنا بالکل غیر مناسب معلوم ہوتا ہی اور بے حضور کے ارشاد کے ہملوگ اس معاملے مین دخل نہین دے سکتے جو حکم ہو جلد ہم لوگون تک پہونچ جاے تاکہ اسکا انتظام بصد عجلت ہو اور اگر آصف انجم طلعت کے باب مین کوئی حکم اور صادر فرمایا جاے تو اُس طریقے سے اُسکو گرفتار کراکے منگا لین جب منشی نے یہ مطالب سُننے قاعدے سے قلم بند کیے اصطرلاب جادو کو یہ عرضی پڑھ کر سُنائی اسنے اپنے مشیرون سے کہا اب اس عبارت مین کچھ کم و بیش کرنے کی تو کوئی ضرورت نہین ہی مشیرون نے کہا جہانتک جو کچھ لکھا ہی بہت مناسب ہی یقین ہی جب بادشاہ اس عرضی کو ملاحظہ فرمائینگے خوش ہوجائینگے آپ کے واسطے کسی ملک کی حکومت تجویز فرمائی جائیگی اور جن لوگون نے اس کار نمایان کو انجام دیا ہی اُنکو بھی عزت و دولت ہاتھ آئیگی اب تاخیر نہ کیجیے نامہ دار کو بلا کر عرضی دے دیجیے اصطرلاب جادو نے اُسیوقت نامہ دار کو بلایا اور عرضی دیکر جانب بادشاہ روانہ کیا کہ ذکر اِسکا وقت پر آئیگا اب یہانسے دو کلمے داستان امیر الزمان نامدار کے عرض کیے جاتے ہین

داستان جلالت عنوان پہونچنا شاہزادہ امیر الزمان نامدار کا سرحد طلسم معدن آفات مین اور ملاقات ہونا شاہزادہ سکندر فرخ لقا سے میدان آہن تاب مین اور مقابلہ ہونا آہن تاب جادو سے فتح پانا لشکر اسلام کا اور تلاش لوح مین آگے بڑھنا دونون شاہزادون کا پھر مل جانا سرداران امیر الزمان کا حالت اسیری مین اور جنگ عظیم کے بعد رہائی پانا پھر تو چین حاصل کرنا اور فتح ہونا طلسم دار الضیا و حیرت افزا کا پھر ملاقات آصف انجم طلعت سے ہونا اور بعد فتح طلسم بر العجائب جانب نہ طاق روانہ ہونا۔ ساقی نامہ

ساقیا جھوم کر اٹھی ہی گھٹا مے اُلفت سے ہیں ترے سرشار	چار سو چل رہی ہی سرد ہوا آج تو خوب مے پلا دینا	باغ کی سمت جاتے ہین میخوار سب کو اچھی طرح چھکا دینا

رند تجکو دعائین دیکے پھرین
اتنا لازم ہی تجکو میرا خیال
ہو ترقی پہ قوت تقریر
سُنکے ہراک کی عقل ہو حیران
الغرض ایسی ہو مری تقریر

تیرے سر کی بلائین لیکے پھرین
بھر کے دینا مجھے تو وہ ساغر
اور بڑھ جاے ہمتِ تحریر
حالتِ جنگ گر کرون تحریر
کہ ہر اک دلپہ جو کرے تاثیر

ہان پر اے ساقی خجستہ خصال
جس سے بڑھ جائین طبع کے جوہر
حالتِ سحر گر کرون مین بیان
کھینچدون رزم گاہ کی تصویر
رازداران طلسم نکتہ دانی

وواقفان اسرار سحر بیانی حالِ جنگ وجدال کو خامۂ جادو نگار سے لوحِ قرطاس پر یون تحریر فرماتے ہین کہ جب شاہزادۂ والاجاہ یعنے امیرالزمان نامدار کو مجروح پاکر گھوڑا میدان جنگ سے لیکر نکل گیا تمام دن اُس اسپ باوفا نے راستہ طے کیا ازبسکہ وہ بھی مجروح تھا قریب شام ایک صحرا مین پہونچکر طاقتِ رفتار باقی نہ رہی گھوڑے نے ایک درخت سایہ دار کے نیچے پہونچکر بآسانی تمام اپنی پشت سے شاہزادے کو زمین پر اُتارا اور ایک طرف سبزہ زار مین پہونچکر چرنے مین مصروف ہوا سامنے ایک چشمۂ آب تھا گھوڑے کی نگاہ جو چشمہ پر پڑی قریب پہونچا چشمے پر چند لوگ بیٹھے تھے اُنھون نے جو اِس شان وشوکت کا گھوڑا دیکھا آپس مین کہنے لگے کہ دیکھو کیا گھوڑا ہے اور کیسے ساز جواہر نگار سے آراستہ ہی مگر تعجب کی بات ہی کہ انتہا سے سوا مجروح ہی اور سوار بھی اِسکا نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ اِسکے سوار کو قزاقون نے مار کر اُس کا سب مال و اسباب چھین لیا گھوڑا کسی کے قابو مین نہین آیا آؤ اِس گھوڑے کو پکڑلین علاج کرینگے اگر اچھا ہو جائیگا بہت قیمت کو بکے گا اگر نہ بھی اچھا ہوا تو اسکا ساز وسامان ہی کیا کم ہی ہزارون روپیہ کی رقم مفت ہاتھ آتی ہے یہ کہکے گھوڑے کے قریب آئے چاہا کہ گھوڑے کو گرفتار کرین مگر وہ مرکب شیردل کسکے ہاتھ آسکتا تھا بہت کچھ فکر وکوشش سب نے کی مگر گھوڑا بدمزاج ہو گیا سب کو خوف طاری ہوا علٰحدہ ہٹ گئے اسی اثنا مین ایک شخص کی نگاہ امیرالزمان نامدار پر پڑی اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا دیکھو اس گھوڑیکا سوار وہ درخت کے نیچے پڑا ہی معلوم نہین زندہ ہی یا مر گیا آؤ قریب سے چل کر دیکھین یہ کہکر سب لوگ قریب امیرالزمان نامدار کے آئے شاہزادہ کی حالت دیکھکر سب کو تعجب ہوا کہنے لگے قاعدے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص کسی ملک کا شاہزادہ ہی براے سیر وشکار آیا ہو گا اپنے ہمراہیون سے علٰحدہ ہوا ضرور قزاقون نے اس کو آزار پہونچایا مگر بڑا بہادر معلوم ہوتا ہی تلوار کا قبضہ اب تک ہاتھ سے نہین چھوٹا اسقدر تکلیف اُٹھائی زخم کھاے مگر اپنا مال و اسباب بچا لیا ایک شخص نے کہا ابھی زندہ معلوم ہوتا ہی سانس کی آمد وشد معلوم ہوتی ہی اسکے قریب بیٹھ کر آواز دو اسے ہوشیار کرو اگر ہوش مین آئے

تو اپنی کل کیفیت کہہ سنائیگا یہ کہکر اُس شخص نے امیرالزمان کا شانہ ہلایا آواز مین دم سن شاہزادے کو ہوش آیا آنکھین کھولین امیرالزمان کا رعب سب پر طاری ہوا سب نے شاہزادے کو سلام کیا عرض کی اے شہریار آپ کون ہین اور اسطرف کیونکر آنا ہوا ایک شخص نے چشمۂ آب سے پانی لاکر منھ دھلایا جب کسی قدر حواس درست ہوے امیرالزمان نے کل کیفیت اپنی بیان کی سب کو کمال تعجب ہوا سب نے عرض کی اے شہریار اب آپ کا کیا ارادہ ہی امیرالزمان نے ارشاد کیا کہ جو مرضی خدا ہی وہی ہوگا اگر کل تک اپنے مین کچھ چلنے کی طاقت پاؤنگا تو کسی طرف کی راہ لونگا ورنہ جو مشیت باری بندہ عاجز ہی اُن لوگون کو شاہزادے کے حال پر رحم آیا سب نے ہاتھ جوڑکے کہا اے شہریار آپ اسقدر زحمت نہ اُٹھائین اور کسی جانب تشریف لیجانیکا قصد نہ فرمائین ہم لوگون کے مکان یہان سے بہت قریب ہین تشریف لے چلیے چند روز قیام کیجیے جب حضور کو صحت ہوگی جو مزاج والا مین آئے کیجیے گا امیرالزمان نے لاکھ انکار کیا مگر اُن لوگون نے بہت منت کی مجبور ہوکے شاہزادے کو مہمان رہنا منظور کرنا پڑا تھوڑی دیر اور اُسی صحرا مین دم لیا جب آفتاب غروب ہونے کے قریب پہونچا اُن لوگون نے عرض کی اے شہریار اب آپ یہان نہ ٹھہرین کیونکہ ایک کوس زمین طے کرنا ہی رات کا وقت صحرا کا واسطہ حضور کو اور زیادہ تکلیف ہوگی اسلیے مناسب یہ ہی کہ آپ تشریف لے چلیے امیرالزمان نامدار اپنی جگہ سے اُٹھے گھوڑے کو ہمراہ لیا اُن لوگون کے ہمراہ روانہ ہوے تھوڑی دیر مین ایک کوس زمین طے کی شاہزادے نے دیکھا ایک مختصر سی بستی ہی مگر مکانات پختہ اور نفیس بنے ہوے لوگ وہان کے دولت مند معلوم ہوتے ہین دوکانین قاعدے سے آراستہ ہین شاہزادے نے اپنے ہمراہیون سے دریافت کیا کہ اس قصبہ کا کیا نام ہی یہان کا حاکم کون ہے قصبہ تو چھوٹا ہی مگر بہت آباد ہی اور آدمی یہان کے دولت مند معلوم ہوتے ہین سب نے عرض کی اے شہریار حاکم یہان کا دل تابان جادو ہی اُسی کے حکم سے یہ قصبہ آباد ہوا ہی سبب اُسکا یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک مقام ہی نام اُس کا طلسم معدن آفات ہی ازبسکہ وہان سوا سحر و نیرنگ کے دوسری چیز نہین اس وجہ سے وہان کے ملازمین کو ہر چیز کی تکلیف ہوتی تھی بادشاہ نے یہ ایک قصبہ آباد کرا کے بازار بنوا دیا ہی وہان کے ملازمین کو جو کچھ لینا ہوتا ہی یہان سے آکر لیجاتے ہین یہ باتین کرتے ہوے وہ لوگ شاہزادے کو ایک مکان پر لائے ایک نے عرض کی اے شہریار آپ یہان قیام فرمائیے آگے نہ تشریف لیجائیے دوسرے نے کہا مناسب تھا

کہ حضور مجھکو سرفراز فرماتے چند ہی قدم پر میرا مکان ہی مگر امیر الزمان بہت ہی
خستہ تھے اور کثرت خلقت سے شاہزادے کو ایک قدم اُٹھانا برابر ایک
منزل طے کرنے کے تھا آگے جانا مناسب نہ جانا وہین قیام فرمانا پسند کیا
جس شخص کا وہ مکان تھا اُسیوقت اُسنے سب اسباب راحت مہیا کیا
شاہزادہ باطمینان بیٹھا تھوڑی دیر دم لیا پھر اُس شخص سے کہ جس کے مکان مین قیام
کیا تھا مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھائی تم اپنا نام بتاؤ کچھ اور کیفیت یہان کی بیان کرو
اُسنے ہاتھ جوڑ کے عرض کی اے شہریار سفاک زرہ ساز میرا نام ہی
بادشاہ طلسم کے حکم سے مین اِس قصبے مین آکر آباد ہوا جب کبھی کسی کو زرہ کی
ضرورت ہوتی ہی مجھی سے خرید کرتا ہی سوا میرے دوسرے کی زرہ سردارانِ
طلسم کو پسند نہین آتی اور صبح سے شام تک میرے یہان پہلوانانِ طلسم کا
مجمع رہتا ہی سیکڑون روپیہ روز کی زرہین بکتی ہین امیر الزمان نے فرمایا
کیا طلسم معدن آفات مین پہلوان کثرت سے ہین سفاک نے عرض کی
وہان پہلوان اور ساحر دونون کی کثرت ہی اور پہلوان بھی ایسے ایسے نامی ہین
کہ شجاعان روے زمین جنکے نام سُنکر کانپ جاتے ہین اور ساحرانِ جلیل بھی
ایسے بلا کے ہین کہ جنکے سحر سے کسی کو امان نہین دل تابان جادو نے
اُنھین لوگون کو طلسم معدن آفات مین رکھا ہی تاکہ حفاظت لوح کے انتظام اچھی طرح
ہوتے رہین چونکہ اِس جگہ دو طلسم کی لوحین رکھی ہین اِسوجہ سے دونون طلسم کے
بادشاہون نے اپنے اپنے امکان کے موافق ساحران جلیل کو وہان کے
انتظامات سپرد کیے ہین اور لشکر غیر ساحران اور پہلوانان جنگ آزما دونون
طلسمون سے آکر یہان آباد ہوے ہین اب صبح کو خود حضور ملاحظہ فرمائینگے
بہت سے پہلوان اُس طلسم کے یہان آئینگے تھوڑی دیر اِسی قسم کی باتین
رہین جب رات زیادہ گئی امیر الزمان نامدار نے آرام فرمایا سفاک بھی
اُٹھکر اپنے مکان مین آیا شاہزادے کو اِسقدر تکانِ راہ پہونچا تھا کہ شب بھر
مصروفِ خواب رہا علی الصباح بیدار ہو کر مصروفِ نمازِ صبح ہوا اِدھر امیر الزمان
نامدار نے فریضۂ سحری سے فراغت پائی تھی کہ سفاک حاضر خدمت ہوا
برائے سلام سر جھکایا امیر الزمان نے جوابِ سلام دیا سفاک سامنے
مؤدب بیٹھ گیا عرض کی اے شہریار آپ فرماتے تھے کہ پہلوانان طلسم کو
ہم بھی دیکھنا چاہتے ہین اب تھوڑی دیر مین وہ غلام کی دوکان پر آئینگے اگر
مرضی والا ہو تو تشریف لے چلیے تھوڑی دیر وہین بیٹھیے طبیعت بہل جائیگی
پہلوانون کو بھی دیکھ لیجیے گا امیر الزمان نامدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہی ہم چلینگے
ضرور طلسم کے پہلوانون کو دیکھینگے سفاک نے عرض کی پھر حضور تشریف

چلین یہی وقت اُن لوگون کے آنیکا ہی امیر الزمان نامدار اُٹھے سفاک
ہمراہ ہوا اپنی دوکان پر لایا دوکان کے اندر ایک درجہ تھا وہان
ایک کرسی سفاک نے بچھا دی شاہزادۂ نامدار اُس کرسی پر رونق افروز
ہوے سفاک نے دوکان آراستہ کی پہلوانون کی آمد شروع ہوئی پہلے
دو پہلوان دوکان پر آئے سفاک سے کہا کہ ہمین اعلےٰ درجے کی
زرہین درکار ہین قیمت جسقدر ہو ہمسے لو مگر ہماری مرضی کے موافق تیار کر دو سفاک نے
ملازمین کی طرف اشارہ کیا ملازمین زرہین لاکر دکھانے لگے زرہین
دیکھتے دیکھتے پہلوانون کی نگاہ امیر الزمان نامدار پر پڑی شاہزادے کے
رعب و جلال سے دنگ ہو گئے اور بہت آہستہ سفاک سے دریافت کیا
کہ یہ کون ہین کہان سے آئے ہین سفاک نے صاف صاف
حال بتانا مناسب وقت نہ جانا کہا انھون نے مجھسے ایک زرہ
بنوائی ہی انکا مکان یہان سے بہت دور ہی مین نے بہت زرہین اِنکو
دکھائین مگر اِنکو پسند نہ ہوئین انھون نے اپنی مرضی کے موافق ایک
زرہ بنوائی اُسکے تیار ہونے مین عرصہ ہی جبتک وہ تیار نہ ہوگی
یہ یہان مقیم رہینگے پہلوانون نے کہا انکے حال سے بھی تم کچھ
آگاہ ہو یہ کسی ملک کے شاہزادے ہین یا کسی فوج کے سردار ہین
سفاک نے جواب دیا یہ حالات مجکو معلوم نہین پہلوانون نے کہا
اگر ہم انسے کچھ باتین کرین تو کچھ مضائقہ ہے سفاک نے کہا نہین تمھین اختیار ہی
مگر حفظ مراتب کا خیال رہے خلاف تہذیب کوئی کلام زبان سے نہ نکالنا
یہ تمھارے شہر مین مسافرانہ طور سے آئے ہین تم سب کے مہمان ہین
انکی خاطر سب پر فرض ہی پہلوانون نے جواب دیا کہین ایسا ہو سکتا ہی
کہ ہم کوئی بات خلاف تہذیب زبان سے نکالین ہم خود آدمی کے مرتبے کا
خیال رکھتے ہین سفاک نے کہا تمھین اختیار ہی پہلوان اپنی جگہ سے اُٹھے
امیر الزمان کے سامنے آکر کھڑے ہوے کہا کیون جناب آپ
کس شہر سے تشریف لاے ہین اِسطرف آنیکا کیا سبب ہی ہم لوگ
اسی جگہ کے رہنے والے ہین آپ ہمارے مہمان ہین ہم پر آپ کی خاطر
فرض ہی اگر تکلیف نہ ہو تو ایک روز کو ہمارے یہان تشریف لے چلیے
وہان اور لوگون سے بھی ملاقات ہوگی سب آپ کی بہت خاطر کرینگے
اُنسے ملکر آپ بہت خوش ہون گے امیر الزمان نے فرمایا بھائی اگر مین
اپنی پوری کیفیت بیان کرونگا تو زیادہ طول ہوگا مختصر یہ ہی کہ آب و دانہ تمھارے
شہر مین لایا دو چار روز یہان قیام کرونگا پھر جسطرف خدا کا حکم ہوگا روانہ ہو جاؤنگا

ہین تم لوگون کو دیکھکر بہت خوش ہوا بہتر یہ ہی کہ تم اپنا نام بتاؤ کچھ اور ذکر اپنے
شہر کا سُناؤ کہ میری دلچسپی ہو اور مجھے یاد رہے کہ ایک شہر مین گیا تھا وہان ایسے
لوگ بھی تھے یہ باتین عمدگی کی تھین پہلوان شاہزادے کی تقریر سُنکر بہت
خوش ہوے کہا ہم لوگ طلسم معدن آفات مین ملازم ہین صمصام کوہ قامت
ہم سب کا سردار ہی وہ پہلوان یکتا زور و قوت مین بےمثل قد و قامت مین یگانۂ روزگار
دل تابان جادو اُسکو بہت عزیز رکھتا ہی ایک لاکھ پہلوان اُسکے سپرد ہی
سب کو لڑاتا ہی آج تک کسی نے اُسکو زیر نہین کیا قوت کی یہ حالت ہے
کہ بڑے بڑے تناور درختون کو جڑ سے اُکھاڑ کے پھینک دیتا ہی
بادشاہ طلسم اُسکو سپر سلطنت خیال کرتا ہی بہت سے بادشاہان عالیجاہ اُسکی
تصویر مین منگاکر بچشم حیرت دیکھتے ہین روے زمین پر ایسا پہلوان دوسرا نہین
دکھائی دیتا اگر آپ تشریف لے چلیے تو ہم اپنے سردار سے آپ کو ملائین وہ بھی
آپ سے بخاطر پیش آئیگا آپ ملکر بہت خوش ہون گے کیا تعجب ہی وہ
آپکی شان و شوکت دیکھکر بادشاہ طلسم سے آپ کو ملا دین امیر الزمان
نامدار نے ہنس کے جواب دیا بھائی ہم یہان مسافر ہین زیادہ کسی سے ملنے کی
ضرورت نہین جو یہان آئیگا اُس سے دو چار روز ملاقات ہو جائیگی اگر زیادہ
قیام کرنیکا ارادہ ہوتا تو کسی سے ملنے کی بھی خواہش کرتے تھوڑی دیر تک
پہلوانون سے ایسی ہی باتین رہین جب دیر ہوئی دونون پہلوان امیر الزمان سے
رخصت ہوے زرہین خرید کر طلسم کی طرف روانہ ہوے امیر الزمان
نامدار بھی تھوڑی دیر کے بعد اپنے قیام گاہ پر واپس آئے سفاک بھی
ہمراہ آیا عرض کی اے شہریار آپ نے پہلوانون کو ملاحظہ فرمایا آج صرف
دو ہی آدمی آئے ورنہ دس بیس پہلوان روز آتے ہین مجھسے زرہین
لیجاتے ہین کل یقین ہی بہت لوگ آئینگے حضور کل ضرور تشریف لیچلین
یہ لوگ جو آج آئے تھے انکی کیا حقیقت ہی طلسم معدن آفات مین ایک
لاکھ پہلوان ایسا موجود ہی کہ چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا امیر الزمان
اسکی تقریر سُنتے رہے دوسرے روز پھر حسب دستور علی الصباح سفاک
حاضر خدمت ہوا عرض کی اے شہریار کیا ارادہ ہی امیر الزمان نے فرمایا
ہم بھی تمھارے ہمراہ چلینگے طبیعت بہل جائیگی سفاک ہمراہ ہوا امیر الزمان
نامدار دوکان پر تشریف لاے ملازمین نے دوکان آراستہ کی امیر الزمان
اندر کے درجے مین کرسی پر بیٹھے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ایک شور و غل کی
آواز آئی امیر الزمان نامدار نے سفاک سے کہا یہ غل کیسا ہی سفاک نے

اپنے ملازمین کی طرف اشارہ کیا دو شخص دوکان کے نیچے اُترے کچھ دور جا کے
واپس آئے کہا آج بہت سے پہلوان طلسم کی طرف سے اسطرف آتے
ہین مگر تعجب کی بات ہے کہ صمصام کو وہ قامت بھی ہمراہ ہے سفاک خاموش رہا چند
ساعت مین سب پہلوان سفاک کی دوکان پر پہونچ گئے سب سے پہلے
صمصام دوکان پر آیا اسکو دیکھکر سفاک اپنی جگہ سے اُٹھا تعظیم دی ہاتھ باندھ کے
کہا آج حضور نے کدھر تکلیف فرمائی اگر زرہ وغیرہ کی ضرورت تھی تو اپنے
کسی خادم کو بھیجدیتے مین اعلیٰ درجے کی زرہین خدمت مین روانہ کرتا جو پسند
ہوتی حضور صرف مین لاتے میرے واسطے فخر کا باعث تھا صمصام نے
بصد کبر و نخوت جواب دیا کہ اے سفاک تعجب کی بات ہے کہ تم اس قصبے مین
بہ نسبت سب کے قدیم سمجھے جاتے ہو اچھی طرح واقف ہو کہ مین نے آجتک
زرہ پہننا ننگ و عار سمجھا مین زرہ لیکے کیا کرتا کسکی مجال ہے جو مجھسے مقابلہ کر سکے مگر
میرے آنیکا یہ سبب ہے کہ مین نے کل سُنا تھا کوئی پہلوان کسی جگہ کا شاہزادہ
یا سپہ سالار ہے تمھارے یہان زرہ بنوانے کی غرض سے ٹھہرا ہوا ہے میرے
دو شاگردون نے کہا تھا کہ ہم اُس سے ملکر آئے ہین وہ بھی پہلوان قابل دید ہے
بہت حسین اور بہت توانا ہے باتون سے اُسکی معلوم ہوتا تھا کہ وہ مرد شجاع ہے از بسکہ میرے
شاگردون نے بہت تعریف کی تھی مین نے چاہا کہ مین خود جاؤن اور اُسکو
اپنے ہمراہ لے آؤن اگر بادشاہ طلسم سے ملنا چاہتا ہو تو اُسکو ملازم
کرادون اور اگر برائے سیر اسطرف آیا ہے تو اُسکو اپنے یہان کی سیر
کرادون لهذا اے سفاک اب تم دیر نہ کرو جلد اُسکے پاس جاؤ اور میرے
آنے کی خبر دو میرے پاس بلا لاؤ یہ باتین کرتے کرتے صمصام کی نگاہ اندر کے
درجے مین گئی جہان امیر الزمان نامدار کرسی پر تشریف فرما تھے صمصام نے
دیکھتے ہی کہا اے شخص تعجب کی بات ہے کہ مین دیر سے تیرے دیکھنے کو آیا
اور یہان بیٹھا ہون مگر تو نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور کرسی پر بیٹھا رہا تمام طلسم کے
ساحران جلیل میری تعظیم کرتے ہین خود بادشاہ طلسم مجکو اپنے پاس بٹھاتا ہے
مگر تو نے میری آمد کی خبر سُنی اور میرے لینے کو آگے نہ بڑھا اچھا ایک
غلطی ہو گئی جب مین یہان آیا تو تو کرسی پر کیون بیٹھا رہا معلوم ہوتا ہے تجکو اپنے زور
بازو پر بہت ناز ہے بس اب مناسب یہ ہے کہ مجھے کچھ اپنی قوت وجرأت کے
جوہر دکھا امیر الزمان نامدار نے فرمایا مغرور تو معلوم ہوتا ہے جو اسقسم کی
لاطائل تقریر کرتا ہے اور مجکو کسی سے مقابلہ کرنے مین انکار نہین بجز خدائے
عزوجل دوسرے کا خوف کبھی دل مین نہین سمایا اگر تو جوہر شجاعت دیکھنا
چاہتا ہے مین موجود ہون یہ کہکر امیر الزمان نامدار کھڑے ہو گئے قریب آکر

صمصام

صمصام سے کہا اب کیا انتظار کرتا ہی کھڑا ہو جا صمصام نے جواب دیا
کہ مین تجھسے کیا مقابلہ کرونگا میرے شاگرد کافی ہین اگر تجکو یہی امر منظور ہے
تو میرے زورگاہ مین کل صبح کو آ وہان مقابلہ ہو جاے شاہزادے نے
جواب دیا کہ اگر تو اسقدر مہلت طلب کرتا ہی تو کچھ مضائقہ نہین ہم کل صبح کو
تیرے زورگاہ مین آئینگے اور وہین تجھسے مقابلہ کرینگے صمصام نے کہا
مجھے زور کرنے کی ضرورت نہین میرے بہت سے شاگرد موجود ہین یہ سنکر
امیرالزمان نامدار نے فرمایا شاگردون سے مقابلہ کرانا اور اپنی جان بچانا یہ شان
مردانگی کے خلاف ہی بیکار اپنی جان چراتا ہی صمصام نے کہا اگر تو میرے ایک
شاگرد کو زیر کریگا تو اُسکے بعد مین تجھسے مقابلہ کرونگا امیرالزمان نے
منظور کیا صبح کا وقت مقرر ہوا اُدھر صمصام غصہ مین اُٹھکر طلسم کی طرف روانہ ہوا
اِدھر امیرالزمان نامدار بصد غضب اپنے قیام گاہ کو واپس آئے سفاک بھی
شاہزادے کے پیچھے پیچھے مکان پر آیا ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑا ہو گیا
عرض کی اے شہریار اسوقت غلام بہت شرمندہ ہو اخدمت مین حاضر ہے
جو مزاج مین آے سزا دیجیے غلام ہی آپ کو اپنی دوکان پر لے گیا امیرالزمان نے
فرمایا اے سفاک تم کیون گھبراتے ہو مجھے تمسے کسی قسم کی شکایت
نہین نہ تمسے کسی طرح کا ملال ہی تم کوئی خیال نہ کرو مین انشاء اللہ تعالے
کل جاؤنگا اور اُس مغرور کے زورگاہ مین جاکر اُس سے مقابلہ کرونگا یا اسلام
قبول کریگا یا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا سفاک نے پھر ہاتھ باندھ کے عرض کی
اے شہریار اگر اجازت ہو اور خطا معاف فرمائی جاے تو مین کچھ عرض
کرون امیرالزمان نے فرمایا اے سفاک بیخوف ہو کر کہو مجھے تمسے کسی
قسم کا ملال نہین ہی سفاک نے عرض کی اے شہریار میرے نزدیک
مناسب نہین کہ حضور وہان تشریف لیجائین لاکھ پہلوان اسکی زیر حکومت ہی
حضور تنہا ہین طلسم کا واسطہ ہی اگر لشکر ہمراہ ہوتا تو کسی طرح کا خوف نہین تھا
اور اس حالت تنہائی مین مین نہین کہہ سکتا کہ آپ تشریف لیجائین امیرالزمان
نامدار نے فرمایا اے سفاک تم کیون گھبراتے ہو خدا مالک ہی مجکو
ذرا بھی ہراس نہین کل تم بھی ہمراہ چلنا اور قدرت خدا کا تماشا دیکھنا سفاک نے
بہت سمجھایا مگر امیرالزمان نامدار نے قبول نہ کیا آخرکار دوسرے روز صبح کو سفاک
شاہزادے کے ساتھ ہوا تھوڑے عرصہ مین راستہ طے کر کے شاہزادہ
زورگاہ صمصام پر پہونچا وہان ایک انبوہ تھا ایک لاکھ قوی ہیکل کوہ پیکر
جمع تھا اُنکے علاوہ جن جن لوگون نے اس امر کی خبر پائی تھی سب آکر جمع
ہو گئے تھے امیرالزمان نامدار کو صمصام نے آتے ہوے دیکھکر

لوگون سے کہا دیکھو وہی شخص ہی جب شاہزادہ قریب پہونچا صمصام نے
سفاک کی طرف دیکھکر کہا کیون اے سفاک کیا تمھاری اجل دامنگیر ہی
جو تینے اسکا ساتھ دیا ہی سفاک نے کہا مین ان معاملات مین دخل
نہین دیتا آپ لوگ جانین مین اسوقت راستہ بتانے کی غرض سے
ہمراہ آیا صمصام نے اپنے شاگردون کی طرف دیکھکر کہا تم مین سے کون
اسکے مقابلے مین جائیگا یہ سنکر ایک پہلوان کہ نام اُس کا داراب
کوہ سینہ تھا صمصام کے سامنے آیا کہا اگر آپ اجازت دین تو مین اُس
زور کرون صمصام نے کہا اگرچہ تیری شان کے بالکل خلاف ہی مگر کیا
مضائقہ ہی داراب کوہ سینہ اکھاڑے مین اُترا امیر الزمان نامدار بھی
سامنے آئے شاہزادے نے صمصام کی طرف دیکھکر کہا کہ اگر میرے
ہاتھ سے یہ زیر ہو جائیگا تو اسیوقت تجکو مجھسے زور کرنا ہوگا مین کوئی حیلہ
وحوالہ نہ سنونگا صمصام نے کہا اسقدر کلمات غرور سے کیا فائدہ ہی زور
کرو حال کھلجائیگا امیر الزمان سے یہ کہکر داراب کو اشارہ کیا اُس نے
ہاتھ بڑھایا شاہزادے نے ہاتھ ملاتے ہی دوسرا ہاتھ کمر مین ڈال دیا
اور باسانی تمام زمین سے اُٹھا کر چاہا کہ بزور پٹک دین مگر داراب نے
کچھ لفظ منھ سے نکالے شاہزادہ نے آہستہ زمین پر رکھدیا اور صمصام کی طرف
بنگاہِ غضب دیکھکر فرمایا کہ اب شرط تیری پوری ہوچکی اگر کچھ جرأت رکھتا ہی
تو دیر مناسب نہین ہی صمصام کے ہوش اُڑ گئے کہا اگر ایک شاگرد کو
میرے اور زیر کرو تو مین مقابلہ کرون امیر الزمان نے کہا بیکار رجان
چُراتا ہی اور حیلہ وحوالہ کرتا ہی تھوڑی دیر مین جس بات کا فیصلہ ہوتا ہی اسمین
کیون دیر کرتا ہے صمصام نے کہا مناسب یہی ہی کہ ایک پہلوان سے
اور زور کرو اگر اسکو بھی تینے زیر کرلیا تو مین اسیوقت تمسے مقابلہ
کرونگا اگر تمکو زیر کرلیا تو تمھین میری اطاعت قبول کرنا ہوگی اور اگر نہ زیر
کرسکونگا تو تمھاری اطاعت قبول کرونگا اور بعد میرے ایک لاکھ
پہلوان تمھارا مطیع ہوگا امیر الزمان نامدار نے فرمایا اے
صمصام اگرچہ یہ امر خلاف قاعدہ ہی مگر مین منظور کرتا ہون جسکو اپنے
پہلوانون مین اچھا سمجھتا ہو بھیجدے صمصام نے آواز بلند سے کہا
اے گرداب تو ہی بازو جا کر اِس جوان سے مقابلہ کر سب نے
دیکھا ایک پہلوان مانند فیل مست کے اپنی جگہ سے جھوم کر
اُٹھا اور اکھاڑے مین آکر امیر الزمان نامدار کی طرف مخاطب ہوا شاہزادہ نے
اسکو بھی اُسی طرح اُٹھا لیا جیسے داراب کو اُٹھایا تھا گرداب نے بھی

امان طلب کی شاہزادے نے اُسکو بھی بآسانی زمین پر رکھدیا اور صمصام کی طرف دیکھکر فرمایا اے صمصام اب کیا ارادہ ہی صمصام نے کہا جو وعدہ کیا تھا اُس کے خلاف نہین کرونگا اب تک مین نے تیری عزت کو بچایا تھا اور چاہتا تھا کہ اس مجمع مین تیری بات نجاے مگر مین مجبور ہون تو نہین سمجھتا کیا کرون یہ کہکر اکھاڑے مین اُترا اب تمام پہلوان اور جسقدر لوگ وہان جمع تھے گرد آکر کھڑے ہوگئے صمصام نے اکھاڑے مین اُترکے کہا اے جوان مجکو تیری شان وشوکت دیکھکر رحم آتا ہی بہتر ہی کہ تو میری اطاعت قبول کرلے تجکو اسوقت حاضرین بڑی عزت سے دیکھ رہے ہین اسوقت تیری بڑی بات بن گئی ہی مجھسے مقابلہ نہ کر اور اکھاڑے کے باہر چلا جا امیرالزمان نے بصد غضب فرمایا کہ ان بیہودہ باتون سے کیا فائدہ ہی اگر تو زور کرتے ڈرتا ہی تو اکھاڑے سے نکل جا صمصام کو غصہ آیا امیرالزمان پر ہاتھ ڈالدیا چاہا دوسرا ہاتھ کمر مین ڈالکر زمین سے اُٹھالون شاہزادے نے لنگر قائم کیا صمصام نے زور کیا شاہزادہ کو پیچھے نہ ہٹا سکا جب صمصام کا زور ختم ہوا امیرالزمان نامدار نے زور کیا صمصام لنگر نہ قائم کرسکا پسپا کرتا ہوا بیس قدم پر لا کے رہگا مارا صمصام نہ سنبھل سکا پاؤن زمین سے اُٹھ گئے اب شاہزادے نے اُٹھاکر سر سے بلند کیا چاہا چرخ دیکر زمین پر ٹپکین کہ اُستخوان بدن سُرمہ ہوجائین مگر صمصام نے عرض کی اے شہریار امان دیجیے جسے سر سے بلند کرتے ہین اُسے خاکِ مذلت پر نہین پٹکتے ہین امیرالزمان نے بآسانی زمین پر رکھدیا صمصام نے قدم چوم لیے کلمہ پڑھکر فوراً مسلمان ہوا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کے حواس اُڑ گئے سفاک دوڑ کے امیرالزمان کے قدمون پر گرپڑا صمصام کے مسلمان ہوتے ہی ایک لاکھ پہلوان قوی ہیکل نے اسلام قبول کیا سب نے امیرالزمان نامدار کی اطاعت قبول کی صمصام نے ہاتھ باندھکے عرض کی اے شہریار اب غلام کو سرفراز فرمایئے تشریف لےچلیے یہانسے تھوڑی دور پر غلام کا مکان ہی امیرالزمان نامدار نے فرمایا بھائی ہم سفاک کے مہمان ہین دوسری جگہ کیون کر جاسکتے ہین صمصام نے عرض کی اے شہریار آج سفاک بھی ہمارے مہمان ہین سفاک کو بھی ہمراہ لےچلیے غرض صمصام مع ایک لاکھ پہلوان کے امیرالزمان اور سفاک کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان پر آیا اُسیدن سامانِ جشن مہیا کیا امیرالزمان نامدار کو جو دیکھتا تھا شاہزادے کے

رعب و جلالت سے فوراً اطاعت قبول کرتا تھا وہ رات تو عیش و راحت مین بسر ہوئی دوسرے روز سفاک نے صمصام سے کہا کہ اب آپ مجکو اجازت دین صمصام نے کہا شاہزادۂ والا جاہ کا ساتھ مین ہرگز نہ چھوڑونگا تازیست ہمراہ رکاب ظفر انتساب رہونگا اب مناسب یہ ہو کہ تم اپنے مکان پر جاؤ اور شاہزادۂ والا جاہ کو یہین رہنے دو صمصام کے کہنے کو سفاک نے بشکل قبول کیا اور امیر الزمان سے رخصت ہوکر روانہ ہوا یہان صمصام نے امیر الزمان نامدار سے عرض کی اے شہریار اب آپ اپنی تشریف آوری کا سبب ارشاد فرمایئے اور اپنے نام والا سے آگاہ کیجیے امیر الزمان نامدار نے جو اصلی کیفیت تھی صمصام سے بیان کر دی صمصام سب واقعات شاہزادے کے سُنکر سُن ہو گیا عرض کی اے شہریار والا تبار آپ نے بڑے کار اہم کا ارادہ فرمایا ہی خداوند کریم مالک ہو وہی دشمن پر ظفر دیگا خادم ہمراہِ رکاب ہی یقین ہی حضور کا لشکر مل جائیگا کیونکہ جسقدر لوگ زندہ بچے ہون گے وہ قتل نہ کیئے جائینگے اسیر کرکے بادشاہِ طلسم کے سامنے بھیجدیے جائینگے جب آپ کو خدا ظفریاب کریگا آپ کے سردار رہائی پائینگے سب حضور سے مل جائینگے شاہزادہ نے فرمایا اے صمصام اب دیر مناسب نہین ہی کیونکہ صاحبقران نے تاکید فرمائی تھی کہ بہت جلد طلسم نہ طاق پر پہونچ جانا راہ مین عرصہ نہ لگانا اور ہمراہی ہمارے یقین ہی پہونچ چکے ہون صمصام نے عرض کی اے شہریار آپ پہلے آہن تاب جادو کو زیر کرین یا وہ آپ کے ہاتھ سے قتل ہو تو راستہ کھلے آگے جاکر پھر کچھ فوج کی حالت معلوم ہوگی یہ مرحلہ اول تھا جس کا مین محافظ تھا اب حضور کو ساحرون سے مقابلہ کرنا ہوگا میرے بعد جو مرحلہ ہی اُسکا مالک آہن تاب جادو ہی اُسکے بعد پھر راستہ بہت صاف ہی طلسم کے اندر آسانی سے پہونچ جایئے گا مقام لوح پر سُنتا ہون سحر و نیرنگ بیحد و بیحساب ہی وہان آٹھ ساحرون سے مقابلہ ہوگا امیر الزمان نامدار نے فرمایا اے صمصام ساحرون سے خوف نہ کرو خدا مالک ہی جسنے یہان تک پہونچادیا وہ ضرور ہمین ظفریاب بھی کریگا صمصام نے عرض کی غلام کو جسوقت حکم ہو کوچ کا سامان کرے امیر الزمان نے فرمایا مناسب ہی کہ آج سے کل تک سب سامان مہیا کرو اور پرسون مرحلۂ آہن تاب جادو کی طرف کوچ کیا جاے صمصام جادو نے اُسی وقت اپنے بعض شاگردون کو بلایا اور کہا شہریار والا تبار کا

ارادہ ہی کہ جانب مرحلۂ آہن تاب جادو تشریف لیجائین لہذا بہت جلد سامانِ سفر درست کرو آج سے کل تک سب درست ہو جاے انشاء اللہ تعالےٰ پرسون یہان سے کوچ کرینگے شاگردون نے اُسیوقت سے انتظام شروع کیا دو روز مین اچھی طرح تیاری سفر کی ہو گئی تیسرے دن امیرالزمان نامدار نے ایک لاکھ پہلوان قوی ہیکل مع سامان حرب و ضرب ہمراہ لیکر جانب مرحلۂ آہن تاب جادو کوچ کیا کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا

اب کچھ کیفیت دل تابان جادو کی عرض کی جاتی ہی

کہ جب صمصام کوہ قامت نے شاہزادہ والاجاہ کی اطاعت قبول کی تو یہ خبر دل تابان جادو کو پہونچی اُس کے حواس باختہ ہوے کہا ارے ایسا کون رستم مثال آیا ہی جسنے صمصام کو زیر کیا اور اپنا مطیع بنا لیا جو لوگ خبر لیکر آئے تھے اُنھون نے کہا وہ شخص جسنے صمصام کو زیر کیا ہی پہلے سفاک زرہ ساز کے مکان پر آکر ٹھہرا تھا اُس کی خلاصہ کیفیت سفاک کو معلوم ہوگی دل تابان جادو نے کہا اِسی وقت لوگ جائین اور سفاک کو بلا کر لائین کچھ لوگ سفاک کے مکان کی طرف روانہ ہوے پھر بادشاہ نے صمصام کو طلب فرمایا ہرکارے اُسیوقت صمصام کے مکان پر پہونچے تمام پہلوانون کے مکان خالی پاے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ آج صبح کو صمصام نے یہانسے کوچ کیا ہے جس شخص نے اُسکو زیر کیا تھا وہی اپنے ہمراہ لے گیا ہی مگر اس طریقے پر وہ سب لوگ یہان سے گئے ہین جسطرح کوئی کسی پر لشکر کشی کر کے جاتا ہی ہرکارے یہ خبر پاکر اُسیوقت واپس آئے دل تابان جادو سے آکر عرض کی کہ صمصام جادو نے مع ایک لاکھ پہلوان کے کسی طرف کوچ کیا جسنے اُسکو زیر کیا تھا وہی اپنے ہمراہ لیگیا بادشاہ کو بہت افسوس ہوا وزرا سے کہا آج تک صمصام کسی سے زیر نہین ہوا تھا اور اس طلسم مین اُسکی بڑی عزت تھی سب پر اُسکا ہروقت خوف غالب رہتا تھا اب ایک شخص نے اُسکو زیر کر لیا تو فرط غیرت سے اُسکو یہان کی سکونت اچھی نہ معلوم ہوئی مُنھ چھپا کر اُسی شخص کے ساتھ چلا گیا میرے خیال مین اُسنے ناحق منھ چھپایا جسنے اُس کو زیر کیا تھا اُسکو لے کر میرے پاس آتا مین اُسکا بھی اعزاز کرتا عہدہ جلیل دیتا اگر صمصام کو یہان ٹھہرنا نا گوار تھا مین اُسکو دارالضیا مین روانہ کرتا یہان وہی پہلوان مقرر ہو جاتا جس نے صمصام کو زیر کیا تھا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ چوبدار نے آکر عرض کی سفاک زرہ ساز در دولت پر حاضر ہی اُسکے باب مین کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا اجازت ہی

اُسکو ہمارے سامنے لاؤ ہم اُس سے خود دریافت کرینگے کہ کون شخص
اُسکے یہان ٹھہرا تھا چوبدار باہر آیا سفاک سے کہا چلو تمکو بادشاہ
یاد فرماتے ہین سفاک چوبدار کے ہمراہ اندر آیا بادشاہ کو مجرا کیا
دل تابان جادو نے بیٹھنے کی اجازت دی سفاک بیٹھا بادشاہ نے
پوچھا تمھارے یہان کون پہلوان آیا تھا جس نے صمصام کو زیر کیا اور اپنے
ہمراہ لے گیا سفاک نے کل کیفیت ابتدا سے بیان کر دی بادشاہ نے
کہا اے سفاک کیا وہ پہلوان سامری پرست تھا سفاک نے
جواب دیا وہ مسلمان تھا اور زیر ہو جانے کے بعد صمصام بھی مسلمان ہوا
اور ایک لاکھ پہلوان نے بھی اسلام قبول کیا اب تو بادشاہ کے حواس
اُڑ گئے اُسیوقت اور آدمیون کو طلب کیا کہا جاؤ تحقیق کرو کہ صمصام اور
وہ پہلوان مسلمان کسطرف گئے ہین بہت جلد اسکی خبر ہمکو دی جائے
اسکے بعد سفاک سے دریافت کیا کہ اُس پہلوان نے تمسے دربارۂ
تبدیل مذہب کچھ کہا تھا یا نہین سفاک اگرچہ مسلمان ہو چکا تھا مگر اس نے
بخوف جان پوشیدہ کیا اور اس بات کو بلطائف الحیل ٹال دیا بادشاہ نے
سفاک کو یہ کہکر رخصت کیا کہ اگر اب اِسطرح کا کوئی واقعہ ہو تو بے
ہماری اطلاع کوئی کارروائی نہ کی جائے اور حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی
کرا دی جائے کہ اگر کوئی شخص مسلمان یا پردیسی یہان وارد ہو تو وہ پہلے
ہمارے سامنے حاضر کیا جائے جو ہمارا حکم ہو اُسکے باب مین وہی کیا
جائے یہان یہ گفتگو تھی کہ وہ لوگ جو صمصام کی خبر کو گئے تھے حاضر
ہوے بادشاہ سے عرض کی اے شہریار تحقیق سے معلوم ہوا وہ
پہلوان جو آیا تھا مسلمان تھا اُسنے صمصام کو زیر کیا اور اب جانب
مرحلۂ ہفت تاب جادو روانہ ہوا ہے سامان حرب اُسکے پاس اچھی طرح
مہیا ہے صمصام نے کل اسباب جنگ فراہم کیا اور خود بھی بغرض جنگ اُسطرف
روانہ ہوا ہے یہ سُننا تھا کہ بادشاہ کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آ گیا ہوش و حواس
گم ہو گئے کہا قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب طلسم معدن آفات پر مسلمان
حملہ کرنے والے ہین ارے غضب کیا صمصام سے پہلوان کو اسطرح
زیر کر لیا اور اس نمکحرام نے بھی بخوف جان اسلام قبول کر لیا اسکے ساتھ
ایک لاکھ پہلوان مسلمان ہو گیا خداپرست لوگ بلا کے ہین ایک آدمی
لاکھون مین آیا اور مقابلہ کرکے سب کو زیر کر لیا کسی کا بس نہ چلا اگر دس
پہلوان بھی اتفاق کر لیتے تو اُسکی مجال نہ تھی کہ زیر کرکے اپنا مطیع بناتا
یہ بات کہکے وزرا کی طرف مخاطب ہوا کہا اب کیا فکر کی جائے کیونکہ

صمصام واقف کار ہی اگرچہ ساحر نہین ہی مگر طلسم مین سب اُسکو پہچانتے ہین
اُسکے زور و شجاعت کی تمام طلسم مین دھوم ہی ایسا نہ ہو مرحلۂ آہن تاب
جادو پر جاے اور وہان کے لوگون کو کچھ ہیبت دلاے وہ لوگ اگرچہ ایسے
نہین ہین کہ ایک غیر ساحر مسلمان سے ڈر جائین مگر پھر بھی مجکو بہت سے خیال ہین
وزرا نے کہا اگر حضور کو ایسے خیالات ہین تو دوسرا لشکر بھیجدیا جاے وہ
راہ مین اُن لوگون کو روکے اور سب کو اسیر کرکے بھیجدے دل تابان
جادو نے اِس راے کو پسند کیا اور اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر عقب مین صمصام
کے روانہ ہو اور اُسکو مرحلۂ آہن تاب تک نہ پہونچنے دے فوراً گرفتار
کرکے ہمارے سامنے حاضر کرے ابھی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ چوبدار نے آکر خبر
دی کہ احمر لباس جادو بادشاہ طلسم حیرت افزا تشریف لاے ہین سرحد پر ٹھہر کر
اُنھون نے اپنی تشریف آوری کی خبر دی ہی دل تابان جادو نے کہا ابھی کوئی
حکم نافذ نہ کیا جاے بھائی تشریف لائے ہین اب جو بات ہوگی اُنکے مشورہ سے
کیجائیگی یہ کہکے بادشاہ اپنی جگہ سے اُٹھا وزرا اُسکے ہمراہ اور ارکین جو اُسوقت
وہان موجود تھے ہمراہِ بادشاہ چلے پہلے بادشاہ اپنے تختِ سحر پر بیٹھا پھر اور
ارکینِ دولت پیادہ بڑھے دل تابان جادو سرحد کے قریب پہونچکر تخت سے
اُترا اُدھر ہمراہیانِ احمر لباس جادو نے اُسکو خبر دی وہ اپنے خیمے سے
باہر آیا دونون بادشاہ بغلگیر ہوے دل تابان جادو نے کہا اب کی مرتبہ آپ نے
اپنے طلسم مین بہت قیام فرمایا مجکو کمال تردد تھا دو مرتبہ مین نے یہانسے آدمی
روانہ کیے مگر کچھ خبر نہ معلوم ہوئی مین خود آج کل امور ملکی مین مصروف تھا ورنہ خود
حاضر ہوتا مزاج کی کیفیت فرمایئے چہرہ آپ کا بہت متغیر معلوم ہوتا ہی احمر لباس
جادو نے جواب دیا جو کیفیت تمھاری ہی وہی اپنی بھی حالت ہی اطمینان سے بیٹھون
تو کل کیفیت بیان کرون تمھارے حال سے بھی مجکو بخوبی آگاہی ہی مین کوہ
خون فشان پر گیا تھا ذو الخرطوم جادو سے ملاقات ہوئی وہان سواد برہنہ تن بھی
موجود تھا تمھاری حالت سُنکر اور افسوس ہوا آس ٹوٹ گئی یہ باتین کرتے
ہوے دونون بادشاہ دار الامارہ شاہی مین آئے احمر لباس جادو نے
دل تابان جادو سے کہا کہ اسوقت کچھ خاص باتین کرنا ہین سب لوگون کو یہانسے ہٹادو
دل تابان نے اُسیوقت سب کو علحدہ کیا احمر لباس نے کہا غضب کا سامنا ہی
خدا پرستون نے آفت بپا کی ہی میرے طلسم پر چڑھائی ہی ملکہ تیغ بہ ہلال ابرو کے
باغ سے طلسم کشا اسیر ہوا ملکہ کو مین نے حکیم اینرنگ اور اورنگ تاجدار کے ہمراہ
آپ کے یہان طلسم دار الضیا مین روانہ کردیا آپ یہان مقیم تھے اسکی بھی کچھ خبر مجکو معلوم
نہوئی یہ سُنکر دل تابان جادو نے کہا ملکہ وغیرہ ہمارے طلسم مین نہین آئی نہ اورنگ

تاجدار یہان آئے نہ حکیم نیرنگ تشریف لاے آپ نے ان لوگون کو کب روانہ کیا تھا احمر لباس جادو نے کہا کہ مین نے ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ ان سب لوگون کو آپ کے پاس بھیجدیا تھا معلوم ہوتا ہی راہ مین کوئی بات ہوئی اور ملکہ وغیرہ کو مسلمانون نے اپنے قبضہ مین کیا دل تابان جادو نے کہا ایک بات یہان بھی تعجب خیز ہوئی کہ ایک خدا پرست پہلوان آیا اور سفاک زرہ ساز کے یہان ٹھہرا اُسنے صمصام سے مقابلہ کیا اور زیر کرکے اُسکو مطیع بنایا اُسے مع ایک لاکھ پہلوانون کے ہمراہ لے گیا خبر لگانے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ سب لوگ مرحلۂ آہن تاب پر بغرض مقابلہ گئے ہین ابھی مین اسی تردد مین تھا کہ کیا کیا جاے اور کیونکر وہ لوگ روکے جائین کہ آپ کی تشریف آوری کی خبر معلوم ہوئی مین نے اس بات کو زیر تجویز چھوڑا آپ کے استقبال کو چلا آیا اور یہ بھی خیال کیا کہ اس معاملے مین آپ کی راے میری راے سے بہتر ہوگی یہ سُنکر احمر لباس جادو کے ہوش اُڑ گئے کہا بڑا غضب ہوا ایک مرحلہ طلسم کا شکست ہوگیا اور تم غافل بیٹھے رہے ارے کیا تمکو اپنے طلسم کی مطلق فکر نہین ہی اسقدر غفلت سے کام لینا سلاطین کو زیبا نہین تمکو لازم تھا ہزار فکرین کرتے اور جو شخص بارادۂ طلسم کشائی تمھارے یہان آیا ہے اُسکو گرفتار کر لیتے سواد برہنہ تن کو کوہ آتش فشان پر بھیجدیا ہوتا خود ذوالخرطوم جادو کے پاس جاتے اور منت و خوشامد کرکے اپنے ہمراہ اُسکو لاتے جسدن سے مین نے اپنے طلسم کی بعض خبرین سُنین مجکو اُسی روز سے فکر پیدا ہوئی کوہ آتش فشان پر گیا ذوالخرطوم سے ملا اُسنے مجکو دراز دست آدم خوار کے پاس بھیجا دراز دست نے مجھسے آنے کا وعدہ کیا ہی مگر ابھی سے مین نے اُسکا لانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ سوا آدمیون کے اور کچھ نہین کھاتا ہی پھر اگر ابھی مین اُس کو اپنا مہمان کرتا تو اسقدر آدمی کہان سے آتے کہ اُسکا پیٹ بھرتا سکندر کا بھی پتا نہین لگتا ہی اُسنے منارۂ دوازدہ منزل پر جاکے بزور سنج پوش کو بھی رہا کردیا ہے اور عنقریب طلسم معدن آفات پر شدید حملہ ہونے والا ہی اسی وجہ سے مین اسطرف آیا مگر یہان کا حال تو مین نے اپنے یہان سے زیادہ ابتر پایا اب مناسب یہ ہی کہ جو کام کیا جاے وہ میری راے سے ہو مجکو اس امر کا زیادہ خیال ہے آپ نے تو غفلت کی اور اُسکا یہ نتیجہ ہوا دل تابان جادو لے کہا مجکو ہر طرح آپ کی راے سے اتفاق ہی مگر اسوقت صمصام کے باب مین کیا کیا جاے جو وہ مرحلۂ آہن تاب تک نہ پہونچے دل تابان جادو نے کہا مناسب ہی کہ مین اور تم دونون آج مرحلۂ آہن تاب کی طرف چلین اور وہان چلکر معقول بندوبست کرآئین دل تابان جادو نے کہا بات یہ بھی معقول ہی مگر اسوقت میری یہ راے تھی کہ لشکر مین حکم بھیجدون کچھ لوگ بتلاش صمصام روانہ ہون اور اُس کو مع اُس پہلوان خداپرست کے گرفتار کر لائین

احمر لباس نے کہا یہ بھی بہت مناسب ہی پہلوانون کو بھی روانہ کرو اور خود بھی مرحلۂ آہن تاب کی طرف چل کر بندوبست کرآؤ دل تابان جادو نے اُسی وقت کچھ لوگون کو طلب کر کے حکم دیا کہ قلعۂ طلسم پر جاؤ اور دو لاکھ کا لشکر تعاقب مین صمصام کے روانہ کردو جو کوئی صمصام کو مع اُس پہلوان خداپرست کے گرفتار کر کے لائیگا زرو انعام پائیگا وہ لوگ اُسیوقت قلعۂ طلسم پر گئے اور دو لاکھ فوج عقب مین صمصام کے روانہ کی اِدھر دل تابان جادو اور احمر لباس جادو بھی مرحلۂ آہن تاب کی طرف روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب کیفیت امیرالزمان نامدار کی عرض کی جاتی ہی کہ شاہزادہ جو صمصام کو ہمراہ لیکر جانب مرحلۂ آہن تاب روانہ ہوا تیسرے روز دور سے قلعہ دکھائی دیا امیرالزمان نامدار نے فرمایا کہ اے صمصام یہ قلعہ کہان کا نظر آتا ہے صمصام نے عرض کی اے شہریار یہ قلعہ مرحلۂ آہن تاب کا نظر آتا ہی اسکے آگے ایک میدان ہی جو میدان آہن تاب کے نام سے مشہور ہی وہین سے قلعے کی راہ ہی اور اِسی میدان مین مقابلہ بھی ہوتا ہے جب حضور قریب پہونچینگے خبردار سردار قلعہ کو خبر دینگے وہانسے لوگ آپ کی خدمت مین حاضر ہون گے پھر جنگ کی تیاری ہو گی مگر وہ لوگ ساحر ہین بزور سحر حضور سے مقابلہ کرینگے امیرالزمان نے فرمایا اے صمصام خاطر جمع رکھو خدا مالک ہے یہ کہتے ہوے آگے بڑھے تھوڑی دور کے بعد شاہزادے نے دیکھا ایک میدان وسیع بہت صاف کوسون تک نظر آتا ہی آگے اُس میدان کے خندق عمیق معلوم ہوتی ہی آفتاب قریب غروب پہونچ چکا تھا امیرالزمان نامدار نے فرمایا اے صمصام مناسب ہی کہ اِسی جگہ قیام کرین صبح کو جو کچھ مناسب ہوگا وہ کیا جائیگا صمصام نے عرض کی جو کوئی بقصد جنگ اِسطرف آتا ہی پہلے یہین ٹھہرتا ہی آگے جانیکا راستہ بھی نہین ہی اِسواسطے کہ قلعہ کا تختہ اُٹھا رہتا ہی دروازہ بند رہتا ہی اب آپ یہان قیام فرمائینگے تو خبر قلعہ دار کو پہونچے گی وہ آہن تاب کو اُسیوقت اطلاع دیگا وہانسے جو کچھ حکم ملیگا وہ کریگا امیرالزمان نامدار نے بارگاہین آراستہ ہونیکا حکم فرمایا اُسیوقت بارگاہین استادہ ہوئین سوار گھوڑون سے اُترے امیرالزمان نامدار کے واسطے ایک بارگاہ استادہ ہوئی شاہزادہ بارگاہ مین تشریف لایا صمصام بھی حاضر ہوا اور لشکری بھی اُترے اپنی اپنی بارگاہون مین گئے ملازمین قلعہ نے جو لشکر کو اُترتے دیکھا اُسی وقت قلعہ دار کو جا کر لشکر اُترنے کی خبر دی قلعہ دار فوراً ایک بلندی پر آیا فوج کی کیفیت تمام دیکھی اپنے ملازمین کو بلا کر حکم دیا کہ قلعے کے باہر جاؤ اور خبر لاؤ کہ یہ لشکر یہان کس

ارادہ سے آیا ہی کسی دوسری طرف جانیکا ارادہ ہے یا بقصد جنگ یہان قیام کیا ہی سردار لشکر کون ہی لشکری ساحر ہین یا غیر ساحر ہین جاسوس اُسیوقت قلعہ سے اُترے باہر آئے یہان سے خبر لیکر واپس گئے قلعہ دار سے جاکر خبر کی کہ غیر ساحرون کا لشکر ہی امیر الزمان کوئی شخص ہے جو بغرض طلسم کشائی یہان آیا ہے اُس نے صمصام جادو کو زیر کیا اُسکی اطاعت ایک لاکھ پہلوانانِ طلسم نے قبول کی اُنھین کو ہمراہ لیکر اِس طرف آیا ہے آج بسبب شام ہو جانے کے اُسنے قیام کیا ہی کل یقین ہی پیام جنگ بھیجے گا یہ سنکے قلعہ دار نے اُسیوقت منشی کو بلایا کہا ایک عرضی آہن تاب جادو کو تحریر کرو اور آمد لشکر امیر الزمان کی خبر لکھو جیسا وہ حکم فرماینگے ویسا کیا جائیگا منشی نے اُسیوقت عرضی تحریر کی قلعہ دار نے ایک ساحر کو بلایا عرضی دیکر کہا اس عرضی کو اِسیوقت آہن تاب جادو کے پاس لیجاؤ اور صبح ہوتے ہوتے اِسکا جواب لیکر واپس آؤ ساحر نے اُسیوقت عرضی کو کمر مین رکھا اور آہن تاب جادو کے مکان کا راستہ لیا کہ ذکر اِسکا وقت پر آئیگا مگر اب کیفیت دل تابان جادو اور احمر لباس جادو کی عرض کی جاتی ہی کہ جب یہ دونون بادشاہ لشکر کو بتلاش صمصام و امیر الزمان روانہ کر چکے تو خود مرحلۂ آہن تاب کی طرف روانہ ہوے تھوڑی دیر مین آہن تاب جادو کے مکان پر پہونچے آہن تاب کو جو بادشاہون کے آنے کی خبر ہوئی گھبرا گیا فوراً مکان سے باہر آیا براے سلام سر جھکایا پایۂ تخت کو بوسہ دیکر دعاے ترقیِ دولت و اقبال دینے لگا پہلے احمر لباس جادو نے کہا اے آہن تاب جادو بہت جلد تخلیہ مین چلکر کچھ باتین سُن لو پھر اور باتین کہنا آہن تاب اُسیوقت دونون بادشاہون کو اپنے مکان مین لایا مسند پر بٹھایا آنیکا حال دریافت کیا احمر لباس نے کہا اے آہن تاب جادو تم غافل بیٹھے ہو اور خدا پرست طلسم مین بارادۂ فتاحی آگئے بہت سے نقصانات بھی پہونچا چکے ایک خدا پرست سرحد طلسم معدن آفات پر آیا اُس نے غضب کیا صمصام کوہ قامت کو زیر کیا ایک لاکھ پہلوان کو اپنا مطیع بنایا اُن سب کو لیکر اب تمھارے مرحلے کی طرف آیا ہی آمادۂ جنگ ہی تمھارے مرحلے مین کس طرح کا بندوبست ہی آہن تاب نے جواب دیا اقبال شاہی سے غلام نے اپنے مرحلہ مین ایسا بندوبست کر رکھا ہی کہ ساحر و غیر ساحر کسی کی مجال نہین جو ادنی آہن تاب تک اسکا قدم آجاے قلعے مین فوج بیشمار ہر وقت سامان جنگ سے مطمئن موجود رہتی ہی پہلے اُن سب لوگون سے مقابلہ پڑتا ہے وہان دو لاکھ ساحر اور چار لاکھ غیر ساحر کی فوج موجود ہی اُن سب کا سردار سر تاب جادو ہی اُس قلعہ کے بعد اور عجائبات و غرائبات سحر ہین اُنسے کون جان بچا

سکتا ہے احمر لباس جادو نے کہا ہم اور زیادہ بندوبست اس مرحلے کا کیے دیتے ہین کیونکہ ہمکو خیال ہے کہ وہ شخص اسطرف ضرور آئیگا جسنے صمصام کو وہ قامت کو زیر کیا ہے اب تو اُس کو ایک لاکھ پہلوان نامی وگرامی مل گئے ہین بہت نازان ہوگا اگرچہ وہ سب لوگ غیر ساحر ہین مگر اُنکے ہمراہ ایسے ایسے لوگ ہین جو ساحرون کو اپنے دام مکر مین اسیر کر دیتے ہین بعض مسلمان اس قسم کے بھی ہین جنپر سحر بالکل تاثیر نہین کرتا ہے آہن تاب جادو نے کہا یون آپ مالک ہین ہمارے بادشاہ ہین جو مزاج والا مین آئے انتظام فرمایئے ورنہ ظاہر اسباب اس مرحلے مین کوئی ضرورت انتظام جدید کی نظر نہین آتی ہے دل تابان جادو نے کہا یہ بہت صحیح ہے مگر جسقدر استحکام ہو جائے مناسب ہے آج کے روز یہان قیام کرینگے اور کل تمھارے مرحلے پر چل کر سب مقامات کا معائنہ کرینگے جو جو سحر تمنے تیار کیے ہین اُن سب کو دیکھینگے فوج کے قواعد ضرور دیکھنا ہے سامان جنگ جو کچھ قلعہ پر موجود ہے اُسکو بھی دیکھ لینا چاہیے تم آج ہی سب کو اطلاع کر دو کہ جملہ ملازمین مرحلہ ہوشیار رہین آہن تاب جادو نے کہا غلام اسیوقت ملازمین مرحلہ کو خبردار کرتا ہے یہ کہکے آہن تاب جادو نے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو غلام منشی کو بلائے اور بعض افسرون کے نام خط لکھوائے حضور کی تشریف آوری کی خبر ہر شخص کو معلوم ہو ہر شخص اپنا اپنا سامان درست رکھے بادشاہون نے کہا تمھین اختیار ہے مگر ہمنے جو جو باتین تمسے بیان کر دی ہین انکو اپنے دل مین رکھنا ملازمین مرحلہ پر ظاہر نہ کرنا کیونکہ سب کے دلون مین اگر مسلمانون کی طرف سے ترس اور خوف پیدا ہو جائیگا تو ہمت ہار دینگے وہ اچھا نہ ہوگا انتظام کے خلاف ہے آہن تاب جادو نے کہا مین خود بھی انتظام کرتا اب تو حضور کا ارشاد ہے بلکہ مسلمانون کا بیان اس حقارت سے سب کے سامنے کرونگا کہ ہر ایک کی ہمت دونی ہو جائیگی یہ کہکے آہن تاب جادو باہر آیا اپنے ملازمین کو آواز دی کہا دو منشیون کو بلاؤ کچھ خط تحریر کرانا ہین اور جملہ ملازمین جو موجود ہین خدمت مین بادشاہون کی حاضر رہین جو گفتگو تخلیہ طلب تھی وہ ختم ہو چکی یہ کہکر آہن تاب دل تابان جادو اور احمر لباس جادو کے پاس آیا ملازمین بھی اسکے پیچھے پیچھے آئے آہن تاب دونون بادشاہون کے سامنے بیٹھ گیا ملازمین ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوئے کہ ایک ملازم نے باہر سے آکے خبر دی حضور قلعہ آہن تاب سے ایک ساحر آیا ہے عرضی قلعہ دار کی لایا ہے بہت جلد جواب کا خواستگار ہے اسیوقت فوراً واپس جائیگا کوئی خاص ضروری کام ہے آہن تاب جادو نے بادشاہون سے کہا حضور قلعہ سے ایک عرضی قلعہ دار کی آئی ہے جواب اسیوقت مانگتا ہے اگر حکم ہو تو حامل کو اندر بلا لیا جائے ورنہ عرضی منگا کر جواب دیا جائے دل تابان

جادو نے کہا اندر بلالو ہم بھی اُسکو دیکھینگے زبانی جو کچھ کہنا چاہیے ہمارے سامنے عرض کرے آہن تاب نے اُسیوقت نامہ دار کو اندر بلایا ساحر جو اندر آیا بادشاہون کو بیٹھا دیکھکر گھبرایا جھک کے سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا احمر لباس جادو نے عرضی ساحر کے ہاتھ سے لیکر لفافہ چاک کیا پڑھنے لگا جب سب مضمون پڑھ چکا ساحر کی طرف مخاطب ہو کر کہا تمہارے سامنے لشکر آیا تھا اور تمنے خود دیکھا تھا نامہ دار نے کہا غلام نے خود دیکھا ہی حضور ہی کے طلسم معدن آفات کے ملازم صمصام کوہ قامت ہمراہ ہین اور ایک جوان بھی خدا پرست باشوکت و شان ایک بارگاہ مین ہی ایک لاکھ پہلوان اُسکے حکم کا مطیع ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ سب لوگ غیر ساحر ہین اور اس غرض سے آئے ہین کہ علی الصباح قلعے کے اندر داخلہ کرین آج دن بالکل کم باقی رہ گیا تھا اسوجہ سے اُنھون نے میدان آہن تاب مین قیام کیا ہی قلعہ دار کو جب خبر ہوئی اُنھون نے یہ عرضی آہن تاب جادو کو تحریر کی اور اسیوقت اسکا جواب طلب کیا ہی اب جو حکم ہو وہ تحریر فرمایئے غلام اسیوقت جائیگا اور قریب صبح اپنے قلعہ پر پہونچے گا وہان بھی سامان حرب و ضرب درست ہو رہا ہی اور ساحرون کے لشکر مین بھی اطلاع کرا دی گئی ہی وہ لوگ بھی درست ہو رہے ہین اور غیر ساحر بھی بالکل تیار ہین صرف حضور کے حکم کا انتظار ہی احمر لباس جادو نے کہا اے آہن تاب جادو اس عرضی کا جواب اسیوقت روانہ کرو راہ دور و دراز نامہ دار کو طے کرنا ہی آہن تاب نے کہا جو حکم حضور کا ہو غلام اُس حکم کو قلمبند کرا دے احمر لباس نے کہا قلعہ دار کو اطلاع دو کہ سامان حرب و ضرب سے اچھی طرح درست رہے اگر کوئی شخص قلعہ مین داخلہ کرنا چاہیے اُسکو روک دے اور لکھوا دو کہ خود بادشاہ طلسم بھی صبح کو آئیگا اور ایک دم مین سب کو گرفتار کر کے لیجائیگا آہن تاب جادو نے یہی جواب لکھوا کر روانہ کیا احمر لباس جادو نے کہا کہ اب صبح کو اچھا موقع ہاتھ آئیگا صمصام اور وہ پہلوان مسلمان سب گرفتار ہو جائینگے معلوم ہو گیا اُن مین کوئی ساحر نہین ہی مگر ان خدا پرستون کی جرأت قابل تعریف ہی سحر نہین جانتے مگر ساحرون سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہین دل تابان جادو نے کہا اگر یہ لوگ سحر جانتے ہوتے تو دنیا مین کوئی اُنسے مقابل نہ ہوتا رات بھر یہی باتین رہین جب صبح کا وقت قریب پہونچا احمر لباس جادو نے کہا اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہے مرحلے کی طرف روانہ ہونا چاہیے ایسا نہ ہو کہ خدا پرست کوئی فتنۂ و فساد برپا کرین دل تابان جادو بھی اُٹھا آہن تاب جادو بھی اُٹھا تینون آدمی تخت سحر پر سوار ہوئے تختون کو اُڑایا آن واحد مین مرحلۂ آہن تاب تک پہونچکر دم لیا قلعہ دار یہان فوج کو درست کر کے

بیرون قلعہ کے بھیجنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ آہن تاب جادو نے جا کر خبر دی بادشاہان طلسم تشریف لاتے ہین پیشوائی کو چل قلعہ دار نے فوج کو ہمراہ لیا دونون بادشاہون کا باقاعدہ استقبال کیا احمر لباس نے قلعہ دار سے کہا کوئی واقعہ جدید تو پیش نہین ہوا قلعہ دار نے ہاتھ باندھ کر کہا جب مین نامہ روانہ کر چکا تھا تو ایک پہلوان نامہ امیر الزمان کا لیکر آیا تھا اُس مین لکھا تھا قلعہ دار کو معلوم ہو کہ ہم صبح کو قلعے مین داخلہ کرینگے مناسب ہی کہ ہمکو راستہ دے ہم آہن تاب جادو کے پاس جائینگے اگر وہ ہماری اطاعت قبول کریگا اور ایمان لائیگا امان پائیگا ورنہ ہمارے ہاتھ سے قتل ہوگا مین نے ارادہ کیا کہ وہ خط بھی حضور کے ملاحظہ کے واسطے روانہ کرون مگر اُسی کی تھوڑی دیر کے بعد مجکو جواب عرضی کا مل گیا اور معلوم ہوا کہ حضور اِسوقت تشریف لائینگے مین نے اُس خط کا بھیجنا مناسب نہ جانا اگر حکم ہو تو اِسوقت حاضر خدمت کرون احمر لباس جادو نے وہ خط منگوایا قلعہ دار نے لاکر بطور نذر پیش کیا احمر لباس جادو نے اُس خط کو دیکھکر دل تابان جادو کو دیا اور کہا دیکھو ایک مسلمان کی اسقدر جرأت ہی کہ تنہا محلۂ صمصام پر گیا اور اُسکو زیر کرکے اب ساحران نامی کی طرف قصد کیا ہی دل تابان جادو نے بھی اُس خط کو پڑھا دونون بادشاہون کی یہی رائے ہوئی کہ ہملوگ قلعے پر چلکے تماشا دیکھین اور کچھ لشکر ساحرون کا قلعے کے باہر بھیجدین یہ سب لوگ غیر ساحر ہین آہن تاب جادو اپنے کسی ساحر جلیل کو بھیجدے وہ سحر کرکے سب کو اسیر کرے ان لوگون کا اِسی وقت فیصلہ کردیا جائے احمر لباس نے کہا مین جب دراز دست آدم خوار سے ملا تھا تو اُس سے مین نے وعدہ کیا تھا سب آدمیون کو اسیر کرکے اُسکے پاس بھیجدونگا وہ ایک دم مین سب کو کھا جائیگا یہ کہکر آہن تاب جادو نے اپنی رائے ظاہر کی اُسنے قلعہ دار سے کہا غیر ساحرون کے بھیجنے کی ضرورت نہین صرف چند ساحر ہمراہی سرہنگ جادو بھیجدیے جائین وہ بڑا ساحر ہی ایک سحر مین سب لوگون کو اسیر کرلیگا بیکار لشکر غیر ساحران کے بھیجنے کی ضرورت نہین قلعہ دار نے اُسی وقت سرہنگ جادو کے ہمراہ دس ہزار آدمی کیے سرہنگ جادو قلعے سے باہر نکلا احمر لباس جادو نے اس سے چلتے وقت کہدیا تھا کہ پہلے اس خدا پرست کو سمجھانا اور دین سامری پرستی کی ترغیب دلانا یہ بھی کہدینا کہ تیری ہمت و شجاعت سے بادشاہان طلسم بہت خوش ہین اگرچہ تو نے بڑی خطا کی ہے مگر اب اپنے ارادہ سے باز آ اور میرے ہمراہ بادشاہان طلسم کی خدمت مین چل مین تیری تقصیر معاف کرادونگا تجکو یہان کوئی عہدۂ جلیل دلادونگا اسی طرح کی بہت سی باتین تعلیم کرکے سرہنگ جادو کو قلعے کے باہر روانہ کیا

سرہنگ دس ہزار ساحر ہمراہ لیکر باہر آیا یہان امیرالزمان نامدار نے فریضہ سحری ادا کرنے کے بعد صمصام کوہ قامت کو حکم دیا کہ تم لوگ بھی مسلح مکمل ہوکر درِ قلعہ کی طرف چلو یقین ہی اُدھر سے اسوقت کوئی نہ کوئی براے مقابلہ ضرور آئیگا صمصام نے پہلے ہی سے تیاری کر رکھی تھی عرض کی اے شہریار سب لوگ تیار ہین امیرالزمان نامدار نے فرمایا ہمارا مرکب در بارگاہ پہ آئے ہم خود بھی چلین گے اِسوقت اگر قلعہ دار دروازہ نہ کھولیگا تو مقابلہ ضرور کریگا کیونکہ رات کو اُسے اطلاع دے دی گئی ہی صمصام نے عرض کی اے شہریار مرکب بھی در بارگاہ پہ حاضر ہی شاہزادہ نام خدا لیکر اُٹھا ملازمین نے پردہ بارگاہ اُٹھایا امیرالزمان نامدار برآمد ہوے نام خدا لیکر پشت مرکب پر جلوہ فرما ہوے صمصام نے عرض کی اے شہریار قلعے کی طرف ملاحظہ فرمائیے امیرالزمان نامدار نے جو نگاہ اُٹھائی دیکھا لشکر ساحران قلعے سے مقابلہ کے واسطے اُتر رہا ہی صمصام سے فرمایا مین نے پہلے کہدیا تھا کہ اِسوقت یا تو اہل قلعہ مقابلہ کرینگے یا راستہ دے دینگے صمصام نے عرض کی اے شہریار جسقدر لوگ آ گئے ہین سب ساحر ہین تیغ و تبر کی لڑائی نہ ہوگی سب سحر سے مقابلہ کرینگے امیرالزمان نامدار نے فرمایا خاطر جمع رکھو مین خود براے مقابلہ جاؤنگا صمصام نے عرض کی جان نثارون سے یہ نہ ہوگا کہ اپنی زندگی مین آقاے نامدار کو ساحرون کے مقابلے کے واسطے جاتے دیکھین پہلے ایک لاکھ سر قدم اقدس پہ تصدق ہو جاے تو حضور براے مقابلہ تشریف لیجائین امیرالزمان نے ارشاد کیا اے صمصام تم خاطر جمع رکھو ساحر میرا کیا بنا لینگے ہر حالت مین فضل خدا شامل حال چاہیے یہان یہ ذکر تھا کہ لشکر ساحران قلعہ سے اُترکر نیچے آیا سرہنگ جادو نے پہاڑا یا اپنا تخت آگے بڑھایا اور امیرالزمان نامدار کی طرف مخاطب ہوکر یہ کلمات زبان پر لایا کہ اے امیرالزمان آگاہ ہو کہ مین جو باتین اِسوقت کہتا ہون وہ تیری دوستی کی ہین اگرچہ تو نے بادشاہ طلسم کی بہت بڑی خطا کی کہ صمصام کوہ قامت کو زیر کرکے اپنا مطیع بنایا اور اُسی کو اپنے ہمراہ لیکر یہانتک آیا مگر تیری شجاعت پر مجبور رحم آتا ہی ہمارا بادشاہ قدردان اہل ہنر ہی اگر تو اب بھی اپنے ارادہ سے باز آ اور میرے ہمراہ بادشاہ طلسم کی خدمت مین چلنا گوارا کرے تو مین تیری خطا معاف کرادون اور عہدۂ جلیل ملنے کی سفارش کرون تیری وجہ سے صمصام کی بھی خطا بخشوادون گا اسکو کوئی دوسرا عہدہ دلادونگا اگر تو میرا کہنا قبول نہ کریگا تو بہت پچتائیگا میرے ہاتھ سے مارا جائیگا شاہزادے نے جو یہ تقریر سُنی غصہ آ گیا ہونٹ چبا کر جواب دیا کہ او بیہودہ کیا بکتا ہی یہ مقام جنگ ہی وعظ و پند کی جگہ نہین اگر تجکو حوصلہ ہی تو مقابلے مین آ جسکو

خدا فتح دیگا وہ جلیل ہوگا جو شکست پائیگا ذلیل ہوگا تو کیا ہمین عہدۂ جلیل دلائیگا اور کیا ہماری خطا معاف کرائیگا بادشاہ تیرا کیا چیز ہی اگر خدا نے چاہا تو اُسکو بھی زیر کرینگے یا ایمان لائیگا یا ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا سرہنگ جادو یہ تقریر سنکر دنگ ہوگیا جواب مین کہا اے امیرالزمان اگر یہی دعویٰ ہی تو مرکب آگے بڑھاؤ میرے مقابلہ مین آؤ مین فنون جنگ سے بھی خوب ماہر ہون سحر سے مقابلہ نکرونگا تیغ و نیزہ کی لڑائی ہوگی اسوقت تمھاری جرأت کھل جائیگی شاہزادہ والاجاہ نے مرکب آگے بڑھایا سرہنگ خود مقابلے مین آیا گو اس مکار نے کہا تھا کہ سحر نہ کرونگا مگر پہونچکے سحر سے کام لیا شاہزادے پر کچھ اثر نہ ہوا سرہنگ نے شمشیر سحر کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیا سرہنگ نے دوسرا وار لگایا وہ بھی بیکار رہا امیرالزمان نے فرمایا اے سرہنگ خبردار ہو جا کہ اب مین وار کرتا ہون سرہنگ نے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا شاہزادے نے تلوار لگائی سرہنگ سمجھا تھا کہ تلوار سپر سحر کو نہ کاٹے گی مگر اسکا خیال خام تھا ایک وار مین دو پارہ ہوکر زمین پر گرا اسکا گرنا تھا کہ تاریکی چھاگئی سنگ باری ہونے لگی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سرہنگ جادو بود احمر لباس جادو اور دل تابان جادو جو بلندی قلعہ پر تماشا دیکھنے آئے تھے اُنھون نے جو یہ کیفیت دیکھی پلٹ کے آہن تاب جادو سے کہا یہ کیا غضب ہوا کیسے ساحر کو تو نے بھیجا تھا جو ایک غیر ساحر کے ہاتھ سے قتل ہوا آہن تاب کو بہت شرم آئی کہا اب مین خود جاتا ہون اور ابھی اس جوان کو گرفتار کرکے خدمت والا مین حاضر کرتا ہون یہ کہکے اسنے اپنا تخت سحر منگایا اور تخت پر بیٹھ کے لشکر مین آپہونچا سرہنگ کے مرنے سے لشکر ساحران کی ہمت کم ہوگئی تھی آہن تاب نے آتے ہی پہلے تو سب کی ہمت بڑھائی پھر امیرالزمان نامدار کی طرف مخاطب ہوکر کہا تینے طلسم مین آکر بہت سر اُٹھایا تھا اور دو چار جگہ مقابلہ کرکے تمھاری ہمت بہت بڑھ گئی تھی اب دیکھون اپنی جان کیونکر بچاکر لیجاتے ہو امیرالزمان نامدار نے غصہ سے اسکی طرف دیکھا تھا کہ آہن تاب جادو نے چند ماش شاہزادہ کی طرف پڑھکر پھینکے اور شاہزادہ کے ہر چہار طرف برقین چمک کر گرین امیرالزمان نامدار اُسی طرح پشت مرکب پر بیٹھے رہے آہن تاب نے کہا اے جوان معلوم ہوتا ہی تیرے لشکر مین کوئی ساحر موجود ہی جو تیری محافظت کرتا رہتا ہی یہ کہکے اسنے شمشیر سحر نکالی اور امیرالزمان کے قریب آیا شاہزادہ سے کہا اب میرے وار کو روک امیرالزمان نامدار نے کہا تو وار کر خدا بچانے والا ہی آہن تاب نے کچھ پڑھکر تلوار شاہزادہ کے سر پر لگائی امیرالزمان نامدار نے کلائی پر اسکی ہاتھ ڈال دیا آہن تاب نے چاہا کلائی چھڑائے مگر شاہزادہ نے جھٹکا دیکر تخت سے کھینچ لیا اس سے ایمان لانے کو فرمایا آہن تاب نے انکار کیا امیرالزمان نامدار نے فوراً اسکو قتل کر ڈالا اسکا قتل ہونا تھا کہ آفت عظیم بپا ہوئی تمام مین تاریکی چھاگئی سیاہ آندھی آئی برف باری ہونے لگی پتھر برسنے لگے زمین ہلنے لگی عمارتین جسقدر بنی ہوئی تھین سب کو لغزش

ہونے لگی بہت دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من آہن تاب جادو بود اس آواز کے سنتے ہی بہت سی عمارتین منہدم ہوگئین تمام عجائبات مرحلہ گم ہوگئے بڑی دیر کے بعد آفت عظیم ختم ہوئی اب جو امیرالزمان نامدار نے خیال کیا تو نہ قلعہ نظر آیا نہ اور عمارتین جو دکھائی دیتی تھین باقی رہین ایک میدان وسیع مین بہت سے آدمی مسلح دکھائی دیے جو دوہائی دے رہے تھے صمصام کوہ قامت دوڑ کر امیرالزمان نامدار کے قدمون پر گرا اور عرض کی اے شہریار واقعی آپ فتاح طلسم ہین صمصام تو امیرالزمان نامدار سے یہ کہہ رہا تھا کہ دفعتًا آسمان پر ایک سناٹا پیدا ہوا صمصام نے عرض کی اے شہریار خدا خیر کرے کسی ساحر جلیل کی آمد ہی یہ کہتے ہی ایک برق چمکی امیرالزمان نامدار نے دیکھا کہ دو بادشاہ علٰحدہ علٰحدہ تخت سحر پر بیٹھے ہوے سامنے موجود ہین بادشاہون کے آتے ہی جو ساحر مرحلے کے بھاگے جاتے تھے وہ تھمے امیرالزمان نامدار نے صمصام سے فرمایا یہ دونون تاجدار کون ہین صمصام نے عرض کی اے شہریار یہ دونون بادشاہ طلسم ہین ایک طلسم دارالضیا کا بادشاہ ہی اُسکا نام دل تابان جادو ہے دوسرا طلسم حیرت افزا کا فرمان روا ہی احمر لباس جادو سب اُن کو کہتے ہین ان دونون نے ملکر یہ طلسم معدن آفات تو چین رکھنے کے واسطے بنایا ہی اب جنگ عظیم کا سامنا ہی ان لوگون کو کسنے خبر دی اور یہ یہانتک کیون کر پہونچے شاہزادے نے کہا کچھ خوف نہ کرو خدا مالک ہی اِدھر یہ گفتگو تھی اُدھر احمر لباس جادو نے بھاگی ہوئی فوج کو للکار کر آواز دی سب ٹھہر گئے اور جسقدر لشکر وہان موجود تھا وہ بھی قریب آگیا احمر لباس جادو نے صفوف لشکر کو پھر مرتب کیا اور امیرالزمان کی طرف دیکھکر خطاب کیا اے امیرالزمان نامدار تم بڑے بہادر ہو واقعی شجاعت وہمت مین اپنا نظیر نہین رکھتے ہو مین تمسے بہت خوش ہون اور دل تابان جادو بادشاہ طلسم دارالضیا بھی تمھاری تعریف کرتے ہین تمنے اب تک جو زیادتیان کین وہ تمھاری ہمت و شجاعت کا مقتضا تھا مگر اب ایک بات پر غور کرو کہ تم سحر نہین جانتے یہان سب لوگ ساحر ہین تم اسنے کیون کر مقابلہ کروگے اور اگر ایسا بھی ہی کہ تم کسی طریقے سے سحر کو روک سکتے ہو تو بھی ایک طلسم کا فتح کر لینا بالکل ناممکن ہے تمھاری ہمت وجرأت ظاہر ہوگئی طلسم کشا کے نام سے تم مشہور ہوچکے اب مناسب یہ ہی کہ فتاحی طلسم کا ارادہ فسخ کرو اور ہمارے پاس آؤ ہم اپنے طلسم حیرت افزا اور طلسم دارالضیا اور طلسم معدن آفات سب کا تمکو اختیار دے دیتے ہین دین اسلام کو ترک کرو سامری پرستی اختیار کرو اتنا سُننا تھا کہ شاہزادہ کو غصہ آگیا قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالکر فرمایا او بیہودہ کیا بکتا ہی اگر تو ہمسے جنگ کرنے مین قاصر ہی اور امان طلب کرتا ہی تو دین سامری پرستی پر لعنت کر اور بصدق دل

اسلام قبول کر ہم تجکو ابھی امان دینگے اور اگر ساحری پرستی ترک نہ کریگا تو پچھتائیگا جسطرح آہن تاب جادو واصل جہنم ہوا تو بھی مارا جائیگا احمر لباس اس جملہ کو سنکر سُن ہوگیا دل تابان جادو سے مخاطب ہوکر کہا دیکھو ان خدا پرستون کی ہمت و جرأت کی کوئی حد نہیں ہے پھر امیرالزمان نامدار کی طرف مخاطب ہوکر کہا دیکھو میرا کہنا مانو ابھی تک مین تمھاری طرف سے صاف ہون اگر میرا کہنا قبول نہ کروگے بہت پچھتاؤگے شاہزادے نے پھر ویسا ہی جواب دیا جب احمر لباس جادو کو یقین ہوگیا کہ اب یہ شخص میرا کہنا نہ مانیگا تو اس نے اپنے جوڑے سے ایک گلاب کا پھول نکالا اور امیرالزمان نامدار کیطرف پھینک دیا وہ پھول ٹوٹا اور پتیان اُس کی منتشر ہوگئین اسقدر خوشبو اُس کی پھیلی کہ تمام میدان مہک گیا امیرالزمان نامدار نے پلٹ کے جو نگاہ کی دیکھا تمام ہمراہی اُس پھول کی خوشبو سے اسقدر ازخود رفتہ ہوگئے ہین کہ پتیون کو دوڑ دوڑ کے اُٹھا لیتے ہین جس کے ہاتھ مین ایک پتی بھی آجاتی ہے وہ سونگھتا ہی اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے تھوڑی دیر مین تمام پہلوانون کی یہی حالت ہوئی اور سب بیہوش ہوکر گر پڑے اب احمر لباس جادو نے کہا اے امیرالزمان کہو کیا کہتے ہو جنکے بھروسے پر ارادہ کرکے آئے تھے اب وہ لوگ کیا ہوے اب بھی میرا کہنا مان لو شاہزادہ کو یہ سنکر اور غصہ آیا فرمایا کیا واہیات بکتا ہے کیا ہم ان لوگون کے بھروسے پر یہان آئے تھے احمر لباس نے امیرالزمان نامدار پر بھی سحر کیا مگر شاہزادہ اُسی طرح موجود رہا جب اُسکو یقین ہوا کہ امیرالزمان میری اطاعت قبول نہ کرینگے اور سحر بھی اثر نہ کریگا تو مجبور ہوکر اسنے دل تابان جادو سے کہا اب ایسا وقت ہاتھ نہ آئیگا اس شخص کو اسیر کرلینا چاہیے سب لوگ اسیر سحر ہوچکے ہین اس جوان پر سحر تاثیر نہین کرتا ہی چارون طرف سے لوگ ٹوٹ پڑین اور ریلوہ کرکے اسکو اسیر کرلین دل تابان نے اُسیوقت فوج کی طرف اشارہ کیا سب ملکر شاہزادۂ والاشان پر ٹوٹ پڑے امیرالزمان نامدار نے بھی تلوار میان سے لی پشت و پہلو سے ہوشیار ہوکے مصروف جنگ ہوے تھوڑی دیر مین اسقدر ساحر و غیر ساحر قتل ہوے کہ دریاے خون زمین پر جاری ہوگیا احمر لباس جادو یہ حالت دیکھ کر دل تابان جادو سے کہتا تھا کہ اس جوان کی ہمت و جرأت قابل دید ہی ایسا بہادر آجتک نگاہ سے نہین گذرا کبھی فوج کے لوگون سے کہتا تھا کہ یہ جوان قتل نہ ہونے پاے زندہ اسیر کرکے لانا جب گرفتار ہوکے میرے قابو مین آجائیگا اُسوقت جو کچھ کہونگا وہ منظور کریگا فوج کے لوگ جواب دیتے تھے کہ اسی شہر یار کسکو اسیر کرمین کوئی پاس جا نہین سکتا ایک جوان نے اتنے لوگون کے حواس باختہ کرڈالے ہین اگر آپ لوگ اسوقت میدان مین موجود نہ ہوتے

اور سب کے دل نہ بڑھاتے تو اب تک فوج کے قدم اُٹھ جاتے اِس جوان سے کون مقابلہ کرسکتا ہی جب تلوار اُٹھا کے گھوڑے کو بڑھاتا ہی ہزارون سر کٹکر زمین پر گرتے ہین احمر لباس نے کہا افسوس کی بات ہی ایک شخص کو تم اتنے آدمی گرفتار نہین کر سکتے ہو ارے اتنے آدمی ہین سب ملکر یکبارگی ٹوٹ پڑین ایک جوان کو اسیر کر لینا کتنی بڑی بات ہی دل تابان جادو نے بھی سب کو غیرت دلائی اب تو لشکریون کی یہ کیفیت ہوئی کہ ساحر و غیر ساحر سب تلوارین لیکر چارون طرف سے امیر الزمان پر ٹوٹ پڑے شاہزادہ اتنی دیر سے مصروف جنگ تھا اب کی مرتبہ جو نرغہ ہوا امیر الزمان بھی زخمی ہو گئے شاہزادے نے خدا کو یاد کیا بہ رجوع قلب درگاہ مجیب الدعوات مین التجا کی کہ اے پروردگار اسوقت سخت وصعب مین سوا تیرے دوسرا نظر نہین آتا جس سے امداد طلب کرون ہنوز دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ میدان مین ایک جانب سے تتق گرد نمودار ہوا احمر لباس اور دل تابان جادو اسطرف مخاطب ہو احمر لباس نے کہا معلوم ہوتا ہی یہان سے قریب جو مرحلہ ہی وہان کسی نے اس جنگ کی خبر پہونچادی اور وہان سے فوج برائے امداد آئی بہت مناسب ہوا اب جلدی یہ جوان اسیر ہو جائیگا یہ کہ رہے تھے کہ دفعتہً دامنہ گرد شگافتہ ہوا سب نے دیکھا ایک لشکر گران آتا ہی احمر لباس نے دل تابان جادو سے کہا غضب ہوا پرویز سلح پوش لشکر گران لیکر آ پہونچا ارے اُسکے ساتھ وہ جوان بھی ہی جس کی شبیہ میرے پاس موجود ہی اسی نے میرے طلسم مین آفت عظیم برپا کر رکھی ہی یہان تو یہ گفتگو تھی کہ لشکر قریب آگیا اور ایک برق چمک کر گری کہ جتنے لوگ امیر الزمان نامدار پر حملہ کر رہے تھے سب کے سر کٹ کر زمین پر گر پڑے اور سامنے سے ایک نعرہ ہوا باش اے احمر لباس و دل تابان جادو منم پرویز سلح پوش امیر الزمان نامدار نے جو خیال کیا ایک ساحر تاجدار تخت سحر پر سوار ہی سر پر ایک بادسفید سایہ کیے ہوئے ہی اُسنے سحر کرکے سب کو قتل کیا اب احمر لباس جادو اور دل تابان کی طرف مخاطب ہی پھر لشکر کی طرف جو نگاہ کی دیکھا شاہزادہ سکندر فرخ لقا بڑے جاہ وحشم سے لشکر گران ہمراہ لیے ہوئے موجود ہین سکندر فرخ لقا امیر الزمان نامدار کے قریب آئے دونون شاہزادے بغلگیر ہوئے اپنی اپنی مختصر کیفیت بیان کی اِدھر پرویز سلح پوش نے احمر لباس جادو سے کہا کہ اب کیا ارادہ ہی اگر زندگی چاہتا ہی تو خدمت مین آقائے نامدار سکندر عالی مقدار کی چل اور اسلام قبول کر تیری جان بخشی کی جائیگی نہین تو اب نہ تیری سلامتی ہی نہ طلسم باقی رہیگا اور تیرے ساتھ دل تابان جادو بھی مفت

مارا جائیگا احمر لباس نے جواب دیا کہ مین تجھسے خائف نہین جسطرح مین نے ایک مرتبہ تجکو اسیر کیا تھا اُسیطرح پھر اسیر کرونگا بلکہ اب کی مرتبہ تجکو زندہ نہ چھوڑونگا پرویز نے کہا پھر اب تجکو کس کا انتظار ہی اگر کچھ حوصلہ ہی تو اِسیوقت پورا ہو جاے احمر لباس نے ایک خنجر کمر سے نکال کے ہاتھ پر رکھا کچھ پڑھ کر خنجر پر پھونکا خنجر بڑھ کر اُس کے ہاتھ سے نکل گیا اور پرویز سلح پوش کی طرف چلا پرویز نے اُنگلی سے اشارہ کیا خنجر اُسطرف جو پلٹا قریب تھا کہ احمر لباس کے سینے سے پار نکل جاے مگر اُسنے کچھ پھر پڑھ کر دم کیا خنجر ایک شعلہ بنکر پھر پلٹا اور پرویز کے قریب آیا پرویز نے پھر کچھ پڑھ کر اسکو پلٹایا اب یہ شعلہ برق بنکر اونچا ہوا اور کڑک کر گرا کہ سر احمر لباس جادو کا زخمی ہوا احمر لباس کے حواس جاتے رہے اُسیوقت تخت سے کود کر غرق زمین ہوا اِسکے ساتھ ہی دل تابان جادو بھی زمین مین غرق ہوا پرویز نے اُسوقت تعاقب مناسب وقت نہ جانا جسقدر ساحران مرحلۂ آہن تاب تھے وہ سب لوگ قتل ہو چکے تھے کوئی زندہ نہین بچا تھا آہن تاب جادو مر چکا تھا اِس کا جو کچھ کارخانۂ سحر تھا وہ پہلے ہی درہم و برہم ہو چکا تھا بالکل میدان صاف تھا پرویز سلح پوش سکندر نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا امیر الزمان کو سلام کیا سکندر نے کل کیفیت امیر الزمان کے سامنے بیان کی پہلوانون کے مبتلاے سحر ہونے کے حال سے جب پرویز ماہر ہوا سب کا سحر اُتارا عرض کی اے شہریار معلوم نہین آہن تاب جادو کہان ہی یہ مرحلہ اُسی کا ہی امیر الزمان نے فرمایا آہن تاب براے مقابلہ آیا تھا میرے ہاتھ سے قتل ہوا مرحلہ شکست ہو چکا تھا اُسی کے مرنے کے بعد بادشاہان طلسم آئے تھے فوج سے بلوہ کرایا تھا اتنے عرصے مین تم اِسطرف آگئے پرویز سلح پوش نے کہا آپ کس ارادے سے اِسطرف تشریف لاے سکندر فرخ لقا نے کل کیفیت بیان کی پرویز نے کہا اب مناسب وقت ہی کہ یہان سے قریب ایوان گنجینۂ بلا ہی دونون طلسمون کی لوحین وہین رکھی ہین اب اور کسی طرف جانے کی ضرورت نہین ہی براہ راست اُسی طرف کا کوچ کیجیے اور لوحین قبضے مین کیجیے لوحین جسوقت مل جائینگی یقین ہی دونون بادشاہ خود ہی اطاعت قبول کر لینگے کیونکہ حد سے سوا بودے ہین لڑنے کی جراُت ہرگز نہ کرینگے سکندر فرخ لقا نے بھی اِس بات کو منظور کیا اور امیر الزمان نامدار نے بھی پسند فرمایا اُس روز تو وہین قیام کیا دوسرے روز جانب گنجینۂ بلا تلاش لوح مین روانہ ہوے کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا

اب کیفیت احمر لباس جادو اور دل تابان کی عرض کی جاتی ہی

کہ یہ دونون جو پرویز سلح پوش کے مقابلے سے فرار ہوے بھاگ کر اپنے ٹھکانے پر

پہونچے تھوڑی دیر دم لیا احمر لباس جادو کا سر زخمی ہو گیا تھا اس نے پٹی وغیرہ باندھی خون دھویا تھوڑی دیر کے بعد دل تابان جادو سے کہا کہ غضب ہو گیا اب طلسمون کا بچنا غیر ممکن ہی پرویز کی رہائی آفت ہی ہم مسلمانون سے لڑ کر عہدہ بر آ نہ ہون گے دل تابان جادو نے کہا تم نے ذوالخرطوم جادو کا ذکر کیا تھا اُسی کے پاس جاؤ کچھ مدد وہین سے لاؤ احمر لباس نے جواب دیا کہ اُس نے دراز دست آدم خوار کے پاس بھیجا تھا دراز دست نے وعدہ تو کیا ہی مگر شرط ایسی ہی کہ مین اُسکو لا نہین سکتا جب دو چار لاکھ آدمی اُسکے کھانے کے واسطے جمع کرون تو اُسکو یہان لاؤن پھر اسقدر آدمی کہان سے لاؤن اگر کمی پڑ جاے تو وہ طلسم مین جس کو پاے نوش جان کرے ہان ایک بات میرے نزدیک اچھی معلوم ہوتی ہی وہ یہ کہ مین اور تم آج سرہنگ آتش نفس بادشاہ طلسم بیر العجائب کے پاس چلین اور اُس سے کل واقعہ بیان کرین وہ بھی ساحر زبردست ہی پرویز کے سحر کا وہ البتہ جواب دے سکتا ہی اور اگر ضرورت ہو گی تو اُسکے یہان لشکر ساحران و غیر ساحران بہت موجود ہی وقت پر مدد بھی دیگا دل تابان جادو نے اِس راے کو پسند کیا اور کہا کہ آج ہی اسطرف چلنے کا سامان کرو مگر یہ خیال رہے کہ اب پرویز سب کو لیکر اسطرف آئیگا یہان کے واسطے کوئی بندوبست ضرور کرنا چاہیے احمر لباس جادو نے کہا یہان کے واسطے مناسب یہ ہی کہ غضبناک جادو کو بلا کر تاکید کر دی جاے وہ سب انتظام درست رکھیگا ساحر بھی اچھا ہی اگر کسی وقت موقع پڑیگا تو پرویز سے مقابلے مین بھی بند نہین ہی اور طلسم معدن مین سب اُسکو مانتے ہین دل تابان جادو نے اُسیوقت غضبناک جادو کو بلا بھیجا غضبناک جادو آیا احمر لباس نے کل کیفیت اُس سے بیان کی اور جانیکا حال بھی کہدیا غضبناک جادو نے کہا آپ لوگ تشریف لیجائین مین سب انتظام یہان کا کرتا رہون گا مگر جہانتک ممکن ہو تشریف لانے مین جلدی کیجیے گا تاخیر اچھی نہین ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم موجودگی مین یہان کوئی ایسی بات پیدا ہو جاے جسکے سبب سے کوئی خرابی پڑے احمر لباس جادو نے بہت کچھ تسلی و تشفی کے کلمات کہے بعض بعض مقامات بھی بتا دیے کہ اگر ہم لوگون کے جانے کے بعد کوئی آفت پیش آئے تو ان مقامات مذکور پر جانا وہان جو جو ساحران نامی ہین اُنسے مدد طلب کرنا وہ لوگ آئینگے اور ہر طرح کی مدد دینگے ہم آج کے ساتوین روز ضرور یہان پہونچ جائینگے اور اپنے ہمراہ سرہنگ آتش نفس کو مع فوج گران لائینگے وہ آتے ہی ان مسلمانون کو اسیر کریگا غضبناک جادو تھوڑی دیر ٹھہر کر رخصت ہوا احمر لباس جادو اور دل تابان جادو دونون نے اُسی وقت جانب طلسم بیر العجائب کوچ کیا کہ ذکر اُس کا وقت پر آئیگا

اب کیفیت امیر الزمان نامدار اور شاہزادہ سکندر فرخ لقا کی عرض کی جاتی ہی

کہ دونون شاہزادے حسب رائے پرویز سلح پوش طرف گنجینۂ بلا کے روانہ ہوے دوسرے دن ایک صحرائے لق ودق مین پہونچے دیکھا کچھ خیمے استادہ ہین بہت سے لوگ صحرا مین اُترے ہوے ہین امیرالزمان نامدار نے فرمایا اے صمصام معلوم ہوتا ہی کوئی لشکر یہان اُترا ہی معلوم نہین سردار لشکر کون ہی اور کہان جاتے ہین صمصام نے عرض کی غلام ابھی خبر منگاتا ہے یہ کہکے دو پہلوانون سے کہا ان خیمون کے قریب جاؤ اور دریافت کرو کون لوگ یہان ٹھہرے ہین کسطرف جاتے ہین کیا ارادہ ہی پہلوان اسیوقت خیمون کے قریب گئے تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ امیرالزمان نامدار سے آکر عرض کی اے شہریار ہمنے جاکر جو اُن لوگون سے دریافت کیا تو اُن لوگون نے کہا ہم لوگ دل تابان جادو کے ملازم ہین مرحلۂ سلجوقیہ سے آتے ہین ایک شخص بارادۂ طلسم آیا تھا اُسنے دو ایک مرحلہ بھی شکست کیے آخرکار مرحلۂ سلجوقیہ پر جنگ عظیم ہوئی اُس کے لشکری تو مبتلاے سحر ہوکر اسیر ہوگئے مگر اُس پر سحر تاثیر نہ کرتا تھا اُسنے مقابلہ کیا بڑی ہمت وجرأت دکھائی لاکھون سے اکیلا لڑا لاش اُس کی پامال سم اسپان ہو گئی پتہ نہ ملا اُسی کے سردارون کو قید لیکر ہم طلسم دارالضیا کو گئے تھے وہان بادشاہ طلسم کو نہین پایا سُنا کہ طلسم معدن آفات مین بادشاہ مقیم ہین ہم قید لیکر اُنھین کی خدمت مین جاتے ہین جب ہم لوگون نے طلسم کشا کا نام پوچھا تو اُنھون نے آپ کا نام نامی بتایا امیرالزمان نے صمصام کی طرف مخاطب ہوکر کہا ضرور ہمارے سردار ہین اچھے وقت پر سب مل گئے پرویز نے بھی یہ بات سُنی امیرالزمان نامدار سے عرض کی مین ابھی سب کو رہا کرائے دیتا ہون شاہزادے نے فرمایا تم زحمت نہ کرو خدا مالک ہی اُن کی قسمت مین اگر رہائی ہی ابھی چھوٹ جائینگے یہ کہکے مرکب آگے بڑھایا صمصام ہمراہ ہوا پرویز بھی عقب مین روانہ ہوا سکندر نامدار بھی آگے بڑھے سب سردارون نے جاکر ساحرون کو بلایا کہا ہم دیکھین جن لوگون کو تم اسیر کرکے لیے جاتے ہو وہ کہان ہین ساحرون نے جو لشکر گران دیکھا گھبرا گئے خیمون کے اندر جاکر اسیرون کو باہر لائے اب جو امیرالزمان نامدار نے دیکھا تو اپنے سردارون کو پایا پھر امیرالزمان نامدار نے فرمایا کہ اگر تم لوگون کو اپنی جان سلامت رکھنا منظور ہی تو ہمارے سردارون کو چھوڑ دو اور تم سب اطاعت اسلام قبول کرو ورنہ تم سب مارے جاؤگے اور ہم سردارون کو رہا کرلینگے ساحر کثرت لشکر دیکھکر خائف تو ہو چکے تھے سب نے آپس مین کہا کہ اگر اسوقت اِن لوگون سے مقابلہ کرینگے تو سوائے شکست کچھ ہاتھ نہ آئیگا مفت جان جائیگی اِس سے بہتر یہ ہی کہ کسی طرح اپنی جان بچائین اور اِنکے سردارون کو دیکر یہان سے بھاگ چلین یہ سوچ کے سب نے ہاتھ باندھکے عرض کی ہم سب لوگ موجود ہین حضور

جو کچھ ارشاد فرمائین آنکھون سے اُسکی تعمیل کی جائیگی اُسی وقت سب سردارون کو رہا کر دیا مال و اسباب وغیرہ بھی جسقدر لشکر امیر الزمان کا تھا وہ بھی سب حاضر کیا ساحر خود بھی مسلمان ہوے اور ہمراہ رکاب امیر الزمان نامدار کے رہنا منظور کیا اُس روز امیر الزمان نامدار اور سکندر فرخ لقا مع پرویز کے اُسی میدان مین مقیم ہوے دوسرے دن علی الصباح پھر جانب ایوان گنجینۂ بلا روانہ ہوے کہ ذکر اسکا وقت پر کیا جائیگا اب کچھ کیفیت احمر لباس جادو اور دل تابان جادو کی عرض کی جاتی ہی کہ جب یہ بادشاہ سرہنگ شعلہ نفس فرمان رواے طلسم بیر العجائب کے پاس روانہ ہوے تین دن کے بعد طلسم کی سرحد پر پہونچے ملازمین سرحد نے جو انکو دیکھا بکمال اعزاز و اکرام انکا استقبال کیا دونون بادشاہ مسافت سفر کی وجہ سے مضمحل تھے ملازمین سرحد نے انکے لیے ایک مکان شاہی کھول کر آراستہ کرا دیا انکو وہان لیجا کر بٹھایا آنے کا سبب دریافت کیا احمر لباس نے کہا ہم بادشاہ کے پاس جاتے ہین صرف ملاقات کی ضرورت ہی ملازمین نے اُسیوقت ایک عرضی سرہنگ آتش نفس کے پاس روانہ کی اور نامہ دار سے تاکید کر دی کہ بہت جلد اِس عرضی کو حضور بادشاہ مین پہونچانا خبردار عرصہ نہ لگانا بادشاہونکا معاملہ ہی اگر کوئی بات خلاف ہو جاے ابھی جان پر آفت آ جائے نامہ دار عرضی لیکر اُسی وقت روانہ ہوا بہت جلد دیوانخانۂ شاہی مین پہونچا چوبدار بادشاہی جو حاضر تھا اُسکو عرضی دے کر کہا ابھی اسکو بادشاہ سلامت کے ملاحظہ مین پیش کرو سرحد طلسم پر شاہان طلسم دار الضیا و حیرت افزا مقیم ہین نہین معلوم کیا بات ہی جواب کی مرتبہ بلا اطلاع دونون بادشاہ بالکل بے سرو سامانی سے آئے ہین اور بہت جلدی کرتے تھے کہ خود چلے آئینگے کوئی ضرورت نہین کہ براے استقبال وہان سے کوئی آئے یا اور کوئی سامان کیا جاے مگر ملازمین سرحد نے اپنے خوف سے یہ کارروائی کی ہی کہ اِن کو مکان شاہی مین ٹھہرا کر ایک عرضی بحضور بادشاہ بھیجدی ہی چوبدار اُسیوقت عرضی لیکر سرہنگ آتش نفس کے پاس آیا بادشاہ اُسوقت مرحلہ دار طلسم کی عرضی دیکھ رہا تھا جس مین لکھا تھا کہ ایک شخص جسکا نام آصف انجم طلعت ہی وارد طلسم ہوا ہی اور طلسم کشائی کا دعوی کرتا ہی اُسکے سردار تو اسیر ہو چکے ہین مگر اُس شخص کا ابھی تک پتہ نہین ملا ہی تلاش کی جاتی ہی جسوقت اسیر ہوگا وہ حضور مین بھیجا جائیگا سردار جو اُسکے اسیر ہوے تھے وہ روانہ کیے گئے سرہنگ اس عرضی کو دیکھ رہا تھا کہ چوبدار نے دوسری عرضی پیش کی بادشاہ نے اُسکو اُٹھا کر دیکھا اُسیوقت اپنے وزرا کی طرف مخاطب ہو کر کہا بہت جلد تم لوگ حسب دستور قدیم سرحد پر جاؤ اور احمر لباس جادو و دل تابان جادو بادشاہان طلسم میرے پاس آئے ہین اُنکو باعزاز تمام یہان لاؤ مین بھی کچھ دور اُنکے لینے کو جاؤنگا

وزرا اُسیوقت حکم پاکر روانہ ہوے سرہنگ نے مرحلہ دار کی عرضی پڑھکر حکم دیا کہ جواب اسکا کل دیا جائیگا قیدی زندانخانہ مین بھیجدیے جائین اور خود اپنے مقربین سے کہا کہ بہت جلد شہر کی آراستگی کا بندوبست کرو اور چوبدارون کو حکم دیا جاے کہ وہ منتظر رہین جسوقت سواری دونون بادشاہون کی قریب دارالامارۃ شاہی کے پہونچے ہمین فوراً اطلاع ہو ہم خود اُنکے لینے کو جائینگے مقربین اُسیوقت تعمیل حکم مین مصروف ہوے بہت جلد تمام شہر مین آراستگی ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد چوبدارون نے آکر خبر دی کہ سواری دونون بادشاہون کی قریب دارالامارۃ شاہی کے پہونچ گئی ہی سرہنگ آتش نفس اُٹھا ایوان شاہی کے باہر آیا جلوس اسکی سواری کا یہان تیار تھا سوار ہوا بڑے اعزاز و اکرام سے احمر لباس اور دل تابان جادو سے ملا اپنے ہمراہ لاکر ایوان شاہی مین لیگیا بیٹھنے کے بعد آنیکا حال پوچھا کہ اسطرح پر خلاف دستور آنا اور اِس بے سرو سامانی سے سفر کرنا تعجب کی بات ہی احمر لباس نے پہلے اپنا زخم سر دکھایا پھر کہا آج کل مسلمانون کے ہاتھ سے جو جو دقتین پیش آئین قابل بیان نہین ایسے ہی وقتون کے خیال سے مین نے دل تابان جادو بادشاہ طلسم دارلصفا کو اپنا شریک کیا تھا اور خود اُنکا شریک ہوا تھا کہ اگر ایک پر کوئی مصیبت آئیگی دوسرا اُسکا معین ہوگا اور جب دو شخص مل جائینگے تو کسی کی مجال نہین جو زیادتی کر سکے مگر مسلمانون نے تو غضب کیا دونون طلسمون پر وہ شدید حملہ کیا کہ بڑے بڑے ساحرون کے حواس جاتے رہے سب نے ہمیتن ہار دین دو دو چار چار مرحلے بھی دونون طلسمون کے شکست کیے اور ایک غضب اور کیا کہ پرویز سلح نوش کو رہا کر دیا جو ہمارے طلسم کا دشمن ہی اور سحر مین یکتاے روزگار ہی اُسکو اپنا شریک بنایا ہی مرحلۂ آہن تاب پر مقابلہ ہوا ایک دم مین پورا مرحلہ ٹوٹ گیا جو بات ان لوگون کی ہی قیاس مین نہین آتی غیب سے اس کی مدد ہو جاتی ہی جو شخص دعوی طلسم کشائی کرتا ہی اُس پر سحر تاثیر نہین کرتا اُسکے لشکر کو اسیر کیا چاہا کہ اس تنہا کو لڑکر گرفتار کرین اُسنے لاکھون کا خون بہادیا جب وہ مضمحل ہوا دوسرے طلسم کشا کے لشکر نے آکر اُسکی مدد کی پورے مرحلے کے لشکر کو پرویز نے ایک اشارہ کرکے بیجان کر دیا مجھسے مقابلہ ہوا مین بیسرو سامان وہان گیا تھا اسباب سحر ساتھ نہ تھا ٹھہر نہ سکا واپس آیا اور رسوا اسکے دوسری بات پسند نہ آئی کہ اب ایسے وقت مین آپکے پاس آؤن اور جو کچھ آپ راے دین اُسکے موافق عمل درآمد کرون مناسب یہ ہی کہ آپ تشریف لیچلین اور جسقدر لشکر مناسب تصور فرمایئے اپنے ہمراہ لیجیے سرہنگ شعلہ نفس یہ سنکر ہنسا کہا آپ لوگون کی جرأت و ہمت سے یہ بات خلاف تھی کہ آپ خدا پرستون سے اسقدر خائف ہوے کیا اب آپ حضرات کے طلسم مین کوئی مرحلہ اور کوئی سحر ایسا موجود نہین ہی جو آپ انکو خود نہ روک سکین مین موجود

ہون کچھ لشکر کچھ ساحر اپنے طلسم سے آپ کے ہمراہ تو ضرور کرونگا مگر تعجب کی بات ہی
کہ آپ اسقدر خائف ہین جو لوگ سحر نہین جانتے اُنکا گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہی
ایک خداپرست میرے طلسم مین بھی دعوی طلسم کشائی کرتا ہوا آیا میرے اپنے
سے مرحلہ دار نے اُس کی تمام فوج کو اسیر کر لیا وہ بخوف جان کہین بھاگ کے
پوشیدہ ہو گیا ہی اُس کی تلاش کی جاتی ہی جسوقت مل جائیگا صبح وشام مین وہ بھی اسیر
ہو کر یہان بھیجدیا جائیگا ابھی ابھی مین اپنے مرحلہ دار کی عرضی دیکھ رہا تھا کہ آپ
حضرات کے تشریف لانے کی خبر معلوم ہوئی مین نے اُسکے باب مین کچھ حکم
بھی نہین دیا جو لوگ اسیر ہو کر آئے تھے اُن کو زندان خانہ مین بھیجدیا ہی احمر لباس
جادو نے کہا آپ نے ابھی مسلمانون کی ہمت وجرأت ملاحظہ نہین فرمائی ہے
یہ لوگ آفت کے پتلے ہین اگر ایک بھی ہوتا ہی لاکھہ کی حقیقت نہین سمجھتا اب اگر
آپ کے یہان بھی کوئی اس ارادے سے آیا ہی تو آپ ضرور اسکا پتہ جلد لگائین اور اسیر
کرا کے منگالین اگر وہ آزاد رہیگا پھر کوئی فساد اُٹھائیگا سرہنگ نے جواب دیا
کہ مین آپ لوگون کی طرح سے نہین ہون جو ذرا سی بات پر گھبرا جاؤن ابتک آپ کے
آنے کی وجہ سے مین خاموش رہا ورنہ اب تک وہ شخص بھی گرفتار ہو کر آگیا ہوتا اور
یہی تماشا آپ کو دیکھنا منظور رہی تو مین آج سے کل تک اُسکو گرفتار کرا لیتا
ہون یہ کہکے ایک ساحر کی طرف دیکھا کہا جلد ہماری سواری منگاؤ ہم تصویر خانۂ
سامری مین جائینگے ساحر اپنی جگہ سے اُٹھا تھوڑی دیر کے بعد آکے عرض کی
حضور سواری در دولت پر موجود ہی تشریف لیچلیے سرہنگ نے احمر لباس
اور دل تابان جادو کو ہمراہ لیا کہا آپ حضرات ہمارے ہمراہ آئین ہم آپ کو ایک
تماشا دکھائینگے دونون بادشاہ ہمراہ ہوے سرہنگ ایک مکان عالیشان کے
قریب پہونچا سواری ٹھہرائی دونون بادشاہون کو ہمراہ لیا سواری سے اُتر کر پھاٹک
کے قریب آیا دروازہ کا قفل کھول کر اندر گیا احمر لباس و دل تابان اسکے
ہمراہ مکان کے اندر داخل ہوے مکان کی آراستگی و رونق دیکھکر دونون کی طبیعت
خوش ہو گئی آپس مین چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ ایسی کوئی جگہ ہمارے طلسم مین
نہین ہی سرہنگ دونون کو لیئے ہوے ایک بارہ دری کے اندر گیا دیکھا
بہت سی تصویرین پتھر کی لباس فاخرہ پہنے ہوے تختون پر بیٹھی ہوئی ہین سرہنگ
ایک تصویر کے پاس گیا پہلے کچھ پوجا کی اُسکے بعد کہا ای شبیہ سامری میرے
طلسم مین جو شخص بقصد طلسم کشائی آیا ہی اور اب وہ چھپ کر کہین بیٹھ رہا ہی مجکو اُسکا
پتہ بتا دے تصویر نے جواب دیا کہ ای سرہنگ وہ چھپ کے نہین بیٹھ رہا ایک
خداپرست کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گیا تھا اِسوجہ سے وہ گرفتار نہین ہوا اب
وہان سے بھی وہ چل چکا راستہ بھول کر اُسی حوالی مین ٹاپتا پھرتا ہی یقین ہی کل تک اپنے

مقام پر پہونچ جائیگا جب اپنے لشکریون کو نہ پائیگا تو گھبرائیگا اگر آج تو کچھ اُس کا انتقام کرے تو بہت مناسب ہی گرفتار ہو جائیگا ایسے شخص کا زندہ رہنا بہت نامناسب ہی سرہنگ نے کہا آپ ٹھیک پتہ بتائین مین اسیوقت طائر طلسمی کو بھیجدون وہ جا کر اسیر کر لائے تصویر نے پورا پورا پتہ بتادیا سرہنگ اُسیوقت اُس مکان سے باہر آیا احمر لباس و دل تابان سے کہا کہ دیکھیے ابھی مین طائر طلسمی کو بلاتا ہون اور آپ کے روبرو اُس شخص کو گرفتار کرنے بلاتا ہون یہ کہکے اپنے مکان یہ آیا ایوان شاہی مین پہونچ کے اپنے تخت پر جا کے بیٹھا ایک دستک دی سب نے دیکھا ایک طائر مہیب صورت آسمان سے اتر کر آیا اور تخت کے سامنے بیٹھ گیا سرہنگ نے کچھ اُس طائر کے کان مین کہدیا طائر ایک چیخ مار کے اُڑ گیا سرہنگ نے احمر لباس سے کہا اب یہ طائر صبح کو آئیگا اور اُس جوان کو گرفتار کر کے لائیگا شب کو تھوڑی دیر سرہنگ احمر لباس و دل تابان سے باتین کرتا رہا جب رات زیادہ گئی اپنے محل مین جا کے سو رہا دل تابان وغیرہ بھی اپنے خوابگاہ مین جا کر سو رہے صبح کو بہت سویرے سرہنگ اپنے تخت پر آ کے بیٹھا احمر لباس و دل تابان بھی آئے تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ سب نے دیکھا وہی طائر ایک جوان حسین کو اپنی منقار مین دبائے ہوے آیا اور تخت کے سامنے رکھدیا سرہنگ نے اپنے ماتھے پر نشتر مارا اور ایک بوند خون کی اُسکے مُنھ مین ٹپکا دی طائر اُڑ گیا سرہنگ نے کہا بہت جلد اس جوان کو قید آہن پہنا کر ہوشیار کروا سکے پاس بہت سی چیزین معلوم ہوتی ہین اگر یہ از خود ہوشیار ہو گیا تو اسکا قابو مین آنا بہت مشکل ہوگا طائر طلسم اسکو یون ہر گز نہ لاسکتا مگر اثنائے خواب مین اسکو اُٹھا کر لایا ہی اُسیوقت ملازمین قید آہن لیکر آئے اور پہنا دی سرہنگ نے کہا اے احمر لباس جادو دیکھا تمنے اس جوان کا نام آکشف انجم طلعت ہی اور یہ بہت سے تحفے ایسے اپنے پاس رکھتا ہی کہ سحر اس پر اثر نہین کر سکتا احمر لباس نے کہا بس اِسی طریقہ سے آپ اُن دو لون خدا پرستون کو بھی جلد اسیر کیجیے لشکر حیقدر اُن کے ہمراہ ہی اُن سے ہمکو کوئی خوف نہین ہان پرویز سلیح پوش سے البتہ ہمین ڈر ہی تو جب آپ تشریف لیچلینگے تو پھر اُنکا بھی بس نہ چل سکیگا سرہنگ نے کہا اب مین اس جوان کو مع لشکر زندہ نہین چھوڑونگا تمھارے ہمراہ مین چلونگا اسکو بھی مع لشکر کے ساتھ لے لونگا اپنی حد طلسم سے باہر جا کر اسے قتل کر ڈالونگا کیونکہ طلسم کے اندر اُس شخص کو قتل نہ کرنا چاہیے جو طلسم کشائی کا دعوی کر کے آیا ہو یہ بات طلسم کے واسطے برائی کی ہوتی ہی یہ کہکے اپنے ملازمین سے کہا

اِس جوان کو ہوشیار کرو ہم اِس سے کچھ باتین کرینگے ملازمین نے آصف انجم طلعت کے مُنھ پر چھینٹے پانی کے دیئے ہوا دی شاہزادے کی آنکھ کھُلی اپنے تئین عجیب حالت مین پایا شاہزادہ متحیر ہوا کہ مین جاگتا ہون یا خواب دیکھ رہا ہون سرہنگ نے آصف کی طرف مخاطب ہوکر کہا کیون ای آصف انجم طلعت طلسم کشائی کرچکے مزہ پایا اب جان سے بھی ہاتھ دھو لو مین تمھین زندہ نہ چھوڑونگا شاہزادے نے بکمال غضب جواب دیا او کافر کیا بیہودہ بکتا ہی تیری اتنی مجال ہی کہ تو کسی کو جان سے ہلاک کرسکے اور اگر خدا نے چاہا تو ہم تیرے طلسم کو فتح کرکے چھوڑینگے سرہنگ نے جواب دیا کہ مین تمھاری بات کا برا نہین مانتا یہ کہکے حکم دیا کہ اس جوان کو بھی وہین لے جاؤ جہان اِسکے اور لشکری اسیر ہین ملازمین آصف انجم طلعت کو زندان خانہ کی طرف لیگئے احمر لباس اور دل تابان جادو کو یہ کارروائی دیکھکر کمال حیرت ہوئی دونون نے کہا اب آپ تشریف لیجلنے کا سامان کیجیے تاخیر اچھی نہین ہی وہان ہم لوگ بھی آج کل موجود نہین ہین مین غضبناک جادو سے کہہ آیا ہون کہ میرے آنے تک بہت ہوشیار رہی سے انتظام رکھنا کوئی ساحر بے خبر نہ پہنچنے پائے اگرچہ غضبناک جادو بلا کا ساحر ہی مگر پرویز کا مقابلہ نہین کرسکتا سرہنگ نے جواب دیا اگر آپ لوگ تشریف لائے ہین تو دوچار روز یہان قیام فرمایئے پھر مین آپکے ہمراہ چلونگا اور سب کو اسیر کردونگا احمر لباس نے کہا آپ تاخیر نہ فرمایئے دونون بادشاہون نے یہانتک مجبور کیا کہ سرہنگ نے چلنے کی تیاری شروع کردی اُسیوقت اپنے ملازمین کو بلاکر حکم دیا کہ ہمارا ارادہ طلسم معدن آفات کی طرف جانیکا ہی لہذا سامان کیا جائے اور فوج سے حکم ہو کہ عقب سے سب لوگ طلسم معدن آفات کی طرف روانہ ہون اور جو لوگ اسیر ہوکر آئے ہین ہمارے ہمراہ کیئے جائین ہم صحرا مین اپنے طلسم سے علٰحدہ جاکر اُنکو قتل کرینگے ملازمین اُسیوقت رخصت ہوئے باہر آکر سب کو خبر دی سامان سفر درست ہونے لگا وہ دن اور رات تو احمر لباس وغیرہ نے وہین بسر کی دوسرے روز حسب وعدہ سرہنگ سب سے رخصت ہوکر اپنے محل سے برآمد ہوا احمر لباس و دل تابان اِسکے منتظر تھے سواری اِسکے واسطے دیر سے تیار تھی آتے ہی سب کو لیکر سوار ہوا آصف انجم طلعت کو مع جملہ سرداروں کے قید آہن پہنے ہوئے اپنے ہمراہ لیا اور جانب طلسم معدن روانہ ہوا کہ ذکر اِسکا وقت پر آئیگا اب کیفیت شاہزادۂ امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا و پرویز سلح پوش وغیرہ کی گذارش کی جاتی ہی کہ جب بعد رہائی سرداران امیر الزمان نامدار مع سکندر والا قدر کے جانب ایوان گنجینۂ بلا روانہ ہوئے تیسرے روز ایوان کے قریب پہونچے دور سے شاہزادہ نے دیکھا کہ آگ کے صدہا شعلے

سر بہ فلک کشیدہ ہین صمصام سے امیر الزمان نامدار نے اور پرویز سے سکندر روالاقدر نے دریافت کیا کہ یہ آگ کے شعلے کیسے بھڑک رہے ہین دونون نے عرض کی اے شہریار یہ ایوان گنجینۂ بلا کا دروازہ ہی ایسے ایسے عجائبات یہان بہت سے موجود ہین پرویز نے پھر کہا کہ یہ ایسی چیز نہین ہی جو سحر سے دفع نہ ہو ان لوگون نے اپنے نزدیک یہ بہت بڑا سحر تیار کیا ہی مگر آپ کے اقبال سے ایک دم مین اس تمام سحر کو مٹا دونگا اے شہریار مین اس طلسم کو اب تک برباد کر چکا ہوتا مگر احمر لباس نے میرے ساتھ فریب کیا طلسم نہ فلک سے جا کر مدد طلب کی اور مجکو دھوکے سے منارۂ دوازدہ منزل پر لیجا کر اسیر کر دیا صرف ان لوگون کے پاس لشکر بہت ہی اور سحر وغیرہ سے بالکل ماہر نہین جب ان پر کوئی آفت آتی ہی تو اور طلسم کے بادشاہون سے مدد لاتے ہین سکندر روالاقدر نے امیر الزمان سے دریافت کیا کہ آج کی نسبت کیا راے ہی دن قلیل ہی اگر مناسب ہو تو آج کی رات یہان بسر کرین صبح کو ایوان مین داخل ہونگے امیر الزمان نے بھی اسبات کو پسند فرمایا خیمے استادہ ہوے لشکر اُتر پڑا پرویز سکندر روالاقدر کی بارگاہ مین آیا عرض کی اے شہریار اگر اجازت ہو تو غلام اِسوقت ایوان کی طرف روانہ ہو اور وہان کے عجائبات کا پتہ لگاے لوح کا مقام دریافت کرے سکندر نے فرمایا اگرچہ بات تو بہت مناسب ہی مگر تنہا تمھارا اُسطرف جانا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے پرویز نے عرض کی اے شہریار آپ خاطر جمع رکھین سحر مین یہان کوئی میرا مقابلہ نہ کر سکیگا سکندر خاموش ہوے پرویز اُٹھکے اپنی بارگاہ مین آیا اسباب سحر اپنے ہمراہ لیا اور جانب ایوان گنجینۂ بلا روانہ ہوا راہ مین اسکو جسقدر عجائبات سحر ملے سب کو اس نے تباہ و برباد کر دیا لوح کا ٹھکانا دریافت کر لیا نصف شب کے قریب واپس آیا سکندر والاجاہ اسکے منتظر تھے جیسے ہی پرویز آیا ملازمین نے کہا آقاے نامدار تمھارا انتظار کر رہے ہین جلد اُن کی بارگاہ مین جائیے پرویز اُسیوقت بارگاہ مین آیا اسکو دیکھکر سکندر نے فرمایا بہت دیر لگائی مجکو انتشار رہتا تھا تمھارا انتظار تھا پہلے اپنی خیریت بیان کرو پھر وہان کی حالت کہو پرویز نے عرض کی خدا کا فضل شامل حال ہی غلام راستہ صاف کر کے آیا ہی اب راہ مین کسی قسم کا اندیشہ نہین ہی لوح کا بھی ٹھکانا ملگیا دونون طلسمون کی لوحین ایک ہی جگہ رکھی ہین مگر ایوان لوح کے گرد ایک حصار ہی جو بصورت ایک قلعے کے بنایا گیا ہی فوج وہان کثرت سے ہی سحر کے عجائبات تو ایسے سخت نہین ہین مگر لڑائی خوب ہوگی سکندر نامدار نے فرمایا خدا مالک ہی بقیۂ شب بھی اِسی گفتگو مین بسر ہوئی صبح کو اِدھر سکندر نامدار نے فریضۂ سحری سے فراغت کی اُدھر امیر الزمان نامدار نے نماز صبح ادا کی دونون شاہزادون کی سواریان دربارگاہ پر حاضر ہوئین دونون شاہزادون نے سلاح جسم پر آراستہ کیے اسکے بعد برآمد ہوے نام خدا لیکر پشت مرکب پر سوار ہو کر آگے بڑھے لشکر گران ہمراہ تھا ایوان گنجینۂ بلا وہان سے بہت قریب تھا

تھوڑی دیر مین پھاٹک کے قریب پہونچے شب کو پرویز نے سب ساحرون کے سحر تو بیکار کر دیے تھے دروازہ کھلا ہوا پڑا تھا دونون لشکر بے تکلف داخل ہوے راہ مین بہت سی لاشین ملین بہت سے مقام منہدم نظر آئے سکندر نے پرویز سے دریافت کیا کہ یہ لاشین کیسی پڑی ہین پرویز نے عرض کی اے شہریار ان ساحرون نے اپنے اپنے سحر سے عجائبات یہان بنائے تھے جب شب کو مین یہان آیا مین نے ان سب کو ہلاک کیا اُنکے سحر غارت ہوے یہ عمارتین جو منہدم نظر آتی ہین اِنھین کے سحر سے بنی تھین سکندر والا جاہ باتین کرتے ہوے جاتے تھے کہ اِن کی آمد کی خبر ایوان لوح مین لوگون نے پہونچا دی وہان سب بیخبر بیٹھے تھے یہ بات سنتے ہی سب جلد ہی جلد ہی تیار ہوے ساحرون نے بصد عجلت اپنا اسباب سحر ٹھیک کیا سپاہیون نے جلد ہی جلد ہی ہتیار لگائے گھوڑے کھینچے مرکبون کی پیٹ پر سوار ہو کر مقابلے کے واسطے آگے بڑھے مگر سب کو حیرت تھی کہ راہ مین اسقدر عجائبات و غرائب تھے کہ اگر طلسم کشا آتا بھی تو اُسکو پھاٹک تک پہونچتے پہونچتے برسون گذر جاتے مگر راستے مین ان کو ٹھکانے ساحرون کے جو تباہ ملتے تھے اور لاشین نظر آتی تھین اور زیادہ حیرت ہوتی تھی کہ یہانتک طلسم کشا آیا اور کیا پھر پلٹ گیا اِن لوگون کو ہلاک بھی کیا پھر ہم تک کیون نہ آیا یہ لوگ تو یہ ذکر کرتے ہوے بڑھتے جاتے تھے کہ سامنے سے لشکر معلوم ہوا سب لوگ سنبھل گئے لشکر اسلام قریب پہونچا ایوان لوح کے جو لوگ آئے تھے اُنھون نے روکا ساحرون نے سحر کرنا چاہا مگر پرویز نے سحر کر کے سب کے سحرون کی تاثیر باطل کر دی اب جو غیر ساحر تھے وہ تلوارین لیکر آمادہ جنگ ہوے اُدھر لشکر اسلام مین بھی سب نے تلوارین علم کین دن بھر آفت کی جنگ رہی جب دن ڈھل گیا اور آفتاب قریب غروب پہونچا اُسوقت جو لوگ باقی تھے اُنھون نے امان طلب کی لشکر اسلام مین سب نے تلوارے روکی ساحر اور غیر ساحر خدمت مین امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا کی حاضر ہوے اطاعت قبول کی دونون شاہزادے گھوڑے سے اُترے دن ختم ہو چکا تھا اُس شب وہین بسر کی دوسرے روز علی الصباح ایوان لوح کی طرف روانہ ہوے یہ مقام وہان سے بہت قریب تھا تھوڑی دیر مین ایوان تک پہونچے ساحر جو ہمراہ آئے تھے اُنھون نے عرض کی لوح دار جادو جسکا نام غضبناک جادو ہے آج کل یہان نہین ہے بادشاہون نے اُس کو کسی کام سے بلا کر ایوان شاہی مین رہنے کی تاکید کی ہے اُسی کے سحر سے لوحون کا ٹھکانا محصور ہے جب تک لوح دار قتل نہ ہوگا یہ سحر نہ ٹوٹے گا اور لوحین دستیاب نہ ہون گی پرویز نے کہا ہم ابھی غضبناک جادو کو بلاتے ہین اور اُس سے لوحین طلب کرتے ہین یا تو ہمکو لوحین دیگا یا ہمارے ہاتھ سے قتل ہوگا ۴۶

یہ کہکے پرویز نے اپنے لشکر سے ایک ساحر کو بلایا اور ایک نامہ غضبناک جادو
کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے غضبناک جادو آگاہ ہو کہ بفضلہ تعالیٰ ہم ایوان گنجینہ مین
پہونچے اور یہان کے عجائبات و غرائبات جسقدر رکھے اُن سب کو منہدم و غارت کیا
اب ایوان لوح کے قریب آگئے ہین تم کو اسواسطے اطلاع دیتے ہین کہ تم یہ نہ کہو
کہ تمھاری عدم موجودگی مین ہمنے لوحین لے لین مناسب یہ ہو کہ اس رقعے کے
دیکھتے ہی ہمارے پاس آؤ اور لوحین شاہزادون کی خدمت مین پیش کرو اور بدل
مسلمان ہو جاؤ اگر اسکے خلاف کرو گے بہت پچھتاؤ گے مفت مین تمھاری جان جائیگی
کوئی تدبیر تمھاری بن نہ پائیگی یہ نامہ پرویز نے اُس ساحر کو دیا کہا بہت جلد غضبناک
جادو کے پاس یہ خط پہونچانا راہ مین دیر نہ لگانا ساحر پرویز سے وہ نامہ لیکر روانہ
ہوا بہت جلد اسنے راستہ طے کیا غضبناک جادو غافل بیٹھا تھا کہ سامنے سے ایک
ساحر کو آتے دیکھا اپنے ملازمین سے مخاطب ہو کر کہا یہ غیر ملک کا آدمی یہانتک
کیونکر پہونچا اور اس کو کسنے آنے دیا ملازمین غضبناک جادو کے آگے بڑھے
دریافت کرکے غضبناک جادو سے کہا پرویز سلح پوش کا نامہ دار ہے غضبناک
جادو نے جلد ہی سے نامہ منگایا لفافہ کھول کے مضمون جو پڑھا حواس گم ہو گئے
ایک چیخ ماری کہا ارے جلد لشکر مین خبر کرو مین کسی کام کا نہ رہا اب شہنشاہون کو کیا
منھ دکھاؤنگا زندگی بھر نمک کھایا اور اب جس بات کے واسطے مجھے بادشاہ تاکید
کرگئے وہی مجھسے نہ ہو سکی ملازمین اُسطرف روانہ ہوے اسنے کہا مین تو جاتا ہون
لشکر بہت جلد عقب سے روانہ کر دیا نسے ایوان لوح کچھ دور نہین یہ کہکے جانب
ایوان سر و پا برہنہ بدحواسی کے عالم مین روانہ ہوا اسباب سحر بھی نہ لیا جیسے ہی
ایوان کے قریب پہونچا یہان لشکر کا مجمع دیکھکر اور گھبرا گیا پرویز نے جو اس کو آتے
ہوے دیکھا للکار کر آواز دی غضبناک جادو اسکی طرف پلٹا پرویز نے کہا مین نے
تمکو بلایا ہو اپنے ہوش و حواس درست کرو اسقدر نہ گھبراؤ اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا
لوحین لاکر بہت جلد حاضر کرو غضبناک جادو نے کہا مین ہرگز لوحین نہ دونگا
تم لوگون سے مقابلہ کرونگا پرویز نے کہا پھر اب کسکا انتظار ہی غضبناک
جادو نے چاہا سحر کرکے یہان سے نکل جاؤن پرویز نے اس پر سحر کیا ہاتھ پاؤن
اسکے بیکار ہوے لڑکھڑا کر زمین پر گرا پرویز نے اپنے ملازمین سے کہا اسکو
گرفتار کرو اُسیوقت گرفتار ہو گیا پرویز اُس کو لیکر سکندر فرخ لقا و امیر الزمان
نامدار کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کی آپ حضرات فاتح طلسم ہین اور یہ لوح دار ہی
سو آپ حضرات کے دوسرے کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا اگر یہ ایمان لاے اور
لوحین دونون طلسمون کی حاضر خدمت کرے جان بخشی فرمایئے ورنہ جو مزاج اقدس
مین آئے وہ کیجیے دونون شاہزادون نے پرویز کی ہمت و جرأت پر آفرین کہکے فرمایا

اے پرویز اب تم ہی اس سے دریافت کرو اگر دین سامری پرستی پر لعنت
کرے اور مطیع ہو رہا کر دو ورنہ دیکھا جائیگا پرویز نے دونون شاہزادون کے
سامنے غضبناک جادو سے کہا کہ اب کیا ارادہ ہے غضبناک جادو نے پھر انکار
کیا پرویز نے عرض کی آپ دونون حضرات ساتھ مل کر اس پر وار کرین جب یہ
ہلاک ہو گا دونون شاہزادون نے برابر اس پر تلوارین لگائین غضبناک جادو
کے تین ٹکڑے ہو گئے اس کے مرتے ہی تاریکی چھاگئی سنگ باری برف باری ہوئی
آگ کے شعلے اوپر سے گرنے لگے تمام زمین ایوان لوح کو زلزلہ آگیا عمارتین
منہدم ہو گئین دیر کے بعد تاریکی برطرف ہوئی اور آواز آئی کشتی مرا نام من
غضبناک لوح دار جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم
اس آواز کے آنے سے سب تاریکی بقیہ بھی برطرف ہوئی امیر الزمان نامدار اور
شاہزادۂ سکندر فرخ لقا نے جو سامنے نگاہ کی دیکھا کہ وہ حصار جو ایوان کو گھیرے
ہوئے تھا نظر نہین آتا ہے ایک مکان پتھر کا خوش نما سامنے دکھائی دیتا ہے پرویز نے
عرض کی اب آپ دونون صاحب اس مکان مین تشریف لیجائین لوحین یہین موجود
ہین لے آئیے امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا نام خدا لیکر اس مکان مین داخل
ہوئے مکان کے دو درجے نظر آئے ایک درجے کے دروازہ پر لکھا تھا مقام لوح
طلسم دار الضیا دوسرے دروازہ پر تحریر تھا مقام لوح طلسم حیرت افزا دار الضیا
کی طرف امیر الزمان نامدار اور حیرت افزا کی طرف سکندر فرخ لقا داخل ہوئے
لشکر دروازے پر منتظر رہا تھوڑی دیر کے بعد دونون شاہزادے ہنستے ہوئے
مکان سے برآمد ہوئے سب نے دیکھا کہ دونون شاہزادون کے گلے مین دو تختیان
الماس کی پڑی ہین جنکی ضو سے آفتاب شرما رہا ہے پرویز اور صمصام اور تمام
سرداران لشکر نے مبارک باد دی باہر آکر دونون شاہزادون نے لوحین ملاحظہ
فرمائین دونون پر لکھا تھا کہ اب آگے جانا زحمت اٹھانا ہے اسی جگہ قیام کرو کل صبح کو
شاہان طلسم یہان آئینگے جس پر اپنی لوح کا عکس ڈال دوگے فوراً جل کر خاک ہو جائیگا
امیر الزمان نامدار نے سکندر فرخ لقا سے کہا کہ لوح یہ اجازت دیتی ہے سکندر
والا قدر نے کہا یہی حکم مجکو بھی ہے دونون شاہزادون نے وہین قیام کیا بارگاہین استادہ
ہو گئین لشکرون مین دوسرے دن کے واسطے سب کو مسلح ہونیکا حکم ہوا سب بہادرون
نے رات تیاری جنگ مین بسر کی صبح کو دونون شاہزادون نے فریضۂ سحری ادا کرنیکے
بعد لوحون کو ملاحظہ فرمایا کشتیان حاضر ہوئین دونون شاہزادے مسلح ہو کر اپنی
بارگاہون سے برآمد ہوئے اپنے اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر میدان مین جاکر حریف کا
انتظار کر رہے تھے کہ سامنے سے گرد اوڑی جب دامنۂ گرد شگفتہ ہوا سب نے
دیکھا لشکر گران آتا ہے آگے آگے احمر لباس جادو اور ول تابان جادو اور ایک

تخت پر کوئی اور تاجدار بیٹھا ہوا ہے بہت عجلت سے ایوان لوح کی طرف آتے ہیں سکندر نے پرویز سے فرمایا کہ یہ تیسرا تاجدار کون ہے عرض کی اے شہریار یہ سرہنگ آتش نفس بادشاہ طلسم بیر العجائب ہے ادھر امیر الزمان نامدار کو صمصام نے بتایا یہ گفتگو تھی کہ لشکر سامنے پہونچا اب جو دل تابان جادو اور احمر لباس جادو نے ایوان لوح کو خراب و تباہ پایا اور لشکر اسلام کو صف آرا دیکھا قالب سے روح پرواز کر گئی پلٹ کے سرہنگ سے کہا غضب ہو گیا طلسم کشاؤں کو لوحیں مل گئیں دیکھو سامنے گلے میں پہنے ہوئے موجود ہیں سرہنگ نے کہا تم نہ گھبراؤ میں لوحیں بھی اسسے چھین دونگا اور انھیں بھی گرفتار کر دونگا تم میرے ساتھ آؤ یہ کہکے اسنے اپنا تخت اور آگے بڑھایا دل تابان جادو اور احمر لباس جادو کو ہمراہ لیا وسط میدان میں آکر اسنے باواز بلند کہا اے طلسم کشاؤ جو کچھ میں اسوقت کہتا ہوں تمھارے حق میں بہت مفید ہے اپنے مرکب بڑھا کر میرے قریب آؤ پہلے میری تقریر اچھی طرح سنلو پھر تمھیں اختیار ہے شاہزادۂ امیر الزمان اور سکندر والاقدر نے مرکب آگے بڑھائے سرہنگ کے قریب آئے سرہنگ نے کہا کہ واقعی تم لوگوں کی ہمت و جرأت میں کلام نہیں تم نے بڑا کام کیا دل تابان جادو اور احمر لباس جادو تمسے مقابلہ نہیں کر سکے اور میرے پاس امداد طلب کرنے گئے اب میں انکے ہمراہ آیا ہوں لوحیں مل جانے سے تم یہ خیال نہ کرنا کہ اب ہمارا کوئی کچھ نہ بنا سکیگا بہتر یہی کہ لوحیں تم دونوں بادشاہوں کو دے دو اور جسقدر مال و اسباب زر و جواہر اس کے عوض میں تجویز کرو تمھیں ابھی منگا دیا جائے اگر میرا کہنا قبول کروگے اچھے رہوگے ورنہ زک اٹھاؤگے تمھارے عزیزوں سے کوئی شخص میرے طلسم میں بھی گیا تھا اور اسنے بھی طلسم کشا ہونے کا دعویٰ کیا تھا میں نے اس کو مع لشکر کے اسیر کر لیا ہے اور ارادہ تھا کہ اسکو کسی صحرا میں قتل کر ڈالونگا مگر تمھارے دکھانے کے واسطے یہاں لیتا آیا ہوں اگر زبانی کہتا تمھیں یقین نہ آتا اسواسطے میں اسے ہمراہ لایا ہوں اب واپسی کے وقت اسے قتل کر ڈالونگا یہ کہکے اسنے آواز دی کہ جو اسیر ہمارے آئے ہیں وہ حاضر کیے جائیں لوگ اسیوقت اسیروں کو لیکر آئے اب جو امیر الزمان نامدار اور سکندر والاقدر نے دیکھا تو آصف انجم طلعت مع سب امیروں کے اسیر ہیں مگر سب سحر میں مبتلا ہیں یہ دیکھنا تھا کہ دونوں شاہزادوں کو غصہ آگیا فوراً میانوں سے تلواریں نکال کر سرہنگ سے فرمایا کہ اگر تجھے اپنی جان کی خیریت درکار ہے تو اسی وقت ان کو رہا کر ادھر پرویز سلح پوش نے جو لشکر سکندر سے کیفیت پوچھی سب نے حال آصف انجم طلعت کا بیان کیا پرویز نے اسیوقت سحر کیا کہ سب کی قیدیں کٹ کر زمین پر گر گئیں اور آصف انجم طلعت مع جملہ سرداروں کے ہوشیار ہو کر رہا ہوئے ادھر سرہنگ نے جو امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا کو اسدرجہ برہم پایا فوج کی طرف اشارہ کیا

فوج بڑھی دونون شاہزادون نے لوحین ملاحظہ کین لکھا تھا کہ اسوقت سے بڑھ کے موقع نہ ملیگا لوح کو منقلب کرکے بادشاہ طلسم پر عکس ڈال وہ ابھی جل کر خاک ہو جائیگا اسوقت لوح کے سامنے ہر سحر وغیرہ کرنے سے عاجز ہی کہین بھاگ کے جا نہین سکتا ہی امیر الزمان نامدار نے دل تابان جادو کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ سرہنگ نے جو کچھ یاوہ گوئی کی ہی اُس کی تو ہم ابھی سزا دیتے ہین مگر تمھارا کیا ارادہ ہی اگر اطاعت اسلام قبول کرو اور دین ساحری پرستی پر لعنت کر کے مسلمان ہو تو جان بچتی ہے یہی کلمات شاہزادۂ سکندر فرخ لقا نے احمر لباس جادو سے کہے مگر دونون سیاہ قلب تھے اِنھون نے انکار کیا دونون شاہزادون نے لوحین منقلب کر کے عکس جو ڈالا دونون بادشاہون نے ایک چیخ ماری قلابازی کھا کر تخت سے نیچے گرے آگ کے شعلے بھڑ ھکنے لگے تمام طلسم کی زمین ہلنے لگی ایک قیامت بپا ہو گئی سنگ باری برف باری ہونے لگی عجیب الخلقت جانور جو اُنکے سحر سے بنائے ہوئے تھے وہ آکر دونون کی لاشون پر سر ٹپکنے لگے بہت دیر کے بعد دو آوازین مہیب آئین کشتی مرا نام من دل تابان جادو بادشاہ طلسم دار لضیا بود کشتی مرا نام من احمر لباس جادو بادشاہ طلسم حیرت افزا بود آصف انجم طلعت بھی اتنی دیر مین درست ہو چکے تھے برابر امیر الزمان نامدار کے آگئے لشکر ہنگ نے جو یہ کیفیت دیکھی خیال کیا کہ اگر اب مین آصف انجم طلعت کو چھوڑے جاتا ہون تو یہ سب ملکہ میرے طلسم کی طرف آئینگے اور آفت بپا کرینگے مناسب ہی کہ اسوقت ان لوگون سے یہان ایک مقابلہ کرون اگر کچھ خرابی نظر آئیگی اپنے طلسم کا راستہ لونگا یہ خیال کر کے آگے بڑھا پکار کر آواز دی ای آصف انجم طلعت اگر مرد میدان ہی تو مجھسے مقابلہ کر شاہزادہ تلوار پکڑ کے سامنے آیا سرہنگ نے فوج کی طرف اشارہ کیا فوج آصف والا جاہ پر ٹوٹ پڑی ادھر سرداران اسلام نے بھی مل کر حملہ کیا دوپہر کامل تلوار چلی خون کے دریا زمین بر بہ گئے آخرکار فوج سرہنگ مین ایک سوار بھی زندہ نہ بچا سرہنگ نے جو ایسا وقت سخت دیکھا چاہا سحر کر کے غرق زمین ہو جاوے مگر پرویز نے ایک گولا اسکی طرف پھینکا گولا پھٹا اُس مین سے دودھ سیاہ نکلا اور سرہنگ کو چارون طرف سے گھیر لیا سرہنگ بیہوش ہو کر گر گیا پرویز نے اپنے ملازمین سے اشارہ کیا اُن لوگون نے بڑھ بڑھ کے اسکی مشکین باندھ لین لڑائی موقوف ہو چکی سرداران اسلام نے امیر الزمان نامدار اور شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کو مبارکباد دی پرویز نے عرض کی اب آپ حضرات خاص طلسمون کی طرف تشریف لیچلین اور غلام اپنا کام انجام دے مگر آج کی شب یہین قیام فرمائیے خزانہ طلسم معدن آفات کا معائنہ فرمائیے کل یہان سے روانہ ہو جیے گا دونون شاہزادون نے پرویز کا کہنا قبول کیا میدان جنگ سے بفتح وفیروزی طرف اپنی بارگاہون کے تشریف لائے جب

سب سردارہ باطمینان تمام اپنے اپنے قیام گاہ مین داخل ہو چکے تو پرویز نے سرہنگ شعلہ نفس بادشاہ طلسم بیر العجائب کو طلب کیا اور اپنی بارگاہ مین لیجا کر کہا ای سرہنگ شعلہ نفس اب تمھارا کیا ارادہ ہی مین تمکو خدمت مین شاہزادۂ آصف کی لیے چلتا ہون اگر تم مقابلہ کروگے تو یہی حالت تمھاری بھی ہوگی جو بادشاہان طلسم دار الضیا اور حیرت افزا کی ہوئی ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ جو کچھ مناسب سمجھو وہ کرو سرہنگ نے کہا ای پرویز سلیح پوش مین آصف انجم طلعت کو براے قتل لایا تھا اور مین نے بہت سے سخت و ناروا کلمے شاہزادہ کی شان مین اپنی زبان سے نکالے تھے ایسی حالت مین کیون کر یقین کرون کہ آصف والاقدر میری طرف سے صاف ہو جائینگے اور میری عداوت و دشمنی اُن کے دل مین نہ رہیگی اور یہ بھی سمجھتا ہون کہ مین ان لوگون سے لڑکر فتحیاب نہ ہونگا پس جب ہر طرح مرنا ہی تو پھر کا ہیکو مین اپنی بات ہاتھ سے کھودون پرویز نے جواب دیا کہ تم ایسا خیال نہ کرو میرے ہمراہ شاہزادۂ نامدار کی بارگاہ مین چلو مین ابھی تمھاری صفائی کرادون یہ کہکے پرویز نے سرہنگ کو ہمراہ لیا اور آصف والاجاہ کی بارگاہ مین حاضر ہوا آصف نے بڑی شفقت سے پرویز کو بلایا سامنے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی پرویز نے سرہنگ کی سفارش کی آصف انجم طلعت نے فرمایا اگر سرہنگ اسلام قبول کرے تو مجکو کسی طرح کی دشمنی نہین ہی سرہنگ اُسی وقت مسلمان ہوا شاہزادہ نے رہائی کا حکم فرمایا سرہنگ کو بھی کرسی ملی وہ رات سب نے جشن مسرت مین بسر کی دوسرے دن علی الصباح دونون شاہزادے خزانۂ طلسم کی طرف تشریف لاے ہر ایک فتاح نے اپنے اپنے فتح کردہ طلسمون کے تحفے قبضے مین کیے وہان سے جانب طلسم دار الضیا امیر الزمان نامدار نے تشریف لیجانیکا ارادہ فرمایا اور طلسم حیرت افزا کی طرف سکندر فرخ لقا نے عزم کیا سرہنگ نے دونون شاہزادون کی خدمت مین عرض کی کہ مین امیدوار ہون کہ سب حضرات مجکو عزت عطا فرمائین اور بوقت مراجعت طلسم بیر العجائب کی طرف تشریف لائین غلام آپ حضرات کی خدمت سے فخر حاصل کریگا امیر الزمان نامدار اور سکندر فرخ لقا نے اس کی دعوت منظور کی سرہنگ شعلہ نفس نے آصف انجم طلعت سے عرض کی اب حضور کا تشریف لیجانا بیکار ہی آپ میرے ہمراہ طلسم کی طرف تشریف لیچلین شاہزادہ نے کہا ہم کو ابھی جانب طلسم نہ طاق جانا ہی صاحبقران نے تاکید فرمائی تھی راہ مین عرصہ ہو چکا ہی اب تاخیر مناسب نہین ہی سرہنگ نے عرض کی آپ سب حضرات ہمراہ تشریف لیجائیے گا جب امیر الزمان نامدار اور سکندر عالی وقار وہان تشریف لائینگے اُنھین کے ہمراہ آپ بھی تشریف لیجائیے گا شاہزادۂ آصف انجم طلعت نے اسکا کہنا منظور کیا امیر الزمان اور سکندر فرخ لقا سے رخصت ہو کر جانب طلسم بیر العجائب روانہ ہوے یہان امیر الزمان نامدار اور سکندر فرخ لقا کو پرویز نے یہ راے دی کہ علحدہ علحدہ جانا طلسم مین بیکار ہی کیونکہ دونون طلسمون کے

خزانے بھی اسی طرح پر ہین کہ دونون بادشاہون نے ملا ملا کر رکھے ہین سکندر نامدار نے کہا اچھا طلسم دار الضیا قریب ہی پہلے یہان سے فرصت کر لین پھر طلسم حیرت افزا کی طرف چلینگے یہ راے قرار پاکر جانب طلسم دار الضیا دونون شاہزادون نے کوچ کیا دو دن کے بعد داخل طلسم ہوے یہان کے لوگون نے جو کثرت سپاہ کو دیکھا گھبرا گئے قتل بادشاہ کی خبر ہو چکی تھی سبب نے آکر شاہزادۂ امیر الزمان کی قدمبوسی کی ایوان شاہی مین لیگئے جملہ خزانون کی کنجیان حاضر خدمت کین امیر الزمان نامدار نے اُسی وقت ساحرانِ جلیل کی طرف مخاطب ہو کر کہا ملکہ سحر نگاہ کی کیفیت سے جو لوگ خبردار ہون ہمین اطلاع دین ایک ساحر نے عرض کی ای شہریار وہ باغ عجائب مین اسیر ہی اگر حکم ہو تو حاضر کی جاے امیر الزمان نامدار نے اُسیوقت طلب فرمایا ملکہ سحر نگاہ کو ساحران نامی جاکر بصد اعزاز و اکرام لیکر آئے امیر الزمان نامدار نے محل مین لیجانے کے واسطے حکم فرمایا اسکے بعد اور چند ساحرون نے عرض کی ای شہریار یہان ایک خزانہ طلسم حیرت افزا کا بھی ہی اُسکی کنجیان بھی حاضر خدمت کی جاتی ہین امیر الزمان نامدار نے اُن ساحرون کو سکندر فرخ لقا کے پاس بھیجدیا شاہزادہ نے اُنسے کنجیان لین اور تحائف طلسم حیرت افزا پر قبضہ کیا ایک ہفتہ یہان جشن عظیم رہا بعد ایک ہفتہ کے امیر الزمان نامدار نے ایک شخص بہم پہونچایا جسے وارثہ تخت طلسم مل سکتا تھا اُسکو حاکم طلسم قرار دیکر خود جانب طلسم حیرت افزا مع شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کے کوچ کیا دو دن کے بعد ایک میدان وسیع مین پہونچے پرویز سلیح پوش نے عرض کی ای شہریار آپ حضرات یہان دو چار روز قیام فرمائین تو غلام کا بھی کام بن جاے سکندر والاقدر اور امیر الزمان نامدار نے فرمایا ہم آنکھون سے موجود ہین اگر تمھاری خوشی ہو تو ایک ماہ یہان سے کہین نہ جائین پرویز نے عرض کی اسی میدان مین ایک کنوان ہی کہ اُس کنوئین سے راستہ ایک باغ کا ہی اُسی باغ مین احمر لباس جادو نے میری بہن کو اسیر کیا ہی آپ حضرات یہان قیام کرین اور مجھکو اجازت دین کہ مین جاکر اُس کو رہا کر لاؤن سکندر فرخ لقا اور امیر الزمان نامدار نے فرمایا کہ تم تنہا جانیکا ارادہ نہ کرو ہم لوگ بھی تمھارے ہمراہ چلینگے شاید وہان کچھ جنگ و جدال کی نوبت پہونچے تو تم تنہا ہو پرویز نے عرض کی اب کس مین طاقت ہی جو آمادۂ جنگ ہو طلسم شاہزادۂ سکندر فرخ لقا فتح کر چکے سحر بادشاہ کا مٹ گیا اب کسی طرح کا خوف نہین ہی یہ کہکے پرویز رخصت ہوا شاہزادون نے وہین قیام کیا چوتھے روز حسب وعدہ صبح کو پرویز حاضر ہوا سکندر فرخ لقا کی بارگاہ مین آیا سلام کیا شاہزادے نے دریافت کیا کہو کیا ہوا پرویز نے عرض کی حضور کے اقبال سے رہا کر لایا اُس روز بھی سب نے وہین قیام کیا دوسرے دن جانب طلسم حیرت افزا روانہ ہوے اور داخل طلسم ہو کر سکندر نامدار نے ایوان شاہی پر قبضہ کیا جملہ ساحرانِ جلیل حاضر ہوے سب نے اطاعت شاہزادہ کی قبول کی جسقدر تحائف طلسم حیرت افزا کے تھے وہ قبضہ مین شاہزادۂ سکندر فرخ لقا کے آئے

اور جو جو خزائن و تحائف طلسم دار الضیا کے یہان رکھے تھے اُن پر امیر الزمان نامدار کا قبضہ ہوا ایک ہفتہ یہان بھی جشن عظیم رہا بعد ایک ہفتہ کے سکندر والاجاہ نے ایک شخص معزز کو وہان کا حاکم بنایا اور مع امیر الزمان نامدار و پرویز سلیح پوش وہان سے حسب وعدہ جانب طلسم بیر العجائب روانہ ہوے بصد عجلت براہ طے کی اور بہت جلد طلسم بیر العجائب مین داخل ہوے ایک ہفتہ سرہنگ شعلہ نفس کے مہمان رہے آٹھوین روز تینون شاہزادون نے مع پرویز جانب طلسم نہ طاق لشکر گران ہمراہ لیکر کوچ فرمایا کہ ذکر انکا وقت پر آئیگا اب یہانسے

چند کلمہ داستان نقابدار ان قاف یعنی شاہزادۂ رستم ثانی و سہراب بن رستم و شہریار عالی وقار کے بیان ہوتے ہین

اسیران قید محن و گرفتاران زنجیر و رسن اِس داستان مصیبت نشان کو اس عنوان سے بیان کرتے ہین کہ شاہزادہ ایرج نوجوان نقابدار بادلہ پوش سے آٹھ روز کی مہلت طلب کر کے جانب طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے اور شاہ صاحب اپنے مسکن کی طرف چلے اور نقابدار بادلہ پوش بہ اطمینان تمام قیدیون کو ہمراہ لیکر خدمت مین قیصر شاہ مالک دربند اوّل روانہ ہوا اور چلتے وقت کہتا گیا کہ اگر آٹھ روز بعد سردار تمھارا واپس نہ آیا اور مجھسے مقابلہ نہ کیا تو کل لشکر کو قتل کرونگا یہان سرداران لشکر مصروف و عاہین اور صندل شاہ زار و قطار رو رہا ہی کہ افسوس مددگار بھی ہمارے آفت مین پھنسے لیکن نقابدار بادلہ پوش قیدیون کو لیے ہوے قلعے مین داخل ہوا اور قیدیون کو پیش کیا اُسوقت قیصر شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور فغفور بن قیصر کہ نہایت مرد معقول اور بہادر پرست ہی اور خود بھی جوان زبردست و بہادر ہی اپنے دنگل پر تنا ہوا بیٹھا تھا اور سرداران فوج بھی جمع تھے دربار مملو تھا کہ نظر سب کی اِن قیدیون پر پڑی قیصر شاہ نے کہا کہ ای نقابدار بادلہ پوش جسقدر اسیران طلسم آئے اور ہاتھ سے تیرے گرفتار ہوے اُنمین سے کسی کی یہ حالت نہین دیکھی جوان قیدیون کی ہی کہ سر مین گومڑ ہرے پڑے ہوے ہین خون کے تختے جمے ہوے ہین یہ کیا معرکہ ہی نقابدار نے بیان کیا کہ ای بادشاہ یہ عجب طرح کے اسیر ہین کہ ایسے اسیر کسی نے نہ دیکھے ہون گے جسوقت مین اِن کو سر میدان زیر کر کے لایا اور زندان مین قید کیا تو پہلے سے اسیر غل و زنجیر اچھی طرح کر دیا تھا کہ یہ لوگ نہایت زبردست ہین مجھسے بڑے بڑے زبردست لوگون سے سامنا ہوا مگر کسی کو گھنٹہ بھر لڑنے کی نوبت بھی نہ آئی اسواسطے کہ آپ جانتے ہین مجھ مین زور کس قسم کا ہی مین ایسا ہون کہ دربند اوّل میرے نام پر قائم ہوا ہی اگر دیو ہفت سر بھی آکر مجھسے سامنا کرے تو زیر ہو کر اسیر بلا ہو نہ کہ انسان مگر یہ ایسے تھے کہ دن دن بھر مجھسے لڑے مین اور قابو مین نہ آتے تھے چنانچہ یہ شخص کہ نام اِسکا

رستم ثانی ہو واقع مین کہ ثانی رستم ہی مجھسے اور اس سے تمام دن کشتی رہی اور دو پہر رات آگئی اُس پر بھی یہ حالت تھی کہ اگر مین اسکو دس قدم ریل لیجاتا تھا تو یہ بھی مجھے اُسیقدر ریل لیجاتا تھا کسی طرح کم نہ پڑتا تھا اگر اسکا پاٹون مُوشتخانہ مین جاکر نہ ٹوٹتا تو اب بھی یہ اسیر نہ ہوتا غرضکہ جب یہ سب ایک جگہ جمع ہوے تو اِنکو اپنی اسیری کا ایسا صدمہ ہوا کہ ہتھکڑیون بیڑیون سے سر ٹکراتے تھے یہ سُنکر فغفور بن قیصر اپنے دنگل پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور بادشاہ سے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ حضور شان شاہی و شہریاری یہ ہے کہ جو شخص جس عزت کا ہو اُس سے اُسی طرح پیش آنا چاہیئے لہذا یہ لوگ نہایت عالی خاندان ہین اور زبردستان روزگار سے ہین انکو عزت کے ساتھ بٹھائیے دنگل کرسیان وغیرہ طلب فرمائیے اِس واسطے کہ اِس اسیری کا اِن کی اعتبار نہین ہی اکثر یہ لوگ گرفتار بلا ہوے ہین مگر پھر رہا ہو گئے ہین کیا معلوم انجام کیا ہو اگر انھون نے رہائی پائی تو یہ سمجھ لیجیئے کہ بغیر طلسم کو برباد کیئے ہوے نہ چھوڑینگے بس جیسی عزت آپ اِسوقت انکی کرینگے ویسی عزت یہ آپ کی کرینگے بادشاہ کو یہ راے پسند آئی اور دنگل بچھوا کر بیٹھنے کا حکم دیا لیکن سہراب ثانی وغیرہ نے کہا کہ اب ہمارے قتل کا حکم دو کہ ہمین زندہ رہنا منظور نہین ہے ذلیل ہو کر جینے سے مرنا بہتر ہی یہ سُنکر بادشاہ طلسم تو خاموش ہو رہا لیکن فغفور بن قیصر نے کہا کہ آپ لوگ جیسے ہین ایک عالم جانتا ہی مگر اِس نقابدار سے اگر صاحبقران اوّل بھی لڑتے تو اسیر ہوتے اِسکی قوت اصلی نہین ہی یہ دراصل ایک معمولی آدمی ہی مگر حکیم طرطوس نے اِسکو دواؤن سے رستم وقت و اسفندیار زمانہ بنا دیا ہی کہ نہ حربہ اِسکا کچھ کرسکتا ہی نہ زور کام آتا ہی آپ اپنی اسیری کا رنج نہ کرین اگر شاید وہ وقت آگیا کہ آپ رہا ہوے تو میرے آپ کے مقابلہ ہوگا اور لطف اُٹھیگا لیکن قیصر شاہ ان لوگون کی حالت دیکھکر نہایت پریشان ہوا اور رسوماق جادو سے کہا کہ تم اِن قیدیون کو لیکر خدمت حزنس جادو مین جاؤ اور اُن سے کہو کہ تین روز مین یہ اسیر ہوے ہین اب آپ کی خدمت مین حسب قاعدہ روانہ کیے جاتے ہین سوماق جادو مع نامۂ قیصر شاہ جانب طلسم روانہ ہوا جسوقت سب مرحلے طے کیے پایۂ تخت مین پہونچا قیدیون کو سامنے بادشاہ کے پیش کیا حزنس جادو کی نظر جو ان قیدیون پر پڑی کہا تم کس غرض سے آئے تھے سہراب ثانی نے کہا کہ تجھے اس سے کیا کہ کیون آئے تھے اب تو اسیر ہین جو تیرا جی چاہے وہ کر حزنس جادو نے کہا کہ تم اپنا مطلب بیان کرو اگر قابل پذیرا ہوگا تو مین تمکو رہا کر دونگا اور حکیم طرطوس بیابانی سے اطلاع نہ کرونگا سہراب ثانی نے کہا کہ ہمکو رہائی اپنی منظور نہین اسواسطے کہ ہم تو اسے رہائی ارقم بن صندل آئے تھے مگر تقدیر نے ہمین بھی پھنسایا اب ہم کس منھ پر رہائی کی خواہش کرین اور کیا منھ لیکر لشکر مین جائین اِس سے بہتر یہ ہی کہ تو ہم کو قتل کر حزنس جادو بھی اِنکی گفتگو سے نہایت پریشان ہوا اور رسوماق جادو سے کہا کہ تو انکو لیکر خدمت حکیم طرطوس بیابانی مین جا ۱۲۱

اور اُنسے کہو کہ آپ اِن کی حیات و ممات کے مالک ہین یہ قیدی اِس لائق نہین ہین کہ طلسم مین قید رکھے جایئن کیونکہ طلسم کا قاعدہ چالیس روز بعد قتل کرنے کا ہی اور یہ ابھی سے خود کشی پر آمادہ ہین لہذا آپ جو مناسب جانین وہ کرین یہ سُنکر سوماق جادو خدمت حکیم طرطوس بیابانی مین روانہ ہوا اور جا کر عرض کی کہ یہ قیدی حاضر ہین اور پیام بادشاہ کا بیان کیا حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ ابھی انمین ایک کی کمی ہی ابھی قتل اِنکا درست نہین اِسواسطے کہ اگر اِن مین سے کوئی بھی بچ جائیگا تو طلسم مین قیامت برپا کریگا اور اب زمانہ نازک آگیا ہی طلسم کی عمر اخیر ہو چکی ہی لہذا بادشاہ سے کہنا کہ ابھی قتل انکا تو کسی طرح درست نہین ہی نہ طلسم کے اندر انکا قید رکھنا اچھا ہی ایسا نہ ہو کہ یہین سے کوئی فساد پیدا ہو جاے تو اور دقت ہو گی انکو قلعۂ عجائب مین بھیجد و اسواسطے کہ وہ قلعہ بھی اِسی طلسم مین داخل کر لیا گیا ہی اور چو ر دروازہ کا محافظ بھی وہان عجائب شاہ ترک اِنکو بحفاظت رکھیگا اُنسے لکھد ینا کہ دو چار روز اِنکو اسیر رکھکر قتل کر ڈالنا کیا عجب ہی کہ اِس اثنا مین جو شخص کہ باقی ہی وہ بھی آکر اسیر ہو تا کہ یہ سب ایک وقت مین قتل ہو جایئن اور کوئی باقی نہ رہے سوماق جادو پھر اِن قیدیون کو لیکر خدمت خرس جادو مین آیا اُسوقت خرس جادو اور اخرس جادو دونون بھائی بادشاہ طلسم کے موجود تھے اِنھون نے کہا کہ یہ کیسے قیدی ہین کہ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر بھیجے جاتے ہین خرس شاہ نے کہا کہ یہی زمانہ اسیری فتاح طلسم کا ہی اور یہ لوگ نہایت زبردست و بہادر ہین لہذا اِن پر شبہہ طلسم کشا کا ہوتا ہی کہ مبادا اِنمین سے کوئی طلسم کشا ہو اتو کوئی فساد نہ پیدا ہو اور خون طلسم کشا کا زمین طلسم پر گرنا اچھا نہین ہوتا یہ سُنکر اخرس و خرس پہلے تو خاموش رہے بعد اسکے تحفظ مدارج داب شاہی بادشاہ سے کہا کہ اب آج سے ہم حاضری حضور سے معاف فرماے جایئن کیونکہ یہ زمانہ ہوشیاری کا ہی اور غفلت کا نہین ہی خرس جادو نے اِنکو اجازت دی یہ دونون تو اپنے اپنے در بندون کی جانب روانہ ہوے بادشاہ نے اور اسیران طلسم کو طلب کیا کہ سب قریب بیس بایئس کے تھے سب کو اُنکے ساتھ کر کے سوماق جادو کو ساتھ کر کے جانب قلعۂ عجائب روانہ کیا اور ایک نامہ بنام عجائب ترک تحریر کر دیا مضمون نامہ کا یہ تھا کہ ای عجائب شاہ یہ زمانہ نہایت ہوشیاری کا ہی کہ عمر طلسم کی اخیر ہو چکی ہی ہر وقت خوف آمد طلسم کشا کا لگا ہوا ہی حتّے کہ ان قیدیون پر بھی شبہہ ہی کہ شاید انمین سے کوئی فتاح طلسم نہ ہو لہذا تمکو چاہیے کہ اِنھین بحفاظت رکھنا جسوقت ایک قیدی زائد ہو جاے بلا تامل سب کو قتل کر ڈالنا کیونکہ بیان حکیم طرطوس بیابانی کا یہ ہی کہ تعداد مین ابھی ایک قیدی کم ہی یہ کل اُنتیس قیدی ہین کبھی اسقدر قیدی ایک وقت مین جمع نہین ہونے پاے جسوقت تیس قیدی ایک وقت مین جمع ہو جایئن تو اُنکو قتل کر ڈالنا چاہیئے

مگر اُنمین سے کوئی نہ کوئی فتاح طلسم ضرور ہی سوماق جادو یہ نامہ لیکر مع اسیران طلسم جانب قلعہ عجائب روانہ ہوا جسوقت دروازہ طلسم سے باہر آیا خبر عجائب ترک کو ہوئی کہ بادشاہ طلسم نے اسیران طلسم کو بھیجا ہی اور سوماق قیدیون کو لیے ہوئے داخل قلعہ عجائب ہوا عجائب شاہ نے نامہ بادشاہ کا لیکر پڑھا اور نہایت بے پروائی کے ساتھ سب کو زندان مین بھیجدیا اور آپ اپنے دو سردارون کو ساتھ لیکر تھوڑی فوج سے برائے شکار روانہ ہوا چونکہ یہ دونون سردار عجائب ترک کے نہایت زبردست ہین نام ایک کا المِاق کوہ پیکر اور دوسریکا قلماق کوہ پیکر ہی اور عجائب ترک بھی نہایت زبردست ہی اسکو ازحد غرور ہی اور اپنے سامنے کسی کو موجود نہین جانتا ہی اگر بادشاہ طلسم ساحر نہ ہوتا تو یہ اُسکا مطیع بھی نہ ہوتا الحاصل جسوقت عجائب ترک صحرا مین پہونچا ایک مقام پر خیمہ برپا کیا دونون سردارون کو ساتھ لیکر فکر صید مین جانب صحرا روانہ ہوا جاتے جاتے ایک مقام پر چند آہو نظر پڑے عجائب ترک نے گھوڑا ڈالا ساتھ ہی المِاق کوہ پیکر اور قلماق کوہ پیکر نے بھی گھوڑے دوڑا دیے ہرن کچھ دور تک تو ساتھ ساتھ بھاگے جسوقت صیاد قریب پہونچے تو ہرن علحدہ علحدہ بھاگے اور منتشر ہوگئے اب ایک ایک نے ایک آہو کو اپنا صید قرار دیکر اُسکے پیچھے گھوڑا ڈالا اور جانب صحرا روانہ ہوے المِاق و قلماق نے تھوڑی دور جاکر اپنے اپنے آہوؤن کو صید کیا اور صید لیکر لشکر کی طرف پلٹے مگر عجائب شاہ ترک بہت دور نکل گیا سامنے ایک چشمہ نظر آیا آہو قریب چشمہ کے پہونچکر جھجکا اور گھبراکر دوسری طرف بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ چوکڑی بھولا اُچکنے لگا عجائب ترک نے تیر مارا کہ آہو کے گلے پر پڑا اور یہ اُچھل کر گرا عجائب ترک گھوڑا دوڑاکر قریب اُس آہو کے آیا چاہتا تھا کہ گھوڑے سے اُترکر ذبح کرون کہ جانب صحرا سے بگولا گرد کا اُٹھا اور آواز زنجیر کان مین آئی عجائب شاہ رُکا کہ دیکھ لینا چاہیے کون آتا ہی جسوقت قریب پہونچکر گرد شق ہوئی دیکھا کہ ایک دیوانہ چلا آتا ہی نظر جو دیوانہ کی آہو پر پڑی پکارا کہ او سرکش غضب کیا تو نے کہ میرے صید کو صید کیا اب تجھے کب چھوڑتا ہون بغیر صید کیے ہوے اصل یہ ہی کہ نام اِس دیوانے کا مردم در خون آشام ہی اِسنے بھی ایک آہو کے پیچھے گھوڑا ڈالا تھا بیشہ اسکا یہان سے قریب ہی آہو تو درّہ کوہ مین چلا گیا یہان پہونچکر اِسے یہ شبہہ ہوا کہ میرے آہو کو اسنے صید کیا ہی عجائب ترک نے کہا کہ او دیوانے یہ تیرا صید نہین ہی مین دور سے اسکے پیچھے آیا ہون اِسنے بہت پریشان کیا ہی یہ دراصل میرا صید ہے دیوانہ نے کہا کہ اچھا یون ہی سہی یہ تیرا صید ہی اور تو میرا صید ہی یہ کہکر عجائب ترک کی طرف بڑھا دیکھا عجائب ترک نے یہ ماننے والا نہین ہی اِسنے بھی تلوار نیام سے کھینچ لی اور جیسے ہی دیوانہ قریب پہونچا دیوانہ مردم در نے ہاتھ کلائی پر ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ عجائب ترک اوندھے مُنھ پامال مرکب پر آرہا دیوانہ نے کمرزنجیر کا بند پکڑ کر قاش زین سے اُٹھالیا اور چاہا کہ چرخ دیکر زمین پہ مارون کہ یکایک ازپردۂ بیابان گرد سے برخواست مگر گرد خفیف یہ معلوم ہوا کہ ایک سوار گھوڑا دوڑاتا چلا آتا ہی دیوانہ مردم در خون آشام نے یہ جانا کہ کوئی طرفدار اِسکا آتا ہی بس اِسنے قہقہ مارا ساتھ ہی آواز کے ہر چہار طرف سے زنجیرون کی کھڑکھڑاہٹ

پیدا ہوئی دیکھا کہ ہزار ہا دیو نے زنجیرین کھڑکاتے چھوچھیان ہاتھون مین لیے دوڑے چلے آتے ہین اُدھر وہ بگولہ
گرد کا شق ہوا اور دیکھا ایک جوان زبردست مرکب پر سوار چلا آتا ہی یہ جوان ایرج دلاور تھے جو تبلاش
لوح طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے تھے نظر جو انکی دیوانہ پر پڑی دیکھا ایک جوان کو ہاتھ پر بلند کیے ہوے
ہی اور وہ شخص فریاد کر رہا ہی ارے کہان ہین میرے اہل لشکر جو مجھے ہاتھ سے اِس ظالم کے بچائین پس یہ
دیکھتے ہی ایرج نوجوان نے آواز دی کہ چھوڑ دے اسے کہ یہ فریاد کر رہا ہی دیوانہ نے کہا کہ او اجل رسیدہ
تو کہان سے آیا اور اسکا کون ہی جو طرفداری کرتا ہی جا چلا جا ورنہ یہی حال تیرا بھی کرونگا ایرج نوجوان نے فرمایا
کہ جو تجھسے ہوسکے کمی نکرنا چھوڑ دے اُسے اور اِدھر آ مجھسے سامنا کر دیوانہ نے عجائب ترک کو تو چھوڑ
دیا اور ایرج نوجوان کی طرف متوجہ ہوا کہا لا ضرب بہادری کی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ دستور ہمارا
پیشدستی نہین ہی پہلے تو وار کر اور حوصلہ اپنا نکال لے یہ سنکر دیوانہ نے چوبدست ماری ایرج نے دستہ
چوب پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا مارا کہ دیوانہ اوندھے منھ یال مرکب پر آ رہا لیکن دیوانہ نے بھی جھکتے جھکتے
گریبان مین ہاتھ ڈالدیا اور چوب ہاتھ سے چھوڑ دی اُدھر ایرج نے کلائی چھوڑ کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالا زور
کشمکش کے ہونے لگے مرکب لنگرون کی تاب نہ لاسکے پھٹے پھٹگئے دونون بہادر مرکبون سے کود کر آمادہ
تلاش ہوے زرہین پارہ پارہ ہوگئین چھڑا کا کشتی کا بندھا داؤ پیچ ہونے لگے وہ بلبل ہین کہ گتھے ہوے ہین
ہمراہیان دیوانہ مردم در نے جو دیکھا کہ حریف بھی زبردست ہی چھوچھیان لیکر دوڑے نظر دیوانہ مردم
در کی پڑی اِسنے اشارہ سے منع کیا کہ خبردار ایسی حرکت نہ کرنا وہ دیو لوٹ گے اب ایرج نوجوان اور
دیوانہ مردم در مین شام تک کشتی رہی ایرج نے خیال کیا کہ دیر بہت ہوئی پس ایک مرتبہ دونون بازو دیوانہ
کے مضبوط پکڑے اور سر سینے سے ملاکر جو زور کیا گیارہ قدم دوڑا لگئے سامنے کو کن دیکر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے
آشنا بزمین ہوے پس یونہی بایان ہاتھ دراز کرکے جو زور کیا زمین سے اُٹھا لیا اور سر پر چرخ دیکر چاہتے
تھے کہ زمین پر مارون جو دیوانہ نے امان مانگی فرمایا بشرط ایمان کہا قبول ہی ایرج نے دیوانہ کو چھوڑ دیا
دیوانہ نے جلدی سے نقاب نوچ لی ایرج نے فرمایا کہ یہ کیا حرکت تھی دیوانہ مردم در نے کہا کہ
مین نے ایک خواب دیکھا تھا اُسکی تصدیق چاہتا تھا بیشک خواب میرا صحیح ہی کیا آپ کا نام ایرج نوجوان ہی
فرمایا ہان مجھے ایرج کہتے ہین اِسنے کہا کہ جلد کلمہ تلقین فرمایئے ایرج نے کہا اب خواب اپنا
جلد بیان کر دیوانہ نے بیان کیا کہ مجھے خواب مین ایک مرد بزرگ نے ہدایت کی تھی کہ تجھے ایک راہبر ملیگا
اور وہ ہدایت دین اسلام کریگا تو مذہب اسلام کو اختیار کرنا کہ انجام تیرا بخیر ہو اور نام اُس شخص کا ایرج
ہوگا مین نے کہا کہ مجھے صورت اُسکی شہریار عالی وقار کی دکھاؤ تجھے یہ سنکر اُن مرد بزرگ نے ایک شخص کو
دکھایا صورت اُنکی میری نظر مین تھی اِسی واسطے مین نے نقاب نوچ لی تھی کہ دیکھون آپ وہی ہین یا اور
کوئی ہین الحمد للہ کہ خواب میرا سچا تھا یہ سنکر ایرج نوجوان بہت خوش ہوے اور کلمہ تلقین فرمایا دیوانہ
از سر صدق مسلمان ہوا اب ایرج نے پوچھا کہ یہ لوگ جو تمہارے ساتھ ہین اِنکے ہاتھون مین کیا شئی ہی
اور میری طرف کس ارادہ سے چلے تھے دیوانہ مردم در نے عرض کی قاعدہ ان لوگون کا یہ ہی کہ
آدمی خون آشامی کے بنا کر پاس رکھتے ہین جسوقت بھوکے ہوتے ہین تو نصف آدمی جسم انسان مین
گڑو کر خون پی لیتے ہین بلکہ کچھ انسان پر موقوف نہین ہی انسان ہو یا حیوان مثل شیر فیل خرس وغیرہ کے

کہ خوراک انکی خون ہی ہے اسی ارادہ سے آپ کی طرف بھی چلے تھے جو مین نے منع کیا یہ سنکر ایرج نوجوان نہایت متعجب ہوے اور فرمایا کہ ان لوگون کو منع کردو کہ اس غذا کو ترک کرین اسلیے کہ خون حرام چیز ہی پینا اسکا مذہب اسلام مین درست نہین ہی یہ سنکر دیوانہ مردم در نے کہا بہت خوب اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ جس شخص کو آئین اسلام اختیار کرنا ہو وہ میرے ساتھ رہے ورنہ جہان مزاج مین آئے چلا جاے سب نے عرض کی کہ ہم آپ کے ساتھ ہین جو مذہب آپ کا وہ ہمارا جو طریقہ آپ اختیار کرینگے اُسکی پابندی ہم بھی واجب جانینگے آپ ہی نے ہم کو اس غذا کی طرف رغبت دلائی تھی اور کہا تھا کہ نہایت قوی غذا ہی اسی سے ہمنے اختیار کیا تھا اور سب غذائین ترک کردی تھین اب آپ منع کرتے ہین ہم بھی اسے ترک کردینگے غرضکہ ان سب نے وہ چھوچھیان اُسی مقام پر پھینکین اور کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے لیکن یہ سب معرکہ جو عجائب ترک نے دیکھا ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آپ اسطرف کس غرض سے تشریف لاے تھے اور کیا ارادہ رکھتے ہین فرمایا کہ پہلے تو اپنا حال بیان کر اُسنے عرض کیا کہ مین بادشاہ شہر عجائب کا ہون براے شکار اسطرف آیا تھا ایک مقام پر چند آہو نظر آئے اُنکے تعاقب مین گھوڑا ڈالا ساتھ والے چھوٹ گئے اور مین یہان تک نکل آیا یہان پہونچکر مین نے آہو کو صید کیا کہ یہ حضرت تشریف لاے اور کہا کہ آہو میرا صید ہی اسی پر انسے تکرار بڑھی کہ میرے انکے مقابلہ ہوا مین انکے ہاتھ سے زیر ہوا لشکر میرا پیچھے ہی یقین ہی کہ لوگ تلاش مین آتے ہون گے یہی ذکر تھا کہ گرد اُڑی اور الماق کوہ پیکر اور قلماق کوہ پیکر اسّی ہزار سوار سے آکر پہونچے اپنے بادشاہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوے اور بادشاہ کے ہمراہ اور بھی دو شخص اور بہت سی فوج دیوانون کی دیکھی بادشاہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین عجائب ترک نے انسے بھی سارا واقعہ بیان کیا اور ایرج نوجوان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس شہریار با اقبال کی بدولت جان بچی اور یہ میرے محسن و رہبر ہین کہ راہ راست تعلیم فرمائی اور پنجہ اجل سے چھڑایا مین نے اطاعت انکی اختیار کی اُن لوگون نے کہا جسکے آپ مطیع ہوے اُسکے ہم مگر یہ اعتقادی بات ہی ہان اگر زور آزمائی ہو جاے تو تسکین ہو جاے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مجھے عذر نہین ہی مین ابھی موجود ہون مگر عجائب شاہ نے اشارہ سے منع کیا اور کہا کہ مین نے خوب سمجھ لیا ہی تم مقابلہ نہین کرسکتے ہو غرضکہ عجائب شاہ ایرج نوجوان کو لیے ہوے لشکر مین اپنے آیا اور بارگاہین استادہ کرائین کہ شام ہو چکی تھی ایرج نوجوان سے عرض کی کہ آج اسی مقام پر قیام فرماتے اور کل شہر مین تشریف لیچلیے گا ایرج نوجوان نے فرمایا مناسب ہے غرض جب بارگاہین برپا ہو گئین خیمے خرگاہین استادہ ہو چکین لشکر نے مقام کیا ایرج نوجوان داخل بارگاہ ہوے صحبت عیش آراستہ ہوئی ساقیان سیمین ساق جام زرنگار اور صراحی مرصع کار لیکر حاضر ہوے اور حکم طائفون کو ہوا کہ آکر مجرا کرین کھانے پکنے لگے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے عجائب شاہ اس سامان کو بالفعل موقوف رکھو کہ مین مبتلاے رنج و الم ہون جسوقت پروردگار عالم اس قید غم سے نجات دیگا اور روز مسرت نمودار ہوگا تو ہم شوق سے شریک جشن ہون گے عجائب شاہ نے عرض کی کہ دشمنون کو کیا غم ہے فرمایا جس غم نے یہانتک پہونچایا وہ یہ ہی کہ میرے دو بیٹے اور ایک پوتا اسیر طلسم طوسیہ ہو گئے ہین نقابدار بادلہ پوش نے اُنکو گرفتار کرکے طلسم مین قید کر دیا ہی مین اُنکے چھڑانے کو نکلا تھا یہانتک کہ

اِس مقام پر پہونچا اور اُسکو اسیر پنجۂ تقدیر دیکھا اگرچہ قبل اسکے میرے تمھارے شناسائی بھی نہ تھی لیکن ہم صاحب دل بھی ہین کسی کو مبتلائے رنج والم دیکھ نہین سکتے یہ سُنکر عجائب شاہ نہایت پریشان ہوا اور دل مین کہا کہ یہ وہی شخص ہی جسکی جانب سے حکیم طرطوس بیابانی کو خوف ہی اگر اِسے گرفتار کرکے خدمت مین حکیم صاحب کی روانہ کرونگا تو یقین ہی کہ مرتبہ میرا زیادہ ہو اور حکیم صاحب کا خوف دفع ہوجاے اور اہل طلسم کی جان خطرہ سے بچے یہ خیال کرکے اُٹھا ایرج نوجوان نے پوچھا کہ کہان جاتے ہو عجائب شاہ نے عرض کی کہ مین نے حکمِ جشن دے دیا تھا اب اُس سامان کے ملتوی کرنے کو جاتا ہون اور محض دعوت کا انتظام کرتا ہون ایرج نوجوان خاموش ہو رہے اور ہر دم در خون آشام سے باتین کرنے لگے اور فرمایا کہ میرے لشکر مین دو ہمجنس تمھارے اور بھی ہین یقین ہی کہ اُنسے ملاقات ہوگی تو تم بہت خوش ہوگے لیکن خداوند کریم اس مرحلہ طلسم سے نجات دے اور فرزند میرے بخیر و خوبی مجھسے ملین تو لطف ہی دیوانہ مردم در کہ رہا ہی کہ بہت خوب مجھے اپنے ہمجنسون سے ملنے کا از حد اشتیاق پیدا ہوا اور حضور کے فرزندون کے دیدار کا بھی شوق ہی خداوند کریم اُن کو قید سے رہائی دے اور آپ کو فتح یاب کرے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین اور عجائب شاہ ترک جو بارگاہ سے باہر آیا اپنے عیار کو طلب کیا جسوقت وہ حاضر ہوا کہا اے مہتر خبیث یہ شخص جسکو مین نہایت اعزاز و اکرام سے لایا ہون یہ دشمن ہی اِسے دوست نہ سمجھنا گرفتاری اسکی جملہ واجبات سے ہی اور یہ اعزاز و اکرام مصلحت سے ہی یون اُسپر قابو پانا نہایت دشوار ہی اِسلیے کہ وہ زبردست ہی اِسے فریب سے اسیر کرنا چاہیے مہتر خبیث نے کہا کہ بہت خوب مین جاکر انتظام کرتا ہون لیکن یہ تو فرمائیے کہ یہ کون ہی عجائب ترک نے کہا یہ وہ شخص ہی کہ جسکے خوف سے تمام طلسم طرطوسیہ مین تہلکہ ہی اور حکیم طرطوس بیابانی اس سے نہایت خوف کرتا ہی نام اِسکا ایرج نوجوان ہی یہ برائے تلاش لوح طلسم طرطوسیہ نکلا ہی الغرض یہ انتظام اسیری کرکے خدمت مین ایرج نوجوان کی حاضر ہوا باتین ہونے لگین عجائب ترک نے کہا حضور مجھے معلوم ہی کہ لوح کس مقام پر رکھی ہی مین آپ کو بتا دونگا اور طلسم کو بآسانی فتح کرا دونگا اور اسیران طلسم بھی میرے قابو مین ہین جسوقت آپ قلعۂ عجائب مین تشریف لیچلینگے تو قیدیون کو دیکھ لیجیے گا جس جس کو چاہیے رہا کر دیجیے گا یہ باتین سُنکر ایرج نوجوان اور بھی خوش ہوے اور فرمایا کہ اے عجائب شاہ اِسوقت میرا جی چاہتا ہی کہ یہانسے زندانخانہ مین جا پہونچون اسواسطے کہ فرزند میرے اسیر ہین اور مین بآرام تمام یہان بیٹھا ہون عجائب شاہ نے عرض کی کہ حضور نہ گھبرائین انشاءاللہ کل اپنے فرزندون سے مل لیجیے گا مین صبح ہوتے ہی کوچ کردونگا اور دو پہر دن چڑھتے چڑھتے قلعہ مین پہونچ جاؤنگا سب قیدی حاضر خدمت کرونگا جس جس کو چاہیے رہا کر دیجیے گا یہ سُنکر ایرج نوجوان کو تسکین ہوئی غرضکہ اُنھین باتون مین پھر رات آگئی وہان مہتر خبیث نے سب انتظام کرلیا کہ بیہوشی آمیز کھانا ایک طرف چُن دیا اور باقی کھانا اچھا تھا بظاہر اُس کھانے کے تکلفات زیادہ تھے جس مین بیہوشی ملی ہوئی تھی جب اس انتظام سے فرصت ہوئی اور دسترخوان چُن گیا تو اِس عیار مکار نے آکر عرض کی کہ دسترخوان چُنا ہوا ہی عجائب شاہ اُٹھا اور سامنے ایرج نوجوان کے آیا نہایت لجاجت کے کلمات زبان پر لایا اور عرض کی نان و نمک نوش فرمائیے اور عزت اِس خاکسار کی بڑھائیے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اِسقدر انکسار کی کیا ضرورت ہی جب مہمان تمھارے ہوے تو عذر کیا ہی اور ابھی تو تم سے بڑی بڑی امیدین ہین عجائب شاہ نے عرض کی کہ مین ناچیز کس قابل ہون اگر اقبال حضور کا یاور رہی تو سب کام آسانی سے سرانجام پا جاینگے غرضکہ ایرج نوجوان اُٹھے اور

عجائب شاہ کے ساتھ ہوے بعد اسکے عجائب شاہ نے مردم درخون آشام سے کہا اور اپنے رفقا کو
لیا یہ سب اُس خیمہ مین آئے جہان دسترخوان چنُا ہوا تھا کھانے الواع واقسام کے موجود تھے مہتر خبیث نے
دسترخوان کی سب حالت عجائب شاہ ترک سے بیان بھی کردی تھی عجائب شاہ ترک نے سمجھ کر ایک ایک کو بٹھایا
جو لوگ اپنے رفقا و ملازمین تھے اُنکو بائین مین جگہہ دی اور ایرج نوجوان و مردم در دیوانہ کو صدر مین بٹھایا
آپ مصروف اہتمام رہا ہر چند ایرج نوجوان نے اصرار کیا مگر عجائب شاہ ترک نے نہ مانا اور عرض کی
کہ اب غلام اُس روز ساتھ کھائیگا جبکہ فرزند بھی آپ کے قید سے رہا ہو کر شریک دسترخوان ہون گے گویا
یہ مُقت مین نے مانی ہی ایرج نوجوان بسبب اپنی سادہ مزاجی کے خاموش ہو رہے الغرض سب نے
کھانا کھایا ہاتھ مُنھ دھونے سے فراغ حاصل کیا اب خیمہ سے نکل بارگاہ کی جانب چلے راستے مین ایرج
نوجوان کو چکر آیا اور لہرا کر گرے گرتے ہی چھینک آئی اور بیہوش ہو گئے دیوانہ مردم در سنبھالنے چلا تھا
کہ یہ بھی بیہوش ہو کر گرا عجائب شاہ ترک نے اپنے سردارون سے کہا کہ باندھ لو ان دونون کو اور بلا کر
آہنگرون کو ہتھکڑیان بیڑیان ڈالدو حسب الحکم آہنگر حاضر ہوے اور ان دونون کو اسیر غل و زنجیر کیا اُدھر
مہتر خبیث نے لشکر دیوانہ مردم در مین بھی بیہوشی آمیز کھانا تقسیم کیا اور اسطرح کہ ایک وقت مین سب نے
کھایا یہ بھی سب کے سب بیہوش ہوے چالیس ہزار دیوانون کو اسیر غل و زنجیر کیا اور اب عجائب شاہ ترک نے
الماق کوہ پیکر و قلماق کو سمجھایا کہ مین اسوقت کا منتظر تھا یہ ایسا نہ تھا جو یون گرفتار یا قتل ہو سکتا اور ان
سب کی قید اپنے ہمراہ لیکر جانب قلعۂ عجائب روانہ ہوا جسوقت داخل قلعہ ہوا ان قیدیون کو بھی داخلِ
زندان کیا وہان سہراب بن رستم ثانی اور رستم ثانی اور شہریار نامدار نے اپنے کو ہلاک کرنے مین
کوئی بات باقی نہ رکھی تھی مگر اجل سے مجبور تھے کہ ابھی انکی قضا نہ تھی جو زندہ بچ گئے رات دن دعاے
مرگ کیا کرتے تھے کہ اِس ذلت و خواری کی زندگی سے تو مر جانا بہتر ہی جسوقت ایرج نوجوان بھی داخل
زندان ہوے تو سہراب ثانی وغیرہ ایرج کو دیکھکر اور بھی غمگین ہوے اور امید رہائی بھی قطع ہو گئی پوچھا کہ
آپ کیون کر اسیر پنجۂ تقدیر ہوے ایرج نوجوان نے ساری سرگذشت بیان کی از ابتدا تا انتہا اور دیوانہ
مردم در سے اُسی حالت مین ملاقات کرائی اور دغا عجائب ترک کی بیان کی اِسی زندان مین ارقم بن
صندل بھی موجود تھا جسوقت اِسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ میری رہائی کو آئے تھے تو اپنے حال زار پر رونے
لگا اور عرض کی کہ مین عجب بدنصیب ہون کہ میرے ستارے کی نحوست تمام سعد ستارون پر غالب ہی آپ
ایسے بااقبال لوگ بھی میری رہائی کی نیت کر کے گرفتار بلا ہوے افسوس صد ہزار افسوس لیکن سہراب ثانی وغیرہ
طریقۂ گرفتاری ایرج نوجوان سنکر شکر خدا بجالاے کہ یہ ہم سب کے بزرگ تھے خدا نے انکو زیر ہونے کی ذلت سے
بچایا اور دوسرے طریقہ سے گرفتار بلا ہوے یہان تو یہ گرفتاران قید غم و الم کی صحبت گرم ہی اسیران کہن نو گرفتارون سے
باتین کر رہے ہین اور وہان عجائب ترک نے ایک نامہ حکیم طرطوس بیابانی کو تحریر کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ جو قیدی
آپنے بھیجے تھے ایک اُنکا اور عزیز گرفتار ہوا ہی کہ نام اُسکا ایرج نوجوان ہی تعداد بھی قیدیون کی پوری ہو گئی اب
کیا حکم ہوتا ہی جسوقت یہ نامہ حکیم طرطوس بیابانی کو پہونچا طرطوس بیابانی اِس نامہ کو دیکھکر نہایت خوش ہوا
جواب لکھدیا کہ اگر مجھے خوف تھا تو اسی کا تھا لہذا اب کوئی خطرہ باقی نہ رہا تم اسے سب سے پہلے قتل کرنا بعد ازان
اور جسقدر قیدی ہون اُنکو بھی قتل کر ڈالنا یہ حکم نامہ حکیم طرطوس بیابانی کا جب عجائب ترک کو ملا اسنے حکم دیا

کہ میدان خونی تیار ہو کل قیدی قتل کیے جائینگے حسب الحکم تیاری میدان خونی کی ہونے لگی چبوترہ ریت کا بنایا گیا جلادان مریخ خصال آکر قیام پذیر ہوئے دوسرے روز صبح کو عجائب ترک مع لشکر گران آکر پہونچا اور التماق دیو پیکر و قلماق دیو پیکر قیدیون کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے جانب میدان خونی چلے بتیس پہلوانان جرار و بہادر آزمایون پیچ زنجیرون سے جکڑے ہوئے گرد بتیس ہزار سوار تلوارین کھینچے ہوئے آن قیدیون مین نہین معلوم کہان کہان کے امیرزادے اور شاہزادہ تھے جو اُس نازنین کی اُلفت مین گرفتار بلا ہوئے تھے جسکا ذکر لقا بدار بادلہ پوش کے ساتھ آچکا ہی غرضکہ جسوقت یہ سب قیدی میدان مین پہونچے دیکھا کہ دارین استادہ ہین جلاد سُرخ کپڑے پہنے ہوئے برابر سے صفین باندھے ننگی تلوارین ہاتون مین گھسیٹے کھڑے ہین ان سب قیدیون کو لاکر چبوترہ پر بٹھایا اور جلاد تلوارین کھینچکر سرون پر کھڑے ہوئے اُسوقت ایرج نوجوان نے حسرت سے جانب گردون دیکھا اور درگاہ رّب پاکذات مین عرض کرنے لگے کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان تو قادر و توانا ہی اگرچہ اسوقت سب سامان موت کے پیش نظر ہین مگر تو نہ چاہے تو کیا مجال ہی کسی کی جو رویان میلا کرسکے
دوہا جاکو راکھے سائیان مار نہ سا کے کوئی ؎ بال نہ بیکا کرسکے جو دو جگ بیری ہوئی ؎ اگر تو نے قضا ہم لوگون کی انکے ہاتھ سے نہین معین کی ہی تو کیا طاقت ہی کہ یہ قتل کرسکین ہر چند اب ہوس جینے کی نہین ہی اسواسطے کہ جتنے ساتھی تھے سب اُٹھ گئے نورالدہر سے ایک لطف چشمک کا تھا اُنکا بھی پتہ نہین کہ کیا ہوئے آیا چلے گئے یا ہماری طرح کہین گرفتار بلا ہین باقی جسقدر لوگ امیر ثانی کے ہمراہ تھے اُنمین سے صرف پچہتر آدمی بچے تھے انکا حال بھی نہین معلوم کہ زندہ ہین یا مرگئے تو مین کیا سمجھکر امید زندگی کرون اور دعاے طول حیات مانگون مگر مرجانا بھی اختیاری فعل نہ تھا ورنہ اس ذلت سے کیون مرتے کہ مٹی بھی خراب ہوگی یہ کفار بعد مرگ خدا جانے میت سے کیا سلوک کرین بہر طور اپنی تو کوئی فکر نہین ہی ہان یہ تمنا ضرور تھی کہ یہ فرزند میرے مجکو دفن کرتے اور مین اُنکو اپنے سامنے دنیا سے جاتے نہ دیکھتا اور جو حسرت انکے دلون مین بھری ہوئی تھی وہ پوری ہوجاتی کس ولولے مین یہ لڑکا بھتیجے سہراب ثانی طلسم چہل چراغ کو فتح کرکے براے مقابلۂ بدیع الملک چلا تھا کہ بزور شمشیر صاحبقرانی لونگا ہر چند کہ ہم لوگ اس بار کو نہین اُٹھا سکتے اسواسطے کہ یہ کام اُن لوگون کا ہی جو متحمل مزاج بھی ہون ہم لوگ سپاہی ہین ہمین بات کی برداشت کہان مگر یہ امر ضرور ناگوار گذرنے کا تھا کہ حمزۂ ثانی نے سراسر ناانصافی کی اور مثل امیر اوّل کے سبکو ایک نظر سے کبھی نہ دیکھا اور بغیر ہمارے مشورہ کے بدیع الملک کو صاحبقران کردیا ہم اہل عالم کی نظر مین ذلیل ہوے کہ شاید یہ لوگ کمزور تھے جو ان مین کوئی صاحبقران نہ ہوا اگر حمزۂ ثانی ہمسے مشورہ کرتے تو ہم خود بدیع الملک کو صاحبقران کرتے مگر اب تو یہ تمنا ہی کہ ایک مقابلہ رستم ثانی اور بدیع الملک سے ہوجاتا کہ اُنھین بھی معلوم ہوتا کہ یہ بھی زور و طاقت جرأت و ہمت مین ہم سے کم نہین ہین پھر اُنکی صاحبقرانی اُنھین کے سپرد کردیتے مگر افسوس کہ دل کی دل ہی مین رہی جاتی ہی یہ فرما کر بحسرت رستم ثانی اور سہراب بن رستم اور شہریار کی طرف دیکھا وہان جلادون نے اذن طلب کیا اور عجائب ترک نے حکم دیا کہ پہلے اسی سرکش کو قتل کرو کہ اسنے ہمارے سامنے اسطرح دیوانہ مردم در کو زیر کیا کہ اسکی قوت و جرأت سے خوف معلوم ہوتا ہی جو قید توڑ ڈالے اور پھر نہ قیامت برپا کرے تو اب اسکی گرفتاری بھی ناممکن ہی یہ سنکر جلادون نے کہا کہ سمجھ کر حکم دیجیے ایسا نہ ہو بعد کو افسوس ہو عجائب ترک نے کہا خوب سمجھ لیا ہی کہ اسکا قتل ہونا ہی بہتر ہی جلادون نے پھر اذن طلب کیا ہنوز تیسرا حکم نہین ملا ہی کہ رستم ثانی نے آواز دی کہ او ملعون پہلے میرے قتل کا حکم دے کہ مین پہلے اسیر ہوا تھا انھین بعد کو قتل کرنا شہریار نامدار نے کہا کہ نہین مین اِنسے پہلے اسیر ہوا تھا پہلے میرا

سرتن سے قلم کرے سہراب بن رستم نے کہا کہ اسیر اول تو مین ہون مجھسے ابتدا کرو بسبب میرے بعد اسیر ہوے ہین جلاد حیران ہی
کہ کسے قتل کرون یہ عجب طرح کے اسیر ہین کہ مرنے پر دم دیتے ہین ہر ایک اپنی موت کی خواہش کر رہا ہی جلاد نے کہا کہ
تم لوگ اپنی اپنی تمنا بیان کرو کہ وقت آخر تمہارا قریب ہی اجل سر پر کھڑی ہی بقول شاعر ؎ اجل لگائے ہوے تاک
ہر کسی پر ہی ؛ بہوش باش کہ عالم رواروی پر ہی ؛ سب نے یہی جواب دیا کہ ہمین سوا موت کے کوئی تمنا نہین ہی لہذا ہم
بیان کرتے ہین کہ ہمین جلد قتل کر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین ان سب سے بڑا ہون پہلے مجھکو قتل کر اور اُن لوگون کی طرف
مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے فرزندو اس امر مین ہٹ نہ کرو وقت آخر اپنے داغ نہ دکھاؤ اس کشمکش مین جلاد کی عقل
چکر مین ہی کہ کسے قتل کرون اور کسے چھوڑون کہ یکایک از پردۂ بیابان گرد ے برخواست مگر گرد ے تیرہ تیرہ
وخیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پلے گرد در زمین پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان خاکی مگر شفق گون نمودار
ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی آخر وہ گرد آندھی کی طرح قریب پہونچکر شق ہوئی دیکھا کہ ایک نقابدار بادلہ
پوش چالیس ہزار سُرخ پوشون سے چلا آتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پرکالۂ آتش زبانین نکالے ہوے چلے آرہے ہین
تمام صحرا سرخ ہوگیا ایرج نوجوان حیرت مین تھے کہ یہ کون شخص ہی اور کسکی کمک کے واسطے آیا ہی لیکن سہراب
ثانی کو گمان ہوا کہ شاید یہ وہی نقابدار بہادر ہی جو مجھے طلسم گنجورہ کے راستہ مین ملا تھا جب مین سوداگر کے ساتھ
گرفتاری شعلہ سحر کو جاتا تھا غرض نقابدار یاقوت پوش نے پہونچتے ہی نعرہ کیا کہ باش اے گروہ کفار خبردار رو
ہوشیار باشید کہ منم نقابدار یاقوت پوش کے گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی اے دغاباز یہ
کیا حرکت تھی کہ دغا سے گرفتار کرکے مردان عالم کو قتل کرتے ہو خبردار اگر ایک قیدی کو بھی قتل کیا تو ایک کو
زندہ نہ چھوڑونگا یہ کہکر دہین سے تلوار کھینچی اور جلادون کی طرف چلے عجائب ترک نے اپنے سردارون سے
کہا کہ روکو اس نقابدار مفلوک روزگار کو کہ بڑے بھے سے چلا آتا ہی ایسا نہ ہو کسی قیدی کو رہا کردے
تو ایک کے دو ہو جائینگے پھر قوت اسکی دونی ہو جائیگی یہ سنتے ہی الماق دیوپیکر لے گرز گران سنگ کو سنبھالا
اور نقابدار یاقوت پوش کی طرف چلا اور آواز دی کہ بس او نقابدار خبردار آگے بڑھنے کا قصد نکرنا ورنہ
ایک ہی ضرب گرز مین ایسا پست کرونگا کہ مانند حباب کے سر اُٹھانا دشوار ہو جائیگا نقابدار نے فرمایا
کہ او ملعون تو مجھے دھمکاتا ہی مین نے ایسے شغالون کی بھپکیان بہت دیکھی ہین تو اپنے تن و توش پر بھولا ہی
یہ موٹے موٹے ہاتھ پاؤن لکڑی کی طرح کاٹ کے ڈالدونگا یہ سنتے ہی الماق کوہ پیکر نے جھپٹ کر گرز مارا
نقابدار یاقوت پوش نے ہاتھ کلۂ گرز مین ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ گرز ہاتھ سے الماق کے نکل گیا اور
الماق دیوپیکر اوندھے منھ پال مرکب پر آرہا نقابدار نے کمر زنجیر کا بند پکڑکر جو زور کیا اتنے بڑے
جوان کو ایک ہی زور مین صدر زین سے اُٹھا کر بلند کیا اور ہاتھ مین بجائے سپر لیکر آگے بڑھے
عجائب ترک کے تو حواس جاتے رہے کہ اتنے بڑے جوان کو یہ اسطرح ہاتھ پر لیے ہوے ہے جسطرح
کوئی سپر کو سنبھالتا ہی اور ایرج نوجوان وغیرہ یہ زور وطاقت نقابدار سرخ پوش کی دیکھکر وجد کرنے
لگے لیکن قلماق دیوپیکر نے جو دیکھا کہ بھائی میرا اسیر ہوا مرکب کو دوڑا کر سامنے نقابدار سُرخ
پوش کے آیا اور تلوار ماری نقابدار نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر الماق دیوپیکر کو قلماق
دیوپیکر پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ کوہ پر کوہ گرا دونون بھائی آپس مین ٹکرا گئے اور پیکر انکے چور چور
ہوگئے تمام ہڈیان جسم کی شکستہ ہوگئین حس وحرکت کی طاقت نہ رہی روحین ان دونون کی گلے ملتی

ہوئی جانب دوزخ روانہ ہوگئین جسم خاک پر تھرّا کر رہ گئے نقابدار یاقوت پوش نے نعرہ کیا اور قیدیون کی طرف چلا اُدھر عجائب ترک نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ دو سردار میرے جو قوت بازو تھے نقابدار کے ہاتھ سے ہلاک ہوے اِسنے لشکر کو آواز دی کہ مار لو اِس نقابدار مفلوک روزگار کو ارے غضب کیا اِسنے کہ پہاڑ کو اُکھاڑ کر پہاڑ پر مارا یہ انسان ہی یا جن ہی یہ سُنتے ہی تمام فوج عجائب ترک کی نقابدار پر ٹوٹ پڑی ہمراہیان نقابدار بھی آپڑے تلوار چلنے لگی سر گرنے لگے بازار موت گرم ہوا اُدھر رستم ثانی نے ایرج نوجوان سے عرض کی کہ حضور شوکت نقابدار بہادر کی ملاحظہ فرمایئے کیا کہون عقل نہین کام کرتی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے فرزند اِسوقت دادا صاحب کی تصویر یعنے عمرو بن حمزۂ ثانی کی شکل آنکھون کے نیچے پھر گئی سوا اُنکے یہ زور دوسرے کو نصیب نہین ہوا یہ فرما کر کہا کہ اب وقت رہائی آگیا قیدین توڑو بڑے شرم کی بات ہی کہ جب کوئی قید کاٹے تو رہا ہون یہ فرما کر ہتھکڑی بیڑی یہ یا علی کہکر جو جھٹکا مارا مانند تار عنکبوت اور رشتۂ خام کے پارہ پارہ کرکے پھینکدیا اُدھر رستم ثانی نے قید توڑی بعد اُسکے شہریار نامدار نے اُسکے بعد سہراب نے اور ہتھکڑیان بیڑیان پکڑ پکڑ کر جلادون پر گرے جسکو ہاتھ مار دیا زمین پر لوٹن کبوتر بنکر رہ گیا گرا اور تھر تھرا کر تمام ہوگیا جو باقی رہ گئے تھے اُنکی قیدین کاٹ دین اب یہ سب مع ارقم بن صندل شاہ وغیرہ شریک جنگ ہوے سوارون کو قتل کر کرکے مرکب و شمشیر پر قبضہ کیا دلوانہ مردم درکی فوج ایک مقام پر مقید تھی جھپٹ کر ایرج نوجوان نے نگہبانون کو مار کر ہٹادیا اور اُن سب کو رہا کر دیا یہ بھی آکر لشکر عجائب ترک پر گرے تلوار چلنے لگی زمین خون سے لال ہوگئی صدائے بگیر و بزن بلند ہوئی اُدھر تو یہ ہنگامہ برپا تھا کہ سر پر سر گر رہے تھے تیرون کی بارش تھی تلوارون کی بجلیان چمک رہی تھین ابر سپرون کا دھوان دھار چھایا ہوا تھا خون کا دریا زمین پر جاری تھا لیکن نقابدار سرخ پوش اُسی دریاے خون کو پیر کر قریب عجائب ترک کے جا پہونچا اور آواز دی کہ باش او دغا باز کہان جائیگا بچکر میرے ہاتھ سے عجائب ترک نے جو دیکھا کہ نقابدار سر پر آپہونچا جھپٹ کر تلوار ماری نقابدار نے کلائی اُسکی پکڑ کر دوسرا ہاتھ کمربند مین ڈال کر قاش زین سے بلند کرلیا اور سر پر چرخ دیکر چاہتے تھے زمین پر مارون کہ اُستخوان اُسکے پارہ پارہ ہوجائین کہ اِسنے آواز الامان بلند کی نقابدار نے فرمایا بشرط ایمان اِسنے عرض کیا قبول ہی فرمایا پھر اُسی طرح تو دغا کریگا اب اعتبار جاتا رہا اِسنے عرض کی کہ جب درحقیقت مین نے فریب کیا تھا لیکن اب بصدق دل عرض کرتا ہون اسواسطے کہ مجھپر حقیقت دین اسلام ظاہر نہ تھی بیشک مذہب آپ لوگونکا برحق ہی جو ایسی ایسی بلاؤن مین پھنسکر مستقل مزاج رہتے ہین اور پھر خداوند کریم بچاتا ہی یہ سُنکر نقابدار بادلہ پوش نے اِسکو پھر زین مرکب پر بٹھادیا اِسنے فوج کو منع کیا اور طبل امان بجوادیا دونون لشکر علٰحدہ ہوے عجائب ترک نقابدار کو مع جملہ اسیران طلسم لیکر داخل قلعہ ہوا اور دونون فوجین باہر قلعہ کے مقیم ہوئین تا کہ لاشین میدان جنگ سے اُٹھائی جائین جسوقت کشتون کو شمار کرکے علٰحدہ کیا تو معلوم ہوا کہ چھ ہزار کافر مارے گئے اور ایک ہزار مسلمان کام آئے اب عجائب ترک نے کلمہ پڑھا اور از صدق مسلمان ہوا اور اپنے رفقا سے کہا کہ جسکو ساتھ میرا دینا ہو وہ اِس مذہب برحق کو اختیار کرے ورنہ شہر سے میرے چلا جائے یہ سُنکر سب نے عرض کی کہ جو مذہب بادشاہ کا وہ ہمارا مذہب ہم آپسے علٰحدہ ہونا پسند نہین کرتے علاوہ اِسکے مذہب اسلام کی برکت بھی ہم پر بخوبی ظاہر ہوگئی

بعد اسکے افسران فوج کو ہدایت دین اسلام کی وہ سب بھی ایمان لائے اور افسران فوج نے تمام لشکر کو مسلمان کیا اب قلعہ عجائب اسلام آباد ہوا اور عجائب ترک نے بڑی دھوم سے دعوت ان لوگون کی کی اور ایرج نوجوان سے قصور اپنا عفو کرایا ایرج نوجوان نے خطا اسکی معاف کی اور فرمایا کہ اے عجائب ترک اگر تو سمجھکر مسلمان نہو تا تو پھر دین تیرا ناقص رہ جاتا نقابدار یاقوت پوش نے جانا چاہا تھا مگر عجائب ترک نے نہایت اصرار کیا اور منت و سماجت کرکے روکا کہ دعوت قبول فرمایئے اور رد دعوت نہ کیجیے کہ باعث میری دلشکنی اور توہین کا ہوگا ایرج نوجوان وغیرہ نے بھی بڑے اصرار سے روکا اب یہ سب کے سب دعوت کھا کر ایک ہی مقام پر بیٹھے اور نقابدار کو ایرج نوجوان و شہریار نامدار و رستم ثانی و سہراب بن رستم نے گھیر لیا کہ مبادا یہ جانیکا قصد کرین تو ہر طرح انکو روکین اور دریافت حال کرین کہ آپ کون صاحب ہین عین گرمی صحبت مین ایرج نوجوان نے پوچھا کہ آپ کہان تشریف رکھتے تھے اور خبر ہماری گرفتاری کی کیونکر دریافت ہوئی نقابدار نے اپنا تمام واقعہ بیان کیا کہ مین گل افشان جادو کی رہائی کے واسطے طلسم شرر افشان مین گیا تھا بعد فتح طلسم کے میرا جی گھبرایا اور مین فوج کو اپنی لیکر جانب صحرا روانہ ہوا راہ مین آپکے لشکر کو ایک صحرا مین مقیم پایا اور آپ لوگون کو نہ دیکھا پوشیدہ طور سے مین نے خبر دریافت کرائی تو معلوم ہوا کہ تین بہادر اسیر طلسم ہوے اور آپ واسطے رہائی کے گئے ہین مین بھی اُسی طرف روانہ ہوا جدھر آپ کو جاتے ہوے اہل لشکر نے دیکھا تھا اور مجھسے بیان کیا تھا یہانتک کہ اس مقام پر پہونچا اور الحمد للہ کہ بروقت پہونچا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اب اپنے نام نامی و اسم گرامی سے بھی آگاہ فرمایئے کہ آپ کون صاحب ہین اتنا تو ہمنے سمجھ لیا کہ آپ ہم ہی لوگون مین سے ہین مگر یہ نہین معلوم کہ بزرگ ہین یا خرد ہین نقابدار نے فرمایا کہ اس امر مین زیادہ اصرار نہ فرمایئے کہ مین ہون کون خردی و بزرگی ظاہر کیے دیتا ہون کہ اسمین میرا بھی فائدہ ہے کہ ہر شخص سے حسب مراتب برتاؤ ظہور مین آئے مین آپ سے سن مین چھوٹا ہون اور رشتہ مین برابر ہون لیکن مجکو بجای رستم ثانی و شہریار نامدار تصور کیجیے ایرج نے رستم ثانی سے اشارہ کیا کہ نقاب نوچ لو رستم ثانی نقابدار کے برابر بیٹھے ہوے تھے اور نقابدار یاقوت پوش ایرج نوجوان کی طرف مخاطب تھے پس رستم ثانی نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر بند نقاب کو جھٹکا مارکر اوپر اُلٹ دیا اور دست بستہ سامنے آکر کھڑے ہوگئے کہ قصور میرا عفو ہو ؎ نازبران کن کہ خریدار تست ٭ یا یون کھیئے ؎ گر مہا سے تو مارا کرد گستاخ ٭ ہوگر یہ سن پہان خاتم کہ ہاتم جیسے ہی نقاب چہرۂ نقابدار سے دور ہوئی یہ معلوم ہوا کہ ابر شفق گون سے مہر تابان نمودار ہوگیا دیکھا ایرج نوجوان نے کہ خط و خال دوسرے عمرو بن حمزہ یونانی کا ہے مگر سن مین رستم ثانی سے بھی کم معلوم ہوتے ہین سہراب بن رستم سے کچھ شاید بڑے ہون بس دوڑ کر ایرج نے گلے سے لگا لیا اور شہریار نامدار و رستم ثانی بھی بغلگیر ہوکے نقابدار نے سہراب بن رستم کو بھی گلے لگایا اور رونے لگے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اے برادر اب اپنے نام نامی سے بھی آگاہ کیجیے نقابدار نے کہا کہ مجکو شہنشاہ صف شکن بن سلطان سعد بن قمر بن حمزۂ یونانی کہتے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ وہ تو صورت سیرت سبھی چیزین گواہی دے رہی ہین کیون نہو آپ کسکے فرزند اور کسکے پوتے ہین ہمیشہ سے آپ کے بزرگون کے احسان ہمارے بزرگون پر چلے آتے ہین آپکے والد ماجد نے ہمارے دادا صاحب یعنے علم شاہ نوجوان کا کیسا کیسا ساتھ دیا ہے یہانتک کہ ملک فرنگستان کے فتح کرنے مین بھی شریک تھے اور کیسے کیسے زبردستون کو زیر کیا ہے اور ہمیشہ ہم لوگون کے طرفدار رہے اور والد ماجد یعنی شاہزادہ خاور سیاہ لعل خفتان خونریز خاوری یعنے ملک قاسم جب ملک سنجان مین داخل ہوے ہین اور بدیع الزمان بھی بلخ گوہر ملک مین موجود تھے تو ایک پہلوان زبردست کو بدیع الزمان نے زیر کیا تھا اور ایک کو قاسم نے اور آزمائش باہمی

ہوتی تھی تو کہ ورقا نے زنجیرہ خوار بدیع الزمان کی طرف سے براے مقابلہ ملک قاسم
آیا تھا اور موت بن ساریق براے مقابلہ بدیع الزمان گیا تھا تو والد ماجد کے
طرفدار آپکے دادا صاحب سے اور راہ مین ورقا نے زنجیرہ خوار کو روک کر بہت کچھ
ڈرا دھمکا دیا تھا اور ہمارے دادا صاحب یعنی شاہزادہ علمشاہ نوجوان اپنے بھائی
بدیع الزمان کے طرفدار تھے اور موت بن ساریق کو ڈرا دیا تھا کہ بدیع الزمان
بہت زبردست ہی خلاصہ یہ کہ آپ لوگون کے بار احسان نے ہمیشہ سے ہماری گردن نیچی کر رکھی
ہی یہ باتین سنکر نقابدار یاقوت پوش کا دل بھر آیا اور کہا کہ اب اس ذکر کو جانے دیجیے
جو باتین اُن بزرگون کی تھین وہ اُنھین کے دم تک تھین ہملوگ ویسے دل اور زور اور
قوت کہان سے لائین اب تو بھائی ..ئی کا عدو عزیز عزیز کا تشنہ خون ہی غرضکہ دیر تک اسیطرح کی
باتین ہوا کین بعد اسکے نقابدار یاقوت پوش نے بھی ہمراہی ان لوگون کی اختیار کی اور
فرمایا کہ مین آپکے ساتھ ہون چلکر نہ طارق پر بدیع الملک سے مقابلہ کیجیے اور صاحبقرانی
چھین لیجیے غرضکہ اس مقام سے یہ بھی شریک ہوے اور اب پانچ نقابداران سرخ پوش ہوے
عجائب ترک نے عمدہ عمدہ مقامات اپنے شہر کے دکھلائے اور مستند مقامون کی سیر کرائی بعد ازان
راستہ طلسم طرطوسیہ کا پوچھا عجائب ترک نے بیان کیا کہ یہان سے فلان صحرا کی طرف ایک
سنگ گران زمین پر رکھا ہی کہ آپ ایسے پہلوان مگر اُسے ہٹا سکتے ہین اُسی کے نیچے دہنۂ طلسم ہی
لیکن ایک شخص سے اُس پتھر کا ہٹنا دشوار ہی اور یہ چور دروازہ ہی طلسم کا کہ پوشیدہ طور پر
ساکنان طلسم اسطرف سے آتے جاتے رہتے ہین یہ سُنکر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین براے
فتاحی طلسم جاتا ہون آپ لوگ یہین قیام کرین شہنشاہ صف شکن نے کہا کہ میری راے ناقص
مین یون کسی کا جانا درست نہین ہی اول زائچہ سے دریافت کر لیا جاے کہ فتاح طلسم ہی کون
جسکا نام نکلے وہی جاے سب نے اس راے کو پسند کیا اور نجومون کو طلب فرما کر استخراج احکام کا
حکم فرمایا اہل تنجیم نے بارہ برج سات ستارون کو ذہن مین لا کر نظرات سعد و نحس پر غور کیا
تو معلوم ہوا کہ سوا ایرج نوجوان کے جو شخص جائیگا وہ ناکام رہیگا عرض کی کہ حضور کلید
اسم طلسم کی ایرج نوجوان ہین انکے علاوہ جو شخص قصد فتاحی کرے گا وہ گرفتار بلا ہوگا
یہ سُنکر سب خاموش ہو رہے اور ایرج نوجوان اُٹھ کھڑے ہوے اور سب سے ملکر
ایک راہبر کو ساتھ لیکر جانب طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے بعد طے مراحل قریب اُس سنگ
کے پہونچے جسکا پتہ عجائب شاہ ترک نے بتایا تھا ایرج نوجوان نے بسم اللہ کہکر پتھر پر زور
کیا گرفت نہ تھی کہ اُسے بلند کرتے لیکن ایک طرف سے جو زور کیا سو قدم تک پیلتے ہوئے
چلے گئے اور وہان سے پلٹ کر دہنۂ طلسم مین کود پڑے جسوقت پانون ایرج نوجوان کے
زمین سے آشنا ہوے دیکھا کہ ایک صحراے لق و دق ہی کہ کوسون شجر تک معلوم نہین
ہوتا زمین پر گیاہ تک نہین ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان کبھی بوے انسان نہین آئی ہی ایرج نوجوان
حیران ہین کہ کس طرف جاوٗن کچھ دور چلے تھے کہ سامنے ایک عمارت بلند معلوم ہوئی

گرد اُس عمارت کے ایک دیوار کھنچی ہوئی تھی اور دروازہ بلند لگا ہوا تھا ایرج نوجوان اُسی عمارت کی طرف متوجہ ہوئے جاتے جاتے دوپہر دن آگیا بظاہر عمارت قریب معلوم ہوتی تھی لیکن جسوقت رہروی کی تو دوپہر مین قریب اُسکے پہونچے دیکھا کہ دروازہ مانند آغوش معشوقان کے کھلا ہوا ہی اور کوئی نگہبان تک نہین ہی جیسے اندر دروازے کے قدم رکھا ہوائے تند چلی یہ معلوم ہوا کہ پردے کانون کے پھٹ جائینگے بعد کچھ دیر کے ایک دیو مہیب سامنے سے پیدا ہوا اور پکارا کہ او سرکش تو کون ہی جسنے اتنی بڑی جرأت کی کہ داخل طلسم ہوا اور باغ حکیم طرطوس بیابانی تک آپہونچا اب کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہتا ہوا ایرج نوجوان کی طرف چلا ایرج نے تلوار کھینچی دیو نے دیکھا کہ یہ لڑنے پر آمادہ ہی بس ہاتھ مین دیو کے ایک قرنا تھی فوراً اسنے قرنا کو مُنھ سے لگا کر دم دیا یہ معلوم ہوا کہ اسرافیل نے صور پھونکا آواز قرنا گوش گردون کے پار ہوئی تمام صحرا گونج اُٹھا اور ایرج نوجوان بیہوش ہو کر زمین پر گرتے ہی دیو نے ایرج کو اُٹھا لیا اور خدمت حکیم طرطوس بیابانی مین روانہ ہوا جسوقت باغ کو طی کر کے داخل قصر ہوا دیکھا کہ حکیم طرطوس بیٹھا ہوا ہی گرد مجمع شاگردون اور ملازمون کا ہی دیو نے ایرج کو سامنے حکیم کے رکھ دیا اور کہا کہ یہ سرکش دروازۂ باغ تک آپہونچا تھا جو مین نے بیہوش کیا حکیم طرطوس نے دیو سے کہا کہ یہ وہ شخص ہی جسنے صدہا دیوون کو مارا ہی اگر تو قرنا سے کام نہ لیتا تو یہ تجکو قتل کرتا اسی کے خوف سے مین نے یہ قرنا بنا کر تجکو دی تھی کہ ایک زمانہ مین یہ آئیگا اور تجکو قتل کر ڈالے گا اب اسے ہوشیار کر دیو نے اُلٹی قرنا پھونکی کہ ایرج کو ہوش آیا حکیم طرطوس نے گرد ایرج کے ایک لکیر کھینچ دی تھی کہ اس حد سے باہر نہ نکل سکے غرضکہ جب ایرج نوجوان کو ہوش آیا اپنے کو ایک قصر رفیع مین پایا ایک طرف دیو کو کھڑے دیکھا اور تخت پر حکیم کو دیکھا آواز دی کہ جو شخص خدائے کریم کو برحق جانے اور اُسے وحدہ لاشریک مانے اُسپر میرا اسلام پہونچے حکیم طرطوس نے کہا کہ ہان اجل مین بیٹھا ہوا ہی مگر ابھی تک خیالات وہی ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ او ملعون ہر وقت مین کلمۂ حق زبان پر جاری رکھنا چاہیے تیری کیا حقیقت ہی ہمنے بڑے بڑے ساحرون اور پہلوانون کے سامنے ایسی ہی گفتگو کی ہی حکیم طرطوس بیابانی نے کہا خیر نام اپنا بیان کر کہ تو کون ہی جو موت سے نہین ڈرتا ایرج نوجوان نے نام اپنا ظاہر کیا اور فرمایا کہ موت سے ڈرنا بیکار ہی جو وقت اُسکا معین ہی وہ کسیطرح ٹل نہین سکتا شعر موت کو دور نہ سمجھے وہ بشر عاقل ہی + قبر مین سونا ہی تکیہ مین کفن پاس رہے + اگر ہزار برس کی زندگی ہوئی تو بھی ایک دن مرنا ہی کہان گئے وہ لوگ جنھون نے دعوی خداوندی کے کیے تھے اور ایک عالم کو مطیع اپنا کر کے گمراہ کیا اور خود بھی گمراہ ہوئے عاقبت کے واسطے جہنم مول لیا یہ سنکر حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تو چرب زبان بھی بہت ہی اس سے کچھ فائدہ نہوگا مین سمجھ گیا کہ فتاح طلسم تو ہی ہی مجھے بغیر قتل کیے

ہم

ہوے نہ ہونگا یہ کہکر دیو سے کہا کہ جلد اسے قتل کر کہ ایک پل زندہ رکھنا اسکا درست
نہین ہی یہ وہ شخص ہی جسکے خوف نے راتون کی نیند اڑا دی تھی دیو بارادۂ قتل بڑھا تھا
کہ ایرج نوجوان تلوار کھینچ دیو کی طرف چلے لیکن جیسے ہی اُس گنڈے کو ناگھا بیہوش ہوکر
گرے دیو چلا کہ قتل کرے ناگہان یکایک سامنے سے دختر حکیم طرطوس نمودار ہوئی اور کہا
کہ کیا طلسم کشا آگیا حکیم طرطوس نے جواب دیا کہ ہان کہا لاؤ اسے مین قتل کرون کہ
اسکی دہشت نے میرے آرام مین فرق ڈالا یعنی طلسم سے نکلنا چھوڑا سیر و تفریح چھوٹی
اکیلے گھر مین پڑے پڑے جنون ہوگیا حکیم طرطوس بیابانی نے کہا کہ یہ تمہارے
ہاتھ سے قتل نہوگا مین نے اسکی موت اسی دیو کے ہاتھ سے معین کی ہی دختر حکیم نے
کہا کہ کیا یہ دیو ساحر ہی جواب دیا کہ ساحر تو نہین ہی مگر اسے حربہ مین نے تیار کر دیا ہی سوا
اُس حربہ کے اسکا دوسرے حربہ سے ہلاک کرنا اچھا نہین ہی تم تامل کرو دختر حکیم نے
دیو کو منع کیا کہ ابھی اسے قتل نکرا اور اپنے باپ کے قریب آئی حکیم طرطوس نے کہا
کہ تو ہمارے حکم کو منسوخ کرتی ہی اور قتل طلسم کشا مین دیر کرتی ہی تونے ادب و لحاظ
سب ترک کر دیا دختر حکیم نے قریب پہونچکر آواز دی کہ پہلے اپنی جورو بیٹی کی تو خبر لے
بڑا حکیم بنا ہی اور طلسم کشا کو قتل کرنے چلا ہی ارے جسکی قضا نہو اُسے کوئی ہلاک کرسکتا ہی
یا جسکی موت آگئی ہو تو اُسے کوئی روک بھی سکتا ہی حکیم طرطوس بیابانی حیران ہی کہ
آج یہ کیسی باتین کر رہی ہی اور تو کبھی یہ اسطرح کی سخت کلامی اور آنکھ مین آنکھ ڈالکر
بات نکرتی تھی پوچھا ای دختر سبب غصہ کا کیا ہی مجھسے تو کس بات پر ناراض ہی یہ سنکر
دختر حکیم نے حکیم طرطوس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ تو بغیر سزا پاے نہ مانے گا
اور اپنے ارادہ سے باز نرہے گا تھپڑ کھاتے ہی حکیم چکر کھاکر زمین پر گرا اور بیہوش ہوگیا
اور لوگ حیران ہین کہ باپ بیٹیون کی لڑائی مین کون دخل دے یہ دونون پھر ایک
ہوجاینگے اور ہم جسکی مخالفت کرینگے وہ ہمیشہ کے واسطے عدو اور باغی ہوجایگا لیکن
دیو نے قرنا سنبھالی اور پکارا کہ بس الگ رہیے گا اب قریب حکیم صاحب کے قصد جانیکا
نہ کیجیے گا ورنہ پھر ہمین دست اندازی کرنا پڑے گی کوئی بھی باپ کے ساتھ ایسی بے ادبی
کرتا ہی یہ سنکر دختر حکیم طرطوس بیابانی دیو کی طرف پلٹی اور کاندھے سے غلیل
اُتار کر آواز دی کہ او ملعون کچھ تیری شامتین تو نہین آئی ہین باپ کیسا اور بیٹی
کیسی مین تیرا باپ ہون سے ہوشیار ہوجا دیو نے کہا تو کون آواز دی کہ منم مہتر
سیارۂ تالث یہ کہکر جو غلہ مارا تو دیو کے بانسے پر پڑا غلہ کے تو ہزار ٹکڑے ہوگئے
اور بقۂ بیہوشی جو اُڑا دیو چیخ مار کر زمین پر گرا اُدھر رفقاے حکیم طرطوس نے جو یہ
معرکہ دیکھا اُٹھکر بھاگے کہ یہ کون بلا آگئی سیارۂ تالث نے بھاگتے وقت
ایک قمقمہ اُنکی پشت پر مارا کہ وہ ٹوٹ گیا اور بقۂ بیہوشی اُڑا یہ بھی تھرتھرا کر گرے
اب سیارۂ تالث جلدی سے قریب حکیم طرطوس بیابانی کے آیا اور حکیم کو

تو دمین اُٹھاکر اسی کے ہاتھ سے وہ لکیر مٹا دی جسمین ایرج نوجوان قید ہوئے تھے
اور اسے پھاندکر بیہوش ہوگئے تھے سیارۂ ثالث سمجھ گیا تھا کہ جبتک یہ لکیر
اسی کے ہاتھ سے نہ مٹے گی اُسوقت تک ایرج کا ہوشیار ہونا دشوار ہی جیسے ہی لکیر مٹی
ایرج نوجوان کو ہوش آیا دیکھا تو حکیم بھی بیہوش پڑا ہی اور دیو بھی اور تمام
شاگردان ورفقاے حکیم طرطوس بھی بیہوش ہین اور دختر حکیم کھڑی ہوئی
ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ای نازنین تونے بڑا احسان کیا کہ میری طرف سے
اپنے باپ کا مقابلہ کیا اور الحمد للہ کہ تو کامیاب ہوئی مجھے رہا کیا اوران سب کو
بیہوش کیا اب یہ بھی بیان کردے کہ یہ احسان کس سبب سے کیا مین تجھے کیا سمجھون
اسیران طلسم مین سے دو میرے فرزند اور ایک پوتا ہی توکسکی محبوبہ مطلوبہ ہی اور یہ تو
ظاہر ہی کہ میرا سن اب قابل رغبت نہین رہا یہ سُنکر دختر حکیم ہنسی اور دست بستہ
عرض کی کہ ای شہریار کیا کچھ اور ارادہ بھی ہی مین ہون غلام آپکا سیارۂ ثالث
یہ سنکر فرمایا کہ ارے تو یہان کہان سیارہ نے عرض کی کہ جسوقت سب اسیر بلا ہوے
یعنی تینون فرزند دلبند آپکے نقابدار بادلہ پوش کے ہاتھ سے زیر ہوگئے
تو مین پریشان تھا کہ یہ کیا معاملہ ہی یہ ایسے لوگ نہین ہین کہ انکو کوئی بھی اسیر کرسکے
اور جب یہ سب زیر ہوگئے تو آپکی طرف سے بھی ناامیدی ہوئی کہ اب آپ بھی
گرفتار بلا ہوجائینگے لہذا لشکر مین رہنے سے تو کوئی فائدہ نہ تھا مین حقیقت حال
دریافت کرنیکی غرض سے نکلا کہ دریافت حال کرکے کوئی صورت رہائی کی پیدا
کرون یہانتک کہ اُس صحرا مین پہونچا جہان ایک پتھر رکھا ہوا ہی مجھے شک ہوا کہ
یہ پتھر اسرار سے خالی نہین ہی ایک درخت کے نیچے بیٹھکر سوچنے لگا کہ اتنے مین پتھر
ہٹا اور دختر حکیم طرطوس نکلی اور جانب صحرا روانہ ہوگئی ایک کنیز اُسکی اُس
پتھر پر بیٹھ گئی اور چند کنیزین ساتھ اُسکے سیر صحرا کو روانہ ہوگئین مین نے صورت
اپنی ایک برہمن کی بنائی اور پوتھی بغل مین دباکر قریب اُس کنیز کے آیا جسے
دختر حکیم طرطوس دہنۂ طلسم پر چھوڑ گئی تھی اس کنیز نے جو مجھے دیکھا کہا مہاراج ہمارے
بھی دن دیکھدو کہ کیسے ہین اُس سے مین نے انکار کیا اُسنے سبب پوچھا مین نے کہا کہ
میرا مطلب نکال دے تو مین تیرا کام کردون اُسنے کہا تمھارا کیا مطلب ہی مین نے کہا
کہ اس نقب کے اندر کیا ہی جہان سے تم آئی ہو اور یہ کون نازنین ہی جسکی تم ملازم ہو
اُسنے سارا حال طلسم طرطوسیہ کا مجھ سے بیان کیا اور نازنین کو کہا کہ یہ دختر بانی طلسم
کی ہی نام اسکا بت سنگین دل ہی جسوقت مین حال طلسم دریافت کرچکا تو مین نے
پوتھی کھولکر کچھ سٹر پٹر بتانا شروع کیا اتنی دیر تک بتایا کیا کہ بت سنگین دل
سیر کرکے پلٹ آئی اور مجکو دیکھکر کہا کہ مہراج ہمارے ستارے بھی دیکھدو مین نے
اُسکا زائچہ بھی کیا اور بچار کرکے دن سخت بتائے اور کہا کہ اُتارا اسکا میرے پاس ہی

اگر کہو تو ابھی ہو جائے اُسنے کہا اس سے بہتر کیا ہے بس مین نے ایک مٹھی بیہوشی لیکر سر سے پاؤن تک اسطرح اُتاری کہ اثر اُسکا دماغ تک پہونچ گیا اور وہی مٹھی خاک بیہوشی کی سب کنیزون پر کھینچ ماری کہ ملکہ کی بلا تمہاری جان کو لگے بقۂ بیہوشی کے اڑنے سے وہ سب بیہوش ہو گئین بس مین نے جلدی سے ملکہ کو اُٹھا کر ایک پتھر کے نیچے مارکر دبا دیا اور خود ملکہ کی صورت بنکر اُن کنیزون مین شامل ہو گیا سب کو ہوشیار کیا اور کہا جلدی بھاگو وہ برہمن نہ تھا کوئی بلا تھی کہ ہم سب کو بیہوش کر کے غائب ہو گیا آجکل زمانہ پُرآشوب ہے دن ہلوگون کے سخت ہین ایسا نہو کوئی افتاد پڑے لہذا آیندہ سے سیر موقوف کرو اور اب طلسم کے باہر آنا مناسب نہین ہے اور یہ امر والد ماجد کے بھی خلاف گذرے گا کیونکہ وہ اکثر منع کیا کرتے ہین یہ سُنکر وہ کنیزین حیران ہو گئین اور سبکو لیے ہوے داخل طلسم ہوا اور صورت بت سنگین دل کی بنا ہوا اسی مقام پر قیام پذیر ہوا کہ جو گرفتار ہوگا وہ یہین آئیگا اسوقت دیکھا جائیگا چنانچہ مجکو آپکے اسیر ہونیکی خبر معلوم ہوئی مین یہان آیا اور حضور کو رہا کیا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ دختر حکیم طرطوس کو ہدایت دین بھی کر لی تھی یا یون ہی مار ڈالا سیارۂ ثالث نے عرض کی کہ حضور چہرہ اُسکا سیاہ تھا اور باتین اُسکی بتا رہی تھین کہ وہ دشمن خدا و رسول تھی بات بات مین اہل اسلام کو بُرا بھلا کہتی تھی اور نشان پروردگار عالم مین کلمات کفر منہ سے نکالتی تھی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ مسلمان نہو گی ورنہ مین قتل نکرتا اب ایرج نوجوان نے سیارۂ ثالث کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ تو نے بڑا کام کیا اب اس دیو کو تو مین قتل کیے ڈالتا ہون اور تو اس حکیم کو قتل نکر بلکہ زبان پر تکلہ دیکر اسے ہوشیار کر یہ فرما کر تیغۂ آبدار کا وار کیا کہ دیو کے دو ٹکڑے ہوے اور حکیم طرطوس بیابانی کو ہوشیار کیا آنکھ جو حکیم طرطوس کی کھلی اپنے کو عجیب حال پُرملال مین دیکھا کہ زبان پر تکلہ سوزن ہے ہاتھ بندھے ہوے ہین دختر تلوار کھینچے سر پر کھڑی ہے دیو قتل کیا ہوا سامنے پڑا ہے ایرج نوجوان سامنے کھڑے ہوے ہین حکیم طرطوس بیابانی حیران تھا کہ یہ کیا معرکہ ہے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ہوشیار ہوا اور دیکھ قدرت خدا کو کہ چشم زدن مین کیا سے کیا ہو گیا یا مین تیرے سامنے اسیر بلا تھا یا اب تو میرے سامنے گرفتار بلا ہے حکیم طرطوس نے دختر کی طرف چشم حسرت سے دیکھا اور کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان پر تکلہ ہونے کی وجہ سے کچھ کہہ نسکا ایرج نوجوان نے فرمایا عیار سے کہ قلم دوات اور کاغذ اُسکے سامنے رکھدو اور قریب اُسکے کھڑے رہو اور اس سے کہو کہ پتہ لوح طلسمی کا بتا ورنہ اتنے کوڑے مارونگا کہ کھال کھینچ کے ڈالدونگا اور حکیم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ تیری دختر نہین ہے بلکہ میرا عیار ہے اور فرمایا عیار سے کہ صورت اصلی اپنی ظاہر کر عیار نے رنگ و روغن عیاری چھُڑا کر صورت اپنی دکھائی اور قلم دوات سامنے حکیم طرطوس بیابانی کے لاکر رکھا حکیم نے لکھنے سے انکار کیا اور گردن ہلائی سیارۂ ثالث نے کوڑے مارنا شروع کیا

اتنے کوڑے مارے کہ حکیم طرطوس کو بجواس کر دیا ایرج نے اشارہ سے منع کیا کہ ایسا نہو یہ ہلاک ہو جاے ابھی اس سے پتہ دریافت کرنا ہی غرضکہ مجبور ہو کر حکیم طرطوس نے تحریر کیا کہ لوح بیابان مرگ مین ہی حاکم وہان کا وتارین مرگ جادو ہی تا وقتیکہ وہ نہ مارا جائیگا اسوقت تک لوح دستیاب نہوگی ایرج نوجوان نے اُس تحریر کو پڑھا اور سیارۂ ثالث سے کہا کہ اسکو قفس آہنی مین بند کروا در قفس اسکے قصر مین لٹکا دو بعد اُسکے سیارۂ ثالث کو بھیجکر شہنشاہ صف شکن وسہراب و رستم وغیرہ سبکو بلا لیا اور ان سب سے کہا کہ اب آپ لوگ اسی مقام پر قیام کرین اور مین تلاش لوح مین جانب بیابان مرگ جاتا ہون اگر لوح دستیاب ہوئی فہو المراد ورنہ جو مرضی خدا ہوگی وہ ظاہر ہوگا یہ سب نہایت خوش ہوے اور ایرج نوجوان ان سب سے رخصت ہو کر جانب بیابان مرگ روانہ ہوگئے جاتے جاتے قریب شام ایک صحراے پُر بہار مین پہونچے کہ وہان جابجا منہدم عمارتون کے نشانات موجود تھے جس سے یہ پایا جاتا تھا کہ یہ صحرا کسی زمانہ مین گلشن تھا اور یہان کسی کا مسکن تھا درخت سرسبز وشاداب تھے میوے گوناگون لگے ہوے تھے ایک نہر جاری تھی لیکن تمام صحرا پر عجب طرح کی حسرت برس رہی تھی ہر گل چاک گریبان تھا اور غم و رنج خزان کے باعث پژمردہ ہوا جاتا تھا ہر نخل نخل ماتم کی شکل تھا برگ کف افسوس مل رہے تھے ڈالیان بار غم والم سے جھک گئی تھین نہر باچشم پُر آب حال بربادی گلشن پر رو رہی تھی نرگس چشم انتظار وا کیے ہوے نگران تھی سنبل بال پریشان کیے ہوے ابتری باغ پر افسوس کنان تھا سوسن بصد زبان کلمات رنج و افسوس ظاہر کر رہے تھے باد صبا کی رفتار نبض مریض ناتوان کے مانند تھی ایرج کا دل بھر آیا جی چاہا کہ چیخ مار کر روؤن مگر ضبط سے کام لیا دل تھام لیا لیکن حیران ہی کہ یہ اداسی کس سبب سے ہی اور کون ایسا کمین اس مکان کو ویران کر گیا ہی کہ ہر برگ و بار پر حسرت برس رہی ہی اسی حیرانی و پریشانی مین شام ہوگئی جنگل سائین سائین کرنے لگا پرندے اُڑ اُڑ کر اپنے اپنے آشیانون کی طرف چلے آسمان پر ستارے چمکے مہر جہانتاب نظرون سے پنہان ہوا ایرج نوجوان نے نہر سے وضو کیا نماز مغربین کو ادا کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر وظیفہ پڑھنے لگے اب وہ وقت ہی کہ ماہتاب بھی افق چرخ سے نمودار ہو چکا ہی صحرا مین روشنی پھر پیدا ہوئی ہی درختون کا سایہ عجب بہار دے رہا ہی کوڑیالا کوسون تک اسطرح پھولا ہوا ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی ایک چادر سفید بچھی ہوئی ہی یکایک بالاے درخت ایک جوڑا بلبل کا آکر بیٹھا ایک پھول منہ مین دبا ہوا تھا کبھی یہ اُسیر منقار رکھتا تھا کبھی وہ منہ رکھکر پیار کرتا تھا ایک معشوق سے دو عاشق حسرت دل نکال رہے تھے اور کوئی رشک وحسد نہ تھا ایرج نوجوان ان جانورون کی طرف متوجہ ہوگیا اور دل مین کہنے لگا کہ کیا قدرت ہی باغبان قضا و قدر کی کہ انمین مادہ رشک مطلق نہین ہی اتنے مین مادہ بلبل نے بزبان انسانی اپنے نر سے

کہا یہ کیا بات ہی کہ جب ہم اس درخت پر آ کر بیٹھتے ہین تو از خود رقت طاری ہوتی ہی
دل بھر آتا ہی یہ کہتے ہی آنکھون سے اسکی آنسو جاری ہوے اُدھر نر بھی رونے لگا
یہ دیکھکر ایرج نوجوان کے آنسو بھی جاری ہوگئے اور کان کھڑے ہوے کہ یہ کیا اسرار ہی
نر نے مادہ سے کہا کہ خداوند کریم نے درختون مین سب طرح کی تاثیرین پیدا کی ہین یہ کوئی
تعجب کی بات نہین ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ سچ ہی مگر چند دن پیشتر تو اس درخت مین یہ
تاثیر نہ تھی اور یہ مقام بھی ویران نہ تھا جبتک میرا تیر اسا تھ نہوا تھا مین اکثر اس درخت
پر آکر بیٹھی ہون تو اسوقت مین اسکے برخلاف اثر ظاہر ہوتا تھا تمام زمانے کے
رنج دور ہو جاتے تھے غم غلط ہو جاتے تھے اب اسکے خلاف پاتی ہون نر نے
بیان کیا کہ دنیا مین ہمیشہ انقلاب ہوا کرتے ہین آج یہ چمن خزان ہوا کل اُس باغ
مین بہار آگئی بہت سے ہمنفس قید صیاد مین گرفتار ہو گئے کتنون سے جدائی
ہو گئی ان باتون کا پوچھنا ہی کیا یہ تو باغ عالم کے نیرنگ ہی ہین جسطرح یہان کی آبادی
اُجڑ گئی اور ساکن اس مقام کے برباد ہو گئے اُسیطرح تاثیر بھی بدل گئی مادہ نے کہا
کہ تو مجھے بہلا دے نہ دے مین ایسی نادان بھی نہین کہ تیرے بہلانے مین آجاؤن
خداوند عالم نے جو تاثیرین جن چیزون مین خلق کر دی ہین وہ بدل نہین سکتی ہین مثلاً
ہمیشہ آگ کا کام جلا دینا ہی تو آگ پانی کا خواص نہین پیدا کر سکتی درختون کی یہ تاثیر ہی کہ اُنمین
جو پھول پھل لگتے ہین لگینگے یہ ممکن نہین ہی کہ بیلے مین چنبیلی پیدا ہو اور چنبیلی مین بیلا اور
دنیا کے انقلابات ان خواص کو بدل نہین سکتے یہ سُنکر بلبل نر نہایت پریشان ہوا اور تھک کر
یہ جواب دیا کہ تجھے قدرت خدا مین دخل ہی اگر اُسکی یہی مصلحت ہو کہ جو اس درخت پر بیٹھے
اُسپر رنج و غم طاری ہو مادہ نے کہا کہ جو قاعدے انتظام دنیا کے بندھے ہوے ہین اُنمین
فرق نہین پڑ سکتا ہی سو عورت کے مرد کے یہان لڑکا نہین پیدا ہو سکتا مر کر کوئی زندہ
نہین ہو سکتا اگرچہ خداوند کریم کو سب طرح کا اختیار ہی مگر عادت کے خلاف ضرور یہ ہی
یہ سُنکر نر نے کہا کہ دیکھ زیادہ ہٹ نکر کہ نتیجہ اسکا خراب ہی مادہ نے جواب دیا کہ اگر ہٹ میری
رکھنا منظور نہین ہی تو میرے پاس سے ہٹ کے بیٹھ آج سے میرے تیرے ترک یہ سُنکر
نر پریشان ہوا کہا تو بڑی ضدن ہی خیر سُن مجھسے مین جانتا ہون کہ اسوقت تیرا جی گھبرا رہا ہی
مین ایسی باتین کرتا ہون کہ تیرا دل بہلا جاتا ہی تو نہایت خوش ہو گی جب آشیانہ میرا
بیابان مرگ کے قریب تھا اور سن میرا کم تھا تو تیری مان میرے حال پر نہایت
شفقت کرتی تھی اسلیے کہ مان باپ کو میرے صیاد پکڑ لے گیا تھا مجھے تیری مان نے مثل
فرزندون کے پالا اور تیرے ساتھ شادی کر دی یہ سُنکر مادہ نے تین چار ٹھونگین مارین
کہا موئے ہی کاٹے مین کچھ پوچھتی ہون تو کچھ بیان کرتا ہی لے مین جاتی ہون کسی اور
گلشن مین آشیانہ بناؤنگی اور اب جو مجھے اس راز سے آگاہ کریگا اُسکے ساتھ شادی
کر کے زندگی بسر کرونگی جب نر مجبور ہوا تو اسنے کہا کہ تیری نادانی دیکھیے کیا کرتی ہی اری

کمبخت اسمین ایک راز ہی جسکے بیان کرنے مین سو طرح کے خطرے ہین روز آرام سے اس مقام پر
آکر بیٹھتے ہین اب تو اس آشیانہ کو بھی چھڑوایا چاہتی ہی اور تباہی مین ڈالا چاہتی ہی
خیر جو تیری مرضی مادہ نے کہا سوے سڑی اس صحراے لق و دق مین کون ہی جو ان باتون
کو سُنے گا مین ہون یا تو اور سُنے گا تو کیا کرے گا آخر کار اسنے ایسا پریشان کیا کہ نر نے اصلی
واقعات بیان کیے وہ یہ تھے کہ اسی مقام پر ایک زمانہ مین آبادی تھی یہ عمارت جو
شکستہ و خراب پڑی ہوئی ہی یہ ایک شاہزادی کا مسکن ہی نام اُسکا ماہ گلابی پوش تھا
مادہ نے کہا کہ وہ کس بادشاہ کی دختر تھی اور شادی اُسکی کہان ہوئی تھی نر نے کہا کہ
تو بات پوچھتی ہی یا بات کی جڑ آخر تمام جھگڑون سے تیرا کیا مطلب ہی وہ جھلا کر بولی
کہ ایسا اونٹ پٹانگ بیان کرنے سے تیرا نہ کہنا بہتر تھا اگر تجھے اسیطرح بیان کرنا
ہی تو بس رہنے دے مین نہین سُنتی اور جاتی ہون یہ کہکر اُڑنے کا قصد کیا تھا کہ
نر نے پانون پر منقار رکھدی اور کہا کہ تو جا نہین اب جسطرح تو چاہتی ہی مین اُسیطرح
بیان کرونگا کہ تجکو ٹوکنے کی گنجایش بھی نرہیگی یہ کہکر اسنے پھر وہی کہانی شروع کی
اور کہا کہ ماہ گلابی پوش بادشاہ طلسم طرطوسیہ کی دختر تھی یہ مقام اُسکا مسکن
تھا کہ فضا اس صحرا کی اُسے نہایت پسند تھی اور شادی اُسکی ابھی نہین ہوئی تھی مادہ
نے کہا کہ صورت اُسکی کیسی تھی کہا ایسی صورت تھی کہ جواب اُسکا نہ تھا چاند اُسکے چہرہ
کے آگے شرماتا تھا کہا اچھا پھر کیا ہوا نر نے بیان کیا کہ وہ ہر روز براے سیر ادھر اُدھر
جایا آیا کرتی تھی ایک روز ملکہ اسطرف سے جاتی تھی اور اُدھر سے سواری ایک
شاہزادے کی آتی تھی نام اُسکا بلقیس بن مخبور دیوپرور تھا وہ شاہزادہ بھی
حُسن بے نظیر رکھتا تھا اور خاندان عالی سے تھا سن اُسکا بھی کم تھا جسوقت نظر ایک کی
دوسرے پر پڑی دونون عاشق ہوے اور باہم ملاقات کرکے ایک نے دوسرے
کا حال دریافت کیا مادہ نے کہا پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ مخبور دیوپرور کون تھا نر نے کہا
کہ مخبور دیوپرور ایک فرزند زبردست حمزۂ صاحبقران اول کا تھا اُسکو دیو
نے پالا تھا اسوجہ سے اُسے دیوپرور کہتے ہین مادہ نے کہا کہ کیا دیو سے اور
حمزہ سے دوستی تھی جو اُسنے مخبور کو پالا دیو تو انسان کو کھا لیتے ہین اُسنے مخبور
کو کیون پالا اور حمزہ نے اپنے فرزند کو کیون دیو کے حوالے کر دیا کوئی غریب
بھی اپنی اولاد کسی کو نہین دے دیتا ہی نہ کہ اتنا بڑا بادشاہ صاحبقران اپنے بیٹے کو
دیو کے حوالے کر دیا اگر اُسکے دل مین بدی ہوتی اور وہ مخبور کو کھا لیتا نر نے
کہا کہ بے وقوف دیو سے دوستی نہ تھی بلکہ دیو حمزہ کا دشمن تھا یہ ترپ کر بولی
کہ تو جھوٹا ہی اگر دیو دشمن ہوتا تو پالتا کیون کھا نہ جاتا نر نے غصہ مین آکر ایک
ٹھونگ ماری اور کہا کہ تو بیچ سے بول اُٹھتی ہی پوری بات نہین کہنے دیتی دیو نے
اس لیے پالا تھا کہ یہ اسکا فرزند ہی تو یہ بھی زبردست ہوگا جب جوان ہوگا تو

مین اسی کو حمزہ سے لڑوا کر حمزہ کو شکست دونگا اُسوقت مین حمزہ بڈھا ہو جائیگا اور یہ جوان
ہوگا اور سبب دشمنی کا یہ تھا کہ حمزہ کے ہاتھ سے ہزارہا سرکشان قاف مارے گئے تھے
دیوون کے دل مین حمزہ کی طرف سے عناد بھرا ہوا تھا مادہ نے کہا کہ جب یہ معلوم تھا
کہ دیو دشمن ہی تو مخبور کو حمزہ نے کیون دے دیا اور مخبور اپنے باپ سے کیون لڑنے لگا
نر نے کہا کہ دیو گہوارہ سے چُرا لے گیا تھا اور شیرخوارگی کے زمانہ سے پرورش کیا تھا
مخبور اُسی دیو کو اپنا باپ سمجھتا تھا حمزہ کو پہچانتا بھی نہ تھا اسنے کہا کہ اب میری سمجھ مین
آیا آگے بیان کر مگر ہان خوب یاد آیا پھر مخبور حمزہ سے لڑا تھا نر اسکی باتون سے تنگ ہی
غصہ سے اپنے پر نوچ نوچ ڈالتا ہی مگر ہندی کی چندی تک بیان کر رہا ہی کہا کہ ہان دیو نے
مخبور کو لاکر حمزہ سے لڑوایا تھا پہلے مخبور نے بہت سے سردارون کو زیر کیا کئی
اُسکے ہاتھ سے مارے گئے جنمین امیر حمزۂ صاحبقران کے بیٹے اور پوتے بھی تھے
جنکو حمزہ زور بازوے صاحبقرانی اور زینت بارگاہ سلیمانی سمجھتے تھے مادہ نے کہا وہ کون کون
تھے اسنے کہا ایرج نوجوان نورالدہر بن بدیع الزمان اسد غازی شاہزادہ
ملک قاسم بدیع الزمان کس کس کا نام لون مادہ نے کہا ہان اس سے کوئی
فائدہ نہین اور آگے بیان کر نر نے کہا کہ آخرکار نوبت حمزہ سے مقابلہ کی آئی سات روز
تک کشتی رہی ساتوین دن حمزہ نے مخبور کو زیر کیا اُسکے بعد حال کھلا کہ یہ حمزہ کا فرزند ہی
مادہ یہ سُنکر سکوت مین گئی اور سوچنے لگی کہ مین نے پوچھا کیا تھا اور کہان سے کہان پہونچ
گئی اصل مطلب فوت ہوگیا نر بھی خاموش ہوگیا اور دل مین کہنے لگا کہ اچھا ہوا جو یہ بھول گئی
ادھر ایرج نوجوان زیر درخت بیٹھا ہوا سُن رہا تھا تماشا ان جانورون کی حرکتون کا
دیکھ دیکھکر مُسکرا رہا تھا اور دل باتون مین لگا ہوا تھا انکے سکوت سے ایرج کو اُلجھن ہوئی کہ
قصہ دلچسپ تھا رات بڑے مزہ سے گذر رہی تھی اس صحرا مین بستر خواب کا لطف حاصل تھا
مگر یہ کمبخت خاموش ہو رہے کہ اتنے مین مادہ کو پھر مطلب اپنا یاد آیا اور نر سے کہنے لگی
کہ تو چُپ کیون ہوگیا ابھی تو حال درخت کا معلوم نہوا نر نے کہا کہ اب کل کہونگا اُسنے کہا
اگر کل کا نام لے گا تو مین ابھی چلی جاؤنگی یہ کہکر پھر اسنے گُندے تولے اُسنے ڈر کر
پھر قصہ شروع کیا کہ جب ماہ گلابی پوش بلقیس پر عاشق ہوئی اور بلقیس
ماہ گلابی پوش پر فریفتہ ہوا تو محبت آمیز نگاہین راز دل بیان کرنے لگین اور
شرم و حجاب کا پردہ دور کر دیا بلقیس نے نام ملکہ کا پوچھا اور مقام رہنے کا
دریافت کیا ملکہ نے شرم کے ساتھ نام اپنا بتایا اور اپنے باغ کا پتہ دیا اور
بلقیس کا حال پوچھا بلقیس نے اپنے رہنے کا مقام بیان کیا اور ملکہ سے
کہا کہ میرے ساتھ چلیے ملکہ نے کہا کہ مین آپکے ساتھ نہین چل سکتی ہون اگر آپکو زحمت
نہو تو میرے باغ مین تشریف لیچلیے ؎ رواق منظر چشم من آشیانہ تست + کرم نما و
فرود آ کہ خانہ خانۂ تست + بلقیس نے کہا مجھے آپ کی طرح آپ کے باغ چلنے

تو حاشا کوئی عذر و انکار نہین ہی مگر آپکو میرے مکان پر چلنے مین کونسی مجبوری ہی ملکہ
نے بیان کیا کہ باپ اُس شخص کا بڑا ظالم اور صاحب اختیار ہی اسلیے کہ ساحر زبردست
ہونے سے بادشاہ طلسم طرطوسیہ مقرر ہوا اور ظلم اُسکا ادنے سا یہ ہی کہ بیگناہون
کے قتل کی ذمہ داری کی یعنی جو شخص اسیر طلسم ہوتا ہی بعد چالیس روز گذرنے کے
وہ قتل کر ڈالا جاتا ہی تو جسوقت اُسے یہ معلوم ہو جائیگا کہ دختر کسی کے ساتھ
نکل گئی تو جہان مین ہونگی وہین جا کر وہ مجھے قتل کرے گا اور میرے ساتھ تمھاری
جان بھی جائیگی یہ سُنکر بلقیس نے جواب دیا کہ یہان رہنے مین اُس سے زیادہ
خطرہ ہی اسواسطے کہ طلسم اس مقام سے قریب ہی ہر طرح بادشاہ کو جلد خبر پہونچ جائیگی
اور دونون بے بسی سے گرفتار بلا ہو جائینگے ملکہ نے کہا نہین یہان رہنے مین چندان
خوف نہین ہی اسواسطے کہ میرے ملازمین سب میرے موافق ہین کوئی مُفسدہ پردازی
کرنے والا نہین ہی یہ سُنکر بلقیس اپنی سادہ مزاجی کی وجہ سے خاموش ہو رہا
اور ملکہ بھی بسبب کمسنی کے نشیب و فراز دنیا کو نہ سمجھی اور بلقیس کو ساتھ لیے ہوے
اپنے باغ مین آئی وہ جو سامنے نشانات عمارت کے معلوم ہوتے ہین یہی قصر ملکہ
کا تھا اور جہان ہم تم بیٹھے ہین یہ سب زمین باغ کے حدود مین داخل تھی مادہ نے
کہا اچھا پھر کیا ہوا نر نے بیان کیا کہ دونون عاشق تھے دونون معشوق تھے
عیش سے زندگی بسر کرنے لگے ہر وقت ایک دوسرے کے دیدار سے خوش و
خرم تھا مادہ نے کہا کیا دونون نے شادی کر لی تھی نر نے جواب دیا کہ نہین یہ
ان لوگون کا دستور نہین ہی کہ بغیر بزرگون کے ہاتھ پکڑائے ہوے اور رسوم ادا کیے ہوے
یہ ایک دوسرے کے ساتھ زن و شوہر کا برتاؤ کرین دونون مین پاک محبت تھی
اور یہ عہد تھا کہ جسوقت بزرگون کو خبر ہو گی اور خوف بادشاہ جاتا رہے گا
تو شادی ہو جائیگی یہ سُنکر مادہ نے کہا کہ کیا انھین باتون سے وہ انسان اور
ہم حیوان کہلاتے ہین نر نے جواب دیا کہ ایسی ایسی بہت سی باتین ہین ہم مین
تم مین یہ ہی کہ جس سے دل مل گیا وہ دونون زن و شوہر بنگئے جب علیحدہ ہوے
ہمنے اور کو ڈھونڈھ لیا تمنے اور کو اور یہ لوگ جسکے ساتھ ہوے اُسکے ساتھ ہوے
وہ زندہ رہے یا مر جائے جدا ہو جائے یا پاس رہے پھر دوسرے کی طرف نہین
دیکھتے ہین اور ایک ہی کے نام پر زندگی ختم کر دیتے ہین مادہ نے کہا کہ آج سے مین
بھی تیرے ساتھ ایسا ہی کرونگی اچھا پھر کیا ہوا نر نے بیان کیا ہنوز یہ دونون اسی
فکر مین تھے کہ کیا صورت شادی کی نکالین جو کسی نمک حرام نے بادشاہ سے اطلاع
کر دی کہ دختر آپکی ایک شاہزادے کو لائی ہی اور باغ مین رکھا ہی یہ سُنکر خرس جادو
کو بہت غصہ آیا اور کہا کہ دیو طوغان کو بلاؤ جسوقت دیو سامنے آیا اس سے کہا کہ
تو جا اور ملکہ کے باغ مین ایک شاہزادہ ہی اُسکو کھا لے اور ملکہ کو گرفتار کر لا یہ سُنکر

مادہ بلبل رونے لگی اور کہنے لگی کہ ہی ہی کیا دیو نے اُسکو کھا لیا اسی صدمہ سے ملکہ مر گئی ہوگی نزہت خفا ہوا اور کہا تو تو بیشتر سے سمجھ لیتی ہی بات نہین کرنے دیتی کہا اچھا بیان کر اُسنے بیان کیا کہ دیو طوغان طلسم طرطوسیہ سے باہر آیا باغ ملکہ مین پہونچا یہ وہ وقت تھا کہ بلقیس بن مخبور اور ملکہ ماہ گلابی پوش دونون بیٹھے ہوئے لطف دیدار اُٹھا رہے تھے لیکن ایک دوسرے کو دیکھکر ٹھنڈی سانسین بھر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ دیکھیے وہ روز سعید کونسا ہوگا کہ جب شادی باہم ہوگی اور وصل سے ایک دوسرے کے کامیاب ہوکر بیخوف مصروف عیش و عشرت ہونگے بعد کچھ دیر کے بلقیس بن مخبور نے کہا کہ ای ملکہ یہان کے رہنے مین کبھی کچھ نہوگا یا تو ہمارے ساتھ چلو اور یا ہمین اجازت دو کہ ہم طلسم طرطوسیہ کو فتح کرین جبکا خوف ہی آسے قتل کرکے تمکو اپنے ساتھ لیچلین ملکہ کہہ رہی ہی کہ طلسم کا توڑنا آسان نہین ہی اول تو لوح طلسمی کی ضرورت ہی اور لوح کسی کو معلوم نہین کہ کس مقام پر ہی علاوہ اسکے بعض مقامات پر لوح کی ضرورت نہوگی اور دیوون سے لڑنا پڑیگا پہلوانون کا مقابلہ ہوگا تم انسان ہوکر دیوون کا کیا کرسکوگے یہ سُنکر بلقیس نے کہا کہ ہمارے عزیزون نے بہت سے طلسم فتح کیے ہین اگر خدا کو عزت دینا ہی اور ہمین اس قابل کرنا ہی کہ ہم اپنے ہمچشمون مین بیٹھین تو وہ مدد کریگا اور کسی صورت سے لوح طلسمی دستیاب ہو جائیگی اور ہم دیوکش ہین ہمین دیوون اور پہلوانون سے تو مطلق خوف نہین یہ سب باتین دیو طوغان نے سُنین قہقہہ مارا اور کہا کہ عورت کے سامنے بیٹھا کیا باتین بنا رہا ہی دیو سے سامنا پڑے تو معلوم ہو دیکھون تو تو کیسا دیوکش ہی آواز دیو کی سُنکر ملکہ تو بیہوش ہوگئی کہ اب غضب ہوگیا یہ بلقیس کو کھا جائیگا کیونکہ ملکہ اس دیو کو جانتی تھی کہ یہ نہایت زبردست ہی لیکن بلقیس ایسا جوانمرد تھا کہ مطلق نہ ڈرا اور آواز دی کہ او ملعون سامنے آ ابھی معلوم ہو جائے کہ ہم سچے ہین یا جھوٹے دیو سامنے آیا اور کہا کہ زیادہ بات کی پرورش اچھی نہین ہوتی تو واقع مین بہادر ہی مجھے تیرے حُسن و جوانی پر رحم آتا ہی جا باغ سے چلا جا بلکہ جہان تو کہے مین وہان پہونچا دون اور آیندہ ادھر کا رخ نکرنا مین بادشاہ سے کہدونگا کہ خبر غلط تھی ملکہ کے باغ مین کوئی نہ تھا بلقیس نے جواب دیا کہ مردان عالم جہان جم گئے وہان جم گئے اب مین بغیر ملکہ کو لیے ہوئے یہان سے کیا جاؤنگا ایک نہین تجھ ایسے ہزار دیو آئینگے تو کیا پروا ہی انشاء اللہ سبکو مارونگا اور اسکے علاوہ تیری بات کا کیا اعتبار جب تو اپنے مالک کے حکم کی تعمیل مین تامل کرنے کو کہتا ہی اور خلاف مرضی اُسکی مجھے باغ سے چلے جانے کو کہتا ہی تو مین تجھ سے کیا امید کرون ممکن ہی کہ تو مجکو دھوکا دے رہا ہو اور اس بہانے سے اپنی جان بچانا چاہتا ہو دیو نے

کہا کہ ہی تو آدم زاد مگر بڑا اسیانا معلوم ہوتا ہی حقیقت حال یہ ہی کہ سہ بلاے جان
ہین یہ پتلے خاک کے بیداد کرتے ہین * پری کو بند شیشہ مین یہ آدمزاد کرتے ہین
اچھا ہوشیار ہو جا معلوم ہوگیا کہ اجل تیری آگئی ہی یہ کہکر قریب بلقیس کے
آیا اور دار شمشاد کا وار کیا بلقیس نے وار خالی دیکر شاخ دیو کی پکڑلی اور ایسا
جھٹکا مارا کہ دیو اوندھے منھ زمین پر گرا منھ اسکا ایک پتھر پر پڑا دانت ٹوٹ گئے
خون منھ سے جاری ہوا بلقیس نے دیو کو چیت کرکے دھڑ پر سے سر اکھیڑ کر پھینکدیا
دیو پھڑک کر ہلاک ہوگیا بعد اسکے بلقیس نے ملکہ کو ہوشیار کرکے لاش دیو
کی دکھائی اور کہا کہ اطمینان رکھو مین دیوون سے کوئی خوف نہین رکھتا ہون
ملکہ بہت خوش ہوئی اور کہا کہ اچھا اب مین موجود ہون تم مجھے اپنے ملک مین لیچلو اسواسطے
کہ بھید کھل گیا راز افشا ہوگیا مگر اس دیو کے مرنے کی خبر سُنکر بادشاہ بہت سے
دیوون کو بھیجدے گا اُسوقت کیا کروگے کس کس سے لڑوگے نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن
تمھارے بھی ہلاک ہونگے اور تمھاری محبت مین میری جان بھی جائیگی بلقیس
نے کہا اب مین نہ جاؤنگا اسواسطے کہ راز کھل گیا یہ امر میری بدنامی کا ہی لوگ
کہینگے کہ ڈر کر بھاگ گیا اور اپنے ہمچشمون مین مجھے ذلت ہوگی جب میری
مصلحت تھی اُسوقت تم نہ گئین اور جب میری مرضی نہین تو تم چلنے کو کہتی ہو اب
اسی مقام پر قیام کرو جو منظور خدا ہوگا وہ ہو جائیگا روز کا کھٹکا جاتا رہے گا
یا تو دنیا سے گئے جب بھی جھگڑون سے نجات ہوئی اور اگر فتحیاب ہوے تو اطمینان
ہوا ہرچند ملکہ نے منت سماجت کی مگر بلقیس نے شجاعت کے جوش مین نہ مانا
یہانتک کہ خبر خرس جادو کو ہوئی کہ دیو طوغان کو اُس شاہزادے نے
مارا خرس جادو نے کہا کہ کیا وہ ساحر ہی مخبرون نے عرض کی کہ ساحر تو نہین ہی
لیکن زبردست ہی دیو کے دھڑ پر سے سر کھینچکر پھینکدیا یہ سُنکر بادشاہ نہایت
متعجب ہوا اور چالیس دیو اور براے گرفتاری بلقیس روانہ کیے ایکی مرتبہ
دیوون سے کہدیا کہ اُسے ہلاک نکرنا زندہ پکڑ لانا اسواسطے کہ مجھے اشتیاق
ہی اُسکے دیکھنے کا کہ وہ کیسا انسان ہی جسنے اتنے بڑے دیو کو مارا غرضکہ ایکی مرتبہ
چالیس دیوون نے آکر باغ کو گھیرا اور بلقیس باغ سے نکلکر سامنے دیوون کے
آیا ہرچند دیوون نے کوشش کی کہ اسے گرفتار کرکے لیجائین مگر ممکن نہوا بہت سے
دیو بلقیس کے ہاتھ سے مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوے اور آخرکار سبکے سب
بھاگ کھڑے ہوے اور جاکر بادشاہ سے واقعہ بیان کیا یہ سُنکر خرس جادو
کو نہایت غصہ آیا اور سمنبر جادو کو براے گرفتاری ملکہ گلابی پوش و بلقیس بن مخنبور
روانہ کیا یہان دونون عاشق و معشوق بیٹھے باتین کر رہے تھے ملکہ صدقے
اُتر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ای شخص جہالت نکر اب بھی یہان سے نکل چل

کہ خدا نے تیرے اوپر رحم کیا دیوون پر تجھے فتح نصیب ہوئی اب یقین ہو کہ ساحر آپہنچے اُسکے سامنے
کچھ زور نہ چلیگا اور تو گرفتار ہو جائیگا یہ سُنکر بلقیس نے نہ مانا اور کہا ای ملکہ جانے کا
وقت نکل گیا اسوقت تم کیون نہ میرے ساتھ چلین اب تماشا قدرت پروردگار عالم
کا دیکھو اور چپکی بیٹھی رہو جس خدا نے دو بار بچایا ہو وہ دو ہزار بار بچا سکتا ہی
ملکہ خاموش ہو رہی بلقیس بن مخمور اُٹھکر اپنی تلوار کو صیقل کرنے لگا اور ملکہ
ماہ گلابی پوش کسی ضرورت سے اُٹھکر قصر کے اندر گئی کہ یکایک ہوائے تند
چلی درخت باغ کے جڑ سے اُکھڑ اُکھڑ گرنے لگے پانی نہر کا اُچھلنے لگا رنگ عالم دگرگون
ہوا اور دو پنجے کرگس کر گرے اور ملکہ ماہ گلابی پوش کو مع بلقیس اُٹھائے لیے
چلے گئے بعد اسکے وہ حالت برطرف ہوگئی بعد اُن دونون کے غائب ہو جانے کے
عجب طرح کی اُداسی باغ پر چھا گئی کہ یہ معلوم ہوتا تھا در و دیوار رو رہے ہین ہر چند
کہ سب سامان اُسی طرح موجود تھا کنیزین بھی ملکہ کی سب تھین مگر بال پریشان
کیے ہوئے رو رہی تھین اور دعائین مانگ رہی تھین کہ خداوندا صدقہ اپنی
عزت و جلال کا تو ملکہ کو ہماری پھر ہمسے ملا اور دشمنون کو غارت کر دہان خرس جادو
منتظر بیٹھا تھا کہ سمنبر جادو دونون کو اسیر کیے ہوئے سامنے خرس جادو کے
ہو پہنچی اور سامنے خرس جادو کے بٹھا دیا خرس جادو کی آنکھون مین
خون اُتر آیا بلقیس سے کہا او سرکش تجھے اسوقت کی خبر نہ تھی جو تو نے اپنی
شہزوری پر بھروسا کرکے میرے دیوون کو مارا بلقیس نے کہا کہ دیو مجھ سے
لڑے مین نے اُنکو مارا اور مجھے بھروسا اپنے پروردگار کا ہی یہ مین جانتا تھا کہ
ساحر کا مین کچھ نہین کر سکتا ہون مگر میری ہمت اور غیرت نے گوارا نہ کیا کہ
مین چلا جاؤن خرس جادو نے کہا کہ تو باغ ملکہ مین کیون آیا تھا بلقیس
نے بیان کیا کہ مجھسے اور تیری دختر سے صحرا مین ملاقات ہوئی اُسکی محبت
نے میرے دل مین گھر کیا اور ملکہ کو بھی میرے حال زار پر رحم آیا مجھے اپنا مہمان
کیا جبتک میزبان کی اجازت نہوتی مین کیونکر چلا جاتا مثل مشہور ہی کہ
آمدن بارادت و رفتن باجازت خرس جادو نے کہا کہ دیکھ تیری بدکاری
کا تجکو کیسا مزہ چکھاتا ہون اور اس شوخ دیدہ کی کیسی حالت بناتا ہون
بلقیس نے غصہ مین آکر جواب دیا کہ تجھے اپنی دختر پر تہمت لگاتے شرم نہین
آتی حالانکہ وہ پاک دامن ہی اور تو اُسے بدکار بناتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو ہی
بدکار ہی خرس جادو نے دختر کی طرف دیکھکر کہا کہ تو قسم کھائیگی کہ مین
اس مرد سے واقف نہین ہوئی ملکہ ماہ گلابی پوش نے کہا بیشک مین
قسم کھاؤنگی سوا بات کرنے کے اس شخص نے میرے ہاتھ نہین لگایا ہی
خرس جادو نے کہا کہ اگر تم دونون سچے ہو تو قسم کھاؤ یہ کہکر حکم

دیا کڑھاؤ تیل کا لاؤ اور اُسے گرم کرکے گولہ اُسمین ڈالدو اگر یہ دونون سچے ہین تو گولہ نکال لینگے اور جلنے سے محفوظ رہینگے یہ سُنتے ہی سب سامان حاضر کیا گیا اور تیل گرم ہوا جسوقت تیل خوب کھولنے لگا تو خرس جادو نے بلقیس کی طرف مخاطب ہوکر کہاکہ اگر سچا ہی تو اس گولے کو کڑھاؤ سے نکالے بلقیس نے کہا ایک شرط پر خرس جادو نے کہا وہ کیا کہا اگر مین سچا نکلا تو صلہ اُسکا کیا ہوگا خرس جادو نے کہاکہ جان بخشی ہوجائیگی تیری جان بچ جائیگی میری بدنامی مٹے گی بلقیس نے کہا مین جان کو نہین ڈرتا ہون اور تو جان بخشی کیا کرے گا جان کا مالک خداوند کریم ہی اگر اُسے زندگی رکھنا ہی تو کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی اور زمانہ حیات تمام ہوچکا ہی اور پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا ہی تو کوئی بچا نہین سکتا ہی نہ وہا۔ جا کورا کھے سائیان مار نہ سائے کوئے بال نہ بیکا کرسکے جو دو جگ بیری ہوے۔ اگر تو یہ وعدہ کرکہ مین شادی ملکہ کی تمھارے ساتھ کردونگا تو مین قسم کھاتا ہون خرس جادو نے کہا اگر مجھے یہ منظور ہوتا کہ مین ملکہ کی شادی ایک ملچ خدا پرست سے کردون تو مجھے قسم لینے کی کیا ضرورت تھی اگر تجھے اپنی سچائی ظاہر کرنا ہی تو قسم کھالے یہ سُنکر بلقیس کو خیال آیا کہ اسمین ملکہ کی بدنامی بھی مٹتی ہی بسم اللہ کہکر کڑھاؤ مین ہاتھ ڈالدیا اور گولہ نکالکر باہر پھینکدیا خرس جادو کو شک ہوا کہ شاید یہ ساحر ہی یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ جوان مرد وعورت ایک مقام پر رہے ہین اور عصمت اُنکی باقی رہے بس اسنے ملکہ ماہ گلابی پوش کی طرف دیکھا اور خیال کیا کہ اسکو مین نے علم سحر تعلیم نہین کیا ہی اس سے قسم لینا چاہیے ملکہ سے کہاکہ تو قسم کھا لوگ کہتے تھے کہ بادشاہ کے دماغ مین خلل آگیا ہی ایک کی قسم دونون کے واسطے کافی ہوسکتی ہی جب مرد نے قسم کھالی تو عورت سے قسم لینے کی کیا ضرورت ہی یہ سُنکر ملکہ ماہ گلابی پوش بسبب اپنی سچائی کے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُس جلتے ہوے کڑھاؤ کے پاس آکر کہا ایہا الناس آگاہ ہوجاؤ کہ مین سچی ہون اور قسم سبکے سامنے کھاتی ہون کہ مین نے اس شخص کے جسم کو ہاتھ بھی نہین لگایا ہی اور نہ اسکے بدن سے میرا بدن مس ہوا ہی اگر مین سچی ہون تو ہاتھ میرا نہ جلے ورنہ اے آگ تو مجھے جلا دے یہ کہکر ہاتھ کڑھاؤ مین ڈالدیا اور گولہ نکالکر باہر پھینک دیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ تیل گرم ہی یا سرد یہ دیکھکر حاضرین بزم وجد کرنے لگے اور ملکہ و بلقیس پر آفرین کرتے تھے کہ ایسے باعصمت بھی کم ہوتے ہین اور ہر ایک کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب بادشاہ ان دونون کی قسمتون کو وابستہ کردے گا اور غصہ اسکا برطرف ہوجائیگا اسلیے کہ ایسے مرد کے واسطے ایسی ہی عورت زیبا ہی اور ایسی عورت کا شوہر یہی مرد ہونا مناسب ہی اُدھر

ان دونون اسیران محبت کو بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ یقین ہی اب بادشاہ ہمارے حال پر رحم کرے اور شادی کر دے خرس جادو نے دختر و بلقیس کو سجا پاکر شرمندگی سے گردن نیچی کر لی اور کچھ سوچنے لگا بعد تھوڑی دیر کے گردن اٹھاکر کہا کہ ای بلقیس تم حسب و نسب اپنا بیان کرو اور مذہب کا اظہار کرو بلقیس نے بے تامل اپنے آبا و اجداد کا نام ظاہر کیا اور مذہب اپنا دین اسلام بیان کیا بس یہ سنتے ہی بادشاہ کے تیور بدل گئے اور ملکہ ماہ گلابی پوش کی طرف دیکھکر کہا کہ مین تو چاہتا تھا کہ اب تیری شادی اسی کے ساتھ کر دون جیسا تو نے باعصمت رہ کر مجھے خوش رکھا ہی مین بھی تجکو شاد کرون مگر تو نے دشمن سے دوستی کی ارے یہ وہ شخص ہی کہ جسکے بزرگون اور عزیزون نے سیکڑون طلسم برباد کر دیے خدا وندیان مٹا دین اسکی دوستی سانپ کا آستین مین پالنا ہی ؎ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود ای ملکہ ماہ گلابی پوش اب اس شاہزادے کی محبت سے ہاتھ اٹھاؤ اسلیے کہ مین اسے قتل ضرور کرونگا یہ سنکر ماہ گلابی پوش کا رنگ رو متغیر ہو گیا تھر تھر کانپنے لگی اور نظر حسرت سے بلقیس کی طرف دیکھا دل مین کہتی تھی کہ ہاے مین کیون اسے اپنے باغ مین لائی جو اسکی جان گئی اسکے ماں باپ جب خبر مرگ سنینگے تو کیا کہینگے ماہ گلابی پوش نے بادشاہ سے کہا کہ آپ شادی میری اسکے ساتھ نہ کیجیے مگر رہا کر دیجیے اسواسطے کہ یہ میرا مہمان تھا اور میرے ہی باغ سے گرفتار ہو کر آیا ہی خرس جادو نے کہا کہ یہ لوگ قابل رہائی نہین ہین انکا ہاتھ آنا آسان نہین ہی یہ اقبال میرا تھا کہ یہ گرفتار ہوا دوسرے اب یہ داخل طلسم ہو چکا خبر اسکی حکیم طرطوس بیابانی کو بھی پہونچی ہوگی وہ میری طرف سے مشکوک ہوگا ساری بادشاہت خاک مین ملجایگی اسے چھوڑ کر کیا اپنی سلطنت مٹا دون یہ سنکر ماہ گلابی پوش نے کہا کہ اچھا اگر یہ ممکن نہین ہی تو اسی کے ساتھ مجھے بھی قتل کیجیے یا قید کر رکھیے تا کہ میری بدنامی نہو خرس جادو نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تو اسیر عاشق ہو چکی ہی لیکن بسبب میرے خوف کے تو نے اپنے کو بچائے رکھا بیشک اب تجھے بھی اسی کے ساتھ قتل کرونگا اور اسیوقت تخت شاہی سے اٹھا دونون کو قید کر کے اپنے ساتھ لیا اور اسی مقام پر آیا جہان درخت پر ہم تم بیٹھے ہوے ہین پہلے تو سحر کر کے تمام باغ کو تاراج کیا عمارت منہدم کر دی کنیزون کو قتل کیا اسکے بعد بلقیس اور ملکہ کو ایک مقام پر طلسم کے باہر بٹھایا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُف کی کہ منہ سے اسکے شعلۂ رنگارنگ نکلا اور ان دونون دل سوختگان پر گرا پھر نہ معلوم ہوا کہ وہ دونون کہان گئے اور کیا ہوے مادہ بلبل نے نر سے پوچھا کہ طلسم سے باہر لاکر کیون قتل کیا

نر نے کہا کہ اُن دونون کی عبرت کے واسطے کہ وہ آنکھون سے اپنے مقام عیش و راحت کو اُجڑتے دیکھین اور علاوہ اسکے بیگناہون کا خون اندر طلسم کے جائز نہین ہے کہ باعث بربادی طلسم ہی یہ کہکر نر نے مادہ سے کہا کہ دیکھ اُس عورت نے اپنے مرد سے کیسی وفا کی اور تو میرے ساتھ کیا بے وفائی کرتی ہے کہ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ کر ترک تعلق پر آمادہ ہو جاتی ہے جب کسی صیاد کو دیکھتی ہے تو اپنی جان بچا کر اُڑ جاتی ہی میرا خیال بھی نہین کرتی مادہ نے کہا وہ عورت بے وقوف تھی جو اپنی زندگی خراب کی کیا وہ قتل ہو جاتا تو اور کوئی مثل اُسکے نہ ملتا نر نے کہا کہ بس اب بیہودہ نہ بک جب ان دونون مین باہم لڑائی ہونے لگی تو ایرج نوجوان کو غصہ آیا کہ کمبخت آپس مین لڑنے لگے اور قصہ چھوڑ دیا جب ان دونون مین بحث ہو چکی تو نر بھولکر خاموش ہو رہا مادہ نے کہا اور بیان کر کہ پھر کیا ہوا نر نے کہا اب مجھے نہین معلوم مادہ نے دیکھا کہ یہ رنجیدہ ہو گیا ہے اسوجہ سے نہین بیان کرتا کہا مین تجھسے ہنستی تھی اور تیرے چھیڑنے کو کہتی تھی کہ وہ عورت بے وقوف تھی نہین دراصل وہ بڑی وفادار شاہزادی تھی ایسی ہوتی کاہیکو ہین مگر وہ شاہزادہ بھی ایسا ہی تھا مین تیرے ساتھ وہ برتاؤ کب کر سکتی ہون جیسا تو میرے ساتھ کرتا ہی ویسا مین تیرے ساتھ کرتی ہون ایرج نوجوان کو غصہ آیا کہ آپس ہی مین لڑے جاتے ہین اور آگے نہین بیان کرتے ہین گھبرا کر بول اُٹھے کہ ارے کمبختو قصہ تو تمام کرو پھر لڑ لینا بس یہ سُنتے ہی وہ دونون پھر سے اُڑتے ہوے چلے گئے ایرج نوجوان اپنی حرکت پر آپ شرمندہ ہوے کہ مین نے ناحق انکو ٹوکا اب یہ ادھر کاہیکو آئینگے شاید آگے کچھ بیان کرتے تو پتہ اُنکا معلوم ہوتا کہ زندہ ہین یا مر گئے نہایت افسوس ہوا وقت نماز صبح کا قریب آ گیا تھا ایرج نوجوان ٹہلتے ہوے اور آستین چڑھائے ہوے قریب نہر کے پہونچے وضو کیا نماز پڑھی یہانتک کہ دن نمودار ہو گیا اب یہ اس تشویش مین بیٹھے ہین کہ آگے جاؤن یا یہین ٹھہرون شاید یہ جانور پھر آئین اور آج بھی وہی قصہ چھیڑین کبھی یہ خیال ہوا کہ وہ ڈر کر اُڑ گئے ہین ایسا نہو کہ اب نہ آئین اور مین انتظار مین رہون تو اور بھی خرابی ہی اسلیے کہ نقابدار بادلہ پوش سے صرف آٹھ روز کی مہلت طلب کی تھی جسمین سے دو روز گذر چکے اور اب تیسرا روز ہی ابھی تک لوح کا پتہ بھی نہین ملا لوح کب ہاتھ آئیگی اور کب طلسم فتح ہوگا وہان بعد آٹھ روز کے نقابدار بادلہ پوش لشکر کو قتل کر ڈالے گا عجب کشمکش مین تھے کبھی اُٹھکر کچھ دور چلے پھر جو اُن جانورون کا خیال آیا تو پلٹ آئے اسی پریشانی مین دوپہر ہو گئی ہواے گرم چلنے لگی آفتاب وسط آسمان مین آ گیا

زرہ جلنے لگی ایرج نوجوان پھر اسی درخت کے نیچے آکر بیٹھے کہ یکایک وہی جوڑا بلبل کا پھول منھ مین دبائے ہوئے آکر درخت پر بیٹھا کچھ دیر تک دونون گل سے خوش فعلیان کیا کیے بعد ازان مادہ نے نر کو چھیڑا اور کہا کہ ہان رات والا قصہ پھر بیان کر کہ مجکو بہت اچھا معلوم ہوا تھا نر نے کہا کہ رات گئی بات گئی اب اور کچھ باتین کرین جنسے کچھ فائدہ ہو ایسے تذکرے اچھے نہین جنسے بیٹھے بٹھائے دل دُکھے اور طبیعت پریشان ہو علاوہ اسکے ایسا نہو کوئی سن لے تو خرابی ہو تو تو عورت کہکر چھوٹ جائیگی آئی گئی میرے ہی سر ہو جائیگی کہ تو تو مرد تھا تو نے ایسی باتین کیون بیان کین مادہ نے کہا کہ یہان کون ہے جو سنے گا اور گذشتہ واقعے کے بیان مین قباحت کیا ہے نر نے کہا تجھے یاد نہین کہ جس وقت تو مجھسے اُلجھنے لگی ہے اور شاہزادی کے ذکر مین اپنا ذکر شامل کرنے لگی ہے تو اُسنے ٹوکا تھا اور کہدیا تھا کہ آگے بیان کر مادہ نے کہا وہ نہ معلوم کون تھا کوئی مسافر ہوگا بیچارہ راہ بھولکر نکل آیا اُسے یہ باتین اچھی معلوم ہوئین اور ذکر درمیان سے چھوٹا قصہ دلچسپ تھا وہ بولا اب وہ نہ معلوم کہان کا کہان پہونچ گیا ہوگا کیا یہان بیٹھا ہوگا یہ سنکر نر نے چارون طرف مڑ مڑکر دیکھا بعد اسکے نیچے دیکھا ایک ڈالی آڑ تھی ایرج نوجوان پر نظر اسکی نہ پڑی اسنے کہا کہ اچھا پوچھ کیا پوچھتی ہے مادہ نے کہا کہ جب وہ دونون مفقود الخبر ہوگئے تو بادشاہ نے کچھ دختر کا رنج کیا سوگ رکھا یا نہین نر نے کہا کہ کوئی دشمن کا سوگ بھی رکھتا ہے جو بادشاہ غمگین ہوتا اور اسے سوگ یا رنج کرنا ہوتا تو وہ انکو قتل کیون کرتا مادہ نے کہا کہ نہین وہ قتل تو نہین ہوئی اسواسطے کہ اگر جلجاتی تو راکھ اُنکی دکھائی دیتی بالکل فنا نہو جاتی علاوہ اسکے یہ ممکن نہ تھا کہ بادشاہ اپنی دختر کا سوگ نہ رکھتا اور ماتم اسکا برپا نکرتا نر نے کہا کہ کیا ماتم برپا کرکے اپنے کو رسوا کرتا مادہ نے کہا رسوائی کیسی یہ تو ناموری کی بات تھی کہ اُسکی دختر ایسی جہان نواز تھی جسنے اپنے مہمان کے ساتھ جان دے دی نر نے کہا رسوائی ضرور ہوتی لوگ یہی سمجھتے کہ اُسپر شیفتہ ہوگی جو اتنی بڑی سزا دی گئی کہ دونون ساتھ جلادیے گئے مادہ نے کہا کہ رسوائی تو اب ہوئی کہ لوگ کہتے ہونگے کہ اگر دختر بادشاہ بیگناہ ہوتی تو قتل نہ کیجاتی اور علاوہ اسکے بادشاہ کو اسکا غم ضرور ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آوارہ تھی جب ہی بادشاہ نے اُسکو ہلاک کرکے رنج بھی نہ کیا نر نے کہا بادشاہون کو کسی کے جینے مرنے کا غم نہین ہوتا ہے مادہ نے کہا اولاد کا غم سبکو ہوتا ہے نر نے کہا وہ بڑا ظالم بادشاہ ہے مادہ نے کہا کہ کیا ظالم کو مامتا نہین ہوتی ہے نر نے کہا اگر مامتا ہوتی تو قتل ہی کیون کرتا مادہ نے کہا یہی غرض ہے میری کہ کہ وہ قتل نہین ہوئی ہے نر نے کہا کہ اگر قتل نہین ہوئی تو کیا ہوئی مادہ نے کہا کہ تو تو الٹا مجھی سے پوچھنے لگا خود بیان کر کہ قید ہے نر نے کہا کہ ایسا ہی ہوگا

تجھے معلوم ہوگا مادہ نے کہا پھر تو مجھ سے اُکھڑی اُکھڑی باتین کرنے لگا لے مین جاتی ہون نر پریشان ہوا اور کہا جو بات نہ معلوم ہو وہ کیونکر بیان کرون مادہ نے کہا اتنی باتین کیونکر معلوم ہوئین اسی طرح اور بھی جانتا ہوگا نر نے کہا کہ اچھا وہ قید ہوگئے کہا ہان یہ کہا اور آگے بیان کر کہ کہان قید ہوئے زندہ ہین یا مرگئے نر نے کہا اسکے آگے بیان کرنے کا مجھ سے تجھ سے اقرار نہ تھا صرف اس درخت کے غم آگین ہونے کا سبب تو نے پوچھا تھا وہ سُن لے کہ اُسی روز سے اس درخت مین یہ تاثیر پیدا ہوئی کہ جو اس درخت کے سایہ مین بیٹھتا ہی یا اسکی شاخون پر آشیانہ بناتا ہی وہ ضرور غمگین ہوتا ہی مادہ نے کہا کہ یہ تو قصہ سنکر مین خود ہی سمجھ گئی تھی اُن کشتگان محبت کا حال کہ وہ کہان ہین اگر اُسوقت زیادہ بیان کرنے کا اقرار تو نے نہین کیا تھا تو مین نے تجھ سے پوچھا بھی نہ تھا اب مین کہتی ہون کہ آگے بیان کر اُتنا قصہ جسکی خاطر بیان کیا اُسی کی فرمائش اب بھی ہی نر نے کہا تو بہت عاجز کرتی ہی جتنی مین تیری خاطر کرتا ہون اسی قدر تیرے مزاج ہوا پر ہوتے جاتے ہین یہ سُنکر مادہ اُڑی اور دوسرے درخت پر جا کر بیٹھ گئی اور آواز دی کہ بس اب میرے قریب نہ آنا میرے تیرے ترک نر اس حرکت پر مادہ کی بہت رنجیدہ ہوا اور کہا کہ اچھا آ اب مین سب بیان کردونگا اُسنے کہا اب تو وہین سے بیان کر جبتک سارا قصہ سُنا نہ لے گا مین قریب تیرے نہ آؤنگی یہ سُنکر نر نے مجبور ہو کر اور بیان کیا کہ وہ دونون قتل نہین کیے گئے بلکہ قید ہین بادشاہ نے بظاہر اُنکو سزاے موت دی در حقیقت ایک گنبد مین قید کر دیا ہی اور پہرہ قائم کر دیا ہی وہ دونون علیحدہ علیحدہ قفس مین بند ہین اور ایک دوسرے کو چشم حسرت سے دیکھا کرتا ہی مادہ نے کہا کہ وہ گنبد کس مقام پر ہی نر نے کہا اب اس سے تجھے کیا مادہ نے کہا کہ بیان کرنے مین تیرا کیا نقصان ہی نر نے کہا اگر کوئی پتہ پاکر پہونچ جائے مادہ نے کہا جانے والا پہونچ ہی جائیگا کیا تو ہی بتائے تو راستہ معلوم ہو سکتا ہی اگر اُنکی قسمت مین رہائی ہی تو ہر طرح رہا ہونگے نر نے کہا کہ یہان سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک صحرا ہی اُسمین وہ گنبد واقع ہی اور گنبد کے مشرق جانب کچھ فاصلے سے ایک پتھر پڑا ہوا ہی وہی راستہ گنبد کا ہی اگر کوئی شخص جائے اور اُس پتھر کو ہٹائے وہیں نقب کا نظر آئیگا جب اندر وہینہ نقب سے اُترے اور رہبری کرے تو گنبد کے اندر نکلے گا وہان نگہبان موجود ہین نگہبانون کو قتل کرے اور اُن دونون کو چھڑاے نر یہ کہکر خاموش ہوا مادہ نے کہا تو کیا ہوگا نر نے کہا کہ بس دونون رہا ہو جائینگے اسیر مادہ جھلا کر بولی کہ یہ تو سب جانتے ہین کہ جب قید سے چھڑایا تو رہا ہو ہی گئے تو کچھ کہتے کہتے رُک گیا آخر وہ کونسی بات ہی نر نے کہا کہ سب مجھے تنگ نکر اسکے بیان مین خرابی ہی مادہ نے کہا اصلی مطلب

تو اسی مقام پر ہی کہ اُنکو رہا کرکے کیا کرے جو وہ پھر گرفتار ہون ہرنے مجبور ہوکر کہدیا کہ انھین لوح کا پتہ معلوم ہوگیا ہی نگہبانون نے قیدی سمجھ کے ظاہر کردیا ہی کہ یہ کہنے کس سے جاینگے مگر جو شخص اُنکو چھڑائے اور اُنکے ذریعہ سے لوح طلسمی ہاتھ آئے تو طلسم طرطوسیہ غارت ہوجائے بس یہ سُنکر مادہ اژدر نرکے پاس چلی آئی اور دونون ایک جگہ بیٹھے ایرج نے دل مین کہا یہ کس قسم کے جانور ہین کہ انسانون جیسی گویا ہین مگر خیر اپنے مطلب سے مطلب ہی ہمین پتہ لوح کا خوب ملا اور یہ دریافت ہوگیا کہ حکیم طرطوس نے صحیح پتہ بتایا ہی غلط نہین اب جانا چاہیے یہ سوچکر اُٹھے اور قریب مرکب آکر زین پوش ڈالا منھ مین لگام دی اور جانب گنبد روانہ ہوے اب اُنکو تو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہی

اور یہان سے چند کلمہ داستان جلالت نشان لشکر اسلام کے بیان ہوتے ہین

سہ بیا بشنو ای ہمدم داستان ÷ کہ باز آمدم بر سر داستان ÷ راوی بیان کرتا ہی کہ بادشاہ اسلام ماتم فضل بن گیا ہور خون آشام مین ہین ہنوز چالیسوان فضل کا نہین ہو چکا ہی دو چار روز باقی ہین جو لوگ کہ تلاش قرطاس بن آس بن الوس مین روانہ ہوے تھے وہ واپس آگئے ہین اور عرض کی کہ کچھ دور تک تو نشان سم مرکب کی رہبری پر جان نثار گئے قریب ایک کوہ کے پہونچکر نشان پاے مرکب معدوم ہوگئے ہمکو یہ خیال ہوا کہ قرطاس بن آس بالاے کوہ مقیم ہوگا لیکن کوہ پر بھی کسی کو نہ پایا بادشاہ اسلام خاموش ہو رہے اور فرمایا کہ جانے دو اُس ملعون سے خدا انتقام لے گا لیکن وہان ضیغم جادو نے بزور سحر درہ کوہ کو وسیع کیا اور خود مع لشکر و قرطاس بن آس اُس درہ مین مقیم ہوا اور درہ کو نظر بند کردیا کہ کوئی اسطرف آئے تو پتہ نہ پائے یہی سبب تھا کہ جوانان اسلام تلاش قرطاس بن آس مین تا بہ کوہ جاکر پلٹ آئے ضیغم جادو جب انتظام کر چکا اور جو چیزین قرطاس کے واسطے بنانا تھین وہ بنا چکا تو قرطاس بن آس کو پاس بُلایا اور ایک زرہ دی کہ جب تک تم اس زرہ کو پہنے رہوگے اُسوقت تک نہ کوئی تمکو زیر کرسکے گا اور نہ حربہ تمپر اثر کرے گا اور ایک تیغہ دیا کہ یہ پہاڑ سے بھی نہ رکے گا مگر جب ہاتھ تلوار کا مارنا یہ کہدینا کہ یا سامری مدد کیجیے یہ سُنکر قرطاس بن آس نہایت خوش ہوا اور کہا کہ ان چیزون مین کب تک یہ تاثیر رہے گی ضیغم جادو نے کہا جب تک مین زندہ ہون اُسوقت تک کوئی خوف نہین ہی قرطاس بن آس نے کہا کہ آپ اسی طرح درہ کو نظر بند کیے ہوے بیٹھے رہیے تا کہ کوئی آپ تک پہونچ نسکے اسواسطے کہ عیاران لشکر اسلام بلا کے ہے درمان ہین

ضیغم جادو نے کہا کہ اب تم جاؤ مین اپنا انتظام کر لونگا یہ کہکر ضیغم جادو تو درۂ کوہ
مین بیٹھا اور درہ کو نظرون سے پنہان کیا اور قرطاس بن آتش مع
لشکر درہ سے نکلکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا راستے مین یہ خیال
آیا کہ اب نقابدار بنکر چلنا چاہیے تا کہ کوئی پہچان نہ سکے اور یہ نہ معلوم ہو
کہ یہ کون شخص ہی بس اسنے اسی مقام پر ٹھہر کر نقاب چہرے پر ڈالی اور لباس
اپنا سیاہ اختیار کیا اور جانب لشکر اسلام روانہ ہوا جس وقت داخل
بیابان نہ طاق ہوا لشکر اپنا بمقابل لشکر اسلام اُتارا خیمے برپا کیے یہ خبر
بادشاہ اسلام کو پہونچی کہ ایک نقابدار سیہ پوش آیا ہی اور لشکر اپنا
اُسنے مقابلہ پر اُتارا ہی فرمایا کہ یہ نقابدار کون شخص ہی اسمین کچھ اسرار
معلوم ہوتا ہی کفار مین کسی کو نقابدار بنکر آتے نہین دیکھا سوا ملک فرعونیہ
کے کہ وہان تو چار نقابدارون سے مقابلہ ہوا غرض چارون مین سے ہر ایک
نیا وصف رکھتا تھا ایک کا نام نقابدار قلندر فیل سوار قہقہہ تھا اور
دوسرا سیہ پوش گریان تیسرا زرد پوش مقرعہ زن جو تھا
نریکان فیل سوار ان نقابدارون نے قیامتین برپا کر دی تھین نہ عمرو
ایسا شخص ہوتا نہ نقابدارون کو گرفتار کرکے قتل کرتا ایسا ہی کچھ سامان
یہان بھی معلوم ہوتا ہی خیر جو مرضی خدا کی کیا چارہ ہی یہ فرما کر خاموش
ہو رہے وہان نقابدار سیہ پوش نے خیمہ برپا کرتے ہی حکم دیا کہ بجے
طبل جنگ اُسی وقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر
بادشاہ اسلام کو ہوئی فرمایا ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی
طبل سکندری نوازش مین آیا خبر مشتہر ہوئی اہل لشکر انتظام مین مصروف
ہوے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگے اسی عالم مین تیرگی شب دور
ہوئی اور مہر عالمتاب نے طالع ہو کر تمام عالم کو منور کیا دونون طرف کی
فوجین تیپے تیپے دستے دستے قشون قشون گروہ گروہ آکر میدان جنگ
مین پہونچین صفین آراستہ ہوئین تخت بادشاہ لشکر اسلام کا قلب لشکر
مین قائم ہوا سردار اپنے اپنے منصب کے موافق صفون سے دس دس بیس بیس
قدم آگے بڑھکر کھڑے ہوے اُدھر نقابدار سیہ پوش پشت پر چالیس ہزار سوار
لیے ہوے آکر پہونچا جس وقت صفین درست ہو چکین اور نقیب نقابت
کرکے ہٹ گئے تو نقابدار سیہ پوش نے گرد گرد آکر پودا باگ کا لیا اور
میدان مین پہونچکر خوب سلحشوری کی سر ایا میدان کا دکھایا نیزے کے
ہاتھ نکالے جس وقت پسینے مین غرق ہو گیا ایک مقام پر ٹھہر کر دم کو آراستہ
کرکے آواز دی کہ باشس ای گروہ خدا پرستان و فرقۂ مسلمانان جسکو

تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یہ سنتے ہی رستم خان بن گنجاب
نے مرکب اپنا صف سے نکالا اور سامنے تخت بادشاہی کے آکر مجرا کیا اجازت
جنگ مانگی فرمایا کہ آپ نے اسقدر کیون جلدی کی رستم خان نے کہا کہ اب
دل زندگی سے سیر ہو چکا ہی اور اشتیاق ملک عدم کا ہی اسواسطے کہ کیسے کیسے
عزیز کیسے کیسے دوست آنکھون کے سامنے دنیا سے اٹھ گئے اپنی زندگی کا بھی
اعتبار نہین لہذا بستر خواب پر مرنے سے میدان جنگ کی موت بہتر ہی کہ مرتبۂ شہادت
حصول ہوگا گروہ شہدا مین شمول ہوگا اور اگر اس وقت آخر مین خداوند کریم
نے فتحیاب کیا تو باعث نام آوری ہی بادشاہ اسلام نے مجبور ہو کر اجازت
دی رستم خان بن گنجاب اسلام رخصت کرکے بار دگر مرکب پر سوار ہوئے
اور راہ میدان کارزار کی لی جسوقت سامنے نقابدار سیہ پوش کے پہونچے
آواز دی لاضرب بہادری کی نقابدار سیہ پوش نے کہا ای رستم خان
تم چلے جاؤ کسی اور کو میرے مقابلہ کے واسطے بھیجو اسلیئے کہ مجھے تمپر ہاتھ اٹھاتے شرم
آتی ہی اگرچہ تمنے مذہب اپنا ترک کرکے اہل اسلام کا ساتھ دیا تاہم اولاد
گنجاب ضرور ہو جو کہ خداوند زمرد شاہ باختری کا پیغمبر تھا رستم خان نے
کہا کہ او ملعون تو ہرگز مجھپر رعایت نکر اسلیئے کہ جنکی وجہ سے تو مجھپر رعایت کرتا ہی مینے
کبھی انپر رعایت نہ کی اور انکو ہمیشہ برا جانا کیا اور اب بھی قابل لعن سمجھتا ہون بس
یہ سنتے ہی نقابدار کو طیش آگیا اور پکارا کہ واقع مین خیال میرا غلط تھا تم
سب سے پہلے قتل کیے جانے کے قابل ہو یہ کہکر نیزہ سنبھالا اور سینۂ
رستم خان پر وار کیا رستم خان نے اپنے نیزہ پر نیزہ کو لیا بند بند چھٹنے
لگے طعنے چلنے لگین بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی آخرکار رستم خان نے
نیزہ ہاتھ سے نقابدار کے نکال دیا یہ دیکھکر زمانہ نگاہون مین نقابدار سیہ پوش
کی تیرہ و تار ہو گیا اور نہایت خفیف ہوا اہل اسلام نے صدائے تحسین و آفرین
بلند کی جھپٹ کر نقابدار نے گرز اپنا بر سے لیا اور خبردار خبردار کہکر سر
رستم خان بن گنجاب پر وار کیا رستم خان نے اپنا گرز اٹھا کر چہرے کی پناہ
کیا اب گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا
تتق گرد و غبار بلند ہوا ہاتھ رستم خان کے قائم نہ رہ سکے چولین دونون
شانون کی نکل گئین دونون گرز لڑکتے ہوئے سر مرکب پر گرے سر مرکب کا
پاش پاش ہو گیا کہ مرکب نے چرخ مارا رستم خان بیہوش ہو کر گھوڑے
سے گرے گھوڑا الگ تڑپ کر ہلاک ہوا لوگ لشکر اسلام کے جھپٹ کر قریب
آئے اور رستم خان کو پالکی مین ڈالکر لے گئے حالت انکی خراب تھی انکو تو
شفا خانۂ سلیمانی مین بھجوا دیا ادر نقابدار سیہ پوش نے پھر نعرہ کیا اب کی مرتبہ

جالوس عاد نے بادشاہ اسلام سے اجازت لی اور سامنے نقابدار سیہ پوش
کے پہونچکر آواز دی کہ او ملعون غضب کیا تو نے کہ اتنے بڑے شخص کو زخمی کیا
لا ضرب نہادری کی نقابدار سیہ پوش نے جھپٹ کر گرز مارا جالوس عاد
نے ضرب اسکی خالی دی اور چوبدست ماری نقابدار سیہ پوش نے
چوب کو سپر سے رد کیا اور دستہ چوب پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا مارا کہ جالوس عاد
ساجوان یال مرکب پر آرہا نقابدار سیہ پوش نے دوسرا ہاتھ کمر مین
ڈالکر جو زور کیا جالوس عاد کو اُٹھا لیا اور لیے ہوے اپنے لشکر مین
چلا گیا اور اسیر غل و زنجیر کرکے زندان خانہ مین بھجوا دیا اور پھر میدان مین
آکر نعرہ کیا ابکی سالوس عاد مقابلہ کو گیا اسکی بھی وہی حالت ہوئی کہ اسیر
بلا ہوا پھر نقابدار سیہ پوش نے مبارز طلب کیا بہرام عاد بادشاہ اسلام
سے اجازت لیکر سکے مقابل ہوا نقابدار سیہ پوش نے بہرام پر گرز مارا
بہرام نے گرز اسکا چوب پر روکا تڑاقا ہوا شرارے نکلے مرکب بہرام عاد
کا مارا گیا نقابدار سیہ پوش نے آواز دی کہ زدم و بست کردم بہرام نے
گرد سے نکلکر جواب دیا کہ حریف تیرا موجود ہی کسے تو نے مارا اور بست کیا ؎
تو ضربے زدی ضرب مالوشس کن ÷ ہمہ شادی از دل فراموش کن ÷ یہ کہکر
چوب بلند کی اور نقابدار سیہ پوش کی طرف چلا چونکہ بہرام بہت بڑے
قد کا جوان ہی اسوجہ سے پیدل ہوکر بھی بیخوف ہی اور جانتا ہی کہ وار میرا نقابدار
سیہ پوش پر پڑسکتا ہی بس جھپٹ کر چوب کا وار کیا نقابدار سیہ پوش
نے وار بہرام کا سپر پر روکا تڑاقا ہوا سب سمجھے کہ نقابدار مارا گیا لیکن
چوبدست سپر سے اُچٹ کر سر مرکب پر پڑی کہ سر مرکب کا پاش پاش ہوگیا
اور مرکب مرکب آتش بازی ہوگیا نقابدار مرکب سے کود کر بہرام کی
طرف جھپٹا اور پکارا کہ او عادی غضب کیا تو نے کہ مرکب کو میرے مارا
کب چھوڑتا ہون تجکو یہ کہکر بہرام سے لپٹ گیا بہرام بھی گریبان گیر ہوا
دونون مین کشتی ہونے لگی دونون طرف کے لشکر قریب آگئے اور تماشا
کشتی کا دیکھنے لگے تمام دن کشتی رہی بہرام عاد وہ سردار ہی کہ اسنے کیسے کیسے
پہلوانون کو مارا ہی لیکن نقابدار سیہ پوش نے قریب شام لنگر بہرام کا
توڑا اور سر سے بلند کرکے زمین پر مارا کہ بہرام چارون شانے چت گرا
نقابدار نے مشکین اسکی باندھلین اور لیے ہوے اپنے لشکر مین چلا گیا
طبل بازگشت بجا دونون لشکر میدان سے پھرے اہل اسلام نہایت غمگین
و ملول اپنی جاے قیام پر آئے اور نقابدار سیہ پوش نہایت خوش و خرم
اپنی بارگاہ مین داخل ہوا پوشاک رزم اُتاری لباس بزم پہنا بہرام عاد

کو زندانخانہ مین بھجوا دیا اور بیٹھکر ناچ دیکھنے لگا شراب پینے لگا جسوقت دو چار جام پیے اور دماغ اسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا کہ بجے طبل اُسیوقت نقارۂ زری پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر اہل اسلام کو ہوئی یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی بہرام عاد کے اسیر ہونے سے اہل اسلام نہایت پریشان تھے کہ یہ نقابدار کون شخص ہی جس نے اتنے اتنے بڑے سردارون کو اسطرح اسیر کیا غرضکہ رات بھر طبل بجا کیا صبح کو دونون گروہ اپنے اپنے طریقہ کے موافق عبادت پروردگار سے فرصت کر کے عازم میدان کارزار ہوے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹ گئے تھے کہ نقابدار سیہ پوش میدان مین آیا اور پکارا کہ باش اے گروہ خدا پرستان و فرقہ مسلمانان جسکو تمناے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو دیکھا تمنے کہ کس طرح مین نے ان عادیون کو اسیر کیا یہ سُنکر شاہزادہ بہارستان مغرب یعنی فرامرز عاد مغربی صف لشکر سے نکلے اور سامنے تخت بادشاہ اسلام کے آکر مجرا کیا اجازت میدان مانگی فرمایا جاؤ حافظ حقیقی تمھارا نگہبان ہی فرامرز عاد مغربی مرکب کو جمکا کر سامنے قرطاس بن آس بن الوس کے آئے بعد گفتگوے بسیار نیزہ بازی ہوئی فرامرز نے ہاتھ سے نقابدار سیہ پوش کے نیزہ ہوائی کیا نقابدار نے گرز مارا فرامرز نے گرز اسکا رد کر کے اپنا گرز مارا نقابدار نے وار فرامرز کا بھی رد کیا لیکن مرکب نقابدار کا مارا گیا یہ تلوار کھینچکر جھپٹا کہ مرکب کو فرامرز کے پی کر دون فرامرز عاد مغربی نے ارادہ اُسکا فاسد دیکھکر زین خالی کیا اور نقابدار کے قریب آئے نقابدار نے تلوار ماری فرامرز نے وار اسکا رد کر کے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا نقابدار بھی فرامرز سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی تمام دن کشتی رہی اور دو پہر رات تک کشتی رہی آخرکار نقابدار نے لنگر فرامرز کا توڑا اور ہاتھ پر بلند کیے ہوے اپنے لشکر مین چلا گیا اور فرامرز کو اسیر غل و زنجیر کر کے زندانخانہ مین بھجدیا بادشاہ اسلام کو گرفتاری فرامرز عاد مغربی کا نہایت افسوس ہوا پلٹ کر داخل بارگاہ سلیمانی ہوے تھے کہ پھر خبر طبل جنگ کی پہونچی یہان بھی نقارہ بجا رات تیاری جنگ مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد آراستگی صفوف قتال و جدال نقیب نہیب دیکر ہٹے تھے کہ شاہزادہ طوس بہادر یعنی جمہور جہان سوز تیران میدان مین نکلے اور نقابدار سیہ پوش سے سامنا کیا نقابدار نے کہا کہ تم لوگون سے نیزہ بازی بالکل بیکار ہی اسلیے کہ اس فن کو جیسا خدا پرست جانتے ہین ہملوگ نہین جانتے یہ کہکر تلوار کھینچ لی اور جمہور پر وار کیا جمہور نے

وار اسکا سپر سے رد کرکے تبر مارا نقابدار سیہ پوش نے سپر بلند کی تبر جو سپر پر
پڑا سپر سے گذر کر خود پر بیٹھا جمہور نے جھٹکا مارا کہ خود بھی کٹا مگر سر پر خط بھی نہ پڑا
تین چار وار کے رد و بدل ہوئے کئی وار جمہور کے نقابدار کے جسم پر پڑے
مگر خط بھی نہ پڑا آخر کار جمہور اسقدر زخمی ہوئے کہ بیہوش ہو کر گھوڑے سے
گرے نقابدار جمہور کو باندھے لیے چلا گیا طبل باز گشت بجا دونوں لشکر میدان
سے پھرے اب یہ حالت ہی کہ نقابدار سیہ پوش روز دو چار کو باندھ لیجاتا
ہی کہان تک بیان کیا جاے کہ بارہ چودہ روز کی میدان داری مین ساٹھ
سرداران لشکر اسلام اسیر ہوے اور کئی سردار قتل ہوے تیرھوین روز
رستم خان بن گنجاب نے انتقال کیا جانبر نہو سکے بادشاہ اسلام کو انکے
مرنے کا نہایت صدمہ ہوا جنازہ انکا نہایت اہتمام کے ساتھ اٹھا اور اسی
صحرا مین دفن کیا گیا جہان اور اہل اسلام کی قبرین تھین اور تمام اہل اسلام
سیہ پوش ہوے اسواسطے کہ رستم خان شاہزادہ نور الدہر کے ماموں
اور بدیع الملک کے دادا ہوتے تھے الحاصل نقابدار سیہ پوش نے
ستھراو کر دیا ہی کیسے کیسے سرداران زبردست ہاتھ سے اسکے اسیر ہوے
اور مارے گئے ہین اب جو دسوان روز ہی اور نقابدار میدان مین کھڑا
نعرے مار رہا ہی اور کوئی اسکے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی کہ لندھور ثانی نے فیل
اپنا بڑھایا سامنے تخت بادشاہی کے آئے فیل سے اتر کر مجرا کیا اجازت
میدان مانگی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ ای دارائے ہند دیکھا تمنے کہ
اس ظالم نے کس کس سردار کو اسیر کیا نہین معلوم اس برقع مین کیا بلا
پوشیدہ ہی عقل حیران ہی کہ جو سردار امیر اول کے ہاتھ سے تین تین چار چار
روز مین زیر ہوں اُنکو یہ نقابدار دن بھر مین زیر کرلے عقل حیران ہی
لندھور ثانی نے عرض کی کہ حضور بجا ارشاد فرماتے ہین میرا بھی یہ خیال
ہی کہ یا تو یہ خود ساحر ہی اور یا ساحر کی مدد سے لڑتا ہی مگر اب چارہ کیا ہی
لڑینگے ضرور چاہے زیر ہون یا زیر کرین بادشاہ اسلام نے بمجبوری انکو بھی
رخصت کیا لندھور بار دگر فیل پر سوار ہو کر سامنے نقابدار سیہ پوش
کے آئے اور آواز دی کہ لاضرب بہادری کی نقابدار نے کہا ای لندھور
بہتر یہ ہی کہ دوستی اہل اسلام سے ہاتھ اُٹھا اور میرا شریک ہو کر ان لوگون
سے مقابلہ کر اور مذہب آقا پرستی کو قبول کر ورنہ اسیطرح تو بھی اسیر بلا ہوگا
جسطرح اور سردار زیر ہوے ہین لندھور ثانی نے کہا او ملعون کیا جھک
مارتا ہی تو مجھے نصیحت نکر اور جو تجھسے ہو سکے اُسمین قصور نکر یہ سُنکر نقابدار
نے گرز اُٹھایا اور آواز دی کہ تیری ضرب گرز بہت مشہور ہی لے اس

[illegible]

ضرب کو بھی کہ یہ پیغام اجل ہی یہ کہکر سر لندھور پر وار کیا لندھور ثانی نے گرز کو اُٹھاکر چہرہ کی پناہ کیا اب گرز بر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا تتق گرد و غبار بلند ہوا کہ لندھور مع فیل اُس گنبد خاکی مین پنہان ہو گئے نقابدار نے آواز دی کہ زدم و بست کردم عیار لندھور ثانی کا جھپٹکر قریب آیا گرد گرد کے چرخ مارکر اندر گرد کے در آیا دیکھا کہ دونون ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم ہین لیکن ہر بُن مُو سے پسینہ جاری ہی آنکھین بند ہین عیار نے آواز دی کہ ای شہریار ہوشیار ہو جائیے کہ حریف لاف زنی کر رہا ہی لندھور ثانی نے کہا واقع مین اس نقابدار نے بلا کی ضرب لگائی ہی تگرد سے نکلکر آواز دی سه تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + لے اسے بھی کہ یہ طمانچۂ ملک الموت ہی یہ کہکر اپنا گرز گران سنگ سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر سر نقابدار پر وار کیا نقابدار نے گرز لندھور کا گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق ہو گیا مرکب نقابدار کا مارا گیا مگر نقابدار پر کوئی اثر نہوا یہ ایسا سخت جان تھا کہ اتنی بڑی ضرب کھاکر بچ گیا اور گرد سے نکلکر لندھور کی طرف چلا لندھور بھی فیل پر سے کود پڑے نقابدار گرز پھینک کر لندھور سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی تمام دن کشتی رہی دو پہر رات گئے نقابدار نے لنگر انکا بھی توڑا اور باندھے لیے چلا گیا اہل اسلام نہایت غمگین پھرے اور بادشاہ اسلام نے عیارون کو طلب کرکے فرمایا کہ حال اسکا دریافت کرو ایا کیا وجہ ہی جو نقابدار پر کوئی غالب نہین آتا یہ سُنکر برق ثانی قران ثالث سمک ثالث بزک ثالث وغیرہ جانب لشکر نقابدار روانہ ہوئے وہان نقابدار نے لندھور ثانی کو بھی مقید کرکے جانب کوہ روانہ کر دیا کہ سب قیدی اُسی مقام پر ہین نقابدار کو یہ خیال تھا کہ مبادا کوئی افتاد پڑی اور یہ لوگ رہا ہو گئے تو ساری محنت برباد ہو جائیگی اور آپ لباس رزم اُتار کر پوشاک بزم پہنی بارگاہ مین آکر بیٹھا ناچ ہونے لگا یہ تو یہان مصروف عیش ہی آج طبل جنگ بھی نہین بجوایا ہی کہ ایک آدھ روز مین کسل برطرف ہولے تو پھر مقابلہ کرون وہان جو لوگ قید لندھور کی لیکر جانب کوہ روانہ ہوئے تھے وہ خدمت مین ضیغم جادو کی پہونچے اور لندھور کو بھی ضیغم جادو کے سپرد کرکے عرض کی کہ آج طبل جنگ نہین بجا ہی ضیغم جادو نے کہا اب کس قدر سردار باقی ہین لشکر اسلام مین اُن لوگون نے کہا کہ ابھی بہت ہین اسلیے کہ بارگاہ سلیمانی کے بیٹھنے والے سب سردار پانچ ہزار پانچسو چین ہا ہین جسمین سے قریب نصف کے بدیع الملک کے ہمراہ گئے ہوئے ہین اور مختلف

مقامات پر ہین اب بھی ڈیڑھ ہزار سرداروں سے کم نہین ہین ضیغم جادو نے کہا کہ اسطرح عرصہ گذرے گا تم جاکر قرطاس بن آس سے کہنا کہ اب کشتان وشوکت دکھا چلے سرداروں کو زیر کرنے کی کیا ضرورت ہی وہ تیغۂ سحر جو مین نے تیار کر کے تمکو دیا ہی اُسی سے کام لو اور جسقدر سردار مقابلے کو آئین اُنھین تہ تیغ کرو کہ جلد خاتمہ ہو اور آج سے دن کی میدان داری تمھارے حوالے ہی شب کو مین آؤنگا اور لشکر اسلام پر شبخون مارونگا یہ کہکر اُسنے چلنے کی تیاری کی اور ملازمان قرطاس کو رخصت کیا یہان عیاران لشکر اسلام جو براے دریافت حال روانہ ہوے تھے رنگ و روغن عیاری لگا کر صورتین تبدیل کیے ہوے مختلف مقامات پر پھر رہے تھے طبل جنگ نہ بجنے سے اور بھی اطمینان ہوگیا تھا لیکن داروغۂ زندان جو قیدبند حضور ثانی کی کوہ مین پہونچا کر پھرا آتے آتے قریب اپنے لشکر کے پہونچا دیکھا کہ ایک نازنین ماہ جبین خاک پر بیٹھی رو رہی ہی آنسو مثل قطرات شبنم کے گل عارض کو شاداب کر رہے ہین ہچکیان بندھی ہوئی ہین داروغہ نے بڑھکر پوچھا کہ ارے تو کون ہی تجھپر کیا مصیبت پڑی ہی جو اسطرح رو رہی ہی اس صحراے وحشتناک مین کیونکر پہونچی اُسنے بیان کیا کہ مین ایک گانون کی رہنے والی ہون ساتھ اپنے شوہر کے سسرال جا رہی تھی راستے مین قزاقون نے گھیرا زر و زیور میرے پاس بہت سا تھا اور شوہر میرا بہادر تھا قزاقون سے لڑا لیکن اکیلا کیا کر سکتا تھا مثل مشہور ہی کہ سو رمان جتا بھاڑ نہین پھوڑتا ہی آخرکار ہاتھ سے قزاقون کے مارا گیا اُن کمبختون نے لاش اُسکی ایک چاہ مین پھینک دی اور مجکو اپنے ساتھ لیکر چلے اس مقام پر آکر زر و زیور میرا چھین لیا اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے داروغہ زندانخانہ نے کہا کہ تو ہمارے ساتھ چل اگر تو رضامند ہوگی تو تجھے بی بی بنائینگے اور اگر یہ منظور نہین ہی تو تجکو تیرے گانون مین بھجوا دینگے اُس عورت نے کہا کہ اب مین گانون اپنے کیا مُنھ لیکر جاؤنگی اسواسطے کہ سب مجھے جنم جلی کہینگے اور طعنہ زن ہونگے کہ یہ ایسی بدنصیب تھی جو شوہر کو کھا گئی یہ سُنکر داروغۂ زندان اور بھی خوش ہوا اور اس عورت کو اپنے ساتھ لیکر خیمہ مین آیا دل مین کہتا تھا یہ تیری قسمت کی تھی جو تجھے ملی شوہر اسکا مارا گیا قزاق اس مقام پر چھوڑ گئے کیا قدرت ہی خداوند لقا کی لیکن دو ایک آدمی اسکے خلاف بھی تھے اُنھون نے خیال کیا کہ اس عورت کو اس سے چھنوا دینا چاہیے کہ اسمین بھی چہ کا ہو یہ تصور کر کے قرطاس بن آس کے پاس آئے اور کہا کہ داروغۂ زندان ایک عورت کو صحرا سے لایا ہی کہ حسن بے نظیر رکھتی ہی اور لائق حضور کے ہی یہ سُنکر قرطاس نے کہا کہ جاکر داروغہ کو بلا لاؤ لوگ گئے اور اُسے لے آئے قرطاس نے پوچھا کہ تو کسی عورت کو لایا ہی وہ انکار کر گیا قرطاس کو نہایت غصہ آیا کہا جاؤ اور اسکے خیمہ مین تلاش

کر دو لوگ گئے اور اُس نازنین کو لیے ہوے خدمت مین قرطاس کی لائے
قرطاس نے حکم دیا کہ اس مردود کو قتل کرو کہ اسنے مجھ سے پوشیدہ کیا تھا
حسب الحکم جلاد حاضر ہوا اور داروغہ زندان کو قتل کیا نازنین نے کہا شکر ہی
کہ یہ ظالم قتل ہوا قرطاس نے کہا ای نازنین تو اُسکی راضی تھی یا میری نازنین نے
کہا اُسکی صورت تو مجھے اصلا پسند نہ تھی اور آپ کی صورت ابھی نہین دیکھی جو کہہ سکون
قرطاس نے کہا کہ مین اپنی صورت تخلیہ مین دکھاؤنگا یہ سُنکر نازنین نے
کہا کہ بہتر ہی اور قرطاس بن آس خلوت مین داخل ہوا نازنین کو بھی اُسی
خیمہ خالی مین طلب کیا جو اسنے اپنی آسائش کے واسطے مقرر کیا تھا کہ سب سامان
آسائش وہان موجود تھا کشتیان مے کی چُنی ہوئی تھین اب قرطاس بن آس
نے نقاب چہرہ سے اُلٹی اور کہا دیکھو مین ایسا ہون نازنین نے غور سے دیکھا
اور کہا کہ مین نے پہچان لیا قرطاس نے کہا کہ کیا اسکے قبل تو نے مجھے دیکھا تھا
نازنین نے کہا مین اُسوقت سے جانتی ہون جب نقاب آپکے چہرے پر نہ تھی
اور مجھے تو آپ کی تلاش تھی قرطاس نے یہ جانا کہ نازنین بیشتر سے مجھپر عاشق
ہی کہا ای جان جہان اب تم مجھ سے رضامند ہو نازنین نے جواب دیا کہ رضامند
کیسی خواہش مند تھی مگر ایک بات کی مجکو حیرت ہی کہ آپ نے اس صورت زیبا
کو چھپایا کیون ہی شاید مجھ سے پردہ کیا ہو اور میرے جلانے کے واسطے یہ امر
تھا اگر آپ صورت اپنی چھپائے نہوتے تو مجھے یہ زحمت کیون ہوتی کہ صحرا مین
تباہ پھرتی بعد اپنے شوہر سے جدا ہونے کے آپ ہی کے پاس تو چلی آتی اور اصل
یہ ہی کہ مین نہایت پریشان تھی جبکہ اُس شخص نے مجھے لاکر اپنے خیمہ مین ٹھرایا تھا جسے
آپ نے قتل کروا ڈالا مین اسی سوچ مین تھی کہ عصمت ہاتھ سے جاتی رہیگی اور
بعد اخسر ابلی بسیار اگر آپ تک پہونچی تو کیا پہونچی اول تو آپ قبول ہی نہ کرتے
خیر اب تو وہ سب باتین برطرف ہوگئین اور ہزار ہزار شکر ہی کہ مین آپ تک
پہونچ گئی مثل مشہور ہی کہ جو ہندہ یابندہ مگر یہ تو بتائیے کہ سبب منھ چھپانے کا کیا
ہی اور اس سے قبل آپ بے نقاب تھے انھین لوگون کے سامنے اب نقاب
ڈالکر آئے ہین قرطاس بن آس نے کہا ای جان من اسکا سبب ایک راز
ہی جسکا منھ سے نکالنا اچھا نہین اسواسطے کہ در و دیوار ہم گوش دارد ایسا نہو
یہ خبر اہل اسلام کو معلوم ہو جاوے تو رعب میرا جاتا رہے گا اور اُن لوگون کو
فکر ہو جائیگی کہ پہلے تو یہ شہزور تھا مگر اسقدر نہ تھا اب اسقدر قوت بڑھ جانے کا
کیا سبب ہی نازنین نے کہا کہ اسوقت تو یا مین ہون یا آپ ہین سُننے والا کون ہی
اور اہل اسلام یہان کہان قرطاس بن آس نے کہا کہ عیاران لشکر اسلام
بلائے بے درمان ہین وہ ہر وقت ہر مقام پر موجود رہتے ہین ادھر بات

مُنھ سے نکالی اور اُنکو خبر ہو گئی نازنین یہ سُنکر افسردہ خاطر ہو گئی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی آپ مجھے بھی دشمن جانتے ہین یا کوئی عیار سمجھتے ہین جو بیان نہین کرتے یہان سوا میرے اور آپ کے کون ہی اگر مین عیار ہون تو مجھے قتل کر ڈالیے غرضکہ ایسا ایسا مجبور کیا کہ قرطاس بن آس کو حقیقت حال بیان کرنا پڑی اور سب کہدیا کہ یہ زرہ جو میری رکھی ہی سب اسی کی برکت ہی کہ نہ تلوار مجھپر اثر کرتی ہی اور نہ مین کسی سے زیر ہو سکتا ہون نازنین نے کہا کہ یہ زرہ آپ کو کس نے دی ہی کہا اب اسے نہ پوچھو اس سے تمھارا کیا مطلب ہی قرطاس کے انکار پر نازنین کبیدہ خاطر سی ہو گئی اور کہا اچھا جانے دیجیے مگر مجھے یہ فکر ہی کہ اگر یہ زرہ ضائع ہو گئی تو آپ کیا کیجیے گا قرطاس نے کہا کہ اول تو ضائع کیون ہونے لگی اور اگر ضائع ہو گئی تو جس نے یہ زرہ بنا دی ہی وہ اور بھی بنا دے سکتا ہی یہ سُنکر نازنین نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کسی عورت نے یہ تحفہ آپکو دیا ہی جب ہی آپ بیان کرنے سے انکار کرتے ہین قرطاس نے کہا کہ نہین عورت نے نہین بلکہ مرد نے یہ زرہ دی ہی نام اُسکا ضیغم جادو ہی جسوقت کہ مین لشکر اسلام مین اسیر ہو کر پہونچا تھا تو مین نے خوف جان سے اسلام اختیار کر لیا تھا ایک روز موقع پا کر مین نے ایک سردار نامی کو قتل کیا اور لشکر سے نکلکر راہ فرار پر قرار لیا راستے مین ضیغم جادو سے ملاقات ہوئی کہ وہ بھی براے استیصال اہل اسلام آتا تھا ہم دونون نے باہم مشورہ کیا اُسنے یہ زرہ بنا دی کہ اب تو کسی سے مغلوب نہو گا جا اور اہل اسلام کو قتل کر اب جو مین براے مقابلہ اہل اسلام آیا تو نقاب چہرے پر ڈال لی کہ کوئی مجھے پہچان نہ سکے ورنہ سب جان جائینگے کہ یہ پہلے تو اسقدر شہزور نہ تھا اب کہان سے زور لے آیا ضرور اسکا کوئی سبب ہی عیار براے تلاش آئینگے اور ضرور راز دریافت کر لینگے پھر مشکل ہو گی ضیغم جادو کی جان بچنا بھی دشوار ہو جائیگی اور مجھ سے بھی یہ تحفے چھن جائینگے نازنین نے کہا کہ کیا زرہ کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہی قرطاس نے کہا ہان ایک تیغہ بھی ہی جس سے مین نے ابھی کام نہین لیا ہی اُس تیغہ کی صفت یہ ہی کہ کوہ سے بھی نہ رُکے گا مگر مجکو پہلے اپنی شوکت دکھانا منظور تھی اس سبب سے سرداران لشکر اسلام کو اسیر کیا اور قتل نہین کیا کہ اُنکو عبرت ہوا ور یہ معلوم ہو جاے کہ نقابدار ہمسے زبردست ہی اب یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کل سے مین نقاب سر میدان اُٹھا دونگا اور اُسی تیغہ سے کام لونگا اور ایک ہی روز مین سب کو قتل کر کے چلا جاؤنگا کیونکہ مجھ سے ضیغم جادو نے کہلا بھیجا ہی کہ دیر نکرو ایسا نہو

کہ کوئی افتاد پڑے یہ سنکر نازنین بہت خوش ہوئی اور اپنے دل مین خیال کیا کہ جب ہی
اس ملعون پر کوئی غالب نہین ہو سکتا ہی خبر دیکھا جائیگا اب تو معلوم ہو گیا
یہ جاتا کہان ہی مگر شاید یہ ضیغم جادو کی مدد سے قتل نہوا اور وہ ایسی اور
چیزین تیار کر دے تو اُس ملعون کا پتہ بھی دریافت کرنا چاہیے یہ تصور کر کے
پوچھا کہ آپ نے ضیغم جادو کو بھی عیاران اسلام کے حالات سے مطلع
کر دیا ہی ایسا نہو کہ کوئی وہان پہونچ جائے قرطاس ہنسا اور کہا تو بڑی ہوشیار
معلوم ہوتی ہی اور مجھے میری سچی محبت ہی جو اس اس طرح کے پہلو سوچتی
ہی مین نے ضیغم جادو کو سب کچھ سمجھا دیا ہی اب اُسنے ایسا انتظام کیا ہی
کہ اگر عیاران اسلام کو پتہ بھی معلوم ہو جائے کہ ضیغم جادو فلان مقام
پر رہتا ہی تو بھی یہ پا نہین سکتے اسواسطے کہ وہ جس درۂ کوہ مین رہتا ہی
اُسکو اُسنے نظر بند کر دیا ہی درہ کسی کو نظر نہین آتا نازنین نے کہا اب
مجھے اطمینان ہوا یہ سُنکر قرطاس بن آس نازنین سے بہت خوش ہوا
اور کہا کہ پہلے تو مجھے یہ خیال تھا کہ ایک آدھ روز بعد تجھے تیرے گانون
مین بھجوا دونگا مگر اب تیری فراست دیکھکر وہ خیال برطرف ہو گیا اور یہ
عہد کرتا ہون کہ تیرے ساتھ عقد کر لونگا اور تا زندگی تجھے جدا نکرونگا
اور ہر امر مین تجھ سے صلاح لے لیا کرونگا یہ کہکر گردن مین ہاتھ ڈال دیا
اور اختلاط کا قصد کیا نازنین نے کہا کہ دیکھو صاحب اسقدر بیتابی اچھی
نہین ذرا صبر سے کام لو میری شرم یہ گوارا نہین کرتی کہ غیر مرد سے
اتنی جلد بیحجاب ہو جاؤن ہرچند کہ تمھاری عاشق ہون مگر عورت ہون جب
چند روز ساتھ رہے گا اور حجاب رفتہ رفتہ برطرف ہو لے گا پھر اختیار ہی
مین کہین بھاگی نہین جاتی ہون قرطاس نے کہا کہ جان من مین کیا کرون مجھ سے
صبر نہین ہوتا نازنین نے کہا کہ اگر تمسے ضبط نہین ہو سکتا تو شراب پیو مجھے بھی پلاؤ جسوقت
بیخودی طاری ہو گی شرم دور ہو جائیگی یہ کہکر ہاتھ کشتی کی طرف بڑھایا اور جام
لبریز کر کے قرطاس کو دیا قرطاس نے کہا تم پیو کہ حجاب تمھارا برطرف ہو مین
تو بے شرم ہون مجھے کیا ضرورت ہی نازنین نے کہا تم پیو مین بھی پیونگی قرطاس
نے جام ہاتھ سے نازنین سے لے لیا اور بے اندیشۂ انجام پی گیا نازنین نے اور جام
دیا یہان تک کہ تین چار جام پیکر اُسنے کہا اب تم بھی پیو نازنین نے کہا کہ پیتی ہون
اور جام بھر کر اپنے ہونٹون سے لگایا کچھ شراب نیچے گرا دی کچھ چھوڑ دی قرطاس
نے کہا اور پیو نازنین نے کہا بس اسی قدر بہت ہی اسواسطے کہ مین عادی
نہین ہون پہلے پہل پی ہی جسوقت قرطاس پر نشہ کی بیخودی طاری ہوئی تو نازنین
کی طرف بڑھا نازنین پیچھے ہٹی اور اُٹھکر سامنے سے بھاگی کہ مجھے یہ باتین

ابھی نہین معلوم ہوتی ہین ساتھ ہی قرطاس بھی اُٹھا کہ اسے پکڑلون آغوش تمنا مین کھینچون اُٹھتے ہی چکر آیا پاؤن لڑکھڑائے چھینک مارکر بیہوش ہوگیا اسکے گرتے ہی نازنین نے نعرہ کیا کہ باش او قرمساق منم مہتر برق ثانی اور خنجر کھینچکر قرطاس کی طرف چلا ساتھ ہی خیال پیدا ہوا کہ مبادا قتل کرنا اسکا بادشاہ کے خلاف گذرے اور مجھپر بھی مثل خواجہ خواجگان یعنی عمرو بن امیہ ضمری کے عتاب آئے اسواسطے کہ اسے قصہ آس بن الوس کی ناک کٹنے کا یاد تھا کہ جب خواجہ عمرو کا فرزند دلبند آس بن الوس کے ہاتھ سے مارا گیا تو خواجہ نے ناک اُسکی کاٹ لی تھی آس بن الوس نے امیر کو طعنہ دیا تھا کہ اگر عیاروں کے زور پر تمکو دعوی صاحبقرانی ہی تو چوڑیان پہنکر بیٹھو امیر نے عمرو کو پکڑکر آس کے حوالے کردیا تھا یہانتک کہ عمرو اور امیر سے بگڑ گئی تھی اسیطرح مجھپر بھی عتاب نہ آجائے اور ابھی کل کی بات ہی کہ حیات زرین پوش کے قتل کرڈالنے پر بدیع الملک نے مجکو بھی اسکی خالہ کے حوالے کردیا تھا اگر آفتاب زرین علم سا شخص موجود نہوتا تو جان جانے مین باقی ہی کیا رہ گیا تھا اس اس طرح کے خیال کرکے قرطاس کو بیہوش پڑا رہنے دیا اور آپ زرہ اسکی اُٹھالی اور دوسری زرہ ویسی ہی اُسکے مقام پر رکھدی اور تیغہ تلاش کرکے کمر سے لگایا اور دوسرا تیغہ اُسی نیام مین کرکے کچھ تھوڑا سا مال و اسباب چرا کر خیمہ سے چل نکلا اب

مہتر برق ثانی تو لشکر اسلام کیطرف جاتا ہی اور قرطاس بن آسن بیہوش پڑا ہوا ہی

ادھر ضیغم جادو نے شام ہوتے ہی تیاری شبخون کی کردی اور مع فوج چل نکلا کوئی دوپہر آئی ہوگی لشکر اسلام کے سردار اپنے اپنے خیمون مین سو رہے ہین گشت طلایہ کا پھر رہا ہی آواز ہوشیار باش و بیدار باش کی بلند ہی کہ ایک مرتبہ جانب صحرا سے چالیس ہزار درندے مثل خرس و پلنگ کے نمودار ہوئے آگے آگے سب کے ایک بہت بڑا شیر ڈکارتا ہوا لشکر کیطرف چلا طلایہ والے اُنکو صحرائی درندے سمجھکر بڑھے اور آگ روشن کردی کہ درندے آگ سے بھاگتے ہین لیکن ساتھ ہی خیال پیدا ہوا کہ اس صحرا مین بہت دنون سے مقیم ہین اور آج تک اتنے درندے ایک وقت مین کہین نہین دیکھے یہ کیا اسرار ہی اور طرہ اسپر یہ کہ آگ کو دیکھکر بھی یہ درندے نہ بھاگے اور آتے ہی لشکر اسلام پر گرے یہان سپاہی سو رہے تھے کسی کو خیال بھی درندون کا نہ تھا درندون نے لوگون کو ہلاک کرنا شروع کیا طلایہ کے سوارون نے گھوڑے دوڑائے اور درندون پہ گرے تلوارین مارنا شروع کین مگر جس درندہ پر تلوار پڑی

تلوار ٹوٹ گئی اور جسم پر اُسکے خط بھی نہ پڑا درندون نے جسکو پنجہ ماردیا وہ
ہلاک ہوگیا اب یہ سب کے سب لشکر کو پامال کرنے لگے بلڑ ہوگیا لوگ اپنے اپنے
بسترون سے اُٹھکر بدحواسی مین بھاگنے لگے کوئی خیمہ مین جا کر چھپا کسی نے راہ فرار
اختیار کی بہت سے جوانمردون نے مقابلہ بھی کیا مگر ہاتھ سے درندون کے
ہلاک ہوے یہانتک کہ اسّی ہزار آدمیون کو ہلاک کرکے یہ سب درندے
ایک طرف سے آئے تھے اور دوسری طرف نکلے چلے گئے قریب صبح برق تازی
تیغہ اور زرہ لیے ہوے لشکر اسلام مین پہونچا اور حال درندون کا سُنا سمجھ گیا
کہ یہ فعل ضیغم جادو کا تھا مگر اُسنے تو جا کر درہ کو نظربند کردیا ہوگا اب اگر ہم گئے
بھی تو کیا کرلینگے اگر خیر پہلے قرطاس ملعون کو تو قتل کرلین پھر دیکھا جائیگا یہ خیال
کرکے اپنے خیمہ مین داخل ہوا جسوقت صبح ہوئی اور بادشاہ اسلام برآمد ہوے
پوچھا کہ یہ شب کو شور و غل کیسا تھا لوگون نے عرض کی کہ عجیب و غریب واقعہ
گذرا ہے کہ کبھی نہ گذرا تھا اور سب کیفیت درندون کے آنے کی اور اسّی ہزار
آدمیون کے مارے جانے کی بیان کی بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہوے
اور فرمانے لگے کہ دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے انواع و اقسام کی بلائین نازل
ہو رہی ہین معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسی بیابان نہ طاق مین سب کا خاتمہ ہوگا
واقع مین یہ عجب پرآشوب مقام ہے یہ فرما کر لاشون کے دفن ہونے کا حکم دیا
اور سب کی نماز جنازہ پڑھی بہت روئے یہ سب تو یہان مصروف آہ و بکا ہین
اور وہان جو قرطاس بن آرس کو ہوش آیا خیمہ کو خالی پایا نازنین کو نہ دیکھا
حیران تھا کہ نازنین کہان چلی گئی یا تو یہ محبت جتاتی تھی یا اسطرح چلی گئی ساتھ ہی
نظر ایک پرچہ پر جا پڑی اُسے اُٹھا کر دیکھا لکھا تھا کہ اے قرطاس کوئی ایسی غفلت
کرتا ہے ارے وہ نازنین نہ تھی بلکہ عیار لشکر اسلام تھا اگر مین تیرا خیال نہ رکھتا
تو آج ہی تو قتل ہوجاتا کہ عیار تجکو بیہوش کرچکا تھا آیندہ سے ایسی غفلت
نکرنا اب اُس عیار سے اطمینان رکھ کہ ساحر کو بھیجکر مین نے اُسے گرفتار کرلیا بلکہ
قتل کرڈالا مگر شاید اسیطرح کوئی اور پہونچ جائے یہ دیکھکر قرطاس کی گھبراہٹ
برطرف ہوئی اور اطمینان ہوا زرہ اور تیغہ کو دیکھا تو دونون چیزین موجود
ہین جلدی سے زرہ اُٹھا کر پہن لی تیغہ کمر سے لگا لیا باہر خیمہ کے آیا رفقا سے
تمام ماجرا بیان کیا اُن لوگون نے کہا کہ اب زیادہ عرصہ کرنا مناسب نہین ہے
طبل بجوا کر مسلمانون کا جلد خاتمہ کیجیے قرطاس نے کہا ہان میرا بھی یہی قصد ہے
اتنے مین ہرکارون نے آکر بیان کیا کہ رات کو کچھ درندے آئے تھے اسّی ہزار
خداپرستون کو ہلاک کرکے چلے گئے بڑی خیر گذری کہ یہ بلا اُنھین لوگون پر نازل
ہوئی ورنہ اگر اس طرف آتے تو ہملوگ صرف چالیس ہزار تھے ایک بھی

نہ بچتا سب ہلاک ہو جاتے قرطاس ہنسا اور کہا کہ وہ ہمارے مہربان ضیغم جادو
آئے ہونگے تم لوگ خوف نکرو اطمینان رکھو اسطرف کوئی درندہ رخ بھی نکریگا
مگر ایسے شب کے وقت لشکر اسلام مین نہ جانا دن کو خبر دریافت کر لانا اسواسطے
کہ مبادا دھوکے مین تم بھی ہلاک ہو غرضکہ جب دن تمام ہوا اور وقت شام کا آیا
طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف چلے مسافرون نے مقام کیا لشکر اسلام مین مغرب
کی اذان ہوئی روز روشن تیرہ و تار ہوا آفتاب گوشۂ مغرب مین جاگزین ہوا ستارے
نمودار ہوئے قرطاس بن آس نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی
پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے لشکر اسلام کے خبر لیکر خدمت
مین بادشاہ اسلام کی حاضر ہوئے اور بعد دعا و ثنائے شاہی بجا لانے کے
عرض کی کہ پھر آس ظالم یعنی نقابدار سیہ پوش نے طبل جنگ بجوایا ہے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ اب دوہیری آفتون کا سامنا ہے کہ رات کو درندے آزار پہونچاتے ہین
لوگون کو ہلاک کرتے ہین اور دن کو یہ ملعون نقابدار سردارون کو قتل کرتا ہے
خیر جو مرضی خدا کہدو کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی
بجا تیاری جنگ ہونے لگی آج طلایہ گشت کو بیس ہزار سوار معین ہوئے
ہین اور اہل لشکر بھی بیدار ہین اسلیے کہ درندون کا خوف بھی لگا ہوا ہے اور
یہ بھی خیال ہے کہ صبح کو مقابلہ ہے اسلحے درست کر رہے ہین کوئی کسی شغل مین
ہے کوئی کسی شغل مین کہ یکایک جانب صحرا سے آواز درندون کی پیدا ہوئی
گشت کے سوار صحرا کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ درندے غول کے غول
چلے آتے ہین اہل لشکر کو آواز دی کہ وہ بلائین پھر آتی ہین ہوشیار ہو جاؤ
تمام لشکر مسلح ہو گیا اور صفین باندھ لین کہ کل تو غفلت مین تھے جو درندے
گزند پہونچا کر چلے گئے آج وہ تلوارین مارینگے کہ کاٹ کے ڈال دینگے یہ
سبکے سب ضیغم کش شیر شکار تلوارین کھینچے ہوئے منتظر اسکے ہین کہ یہ درندے
ہم تک پہونچین اور ہم انکو تہ تیغ کرین کہ یکایک درندون نے گشت کے
سوارون پر حملہ کیا سوارون نے تلوار تبر گرز وغیرہ سے کام لیا لیکن کوئی
حربہ کارگر نہوا اور درندون نے جسپر حملہ کیا وہ تڑپ کر ہلاک ہو گیا یہانتک
کہ بیس ہزار سوار ایک دم مین کام آ گئے درندون نے صفین بچھا دین اور
اب لشکر پر آ پڑے اہل لشکر صفین جمائے اور تلوارین کھینچے ہوئے کھڑے تھے
جیسے ہی درندے قریب اسکے پہونچے جوانان لشکر اسلام نے تلوارین مارین
گرز لگائے تبر چلائے کہ اگر کوہ گران بھی ہوتا تو پست ہو جاتا مگر کسی درندہ پر
کوئی اثر نہوا خط بھی نہ پڑا اب جو درندون نے حملہ کیا تو صف بچھا دی اس غول
کو مار کر اس گروہ پر آئے اب تو یہ حالت ہے کہ بہادران اسلام برابر سینہ

مقابلہ کر رہے ہین مگر انکے حربے کارگر نہین ہوتے اور درندون کا طمانچہ طمانچۂ موت ہوجاتا ہی
ان درندون مین سب ہی قسم کے جانور ہین شیر طمانچون سے کام لے رہے ہین خرس
منھ مار کر خون پی لیتے ہین کہان تک بیان کیا جاے کہ درندے ایک طرف سے جو آئے
تو دوسری طرف سے تمام لشکر کو پامال کرتے ہوے نکلے چلے گئے ساٹھ ہزار آدمی
آج بھی مارا گیا بادشاہ اسلام نہایت پریشان ہین کہ یہ کونسی بلا ہی اور کیا معاملہ ہی
لیکن جن سردارون نے یہ کیفیت اپنی آنکھون سے دیکھی تھی اُنھون نے آکر عرض کیا
کہ عجب طرح کا معاملہ ہی جو سمجھ مین نہین آتا کیونکہ تمام درندے جسطرح آئے تھے اُسی طرح
زندہ نکلے چلے گئے ہرچند اُنپر حربے کیے لیکن کوئی زخمی بھی نہوا تلوارین ٹوٹ گئین
کمندون کے حلقے شکستہ ہوگئے اور سب درندے صاف نکلے چلے گئے بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ دریافت کرو یہ درندے کہان سے آتے ہین اور کس طرف جاتے ہین یہ
سُنکر عیاران لشکر اسلام تعاقب مین درندون کے روانہ ہوے بعد دریافت حال قریب
صبح آکر عرض کی کہ تمام درندے ایک کوہ مین جاکر غائب ہوگئے سب متحیر تھے کہ کیا
کرین اور کیا نکرین لیکن چونکہ طبل بج چکا تھا صبح ہوتے ہی دونون جانب کے لشکر میدان
مین آئے اور ایک دوسرے کے مقابل صفین باندھکر استادہ ہوے بعد آراستگی صفوف
قتال و جدال نقیب نہیب دیکر نکل گئے تھے کہ نقابدار سیہ پوش میدان مین آیا
خوب سلحشوری کی نیزے کے ہاتھ نکالے سراپا میدان کا دکھایا جسوقت پسینے
مین غرق ہوگیا ایک مقام پر نیزے کو گاڑا دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ باغی
ای فرقۂ خداپرستان و گروہ مسلمانان جسکو تمناے مرگ و آرزوے قضا ہو وہ نکلے
میرے مقابلہ کو اسواسطے کہ اب مجھے جلدی اس امر کی ہی کہ تم لوگون کا خاتمہ کرکے
جانب نہ طاق روانہ ہون اور وہان بدیع الملک کو قتل کرکے اپنے
خداوندزادون کی خدمت مین پہونچون کہ وہ دونون برجیس آفتاب پرست
کے ساتھ چلے آئے تھے لہذا آج سے مین نے طریقۂ جنگ بدل دیا ہی اب جو میرے
سامنے آئیگا وہ مارا جائیگا آج مین سوا قتل کرنے کے کسی کو اسیر بھی نکرونگا یہ سُنکر
اہل اسلام کو اتنا تو معلوم ہوگیا کہ یہ زمرد پرست ہی اور خداوندزادون سے
مراد اسکی ارژنگ بن زمرد ثانی و جزتنگ بن زمرد ثانی ہی کیونکہ
وہی برجیس آفتاب پرست کے ساتھ چلے آئے ہین مگر یہ سب کو حیرت
ہی کہ یہ نقابدار کون ہی اور کہان سے آیا ہی اور سبب اسکے زور آور ہونے کا
کیا ہی اسمین کوئی بھید ضرور ہی ابھی تک کسی کی جرأت نہوئی کہ اسکے مقابلہ کو
نکلتا اُسنے پھر آواز دی کہ اگر آنا ہو تو آؤ اور مقابلہ کرنا ہو تو میدان مین
نکلو ورنہ مین خود آتا ہون اور وہین سب کو تہ تیغ کرونگا یہ کہکر نقابدار
سیہ پوش خاموش ہوا تھا کہ لشکر اسلام سے تورج ماہروش نکلے اور

سامنے تخت شاہی کے آکر مجرا کیا اجازت کے خواستگار ہوے بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ آپ حالت اس نقابدار کی دیکھ چکے ہین یہ نقابدار انسان نہین معلوم ہوتا اس برقع سیاہ مین کوئی بلاے بد پوشیدہ ہی کیسے کیسے سردارون کو یہ حکماً گرفتار کرکے لے گیا اور کسی کا کوئی زور نہ چل سکا وہ سردار جو امیر کے ہاتھ سے سات سات آٹھ آٹھ روز مین اسیر ہوے تھے اُنکو یہ دن دن بھر مین پکڑ لے گیا ہی اور آج یہ دعویٰ کر رہا ہی کہ مین سب کو قتل کرونگا اب نہین معلوم کہ یہ ساحر ہی یا جن ہی یا کوئی تحفۂ طلسمی اسکے پاس ہی جسکی وجہ سے اسکو ہر ایک پر غلبہ حاصل ہوتا ہی اور کوئی اسے مغلوب نہین کرسکتا تورج ماہرو نے عرض کی کہ یہ سب بجا اور درست ہی لیکن یہ کیونکر ہوسکتا تھا کہ وہ سر میدان ٹوکے اور ہم مقابلہ کو نہ نکلین یہی نا کہ مارے جائینگے کچھ پروا نہین ایک روز مرنا ضرور ہی اگر ہزار برس بھی جینگے تو ایک روز مرنا ہی کیونکہ بقا سوا ذات باری تعالےٰ کے کسی کو نہین ہی پھر چند روزہ زندگی کی ہوس مین نام بزرگون کا کیونکر مٹا دین تمام عالم مین یہ بات مشہور ہو جائیگی کہ صاحبقران بن صاحبقران یعنی بدیع الزمان کا فرزند لشکر اسلام مین موجود تھا اور نقابدار سیہ پوش نے سر میدان ٹوکا اور وہ مقابلہ کو نہ نکلا کیسی بدنامی ہوگی اس ذلت و رسوائی سے مرنا بہتر ہی اور جان بچانا بہتر نہین ہی بادشاہ اسلام نے فرمایا کہ اُسنے آپ کا نام تھوڑی لیا تھا تورج ماہرو نے کہا کہ اگر میرا نام نہین لیا تھا تو مین اہل اسلام سے علحدہ تھوڑی ہون جب اُسنے اہل اسلام کو ٹوکا تو گویا مجھی کو ٹوکا کیا مین مذہب اسلام نہین رکھتا ہون اور ما ورا اسکے اگر مین مقابلہ کا قصد نکرتا تو وہ خود لشکر پر آ پڑتا پھر کیا اُسکے سامنے سے گریز کرتا اور اب تو مین نکل چکا حضور مجکو نہ روکین اب براے مقابلہ جانے دین اگر خداوند عالم کو میرا زندہ رکھنا منظور ہی تو وہ مجھے اس گبر پر فتحیاب کرے گا ورنہ جو مرضی اُسکی اگر قضا اسی بہانے ہی تو بہتر مجھے یہ بھی منظور ہی بادشاہ اسلام نے مجبور ہوکر تورج ماہرو کو اجازت دی اور فرمایا کہ خیر ہم سب کے سب بارکاب ہین آپ کو تنہا اس دار دنیا سے نہ جانے دینگے یہ فرماکر رونے لگے اور درگاہ ایزدی مین دعا کی کہ بار آلہا مجھے بدیع الملک سے سرخرو رکھنا اگر یہ لوگ روانہ ملک عدم ہون تو مجھے دنیا سے اٹھالے ورنہ انکو فتحیاب کر ہنوز دعا بادشاہ اسلام کی ناتمام تھی اور تورج مرکب پر سوار ہونے پائے تھے کہ جانب صحرا سے ایک بگولہ گرد کا نمودار ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی یکایک قریب ہونچکر وہ بگولہ شق ہوا اور ایک نقابدار سفید پوش نمودار ہوا آتے ہی آواز دی کہ باش اے گبر ناہنجار منم نقابدار سفید پوش کی گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روی

یہ کہتا ہوا نقابدار سفید پوش قریب نقابدار سیہ پوش کے پہونچ گیا نقابدار سیہ پوش نے کہا کہ اے نقابدار مفلوک روزگار مجھ سے اور اہل اسلام سے جنگ ہے تو کیوں مزاحمت کرتا ہے اور مفت اپنی جان عزیز کو تلف و برباد کرتا ہے یہ سنکر نقابدار سفید پوش نے کہا کہ او ملعون اگر تجھ سے اور مسلمانوں سے جنگ ہے تو مین بھی مسلمان ہی ہون کافر نہین ہون ع کند ہمجنس باہمجنس پرواز ؛ کبوتر با کبوتر باز با باز ؛ مین ضرور اہل اسلام کی ہمدردی کرونگا اور اپنی موجودگی مین کسی مسلمان پر آنچ نہ آنے دونگا نقابدار سیہ پوش ہنسا اور کہا کہ تو پہلے اپنی جان تو بچالے پھر دوسرون کی کمک کرنا نقابدار سفید پوش نے کہا کہ میری جان تیرے اختیار مین نہین ہے بلکہ اب تیری جان میرے اختیار مین ہے نقابدار سیہ پوش نے جھلا کر کہا کیا تیری قضا تجکو گھیر کر لائی ہے جو سمجھانے سے بھی تو نہین مانتا اچھا لا ضرب بہادری کی کہ حوصلہ تیرے دل مین نہ رہ جائے نقابدار سفید پوش نے کہا کہ یہ کہنا تیرا بالکل ہی فضول ہے اسواسطے کہ اہل اسلام کا دستور پیشدستی نہین ہے تجھ سے بہت سے مقابلہ ہوئے اب تو تجھپر بھی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ کمزور سے کمزور مسلمان بھی سبقت نہین کرتا ہے نہ کہ مین جو تیری جان کا ملک الموت ہون جانتا ہون کہ جب چاہونگا تجھے قتل کر ڈالونگا پھر کیا خوف ہے جو پیشدستی کرون یہ سنکر نقابدار سیہ پوش نے نہ نیزہ اٹھایا نہ گرز تیغہ کمر سے کھینچا اور نقابدار سفید پوش پر وار کیا نقابدار نے سینہ سپر کیا تلوار نقابدار سیہ پوش کی اچٹ گئی پہلے تو اہل اسلام پریشان ہوئے تھے اور انھون نے یہ تصور کر لیا تھا کہ طرفدار ہمارا مارا گیا مگر جسوقت تلوار نقابدار سیہ پوش کی اچٹ گئی تو ان لوگون کو نہایت تعجب ہوا کہ اسکی تلوار سے بچنا سخت دشوار تھا کبھی یہ تیغہ سپر سے تو رکا نہین زرہ کیا جان رکھتی ہے جو وار اسکا روک سکے بیساختہ ہر شخص کی زبان سے نکلا کہ ہر فرعونے را موسے واقع مین نقابدارون کا بھید کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے مگر خیر اب دیکھا چاہیے کہ ہوتا کیا ہے یہ تصور کرکے یہ لوگ تو محو تماشا ہین بلکہ فتحیابی نقابدار سفید پوش کی دعا کر رہے ہین اور ادھر نقابدار سیہ پوش کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا معرکہ ہے یہ وہ تیغہ ہے جسکا رکنا کوہ سے بھی ممکن نہین اسواسطے کہ تیغہ ساختہ ضیغم جادو ہے ایسا ویسا ساحر بھی اس تیغہ کو رد نہین کرسکتا ہاں ہم پلہ ضیغم جادو ہو تو شاید وار اس سے رک سکے نہین معلوم یہ نقابدار سفید پوش کون بلا ہے ادھر نقابدار سفید پوش نے وار اسکا رد کرکے آواز دی کہ بس اسی تیغہ پر تجکو گھمنڈ تھا دیکھا تونے کہ مین نے وار تیرا سپر پر بھی نہ روکا اگر کچھ دعوی ہے

تو اور حوصلہ اپنا پورا کرلے ورنہ پھر اجل تیری تو میرے قبضہ مین ہی اور موت
سر پر آچکی ہی یہ سنکر نقابدار سیہ پوش بہت گھبرایا اور کہا کہ واقع مین
ای نقابدار سفید پوش آج تک سوا تیرے وار میرا کسی سے رد نہین ہوسکا
ہی آخر یہ بات کیا ہی نقابدار سفید پوش نے کہا کہ او ملعون تجھے شرم نہین
آتی کہ ساحرون کی کمک سے مقابلہ کرتا ہی اور مردان عالم کو ذلیل کرتا ہی یہ
کلمہ دونون لشکرون نے سُنا چرچے ہونے لگے کہ اس نقابدار سفید پوش کو
حقیقت نقابدار سیہ پوش کی معلوم ہی جو یہ اسطرح کی باتین مُنھ در مُنھ کررہا ہی
اُدھر نقابدار سیہ پوش جو ذلیل ہوا پکارا او نقابدار سفید پوش میری
کمک پر کون ساحر ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو ساحر کی مدد پر بھروسا کرکے آیا ہی
اور وار میرا رد کرکے افتخار ظاہر کرتا ہی نقابدار سفید پوش نے کہا کہ کیا
ضیغم جادو سے تو واقف نہین جسنے تجھے تیغہ اور زرہ دی تھی اب تو نقابدار
سیہ پوش نے ذلیل ہوکر گردن نیچی کرلی اور دل مین قائل ہوا کہ بیشک
ہی تو یہی بات مگر اسکو کیونکر معلوم ہوا نقابدار سفید پوش سے کہا کہ
مین ضیغم جادو سے آگاہ نہین ہون تو کیا دلیل رکھتا ہی نقابدار سفید پوش
نے کہا دلیل یہی ہی کہ وار تیرا رد کردیا اور تھوڑی دیر مین اور ظاہر ہوا جاتا
ہی تو اپنا حوصلہ پہلے نکال لے یہ سنکر نقابدار سیہ پوش نے پھر پیترا بدلا
اور جھپٹ کر سر نقابدار سفید پوش پر وار کیا نقابدار سفید پوش
نے بند دست پکڑ کر جھٹکا مارا اور کمر زنجیر کا بند پکڑ کر اب جو زور کیا تو قاش زین
سے اٹھالیا لشکر اسلام سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور
نقابدار سیہ پوش کو حیرت ہوئی کہ یہ کون ہی آواز امان بلند کی نقابدار سفید پوش
نے کہا او مکار مین تجھے خوب جانتا ہون نقابدار سرخپوش سے بھی تو نے
امان مانگی تھی اور پھر مکر مسلمان ہوا تھا اور اپنے محسن و اتالیق یعنی فضل بن گیاہور
خون آشام کو تو قتل کرکے بھاگا تھا اور ضیغم جادو کی مدد پر بھروسا کرکے
پھر مقابلہ کو آیا اور سرداران لشکر اسلام کو زیر و زبر کردیا اسوقت کی
تجھے خبر نہ تھی کہ ایک ایک عیار لشکر اسلام کا ایسا ہی جو سرکشون کی گردن جھکادینے کو
کافی ہی سب حیران تھے کہ یہ نقابدار سفید پوش کون ہی اور کیا کہہ رہا ہی
کہ سفید پوش نے دوسرے ہاتھ سے نقاب اسکی نوچ ڈالی اور اسکے
بعد اپنی نقاب دور کرکے آواز دی کہ ایہا الناس دیکھ لو یہ وہی مکار
محسن کش قرطاس بن آس ہی اسکے پاس ایک تیغہ ساختہ سحر تھا اور ایک
زرہ تھی جسکی وجہ سے اسنے بڑے بڑے سرداران نامی و گرامی کو اسیر بلا کیا
اور کتنون کو جان سے مارا اب وہ تیغہ میری کمر مین ہی اور زرہ مین پہنے ہون

سنہم مہتر برق تانی یہ سنکر نقاب دار سیہ پوش یعنی قرطاس بن آس کا دم
نکل گیا اور اہل اسلام نے برق تانی کی تحسین کی لشکر قرطاس نے جو دیکھا
کہ سردار ہمارا اسیر ہوگیا اور یہ عیار اب نہ چھوڑے گا سبکے سب دوڑ پڑے
کہ سردار کو رہا کرلین یہ دیکھتے ہی بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر کو اشارہ کیا
اور فرمایا کہ روکو کافرون کو ادھر سے بھی جوانان اسلام تیغین پکڑ پکڑ کر گرے
تلوار چلنے لگی برق تانی نے اہل اسلام سے کہا کہ اسکے ہمراہیون کو اسطرح گھیر لیجیے
کہ کوئی نکلکر جانے نہ پائے ورنہ خبر ضیغم جادو کو پہونچ جائیگی اور وہ آکر رہا
کرلیجائیگا یہ کہتا ہوا اپنے لشکر کی طرف متوجہ ہوا اور سامنے بادشاہ اسلام کے
آکر عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی اس ملعون کو قتل کرڈالون یا اسیر رکھون فرمایا ابھی
قتل اسکا مناسب نہین ہی اسواسطے کہ سرداران لشکر اسلام مقید ہین ایسا نہو بعد اسکے
انکی رہائی مین دقت پڑے برق تانی نے عرض کی کہ ای شہریار بہت بجا اور درست
ہی یہ کہکر گھوڑے سے اُترکر مشکین اسکی باندھین اور داروغہ زندان کے حوالہ کیا
اُدھر اہل اسلام نے اسکے چالیس ہزار سوارون کو حلقے مین لے لیا اور تلوار
برسانا شروع کردی پہر بھر کے عرصہ مین سب کو کاٹ کے ڈالدیا اور نقارہ
فتح بجاتے ہوے میدان سے پھرے جسوقت لاشین علحدہ کی گئین اور شمار
ہوا تو معلوم ہوا کہ چالیس ہزار کافرون مین سے سوا قرطاس کے کوئی زندہ
نہ چھوڑا تھا اور دس ہزار اہل اسلام سے کام آئے لاشین مسلمانون کی دفن
کرکے کفار کی لاشین بھی ترس کھاکر گڑوا دین کہ اب انکا اٹھانے والا کوئی نہین
ہی جب ان امور سے فرصت ہوئی تو بادشاہ اسلام داخل بارگاہ سلیمانی ہوے
اور تمام سردار جو جفاے قرطاس بن آس سے بچے ہوے تھے
آکر اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر متمکن ہوے برق تانی بھی حاضر تھا بادشاہ
بہت خوش ہوے تھے اور برق کو کرسی عنایت فرمائی تھی کہ اسوقت تم جنگ مردانہ
کیے ہوے آتے ہو پہلوانون کی صف مین بیٹھو برق سلام کرکے بیٹھ گیا اور بادشاہ
اسلام سے دست بستہ عرض کی کہ اگر حکم ہو تو اُسی مردود کو بلاکر رہائی سرداران
لشکر اسلام کی کوئی فکر کرون بادشاہ نے فرمایا بہتر ہی تم جانو جو تدبیر ہوسکے
وہ کرو برق ثانی نے قید قرطاس بن آس کی طلب کی جسوقت قرطاس
اسیر غل و زنجیر سامنے آیا بطریق خدا پرستان سلام کیا برق نے کوڑا سیدھا
کیا اور کہا او ملعون دغاباز تجھے سلام کرتے شرم نہین آتی ہی کہ ایک مرتبہ تو نے
کیا فریب کیا اب مکر تیرا نہ چلیگا قرطاس نے کہا کہ ای مہتر برق ثانی مجھے یہ
سمجھا دو کہ تم تیغہ اور زرہ کیونکر لے آئے کہ اس راز سے سوا میری ایک معشوقہ
کے اور کوئی آگاہ نہونے پایا تھا برق نے کہا او ملعون وہ معشوقہ تیری نہ تھی

بلکہ قضا تھی یعنے مین نازنین بنکر گیا تھا اور تجکو بیہوش کرکے تیغہ و زرہ بدل لایا تھا
اور رقعہ ضیغم جادو کی طرف سے لکھکر رکھتا آیا تھا کہ تو مطمئن رہے اور تجھ پر
یہ نہ ظاہر ہونے پائے کہ تیرے راز سے دشمن تیرے واقف ہوگئے ہین اگر
مین اپنی گرفتاری لکھکر نہ ڈال آتا تو تو بھاگ جاتا اور مقابلہ نہ کرتا اب
رہائی سرداران اسلام کی تدبیر بتا ورنہ اتنے کوڑے مارونگا کہ کھال تیری
کھینچکر ڈالدونگا قرطاس نے کہا کہ اگر میری جان بخشی کیجائے تو مین ابھی تدبیر
رہائی نکالون برق ثانی نے بادشاہ اسلام کی طرف دیکھا بادشاہ اسلام
نے فرمایا کہ مین تمھین اختیار دے چکا جو مناسب جانو وہ کرو یہ سنکر برق ثانی
نے قرطاس سے کہا کہ اگر تو سرداران اسلام کو رہا کرا دے گا تو مین تجکو
قتل نکرونگا مگر قید مین زندگی بسر ہوگی رہا کرنا تیرا سخت نادانی ہی کہ خواص تیرا
سانپ کا ہی ادھر جو کے ادھر پلٹ کے کاٹا قرطاس نے اسی کو غنیمت جانا
مثل مشہور ہی کہ جان بچی لاکھون پائے اور قلم دوات طلب کرکے ایک نامہ
بنام ضیغم جادو تحریر کیا مضمون یہ تھا کہ بدست حامل رقعۂ ہذا قید سرداران
لشکر اسلام کی روانہ کیجیے کہ مناسب وقت یہی ہی اور سبب اسکا بر وقت
ملاقات عرض کرونگا تامل نہ فرمائیے گا کہ باعث خرابی ہی اور دستخط اپنے کرکے
رقعہ برق ثانی کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ کوئی شخص یہ رقعہ لیکر غلان کوہ کیطرف
جائے اور جسوقت قریب کوہ پہونچے تو تین مرتبہ گھنٹی بجائے ضیغم جادو کو
معلوم ہو جائیگا کہ کوئی آشنا اور راز دان آگیا اسوقت ضیغم جادو سحر اپنا
دور کرے گا درہ نمودار ہوگا کیونکہ درہ کو اسنے سحر سے پوشیدہ کر دیا ہی یہ
رقعہ ضیغم جادو کو دے دیا جاوے وہ قیدیون کو حوالے کر دے گا یہ سنکر
برق ثانی نے کہا کہ اگر کوئی افتاد نامہ بر پر پڑے تو اسکا قصاص تجھ ہی سے
لیا جائیگا قرطاس بن آبس نے کہا کہ کیا مجال ہی اسواسطے کہ مین تو اسیر بیٹھا
ہوا ہون غرضکہ برق ثانی نے اس نامہ کو بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیا
اور عرض کی کہ جسکو حضور مناسب جانین اسطرف روانہ کرین اتنے مین قران ثالث
نے کہا کہ ای برق کیا نادانی کرتے ہو یہ بات ظل اللہ سے پوچھنے کی نہین ہی وہ کسی
سردار کو حکم فرما دینگے یہان کام عیار کا ہی جو ہیئت اپنی تبدیل کر سکے اور سامنے
ضیغم جادو کے کافر بنکر جائے برق ثانی نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہین قران ثالث
نے بادشاہ اسلام سے عرض کی کہ اگر ارشاد ہو تو غلام جائے فرمایا بہتر ہی غرضکہ
قران ثالث وہ رقعہ لیکر چند عیارون سے جانب کوہ روانہ ہوے جسوقت
قریب کوہ پہونچے دیکھا کہ کوئی درہ گھاٹی وغیرہ نظر نہین آتے بس جلدی سے
رنگ و روغن عیاری چہرہ پر ملکر صورت اپنی مع ہمراہیون کے زمرد پرستون

کی سی بنائی اور قرطاس کے بیان کے موافق تین مرتبہ گھنٹی بجائی دیکھا کہ تڑاقا ہوا اور ایک درہ کوہ مین نمودار ہوا اور ایک ساحر مہیب درہ سے باہر آیا کہا کیا کہتا ہی اور کہان سے آیا ہی قران نے وہ رقعہ اُس ساحر کے ہاتھ مین دیا اور کہا کہ مجکو نقابدار سیہ پوش یعنی قرطاس بن آس نے بھیجا ہی وہ ساحر رقعہ لیکر اندر درہ کے گیا اور ضیغم جادو نے مضمون رقعہ کا پڑھا اور کہا کہ قیدیون کو اُسکے حوالے کرد و داروغۂ زندان نے قیدیون کو قران ثالث کے سپرد کیا قران ثالث ان سب کو ہمراہ لیکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوا راستے مین یہ خیال پیدا ہوا کہ برق ثانی نے اتنا بڑا کارنمایان کیا تو نے کیا کیا سرداروں کا رہا کرالانا یہ بھی ضمناً برق ہی کی بدولت ہی اب تو اُس بلا کے دفعیہ کی کوشش کرجو شب کے وقت نازل ہوا کرتی ہی ہزارہا تھ وہ درندے اسی کوہ سے نکلکر آتے ہین اور یہ فوج ضیغم جادو کی ہی یہ سوچکر چند عیارون کو ان قیدیون کے ساتھ کیا اور آپ فکر ضیغم جادو مین روانہ ہوا ادھر عیاران لشکر اسلام سرداران عالی مقام کو لیکر جانب لشکر روانہ ہوے قضاے کار اتفاقات روزگار ادھر سے تو یہ عیار سرداران لشکر اسلام کو لیے ہوے چلے جاتے ہین اور اُس طرف سے ایک سردار ایک لاکھ سوار کی جمعیت سے براے مدد ازرنگ بن زمرد ثانی جاتا تھا نام اسکا روبین روئین تن ہی اسکو خبر معلوم ہوئی کہ قریب ڈیڑھ سو سرداران لشکر اسلام کے مطوق اور مسلسل ارابون پر لدے ہوے جانب لشکر اسلام چلے جاتے ہین اور صرف چند عیار ساتھ ہین ادھر برق ثانی نے بادشاہ اسلام سے عرض کیا تھا کہ سرداران لشکر کی حفاظت کے واسطے تھوڑی فوج کا ہونا ضرور ہی بادشاہ اسلام نے دس ہزار سوار سے جعفر عاد کو روانہ فرمایا تھا اور ہرکارون سے کہدیا تھا کہ جسوقت سردار قریب آجائین تو اطلاع کرنا کہ اور سردار براے پیشوائی روانہ کیے جائینگے چنانچہ جعفر عاد دس ہزار سوارون سے تیار تھا کہ جسوقت خبر رہائی پہونچے اور یہ معلوم ہوجاے کہ ساحرون نے قید حوالے کردی تو جاؤن اور بحفاظت لے آؤن چنانچہ جعفر عاد کو خبر معلوم ہوئی کہ ضیغم جادو نے دھوکا کھایا اور قیدیون کو قران ثالث کے حوالے کردیا لیکن اس طرف سے تو جعفر عاد جاتا ہی اور اُس طرف سے روبین روئین تن چلا آتا ہی قصد اس کافر کا یہ ہی کہ سرداران لشکر اسلام کو قبضہ مین کرکے براے نذر ازرنگ بن زمرد ثانی لیچلون کہ وہ بہت خوش ہونگے یہ خیال کرکے مع لشکر چلا اور سامنے آکر آواز دی کہ چھوڑدو ان قیدیون کو اور چلے جاؤ یہان سے ورنہ مارے جاؤگے

عیاران لشکر اسلام نے خیال کیا کہ اگر قیدیون کو چھوڑ کر بھاگتے ہین تو بھی بدنامی
ہی اور اگر نہین جاتے ہین تو بھی حفاظت انکی ناممکن ہی کیونکہ ہم چند کس ایک لاکھ
آدمیون سے کہان تک لڑینگے آخرکار مارے جاینگے عجب کشمکش مین مبتلا تھے
کہ ساتھ ہی جعفر عاد دس ہزار سوار سے آکر پہونچا عیارون نے ارادۂ زوبین روئین تن
سے آگاہ کیا جعفر عاد نے ساتھ والون سے کہا کہ قیدیون کو حفاظت مین کرلو
پانچ ہزار سوار ان لوگون کی حفاظت کے واسطے چھوڑے اور پانچ ہزار
اپنے ہمراہ لیکر زوبین کا سدراہ ہوا اور عیار برائے خبررسانی طرف لشکر اسلام
کے روانہ ہوئے ادھر زوبین روئین تن نے جو جعفر عاد کو اپنی طرف آتے
دیکھا کہا کہ او عادی ہٹ جا سامنے سے اور قیدیون کو میرے حوالے کر ورنہ
میرے ہاتھ سے زک اٹھائیگا اور مارا جائیگا جعفر عاد نے کہا او ملعون
کیا بکتا ہی ہماری زندگی مین کوئی نگاہ بد سے ادھر دیکھ سکتا ہی اگر قیدیون
کی طرف آنکھ اٹھائے تو آنکھین نکال لون زوبین روئین تن نے کہا کہ
ان موٹے موٹے ہاتھ پاؤن پر بھروسا نکرنا مین روئین تن ہون تیری تلوار
مجھ پر اثر نہ کریگی اور میری تلوار تیری سپر سے بھی رکنا محال ہی جعفر عاد نے
کہا کہ اگر تلوار تجھ پر اثر نکریگی تو سر تیرا گرز سے کچلونگا زوبین نے یہ سنکر
نیزہ مارا جعفر عاد نے نیزۂ زوبین کا نیزہ پر لیا رد و بدل ہونے لگا کوئی
بتیس طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ جعفر عاد نے نیزہ ہاتھ سے زوبین کے نکالدیا
بس اسنے غصہ مین آکر تلوار نیام سے کھینچی اور جعفر عاد پر وار کیا جعفر عاد نے
وار اسکا رد کر کے اپنا وار کیا کہ سپر کٹی خود کٹا لیکن سر پر خط بھی نہ پڑا اور
زوبین نے وار جعفر عاد کا رد کر کے جو تلوار ماری خود پر پڑی تو زوبین روئین تن
نے جھٹکا مارا کہ تیغہ تا دو ابرو اتر گیا جعفر عاد نے دستانہ مارا کہ تیغہ جھٹکا کر سر سے
نکلا چادر خون سر سے باہر آئی ہمراہیان جعفر عاد آپڑے سردار کو اپنے علیحدہ
کیا ادھر ہمراہیان زوبین آپڑے تلوار چلنے لگی ادھر عیارون نے جاکر لشکر اسلام
مین اطلاع کی بادشاہ اسلام مع سرداران عالی مقام چل کھڑے ہوئے
یہان زوبین روئین تن نے پانچ ہزار سوارون کو شکست دی اور قیدیون
کو اپنی فوج کے حلقے مین لے لیا اور لڑتا بھڑتا ہوا جانب سمندریہ چلا
سرداران لشکر اسلام اراہون پر لدے ہوئے ہین گرد سواران لشکر زوبین
تلوارین کھینچے ہوئے بھاگا بھاگ چلے جاتے ہین لندھور تانی وغیرہ کہتے
ہین کہ کیا بدنصیب ہم لوگ ہین کہ ایک بلا سے چھوٹے دوسری آفت مین
پھنسے دیکھیے اب یہ ملعون ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہی ادھر زوبین
ان قیدیون کو خوشی خوشی لیکر چلا ہی کہ ارژنگ بن زمرد تانی کی خدمت مین

پیش کرونگا اور کہونگا کہ ان لوگون کو مین نے زیر کیا ہی کہ یکایک جانب صحرا سے
تتق گرد و غبار بلند ہوا آواز نقارہ کی پیدا ہوئی زروبین نے خیال کیا کہ مبادا
کوئی طرفدار اہل اسلام کا ہو یہ جلد ہی جلدی جانب سمندریہ روانہ
ہوا لیکن گرد بھی مانند آندھی کے قریب لشکر پہونچکر شق ہوئی دیکھا ایک
نقابدار ابلق سوار چالیس ہزار ابلق سوارون سے آکر پہونچا نشان
نقابدار یہ تھی کہ چار آئینہ زمرد کا دستانہ یاقوت کے خود الماس سر پر تیغہ برق زا
ہاتھ مین مانند بجلی کے کوندتا ہوا تمام لشکر کی پوشاک نصف سبز اور نصف سُرخ
نقابدار نے آتے ہی نعرہ کیا کہ باش او قرساق کہان جاتا ہی مین آپہونچا
زروبین نے دیکھا کہ نقابدار سر پر آگیا ہی مجبوری باگ مرکب کی پھیری اور
نقابدار کا سامنا کیا کہ اس سے بھی فیصلہ کر لینا چاہیے ادھر سرداران مقید
آرابون پر سے دیکھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ کونسا نقابدار ہی جس نے
دونون بانے اختیار کیے ہین یعنی مرکب بھی اسکا ابلق ہی پوشاک بھی نصف
سُرخ نصف سبز ہی آج تک کوئی نقابدار اسطرح کا نہ آیا تھا یہ کون شخص ہی
ایک آدھ نے کہا کہ مرد منصف ضرور معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ دونون رنگ
اختیار کیے ہین گویا بتا رہا ہی کہ مین دست راستیون اور دست چپیون کو
ایک نظر سے دیکھتا ہون لیکن اسکی قوت دیکھنا چاہیے کہ کس پایہ کا جوان
ہی اتنے مین زروبین نے قریب نقابدار پہونچکر آواز دی کہ او نقابدار تو
کہان سے آیا ہی جا پلٹ جا میرا سد راہ نہو ورنہ زک اٹھائیگا نقابدار دلاور
نے فرمایا کہ او ملعون لاضرب بہادری کی دیکھ ابھی کیا حال کرتا ہون مجھے معلوم ہی
کہ تو روئین تن ہی یہ سنتے ہی زروبین نے نیزہ مارا نقابدار نے نیزہ ہاتھ
سے زروبین کے ہوائی کیا بس اسنے تیغۂ آبدار کا وار کیا نقابدار نے
پنجہ تلے کو دراز کرکے تھپکی دی کہ تلوار ریٹ پڑی بس کلائی پکڑکر جھٹکا مارا کہ
زروبین اوندھے منھ پامال مرکب پر آرہا بس نقابدار نے آواز دی کہ اے
سرداران لشکر اسلام دیکھو ادھر کہ کیونکر مین اسے مارتا ہون آج تک
امیر اجل اور امیر ثانی اور صاحبقران ثالث سب نے روئین تنون
سے مقابلہ کیا ہی اور اُنھین مارا ہی لیکن کسی نے ایسی حالت نہ بنائی ہوگی
یہ کہکر بایان ہاتھ کاندھے پر زروبین کے رکھا اور دہنے ہاتھ سے کلائی
پکڑ کے جھٹکا مارا کہ ہاتھ زروبین کا شانہ سے نکالکر پھینک دیا بعد اسکے دوسرا
ہاتھ اسی طرح شانے سے کھینچکر پھینک دیا اسکے بعد سر دھڑ پر سے
کھینچ لیا پھر دونون ٹانگین پکڑکر جو زور کیا تو انکو بھی چیر کر پھینک دیا فوج کفار
تھرا گئی اور اہل اسلام نے آحسنت و مرحبا کی صدا بلند کی اب نقابدار فوج

زوبین کی طرف تیغہ پکڑ کر چلے اور ہمراہیان نقابدار نے بھی تلواریں کھینچیں
فوج کفار اگرچہ ایک لاکھ تھی مگر جی چھوٹ گئے کہ جب ایسا سردار روئین تن
مارا گیا تو ہم اس نقابدار کا کیا کر لینگے سب نے قیدیوں کو چھوڑا لاش اپنے
سردار کی اُسی طرح اُٹھائی اور جانب سمندر یہ روانہ ہوئے ہمراہیان
نقابدار نے تعاقب کا قصد کیا تھا کہ نقابدار نے منع کیا اور قریب اسیرون
کے آئے اور ساتھیوں سے کہا کہ قید انکی کاٹ دو مگر ان لوگوں کو غیرت
آئی سب نے جھڑ جھڑ کر کے قید توڑ ڈالی اور نقابدار کو حلقے میں لے لیا کہ لشکر
میں تشریف لے چلیے نقابدار نے کہا ابھی وقت نہیں ہے انشاءاللہ طلسم نہ طاق
میں آؤنگا اور بعد مقابلہ آپ لوگوں سے ملونگا ابھی وہ وقت دور ہے یہ فرما کر
چند سوار اپنے برائے حفاظت ہمراہ کیے اور آپ راہ صحرا کی لی اب اسطرف
سے تو سرداران لشکر اسلام جاتے ہیں اور اُدھر سے بادشاہ اسلام
مع لشکر چلے آتے ہیں راہ ہی میں ملاقات ہوئی بادشاہ اسلام نے پوچھا کہ
کس طرح رہائی پائی سرداروں نے آنا نقابدار ابلق سوار کا اور زوبین
روئین تن کو ٹکڑے کر کے پھینک دینا بیان کیا اور عرض کی کہ ہیبت نقابدار
کی دلوں پر ہم سب کے چھا گئی تھی نہیں معلوم یہ کون عالی مرتبت ہے اب
بادشاہ اسلام اپنے سرداروں کو ساتھ لیکر جانب بارگاہ سلیمانی روانہ
ہوئے اور سواران لشکر نقابدار بادشاہ سے رخصت ہو کر جانب صحرا
روانہ ہوئے جاتے وقت بادشاہ اسلام نے کہلا بھیجا تھا کہ اے نقابدار بہادر
یہ اتنا بڑا احسان کرنا اور صورت بھی نہ دکھانا اُسی طرف چلے جانا ہمکو
پسند نہ آیا ہم اُسوقت خوش ہونگے جبکہ آپ دعوت ہماری قبول کرینگے
اور شریک بزم عشرت ہونگے بشرطیکہ خدا نے وہ دن بھی دکھایا اور
ہمیں قید رنج سے آزادی بھی دی سواران لشکر نقابدار یہ پیغام بادشاہ
کا لیکر جانب صحرا تبلاش نقابدار ابلق سوار روانہ ہوئے اور یہاں
سب سردار اپنے اپنے خیمہ میں داخل ہوئے اور پوشاکیں بدل بدل کر
خدمت بادشاہ اسلام میں حاضر ہوئے بادشاہ اسلام نے سرداروں
سے تمام حقیقت نقابدار سلیہ بومغل کی بیان کی کہ آپ لوگ اپنے
اسیر ہو جانے پر شرمندہ و غمگین نہوں آہ ہما اتنطے کہ نقابدار سیہ پوش
وہی قرطاس بن آس تھا اسنے کسی ساحر سے دوستی پیدا کی تھی اور جادوگر
نے اسکو ایک تیغہ اور زرہ بنا دی تھی اُسی کی بدولت اُسنے بہادروں کو
زیر و زبر کر دیا لیکن اس عیار طرار یعنی برق ثالث نے سارا بھرم کھولدیا
تیغہ اور زرہ چرا کر سر میدان مقابلہ کیا اور قرطاس کو زیر کر کے نقاب
بیچ

چہرہ سے نوچ لی اور تمام عالم کو اس راز سے آگاہ کر دیا اور اُسے نہایت ذلیل کیا اب سرداران لشکر اسلام کا ملال برطرف ہوا ورنہ خودکشی کرنے پر آمادہ تھے

اب حال قران ثالث کا سنیئے

کہ اسنے پھر صورت اپنی ایک زمرد پرست کی بنائی اور جا کر قریب کوہ گھنٹہ ہلایا دیکھا کہ پھر تڑاقا پیدا ہوا اور درہ کوہ نمودار ہوا ساحر درہ مین سے نکلا کہا اب کیون آیا ہی اور کیا کہتا ہی کہا مجھے ایک ضروری کام ہی اور ایک راز کی بات ہی کہ وہ ضیغم جادو سے کہنا ہی ساحر نے جا کر ضیغم جادو سے کہا ضیغم جادو نے کہا بلالو قران ثالث اندر درہ کے گیا اور ضیغم جادو کو سلام کر کے کہا مجھے نقابدار سیہ پوش نے اسواسطے بھیجا ہی کہ مین ہر وقت یہین حاضر رہون اور آپ کی خدمت بجا لایا کرون کیونکہ شب کو جب آپ لشکر اسلام پر شبخون مار کر آتے ہونگے تو تھکے ماندے ہوتے ہونگے آپ کے خادم بھی تھکے ہوئے ہوتے ہونگے ضیغم جادو نے کہا کہ مجھے اسکی کوئی ضرورت نہین ہی قرطاس بڑا بے وقوف ہی کیا میرے پاس آدمیون کی کمی ہی قران ثالث نے کہا کہ اگر تجھے ضرورت نہین ہی تو مجھے ضرورت ہی یہ سنکر ضیغم جادو نے کہا کہ تجھے کاہے کی ضرورت ہی کہا تیرے سر کی ضیغم جادو نے کہا تو کون ہی جواب دیا کہ منم مہتر قران ثالث یہ کہتے ہی ایک تھپڑ مارا کہ ضیغم جادو چکر کھا کر زمین پر گرا ساحر دوڑے کہ ارے تو کون ہی قران ثالث نے تین چار حقہ آتشبازی کے ادھر اُدھر مار کر اندھیرا برپا کر دیا ساحر سحر اپنے بھول گئے اور دو چار جلکر ہلاک ہوئے اور قران ثالث یہ کہتا ہوا صاف نکلا چلا گیا کہ اے ضیغم جادو ابھی مین تیرے قتل کو نہین آیا تھا بلکہ حال تیرا دریافت کرنے آیا تھا چنانچہ مسکن تیرا دریافت کر لیا اور تجکو آگاہ کر دیا اب مجھ سے ہوشیار رہنا یہ کہتا ہوا صاف نکلا چلا گیا اور دور جا کر ایک درخت کی آڑ مین کھڑا ہو رہا اور فکر کرنے لگا کہ کیا کرنا چاہیے اُدھر ضیغم جادو کو جو ہوش آیا ساحرون پر بہت خفا ہوا کہ عیار یہان آ کر اور کام اپنا کر کے صاف نکلا چلا گیا اور تم مین سے کسی کے کیے اتنا نہوا جو اُسے روک لیتا ساحرون نے عرض کی کہ خطا معاف آپ نے اُسکا کیا کیا جو ہم کرسکتے تھے ضیغم جادو نے کہا کہ اچھا آج سے یہ اہتمام رکھو کہ سوا اپنے وقت معین کے دوسرے وقت دروازہ نہ کھولو اور درہ کو ظاہر نہ کرو جو اوقات معین ہین بس انھین اوقات پر درہ کو ظاہر کر کے شبخون لشکر اسلام پر مارو اور پھر واپس آؤ چنانچہ اسی حکم کی تعمیل کی گئی جب وقت شام ہوئی اور سیاہی نے عالم کی پردہ پوشی کی تو اسکے کسب ساحرون نے

اپنے اپنے جسم پر لباس سحر آراستہ کیا کھالین چیتے تیندوے شیر فرس وغیرہ کی پہنین اور صورتین درندون کی پیدا کرکے جانب لشکر اسلام روانہ ہوے اور درہ پر ایک ساحر کو برائے نگہبانی چھوڑتے گئے وہ بیٹھا ہوا تھا کہ قران ثالث نے بھی صورت اپنی ایک شیر کی پیدا کی اور صحرا مین ادھر سے اُدھر ٹہلنے لگے وہان درندون نے لشکر اسلام مین پہونچکر پھر وہی حالت پیدا کر دی لیکن جسوقت یہ خبر برق ثانی کو ہوئی اسنے اپنے جسم پر کھال آہو کی پہنی اور اوپر سے وہی زرہ پہنی اور تیغہ ایک ہاتھ مین لیکر درندون کے غول مین گھسا جس ساحر کو تیغہ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے جس درندے نے آہو پر حملہ کیا کچھ نہو سکا یہانتک کہ قریب سو سوا سو درندون کے برق ثانی نے اُسی تیغۂ آبدار سے ہلاک کیے اور درندون نے بھی آج کوئی تیس بتیس ہزار مسلمانون کو شہید کیا اور جانب صحرا روانہ ہوگئے آج ضیغم جادو اپنے ہمراہیون کے مرنے سے ایسا بدحواس تھا کہ سیدھا درۂ کوہ مین داخل ہوگیا ساتھ ہی اس غول کے قران ثالث بھی شیر بنے ہوے درہ مین داخل ہوے اب درہ تو نظرون سے پنہان ہوگیا اور یہ سب ساحر ضیغم جادو سے پوچھنے لگے کہ یہ آج کیا معرکہ تھا جو ہمارے بھی بہت سے ہمراہی قتل ہوے ضیغم جادو نے کہا سمجھ مین نہین آتا خیر دریافت ہی ہو جائیگا یہ خیال کرکے اُن سب نے اپنے اپنے جسم پر سے کھالین اُتارین اور پوشاک انسانون کی پہنکر بیٹھے مہتر قران نے بھی کھال جسم پر سے دور کر دی اور صورت اپنی تو مثل ساحرون کے پیشتر ہی سے بنائے ہوے تھے اگیاری روشن کرکے جھوٹ موٹ سحر کرنے لگے ضیغم جادو نے ایک ساحر سے کہا کہ تم جاؤ اور خبر لاؤ کہ کیا قرطاس بن آس اہل اسلام کا شریک ہوگیا جو ساحر میرے قتل ہوے یہ اُسی تیغہ کا کام تھا جو ہمارے ساحرون پر چل گیا ورنہ انکا قتل ناممکن تھا ہی کوئی ایسا کہ جائے اور قرطاس بن آس کو لائے یہ سُنکر ایک ساحر نے کہا کہ مین جاتا ہون اور ابھی لاتا ہون نام اس ساحر کا پلنگ جادو ہو اسنے صورت اپنی ایک عقاب کی بنائی اور پر پرواز پیدا کرکے اُڑا جانب لشکر اسلام روانہ ہوا اور قرطاس کو تلاش کرتا ہوا چلا اب قرطاس بن آس کا پھر کسی قدر اعتبار ہوگیا ہی اور ہتکڑیان بیڑیان اسکی دور کر دی گئی ہین صرف چند عیار ہر وقت اسکے ساتھ رہتے ہین اور خیمہ کی حفاظت بھی کیا کرتے ہین کہ مبادا یہ پھر کسی کو گزند پہونچا کر چلا جائے تو اور بھی مشکل ہو یہ وہ وقت ہی کہ صبح ہو چکی ہی لشکر مین ہلڑ ہی کہ آج بہت سے شیر مارے گئے ہین لاشین اُنکی سردار اُٹھوا اُٹھوا کر خدمت بادشاہ اسلام مین

مین بھیج رہے ہین کہ قتل ہونے پر تو یہ انسان ہوگئے قرطاس بن آس خدمت بادشاہ اسلام
مین حاضر ہی بادشاہ اسلام اس سے پوچھ رہے ہین کہ تم ان جادوگرون کو جانتے ہو کہ
یہ کون ہین قرطاس عرض کر رہا ہی کہ یہ سب لشکر ضیغم جادو کے لوگ ہین اور اب
تمام کیفیت قرطاس نے ضیغم جادو کی تباہی کی اور حال تیغہ اور زرہ کا بھی بیان
کیا ہی جو سردار قید سے چھوٹ کر آئے ہین وہ بھی حلقہ باندھے کھڑے ہین یہ دیکھکر
پلنگ جادو کو نہایت غصہ آیا اور آواز دی کہ کیون ای قرطاس یہ کیا حرکت تھی
کہ تو اہل اسلام کا شریک ہوا اور اپنے محسن یعنی ضیغم جادو کے اسرار سب سے
بیان کیے دوست کا دشمن ہوگیا دیکھ تو تیری کیا حالت کراتا ہون یہ کہکر کندے
جوڑکر گرا اور قرطاس بن آس کو پنجہ مین دباکر لیے ہوے چلا گیا ہر چند سردارون
نے تیر مارے لیکن جو تیر پلنگ جادو کے قریب آیا اسنے اُنت کی وہ جلکر خاک
ہوگیا برق ثانی نے کہا مین ابھی جاتا ہون اور اندر درہ کے گھسکر قرطاس کو
چھینے لاتا ہون یہ کہکر وہی زرہ اسنے پہنی اور تیغہ ہاتھ مین لیا سیدھا جانب کوہ روانہ
ہوا اور یہ ابھی راستہ ہی مین ہی کہ پلنگ جادو درہ مین داخل ہوا قرطاس
بن آس کو سامنے ضیغم جادو کے رکھ دیا قرطاس متموج ہوا سے بیہوش
ہوگیا تھا جسوقت اسے ہوش آیا ضیغم جادو نے قرطاس سے پوچھا کہ یہ کیا حرکت
تھی قرطاس ملعون نے قسم کھائی کہ سردارون کا رہا کرانا اور تیغہ و زرہ چھن جانا
میرا فعل نہ تھا بلکہ عیاران اسلام کی کارروائی تھی کہ پہلے مجھسے تیغہ و زرہ
چھین لے گئے بعد ازان مجکو گرفتار کر لیا اب تیغہ و زرہ برق ثانی کے پاس ہی
اُسی نے آپکے ملازمین کو قتل کیا میرا اسمین کیا قصور تھا اب کسی صورت سے
آپ برق ثانی کو گرفتار کرین تیغہ و زرہ اُس سے چھین لین ضیغم جادو
نے کہا کہ اسے گرفتار کرو یہ سُنتے ہی ایک ساحر مہیب سیہ فام اُٹھا اور اسکی مشکین
اسکی باندھ لین ضیغم جادو نے ساحرون سے کہا کہ آج گے شبخون کا دوسرا
انتظام کرتا ہون یہ کہکر درہ سے نکلا بس ادھر تو یہ درہ سے نکلا اُدھر برق ثانی
گھات مین تھا اسنے نعرہ کیا اور جھپٹکر تیغہ مارا ضیغم جادو نے برق ثانی
کو پہچانا کہ ذکر اسکا قرطاس کی زبانی سُن چکا تھا سمجھ گیا کہ یہ تیغہ میرا ہی بنایا ہوا ہی
اسکا روکنا دشوار ہی فوراً پاؤن مارکر غرق زمین ہوگیا یہ تو ادھر غائب ہوا برق ثانی
درہ مین گھس گیا اور ساحرون کو قتل کرنے لگا ساحرون نے گولے ترنج نارنج مارنا
شروع کیے لیکن کوئی حربہ برق پر کارگر نہین ہوتا یہ ساحرون کو قتل کرتا چلا جاتا ہی
وہان ضیغم جادو جو زمین سے باہر آیا برق کو نہ پایا اندر درہ کوہ کے
ہنگامہ برپا دیکھا کہا غضب ہوا یہ ظالم سب ساحرون کو مار ڈالے گا پس جلدی
سے اسنے ایک کمند چھوٹی سی نکالی اور اندر درہ کوہ کے در آکر پکارا او ناعیار

ادھر آیہ سنتے ہی برق ثانی پلٹ پڑا اور پکارا کہ مین تو تیری ہی تلاش مین آیا تھا تو بھاگ گیا تھا یہ کہتے ہی تیغہ مارا ضیغم جادو نے وار اسکا خالی دیکر کمند ماری کہ ساتون حلقے گلے مین برق ثانی کے پڑے ضیغم جادو نے جھٹکا مارا کہ برق ثانی اوندھے منھ گرا بس چاہتا ہی ضیغم جادو کہ تلوار سے سر اسکا قلم کرون کہ پہلو سے ایک ساحر نے ہاتھ پکڑ لیا کہ آپ یہ کیا کرتے ہین زرہ تو اُتار لیجیے ورنہ یہ قتل نہو گا ضیغم جادو نے کہا سچ کہتے ہو اور زرہ برق ثانی کے جسم سے اُتار کر رکھدی اور چاہتا ہی کہ تلوار مار کر کام اسکا تمام کرون کہ پہلو سے ایک شخص نے پھر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا باتس او گبر ناہنجار کیا کرتا ہی سنم مہتر قران ثالث یہ کہتے ہی بغدہ سر پر مارا کہ ناجگرگاہ اُتر آیا ضیغم جادو گرکر تڑپنے لگا اور ایک تاریکی چھاگئی بیرون نے شور فریاد و فغان بلند کیا ادھر مہتر قران ثالث نے زرہ برق کو دی اور تیغہ اپنے قبضہ مین کیا یہ دونون اُسی تاریکی مین لڑتے بھڑتے ساحرون کو قتل کرتے ہوے درہ سے نکلکر روانہ ہوے چلتے وقت قران ثالث نے قرطاس کو ایک ہاتھ مارا کہ سر اسکا قلم ہوا یہ دونون عیار تو درہ سے نکلکر جانب لشکر اسلام روانہ ہوے اور ساحرون نے لاش ضیغم جادو کی اُٹھائی اور طلسم شہ طاق کی جانب روانہ ہوے

اول حال ان عیارون کا سُنیے

کہ بادشاہ اسلام برق ثانی کے جانے کے بعد نہایت پریشان ہوے کہ مبادا یہ گرفتار ہوجاے اور عیارون کو روانہ کیا تھا دمبدم کی خبر پہونچتی رہتی تھی کہ اتنے مین برق ثانی اور قران ثالث سر ضیغم جادو اور قرطاس بن آس کا لیے ہوے پہونچے کہ چلتے وقت انھون نے یہ سر لیے تھے غرضکہ سر بادشاہ اسلام کے سامنے رکھے اور تمام واقعہ بیان کیا بادشاہ اسلام نے ان دونون کو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور مطمئن ہوکر بیٹھے

اب یہان سے چند کلمہ داستان جلالت نشان نقابدار ابلق سوار کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ جو سرداران اسلام کو رہا کرکے چلے ایک صحرا مین قیام کیا اور اپنے سوارون کے انتظار مین ٹھہرے قریب شام سواران لشکر آکر پہونچے اور پیام بادشاہ اسلام کا پہونچا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ انشاءاللہ بعد فتح طلسم گنبد بیدر بادشاہ اسلام سے ملونگا کیونکہ مین نے سُنا ہی کہ ملکہ گُم جادو دختر ملک اصفر زرد پوش جادو کو کیوان تاجدار نے

اُس طلسم مین قید کیا ہی اور وہ مطلوبہ محبوبہ بادشاہ اسلام کی ہی نقابدار سرخ پوش
اور نقابدار یاقوت پوش نے تو طلسم گنجورہ سلیمانی اور طلسم شرر افشان
کو توڑکر افسونہ سحرساز جادو اور گل افشان جادو کو چھڑالیا اب صرف
گم گیم جادو اسیر ہی یہ فرماکر جانب طلسم گنبد بید روانہ ہوے جاتے
جاتے تیسرے روز اُس مقام پر پہونچے جہان سے دربند اول مین داخل
ہوے تھے اور معروف شاہ بن عرفان شاہ کو چھڑا کر لائے تھے دیکھا
کہ اُسی طرح میل فولادی زمین پر نصب ہی نقابدار نے خیمہ برپا کیا لشکر کو اُتارا
اور بارگی برپا کرا کے رات بھر عبادت خدا مین مصروف رہے قریب صبح آنکھ
لگ گئی دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ ای نقابدار
بہادر اب طریقہ اس طلسم کا بدل گیا ہی اور لوح بھی نہایت محفوظ مقام پر رکھی
گئی ہی کہ پتہ ملنا دشوار ہی لہذا تمکو چاہیے کہ اس مقام سے کوچ کرو وایسا نہو کہ
بلا مین پھنس جاؤ اب یہان سے جانب جنوب روانہ ہو تین کوس پر ایک درخت
بزرگ نظر آئیگا اُسے بقوت صاحبقرانی اُکھیڑ کر پھینک دینا ایک دہنہ نقب
کا نمودار ہوگا اُسمین کود پڑنا اور اس پرچہ کو دیکھکر عمل در آمد کرنا یہ فرماکر نظرون
سے پنہان ہوگئے نقابدار کی آنکھ کھل گئی حجرے کو معطر پایا اور پرچہ رکھا ہوا
دیکھا پرچہ کو اُٹھا لیا اور نماز صبح پڑھکر خیمہ سے باہر آئے عیار کو طلب کیا اور فرمایا
کہ لشکر کو لیکر فلان مقام پر آنا ہم چلتے ہین یہ فرماکر مرکب اپنا طلب کیا اور
پشت مرکب پر بیٹھکر جانب جنوب روانہ ہوے بعد انکے جانے کے عیار نقابدار
لشکر کو لیکر اُسی جانب روانہ ہوا اول نقابدار ابلق سوار قریب اُس درخت
کے پہونچے جسکا پتہ مرد بزرگ خواب مین دے گئے تھے دیکھا کہ درخت نہایت
بلند ہی دل مین سوچے کہ یہ درخت تو انسان سے اُکھیڑے نہ اُکھڑے گا مگر ہمت
کرکے قریب اُس درخت کے گئے اور مرکب سے اُتر کر درخت کو کولی مین لیا
اور نعرۂ اللہ اکبر کا جگر سے کھینچکر جو زور کیا درخت کو اُکھاڑ کر پھینک دیا
مگر پسینہ آگیا یہ انھین کا کام تھا جو اس درخت کو اس طرح اُکھیڑا ورنہ
دوسرے کی یہ مجال نہ تھی جو اتنے بڑے درخت کو جنبش بھی دے سکتا
غرضکہ درخت جس مقام سے اُکھڑا اُسی جگہ ایک دہنۂ نقب نمودار ہوا
نقابدار بسم اللہ کہکر دہنۂ نقب مین کود پڑے جسوقت پاؤن زمین سے
آشنا ہوے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہی جہان درخت وگیاہ کسی چیز کا
نام و نشان بھی نہین ہی نقابدار نے پرچہ کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ابھی کچھ
دیر انتظار کرو جسوقت ایک دیو نظر آئے تم اُسکو یہ نوشتہ دکھا دینا وہ
لوح تمھین دے دیگا نقابدار یہ دیکھکر خاموش ہو رہے بعد ایک ساعت کے

ہوئے تند چلی اور ایک دیو اُس صحرا مین اُترا جیسے ہی نظر دیو کی نقابدار پر پڑی
دار شمشاد دیکرو عکر جھپٹا کہ او ظالم تو آگیا جیسے دیو نقابدار کے قریب پہونچا نقابدار نے
پرچہ دیو کے سامنے پھینک دیا اور کہا کہ پہلے اسے دیکھ لے بعد ازان جو تیرے
جی مین آئے وہ کرنا دیو نے پرچہ اُٹھا لیا جیسے ہی نظر دیو کی اُس نوشتہ پر پڑی
ہاتھ جوڑے ہوئے سامنے آیا اور ایک ڈبیا اُگل کر سامنے نقابدار کے پیش
کی اور کہا اسمین لوح طلسمی ہی نقابدار نے وہ ڈبیا دیو سے لے لی اور کھولکر
لوح نکالی اور لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اسی دیو پر سوار ہو لو اور جہان یہ پہنچائے
وہان جاؤ نقابدار نے لوح کو گلے مین پہنا اور دیو کی طرف دیکھکر کچھ
کہا چاہتے تھے کہ دیو نے غلطک ماری اور صورت اپنی ایک مرکب پران
کی بنائی نقابدار ابلق سوار پشت دیو پر سوار ہوئے دیو نقابدار کو لیکر ایک
جانب روانہ ہوا جاتے جاتے قریب ایک غار کے پہونچا اور ٹھہر گیا غار مین سے
ایک اژدر آتش فشان نکلا اور نقابدار کی طرف چلا نقابدار نے لوح
کو دیکھا لکھا تھا کہ دہن اژدر مین کود پڑو نقابدار نہایت پریشان ہوئے
کہ دیدہ و دانستہ دہان گور مین کودنا سراسر خلاف عقل ہی ایسا نہو کہ
بانیان طلسم نے کوئی دھوکا رکھا ہو سا تھہی خیال آیا کہ اگر کوئی اندیشہ کی
بات ہوتی تو مرد بزرگ خواب مین ضرور منع فرما دیتے بس جلدی مرکب سے
اُتر کر دہن اژدر مین کود پڑے اژدر غار مین کو دکر روانہ ہوا نقابدار کو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ مین ایک حجرہ مین بند ہون اور وہ حجرہ دوڑتا چلا جاتا ہی بعد
کچھ دیر کے دروازہ حجرہ کا کھلا تو نقابدار نے اپنے کو ایک صحرا مین پایا کہ ہزارہا
درخت پیپل اور برگد کے لگے ہوئے تھے اور لاکھون زاغ و زغن اُسپر بیٹھے ہوئے
تھے اب نقابدار نے پہچانا کہ یہ زاغ و زغن وہی ہین جو پہلی مرتبہ ملے تھے
نقابدار نے لوح کو دیکھا اور زاغ و زغن اُڑے شور فریاد بلند کیا
کہ وہ ظالم پھر آگیا ابکی ہمین زندہ نہ چھوڑے گا ادھر نقابدار نے
لوح مین ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جسوقت یہ زاغ و زغن اُڑین تم لوح کو
سامنے اپنے اژدہے کے رکھ دینا زاغ و زغن لوح اُٹھانے کے واسطے
آئینگے اژدر دم کشی کر کے سب کو نگل جائیگا بعد ازان خود اژدر لوح اُٹھانا چاہے گا
تم فلان اسم پڑھکر تلوار مارنا کہ کام اژدر کا تمام ہو جائے نقابدار نے لوح
سامنے اژدہے کے پھینک دی لوح کو دیکھتے ہی تمام زاغ و زغن لوح پر گرے
اژدہا سب کو نگل گیا جیسے ہی لوح کی طرف بڑھا نقابدار نے تلوار ماری کہ سرچہ
پڑی خون شعلہ بنکر نکلا اور اسی پر گرا کہ اژدہا جلکر خاک ہوا جب علامات سحر برطرف
ہوئے تو سامنے سے لشکر نقابدار نظر آیا عیار نے آگے قدمبوسی حاصل کی

اب یہان سے چند کلمہ داستان حیرت بیان شاہزادہ عالی شان گرشاسپ زمان یعنے ایرج نوجوان کے بیان کیے جاتے ہین

سخن آفرینندۂ راستان + چنین می نگارند این داستان + یہ داستان اس مقام پر چھوڑی تھی کہ شاہزادۂ ایرج نوجوان بلبلون سے حال قیدخانۂ ماہ گلابی پوش و بلقیس بن جمہور کا سنکر اور پتہ اُسکا سمجھکر بقصد رہائی ماہ گلابی پوش روانہ ہوے ہین جاتے جاتے ایک صحرا کو طی کیا دوسرے صحرا مین پہونچے دونہرے صحرا کو طی کیا تیسرا صحرا نمودار ہوا چلتے چلتے تین پہر دن آگیا اب کوئی پہر دن باقی رہ گیا ہی ایرج نوجوان پریشان ہین کہ کیا نادانی تونے کی کہ جانورون کی باتون پر عمل کیا نہین معلوم کیا اُسرار تھا وہ دراصل جانور تھے یا انسان تھے جن تھے یا ساحر تھے دوست تھے یا دشمن مگر اب تو چلے آئے جو خدا دکھائے تکیہ پروردگار عالم پر کرکے پھر چلے ذرہ دھوپ سے جلنے لگی ہی گھوڑا ہانپ رہا ہی خود بھی پیاسے ہین مگر کہین کوئی چشمہ نظر نہین آتا اسی حالت مین دور سے ایک سفیدی نظر آئی ایرج اُسیطرف کو چلے یہ خیال ہوا کہ یا تو یہ کوئی حوض ہی یا کسی کنوین کی جگت ہی لیکن جسوقت قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک پتھر کئی ہزار من کا پڑا ہوا ہی ایرج پریشان ہوے کہ افسوس بڑی امید تھی کہ کنوان ملا ہی اب تشنگی دفع ہوگی چاہ سمجھکر پانی کی چاہ مین یہانتک آئے مگر تقدیر پر ایسے پتھر پڑے ہین کہ بجاے پانی کے پتھر ملا ساتھ ہی خیال ہوا کہ پتھر اور راہرو دن کو بھی دھوکا دے گا اس پتھر کو کسی گڑھے مین ڈالدینا چاہیے تاکہ دور سے یہ نظر نہ پڑے یہ تصور کرکے گوشۂ سنگ کو پکڑکر جو زور کیا کمر تک اُٹھا لیا اور چالیس قدم تک لیے ہوے چلے گئے اور ایک گڑھے مین پھینکدیا لیکن پلٹ کر جو دیکھا تو جہان سنگ تھا وہان گڑھا ہی قریب اُسکے آئے دیکھا کہ ایک غار ہی اب ایرج کو خیال آیا کہ جانورون نے پتہ ٹھیک دیا تھا معلوم ہوتا ہی کہ دہنہ قیدخانہ کا یہی ہی ہرچند کہ وہ گنبد نظر نہین آتا جسمین قیدیون کے ہونے کا پتہ دیا تھا مگر شاید وہ گنبد زیر زمین ہو بس جلدی سے اُس دہنہ مین کود پڑے جیسے ہی پاؤن زمین پر قائم ہوے ایک آواز مہیب کراہنے کی پیدا ہوئی اور ساتھ ہی یہ کلمہ سنائی دیا کہ او ظالم تونے مارڈالا یہ تو کہان سے ڈھیلے کی طرح مجھپر آپڑا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تو کون ہی اور غور سے دیکھا تو ایک دیو کو پایا کہ یہ چت لیٹا تھا اور پاؤن ایرج کے اسکے سینے پر قائم تھے ایرج نے کہا جلد بیان کر کہ تو کون ہی ورنہ مارڈالونگا یہ کہکر شاخ دیو کی پکڑی منہ پر بگچا مارا دیو چیخ اُٹھا اور پکارا کہ مین حال اپنا بتاتا ہون تو مجھے مارے کیون ڈالتا ہی مین ایک دیو ہون کہ نام میرا دیو خنجر ہی اور یہان رہنے کا میرے ایک خاص سبب ہی اور وہ یہ ہی کہ مین ایک دیونی پر مدت سے عاشق تھا مگر وہ ایک دوسرے

دیو کے قبضہ مین تھی اتفاق سے وہ دیو مادہ نیرنگ شاہ کو گیا وہان مارا گیا اب دیونی
پر میرا قابو ہوا مین اُسکے ساتھ عیش وعشرت مین زندگی بسر کرنے لگا مگر تقدیر کی
گردش اور فلک کی تفرقہ پردازی نے پھر جدائی ڈالی کہ ایک روز گرد ک گر
ایک پنجہ گرا اور اُسے اُٹھا لے گیا مین اُسکی جدائی مین دیوانہ وار پڑا پھرتا تھا یہانتک
کہ ایک صحرا مین پہونچا تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا جب رات ہوئی تو ایک
جوڑا بلبل کا اُس درخت پر آکر بیٹھا پہلے تو دونون آپسمین محبت آمیز حرکات
کرتے رہے بعد کچھ دیر کے اُنپر حزن طاری ہوا اور زار زار رونے لگے اُسوقت
مادہ نے نر سے پوچھا کہ اس درخت پر بیٹھنے سے غم طاری ہوتا ہے اور آنسو تیری
آنکھ سے جاری ہو جاتے ہین آیا اسکا کوئی سبب ہے نر نے اسکی اصل بات تو
بیان نہین کی کہ وہ کوئی راز تھا لیکن مادہ کے بہلا دینے کو ایک قصہ بیان
کیا وہ سراسر میرا قصہ تھا اُسکے بعد اُسکی مادہ نے پوچھا کہ اُس دیونی کو کون
لے گیا نر نے بیان کیا کہ ایک ساحر ہے کہ نام اُسکا عنصر جادو ہے مسکن اُسکا طلسم
طرطوسیہ ہے اس طرف اتفاقیہ برائے سیر نکل آیا تھا اُسکو دیو اور دیونی
کی محبت آمیز باتین بُری معلوم ہوئین وہ دیونی کو اُٹھا لے گیا مادہ نے کہا کیا
عنصر جادو دیو ہے نر نے کہا کہ نہین عنصر جادو تو انسان ہے مادہ نے کہا پھر وہ
دیونی کو کس غرض سے لے گیا نر نے جواب دیا کہ محض دیو کے ستانے کو
اور اپنی خدمت لینے کو مادہ نے کہا کہ ساحران طلسم طرطوسیہ بڑے
آزار رسان ہین اگر یہی ظلم انکا ہے تو انپر غضب الٰہی نازل ہونا چاہیے نر نے
کہا کہ انپر غضب نازل ہونے کا ایک وقت خاص معین ہے جب وہ زمانہ
آئے گا تو تمام ساحر مارے جائینگے عنصر جادو بھی ہلاک ہوگا مادہ نے کہا
وہ زمانہ کب آئیگا نر نے کہا بہت قریب ہے مادہ نے کہا اب وہ دیونی اپنے
دیو سے ملیگی نر نے کہا کہ اگر دیو کوشش کرے گا تو دیونی ملے گی ورنہ کچھ بھی
نہوگا اور تدبیر ملنے کی یہ بیان کی کہ اگر وہ دیو یہان سے دہنی جانب جائے
اور ایک پتھر پڑا ہے اُسکو سرکائے دہنہ نقب کا نمودار ہوگا اُس دہنہ مین بیٹھکر
طلسم کشا کا انتظار کرے تو یقین ہے کہ مراد اُسکی بر آئے کیونکہ جب طلسم
ٹوٹے گا تو وہ دیونی رہا ہوگی اور اپنے دیو سے ملجائیگی مین یہ تمام
باتین درخت کے نیچے بیٹھا سنتا رہا جسوقت صبح ہوئی دونون جانور تو اُڑ گئے
اور مین پتے کے موافق روانہ ہوا اور یہان تک پہونچکر اس غار مین
رہنا اختیار کیا آج آپ نظر آئے یقین ہے کہ آپ ہی طلسم کشا ہونگے ورنہ
دوسرے انسان کی یہ قدرت نہین ہے جو مجھ ایسے دیو کو اس طرح دبا لے
کہ ہلنے نہ دے آپ کو قسم ہے اپنے دین و مذہب کی مجھے چھوڑ دیجیے مین ۱۰۶

آپ کے مہنت کام آؤنگا اور آپ کے ساتھ دغا نکرونگا اسواسطے کہ میری غرض بھی تو آپ سے اٹکی ہوئی ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مجھسے آنکھ تو ملا دیو نے حسرت سے ایرج کی طرف دیکھا تو نگاہ صاف تھی اور باتون مین دیو کی فریب نہ تھا ایرج نوجوان سینہ پر سے دیو کے اُتر پڑے اور فرمایا کہ مجھے آگے کا حال بھی معلوم ہی کہ ملکہ ماہ گلابی پوش اور بلقیس بن جمہور کس مقام پر قید ہین یہ سنکر دیو نے عرض کی کہ مین گھوڑا بنتا ہون آپ میری پشت پر سوار ہون مین آپ کو زندانخانہ تک پہونچا دے سکتا ہون کہ بسبب اس مقام پر قیام کرنے کے اتنا ضرور واقف ہوگیا ہون لیکن دروازہ زندان پر بہت بڑا مقابلہ کرنا پڑے گا کیونکہ ہر وقت پہرہ رہتا ہی اور مکان افسر قید خانہ سے ملا ہوا ہی نام اُسکا عنقاے سبزہ رنگ ہی جسوقت آپ دروازہ زندان پر پہونچینگے تو دس ہزار آدمی آپ کو گھیر لینگے اور عنقاے سبزہ رنگ سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور عنقاے سبزہ رنگ پہلوان زبردست ہی عہدہ برآئی اُس سے امر آسان نہین ہی یہ سنکر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تجھے اس سے کیا بحث ہی کہ عنقاے سبزہ رنگ زبردست ہی یا کمزور مقابلہ تو اُس سے مجھے کرنا ہوگا تو کیون ڈراتا ہی تو کسی طرح مجھے وہان تک پہونچا دے یہ سنکر دیو نے زمین پر غلطک ماری اور گھوڑا بنکر تیار ہوا ایرج نوجوان پشت پر اسکی سوار ہوکر جانب زندان طلسم طوسیہ روانہ ہوا جاتے جاتے قریب کوس دو کوس کے آیا ہوگا کہ سامنے سے ایک گنبد سفید نظر آیا دیو نے ہنہنا کر کہا کہ دیکھیے وہ سامنے زندان ہی ایرج نے فرمایا کہ تو خوف نہ کر چلا چل جو آفت آنی ہوگی پہلے مجھپر آئیگی بعد اسکے تیری طرف رخ کرے گی تو جسوقت مجھے مبتلاے بلا دیکھنا تو مین اجازت دیتا ہون فوراً پیشتر سے روانہ ہوجانا کہ تو بلا مین نہ پھنسے دیو کو اطمینان ہوا اور ایرج نوجوان کو لیے ہوے قریب گنبد کے آیا تو عجب معرکہ دیکھا کہ گرد زندان طلسمی کے دس ہزار آدمیون کی فوج حلقہ باندھے کھڑی ہی اور دربان بھی نہایت ہوشیار تلوارین کھینچے ہوے بیٹھے ہین اور ایک سردار زبردست مرکب پہ سوار ادھر سے ادھر اُدھر سے ادھر گھوڑا دوڑاتا پھرتا ہی اور صفین درست کرتا پھرتا ہی اور ہر ایک سے کہتا جاتا ہی کہ یارو بہت ہوشیار رہنا اسواسطے کہ نامہ بادشاہ طلسم کا آچکا ہی کہ اے اہالیان طلسم یہ زمانہ ہوشیاری کا ہی غفلت کا نہین ہی اسی عہد مین فتاح طلسم آئے گا اور گرفتاران مصیبت کو چھڑا کر اُلٹے لوح کا پتہ لگائیگا یہی چرچا تھا کہ سامنے سے ایرج نوجوان نمودار ہوے اور آواز دی کہ باشش او گبر ناہنجار مین آ پہونچا اے روک سکے تو جگو اور طلسم نہ

ہونے دے بس یہ سنتے ہی عنقاے سبزہ رنگ نے کہا کہ ارے مارو اسکو جانے نہ پائے ساتھ ہی آواز کے لوگ دوڑ پڑے اور ایرج نوجوان کو گھیر لیا ایرج نے بھی تلوار کھینچی لڑائی ہونے لگی چونکہ یہ لوگ ساحر نہ تھے اور بادشاہ طلسم کو یہ خیال تھا کہ اس مقام پر ضرورت ساحر کے پہرے کی نہین ہے کہ یہ قید خانہ زیر زمین واقع ہے اور راستہ بھی ایسا پوشیدہ ہے کہ سوا واقفان حال کے شخص اجنبی سمجھ بھی نہین سکتا کہ اس پتھر کے نیچے گیا ہے نہ پتھر ایسا تھا جسے ہر شخص اٹھا سکتا اور بالفرض اُٹھا بھی سکتا ہو تو ضرورت کیا ہے اس بنا پر یہان ایک پہلوان کو افسر کر کے تھوڑی سی فوج معین کر دی تھی ایرج نوجوان نے دم بھر مین خون کی ندیان بہا دین کشتے تڑپ رہے تھے دروازہ گنبد کا کھلا ہوا تھا اور قفس لٹکے ہوئے تھے دونون گرفتاران محبت یعنی ملکہ ماہ گلابی پوش اور بلقیس بن جمہور دیو پرور اس ہنگامہ کو سنکر چونکے اور قفس مین سے دیکھنے لگے کہ یہ کیا معرکہ ہے ہائے کیسا ہے کہ ایرج نوجوان لڑتا بھڑتا قریب دروازہ گنبد کے پہونچا نظر بلقیس بن جمہور دیو پرور کی پڑی اور ملکہ ماہ گلابی پوش نے بھی دیکھا بلقیس سے کہا کہ شاید زمانہ رہائی ہمارا قریب آگیا یہ شخص فتاح طلسم معلوم ہوتا ہے جو اس مقام تک پہونچا ورنہ جس دن سے ہم تم اسیر ہوے سوا ان نگہبانون کے کبھی کوئی بھی نظر نہین آیا اور یہ لوگ ابھی آپسمین اسی قسم کی باتین بھی کر رہے تھے کہ ہوشیار رہو اسنے مین یہ شخص آگیا اور جنگ شروع ہوئی دیکھو تو کس ہمہمہ سے لڑتا ہوا چلا آتا ہے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے ہین جسپر تلوار پڑتی ہے وہ مارا جاتا ہے برابر سے دو ٹکڑے ہوتے ہین غرض دونون دیکھ رہے ہین کہ بلقیس نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کیون ملکہ وہ وقت بھی یاد ہے جبکہ ہمنے دیو طوغان کو مارا تھا اور اُسکے بعد چالیس دیو آئے ہین تو اُسکو کس طرح شکست دی اگر بادشاہ طلسم ساحرہ کو بھیجکر نہ گرفتار کراتا تو مین نوجوان سے بھی گرفتار نہوتا اور اسیر غل و زنجیر ہونے سے نہ مجبور ہوتا تو ابتک قید توڑ کر کب کا نکل گیا ہوتا اور ان نگہبانون کا خاتمہ کر چکا ہوتا اس جوان کی جرأت دیکھکر رگون مین خون شجاعت جوش مار کر رہجاتا ہے اتنے مین ایرج نوجوان لاشین گراتا ہوا قریب دروازہ زندان کے جا پہونچا اور عنقاے سبزہ رنگ نے دیکھا کہ اب یہ داخل زندان ہوکر بلقیس کو رہا کر دے گا تو ایک سے دو ہو جائینگے پھر انکا قتل و قمع کرنا اور بھی دشوار ہوگا کیونکہ وہ بھی اتنا بڑا زبردست ہے جسنے دیو طوغان کو مارا طلسم مین تہلکہ ڈالدیا اگر ساحرون کی کمک سے کام

نہ کیا جاتا تو خدا جانے کس کس کو تہ تیغ کرتا اور مقید نہوتا تو بھی بہلوگون کا خاتمہ کر دیتا یہ تصور کرکے مرکب کو جھکا کر سامنے ایرج نوجوان کے آیا اور آواز دی کہ باتش او خدا پرست کہان جاتا ہی خبردار اندر زندان کے قدم نرکھنا کہ ابھی مین زندہ ہون اور تیری خدمت کو موجود ہون یہ سُنکر ایرج نوجوان کو غصہ آیا اور فرمایا کہ اگر قوت ہی تجھ مین تو مجھے روک لے یہ کہکر چاہتے تھے کہ داخل زندان ہون جو عنقاے سبزہ رنگ سامنے آگیا اور تلوار ماری ایرج نوجوان نے وار اسکا پشت شمشیر پر روک کر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا عنقاے سبزہ رنگ کے مع مرکب چار ٹکڑے ہوے یہ دیکھکر اہل لشکر کے جی چھوٹ گئے کہ اتنے بڑے جوان کو اسطرح مارا اب اس سے کون لڑ سکتا ہی سب پکارے کہ امان فرمایا بشرط ایمان ان لوگون نے کہا کہ قبول ہی واقع مین آپ رستم وقت ہین آپ کا مثل ونظیر نہین ہی ایرج نوجوان نے ہاتھ روکا اور مرکب سے اُتر کر داخل گنبد ہوے لوگون سے کہا کہ ان قفسون کو اُتارو انھون نے حسب الحکم زنجیرین ڈھیلی کین قفس نیچے ہوے ایرج نوجوان نے دونون قفسون کی تیلیان توڑ کر بلقیس بن جمہور دیو پرور اور ملکہ ماہ گلابی پوش کو قفس سے نکالا ان دونون کی عجب حالت ہو گئی تھی کہ رنگتین زرد ہو گئی تھین صرف پوست واستخوان باقی رہ گئے تھے بال اور ناخن بڑھے ہوے تھے ایرج نوجوان نے حجام کو بلوا کر بلقیس کی اصلاح بنوائی ان دونون نے غسل کیا لباس بدلا اور جس مقام پر تخت حکومت عنقاے سبزہ رنگ کا تھا وہان جلوہ افروز ہوے اب بلقیس بن جمہور نے پوچھا کہ نام آپ کا کیا ہی اور اسطرف کیونکر آنا ہوا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ سبب میرے آنے کا یہ ہوا کہ فرزند میرے اسیر طلسم ہو گئے تھے مین اُنکی رہائی کے واسطے چلا تھا اول حکیم طرطوس بیابانی کو گرفتار کرکے مقید کیا بعد ازان تلاش لوح مین نکلا صحرا مین پہونچکر بلبلون سے پتہ اپنے گل مدعا کا پایا پتہ لگاتا ہوا اس مقام تک آیا اور نام میرا ایرج نوجوان ہی بس یہ سُنتے ہی بلقیس بن جمہور دوڑ کر ایرج سے لپٹ گیا اور کہا الحمد للہ کہ خدا نے اُن لوگون کے احسان سے بچایا جنکی مدد سے رہائی پانا اسیری سے بدتر تھا ایرج نوجوان نے کہا کہ ای بلقیس ہرچند کہ تم رشتے مین مجھ سے بڑے ہو یعنی پوتے ہو حمزۂ صاحبقران اول کے اور مین پرپوتا ہون اُنکا مگر سن مین تم میرے فرزندون کے برابر ہو یہ تو بتاؤ کہ تم کیونکر اسیر بلا ہوے اور اسطرف کس غرض سے آنا ہوا اور والد ماجد تمھارے کیسے ہین یہ سُنکر بلقیس نے ایک چیخ ماری اور اس درد سے رویا کہ ساتھ اسکے ایرج نوجوان بھی رونے لگے اور ملکہ ماہ گلابی پوش کی آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے

ایرج نے کہا برائے خدا کچھ بیان تو کرو تمھارے رونے سے میرا دل بھر آیا اور قلب
بیچین ہوگیا بلقیس نے انتقال جمہور کا حال بیان کیا دیر تک شور گریہ وزاری
بلند رہا بعد اسکے ایرج نوجوان نے بلقیس کو بہت کچھ سمجھایا گلے سے لگایا اور
کہا کہ یہی نیرنگیان ہین دنیا کی ایک آتا ہی ایک جاتا ہی یہ مقام سرا ہی کوئی ہمیشہ
رہا ہی نہ رہے گا سوے ذات معبود جاودانی کے باقی جو کچھ کہ ہی وہ فانی ہی
اے بلقیس ہر چند کہ والد تمھارے میرے دادا ہوتے تھے مگر سن مین مجھسے چھوٹے
تھے افسوس کہ وہ دنیا سے اٹھ گئے اور ہم جیتے رہ گئے مصلحت ایزدی مین
کیا چارہ ہی اب صبر کرو کہ رونے سے کچھ فائدہ نہوگا روح جمہور دیو پرور کی
بیچین ہوگی اور اس خبر وحشت اثر نے ہمارا تو بازو توڑ دیا کمر جھکا دی اسلیے
کہ وہ ہملوگون سے نہایت انس رکھتے تھے اور طرفدار تھے دست چپیون کے
بلقیس نے کہا کہ اکثر آپ صاحبون کا ذکر کیا کرتے تھے اور علالت کے زمانہ
مین جب چچا صاحبقران اعظم برائے عیادت تشریف لائے ہین تو انسے حال
پردۂ دنیا کا پوچھا انھون نے یہ بیان کیا کہ رستم ثانی وغیرہ بدیع الملک
کے صاحبقران ہونے سے رنجیدہ ہو کر نکل گئے اور ساتھ انکے جس عزیز و دوست
نے انکے سنا وہ بھی چلا گیا حتی کہ بارگاہ سلیمانی کی زینت آدھی رہ گئی تو والد ماجد
کو کمال صدمہ ہوا اکثر فرماتے تھے کہ اگر اس مرض سے مجھے نجات ہوئی اور زندہ
بچ گیا تو جا کر رستم ثانی کو سمجھا کر اپنے ساتھ لونگا اور بدیع الملک سے مقابلہ
کرا کر صاحبقرانی رستم کو دلواؤنگا مگر افسوس کہ موت نے مہلت نہ دی
آخری وقت مین مجھ سے وصیت کی کہ دیکھو ہمیشہ رستم ثانی وغیرہ کی ہمدردی
کرنا اور انکا ساتھ دینا کہ لائق صاحبقرانی وہی ہین اور اپنے بھائی حمزۂ ثانی
سے اس امر پر نہایت رنجیدہ تھے کہ انھون نے بڑی ناانصافی کی اور ایک کے
سامنے ایک کو ذلیل کیا رستم بدیع الملک سے پایہ کمی کا رکھتا تھا
مین انکے انتقال کے بعد صدمۂ ماتم مین رہا جس وقت طبیعت کو سکون ہوا تو مین
تلاش رستم ثانی مین ملک جمہوریہ سے چلا اور اس مقام پر پہونچا جہان
سے باغ ملکہ ماہ گلابی پوش کا قریب تھا حسب اتفاق انکی سواری
بھی آتی تھی راہ مین ملاقات ہوئی اور انکے حسن اخلاق نے مجکو اپنا
مطیع کر لیا اور مین نے چند روز کے واسطے اسی جگہ قیام کیا کہ اچھا ہی ذرا
غم غلط ہولے تو تلاش رستم کو جاؤن کہ یہان گرفتار بلا ہوا یہ سنکر ملکہ
ماہ گلابی پوش نے کہا کہ یہ جفا انھون نے میرے باعث سے اٹھائی
یہ کہکر شرمندگی کے ساتھ گردن نیچی کر لی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ
عذر گناہ بدتر از گناہ تمنے انجام نہ سوچا کہ خود بھی مبتلائے بلا ہوگئین

اور ایک غریب الوطن شاہزادے کو بھی آفت مین پھنسایا یہ کہکر مسکرائے کہ ملکہ
کھسیانی ہوکر رونے لگی ایرج نوجوان نے سر ملکہ کا سینے سے لگا کر دست شفقت
پشت پر رکھا اور فرمایا کہ کیا تمھارے خلاف مزاج ہوا مین نے مزاحاً کہا تھا
ملکہ نے جب یہ سمجھ لیا کہ ایرج نوجوان بسبب قرابت کے مزاح فرماتے ہین کہا کہ
تمھین مجھسے ہنستے ہوے شرم نہین آتی کہ مین تمھاری بزرگ ہوتی ہون ایرج
نوجوان بہت ہنسے اور فرمایا کہ رشتے مین بزرگ اور سن مین استقدر خرد ہو
کہ میری پوت بہو کے برابر ہو مین نے دونون باتون کو آمیز کرکے درجہ مساوات
کا نکال لیا اور یہ وجہ سمجھکر تمسے ہنسا اب بلقیس بھی مسکرائے ایرج نوجوان
نے ملکہ سے کہا کہ اب پتہ لوح کا بتاؤ ملکہ مسکرائی اور کہا کہ دنیا مین کونسی اولاد
اپنے باپ مان کا قتل گوارا کرے گی ایرج نے فرمایا کہ اتنی جفا باپ کی اٹھائی
اور ابھی تک محبت باقی ہی مجھے تمام حال تمھارا بلبلوان کی زبانی معلوم ہوچکا
ہی ملکہ نے کہا لوح تو کیا چیز ہی اگر جان بھی میری آپکے کام آئے تو نثار ہی
کیونکہ آپ علاوہ عزیز ہونے کے محسن ہین اور باپ اُس شخص کا کافر ہی اُسکا قتل
ہی ہونا اچھا ہی ایرج نے فرمایا کہ ای ملکہ محسن کہا معنے ہملوگون مین یہی ہوا کیا
کہ ہم کسی بلا مین پھنسے تمنے مدد کی تمپر کوئی آفت آئی ہم سینہ سپر ہوگئے ایسی باتین
نکرو جنسے بوے بیگانگی پیدا ہو اور اب جلد پتہ لوح کا بتاؤ ملکہ نے کہا کہ لوح
بیابان مرگ مین ہی اور راہ تارین مرگ جادو وہان کا حاکم ہی عجب
پرآشوب وہ مقام ہی کہ ہیبت سے اُسکی دل دیو کا شق ہو جائے راستہ اُسکا
اسی مقام سے ہی مگر کم سے کم ایک روز تو استراحت کیجیے کہ آپ تھکے ماندے
چلے آتے ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ای ملکہ جسوقت خداوند کریم اطمینان
دیگا اور وقت راحت کا لائے گا تو بیٹھینگے اور آرام کرینگے کیونکر قرار آئے
اُس شخص کو جسے ہزارہا صدمون نے گھیر لیا ہو اُدھر تو بدیع الملک کا خیال
لگا ہوا ہی کہ وہ لڑکا طلسم نہ طاق پر گیا ہوا ہی اور سنتا ہی کہ نہ طاق
نہایت مقام سخت ہی اور مالک وہان کا ساحر زبردست ہی کہ تمام ساحر
اُسکو خداوند کہتے ہین آئینہ اندام جادو سا ساحر وہان ہنسا جاتا تھا
اور معمولی ساحر اُسکو ناواقف علم سحر کہتے تھے ایسے مقام پر خدا اُسکو
فتحیاب کرے اور نام نور الدہر کا پردۂ دنیا مین روشن رہے اور ادھر
نور الدہر کا خیال ہی کہ بیابان کاج و باج مین نسل دیگران جل گئے یا ہماری
طرح زندہ بچکر کسی بلا مین پھنسے اُدھر برجیس آفتاب پرست ایک کافر
ہی کہ تمام ملک خدا پرستون کے جلاتا ہوا صحرائے نہ طاق کی طرف چلا آتا
ہی وہان بادشاہ اسلام مقیم ہین یہ خیال ہی کہ کہین بادشاہ پر تباہی نہ آئے

اور مشعل اور ملکون کے رکن دین اسلام بھی نہ منہدم ہو جائے اور سر دست یہ جھگڑا لگا ہوا ہی کہ لشکر میرا شہر صندل کے قریب ٹھہرا مین مقیم ہی اور نقابدار بادلہ پوش سے آٹھ یوم کی مہلت ملی ہی اگر ان ایام کے اندر مین نہ پہونچونگا اور نقابدار سے حسب وعدہ مقابلہ نکرونگا وہ تمام لشکر کو برباد کریگا اور صندل شاہ بھی مارا جائیگا جسکے فرزند کی رہائی کے واسطے میرے فرزند اسیر بلا ہوے تھے بلقیس نے گھبرا کر کہا کہ کیا وہ نقابدار بادلہ پوش سے لڑے تھے مین ملکہ کی زبانی سُن چکا ہون کہ وہ نقابدار طلسم بند ہی اور ایک دربند کا مالک ہی کوئی اُس سے سر بر نہین ہو سکتا ایرج نے کہا کہ سہراب نے اُس سے مقابلہ کیا اور دن بھر کشتی مین گرفتار ہو گیا بعد اُسکے شہریار و رستم ثانی گرفتار بلا ہوے مگر اب مین نے اُنکو رہا کیا بلکہ مین خود بھی قلعۂ عجائب مین گرفتار ہو گیا تھا نقابدار سرخپوش نے آکر ہم سب کو رہا کیا اور وہ بھی اب ہمارے ساتھ ہوے ہین بلقیس نے کہا وہ کون بزرگ ہین ایرج نے کہا کہ نام اُنکا شہنشاہ صف شکن بن سلطان بن شاہزادہ عمرو بن حمزہ یونانی کے پوتے ہین بلقیس بہت خوش ہوا لیکن ملکہ نے بلقیس سے پوچھا کہ وہ لوگ کون ہین جنسے مخالفت ہی اور صاحبقرانی اُنکو ملی ہی بلقیس نے بدیع الملک کا نام لیا ملکہ نے کہا عجب طرح کی بات ہی کہ آپ لوگ مخالفت بھی بیان کرتے ہین اور پھر ایک دوسرے پر فدا بھی ہین یہ کیسی عداوت ہی بلقیس نے کہا کہ ہم سب ایک ہی باغ کے گل ایک ہی آسمان کے ستارے ایک ہی کان کے جواہر ہین ہم مین کوئی ایک دوسرے کا عدو نہین ہی اور یہ مخالفت جو تمنے سنی یہ صاحبقرانی کی وجہ سے نہین ہی بلکہ ہمیشہ سے ایک چشمک چلی آتی ہی کہ وہ لوگ دہنی صف کے بیٹھنے والے ہین اور ہم سب بائین صف کے بیٹھنے والے ہین ابتدا اس فساد کی ذنگل بہ رستم سے ہوئی تھی یہ کہکر سارا قصہ ذنگل رستم کا بیان کیا اب ایرج نوجوان نے ملکہ سے کہا کہ دیر نکرو اور جلد پتہ لوح کا بتاؤ یہ سنکر ملکہ اُٹھی اور ایرج نوجوان و بلقیس بن جمہور دیوپر ور ساتھ ہوے بلقیس نے ایرج سے کہا کہ فتح اس طلسم کی آپ ہی کے باپ نام تھی ورنہ مین قبل آپکے پہونچ گیا تھا نہ ملکہ لوح کے حال سے آگاہ تھی اور نہ مجکو پتہ ملا بعد اسیری معلوم ہوا کہ لوح کس مقام پر ہی غرضکہ ملکہ ماہ گلابی پوش ایرج نوجوان کو ساتھ اپنے لیے ہوے قریب ایک دروازہ کے آئی کہ دروازہ مین قفل دیا ہوا تھا ملکہ نے ایرج سے کہا کہ یہی دروازۂ بیابان مرگ ہی ہی قفل کو توڑیے اور تشریف لیجائیے ایرج نے جھٹکر ایک لات ماری کہ دروازہ ٹوٹ کر گرا اور ایک زینہ نمودار ہوا جیسے ہی ایرج نے آگے بڑھنے کا قصد کیا ملکہ نے دوڑ کر دامن پکڑ لیا اور کہا کہ ذرا سمجھکر زینہ پر

قدم رکھیے گا کہ یہ معاملہ طلسم کا ہی اور کارخانہ سحر کا ہی خاصیہ اس زینہ کا یہ ہی کہ ادھر کسی نے زینہ پر پائون رکھا اور یہ معلوم ہوا کہ کسی نے اٹھا کر پھینک دیا مگر کوئی نظر نہین آتا ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ دیکھا جائیگا یہ کہکر بخوف خطر پہلی سیڑھی پر پائون رکھا بس ایک تڑاقا ہوا اور ایرج بتّے کی طرح دور جاکر گرے ملکہ کو ہنسی آئی تھی مگر ضبط کیا اور گردن نیچی کر لی ایرج نے پلٹ کر دیکھا کہ کوئی ہنستا تو نہین ہی اور پھر جرأت کرکے پہلی سیڑھی کو چھوڑ دیا اور دوسری پر قدم رکھا اب پائون قائم ہوگئے کہ بانی طلسم نے اتنا ہی پھیر رکھا تھا اور امتحان عقل طلسم کشا کے واسطے زینہ اس صنعت کا بنایا تھا کہ فتاح طلسم عاقل بھی ضرور ہو ورنہ دھوکا کھائیگا اور مارا جائے گا اب آپ نے پھر پلٹ کر دیکھا کہ شاید یہ لوگ اپنے دل مین ہنسے ہون تو اب مجکو دیکھ لین کہ کسطرح مین نے بھید لے لیا اور معلوم کر دیا کہ طلسمی زینہ اسطرح طے ہوتا ہی بلقیس اور ملکہ نے بہت تعریف کی اب ایرج نوجوان اسی ترکیب سے ایک ایک سیڑھی چھوڑ کر تمام زینہ کو طے کر گئے جسوقت باہر آئے عجب طرح کا صحرا دیکھا کہ جہانتک نظر کام کرتی ہی سوا قبرون کے اور کچھ نظر نہین آتا ایک ہو کا عالم ہی جھونکون سے ہوا کے صدائے فنا پیدا ہوتی ہی برگ درختون کے کف افسوس ملتے ہین ایرج نوجوان نہایت پریشان ہوا کہ عجب طرح کا یہ طلسم ہی نہین معلوم ان قبرون مین کیا اسرار ہی وسط صحرا مین ایک گنبد تھا ایرج اس گنبد کی طرف متوجہ ہوا کہ دیکھون اس گنبد مین کیا ہی جسوقت داخل گنبد ہوے گنبد کو بھی خالی پایا لیکن دیکھا کہ تڑاق تڑاق قبرین شق ہونا شروع ہوئین اور مردے ان قبرون سے نکل نکلکر باہر بیٹھے اور آپسمین باتین کرنیلگے ایرج نے غور سے دیکھا اور تعجب کیا آواز دی کہ ای مردو تم سب کسطرح کے مردے ہو کہ قبرون سے نکلکر باتین کرتے ہو بس یہ سنتے ہی دھما دھم کرکے مردے قبرون مین کود گئے اور شور کرتے تھے کہ بھاگو یہ ظالم کو نسا آگیا پھر اسی طرح قبرین بند ہوگئین ایرج کو نہایت افسوس ہوا کہ لاحول ولا قوۃ مین نے ان مردون کو عبث ٹوکا اور ایک آدھ کو گرفتار نہ کر لیا مگر خیر اب تو چوک ہوئی مثنے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے اور اسکے منتظر ہوے کہ شاید پھر یہ مردے قبرون سے نکلین جسوقت شام ہوئی اور مہر عالمتاب نگاہون سے پوشیدہ ہوا طائر اپنے اپنے آشیانون کی طرف چلے قافلون نے مقام کیا تیرگی شب محیط ہوئی اور نور ہر طرف ہوا دیکھا کہ پھر تڑاق تڑاق قبرین شق ہونا شروع ہوئین اور مردے قبرون سے نکل نکلکر باہر آئے اور ایک نے ایک سے کہا کہ دیکھو وہ ظالم ہی یا کہین چلا گیا اسوقت تو اسنے ہماری دلگی مین خلل ڈالا ایک آدھ نے کہا کہ خدا جانے

وہ کہان سے چلا آیا تھا اب یہان کہان ہوگا ایک آدمہ قریب گنبد کے آیا اور جھانک کر چلا گیا ایرج نوجوان گوشۂ گنبد مین چھپا بیٹھا رہا جب ان مردون کو اطمینان حاصل ہوگیا کہ اب وہ شخص نہین ہی بس ان سبکے سب نے اپنے اپنے کفن اتار کر قبرون مین پھینکے اور جٹ لنگوٹ کسکر کبڈی کھیلنے لگے ایرج نے جلدی سے کپڑے اپنے اُتارے اور جٹ لنگوٹ باندھکر خود بھی ایک گروہ مین شامل ہوگئے اور کبڈی مردون کے ساتھ کھیلنے لگے تھوڑے عرصہ مین دوسری طرف کے سب مردون کو پکڑ لیا اور پالا جیت گئے ان مردون مین یونہی ہمیشہ کبڈی ہوا کرتی تھی اور ساری رات یہ سب اسی شغل مین بسر کرتے تھے صبح کو قبرون مین چلے جاتے تھے دوپہر کو تھوڑی دیر کے واسطے پھر باہر آتے تھے مگر آج تک کبھی جیت ہار نہونے پائی تھی جو مردے ہارے تھے اُنھون نے کہا یار دپہچانتے ہو یہ لال لنگوٹ والا کونسا مردہ ہی جسنے ہم سب کو مار کر پالا جیت لیا گیا یہ کوئی نیا آیا ہی ایک آدمہ نے کہا کہ قاعدہ تو ہمیشہ سے یہ ہی کہ خبلا وتارین مرگ جادو کسی کو مار کر ہملوگون مین شامل کرتا ہی تو پہلے سبسے ملوا دیتا ہی اور ایک ایک کو بھجوا دیتا ہی یار دیہ وہی ظالم ہی جسنے دوپہر کو ٹوکا تھا ارے بھاگو یہ کہنا تھا کہ جھاجھم وہ سب مردے قبرون مین کودنے لگے ایرج نے دیکھا کہ بھید کھل گیا اور مردے بھاگے جاتے ہین جھپٹ کر ایک مردے کی ٹانگ لی اور جھٹکا مارا کہ وہ گرا گرتے ہی اُسنے اپنے کو قبر مین گرا دیا ایرج بھی قبر کے اندر کود پڑا لیکن مردے کو نہ چھوڑا اور قبر اوپر سے بند ہوگئی اب یہ جسوقت اندر قبر کے پہونچے تو دیکھا کہ اوپر سے قبرین جدا جدا ہین اور اندر سے سب ایک ہین ایک میدان وسیع ہی کہ وہی سب مردے اسمین پھر رہے ہین ایرج نے اُس مردے کی گھٹیا دبائی اور کہا جلد حال اپنا بیان کر مردے نے کہا کہ مین قوم کا پاسی ہون ڈاکا مارا کرتا تھا اوتارین مرگ جادو نے مجھے مار کر روح کو میری اپنے قبضہ مین کیا اور یہان لاکر چھوڑ دیا ایرج نے کہا یہ سب کون ہین مردے نے کہا کہ یہ سب بھی اسی طرح آئے ہین پوچھا کام کیا تمھارے سپرد ہی کہا یہ تو ہمین نہین معلوم اتنا سُنا ہی کہ جسوقت پانچ سو مردے جمع ہو جائینگے تو ایک دم سے سب کی قضا آجائیگی اور طلسم کشا آکر سب کو مار ڈالے گا یہی علامت شکست طلسم کی ہی ایرج نے کہا کس قدر مردے جمع ہو چکے ہین اُسنے کہا کہ پورے پانچ سو ہوگئے ہین اب ایرج کو اور بھی اطمینان ہوا کہ ہر طرح سے میرا افتتاح طلسم ہونا ثابت ہی مردے سے کہا کہ اوتارین مرگ جادو کہان رہتا ہی اور کس وقت آتا ہی مردے نے کہا کہ اوتارین مرگ جادو پہلے تو روز آتا تھا مگر اب

اُسنے کہدیا ہی کہ آج سے مین نہ آؤنگا کیونکہ تعداد مردون کی پوری ہو چکی ہی اب طلسم کشا تم مین آکر شامل ہوگا اگر مین اس مقام پر آؤنگا تو وہ مجھے قتل کرکے آپ رہا ہو جائیگا اور طلسم کو فتح کریگا اور اگر مین یہان نہ آؤنگا تو زندگی بھر اسی تکیہ مین مردون سے بدتر حالت مین رہیگا آخرکار فنا ہو جائیگا ہملوگون نے کہا کہ ہمین کھانا پینا کیونکر ملیگا اوتارین مرگ نے کہا کہ اسکا انتظام ہو جائیگا ایک ایک سبوچہ شراب تم لوگون کے واسطے مین بھجوا دیا کرونگا ایرج دل ہی مین سمجھتے ہین کہ عجب طرح کے یہ مردے ہین کہ کھاتے ہین پیتے ہین چلتے ہین پھرتے ہین باتین کرتے ہین پھر یہ مردے کاہے کے ہین ایرج کو خیال ہوا کہ یہ مجکو بہکا رہا ہی سچ نہین بتاتا ہی بھبھوؤن پر اسکے تین چار گھونسے مارے کہ یہ چیخنے لگا مردے نے کہا کہ کیا کمزور کو دباتا ہی کسی کڑے سے لڑ تو تجھے بھی معلوم ہو ایرج نے کہا جو تم سب سے تہزور ہو وہ لڑے مردے نے ایک مردے کی طرف اشارہ کیا اور فریاد کی کہ ای فولاد مشت زن مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے یہ سنتے ہی ایک بہت بڑا بھاری مردہ اپنے مقام سے اُٹھا اور قریب ایرج کے آکر کہا کہ کیا کمزور کو دباتا ہی آمجھ سے سامنا کر ایرج نے کہا تو ہی آ بس اسکو چھوڑکر اُس سے لپٹ گئے کشتی ہونے لگی یہ مردہ واقع مین سخت تھا اور اُس مردے سے کرارہ تھا کیونکہ یہ تمام مُردون کا افسر ہی اثناء کشتی مین مُردے نے جھلا کر ایک گھونسا ایرج کی گردن پر مارا یہ معلوم ہوا کہ پنجۂ فولادی گردن کو توڑ گیا ایرج ہی تھا کہ ایسا گھونسا کھا کر ہوشیار رہا بدحواس و بیہوش نہونے پایا بس جھلا کر ایرج نے بھی اسکی گردن پر گھونسا مارا کہ یہ چیخ اُٹھا اور پکارا کہ تو زبردست ہی مین تجھ سے ہارا اب مجھے چھوڑدے ایرج نے کہا ابھی سے تجھے کیا چھوڑونگا جبتک تو حال اوتارین مرگ جادو کا اور طریقۂ گرفتاری اُسکا نہ بیان کریگا اسوقت تک ہرگز نہ چھوڑونگا اور مارتے مارتے بولا دونگا یہ سنکر فولاد مشت زن نے کہا کہ او ظالم تو ہماری زندگی مین خلل انداز ہوا چاہتا ہی اگر تو اوتارین مرگ جادو کو پائیگا تو ہم کب زندہ رہ سکتے ہین فرمایا کہ جو کچھ ہو مگر مین بغیر اوتارین مرگ جادو کو مارے نہ چھوڑونگا کیونکہ مجھے لوح حاصل کرکے طلسم فتح کرنا ہی مردے نے مجبور ہو کر طریقہ بیان کیا کہ اگر آپ فلان زنجیر کو جو سقف مین لٹک رہی ہی تین بار ہلا دیجئے تو اوتارین مرگ جادو حاضر ہوگا ایرج نوجوان نے بائین ہاتھ سے تو جھٹیا مردہ کی پکڑی اور دہنے ہاتھ سے زنجیر ہلائی فوراً ایک ہواے تُند چلی اور سناٹا سا پیدا ہوا اور ایک چیل آکر زمین پر گری غلطک مار کر صورت انسانی اُسنے پیدا کی دیکھا ایرج نوجوان نے کہ ایک شخص برہمن وضع ہی آتے ہی پوچھا

کہ تم مین سے کسنے مجکو بلایا ہی اور کیون بلایا ہی جسنے بیان کرنے کا قصد کیا ایرج نے اسکی
طرف نگاہ ڈالی اور کہا کہ اگر کچھ بھی بتایا تو مار ہی ڈالونگا سب مردے اسطرح کھڑے ہین
کہ گویا بیدم ہین ایرج نوجوان قریب اُس ساحر کے آئے اور فرمایا کہ ایک بات
میری سُن لو ساحر نے کان ایرج کی طرف بڑھایا ایرج نے ایک ہاتھ سے
کان اُسکا پکڑا اور دوسرا ہاتھ گردن پر رکھتے ہی دبا دیا اور کان مین اُسکے کہا
کہ منم ایرج نوجوان فتاح طلسم طرطوسیہ اوتارین مرگ جادو دیکھا تونے
کہ ایک انتظام تیرا میرے مقابلہ مین نہ چل سکا یہ فرماتے ہی اُسکو گردن دبا کے
مار ڈالا مردے ہر چہار طرف سے ایرج کی طرف جھپٹے کہ او ظالم یہ کیا
غضب کرتا ہی ارے چھوڑ دے ہمارے مالک کو ایرج نے لاش اوتارین مرگ
کی اُن مُردون پر کھینچ ماری یہ معلوم ہوا کہ خرمن پر برق گری تمام مردے
چٹخنے لگے سارا قبرستان مرگھٹ کی شکل ہوگیا اور ہیئت مردون کی یہ ہوئی کہ
کوئی بھڑ بنکر بھُن سے اُڑا چلا گیا کوئی تتلی بنکر اُڑ گیا کوئی مکھی ہوکر اُڑ گیا
کہان تک بیان کیا جائے کہ جسقدر مُردے تھے سب مختلف حشرات کی
صورت بن بنکر اُڑ اُڑ گئے اور وہ تمام مقام ہُو ہو گیا گنبد منہدم
ہوا قبرین ناپدید ہوگئین دیر تک آندھی چلا کی آتش باری و برف باری
ہوا کی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من اوتارین مرگ جادو
بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا پیدا ہوتے ہی
علامات سحر برطرف ہوگئے اور روشنی ہوگئی دیکھا ایرج نوجوان نے کہ لاش
ایک ساحر کی میدان مین پڑی ہی نہ وہ مُردے ہین نہ قبرین ہین ایک
سناٹا سا ہی اب ایرج نہایت پریشان ہین کہ کیا کرون کیا نہ کرون ابھی
یہ نہ معلوم ہوا کہ لوح کہان ہی ہر چند اوتارین مرگ جادو کی لاش کو
ہر طرح سے دیکھا خوب ٹٹولا جھولی سحر کی زمین پر آنڈیل دی مگر لوح کا پتہ نہ لگا
آخر کار مجبور ہوکر پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ سامنے سے ملکہ ماہ گلابی پوش مع
بلقیس بن جمہور دیوپرور نمودار ہوئی اور ایرج نوجوان کی نہایت
تعریف کی ایرج نے کہا کہ یہ سب تعریف فضول ہی اسلیے کہ اس کافر کے
مارنے سے جو غرض تھی وہ پوری نہین ہوئی یعنی ابتک یہ نہین معلوم
کہ لوح کہان ہی ملکہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہی اس ملعون نے لوح کو اپنی
ران مین سی لیا ہی ران اسکی چاک کرکے نکال لیجیے یہ سُنکر ایرج نوجوان
نے فرمایا کہ ران کیسی کہو تو سارا مردہ چاک کرکے دھردون اور
جلدی سے تلوار کمر سے کھینچکر ران اوتارین مرگ کی چاک کی دیکھا
کہ ایک ڈبیا چاندی کی برآمد ہوئی نقش و نگار اُسپر بنے ہوے تھے ایرج نوجوان

نے اُس ڈبیا کو کھولا اور لوح کو نکالکر گلے مین ڈالا ملکہ سے کہا کہ اب مین فتاحی طلسم
کو جاتا ہون آپ لوگ اسی مقام پر قیام کرین ملکہ نے کہا بھول نہ جایئے گا
ایرج نوجوان نے فرمایا کہ ای ملکہ ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ کسی کو بھول جائین
دوست دشمن عزیز و اقارب حسب مراتب سب کو یاد رکھتے ہین مگر تم خدا کو یاد
کرو اور ہمارے حق مین دعاے خیر کرو اسکے بعد اُس دیو کی طرف دیکھا جو دروازۂ
زندان پر ملا تھا اور فرمایا کہ تو مرکب بنکر تیار ہو کہ مین طلسم پر جاتا ہون جس مقام پر
تیری معشوقہ ملے تو ٹھہر جانا اور مین آگے روانہ ہو جاؤنگا یہ سُنکر دیو نہایت خوش
ہوا اور زمین پر لوٹ پوٹکر مرکب کی شکل بنا اور سامنے ایرج نوجوان کے آیا
ایرج نامدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ پشت دیو پر سوار ہو کر یہان سے بائین جانب
جاؤ ایک گنبد نیلی نظر آئے گا اُسپر ایک کبوتر بیٹھا ہوا گونجتا ہوگا وہان پہونچکر لوح
کو دیکھنا جو کچھ ہدایت ہو اُسکے موافق عمل کرنا یہ دیکھکر ایرج نوجوان پشت مرکب
پر سوار ہوے اور باگ لی دیو گھوڑا بنا ہوا ایرج نوجوان کو پشت پر لیے
ہوے روانہ ہوا یہان ملکہ ماہ گلابی پوش و بلقیس بن جمہور دیو پرور
نے ایرج کے واسطے دعا کرنا شروع کی اور دونون آکر اپنے مقام پر بیٹھے
وہان گرشاسپ زمان یعنی ایرج نوجوان قریب پہر دن چڑھنے کے ایک
صحرا مین پہونچے دیکھا کہ وسط صحرا مین ایک گنبد بلند ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ زیر
آسمان نیلی ایک اور آسمان ہی اور بالاے گنبد ایک نیلا کبوتر بیٹھا ہوا گونج
رہا ہی بس جیسے ہی نظر اُس کبوتر کی ایرج نوجوان پر پڑی اسنے ایک آواز
دی کہ الفاظ اُسکے سمجھ مین نہ آئے لیکن ایرج نے اپنے پانون بے حرکت پائے
جُھک کر جو نظر کی تو تا زانو یہ پتھر کے ہو گئے تھے گھبرا کر لوح کو دیکھا تحریر تھا
کہ ای فتاح طلسم اگر تو متصل گنبد نیلی کے پہونچے اور کبوتر تجکو دیکھکر آواز
دے تو تجھے لازم ہی کہ تیر مارکر کام اسکا تمام کر ورنہ اگر تیسری آواز اس کبوتر
کی تیرے کان تک پہونچ گئی تو ہمیشہ کے واسطے تو پتھر کا ہو کر رہ جائیگا یہ دیکھ
ایرج نوجوان نے جلدی سے تیر چلّۂ کمان مین پیوستہ کر لیا چاہتے ہین کہ
تیر مارکر کام اُسکا تمام کرین کہ کبوتر نے دوسری آواز دی ایرج
کمر تک پتھر کے ہو گئے بس جلدی سے ایرج نے تیر کو رہا کیا کبوتر تیسری
آواز دیا چاہتا تھا کہ تیر گلو پر پڑا اور کبوتر تڑپ کر زمین پر گرا شور دار و
گیر بلند ہوا آندھی چلی خاک اُڑی دیر تک شور و غل برپا رہا بعد کچھ دیر
کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من کبود جادو دیو دریغ مردیم و جان
دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو گنبد مین دروازہ نمودار
ہوا دیکھا کہ دروازہ مین ایک دیو بیٹھا ہی ایرج نوجوان نے لوح کو دیکھا

لکھا تھا کہ اندر اس گنبد کے تیغہ قتل نقابدار با دلہ پوشن کا آویزان ہی لیکن اول دیوسے مقابلہ کرنا پڑے گا جسوقت دیو کو مار وگے تو تیغہ پر قبضہ پاؤگے ایرج نوجوان گنبد کی طرف بڑھے وہ دیو جو زینہ پر بیٹھا تھا دارشمشاد پکڑکر اٹھا اور کہا کہ ادھر آنے کا قصد نکرنا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ او ملعون کیا بکتا ہی اگر تجھ مین قوت ہی تو مجھے روک لے یہ سنکر دیو اٹھا اور ایرج نوجوان کی طرف چلا ایرج نے گھوڑے سے اترکر اپنے دیو کو لات ماری اور کہا کہ لڑ اس سے دیو لوٹ پوٹکر اٹھا اور اس دیو سے لپٹ پڑا دونون مین کشتی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین اس دیو نے ایرج کے دیو کو زیر کرلیا اور چھاتی پر چڑھکر گھونسا کلّہ پر مارا کہ دیو نے دانت نکالدیے ایرج کو یہ دیکھکر نہایت شرمندگی ہوئی کہ مین نے عبث اسکو لڑوایا مین نہ جانتا تھا کہ یہ اسقدر بودا ہی بس غصہ مین آکر اپنے دیو کی دونون ٹانگین پکڑکر چیر ڈالین کہ ملعون ایک گھونسے مین تو نے دانت نکالدیے وہ دیو یہ دیکھکر تھرا گیا کہ یہ آدمزاد نہایت زبردست ہی جسنے دیو کی ٹانگین چیر ڈالین مگر نہایت جاہل ہی کہ اپنے دیو کو آپ ہی مار ڈالا اب مین بھی اس سے لڑکر سربر نہین ہو سکتا کہا ای آدمزاد مین تجھسے نہ لڑونگا مجھے معلوم ہوگیا کہ تو زبردست ہی ایرج نے کہا اب مین تجھسے ضرور لڑونگا اسلیے کہ تو اپنے دل مین کہیگا کہ مجھسے مقابلہ ہوتا تو شاید مین فتحیاب ہوتا بغیر تجھے زیر کیے ہوے نہ رہونگا بلکہ یہی حالت تیری بھی کرونگا جو اپنے دیو کی کی ہی دیو نے کہا کہ مین ہرگز تجھسے نہ لڑونگا یہ کہکر سامنے سے بھاگنے کا قصد کیا تھا کہ ایرج نے دوڑکر ہاتھ اسکا پکڑا دیو نے دیکھا کہ یہ جان نہ چھوڑیگا کہا اچھا ایسی کوئی صورت ہی کہ تو مجھے چھوڑدے کہا ہان اگر تو اسلام اختیار کرے تو مین تجکو چھوڑدون دیو نے کہا مجھے منظور ہی ایرج نے کلمہ تلقین فرمایا دیو مثل طوطے کے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا ایرج نوجوان اندر گنبد کے گیا تیغہ سقف مین آویزان تھا ایرج نے دیو کے کاندھے پر چڑھکر تیغہ اتار کر قبضہ مین کیا اور دیو سے کہا کہ تیری وجہ سے مین نے اپنے دیو کو مار ڈالا اب وہ کام تجھے دینا پڑیگا جو مین اس دیو سے لیا کرتا تھا دیو نے کہا مین تو گھوڑا نہ بنونگا اگر آپ کسی مقام پر ناراض ہوئے اور اس کی طرح سے مجھے بھی مار ڈالین تو میری جان مفت مین جائیگی ایرج نے فرمایا کہ کہین بزدلاپن نکرنا ورنہ یہی حالت تیری بھی کرونگا دیو سوچا کہ اگر خلاف حکم کرتا ہی تو بھی جان جاتی ہی اور رکھنے پر بلمتا ہی جب بھی جان کا خوف لگا ہوا ہی چار و ناچار گھوڑا بنا اور ایرج

اسکی پشت پر سوار ہوے اسنے کہا کہ کہان لیچلون ایرج نے کہا کہ جہان طلسم
طرطوسیہ کی سرحد ہو دیو کے دل مین کینہ تھا ایرج نوجوان کو لیکر ایک
سمت روانہ ہوا کچھ دیر کے بعد ایک صحرا مین پہونچا دیکھا کہ ادھر سے ایک
فیل مست چلا آتا ہی جیسے ہی اس دیو نے اُس فیل کو دیکھا کہا ای برادر دیکھو
مجھے اس ظالم نے گھوڑا بنایا ہی اور مجبور سوار ہی براے خدا و ندا ابلیس
جان میری اس ظالم کے ہاتھ سے بچاؤ یہ ایسی زبان مین کہا تھا کہ
ایرج کی سمجھ مین نہ آیا لیکن وہ فیل زمین پر غلطک مار کر جو اٹھا تو دیکھا ایرج نے کہ
ایکدیو بلند قامت ہیبت ناک ہی دیو نے آتے ہی آواز دی کہ تو نے میرے دوست کو گھوڑا بنایا
ہی اور اسپر سوار ہوا ہی اُتر جلدی ورنہ ایک ہی وار مین تیرا کام تمام کرونگا
یہ سنکر ایرج نوجوان سمجھے کہ معلوم ہوتا ہی یہ اسی بانی فساد کی باتین ہین
بس گھوڑے کو اسطرح رانون مین دبایا کہ پسلیان اسکی ٹوٹ گئین اور مرکب
بیجان ہوگیا ایرج کودکر علیحدہ ہوا اور مرکب تڑپ کر مرگیا بس یہ دیکھکر
دیو نے کہا کہ او ظالم تو نے دوست کو میرے مار ڈالا اب مین تجھے کب
چھوڑتا ہون یہ کہکر وار شمشاد کا وار کیا ایرج نے وار اسکا خالی دیا کہ وار
زمین پر پڑی خاک اُڑی دیو چلایا کہ افسوس ای آدمزاد گوشت تبرا کر گرا
ہوگیا ایرج نے پہلو سے آواز دی کہ او ملعون کیا بکتا ہی مین زندہ و سالم
موجود ہون یہ کہکر شاخ دیو کی پکڑی دیو نے سر اپنا کھینچا کہ شاخ چھڑاؤن ایرج
نوجوان کب چھوڑتا ہی اسی کشمکش مین شاخ اسکی ٹوٹی اور یہ بھاگا ایرج اسکے
پیچھے دوڑے اب آگے آگے تو دیو بھاگتا چلا جاتا ہی اور پیچھے پیچھے ایرج نوجوان
جاتے جاتے دیو قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا اور اسنے آواز دی کہ ای
معلان جادو دوڑو کہ مجھے ایک ظالم مارے ڈالتا ہی جیسے ہی دیو نے
یہ آواز دی درہ کوہ سے ایک ساحرہ سیاہ فام نکلی دیو تو ڈر کر درہ مین
داخل ہوا ساحرہ ایرج نوجوان کی طرف چلی ایرج نے تلوار کھینچی ساحرہ
نے کہا کہ ای شخص تو کون ہی نام اپنا بتا ہر چند کہ مین تیرے قتل کے واسطے آئی تھی
لیکن تیرا حسن بیمثال مجھے گرویدہ کیے دیتا ہی اور ہاتھ میرا قتل سے روکتا
ہی ایرج نے کہا او نکاتہ کیا جھک مارتی ہی مین تیرا دوست نہ ہونگا تو میرے
قتل مین کوتا ہی نکر یہ سنکر وہ ساحرہ کچھ بڑھتی ہوئی قریب ایرج کے آئی
لیکن جیسے ہی نظر لوح پر پڑی رو ئین اُسکے کھڑے ہوگئے کہا یہ کیا چیز ہی
ایرج نوجوان نے فرمایا کہ یہ لوح ہی طلسم طرطوسیہ کی بس یہ سنکر ساحرہ
بھاگ کر اندر درہ کے چلی گئی اور دیو سے کہا موے یہ تو کیسے لے آیا
ہی اُسکے پاس لوح طلسمی ہی مین اسکا کچھ نہین کر سکتی ہون یہ کہکر دیو کو

ساتھ لیا اور دوسرے راستے سے نکلکر بھاگی ایرج نوجوان کو یہ خیال ہوا کہ
شاید یہ دونون درہ کے اندر چھپے بیٹھے ہین ممکن ہی کہ اب کسی وقت درہ سے
نہ نکلین بسم اللہ کہکر درہ مین داخل ہوے دیکھا کہ کوئی نہین ہی اب ایرج نوجوان
بھی آگے بڑھتے چلے جاتے ہین یہانتک کہ درہ کے باہر آئے دیکھا تو دیواور
ساحرہ دونون بھاگے چلے جاتے ہین ایرج نے نعرہ کیا کہ مین آپہونچا اور
اُن دونون کے تعاقب مین چلے قضاے کار اُس طرف سے ایک اور دیو
چلا آتا تھا کہ اُس سے اور اس دیو سے مدت کی عداوت چلی آتی تھی لیکن
بسبب ساحرہ کے وہ اسکا کچھ نہ کرسکتا تھا نام اُسکا دیو سماق تھا دیکھا
اسنے کہ دیو اور ساحرہ دونون بھاگے چلے آتے ہین اور ایک آدمزاد
پیچھے پیچھے آتا ہے دوڑتا چلا آتا ہی دیو نے خیال کیا کہ کوئی تو سبب ایسا ہی جو یہ
ساحرہ اس آدمزاد سے گریزان ہوئی ہی اور دیو بھی بھاگا ہی بس اس سے
بڑھکر موقع نہ ملے گا دیو سماق نے جھپٹ کر دیو کی ٹانگ لی اور کہا کہ
تونے مجکو نہایت پریشان کر رکھا تھا اور مین اس ساحرہ کے ڈر سے نہ بولتا تھا
آج کہ دیو نے کہا اے دیو سماق ہمارے تمھارے آپس کی لڑائی ہی اسکا یہ موقع
نہین ہی پہلے اس بلا کو دفع کر لو پھر دیکھا جائیگا یعنی یہ آدمزاد دیو کش آتا ہی
مجھے تجھے دونون کو مار ڈالیگا دیو سماق نے کہا کہ تونے اُسکا کوئی قصور
کیا ہوگا ورنہ بے وجہ کوئی کسی کو ہلاک نہین کرتا ہی دیو نے ہرچند منت
کی مگر دیو سماق نے نہ مانا اور دیو سے لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی ساحرہ
بڑھی کہ اپنے دیو کو چھڑا دون کہ ایرج نوجوان قریب پہونچ گئے اور نعرہ
کیا کہ او لکاتہ کہان جاتی ہی مین آپہونچا ساحرہ نے دیکھا کہ یہ سر پر آپہونچا
ہی جھولی سے ایک ترنج سحر نکالکر کچھ اسم سحر پڑھکر ایرج پر کھینچ مارا ایرج
نوجوان نے ترنج خالی دیکر وہی تیغہ جو گنبد سے پایا تھا سر ساحرہ پر مارا
ہرچند اسنے کوشش کی کہ بچون مگر ممکن نہوا سپر سحر کو کاٹ کر تیغہ سر پر پڑا اور
دو کرتا ہوا ٹانگون کے بیچ سے نکل گیا ساحرہ زمین پر گر کر تڑپنے لگی شور
فریاد بلند ہوا آندھی چلی خاک اُڑی بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا
نام من معلان جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا ایرج نے کہ ایک دیونی پڑی ہوئی ہی دانت اسکے
چمک رہے ہین چہرہ مثل تابہ آہن کے سیاہ ہی ادھر دیو سماق نے اس
دیو کو پچھاڑا ایرج نے کہا کہ ٹانگین چیر ڈال دیو سماق نے کہا اپنی بڑی لاش
کی ٹانگین چیرنا آسان ہی تو ہی ٹانگین چیر ڈال دیکھون تو تو کیسا شہزور ہی
یہ سنکر ایرج نے کہا کہ اچھا تو ہٹ جا اب دیو سماق تو ہٹکر علحدہ کھڑا ہو رہا

اور ایرج نوجوان نے ایک ٹانگ دیو کی پاؤن مین دبائی دوسری ٹانگ
سے پکڑ کر جو زور کیا جھر سے چیر کر پھینک دیا یہ قوت دیکھکر دیو سماق پاؤن پر
گر پڑا اور مطیع ہوا اب ایرج نوجوان نے دیو سماق کو گھوڑا اپنا یا اور اسپر
سوار ہو کر جانب طلسم طرطوسیہ روانہ ہوے جاتے جاتے ایک صحراے
سبز و خرم مین پہونچے دیو سے پوچھا کہ تو راہ طلسم سے واقف ہی اُسنے
عرض کی مین نہین جانتا آپ جس طرف فرمائین مین اُدھر چلنے کو موجود ہون
ایرج نوجوان نے لوح کو دیکھا اُسمین تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم اس صحرا کو
طے کر آگے بڑھکر ایک جھیل ملے گی اور ایک کوہ وہی در بند اخرس ہی
وہان پہونچکر جیسا کچھ پیش آئے اُسکے موافق عمل مین لانا ایرج نوجوان آگے
روانہ ہوئے جسوقت صحرا تمام ہوا دیکھا کہ کنارے ایک جھیل کے ہزار ہا
باز بط قرقرے طاؤس سرخاب وغیرہ پھر رہے ہین آپس مین خوش فعلیان
کر رہے ہین اور کوہ پر ایک بندر بہت بڑا بیٹھا ہی ایرج نے لوح کو ملاحظہ فرمایا
لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم طرطوسیہ یہی مقام اخرس جادوگا ہی لیکن
بندر کی نظر جو ایرج نوجوان پر پڑی اُسنے چیخ ماری دیکھا کہ جسقدر باز و
بط وغیرہ تھے سب زمین پر لوٹنے لگے اور اُنھون نے ہیئت اپنی بندرون
کی پیدا کی اور شور کرتے ہوے خوخیاتے ہوے ایرج نوجوان کی طرف
چلے اور چہار طرف سے گھیر لیا کوئی دامن کھینچ رہا تھا کوئی پاؤن سے
لپٹا جاتا تھا مگر بسبب برکت لوح کے کچھ کر نہ سکتے تھے ہان مرکب ایرج نوجوان
کو اتنی چکتین مارین کہ بوکھلا دیا بار بار یہ ہنہناتا ہی پاؤن اُچھالتا ہی ایرج
نوجوان غصہ مین آکر دیو کو پاؤن مین مسلتے ہین یہ اور چیختا ہی اور کہتا ہی کہ جان
میری ان بندرون سے بچایئے ایرج نوجوان نے تلوار کھینچی اور بندرون کو
قتل کرنا شروع کیا جسپر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے مرکب کو کاوے پر لگایا
اور تلوار کے ہاتھ نکالنا شروع کیے پہر بھر کامل لڑا کیے لیکن زمین پر ایک
لاش نظر نہین آتی اور فوج میمون مین کمی کے بدلے ترقی ہوتی جاتی ہی اب تو
ایرج نوجوان نہایت پریشان ہوے کہ یہ معرکہ کیا ہی خیال ہوا کہ لوح تیرے
پاس ہی کیون نہین دیکھتا ایرج نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے
فتاح طلسم اگر زندگی بھر ان بندرون کو قتل کیے جائے گا تو انکی کمی کے
بدلے زیادتی ہوتی چلی جائیگی اور جسوقت تو تھکا انکے ہاتھ سے مارا جائیگا
تجھے چاہیے کہ انکے سردار کو قتل کر وہ جو بندر کوہ پر بیٹھا تھا کہ رنگ اسکا سفید
ہی اور اب وہ بھی اسی غول مین شامل ہی غور سے دیکھ کہ ماتھے پر اُسکے ایک
ٹیکا سیندور کا ہی تو فلان اسم تیر پر دم کر کے بندر پہ مار اگر تیر پڑ گیا تو

خیر ورنہ پھر وہ بندر نظر نہ آئے گا اور اس فوج میمون سے تیر انکلنا دشوار ہو جائے گا یہ دیکھکر ایرج نوجوان نے تلوار نیام مین کی اور شانے سے کمان اُتار کر ترکش سے تیر کھینچا اور چلہ کمان مین پیوستہ کر کے اُس بندر کی طرف دیکھا جسکا پینہ لوح نے بنایا تھا بندر دور سے خو خیاتا تھا قریب نہ آتا تھا گویا اپنی فوج کو ترغیب دے رہا تھا ایرج نوجوان نے جبوقت سمجھ لیا کہ اب زد پر آگیا ہی نشانہ باندھکر تیر کو رہا کیا کمان کڑکی اور تیر کا سناٹا ہوا قضا نے تیر نشانہ پر پہونچا دیا کہ بندر کی پیشانی کو توڑ کر پار گذر گیا ماتھے سے بندر کے بجائے خون شعلہ نکلا اور چمک کر اُسی پر گرا جلا کر خاک کر دیا بعد اُسکے چمکیہ چمک کر اور بندرون پر گرنے لگا اور بندر غل مچاتے ہوے بھاگے شعلے نے تعاقب کیا بہت سے بندر بسبب خوف کے چشمہ مین پھاند پڑے شعلہ بھی چمک کر پانی مین گرا اور تہ آب پر جاکے ایک ایک بندر کو پھونکا اور خود بھی فرو ہو گیا اب تو شور فریاد و فغان بلند ہوا ہواے تند چلی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا آتشباری و برف باری ہوا کی کوہ دھوان ہو کر نظرون سے غائب ہو گیا ایک آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من اخرس جادو دیو حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم بعد کچھ دیر کے جب لاش اخرس جادو کی سرد ہو گئی اور علامات سحر برطرف ہوے دیکھا ایرج نے کہ نہ کوہ ہی نہ چشمہ لاشین بہت سے ساحرون کی پڑی ہوئی ہین اور ایک ساحر مہیب درمیان اُنکے پڑا ہی پیشانی پر اُسکی زخم ہی دیو نے جو لاشین بے وارث آدمزادون کی دیکھین ایرج نوجوان سے عرض کی ہین ان سب کو کھالون ایرج نے مسکرا کر فرمایا کہ شوق سے دیو نے سب لاشون کو کھالیا اب ایرج نوجوان نے دیو سے فرمایا کہ شام ہو چکی ہی آج رات کہان بسر کرین دیو نے کہا کہ یہین آپ زین پوش بچھا کر آرام فرمائین مین پہرہ دونگا ایرج نے فرمایا کہ بہتر اور اُسی جگہ زین پوش بچھا کر بیٹھے دیو اجازت لیکر چلا گیا بعد کچھ دیر کے حاضر ہوا کچھ میوے لا کر ایرج نوجوان کو دیے ایرج نوجوان نے میوے نوش کیے اور دیو سے کہا کہ کہین سے اتنا پانی لا کہ مین پیون بھی اور وضو کر کے نماز بھی پڑھون دیو اُسیوقت پھر گیا اور بعد کچھ دیر کے آکر پانی دیا ایرج نے پیا اور وضو کر کے فریضۂ مغرب و عشا کو ادا کیا اور بیٹھکر وظیفہ پڑھنے لگے بارہ بجے تک تو یہ جاگا کیے آخرکار آنکھ لگ گئی اور دیو پہرہ دیتے دیتے اونگھ گیا قضاے کار اتفاقات روزگار اسطرف سے عنصر جادو آتی تھی کہ یہ واسطے نشتگردی کے نکلا کرتی تھی اور حالات طلسم سے بادشاہ کو مطلع کیا کرتی تھی حسب معمول آج بھی اسطرف سے

عنصری

گذری تو عجب معرکہ دیکھا کہ دربند اخرس بالکل ویران پڑا ہوا ہی اور ایک
شخص آفتاب سطوت پڑا سو رہا ہی اور ایک دیو پاس اُسکے بیٹھا اُونگھ رہا ہی
یہ دیکھکر عنصر جادو کھٹکی کہ معلوم ہوتا ہی یہ طلسم کشا ہی اور دربند اخرس
کو اسینے برباد کر دیا بسبب شام ہو جانے کے آگے نہ گیا یہین قیام کیا اس سے
بہتر موقع نہ ملے گا بس یہ ٹھہری ہوا سے زمین پر اُتری اور قریب ایرج نوجوان
کے آئی ایرج نے خواب مین دیکھا کہ کوئی بلاے سیاہ میرے قریب آئی ہی
اور ایک لعل شبچراغ میرے تاج مین ٹکا ہی وہ لیا چاہتی ہی ایرج نے
عالم خواب مین نعرہ کیا جس سے آنکھ ایرج کی کھُل گئی اور عنصر جادو
ڈر کر دیو پر گری دیو چونک پڑا کہ یہ کیا آفت آئی دیکھا ایرج نے کہ ایک
زن سیاہ فام میرے قریب تھی میرے اُٹھتے ہی وہ ڈر کر دیو پر گری ہی دیو سے
کہا پکڑ لے اسکو دیو نے عنصر جادو کو پکڑ لیا عنصر جادو نے ہرچند چاہا کہ
اپنے کو دیو سے چھڑاؤن ممکن نہوا آخر اسم سحر پڑھکر دیو کی طرف پھونکا
کہ قوت دیو کی سلب ہو گئی اور عنصر جادو جلدی سے اپنے کو چھڑا کر
بھاگی ایرج نوجوان نے عکس لوح کا ڈالا یہ تھرتھرا کر گری ایرج نے
آواز دی کہ تو کون ہی عنصر جادو نے نام اپنا بتایا اور کہا کہ تو ہوشیار
ہو گیا بڑا صاحب اقبال تھا ورنہ مین لوح لے چکی تھی ایرج نے دیو سے
کہا اسے کھا لے یہ سُنکر دیو نے عنصر جادو کو اُٹھا کر زندہ نگل لیا اُدھر تو
پیٹ مین پہونچکر عنصر جادو کا دم گھٹا اور جان نکلنے کے واسطے بچین
ہوئی اُدھر دیو کے پیٹ مین درد ہوا اور یہ زمین پر تڑپنے لگا ہاے واویلا
مچانے لگا ایرج کو خیال ہوا کہ یہ ساحرہ کو جیتا نگل گیا ہی جبتک وہ مر نہ لیگی
اسوقت تک درد اسکے پیٹ کا نہ جائے گا جلد ہی سے قریب آکر لوح
دیو کے پیٹ پر ملی اور مُنھ مین دی کہ کچھ سکون ہوا اب ایرج نے
لوح ہٹا لی ایکی ایسے زور سے درد ہوا کہ دیو چلانے لگا اور زمین پر
پھڑکنے لگا ریاح اسکا صادر ہو گیا ایرج نوجوان مُنھ پھیر کر ہنسنے لگے
غرضکہ جب تک عنصر جادو پیٹ مین دیو کے زندہ رہی اسوقت تک
دیو کے پیٹ کا درد موقوف نہوا جب یہ مر گئی تو ایک آواز شکم دیو
سے پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من عنصر جادو بود حیف مردیم وجان دادیم
و بمطلب خود نرسیدیم اب درد شکم دیو کا برطرف ہوا اور دیو
کے حواس درست ہوے کہا ای شہریار کیا سخت لقمہ تھا اب مین کسی
ساحرہ کو بغیر مردہ کیے ہوے نہ کھاؤنگا بعد اسکے صبح تک ایرج نوجوان
بھی جاگا کیے جب وقت نماز صبح کا قریب آیا دیو سے کہا کہ جا کر پانی لا

کہ مین فریضۂ سحری کو ادا کرلون تو آگے چلون یہ سُنکر دیو گیا اور پانی لاکر حاضر کیا ایرج تو وضو کرکے مصروف نماز ہوئے دیو بیٹھا تھا کہ دیکھا سامنے سے ایک دیونی روتی پیٹتی چلی آتی ہی یہ وہی دیونی معشوقہ دیو خنزیر ہی جسکو عنصر جادو اُٹھالے گئی تھی جب عنصر جادو کہین جاتی تھی تو ایک شیشۂ سحر اسکو دیجاتی تھی کہ زمانہ نازک ہی اگر یہ شیشہ خود بخود گرم ہو جائے تو تو یہ سمجھنا کہ مین کسی بلا مین مبتلا ہوئی اور اگر یہ از خود ٹوٹ جائے تو جاننا کہ پیمانۂ عمر میرا لبریز ہوا چنانچہ یہ دیونی اس شیشہ کو لیے بیٹھی رہتی تھی آج بھی یہ شیشہ لیے بیٹھی تھی کہ دفعۃً شیشہ گرم ہوا دیونی گھبرا کر اُٹھی اور شیشہ زمین پر رکھکر چلی کہ عنصر جادو کسی مصیبت مین مبتلا ہو تو چلکر اسے رہا کرون کیونکہ یہ بھی عنصر جادو سے کسی قدر مانوس ہوگئی تھی اور اسکو دیو خنزیر سے بچایا تھا کہ دیو خنزیر اسکا بھائی تھا اور اسپر عاشق تھا طالب وصل تھا یہ دیونی اُس سے انکار کرتی تھی غرضکہ جیسے ہی اسنے شیشہ ہاتھ سے زمین پر رکھا شیشہ پرخچے اُڑ گیا یہ محبت مین عنصر جادو کی روتی پیٹتی چلی اُسوقت پہونچی کہ ایرج نوجوان مصروف نماز تھے اور دیو سماق بیٹھا ہوا تھا بس دیونی نے آتے ہی نعرہ کیا کہ وہ کون شخص ہی جسنے عنصر جادو کو مارا ہی یہ سُنتے ہی دیو سماق اُٹھا اور کہا کہ مین نے مارا ہی دیونی نے دیکھا کہ دیو زبردست ہی اس سے سر بر ہونا لبنا دشوار ہی کہا اچھا لاش اُسکی ہمین دے دو کہ ہم اُسکو دفن کر دین دیو نے کہا مین نے اُسکو دفن کر دیا دیونی نے کہا کہان دفن کیا قبر ہی اُسکی تبا دو کہ مین چراغ روشن کرون پھول چادر وغیرہ چڑھاؤن اور مجاوری کرون کہ وہ میری محسن اور مالک تھی یہ سُنکر دیو نے پیٹ اپنا کھولا اور کہا کہ اس قبر مین اُسکو دفن کیا ہی اگر تجھے چادر اور شیرینی چڑھانا ہی تو لا چڑھادے یہ کہکر زمین پر لیٹ گیا اُدھر ایرج نے سلام پھیر کر نماز تمام کی اور یہ حرکت اپنے دیو کی دیکھکر اسقدر ہنسے کہ زمین پر لوٹنے لگے لیکن دیونی کو غصہ آگیا اور دیو سماق کی چھاتی پر چڑھ بیٹھی اور دونون ہاتھ گلے پر دھر دیے کہ تجھے بھی مار ڈالونگی مین تو صدمہ مین ہون اور تو میرے ساتھ تمسخر کرتا ہی دیو سماق نے دیکھا کہ اب اسے غصہ آگیا اور بیشک یہ قابو پائیگی تو گلا گھونٹ کر مار ڈالے گی چونکہ یہ دیو زبردست ہی دونون ہاتھ دیونی کے پکڑ لیے اور بازون زیر بغل اڑا کر جو زور کیا دیونی چیت گری دیو سماق اسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا کہ کہہ اب کیا کہتی ہی یہ دیکھکر دیونی رونے لگی دیو نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا جا عورت تجھے کیا مارون اگر کوئی دیو تیرے مقام پر ہوتا تو اسکو بغیر مارے نہ چھوڑتا ایرج نوجوان دیو سماق کی اس حرکت

بہ نہایت خوش ہوے اور دونون کے قریب آئے دیونی سے کہا کہ تو کیون روتی ہی دیونی نے کہا کہ اب مین کہان جاؤن ایک ٹھکانا تھا وہ بھی برباد ہوگیا پہلے شوہر مارا گیا بعد اُسکے بھائی کا سہارا تھا وہ بدکاری پر آمادہ تھا اُسکے ہاتھ سے عنصر جادو نے بچایا اب عنصر جادو نے بھی انتقال کیا اب اگر دیوخنزیر بھائی میرا آئے گا تو مین کیونکر اُس سے بچونگی کیونکہ وہ مرد ہی مین عورت آخر خودکشی کرنا پڑے گی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مذہب تیرا کیا ہی دیونی نے کہا ہم سب لوگ ابلیس پرست ہوا کرتے ہین مگر عنصر جادو نے مجکو سامری پرست کرلیا تھا ایرج نوجوان نے کہا کہ پھر تجھے مذہب سامری پرستی پسند ہی اسنے کہا کہ سامری پرستی پر تو دل میرا متوجہ نہین ہوتا جو مذہب مجھے پسند ہی اُسکو بیان کرتے ڈرتی ہون کہ سارا عالم اُس مذہب کے خلاف ہی اور علی الخصوص دیوزاد تو اس مذہب سے بالکل خلاف ہین ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تو بے خوف بیان کر دیونی کہا کہ مجکو مذہب خداپرستی پسند ہی یہ سُنکر ایرج نوجوان بہت خوش ہوے اور دیونی سے کہا کہ اب تو یہی مذہب اختیار کر دیونی نے کہا کہ اول تو کوئی آئین مذہب اسلام تعلیم کرنے والا نہین دوسرے یہ کہ جب میرے ہم قوم سُنینگے کہ اسنے مذہب اپنا ترک کرکے دین اسلام اختیار کیا ہی تو اور بھی دشمن ہونگے اور مجھے مار ڈالینگے علی الخصوص دیوخنزیر تو کبھی اچھا نہ سمجھے گا اسلیے کہ اس مذہب مین بہن بھائی پر مطلقاً حرام ہی اور دین ابلیس پرستی مین ایسی بہت سی باتین جائز ہین یہ میری طبیعت کی بات تھی کہ مجھے بھائی سے نکاح کرتے شرم آئی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ بھائی تیرا تیری تلاش مین میرے ساتھ آیا تھا مگر اُسنے مجھ سے یہ بیان نہین کیا تھا کہ وہ میری بہن بھی ہی ورنہ مین وہین سزا دیتا اور اپنے ساتھ ایکدم نرکھتا لیکن قضا اُسکی آگئی تھی کہ وہ ایک دیو سے زیر ہوکر گڑگڑانے لگا مجھے اُسکی بزدلی پر غصہ آیا اور مین نے اُسے مار ڈالا اب تو اُسکی جانب سے اطمینان رکھ اور خوف اُسکا اپنے دل سے دور کردے اور اس دیو سے عقد کرلے یہ فرماکر اپنے دیو کی طرف اشارہ کیا دیونی نے گردن نیچی کرلی گویا رضامندی ظاہر کردی ایرج نوجوان نے کلمہ پڑھاکر دیونی کو مسلمان کیا اور دیوسماق سے اسکا عقد کرکے اس مقام کا اسکو حاکم کیا اور جسقدر مال و اسباب زر و جواہر اس دربند سے دستیاب ہوا تھا سب اسکو دیکر دیوسماق سے کہا کہ اب تم اسی مقام پر رہو مین دربند خرلس پر جاتا ہون ہرچند دیوسماق نے عرض کی کہ غلام بھی ساتھ چلے گا مگر ایرج نوجوان نے قبول نہ فرمایا اور کہا کہ جسوقت ہم تمکو طلب کرین اُسوقت چلے آنا مجبور ا

دیو سماق نے اس مقام پر قیام اختیار کیا اور شاہزادۂ ایرج نوجوان کے
حق مین دعاے خیر کرتا رہا دیونی بھی شفقت ایرج نوجوان پر وجد کرتی تھی
اور کہتی تھی کہ ایسے آدمزاد بھی کم دیکھے ہین الغرض ان دونون کو اسی مقام پر
چھوڑکر ایرج نوجوان پاپیادہ جانب دربند دم روانہ ہوے جاتے جاتے
ایک بیابان بے آب وگیاہ مین پہونچے کہ عجب طرح کا صحرا تھا سوا ریت کے
گیاہ کا نام و نشان نہ تھا کسی مقام پر سایۂ درخت بھی نظر نہ آتا تھا ہوا سے
فنا فنا کی صدا پیدا ہوتی تھی تمام صحرا سائین سائین کرتا تھا یہان تک کہ چلتے چلتے
دوپہر ہوگئی آفتاب وسط السماء مین آگیا دھوپ کی تیزی سے اسلحہ گرم ہوگئے
زرہ خود بگتر چار آئنہ دستانے موزے وغیرہ جل اُٹھے پاؤن مین آبلے پڑگئے
تشنگی کی شدت ہوئی ایرج نوجوان اپنی تنہائی کو دیکھکر زار زار مثل ابر نوبہار
کے رونے لگے اور اسکون سے جلتے ہوے اسلحہ کو سرد کرنا چاہا مگر جو قطرۂ
اشک گرا یہ معلوم ہوا کہ جلتے توے پر بوند پڑی دل مین کہا کیا آلہی کیا ہم اسی صحرا مین ٹھوکرین
کھایا کرینگے اور منزل مقصود تک نہ پہونچینگے افسوس کہ اس زندگی کے طول نے
کس کس عذاب مین پھسایا ہی درحقیقت وہ لوگ اچھے رہے جو ہمراہ حمزۂ ثانی
خانہ کعبہ چلے گئے یا کفار کے ہاتھ سے درجۂ شہادت پر فائز ہوے یہ خیال
کرتے ہوے چلے جاتے ہین ہمت کو نہین ہارتے کیونکہ یہ خیال بھی لگا ہوا ہی کہ
کہین ایسا نہو جو آٹھ روز تمام ہوجائین اور نقابدار بادلہ پوش لشکر کو قتل
کرے اگرچہ میرے لشکر مین اسوقت بڑے بڑے زبردست سردار موجود
ہین لیکن اس نقابدار کی موت تو سوا اس تیغہ کے دوسرے حربہ سے نہین
ہی یہ خیالات کسی مقام پر ٹھہرنے اور دم لینے کی مہلت بھی نہین دیتے
کہ یکایک سامنے سے ایک باغ نمودار ہوا ایرج اس باغ کی طرف متوجہ
ہوے کہ چلکر اہل باغ سے پانی مانگ کر پیون تاکہ ذرا تسکین ہو ہوش وحواس
بجا ہون تو آگے چلون دیکھیے دربند خربس تک کس وقت پہونچنا ہوتا
ہی یہ خیال کرکے قریب دروازۂ باغ پہونچے دیکھا کہ ایک سقہ پانی سے
مشک بھرے ہوے چلا آتا ہی اور جلدی جلدی باغ کی طرف چلا جاتا
ہی ایرج نوجوان نے اُسکو آواز دی کہ میان سقے ہم پیاسے ہین تھوڑا
پانی پلادو اُسنے جواب دیا کہ ہمین فرصت نہین ہی ایرج نے دل مین کہا
کہ عجب طرح کے بے حمیت لوگ اس مقام کے ہین کہ پانی نہین پلاتے
خیال ہوا کہ شاید یہ مرد طماع ہی جاہتا ہی کچھ ملے اُسکو آواز دی کہ ای شخص
پانی پلانے مین ایسی کونسی دیر ہوجائیگی اگر تجکو نقصان کا خیال ہی تو مین تیرے
ساتھ اس تھوڑے سے پانی پلانے کا بہت بڑا معاوضہ کرونگا یہ فرما کر ایک

اشرفی جیب سے نکالکر دکھائی کہ ایک جام پلا دے ایک اشرفی لے لے سقے نے کہا کہ مین لالچ خور نہین ہون میری ملکہ نہانے کو بیٹھی ہی مزاج اُسکا نازک بہت ہی تھوڑی سی دیر ہوگی تو وہ بہت خفا ہوگی نہین معلوم مجھپر کیا عتاب آئے سقہ یہ کہتا ہوا دوڑتا چلا جاتا تھا کہ دروازۂ باغ سے ایک نازنین نکلی کس ہیئت سے کہ بال سر کے کھلے ہوے ایک ساری نصف باندھے نصف اوڑھے آتے ہی آواز دی کہ موئے تجھسے جلدی نہین چلا جاتا اتنی دیر ہوئی تو کہان مر رہا تھا سقے نے کہا مین کیا کرون یہ میان جو سامنے کھڑے ہوے ہین مجھے پریشان کر رہے ہین کہ پانی پلا دے ملکہ کی نظر جو ایرج نوجوان پر پڑی پکاری کہ کیون صاحب آپ ہمارے ملازم کو کیون روکتے تھے ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین پیاسا بہت تھا اس وجہ سے مین اس سے کہتا تھا کہ پانی پلا دے مگر یہ ایسا کافر ہی کہ اسنے پانی نہ پلایا ملکہ نے کہا آپکی شان کے خلاف ہی کہ آپ سقے سے پانی لیکر پیٔین اگر کچھ مضائقہ نہو تو باغ مین تشریف لائیے مین نہایت سرد پانی پلاؤن ایرج نے فرمایا تم کون ہو نازنین نے جواب دیا کہ مجھکو ملکہ ماہ پیکر کہتے ہین مین بہن ہون ملکہ ماہ گلابی پوش کی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ مین نے تو ماہ گلابی پوش سے تمھارا نام بھی نہین سُنا ذکر کیسا نازنین نے ایک آہ سرد بھرکر کہا کہ وہ بادشاہزادی ہین بیچاری ایک سپہ سالار کی دختر ہون میری انکی کیا برابری وہ میرا نام کیون لینے لگین انکے والد ماجد اور میرے والد آپسمین چچازاد بھائی ہین یہ سنکر ایرج نوجوان کو خیال ہوا کہ کیا عجب ہی جو ایسا ہوا سو اسلیے کہ دنیا کا لہو سفید ہی غریب کو کوئی عزیز اپنا نہین بناتا ہی ممکن ہی کہ ماہ گلابی پوش اسکو بہن کہنا عزت کے خلاف سمجھی ہو فرمایا کہ ای ملکہ ماہ پیکر سچ کہتی ہو رنگ دنیا کا یہی ہی مگر مین تم سے وعدہ کرتا ہون کہ آیندہ سے ماہ گلابی پوش تمسے نہایت لطف و مدارات سے پیش آئیگی مین اُسے سمجھا دونگا نازنین نے کہا کہ بھلا وہ آپکا کہنا کیون ماننے لگی اُسے غرور اپنی سلطنت کا ہی اگرچہ بالفعل چند روز سے ستارہ اُسکا گردش مین ہی کہ بادشاہ نے اُسکو قید کر دیا ہی اس جرم پر کہ وہ ایک شاہزادے پر عاشق ہو گئی تھی مگر جبوقت زمانہ گردش کرے گا اور اقبال بادشاہ طلسم کا دور ہو گا یا بادشاہ انتقال کرے گا تو سوا اُسکے کون ہی جو مالک تخت و تاج ہو سکتا ہی اسواسطے کہ وارث تخت و تاج وہی ہی سوا اُسکے بادشاہ کی اور کوئی اولاد نہین ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ سب کچھ سہی لیکن وہ ہمارے حکم کے خلاف کبھی نکرے گی کیونکہ وہ جس شاہزادے پر عاشق ہی وہ میرا بھائی ہی اور مین نے دونون کو رہا کیا ہی دو در بند بھی طلسم کے توڑ چکا ہون

لوح میرے پاس موجود ہی جسوقت مین بادشاہ طلسم کو قتل کرکے طلسم کو فتح کرلونگا تو ملکہ میری ممنون ہو گی یہی باتین کرتے ہوئے ہمراہ اُس نازنین کے داخل باغ ہوئے نازنین نے ایرج کو لاکر مسند پر تکلف پر بٹھایا اور کہاکہ دسترخوان بچھاؤ اور آب خاصہ حاضر کرو ایرج نے فرمایا کہ ای ملکہ مین پیاسا بہت ہون کھانے کو معاف رکھو پانی بلواؤ کہ دل گھٹا جاتا ہی ملکہ نے دست بستہ کہاکہ آپ نہین معلوم کب کے چلے ہوئے ہین اسوقت پیاس کے آگے بھوک نہین معلوم ہوتی ہی دو نوالے نوش کرکے پانی پیجیے ایسا نہو کہ پانی کلیجے مین لگے اور نہار منھ نقصان کرے ایرج نوجوان اسکے اصرار سے خاموش ہو رہے کنیزین حکم ملکہ کا سنکر دوڑی ہوئی گئین اور آکر جلدی جلدی دسترخوان بچھایا کھانا چن دیا اب ملکہ نے ایرج نوجوان سے کہاکہ بسم اللہ نان و نمک نوش فرمائیے اور عزت اس کنیز کی بڑھائیے یہ کہکر آپ بھی پہلو مین آ بیٹھی ایرج نوجوان محو جمال ہو رہا ہی بھوک پیاس جاتی رہی ملکہ نے اپنے ہاتھ سے نوالہ بناکر پیش کیا کہ ہماری جان کی قسم ہمارے ہاتھ سے کھاؤ ایرج کو اسکی بیجا بی پر شبہہ گذرا کہ سن اسکا تیرہ چودہ برس سے زیادہ نہین معلوم ہوتا اور اس سن پر اسکو شرم و لحاظ مطلق نہین باوصفیکہ کبھی کی شناسائی بھی نہین ہی اور اپنا سن بھی اب اس قابل نہین کہ کوئی عورت ملتفت ہو ضرور اسمین کوئی فریب معلوم ہوتا ہی یہ خیال کرکے لوح کو دیکھنے لگے ملکہ نے کہاکہ کیون صاحب یہ کیا دیکھتے ہو ایرج نوجوان نے فرمایا کہ برا ماننے کی بات نہین ہی یہ معاملہ طلسم کا ہی بن بغیر لوح دیکھے کسی کی بات کا اعتبار نہین کرتا ہون ملکہ نے کہاکہ او مردوے تو بڑا سیانا معلوم ہوتا ہی یہ کہکر کچھ بڑبڑانے لگی اُدھر ایرج نوجوان نے لوح کو جو ملاحظہ کیا تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم باتون پر اس عورت کی نہ جانا کہ یہ عورت نہین بلکہ مرد ہی نام اسکا خرلیس جادو ہی اگر نوالہ تیرے حلق سے اُترا تو پانی ہو کر بہہ جائے گا اسمین زہر ہلاہل اور سم قاتل شامل ہی بس لازم تجکو یہ ہی کہ یہی لوح فلان اسم پڑھکر اسپر کھینچ مارنا یہ دیکھکر رونگٹین ایرج کے کھڑے ہوگئے کہ عجب معاملات طلسم کے ہوا کرتے ہین بس جلدی سے لوح گلے سے اُتاری نازنین برابر قسمین دیتی جاتی تھی کہ ہمارا لہو پیے جو یہ نوالہ ہمارے ہاتھ سے نہ کھائے جسوقت ایرج نے لوح گلے سے اُتاری نازنین پیچھے ہٹی کہ یہ کیا کرتے ہو ایرج نے آواز دی کہ او ملعون تو مجھے فریب دیتا ہی مرد ہوکر تو نے عورت کا لباس اختیار کیا تجکو شرم نہین آتی یہ فرماکر وہی لوح خرلیس جادو پر کھینچ ماری لوح

سینہ پر پڑتے ہی شعلہ نکلا اور خرلیس جادو کو جلا کر خاک کیا بعد اسکے اس شعلہ نے
پھیل کر تمام باغ کو لے ڈالا عندلیبان چمن فریاد کرتے تھے دامن گل مین آگ لگی
ہوئی تھی شجر جل رہے تھے تمام باغ آتش پا ہو گیا شور فریاد و زاری
بلند ہوا بڑی دیر تک ایک قیامت برپا رہی بعد کچھ دیر کے شعلے افسردہ ہوے
تاریکی چھا گئی بیرون سے شور کیا کہ مارا جوان کشتی نام من خرلیس جادو بود
حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو روشنی ہوئی دیکھا کہ
نہ باغ ہی نہ قصر نہ نہر نہ درخت لاش ایک ساحر کی زمین پر پڑی ہی گرد و پیش اور
چند جادوگر مرے پڑے ہین جو اسکے خادم و خدمتگار تھے سب کی یہ ہیئت ہی کہ
معلوم ہوتا ہی کسی نے انکو جھلس دیا ہی مرگھٹ کے نیم سوختہ مردے معلوم
ہوتے تھے عجب بھیانک اور ڈراونی صورتین ہو گئی تھین ایرج نوجوان لوح کو
ڈھونڈھنے لگے خیال کیا تو لوح گلے مین موجود ہی اب ایرج نے
لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا ای فتاح طلسم و سیاح این عجائبات جسوقت مرحلہ خرلیس جادو
کا طی ہو جائے تو لازم ہی تجکو کہ یہان سے بائین جانب روانہ ہو کہ اب سامنا
بادشاہ طلسم سے ہی ایرج نوجوان ہدایت لوح کے موافق جانب صحرا روانہ
ہوے مگر دل مین کہتے تھے یہ عجب طرح کا طلسم ہی کہ دربند اول جو مشہور تھا
وہ آخر مین آئے گا ہمین جلدی نقابدار کے مارنے کی ہی اور یہان تمام
دربند شکستہ ہوے یکے بعد دیگرے نوبت پایۂ تخت کی آ گئی مگر ابھی تک دربند
قیصریہ کا پتہ بھی نہین ناچار اُسی جانب روانہ ہوے کہ خلاف حکم لوح بھی
نہین کر سکتے وہ صحرائے لق و دق اور پیادہ روی اسقدر چلنے کے کبھی کاہے کو
عادی تھے آبلے پاؤن مین پہلے ہی سے پڑے ہوے تھے اب تمام تلوے
ایک آبلہ ہو گئے ہین عجیب حالت ایرج نوجوان کی ہو گئی ہی مگر ہمت کو نہین
ہارتے اور بڑھے چلے جاتے ہین یہان تک کہ جاتے جاتے سامنے ایک
قلعہ کے پہونچے دیکھا کہ قلعہ نہایت آراستہ ہی خندق آگ سے روشن ہی پل تختہ
بنا ہوا ہی فصیل قلعہ پر توپون کی جگہ ریچھ بیٹھے ہوے ہین اور ایک خرس بزرگ
فیل بند دروازے پر بیٹھا ہی ایرج کو دیکھتے ہی خرس کھڑے ہو کر ناچنے
لگے اور شور کرنے لگے کہ شکار آ پہونچا ایرج نوجوان نے لوح کو ملاحظہ کیا
لکھا تھا کہ اگر تو اسیطرح ناچ ان خرسون کا دیکھتا رہے گا اور انکے تمسخر پر
متوجہ ہو گا تو ہنستے ہنستے بیہوش ہو جائے گا قلعہ سے جادوگر نکلکر لوح
تجھسے چھین لیجائینگے اور تجھے قید کر لینگے پھر تا زندگی رہائی دشوار ہی تجھے
لازم ہی کہ یہ خرس کلان جو فیل بند دروازے پر بیٹھا ہی فلان اسم پڑھکر
تیر مار کہ یہ جلکر خاک ہو اور دروازہ قلعہ کا کھلے جبتک یہ مارا نہ جائیگا کوئی

مقابلہ کو نہ آئے گا نہ تو راہ اندر جانے کی پائیگا یہ دیکھتے ہی ایرج نوجوان نے شانے
سے کمان لی ترکش سے تیر کھینچا اور چلہ کمان مین پیوستہ کر کے مارا کہ اُس خرس
کلان پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ بارود مین چنگاری گری خرس جلکر خاک ہوا اسکے
مرتے ہی شور و غل کی صدا بلند ہوئی تڑاقا ہوا اور دروازہ قلعہ کا کھلا آگ
خندق کی از خود گل ہوگئی اور فوج قلعہ سے نکلنے لگی سب شور کر رہے تھے
کہ مار لو جانے نہ پائے قریب اسی ہزار آدمیون کے قلعہ سے نکلے کہ یہ سب
اسباب سحر سے آراستہ تھے جھولیان کاندھون پر پڑی ہوئی تھین زنار گلون
مین پہنے ہوئے تھے قشقے پیشانیون پر کھنچے ہوئے ماتھون پر تلک لگے ہوئے بعد
سب کے تخت بر آمد ہوا کہ اُسپر ایک ساحر قوی تن تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے
بیٹھا تھا چتر کو گردش تھی کہ یکایک نظر جو اُسکی ایرج نوجوان پر پڑی فوج کو
اشارہ کیا کہ مار لو اس جوان کو یہ جو سامنے کھڑا ہی کہ اسی ظالم نے میرے
بھائیون کو مار کر دو در بند شکستہ کیے اور اب یہان بھی آیا ہی بس یہ سُنتے ہی
تمام ساحر چار طرف سے ایرج نوجوان کی طرف دوڑے اور ہر جانب
سے ترنج و نارنج سحر چلنے لگے ایرج نے دیکھا کہ کسی طرف سے شعلۂ آتش
چمک کر چلا کسی جانب سے مار سیاہ کسی سمت سے اژدر یہ برابر چلے آتے ہین
نظے سوئیون کے گچھے بیکانون کے ٹڑ رہے ہین لیکن بسبب برکت لوح کے
کوئی حربہ اثر نہین کرتا ایرج نے دیکھا کہ ہر طرف سے بوچھار ہو رہی ہی اگرچہ
سحر کا فعل باطل ہو جاتا ہی تاہم کچھ چوٹ تو آتی ہی بس ایرج نوجوان تلوار کھینچکر
لشکر پر جا پڑے اور لڑنا شروع کر دیا جسپر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے جسپر
ہاتھ مارا دو پرکالے ہوے لیکن اب جو خیال کیا تو جو ساحر مرتا ہی وہ ایک سے
دو ہو کر لڑنے کو موجود ہو جاتا ہی یہانتک کہ فوج ساحرون کی بڑھتی جاتی ہی
اور قتل کرتے کرتے ہاتھ انکا تھکا جاتا ہی پہر بھر کامل لڑا کیے لیکن کوئی فائدہ نہوا
اب جو نظر ڈالی تو لشکر چوگنا ہو گیا ہی تمام صحرا فوجون سے مملو ہی لہذا پھر ایرج
نوجوان نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اگر زندگی بھر لڑتے جاؤگے اور ان
ساحرون کو قتل کیے جاؤگے تو بھی فتح نہ پاؤگے انجام مین تھک کر گر پڑوگے
اور ہاتھ سے ان کافرون کے مارے جاؤگے تمھین لازم ہی کہ لوح کو سر پر
رکھ لو اور قریب بادشاہ طلسم کے جاؤ جبتک وہ نہ مارا جائیگا فوج بھی
قتل نہوگی کہ تمام فوج کی حیات حیات بادشاہ سے وابستہ ہی بس یہ دیکھتے ہی
ایرج نوجوان نے لوح کو سر پر رکھ لیا اور بادشاہ کی طرف چلے اب جو
دیکھا تو کوئی ساحر نہین روکتا ساحرون کی نظر سے پنہان ہو گئے ساحر ڈھونڈھ
رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ یہ کہان ہی کوئی کہتا ہی یہ جن تھا یا آسیب تھا کیا شی تھی

کہان گیا ڈھونڈھوا ایسا نہو کوئی فسا دپیدا کرے ساحر تو ادھر اودھر دوڑتے پھرتے
ہین ادھر ایرج نوجوان قریب بادشاہ کے پہونچا لوح سر پر سے اتار لی اور
نعرہ کیا کہ باش او قرمساق منم گرشاسپ زمان یعنی ایرج نوجوان ہوشیار
ہو جا کہ اجل سر پر آپہونچی یہ دیکھتے ہی خریس جادو نے سحر کیا کہ ہزار ہا شعلے
چمک چمک کر ایرج نوجوان کی طرف چلے ایرج نے عکس لوح کا ڈالا کہ شعلے گل
ہوے خرس جادو نے دیکھا کہ اب سحر میرا کارگر نہین ہوتا کہ لوح اسکے پاس
ہے بس اسنے اسم سحر پڑھکر بازوون پر ہاتھ پھیرا کہ پر پرواز پیدا ہوے اسنے چاہا
کہ اڑکر نکل جاؤن بس ایرج نوجوان نے تیغہ چمکایا اور عکس لوح کا ڈالا
خریس جادو لنجھا کر گرا بس ایرج نوجوان نے تیغہ مارا اسنے اف کی ہزار ہا
سپر بن پیدا ہوگئین لیکن تیغہ جو پڑتا ہی سپرون کو کاٹ کر سر پر پڑا دو پر کالے
ہوے بس اسکے مرتے ہی ایک شعلہ بھڑکا اور چمک کر فوج پر گرا ساحر بھاگے
لیکن شعلہ نے سب کو پیٹا اور جلاکر خاک کردیا مرنے سے ساحرون کے قیامت
برپا تھی آندھیان چل رہی تھین خاک اڑ رہی تھی شور فریاد و فغان بلند تھا بیر
خاک اڑاتے پھرتے تھے روحین ساحرون کی تتلیان بن بنکر اڑ رہی تھین اور
وادی برہوت کی جانب روانہ ہو رہی تھین سنگ باری آتشباری برف باری
ہوا کی دیر تک قیامت برپا رہی آخرکار بیرون نے آواز دی کہ کشتی مرا نام من
خریس جادو بو دحیف مردیم وجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم جسوقت
علامات سحر برطرف ہوے اور روشنی ہوئی دیکھا کہ ہزارہا ساحر مرے پڑے
ہین اور قلعہ برقرار ہی معلوم ہوا کہ یہ قلعہ سحر کا نہ تھا ایرج نوجوان نے قلعہ
کی طرف چلنے کا قصد کیا تھا کہ دیکھا عہدہ داران ریاست ہاتھ رومال سے
باندھے ہوے چلے آتے ہین آکر قدمون پر گرپڑے اور عرض کی کہ اندر قلعہ کے
تشریف لیچلیے اور مال و اسباب طلسمی قبضہ مین کیجیے ایرج نوجوان نے لوح کو
ملاحظہ کیا کہ مبادا کوئی فریب ہوا ور کسی بلا مین نہ مبتلا ہو جاؤن لکھا تھا کہ
یہ لوگ سچ کہتے ہین فریب نہین دیتے ہین اسواسطے کہ بادشاہ طلسم مارا گیا
ساحرون کا خاتمہ ہوا اب ایمین کوئی ساحر نہین ہی اب صرف مرحلہ در بند قیصریہ
کا باقی ہی جہان نقاب دار ربادلہ پوش ہی ایرج نوجوان نے ان لوگون کی پشت پر
دست کرم رکھا اور ہمراہ انکے قلعہ مین داخل ہوے دار وغہ طلسمی نے فہرست
اسباب طلسمی کی حاضر کی ایرج نوجوان نے فردون کو ملاحظہ کرکے اسباب نکلوایا
اور بارگاہ و خفتان وغیرہ سب اشیا کو ملاحظہ فرماکر رؤسا شہر کو جمع کیا
جسوقت سب حاضر ہوے اور نذرین گذران چکے تو ایرج نوجوان نے
فرمایا کہ ایہاالناس خرس جادو بادشاہ طلسم مارا جا چکا اب تم لوگون کو کسی کا

خوف بھی باقی نہین رہا اب اطاعت پروردگار بجالانے مین کیا کہتے ہو مین بجبر نہین کہتا ہون جو اس مذہب کو مذہب برحق جانے وہ مانے اور جو اس دین مبین سے کراہت کرتا ہو وہ یہان سے چلا جائے اور کسی اور مقام کو آباد کرے یہ سُنکر سب نے عرض کی کہ لعنت کرتے ہین بت پرستی پر اور بخوشی دین اسلام اختیار کرنے پر راضی ہین مگر ہان یہ خوف ہی کہ جسوقت خبر حکیم طرطوس کو ہوگی تو وہ قیامت برپا کریگا اسلیے کہ یہ طلسم اُسی کا بنایا ہوا ہی جب تک وہ قتل نہوے گا اطمینان نہوگا ایرج نوجوان نے فرمایا کہ اُس ملعون کو مین پہلے ہی گرفتار کرچکا ہون بلکہ اُسی نے پتہ لوح کا بتایا تھا یہ فرماکر ایک نامہ رستم ثانی کے نام تحریر کیا اور ایک خط بلقیس بن جمہور و ملکہ ماہ گلابی پوشش کو لکھا مضمون نامہ رستم مین یہ تھا کہ ہمنے فضل خدا سے طلسم کو توڑا بادشاہ طلسم کو مارا اب ہم قلعہ مین مقیم ہین تمکو چاہیے کہ دیکھتے ہی اس نامہ کے سب کو ساتھ لیکر مع قفس حکیم طرطوس بیابانی یہان چلے آؤ تاکہ ہم اسباب طلسمی ساتھ لیکر جانب بیابان صندل براے مقابلہ نقابدار بادلہ پوشش روانہ ہون کہ اب وہی مرحلہ باقی رہ گیا ہی اور اگر یہ روز بھی تمام ہوگیا تو وہان نقابدار فوج کو قتل کریگا کہ اُسنے صرف آٹھ روز کی مہلت دی تھی اور نامۂ بلقیس و ملکہ ماہ گلابی پوشش کا یہ مضمون تھا کہ آؤ اور اپنی سلطنت پر قبضہ کرو قتل بادشاہ کا حال خلاصہ نہین تحریر کیا کہ مبادا ملکہ کو رنج ہو جسوقت یہ دونون نامے تیار ہوے دو سانڈنی سوارون کو دیکر روانہ کیا اور آپ انتظار مین بیٹھے پہلے نامہ رستم ثانی کو پہونچا رستم ثانی و سہراب و شہریار و شہنشاہ صف شکن و عجائب شاہ و مردم درخون آشام وغیرہ کو ساتھ لیکر مع فوج و سیاہ و قفس حکیم طرطوس بیابانی جانب قلعہ روانہ ہوے بعد ازان بلقیس کو خط پہونچا یہ بھی ملکہ ماہ گلابی پوشش کو ساتھ لیکر چلے اول شاہزادہ رستم ثانی خدمت پدر بزرگوار مین آکر پہونچے قدمبوسی حاصل کی اور یہ سب کے سب خوش ہوے گلے ملے کہ اتنے مین تھوڑے سے جلوس کے ساتھ بلقیس بن جمہور دیو پرور بھی پہونچے ایرج نوجوان نے بلقیس کا استقبال کیا شہنشاہ صف شکن بن سلطان سعد نے پوچھا کہ یہ کون شاہزادہ ہی ایرج نوجوان نے حال بلقیس کا بیان کیا شہنشاہ صف شکن بھائی سے گلے ملے اور سہراب ثانی و رستم ثانی و شہریار عالی وقار یہ سب ملے ملکہ کی سواری محل مین داخل ہوئی وہ انیسین جلیسین اسکی جو ایک مدت سے چھوٹی ہوئی تھین اور ملکہ کے فراق مین شب و روز رویا کرتی تھین اور دعا کیا کرتی تھین اپنے مالک کو دیکھکر نہایت خوش ہوئین اور قدمون سے لپٹ کر رونے لگین بلقیس نوجوان

سب عزیزون کو ساتھ لیکر محل مین داخل ہوئے ایرج نوجوان سے ملکہ ماہ گلابی پوش کو یہان کا بادشاہ کیا اور فرمایا کہ ہم نقابدار بادلہ پوش کو قتل کرکے تمھارا عقد بلقیس کے ساتھ کرینگے اور اب ہم جاتے ہین ملکہ نے گردن جھکائی اور عرض کی کہ مجھے تنہا کس پر چھوڑے جاتے ہین ایرج نوجوان نے ملکہ کے اطمینان کے واسطے بلقیس کو چھوڑنے کا قصد کیا لیکن بلقیس نے نہ مانا اور کہا کہ مین آپ کے ساتھ چلونگا آخر ایرج نوجوان نے ملکہ کو بھی ساتھ لیا اور سامان کوچ کیا اور قفس حکیم طرطوس کا اہل شہر کو دکھا کر خوف اُسکے دلون سے مٹایا اور عجائب ترک سے کہا کہ بالفعل تم اسی مقام پر قیام کرو اور انتظام اس ملک کا بھی اپنے ہاتھ مین لو مین بعد قتل نقابدار بادلہ پوش یہان آؤنگا یہ فرماکر بلقیس بن جمہور ویو پرور سے کہا کہ فوج قلعہ کی مع بارگاہ و سامان طلسمی اپنے ساتھ لو کہ وارث اس اسباب کے تم ہی ہو یہ تمھارا مال ہی یہ سُنکر بلقیس نے کہا کہ فتاح طلسم آپ ہین یہ مال و ملک بھی آپکا ہی ایرج نے فرمایا کہ میرا مال تمھارا ہی اور تمھارا مال میرا ہی مین تم کیا جدا ہین یہ سُنکر بلقیس نے گردن جھکائی الحاصل یہ سب سردار ساز و سامان درست کرکے جانب دربند قیصریہ روانہ ہوے

اب چند کلمہ داستان حیرت بیان نقابدار بادلہ پوش کے عرض کیے جاتے ہین

راوی بیان کرتا ہی کہ نقابدار بادلہ پوش حسب دستور و موافق معمول اُسیطرح شب کے وقت نکلکر محفل آرائی کیا کرتا ہی اور جسوقت قریب صبح جانے لگتا ہی تو لشکر ایرج نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دیتا ہی کہ اب دو روز اور باقی ہین اگر سردار تمھارا برائے مقابلہ نہ آیا تو تم سب کو قتل کرونگا جب اسی طرح سات روز گذر گئے اور آٹھوین روز صبح ہوئی محفل سیارگان مین برہمی ہوئی نقابدار بادلہ پوش نے بھی بزم عیش برخاست کی درخت شق ہوا اور ملازمین ساز و سامان اُٹھا کر داخل درخت ہوے نقابدار بادلہ پوش نے لشکر ایرج نوجوان کی طرف دیکھکر آواز دی کہ آج آٹھوان روز ہی اگر سردار تمھارا نہ آیا تو مین تم سب کو ضرور قتل کرونگا ورنہ اس مقام سے چلے جاؤ یا آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہو رہو یہ سُنکر مصروف دیوانہ نے کہا کہ او ملعون کیا جھک مارتا ہی ہم میدان سے ہٹنے والے نہین ہین ابھی بہت سے جان نثار ہمارے آقا کے ایسے موجود ہین جو نام پر اپنے آقا کے جان فدا کرنے کو آمادہ ہین اور تجھے لڑتے لڑتے برسون گذر جاینگے

ہمارا آقا آج نہ آیا تو کل آئیگا اور تو وہ وعدہ خلاف نہین ہی اور اگر کسی بلا مین
پھنس جانے سے نہ آسکا تو ہم تیری گوشمالی کے واسطے موجود ہین اگر وہ ہمین منع
نہ فرما جاتے تو ابتک ہم خاموش بیٹھنے والے نہ تھے اور تو آ ہم تیری خدمت کو
موجود ہین یہ سنکر نقابدار بادلہ پوش اندر درخت کے جاکر غائب ہوگیا اور
ادھر اہل لشکر نے تیاری کی صندل شاہ نے بھی اپنی فوج کو آراستہ کیا اور
تخت سے اترکر مرکب پر سوار ہوا کہ اب یہ تاج و تخت بیکار ہی جب وارث تخت
نرہا تو زندگی بیکار ہی افسوس صد افسوس کہ یہ سلطنت بیچراغ ہوا چاہتی ہی
جن بہادرون کو واسطے مدد کے بلایا تھا وہ بھی گرفتار بلا ہوئے ہرچند افسران
فوج نے سمجھایا کہ ہم جان نثاری کو موجود ہین جسوقت ہم نرہینگے اُسوقت
آپکو اختیار ہی لیکن صندل شاہ نے نہ مانا اور کہا کہ اب پہلے مین مقابلہ کرونگا
کہ میری وجہ سے اورون پر بھی بلا نازل ہوئی لعنت ہی اس زندگی پر کہ فرزند دنیا
سے اُٹھ جائے نگاہون سے پنہان ہو جائے اور مین سلطنت کرون علاوہ اسکے
جن محسنون نے میرے واسطے اپنے کو بلا مین پھسایا مین اُنکے واسطے رنجیدہ ہون
اور اُنکی مدد نکرون اب یا تو مین اپنے کو بھی گرفتار بلا کرکے اُنکے پاس پہونچاؤنگا
یا اُنکے لشکر کو بچاؤنگا الغرض صندل شاہ مرکب پر سوار ہوکر مع فوج میدان
مین آکر قائم ہوا ادھر سرداران لشکر ایرج نوجوان و افسران لشکر شہریار و
سرداران سپاہ رستم ثانی و سہراب عالیو تبار یہ سبکے سب میدان مین آئے
صفین آراستہ کین اور منتظر نقابدار بادلہ پوش کے کھڑے ہوئے تھے کہ
یکایک گوشۂ صحرا سے تتق گرد بلند ہوا اور نقابدار بادلہ پوش چالیس ہزار
سوار سے پیدا ہوا اور سامنے لشکر اسلام کے آکر صف بستہ ہوا جسوقت صفوف
قتال و جدال آراستہ ہوچکین اور نقیب منیب دیکر ہٹے بس نقابدار بادلہ پوش
مرکب کو جمکا کر سامنے آیا اور پکارا کہ باش ای گروہ خداپرستان و فرقۂ مسلمانان
یا تو تم مین سے کوئی میرے مقابلہ کو آئے ورنہ مین خود آتا ہون یہ سنکر ادھر تو
صندل شاہ نے نقابدار کو سخت و سست کہا اور گھوڑا بڑھایا اور اُدھر
مصروف دیوانہ نے جو بدست اپنی سنبھالی مرکبون کی باگ لی اور نقابدار
کی طرف چلے نقابدار نے کہا کہ کیون جانین اپنی دیتے ہو اور اپنے پاؤن سے
موت کے منھ مین جاتے ہو یہان صندل شاہ اور مصروف دیوانہ مین حجت
ہو رہی ہی مصروف دیوانہ کہتا ہی کہ پہلے مین جاؤنگا صندل شاہ کہتا ہی کہ اب
مین اپنی زندگی مین کسی کو نہ جانے دونگا اسواسطے کہ میری وجہ سے سردار تمہارے
مبتلائے بلا ہوئے اب مین اپنی موجودگی مین تمپر آنچ نہ آنے دونگا مصروف دیوانہ
کہہ رہا ہی کہ اگر سردار ہمارا آکر پوچھے گا کہ تمنے صندل شاہ کو کیون لڑنے دیا تو ہم کیا

جواب دینگے یہان بھی حیص بیص ہو رہی ہی اور اُدھر نقابدار کہہ رہا ہی کہ اس حجت
سے کیا فائدہ انجام سب کا ایک ہی چاہے پہلے آؤ یا بعد یا دونون ملکر آؤ اور
نہین تو مین خود آتا ہون یہ کہکر اسنے باگ مرکب کی لی تھی کہ یکایک از پردۂ بیابان
گردے برخاست مگر گردے تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد بر آسمان رسیدہ و پائے گرد در زمین
پیچیدہ زیر آسمان ایک آسمان نمودار ہوا سے زسم ستوران دران مہین دشت
زمین شش شد و آسمان گشت ہشت سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہی نقابدار بادلہ پوش
نے بھی باگ مرکب کی روکی یکایک ہوا نے مارا گرد کو گردنے مارا ہوا کو دامن گرد کا شگافتہ
ہوا دل گرد سے ایرج نوجوان نمودار ہوے ایک جانب انکے شہریار دلاور رستم ثانی
و سہراب ثانی دوسری طرف شہنشاہ صف شکن بلقیس بن جمہور دیو پرور
دیوانہ مردم در خون آشام جو ہاہست گران سنگ پکڑے ہوے نبست براز تم
بن صندل شاہ فوج کثیر کو لیے ہوے یہ دیکھکر لشکر ایرج نوجوان مین نقارۂ
شادمانی بجا سردار مع صندل شاہ براے استقبال بڑھے اور اپنے مالک کو لشکر
مین لائے ایرج نوجوان نے قفس حکیم طرطوس بیابانی کا منگاکر میدان مین رکھوادیا
اور مرکب کو چمکا کر سامنے نقابدار بادلہ پوش کے آئے نقابدار نے کہا کہ تو تو
بڑی جمعیت ساتھ لیکر آیا ہی ایرج نوجوان نے کہا کہ تونے اس جانور کو بھی پہچانا
جو قفس مین بند ہی یہ وہی حکیم طرطوس ہی جسنے تجھے یہ زور دے رکھا ہی اور دیکھ
یہ تیغہ قتل تیرا ہی مین نے حکم پروردگار عالم سے طلسم طرطوسیہ کو توڑا بادشاہ طلسم
کو مارا اس حکیم کو قید کیا سرداروں کو اپنے رہا کیا اب بھی تو توبہ کر تو مین تجکو
رہا کرون ورنہ سر میدان مار دونگا یہ سنکر نقابدار نے کہا کہ او خدا پرست
تو مجکو دھمکاتا ہی نہین معلوم کس شخص کو تو پنجرے مین بند کرکے لایا ہی بھلا حکیم طرطوس
کہان اور تو کہان مین ہرگز تیرے فریب مین نہ آؤنگا بس دیر نکر الاضرب بہادری
کی یہ سنکر ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تو جانتا ہی ہم پیشدستی نہین کرتے ہین یہ
سنکر نقابدار بادلہ پوش نے نیزہ مارا ایرج نے تیرہ کو نیزے پر کاٹا اور
تیسری طعن مین نیزہ ہاتھ سے نقابدار کے ہوائی کیا نقابدار نے تلوار نیام سے
لی اور جھپٹ کر ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا ایرج نوجوان نے وار اسکا پشت شمشیر پر
روک کر جو ہاتھ تیغۂ آبدار کا مارا نقابدار نے سر آگے بڑھا دیا کہ اسکو اطمینان
تھا کہ تلوار مجھ پر اثر نہین کرتی ہی مگر یہ وہی تیغہ تھا جو اسکے قتل کا بنایا گیا تھا تیغہ سر پر
پڑتے ہی نقابدار کے چار ٹکڑے ہوے راکب و مرکب دونون زمین پر تڑپ کر
رہ گئے فوج نقابدار نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ افسر ہمارا مارا گیا لاش نقابدار
کی اُٹھالی اور روتے پیٹتے خدمت مین صفیر شاہ کی روانہ ہوے یہان
ایرج نوجوان نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ایک مرحلہ سوماق جادو کا

ہاتی ہی یہ درخت و دریا اُسی کا ساختہ ہی جسوقت تک سوماق جادو نہ مارا جائیگا
شہر قیصریہ نظر نہ آئے گا اور ملکہ ماہ قیصری کا ہاتھ آنا بھی دشوار ہی یہ دیکھکر ایرج
نوجوان اُس درخت کی طرف متوجہ ہوے اور قریب درخت پہونچکر لوح کو
ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھو اور تلوار پر دم کرکے اس درخت پر
مارو درخت شق ہوگا اور سوماق جادو باہر آئے گا جسوقت وہ تمیز
حربہ کرنے کا قصد کرے لوح کو کھینچ مارنا بعد اسکے مرنے کے لوح بھی بیکار ہوجائیگی
اور مرحلجات طلسمی کا بھی خاتمہ ہو جائیگا یہ دیکھکر ایرج نوجوان نے اسم تلوار پر
دم کرکے درخت پر ہاتھ مارا درخت شق ہوا اور ایک ساحر مثل جوگیون کے
جٹین بڑھائے ہوے نارنج سحر ہاتھ مین پکڑے ہوے نمودار ہوا ساحر چاہتا تھا
کہ ترنج مارون ایرج نوجوان نے جلدی سے لوح کھینچ ماری لوح پڑتے ہی ساحر
ہمہ تن شعلہ ہوکر درخت پر گرا کہ درخت جلکر خاک ہوا اور ایک طوفان خیز دریا
موجین مارتا ہوا چلا اور قریب ایرج نوجوان کے آکر غائب ہوگیا بڑی دیر
تک گیرودار کی صدائین بلند رہین بہر خاک اُڑا یا کیے جب کام نہ نکلا اور تھابو
نہ چلا تو آواز دیکر چلے گئے کہ مارا جوان کشتی نام من سوماق جادو وبو دحیف مردیم
وجان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم اب جو تیرگی ہر طرف ہوئی اور روشنی
ہوئی تو دیکھا کہ سامنے ایک قلعہ معلوم ہوتا ہی ایرج نوجوان شام ہوجانے کی
وجہ سے پلٹ کر لشکر مین آئے سرداران نے ہاتھ چومے ایرج نوجوان نے
ارقم بن صندل شاہ کو اُسکے باپ کے سپرد کیا اور ایک نامہ قیصر شاہ کو لکھا
کہ ای برادر ارقم بن صندل تمھاری دختر پر عاشق ہی اُسی کے عشق مین گرفتار بلا
ہوا ہم اُسکے چھڑانے کو آئے تھے ہمین فرزند ہمارے بھی گرفتار بلا ہوے بمدد
پروردگار عالم سے ہمنے طلسم کو توڑکر سب کو رہا کیا اگر تم شادی اپنی دختر کی ارقم کے
ساتھ کردو اور مذہب اسلام اختیار کرو تو ہمین تمھارے ملک سے کوئی سروکار نہین
ہی تمھارا تاج وتخت تمکو مبارک اور اگر انمین سے ایک بات بھی تمکو منظور نہوگی تو قسم
ہی اپنے دین ومذہب کی کہ ایک روز مین قلعہ لے لونگا یہ نامہ لیکر سہراب بن رستم جانب قلعہ
قیصریہ روانہ ہوے وہان قیصر شاہ کو پہلے خبر نقابدار کے مارے جانیکی پہونچی یہ نہایت
متعجب ہوا کہ حکیم طرطوس نے تو اسکی نسبت یہ کہا تھا کہ تا قیام قیامت نقابدار کو کوئی
قتل نہین کرسکتا یہ کیا ہوا بعد ازان سوماق جادو کے مرنے کا حال معلوم ہوا اب یہ
اور بھی پریشان ہوا کہ حصار سحر برطرف ہوا اور راہ نامہ وپیام بادشاہ طلسم سے مسدود
ہوگئی کیونکہ سوا سوماق جادو کے اور کوئی راستہ سے طلسم کے واقف نہین
ہی اب کس ذریعہ سے بادشاہ کو خبر ہوگی اتنے مین ہرکارون نے آکر عرض کی
کہ حضور ایلچی فتاح طلسم کا آتا ہی اور یہ وہی شخص ہے جسکو نقابدار بادلہ پوش نے

زہر کرکے بھیجا تھا یہ سنکر قیصر شاہ نے فغفور شاہ کی طرف دیکھا فغفور بن قیصر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی طلسم طرطوسیہ فتح ہوگیا اور خود برائے استقبال سہراب روانہ ہوا بعزت و توقیر سہراب بن رستم کو اندر قلعہ کے لایا زنگل جواہر نگار پر بٹھایا جام شراب پیش کیا سہراب نے شراب پینے سے انکار کیا اور نامہ قیصر شاہ کو دیا قیصر شاہ نے مضمون نامہ جو دیکھا غیرت سے غرق عرق ہوگیا اور فغفور کے ہاتھ مین دے دیا فغفور بن قیصر نے نامہ کی بنسبت برجواب جنگ تحریر کردیا اور سہراب بن رستم سے کہا کہ ای شخص اگر تو ایلچی نہوتا تو اس گستاخی کا مزہ چکھاتا مگر خیر سر میدان دیکھا جائیگا سہراب بن رستم نے کہا کہ مین اب بھی موجود ہون اور تیری خدمت سے باہر نہین ہون فغفور نے کہا اسمین میری بدنامی ہی غرضکہ سہراب بن رستم ثانی قلعہ قیصریہ سے پلٹ کر اپنے لشکر مین آئے اور جواب نامہ ایرج نوجوان کو دیا اور عرض کی کہ کل مقابلہ میرے ذمہ ہی ایرج نوجوان نے فرمایا کہ تمھین اختیار ہی وہان فغفور بن قیصر نے لشکر اپنا قلعہ سے باہر نکالا بارگاہ برپا کی اور حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اسی وقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے خبر لیکر خدمت مین ایرج نوجوان کی آئے اور بیان کیا کہ فغفور بن قیصر نے طبل جنگ بجوایا ہی فرمایا کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی کوس حربی نوازش مین آیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی تمام رات تیاری مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان من آکر صف آرا ہوے سردارون نے میمنہ و میسرہ ساقہ کمینگاہ قلب جناح اگلا ہراول پچھلا چنڈاول آٹھون صفین درست کین اسطرف سرجیوشون کے لشکرون سے صحرا مملو تھا بھریرے نشانون کے ہوا سے اُڑ رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی ہی اسطرف فغفور بن قیصر کی فوج کے زنگاری نشان تھے بھریرون پر تعریف ہونے و سو خداوندون کی مرقوم تھی اور فغفور بن قیصر صفون سے آگے بڑھا ہوا مرتبہ سپہ سالاری فوج استادہ تھا اور قیصر شاہ تخت پر سوار قلب مین متمکن تھا جسوقت صفین آراستہ ہوچکین دونون طرف سے تبردار نکلے جھاڑی جھنڈی کاٹ کر میدان کو مثل آئنہ کے صاف کردیا بیلدارون نے پستی و بلندی زمین کو درست کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد کو بٹھایا بعد اسکے نقیبان خوش آواز صفون سے نکلے اور سرود مستانہ چھیڑ چھیڑ کر اشعار عبرت آمیز بصد خوش الحانی پڑھنے لگے ؎ رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا ❊ ای بہادرو وصف نسکنو آج روز ننگ و نام ہی جسکو نام اپنے خاندان کا روشن کرنا ہو وہ اس بزم فانی مین

مانند شمع کے سر کٹائے اسواسطے کہ زندگی مستعار کا کوئی اعتبار نہین ہی مرد وہی ہی جو تلوار کی موت مرے سو بیاہ لیجاؤ عروس موت کو + و طلاق اس زندگی کی سوت کو جسوقت نقیب نقابت کرکے ہٹ گئے خون شجاعت بہادرون کی رگون مین جوش مارنے لگا تلوارون کے قبضون پر ہاتھ جا پڑے یکایک لشکر فغفور کے علم جلوہ گری پر آئے اور فغفور بن قیصر نے مرکب اپنا صف سے نکالا سامنے تخت قیصر شاہ کے آیا گھوڑے سے اُترکر اجازت جنگ مانگی قیصر شاہ نے کہا کہ جا تجھے خداوندان گذشتہ و موجودہ کی حفظ و امان مین دیا ہی یہ سُنکر فغفور بن قیصر نے سلام رخصت کیا بادشاہ نے آستین مرحمت پشت پر جھاڑی فغفور بار دگر مرکب پر سوار ہوکر میدان مین آیا بعد سلحشوری بسیار نیزہ زمین پر گاڑا دم کو آراستہ کرکے آواز دی کہ جسکو دعوی بہادری ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے ہنوز سخن ناتمام تھا کہ سہراب بن رستم ثانی نے مرکب اپنا بڑھایا اور ایرج نوجوان سے اجازت لیکر سامنے فغفور بن قیصر کے آیا فغفور نے گردہ سپر کا ہاتھ مین سنبھالا اور مرکب کو دوڑا اکر بارادہ تگاورزنی چلا ادھر سہراب ثانی نے سپر سنبھالی اور پودا باگ کا لیا وسط میدان مین تگاور چلے سپر سے سپر لڑی بھول سپرون سے اُڑے جنگاریان نکلین یہ معلوم ہوا کہ دو لکے ابر کے ملکر گرجنے لگے دس قدم مرکب فغفور کا پسپا ہوا اور حسب معمول تین چار قدم مرکب سہراب کا پیچھے ہٹا پھر مرکبون کو رانون مین مسل مسل کر ایک نے دوسرے کا سامنا کیا فغفور بن قیصر نے کہا کہ ای جوان کل اگر تو نامہ لیکر نہ آیا ہوتا تو نامہ کو چاک کر ڈالتا مگر چونکہ مجھے تیری جرأت و بہادری کی وجہ سے بہت تیرا پاس و لحاظ تھا اسلیے مین نے کچھ نہ کہا وہ زمانہ قید مین تیرے لشکریون اور بیڑیون سے سر ٹکرانا یاد تھا مگر افسوس کہ آج بھی تو ہی میرے مقابلہ کو نکلا اگر دوسرا میرے مقابلہ کو آتا تو اُسکے ٹکڑے اُڑاتا سہراب ثانی نے کہا کہ تجھے قسم ہی اپنے دین و مذہب کی تو میرے ساتھ رعایت نکیجیو اور جس امر پر تجھے اسقدر غصہ ہی یہ کوئی نئی بات نہین ہی جسکی بہن ہو گی وہ کسی نہ کسی کا سالا ضرور رہیگا اور جسکی دختر ہو گی وہ خسر اضرور ہو گا اسمین شرم کی کیا بات ہی ہان اگر کوئی کم مرتبہ شخص تیری ہمشیر کی خواہش کرتا تو بیشک غصہ کا مقام تھا اور اُسے ہم خود جائز نہ رکھتے وہ تو تیرا ہر طرح ہمسر ہی اگر تو شاہزادہ ہی تو ارقم بن صندل بھی شاہزادہ ہی آخر تو اپنی بہن کی شادی کسی شاہزادے کے ساتھ کرتا یا نکرتا اگر ارقم کے ساتھ کر دیتا تو کیا قباحت تھی بلکہ اگر نظر غور سے دیکھو تو ہر طرح شادی اسی کے ساتھ کرنا مناسب تھی اسلیے کہ وہ شاہزادہ عاشق ہی اور جو عاشق ہوگا وہ معشوق سے کسطرح پیش آئیگا یہ سُنکر فغفور

بن

بن قیصر نے کہا کہ ہمارے اُسکے کیا نسبت ہی ایک تو وہ خدا پرست ہوگیا ہی مذہب
قدیم اُسنے ترک کیا دوسرے یہ کہ وہ ایک قیدی ہمارے طلسم کا ہی
سہراب ثانی نے کہا کہ مذہب خدا پرستی تمام مذاہب پر فوق رکھتا ہی کیونکہ
مذہب برحق یہی ہی علاوہ ازین جسوقت طلسم برباد ہوگیا بادشاہ طلسم مارا گیا
تواب وہ قیدی کہان رہا جسطرح تو بادشاہزادہ اور وارث تخت ہی
اسیطرح وہ بھی وارث تاج وتخت شہر صندل ہی اور یون تو قیدی طلسم
ہم بھی ہوچکے ہین اگر تو دریردہ ہمکو سُناتا ہی تو اُسوقت ہم قیدی تھے اور
اب تھوڑی دیر مین تو قیدی طلسم ہوا جاتا ہی ابھی تجھے باندھے لیتا ہون یہ سُنکر
فغفور بن قیصر نے کہا کہ بس زیادہ گوئی سے کوئی فائدہ نہین ہی لا ضرب بہادری
کی کہ کھوٹا کھرا کھلجائے اسوقت ایک عالم تماشائے جنگ کا مشتاق ہی یہ سُنکر
سہراب ثانی نے کہا کہ پیشدستی ہمارا دستور نہین پہلے تو وار اپنا کر کے حوصلہ نکال
لے پھر دیکھا جائیگا یہ سُنکر فغفور نے خبردار کہکر نیزہ سہراب کے حوالے
کیا سہراب بن رستم نے نیزہ اسکا نیزہ پر لیا طعنین چلنے لگین ردوبدل ہونے
لگی بند بندھنے لگے اور کھلنے لگے یہ معلوم ہوا کہ دو سانپ زبانین نکالکر گتھ
گئے جو بند سہراب باندھتا ہی فغفور کھول لیتا ہی اور جو بند فغفور باندھتا ہی
سہراب کھول لیتا ہی رہوار کل کی طرح اشارون پر پھر رہے ہین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ دو بجلیان کوند رہی ہین دونون طرف کے لوگون کی نگاہین
لڑی ہوئی ہین سہراب تو رستم وقت ہی اسکا ذکر ہی کیا مگر فغفور بھی داد
مردی ومردانگی دیے رہا ہی قریب ستر اسّی طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ سہراب
نے نیزہ ہاتھ سے فغفور کے ہوائی کیا بس نیزہ کا ہاتھ سے نکلنا تھا کہ فغفور
بن قیصر نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا دنیا نگاہون مین تیرہ وتار ہوگئی
اہل اسلام نے صدائے تہنیت بلند کی شہنشاہ صف شکن نے بہت
تعریف کی سہراب ثانی نے پلٹ کر سلام کیا فغفور بن قیصر نے خفیف
ہوکر گرز گران سنگ اُٹھایا اور کہا ای سہراب ہوشیار رہنا کہ یہ ضرب
طمانچۂ اجل اور پنجۂ ملک الموت ہی اس سے بچنا آسان نہین ہی سہراب نے کہا
جیسا نیزہ تھا ویسا ہی گرز بھی ہوگا فغفور نے شرمندہ ہوکر خبردار خبردار کہکر
گرز کو سر پر چرخ دیکر سر سہراب ثانی پر وار کیا سہراب نے اپنے گرز کو اُٹھا کر
چہرہ کی پناہ کیا گرز پر گرز جو پڑتا ہی تڑاقے کی صدا بلند ہوئی شعلہ فلک کو
نکل گیا نتق گرد وغبار اسقدر بلند ہوا کہ سہراب ثانی مع مرکب پوشیدہ ہوگیا
فغفور نے نعرہ مارا کہ زدم وپست کردم سیارۂ ثالث جھپٹ کر قریب گرد کے آیا اور
گرد گرد کے چرخ مار کر اندر گرد کے درآیا دیکھا کہ ہاتھ سہراب کے مانند ستون فولادی کے

بلند ہین اور مرکب تا بہ زانو غرق زمین ہی آواز دی عیار نے کہ ای شہریار حریف لاف زنی کر رہا ہی اور آپ سُن رہے ہین جواب نہین دیتے یہ سُنتے ہی سہراب ثانی نے مرکب کو اشارہ کیا مرکب اصیل تھا ساتھ اشارے کے طبقہ زمین کا ایکر نکلا سہراب بن رستم نے آواز دی کہ کرازدی وکرا بست کردی حریف تیرا مین موجود ہون یہ کہکر گرز گران سنگ الماس رنگ ہشت پہلو برجہ کوہ بندرہ سو من کی ضرب کو اُٹھا کر سر پر چرخ دیکر خبردار خبردار کہکر وار کیا فغفور نے بھی گرز کو چہرہ کی پناہ کیا ہگرز جو پڑتا ہی ایک تڑاقہ ہوا کہ طائر آشیانون سے اُڑے شعلہ فلک کو نکل گیا جگر زمین ہول سے شق ہوگیا مرکب فغفور بن قیصر کا تنگ تک غرق زمین ہوگیا نتق گرد و غبار بلند ہوا سہراب نے نعرہ کیا کہ زدم و بست کردم لو خبر اسکی لون بست کرتے ہین یہ دیکھتے ہی قیصر شاہ کا رنگ اُڑ گیا اور اسے یہ خیال ہوا کہ فغفور مارا گیا کیونکہ بڑی ضرب لگائی ہی سہراب بن رستم نے لیکن عیار فغفور کا جھپٹکر قریب آیا پانی کے چھینٹے دیکر گرد کو بٹھایا دیکھا کہ فغفور بیہوش کھڑا ہی ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی مگر دونون ہاتھ مانند ستون فولادی کے قائم ہین جب عیار نے چھینٹا پانی کا دیا تو اسے ہوش آیا چاہا کہ مرکب کو نکالون مرکب مرکب گلی ہوچکا تھا بس فغفور مرکب سے علیحدہ ہوا اور تلوار کھینچکر سہراب کی طرف چلا اور کہا کہ مین پیدل ہون اور تو سوار تونے میرے مرکب کو مارا ہی مین تیرے مرکب کو پی کرونگا سہراب نے جو ارادہ اسکا فاسد دیکھا جلدی سے زین خالی کرکے بروے زمین آیا اور آواز دی کہ ای بہادر مرکب کی کیا خطا ہی مجھپر وار کر کہ جواب بھی ملے فغفور نے تلوار ماری سہراب نے آتی تلوار نگاہ مین رکھکر سپر ہاتھ سے چھوڑ دی کہ گردہ سپر کا پشت پر جا جھولا اور پنجہ پلی کو دراز کرکے پھیکی دی کہ تلوار پٹ پڑی بس کلائی پر ہاتھ ڈالدیا فغفور تلوار چھوڑ کر گریبان گیر ہوا سہراب نے بھی گریبان مین ہاتھ ڈالا کشتی ہونے لگی اسطرف سے قیصر شاہ قریب آگیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگا اسطرف سے ایرج نوجوان رستم ثانی شہریار نامدار شہنشاہ صف شکن بلقیس بن جمہور دیو پرورارقم بن طنبدل مصروف دلوانہ مردم درخون آشام وغیرہ سب قریب آگئے دنگل اکرسیان بچھ گئین دونون طرف کے سردارون کی جانبین اور نگاہین لڑی ہوئی تھین تماشا کشتی کا دیکھ رہے تھے اور داد مردی و مردانگی دیتے جاتے تھے فغفور بن قیصر کی یہ حالت ہی کہ برابر داؤن پیچ کر رہا ہی قابو مین نہین آتا اور سہراب بن رستم بھی اگرچہ بچہ ہی سن اسکا پندرہ سولہ سال سے زیادہ نہین ہی لیکن اتنے بڑے جوان کو کچھ بھی خیال مین نہین لاتا اگر فغفور بن قیصر سات قدم دوڑا لیجاتا ہی تو سہراب

آٹھ قدم دوڑا لیجاتا ہی اسی کشمکش مین دن تمام ہوا اور شام ہوگئی طائر آشیانون
کی طرف متوجہ ہوے مہر عالمتاب نے سفر مشرق طے کیا اور گوشۂ مغرب مین منزل کی بزم
ستارگان آراستہ ہوئی دونون جانب سے روشنی آگئی فغفور نے کہا ای سہراب
دن واسطے کاروبار ملکی و مالی کے ہی اور شب واسطے راحت کے ہی جا تو بھی آرام کر اور
مین بھی آرام لون کل دیکھا جائیگا سہراب بن رستم نے جواب دیا کہ دستور میرا
یہ نہین ہی جو بغیر فیصلہ کیے ہوے میدان سے ہٹون شب ہو یا دن صبح ہو یا شام
ہمین سب برابر ہین یہ سُنکر فغفور کو غصہ آگیا اور کہا کہ کیا تمھین یہ خیال ہی کہ مین
تمسے ڈر گیا ہون یا جان چُراتا ہون یہ کہکر پھر لپٹ پڑا اور کشتی ہونے لگی پھر وہی
عالم تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دونون ابھی لڑنے پر آمادہ ہوئے ہین غرضکہ رات بھی
اسی عالم مین گذری اور فیصلہ نہوا دیکھنے والے تعریف کر رہے ہین کہ دونون جوان
لائق تعریف ہین صبح کو دونون طرف سے کاسۂ شیر کے آئے دونون نے پیے اور
پھر مصروف پرخاش ہوے تھوڑی دیر مین تمام دودھ پسینہ ہو کر نکل گیا یہ دن بھی
تمام ہوا اور پھر رات ہوئی کہانتک بیان کیا جائے کہ دو شبانہ روز کشتی ہوئی
اور تیسرے روز بھی علٰحدہ نہوے دیکھنے والون کی آنکھین بھر آگئین اور ورم کر آئین
شہنشاہ صف شکن سہراب کی تعریف کر رہے ہین اور دل بڑھا رہے ہین لیکن
آج یہ حالت ہی کہ فغفور کا دم آگیا ہی سانس پھولی ہوئی ہی پیٹ مثل دھونکنی
کے ہو رہا ہی کہ ایک مرتبہ فغفور نے سہراب کو آواز دی ای جوان حقیقت حال
یہ ہی کہ تو بڑا زبردست ہی اور دلاور ہی لیکن میرا یہ زور آخر ہی ہوشیار ہو جا
یہ کہکر اسنے سر سینے سے ملایا اور بازو پکڑ کر اب جو زور کیا تو سہراب کو سات قدم
دوڑاے گیا اور جھٹکا مارا کہ بایان گھٹنا سہراب کا آشنای زمین ہوگیا سہراب نے
زور اسکا روکا اور لنگر کو قائم کیا اور آواز دی کہ اگرچہ مین ابھی کئی زور اور
کر سکتا ہون مگر یہ زور میرا بھی آخر سمجھ اگر اس زور کو تو نے روک لیا تو پھر مین
تجھے چھوڑ دونگا اور یہ تصور کرونگا کہ تو نے مجھے زیر کر لیا فغفور نے کہا کہ مین
تین روز سے لڑ رہا ہون کیا ایک زور بھی اب نہ روک سکونگا مین ہوشیار
ہون تو دل کھولکر زور کرلے یہ کہکر اسنے بھی لنگر اپنا قائم کیا سہراب نے دونون
بازو اسکے تھامے اور سر سینے سے ملا کر اب جو زور کیا ہرچند فغفور بن قیصر نے لنگر
قائم کیا مگر سنبھل نہ سکا سہراب اسکو گیارہ قدم دوڑاے گیا اور اب جو ہچکا مارا
دونون گھٹنے آشنای زمین ہوے بس یونہی کمر زنجیر کا بند پکڑ کر اور نعرۂ اللہ اکبر
جگر سے کھینچکر اب جو زور کرتا ہی سر سے بلند کر لیا ہرچند فغفور تڑپا اور لنگر
مارا مگر کچھ نہوا سہراب نے ہاتھ کو قائم کیا اور کہا کہ جسقدر چاہے تڑپ لے
جب یہ سُست ہوگیا تو سہراب نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا ای فغفور جا

اور باپ سے اپنے مشورہ کرنا اور مجلس آراستہ کرنا کل مین آؤنگا جو لوگ تمھارے مذہب کے عالم ہون وہ مجھ سے مباحثہ کرین اگر مین اُنکو ساکت کر دون تو وہ اور تم سب میرا مذہب اختیار کرو اور اگر مین معقول ہونگا تو تمھارا دین اختیار کرونگا فغفور اس جرأت و کرم پر شاہزادہ کے دلدادہ ہو گیا اور کہا کہ مجھپر حقیقت دین اسلام ظاہر ہو گئی کچھ ضرورت مباحثہ کی نہین ہی تازندہ ایم بندہ ایم سہراب نے کہا کہ اب شادی ملکہ کی ارقم کے ساتھ کردو فغفور نے عرض کی کہ مین غلام ہون اور وہ کنیز ہی آپ جسکے ساتھ چاہین شادی کردین مجھے عذر نہوگا فرمایا کہ اچھا جاؤ انتظام کرو کل ہم ارقم بن صندل کو لیکر آئینگے یہ فرماکر میدان سے پھرے اور اپنے لشکر مین آئے ایرج نوجوان نے پوچھا کہ دشمن کو زیر کرکے چھوڑ دینے کا کیا سبب تھا سہراب نے عرض کی کہ اُسنے اطاعت اختیار کی اور چونکہ مرد بہادر تھا اُسے ذلیل کرنا بہتر نہ معلوم ہوا دوسرے ایک غرض یہ بھی تھی کہ شادی ارقم کی ماہ قیصری کے ساتھ جلد ہو جائے لہذا اُسنے منظور کیا ہی کل ارقم کو ساتھ لیچلیے اور عقد اسکا ماہ قیصری کے ساتھ پڑھ دیجیے ایرج نوجوان نے آفرین کی اُدھر فغفور بن قیصر نے اپنے لشکر کی راہ لی اور باپ سے اپنے سہراب بن رستم کی تعریف کرکے کہا کہ مین نے تو اطاعت اس شہریار عالی وقار کی اختیار کی اگر آپ بھی اُسکا قبول کیا آپ کیا فرماتے ہین قیصر شاہ نے کہا کہ دل سے یہ امور کیے یا جان بچانے کے لیے اگر تو نے یہ امور دل سے کیے تو تو ابھی چلا جا ورنہ مین تجکو قتل کرونگا فغفور نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مگر مین نے بیشک دل سے اطاعت قبول کی قیصر شاہ نے اہل لشکر سے کہا کہ باندھ لو اسکو ہرچند کہ فغفور بن قیصر ایسا نہ تھا کہ دفعتہً اہل لشکر اُسکو گرفتار کر لیتے مگر بسبب ادب پدر کے خاموش کھڑا رہا اور اپنے کو اسیر کرا دیا قیصر شاہ نے فرزند کو زندانخانہ مین بھجوا دیا اور آپ داخل قلعہ ہوا جب صبح ہوئی تو سہراب ابن رستم نے صندل شاہ سے کہا کہ لڑکے کو اپنے دولھا بناؤ اور شہر قیصریہ مین چلو کہ مین نے قرار شادی کا ملکہ کے بھائی سے لیا ہی اور اُسنے منظور بھی کیا ہی یہ سُنکر صندل شاہ نے خوشی خوشی فرزند کو دولھا بنایا اور سہراب بن رستم ایرج نوجوان شہنشاہ صف شکن وغیرہ یہ سب ہمراہ اسکے ہوئے اور جانب قلعۂ قیصریہ روانہ ہوئے جسوقت سامنے قلعہ کے پہونچے تو دیکھا کہ قلعہ نہایت آراستہ ہی توپین چڑھی ہوئی ہین گولنداز بیٹھے ہین قیصر شاہ فیل بند دروازہ پر بیٹھا ہی ایرج نے ان سب کو اسی مقام پر روکا کہ اتنے مین دروازہ قلعہ کا کھلا اور ایک سوار نامہ لیے ہوئے آیا اور وہ نامہ سہراب بن رستم کے ہاتھ مین دیا سہراب نے لفافہ کو چاک کرکے نامہ کو پڑھا لکھا تھا کہ اب آپ پلٹ

جائیے اسطرف آنے کا قصد نہ کیجیے گا ورنہ بہت پریشان ہوجیے گا اسلیے کہ جو کچھ اقرار فغفور نے
آپ سے کر لیے ہین وہ مجھے منظور نہین ہین یہ دیکھکر ایرج نوجوان و شہریار عالی وقار
وغیرہ نے کہا کہ جواب اسکا لکھدو کہ پہلے فغفور بھی منظور نکرتا تھا جسطرح اس سے منظور
کرایا اسی طرح تمھین بھی منظور کرنا ہوگا اگر نہ منظور کروگے تو ایک دم مین قلعہ لے لونگا
یہ جواب لکھکر نامہ دار کو دیا نامہ دار قلعہ مین واپس گیا اور جواب نامہ قیصر شاہ کو
دیا قیصر شاہ نے برہم ہوکر طبل جنگ بجوا دیا ادھر بھی نقارۂ رزمی بجا دوسرے روز
صبح کو سہراب نے دھاوا کیا قلعہ پر سے گولہ باری ہونے لگی سہراب گولون کو
رد کرتا اور خالی دیتا ہوا بر لب خندق جا پہونچا وہان اہل قلعہ نے فغفور کو لاکر زیر
تیغ بٹھا دیا اور پکار کر کہا کہ اب اگر آگے بڑھنے کا قصد کروگے تو ہم اسے قتل کر ڈالینگے
کہ یہ مسلمان ہوگیا ہے اور تمھارا مطیع ہے یہ دیکھکر سہراب ثانی نہایت پریشان ہوے
اور پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ فغفور بن قیصر نے آواز دی کہ ای شہریار ہم ایسے غلام بہت سے
ہو رہینگے آپ کچھ خیال نہ فرمائیے سہراب بن رستم نے جواب دیا کہ ہرگز یہ نہوگا
فغفور نے کہا کہ اگر آپ پلٹے تو مین اپنے کو فصیل پر سے گرا دونگا اب تو سہراب
نہایت پریشان ہوے جب آگے بڑھنے کا قصد کرتے ہین جلاد سر فغفور پر تلوار
چمکاتا ہے اتنے مین دیکھا ایرج نوجوان نے کہ اگر سہراب واپس آئے گا تو بھی برا ہے
اور اگر آگے بڑھا تو اہل قلعہ فغفور کو قتل کر ڈالینگے مرکب کو دوڑا کر قریب قلعہ کے
آیا اور اہل قلعہ کو آواز دی کہ اگر فغفور کو قتل کیا تو تمام ملک قیصریہ مین سے ایک
ذیحیات کو زندہ نہ چھوڑونگا اور اگر فغفور کو قتل نکروگے تو سب کی جان بخشی کیجائیگی
صرف اُن لوگون سے مقاومت ہوگی جو سامنے آئینگے اور سد راہ ہونگے اور اب ہم
قلعہ پر سے واپس ہرگز نہ جائینگے یہ فرما کر سہراب سے کہا کہ توڑ کر پھاٹک کو قلعہ مین
داخل ہو یہ سنتے ہی سہراب نے مرکب کو اشارہ کیا کہ وہ خندق کو پھاند کر اُس پار
پہونچا اور چارون ٹپلیان دروازے کے چوکھٹ پر قائم کین سہراب نے گرز مار کر
پھاٹک کو توڑا قیصر شاہ نے جلاد کو آواز دی کہ جلدی فغفور کو قتل کر کہ دشمن داخل قلعہ
ہوا جیسے ہی جلاد نے ہاتھ اُٹھایا ایرج نے تیر مارا کہ زیر بغل سے ہوکر اُس پار نکل گیا
اور جلاد تڑپ کر مر گیا اُدھر سہراب نے اندر قلعہ کے پہونچکر نعرہ کیا فوج اسطرف
متوجہ ہوئی اور سہراب نے بھی تلوار کھینچی جنگ ہونے لگی اُدھر قیصر شاہ نے
دوسرے جلاد کو حکم دیا جلاد آگے بڑھا تھا کہ ایرج نے دوسرا تیر سر کیا
اور وہ جلاد بھی مارا گیا اب تو فغفور بن قیصر نے بھی ہتھکڑی بیڑی پکڑ کر
دامن آرزو مین آکر چرخ مارا قید کو مانند رشتہ خام کے پارہ پارہ کر ڈالا
اور جس جلاد کو ایرج نے تیر سے گرایا تھا اُسکی تلوار لیکر لڑنا شروع کیا
اور سہراب ثانی کا شریک ہوا ادھر بعد سہراب کے ایرج نوجوان شہنشاہ صف شکن

رستم ثانی شہریار بن ایرج بلقیس بن جمہور ارقم بن صندل دیوانہ مردم درخون آشام مصروف دیوانہ وغیرہ یہ تمام سردار یکے بعد دیگرے نعرے کر کر کے گرے اور قتل کرنا شروع کیا پہر بہر کی لڑائی مین ستہراؤ کر دیا کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگا دیے آخر کار ہر طرف سے فوج مین آواز امان بلند ہوئی سہراب ثانی قریب قیصر شاہ کے پہونچ گیا اور کہا کہ اب کیا کہتا ہی قیصر شاہ نے تلوار ماری سہراب نے وار اسکا رد کر کے اپنا وار نہ کیا کہ فغفور کا خیال تھا اور بند کمر پکڑ کر قیصر کو اٹھا لیا اور فغفور کی جانب دیکھا فغفور نے کہا آپ مالک ہین چاہے قتل کرین چاہے رہا کرین اختیار ہی سہراب ثانی نے قیصر شاہ سے کہا کہ دین اسلام قبول کرتا ہو تو مفر ممکن ہی ورنہ خندق مین پھینک دونگا قیصر شاہ نے کہا کہ مین یون تو دین اپنا نہ بدلونگا ہان اگر حقیقت اپنے دین کی مباحثہ مین مجہپر ثابت کر دیجیے تو بیشک اسواسطے کہ خوف جان سے ایمان کا بدلنا درست نہین سہراب ثانی نے کہا کہ مجھے منظور ہی اور قیصر شاہ کو چھوڑ دیا فوج پہلے سے امان مانگ رہی تھی سہراب بن رستم نے تلوار روکی اور سب سرداروں نے بھی تیغزنی موقوف کی قیصر شاہ نے مجلس مباحثہ منعقد کی اور چونکہ خود قیصر شاہ اپنے مذہب کا عالم تھا یہ براے مباحثہ آمادہ ہوا اور سہراب ثانی سے یہ سوال پیش کیا اور کہا کہ اسکا جواب باصواب دیجیے یعنی ایک کی قوت زیادہ ہوتی ہی یا دو کی سہراب نے کہا کہ بہت سے ایسے ہین جو ایک ایک ہزار ہزار پر بھاری ہوتا ہی یہ کلیہ نہین ہو سکتا کہ دو ملکر ایک کو پست کر دین مجھ ہی کو دیکھو کہ مین تنہا قلعہ مین داخل ہوا پھر تمھاری فوج نے مجھے روک نہ لیا قیصر شاہ نے کہا کہ اگر ایک قوت کے کئی ہون تو کثرت کو ضرور غلبہ ہوگا چونکہ تم ایک خدا کو مانتے ہو اور ہم پونے دوسو خداوندون کو مانتے ہین لہذا ہمارا مذہب قوی ہوا یا تمھارا یہ سنکر سہراب ثانی نے جواب دیا کہ مخلوق اور خالق مین فرق ہونا چاہیے اوصاف مخلوق سے خالق کی مثال درست نہین جب خالق و مخلوق مین ایک سی باتین ہوئین تو فرق کیا رہا لہذا خالق وہ ہی جو ہر طرح کا اختیار رکھتا ہو اور مثل اسکے دوسرا نہو اسنے سب کو پیدا کیا ہو اور اسے کسی نے پیدا نہ کیا ہو تم پونے دوسو خداوند بتلاتے ہو تو معلوم ہوا کہ تمھارے کسی خداوند مین تنہا خدائی کرنے کی قوت نہ تھی جو تم پونے دوسو کو مانتے ہو اور ہمارا ایک خدا ایسا قادر و توانا ہی کہ ہمین دوسرے کی مدد درکار نہین ایسے ایسے استدلال پیش کیے کہ قیصر کی زبان بند کر دی اور زنگ کفر اسکے دل سے دور کر دیا اہل بزم وجد کرتے تھے آخر کار قیصر شاہ مسلمان ہوا اور عفو تقصیرات کا خواستگار ہوا شاہزادہ سہراب ثانی نے کلمہ پڑھا کر اسکو مسلمان کیا اب قیصر شاہ نے امرا و روساء شہر کو جمع کیا اور کہا کہ مین نے

تو دین اسلام اختیار کیا تم لوگ کیا کہتے ہو انھون نے جواب دیا کہ آپ اس ملک کے والی
اور ہم سب سے علم دین کے بھی زیادہ واقف تھے جب آپ نے مذہب اسلام کو اچھا
سمجھا ہو گا تو اختیار کیا ہو گا پھر ہمین کیا عذر ہو سکتا ہی یہ سب بھی از سر صدق مسلمان
ہوے اسی وقت قیصر شاہ نے تبخانون کے شکستہ ہونے کا حکم دیا اور مسجدون کی
بنا ڈالی بعد اسکے عرض کی کہ دعوت اس تازہ غلام کی قبول ہو سہراب ثانی وغیرہ نے
کہا اب ہمین یہ جلدی ہی کہ کسی طرح طلسم نہ طاق بر ہو پہنچین اور پہلے بدیع الملک
کی مدد کرین بعد ازان اُنسے صاحبقرانی کا فیصلہ کرین قیصر شاہ نے عرض کی کہ
مین زیادہ تکلیف دینا نہین چاہتا صرف ایک روز کی دعوت قبول فرمائیے سہراب ثانی
نے کہا کہ اسی دعوت مین تمھین عقد ماہ قیصری کا ارقم بن صندل کے ساتھ کرنا ہو گا
قیصر نے کہا آپ مالک و مختار ہین جسکے ساتھ چاہین ملکہ کی شادی کردین الغرض یہ مژدۂ جانفزا
سنکر ارقم بن صندل نہایت خوش ہوا لیکن ایرج نوجوان نے کہا مناسب وقت یہ
معلوم ہوتا ہی کہ ماہ قیصری کو ملکہ ماہ گلابی پوش کے ساتھ طلسم طرطوسیہ ہو پہنچا دیا جائے
اور ایک ہی وقت مین بلقیس اور ارقم دونون کا عقد ہو جائے اور چند آدمی قیصر شاہ
کے شریک ہو کر اہتمام شادی کا کرین اور چند اشخاص بلقیس بن جمہور اور ارقم کی
برات کا انتظام کرین اس راے کو سب نے پسند کیا قیصر شاہ کے ساتھ ملکہ ماہ گلابی پوش
اور ماہ قیصری کو کرکے اور چند سردار اور تھوڑی فوج دیکر قلعۂ طرطوسیہ
کی جانب روانہ کیا اور باقی سردارون کو ہمراہ لیکر برات کی تیاری کی ایک
روز شہر صندل مین سب کی دعوت ہوئی اور ارقم کو دولھا بنا کر ساتھ کر دیا
اور ایک روز قلعۂ عجائب مین جلسہ ہوا اور بلقیس بن جمہور کو نوشاہ بنایا اور
اب یہ سب کے سب برات لیکر قلعۂ طرطوسیہ مین آئے بلقیس کا عقد ماہ گلابی پوش
کے ساتھ پڑھا گیا اور ارقم بن صندل کا نکاح ماہ قیصری کے ساتھ ہوا
یہ چارون عاشق و معشوق بہم ہوے اور بلقیس وصل ماہ گلابی پوش
سے کامیاب ہوا اور ارقم بن صندل وصل ماہ قیصری سے شاد کام
ہوا ایک روز دعوت مین گذرا اور جشن ملوکانہ رہا دوسرے روز کوچ کی
تیاری کی ارقم بن صندل نے کہا مین بھی ساتھ چلونگا ہر چند منع کیا مگر
اسنے نہ مانا اسیطرح فغفور بن قیصر اور مردم ورخون آشام دلوانہ اور
عجائب ترک اور بلقیس بن جمہور نے بھی چہرہ پر نقاب سُرخ ڈالی اور
چالیس ہزار فوج مع بارگاہ جواہر نگار ساتھ لی اور یہ سب کے سب
جانب نہ طاق روانہ ہوے قیصر شاہ کو براے انتظام ملک قیصریہ و
قلعۂ طرطوسیہ چھوڑ دیا اب یہ سب کے سب بالشکر فراوان جانب نہ طاق
چلے جاتے ہین قریب ایک کرور کے فوج ساتھ ہی پہونچا گئین سب کی شرح ہین

نقابین چہرون پر پڑی ہوئی ہین عجب شان ہی کہ بیان سے باہر ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تختہ لالے کا پھولا ہوا ہی جس طرف سے نکل گئے صحرا جگر جگر کرنے لگا راستے مین شہنشاہ صف شکن نے ایرج نوجوان سے کہا کہ مناسب ہو تو لشکر ملک سیلابیہ کی طرف سے چلیے کہ ملک سیلابیہ کو ہین نے اسلام آباد کیا ہی اور وہان فوج فراوان سرداران زبردست موجود ہین انہین سے بھی چند سردار منتخب کرکے ساتھ لیتے جائین اگرچہ ہملوگون نے تنہا بڑی بڑی لڑائیان سر کی ہین اور اسوقت فوج کثیر ساتھ ہی تاہم جسقدر فوج زیادہ ہمراہ ہو اُسی قدر مناسب ہی اسلیے کہ بدیع الملک کو معلوم ہوجائے کہ ہم سامان صاحبقرانی بھی اسطرح فراہم کرسکتے ہین اور اُن لوگون کے دلون پر ہیبت طاری ہو ایرج نوجوان نے فرمایا کہ جو آپ مناسب جانین وہ کرین غرضکہ راہ ملک سیلابیہ کی اختیار کی جسوقت قریب ملک سیلابیہ پہونچے لشکر اُتارا اور ایک نامہ سیلاب شاہ کے نام روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای سیلاب شاہ مین وہی نقابدار یاقوت پوش ہون جسے تم جانتے ہو بس تمھین مناسب یہ ہی کہ فوج اپنی مع سرداران منتخب کے ہمراہ لیکر صحرا مین آؤ کہ یہان ہم مقیم ہین لیکن اپنے آنے کا حال پوشیدہ رکھنا اور کسی کو اس راز کی خبر ہونے پائے جسوقت یہ نامہ سیلاب شاہ پاس پہونچا اسنے پچاس سردار انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیے اور کئی لاکھ سوارون سے جانب صحرا روانہ ہوا جسوقت خبر شہنشاہ صف شکن کو ہوئی انھون نے چند سردارون کو مثل عجائب ترک وغیرہ کے برائے استقبال سیلاب شاہ روانہ کیا اور بارگاہ مین تخلیہ کرکے سیلاب شاہ کو مع سرداران نامی وگرامی طلب کیا اسوقت بارگاہ مین سوا سردارون کے اور کوئی نہ تھا جسوقت سیلاب شاہ داخل بارگاہ ہوا عجب لطف دیکھا کہ چند آفتاب ایک برج مین جمع ہین اسنے باری باری سب کو سلام کیا شہنشاہ صف شکن نے سیلاب شاہ کو سب عزیزون سے ملوایا نذرین دلوائین سب نے اپنی اپنی جانب سے خلعت عنایت کیے دنگل کرسیان پیشتر سے بچھوا دی گئی تھین سیلاب شاہ کو بیٹھنے کا حکم ملا یہ سلام کرکے بیٹھ گیا سردار اُسکے حسب مراتب دنگلون کرسیون پر بیٹھے شہنشاہ صف شکن نے فرمایا کہ اپنے لشکر کو نقاب پوشی کا حکم دے دو اور تم بھی سردارون سمیت نقابین چہرون پر ڈالکر ہمارے ساتھ چلو سیلاب شاہ نے تعمیل ارشاد کی اور اب یہ سب نقابین چہرون پر ڈالے ہوئے بافوج فراوان جانب طاق چلتے ہین کہ انکا ذکر پھر آئے گا

اب یہان سے چند کلمہ داستان شوکت نشان نقابدار ابلق سوار ۶

سے گزارش کیے جاتے ہین

کہ نقابدار نے دربند اول کو توڑا اور لشکر کو اپنے اسی مقام پر چھوڑ کر لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم ہوشربا عجائبات اب مرحلہ دربند دوم کا در پیش ہوگا کہ وہ مسکن نہالان جادو کا ہی تمھین لازم ہی کہ یہان سے داہنی جانب روانہ ہو اور جسوقت قریب ایک چشمۂ آب کے پہونچو تو پھر لوح کو دیکھکر آگے قدم رکھنا چنانچہ نقابدار ابلق سوار ہو موافق ہدایت لوح کے روانہ ہوے جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے چشمۂ آب نظر آیا گرد اسکے طائران صحرائی کا ہجوم تھا صحرا خوش نما و پر فضا تھا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اب یہان سے جانب مغرب روانہ ہو ایک باغ ملے گا تمھین لازم ہی کہ جسوقت دروازۂ باغ پر پہونچو اگر دروازہ بند دیکھو گرز سے دروازہ شکستہ کر کے اندر باغ کے داخل ہو اور اگر دروازہ کھلا دیکھنا تو دیوار باغ پھاند کر جانا مگر دروازے کی طرف سے نہ جانا ورنہ مبتلاے بلا ہو جاؤ گے یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار جانب مغرب روانہ ہوے جاتے جاتے قریب شام قریب کوہ کے پہونچے دیکھا کہ چند آدمی قزاق وضع ایک عورت کو گھیرے کھڑے ہین اور ایک لاش زمین پر پڑی ہی عورت روتی جاتی ہی اور زیور اپنا اُتار اُتار کر دے رہی ہی اور قزاق نہایت درشت آواز سے اُسے دھمکا رہے ہین بس یہ دیکھتے ہی نقابدار کو تاب نرہی اور گھوڑا دوڑا کر قریب اُن قزاقون کے آئے اور نعرہ کیا کہ باش ای قرمساقو مین آ پہونچا کیون تم اس عورت پر ظلم کر رہے ہو یہ دیکھتے ہی وہ قزاق بھاگے جو زیور عورت نے اُتار کر اُنکو دے دیا تھا وہ لیے گئے اور جو زیور پہنے ہوے تھی وہ رہ گیا عورت نے جو نقابدار کو دیکھا ہزارون دعائین دینے لگی اور کہا کہ آپکی بدولت اتنا زیور بچ گیا ورنہ وہ لوگ سب لوٹ لیجاتے اور نہین معلوم مجھ سے کیا سلوک کرتے اور حرمت میری باقی رہتی یا نرہتی شوہر کو تو پہلے ہی قتل کر ڈالا تھا یہ کہکر لاش پر بیٹھکر رونے لگی اسکی فریاد اور حسن و سال پر نقابدار کا دل ٹکڑے ہونے لگا کہا نیکبخت تو کون ہی اسنے عرض کی کہ مین سوداگر کی دختر ہون اپنے شوہر کے ساتھ میکے سے سسرال کو جاتی تھی کہ راستے مین چند آہو نظر آئے مجھکو اور میرے شوہر کو شکار آہو کا نہایت شوق تھا مین نے اور اُسنے ساتھ گھوڑے اُٹھائے آہوون کا تعاقب کیا اور اسقدر دور نکل آئے کہ ملازمین راستے ہی مین چھوٹ گئے یہان پہونچکر آہو تو درۂ کوہ مین جا کر غائب ہوگئے اور یہ چور بالاے کوہ سے اُتر کر نزدیک آئے شوہر سے میرے مقابلہ ہوا وہ تو مارا گیا اب اُن دزدان مکار نے مجھ سے زیور طلب کیا مین نے جان کا صدقہ مال سمجھکر زیور دینا شروع کیا سب زیور یہ قزاق لیجاتے آپکی بدولت بچ گیا نقابدار نے کہا کہ مین جاتا ہون تم اسی مقام پر ٹھیرو جسقدر زیور تمھارا قزاق لے گئے ہین وہ بھی لائے دیتا ہون عورت نے کہا کہ مین اُس زیور سے باز آئی مثل مشہور ہی

کہ بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹین کان اگر وہ منحوس زیور پھر میرے پاس آئیگا تو پھر کسی بلا مین پھسائیگا ابھی یہ زیور بنکر آیا تھا اور مین نے پہلی مرتبہ پہنا تھا کہ اس بلا مین پھنسی شوہر مارا گیا اب جانے دیجیے سر صدقہ گیا اب اتنا احسان کیجیے کہ یہان سے قریب میرے ایک عزیز کا باغ ہی مجھے وہان پہونچا دیجیے وہان سے مین خط بھیجکر اور اپنے عزیزون کو بلا کر اُنکے ساتھ چلی جاؤنگی یہ سُنکر نقابدار نے فرمایا کہ بہتر چلو پہلے تمکو پہونچا دون عورت آگے آگے چلی اور نقابدار ابلق سوار اُسکے ساتھ ہوے یہ عورت روتی جاتی ہی اور بین کرتی جاتی ہی نقابدار اسکے حال زار پر افسوس کرتے چلے جاتے ہین کہ یہ کمسنی دیکھیے اور رنڈاپا کیونکر یہ اپنی زندگی گذاریگی لیکن وہ عورت نقابدار کو اپنی طرف محو کیے ہوے اور باتون مین بھلاوے دیتی ہوئی قریب ایک باغ کے آئی دروازہ باغ کا کھلا ہوا تھا عورت باغ مین داخل ہوئی اور نقابدار دروازۂ باغ پر ٹھہرے کہ نہ معلوم اندر باغ کے کون ہو کون نہو میرا جانا مبادا مالک باغ کے خلاف ہو علاوہ اسکے شاید عزیز اس عورت کے بھی بدگمان ہون تو کیا ضرورت ہی لیکن عورت نے جو دیکھا کہ نقابدار دروازہ پر ٹھہر گئے اسنے کہا کہ ای شہریار بے تکلف آپ چلے آئیے کسی طرح کا اندیشہ نہ کیجیے نقابدار نے فرمایا کہ اندر آنے کی کیا ضرورت ہی تمکو تمھارے عزیزون تک پہونچا دیا اب مین جاؤنگا کیونکہ مجھے طلسم توڑ کر بلکہ گم جادو کا رہا کرنا مقصود ہی کہ مین نے سُنا ہی بادشاہ اسلام فرقت آئین گم جادو کی گھلے جاتے ہین مجھے جلدی ہی کہ طلسم فتح کرکے گم جادو کو خدمت مین بادشاہ اسلام کی روانہ کرون بعد ازان طلسم نہ طاق مین جا کر بدیع الملک کی مدد کرون یہ سُنکر اس عورت نے کہا کہ اگر اتفاق سے کوئی عزیز میرا یہان نہوا تو کیا مجھے تنہا چھوڑ جائیے گا پھر قزاق آ کر مجھے پریشان کرینگے اور ایکی یا تو مار ڈالینگے یا بے حرمت کرینگے کیونکہ جلے ہوے ہین لہذا آپ یا تو اندر تشریف لیچلیے اور یا اسی مقام پر ٹھہریے مین اندر جاتی ہون جیسا کچھ مناسب ہوگا کہلا بھیجونگی نقابدار نے فرمایا اسکا مضائقہ نہین ہی اب نقابدار تو جواب کے منتظر ہو کر ادھر اُدھر ٹھلنے لگے اور عورت اندر باغ کے گئی بعد تھوڑی دیر کے واپس آئی اور عرض کی کہ باغ مین کوئی نہین ہی اب شام ہو چکی ہی لہذا آج رات کو تو یہین قیام فرمائیے صبح کو چلے جائیے گا نقابدار نے بھی خیال کیا کہ واقع مین یہ سچ کہتی ہی اسوقت کہان ٹھوکرین کھاتے پھروگے بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوے بس جیسے ہی دروازے مین سے ہو کر نکلے قہقہہ کی صدا آئی نقابدار نے پلٹ کر دیکھا کوئی نہ تھا لیکن اُس عورت نے آواز دی کہ باش او نقابدار بمقدار منم نہالان جادو تو نے بڑے ظلم کر رکھے تھے پہلی مرتبہ آ کر

دربنجم کو فتح کرکے اسیران طلسم کو چھڑا لے گیا دوسری مرتبہ آکر پھر قیامت برپا کردی دربند اول کو شکستہ کیا اور اب یہان تک آپہونچا تھا اگر مین راستے سے اتنا بڑا دھوکا نکرتی تو لوح تجھ سے ملنا دشوار تھی کہ اب کیا کہتا ہی نقابدار بہادر نے اب جو خیال کیا تو لوح ندارد ہی انھین اب ہوش آیا کہ لوح نے ممانعت کی تھی کہ دروازہ کھلا ہو تو دروازہ سے نہ جانا مین نے دھوکا کھایا خیر اب تو جو ہوا سو ہوا نہالان جادو کو آواز دی کہ او نکاتہ تو کیا بکتی ہی جسوقت تک لوح میرے پاس نہ تھی اسوقت کسنے مدد کرکے لوح دلائی اور اب لوح چھن گئی تو کیا پروا ہی اگر مین فتاح اس طلسم کا ہون تو مین ہی تجکو قتل کرونگا تو مجکو کیا قتل کرسکے گی یہ سُنکر نہالان جادو کو غصہ آیا اور پکاری کہ ای شخص یہ وہی مثل ہی کہ رسّی جلگئی مگر بل نہ گیا ابتک تو زبان درازی سے باز نہین آتا اور ویسی ہی باتین کررہا ہی جو اشتعال دلانے والی ہین ہرچند کہ قتل تیرا چالیس دن کے اندر آئین طلسم کے خلاف ہی مگر مین تجکو زندہ رکھنا خلاف عقل جانتی ہون ابھی قتل کرونگی اور بیرون طلسم لیجاکر قتل کرونگی یہ کہکر اسنے ایک گل سحر نقابدار کے منھ پر کھینچ مارا کہ نقابدار بیہوش ہوگئے بس یہ کڑکی اور کڑک کر بجہ بنی اور نقابدار کو لیکر روانہ ہوئی اور چلتے وقت لوح ایک ساحر کے سپرد کی کہ جاکر بادشاہ طلسم یعنی ملک ملمن جادو کو دے آ

اب ساحر تو لوح لیکر خدمت مین ملمن جادو کی چلتا ہی اور نہالان جادو نقابدار کو لیے ہوے دربند پنجم کی راہ سے بیرون طلسم چلی ہی مگر اول حال میمون شاہ مالک دربند پنجم کا سُنیے

کہ یہ تخت پر بیٹھا ہی ارا کین دولت حاضر ہین کہ نہالان جادو نقابدار کو لیے ہوے پہونچی بادشاہ کو سلام کیا اور رشید طلسم کشا سامنے رکھدی میمون شاہ حیران ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہی پوچھا ای نہالان جادو آج کدھر نکل آئین اور یہ کون شخص ہی جسکو ساتھ لائی ہو نہالان جادو نے عرض کی کہ بڑے تعجب کی بات ہی آپ بادشاہ دربند پنجم ہوکر اسقدر حالات طلسم سے غافل ہین کیا آپ کو خبر نہین کہ یہ زمانہ بربادی طلسم کا ہی اور بانیان طلسم لکھ گئے ہین کہ فلان وقت مین عمر طلسم کی ختم ہوجائیگی اور طلسم کشا آئے گا چنانچہ یہ وہی زمانہ ہی یہ شخص طلسم کشا ہی اسنے آکر دربند اول کو توڑا اور لوح طلسمی اسکے پاس تھی مین نے دھوکا دے کر اسکو گرفتار کیا لوح خدمت مین بادشاہ طلسم کے روانہ کی اور اسے لیکر یہان آئی ہون کہ آپ سے اجازت لیکر اسے بیرون طلسم لیجاؤن اور قتل کرکے واپس آؤن کہ راستہ باہر جانے کا آپ ہی کے دربند سے ہی یہ سُنکر

میمون شاہ نے کہا کہ ای ملکہ نہالان جادو کارے کردی کہ کسے نکردہ اگر
تونے اس شخص کو گرفتار کیا تو گویا تمام اہالیان طلسم کی جان بخشی کی اب آج
رات بھر یہان قیام کرو صبح کو چلی جانا نہالان جادو نے کہا کہ ای بادشاہ اس
جو کہم کا رکھنا اچھا نہین ہی ایسے شخص کو ایک پل زندہ رکھنا نہ چاہیے کہ سو طرح
کے خطرے ہین مبادا کوئی مددگار اسکا پہونچ گیا اور اسے رہا کر لے گیا تو
نہایت مشکل ہوگی میمون شاہ نے کہا کہ تم ایسی ہوشیار ہوکر اور اسطرح کی باتین
کرتی ہو کہ ہنسی آتی ہی اول تو یہان اسکا مددگار کون بیٹھا ہی جو آئے گا اور
آئے گا تو کیا پائے گا اگر لوح اسکے ہاتھ نہ لگتی تو یہ خود بھی نہ آسکتا اب لوح
تمنے بادشاہ کی خدمت مین بھیجدی اسے چھوڑ بھی دو گی تو یہ کیا کرے گا نہالان جادو
نے کہا یہ سب سچ ہی مگر بقول شیخ سعدی ؎ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد؛ آخر
ایک مرتبہ لوح اسے کیونکر ملی اور دوبارہ یہ کسطرح آکر لوح پر قابض ہوا اور ایک
دربند کو کیونکر شکستہ کیا غرضکہ دیر تک تقریر ہوا کی آخر کار نہالان جادو نے
میمون شاہ سے کہا کہ قید طلسم کشا کی آپ اپنی حفاظت مین لیجیے میمون شاہ
نے کہا کہ تم سحر اپنا اسپر سے اتار لو نہالان جادو نے سحر اپنا اتار لیا میمون شاہ
نے نقابدار ابلق سوار کو عیار کے سپرد کر کے قصر بلوریہ مین بھجوا دیا اور
کہلا بھیجا کہ حضور یہان آرام سے تشریف رکھیین مین اس لکاتہ کو سزاے معقول
دلوانے کی کوشش کرتا ہون اور لوح کی بھی تدبیر کرونگا غرضکہ عیار نقابدار کو
قصر بلوریہ مین لایا اور ہوشیار کر کے دست بستہ سامنے کھڑا ہوا نقابدار
نے پوچھا تو کون ہی عیار نے عرض کیا کہ نام غلام کا مہتر دوند ہی مین عیار ہون میمون شاہ
کا آپ کو نہالان جادو گرفتار سحر کر کے لائی تھی اور ارادہ قتل رکھتی تھی بادشاہ نے
ہمارے ایک شب کا اسکو مہمان کر کے قید آپکی بفریب اس سے لے لی ہی اب آپ یہان
تشریف رکھیے نقابدار نے فرمایا کہ مین یہان کبتک بیٹھا رہونگا عیار نے کہا کہ
اگر حضور یہان سے قدم نکالینگے تو کام خراب ہو جائیگا راز افشا ہوگا یہ وہ مقام
ہی کہ اگر انسان اس قصر مین رہے تو کسی کا سحر خبر نہین بیان کر سکتا نقابدار خاموش
ہو رہے وہان میمون شاہ نے نہالان جادو کے واسطے سامان دعوت مہیا کیا اور
ایک نامہ خدمت مین ملک لکمن جادو کی تحریر کیا کہ نہالان جادو طلسم کشا کو قید کر کے
لائی ہی اور اجازت خواہ ہی کہ مجھے بیرون طلسم جانے دیجیے تاکہ مین طلسم کشا کو قتل کرون کہ
آئین طلسم کے خلاف بھی نہونے پائے اور یہ خلش بھی جاتی رہے لہذا کیا حکم ہوتا ہی آیا
مین نہالان جادو کو بیرون طلسم جانے دون یا قید طلسم کشا اس سے لیکر اپنی حفاظت
مین کرلون جسوقت یہ نامہ خدمت ملک لکمن جادو مین پہونچا اسنے جواب لکھ بھیجا کہ
مجھے حال گرفتاری طلسم کشا کا معلوم ہوا اور لوح طلسمی بھی میرے پاس پہونچگئی

لہذا تم آئین طلسم کے خلاف ہرگز نکرو قید طلسم کشا کی دربند مقابر کی طرف روانہ کرو اور لوح تمھارے پاس بھیجی جاتی ہی اسے قصر بلوریہ مین محفوظ کرو اسلیے کہ تخفیات طلسمی مین قصر بلوریہ ایسی چیز ہی کہ خاص اختیار رکھنے کے واسطے نہایت مناسب ہی تاثیر سے اس قصر کی تم واقف ہو کہ جو چیز قصر بلوریہ مین رہتی ہی اُسکے حال سے کوئی واقف نہین ہوسکتا ہی جسوقت یہ جواب مع لوح طلسمی میمون جادو کو پہونچا اسنے لوح کو اپنے قبضہ مین کیا اور جو ساحر لوح لایا تھا اُسے ساتھ لیکر قریب قصر بلوریہ کے آیا اور ساحر کو باہر ٹھہرایا اسلیے کہ اندر جانے کا حکم نہ تھا اور خود لوح لیکر اندر قصر کے داخل ہوا اور نقابدار کو سلام کرکے لوح گلے مین نقابدار کے پہنادی اور چپکے سے عرض کی کہ مین ابھی آتا ہون حضور یہین ٹھہرین بعد اسکے باہر قصر کے آکر ساحر کو رخصت کردیا اور کہا کہ جو کچھ تو نے دیکھا ہی بادشاہ سے بیان کردینا ساحر تو اُدھر روانہ ہوا اور جاکر بادشاہ سے حال لوح کا بیان کیا کہ میرے سامنے میمون شاہ نے لوح طلسمی قصر بلوریہ مین محفوظ کردی اب بادشاہ تو باطمینان تمام بیٹھا ہی اور مصروف جشن ہوتا ہی یہان میمون شاہ نے رات بھر مین یہ کارروائی کی صبح کو نوشتہ بادشاہ کا مہالان جادو کو دکھایا کہ یہ پروانہ میرے نام آیا ہی اب مین طلسم کشا کو دربند مقابر مین بھیجے دیتا ہون اور تم جاکر اپنے دربند پر قیام کرو مہالان جادو پروانہ بادشاہ کا دیکھکر مجبور ہوئی اور جانب باغ روانہ ہوگئی یہان میمون شاہ خدمت مین نقابدار ابلق سوار کی آیا اور جو کچھ انتظام کیا تھا وہ بیان کیا نقابدار نے کہا کہ اسوقت تک کے واسطے تو یہ انتظام درست تھا لیکن ای میمون شاہ جسوقت مین لوح لیکر نکلونگا اور دربندون کو توڑونگا تو یہ راز ضرور افشا ہوگا اُسوقت تمھارے لیے خرابی ہوگی لہذا مین پسند نہین کرتا کہ تم میری وجہ سے بلا مین پھنسو مجکو اسیر کرکے زندان طلسمی مین بھیجدو اگر میرے مقدر مین رہائی ہی تو خدا کوئی صورت نکالدے گا اور مین طلسم سے رہا ہوکر طلسم کو توڑونگا ورنہ مرضی خدا میمون شاہ نے عرض کی کہ ہم غلام کس روز کے واسطے ہین قطع ہون وہ ہاتھ جو آپکو اسیر کرین یہی نا کہ بادشاہ کو معلوم ہوجائیگا میمون شاہ نے طلسم کشا کو رہا کردیا اور لوح طلسمی دیدی مجھے اسکی پروا نہین ہی مین اس بادشاہ سے خوف کرون یا اُس بادشاہ سے ڈرون جس کے قبضۂ اقتدار مین تمام دنیا ہی مین دنیا کے واسطے عقبے کو کبھی نہ بگاڑونگا آپ کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر مجھپر عتاب شاہی آئے گا تو آئے جب ہم آپکو گرفتار کرکے بھیجدین تو دوست دشمن مین فرق کیا رہ گیا اور ہم کس دن کے واسطے ہین ہان ایک بات میرے ذہن مین آتی ہی وہ یہ کہ جب سے یہ دربند شکستہ ہوا اور آپ قیدیون کو رہا کرکے لے گئے اُس وقت سے زندانخانہ طلسمی دربند چہارم مین بنایا گیا اُسی مقام پر ملکہ گم جادو بھی مع لشکر اسیر ہی

اگر گم گم جادو رہا ہون تو میرا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اور صورت رہائی اُنکی یہ ہی کہ آپ لوح کو پوشیدہ طور سے اپنے پاس رکھیے اور مین آپکو قید خفیف مین کرکے روانہ کرتا ہون جسوقت آپ زندان مین پہونچیے گا قید توڑ ڈالیے گا اور لوح کو دیکھکر کام کیجیے گا تو ملکہ گم گم جادو رہا ہو جائینگی اور در بند مقابر فتح ہوگا پھر کوئی اندیشہ نہین ہی اگر تمام ساحران طلسم آکر مقابلہ کرینگے تو ایک ملکہ گم گم جادو سب کے واسطے کافی ہین نقابدار نے فرمایا کہ مجھے مدد سوا پروردگار کے کسیکی درکار نہین ہی مین گم گم جادو کی رہائی کے واسطے تو ضرور آیا ہون مگر اُس سے مدد چاہنا ننگ و عار سمجھتا ہون ہان جسوقت مین کسی دربند پر ہون اُسوقت گم گم جادو اپنی حفاظت کرلے اور تم تا فتح طلسم قصر بلوریہ سے باہر نہ نکلنا میمون شاہ نے جرأت نقابدار پر فخر کیا اور کہا کہ جیسا ارشاد عالی ہو ہم غلامون کو کوئی عذر نہین ہی لیکن بعض موقعون پر مجکو قصر سے نکلنا ہوگا اُسکی اجازت دیتے جائیے نقابدار نے فرمایا کہ اگر تمھارا قصر سے باہر آنا ضروری ہو تو اختیار ہی مین تمھاری حفاظت کی غرض سے کہتا ہون الغرض میمون شاہ نے ہتکڑیان بیڑیان طوق و زنجیر مگر سب خولدار ہلکی حاضر خدمت کین اور کہا کہ میری مجال نہین کہ حضور کو پنہا سکون آپ خود پہن لین نقابدار نے خود زیور آہن کو جسم پر آراستہ کیا اور قیدی بنکر بیٹھ گئے میمون شاہ نے لوح گلے سے اُتار کر نقابدار سے کہا کہ اسے پوشیدہ کر لیجیے نقابدار نے لوح کو پوشیدہ کر لیا چار آئینہ وغیرہ کے نیچے چھپا لیا اب میمون شاہ نے نقابدار ابلق سوار کو ملحوق جادو کے حوالے کیا کہ جاکر انھین لاہوت جادو کے حوالے کرو ملحوق جادو قید نقابدار ابلق سوار کی لیکر جانب مقابر روانہ ہوا جسوقت گورستان طلسمی مین پہونچا جبر لاہوت جادو کو ہوئی لاہوت جادو آیا اور چاہا کہ نقابدار کو لیجاکر حجرۂ سحر مین بند کرون حجرہ شکستہ ہوگیا اسی طرح کئی حجرے شکستہ ہوے یہ لوح کا سبب تھا مگر لاہوت جادو اس سے بے خبر تھا نہایت حیران ہوا کہ حجر ہاے سحر کے شکستہ ہونے کا کیا سبب ہی یہ شگون اچھا نہین ہی ہم دیکھتے ہین کہ زمانہ بربادی طلسم کا آگیا پہلے دربند پنجم پر آفت آئی سال بھر بیشتر یہی نقابدار راہ پوشیدہ سے داخل دربند پنجم ہوا اور قیدیون کو لے گیا اگر میمون شاہ اُسکو طلسم کے باہر کرکے لوح قبضہ مین نکرتا تو اسیوقت طلسم برباد ہوتا اب یہ پھر داخل طلسم ہوا اور اسیر ہوکر یہان آیا تو حجرہ ہاے سحر شکستہ ہوے جاتے ہین اب کیا تدبیر کرون اسنے ایک نامہ خدمت بادشاہ طلسم یعنی ملک تکمین جادو مین روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ حجرہ ہاے سحر شکستہ ہوے جاتے ہین اب طلسم کشا کو کس مقام پر قید کیا جاے جسوقت یہ نامہ ملک تکمن جادو کو پہونچا ملک تکمن جلو نے وزرا کو جمع کرکے اُنسے صلاح لی اُنھون نے کہا کہ کہلا بھیجیے کہ اگر حجر ہاے سحر شکستہ ہوے جاتے ہین تو اُسے ایسے زندان مین قید کیا جاے جو ساختہ سحر نہو بادشاہ طلسم نے یہ صلاح بہت ہی پسند کی اور جواب لکھ بھیجا

کہ اے لاہوت جادو نقابدار کو ایسے مقام پر مقید کرو جو ساختۂ سحر نہ ہو لیکن قید محکم رکھنا اور پہرہ
دیوؤن کا قائم کر دینا کہ یہ نہایت زبردست بہادر ہے ایسا نہ ہو رہا ہو جائے اور زندانبان اسکے
ہاتھ سے مارے جائین چنانچہ لاہوت جادو نے ایسا ہی کیا کہ ایک زندان تاریک مین
نقابدار کو مقید کر کے پہرہ چار دیوان زبردست کا قائم کر دیا نقابدار نہایت پریشان تھے
کہ روشنی یہان بھی نہین ہے کیا کرون اور کیونکر لوح کو دیکھون اور بغیر لوح کو دیکھے ہوئے کوئی کام
کرنا درست نہین اسی پریشانی مین تھے کہ دروازہ زندان کا کھلا اور ایک شخص کھانا لیے
ہوئے آیا جیسے ہی کچھ روشنی ہوئی نقابدار نے لوح کو نکالکر ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے فتاح
طلسم قید کیون نہین توڑتا اور باہر زندان کے آکر دیوؤن کو مار نقابدار نے فوراً قید
پارہ پارہ کر ڈالی وہ شخص جو کھانا نقابدار کے واسطے لایا تھا وہ تو بھاگا اور نقابدار حجرہ
سے باہر آئے جیسے ہی دیوؤن نے دیکھا کہ قیدی زندان سے نکلا انھون نے للکارا کہ
کہان جاتا ہے نقابدار نے جواب دیا کہ جاتے ہین طلسم توڑنے کو اگر تمھین کچھ دعوے
ہو تو روک لو یہ سنتے ہی چارون دیوون نے چار طرف سے گھیرا نقابدار نے تلوار کھینچی اور
جھپٹ کر ایک دیو پر حملہ کیا کہ دونون پاؤن اُسکے قلم ہوئے دیو زمین پر گرا دوسرے دیو
نے کہا کہ اب گرفتار کرنا اسکا ناممکن معلوم ہوتا ہے یا تو خود بھی حملہ کرو اور یا بھاگو ایک
دیو نے جھپٹ کر گرز مارا نقابدار نے وار اسکا خالی دیا دیو اوندھے منھ ضرب کے جھونک
مین سامنے آیا نقابدار نے بیاض گردن پر ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اسکا جدا ہو گیا دو دیو
بھاگ کھڑے ہوئے اور نقابدار اُنکے تعاقب مین چلے دیو جاتے جاتے ایک غار
مین پھاند پڑے نقابدار بھی ساتھ اُنکے غار مین پھاند پڑے دیکھا کہ ایک صحرا ہے
اور اُسمین ہزار ہا رنگ کی تتلیان اُڑتی پھرتی ہین اور ایک حجرہ کا طواف کر رہی ہین نقابدار
قریب اُس حجرے کے پہونچے دیکھا کہ نہ کوئی نگہبان ہے نہ زندانبان ہے دروازے بند
ہین نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ملکہ گم جادو اسی حجرہ مین مقید ہے اور یہ جو تتلیان
اُڑتی پھرتی ہین یہ اسکا لشکر ہے تم اس حجرہ کو کھولکر ملکہ کو رہا کرو پھر وہ ان تتلیون کو
انسان بنائے گی یہ دیکھتے ہی نقابدار نے دروازے پر ہاتھ رکھا بند پایا جھپٹ کر
ایک لات ماری کہ دروازہ ٹوٹا دیکھا کہ ایک قفس لٹکا ہوا ہے اور اُسمین ایک ٹیٹری بیٹھی
ہے نقابدار نے قفس کو اُتارا اور ٹیٹری کو قفس سے نکالا اور عکس لوح کا ڈالا کچھ نہ ہوا
پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ہاتھ سر پر اسکے پھیرو ایک کیل سر مین اسکے گڑی ہوئی معلوم
ہو گی جس وقت وہ کیل کھینچ لوگے یہ انسان ہو جائے گی نقابدار نے چمکارا ٹیٹری اُنکے
ہاتھ پر آ بیٹھی نقابدار نے ہاتھ اسکے سر پر پھیرا کیل ہاتھ مین چبھی نقابدار نے کیل
کھینچ لی بس دیکھا کہ ٹیٹری زمین پر گر کر تڑپی اور صورت انسانی اُسنے پیدا کی اور نقابدار
کو جھک کر سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کون صاحب ہین جو مجھ غریب کے حال پر رحم فرمایا
اور مجھے اس زندان تاریک سے رہا کیا دیکھا نقابدار نے کہ ایک نازنین حور جمال ہے

مگر حالت یہ ہو کہ ناخن بڑھے ہوئے ہین رنگت زرد آنکھون مین حلقے پڑے ہوئے چہرہ اُداس
فرمایا اے ملکہ کمر جادو مین بھی ایک خادم تمھارے طالب کا ہون یہ نہین کہہ سکتا کہ تم بھی
انکی طالب ہو یا نہین مین لشکر اسلام کی مدد کو گیا تھا وہان مجھے حال تمھاری اسیری کا معلوم
ہوا اور معلوم ہوا کہ بادشاہ اسلام تمھارے اسیر ہونے سے نہایت رنجیدہ ہین عجب عجب
کلمات حسرت آیات زبان پر لاتے ہین کبھی فرماتے ہین کہ کاش اس بادشاہی سے فقیری
ہوتی تو بہتر تھا کہ جہان چاہتے جاتے جو چاہتے وہ کرتے بگروائے قسمت کہ ملکہ کمر جادو
نے آکر اکثر ہماری مدد کی اور ہم خبر بھی نہین دریافت کر سکتے اگر خود برائے تلاش نکلین تو لشکر
کی تباہی کا خیال اور بدیع الملک کی وصیت کا دھیان آتا ہے کہ وہ لشکر کو میرے سپرد
اور مجکو لشکر کے حوالہ کر گئے اگر خود جاتا ہون اور لشکر پر کوئی افتاد پڑے تو سارا الزام
میرے ہی سر ہوگا کیونکہ ہر وقت خطرہ دشمنون کا لگا ہوا ہے کتنی لڑائیان ہو چکی ہین اور
کیسی کیسی بلائین نازل ہو چکی ہین اگر پھر کوئی بلا نازل ہو جائے تو کیا کرونگا ہر چند کہ کوئی
بلائے ناگہانی کو روک نہین سکتا تاہم میرا موجود رہنا ضرور ہے کہ بغیر اسکے داغ بدنامی سے
بچنا ناممکن ہے مین نے اس خدمت کو ذمہ اپنے لیا اور یہان آکر بمدد خدا سے آپ کو رہا
کیا ملکہ کمر جادو نے کہا کہ خدا اُنکو سلامت باکرامت رکھے آپ کا آنا بھی اُنھین
کے آنے کے برابر ہے ضرور آپ بھی کوئی عزیز اُنکے ہونگے جو اسقدر خیال ہوا کہ صدمہ
بادشاہ کا آپ سے نہ دیکھا گیا یہ کام سوا عزیز کے دوسرا نہین کر سکتا ورنہ مین بھی ایک
کنیز اُنکی ہون اگر اسقدر اُنھین خیال ہوا تو کونسی عجب کی بات ہے اپنے ملازمون اور خادمونکا
سبھی مالکون کو خیال ہوتا ہے آپ طالب کیا سمجھکر ارشاد فرماتے ہین اگر یہ احسان کیا ہے
کہ مجھے قید سے رہا کیا ہے تو ذلیل نہ کیجیے مجھے تو دعویٰ کنیزی ہے اس سے زیادہ جو کچھ
کہیے گا وہ زیبا نہ ہوگا نقابدار مسکرا کر خاموش ہو رہے اور بات کو ٹالکر کہا کہ اس لشکر کو
اپنی ہیئت اصلی پر لائیے کہ یہ سب تباہ ہین کمر جادو نے اُن تتلیون کیطرف دیکھ
اور کچھ اسم سحر پڑھکر دونون ہاتھ اپنے ملاکر بلند کیے اور تتلیون سے اشارہ کیا جو تتلیان
اُڑکر ہاتھون کے درمیان سے نکلین وہ اُسطرف جاکر انسان ہو گئین غول کے غول تتلیون
کے نکلکر انسان ہوئے چالیس ہزار نازنینون مین صرف سینتیس ہزار باقی رہ گئین اور
کوئی تین ہزار مر گئین کمر جادو اپنے ملازمین کے لیے بہت روئی باقی کو ساتھ لے کر
نقابدار سے کہا کہ ہر چند مین اتنے دنون کی قید مین بیکار ہو گئی ہون اور لائق مقابلہ
نہین ہون مگر آپ کے ساتھ ہون چلیے اور طلسم کو توڑیے نقابدار نے فرمایا کہ اسکی
ضرورت نہین ہے بلکہ مین آپ کو پہلے قصر بلوریہ مین پہونچا دون پھر برائے مقابلہ
جاؤنگا کمر جادو نے کہا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین آپ کو تنہا جانے دون نقابدار
نے فرمایا کہ مین یہانتک تو تنہا ہی آیا جس خدا نے مجھے یہانتک پہونچایا اُسی کی
مدد فتح طلسم کے لیے بھی کافی ہے یہ فرماکر کمر جادو کو ساتھ لیا اور بارادۂ قصر بلوریہ

آگے بڑھے تھے کہ دیکھا سامنے سے ایک فیل مست جھومتا ہوا چلا آتا ہے عقب مین اُسکے
مست سے فیل ہین نقابدار اُسے فیل صحرائی سمجھے اور تلوار کھینچکر چلے کہ جادو نے
آواز دی کہ اسے فیل نہ سمجھے لوح کو دیکھو کر کام کیجیے نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا
تھا کہ اے فتاح طلسم اگر یہ فیل تمھاری تلوار سے قتل ہوا تو اسقدر خون بہے گا کہ دریاے
خون جاری ہو جائے گا اور تم اُسمین غرق ہو جاؤ گے لہذا تم کو چاہیے کہ جسوقت فیل
تمھارے قریب آئے دم اسکی پکڑکر گردن پر جا بیٹھو اور کہو کہ ہمین دربند مقابر پر لے چل یہ تم کو
پہونچا دے گا اور یہ تمام فیل سوا تمھارے کم کم جادو کیطرف نجائینگے یہ دیکھکر نقابدار
رُکے جیسے ہی فیل قریب آیا اور اسنے گھونسا مارا نقابدار نے گھونسا فیل کا خالی دیا کہ
فیل اپنے زور مین پھر گیا پشت نقابدار کیطرف ہو گئی نقابدار نے دوڑ کر دم اسکی تھام
لی فیل نے بھاگنے کا قصد کیا نقابدار نے پاؤن زمین پر گاڑ دیے ہر چند فیل نے زور کیا
مگر آگے نہ بڑھ سکا اب نقابدار ابلق سوار اسکی پشت پر جا کر گردن پر آ بیٹھے اور سر
پر گھونسا مارا کہ فیل چیخا اور دم کھڑی کر کے صحرا کیطرف بھاگا نقابدار نے کہا کہ مجھے
دربند مقابر پر لے چل فیل جاتے جاتے ایک دربند مین پھاند پڑا اور فیل جو اسکے ساتھ تھے
وہ بھی خندق مین پھاندے خندق اسقدر تاریک تھا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا اور فیل نقابدار
کو لیے بھاگا چلا جاتا تھا جاتے جاتے ایک درہ سے ہو کر باہر نکلا اب روشنی نظر
آئی اور نقابدار نے اپنے کو اُسی گورستان مین پایا جہان مقید ہو کر آئے تھے دیکھا کہ
ہزارہا قبرین ہین اور وسط میدان مین ایک بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے نقابدار نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھکر اس فیل کے سر پر گرز مارو اور خود کود کر علیحدہ ہو جاؤ اور
تماشا قدرت خدا کا دیکھو نقابدار نے جلدی سے اسم پڑھا اور سر پر فیل کے گرز مار کر آپ
علیحدہ ہوئے گرز پڑتے ہی ہاتھی نے چرغ مارا اور اپنے ساتھ والے ہاتھیون پر چلا وہ
ہاتھی بھاگے اور یہ پیچھے اُنکے دوڑا جس فیل کے قریب پہونچا دم اُسکی سونڈ سے پکڑ کر
اُکھیڑ لی زخم سے بجائے خون شعلہ نکلا اور خود اُسی فیل پر گرا اور جلا کر خاک کر دیا اسیطرح
یہ تمام فیل جلکر خاک ہوئے آخر مین اس فیل نے اپنی دم آپ اُکھیڑ لی اور خود بھی جلکر
خاک ہو گیا اور آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من فیلان جادو بود اب نقابدار حیران
ہین کہ کہان جاؤن اور کس سے لڑون اسواسطے کہ یہ گور غریبان ہے میدان جنگ نہین
کیا مُردے نکلکر مقابلہ کرینگے کیا ہونا کیا ہے تھوڑی دیر تک ادھر اُدھر پھرا کیے اور
بجا جا کر ایک ایک لوح تربت کو دیکھنا شروع کیا کسی پر لکھا تھا کہ ؎ پاؤن تھراتے
تھے جنکے سامنے جاتے ہوئے + کاسہ سر اُنکے دیکھے ٹھوکرین کھاتے ہوئے + کسی پر
تحریر تھا کہ ؎ نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا + مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے + کسی پر
تحریر تھا ؎ ہمین کیا جو تربت پہ میلے رہے + کہ مرقد مین ہم تو اکیلے رہے + اسیطرح
کے اشعار عبرت آثار ہر سنگ تربت پر مرقوم تھے اِن اشعار کو دیکھکر نقابدار پہ

ایسی عبرت طاری ہوئی کہ بیٹھ کر رونے لگے اور دل سے کہنے لگے کہ افسوس اس چند روزہ زندگی کے واسطے کیا کیا جھگڑے ہوتے ہین حالانکہ بعد مرنے کے سب کی ایک حالت ہوتی ہے مال دنیا سے سوا دو گز کفن اور سوا گز زمین کے کوئی کچھ نہیں پاتا اس سے بہتر یہ ہے کہ دنیا کو ترک کرو اور اسی گورستان مین بیٹھ رہو ہر طرح ایک دن مرنا ہے اور یہین آنا ہے یہ سوچکر ایک قبر پر بیٹھ کر رونے لگے اتنے مین ایک فقیر سامنے سے نظر آیا نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے جواب سلام دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہان رہتے ہو فقیر نے کہا کہ مین تکیہ دار ہون اور اسی سامنے والے گنبد مین رہتا ہون تمھارا جی چاہے تو وہین چلکر بیٹھو قبر پر بیٹھنے سے کیا فائدہ ہے آج فقیر کی مہمانی کو قبول کرو اور جو کچھ سوکھے ٹکڑے مجھے میسر ہین وہ قبول کرو نقابدار اٹھ کھڑے ہوئے اور فقیر کے ساتھ چلے فقیر نقابدار کو باتون مین لگائے ہوئے اُس مقبرہ بلند کے قریب آیا آگے بڑھکر دروازہ کھولا اور کہا آیئے نقابدار چاہتے تھے کہ قدم آگے بڑھائون کہ پاؤن نقابدار کے تھرتھرائے بس جلدی سے انھون نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر تونے اندر مقبرہ کے قدم رکھا تو زندہ درگور ہو جائے گا یہ فقیر لاہوت جادو ہے اور فوج اسکی انھین قبرون مین بند ہے دیکھ ہوشیار ہو جا اب جسوقت یہ فقیر تمھین اندر بلائے تو لوح اسپر کھینچ مارنا بس جیسے ہی فقیر نے آواز دی کہ کیا ڈرتا ہے جو قدم آگے نہین بڑھاتا معلوم ہوتا ہے کہ تجھے مرنا نہین ہے جو مقبرہ سے خوف کرتا ہے بس نقابدار نے لوح منھ پر فقیر کے کھینچ ماری لوح جو پڑتی ہے فقیر کے جسم مین آگ لگ گئی جلنے لگا اور فریاد کرنے لگا نقابدار نے دوڑ کر لوح اُٹھا لی لیکن فقیر نے اسقدر شور کیا کہ معلوم ہوا اسرافیل نے صور پھونکا اور مُردے قبرونسے نکل نکل کر نقابدار کیطرف دوڑے لیکن ایک مردہ کفن پہنے ہوئے چھاگل پانی کی ہاتھ مین لیے ہوئے فقیر کیطرف چلا نقابدار نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ قبل اسکے کہ یہ مردہ لاہوت جادو کے پاس پہونچے تم اسکے قریب جاؤ اور لوح کو اس پانی مین غوطہ دے کر نکال لو پھر تماشا دیکھو اگر تم نے عرصہ کیا اور تم سے پہلے مردہ فقیر کے پاس پہونچ گیا اور پانی کا چھینٹا اسنے دے دیا تو آگ بجھ جائے گی اور لوح سیاہ ہو جانے کی کوئی خبر نہ دے گی اور نہ لاہوت جادو مرے گا اسیوقت تم کو گرفتار کر لے گا بس یہ دیکھتے ہی نقابدار اُس مردے کیطرف جھپٹے اور مردہ فقیر کیطرف دوڑا کہ جلدی سے چھینٹا ماردون نقابدار نے قریب اسکے پہونچکر لوح کو پانی مین غوطہ دے دیا اور الگ ہٹ گئے جو مردے قریب انکے آ گئے اُنھون نے لپٹنے کا قصد کیا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ دامن اپنا ہاتھ سے مردون کے بچانا اور نہین تو خود بھی مردہ ہو جائے گا اور ان مردون کا مردہ بھی تم پر بھاری ہو جائیگا انھین مردہ نہ سمجھنا بلکہ یہ سب زندہ ہین یہ دیکھ کر نقابدار نہایت پریشان ہوئے کہ یہ

کمبخت تو بھوت بنکر پیچھے پڑے ہین ان سے کیونکر بچون ناچار تلوار کھینچی کہ بھاگا تو نہ جانے دے گا
اب چاہے گرفتار ہون یا بچون لیکن چمک جو تیغہ نقابدار کی اُن مردون پر پڑی چلاکر بھاگے
اُدھر اُس مردے نے چھاگل کا پانی فقیر پر چھڑکا آگ تو فرو ہوگئی لیکن فقیر پانی ہوکر بہگیا
اور وہ پانی موجین مارتا ہوا مردون کیطرف چلا مردے بھاگے اور قبرون مین کودنے
لگے پانی نے تمام قبرون کو غرق کردیا اور عجب اُلٹا اثر پیدا ہوا کہ جس قبر پر پانی آیا
اُسمین سے دھوان پیدا ہوا اور ساحر کے مرنے کی آواز آئی کہ کشتی مرا نامم فلان جادوگر بود
آخر مین یہ تمام پانی ایک قبر وسیع مین جاکر غائب ہوگیا اور زمین کو زلزلہ سا پیدا ہوگیا
آندھی چلی خاک اُڑی زمانہ تیرہ و تار ہوگیا بعد کچھ دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ بکشتی مرا
نام من لاہوت جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اب جو
روشنی ہوئی تو نہ قبرین ہین نہ وہ مقبرہ بلند تھا چند ساحرون کی لاشون کے درمیان
ایک ساحر کی لاش پڑی تھی اور دیکھا کہ ملکہ گم گم جادو اپنی فوج سمیت سامنے
کھڑی ہے گم گم جادو نے کہا کہ مبارک ہو دربند مقابر فتح ہوگیا نقابدار نے کہا کہ
آپکو راستہ دربند میمونیہ کا معلوم ہے گم گم جادو نے کہا کہ جی ہان نقابدار گم گم جادو
کے ساتھ دربند میمونیہ کیجانب چلتے ہین وہان ساحرون نے بادشاہ طلسم گنبد بے در
یعنی ملک لکمن جادو کو خبر پہونچائی کہ دربند مقابر طلسم کشا نے توڑ ڈالا اور
لاہوت جادو مارا گیا اب وہ گم گم جادو کو لیے ہوئے دربند میمونیہ کی جانب
روانہ ہوا ہے یہ سُنکر لکمن جادو پریشان ہوگیا اور کہا کہ غضب ہوا ارے یہ کیونکر رہا
ہوگیا اور لوح طلسم کسطرح اسکو دستیاب ہوئی لوگون نے بیان کیا کہ میمون شاہ
نے فتاح طلسم سے ساز کرلیا اُسنے لوح دی ہوگی آپکو میمون شاہ پر بہت
کچھ اعتبار تھا اور ہم لوگ اُسیوقت کھٹک گئے تھے جبکہ پہلی مرتبہ طلسم کشا یہان آیا تھا
اور اسیران طلسم کو رہا کرلے گیا تھا لیکن میمون شاہ نے یہ بہانہ کردیا تھا کہ مین نے
قیدی اسکو دیدیے اور لوح لے لی وہ خود ہی لوح کو بیکار سمجھ کر پھینک گیا تھا اسلیے کہ جب وہ داخل
طلسم ہوا پھر اُسے لوح مل گئی یہ سُنکر لکمن جادو نے کہا کہ بلاؤ عقرب چشم جادو کو
کہ وہ فوج اپنی لیکر ملک میمونیہ پر جائے اور میمون شاہ کو مع طلسم کشا اور ملکہ
گم گم جادو وغیرہ کے کشتۂ سحر کرے یہ سُنتے ہی عقرب چشم جادو حاضر کیا گیا اور
پوچھا کہ کیا حکم ہوتا ہے لکمن جادو نے اسے ملک میمونیہ پر بھیجنے کا حکم دیا
عقرب چشم جادو جانب ملک میمونیہ روانہ ہوا یہان نقابدار ابلق سوار ملکہ
گم گم جادو کو لیے ہوئے دربند میمونیہ مین پہونچے میمون شاہ آیا اور استقبال
کرکے لے گیا سب کو قصر بلوریہ مین ٹھہرایا کہ یہ جائے محفوظ ہے اگر بادشاہ طلسم
بھی آئے تو اندر قصر بلوریہ کے نہین داخل ہوسکتا ہے اسلیے کہ خاصیت قصر بلوریہ
کی یہ ہے کہ جو شخص اندر قصر بلوریہ کے جاتا ہے وہ سحر بھول جاتا ہے یہ قصر خاص حکیم

جالینوس ثانی نے بنایا ہی اور اسی قصر مین وہ رہا کرتے ہین جسوقت یہ مجلس قصر بلوریہ
مین آراستہ ہوئی نقابدار نے میمون شاہ سے کہا کہ اب ملکہ آپ کی حفاظت مین ہین
اور مین دربندون کیطرف جاتا ہون جو درمیان مین باقی رہ گئے ہین میمون شاہ نے
کہا کہ یہ حضور خوب جانتے ہین کہ مین ساحر نہین ہون اور جو ساحر میرے محکوم ہین وہ اس
قابل نہین ہین کہ ساحران طلسم سے مقابلہ کرسکین اگر کوئی افتاد پڑے توکیا ہوگا ہرچند کہ
مجھے اپنی کوئی فکر نہین ہی مگر ملکہ کو اتنا سمجھاتے جائیے کہ یہ قصر بلوریہ کے باہر نہ آئین کہ
ابھی یہ بھی قابل مقابلہ نہین ہین سحر انکا چھوٹا ہوا ہی یقینی بادشاہ طلسم کیطرف سے
کوئی نہ کوئی ساحر زبردست میری اور آپ کی گرفتاری کے واسطے چلا ہوگا نقابدار
نے کہا کہ پھر کیا کرنا چاہیے میمون شاہ نے کہا لوح کو ملاحظہ فرمائیے نقابدار نے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ ای فتاح طلسم ترتیب شکست دربندان کی خراب ہوگئی اس لیے کہ ایک
مرتبہ تو قبل از وقت آیا اور دربند پنجم کو خراب کیا دوبارہ آکر دربند اول کو شکستہ کرکے دربند
دوم پر گرفتار ہوا اور بہ مجبوری دربند چہارم یعنے دربند مقابر کو توڑنا پڑا اب پہلے دربند
ششم کو توڑ بعد ازان دربند دوم اور سوم کو شکست کرکے دربند ہفتم پر لشکر کشی کرنا کہ
وہان بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا اگر بغیر دربند ششم کو فتح کیے ہوئے تو دربند دوم
یا سوم کیطرف جائیگا تو اہالیان دربند ششم اس ملک کو برباد کردینگے اور تیرا رفیق
میمون شاہ بھی گرفتار بلا ہوجائے گا یہ دیکھ کر نقابدار اٹھو گھوڑے ہوئے اور دربند
میمونیہ سے جانب جنوب روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک صحرا مین پہونچے کہ تمام صحرا
درختان چنار سے بھرا ہوا تھا درخت اسقدر گنجان تھے کہ دھوپ زمین تک بمشکل پہونچتی
تھی اور وسط صحرا مین ایک چشمہ آب تھا گرد اس چشمہ کے بہت سے نانارے اور گملے
رکھے ہوئے تھے انمین چھوٹے چھوٹے درخت لگے ہوئے تھے پھول عجیب عجیب
رنگ کے کھلے ہوئے تھے کہ جنسے صنعت بانع قضا و قدر کی ظاہر ہورہی تھی نقابدار
قریب اس چشمۂ آب کے پہونچے چاہتے تھے کہ چشمہ سے ہاتھ منھ دھوئین کہ تمام صحرا
مین آگ لگ گئی ہر چہار طرف جلنے لگے اور شعلے بھڑک کر پھیلنے لگے تمام
صحرا آتش بار ہوگیا کسیطرف سے نکلنے کا راستہ نہ تھا نقابدار نے جلدی سے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت صحرا مین آگ لگے تو فلان اسم جو پشت لوح پر مرقوم ہی پڑھ کر
اس چشمہ مین کود پڑو کنارے صحرا کے نکلو گے ایک ساحر اگیاری لیے
ہوئے بیٹھا ہوگا تم جاکر انگیٹھی اٹھا کر اسکے سر پر دے مارنا جسوقت اسکے جسم
مین آگ لگے گی تو یہ آگ فرو ہوگی اور دربند آتش بار فتح ہوگا یہ دیکھتے ہی نقابدار
نے جلدی سے اسم پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا اور چشمۂ آب مین کود پڑے جسوقت
پاؤن زمین سے آشنا ہوئے ایک دروازہ دکھائی دیا نقابدار اندر دروازے کے
گئے اب جو دیکھا تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا دیکھا کہ ایک ساحر درخت کے نیچے

بیٹھا ہوا دو ہتڑ مار رہا ہی انگیٹھی سامنے رکھی ہوئی ہی اور سامنے صحرا ہی چنار ہین شعلے بھڑک رہے ہین جو جو ساحر بخور روشن کرکے دو ہتڑ مارتا ہی آگ زیادہ ہوتی جاتی ہی بس نقابدار جھپٹ کر سامنے پہونچے اور انگیٹھی اُٹھا کر اُسکے سر پر دے ماری کہ تمام جسم مین آگ لگ گئی اور یہ جلنے لگا جو جو ساحر جلتا تھا آگ درختان چنار کی کم ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ ساحر جلکر خاک ہوا اور درختان چنار حالت اصلی پر آگئے کچھ دیر کے بعد آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من آتش بار جادو بود حیف مردیم وجاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ دربند آتش بار فتح ہوا اب تمھین چاہیے کہ سر اس ساحر کا کاٹ کر اپنے ہاتھ مین لے لو کہ آگے بڑھکر یہ کام آئے گا نقابدار نے سر اُس ساحر کا تلوار سے قلم کرکے ہاتھ مین لیا اور ہدایت لوح کے موافق پھر دربند پنجم کیجانب روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اور اول حال عقرب چشم جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ چالیس ہزار ساحرون کی جمعیت سے دربند میمونیہ پر آکے پہونچا اور لشکر اپنا اُتارا یہ خبر میمون شاہ کو ہوئی میمون شاہ نہایت پریشان ہوا اور حال عقرب چشم جادو کے آنے کا ملکہ کم کم جادو سے بھی بیان کیا اور اپنے لشکر کو بھی قلعۂ میمونیہ سے باہر نکالا عقرب چشم جادو نے ایک نامہ میمون شاہ کو روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای میمون شاہ تو نے طلسم کشا کو جگہ دی اور بادشاہ سے بغاوت پر کمر باندھی لہذا بہتر و مناسب یہ ہی کہ اپنے افعال سے توبہ کر اور طلسم کشا کو مع کم کم جادو لیکر حاضر خدمت ہو ورنہ بہت خراب ہوگا ملک چھن جائے گا اور عذاب الیم کے ساتھ قتل کیا جائے گا تجکو نہین معلوم کہ اس طلسم کے کیا کیا اسرار ہین صرف لوح کام انہین دے سکتی ہی بہت سے ساحر اس طلسم کے ایسے بھی ہین جنکا قتل ہونا لوح سے ممکن نہین ہی چنانچہ مین بھی اُنھین مین سے ہون طلسم کشا میرا کچھ نہ کرسکے گا اور مین اُسے سر میدان گرفتار کرلے جاؤنگا جسوقت یہ نامہ میمون شاہ کو پہونچا اُنھون نے جواب تحریر کیا کہ ای عقرب چشم جادو تو فقط رازہاے طلسم سے آگاہ ہی اور مین اُس راز سے واقف ہون جس سے انجام بخیر ہوتا ہی تو جس کام کے واسطے آیا ہی اُسے شوق سے انجام دے اگر تیرے گرفتار کیے طلسم کشا گرفتار ہوسکے تو مین مانع نہین اور ملکہ کم کم جادو نے قصر بلوریہ مین قیام کیا ہی اُن پر بھی کوئی قابو نہین پا سکتا ہی تو تو کیا ہی اگر خود دشمن جادو بادشاہ طلسم بھی آئے تو ملکہ کو نہین اسیر کرسکتا ہی مین موجود ہون مجھے چاہے قتل کرچاہے اسیر کر بیجا جو تجھسے ہوسکے وہ کر جسوقت یہ جواب عقرب چشم جادو کو پہونچا اسنے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر میمون شاہ کو ہوئی میمون شاہ نے بھی اپنی فوج مین نقارۂ رزمی بجنے کا حکم دیا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ساحرون نے سحر جگانا شروع کیے

اگیاریان روشن ہوگئین اور ہر طرف بخور رائی سرسون گوگل لوبان وغیرہ کا ہونے لگا آوازین یاسامری یا جمشید کی بلند ہوئین ڈفلے ڈبرو بج رہے تھے سنکھ پھنک رہے تھے اسطرف میمون شاہ کے لشکر مین صرف اسّی ہزار ساحر تھے جو قلعہ کی حفاظت کے واسطے معین کئے اور مطیع اسلام ہونے کی وجہ سے نقابدار ابلق سوار کے ہاتھ سے بچ گئے تھے یہ بیچارے اس قابل نہ تھے کہ عقرب چشم جادو سے مقابلہ کرسکتے مگر سحر جگا رہے تھے اور آمادۂ مرگ ہوگئے تھے آپس مین چرچے تھے کہ یارو ایک دن مرنا ضرور ہی پھر موت سے خوف کرنا بالکل بیکار ہی سردار ہمارا گیا ہوا ہی اگر وہ دربند آتش بار کو فتح کرکے آگیا تو کیا حقیقت ہی عقرب چشم جادو کی چشم زدن مین وہ اسے راستہ دار البوار کا دکھادیگا اور اگر وہ نہ آسکا تو ہم لوگون کی قضا اسی کے ہاتھ سے ہی جو مرضی پروردگار کیا چارہ ہی غرضکہ اسی عالم مین زمانہ شب کا برطرف ہوا اور خانۂ شب سے صبح برآمد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے طائران باغ محو خوش الحانی ہوئے دونون طرف کے اہل لشکر میدان مین آکر صفین آراستہ کرنے لگے بعد آراستگی صفوف قتال وجدال نقیب نہیب دے کر ہٹ گئے تھے کہ عقرب چشم جادو نے اپنا اژدر سحر بڑھایا اور میدان مین آکر نعرہ مارا کہ جسکو تمنائے مرگ و آرزوئے قضا ہو وہ نکلے میرے مقابلہ کو یہ سنکر لشکر میمون شاہ سے احراق جادو نکلا اور سامنے عقرب چشم جادو کے پہونچکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی دیکھا کہ ایک پتلی سحر کی قرابہ ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوئی احراق جادو نے کہا کہ لینا لشکر عقرب چشم جادو کو بس یہ سنتے ہی اُس پتلی نے جھپٹ کر وہی قرابہ سر پر عقرب چشم جادو کے کھینچ مارا کہ قرابہ ٹوٹا اور ہزارہا سانپ پیدا ہوئے دو سانپ تو عقرب چشم جادو کی کنپٹیون سے لپٹ گئے اور باقی سانپ لشکر پر جاکر گرے جسکو کاٹا وہ بیہوش ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد کھوپری چٹک گئی اور موت کی نیند سو گیا اور عقرب چشم کی بھی یہ حالت ہوئی کہ یہ معلوم ہوا سانپون نے کنپٹیون سے آگ اسکے تمام جسم مین پھونک دی کہ یہ جلا جلا پکارنے لگا اور پتلی قہقہہ مارکر ہنسی اور اسکو غصہ آیا اور اسنے کہا کہ ہنستی کیا ہی تو میری طرف دیکھ جیسے ہی پتلی نے اس سے آنکھ ملائی پانی ہوکر بہ گئی عقرب چشم نے کچھ اسم سحر پڑھکر دونون سانپون کو کنپٹیون سے چھڑایا اور اُسی پانی مین کھینچ مارا کہ یہ بھی پانی ہوگئے اب اسنے اُس پانی سے تھوڑا سا پانی شیشہ مین بھر لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر اُسے پاس اپنے رہنے دیا اور نشتر جھولی سے نکالکر تھوڑا سا خون پیشانی کا لے کر اُس پانی مین شامل کیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر سر احراق جادو پر کھینچ مارا اب جو وہ شیشہ احراق کے سر پر پڑتا ہی یہ معلوم ہوا کہ بارود مین آگ لگ گئی احراق جلنے لگا اور ہمہ تن شعلہ بنکر اپنے لشکر پر گرا ہر چند ساحرون نے سحر کیے مگر کچھ نہ ہوسکا دم بھر مین سب جلکر

خاک ہو گئے آخر مین یہ شعلہ بھی فرو ہو گیا اور ایک آواز پیدا ہوئی کہ گشتی مرا نام من احراق جادو
بود حیف مردیم وجاندادیم وبہ مطلب خود نہ رسیدیم اب عقرب چشم جادو نے میمون شاہ
کو آواز دی کہ دیکھا تم نے ایک سحر نے میرے تمھارے لشکر کی کیا حالت کردی کہ ایک
تنفس نہ بچ سکا پھر مین تم کو سمجھاتا ہون کہ دو سرون کے واسطے اپنی سلطنت نہ تباہ کرو
اب بھی نقابدار اور کم کم جادو کو میرے حوالے کرو مین خطا تمھاری عفو کرادونگا ورنہ
باندھ کر لیے جاؤنگا میمون شاہ نے کہا کہ او ملعون تیری کیا حقیقت ہی جو مجھے باندھ
لے جائے ہان اگر تقدیر مین یہی نوشت بدی ہی تو مجبوری ہی یہ سنکر عقرب چشم جادو نے
دو بال اپنے سر کے توڑے اور کچھ اسم سحر پڑھ کر میمون شاہ کیطرف پھینکے اور آواز دی
کہ باندھ لو اس نمک حرام کو دیکھا کہ دونون بال مار سیاہ بنکر میمون شاہ کیطرف چلے
سرداران فوج اگرچہ سحر و ساحری سے ناواقف تھے مگر اپنے مالک کی حفاظت کیواسطے
آپڑے اور تلوارون سے سانپون کے ٹکڑے کر ڈالے مگر یہ سانپ سحر کے بنے ہوئے
تھے اصلی نہ تھے کہ مرجاتے ہر ٹکڑا ایک سانپ ہو گیا اور لشکر کیطرف چلا یہانتک کہ
دو سانپ میمون شاہ کے قریب پہونچ گئے اور بازوون مین اسکے لپٹ کر مشکین کسلین
اور کھینچتے ہوئے عقرب جادو کیطرف چلے باقی سانپون نے افسران فوج کو اسیر کیا اور
عقرب چشم جادو کیطرف لے چلے عقرب چشم نے کہا اے میمون شاہ اسطرح چلنا
اچھا تھا جسکو تم کہتے تھے یا یہ چلنا بہتر ہوا جسطرح اب تو چلا جاتا ہی میمون شاہ نے کہا
کہ یہی جانا اس سے بہتر ہی کہ مجبوری سے ہی اپنے پاؤن سے دوزخ مین جانا اچھا نہین ہی
لیکن میمون شاہ نے بلاک کر دعا کرنا شروع کی کہ اے رب پاک ذات مدد کر میری کہ اب یہ
کافر میری ذلت پر ہنستے ہین اور توہین کرتے ہین یہان تو یہ حالت ہی اور وہان ملکہ
کم کم جادو کو کسی نے خبر پہونچائی کہ عقرب چشم جادو نے دربند میمونیہ پر فوج کشی
کی ہی اور تمام ساحرونکو قتل کر ڈالا یقین ہی کہ میمون شاہ بھی گرفتار ہو جائے یا قتل
ہو بس یہ سنتے ہی ملکہ کم کم جادو اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی فوج کو ساتھ لیکر روانہ ہوئی
اسوقت پہونچی کہ عقرب چشم جادو میمون شاہ کو گرفتار کر کے لشکر کے سپرد کر چکا
تھا اور آپ بتلاش نقابدار و کم کم جادو آگے بڑھا تھا اہل لشکر میمون شاہ کو قتل
کر رہا تھا کہ ملکہ کم کم جادو نے نعرہ کیا اور آواز دی کہ باش او حرامزادے یہ کیا ظلم
کر رہا ہی تجھے اگر میری تلاش ہی تو مین موجود ہون ان بیگناہون کے قتل کرنے سے
کیا فائدہ ہی یہ سنکر عقرب جادو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے ملکہ کم کم جادو
بہتر یہ ہی کہ میرے ساتھ عزت سے چلی چلیے ورنہ مثل میمون شاہ کے ذلت وخواری
سے چلنا ہوگا ہرچند کہ آپ دختر ہین بادشاہ قلعہ ہفت رنگ کی اور شاگرد ملکہ
کیوان تاجدار کی ہین جو کہ بھائی ہین خداوند ساحران عالم یعنی افراسیاب تاجدار
کے مگر اب سحر آپ کا کمزور ہو چکا ہی سر دست آپ لائق مقابلہ نہین ہین ملکہ کم کم جادو نے

کہا کہ او ملعون اب بھی وایسون کے واسطے یہی سحر ناقص کافی ہی یہ کہکر جوڑہ پر ہاتھ
ڈالا اور سیس پھول اپنا عقرب چشم جادو پر کھینچ مارا کہ سینے پر اسکے پڑا یہ معلوم ہوا کہ
چنگاری گری سینہ پر اسکے گل داغ بن گیا اور اسقدر جلن اُس داغ مین پیدا ہوئی کہ یہ
چیخنے لگا اگر یہ طلسم بند نہ ہوتا تو جلکر خاک ہوجاتا اب ملکہ کم کم جادو لشکر پر عقرب جادو
کے آکر گری اور اسکے سحر کو کاٹ کر میمون شاہ کو رہا کیا ہر چند فوج عقرب جادو نے گولے
ترنج نارنج ملکہ کم کم جادو پر مارے لیکن جو حربہ آیا وہ نثار ہوکر گر پڑا اور کم کم جادو نے
ایک ہار گلے کا اپنے اُتار کر کھینچ مارا کہ وہ ٹوٹا اور پھول اُسکے بکھرے خوشبو پیدا ہوئی
ساحر جھومنے لگے ملکہ کم کم جادو نے اشارہ کیا کہ باندھو تو عقرب چشم جادو کو ساحر
حربہائے سحر پکڑ پکڑ کر عقرب چشم جادو پر گرے اور گولے ترنج نارنج برسانے لگے
عقرب چشم جادو بوکھلا گیا ادھر تو سینے پر ایک چنگاری آگ کی روشن ہی اُسکی سوزش
پریشان کر رہی ہی ادھر فوج مسحور ہوکر برگشتہ ہوگئی بس اسنے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر
دستک دی کہ سامنے سے ایک جوگی پیدا ہوا کہا جا اور بادشاہ طلسم کو اطلاع دے
جوگی تو اُسطرف روانہ ہوا اور یہان عقرب چشم جادو نے تیغۂ سحر پکڑ کر اپنی فوج کو قتل
کرنا شروع کیا ہاتھی کی مثل اسی مقام کے واسطے خلق ہوئی ہی ملکہ کم کم جادو کھڑی
ہنس رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ بس اسی سحر پر تجھے ناز تھا دیکھا تونے میرے سحر کو بس
یہ سُنکر عقرب چشم جادو نے زبان مین نشتر دے کر خون لیا اور ایک ساحر کو ذبح
کر کے خون اُسکا اپنی زبان کے خون مین آمیختہ کر کے کچھ اسم سحر دم کر کے اُن بکھرے
ہوئے پھولون پر کھینچ مارا جنکی خوشبو نے لشکر کو برگشتہ کر دیا تھا جس پھول پر قطرہ خون
گرا وہ جلکر خاک ہوا اور دھوان منتشر ہونے سے لشکر کے ہوش درست ہوئے اور
دست خون آلودہ سب نے سینے کے داغ پر مل لیا کہ چین ملے اب عقرب جادو
نے لشکر کم کم جادو پر اپنے لشکر کو گرا دیا ساحر ترنج نارنج گولہ فولادی کچھا پیکانون کا
پھل سحر کا پکڑ پکڑ کر گرے جنگ ہونے لگی سحر چلنے لگے قیامت کبریٰ برپا ہوئی
ادھر کم کم جادو اور عقرب چشم جادو مین سحر ہونے لگے لڑتے لڑتے قریب دوپہر
کے نوبت آئی اور اب دونون کی عجیب حالت ہی کہ دفعتہً زمین شق ہوئی اور نعرہ
ہوا کہ منم نکمن جادو دیکھا کہ بادشاہ طلسم زمین سے برآمد ہوا اور جھپٹ کر گلدستۂ سحر
سینہ پر کم کم جادو کے کھینچ مارا کہ کم کم جادو کو بیہوشی طاری ہوئی ایک تو یہ یون ہی
لائق مقابلہ نہ تھی دوسرے بادشاہ طلسم نے دھوکا دیا اور سنبھلنے کی مہلت نہ دی بس
جیسے ہی کم کم جادو بیہوش ہوئی نکمن جادو نے کہا اے عقرب چشم اسے تو مین لیے
جاتا ہون اب تو زینہ میمونیہ کو مٹا کر آنا یہ کہکر پنجہ بنکر گرا اور کم کم جادو کو لیے
ہوئے جانب قلعہ نکمن حصار روانہ ہوا اب عقرب چشم جادو پھر چلا اور اسنے
قتل عام شروع کر دیا لشکر کم کم جادو کا اپنے مالک کے گرفتار ہو جانے سے بددل ہوا

اور دست بدعا ہوا کہ بار آلٰہا اس بلا سے نجات دے ابھی ہم قید بلا سے چھوٹے تھے
کہ پھر اسیر ہوا چاہتے ہین اور ملکہ تو اب ایذا ے قید ہرگز نہ اُٹھا سکین گی ہنوز سخن
در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا اور جانب صحرا سے تتق گرد و غبار بلند ہوا جسوقت
گرد قریب پہونچکر شق ہوئی دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار سر آتش بار جادو کا ہاتھ مین
لیے ہوئے چلے آتے ہین میمون شاہ تو آمد نقابدار سے نہایت خوش ہوا اور آواز
دی عقرب چشم کو کہ لے قضا تیری آپہونچی ہی لیکن عقرب چشم جادو کو کوئی پروا نہ ہوئی
اسلیے کہ یہ جانتا ہی میری قوت کو صرف لوح طلسمی کافی نہین ہی جب تک دربند
ششم فتح نہ ہوا اُسوقت تک مین بھی قتل نہین ہوسکتا ہون اور دربند ششم کا نقابدار
کو خیال بھی نہ ہوگا یہ ابتدائی دربندون کو پہلے شکست کرے گا یہ خبر نہ تھی کہ نقابدار نے
دربند ششم کو توڑ ڈالا اُدھر نقابدار ابلق سوار نے دیکھا کہ دربند میمونیہ مین ایک قیامت
برپا ہی ساحرون مین جنگ ہورہی ہی ہرطرف ساحرون کے مرنے سے شور فریاد و فغان
بلند ہی آندھیان چل رہی ہین آتش باری و برف باری ہورہی ہی آوازین کشتی مرا کی بلند
ہین بس نقابدار نے نعرہ کیا کہ تمام صحرا تھرا گیا اور عقرب چشم جادو بھی کانپ اُٹھا
مگر دل کو مضبوط کیا کہ یہ تیرا کیا کرے گا اور ترنج سحر لیکر طرف نقابدار کے چلا نقابدار
نے لوح کو اُٹھاکر ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے نقابدار بہادر یہی سر جو تمھارے ہاتھ مین ہی
فلان اسم پڑھکر عقرب چشم جادو پر کھینچ مارو پھر تماشا قدرت خدا کا دیکھنا نقابدار نے
ایسا ہی کیا سر جو سینہ عقرب چشم جادو پر پڑا یہ معلوم ہوا کہ ایک گولہ پڑا سینے کو توڑکر
پار گذر گیا اور عقرب چشم جادو زمین پر گرکر تڑپنے لگا شور قیامت زا برپا ہوا ابر شور
کرنے لگے تمام میدان لرزنے لگا جسوقت لاش اُسکی پھڑک کر سرد ہوئی آواز آئی
کہ کشتی مرا نام من عقرب چشم جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم
اُدھر لشکر ملکہ کم کم جادو نے لشکر عقرب چشم کو شکست دی یہ ساحر لاش عقرب چشم جادو
کی اُٹھاکر طرف قلعہ نکمن حصار کے فرار کر گئے اور میمون شاہ نقارہ فتح بجاتا ہوا نقابدار
کو لیے ہوئے قلعہ میمونیہ مین داخل ہوا لیکن جسوقت حال گرفتاری ملکہ کم کم جادو
کا سُنا تو نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور کہا کہ اب کیا ہوگا میمون شاہ نے
کہا کہ اب شام ہوگئی ہی رات بھر تو قصر بلوریہ مین آرام کیجیے صبح کو جو حکم لوح دے
اُسکے موافق عمل مین لائیے گا یہ سُنکر نقابدار خاموش ہورہے اب اُنکو تو یہان چھوڑا جاتا
ہی اور حال نکمن جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ ملکہ کم کم جادو کو اسیر کیے ہوئے قلعہ مین
آیا اور تکلہ زبان پر کم کم جادو کی سوزن کرکے قفس مین بند کیا اور ہوشیار کرکے کہا
کہ کیون اے کم کم جادو اب کیا کہتی ہو اگر وصل اُس شخص کا منظور کرو تو بہتر ہی ورنہ اب
مین تم کو تمھارے باپ ملک اصفر زردپوش کے پاس قلعہ ہفت رنگ مین
بھیجدونگا وہان یہ خدا پرست نہ جا سکین گے نہ تم کو رہا کر سکینگے اور اگر وصل میرا

منظور کرو تو مین ابھی اس قفس سے رہا کر دون اور اگر تم کو یہ خیال ہو کہ نقابدار صاحب لوح ہر تو یہ سن رکھو کہ لوح ہمارا کچھ نہین کر سکتی ہر ہمین بھی یہ معلوم تھا کہ بانیان طلسم لوح بنا کر چھوڑ جاتے ہین ہم نے اُسکا بھی انتظام کر لیا ہر کہ ایک ساحر کی روح دوسرے کے ساتھ وابستہ ہر نقابدار سر پٹک کر مرجائے گا مگر ہرگز نگمن حصار پر قابو نہ پائے گا اگر مین دروازہ قلعہ کا بند کر یون تو نقابدار لوح کی قوت سے نہ دروازہ کھول سکتا ہر اور نہ تم کو رہا کر سکتا ہر جب یہانتک پہونچ نہ سکے گا تو رہا کیونکر کرے گا یہ سُنکر گم گم جادو کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور چشم حسرت سے جانب فلک دیکھا کہ یہ بھی شان خدا کی ہر کہ ایک ادنے ملازم ہمارے خواستگار ہون اگر اس حال پُر ملال مین نہ ہوتی تو زبان اسکی گدی سے کھینچ لیتی مگر خیر اب تو مبتلائے بلا ہون اگر اس آفت سے نجات پائی تو پھر دیکھا جائے گا نگمن جادو نے خوش ہو کر قلم دوات سامنے ملکہ کے رکھ دی کہ جو منظور ہو وہ تحریر کرے ملکہ نے سکوت سے کام لیا اور کوئی جواب اُسکے سخنان بیہودہ کا نہ دیا اُسوقت نگمن جادو نے قفس ملکہ کا ایک درخت مین لٹکوا دیا اور خود انتظام جنگ مین مصروف ہوا کیونکہ اسے یقین تھا کہ فتاح طلسم لشکر کشی ضرور کرے گا وہان جسوقت رات گذر کر صبح ہوئی تو نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم تم کو چاہیے کہ ہر رنج و بلا مین شاکر رہو اور نظر الطاف الٰہی پر رکھو گم گم جادو کی اسیری کا خیال نہ کرو ابھی کچھ دنون کی تکلیف قسمت مین گم گم جادو کی اور ہر پہلے جا کر دربند دوم کو فتح کرو اور مہالان جادو کو قتل کر بعد اسکے جو کچھ لوح بتلائے اُس پر عمل کرنا اور اب کوئی ساحر اس دربند پر نہ آئے گا کیونکہ بادشاہ طلسم کو انتظام قلعہ نگمن جادو سے اتنی فرصت نہین ہر جو وہ دوسری طرف خیال کرے یہ دیکھ کر نقابدار ابلق سوار جانب مشرق روانہ ہوئے کہ اُسیطرف کی ہدایت لوح نے کی تھی جاتے جاتے ایک صحرائے سبز و خرم مین پہونچے لوح کو دیکھا معلوم ہوا کہ یہ دربند مہالان نہین ہر اور آگے جاؤ جہان سے ریگستان شروع ہو اُسے سرحد دربند دوم کی سمجھنا نقابدار آگے روانہ ہوئے سیر صحرا کرتے ہوئے دوپہر کے وقت بیابان ریگ مین پہونچے ریگ اسقدر گرم تھی کہ چند قدم کی رہروی مین موزے گرم ہوگئے اور دھوپ کی تابش سے اسلحہ جلنے لگے تشنگی غالب ہوئی سب حالتین وہی پیدا ہوئین جو پہلی مرتبہ پیدا ہوئی تھین لیکن کوئی انسان نظر نہ آیا جسوقت چار دیواری باغ کی دکھائی دی نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اُسی قاعدے کو یاد کر کہ اگر دروازہ کھلا ہوا ہو تو دیوار توڑ کر اندر باغ کے داخل ہو اور اگر دروازہ بند ہو تو دروازہ توڑ کر داخل باغ ہو اگر پہلی ہی مرتبہ تو اُس قاعدہ پہ عمل کرتا تو مبتلائے بلا نہ ہوتا اور اتنی زحمتین نہ اُٹھانا پڑتین نقابدار قریب دروازہ باغ کے پہونچکر دروازے پر گرز مارا کیونکہ دروازہ بند تھا ساتھ ہی گرز کے دروازہ اڑ اڑا کر گرا اور اندر باغ کے ایک شور بلند ہوا

کہ وہ بیدادگر پھر آپہونچا نقابدار جلدی سے داخل باغ ہوئے دیکھا کہ وہی نازنین جو پہلی مرتبہ ملی تھی بال پریشان کیے ہوئے ہاتھ رومال سے باندھے روتی پیٹتی چلی آتی ہے نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ قریب میں اسکے نہ آنا کہ یہ مکارہ ہے اور پھر گرفتار بلا کرنا چاہتی ہے جسوقت یہ قریب تمھارے آئے اور قدمونپر گرے خیال اسکی عاجزی پر نہ کرنا کہ آئیندہ تمھیں عاجزہ مجبور ہونا پڑیگا تمھیں چاہیے کہ فلان اسم جو کنارہ لوح پر کندہ ہے پڑھتے رہو جب یہ تمھارے پاؤن پر جھکے لوح اسکی پشت پر دے مارنا نقابدار نے ایسا ہی کیا کہ جب یہ قدمونپر جھکی نقابدار نے لوح پشت پر ماری سینہ کو توڑکر پار گذر گئی اور مہالان جادو چرخ مارکر زمین پر گری اور شعلہ بنکر تمام باغ کو جلادیا بڑی دیر تک شور گیر ودار بلند رہا پھر خاک اڑایا کیے جب کوئی قابو نہ چلا پکار کر چلے گئے کہ کشتی مرا نام مہالان جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا نقابدار نے کہ صحرا ہے اور لاش ایک لکاتہ کی پڑی ہوئی ہے کہ سن اسکا ڈھائی سو برس سے کم نہوگا رنگ اسکا تابۂ آہن کے مانند سیاہ ہے دو دانت بڑے بڑے نکلے ہوئے ہیں نقابدار لاش کو اسکی ٹھوکر مارکر آگے بڑھے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اب مرحلہ دربند سوم کا اور باقی ہے بعد اسکے بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہے یہان سے دہنی جانب روانہ ہو اور جسوقت قریب ایک مینار بلند کے پہونچو گے تو پھر لوح کو دیکھ لینا نقابدار دہنی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے دو گھڑی دن باقی ہوگا کہ ایک میدان وسیع نظر آیا وسط میدان میں ایک مینار بلند تھا اوپر اسکے ایک عقاب بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی عقاب نے نقابدار کو دیکھا آواز دی کہ اے ساکنان دربند مینارہ ہوشیار ہو جاؤ کہ طلسم کشا آپہونچا یہ سنتے ہی صحرا سے چار شیر پیدا ہوئے اور گرد نقابدار کے کاوے کرنے لگے اور ادھر عقاب نے نقابدار کے سرپر تاوے لگانا شروع کیے نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و سیار این عجائبات جسوقت شیران طلسمی گھیرلیں اور عقاب تاوے لگانے لگے تو تجھے چاہیے کہ فلان اسم پڑھکر اپنے اوپر دم کرلے اور لوح اسطرح پھینک دے کہ دور جاکر گرے عقاب لوح لینے کو جھکے گا اور شیر بھی لوح کیطرف دوڑ جائینگے تو ضرب گرز سے اس مینار کو منہدم کر دینا مینار گرتے ہی ایک قفس بھی گرے گا کہ وہ مینار کے اندر ہے تیلیان قفس کی توڑکر باز کو رہا کرنا کہ یہ باز بھائی ہے ملک نگمن جادو کا پہلے یہی بادشاہ طلسم تھا نگمن جادو نے ارکین دولت سے سازکر کے اسکو گرفتار کر لیا تھا جسوقت باز رہا ہوگا عقاب کو مارکر انسان ہو جائے گا اور تیرا شریک ہوگا اس سے تجھے بڑی مدد ملے گی اور یہ شیر عقاب جادو کے چارون فرزند ہین موت انکی عقاب جادو کے مرنے پر موقوف ہے اور اگر تونے اپنے کام مین دیر کی اور ساعت چکر شیرون تیرے گرد تیرے لگائے تو بھی مثل اس مینار کے بے حس و حرکت ہو جائے گا یہ دیکھتے ہی نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور جلدی سے اسم کو تمام کر کے لوح بقوت تمام پھینکی کہ دور جاکر گری عقاب لوح کیطرف کندھے جوڑکر چلا اور شیرون نے بھی لوح کا رخ کیا نقابدار کو

مہلت بلی جھپٹ کر بقوت صاحبقرانی مینار پر گرز مارا کہ اڑا اڑا کر مینار گرا اور ایک قفس لنڈ عکتہ ہوا سامنے آکر نقابدار کے گرا ایک باز اُس قفس مین پھڑپھڑا رہا تھا نقابدار نے جلدی سے قفس کو توڑ کر باز کو رہا کیا باز رہا ہوتے ہی کندے جوڑ کر عقاب کیطرف چلا عقاب لوح کو پنجہ مین دبا کر اڑا تھا کہ باز سر پر پہونچ گیا اور پر مار کر پہلے تو لوح کو گرا دیا بعد اُسکے پنجہ مین گردن دبا کر زمین پر لایا اور گردن نوچ کر عقاب کو مار ڈالا اب چارون شیر باز پر جھپٹ کر چلے تھے کہ باز نے جسکو پر مارا وہ جلکر خاک ہوا چارون شیر جل گئے اور باز خون عقاب مین لوٹنے لگا دیر تک گیرودار کی صدائین بلند رہین آندھی چلا کی خاک اڑا کی بعد کچھ دیر کے آوازین پیدا ہوئین کہ کشتی مرا نام من عقاب جادو بود حیف مردیم وجاندادیم وبہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا نقابدار نے کہ لاشین پانچ ساحرون کی پڑی ہوئی ہین اور ایک جادوگر اس حال خراب سے کہ بال و ناخن بڑھے ہوئے ہین چلا آتا ہے نقابدار نے فرمایا تو کون اسنے دست بستہ عرض کی کہ غلام وہی باز ہے جسے حضور نے ایک مدت کے بعد قید سے رہائی بخشی مین بھائی ہون ملک ہکمن جادو کا نام میرا انکن جادو ہے مین نے خواب دیکھا تھا کہ جسوقت فتاح طلسم آئے گا اُسوقت پھر تجھے سلطنت نصیب ہوگی مگر تو اطاعت فتاح طلسم کی اختیار کرنا اور مذہب اسلام کو قبول کرنا اور اُسکا شریک ہوکر اُسے مدد دینا لہذا غلام بسر وچشم خدمت کے واسطے موجود ہے نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہ سچ کہتا ہے جو کچھ کہے اُسے صحیح جانو اور دروغ نہ تصور کرو یہ دیکھ کر نقابدار بہادر نے انکن جادو کو اپنے ساتھ لیا اور جانب دربند میمونہ روانہ ہوئے انھین پھر راہ مین چھوڑا جاتا ہے اور حال ہکمن جادو کا گذارش کیا جاتا ہے کہ جسوقت اسنے انتظام قلعہ ہکمن حصار سے فراغت پائی تو وزرا سے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے سب نے عرض کی کہ اطمینان سے بیٹھے رہیے اگرچہ لوح طلسم کشا کے پاس ہے مگر بیکار ہے اسلیے کہ لوح قتل انکن جادو کی ہے کیونکہ اصل بادشاہ طلسم وہی تھا آپ نے اپنی زندگی کا سامان ایسا مضبوط کر لیا ہے کہ کوئی آپ کو قتل نہین کر سکتا بادشاہ نے کہا یہ سچ ہے مگر جو نقابدار نے دربند منارہ فتح کر لیا اور انکن جادو رہا ہو کر اُسکا شریک ہوگیا تو بڑی مشکل ہے اسواسطے کہ وہ اسرار طلسم سے آگاہ ہے اور برابر کا ساحر ہے اگرچہ سحر اُسکا ترک ہے اور بالفعل وہ قابل مقابلہ نہین ہے مگر سات روز بعد وہ مقابلہ کر سکتا ہے میرے نزدیک یہانسے چلکر قصر بلوریہ پر پہلے قبضہ کر لینا چاہیے ورنہ یہ مقام محفوظ بھی اُسی کے قبضہ مین رہے گا جسوقت اُسے شکست ہوگی وہ قصر بلوریہ مین پناہ لے گا ہم اُسکا کچھ نہ کر سکینگے امرا و وزرا نے عرض کی کہ پھر جو مناسب جانیے وہ کیجیے بادشاہ نے کہا کہ فہیم جادو اور شہیم جادو کو بھیجے دیتا ہون کہ وہ جاکر قلعۂ بلوریہ پر قبضہ کر لین اور میمون شاہ سے یون نہ بولین اگر وہ مزاحمت کرے تو اُس نمک حرام کو قتل کرین غرضکہ ایسا ہی ہوا کہ یہ دونون ساحر حسب الحکم بادشاہ اسّی ہزار ساحرون کی جمعیت سے جانب قصر بلوریہ

روانہ ہوئے وہان میمون شاہ انتظار نقابدار ابلق سوار مین بیٹھا تھا کہ یکایک جانب
قلعۂ ملکمن حصار سے لکہ ہاے ابر مختلف اللون نمایان ہوئے اور زمین کیطرف متوجہ ہوئے
اسنے رفقا سے اپنے کہا کہ آمد فوج ساحرون کی معلوم ہوتی ہی خدا خیر کرے مالک ہمارا ابھی
دربند و نکو فتح کرکے آیا نہین اور یہان یہ سامان ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی اتنے مین وہ ابر زمین
پر اُترے اور ہر لکۂ ابر مین سے ساحر نمودار ہوئے اور انھون نے سامنے قلعہ میمونیہ
کے خیمہ اپنا برپا کیا اور فہیم جادو نے میمون شاہ سے کہلا بھیجا کہ ہم بادشاہ طلسم کی جانب سے
قصر بلوریہ پر قبضہ کرنے آئے ہین اگر تم مزاحمت نہ کروگے تو ہم تم سے تعرض نہ کرینگے کہ
ہم کو حکم جنگ نہین ملا ہی اور اگر اس معاملہ مین دراندازی کروگے سزاے سخت ملے گی
جسوقت یہ پیام فہیم جادو کا میمون شاہ کو ملا یہ نہایت پریشان ہوا لیکن کنیزان ملکہ کم کھا
نے میمون شاہ کو بہت تسلی دی اور کہا کہ تم پریشان نہ ہو اگرچہ مالک ہماری گرفتار
بلا ہوئی ہی لیکن پھر خدا رہا کردے گا جسوقت تک ہمارے دم مین دم باقی ہی قلعہ بلوریہ
پر قبضہ نہ ہونے دینگے اور خدا سے امید یہ ہی کہ جنگ ختم ہونے سے پیشتر نقابدار دلاور
بھی تشریف لے آئینگے وہ ایک دم مین سب کو مار کر بھگا دینگے کیونکہ صاحب نوح ہین
بالفعل آپ یہ جواب لکھ بھیجیے کہ ہمین دو روز کی مہلت دو ہم تیسرے روز جواب دینگے
اتنے عرصہ مین یقینی نقابدار دلاور دربند و نکو فتح کرکے آجائینگے اور اگر فہیم جادو
مہلت نہ دے گا کچھ پروا نہین خداوند کریم حافظ و نگہبان ہی میمون شاہ نے اسیوقت
انکی راے کے موافق جواب تحریر کردیا قاصد جواب نامہ لے کر فہیم جادو کے پاس گیا
اور جواب پیش کیا فہیم جادو جواب پڑھکر نہایت برہم ہوا اور اسنے حکم دیا کہ بجے طبل
جنگ کل دم بھر مین قصر بلوریہ مع قلعۂ میمونیہ لے لونگا اور اس نمک حرام کو گرفتار کرکے
خدمت بادشاہ مین لے جاؤنگا کیونکہ اب بغیر اسکے چارہ نہین ہی یہ دراندازی ضرور کریگا
یہ فوج کم کم جادو کے زور پر بھولا ہوا ہی غرضکہ حسب الحکم فہیم جادو نقارۂ رزمی پر چوب
پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی ہرکارے خبر لے کر خدمت مین میمون شاہ کی آئے اور
بعد دعا و ثناے شاہی بجالانے کے عرض کی کہ فوج دشمن مین طبل بجا ہی آپ کیا حکم
دیتے ہین میمون شاہ نے کہا کہ ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے جو کچھ ہونا ہوگا وہ
میدان مین ہوجائے گا ؎ دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست ✢ یہان بھی کوس
حربی نوازش مین آیا تیاری جنگ ہونے لگی ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے غیر ساحر
حربہاے جنگ درست کرنے لگے تمام رات تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر معرکہ
آراے میدان قتال و جدال ہوئے نقیب نہیب دے کر نکل گئے تھے کہ لشکر کفار سے
فہیم جادو نکلا اور میدان مین آکر اسنے کچھ اسم پڑھکر جانب آسمان اشارہ کیا دیکھا کہ
ہزارہا طائر پیدا ہوگئے اور لشکر میمون شاہ پر گرے جسپر سایہ طائر کا پڑ گیا وہ پتھر کا
ہوگیا لشکریان ملکہ کم کم جادو نے ہرچند سحر کیے اور چاہا کہ اس بلا کو دفع کرین مگر

ممکن نہ ہوا تھوڑی دیر کے بعد نصف سے زیادہ لشکر پتھر کا ہو گیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا
مین بتخانہ بنایا گیا ہے اب تو ان لوگون نے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے
اور عرض کرنے لگے کہ اے کس بیکسان واے دادرس غریبان اس وقت مشکل مین ہماری خبر
لے اور ہم کو اس بلا سے نجات دے ہم نہین جانتے کہ ہم پرستش کفار کے لائق نہین
مر کر بت ہونے سے خاک ہو جانا بہتر ہے ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر پڑا
اور جانب صحرا سے تتق گرد بلند ہوا سب دیکھنے لگے کہ کون آتا ہے یکایک گرد شق ہوئی
دیکھا کہ نقابدار ابلق سوار پشت مرکب پر بیٹھے ہوئے لوح مثل آفتاب کے چمکتی
ہوئی ہاتھ مین تیغہ کھینچا ہوا آتے ہین نقابدار نے نعرہ کیا اور فہیم جادو کیطرف چلے
فہیم جادو نے کہا کہ او نقابدار مفلوک روزگار تو کہان سے آیا ہے کہ تمام طلسم مین ہلچل
ڈالدی ہے دربند و نکو تو نے شکستہ کیا ساحرون کو مارا مگر میرا تو کچھ نہین کر سکتا ہے
اسواسطے کہ لوح میرے قتل کو کافی نہین ہو سکتی ہے بادشاہ ہمارا نہایت ہوشیار ہے وہ
سمجھتا تھا کہ طلسم کے لیے لوح ضروری چیز ہے اگر فتاح طلسم آیا اور لوح اُسکے ہاتھ لگ
گئی تو بے بسی کے ساتھ قتل ہو جائینگے اُسنے انتظام اسکا یہ کیا کہ لوح کو اپنے اور اپنے
چند سردارون کے واسطے بیکار کر دیا اور اپنی موت کا سامان اس لوح کے علاوہ مقرر کیا
جس سے کوئی باخبر نہین ہے اب مین تجکو سر میدان مارونگا یہ سُنکر نقابدار دلاور نے
فرمایا کہ او ملعون اگر لوح بیکار ہو گئی تو اقبال میرا بیکار نہین ہوا ہے اب دیکھون تو میرے
ہاتھ سے قتل ہوتا ہے یا مجکو تو قتل کرتا ہے یہ فرماتے ہوئے فہیم جادو کیطرف چلے
فہیم جادو نے جھپٹ کر ترنج سحر زمین پر مارا کہ ترنج پڑتے ہی تڑاقا پیدا ہوا زمین شق
ہوئی اور دھوان نکلا کہ لوح سیاہ ہو گئی اور نقابدار گلے تک غرق زمین ہو گئے اور
فہیم جادو تیغۂ سحر پکڑ کر نقابدار کیطرف چلا یہ دیکھ کر میمون شاہ نے گریبان پھاڑا
اور لشکر کم جادو کے لوگ جھپٹ پڑے گولے ترنج نارنج فہیم جادو پر مارے
لیکن یہ ساحر بلاے بے درمان اور آفت روزگار ہے انھین چند ساحرون پر دارومدار
سلطنت ہے چارون طرف سے اسپر ترنج و نارنج تیر و تفنگ کی بوچھار ہو رہی تھی مگر
کوئی حربہ کارگر نہ ہوتا تھا جدھر ہاتھ سے اشارہ کر دیا حربہاے سحر پلٹ پڑے اور
فہیم جادو نقابدار ابلق سوار کو قتل ہی کیا چاہتا ہے تیغۂ سحر ہاتھ مین کھینچا ہوا ہے
شاہزادہ بار بار لوح کو دیکھتا ہے لوح سیاہ ہے کہ یکایک ایک برق چمکی اور چمک کر
سر فہیم جادو پر پڑی کہ اسکے دو ٹکڑے ہوگئے ساتھ ہی نعرہ ہوا کہ منم شاہنشاہ ساحران
یعنے ملک افگن جادو کیون او نمک حرام تو نے ثمرہ محسن کشی کا دیکھا بس اسکے مرتے ہی
زمانہ تیرہ و تار ہو گیا آندھی چلی خاک اڑی شور گیرودار برپا رہا بعد کچھ دیر کے آواز پیدا
ہوئی کہ کُشتی مرا نام من فہیم جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم
اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ لاش فہیم جادو کی زمین پر پڑی ہے اور جسقدر لوگ کہ پتھر کے

ہوگئے تھے وہ اپنی ہیئت اصلی پر آ گئے نقابدار ابلق سوار نے بہت تعریف کی اکمن جادو
نے کہا کہ مین اسی غرض سے حضور سے علٰحدہ ہوگیا تھا مین جانتا تھا کہ اب اُن ساحرون سے
سامنا ہوگا جنسے لوح کا تعلق نہین ہر اور سامان قتل اُنکا علٰحدہ ہر جس سے مین واقف
ہون لیکن شہیم جادو نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ فہیم جادو مارا گیا پس اسنے راہ فرار پر قرار لیا اور
اکمن جادو اسکے تعاقب مین چلا شہیم جادو قریب قلعۂ اکمن حصار پہونچ چکا تھا
کہ اکمن جادو بھی سر پر جا پہونچا اور نعرہ کیا کہ او ملعون کہان جاتا ہر شہیم نے کہا ام شاہ
میری مجال نہین ہر کہ مین تجھسے مقابلہ کر سکون تو مجھے جانے دے بھاگتے کا پیچھا کرنا روا
نہین ہوتا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ آیندہ بھی آپ سے مقابلہ نہ کرونگا اکمن جادو نے
کہا کہ خیر جا اور اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ بہتر و مناسب یہ ہر کہ دین اسلام کو قبول کر اور
ملکہ کم کم جادو کو لیکر حاضر خدمت نقابدار ہو تا کہ مین عفو قصور کرادون اور قسم کھاتا
ہون اپنے دین و مذہب کی کہ سلطنت سے دست بردار ہوکر کسی دوسرے مقام کو
بساؤنگا اور تجھسے متعرض نہ ہونگا اور اگر اسکے خلاف کیا تو یہ یاد رہے کہ مجھسے کوئی
راز طلسمی پوشیدہ نہین ہر تمام طلسم کو خاک مین ملادونگا شہیم جادو نے کہا کہ ایک
تحریر اس مضمون کی دے دیجیے تو مین بادشاہ کو سمجھا دون اور اسے اطمینان سلطنت دلاکر
لے آؤن یہ سُنکر اکمن جادو نے تحریر لکھدی شہیم جادو نامہ اکمن جادو کا لیکر داخل
قلعہ ہوا اور تمام حال جنگ فہیم جادو کا اور مارا جانا اکمن جادو کے ہاتھ سے
بیان کیا اور تحریر اکمن جادو کی خدمت مین ملمن جادو کی پیش کی یہ سُنکر ملمن جادو
نہایت پریشان ہوا اور ارکین دولت سے صلاح لی کہ کیا کرنا چاہیے اگر لڑتا ہون
تو تمام مرحلہ جات باطنی بھی ٹوٹتے ہین اور طلسم ظاہر کا تو خاتمہ ہوچکا ہر اور اگر اطاعت
کیے لیتا ہون تو بھی بہت سے اندیشے ہین اول تو یہ کہ اگر اکمن جادو نے دھوکا
دے کر مجھے قید کر لیا جسطرح مین نے اُسے گرفتار بلا کیا تھا تو عاقل مجھے بیوقوف کہینگے
اور تحریر کام نہ آئے گی اسلیے کہ جب ہم قید ہوگئے تو مدعی کون ہوگا اور فریاد کس کے پاس
لے جائیے گا علاوہ اسکے خوف کیوان تاجدار کا بھی ہر کہ وہ کم کم جادو کو میرے سپرد
کر گئے تھے بہرطور لڑنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہر بے لڑے اطاعت کرنا درست نہین
ہوا خواہون نے بھی عرض کی ہماری راے نہین کہ آپ حاکم ہوکر پھر محکوم بنیے اور
خداوند نہ طاق کو دشمن بنائیے ابھی مرحلہ جات باطنی کا ٹوٹنا دشوار ہر اور لبفرض
محال اگر اکمن جادو نے فتح طلسم کرادی کہ فتاح طلسم اُسکا شریک ہر اور لوح طلسمی اُسکے
پاس ہر جب بھی آپ کے واسطے آسانی ہر کہ یہان سے قلعۂ ہفت رنگ مین چلکر
مہمان ہوجیے گا اور کم کم جادو کو اُسکے باپ کے حوالے کرکے کمک طلب کیجیے گا
تو گویا تمام طلسم نہ طارق آپ کا شریک ہوگا اور یہ لڑائی گویا خداوندا گوان سے
جنگ کرنا ٹھہر جائے گی یہ راے ملک ملمن جادو کو نہایت پسند آئی اور انتظام

قلعہ کا کرکے خاموشی اختیار کی کہ جسوقت کوئی آئیگا تو دیکھا جائیگا لیکن شہیم جادو نے کہا کہ اے بادشاہ جواب نامہ کا نہ دینا بُرا ہے کہ آئین شاہی و شہریاری کے خلاف ہے ملمن جادو نے کہا تو جا کر کہہ آ کہ جو تم سے ہو سکے کمی نہ کرنا مین تم سے کسیطرح کم نہین ہون جو تمھارا باپ وہ میرا باپ جو تمھاری مان وہ میری مان ہے جس سے علم سحر تم نے سیکھا اُس سے مین نے سیکھا کوئی ایسی بات تم مین نہین ہے جسکا مجھے خوف ہو اگر طلسم کشنا تمھارا شریک ہے تو مین نے انجام سوچ کر اُسکا بھی انتظام کر لیا ہے اور اسوقت لشکر و سپاہ جسقدر میرے پاس ہے تمھارے پاس نہین ہے اگر خیریت اپنی چاہتے ہو تو یہان سے کہین اور چلے جاؤ ورنہ ابکی مرتبہ قید بھی نہ کرونگا بلکہ قتل کر ڈالونگا یہ سُنکر شہیم جادو نے کہا کہ لکھ دیجیے بھائی آپ کے نہایت غصہ ور ہین ایسا نہ ہو کہ مجھے قتل کر ڈالین یہ سُنکر ملمن جادو نے ایک تحریر اسی مضمون کی دیدی اور نگہبانان قلعہ کو حکم دیا کہ شہیم جادو کو قلعہ کے باہر کر دو جسوقت شہیم جادو قلعہ سے باہر آیا جانب دربند میمونیہ روانہ ہوا وہان الکن جادو خدمت مین نقابدار ابلق سوار کی موجود تھا اور میمون شاہ بھی حاضر تھا افسران فوج جمع تھے انتظار جواب نامہ کا تھا کہ خبر آمد شہیم جادو کی پہونچی فرمایا بلالو جسوقت شہیم جادو حاضر خدمت ہوا بادب پہلے نقابدار کو سلام کیا بعد ازان بادشاہ طلسم ملک الکن جادو کی خدمت مین تسلیم بجالایا نقابدار نے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا الکن جادو سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا اور جواب نامہ الکن جادو کی خدمت مین پیش کیا الکن جادو نامہ پڑھ کر نہایت برہم ہوا اور کہا خیر سمجھا جائیگا یہ کیوان تاجدار کی مدد پر بھولا ہوا ہے اسے خداوند کریم کی مدد کا بھروسا نہین جسنے تمام عالم کو پیدا کیا ہے شہیم جادو سے کہا اُس سے کہدینا کہ ہر چند ہر طرح تو میرے برابر کا ہے مگر ایک فرق ہے وہ یہ کہ مین حق پر ہون اور تو ناحق پر ہے یہ فرق جنگ مین کھل جائیگا اسلیے کہ خدا حق کا شریک ہوتا ہے بعد اسکے خلعت دیکر شہیم جادو کو رخصت کیا نقابدار نے اس جواب کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہ اے الکن جادو بیشک خدا تمھارا شریک ہے اگر اسکی طرف تمام عالم ہوگا جب بھی تمھین فتح ہوگی لیکن شہیم جادو جو رخصت ہو کر چلا راستے مین اسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کافرون مین ترقی ظلم و بدعت سے ہوتی ہے اور اہل اسلام اپنے حلم و مروت سے کسی وقت دست بردار نہین ہوتے حتے کہ جو کافر مسلمان ہو جاتا ہے اُسمین بھی وہی اوصاف پیدا ہو جاتے ہین یہی مذہب درست ہے اور دین سامری پرستی محض ایک مذہب مصنوعی ہے یہ لوگ ساحر نہین ہین اور ہمارے نزدیک انکا مار ڈالنا چیونٹی اور مچھر کا مار ڈالنا ہے مگر کوئی قابو نہین چلتا اور یہ لوگ کیسی کیسی سخت مہمین فتح کر لیتے ہین بڑی بڑی خداوندیان انھون نے برباد کر دین اور کیسے کیسے ساحران زبردست کو مارا یہ انکا کام نہین ہے بلکہ باطناً کوئی انکا مددگار ضرور ہے جو کسیکو نظر نہین آتا کیسے کیسے کام بگڑتے ہین اور انجام مین سنور جاتے ہین بیشک ان لوگون کا دعوے صحیح ہے کہ خدا کو کوئی دیکھ نہین سکتا ہم لوگ فرضی خدا سمجھتے تھے مگر

نہین انکار اسے نا دیدہ بیشک قوی و توانا اور لائق پرستش ہی اور جب یہ طے ہو گیا کہ خدا برحق ہی تو جنت و نار بخشش و عذاب یہ سب چیزین بھی صحیح و درست ہین ان خیالات نے اسقدر ترقی کی کہ دل اسکا مذہب سامری پرستی سے بالکل برگشتہ ہو گیا اور قصد کیا کہ یہانسے پھر چلون اور نقابدار کا شریک ہوجاؤن لیکن ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوا کہ جواب پیام بھی پہونچا دینا ضروری چیز ہی اسکے بعد پلٹ آؤنگا یہ سوچکر دروازہ قلعہ پر پہونچا اور نگہبانون سے کہا کہ مجھے آنے دو انھون نے کہا اب حکم یہ ہی کہ راستہ مسدود کر دو جو اندر طلسم کے ہی وہ باہر نہ جائے اور جو بیرون طلسم ہی وہ اندر نہ آنے پائے خواہ وہ خاندان شاہی سے کیون نہ ہو اور بادشاہ کا عزیز کیون نہو یہ سنکر شہیم جادو کو کمال رنج ہوا کہ یہ کونسی امارت ہی اور نیا طریقۂ حکومت ہی کہ دشمن کے خوف سے دوستو نپر بھی عتاب نازل ہی اب ان کفار سے ملنا نہ چاہیے نگہبانون سے کہا کہ اچھا ہمین اندر قلعہ کے آنے کی ضرورت نہین ہی لیکن اب اتنا پیام بادشاہ سے پہونچا دو کہ اگر آپ نے مجکو آزاد کیا اور اندر قلعہ کے آنے کی ممانعت کر دی ہی تو اب مین آپ کے بھائی کی ملازمت کرتا ہون اور جواب اکمن جادو کا کہلا بھیجا کہ میرے تمھارے حق و باطل کے سوا کوئی فرق نہین ہی وہ ظاہر ہو جائیگا اور اب تم نہایت ہوشیار رہنا یہ کہکر قلعہ سے پھرا اور قلعہ میمونیہ کیجانب روانہ ہوا وہان جسوقت پیام اکمن جادو کا اور شہیم جادو کی التماس نگہبانون نے بیان کی ملک نکمن جادو نے کہا کچھ پروا نہین ابھی شہیم جادو ایسے بہت سے ساحر میرے پاس موجود ہین بلکہ اُس سے زبردست اگر اکمن جادو کا شریک ہو جائیگا تو میرا کیا ہے گا اسی کے ساتھ بلکہ اُس سے پہلے مارا جائیگا یہ کہکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلہ زمین سے جی حاضر کہتا ہوا نمودار ہوا اکمن جادو نے اُس سے کہا کہ جا اور خیفان کوہ نشین جادو سے کہ آکہ وقت آپ کی امداد کا آپہونچا اور بادشاہ طلسم گنبد بے در نے آپ کو یاد کیا ہی کہ آکر وعدہ کو وفا کیجیے اور دیر نہ کیجیے یہ سنکر پتلے نے بہت خوب کی آواز دی اور غرق زمین ہو کر روانہ ہوا بعد تھوڑی دیر کے تمام قلعہ مین زلزلہ پیدا ہوا اور اہالیان قلعہ پریشان ہوئے کہ یہ کیا معرکہ ہی اور قریب تھا کہ در و دیوار منہدم ہو جائین ساحرون نے قصد کیا کہ سحر کرکے اس عمارت کو روکین اور غیر ساحر اُٹھکر بھاگنے پر آمادہ ہوئے کہ ایسا نہ ہو دیوارین گرین اور دب کر سب ہلاک ہو جائین ملک نکمن جادو یہ دیکھکر ہنسا اور کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہین ہی یہ علامت آمد خیفان کوہ نشین جادو کی ہی یہ زلزلۂ سحر ہی اس سے نقصان نہین پہونچے گا یہ سنکر لوگون کی پریشانی کو کم ہوئی تھی کہ دیوار شق ہوئی اور ایک ساحر سیاہ فام پیدا ہوا اور کہا کہ مجھے کیون بلایا ہی نکمن جادو برائے تعظیم اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے جلوہ افروز مسند سحر و ساحری مین نے اسواسطے آپ کو تکلیف دی ہی کہ مجھ پر وقت

سخت آگیا ہی اور مین نے علم سحر سے دریافت کیا کہ ساختین بھی سخت ہین اگرچہ خوف جان کم ہی اور خانۂ حیات برقرار ہی تاہم زحمتین بہت معلوم ہوتی ہین لہذا امیدوار ہون کہ آپ اپنی قوت سحر باطنی کو صرف کرکے اس قلعہ کو نظرون سے پوشیدہ کردیجیے تاکہ خوف دشمنون کا دور ہو خیفان جادو نے کہا کہ وہ ایسا کونسا دشمن پیدا ہوا ہی کہ جس سے تم اسقدر ترسان ہو اور دشمن کو ابھی سات مرحلے طی کرنا ہونگے جب تم تک پہونچیگا یہ سُنکر ملک نکمن جادو نے کہا کہ آپ کو یہان کی خبر نہین تمام طلسم ظاہر ٹوٹ گیا سب در بند شکستہ ہوئے اب صرف یہی قلعہ باقی ہی اور دشمن نے بھائی کو میرے رہا کیا اور وہ مطیع اسلام ہو کر فتاح طلسم کا شریک ہوا وہ کسیطرح مجھ سے سحر و ساحری مین کم نہین ہی یہ سُنکر خیفان جادو نے کہا کہ تم اپنی بلا میرے سر لگاتے ہو کاش تم خود پوشیدہ طور پر میرے پاس چلے آتے اور مجھے نہ طلب کیا ہوتا فتاح طلسم قلعہ پر قبضہ کرلیتا طلسم باطن کی اُسکو خبر بھی نہ ہوتی ہم موقع محل دیکھکر اُسکو مبتلاے بلا کرتے اور تمھاری سلطنت تمھین دلادیتے لیکن تم نے بلا کر اس راز کو افشا کردیا کاش تنہائی مین بلایا ہوتا اب اگر مین تم کو لیے جاتا ہون جب بھی بہر حال چھپ نہین سکتا کہ جسوقت طلسم کشا کی عملداری قلعہ پر ہوگی تو ضرور ہی کہ کچھ لوگ اُسکے بھی شریک ہو جائینگے اور پتہ میرا بتا دینگے یقین ہی کہ فتاح طلسم باطن طلسم پر بھی چڑھائی کریگا خیر اب تو جو ہوا سو ہوا مین انتظام کیے جاتا ہون یہ کہکر خیفان کوہ نشین جادو نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک پر کسی طائر کا نکالکر نکمن جادو کو دیا کہ جاکر اسکو دروازۂ قلعہ پر نصب کردو قلعہ نظرون سے پنہان ہو جائیگا جسوقت تک یہ پر قلعہ پر سے نہ اُکھیڑا جائیگا اُسوقت تک قلعہ کسیکو نظر نہ آئیگا یہ کہکر خیفان کوہ نشین جادو نکمن جادو سے رخصت ہوا اور بیٹھے بیٹھے نظرون سے پنہان ہوگیا نکمن جادو اُس پر کو لیے ہوئے فیل بند دروازے پر آیا اور دروازۂ قلعہ پر پر کو نصب کردیا کہ بیرون قلعہ سے کسیکو قلعہ نظر نہ آتا تھا اب یہ لوگ تو باطمینان تمام یہان بیٹھتے ہین اور کچھ حال شہیم جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ جو بیدل ہو کر قلعہ سے پھرا کہ جاکر ملکہ اکمن جادو کا شریک ہون ایک تو پہلے سے طبیعت اسکی مذہب اسلام پر راغب ہو چکی تھی علاوہ اسکے نکمن جادو کی حرکت سے اور بھی برخاستہ خاطر ہو گیا لیکن راستے مین یہ خیال پیدا ہوا کہ اب اگر خدمت مین ملکہ اکمن جادو کی جاؤنگا تو بادشاہ کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ جب نکمن جادو نے بیمروتی کی تو ہمارے پاس آیا اب ادھر جانا بھی اچھا نہین چلکر کوئی ایسی فکر کرنا چاہیے کہ نکمن جادو کو بھی معلوم ہو کہ شہیم جادو کے چلے جانے سے کیا نقصان ہوا اور ملکہ اکمن جادو کو بھی معلوم ہو کہ شہیم جادو نے کچھ خیر خواہی کی یہ سوچکر جانب صحرا روانہ ہوا جاتے جاتے اسکو خیال آیا محلول صحرا نشین جادو سے اور مجھ سے وعدہ تھا کہ جب مجھ پر کوئی وقت

پہنچتا

سخت پڑے تو میرے پاس آنا کہ مین تیری مدد کرونگا کیونکہ محلول شہیم کا قدیمی دوست تھا ان دونون نے ایک ساتھ علم سحر و ساحری حاصل کیا تھا شہیم جادو نے نکمن جادو کی ملازمت اختیار کر لی تھی اور محلول صحرا نشین نے صحرا نشینی اختیار کی اور اپنے علم کو ترقی دے رہا تھا پتہ اسکا سوا شہیم جادو کے کسیکو نہ معلوم تھا اور شہیم جادو کبھی کبھی اپنے دوست سے ملنے جایا کرتا تھا غرضکہ شہیم جادو جسوقت اُس مقام پر پہونچا جہان کہ محلول جادو اسسے ملا کرتا تھا دیکھا کہ وہ مقام ویران ہے نہ کوئی اور راز دار تھا کہ جس سے حال دریافت کرتا ناچار اسنے ایک مکان سحر تیار کر کے اسی جگہ قیام کیا کہ وقتاً فوقتاً ملک امن جادو کی خبر بھی رکھونگا اور محلول جادو کو بھی تلاش کرونگا اسی فکر مین بیٹھا تھا کہ ایک مرتبہ ایک طائر سرخ رنگ اُڑتا ہوا آیا اور ہاتھ پر شہیم جادو کے بیٹھ کر چہکارا اسکے گلے مین اُسکے نامہ بندھا ہوا تھا شہیم جادو نے نامہ کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ اے دوست قدیم اب ہمارے تمھارے ملاقات ہونا دشوار ہے اسلیے کہ ہم نے سکونت طلسم باطن کی اختیار کی ہے اور یہ وہ زمانہ ہے کہ ملک خیفان کوہ نشین جادو نے آمد و رفت طلسم باطن کی موقوف کر دی ہے راہین مسدود ہین نہ تم کو بلا سکتا ہون اور نہ تمھارے پاس آسکتا ہون اگر تجھ پر کوئی وقت سخت ہے اور خوف کسی ساحر زبردست کا ہے تو یہ طائر سرخ رنگ جو نامہ لے کر تمھارے پاس آیا ہے یہ تمھاری مدد کرے گا اور سوا ساحران طلسم باطن کے کسی ساحر کا سحر اسپر کارگر نہ ہوگا تم فلان اسم پڑھنا اور اس طائر کو حکم دینا جو کہوگے یہ وہی کرے گا اور ہماری تمھاری بعد چالیس روز کے ملاقات ہوگی جبکہ آمد و رفت طلسم باطن کی کھل جائے گی اور لڑائی طلسم ظاہر کی یکسو ہو جائے گی یہ دیکھ کر شہیم جادو نہایت خوش ہوا اور وہی اسم سحر پڑھا جسکا اشارہ محلول جادو نے اسکو لکھ بھیجا تھا اور چالیس مرتبہ اُس اسم سحر کو پڑھ کر طائر پر دم کیا اور ایک قفس مین اُسکو مطیع اپنا کر کے بند کر لیا اور بیر برائے خبر معین کیے کہ جسوقت کوئی مہم سخت انکمن جادو کو درپیش ہو تو مجھے اطلاع کر دینا اب یہ تو اس مقام پر مقیم ہوتا ہے اور وہان انکمن جادو نے نقابدار ابلق سوار سے عرض کی کہ آپ طبل جنگ بجوائیے مین کل ہی قلعہ لے لونگا اور ملکہ کم کم جادو کو رہا کر لونگا نقابدار نے کہا کہ سبقت اپنی طرف سے کرنا درست نہین ہے اسواسطے کہ یہ طریقہ کفار کا ہے اور اہل اسلام ابتدا اپنی جانب سے نہین کرتے ہین انکمن جادو نے عرض کی کہ اگر آپ ابتدا نہ کرینگے تو وہ زندگی بھر قلعہ کا دروازہ بند کیے بیٹھا رہے گا اسکا کیا نقصان ہے آپ یہان پڑے رہین گے فرمایا کہ طبل جنگ نہ بجواؤ یون جو انتظام چاہو کرو جسوقت قلعہ کا رخ کروگے ضرور ہی روکنے والے روکین گے خود ہی آغاز جنگ ہو جائے گا اور اگر ملکہ کم کم جادو اسیر نہ ہوتین تو مین پلٹ جاتا اور نکمن جادو سے جنگ نہ کرتا اسواسطے کہ ہم لوگون کا یہ دستور نہین ہے کہ جو اپنے سے چھپے آپ اُسپر یورش کرین تم کو مین دوسرے مقام کی سلطنت دیتا جو اس سے بڑی ہوتی انکمن جادو نے عرض کی کہ جیسا ارشاد عالی ہوا ہے

ایساہی کیا جائے گا اور مجکو اب خواہش تخت و تاج نہین ہی اسواسطے کہ ایک مدت تک قید رہکر ہر قسم کی تکلیف کا عادی ہوگیا ہون اور زمانہ سلطنت مین سب قسم کے حوصلے نکل چکے ہین یہی باتین تھین کہ ہرکارون نے آکر عرض کی کہ ہم برائے گشت نکلے تھے اور متصل قلعہ یکمن حصار کے پہونچے تھے کہ خبر دریافت کرین یکایک دروازۂ قلعہ پر ایک برق چمکی کہ آنکھین ہم سب کی جھپک گئین اور قلعہ نظرون سے پنہان ہوگیا ہرچند ادھر اُدھر گئے دور دور پھر آئے لیکن قلعہ کا نام و نشان نہ پایا قریب قلعہ کے جو علامتین تھین یعنے درخت صحرائی کہ کسی سے قلعہ پچاس قدم کسی سے ساٹھ قدم کسی سے سو قدم کے فاصلہ پر تھا وہ درخت موجود ہین مگر قلعہ نظرون سے پنہان ہی یہ اسرار سمجھ مین نہین آتا یہ سنکر نقابدار تو نہایت متحیر تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی لیکن اکمن جادو کی رنگت زرد ہوگئی اور کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہی کہ یکمن جادو نے اہالیان طلسم باطن سے مدد طلب کی اور کسی ساحر نے کمک کی حالانکہ یہ امر خلاف دستور ہی ساکنان طلسم باطن کو معاملات طلسم ظاہر سے کوئی تعلق نہین ہی ورنہ میری اسیری کا معاوضہ بھی یکمن جادو سے لیا جاتا اکثر طلسم شکستہ ہوئے ہین اور اُن طلسمون کے برباد ہونے پر اہالیان طلسم باطن نے کوئی خیال نہ کیا اے شہریار عالیمقدار اب فتح ہونا طلسم کا مشکل ہی اسواسطے کہ نہ بادشاہ طلسم باطن تک رسائی ہوگی اور نہ وہ لوگ جو یکمن جادو کے شریک ہوئے ہین وہ اعانت سے دست بردار ہونگے اور ہم طلسم باطن کے ادنے ساحر سے بھی مقابلہ نہین کرسکتے نہ لوح کام دے سکتی ہی یہ سنکر نقابدار ابلق سوار نے بڑے اطمینان کے ساتھ اکمن جادو کو جواب دیا کہ خداوند کریم مین سب طرح کی قدرت ہی اگر اُسے بربادی کفار اور ترقی دین اسلام منظور ہی تو وہ مدد کرے گا اور کوئی نہ کوئی راہ فتح طلسم باطن کی پیدا ہو جائے گی اور اب مجھے قسم ہی اپنے دین و مذہب کی کہ مین بغیر طلسم باطن کو فتح کیے یہان سے نہ جاؤنگا یہ فرماکر دربار برخاست کیا اور جاکر بستر خواب پر کروٹین بدلتے رہے اس فکر مین نیند نہ آتی تھی کہ آخر ہونا کیا ہی اب رہائی ملکہ گُم گُم جادو کا خیال بھی جاتا رہا اور فکر فتح طلسم باطن کی پیدا ہوئی اسی عالم مین غفلت آگئی خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور وہ ارشاد فرماتے ہین کہ اے فرزند ہراسان نہ ہو کہ یہ خلعت خداوندکریم نے تیرے ہی واسطے معین فرمایا تھا اسواسطے کہ زمانہ تیری صاحبقرانی کا قریب ہی اور تیرے ہاتھ سے بڑے بڑے ساحر مارے جائینگے اور وہ خداوندیان یکمن کی جنسے لوگ واقف بھی نہین ہین تو فتاح طلسمات باطن ہی اس طلسم سے ابتدا کر بعد اسکے جسوقت اکوان تاجدار بادشاہ طلسم نہ طاق ہاتھ سے بدیع الملک کے پریشان ہوگا اور طلسم اُسکا ٹوٹے گا تو وہ بھاگ کر طلسم اسرار باطنی مین پناہ گزین ہوگا اور بدیع الملک کو پتہ بھی نہ ملے گا کہ اکوان تاجدار بھاگ کر کہان گیا ہی تو بدیع الملک اس بات کا اظہار کرکے خانہ کعبہ چلے جائینگے کہ جو پتہ اکوان تاجدار کا لگائے اور اُسکو قتل کرے وہ

اثاثہ عصا جنترانی کا مالک ہو سہراب بن رستم اور رفیع البخت ہر چند پریشان رہینگے مگر نہ پہونچ سکینگے آخر کار گرفتار ہو جاینگے اُس وقت تو اُس طلسم کو فتح کریگا اور اولاد سامری و جمشید تیرے ہاتھ سے قتل ہوگی اور وہ مقامات خاص ان ساحرون کے جہان سے سحر پیدا ہوا ہے تیرے ہاتھ سے برباد ہونگے مثل گنبد چہل کلس و مکتب خانہ سامری و دریاے ریگ روان و پل نہنگان و بیابان آفات و چہل منارہ و چہل عمارہ وغیرہ کہ جنکے نام سے بھی کوئی ساحر تک سوا اکوان تاجدار کے واقف نہین ہے واضح راے بیضا ضیاے خادمان عالی ہو کہ اگر بعد فتح نہ طاق حکم بندگان عالی ہو تو یہ طلسم اسرار باطنی تتمہ نہ طاق کے نام سے تمام و کمال لکھ کر ملاحظہ مین گذرانا جائیگا بشرطیکہ نظر لطف و کرم آن عالی ہمم اس اقول کو نین سید انور حسین پر رہے ہر چند کہ مؤلف طلسم ہوش ربا نے بھی پیشتر سے طلسم باطن کے پتے دیے تھے لیکن فرق طلسم ظاہر و باطن نباہ نہ سکا استمقام پر یہ ہیچمدان کج مج زبان دو ایک مرحلے طلسم باطن کے نام سے بطور مشتے نمونہ خروارے تحریر کر کے پیش کرتا ہے گر قبول افتد زہے عزو شرف الحاصل بعد تمام پیشین گوئیون کے اُن مرد بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ بالفعل تم اس طلسم کو فتح کرو اور ڈنکا اپنی عصا جنترانی کا بجواؤ اور یہ پرچہ کاغذ کا لو جو کچھ اسمین تحریر ہو اُسپر عمل کرنا یہ فرما کر اور پرچہ دے کر نظرون سے غائب ہو گئے نقابدار کی آنکھ کھل گئی تمام خیمہ کو معطر پایا عجب طرح کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی کہ روح کو فرحت ہوتی تھی اور قلب کو سرور حاصل تھا جس قدر خوشبویات خدا وند کریم نے پردۂ دنیا مین خلق کی ہین اُن سب سے وہ خوشبو علیحدہ اور عمدہ تھی نقابدار درود پڑھنے لگے اور بستر سے اُٹھ بیٹھے پہلو مین ایک پرچہ کاغذ کا رکھا ہوا تھا اُسے اُٹھا کر جیب مین رکھ لیا کہ وقت نماز صبح کا تھا خادم حسب قاعدہ بیدار کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تو نقابدار بہادر کو بیدار پایا اور نہایت بشاش دیکھا جلدی سے پانی براے وضو حاضر کیا نقابدار ابلق سوار نے وضو کیا فریضۂ سحری کو ادا کر کے اوراد و وظائف پڑھتے ہوئے خیمہ سے باہر نکلے استے مین اکلن جادو اور میمون شاہ حاضر ہوئے تسلیم بجا لائے نقابدار ابلق سوار نے مرکب طلب کیا اور اکلن جادو سے کہا کہ میرے خدا نے میری مدد کی اور تمام کیفیت خواب کی بیان کی اور پرچہ اکلن جادو کو دکھایا ہر چند کہ پرچہ کاغذ سادہ نہ تھا لیکن اکلن جادو کو حروف نورانی اُسکے نظر نہ آئے اسواسطے کہ یہ بھی ایک متبرک چیز تھی اور اکلن جادو بہ سبب سحر کے تائب نہ ہونے کے اس لائق نہ تھا کہ نگاہین اُسکی پاک سمجھی جائین اور حروف نورانی کو دیکھ سکین اکلن جادو نے حیرت سے کہا کہ اے شہریار یہ ورق تو سادہ معلوم ہوتا ہے اسمین کہان لکھا ہے اور کیا لکھا ہے جسپر عمل کیجیے گا اور طلسم باطن کو فتح کیجیے گا نقابدار ابلق سوار نے فرمایا کہ یہ بھی ایک اسرار ہے کہ مجھکو حروف اُسکے نظر آتے ہین اور تم نہین دیکھ سکتے لہذا اب مین براے فتاحی طلسم باطن جاتا ہون اور

تم اسی مقام پر رہو اگر کوئی وقت سخت ہو تو قصر بلوریہ مین رہنا کہ وہ مقام محفوظ ہے اور میمون شاہ وغیرہ تمھارے حوالے ہین جسوقت مین طلسم باطن کو شکست کرونگا اور ساحران طلسم باطن قتل ہو جاینگے تو یہ قلعۂ ملمن حصار ظاہر ہوگا تم اپنی جانب سے ابتدا نہ کرنا لیکن اتنا خیال رکھنا کہ بھائی تمھارا قید ملکہ کم کم جادو کی ہے کہ کہین بھاگ نہ جائے املن جادو نے عرض کی کہ جیسا ارشاد ہوا ہے ایسا ہی کیا جائیگا میری زندگی مین ملمن جادو کی مجال نہین ہے جو آپ کے ملازمون کو ایذا پہونچا سکے یا بھاگ کر کہین جا سکے آپ اطمینان رکھین غرضکہ املن جادو تو دربند میمونیہ مین مقیم ہوتا ہے کہ اسکا حال بر وقت مقابلہ ساحران قلعۂ ملمن حصار تحریر ہوگا

یہان اول حال نقابدار ابلق سوار کا معرض بیان مین آتا ہے

دانندۂ رموز سخن وبینندۂ اصول فن وکاشفان اسرار نہانی وواقفان رموز سخندانی اس داستان حیرت عنوان کو یون تحریر کرتے ہین کہ نقابدار ابلق سوار نے املن جادو کو تو دربند میمونیہ پر چھوڑا اور آپ پشت مرکب پر سوار ہوکر تن تنہا جانب صحرا روانہ ہوئے جسوقت سرحد دربند میمونیہ سے نکلکر صحرا مین پہونچے پرچہ کو جیب سے نکالا اور درود پڑھکر ملاحظہ کیا تمام الفاظ بخط نورانی ظاہر ہوئے عبارت پر نظر ڈالی تحریر تھا کہ یہانسے جانب شمال روانہ ہو قریب ایک چشمہ آب کے پہونچوگے کیسی ہی تشنگی غالب ہو مگر پانی اُس چشمہ کا نہ پینا کہ سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے چشمہ کے جنوب جانب صحراے بے آب وگیاہ نظر آئیگا اُسطرف چلے جانا ایک دم کسی مقام پر نہ ٹھہرنا اور سایہ کو اپنے دیکھتے جانا جس مقام پر سایہ سر کا پاؤن پر پڑے وہین ٹھہر جانا اور فلان اسم اعظم جو بخط سبز تحریر ہے گیارہ مرتبہ پڑھکر آنکھین بند کر لینا اور پھر اُسی اسم کو اکیس مرتبہ پڑھکر آنکھ کھولنا اپنے کو ایک درخت سایہ دار کے نیچے پاؤگے اُسوقت پھر پرچہ کو دیکھ لینا اور جو کچھ تحریر ہو اُسپر عمل کرنا لیکن خبردار کسی ہدایت کے خلاف نہ کرنا ورنہ زندگی بھر ٹھوکرین کھاؤگے اور اس صحرا سے نہ نکل سکوگے یہ دربند سرحد ہے درمیان طلسم ظاہر اور طلسم باطن کے شان بھی اس دربند باطن وظاہر دونون کے موافق ومطابق ہے اور نام اس دربند کا مشترک ہے یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار جانب شمال روانہ ہوئے تن تنہا اُس صحراے لق ودق مین چلے جاتے تھے جو جو آفتاب بلند ہوتا جاتا تھا تشنگی نقابدار ابلق سوار کی سوا ہوتی جاتی تھی اسلحہ گرم ہوتے جاتے تھے لیکن نقابدار بہادر سب تکلیفین برداشت کرتے ہوئے برابر قطع مسافت کر رہے تھے اور حرارت آفتاب اور غلبہ عطش کو خیال مین نہ لاتے تھے یہانتک کہ قریب دوپہر کے دور سے ایک چشمہ آب نظر آیا کہ پانی اُسکا مانند شکم ماہی دمار کے لہرین مار رہا تھا نقابدار اُس چشمہ کی چاہ مین آگے بڑھے یہانتک کہ

قریب چشمہ آب کے پہونچے اسقدر تشنگی تھی کہ جی چاہتا تھا پانی پی لو نگر وہ نوشتہ یاد آگیا جسمین ممانعت پانی پینے کی تھی پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ وہ چشمہ نہ ہو جسکی ممانعت پرچہ مین تحریر تھی پرچہ کو جیب سے نکالا اور درود پڑھا حروف روشن ہوئے نظر عبارت پر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم باطن یہ وہی چشمہ ہے جسکی تجھے ممانعت کی تھی چشمہ سرحد طلسم ظاہر مین واقع ہے اور بیابان سرحد طلسم باطن مین ہے بانیان طلسم نے یہی دھوکا رکھا ہے کہ شاید کوئی شخص اسطرف نکل آئے تو یہانتک پہونچنے مین تشنگی ضرور غالب ہوجائیگی اور بہ سبب ناواقفیت کے پانی اس چشمہ کا پی لے گا پانی مین سم قاتل آمیز ہے فوراً ہلاک ہوجائے گا جب یہانتک پہونچکر جام زندگی چھلک جائے گا اور تلخی مرگ ذائقہ دیجائیگی تو آگے کیونکر جائے گا اور سرحد طلسم باطن مین کسطرح داخل ہوسکے گا یہ دیکھ کر نقابدار نے پرچہ کو جیب مین رکھا اور شکر پروردگار بجالائے کہ بھلے کو مین نے پانی نہ پیا تھا اور اب اس وادی بے آب و گیاہ کیطرف چلے جسکی خبر پرچہ نے دی تھی ہر قدم پر سایہ اپنے سر کا دیکھتے جاتے تھے اور معمولی رفتار سے چلے جاتے تھے جسوقت قریب دو کوس کے پہونچے تو سایہ سر کا قدم پر پڑا نقابدار اُسی مقام پر ٹھہر گئے اور وہی اسم پڑھا جو پرچہ مین بخط سبز تحریر تھا پہلے گیارہ مرتبہ پڑھ کر آنکھین بند کر لین بعد اُسکے اکیس مرتبہ پڑھ کر آنکھین کھولین اپنے کو ایک درخت سایہ دار کے نیچے پایا ہر چہار طرف ریگستان تھا اور وسط صحرا مین یہی ایک درخت بلند سایہ افگن تھا نقابدار ابلق سوار نہایت متحیر تھے کہ یہ کیا اسرار ہے ابھی مین اس مقام پر آیا تھا تو کوئی درخت نہ تھا لیکن آنکھین بند کر کے پھر جو کھولین تو درخت نظر آیا اب پرچہ کو دیکھنا چاہیے اور موافق ہدایت کام کرنا چاہیے یہ سوچکر پھر پرچہ نکالا اور قاعدہ کے موافق پرچہ ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے وارث زور صاحبقرانی و صاحب اقبال کشورستانی اگر تو راہ مین کسی مقام پر ایک پل کے واسطے ٹھہر جاتا تو پھر یہ درخت تجھے نظر نہ آتا اسلیے کہ قدم چشمہ سے اور درخت تک سے ناپے ہوئے ہین کہ جو شخص چشمہ سے چلے اور درمیان مین کسی مقام پر نہ ٹھہرے تو جسوقت سایہ سر کا قدمون پر پڑے گا اُسوقت زیر درخت پہونچ جائیگا اور اگر راہ مین کسی مقام پر ایک پل ٹھہر جائے گا تو سایہ غلطی کرے گا اور راہبری کے عوض بہکا دے گا پھر زندگی بھر اسی صحرا مین ٹھوکرین کھا کھا کر مر جائے گا اور باہر نہ نکل سکے گا نہ زیر درخت پہونچے گا کہ یہ اسرار طلسم باطن ہین تو ایسا ہی با اقبال تھا کہ اس مقام پر پہونچ گیا جہان مرغ وہم کا بھی گذر نہین ہوسکتا اہالیان طلسم باطن نے نہایت دانائی سے انتظام سرحد کیا ہے یہی وجہ تھی کہ فتاح طلسم ظاہر طلسم کی سرحد تک نہ پہونچ سکے اب تجھے چاہیے کہ بالائے درخت نظر کر ایک طائر عجیب الخلقت تجھے نظر آئے گا یہی عنقائے جادو مالک سرحد طلسم باطن ہے یہ تجکو حیرت سے دیکھ رہا ہے کہ یہ کون شخص ہے جو اس مقام تک زندہ پہونچ گیا مگر اسکو یہ خیال نہین ہے کہ تو اُسکو دیکھ رہا ہے

ورنہ وہ اُڑکر چلا جاتا کہ یہی کلید طلسم باطن ہی فلان اسم جو بخط سُرخ تحریر ہی ایک سوا ایک مرتبہ پڑھکر طائر کیطرف دم کرکہ قوت اسکی سلب ہوجائیگی بعد اسکے بقوت صاحبقرانی درخت کو ہلانا طائر زمین پر گرے گا اُسے ذبح کرکے خون مین اُسکے کپڑا تر کرکے اپنے پاس رکھنا کہ یہ کام دے گا اور مرنے سے اسکے ہیئت اسکی یہی رہے گی مثل ساحران طلسم ظاہر کے یہ بعد وفات بھی صورت انسانی نہ پیدا کرے گا اور علامات مرگ بھی اسکے نئے طریقون سے ظاہر ہونگے اُنسے پریشان نہ ہونا جسوقت کام اسکا تمام ہو تو پھر پرچہ دیکھنا اسلیے کہ زیادہ باتین شاید نہ یاد رہین اور تم کسی بات کو بھول جاؤ تو بتلا ے بلا ہونگے اور رہائی تمھاری ناممکن ہوجائے گی یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار نے وہی اسم متبرک ایک سوا ایک مرتبہ پڑھا اور طائر عجیب الخلقت کیطرف منہ کرکے پھونکا کہ طائر نے جھرجھری لی اور مضمحل ہوگیا نقابدار نے جلدی سے تھنہ درخت کا دونون ہاتھون سے پکڑکر بقوت صاحبقرانی اس زور سے ہلایا کہ طائر زمین پر آرہا نقابدار نے جلدی سے رومال گردن طائر کے نیچے رکھا اور تیغہ آبدار سے اسکو ذبح کیا ہرچند اسنے پھڑکنا چاہا مگر نقابدار نے نہ چھوڑا بقول شاعر

سے نہ تڑپنے کی اجازت ہی نہ فریاد کی ہی	گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے جلاد کی ہی

جسوقت تمام خون اسکا رومال مین آگیا اور رومال تر ہوگیا تو نقابدار نے اسکو چھوڑا یہ معلوم ہوا کہ طبقہ زمین کا اُلٹ گیا زمین اوپر ہوگئی آسمان نیچے آگیا بجلیان چمک چمک کر نقابدار پر گرین لیکن قریب پہونچکر سرد ہوگئین تمام صحرا مین شعلہ ہاے آتش لپکتے پھرتے تھے اور آواز فنا شد فنا شد کی بلند تھی بڑی دیر مین یہ حالتین برطرف ہوئین تو دیکھا کہ درخت مُرجھا گیا ہی اور رنگ چشمۂ آب کا سبز ہوگیا ہی اور متصل درخت کے ایک شیر کھڑا ہوا ہی نقابدار نے پھر پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اس شیر کو گوشت عنقاے جادو کا کھلا دو اور پر نوچ کر رہنے دو کہ یہ بھی کام کے ہین جسوقت شیر گوشت کھاے گا تو ہئیت انسانی پیدا کرے گا اور تمھین صلاحین نیک بتائے گا اسکے کہنے پر عمل کرنا نقابدار نے جلدی جلدی پر عنقاے جادو کے نوچ ڈالے اور مضغہ گوشت سامنے شیر کے پھیکا شیر نے اُس گوشت کو کھالیا اور زمین پر لوٹنے لگا تھوڑی دیر کے بعد جو اُٹھا تو صورت انسانی پیدا کی اور نقابدار کو سلام کرکے قدمبوسی حاصل کی فرمایا تو کون ہی اور اسی صورت سے جانور کیون بنا ہوا تھا اُسنے عرض کی کہ اے شہریار نام میرا ہماے جادو ہی مین بھائی ہون عنقاے جادو کا میری طبیعت دین خداپرستی کیطرف مائل تھی اور علم سحر و ساحری سے چندان ذوق نہ تھا نام سامری و جمشید سے طبیعت میری تنفر کرتی تھی مین نے ایک روز راز دل اپنا سامنے عنقاے جادو کے بیان کر دیا اس بہائم خصال نے مجکو شیر بناکر اس صحرا مین چھوڑ دیا تھا جب مین بھوکا ہوتا تھا تو ایک آہو مجھے نظر آتا تھا اُسے شکار کرکے کھالیتا تھا آج آپ کی بدولت قید سے نجات پائی اور پیکر حیوانی سے جسم انسانی مین ظاہر ہوا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی

کہ آپ خاصان خدا مین سے ہین اگر واقعی آپ بھی خدا پرست ہین تو مین ایسے ہی اطاعت
آپ کی اختیار کرتا ہون اور جان نثاری کو حاضر ہون اور اگر میری بدنصیبی سے آپ بھی
کوئی ساحر زبردست ہین کہ جسنے عنقاے جادو سے ساحر کو مارا تو مجھے بھی قتل کیجیے
کہ میرا دل سامری پرستی سے کارہ ہے فرمایا ای برادر مین مسلمان ہون اور فتاح طلسم باطن
ہون مین نے حکم پروردگار عالم سے اور اُسی کی مدد سے عنقاے جادو کو مارا اور نہ مین
ایک لفظ بھی سحر کی نہین جانتا ہون اور خوش قسمت تیری کہ تو بغیر کسی راہبر کے راہ راست
پر آیا اور از خود تیری طبیعت مذہب برحق کیطرف مائل ہوئی ہم نے تجھے آج سے پاک
باطن کا خطاب دیا اب تم اپنا نام ہمارے پاک باطن بتایا کرو یہ سنکر ہمارے پاک باطن
نہایت شاد ہوا اور دوبارہ قدمبوس ہوا نقابدار ابلق سوار نے کہا کہ ای ہمارے پاک باطن
مین بہت دیر سے پیاسا ہون اُسنے عرض کی کہ ای شہریار یہانسے منزلون تک کہین
پانی نہ پایئے گا اور یہ چشمہ آب جو سامنے لہرین مار رہا ہے یہ سم آلود ہے اب آپ عنقاے جادو
کے پرون کو جلایئے اور راکھ اسکی پانی مین چشمہ کے ڈالدیجیے تو پانی اسکا اصلی ہیئت
پر آجائے گا اور سمیت سحر دفع ہوجائے گی کہ یہ چشمہ ساختۂ عنقاے جادو ہے سوا میرے
اور عنقاے جادو کے جو نزی حیات پانی اس چشمہ کا پی لیتا تھا وہ پانی ہوکر بہ جاتا تھا
بہت سے مسافر جو راستہ بھولکر اسطرف آنکلے بہ سبب اسکے کہ کوسون کہین پانی نہ ملا
اور تشنگی اُنپر غالب ہوئی اُنھون نے پانی اس چشمہ کا لے کر پیا خود ہی پانی ہوکر اسی چشمہ مین
داخل ہوگئے اور مجھ پر اسوجہ سے سمیت اثر نہ کرتی تھی کہ عنقاے جادو کو میرا ہلاک
کرنا منظور نہ تھا نقابدار ابلق سوار نے فرمایا قاعدہ تو یہ ہے کہ جب ساحر مرجاتا ہے
تو اُسکی بنائی ہوئی چیزین بھی برباد ہوجاتی ہین یہ سحر کیسا ہے جسکا اثر ابتک باقی ہے اور
عنقاے جادو کے مرنے سے بھی برطرف نہ ہوا ہمارے پاک باطن نے عرض کی
کہ اگر ساحران طلسم باطن کا سحر بھی بغیر مٹانے والے کے مٹجائے تو ساحران طلسم ظاہر
مین اور انمین فرق کیا رہجائے ساحران طلسم ظاہر کی ہم لوگون کے سامنے کوئی حقیقت
نہین ہے مین طلسم باطن کے ساحرون مین زیادہ زبردست نہین ہون لیکن تن تنہا
تمام ساحران طلسمات کے واسطے کافی ہون ہم لوگون کے سامنے وہ لوگ
شعبدہ باز ہین اور نیرنج ساز ہین وہ سحر کیا جو مرنے کے بعد از خود مٹجائے یہ سنکر
نقابدار ابلق سوار کو نہایت تعجب ہوا اور دل مین خوش ہوئے کہ ہمارے پاک باطن
سے طلسم نہ طاق مین بہت کچھ مدد ملے گی اور اب نقابدار نے پرونکو عنقاے جادو
کے جلایا اور چشمۂ آب مین ڈالدیا یکایک تمام پانی مین اُبال آیا اور کھولنے لگا بعد
تھوڑی دیر کے پانی ٹھہر گیا اور سبزی اُسکی برطرف ہوگئی موتی سا صاف پانی
ظاہر ہونے لگا ہمارے پاک باطن نے عرض کی کہ اب حضور اس پانی کو نوش
کرین اب یہ نقصان نہ کرے گا نقابدار ابلق سوار نے پانی پیا تشنگی رفع ہوئی

پانی چشمہ کا نہایت سرد و شیرین تھا نقابدار نے ہمارے پاک باطن سے کہا کہ اس ریگستان مین کیا سمجھ کر قیام کیا کہ کوئی شئے یہان آرام کی نظر نہین آتی نہ کوئی مکان ہے آخر یہ عنقاے جادو رہتا کہان تھا ہمارے جادو نے کہا اے شہریار ہر سامان راحت و آرام ہم لوگ قوت سحر سے فراہم کر سکتے ہین پھر ہمین مکان اور سامان کی کیا ضرورت ہے جسوقت جو سامان چاہا فراہم کر لیا پھر اُسے مٹا دیا دوسرا سامان کر لیا اگر ارشاد ہو تو جیسا سامان ارشاد فرمایئے ابھی درست ہو جائے نقابدار نے فرمایا کہ مجھے ضرورت نہین ہے اسلیے کہ مین ایک مرد فقیر مزاج ہون شام ہو چکی ہے رات کسیطرح گذار لونگا صبح کو آگے روانہ ہونگا یہ فرما کر اُسی ریگ پر بیٹھ گئے ہمارے پاک باطن نے ہر چند اصرار کیا کہ مین سامان درست کرون ابھی خیمہ خرگاہ فوج و سپاہ ملازم وغیرہ سب موجود ہو جائین مگر نقابدار نے قبول نہ فرمایا اور رات اُسی ریگستان مین عبادت رب بے نیاز مین گذار دی ہمارے پاک باطن بھی بخیال حفاظت نقابدار جاگا کیا جسوقت ستارۂ سحری چمکا اور سپیدۂ صبح نمودار ہوا نقابدار نے نماز صبح پڑھی اور اوراد سے فراغ حاصل کرکے ہمارے پاک باطن سے کہا کہ اب مین یہانسے آگے جاتا ہون اُسنے عرض کی کہ مین بھی ہمراہ رکاب ہون اسلیے کہ یہ پہلا مرحلہ ہے اور نہایت سخت ہے نہین معلوم کیا ہوا ہو اور کیا نہ ہو لہذا میرا ساتھ چلنا بھی ضروری امر ہے کہ مین کسیقدر حالات طلسم باطن سے واقف ہون اور راستہ بھی جانتا ہون نقابدار نے ہمارے پاکباطن کو ساتھ لیا اور آگے روانہ ہوئے ہمارے پاک باطن راہبری کرتا جاتا تھا اور راستے مین اسنے عرض کر دیا تھا کہ جس مقام پر آپ کو دوران سر شروع ہو اُسی کو سرحد دربند ویرانیہ تصور کیجیے گا اور ہوشیاری سے کام کیجیے گا کہ مین آگے نہ جا سکونگا اسواسطے کہ سرحد دوسرے کی ہے اور وہ ساحر مجھ سے زبردست ہے بلکہ یہی ترتیب یہان کی ہے کہ پہلے دربند سے دوسرا سخت ہے اور دوسرے سے تیسرا تا کہ دربند اول کے ساحر اگر شریک بھی ہو جائین تو اعانت دشمن کی نہ کر سکین چند باتین مین عرض کر دونگا اُنکا خیال رکھیے گا یہی باتین کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ ایک صحراے پر بہار نظر آیا درخت عجیب طرح کے گل و برگ نئی وضع کے لیکن طائر ایک بھی نظر نہ آتا تھا باوصفیکہ صحرا بظاہر نہایت پُر بہار تھا مگر نہایت ہول خیز اور وحشت انگیز تھا کہ دل کو خوف معلوم ہوتا تھا ہیبت طاری ہوتی تھی جیسے اُس بیابان مین پہونچے نقابدار کو دوران سر شروع ہوا اور ہمارے پاک باطن اُسی مقام پر ٹھہر گیا کہا اے شہریار بس اب آگے یہ غلام نہین جا سکتا وہ رومال جو آپ نے خون مین عنقاے جادو کے تر کر رکھا ہے اسکا فتیلہ بنا کر روشن کیجیے تاکہ دشمن آپ کو نظر آئے نقابدار ابلق سوار نے جلدی سے رومال کا فتیلہ بنایا اور چقماق سے آگ نکالکر فتیلہ کو روشن کرکے ہاتھ مین لے لیا اور آگے بڑھے دیکھا کہ وسط صحرا مین

زیر درخت برگد ایک شامیانہ کھنچا ہوا ہو اور زیر شامیانہ فرش سفید بچھا ہوا ہو اور ایک ساحر بیٹھا ہوا مالے کو گردش دے رہا ہو اور کچھ پڑھتا جاتا ہو کہ الفاظ اُسکے سمجھ مین نہین آتے ہین ہمارے پاک باطن نے آواز دی کہ اے شہریار صعوبت کو کام نہ فرمایئے اور دوڑ کر اس شامیانہ مین آگ لگا دیجیے اور جس ہاتھ مین فتیلہ ہو اُسکو گردش دیجیے کہ گرد اسکے حصار آتش قائم ہو جائیگا اور یہ اُسی آگ مین جلکر مرجائیگا اگر خلاف اسکے کیجیے گا تو پچتایئے گا یہ سُنکر اُس ساحر نے کان کھڑے کیے اور جلدی جلدی کچھ پڑھ پڑھ کر مالے کو گردش دینے لگا بہ سبب چلہ کشی کے منھ سے نہ بول سکا کہ سحر باطل ہو جائیگا لیکن دل مین کہتا تھا کہ یہ بلا کسطرح یہانتک پہونچ گئی نقابدار نے جھپٹ کر شامیانہ مین آگ لگا دی اور ساحر اُٹھا کہ بھاگ کر نکل جاؤن مگر نقابدار نے ہاتھ کو گردش دینا شروع کیا کہ گرد اسکے حصار آتش قائم ہو گیا اور کچھ شعلے بھڑک کر دوران جادو پر گرے کہ اسے جلا کر خاک کر دیا اسکے مرتے ہی ایک قیامت کبریٰ برپا ہوئی یہ معلوم ہوا کہ تمام صحرا زمین و آسمان شجر و حجر سب گردش کر رہے ہین اور آوازین مہیب آ رہی ہین کہ فنا شدم فنا شدم بڑی دیر کے بعد یہ حالتین برطرف ہوئین تو دیکھا کہ تمام درخت مرجھائے ہوئے ہین اور لاش ایک ساحر سیاہ فام کی پڑی ہوئی ہو ہمارے پاک باطن قریب آیا اور فتح دربند دورانیہ کی مبارکباد دی اور عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار اگر آپ نے رومال خون عنقائے جادو مین نہ تر کر رکھا ہوتا اور اُسکا فتیلہ نہ روشن کرتے تو یہ ساحر آپ کو نظر نہ آتا اور اگر تین گردشین مالے کی تمام ہو جاتین تو دشمن آپ کے ہلاک ہو جاتے سحر دوران جادو کا یہی تاثیر رکھتا تھا کہ پہلی گردش مین دوران سر پیدا ہوتا ہو اور دوسری گردش مین انسان گر کر مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگتا ہو اور تیسری گردش ختم ہوتے ہی ہلاک ہو جاتا ہو الحمد للہ کہ سب آفتون سے بچے اور دشمن کو مارا اب اسکے آگے دربند کوہ قضا ہو کہ مالک وہان کا جنقائے کوہ نشین جادو ہو وہان پہونچنے کی صورت یہ ہو کہ سینہ دوران جادو کا چاک کیجیے کہ ایک تختی جست کی نکلے گی اور دونون آنکھین اسکی نکالکر جلایئے اور اُسکا کاجل اُس تختی پر پاریئے اور ہمراہ میرے چلیے جسوقت قریب کوہ پہونچیے گا تو مین عرض کر دونگا اُسوقت آپ کاجل آنکھون مین لگا لیجیے گا تمام اسرار آپ پر روشن ہو جائینگے بعد اسکے جو کچھ اُس تختی مین لکھا ہو اُسے پڑھ کر عمل کیجیے گا کہ لوح طلسم باطن یہی ہو اور نہایت ہوشیاری سے کام کیجیے گا ورنہ لوح چھن جائے گی تو پھر ہاتھ آنا لوح کا اور بچنا آپ کا دشوار ہو یہ سُنکر نقابدار نے سینہ دوران جادو کا چاک کیا تختی جست کی برآمد ہوئی بعدہ آنکھین دوران جادو کی نکالین اور کپڑے مین لپیٹ کر فتیلہ بنا کر روشن کیا اور کاجل پار کر چھڑا لیا ہمارے پاک باطن نے نقابدار ابلق سوار کو ہمراہ لیا اور جانب کوہ قضا روانہ ہوا جاتے جاتے قریب دو پہر کے گذرے ہونگے کہ ہمارے پاک باطن نے زمین کو دیکھا درختون پر نظر کی

اور پھر آگے روانہ ہوا چند قدم بڑھکر ٹھہرا دیکھا کہ ایک درخت بزرگ لگا ہوا ہی کہ اُسکی دو شاخین ایک طرف جھکی ہوئی ہین اور دو شاخین دوسری جانب جھکی ہوئی ہین جو شاخین اسطرف ہین اُنکے برگ و بار اور طرح کے ہین اور جو شاخین اُسطرف جھکی ہوئی ہین اُنکے گل وغیرہ اور رنگ کے ہین ہمارے پاک باطن نے نقابدار ابلق سوار سے کہا کہ یہ درخت نصف اسطرف ہی اور نصف سرحد کوہ قضا مین ہی اب آگے مین نہین بڑھ سکتا آپ کاجل آنکھون مین لگایئے اور بسم اللہ کہکر آگے روانہ ہو جیسے لوح سے غفلت نہ کیجیے گا جو کچھ لکھا ہو اُسے عمل مین لایئے گا جسوقت جنفا ے کوہ نشین مارا جائے گا اور دربند کوہ قضا شکستہ ہو جائے گا تو مین حاضر خدمت عالی ہونگا یہ کہکر رخصت ہوا اور نقابدار ابلق سوار نے کاجل آنکھون مین لگایا لوح گلے مین ڈالی اور بسم اللہ کہکر قدم اپنا آگے بڑھایا جیسے ہی سرحد کوہ قضا مین پہونچے دیکھا کہ ایک کوہ سفید ہی اور بالاے کوہ ایک گنبد بنا ہوا ہی کہ اُسمین دروازہ کسیطرف نظر نہین آتا ہی اور بالاے کوہ ایک گنبد پر ایک طائر بیٹھا ہوا ہی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے نقابدار دلاور یہ طائر جنفا ے جادو ہی فلان اسم اکتالیس مرتبہ پڑھکر اپنے اوپر دم کرو اور تماشا قدرت خدا کا دیکھو اُدھر طائر نے جو نقابدار کو دیکھا گنبد پر سے اُڑا اور پکارا کہ ہا ئین تو یہان کسطرح سے آگیا کسنے تجھے پتہ یہان کا بتایا اور کس سلسلہ سے تو یہانتک پہونچا اب تو نے طلسم باطن پر بھی دست اندازی شروع کی خیر اگر آیا ہی تو کہان جائے گا یہ کہکر سر نقابدار پر آکر چکر لگانے لگا جسوقت یہ ایک گردش تمام کرتا تھا تو ایک جصہ قوت نقابدار کی سلب ہو جاتی تھی اِدھر تو یہ چکر لگا رہا تھا اور اُدھر نقابدار اسم کو جلدی جلدی پڑھ رہے تھے یہانتک کہ جتنے عرصہ مین طائر نے بتیس مرتبہ چکر لگایا نقابدار نے اکتالیس مرتبہ اسم کو پڑھکر تمام کیا اور طائر کیطرف دم کیا بجرد پھونکنے کے طائر چکر کھاکر زمین پر گرا اور لوٹنے لگا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے نقابدار اگر اسکے چکر تمھارے اسم سے پہلے تمام ہو جاتے تو جسطرح یہ گرکر تڑپنے لگا یہی حالت تمھاری ہوتی اور چند ساعت مین تمام ہو جاتے اب تم کو چاہیے کہ اسکو پکڑلو اور تڑپنے نہ دو ورنہ اگر یہ اکتالیس مرتبہ تڑپ لے گا تو یہ حالت اسکی برطرف ہو جائے گی اور پھر جو اُڑکر غائب ہو گا تو تا قیام قیامت نظر نہ آئے گا اور آگے جلنے کا رابتہ مسدود ہو جائے گا کیونکہ یہ طلسم مسلسل واقع ہوا ہی بغیر پہلا دربند ٹوٹنے بعد کا دربند ٹوٹنا غیر ممکن ہی تمھین چاہیے کہ اسکے گلا گھونٹ کر مار ڈالو اور یہ چوٹی جو اسکے سر پہ ہی نوچ کر اپنے پاس رکھو کہ آگے بڑھکر کام آئے گی نقابدار ابلق سوار نے جلدی سے گلا دباکر طائر کو مار ڈالا اور چوٹی اُسکے سر پہ سے اُکھیڑ لی بس یہ معلوم ہوا کہ زمین و آسمان تہ و بالا ہو گئے آوازین ہیبت ناک پیدا ہوئین دیر تک حیف مرد یم و فنا شدیم کا شور برپا رہا اور تاریکی چھائی رہی آخر کار علامات سحر برطرف ہو گئے

نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یہ چوٹی جو اسکے سر پر سے اکھیڑی ہی اُسکو اپنے خود کی کلغی میں باندھ لو اور آگ روشن کرکے اس طائر مردہ کو آگ میں ڈالو جسوقت یہ جلنے لگا اور دھوان اسکا منتشر ہوگا تو دروازہ اس گنبد بے در مین پیدا ہو جائیگا اور نگہبان دروازے پر بیٹھے نظر آنے لگین گے اور اس دھوین کے سبب سے سب کے سب اندھے ہو جائینگے تم اُنکو دیکھو گے اور وہ تم کو نہ دیکھ سکین گے بس تم اندر گنبد کے داخل ہونا اور جو پیش آئے پھر لوح کو دیکھ کر عمل کرنا نقابدار ا بلق سوار دل مین کہتے ہین کہ عجب طرح کا طلسم ہی غرضکہ آگ چقماق سے روشن کی اور طائر مردہ یعنے لاش خیفان کوہ نشین کی اُس آگ مین ڈالدی اسقدر چراہند پھیلی کہ دماغ پھٹا جاتا تھا جسوقت یہ جلکر خاک ہوا اور دھوان اسکا ہر چہار طرف منتشر ہوا تو حصار سحر ٹوٹا اور گنبد کا دروازہ پیدا ہو نقابدار بالائے کوہ آئے اور سامنے دروازہ گنبد کے پہونچے دیکھا کہ دروازہ کھلا ہوا ہی اور نگہبان در گنبد پر بیٹھے ہین آنکھوں سے اُنکی آنسو جاری ہین نقابدار نے کچھ خیال نہ کیا اور اندر گنبد کے داخل ہوئے دیکھا کہ اندر گنبد کے دہنہ نقب لگا ہوا ہی پھر نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم باطن و سیار عجائبات مخفی اس نقب مین کود پڑ کہ یہی راستہ بیابان سرگردان کا ہی اور مرحلہ دربند سوم کا ہی نقابدار بسم اللہ کہکر جھم سے کود پڑے جسوقت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے ایک صحرائے وسیع دیکھا دور سے سواد شہر معلوم ہوتا تھا نقابدار نے یہ خیال کیا کہ شاید یہی رخ ساکنان دربند کا ہی اسیطرف اُنھون نے مکانات اپنے رہنے کو بنائے ہین یہ تصور کرکے اُسیطرف چل نکلے جاتے جاتے پاؤن شل ہوگئے ہر مرتبہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بڑھے اور عمارات شہر تک پہونچ گئے یہانتک کہ چلتے چلتے شام ہوگئی اور نقابدار اُس عمارت تک نہ پہونچ سکے آخر تھک کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے جسوقت آفتاب غروب ہوا اور چاند نمودار ہوا اور تمام صحرا پھر روشن ہوا دیکھا کہ جو عمارت سامنے تھی اب وہ پہلو کیجانب معلوم ہوتی ہی نقابدار نہایت متحیر تھے کہ یہ کیا اسرار ہی ساتھ ہی یہ خیال گذرا کہ غلطی میرے خیال کی ہی چونکہ شب روشن ہی چاندنی دھوپ کیطرح پھیلی ہوئی ہی چلکر شہر مین دم لینا چاہیے شاید کوئی سرا وغیرہ مقام راحت ممکن ہو تو رات آرام سے بسر ہوگی صبح کو دیکھا جائیگا اُسی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے بالکل قریب پہونچ گئے کہ عمارتین متعدد پست و بلند نظر آتی تھین راستہ بھی صاف معلوم ہوتا تھا مگر چلتے چلتے تھک گئے رات تمام ہوگئی سپیدہ سحری چرخ پر نمودار ہوا اور اُن عمارتون تک نہ پہونچ سکے حتےکہ قریب تھا جو وقت نماز صبح کا بھی گذر جائے نقابدار نے تیمم سے فریضۂ سحری ادا کیا کہ پانی نایاب تھا جسوقت نماز پڑھ چکے اور نظر کی تو کوئی عمارت نہ دکھائی دی بلکہ کل جسجگہ جس مقام سے چلے تھے اُسی جگہ موجود ہین اب تو نقابدار پریشان ہوئے اور جلدی سے لوح طلسمی کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر تمام زندگی بھر اسیطرح پھرا کریگا تو راستہ شہر سرگردان کا

نہ پائیگا اور پہر بھر اور گذر جاتا تو لوح بھی بیکار ہو جاتی اور کوئی خبر نہ دیتی اب تجھے لازم
ہے کہ فلان اسم جو کنارۂ لوح پر کندہ ہے اُسے پڑھتا جا اور قدم اُٹھاتا جا ساتوان قدم شہر
پناہ پر پڑیگا لیکن اس عمل کو شروع کرتے وقت آنکھین بند کر لینا اور جسوقت
ساتوان قدم رکھنا تو آنکھ کھولنا نقابدار نے ایسا ہی کیا جیسے ہی ساتوان قدم زمین پر
رکھا اور آنکھ کھولی دیکھا کہ دروازۂ شہر پناہ پر کھڑا ہوا ہون بسم اللہ کہکر داخل شہر
ہوئے دیکھا کہ مکانات ہین دوکانین کھلی ہوئی ہین مگر نہ دوکانون پر سودا ہے اور نہ دوکاندار
نہ کوئی خریدار باتون کی صدا ہر طرف سے کانون مین چلی آتی ہے نقابدار سیر کرتے
ہوئے چلے جاتے ہین لیکن نہایت پریشان ہین کہ یہ کیا معاملہ ہے گھبرا کر لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ ای نقابدار بہادر کاجل جو تو نے دربند و ورانیہ مین بنایا تھا اُسے
آنکھون مین لگالے اور وہ چوٹی جو تو نے طائر کے سر پر سے دربند قضا مین اُکھیڑی
تھی اپنے خود کی کلغی مین باندھ لے اثر اسکا یہ ہوگا کہ تو سب کو دیکھیگا اور تجھے
کوئی نہ دیکھ سکیگا اور اس کام مین عجلت کر اسلیے کہ ساکنان دربند سرگردان تجکو
دیکھ رہے ہین اور فکر لوح چھیننے کی کر رہے ہین اور تو اُنکو نہین دیکھتا ہے ایسا نہ ہو
کہ لوح ہاتھ سے جاتی رہے اور پریشانی کا سامنا ہو نقابدار نے جلدی سے کاجل
آنکھون مین لگایا اور چوٹی طائر دربند قضا کی خود مین لگائی دیکھا کہ ہر کوچہ و بازار مین
لوگ بکثرت پھر رہے ہین دوکانون پر ہر قسم کی چیزین رکھی ہین دوکاندار بھی بیٹھے ہین
مگر ہر طرف یہی چرچا ہے کہ وہ ظالم یہان بھی آگیا جسنے طلسمات ظاہر برباد کیے تھے مگر
نہین معلوم کہان چھپ گیا کہ اب نظر نہین آتا کوئی کہتا تھا کہ اسطرف جاتے ہوئے
دیکھا تھا کوئی کہتا ہے کہ ابھی اسی جگہ تو کھڑا ہوا تھا یہ انسان تھا یا جن تھا یا ساحر کون
بلا تھا کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا نقابدار ان لوگون کی باتین سنتے ہوئے اور مسکراتے
ہوئے چلے جاتے ہین جاتے جاتے ایک دروازہ نظر آیا کہ چوبدار و عصابردار کھڑے
ہوئے تھے اور بالاے در ایک تصویر سنگ مرمر کی نصب تھی کہ آنکھین اُسکی گردش
کر رہی تھین نقابدار غور سے دیکھنے لگے کہ اسمین کل لگی ہوئی ہے یا کیا بھید ہے تھوڑی
دیر دیکھنے سے یہ اثر پیدا ہوا کہ چکر کھا کر گرے اور خود سر سے علحدہ ہوا اب اُن
کی نظر نقابدار پر پڑی ایک شور ہوا کہ یہ مہانتک آگیا اسے گرفتار کرو اور
خدمت مین آشوب جادو کی لے چلو نقابدار گرکر بیہوش ہوگئے تھے لوگون نے
دوڑکر لوح گلے سے اُتار لی لیکن خود کسی کو نظر نہ آیا اسلیے کہ خود مین چوٹی جنفاے جادو
کی نقیب تھی غرضکہ لوگ نقابدار کو اُٹھائے ہوئے سامنے آشوب جادو کے
آئے اور کہا کہ یہ اقبال حضور سے اور مدد خداوند سامری و جمشید سے گرفتار ہوا آشوب جادو
ہنسا اور کہا کہ اسیواسطے مین نے یہ انتظام کیا تھا کہ تصویر سحر اپنے دروازے پر نصب
کی تھی کہ جو کوئی آئیگا دوست ہو یا دشمن دروازہ ہی کیطرف سے آئیگا اور آنکھ

تصویر سے ملائیگا اور بیہوش ہوجائیگا اگر مین یہ انتظام نہ کرتا تو جسطرح اسنے اور دربندونکو توڑا اسیطرح اس دربند کو فتح کرلیتا جب دروازے تک آگیا اور کسی کو خبر نہ ہوئی تو مکان مین داخل ہوتے کتنی دیر لگتی ساحران طلسم باطن ایسے اندھے ہوگئے کہ جب یہ یہانتک پہونچکر بیہوش ہوا اسوقت اسے دیکھا لیکن وزیر اسکا سرگردان جادو ہی جس گے سحر پر بیابان سرگردان قائم ہوا ہی یہ نہایت ہوشیار و دانا ہی اسنے عرض کی کہ فتاح طلسم باطن وہی شخص ہوگا جو مرتبۂ شاہی و شہریاری رکھتا ہوگا اور صاحب تخت و تاج بلکہ تاج بخش ہوگا بس جو تاج بخش ہو وہ سر برہنہ نہین ہوسکتا اور یہ شخص برہنہ سر ہی اگر تاج اسکے سر پر نہ ہوگا تو خود ضرور ہوگا اسواسطے کہ اور تمام اسلحۂ جنگ اسکے تن پر آراستہ ہین زرہ بکتر چار آئینہ داستانے موزے کیا شی نہین ہی پھر خود نہ ہونا کیا معنے ضرور ہی کہ خود اسکا کوئی وصف رکھتا تھا کہ جب تک خود اسکے سر پر رہا اُسوقت تک یہ کسیکو نظر نہ آیا اور جسوقت یہ تصویر سے آنکھ ملاکر بیہوش ہوا اور گرا تو خود یا کلاہ جو شی ہوا اسکے سر سے علیحدہ ہوگئی اور یہ سب کو نظر آیا کہ لوگ اسے گرفتار کرلائے ساحرونکو حکم دیجیے کہ تلاش کرین اور اسکو اسیر کرکے زندان مین بھجوا دیجیے یا بیابان سرگردان مین چھوڑ دیجیے کہ ٹھوکرین کھا کھا کر مرجائے اور لوح طلسمی بادشاہ طلسم یعنے خداوند بت خودپسند کے پاس بھجوا دیجیے یہ طلسم ترتیب کے ساتھ بنایا گیا ہی نہ دربند ابتدائی یہ فتح کرسکے گا کہ لوح اسکے پاس نہ ہوگی اور نہ دربند آخر تک پہونچ سکے گا کہ لوح ہاتھ آئے اور سلسلہ سے طلسم کو فتح کرتا ہوا تخت گاہ تک پہونچ سکے بس حد اسکی تمام ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ اسکے ہاتھ سے دو دربند شکستہ ہونے والے تھے بعد اسکے قضا اسکی تھی بادشاہ نے رائے وزیر کی پسند کی اور ایک ساحر کو طلب کیا کہ نام اُسکا مہوش جادو تھا لوح طلسم اُسکے سپرد کی اور ایک نامہ بنام بت خودپسند تحریر کردیا اور کہا کہ جاکر لوح خداوند کے سپرد کر اور یہ نامہ پیش کرنا مہوش جادو لوح طلسمی لیکر خدمت بت خودپسند مین روانہ ہوا اور ایک ساحر کو حکم دیا کہ جاکر اس شخص کو بیابان سرگردان مین پھینک آ کہ یہ ٹھوکرین کھا کھا کر مرجائے ساحر نے نقابدار کو تخت سحر پر ڈالا اور لاکر بیابان سرگردان مین پھینک دیا اور خود واپس آیا جسوقت نقابدار کو ہوش آیا اپنے کو اُسی صحرا مین پایا جہان سے شہر سرگردان مین پہونچے تھے نہایت متحیر ہوئے کہ مین یہان کیونکر آگیا چاہا لوح دیکھوں دیکھا تو لوح بھی گلے مین نہ پائی ہاتھ سر پر گیا خود بھی نہ تھا اب تو نقابدار نہایت پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہی اگر مین گرفتار ہوگیا تھا تو یہ شان اسیری نہین ہی کہ ہاتھ پاؤن قابو مین نہین غل و زنجیر کوئی شی میرے پاس نہین اور اگر اسیر نہین ہوا ہون تو تھا کہان اور کس مقام پہ پہونچ گیا ہون طرہ اُسپر یہ کہ لوح بھی ندارد ہی یہ اسی فکر مین تھے کہ آواز قہقہہ کی آئی نقابدار ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کون شخص ہنسا کوئی نظر نہ آیا لیکن یہ آواز کان مین آئی کہ او نادان لوح چھن گئی اور خود بھی گم ہوا اب تو آزاد

نہین ہی بلکہ اسیر طلسم ہی اور رہائی تیری ناممکن ہی بس اب تقدیر کو رو یا کر کہ تا زندگی ٹھوکرین اس صحرا کی کھائیگا اور نہ راہ پلٹ جانے کی پائیگا اور نہ داخل طلسم ہوسکیگا نقابدار نے کہا کہ تو کون ہی کہا دشمن ہون دوست نہین ہون مجھے سرگردان جادو نے بہان تیری نگہبانی کے واسطے مقرر کیا ہی نقابدار نہایت پریشان ہوئے اور اپنے حال زار پر افسوس کرنے لگے لیکن تکیہ مدد پروردگار عالم پر کرکے ادھر ادھر پھرنے لگے دن بھر رہروی کرتے تھے اور شام کو اُسی مقام پر آجاتے تھے جہان سے ابتدا کی ہوتی تھی اب انکو تو اسی حال پُر ملال مین چھوڑا جاتا ہی اور

ایک شمہ داستان دربند میمونیہ کی بیان کی جاتی ہی

راوی ناقل ہی کہ جب نقابدار ابلق سوار الکن جادو اور میمون شاہ سے رخصت ہوکر جانب طلسم باطن روانہ ہوئے اور لڑائی موقوف ہوئی تو الکن جادو نے میمون شاہ سے کہا کہ آپ رازدار طلسم اور واقف کار قدیم ہین یہ بتائیے کہ جب تکمن جادو نے سلطنت پر قبضہ کیا اور مجکو اسیر بلا کیا ہی تو ملازمان قدیم مین سے کن کن لوگون نے اسکا ساتھ دیا اور کس کس نے علیحدگی اختیار کی میمون شاہ نے کہا کہ ای بادشاہ بہت سے دنیادار اور قابو پرست تکمن جادو کے شریک ہوگئے حتے کہ مین ہی اپنے عہدہ پر قائم رہا لیکن جس مصلحت سے مین نے علیحدگی نہ کی اُسے آپ جانتے ہین چند رفیقون نے کنارہ کشی کی اور طلسم سے چلے گئے مثل حریم جادو اور سہام جادو اور وزیر قدیم آپ کا ہوشیار جادو یہ لوگ رخصت کے بہانے سے وقتاً فوقتاً سب علیحدہ ہوگئے اور پھر نہ آئے یقین ہی کہ اگر اُن لوگون کو آپ کے رہا ہونے کی اطلاع ملے تو سب حاضر ہون کہ اُنکی تمنائے دلی یہی ہی یہ سُنکر الکن جادو نے تین نامے لکھکر روانہ کیے مضمون یہ تھا کہ ای خیرخواہان دولت مجکو حال تمھارا معلوم ہوا اور مین نے رہائی پائی ہی دربند میمونیہ پر مقیم ہون تم کو چاہیے کہ حاضر حضور ہوا اور میرا ساتھ دو کہ مین تکمن جادو سے قصاص ظلم لینیے والا ہون جسوقت یہ نامے حریم جادو اور سہام جادو اور ہوشیار جادو کو پہونچے یہ نہایت خوش ہوئے اور لشکر لیکر جانب دربند میمونیہ روانہ ہوئے اور آکر قدمبوسی شاہ حاصل کی اور حالات رہائی دریافت کیے کہ کس صورت سے آپ نے نجات پائی اور کس نے آپ کو رہا کیا الکن جادو نے احسان نقابدار ابلق سوار کا اور اپنا خواب دیکھکر مطیع ہونا اور نقابدار کا برائے فتاحی طلسم باطن روانہ ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ تم لوگونکو اگر عاقبت العاقبت تک میرا ساتھ دینا ہو تو اطاعت دین اسلام اختیار کرو ورنہ مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ چاہے پلٹ جاؤ اور چاہے جاکر تکمن جادو کے شریک ہو یہ سُنکر حریم جادو اور ہوشیار جادو تو بدل مطیع اسلام ہوئے اور ساتھ بادشاہ کا دیا لیکن سہام جادو یہ سوچا کہ جب

اسنے دین قدیم کو ترک کیا تو یہ واجب القتل ہی لیکن قابو کیا تھا کہ اکمن جادو سے ظاہر بظاہر مخالفانہ گفتگو کرتا بات کو دل مین لیے رہا اور مثل طوطے کے کلمۂ اطاعت زبان پر جاری کیا ہنوز قلعہ کے پوشیدہ ہو جانے کی گفتگو نہ آئی تھی کہ صحبت برخاست ہوئی اور سب اپنی اپنی خوابگاہ مین گئے اور سو رہے سہام جادو کو یہ فکر تھی کہ کسیطرح قابو پاؤن تو ملمن جادو کو پکڑ کر خدمت مین ملک ملمن جادو کی لیجاؤن کہ وہ نہایت خوش ہوگا اور مجھے مرتبۂ عالی پر پہونچائے گا اسی فکر مین دو پہر رات تک جاگا کیا آخر کار سو گیا یہان کی تو یہ حالت ہی اور وہان ملمن جادو نے وزرا و امرا سے صلاح لی کہ اب کیا کرنا چاہیے بعض نے کہا کہ آرام سے بیٹھے رہیے کوئی آپ کا کیا کرسکتا ہی بعض نے کہا کہ خلش دشمن کی باقی رہنا اچھا نہین ہی وہ اپنی فکر و کوشش سے غافل نہ ہوگا اور نقابدار اسکا شریک ہی یہ وہ شخص ہی کہ دوسرے کے واسطے اپنی جان کو عزیز نہین رکھتا بادشاہ اسلام کیجانب سے کم کم جادو کو رہا کرلیگیا اس خوفناک طلسم مین چلا آیا اور ذرا نہ ڈرا کیا بعید ہی کہ وہ کوئی فکر و کوشش کرے یہ اچھا نہین ہی کہ راستہ طلسم کا اپنون بیگانون دونون کے واسطے مسدود ہی ایک پوشیدہ راستہ مخزون کی آمد و رفت کے لیے جاری رکھیے تاکہ وہان کی خبر ملتی رہے اور جو انتظام اکمن جادو یا نقابدار ابلق سوار کرین ہمین اُسکی آگاہی ہو اور جسوقت اُن لوگونکو غفلت کی حالت مین دیکھین تو حملہ کرکے کام اُنکا تمام کرڈالین یہ راے ملمن جادو نے پسند کی اور چند ساحرونکو چور دروازے پر براے نگہبانی مقرر کرکے ہرکارونکو براے خبر روانہ کیا ہرکارے آئے اور تمام حالات دریافت کرکے خدمت ملک ملمن جادو مین پہونچے اور سارا ماجرا بیان کیا کہ نقابدار براے فتاحی طلسم باطن گئے ہوئے ہین اور اکمن جادو قصر بلوریہ مین مقیم ہی سُنا ہی کہ ہوشیار جادو وزیر اور رحیم جادو مصاحب خاص اُسکے آگئے ہین اور ایک ساحر اور بھی آیا ہی جسکا نام سہام جادو ہی یہ سب اکمن جادو کے شریک ہوتے جاتے ہین یہ سُنکر ملمن جادو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اب نقابدار کی طرف سے تو خوف مٹ گیا اسلیے کہ طلسم باطن سے نقابدار زندہ نہین پھر سکتا یقین ہی کہ سرحد پر پہونچتے ہی ہلاک ہو جائے گا اور آپ چشمۂ زہر پیکر پانی ہو جائے گا اور بغیر مدد نقابدار کے اکمن جادو میرا کچھ کر نہین سکتا حکم دو کہ طبل جنگ بجے اور لشکر ہمارا قلعہ سے نکلکر براے مقابلہ خیمہ برپا کرے یہ سُنکر تیاری ہونے لگی اب اول حال سہام جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ روز یہ گھات مین رہتا تھا جو کسیطرح بادشاہ قدیم کو اسیر کرکے خدمت مین ملمن جادو کی لے جاؤن اس لیے ربط بڑھانا شروع کیا اور اکمن جادو سے کہا کہ اے بادشاہ ایک مدت کے بعد قدمبوسی حاصل ہوئی ہی تو دیدار فرحت آثار سے سیر نہین ہوئی جی چاہتا ہی کہ ہروقت حضور مین حاضر رہا کرون لہذا بجاے خاندان ... کو

تصور فرمایئے اور اپنے قدموں سے جدا نہ رکھیے یہ سنکر املن جادو نے کہا کہ ای سہام جادو میرے رفیق قدیم ہوگیا مضائقہ ہی میرے پاس رہنے مین مین نے صرف اس خیال سے تم کو علیحدہ رکھا تھا کہ آداب شاہانہ کے خیال سے تمھین تکلیف ہوگی ورنہ تمھارا پاس رہنا نہایت اطمینان کا باعث ہوگا اسواسطے کہ تم ایسے تھے جو میرے بعد بھی میرا خیال رکھا اور دشمن کے شریک نہ ہوئے یہ فرماکر سہام جادو کو اپنے خیمہ مین جگہ دی اور منصب حفاظت جان اسکے سپرد کیا اس ملعون نے شب کے وقت اُٹھ کر کچھ اسم سحر پڑھا کہ تمام نگہبان سو گئے اور غفلت املن جادو کی بھی زیادہ ہوگئی ہر چند کہ املن جادو ایسا نہ تھا جسپر سحر سہام جادو کا کارگر ہو سکتا مگر بہ سبب اسکے کہ املن جادو غافل تھا اور سہام جادو اپنی گھات مین تھا اسنے اور غافل کر کے کچھ اسم سحر پڑھا کہ مسہری اسکی بلند ہوئی اور ہوا پر چلی سہام جادو طائر بنکر اسکے ساتھ ہوا اور مسہری کو بزور سحر اڑاتا ہوا قلعہ تمکین حصار کیجانب لے چلا اسطرف سے تو یہ مسہری کو اُڑائے ہوئے لیے چلا جاتا ہی اور اُسطرف سے حسب اتفاق ایک ساحر بلا زبان شہیم جادو مین سے آتا تھا کہ شب کو اسکی نوکری تھی اور یہ خبر رسانی ہر قسم کی شہیم جادو سے کیا کرتا تھا اسنے جو یہ معرکہ دیکھا کہ ایک مسہری اُڑتی ہوئی چلی جاتی ہی اسم سحر پڑھ کر یہ بھی بلند ہوا کہ دیکھون یہ کون شخص ہی جسوقت نظر اسکی املن جادو پر پڑی بیتاب ہوگیا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہی کوئی ساحر مخالفان املن جادو سے آگیا اور بادشاہ کو قلعہ کیجانب لیے جاتا ہی بس یہ اُسیوقت شہیم جادو کے پاس روانہ ہوا اور تمام حال بیان کیا شہیم جادو اُسیوقت روانہ ہوا اور اُس طائر سُرخ رنگ کو اپنے ساتھ لے لیا یہان سہام جادو ٹاپتا پھرتا تھا اور قلعہ نظر نہ آتا تھا کہ شہیم جادو آپہونچا اور نعرہ کیا کہ منم شہیم جادو یہ کون ہی جو ہمارے بادشاہ کو لیے جاتا ہی بس خبردار آگے بڑھنے کا قصد نہ کرنا یہ سُنکر شہیم جادو نے کہا کہ ای سہام تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو مجھے روک لے اگر خیریت اپنی چاہتا ہی تو پلٹ جا ورنہ ہاتھ سے میرے ہلاک ہوگا یہ سنتے ہی شہیم جادو مسہری کیطرف بڑھا اور کچھ اسم پڑھنے لگا تا کہ مین بادشاہ کو ہوشیار کردون سہام جادو پیکان سحر بنکر شہیم جادو پہ گرا کہ توڑ کر نکل جاؤن مگر جیسے ہی قریب شہیم جادو کے پہونچا طائر سرخ رنگ جو شہیم جادو کے ساتھ تھا اور محلول جادو نے اسکو برائے حفاظت شہیم جادو معین کیا تھا اس طائر نے پر مارا کہ سہام جادو ہئیت اصلی پر آگیا اور زمین پہ گرا اگر گرتے گرتے یہ اپنے کو بزور سحر سنبھال نہ لیتا تو استخوان چورا ہوجاتے وہان شہیم جادو نے اسم کو تمام کر کے طائر کیطرف اشارہ کیا کہ بادشاہ کو ہوشیار کردے طائر نے پرون کی ہوا دی املن جادو کو ہوش آیا آنکھ جو کھلی تو اپنے کو صحرا مین پایا اور شہیم جادو کو بر سر بالین دیکھا کہا ای شہیم جادو کیا مین گرفتار ہوگیا تو مجھے کہان لیے جاتا ہی شہیم نے عرض کی کہ ای شاہ آپ کو سہام جادو گرفتار سحر کر کے

پہنچا

قلعہ کیجانب لے چلا تھا مگر قلعہ نظرون سے معدوم تھا اسوجہ سے یہ جا نہ سکا اور صحرا مین ٹا پتا پھرتا تھا مجھے خبر ہوئی مین نے آکر آپ کو سہام جادو سے چھڑایا ہوشیار ہو جیسے یہ سُنکر جلدی سے اکمن جادو اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ سہام جادو کہان ہی سہام جادو نے جو دیکھا کہ کام بگڑگیا اور اب قابو نہ چلے گا کہ بادشاہ ہوشیار ہوگیا بس اسنے قرار پر فرار لیا اور اکمن جادو نے اسکا تعاقب کیا قریب پہونچکر آواز دی کہ او سہام نمک حرام یہ کیا حرکت تھی مین نے اسی لیے تجکو اپنا محافظ جان مقرر کیا تھا کہ تو مجکو اسیر کرکے دشمن کے پاس لیجائے آخر مین نے تیرے ساتھ کیا برائی کی تھی سہام جادو نے دیکھا کہ اب بھاگ کر بھی جان نہ بچے گی کہا اے بادشاہ اصل یہ ہی کہ مین نے تیری دوستی و محبت مین لکمن جادو کی رفاقت قبول نکی اور طلسم سے کنارہ کش ہوا مگر جسوقت یہ معلوم ہوا کہ تو نے دین قدیم اپنا ترک کیا اور مذہب جدید اختیار کیا تو مین نے تیرے ساتھ عداوت پر کمر کسی ہی ورنہ ایسی خطا کبھی نہ ہوتی اب تجھے اختیار ہی چاہے قتل کر اور چاہے رہا کر اکمن جادو نے کہا کہ اے سہام جادو تجکو کیا قتل کرون کہ تو بچپن کا رفیق ہی مجھے تجھ پر ہاتھ اُٹھاتے شرم آتی ہی تو نے جو کچھ بُرائی میرے ساتھ کی وہ تیرا ظرف تھا مین یہ سمجھونگا کہ تو نے ایک نیکی کی کہ رفاقت دشمن کی نہ اختیار کی اور دوسری برائی کی کہ مجھے اسیر کرکے لیچلا تھا مگر میرے خدا نے مجکو بچا لیا خیر نیکی نیک راہ بدی پیش راہ جا میرے سامنے سے چلا جا اور اب کبھی ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ پھر مروت نہ کرونگا اور اگر بصدق دل اسلام اختیار کرنا ہو تو اپنے گذشتہ اعمال سے توبہ کر اور میری طرح اطاعت مذہب اسلام اختیار کر یہ سُنکر سہام جادو نہایت شرمندہ ہوا اور کوئی جواب اکمن جادو کو نہ دیا اور جانب صحرا روانہ ہوگیا اکمن جادو نے شہیم جادو سے کہا کہ اسوقت مین عجب انقلاب دنیا کا دیکھ رہا ہون کہ دوست دشمن ہوگیا اور دشمن دوست یعنے میرا رفیق مجھے گرفتار کرکے مبتلاے بلا کرنے کو لیچلا تھا اور دشمن کے رفیق نے یہ دوستی کی کہ مجھے ہاتھ سے اُسکے بچایا شہیم جادو نے کہا اے شہریار اصل امر یہ ہی کہ دل میرا مذہب اسلام پر راغب ہوا اور آپ کے الطاف و کرم نے بندۂ بیدام بنا لیا اور لکمن جادو نے پیغامبر بنا کر آپ کے پاس روانہ کیا تھا جسوقت مین قلعہ مین جانے لگا تو پھر مجکو اس شبہہ مین نہ آنے دیا کہ کوئی فریب نہ ہو اس حرکت پر لکمن جادو کی دل میرا اُسکی رفاقت سے ہٹ گیا کہ ایسے کے ساتھ نیکی کرنا بالکل ہیچ ہی ؎ نکوئی با بدان کردن چنان است + کہ بد کردن بجاے نیک مردان + یہ سُنکر اکمن جادو نہایت خوش ہوئے اور شہیم جادو کو اپنے ہمراہ لے کر در بند میمونیہ مین آئے یہان بادشاہ کے گم ہوجانے سے سب پریشان تھے کہ اکمن جادو مع شہیم جادو پہونچا ملازمین بادشاہ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور نقارۂ شادیانی بجایا حریم جادو نے حال پوچھا اکمن جادو نے سرگذشت اپنی بیان کی اب یہ لوگ سہام جادو کی اس حرکت پر نفرین کرنے لگے تھوڑی دیر نہ گذری تھی جو ہرکارون نے آکر خبر دی

کہ صحرا کیجانب سے کچھ فوج ساحرون کی چلی آتی ہے یہ سُنکر اکمن جادو مع شہیم جادو و
ہوشیار جادو و حریم جادو خیمہ سے باہر آیا اور صحرا کیطرف دیکھنے لگا کہ کس کی فوج ہے اور
کس غرض سے آتی ہے دیکھا کہ اسّی ہزار ساحران غدار بلاے بد آفت کے پرکالے جھولیان
منجھولیان کاندھو نپر ڈالے جانوران سحر پر سوار ترسول پر سول چمکاتے ہوئے نعرے یا
سامری یا جمشید کے بلند چلے آتے ہین شہیم جادو نے عرض کی کہ طوفان جادو سپہ سالار
لکمن جادو آتا ہے عجب نہین کہ ارادۂ رزم و پیکار رکھتا ہو اتنے مین اُن ساحرون نے سامنے
قلعہ میمونیہ کے لشکر اپنا اُتارا اور خیمہ برپا کیا اکمن جادو نے بھی اپنی فوج قلیل قلعہ
میمونیہ سے باہر نکالی اور بارگاہ برپا کی اُدھر طوفان جادو نے آتے ہی حکم دیا کہ بجے
طبل جنگ اُسیوقت نقارۂ رزمی پر چوب پڑی اور آواز نقارہ کی گرجی خبر اکمن جادو کو ہوئی
اسنے بھی نقارۂ رزمی بجوایا دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی ہو مخانہ روشن
ہو گئے بخور گوگل رائی سرسون کالے دانے وغیرہ کا ہونے لگا آوازین یا سامری یا
جمشید کی بلند ہوئین ساحر اپنے اپنے سحر جگانے لگے جانورونکو جھٹکا کر کے بیرون کو
بھینٹ دی اور سحر کو قوت دی اسی عالم مین رات بسر ہوئی اور سفیدۂ سحری نمودار ہوا
جھونکے نسیم صبح کے چلنے لگے سبزۂ خوابیدہ لہلہانے لگا خمار چشم نرگس شہلا کا دور ہوا طائر
اپنے اپنے آشیانون سے نکل نکل کر شاخ درخت پر بیٹھے اور بزبان بیزبانی حمد و ثنا
الٰہی بجالانے لگے گلہاے رنگارنگ شگفتہ ہوئے کوڑیالا تمام صحراے میمونیہ مین
پھولا ہوا تھا کہ زمین سفید ہو رہی تھی دونون طرف کے گروہ اپنے اپنے مذہب کے
موافق اطاعت رب بے نیاز سے فراغ حاصل کر کے میدان کارزار مین آئے اور صفین
آراستہ ہونے لگین میمنہ بیسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول آٹھون
صفین آراستہ ہوئین نقیب منیب دے کر ہٹے تھے کہ کچھ ساحر دونون طرف سے
نکلے کسی نے سحر سے پستی و بلندی زمین کو ہموار کیا اور کسی نے پانی برسا کر گرد کو بٹھایا
جسوقت میدان آراستہ ہو چکا اور نقیب نقابت کر چکے تو لشکر لکمن جادو سے
مسمار جادو نکلا اور مرکب کو چمکا کر میدان مین آیا اور آواز دی کہ اے ساحران دربند
میمونیہ و طرفداران طلسم کشا جسکو دعوی مقابلہ کا ہو وہ آئے کہ یہی گو ہے اور یہی
میدان ہے یہ سُنکر حریم جادو نے اکمن جادو سے اجازت حاصل کی اور گرد کمین سحر کو
اُڑا کر سامنے مسمار جادو کے آیا اور کہا کہ او نمک حرام تجھے اپنے بادشاہ قدیم سے
آنکھ چار کرتے ہوئے شرم نہین آتی ہے مسمار جادو نے کہا کہ جسکی تیغ اُسکی دیغ اب
جس بادشاہ کے ملازم ہین اُسی کی طرف سے جان نثاری کرینگے یہ سُنکر حریم جادو
نے کہا کہ پھر دیر کیون کرتا ہے لا حربہ اپنا اور پھر تماشا میرے سحر کا دیکھنا یہ سُنکر مسمار جادو
نے جھولی پر ہاتھ ڈالا اور ایک تھیلی نکالی جسمین بہت سی کنکریان اور ٹکڑے تلوار کے
اور سوئیان اور پیکان بھرے ہوئے تھے بعد اُسکے ایک روئی کا پھل نکالکر اُس تھیلی کو

جیب

روئی مین لپیٹا اور کچھ اسم پڑھکر پانی کا چھینٹا مارا کہ وہ ٹکڑا روئی کا لکۂ ابر بنکر گرجتا ہوا بلند ہوا اور پھیلنے
لگا تھوڑے عرصہ مین تمام لشکر اکمن شاہ جادو پر محیط ہوگیا اور بارش تیر و شمشیر و سنگ
و پیکان ہونے لگی ساحر مرنے لگے حریم جادو نے جلدی سے کچھ اسم سحر پڑھکر اور ایک
پتلہ ماش کے آٹے کا بناکر ایک فتیلہ اُسکے ہاتھ مین دیا اور رگ پیشانی اپنی چھید کر تھوڑا سا
خون اُس پتلے پر مارا کہ فتیلہ روشن ہوگیا اور پتلہ اُٹھ بیٹھا حریم جادو نے کہا کہ جلا دے
اسکے سحر کو یہ سنتے ہی وہ پتلہ بلند ہوا اور قریب ابر پہونچکر وہ فتیلہ دامن ابر مین لگا دیا کہ ابر جلنے
لگا اور تمام آسمان آتش بار ہوگیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شفق پھولی ہوئی ہے حریم جادو نے
اسم سحر پڑھکر اُس پتلۂ سحر کو آواز دی کہ اس شعلہ کو بھی اپنے فتیلۂ سحر مین لپیٹ لے اور
اسکے لشکر پر کھینچ مار یہ سنتے ہی پتلے نے ہاتھ کو گردش دی اور شعلہ گرد فتیلہ کے چرخ مارنے
لگا اور فتیلہ مین لپٹ گیا بس پتلہ لشکر طوفان جادو کیطرف پلٹا اور قریب پہونچتے ہی وہی
فتیلہ کھینچ مارا فتیلہ جاکر ایک ساحر پر پڑا اُسکا تو پتہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوگیا لیکن آگ
جو پھیلتی ہے تو ہالیان لشکر کفار جلنے لگے اور شعلے بھڑک کر لوگو نپر گرنے لگے شور
قیامت زا برپا ہوا یہ دیکھکر طوفان جادو نے ایک شیشہ پر از آب جھولی سے نکالا
اور کچھ اسم سحر پڑھکر پتلے پر کھینچ مارا شیشہ جو سر پر پتلے کے پڑکر ٹوٹا اور پانی جسم پر پتلے
کے گرا آگ کا کام کیا کہ پتلہ جلکر خاک ہوا اور وہ شعلے جو لشکر کو اسکے جلا رہے تھے
افسردہ ہوگئے یہ دیکھکر حریم جادو نے کہا کہ اے طوفان جادو مقابلہ مجھ سے اور
مسمار جادو سے تھا لطف مقابلہ یہ تھا کہ جسطرح مین نے اُسکے سحر کو رد کیا تھا اُسیطرح
وہ بھی میرے سحر کو رد کرتا تو نے کیون دخل دیا اگر یہ قابل مقابلہ نہ تھا تو تو آپ نکلا ہوتا
طوفان جادو نے کہا کہ یہ کونسا طریقہ مقابلہ کا ہے کہ جس سے مقابلہ ہو اُس سے
بحث نہین لشکر و نپر سحر کا اثر ڈال رہے ہین پہلے باہمی فیصلہ کرلو پھر دوسرے پر حملہ کرو
حریم جادو نے کہا کہ ابتدا کس نے کی تھی جیسا سحر اُسنے کیا ویسا سحر مین نے کیا اپنے
سردار کو سمجھاؤ کہ وہ مجھ پر سحر کرے مین اُسپر سحر کرون ورنہ جنگ مغلوبہ ہوجائے گی اور
لطف جنگ جاتا رہے گا طوفان جادو نے مسمار جادو کو آواز دی کہ پہلے اسی کا
خاتمہ کردے بعد اُسکے لشکر پر گرنا یہ سُنکر مسمار جادو نے کچھ اسم سحر پڑھا اور زمین پر
غلطک مارکر ہیئت اپنی ایک شیر کی بنائی اور حریم جادو کیطرف چلا ادھر حریم جادو
نے بھی غلطک ماری اور شیر بنکر مسمار جادو کیطرف چلا دونون مین طمانچہ چلنے لگا
دونون زخمی ہوئے چونکہ حریم جادو رفیق قدیم اکمن جادو کا ہے مسمار جادو اسکا
ہمسر نہین ہوسکتا حریم جادو نے ایسا طمانچہ مارا کہ منھ اسکا پھر گیا اور پھڑک کر مرگیا
اسکے مرتے ہی طوفان جادو نکلا اور کہا کہ مین تنہا تم سب کے لیے کافی ہون جسمین
قوت ہو وہ میرے سحر کو روکے یہ کہکر اسنے ایک حباب سحر جھولی سے نکالا اور
کچھ اسم سحر پڑھ پڑھ کر اُسپر دم کرنا شروع کیا کہ وہ حباب قلعۂ بلورین بنگیا بس اسنے

کچھ اسم سحر پڑھکر ایک گولہ فولادی اُس کوہ بلورین پر کھینچ مارا کہ جھنّاٹا ہوا اور گولہ کوہ کو توڑکر پار گذر گیا اور کوہ مین سے پانی جاری ہوا طوفان جادو نے کہا کہ لینا ان سب کو بس پانی مانند سیلاب کے لشکر اکمن جادو کیطرف چلا یہ دیکھکر ہوشیار جادو وزیر نے اکمن جادو سے کہا یہ خیال نہ کیجیے گا کہ یہ سحر اسی کا ہے اسمین قوت بادشاہ طلسم کی شریک ہے یہ سحر سوا آپ کے کسی سے رد نہ ہوگا اگر آپ اس بات کی شرم کرینگے کہ مین بادشاہ ہون میرا مقابلہ سوا اکمن جادو کے کسی سے درست نہین تو یہ سیلاب بلا تمام لشکر کو ڈبو دے گا جو ساحران نامی ہین وہ تو شاید بچ جائین ورنہ سب مارے جائینگے اکمن جادو نے کہا کو مجھے اپنی بادشاہی و ساحری پر غرور نہین ہے نہ مین دشمن کو حقیر سمجھکر نگاہ ذلت سے دیکھتا ہون مگر مجھے تم لوگون کی قوت کا بھی اندازہ کرنا ہے کہ کس درجہ تک تمھارا سحر قوی ہے تاکہ جو شخص تم سے زبردست مقابلہ کو آئے اُسکے مقابلہ کو نہ جانے دون اور تم کو ہاتھ سے نہ کھوؤن یہ تو کوئی چیز نہین ہے مگر آیندہ بڑے بڑے سخت مرحلے پیش آنے والے ہین ہوشیار جادو نے کہا کہ مین اتنا کرسکتا ہون اس سیلاب کو اتنی دیر کے واسطے ضرور روک لونگا کہ لشکر جان اپنی بچا کر قصر بلور یہ مین پناہ گزین ہوجائے یہ کہکر ہوشیار جادو اپنے مقام سے آگے بڑھا اُدھر سے سیلاب چلا آتا تھا قریب تھا کہ لشکر کو غرق کرے کہ ہوشیار جادو نے گولہ فولادی جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھکر زمین پر مارا کہ تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی طبقہ زمین کا ہل گیا اور زمین شق ہوئی پانی نظر آتے کے ساتھ زمین مین سمانے لگا ایک گھنٹہ کا ہل پانی غرق ہوا کیا بعد اسکے وہ گڑھا پُر ہونے لگا پانی اُبل کر لشکر کیطرف چلا ہوشیار جادو نے کہا کہ بس مجھے اسیقدر قوت ہے کہ اتنی دیر تک دو ساحرون کے سحر کی قوت کو روکا اسکے بعد حریم جادو جھپٹ کر آیا اور ترنج سحر نکالکر مارا کہ ایک برق چمکی اور دیوار حائل ہوگئی تھوڑی دیر یہ دیوار قائم رہی آخر کار سیلاب کے زور نے دیوار کو منہدم کردیا اور پھر پانی لشکر کیطرف چلا اب اکمن جادو اپنے مقام سے آگے بڑھا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک پتلہ فولادی پھاوڑا ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوا اور زمین کھودنا شروع کی اور اکمن جادو نے کچھ پڑھ پڑھکر پانی کیطرف پھونکنا شروع کیا کہ یا تو سیلاب زور شور سے اسطرف آرہا تھا یا رفتار اسکی کم ہوئی اور ایک مقام پر قائم ہوگیا پتلے نے جلدی جلدی ایک نالی گرد لشکر طوفان جادو کے کھودی اور سلسلہ اسکا سیلاب سے لاکر ملا دیا ہرچند اور ساحرون نے اس پتلے پر سحر کیے کہ یہ اپنے کام کو انجام نہ دے سکے لیکن کسی کا سحر کارگر نہ ہوا آخر کار مجبور ہوگئے اب اکمن جادو نے ایک شیشہ جھولی سے نکالا اور کچھ اسم سحر پڑھ کر پانی اُسکا آب سیلاب مین شامل کردیا اور کہا کہ لینا لشکر طوفان جادو کو بس یہ کہنا تھا کہ سیلاب لشکر طوفان جادو کیطرف چلا اور اُسی نالی کے راستے چارون طرف ۲

سے آکر لشکر کو گھیر لیا اور ساحرون کو غرق کرنا شروع کیا کشتی حیات اہل لشکر کی طوفانی ہو گئی ہر
ایک گرداب بلا مین پھنس گیا یہ دیکھ کر طوفان جادو نے بڑے بڑے سحر کیے کہ اس بلا
کو لشکر پر سے دفع کرون مگر ممکن نہ ہوا کہ یکایک جانب آسمان سے ایک روشنی سی پیدا
ہوئی اور چمک کر ایک برق گری کہ آنکھین سب کی جھپک گئین اور نعرہ ہوا کہ منم شاہنشاہ
طلسم گنبد بے در یعنے ملک یکمن جادو اب جو آنکھ سب کی کھلی تو وہ سیلاب نہ تھا
بلکہ زمین پر پانی کی تری بھی نہ تھی بس اسنے آتے ہی طوفان جادو سے کہا کہ لینا لشکر کو
کہ آج ہی فیصلہ لڑائی کا ہو جائے یہ سنتے ہی طوفان جادو نے فوج کو اشارہ کیا اور لشکر
املن جادو کیطرف چلا ادھر بھی ساحر گولے ترنج نارنج پکڑ پکڑ کر چلے اور مقابلہ ہوا سحر
چلنے لگے یکمن جادو علیحدہ کھڑے ہو کر تماشاے جنگ دیکھنے لگا املن جادو نے
آواز دی کہ واے ہو تجھ پر کہ بندگان خدا کو قتل کرا رہا ہے اور خود علیحدہ کھڑا تماشا دیکھ رہا ہے
اگر دعوئی سحر و ساحری کا ہے اور وارث سلطنت بنا ہے تو خود نکل کر لڑ یہ کونسا انصاف ہے
کہ عیش تو کرے اور جانین اورون کی تلف و برباد ہون یکمن جادو نے کہا کہ مین موجود
ہون یہ کہکر املن جادو کی طرف چلا اور جھپٹ کر ترنج سحر مارا املن جادو نے اگ کی
کہ شعلہ منھ سے نکلا اور ترنج سحر کو جلا دیا بس یہ دیکھتے ہی یکمن جادو نے دستک دی
کہ چار پتلیان سحر کی گلدستے ہاتھون مین لیے ہوئے پیدا ہوئین اور چارون گلدستے
املن جادو پر کھینچ مارے کہ گلدستے چھٹے پنکھڑیان بکھرین ایک تختہ چمن کا تیار
ہو گیا اور یکمن جادو پر بیہوشی سی طاری ہونے لگی اسی عالم مین املن جادو نے
دو ہتڑ زمین پر مارا کہ زلزلہ سا پیدا ہوا ادھر تو املن جادو بیہوش ہو کر گرا اور ادھر
یکمن جادو زمین مین کمر تک سما گیا جتنے عرصہ مین یکمن جادو نے رد سحر کرکے اپنے کو
زمین سے نکالا اتنی دیر مین املن جادو بھی ہوشیار ہو گیا اور پھر دونون مین سحر
ہونے لگے ادھر تو یہ دونون بادشاہ سرگرم پیکار ہین اور ادھر دونون لشکر ملے
ہوئے لڑ رہے ہین گولہ ترنج نارنج لچھہ سوئیون کا گچھہ پیکانون کا تیر و تفنگ وغیرہ
چل رہے ہین زمین و آسمان آتش بار ہو رہے ہین دونون طرف کے ساحرون مین
قیامت کے سحر ہو رہے ہین ساحرون کے مرنے سے تیرگی چھائی ہوئی ہے اور پر شور
کر رہے ہین شام تک کی جنگ مین بارہ ہزار ساحران لشکر یکمن جادو مارے گئے
اور سات ہزار ساحر املن جادو کی فوج کے کام آئے شام کو طبل بازگشت بجا دونون
لشکر تو علیحدہ ہو گئے لیکن دونون بادشاہ جدا نہ ہوئے نہ کوئی غالب آیا نہ مغلوب
ہوا دونون زخمی ہو کر جھوم رہے تھے کہ ایک مرتبہ یکمن جادو نے کہا کہ ہان بھائی صاحب
یہ سحر روکیے تو مین سمجھون کہ آپ بھی کچھ جانتے ہین کیونکہ اسکا روکنا آسان نہین ہے یہ
کہکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھا اور جانب آسمان دیکھا یہ معلوم ہوا کہ سات ستارے چمکے
اور املن جادو نے آواز دی کہ واقع مین یہ تیرا سحر آخر تھا جلدی سے سات مقام کی

رگون کو نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور کچھ اسم سحر پڑھتا رہا جیسے ہی وہ ساتون ستارے قریب ا لکن جادو کے پہونچے ا لکن جادو نے خون کا چھینٹا مارا یہ معلوم ہوا کہ ایک شعلہ جوالہ چمکا کہ ساتون ستارون کو اُسنے لپیٹ لیا ا لکن جادو نے کہا کہ لیتا نہین نکمن جادو کو کہ اسے بہت کچھ دعوٰی ساحری کا ہے یہ کہکر جھوما اور جھوم کر گرا کہ بسبب کثرت جراحات اور کم ہو جانے خون کے ضعف طاری ہو گیا تھا اُدھر شعلہ چمک کر نکمن جادو پر گرا نکمن جادو نے بھی زبان کی رگ چھید کر خون چلو مین لیا اور شعلہ پر چھینٹا مارا کہ شعلہ تو فرو ہوا لیکن یہ بھی بیہوش ہو کر گرا ان دونون کے گرتے ہی دونون طرف کے ساحر دوڑ پڑے اور اپنے اپنے بادشاہ کو اُٹھا اُٹھا کر لشکر مین لائے اور علاج ہونے لگا ادھر ساحران لشکر ا لکن جادو نے اسکو ہوشیار کیا زخمون مین ٹانکے دیے پٹیان مرہم جمشیدی کی چڑھا مین ادھر طوفان جادو نے نکمن جادو کو ہوشیار کر کے علاج کیا زخم سلوائے مرہم پٹی کی علاج دونون کا ہونے لگا اور تین روز تک بیداندازی موقوف رہی چوتھے روز دونون صحیح و سالم ہو گئے نکمن جادو نے طوفان جادو سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اسلیے کہ ا لکن جادو مجھ سے کسیطرح کم نہین ہے آج سے تا قیامت لڑونگا تو نہ وہ مجھ پر غالب آسکتا ہے اور نہ مین اُسپر فتح یاب ہو سکتا ہون پھر فیصلہ لڑائی کا کیونکر ہو طوفان جادو نے کہا کہ مین جان نثاری کو موجود ہون لیکن یہ ظاہر ہے کہ مین بھی اُسپر غالب نہین آسکتا بلکہ وہی مجھ پر غالب آئینگے اور مجھے مغلوب ہونا پڑے گا اسلیے کہ وہ بادشاہ طلسم ہین لیکن دونون وزیر نکمن جادو کے کہ نام ایک کا ایماے دانا اور دوسرے کا نام سیماے دانا ہے یہ دونون بھائی نہایت عقلمند اور فطرتی ہین کہ انھین کی راے پر انتظام طلسم رہا کیا اور انھین کی حکمت عملی سے ا لکن جادو قید ہوا تھا اور نکمن جادو کو سلطنت نصیب ہوئی تھی اگرچہ علم سحر و ساحری مین زیادہ لیاقت نہین رکھتے ہین مگر انتہا کے فطرتی ہین جنکی وجہ سے وزارت کے درجہ تک پہونچے ان دونون نے عرض کی کہ اے شاہ جسطرح تو نے اپنی حیات و ممات کا انتظام کر رکھا ہے ممکن ہے کہ ا لکن جادو نے بھی کوئی ایسا ہی اہتمام کیا ہو کیونکہ ایک زمانے مین وہی سلطنت کرتا تھا کیا اُسکے مشیرون نے راے حفظ جان کی نہ دی ہوگی اور یہ انتظام اسقدر پوشیدگی سے کیے جاتے ہین کہ سوا ایک آدھ رازدار کے ہر ایک واقف حال نہین ہوتا ہے لہذا ملازمین کہنہ کو طلب کیجیے اور اُنسے دریافت کیجیے اگر ا لکن جادو نے کوئی تیغہ سحر یا پیکان قضا اپنے لیے تیار کر کے کسی مقام پر پوشیدہ کیا ہو تو پہلے اُسکے حصول کی کوشش کیجیے بعد ازان مقابلہ کیجیے ورنہ یون کوئی فائدہ نہ ہوگا یہ راے ان دونون کی نکمن جادو کو پسند آئی اور اُن لوگونکو طلب کیا جو کہ ا لکن جادو کے وقت مین رازدار و عہدہ دار اسرار طلسمی تھے اور نکمن جادو ۲۰

سنے اپنے زمانے مین زور انکا توڑ دیا تھا کہ مبادا یہ در پردہ کوئی انتظام خرابی کا کرین جسوقت وہ لوگ حاضر ہوئے نکمن جادو نے انکو نہایت عزت سے بٹھایا اور کہا کہ ای خیر خواہان دولت یہ وقت امتحان اور یکسوئی کا ہی لہذا یا تو میرے ملک سے نکلجاؤ اور یا یہ بیان کرو کہ الکن جادو نے اپنی موت و زیست کا کیا انتظام کیا ہی اگر سچ سچ بیان کر دوگے تو امتحان رفاقت ہوجائیگا اور عہد ہاے جلیل تم کو عطا ہونگے ورنہ سزاے سخت دی جائیگی یہ سُنکر سب تھرا گئے اور ایک دوسرے کے منھ کو تکنے لگا اگرچہ ان لوگون مین بعض ایسے بھی تھے کہ الکن جادو کے دوست صادق اور بہی خواہ تھے اور منتظر وقت کے تھے کہ بادشاہ ہمارا کسیوقت مین رہائی پائے تو اُسکے شریک ہوکر لڑین اور نکمن جادو کو زک دین مگر جب اُنھون نے یہ سُنا کہ الکن جادو نے اطاعت دین اسلام اختیار کی تو یہ سب برگشتہ ہوگئے تھے اور کوئی آکر شریک نہ ہوا یہ وقت انکو غنیمت ملا بعض جو کہ اس راز سے واقف نہ تھے اُنھون نے تو عرض کی کہ ای بادشاہ ہم خیر خواہ ہین اور جان نثاری کو موجود ہین طبل جنگ بجوا اگر تماشا ہماری لڑائی کا دیکھیے دوستی و دشمنی کا حال معلوم ہوجائیگا لیکن بعض لوگون نے کچھ اور اسرار بیان کیے جسکا حال آیندہ کھلے گا مگر ایک مرد پیر کہ جسکا سن کچھ اوپر سو برس کا تھا اور رفیق قدیم ایمن جادو کا تھا کہ ایمن جادو باپ الکن جادو اور نکمن جادو کا تھا اسنے مرتے وقت ہاتھ الکن جادو کا اسکے ہاتھ مین دیا تھا اور کہا تھا کہ اسکو صلاح نیک بتانا اور خیال اسکا رکھنا کہ اب میرا تو دنیا سے کوچ ہوتا ہی تم میری جگہ ہو اور الکن جادو کو بجاے فرزند سمجھنا نام اس ساحر کا ہلیل جادو تھا اس نمک حرام نے نکمن جادو سے کہا کہ مین اس راز سے واقف ہون مگر علحدہ بیان کرونگا جبکہ تنہائی ہوئی تو ہلیل جادو نے کہا کہ ای بادشاہ تو نے ہم لوگون کی وقعت نہ کی اور ہم پر اعتبار نہ کرکے اس خلش کو اسوقت تک کے واسطے باقی رہنے دیا ورنہ کب کی یہ خلش مٹ گئی ہوتی اور الکن جادو قیدہی مین مرجاتا مگر خیر اب بھی تجھے ہوش آیا تو جلدی آیا مجھے ایک تھوڑا سا حال حُسن سے پھر تدبیر بتاؤنگا جسطرح آپ کے خیر خواہان دولت نے یہ راے دی کہ مبادا فتاح طلسم پیدا ہوا اور لوح اُسکے ہاتھ لگے لہذا حفاظت جان کا اور لوح سے بچنے کا کوئی انتظام ضروری ہی تو آپ نے اس راے کو پسند کرکے پیکان تھا تیار کیا اور اُسے محفوظ کیا کہ جب تک وہ پیکان نہ ہو اُسوقت تک کوئی آپ کو قتل نہین کرسکتا اور وہ پیکان ایسے مقام پر ہی کہ پرندہ پر نہین مار سکتا اسیطرح ابتدائے زمانۂ سلطنت مین الکن جادو کو بھی مین نے یہ صلاح دی تھی کہ سامان حفظ جان ضرور ہی چنانچہ بادشاہ سابق نے بھی اسکا اہتمام کیا تھا وہ یہ کہ ایک شمع حیات اپنی تیار کرکے ایک گنبد بنایا تھا اور اُسمین اُس شمع کو محفوظ کیا تھا کہ جب کوئی اُس گنبد مین

راستہ پیدا کرے اور شمع کو جلادے تو تین روز مین وہ شمع ختم ہوگی جسقدر شمع کم ہوتی جائیگی اسیقدر اکمن جادو گھلتا جائے گا تیسرے روز جب شمع بالکل ختم ہوجائے گی تو اکمن جادو ہلاک ہوجائے گا بغیر اسکے اُسکا قتل ہونا ممکن نہین ہے اگر اسیری کے زمانہ مین آپ اُس شمع کو روشن کردیتے تو اب تک مدت کی شمع حیات اکمن جادو گل ہوجاتی اور یہ جھگڑا باقی نہ رہتا یہ سُنکر لکمن جادو نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے ہلیل جادو جسوقت مین اپنی کوشش مین کامیاب ہونگا اور اکمن جادو کا خوف جاتا رہے گا تو جس مرتبہ پر تو اکمن جادو کے عہد حکومت مین تھا اُس سے زیادہ مرتبہ تجکو حاصل ہوگا لیکن اب پتہ اُس گنبد کا اور طریقۂ افتاح اُسکا بیان کر ہلیل جادو نے کہا کہ یہانسے جانب جنوب ایک صحرا واقع ہے کہ نام اُسکا بیابان پربلا ہے عجب عجب طرح کی آفتین اُس بیابان مین ہین کہ سوا بادشاہ طلسم کے دوسرے کی مجال نہین ہے کہ اُس صحرا مین قدم رکھ سکے تین منزل پر وہان سے گنبد واقع ہے اور گنبد مین دروازہ نہین ہے اول تو ہر منزل پر ایک بلا کا سامنا ہوگا اُس سے بچے اور بھینٹ چڑھا کر مطیع اپنا کرے بعد اُسکے گنبد مین در اس صورت سے پیدا کرنے کہ جانب آسمان دیکھتا رہے اور چھری ہاتھ مین لیے رہے جسوقت تارا ٹوٹے تو چھری اپنی ران مین بھونک کر خون چلو مین لے اور نام سامری لے کر گنبد پر کھینچ مارے تڑاقے کی صدا ہوگی اور دروازہ گنبد مین پیدا ہوگا اندر گنبد کے چلا جائے ایک شمع کافوری رکھی ہوگی اور ایک قلم شیشی کی رکھی ہوگی کاگ اُسپر دیا ہوگا بس چاہیے کہ کاگ نکالکر شیشی کا مُنھ فتیلۂ شمع سے ملادے شمع روشن ہوجائے گی یہ سُنکر لکمن جادو نہایت خوش ہوا اور ہلیل جادو کو خلعت دیا اور کہا کہ آج معنی نام طلسم کے معلوم ہوئے کہ طلسم گنبد بے در اسکو کیون کہتے ہین ہلیل جادو نے کہا کہ وہ گنبد بے در اور ہے جسکے نام سے طلسم موسوم ہے وہ نظر نہین آتا ہے اُسکا افتتاح طلسم باطن کے ٹوٹنے پر منحصر ہے کہ اُسمین مال و خزانہ و تحفجات طلسمی ہین لکمن جادو نے کہا وہ گنبد کس مقام پر ہے ہلیل جادو نے کہا کہ اُسکی تلاش بیکار ہے اسلیے کہ وہ قبضہ مین خداوند بت خودپسند کے ہے اور سرحد طلسم باطن مین واقع ہے لکمن جادو نے کہا کہ خیر ہمین اُس سے بحث نہین ہے اب مین جانب بیابان پُر بلا جاتا ہون اور یہ راز کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے یہ سُنکر ہلیل جادو نے کہا کہ اسوقت سوا میرے آپ کے ہے کون جو اس راز کو ظاہر کرے گا آپ تشریف لیجائیے اور ایک ہم شبیہ اپنا بنا کر دھوکا دینے کی غرض سے چھوڑے جائیے پھر مین دیکھ لونگا یہ سُنکر لکمن جادو نے ایک پتلۂ سحر اپنی صورت کا تیار کیا اور آپ جانب بیابان پربلا روانہ ہوا سامان بھینٹ کا مثل سور اور خرس اور بوم وغیرہ کے اپنے ساتھ لے لیا تھا اور یہان ملک اکمن جادو نے خواب پریشان دیکھا کہ گرد میرے

پیچ

آتش روشن ہی اور بیچ بیچ مین جل رہا ہون یہ دیکھتے ہی آنکھ اسکی کھل گئی نہایت پریشان ہوا اور صبح تک ٹہلنے مین گذاری صبح کو جسوقت اکابرین طلسم حاضر ہوئے ملک اکمن جادو نے خواب اپنا بیان کیا خیر خواہان دولت نے عرض کی کہ یہ باتین خواب و خیال کی ہین اُنپر خیال نہ کیجیے اور تعبیر خواب کی اُلٹی ہوا کرتی ہی انشاء اللہ آتش فساد دفع ہو گی یہ سُنکر اکمن جادو خاموش ہو رہا مگر پریشانی اسکی دفع نہ ہوئی اور اطمینان نہ ہوا اتنے مین شہیم جادو نے عرض کی کہ بالفعل جنگ موقوف ہی لہذا مین رخصت ہوتا ہون کہ مجھکو اپنے دوست کی خیریت دریافت کرنا ہی اکمن جادو نے کہا کہ دوست کون شہیم جادو نے عرض کی کہ یہ ایک راز کی بات ہی اسکو مین بیان نہین کر سکتا انشاء اللہ بروقت جنگ حاضر ہو جاؤنگا کیونکہ ساحر میری جانب سے برائے خبر معین ہین وہ مجھکو ہر حال کی اطلاع کرتے رہتے ہین یہ سُنکر اکمن جادو خاموش ہو رہا اور شہیم جادو سلام کر کے رخصت ہوا اور اپنے مقام پر آیا ایک نامہ طلب خیریت محلول جادو مین لکھ کر اُسی طائر سرخ رنگ کے گلے مین باندھا اور جانب محلول جادو روانہ کیا کہ اسکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا

اب پھر چند کلمہ داستان مصیبت نشان نقابدار ابلق سوار کے بیان کیے جاتے ہین

کہ یہ بیابان سرگردان مین حیران و سرگردان پڑے پھرتے ہین اور کہتے ہین کہ خداوندا یا تو اس بلا سے نجات دے اور یا ملک الموت کو حکم کر کہ میری قبض روح کرین کہ اب مجھ سے ٹھوکرین صحرا کی نہین کھائی جاتی ہین روز صبح اور شام کو زیر درخت کچھ کھانا جسمین نمک برابر کا ہوتا ہی اور ایک جام آب گرم کا انکو ملجاتا ہی جب ضعف زیادہ ہوتا ہی تو مجبوراً کچھ کھا لیتے ہین اور پانی پی کر شکر خدا بجالاتے ہین یہ تو اس حال پُر ملال مین ہین اور اُدھر مہوش جادو جو لوح طلسمی لے کر روانہ ہوا تھا تو یہ خدمت مین بت خود پسند بادشاہ طلسم باطن کی پہونچا اور لوح پیش کر کے سارا ماجرا نقابدار کے آنے کا اور آشوب جادو کے ہاتھ سے گرفتار بلا ہونے کا بیان کیا یہ سُنکر بت خود پسند کو نہایت تعجب ہوا کہا یہ بھی دریافت ہوا کہ وہ کسکی اعانت سے یہانتک پہونچا آیا ساحران طلسم باطن مین سے کوئی اُسکا شریک ہو گیا یا کسی اور کی مدد سے پہونچا مہوش جادو نے عرض کی سُنا یہ ہی کہ طلسم باطن مین یہ آیا تھا اور وہان سے اسطرف آنکلا یہ سُنکر بت خود پسند نے حکم نامہ آشوب جادو کو بھیجا کہ یہ پہلا قیدی اور مجرم طلسم باطن کا ہی لہذا اسکو بڑے انتظام سے قتل کرنا چاہیے تاکہ آیندہ کسی کی جرأت اسطرف آنے کی نہ پڑے اور سُن سُنکر لوگون کو عبرت ہو لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہی کہ راستہ بیابان سرگردان کا مسدود کر دو اور اس قیدی کو بیابان

شادی مرگ مین سے کر حاضر ہو کہ وہ مقام قتل اسیران طلسم کے واسطے بنایا گیا ہر اور آجتک
ویران پڑا ہر آج کے تیسرے روز ہم بھی آکر تماشاے قتل طلسم کشا دیکھینگے اور قیدی
کو اپنے سامنے قتل کرائینگے یہ حکم آشوب جادو کو پہونچا ادھر تو آشوب جادو
نے بیابان شادی مرگ مین چلنے کی تیاری کی شہر مین ڈھنڈھورا پٹا کہ جسکو تماشا قتل
طلسم کشا کا دیکھنا ہو وہ آج کے تیسرے روز بیابان شادی مرگ مین پہونچے کہ حکم
خداوندی یہی ہر یہان بت خود پسند نے اور مالکان دربند کو بھی پروانے روانہ کیے اور
مضمون سب کا یہی تھا کہ بیابان شادی مرگ مین آکر تماشا قتل طلسم کشا کا دیکھو اور
شریک جشن مسرت ہو جسوقت یہ حکم نامے مالکان دربند کو پہونچے اور یہ خبر مشتہر کی گئی
کہ طلسم کشا قتل ہوگا لوگ نہایت مشتاق ہوئے اور تیاری روانگی کی کردی جوق جوق
گروہ گروہ قافلے کے قافلے بیابان شادی مرگ کیطرف روانہ ہوئے ہر طرف یہی
چرچا تھا کہ وہ کونسا شخص ہر جسنے طلسم باطن مین قدم رکھا اور اول محافظ سر کو مارا دو دربند
شکستہ کیے تیسرے دربند پر گرفتار بلا ہوا یہانتک کہ جب تیسرا روز ہوا تو مالکان بیابان
شادی مرگ نے بڑی تیاری کی اور مقامات بادشاہان و حاکمان دربندان طلسم کے
واسطے آراستہ کیے اور صدر مین ایک تخت قایم کیا کہ تمام تخت الماس نگار تھا یہ
تخت بت خود پسند کے واسطے بچھایا گیا یہانتک کہ صبح سے آمد مالکان و ز بندان
طلسم کی شروع ہوئی پہلے آشوب جادو مع سرگردان جادو و مہوتش جادو و
قید طلسم کشا آکر بیابان شادی مرگ مین داخل ہوا اور جو مقام اسکے واسطے معین تھا
وہان اسنے قیام کیا اور نقابدار ابلق سوار کو لاکر ایک حجرہ مین بند کردیا کہ وقت
قتل اسکو نکالکر جو صورت قتل اسکی تجویز کی جائے گی اُسطرح قتل کرینگے اسلیے کہ
مختلف طریقے قتل کے معین ہین جیسا مجرم ہوتا ہر اُسی صورت سے قتل کیا جاتا ہر لیکن
جسوقت سے نقابدار کو اس مقام پر لائے ہین اور حجرہ مین بند کیا ہر نقابدار حیران
ہین کہ مجھے یہان کس غرض سے لائے ہین شاید یہ دوسرا زندان ہر اور اب حکم یہان
قید کرنے کا ہوا ہر چونکہ وہ کاجل جو نقابدار کی آنکھون مین دیا ہوا تھا جسکے اثر
سے یہ اہالیان طلسم باطن کو دیکھتے تھے تیسرے روز اثر اُسکا زائل ہوگیا تھا تو
انھین سوا تاریکی کے کچھ نظر نہ آتا تھا نہ صورت کسی کی دکھائی دیتی تھی دل مین
کہتے تھے کہ دیکھیے کب تک اس بلا مین پھنسے رہتے ہین اور موت کب خبر لیتی ہر
افسوس کہ ملازمین ہمارے بیرون طلسم باطن پڑے ہونگے اور رفیقان نادرہ دربنار
میمونیہ پر منتظر ہونگے کسی کو کیا خبر کہ ہم بلا مین پھنسے ہوئے ہین غرضکہ یہ تو سر
زانوے غم پر تھوڑا کیے ہوئے حجرے مین مقید ہین اور لوگ یکے بعد دیگرے چلے
آتے ہین بعد آشوب جادو کے محلول جادو مع ملازمین آکر پہونچا کہ یہی
مالک دربند چہارم ہر اسنے بھی قیام کیا بعد اسکے مضمار جادو مالک دربند پنجم آکر پہونچا

اور اپنی جگہہ پر مقیم ہوا اسکے بعد مفتاح جادو مالک در بند ششم آیا بعد ان سب کے خبر
آمد بت خود پسند کی ہوئی شاہان دربند برائے استقبال روانہ ہوئے اور اپنے
بادشاہ کو بڑے اعزاز سے لائے بت خود پسند نے حکم جشن یک شبی دیا کہ تمام
رات صحبت عیش برپا رہے اور دوسرے روز دوپہر کے وقت فتاح طلسم کو قتل کیا
جائے یہ سنکر اسیوقت ارکین دولت نے انتظام جشن کیا اور آرائش بزم جشن قتل
طلسم کشا کے لیے اسباب امیرانہ اور سامان شاہانہ فراہم کیے اور اس خوبی اور خوش اسلوبی سے
سجے کہ باید و شاید غرض صحبت جشن آراستہ ہوئی صدر مین جو بارگاہ برپا تھی اسمین میر
مجلس بت خود پسند تھا اور مالکان دربند و خاص امراے دربند ہفتم شریک تھے
باقی بارگاہون مین ایک ایک مرتبہ کے لوگون کی صحبت علیحدہ علیحدہ برپا تھی اس
صورت سے کہ کہین مجمع افسران فوج کا تھا کسی مقام پر رؤساء دربند سوم تھے کسی
جگہہ امراء دربند چہارم اور اُنکے مصاحب خاص تھے غرضکہ اسی صورت سے یہ صحبتین
آراستہ تھین یہانتو یہ کیفیت ہے اور وہان زندان طلسمی مین نقابدار ابلق سوار کا
دم گھٹ رہا تھا بار بار فرماتے تھے کہ خداوندا ملک الموت کو حکم کر کہ روح میری
قبض کرین کہ اب یہ سختی مجھسے نہین اُٹھ سکتی ہے اسی حالت مین نقابدار بیہوش
ہوگئے خواب مین دیکھا کہ وہی مرد بزرگ تشریف لائے ہین جنھون نے پرچہ
عنایت کیا تھا اور فرماتے ہین کہ اے فرزند پریشان نہ ہو کہ خداوند کریم نے تجھے
فاتح طلسم قرار دیا ہے ہرچند یہ کافر تیرے قتل کا سامان کرینگے مگر قابو نہ پاوینگے کوئی مدد
غیبی ظہور مین آئے گی اور تجکو رہائی نصیب ہوگی اور باقی دربندون کو بھی تو فتح کریگا
اسقدر پریشان نہ ہو کہ عقل خامی کرنے لگے جسقدر استقلال سے کام لے گا اتنی ہی
جلد کامیاب ہوگا اور جسوقت تک لوح طلسمی دستیاب نہ ہوا اُسوقت تک اُسی پرچہ
سے کام لینا جو مین نے تجکو دیا تھا اسلیے کہ جسوقت تک لوح نہ ملے وہی پرچہ
لوح کا قائم مقام ہے اور لوح ملجانے پر بیکار ہے یہ فرماکر نظرون سے غائب ہوگئے
یہان جسوقت صبح ہوئی صحبت جشن برخاست ہوئی تیاری میدان خونی کی ہونے
لگی چبوترہ ریگ کا بنایا گیا دارین نصب کی گئین جلادان مریخ صولت حاضر ہوئے
جسوقت بارہ بجے تو داروغہ محبس نقابدار ابلق سوار کو لیے ہوئے آیا اور لاکر
چبوترہ ریگ پر بٹھایا اور جلادون نے حکم طلب کیا کہ کس صورت سے اس زناری کو
قتل کیا جائے بت خود پسند نے حکم دیا کہ پہلے اسکی آنکھون مین سرمۂ جمشیدی لگا دو
تاکہ یہ سب کو دیکھے اور بعد اُسکے دار پر کھینچ کر تیر باران کرو کہ خلقت تماشاے
قتل دیکھے یہ سُنکر ایک جلاد میل سرمۂ جمشیدی لیے ہوئے قریب نقابدار کے آیا
اور کہا کہ آنکھین کھول کر دیکھ اپنے حال زار کو اور جاہ و جلال بادشاہ کو کہ تجھے عبرت
ہو یہ کہکر دونون آنکھونمین سلائی پھیر دی بمجرد سلائی پھیرنے کے دونون آنکھین گویا روشن ہوگئین

اور نقابدار نے دیکھا کہ ایک خلقت خدا جمع ہی لاکھون آدمیون کا مجمع ہی اور ایک گبر ناہنجار تخت الماس نگار پر بیٹھا ہی تاج شاہی بر سر و چار قبۂ شاہنشاہی در بر کیے ہوئے ہی چھتر سر پر پھر رہا ہی قریب تخت کے کرسیان طلائی و نقرئی مینا کار بچھی ہوئی ہین اور اُن پر امرا اور رؤسا جمع ہین بعد اسکے اپنی حالت پر نظر کی کہ اسیر غل و زنجیر ریگ کے چبوترہ پر بیٹھا ہوا ہون آج چہرہ نقابدار سے نقاب دور کردی گئی ہی تاکہ اہالیان طلسم پہچانین کہ یہ کون شخص ہی بعد اسکے جلادون نے نقابدار کو دار پر کھینچا جسوقت نقابدار ابلق سوار بلند ہوئے اور نظر خلق اللہ کی جمال بیمثال نقابدار پر پڑی وجد کرنے لگے مگر افسوس کرتے تھے کہ ایسا شخص کہ یوسف زمانہ ہی اور قتل ہوتا ہی ادھر نقابدار شکر پروردگار بجالائے کہ وقت مفارقت تن و جان قریب آگیا تھوڑی ہی دیر مین اس قید رنج و الم سے فراغ حاصل ہو جائے گا اور سارا دغدغہ مٹ جائے گا کہ ایک مرتبہ آندھی چلی اور آن واحد مین وہ آندھی تمام عالم مین پھیل گئی اور اسقدر تاریکی چھا گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور ہوا کی تیزی سے پردے کانون کے پھٹے جاتے تھے مگر چونکہ ساز و سامان یہان کا مثل بارگاہون کے طلسمی تھا اسوجہ سے کوئی خیمہ وغیرہ نہ گرا اہالیان طلسم نے ایک معمولی بات سمجھکر کوئی خیال نہ کیا کہ جسوقت آندھی برطرف ہوئے گی اُسوقت نقابدار کو قتل کرینگے لیکن جسوقت زور و شور ہوا کا کم ہوا اور تاریکی برطرف ہوئی تو نقابدار کو دار پر نہ پایا اور دار کو خالی دیکھا سب حیران تھے کہ یہ کیا معرکہ ہی بت خودپسند نے خفت مٹانے کی غرض سے کہدیا کہ اُسکو فرشتگان عذاب جانب دوزخ لے گئے تم لوگ تردد نہ کرو یہ کہکر مجلس برخاست کی اور جانب تختگاہ روانہ ہوا اور مالکان دربند نہایت حیران و پریشان اپنے اپنے دربندون کی طرف متوجہ ہوئے اب اول حال نقابدار ابلق سوار کا گزارش کیا جاتا ہی کہ جسوقت آندھی آئی تھی تو ہوا کے جھوکون نے آنکھوانکی بند کردی تھی اُسی حالت مین یہ معلوم ہوا کہ کسی نے مجھکو دار پر سے کھولکر پھینک دیا جسوقت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے اور آنکھ انکی کھلی تو اپنے کو ایک درہ کوہ مین پایا اور ایک ساحرہ کو دیکھا کہ ہاتھ باندھے ہوئے سامنے کھڑی ہی پوچھا نقابدار نے کہ تو کون ہی اور مجھے کس غرض سے یہان لائی ہی اسنے عرض کی کہ نام میرا بادبان جادو ہی اور مین آپکو اسواسطے لائی ہون کہ طلسم کو فتح کیجیے اور بت خودپسند کو فتح کیجیے تو مطلب میرا حاصل ہو نقابدار نے کہا کہ مطلب تمھارا کیا ہی بادبان جادو نے عرض کیا کہ اے شہریار عالی وقار مین بہن ہون بت خودپسند کی ایک دختر ہی میری کہ نام اُسکا صنم گلعذار ہی وہ سات برس کی تھی کہ شوہر نے میرے انتقال کیا یہ سلطنت اُسی کی تھی بعد اُسکے بھائی میرا مالک تخت و تاج ہوا اسلیے کہ مین مبتلاے غم والم تھی خواہش تاج و تخت نہ ہوئی اور یہ بھی خیال ہوا کہ یہ بھائی ہی اگر یہ سلطنت

کرے گا تو کیا غم ہی لیکن اُسنے ابتدا مین تو میرے ساتھ بہت کچھ محبت کی حتے کہ میری
دختر کو اپنی بیٹی کیا جسوقت سلطنت پر حاوی ہو گیا تو اُسنے دعوی خداوندی کیا اور پرستش
خداوندان قدیم کی لوگون سے ترک کرائی مجھے اس امر پر اُس سبب سے نفرت ہو گئی مگر
خاموش ہو رہی کہ مجھے کیا جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا بقول شخصے کہ عیسے بدین خود
وموسے بدین خود اب اُسنے اس ظلم پر کمر باندھی ہی کہ نئے نئے فتوے جاری کیے
جسمین سے یہ بھی ایک تھا کہ دنیا مین عورتین مردون کے واسطے خلق ہوئی ہین
اور مرد عورتون کے لیے ہین لہذا بیٹی اور بہن اور ماں سب جائز ہین یہ ساری
پیشبندی اسلیے تھی کہ جب بھانجی اُسکی یعنی دختر میری ملکہ صنم گلعذار تیرہ برس کی ہوئی
اور حسن نظارہ سوز نے اُسکے دلفریبی کی نوبت بت خود پسند کی اُسکی جانب بہ
ہوئی اور مجھے پیغام شادی کا دیا مین نے یہ خیال کیا کہ اگر انکار کرتی ہون تو یہ بجبر
چھین لے جائے گا اور اگر اقرار کرتی ہون تو یہ اُس سے بدتر ہی یہ سوچکر مین نے
بہ لطائف الحیل سال بھر تک ٹالا ایک روز اُسنے بلا بھیجا مین نے صنم گلعذار کو
بھیجنے مین تامل کیا اس بات پر بت خود پسند ناراض ہوا اور مجھ سے کہلا بھیجا کہ اگر
یون نہ بھیجو گی تو مین بہ جبر لے جاؤنگا مین یہ سُنکر بہت روئی اور مایوس ہو کر بیساختہ
یہ کلمہ میرے منھ سے نکلا کہ کیا دنیا پیدا کرنے والا اپنے بندون کو بالکل بھول گیا اور
ہم سب بے خدا کے بندے ہو گئے جو یہ ظلم ہو رہے ہین اسی حالت مین مین سو گئی
اور آنکھ میری لگ گئی مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے
ہین کہ چہرہ انکا مانند آفتاب کے درخشان ہی خوشبو جسم مبارک سے چلی آتی ہی
انھون نے فرمایا کہ تو کیا کلمات کفر بک رہی تھی پیدا کرنے والا بندون کو کبھی نہین
بھولتا بندے بیشک اُسے بھولے ہوئے ہین مین نے عرض کی کہ مین نے تو دین
اپنا ترک نہین کیا اور ابتک خداوندان قدیم کی پرستش کرتی ہون انھون نے فرمایا
کہ خدائے قدیم ایک ہی کئی نہین ہین اور جنھین تو خداوند کہتی ہی وہ سب کافر و
خبیث تھے خداوند برحق وہ ہی جسے اہل اسلام سجدہ کرتے ہین اور مانتے ہین تو بھی
اُسی خدا کی پرستش اختیار کر تو مطلب تیرا پورا ہو اور مراد بر آئے مین نے عرض کی
کہ اگر دختر میری اور مین پنجہ سے بت خود پسند کے رہائی پاؤنگی تو بیشک دین
اسلام اختیار کرونگی بعد اس مطلب بر آنے کے آپ تشریف لائیے گا اور کلمہ حق مجکو
تلقین فرمائیے گا اور مین ہمہ از سر صدق مسلمان ہونگی اور دین اسلام کو برحق جانونگی
یہ سُنکر انھون نے فرمایا کہ اب میرے آنے کی ضرورت نہین ہی اسلیے کہ رہبر
تجکو ملجائے گا وہی دین برحق تعلیم کرے گا اور تیری دختر کا وہی شوہر ہو گا اور
بت خود پسند کا قاتل ہو گا تو بت خود پسند کے ظلم پر صابر رہ اور وقت
کی منتظر ہو کر بیٹھ اور دختر کو اپنی بت خود پسند کے پاس بھیجدے کہ وہ تیری

طرف سے مطمئن ہو جائے اتنی مجال اُسکی نہین ہو کہ کسیطرح کا تصرف کر سکے اسلیے کہ یہ امانت
دوسرے کی ہو جسوقت تیری دختر سامنے بت خود پسند کے جائے گی تو اُسکو بھی حیا
دامنگیر رہے گی اور اپنے ارادہ سے باز رہے گا مگر اب وہ صنم گلعذار کو تیرے پاس نہ
بھیجے گا تو کچھ نہ کہنا جسوقت تجھے یہ خبر پہونچے کہ طلسم کشا قتل ہوتا ہو تو جسطرح ہو سکے
جانا اور طلسم کشا کو رہا کرنا وہ مطلب دل تیرا پورا کرے گا کہ خاندان عالی سے ہو اور
صاحبقران ہو یہ خواب دیکھ کر جسوقت میری آنکھ کھلی تو دل کو تسکین ہوئی مین نے
دختر کو اپنی بت خود پسند کے پاس بھیجدیا اور منتظر وقت کی ہو کر بیٹھی تھی کہ آپ کو
رہا کر کے لائی نقابدار یہ سُنکر نہایت خوش ہوگئے اور فرمایا کہ انشاءاللہ مین بہت جلد
طلسم کو توڑ کر دختر کو تمھاری تم سے ملائے دیتا ہون اور تم سے وعدہ کرتا ہون کہ اسی کو
بادشاہ طلسم کرونگا لیکن یہ تعجب معلوم ہوتا ہو کہ اتنے اتنے بڑے ساحران طلسم باطن جمع
تھے اور کسی کو ظاہر نہ ہونے پایا کہ طلسم کشا کو کون لے گیا ورنہ لوگ تعاقب کرتے اور
نوبت مقابلہ کی آتی کیا آپ سحر و ساحری مین اُنسے زیادہ ماہر ہین بادبان جادو
نے کہا سبب اسکا یہ ہو کہ میرے پاس خاک قبر سامری تھی خاصیت اس خاک کی یہی
ہو کہ جسوقت اسے ہوا مین منتشر کر دیا جائے تو دیدۂ عقل تک کور ہو جاتے ہین سمجھ مین
نہین آتا کہ کیا ہوا یہی وجہ تھی کہ کسیکو ظاہر نہ ہوا اور سب حیران و پریشان اپنے اپنے
ملک کو چلے گئے پہلے بھی ایک مرتبہ یہ بات میرے ذہن مین آئی تھی کہ خاک کو
منتشر کر دون اور دختر کو اپنی لے کر طلسم سے نکل جاؤن مگر وہ بے سود ہوتا اسلیے کہ
اُسوقت تو کسی کی مجال نہ تھی کہ مجکو روک لیتا مگر بعد کو جس مقام پر مسکن اپنا بناتی
وہان مفر مشکل تھا نتیجہ پھر یہی ہوتا اگرچہ تمام ساحران طلسم باطن مجھ سے مقابلہ کرنے
مین عاجز و مجبور ہوتے مگر بھائی میرا سحر و ساحری مین مجھ سے بھی زیادہ ہو ورنہ حکومت
طلسم اُسکے ہاتھ نہ آتی یہ سُنکر نقابدار نے کہا کہ پہلے آپ کی دختر کو رہا کرون در بند و نگہ
سلسلہ وار شکستہ کرون بادبان جادو نے کہا کہ پہلے فکر لوح ضروری بات ہو اور اُسکے
بعد سلسلہ وار دربندون کو شکست کیجیے اسلیے کہ یہ طلسم مرتب ہو بغیر سلسلہ کے ٹوٹنا
اسکا ناممکن ہو نقابدار ابلق سوار نے پرچہ جیب سے نکالا اور درود پڑھکر کاغذ
پر نظر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم پہلے اسکی دختر کو رہا کرنا چاہیے کہ بت خود پسند نے
اُسکو ایک باغ مین قید کیا ہو اور نگہبان معین ہین بعد اُسکے لوح کی فکر ضروری چیز ہو یہ
حال دیکھکر نقابدار ابلق سوار نے بادبان جادو سے کہا مجکو یہی ہدایت ہو کہ
مین پہلے آپ کی دختر نیک اختر کو رہا کرون بادبان جادو نے کہا کہ مجکو کیا حکم ہوتا
ہو جہان فرمایئے وہان قیام کرون اور کہیے ساتھ آپ کے چلون نقابدار نے فرمایا
کہ ساتھ چلنا آپ کا آپ کی عزت کے خلاف ضرور ہو مگر جو کوئی مقام امن آپ کے
ذہن مین ہو تو میرے ہی ہمراہ چلیے بادبان جادو نے کہا کہ میرے ٹھہرنے کیواسطے تو

تو!

بہت مقام ہین مجھے سوا ابت خودپسند کے اور کسی کا خوف نہین ہو لیکن خیال یہ ہو کہ
آپ کی شریک رہون اور بوقت ضرورت مدد کرتی رہون نقابدار نے بہادر نے
فرمایا کہ اب مجھے مدد کی ضرورت نہ ہوگی یہ فرماکر پرچہ ملاحظہ کیا اُسمین لکھا ہوا تھا کہ اے
نقابدار بہادر اب طلسم باطن تیرے واسطے طلسم ظاہر ہوگیا اسلیے کہ سرمۂ جمشیدی
تیری آنکھون مین ساحرون نے لگادیا ہو تاثیر اسکی یہ ہو کہ طلسم باطن کے سب اسرار
تجھ پر روشن رہینگے اور تاثیر اسکی باطل نہ ہوگی اگر ساحر یہ سمجھتے کہ تو رہا ہوجائیگا
تو یہ سرمہ تیری آنکھون مین کبھی نہ لگاتے اب تجھے چاہیے کہ یہان سے داہنی جانب
روانہ ہوجا ستے جاتے ایک درہ خشت طلائی تجکو نظر آئیگا وہی دروازہ باغ ہو
بیرون باغ سے چاردیواری نظر نہین آتی ہو اور اندر باغ کے پہونچکر گنگا جمنی دیواریں
نظر آئینگی لیکن دروازے سے اسطرح گذرنا کہ یہ پرچہ اپنے سر پر رکھ لینا تو نظر وں سے
دربانون کی پوشیدہ ہوجائیگا بسم اللہ کہکر داخل باغ ہونا کہ نہ تو کسی کو نظر آئیگا
نہ کوئی مجھے روک سکے گا یہ دیکھکر نقابدار باد بان جادو سے رخصت ہوکہ
جانب باغ روانہ ہوئے اور باد بان جادو ایک آہو صحرائی بنکر تعاقب
مین روانہ ہوئی کہ مبادا کوئی افتاد پڑے تو مین شریک حال ہون اول نقابدار
راہ صحرا کو طے کرکے قریب درہ طلائی کے پہونچے دیکھا کہ پھاٹک کھلا ہوا ہو اور
دربان بیٹھے ہین نظر وربانون کی جو نقابدار پر پڑی پکارے کہ تو کون ہو جو اسطرف
آیا ہو نہین جانتا کہ یہ کسکا باغ ہو نقابدار نے جلدی سے پرچہ سر پر رکھ لیا اور
بسم اللہ کہکر داخل باغ ہوئے دربان حیران تھے کہ یہ کیا اسرار تھا کہ ابھی تو ایک
شخص نظر آیا تھا اور ابھی غائب ہوگیا یہ کوئی فرشتہ تھا یا آسیب تھا یہ تو پریشان
اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہین اور وہان نقابدار ابلق سوار جو داخل باغ ہوئے
دیکھا کہ عجب باغ ہو کہ بہار اُسکی رشک بہار ارم ہو جسقدر درخت ہین جواہر کے
معلوم ہوتے ہین اور جتنے طائر ہین وہ بھی عجیب الخلقت اور خوشنما ہین لیکن
مصروف زمزمہ سرائی ہین وسط باغ مین قصر ہو اور گرد اُسکے ایک نہر مصفا جاری
ہو پٹری پر نہر کی نا ندے اور گملے رکھے ہوئے ہین اُنمین چھوٹے چھوٹے درخت
پھولون کے لگے ہوئے ہین اور کئی فوارے جاری ہین جنسے اُن نا ندو نیر خود
بخود آب پاشی ہورہی ہو دروازے قصر کے کھلے ہوئے ہین بعد مین ایک مسند
جواہر نگار بچھی ہوئی ہو اُسپر ایک آفتاب حشر جلوہ افگن ہو سن برس پندرہ یاکہ
سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + پوشاک صندلی زیب جسم ہو
زیور معمولی پہنے ہوئے نہایت سادہ مزاجی سے بیٹھی ہو لیکن چہرہ سے آثار رنج
وملال و فکر ظاہر ہین سامنے جو نازنین بیٹھی ہین وہ سمجھا رہی ہین کہ اے ملکہ آفاق
آپ اسقدر کیون اپنے کو گھلائے دیتی ہین کہ منھ اُتر گیا ہو آنکھون مین حلقے

پڑ گئے ہین یہ ایسی کونسی بات ہی کہ جسکا اسقدر تردد آپ کو ہی دنیا مین جو عورت جوان ہوتی ہی اُسکی شادی کیجاتی ہی کہ لطف شباب و حظ زندگی اسمین ہی خوش نصیب اُسکے کہ جسکا خواہش مند خداوند طلسم ہو اب آپ انکار نہ کرین کہ رسم دنیا کے خلاف ہی جو لڑکی شادی سے انکار زیادہ کرتی ہی اُسکی طرف خیالات بدی کے ہو جاتے ہین مثل مشہور ہی کہ خدا بد کرے اور بدنام نہ کرے ہر شخص داغ بدنامی سے اپنے دامن کو بچاتا ہی مگر آپ اسکا کچھ خیال نہین کرتین ملکہ نے کہا کہ بس اب زیادہ مجھ سے نہ کہو مین بھی جانتی ہون کہ شادی ہونا ضروری چیز ہی مگر طریقہ اُسکا یہ ہی کہ مان باپ جسکے ساتھ مناسب سمجھتے ہین اُسکے ہاتھ مین ہاتھ دے دیتے ہین لڑکی اگر نیک ہوتی ہی تو وہ اُسی کو سر کا تاج سمجھتی ہی اور مرتی ہی اور بھرتی ہی یہ رسم دنیا نہین ہی کہ مان باپ راضی نہ ہون . اور لڑکی بھی رضامند نہ ہو اور اُسکی شادی کردیجائے اور شادی بھی اُسکے ساتھ کہ جو باپ کی جگہ ہی اس شادی سے نامرادی ظاہر ہی اگر تم لوگ میری خیرخواہ ہو تو مجھے کہین سے زہر لادو یا کوئی تلوار خنجر ایسی چیز جس سے مین اپنے کو ہلاک کرڈالون اور اپنے دامن کو اس بدسرشت مامون کے ہاتھ سے سے بچاؤن یا سب میرے پاس سے ہٹ جاؤ کہ مین اسی نہر مین غرق ہوکر اپنی جان دے دون ہائے افسوس کہ مجھ سے میری ہیرے کی انگوٹھیان بھی لے لی گئین اگر مین جانتی کہ یہ ظلم مجھ پر ہو سکنگے اور یہ انجام پیش آئینگے تو مین پہلے ہی ہیرا چھپا لیتی اور انگوٹھیان بے نگینون کی اُتار دیتی یہ کہکر زار زار مثل ابر نو بہار کے رونے لگی جو قطرات اشک اسکے عارضون پر بہ کر آتے تھے وہ لطف شبنم گل دکھاتے تھے یہ حالت اُس ماہ پارہ کی دیکھ کر نقابدار کا دل بھر آیا اور بت خود پسند پر ہزار ہزار نفرین کرنے لگے اور سمجھ گئے کہ صنم گلعذار دختر بادبان جادو یہی ہی بے اختیار پکار اُٹھے کہ اے ماہ فلک حسن و خوبی و مہر برج محبوبی تو پریشان نہ ہو کیا مجال ہی بت خود پسند ملعون کی کہ وہ تجھ پر قابو پا سکے اور صد مرحبا تجکو کہ اسوقت تک ایسے ظالم سے تو نے اپنی عصمت بچائی یہ آواز سنکر سب کے کان کھڑے ہوئے کہ یہ کون آگیا اور کس نے صدا دی اُدھر اُس نازک اندام کے دل کو اس آواز سے ایک تقویت ہوئی اور پکاری کہ للہ مجھے ان بلاؤن سے تو بچاؤ جو کہ ہر وقت سمجھا سمجھا کر دل کو گھائل کئے ڈالتی ہین اور کلیجہ چلنی کردیا ہی نقابدار نے پرچہ سر سے اُتارا اور پرچہ کو بلاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے نقابدار بہادر فلان اسم پڑھ کر ایک شاخ کسی درخت کی توڑ لو اور دروازہ قصر کے سامنے جاکر شاخ نہر پر مارو کہ پانی بیچ سے ہٹ جائیگا اور راستہ پیدا ہوگا تم اندر قصر کے چلے جانا اور جو عورت تمھاری طرف بڑھے یہی چھڑی مارنا کہ جلکر خاک ہو جائیگی بعد اُسکے بازو ملکہ کا پکڑ کر ہاتھ پر بلند کیے ہوئے جس صورت سے کہ داخل قصر ہونا

پیدا

اُسیطرح پلٹ آنا اور پھر پرچہ کو دیکھنا جو کچھ لکھا ہو اُسپر عمل کرنا یہ دیکھ کر نقابدار ابلق سوار نے اسم کو ورد زبان کیا اور جھپٹ کر ایک شاخ درخت کی توڑی اور نہر پر ماری کہ پانی دونون طرف ہٹ گیا اور راستہ پیدا ہوا نقابدار چھڑی ہاتھ مین لیے ہوئے اندر قصر کے داخل ہوئے ملکہ صنم گلعذار کی نظر جو نقابدار پر پڑی ایسی محو جمال ہوئی کہ سکتے کا عالم ہوگیا اور جو عورتین کہ ملکہ کو گھیرے بیٹھی تھین اور سمجھا رہی تھین وہ اُٹھو اُٹھ کر دوڑین کہ او سرکش تو کون ہے جو باغ کے اندر چلا آیا اور یہان پہونچکر یہ ارادہ رکھتا ہے کہ ملکہ کو ہم سے چھین لے نہین جانتا کہ یہ ملکہ کسکی محبوبہ مطلوبہ ہے اور یہ باغ کسکا ہے یہ کہتی ہوئی نقابدار کی طرف دوڑین نقابدار نے وہی چھڑی تانی جو عورت قریب آئی نقابدار نے چھڑی ماری کہ جلکر خاک ہو گئی اسیطرح سب کو جلا دیا اور ملکہ کو بازو پکڑ کر اُٹھا لیا اور قصر سے باہر آئے صرف ایک عورت اُس قصر مین رہ گئی تھی اُسنے زمین پر دوہتڑ مارا اور آواز دی کہ اے محافظان باغ تم کیا مر گئے کہ یہ سرکش اندر باغ کے چلا آیا اور تم نے اسے نہ روکا اب ملکہ کو لیے جاتا ہے اگر خداوند اپنی معشوقہ کو طلب کرے گا تو اُسے کیا جواب دوگے بس یہ کہنا تھا اسکا کہ جسقدر طائر درختون پر بیٹھے ہوئے تھے زمین پر گرے اور غلطکین مار مار کر صورت اپنی اُنھون نے انسانون کی پیدا کی اور گولے ترنج نارنج پکڑ پکڑ کر نقابدار کی طرف چلے نقابدار نے جلدی سے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ ملکہ کو چھوڑ دو اسے لینے کے واسطے یہ ساحرہ قصر سے نکلے گی چھیننے والے اسے مار کر ملکہ کو چھین لینگے اور تم ان ساحرون سے مقابلہ کرو جو ساحر پہلے تمھارے سامنے آئے اُسکے سر پر یہی شاخ درخت فلان اسم پڑھ کر مارنا کہ سر اُسکا پھٹ جائے گا اور شاخ جلنے لگے گی تم اس شاخ کو گردش دے کر جس درخت کی شاخ ہے اُسپر کھینچ مارنا اور آپ اندر قصر کے چلے جانا اور قصر مین بیٹھ کر تماشا قدرت خدا کا مشاہدہ کرنا پرچہ کی یہ ہدایت دیکھ کر نقابدار کو ملکہ کا چھوڑنا کسیقدر شاق گذرا تھا مگر نوشتہ سے مجبور تھے جلدی سے ملکہ کو زمین پر چھوڑ دیا یہ دیکھتے ہی وہ عورت جو اندر قصر کے تھی باہر آئی اور چاہتی تھی کہ ملکہ کو لے کر نکل جاؤن اور خدمت بت خود پسند مین پہونچا دون اور تمام سرگذشت بیان کرون کہ وہ دشمن کی کوئی فکر کرے ملکہ اسکو دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگی اور یہ عورت آگے بڑھی کہ ایک مرتبہ ستارہ سا چمکا اور تیز شہاب بنکر اُس عورت کے سر پر پڑا کہ جلا کر خاک کر دیا اور نعرہ ہوا کہ منم ملکہ بادبان جادو اس عورت کے مرنے سے نہر جو گرد قصر کے تھی معدوم ہو گئی اور آواز پیدا ہوئی کہ مردیم و فنا شدیم کہ نام من امراق جادو بود اُدھر بادبان جادو نے کہا کہ اے شہریار اب ملکہ کی فکر نہ کیجیے گا کہ مین اسے اپنی حفاظت مین لیے لیتی ہون آپ دشمنون سے ہوشیار رہیے گا یہ کہکر بادبان جادو نے ملکہ کو ساتھ لیا اور اندر قصر کے چلی گئی اُدھر ایک ساحر ترنج سحر پکڑے ہوئے اور کچھ پڑھتا ہوا

سامنے نقابدار ابلق سوار ہو کے آیا اور ترنج نقابدار پر کھینچ مارا نقابدار نے ترنج سحر اُسی شاخ درخت پر روکا کہ ثمر خام ہو کر شاخ مین لٹک گیا بس نقابدار نے جھپٹ کر شاخ درخت سر ساحر پر ماری شاخ جو سر پر گلزار جادو کے پڑی سر اسکا شق ہوا اور بجائے خون شعلہ سر سے نکلا کہ شاخ درخت مانند مشعل کے جلنے لگی بس نقابدار نے ہاتھ کو گردش دے کر شاخ درخت مین کھینچ ماری درخت مین بھی آگ لگ گئی نقابدار تو جھپٹ کر قصر مین داخل ہوئے اور باغ مین آتش شعلہ افگن ہوئی اور ہوا نے شعلونکو چہار طرف دوڑا دیا ہر درخت مانند نخل چنار کے جلنے لگا ساحر حالت اضطراب مین اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے تھے مگر ہر طرف آگ لگی ہوئی تھی شعلے بھڑک رہے تھے نکلنے کا راستہ نہ تھا یہانتک کہ اب آگ ہر چہار طرف پھیل گئی اور غنچہ و گل و ثمر درختون سے جدا ہونے لگے اور شعلہ جوالہ بن بنکر ساحرون پر گرنے لگے جسپر شعلہ گرا وہ جلکر خاک ہوا ساحرون کے مرنے سے ایک طوفان برپا تھا بڑی دیر تک یہ آگ مشتعل رہی آخر کار جب کوئی ساحر باقی نہ رہا تو آتش فرو ہو گئی اور آواز پیدا ہوئی کہ مردیم و فنا شدیم کہ نام من گلزار جادو بود جسوقت علامات سحر برطرف ہوئے تو دیکھا کہ باغ مثل مرگھٹ کے ہو رہا ہے اور جابجا لاشین جلی ہوئی پڑی ہوئی ہین باغ کاہے کو ہے ایک صحرا ہے چند جنگلی درخت تو موجود ہین اور باقی درخت جو کہ ساختہ سحر تھے سب جلکر خاک ہو گئے اور چار دیواری اور پھاٹک قائم ہے اور اپنی حالت پر برقرار ہے نقابدار نے ملکہ بادبان جادو سے کہا کہ یہ عمارت ساختہ سحر نہین ہے بادبان جادو نے جواب دیا کہ طلسم باطن کی ہر چیز کو ساختہ سحر سمجھیے گا سوا اُن اشیاء کے جو کہ گنبد بے در مین محفوظ ہین مگر یہ عمارت بنائی ہوئی میرے شوہر کی ہے اُسکے انتقال کو پانچ سال کا زمانہ گذرا اور ابھی پانچ برس اور یہ عمارت اسیطرح قائم رہے گی اور بعد پانچ برس کے غائب ہو جائے گی پہلے یہی مقام صدر طلسم تھا اور اب گلزار جادو کے حوالے کر کے باغ سحر تعمیر کرایا گیا تھا مگر اب آپ کے طفیل سے یہی قید خانہ عشرت خانہ ہو جائے گا نقابدار نے فرمایا کہ انشاءاللہ مگر اب مین تلاش لوح مین جاتا ہون آپ اپنی دختر کی حفاظت کیجیے بادبان جادو نے عرض کی کہ مجھے کوئی عذر نہین جیسا ارشاد ہو مگر آپ اپنے ہدایت نامہ مین ملاحظہ فرمائیے جیسا کچھ تحریر ہو اُسکے موافق عمل مین لائیے اسواسطے کہ مجھے اور تو کسی کا خوف نہین ہے لیکن صرف اُسی بے غیرت بت خود پسند کا ڈر ہے کہ اگر بعد آپ کے تشریف لیجانے کے وہ آ گیا تو پھر ملکہ کو مجھ سے چھین لے جائے گا اور ابکی مرتبہ نہ معلوم کیا ظلم کرے اور کس مقام سخت پر مقید کرے کہ رہائی دشوار ہو نقابدار نے پرچہ کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے نقابدار مہادر کوئی خوف نہ کرو اب بت خود پسند اسطرف کا رخ بھی نکرے گا کہ اُسے فکر سلطنت پیدا ہو گئی ہے اور وہ اہتمام جنگ مین مصروف ہے جسوقت تم

دربند شمشیم کو فتح کرو گے تو پارے سخت بڑی خونریزی ہوگی اور بہ مشکل بت خود پسند مارا جائے گا اور بفرض محال اگر بت خود پسند ادھر آ بھی گیا تو اندر قصر کے آکر سحر بھول جائے گا کہ سحر اسکا اس مقام محصور مین بیکار ہی اسلیے کہ یہ عمارت ساختۂ بادشاہ سابق ہی جو سحر و ساحری مین اس سے بدرجہا زیادہ تھا صرف مرنے سے اُسکے دروازۂ قصر کی روک جاتی رہی ہی اپنی حفاظت باد بان جادوگر سکتی ہی یہ دیکھ کر نقابدار کو اطمینان ہوا اور نقابدار نے باد بان جادو کو اطمینان دلایا کہ تم بیخوف رہو لیکن اتنا عیال رکھنا کہ ملکہ کو قصر سے باہر نہ نکلنے دینا اور اب مین تلاش لوح مین جاتا ہون ہرچند دل نقابدار کا نہ چاہتا تھا کہ پاس سے ملکہ صنم گلعذار کے اُٹھین اسکا حسن دلکش اپنی طرف کھینچتا تھا مگر مصلحت وقت سے مجبور ہو کر چشم حسرت سے دیکھتے ہوئے باغ کے باہر نکلے اور تلاش لوح مین روانہ ہوئے اِدھر ملکہ بھی نگاہ حسرت سے نقابدار کو دیکھ کر رہ گئی کچھ کہہ نہ سکی کہ حیا مانع تھی اور ادب مان کا روک رہا تھا لیکن دل مین کہتی تھی کہ خداوندا تو اس شخص کا بھلا کرنا اور اسے ہر آفت و بلا سے بچانا کہ یہ میری طرف سے سینہ سپر ہوا اور عزت میری بچائی تو اسکی عزت رکھنا ملکہ تو ادھر محو دعا ہی اور نقابدار ابلق سوار اُدھر باغ سے باہر نکلے اور پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ یہانسے جانب مغرب روانہ ہو کہ ایک کوہ زمردین نظر آئے گا بالاے کوہ ایک قصر یاقوت دکھائی دے گا اُسپر گنبد الماس چمکتا ہوگا اور کلس اُس گنبد کا اسقدر فروزان ہوگا کہ نظر خیرگی کرے گی اور تاثیر اُسکی یہ ہی کہ جسپر پرتو کلس کا پڑ جائے گا وہ جلکر خاک ہو جائے گا اگر اس سے بچ گیا اور آگے بڑھا تو دریا نظر آئے گا وہ دراصل دریا نہین ہی بلکہ دھوکا ہی زمین وہان کی شیشہ کی ہی اور شیشہ اُنگل بھر دبیز ہی اور نیچے شیشہ کے آتش سفید رنگ مشتعل ہی بعد اُسکے تختہ لالہ زار ہی اسکے بعد سبزہ زار ہی طی کرنا اسکا نہایت دشوار ہی کہ حصار دریا سے آتش عکس گنبد الماس سے ہی اور حصار لالہ زار عکس قصر یاقوت سے پیدا ہوا ہی اور سبزہ زار پر تو کوہ زمرد سے بنا ہی ان درجون کا طی کرنا ناممکن ہی اگر زمین بلور پر قدم رکھو گے تو اسقدر حرارت محسوس ہوگی کہ برداشت نہ کر سکو گے اور خفا ہو جاؤ گے اور اگر لالہ زار مین پہونچو گے تو جلکر خاک ہو جاؤ گے اور سبزہ زار مین قدم رکھو گے تو سر و یا کبود ہو جاؤ گے اور تاثیر زہر سے پانی ہو کر بہہ جاؤ گے لہذا تم کو چاہیے کہ فلان اسم جو سنیا ہی سے تحریر ہی گیارہ مرتبہ پڑھ کر دستک دو ایک آندھی چلے گی کہ عالم تاریک ہو جائے گا اور ایک دیو پیدا ہوگا کہ وہ تم کو بالاے قصر یاقوت پہونچا دے گا جسوقت تم قصر یاقوت پر پہونچو گے تو پھر پرچہ کو دیکھنا اور جو کچھ تحریر ہو اُسپر عمل کرنا یہ دیکھ کر نقابدار نے اُس اسم کو کہ نام ایک دیو کا تھا گیارہ مرتبہ پڑھا اور دستک دی فوراً سیاہ آندھی چلی اور دیو حاضر ہوا نقابدار گردن پر

اُس دیو سیاہ کی سوار ہوئے دیو اُڑکر چلا اور نقابدار کو لے جاکر بالاے قصر یاقوت اُتار دیا اور خود نظرون سے پنہان ہو گیا نقابدار نے پرچہ کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم جسوقت دیو فریق تجکو بالاے قصر پہونچاوے تو فلان اسم پڑھکر اس پر گرز کو مارنا کہ دروازہ پیدا ہو بس اندر گنبد کے جانا کہ وہان لوح طلسمی اور تیر اخود جو ملک آشوب مین سر سے گر گیا تھا دونون چیزین ملین گی خود پہن لینا اور لوح گلے مین ڈالکر باہر گنبد کے نکل آنا پھر جو کچھ لوح بتاے اُسپر عمل کرنا یہ دیکھکر نقابدار نے اسم پڑھا اور جھپٹ کر گرز مارا کہ ایک حصہ گنبد کا ٹوٹ کر راستہ پیدا ہوا رفیع البخت بسم اللہ کہکر داخل گنبد ہوئے اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگے دیکھا کہ ایک طاق پر خود رکھا ہے اور خود کی کلسی سے لوح بندھی ہوئی ہے نقابدار نے لوح کو قبضہ مین کیا خود کو پہن لیا اور بیرون گنبد آئے دیکھا کہ ہر چہار طرف سے غول کے غول کبوترون کے چلے آتے ہین اور ایک کبوتر سرخ رنگ اُنکے آگے آگے ہے کہ منقار مین اُسکی ایک لعل شبچراغ ہے کہ عکس اُسکا شعلہ کے مانند چمک رہا ہے نقابدار نے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ جسوقت یہ کبوتر آکر تاؤ دے گھانے لگین تو تم کو چاہیے کہ اُس کبوتر سرخ رنگ پر نظر رکھو کہ جسکی منقار مین لعل شبچراغ ہے جسوقت ساتوان تاؤ آکر چلے گا تو یہ لعل شبچراغ تم پر پھینکے گا تم کو چاہیے کہ خالی دینا کہ اگر دانۂ لعل تجھ پر گرا تو مثل شعلہ کے بھڑک کر خاموش ہو جاؤ گے لوح کچھ حفاظت نہ کر سکے گی اور اگر تم بچ گئے تو دانۂ لعل کو فلان اسم پڑھکر اُٹھا لینا اور اُسی کبوتر پر کھینچ مارنا یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار منتظر وقت کے ہوئے اور کبوتر سر پر آکر تاؤ دے لگانے لگے نقابدار نے نظر اُس کبوتر سرخ پر رکھی جیسے ہی ساتوان تاؤ ختم ہوا کبوتر نے لعل کو منقار سے چھوڑا لعل شعلہ بنکر نقابدار کی طرف چلا نقابدار نے جلدی سے پیترا بدل کر خالی دیا کہ لعل پہلو مین آکر گرا بس نقابدار نے وہی اسم جو لوح مین دیکھکر یاد کر رکھا تھا تین بار پڑھکر لعل کو اُٹھا لیا اور اُس کبوتر پر کھینچ مارا کبوتر نے منقار کھولی کہ اس دانۂ لعل کو نگل لون لیکن یہ تماشا تھا کہ اب یہ لعل نہین ہے بلکہ شعلہ جانسوز ہو گیا ہے جیسے ہی کبوتر نے منقار کھولی اور لعل دہن مین داخل ہوا کبوتر نے چرخ مارا اور ہمہ تن شعلہ ہوکر اور کبوترون پر گرا سب کے سب جلکر خاک ہو گئے ایک آندھی چلی اور خاک اُڑی کہ زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور نقابدار کو یہ معلوم ہوا کہ مجھے کسی نے اُٹھا کر زیر کوہ پھینک دیا بڑی دیر تک شور برپا رہا کہ مردیم و فنا گشتیم کہ نام من لعل جادو بود اب جو روشنی ہوئی تو نقابدار نے اپنے کو صحرا مین پایا اور دیو کو دست بستہ سامنے کھڑے دیکھا فرمایا کہ تو نے کس سبب سے اسقدر خدمت میری کی کہ مجھے قلعۂ یاقوت تک پہونچایا اور پھر اسوقت تو یہان موجود ہے دیو فریق نے عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار مین دیوان گلستان ارم مین سے ہون اور مذہب اسلام رکھتا ہون

مجکو ایک ساحرہ یہان اُٹھا لائی تھی اُسوقت مین لباس انسان مین تھا جسوقت وہ ساحرہ طالب وصل ہوئی تو مجکو کراہت آئی مین نے اپنے بچاؤ کے واسطے اپنی اصلی ہیئت ظاہر کی ساحرہ مجھے دیکھ کر ڈری اور کہا کہ تو اپنی وہی حالت بنالے یعنے انسان بنکر میرے ساتھ رہ اور تو کسی کام کا نہین لیکن مصاحبت کیا کر اور جو کام مین تیرے سپرد کرون اُسکو انجام دیا کر مین نے کہا کہ جب مین تیرے کام کا نہین کہ مین دیو ہون اور تو انسان ہی تو مجھے رہا کردے اور راستہ بتادے کہ مین طلسم سے باہر چلا جاؤن اُسنے کہا کیا تو نہین جانتا کہ جو طلسم کے اندر آجاتا ہی وہ نکالا نہین جاتا یہ بات آئین طلسم کے خلاف ہی مین خاموش ہو رہا اور بہیئت انسانی مین خدمت اُسکی کرنے لگا بعد چند روز کے اُسنے مجھ سے کہا کہ اے دیو انسان صورت مین سحر تیار کرنے جاتی ہون اور بعد چالیس روز کے حجرے سے نکلونگی تو اسی مقام پر رہ خبردار کہین جانے کا قصد نہ کرنا اور چلتے وقت مجکو ایک چشمۂ سحر دے گئی تھی کہ جسوقت تیرا جی گھبرایا کرے تو اُس چشمہ کو آنکھون پر لگا لیا کر اور عجائبات طلسم کی سیر کیا کر مین نے چشمہ لے لیا تھا پہلے تو بہت کچھ کوشش کی کہ کسیطرح طلسم سے نکل جاؤن جب کسیطرح ممکن نہ ہوا تو مین نے اپنا دل بہلانا شروع کیا کہ چشمہ آنکھون پر لگا کر ادھر اُدھر سیر کرنے نکل جایا کرتا تھا یہانتک کہ یہ خبر معلوم ہوئی کہ طلسم کشا آیا ہی اور اُسنے دو طلسم توڑ ڈالے در بند سوم مین گرفتار ہو گیا پھر خبر قتل سنی اُسکے بعد سے کوئی خبر نہ معلوم ہوئی مین نہایت پریشان تھا کہ یا الٰہی یہ کیا معرکہ ہی مگر چونکہ میرا اختیار نہ تھا کہ اپنی سرحد سے باہر جا سکتا اور حال دریافت کر سکتا فکر مین بیٹھا رہتا تھا اتفاقاً لعل جادو سے اور مجھ سے ملاقات ہو گئی اب مین یہان بھی آنے لگا اور اسقدر اختیار حاصل ہو گیا کہ قلعۂ یاقوت تک چشمہ کی اعانت سے پہونچ جاتا تھا اور واپس آتا تھا آج شب کو مین نے خواب دیکھا کہ زمانۂ رہائی تیرا قریب آیا اگر یاران وطن سے ملنا چاہتا ہی تو جا اور نقابدار ابلق سوار کو قلعہ یاقوت تک پہونچا دے اور پھر واپس لے آ جسوقت آنکھ میری کھلی تو صبح کا وقت قریب تھا مین نے خدا سے دعا کی کہ خواب میرا سچا ہو اُسکے بعد چشمہ اپنی آنکھون پر لگا کر آپ کی تلاش مین نکلا تھا اس مقام پر آیا اور آپ کو قلعہ تک پہونچا دیا اور جسوقت لعل جادو مارا گیا تو پھر آپ کو لے آیا کہ آپ مبتلائے بلا نہ ہو جائین اور غرض میری یہ ہی کہ آپ کی بدولت طلسم سے رہائی حاصل ہو گی اور اپنے مالک یعنے صاحبقران اعظم کی قدمبوسی حاصل کرونگا نقابدار نے فرمایا خیر دیکھا جائے گا اب لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ اے نقابدار اگر یہ دیو تم کو قلعۂ یاقوت سے اُسیطرح نہ لے آتا جسطرح لے گیا تھا تو واپس آنا تمھارا ناممکن تھا اسلیے کہ یہ ساحران طلسم باطن مین سحر انکے مرنے کے بعد بھی برسون قائم رہتے ہین اور وہی تاثیر دکھاتے ہین جو اُنمین معین کی گئی ہی اور تم اندر حصار سحر پہونچکر مثل قیدیون کے ہو گئے تھے اور اس دیو نے

جہانتک بیان کیا سب صحیح ہے اب تمھین چاہیے کہ چشمہ اسکی آنکھون پر پہنے دو اور اسے
گھوڑا بناکر اسکی پشت پر سوار ہو اور جانب نخل دوشاخ روانہ ہو اور شنجر جادوگر کو قتل
کرکے تیر قتل آشوب جادو تیار کرو اور دربند سرگردان کو فتح کرو اگر چشمہ اسکی آنکھون پر
نہ ہوگا تو یہ رہروی نہ کر سکے گا اور راستہ اسکو نہ سوجھے گا اور تمھین اب ان تحفجات کی ضرورت
نہین ہی کہ سرمۂ جمشیدی تمھاری آنکھون مین لگا ہوا ہی اب طلسم باطن تمھارے واسطے
طلسم ظاہر ہوگیا یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار نے دیو سے گھوڑا بننے کو کہا دیو کو تامل ہوا
کہ اگر اُس ساحرہ کو خبر ہوگئی تو آکر مجکو مار ڈالے گی علاوہ اسکے مین سوا اولاد صاحبقران
کے کسی کو سواری دینا پسند نہین کرتا جواب دیا کہ اے شہریار یا تو آپ اس بات کو ظاہر
کیجیے کہ حسب ونسب آپ کا کیا ہی اگر آپ اولاد حمزہ صاحبقران سے ہین تو مین آپکو
سواری دے سکتا ہون ورنہ مجکو لڑکر زیر کیجیے بغیر اسکے مین سواری آپ کو نہ دونگا
نقابدار نے فرمایا یہ کیا ضرورت ہی کہ جتنے زبردست ہون وہ اولاد صاحبقران
ہی سے ہون مین تجھ سے مقابلہ کرنے کو موجود ہون یہ فرماکر دامن گردا نے لگے دیو
بھی آمادہ تلاش ہوا پہر بھر کی کشتی مین نقابدار نے دیو کو زیر کیا دیو چیخین مارکر رونے لگا
نقابدار نے سبب گریہ پوچھا اسنے بیان کیا کہ مین آجتک بسوا اولاد حمزۂ صاحبقران
کے کسی سے زیر نہین ہوا اور صاحبقران اعظم نے بھی مجکو دیڑھ پہر مین زیر کیا تھا
آپ نے پہر بھر مین زیر کر لیا اب زندگی میری قبیح ہی کہ مین ایک آدمزاد کے
آگے ذلیل وخوار رہون کاش خدا نے مجکو دیو کا جامہ نہ دیا ہوتا یہ کہکر اسنے خنجر کھینچا
اور اپنے کو ہلاک کرنا چاہا نقابدار نے ہاتھ دیو کا پکڑ لیا اور فرمایا کہ تو ملول نہ ہو
مین بھی اولاد صاحبقران سے ہون ہرچند کہ ابھی مجکو ظاہر کرنا اپنا منظور نہ تھا لیکن
اس خیال سے کہ تو اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا ہی صرف اتنا بتائے دیتا ہون کہ تو خود کشی
سے باز رہے یہ کہکر نقاب چہرہ سے اُلٹی اور خال وخط ابراہیمی زلفین خلیلی رگ ہاشمی
سب علامتین دیو کو دکھا کر نقاب چہرہ پر ڈال لی دیو قدمون پر گرا اور عرض کی کہ اب
مجھے کوئی تامل نہین ہی لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ فرزند دلبند کس شہریار عالی وقار کے
ہین یہ سُنکر نقابدار نے فرمایا کہ بس اس سے زیادہ بیان نہ کرونگا کہ خلاف مصلحت
ہی اور ابھی میرے عزیزون مین بھی کوئی میرے حال سے واقف نہین ہی بس اب تو
مرکب بن تاکہ مین چلکر دربندون کو فتح کرون اور تجھے آزاد کرون یہ سُنکر دیو قلق غلطک
مارکر مرکب بنا اور نقابدار ابلق سوار پشت پر اسکی سوار ہوکر حسب ہدایت لوح
ایک جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے اُسی بیابان سرگردان مین پہونچے پھر لوح کو
ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اب انتظام اس دربند کا بدل دیا گیا ہی راستہ شہر کا
شنجر جادو نے مسدود کیا ہی اور راہ بیرون طلسم جانے کی سماریق جادو نے بند کی ہی یہی
ساحرہ دیو کو اُٹھا لائی تھی تمھین چاہیے کہ یہان سے داہنی جانب جاؤ قریب ایک چاہ

کے پہونچوگے کہ کنارہ پر اسکے درخت عجیب نظر آئیگا کہ برگ و بار و گل و ثمر سب سے بری ہوگا دو دو شاخین اُسمین جڑ سے لیکر پھننگ تک ہونگی جسوقت تم قریب درخت پہونچوگے تو چاہ مین سے دھوان اسقدر نکلیگا کہ جہان کو تیرہ و تار کردیگا تم کو چاہیے کہ جسوقت دھوان اُس چاہ سے بلند ہو تو تم کنوین مین کود پڑو اور جو کچھ نظر آئے لوح کو دیکھکر عمل کرو یہ دیکھکر نقابدار ابلق سوار اپنی داہنی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے دور سے درخت نظر آیا اور جگت کنوین کی محسوس ہوئی قریب اُسکے پہونچے اُنکے قریب پہونچنے سے شور و غل پیدا ہوا اور دھوان چاہ سے نکلنے لگا نقابدار دونون پاؤن جوڑکر کنوین مین کود پڑے جسوقت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے دیکھا کہ جیسا درخت کنوین کے برابر لگا ہوا تھا ویسے ہی ہزارہا درخت لگے ہوئے ہین اور سیکڑون طائر درختونپر بیٹھے ہوئے ہین اور ایک درخت کہ وسط صحرا مین واقع ہے اور سب درختون سے بزرگ تر ہے اُسمین ایک پھل دو شاخے کے بیچ مین لگا ہوا ہے کہ وضع اُس پھل کی چہرۂ انسان کی ہے جیسے ہی نقابدار اُس صحرا مین پہونچے طائر اُڑے اور آواز دی کہ وہ ظالم پھر رہا ہوا اور یہان آگیا اب یہ طلسم برباد ہوا چاہتا ہے نقابدار نے جلدی سے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ تم اپنے کو قریب اُس درخت ثمردار کے پہونچاؤ جسکی قطع اور وضع سر انسان کی ہے اور فلان اسم پڑھکر ہاتھ تلوار کا مارو کہ پھل درخت سے جدا ہوجائے بس اُسی پھل کو درخت پر کھینچ مارو اور تماشا قدرت خدا کا دیکھو اگر تلوار اُس پھل پر پڑی یا درخت پر تو شعلہ پیدا ہوگا اور تم کو جلاکر خاک کردیگا لوح حفاظت نہ کرسکیگی یہ دیکھکر نقابدار جلد جلد قدم اُٹھاتے ہوئے قریب اُسی درخت کے پہونچے اور ہاتھ تیغۂ آبدار کا اسم مکرم پڑھکر مارا کہ پھل درخت سے علیحدہ ہوکر گرا طائرون نے جھپٹے مارنا شروع کیے کہ پنجہ مین اُٹھالے جائین لیکن نقابدار لوح کو چمکاتے رہے جو طائر جھکا اور عکس لوح کا پڑا اندھا ہوگیا نقابدار نے جلدی سے پھل کو اُٹھالیا اور حسب ہدایت لوح درخت پر کھینچ مارا یہ معلوم ہوا کہ بجلی گری درخت مانند نخل چنار کے جلنے لگا اور شعلے بھڑکے شور فریاد بلند ہوا اب شعلے بھڑک کر اور درختون پر بھی گرے اور درخت جلنے لگے ہر چہار طرف آگ لگ گئی نقابدار نے گھبراکر لوح کو دیکھا کہ اب کیا کرون اور کہان جاؤن اسلیے کہ چہار جانب شعلے بھڑک رہے ہین راستہ مسدود ہے لوح مین تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم و سیار عجائبات باطنی ان شعلون سے خوف نہ کر کہ تھوڑی دیر مین یہ خود ہی سرد ہوجائینگے اور تجھے گرمی تک محسوس نہ ہوگی لیکن تجھے چاہیے کہ جسوقت آگ گل ہوجائے تو صرف ایک درخت باقی رہجائیگا پہلے اُس درخت مین سے ایک دو شاخا توڑ لینا کہ یہ آگے بڑھکر کام آئیگا بعد اُسکے درخت کو جڑ سے اُکھیڑ لینا دہنہ نقب کا پیدا ہوگا اُس دہنہ مین کود پڑنا بعد اُسکے جو کچھ نظر آئے اُسپر عمل کرنا

یہ دیکھ کر نقابدار خاموش ہورہے اور وقت کے منتظر ہوئے شعلے بھڑک بھڑک کے قریب نقابدار کے آتے تھے اور زبان شعلہ سے فنا شدم کی آواز پیدا ہوتی تھی اور گل ہوجاتے تھے جسم نقابدار کو برکت لوح کی وجہ سے حرارت بھی محسوس نہ ہوتی تھی غرضکہ تمام شعلے اسیطرح سرد ہوگئے اب دیکھا تو ایک ساحر جلا ہوا کھڑا ہے اور ایک درخت لگا ہوا ہے کہ وہ جلنے سے محفوظ رہ گیا ہے نقابدار نے دوشاخا اُس درخت سے تراش لیا اور ٹہنہ درخت کا گولی مین لے کر زور کیا کہ درخت کو اُٹھا کر پھینک دیا جسوقت دہنہ نقب نمودار ہوا تو نقابدار دہنہ مین کود پڑے دیکھا کہ ایک میدان وسیع ہے نام کا نام نہین گیاہ تک نظر نہین آتی ریت کا جنگل ہے اور گھوڑا انکا کھڑا ہوا ہے نقابدار قریب مرکب کے آئے مرکب نے جو آہٹ سوار کی پائی کہا اے شہریار مین تو اندھا ہوگیا ہون مجھے اب کچھ نظر نہین آتا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اگر تم یہان کھڑے رہتے تو یقین ہے کہ تم بھی نابینا ہوجاتے اور تاثیر سرمۂ جمشیدی کی بھی باطل ہوجاتی یہ وہی مقام ہے کہ جہان تم چاہ مین پھاندے تھے اور چاہ سے دھوان نکل رہا تھا نقابدار کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب مین اُس صحرا مین کیونکر پہونچ سکتا ہون جہان سے نشیب مین کودا اور اُسکے بعد دوسرے نشیب مین کودا مجھے تو دو درجہ نیچا ہوجانا چاہیے تھا یہ خیال پیدا ہوتے ہی لوح مین یہ عبارت ظاہر ہوئی کہ تعجب اس بات کا نہ کرو اسواسطے کہ یہ اسرار طلسمی ہین تم کو چاہیے کہ جلدی سے اس دوشاخے کو فلان اسم پڑھ کر اس پتھر پر مارو جو سامنے تمھارے پڑا ہوا ہے یہ روشن ہوگا مانند مشعل کے جلنے لگے گا دھوان اسکا اپنے گھوڑے کی آنکھون مین لگاؤ کہ اُسکی آنکھین روشن ہوجائین نقابدار نے ایسا ہی کیا جسوقت آنکھین مرکب کی روشن ہوگئین تو نقابدار نے پھر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اب پھر اسکی پشت پر سوار ہو اور بائین جانب روانہ ہو مسکن ساریق جادو تک پہونچو گے آگے بڑھ کر جو کیفیت نظر آئے اُسے مشاہدہ کرکے لوح کو دیکھنا اور جو کچھ لکھا ہو اُسے پڑھ کر عمل کرنا نقابدار پشت مرکب پر بیٹھ کر روانہ ہوئے جاتے جاتے ایک حجرہ نظر آیا کہ گرد اُسکے ایک بلند چبوترہ تھا اور سیڑھیان بنی ہوئی تھین دروازے حجرے کے بند تھے نقابدار نے جیسے ہی مرکب سے اُتر کر ریت پر قدم رکھا تڑاقا ہوا زینہ ٹوٹا اور ایک غار سا نمودار ہوا اور نقابدار اندر غار کے گرے جسوقت روشنی نظر آئی تو دیکھا کہ گرد پانی ہی پانی ہے اور مین ایک ٹیکرے پر کھڑا ہوا ہون نہایت پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے چونکہ نقابدار کا چہرہ کسیقدر گرم ہوگیا تھا لہذا نقابدار نے چلو پانی لے کر مُنھ پر ڈالا پانی منھ پر پڑتے ہی سرمۂ جمشیدی کی تاثیر باطل ہوگئی اور دریا نظرون سے پوشیدہ ہوگیا جس مقام پر سطح آب تھا وہان ایک نیلی چادر پھیلی ہوئی معلوم ہوتی تھی جسمین جابجا تکنین پڑی ہوئی تھین یہ

دیکھ کر نقابدار نہایت پریشان ہوئے گھبرا کر لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ای نادان جب لوح تیرے پاس موجود تھی تو تو نے بغیر لوح دیکھے زینہ پر کیون قدم رکھا آگاہ ہو کہ یہ مقام ساریق جادو کا ہی جسنے سرحد پھر سے قایم کی ہی اور راستہ طلسم کا نظرون سے پوشیدہ کیا ہی یہ حجرہ دھوکے کی ٹٹی ہی اور سیڑھیان اسی صنعت سے بنائی گئی ہین کہ جو شخص اس صحرا تک آئے گا وہ جاے پناہ ضرور تلاش کرے گا اسلیے کہ سایہ درخت تک اس صحرا مین نہین ہی لیکن جب اندر حجرہ کے جانے کا قصد کرے گا اور زینہ پر قدم رکھے گا وہ دریاے سحر ساریق مین گر کر غرق ہو جائے گا افسوس کہ تو نے تاثیر مہرۂ جمشیدی کی مٹادی اور طلسم باطن پھر نشان باطن مین آگیا اب وہ بات نہ رہی کہ ہر شی یہان کی تجھے نظر آسکے اور یہ چادر نیلی جو تجھے نظر آتی ہی در اصل دریا ہی اور شکنین نہین ہین بلکہ لہرین دریا کی ہین تاثیر اسکے پانی کی یہ ہی کہ جس عضو سے چھو جائے گا اُسے بے حس کر دے گا لہذا آگے بڑھنے کا قصد نہ کرنا ورنہ بلاے عظیم مین مبتلا ہو جائے گا کہ پھر رہائی دشوار ہو گی اب گذشتہ را صلوات آیندہ را احتیاط پر نظر کر کے فلان اسم جو کنارہ لوح پر مرقوم ہی یاد کر لو اسطرح کہ پھر نہ بھولنا اور لوح کو اسی چادر پر پھینک دو تھوڑے عرصہ مین یہ چادر غائب ہو جائے گی اور ساریق جادو جسکا یہ سحر ہی لوح کو لے کر دربند سرگردان کیطرف بھاگے گی تم اس اسم کو پڑھے جانا مرکب تمھارا دیو فریق پاس تمھارے خود آجائے گا چشمہ اسرار نما تم کو دے گا تم اُسے اسی مقام پر چھوڑنا اور چشمہ آنکھون پر لگا کر اُسی بتائے ہوئے اسم کو پڑھنا پھر طلسم باطن ظاہر ہو گا اور ساریق جادو لوح لیے ہوئے بھاگتی نظر آئے گی تم تعاقب اُسکا کرنا جسوقت قریب اُسکے پہونچنا تو وہی تعلیم کیا ہوا اسم اکیس مرتبہ پڑھ کر بیٹھ جانا وہ ساحرہ بھی بیٹھ جائے گی تم گیارہ مرتبہ چپکے چپکے اسم کو پھر ادا کرنا اور کھڑے ہو جانا ساحرہ پھر نہ کھڑی ہو سکے گی کہ تاثیر اس اسم متبرک کی یہ ہی بس قریب ساریق جادو کے پہونچ کر نعرہ کرنا وہ لوح کو تم پر کھینچ مارے گی تم خالی دینا ورنہ جل جاؤ گے اگر لوح خالی گئی تو جس مقام پر لوح گرے گی وہان سے شعلہ نکلے گا اور ساریق پر گرے گا کہ جلا کر خاک کر دے گا نقابدار نے ایسا ہی کیا اور ساریق جادو کو مار کر پھر لوح ملاحظہ کی لکھا تھا کہ اب کچھ دیر اسی مقام پر قیام کرو کہ دوست تمھارا ہما ے جادو آتا ہو گا وہ تمھاری فکر مین پریشان ہی صحرا صحرا مارا مارا پھرتا ہی اور راستہ مسدود ہونے کی وجہ سے مجبور تھا ورنہ ابتک پہونچ جاتا نقابدار انتظار مین تھے کہ دیکھا سامنے سے ہماے جادو چلا آتا ہی ہما کی نظر جو نقابدار پر پڑی سلام کیا اور مزاج پوچھا اور کہا کیا کیفیت گذری کہ یہ دربند نہایت سخت تھا نقابدار نے فرمایا شکر ہی خدا کا ہر چند کہ مین گرفتار بلا ہو گیا تھا حتے اکہ حکم قتل ہو چکا تھا مگر خداوند کریم نے مجکو بچایا کہ بہن خداوند طلسم کی ملکہ بادیان جادو مجکو رہا کر لائی ہین نے اُسکی

دختر کو قید سے رہا کیا اب بلادیان جادو اور صنم گلعذار دونون باغ مین مقیم ہین اور یہ دیو
رفیق ہے اسنے میری بہت کچھ کمک کی اور دوبارہ لوح مجکو ملی یہان پہونچکر ساریق جادو
کو مارا اور شبجر جادو کو اس سے پہلے قتل کیا تھا اب راستہ شہر آشوب کا صاف ہے
دربند صحرائے سرگردان شکستہ ہوا مرحلہ شہر آشوب کا باقی ہے ہمائے جادو
نے کہا کہ غلام ہمراہ رکاب ہے اب شہر آشوب کیطرف تشریف لیچلیے نقابدار ابلق سوار
پھر دیو کو مرکب بنا کر اسکی پشت پر سوار ہوئے اور ہمائے جادو کو ساتھ لیا اور
جانب شہر آشوب روانہ ہوئے ہمائے جادو کی راہبری سے بہت جلد دروازہ
شہر پناہ کے قریب پہونچ گئے ہمائے جادو نے کہا کہ بغیر لوح کو ملاحظہ کیے ہوئے
ہرگز اندر دروازے کے قدم نہ رکھیے گا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم
شہر آشوب کے گرد دیوار سحر کھنچی ہوئی ہے جب تک یہ دیوار نہ شکستہ ہوگی اسوقت تک
داخل سحر ہونا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ شہر طلسم بند ہے اور دیوار کا شکستہ ہونا دروازہ
کے شکستہ ہونے پر موقوف ہے تم کو چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر گرز مارو کہ دروازہ شکست
ہو اسیوقت دیوار بھی منہدم ہو جائے گی اور حصار سحر برطرف ہو جائے گا یہ سحر خاص
آشوب جادو کا ہے نقابدار نے اسم متبرک کو پڑھا اور بسم اللہ کہکر دروازۂ شہر پناہ پر
گرز مارا کہ تڑاقا ہوا اور دروازہ گرا ساتھ ہی دروازے کے تمام حصار تشریف لے گیا
ساری دیوارین اڑا کر بیٹھ گئین اب نقابدار داخل شہر ہوئے ادھر تو حصار سحر
ٹوٹا اور ادھر آشوب جادو کو خبر ہو گئی خود بخود اسکے درد سر پیدا ہوا کہ جسوقت ساحر
کا سحر باطل ہوتا ہے تو اسکے سر مین درد پیدا ہوتا ہے آشوب جادو نے ساحرون کو
برائے دریافت حال بیابان سرگردان روانہ کیا تھوڑی ہی دیر مین خبر مل گئی کہ فتاح
طلسم نے شبجر جادو اور ساریق جادو کو مارا اور اب وہ داخل شہر ہوا ہے حصار سحر کو
اسنے توڑ دیا یہ سنتے ہی اسنے اپنے سالار لشکر کو حکم دیا کہ فوج کو لے کر برائے مقابلۂ
طلسم کشا روانہ ہو ذوالقرنین جادو تین ہزار ساحر لیکر اپنے ہمراہ برائے مقابلۂ
نقابدار چلا یہان نقابدار دلاور مرکب پر سوار چشمہ آنکھون پر لگائے ہوئے ہمائے جادو
ہمراہ رکاب مصروف سیر ہین کہ یکایک ہر چہار طرف سے آکر ساحرون نے گھیر لیا
اور نقابدار پر سحر ہونے لگے نقابدار ابلق سوار نے جلدی سے لوح کو دیکھا
لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اطمینان رکھو کہ لوح تیرے پاس ہے کوئی سحر تجھ پر اثر نہ کرے گا
لیکن ہمائے جادو کا خیال رکھنا کہ ذوالقرنین جادو اسی فکر مین ہے جسوقت ایک
گاونر قریب ہمائے جادو کے آئے اور قصد کرے کہ مین اسے شاخون سے چھید کر
مار ڈالون تو تجکو چاہیے کہ فلان اسم پڑھ کر تیغہ مار کہ سر اسکا تن سے جدا ہو جائے
بعد اسکے مرنے کے اکثر ساحر مطیع ہونگے اور بعض بھاگ جائینگے اُنسے تجھ پر اسرار
طلسم ظاہر ہونگے یہ دیکھ کر نقابدار نے سر اونچا کیا تھا کہ دیکھا ایک بیل ہمائے جادو کی

طرف دوڑتا چلا آتا ہے ہر چند ہمارے جادوگو نے ترنج نارنج مار رہا ہے مگر کوئی افسون کارگر
نہین ہوتا یہانتک کہ بیل قریب آگیا ہمارے جادو نے پر پرواز پیدا کیے اور بلند
ہونے کا قصد کیا بیل نے ایک چیخ ماری کہ پاؤن زمین نے تھے پکڑ لیے اب اسنے
زمین مین غرق ہونے کا قصد کیا زمین آہنی ہوگئی اور بیل قریب پہونچ گیا چاہتا ہے کہ
ہمارے جادو کو شاخون مین چھید لے کہ نقابدار نے جھپٹ کر ہاتھ تیغہ آبدار کا مارا
سر اسکا تن سے جدا ہوا اور یہ زمین پر گر کر پھڑکنے لگا بڑی دیر تک شور و غوغا رہا یہ
معلوم ہوا کہ تمام عمارتین اڑا اڑا کر گر پڑین صداے گیرو دار بلند ہوئی آسمان سے تبر و تیر
تلوار گرز وغیرہ برسا کیے مگر جسم نقابدار پر انکا کوئی اثر نہ ہوا جسوقت یہ علامتین برطرف
ہوئین تو فنا شدم فنا شدم کی آوازین آیا کین جسقدر ساحر کہ حملہ کر رہے تھے انھون نے
امان مانگی اور یہ خیال کیا کہ جسوقت سردار کو ہمارے اسنے مار لیا تو ہم اسکا کیا کر سکتے
ہین نقابدار نے اُن لوگونکو پناہ دی اور مطیع اسلام ہونے کے بعد اُن سب لوگون سے
کہا کہ بادشاہ تمھارا کہان ہے اُن لوگون نے عرض کی کہ اُسی مقام پر ہے جہان ایک مرتبہ
آپ گرفتار ہو کر گئے تھے مگر پھر سامنا اُسی بت کا ہوگا جسکی گردش چشم سے ایک مرتبہ
آپ کو بیہوش کر کے اسیر بلا کیا تھا اب آپ کو چاہیے کہ یہی شاخین اس بیل کے
سر سے کھینچ لیجیے اور اس بیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک جا جمع کیجیے اور شاخونکو
اندر گوشت کے رکھ کر اور کچھ روغن وغیرہ ڈالکر پھونک دیجیے جسوقت یہ بیل
جلکر خاک ہو جائے گا تو ان شاخون کو نکال لیجیے گا یہ تیر دو سر بنکر تیار ہو جاینگی اور
یہی تیر اُس بت کے کام آئے گا ہر چند کہ یہ راز طلسمی تھا بیان کرنے کی بات نہ تھی مگر اب
آپ ہمارے آقا اور ہم غلام ہین آپ سے کیونکر چھپا سکتے ہین نقابدار نے ہمارے جادو
کو ان سب کا افسر کیا تین ہزار ساحرون مین سے کچھ قتل ہوگئے تھے اور دو ہزار آدمی
باقی رہ گئے تھے باقی ماندہ فرار ہوگئے تھے اب نقابدار نے اُس بیل کو ٹکڑے
ٹکڑے کر کے شاخون کو پارچون مین چھپا دیا اور روغن چھڑک کر آگ لگا دی کہ تھوڑے
عرصہ مین جلکر راکھ ہو گئے جب راکھ کو کریدا تو تیر دو سر نکلا نقابدار نے تیر کو ترکش
مین لگا لیا اور مرکب پر سوار ہو کر جانب محل شاہی روانہ ہوئے پشت پر دو ہزار
ساحر ساتھ تھے انشاء اللہ جسوقت آمد نقابدار کی طلسم نہ طاق مین بیان ہوگی تو
ناظرین وجد کرینگے کہ اس شان و شوکت سے کوئی نہ آیا ہوگا اور ساحران نہ طاق
جو کہ شہرۂ آفاق ہین مطلق خبر نہ کر سکینگے لیکن اکوان تاجدار سمجھ جائے گا اور فکر
مقابلہ کرے گا یہ لڑائی قابل دید ہوگی الحاصل اس فوج کو لیے ہوئے نقابدار ابلق سوار
محل شاہی کے قریب پہونچ چکے ہین کہ اُسطرف سے سر گردان جادو دریا آشوب جادو
کا ساحرون کو ساتھ لیے ہوئے پیدا ہوا اور سامنے نقابدار کے آکر عرض کی کہ اے
نقابدار معلوم ہوا کہ تو فتاح طلسم باطن ہے اور سنا یہ ہے کہ فتاح طلسم مین اسیطرح کے

اوصاف ہوتے ہین کہ شجاع بھی ہوتا ہو اور شہزور بھی اور صاحب کرم بھی لہذا اگر تو
صاحب کرم ہو تو لوح طلسمی ہمین دیدے نقابدار نے کہا کہ کرم کے واسطے کوئی سبب
بھی ہوتا ہو اگر لوح سے تجھے کوئی فائدہ متصور ہو تو مجھے اپنا نقصان قبول ہو اور
لوح حاضر ہو اور اگر محض میری نقصان رسانی کے واسطے لوح مانگتا ہو تو لوح دیدینا
داخل کرم نہین بلکہ حماقت تصور کی جائیگی سرگردان جادو نے کہا کہ لوح سے مجھے
جو فائدہ ہو اُس سے آپ کا تو کوئی نفع نہین ہو مگر نقصان بھی نہین ہو مین اسواسطے
لوح طلسمی مانگتا ہون کہ دختر میری نہایت علیل ہو اور رجعت سحر مین مبتلا ہو اگر مین
لوح اُسکے گلے مین پہنا دونگا تو اُسے صحت ہوگی ورنہ مرجائے گی نقابدار نے فرمایا
کہ یہ ممکن ہو کہ اس دربند کو فتح کرنے کے بعد لوح تمہین دیدونگا سرگردان جادو
نے کہا کہ اگر دربند پہلے فتح کیجیے گا تو پھر لوح آپ سے کون لے گا اسلیے کہ اب پہلا
مقابلہ مجھی سے ہوگا بعد اُسکے بادشاہ طلسم آشوب سے مقابلہ پڑے گا اور مین
رنج دختر کی وجہ سے قابل مقابلہ نہین ہون یہ سُنکر نقابدار نے لوح گلے سے اُتارکر
سرگردان جادو کے حوالے کردی اور کہا کہ اسے لے جا اور جب دختر تیری اچھی
ہوے اُسوقت مقابلہ کرنا مین بھی جنگ کو ملتوی کرتا ہون اور جا کر صحرا مین مقیم ہوتا
ہون یہ سُنکر سرگردان جادو آگے بڑھا اور لوح نقابدار کے ہاتھ سے لے لی اور
کہا کہ اے نقابدار بہادر یہ ہمت تیری ہی تھی دوسرے کے مجال نہین ہو کہ ایسی جرأت
و ہمت کر سکے کہ دشمن اقرار دشمنی کرے اور خود اُسکے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرے اب
آپ بھی تشریف لے جایئے اور مین انشاءاللہ کل حاضر ہونگا یہ کہکر اپنے مکان کیجانب
روانہ ہوا یہان ہماسے جادو کے اندام مین رعشہ پڑ گیا اور نقابدار سے عرض کی
کہ حضور یہ بہت بڑا ساحر ہو ہم لوگ اس سے مقابلہ نہین کر سکتے آپ نے یہ کیا
قیامت کی کہ لوح اُسکے سپرد کردی کیا اب وہ لوح دے گا نقابدار نے فرمایا کہ اگر
یون نہ دے گا تو بزور شمشیر دے گا میری ہمت نے گوارا نہ کیا کہ وہ بہ التجا ایک چیز
مانگے اور مین نہ دون جس خدا نے ایک مرتبہ لوح دلوائی وہ ہزار مرتبہ دلوا سکتا ہو
اور اُسمین اتنی قدرت بھی ہو کہ اگر وہ چاہے تو سارا طلسم بغیر لوح کے فتح ہوجائے
یہ سُنکر ساحر وجد کرنے لگے اور دل مین کہتے تھے کہ بیشک دین اسکا برحق ہو اور
خدا اسکا قہر یک ہو کہ ایسا بے دست و پا شخص جو سحر کا ایک حرف نہ جانتا ہو وہ اتنے
اتنے بڑے ساحرون پر غالب آئے اور طلسم باطن مین بہ قصد فتاحی قدم رکھے غرضکہ
نقابدار اپنے لشکر کو لے کر پلٹ آئے اور صحرا مین قیام کیا ادھر سرگردان جادو
لوح طلسمی لیے ہوئے اپنی دختر کے پاس آیا کہ نام اُسکا نسیم جادو تھا اور رجعت
سحر مین مبتلا تھی ایک مکان سحر مین اُسکو مثل قیدیون کے بند کردیا تھا اور یہ دیوانہ وار
اُس مکان مین پھرتی تھی آپ ہی آپ ہنستی تھی دیوارون سے باتین کرتی تھی مگر

چونکہ ساحرہ زبردست تھی تو اسکی رجعت سحر کو سرگردان جادو مٹا نہ سکتا تھا سوا بت خودپسند کے ساحران طلسم باطن مین یہ سب سے زبردست تھی اور فن سحر و ساحری مین بے مثل ولاجواب تھی بت خودپسند سے سرگردان جادو نے اسوجہ سے مدد نہ چاہی کہ یہ بدنظر اور بدطینت تھا خیال یہ ہوا کہ مبادا بت خودپسند حرمت مین فرق ڈالے اور بیجا دست اندازی کرے غرضکہ جسوقت سرگردان جادو داخل مکان ہوا تو آج نسیم جادو سب دنون سے زیادہ بیخودی کی حالت مین تھی اور برہنہ دوڑتی پھرتی تھی اور دیوارون سے سر ٹکرا رہی تھی اگر آج بھی تدارک اسکا نہ ہوتا تو یقین تھا کہ سر ٹکرا ٹکرا کر یہ مرجاتی جیسے نظر نسیم جادو کی سرگردان جادو پر پڑی بے تحاشا دوڑی اور پکاری کہ ایسا باپ کسی کا نہ ہوگا جو اولاد پر یہ بدعت کرے کہ اُسے مکان تنہا مین قید کرے جب تو میرا دشمن ہوا تو مین بھی تجکو زندہ نہ چھوڑونگی یہ کہکر چاہتی تھی کچھ اسم پڑھکر اس مکان کو فوراً سرگردان جادو پر گرادون کہ سرگردان جادو نے عکس لوح نکال ڈالا فوراً نسیم جادو نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی سرگردان جادو نے جلدی سے کپڑا ڈال کر جسم برہنہ کو اسکے چھپایا اور لوح کو دھوکر پانی اُسکا منھ چیرکر پلایا اور لوح گلے مین پہنادی اور کچھ پانی نسیم جادو پر چھڑکا کہ اسے ہوش آیا تو تمام کیفیت جنون کی برطرف ہوگئی تھی اور اپنی حالت اصلی پر آگئی اب جو نظر نسیم جادو کی سرگردان جادو پر پڑی اُٹھکر سلام کیا اور عرض کی کہ مجھے کس خطا پر اس مکان تنہا مین بند کیا ہی سرگردان جادو نے کہا ای دختر نیک اختر تجھے یاد نہین کہ عمل سحر تیرا خراب ہوگیا تھا اور تو دیوانی ہوگئی تھی مگر آج سے تو اچھی ہی نسیم جادو نے کہا مین کیونکر اچھی ہوئی اسلیے کہ آپکے سحر مین اتنی قوت نہ تھی کہ میرے سحر کی رجعت کو روک سکتا یہ کسنے مجھے اچھا کیا سرگردان جادو نے کہا کہ اپنے سینہ پر نظر کر تجھے خود ہی معلوم ہوجائیگا نسیم جادو نے جو لوح کو دیکھا نہایت متعجب ہوئی کہا کہ یہ کیونکر دستیاب ہوئی اسلیے کہ یہ بات تو اصول طلسم کے بالکل خلاف ہی چاہے کوئی شخص مر بھی جائے تو لوح طلسمی اُسکو نہین دیتے ہین سرگردان جادو نے کہا کہ اگر لوح اہالیان طلسم کے قبضہ مین ہوتی تو دستیاب ہونا اسکا غیر ممکن تھا قبل اسکے مین نے کئی بار اپنے بادشاہ سے کہا کہ اگر لوح طلسمی ملجاتی تو دختر میری تندرست ہوجاتی مگر اُسنے منظور نہ کیا جتنے کہ ایک مرتبہ طلسم کشا گرفتار بھی ہوا اور لوح آشوب جادو کے قبضہ مین بھی آگئی تھی مگر اُسنے بت خودپسند کی خدمت مین بھجوادی اور ایک روز کے واسطے مجکو نہ دی اگرچہ وہ مجکو خیرخواہان دولت مین سے سمجھتا تھا مگر دوبارہ پھر طلسم کشا کے قبضہ مین آئی اور اُسنے رہائی پائی اور بیابان سرگردان کے نگہبان تو ٹکو مارکر ملک مین داخل ہوا اب میری سرحد تھی اسکے بعد آشوب جادو تک پہونچتا مین نے اُس سے حال تیری بیماری کا بیان کرکے لوح مانگی اُسنے بے تامل لوح

دے دی یہ سُنکر نسیم جادو کو حیرت ہوگئی کہا کہ کیا آپ طلسم کشا سے مل گئے ہین یا کوئی فریب اُسکو دیا ہی جو اسنے لوح حوالے کردی سرگردان جادو نے کہا کہ نہین ایسا نہین ہوا بلکہ مین نے اُس سے کہدیا کہ آج جنگ ملتوی رکھیے کل دیکھا جائے گا اور طرہ یہ ہی کہ مین نے لوح واپس کرنے کا وعدہ بھی نہین کیا ہی نسیم جادو نے کہا جائے حیف ہی کہ جو اپنے ساتھ نیکی کرے خود اُس سے بہ بدی پیش آئیے مقابلہ کرنے نہ کرنے کا آپ کو اختیار ہی مگر لوح ضرور اُسکو دے دینا چاہیے سرگردان جادو نے کہا کہ اگر لوح دے دونگا تو مقابلہ مین مارا جاؤنگا نسیم جادو نے کہا کہ علحدگی اختیار کیجیے اور آشوب جادو سے کہدیجیے سرگردان جادو نے کہا یہ تو نمک حرامی ہی کہ وقت پر مالک سے علحدہ ہوجاؤن دنیا مجھے کیا کہے گی نسیم جادو نے کہا کہ اگر طلسم کشا سے لڑیے گا تو دنیا کیا کہے گی وہ تو نمک حرامی ہی اور یہ محسن کشی نہین ہی سرگردان جادو نے گردن نیچی کر لی اور دل مین کہا کہ یہ دختر سچ کہتی ہی کہا اچھا کل دیکھا جائے گا جیسا مناسب ہوگا ویسا کیا جائے گا بعد اسکے دختر کو ساتھ لے کر گھر مین آیا زوجہ سے ملایا مان نے نسیم جادو کی دختر کو گلے لگایا سرگردان جادو نے اس سے بھی سبب صحت اور احسان طلسم کشا بیان کیا یہ بھی دختر کی ہمزبان ہوئی اور شرکت طلسم کشا پر مصر ہوئی سرگردان جادو پھر خاموش ہو رہا جب دوسرا دن ہوا تو لوح اور دختر دونون کو ساتھ لے کر جانب نقابدار روانہ ہوا وہان نقابدار ابلق سوار نماز صبح پڑھ کر خیمہ سے باہر آئے تھے اور وظیفہ پڑھ رہے تھے کہ دفعتہً ہوائے سرد کے جھونکے آنے لگے نقابدار نے بند قبا کھول دیے اور سیر صحرا کرنے لگے کہ دیکھا سامنے سے ایک پلنگ صحرائی اور ایک مادہ آہو ساتھ ساتھ چلے آتے ہین نقابدار متحیر تھے کہ یہ کیا معرکہ ہی جو شیر و آہو مین اسقدر ارتباط ہی کہ دفعتہً قریب پہونچکر دونون نے غلطک ماری اور ہئیت انسانی پیدا کر کے نقابدار کو سلام کیا نقابدار نے جواب سلام دیا اور پہچانا سرگردان جادو سے کہا کہ خیریت ہی دختر تمھاری اچھی ہوئی سرگردان جادو نے نسیم جادو کو پیش کیا اور عرض کی آپ کی بدولت یہ دن نصیب ہوا کہ یہ تندرست ہوئی اور سامنے حاضر ہی اسکے جان بخش آپ ہی ہین ورنہ آج یہ گوشۂ تربت مین سوتی ہوتی یہ کہکر لوح پیش کی نقابدار نے لوح لے کر گلے مین ڈالی اور نہایت متانت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اب جا کر جنگ کا انتظام کرو کہ ہم آتے ہین سرگردان جادو نے عرض کی کہ اب میری مجال نہین ہی کہ آپ ایسے محسن سے مقابلہ کرون ہان اب ہمراہ آپ کے ہون اور یہ دختر بھی کنیزی مین حاضر ہی سحر و ساحری مین مثل اسکا نہین ہی سوا بادشاہ طلسم کے دوسرا ساحر اس سے مقابلہ نہین کر سکتا نقابدار یہ سُنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے سرگردان جادو اگر تم نے دین اسلام کو برحق سمجھ کر اطاعت میری اختیار کی ہی تو نہایت مسرت کی بات ہی اور اگر احسانمند ہو کر

میرے مطیع ہوئے تو یہ مجکو منظور نہین اسلیے کہ ہمارا قول یہ ہر وقت آشتی آشتی وقت جنگ جنگ یہ امر ہمدردی انسانی کے خلاف تھا کہ تمھاری دختر جان بلب ہو اور مین لوح نہ دون گو تم دشمن تھے سرگردان جادو نے عرض کی کہ اے شہریار اصل تو یہ ہر کہ آپ کے اس حلم و مروت نے مجھے بندۂ بے دام بنا لیا ورنہ قبل اسکے تو مین دین اسلام کو اپنے مذہب سے بہتر نہ سمجھتا تھا مگر جسوقت آپ نے لوح میرے حوالے کردی اور فرمایا کہ خدا مین سب طرح کی قدرت ہر جب لوح میرے پاس تھی اسوقت مین ساحرون کے ہاتھ سے کیونکر بچا اور پھر لوح کیونکر دستیاب ہوئی اسیوقت سے آپ کے خدا کا برحق ہونا مجھ پر ظاہر ہو گیا اور دل میرا آپ کے دین کیطرف مائل ہوا نقابدار نے سرگردان جادو کو گلے سے لگایا اور نسیم جادو کی پشت پر دست شفقت رکھکر فرمایا کہ یہ تمھاری دختر ہماری دختر ہر اسکی شادی ہم خود کسی شاہزادہ کے ساتھ کرینگے یہ فرماکر سرگردان جادو سے کہا کہ اب ہم مقابلۂ آشوب جادو کو جاتے ہین اگر تمھین یہان رہنا ہو یہان رہو اور آگے جانا ہو تو روانہ ہو جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو لے کر شہر آشوب سے چلے آؤ اسلیے کہ جسوقت تمھارے مطیع ہونے کی خبر آشوب شاہ کو پہونچے گی تو یقین ہر کہ وہ عدو ہو جائے گا اور عجب نہین ہر کہ اُسے یہ خبر ہو بھی گئی ہو سرگردان جادو نے کہا مجھے کوئی خوف نہین سے دشمن اگر قوی ہست نگہبان قوی تر ہست بہ لیکن اتنی اجازت چاہتا ہون کہ ایک مرتبہ جاکر آشوب جادو کو اور سمجھا آؤن اگر وہ یون مانے اور لڑنے سے باز رہے فہو المراد اور اگر نہ مانے تو مین آپ کے ساتھ ہون نقابدار نے فرمایا کیا مضائقہ ہر سرگردان جادو نے دختر کو تو اسی مقام پر چھوڑا اور تن تنہا خدمت مین آشوب جادو کی روانہ ہوا جسوقت پہونچا سلام کیا آشوب جادو نے کہا کیا خبر ہر سرگردان جادو نے کہا کہ طلسم کشا پھر قید سے رہا ہوا اور روز بند بیابان کو فتح کرکے اُسنے ملک پر چڑھائی کی ہر اور وہ اس طلسم کو ضرور فتح کرلے گا اگر آپ عافیت چاہتے ہین تو اطاعت اُسکی اختیار کیجیے ورنہ ہاتھ سے طلسم کشا کے برباد ہو جیے گا آشوب جادو نے کہا کہ او نمک حرام مجھے سب حال تیرا معلوم ہر کہ تو لوح طلسم کشا سے لایا اور دختر کو اپنی اچھا کرکے پاس نقابدار کے گیا اور لوح پھر اُسے دے دی یہ کیا حرکت تھی جسوقت لوح قبضہ مین آچکی تھی تو طلسم کشا بیکار ہو چکا تھا اب وہ طلسم کسطرح فتح کرسکتا تھا معلوم ہوا کہ تونے طلسم کشا سے ساز کیا سرگردان جادو نے کہا کہ مجھے ساز کرنا ہوتا تو آپ کو سمجھانے کیون آتا مین جان چکا ہون کہ وہ فاتح طلسم ہر اگر ہزار مرتبہ گرفتار ہوگا تو پھر رہا ہو جائے گا اور لوح دو ہزار مرتبہ چھنے گی تو پھر اُسکے قبضۂ اختیار مین آجائے گی لہذا بنظر خیر خواہی آپکو سمجھا دیا اگر آپ کو جان و مال بچانا ہر تو اطاعت اُسکی کیجیے ورنہ اختیار رہی.

آشوب جادو نے کہا کہ پہلے تجھے سزائے نمک حرامی دے لوں پھر اُس سے سمجھونگا یہ کہکر اُٹھا اور مشکین سر گردان جادو کی باندھ کر ستون سے کس دیا اور ایک ساحر سے کہا کہ جا اور طلسم کشا کو اطلاع کر دے کہ رفیق تیرا قتل ہوتا ہے اگر تجھے پاس اپنے رفیق کا ہو اور دعوائے فتاحی طلسم کا ہو تو آکر اُسے چھڑائے جا یہ مجھے معلوم ہے کہ لوح تیرے پاس ہے مگر مجھے بھی دیکھنا ہے کہ لوح کیا کرتی ہے جسوقت ساحر یہ خبر لے کر پہونچا ہے تو نقابدار انتظار سر گردان جادو مین بیٹھے ہوئے تھے ساحر نے جا کر سلام کیا اور پیام آشوب جادو کا بیان کیا نقابدار یہ سُنکر نہایت برہم ہوئے اور تن تنہا پشت مرکب پر سوار ہو کر جانب ایوان شاہی روانہ ہوئے ساتھ نقابدار کے ملکہ نسیم جادو بھی چل کھڑی ہوئی اور بعد کو ہمائے جادو دو ہزار ساحر ساتھ لے کر روانہ ہوا اول حال نقابدار کا سُنیے کہ جسوقت یہ سامنے ایوان شاہی کے پہونچے تو پھر نظر اُسی بت پر پڑی کہ جس سے آنکھ ملا کر ایک مرتبہ بیہوش ہو گئے تھے مگر اب کی مرتبہ بہ سبب اُس چشمہ کے جو دیو فریق سے دستیاب ہوا تھا نقابدار پر گردش چشم بت نے کوئی اثر نہ کیا اُدھر نسیم جادو نے آواز دی کہ اے شہریار بغیر اس بت کو مارے داخل ایوان ہونے کا قصد نہ فرمائیے گا ورنہ پریشان ہو جیے گا یہ سُنتے ہی نقابدار کو اپنا تبر دو سر یاد آگیا جو قتل بت کے واسطے تیار کیا تھا بس جلدی سے تیر ترکش مین سے کھینچا اور کمان مین پیوستہ کر کے آواز دی کہ آنکھین اپنی نہ مچھے او بت رعنا دکھلا + پتلیون کا کسی نادان کو تماشا دکھلا + یہ کہکر جو تیر مارا دونون ہریان آنکھونپر اس بت کی پڑین دو شعلے پیدا ہوئے اور بت کے سر پر گرے کہ جلا کر خاک کر دیا نقابدار دڑانہ داخل محل ہوئے دیکھا کہ سر گردان جادو ستون سے بندھا ہوا ہے اور آشوب جادو تلوار کھینچے سر پر کھڑا ہے قتل کیا چاہتا ہے نقابدار نے آواز دی کہ باش او فرمساق مین آپہونچا یہ سُنتے ہی آشوب جادو نے تلوار سر گردان جادو پر ماری ایک پنجہ پیدا ہوا اور قبضہ سے لپٹ گیا اور نعرہ ہوا کہ منم مالکہ نسیم جادو کیون اے بادشاہ کیا کرتا ہے ہرچند آشوب جادو نے چاہا کہ ہاتھ پنجہ سے چھڑاؤن ممکن نہ ہوا کسی سحر نے تاثیر نہ کی اتنے مین نقابدار قریب پہونچ گئے اور آواز دی کہ کیا کہتا ہے اطاعت اسلام کے بارے مین آشوب جادو نے کہا کہ اگر ہزار جانین ہون تو نام پر سامری و جمشید کے نثار ہین بس یہ سُنتے ہی نقابدار نے تلوار ماری آشوب جادو نے اُف کی کہ شعلہ منھ سے نکلکر نقابدار پر گرا مگر بہ سبب برکت لوح کے فرو ہو گیا اور نقابدار کو اذیت نہ پہونچا سکا تیغہ جو سر پر اُسکے پڑا تو زمین پر جا کر ٹھہرا دو پرکالے ہوئے اسکے مرتے ہی یہ معلوم ہوا کہ طبقہ زمین کا اُلٹ گیا کسی طرف سے شعلے لپکتے ہوئے نقابدار پر چلے کسی جانب سے

سیلاب آیا کسی طرف سے ہوائے تند غرضکہ عناصر اربعہ نے آشوب جادو کے جدا ہوتے
وقت ایک قیامت برپا کی اور بیرون نے فنا شدم فنا شدم کا بہت کچھ شور کیا آخرکار
خاک اُڑا کر چلے گئے اور نقابدار کو کوئی گزند نہ پہونچا سکے جسوقت علامات سحر برطرف
ہوئے تو نقابدار نے لاش آشوب جادو کی پارے فیل مین بند ہوا کر عبرت
ساحران شہر آشوب کے واسطے تشہیر کرائی بعد اُسکے مزبلہ پر پھکوا دی بعد اسکے
دربار کیا رؤسائے شہر حاضر ہوئے نذرین دین حلقہ اطاعت کان مین ڈالا نقابدار نے
دریافت کیا کہ کوئی اولاد آشوب جادو کی ہے معلوم ہوا کہ یہ لاوارث تھا نقابدار
نے ملکہ نسیم جادو کو یہان کا بادشاہ کیا اور سرگردان جادو کو وزیر مقرر کر کے
ہمائے جادو کو سالار لشکر بنایا اور اب در بند چہارم کے حالات دریافت کیے
جسوقت نسیم جادو نے دیکھا کہ اسقدر الطاف و کرم نقابدار کے میرے حال پر ہین
عرض کی کہ اب کنیز ہمراہ رکاب رہے گی مجھے ملک و مال کی ہوس نہین جو لطف
آپ کی کنیزی مین ہے وہ اس شہر کی حکمرانی مین ہرگز نہ ہوگا لہذا مجکو جدا نہ کیجیے نقابدار
نے فرمایا کہ اگر در بند چہارم پر مقابلہ لشکر سے ہوگا تو مین اجازت دیتا ہون کہ بروقت
ضرورت فوج کو لے کر تم بھی آجانا ورنہ مین بعد فتح طلسم کے آکر تم کو اپنے ہمراہ لے
لونگا نسیم جادو نے عرض کی کہ اے شہریار در بند چہارم نہایت سخت مقام ہے اگرچہ
وہان لشکر نہین ہے صرف ایک شخص حاکم اس در بند کا ہے کہ نام اُسکا محلبول جادو ہے
مگر وہ لشکر سے زیادہ ہے یون سمجھیے کہ بانیان طلسم نے پورا در بند اس ایک شخص کی ذات
پر قائم کیا ہے ہرچند کہ علم سحر مجھ سے بہتر نہین جانتا ہے مگر فرق اتنا ہے کہ وہ طلسم بند ہے قضا
اُسکی بغیر لوح ناممکن امر ہے اور مجھ مین یہ بات نہین ہے ہان اسکے آگے لشکر ساحران
سے سامنا ہوگا نقابدار نے فرمایا کہ بس تم اسیوقت پہونچنا جبکہ فوج سے مقابلہ
ہو یہ فرما کر دیو فریق کو بھی یہین چھوڑا اور لوح کو ملاحظہ کر کے ایک جانب روانہ
ہوگئے جاتے جاتے صحرائے لق و دق مین پہونچے دیکھا کہ ہزارہا درخت ایک وضع اور
ایک قد کے لگے ہوئے ہین اور مثل انسانون کے آپس مین باتین کر رہے ہین
جسوقت ہوا سے متحرک ہو کر پتے آپس مین لڑتے ہین تو آواز پیدا ہوتی ہے کہ یہ باغ
ہستی ناپائدار ہے کسیکو یہان قیام و قرار نہین ہے دیکھو وہ ظالم آپہونچا جو نخل حیات
ہم لوگون کا قطع کریگا اب بہار کے دن گئے اور خزان کا زمانہ آگیا پھولنے پھلنے
کی امیدین دل سے بھلا دو نقابدار متحیر تھے کہ یہ کیسا صحرا ہے کہین در بند محلبولیہ
کی سرحد نہ ہو یہ خیال کر کے جلدی سے لوح کو ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم
باتین ان درختون کی سحر آگین ہین اگر سنتے رہوگے تو متاثر ہو کر فتاحی طلسم کا خیال
جاتا رہے گا اور اگر کسی درخت کے سایہ مین آجاؤ گے تو دیوانے ہو جاؤ گے
لہذا تم کو چاہیے کہ جسوقت اس سرحد مین قدم رکھو تو لوح کو سر پر رکھ لو کہ اثر سے

سایہ درخت کے محفوظ رہو اور باتون پر درختون کی خیال نہ کرو کہ محلول جادو یہان کی ہر چیز مین حلول کیے ہوئے ہی جسوقت تم وسط صحرا مین پہونچوگے تو سات بت نظر آئینگے وہ بھی درختون کی تمثیل گویا ہونگے اور آپس مین تمھارے آنے کا ذکر کرینگے اُسوقت تم اتنا کہدینا کہ ہم دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست ہین ایک بت جواب دے گا کہ ہمین کیونکر یقین آئے تم لوح اُسکے سامنے پھینک دینا اور کہنا کہ دیکھو امید دوستی پر ہم اسقدر دوستی کرتے ہین کہ اپنی حفاظت کی چیز دشمن کو دے دیتے ہین یہ دیکھکر وہ بت اپنی جگہ سے حرکت کرے گا اور تمھارے قدمون پر گرے گا کہ وہی محلول جادو ہی اور یہ ساحرانتہا کا منصف مزاج اور مہمان نواز ہی بانیان طلسم نے اسے سکھادیا ہی کہ طلسم کشا دروغ گو ہوتا ہی دھوکا دے کر قتل کرڈالتا ہی اُسکی دوستی پر اعتماد نہ چاہیے اس بنا پر محلول جادو بغیر لوح دیے ہوئے یقین دوستی نہ لائے گا اسلیے کہ بہکایا ہوا ہی اور اُسے یقین ہی کہ فتاح طلسم دھوکا دے گا لیکن لوح دے دینے پر جو باتین تمھاری نسبت اسکے دل مین نقش ہین وہ سب دھو جائینگی اور وہ اگر مطیع ہوگا اس سے بہت مدد ملے گی یہ دیکھکر نقابدار نے لوح کو سر پر رکھا اور درختون سے گذرنے لگے فوراً ہوائے تند چلی اور پتے آپسمین ٹکرٹکر صدا دینے لگے کہ یارو یہ تو بڑا ساحر زبردست معلوم ہوتا ہی کہ سایۂ اشجار سے بیخوف گذر رہا ہی اور کوئی تاثیر اسپر کارگر نہین ہوتی تم کچھ خیال نہ کرنا اور اپنے کو خواب غفلت مین رہنے دینا آگے بڑھکر خود ہی مبتلائے بلا ہوگا نقابدار یہ باتین سنتے ہوئے بیخوف وخطر چلے جاتے ہین حتےکہ وسط صحرا مین پہونچے دیکھا کہ سات بت ایک مقام پر مجلس آرا ہین اور آپس مین باتین کررہے ہین ایک کہتا ہی کہ طلسم کشا آگیا دوسرا کہتا ہی کہ آگیا تو کیا کرے گا تیسرے نے کہا کہ اور دربندونکو کیونکر فتح کیا چوتھے نے کہا کہ بیشک مقام خوف ہی پانچوان بولا کہ خوف کی کیا بات ہی لوح یہان زیادہ کام نہین دے سکتی اگر وہ ہمارے سحر سے بچے گا تو ہم بھی اُسکے قابو مین نہین آسکتے چھٹے نے کہا یہ تو خیال سبھی کا تھا پھر کیونکر اسکے ہاتھ سے مارے گئے فکر کرنا چاہیے اور اپنے کو بچانا چاہیے ساتوین نے کہا کہ جو ہونا ہوگا وہ ضرور ہوگا ان باتون سے کچھ فائدہ نہین یہ باتین سُنکر نقابدار نے کہا کہ تم لوگ کیا عقل سے خارج ہو کیون دشمنی کرو جو دوسرا بھی دشمن ہو مثل مشہور ہی کہ خود کردہ را علاجے نیست ہم دوست کے دوست اور دشمن کے دشمن ہین ؎ دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از روے کینہ کینہ وازروے مہر مہر + یہ سُنکر ایک بت پکار اُٹھا کہ زبان سے کہنا سہل ہی اور کرکے دکھانا مشکل ہی ہم دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن بغیر امتحان نہین جانتے کسطرح سمجھین کہ تم دوست ہمارے ہو اور ہمارے ساتھ دغا نہ کروگے یہ سنتے ہی نقابدار نے لوح گلے سے اتار

اور سامنے بت کے پھینک دی اور کہا کہ دیکھو یہ کیا شئ ہے بت نے جواب دیا کہ لوح طلسمی ہے نقابدار نے کہا کہ صفتین اسکی بیان کر بت نے کہا کہ رد سحر کرنا دشمن سے بچانا دشمن پر غالب آنا نقابدار نے فرمایا کہ پھر تو یہی سمجھ لے کہ یہ لوح مین نے تیرے سپرد کرکے بے دست و پا ہوجانا قبول کیا صرف اس امتحان کے واسطے کہ تو اپنے قول کا سچا ہے یا نہین اور مین اپنے قول کا سچا ہون یا جھوٹا ہون بس یہ سنتے ہی بت اپنے مقام سے اُٹھا اور آکر قدمونپر نقابدار کے گرا اور عرض کی کہ اے شہریار عالی وقار مجھے بانیان طلسم نے مالک دربند بنا کر بہکا دیا قبل ازین مین حکومت دربند پسند نہ کرتا تھا اسلیے کہ مین نے کہا تھا مین منصف مزاج ہون بیوجہ کسی کی ایذا رسانی کو جائز نہین رکھتا ہون اگر طلسم کشا مجھ سے بہ آشتی پیش آئے گا تو مین ہرگز اسپر دست تعدی دراز نہ کرونگا جسوقت بانیان طلسم نے مجھے بہکایا کہ طلسم کشا جابر ہوتا ہے اُسکا قتل جملہ واجبات سے ہے تو مین نے حکومت دربند منظور کی تھی مگر اب معلوم ہوگیا کہ مجھے محض دھوکا دیا گیا تھا اور آپ عادل و منصف ہین اب جیسا ارشاد ہو مین خدمت کے واسطے موجود ہون یہ کہکر پابوسی کی نقابدار نے فرمایا کہ ابھی تم دربند اپنا اسیطرح قایم رکھو اور اس سے صرف اتنی غرض ہے کہ مین براے فتح دربند پنجم جاتا ہون اگر نسیم جادو فوج لے کر براے مدد اسطرف سے جائے تو اُسے جانے دینا اور اگر فوج حریف گذرنے کا قصد کرے تو روکنا یہ سُنکر محلول جادو نے عرض کی کہ بہت مناسب ہے مین اکیلا لاکھون پر بھاری ہون کیا مجال ہے کسیکی جو اسطرف سے بغیر میری اجازت کے گذر سکے اگر خداوند طلسم بھی آئے تو ایک ساعت کامل تک راستہ نہ پائے آپ شوق سے تشریف لے جائین اور میری جانب سے اطمینان رکھین نقابدار یہ سُنکر روانہ ہونے کو تھے کہ ایک طائر سُرخ رنگ چہکار کر ہاتھ پر محلول جادو کے آبیٹھا ایک نامہ اُسکے گلے مین پڑا ہوا تھا محلول جادو نے نامہ کھول کر پڑھا لکھا تھا کہ اے شفیق قدیم خلاصہ حال یہ ہے کہ کسی ساحر نے ساحران طلسم باطن سے آکر بادشاہ طلسم کی اعانت کی اور قلعہ کو نظرون سے پوشیدہ کردیا یہ امر خلاف معاہدہ اور دست اندازی بیجا ہے کبھی ساحران طلسم باطن نے طلسم ظاہر کے معاملات مین دخل نہین دیا ہے حتے کہ نکمن جادو نے انکن جادو بادشاہ سابق کو اسیر کرلیا اور خود وارث تخت بن بیٹھا لیکن کسی نے دخل نہ دیا کہ ہمین طلسم ظاہر کے معاملات سے کیا کام ہے اب طلسم کشا نے آکر انکن جادو کو رہا کیا اور انکن جادو طلسم کشا کا شریک ہوا کہ اپنے محسن سے روگردانی کرنا خلاف شرافت ہے اکثر لڑائیان ہوئین اور نکمن جادو نے شکست پائی اب کوئی چارہ نہین ہے کہ قلعہ نظرون سے پوشیدہ ہے اور مین انکن جادو کا اسوجہ سے شریک ہوا کہ وہ حق پر ہے اور آپ بھی حق پسند ہین یقین ہے کہ میری شرکت آپکے

خلاف نہ گذرے گی اور بہت سی شکایتین تلمن جادو کی تحریر تھین اور آخر مین لکھا تھا کہ اسکی چارہ جوئی آپ کے ذمہ ہے کہ یا تو وہ ساحر جو شریک تلمن جادو کا ہوا ہے اُسے سزا دی جائے اور یا آپ ہمارے شریک ہون یہ مضمون اپنے دوست شہیم جادو کا پڑھکر محلول جادو نے نامہ نقابدار کے ہاتھ مین دے دیا اور عرض کہ اب کیا ارشاد ہوتا ہے علام سے نقابدار نے فرمایا کہ جو تم مناسب جانو وہ کرو جسقدر شرکت دوسرے ساحر نے تلمن جادو کی ہے اُتنی ہی شرکت تم ایلمن جادو کی کرو مگر مقابلہ ساحران طلسم ظاہر سے نہ کرنا اسلیے کہ مین سُن چکا ہون وہ لوگ تم لوگون سے مقابلہ کرنے مین عاجز ہین محلول جادو نے عرض کی کہ مقابلہ کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوگی مین شہیم جادو کو لکھے دیتا ہون کہ مین نے بھی اطاعت نقابدار ابلق سوار کی اختیار کی الحمد للہ کہ میرا تیرا ساتھ اب تا قیام قیامت اور اُسکے بعد ابدالآباد تک رہے گا کہ انجام بھی میرا تمھارا ایک ہی ہوا اور خیر و عافیت آپ کی لکھ کر روانہ کیے دیتا ہون یہی ظاہر ہے اُس سحر کو مٹا دے گا جسنے قلعہ کو پوشیدہ کر دیا ہے اور یقین ہے کہ یہ فعل خیفان کوہ نشین جادو کا ہوگا اسلیے کہ یہ سحر دوسرے ساحر کا نہیں ہے اور خیفان کوہ نشین کو آپ قتل کر چکے نقابدار نے فرمایا بہتر ہے محلول جادو نے جواب نامہ تحریر کرکے طائر کے گلے مین ڈالا اور طائر کو سمجھا دیا کہ جسوقت تو یہ دیکھنا کہ قلعہ کے پوشیدہ رہنے سے نقصان متصور ہے اور ایلمن جادو کو اظہار قلعہ کی فکر ہے تو تو اُڑکر بالائے کوہ پہونچنا اور پر خیفان کوہ نشین کا منقار سے اُکھاڑ لینا قلعہ ظاہر ہو جائے گا اسکے علاوہ اور جس کام کو شہیم جادو تجھ سے کہے انکار نہ کرنا یہ کہکر طائر کو رخصت کیا اُدھر تو طائر زفیل مارکر اُڑا اور ادھر نقابدار محلول جادو سے رخصت ہوکر جانب دربند پنجم روانہ ہوئے اب اول حال مضمار جادو کا تحریر ہوتا ہے کہ جسوقت خبر اسکو آمد نقابدار کی پہونچی اور معلوم ہوا کہ محلول جادو شریک طلسم کشا کا ہو گیا اور اب طلسم کشا اسطرف آتا ہے تو اسنے ایک نامہ دم کش جادو کو تحریر کیا کہ اے برادر بجان برابر یہی وقت امداد کا ہے کہ محلول جادو طلسم کشا کا شریک ہو گیا اور فتاح طلسم یعنی طلسم کشا محلول جادو کو ہمراہ لیے ہوئے اب میرے ملک کی طرف آتا ہے لہذا تم کو چاہیے کہ جلد اپنے کو مجھ تک پہونچاؤ اسلیے کہ مین مقابلہ اُسکا نہین کر سکتا ہون کہ وہ صاحب لوح ہے اور تم ایک بیرونی آدمی ہو لوح کو تم سے کوئی تعلق نہین ہے اگرچہ لوح محافظ طلسم کشا ضرور ہے مگر تمھارے سحر کو بھی لوح مٹا نہین سکتی اگر حق دوستی و محبت ادا کرنا ہو تو آکر شریک حال ہو کہ پیمانہ عمر لبریز ہوا چاہتا ہے جسوقت یہ نامہ دم کش جادو کو پہونچا یہ فوراً جانب دربند مضماریہ روانہ ہوا واضح رہے کہ دربند مضماریہ کے دو راستے ہین قریب کا راستہ محلول جادو کی طرف سے ہے اور دوسرا راستہ پھیر کا ہے دم کش جادو نے

خیال کیا کہ اگر پھیر کے راستے سے جاؤنگا تو دیر ہوگی لہذا قریب کا راستہ یہی ہی محلول کو پامال کرتا ہوا نکل چلوں اسلیے کہ سحر محلول کا روکنے والا سواے دم کش جادو کے دوسرا نہ تھا اسی گھمنڈ پر یہ جانب در بند محلولیہ روانہ ہوا ادھر ملکہ نسیم جادو کو معلوم ہوا کہ نقابدار سے اور محلول جادو سے مصالحت ہوگئی اور محلول نے حلقۂ غلامی کان میں ڈالا اور اب نقابدار جانب در بند مضماریہ روانہ ہوتے ہین وہان لشکر کثیر ہی تنہا نقابدار کس کس سے مقابلہ کرینگے فوراً اسنے تیاری لشکر کا حکم دیا اور کوچ کرکے جانب دربند مضماریہ روانہ ہوئے اسنے بھی یہی خیال کیا کہ محلول جادو سے دوستی ہوچکی ہی وہ مزاحمت نہ کرے گا یہی قریب کا راستہ ہی اسیطرف سے لشکر نکال لے چلو یہ سوچکر نسیم جادو بھی اسی جانب روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑا جاتا ہی اول کچھ حال نقابدار ابلق سوار کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ پا پیادہ جانب در بند مضماریہ روانہ ہوئے ہین اور قطع راہ سے پاؤن مین آبلے پڑگئے ہین بار بار یہ شعر زبان پر لاتے ہین ؎ بچکے کانٹون سے چلے کی ہم نے یہ تدبیر یا + گوکھر وتلووں مین نکلے واہ ری تقدیر یا + کبھی اپنی بیکسی اور تنہائی پر خیال کرتے ہین اور اُس جاہ وحشم کو تصور کرتے ہین جسے ترک کرکے یہانتک آئے کبھی ایکمن جادو کا خیال آتا ہی کہ وہ بیچارہ نہین معلوم کس حال مین ہی کبھی یہ وحشت ہوتی ہی کہ اگر ایکمن جادو قید ملکہ کم کم جادو کی سے نکل گیا اور کسی اور مقام پر پوشیدہ ہوا تو ساری محنت رایگان ہوگی اور پھر تلاش کرنا پڑے گی کبھی بادشاہ اسلام کا خیال آتا ہی کہ خدا جانے فراق کم کم جادو مین اُنپر کیا گزری اور بدیع الملک پر طلسم نہ طاق مین کیا مصیبت پڑی کبھی اپنی معشوقہ دلربا یعنے ملکہ صنم گلغدار کی یاد بیتاب کردیتی ہی کہ اُسے باغ مین چھوڑ کر آئے ہین وہان کوئی افتاد نہ پڑی ہو ہرچند کہ بادیان جادو کو چھوڑ آئے ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ سوا بادشاہ طلسم کے دوسرے کی مجال نہین ہی جو اُس مقام پر قدم رکھ سکے اور یہ بھی معلوم ہی کہ بادشاہ اپنے حال مین مبتلا ہی اسوقت مین اُس صنم گلغدار کی فکر کہان ہوسکتی ہی لیکن دل شیدا مین ہزار ہزار طرح کے خیال پیدا ہوتے ہین اسی کشمکش مین گھرے ہوئے ہین اور طے مراحل کر رہے ہین کہ یکایک ایک عمارت نظر آئی جس کے چالیس درجے تھے سب برابر کے اور ہر درجہ مین ایک ایک دروازہ لگا ہوا مگر بند تھا اور ہر درجہ پر ایک ایک گنبد بنا ہوا تھا ہر گنبد پر ایک ایک کبوتر بیٹھا تھا نقابدار نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم نام اس عمارت کا چہل درہ ہی اندر اسکے چالیس بلائین بند ہین جنکا دفع کرنا غیر ممکن ہی تو راستہ بھٹک کر اسطرف نکل آیا یہ در بند مضماریہ نہین ہی تجھے لازم ہی کہ یہانسے واپس جا ابھی اسکے افتتاح کا وقت نہین ہی غنیمت ہوا کہ اب بھی تجھے ہوش آیا اور لوح کو دیکھ لیا ورنہ اگر چالیس قدم کے فاصلہ پر اس عمارت

سے پہونچ جاتا تو یہ طائر جو بہ شکل کبوتر بیٹھے ہین اڑکر تاوے کھانے لگتے اور دروازے
کھل جاتے ہر دروازے سے بلائین نکل کر تجھ پر آتین تجھے چاہیے کہ یہان سے دہنی
جانب روانہ ہو اور بعد فتح دربند مضماریہ اور دربند مصباحیہ جسوقت بادشاہ طلسم
سے سامنا ہوگا اُسوقت دیکھا جائے گا یقین ہر کہ بادشاہ شکست کھانے کے
بعد یہ بلائین تجھ پر نازل کرے اُسوقت جیسا کچھ لوح بتائے اُسپر عمل کرنا یہ دیکھ کر
نقابدار پچھلے پاؤن ہٹے اور وہان سے دہنی جانب روانہ ہوئے جاتے جاتے
دور سے ایک قلعہ سر بہ فلک کشیدہ نظر آیا اور فوج فراوان سامنے قلعہ کے دیکھی
نقابدار ایک مقام پر ٹھہرے کہ لشکر مین سے کوئی ضرور آئے گا اور مستفسر حال ہوگا
اُسوقت دیکھا جائے گا اور جیسا مناسب سمجھا جائے گا جواب دیا جائے گا ہر چند
کہ اہل لشکر نے نقابدار کو آتے ہوئے بھی دیکھا مگر کوئی خیال نہ کیا کہ کون آتا ہر
جسوقت اہل لشکر مین سے اسطرف کوئی نہ آیا تو خود نقابدار لشکر کی طرف متوجہ
ہوئے جسوقت قریب لشکر پہونچے پھر مرکب کو روکا لیکن پھر کسی نے اعتنا نہ کی اور
پروا بھی نہ ہوئی کہ کون آتا ہر یہانتک کہ نقابدار داخل لشکر ہوئے اور ایک
ایک سے پوچھنا شروع کیا کہ ہمین تمھارے بادشاہ سے کچھ کہنا ہر مگر کسی نے
جواب بھی نہ دیا نقابدار کو غصہ ہر کہ کیا کرون کیا نہ کرون اور آگے بڑھے پھر
ایک آدھ شخص سے کلام کرنا چاہا پھر کسی نے جواب نہ دیا آخر کو غصہ مین آکر
نقابدار نے تھپڑ مارا جسے تھپڑ مارا تھا وہ تو زمین پر گرا اور نقابدار کی انگلیان شق ہوگئین خون
جاری ہوا خیال جو کرتے ہین سب پتھر کی تصویرین ہین کوئی ذی حیات نہین
ہر نقابدار لاحول پڑھ کر آگے بڑھے کہ یہ محض دھوکے کی ٹٹی ہر کہ لشکر کو دیکھ کر
کوئی آگے بڑھنے کا قصد نہ کرے یہ خیال کرتے ہوئے قریب دروازہ قلعہ کے
پہونچے دیکھا کہ دروازہ قلعہ کا کھلا ہوا ہر خندق پر تختہ لگا ہوا ہر دروازہ پر دو
نگہبان بیٹھے ہین مگر خاموش نقابدار نے اُن نگہبانون کو آواز دی کہ اپنے مالک سے
اطلاع کرو فتاح طلسم اسطرف آیا ہر خواب غفلت سے چونک اور آکر اطاعت
اختیار کر یا مقابلہ کر ور باتون سے بھی کوئی جواب نہ دیا نقابدار نے پھر کہا کہ کیا
تم سب تصویر حجری ہو جو بات کا جواب نہین دیتے پھر کوئی جواب نہ ملا
نقابدار نے تیسری مرتبہ آواز دی کہ اگر آنا ہر تو آؤ ورنہ ہم خود آتے ہین جب
تیسری مرتبہ بھی کوئی جواب نہ ملا تو بسم اللہ کہکر پل تختہ پر قدم رکھا اور آگے
بڑھے یہانتک کہ داخل قلعہ ہوئے دیکھا کہ اندر قلعہ کے سناٹا ہر کوئی انسان
نظر نہین آتا یہ حیران و سرگردان چہار طرف پڑے پھرتے ہین آخر کار لاحول پڑھتے
ہوئے دروازہ کی طرف بڑھے جسوقت قریب دروازے کے پہونچے تو دیکھا تک
قلعہ کا بند پایا ایک آواز پیدا ہوئی کہ او نادان اپنے پاؤن سے زندان میں

چلا آیا اب کیا تو یہان سے نکل بھی سکتا ہی منم مضمار جادو دیکھیو یون گرفتار کر لیتے ہین اب
نقابدار چونکے اور جلدی سے لوح پر نظر ڈالی تو لوح سیاہ تھی یہ دیکھکر نقابدار نہایت
پریشان ہوئے اور فصیل قلعہ پر آئے اب جو نظر کی تو زیر قلعہ جو فوج پتھر کی پڑی تھی
اور بے حس و حرکت تھی سب چلتے پھرتے ہین آپس مین کلام کرتے ہین ایک
دوسرے سے گلے مل رہا ہی اور ہنس ہنس کے کہ رہے ہین کہ خداوند سامری نے
مدد کی کہ یہ اپنے پاؤن سے زندان طلسمی مین چلا آیا ورنہ اب گرفتار ہونا اسکا ناممکن
تھا یہ دیکھکر نقابدار اور بھی پریشان ہوئے اور اسی عالم پریشانی مین فصیل قلعہ
پر ٹہلنے لگے انکو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہی اور مضمار جادو کو اس خوشی مین
رکھا جاتا ہی کہ ادھر تین روز نقابدار پر سے اس قلعہ مین گذرے اور یہ مر گیا کہ
تاثیر اس زندان طلسمی کی یہی ہی اب اول حال دم کش جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ
جو اپنے مسکن سے چلا تو آتے آتے دربند محلولیہ پر پہونچا اور ایک رقعہ بنام
محلول جادو اس مضمون کا لکھا کہ اے محلول تم خوب جانتے ہو کہ مین ایک دم
مین تمھارا سحر مٹا سکتا ہون اور تم میرا کچھ نہین کر سکتے لہذا براہ آشتی تمھین ہدایت
کیجاتی ہی کہ تھوڑی دیر کے واسطے اپنا حصار سحر برطرف کر دو کہ مین دربند مضماریہ
کی طرف چلا جاؤن کہ مجھے میرے دوست مضمار جادو نے بہاے مدد طلب
کیا ہی اسلیے کہ طلسم کشا نے اُسکے ملک پر چڑھائی کی ہی ہر چند مین خوب جانتا
ہون کہ تم طلسم کشا سے مل گئے ہو مگر مجھے تمھارے دربند سے کوئی تعرض نہین ہی
اور اگر مجھے راستہ جانے کا نہ دوگے تو مین قسم کھاتا ہون خداوندان موجودہ و آیندہ
کی کہ دم بھر مین تمھارا احصار سحر مٹا کر نکل جاؤنگا اور تم کچھ نہ کر سکوگے یہ رقعہ تحریر
کر کے کچھ اسم سحر پڑھکر اُڑا دیا کہ وہ رقعہ ہوا نے لیجا کر گود مین محلول جادو کی
ڈالدیا محلول جادو نے جو رقعہ دیکھا رنگ اسکا زرد ہو گیا مگر خداوند کریم پر
بھروسا کر کے یہ جواب تحریر کر دیا کہ اے دم کش جادو ہر چند یہ مجھے خوب
معلوم ہی کہ سوا تیرے دوسرا ساحر اتنی مجال نہین رکھتا ہی کہ سحر کو میرے مٹا سکے
اور شاید بانیان طلسم نے اسیوجہ سے مجکو اندرون طلسم جگہ دی کہ مین شریک
طلسم کشا کا ہو جاؤن تو تو مجکو مٹا دے مگر کچھ پروا نہین اگر قضا میری خداوند عالم
نے تیرے ہی ہاتھ سے معین کی ہی تو کسیطرح مین بچ نہین سکتا ہون اور اگر
حیات میری باقی ہی تو تجھ ایسے ہزار بھی کچھ نہین کر سکتے دوہا جاکو راکھے
سائیان مار نہ ساکے کوے + بال نہ بیکا کر سکے جو جگ بیری ہوے +
جو تجھ سے ہو سکے کمی نہ کر یہ جواب تحریر کر کے روانہ کر دیا جسوقت
دم کش جادو نے جواب پڑھا آگ ہو گیا اور کنارے صحراے محلولیہ
کے بیٹھکر اسنے کچھ اسم سحر پڑھنا شروع کیا جسوقت ایک سو چالیس مرتبہ

پڑھ چکا تو اپنی جگہ سے اُٹھا اور سرحد دربند مین داخل ہوا اور جس درخت کی طرف نگاہ بھر کر دیکھ لیا وہ جھوما اور گر پڑا رطوبت فنا ہو گئی اور پتے پھل پھول گر گئے خشک ہو کر رہ گیا اب یہ اسیطرح درختون کو خشک کرتا ہوا چلا جاتا ہے اُدھر محلول جادو کی یہ حالت ہے کہ بت بنا بیٹھا ہے ہر چند اسماے سحر پڑھتا ہے کہ سحر دم کش جادو کا رد ہو مگر کچھ نہین ہوتا اور دم کش جادو برابر درختون کو خشک کرتا ہوا چلا ہی آتا ہے جتنے اک آتے آتے قریب اُن ساتون تصویرون کے پہونچا جنمین محلول جادو بت بنا ہوا بیٹھا ہے اور ایک تصویر سے آنکھ ملائی تھوڑے ہی عرصہ مین تصویر کی زبان بند ہو گئی اور گفتگو سے عاجز ہو کر خموشی اختیار کی یہانتک کہ پیکر جاندار تصویر گلی ہو کر رہ گیا بعد اُسکے دوسرے بت سے آنکھ ملائی اُسکا بھی یہی حال ہوا اسیطرح اسکے بعد دیگرے پانچ تصویرین مٹا دین کہ یہ پانچون بت دراصل پانچ رفیق محلول جادو کے تھے اب صرف دو تصویرین رہ گئین جنمین محلول جادو اپنے کو پنہان کیے ہوئے تھا دم کش جادو تو ان تصویرون کی طرف بڑھا کہ انھین بھی مٹا کر دربند توڑ دون اور براے مدد مضمار جادو روانہ ہون اور محلول جادو نے دست مناجات بارگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور عرض کرنے لگا کہ اے کس بیکسان و اے داد رس غریبان مین تازہ مطیع اسلام ہون اور حق پر ہون مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے نجات دے ورنہ یہ کافر ہنسین گے اور کہین گے کہ اگر خدا اسکا برحق ہوتا تو بچا نہ لیتا اور اسکا یہ نتیجہ ہو گا کہ لوگ بہ سبب خوف کے دین اسلام اختیار کرنے سے باز رہین گے اور زور ان کفار کا بڑھے گا ادھر تو یہ مصروف دعا ہے اور اُدھر دم کش جادو نے آواز دی کہ اب آنکھ کیون نہین ملاتا محلول جادو کی یہ حالت ہے کہ اس بت مین سے حلول کر جاتا ہے اور اُس بت کو چھوڑ کر اس بت مین چلا آتا ہے اسپر بھی جو ایک آدھ مرتبہ آنکھ سے دم کش جادو کی نگاہ لڑ گئی ہے تو قوت سلب ہوتی جاتی ہے ایک پیکر سے دوسرے پیکر مین داخل ہونا دشوار ہو گیا ہے دم کش جادو قریب بڑھتا چلا آتا ہے اور ہر مرتبہ آنکھ مین آنکھ ڈالے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اسطرف دیکھ گیا منھ پھیرے لیتا ہے محلول جادو کا اضمحلال بڑھتا جاتا ہے جتنے اک دم کش جادو قریب پہونچ گیا اور محلول جادو زمین پر گر کر بیہوش ہوا قوت سلب ہو گئی انتقال روح اور ایک جسم سے دوسرے جسم مین حلول کرنا ناممکن ہوا اب اسے یقین مرگ ہوا قریب تھا کہ بالکل روح جسم سے کھنچ کے باہر آ جائے کہ ایک سناٹا سا پیدا ہوا دم کش جادو نے پلٹ کر دیکھا کہ کون آتا ہے نظر جو اسکی لڑتی ہے دیکھا کہ ایک تخت بالاے ہوا اُڑتا ہوا چلا آتا ہے اور تخت پر ایک نازنین ماہ جبین جوڑا کج باندھے ہوئے ایک چھوٹی سی پنکھیا اُسکے ہاتھ مین ہے اور پشت پر دو ہزار بگولے چرخ مارتے چلے آتے ہین نازنین نے آتے ہی نعرہ کیا کہ منم ملکہ نسیم جادو

کے گزارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روی او دم کش جادو اب تجھے یہ غرہ ہوا کہ تو نے محلول جادو پر دست اندازی کی نہین جانتا کہ یہ رفیق طلسم کشا ہے ہوشیار ہو جا اور حوصلہ اپنا نکال لے کہ پھر مہلت سنبھلنے کی بھی نہ پائیگا یہ سُنکر دم کش جادو ہنسا اور پکارا کہ او چھوکری تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو ہمین ٹوکتی ہے جا چلی جا ورنہ ہاتھ سے میرے زندہ نہ بچے گی اور پھر باپ تیرا شکایت کرے گا کہ دختر کو مار ڈالا یہ سُنکر نسیم جادو نے کہا کہ او ملعون بس زیادہ گوئی نہ کر اگر کچھ دعوے ہے تو دیر نہ کر کہ مجھے دربند مضمار یہ پر جانا ہے نہین معلوم میرے آقا نقابدار ابلق سوار کس حال مین ہین یہ سنتے ہی دم کش جادو کو طیش آیا اور پکارا کہ معلوم ہوا تو بھی طلسم کشا کی شریک ہے اب قتل تیرا جملہ واجبات سے ہے دیکھو میری طرف کہ آنکھ تیری نیچی ہو اور ایسی شرمندہ ہو کہ پھر آنکھ نہ اُٹھا سکے یہ سُنکر ملکہ نسیم جادو نے ایک سلائی جھولی سے نکالی اور اپنی دونون آنکھون مین پھیر کر دم کش جادو کی طرف دیکھا اور آنکھ سے آنکھ ملا کر آواز دی کہ دیکھون اب تو میری روح کھینچ لیتا ہے یا مین تیری روح کھینچ لیتی ہون آنکھ سے آنکھ ملتے ہی یہ معلوم ہوا کہ قوت سلب ہونے لگی اور دم کش جادو نے آنکھ نیچی کر لی نسیم جادو نے کہا کہ ادھر دیکھو اب کیون آنکھ نیچی کر لی اور نگاہ نہین ملاتا بس اسی ایک سحر کے ریاقت پر تجھے یہ دعوے تھا او کم ظرف تھوڑے مین او بل پڑا دم کش جادو نے دیکھا کہ جو سحر دعوے کا تھا وہی پلٹ گیا اب تو اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکے گا لہذا اس مقام پر ٹھہرنا مناسب نہین ہے یہ سوچکر بھاگا نسیم جادو نے کہا جاتا کہان ہے اب کیا تجھے زندہ بھی جانے دونگی کہ تو نقابدار کو جاکر آزار پہونچائے یہ کہکر پنکھیہ کو گردش دینا شروع کیا فوراً ایک ہوا سے سرد کا جھونکا چلا کہ دم کش جادو ٹھہر گیا اور ہوا کھانے لگا اب وہ ہوا تیز ہونے لگی اور نسیم جادو نے پنکھیہ کو سات مرتبہ گردش دے کر جو ہاتھ روکا تو دم کش جادو چکر کھا کر گرا اور بیہوش ہو گیا نسیم جادو تخت روان اُڑا کر قریب دم کش جادو کے آئی اور کچھ اسم سحر پڑھ کر وہی پنکھیہ دمکش جادو کو ماری کہ یہ تڑپ کر صورت ایک طائر کی بنگیا نسیم جادو نے اسکو پاؤن پکڑ کر پھڑکانا شروع کیا اور پرون کی اسکے ہوا محلول جادو کو دی جو جو یہ پھڑکتا تھا اور یہ پرون کی ہوا محلول جادو کو پہونچتی تھی یہ ہوش مین آتا جاتا تھا اور دست و پا مین قوت آتی جاتی تھی یہانتک کہ تھوڑی دیر مین محلول جادو اُٹھ بیٹھا نسیم جادو نے کہا کہ اے محلول جادو لو اسے اور اپنی قید مین رکھو کہ مین براے مدد طلسم کشا جاتی ہون محلول جادو نے کہا کہ اے ملکہ اگر آپ اسوقت نہ آجاتین تو اسنے کام میرا تمام ہی کر دیا تھا یہ کہکر دم کش جادو کو لیا کہ یہ صورت ایک طائر کی بنا ہوا تھا نسیم جادو نے کہا کہ پپوٹے اسکی آنکھون کے سیکر قفس مین بند کردو اور دربند کا انتظام کرو یہ کہکر جانب دربند مضمار یہ روانہ ہوئی وہان

مضمار جادو دم کش جادو کا منتظر ہی اور تیسرا دن ہوا ہی یہ نہایت خوش ہی کہ آج شام تک نقابدار کا خاتمہ ہو جائیگا اور یہ خلش بالکل مٹ جائیگی اگر دمکش جادو آگیا تو وہ دم بھر مین آنکھ ملا کر روح کھینچ لیگا اور اگر وہ نہ بھی آیا تو بھی نقابدار کا کام تمام ہو جائیگا نقابدار کی یہ حالت ہی کہ تیسرا فاقہ ہی دل سے کہتے ہین کہ مین کس عذاب مین مبتلا ہوا یہ کونسی غفلت تھی کہ مین بغیر لوح دیکھے ہوئے اس قلعہ مین چلا آیا اور یہان پہونچکر اسیر بلا ہوا کاش لوح کو دیکھ لیتا اور اس عذاب مین نہ پھنستا یقینی لوح سے خبر نیک و بد کی ظاہر ہو جاتی مگر اب سوچے سے کیا ہوتا ہی مثل مشہور ہی کہ خود کردہ را علاجے نیست یا یون کہیے کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد غرض آج بہ سبب ضعف و فاقہ کشی کے حس و حرکت کی مجال نہین فصیل قلعہ پر گردن خم کیے بیٹھے ہین اور سوچ رہے ہین کہ انجام اسکا کیا ہوتا ہی آخر کار آواز دی کہ او مضمار جادو ارے یہ کونسی جراءت ہی کہ تو نے دھوکے سے مجکو اسیر کیا مین اس بے بسی کی موت سے لڑکر مرنا بہتر سمجھتا ہون لہذا یا تو مجھے قتل کر ورنہ مین دروازہ توڑکر باہر آتا ہون یہ سنکر مضمار جادو بہت ہنسا اور پکارا کہ اگر تم قلعہ کے باہر آسکو تو چلے آؤ مانع کون ہی نقابدار غصہ مین اُٹھے اور پھاٹک کے قریب پہونچکر گرز مارا گرز اتنا بڑا اور دست پر زور نقابدار کا مگر پھاٹک کو حرکت بھی نہ ہوئی غرض مین نقابدار نے لگائین مگر پھاٹک کو جنبش بھی نہ ہوئی یہانتک کہ مضمحل ہو کر بیٹھ گئے اب کوئی دو گھڑی دن باقی ہی اور نقابدار مصروف دعا ہین کہ اے کریم کارساز رب بے نیاز اس عالم بیکسی مین سوا تیرے کوئی خبر لینے والا نہین ہی کوئی صورت رہائی سوا قضا کے نظر نہین آتی لوح بیکار ہی اور مین گرفتار بلا ہون کیونکر نجات ہو سکتی ہی جبتک تیری جانب سے مدد نہ ہو ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر بیٹھا اور ایک سناٹا پیدا ہوا یہ معلوم ہوا کہ آمد آندھی کی ہی نقابدار گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ آواز کیسی ہی آیا تیر قضا کا سناٹا ہی یا پرواز ملک الموت کی آواز ہی کہ دیکھا جانب صحرا سے ایک تخت اُڑتا ہوا چلا آتا ہی اور پشت پر دو ہزار بگولے چرخ مارتے ہوئے تخت پر ایک نازنین سوار ہی جسوقت تخت قریب پہونچا تو نعرۂ نسیم جادو کی آواز گوش زد ہوئی ہر چند کہ نسیم جادو زندان طلسمی تک تو نہ پہونچ سکی مگر آتے ہی لشکر مضمار جادو پر حملہ کیا اور مضمار جادو نے بھی فوج کو اشارہ کیا جنگ ہونے لگی ان ساحرون مین عجب طرح کے سحر ہو رہے تھے کہ سمجھ مین نہ آتا تھا کبھی بگولہ تصویر حجری پر غالب آتا تھا اور تصویر کو مٹا دیتا اور کبھی تصویر بگولے کو فنا کر دیتی تھی جو مرتا تھا لاش کا پتہ نہ معلوم ہوتا تھا اور فنا فنا کی صدائین پیدا تھین بلکہ نسیم جادو کی یہ حالت تھی کہ پنکھیا کو گردش دے رہی تھی جادھر کا رخ کیا صدہا ساحر لشکر مضمار جادو کے چرخ کھا کر گرے اور ہلاک

ہو گئے نقابدار دیکھ رہے تھے کہ تصویرین ناچتی ہین اور گر کر فنا ہو جاتی ہین اب نقابدار کو بھی خیال پیدا ہوا کہ مجھے بشارت ہو چکی تھی کہ تو فتاح طلسم ہے اور پھر تیری یہ حالت ہے کہ ادھر ذرا سی سختی پڑی اور نا امید ہو گیا ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اگر لوح کام نہ دے تو پرچہ کو دیکھنا تو نے پرچہ کو کیون نہ دیکھا بڑی غلطی و ر نادانی کی یہ خیال کر کے جلدی سے پرچہ جیب سے نکالا اور ملاحظہ فرمایا لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم اگر لوح سیاہ ہو جائے تو کچھ اندیشے کی بات نہین ہے تجھے چاہیے کہ فلان اسم جو بخط نوری لکھا ہوا ہے اُسے سات مرتبہ پڑھ کر لوح پر دم کر لوح پھر ضرور خبر دینے لگے گی نقابدار نے جلدی سے اُس اسم کو پڑھا اور لوح پر دم کیا تمام حروف روشن ہوئے اور سیاہی لوح کی دھوان بنکر اُڑ گئی نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ فلان اسم اکیس مرتبہ پڑھ کر فصیل قلعہ پر پھاند پڑ پھر بہ برکت اسم معظم تجھے کوئی گزند نہ پہونچے گا خندق سے بھی بچے گا اور چوٹ بھی نہ آئے گی بغیر اس صورت کے رہائی اس زندان سے آسان نہین ہے اور اگر دروازہ کی طرف سے جائے گا تو لوح پھر سیاہ ہو جائے گی جسطرح ایک مرتبہ سیاہ ہو چکی ہے اور باہر قلعہ کے نکلکر اتنی مہلت نہ پائے گا کہ لوح کو روشن کر سکے ساحر آ پڑینگے اور بہت بڑا مقابلہ پڑے گا یہ دیکھتے ہی نقابدار نے اسم کو تمام کیا اور آنکھین بند کر کے فصیل قلعہ پر سے کود پڑے جسوقت آنکھ کھلی تو پاؤن زمین پہ تھے یہ معلوم ہوا کہ آہستہ سے کسی نے زمین پر اُتار دیا مضمار جادو یہ دیکھ کر نہایت پریشان ہوا کہ لوح بیکار ہو چکی تھی پھر یہ کسطرح رہا ہوا ادھر نقابدار نے تلوار کھینچی اور قتل کرنا شروع کیا جسپر ہاتھ تلوار کا پارا دو ٹکڑے ہوئے ساحرون کے مرنے سے زمین آسمان تلے اوپر ہو رہے تھے ہنگامۂ دار و گیر برپا تھا اسی عالم مین نقابدار ابلق سوار لڑتے بھڑتے قریب مضمار جادو کے پہونچے مضمار جادو نے سحر غائب لیا اور چاہا کہ چھپ کر نکل جاؤن مگر نقابدار کے پاس چشمہ موجود ہے اب اُنپر طلسم باطن بالکل ظاہر ہو چکا ہے مضمار جادو کو یہ خیال ہے کہ اب نقابدار مجھے نہین دیکھ سکتا یہ خیال کر کے نقابدار کی طرف چلا کہ لوح وغیرہ چھین لون اور اسے گرفتار بلا کرون یہان نقابدار بخوبی اسکو دیکھ رہے تھے جیسے ہی مضمار جادو قریب پہونچا اور ہاتھ اسنے لوح کیطرف بڑھایا فوراً نقابدار نے ہاتھ اسکا پکڑ لیا اور فرمایا کہ او ملعون دیدہ و دانستہ تو لوح کیطرف ہاتھ بڑھاتا ہے دیکھون تو کسطرح لے جاتا ہے مضمار جادو نے دیکھا کہ ہاتھ نقابدار نے پکڑ لیا اب چھوٹنا دشوار ہے اور جان بچنا اسکے ہاتھ سے بساد شوار ہے پھر اگر مرنا ہر طرح سے ہے تو کچھ کر کے مرجانا چاہیے یہ سوچکر تیغہ اپنی گردن پر رکھ کر کھینچ لیا کہ سر الگ جا کے گرا اور فوارہ خون کا گردن سے نکلا بس اسنے پہلو بین لے کر نقابدار پر مارا کہ وہ خون

شعلہ ہو کر نقابدار پر گرا ہرچند کہ نقابدار کے جسم پر توبہ سبب برکت لوح کے کوئی اثر نہ ہوا لیکن لوح بیکار ہو گئی ادھر مرتے ہی مضمار جادو کے فوج کے جی چھوٹ گئے ہر طرف سے آوازین امان امان کی آنے لگین نقابدار نے فرمایا بشرط ایمان جسوقت سب نے قبول کیا تو نقابدار نے ہاتھ اپنا روکا نسیم جادو نے پنکھیا ہاتھ سے رکھدی دونون فوجین علیحدہ ہوئین اور ساکنان دربند مضماریہ نے آکر حلقۂ اطاعت کان مین ڈالا نقابدار نے ہمارے جادو کو اس مقام کا حاکم کیا اور ساحرو نپر افسر کر کے نسیم جادو کو فوج ساحران کا بادشاہ کیا تین روز مین دربند مضماریہ کا انتظام کر کے جانب دربند مصباحیہ روانہ ہوئے نسیم جادو کو بھی اسی مقام پر چھوڑا اور فرمایا کہ ہم دربند ششم فتح کر کے تم کو طلب کر لین گے نسیم جادو نے عرض کی کہ یہ بند آخر ہے اسکے بعد خداوند طلسم سے سامنا ہوگا اُسیوقت جو مشکلین پیش آنے والی ہین سوا خدا کے اور تو کوئی اُنکو حل نہین کر سکتا لیکن پہلے تو مرحلہ دربند ششم کا ہے ہم لوگون کو ہمراہ لیجیے اور چلکر دربند کو فتح کیجیے کہ مصباح جادو بھی تنہا نہین ہے لشکر کثیر اس دربند کا محافظ ہے یہ سنکر نقابدار نے فرمایا کہ اچھا ہم تو چلتے ہین تم انتظام یہان کا کر کے چلے آنا یہ فرما کر نقابدار جانب دربند مصباحیہ روانہ ہوئے اور بعد جانے نقابدار کے ملکہ نسیم جادو بھی فوج کثیر ہمراہ لے کر جانب دربند ششم روانہ ہوئی

اب اول حال نقابدار عالی مقدار کا بیان ہوتا ہے کہ یہ رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کہ راستے مین ایک آہو نظر آیا سنگوٹیان اسکے سونے کی جڑی ہوئی گلے مین طلائی ہیکل آہو نے نقابدار کو دیکھکر کان کھڑے کیے اور بھاگنے کا قصد کیا نقابدار کو آہو پسند آیا اور خیال یہ ہوا کہ اسے زندہ گرفتار کرنا چاہیے کہ یہ آہو لائق پالنے کے ہے اور لوح کی رہبری سے یہ بھی ثابت ہو چکا تھا کہ ہنوز دربند تک نہین پہونچے ہین جو کسیطرح کا شبہہ ہو کہ یہ آہو کیسا ہے نقابدار نے گھوڑا ڈالا اور آہو بھاگا بھاگتے بھاگتے قریب باغ کے پہونچا اور جست کر کے دیوار کو پھاند کر داخل باغ ہو گیا نقابدار نے گھوڑے کو چھوڑ دیا تھا باگ ڈھیلی کر دی تھی مرکب اپنی پوری رفتار سے چلا آتا تھا ادھر تو آہو جست کر کے داخل باغ ہوا ادھر مرکب نقابدار کا باغ مین کودا آہو تو درختون مین جا کر پوشیدہ ہو گیا اور نقابدار نہایت شرمندہ ہوئے کہ یہ کیا حرکت تم نے کی کہ پرائے باغ مین اسطرح داخل ہوئے اب تو آئے نقابدار نے ہر چہار طرف پھرنا شروع کیا کہ دروازہ نظر آئے تو نکل چلون ایسا نہ ہو کہ ملکہ نسیم جادو دربند مصباحیہ پر پہونچ جائے اور لشکر تباہی مین پڑے اسلیے کہ مصباح جادو کا قتل بغیر لوح ممکن نہین اور نسیم جادو اس شبہہ مین رہے گی کہ نقابدار

پہونچ گئے ہونگے لیکن چارون گوشہ باغ کے دیکھ آئے دروازہ نظر نہ آیا اور درختون
کی کثرت سے اتنی جگہ نہ ملی کہ گھوڑے کو دوڑا کر دیوار پھاندتے اور نکل جاتے اب
نقابدار حیران و پریشان پھر رہے ہین کہ خداوندا یہ کیا معاملہ ہے مین کس بلا مین پھنس
گیا جاتا کہان تھا اور آگیا کس طرف اسی تردد مین پھرتے پھرتے قریب ایک قصر
کے پہونچے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا قصر ہے لیکن نہایت خوشنما بنا ہوا ہے دروازے
کھلے ہوئے ہین ساز و سامان سب موجود ہے مگر کوئی صاحب خانہ نظر نہین آتا نقابدار
تھکے ہوئے تھے گھوڑے سے اُترے مرکب کو چھوڑ دیا وہ تو چرنے لگا اور آپ
بسم اللہ کہکر داخل قصر ہوئے دیکھا کہ ایک مسہری بھی لگی ہوئی ہے لیکن کوئی سونے والا
نہین ہے نقابدار حیران ہین کہ یہ کسکا باغ ہے کہ سب سامان موجود ہے اور صاحب خانہ
نہین اتنے مین دیکھا کہ ایک حجرہ کھلا اور ایک عورت اُس حجرہ مین سے باہر
آئی جیسے ہی نظر اُسکی نقابدار پر پڑی پکاری کہ ہائین تو کون ہے نقابدار نے
فرمایا کہ ملک الموت وہ عورت چلائی کہ او سرکش ایک تو پرائے باغ مین چلا آیا
اُسپر زبان درازی کرتا ہے جلد نام اپنا بیان کر اور یہ بتا کہ کس غرض سے ادھر آنا
ہوا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا نقابدار نے کہا کہ مین فتاح طلسم ہون
پانچ دربند مین نے فتح کیے اب دربند مصباحیہ کی طرف جاتا ہون اتفاقیہ
آہو کے تعاقب مین اسطرف بھی آنکلا اب معلوم ہوا کہ یہ تیرا مسکن ہے اور
تو بھی بڑی کافرہ معلوم ہوتی ہے تجھے مار کر دربند ششم کی طرف جاؤنگا یہ سنتے ہی
حریر جادو پریشان ہوگئی کہ یہ یہان کیونکر آگیا بس اسنے ایک دوہتڑ زمین پر
مارا اور آواز دی کہ اے نگہبان باغ تو نے اسکو یہانتک زندہ آجانے دیا تو کس
خواب غفلت مین تھا اسے بس یہ کہنا تھا کہ دیکھا وہی آہو پیدا ہوا اور
سامنے آکر بزبان انسانی گویا ہوا کہ تو دیکھتی نہین کہ گلے مین اسکے کیا شے ہے اب جو
نظر حریر جادو کی لوح پہ پڑی دم نکل گیا چاہتی تھی اُڑکر نکل جاؤن کہ نقابدار
نے تلوار کھینچی اور سر پہ پہونچ گئے عکس لوح کا ڈالا یہ ٹھٹکی کر گری نقابدار نے
تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہوگئے اسکے مرتے ہی تمام باغ آتش بار ہوگیا
شور گیر و دار بلند ہوا بڑی دیر کے بعد آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من حریر جادو
بود حیف مردیم و جان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم جسوقت روشنی ہوئی تو دیکھا
کہ صرف ایک حجرہ ہے اور لاش ایک ساحرہ کی پڑی ہے مگر حجرہ مقفل ہے
نقابدار نے قفل حجرہ کا کھینچ لیا اور دروازہ کھولا دیکھا کہ اندر اُس کلبۂ خاکی کے
ایک چاند ہے یعنی ایک لڑکا سترہ اٹھارہ برس کا سن و سیال مگر بال اور ناخن
اُسکے بڑھے ہوئے خاک پر بیٹھا ہے نقابدار نے فرمایا کہ اے شخص حال اپنا
بیان کر کہ تو کون ہے اور اس زندان تاریک مین کس سبب سے بند کیا گیا یہ

سُنکر اُس جوان نے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ مین ستم رسیدہ اپنا حال کیا عرض کرون مجھے شرم آتی ہو کہ اپنے آبا و اجداد کا نام اظہار کرون کوئی بھی یقین نہ لائیگا کہ ایسے کا پوتا ایسے کا بیٹا اور اس حال پر ملال مین نقابدار نے فرمایا کہ یہ کوئی شرم کی بات نہین ہو اسلیے کہ گردش زمانہ نے کیسے کیسے خاندانون کو مٹا دیا بڑی بڑی سلطنتین برباد کردین بادشاہون کی اولاد فقیر ہو گئی فقیر بادشاہ ہو گئے تمھارے بشرہ سے آثار شرافت نمودار ہین شرم نہ کرو اور حال اپنا بیان کرو اُسوقت اُس جوان نے عرض کی کہ نام میرا دارا ب ثانی ہو فرزند ہون دارا ب کشور کشا کا اور پوتا ہون حمزہ صاحبقران کا حال میرا یہ ہو کہ سن میرا کم تھا کہ مین برائے سیر بالاخانہ پر گیا وقت سہ پہر کا تھا کہ ایک لکہ ابر اُٹھا اور اُسمین سے ایک برق چمک کر مجھ پر گری اور مین بیہوش ہو گیا جسوقت آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین پایا اور اس ساحرہ کو سایہ مین کھڑے دیکھا مین بہ سبب صغر سنی کے ڈر گیا اور رونے لگا حریر جادو نے بہت کچھ تسلی دی کہ ہم تمھین تمھارے گھر پہونچا دینگے مگر ابھی نہین چند روز کے بعد مجھے یہ سُنکر تسکین ہوئی حریر جادو نے مجھے بہت آرام سے رکھا مگر جب مین تقاضا اپنے گھر جانے کا کرتا تھا تو وہ ٹالدیتی تھی اسی اثنا مین ایک ساحر آیا اور اُسنے اس ساحرہ سے خواہش عقد کی اسنے منظور کر لیا ہو اور ساتھ اُسکے اس مقام پر آکر رہی اور مجکو اپنا فرزند ظاہر کرتی رہی جب مین جوان ہوا تو مجھ سے سوال کیا مین نے انکار کیا پہلے حریر جادو نے بہت کچھ سمجھایا اور ہر طرح کا لالچ دیا جب مین نے کسیطرح سوال اُسکا منظور نہ کیا تو اُسنے مجھے اس بلا مین مبتلا کیا اب آپ بیان کیجیے کہ آپ نے اُسے کسطرح مارا جو مجھ تک پہونچے نقابدار نے فرمایا کہ اے برادر مین کوئی غیر نہین ہون بلکہ عزیز تمھارا ہون اب یہ بتاؤ کہ وہ ساحر کیا ہوا جو حریر جادو کو یہان لایا تھا اُس جوان نے بیان کیا کہ وہ رہنے والا دربند ششم طلسم باطن کا ہو نام اُسکا مصباح جادو ہو کبھی کبھی وہ یہان آیا کرتا تھا اُسوقت حریر جادو مجھے پوشیدہ کر دیتی تھی اور جب وہ چلا جاتا تھا تو پھر باہر نکالتی تھی اور تنتین کرتی تھی نقابدار نے فرمایا کہ جب وہ مصباح جادو پر ظاہر کر چکی تھی اور فرزند بنا چکی تھی تو پوشیدہ کرنے کی وجہ کیا تھی دارا ب ثانی نے کہا کہ اُسے میری جانب سے خوف تھا کہ مین اُس سے کہہ دون نقابدار نے فرمایا کہ کیا آج یا کل اس قریب زمانہ مین کسی روز مصباح جادو آیا تھا دارا ب ثانی نے کہا کہ آپکے آنے سے کچھ پیشتر گیا تھا جسوقت مصباح جادو گیا ہو اور حریر جادو مجھے نکالنے کی غرض سے داخل حجرہ ہوئی ہو تو فوراً پلٹ گئی شاید اُسنے شبہ آپ کے آنے کا گذر گیا ہو گا نقابدار نے فرمایا کہ جو باتین آج کل حریر جادو اور مصباح جادو سے ہوتی تھین وہ تم نے سُنی تھین دارا ب ثانی نے کہا

کہ مصباح جادو کہتا تھا اے حریر جادو اب پیمانۂ عمر ہمارا لبریز ہو چکا ہے اس لیے کہ
فتاح طلسم پانچ دربندون کو شکستہ کر چکا اور اب ہماری طرف بھی آنے والا ہے کیا
عجب ہے کہ آج کی صحبت صحبت آخر ہو اور دوبارہ ملاقات نہ ہو ہر چند کہ حریر جادو
اُسکی صورت سے نفرت کرتی تھی اور دعا مانگتی تھی کہ یہ جلد غارت ہو اور مجھے رہائی
نصیب ہو اور مین سکونت طلسم باطن کی ترک کرون اسلیے کہ یہان سے ساحرون کے
سامنے میری کوئی حقیقت نہین ہے مگر ظاہر داری کے طور پر حریر جادو نے بہت
کچھ رنج ظاہر کیا نقابدار نے فرمایا کہ اچھا بالفعل تم اسی جگہ قیام کرو مین برائے
فتاحی دربند مصباحیہ جاتا ہون انشاءاللہ بعد فتح دربند تمھین ہمراہ اپنے لشکر
مین لے چلونگا اور بعد فتح طلسم تمھارے ملک مین یا جہان کہو گے پہونچا دونگا
داراب ثانی نے کہا کہ مین آپ کے ہمراہ چلونگا ہر چند نقابدار نے سمجھایا مگر
نہ مانا اور یہ شرط پیش کی کہ اگر آپ اپنا نام و نشان پوشیدہ نہ کرین تو جیسا ارشاد
عالی ہوگا اُسی کے موافق عمل کرونگا ورنہ جب تک اظہار حال نہ ہوگا ساتھ آپکا
نہ چھوڑونگا نقابدار نے دیکھا کہ اگر یہ ساتھ میرے رہین گے تو نہ معلوم کیا افتاد
پڑے مجبور ہو کر نقاب چہرہ سے اُٹھا دی اور فرمایا کہ اے برادر مثل تمھارے مین
بھی اپنے عزیزون سے بچھڑا ہوا ہون ہر چند کہ مین سب کو جانتا ہون مگر میرے
حال سے کوئی واقف نہین ہے مین بھی ایسے مقام پر پیدا ہوا ہون کہ کافرون نے
میری پرورش کی جب ہوشیار ہوا تو مجھے فکر اپنے خاندان کی ہوئی کہ مین کس کا
بیٹا اور کسکا پوتا ہون والدین میرے صغر سنی مین انتقال کر گئے تھے اور جن لوگون مین مین نے
پرورش پائی وہ مجھسے میرے خاندان کو پوشیدہ کیا کیے ایک روز مین نے اسی صدمہ
مین خودکشی کا قصد کیا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے میرے ارادہ سے باز
رکھا اور بیان فرمایا کہ تم اولاد حمزہ صاحبقران سے ہو اور صاحبقران چہارم
ہو جب طلسم ابلق فتح کرو گے تو تمھین معلوم ہو جائے گا کہ کسکے فرزند ہو اور کیا
قرابت حمزہ صاحبقران سے رکھتے ہو یہ سُنکر تسکین ہوئی وہ مرد بزرگ تو نظرون
سے پوشیدہ ہو گئے لیکن کچھ ایسے اسباب جمع ہوئے کہ مین نے طلسم ابلق کو فتح کیا
کہ یہ طلسم بعد لال نامہ کے ہے جب طلسم فتح کر چکا تو مجھے معلوم ہوا کہ مین پوتا شاہزادہ
نور الدہر کا اور نواسا ایرج نوجوان کا ہون نام میرا عادل کیوان شکوہ ہے
بعد فتاحی طلسم ابلق بہت کچھ مال و دولت میرے ہاتھ آیا اب مین نے یہ ارادہ
کیا کہ اپنے عزیزون سے جاکر ملون اور اُنکو دیکھون مین نے سُنا کہ سب طلسم
نہ طاق پر گئے ہوئے ہین مین بھی اسیطرف روانہ ہوا حتیٰ کہ اس طلسم مین
داخل ہوا اور آپ تک پہونچا مگر یہ حال کسی سے نہ بیان کیجیے گا یہ کہکے
داراب سے لپٹ گئے اور بہت روئے داراب ثانی بھی عادل کیوان شکوہ سے

سے لپٹ کر روئے بعد اُسکے عادل نے نقاب درست کی اور دارا ب ثانی کو اسی مقام پر چھوڑا اور آپ تن تنہا جانب دربند مصباحیہ روانہ ہوئے اب کچھ حال ملکہ نسیم جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو لشکر لے کر چلی تو جلدی جلدی راہ کو طی کرکے سرحد مصباحیہ مین داخل ہوئی کیفیت اس دربند کی یہ ہی کہ ایک صحراے لق و دق ہی وسط صحرا مین ایک گنبد بلوری بنا ہوا ہی کہ کلس اسکا مانند زبانہ شمع کے ہی اور چہار جانب گنبد کے چار درخت لگے ہوئے ہین کہ چارون درختون پر کرمک شب تاب کی کثرت ہی ہر وقت جگنو چمکا کرتے ہین وجہ یہ ہی کہ یہ صحرا طلسم بند ہی ہر وقت یہان شب کی کیفیت رہتی ہی دن ہوتا ہی نہین آفتاب کا گذر ہی نہین ہوتا اور خاصیت یہان کی یہ ہی کہ جو شخص زیر سایہ شجر پہونچا وہ مثل پروانہ کے ہوگیا اور اُڑکر اُس شعلہ پر گیا اور جلکر خاک ہوگیا نسیم جادو کو یہ گمان تھا کہ نقابدار مجھ سے پیشتر چلے ہین آگے ہونگے یہان نقابدار ابھی دربند تک پہونچے بھی نہین بس جیسے ہی لشکر اسکا سایہ اشجار سے ہو کر گذرا عجب حالت ہوئی کہ ساحر پروانے بن بنکر اُڑنے لگے اور شعلہ پر جا جاکر جلنے لگے اور وہ کرمک شب تاب جو درختون پر جگمگا رہے تھے اپنے آشیانہ سے اُڑکر پھیلے اور لشکر نسیم جادو کو گھیر لیا جو جگنو چمک کر جسپر گرا اُسکو جلا کر خاک کر دیا عجب طرح کا تہلکہ برپا ہوا ملکہ نسیم جادو پریشان ہوئی کہ مین نے بڑی غلطی کی جو بے سمجھے سرحد طلسم مین قدم رکھا لشکر تباہ ہوا جاتا ہی اور اب راستہ ملنا بسا دشوار ہی بغیر مصباح جادو کے مرے ہوئے راستہ ملنا ممکن نہین اور مصباح جادو کا مرنا بغیر لوح کے ناممکن ہی اور لوح نقابدار کے پاس ہی نقابدار غافل مقدار نہین معلوم کس بلا مین مبتلا ہوگئے انجام اچھا نہین معلوم ہوتا خلاصہ یہ کہ لشکر تباہ ہو جائے گا اور مجھے نقابدار سے شرمندگی ہوگی اس اسطرح کے خیالات نسیم جادو کو پریشان کر رہے ہین اور اہل لشکر ہر چہار طرف دوڑتے پھرتے ہین لیکن راستہ نہین پاتے ہین ادھر جگنوؤن کی یہ حالت ہی کہ لشکر کو جلا رہے ہین تباہ کر رہے ہین اُدھر اہل لشکر خود بھی پروانے بن بنکر شعلہ پر جاتے ہین اور جلکر خاک ہو جاتے ہین نسیم جادو نے ہمت کو قوی کر کے پنکھیا اپنی اُٹھائی اور کچھ اسم سحر پڑھ کر گردش دینا شروع کی جھونکا ہوا کا جو چلتا ہی تمام کرمک شب تاب منتشر ہوگئے اور شعلہ جھلملانے لگا نسیم جادو نے چاہا کہ سحر کو زور دے کر شعلہ گل کر دون مگر ممکن نہ ہوا ہر چند ہواے سحر نے تھپیڑے مارے مگر شعلہ جھلملا جھلملا کر رہ گیا اور گل نہ ہو سکا جگنوؤن سے تو مفر ہوا لیکن جو لوگ پروانے بن بنکر شعلہ پر جا رہے تھے ساتھ کرمک شب تاب کے وہ بھی منتشر ہوگئے سارا لشکر اپنا اور حریف کا دونون تباہ ہوگئے یہی ایسی ساحرہ زبردست تھی کہ اسنے دوسرے کی عملداری مین آکر اپنے

سحر سے اتنا بھی کام لیا ورنہ ممکن نہ تھا کہ اندر در بند طلسمی کے کسی کا سحر چل سکتا مصباح جادو اندر گنبد کے بیٹھا ہوا سحر کو اپنے زور دے رہا تھا جب اسنے دیکھا کہ نسیم جادو نے لشکر کو تباہ کر دیا گھبرا کر گنبد سے نکلا اور شمع حیات اپنی گنبد مین پوشیدہ کر کے پوشیدہ راستے سے باہر آیا اور آواز دی کہ او نسیم جادو غضب کیا تونے کہ میرے لشکر کو تباہ کر دیا کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو طلسم کشا کی شریک رہ کر اہالیان طلسم کو آزار پہونچائے یہ کہکر اسنے ایک دو ہنٹر مارا اور آواز دی کہ اے ہواے سحر پلٹ دے اسکے سحر کو اور اپنی ہوا باندھو کہ نسیم اپنی سبک رفتاری بھی بھول جائے اور تیرے جھونکے نہ روک سکے یہ کہتا تھا کہ درختون کو حرکت ہوئی اور جھونکے ہواے تند کے چلنے لگے دیکھا کہ پنکھیا کی ہوا منفید ہوگئی اور ہواے تند نے اسکی ہوا کو منفید کر لیا اور کرنگ شب تاب کو تھپیڑے مار کر اپنی جگہ پر پہونچا دیا پھر وہی قیامت برپا ہوئی اور جگنوون نے آکر نسیم جادو کو گھیر لیا اور چمک چمک کر گرنے لگے نسیم جادو نے جس جگنو کو اپنے اوپر آتے دیکھا اُف کی کہ وہ جلکر خاک ہو گیا مصباح جادو نے دیکھا کہ اسیطرح یہ سارے لشکر کو پھونک دے گی بس اسنے ایک اسم سحر پڑھ کر کاغذ کے ٹکڑے پر دم کیا اور آواز دی کہ اے قندیل سحر گرفتار کر لے اسکو یہ کہتا تھا کہ وہ ٹکڑا کاغذ کا بلند ہو کر نسیم جادو پر گرا اور ایک فانوس بنکر رہ گیا نسیم جادو اندر اس فانوس کے آگئی اب اسنے کرنگ شب تاب کو منتشر کیا کہ پھونک دو اسکے لشکر کو جگنو ہوا سے منتشر ہوئے اور چمک چمک کر لشکر پر گرنے لگے اور پھونکنے لگے تھوڑے عرصہ مین لشکر آدھا رہ گیا اور نسیم جادو نے ہر چند کوشش کی مگر فانوس کے باہر نہ آسکی اب اسنے دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے اور دعا کرنے لگی کہ اے کس بیکسان و اے دادرس غریبان خبر لے اس عاجز و بیکس کی کہ مین مسلم اور تازہ مطیع اسلام ہون ہنوز سخن در دہان تھا کہ تیر دعا ہدف مراد پر بیٹھا اور جانب صحرا سے نقابدار ابلق سوار پیدا ہوئے مرکب کو دوڑاتے ہوئے چلے آتے تھے انکو یہی خیال ہوا تھا کہ مین دوسری طرف چلا گیا تھا ایسا نہ ہو کہ لشکر میرا در بند مین جاکر تباہ ہو جائے یہان پہونچکر عجب عالم دیکھا کہ نسیم جادو ایک فانوس سحر مین بند تڑپ رہی ہے ٹکرین مار رہی ہے کہ کسیطرح شیشہ فانوس کو توڑ کر نکل جاؤن اُدھر لشکر کی یہ حالت ہے کہ جگنو چمک چمک کر گر رہے ہین اور لشکر کو جلا رہے ہین اہل لشکر حالت اضطراب مین ادھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہین جو سایہ شجر کے نیچے آجاتا ہے وہ پروانہ بنکر اُڑتا ہے اور بالاے شعلہ پہونچکر جل جاتا ہے بس یہ دیکھ کر نقابدار نے لوح پر نظر ڈالی لکھا تھا کہ اے فتاح طلسم و سیاح این عجائبات تجھے لازم ہے کہ پہلے فلان اسم پڑھ کر اس فانوس سحر کو شکستہ کر کہ نسیم جادو رہا ہو ورنہ

کوئی دم مین یہ گھٹ کر مر جائے گی بعد اُسکے پھر لوح کو دیکھا نقابدار نے اسم پڑھ کر
جھپٹ کے فانوس سحر کو لات ماری کہ فانوس شکستہ ہوا اور نسیم جادو چیخ کر
نکلی آواز دی اسنے کہ اے شہریار عالی وقار مین اس مردود کو روکتی ہون آپ اس
گنبد کو شکستہ کر کے شمع حیات کو اسکی روشن کر دیجیے کہ بغیر شمع جلائے ہوئے یہ
افسردہ نہ ہوگا نقابدار نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ نسیم جادو سچ کہتی ہے بس
نقابدار نے جلدی سے ایک اسم معظم ہدایت لوح کے موافق پڑھنا شروع کیا
اور گنبد کی طرف بڑھے مصباح جادو نے چاہا کہ نقابدار سے پہلے داخل گنبد
ہون اور شمع حیات کو اپنی لے کر بھاگ جاؤن نسیم جادو نے پڑھ کر کچھ اسم پڑھ کر
ہاتھ کو گردش دی کہ ایک حصار آہنی گرد مصباح جادو کھنچ گیا اُدھر نقابدار جھپٹ
قریب گنبد آئے اور گرز مارا کہ دروازہ پیدا ہوا جلدی سے داخل گنبد ہوئے لوح کو
دیکھا لکھا تھا کہ فلان اسم پڑھ کر اس شمع پر پھونکو کہ یہ روشن ہو جائے اور شمع
حیات مصباح جادو کی گل ہو جائے نقابدار نے وہ اسم جو لوح نے بتایا تھا
تین بار پڑھ کر اس شمع پر پھونکا کہ شمع روشن ہو گئی ادھر تو شمع روشن ہوئی اُدھر
گنبد دھوان ہو کر فنا ہو گیا ادھر مصباح جادو نے بیتاب ہو کر کچھ اسم سحر پڑھا
اور زبان کو نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور اُس حصار آہن پر مارا کہ حصار دھوان
ہو کر منتشر ہو گیا اور مصباح جادو بیتاب ہو کر چلا کہ شمع کو گل کر دون کہ شمع کے
جلنے سے آگ اسکے جسم مین لگ گئی تھی جیسے ہی قریب شمع پہونچا وہ شعلہ جو پہلے
بالاے گنبد قائم تھا چمک کر مصباح جادو پر گرا اور تمام جسم مین اسکے آگ
لگا دی اور یہ سرد چراغان بنکر ہر چہار طرف دوڑنے لگا تمام لشکر اسکا جو کرمک
شب تاب بنا ہوا لشکر نسیم جادو کو تباہ کر رہا تھا آکر مصباح جادو پر گرنے لگا اور
جل جلکر خاک ہونے لگا یہانتک کہ تمام جگنو جلکر خاک ہو گئے اور جب تک
شمع روشن رہی اسوقت تک مصباح جادو چارون طرف دوڑتا رہا جب شمع
ختم ہو گئی تو یہ بھی جلکر تمام ہو گیا مرتے ہی اسکے دیکھا کہ صحرا مین سناٹا ہے ریگستان
ہے درخت و گیاہ کا نشان تک نہین ہے اور ساحر اسطرح جلکر خاک ہوئے ہین
کہ راکھ کا پتا نہین ہے اور شمار کرنے سے معلوم ہوا کہ صرف ایک ہزار آدمی بچا ہے
باقی کل فوج اس دربند مین پھنک گئی نسیم جادو نے عرض کی کہ اگر کچھ دیر آپ اور
نہ تشریف لاتے تو یہان سب کا خاتمہ ہو چکا تھا لیکن مجھے تشویش یہ ہو رہی ہے کہ
صرف ایک ہزار ساحر آپ کے ساتھ تھے اور اب بادشاہ طلسم سے سامنا ہے
یہ ہونا کیا ہے نقابدار نے فرمایا کہ تم پریشان نہ ہو اسلیے کہ پہلے تو ایک ہزار
کیسے کہ ایک بھی میرا شریک نہ تھا پھر یہ دربند کیونکر فتح ہوئے ہین اپنے
قوت بازو اور مدد پروردگار پر طلسم فتح کرنے آیا ہون اور کسی کی مدد کا خواستگار نہین

ہون اگر تمھین اندیشہ ہو تو تم یہین قیام کرو مین آگے جاتا ہون نسیم جادو نے عرض کی کہ مین نے اسواسطے نہین عرض کیا کہ مجھے اپنی جان عزیز ہے ع ہر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + مگر یہ خیال تھا کہ ایسا نہ ہو آپ گرفتار بلا ہون اسواسطے کہ بنت خود پسند ایک تو خود ہی بلاے بیدرمان ہے علاوہ اسکے یہ کہ اسکا ایک ایک ساحر سامری وقت اور جمشید زمانہ ہے اگر مناسب ہو تو چل کر باغ ملکہ صنم گلعذار کو اپنے لشکر کا صدر مقام قرار دیجیے کہ وہ جاے محفوظ ہے اور وہان اپنے کل رفقا کو مثل مخلول جادو و ہمامے جادو وغیرہ کے جمع کیجے مشورت کیجیے بعد اُسکے جو مناسب ہو وہ کیجیے نقابدار نے اس راے کو پسند کیا اور نسیم جادو کو ساتھ لیکر باغ صنم گلعذار کی جانب روانہ ہوے اور ایک نامہ مخلول جادو اور ایک سرگردان جادو و ہمامے جادو کو روانہ کیا کہ ہم باغ صنم گلعذار کی طرف چلتے ہین تم سب بھی اُسی مقام پر آؤ بعد اسکے نسیم جادو کو ساتھ لیے ہوے اُس مقام پر آئے جہان کہ داراب ثانی کو چھوڑ آئے تھے اور داراب انتظار نقابدار مین بیٹھے تھے کہ نقابدار پہونچے اور داراب کو بھی ساتھ لیا نسیم جادو نے نقابدار سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے نقابدار نے فرمایا کہ میرے عزیز ہین ادھر داراب کی نظر جو نسیم جادو پر پڑی ایک تیر عشق دل کے پار ہو گیا مگر لحاظ نقابدار سے آنکھ نیچی کر لی اُدھر نسیم جادو کا دل بھی حالت داراب دیکھ کر پگھلنے لگا الحاصل نقابدار نے انکو بھی ساتھ لیا اور جانب باغ روانہ ہوے وہان بادبان جادو پریشان تھی کہ نہین معلوم نقابدار کس حال مین ہین ایسا جی گھبرایا کہ ٹہلتی ہوئی باغ کے باہر آئی ادھر اُدھر ٹہلنے لگی نہ تو صنم گلعذار کو تنہا چھوڑ کر جا سکتی تھی اور نہ نقابدار کی طرف سے دل برداشتہ ہو سکتی تھی اسی کشمکش مین تھی کہ صحرا کی جانب سے ایک تخت روان نظر آیا اور آگے آگے تخت کے نقابدار ابلق سوار مرکب بادرفتار پہ بیٹھے ہوئے پشت پر بگولے چرخ مارتے ہوئے اور پہلو نقابدار مین ایک اور جوان حسین یہ بھی مرکب پر سوار چلا آتا ہے بادبان جادو براے استقبال آگے بڑھی اور نقابدار سے آکر ملی نقابدار نے سلام کیا یہ دیکھ کر داراب ثانی اور نسیم جادو وغیرہ نے بھی مجرا کیا بادبان جادو نے کہا کہ نسیم جادو کو تو مین پہچانتی ہون مگر یہ کون شخص آپ کے ساتھ ہین جو صورت سیرت رفتار گفتار مین آپ سے مشابہ ہین نقابدار نے فرمایا کہ یہ عزیز ہین میرے اور داراب کو بادبان جادو کے حال سے آگاہ کیا بادبان جادو ان سب کو لے کر داخل باغ ہوئی لیکن قصر مین جاتے وقت اشارہ سے کہا کہ صنم گلعذار انکے سامنے ہوگی نقابدار نے فرمایا کہ چھپنے کا کیا سبب بادبان جادو خاموش ہو رہی نقابدار ہاتھ داراب ثانی کا پکڑے ہوئے اندر قصر کے آئے اور ملکہ سے کہا کہ تعظیم کرو اور سلام کرو کہ رشتہ مین یہ تمھارے

بزرگ ہوتے ہین اور سن بین مجھ سے کم ہین صنم گلعذار نے اُٹھ کر داراب کو سلام کیا داراب ثانی نے سر سینہ سے لگایا دست شفقت پشت پر رکھا اب یہ سب ایک جگہ ہوئے اور انتظار محلول جادو وغیرہ کا ہونے لگا دوسرے دن محلول جادو وہماے جادو وسرگردان جادو وغیرہ اپنے ملازمین سمیت آکر پہونچے اور مجلس مشورہ آراستہ ہوئی کہ کیا کرنا چاہیے بادبان جادو نے نقابدار سے کہا کہ مقابلہ لشکر بادشاہ سے آسان ہی لیکن دو مرحلے سخت ہین ایک تو جسوقت جلادان طلسم سے سامنا ہوگا تو مشکل پڑے گی کہ وہ سب مریخ صولت ہین اور رہنے والے بیابان شادی مرگ کے ہین جس مقام پر آپ مقید ہوئے تھے اور قتل ہونے کو تھے دوسرے چہل درہ کے ساحر کہ وہ بھی بلاے بار ہین لوح سامنے اُنکے سیاہ ہوجائے گی اور کام نہ دے گی اول چہل درہ کو فتح کرنا چاہیے بعد ازان بادشاہ سے مقابلہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی نقابدار نے فرمایا کہ بہتر ہی اور سب کی یہی راے ہوئی نقابدار نے چاہا تھا کہ نسیم جادو کو بادشاہ لشکر کرون مگر اسنے منظور نہ کیا اور عرض کی کہ ملکہ بادیان جادو کے ہوتے ہین تخت حکومت پہ نہین بیٹھ سکتی یہ سُنکر نقابدار نے بادیان جادو سے کہا کہ آپ بادشاہ لشکر ساحران ہوجیے اور انتظام لشکر کشی درست کیجیے مین چہل درہ کی طرف جاتا ہون اور نسیم جادو کو سالار لشکر کرکے نقابدار تو جانب چہل درہ روانہ ہوئے اور داراب ثانی کو لوح طلسمی دے کر اسی مقام پر چھوڑا اور وہ پرچہ جو انکو خواب مین ملا تھا اپنے پاس رکھا اور محلول جادو کو براے رہبری ساتھ لیا اور جانب چہل درہ روانہ ہوئے انکو تو اسی مقام پر چھوڑا جاتا ہے

اور اول کچھ حال بادشاہ طلسم ظاہر یعنے ملک نکمن جادو کا بیان ہوتا ہی

یہ داستان اس مقام پر چھوٹی تھی کہ ہلیل جادو نے راز قتل انکمن جادو سے اسکو آگاہ کیا اور ریت بیابان پر بلا کا بتایا ملک نکمن جادو نے کچھ سامان بھینٹ وغیرہ کا اپنے ساتھ لیا اور جانب بیابان پر بلا روانہ ہوا یہان اہل قلعہ کو منع کر دیا کہ کوئی شخص بیرون قلعہ نہ جائے اور راستہ قلعہ کا میرے آنے تک مسدود رہے تاکہ مین شمع حیات نکمن جادو کو روشن کرکے چراغ حیات اُسکا گل کرون کہ یہ خلش مٹجائے اسے اطمینان ہی کہ نقابدار طلسم باطن کے پہلے ہی مرحلہ پر آچشمہ سحر آلود پیکر ہلاک ہوگئے ہونگے یہ تو اسطرف روانہ ہوتا ہی اور اہل قلعہ اطمینان کے ساتھ مقیم ہوتے ہین یہان ہوشیار جادو نے انکمن جادو سے کہا کہ جسوقت تک قلعہ ظاہر نہ ہو اور جنگ شروع نہ ہو آپ یہ انتظام کرین کہ پیکان قتل نکمن جادو حاصل کر رکھین کہ بغیر اُس پیکان قضا کے ہلاک ہونا اُسکا ناممکن ہی انکمن جادو نے کہا

کہ پیکان قضا اُسکا کس مقام پر ہے اور کیونکر دستیاب ہو ہوشیار جادو نے کہا کہ مجھے صرف اسیقدر معلوم تھا اور سہام جادو اس رازسے پورے طور پر آگاہ ہے اُسے بلائیے یا شہیم جادو سے دریافت کیجیے الکن جادو نے کہا کہ سہام جادو کا تو حال ہی نہین معلوم کہ کہان ہے لیکن شہیم جادو کو مین بلاتا ہون یہ کہکر حریم جادو کو روانہ کیا کہ جلد شہیم جادو کو لیکر آؤ یہ سُنکر حریم جادو روانہ ہوئے اور جسوقت پاس شہیم جادو کے پہونچے بیان کیا کہ تم کو بادشاہ نے یاد کیا ہے شہیم جادو کو اپنے طائر سرخ رنگ کا انتظار تھا کہ جواب نامہ آئے تو چلون حریم جادو نے کہا کہ اے شہیم دیر کا موقع نہین ہے کہ یکایک طائر نمودار ہوا اور آکر شانے پر شہیم جادو کے بیٹھ گیا شہیم جادو نے نامہ گلے سے کھولکر پڑھا لکھا تھا کہ اے شہیم جادو شکر ہے خدا کا کہ میرا تیرا انجام دوستی بہت نیک ہوا مجھے معلوم ہوا کہ تو نقابدار کا شریک ہوا مین تجھے خوشخبری دیتا ہون کہ نقابدار عالی مقدار نے طلسم باطن کے چار مرحلے فتح کئے اور مین نے بھی اطاعت نقابدار کی اختیار کی انشاءاللہ بہت جلد طلسم فتح ہوجائیگا اور ہم تم ملین گے تمھین جس امر مین مشکل پڑے اسی طائر سے کام لینا یہ پڑھکر شہیم جادو نہایت خوش ہوا اور ہمراہ حریم جادو کے خدمت الکن جادو مین روانہ ہوا اور پہونچکر سلام کیا الکن جادو نے کہا اے شہیم جادو مین نے تمھین اسواسطے بلایا ہے کہ تم رازداران طلسم سے ہو حالات ہلمن جادو سے بخوبی آگاہ ہو بالفعل جنگ موقوف ہے اور قلعہ نظرون سے پوشیدہ ہے مین نے ہرچند دوربین سحر لگاکر دیکھا مگر قلعہ نظر نہ آیا نہین معلوم کہ اندر قلعے کے کیا انتظام ہورہا ہے اور ایک خبر یہ بھی سُنی ہے کہ ہلمن جادو نے اپنا پیکان قضا تیار کیا ہے کہ بغیر اُسکے دستیاب ہوئے قتل اسکا ناممکن ہے لہٰذا اگر تم کو حال اُس مقام کا معلوم ہو جہان ہلمن جادو نے اپنے پیکان قضا کو محفوظ کیا ہے تو بیان کرو یہ سُنکر شہیم جادو نے عرض کی کہ مین آپ سے رخصت ہوکر تین روز مین پیکان قتل ہلمن جادو کو لادونگا اور جسوقت آپ ارشاد کرین اُسیوقت قلعہ ظاہر ہوجائے الکن جادو نے کہا کہ ابھی ضرورت نہین ہے جب پیکان مل جائیگا اُسوقت دیکھا جائیگا لیکن پہلے کچھ حال ہلمن جادو کا بیان کرو الکن جادو نے اُس طائر کی جانب دیکھا اور کہا کہ حال ہلمن جادو کا بیان کر وہ کس انتظام مین ہے یہ سُنکر طائر نے جواب دیا کہ اے شہیم جادو تم کس خواب خرگوش مین ہو ہلیل جادو رفیق قدیم الکن جادو کا ہلمن جادو سے مل گیا اور راز قتل الکن جادو سے اُسکو آگاہ کردیا ہلمن جادو برائے فتاحی بیابان پر بلا گیا ہوا ہے قریب ہے کہ چراغ حیات الکن جادو کا گل ہو بس یہ سننا تھا کہ الکن جادو کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا ہوشیار جادو نے کہا کہ اب دیر کرنا مناسب نہین ہے جلد آپ بھی چلیے ورنہ غضب ہوجائیگا یہ سُنکر الکن جادو نے حریم جادو کو

ساتھ لیا اور یہ بھی جانب بیابان پر بلا روانہ ہوا اور ہوشیار جادو کو حفاظت لشکر کے
واسطے اسی مقام پر چھوڑا ادھر شہیم جادو نے خیال کیا کہ یہان ٹھہرنے سے تو کوئی
فائدہ نہ ہوگا اسلیے کہ بغیر بادشاہان طلسم کے آئے ہوئے جنگ کا آغاز کرنا ممکن ہی
مجھے چاہیے کہ پیکان قتل نلمن جادو حاصل کرکہ اگر املن جادو ہاتھ سے نلمن جادو
کے بچے تو بروقت مقابلہ غالب آئے یہ سوچکر شہیم جادو بھی روانہ ہوا کہ حال
اسکا پھر تحریر ہوگا اب اول حال نلمن جادو کا بیان ہوتا ہی کہ یہ بصورت اژدر
بنا ہوا جانب بیابان پر بلا چلا جاتا ہی جاتے جاتے جسوقت منزل اول پر پہونچا
تو ایک دریاے زخار دیکھا کہ موجین مار رہا ہی اور ایک نہنگ منھ کھولے ہوئے
بیٹھا ہی جیسے ہی نظر اُس نہنگ کی پڑی اژدر کیطرف چلا اُدھر سے اژدہا بڑھا
دونون مین لڑائی ہونے لگی یہانتک کہ نہنگ اژدر کے ہاتھ سے مارا گیا اسکے
مرتے ہی آندھی چلی خاک اڑی دیر تک آتش باری و برف باری ہوا کی بعد کچھ
دیر کے آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود حیف مردیم و جان دادیم
و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اسکے مرتے ہی دریا نظرون سے پنہان ہو گیا دیکھا کہ
صحراے لق و دق ہی نلمن جادو نہنگ کو مار کر آگے روانہ ہوا اور یہان چوکی
اپنی طرف سے قائم کردی کہ حال اُسکا بروقت پہونچنے املن جادو کے
بیان ہوگا اب نلمن جادو مرحلۂ اول کو طے کرکے آگے روانہ ہوا کہ منزل
نہنگ کے بعد منزل پلنگ ہی جسوقت یہ نیستان سحر مین پہونچا دیکھا کہ ایک ببر بڑا
سوتا ہی نلمن جادو نے آواز دی کہ او شیر ہوشیار ہو کہ اجل تیری سر پر آ پہونچی یہ سُنکر
شیر اُٹھا اور نلمن جادو کی طرف چلا چاہتا تھا کہ قریب پہونچکر تھپڑ مارون اور کام
اسکا تمام کرون اُدھر نلمن جادو نے جو دیکھا کہ شیر حملہ کیا چاہتا ہی بس اسنے گولہ
فولادی جھولی سے نکالا اور اسم سحر پڑھکر پیشانی پر شیر کی مارا کہ توڑ کر نکل گیا
شیر چرخ مارکر زمین پر گرا اور نیستان مین آگ لگ گئی بڑی دیر تک شور گیر و دار
برپا رہا آخر آواز پیدا ہوئی کہ مارا جوان کشتی نام من پلنگ جادو بود حیف مردیم
و جان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو نیستان وغیرہ جل کر
خاک ہوچکا تھا نلمن جادو نے دوسری چوکی سحر کی قائم کی اور آگے روانہ ہوا
جاتے جاتے منزل سوم پر پہونچا کہ نام اس منزل کا منزل سرخاب ہی دیکھا کہ
ایک گنبد نقرئی بنا ہوا ہی اور بالاے گنبد ایک سرخاب بیٹھا ہوا ہی جیسے ہی نظر
سرخاب کی نلمن جادو پر پڑی اسنے آواز دی کہ کون آتا ہی اُسیطرف پلٹ جا
کہ ادھر آنے کی اجازت نہین ہی نلمن جادو نے کہا ہٹ جا گنبد پر سے کہ مین شمع
ممات املن جادو روشن کرتے آیا ہون یہ سُنکر وہ سرخاب اپنی جگہ سے اڑا
اور سر پر نلمن جادو کے تاؤ دے کرنے لگا نلمن جادو کو دوران سر شروع ہوا ۱۲۱

اور قریب تھا کہ یہ چکر مار کر گر پڑے کہ اسنے نوک زبان مین نشتر دے کر خون چلو مین لیا اور کچھ اسم پڑھکر سرخاب پر مارا کہ سرخاب جلکر خاک ہوا اور آواز آئی کہ کشتی مرا نامم من سرخاب جادو بود اسکے مرتے ہی دروازہ گنبد مین پیدا ہوا الکمن جادو جلدی سے اندر گنبد کے گیا دیکھا کہ ایک شمع کافوری شمعدان مین لگی ہوئی ہے اور ایک قلم شیشہ کی طاق پر رکھی ہے اسنے جلدی سے قلم شیشہ کی اُٹھائی اور کاگ اُسکا کھولکر شمع ممات الکمن جادو کو روشن کر دیا اور نکلکر گنبد سے چوکی قائم کی اور دوسرے راستے سے جانب قلعہ روانہ ہوا ادھر الکمن جادو حریم جادو کو ساتھ لیے ہوئے چلا آتا ہے آتے آتے منزل اول پر پہونچا جہان منزل نہنگ تھی دیکھا کہ بجاے دریا ایک غار ہے اور بجاے نہنگ ایک اژدر آتش فشان بیٹھا ہوا قلابہ آتشین چھوڑ رہا ہے الکمن جادو نے حریم جادو سے کہا کہ غضب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ الکمن جادو یہان پہونچ گیا اور اس چوکی کو اُسنے مٹا کر اپنی جانب سے چوکی قائم کی ہے ادھر اژدہے نے جو الکمن جادو کو اسطرف بڑھتے ہوئے دیکھا اپنی جگہ سے دم کشی کرتا ہوا چلا الکمن جادو نے ایک نارنج سحر پر کچھ اسم سحر دم کر کے سامنے اژدہے کے پھینک دیا اب جو اژدہا دم کشی کرتا ہے تو نارنج پیٹ مین اسکے پہونچ گیا اور پہونچکر مثل بم کے گولے کے پھٹا یہ معلوم ہوا کہ طبقہ زمین کا پھٹ گیا اژدہا زمین پر پھڑکنے لگا اور نارنج سحر شکم اژدر کو توڑ کر نکلا اور شعلہ بنکر پھر اسی پر گرا کہ جلا کر خاک کر دیا الکمن جادو اس چوکی کو مٹا کر منزل پلنگ پر پہونچا دیکھا کہ بجاے پلنگ ایک خرس ہے کہ صحرا مین دوڑتا پھرتا ہے نظر خرس کی جو الکمن جادو پر پڑی جھپٹا اور حملہ آور ہوا الکمن جادو نے اف کی کہ شعلہ منھ سے نکلکر خرس پر گرا اور تمام بال اسکے بدن کے جلنے لگے خرس آن واحد مین پھڑک کر ہلاک ہوا اور یہ چوکی بھی ٹوٹی اب الکمن جادو سامنے گنبد نقرئی کے پہونچا دیکھا کہ سرخاب کا نام و نشان بھی نہین ہے اور بجاے سرخاب ایک باز سرخ رنگ گنبد پر بیٹھا ہے اب الکمن جادو کی یہ حالت ہوئی کہ بخار ہو آیا اور پسینا جاری ہوا جو جو شمع پگھلتی تھی اسکا جسم گھلا جاتا تھا اسی حالت مین الکمن جادو قریب گنبد کے جانے لگا گنبد کے جانے کا قصد کیا گویا باز نے اف کی شعلہ دہن باز سے نکلکر الکمن جادو کی طرف چلا الکمن جادو نے کچھ اسم سحر پڑھکر پسینا اپنے جسم کا پونچھا اور شعلہ پر پہونچا شعلہ گل ہوا اور زبان مین نشتر دے کر خون زبان کا لیا اور کچھ اسم سحر پڑھکر باز پر مارا کہ باز ہمہ تن شعلہ بنکر خاک ہوا اور پھر گنبد مین دروازہ نمودار ہوا الکمن جادو جلدی سے اندر گنبد کے داخل ہوا چاہتا تھا کہ شمع کو گل کرون جو بیہوش ہو کر گر پڑا اب حریم جادو پریشان ہوا کہ کیا کرون ادھر الکمن جادو کو راہ مین خیال آیا کہ ایسا نہ ہوا الکمن جادو کو خبر ہو گئی ہو اور وہ آ کر پھر شمع ممات اپنی گل کر دے تو ساری محنت برباد ہو جائیگی

اسنے کچھ اسم سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک پریزاد پیدا ہوئی اُس سے پوچھا کہ اکلن جادو
کہان ہی پریزاد نے بیان کیا کہ تمام چوکیان جو آپ نے قائم کی تھین اکلن جادو نے
شکست کین اور اندر گنبد کے داخل ہوا باز سحر کو بھی مارا لیکن بیہوش ہو کر گر گیا
کہ شمع قریب چہارم کے جل چکی تھی قوت اکلن جادو کی چہارم زائل ہو گئی ہی بس یہ
سنتے ہی ملمن جادو پلٹا اور جانب گنبد روانہ ہوا خیال یہ کیا کہ اُسکی چہارم قوت زائل
ہو چکی ہی اور تیری پوری طاقت باقی ہی لہذا اس سے بہتر موقع نہ ہوگا چلکر اکلن جادو
کو قتل کرنا چاہیے یہان حریم جادو اسماے سحر پڑھ پڑھ کر کبھی اکلن جادو پر دم کرتا ہی
کہ یہ ہوشیار ہو جائے اور کبھی شمع پر پھونکتا ہی کہ یہ گل ہو جائے مگر نہ شمع گل ہوتی
ہی اور نہ اکلن جادو ہوشیار ہوتا ہی کہ ایک مرتبہ برق چمکی اور نعرہ ملمن جادو کا
ہوا بس حریم جادو کو اور تو کچھ بن نہ پڑی اسنے جلدی سے تلوار کھینچکر گردن پر رکھی
اور خون گردن سے بہ کر شمع پر مارا کہ شمع گل ہوئی اور اکلن جادو ہوشیار ہوا
اور حریم جادو گر کر تڑپنے لگا اس رفیق جانباز نے حق رفاقت ادا کر دیا اُدھر
ملمن جادو نے چاہا کہ پھر شمع روشن کر دون اور کام اکلن جادو کا تمام کر دون کہ
اکلن جادو نے جھپٹ کر وہی شیشی کی قلم اُٹھا لی اور کچھ اسم سحر پڑھ کر ملمن جادو
پر کھینچ ماری کہ شیشے پیشانی پر ملمن جادو کے پڑی اور شعلہ نکلا گرا کہ تمام جسم مین
ملمن جادو کے آبلے پڑ گئے اور اکلن جادو نے شمع کو اُٹھا کر جھولی مین
لیا اور اب ان دونون مین سحر چلنے لگے دریاے سحر بہنے لگے آتش سحر برسنے
بڑی دیر تک وار ہوتے رہے آخرکار دونون بیہوش ہو کر گرے اور پتلہ ہا
طلسمی دونون کو لیکر مسکنون کی طرف روانہ ہوئے انھین تو اسی مقام پر چھوڑا جا
اور اب کچھ حال شہیم جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ یہ بیابان وحشت ناک طے
کر کے قریب کوہ آفات کے پہونچا کہ اسی جگہ پیکان قضاے ملک ملمن جادو
رکھا ہوا ہی اور تین محافظ اس پیکان سحر کے بھی ہین اور تین گھاٹیون پر وہ ساحر
ہین اور طلسم باندھے بیٹھے ہین شہیم جادو حالات سے یہان کے آگاہ تھا
بنا بر یہ اول گھاٹی کے قریب پہونچا اور آواز دی کہ ای سہیل جادو مجھے تم سے
کچھ کام ہی یہ کہنا تھا کہ دیکھا گھاٹی مین سے ایک ساحر نکلا اور سامنے شہیم جادو
کے آیا کہا کیا کہتے ہو شہیم جادو نے کہا کہ مجھے بدر جادو سے ایک کام ہی
پاس بدر جادو کے جانا چاہتا ہون سہیل جادو نے کہا کہ بالفعل حکم کسی
کے آنے کا نہین ہی اگر آپ پاس کوئی اجازت نامہ ملک ملمن جادو کا ہو تو
ورنہ تشریف لے جائیے کیونکہ مین یہ جانتا ہون کہ آپ رفیق بادشاہ ہین
خلاف قاعدہ نہین کر سکتا یہ سُنکر شہیم جادو نے کہا کہ اگر یون نہ جانے دو
تو مین زبردستی جاؤنگا اور اگر قوت تم مین روک لینے کی ہو تو مجھے روک لو سہیل

نے کہا کہ یہ باتین آپ کی میرے ذہن مین نہین آتین کہ کس وجہ سے ہین شہیم جادو نے دیکھا کہ فریب سے کام نہ نکلے گا کہا اے سہیل اصل یہ ہی کہ مین طلسم کشا کا شریک ہوگیا ہون اور پیکان قتل لکمن جادو لینے آیا ہون تجھے اگر روکنا ہی تو روک اور نہین تو مجھے جانے دے یہ سنکر سہیل جادو نے گولہ فولادی شہیم جادو پر مارا طائر سرخ رنگ نے گولہ پنجے مین پکڑ لیا اور سہیل جادو کے سر پر چھوڑ دیا ہرچند کہ اسنے سحر کیے مگر گولہ جو سر پر پڑتا ہی تو سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے اور پھڑک کر مرگیا اسکے مرتے ہی راستہ پہاڑ کا صاف ہوا اور شہیم جادو دوسری چوکی کے متصل ہونچا مالک یہان کی اختر جادو ہی ایک سائبان زنگاری کھنچا ہوا ہی اور ستارے اسمین جڑے ہوئے ہین جیسے ہی شہیم جادو قریب سائبان ہونچا ایک ستارہ تیر شہاب بنکر شہیم جادو کی طرف چلا شہیم جادو نے تیر شہاب کو اپنی طرف آتے دیکھکر طائر کی طرف دیکھا طائر نے اُس ستارے کو منقار مین روکا اور سائبان سحر پر مارا کہ تمام سائبان جلنے لگا اختر جادو سائبان کے نیچے سے بیتاب ہوکر نکلی اور ہرچند اسنے آب سحر برسایا مگر کچھ نہ ہوا اور تمام سائبان جلکر خاک ہوگیا اور اختر جادو بیہوش ہوکر گری شہیم جادو نے اُسے ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا کہ طائر نے بزبان انسانی منع کیا اور کہا کہ اسے یون ہی رہنے دیجیے اور چلکر بدر جادو سے مقابلہ کیجیے شہیم جادو آگے بڑھا دیکھا کہ ایک چاند نکلا ہوا ہی کہ جہانتک روشنی اُسکی پھیلی ہی وہانتک عالم محویت ہی شہیم جادو بھی سحر بھول گیا اور محو ہوکر چاند کی طرف دیکھنے لگا طائر نے جو یہ حالت شہیم جادو کی دیکھی کہا ہوشیار ہوجیے ورنہ مجھے اجازت دیجیے کہ مین کام اسکا تمام کرون شہیم جادو آواز طائر کی سُنکر چونکا اور کہا کہ جو تجھ سے ہوسکے وہ کر اگر تیرا بھروسا نہ ہوتا تو مین استرف آنے کا قصد نہ کرتا اسلیے کہ مین جانتا ہون کہ یہ در بند توڑنا میرا کام نہین ہی بس یہ سُنتے ہی طائر بلند ہوا اور مثل چکور کے قریب چاند کے ہونچکر اسنے پر مارا یہ معلوم ہوا کہ ستارہ ٹوٹا اور بدر ایک شعلہ بنکر جانب کوہ چلا ساتھ ہی طائر بھی کندے جوڑے ہوئے آیا شعلہ آکر ایک گنبد مینائی پر گرا کہ گنبد کو جلاکر خاک کردیا اور شور گیر و دار بلند ہوا آخر مین آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام من بدر جادو بود حیف مردیم و جاندادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم اب جو روشنی ہوئی تو دیکھا شہیم جادو نے کہ ایک حجرہ بنا ہوا ہی شہیم جادو اندر حجرہ کے گیا دیکھا کہ ایک پیکان سقف مین لٹک رہا ہی لیکن ہاتھ اُس پیکان تک نہین ہونچ سکتا اتنے مین طائر نے آکر پیکان منقار مین لیا اور شہیم جادو کو دیا شہیم جادو پیکان لے کر چلا تھا کہ اختر جادو آکر ہونچی اور اسنے بھی اطاعت شہیم جادو کی اختیار کی اور ساتھ ہوئی شہیم پیکان لے کر چلتا ہی دیکھیے کہ کب اور کہان ہونچتا ہی اسکا حال در وقت تحریر ہوگا۔ اس مقام پر حصۂ اوّل جلد پنجم آفتاب شجاعت کو ختم کیا ہی اب حصۂ دوم مین داستانہاے متعلقہ کے حالات اور دیگر سوانحات جو

صاحبقران کو نہ طاق تک پہونچنے اور فتح طلسم نہ طاق مین پیش آئے وہ معرض تحریر مین آئینگے واللہ الموفق والمعین الی یوم الدین

خاتمۃ الکتاب حصۂ اوّل

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست	آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

سپاس بیقیاس بدرگاہ کریم کارساز و رب بے نیاز جسکے فضل و کرم سے باقبال پر اجلال اعلیٰ حضرت قدر قدرت سرکار عرش وقار دام ملکہ و دولتہ اقل الحذاکم نمک پروردۂ قدیم محمد عبد الرشید عبد العزیز رعنا لاہوری نے براے ملاحظۂ اقدس حضرت آسمان جاہ کیوان بارگاہ انجمن آراے دولت و کامرانی زینت افزاے سریر جہانبانی حضور کرامت ظہور امیر الملک رکن الدولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ حافظ الملک ہز ہائنس جناب نواب محمد بہاول خان صاحب بہادر خامس عباسی فرمانرواے ریاست العالیہ دار السرور بہاول پور مرحوم و مغفور بلبل شیرین زبان نثار سحر بیان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو لکھنوی و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اثر لکھنوی سے اس دفتر پنجم آفتاب شجاعت کے حصۂ اوّل کو انجام دلایا اور براے اشاعت عام بخدمت جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع منشی نول کشور پیش کیا تا زیور طبع سے مزین ہوکر مرغوب طبائع عام ہو اور انشاء اللہ تعالےٰ اِس جلد پنجم کا حصۂ دوم بھی بہت جلد نور افزاے دیدۂ مشتاقان و ناظرین اولوا الابصار ہوگا بمنہ و کرمہ فقط

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب داستانہاے عجیب و رنگین و مزین از مضامین دلنشین غازہ کش چہرۂ زیباے شاہد سخن یعنے دفتر آفتاب شجاعت جلد پنجم حصۂ اوّل مطبع فیض مرجع مشہور تر دیک و دور منشی نولکشور مین بہ سرپرستی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع باحسن اوقات حلیہ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوکر بماہ جولائی سنہ ۱۹۰۸ع نور افزاے چشم نظارگیان و کحل الجواہر دیدۂ مشتاقان ہوئی فقط

اعلان

نام کتاب	قیمت
طلسم خیال سکندری۔ جلد دوم۔ مصنفہ منشی احمد حسین قمر	عگار
ایضاً۔ 〃 جلد سوم۔	عگار
طلسم نوخیز جمشیدی جلد اول۔	عہ/ پ
ایضاً۔ جلد دوم۔	عہ/
ایضاً۔ جلد سوم۔	عگار
قصہ ٹھگ در سہ حصہ۔ مطبعۂ غیر۔	عہ/ پ
ایضاً۔ حصہ چہارم۔ 〃	۱۲/ پ
ہیر نابالغ در دو حصہ۔ 〃	عہ/ پ
سوانح عمری عمرو عیار۔ 〃	عہ/ پ
سیرت محمدیہ۔ 〃	۷/ پ
تاج کامیابی۔ 〃	
سوانح عمری شیطان۔	۷/ پ
الف لیلہ دینازاد بطرز ناول۔	عگار ۱۲/ پ
الف لیلہ نثر بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت۔	عگار پ
پھول والون کی سیر۔ مطبوعہ غیر۔	۶/ پ
اخوان الصفا۔ اردو چھاپہ ٹیپ 〃	عہ/ پ
ترجمہ اردو رابنسن کروسو چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہے۔ مطبعۂ غیر۔	۱۱/ پ
ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر چہار دفتر مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبدو نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین۔	۱۴۲ عہ/
بوستان خیال۔ از محمد تقی خان انکو تقی خیال بھی کہتے ہین باشندۂ گجرات یہ بل بعد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی میں روچھے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی یہ بھی سُننے جاتے تھے آخر اُنھون نے چند ایک قصہ تازہ کے تصنیف کر کے محفل	

نام کتاب	قیمت
مین سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اس قصہ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کیواسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اردوے معلی کے اسکا رواج جاتا رہا اس زمانہ مین کہ فارسی کا رواج کالعدم ہوگیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس ہے پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے اُنکا پیمانۂ عمر لبریز ہوگیا اصل کتاب کی بزبان فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین۔	
۱۔ جلد مہدی نامہ۔	للعہ/ پ
۲۔ جلد روحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ۔	للعہ/ پ
۳۔ جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ۔	سے/ پ
۴۔ جلد شمس النہار ترجمہ خورشید نامہ	عہ/ پ
۵۔ جلد مطلع الانوار۔	سے/ پ
۶۔ جلد خزینۃ الاسرار۔	صہ/ پ
۷۔ جلد نور الانوار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ/ پ
۸۔ جلد مشرق الآثار ترجمہ خورشید نامہ۔	صہ/ پ
۹۔ جلد تفریح الاحرار ترجمہ معز الدین نامہ۔	سے/ پ
الف لیلہ باتصویر۔ کامل ہر چہار جلد یکجائی۔ مترجمہ مولانا محمد حامد علیخانصاحب مطبوعہ ۱۸۹۴ء۔ کاغذ سفید۔	۱۴/ پ

نام کتاب	قیمت
قصۂ سند باد جہازی - ماخوذ از قصۂ الف لیلہ	۲ر پ
کامروپ کا جادو - اُردو کاغذ سفید -	۲ر پ
جادۂ تسخیر - قصۂ دلچسپ از نواب محمد حیدر علی خان صاحب	عہ ۴ر پ
فسانۂ عجائب متوسط قلم - باتصویر از مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم -	۶ر
ایضاً - بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا -	۳ر
سروش سخن - باتصویر بجواب فسانۂ عجائب سید فخر الدین حسین مودودی -	۵ر ۳ر
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۴ر ۳ر
طلسم حیرت - افسانۂ دلچسپ از منشی جعفر علی تخلص شیون -	۵ر
باغ و بہار - معروف بہ قصۂ چہار درویش باتصویر -	۲ر
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۳ر
لطائف الظرفا - مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمین ڈیڑھ سو سے زیادہ عمدہ عمدہ تڑاق پڑاق لطیفے ہین -	۳ر پ
تفریح الطلبا - مرتبۂ منشی دیبی پرشاد صاحب مد جسمین ۱۵ نتیجہ خیز حکایات مع نتائج و فوائد ہین اور لطف یہ ہی کہ کوئی بھی حکایت فرضی وخیالی نہین ہی -	۲ر پ
طلسم فصاحت - قصۂ عجیب و غریب از سید محمد حسین جاہ مرحوم -	۹ر
آرائش محفل - قصۂ حاتم طائی باتصویر از سید حیدر بخش -	۶ر
ایضاً - بلا تصویر حسب مراتب بالا -	۵ر
مقتول جفا - معروف بہ فسانۂ غم آمود از حافظ امیر الدین -	۱ر

نام کتاب	قیمت
نوطرز مرصع - از محمد عوض -	۱ر
بستان حکمت - اُردو ترجمۂ انوار سہیلی مترجمۂ فقیر محمد خان -	عہ
سیراب باغ - از میر محمد علی قلق مرحوم و مغفور	۳ر
فسانۂ دلپذیر مصنفۂ منشی احمد علی خان تائب دلچسپ فصیح بلیغ نوطرز مرصع رزم بزم دونون عمدہ -	۸ر
فسانۂ جمیل - مترجمہ منشی حامد حسین -	۴ر
قصۂ سیاہ پوش - از عنایت اللہ تخلص قیس	۶ پائی
فسانۂ دلفریب - از منشی فدا علی عرف چھجے صاحب	۵ر
سنگھاسن بتیسی - قصۂ مشہور -	۳ر
ناٹک نل دمنتی - از منشی بنایک پرشاد -	۲ر
طوطا کہانی باتصویر - قصۂ مشہور از سید حیدر بخش تخلص بہ حیدری -	۲ر
افسانۂ پرفضا - از منشی ٹھاکر پرشاد صاحب -	۳ر
قصۂ گل و صنوبر از منشی ہیم چند -	۱ر
ایک روسی زمیندار کا قصہ مترجمہ مسٹر ہنری فانتوم صاحب کاغذ سفید چکنا -	۵ر
نورتن - قصۂ مشہور از محمد بخش صاحب مہجور -	۵ر
قصۂ اگر گل - قصۂ مشہور -	۲ر
سیر مقبول - قصۂ نادر مصنفۂ سید غلام حیدر خان بہادر -	۹ر
قصۂ گوپی چند بھرتری -	۹ پائی
لطائف ہندی - چٹکلے اور لطیفے مصنفۂ لالہ دیبی پرشاد -	۲ر
قصہ سورج حصۂ اول - از منشی چرونجی لال -	۶ پائی
قصۂ چہار گلشن از منشی ہرگوپال -	۴ر